ماشاء الله لا قوة الا بالله
جامع التفاسیر
۱۲۹۳
در مطبع مرتضوی دهلی طبع گردید

ما شاء الله لا قوة الا بالله

بفضل واهب مواهب علیه حلال مشکلات صعبه وجلیه از تصنیف زبدة المفسرین نخبة المحدثین مولانا حاجی الحرمین
نواب محمد قطب الدین خان صاحب نور الله مضجعه ومرقده وجزاه الفاظ کثیر المعانی قلیل العبارات وغزیر المعانی مسمی به

جامع التفاسیر

١٢٩١

باهتمام وسعی وتصحیح حق الوسع راجی مغفرت رب العالمین غیاث الدین المشتهر به محمد عزیز الدین عفا الله عنه عما
سلف ومما مضت وبدل سیاته بالحسنات فی الحال والاستقبال بفرمایش نواب محمد نصیر الدین خان صاحب خلف مولانا مرحوم

در مطبع مصطفائی دهلی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا فتحدی باقصر سورۃ من سورۃ مصاقع الخطباء من العرب العربا فلم یجد بہ قدیرا وافحم من تصدی لمعارضتہ من فصحاء العدنان وبلغاء قحطان حتی حسبوا انہم سحروا تسحیرا ثم بین للناس ما نزل الیہم حسبما عن لہم من مصالحہم لیتدبروا آیتہ ولیتذکروا اولوا الالباب تذکیرا فکشف قناع الانغلاق عن آیات محکمات ہن ام الکتاب واخر متشابہات ہن رموز الخطاب تاویلا وتفصیلا وابرز غوامض الحقائق ولطائف الدقائق لیتجلی لہم خفایا الملک والملکوت وخبایا القدس والجبروت لیتفکروا فیہا تفکیرا ومہد لہم قواعد الاحکام واوضحہا من تفویض الآیات والمعہا لیذہب عنہم الرجس ویطہرہم تطہیرا فمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید فہو فی الدارین حمید وسعید ومن لم یرفع راسہ لاظہارہ فاسئل بہ خبیرا فسیصلی سعیرا فیا واجب الوجود ویا فائض الجود ویا غایۃ کل مقصود صل علیہ صلوۃ توازی غناءہ وتجازی عناءہ وعلی من اعانہ تقریرا وافض علینا من برکاتہم واسلک بنا مسالک کراماتہم وسلم علیہم وعلینا تسلیما کثیرا بعد حمد و نعت کے یہ فقیر حقیر سراپا تقصیر قلیل البضاعۃ عدیم الاستطاعۃ خادم العلماء خاکپائے محمد عبد القادر غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشایخہ بجذبات عالیات برادران دین ومحبان تقوی شعار سے بعد ادائے سلام سنت الاسلام کے عرض کرتا ہے کہ یہ کتاب کامل النصاب بعبارت قلیل و مضامین کثیر مصداق خیر الکلام ما قل ودل قاطع بدعات کذر دافع سئیات فجور مسمی بجامع التفاسیر مصنفہ جناب افادت مآب اسوۃ الکاملین بخت العارفین قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین خاتم الفقہاء والمحدثین مقبول بارگاہ رب العالمین حضرت مولانا ومرشدنا مولوی محمد قطب الدین صاحب دہلوی مہاجر فی سبیل اللہ نور اللہ مرقدہ تلمیذ رشید خاتم المحدثین وارث علوم سید المرسلین شہرۂ آفاق جناب مولانا مولوی شاہ محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور سبب تالیف کا یہ ہے جبکہ مولانا مرحوم نے دیکھا کہ پست ہو گئیں ہمتیں اور سست ہو گئے حوصلے بیچ تحصیل علم دین کے اور رغبت کرنے لگے لوگ طرف زبان اردو کی اسواسطے اردو زبان میں بنظر افادہ عام وخواص اور وسیلہ نجات اخروی سمجھکر تالیف فرمایا ☆ روز قیامت ہر کسی در دست گیرد نامہ ☆ من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

پس مولانا مغفور نے جزاہم عند ربہم جنت عدن ونفع الیہ بہ سائر الطالبین کہ ایسی خوبی کی ساتھہ اس تفسیر تفاسیر مختلفہ
واحادیث صحیحہ اور مسائل فقہیہ وغیرہ مین جلوہ گر کیا کہ آجتک کوئی تفسیر زبان اردو ایسی نظر مین نہین آئی کہ اوس سے
ہر ایک خاص وعام مستفیض ومستفید ہو سکتا ہو بجز عالم کی کہ کلام ذو المتعال کے ضمن مین ہمہ باطرح کے اشکال ودقایق
متعلقات علم سے رکہتا ہے کہ رفع اونکا بغیر علم کے ہر ایک کو ہرگز میسر نہین مگر اسمین مطالب تفاسیر کو مناسبت دی
اسطرح ربط دیا ہے کہ اشکال مدققہ سمجھہ مین ہر ایک کے آنے لگین اسواسطے کہ بعد لکہنے آیۃ کے اول تو ترجمہ فتح الرحمن
مولفہ شاہ ولی اللہ رح محدث دہلوی کا زبان فارسی زبان اردو معہ علامت فتح اور پہر ترجمہ موضح القرآن شاہ عبد القادر
کے سے اشارہ مو اور تفسیر مدارک سے ساتھہ لفظ مد اور جلالین سے بلفظ ح یا جلا اور تفسیر معالم التنزیل سے کفایہ لفظ
معا اور تفسیر بحر العلوم سے ساتھہ زہر بحر اور منثور کا بعینہ اور روح البیان سے ساتھہ لفظ روح اور بیضاوی سے ساتھہ
لفظ بعینہ کے لکہا اور بعد بیان چند آیات اور تفاسیر کے جوکچھہ آیات سے حاصل مطلب سمجہا گیا ساتھہ لفظ تنبیہ کے
اوسکو تشریح اور تصریح کرکے احادیث معتبرہ اور مسائل فقہیہ مناسب اوس مقام کے لکہکر نام کتاب کا بعینہ لکہا
اور جس حدیث کی شرح سے لکہا ہے اوسکے اشارات بہی لکہدیے ہین مثلا اشارہ شرح ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
کا لفظ ع اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ ح یا حق اور سید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ سید ہے
اور جس تفسیر یا حدیث سے جس آیت کی تفسیر یا فائدہ لکہا ہے اوس جملے کو نقل کرکے آخر مین لفظ الخ کہ مخفف
الی آخرہ کا ہے لکہا تا طالب دیکہہ لے اور تحقیق لفظی اور ترکیب عربی بہی کچھہ اوپر حاشیہ کے درج کی تا اہل علم
بہرہ یاب ہون اور جس جگہہ فائدہ ترجمہ شاہ ولی اللہ رح یا شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ کا آیا اوسکو بہی درج کیا اور سبب
مکرر لانے ترجمہ کا یہی ہے کہ ترجمہ فتح الرحمن سے ترکیب عربی اور موضح القرآن سے مطلب قرآن خوب سمجھہ مین
آتا ہے بعض جگہہ بعینہ ترجمہ اور کہین حاصل اوسکا لکہکر نشانی کردی گئی ہے جسکو شبہ ہو اوسے دیکھہ لے پس
جو وقت کہ جناب ممدوح رحلت فرما ہوئے تو اونکے خلف رشید مجمع الاخلاق والحیا جناب نواب محمد نصیر الدین
خان صاحب سلمہ اللہ تعالے نے اوراق منتشرہ جابجا سے بہم پہونچاکر اوس گنج بے بہا کے ما بقیہ کو سنہ ۱۲۹۱ ہجری
مطبع مرتضوی مین چہپوایا ایزد متعال اس ستودہ صفات کو سلامتی وعافیت دارین کی عطا کرکے مرام اقصا پر پہنچاوے
اور مکرر یہہ بہی واضح رہے کہ یہہ کتاب مستطاب تفسیر قرآن منیر الرحمان مصنفہ جناب فیض سحاب مورد بوارق الہی ومصدر
شوارق نامتناہی اسوۃ العارفین منتخبہ المحققین قدوۃ المدققین فقیہ السلف عمدۃ الخلف خاتم الفقہا والمحدثین مقبول
بارگاہ رب العالمین حضرت مولانا مخدومنا مولوی محمد قطب الدین مغفور مرحوم نور اللہ مرقدہ کی بزمانہ سابق بقدر
نصف دو مرتبہ طبع ہو چکی تہی ایک مرتبہ اخیر سورۂ زمر تک اور دوسرے مرتبہ سورہ حجرات تک بعد اوسکے مولانا مغفور نے
سورۂ قاف سے تفسیر مذکور کو بیان فرمایا سورۂ ملک تک بعد ازان ممدوح مرحوم نے عزم ہجرت فرمایا چنانچہ بعد
ہجرت کے مکہ معظمہ مین رونق افروز ہوکر تفسیر مذکور سورۃ الطارق تک تصنیف فرمائی تہی کہ تقدیر الہی سے بقولہ تعالی
اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ازینجہان فانی بعالم جاودان رحلت فرماگئے جو کہ تفسیر نصف
سیپارہ باقی رہ گئی تہی تو اکثر مسلمانان شایقان باعث اس بات کے ہوئے کہ تم اس تفسیر موصوف کو
تکملہ کرو تاکہ مردان دینداران فیضیاب ہون ہرچند کہ اس فقیر حقیر ہیچمدان کو لیاقت تکملہ تفسیر مذکور کی نہ تہی لیکن

بحت اصرار محبان دوستان کے اس فقیر خاکپائے علما وعدیم الفرصت نے موافق عبارت تفسیر سابق اگرچہ اوس
مرتبہ کو نہین پہونچی لیکن واسطے فائدہ عوام مسلمانان کے اختتام کو پہونچایا اور مشتی از خروارے حالات جناب
مؤلف اس تفسیر کے اس مقدمہ مین تحریر ہوتے ہین کہ حال تقوے وطہارت حضرت ایشانکا اظہر من الشمس
تہا اور حضرت مولانا مولوی محمد شاہ اسحق صاحب زبان مبارک سے فرمایا کرتے تہے کہ جنہنے صحابہ رضوان اللہ
کو نہ دیکہا ہو وہ قطب الدین کو دیکہہ لے اور علم حدیث اور فقہ مین حضرت ممدوح وحید العصر تہے صاحب
تصانیف کہ اونکی کل تصانیف مقبول بارگاہ الٰہی ہین عوام مؤمنین اون سے منتفع ہوتے ہین قریب بیس کے
کتابین تالیف فرمائین تہین منجملہ اون کے مظاہر حق شرح مشکوٰۃ کی سب سے اپنے زمانہ مین امام المحدثین
شمار کئے گئے اور چنانچہ یہہ کتاب موصوف اور حضرت ایشان سے کرامات وخوارق بہی صادر ہوئے تہین
ایکدفعہ حضرت موصوف بعزم سفر حج جہاز مین تشریف رکہتے تہے پانی پینے کا ناپاک ہوگیا ناخدا نے کہا
کہ یہی پانی ناپاک پینے کو ملیگا حضرت ممدوح نے دسکو سمجہایا کہ پانی پاک دوسرا موجود ہی اگر پانی پاک موجود
ہوتا تو خیر یہی پیا جاتا اوس جاہل نے حضرت کے فرمانے کو قبول نکیا حضرت ایشان نے جذبہ مین آکر قسم کہائی کہ
یہہ پانی ناپاک ہم ہرگز نہ پیوینگے اللہ تعالے ہمکو اپنی قدرت کاملہ سے پانی پاک پلادیگا اوسیوقت
آسمان سے قدرت خدا سے ابر آیا اور باران رحمت اسقدر نازل ہوا کہ تمام مردمان جہاز نے پانی بارش کا
جمع کرلیا وہ ناخدا مذکور یہہ حال دیکہکر نہایت حضرت والا کا معتقد ہوا اور حضرت ممدوح کا مرید
ہوا اور حضرت کی عبادت کا یہہ حال تہا کہ سفر حضر مین آدہی رات سے جاگتے تہے اور
نماز تہجد ادا کرتے تہے ذکر بعد تعلیم علم حدیث وتفسیر وفقہ کے ورد وظائف درود وغیرہ پڑہتے تہے
اور رات دن مین تالیف کتب دینیات بہی کرتے تہے اور اکثر صیام مستحبات سال بہر مین ادا فرماتے
تہے اور تعویذ واسطے طالبان کے اکثر مرحمت فرماتے تہے - فوائد عملیات حضرت جناب والا کی
مجرب اور مشہور ہین اور وعظ اور درس بیوم منگل اور جمعہ دام فرماتے تہے اور حضرت وعظ مین نہایت گریہ
زاری کرتے تہے غرض کہ جیسا کہ حال ہمنے خائف اور لرزان اور ترسان خشیت الٰہی سے حضرت
ایشان کا دیکہا ایسا حال اوس زمانہ مین اور علماء کا نہ پایا گیا اور حضرت موصوف بنیہ مصداق
اس آیتہ کے تہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور حضرت وقت بیماری کے دعا فرماتے
تہے کہ الٰہی میرا خاتمہ بالخیر احد الحرمین مین کیجیو وہ دعا حضرت کی اللہ جل شانہ نے قبول کی کہ حضرت
موصوف نے مکہ معظمہ مین بتاریخ ۱۷ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۹ ہجری مین انتقال فرمایا انا للہ
وانا الیہ راجعون ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اللہم اغفر لمؤلفہ واستاذہ وساعیہ
واغفر لی ولاستاذی ولمشائخی ولوالدی واجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصیحتک
واحفظ وصیتک یارب العالمین وصلے اللہ علے خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین تمت تمام شد تاریخ ۱۹ رمضان المبارک
سنہ ۱۲۹۴ ہجری فقط

سورۃ قٓ مکیۃ وھی خمس واربعون اٰیۃ وثلثۃ رکوعا

سورہ ق مکی ہی نازل ہوئی بعد سورہ مرسلات کی اور بعد سورہ حجرات کے اسلئے لکھی گئی کہ اوسکے اخیر مین ذکر منافقون کا ہے اور اوسکے اول مین ذکر کافرون کا اور اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونون مین اور آیتین اسمین پینتالیس ہین اور رکوع تین اور کلمات تین سو چہتر اور حروف ایکہزار پانسو چہیس بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا بخشنے والے مہربان کے ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ قسم قرآن با بزرگی کی کہ تو پیغمبر خدا کا ہے فتحہ قسم ہے اوس قرآن بڑی شان والیکی تفسیر قرطبی نے کہا کہ یہہ ساری سورہ مکی ہی بقول حسن اور عکرمہ اور عطار اور جابر کے اور کہا ابن عباس اور قتادہ نے کہ مکی ہی سوائے آیۃ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ کے کہ یہہ مدنی ہی اور صحیح مسلم مین ام ہشام بنت حارثۃ النعمان سی ہی کہ کہا تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے اس سورۃ کو ہر روز جمعہ کے منبر پر جسوقت کہ خطبہ پڑہتے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پوچہا اونہون نے ابو واقد لیثی سی کہ کیا پڑہتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر مین کہا اونہون نے کہ پڑہتے تہے دونون عیدونمین ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر اور اختلاف کیا گیا ہی ق کی معنونمین کہ کیا ہین پس کہا یزید اور عکرمہ اور ضحاک نے کہ وہ ایک پہاڑ ہے گہیرے والا زمین کو زمرد سبز کا اور سبز ہو گیا ہے آسمان اوس سے اور اوسپر دونون کنارے آسمان کے ہین کہ آسمان اوسپر بطور قبہ کے ہی اور جو کچہہ کہ لوگونکی ہاتہہ لگتا ہے زمرد سے ہوتا ہی ٹکڑا گرا ہوا اوسی پہاڑ مین کا اور روایت کیا اسکو ابو الجوزا نے عبد اللہ بن عباس سے اور کہا وہب نے کہ چڑہی ذو القرنین جبل ق پر پس دیکہی نیچے اوسکی چہوٹی پہاڑ پس کہا ق کو کون ہے تو کہا اوسنی مین ق ہون کہا سکندر نی پس کیسے ہین یہ پہاڑ گرد تیرے کہا ق نی یہ رگین میری ہین اور نہین ہے کوئی شہر مگر کہ اوسمین ایک رگ ہے میری رگونمین سے پس جبکہ چاہتا ہی اللہ یہ کہ زلزلہ بہیجی کسی شہر مین حکم کرتا ہی مجکو پس ہلاتا ہون مین رگ اپنی جو اوس شہر مین ہوتی ہی پس زلزلہ آتا ہی اوس زمین مین پس کہا سکندر نی اے ق خبر دی مجکو کچہہ اللہ تعالی کی عظمت سے کہا ق نے کہ بلاشبہ شان رب ہمارے کی بڑی ہے اور تحقیق پیچہی میرے ایک زمین ہے مسافت پانسو برس کی بیچ پانسو برس کے اوسپر پہاڑ ہین برف کے بعض اونکی توڑتے ہین بعض کو اگر نہووے وہ زمین ایسی تو البتہ جل جاوُن مین جہنم کی گرمی سے پس یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ جہنم روی زمین پر ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہی اوسکی جگہہ کو اور کہان ہی وہ زمین پہر کہا سکندر نے کچہہ اور بیان کر مجسے کہا ق نے کہ بلاشبہ جبرئیل عم کہڑے ہین آگے اللہ تعالی کے کانپتے ہین مونڈہے اونکے پیدا کرتا ہے اللہ تعالی ہر کانپنی سی لاکہہ فرشتے پس وہ فرشتے کہڑے ہین آگے اللہ کے سر جہکائی ہوئے پس جب حکم کرتا ہی اللہ اونکو کلام کرنیکا تو کہتے ہین وہ لا الٰہ الا اللہ اور یہی مراد ہی قول اللہ تعالی کیسے یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا اور کہا زجاج نے معنی ق کے ہین قضی الامر یعنے تقدیر جاری کی گئی اور کہا ابن عباس نی کہ یہ اسم ہی اسماء اللہ تعالی کیسے قسم کہائی اللہ نی ساتہہ اوسکی اور اونہین ابن عباس سے ہی کہ ق اسم ہی اسماء قرآن سی اور یہی قول قتادہ کا ہی اور کہا قرطبی نے کہ سرا ہی اللہ تعالی کے نامونکا مثل قادر اور قاہر اور قریب اور قدوس اور قاضی اور قابض کے اور شعبی نی کہا کہ سرا ہی سورہ کا اور کہا ابو بکر وراق نی کہ معنی اسکے یہ ہین قِفْ عِنْدَ اَمْرِنَا وَنَہْیِنَا وَلَا تَعُدْہُمَا یعنی ٹہر نزدیک امر ہمارے کے اور نہی

ہمارے کچھ اور نہ بہرہ اندوز ہوتے یعنی امر بجا لاوے اور نہی سے باز رہے انکو ترک نکرے اور کہا الطاکی نے کہ ق کے معنی ہیں قرب اللہ تعالیٰ کا اپنی بندوں سے جیسا کہ فرمایا وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اور دوسری جاے فرمایا وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اور کہا ابن عطائی کہ معنی اسکی یہ ہیں اُقْسِمُ بِقُوَّةِ قَلْبِ حَبِیْبِهٖ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے قسم کہاتا ہوں میں ساتھ قوت قلب حبیب اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جہت سے کہ اوٹھایا خطاب یعنی کلام الٰہی اور نہ ہٹا دل اونکا بسبب عالی ہونی مرتبہ اونکے اور بعض نے کہا کہ اللہ ہی جانے کہ کیا مراد ہے اوسکی ق سے اور مجید معنی شریف کریم کثیر الخیر کے ہیں کہ جو کوئی طلب کرے اوس سے مقصود اپنا پاویگا اوسکو اوسمیں اور بے پروا کرتا ہے اوس شخص کو کہ پناہ ڈہونڈے اوس سے اور بے پروا کرنا محتاج کا نہایت کرم ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے فَاٰمَنَ كُفَّارُ مَكَّةَ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم یا یہہ جواب ہے لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُحَمَّدًا اور بعضوں نے کہا جواب قسم ہے قَدْ عَلِمْنَا یا قول اللہ تعالیٰ کا مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ یا یہہ ہے کہ تو پیغمبر خدا کا ہے یا یہہ ہے کہ اوٹھا قبروں سے حق ہے ۱۲ جمل ۱۲ بحر مواہب مجید صاحب بزرگی اور شرف کا ہے اپنی غیر پر یعنی اور کتابوں پر اور جسنے معانی اسکی معلوم کیے اور عمل کیا اون معنوں پر کہ اسمیں ہے بزرگ ہوا نزدیک لوگوں کی بَلْ عَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ بلکہ تعجب کیا کافروں نے اس سے کہ آیا اونکی پاس ڈرانیوالا اونکی قوم سے پس کہا اون کافروں نے کہ یہہ چیز ہے عجیب ۱۲ فتح ۱۲ بلکہ اونکو تعجب ہوا کہ آیا اون پاس ایک ڈر سنانیوالا اونہیں میں کا تو کہنے لگے منکر یہہ تعجب کی چیز ہے ۱۲ موضح تفسیر ڈرانیوالا اونمیں سے یعنی رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈراتے ہیں اونکو ساتھ آگ جہنم کی بعد بعث کے یہہ انکار ہے اونکی تعجب کرنیکا اوس چیز سے کہ نہیں ہے عجب اور وہ یہہ ہے کہ ڈراتا ہے اونکو ساتھ چیز خوفناک کی ایک شخص اونمیں سے کہ جانتے ہیں نسب اوسکا اور صدق اور امانت اور عدالت اوسکی اور جو شخص ایسا ہوتا ہے نہیں ہوتا مگر خیر خواہ اپنی قوم کا ڈرنیوالا اس سے کہ پہنچے اونکو مصیبت اور جب جانتا ہے وہ یہہ کہ کوئی چیز ڈرانیوالی آپہنچی اونکی پاس لازم ہوتا ہے اوسکو یہہ کہ ڈراوے اونکو اوس سے پس کیونکر نہ ڈراوے نہایت خوفناک چیز سے اور انکار ہے اونکی تعجب کرنیکا اوس چیز سے کہ ڈراتا ہے اونکو کہ وہ بعث وغیرہ ہے باوجود جاننے اونکے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو اوپر پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے اور جو کچھہ انکے درمیان میں ہے اور اوپر اختراع ہر چیز کی اور قرار کرنے اونکے پہلی پیدایش کو اور باوجود گواہی دینے عقل کی اسکی کہ ضروری ہے ہونا جزا کا عجیب وہ امر کہ تعجب کیا جاوے اوس سے اور کہا قتادہ نے کہ عجب اونکو یہہ تہا کہ بلائی گئی طرف الہ واحد کے اور بعضوں نے کہا کہ تعجب تہا اونکو بسبب ڈرانے اونکے ساتھ بعث ونشور کی ۱۲ مدجمل ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ایا جب ہم مر گئے اور خاک ہو وینگے ہم حشر کیے جاوینگے ہم یہہ پہرنا ہے بعید عقل سے ۱۲ فتح ۱۲ کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی یہہ پہر آنا بہت دور ہے ۱۲ موضح تفسیر یہہ تقریر واسطے تعجب کے اور تاکید ہے واسطے انکار کی تبعید یعنی وہم سے یا عادت سے یا امکان سے ۱۲ صہ کرخی ۱۲ جمل ۱۲ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ تحقیق جانا ہے ہمنے جو کچھہ کہ کم کرتی ہے زمین اونسے یعنی جو کچھہ کہ کہاتی ہے زمین اونکی بدن سے اور نزدیک ہمارے ایک کتاب ہے نگاہ رکہنے والی یعنی لوح محفوظ ۱۲ فتح ۱۲ ہمکو معلوم ہے جتنا گہٹاتی ہے زمین اونمیں سے اور ہمارے پاس لکہا ہے جسمیں سب یاد ہے ۱۲ تفسیر یعنی سار مٹی نہیں ہوجاتی جان سلامت رہتی ہے ۱۲ موضح کم کرتی ہے یعنی جو کچھہ کہ کہاتی ہے زمین یعنی گوشت اور خون اور ہڈیاں اونکی نہیں فوت ہوتا اللہ تعالیٰ کے علم سے کچھہ کہا سدی نے وہ موت ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ تحقیق جانا ہمنے اوسکو کہ مرتا ہے اونمیں سے اور اوسکو کہ باقی رہتا ہے

رد ہے اونکے بعید جاننے کا رجوع کو یعنی جی اوٹہنے کو سو لئے کہ جسکا علم ایسا لطیف ہوا کہ جانتا ہی اون چیزون کو کہ ناقص کرتی ہے
زمین مقسم بدنون اور گوشتون اور ہڈیون ہوتی کیسے ہے وہ قادر اونکے زندہ کرنی پر جیسیکہ پہلی تہی حفیظ یعنی محفوظ ہے
شیاطین سے اور تغیر سے اور برا ہے ہونیسی اور وہ لوح محفوظ ہی یا حافظ ہی یعنی نگاہ رکہنے والی ہی اوس چیز کو کہ امانت رکہی ہی اوس مین اور
لکہی ہی اوس میں قسم شمار اونکے اور نامون اونکیسی ۱۲ مدارک معالم کتاب یعنے لوح محفوظ کہ اوس مین سب کچہہ لکہا ہی پس موت
اور ناقص ہونا اونکے گوشتون اور ہڈیون کا اور بعث یعنی جی اوٹہنا اونکا سب ہمارے علم اور قدرت مین ہی اور وقع ہوا ہی
۱۲ بحر لوح محفوظ موتی سفید کی ہی ٹہیری ہوئی ہوا پر اوپر ساتوین آسمان کے طول اوسکا ایسا ہے جیسے مسافت ہی درمیان آسمان
و زمین کی اور عرض اوسکا مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ۱۲ جمل بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ
فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ نہ بلکہ دروغ کی نسبت کی سچی بات کو جسوقت کہ آئی اونکے پاس پس وہ بیچ ایک کام مضطرب و شوریدہ کے ہین
۱۲ فتح ۱۲ کوئی نہیں پر جہٹلائی لگی ہین سچی دین کو جب ان تک پہنچا سو وہ پڑ رہے ہین اوکہی بات مین ۱۲ موضح تفسیر لفظ
بل ہی اضراب اور انتقال ہی اونکی برائی سابقہ کی بیان سے طرف بیان اوس چیز کی کہ بدتر ہی اور وہ جہٹلانا اونکا ہی نبوۃ کو کہ
ثابت ہی معجزات ظاہرہ سی اور مراد حق سی قرآن ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مریج کے معنی ہین مختلط اور کہا سعید بن
جبیر اور مجاہد نے ملتبس کہا قتادہ نے کہ اس آیۃ مین دلیل ہی اسپر کہ جسنے ترک کیا حق کو مختلط اور ملتبس ہوا اوسپر امر اوسکا
اور ذکر کیی زجاج نے معنی اختلاط امر اونکے یہہ کہ کہتے ہین وہ نبی کو کبہی شاعر کبہی ساحر کبہی معلم اور کہتے ہین قرآن کو کبہی
سحر اور کبہی شعر اور کبہی کہانی اور کبہی مفتری یعنی دل سی بنائی بات ۱۲ معالم ۱۲ خ ۱۲ تنبیہ غور کرنا چاہی کہ ابتداے سورہ مین
اللہ جل شانہ نے قرآن مجید کی قسم کہائی اور یہان ہی اوسکی تکذیب پر غصہ فرمایا کیا بزرگی قرآن مجید کی ثابت ہوی اور اب اکثر لوگون
نے اسکی تلاوۃ کو اور اوسپر عمل کرنیکو آپ ہی چہوڑ دیا ہی اور اپنی اولاد سی ہی چہڑوا دیا اور اور علمون بے فائدہ بلکہ موجب گناہ کہیں
لگا کر مصداق اس حدیث کی ہوئی اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا یعنی بعضا علم سبب جہل کا ہی کیونکہ بے فائدہ علم مین مشغول ہونا چہوڑ دینا ہی اونکا
علم مفید کو کہ علم دین کا ہے پس وہ علم سبب جہل کا ہوا علوم دینیہ سی افسوس صد افسوس کہ مالک حقیقی کی کلام پاک کو چہوڑ کر محروم
ثواب ابدی آخرت کیسے ہون اور اس دنیا فانیہ کی فائدہ کی لئی اور علوم واہیہ مین مشغول ہو کر مصداق اس آیۃ کریمہ کی ہوئی
بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقَىٰ ۱۲ پس ضرور پڑا کہ کچہہ حدیثین قرآن مجید کے فضائل
کی لکہون تا لوگ خواب غفلت سی بیدار ہو کر اسکی تلاوۃ اور عمل مین مشغول ہون فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ یعنے بہتر تم مین وہ ہین کہ سیکہین قرآن کو اور سکہاوین اوسکو
اور فرمایا لَوْ كَانَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ بعضون نے اسکی یہہ معنی کہی ہین کہ جو کوئی یاد کرے
قرآن اور پڑہے اوسکو نہین لگیگی اوسکو آگ جہنم کی روز قیامت کی اور ابن مسعود سے بطریق مرفوع کی آیا ہی کہ یہہ قرآن
مہمانی اللہ عزوجل کی ہان کی ہی پس سیکہو اور لو تم اوسکی مہمانی مین سے جہان تک ہو سکی تمسی بلاشبہ یہہ قرآن کمند
سعادت اللہ کی ہی استوار اور نور ہی ظاہر اور شفا نافع ہی اور بچاو ہی یعنی آفات دارین سے اوس شخص کے لئے
کہ تمسک کری ساتہہ اوسکی اور نجات ہی اوسکے لئی کہ پیروی کرے اوسکی نہین ادہر اودہر ہوتا ہی پس طلب اللہ
کی رضامندی کی کیجاوے اوس سے اور ٹیڑہا نہین ہوتا کہ سیدہا کیا جاوے اور نہین تمام ہوتی عجائب اوسکی اور نہین
پرانا ہوتا باوجود کثرت مزاولت کی پس پڑہو تم اوسکو کہ اللہ عزوجل اجر دیگا تمکو اوسکی تلاوت پر عوض ہر حرف کے

دس نیکیان آگاہ ہو نہین کہتا مین الم حرف ہی ولیکن الف حرف ہی اور لام حرف ہی اور میم حرف ہی اور فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہ اللہ تعالے بلند قدر کرتا ہی بسبب قرآن کے ایک قوم کو یعنے بسبب عمل کرنیکے
اوسپر اور پست کرتا ہی بسبب اوسکے اورونکو یعنی عمل نکرنیسے اور فرمایا جسکے دل مین نہین ہی قرآن مین سی کچھ
وہ مانند گھر ویران کی ہی اور یہہ بہی فرمایا کتاب اللہ اوسمین ہین خبرین ماقبل تمہارےکی اور خبرین مابعد تمہارےکی اور حکم اوس
چیز کا کہ درمیان تمہارے ہی قرآن فرق کرنیوالا ہی حق اور باطل مین نہین ہزل جو کوئی چہوڑدے اوسکو جبارونمین سے گردن
توڑی اوسکی اللہ اور جو کوئی ڈہونڈہی ہدایت غیر قرآن مین گمراہ کری اوسکو اللہ اور وہ کمند سعادت ہی اللہ کی استوار اور
وہ ذکر ہی باحکمت اور وہ صراط مستقیم ہی وہ ایسا ہی کہ نہین ٹیڑہی ہوتین بسبب اوسکے خواہشین نفس کی حق سی طرف باطل
کے اور نہین ملتین ساتہہ اوسکے زبانین اور نہین سیر ہوتے اوس سے علماء اور نہین پرانا ہوتا کثرت مزاولت سی اور تمام نہین ہوتے
عجائب اوسکے قرآن ایسا ہی کہ نہین ٹہیری جن جسوقت کہ سنا اونہون نے اوسکو یہان تک کہ کہا اونہون نے بلا شبہ
ہمنے سنا قرآن عجیب راہ بتاتا ہی طرف بہلائی کے جسنے خبردی ساتہہ بہلائی قرآن کے کہ وہ آنحضرت ہین سچ کہا اور جسنے
عمل کیا اوسپر ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا ساتہہ اوسکے عدل کیا اور جو کوئی بلایا گیا طرف اوسکی راہ دکہایا گیا طرف
صراط مستقیم کی پکڑ اوسکو وسیلہ اپنا اور فرمایا آنحضرت نے کہ مثل ماہر[٥] قرآن کی مثل فرشتون بزرگ نیک کارونکے ہے اور
مثال اوس شخص کی کہ پڑہتا ہی قرآن اور قرآن اوسپر دشوار ہی کہ زبان نہین چلتی اور یاد نہین رہتا اوسکے لئے دوہرا ثواب[٥]
ہی اور ایک روایت مین ہی وہ شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور وہ ماہر ہی اوسکا ساتہہ فرشتون بزرگ نیک کار کی ہی اور فرمایا
مثل اوس مؤمن کی کہ پڑہتا ہی قرآن مانند ترنج کی ہی کہ مزا اوسکا اچہا ہی اور خوشبو اوسکی اچہی اور مثال اوس مؤمن
کی کہ نہین پڑہتا قرآن مانند کہجور کی ہی کہ نہین خوشبو اوسکی لئی اور مزا اوسکا شیرین ہی اور مثال اوس منافق کی
کہ نہین پڑہتا ہی قرآن مانند مثال اندراین کے پہل کے ہی کہ نہین اوسمین خوشبو اور مزہ اوسکا تلخ ہی اور مثال اوس
منافق کی کہ پڑہتا ہی قرآن مانند نیاز بو کی ہی کہ خوشبو اوسکی اچہی ہی اور مزہ اوسکا تلخ اور فرمایا پڑہا کرو تم قرآن
اسلئے کہ وہ آویگا شفاعت کرنیوالا واسطے اصحاب[٥] اپنی کی اور فرمایا کہ قرآن آویگا اپنی صاحب کے پاس دن قیامت کے جسوقت
کہ نکلیگا وہ اپنی قبر مین سے مانند مرد مضطر کی پس کہیگا اوسکی لئی کہ آیا پہچانتا ہی تو مجہکو پس کہیگا یہہ اوسکو کہ نہین پہچانتا
مین تجہکو پس کہیگا قرآن کہ مین یار تیرا ہون قرآن وہ جو پیاسا کیا تہا مینے تجہکو دوپہرون[٥] کو اور بیدار رکہا تہا مینے تجہکو
راتون مین کہ تراویح و تہجد مین پڑہتا تہا اور جاگتا رہتا تہا اور تحقیق ہر تاجر پیچہے ایک تجارت کی تہا اور تو آج کے دن
پیچہے ہر تجارت کی ہی یعنی تجہکو یہان طرح بطرح کی فائدی ہین پس دی جاویگی بادشاہت اوسکی داہنی ہاتہہ مین اور
خلد اوسکی بائین ہاتہہ مین اور رکہا جاویگا اوسکے سرپر تاج وقار کا اور پہنائی جاوینگے والدین اوسکے دو جوڑی کہ نہین قیمت
کرسکینگے اوسکی اہل دنیا پس کہینگے والدین اوسکی کہ کس سبب سے پہنائی گئی ہم یہہ پس کہا جاویگا کہ یہہ دونون بسبب سکہنے
اور عمل کرنی فرزند تمہارےکی ہی قرآن پر پہر کہا جاویگا کہ پڑہ اور چڑہ جنت کی درجون مین اور واسطے اوسکے بالاخانون مین
اور وہ چڑہتا رہیگا جب تک کہ پڑہتا رہیگا ٹہیر ٹہیر کر پڑہتا ہوگا یا جلدی یا ترتیل سی[٥] اور فرمایا کہ جسنے سنی
ایک آیت کتاب اللہ سی لکہی جاتی ہی اوسکے لئی نیکی مضاعف اور جسنے پڑہی ایک آیت کتاب اللہ عزوجل کی سے ہوگا
اوسکی لئی نور دن قیامت کی اور فرمایا کہ جسنے پڑہا قرآن اور محکم کیا اوسکو یعنے ضبط و یاد خوب کیا اور عمل کیا

[٥] ماہر حافظ و عالم ١٢
[٥] ایک ثواب پڑہنیکا اور ایک مشقت کا اور یہی کمی نہی ثواب مین کہ دخل ہوا ملائکہ کے ساتہ مین ١٢
[٥] اصحاب اور صاحب جو کہ پڑہتے ہین قرآن کو اور عمل کرتے ہین اوسپر ١٢ منہ
[٥] دوپہر کو روزہ رکہنے سبب پیاس لگتی تہی
[٥] یعنی اگر دنیا مین ٹہیر ٹہیر کر اور ترتیل سی پڑہتا تہا تو وہان بہی اوسیطرح پڑہیگا اور اگر جلد جلد پڑہتا تہا یہان تو وہان بہی جلد جلد اوسیطرح پڑہیگا اور درجونمین چڑہیگا بسبب عزت قرآن کے ١٢ منہ

اوسپر کہ اوسمین ہی پہنائی جاویگی ماں باپ اوسکے تاج دن قیامت کے کہ روشن زیادہ ہوگا بنسبت روشنی آفتاب کے بیچ گہر کے دنیا کے
گہر ونمین ہے اگر ہو آفتاب گہر کے اندر پس کیا ہی گمان تمہارا ساتہہ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسنے اوسپر یعنی جب اوسکے ماں باپ
کا یہہ رتبہ ہوگا تو اوسکا کیا کچہہ ہوگا اور فرمایا نہین ہی کوئی آدمی کہ پڑہے قرآن پر بہول جاوے اوسکو مگر کہ ملیگا
اللہ تعالےٰ سے روز قیامت کی اجذم یعنی عضا کٹا یا ہاتہہ کٹا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے
قرآن کہ وسیلہ روزی کا کرے اوسکو لوگون کے نزدیک آویگا وہ روز قیامت کے اسحال مین کہ اوسکی موہنہ کی ہڈیاں نکلی
ہونگی نہین ہونیگا اوسپر گوشت یعنی جیسے اوسنی عظمت وعزت قرآن کی ملحوظ نرکہی ویسیہی اوسکے لئے یہہ ذلت ہوگی
اور جامع صغیر سیوطی کیمین رسول علیہ السلام سے منقول ہی کہ حامل کتاب اللہ کی لئی مسلمانون کی بیت المال مین
ہر برس مین دو سو دینار چاہیین اور حامل قرآن کے لئی ایک دعا مستجاب ہے اور آیا ہی کہ حافظ جب عمل کری قرآن پر
پس حلال جانی اوسکے حلال کو اور حرام جانے اوسکے حرام کو تو شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی دس شخصون کے حق مین
اوسکے گہر والونمین سے دن قیامت کی سب اوسکے ایسی ہونگے کہ واجب ہوگی اونکی لئی آگ جہنم کی اور فرمایا نہین
سمجہا وہ شخص کہ پڑہا قرآن کو پہلے تین دن سے یعنی تین دن سے کم مین پڑہنا مکروہ ہی اور علما نے کہا ہے کہ ہر مسلمان
کو لازم یون ہی کہ مہینے مین ایک ختم ضرور کیا کری اور سات دن مین پڑہی تو درجہ اعتدال اور وسط کا ہی یعنی منزل
فَمِي بِشَوْقٍ کی پہلی دن تین سورتین دوسرے دن پانچ تیسرے دن سات چوتہی دن نو پانچوین دن گیارہ چہٹی دن تیرہ
ساتوین دن سورہ ق سی آخر تک امام غزالی نی یہ ڈہنگ احیاء مین صحابہ کرام سی نقل کیا ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ جسنی قیام کیا یعنی رات کو ساتہہ دس آیتو نکی نہین لکہا گیا غافلین سے اور جسنی قیام کیا ساتہہ سو آیتون کے
لکہا گیا قانتین سی یعنی طاعت وعبادت کرنیوالونمین اور جسنی قیام کیا ساتہہ ہزار آیتو نکی لکہا گیا مُقنطرین سے یعنی
تو وہ ثواب حاصل کرنیوالونسی اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین غبطہ چاہیی مگر دو شخصون پر ایک
تو اوسپر کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن پس وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی ساعات رات مین اور ساعات دنمین اور
دوسرے اوس شخص پر کہ دیا اوسکو اللہ نی مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو ساعات رات مین اور ساعات دنمین اور
فرمایا نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی گہر مین اللہ کی گہرون مین تلاوت کرتی ہین کتاب اللہ کی اور پڑہنا پڑہانا کرتے
ہین آپسمین مگر کہ اوترتی ہے اون پر سکینہ یعنی تسکین خاطر اور ڈہانک لیتی ہی اونکو رحمت اور گہیر لیتی ہین اونکو
فرشتی اور یاد کرتا ہی اونکو اللہ اونمین کہ جو اوسکے پاس ہین یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا وغیرہم اور صاحب تفسیر معالم
کہتا ہے کہ یہہ لوگ جیسیکہ حکم کئی گئی ہین ساتہہ اتباع احکام قرآن کی اور محافظت کرنیکی اوسکی حدود مین ویسیہی
حکم کئی گئی ہین ساتہہ تلاوت اوسکی کی اور حفظ حروف اوسکیکی اوپر خط مصحف امام کے کہ جسپر اتفاق کیا ہی صحابہ رضی
اور حکم کئی گئے ہین کہ نہ تجاوز کرین اوس قراءۃ سی کہ موافق ہی خط مصحف مذکور کی جو کہ پڑہی ہے قراء معروفین
نے کہ جو شاگرد ہین صحابہ اور تابعین کے اور اتفاق کیا ہی امت نی اونکی اختیار کرنی پر انہی اور وہ سات قراء ہین
ہین کہ بلا اختلاف متواتر ہین اور وہ بحر العلوم مین مذکور ہین اور تین قراء ہین اور ہین کہ اونکی متواتر ہونیمین
اختلاف کیا ہی علماء امت نی اور وہ قرائتین ابو جعفر مدنی اور یعقوب بصری اور خلف کوفی کے ہین کہ اونکی ملانی
دس ہو جاتے ہین اور وہ کتاب نشر وغیرہ مین مذکور ہین اور چار اور ہین کہ اونکی ملانی سی سب چودہ ہو جاتی ہین

وہ اتحاف وغیرہ مین مذکور ہین یہ چار باتفاق امت کی شاذ ہین اور حکم شاذ کا یہ ہی کہ مسائل کی دلیل لائی ہین معتبر ہی لیکن نماز اوس سے درست نہین اور اوسکو قرآن نہ جاننا چاہیے بلکہ اکثر علمائی کہا ہی کہ جو کوئی شاذ کو قرآن اعتقاد کری منع بزجر کرنا چاہی اوسکو اگر باز نہ آوی تعزیر اوسکو دینی چاہی اور عاصی ہوتا ہے اور سات قرائتین کہ یہان مذکور ہین باتفاق امت نماز ساتہہ جس قرارۃ کے اونمین سی کہ پڑہے جائز و صحیح ہے اور تین مین اختلاف ہے جو کہ متواتر جانتی ہین اونکی نزدیک نماز ساتہہ ایک کے اونمین سے صحیح ہوگی اور جو کہ متواتر نہین جانتی ہین صحیح نہین جو ۵ بحر العلوم ۱۲ اور باقی فضائل قرآن مجید اور بعض سورتون کے مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ مین دیکہنے چاہیے اور بعض سورتون وغیرہ کے فضائل جو تفسیر عزیزی اور تفسیر در المنثور مین بہت بکار آمدنی تہے لکہتا ہون تا بہا یسے مسلمانون کو مفید ہون اور سرگرم ہون بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے لکہا ہی مولنا عبد العزیز رحمۃ اللہ نے کہ کہا ہی مفسرین نی کہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوئی تو خوف غرق سی ہراسان تہے واسطے نجات پانیکے غرق سی بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا کہا کشتی اونکی غرق سی سالم رہی پس جب بسبب اس آدہی کلمی کے نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر ابتداء کار مین مواظبت کریگا کیونکر نجات سے محروم ہوگا اور لکہا ہی علمائی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی انیس ١٩ حرف ہین اور موکل دوزخ کے بہی انیس ١٩ ہین ساتہہ ہر حرف کی بلا ہر ایک کی اونمین سی دفع ہو سکتی ہی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعتون کی لئی تو پانچ نمازین مقرر فرمائین اور انیس باقی کی لئی یہہ انیس حرف دیئے تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون مین کہ اون انیس ساعتون مین ہون برکت و عبادت حاصل کری یعنی ان حرفون کی برکت سی وہ ساعتین بہی عبادۃ مین لکہی جاوین اور یہہ بہی لکہا ہی علمائنے کہ سورہ براءت کو کہ مشتمل ہی اوپر قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکہا اور وقت ذبح کے بہی مقرر فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اسلئے کہ صورۃ ذبح کی صورۃ قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اوسکی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کرے اور ادنی درجہ یہہ ہے کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کری یقین ہے کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ ہوگا اور خواص اس آیہ کے سے یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمی پائخانہ کو جاوے تو چاہی کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اوسکے اور نظر جنات کی پس جب یہہ کلمہ درمیان آدمی کی اور دشمنان دنیوی اوسکے پردہ ہوا تو امید ہے کہ درمیان آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہے کہ اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچہو کے کاٹے ہوون کو اور مرگی والون کو اور دیوانون کو ساتہہ سورہ فاتحہ کی رقیہ کرتی تہی یعنی پڑہ کر دم کرتی تہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی اوسکو جائز رکہا اور دار قطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہی کہ اونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ اس سورہ کے رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑہنے اس سورۃ کی اوپر مقام درد اونکے ڈالا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچہونے پر رکہا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑہ کر اپنی پر دم کیا تو ہر بلا سی امان مین ہوا مگر یہہ کہ موت اوسکی مقدر ہو یعنی موت سی کوئی چیز بچا نہین سکتی اور عبد

فائدہ

فضائل بعض سورتون

فضائل سورہ فاتحہ

اور عبد بن حمید اپنی مسند میں لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کے کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کے ہی
ثواب میں اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ہی کہ چار چیزیں عرش کے گنج سی مجھکو دین ہیں اور کوئی چیز سوائے ان چار کے اوس گنج سے کسیکو نہیں پہنچی
ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا اور سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو درداء سی روایت کیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاتحہ الکتاب کفایت کرتی ہی او چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سی کفایت نہیں
کرتی ہی اور اگر فاتحۃ الکتاب ترازو کی ایک پلڑہ میں رکہے اور تمام قرآن کو دوسرے پلڑے میں تو البتہ فاتحۃ الکتاب سات
قرآن کی برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن میں حسن بصری سی روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑہی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف
ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیا ابو نعیم کی میں وارد ہوا ہے کہ ابلیس علیہ اللعنہ کو اپنی عمر میں نوحہ اور زاری
کرنی اور خاک ڈالنی کا سیر پر چار بار اتفاق پڑا اول اوسوقت کہ اوسپر لعنت ہوئی اور دوسرے جبکہ اوسکو آسمان
سی زمین پر ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئی اور چوتہی جبکہ فاتحہ الکتاب نازل ہوئی اور
ابو الشیخ کتاب الثواب میں لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہی کہ فاتحۃ الکتاب پڑہی اور بعد ختم کرنیکے حاجت
چاہی اور ثعلبی نی شعبی سی روایت کیا ہی کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی کی شعبی نی اوسکو
کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ دم کر اوسنے کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نی کہا فاتحۃ الکتاب
اور مشائخ کی اعمال مجربہ میں مذکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی ہر مطلب کے لئی پڑہنی چاہئے اور اوسکی دو طریق ہیں
ایک تو یہہ ہی کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کی میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتہہ لام الحمد کے ملاکر اکتالیس بار
چالیس دن تک پڑہی جو مطلب کہ ہوگا حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالے اور اگر شفاء مریض کی یا سحر زدہ کی منظور
ہو تو پانی پر دم کرکر اوس مریض اور سحر زدہ کو پلاوے اور دوسرے یہ کہ تو چندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض
فجر کے بی قید ملانے میم کے ساتہہ لام کے ستر بار پڑہے بعد ازاں ہر روز اوسیوقت پڑہی اور دس دس بار کم کرتا
جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے میں مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے تیسرے مہینے میں اسیطرح کری اور لکہنا
اس سورہ کا چینی کی پیالی پر ساتہہ گلاب و مشک و زعفران کے پہر دہو کر پلانا اسکا واسطے شفاء امراض مزمنہ کی چالیس
روز تک مجرب ہے اور دانتوں کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اور درد دون کے لئی ساتہہ بار پڑہ کر دم کرنا اسکا مجرب ہے
اور سورہ بقرہ کی بہی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم میں انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم میں کوئی سورہ
بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا تو اوسکو ہم میں عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہیں بہیجتی تہی اور تعین امیر میں تردد تہا ہر ایک لشکر والوں کو اپنی سامنی بلاکر
دریافت فرمایا کہ کونسی سورہ قرآن کی پڑہی ہے ہر ایک کو جو کچہہ یاد تہا عرض کرتا تہا حتی کہ نوبت ایک نوجوان
کی پہونچی کہ عمر میں سب سے چہوٹا تہا اوس سے بہی پوچہا کہ کون کونسی سورہ قرآن کی یاد رکہتا ہی تو عرض کیا
فلان فلان سورہ اور سورہ بقرہ بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہے
اور بیہقی نی شعب الایمان میں روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورہ بقرہ کو ساتہہ

حقائق ودقائق اوسکیکے بارہ برس کے عرصے مین پڑہتا اور ختم کی روز ایک اونٹ کو ذبح کرکر طعام وافر لگا کر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے یارونکو کہلایا اور حضرت ابن عمر سے بہی منقول ہے کہ آٹھہ برس تک بیچ پڑہنے سورہ بقرہ
کے توقف کیا اور بعد آٹھہ برس کے ختم کی غرض کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی یارون کے نزدیک سورۃ
ایسے عظمت رکہتی تہی اور خواص تجربہ اس سورت کی سے یہہ ہے کہ جس موسم مین بچونکو چیچک نکلتی ہے جس لڑکیکے
عافیت منظور ہوا اوسکے روبرو نہار منہہ اس سورۃ کو تجوید و ترتیل سے پڑہکر دم کرے اور وہ لڑکا بہی نہار منہ ہو
فضل الہی سے اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلنی کی اور اگر نکلی گی بہی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ جس وقت
پڑہنا اس سورۃ کا شروع کرے تو اڑہائی پاؤ چاول اور دہی اور کہانڈ او سپر ڈالکر اوسی مجلس بہت کسی مستحق کو
کہانیکی لیئی دی تمام ہوا کلام مولنا عبد العزیز رح کا اب شروع ہوتا ہی ترجمہ درمنثور کی حدیثون کا فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور
ایسیہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورۃ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑہیگا سورہ کہف کی دس آیتیں
وقت سونیکی بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور جو کوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکے ہوگا اوسکے لیئے
نور نزدیک قرارگاہ اوسکیکے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی ہوتا ہی کفارہ
اوسکے لئی دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جس گہر مین پڑہی جاوے سورہ کہف نہین داخل ہوگا
اوسمین شیطان اوس رات اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہین یہہ آیتین اخیر سورہ کہف کی ان
الذین امنوا سے اخیر سورۃ تک وقت سونیکے اور دعا رکی اوٹہنی کی کہ فلانی وقت مین اٹہون اوسیوقت
اوٹہیگا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین چار رکعتین بعد عشاء کے اسطرح کہ پڑہین
پہلی دو رکعتون مین قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی
اور الم تنزیل السجدۃ لکہا جاتا ہی اوسکے لئی ثواب مانند چار رکعتون کے کہ لیلۃ القدر مین پڑہے اور ایک
روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدۃ درمیان مغرب اور عشاء
کے پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب رض سے ہی کہ جسنے پڑہین رات کو الم تنزیل
السجدۃ اور تبارک الذی لکہی جاتین ہین اوسکی لئی ستر نیکیان اور دور کیجاتین ہین اوس سے ستر
برائیان اور بلند کئی جاتے ہین اوسکی لئی ستر درجے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہین الم تنزیل
اور تبارک راتمین لکہتا ہی اوسکی لئی اللہ تعالے ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی اور روایت کی ابن
ضریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نی ابی بکر صدیق رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی کہ سورہ یس نام رکہی گئی ہی توریت مین معمہ کہ شامل ہی دنیا اور آخرۃ کی بہلائیون کو اپنی پڑہنے والیکے لیئے
اور دور کرتی ہی اوس سی مصیبت دنیا اور آخرۃ کی اور دفع کرتی ہی اوس سے ہول آخرۃ کے اور نام رکہا گیا ہی اسکا رافعہ
اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مؤمنونکو اور پست کرتی ہی کافرون کو دفع کرتی ہی اپنی پڑہنے والیسے
ہر برائی اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت جو کوئی پڑہی اسکو برابر بیس حجون کے ہوتی ہی اوسکے لئی اور جو کوئی
سُنی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لئی سو دینار کے کہ دی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جو کوئی لکھہ کر پیوے اسکو داخل

کرتی ہی اوسکی اندر ہزار دوائین اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ
اور دکہہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی البتہ دوست رکہتا ہون مین کہ سورہ
یٰس ہووی امت کی ہر انسان کے دلمین ہو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی مداومت کی اوپر
پڑہنے یٰس کے ہر رات پہر مرگیا مرا شہید اور فرمایا کہ جسنے پڑہی یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی
اور ابن عباس سے ہی کہ کہا جسنی پڑہی یٰس وقت صبح کی دیا جاتا ہی آسانی اوسدن کی شام تلک اور جسنے
پڑہی یٰس اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تک اور بیہقی نی روایت کی ابی قلابہ سی کہ کہا
جسنے پڑہی یٰس مغفرۃ کیجاتی ہی اوسکی اور جسنی پڑہی حالت بہوک مین سیر ہوجاتا ہی اور جسنی پڑہی یٰس اسحالین
کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا ہی اور جسنے پڑہی یہہ اسحالمین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پالیتا ہی اوسکو اور
جسنے پڑہی یہہ وقت کہانیکی کہ ڈر رکہتا تہا کہانیکی کمی کا کفایت کرےگی یہہ اوسکو اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک
میت کی آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک عورۃ کی کہ دشوار تہا اوسپر ہونا بچیکا آسانی ہوتی ہے
اوسپر اور جسنے پڑہا اسکو یٰس گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یٰس اور کہا
معقری نے یٰس نہ پہنچے تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کے سلطان سے یا دشمن سے مگر کہ پڑہے یٰس پس وہ چیز
دفع کیجاویگی تمسی بسبب اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے پڑہی یٰس اور والصّٰفّٰت
دن جمعہ کے پہر سوال کیا اللہ تعالے سی دیتا ہی اللہ تعالے سوال اوسکا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا
تہے ہم پہچانتے فارغ ہونا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز سی ساتہہ کہنی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
آخر آیۃ تلک کے اور فرمایا کہ جسنی کہا پیچہے نماز کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ آخر آیۃ تک تین بار پس
تحقیق لیا تو اب ساتہہ پیمانہ پورے کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکو خوش لگے یہہ کہ لی ثواب
پورے پیمانہ مین دن قیامت کے پس چاہئی کہ کہی یہہ سبحان ربك اخر تک آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ
کری اوٹہنیکا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالے نی دین مجکو سبع طول یعنی سات
سورتین بڑی کہ اول قرآن مین ہین جگہہ توریت کے اور دین مجکو المرات طواسین تک جگہہ
انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کے حامیمون تک جگہہ زبور کے اور فضیلت دی مجکو ساتہہ حامیمون
کے اور مفصل کی نہین پڑہا اونکو کسی نبی نی پہلے میرے اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کی لئی خلاصہ ہی
اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرۃ بن جندب سے ہی بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ ہین باغون
جنت کیسی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کی بہی سات
آوینگی ہر حمیم انمین سے کہڑی رہیگی ہر دروازے پر اون دروازون میں سے کہیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازے سی اوسکو
کہ ایمان رکہتا تہا مجپر اور پڑہتا تہا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لئے پہل ہی
اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین بارزانی کرنیوالے سیر کرنیوالے گہن کی پس جو کوئی دوست رکہی یہہ کہ چرے
یعنی میوہ خوری کری جنت کے باغونمین پس چاہئے کہ پڑہی حامیمین اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتی ہتی یہانتک کہ پڑہیں الٓمّٓ تنزیل یعنی سجدہ اور تبٰرك الذي بیدہ الملك

اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہے شب جمعہ مین حم الدخان اور یٰس صبح کرتا ہی اسحالمین کہ بخشش کیجاتی ہے
اوسکے لئی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نی جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہے
اوسکے لئی اللہ تعالے گہر جنت مین اور ایک روایت مین ہے، کہ جسنی پڑہی سورہ دخان جمعہ کی راتمین صبح کرتا ہی اسحالمین کہ
مغفرۃ کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حور عین سے اور جو کوئی پڑہے سورہ دخان راتمین بخشی جاتے ہین
پہلے گناہ اوسکی اور روایت مین ہے، کہ جو کوئی پڑہی سورہ دخان رات کو صبح کرتا ہی اسحالت ہی کہ بخشش مانگتے ہین
اوسکے لئے ستر ہزار فرشتے اور فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی الٓمٓ تنزیل اور یٰس اور اقتربت
الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکے لئی نور اور پناہ شیطان اور شرک سے اور بلند کئے جاوینگے اوسکے لئے
درجے دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی اقتربت الساعۃ
ہر راتمین اوٹھاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اسحالمین کہ موںہہ اوسکا مانند چودوین رات کی چاند کے ہوگا
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قاری سورہ حدید اور اذا وقعت الواقعہ اور الرحمٰن کا پکارا جاتا ہے
بیچ رہنی والوں آسمان و زمین کے ساکن الفردوس سے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی
ہے پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو اپنی اولاد کو اور ایک روایت مین ہی کہ سکہاؤ اسکو بیبیون اپنی کو اور حضرت
عائشہ سے ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہارا یہہ کہ پڑہی سورہ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی کہ جو کوئی پڑہے اخیر سورہ حشر کا پہر مر جاوے اوس راتمین یا دن مین تو دور کیجاوینگی اوس سے تمام خطائین
کہ کین ہین اور حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی
اپنے کے یہہ کہ پڑہے سورہ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص
پناہ مانگے ساتہہ اللہ شیطان سے تین بار پہر پڑہی اخیر سورہ حشر کا بہیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتی کہ دفع کرتے ہین
اوس سے شیاطین جن و انس کو اگر راتکو پڑہتا ہی صبح تک دفع کرتی ہین اور اگر صبح کو پڑہتا ہی شام تک دفع کرتے
ہین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے پڑہین حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پہر مرا
اوس دنمین یا راتمین پس واجب ہوئی اوسکے لئے جنت اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہتا ہون مین
یہہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر مسلمان کے امت میری کے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑہا مینے قرآن اسمعیل کے
آگے پس جب پہنچا مین والضحیٰ کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی باخیر کلام اللہ تک اسلئی کہ پڑہا مینے عبد اللہ
بن کثیر کی آگے پس جب پہنچا مین والضحیٰ تک کہا تکبیر کہا خیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نے یہی حکم کیا اسکا اور خبر دے
ابن عباس نے کہ حکم کیا ابی بن کعب نے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نی کہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کے اور والعادیات بہی برابر ہے
آدہی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالے
سی اسحالمین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوۃ رکہتا ہے ہزار آیتون پر پس پڑہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الہٰکم التکاثر آخر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
ہاتہہ مین ہی کہ یہہ سورۃ برابر ہی ہزار آیتون کے اور روایت کی ابو الشیخ نی کتاب عظمۃ مین اور ابو محمد

محمد اسمرقندی نی بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے انس سے کہ کہا آئے یہود خیبر کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پہر کہا اونہوں نے کہ ای ابوالقاسم پیدا کیا اللہ تعالے نی ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو گارے مسنون سے یعنی کیچڑ مٹی
ہوئی سی اور ابلیس کو شعلہ آگ سی اور آسمان کو دہوین سے اور زمین کو پانی کی جہاگ سی پس خبر دی ہا اپنی رب سی
یعنی رب کا ہی سی بنا ہے پس نہ جواب دیا اونکو کچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی پہر لائے اونکے پاس جبرئیل علیہ السلام اس سورۃ کو
قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ یعنی کہہ اللہ ایک ہی نہ اوسکی اصول و فروع ہین اور نہ شریک اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ بی پروا ہی نہ کہا
تا ہی اور نہ پیتا ہی اور نہ احتیاج رکہتا ہی پڑہی ساری سورۃ یہہ سورۃ ہی کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ
کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ تعالے نی طرف اپنی پس یہہ خاص اوسیکے لئی ہے
جسنے پڑہا اسکو تین بار برابر ہوئی ساتھہ پڑہنی تمام وحی کے اور جسنے پڑہا اسکو تیس بار نہین افضل ہوئیگا اوس سی
کوئی اہل دنیا سی اوسدن مگر جسنی زیادہ پڑہا ہو اس سے اور جسنی پڑہا اسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنے
پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنی گہر مین دور ہوتا ہی اوس سے فقر اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر شکوہ محتاجگی اور تنگدستی کا کیا فرمایا کہ جب داخل ہو تو گہر مین سلام
علیک کر خواہ گہر مین کوئی ہووی یا نہووے بعد اوسکے سلام مجہپر بہیج اور قل ہو اللہ ایکبار پڑہ پس یہی کیا اوس شخص نے
پس بہت دیا اللہ تعالے نی اوسکو رزق یہان تک کہ بانٹا اوپر ہمسایون اور قرابتیون اپنی کی انتہی ایہہ روایت
حصن حصین کے مولف نی منہیہ مین نقل کی ہی اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایک رات کہ پڑہتے تہی اسکو اور بار بار پڑہتے تہی اسکو صبح تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ
احد دو سو بار بخشے جاتی ہین اوسکے گناہ دو سو برس کے اور روایت مین ہے کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے جاتی ہین اوسکے گناہ
برسکے اور روایت مین ہے کہ جسنی پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکہی جاتی ہین اوسکے لئی ڈیڑہ ہزار نیکیان اور دور کئے جاتی ہین اوس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہہ کہ ہو اوسپر
دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن جریس اور ابو یعلے اور بیہقی نے دلائل مین انس سے کہ کہا تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
شام مین پس اوتری جبرئیل علیہ السلام اور کہا اے محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مر گیا پس آیا دوست رکہتے ہو تم
یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا ہان پہر مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہوگئی اونکے لئی ہر چیز اور مل گئی زمین سے
اور بلند کیا گیا اونکے لئی جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کس سبب سے دیا گیا معاویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفون نے ملائکہ سی کہ ہر صفت مین چہہ لاکہہ
فرشتے تہی کہا جبرئیل نے بسبب پڑہنی قل ہو اللہ احد کے تہا وہ پڑہتا اسکو کہڑے اور بیٹہے اور آتی اور جاتی اور سوتے
یعنی لیٹے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تین چیزین ہین جو کوئی کری اونکو واسطے پورا کری ایمان کے
داخل ہوگا جس دروازے جنت کیسی کہ چاہیگا اور نکاح کریگا جس حور عین سی چاہیگا جو کوئی معاف کری اپنے
قاتل سی اور ادا کری دین خفیہ اور پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکر نے اگر ایک
کری انمین سی یا رسول اللہ فرمایا ایک کری انمین سی یعنی اگر ایک چیز کریگا انمین سی تو یہی ثواب پاویگا اور
فرمایا کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد ہر دن پچاس بار پکارا جاویگا وہ روز قیامت کے قبر اپنی سی ای مدح یعنی
تعریف کرنیوالی اللہ کے داخل ہو جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی بہول جاوے بسم اللہ

کہنی اپنی کہانی پر بس جا ہی کہ پڑہی قل ہو اللہ احد جب فارغ ہوا اور فرمایا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد جب
داخل ہو گہر اپنی مین دور ہوتی ہی محتاجگی اوس گہر والونسی اور اوسکے ہمسایونسے اور ایک روایت مین ہے
کہ فرمایا آئے میری پاس جبرئیل اچہی صورۃ مین ہنستی ہوئی خوش اور کہا اے محمد علی اعلی یعنے اللہ تجہے سلام فرماتا ہے
اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی لیے نسب ہے اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس امت تیری سے
اسحالین کہ پڑہی ہوگی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبہی ہو ونگا اوسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اوسکو نزدیک
عرش اپنی کی اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیون کے حق مین اون لوگونمین سی کہ واجب ہوگا عذاب اور
اگر نہ لازم کیا ہوتا مینے اپنی نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی اور ایک روایت مین ہے
کہ فرمایا جو شخص پڑہی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پناہ
مین رکہتا ہی اوسکو اللہ برائی سی دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہے کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار
ہوتا ہے بہتر سینا اوسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گہوڑون بالگام و با زین سی کہ دیوی فی سبیل اللہ یعنی جہاد
مین اور کعب احبار سی ہی کہ کہا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہے اللہ تعالے اوسکے گوشت کو آگ دوزخ
پر اور کعب احبار سی یہہ بہی آیا ہی کہ کہا جو کوئی مواظبت کری او پر پڑہنے قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی کے دس بار رات
و دنمین واجب کری خوشنودی اللہ تعالے کی بڑی اور ہوگا اوسکے انبیا کی ساتہہ اور بچا یا جاویگا شیطان سے
اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہی اللہ اوسکو جو کچہہ مانگے
اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لیلیا نفس اپنا اللہ سی آزاد ہوا آگ سے
اور ایک روایت مین ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ جب نکاح کیا حضرت علی رض کا حضرت فاطمہ سی منگایا پانی
پہر کلی ڈالی اوسمین پہر لیگئی حضرت علی کو ساتہہ اپنی یعنی گہر مین اور چہڑکا وہ پانی اونکی گریبان مین اور اونکے
دونون مونڈہون کے درمیان مین اور اللہ کی پناہ مین دیا اونکو ساتہہ پڑہنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ٥ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ سبحانہ مَنْ شَغَلَہُ
الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ فَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ
یعنی جسکو باز رکہی قرآن یاد میری سی اور مانگنے میرے سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوس چیز سی کہ دیتا ہون مین مانگنے
والون کو اور بزرگی اللہ تعالے کی کلام کی سب کلامون پر مانند بزرگی اللہ تعالے کی ہی اوسکی ساری خلق پر ٥ اور
فرمایا سیکہو قرآن اور پڑہو اوسکو پس تحقیق مثال قرآن کی واسطی اوس شخص کی کہ سیکہتا ہی اوسکو پہر
پڑہتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکے مانند مثال تہیلی کی ہی کہ بہری ہو مشک سے پہنچی ہے
خوشبو اوسکی تمام مکان مین اور مثال اوس شخص کی کہ سیکہتا ہی اوسکو پہر سو رہتا ہی یا غافل ہوتا ہی عمل کرنے سے
اور قرآن اوسکی دلمین ہی مانند مثال تہیلی کی ہی کہ بند کی گئی مشک پر یعنی تا خوشبو نہ پہیلے ٥ اوسوقت کہ جبرئیل
علیہ السلام بیٹہے تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس سنی جبرئیل نی ایک آواز اوپر کی طرف سی پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا
یہہ آواز والا فرشتہ ہی کہ اوترا زمین کی طرف نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس سلام کیا فرشتے نی آنحضرت پر اور
کہا خوشوقت ہو ساتہہ دو نور دن کی یعنی اپنی پڑہنے والیکے لئی قیامت کو روشنی ہوونگی اور آفات راہ سے

بچائینگی کہ دئے گئے تم وہ دو نور نہیں دیا گیا وہ کوئی نبی پہلی تمسی ایک اونمین سی سورۂ فاتحہ ہی اور دوسرا خاتمہ سورہ بقرہ
کا نہیں پڑہیگا تو کوئی حرف اونمین سے مگر کہ دیا جاویگا ثواب اوسکا اور فرمایا اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ الخ
یعنے بلاشبہ بہاگتا ہی شیطان اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورہ بقرہ پڑہو سورہ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا اور
عمل کرنا اوسپر برکت ہی اور چہوڑنا اوسکا سبب حسرت کا ہوگا یعنی قیامت کو جب پڑہنے والون کو ثواب ملیگا اور نہیں
طاقت رکہتی اسکی ساحر اور کاہل وجود یعنی کسلمند اور ساحر اور باطل والے توفیق اوسکی سیکہنے کی نہیں رکہتے اور فرمایا
جو کوئی پڑہے سورہ بقرہ راتکو نہیں داخل ہوتا شیطان اوسکی گہر مین تین رات تلک اور جو کوئی پڑہے اسکو دن کو نہیں
داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی گہر مین تین دن تلک یعنی حقیقۃ نہیں داخل ہوتا یا تسلط نہیں پاتا ہی ط اور فرمایا پڑہو
دو سورتین چمکتی ہوئین کہ سورہ بقرہ اور آل عمران ہین پس تحقیق یہہ دونون آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونون ٹکڑے
ہین ابر کے یا گویا کہ وہ دونون سائبان ہین یا گویا کہ وہ دونون ٹکڑیان ہین پرند جانورون کی صف باندہی ہوئے جہگڑینگی
پڑہنے والون اپنی کی طرف سی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیتین آل عمران
کی شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ تا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ اور قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ
تا بِغَیْرِ حِسَابٍ ٹہیری ہوئی ہین کہ نہیں ہی درمیان انکے اور درمیان اللہ تعالے کے حجاب کہتی ہین ای رب اوتارتا ہمکو
طرف زمین اپنی کی اور طرف اوسکی کہ گناہ کرتا ہی تیرا فرماتا ہے اللہ تعالی قسم اپنی کہاتا ہون کہ نہیں پڑہنے کا تمکو کوئی
بندون میرے سے پیچہے ہر نماز کے مگر کہ کیجاویگی خوابگاہ اوسکی جنت کسی عمل پر ہو اور ساکن کرونگا اوسکو حظیرۃ القدس میں
اور نظر کرونگا طرف اوسکے اپنی آنکہون پوشیدہ سی ہر دن ستر بار اور روا کرونگا اوسکی ستر حاجتین کہ ادنی اونکی مغفرۃ
ہی اور محفوظ رکہونگا اوسکو ہر دشمن اور حاسد سی اور مدد کرونگا اوسکی اونسی واللہ عالم ط فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کہ جسنی پڑہی یہہ آیۃ یعنی شہد اللہ سی الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تک وقت سونی اپنی کی پیدا کرتا ہی اللہ تعالے اوس سے
ستر ہزار خلق کہ استغفار کرتی ہین اوسکی لئی روز قیامت تک اور جسنی کہا بعد اوسکی وَاَنَا اَشْہَدُ بِمَا شَہِدَ اللّٰہُ
بِہٖ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ ھٰذِہِ الشَّہَادَۃَ وَھِیَ لِیْ وَدِیْعَۃٌ فرماویگا اللہ تعالے روز قیامت کے لِعَبْدِیْ
عِنْدِیْ عَہْدٌ وَاَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفّٰی بِعَہْدِیْ اَدْخِلُوْا عَبْدِیَ الْجَنَّۃَ اور فرمایا کہ آیۃ الکرسی بزرگ ترین
آیتون کی ہی یعنی ثواب مین بیچ کتاب اللہ کی اور روایت مین ہے کہ یہہ سیدہ یعنی افضل آیتون قرآن کی ہی جو رکہے تو
آیۃ الکرسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنی دم کری یا لکہہ کر لٹکا دی تو نہین نزدیک ہوئیگا تیری شیطان یعنی تیری مال
و اولاد پاس نہیں آئیگا اور تصرف نہیں کریگا دو آیتین اخیر سورہ بقرہ کی یعنی آمن الرسول سی اخیر تک جس گہر مین
پڑہی جاتین ہین تین رات پس نہیں نزدیک آتا اوسکے شیطان اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی ختم کیا سورہ بقرہ کو ساتہہ
دو آیتون کے کہ دی ہین مجکو وہ خزانے اپنے سے جو نیچی عرش کی ہی یعنی خزانہ رحمت اپنی سی پس سیکہو انکو اور
سکہاؤ انکو اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹون کو یعنی سب گہر والونکو سکہاؤ پس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور
قرآن ہین یعنی ایک ٹکڑا ہی اوسکا اور دعا ہین اور فرمایا جو کوئی پڑہے سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی یعنی ترتیل تجوید سے
بے کم و زیادہ ہوگی اوسکے لئی روشنی جگہہ اوسکے سے یعنی جہان اوسکو پڑہا ہی مکے تلک اور جو شخص پڑہے دس آیتین آخر
سورہ کہف سی یعنی وَعَرَضْنَا جَھَنَّمَ سے آخر تلک پس نکلے دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا وہ اوسپر اور

فرمایا جو کوئی پڑہے اسکو شب جمعہ مین روشن کرتا ہی الله اوسکے لئے نور سے اوسقدر کہ فرق ہی درمیان پڑہنے والے
اوسکے اور درمیان خانہ کعبہ کی یعنی بہت نور حاصل ہوگا اور فرمایا جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف سے
یعنی مِن اَمرِنَا رَشَدًا تلک بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور انا فتحنا بہت پیاری ہی نزدیک میرے
اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون سی اور فرمایا تیس آیتین ہین یعنی تبارک شفاعت کی
اونہون نے واسطی ایک آدمی کے یہان تلک کہ بخشا گیا وہ اور فرمایا تستغفر الخ یعنی بخشش چاہتی ہے
تبارک اپنی پڑہنے والیکی لئی یہان تلک کہ بخشا جاتا ہی وہ اور فرمایا آتی ہین فرشتی عذاب کے آدمی کی پاس قبر اوسکے مین
یعنی بعد دفن کی سوال کے لئی پس آتی ہین اوسکی پاؤن کی طرف سی یعنی اول پاؤن کی طرف سی سوال شروع کرتی ہین
پس کہتی ہین پاؤن نہین ہی تمکو کوئی راہ ساتہہ تعرض میرے کہ پڑہتا تہا بسبب میری یعنی بسبب قوۃ میری کی نماز مین
سورہ ملک پہر آتی ہین فرشتی سینے کی طرف سی پیٹ کی طرف سی پہر آتی ہین سر کی طرف سی ہر عضو کہتا ہی یہی بات
پس تبارک منع کرتی ہی فرشتون کو عذاب قبر کیسی اور تبارک مذکور ہی توریت مین ساتہہ اس فضیلت کے کہ جو شخص
پڑہے اسکو کسی راتمین پس تحقیق بہت نیکیان کین اور اچہا کام کیا ایک شخص نے عرض کی اے رسول خدا پڑہاؤ مجکو ایک
سورہ جامعہ یعنی اوسمین مطالب دین و دنیا کی ہون پس پڑہائی حضرت نی اوسکو اذا زلزلت الارض یہان تک کہ
فارغ ہوئی اوس سے پس کہا اوسنی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تجکو ساتہہ حق کے نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کبہی یعنے
پس کافی ہی مجہی پہر پیٹہہ پہری اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلے الله علیہ وسلم نی مطلب یاب ہوا یہہ شخص یہہ بات
دوبار فرمائی ف جامعیت فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر تک مین ہی کہ سب کچہہ کرنا نہ کرنا اسمین مذکور ہے اور فرمایا
رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے بعد مغرب کے جمعہ کی شب مین دو رکعت اور پڑہی ہر رکعت مین
سورہ فاتحہ ایک ایک بار اور سورۃ اذا زلزلت پندران پندران بار تو آسان کرتا ہی الله تعالی اوسپر جان کنی
اور بناہ دیتا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان کریگا اوسکو گذرنا پل صراط سی قیامت کو ۵ شرح الصدور فرمایا
سورہ قل یا چوتہائی قرآن کی برابر ہی اور فرمایا اذا جاء نصر الله چوتہائی قرآن کے برابر ہی اور فرمایا قل ہو الله
تہائی قرآن کے برابر ہی اور فرمایا پیغمبر خدا صلے الله علیہ وسلم نے جب مذکور ہوا ایک شخص کہ پڑہتا تہا قل ہو الله جب
امامت کرتا یارون اپنی کی نماز مین خبر دو اوسکو کہ تحقیق الله تعالے دوست رکہتا ہی اوسکو اور فرمایا پیغمبر خدا صلے الله علیہ وسلم
واسطی ایک شخص کے کہ ہمیشہ پڑہتا تہا قل ہو الله ساتہہ غیر اوسکے نماز مین حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ
یعنی دوست رکہنا تیرا اوسکو داخل کریگا تجکو بہشت مین اور سنا پیغمبر خدا صلے الله علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا
قل ہو الله پس فرمایا وجبت الجنۃ واجب ہوئی بہشت یعنی اوسکے لئی اور فرمایا جو کوئی چاہے یہہ کہ سووے
اپنی بچہونی پر پس سووے داہنی کروٹ اپنی پر پہر پڑہی سو بار قل ہو الله جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماویگا اوسکو
پروردگار اے بندے میرے داخل ہو پر داہنی طرف اپنی کے بہشت مین ف داہنی طرف محل اور باغ وغیرہ افضل ہین
بائین طرف سی کذا ذکر الفخر اور جو کوئی دس بار قل ہو الله پڑہتا ہی ایک محل بنتا ہی بہشت مین اوسکے لئے
اور فرمایا آنحضرت صلے الله علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کری پس پکڑے دونون بازو اپنی گہر کے دروازے کے اور
پڑہے گیاران بار قل ہو الله احد تو ہوتا ہی الله تعالے نگہبان اوسکا یہان تک کہ پہر آوے اور انس سی روایت ہی کہ

کہ تھے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایکدن نہایت روشن کہ ویسا کبھی دیکھا ہی تھا
پہلے اس سے پس تعجب کیا حضرت نی ہی اور جبرئیل سی وقت آنیکی پوچھا کہ کیا ہی سبب اس روشنی کا کہا اونہون نے کہ یہہ
اس سبب سے ہی کہ معٰویہ بیٹے معٰویہ لیثی کے آج مدینہ مین مرگئے ہین پس بھیجا اللہ تعالےٰ نی طرف اونکے ستر ہزار فرشتون کو کہ نماز
پڑہین اونپر پوچھا حضرت نی کیا سبب ہے اسکا کہا اونہون نے کہ وہ بہت پڑہتا تہا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہے اور چلتے
اور اوقات رات دنمین بہت پڑہو اسکو پس تحقیق یہہ نسبت رب تمہارے کی ہی اور جو کوئی پڑہے اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی
اللہ تعالےٰ پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہی اوسسے پچاس ہزار برائیان اور لکہتا ہی اوسکی لئی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی
زیادہ پڑہے زیادہ دی اوسکو اللہ ثواب کذا فی الدر المنثور اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ
احد مرض الموت مین تو نہ فتنے مین ڈالا جاویگا قبر اپنی مین اور امن مین رہیگا بہیچے قبر کیسی اور دن قیامت کی ملائکہ
اپنی ہتیلیون پر اوسکو اوٹہاوینگے یہان تک کہ گذارینگے اوسکو پل صراط سی طرف جنت کے کذا فی شرح الصدور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ——————— عقبہ صحابی کو کیا نہ سکہاؤنمین تجکو

قل اعوذ برب الفلق او قل اعوذ برب الناس

اچہی دو سورتین یعنی بیچ مقدمہ تعوذ یعنے پناہ پکڑنیکے کہ پڑہی جاتین ہین وہ قل اعوذ برب الفلق او قل اعوذ
برب الناس ہین پڑہ یہہ دونون سورتین اور ہرگز نہ پڑہیگا تو کچہہ مانند ان دونون کے یعنی تعوذ کے حق مین اور تہی پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ پناہ پکڑتے تہے جن سی اور نظر آدمی کیسی یعنی ساتہہ اور دعاؤن کے یہان تک کہ اوترین
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس جب یہہ اوترین تو پکڑا انکو یعنے ساتہہ انکی پناہ پکڑتی اور
چہوڑا او سچیز کو کہ سوا انکے تہی اور فرمایا کہ نہ مانگا کسی مانگنے والینے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالینے ساتہہ مانند
ان دونون کے پڑہ ان دونون کو جب سونی لگی تو اور جب اوٹہی تو اور فرمایا پڑہ قل اعوذ برب الفلق پس
تحقیق تو ہرگز نہ پڑہیگا کوئی سورۃ کہ وہ اس سے بہت پیاری ہو طرف اسکے اور بہت پہنچنے والی اور خوب پوری
ہو نزدیک اوسکے یعنی حق تعوذ مین پس ہوسکے تو یہہ کہ نہ ناغہ ہووے تجسے یعنی پڑہنا اسکا بطور مداومت کی نماز
وغیرہا مین تو کر اور فرمایا عجب آیتین ہین اوترین آجکی رات نہین دیکہین تو نی مانند اونکی کبہی کہ وہ سورہ
فلق اور سورہ ناس ہین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یعنی جبیر صحابی کو کہ کیا دوست رکہتا ہی تو ای جبیر کہ
جب نکلی تو سفر مین یہہ کہ ہووے تو بہتر یارون اپنی سی ہیئت مین یعنی صورۃ و حال مین اور بہت زیادہ اونکا از روے
توشی کے یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہو جاوے پس عرض کیا مینے ہان فدا ہون تجپر
مان باپ میری فرمایا پس پڑہ یہہ پانچ سورتین قل یاایہا الکٰفرون اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورۃ کو ساتہہ بسم اللہ کے اور ختم کر قراءۃ اپنی کو ساتہہ
بسم اللہ کے یعنی سب چہہ ہونگے کہا جبیر نی اور تہا مین غنی بہت مال والا پس تہا مین کہ نکلتا تہا سفر مین پس ہوجاتا
تہا بہت تباہ حال یارون سی ہیئت مین اور کمتر اونسے توشے مین یعنی باوجود کثرت مال کے بدہیئت اور مفلس
ہوجاتا مین بسبب ضایع ہونے مال کی اور بے برکتی کی پس ہمیشہ رہا مین جبسے کہ سیکہین مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سی یہہ سورتین اور مداومت کی انکے پڑہنے کی ہوا مین بہتر ان اونکے ہیئت مین اور زیادہ تر ان اونکے
توشی مین یہان تک کہ پہرتا مین سفر اپنی سی ف جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

پڑہتا ہی نہیں رہتی کوئی چیز مگر کہتی ہی اے رب بچا اسکو میری شر سی اور جو الحمد پڑہتا ہی گویا چوتہائی کلام اللہ
پڑہا اور جو الہٰکم التکاثر پڑہتا ہی گویا ہزار آیتین پڑہتا ہی کذا فی الدر المنثور فی فضائل حوامیم اور پڑہے بعد سلام
پہیرنی نماز جمعہ کی ہئیت نماز پر سورہ فاتحہ اور اخلاص اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات
سات بار تو بخشتا ہی اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے گناہ اوسکے اور دیتا ہی ثواب بقدر گنتی ہر مومن کے اور ایک روایت
مین بعد اسکے یہہ دعا رسات بار پڑہنی زیادہ آئی ہی اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ
يَا رَحِيْمُ يَا وَدُوْدُ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَاَغْنِنِيْ
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ پس جو کوئی مواظبت کرتا ہی اسپر غنی کرتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ اپنی خلق سی اور رزق
دیتا ہی اوسکو ایسی جا سی کہ گمان نہین رکہتا ہی اوسکا اور روایت کی ابن سنی نی حضرت عائشہ رض سی کہ تحقیق نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
سات سات بار تو پناہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ بسبب اسکے ہر برائی سی جمعہ دوسرے تک کذا فی وظائف النبی اور فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تمہارے دل زنگ آلودہ ہو جاتے ہین جیسے کہ لوہا پانی پہنچنے سی زنگ آلودہ ہو جاتا ہی عرض
کیا صحابہ نی کہ جلا اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور تلاوت قرآن کی اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے قرآن اور عمل
کرے اوسپر پہنائی جاوینگے ماں باپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی اوسکی بہت اچہی ہوگی روشنی آفتاب کیسے
دنیا کی گہرون مین اگر ہو روشنی آفتاب کی اندر گہرون تمہارے پس کیا گمان ہی ساتہہ اوس شخص کے کہ عمل کیا
اوسپر یعنی کیا کچہہ درجہ ہوگا جب اوسکے ماں باپون کا یہہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ نہین ایمان لایا قرآن پر وہ شخص کہ
حلال جانا اوسکے حرام کو اور فرمایا ای اہل قرآن تکیہ نکرو قرآن سی یعنی غافل نہو اور فکر کرتے معنون اوسکے اور
کہو لنی ہرار اوسکے اور فرمایا پڑہو قرآن حق پڑہنے اوسکا اوقات رات کے مین اور دن کے مین اور فرمایا ظاہر کرو
قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کو کہ اوسمین ہی یعنی جو آیتین تنبیہ اور وعید اور ہول کی ہین اونمین بہت فکر کرو تو کہ تم
رستگار ہو اور فرمایا نہ جلدی کرو ثواب اوسکے کو اور فرمایا کہ سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی اور جو کوئی سورہ
آل عمران جمعہ کی دن پڑہے رحمت بہیجتے ہین اوسپر ستر فرشتے رات تلک اور فرمایا پڑہو سورہ ہود دن جمعہ کی اور
فرمایا ہر چیز کے لئی زینت ہی اور زینت قرآن کی الرحمن ہی اور فرمایا جو کوئی پڑہی سورہ واقعہ ہر رات نہ پہنچے اوسکو
فاقہ کبہی اور ابن مسعود اپنی بیٹیون کو حکم کیا کرتے تہی کہ پڑہین اسکو ہر شب اور دوست رکہتی تہی آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی کو اور فرمایا جو کوئی شب کو حٰمٓ الدخان پڑہی صبح کرتا ہی بیچ الیسی
کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لئی ستر ہزار فرشتی اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جب دوست رکہی کوئی تم مین کا
کہ کلام کری رب اپنی سی پس پڑہی قرآن اور تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی اور جیسے اسکے پڑہنے سی نزدیکی
اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہی اور چیز سی ویسی نہین ہوتی تمام ہوئین حدیثین کلام مجید کی فضائل کی اب کچہہ ادب اسکی
تلاوت کا بطور اختصار کے معلوم کرو کلام اللہ پڑہنا جب شروع کری تو اعوذ پہلے پڑہے اور یہہ جانی کہ اپنے رب سے
مین مناجات کرتا ہون اور روئے اگرچہ بتکلف ہو اور جب آیہ رحمت پر پہنچے تو خوش ہووے اور دعا کری اور اگر آیہ
عذاب پر پہنچے تو ڈری اور پناہ مانگے اور باقی آداب کہ ختم جلیل کے فضائل ذکر مین مذکور ہوئے ہین بجا لاوے

اور اخیر سورہ فاتحہ اور اخیر سورہ بقرہ کی آمین کہی اور فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کے جواب مین کہے وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ اور اخیر سورہ قیامہ کے بلی اور اخیر سورہ مرسلات کی آمنت باللہ اور اول سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی کے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور اخیر سورہ والتین کے بلی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ کہے اور سنون ہی تکبیر کہنی اخیر والضحی سی آخر قرآن تلک یس کہے وقت ختم سورۃ کی لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر بعد جب ختم کرے قرآن الحمد اور سرا سورہ بقرہ کا مفلحون تک پڑہے یہہ خلاصہ ہی وظائف النبی مین سی مفصل اوسمین یا کسی اور کتاب شمارہ کمین اس مقام کو دیکہے جانا چاہیے کہ اوپر گذرا بیان اسکا کہ مراد حق سی قرآن ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس بحسب تقریب قول اول کی فضائل قرآن مجید کی کچہہ لکہے گئے اب بحسب تقریب قول ثانی کے کچہہ اخلاق حمیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ باعث رحمت جان اور سرور قلب کے ہین لکہنے چاہئین تا حضرت کا حق ہونا ثابت ہو کہ اوصاف و اخلاق حمیدہ آپکے خود دلالت آپکی حقیت پر کرتے ہین اگرچہ کوئی نکوہش آپکی کرے عیاذاً باللہ سنہ پہ آفتاب پر خاک ڈالنی ہی کہ آپہی پشیمان ہوگا آفتاب کا کیا بگڑیگا خالق سب مخلوق کا اونکے حق مین فرماتا ہی وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی بلاشبہ تو البتہ بڑی خلق پر ہی جبکہ خدا تعالی نے آپکے خلق کو عظیم فرمایا خیال کرنا چاہیئے کہ کیسے عمدہ اخلاق کریمہ تہی آپکی حضرت عائشہ رض سی کسینے آپکے اخلاق کو پوچہا اونہون نے کہا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ آپکا خلق قرآن تہا یعنی اخلاق حمیدہ قرآن مجید مین مذکور ہین آپ سب سے متصف تہی وضع آپکی باوقار تہی جو ایکبارگی آپکو کوئی دیکہتا ہیبت ناک ہوتا مگر جب شرف حضور سی مشرف ہوتا اور بات چیت کرتا تو آپکی محبت اوسکے دلمین جگہہ پکڑتی ملاقات مین پہلی آپ سلام کرتے منتظر اوسکی سلام کے نرہتی ہر ایک سی ساتہہ کشادہ پیشانی اور روے خندان کی ملتی کبہی آپکی زبان مبارک پر فحش یا کلام سخت جاری نہوتا اور نہ بدلہ لیتی برائی کا ساتہہ برائی کے ولیکن عفو کرتی اور درگذر کرتے جو کوئی آپکو پکارتا فرماتی لبیک یعنی حاضر ہون اصحاب مین کبہی پانو نہ پہیلاتی جس مجلس مین تشریف لیجاتی تو کنارہ مجلس پر بیٹہہ جاتی قصد بالا نشینی اور صدر محفل کا نکرتی اگر کوئی شخص آپکا ہاتہہ پکڑ لیتا جبتک وہ نچہوڑتا آپ نچہوڑاتی کبہی کسی شخص کو اپنی ہاتہہ سی نہین مارا مگر جہاد مین اور اپنی ذات کی لئی کبہی بدلہ نہین لیا اور کسی پر غصہ نہین کرتے تہی مگر جبکہ حدود الٰہی سی تجاوز ہوا اور اوسوقت مین خدا تعالی کیواسطے ایسا آپکو غصہ آتا کہ کوئی تاب نہین لاسکتا بڑہی عورتین جو آپکو اپنی کام کی لئی ساتہہ لے لیتین آپ ساتہہ ہولیتی اور کام کردیتی ایک یہودی کا آپ پر کچہہ دین تہا تو عدہ معینہ ہنوز وعدہ کا وقت آیا نہین کہ اوسنی آکے تقاضای شدید کیا جون جون وہ سختی کرتا تہا آپ نرمی فرماتی تہی اوسنی کہا کہ تمہاری خاندان مین یہی نادہندی چلی آتی ہی اس بات کو سنکر حضرت عمر بیتاب ہوگئی اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر مجلس شریف مین نہوتا تو مین تیری گردن مارتا حضرت نے عمر رض سی فرمایا کہ تمہین چاہیئے تہا کہ مجہسی ادا کے لئے کہتے اور اوس سی تقاضا نرمی کی لئی کہتے اوسکو زجر نہ چاہیئے تہا جاؤ اوسکا قرض ادا کردو اور بیس صاع عوض اوسی جہگڑنیکے زیادہ دو جب اوس یہودی نی یہانتک حال دیکہا تو اوسیوقت ایمان لایا اور کہا کہ مینے کتب سابقہ مین پیغمبر آخر الزمان کی صفت مین دیکہا ہی کہ جون جون کوئی اونسے سختی کرے وہ نرمی کرین مجہی اوس صفت کا امتحان منظور تہا سو لیا ہی پایا بیشک آپ پیغمبر آخر الزمان ہین اور ایک روایت مین حضرت علی رض سی یون مذکور ہی کہ ایک یہودی تہا کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا حبر یعنی عالم یہود کا اوسکے کئی دینار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر آتی تہی اوسنی تقاضا کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا آپنے کہ ای یہودی نہین

ہی نزدیک میری کچھہ کہ دو نمین تجکو اوسنی کہا کہ پس بلا شبہ مین نہین جدا ہونیکا تمسے اے محمد یہانتک کہ دو تم مجکو
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اب بیٹھتا ہون مین ساتھہ تیری پس بیٹھہ آیا تہا اوسکے یعنی مسجد مین پس نماز
پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ڈرتے ہتی اور دہمکاتی تہی اوسکو کہ ایسا اور ایسا معاملہ کرینگے ہم تجسے پس معلوم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو کچھہ کہ معاملہ کرتے ہتی صحابہ اوس سے یعنی اور منع کیا صحابہ کو پس کہا صحابہ نی کہ یا رسول اللہ کیا یہودی روکے آپکو یعنی
ہمکو کیونکر گوارا ہو یہہ بات پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجکو رب میری نی اس سے کہ ظلم کرون مین
معاہد وغیرہ پر پس جب دن چڑہا تو کہا یہودی نی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وشطر مالی
آگاہ ہو جیئے قسم اللہ کی نہین کیا مینے تمسے جو کچھہ کہ کیا مینی تمسی مگر اسلیئے کہ دیکہون مین طرف نعت تمہاری کہ توریت مین
ہے وہ یہہ ہی محمد بیٹا عبد اللہ کا جگہہ اوسکی پیدائش کی مکہ ہی اور جگہہ اوسکی ہجرۃ کی طیبہ کہ نام مدینہ کا ہی اور بادشاہت
اوسکی شام مین یعنی وہان خلیفہ اسلام کا بہت ہوگا نہین ہوگا سخت گو اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین
اور نہ متزین ساتھہ فحش کے اور نہ قول فحش کے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور یہہ مال میرا موجود ہے
پس حکم کرو اوسمین اوسطرح کہ حکم کیا ہی تمکو اللہ نی اور تہا یہودی بہت مال والا اور آپکی نرم خوئی یہانتک تہی
کہ خدا تعالے نے اوسکی تعریف فرمائی فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ
یعنی اللہ کی بڑی مہربانی ہی کہ تم نرم خو ہوئے مسلمانون کی لیئ اور اگر تم درشت خو سخت دل ہوتی تو بیشک یہہ لوگ
تتر بتر ہو جاتے تمہارے گردسی مدینہ کے لونڈی غلام خادم برتن پانی کا لاکر درخواست کرتی کہ آپ دست مبارک
اوسمین ڈالدین تا بیمارون کو پلاوین آپ اونکی خاطرسی اگرچہ جاڑے کی دن ہوتی اونکے برتنونمین ڈالدیتے
باوجودیکہ بسبب سردی کی تکلیف ہوتی مجلس مین اصحاب سے بی تکلف رہتی اور اصحاب ہر جنس کی باتین جو خلاف شرع
نہوتین اگرچہ ظرافت کی ہوتین آپکی مجلس مین کرتی ایک صحابی نی آپکی مجلس مین ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجہی تو میرے
بت نی خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوئی اونہونے کہا کہ مین سفر کو جاتا تہا تو اپنی پرستش کی لیئ ستو کا ایک بت بنایا راہ مین
توشہ ختم ہوگیا مینے اوس بت کو توڑ کر کہایا سو مجہی تو بت نی یہہ نفع دیا ایسی باتین ہنسی کی ہی مجلس شریف مین مذکور ہوتین
تہین آپ بہی کبہی مزاح یعنی ہنسی کی بات اصحاب سے فرماتی تہی مگر سوائے سچ کی نہین فرماتی تہی ایک شخص نے آپسی سواری
مانگی آپنی فرمایا کہ مین تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ دونگا اوسنی کہا کہ مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ
اونٹنی کے بچے نہین ہوتے ہین تو کسکے ہوتی ہین سو یہہ بات سچی تہی آپنی براہ ظرافت کے اسطرح فرمایا ایک شخص تہا
زاہر نام گانو مین رہتا تہا گانو کی چیزین بطور ہدیہ کے آپکے پاس لایا کرتا تہا اور آپ اوسی شہر کی چیزین خرید
کر دیا کرتے اور فرماتی زَاهِرٌ بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ یعنی زاہر ہمارا گانو کا آدمی ہی اور ہم اوسکے شہری ہین
یعنے وہ گانو کی چیزین ترکاری وغیرہ لی آتی ہین اور ہم شہر کی چیزین اونکو خرید دیتی ہین ایکدن زاہر بازار مین
کچھہ چیز اپنی بیچ رہی تہی آپنی جاکر اونکو پیٹھہ کی پیچہی پکڑ لیا اونہون نی دیکہا نہ تہا کہنی لگی کون ہی چھوڑ دی پھر
جب اونکو معلوم ہوا کہ آپ ہین پیٹھہ اپنی بدن مبارک سی خوب چمٹا سی اور رگڑی پھر آپنی فرمایا کون مول لیتا ہے
اس غلام کو زاہر نی کہا کہ قیمت میری تو بہت کم ملیگی سیاہ فام تہے اور صورت اونکی اچھی نتہی اس سبب سے اونہونے

یہہ بات کہی آپنے فرمایا لیکن خدا تعالی کی نزدیک تم کم قیمت ہنین یعنی اللہ تعالی کی نزدیک تم بیش قیمت و مقبول ہو اور مقبول
خدا کے کیونکر ہنوگی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب و مقبول تہی ایسی ایسی باتین ظرافت کی مسلمانون کے دل خوش
کرنیکے لیے ازراہ شفقت کے فرمایا کرتے تہی آپ اپنی کام اپنے ہاتہہ سے کر لیا کرتے تہے جیسے اپنا کپڑا سی لینا یا اپنی بکری کا دودہ
دوہ لینا اور کام گہر کا کر لینا حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْصِفُ
نَعْلَہٗ وَیَخِیْطُ ثَوْبَہٗ وَیَعْمَلُ فِیْ بَیْتِہٖ کَمَا یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَالَتْ کَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ یَفْلِیْ ثَوْبَہٗ وَیَحْلِبُ
شَاتَہٗ وَیَخْدِمُ نَفْسَہٗ حضرت انس بن مالک آپکی خادم تہی وہ کہتی ہین دس برس مینی آپکے خدمت کی قسم خدا کی
کہ سفر و حضر مین جسقدر مین آپکا کام کرتا تہا اوس سے آپ میرا کام زیادہ کر دیتی تہی اور کبہی دس برس کے عرصے مین آپنے مجہی
جہڑکا ہنین اور نہ اف کہا اور نہ کبہی یہہ کہا کہ فلانا کام کیون ہنین کیا یا فلانا کام کیون کیا اور روایت مین ہی انس
سے کہ کہا خدمت مین آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹہہ برس کی عمر مین اور دس برس تک خدمت کی مینی
پس نہ ملامت کی مجہکو کبہی کسی چیز پر کہ ہلاک و تلف کی گئی میرے ہاتہہ سے پہر اگر ملامت مجہکو کوئی ملامت کرنی والا آپکے
اہل سے تو فرماتی چہوڑ دو اسکو پس تحقیق جو تقدیر مین ہوتا ہی البتہ واقع ہوتا ہی یہہ کام تقدیر ہی مین خراب ہونا تہا
ہوا اور آپ سوار ہوتی ازراہ تواضع کے ہر سواری پر اونٹ پر گہوڑے پر خچر پر حمار پر انس کہتی ہین کہ دیکہا مین نے آپکو روز
خیبر کے سوار حمار پر کہ باگ اوسکی لیف خرما کی تہی اور اصحاب کے ساتہ کام مین شریک ہو جاتی تہی ایک سفر مین اصحاب
نی ایک بکری ذبح کی کہانے کے لیے اور آپسمین کام تقسیم کر لیے ایکنے کہا کہال صاف مین کرونگا ایکنے کہا گوشت مین
بناؤنگا ایکنے کہا مین پکاؤنگا آپنے فرمایا کہ لکڑیان جنگل سے مین اوٹہا لاؤنگا اصحاب نے کہا کہ یہہ کام بہی ہم کر لینگے
آپ کاہیکو تکلیف فرماوین آپ نی فرمایا کہ خدا تعالی ناپسند کرتا ہی اس بات کو کہ آدمی اپنی رفیقون مین ممتاز ہو کر
بیٹہی اور کام مین شریک ہنو اور آپ جا کر لکڑیان اوٹہا لائی اور آیا ہی کہ جب آپ مسجد کو تشریف لیجاتی دیکہتی
اصحاب تو بیٹہی رہتی کہڑی ہنوتے تہی اس سبب سے کہ جانتی تہی کہ آپکو یہہ بات ناپسند ہی یعنی بنظر شفقت باین خیال
کہ بار بار کہڑے ہونی مین کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہی لوگونکو تکلیف ہوگی اجازت دی کہی تہی کہ کہڑے ہنوا کرین وقت آنیکے
صحابہ بمقتضائے الامر فوق الادب کے نا اوٹہتی تہی آپ مسکینونسے بہت محبت رکہتے اور عیادت کرتی بیمار کی اور ساتہ جاتی جنازہ کے
ہر غریب او امیر اور مملوک اور آزاد کی دعوت قبول فرماتی اہل شرف و عزت کی توقیر کرتی بحسب مرتبہ ہر ایک سے معاملہ
کرتے اپنی اصحاب کو دوست رکہتی تہی جو بیمار ہوتا اوسکی عیادت کو تشریف لیجاتی اور غمزدہ کی گہر ماتم پرسی کے لیے تشریف
لیجاتی جو کوئی ہدیہ لاتا قبول فرماتی اور اکثر اوسکا بدلہ اوتارتے اوسیقدر یا اوس سے زیادہ اور نشست آپکی اکثر قبلہ رو
ہوتی اور ایک مجلس مین سو سو بار استغفار کرتے اور نماز طویل پڑہتی اور خطبہ چہوٹا اور کثرت سے نماز پڑہتی اور تہجد مین قیام
کرتے کہ پانو مبارک ورم کر گئی لوگون نے عرض کیا کہ آپ اتنی محنت کیون کیا کرتے ہین خدا تعالے نے آپکی اگلی پچہلی
خطائین معاف کر دی ہین آپنے فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا آپ جو ہنستی تو تبسم فرماتی آواز سے نہ ہنستی
اور کلام اسطرح فرماتی کہ سننی والا اچہی طرح سمجہہ لے اکثر کلام کو واسطے سمجہانے سامع کے تین بار مکرر فرماتی اور ہر ایک
سے اوسکے فہم کے موافق کلام کرتے اور اللہ جل جلالہ نے آپکو جوامع الکلم عطا فرمائی تہے یعنی ایسا کلام کہ عبارت
تہوڑی ہو اور معنی بہت جیسے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ سب عمل موافق نیت کے ہین جیسی نیت ہو ویسا ہی

عمل کا پہل ہے اس حدیث سے صدہا مسائل دینی و دنیوی ثابت ہوتی ہین اور علماء اور محدثین اور فقہاء نے ایکد فتر
اسکی شرح مین لکہا ہی یا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ یعنی آدمی کی خوبی اسلام مین سے یہہ بات
ہی کہ جس بات مین کچہہ فائدہ نہو نکرے یہہ حدیث بہی صدہا امور دینی اور دنیوی مین کام آتی ہی اسیطرح اور
اور بہت حدیثین ہین شجاعت اور سخاوت مین آپ سب سے غالب تہے شجاعت کا یہہ حال تہا کہ جنگ حنین مین جبوقت
لشکر کو ابتدا مین شکست ہوئی تہی آپنے خچر کو جسکا نام دلدل تہا آگے بڑہایا اور رجز پڑہتے تہے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اور صحابہ نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہہ لڑائی مین ہوتی تہی آپ وہین تشریف رکہتے
اور ہم لوگ جاکر آپکی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہہ حال تہا کہ کبہی کسی سائل کے جواب مین لا نہین فرماتے تہے اوسکا مطلب پورا کردیتے
اور جو نہو سکتا تو نرمی و خوش اخلاقی جواب دیتے اور اسطرح خرچ کرتے کہ فقر و ناداری سے نہ ڈرتے حتی کہ بعضے کفار جیسے صفوان
بن امیہ بسبب آپکی سخاوت کے مسلمان ہوگئے اونکے حق مین آپکی سخاوت ہی معجزہ ہوگئی صفوان نے کہا کہ غیر نبی سے ایسی
سخاوت ممکن نہین سب عادات مین فروتنی اور تواضع فرماتے کہانے پینے مین نشست غربا کیطرح رکہتے تکیہ لگاکے نکہاتے
اور فرماتے مین بندہ ہون بندون کیطرح کہاتا ہون اور کہانیکو برا نکہتے پسند ہوتا کہا لیتے نہین تو اوٹہا دیتے دودہ
اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے دست کا گوشت آپکو پسند تہا مرغی کا گوشت بہی آپنے کہایا ہی بسم اللہ کرکے کہاتے
اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے اور سیدہے ہاتہہ سے کہانا کہاتے مگر استنجا یا ناک جہاڑنے مین ایسی کام بائین ہاتہہ سے
کرتے جس چیز مین بوئی بد آوے جیسا کچا لہسن یا کچی پیاز اوسکو نہ کہاتے اور ناپسند فرماتے مسواک کو بہت دوست رکہتے
اس سبب سے کہ باعث ہی صفائی و نظافت کی سواری مین آپکو گہوڑا بہت پسند تہا دست مبارک گہوڑے کی پیشانی پر پہیرتے
اور آپنے فرمایا ہی کہ گہوڑے کی پیشانی سے برکت بہری ہی ۵ تواریخ حبیب آلہ و مشکوٰۃ اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا
اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ کَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَزَیَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ کیا نہین دیکہا ہی طرف آسمان کے اوپر اپنے
کہ کیونکر بنایا ہی ہمنے اوسکو اور آراستہ کیا ہی ہمنے اوسکو اور نہین ہی اوسمین کچہہ شگاف فتح کیا انکا نہین کی آسمان
کی طرف اپنی اوپر کیسا ہمنے اوسکو بنایا اور رونق دی اور اوسمین نہین کوئی سوراخ موتفسیر زینت آسمان
کے ستارون سے ہی اور بنا اوسکی بے ستون اور طبقہ بر طبقہ دلیل کمال قدرت ہماری کی ہی پس بعث انکا ہمپر کیا دشوار ہوگا
بحر کا شروع ہی یہہ بیان دلیل کے کہ دفع کرنے اونکی قول کو ذٰلِکَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ۵ یعنی کیا غافل اور اندہے
ہین نہین دیکہتے آسمان کو اوپر اپنے حال آنکہ مشاہدہ کرتے مین اوسکو ہر وقت دیکہین کہ کیسا بنایا ہی ہمنے اوسکو یعنی بلند
کیا ہی مثل خیمہ کے لیکن بے ستون اور بے شگاف کہ عجیب اوسکا ہو جمل وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا
رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍۢ بَهِیْجٍ تَبْصِرَةً وَّذِکْرٰی لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۵ اور زمین کو بچہایا ہمنے
اور ڈالے ہمنے اوسمین پہاڑ اور اگائے ہمنے اوسمین ہر نوع خوش آیند سے واسطے راہ دکہانی اور نصیحت دینی کے ہر بندہ
رجوع کرنیوالے کو فتح اور زمین کو پہیلایا اور ڈالی اوسمین بوجہہ اور اگائی اوسمین ہر قسم قسم رونق کی چیز سوجہانیکو
اور یاد دلانیکو اوس بندیکو جو رجوع رکہے موتفسیر منیب رجوع کرنیوالا طرف رب اپنی کی فکر کرنیوالا
بیچ کارخانہ پیدایش اوسکی یعنی یہہ سب کچہہ پیدا کیا ہمنے اسلیے کہ بندہ منیب انکو دیکہہ کر عبرت پکڑے اور خدا اور رسول
اور بعث پر ایمان لاوے مدبحر ۵ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوجُ ○

اوراوتارا ہمنی آسمان سی پانی بابرکت پس اگائی ہمنی بسبب اوسکی باغ اوردانی کہ کاٹتی ہین اونکو اوراگائی ہمنی کہجور کی درخت بلند اونکی لئے میوے تہ برتہ روزی واسطی بندون کے اور زندہ کیئے ہمنے اوس پانی سے شہر مردہ اسیطرح ہوگا نکلنا گور سی **فتح** اوراوتارا ہمنی آسمان سی پانی برکت کا پہراوگائی ہمنی اوس سی باغ اوراناج کٹتی کہیت کا اورکہجورین لنبی اونکا گابہا ہے تہہ پرتہہ روزی دینی کو بندونکے اور جلایا ہمنے اوس سی ایک دیس مردہ یون ہی ہی نکل کہڑی ہونا **تفسیر** اناج وہ ہی جسکی ساتہہ اوسکا کہیت ہی کٹ جاوے اوردرخت قائم رہتا ہی پہل ٹوٹ کر **مو** مبارک کثیر المنافع اور کثیر الخیر کہ اوسمین زندگانی ہر چیز کی ہے اور مراد اوس پانی سے مینہہ ہی وحب الحصید دانے کہیت کے کہ جسکی شان ہے ہی کٹنا مانند گیہون اور جَو اور تمام غلون کے باسقات کہے مجاہد اور عکرمہ او قتادہ نے معنی اوسکی طوالا اور کہی سعید بن جبیر نے معنی اوسکی مستویات یعنی برابر اور طلع کہتے ہین کہجور کے گابہی کو جو اول ہی نکلتا ہی اور اوسکی اندر کہجورین تہہ برتہہ ہوتی ہین نضید یعنی منضود کہ بعض پر بعض ہون یعنی تہہ برتہہ اپنی اکمام یعنی گابہی مین پس جب نکلین اکمام سی تو نہین کہلاتے منضود شہر مردہ یعنی گہانس وغیرہ اوسکی خشک ہوگئی تہی پانی سی پیدا اورہری کردی لہلہانے لگی اسطرح سی ہوگا نکلنا مردونکا گور سی یعنی جیسی شہر مردہ کو زندہ کیا اسیطرح قبرونمین سی جلا اوٹہا دینگے اگر غور کرین تو معلوم کرین کہ کچہ تفاوت نہین زمین خشک کے سرسبز کرنے مین اور انسان کے جلا اوٹہانے مین قبرون سی غرضکہ تامل غور کرین تو منکر بعث کی ہہون

معالم كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُودُ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوطٍ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ○ جہوٹ کی نسبت کی پہلی انسی قوم نوح نے اور اہل رس نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بہائیون نے اور اہل ایکہ نے اور قوم تبع نے ہر ایک نے جہوٹ کی نسبت کی پیغمبرونکو پس ثابت ہوا وعدہ عذاب میرا **فتح** جہٹلا چکی ہین انسی پہلی نوح کی قوم اور کنوے والے او ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کی بہائی اور بن کے رہنے والے اور تبع کی قوم سبنی جہٹلایا رسولونکو پہر ٹہیک پڑا میرا ڈرانا **مو** **تفسیر** جہٹلایا پہلی انسی یعنی قریش سے یہ استیناف ہی یعنی جدا جملہ ہی وارد ہوا ہی واسطے ثابت کرنے حقیت بعث کے ساتہہ بیان کرنے اتفاق تمام رسولونکی اوسپر اور واسطے عذاب کرنے منکرون اوسکیکے اور رس کنواں تہا اوسپر بستی تہی کتنے ایک لوگ ساتہہ مواشی اپنے کے پوجتی تہے بتونکو اور نبی اونکی بعضون نے کہا کہ حنظلہ بن صفوان تہی اور بعضون نے کہا کہ کوئی اور تہے ... پس جب وہ بت پرستی سے باز نہ آئے باوجود منع کرتی اپنے کی تو دہنسایا گیا وہ کنواں معہ گرد اگرد اپنے پس دہس گئے وہ لوگ بہی اور مال اونکی بہی جیساکہ مذکور ہی قصہ اونکا سورہ فرقان مین اور ثمود قوم صالح کے اور عاد قوم ہود کے اور لوط بہتیجے تہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اونہون نے بہی ہجرۃ کی تہی حضرت ابراہیم کے ساتہہ عراق سے طرف شام کے پس اوترے ابراہیم فلسطین مین اور اوترے لوط سدوم مین اور بہیجا لوط کو اللہ تعالی نے طرف سدوم والون کے اور وہ اجنبی تہی باوصف لیکن اونکو بہائی کہا اسلئے کہ اونہون نے نکاح کرلیا تہا اونمین باعتبار قرابت سسرال کے بہائی فرمایا اور اصحاب ایکہ بن والے کہ قوم شعیب کے تہی اور تبع بادشاہ تہا یمن مین کہا اسلام لایا اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف پس جہٹلایا قوم نے اوسکو اور بعضون کہا کہ تبع نبی تہی اور وہ تبع حمیری تہے اور نام اونکا اسعد اور کنیت اونکی ابو کرب قولہ

کل یعنی ہر ایکنے یا ایک قوم نے اونمین سی یا سبہون نے اور کل کے معنی جو ہر ایک کے کہے اسپر یہہ شبہہ وارد ہوتا ہی
کہ نہین جہٹلایا ہر ایک نی قوم نوح اور عاد اور ثمود سے جیسکہ تصریح کی اسکی اور آیۃ مین فرمایا وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ
اُمَّۃٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا پس یہہ صریح ہی اسمین کہ ہر امت کا جو نبی ہوگا اوسکے تصدیق بہی کرنیوالے
ہونگے اور جہٹلانے والے بہی جواب اس شبہہ کا یہہ ہے کہ کلیہ سے مراد یہان تکثیر ہے جیسکہ یہہ قول اللہ تعالے کے و
اُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ پس یہہ باعتبار اغلب کے یعنی اکثر کے ہے اور یہہ جو کہا کہ جہٹلایا رسولون کو حالانکہ ہر ایکنے اپنے
نبی کو جہٹلایا تہا نہ سب نبیون کو تو یہہ اسلیئے کہا کہ ایک نبی کو جہٹلانا گویا سب انبیاء علیہم الصلوۃ کو جہٹلانا ہی اور حاصل
یہہ کہ اسمین تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے کہ تم تنگدل ہو اپنی امت کی کفار کے جہٹلانی سے کہ قدیم سے
یہی معمول رہا ہی کہ کفار ہر امت کے اپنے اپنے رسولونکو جہٹلاتے رہی ہین اور عذاب و نیز اوترا ہی اور انکو ہلاک کردیا ہی
پس اے محمد اگر اہل مکہ تمہاری تکذیب سی باز نہین آتے ہین تو مستحق عذاب و ہلاک کے ہوتے ہین تم غمگین نہو **ج**

جمل بحر مد اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ ہُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ کیا عاجز ہوی ہے
ہم یہہ پیدایش پہلی کے بلکہ یہہ شبہہ مین ہین پیدایش نئی سے **فتح** اب کیا ہم تہکگئی پہلی بار بناکر کوئی نہین
بلکہ انکو دہوکا ہی ایک نئی بنتی مین **موضح** **تفسیر** نہین عاجز ہوی ہم پہلی پیدایش سے پس کیونکر عاجز ہونگے
ہم دوسری پیدایش سے اور اقرار پہلی بار پیدا کرنیکا اقرار ہے اعادہ یعنے دوبارہ پیدا کرنیکا اور شبہہ مین ہین یعنی شیطان
نے شبہہ ڈالدیا ہے اونکی دلون مین کہ زندہ کرنا مردیکا ایک امر خارج ہی عادت سی پس چہوڑدیا اونہون نے اس سبب
سے استدلال صحیح اور وہ یہہ ہی کہ جو قادر ہی پہلی بار پیدا کرنے پر وہ زیادہ قادر ہوگا اعادہ پر **مد** پیدایش
پیدایش نئی سے مراد بعث ہی یہہ الزام اہل مکہ پر ہی کہ مقر تہے خدا تعالے کے پہلے پیدا کرنے کے اور بعث کا انکار
کرتے تہی پس حق تعالے نے فرمایا کہ مین پیدایش اول مین عاجز نہین تہا چنانچہ تم بہی مقر ہو اسکے پس دوسری بار پیدا کرنی
مین کبہی اونہین مردونکا ہی بہی عاجز نہین ہونیکا بلکہ پیدایش اول بہ نسبت ثانی کے بہت دشوار تہی اسلیئے کہ بے مادہ
ہوئے مدتی جب وہ بہی دشوار نہوئی تو دوبارہ پیدا کرنا کیونکر دشوار ہوگا **بحر** **تنبیہ** یہہ ساری دسوسی
شیطانی ہین کہ باوجود دیکہنے قدرت خدائی تعالی کے ہردم ہر آن منکر ہین بعث وحشر وغیرہ کے اسلیئے اولیاء اللہ
کے اخلاق سی ہے نہ غفلت کرنا محاربہ ابلیس سے اور تجسس کرنا اوسکے مکرون کے معرفت کا اور اس خلق کو اونسی بہت
غافل کر رکہا ہے اپنے مکرون سے پس جیسی ابلیس نہین غافل ہے ہم سے ایسی ہی لائق ہی ہمکو کہ نہ غافل ہووین
اوس سے اسلیئے کہ وہ گہات مین لگ رہا ہی ہمارے ہلاک کرنیکے لیئے اور حریص ہی اسپر کہ بندے کو اللہ کے
غضب مین گرفتار کرے اور حدیث مین آیا ہی کہ ابلیس رکہتا ہی تخت اپنا بحر پر اور بہیجتا ہی اپنے لشکر و اتباع کو
یعنی لوگون کے بہکانے کے لیئے پس بہت بڑا مرتبہ مین نزدیک اسکی وہ ہوتا ہی کہ جو بہت فتنہ مین ڈالتا ہی
لوگونکو وہب بن منبہ فرماتی ہین کہ کہا ابلیس نے ای رب کیا نہین دیکہتا تو محبت اپنی بندونکی بہ نسبت تیری اور
باوجود اسکے نافرمانی کرتے ہین تیری اور کثرت بغض اونکیکے میرے لیئے پس وحی کی اللہ تعالے نے طرف فرشتون
کے کہ بلا شبہہ بخشدی مینی اونکی لیئے کثرت نافرمانی اونکی بہ نسبت میرے بسبب اونکی محبت میرے لیئے اور درگذر کیا مینی اونکی فرمانبرداری کرنیکو ابلیس کیلئے بسبب کثرت
بغض اونکیکے اوسکی لیئے اور فضیل بن عیاض کہتے ہے کہ ابلیس کہتا ہی کہ جب مطلب یاب ہوتا ہون مین ابن آدم

سی ساتھ ایک بات کے تین باتون مین سے تو نہین طلب کرتا مین اوس سی غیر اوسکی ایک تو خود پسندی کہ ہمیشہ ملا دیکہ بےمنت
اور اپنی عمل خیر کو بہت جانتا اور بہول جانا اپنے گناہون کو ایک روایت مین ہی ساتھ ایک کے چار مین سی اوسمین زیادہ کیا
ہی شبع یعنی شکم سیری کو اور بڑہکی بات ہی وہ اون سب مین اسلئے کہ تینون چیزین باقی اسی سی پیدا ہوتی ہین اور وہب بن
منبہ کہتی ہین کہ بچاؤ تم اپنے تئین اس سی کہ دشمنی کرو تم شیطان سے ظاہر مین اور فرمانبرداری کرو اوسکی پوشیدہ مین اسلئے کہ جو
رات گذارتا ہی حالت گناہ مین رات گذارتا ہی شیطان اوسکی لئے دلہن بنکر **تنبیہ المغترین** وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝ اور تحقیق پیدا کیا ہمنی آدمی کو اور
جانتی ہین ہم وہ چیز کہ خاطر مین لاتا ہی نفس اوسکا اور ہم نزدیک زیادہ ہین انسان سی رگ جان سے **فتح** اور ہمنی بنایا انسان
کو اور ہم جانتی ہین جو باتین آتی ہین اوسکی جی مین اور ہم زیادہ نزدیک ہین اوسکی طرف دہڑکتی رگ سی **تفسیر** گردن
کی رگ مراد ہی جسمین جان پہرتی ہے دل سے دماغ تک اوسکی کٹنی سی موت ہے اللہ اندر سی نزدیک ہے اور رگ آخر
باہر جان سی **مو** قریب تر ہین طرف انسان کے یعنے ساتھ علم یعنی ہمارا علم قریب ہے انسان سی کہ خوب جانتے ہین ہم
اوسکو اور اوسکے احوال کو نہین پوشیدہ ہی اوسپر کچھہ پوشیدہ باتون انسان کے سے پس گویا کہ ذات اوسکی قریب ہے اوس سے
کہ کہا جاتا ہی اللہ فی کل مکان یعنی اللہ جانتا ہی ہر مکانکو کیونکہ وہ منزہ ہی مکانون سی کہا قشیری نے کہ اس آیۃ مین ہیبۃ
اور خوف ہی ایک قوم کے لئے اور راحت اور انس و تسکین ہے ایک قوم کے لئے یعنی جنکے دلون مین نفاق اور عقاید باطلہ
یا اخلاق برے ہین مثل کینہ اور حسد وغیرہ کے اونکے لئے تو ہیبت اور خوف ہی کہ جب یوم تبلی السرائر ہوگا علیم بذات
الصدور سزا ہی بد اوسکی دیگا اور جنکے دلون مین عقاید اچہے اور محبت خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انکی
سنت اور اہل اللہ کی اور یاد خدا تعالیٰ کی اور ڈر آخرت کا وغیرہ امر کوز ہین اونکے لئے راحت اور انس اور تسکین ہے کہ وہ جزا
اچہی پاوینگے اور حبل الورید یہ مثل ہے بیچ زیادتی قرب کے یعنے بہت قریب ہے اور وریدین دو رگین ہین گردن مین کہا
زمخشری نے وہ دو رگین مین گہیرے ہوئے ہین گردنکو آگے دونو جانبونکو متصل ہین ساتھ وتین کے وارد ہوتے ہین سر کی طرف وتین نام
رکہا گیا اوسکا ورید اسلئے کہ روح وارد ہوتی ہے طرف اوسکی اور کہا ورید دل مین جو ہی اوسکو وتین کہتے ہین جب وہ کاٹی
جاتی ہے تو انسان مرجاتا ہی اور پشت مین جو ہی اوسکو ابہر کہتی ہین اور نیچے مین اور ران مین اکحل اور نسا اور چہنگلیا مین
اسیلم آہ اور کتاب خازن مین ہے کہ ورید رگ ہی کہ جاری ہوتا ہی اوسمین خون اور پہنچتا ہی طرف ہر جز کے اجزاء بدن سے
درمیان حلق اور علبا و کی ہے اور معنی آیۃ کے یہہ ہین کہ اجزا انسان کے پردہ ہوتی ہین بعض اونکے بعض کے لئے اور
نہین پردہ مین ہوتے اللہ کے علم سے کوئی چیز اور بعضون نے کہا احتمال رکہتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ ہم قریب تر طرف
انسان کے ساتھ بیٹہنے قدرت ہماری کی اوسمین اور جاری ہوتا ہی امر ہمارا جیسا کہ جاری ہوتا ہی خون اوسکی رگون
مین **مجمل تنبیہ** سبحان اللہ جو ایسا نزدیک ہو اوسکو چہوڑ کر اورون کو پکارین اور مدد مانگین کیا غفلت ہے
کوئی پکارتا ہے یا علی کوئی پکارتا ہی یا پیر کوئی مدار کوئی سالار حالانکہ مالک اور خالق اور رازق سبکا ایسا نزدیک ہے
آیا ہی کہ بعض صحابی حضرت سے پوچہا اگر رب ہمارا نزدیک ہے تو چپکے سی دعا کرین اور اگر دور ہی تو پکار کر دعا کرین تب یہہ آیۃ اوتری وَإِذَا سَأَلَكَ
عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي اسمین قریب کو مجمل فرمایا ہے
نحن اقرب مین آخر آیت تک مین کہول کر بیان فرمادیا کہ مین بہت ہی نزدیک ہون حتی کہ رگ جان سے بہی زیادہ

نزدیک ہون میری سوا کسیکو نہ پکارو نہ مانگو اوس سے ابن عباس کہتے ہین کہ مین سوار تہا پیچہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایکدن پس فرمایا آپنے یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ
اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ الخ یعنے ای لڑکے نگاہ رکہہ حق اللہ تعالی کا یعنے رضامندی اوسکی طلب کر محفوظ
رکہیگا اللہ تجہکو یعنی دنیا اور آخرت کے برائیون سی نگاہ رکہہ اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا اوسکو سامنے اپنے اور جب مانگی تو پس مانگ
اللہی سے اور جب مدد مانگی تو پس مدد مانگ اللہ ہی سے اور جان کہ اگر سب لوگ جمع ہون تیرے نفع دینے پر ساتہہ کسی چیز کے
تو نہین نفع دینگے تجہکو مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لئے اور اگر جمع ہون تیری ضرر پہونچانی پر ساتہہ
کسی چیز کے تو نہین ضرر پہونچا وین گے تجہکو مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجپر رُفِعَتِ الْقَلَمُ وَجَفَّتِ
الصُّحُفُ یعنی اوٹہائے گئے قلم اور خشک کئے گئے صحیفے یعنی تقدیر تمام ہوچکی تغیر اور تبدیل نہین ہوسکتی انتہی اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ فَسْئَلُوْنِیْ الْھُدٰی
اَھْدِکُمْ الخ یعنے ای میرے بندون تم سب گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کی مین نے پس مانگو مجہسے ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو
اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مین نے پس مانگو مجہسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال و طیب
اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہے سب سے گناہ مگر جسکو بچالیا مین نے یعنی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو پس جو کوئی جانا تم مین سے
کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنے پر پہر بخشش مانگی مجہہ سی بخشونگا مین اوسکو یعنی سب گناہ اوسکی اور نہین پرواہ رکہتا ہون
اور اگر اگلے تمہارے اور پچہلے تمہارے اور زندے تمہاری اور مردے تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری یعنی جوان اور
بوڑہے تمہاری یا عالم و جاہل تمہاری یا فرمانبردار و گنہگار تمہاری غرضکہ سب مخلوقات جمع ہون اوپر بڑے
متقی دل بندیکی میرے بندون مین سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین نہ زیادہ کرے یہہ یعنی جمع ہونا میرے ملک
مین بقدر بازو مچہر کے اور تحقیق اگلے تمہاری اور پچہلی تمہارے اور زندی تمہاری اور مردی تمہاری اور تر تمہاری اور
خشک تمہارے جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندیکے میرے بندون مین سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہہ میرے
ملک مین سے بقدر بازو مچہر کے اور اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچہلی تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے
اور تر تمہارے اور خشک تمہارے جمع ہون ایک جگہہ مین پہر مانگے ہر آدمی تم مین سی دستقدر کہ پہنچی آرزو اوسکی یعنی جو حاجت
دلمین رکہتا ہو پہر دون مین ہر مانگنی والی کو تم مین سے یعنی مقاصد اوسکی نہ کم کرے یہہ یعنی دینا اور حاجت روائی کرنی ملک میرے
مین سی کچہہ مگر جیسا کہ اگر ایک تم مین کا گذرے دریا پر اور ڈالے اوسمین سوئی پہر اوٹہا دی اوسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو
تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہی واللہ اوسکی ملک مین کمی کا کیا ہی باتیں وہ کتنا ہی دیوی اوسکی ہان ہرگز کمی نہین
ہوتی ہیہ یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتونکا بسبب اسکی ہی کہ مین بہت سخی ہون بہت دینی والا اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ کرتا
ہون جو چاہتا ہون یعنی یہہ تمام سخاوت و کرم ساتہہ ارادہ اور اختیار میرے کے ہی بندیکی ارادہ کو دخل نہین عطائی کلام
دینا میرا حکم ہے وعذابی کلام اور عذاب میرا حکم کرنا ہی یعنے ایک حکم مین یہہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین ہے امر
واسطی کسی چیز کے جبوقت کہ چاہتا ہون مین پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہتا ہون مین اوس چیز کو ہوجا پس ہوجاتی ہی نقل
کی یہہ احمد ترمذی ابن ماجہ نے اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ اوسوقت کہ سیکہتی ہیں
سیکہنے والے پہلوے داہنے پر بیٹہنی والا اور پہلوے بائین پر بیٹہنے والا یعنی کرام الکاتبین ہم جب لیتی جاتی

ہین دو لینی والے داہنی بیٹھا اور بائین بیٹھا **فسیاں** جو اوسکی موہنہ سی نکلا وہ لکہہ لیتے ہین نیکی داہنی والا اور بدی
بائین والا **مو** معنی یہہ ہین کہ اللہ لطیف یعنی باریک بین ہی کہ پہنچتا ہی علم اوسکا طرف خطرات نفس کے اور اون چیزون کے
کہ کوئی چیز پوشیدہ تر نہین ہے اور وہ قریب تر ہی انسان سی بہ نسبت ہر قریب کی جسوقت کہ کرام کاتبین لکہتی ہین انسان
کے افعال و اقوال یہہ فرمایا آگاہ کرنیکو کہ فرشتون کا لکہوانا ایک امر ایسا کہ وہ بی پرواہی اوس سی اور کیونکہ وہ بی پرواہ ہو
اوس سے استحال ہین کہ وہ اطلاع رکہتا ہی نہایت پوشیدہ چیزونکی لیکن یہہ لکہوانا اس حکمت کے لیے ہے کہ وہ نامۂ اعمال
روز قیامت کی اونکے آگے پیش کیا جاویگا تا قائل ہون اور حکمت یہہ ہی کہ لوگ سنکر باز رہین برائیون سی اور رغبت کرین
نیکیون کی **مد** مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ زبان پر نہین لاتا آدمی کوئی بات مگر کہ
نزدیک اوسکی نگہبان ہے مہیا **فح** نہین بولتا ایک بات جو اوس پاس ہی ایک ساہ دیکہتا تیار یعنی لکہنے کو تیار ہی
مو **فسیاں** مہیا کہ جسوقت بولتا ہی اوسیوقت لکہتا ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا کاتب الحسنات علی یمین الرجل
و کاتب السیئات علی یسار الرجل و کاتب الحسنات امیر علی کاتب السیئات فاذا عمل حسنة کتبہا صاحب الیمین عشرا و اذا عمل
سیئة قال صاحب الیمین لصاحب الشمال دعہ سبع ساعات لعلہ یسبح او یستغفر رواہ فی المعالم ایک بزرگ فرماتی ہین عجب
رکہتا ہون اوس سے کہ دو فرشتی موکل اوسکی جہان زبان اوسکی قلم اونکی اور آب دہن اوسکا روشنائی اونکی ہے پہر کلام لایعنی
کہی **مجر** عتید کے معنی ہین حاضر پہر کہا گیا ہی کہ لکہتے ہین وہ دونون فرشتی ہر چیز یہان تک کہ آہنا اوسکا اوسکی
بیماری ہین اور بعضون نے کہا کہ نہین لکہتی ہین مگر وہ چیز کہ اوسمین ثواب ہے یا گناہ اور بعضون نے کہا نہین الگ ہوتے
وہ آدمی سی مگر وقت پاخانہ یا جماع کے پہر اگر کہا جاوی کہ بلا شبہہ معلوم ہوا اس آیت سی اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ الخ
کہ وہ فرشتی لکہتی ہین اعمال اوسکی پس کیا فائدہ ہی اس قول کا مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ الخ جواب اوسکا یہہ ہے کہ دوسری آیۃ
سی جانا جاتا ہی کہ دو فرشتی تیار ہین لکہنی کے لئے بخلاف پہلی آیۃ کے کہ اوسی یہہ بات نہین معلوم ہوتی اور یہہ بہی ہے کہ
جانا جاتا ہے دوسری آیۃ سی صریح یہہ کہ فرشتی ضبط کرتی ہین ہر لفظ اوسکا اور نہین جانا جاتا یہہ پہلی آیۃ سی آہ کا زرو ہے
مد **جمل** مولانا عبد العزیز رح کرام کاتبین کی وجہ تسمیہ مین لکہتی ہین کہ نگہبان ہی متخلق ساتھہ خلق الٰہی
کے ہوکر تمہارے ساتہہ معاملہ کرم کا کرتے ہین اور جملہ کرم اونکے سے یہہ ہی کہ اپنے تئین تمکو دکہاتے نہین ہین کہ اونکی
سامنی بیویون کی صحبت کرنے سی اور قضائی حاجت اور بول و براز سی اور حاصل کرنے لذتون اور شہوات کسے محجوب
ہنو او منجملہ اونکی کرم سے یہہ ہے کہ باوصف خوب مطلع ہونیکے تمہارے عملون پر تمکو فضیحت نہین کرتے اور لوگون
کے سامنے بہید تمہارے ظاہر نہین کرتے اور جملہ کرم اونکی ہی یہہ کہ جب تم سی نیکی سرزد ہوتی ہی تو اوس نیکی کو
دہ چند لکہتے ہین اگر ایک روپیا خدا کی راہ مین دو تو اوسکو دس روپیے لکہتی ہین اسیطرح اور اعمال اور اگر قصد نیکی
کا کرو اور بسبب کسی مانع کے وہ نیکی تم سی وقوع مین نہ آوی تو اوسکو بہی نیکیون مین لکہتے ہین اور اگر قصد گناہ کا
کرو اور اوس گناہ کو ترک کرو تو اوس ترک کو بہی بیچ حساب نیکی کے لیتے ہین اور ایک نیکی لکہتی ہین اور اگر تم سی گناہ
صادر ہو تو چہہ ساعت تک مہلت دیتی ہین اور وہ گناہ نہین لکہتے کہ شاید ما بین اسکے استغفار یا توبہ یا ندامت
یا نیکی کہ ازالہ اثر اوس گناہ کا کرسکے تم سے وقوع مین آوے اور اگر اس مدت تک بہی تدارک اوس گناہ کا نہ کیا ایک
گناہ لکہتے ہین پہر جب توبہ اور استغفار کرین یا اور نیکیان بجالاوین اوس لکہے کو مٹا دیتے ہین اور وہ نگہبان ہیچ

یا در کہنی اعمال تمہارے کمال احتیاط رکہتی ہین کہ باوصف ملکیت کہ مانع نسیان اور فراموشی کا ہی اپنے حافظہ پر اعتماد نہین کرتے بلکہ کاتبین یعنے لکہنے والے ہین کہ دفتر مرتب اس کام کے لیے رکہتے ہین اور موافق روایتون صحیحہ کے یہہ لکہنے والے ہر شخص کے لئے آدمیون مین سے چار نفر ہین دو رات مین آتے ہین اور دو دن مین دونون دفتر روز و شب کے جدا جدا نگاہ رکہتے ہین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ بیٹہنے کی جگہہ اونکی آدمی کے کندہی پر ہے اور بعضون نے کہا کہ دونون دانت بڑے آدمی کے اوپر کی جانب دہن سے نشستگاہ اونکی ہے اور زبان آدمی کی قلم اونکا ہی اور آب دہن آدمی کا بجای سیاہی اونکے ہے اور جب دفتر شب و روز کا حق تعالے کی حضور مین لیجاتے ہین باوجودیکہ وہ اپنے بندہ کے ساتہہ رگ جان سی زیادہ نزدیک ہے واسطے احتیاط کے فرماتی ہین کہ اس دفتر کو لوح محفوظ سی مقابلہ کرو کہ اوسمین جو کچہہ بندہ کریگا بے کم و بیش لکہا ہے بعد مقابلہ کے حکم ہوتا ہے کہ جو کچہہ سوای طاعت اور معصیت کے ہوا اوسکو مٹا دو اور جو کچہہ کہ طاعت و گناہ ہوا اوسکو رہنے دو تا اوسپر ثواب و عذاب مترتب ہوا اور اون نگہبانون کو پردہ اور حجاب اور ستر ہرگز مانع اطلاع تمہارے احوال پر نہین ہوتا یہہ گمان نکرو کہ حیلہ اور مکر سے جیسا کہ خفیہ نویسون اور وقایع نگارون دنیا کے سے اعمال اپنے چہپا سکتے ہین اونسے بہی پوشیدہ رکہین گے ہم اسلئے کہ وہ نگہبان یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ یعنے جانتے ہین جو کچہہ کہ تم کرتے ہو گو ہزار پردون مین کئے ہون اور یہان جاننا چاہئے کہ اعمال کے لکہنے والون کو اطلاع اوپر افعال آدمی کے اس آیتہ سے تو معلوم ہوئی اور اطلاع اوپر اقوال اونکے اور آیتہ سے کہ سورۂ ق مین ہے واضح ہوتی ہے یعنی اسی آیتہ سے مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ الخ اور اطلاع تروک پر مانند روزہ اور اعتکاف اور اجتناب کے ممنوعات احرام سے اور مانند اونکے دلیل عقلی سے ظاہر ہے اسلئے کہ جب ایک شخص وقت حاجت کی ساتہہ ایک کام کے بلا مانع و بلا عذر اوس کام کو نکرے صریح معلوم ہوتا ہے کہ تارک اوس کام کا ہے لیکن اطلاع اونکی اوپر نیتون دل کے اور مکنونات ضمیر کے پس مختلف فیہ ہی اکثر علمار نے اوسکا انکار کیا ہے اور جو کچہہ کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ یہہ لکہنے والے قصد نیکی کو نیکی لکہتے ہین اور قصد بدی کا اگر جو اوس بدی کو ترک کرے اوسکو بہی نیکی لکہتے ہین دلالت کرتا ہے اوپر اطلاع اونکے احوال دل پر بہی اور منکر کہتے ہین کہ یہہ اطلاع جانب حق تعالی سے ہوتی ہے بطریق الہام کے کہ فلانی ہوقت قصد فلانی نیکی کا کیا ہی یا ارادہ فلانی بدی کا خاطر مین لاکر اوسکو ترک کیا ہی اور یہہ ظاہر تر ہی تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور جبکہ ذکر کیا کفار کا انکار کرنا بعث کو اور دلیل لائے اونکی رد پر ساتہہ قدرت و علم اپنے کے تو اب معلوم کرواتے ہین اونکو کہ جسکا انکار کرتے ہو عنقریب وہ آنیوالا ہی نزدیک موت اونکے اور وقت قیام قیامت کے جیسا کہ فرماتے ہین *

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ اور آئی سختی موت کی بلاشبہ یہہ ہی جو کچہہ کہ اوس سے کنارہ کرتا تہا تو **فتح** اور آئی بیہوشی موت کی تحقیق یہہ وہ ہی جس سی تو ٹل رہا تہا **موضح تفسیر** جبکہ ذکر کیا اللہ تعالی نے بعید جاننا اونکا بعث و جزا کو کہ جو مذکور ہی اس آیتہ مین ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا الخ اور بیان کیا ہے کہ تمام اعمال اونکے محفوظ و لکہے ہوئے ہین پہر اوسکے بعد بیان کی وہ چیز کہ ملینگے اوسکو بالضرور قسم موت اور بعث سی اور جو احوال و اہوال کہ متفرع ہوتے ہین اوسپر اور لفظ بالحق مین ب تعدیہ کیلئے ہی یعنی لائی گئی شدت موت کی امر حق کو یعنی ظاہر کریگی اوسکو اور مراد حق سے وہ چیزین ہین کہ بعد موت کی ہونگی قسم احوال آخرۃ سی یہانتک کہ دیکہیگا اوسکو منکر قیامت ظاہر و صریح یا مراد حق سے حقیقت موت کی ہے آور کہا جاویگا جان کنی والے کو

ف٧ یعنی نزدیکی رگ جان سے جیسے چیزون کا نزدیک ہے ۱۲ ف٨ دیدیتی علی اوراب ذلک بان عبر عنہ بلفظ الماضی و ہو قولہ و جاءت سکرۃ الموت ۱۲ ف٩ وقیل یا ہول الہام الانسان من السعادۃ و الشقاوۃ ۱۲ معا

ذالك آخرتك يعني يهه وهي هي جس سے توكناره كرتاتها اور كها حسن نے كه بهاگتا تها تو اور كها ابن عباس نے مكروه ركهتا تها تو

تحمل معانبيه سكرات موت كا حال سوره قيامه مين بهي مذكور هي ان آيتون مين كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ يعني آگاه هو جسوقت پهنچي جان هانس تك اور كها جاوي يعني كهين جو گرد اوسكے هين كون هي جهاڑنيوالا كه جهاڑے اسكو تاكه شفا هو اوسكو اور يقين كيا اوسكو جان كني والے نے كه يهه وقت جدا هونے روح و دنيا كا هي اور ليٹ گئي ايك پنڈلي پر پنڈلي وقت موت كے يا ليپٹ گئي شدة فراق دنيا كے ساتهه شدة آنے آخرت كي تيري رب كيطرف هي اوسدن كهنچ جانا پس غرض اس لكهني سے يهه هي كه هر آدمي كو چاهئي كه ايسي آيتون مين غور كيا كرے اور ايسي وقت بيكسي كو ياد ركهے كه كوئي بهي اپنا نهين هوتا جورو ماں باپ سب اپني قرابتي ميٹهي ديكها كرتے هين اور كسيكي كچهه پيش نهين چلتي كيا خوب بات كهي حضرت لقمان عليه السلام نے كه تين هزار كلمے نصيحت كے ميننے لكهے اونمين سے تين كلمے چهانٹ لئے دو ياد ركهتا هون اور ايك كو بهلا ديتا هون خدا اور موت كو ياد ركهتا هون اور نيكي كركر بهلا ديتا هون اور سب سے زياده غم خاتمه بد كا رهتا تها بزرگون كو چنانچه تنبيه المغترين مين لكها هي كه منجمله اخلاق بزرگون سے بهت ڈرنا اونكا تها الله تعالى سے كه كهين خاتمه بد نكرے پس هووين محجوب الله تعالى سے دوزخ مين اور بعضي اونمين سے ايسي غم و فكر مين رهتي تهي كه غائب هوتے تهے حاضرين سے يعني بيهوش هوتي تهے كه كسيكي خبر نهين ركهتي تهے اور حامد لفاف كهتے تهے كه جب ليجا رهتے هين فرشتے روح مومن كي اور وه مرا هوتا هے اسلام پر تو تعجب كرتے هين فرشتے اوس سے اور كهتے هين كه كيونكر نجات پائي اسني دنيا سے اسحالمين كه هلاك هوا اچها همارا يعني ابليس اور تهي حاتم اصم كهتے در باب قول الله تعالے كے اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا كه يهه نهين كها جاويگا مگر اوسكے لئے كه دراز هو غم و خوف اوسكا دنيا مين اور چوا ترا تارها اور نادم نه كبهواليں نهين كها جاويگا اوسكے لئے كچهه اس سے اور فضيل بن عياض رضه كهتے تهے خوف بنديكا الله سے بقدر معرفت اوسكے هوتا هي انتهى وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ اور پهونكا جاويگا صور مين اور كهين يهه هي دن وعده عذاب كا **فـ** اور پهونكا گيا نرسنگا يهه هي دن ڈرنے كا

تفسير صور ايك سينگ هي كه پهونكين گے اوسمين اسرافيل عليه السلام اور وه بڑا هي ايسا هي كه نهين جانتا مقدار اوسكي سوائے الله تعالے كے اور موهنه ركهي هوئے هين اوسپر اسرافيل جبسے كه مبعوث هوئے هين محمد صلى الله عليه وسلم منتظر هين كه جب حكم هو پهونكين اور مراد اس سے نفخه بعث كا هے جمهور علما اسپر هين كه نفخے تين هونگے پهلا فزع يعني گهبراهٹ كے لئے جيسكه فرمايا الله تعالى نے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ اور دوسرا موت كي لئے اور تيسرا اعاده كے لئے يعني جي اوٹهنے كے لئے چنانچه يهان يهي مراد هے اور مابين دو نفخون كے مدت چاليس برسكي هوگي پهر اوتاريگا الله تعالى آسمان سے پاني پس اوگينگے لوگ اوس سے جيسے اوگتا هي سبزه نهين هے انسان سے كوئي چيز مگر كه بوسيده هو جاتي هے ليكن ايك هڈي كه نام اوسكا عجب الذنب هي كه اوسكو ريڑه كي هڈي كهتے هين اوسي سے تركيب ديجاويگي خلق روز قيامت كے اور فرمايا رسول خدا صلے الله عليه وسلم نے كه نكليگا ميري امت مين دجال پس ٹهريگا اونمين چاليس دن يا چاليس برس يا چاليس مهينے يا چاليس رات پهر بهيجيگا الله عيسى بيٹے مريم كو گويا كه وه عروة بن مسعود ثقفي هين يعني اونكي صورت هونگي پس ڈهونڈهينگے وه دجال كو پهر هلاك كريگا اوسكو الله تعالى اونكي هاتهه سے پهر ٹهيرينگے عيسى ع

لوگون مین بعد اسکے سات برس اسحال مین کہ نہین ہونیگے درمیان دو شخصون کے عداوت پہر بہیجیگا اللہ ہوا ٹہنڈی ہی
شام کیطرف سے پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکی دلمین برابر ذرے کی ایمان ہو مگر کہ ہلاک کریگی اوسکو ہوا یہانتک کہ اگر
کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو داخل ہوگی وہ ہوا اوسپر یعنی ہلاک کریگی اوسکو اور باقی رہین گے بُری لوگ بیچ خفت طیر کے اور
احلام سباع کے یعنی سبک ہونگے مانند پرندونکی کہ یہان سے وہان جا بیٹہا وہان سے وہان اور درندونکی سی خو رکہتے ہونگے
نہین پہچانینگے شرعی باتکو اور نہین انکار جانینگے خلاف شرع کو پہر صورت بنکر آویگا شیطان اور کہیگا کیا نہین مانتے
تم میرا پہر حکم کریگا لوگونکو بت پرستی کا پس پوجینگے وہ بت اور وہ اوسوقت فراخی رزق کی رکہتے ہونگے اور عیش و خوشی
پہر پہونکا جاویگا صور پس نہین سنیگا اوسکو کوئی مگر کہ کان لگاویگا اوسکی طرف اور اول جو سنیگا وہ شخص ہوگا کہ درست
کرتا ہوگا اپنی حوض کو پس مر جاویگا وہ پہر نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہ مر جاویگا پہر بہیجیگا اللہ ایک مینہہ گویا کہ وہ شبنم
ہوگا یعنی ہلکی پہوار پڑیگی پس اوگینگے اوس سے بدن لوگون کے پہر پہونکا جاویگا صور دوسری بار پس ناگہان وہ اٹہہ
کہڑے ہونگے دیکہتے ہوئے پہر کہا جاویگا لوگونکو کہ آؤ اپنے رب کیطرف اور کہا جاویگا فرشتونکو کہ کہڑا رکہو انکو یہہ سوال کئے
جاوینگے پہر کہا جاویگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت کو پس عرض کرینگے فرشتے کہ کتنون مین سے کتنی نکالین پس کہا
جاویگا کہ ہر ہزار مین سے نوسو ننانوین یعنی ایک کم ہزار دوزخ کے لئے اور ایک بہشت کے لئے پس یہہ وہ دن ہوگا
کہ کر دیگا لڑکونکو بڈہا یہہ وہ دن ہوگا کہ کہولا جاویگا پنڈلی یعنی امر شدید ہوگا روز قیامت کے بسبب حساب اور جزا کی او فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم
کیونکر چین کرون مین اسحال مین کہ مونہہ رکہی ہوئے ہے صور پہونکنیوالا یعنی اسرافیل اور جہکائی ہوئے ہی صور پر
پیشانی اپنی جیسی عادت ہے نرسنگا بجانیوالونکی کہ جب اراده کرتے مین اوسکی بجانیکا تو سر جہکا لیتے ہین اور لگا رہا
ہی کان اپنا منتظر ہے اسکا کہ حکم کیا جاوی صور پہونکنے کا پس پہونکیگے کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ جب حال
یہہ ہی کیا فرماتی ہین آپ ہمکو یعنی پڑہنے کے لئے اب اور اوسوقت یا مطلق سختیون کے وقت فرمایا کہو
حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا **در منثور جلد ۵** باقی حال مفصل نفخ صور کا اسی تفسیر
کی پہلی جلد مین تحت آیۃ ونفخ فی الصور فصعق الآیۃ کے کہ سورۂ زمر مین ہی لکہا ہی وہان سی دیکہنا چاہیے وجاءت
کل نفس معها سائق وشہید اور آیا ہر شخص ہمراہ اوسکے ہانکنے والا اور گواہی دینے والا **ف** اور آیا ہر ایک
جی اوسکے ساتہہ ہی ایک ہانکنے والا اور ایک احوال بتانے والا **تفسیر** ایک فرشتہ ہانکے لاتا ہی اور ایک پاس
نامۂ اعمال ہاتہہ ہے **مو** یعنے دو فرشتے ہونگے کہ ایک تو ہانک کر لاویگا اوسکو محشر مین حساب کی جگہہ اور دوسرا
گواہ ہوگا اوسکے عملوں پر اور بعض نے کہا کہ سائق لکہنے والا برائیونکا ہوگا اور شاہد لکہنے والا نیکیونکا اور بعض نے کہا کہ
سائق نفس اوسکا ہی یا قرین یعنی فرشتہ ہمراہ اوسکا اور شہید جوارح یعنی اعضا اوسکے ہاتہہ پانو وغیرہ یا اعمال اوسکے
اور قرطبی مین ہے کہ کہا ابن عباس نے سائق ملایکہ مین سے ہوگا اور شہید نفس اوسکا اور کہا ضحاک نے کہ سائق ملائکہ
مین سے ہوگا اور شہید اونکے نفسونمین سے ہاتہہ پانو اور کہا ابن مسلم نے کہ سائق قرین اوسکا ہی شیاطین مین سے نام رکہا
گیا اوسکا سائق اسلئے کہ وہ ساتہہ اوسکے ہوگا اگرچہ نہین دوست رکہیگا وہ اوس شخص کو اور عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہا سے ہی کہ اونہون نے کہا منبر پر وجاءت کل نفس الخ سائق فرشتہ ہی کہ ہانکیگا اوسکو طرف امر اللہ کے اور
شہید فرشتہ ہے کہ گواہی دیگا اوسپر اوسکے عمل کے کہتا ہون مین کہ یہہ صحیح تر ہے اور حدیث مین ہی کہ جب قائم

ف قولہ ومحل معہا بالنصب علی الحال من کل لاضافتہ الی ما ہو فی حکم المعرفۃ اہ بیضاوی وساق مقفی عن جمل ۱۲

ہوگی قیامت اوتریگا انسان پر فرشتہ نیکیونکا اور فرشتہ برائیونکا پس کہولیگا ہر ایک کتاب یعنی نامہ اعمال کہ بندہا ہوا ہوگا اوسکی گردن مین پہر حاضر ہونگی دونون ساتہہ اوسکی ایک سائق ہوگا اور دوسرا شہید پہر اس آیۃ مین دو قول ہین ایک تو یہہ ہی کہ یہہ آیت عام ہی مسلمان کے حق مین اور کافر کے حق مین یہہ تو قول جمہور یعنی اکثر علماء کا ہے اور دوسرا قول یہہ ہی کہ یہہ خاص کافر کے حق مین ہے یہہ کہا ضحاک نے **جمل** لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ

هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ کہین گے ہم اوس نفس کو تحقیق تہا تو بیخبری مین اس مقدمہ سے پس اوٹہایا ہمنے پردہ تیرا پس آنکہہ تیری آجکے دن تیز بین ہے **فتح** تو بیخبر رہا اس دن سی اب کہولدی ہمنی تجہپر سے تیری اندہیری کا اب نگاہ تیری آج تیز ہے **موضح تفسیر** اس مقدمہ سی یا اس دن سی دنیا مین پردہ تیرا کہ تہا دنیا مین تیری دل پر اور سماعت اور بصارت پر تیز ہی یعنی نافذ ہے دیکہتی ہے اوسچیز کو کہ انکار کرتا تہا تو دنیا مین اور کہا گیا ہی مجاہد سی کہ کہا مراد یہہ ہی کہ نظر تیری طرف زبان میزان تیری کی خوب پہنچتی ہی جسوقت کہ تولی جاتی ہین نیکیان تیری اور برائیان تیری **معا** اس مقدمہ سی یعنی اس مصیبت سی کہ اوتری تجہپر آج پس دور کی ہمنی تجہسی غفلت تیری ساتہہ اوسچیز کے کہ مشاہدہ کرتا ہی تو اوسکو دور کی گئی غفلت بمنزلہ پردہ کی کہ ڈہانکا گیا اوس سے سارا بدن اوسکا یا اندہیری کہ ڈہانکی گئین اوس سے دونو آنکہین اوسکی پس وہ نہین دیکہتا ہی کچہہ پس جب ہوگا دن قیامت کا تو ہوشیار ہو جاویگا اور جاتی رہیگی اوس سے غفلت اور پردہ پس دیکہیگا حق کہ نہین دیکہتا تہا اوسکو دنیا مین حاصل یہہ کہ سب احوال حشر عذاب و دوزخ وغیرہا کہ یہان اوسنی غافل تہا خوب طرح دیکہیگا **مد تنبیہ** یہی مضمون حضرت علی رض نے بیان فرمایا ہے کہ اَلنَّاسُ نِيَامٌ إِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا پس غرض اس سی یہہ ہی کہ آدمی کو چاہیئے کہ غفلت دور کرے اور ہوشیار ہوکر عقیدہ درست کرے اور عمل خیر وہانکے لئی کرے کہ پیدا اسی لئی ہوئی ہین جیساکہ سورہ والذاریات مین فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ وَقَالَ قَرِينُهُ هٰذَا مَا لَدَيَّ

عَتِيدٌ ۝ اور کہیگا فرشتہ ہمنشین اوسکا یہہ ہی جو کچہہ کہ نزدیک میرے تہا حاضر کیا گیا ہی **فتح** بولا اوسکی ساتہہ والا یہہ ہی جو میری پاس تہا حاضر **تفسیر** وہ فرشتہ اعمال حاضر کریگا **مو** جمہور اسپر ہین کہ قرین سی مراد یہی فرشتہ لکہنے والا اعمال کا جو گواہ ہوگا اوسپر اور یہہ ہی یعنی دیوان عمل اوسکا اور مجاہد نے کہا کہ مراد قرین سے شیطان اوسکا ہی کہ متعین ہے اوسپر جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نے سورۃ زخرف مین وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ اور بعض نے کہا کہ لفظ مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ مین بعنی من کے ہی یعنی فرشتہ کہیگا یہہ وہ شخص کہ مین اوسپر متعین تہا حاضر لایا ہون مین اوسکو آگے تیرے یارب **مد تنبیہ** أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ

كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝ کہینگے ہم ڈالو تم اے دونو فرشتون دوزخ مین ہر ناشکر سرکش کو ہر مال کے امساک کرنیوالیکو حد سے گذرنیوالیکو ہر شک لانیوالیکو کہ جسنے مقرر کیا ساتہہ خدا کے معبود دوسرا پس ڈالو اس ہر ایک کو عذاب سخت مین **فتح** ڈالو تم دونو دوزخ مین ہر ناشکر مخالف کو نیکی سے اٹکنی والا حد سی بڑہنی والا شبہی نکالتا جسنی ٹہیرایا اللہ کے ساتہہ اور کوئی پوجنا تو ڈالو اوسکو سخت مار مین **موضح تفسیر** ڈالو تم یہہ خطاب دونون فرشتون سایق اور شہید کو ہی کہ جنکا بیان اوپر گذرا اکثرون کے نزدیک تو یہی ہے اور ظاہر بھی یہی ہی اور بعض نے کہا کہ خطاب مالک کو ہی

جو دار و غیرہ دوزخ کا ہی اور تثنیہ موافق عادت عرب کے ہی کہ ایک کو بھی کبھی ساتھہ لفظ تثنیہ کے بولتی ہین ناشکر نعمتون کا او منعم کا عنید معاند یعنی دشمن خدا اور حق کا اور اہل حق کا اور مونہہ موڑنیوالا او لسنی اور سرکش مناع للخیر بہت منع کرنیوالا مال کا حقوق او سکی سے یعنی زکوۃ وغیرہا صدقات واجبہ دینے والا یا منع کرنیوالا تمام بہلائیونکا او سکے کہ پہنچین اہل خیر کو معتد ظالم حق سے گذرنیوالا **مدبحر** قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ اور کہا ہمنشین او سکے نے یعنی شیاطین جن یا انس سے اے پروردگار ہمارے مین نے نہین گمراہ کیا اس شخص کو ولیکن تہا گمراہی دور مین **فتح** بولا ساتھی اسکا اے رب ہمارے مین نے او سکو شرارت مین نہین ڈالا پر تہا یہہ بہولا راہ سی دور **تفسیر** یہہ ساتہی شیطان ہی اسکو بہی گناہ کیا چاہتا ہی **مو** قرین سی مراد شیطان ہی یعنی جب کافر کو دوزخ مین لیجاوینگے کہیگا میرا کیا گناہ ہی شیطان مجہپر مسلط تہا اوسنی مجہکو گمراہ کیا اوسکی شیطان کو حاضر کرینگے اور وہ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ آخر تک کہیگا اور کہا ابن عباس رض نے کہ قرین سی مراد فرشتہ ہی کہیگا کافر اے رب میرے فرشتہ نے زیادتی کی مجہپر لکہنے مین یعنی بیچ نامہ اعمال کے پس کہیگا فرشتہ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ یعنی مین نے زیادتی نہین کی لکہنے مین اور نہین لکہا مین نے مگر جو کچہہ کہ کہا اوسنے اور عمل کیا ولیکن تہا یہہ گمراہی دراز مین نہین پہرتا تہا اوس سے طرف حق کے پس فرماویگا اللہ تعالی لا تختصموا الدی یعنی عذر نکرو میرے نزدیک بغیر عذر کے **بحر جمل** قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ فرمایا جہگڑو نہین نزدیک میرے اور پہلے اس سے بہیجا تہا مین نے وعدہ عذاب کا **فتح** فرمایا جہگڑا نکرو میرے پاس اور مین بہیج چکا پہلی ہی تمکو ڈر کا **تفسیر** بہیجا تہا وعدہ عذاب کا اپنی کتابون مین اور ڈرایا تہا مین نے تمکو زبانی رسولون کے کہ سرکشی کروگی تو عذاب کرونگا تمپر پس اسمین جہگڑو نہین اور دار الجزا مین اور موقف حساب مین کہ نہین فائدہ ہی تمہاری جہگڑنے کا اور نہ کوئی حجت ہی تمہاری پاس سنا نہ جاویگا **مدبحر** مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ تغیر نہین کیا جاتا وعدہ نزدیک میرے اور نہین ہون مین ظلم کرنیوالا بندون پر **فتح** بدلتی نہین بات میرے پاس اور مین ظلم نہین کرتا بندون پر **تفسیر** بدلتی نہین بات یعنی کافر بخشا نہین جاتا **مو** یعنی طمع نکرو اسکی کہ بدلونگا مین قول اپنا اور وعید اپنی ساتہہ داخل کرنے کفار کے دوزخ مین اور نہین ظلم کرنیوالا الخ پس نہین عذاب کرونگا مین کسی بندہ پر بغیر گناہ کے **مد** یعنی تبدیل نہین ہی میری اس قول کو لاملان جہنم من الجنۃ والناس اجمعین **معا** يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ اوسدن کہ کہین ہم دوزخ کو کیا بہری تو دوزخ کہیگی آیا کچہہ ہی زیادہ اس سی ہی یعنے ہر چند اوسمین ڈالین گے زیادہ طلب کریگی واللہ اعلم **فتح** جسدن ہم کہین.. دوزخ.. تو بہر چکی اور وہ بولے کچہہ اور بہی ہی **تفسیر** دوزخ کا پہیلاو اس قدر لوگون سی نہ بہریگا **مو** یعنی ہر چند دوزخ مین لوگونکو ڈالا جاویگا زیادہ طلب کریگی اور یہہ سوال دوزخ سی واسطے ایفاء وعدہ کے ہی کہ ازل مین اوسکے بہرنیکا کیا تہا اور وہ بس نہین کرینگی یہانتک کہ قدم جباری حق کا اوسمین رکہا جاویگا اوسوقت بس بس کہیگی اور بقول بعض کے ہل بمعنی قد کی ہے یعنے تحقیق بہری تو اور کوئی جگہہ اوسمین خالی نہین رہیگی اور تقدیر پر اس یہہ سوال بعد داخل ہونے کفار کے دوزخ مین ہوگا اور ہل دوسرا بمعنی لا کے ہوگا یعنے زیادہ نہین چاہتی ہون اور بر تقدیر اول کے استفہام واسطے طلب زیادتی کے ہے اور سوال بعد داخل کرنے بعض کفار کے

وکان الاصل الق الق فثنی ... لان الفاعل ... (marginal notes: حاشیہ)

ہوگا اور بعد سوال اوسکے اور کفار کو بہیجینگے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لایزال جہنم تقول ہل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیہا قدمہ فتقول قط قط وعزتک وینزوی بعضہا علی بعض ولایزال فی الجنۃ فضل حتی ینشئ اللہ خلقا فیسکنہ فضول الجنۃ **ف** کہا ہمارے علما رحمہم اللہ نے کہ مراد قدم سے یہان ایک قوم ہی کہ سبقت لیگیا ہی اللہ تعالی کے علم مین کہ وہ دوزخی ہین بہیجیگا اونکو اللہ تعالی طرف آگ دوزخ کے اور واضح کرتی ہے اوسکو ایک روایت کہ ابن مسعود سے منقول ہی کہ اوہنون نے کہا کہ نہین ہے آگ مین کوئی گہر اور نہ زنجیر اور نہ گرز اور نہ صندوق مگر کہ اوسپر نام اوسکا لکہا ہے کہ جسکے لئے مقرر ہین پس ہر ایک داربان دوزخ کا انتظار کریگا صاحب اپنی کا کہ جانتا ہوگا نام اوسکا اور صفت اوسکی پس جسوقت کہ پورا ہو چکیگا جو کچہہ کہ حکم کیا گیا ہی اوسکا اور جسکا انتظار کرتا تہا اور نہین باقی رہیگا کوئی اونمین سے کہینگے خزنہ یعنی داربان دوزخ کے قط قط حسبنا حسبنا اکتفینا اکتفینا اور اوسوقت سمٹ جاویگی دوزخ اوپر کہ اوسمین ہی اور اٹہہ جاویگی دوزخ اور بند کیجاویگی جسوقت کہ نہین باقی رہیگا کوئی اونمین سے کہ جسکا انتظار کیا جاتا تہا پس تعبیر کیا اس جماعت سے کہ انتظار کیا جاتا تہا اونکا ساتہہ قدم کے اور گواہی دیتا ہی اس تاویل کی قول حضرت کا نفس حدیث مین ولایزال فی الجنۃ فضل حتی ینشئ لہا خلقا فیسکنہم فضل الجنۃ **حجل** اور بخاری و مسلم وغیرہما نے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحاجت الجنۃ والنار یعنی جہگڑین جنت اور دوزخ آپسمین پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی ہون مین متکبرین اور متجبرین یعنی ظالمون کے لئے اور کہا جنت نے کیا ہوا مجہکو نہین داخل ہونگے مجہمین مگر ضعفا لوگون کے اور ٹوٹے ماری اونکے فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے واسطے جنت کے انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی یعنی تو رحمت میری ہی رحم کرونگا ساتہ تیرے جسکو چاہونگا اپنی بندون مین سے اور فرمایا دوزخ کو انما انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل واحدۃ منکما ملؤہا یعنی نہین ہے تو مگر عذاب میرا عذاب کرونگا مین ساتہہ تیری جسکو چاہونگا اپنی بندون مین سے اور واسطے ہر ایک کے تم دونون مین سے پری اوسکی پس لیکن دوزخ پس نہین بہریگی یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی پانو اپنا پس کہیگی وہ بس بس بس پس اوسوقت بہر جاویگی اور سمٹ جاوینگی بعض اجزا اوسکے طرف بعض کے اور نہین ظلم کریگا اللہ تعالی اپنی مخلوق مین سے کسی پر یعنی بے قصور کسیکو داخل نہین کریگا اور لیکن جنت پس تحقیق اللہ پیدا کریگا واسطے اوسکے اور خلق کو آور روایت کی احمد وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افتخرت الجنۃ والنار الخ یعنے فخر کیا جنت اور دوزخ نے پس کہا دوزخ نے ای رب میرے داخل ہونگے مجہہ مین ظالم اور متکبر اور بادشاہ و اشراف اور کہا جنت نے ای رب میرے داخل ہونگے مجہہ مین ضعفا اور فقرا اور مساکین پس فرمایا اللہ تعالی نے دوزخ کو کہ تو عذاب میرا ہی مصیبت پہونچاؤنگا مین ساتہہ تیری جسکو چاہونگا مین آور فرمایا جنت کو کہ تو رحمت میری ہی کہ پہیل رہی ہے ہر چیز پر اور واسطے ہر ایک کے اون دونون سے پری اوسکی ہے پس ڈالی جائینگے دوزخ مین اہل اوسکی پس کہیگی وہ ہل من مزید اور ڈالے جاوینگے اوسمین اور کہیگی ہل من مزید یہانتک کہ آویگا اوس پاس اللہ عزوجل پس رکہیگا قدم مبارک اپنا اوسپر پس سمٹ جاویگی اور کہیگی قدنی قدنی یعنے بس ہی مجہکو اور لیکن جنت پس باقی رہیگی اوسمین جگہہ جسقدر کہ چاہیگا اللہ یہہ کہ باقی رہے پس پیدا کریگا اللہ اوسکی لئے خلق جسقدر چاہیگا اور روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اول من یدعی یوم القیمۃ انا الخ یعنے اول روز قیامت کی مین ہی بلایا جاؤنگا اور میں ہے کہ بلائی جاوینگے پس کہڑا ہونگا مین اور لبیک کہونگا یعنی حاضر ہون مین خدمت مین پہر اذن دیا جاویگا میرے لئے سجدہ

ونگا پس سجدہ کرونگا مین واسطی اوسکے ایسا سجدہ کہ راضی ہوگا بسبب اوسکی مجہہ سی پہر اذن دیگا اللہ تعالی مجہکو سر اوٹہانی کا
پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور دعا کرونگا مین ایسی دعا کہ راضی ہوگا اللہ تعالی بسبب اوسکی مجہہ سی پس عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ
کیونکر پہچانینگے آپ اپنی امت کو روز قیامت کی فرمایا اونہین کے اعمال ہین کہ روشن ہوگی پیشانی اور ہاتہہ پانو اونکی اثر
وضو سی پس وارد ہونگی مجہپر حوض کوثر پر کہ مسافت اوسکی ایسی ہوگی جیسی عدن سی عمان بصری تک ہی دودہ سی
زیادہ سفید ہوگا یعنی پانی اوسکا اور شہد سی زیادہ میٹہا اور برف سی زیادہ ٹہنڈا اور خوشبودار زیادہ مشک سی اوسمین
باسن ہونگی یعنی آبخوری بقدر گنتی آسمان کے ستارون کے جو وارد ہوگا اوسپر اور پیویگا اوس سی نہین پیاسا ہوگا بعد اوسکی
کبہی پہر پیش لائین جاوینگے لوگ پل صراط پر پس گذرینگے پہلے اونکی مانند بجلی کے پہر گذرینگے مانند ہوا کے پہر گذرینگی مانند
پلک مارنی کے پہر گذرینگی مانند تیز گہوڑون کے اور اونٹون کی پہر چال چال اونکی موافق اعمال کے ہوگی اور ملائکہ
پل صراط کی دو جانب کہڑے ہوئی کہتی ہون گے رب سلم سلم یعنی ای رب ہماری سلامتی سی گذار سلامتی سی گذار پس
بعضے سلامتی سے نجات پاوین گے اور بعضی کہرچین لگکر نجات پاوین گے اور بعضی دوزخ مین سختی سے ہانکی
جاوین گے اور جہنم کہتی ہوگی ہل من مزید یہانتک کہ رکہیگا رب العالمین اوسمین جو کچہہ کہ چاہیگا رکہنا یعنی قدم پس
سمٹ جاویگی اور سکڑ جاویگی جہنم اور آواز کریگی جیسی آواز کرتی ہے پکہال نئی جس وقت کہ بہری جاتی ہی اور کہیگی قط
قط یعنی بس بس **در منثور** وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ اور نزدیک کیجاویگی بہشت
واسطی متقیون کے نہ دور رہے اور نزدیک لائی گئی بہشت ڈرنے والونکی واسطی دور نہین **تفسیر** لفظ غیر بعید تاکید
کے لئے لائے جیسکہ کہے تو ہو قریب غیر بعید یعنے وہ قریب ہی نہ دور و عزیز غیر ذلیل یعنی عزیز ہی نہ ذلیل **مد**
متقیون کے یعنے جو کہ شرک سی بچتی ہین اونکی قریب لائی جاویگی بہشت تا دیکہین اوسکو پہلے داخل ہونیکے **مد**

هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ادْخُلُوهَا
بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ۝ کہینگے ہم یہہ ہی جو کچہہ وعدہ دیا جاتا تہا تمکو نزدیک کی گئی جنت واسطی ہر رجوع
کرنیوالے ادب نگاہ رکہنی والیکے واسطی اوسکی کہ ڈرا خدا سی بن دیکہی اور پیش آیا ساتہہ دل متوجہ ہونیوالیکے کہینگے
ہم داخل ہو بہشت مین ساتہہ سلامتی کے یہہ ہی روز ہمیشہ رہنی کا یہہ ہی جسکا وعدہ ہی تمکو ہر ایک رجوع رہنی
یاد رکہنے والیکو جو ڈرا رحمن سی بن دیکہی اور لایا دل جسمین رجوع ہی چلے جاؤ اسمین سلامت یہہ دن ہی ہمیشہ رہنی
کا **تفسیر** اواب رجوع کرنیوالا طرف ذکر خدا کی حفیظ نگاہ رکہنی والا حدود خدا کا اور حدیث مین آیا ہی
کہ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ كَانَ أَوَّابًا حَفِيظًا یعنی جو محافظت کری چار رکعتون پر اول روز مین
ہوگا اواب حفیظ اور خشیہ کے معنی ہین بیقرار ہوجانا دل کا وقت یاد کرنے گناہ کے اور خشیہ کے ساتہہ جو ایسا نام اللہ
کا ذکر کیا گیا کہ دلالت کرتا ہی وسعت رحمت پر یعنی رحمن تو اسمین نہایت تعریف خاشع یعنی ڈرنی والیکی نکلی کہ وہ
ایسا ہی کہ ڈرتا ہی باوجود جاننے اسکے کہ وہ واسع الرحمت ہی جیسیکہ تعریف کی گئی اوسکی یہہ کہ وہ ڈرتا ہی باوجود اسکے
کہ جس سے ڈرتا ہی وہ غائب ہی یعنی اللہ تعالی یا عذاب منیب رجوع رکہنی والا طرف اللہ تعالی کے اور بعضون نے
کہا کہ معنی جاء بقلب منیب کے یہہ ہین کہ آیا ساتہہ خصلت پسندیدہ اور عقیدہ صحیحہ کے بسلام یعنے سالم زوال نعمتون
سے اور امن عذاب کی شی **مد** اواب رجوع کرنیوالا طرف طاعت کے گناہون سے کہا سعید بن مسیب نے کہ اواب

وہ ہی کہ گناہ کری پہر توبہ کری پہر گناہ کری پہر توبہ کری اور کہا شعبی اور مجاہد نی کہ اوّاب وہ ہی کہ یاد کری اپنے گناہ کو تنہائی میں پہر طلب بخشش کی کری اونسی اور کہا ضحاک نے کہ اسکی معنی ہین توّاب یعنی بہت توبہ کرنیوالا اور کہا ابن عباس اور عطا نی تسبیح کرنیوالا یہہ معنی نکالی ہین اس آیۃ سی یا جبال اوّبی معہٗ اور کہا قتادہ نی مصلی یعنی نماز پڑہنی والا حفیظ کی معنی ابن عباس نے کہے ہین محافظت کرنیوالا اللہ کے امر کی اور یہہ بہی فرمائے منقول ہی کہ حفیظ وہ ہی کہ یاد کری اپنے گناہونکو پہر باز آوی اور بخشش مانگی اونسی اور قتادہ نی کہا کہ حفیظ وہ ہی کہ یاد رکہی اللہ تعالی کے حقوق کو کہ لازم کر دئے ہین اوسپر کہا ضحاک نی حفیظ وہ ہی کہ خبرگیری کرے اپنی نفس کی اور سہیل بن عبد اللہ نی کہا کہ حفیظ وہ ہی کہ محافظت کری طاعات و اوامر پر اور معنی مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ کے یہہ ہین کہ جو کوئی ڈری رحمٰن سی اور اطاعت کرے اوسکی غائبانہ اور بن دیکہی اور ضحاک و سدی نے کہا یعنی خلوۃ مین ڈری کہ جہان اوسکو کوئی دیکہتا نہو اور کہا حسن نی ڈری جسوقت کہ ڈالدے پردہ اور بند کر دی دروازہ مُنِيبٍ اخلاص رکہنی والا متوجہ طرف طاعت خدا کی بِسَلَامٍ یعنی ساتہہ سلامتی کے خدا کی فکر دن سے اور بعضون نی کہا ساتہہ سلام کے جانب خدا اور ملائکہ اوسکیسی اوپر اور روایت کی ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر نی عبید بن عمیر سی کہ کہا ہی ہم گنتی اوّاب حفیظ اوس شخص کو کہ ہو مجلس مین پہر جب ارادہ کرے اوٹہنیکا کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَصَبْتُ فِيْ مَجْلِسِيْ هٰذَا یعنی یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ کہ کیے مینی اس مجلس اپنی مین

دُرِّ منثور لَهُمْ مَا يَشَاءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝ اونکی لئے ہے جو کچہہ کہ چاہین بہشت مین اور نزدیک ہمارے زیادہ اوس سے ہی ط اونکو ہی وہان جو چاہین اور ہماری پاس ہے کچہہ زیادہ بہی **تفسیر** زیادہ یعنی اوس چیز سے کہ چاہین گے اور جمہور اسپر ہین کہ وہ رویت اللہ تعالی کی ہے بلا کیف روایت ہی انس سی بیچ تفسیر وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ کے کہ کہا تجلّی کریگا رب تبارک و تعالی ہر جمعہ مین **مد درِّ منثور تنبیہ** تفسیر درِّ منثور مین بعضی روایتین تو مثل اسکے منقول ہوئی ہین کہ مراد مزید سی رویت اللہ تعالی کی ہے اور بعضی روایتین نقل کی ہین کہ مراد مزید سی حورہی نہایت خوبصورت ہوگی جنتی کو ملیگی واللہ اعلم ط وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ اور ہلاک کین ہمنی پہلے اس سے امتین کہ قوی تر تہین اوس جماعت سی دست درازی مین پس تفحص کیا اونہون نے شہرون مین کہ کوئی بہاگنی کی جگہہ ہے اور کتنی کہپا چکی ہین ہم انسی پہلی سنگتین اونکی قوت زبردست تہی انسی پہر لگی کریدنے شہرون مین کہین ہی بہاگنے کو ٹہکانا **تفسیر** پہلے انسی یعنی تیری قوم سی امتین یعنی اگلی امتون مین سے کہ جنہون نے جہٹلایا اپنے رسولونکو اس جماعت سی یعنی تیری قوم سے بَطْشًا یعنی قوت اور دبدبہ مین فَنَقَّبُوْا نقب کے معنی ہین تنقیر یعنی تفتیش امر کی اور بحث اور طلب ط یعنی شدۃ قوۃ اونکینے قادر کیا اونکو تفتیش و تفحص پر اور قوی کیا اونکو اوسپر اور جائز ہی یہہ مراد ہو کہ پس تفحص اور تفتیش کیا اہل مکہ نے اپنی سفرون مین اور جانی مین بیچ شہرون کی قرنونکو یعنی اگلی امتونکو پس آیا دیکہی اونکی لئے بہاگنے کی جگہہ تاکہ امید رکہین مثل اوسکے اپنے نفسون کے لئے اور دلالت کرتی ہے اسپر قراءۃ اوسکی کہ پڑہا ہے جنہون نے فَنَقِّبُوْا بصیغہ امر کے بہاگنی کی جگہہ ہے یعنے اللہ سے یا موت سے ط مد فَنَقَّبُوْا یعنی چلے پہرے اور آمد و رفت کی اصل اسکی نقب ہی اور نقب کہتی ہین راہ کو گویا کہ وہ چلے ہر راہ مین کیا آیا کہین بہاگنے کی جگہہ پاوین پس نہ پائی بہاگنی کی جگہہ امر خدا سی یا موت سی انہین ڈرایا اہل مکہ کو کہ وہ اونہین کیسی راہ پر ہین

نہین پاوین گے بہاگنے کی جگہہ موت سی بلکہ مرینگے اور پہر تنگی دور ختین **معا** یعنی تجارت وغیرہ کی لیے وہ شہرون مین پہرے اور اموال بہت بہم پہونچائے کوئی بہاگنے کی جگہہ مرگ سی یا عذاب خدا سی نپائی اور کسی نے مدد و دستگیری اونکی نکی ایسا ہی اہل مکہ کا حال ہوگا کہ مرگ عذاب سی رہائی نہین پائینگے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ۝ تحقیق اس مقدمہ مین نصیحت ہی اوسکی لیئی کہ دل رکہی یا کان رکہی متوجہ ہوکر اسمین سوچنے کی جگہہ ہے اوسکو جسکے اندر دل ہے یا لگاوی کان دل لگاکر **تفسیر** فِیْ ذٰلِكَ یعنی اس مذکور مین لَهٗ قَلْبٌ یعنی دل محفوظ رکہنی والا بات کو اسلئے کہ جسکا دل محفوظ نہین رکہتا بات گویا کہ اوسکی دل ہی نہین کان رکہی یعنی نصیحت کی طرف وَهُوَ شَهِیْدٌ یعنی حاضر ہی دل اور ذہن سے اسلیے کہ جسکا ذہن حاضر نہین ہوتا گویا کہ وہ غائب ہی **مد** کہا ابن عباس نے مراد دل سے عقل ہے کہا فرا نے کہ یہہ جائز ہی عربیہ مین کہ بولتے ہین مالک قلب و ما قلبک معک یعنی ما عقلک معک یعنی نہین ہی تیری لیے دل اور نہین ہے دل تیرا ساتہہ تیرے یعنے نہین ہے عقل تیری ساتہہ تیری اور بعضون نے کہا لہ قلب سی مراد ہی قلب حاضر مع اللہ اور القی السمع سے مراد ہی سنا قرآن کا اور سنا اوس چیز کا کہ کہی جاتی ہے اوسکو نہین آتی اوسوقت دلمین اور کچہہ بات عرب بولتی ہین القی الی سمعک ای استمع یعنی ڈال طرف میرے کان اپنا یعنی سُن وَهُوَ شَهِیْدٌ یعنی حاضر القلب غافل نہ ہو کر نہ سنے اور روایت کیا بیہقی نے علی بن ابیطالب سی کہ فرمایا التوفیق خیر قائد الخ یعنی توفیق بہت ہی اچہی دستگیر ہے اور عقل بہت ہی اچہی یار ہے اور ادب بہت ہی اچہی میراث ہی اور نہین ہے کوئی وحشت سخت تر عجب سے اور قتادہ سی بیچ تفسیر اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ کے کہا وہ ایک شخص ہے اہل کتاب سے کہ سنا قرآن اور گواہ ہی اوس چیز پر کہ ہاتہون مین ہے یعنی کتاب اللہ پاتا ہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسمین لکہا ہوا **معا در منثور** وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ اور تحقیق پیدا کیے ہمنی آسمان اور زمین اور جو کچہہ کہ درمیان دونون کے ہے چہہ روز مین اور نہ پہونچی ہمکو کچہہ ماندگی ط اور ہمنی بنائی آسمان اور زمین اور جو اونکی بیچ ہی چہہ دن مین اور ہمکو نہ آئی کچہہ ماندگی **تفسیر** آیا ہی کہ یہودی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنکر عرض کیا کہ ہمکو خبر دو کہ کیا چیز پیدا کی اللہ تعالی نے ان چہہ دنون مین پس فرمایا آپ نے کہ پیدا کی اللہ تعالی نے اتوار اور پیر کو زمین اور منگل کو پہاڑ اور بدہ کو شہر اور نہرین اور قوت اور پنجشنبہ کو آسمان اور فرشتی جمعہ کی تین ساعتون تک اور جمعہ کی تین ساعتون مین سے جو پہلی ساعت ہی اوسمین اجلین اور دوسری ساعت مین آفت اور تیسری مین آدم کو پیدا کیا یہودی کہا کہ سچ کہا تمنی اگر تمام کرتے تم فرمایا وہ کیا ہی اونہون نے کہا ہفتہ کو آرام پکڑ بیٹہا لاادر لیٹنی والا ہوا اللہ تعالی عرش پر اللہ تعالی نے یہہ آیتہ اوتاری اونکی رد مین اور کہا ہی علمائی کہ اس امت مین جو تشبیہہ واقع ہوئی ہے کہ اللہ کے لئے جسم وغیرہ انسانکا سا ثابت کرتے ہین واقع ہوئی ہے اور بعضی فرقی گمراہ جو اللہ تعالی کے لیے جسم وغیرہ انسان کا سا ثابت کرتے ہین یہودی سے سیکہے ہین اور برا جانتے ہین یہود چارزانو بیٹہنے کو بگمان اسکے کہ اللہ تعالی اسی ہیئت سے بیٹہا ہے ہفتے کے دن اور کہا اوسطرح بیٹہنا نہ چاہیئے **معالم** فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ پس صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہین اور پاکی بول ساتہہ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے آفتاب کی سی اور

پہلے غروب ہونی سی اور بعض اوقات شب مین پاکی سے یاد کر خدا کو اور پیچھے نمازکی بہی ۵ سو تو سہار جو کہتی ہین
اور پاکی بول خوبیان اپنی رب کی پہلے سورج نکلنی سے اور پہلی ڈوبنے سے **ف** یہہ دو وقت یاد کی ہین اوقت
بہت قبول ہی ۵ اور کچہہ راتمین بول اوسکی پاکی اور پیچھے سجدون کے یعنی نماز کے بعد **تفسیر** صبر کر او پیغمبر
پر کہ کہتی ہین یہود اور کہتی ہین کفر اور تشبیہ یا صبر کر اوس چیز پر کہ کہتی ہین مشرک امر بعث مین ظاہر ہی کہ جو
قادر ہی عالم کے پیدا کرنے پر وہ قادر ہی اونکے اوٹھانے پر بعد مرنیکے اونسی بدلہ لینی پر اور یہہ حکم صبر کرنیکا پہلے
تہا کہ جب تک حکم اونکے قتل کرنیکا نہ آیا تہا اور تسبیح یا تو محمول ہی اپنے ظاہر پر یا نماز پر پس نماز آفتاب کے
طلوع ہونیکے پہلے فجر کی ہے اور پہلے غروب کے ظہر وعصر کی اور بعض اوقات شب مین مغرب وعشا ریا تہجد اور
اَدْبَارَ السُّجُوْدِ تسبیح کرنی نمازونکے پیچھے اسلیے کہ بعض اوقات سجود یا رکوع بولتی ہین اور مراد نماز ہوتی ہے اور بعضون نے
کہا نوافل بعد فرضون کے مراد ہین یا وتر بعد عشا کی اور کہا عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور حسن اور شعبی اور
نخعی اور اوزاعی نے کہ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ دو رکعتین ہین نماز مغرب کی بعد یعنی سنتین اور اِدْبَارَ النُّجُوْمِ دو رکعتین نماز فجر کے
اول کی ہا اور یہی روایت عوفی کی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی ہی آئی ہی یہہ قول اکثر مفسرین کا ہے اور کہا
حضرت عائشہ رض نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی نماز نفل کا ایسا بہت اہتمام نکرتے تہی جیسا صبح کی نماز کی
اول کی دو رکعتونکا کرتے تہی اور کہا عائشہ رض نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ
مَا فِيْهَا یعنی دو رکعتین فجر یعنے سنتین اوسکی بہتر ہین دنیا سی اور ہر چیز سے کہ اوسمین ہی اور عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ بیشمار
سنتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتی تہے بعد مغرب کی دو رکعتونمین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ
احد اور مجاہد نے کہا اَدْبَارَ السُّجُوْدِ سی مراد تسبیح کرنی ہے بعد نماز فرضون کے کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنی سبحان اللہ پڑہا پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر پڑہا تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ پڑہا تینتیس ۳۳ بار یہہ
ننانوین ۹۹ ہوئین پہر کہا سینکڑہ کے پورا کرنے مین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بخشی
جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی اور ابو ہریرہ سی منقول ہی کہ کہا فقرا صحابہ نے یا رسول اللہ لے گئے
مالدار درجات کو اور نعیم مقیم کو فرمایا کیونکر ہوا یہہ کہا اونہون نے کہ نماز پڑہتی ہین وہ جیسی ہم نماز پڑہتی ہین اور جہاد کرتی ہین
وہ جیسی ہم جہاد کرتی ہین اور خرچ کرتے ہین وہ مال جو حاجت سی زائد ہوتا ہی اور ہماری پاس مال ہی نہین فرمایا کیا
نہ خبر دون مین تمکو ایسی امر کی کہ پاؤ تم اوس سے ثواب اونکا سا کہ پہلے تمہارے ہین اور سبقت لیجاؤ تم اونپر کہ بعد تمہارے آوینگے
اور نہ حاصل کرے کوئی ثواب مثل اوسکی کہ حاصل کرو تم مگر جو کہ کرے مثل اوسکے وہ یہہ ہی کہ سبحان اللہ پڑہو پیچھے ہر نماز
کے دس بار اور الحمد للہ پڑہو دس بار اور اللہ اکبر پڑہو دس بار **مدمعا** وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ
مَّكَانٍ قَرِيْبٍ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ اور سن یہہ قصہ جس روز کہ آواز دیگا
آواز دینی والا جگہہ نزدیک سے اور یہہ تصویر ہی اوسکی کہ سب اوسکی سننی مین مساوی ہونگی اور اوس روز سنینگے نعرہ
تند کو ملا تردد وہ دن ہی نکلنی اونکا ہی ۵ اور کان کہ جسدن پکاری پکارنیوالا نزدیک کی جگہہ **سف** کہتے
ہین صور پہونکا جاویگا بیت المقدس کے پتہر پر یا اوسکی آواز ہر جگہہ نزدیک لگی گی ۱۲ جسدن سنین گے چنگہاڑ تحقیق
وہی دن نکل پڑنیکا **تفسیر** اور سن اوس چیز کو کہ خبر دون مین اوسکی تجکو کہ وہ حال روز قیامت اور اوسمین

ہول دلانا اور تعظیم ہی شان او سخبر کی کہ خبر دینگے اوسکی اور منادی اسرافیل ہونگی پہونکینگے صور مین اور ندا کرینگے ایتہا العظام البالیۃ والاوصال المتقطعۃ واللحوم المتمزقۃ والشعور المتفرقۃ ان اللہ یامرکن ان تجتمعن لفصل القضاء یعنی ای ہڈیون بوسیدہ اور جوڑو آپس سے جدا ہوئی اور گوشت پارہ پارہ ہوی اور بال جدے ہوئی ہوئی ملا شبہ اللہ حکم کرتا ہی تمکو یہہ کہ جمع ہو جاؤ واسطی فیصلہ اور حکم لینے کے اور بعضون نی کہا کہ اسرافیل صور پہونکینگے اور جبریل ندا کرین گے واسطی حشر کے من مکان قریب یعنی صخرہ یعنی پتہر بیت المقدس سے کہ وہ قریب جگہونکا ہی زمین سی بہ نسبت آسمان کے بدا اوٹہ کوس او روہ صخرہ بیچون بیچ زمین کے ہی اوس دن کہ سنینگے نعرہ تندکو یعنی دوسرے نفخہ کو جو جی او ٹہہ کر آنیکے لئی ہوگا طرف محشر کے اور بالحق متعلق ہے ساتہہ صیحہ کے اور مراد اوس سے بعث وحشر ہی جزا کے لئی دن نکلنی اونکی کا ہی قبرون سی مد اور روایت کی ابن جریر نی بریدہ سی کہا کہ ایک فرشتہ کہڑا ہی صخرہ بیت المقدس پر رکہی ہوئی دونون اونگلیان اپنی اپنے دونو کانون مین پکاریگا ایتہا الناس ہلموا الی الحساب یعنی ای لوگون آؤ اور دوڑو طرف حساب کے ۱۲ در منثور تنبیہ بہائیون ڈرتی رہو اوس دن سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تزول قدما ابن آدم الخ یعنی نہین ٹلنی کی جگہہ سے دونون قدم ابن آدم کے دن قیامت کی یہانتک کہ پوچہا جاویگا پانچ چیزون سی عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی سے کہ کس چیز مین صرف کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کس چیز مین خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا علم پر ۱۲ مشکوۃ انا نحن نحیی ونمیت والینا المصیر یوم تشقق الارض عنہم سراعا ذلک حشر علینا یسیر تحقیق ہم زندہ کرتے ہین اور مارتے ہین اور ہماری ہی طرف ہی پہر آنا جس دن کہ پہٹیگی زمین اونکی سر دن سے نکلین گے جلد جلد یہہ اوٹہانا ہی آسان ہم پر ۱۲ ہم ہی جلاتی اور مارتے ہین اور ہم تک ہے پہنچنا جس دن زمین پہٹ کر نکل پڑین وہ دوڑ تے یہہ اکہٹا کرنا ہمکو آسان ہے تفسیر زندہ کرتے ہین مارتے ہین یعنی خلق کو دنیا مین پہر آنا یعنی اونکا پہٹیگی زمین پس نکلین گے مردے مجاہد سی منقول ہی یہ تفسیر یوم تشقق الارض کہ کہا مینہ برساویگا آسمان اونپر یہانتک کہ پہٹیگی زمین اونسی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ زمین پہٹ کر جو لوگ نکلینگے اونمین اول مین ہی نکلونگا پہر ابو بکر پہر عمر پہر آؤنگا مین اہل بقیع پر پس اوٹہائی جاوین گے اور جمع کئی جاوین گے وہ ساتہہ میرے پہر انتظار کرونگا مین مکہ والونکا اور پڑہی ابن عمر نے کہ راوی ہی اس حدیث کے ہین یہہ آیت یوم تشقق الارض عنہم سراعا آخر آیہ تک اور تقدیم ظرف کی یعنی لفظ علینا کی لفظ یسیر پر دلالت کرتی ہی اختصاص پر یعنی نہین آسان ہی ایسا امر عظیم واعلی مگر اوسی قادر پر کہ نہین باز رکہتا ہی اوسکو ایک کام دوسرے کام ۱۲ مد در منثور نحن اعلم بما یقولون وما انت علیہم بجبار فذکر بالقران من یخاف وعید ہم جانتے ہین جو کچہہ کہ کہتی ہین اور نہین ہے تو اونپر قہر کرنیوالا پس نصیحت دی ساتہہ قرآن کے اوسکو کہ ڈرتا ہے وعدہ عذاب میری سی ۱۲ ہم خوب جانتی ہین جو کچہہ وہ کہتی ہین اور تو نہین اونپر زور کرنیوالا سو تو سمجہا قرآن سی اوسکو جو ڈری میرے ڈرانے سے تفسیر جو کچہہ کہ کہتی ہین یعنی کفار مکہ تیری حق مین اور یہہ تنبیہ ہی کافرون کے لئے اور تسلی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئی اور وما انت علیہم بجبار ایسا ہی جیسے دوسری جگہہ فرمایا لست علیہم بمصیطر یعنی تو اونپر مسلط و داروغہ نہین ہی بلکہ تو بلانیوالا اور باعث اسلام ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ معنی ہین کہ تو اونپر حاکم نہین ہی کہ جبر کری تو اونکو ایمان لانی پر قدر نا تجبرا

بہہ ایسا ہی جلسے اور جاتی فرمایا اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰهَا یعنی نہین ہی تو ڈرانیوالا مگر اوسکو کہ ڈرتی او سسی اسلئی کہ
ڈرانا نفع اوسیکو دیتا ہی اور قتادہ سی منقول ہی بیچ تفسیر وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ کی کہ اللہ تعالی نی ناگوار جانا تمہاری
ہی کے لئی جبریت کو اور منع کیا اوس سی یعنی تم بہی زبردستی کو ترک کرو اور روایت کی حاکم نی جریر سی کہ کہا لایا گیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنی ایک شخص کہ کانپتے تہی مونڈہی اوسکی پس فرمایا ٹہیر اور آرام پکڑ نہین ہو مین مگر بیٹا
ایک عورة کا قریش مین سی کہ کہاتی تہی خشک کیا ہوا گوشت بطحا مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی مکہ مین پہر پڑہی جریر
نی وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ اور روایت کی حاکم نی اور تصحیح کی اوسکی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبر تو پہنچی کو جاتے تہی
بیمار کے اور ساتہہ جاتی تہے جنازی کی اور سوار ہوتے حمار پر اور البتہ تحقیق سوار تہی حضرت روز خیبر او قریظہ کے حمار پر
کہ ڈہالی اوسکی تہی رسی کی کہ بٹی ہوئی تہی لیف خرما سی اور اوسکی نیچی پالان تہا لیف بہرا ہوا اور روایت کی
ابن جریر نے ابن عباس سے کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کاش کی ڈراوین آپ ہمکو یعنی ہول قیامت وغیرہ سے
پس نازل ہوئی یہہ آیت فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ **منثور مدرسوہ علسودہ** وَالذّٰرِیٰتِ
نزلت بمکة سورہ والذاریات مکی ہے نازل ہوئی بعد سورہ احقاف کے اور لکہی گئی بعد سورہ ق کے اسلئی کہ اوسکے
آخر مین ذکر بعث ومعاد کا ہی اور اوسکی اول مین قسم کہا کر اثبات معاد و بعث کیا ہی او بہت بہت طرح سی مناسبت
ہی اوسکی مضمون مین اور آیتین اسمین ساٹہہ ۶۰ مین اور کلمات تین سو ساٹہہ ۳۶۰ اور حروف باران سو ستاسی ۱۲۸۷ اور رکوع
تین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ۙ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ۙ فَالْمُقَسِّمٰتِ
اَمْرًا ۙ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ قسم ہوا اون پراگندہ کرنیوالیون خاک وغیرہ کی
پراگندہ کرنے کر پہر قسم ابرون اٹہانیوالی بوجہہ پانی کے پہر قسم کشتی روان ہونیوالیونکی سہولت سی پہر قسم فرشتون
تقسیم کرنیوالون کار کے یعنی ارزاق و بلایون کے تحقیق وعدہ کہ کیا جاتا ہی ساتہہ تمہارے سچا ہی اور تحقیق جزا اعمال
ہوتی ہی۔ قسم ہی بکہیرنیوالیونکی اوڑا کر پہر اوٹہانیوالیان بوجہہ کو پہر چلنی والیان نرمی سی پہر بانٹنے والیان
حکم سی بیشک جو تمکو وعدہ دیا سو سچ ہے اور بیشک انصاف ہوتا ہی **تفسیر** یہہ قسم ہی ہواونکی اول آندہی چلتی ہے
کہ غبار اوڑتا ہی اور بادل بنتی ہین پہر اوسمین پانی بنتا ہی اوس بوجہہ کو لئی پہرتیان ہین پہر برسنے کے قریب نرم
نرم چلتی ہے پہر ہانک کر ہر جگہہ کا حصہ پہنچاتی ہین موافق حکم کے **مو** ذاریات ہوائین اسلئی کہ وہ اوڑاتی ہین
مٹی وغیرہ کو حاملات ابر اسلئے کہ وہ اوٹہاتی ہین مینہہ کو اور باقی الفاظ کا ترجمہ بموجب ترجمہ اول کے ہی اور مقسمات
کا ویسا ہی ترجمہ لکہکر لکہا ہی کہ مقسمات اون ملائکہ کو کہتی ہین کہ متولی ہین بندونکی امور کی تقسیم کے جبرئیل سختی کے
لئی اور میکائیل رحمت کے لئی اور ملک الموت قبض ارواح کے لئی اور اسرافیل صور پہونکنی کے لئے اور جائز ہے یہہ کہ
مراد ہون سب الفاظ سی ہوائین نہ اور کچہہ پہر اوسکے آگے وہی وجہہ نام رکہنے اور تحکیکی لکہی ہے جو مترجم ثانی نے لکہے
اور معنی ف کے بنا بر معنی اول کے یہہ ہین کہ اللہ تعالی نے قسم کہائی ہواون کی پہر ابر کی جسکو ہوائین چلاتی ہین
پہر کشتیونکی کہ جو چلتی ہین ہواون سی پہر فرشتون کی کہ جو تقسیم کرتے ہین رزق بحکم اللہ تعالی کے قسم مینہون
اور تجارتون دریا اور منافع اوسکے اور معنی ف کی بنا بر دوسرے معنون کے یہہ کہ ہوائین چلنی شروع ہوتی ہین
پس مٹی وغیرہ اوڑاتی ہین پہر ابر کو اوٹہائی رہتی ہین پہر پہیلاتی ہین ابر کو پہر بانٹتی ہین مینہہ کو جا بجا اور جو

صادق بمعنی ... ۱۲
انما توعدون جواب قسم و ما موصولہ ... ۱۲

بچہ کے ہو عمدہ کسی جاتی ہو یعنی لعنت کا **ف** وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ
اُفِكَ ۝ قسم ہی آسمان صاحب راہونکی یعنی صورتین مختلف رکہتا ہی مانند شکل شیر اور شکل بکری کے بچہ کی اور شکل
بچہو کے واللہ اعلم تحقیق تم بیچ بات اختلاف رکہنی والیکے ہو پہرا جاتا ہی قرآن سی وہ کہ علم الٰہی مین خیر سی پہر اگیا
ہی **ف** قسم ہی آسمان جالی دار کی تم پڑ رہی ہو ایک جہگڑی کی بات مین اوس سی باز رہی ہی جو پہر اگیا **تفسیر**
آسمان جالی دار یعنی تاری ہین اوسمین جال سا اور جہگڑی کی بات آخر تک جیسا جو اوسکو ماننے وہ درگاہ سی پہر اگیا **ف**
مو والسماء یہہ اور قسم ہی اور حبک جمع حبیکۃ کی ہی جیسی طریقۃ کی طرق یعنی راہون نیک کے مثل اوس چیز کے کہ ظاہر
ہوتی ہی پانی پر ہوا سی کہتے ہین کہ خلقت آسمان کی ایسی ہی اور حسن بصری سی حبک کی معنی ستاری ہین جہگ
جاک کی بات اختلاف رکہنی والیکی یعنی رسول کو ساحر اور شاعر اور مجنون کہتے ہو اور قرآنکو شعر اور سحر اور اگلون کی
کہانیان اور ضمیر عنہ کی یؤفک عنہ مین پہرتی ہی قرآن کی طرف یا رسول کی طرف یعنی پہرا جاتا ہی اوس سی وہ
شخص کہ پہر ایلیے درجہ کا کہ مافوق اوسکے متصور ہو یا پہیرا جاتا ہی اوس سے وہ شخص کہ پہر اگیا علم الٰہی مین یعنی جانا
اللہ تعالی نے ازل مین کہ وہ پہرا جاویگا حق سے اور جائز ہی یہہ کہ پہری ضمیر یا تو عدون کی طرف یا دین کی
طرف قسم کہائی ذاریات وغیرہ کی اسپر کہ واقع ہونا امر قیامت کا حق ہی پہر قسم کہائی آسمان کی اسپر کہ وہ قول مختلف
مین ہین بیچ واقع ہونے امر قیامت کے کہ بعضی شک کہتی ہین اوسمین اور بعضی منکر ہین اوسکی پہر فرمایا کہ پہیرا
جاتا ہی امر قیامت کے اقرار کرنے سے وہ شخص کہ پہر اگیا ہی پہلے درجہ کا یا علم الٰہی مین اور ابن عباس سے بیچ تفسیر
یؤفک عنہ من افک کے منقول ہی کہ کہا یضل عنہ من ضل یعنی گمراہ ہوتا ہی اوس سی وہ شخص کہ گمراہ کیا گیا **ف**

مد درمنثور قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ يَسْئَلُوْنَ اَيَّانَ
يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ لعنت کی گئی دروغ گویون پر کہ وہ بیخبری مین فراموش کرنیوالے مین پوچہتی ہین کب ہوگا روز
جزا کا **ف** مارے گئی اٹکل دوڑانی والے وہ جو غفلت مین ہین بہول رہی یعنی دین کی بات مین اٹکل دوڑاتی ہین
پوچہتی ہین کب ہی دن انصاف کا **تفسیر** قتل کے معنی یہان لعن کے ہین اور اصل اوسکی بددعا ہی
قتل وہلاک کے پہر استعمال کیا گیا جگہہ لعن کے خراصون یعنی کذاب اٹکل کرنیوالے اوس چیز کے کہ نہین درست اور وہ قول
مختلف کہنے والی ہین اور لام سے اشارہ ہی اونکی طرف گویا کہ کہا گیا قتل ہؤلاء الخراصون یعنی لعنت کی گئے وہ
خراص غمرۃ یعنی جہل مین ہین کہ ڈہانک لیا اوسنی اونکو ساہون یعنی غافل ہین اوس چیز سے کہ حکم کیا گیا اونکو **ف**

مد يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ہوگا روز جزا کا اوسدن کہ اونکو آگ مین عذاب کیا جاویگا **ف**
جسدن وہ آگ پر اولٹی سیدہی پڑین گے ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ کہینگے ہم
چکہو اپنی عذاب اپنی کو یہہ ہی جسکو شتاب طلب کرتے تہے تم **ف** چکہو مزہ اپنی شرارت کا یہہ ہی جسکو تم شتابی کرتے تہے **ف**
تفسیر کہینگے یعنی نگہبان دوزخ کے اونکو اور لفظ ہذا مبتدا ہی اور خبر اوسکی لفظ الذی ای ہذا العذاب یعنی یہہ عذاب
ہی کہ تہے تم اوسکی شتابی کرتے دنیا مین بابین الفاظ فائتنا بما تعدنا یعنی لا تو ہمپر وہ چیز کہ وعدہ کرتا ہی تو ہم سی پہر ذکر
کیا مومنین کا ان المتقین الخ **ف** **مد** اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ تحقیق متقی بیچ باغونکے اور چشمونکے ہونگے لینے والے اوس چیز کو کہ دی

ف ۱۵ قولہ ایان یوم الدین تقدیرہ ایان وقوع یوم الدین لانہ انما یقع الاحیان ظرفا للحدثان ۱۲ منہ

ع ۱۶ قولہ یوم ہم نصب الیوم الاول قدرہ الجواب بفعل مضمر دل علیہ السوال ای یقع یوم ہم علی النار یفتنون او النصب ہو یوم بیعنی ...

عہ ۱۷ ...

اونکو اونکی پروردگار کی تحقیق وہ تھی پہلی اس سی نیک کار ۞ البتہ ڈروالی باغونمین ہین اور چشمون مین پانی رہین جو
دیا اونکو اونکی رب نے وہ تھی پہلی اس سی نیکی والے **تفسیر** چشمون کے یعنی ہونگی نہرین جاری سطرح کہ دیکھین گے
وہ اونکو اور پہین گی اونپر نظرین اونکی نہ یہہ کہ وہ نہرین زمین ہونگی لینے والی یعنی قبول کرنیوالے ہر چیز کے کہ دی اونکو
قسم ثوابسے اور راضی ساتھہ اوسکی پہلے اس سی یعنی پہلے دخول جنت سے یعنی دنیا مین ۞ **مد** کانوا قلیلاً من
اللیل ما یھجعون ۞ تھی بایں صفت کہ تھوڑا ایک رات سی سوتی تھی ۞ وہ تھی رات کو تھوڑا سوتی **تفسیر** یہجعون
کے معنے ہین سوتی اور معنی آیت کے یہہ ہین کہ سوتے تھے رات کو تھوڑسے ٹکڑے مین تک اور اکثر جاگتے رہتے تھے مشغول
بعبادہ رہتے اور یہہ تفسیر ہے اونکی نیک کاری کی ۞ **مد** ۞ معنی یہہ ہین کہ کم سوتے تھے رات کو یعنی نماز پڑہتے
تھے اکثر رات اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ کم تھی ایسی رات کہ اوسمین سو رہتے ہون تمام رات بلکہ کچھہ نہ کچھہ
پڑہتے تھے یا تو اول رات مین یا آخر رات مین اور یہہ معنی سعید بن جبیر نے نقل کئے ہین ابن عباس سے ۞ کہا انس بن
مالک نے کہ نماز پڑہتے تھے مابین مغرب و عشاء کے اور کہا محمد بن علی نے کہ نہین سوتے تھے یہانتک کہ پڑہتے تھے عشاء ۞
وبالاسحار ھم یستغفرون ۞ اور وقت سحر کے وہ طلب بخشش کی کرتے تھے ۞ اور صبح کے وقتون معافی مانگتے
تفسیر یہہ اونکی اور طرح کی تعریف کی کہ شب بیدار رہتی تہجد گذار پہر جب سحر کا وقت ہوتا تو استغفار شروع کرتے گویا کہ
رات کو گناہ کرتے رہی اور سحر کہتے ہین رات کے چہٹے حصے کو ۞ **مد** ۞ کہا حسن بصری نے نہین سوتے ہین رات کو مگر
تھوڑا سا اور جب اوٹہے تو سحر تک بیدار رہی پہر سحر مین استغفار شروع کیا اور کہا کلبی اور مجاہد اور مقاتل نے کہ معنی اسکے
یہہ ہین وبالاسحار یصلون یعنی سحر کے وقت نماز پڑہتے رہتی ہین اور یہہ اسلئے کہ نماز اونکی سحر مین طلب مغفرۃ کی لئے تھی
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ینزل اللہ الی السماء الدنیا الخ یعنے نزول اجلال فرماتا ہی اللہ تعالے
طرف آسمان دنیا یعنے ورے کے ہر شب جسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پہر فرماتا ہے انا الملک انا الملک الخ یعنی
مین بادشاہ ہون مین بادشاہ ہون کون ہی ایسا شخص کہ دعا کرے مجہسے پس قبول کرون مین دعا اوسکی کون ہے
ایسا شخص کہ سوال کرے مجہسے یعنی کچہہ پس دون مین اوسکو کون ہی ایسا شخص کہ بخشش مانگے مجہسے پس بخشون مین اوسکو
اور کہا ابن عباس نے کہ تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کہڑے ہوتے رات کو تہجد پڑہنے کے لئے کہتے اللھم لک الحمد انت
قیم السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک
الحق ولقاءک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک
توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت و
ما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت ولا الہ غیرک + اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جاگا
رات کو پس کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر الحمد للہ وسبحان اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ پہر کہا اللھم اغفرلی یا اور دعا کی قبول کرتا ہے اللہ واسطی اوسکی پہر اگر وضو کیا قبول کیجاتی ہے نماز
اوسکی + اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اٰخر اللیل فی التہجد احب الی من اولہ یعنی بلا شبہہ آخر رات تہجد کے لئے
محبوب تر ہی طرف میرے اول اوسکی سے اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہی وبالاسحار ھم یستغفرون + اور روایت کیا
ابن مردویہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر وبالاسحار ھم یستغفرون کے فرمایا یصلون یعنے سحر کے وقت نماز پڑہتے

ہین + اور ایسا ہی ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہی + اور ابن ابی شیبہ وغیرہ نے حسن بصری سے روایت کیا
کہ کہا نماز پڑہتے ہین پہر جب سحر ہوتی ہے تو استغفار کرتے ہین ؀ **معادر منثور** ؀ وَفِیٓ اَمْوَالِہِمْ
حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ اور اونکی مالون مین حصہ مقرر تہا واسطے سوال کرنیوالیکے لیو واسطی تنگدست کم سوال کے +
اور اونکے مال مین حصہ تہا مانگنے کا اور ہاریکا **تفسیر** ہار وہ جو محتاج ہی اور مانگتا نہین پہرتا ؀ **مو** ؀ محروم
وہ ہی جو لوگونکے سامنے آتا ہی اور مارے حیاکے سوال نہین کرتا یعنے باوجود حاجت کے ؀ **مل** ؀ محروم وہ ہی کہ اوسکی
لئی غنیمت مین حصہ ہنو اور نہ جاری ہو اوسپر فی کسے کچہ یہہ قول ابن عباس کا ہی اور سعید بن مسیب نے کہا کہ محروم وہ ہے
کہ ہنو اوسکے لئے اسلام مین حصہ اور معنی محروم کے لغت مین یہہ ہین کہ جو منع کیا جاوے مال عطا سی اور کہا قتادہ اور زہری
نے کہ محروم وہ ہی کہ پرہیز کرے سوال سے اور کہا زید بن مسلم نے کہ محروم وہ ہی کہ آفت پہنچی اوسکے میوہ مین یا کہیتی مین یا
جانورون کی نسل مین اور یہی قول ہے محمد بن کعب قرظی کا کہ کہا محروم صاحب آفت ہے پہر پڑہی یہ آیۃ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ یعنے بلاشبہہ ہم قرضدار رہ گئے یعنے بسبب خرچ کرنے مال کے کہیتی مین بلکہ ہم بے نصیب ہوے اور ابن المنذر
اور ابن ابی شیبہ وغیرہما نے روایت کیا کہ بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر یعنے جہاد کے لئے پس غنیمت ونکی
ہاتہہ لگی پہر آئے کچہہ لوگ اونکی فارغ ہونیکے بعد پس نازل ہوی یہہ آیۃ وَفِیٓ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ اور روایت کی
ابن حبان وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّہُ التَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا الْاُکْلَۃُ وَالْاُکْلَتَانِ
یعنے نہین ہے مسکین وہ شخص کہ پہیرے اوسکو دینا ایک کہجور اور دو کہجورونکا اور نہ دینا ایک نوالہ اور دو نوالونکا عرض کیا
صحابہ نے کہ پہر کون مسکین ہے فرمایا اَلَّذِیْ لَیْسَ لَہٗ مَا یُغْنِیْہِ وَلَا یُعْلَمُ مَکَانُہٗ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْہِ فَذٰلِکَ الْمَحْرُوْمُ یعنی مسکین وہ
شخص ہے کہ ہنو اوسکے لئے اسقدر مال کہ بے پروا کرے اوسکو اور نہ جانا جاوے مکان اوسکا کہ صدقہ دیا جاوے اوسکو پس یہی محروم
یعنی جسکا ذکر اللہ تعالے نے فرمایا + اور ابن مردویہ وغیرہ نے کہا کہ کہا انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
یا انس وَیْلٌ لِّلْاَغْنِیَآءِ مِنَ الْفُقَرَآءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الخ یعنے ای انس وای ہی واسطے اغنیاء کے بسبب فقراء کے روز قیامت کے
کہینگے فقراء رَبَّنَا ظَلَمُوْنَا حُقُوْقَنَا الَّتِیْ فَرَضْتَ لَنَا عَلَیْہِمْ یعنی ای رب ہمارے ہمارے ظلم کیا اغنیاء نے ہمکو حقوق ہمارے جو فرض
کئے تہے تونے ہمارے لئے اونپر پس فرماویگا اللہ تعالی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُقَرِّبَنَّکُمْ وَلَاُبْعِدَنَّہُمْ یعنے قسم اپنی عزت اور
بزرگی کی البتہ نزدیک کرونگا مین تمکو اپنی رحمت سی اور البتہ دور کرونگا اونکو اپنی رحمت سی کہا انس نے اور پڑہی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیۃ وَفِیٓ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ + اور روایت کی ترمذی اور بیہقی نے فاطمہ بنت
قیس سے کہ اونہون نے پوچہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیۃ کی مراد سی فِیٓ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ فرمایا کہ اِنَّ فِی الْمَالِ
حَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ یعنی بلاشبہہ مال مین ایک طرحکا حق ہے سوائی زکوۃ کے اور پڑہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیۃ
لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْہَکُمْ تا قول اللہ تعالے کے وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ ترجمہ ساری آیۃ کا یہہ ہے
کہ نہین ہے نیکی یہہ کہ پہیر و تم موہنہ اپنے یعنے نماز مین مشرق ومغرب کی طرف و لیکن نیکی والا وہ ہی کہ ایمان لایا اللہ پر اور روز
آخرت پر اور فرشتون پر اور کتابون پر اور نبیون پر اور دیا مال یعنے بطریق صدقہ نفل کے باوجود محبت مال کے قرابتیون اور
یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلین کو اور بیچ چہڑانے گردنون یعنی قیدیوں وغیرہ کے اور اچہی طرح پڑہی
نماز اور دی زکوۃ اور پورا کرنیوالے اپنی عہد کو جب عہد کرتے ہین یعنے اللہ سے یا لوگون سی اور صبر کرنیوالے شدہ فقر اور مرض

[illegible]

مین اور وقت شدۃ قتال کے اللہ کی راہ مین بہی لوگ ہین ایسی کہ سچی ہوئی یعنی اپنی ایمان مین اور دعوی کرنے نیکی مین اور یہی لوگ ہین ڈرنیوالے اللہ سی **معادر منثور** اور اسحدیث مین زکوۃ مراد ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ زکوۃ دینا اقارب مین ماباپ کو اور اولاد کو نہین درست اسیطرح گردنون کے چہٹانی مین قید وغیرہ سے زکوۃ متصور نہین ق

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ○ اور زمین مین نشانیان ہین یقین کرنیوالونکے لئے **فتح** **تفسیر** نشانیان ہین کہ دلالت کرتی ہین صانع پر اور اوسکی قدرت وحکمت اور تدبیر پر کہ دیکہو وہ کیسی بچہائی گئی ہی مانند بچہونے کے زمین پر رہنے والونکے لئے پہر وہ کئی قسم کی ہے کہین نرم کہین سخت کہین پہاڑ کہین اچہی لائق زراعت کی کہین شور اور اوسمین چشمے ہین جاری اور کانین ہین طرح بطرح کی اور چلنے والے اور سیر آبی کو سیل رہی ہین مختلف صورتون اور شکلون اور ہیئتون کے اور افعال علیحدہ علیحدہ کے یقین کرنے والونکے لئے یعنے موحدین کے لئے کہ جو چلتے ہین سیدہی راہ دلیل ہین کہ جو پہنچاتی ہے معرفت رب کیطرف پس وہ دیکہتی ہین اونکو دل کی آنکہون سی اور سمجہتے ہین مضمون رسا سی جب دیکہتے ہین کوئی نشانی بڑہتا جاتا ہی یقین اونکا یقین ایمانی پر **مدا** وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ○ اور تمہاری ذاتون مین نشانیان ہین کیا نہین دیکہتی تم **فتح** اور خود تمہارے اندر کیا تمکو سمجہہ نہین **مو** تمہاری ذاتون ہی نشانیان ہین بیچ حال ابتدا اونکے اور نقل ہونے اونکے ایک حال سی طرف دوسری حال کے اور بیچ باطن اور ظاہر اونکے عجیب عجیب پیدائش ہین کہ متحیر ہین اونمین اذہان بس ہی تمکو دیکہنا طرف لونکی اور عقلون کے کہ دلمین جگہہ پکڑ رہی ہین اور دیکہنا طرف بالون اور گویائی کی اور مخارج حروف کے اور اونکی ترکیب اور ترتیب لطائف کی کہ کیا کیا اونمین نشانیان ظاہر اور دلیلین قاطعہ ہین اور حکمت تدبیر کرنیوالے اور صانع اونکے پہر آگے دیکہہ کان اور آنکہہ اور ہاتہہ پانو اور تمام اعضا اور افعال اونکے کہ کس کس کام کے لئے پیدا ہوئے ہین اور جوڑ اعضا کے جو ہین اونمین اور ہی طرح قدرت الٰہی کا ظہور ہے کہ کس طرح ٹوٹے ہین اور جب اونمین کچہہ خلل آجاتا ہے تو معطل ہوجاتی ہین کار سے اور جب ڈہیلے پڑجاتے ہین خرابی آجاتی ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین کیا نہین دیکہتے تم نظر عبرت سی **حل** یعنے نظر عبرت سی تامل کرو تا اوسکی قدرت بعث کو پہچانو کہ جسنی ایسے نمونے اپنی قدرت کے تمہارے نفسونمین پیدا کئے ہین وہ بلاشبہہ مار کر بہی تمکو جلاویگا اور نشانیان نفسون مین یہہ ہین کہ پیدا کیا اونکو نطفہ سے پہر علقہ سے پہر مضغہ سے پہر ہڈیون وغیرہ سے روح کے پہونکنے تک طرح بطرح کی قدرتونکا ظہور ہے پہر بعد پیدا ہونیکے اختلاف زبانونکا اور صورتون اور رنگون اور طبائع کا ہی اور مانند انکے کے عجیب عجیب اوسکی قدرت کی نشانیان ہین کہ آدمی اگر ادنی چیز کو اپنے بدنمین دیکہے تو خالق کی بڑی ہی قدرت معلوم ہوتی ہے اور کوئی چیز ایسی نہین ہی عالم اکبر مین کہ نمونہ اوسکا جسم انسان مین کہ عالم اصغر ہے ہنو **مجر** یعنے نشانیان بعث کی زمین مین ہمنی پیدا کی ہین کہ باغ اور کہیتیان اور سبزہ پیدا ہوتا ہے پہر خشک ہوجاتا ہے پہر موسم پر اللہ تعالے پیدا کرتا ہے اور یہہ چیزین نشانیان ہماری ہستی اور صفات پر بہی ہین تمام مخلوق کیلئے لیکن چونکہ عوام اونمین غور وتامل نہین کرتے اسواسطے تخصیص یقین کرنے والونکی کی کہ یہہ نشانیان مفید انہین کو ہین اور سب کے اندہونکو کچہہ فائدہ نہین ہوتا اونسی پس وہ جانین کہ خدائی عز وجل نے اس خلق کو معطل وبیفائدہ نہین پیدا کیا بلکہ اونکو توحید وطاعت کے لئے فرمایا ہی اور اونمین مطیع بہی ہین اور نافرمان بہی پس حکمت تقاضا اوسکو نہین کرتی کہ دونو برابر ہون جزا مین اور دنیا گہر جزا کا ہے نہین پس ضرور ہی کہ جزا کے لئے اور گہر ہوتا کافرونکو مومنون

سی اور گنہگار کو مطیع سی جدا او متمیز کریں اور تمہاری بدنوں میں بہی نشانیاں پیدا کی ہیں اوبرسہتی اور صفتوں اپنے کے جیسا
فرمایا وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ کیا نہیں دیکھتے تم یہ استفہام بمعنی امر کے ہے یعنی دیکھو اپنے نفسوں میں نشانیاں اوسکی
قدرت کی ف زاہد قتادہ سی منقول ہے بیچ تفسیر وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ کے کہ کہا جسنے فکر کی اپنی پیدایش میں
جان لی یہہ بات کہ نہیں نرم کئے گئے ہیں جوڑ بدن کے مگر عبادت کے لئے + اور علی بن ابی طالب رض سے منقول ہے
بیچ تفسیر وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ کے کہ وہ نشانی راہ بول و براز کی ہے یعنی منجملہ اوسکی قدرت کی نشانیوں سی یہہ ہے
کہ مونہہ سی کہاتے پیتے ہو اور اوسکا فضلہ بول و براز کی راہ سی نکلجاتا ہے ف درمنثور ف وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ
وَمَا تُوعَدُونَ ○ اور آسمان میں ہے رزق تمہارا اور جو کچہہ وعدہ دیا جاتا ہے تمکو یعنی پہلے وجود خارجی عالم ملکوت میں
رزق اور عقوبت اور مانند انکے مصور ہوتے ہیں ف فتح ف آسمان میں ہی روزی تمہاری اور جو کچہہ مثبتی وعدہ ہے
تفسیر آنی والی جو بات ہی اوسکا حکم آسمان سی اوترتا ہے ف موضح ف رزق یعنی مینہ اسلئے کہ وہ سبب ہے قوتوں کا
اور حسن بصری سی منقول ہے کہ وہ جب ابر کو دیکہتے تو کہتے اپنے یاروں سے وَاللَّهِ فِيهِ رِزْقُكُمْ وَلَكِنَّكُمْ تُحْرَمُونَهُ بِخَطَايَاكُمْ اور جو کچہہ
کہ وعدہ دیا جاتا ہے یعنی جنت کہ وہ ساتویں آسمان پر ہے نیچے عرش کے اور یا یہہ مراد ہے کہ جو کچہہ دئیے جاتے ہو دنیا میں
اور جو کچہہ وعدہ دئی جاتے ہو عقبی میں سب مقدر و لکہا گیا آسمان میں ہے ف مد ف وعدہ دئی جاتے ہو یعنی مال
اور ثواب و عقاب لکہا ہوا ہے آسمان میں ف ج ف فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ +
تَنطِقُونَ ○ پس قسم آسمانوں اور زمین کے پروردگار کی کہ بلاشبہ یہہ خبر سچ ہے مانند اسکے کہ تم بات کہتے ہو یعنی جیسا
کہ اپنے کہنے میں یقین رکہتے ہو کہ ہم بلاشبہ کہتے ہیں ایسا ہی اس خبر پر یقین لانا چاہئے واللہ اعلم ف سو قسم ہے
رب آسمان اور زمین کی یہہ بات تحقیق ہے جیسے کہ تم بولتے ہو تفسیر یعنے اپنے بولنے میں شبہہ نہیں ایسا
اس کلام میں شبہہ نہیں ف ضمیر انہ کی پہرتی ہے رزق کی طرف یا توعدون کی طرف اور اصمعی سے منقول ہے
کہ اونہوں نے کہا کہ آیا میں جامع مسجد بصرہ کی سے پس آیا ایک اعرابی سوار اونٹ پر پس کہا کہ تو کون شخص ہے کہا
مینے کہ میں بنی اصمع سے ہوں کہا اوسنے کہ کہاں سے آیا تو کہا مینے آیا میں اوس جگہہ سے کہ پڑہا جاتا ہے اوسمیں کلام رحمن
کا کہا اوسنے کہ پڑہ میرے آگے کچہہ پس پڑہی مینے والذاریات پس جب کہ پہنچا میں اس آیۃ پر وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ کہا اوسنے کہ
بس کر پہر اوٹہا اور گیا اونٹ کے پاس اور ذبح کیا اوسکو اور تقسیم کیا اوسکو اوپر کہ موجود تہے اور گیا اپنی تلوار و کمان کی طرف
پس توڑ ڈالا اونکو اور چلا گیا پس جب حج کے لئے گیا میں ہارون رشید کے ساتہہ تو طواف کر رہا تہا میں کہ ناگہان آیا
میرے پاس ایک شخص اور پکارا مجہکو ایک آواز باریک سے پس مینے جو پہر کر دیکہا تو وہی اعرابی ہے کہ دبلا اور زرد ہوگیا ہے
پس سلام کیا اوسنے مجکو اور فرمایش کی اوسی رتہ کے پڑہنے کی پس جب پہنچا میں اس آیہ پر وفی السماء الخ تو ایک آواز کی
اور کہا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا پہر کہا کہ آیا اسکے سوائے اور بہی کچہہ ہے پس پڑہی مینے یہہ آیۃ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ
لَحَقٌّ پس چیخا اور کہا سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ ذَا الَّذِي أَغْضَبَ الْجَلِيلَ حَتَّى حَلَفَ لَمْ يُصَدِّقُوهُ بِقَوْلِهِ حَتَّى حَلَفَ یعنی کون ہیں وہ
لوگ کہ غصہ لایا اونہوں نے رب جلیل کو یہانتک کہ قسم کہائی اوسنے سچ نمانا اونہوں نے قول اوسکا یہانتک کہ قسم
کہائی اوسنی کہی یہہ بات تین بار اور جان بحق تسلیم کی ف درکوئی تو عاشقان جان بدہند بیت کہو ابن عباس
سی سیت رکہی بوستان اپنا + چلے ہم آتش گل سے جلا کر خانمان اپنا اور حسن بصری سے بیچ تفسیر آیۃ فورب السماء الخ

کے منقول ہی کہ کہا یہو نچا مجکو یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل اللہ اقواما اقسم لہم ربہم لم یصدقوا یعنے ہلاک کرے اللہ اون لوگونکو کہ قسم کہائی اونکے لئے رب اونکے نے اور یون سچ نمانا اونہون نے فرمانا اوسکا **ط مدد منوی** رزق تمہارا یعنی سبب تمہارے رزق کا کہ وہ مینہ ہی اور یہہ فرمانا واسطے بیان کرنے نشانی وحدانیت کے اور واسطے بیان کرنے منت یعنے احسان کے اور جو کچھہ کہ وعدہ دئے جاتے ہو کہ وہ جنت ہے یعنی سبب نعمت دنیائی تمہاریکا اور بہشت و نعمت اوسکی آسمان مین ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے عِندَ سِدرَةِ المُنتَهَى عِندَهَا جَنَّةُ المَأوَى اور اِنَّهُ لَحَقٌّ یعنی رزق دینا تمہارا البتہ حق ہے اور قسم بیان فرمائی تاکید کے لئے روزی کے وعدے پر اور جو کچھہ کہ اسباب تاکید کے ہین کہ بندے بندونکی ساتہہ اظہار کرتے ہین خداوند تعالی نے باوجود اپنی بے نیازی کے اپنے بندون ضعیف سے بیان فرمائے اول تو وعدہ کیا لفظ اِنَّ کرکہ تاکید کے لئے ہے اس آیۃ مین اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو القُوَّةِ المَتِينُ یعنے بلا شبہ اللہ وہی رزاق صاحب قوۃ کا استوار کا ہی پہر ساتہہ کلمہ علے کے موکد کیا وعدہ کو اس آیۃ مین وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الأَرضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزقُهَا یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا زمین مین مگر کہ اللہ پر ہی رزق اوسکا پہر وعدہ کو بطور تشبیہ اور ذکر کرنے اپنے نام پاک کے موکد کیا وَكَأَيِّن مِن دَابَّةٍ لَا تَحمِلُ رِزقَهَا اللّٰهُ يَرزُقُهَا وَإِيَّاكُم جسکو طاقت اوٹہانے اور کہانے روزی کی نہین ہے اوسکو روزی دیتا ہون تجکو اے مومن موحد کب ضائع کرونگا پہر وعدہ کو ساتہہ قسم کے موکد کیا فَوَرَبِّ السَّمَاءِ الخ یعنے قسم رب آسمان و زمین کی یہہ روزی دینی میری تمکو حق ہے مانند اوسکے کہ تم بولتے ہو اور یہہ قسم کہائی خداوند عزوجل نے اپنی ذات کی جیسے کوئی اپنے غیر کی قسم کہاتا ہے بحسب عادۃ عرب کے اور تَنطِقُونَ فرمایا اور تُبصِرُونَ اور تَسمَعُونَ نفرمایا اسلئے کہ کلمۂ توحید سمع اور بصر سے تعلق نہین رکہتا بلکہ ساتہہ اقرار اور تصدیق کے متعلق ہے یعنی جیسے کہ ایک کہنا تمہارا مجکو حق ہے اور اقرار کرنا تمہارا ساتہہ رزاقیت میری کے حق ہے اور کچہہ نہین تمکو اوسمین ایسے ہی روزی دینا میرا تمکو حق ہے پہر اگر کوئی کہے کہ مَا لَكُم تَعتَقِدُونَ کیون نفرمایا تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ ہر چند کہ اعتقاد توحید کی ساتہہ اعتقاد کے متعلق ہے ولیکن چونکہ پوشیدہ ہی کہ کسیکو ہمارے عقیدہ پر اطلاع نہین زبان سی ظہور اوسکا ہوتا ہے پس اس سبب سے ہماری گویائی کر متعلق کیا اور دوسری تاویل اس کلام کی یہہ ہی کہ روزی دینی میری تمکو حق ہے جیسا کہ کلام کرنا تمہارا حق ہے یعنی جیسا کہ تم شک نہین کرتے ہو اوس کلام مین کہ تمہارے موہنہ سے نکلتا ہے ویسے ہی شک مین نہو یہ روزی دینے میری کے تمکو **ط ناھدی** ط اپنی قدرتین رزاقی وغیرہ کی بیان فرماکر اور طرح کی قدرتین بیان فرماتے ہین **هَل أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيفِ إِبرَاهِيمَ المُكرَمِينَ** ۝ م آیا آئی ہے آگے تیرے خبر مہمانون بزرگ ابراہیم کی ط پہنچی ہے تجکو بات ابراہیم کے مہمانون کی جو عزت والے تہے **تفسیر** ہل اتاک جو فرمایا مقصود اوس سے بڑائی بیان کرنی بات کی ہی جو آگے مذکور ہوگی اور تنبیہ ہے اسپر کہ نہین ہے وہ بات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے علم سے اور نہین پہچانا اوسکو مگر وحی سے اور ضیف ایک مہمان کو بہی کہتے ہین اور کئی کو بہی جیسے کہ صوم اور روزہ اور تہے وہ بارہ فرشتے اور بعضون نے کہا نو تہے اور دسوین اونکے جبرئیل تہے اور ضیف کہا اونکو اسلئے کہ تہے وہ بصورت ضیف یعنی مہمانون کے اسلئے کہ مہمانی کی تہی اونکی ابراہیم ع نے بزرگ یعنی اللہ تعالے کے نزدیک جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے بَل عِبَادٌ مُكرَمُونَ اور بعضون نے کہا کہ بزرگ اسلئے کہا کہ خدمت کی اونکی ابراہیم ع نے بذات خود اور خدمت کروائی اونکی اپنی بیوی سے بہی اور جلدی طیار کی اونکے لئے مہمانی اور منقول ہی نبی صلے اللہ

لانہ نزول الاصل مصدر ضافہ ۱۲ م

علیہ وسلم سے کہ فرمایا مَن کَانَ یُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَالیَومِ الآخِرِ فَلیُکرِم ضَیفَہٗ یعنے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور روز آخرت پر اوسے
چاہیئے کہ بزرگی کرے اپنے مہمان کی ﴿معا﴾ اِذ دَخَلُوا عَلَیہِ فَقَالُوا سَلٰمًا ط قَالَ سَلٰمٌ قَومٌ
مُنکَرُونَ ۝ جب داخل ہوئے مہمان ابراہیم پر پس سلام کہا جواب سلام کا دیا ابراہیم نے اور دل مین کہا یہہ گروہ ہین
ناشناختہ ﴿حب﴾ اندر آئے اوسکے پاس تو بولے سلام وہ بولا سلام ہے یہہ لوگ ہین اوپری **تفسیر** قومٌ
منکرون یعنے انتم قوم منکرون یعنے تم اوپری لوگ ہو پس معلوم کرواؤ مجھکو کہ کون ہو تم ﴿مد﴾ منکرون یعنے غیر
کہ نہین پہچانتے ہم تمکو اور کہا ابن عباس نے کہ کہا ابراہیم عم نے اپنے دل مین کہ یہہ لوگ ہین کہ نہین پہچانتے ہم انکو اور بعضون
نے کہا اوپری کہا اونکو اسلئے کہ داخل ہوئے وہ اون پاس بغیر اذن چاہنے کے اور ابو العالیہ نے کہا کہ اوپری جانا
سلام اونکا اوس زمانہ مین اور اوس زمین مین ﴿معا﴾ فَرَاغَ اِلٰٓی اَھلِہٖ فَجَآءَ بِعِجلٍ سَمِینٍ ۝ فَقَرَّبَہٗٓ
اِلَیھِم قَالَ اَلَا تَاکُلُونَ پس متوجہ ہوئے ابراہیم طرف اہل خانہ اپنے کے پس لائے کباب بچہڑے فربہ کے پس
نزدیک کیا اوسکو اونکے کہا آیا نہین کہاتے تم ﴿پھر﴾ دوڑ گئے اپنے گھر کو تو لایا ایک بچہڑا گھی مین تلا پھر اونکے پاس کہا
کہا تم کہاتے نہین **تفسیر** فَرَاغَ پس گئے گھر والونکے پاس پوشیدہ اپنے مہمانون سے اور یہہ آداب ضیافت سے
ہے کہ ضیافت کرنیوالا پوشیدہ رکھے کام مہمانی کو کہ مہمان کو خبر نہ پہنچے تاکہ منع کردے اوسکو اور تہا اکثر مال حضرت ابراہیم
کا بیل گائین پس بچہڑا بہنا ہوا لائے تاکہ وہ کہاوین پس نہ کہایا اونہون نے اوسپر اونہون نے کہا کہ کہاتے نہین یعنے
ناگوار ہوا اونکو نہ کہانا اونکا یا رغبت دلائی اونکو کہانے پر ﴿مد﴾ فَاَوجَسَ مِنھُم خِیفَۃً ط قَالُوا لَا تَخَف ط
وَبَشَّرُوہُ بِغُلٰمٍ عَلِیمٍ ۝ پس جب نہ کہایا اونہون نے اپنی خاطر مین پایا اونسے ڈر کہا اونہون نے نہ ڈر اور بشارت
دی اونہون نے ابراہیم کو فرزند دانا کی ﴿پھر﴾ جی مین گھبرایا اونکے ڈر سے بولے تو نہ ڈر اور خوشخبری دی اوسکو
ایک لڑکے ہوشیار کی **تفسیر** حضرت ابراہیم عم ڈرے اسلئے کہ جو کہانا نہین کہاتا ہی کسیکا تو رہا مینا اوسکی حرمت
کی نہین کرتا اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ابراہیم عم ڈرے اسلئے کہ وہ فرشتے ہین کہ عذاب کے لئے بہیجے گئے ہین کہا اونہون
نے نہ ڈر ہم رسول اللہ کے ہین اور بعضون نے کہ جبرئیل نے ہاتہہ پہیرا بچہڑے پر پس وہ اوٹہہ کہڑا ہوا اور اپنی ماں کے ساتہہ
جا ملا اور جس لڑکیکی بشارت دی وہ اسحٰق ع ہین جمہور کے نزدیک ﴿مد﴾ فَاَقبَلَتِ امرَاَتُہٗ فِی صَرَّۃٍ فَصَکَّت
وَجھَھَا وَقَالَت عَجُوزٌ عَقِیمٌ ۝ پس پیش آئی بیوی ابراہیم کی ساتہہ ایک آواز کے اور طمانچہ مارا اپنے مونہہ پر یعنے
بسبب تعجب کے اور کہا کیا جنتی ہے بڑہیا بانجھ ﴿پھر﴾ سامنے آئی اوسکی عورت بولتی پہر پیٹا اپنا ماتہا اور کہا کہین بڑہیا بانجھ
یعنے کیونکر جنے گی **تفسیر** طمانچہ مارا یعنے دونو ہاتہہ پہیلا کر اور بعضون نے کہا کہ اونگلیون کے سرے پیشانی پر مارے
جیسے تعجب کرنیوالے مارتے ہین اور عجوز یعنی انا عجوز یعنے مین بڑہیا ہون پس کیونکر جنون گی جیسیکہ فرمایا اور جگہہ ءَ اَلِدُ وَاَنَا
عَجُوزٌ وَّھٰذَا بَعلِی شَیخًا یعنے کیا جنونگی مین اسحال مین کہ مین بڑہیا ہون اور یہہ خاوند میرا ہو گیا بڈہا ﴿مد﴾ فصکت
کہا ابن عباس نے کہ طمانچہ مارا اونہون نے اور اورون نے کہا کہ جمع کین انگلیان اپنی پہر مارین پیشانی پر ازراہ تعجب کے
جیسیکہ عادت ہے عورتون کی کہ جب ناگوار پاتی ہین کسی چیز کو تو مارتی ہین انگلیان پیشانی پر اور اصل صک کی ہی مارنا
ایک چیز کو ساتہہ چوڑی چیز کے اور بانجھ حضرت سارہ اسکے پہلے کبھی جنین نہین ﴿معا﴾ قَالُوا کَذٰلِکِ قَالَ
رَبُّکِ اِنَّہٗ ھُوَ الحَکِیمُ العَلِیمُ ۝ کہا فرشتون نے کہ اسیطرح فرمایا ہے پروردگار تیرے نے تحقیق وہ ہے با حکمت

دانا ہے بولی یونہی کہاتیری ربنے وہ جو ہی وہی ہی حکمت والا خبردار ہے **تفسیر** اسیطرح یعنی جیسا ہمنی کہا
اور خبر دی ایسا ہی کہا ہی تیری ربنے یعنی ہنین خبر دیتی ہین ہم تجکو مگر الله تعالی کیطرف سی اور الله قادر ہی اوسچیز
کے کرنے پر کہ جسکو تو مستبعد جانتی ہے با حکمت ہی اپنے فعل مین دانا ہی کہ ہنین پوشیدہ اوسپر کوئی چیز اور روایت
کیا گیا ہی کہ جب حضرت سارہؓ نے مستبعد جانا فرزند ہونیکو تو جبرئیلؑ نے کہا کہ دیکھہ اپنی گہر کی چہت کیطرف پس دیکہا
اونہون نے تو کیا دیکہتی ہین کہ کڑیون مین پتے اور پہل لگ رہی ہین سُبحانَ اللہِ یَفعَلُ ما یَشاءُ وَیَحکُمُ ما یُرِیدُ اور جب جانا حضرت
ابراہیمؑ نے کہ وہ فرشتے ہین اور وہ نہین اوترتے مگر ساتھ امر الله تعالے کے رسول ہو کر بعض امور مین کہا قالَ فَما
خَطبُکُم الخ ہے **مد** ہے قالَ فَما خَطبُکُم اَیُّہا المُرسَلُونَ ۝ کہا ابراہیم نے پس کیا ہے مقصد تمہارا ای بہیجے
ہوؤن ہے بولا پہر کیا مطلب ہے تمہارا ای بہیجے ہوون **تفسیر** پس کیا ہی حال تمہارا اور کیا ہی طلب تمہاری
اور کیون بہیجے گئے ہوای بہیجے ہوؤن آیا بہیجے گئے ہو بشارت کے لئے خاص کر یا اور امر کے لئے یا دونون کے لئے
مد ہے قالُوا اِنّا اُرسِلنا اِلی قَومٍ مُجرِمِینَ ۝ لِنُرسِلَ عَلَیہِم حِجارَۃً مِن طِینٍ ۝ مُسَوَّمَۃً عِندَ رَبِّکَ
لِلمُسرِفِینَ ۝ کہا اونہون نے تحقیق ہم بہیجے گئے ہین طرف ایک گروہ گنہگار کے تا بہیجین ہم اونکے سر پر شل پتہر کے
مٹی سے کہ نشان مند کئے گئے ہین نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے اونکے کہ حد سے نکل گئے ہین ہے وہ بولے ہمکو
بہیجا ہی ایک لوگون گنہگار پر کہ چہوڑدین اونپر پتہر مٹی کے نشان پڑے تیرے رب کے ہان بیحد چلنے والون کو ہے
تفسیر گنہگار کے یعنے کافرون کے کہ وہ قوم لوط ہین حِجارَۃً مِن طِینٍ سے مراد سجیل ہی اور وہ مٹی ہی کہ پکائی
جاتی ہی آگ سی جیسے اینٹہ پکائی جاتی ہے یہانتک کہ ہو جاتی ہے سخت مثل پتہر کے یعنے کنکر اور مُسَوَّمَۃً سومۃ سے
ہی اور سومۃ کہتے ہین علامت کو کہ ہر ایک پر نام لکہا ہوا تہا اوسکا کہ ہلاک ہوا ساتہہ اوسکے نزدیک پروردگار تیرے کے
یعنے اوسکی بادشاہت و حکومت مین اور مُسرِفِینَ فرمایا اونکو جیسکہ فرمایا عادِینَ واسطے اسراف در عدوان اونکے
اپنی عمل مین کہ قناعت نکی اونپر کہ جو مباح ہین اونکو یعنے عورتین بلکہ مردون سی حرکت بد کرنے لگے یا مسرفین
اسلئے فرمایا کہ مردونسے فعل بد کرتے تہے باوجود کفر کے ہے **مدج** ہے فَاَخرَجنا مَن کانَ فِیہا مِنَ
المُؤمِنِینَ ۝ پس نکالا ہمنے اوسکو کہ تہا اوس گانو مین مؤمنون سے ہے پہر بچا نکالا ہمنی جو تہا وہان ایمان والا
تفسیر اوس گانو مین یعنے قوم لوط کے گانو مین اور ضمیر بیان نفرمائی یعنی لفظ فیہا اور ذکر گانو کا اوپر نہین اسلئے
کہ معلوم و ظاہر تہا اور مؤمنون سی مراد لوطؑ ہی اور وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے تہے ساتہہ اونکے پس اونکو نکال لیا تا کافر
کو ہلاک کرین اور وہ بچ جاوین ہے **مدج** ہے فَما وَجَدنا فِیہا غَیرَ بَیتٍ مِنَ المُسلِمِینَ ۝ پس پایا
ہمنے اوس جگہہ سوای ایک گہر کے مسلمانون سے یعنی گہر حضرت لوط کا ہے پہر نپایا ہمنے اوس جگہہ سوای ایک گہر
مسلمانونکا **تفسیر** سوای ایک گہر کے یعنی گہروالون کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ ایمان و اسلام ایک ہی ہین
اسلئے کہ ملائکہ نے اونکو یہان مؤمنین بہی کہا اور مسلمین بہی ہے **مد** ہے گہروالی یعنے حضرت لوط اور دونون بیٹیان
اونکی اور وصف کئی گئے وہ ساتہہ ایمان اور اسلام کے اسلئے کہ وہ تصدیق کرنیوالے تہے اپنے دلون سی اور طاعات
کرنیوالے تہے اعضاء سے اور کہا قتادہ نے بیچ تفسیر فَما وَجَدنا فِیہا غَیرَ بَیتٍ مِنَ المُسلِمِینَ کے کہ اگر ہوتا اوس گانو مین
ایک گہر سے زیادہ اور گہر مسلمانونکا تو نجات دیتا اونکو بہی الله تعالے تو کہ جانتے کہ ایمان الله کے نزدیک محفوظ ہے

الجزء السابع والعشرون

نہین ضائع ہوتے ایمان والے ۱۲ ج د ر منثور ۱۲ تنبیہ یہہ ہلا ملکہ پہلے حضرت ابراہیم عم پاس آئے تہے اور بعد اوسکے حضرت لوط ع کی قوم کے ہلاک کرنیکے لئے گئے ہین چنانچہ سورہ حجر وغیرہا کی آیتون سی صریح یہہ بات سمجہی جاتی ہے پس لفظ اخرجنا اور فما وجدنا سے کوئی ملکس اسکے نہ سمجہے کہ ایسی جا بجائی ماضی قرآن شریف مین تحقیق وقوع کے لئے آتی ہے ۱۲ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۞ اور چہوڑا ہمنی اوس گانو مین نشان اون لوگونکے لئے کہ ڈرتے ہین عذاب دردناک سی یعنی آثار اوس سنگ باران کا موجود ہی واللہ اعلم ۱۲ اور کہا اوسمین نشان اون لوگونکو جو ڈرتے ہین دکہہ کی مار سی تفسیر چہوڑا ہمنے الخ بعد ہلاک کرنے کافرین کے نشان یعنے علامت اونکے ہلاک کی اون لوگونکے لئے الخ یعنے علامت ہے کہ عبرت پکڑین ساتہہ اوسکی خائفین اور منکرین اونکیسے کام اور سنگدلونکو کیا تاثیر ہوتی ہے بہتیر اکچہہ دیکہتے جاتے ہین صرف اپنا بسبب معاصی کے اور کچہہ خیال بہی نہین کرتے وہ پہر بعضون نے کہا کہ وہ علامت پانی سیاہ وبدبودار تہا ۱۲ مدج ۱۲ اور بعضون نے کہا وہ پہتر جو برسی او نپر نشان سرخ وسفید تہے اور بعضون نے کہا خط سیاہ وسفید تہے اور نزدیک پروردگار تیرے کے یعنے مہیا کیا ہے خداوند تیری نے اونکو اونکے لئے کہ حکم کیا ہے اونکے ہلاک کا اور جب حضرت ابراہیم عم نے یہہ ماجرا سنا تو غمگین ہوئے بسبب لوط ع کے اور کہا یا جبرئیل اِنَّ فِيهَا لُوطًا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَن فِيهَا فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنے ای جبرئیل تحقیق اوس گانو مین لوط ہین کہا فرشتون نے کہ تحقیق ہم جانتے ہین اونکو کہ اوسمین ہین پس جسوقت کہ ارادہ کیا ہمنے ہلاک کرنے قوم کفار کا نکالا ہمنے اونکو کہ تہے اوسمین مومن پس نپایا ہمنے اوسمین مگر ایک گہر کے مسلمانون سی اور وہ لوط تہے اور دو نو بیٹیان اونکی اور بیوی اونکی واعلہ نام کافرہ تہی وہ بہی اہل قریہ کے ساتہہ ہلاک ہوئی اور حضرت لوط بیٹے ہین ہاران کے جو بہائی تہا حضرت ابراہیم کا پس بہتیجے ہوئی ابراہیم عم کے یہہ بہی مسلمان تہی اور حضرت ابراہیم ع کے ساتہہ قریہ کوثی سے کہ قریب بابل کے ہے زمین عراق سے ہجرت کر کر شام مین گئے ابراہیم ع فلسطین مین اوترے اور لوط مؤتفکہ مین اور ان دونون قریون مین مسافت ایکروز کی تہی اور پہر حضرت لوط کو بہی نبوت ہوئی ۱۲ ہذا ہدی بحر ۱۲ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۞ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۞ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ۞ اور بیچ قصہ موسی کے نشانی ہے جب بہیجا ہمنے اوسکو طرف فرعون کے ساتہہ دلیل واضح پس روگردان ہوا فرعون ہمراہ قوۃ یعنے لشکر اپنے کے اور کہا ایک جادوگر یا دیوانہ ہے پس پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکر کو پس ڈالا ہمنے اونکو دریا مین اور وہ کرنیوالا تہا ایسا کام کہ موجب ملامت کا ہو ۱۲ آ اور نشانی ہے موسی کے حال مین جب بہیجا ہمنے اوسکو فرعون پاس دیکر سند کہلی پہر اوسنے موہنہ موڑا اپنے زور پر اور بولا یہہ جادوگر ہے یا دیوانہ پہر پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکرونکو پہر پہینک دیا اونکو دریا مین اور اوسپر پڑا اولاہنا ۱۲ تفسیر دلیل واضح سے مراد ہی ید وعصا روگردان ہوا یعنے ایمان سی اور رکن سے مراد ہے وہ چیز کہ قوت حاصل کرتا تہا ساتہہ اوسکے قسم لشکر اور ملک سے پس معنی یہہ ہوئے کہ موہنہ پہیرا ایمان سی ساتہہ لشکر و ملک اپنے کے اور اصل مین رکن کہتے ہین اوس چیز کو کہ میل کرتا ہے طرف اوسکے انسان قسم مال و لشکر سے ساحر یعنے وہ جادوگر ہے وَهُوَ مُلِيمٌ یعنے وہ کرنیوالا ایسا کام ہے کہ ملامت کیجاوے اوسپر یعنے کفر وعناد اور حضرت یونس کے حق مین بہی فرمایا فالتقمہ الحوت

وَهُوَ مُلِيمٌ یعنے پس نکال گئے اونکو پہلی اسحالمین کیہ وہ کام موجب ملامت کا کرتا تھا لیکن موجبات ملامت کے مختلف ہوتے ہین اور بسبب اختلاف موجبات کی مختلف
ہوتے ہین مقادیر ملامت کی بہی پس کرنیوالا کفر کا ملامت کیا جاتا ہے بمقدار اوسکے اور کرنیوالا کبیرہ او صغیرہ وغیرہ کا
بمقدار اونکے ملامت کیا جاتا ہے ط مد ط مخرجی مُوسَىٰ اِذْ اَرْسَلْنٰهُ فِيْ اِرْسَالِ مُوْسٰى اٰيَةٌ وَّعِبْرَةٌ اور بعضون نے کہا یہہ
عطف کیا گیا ہے وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ پر فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ یعنے ساتہہ جماعت و لشکر اپنے کے کہ جنسے قوت حاصل کرتا تہا مانند
رکن یعنے ستون کے کہ اوس سے قوت حاصل کرتی ہے چہت نظیر اسکی یہہ ہی اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ اور کہا ابو عبیدہ نے
کہ لفظ اَوْ سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ مین بمعنے واو کے ہے ط معاط وَفِيْ مُوْسٰٓى الخ یعنے موسی کے قصہ مین بہی نشانی ہے ڈرنیوالون
کے لئے اور یہہ او چیز ہے کہ واقع ہوئی قوم فرعون پر بسبب جہٹلانے موسی کے جسوقت کہ بہیجا ہمنے موسی کو ساتہہ دلیل
ظاہر کے طرف اونکے نشانی ظاہر ہے اور پند و عبرت خائفین و عبرت پکڑنیوالونکے لئے فَتَوَلّٰى الخ پہر فرعون ساتہہ
قوت اپنے کی ماننے موسی ع م کیسے اور رکن کے معنی ہین قوۃ اور ستون کسی چیز کے کہ مدار او چیز کا اوسپر ہوا سی سبب
قوۃ سی کنایہ کیا ساتہہ رکن کے یعنے بہ طاقت مخالفت موسی ع کی کی اور بعضون نے کہا کہ معنی فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ کے یہہ ہین
کہ پہرا فرعون ساتہہ لشکر اپنے کے یعنے ب بمعنی مَعَ کے ہے کہ کہا جاتا ہے خَرَجَ الْاَمِيْرُ بِحَشَمِهٖ یعنے نکلا امیر ساتہہ
حشم اپنے کے اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین اِنْحَرَفَ بِجَانِبِهٖ وَشِقِّهٖ عَمَّا دُعِيَ اِلَيْهِ یعنے پہرا فرعون ساتہہ جانب و پہلو
اپنے کے او چیز سے کہ بلایا گیا طرف اوسکے یعنے توحید سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ وَنَاٰ
بِجَانِبِهٖ یعنے اور جب انعام کرتے ہین ہم انسان پر ملا جاوے اور موڑ لے اپنی کروٹ اور یہہ مبالغہ ہی اعراض مین
اور توڑ لینے سے مراد یہہ ہے کہ ہمیشہ روگردان ہی رہا وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ جب دیکہے فرعون نے معجزے حضرت
موسی ع م کے بسبب عجز اپنے کے کہا اپنی قوم کو کہ یہہ موسی جادوگر ہے دہشت بندی کرتا ہے ہمارے لئے یا دیوانہ ہے بحکم
دیوانگی سکے انجام کار سے اندیشہ نہین کرتا اور یہہ طعن کرنا اوسکا دلیل اوسکے نہایت جہل کی ہی کیسی ساتہہ دو چیزون
متضاد کے موسی ع م کو طعن کیا اسلئے کہ جادو کے لئے عقل چاہئے نہایت کامل اور مرد حاذق تا جادو کر سکے اور دیوانگی
زائل ہونا عقل کا ہے او یہہ دونون ضد ہین آپسمین اور بعضون نے کہا کہ اَوْ بمعنی واو کے ہے فَاَخَذْنٰهُ الخ جب
اوسنے روگردانی کی حق سے اور اوسی پر اڑا رہا اور مُوْسٰى ع م کو سَاحِرٌ و مَجْنُوْنٌ کہا گرفتار عذاب کیا ہمنے اونکو اور ڈالا
دریا مین اور فرعون اپنے کو ملامت کرتا تہا اور کہتا تہا کہ کیون ایسا کام کیا مینے حتی کہ کہا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ
اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ یعنے ایمان لایا مین اسپر کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہی ذات پاک کہ ایمان لائے اوسپر بنو اسرائیل پس
جواب آیا اوسکو اٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ یعنے کیا اب ایمان لاتا ہے تو اور نافرمانی کی تونے پہلے اس سے اور وَهُوَ مُلِيمٌ
اسمین رد ہی جبریون کا کہ اگر اوسکو اختیار نہوتا تو کہنا اوسکا وَهُوَ مُلِيمٌ اوسکے حق مین ٹہیک نہ ٹہرتا کہا جاتا ہی اَلَامَ
الرَّجُلُ اَيْ فَعَلَ مَا يَسْتَحِقُّ عَلَيْهِ اللَّوْمَ یعنے کیا ایسا کام کہ مستحق ہے اوسپر ملامت کا یعنے جہٹلانا رسولونکا اور دعوی
کرنا ربوبیت کا ط مد جل ط وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝ اور یہہ قصہ عاد کے
بہی ایک نشانی ہے جب بہیجے ہمنے اونپر ایک ہوا بے منفعت ط فحہ ط اور نشانی ہے عاد مین جبکہ بہیجی ہمنے
اونپر ہوا بے خیر ط مو ط تفسیر ہے خیر کہ نہ مینہ لا وے اور نہ درخت کو بار آور کرے اور وہ ہوا دبور پچہوا
تہی ط مجر ط مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝ چہوڑتی کسی چیز کو کہ گذرے

قصہ عاد

اوسپر مگر کہ کردے اوسکو مانند ہڈی بوسیدہ کے **فـ** نہ چھوڑتی کوئی چیز جسپر گذری مگر کہ کرڈالتی اوسکو جیسے چور ہو **تفسیر** رمیم کہتے ہین گہاس خشک چورا ہوئی کو اور ہڈی بوسیدہ کو بہی کہتے ہین اور ریت کو بہی اور مٹی کٹی ہوئی کو بہی اور آیا ہی کہ مکان عادکے احقاف یعنے تودہ ریت مین مابین عمان اور حضرموت کی تہی اور اونہون نے بسبب قوۃ اپنی کے تمام زمین کو مغلوب پاکر بڑی زمین پر منتشر تہے اور صدا اور صمود اور ہبا نام اونکے بتون کے تہے جب ہود علیہ السلام مبعوث ہوئے تو اونہون نے تکذیب ہود کی کی اور تکبر کیا حق تعالے نے تین برس مینہ اونسے روکا اور قحط اور گرانی مین مبتلا ہوئے اور اوسوقت مین مقرر تہا کہ جسپر بلا نازل ہوتی اوسکے دفع کے لیے بیت اللہ کو جاکر دعا کرتا اور اوسوقت مین مکان بیت اللہ مین سرخ ریت کا تودہ تہا مسلمان و مشرک وہان جمع ہوکر طلب حاجتون کی کرتے اور تعظیم اوس جگہہ کے بجالاتے اور حاکم مکہ اوسوقت مین اولاد عملیق بن لاود بن سام بن نوح سے تہا اور اونکو عمالقہ کہتے تہے اور نام اونکے رئیس کا معویۃ بن بکر تہا اور ماں معویہ کی کلہدہ بنت بحیری قوم عاد سی تہی جب عاد پر قحط پڑا تو قیل بن عنز اور مرثد اور جلہم معویہ کے ماموں وغیرہ کو بہت سی لوگون کے ساتہہ مکہ کو بہیجا تا مینہ کی دعا کرین وہ معویہ کے پاس پہنچے تعظیم اونکی بجالایا اور ایک مہینے تک بیچ ضیافت اور شراب خواری اور گانے اور بجانے مین مشغول رہے بعد اوسکے آپسمین کہا کہ جس کام کے لیے ہم آئے ہین بجالانا چاہئے تا قوم ہلاکت سے نجات پاوین مرثد نے کہ باطن مین ایمان ہود علیہ السلام پر رکہتے تہے کہا دعا تمہاری مقبول نہین ہوئیگی جب تک کہ ایمان ہود پر نہ لاؤ اوسوقت ایمان اوسکا عادیون پر ظاہر ہوا معویہ کو کہا کہ اسکو قید رکہہ تا کہ ہمارے ساتہہ استسقا کے لئے نہ نکلے اور قیل رئیس اوس گروہ نے جگہہ بیت اللہ کے آکر دعا کی کہ الٰہی اگر ہود سچا ہی تو قوم عاد کو مینہ دی اوسیوقت تین ٹکڑے ابر کے ظاہر ہوے اور آواز آئی کہ ان تین ابر وہنین سی کہ ایک سرخ تہا اور دوسرا سیاہ اور تیسرا سفید ایک کو اختیار کر قیل نے کہا کہ ابر سیاہ کو اختیار کیا مینے کہ بہت پانی ہوتا ہی آواز آئی سے اخترت رمادا رمدا + لاتبقی من آل عاد احدا + پہر قیل اپنے گروہ کے ساتہہ مکہ سے نکلا اور اپنے شہرون کیطرف چلا جب اپنے مکانونکی طرف وادی مغیث مین پہنچا تو بشارۃ ابر کی قوم کو پہنچائی سب خوش ہوئے اور واسطے سیر کے جنگل کو نکلے ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا اور اوسمین باد صرصر یعنے جہکڑ تہا آٹہہ روز اور سات شب قوم عاد پر مسلط رہی اور سبکو ہلاک کیا اور وہ بسبب بددعائی ہود علیہ السلام کے تہا اور ہود اور مومن ساتہہ اونکے اون ایام مین ایک حظیرہ مین الگ قوم سے گوشہ نشین تہے وہی ہوا کہ اونکو پہنچتی تہی مثل باد صبا کے اوپر گذرتی تہی اور عادیونکو اوٹہا کر زمین پر ڈالدیتی تہی دماغ پہٹکر مرجاتے تہے اور ایک قول یہہ ہی کہ جب وہ ہوا ظاہر ہوئی اور عاد کے مواشی کو اوپر لیجاکر زمین پر ڈالتی اور ہلاک ہوتے عادیون نے اوسکو دیکہکر اپنے گہرونمین آکر دروازے بند کیے ہوا نے گہرونمین آکر اونکو ہلاک کیا اور حق تعالے نے جانور بہیجے کہ اونکے مردونکو چونچون مین اوٹہا کر دریا مین ڈالدیتے اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ بسبب اوس ہوا کے ریت اون سب پر آئی اور سب ریت کے نیچے سات روز تک رہی آواز اونکے کراہنے کی ریت کے نیچے سے سنی جاتی تہی بعد اوسکے اوس ہوا نے ریت کو اونکے اوپر سے دور کرکر دریا مین ڈالا اور روایت کیا گیا ہے کہ قبرین ہود اور شعیب اور صالح اور اسمٰعیل اور تینوں پیغمبرون علیہم السلام کی مابین رکن اور مقام اور زمزم کے پوشیدہ ہین اور بقول علی رضکے قبر ہود کی اوپر ٹیلہ ریت سرخ کے حضرموت مین ہی اور روایت

گیا ہے کہ جب امت کسی پیغمبر کی بسبب جہٹلانے اونکے ہلاک ہوتی ہتی تو وہ پیغمبر اور مومن اوسکے ساتہہ مکہ مین اکر رہتے تہے
اور عبادت خدا کی کرتے رہتی تہے ﴿ جمل بحر ﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ۝ اور بیچ
قصۂ ثمود کے بہی ایک نشانی ہے جب کہا گیا اونکو کہ بہرہ مند رہو ایک مدت تک ﴿ فتح ﴾ اور نشانی ہی ثمود مین جب کہا
اونکو پر تو ایک وقت تک ﴿ تفسیر ﴾ ایک وقت تک یعنی وقت مرگ اپنی تک کہ تین روز بعد کونچین کاٹنے اونٹنی کے تہا
﴿ بحر ﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ۝ پس سرکشی کی اونہون نے حکم
پروردگار اپنے سے پس پکڑا اونکو نعرہ تندنے اور وہ دیکہتے تہے ﴿ پہر شرارت کرنے لگے اپنے رب کے حکم سے پہر پکڑا اونکو کڑکے
نے اور وہ دیکہتے تہے ﴿ تفسیر ﴾ یعنے اوس عذاب کو کہ اونکے سامنے جبرئیل نے ایک چیخ ماری یا انتظار کرتے تہے عذاب
موعود کا اور بقول بعض کے صاعقہ موت کو کہا ﴿ بحر ﴾ صاعقہ نے یعنے موت نے بعد گذرنے تین دن کے بقول
ابن عباس کے اور کہا مقاتل نے یعنے عذاب نے اور صاعقہ ہر عذاب مہلک کو کہتے ہین ﴿ مد ﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوا
مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ۝ پس نہ سکے اوٹہنا اور نہ تہے بدلہ لینے والے ﴿ پہر نہ سکے کہ اوٹہین اور نہ ہوے کہ بدلہ
لین ﴿ تفسیر ﴾ نہ سکے اوٹہنا یعنے نہ اوٹہے بعد اوترنے عذاب کے اوپر اور نہ قادر ہوے اوٹہنے پر اور منتصرین کے معنے
ہین ممتنعین یعنے رد کرنے والے ہمارے عذاب کو حاصل یہہ کہ طاقت گریز کے عذاب سے یا دفع عذاب کے نہ ہے ﴿ مد
بحر ﴾ آیا ہے کہ جب صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کو بہت ڈرایا اللہ تعالے کے عذاب سے تو اونہون نے کہا کہ اگر ہمکو ایک
نشانی اپنی تصدیق پر دکہا وے تو تجپر ایمان لاوین ہم صالح نے کہا کیا چاہتے ہو اونہون نے کہا کہ کل عید ہماری ہے
ہماری ساتہہ جنگل کو نکلے تو ہم اپنے معبودونکو زینت و آرائش کرتے ہین اور اونسے کچہہ چاہتے ہین اور تو بہی اپنے خدا سے
کچہہ چاہ دعا جسکی قبول ہووے دوسرا اطاعت اوسکی کرے روز دوسرے اسی قرارداد پر باہر نکلے اور ثمود نے ہرچند الحاح کیا
اور سوال بتون سے کئے کچہہ اثر قبولیت کا ظاہر نہوا اور رسوا ہوئے جندع بن عمر رئیس ثمود کے نے صالح ع کو کہا کہ اپنے خدا سے چاہ
کہ اس پتہر سے اونٹنی حاملہ مشابہہ شتر بختی کے باہر نکالے اور اشارہ کیا ایک پتہر کی طرف کہ ایک جانب مین پڑا تہا اور اسکو
کاثبہ کہتے تہے صالح ع نے وضو اور دو رکعت نماز کی ادا کر دعا کی حق تعالے نے قبول فرمائی اور فی الحال وہ پتہر حرکت
مین آیا اور مانند اونٹنی کے کہ وقت جننے کے حرکت و نالہ کرتی ہے حرکت و نالہ کیا اور پہٹا اور اوسکے درمیان مین سے اونٹنی
ساتہہ اون صفون کے کہ چاہا تہا باہر نکلے اور فی الحال بچہ دیا جندع ساتہہ ایک جماعت کے اوسکو دیکہکر ایمان لائے
اور اور بتون کے خادمون نے ایمان لانیسے منع کیا اونہون نے عہد کہ صالح سی ایمان لانے پر بعد ظہور اس معجزے کے باندہا تہا
توڑ ڈالا صالح نے کہا ہٰذِهِ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ پس اونٹنی اون مین ثمود مین چرتی تہی اور ایک روز
درمیان اونکے کنوے پر آتی تہی اور سب پانی اوسکا پیجاتی تہی اور دودہ اتنا دیتی تہی کہ سب باشن قوم ثمود کے پہر جاتے
تہے اور چونکہ اپنے روز نوبت کو سب پانی کنوین کا پیجاتی تہی روز دوسرے پانی اوس کنوین کا اوس قوم کے مواشی کو
کفایت نہین کرتا تہا اور یہی یہہ اونٹنی جاڑے مین اندر نالے رہتی تہی اور مواشی اوس سے ڈر کر اوپر نالے کے چلے جاتے تہے
اور اندر نالے کا گرم سیر تہا اور گرمی مین عکس اسکے کہ اونٹنی اوپر اور مواشی اندر نالے رہتے ان باتون سی قوم ثمود ہونے
اونٹنی کے سے بہ تنگ آئی اور دو عورتین اونسے کہ ایک کا نام عنیزہ اور دوسری کا صدوقہ تہا کہ بہت مال و مواشی رکہتی تہین
اور بڑی دشمن صالح ع کی تہین لوگونکو اسپر لائین کہ اس اونٹنی کو مارنا چاہئے تا اوسکی ضرر پہونچانے سی نجات پاوین

جب تمام قوم کفار کی اونٹنی کے کوچین کاٹنے پر متفق ہوئے صدوقہ کہ حسن و جمال مین بی نظیر تھی مصدع کا اپنے چچا کے بیٹے کو کہا کہ اگر اس اونٹنی کی کوچین کاٹے تو اپنے تئین تیری بیوی کرون مصدع نے غنیمت جانا اور عنیزہ نے قدار بن سالف کو کہا کہ اگر اونٹنی کی کوچین کاٹیگا تو جس میری بیٹی کو چاہیگا تجھہ سی نکاح کردونگی اوسنی بہی قبول کیا اور مصدع کی ساتھہ متفق ہو کر اور سات آدمیونکو بہکا کر اپنے ساتھہ لیکر گہاٹ کی جگہہ مین منتظر اونٹنی کے آنیکے بیٹھی جب اونٹنی پانی پر آئی مصدع نے ایک تیر اوسکی پنڈلی مین مارا اور قدار نے کوچین اوسکی تلوار سی کاٹین اونٹنی نے آواز دی اور زمین پر گری پہر اوسکو ذبح کیا اور تمام قوم نے شہر سے باہر نکلکر اوسکا گوشت تقسیم کر کر پکا کر کہایا اونٹنی کا بچہ وہ حال دیکہکر بہاگا اور پہاڑ صنو پر گیا جب یہہ خبر صالح علیہ السلام کو پہنچی ڈرتے ہوے باہر آئے اور قوم عذر کرتی ہوئی اونکے آگے آئی کہ یا نبی اللہ گناہ ہمارا نہین ہے فلانے شخص نے اونٹنی کو مارا ہی صالح نے کہا جاؤ اگر اوسکے بچہ کو پاؤ شاید کہ عذاب تمسی دور ہو قوم بچہ کی طلب مین نکلی جب اوپر اوس پہاڑ کے گئے اور بچہ اونٹنی کا نظر آیا وہ پہاڑ بحکم الٰہی سی بہت اونچا ہو گیا اتنا اونچا ہوا کہ پرندہ بہی اوسکے اوپر نہ پہنچ سکے قوم نا امید ہوئی پہر صالح وہان آئے اونٹنی کا بچہ صالح کو دیکہکر رویا اور تین آوازیں دین اور درمیان پتہر کے غائب ہوا صالح نے کہا ہر آواز کے بدلے تاخیر ایکدن کی ہے تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ (بہرہ مند ہو وا اپنے گہر و ن مین تین دن یہہ وعدہ سچا ہے) اور ایک قول یہہ ہی کہ مصدع اور تین اور آدمیون نے پیچہے بچہ کے جا کر اوسکو بہی مار کر اوسکے گوشت کو ساتہہ گوشت مان اوسکے پکا کر کہایا صالح نے کہا کہ تمنی حرمت خدا کو پہاڑ ڈالا عذاب خدا کا تمپر واجب ہوا اونہون نے ٹہٹہے سے کہا کہ اے صالح یہہ عذاب کب آویگا اور علامت اوسکی کیا ہے صالح نے کہا صبح کروگے تم روز پنجشنبہ کے اسحال مین کہ مونہہ تمہارے زرد ہونگے اور جمعہ کی صبح کو سرخ اور ہفتہ کی صبح کو کالے ہونگے اور اتوار کے صبح کو عذاب تمپر نازل ہوگا اور ہلاک ہوؤگے یہہ بات صالح سے سنکر کہا آپسمین اونہین نو آدمیون نے کہ جنہون نے اونٹنی کو مارا تہا کہ آؤ صالح کو بہی مارین اور رات کو اونکے گہر مین اونکے قتل کے لئے آئی فرشتون نے سنگ باری کر کر زخمی اور ہلاک کیا جب صبح ہوئی تو کافرون نے صالح کو کہا کہ تو نے انکو مارا ہے اور قصد کیا صالح کے قتل کرنیکا صالح کے کنبے قبیلے کے لوگ مانع آئے اور کہا کہ اوسنی وعدہ تمہارے عذاب کا تین روز کا کیا ہے اگر وہ سچا ہے تو تم غضب خدا کا اپنے اوپر کیون زیادہ کرتے ہو اور اگر جہوٹا ہے تو تم بعد تین روز کے جو چاہنا سو کرنا کافر چلے گئے اور دوسرے دن مونہہ اونکا زرد ہوا یقین جانا کہ وعدہ صالح کا سچا ہے چاہا کہ اونکو مار ڈالین صالح نے اونکے درمیان مین سے بہاگ کر نزدیک نفیل مشرک کے رئیس ثمود کے ایک بطن کا تہا پناہ پکڑی کافرون نے اونپر قدرت نپائی اور اتوار کی رات مؤمنون کے ساتہہ وہان سے نکلکر ولایت شام کیطرف متوجہ ہوئے بیچ رملہ فلسطین کے جا اترے اور بوقت چاشت روز اتوار کے آواز آسمان سی آئی دل سب کفار کے پہٹ گئی اور سب مر گئی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ایمان رکہنے والے صالح پر چار ہزار تہی کہ ہمراہ اونکے نکلکر بیچ اسی حضرموت کے آئے اور صالح نے وہان وفات پائی اور اسیلئی اوس جگہہ کا نام حضرموت کہا اور مؤمنون نے ایک شہر بنایا حاصورا نام اور ایک جماعت کے نزدیک وفات صالح کی مکہ مین تہی اٹھاون برس کے عمر مین وفات پائی اور بیس برس اپنی قوم مین اقامت رکہی **فائدہ** **متنبیہ** اسمین جو معجزہ حضرت صالح علیہ السلام کا منقول ہوا اوس سے زیادہ معجزے ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے منقول ہین واسطے اظہار شرف کرامت آپکے کچہہ معجزے آپکے ذکر ہوتے ہین تا لوگ رتبہ آپکا جانین اور جو لوگ کہ اہانت اوس جناب پاک کی کر کر اپنی گور مین انگارے بہرتے

مین وہ پشیمان ہون اور شاید ہدایت پاوین راہ حق کی والا جاہل مسلمان تو مضبوط ہونگے اوسکے سننے سے **فصل**
پہلی بیان مین معجزون قرآن مجید کے بڑا معجزہ حضرتکا تو قرآن مجید ہی کہ اشرف و اظہر معجزات ہی کئی طریق
سی اوسکا اعجاز ہے منجملہ اون طریقون کے دو طریقونکا اس جگہہ ذکر ہوتا ہے سو ایک اعجاز کلام اللہ کا بلاغت کی راہ
سی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی محض تہے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ تہے کہ بڑے بڑے قصیدون کا
فی البدیہہ تصنیف کرنا اور بڑے بڑے خطبونکا بے تامل انشا کرنا اونکا روزمرہ تہا اور اوس مجمع فصحائی عرب مین آپنے آوازہ
فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ کا سنایا کوئی شخص اونمین سے مثل سورۂ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ کے نہ لا سکا حال آنکہ کلام الہی
اونہین الفاظ و حروف سی مرکب ہے جنسے اونکا کلام مرکب تہا اور عربی ہی زبان ہی اور کوئی زبان نہین جس سے وہ لوگ
واقف نہون اور اوس زمانے سے آج تک کوئی مثل چہوٹی سورہ کے نہ بنا سکا حال آنکہ دشمنان اسلام مین صدہا فصاحت
و بلاغت والے گذرے ہین اور اکثر اونمین سے اہتمام بڑا واسطے ابطال معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رکہتے
ہین پس یہہ معجزہ آپکا ابتک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہیگا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے ظہور
مین نہین آیا **ف** قاضی عیاض رح نے کتاب شفا بتعریف حقوق المصطفے مین لکہا ہے کہ کلام اللہ مین
باعتبار بلاغت کے سات ہزار سے کچہہ زیادہ معجزے ہین اور اوسپر ایک دلیل قوی ذکر کی ہے وہ یہہ کہ علماء محققین
نے لکہا ہے کہ کلام اللہ مین سے جسقدر کلام کہ برابر سورۂ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ کے ہے معجزہ ہے اور سورۂ اِنَّا اَعْطَيْنَا مین دس
کلمے ہین اور سارے کلام اللہ مین کچہہ اوپر ۷۷ ہزار کلمے ہین سو جب ۷۷ ہزار کو ۱۰ پر تقسیم کرین تو سات ہزار
سات سو حاصل ہوتے ہین پس کلام اللہ مین سات ہزار سات سو معجزے ہین اور دوسرا اعجاز کلام اللہ کا
بسبب مشتمل ہونیکے خبر آیندہ پر ہے کہ مطابق اوسکے واقع ہوا اور اس معجزے کو اہل کتاب پیشین گوئی کہتے ہین
اور اسکو اونہون نے عمدہ معجزات انبیا مین شمار کیا ہے اور کلام اللہ بہت پیشین گوئیون پر مشتمل ہے یہان
بطریق نمونہ کے ۲۱ پیشین گوئیان بیان ہوتی ہین **معجزہ ۲** منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیتہ ہے لَقَدْ
رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ
عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ یعنے تحقیق
اللہ راضی ہوا مسلمانون سی جب بیعت کرتے تہے تجہسے تلے درخت کے سو جان لیا اللہ نے جو اونکے دلونمین ہے اور
اوتارا اطمینان اونپر اور ثواب مین دی اونہین ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت سی کہ لینگے اونہین اور ہے اللہ زبردست
حکمت والا چہٹے سال ہجری مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقصد عمرہ کے مع چودان سو یا پندرہ سو صحابیون
کے طرف مکہ کے تشریف لیگئے تہے کفار قریش آپکو عمرہ کرنے سے مانع ہوئے آپنے حضرت عثمان رض کو کفار مکہ کے پاس
بطور پیامی کے بہیجا پہر لشکر مین خبر آئی کہ حضرت عثمان رض کو کفار نے شہید کر ڈالا تب آپ ایک درخت کے تلے ہو بیٹہے
اور آپنے لوگون سے بیعت قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نے بیعت کی اور عہد کیا کہ جب تک بدن
مین جان ہے کافرون سے لڑینگے اور منہ نموڑینگے سو یہہ عہد اور استقامت اور استقلال اور جان نثاری اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالے کو کمال پسند ہوئی اور اللہ تعالے نے یہہ آیتین واسطے اظہار رضامندی
اہل بیعت رضوان سے نازل فرمائین اور وعدہ کیا کہ عنقریب انعام مین اس بیعت کے بیٹہنے تلے ایک فتح

قریب عنایت کی جسمین بہت سی غنیمتین پاؤگے سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ حدیبیہ سے پہرتے ہے خیبر پر اپنی فوج کشی
کی اور وہ آپ پر فتح ہوا ساتون قلعے وہانکے ہاتہہ آئے اور بہت سی غنیمت ہاتہہ لگی اور باغات اور املاک غیر منقولہ اسقدر
ہاتہہ آئی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنی ہوگئے اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک وغیرہ باغات
اپنی ذات سے خاص کرلئے کہ اوسمین سے خرچ ایک سال قوت کا اپنی عیال کیواسطے رکہہ لیتے تہے اور فقرا بنی ہاشم پر بہی
اوسمین سے خرچ کرتے تہے **ف** بعد نازل ہونے اس آیت کے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین شہرہ اسبات کا ہوا
تہا کہ عنقریب خیبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فتح ہوجائیگا یہود جو مدینے مین تہے یہہ بات سنکر بہت جلے اور اونمین
سے جبکا کسی صحابی پر قرض تہا اوسنے تقاضائے شدید کرنا شروع کیا چنانچہ ابوشحم یہودی کے عبداللہ بن ابی حدرد
اسلمی پر پانچ درم قرض آتے تہے اوسنے باین مرتبہ تقاضا کیا کہ ہر وقت اونکے ساتہہ رہتا عبداللہ نے کہا مجہی تو اتنی مہلت
دی کہ خدا تعالی نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہے وہانسے جو مجہے غنیمت ہاتہہ لگے گی اوسمین سے تیرا قرض بہی ادا کرونگا اوسنے
کہا کہ بخیر خیبر کی لڑائیکو اور جگہہ کے لڑائی پر قیاس مت کرو وہان دس ہزار مرد جنگی ہین عبداللہ نے کہا کہ ای دشمن
خدا تو ہمین ہمارے دشمن سے ڈراتا ہے حالانکہ تو ہمارے امان مین ہے پہر نوبت اس جہگڑے کی تا بمجلس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پہونچی عبداللہ کہتے ہین کہ مینے مقولہ یہودیکا بیان کیا آپنے اوسسے کچہہ نکہا لیکن مینے دیکہا کہ آپنے
لبہائے مبارک کو متحرک کیا اور کچہہ آہستہ کہا پہر یہودی نے عرض کیا کہ یا ابا القاسم مہر حق نہین دیتا آپنے مجہے ارشاد
کیا کہ اسکا حق دے میرے پاس دو کپڑے تہے ایک کپڑا مینے تین درم کو بیچا اور دو درم اور بہم پہونچا کے پانچون درم اوس
یہودی کے ادا کئے اور سلمہ بن اسلم نے مجہے کپڑا دیا وہ پہن کر مین غزوہ خیبر کو گیا وہان اللہ تعالے نے مجہے غنیمت
مین بہت سا مال عطا فرمایا اور ایک عورت کہ ابوشحم یہودی سے قرابت رکہتی تہی مجہے بندیونمین ملے مینے اوسے مدینے
مین لاکر بہت مال کو بیچا **معجزہ ۳** منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہہ آیت ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ
رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ
لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا یعنے بیشک سچی کی اللہ نے اپنی
رسول کی خواب البتہ تم داخل ہوگے مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے سر کے بال منڈا کر اور کترا کر بیخطرہ سو جان
لیا اللہ نے جو تم نہین جانتے ہو پس ٹہیرائی ہے پہلے اس سے ایک فتح نزدیک جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب
مین دیکہا کہ ساتہہ اصحاب کے آپ مکے کو تشریف لے گئے اور وہان بفراغ خاطر عمرہ کیا یہہ خواب آپنے اصحاب سے بیان کیا
اون لوگون نے کہ از بس مشتاق زیارت کعبہ معظمہ کے تہے مکے چلنے کی طیاری کردی اور آپ بہی طیار ہوکے روانہ ہوئے جب
قریب مکہ معظمہ کے پہنچے کفار قریش مانع آئے اور آپنے حدیبیہ پر نزول فرمایا وہین بیعت رضوان ہوئی جسکا ذکر معجزہ سابق
مین ہوچکا اور آخر کار اوسی مقام مین فیمابین آپکے اور کفار قریش کے مصالحہ ہوا اور یہہ بات قرار پائی کہ اس سال نیز
عمرہ نکرین سال آئندہ مین آکر کرین صحابہ اس بات سے بہت ملول ہوئے تہے بوقت معاودت حدیبیہ سے سورۂ فتح
نازل ہوئی اوسمین اللہ تعالی نے واسطے تسلی مسلمانونکے یہہ آیت بہی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر کے خواب بیشک
سچی ہے اوسمین کچہہ اسی سال کی تعین نہتی سال آئندہ انشاء اللہ تعالے بیشک تم مکے مین داخل ہوگے اور بفراغ خاطر
سب ارکان عمرے بجا لاؤگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور سال آئندہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب

مکہ معظمہ مین تشریف لائی اور عمرہ ادا کیا اور فتح قریب سی وہی فتح خیبر مراد ہے جسکا بیان معجزۂ سابقہ مین ہو چکا اور ارشاد
ہوا کہ مکے مین داخل ہونے سے پہلے خیبر فتح ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا معجزہ ۴ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف
سے یہہ آیت ہے وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝
اور وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے تم سے اور غنیمتون کا کہ تمہاری قابو کی نہین خدا تعالے اونپر محیط ہی اور خدا تعالے ہر چیز پر قادر ہے
یعنے سوای غنائم خیبر کے مسلمانونکو اور ایسی غنیمتین ملین گی کہ ملنا اونکا حیطۂ قدرت مسلمانون سے خارج ہی محض
بتائید ایزدی وہ غنیمتین مسلمانونکو ملین گی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور مسلمانونکو بشیار غنائم ہاتھہ لگین مثل غنائم بادشاہ
فارس و روم کے کہ بمقابلہ اونکے مسلمانونکی کچھہ ہستی تہی معجزہ ۵ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیت ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ اے ایمان والو جو کوئی مرتد ہو جاویگا تم مین سے
اپنے دین سے سو اللہ لاویگا ایسی قوم کو کہ دوست رکھتا ہے اونہین خدا اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہین تواضع کرنیوالے
ساتھہ مسلمانون کے اور دبانیوالے کافرونکے جہاد کرتے ہین اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرتے ملامت سی ملامت کرنیوالے
کے یہہ فضل خدا تعالے کا ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ کشایش والا ہے خبردار انتہی اس آیتہ سے مقصود تسلی مسلمانون
کی ہے اور اخبار اس امر کا منظور ہے کہ اگر کچھہ لوگ مرتد ہو جاوین گے تو اونکے سبب تمہارے دین مین کچھہ خلل نہ
آویگا اللہ تعالی اونکے شر کو بدست خیار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اوصاف مسبوقۃ الذکر کر متصف
ہین دفع فرماویگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنۂ عظیمہ مرتدین کہ قریب وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوا تہا اور
بہت قبائل عرب کے مرتد ہو گئے اور مسیلمہ کذاب وغیرہ نے دعوی نبوت کیا تہا بسعی شیخین و خالد بن الولید رضی اللہ عنہم و
اصحاب اخیار دفع ہوا معجزہ ۶ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہہ آیت ہے الم ۝ غُلِبَتِ الرُّومُ ۝ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ
وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۝ فِي بِضْعِ سِنِينَ مغلوب ہو گئے روم قریب مین اور وہ بعد مغلوب ہونیکے
پہر غالب ہو جائینگے چند سال مین نو برس کے اندر بیان اسکا یہہ ہے کہ فیمابین بادشاہ فارس کے کہ مجوسی تہا اور بادشاہ
روم کے کہ نصرانی تہا لڑائی واقع ہوئی اور رومی لوگ کچھہ مغلوب ہو گئے تہوڑا سا ملک اونکا جو متصل فارس کے تہا
بادشاہ فارس کے ہاتھہ آگیا اس بات کو سنکے کفار مکہ بہت خوش ہوئے اور یہہ کہنا شروع کیا کہ رومی اہل کتاب ہین اور فارسی
بے کتاب جسطرح فارسی رومیون پر غالب ہوئے ہین اسیطرح ہم بہی جب اہل اسلام سے بجنگ مقابل ہونگے غالب
آوینگے مسلمانونکو اسبات کا رنج ہوا تب اللہ جل جلالہ نے یہہ آیت مسلمانونکی تسلی کے واسطے نازل فرمائی اور ارشاد کیا
کہ چند سال مین نو برس کے اندر پہر اہل روم اہل فارس پر غالب ہو جائینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور جس روز کہ اہل
اسلام غزوۂ بدر مین کفار قریش پر فتحیاب ہوئے اوسی دن رومیون نے فارسیون پر فتح پائی اور اللہ تعالی نے بوساطت
حضرت جبرئیل ؑ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچائی او مضمون يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ
کا صادق آیا معجزہ ۷ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہہ آیت ہی قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ
عِندَ اللَّهِ خَالِصَةً مِّن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا

بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظٰلمین ؁ یعنے کہدو ای محمد یہودیونسے اگر ہی تمہاری لئی دار آخرت اللہ کے ہان خالص سواسب آدمیونکے تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور تمنا نکرین گے موت کی بسبب اون کامونکے جو اونہون نے کئے ہین اور اللہ خوب جانتا ہی ظالمونکو تنبیہ اللہ تعالی نے اس آیۃ مین خبر دی کہ یہود تمنا موت کی نکرینگے اور مطابق او واقع ہوا یہہ آیۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کے سامنے پڑہی اور تمنی موت ایک امر سہل تہا واسطی الزام مخالف کے لفظ تمنائی موت زبانپر لانا خلاف عقل اور محال نتہا مگر کوئی اونمین سی متمنی موت نہوا پس مطابق پیشین گوئی آیۃ کے واقع ہوا معجزہ ۸ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفسقون ؁ یعنے وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون سی جو ایمان لائے تم مین سے اور کئے نیک کام کہ خلافت و سلطنت دیگا اونہین زمین مین جیسے خلافت دی تہی اون لوگونکو جو اون سے پہلے تہے اور جما دیگا واسطے اونکے دین اونکا جو اونکے لئے پسند کیا اور بدل دیگا اونہین بعد خوف کے امن کہ عبادت کرین میری اور نہ شرک کرین مجہسے اور جو کافر ہون بعد اسکے پس وہ بڑے نافرمان ہین اس آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا خلافت راشدہ کا کہ عبارت ہی سلطنت عظمی سے ساتہہ کمال غلبہ دینداری کے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت کے چہار یار باصفا کو اللہ تعالی نے خلافت راشدہ عنایت فرمائی معجزہ ۹ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شہیدا ؁ وہ اللہ ہے جسنے بہیجا اپنے پیغمبر کو ساتہہ راہ راست اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اوس سچے دین کو سب دینون پر اور بس ہے اللہ گواہ اس آیۃ مین اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا کہ دین اسلام سب دینون پر غالب ہوجائیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا اوس زمانے مین سب اہل ادیان مین غالب تر مجوس فارس تہے بعد اونکے عیسائیان روم سو بہت قریب زمانے مین اہل اسلام اون دونو پر غالب ہوگئے سلطنت فارس کی تو چند روز مین تباہ ہوگئی کچہہ نام و نشان اوس سلطنت کا نرہا اور روم کی سلطنت بہی بالکل مغلوب ہوگئی اکثر ملک اونکا اہل اسلام کے ہاتہہ آگیا اور رفتہ رفتہ ہنود اور اہل ادیان بہی اہل اسلام سے مغلوب ہوئے معجزہ ۱۰ منجملہ پیشین گوئی قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے سیہزم الجمع ویولون الدبر قریب ہے کہ جماعت اہل مکہ کے ہزیمت کہاوے گی اور پشت پہیرین گے وہ لوگ اس آیۃ مین اللہ تعالی نے خبر دی کہ کفار مکہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل مین شکست فاحش واقع ہوگی اور بہاگ جاوین گے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور بدر کے مسلمانونکی جماعت قلیل سے کہ تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی تہے لشکر کفار قریش کو کہ ساڑہے نو سو ساتہہ کمال و فر کے تہے شکست فاحش ہوئی معجزہ ۱۱ منجملہ پیشین گوئی قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونہم او یسلمون ؁ فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرا حسنا وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ؁ کہہ اے پیغمبر اون اعراب سے جو ساتہہ نگئے یعنی سفر حدیبیہ مین ایسا اتفاق ہوگا کہ تم بلائے جاؤ گے واسطے لڑائی بڑی قوت اور دہشت والی قوم کے اونسے لڑائی ہوگی یا وہ مسلمان ہوجاوینگے سو اگر

اطاعت کروگی دیگا اللہ تمہین اجر نیک اور اگر منہ پھیر وگے جیسا منہ پھیر اتہا تمنے پہلے تو عذاب کریگا تمہین اللہ عذاب دردناک
اس آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ مسلمانونکو بعد صلح حدیبیہ کے ایسے اشخاص سے لڑنیکا اتفاق ہوگا کہ وہ بہت قوت والے
اور بہت دہشت والے ہونگے یہانتک کہ جو لوگ سفر حدیبیہ مین ساتھہ سے رہ گئے تہے اونکو پھر حاکم اسلام واسطے لڑائی کے بلاویگا
سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وقت مین لڑائیان بہت پر زور اشخاص سے
واقع ہوئین جیسے لشکر مسیلمہ کذاب وغیرہ مرتدان عرب اور بادشاہ فارس اور بادشاہ روم سے اور اون دونو صاحبون نے
اعراب کو طرف قتال اشخاص مذکورین کے بولایا معجزہ ۱۲ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہی یٰاَیُّهَا
الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ
النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ یعنی ای رسول پہنچا دے جو کچہہ اوترا ہی طرف تیری تیرے رب
سے اور اگر نہ پہنچاویگا تو تو نہ ادا کریگا پیغام اپنے رب کا یعنے اگر پہونچانے سے کوئی ذرہ سی بات بہی منجملہ احکام الٰہی کے رہ
جاویگی تو یہہ ثابت ہوگا کہ گویا تمنے کچہہ کام نکیا اور ایک بات بہی نہ پہونچائی اور اللہ تمکو محفوظ رکہیگا سب آدمیون سے
کہ کوئی تمکو قتل نکر سکیگا بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا ہے قوم کافرونکو یعنے اونکو تمہارے قتل پر قدرت ندیگا انتہی اس
آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا آپکے محفوظ رکہنے کا اور خبر دی کہ تمکو کوئی قتل
نکر سکیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کوئی شخص آپکے قتل پر قادر نہوا حالانکہ لاکہون آدمی آپکے دشمن تہے اور بہتیرون نے آپکے
قتل کا قصد کیا صحیحین مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر جہاد مین جو جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم طرف نجد کے تشریف لیگئے تہے آپکے ساتھہ تہے ایکدن دوپہر کے وقت ایک جنگل مین جہان بہت سے درخت خار
دار تہے ٹہیرے اور لوگ جا بجا درختون کے سایہ کے تلے متفرق ہوگئے آپ ایک کیکر کے درخت کے تلے اوترے اور اپنی
تلوار اوس درخت پر لٹکادی ہم لوگ تہوڑا سا سوئے تہے کہ آپنے ہمکو بلایا ہمنے جا کر دیکہا کہ ایک اعرابی آپکے سامنے بیٹہا تہا اور
آپنے فرمایا کہ مین سوتا تہا سو اسنے میری تلوار میان مین سے نکال لی اور مین جاگا اور مینے دیکہا کہ ننگی تلوار اسکے ہاتہہ مین
تہی اور اوسنے مجہہ سے کہا کہ اب تمکو کون بچائیگا مجہسے مینے کہا کہ اللہ اور آپنے اوسپر کچہہ عتاب نکیا انتہی اور روایت کی
گئی ہے کہ جب آپ نے فرمایا اللہ تب تلوار اوسکے ہاتہہ سے گر پڑی اور آپنے لیلی اور آپنے اوس سے کہا کہ اب تجہکو کون
بچاویگا مجہسے اوسنے کہا کہ آپ مجہے بخش دیجئے اور وہ مسلمان ہوگیا اور اپنی قوم سے جا کر کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے
آیا ہون کہ سارے آدمیون سے بہتر ہے صحیح ترمذی مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ آپکی عادت تہی کہ اپنی محافظت
کے لئے سوتے وقت پہرا رکہتے یہانتک کہ یہہ آیۃ نازل ہوئی وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ تب آپنے خیمے مین سے سر مبارک
نکال کر فرمایا کہ اب چلے جاؤ اللہ نے محافظت کا وعدہ کیا ہے اب ہمین پہرے کی حاجت نہین معجزہ ۱۳ منجملہ پیشین
گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ بہی ہے لَنْ یَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَ اِنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ یُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ
یعنے یہود ضرر نہ پہنچا سکینگے تمکو مگر تہوڑا سا رنج اور اگر لڑینگے تمسے تو بہاگ جائینگے پہر اونکی مدد نہوگی اس آیۃ مین
اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ یہود کبہی اہل اسلام پر غالب نہونگے اور اونسے مسلمانونکو کوئی بڑا صدمہ نہ پہونچ سکیگا اور جب
مسلمانون سے لڑائی کرینگے شکست پائینگے اور ہمیشہ مغلوب رہینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کبہی یہود مسلمانون پر
دست برد نکر سکے اور جہان لڑائیمین اونہون نے شکست پائی چنانچہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کہ مدینہ کے ایک جانب مین

رہتی تہے اور بنی قینقاع کہ قریب مدینہ طیبہ کے رہتے تہے اور یہود خیبر سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین لڑائیون مین شکست پائی اور مغلوب و ذلیل ہوے اور آخر کو نوبت اونکی مغلوبیت کی یہانتک پہنچی کہ حضرت عمر رض نے اونکو بالکل جزیرۂ عرب سے نکال دیا یہان تک بیان اعجاز قرآن مجید کا دو وجہ سے ہو چکا ہے اور یہی وجوہ اعجاز قرآن مجید کے ہین کہ کتب مبسوطہ مین مذکور ہین چونکہ یہہ دو وجہین ظاہر تر تہین اور کلام اللہ سے ثابت تہین اسلیے انہین کے ذکر پر اکتفا کیا

فصل دوسری اون اخبار کے بیان مین جو حضرت نے پہلے واقع ہونے کے بیان فرمائی ہین

صحیحین مین حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعظ مین جتنے امور قیام قیامت تک ہونے والے تہے سب بیان فرمائی جسنے یاد رکہا اوسی یاد رہی اور بہول گئے جو بہول گئے اور میرے ان یارونکو اوس بیان کی خبر ہے اور بعضی چیز اوسمین سے ہوتی ہے کہ مین اوسے بہول گیا تہا پہر مین جب دیکہتا ہون اوسے تو تب مجہے یاد آجاتی ہے یعنے بعد وقوع خبر کے پہچان جاتا ہون کہ یہہ وہی بات ہی جسکی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تہی جسطرح سے کہ کسی شخص کی صورۃ آدمی کو یاد ہو اور وہ شخص غائب ہو جاوے پہر جب اوسکے صورت دیکہتا ہے پہچان جاتا ہے انتہے اور نزد الجملہ خادمان فن حدیث پر یہہ بات خوب واضح ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر وقائع آیندہ کی خبر دی اور اکثر تطبیق بعد واقع ہونیکے منکشف ہوئی اور احصار آپکی پیشین گوئی کا دشوار ہے اس فصل مین اکثر پیشین گوئیان مندرج ہین اور یہہ فصل سات قسمون پر منقسم ہے قسم اول اخبار متعلقہ بخلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم قسم دوسری اخبار متعلقہ بخلافت و فتوحات عہد خلافت قسم سیوم اخبار متعلقہ باہل بیت قسم چہارم اخبار متعلقہ بغزوات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قسم پنجم اخبار متعلقہ بائمۂ مجتہدین قسم چہٹی اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت قسم ساتوین اخبار متعلقہ او وقائع متفرقہ کے

قسم اول اخبار متعلقہ بخلفاء رضی اللہ عنہم **معجزہ ۱** ابن حبان نے سفینہ مولی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیسے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی تو ایک پتہر آپنے مسجد مین رکہا پہر حضرت ابوبکر رض سے فرمایا کہ تم اپنا پتہر میرے پتہر کے پاس رکہو پہر حضرت عمر رض سی کہا کہ تم اپنا پتہر ابوبکر رض کے پتہر کے پاس رکہو پہر حضرت عثمان رض سے کہا کہ تم اپنا پتہر عمر کے پتہر کے پاس رکہو پہر فرمایا کہ یہہ لوگ خلیفہ ہونگے بعد میرے اور اسحدیث کو حاکم نے مستدرک مین روایت کر کے صحیح کہا اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اسحدیث کو روایت کیا ہے مطابق اسکے واقع ہوا کہ خلافت بعد آپکے اسی ترتیب سے ہوئی پہلے حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوئے پہر حضرت عمر پہر حضرت عثمان **ف** مطابق مضمون اسحدیث کی بہت حدیثون مین اشارہ طرف خلافت خلفاء کے بترتیب واقع ہوا ہے چنانچہ حاکم نے حضرت انس بن مالک رض روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا کہ مجہے بنی المصطلق نے (نام قبیلہ از خزاعہ ۱۲) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بہیجا اور کہا کہ یہہ ہمارے لئے آپسے پوچہو کہ بعد آپکے ہم صدقات کسکے پاس لاوین سو مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر آپسے پوچہا آپنے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر کے پاس لاوین مینے آنکر اس ارشاد سے اون لوگونکو مطلع کیا پہر اونہون نے مجہے بہیجا اور کہا کہ یہہ پوچہہ آو کہ اگر ابی بکر صدیق پر کچہہ حادثہ ہو تو ہم صدقات کسکے پاس لاوین مینے جاکر پوچہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر کے پاس پہر اون لوگون نے مجہسے کہا کہ اب جاکر یہہ پوچہہ آو کہ اگر عمر رض پر بہی کچہہ حادثہ آوے تو ہم صدقات کسکے پاس لاوین مینے جاکے پوچہا آپنے فرمایا کہ عثمان کے پاس مینے آکر اون سے کہدیا اونہون نے کہا پہر جاکر پوچہہ آو کہ اگر عثمان رض پر

بہی کچہہ حادثہ اوسے تو کسکے پاس لاوین مینے جا کر پوچہا اپنے فرمایا کہ اگر عثمان پر حادثہ اوی تو خرابی ہے تمہین ہمیشہ اور خرابی ہی تہی اور صحیحین مین بروایت ابی ہریرہ اور ابن عمر کے آیا ہی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکہا ہے کہ مین ایک کنوے پر ہون اور اوسپر ایک ڈول ہے سو مینے اوسمین سے جسقدر خدا نے چاہا پانی نکالا پہر اوس ڈول کو ابو بکر نے لیا اور اوس کنوین مین سے ایک ڈول یا دو ڈول باہستگی نکالی پہر وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا اور اوسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو مینے کوئی آدمی جوان قوی اونکے مانند پانی نکالتے نہین دیکہا یہانتک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور گرد کنوین کے جمع ہو گئے اور ابو داؤد اور حاکم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو ایک مرد صالح نے خواب مین دیکہا کہ ابو بکر معلق کئے گئے ہین ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عمر ساتہہ ابو بکر کے اور عثمان ساتہہ عمر کے جابر کہتے ہین کہ پہر جب ہم آپکی خدمت بابرکت سے اوٹہے تو ہمنے آپسمین کہا کہ وہ مرد صالح جسنے خواب دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور اونمین سے ایک کا دوسرے کے ساتہہ معلق ہونا اسکا یہہ مطلب ہے کہ یہہ لوگ والی ہونگے اس امر کے جسکے لئے اللہ تعالے نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا ہی تہی اور بہت سی پیشین گوئیان حضرت کی ثابت ہین بخوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا جو چاہے نسخہ کلام المبین مین دیکہہ لے **کلام المبین**

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ اور ہلاک کیا ہمنے قوم نوح کو پہلے انکے یعنی قوم عاد و ثمود اور فرعون سے تحقیق وہ تہی گروہ بدکار اور نوح کی قوم کو اس سے پہلے مقرر تہی وہ لوگ بدکار **تنبیہ** غور کرین لوگ ان مضامین مین مقصود ان سب قصون کے بیان سے یہہ ہے کہ انکو دیکہہ اور سنکر ہوشیار ہو جاوین خواب غفلت سے اور پرہیز کرین کفر اور شرک اور گناہون سے کہ موجب غضب الٰہی اور تباہی کی یہی چیزین ہین جیسکہ صریح فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ یعنے جو کچہہ تمکو مصیبت پہنچتی ہے بسبب شامت اعمال تمہارے ہے اور فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ یعنے بلاشبہ اللہ نہین تغیر کرتا اپنی نعمت یہانتک کہ تغیر کرین وہ حکم کو اونکو دین سے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے إِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللَّهِ پہر کافرون کے لئے کیا وعید آئی ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ اور مومنون کے لئے جو اچہے کام کرتے ہین یہہ بشارت ہی وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ — وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ۝ اور آسمان کو بنایا ہمنے ساتہہ قوت کے اور تحقیق ہم تو انا ہین اور آسمان بنایا ہمنے ہاتہہ کے بل سے اور ہمکو سب مقدور ہے **تفسیر** کہا ابن عباس نے کہ معنی لَمُوسِعُونَ کے لَقَادِرُونَ ہین یعنی ہم قادر ہین اور اونسے یہی منقول ہے البتہ فراخ کرنیوالے رزق کے ہین اپنے خلق پر اور بعضون نے کہا ذو وسعۃ یعنے صاحب فراخی کے ہین کہا ضحاک نے کہ معنی مین دلیل اونکی قول اللہ تعالے کا ہے وَعَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ اور کہا حسن نے مُطِيقُونَ یعنے طاقت والے ہین **۴۸** وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ۝ اور زمین کو بچہایا ہمنے پس اچہے بچہانیوالے ہین ہم **۴۸** اور زمین کو بچہایا ہمنے سو کیا خوب بچہایا جانتے ہین **تفسیر** الْمَاهِدُونَ

انا لموسعون تحقیق کہا ابن عباس نے نعم الماہدون یعنی کیا خوب اپنی بندونکے روندنیکے لئے یعنی چلنے پہرنیکی
بچہائی ہے ﴿مدہ﴾ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ اور ہر چیز سے پیدا کین ہمنے دو دو
قسم یعنی اعلے اور ادنے تا تم نصیحت قبول کرو ﴿اور ہر چیز کے بنائے ہمنے جوڑے شاید تم دہیان کرو﴾ **تفسیر** مراد
زوجین سے دو قسمین مختلف ہین مانند آسمان اور زمین اور آفتاب اور چاند اور رات اور دن اور بر و بحر اور زمین نرم
اور پہاڑ اور جاڑے اور گرمی اور جن و انس اور مرد و زن اور نور و تاریکی اور ایمان اور کفر اور سعادة اور شقاوة اور حق و
باطل اور شیرین اور تلخ کے پس یہہ چیزین پیدا کین ہین تا اونکو دیکہہ کر خالقیت اور وحدانیت خالق پر یقین کرو
مدہ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○ پیغمبر کہین پس بہاگو طرف خدا کے تحقیق مین
واسطے تمہارے اوسکی جانب سے ڈرانیوالا آشکارا ہون ﴿سو بہاگو اللہ کیطرف مین تمکو اوسکیطرف سے ڈرسناتا ہون
کہولکر﴾ **تفسیر** بہاگو الخ یعنی جب جانا تمنے کہ اللہ تعالے یکتا ہے نہین نظیر اوسکا کوئی تو بہاگو اور رجوع کرو اوسکی طرف
اور توحید اوسکی بیان کرو اور شریک نکرو اوسکا کسی چیز کو یا یہہ معنی ہین کہ بہاگو اللہ کے عذاب سے طرف ثواب اوسکے ساتھ
ایمان اور طاعت کے کہا ابن عباس نے بہاگو اوس سے طرف اوسکے اور کرو طاعت اوسکی اور سہل بن عبداللہ نے کہا
بہاگو ماسوی اللہ سے طرف اللہ کے ﴿مدہ﴾ بہاگو شرک سے طرف ایمان باللہ کے یا بہاگو طاعت شیطان سے طرف
طاعت رحمن کے یا ماسوی اللہ سے طرف اوسکے ﴿معہ﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ
نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○ اور مقرر نکرو ساتھہ خدا کے کسی اور معبود کو تحقیق مین تمہارے لئے اوسکی جانب سے ڈرانیوالا ظاہر ہون
﴿اور نہ ٹہیراؤ اللہ کے ساتھہ دوسرا معبود مین تمکو اوسکے طرف سے ڈرسناتا ہون کہولکر﴾ **تفسیر** یہہ تخصیص یعنی ظاہر بیان
کرنا ہی اوپر بزرگترین اوس چیز کے کہ واجب ہے بہاگنا اوس سے اور وہ شرک ہی إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ مکرر لانا تاکید کے لئے ہے یا
اول مرتب ہی اوپر ترک ایمان اور طاعت کے اور ثانی مرتب ہے شریک کرنے پر **بیضاوی** اور کتاب خازن
مین ہے کہ کہا بعضون نے کہ مکرر لایا گیا قول اللہ تعالے کا إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ نزدیک امر کے ساتھہ طاعت کی اور منع
کرنیکے شرک سے اسلئے کہ جانا جاوی کہ تحقیق ایمان نہین نفع دیتا ہے مگر ساتھہ عمل کے جیسا کہ عمل نہین نفع دیتا ہی مگر
ساتھہ ایمان کے اور نہین مطلب یاب ہوتا اور نہین نجات پاتا مگر جمع کرنیوالا درمیان ایمان اور عمل کے ﴿جمل﴾ **تنبیہ**
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کے کہ بہیجا مجکو اللہ نے ساتھہ اوسکے یعنی دین و شریعت مانند
مثل ایک شخص کے ہے کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے اے قوم میری تحقیق دیکہا مین نے ایک لشکر اپنے آنکہون سے
اور تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ننگا یعنی بیغرض پس ڈہونڈو تم نجاة کو نجاة کو پس فرمانبرداری کی اوسکی ایک جماعت نے
قوم اوسکی سے پس چلے راتون رات پس چلے اوپر آہستگی کے پس نجات پائی اور جہٹلایا ایک جماعت نے اوسمین سے پس صبح
کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا اونپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اوکہاڑ دیا اونکو پس یہہ ہے مثال اوسکی کہ
فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا مین اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جہٹلایا اوس چیز
کو کہ لایا مین اوسکو حق سے یعنی دین و شریعت ﴿مشکوٰة﴾ حکم بہاگنے کا اوپر کی آیت مین مبالغہ کے لئے ہے
جیسا کہ فرمایا وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ یعنی رجوع کرو خداوند عزوجل کی طرف تا چہٹکارا پاؤ عذاب جاودان سے إِنِّي
لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ یعنی مین ڈرانیوالا ہون اس سے کہ کچہہ نہین کام آویگا التجا کرنا تمہارا طرف غیر خدا کے اور جائز ہی کہ یہہ

جملہ دونو جگہہ کا فرونکے حق مین ہوا اور دوسرا مومنون کے حق مین ط **ہدی** ط بہاگو طرف ثواب اوسکے مین
نہج کہ طاعت کرو اوسکی اور نہ نافرمانی کرو اوسکی نذیر مبین یعنی مین الانذار کے ہے یعنی آشکارا ڈرانیوالا ہون اور پہلے لفظ
ففروا کے مقدر ہی قل لہم یعنے کہدے ای محمد انسے کہ بہاگو الخ ط ج ط کذٰلک ما اتی الذین من قبلہم من
رسول الا قالوا ساحر او مجنون ٥ اسیطرح نہین آیا ہے نزدیک اونکے کہ پہلے اونکے تہے کوئی پیغمبر مگر کہا ایک
ساحر ہے یا دیوانہ ط اسیطرح انسے پہلونکو جو رسول آیا یہی کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ ط **تفسیر** کذٰلک یعنے الامر
ذلک او ذلک اشارہ ہی طرف جہٹلانے اونکے رسول کو اور نام رکہنے اوسکے ساحر اور مجنون پہر تفسیر کی اجمال کی ساتہہ
قول اپنے کے ما اتی الذین الخ اور پہلے اونکے یعنے پہلے قوم تہے مگر کہا یعنے منسوب کیا اونکو ساتہہ سحر اور جنون کے بسبب
جہل اپنے کے ط **مد** ط ساحر الخ یعنے ہو ساحر او مجنون یعنے جیسے تجکو یہہ کفار مکہ جہٹلاتے ہین ساتہہ قول اپنے کے ایک
ساحر او مجنون ایسی ہی انکے پہلے کی امتین اپنی رسولونکو جہٹلاتی تہین ساتہہ اس قول اپنے کے ط ج ط جب فرمایا کہ مین
نصیحت دینے والا تمہارا ہون اور کافرون نے نصیحت نہ قبول کی اور نبی کو ساحر و مجنون کہا تو خدا تعالی نے اونکی دل کی تسلی
کے لئے اور کافرون کی مذمت کے لئے کہا کذٰلک ما اتی الخ ط **ذاہد** ط اتواصوا بہ بل ہم قوم طاغون ٥
کیا آپسمین وصیت کرتے چلے آئی ہین ساتہہ انکار کے بلکہ یہہ گروہ سرکش ہین ط کیا یہی کہہ رہے ہین ایک دوسریکو کوئی
نہین پر یہہ لوگ شریر مین **تفسیر** ضمیر بہ کی اتواصوا بہ مین قول کیطرف پہرتی ہے یعنی کیا ایکدوسریکو وصیت
کرتے چلے آئے ہین اولین و آخرین اسی بات کی تاکہ کہی اون سب نے یہہ بات بالاتفاق بلکہ یہہ گروہ الخ یعنے نہین
وصیت کی اوہنون نے اس بات کے اسلئے کہ نہین ملے وہ آپسمین زمانہ واحد مین بلکہ جمع او متفق کیا اونکو علت واحد
نے کہ وہ سرکشی ہی باعث و سبب ہوئی ہے اس بات کے کہنے کی ط **صل** ط حق تعالے توبیخ فرماتا ہے کہ کیا اگلے پچھلونکو
وصیت اسکی کرتے آئی ہین کہ ہر ایک اپنے پیغمبر کو ساحر و مجنون کہے نہ بلکہ شرکشی باعث اسکی ہوئی ہے ط **بحر** ط
فتول عنہم فما انت بملوم ٥ پس موہنہ پہیر انسے پس نہین ہے تو ملامت کیا گیا ط سو تو ہٹیا اونکی طرف سے
اب تجہپر نہین اولاہنا ط **تفسیر** یعنے موہنہ پہیر اونسے کہ بار بار بلایا تونے اونکو پس نہ کہا مانا اوہنون نے ازراہ عناد کے
پس نہین ہے ملامت تجہپر تیرے موہنہ پہیرنے مین بعد اسکے کہ پہنچائی تونے رسالت اور خرچ کی تونے مشقت پہنچانے
رسالت کیمین اور بلانی اونکے مین اسلام کیطرف ط **صل** ط فما انت بملوم یعنے نہین ہے ملامت تجہپر کہ تو ادا کر چکا رسالت
اور نہین قصور کیا تونے اوسکے بیچ مین کہ حکم کیا گیا تو ساتہہ اوسکے کہا ہے مفسرون نے کہ جب اوتری یہہ آیتہ تو غمگین ہوئے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور دشوار ہوئی یہہ حضرت کے صحابہ پر اور گمان کیا اوہنون نے کہ وحی منقطع ہوئی اور عذاب
موجود ہوا اسلئے کہ حکم کئے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم موہنہ پہیرنیکا اونسے پس اوتاری اللہ تعالے نے یہہ آیتہ وذکر فان
الذکرٰی الخ پس خوش ہوئے دل اونکے کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر فتول عنہم الخ کے کہ حکم کیا اللہ تعالے نے آنحضرت
کو اعراض کرنیکا کفار سے تاکہ عذاب کرے اونکو اور معذور رہے محمد ... صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا وذکر فان الذکرٰی الخ
پس نسخ کیا اوسنے اوسکو ط **معادر منثور** ط وذکر فان الذکرٰی تنفع المؤمنین ٥ اور نصیحت دے
تحقیق نصیحت دینا فائدہ دیگا مومنونکو ط اور سمجہاتا رہ کہ سمجہانا کام آتا ہے ایمان والونکو ط **تفسیر** نصیحت دے
ساتہہ قرآن کے نصیحت دینا فائدہ دیگا الخ یعنے بڑہاویگا اونکے علم مین ط **مد** ط مومنین سے وہ لوگ مراد مین

کہ جنکو جانتا ہے اللہ تعالے کہ وہ ایمان لاوینگے ۵ ج ۵ نفع دیگا اونکو کہ جو علم الٰہی مین ہین کہ ایمان لاوینگے اونمین سے اور کہا کلبی نے کہ نصیحت کر ساتھہ قرآن کے اونکو کہ ایمان لائے ہین تیری قوم مین سے اسلئے کہ نصیحت نفع دیگی اونکو ۵ معالم ۵ موضح مین ہے لیخ یعنے اعراض کرلے محمد اونکی سزا دینے اور مکافات سے اور یہہ آیۃ منسوخ ہے ساتھہ آیۃ قتال کے فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ یعنے اگر اونھون نے عمل نکیا تو تجھپر ملامت و الزام نہین ہے تیرے خداوند کی طرف سے تو اوسی نصیحت دینے پر رہ کہ نصیحت دینا تیرا منفعت کریگا مومنونکو یعنے اگر کافر نصیحت نپکڑین تو ایک گروہ اور ہین وہ نصیحت تیری مانینگے گروہ مومن ہین ۵ زاہدی ۵ یعنے بسبب انکار کفار کے مومنونکی تربیت سے باز رہ اور بقول بعض کے معنی آیۃ کے یہہ ہین کہ کفار کو قرآن سے نصیحت کر تا جو کوئی کہ علم الٰہی مین مومن ہوتا ہے اوسکو یہہ نصیحت دینی تیری نفع کریگی اور تفسیر حسینی مین فصول سے نقل کیا ہے کہ کلام واعظ کا چاہئے کہ مشتمل دس چیز پر ہو تا سننے والونکو فائدہ مند ہو اول نعمت خدا کی بندونکو یاد دلاوے تا شکر ادا کرین دوسرے ثواب محنت و بلاء کا ذکر کرے تا صبر کرین تیسرے عذاب گناہ کا بیان کرے تا گناہ سے باز رہین اور توبہ کرین چوتھے مکر و وسوسے شیطان کے بیان کرے تا اوس سے حذر کرین پانچوین زوال و فنا اور بے اعتباری دنیا کی بیان کرے تا دل اوسمین نہ لگاوین چھٹے موت کو یاد دلاوے تا اوسکے لیے ذخیرہ خیر کا کرین اور اوسکے لیے تیار رہین ساتوین ذکر قیامت کا ہیبت کرے تا اوس روز کا کام بناوین آٹھوین احوال دوزخ اور عذاب اوسکا بیان کرے تا اوس سے ڈرین اور اوسکی موجبات سے دور رہین نوین بہشت اور نعمتون اوسکی کا ذکر کرے تا راغب اوسکے ہوکر اوسکے موجبات کو عمل مین لاوین دسوین بنا اپنے وعظ کی رغبت دلانے اور ڈرانے پر رکھے اسطرح کہ کبھی خدا تعالے کی عظمت اور ہیبت اور عذاب بیان کرے تا اوس سے ڈرین اور خائف ہین اور کبھی اوسکی رحمت و مغفرت بیان کرے تا اوسکے امیدوار ہون اور اوسکے موجبات کو عمل مین لاوین انتہے اور اصل اس باب مین یہہ ہے کہ وعظ مومنونکو نافع اور موثر اوسوقت ہوتا ہے کہ محض للہ اور خیر خواہی اسلام اور مسلمانون کے ہو اور عمدہ تر یہہ ہی کہ ساتھہ الہام الٰہی کے ہو اور اپنی نمود اور طلب جاہ و مال کیلئے نہو اور چونکہ یہہ کار عجب و غرور پیدا کرتا ہے اور پہلا نیوالا نفس کا ہے جبتک کہ ضرور نہو اس امر کو اختیار نکرے اور ضرور یہہ ہے کہ سوائی اوسکے اوسکے شہر مین کوئی واعظ نہو اور لوگ اوسکی وعظ کے محتاج ہون اور جب اوسکو اختیار کرے تو بولے حق کے اور موافق شریعت و طریقت کے کچہہ اور نکہے اور اون امور سے کہ باعث اوسکی سبکی کے ہون دور رہے ۵ بحر ۵ روایت کی ابن المنذر نے سلیمان بن حبیب محاربی سے کہا جسکے دل مین تاثیر پائی جاوے وعظ کی پس جانے کہ مین مومن ہون کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۵ در منثور ۵ تنبیہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ نے کتاب قول جمیل مین لکہا ہے کہ فرمایا اللہ نے اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ یعنے وعظ و نصیحت کیا کر نہین ہی تو مگر مذکر و واعظ اور فرمایا ہے ہم کلام موسی علیہ السلام کو وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ یعنی یاد دلا اونکو وقائع سابقہ کو پس نص قرانی سے معلوم ہوا کہ وعظ و نصیحت کرنی دین مین رکن عظیم ہے پس ہمکو چاہئے کہ کلام کرین واعظ کی صفت مین اور وعظ کہنے کی کیفیت مین اور اوس غایت مین جو واعظ کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور وعظ کہنے کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے والون کی کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظونکے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے پس واعظ کی صفت سنو کہ ضروری یہہ کہ ہو وہ مکلف یعنے مسلمان عاقل بالغ ہو عادل یعنے متقی

جیسکہ راوی حدیث اور گواہ مین علمار نے شرط کی ہے تکلیف عدالت **ف** مولانا عبد العزیز فرماتے ہین کہ پس لڑکا
اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ وخارجی لائق وعظ کہنے کے نہین اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث
و مفسر ہو اور سلف صالح یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے خبرون اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو اور
محدث سے ہم مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل کہتا ہو اسطرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو اوستاد سے پڑھکر
سند کر چکا ہو اور اونکے معانی کو سمجھا ہو اور حدیثون کی صحت و ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت و سقم کی حافظ حدیث
یا استنباط فقیہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسیطرح مفسر سے ہم یہہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات
مشکلہ کی توجیہ اور تاویل کا واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن کی منقول ہے اوسکو جانتا ہو اور اوسکے ساتھہ مستحب یہہ ہے
کہ ہو واعظ فصیح یعنی صاف بیان نہ گفتگو کرتا ہو لوگو نکے ساتھہ مگر بقدر اونکے فہم کے اور یہہ ہو واعظ مہربان صاحب
وجاہت و مروت کا **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالاتر از فہم کی گفتگو اسلئے منع ہوئے کہ علی رضہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگو
سے اوسقدر کہ جتنے اونکے سمجھہ مین اوے کیا تم یہہ چاہتے ہو کہ الله اور ..... رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب
لوگ ایسا کلام سنینگے جو اونکی عقل مین نہ آوے تو اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق
تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنے بہتر نہین کہ اسمین گمراہی کا خوف ہی مولینا نے فرمایا
کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی و مروت اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بیحقیقت ہی اوسکا کلام اثر نہین
کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہہ صفت حاصل
نہین وہ اون لوگو نکے مشابہہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین
ہوتا ط اور کیفیت وعظ کہنے کی یہہ ہے کہ وعظ کہے مگر کبھی کبھی یعنے ہفتہ مین ایکبار یا دو بار اور کلام نکرے اوس حالت مین
کہ سننے والونکو ملال و افسردگی ہو بلکہ وعظ اوسوقت شروع کرے کہ لوگو نمین رغبت و شوق معلوم کرے اور قطع کلام
کرے درصورتیکہ اونمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ بلا رغبت سننے مین تاثیر نہین ہوتی سعدی علیہ
الرحمہ فرماتے ہین **ع** از ان پیش بس کن کہ گویند بس ❊ لیکن سننے والے صالح بھی ہون لا افساق و فجار کو تھوڑا سا سننا
بھی گران معلوم ہوتا ہی پس وہ پایہ اعتبار سے ساقط ہین کما ہو الظاہر + اور یہہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے مانند
مسجد کے اور یہہ کہ حمد و درود سے کلام کو شروع کرے اور اوہین پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموما اور
حاضرین کے لئے خصوصا **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت کلام مہتم بالشان اس سے شروع فرماتے تہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ انتہی اور حرم شریف مین جاب درس ہوتا ہے تو اول
شاگرد عبارت پڑہتا ہے پہر اوستاد یہی خطبہ پڑہکر کہتا ہے وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ
ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ انتہی اور اوہین پر ختم بھی کرے اور
یہہ ہے کہ وقت ختم کے یہہ دعا کفارۃ المجلس پڑہے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ
پہر پڑہے سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہ اسنے کلام لغو و گناہ کا بخشا
جاتا ہے اور نیک کلام پر مہر لگ جاتی ہے کہ محفوظ رہتا ہے حبط نہین ہوتا کما جاء فی الحدیث ط اور یہہ کہ مخصوص کرے

کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا جلا آتا ہی اس سے
اور اوس سے جیسکہ حق تعالی کی عادت ہی قرآن مجید مین وعدہ کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھہ انذار و تخویف
کو ملانا **ف** اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہوجاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس فنا امیدی حاصل ہوتی ہے تو
ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیئے **س** چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است آور یہہ کہ ہو واعظ نرمی کرنیوالا
اور یہہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چہوڑکر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت
یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہ نکرے بلکہ بطریق اشارہ کے کہے مثلاً یون کہے کیا حال ہے لوگونکا کہ ایسا ایسا کرتے
ہین **ف** مولینا نے فرمایا کہ بالمشافہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگی اوس قوم اور شخص
معین کے ساتھہ تو بعید نہین کہ بعضے سننے والونکا دل منقبض ہو اور دلون سی اوسکی دیانت و صداقت جاتی
رہی تو وعظ کا فائدہ نہ حاصل ہوگا + اور وعظ مین کلام ناکارہ اور ہنسی کا نہ بولے **ف** اسلیئے کہ کلام ناکارہ اور
ہنسی کا رعب و دہشت کو کہو دیتا ہے تو غرض وعظ گوئی مین خلل واقع ہوگا اور خوبی بیان کرے نیک بات کی
اور برائی بیان کرے بری بات کی اور حکم کرے اچھی کامونکا اور منع کرے برے کامون سی اور ہر جائی اور ریاکاری
مذہب ہو کہ جس محفل مین جاوے اونکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے اور آپ پر غایت وعظ کی جو مقصود
ہی سو مناسب یون ہے کہ اپنے دلمین تصور و تعین کرے مسلمان کی صفت اوسکے اعمال مین اور اوسکے حفظ زبان
اور اخلاق مین اور اوسکے اذکار کی مداومت مین پہر چاہیئے کہ اسی صفت متخیلہ کو پوری پوری سامعین مین ثابت و
متحقق کر دے تہوڑا تہوڑا اونکے فہم کے موافق پس پہلی تو حسنات کی خوبیوں اور سیئات کی برائیونکا امر کرے
لباس اور شکل اور نماز وغیرہ مین پہر جب اسکے خوگر ہو جاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پہر جب اونمین ذکر کا اثر
معلوم ہو تو اونکو رغبت اور حرص دلاوی زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اونکی دلونمین ان امور
کی تاثیر کرنیمین اعانت چاہیئے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنیسے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصریف
اور تعذیب جو اگلی امتونپر دنیا مین ہو چکی ہے پہر استعانت چاہیے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب
اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسیطرح ذکر ترغیبات سی استعانت چاہیے موافق اوسکے ذکر کیا ہمنے اور آپ پر وعظ
گوئی کی استمداد پس کتاب اللہ سی چاہیئے اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سی جو محدثین کے نزدیک
معروف ہی اور صحابہ اور تابعین اور اونکے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی سکی بیان کرنیسے
ف مولینا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہرہ سی وہ مراد ہی جو قرآن کے اندر سی مفہوم ہو عند الاطلاق اور اعتبارات
صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق و مناسب نہین سو اسطے
کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارہ مین فرق نہین کرتے ہین تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور
گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانہ کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی مین خوض شروع کیا
مانند نکات شاعرانہ کے یہانتک اوسکی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب ابجد کہ چودہ ان عدد
ہوے تو یہہ خطاب ہے خدا کا اپنی نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہ اے چودہوین رات کی چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت
و بے امتیازی اوسکو کہان پہنچا لیگئی اور یہہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرنے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات

اور اون عادتونکا ذکر کرنا جنکا کچہہ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہے جایز نہین ہے اور واعظ کو چاہئے کہ بیہودہ قصونکو
جو بروایت صحیحہ ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہی اور قصہ خوانونکو مسا
سی نکال دیا ہی اور اونکو مارا ہی اور یہہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتی ہین جنکی صحت معلوم نہین اور
تفسیر قرآن کے شان نزول مین ہوتی ہین اور اسپر وعظ کے ارکان پس ترغیب و ترہیب مین اور مثال بیان کرنی کہلی
مثالون سی اور صحیح قصے دل کے نرم کرنیوالے اور نکات نفع دینے والے پس یہہ طریقہ ہے وعظ کہنے اور بیان کرنیکا اور جس مسئلہ
کو واعظ ذکر کرے چاہئے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ یا دعاؤن کے قبیل سے یا عقائد اسلام سے پس
قول ظاہر یہہ ہی کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ کہ جانتا ہو اور اوسکے سکہانیکا طریق معلوم ہو اور وعظ کے سننے والونکی آداب
یہہ ہین کہ واعظ کے سامنے ہون اور لہو و لعب نکرین اور شور و شغب نمچاوین اور آپسمین وعظ کے اندر باتین نکرین
اور ہر مسئلہ مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سننے والے کو کوئی خطرہ پیش آوے تو اگر اوسکو مسئلہ مذکور کے ساتہہ تعلق نہو
یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اوٹہا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے مجلس وعظ مین پہر اگر
چاہے تو اوسکو خلوت مین پوچہہ لے اور اگر اوسکو مسئلہ کے ساتہہ تعلق قوی ہو جیسی مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت
کرنا تو منتظر رہی تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کرلے اور چاہیی کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے
ف بخاری مین انس سے روایت ہی کہ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کلام فرماتی تہے تو تین بار اعادہ
فرماتی تہے تا خوب سمجہہ مین آوی پہر اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کے بولی والے ہون اور واعظ اونکی زبانپر قادر ہو تو ہر زبان
مین کلام کرے اور پرہیز کرے دقیق و مجمل کلام سے اسلئے کہ کلام دقیق و مجمل سے عوام کو فائدہ نہین حاصل ہوتا اور
اسپر آفتین جو ہمارے زمانہ کے واعظونکو پیش آتی ہین سو اونمین سی ایک تو نہ تمیز کرنا ہے درمیان حدیثون موضوعہ اور غیر
موضوعہ کے بلکہ اکثر اونکے کلام مین حدیثین موضوعہ اور محرفہ یعنے تغیر کی گئی ہوتی ہین اور ذکر کرتے ہین وہ نمازین اور
دعائین کہ جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین گنا ہے ف سبب اسکا یہہ ہے کہ علم حدیث و آثار کو اہل حدیث سی
سند نہین کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا تو جو روایت و قصہ کسی کتاب مین عوام فریب پایا اوسکو بی تمیزی سے ذکر کر دیا
حالانکہ حدیث صحیح مین ثابت ہی کہ جو عمدًا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جہوٹ باندہیگا وہ جہنمی ہے مترجم کہتا ہے
تو اہل بیان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند کو حضرت کی طرف نسبت نکرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابون مشہورہ کی
ہر کتاب سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جہوٹ باندہنا یا جہوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب
مین اور ازانجملہ مبالغہ سے ذکر کرنا واعظونکا کسی شئے مین قسم ترغیب و ترہیب سے ف چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت
فلانی فلانی سورہ سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑہے تو تمام عمر کے قضا نماز کا عذاب دفع ہو جاتا ہے یا جو
کوئی بہنگ پیئے اوسنے گویا اپنی ماں سی کعبہ مین فعل بد کیا حق تعالے نے بیتمیزی اور بی احتیاطی اور افترا پردازی سے
پناہ مین رکہے آمین اور ازانجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اوسکی سوا اور بہتیرین قصہ گوئی اور اونمین خطبہ
خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تہا اور روایات موضوعہ و ضعیفہ سے کمتر خالی ہین بلکہ
ہر سال نئے مضمونکا مرثیہ طیار ہوتا ہے تا رقت و گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اولٹا حال ہو گیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑہے فرائض
اپنا تبہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کی واسطے نہ حاضر ہو کوئی اوسپر طعن و تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل

تعزیہ داری مین بجا وی اور اونکی بدعات مین نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہی بلکہ ایسا ن مین حرف آتا ہی کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہل بیت ہی

شعر بریدہ ز اصل کار پیوستہ بفرع + کم معتقد خدا و بسیار الشرع + شفاء العلیل

ترجمہ قول جمیل وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ اور نہین پیدا کیا ہمنے جن و انس کو مگر اسلئے کہ پوجین مجکو ط اور مینے جو بنائے جن اور آدمی سو اپنی بندگی کو ہ **تفسیر** عبادۃ اگر حمل کیجاوی اپنی حقیقت پر تو نہین ہو گی آیۃ عام بلکہ مراد اس سے مومن ہونگے فریقین کے یعنے جن و انس کے دلیل اسکی اوپر کی آیۃ ہے یعنے وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ اور دلیل اسکی قرأۃ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ اور اس آیۃ سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے یہہ کہ پیدا کرے اون لوگونکو کہ جانتا اونسے یہہ کہ نہین ایمان لانے کے عبادۃ کے لئے اسلئے کہ جب پیدا کرتا اونکو عبادۃ کے لئے اور ارادہ کرتا اونسے عبادۃ کا تو ضرور تہا کہ پائی جاتی اونسے عبادۃ پس جب نہ مومن ہوئے تو جانا گیا کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا اونکو جہنم کے لئے جیسا کہ فرمایا وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اور بعضون نے کہا کہ یہہ معنی ہین او نہین پیدا کیا مینے جن و انس کو مگر کہ حکم کیا اونکو عبادۃ کا اور یہہ معنی منقول ہین علی رض سے اور بعضون نے کہا إِلَّا لِيَكُونُوا عِبَادًا لِي یعنے نہین پیدا کیے مینے جن و انس مگر تا کہ ہون بندے میرے اور اولی یہہ ہی کہ حمل کیجاوے عبادۃ توحید پر اسلیے کہ ابن عباس نے کہا ہی كُلُّ عِبَادَةٍ فِي الْقُرْآنِ تَوْحِيدٌ اور سب توحید بیان کرینگے اوسکی آخرت مین اسلئے کہ معلوم ہو چکا ہی کہ بلا شبہ کفار سب مومن موحد ہون گے آخرۃ مین دلیل اونکی قول اللہ تعالی کا ہے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝ ہان بلا شبہ شرک کیا بعض نے دنیا مین لیکن مدۃ دنیا کی بہ نسبت ابد کے ایکدن سے بہی کم ہے اور جو کوئی غلام خریدتا ہی اور کہتا ہی کہ نہین خریدا مینے اسکو مگر کتابت کے لئے تو ہوتا ہی سچا اپنے اس کہنے مین کہ نہین خریدا مینے اسکو مگر کتابت کے لئے اگرچہ کام لیوی اوس سے اپنی عمر کے ایکدن مین اور کام ؎ ملا تو پوجین مجکو یعنے جانین مجکو اسلئے کہ اگر نہ پیدا کرتا اونکو نہ پہچانتے وجود اوسکا اور توحید اوسکی اور بقول بعض کے معنی عبادۃ کی تذلل اور انقیاد کے ہین پس ہر مخلوق متذلل اور تابعدار قضا و مشیت الٰہی کا ہے نہین ہو سکتا ہے کہ باہر ہوے اوسچیز سے کہ پیدا کئے گئے ہین اوسپر اور خلاف اوسکا کرین اور بقول بعض کے معنی لِيَعْبُدُونِ کے لیوحدون ہین اور سب موحد ہین مومن تو ہر وقت مین موحد ہین اور کافر شدت و بلا مین نہ نعمت و چین مین جیسکہ مخبر اسکی یہہ آیۃ ہے فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ اور بقول بعض کے یہہ آیۃ وَمَا خَلَقْتُ مخصوص ہے ساتہہ اہل طاعت کے اور وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ بیان کرنیوالی حال اہل معصیت کی ہے **طبع معالم** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ یعنے ای ابن آدم فارغ ہو میری عبادۃ کے لئے بہر دونگا سینہ تیرا بے پروائی سے اور روکونگا محتاجگی تیری اور اگر نکریگا یہہ بہر دونگا مین ہاتہہ تیرا شغل مین اور نہین روکونگا محتاجگی تیری اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے إِنِّي وَالْجِنَّ وَالْإِنْسَ فِي نَبَإٍ عَظِيمٍ أَخْلُقُ وَيُعْبَدُ غَيْرِي وَأَرْزُقُ وَيُشْكَرُ غَيْرِي یعنے عجب معاملہ ہی میرا اور جن و انس کا کہ پیدا کرون مین اور پوجے سیرے غیر کو اور رزق دون مین اور شکر کرے میرے غیر کا ؎ **در منثور** مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ

وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ نہین چاہتا ہون مین اونسے رزق کو اور نہین چاہتا کہ مجکو طعام دین ف نہین چاہتا ہون
انسے روزینہ اور نہین چاہتا کہ مجکو کہلاوین **تفسیر** نہین چاہتا ہون اونسے رزق کو یعنی نہین پیدا کیا مینے اونکو تاکہ
رزق دین اپنے نفسونکو یا کسیکو میرے بندونمین سے اور نہین چاہتا مین کہ کہلاوین مجکو یعنی میرے بندونکو یہہ اضافت تخصیص
کے لئے ہے مانند قول علیہ السلام کے کہ خبر دی ہے اللہ تعالی کی طرف سے مَنْ اَكْرَمَ مُؤْمِنًا فَقَدْ اَكْرَمَنِيْ وَمَنْ اٰذٰى مُؤْمِنًا فَقَدْ
اٰذَانِيْ **ف مدارک** نہین چاہتا مین کہ مجکو طعام دین یعنی کہلاوین کسیکو میری خلق مین سے اور نسبت کی کہلانیکی
اپنی طرف اسلئے کہ خلق عیال اللہ کی ہے اور جو شخص کہ کہلاوے کسیکی عیال کو پس تحقیق کہلایا اوسکو جیسا کہ حدیث مین
آیا ہے کہ فرماویگا اللہ تعالی اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ یعنی کہانا مانگا مینے تجہسے پس نہ کہلایا تونے مجکو یعنی نہ کہلایا تونے میرے
بندیکو پہر بیان کیا اپنی کو ظاہر کرکر کہ رزاق تو خود مین ہی ہون اور کوئی نہ کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ
الْمَتِيْنُ ۝ تحقیق خدا وہی ہے رزق دینے والا صاحب توانائی کا مضبوط اور یعنی آدمی بڑے لیتے ہین تا کہانے پینے مین مدد کرین بخلاف
خدا کے واللہ اعلم **ف فتح** اللہ جو ہے وہی ہی روزی دینے والا زور آور مضبوط **ف موضح** فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا
مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ پس تحقیق اونکے لئے کہ ظلم کیا ہے حصہ ہے یعنے عذاب ہے مانند حصہ
یاران گذشتہ اونکے پس چاہئے کہ جلدی طلب نکرین مجہسے **ف** سو ان گنہگارونکا بہی ڈول بہرا ہے جیسے ڈول بہرا اونکے
ساتہیونکا اب مجہسے شتابی نکرین **ف تفسیر** یاران گذشتہ اونکے جو ہلاک ہوئے یعنی قوم نوح اور عاد اور ثمود اور
ذنوب کی لغت مین معنی بڑے ڈول کے ہے کہ بہرا ہو پانی سے پہر استعمال ہوا اوسکا حظ و نصیب مین **ف معالم** ظلم کیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ساتہہ جہٹلانیکے کہ وہ اہل مکہ مین لیس نہ جلدی کرین ساتہہ اوترنے عذاب کے اور یہہ جواب نضر
کافر کا اور یاروں اوسکا ہے جسوقت کہ جلدی کی اونہون نے عقاب کی **ف مدارک** یعنے اہل مکہ کو مثل کفار سابق کے
حصہ عذاب سے ہوگا اور عذاب کفار کا وعدہ کیا گیا ساتہہ آخرت کے ہے چاہئے کہ شتابی اوسکی طلب نکرین **ف بحر**
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ پس وائی کافرونکو اوس دن انکے سے کہ وعدہ دئے
جاتے ہین **ف** سو خرابی ہے منکرونکو اپنے اوس دن سے جسکا اونسے وعدہ ہے **ف تفسیر** وہ دن قیامت کا اور بعضون نے کہا
دن بدر کا **ف معالم**

سورۃ الطور مکیۃ وھی تسع واربعون ایۃ و رکوعان

سورہ طور مکی ہے نازل ہوئی بعد سورہ الم السجدہ کے اور بعد سورہ ذاریات کے
اسکو اسلئے لکہا کہ اوسکے اول مین قسم ہے اوپر وغیرہ کے کہا کر فرمایا کہ جو تم وعدہ دئے جاتے ہو بعث کا اور ثواب و عذاب
کا وہ سچا ہے اور اسکے اول مین کوہ طور وغیرہ کی قسم کہا کر فرمایا کہ عذاب تیرے رب کا ہونیوالا ہے اور بہت وجہین مناسبت
کی ہین دونو مین باعتبار مضامین کے اور آیتین اسکی انچاس ۴۹ ہین اور رکوع دو ۲ اور کلمے ۳۱۹ اور حروف ۱۳۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا بخشنے والے مہربان کے وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝
فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝
مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝ قسم پہاڑ طور کی اور قسم کتاب لکہی
گئی کی بیچ کاغذ کشادہ کے یعنے توریت یا قرآن اور قسم خانہ معمور کی یعنے وہ آسمان مین ہے اور قسم چہت بلند کی گئی کی
یعنے آسمان اور قسم دریا بہرے ہوئے کی تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا ہونا ہی ہے نہین ہے اوسکے لئے کوئی دفع کرنیوالا اوس دن

سورۃ الطور

اور جنبش کریگا آسمان جنبش کرنا اور رواں ہونگے پہاڑ رواں ہونا ف قسم ہے طور کی اور لکہی کتاب کی کشادہ
ورق میں اور آباد گہر کی اور اونچی چہت کی اور اوبلتے دریا کی بیشک عذاب تیرے رب کا ہونا ہے اوسکو کوئی نہیں ہٹانیوالا
جسدن لرزے آسمان کپکپا کر اور پہریں پہاڑ چلکر **تفسیر** کتاب مسطور کہا شاید لوح محفوظ کو اور آباد گہر کہا کعبے کو
یا ساتوین آسمان پر کعبہ ہے فرشتونکے طواف کرنیکا اور اونچی چہت آسمان اور اوبلتے دریا کی اوپر ایک دریا ہے ف
مو ف طور ایک پہاڑ ہے مشہور زمین مقدس میں کہ موسیٰ علیہ السلام اوسپر کلام اللہ تعالیٰ کا سنتے تہے اور مراد کتاب
سے قرآن ہی یا جو کچھ کہ لکہا ہوا لوح محفوظ میں ہے یا لکہا ہوا موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں میں یعنے توراۃ یا کتاب اعمال
کہ حفظہ یعنے کرام کاتبین لکہتے ہیں نکالینگے طرف لوگونکے روز قیامت کے پہیلی ہوئی ف **معالم** رق
جلد باریک کہ جسمین لکہا جاتا ہے یعنے جہلی اور کہا راغب نے کہ رق ہر او سچیز کو کہتے ہیں کہ جسمین لکہا جاوے جلد ہو یا او
کچھہ یعنے کاغذ وغیرہ اور منشور کہلی ہوئی نہ لپیٹی ہوئی اور نہ مہری ہوئی اوسپر اور وجہ بہ نسبت توراۃ کے تختیاں ہیں
جو اوترین موسیٰ علیہ السلام پر اور بہ نسبت قرآن کے مصحف آہ شیخنا اور قرطبی میں ہے کہ کتاب مسطور ہے کتاب لکہی
ہوئی ہے یعنے قرآن کہ پڑہتے ہیں اوسکو مومن مصحفوں سے اور پڑہتے ہیں اوسکو فرشتے لوح محفوظ سے جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالےٰ نے اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ اور بعض نے کہا کہ مراد ہیں اس سے تمام کتابیں کہ نازل
کی گئیں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر اور تہی ہر کتاب بیچ رق کے کہ پہیلاتے تہے وہ اوسکو وہ کتاب والے اوسکے
پڑہنے کے لئے اور کہا کلبی نے کہ وہ وہ چیز ہے کہ لکہی اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے اپنے ہاتہ سے توراۃ
میں سے اور موسیٰ سنتے تہے آواز قلم کی لکہنے کی اور کہا فراء نے کہ وہ صحیفے اعمال کے ہیں کسیکو داہنے ہاتہ میں ملیگا
اور کسیکو بائیں ہاتہ میں نظیر اسکی یہہ ہی وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اور قول اللہ
تعالےٰ کا وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ اور بعضوں نے کہا مراد کتاب سے وہ کتاب ہے کہ لکہا اوسکو اللہ تعالےٰ نے اپنے فرشتوں
کے لئے آسمان میں کہ پڑہتے ہیں اوسمیں جو کچھ کہ ہوچکا اور جو کچھ کہ ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ مراد کتاب ہے وہ ہی کہ لکہا
اوسکو اللہ تعالےٰ نے اولیاء یعنے مومنوں کے دلوں میں بیان اوسکا اس آیۃ میں ہے اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ
اور بیت المعمور کو ضراح کہا جاتا ہے تیسرے آسمان میں ہے یا چہٹے میں یا ساتوین میں مقابل کعبہ کے کہ اگر پتہر وہاں سے ڈالا
جاوے تو کعبہ کی چہت پر پڑے حرمت اوسکی آسمان میں ایسی ہے جیسی حرمت کعبہ کی زمین میں زیارت کرتے ہیں اوسکی
ہر روز ستر ہزار فرشتے ساتہہ طواف اور نماز کے کہ پہر اونکی باری نہیں آتی کبہی یعنی ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے ہی آتے
ہیں جو ایکبار آئے پہر اونکی باری نہیں آتی کبہی اور بعضوں نے کہا کہ بیت المعمور پہلے آسمان میں ہے اور بعض نے کہا
کہ چوتہے آسمان میں ہے اور بعض نے کہا کہ وہ نیچے عرش کے ہی ساتوین آسمان کے اوپر پس یہہ چہہ قول ہوئے
بیت المعمور کی جگہہ میں اور معمور اوسکو اسلئے کہا کہ آبادی بسبب ملائکہ زیارت کرنیوالوں کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد
بیت المعمور سے یہی کعبہ ہے اور عمارت یعنی آبادی اوسکی بسبب حاجیوں اور زیارت کرنیوالوں اوسکے کے ہی اور ابن عباس
ہی منقول ہے کہ کہا واسطے اللہ کے آسمانوں میں اور زمین میں پندرہ بیت یعنی گہر ہیں سات تو آسمان میں ہیں
اور سات اندر زمینوں کے اور کعبہ کہ اوپر زمین کے ہے اور وہ چودہ مقابل کعبہ کے ہیں اور کہا حسن بصری نے کہ بیت
المعمور یہی کعبہ ہے اور وہی بیت الحرام ہے کہ جو معمور یعنی آباد ہی لوگوں نے آباد کرتا ہے اللہ اوسکو ہر سال چہہ لاکہہ آدمیوں

سی پہر آگ لگی رہتی ہے اس سی تو پورا کیا ہی اللہ ساتھہ فرشتون کے اور وہ اول بیت ہی کہ کہا اوسکو اللہ نے بندو نکے
کے لیے زمین پر اور سقف سی مراد آسمان ہی اسلیے کہ آسمان زمین کے لیے مانند سقف یعنے چہت کی ہے گہر کے لیے جیسا کہ بیان
اوسکا اس آیۃ میں ہے وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا اور کہا ابن عباس نے کہ سقف سے مراد عرش ہے کہ وہ چہت
ہی جنت کی اور بحر مسجور یعنی دریا بہرا ہوا پانی سے بحر محیط ہی یعنی دریا سمندر اور بعضون نے کہا کہ مراد مسجور سے بہرا ہوا آگ
سے اور بعض نے کہا کہ مسجور فارغ خالی اور خازن میں ہی کہ مراد بحر مسجور سی دریا گرم کیا گیا بمنزلہ تنور مسجور یعنی گرم کی گئی
کی اور یہہ قول ابن عباس کا ہے اس حدیث سی نکالا ہی کہ جو روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالے کر دیگا سب دریاؤنکو آگ پس زیادہ
کیجاوی گی بسبب اونکے آگ جہنم میں اور آیا ہی حدیث میں عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے لَا یَرْکَبَنَّ رَجُلٌ الْبَحْرَ اِلَّا غَازِیًا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ حَاجًّا فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا اور روایت کی
کی گئی ہے علی سے کہ کہا بحر مسجور کے حق میں کہ وہ دریا ہی نیچے عرش کے اور گہرا اوسکا ایسا ہے جیسا کہ درمیان سات آسمانونکے
ساتون زمین تک اسمیں پانی گاڑہا ہی کہا جاتا ہی اوسکو بحر الحیوان برسیگا مردون پر بعد پہلے نفخہ کے اوسمین سے چالیس
دن پس جی اوٹھینگے مردے اپنے قبرون سے پس قسم کہائی اللہ تعالے نے ان چیزونکی اسلیے کہ انمین ظہور ہے اوسکی بڑے
قدرتکا قسم کہا کر ان چیزونکی فرمایا کہ بلاشبہ عذاب تیرے رب کا ہونیوالا ہے یعنی مستحق عذاب کو کہا جبیر بن مطعم نے کہ آیا
مین مدینہ میں تاکہ کلام کرون میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بدر کے قیدیونکے حق میں پس لیگئے مجکو لوگ طرف
حضرت کی اس حال میں کہ وہ نماز پڑہا رہے تہے اپنے اصحاب کو مغرب کی اور آواز حضرت کی مسجد کے باہر پہنچتی تہی پس سنا
مینے حضرت کو کہ پڑہتے ہیں وَالطُّوْرِ اور پہنچے اس قول تک اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ مَا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ گویا کہ پہٹنے لگا دل
میرا جسوقت کہ سنا مینے اوسکو اور نہیں مسلمان ہوئے تہے یہہ اوسدن تک کہا جبیر نے پس مسلمان ہوا میں عذاب
کے اوترنیکے ڈر سے اور نہیں گمان کرتا تہا میں کہ اوٹہونگا میں جگہہ اپنے سے یہانتک کہ واقع ہوگا مجپر عذاب اتہی اور روایت
کی احمد نے کتاب زہد میں مالک بن مغول سی کہ کہا پڑہی عمر نے وَالطُّوْرِ وَکِتَابٍ مَسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَنْشُوْرٍ یہانتک کہ پہنچے
اس قول تک اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ پس روئی خوب روئی یہانتک کہ بیمار رہوئی کہ لوگ اونکی عیادتکو آتے تہے
پہر بیان فرمایا کہ کب ہوگا عذاب پس قول ثانی میں یَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَاءُ مَوْرًا الخ یعنے حرکت کریگا اور پہریگا مانند پہرنے چکی کے
اور آویگا اور جاویگا اور داخل ہوگا بعض اوسکا بعض میں اور مختلف ہونگے اجزا اوسکے اور الٹ پلٹ ہوگا ساتھہ رہنے
والون اپنے کے مانند الٹ پلٹ ہونے کشتی کے اور روان ہونگے الخ یعنے منتقل ہونگے اپنے جگہہ سے اور اوڑینگے
ہوا میں پہر گرینگے زمین پر ریزہ ریزہ ہوکر مانند ریت کے پہر ہونگے مانند عہن کے یعنے صوف دہنکے ہوئے پہر اوڑاوینگے اونکو
ہوا میں پہر ہوجاوینگے هَبَاءً مَّنْثُوْرًا یعنے غبار پراگندہ جیسکہ دلالت کرتا ہے اسپر کلام اللہ تعالی کا سورۂ نمل میں اور
کتاب خازن میں ہے کہ حکمت بیچ جنبش کرنے آسمان کے اور چلنے پہاڑونکے ڈرانا اور آگاہ کرنا ہے اسپر کہ نہ رجوع اور نہ پہر آنا
ہی طرف دنیا کے اور یہہ اسلیے ہے کہ زمین اور آسمان اور جو کچھہ کہ انکے درمیان میں ہے پہاڑ اور دریا وغیر ذالک پیدا کیے گئے ہیں
واسطے آبادی دنیا کے اور نفع اوٹھانے بنی آدم کے ساتھہ اونکے پس جب کہ نہ باقی رہا اونکے لیے پہر آنا طرف دنیا کے زایل
کیا آسمان و پہاڑون کو اللہ تعالے نے یہہ واسطے خراب ہونے دنیا کے اور آباد ہونے آخرۃ کے ہے ۵ معاجلا الخ
جمل در منثور ۵ تنبیہ جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہے اونمیں سے ایک کتابین ہیں یعنی جو کہ

آسمانون سے اوترے ہین اور مراد ایمان لانیسے اونپر یہہ ہیکہ جانے اوسکو کہ کتابین کلام اللہ تعالی کاہی کہ نازل کیا اوسکو اپنے انبیا پر اور سب کتابین ایکسو چار ہین حضرت آدم علیہ السلام پر اوتری ہین دس صحیفے نازل ہوئے تہے اور حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے اور حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس صحیفے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے اور موسی علیہ السلام پر توریت اور داود علیہ السلام پر زبور اور عیسی علیہ السلام پر انجیل اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید پس جسکی تعیین ثابت ہے اوسکا

واجب ہے ایمان لانا اوسپر تفصیلا یعنی یہہ کہے کہ ایمان لایا مین فلانی فلانی کتاب پر اور جن کتابونکے نام نہین جانتا ہی واجب ہتو ہے ایمان لانا اوسپر اجمالا اور اسیطرح واجب ہے ایمان لانا رسولون پر اور مراد اونپر ایمان لانے سے یہہ ہے کہ جانے کہ وہ سچے ہین اون خبرونمین کہ خبر دی ساتہہ اونکے اللہ تعالی کی طرف سے پس اللہ تعالے نے بہیجا اونکو طرف بندون اپنے کے تاکہ پہنچا دین اونکو امر و نہی اوسکے اور وعدہ وعید اوسکے اور تائید کی اونکی ساتہہ معجزون کے کہ دلالت کرتے ہین اونکے صدق پر اول اونکے آدم ہین اور آخر اونکے محمد علیہما الصلوۃ والسلام اور نہین بیان کئے قرآن ہین عدد اونکے کہ کتنے ہین وہ بلکہ مذکور ہین قرآن مین اونمین سے ساتہہ اسم علم کے اٹھائیس جیسا کہ ذکر کیا ہے اونکو بعض مفسرون نے اور وہ آدم ہین اور ادریس اور نوح اور ہود اور صالح اور ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور یوسف اور لوط اور موسی اور ہارون اور شعیب اور زکریا اور یحیی اور عیسی اور داود اور سلیمان اور الیاس اور یسع اور ذوالکفل اور ایوب اور یونس اور محمد اور ذوالقرنین اور عزیر اور لقمان لیکن تین اخیر مین اختلاف ہی کہ بعض نے انبیا مین گنا ہے انکو اور بعض نے نہین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کہا ہی بعضے عالمون نے کہ واجب ہے مومن پر یہہ کہ سکہاوے اپنے لڑکون کو اور بیبیون اور خادمونکو نام اون انبیا کے کہ جنکو ذکر کیا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین تاکہ ایمان لاوین وہ اونپر اور تصدیق کرین وہ ان سبکو اور نہ گمان کرین کہ واجب ہے اونکو ایمان لانا فقط محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ اونپر اسلئے کہ ایمان لانا سب انبیا پر برابر ہی مذکور کیا گیا ہو نام اونکا قرآن مین یا نہ ذکر کیا گیا ہو واجب ہے مکلف پر جسکا ثابت ہو نام بعینہ واجب ہے ایمان لانا اوسپر تفصیلا اور جسکا نام نہ معلوم ہو واجب ہے ایمان لانا اوسپر اجمالا اور جنکے نزدیک بیت المعمور سے کعبہ مراد ہے اس سے بڑائی کعبہ کی ہی معلوم ہوئی کہ اللہ تعالے نے اوسکی قسم کہائی افسوس ہی کہ اوسکی طرف لوگ التفات نکرین اور اوسکی آباد کرنیکے درپے نہ ہون بازہ مین کفرستان کو آباد کرین اور نہ آباد کرین تو اوسکو جسکو مالک نے بیت المعمور فرمایا ہے بسبب اونکے آباد کرنیکے جسپر یہہ مستحق اوس بشارت مولی کے ہون اور عذاب جو واقع ہو گا عذاب کے مستحقون پر جابجا کلام مجید مین اوسکا ذکر ہے ازانجملہ سورہ الحاقہ مین مذکور ہے وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ۝ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ۝ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝ یعنی اور جسکو ملا اوسکا نامہ اعمال بائین ہاتہہ مین وہ کہیگا کسیطرح مجکو نہ ملتا میرا لکہا اور مجکو خبر نہوتی کیا ہی حساب میرا کسیطرح وہی موت نبڑ جاتی کچہہ کام نہ آیا مال میرا جاتی رہی مجہسی حکومت میری پکڑو اسکو پہر طوق ڈالو پہر آگ کے ڈہیر مین اوسکو پہنچاؤ پہر ایک زنجیر مین جسکا ماپ ستر گز ہے اسکو پرودو وہ تہا یقین نہ لاتا اللہ پر جو سب سے بڑا ہے اور تاکید نہ کرتا فقیر کے کہلانے پر سو کوئی نہین اوسکا آج یہان دوست اور نہ کچہہ کہانا مگر زخمون کا دہووَن کوئی نہ کہاوے اوسکو

ہی گنہگار یعنے کافر اور سورہ فجر مین فرمایا وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰی لَهُ الذِّكْرٰی یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ اور لایا جاوی اوسدن دوزخ کو اوسدن سوچی آدمی یعنے کافر اپنی تقصیر کو اور کہان ہے اوسکو سوچنا کہے گا کسی طرح مین آگے بہیجا اپنے جیتے پہر اوسدن مار نہ دے اللہ کی سے کوئی اور باندہ نرکہے اوسکا سا کوئی اور بہت سی آیتین عذاب الٰہی کی آئی ہین غور کرے اونہین آدمی اور سوچی پہر بعد مریکے سوچنا اور پچتانا کچہہ کام نہین آئیگا اللہ تعالی جسکو توفیق دیتا ہی وہی راہ راست پر آتا ہی دیکہو جبیر بن مطعم سنتے ہی بیان عذاب کا کیسے متنبہ ہوکر ایمان لے آئے ایسی ہی ہر گنہگار کو سوچ کر توبہ کرنی چاہئے اپنے گناہون سے فَوَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ۘ پس وائی اوس روز جہٹلانے والونکے لئے وہ کہ وہ ساتہہ بیہودگی کے بازی کرتے ہین سو خرابی ہے اوسدن جہٹلانے والونکی جو باتین بناتے ہین کہیلتے **موضح** **تفسیر** ویل کے معنی ہین شدت عذاب کے اور جہٹلانے والون سے لئے یعنے رسولونکو اور خوض کے معنے ہین باطل کے یلعبون یعنے مشغول ہین ساتہہ کفر اپنے کے **ح** یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ اوس روز کہ سختی سے روانہ کئے جاوین گے طرف آگ دوزخ کے روانہ کرنا کہینگے داربان دوزخ کے یہہ ہی وہ آگ کہ تم اوسکو جہوٹ گنتے تہے **فتح** جسدن دہکیلے جاوین دوزخ کو دہکیل کر یہہ ہی وہ آگ جسکو تم جہوٹ جانتے تہے **موضح** **تفسیر** لفظ یدعون اکثرون نے دال کے زبر اور عین کی تشدید سے پڑہا ہے یعنی دہکیلنے کے سختی سے اور یہہ اسطرح ہوگا کہ نگہبان دوزخ کے باندہین گے ہاتہہ کافرونکی اونکی گردنون پر اور پیشانیان اونکی ملادینگے قدمونکے ساتہہ اور گردن مین تمگے مارتے جاوین گے مونہہ کے بل اونکو ہنکاکر دوزخمین ڈالینگے اور کہینگے هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ آخر تک اور پڑہا ہی یدعون کو علی رضا اور سلمی اور ابو رجا اور زید بن علی نے ساتہہ جزم دال اور تخفیف عین مفتوحہ کے دعا سے یعنی بلائی جاوینگے کافر طرف دوزخ کے کہا جاویگا اونکو کہ آؤ اور داخل ہو آگ مین **مدارک** **معالم** **حمل** اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۚ کیا سحر ہے یہہ یا تم دیکہتے نہین **فتح** اب بہلا جادو ہی یا تمکو نہین سوجہتا **موضح** **تفسیر** یہہ جادو ہی جیسا کہ دنیا مین باور نہین رکہتے تہے اور وحی اور پیغمبر کو سحر اور ساحر کہتے تہے اور ڈہٹ بندی کے قائل تہے **بحر** یعنے کہتے تہے وحی کو کہ یہہ سحر ہے یا تم دیکہتے نہین جیسکہ نہین دیکہتے تہے تم دنیا مین یعنے کیا تم اندہے ہو مخبر عنہ سے یعنے آگ سے جیسکہ اندہے تہے مخبر سے یعنے وحی سے اور یہہ کہنا کے از راہ زجر و توبیخ و جلانے کے **مد** اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ داخل ہو اس آگ مین پہر صبر کرو یا نکرو برابر ہے تمپر سوا اسکے نہین ہے کہ بدلہ دیئے جاوگے تم سبب اوسکے کہ کرتے تہے تم **فتح** پیٹہو اسمین پہر صبر کرو یا نکرو تمکو برابر ہے وہی بدلہ پاؤگے جو کرتے تہے **موضح** **تنبیہ** چونکہ ذکر دوزخ اور کفار کا تہا اسلئے کچہہ بیان کرنا عذاب دوزخ کا حدیثون سے ضرور پڑا تا لوگونکے دل مین خوب وہ مضمون جمین اور بچین کفر اور گناہون اور عذاب دوزخ سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہے ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین سے یعنی آگ دوزخ کی انہتر درجے گرم زیادہ ہی اس آگ سے آخر تک یعنے سارا حدیث کہ مشکوۃ وغیرہ مین ہے بیان فرمائی اور فرمایا لائی جاویگی دوزخ یعنے اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالی

نے اوسمین اوسدن یعنے روز قیامت سے کہ اوس دوزخ کے لئے ستر ہزار باگین ہونگی اور ہر باگ کے ساتھ ستر ستر
ہزار فرشتے ہونگے کہینچینگے اوسکو اور فرمایا بیشک کم سے کم دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگے اوسکے لئے آگ کی دو
پاپوشین یعنے نیچے قدم کے اور دو تسمے یعنے اوپر قدم کے جوش مارینگا ان دونون چیزون سے دماغ اوسکا جیسیکہ جوش
مارتی ہے دیگ سی ہنین گمان کریگا وہ شخص یہہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب یعنی بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع
اوسیکے اپنے غیر کے حال پر حالانکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین اور فرمایا لایا جاویگا بڑا نعمت والا
یعنے اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخمین ایک غوطہ یعنے ڈالا
جاویگا دوزخ مین جیسیکہ کپڑیکو مٹکے مین رنگنے کے لئے ڈبولتے ہین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکہی تہی تونے
بہلائی کیا گذری تہی تجہپر نعمت وراحت کبہی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میرے
یعنے ذرہ سی دوزخ کے جاتے ہین تمام ناز ونعمت وآسایش دنیا کی بہول گیا گویا ہرگز رکہتا ہی تہا اور لایا جاویگا سخت
ترین آدمیونکا از روی محنت وغم کے دنیا مین بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پہر کہا جاویگا
ای فرزند آدم کے کیا دیکہی تہی تونے محنت کبہی اور کیا گذری تہی تجہپر سختی کبہی پس کہیگا وہ نہ قسم خدا کی ای پروردگار
میرے نہین گذری مجہپر محنت کبہی یعنے دنیا مین اور نہ دیکہی مینے سختی کبہی اور بہت حدیثین دوزخ کے عذاب
مین آئی ہین چنانچہ سورۂ محمد مین بیچ تفسیر آیۃ مَثَلُ الْجَنَّۃِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ الخ حدیثین بیان دوزخ اور جنت مین
مفصل لکہی گئی ہین جو چاہے وہان سے دیکہہ لے آب چونکہ ذکر کفار کے عذاب اور کفر کی برائی کا یہان آیا اس
تقریب سے کچہہ مسائل کفر وارتداد کے لکہنے ضرور پڑے تا بہائی مسلمان اونکو معلوم کرکر کفر اور عذاب دوزخ
سے بچین پس قاضی ثناء اللہ علیہ الرحمۃ نے جو ما لابد کے اخیر مین کچہہ مسائل ارتداد کے لکہے تہے اور حاشیہ پر مطبع
نظامی مین بہت کتابون سے لکہے تہے اس جگہہ وہ لکہنے مناسب جانے وہ یہہ ہین دستور القضاۃ مین فتاویٰ
خلاصہ سے لایا ہے کہ ایک مسئلہ مین اگر کتنی وجہین کفر کی ہون اور ایک وجہہ کفر کی نہو تو فتوے کفر کا نہ دینا چاہئے
فقیر کہتا ہے لیکن چاہئے کہ آپ اندیشہ ایک وجہہ کفر کے سے احتراز کرے مسئلہ سب شیخین کے سے یعنی برا کہنے حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے سے اور لعنت کرنے سے اونپر کافر ہوتا ہے نہ فضیلت دینے علی رضی اللہ عنہ کے
سے اونپر کہ یہہ بدعت ہے مسئلہ محال جاننے دیدار خدا کے سے کافر ہوتا ہے مسئلہ خدا کے لئے جسم کہنا اور
ہاتہہ اور پاؤن اوسمین کہنے کفر ہین مسئلہ اگر کلمہ کفر اپنے اختیار سے کہے اور نہ جانے کہ یہہ کلمہ کفر ہے اکثر علماء
اسپر ہین کہ کافر ہو اسعذور نہین ہوگا اور اگر بے قصد زبان پر جاری ہو کافر نہووے مسئلہ جو کوئی کفر کا ارادہ
کرے اگرچہ بعد مدت مدید کے کریگا نے الفور کافر ہووے مسئلہ اگر حرام قطعی کو حلال کہے یا حلال قطعی کو حرام یا
فرض کو فرض نجانے کافر ہووے مسئلہ اگر گوشت مردار کا بیچتا ہے اور کہتا ہے یعنے بیچنے والا کہ یہہ گوشت
مردار نہین ہے حلال ہے اس سے وہ کافر نہین ہونیکا مسئلہ ایک شخص نے کسیکو کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا اوسنے
جواب مین کہا نہین کافر ہوجاویگا اور محمد بن فضل کے نزدیک کافر اوس صورت مین ہوگا کہ درباب معصیت کے
یہہ جواب دے اور جو معصیت نہووے تو کافر نہووے مسئلہ اگر کہی کسیکو کہ وہ خدا ہی بن جاویگا تو مین اپنا
حق نہیں لے اوسکو نہ چہوڑونگا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہے خدا تو تجہکو کفایت ہی نہین کرتا مین کیونکر تجہکو کفایت

ہوجاؤن کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہے کہ مجکو اوسر آسمان پر تو خدا کا ہے اور زمین پر تمہارا کافر ہوجاوے
مسئلہ اگر کسیکا بیٹا مر گیا اوسنے کہا کہ خدا کو یہہ لڑکا چاہیے تہا کافر ہوجاوے اور جو کسی اورنے
اوسکو کہا کہ خدانے تجپر ظلم کیا یہہ کافر ہوا مسئلہ اگر کسینے دوسرے پر ظلم کیا اور مظلوم نے کہا ای خدا
تو اوس سے مت قبول کر اگر تو اوس سے قبول کریگا مین نہ قبول کرونگا کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کہے کوئی کہ مین عذاب ثواب سے بیزار ہون کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کسی نے بغیر گواہون کے
نکاح کیا اور کہا کہ خدا اور رسول خدا کو گواہ کیا مینے یا فرشتہ کو گواہ کر دیا مینے کافر ہوجاوے مسئلہ
اور مجمع النوازل سے لایا ہے کہ اگر کہا کہ فرشتہ داہنے ہاتہہ اور بانوین ہاتہہ والے کو گواہ کیا مینے کافر
نہووے اگرچہ نکاح صحیح نہووے مسئلہ اگر کسی جانور نے آواز دی اوسپر اوسنے کہا کہ بیمار
مر جاوے گا یا غلہ گران ہوگا یا جانور کی آواز کرنے سے سفر سی باز رہا اوسکی کفر مین اختلاف ہے مسئلہ
اگر کہے کہ خدا جانتا ہے کہ مین تجکو ہمیشہ ہمیشہ یاد کیا کرتا ہون بعضون نے کہا کہ کافر ہوجاوے اگر کہا
کہ خدا جانتا ہے کہ مجکو تمہارے غم اور خوشی ایسی ہے جیسے میری ذات کی غم اور خوشی اسمین بعضون
نے کہا کہ اگر اوس شخص کی بہلائی برائی پر اپنے جان اور مال سے ایسی کوشش کرتا ہے جیسے اپنی
بہلائی برائی پر کافر نہووے مسئلہ اگر کہے قسم خدائی اور تیرے سیری قسم کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کہا اسنے کہ رزق خدا سے ہے پر بندے سے اوسکا ڈہونڈنا ہے کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کہے تو فلانا شخص نبی ہووے تو مین اوسپر ایمان نہ لاؤن یا کہے جو خدا مجکو نماز پڑہنے کا حکم
کرے نماز نہ پڑہونگا مین یا کہے اگر قبلہ اسطرف کو ہوجاوے تو اسطرف کو نماز نہ پڑہونگا مین کافر ہوجاوے
مسئلہ اگر حقارت کسی پیغمبر کی کریگا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنا
کرتے تہے دوسرا کہے پس تو ہم سب جولاہے ہوے یہہ دوسرا آدمی کافر ہوگیا مسئلہ اگر کہے
جو آدم علیہ السلام گیہون نہ کہاتے تو ہم بدبخت نہوتے کافر ہوجاوے مسئلہ ایک شخص نے کہا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح کیا کرتے تہے دوسرا بولا کہ اسطرح کرنا ادب کے خلاف
ہے کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کسی نے کہا ناخون ترشوانے سنت ہین دوسرا بولا کہ
اسکو نہین کرتا اگرچہ سنت ہے کافر ہووے اگر کہے کہ سنت ہمارے کس کام آوے
کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کسی نے امر بالمعروف کیا دوسرے نے کہا یہہ کیا شور و غل
مچا رہا ہے تو اگر یہہ بات بروجہ رد کے کہے کافر ہوجاوے اور فتاوے سراجی مین کہا ہے
جو قرض مانگنے والا کہے اگر تو خدائے جہان ہے تو بہی لونگا مین تجہہ سے یعنی قرض اپنا تو کافر
ہوجاوے اور اگر کہا جو تو پیغمبر ہے مین تو لونگا تجہہ سے اپنا قرض تو کافر ہووےگا مسئلہ اگر کوئی
کہے کہ خدا کا حکم ایسا ہے دوسرا کہے کہ خدا کے حکم کو مین کیا جانون کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کسی نے فتوے کی طرف دیکہکر کہا کہ یہہ فتوے کیا پروانہ لایا ہے پس اگر یہہ بات شریعت
کو سبک جانکر کہی ہے تو کافر ہوگیا مسئلہ اگر کسینے کہا کہ شرع کا حکم ایسا اور ایسا ہے

دوسرے نے زور سے ڈکار لی اور کہا کہ یہہ شریعت کو چاہئے کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کسیکو
کہا کہ تو نے فلانے سے صلح اور ملاپ کرلے اوسنے کہا کہ بت کو سجدہ کرلون پر اوس سے نملون
کافر نہین ہوتا کیونکہ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ صلح اوس سے میری ایسی بعید ہے جیسے بت کا سجدہ
اگر کوئی فاسق صالحونکو کہے کہ تم آؤ مسلمانی دیکھو اور اس سے مجلس فسق کی طرف اشارہ کرے
کافر ہوجاوے مسئلہ اگر شراب پینے والا کہے اوسکو خوشی ہوجیو جو ہماری خوشی سے خوش ہے
ابوبکر طرخان نے کہا کہ وہ کافر ہووے مسئلہ اگر عورت کہے لعنت او پر شوہر دانشمند کے
ہوجیو کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کسی نے کہا جب تک کہ حرام باؤمین حلال کے پاس کیون
پہٹکون کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے اپنی بیماری مین کہا جو چاہے تو مجکو مسلمان مار اور جو
چاہے تو کافر مار کافر ہوجاوے مسئلہ فتاوی سراجی مین لائے ہین کہ اگر کسی نے کہا روزی
مجپر فراخ کر یا مجپر ظلم مت کر ابو النصر نے اوس شخص کے کفر مین توقف کیا ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ
کافر ہوا کیونکہ اعتقاد ظلم کا خدا پر رکہنا کفر ہے مسئلہ ایک آدمی اذان کہتا ہے دوسرے نے
کہا جہوٹ کہا تو نے کافر ہووے مسئلہ اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی عیب لگایا یا آپکے
موی مبارک کو مویک یعنے چہوٹا سا بال حقارت سے کہا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر
کوئی پادشاہ ظالم کو عادل کہے امام منصور ماتریدی نے کہا کہ وہ کافر ہوجاتا ہے اور امام ابو القاسم
نے کہا کافر نہین ہوتا کیونکہ کبہی تو عدل کیا ہوگا مسئلہ فتاوی حمادیہ اور سراجی مین
کہا ہے جو کوئی اعتقاد کرے کہ خراج وغیرہ خزانہ پادشاہی ملک بادشاہ کی ہے کافر ہوجاوے
مسئلہ فتاوی سراجی مین لکہا ہے اگر کسی نے کہا کہ تو علم غیب رکہتا ہے اوسنے کہا رکہتا ہون
مین کافر ہوا مسئلہ اگر کسی نے کہا یہہ کہ خدا تعالی مجکو بے تیرے بہشت مین لیجاویگا تو مین نجاونگا
صحیح یہہ ہے کہ کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے کہا مین مسلمان ہون دوسرا بولا لعنت خدا کی
تجہپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوجاوے اور جامع الفتاوی مین لایا ہے کہ اظہر یہہ ہے کہ وہ کافر
ہووے صحیح فتاوی سراجی سے کہا ہے کہ جو کوئی کہی کسیکو اگر فرشتے یا پیغمبر گواہی دین کہ تیرے
پاس روپیہ نہین ہے یقین نہ لاؤنگا اونکا تو کافر ہوجاوے مسئلہ اگر ایک شخص نے دوسرے
کو کہا ای کافر اوسنے کہا اگر مین ایسا ہوتا تو تیری صحبت کا ہیکو رکہتا بعضے کہتے ہین کہ کافر ہوگیا
اور بعضے کہتے ہین نہین مسئلہ اگر کوئی کہی یہہ کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ہمراہ رہنے سے کافر ہووے
کیونکہ اوسکی مراد اوسکی دوری ہو مذہبی ہے مسئلہ اگر ایک نے دوسریکو کہا کہ نماز پڑہ اوسنے
جواب دیا تو نے تو اتنی نمازین پڑہین تیری کیا ہاتہہ لگا یا یون کہا کہ مینے بہتیری نمازین پڑہ ڈالین
کیا ہاتہہ مین آیا کافر ہوگیا مسئلہ اگر ایک نے دوسریکو کہا تو کافر ہوا اوسنے جواب دیا کہ
کافر ہی سہی پس کافر ہوا وہ مسئلہ اگر کہا کسی نے کہ مجکو عورت کی زیادہ محبت ہے خدا تعالی سے
پس وہ کافر ہوا اور اوسکو توبہ کرنی چاہئے اور توبہ کے بعد تجدید نکاح کرے مسئلہ اگر کافر نے مسلمان کو کہا

کہ مسلمانی مجھکو سکھلا تو مین تیری پاس مسلمان ہوجاؤن جواب دیا کہ پھیر تا فلانے قاضی یا
عالم پاس پہونچے تو وہ تجھکو سکھلاوی جب وہان تو مسلمان ہوگا صحیح یہہ ہی کہ کافر ہووے
اور جو واعظ کہی شخص مذکور کافر کو تو فلانے دن میری مجلس مین اسلام لاوی تو فتوی اسپر ہے
کہ کافر ہوجاوی مسئلہ اگر کہے کہ مجکو بازی سنے روزی اور نماز سے جلدی پڑا کافر ہوجاوے
مسئلہ اگر کہے تو اتنی نماز مت پڑہا کر تو بے نماز یکا بہی مزہ پاوی تو کافر ہوجاوی مسئلہ
اگر کہے عقلمندونکا کام وہ ہی اور کافرونکا کام یہی وہ ہی کافر ہوجاوی گا اور جو یہہ بات کسی عالم
معین کو کہے کافر ہووے مسئلہ اگر دعا مین کہا ای خدا اپنی رحمت مجہہ سے دریغ مت کہہ
الفاظ کفر سے ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے عورت کو کہا مرتد ہوجا تو اپنے خاوند سے تو جدا
ہوجاوے پس کہنے والا کافر ہوجاویگا مسئلہ راضی ہونا کفر کا اپنے لیئے اور واسطے غیر اپنے
کے کفر ہے اور صحیح یہہ ہے اگر کفر کو قبیح جانکر دشمن اپنے کو چاہے کہ یہہ کافر ہوجا مجہ اس بنا
سے کافر ہووے مسئلہ اگر آرزو کرے اور کہے کاشکے زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا کافر ہوجا
اور اگر آرزو کرے اور کہی کاشکے شراب حلال ہوتی یا روزی رمضان کے فرض ہوتے کافر
ہووے جو کوئی کہے کہ خدا جانتا ہی یہہ کام مینے نہین کیا حالانکہ وہ کام اوسنے کیا ہی اصح
قولین مین کافر ہوجاوے گا اور امام سرخسی سے منقول ہے کہ اگر وہ قسم کہانے والا اعتقاد کرے
کہ اس بات کے جہوٹ کہنے مین کفر ہے اور پہر جہوٹ بولے کافر ہوجاوے گا اور اگر کفر کا
اعتقاد نرکہتا ہوگا تو کافر ہی نہوگا اور فتوی حسام الدین کا اسپر ہے مسئلہ امام طحاوی
نے کہا کہ ایمان سے وہ چیز خارج کردیتی ہے جسمین انکار پایا جاوے اوس چیز کا جسکا ایمان لانا فرض
ہے مسئلہ امام ناصر الدین نے کہا جسمین ردت یقینی ہو اوس چیز کے ظاہر ہونے سے حکم
ردت کا دیا جاویگا اور جسکی ردت ہونمین شک ہو اوسکو حکم ردت کا نچاہیئے دینا کیونکہ جو بات
یقینی اور ثابت ہی وہ شک سے زائل نہین ہوتی حال آنکہ الاسلام یعلو ولا یعلی
ہی ہی لو مسلمان کے کافر کہدینے مین جلدی نکری چاہیئے حال آنکہ علماء نے فتوی دیا ہے
اوس شخص کے اسلام کا جو جبر سے کفر کا کلمہ بولے مسئلہ تاتارخانی مین ینابیع سی کہا
ہے کہ ابوحنیفہ رح نے فرمایا کہ نقل کفر کی کفر نہووے جب تک کہ عقیدہ اوس کفر کا نہ بچے
مسئلہ محیط اور ذخیرہ مین کہا ہے مسلمان کافر نہین ہوتا مگر جب کہ قصداً کفر کرے +
مسئلہ مضمرات مین نصاب اور جامع اصغر سے کہا اگر کسی نے کلمہ کفر کا قصداً کہا پر عقیدہ
اوس کفر کا نکیا تو بعضے علماء کہتے ہین کہ یہہ کافر ہوگا کیونکہ کفر اعتقاد سے تعلق رکہتا ہے
اور بعضون نے کہا کہ کافر ہوجاتا ہے کہ یہہ رضا ہے اوسکی ساتھ کفر کے مسئلہ اگر کسی جاہل
نے کفر کا کلمہ کہا اور وہ نہین جانتا کہ یہہ کلمہ کفر ہے تو بعضون نے کہا ہے کافر ہووے اور جہل
عذر ہے اور بعضون نے کہا ہے کافر ہوجاوے کہ جہل عذر نہین مسئلہ مرتد ہوجانے ایک

کی میان بیوی مین سے نکاح اوسیوقت باطل ہوجاتا ہی قاضی کے حکم پر موقوف نہین ہی یہ روایت ملتقی کی ہے مسئلہ اگر کسی نے ٹوپی آتش پرستون کی سی یا ہنود کا سا کپڑا پہنا تو بعضے علمائی کہاہے کہ کافر ہوجاوے اور بعضون نے کہاہے کہ کافر ہنودی اور بعضی متاخرون نے کہاہی اگر بضرورت پہنے کافر ہنووی مسئلہ اگر کسی نے جنیؤ باندہا قاضی ابوحفص نے کہا کہ اگر یہہ واسطے خلاصی پانے کفار کے ہاتہہ سے باندہا تو کافر ہنووے اور جو تجارت کے فائدہ کے لئے کیاہے تو کافر ہوجاویگا مسئلہ مجوسی نوروز کے دن اکٹھے ہووین یا ہندو دوالی ہولے کے دن خوشی کرین اور کوئی مسلمان کہے کہ یہہ انہون نے کیا اچھی بات رکھی ہے کافر ہوجاوے مسئلہ مجمع النوازل سے لایاہے کہ ایک آدمی نے ارتکاب گناہ صغیرہ کیا ایک نے کہا اوسکو دوسرے نے کہ توبہ کر اوسنے کہا مینے کیا کیاہے جس سے توبہ کرون کافر ہووے مسئلہ اگر صدقہ دیا مال حرام سے ثواب کی امیدواری پر کافر ہوجاوے مسئلہ اگر فقیر جانتاہے کہ اسنے حرام سے خیرات دی ہے پس اوسپر اوسکے لئے دعا کی اور خیرات دینی والے نے آمین کہی کافر ہووے مسئلہ ایک فاسق شراب پیتا تہا اور اوسکے رشتہ دارون نے آن کر اوسپر سے درہم نثار کئے یا مبارکباد دی ہی دونون صورتون مین دونو کافر ہوگئے مسئلہ حلال جانکے لواطت اپنی بیوی کے سے کافر نہین ہوتا اور اپنی بیوی کے غیر سے لواطت کرنیکو حلال جانے تو کافر ہوجاوے مسئلہ حلال جاننا جماع کا حیض کے حالت مین کفر ہے اور حالت استبرا مین بدعت ہے کفر نہین مسئلہ خزانی مین کہاہے کہ ایک شخص بلند جگہہ پر بیٹہا اور آدمیون نے اوس سے ازراہ تمسخر و استہزا کے مسائل پوچہنے شروع کئے اوسنے بہی بطریق استہزا کے جواب دیئے کافر ہوجاوے اور بلند جگہہ پر بیٹہنا کچہہ شرط نہین پٹہنا علوم دینی کر کفر ہے مسئلہ اگر کسی نے کہا کہ مجکو علم کی مجلس سے کیا کام یا کہے جو عالم کہا کرتے ہین کون اونکو کرسکتاہے کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہی کہ میان مجکو تو سونا چاہئے علم کس کام آتا ہے کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہے یہہ جو علم سیکہتے ہین یہہ کہانیان ہین یا مکر و فریب یا کہے کہ مین دانشمندون کے حیلے نہین مانتا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی کہے میرے ساتہہ تم شرع کے پاس چلو اوسنے کہا کہ کوئی پیادہ میرے لئے لاؤ جب چلونگا کافر ہوجاوے اور اگر کسی نے کہا کہ قاضی کے پاس چلو اوسنے کہا کہ اوسکا پیادہ لا کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے ایک کو کہا کہ نماز جماعت سے پڑہ اوسنے کہا لا تقربوا الصلوٰۃ پڑہی کافر ہووے مسئلہ ایک شخص نے قرآن کی آیت کو پیالی مین رکہا اور اوس پیالی کو پانی سے بہر دیا اور کہا کاسًا دِهَاقًا کافر ہووے مسئلہ اگر درحق باقی کے جو دیگ مین رہ جاوے کہے فَاتَّبَعَهَا السَّائِحَاتُ کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی بسم اللہ کہکر شراب پیوی یا زنا کرے کافر ہوجاوے اور یہی حکم ہے اوسکا جو بسم اللہ کہکر حرام کہانا کہاوے مسئلہ اگر رمضان آیا اور اسنے کہا کیا رنج سر پر آیا کافر ہوجاوے

مسئلہ اگر کہا جاوے کہ آؤ فلانے کو امر بالمعروف کرین ہم اوسنے جواب مین کہا کہ اوسنے میرے ساتھہ کیا کیا ہے جو اوسکو امر بالمعروف کرون مین کافر ہو جاوے مسئلہ ایک نے مدیون سے کہا کہ زر مرا دینا ہے مین دیدے کیونکہ آخرت مین زر نہین ہوگا اوسنے جواب مین کہا کہ دس اور دے دے لکہیٹے مجہہ سے آخرت ہی مین لے لیجو وہان دیدونگا کافر ہو جاوے

مسئلہ پادشاہ کو جو عبادت کا سجدہ کرے باتفاق کافر ہو جاوے اور اگر بقصد تحیہ کے کرے مثل سلام کرنیکے تو اسمین علماء کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا ہے کہ کافر ہو وے اور مؤید الدرایہ شرح ہدایہ مین کہا ہے کہ سجدے باجماع جائز نہین ہین مسئلہ جو کوئی ذبح کرے بتون کے نام پر یا گؤون اور دریاؤن اور نہرون اور چشمون اور گہرون پر اور مانند انکے پس ذبح کرنیوالا مشرک ہے اور اوسکی جوت ہی یا اوسکے جیا ہو جاویگی اور جانور ذبح کیا ہوا مردار کا حکم رکہتا ہے مسئلہ دستور القضاۃ مین امام زاہد ابوبکر سے نقل کیا ہے جو کوئی کافرون کے عید کے دن جیسے نوروز مجوس کے اور ایسی ہی دیوالی دسہرے ہندون کے مین نکلے اور ساتہہ کافرون کے شریک ہوکر کہیل کود مین کافر ہو جاوے مسئلہ ایمان لانا حالت یاس کا مقبول نہین ہے اور توبہ ناامیدی کی صحیح یہہ ہے کہ مقبول ہے مسئلہ شرح مقاصد مین کہا ہے جو کوئی حدوث عالم کا یا حشر اجساد یا علم جزئیات اور مانند انکے کا کہ ضروریات دین سے ہے انکار کرے باتفاق کافر ہو وے اور اعتقاد کے مسائل مین رافضی اور خارجی اور معتزلہ وغیرہ جو فرقے اسلام کا دعوے رکہتے ہین خلاف رکہتے ہین یعنے برخلاف اہل سنت کے اعتقاد رکہتے ہین اونکے کافر کہنے مین علما اختلاف رکہتے ہین

مسئلہ علامہ علم الہدی نے بحر المحیط مین کہا ہے جو ملعون جناب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دشنام دیوے یا اہانت کرے یا کسی امر کی امور دین اونکے سے یا صورت مبارک اونکی کی یا کسی وصف کی اوصاف شریفہ اونکے سے عیب کرے خواہ مسلمان ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ از راہ ہزل کے کرے وہ شخص کافر ہے واجب القتل توبہ اوسکی مقبول نہین اور اجماع امت کا اسپر ہے کہ بے ادبی اور استخفاف ہر شخص کا نبیون مین سے کفر ہے خواہ کرنے والا اوسکا حلال جانکر اوسکا مرتکب ہو یا حرام جانکر مسئلہ یہہ جو رافضی کہتے ہین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمنون کے خوف سے بعض احکام الٰہی کو نہین پہونچایا یہہ کفر ہی ہے انتہی

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ ۙ فٰکِهِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ تحقیق متقی بیچ باغون اور نعمتون کے ہونگے خوشحال بسبب اوسکے کہ نعمت دی اونکو پروردگار اونکے نے اور بسبب اوسکے کہ نگاہ رکہا اونکو عذاب دوزخ سے ۝ فتح ۝ جو ڈرنے والے ہین باغون مین ہین اور نعمت مین میوے کہاتے جو دیوے اونکے رب نے اور بچایا اونکو رب نے دوزخ کی مار سے ۝ موضح ۝ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓــًٔا بِمَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ کہاؤ اور پیو گوارا سبب اوس چیز کے کہ کرتے تہے تم ۞ **فے** ۞ کہاؤ اور پیو جو کہ بدلا اوسکا جو کرتے تہے تم ۞ **موضح تفسیر** یتسائلون کے پہلے کلمہ کے مقدر ہے یہہ مقولہ جنت کے نگہبانونکا ہوگا جنتیون کے لئے ۞ **بحر** ۞ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ تکیہ لگائی ہوی تختون پر برابر ایکدوسرے کے بچہائی ہوے اور بیاہ دین ہم اونکو ساتہہ حورون کشادہ چشم کے ۞ لگے بیٹہے تختون پر برابر بچہی قطار اور بیاہ دین ہمنے اونکو گوریان بڑی آنکہون والیان ۞ **موضح تنبیہ** بعد ذکر دوزخیون کے ذکر جنتیون کا فرمایا تا لوگ اون باتونسے بچین کہ دوزخ کو داخل ہونیکے ہین اور کرین وہ کام کہ جنت مین داخل ہونیکے باعث ہین اسلیے کچہہ حدیثین جنت کی خوبیونکی لکہی جاتی ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ متفق علیہ یعنی طیار کین مینے اپنے نیک بندون کے لیئے وہ چیزین کہ نہ کسی آنکہ نے اونکی ذاتون کو دیکہا اور نہ کسی کان نے اونکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اونکی کسی آدمی کے دلپر پس پڑہو اگر چاہو تم یعنے تحقیق و تصدیق اوسکی مین اس آیت کو فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ الخ یعنے پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی ہے لیئے اونکے رکہی گئی ہے واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون قسم اوس چیز سے کہ ٹہنڈک آنکہہ اونکی کی ہے ۞ اور فرمایا جگہہ ایک کوڑے کی بہشت مین یعنے تہوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہے دنیا سے اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہے ۞ اور فرمایا مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ یَنْعَمُ الخ یعنے جو کوئی بہشت مین داخل ہوگا چین مین رہیگا اور محتاج نہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار و ثبات ہے تغیر اور تبدیل اور خرابی اوسمین نہین ہے ۞ اور فرمایا تحقیق بہشتی دیکہینگے بالاخانہ والون کو اپنے اوپر جیسیکہ دیکہتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب مین یعنے باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنے روشنی فجر کے کہ اوسوقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور یہہ بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہے کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور بعضو نکا پست عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہون گے کہ نہین پہنچیگا اون منازل و مراتب کو کوئی غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بہی یعنے اولیا بسبب متابعت و محبت اونکے کے قسم ہے خدا کی پہنچینگے اونکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرون کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ۞ اور فرمایا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّیْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور فرمایا تحقیق اللہ تعالے فرمایگا بہشتیون کو اور پکاریگا کہ ای بہشتیون پس کہینگے اور جواب دین گے بہشتی اللہ تعالے کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری ہی قبضہ قدرت و ارادہ مین ہے جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالے کیا راضی ہوی تم یعنے مجہسے کہ داخل کیا مینے تمکو بہشت مین پس کہینگے اور کیا ہے کہ نہ راضی ہون ہم ای پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تونے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو اپنی مخلوقات مین سے پس فرماویگا اللہ تعالے کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سے کہ دی مینے پس کہینگے اے پروردگار کونسی چیز بہتر ہے پس فرماویگا اللہ تعالے عنایت فرماؤن گا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا مین تمپر

بعد اسکے کبہی **ف** جب مولے بندی سے راضی ہوا تو تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار
بہی اثر و نتیجہ اسیکا ہی اول پوچہا اوسنے کہ آیا راضی ہو مجہسے جب رضا اونکی اوسکے جناب سے حاصل ہوئی تو رضا اپنی اونکو
اوسپر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضای مولی تعالی کی بندی پر رضا بندی کی ہے مولی سے اپنی حال
مین نگاہ کر کہ اگر اپنے تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی تو جان کہ وہ بہی تجہہ سی راضی ہی صحابہ رض بحث تفتیش کرتی
تہی اسکیو نکو سمجہا نہین ہم کہ حق تعم ہم سے راضی ہی آخر اتفاق کرتے اوسپر اگر ہم اوس سے راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بہی
ہم سی راضی ہے بعد ازان بشارت دی کہ رضا اوسکی اونپر دائم و ہمیشہ ہے بالا۰۰ اسی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا
اللہ تعالی کی بزرگتر ہے بہت سی اور او سچیز سے کہ اوسمین ہے جیسا کہ فرمایا و رضوان من اللہ اکبر یعنے تہوڑی سی رضامندی
اللہ کی بہت بڑی چیز ہے چہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اللہم ارض عنا وارضنا عنک ط **ج** ط والذین امنوا

واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم وما التنہم من عملہم من شیء کل امری
بما کسب رہین ۝ اور جو لوگ ایمان لائی اور پیروی اونکی کی اونکی اولاد نے ایمان مین پہنچادینگے ہم اونکے پاس
اونکی اولاد کو اور ناقص نہین کرینگے ہم اونکو جزا عمل اونکے کچہہ ہر مرد ساتہہ اوس چیز کے کہ عمل کیا گرو مین ہوگا ط **ف**
اور جو یقین لائی اور اونکی راہ چلی اونکی اولاد ایمان سے پہنچادیا ہمنے اون تک اونکی اولاد کو اور گہٹایا نہین اونسی اونکا
کیا کچہہ ہر آدمی اپنی کمائی مین پہنسا ہی **تفسیر** نیکون کی اولاد کو یہہ فائدہ ہی اگر ایمان رکہین اور اونکی راہ چلین تو
اونکے درجی مین پہنچین نیکی نکا عمل اونکو بانٹ نہین دینے پر اونکی خوشی کو ان پر مہر کی اور اونکی راہ نہ چلین تو جیسی اور ط
موط ناقص نہین کرینگے ہم الخ یعنے بسبب لاحق کرنے فرزندونکی باپونکی درجہ مین اگرچہ فرزند عمل مثل باپون کی
نرکہتی ہون نقصان ہی جزای عمل باپون سے نہین لاینگے ہم اور یہہ محض فضل ہے اور اسلیئے ایک بزرگ فرماتی ہین
کہ ایمان اور عمل بہشت کے لیے ہین اور درجات بہشت کے لئے علت نہین ہی فضل ایزدی پر موقوف ہین اور امام
زاہد نے کہا کہ ہر چند وعدہ بندی کے اعمال پر ہے لیکن اصل فضل الہی ہی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اعمال ہماری اور جزائی اعمال
ہماری کے کیا ہے مسہ تا فضل نباشد نشود کار تمام ۞ اور معنی آیۃ کے یہہ ہین کہ مومنونکی اولاد کو بہشت مین اور درجات
بہشت مین باپون کے برابر کرینگا اگرچہ اولاد کے عمل مثل عمل باپون کے نہون اور یہہ بسبب تکریم باپون کے ہے تا
آنکہین اونکی ٹہنڈی ہون اور بقول بعض کے یہہ وعدہ چہوٹی اولاد کے حق مین ہے کہ بسبب بزرگی باپون کے درجات
کو پہنچینگے اگرچہ عمل نرکہتے ہون گے اور بڑی اولاد بسبب ایمان اپنی کے درجات کو پہنچینگے اور مقرر ہے یہہ بات کہ
چہوٹی اولاد کی لئے حکم اسلام کا ہے باتباع ایک کے مان باپون مین سے اور کہا ہی علمانے کہ اس آیۃ مین خبر
دی ہی جمع کرنے مومنون کے اولاد کے باپون کے ساتہہ بہشت مین اور درجات اوسکی مین تا مومن خوش ہوون
جیسا کہ دنیا مین خوش ہوتے تہے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ان اللہ یرفع ذریۃ المومن فی درجتہ
وان کانوا دونہ فی العمل لتقر بہم عینہ ۞ یہہ تفسیر حضرت نے یہہ آیت اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ
پوچہا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حال دو فرزند وںکا کہ کفر کی حالت مین مرگئے تہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غیر سے
تہی فرمایا علیہ السلام کہ وہ ہین فی النار پس جب دیکہی حضرت نے کراہت خدیجہ کے چہرہ مین فرمایا حضرت نے اگر دیکہتی تو تم
اونکا تو دشمن رکہتی اونکو کہا خدیجہ نے پس فرزند میرا آپ سے یعنے اوسکا کیا حال ہے فرمایا فی الجنۃ پہر فرمایا رسول خدا صلے

اللہ علیہ وسلم نے وَاِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْلَادُهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادُهُمْ فِي النَّارِ پہر پڑہی آپنے یہہ آیتہ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ الخ رواہما فی المعالم اور بعضی روایتوں مین مغفرت مشرکون کی چہوٹی اولاد کی بہی مذکور ہی اور امام
اعظم بیچ عذاب و ثواب چہوٹی اولاد مشرکون کے توقف رکہتے ہین اور بعضے عالم کہتے ہین کہ بہشت مین جاوین گے
اور خادم مومنون کی اولاد کے ہونگے اور بعضون کے نزدیک دوزخ مین جاوینگے واللہ اعلم گرو مین ہوگا موافق کردار
اپنے کے جزا پاویگا مومن بہشت مین اور کافر دوزخ مین جاویگا ۵ مجمد معا‌ ۵ قولہ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
ذریات یہان صادق آتا ہی باپون اور بیٹون پر پس مومن جبکہ ہون عمل کثیر لاحق ہونگے اوس سے وہ کہ کم ہون اوس
سے عمل مین باپ ہون یا بیٹے اور یہہ منقول ہے ابن عباس وغیرہ سے اور لاحق ہین ساتہہ ذریت نسبی کے ذریت
سببی کہ وہ سبب محبت ہی پس اگر ہو ساتہہ محبت کے حاصل کرنا علم یا عمل کا تو بہت ہی خوب ہون گے پس
ہوگی ذریتہ افادہ کی مانند ذریت ولادت کے آہ خطیب اور قرطبی مین ابن عباس سے منقول ہے اگر ہون باپ
بلند تر درجہ مین اوٹہا دیگا اللہ بیٹونکو باپون کے درجونمین اور اگر ہون گے بیٹے بلند تر درجہ مین اوٹہا دیگا
اللہ تعالے باپونکو بیٹون کے درجونمین پس باپ داخل ہین اسم ذریت مین مانند قول اللہ تعالے کے وَاٰيَةٌ لَّهُمْ
اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ اور ابن عباس سے یہہ بہی منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ
داخل ہونگے جنتی جنت مین تو پوچہیگا کوئی اونمین سے حال اپنے ماباپ اور بیوی کا اور فرزند کا پس کہا جاویگا
کہ اونہون نے نہین پایا وہ درجہ کہ تونے پایا پس کہیگا وہ اے رب میرے مینے عمل کئے تہے اپنے لئے اور اونکے
لئے پس حکم ہوگا کہ ملادو اونکو ساتہہ اسکے گرو مین ہے یعنے گروی رکہا گیا ہے یعنے اللہ تعالے کے پاس پس
اگر اچہی عمل کئے چہڑا یا اپنے نفس کو جیسا کہ چہڑایا جاتا ہے مرہون یعنے گروی کی چیز گروی رکہنے والے کو یا تہہ سے
والا ہلاک کیا اوسکو یہہ تمثیل ہے گویا نفس بندیگا گرو رکہا گیا ہے اللہ کے پاس عوض عمل اپنے کے کہ وہ مطالبہ
کیا جاویگا ساتہہ اوسکے جیسا کہ گروی رکہتا ہے آدمی اپنی غلام کو بیچ دین کے کہ اوسپر ہوتا ہی پس اگر عمل اچہے
کئے بموجب حکم اوسکے چہڑایا اوسکو پس عمل صالح بمنزلہ دین کے ہے کہ ثابت ہی مومن پر اسلئے کہ وہ مطالبہ کیا
جاویگا ساتہہ اوسکے پس بنابر اسکے ہوگی مراد بما کسب سے بہ نسبت خیر کے وہ چیزین کہ حکم کیا ہی اور تکلیف
دی ہے اونکے کرنے کی اللہ نے اور بہ نسبت شر کے گناہ ہی کہ کرتا ہے بالفعل اور خازن مین ہے کل امرء سے
کافر مراد ہی کہ بسبب کرنے شرک کے گرو ہے یعنے محبوس ہے بسبب عمل اپنے کے دوزخ مین اور مومن نہین ہوگا
بحسب قول اللہ تعالے کے كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ اِلَّا اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۵ حمل ۵ تنبیہ سبحان اللہ اچہے عملونکی بہی خوبی
ہی کہ کرتے والیکو بہی فایدہ ہین اور اورونکو بہی اور اخیر آیتہ سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کا نفس بمنزلہ غلام کی گروی ہی اللہ تعالی کی پاس اگر خوب اطاعت
وخدمت بجالایا چہڑا لیا یا ورنہ ہلاک ہوا اسیلئے اکابرین نہایت غمگین رہتے تہے اور بے قرار رہتے تہے اپنی تقصیرات پر کہ ہائے پیدا
ہوے تہے ہم بندگی رب کے لئے کہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اور کیسے قاصر رہے ہم اوسکی بندگی سے حضرت
عمر رض کے چہرہ پر دو خط سیاہ تہے بسبب جاری ہونے آنسوؤن کے اور ایسا ہی حال تہا عبد اللہ بن عباس اور عمر
بن العبد العزیز اور یزید رقاشی اور فضیل بن عیاض اور بشر حافی اور معروف کرخی رضی اللہ عنہم کا اور یزید رقاشی
جب داخل ہوتے اپنی گہر مین روتے اور جب سامنے لایا جاتا اونکے کہانا روتے اور جب بیٹہتے اپنے مسلمان بہائیونکی

ف ۵ یعنے بلا شبہ مومن اور اولاد اونکی جنت مین ہے اور مشرک اور اولاد اونکی دوزخ مین
ف ۵ یعنے اور شامل کی ہم نے ساتہہ اونکے بلا شبہ اوٹہایا یعنے ذریت اونکی یعنے اونکی یاد کو سے ...

پاس روتی اور رولاتی اونکو اور کہتی کہ نہین پیدا کی گئی ہی آگ مگر مجھ جیسے کی لئے اور تہی عمر بن عبد العزیز انکو دیر تک روتی رہتی اور دوڑتے پہرتے گہر مین گہبرائی ہوئے اور چیختی رہتی صبح تک اور اکثر گر پڑتے غش کہا کر اور تہین رابعہ عدویہ روتین اسطرح کہ بہلیتے آنسو اونکی گرد اونکے یہانتک کہ گمان کرتا آنیوالا کہ یہہ پانی وضو کا ہی اور کعب احبار رضی اللہ عنہ کہتی تہی اگر روؤن مین خوف الٰہی سی یہانتک کہ نکلے میری آنکھہ سی ایک قطرہ بہت محبوب ہے نزدیک میرے اس سے کہ تصدق کرون مین ایک پہاڑ سونیکا اسحالمین کہ سخت دل ہوؤن مین اور علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ فرماتی تہی کہ علامت صالحین کی زردی رنگ کی ہی اور چندہا پن آنکہونکا اور خشکی ہونٹونکی ہی بسبب کثرت شب بیداری کی اور رونے کے اور گہبراہٹ کے اور فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتی تہی کہ نہین ہے رونا رونا آنکہونکا بلکہ رونا رونا دل کا ہے اسلئی کہ کبہی آدمی کی آنکہین روتی ہین اور دل اوسکا سخت ہوتا ہی تنبیہ المغترین وَاَمۡدَدۡنٰهُمۡ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحۡمٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ؁ اور پی در پی عطا کرینگے ہم اونکو میوہ اور گوشت اوس جنس سے کہ طلب کرین ف اور پیل لگا دی ہمنی اونکو میوے اور گوشت جس چیز کا جی چاہے مو تفسیر طلب کرین اگرچہ صریح طلب نکرین ج يَتَنَازَعُوۡنَ فِيۡهَا كَاۡسًا لَّا لَغۡوٌ فِيۡهَا وَلَا تَاۡثِيۡمٌ ؁ ایکدوسرےکے ہاتھہ سے لینگے وہان پیالہ شراب کا نہ بیہودہ گوئی ہوگی اوسمین اور نہ گنہگاری ف جہپٹتے ہین ہان پیالہ نہ بکنا ہی اوس شراب مین اور نہ گناہ مین مو التنازع تفسیر لینگے ازراہ تلذذ اور انس کے پیالہ لینگے بعض اونکے بعض سے اور وہ مومن ہین اور بیویان اونکی اور خادم اونکی جنت مین اور لغو اوس کلام کو کہتے ہین کہ نہ نفع ہو اوسمین اور نہ ضرر اور نہ گنہگاری مانند شراب دنیا کی کہ گالی گلوج بکتی ہین اور بعض نے کہا کہ نہین گنہگار ہونگی اوسکے پینے مین جمل بحر معاہ وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ غِلۡمَانٌ لَّهُمۡ كَاَنَّهُمۡ لُـؤۡلُـؤٌ مَّكۡنُوۡنٌ ؁ اور آمدرفت کرینگے گرد اونکے یعنے خدمت کی لئے چند نوجوان ملک اونکی سے گویا وہ نوجوان موتی پوشیدہ ہین ف اور پہرتی ہین اونکے پاس چہوکرے اونکے گویا وہ موتی ہین غلاف مین دہرے مو تفسیر مثل موتی کے ہون گے صفائی اور سفیدی مین پوشیدہ ہین یعنی سیپ مین اسلئے کہ وہ موتی بہت اچہا اور صاف ہوتا ہے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا مرتبہ مین وہ ہوگا کہ پکاریگا خادم کو اپنے خادمون مین سے پس جواب دین گے اوسکو ہزار خادم دروازی پر سے لبیک لبیک یعنے حاضر حاضر مد عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے کہ نہین ہوگا کوئی اہل جنت مین سے مگر کہ سعی کرتے ہونگی اوسکی خدمت مین ہزار غلام اور ہر غلام علیحدہ علیحدہ کامون پر مقرر ہونگے اور یہہ بہی آیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ خادم جب ایسے مانند موتیونکے ہین تو مخدوم کا کیا حال ہوگا فرمایا فضیلت مخدوم کی خادم پر ایسی ہوگی جیسی چودہوین رات کی چاند کی فضیلت ساری ستارون پر لوتبیان مین ہی کہ کہا حسن بصری رحمہ نے کہ لڑکے اولاد بشر کو نکے غلمان اہل جنت کی ہون گے اور لڑکیان اونکی حور عین ہین اور اولاد مومنونکی اپنی ماں باپون کے ساتہہ اوسی صورت پر ہونگے کہ دنیا مین تہی انتہی اور قرطبی مین ہے کہ آمدورفت کرین گے غلام اونکے لیکر میوے اور تحفے اور طعام اور شراب دلیل اوسکی یہہ ہی يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ ؕ ع يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ۙ پہر کہا ہی بعض نے کہ غلمان لڑکے اونکے ہین خوردسال پہلے اونکے مرے تہی پس ٹہہرا دیگا اللہ تعالی انہین اونکی اونسے اور بعض نے کہا کہ وہ غلمان جنت ہی مین پیدا ہون گی کہا

اکلی لے کہ وہ بُری نہیں ہونیکے کبھی **مجمل معاً** واقبل بعضهم علی بعض یتساءلون ۝
قالوا انا کنا قبل فی اهلنا مشفقین ۝ اور متوجہ ہوی بعض اونکی بعض پر آپسمین پوچھتی ہوی کہا
تحقیق ہم تہی پہلی اس سے دنیا مین اپنے گہر کے لوگون مین ڈرتے تہے **فت** اور موبہہ کیا ایکون نے دوسرون
کی طرف آپس مین پوچھتے بولے ہم تہے اپنے گہر مین ڈرتے رہتے **مو تفسیر** بعضے بعضون
سے پوچھینگے احوال اور اعمال اور رنج وخوف دنیاوی **بح** پوچھینگے بعضے بعضون سے اوس حال سے کہ تہے
اوسپر دنیا مین قسم خیر وشر سے اور اب ہیچی ان نعمتون کو از راہ تلذذ اور اعتراف نعمت کے ڈرتے یعنی عذاب الٰہی
سے مقصود ثابت کرنا خوف کا ہی تمام اوقات واحوال مین اسلئے کہ ہونا اونکا درمیان اہل اپنے کے مظنہ
ہنا امن کا پس جب ڈرے اس حال مین تو ڈرنا اونکا سوای اسکے بطریق اولے ہوگا **مجمل** فمن اللہ
علینا ووقنا عذاب السموم ۝ انا کنا من قبل ندعوه انه هو البر الرحیم ۝ پس بہت
سی نعمت دی ہمکو خداوند نے اور بچایا ہمکو ہوا گرم کے عذاب سے تحقیق ہم پہلے اس سے یعنے دنیا مین عبادت کرتے
تہے اوسکو تحقیق وہ ہی احسان کرنیوالا مہربان **فت** پہر احسان کیا اللہ نے ہمپر اور بچایا ہمکو لوؤن کے
عذاب سے یعنے دوزخ کی بہاپ سے نہ لگی ہم آگے سے پکارتے تہے اوسکو بیشک وہی ہے نیک سلوک رحم والا
تفسیر سموم اصل مین ہوا گرم کو کہتے ہین جو داخل ہو مسامات مین اور یہان یہہ نام رکہا گیا آگ جہنم کا
اسلئے کہ وہ ایسی ہے اور ندعوه کے معنے عبادت کرتے تہے ہم اوسکو فقط بغیر اوسکیکو یا یہ معنے ندعوه کے نسأله یعنی
مانگتی ہی ہم اوس سے بچاؤ آگ سے رحم والا یعنی بڑا رحم والا ہی کہ جب کوئی عبادت کرے اوسکی تو اوسکو دیتا ہی اور جب مانگے اوس سے کچھ دیتا
ہی **مدمجل تنبیہ** آخر تیسرے رکوع سورہ فاطر کے مین اللہ تعالے نے مقولہ جنتیون کا
بیان فرمایا ہی کہ جب وہ جنت مین داخل ہونگے تو یون کہینگے وقالوا الحمد لله الذی اذهب عنا
الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامة من فضله لا یمسنا فیها نصب و
لا یمسنا فیها لغوب ۝ غرض جب جنتی جنت مین داخل ہونگے تو اللہ تعالے کی نعمتون کا شکر بجالاوینگے
اور کچہہ حال اپنا پہلا دنیا کا یاد کرینگے کہ وہان طرح بطرح کے غمون مین گرفتار تہے وہ ہم سے دور کیے اور
اور ایسی ہی اچہی جگہہ مین اوتارا کہ یہان چین کرتے ہین کچہہ تکلیف نہین آور اوپر کی آیت سے معلوم ہوا کہ خوف
الٰہی ہی باعث داخل ہونے جنت کا ہے چنانچہ تنبیہ المغترین مین لکہا ہے کہ اخلاق اکابرین سے یہ ہی
ہی کہ بہت ڈرا کرتے تہے اللہ تعالی سے ابتدا حال مین اور انتہا حال مین لیکن حال انتہا مین خوف اللہ
تعالی کی عظمت وبزرگی کا ہوتا ہی اور لوازم خوف سے ہونا ندامت کا ہی قصور ابتدا حالین مین انتہا حال مین حدیث
مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا صفیة عمة رسول اللہ ویا فاطمة بنت محمد انقذا انفسکما من
النار فانی لا اغنی عنکما من الله شیئا اور حدیث مین ہے کہ نیکی پرانی اور نابود نہین ہوتی اور گناہ بہلایا نہین جاتا
اور دیان یعنے جزا دینے والا یعنے اللہ فنا نہین ہوگا پس ہو جیسا کہ چاہی تو ... ابو سعید خدری کہتے
تہے کہ علامت سیاہی قلب کی تین چیزین ہین نہ پاوی تو ساتھہ گناہون کے خوف اور نہ طاعت سے خوشی
اور نہ نصیحت کا اثر ابو محمد مروزی رحمة الله فرماتے ہین کہ نہین شقی ہوا ابلیس مگر پانچ چیزون سے اقرار نکیا اپنی

گناہ کا اور نادم ہوا گناہ سی اور نہ ملامت کی اپنی نفس کو اور جلدی نکی توبہ پر اور ناامید ہوا اللہ کی رحمت سی
اور آدم علیہ السلام نے عکس اسکے کیا پس سعید ہوے وہ پانچ چیزون سے اقرار کیا اپنی گناہ کا اور نادم ہوی اوس
سے اور ملامت کی نفس کو اور جلدی کی توبہ پر اور نہ ناامید ہوی اللہ عزوجل رحمت سی اور حاتم اصم رضی اللہ
عنہ کہتے تہے کہ اگر نافرمانی کرے تو اپنے رب کی پس جلدی کر طرف توبہ اور ندامت کی اور نہ عذر کر لوگون سے کہ عذر
تیرا اونسی بہت بڑا ہی اوس ورز سے کہ تیری معصیت مین ہی اور ابراہیم بن ادہم کہتے تہے کہ داخل ہونا میرا
دوزخ مین اسحالت مین کہ اطاعت کرتا ہون اللہ کی محبوب زیادہ ہی طرف میرے اس سے کہ داخل ہون
جنت مین اسحالت مین کہ نافرمان تہا اللہ کا اور اوزاعی کہتے تہے قرابتی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جب
دیکہتے اوسکو نہ دہوکا دے تجکو قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باوجود مخالفت تیری کی خصلت اور سیرت
اونکی سے کہ اونہون نے اپنی بیٹی فاطمہ سے فرمایا اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ
شَیْئًا اور احمد بن حرب کہتے تہے اَلَمْ یَاْنِ لِلْمُذْنِبِ اَنْ یَّتُوْبَ الخ یعنے کیا نہین وقت آیا گنہگار کے لئے توبہ
کرنیکا پس گناہ اوسکا دیوان مین لکہا ہوا ہے اور وہ کل اپنی قبر مین غمگین و سختی رسیدہ ہوگا اور اوس گناہ
کے سبب سے آگ کی طرف کہینچا جاویگا اور ابن عباس کہتے تہے کہ نہین لایق ہے عاقل کو کہ ایذا دے اپنے محبوب
کو پس لوگون نے مراد اس قول کی پوچہی کہا ایذا دیتا ہے آدمی اپنے نفس کو بسبب نافرمانی رب اپنی کے اور جعفر
بن محمد کہتے تہے کہ جسکو نکالا اللہ تعالے نے ذلت معصیت سی غنی کیا اوسکو بغیر مال کے اور عزت دی اوسکو بغیر کنبے
کے اور انست دی اوسکو بغیر بشر کے انتہے اور بہت ایسیہی ہی حکایات درباب خوف الٰہی کے اور بچنی کے گناہون
سے اسی کتاب مین لکہی ہین اور آخر آیۃ سے یہہ معلوم ہوا کہ پکارے تو اللہ ہی کو پکارے اور مانگے تو اللہ ہی سے
مانگے اور عبادت کرے تو اوسیکی عبادت کرے اور مدد مانگے تو اوسیکی مدد مانگے جیساکہ دلالت کرتی ہے اسپر یہہ
آیۃ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اور دلالت کرتی ہے اسپر یہہ حدیث کہ ابن عباس کہتے ہین کہ تہا مین
سوار پیچہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا یا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ
تُجَاھَکَ وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ الخ یعنے ای لڑکے نگاہ رکہہ
حق اللہ تعالی کا یعنے رضامندی اوسکی طلب کر نگاہ رکہیگا تجکو یعنے دنیا اور آخرت کی برائیون سے نگاہ رکہہ
اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب مانگے تو کچہہ تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگے تو تو مدد
مانگ اللہ ہی کی اور جان کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہوین تیرے نفع دینے پر ساتہہ کسی چیز کے تو نہین نفع دینگے
تجکو مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون تیری ضرر پہنچانے پر ساتہہ کسی چیز کے تو ضرر نہین پہنچاوینگے تجکو مگر
ساتہہ اس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجپر اور اوٹہائے گئے قلم اور خشک کی گئے صحیفے ۱۲ جنتی اور دوزخیون کا
بیان فرماکر اب فرماتے ہین حضرت کو کہ نصیحت کرنے پر تم قائم رہو تا لوگ مستحق جنت ہون اور دوزخ سے

بچین کسی کے بدکہنے پر خیال نکر فَذَکِّرْ فَمَا اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّکَ بِکَاہِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ای محمد
پس نصیحت کر نہین ہے تو ساتہہ فضل پروردگار اپنے کے کاہن اور نہ دیوانہ ۱۲ فتح ۱۲ اب تو سمجہا اپنے رب
کے فضل سے پریون والا نہین اور نہ دیوانہ ۱۲ موضح ۱۲ تفسیر نصیحت کر یعنے ہمیشہ قائم رہ اور نصیحت کرنے

مشرکون سکے اور نہ رجوع کرا اوس سے بسبب کہنے اونکے کے تجہکو کاہن و دیوانہ کاہن وہ ہی کہ خبر غیب کی دیوے
بدون اسکے کہ خدا نے اوسکی خبر دی ہو کوئی جن تابع ہوتا ہی وہ جہوٹ سچ خبرین بیان کرجاتا ہی اوسکو کاہن
بیان کرتا ہی اور نزول اس آیۃ کا اون لوگون کے حق مین ہی کہ پیغمبر خدا کو قافلے والونکے سامنے کاہن اور
ساحر اور مجنون کہکر مانع اسلام سے ہوتے تھے اور آنحضرت غمگین ہوتی تھے یہہ آیۃ نازل ہوئی حضرت کی
تسلی کے لیئے ﴿ترجمہ﴾ اَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ بلکہ آیا کہتے ہین شاعر ہی انتظار
کہینچتے ہین ہم اوسکے حق مین حوادث زمانہ کا ﴿فتح﴾ کیا کہتے ہین یہہ شاعر ہے ہم راہ دیکھتے ہین اسپر گردش
زمانہ کی ﴿موضح تفسیر﴾ حوادث زمانہ کا کہ جلدی ہلاک ہو جیسکہ اور شاعر ہلاک ہوئے اور اصحاب
اونکے متفرق ہون اور شوکت اوسکی نرہی ﴿ترجمہ﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ۝
کہہ انتظار کہینچو تحقیق مین ساتہہ تمہارے انتظار کہینچنے والون مین سی ہون ﴿فتح﴾ تو کہہ تم راہ دیکھو کہ مین
بہی تمہارے ساتہہ راہ دیکھتا ہون ﴿موضح تفسیر﴾ انتظار کہینچو میرے ہلاک کا پس مین منتظر ہون تمہارے
ہلاک کا یعنے مین منتظر ہون تمہارے ہلاک کا جیسے کہ تم منتظر ہو میرے ہلاک کے یہہ امر تہدید کے لئے ہے جیسے
آقا اپنے غلام کو کہے کر جو چاہے تو مین غافل نہین ہون تجہسے اور انتظار کافرونکا باطل ہوا اور انتظار پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور مین آیا کہ کافر روز بدر کے قتل کیئے گئے اور مقہور اور قید ہوئے اور حضرت فتح یاب ہوئے
﴿ترجمہ مع جمل﴾ اَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ۝ آیا فرماتی ہین ساتہہ اس
عقیدے کے عقلین اونکی یا یہہ کہ وہ سرکش ہین ﴿کیا﴾ اونکی عقلین یہی یہی سکہاتین ہین اونکو یا وہ لوگ
شرارت پر ہین ﴿موضح تفسیر﴾ یعنے کیا حکم کرتین ہین عقلین اونکی اس تناقض کا قول ہین کہ کاہن
اور شاعر بہی کہتے ہین اور مجنون بہی یہہ کیونکر جمع ہو مجنون کیونکر شاعر اور کاہن ہوگا اور قریش عقلمند مشہور
تہی اوسپر یہہ فرمایا کہ عقلین انکی ایسا حکم کرتین ہین پس یہہ استفہام انکاری ہی ﴿مدجمل﴾ اَمْ يَقُولُونَ
تَقَوَّلَهُ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ آیا کہتے ہین بنالیا ہی قرآن کو نہ بلکہ ایمان نہین لاتے ہین ﴿فتح﴾ یا کہتے
ہین کہ بنالیا ہی قرآن کو نہ بلکہ اونکو یقین نہین ﴿موضح تفسیر﴾ یعنے کافر کہتے ہین کہ قرآن کو
محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سی بنالیا ہے بلکہ یہہ وحی ہی اوپر یعنے ایسا امر نہین ہی جیسا کہ وہ گمان کرتے
ہین بلکہ بسبب کفر و عناد اپنے کے یہہ بہتان لگاتے ہین باوجود اسکے کہ جانتے ہین بطلان قول اپنے کا کہ
یہہ اونکا بنایا ہوا ہے اسلئے کہ عرب عاجز تہے اوسکے مانند کے بنانیسے اور نہین ہین محمد مگر ایک شخص عرب مین سے
﴿مد﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝ پس چاہیئے کہ لاوین ایک بات مانند
قرآن کے اگر راست گو ہین ﴿فتح﴾ پہر چاہیئے کہ لے آوین کوئی بات اسطرح کی اگر وہ سچی ہین اَمْ خُلِقُوا
مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝ آیا یہہ پیدا کیئے گئے ہین بغیر پیدا کرنیوالیکے یا خود پیدا کرنیوالے ہین
﴿فتح﴾ کیا وہ بنگئی ہین آپ ہی آپ یا وہی ہین بنانیوالے ﴿موضح تفسیر﴾ یعنے بغیر خالق کے پیدا نہین ہوئی ہین اور نہ خود خالق ہین پس
کیون وحدانیت خالق پر ایمان نہین لاتی ہین اور بعض کے نزدیک غیر شیء سے مراد باپ ہین یعنے یہہ آدمی زاد ہین پتہر وغیرہ نہین ہین
کیون سمجہکر ایمان خالق پر نہین لاتے اور بعضون نے کہا کہ کیا پیدا کیئے گئے ہین واسطے لاشی اور لاحساب کے

یا یہہ پیدا کر لیلے ہین پس نہین حکم مانتے ❊ بحر ملہ ❊ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ
آیا پیدا کیے ہین آسمان و زمین بلکہ یہہ یقین نہین کرتے ❊ فتح ❊ یا اونہون نے بنائی آسمان و زمین کو ای
نہین پر یقین نہین کرتے ❊ موضح تفسیر ❊ یعنے کیا اونہون نے آسمان و زمین بنائی ہین یعنی قادر نہین ہین
انکے پیدا کرنے پر سوای اللہ خالق کے پس کیون نہین عبادت کرتے اوسکی بلکہ یہہ یقین نہین کرتے یعنے سوچتے
نہین آیتون مین تا جانین اپنے خالق اور آسمان و زمین کے خالق کو ❊ مد ❊ بلکہ یقین نہین کرتے اللہ کا
والا ضرور ایمان لاتے اوسکے نبی پر ❊ ج ❊ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ ۝ آیا
نزدیک انکی خزانی پروردگار تیری کے ہین یا یہہ ہین غالب ❊ فتح ❊ کیا اون پاس ہین خزانے تیرے رب کے
یا وہی داروغہ ہین ❊ موضح تفسیر ❊ خزانے تیرے رب کے یعنے نبوة اور رزق اور فضائل وغیرہ ما لہ جسکو
جو کچھہ چاہین سو دیوین یا یہہ ہین غالب کہ تدبیر کرین امر ربوبیت کو اور بیان کرین امور کو موافق خواہشون
اپنے کے ❊ مد ❊ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۚ فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝ آیا اونکے
لیے کوئی سیڑہی ہی کہ اوسپر چڑہ کر سنتے ہین پس چاہیے کہ لاوے سننے والا انکا دلیل ظاہر ❊ فتح ❊ کیا
اون پاس کوئی سیڑہی ہی جسپر سن آتے ہین تو لے آوے جو سنتا ہی اونمین کوئی سند کہلی ❊ موضح تفسیر ❊
یعنے کیا سیڑہی ہی اون پاس کہ جسپر سے چڑہتے ہین آسمان کیطرف اور سنتی ہین کلام ملائکہ کا اور جو کچھہ کہ دیا
جاتی ہے اونکو یعنے علم غیب یہانتک کے جان لیتے ہین جو کچھہ کہ ہونیوالا ہے یعنے پہلے ہلاک ہونا نبی کا اونکے
ہلاک پر اور فتحیاب ہونا اونکا انجام کار کو نہ فتحیاب ہونا نبی کا جیسا کہ یہہ واہیات بکتی ہین ❊ مد ❊ یا
یہہ معنی ہین کہ سیڑہی پر سے آسمان پر چڑہکر کچھہ احکام آلہی سنتے ہین اور معارضہ کرتی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
اوسپر کر کہ سنتے ہین اگر اسکے مدعی ہین بالغرض تو لاوے سننے والا اونکا کوئی دلیل ظاہر ❊ ج ❊ اَمْ لَهُ
الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝ آیا خدا کے لیے بیٹیان پیدا ہون اور تمہارے لیے بیٹے ❊ فتح ❊ کیا اوسکے
ہان بیٹیان اور تمہارے ہان بیٹے ❊ موضح تفسیر ❊ یہہ بہی انکی حماقت کا بیان ہے باوجودیکہ اپنے
کو عقلمند سمجھتے ہین اور واقع مین ایسے احمق ہین کہ بیٹیونکو خود تو مکروہ رکہین اور اللہ کی طرف اونکو منسوب
کرین کہ ملائکہ بیٹیان خدا کی ہین عیاذا باللہ منہ غرضکہ یہہ نسبت کرنی ہرگز نچاہیے وہ پاک ہے اوس سے کہ کوئی
اوسکی اولاد ہو چہ جای بیٹیان ❊ مد ❊ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ آیا
سوال کرتا ہے تو انسے کچھہ مزدوری رسالت پر پس یہہ چٹی سے گرانبار ہوئے ہین ❊ فتح ❊ کیا مانگتا ہے تو
انسے کچھہ نیگ سو اونپر چٹی کا بوجہہ ہے ❊ موضح تفسیر ❊ مغرم اوسکو کہتے ہین کہ لازم ہو انسان پر وہ چیز
کہ نہین لازم اوسپر یعنے کیا لازم ہوئی ہے اونپر چٹی بہاری کہ اوسنے بیرغبت کر دیا ہے اور باز رکہا ہی اونکو
تیرے اتباع سے یعنی اسلام لانے سے ❊ مد ❊ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ۝ اَمْ یُرِیْدُوْنَ
كَیْدًا ۭ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِیْدُوْنَ ۝ آیا نزدیک اونکے علم غیب کا ہے پس یہہ لکہتے ہین آیا چاہتے
ہین بداندیشی پس کافر وہی ہین گرفتار بداندیشی مین گرفتار ہوے ❊ فتح ❊ کیا اونکو خبر ہے بہید کی سو وہ
لکھہ رکہتے ہین کیا چاہتے ہین کچھہ داؤ کرنا سو جو منکر ہین وہی آتے ہین داؤ مین ❊ موضح تفسیر ❊

علم غیب یعنی کہا لوح محفوظ اونکے پاس ہے کہ اوس سے لکہا خبر دیتے ہین لوگون کو یہانتک کہ کہتے ہین کہ ہم مرکر جیکے نکلین اور اگر جیے بہی تو عذاب ہمکو نہین ہو ویگا اور کام محمد کا اور قیامت باطل ہے یا کہتے ہین کہ محمد حادثہ عظیم مین گرفتار ہونگے گرفتار ہوے یعنی ضرر کید و بداندیشی کا اوہین پر عود کریگا اور تو ای محمد محفوظ رہیگا اور اس کید سے مراد وہ مکر ہے کہ کافرون نے دار الندوہ مین جمع ہو کر مشورہ قتل اور اخراج پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا تہا اور آخر الامر وہی مقتول و مغلوب ہوئے بدر مین ﴿مدنجر﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ آیا انکے لئے کوئی معبود ہی سوائے خدا کے پاکی ہے خدا کے لئے اوس چیز سے کہ شریک مقرر کرتے ہین ﴿فتح﴾ کیا اونکا کوئی حاکم ہے اللہ کے سوا وہ اللہ نرالا ہے انکے شریک بتانے سے ﴿موضح﴾

تفسیر کوئی معبود ہی سوائے خدا کے کہ بچاوے اونکو اللہ کے عذاب سے یا مدد کرے اونکی یا رزق دیوے ﴿مدنجر﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ اور اگر دیکہین ایک ٹکرے کو آسمان سے گرا ہوا کہین یہہ ایک ابر ہے دلدار تہ بتہ ﴿فتح﴾ اور اگر دیکہین ایک تختہ آسمان سے گرتا کہین یہہ بدلی ہی گاڑہی ﴿موضح﴾

تفسیر یہہ جواب قول کفار کا ہے کہ وہ کہتے تہے اگر تو ای محمد سچا ہے تو ہمپر ایک ٹکڑا آسمان سے لا تا ہلاک ہوویں ہم اوسپر فرمایا کہ موجب انکی کہنے کے اوپر اگر ایک ٹکڑا آسمان سے گرے عذاب کے لئے تو کہین یہہ ابر ہے غرضکہ باوجود اسکے بہی ایمان نہ لاوین ﴿مدنجر﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ پس چہوڑ انکو یہان تک کہ ملین ساتہہ اوس دن اپنے کے کہ اوسمین بیہوش کئے جاوینگے اوس دن کہ دفع کرے اونسے مکر انکا کسی چیز کو اور نہ مدد دیے جاوین یعنے عذاب کے دفع کرنے مین ﴿فتح﴾ سو تو چہوڑ دے اونکو جب تک ملین اپنے دن سے جسمین انپر کڑا کا پڑیگا جسدن کام نہ آویگا اونکو اونکا داؤ کچہہ اور نہ اونکو مدد پہنچیگی ﴿موضح﴾

تفسیر بیہوش کئے جاوینگے یہہ بوقت نفخہ پہلے کے ہوگا اور یہہ حکم پہلے قتال کے تہا ﴿مدنجر﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور تحقیق ظالمون کے لئے ایک عذاب ہے غیر اسکے ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے ﴿فتح﴾ اور ان گنہگارونکو ایک مار ہے اوس سے وری پر وہ بہت لوگ نہین جانتے ﴿موضح﴾

تفسیر ان ظالمون یعنے مشرکون کے لئے غیر عذاب آخرۃ کے دنیا مین بہی عذاب ہے جو قحط سات برس کا اور قتل ہونا بیچ بدر کے اور عذاب قبر کا ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے اوسکو پہر حکم کیا حضور کو صبر کا یہانتک کہ واقع ہوا اونپر عذاب پس فرمایا وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ آخر تک ﴿مدنجر﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ اور صبر کر باانتظار حکم پروردگار اپنے کے تحقیق تو سامنے آنکہون ہماری کے ہے اور پاکی سے یاد کر ساتہہ تعریف پروردگار اپنے کے جسوقت کہ صبح کو اوٹہے تو اور بعض اوقات شب مین پاکی سے یاد کر اور پیچہے غائب ہونے ستارون کے بہی ﴿فتح﴾ اور تو ٹہیراہ منتظر اپنے رب کے حکم کا کہ تو ہماری آنکہون کے سامنے ہے اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیان ملا کر جسوقت کہ تو اوٹہتا ہے اور کچہہ رات مین بول اوسکی پاکی اور پیٹہہ دیتے وقت تارون کے ﴿موضح﴾

تفسیر صبر کر واسطے حکم رب اپنے کے ساتہہ مہلت دینے اونکے اور جو کچہہ کہ لاحق ہو تجہکو اونسے

ف۱ والندوہ نام ایک جگہہ کا تہا مسجد الحرام مین اوسمین جمع ہو کر حضرت کی ضرر رسانی کا مشورہ کیا کرتے تہے ۱۲ منہ

ف۲ وان یروا کسفا من السماء ساقطا ۱۲

ف۳ یصعقون بضم الیا عاصم و شامی اوراباقون بفتح الیاء ریعقال صعقہ فصعق ۱۲ منہ

ف۴ ہے اونکو دفع کرنے سے یہین بتا دین اور پر ۱۲ منہ

مشقت تو سامنے آنکھون ہماری کے ہی کہ دیکھتی ہین ہم تجکو اور نگہبانی کرتے ہین ہم تیری اورجسوقت کہ اوٹھی تو
لینے نماز کے لیے اور مراد اوس سے وہ تسبیح ہے جو بعد تکبیر کے پڑھتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ یا یہہ مراد ہے کہ
جس مکان سے اوٹھے تو یا نیند سے اوٹھے تو اور پیچھے غائب ہونے ستارون کے یعنی آخر رات مین اور مراد حکم کرنا ہے
ساتھہ کہنے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کے ان اوقات مین اور بعض نے کہا تسبیح سے مراد نماز ہے کہ جب اوٹھے تو سوتے
سے نماز تہجد پڑہ اور مِنَ اللَّيْلِ سے مراد نماز عشائین یعنی مغرب و عشا مین اور ادبار النجوم سے نماز فجر کی ۞ معلم
سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ کہا حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حِيْنَ يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اَنْ يَّقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لِاَنَّ اللّٰهَ
يَقُوْلُ لِنَبِيِّهٖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۞ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بیٹھا کسی مجلس مین
لغو یعنی کلام بے فائدہ و بیہودہ پہر کہا پہلے کھڑے ہونیکے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ مگر کہ ہوگا کفارہ اون گناہون اور لغو کا کہ درمیان بیٹھنے اور اوسکے
اٹھنے کے کیے ہین اور اگر مجلس خیر کی ہو اجر و احسان زیادہ ہوگا ۞ بحر در المنثور ۞ اور شریق بن حمید
سے روایت ہی کہ کہا کہ حاضر ہوا مین حضرت عائشہ کے پاس اور پوچھا مینے اونسے کہ ساتھہ کس چیز کے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم شروع کرتے تھے جب بیدار ہوتے رات کو پس فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پوچھی تونے مجھہ سے ایک ایسی
بات کہ نہین پوچھا مجھسے اوسکو کسی نے پہلے تیرے تھے حضرت جب جاگتے رات کو تکبیر کہتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس بار اور
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتے دس بار اور کہتے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دس بار اور کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ دس بار
اور استغفار پڑہتے دس بار اور پہر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑہتے دس بار پہر کہتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ
الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ دس بار پہر شروع کرتے نماز روایت کی یہہ ابو داؤد نے اور کہا حضرت عائشہ
نے کہ بلا شبہہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے کسی مجلس مین یا نماز پڑہتے پڑہتے کتنے ایک کلمے پس
پوچھا مینے حضرت سے فائدہ اون کلمون کا پس فرمایا اگر کلام خیر کیا ہوتا ہی یعنی مجلس وغیرہ مین تو ہوتے ہین
یہہ کلمے مُہر اون کلامون پر روز قیامت تک اور اگر کلام برا کیا ہوتا ہے تو ہوتے ہین یہہ کلمے کفارہ اوسکے
وہ کلمے یہہ ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۞ ف
مُہر اون پر یعنے محفوظ رہتے ہین تغیر و تبدیل سے اسمین اشارہ ہی اسپر کہ پڑہنے والا اسکا محفوظ رہتا ہی کفر سے
اسلئے کہ سوای کفر کے کوئی عمل اگرچہ کیسا ہو عمل کو نہین نابود کرتا ۞ ع ۞ اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے حضرت جویریہ رضہ کو کہ بی بی حضرت کی تہین اسحال ہین کہ تحقیق نکلے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکے
پاس سے صبح کو جسوقت کہ نماز پڑہی صبح کی یعنے سنت صبح کی اونکے گہر مین اور جویریہ اپنے مصلے پر تشریف
رکہتی تہین پہر پہرے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعد ہونے وقت چاشت کے اور حال یہہ کہ وہ بیٹھی ہین
تہین پس ایسے وقت مین حضرت نے فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ چہوڑا تہا مینے تجکو اوسپر یعنے صبح
سے اب تلک بیٹھی ہوئی ذکر مین مشغول ہے کہا جویریہ نے ہان فرمایا کہ تحقیق کہے مینے پیچھے جدا ہونے
تیرے سے چار کلمے تین بار اگر تولے جاوین ساتھہ اوس چیز کے کہ پڑہی تونے ابتدا اس دن کے سے تو البتہ
بہاری ہووین اوسپر یہہ کلمے وہ کلمے یہہ ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ

وزنة عرشه ومداد کلماته یعنے پاکی ہی اللہ کو اور تعریف ہی اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکیکے اور موافق مرضی ذات اوسکیکے اور موافق بوجھہ عرش اوسکیکے اور موافق مقدار کلمون اوسکیکے ف علماء رحمہم اللہ نے لکھاہے کہ اسطرح کے ذکر مین ثواب بہت ہوتاہے اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہواہی کہ جب بندہ لا الہ الا اللہ عدد خلقہ کہتاہے تو اللہ تعالے ملائکہ کو فرماتاہے کہ اس بندہ کیلئے لا الہ الا اللہ بقدر گنتی مخلوقات کے لکھو اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندہ اوسکی آرزو رکھتاہے اللہ تعالے سے اوسکے اعمال نامہ اپنے مین بغیر عمل کئے پاویگا پس سبب اوسکا پوچھیگا حکم ہوویگا کہ یہہ عمل ہے کہ آرزو اوسکی لیگیا تھا ط فخر ط اور روایت مین آیا ہے کہ آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کے پاس کہ بی بی حضرت کی تہین اور آگے اونکے چار ہزار گٹھلیان کھجور کی تہین کہ تسبیح پڑہتی تہین ساتہہ اونکے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق تسبیح پڑہی مینے جبسے کہ کھڑا ہوا مین تیرے سر پر بہت اس سے یعنی ایسی تسبیح پڑہی مینے اس تہوڑی سی دیر مین کہ تیری تسبیحات سے ثواب مین زیادہ ہی کہا صفیہ نے سکھاؤ مجکو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہہ یہہ تسبیح وہ تسبیح یہہ ہے سبحان اللہ عدد ما خلق یعنے پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کئے ط اور فرمایا کہ جو کوئی کہے ہر صبح وشام سبحان اللہ سو بار گویا کہ سو حج ادا کئے اور جو کوئی کہے ہر صبح وشام الحمد للہ سو بار گویا کہ سوار کیا نمازیون کو خدا تعالے کی راہ مین سو گھوڑون پر اور جو کوئی کہے ہر صبح وشام سو بار لا الہ الا اللہ گویا کہ سو بردے حضرت اسمعیل کے اولاد سے آزاد کئے اور جو کوئی کہے ہر صبح وشام سو بار اللہ اکبر گویا کہ نہین آویگا کوئی اوس روز مین ساتہہ عمل کے کہ بہتر ہو اس سے یعنے اسکے برابر کسیکو ثواب نہین مگر جو مثل اسکے پڑہے یا زیادہ اس سے اور فضائل تسبیح اور تحمید کے بہت آئے ہین جو چاہے مظاہر حق اور ظفر جلیل وغیرہ مین دیکہہ لے اور مجالس الابرار مین جو اسباب بلا کے دفع کے لکہے مین از انجملہ تسبیح کو بہی لکہاہے کہ تسبیح روکتی ہے بلا کے واقع ہونیکو اسلئے کہ روایت کیا ہے کعب نے کہ اونہون نے کہا سبحان اللہ منع کرتاہے عذاب کو اور دلالت کرتاہے اسپر قول اللہ تعالے کا یونس نبی کے حق مین فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون یعنے اگر یونس تسبیح کہنے والے نہوتے تو ٹہیرے رہتے مچہلی کے پیٹ مین روز قیامت تک اور تہی تسبیح اونکی وہی جو بیان کی اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک مین فنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنے پکارا اندہیری مین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوائے تیرے پاکی ہے تجکو بلا شک مین ظالمین سے ہون پہر اللہ تعالے نے اسکے بعد فرمایا فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین یعنے پس قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور ایسیہی نجات دیتے ہین ہم مومنون کو اور روایت کیا گیاہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ما من مکروب یدعو بہذا الدعاء الا استجیب لہ یعنے نہین ہے کوئی غم رسیدہ کہ دعا کرے ساتہہ اس دعا کے مگر کہ قبول کیجاتی ہے اوسکے لئے اور روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کیا خبر دون مین تمکو ساتہہ ایسی ایک چیز کے کہ جب اوترے تم مین سے کسی پر کرب یا بلا پہر دعا کرے ساتہہ اسکے کشادہ کرے اللہ تعالے اوس سے عرض کیا گیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا دعاء ذی النون یعنے یونس کی ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اور تسبیح وتحمید ہی پر کیا منحصر ہی آدمی کو چاہئے کہ ہر وقت

وہ ساعت اوسکی طاعت وعبادت مین مصروف ہی اور عبادت سے کچھہ ذکر اللہ اور نوافل وغیرہ ہی مقصود نہین
ہین بلکہ قاعدہ کلیہ درباب طاعات وعبادات کے یہہ ہے کہ جو عمل وشغل کہ اونمین ایک صفت ان صفتون مین
سے ہو موجب ثواب وباعث اجر کے ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ سبب ہو اللہ تعالے کے ذکر اور دوستی اور تعظیم اور انقیاد
احکام اوسکا اور یاد دلانیوالا ہو احوال عاقبت اور امور آخرت کا اور باعث ہو اوپر نفع خلق اللہ کے اور دفع ایذا
کے اون سے اور دوسرا دور کرنیوالا ہو اوصاف بدسے مانند بغض اور حسد اور کبر اور ریا اور طمع اور حب دنیا اور غفلت کے
عقبیٰ سے اور مانند غیبت اور جھوٹ اور چغل خوری اور فحش اور لغو کے اور نزدیک کرنیوالا ہو اچھی صفتون کے مانند
صبر اور توکل اور رضا اور تسلیم اور ذکر اور فکر اور قناعت اور مانند انکے کے جو فعل اور عمل کہ اوسمین ایک امر ان امور سے
پایا جاوے موجب اجر آخرت کا ہوتا ہے لیکن بشرطیکہ کوئی وجہ وجوہ منع شرعی سے اوسمین وارد نہوئی ہو اور نزدیک
ہو ساتھہ نیت صحیح کے کہ کوئی عمل بدون نیت قلب کے مقبول نہین ہوتا ہے کہ حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ نص
قطعی ہی اسپر کیا خوب کہا ہی حضرت ابو سعید ابو الخیر نے ؎ خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ * دہ چیز برون
کن اندرون سینہ * حرص وامل وغضب ودروغ وغیبت * بخل وحسد وریا وکبر وکینہ * رباعی دوسری ؎
خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم * نہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم * صبر وشکر وقناعت وعلم ویقین * تفویض وتوکل
ورضا وتسلیم * وچار رباب وغیرہ * حضرت مجدد رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ بیع وشرا مین جو رعایت شرع
کی رہے تو وہ بھی داخل ذکر ہے کذا فی مکتوباتہ

سورۃ والنجم مکیۃ الا الذین یجتنبون الآیۃ

سورۂ والنجم مکی ہے نازل ہوئی یہہ بعد سورۂ اخلاص کے اور اسکو لکھا بعد سورۂ طور کے اسلئے کہ طور ختم کی گئی
ساتھہ قول اللہ تعالے کے وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ اور یہہ شروع کی گئی ساتھہ قول اللہ تعالے کے وَالنَّجْمِ اور وجہ مناسبت
کی یہہ ہے کہ طور مین ذکر ہے مومنین کی ذریۃ کا اور اسکا کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے اور اسمین ذکر ہے ذریۃ
یہود کا اس آیۃ مین هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِي بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ الخ روایت کیا ابن ابی
حاتم اور ابن منذر و واحدی نے اپنی سندون سے ثابت بن حارث انصاری سے کہ کہا تہے یہود کہتے جسوقت کہ ہلاک
ہوتا اونمین کوئی لڑکا چھوٹا کہ یہہ صدیق ہے پس پہنچی یہہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نے کہ
جھوٹے ہین یہود مَا مِنْ نَسَمَةٍ يَخْلُقُهَا اللّٰهُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اِلَّا اَنَّهٗ شَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ یعنی نہین ہے کوئی جان کہ پیدا کرتا ہی اوسکو اللہ
ماں کے پیٹ مین مگر کہ شقی ہوتا ہی یا سعید اور اتاری اللہ نے اونپر یہہ آیۃ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ الخ اور جو کہا مومنین کے حق مین
اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ کہا اسجگہہ کفار کے حق مین وَاَنْ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى خلاف اوس
مضمون کے کہ ذکر کیا مومنین صغار کے حق مین یعنے وہان تو یہہ ہے کہ مومنون کی اولاد بہی اونکی عملون کے
سبب سے درجہ عالی کو پہنچینگے اور یہان کی آیۃ سے معلوم ہوا کہ کافرونکو کسیکے عمل سے کچھہ فائدہ نہین ہے سوا
اپنے عمل کے کہ ایمان لاوین اور یہہ وجہ نادر ہے مناسبت مین اور آیتین اس سورہ کی باسٹھہ ہین اور کلمات
تین سو ساٹھہ اور حروف ایکہزار چارسو پانچ اور رکوع تین ہ تناسق الدرر فی تناسب السور وغیرہ ہ ربط دونون
سورتون مین یون ہے کہ سورۂ طور مین بیان ہے توحید حقیقت کا اور بیان ہے باطل کرنے کفر اور اقوال
کفار کا اور خبرین ہین اگلی امتون کی کہ موحدین کو نجات ہوئی اور کافر ہلاک ہوئی اور اسمین تسلی دی ہے

انحضرت کی قلب مبارک کو اور سورۂ والنجم ہی الیسی ہے کہ اوسمین بیان ہے حقیقت رسولون اور قران کا اور
رد ہی اقوال مشرکین کا اور مذکور ہی اوسمین مدح مومنونکی **ذاھد سے حمل** بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ
الرَّحِیۡمِ ۝ وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰیۙ ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَمَا غَوٰیۚ ۝ وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ۝ اِنۡ
هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰیۙ ۝ قسم ہے ستارون کی جب گرتی ہین گمراہ نہین ہوا یہہ یار تمہارا یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور
غلط نہین کیا راہ کو اور بات نہین کہتا خواہش نفس سے نہین ہے قرآن مگر وحی کہ اوسکی طرف بہیجی جاتی ہے **ت**
قسم ہے تارے کی جب گرے یعنے ڈوبے بہکا نہین تمہارا رفیق اور بے راہ نہین چلا اور نہین بولتا اپنے چاو سے
یہہ تو حکم ہے جو پہنچتا ہے اوسکو **تفسیر** نجم سے مراد ثریا ستارہ ہی یا تمام ستارے اِذَا هَوٰی یعنے جب غروب
ہون یا جہڑین روز قیامت کے اور جواب قسم کا مَا ضَلَّ یعنے نہین غائب ہوا اور نہین پہرا ہوا قصد حق سے اور
لفظ صَاحِبُکُمۡ مین خطاب ہے قریش کو وَمَا غَوٰی اور غلط نہین کیا راہ کو بیچ اتباع باطل کے اور بعضون نے کہا کہ
ضلال نقیض ہدی کی ہے اور غی نقیض رشد کی یعنے محمد راہ یافتہ راشد ہے اور نہین ہے جیسا کہ تم گمان کرتے ہو
اوسکو ضلال و غی کی طرف اور بات نہین کہتا الخ یعنے جو کچہہ قرآن سے تمہارے پاس آتا ہی جاوسکا کلام نہین
ہے کہ اپنی رائی و خواہش سے کہا ہو بلکہ وحی ہے کہ اللہ کیطرف سے آئی ہے اوسکے پاس وہ تمکو پہنچاتا ہی اور دلیل
پکڑی ہی ساتہہ اس آیۃ کے اونے کہ نہین معتقد ہی اجتہاد کا انبیاء کے لئے اور جواب اوسکو یون دیا جاتا ہے کہ
اللہ تعالے نے جب روا رکہا اور جاری کیا انبیاء کے لئے اجتہاد کو اور قادر کیا اونکو اوسپر ہوا وہ اجتہاد مانند وحی
کے نہ بولنا ہوے سے **مد** مراد یہان سب ستارے ہین یا ثریا یا زحل یا زہرہ ہے فقط اور بقول
بعض کے وہ ستارے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام کی پیدائش کے وقت اوترے اور بقولے وہ ستارے ہین کہ رجم شیاطین کرتے
ہین اور بقولے نجوم قرآن مراد ہین یعنے قسم سورتون اور آیتون قرآن کی جب اوترین اور بقولے نجم گہاس بے ساق
مراد ہو اور امام جعفر صادق نے کہ مراد ستارہ جلوہ محمد کا ہی صلے اللہ علیہ وسلم کہ اوترا شب معراج مین آسمان سے
یا طلوع کرنیوالا ہوا آسمان پر اوس شب اور بات نہین کہتا ہے الخ یعنے کلام باطل نہین کرتا ہی جیسا کہ کفار کہتے
ہین کہ قرآن اپنے دل سے بناتا ہے تفسیر حسینی مین لکہا ہی جب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوۃ آشکارا کی
مشرکون نے طعن شروع کیا کہ محمد گمراہ ہو گیا اپنے باپون کے دین سے اور خاطر کی حق سبحانہ نے فرمایا وَالنَّجۡمِ اِذَا
هَوٰی مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَمَا غَوٰی اور صاحب سلمی نے کہا کہ انحضرت علیہ السلام حکم کئے گئے تہے ساتہہ صحبت کرنے
کے کافرونسے دعوۃ کے لئے **مجمع** بخاری و مسلم وغیرہما نے روایت کیا ابن مسعود سے کہا اول سورۃ کہ
نازل کیا گیا اوسمین سجدہ وَالنَّجۡمِ ہے پس سجدہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور سجدہ کیا سب لوگون نے
سوای ایک شخص کے کہ دیکہا مینے اوسکو کہ لی ایک مٹہی مٹی کی پس سجدہ کیا اوسپر پس دیکہا مینے اوسکو بعد اسکے کہ قتل
کیا گیا کافر اور وہ امیہ ابن خلف تہا اور روایت کیا ابن مردویہ نے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورۂ وَالنَّجۡمِ مین اور سجدہ کیا اونہون نے کہ حاضر تہے جن و انس اور شجر سے اور روایت
مین آیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی سورۂ وَالنَّجۡمِ پس سجدہ کیا اوسمین مسلمانون اور مشرکون اور
جن و انس نے اور قتادہ سے منقول ہے وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰی کی تفسیر مین لکہا ہے عتبہ ابولہب کے بیٹے نے کہ بلاشبہ

مین کافر ہو گیا تہا رب نجم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادسکو کہ نہین ڈرتا تو اس سے کہ مسلط کرے اللہ تجہ
کتا اپنا پس نکلا ابو لہب کا بیٹا ساتہہ لوگون کے سفر مین یہانتک کہ جب پہنچے ایک جا مین تو سنی لوگون نے آواز
شیر کی پس کہا اوسنے کہ یہہ میرے کہانیکا ارادہ رکہتا ہے پس جمع ہوئے لوگ گرد اوسکے اور اوسکو بیچ مین کر لیا یہانتک
کہ جب سوئے لوگ تو آیا شیر اور پکڑ لیا سر اوسکا یعنے اوکہاڑ لیا ۱۲ در منثور ۱۲ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝

ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝ سکہایا ہے محمد کو فرشتہ بہت قوۃ والے صاحب حسن نے
پس سیدہا کہڑا ہوا وہ فرشتہ اور وہ کنارہ بلند آسمان پر تہا ۱۲ فتح ۱۲ اوسکو سکہایا سخت قوتون والے نے
زور آور نے پہر سیدہا بیٹہا اور وہ تہا اونچے کنارہ آسمان کے ۱۲ مو ۱۲ تفسیر شدید القوی سے مراد
جبرئیل ہین جمہور کے نزدیک اور حال اونکی قوۃ کا یہہ ہے کہ قوم لوط کی بستیان ہتہ زمین سے اپنے پر کے اوپر اوٹہا کر
آسمان تک پہنچا ئین پہر اولٹ دین اور قوم ثمود پر ایک چیخ ماری پس صبح کی اونہون نے زانوون پر گرے
ہوئے یعنے مردہ اوندہے پڑے ہوئے پس سیدہا کہڑا ہوا اپنی صورۃ اصلی پر نہ اوس صورۃ پر کہ وحی لانے کے
وقت بنا لیتے تہے کہ دحیہ کلبی کی صورۃ بنکر آتے تہے اور یہہ اسلیے ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا تہا کہ
دیکہین اونکو صورۃ اصلی مین پس سیدہے کہڑے ہوئے حضرت کے دکہا نیکے لیے افق اعلی مین کہ وہ مطلع آفتاب
کا ہے پس بہر دیا کنارہ آور کہا ہے بعضے عالمون نے کہ نہین دیکہا جبرئیل علیہ السلام کو کسی نے انبیاء علیہم السلام مین سے
سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بار ایکبار زمین مین اور ایکبار آسمان مین ۱۲ مد ۱۲ ابن مسعود سے منقول ہے
کہ کہا دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو اونکی صورۃ اصلی مین اس حال مین کہ اونکے چہہ سو پر تہے
ہر پرنے روک لیا تہا کنارہ آسمانکو ساری حدیث بیان فرمائی ۱۲ در منثور ۱۲ کنارہ بلند آسمان پر
تہا کہ انتہا دنیا کے نزدیک مطلع آفتاب کے ہے اور معالم مین ہے کہ معنی آیت کے یہہ ہین کہ سیدہے اور برابر کہڑے
جبرئیل اور محمد شب معراج مین افق آسمان پر انتہی پس ضمیر ہوگی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگی اور بقول
بعض کے ضمیر ہوگی پہرتی ہے جبرئیل کیطرف یعنے سیدہے کہڑے ہوئے جبرئیل اور وہ افق اعلے پر تہے یعنے اپنی
اپنی اصلی صورۃ پر قائم ہوئے اور آیا ہے کہ جبرئیل ہمارے پیغمبر کے پاس بصورۃ آدمی کے آتے تہے جیسا اور
انبیا کے پاس آتے تہے ایکبار آنحضرت نے اونکو فرمایا کہ صورۃ اصلی پر اپنے کو دکہاؤ میرے تئین پس دوبار
دکہایا ایک تو زمین پر جانب مشرق کے کہ افق اعلے عبارت اوس سے ہے اوسوقت کہ رسول علیہ السلام حرا
مین تہے جبرئیل جانب مشرق کے ظاہر ہوئے اور اونکے وجود سے مغرب تلک تمام کنارہ آسمان کا مسدود
ہوا رسول علیہ السلام کو غش آگیا پس جبرئیل نے بصورۃ آدمی کے ہوکر آنحضرت کو گلے سے لگایا اور غبار آپکے چہرہ
مبارک سے پونچہا ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ السبین اسکا ہے آوے دوسری بار سدرۃ المنتہی کے پاس صورۃ اصلی اپنی آنحضرت کو
دکہائی تہی شب معراج مین اور اونکی صورۃ پر کسی پیغمبر نے سوائے ہمارے پیغمبر کے نہین دیکہا ۱۲ بح ۱۲

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَأَىٰ ۝ پہر نزدیک ہوا اور اوتر آیا پس پہنچا مسافت دو کمان کی یا نزدیک تر اوس سے پس پہنچا یا پیغمبر جبرئیل
طرف بندہ خدا کی جو کچہہ پہنچایا جہوٹ داخل نکیا دل پیغمبر نے اوس چیز مین کہ دیکہا ۱۲ فتح ۱۲ پہر نزدیک ہوا اور لٹک آیا

پہر رہ گیا فرق دو کمان کا میانہ یا اوس سے بہی نزدیک پہر حکم بہیجا اللہ نے اپنے بندی پر جو بہیجا جہوٹ نہ کہا دل نے جو دیکہا مو تفسیر پہر نزدیک ہوا جبرئیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فتدلی پس زیادہ ہوا قرب میں اور قوسین سے کنایہ ہین عرب کی مراد ہین اور کلام عرب مین اکثر اندازہ سیا تہہ کمان اور نیزہ اور کوڑے اور ذراع اور بالشت کے آیا کرتا ہے جیسا کہ یہہ ہے لَاصَلٰوۃَ وَلَاکَلَامَ اِلَّا اَنْ تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ مِقْدَارَ رُمْحَیْنِ اور حدیث مین آیا ہے لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ وَمَوْضِعُ قَدَمٍ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا وَالْقَدُّ السَّوْطُ یا نزدیک تر یعنے بحسب اندازہ تمہارے کے جیسکہ فرمایا اَوْ یَزِیْدُوْنَ اور یہہ اسلیے ہے کہ وہ خطاب کیے گئے ہین بحسب لغت اونکے اور مقدار سمجہہ اونکی اور عرب کہا کرتے ہین ہٰذَا قَدْرُ رُمْحَیْنِ اَوْ اَنْقَصُ وَقِیْلَ اَوْ اَدْنٰی لِاِلٰی عَبْدِہٖ یعنے طرف بندہ خدا کے مَا اَوْحٰی تفخیم یعنے تعظیم منظور ہے اوس وحی کی کہ بہیجی طرف حضرت کے بعضون نے کہا ہے کہ یہہ وحی بہیجی حضرت کی طرف اِنَّ الْجَنَّۃَ مُحَرَّمَۃٌ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ حَتّٰی تَدْخُلَہَا اُمَّتُکَ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ یعنے جہوٹ داخل نکیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دل نے اوس چیز مین کہ دیکہا اوسکو اپنی نظر سے کہ وہ صورت جبرئیل کی تہی یعنے نہین کہا اونکے دل نے اوس چیز کو کہ دیکہا اوسکو نہین پہچانتا مین اور اگر کہتا یہہ البتہ ہوتا جہوٹا اسلیے کہ پہچانتا تہا اوسکو مراد یہہ ہے کہ محمدؐ نے دیکہا اوسکو اپنی آنکہون سے اور پہچانا اوسکو اپنے دل سے اور نہین شک کیا اوسکے حق ہونے مین اور بعضون نے کہا کہ مَا رَاٰی یعنے جو چیز دیکہی اللہ سبحانہ وتعالے ہی دیکہا اوسکو سر کی آنکہون سے اور بعضون نے کہا دل سے دیکہا مد یہہ نزدیک ہونا اور اوترآنا جبرئیل کا واسطے کلام کرنیکے تہا حضرت سے چنانچہ جملہ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ بتیٔن اسکا ہے اور نزدیک ایک جماعت کے ضمیر فَتَدَلّٰی کی خدا کی طرف پہرتی ہے یعنے نزدیک ہوا خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مسافت دو کمان کو پہنچا اور حدیث معراج مین بہی یہہ معنی مذکور ہوئے ہین اور بقول مجاہد کے یہہ معنی ہین دَنَا جِبْرَئِیْلُ مِنْ رَبِّہٖ یعنے قریب ہوا جبرئیل اپنے رب سے اور بقول ضحاک کے دَنیٰ مُحَمَّدٌ مِّنْ رَبِّہٖ فَتَدَلّٰی فَاَہْوٰی لِلسُّجُوْدِ وَکَانَ مِنْہُ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور بقول بعض کے معنی قاب قوسین کے یہہ ہین کہ قریب ہوا مثل قرب چلہ کے کمان سے اور بقول بعض کے معنی قدر ذراعین کے ہے اور کہتے ہین کہ عادت عرب کی یہہ تہی کہ جب تاکید کسی عہد کی ایسی چاہتے تہے کہ ٹوٹنے نہین تو ہر ایک دونون عہد کرنیوالون مین سے کمان اپنی پکڑکر دونون کمانونکو آپسمین ملاتے تہے دونون ساتہ تیر پہینکتے تہے اور یہہ عمل اونسے نہایت مضبوطی عہد اور موافقت کے لیے ہوتا تہا اسطرح کہ بعد اوسکے رضا ایک کی بیچ رضا دوسرے کے اور غضب ایک کا بیچ غضب دوسرے کے ہو لیس اس آیہ مین بیان اوسکا ہوکہ محبت اور قرب پیغمبر کا ساتہہ خدا کے ایسا تاکید پایا کہ مقبول پیغمبر کا مقبول خدا کا اور مردود پیغمبر کا مردود خدا کا ہے اور یہہ جو فرمایا فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی مضمون اوس وحی مین بہت اقوال آئے ہین بعض نے کہا وہ یہہ ہی اِنَّ الْجَنَّۃَ مُحَرَّمَۃٌ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ حَتّٰی تَدْخُلَہَا اَنْتَ وَعَلَی الْاُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَہَا اُمَّتُکَ اور بقول بعض کے یہہ ہے کہ امت تیری طاعت میری بجالاوینگے اور نافرمانی بہی کرینگے طاعت اونکی میری رضا سے ہے اور معصیت میری قضا سے جو کچہہ کہ میری رضا سے ہوگا اگرچہ تہوڑا ہو قبول کرونگا مین اور جو کچہہ کہ میری قضا سے ہوگا اگرچہ بہت ہو عفو کرونگا مین اسلیے کہ رحیم ہون مین مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ الخ یعنے جہوٹ نہ کہا محمد کے دل نے اوس چیز مین کہ دیکہا یعنے تیج دیکہنے حق کے شب معراج مین جیسا کہ خدا نے

معراج مین ثابت ہی اور بقول بعض کے جبرئیل کو دیکہا کہ چہ سو باز ور کہتے تہے اور ہیچ دیکہنے حضرت کے خدا کو شب معراج مین دو قول ہین ایک جماعت کے نزدیک چشم دل سے اور نزدیک اکثرون کے چشم سر سے دیکہا اور سبب اس اختلاف کا یہہ ہے کہ حضرت عائشہ وغیرہا نے قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو رایت ربی بحجب فہمید اپنے کے رویت دل پر حمل کیا ہے والا بقول اکثر صحابہ کے چشم سر سے دیکہا اور نزدیک عائشہ رض کے مراد آمار ای سے اس آیۃ مین جبرئیل ہین اور حدیثین دونون طرح کی کتب حدیث اور تفاسیر مین روایت کی گئی ہین

افتمرونہ علی ما یری ○ آیا تم گفتگو کرتے ہو پیغمبر سے اوس چیز مین کہ دیکہتا ہے **فتح** کیا اوس سے جہگڑتے ہو اوس پر جو اوسنے دیکہا **مو تفسیر** مجادلہ کرتے ہو پیغمبر سے اوس چیز پر کہ دیکہا اور دفع اور تکذیب اوسکی چاہتے ہو اور مجادلہ کفار کا یہہ تہا کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے معراج کی خبر دی تو کافرون نے کہا کہ اگر سچ کہتا ہے تو توصفت بیت المقدس کی کہہ اور قافلہ کہ اوس طرف گیا ہے کہان تہا اور ایسہی اور نشانیان راہ کی پوچہین واسطے امتحان صدق اونکے کے اسلئے کہ جانتے تہے کہ حضرت نے بیت المقدس اور راہ اوسکی نہین دیکہی ہے اور حق تعالے نے اونکے سوال کے وقت تمام پردے اپکی نظر کے آگے سے اوٹہا دیے اور سب چیزین آپ پر ظاہر کین جو کچہہ کہ کافر پوچہتے تہے آنحضرت بتلاتے تہے تاہم کفار کفر سے باز نہ آئے

تنبیہ یہہ باتین جو مذکور ہوئین باعث اللہ و رسول کے ایذا کے ہین جسپر لعنت اللہ کی دنیا اور آخرت مین وارد ہوئی ومن یقنت کے سیپارہ کے ربع کے اوپر اِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ○ بعد اسکے مومن مردون اور عورتون کے ایذا دینے کی بیان فرمائی وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِينًا ○ اللہ اور رسول کے ایذا کے دینے والی کافر تہے کہ بیان کرتے تہے اللہ کے لئے وہ عیب جنسے وہ پاک ہی یعنے اولاد اور شریک اوسکے مقرر کرتے تہے اور جہٹلاتے تہے اوسکے رسول کو کذا فی الجلالین اور عجب نہین کہ مراد تمام گناہ ہون کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالی کو نہایت رنج ہوتا ہے اور حضرت کے آگے عمل اونکے امتیون کے جب پیش ہوتے ہین تو آپکو ایذا ہوتی ہے جیسا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ○ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ○ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى اور تحقیق دیکہا تہا محمد نے اوس فرشتہ کو یعنے جبرئیل کو ایکبار دوسری نزدیک سدرۃ المنتہی کے نزدیک اوس سدرہ کے ہے بہشت آرام گاہ **فتح** اور اوسکو اسنے دیکہا ہے ایک دوسرے اوتارے مین پرلے حد کے بیری پاس اوس پاس ہے بہشت بسنی **مو تفسیر** ایکبار دوسری یعنی دیکہا نبی رسول خدا علیہ السلام نے جبرئیل کو اونکی صورت اصلی مین ایکبار دوسری نزدیک سدرہ کے جیسا کہ اول اس سورۃ مین مذکور ہوا اور بقول ابن عباس رض کے معنی راٰہ کے یہہ ہین کہ دیکہا رسول خدا عم نے خدا کو ایکبار دوسری اسلئے کہ ابن عباس رض نے کہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کئی بار عروج اور نزول آسمان پر واسطے سوال تخفیف عدد نماز ون کے ہوا تہا دو عروج مین اون عروجون سے خدا تعم کو دیکہا نزلۃ اخری سے یہہ مراد ہے سدرۃ المنتہی کے یہہ درخت ہے بیری کا ساتوین آسمان مین ہے کہ علم اور عمل ہر ایک کا تک پہنچے ہین اور پر اوسکے نہین گذرتے اسلیے اوسکو سدرۃ المنتہی

کہا اور یہہ اوسکے غیب ہے کہ اوسکو سوای خدا کے کوئی نہین جانتا تفسیر معالم مین لکہا ہے الیہا ینتہی ما یعرج بہ من الارض الخ یعنے طرف سدرہ کی پہنچتا ہی جو کچہہ چڑہتا ہی زمین سے پس لیلیا جاتا ہی اوس سے اور سدرہ کیطرف پہنچتا ہی جو کچہہ اوترتا ہی اوسکے اوپر سے پس لیلیا جاتا ہی اوس سے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ بیشک سدرۃ المنتہی کی مانند شکوں ہجر کی ہین اور پتے اوسکے مانند کان ہاتی کے چلے سوار اوسکے شاخون کے سایہ مین سو برس اور اوسکے شاخون کے سایہ مین بیٹہین لاکہہ سوار نہتے اور مقاتل نے فرماتے ہین کہ سدرہ ایکدرخت ہی کہ اوٹہائی ہوے ہی زیور اور لباس اور پہل سب طرح کے اگر ایک پتہ رکہا جاوے اوسمین سے زمین مین تو روشن کردے زمین والون کو اور وہ طوبی اللہ کا ہے ذکر کیا اوسکو اللہ نے سورۂ رعد مین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکہا مینے اوسکے ہر پتے پر فرشتہ کہڑا ہے اور تسبیح خدا کی کرتا ہی معالم نے المعالم بہشت آرامگاہ ہے کہ رہینگے اوسمین متقی اور بعض نے کہا کہ جگہہ پکڑتے ہین طرف اوسکے ارواح شہیدون کی **ف مد بحر** اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ○ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ○ فرشتہ کو دیکہا اوسوقت کہ ڈہانکتا تہا سدرہ کو جو کچہہ کہ ڈہانکتا تہا یعنے جسوقت کہ انوار الٰہی نے ہر جانب سی سدرہ کو گہیر لیا تہا اور یہہ شب معراج مین تہا واللہ اعلم کجروی نکی پیغمبر کی آنکہہ نے اور مقصد سے تجاوز نکیا **ف فتح** جب چہپا رہا تہا اوس بیری پر جو کچہہ چہپا رہا تہا بہکی نہین نگاہ اور حد سے نہین بڑہی **ف موضح تفسیر** یعنے انوار ذو الجلال نے اوسکو ڈہانکا تہا اور بقول بعض کے ملائکہ نے بسبب کثرت اپنی کے اوسکو ڈہانکا تہا مانند جانورون کے کہ درخت کو ڈہانک لیتے ہین اور بقول بعض کے سونیکے ٹڈون نے اوسکو ڈہانکا تہا کجروی نکی الخ یعنے نظر نکی سواے اپنے مقصد پر کہ شہود حق کا تہا یعنے کسیطرف سوای جانب حق کے متوجہ نہو اور یہہ وصف کمال ادب اور عالی ہمتی اور زیادتی محبت آنحضرت کیکا تہا ساتہہ خدا تعالے کے **س** مسر انور براق عشق پرواز ٭ تا حجلہ ناز و پردۂ راز ٭ پس پردہ نہ پیش دیدہ برخاست ٭ بے پردہ بدید آنچہ میخواست ٭ **بحر** جو کچہہ کہ ڈہانکتا تہا الخ یہہ بڑائی بیان فرمائی اوس چیز کی کہ ڈہانکتی ہے پس تحقیق جانا گیا اس عبارت سے کہ جس چیز نے ڈہانکا تہا قسم خلائق سے کہ دلالت کرتے تہے عظمت و جلال الٰہی پر وہ ایسی چیزین تہین کہ وصف اونکا بیان نہین ہوسکتا اور بعضون نے کہا کہ ڈہانکا تہا اوسکو جماعت کثیر نے ملائکہ سے کہ عبادت کرتے ہین اللہ کی نزدیک اوسکے اور بعضون نے کہا کہ ڈہانکا تہا اوسکو سونیکے ٹڈون نے اور کجروی نکی یعنی پہری نہین نظر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دیکہنی اون عجائب کے سے کہ حکم کیا تہا اونکے دیکہنے کا یعنے خوب طرح دیکہا اور نہ تجاوز نہین کیا اوس چیز سے کہ حکم ہوا تہا اوسکے دیکہنے کا **ف مد** لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى تحقیق دیکہین محمد نے بعضی نشانیان بڑی پروردگار اپنی کی **ف فتح** بیشک دیکہے اپنے رب کے بڑے نمونے **ف موضح تفسیر** نشانیان بڑی مثل رفرف سبز اور عرش اور کرسی اور جبرئیل کے ساتہہ چہہ سو پرون کے اور ملائکہ کے اور عجائب ملکوت آسمان کے کہ کتنی اور بڑائی اونکی سوائی خدا کے کوئی نہین جانتا اون سبکو رسول علیہ السلام نے صحیح جانے اور آپنے شب معراج مین دیکہا **ف بحر** اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ○ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ○ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ○ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ○ بہلا دیکہا تمنے لات کو اور عزی کو اور منات تیسرے بے قدر کو آیا تمہارے واسطے فرزند بیٹا ہوا اور خدا کے لیئے بیٹی یہہ قسمت اوسوقت قسمت ہی ناانصافی

ہوۓ **ف** بہلا تم دیکہو تو لات اور عزیٰ اور مناۃ وہ تیسری پچہلی کیا تمکو بیٹے اور اوسکو بیٹیان تو تو یہہ بانٹا بہونڈا **تفسیر** یہہ نام ہین بتون کے کافر کہتے تہے یہہ بیٹیان ہین اللہ کی انکی ان جنون کی بیٹیان **مو** ایا دیکہا تمنے یعنے خبر دو ہمکو ان چیزون کی کہ پوجتے ہو تم اونکو سوای اللہ عزوجل کے کہ کیا اونکو وہ قدرت و عظمت کہ تعریف بیان کی گئی سابہہ اونکی رب العزۃ کے اور لات و عزیٰ نام تو نکا ہی کہ قریش اونکو پوجتے تہے اور لات کو اللہ کے نام سے اور عزیٰ کو نام عزیز سے مشتق کیا تہا اور لات طائف مین تہا کہ ثقیف اوسکو پوجتے تہے اور عزیٰ ایک درخت یا بت تہا کہ غطفان اوسکو پوجتے تہے اور روایت کیا گیا ہی خالد رضنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اوس درخت کو کاٹا اور ایک عورۃ پراگندہ بال وہان سے نکلی خالدنے اوسکو مارڈالا اور منات ایک پہاڑ کا ٹکڑا تہا کہ خزاعہ اوسکو پوجتے تہے اور بقول بعض کے بت تہا ہذیل و خزاعہ اوسکو پوجتے تہے اور بقول بعض کے یہہ تینون بت ہی پتہر کے اور کعبہ کے اندر تہے قریش اونکو پوجتے تہے اور الاخریٰ صفتہ ذم کی ہے یعنے متاخرۃ و ضیعۃ المقدار یعنے بیقدر مانند قول اللہ تعالے کے وَقَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ یعنی کہا اونکے ضعفا نے اپنے رئیسون اور اشرافون سے اور جائز ہے یہہ کہ ہو اولیۃ اور تقدم اونکی نزدیک لات اور عزیٰ کو کہتے تہے مشرک کہ فرشتے اور یہہ بت اللہ کی بیٹیان ہین اور پوجتے تہے وہ اونکو اور گمان کرتے تہے کہ یہہ شفعا یعنے سفارش کرنیوالے اونکے ہین نزدیک اللہ تعالے کے باوجود اسکے کہ بیٹیونکو کافر برا اور مکروہ رکہتے تہے اونکو پس کہا گیا اونکو اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى یعنے بہیڑا نامہا اللہ کے لیے بیٹیان اور اپنے لیے بیٹے قسمت ضیزیٰ یعنے ظلم کی ہے **ف** **جملہ** اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَاءٌ

سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ

وَلَقَدْ جَاۗءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝ نہین ہین یہہ بت مگر نام کہ تمنے مقرر کیا ہے اونکو تمنے اور تمہارے باپون نے اوتاری نہین ہے خدانے اونکے ثبوت پر کوئی دلیل پیروی نہین کرتے ہین مگر وہم فاسد کی اور اوس چیز کی کہ خواہش کرتے ہین نفس اور تحقیق آئی ہے اونکو انکے پروردگار سے ہدایت **ف** **فائدہ** + یہہ سب نام ہین جو رکہہ لیے ہین تمنے اور تمہارے باپ دادون نے اللہ نے نہین اوتاری انکی کوئی سند نری اٹکل پر چلتے ہین اور جو جیون کے چاؤ ہین اور پہنچی اونکو اونکے رب سے راہ کی سوجہہ **ف** **مو** **تفسیر** مگر وہم فاسد کی یعنے اپنے وہم فاسد اور ہوای نفسانی سے سمجہہ رہے ہو کہ ہم حق پر ہین اور آگئی اونکو اونکے پروردگار سے ہدایت کہ قرآن و پیغمبر ہین اور یہہ دونو خبر دے رہے ہین کہ معبود بحق سوای خدا کے کوئی نہین ہے اور یہہ بت جمادات ہین خدائی کے لائق نہین لیکن اونہون نے اوسپر کچہہ عمل نکیا **ف** **مجمل** **تنبیہ** ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو چیزین پوجی جاتی ہین اور تعظیم کی جاتی ہین سوای معبود برحق کے وہ باطل و باعث گمراہی کی ہین اوسوقت کے کافر بت پتہر کے پوجتے تہے اسوقت کے نام کے مسلمان تعزیہ اور چہڑی اور مینڈہی وغیرہ کو پوجتے ہین اور تعظیم کرتے ہین اور مرادین اپنی اوسے مانگتے ہین یہہ بہی ویسیہی ہین جیسا کہ رب العالمین نے اس آیۃ مین بیان فرمایا یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ یعنے ای

ایمان والون سوائے اسکے نہین کہ شراب اور جوا اور انصاب اور تیر فال کے پلیدی ہین عمل شیطان سے
پس بچو تم اوس سے تاکہ مطلب کو پہنچو تم **ف** انصاب جمع نصب کی ہے ساتھہ زبر اور پیش نون اور جزم صاد
کے اور ساتھہ پیش دونون حرفون کے ایک پتھر ہوتا تھا کہ اوسکو کھڑا کرتے اور پوجتے سوائے اللہ کے اور جانور
ذبح کرتے اوسپر واسطے تقرب معبودون اپنے کے اور جو کھڑا کیا جاوے اور اعتقاد کیا جاوے اوسکی تعظیم کا خواہ وہ
درخت ہو یا پتھر پس وہ نصب ہے یہہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور مجالس الابرار مین لکھا ہے وَالْاَنْصَابُ جَمْعُ نُصُبٍ
وَهُوَ کُلُّ مَا نُصِبَ وَعُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ شَجَرٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ قَبْرٍ وَغَیْرِ ذٰلِکَ وَالْوَاجِبُ ہَدْمُ ذٰلِکَ کُلِّہٖ وَمَحْوُ
اَثَرِہٖ انتہی پس انصاب کی ان تفسیرون کے بموجب تعزیہ اور مینڈہی اور چھڑی وغیرہا انصاب مین داخل
ہین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے تامل کرنیوالے پر کہ ان چیزون کے بنانیوالے کیا کیا معاملے پوجا کے انکے ساتھہ
کرتے ہین سجدے کرتے ہین اونپر بیٹھے روٹیان کاغذکی چڑہاتے ہین واسطے طلب بیٹے اور روئی مٹکے اور چلے
باندہتے ہین اونپر قضائے حوائج کے لئے اور چڑہاوے چڑہاتے ہین اور سہرے باندہتے ہین اور طرح بطرح
کی خرافات کرتے ہین اور مولینا عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ بنانا تعزیہ اور علم وغیرہ کا درست نہین ہے
اسلئے کہ تعزیہ داری عبارت اس سے ہے کہ ترک لذائذ اور ترک زینت کرے اور صورت محزون وغمگین بنا وے
یعنے مانند عورتون سوگ رکھنے والیون کے بیٹھے اور مرد کو کسی جگہہ اسطرح کرنا شرع شریف سے ثابت نہین ہوا
مگر عورۃ کو بعد وفات زوج کے چار مہینے اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوائے زوج کے اگر کوئی قرابتی مرے تو
تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد تین دن کے اوسکو درست نہین حدیث شریف
مین آیا ہے لَا یَحِلُّ لِاِمْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ اَنْ تَحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ
وَعَشْرًا پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ ہے اور ایسی بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا مین بسر کرتا ہے
اور فرائض ونوافل اوسکے درگاہ الٰہی مین مقبول نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ
اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا یعنے جو کوئی نئی بات
نکالتا ہے یعنے بدعت سیئہ یا جگہہ دیتا ہے مبتدعی کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگون کی اور
نہین قبول کرتا اللہ تعالے اوسکے فرض ونفل اور روایت مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ
فَہُوَ رَدٌّ یعنے جو کوئی نکالے اس امر دین ہمارے مین ایسی چیز کہ وہ اوس سے نہو پس وہ مردود ہے اور اس
مجلس مین بہ نیت زیارت اور گریہ وزاری کے حاضر ہونا جائز نہین اسلیے کہ وہان زیارت نہین ہے کہ اوسکے
لیے حاضر ہو بلکہ وہ کھیا چین قابل ازالہ کے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ رَاٰی مُنْکَرًا
فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ
یعنے جو کوئی دیکھے تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع کے پس چاہیئے کہ بگاڑ ڈالے اوسکو اپنے ہاتھہ سے اور اپنے
ہاتھہ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہہ ضعیف تر درجہ
ایمان کا ہے اور مجلس تعزیہ داری مین جا کر مرثیہ اور کتاب سننی بھی جائز نہین اسلیے کہ مرثیہ اور کتاب مین احوال
واقعی نہین ہوتا بلکہ جھوٹ اور افترا اور حقارت بزرگون کی ہی بس سننا اسکا بلکہ جانا بھی ایسی مجلس مین روا نہین

چنانچہ حدیث شریف مین بہی واقع ہوئی ہے سُننے اور پڑہنے مرثیون کے سے عَنْ اَبِی اَوْفٰی قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِیْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ یعنے روایت ہے ابی اوفی سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرثیون سے اگر مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی ہو تو سُننا اسطرح کے مرثیہ اور کتاب کا فی نفسہ مضائقہ نہین لیکن ہیئت اجتماعیہ جیسے کہ مبتدع بناتے ہین نہ بنانی چاہئے کہ مشابہت قوم مبتدعون کے ساتہہ ہوتی ہے اور اونکی مشابہت سے احتراز واجتناب ضرور ہے کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنے جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی پس وہ بہی اونہین مین سے ہے اور اسحدیث مین بہی داخل ہے مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَمَنْ رَضِیَ عَمَلَ قَوْمٍ کَانَ شَرِیْکًا لِمَنْ عَمِلَ بِہٖ یعنے جو کوئی بہیڑ بڑہادے کسی قوم کی پس وہ بہی اونہین مین سے ہے اور جو کوئی راضی ہو کسی قوم کے عمل کا ہوتا ہے شریک اوسکے کرنیوالے کا اور ایسی جگہہ فاتحہ درود پڑہنا بہی درست نہین اسلیے کہ ایسی جگہہ قابل ازالہ ودور کرنیکے ہے اور نجاست باطنی رکہتی ہے اور فاتحہ درود ایسی جائے پڑہنے چاہئے کہ پاک ہو نجاست ظاہری اور باطنی سے پس جو شخص کہ پاخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑہیگا ملامت کیا گیا اور طعن کیا گیا ہوگا ایسیہی اوس جگہہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابل ازالہ کے وہان بہی پڑہنا موجب ملامت اور مطعونیت کا ہوگا کہ بے محل پڑہا اور بدون بنانے تعزیہ وغیرہ کے فقط اوس مکان مین کہ تبرک صحیح مثل موئے مبارک کے رکہا ہو یا نرکہا ہو مجلس گریہ وزاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ درود پڑہنا یہہ بہی جائز نہین اسلئے کہ یہہ بہی بدعت سیئہ ہے اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ شہادت کا اور ختم کلام اللہ وغیرہ پڑہنا مضائقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موئے مبارک کے اکثر جائے صحت کو نہین پہنچا پس تبرک ہونا اوسکا بنابر اوہام عوام کالانعام کے ہے اوسکو تبرک جاننا نچاہیے جب تک کہ تبرکیت اوسکی ثابت نہو اعتقاد اوسکی صحت کا نہ کرنا چاہیے اور جب تبرکیت اوسکی مفقود ہوئی محض مجلس گریہ وزاری کی کرنی رہی اور وہ مجلس ترتیب کرنی فقط واسطے گریہ وزاری کے سلف سے منقول نہین ہوئی اور اگر تبرک صحیح مانند موئے مبارک وغیرہ کے کہین پیدا ہو تو اوسکی زیارت کیلئے جانا مضائقہ نہین اور ترک کرنا زینت ولذات کا مانند نہ کہانے پان اور گہی اور گوشت وغیرہ کے بہی درست نہین جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا اور مددگار ہونا امور تعزیہ داری وغیرہ مین از خود یا بپاس خاطر اور یا بپاس قرابت یا بسبب ہمسائگی اور ہم جائگی ہونیکے اور اسباب اپنا اوسکے لئے مانگی دینا جائز نہین اسلیے کہ اعانت معصیت پر ہوتی ہے اور اعانت معصیت پر جائز نہین اور مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی بہی نہین کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع بہی کیا ہے جیسیکہ اوپر گذرا اور اسیطرح نوحہ پڑہنا گناہ کبیرہ ہے کہ حدیثون مین وعید آیا ہے اسپر کہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ یعنے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت نوحہ کرنیوالی اور سُننے والیکو اور اجرت لینے مرثیہ خوانی وغیرہ پر حرام ہے اسلیے کہ قاعدہ شرع کا ہے کہ اجرت لینی معصیت پر درست نہین جیسیکہ مزامیر و غناکہ حرام مین اجرت لینی بہی اونپر حرام ہے اسیطرح ان چیزون پر بہی حرام ہے مہندی روشن کرنی حضرت سید عبد القادر جیلانی رح کی بہی بدعت ہے اسلیے کہ جب مفسدہ اور قباحت تعزیہ بنانے مین ہے ویسا ہی

سیندہی مین بہی ہے **سوال** سیندہی بدعت حسنہ ہی یا سیئہ ہے اور اگر سیئہ ہی تو سب برابر مین یا کچھ فرق ہے اور اوسکی برائی حد حرمت کو پہنچتی ہے اور فاعل اوسکا مرتکب کبیرہ کا ہے یا مکروہ کا و یا فاعل اوسکا صاحب صغیرہ کا ہے **جواب** یہہ تمام امور بدعت سیئہ ہین اور تفاوت امور بدعیہ مین باعتبار مفسدہ کے ہے جس بدعت مین کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہے برائی اوسکی زیادہ تر ہوتی ہے اور جس بدعت مین کہ مفسدہ کم ہوتا ہے برائی اوسمین کمتر ہوتی ہے اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجہتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام سے ہی چنانچہ حدیث شریف سے کہ کتاب ابن ماجہ مین وارد ہی معلوم ہوتا ہی عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلَا صَلٰوةً وَّ صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ یعنی روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ بدعتی کا روزہ اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض اور نہ نفل نکلتا ہی وہ اسلام سے جیسے نکلتا ہی بال آٹے گندہے مین سے کہ کچھہ اوسمین لگا نہین رہتا صاف نکل آتا ہی انتہے اور بدعتی عام ہے کہ آپ بدعت کو احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہین کیا ہی بلکہ اور نے کیا ہے اور یہہ شخص پسند کرتا ہے اوسکو دونون کو بدعتی کہین گے اور حدیث ابن ماجہ مین یہہ بہی آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَبَی اللّٰهُ اَنْ یَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰی یَدَعَهٗ یعنے نہین قبول کرتا اللہ عمل صاحب بدعت کا یہانتک کہ ترک کرے اوسکو اور مرتکب بدعت کو ضال فرمایا ہے حدیث مین اگر ضلالت اوسکی اس حد کو پہونچی کہ اوسمین وعید نار آیا ہو تو وہ شخص مرتکب کبیرہ کا ہے والا صغیرہ کا ہوگا اور یہہ فرق اوس صورت مین ہے کہ بدعت کو اچہا نہ سمجہے یعنے اچہا سمجہنے والا کافر ہوتا ہے دونون صورتون مین جیسا کہ اوپر صراحۃً فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجہتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام سے ہے اور حلوہ وغیرہ کہ تعزیہ وغیرہ کے آگے لاتے ہین اور اوسپر نیاز دیتے ہین اور کہا رہنے دیتے ہین اور شب عاشورہ کی تا بین حلوہ کی تعزیہ کے تخت پر رہنے دیتے ہین اور صبحکو اوٹہا کر تقسیم کرتے ہین پس سبب لیجانے اوسکے کے آگے تعزیہ کے بلکہ آگے قبور حقیقیہ کے بہی تشبیہ ساتہہ کفار و بت پرستون کے ہوتی ہے اور اس جہت سے اوسمین کراہیت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم تمام ہوئی تقریر مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی پس اہی بہائیون غرض اس کلام طویل کے نقل کرنے سے یہہ ہے کہ صاف مولانا مرحوم کی تحریر سے یہہ بات نکلتی ہے کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو اچہا جانکر بنا دے یا دیکہنے جاوے وہ خارج ہو جاتا ہے دائرہ اسلام سے پس تمکو آپ بہی اس سے بچنا چاہئے اور اپنے گہر والونکو بہی بچاؤ کہ نہ جانے دو ﴿اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی﴾ آیا میسر ہے آدمی کو جو کچہہ آرزو کرتا ہے ﴿**ف**﴾ کہین آدمیکو ملتا ہے جو کچہہ چاہے ﴿**موضح تفسیر**﴾ یعنے نہین ہوتی یہہ بات سوائے خواست اور حکم خدا کے کوئی چیز میسر نہین ہوتی اور مراد انسان سے یہان کافر ہے یعنے کافر کہ بتون کی شفاعت کی آرزو کرتے ہین ممکن نہین یا کہتے ہین کہ نبوۃ فلانے شخص کو کیون نہ دی یہہ بہی شانی نہین جسکو خدا چاہتا ہے اور لائق اوسکے جانتا ہے اوسکو دیتا ہے ﴿فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ﴾

ع ای المنظمة وہی المرۃ فیہا الاشہار ای لیس للانسان یعنی الکافر ما تمنی من شفاعة الاصنام او من قوله ولئن رجعت الی ربی ان لی عنده للحسنی [illegible]

وَالْاُوْلٰی٥ پس خدا ہی کیلیے ہین وہ جہان اور یہہ جہان ہ فتح ۂ سو اللہ کے ہاتہہ مین پچہلا اور پہلے تفسیر
یعنے بت پوجنے سے کیا ملتا ہے ملے وہی جو اللہ دے ۂ موضح آخرت اور دنیا اوسیکی مملوک ہین جو کچہہ چاہے تصرف
اوسمین کرے سوائے اوسکے کوئی تصرف نہین کرسکتا اور اوسپر کسیکی حکومت نہین چلتی ۂ بحر یعنے وہی مالک
دنیا اور آخرت کا ہے اور اوسیکا حکم ہے دونون مین دیتا ہے نبوۃ اور شفاعت جسکو چاہتا ہے اور راضی ہوتا ہی
اوس سے نہ جو کہ آرزو کرتا ہے ۂ مدۂ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى٥ اور بہت فرشتے ہین آسمانونمین کہ نفع نہین کرتی ہے شفاعت اونکی مگر
بعد اسکے کہ اذن دے خدا اور رضامند ہو جسکے لیے کہ چاہے ۂ فتح ۂ اور بہت فرشتے ہین آسمانونمین کام نہین
آتے اونکی سفارش کچہہ مگر جب حکم دے اللہ جسکے واسطے چاہے اور پسند کرے ۂ موضح تفسیر یعنے جن فرشتون
کی کہ کفار عبادت کرتے ہین اس امید سے کہ شفاعت اونکی کرینگے سو وہ کسیکی شفاعت نہین کرینگے مگر جسکے لیے
کہ خدا چاہے اور اونکو اوسکی شفاعت کا اذن دے اور بے مشیت و رضائے خدا کے اور اذن اوسیکے شفاعت کسیکی
کسیکے حق مین نفع نہین دیگی ۂ بحر ۂ یعنے امر شفاعت کا تنگ ہے اسلیے کہ ملائکہ باوجود اس تقرب اور کثرت کے
اگر سبکے سب شفاعت کرین کسیکی تو نہ نفع دے شفاعت اونکی کچہہ ہرگز او نہ نفع دے شفاعت مگر بعد اسکے کہ اذن
دے اللہ اونکو شفاعت کا جسکے لیے چاہے شفاعت اور راضی ہو اوس سے اور نہین اوسکو لائق شفاعت کے
پس کیونکر شفاعت کرینگے بت اللہ سے اپنے پجاریون کے لیے ۂ مدۂ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى٥ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ
وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا٥ تحقیق وہ لوگ کہ باور نہین رکہتے ہین آخرت کو نام رکہتے ہین فرشتونکا
نام بیٹیون کے اور نہین ہے اونکے لیے ساتہہ ثبوت اس مقدمہ کے کچہہ دانش پیروی نہین کرتے ہین مگر وہم کی
اور تحقیق وہم نفع نہین دیتا ہے شناخت حقیقت سے کسی چیز کو ۂ فتح ۂ جو لوگ یقین نہین رکہتے پچہلے
گہر کا وہ نام رکہتے ہین فرشتونکو نام زنانہ اور اونکو اسکی کچہہ خبر نہین نری اٹکل پر چلتے ہین اور اٹکل کام نہ آوے
ٹہیک بات مین کچہہ ۂ موضح تفسیر بنام بیٹیون کے یعنے ملائکہ کو بیٹیان خدا کی کہتے ہین مگر وہم
کی کہ وہ تقلید باپ دادا کی ہے اور وہم نفع نہین دیتا الخ یعنے حق کو سوای علم کے معلوم نہین کرسکتے وہم و
ظن نفع نہین دیتا اسکے معلوم کرنیکے لیے اور بقول بعض کے حق بمعنے عذاب کے ہے یعنے ظن انکا عذاب دور
نہین دفع کرتا ۂ بحر ۂ مدۂ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ذٰلِكَ
مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى٥ پس اعراض کر
اوس کسی سے کہ موںہہ پہیرا یاد کرنے ہماری سے اور طلب نکی مگر زندگانی اس جہان کی یہہ ہی نہایت انکی ارزو کی
دانش کی یعنے یہہ نہایت علم انکیکی بلا شبہ پروردگار تیرا دانا تر ہے اوس کسیکو کہ غلط کیا راہ خدا کو اور وہی
خوب جانتا ہے اوسکو کہ راہ پائی سو تو دہیان نکر اوسپر جو موںہہ موڑے ہماری یاد سے اور کچہہ نچاہے مگر دنیا کا جینا
یہان ہی تک پہنچی اونکی سمجہہ تیرا رب ہی بہتر جانے جو بہکا اوسکی راہ سے اور وہی بہتر جانتے جو آیا راہ پر ۂ
موضح تفسیر ہماری یاد سے یعنے قرآن سے اور بعض نے کہا ایمان سے یہہ ہی معنی اختیار کرنا اونکا دنیا کو

الربع

اور راضی ہونا اونکا ساتھہ اوسکے نہایت اونکی علم کی اور قدر عقول اونکی کہ ترجیح دی اونہون نے دنیا کو آخرۃ پر
حالانکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ رہنی والی ہے اور بعض نے اسکے یہہ معنی کہے ہین کہ نہین حاصل ہوا اونکو کچھہ علم فقط
گمان باطل اونکا یہی ہی کہ فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین اور وہ شفاعت کرینگی ہماری پس اونہون نی اعتماد
کیا اسپر اور اعراض کیا قرآن سے اور وہی بہتر جانتا ہے الخ یعنے اچھے اور برے دونون فرقون کو وہی خوب جانتا ہے
پس ہر کسیکو موافق اوسکے عمل کے جزا دیویگا **مد معالم** وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۤءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝ اور خدا کے لیے ہی جو کچھہ کہ آسمانون مین
ہے اور جو کچھہ کہ زمین مین ہے آخر کار کو سزا دیگا اونکو کہ بدکاری کی موافق اوسکے کہ عمل کیا اور جزا دیگا اونکو کہ نیک کام
کی ساتھہ خصلت نیک کی **فتح** اور اللہ کا ہے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین تا وہ بدلہ دیوی برائی
والونکو اونکے کیے کا اور بدلہ دے بھلائی والونکو بھلائی **تفسیر** خدا کیلیے ہی الخ یعنے وہ مالک ہے اون چیزونکا
کہ جو آسمان و زمین مین ہین اور اونہین مین داخل ہین گمراہ اور ہدایت یافتہ یُضِلُّ مَنْ يَّشَاۤءُ وَيَهْدِيْ مَنْ
يَّشَاۤءُ بدکاری کی یعنی شرک وغیرہ اور نیککاری کی یعنی توحید وغیرہ طاعات بجا لایا اور حسنی سے مراد جنت ہے
اور بیان کیا نیککارونکو ساتھہ قول اپنے کے اَلَّذِيْنَ الخ جو آگے مذکور ہے **جلا** نیککاری کی ساتھہ خصلت
نیک کے یعنی ساتھہ توبہ اچھی کے اونکو جزا دیگا یعنے جنت مین داخل کریگا یا بسبب اعمال خیر کے جزا دیگا اور معنی یہہ ہین
کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا عالم کو اور درست کیا اس کارخانہ کو تا کہ جزا و سزا دے نیککارون اور بدکارونکو مکلفین
مین سے **مد** آخر کار کو الخ اور اس معنی پر لام لفظ لِيَجْزِيَ مین بمعنی عاقبت کار کے ہوگا اور تفسیر معالم
مین لکھا ہے کہ لام مذکور متعلق ہی ساتھہ آیۃ پہلی کے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جملہ معترضہ ہی چونکہ خدا
گمراہ اور ہدایت یافتہ کو جانتا ہے جزا دیگا موافق عمل ہر ایک کے اور قادر ہے اسپر اس جہت سے ہی کہ جو کچھہ آسمان و زمین
مین ہے مملوک اوسکے ہین **تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ اعمال بد کی سزا بری ہے اور اعمال نیک کی جزا اچھی
اسلیے اچھے بندے طالب رضائے مولی ہی کے ہوتے ہین اور دنیا کی تکلیف و رنج کا کچھہ خیال نہین کرتے اگرچہ کوئی مخلوقات اونکی بری راضی ہو جیسیکہ
منقول ہے کہ ایک ماشطہ فرعون کی بیٹی کے سر مین کنگھی کر رہی تھی اتفاقا کنگھی اوسکے ہاتھہ سے گر پڑی اوسنے
بسم اللہ کہکر اوٹھا لی لڑکی نے کہا یہہ نام تو میرے باپ کا ہے ماشطہ نے کہا یہہ نام اوس خدا کا ہے جو پروردگار
تیرا اور تیرے باپ کا ہے بندے کی کیا قدرت ہی کہ یہہ نام اوسکا کہا جائے لڑکی نے یہہ حال اپنے باپ سے کہا
فرعون نے ماشطہ کو بلا کر کہا تو اس عقیدہ سے باز آ اور میری خدائی کا اقرار کر ماشطہ نے کہا استغفر اللہ یہہ کیا
بات ہی مینے اب تک اس کلام حق کو چھپایا تھا اب جو ظاہر ہو گیا تو اس سے انکار کرنا دین کو دنیا کے عوض
بیچنا ہی یہہ مجھسے ہرگز نہوگا کہ اپنے دین حق کو چھوڑ دون فرعون نے کہا کہ ای ماشطہ تیرے حقوق خدمت مجھپر
بہت ہین مین یہہ نہین چاہتا کہ تو ہلاک ہو تو اپنے تئین خراب و بدنام نکر ماشطہ حق آگاہ نیک اعتقاد نے
کہا کہ جان تلف ہونا قبول ہے اور اس عقیدہ سے پھرنا گوارا نہین اوس مردود نی حکم کیا کہ اسکے ہاتھہ پانو باندھ
کر طوق و زنجیر سے قید کرو جب وہ اوس صورت سے قیدخانہ مین پڑی تھی اوسکی دلمین جوش آیا اور روئی اور
کہا الہی مین تجھکو دوست رکھتی ہون اور دشمن کی قید مین پڑی ہون ہاتف نے آواز دی کہ ای ماشطہ آدم سے

حکایت ماشطہ دختر فرعون

میری دوستی کا دعوی کیا مینے اوسکو رنج و محنت دنیا مین مبتلا کیا اور اسیطرح نوح کو بلائی طوفان مین اور ایوب
کو المون جسمانی مین اور زکریا کو مصیبت ارہ کشی مین اور ابراہیم کو تکلیف آتش نمرود مین گرفتار کیا ای مشاطہ
جسکو مخلوق دوست رکھتی ہے راحت و آرام بہونچاتی ہے اور جسکو مین دوست رکھتا ہون محنت و بلا مین گرفتار
کرتا ہون لوگ اپنے دوستونکو کھانا کپڑا اور مکان اور عیش و عشرت دیتے ہین اور مین اپنے دوستونکو بہوکا اور ننگا اور
اہل و عیال سے جدا رکھتا ہون اوسنے زبان شوق سے عرض کیا مصرعہ جان جائے تو بلا سے یہ تراد ہیان
نجائے + دوسرے دن فرعون نے پہر اوس بیچاری کو بلا کر کہا کہ دیکہہ اب بہی اس کلام سے باز آ اور اپنی ضعیفی پر رحم
کر نہین تو ہاتہہ کاٹ کے تیری آنکہین نکلواونگا وہ نیکبخت سر اوٹہا کے بولی کہ ای ملعون یہہ ہاتہہ پانو تیری خدمت
بجا لاتی ہین قابل اسیکے ہین کہ کاٹے جائین اور ان آنکہون نے کہ تیری صورت ہمیشہ دیکہی ہے قابل نکالنے ہی کے
ہین تب اوس ملعون نے غضبناک ہوکر حکم دیا کہ ایک دیگچہ مین تیل بہر کر آگ پر رکہدو جب وہ دیگ خوب جوش
مین آئی تو اوسنے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیان اوسکی بلوائین اور لڑکے کے بال پکڑ کر اوس دیگ مین ڈلوایا دوسری
بیٹی رو کر اپنی ماں سے لپٹ گئی اور کہا کہ ای ماں مجکو بچا لے اوسنے کہا ای بیٹی بے صبری نکر اللہ تعالے دیکہتا ہے
الغرض اسیطرح اوس ملعون نے ایک ایک کو دیگچہ مین ڈلوانا شروع کیا ایک لڑکی وسکی دو برس کی اوسکی گود مین
تہی جب اوسکو بہی چہین کر چاہا کہ دیگچہ مین ڈالدین تب اوسکو محبت فرزندی جوش مین آئی اور رونے لگی
یہانتک کہ فرشتے بہی اوسکے ساتہہ روتے تہے اور دعا کرتے تہے کہ الٰہی اپنے اس بندی پر رحم کر اور ہمکو حکم دے
کہ اسوقت اسکی مدد کرین حکم ہوا کہ ای فرشتون چپ رہو تم ہمارے اسرار سے کیا واقف ہو اِنِّیٓ اَعْلَمُ مَا
لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ فرشتے خاموش ہوے جب اوس لڑکیکو بہی دیگ مین ڈالدیا تب وہ لڑکی اوس دیگ مین بان
فصیح سے کہنے لگی کہ ای ماں میرے بہائی بہنون نے اپنے دوست کی ملاقات حاصل کی اب تو بہی جلد آ
کہتے ہین جب اوس لڑکیکو دیگ مین ڈالا تو بوے مشک کی اوس سے نکلی کہ تمام مکان معطر ہو گیا پہر جب نوبت
اوس مشاطہ کی آئی تو وہ ملعون کہنے لگا کہ ای مشاطہ اب بہی میرا کہنا مان اور اپنے عقیدے سے باز آ دیکہہ کہ اسی سبب سے
تیری اولاد کا یہہ حال ہوا اگر تو میری خدائی کا اقرار کرے تو تیری جان بہی بچے اور تجکو خلعت اور جاگیر اسکے عوض
مین عنایت کرون وہ بولی کہ ای ملعون یہہ وقت میری دوست کی ملاقات کا ہے اور اوسکا سلام بواسطہ سنتی ہون
تیری خلعت اور جاگیر کی میرے نزدیک کیا حقیقت ہے اوسنے جو نگاہ کی تو سب حجاب آسمانون کے اوسکے آگے سے
اوٹہہ گئے تہے کیا دیکہتی ہے کہ عرش معلی کے ساق پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخط نور لکہی ہوئی ہے اوسکو دیکہتے ہی وہ بیخود
ہو گئی اور از خود رفتہ ہوئی اور اشتیاق دیدار الٰہی کا اوسکے دلمین اور بہی زیادہ ہوا الغرض اوس ملعون نے پہلے
اوسکے ہاتہہ پانو کٹوائے پہر آنکہین نکلوائین پہر اوسکے بند بند جدا کروا کے دیگ مین ڈلوادی جب تک کہ جان تہی
اللہ اللہ کرتی تہی ۔ مقاصد الصالحین ۔ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ط
اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ط هُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِکُمْ ج
فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ ط هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۝ وہ کہ پرہیز گاری کرتے مین کبیرہ گناہون سے اور بیحیائیون سے
سوائے گناہون صغیرہ کی تحقیق پروردگار تیرا بہت بخشنے والا ہے وہ دانا ساتہہ احوال تمہارے کی جسوقت کہ پیدا کیا تمکو زمین سے اور جسوقت تم

ترجمہ تم بیچ پیٹ ماؤن اپنے کی پس تعریف نکرو اپنی تئین خدا خوب جانتا ہی اوسکو کہ پرہیزگاری کی فتح
جو لوگ بچتے ہین بڑے گناہون سی اور بیحیائی کے کامون سی مگر کچھہ آلودگی بیشک تیری رب کی بخشش مین سمائی
ہے وہ تمکو خوب جانتا ہی جب بنا نکالا تمکو زمین سی اور جب تم بچے تھے ماں کے پیٹ مین سو مت بولو اپنی ستہرائیاں
وہ بہتر جانے جو بچ چلا **تفسیر** کبائر وہ گناہ کہ بڑا ہو عذاب اوسکا اور فواحش وہ گناہ کہ کبائر مین
سے فحش ہون یعنی بیحیائیونکی گویا یون فرمایا کہ فواحش جو کبائر مین سی خاصکر ہین بعضون نے کہا کہ کبائر وہ گناہ ہین
کہ وعید یعنی ڈرکا دیا اللہ تعالے نے اوپر آگ جہنم کے عذابکا اور فواحش وہ گناہ کہ شرع مین اوپر حد مقرر ہوئی
اِلَّا اللَّمَمَ یعنے صغیرہ گناہ مانند دیکھنے اور بوسہ لینے اور مساس کرنے اجنبی عورۃ کے بہت بخشش والا ہی کہ جو گناہ چاہتا
ہے بغیر توبہ کی بہی بخشدیتا ہی یعنے سوائی کفر و شرک کے پیدا کیا تمکو یعنے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو زمین سے
اجنۃ جمع جنین کی ہے یعنی بچہ کے پس تعریف نکرو الخ یعنے نسبت نکرو اپنے نفسونکو طرف پاکیزگی عمل اور زیادتی
خیر و طاعات کے یا طرف پاک ہونے کے گناہون سے اور ثنا نکرو نفسونکی بلکہ کسر نفسی کرو کیونکہ اللہ جانتا ہی پاک
متقی کو تم مین سے اول و آخر یعنے پہلے اسکے کہ نکالے تمکو پشت آدم علیہ السلام سے اور پہلے اسکے کہ نکلو تم اپنی
ماؤن کے پیٹون مین سے آیا ہے کہ بعضی آدمی اعمال نیک کرتے تھے پھر کہتے تھے کہ ہمنے ایسی نمازین پڑہین
اور ایسی روزے رکہے اور ایسے حج کیے اوسپر یہہ آیۃ مذکورہ اوتری کہ تعریف اپنے اعمال کی نکرو اور عجب نکرو ہم تمام
احوال تمہارا اور تمہاری اصل کا جانتے ہین اور تفسیر لباب مین آیا ہے کہ جب کوئی لڑکا یہودیون مین مرتا
تو کہتے یہہ صدیق ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہین کوئی بچہ نہین ہے مگر کہ اپنے ماں کے پیٹ
مین سعید ہوتا ہے یا شقی یہہ آیۃ نازل ہوئی اور حق تعالے نے تصدیق اپنے پیغمبر کی قول کی کی اور یہہ بھی
اوس صورۃ مین ہے کہ کہی بطریق عجب یا ریا کے نہ بطریق اعتراف نعمت کے کہ وہ جائز ہے اسلئے کہ خوش ہونا
طاعت کی کرنے سے طاعت ہی اور ذکر کرنا اوسکا شکر ہے خدا خوب جانتا ہی الخ پس اکتفا کرو اوسکے جاننے پر
اور لوگونکے جاننے کی پروا نکہو اور اکتفا کرو اوسکی جزا پر اور لوگونکی ثنا و تعریف سے غرض نرکہو **مدلجہ**
قولہ اِلَّا اللَّمَمَ دیگر لمم یعنے کبھی کسی گناہ مین گرفتار ہو جاتے ہین تو توبہ کرتے ہین اور بار دیگر گناہ نہین کرتے ہین وہ
محسن یعنے نیک کار ہین اس صورۃ مین اِلَّا اللَّمَمَ استثنا کبائر سے ہوگا اور ایک جماعت علما کے نزدیک استثنا
منقطع ہے یعنے اجتناب کبائر سے کرتے ہین سوائے صغائر کے اور صغائر محسنون سے عفو کیے جاتے ہین اور
بقول بعض کے مراد لمم سے وہ گناہ ہین کہ جاہلیت مین کیے تھے حق تعالے بعد اسلام کے اوسپر مواخذہ نہین کرتا
آیا ہے کہ مشرک مسلمانونکو کہتے تھے کہ کل کو ہمراہ ہمارے ہمارے ایسے عمل کرتے تھے اب ایسے متقی بنے حق تعالی
نے یہہ آیۃ بہیجی کہ اوس عمل پر مواخذہ نہوگا جبکہ محسن ہوے یعنے ایمان لائے اور عمل صالح کیے **معالم**
تنبیہ گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہے اوسکے کرنے پر قرآن
اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث صحیح مین مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا
فَقَدْ کَفَرَ یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے ہو یا منع اوس سے آیا ہو ساتھہ دلیل قطعی کے اور موجب
ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہہ بات نہو وہ صغیرہ ہے اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین بعضی بہت بڑے

ف ۱ والاستثناء منقطع لانہ لیس من الکبائر و الفواحش ۱۲

ف ۲ یعنی جسنے عمدًا نماز قضا کی پس تحقیق وہ کافر ہوا ۱۲

اور برے ہین بعض سے اور حدیثون مین جو مذکور ہوئی ہین سب ہین مذکور ہوئے بلکہ جو مناسب پوچھنے والیکے ہوتا بیان
فرماتے اور مولینا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہہ نقل کئے ہین شرک کرنا ساتھہ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین
کسیکو شریک کرے یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا پکارنے مین
یا کہنے مین یا نام رکہنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگون سے کے امور ... سونپنے مین یعنے جیسے اللہ کو سبکے
کام سپرد ہین ویسے اور کو بہی جانے اور بنیت اصرار کی گناہ پر رکہنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری
کرنی اور سیکہنا سکہانا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کہیلنا اور ترک
کرنا ہجرۃ کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور
بیاز کہانا اور کہلانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کہانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسی کا مال ظلم سے
لیلینا اور مرد یا عورۃ پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جہوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصدا بے عذر توڑنا
اور قسم جہوٹی کہانی اور ناپ تول کا ٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور اونکی نافرمانی کرنی اور کافرون کی
لڑائی سے بہاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کہانا اور ماپ تول مین خیانت کرنی اور نماز آگے پیچہے وقت سے
پڑہنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ باندہ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کو
اور فرشتون کو اور انکار کرنا انکا اور ٹہٹہا کرنا ساتہہ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوۃ اور
حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت کی صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بغیر چہپانی اور رشوۃ لینی اور جا و بےجا مین لڑائی
دلوانی اور چغل خوری پادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قصاقی کرنی اور فساد کرنا زمین
مین بیچ مال کسو دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہ پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتہہ
مزامیر کے اور ستر کہولنا حمام وغیرہ مین روبرو لوگون کے اور بخل کرنا ادا واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو یہہ
گناہ مین زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنے سے اور پاکی نکرنی پیشاب اور
منی سے اور ایذا دینی ساتہہ للہ دینے کے اور جہٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنے سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسب مین
اور نیچے پائینچے کرنے ازراہ تکبر کے اور گمراہی کیطرف بلانا لوگونکو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان
بہائی کیطرف کرنا ساتہہ تیز چیز کے اور رجوع کرنا اسکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے یعنی مثلا داڑہی منڈادی
یا ہتوڑی سی ناک وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور
کہیلنا ساتہہ نردکے اور جتنے کہیل کہ بالاتفاق حرام ہین کہیلنے اور کہنا مسلمانکا مسلمانکو یکافر اور نہ عدل کرنا درمیان
بیبیونکے نوبت مین اور زلق کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد
کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور محبت دنیا کی کہنی یعنی ایسے کہ دین کو ضرر کرے اور دیکہنا امرد خوبصورت کو بہنیت
نظر شہوتی اور کسیکے گہر مین جہانکنا اور کسیکے گہر مین بغیر اوسکی اذن کے جانا اور دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کو نزدیک قدرت کی ترک کرنا اور قرآن شریف کو بعد سیکہنے کے بہلا دینا اور حیوانات کو جلا دینا اور عورتکو نافرمانی
کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون
کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر کہ مذکور ہوئی سوای انکے اور بہی ہین یہہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبدالحق

رحمۃ اللہ نے لکہا ہے اور کتاب ابن نجیم مین کہ بحر الرائق کے مصنف ہین لکہے ہین اب جاننا چاہئے کہ ہر بندہ
مومن کو بحسب اس آیۃ کریمہ کے گناہ اور نافرمانی خدا و رسول کے سے بچنا بہت ضرور ہے اسلیئے اور مضامین موید
اسکے لکہے جاتے ہین تاکہ بہائی مسلمان خوب کوشش کرین گناہونکے بچنے مین فرمایا اللہ تعالے نے وَمَنْ
یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ
فَقَدْ اَبٰی الخ اور کہا معاذ صحابی رضی اللہ عنہ نے کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دس باتونکی
فرمایا لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا الخ یعنے نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر
اپنے مان باپکی اگرچہ حکم کرین وہ تجکو یہہ کہ نکلے تو اہل اپنے سے اور مال اپنے سے اور نہ چہوڑ تو نماز فرض کو
قصدًا پس تحقیق جسنے چہوڑی نماز فرض قصدًا پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کا اور مت پی شراب پس
تحقیق وہ سر ہر برائی کی ہے اور بچا اپنے تئین گناہ سے پس تحقیق بسبب گناہ کے اوترتا ہے غضب اللہ کا اور
بچا اپنے تئین بہاگنے لڑائی کفار کے سے اگرچہ بہاگین لوگ اور جب پہنچے لوگونکو موت یعنی وبا اور قحط اور تو
اونمین ہووے پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنے اہل و عیال پر مال اپنا اور نہ اوٹہا اونسے لاٹہی اپنی ادب کے
لیے........ یعنے ادب کے لئے مارا کر اونکو اور ڈرایا کر اونکو بیچ نافرمانی اللہ کے اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے دو خصلتین ہین کہ اون سے کوئی چیز بہتر نہین ایمان لانا اللہ پر اور نفع پہنچانا مسلمانون کو اور دو خصلتین
ہین کہ اونسے کوئی چیز بڑی نہین شرک کرنا ساتہہ اللہ کے اور ضرر پہنچانا مسلمانون کو اور حضرت علی رض فرماتے
ہین کہ جو کوئی ہو علم کے طلب مین ہوتی ہے جنت اوسکے طلب مین اور جو کوئی
گناہ کی طلب مین ہوتا ہے تو ہوتی ہے دوزخ اوسکی طلب مین اور یحیی بن معاذ کہتے ہین مَا عَصَی
اللّٰہَ کَرِیْمٌ وَمَا اٰثَرَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ حَکِیْمٌ اور سفیان ثوری سے منقول ہے کہ جو گناہ ہوتا ہے خواہش
نفسانی سے بیشک امید ہے اوسکی بخشش کی اور جو گناہ ہوتا ہے تکبر سے بیشک امید نہین اوسکی بخشش کی اسلئے
کہ گناہ شیطان کا اصل اوسکی غرور تہا اور لغزش حضرت آدم کی اصل اوسکی خواہش نفسانی سے تہی اور کسی
زاہد سے منقول ہے کہ جسنے گناہ کیا اور وہ ہنستا جاتا ہے تو اللہ تعالے داخل کریگا اوسکو آگ مین اور وہ روتا ہوگا
اور جو کوئی اطاعت کرے اور وہ روتا جاوے پس تحقیق اللہ داخل کریگا اوسکو جنت مین اور وہ ہنستا ہوگا اور
منقول ہے بعضے حکیمون سے کہ حقیر نہ سمجہو چہوٹے گناہون کو کہ پیدا ہوتے ہین اونسے گناہ بڑے اور فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا صَغِیْرَۃَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا کَبِیْرَۃَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ یعنے صغیرہ گناہ نہین رہتا
ہی ساتہہ ہمیشگی کے اور گناہ کبیرہ نہین رہتا ساتہہ استغفار کے کہا ہے کسی بزرگ نے مَنْ تَرَکَ الذُّنُوْبَ رَقَّ
قَلْبُہٗ الخ یعنے جسنے چہوڑے گناہ نرم ہوا دل اوسکا اور جسنے چہوڑا حرام اور کہایا حلال صاف ہوئی فکر اوسکی
وحی کی اللہ تعالے نے طرف بعضے انبیاء کے اَطِعْنِیْ فِیْمَا اَمَرْتُکَ وَلَا تَعْصِنِیْ فِیْمَا نَصَحْتُکَ یعنے تابعداری
کر میرے حکم کی اور نافرمانی نکر میری نصیحت کی اور کہا ہے کسی بزرگ نے اَکْمَالُ الْعَقْلِ اِتِّبَاعُ رِضْوَانِ اللّٰہِ تَعَالٰی
وَاجْتِنَابُ سَخَطِہٖ یعنے کامل کرنا عقل کا پیروی کرنی اللہ تعالے کی رضامندی کی ہے اور بچنا اوسکی غضب

سے ڈ کہا یحیی بن معاذ رحمہ اللہ نے کہ بڑی مغروری ہے میرے نزدیک بڑے ہے جانا گناہو نمین ساتھ امید بخشش
کے بدون ندامت کے اور توقع رکھنی قرب الٰہی کی بغیر طاعت کے اور انتظار کھیتی جنت کی ساتھ تخم دوزخ
کے اور طلب کرنا مکان فرمانبردارونکا باوجود کرنے گناہون کے اور انتظار جزا کی بغیر عمل کے اور آرزو رکھنی اللہ
عزوجل سے باوجود افراط یعنے بہت کرنے گناہون کے شعر ترجوا النجاۃ ولم تسلک مسالکہا + ان
السفینۃ لا تجری علی الیبس + یعنے امید رکھتا ہے نجاۃ کی اور نہین چلتا راہ نجاۃ کی بلا شبہ کشتی نہین
چلتی ہے خشکی مین فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اصل جمیع الخطایا حب الدنیا واصل جمیع الفتن منع
العشر والزکوۃ یعنے جڑ تمام گناہونکی محبت دنیا کی ہے اور جڑ تمام فتنونکی نہ دینا عشر وزکوۃ کا ہے ڈ کہا ہے
کسی بزرگ نے المقر بالتقصیر ابدا محمود والاقرار بالتقصیر علامۃ القبول یعنے اقرار کرنیوالا تقصیر کا
ہمیشہ بہلا ہے اور اقرار کرنا تقصیر کا نشان ہے قبولیت کا ڈ کہا ایک شاعر نے سے یا من بدنیاہ اشتغل
قد غرہ طول الامل + او لم یزل فی غفلۃ + حتی دنا منہ الاجل + الموت یاتی بغتۃ +
والقبر صندوق العمل + اصبر علی اهوالها + لا موت الا بالاجل + حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
سے منقول ہے کہ جسنے چہوڑا دنیا کو دوست رکہا اللہ تعالے نے اور جسنے چہوڑے گناہ دوست رکہا اوسکو فرشتون
نے اور جسنے کاٹی طمع مسلمانون سے دوست رکہا اوسکو مسلمانون نے ڈ منقول ہے کہ وحی بہیجی اللہ تعالے
نے حضرت عزیر نبی علیہ السلام کو کہ فرمایا ای عزیر جب کر تو چہوٹا گناہ تو نہ دیکہہ اوسکا چہوٹا پن بلکہ دیکہہ اوسکو
کہ جسکا گناہ کیا تو نے اور جب پہنچے تجکو بہلائی ہتوڑی تو نہ دیکہہ اوسکا چہوٹا پن اور دیکہہ اوسکو کہ جسنے دی ہے
تجکو اور جب پہنچے تجکو کوئی بلا تو نہ شکوہ کر میرا خلق سے جیسا کہ مین نہین شکوہ کرتا تیرا اپنے فرشتون سے جب وے
آتے ہین میری طرف برائیان تیری ڈ شیخ عبد الوہاب شعرانی کی کتاب تنبیہ المغترین مین منقول ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا صفیۃ عمۃ رسول اللہ ویا فاطمۃ بنت محمد انقذا انفسکما من النار
فانی لا اغنی عنکما من اللہ شیئا یعنے اے صفیہ پہوپی رسول اللہ کی اور ای فاطمہ بیٹی محمد کی چہڑاؤ تم
اپنی جانونکو آگ سے بسبب تحقیق مین کام نہین آونگا تمکو اللہ کے عذاب سے کچھہ ڈ اور حدیث مین ہے البر لا یبلی و
الذنب لا ینسی والدیان لا یفنی فکن کما شئت کما تدین تدان ڈ اور ایک بزرگ فرماتے تھے علامتین
سیاہی دل کی تین ہین ایک تو یہہ کہ نپاوے گناہون سے ڈرا اور گہبراہٹ اور طاعت سے خوشی اور نصیحت سے
اثر ڈ اور ابو محمد مروزی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ نہین شقی ہوا ابلیس مگر پانچ خصلتون سے نہ اقرار کیا اپنے
گناہ کا اور نہ شرمندہ ہوا اوس سے اور نہ ملامت کی اپنے نفس کو اور جلدی نکی توبہ اور نا امید ہوا اللہ کی رحمت
سے اور اسکے عکس کیا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے پس وہ سعید ہوئے پانچ خصلتون سے اقرار کیا اپنے گناہ
کا یعنے لغزش کا اور نادم ہوے اوس پر اور ملامت کی اپنے نفس کو اور جلدی کی توبہ اور نا امید نہوے اللہ کی
رحمت سے ڈ حاتم اصم رحمہ کہتے تھے کہ اگر گناہ کرے تو اپنے رب کا تو جلدی سے توبہ کر اور نادم ہو اور نہ عذر کر
لوگون سے کہ عذر کرنا تیرا اوسسے بہت برا ہے اوس بال سے کہ تیرے گناہ مین ہے ڈ ابراہیم ابن ادہم رح
فرماتے تھے کہ اہل ہونا میرا دوزخ مین امتحان ہین کہ طاعت کرتا ہون اللہ کی محبوب تر ہے نزدیک میرے

اس سے کہ داخل ہون جنت مین اسحال مین کہ نافرمانی کرتا ہون اللہ کی ۵ اور اعمی جب دیکھتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی قرابتی کو یعنے گناہ کرتے تو کہتے نہ مغرور کرے تمکو قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی باوجود مخالفت کرنے تمہارے اونکے طریق و خصلت سے اسلئے کہ اونہون نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ کو فرمایا اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ۵ اور احمد بن حرب رحمہ اللہ فرماتے تھے اَلْمُؤْمِنُ لِلذَّنْبِ اَنْ یَتُوْبَ فَاِنَّ ذَنْبَہٗ فِی الدِّیْوَانِ مَکْتُوْبٌ وَھُوَ غَدًا فِیْ قَبْرِہٖ مَکْرُوْبٌ وَبِہٖ اِلَی النَّارِ مَسْحُوْبٌ اور ابن عباس رض کہتے تھے نہین لائق ہے کسی عاقل کو یہہ کہ ایذا دے اپنے محبوب کو پس لوگون نے اونسے اسکے معنے پوچھے کہا اونہون نے یُؤْذِی الرَّجُلُ نَفْسَہٗ بِعِصْیَانِ رَبِّہٖ یعنے ایذا دیتا ہے آدمی اپنے نفس کو بسبب نافرمانی رب اپنے کے یعنے نفس محبوب ہے اوسکو بسبب نافرمانی رب کے مستحق آگ جہنم کا کرتا ہے ۵ حضرت حسن بصری رض فرماتے تھے کہ جو کوئی گناہون مین ڈوبا ہوتا ہے نشانی اوسکی یہہ ہے کہ دل اوسکا کشادہ اور خوش نہین ہوتا دن کے روزون کے لئے اور رات کی قیام کے لیے یعنے ان چیزونکی رغبت و چاؤ نہین ہوتی اوسکو اور یہہ بھی حضرت حسن بصری رض فرماتے تھے کہ بیچارے قتل کرنیوالے حسین کے اگر داخل بھی ہوئے جنت مین اللہ کے فضل سے تو کیونکر جرأت کریگا کوئی اونمین سے یہہ کہ گذرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسحال مین کہ تحقیق قتل کیا اونہون نے اونکی اولاد کو اور قسم اللہ کی اگر مجکو دخل ہوتا حضرت حسین کے قتل مین اور پھر اختیار دیا جاتا مین درمیان داخل ہونے جنت اور دوزخ کے تو البتہ اختیار کرتا مین داخل ہونا دوزخ کا بخوف اسکے کہ نظر غضب سے دیکھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف اور وہ ایذا دی مجکو اوپر اونکو ۵ اور عطاء رضی اللہ عنہ کہتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ کہ مراد حُرُمٰتِ اللّٰہِ سے گناہ ہین بڑا بھاری جانے اونکو یہانتک کہ نہ پڑے گناہون مین ۵ ابن عباس رض فرماتے تھے جسنے اطاعت کی اللہ کی پس بلاشبہ یاد کیا اوسکو اگرچہ کم ہو.... نماز روزہ اوسکا یعنے نفل اور تلاوت قرآن کی اور جسنے نافرمانی اوسکی کی پس تحقیق بھول گیا اوسکو اور یہہ بھی ابن عباس رض فرماتے تھے کہ علامتون علماء باعمل کے سے یہہ ہے کہ نہ پایا جاوے کوئی اونمین کا مگر عمل صالح مین ۵ اور کسی نے سفیان بن عیینہ رض سے پوچھا کہ کیونکر لکہتے ہین دونو فرشتے یعنے کرام کاتبین کہا اونہون نے کہ جب قصد کرتا ہے بندہ نیکی کے کرنیکا تو پہیلتی ہے وہین سے خوشبو مشک کی پس جانتے ہین وہ فرشتے کہ اوسنے ارادہ کیا بھلائی کا اور جب کہ ہم یعنے قصد کرتا ہے بندہ برائی کا پہیلتی ہے اوس سے بدبو پس جانتے ہین وہ فرشتے کہ تحقیق اوسنے ہم برائی کا کیا ۵ ابو سلیمان دارانی کہتے تھے مَا اَحَبَّ الْمُتَّقُوْنَ الْبَقَاءَ فِیْ ھٰذِہِ الدَّارِ اِلَّا لِیُطِیْعُوْہُ فِیْھَا لَا غَیْرُ ۵ ربیع بن خثیم جب قربانی کرتے عید اضحی مین تو کہتے قسم ہے تیرے عزت و جلال کی اگر جانتا مین رضا تیری اپنے نفس کے ذبح کرنیمین تو ذبح کرتا مین اوسکو ۵ بشر حافی رض فرماتے تھے جب گناہ کرے تو رات کو اپنے ربکا اور صبح کو دیکھے تو اپنے پر نعمت کاملہ تو ڈر تو اسلیے کہ یہہ استدراج ہے ۵ اور کہتے تھے بشر رض کہ پایا ہمنے سلف صالحین کو اسحال مین کہ وہ بڑا جانتے تھے چھوٹے گناہونکو زیادہ تر اوس سے کہ تم بڑا جانتے ہو کبیرہ گناہونکو اور کہمشہر بن حسن چالیس برس روتے رہے بسبب ہونے ہاتھ لینے کے اپنے ہمسایہ کی مٹی سے بغیر اذن

اوسکے اوراب اکثر تمہاری گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے بخشدی گناہ اونکے جبکہ بہت دن گذر جاتی ہین
گناہ پر اور یہہ غرور ہے ۱۲ اور وحی بہیجی اللہ تعالے نے طرف داؤد علیہ السلام کے کہ اے داؤد دیکہہ بنی اسرائیل کے
کہ کس طریق سے پہنچا طرف تمہاری کہ مینے بخشے گناہ اونکے یہانتک کہ چہوڑ دی اونہون نے ندامت ۱۲ اور گذرے
عتبة الغلام ایک مکان پر پس کانپے اور پسینے پسینے ہوگئے پس اونسے سبب اسکا پوچہا پس کہا اونہون نے مینے
گناہ کیا تہا اللہ کا اس مکان مین چہوٹی عمر مین ۱۲ اور حج کیا مالک بن دینار نے پیادہ پا جا کر بصرے سے پس کہا لوگون
نے کہ سوار نہین ہوتے تم اونہون نے کہا کیا خوش ہوتا ہے بندہ نافرمان اس سے کہ آوے مولے سے قصور
معاف کروانیکے لیے سوار قسم خدا کی اگر مین مکہ کو جاؤن آگ پر تو یہہ بہی کم ہووے یعنی بہ نسبت میرے قصورون کے
اتنی تکلیف اوٹہا کر جانا بہی قلیل ہے پس معلوم کر رکہہ ان حالات بزرگون کو کہ اے بہائی اور تامل کرین اور سستی
نکر استغفار کرنے مین اگرچہ بہت گذر جاوے زمانہ گناہ کا اسلیے کہ گناہ یقینی رکہتا ہے اور مغفرت شکی ہے ۱۲ تمام ہو
مضامین گناہونکے آب کچہہ برائیان اپنے نفس کے اچہے جاننے کی لکہی جاتی ہین تاکہ بچے آدمی اوس سے فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین پس اے نجات
دینی والی چیزین تقوی اللہ کا ہے باطن و ظاہر مین ۱ اور بات سچ خوشی و ناخوشی مین ۲ اور میانہ روی تونگری
اور محتاجگی مین ۳ اور اے ہلاک کرنیوالی چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہے ۱ اور بخل اطاعت کیا
گیا ۲ اور خوش ہونا آدمی کا ساتہہ نفس اپنے کے ۳ اور یہہ خصلت بہت بری ہے تینون خصلتون مین کہا حضرت
عمر رض نے اصحاب ملین کہ وہ منبر پر تہے اے لوگون تواضع کرو کہ مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تہے جو کوئی تواضع کرے لوگون سے اللہ کے لیے بلند کرتا ہے اللہ تعالے مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دلمین حقیر ہے
اور لوگونکی آنکہون مین بڑا ہے اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے قدر اوسکی اللہ پس وہ لوگونکی آنکہون مین حقیر
ہے اور اپنے دلمین بڑا ہے یہانتک کہ البتہ وہ خوار ہوتا ہے لوگونکے نزدیک کتے سے زیادہ یا فرمایا سور سے زیادہ
اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ
الْمُتَعَالَ الخ یعنے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ اپنے کو اچہا جانا اور تکبر کیا اور بہول گیا کبیر متعال کو یعنے اللہ کو ساری
حدیث بیان فرمائی کہ وہ بڑی ہے ۱۲ اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ
حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ یہہ سب روایتین مشکوۃ مین ہین ۱۲ اور بشیر
حافی فرماتے تہے کہ پایا ہمنے لوگونکو اسحال مین کہ عمل اونکے مثل پہاڑونکے ہوتے تہے اور باوجود اسکے مغرور نہ
ہوتے تہے اور تمہارے اعمال نہین اور پہر تم مغرور ہو قسم خدا کی اقوال ہماری زاہدون کے سے ہین اور اعمال ہمارے
ظالمون متکبرون کے سے ۱۲ اور اللہ تعالے کا واسع المغفرة ہونا ظاہر ہے کہ بندے کیسے کیسے گناہ کرتے ہین
اور پہر وہ بخشتا ہے اور روزی اور عافیت دیتا ہے اور روایتین اس مضمونکی بہت سی آئی ہین ازانجملہ ایک
روایت بطریق نمونہ کے ذکر ہوتی ہے معاذ بن جبل رض کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر
چاہو تم تو خبر دون مین تمکو اسکی کہ جا ول فرماویگا اللہ تعالے مؤمنون سے روز قیامت کو اور جو کچہہ اول
عرض کرینگے مؤمن اوس سے عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا آپنے کہ بلا شبہہ اللہ تعالے

فرماویگا مومنون سے کیا دوست رکہتی تہی تم ملنا میرا پس عرض کرینگے لوگ کہ ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا
اللہ تعالے لِمَ اَذْنَبْتُم یعنے کیون گناہ کیا کرتے تہے پس کہینگے رَجَوْنَا عَفْوَکَ وَمَغْفِرَتَکَ یعنے امید رکہتے تہی ہم تیری
عفو و مغفرت کی پس فرماویگا اللہ تعالے قَدْ وَجَبَتْ لَکُمْ مَغْفِرَتِیْ یعنے تحقیق ثابت ہوئی تمہارے لیے مغفرت
میری انتہے اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ۝ وَاَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَکْدٰی ۝ کیا دیکہا تونے اوسکو کہ موہنہ پہیرا اور
دیا تہوڑا مال سے اور سخت دل ہوا **فتح** بہلا تو نے دیکہا وہ جسنے موہنہ پہیرا اور لایا تہوڑا سا اور سخت نکلا
تفسیر یعنے تہوڑا سا ایمان لانے لگا پہر سخت ہوگیا اوسکا دل **موضح** ابن عباس سے منقول ہے کہ نازل
ہوئی یہہ آیۃ اوسکے حق مین کہ کافر ہوا بعد اسلام لانیکے اور بعض نے کہا مراد اس سے ولید بن مغیرہ ہے کہ اوسنے متابعت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی کرکر اسلام قبول کیا مشرکون نے اوسکو تنبیہ کی کہ دین اپنے باپ دادونکا چہوڑتا ہی
تو اور اپنے باپ دادونکو نسبت گمراہی کی کرتا ہے اور جانتا ہے تو کہ وہ دوزخ مین گئے ولید نے کہا کہ خدا کے
عذاب سے ڈرتا ہون جاتبہ نام مشرک نے کہا کہ اسقدر مال مجکو دے اگر عذاب تجپر آویگا تو مین اوسکو اوٹہالونگا
ولید نے یہہ شرط کرکر تہوڑا سا مال اوسکو دیا اور باقی سے بخل کیا یہہ آیۃ نازل ہوئی اور کہا مقاتل نے اعطے
یعنے ولید نے دی یعنی بیان کی تہوڑی سی خیر یعنے دینا مال کا اپنے زبان سے پہر قطع کیا اوسکو اور ندیا اور
سدی نے کہا کہ نازل ہوئی یہہ آیۃ عاص بن وائل سہمی کے حق مین کہ وہ بعض اوقات موافقت کرتا
تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض امور مین اور کہا محمد بن کعب قرظی نے کہ نازل ہوئی یہہ ابوجہل کے حق
مین کہ اوسنے ایکبار کہا واللہ نہین حکم کرتے ہمکو محمد مگر اچہے خلقونکا پس یہہ ہی قول اوس تعالے کا اَعْطٰی قَلِیْلًا
وَاَکْدٰی یعنی نہین ایمان لایا اوسپر **معالم** اَعِنْدَہٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَهُوَ یَرٰی ۝ کیا
نزدیک اوسکے ہے علم غیب کا پس گویا وہ ہر چیز کو آنکہہ سے دیکہتا ہی **فتح** اوسکے پاس خبر ہے غیب
کی سو وہ دیکہتا ہے **موضح** **تفسیر** دیکہتا ہے یعنے کیا جانتا ہے ولید کہ اوسکا یار عذاب اوس سے اوٹہا
معالم اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی ۝ وَاِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی ۝ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۝
وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝ وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ۝ کیا خبر نہین دیا گیا وہ اوس چیز کی کہ
بیچ صحیفون موسی اور ابراہیم وفادار کے تہے مضمون اوسکا یہہ کہ نہین اوٹہاویگا کوئی اوٹہانیوالا بوجہہ گناہ
دوسرے کا اور یہہ کہ نہین پہنچیگا آدمی کو مگر جو کچہہ کہ عمل کیا اور یہہ کہ سعی آدمی کی دیکہی جاویگی **فتح** کیا اوسکو
خبر نہین پہنچی جو ہی ورقون مین موسے کے اور ابراہیم کے جسنے پورا اوتارا کہ اوٹہاتا نہین اوٹہانیوالا بوجہہ کسی دوسرے کا
اور یہہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو کمایا اور یہہ کہ اوسکی کمائی اوسکو دکہانی ہے **موضح** **تفسیر** یعنے کیا
ولید کو خبر نہین پہنچی ہے اوس چیز کی کہ جو موسی کے صحیفون یعنے توریت مین ہی اور جو صحیفون مین ہے
ابراہیم کے کہ جنہون نے پورا کیا یعنے بجالائے احکام آلہی کہ جنکے بجالانیکا حکم تہا یعنے جان اور مال اور اولاد خرچ
بجالائے اور رسالت پہنچائی اوسکی مخلوق کو وغیر ذالک حسن بصری نے وفّی کی تفسیر مین کہا کہ نہین حکم کئے
گئے ابراہیم کچہہ مگر کہ بجالائے اوسکو اور عطا بن سائب نے وفّی کی تفسیر مین کہا کہ عہد کیا تہا ابراہیم نے کہ مانگیگے
نہین کسی مخلوق سے کچہہ پس جب ڈالے گئے آگ مین تو کہا جبرئیل نے اونسے کہ کیا تجکو کچہہ حاجت ہے

پس کہا اونہون نے کہ یہی لیکن تجہی نہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وَفِی عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ بِاَرْبَعِ رَکَعَاتٍ فِیْ صَدْرِ النَّہَارِ وہی صَلٰوۃُ الضُّحٰی اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو کہ اللہ تعالے نے خطاب یا اپنے خلیل کو اَلَّذِیْ وَفّٰی بیہہ اسلیے ملا کہ وہ پڑہتے تہے صبح و شام فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ ۝ اور بعضون نے کہا کہ یہہ خطاب اسلیے ملا کہ پورے کئے سہام یعنے حصے اسلام کے اور وہ تیس ہین دس تو سورہ توبہ مین اَلتَّائِبُوْنَ سے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ تک اور دس سورہ احزاب مین کہ وہ یہہ ہین اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَہُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝ اور دس سورہ مؤمنون مین کہ وہ یہہ ہین قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِہِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ فَاِنَّہُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِاَمٰنٰتِہِمْ وَعَہْدِہِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ ۝ **ف** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اوتری ہین مجہہ پر دس آیتین جو کوئی قایم کرے اونکو یعنے عمل کرے اونپر داخل ہوگا بہشت مین پہر پڑہی حضرت نے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنے یہی آیتین انتہے پہر بیان فرمایا اللہ تعالے نے اوس مضمونکو جو موسی اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفون مین ہے پس فرمایا اَلَّا تَزِرُ یعنے نہین اوٹہاتا کوئی النفس گناہ کسی نفس کا یعنے نہین ماخوذ ہوتا کوئی نفس ساتہہ گناہ غیر اپنے کے حاصل یہہ کہ ولید نے توریت اور صحف ابراہیم کیا نہین جانا ہے کہ کوئی بوجہہ دوسرے کے گناہ کا نہین اوٹہاتا پس کیونکر بوجہہ اپنا اورکو حوالہ کرتا ہے اس سے اوسکا قول بہی باطل ہوگیا جسنے ولید سے کہا تہا کہ مین تیرا عذاب اوٹہالونگا اور ابن عباس سے روایت کیا گیا ہے کہ پہلے ابراہیم علیہ السلام کے مواخذہ غیر کے گناہ پر کرتے تہے چنانچہ بیٹے کو باپ کے گناہ پر پکڑتے تہے اور باپ کو بیٹے کے گناہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد مین اس سے ممانعت ہوگئی اللہ تعالے کیطرف سے اور یہہ حکم مقرر ہوا اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور یہہ بہی ابراہیم اور موسی علیہما السلام کے صحیفون مین ہے وَاَنْ لَّیْسَ الخ یعنے نہین ہے آدمی کے لیے مگر جو کچہہ کہ عمل کیا ہے یعنی ہر کوئی جزا عمل اپنے کی پاویگا دوسرے کے عمل سے نہ ثواب پاویگا نہ عذاب اور نہ ماخوذ ہوگا کہا ابن عباس نے کہ یہہ حکم منسوخ ہے اس شریعت مین ساتہہ آیۃ اَلْحَقْنَا بِہِمْ ذُرِّیَّتَہُمْ کے کہ بیٹونکو بسبب عمل خیر باپونکے جنت مین داخل کرینگے اور کہا عکرمہ نے کہ تہا یہہ حکم ابراہیم و موسی کی قوم کے لیے اور اس امت کو ثواب حاصل ہوتا ہے اپنے اعمال کا بہی اور جو کوئی اوسکے لئے کرے اوسکا بہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ایک عورت نے مکہ کی راہ مین اپنے بچے کو شقدف مین سے اوٹہا کر حضرت سے پوچہا کہ یا رسول اللہ اسکے لیے بہی حج ہے فرمایا نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ یعنے ہان اسکے لئے حج ہی اور ثواب تجکو بہی ہے یعنے بسبب باعث ہونے

سے اور ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں ناگہاں مر گئی ہے پس اوسکے لیے ثواب ہے اگر تصدق کرون مین اوسکی طرف سے فرمایا نعم یعنی ہان اور کہا ربیع بن انس نے کہ انسان سے یہان کافر مراد ہے اور مومن کو ثواب ہوتا ہے اپنے عمل سے بھی اور اوروں کے عمل سے بھی جو اوسکے لیے کرے اور بعض نے کہا کہ نہین ہے کافر کے لیے خیر مگر اپنے عمل سے کہ بدلہ دیا جاتا ہے اوسکا دنیا مین یہانتک کہ نہین باقی رہتی ہے اوسکے لیے آخرۃ مین کچھہ خیر اور روایت کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق نے حضرت عباس کو قمیص دیا تھا پہننے کو پس جب وہ مرا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص بھیجا تاکہ اوسمین کفنایا جاوے پس نہین باقی رہی اوسکے لیے کوئی نیکی آخرت مین کہ ثواب پایا جاوے اوسکا انتہے اور اَنَّ سَعۡیَهٗ سَوۡفَ یُرٰی کے معنے یہہ ہین کہ دیکھیگا سعی یعنے عمل اپنے دن قیامت کے میزان اعمال مین یہان تلک تفسیر معالم اور مدارک اور بحر العلوم سے لکھا ہے کہ بعضے مضمون کسی مین کے ہین اور بعضے کسی مین کے اور مدارک مین وَاَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کے متعلق یون لکھا ہے کہ یہہ جو ثابت ہوا ہے حدیثون مین صدقہ دینا میت کی طرف سے تو اوس سے معلوم ہوا کہ غیر کی سعی مفید ہوتی ہے تو ظاہر تعارض ہوا اس آیہ مین اور حدیثون مذکورہ مین تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ غیر کی سعی مفید نہین ہوتی ہے مگر جب کہ مبنی ہو اوپر سعی نفس اوسکے وہ یہہ ہے کہ وصیت کر جاوے حج وغیرہ کی تو ہوگی سعی غیر کی گویا اسکی سعی بسبب ہونے غیر کے تابع اوسکا اور قائم مقام اوسکا اور دوسرے یہہ کہ سعی غیر کی نہین نفع دیتی ہے اوسکو جب کہ کرے اوسکو اپنے لیے اور جب کہ اوسکی نیت سے کرے تو بحکم شرع کے مانند نائب کی اوسکی طرف سے ہوتا ہے اور مانند وکیل کے قائم مقام اوسکے انتہے ۂ تم تجزیہ الجزء الاول

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الۡمُنۡتَهٰی ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضۡحَکَ وَاَبۡکٰی ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحۡیَا ۙ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰی ۙ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اِذَا تُمۡنٰی ۙ پھر دیا جاویگا موافق اوس سعی کے بدلہ پورا اور یہہ کہ طرف پروردگار تیرے کی ہی بازگشت اور یہہ کہ اوسنے ہنسایا اور رلایا اور یہہ کہ اوسنے مارا اور زندہ کیا اور یہہ کہ خدا نے پیدا کئے دو قسم نر اور مادہ کو نطفہ سے جب ڈالا جاتا ہے رحم مین **ترجمہ** پھر اوسکو بدلہ دیا جاتا ہے اوسکا پورا بدلہ اور یہہ کہ تیرے رب تک پہنچنا ہے اور یہہ کہ وہی ہے ہنساتا اور رولاتا اور یہہ کہ وہی ہے مارتا اور جلاتا اور یہہ کہ اوسنے بنایا جوڑا نر اور مادہ ایک بوند سے جب ٹپکائی **تفسیر** لفظ منتہی مصدر ہے یعنے انتہا کے یعنے پہنچے ہین اور رجوع کرتے ہین طرف اللہ تعالے کے خلق بعد موت کے پس جزا سزا دیگا اونکو مانند قول اللہ تعالے کی وَاِلَی اللّٰهِ الۡمَصِیۡرُ اور بعضون نے کہا کہ اللہ ہی سے ابتدا منت یعنے احسان ہے اور اوسکی طرف انتہا آمال یعنے آرزو ہے یعنے سب محتاج اور آرزومند اللہ ہی کے عنایت کے ہین ابی بن کعب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الۡمُنۡتَهٰی کہ کہا لَا فِکۡرَةَ فِی الرَّبِّ اور یہہ مثل اوسکی ہے کہ روایت کیا گیا ہے ابوہریرہ سے مرفوعا یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے تَفَکَّرُوۡا فِی الۡخَلۡقِ وَلَا تَفَکَّرُوۡا فِی الۡخَالِقِ فَاِنَّهٗ لَا یُحِیۡطُ بِهِ الۡفِکۡرَةُ ۔ اور وہی ہنساتا الخ یعنے پیدا کیا اوسنے ہنسنے اور رونے کو اور بعض نے کہا پیدا کیا خوشی اور غم کو اور بعض نے کہا کہ ہنساویگا مومن کو عقبی مین بسبب بخششون اور انعامات کے اور رولاتا ہے اوسکو دنیا مین بسبب حادثون اور مصیبتون کے یا بہشتیون کو بہشت مین ہنساویگا اور

اور دوزخیونکو دوزخ مین رُلا دیگا اور غرض یہہ ہی کہ ہر عمل انسانکا قضا اور خلق الہٰی سے ہی اور آیا ہی کہ جابر
بن سمرہ نے کہا کہ اصحاب حضرت کے بیٹھے تہے اور اشعار پڑہتے تہے اور ذکر کرتے تہے امور جاہلیت سے پہر ہنستے تہے
اور آنحضرت مسکراتے تہے اونکے ساتہہ جب وہ ہنستے اور پوچہا کسی نے ابن عمرؓ سے کہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے ہنستے تہے یا نہین تو انہون نے کہا کہ ہان ہنستے تہے ولیکن ایمان اونکے دلونمین بہت بڑا ہوتا تہا پہاڑ سے
اور وہی مارتا ہے الخ یعنے وقت اجل کے مارتا ہے اور وقت بعث کے زندہ کریگا اور بقول بعض کے مراد یہہ ہے
کہ مارتا ہے جہل و بخل سے اور زندہ کرتا ہے علم و سخاوت سے اور بقول بعض کے مارتا ہی کافر کو کفر سے اور زندہ کرتا
ہے مومن کو ایمان سے اور بقول بعض کے مارتا ہے باپونکو اور جلاتا ہے بیٹون کو اور حاصل یہہ کہ مارنیوالا
اور جلانیوالا سوائے اللہ تعالےٰ کے نہین ہے نر اور مادہ ہر حیوان و انسان سے ۞ مل معلیہ

وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ۝ اور یہہ کہ
خدا پر لازم ہے وہ پیدا کرنا دوسرا اور یہہ کہ اوسنے تونگر کیا اور پونجی دی اور یہہ کہ وہی ہے پیدا کرنیوالا ستارہ شعرا
کا ۞ اور یہہ کہ اوسپر لازم کر دوسرا اوٹہانا اور یہہ کہ اوسنے دولت دی اور پونجی اور یہہ کہ وہی ہے رب شعریٰ
کا ۞ تفسیر دوسرا اوٹہانا یعنے جلانا بعد مرنے کے کہ روز قیامت کبھی لوٹہینگے اغنیٰ تونگر کردیا لوگونکو ساتہہ
اموال کے واقنیٰ دیا قنیہ یعنے بہت مال یعنے اصول اموال اور جو کچہہ کہ ذخیرہ کرتے ہین اوسکو بعد کفایت کی
اور کہا ضحاک نے کہ اغنیٰ غنی کردیا ساتہہ سونے اور چاندی کے اور اقسام اموال کے اور اقنیٰ دیے اونٹ
اور بیل اور بکری دنبے اور کہا حسن اور قتادہ نے اقنیٰ خادم دیے اور کہا ابن عباسؓ نے اغنیٰ واقنیٰ دیا
اور راضی کردیا اور کہا مجاہد و مقاتل نے اقنیٰ راضی کردیا ساتہہ اوسچیز کے کہ دی اور قانع کردیا اور کہا ابن
زید نے اغنیٰ بہت دیا واقنیٰ کم دیا اور پڑہا یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ اور شعریٰ ایک تارہ ہے
کہ نکلتا ہے بعد جوزا کے شدۃ گرمی مین اور خزاعہ اوسکو پوجتے تہے پس معلوم کروایا اللہ تعالےٰ نے کہ وہ رب
معبود اونکا ہے اور اول جس نے کہ عبادۃ اس ستارہ کی مقرر کی ابو کبشہ تہا اجداد مادری آنحضرت علیہ السلام
کے سے کہ قریش سے مخالف ہوا تہا اس ستارہ کی عبادہ مین اور کہتا تہا کہ سب ستارے سیر آسمان کے عرض
مین کرتے ہین اور شعریٰ طول مین اور قریش بسبب مخالفت دین اپنے کے آنحضرت کو ابن ابی کبشہ کہتے
تہے ۞ معاہ

وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ۝ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ۝ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ
كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ۝ اور یہہ کہ اوسنے ہلاک کیا عاد پہلونکو اور ہلاک کیا ثمود کو پس کسیکو باقی نچہوڑا ۞
اور ہلاک کیا قوم نوح کو پہلے اس سے تحقیق وہ تہے بڑے ظالم اور حد سے گذرے ہوئے زیادہ ۞ فتح
اور یہہ کہ اوسنے کہپا دئے عاد اگلے اور ثمود اور باقی نچہوڑا اور نوح کی قوم اس سے پہلے وہ تو تہے اور بہی ظالم
اور شریر ۞ تفسیر عاد اگلی قوم ہود علیہ السلام کی تہی باد صرصر یعنی شدت کی ہوا سے ہلاک ہوئی اور ایک گروہ اونمین سے کہ اونکو نعیم
کہتے تہے وقت ہلاک ہونے عاد اول کے وہ مکہ مین قیام رکہتی تہی اور بعد ہلاک ہونے قوم پہلی کے اونہون نے ظہور کیا اونکو عاد آخر
کہتے ہین اور قوم ثمود حضرت صالح نبی علیہ السلام کی امت تہی اونمین سے بہی کسیکو باقی نچہوڑا ہلاک کیا انکو اللہ تعالیٰ نے ساتہہ آواز جبریل علیہ
السلام کے اور ہلاک کیا نوح نبی علیہ السلام کی قوم کو پہلے عاد اور ثمود کی قوم سے بیشک وہ کافر تہے اور

ظالم تہے حد سے زیادہ سرکش تہے **مدنجم** وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوٰى ۝ فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ
رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝ اور شہر موتفکہ کو زمین پر ڈالا پس ڈہانکا اوسپر جو کچہہ کہ ڈہانکا یعنے پتہر برسائی پس تیج کس نعمت
کے نعمتوں پروردگار اپنے کیسے شبہ کرتا ہے تو **فتح** اور اولٹی بستی کو ٹپکا پہر اوسپر چہایا جو چہایا اب تو کیا کیا
نعمتین اپنے رب کی جہٹلاویگا **تفسیر** چہایا الخ یعنے پتہر کہ اوسپر برسائے اوسکو پتہروں نے اپنے نیچے چہپا
لیا اور موتفکہ گانو قوم لوط کے تہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حکم الٰہی سے اون گانو ونکو زمین سے اکہاڑ کر
آسمان پر لیجا کر زمین پر ڈالدئے بعد اوسکے پتہر اونپر برسائے جہٹلاویگا تو ای آدمی یا ایگا فریاای ولید **نجم**
معاملہ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ یہہ پیغمبر ڈرانیوالا ہے جنس ڈرانیوالے اگلوں کیسے **فتح**
یہہ محمد ایک ڈرسنانیوالا ہے پہلے سنانیوالوں میں **مو تفسیر** جیسا کہ اور پیغمبر پہنچا رسالت کا اپنی
قوموں کو کرتے تہے ایسا ہی محمد علیہ السلام تمکو کرتے ہین کیوں تصدیق اوسکی نہین کرتے ہو اور عذاب خدا
کے سے نہین ڈرتے ہو یا یہہ قرآن ڈرانیوالا ہے ڈرانیوالوں پہلے سے **نجم ملہ تنبیہ**
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ
اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ الخ یعنے سوائی اسکے نہین کہ مثل میری اور مثل اوس چیز
کی کہ بہیجا مجکو اللہ نے ساتہہ اوسکے یعنے دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کے ہے کہ آیا ایک قوم کے پاس
پس کہا اوسنے ای قوم میری تحقیق دیکہا مینے لشکر اپنی آنکہوں سے اور تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ننگا یعنے بیغرض پس
ڈہونڈہو تم نجاۃ کو نجاۃ کو پس فرمانبرداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکے سے پس چلے راتوں رات پس
چلے اوپر آہستگی کے پس نجاۃ پائی اور جہٹلایا ایک جماعت نے اونمین سے پس صبح کی اپنے مکان مین پس
داخل ہوا اونپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اکہاڑ دیا اونکو پس یہہ ہے مثال اوسکی کہ فرمان
برداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا مین اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جہٹلایا
اوس چیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سے یعنے دین و شریعت روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** ڈرانیوالا
ہون ننگا اصل اسکی یہہ ہے کہ جب ایک آدمی دشمن کو آتے دیکہتا اپنے قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکہتا اور
چلاتا تا خبردار ہو جاوے قوم بعد اوسکے یہہ مثل ہو گئی ہر امر ناگہانی دہشت ناک کے پیش آنے مین پس یہہ بات
حضرت پر کمال صادق تہے کہ سچے تہے خبر دینے عذاب کے مین **حق سیدہ** اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝ لَيْسَ
لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝ نزدیک آئی قیامت نہین ہے اوسکو سوائے خدا کے ظاہر کرنیوالا **فتح**
آپہنچی آنیوالی کوئی نہین اوسکو اللہ کے سوا کہول دکہانیوالا **مو تفسیر** لفظ کاشفہ مین مبالغہ
کے لیے ہے اور یا بحسب تقدیر نفس کے ہے یعنے نفس کاشفہ یعنے بیان کرنیوالا کہ کب ہوگی قیامت مانند قول
اللہ تعالے کے لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ اور بقول بعض کے معنی کاشفہ کے دفع کرنیوالے کے مین یعنے جب
ہول اور سختیان قیامت کی خلق کو ڈہانکین گی دفع کرنیوالا اونکا سوائے خدا کے کوئی نہین ہونیکا **ملہ**
معا تنبیہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کب آویگی قیامت فرمایا آپنے وائے تجکو اور کیا مہیا
کیا ہے تونے اوسکے لیے یعنے وہ اپنے وقت پر آنیوالی ہے یہہ کیا پوچہتا ہے عمل کر کہا کچہہ کہا اوسنے کچہہ نہین طیار

کیا مینے اوسکے لئے مگر یہہ تحقیق مین دوست کہتا ہون اللہ اور رسول اوسکیکو فرمایا تو ساتہہ اوسکے ہوگا کہ دوست
رکہا تونے اوسکو کہا انس نے پس نہین دیکہا مینے مسلمانونکو کہ خوش ہوئے ہون ساتہہ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند
خوش ہونے اونکے کے ساتہہ اس کلمہ کے **ف** مراد ساتہہ ہونے سے شریک ہونا ہے بیچ ثواب
اور درجہ کے اور داخل ہونیکے اوسکے زمرہ اور متبعون اوسکے مین **مشکوۃ ولمعات** اَفَمِنْ هٰذَا

الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ کیا
اس بات سے تعجب کرتے ہو تم اور ہنستے ہو اور روتے نہین اور تم کہیلنے والے ہو پس سجدہ کرو خدا کو اور پرستش کرو
فتح کیا تم اس بات سے اچنبا کرتے ہو اور ہنستے ہو اور تم کہلاڑیان کرتے ہو سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی
موضح تفسیر اس بات سے یعنی قرآن سے اچنبا کرتے ہو ازراہ انکار کے اور ہنستے ہو ازراہ استہزا کے روتے
نہین بسبب خشوع کے اور سامدون کے معنے مین غافل یا کہیلنے والے یا اعراض کرنیوالے یا اترانیوالے
اور تکبر کرنیوالے یا گانے والے پس جب قرآن پڑہا جاتا تو کافر گاتے اور ہنستے باز کرتے تا کہ لوگ قرآن سنین نہین
خدا تعالے اونکا احوال بیان کر کر فرماتا ہے کہ اس منہیات سے باز آؤ اور سجدہ کرو اوسکو اور عبادت کرو اوسکی نہ
اور معبودان باطل کی عبداللہ سے روایت ہے کہ اول سورہ کہ جسمین سجدہ ہی سورہ نجم ہے اور بعد پڑہنے اوسکے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے ہمراہیون نے سجدہ کیا مگر ایک شخص نے نکیا بلکہ لی ایک مٹہی مٹی کی اور
اوسپر سجدہ کر لیا پس دیکہا مینے اوسکو بعد اسکے کہ مارا گیا کافر اور وہ امیہ بن خلف تہا اور ابن عباس سے منقول
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ نجم مین اور سجدہ کیا آپکے ساتہہ مسلمانون اور مشرکون اور جن و
انس نے **مدمعالم سورۃ القمر** اس سورۃ کا نام سورہ قمر ہے اسلیے کہ اسکے اول مین لفظ قمر کا
مذکور ہوا ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ طلاق کے اور بعد سورہ نجم کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر
مین ذکر قرب قیامت کا ہے اس آیۃ مین اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ اور اوسکے اول مین ذکر قرب قیامت کا ہے
اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونو سورتون مین اور یہہ سورہ مکی ہے آیتین اسمین پچپن ہین اور رکوع
تین اور کلمے ۳۴۰ اور حروف ۱۴۸۲ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝
نزدیک آئی قیامت اور پہٹا چاند اشارہ ہی اوس قصہ کیطرف کہ کافرون نے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
سے معجزہ طلب کیا خدا تعالے نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ایک کوہ ابو قبیس پر اور دوسرا کوہ قیقعان پر **فتح**
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا پاس آلگی وہ گہڑی اور پہٹ گیا چاند **موضح تفسیر**
آیا ہے کہ کفار مکہ نے پیغمبر علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا اور آنحضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کفار نے کوہ حرا
کو درمیان دونو ٹکڑون کے دیکہا تو بہی ایمان نہ لائے یہہ سورہ نازل ہوئی اور منقول ہے کہ یہہ معجزہ مکہ مین
دوبار واقع ہوا ہے اور کہا ہے علما نے کہ ایک علامت قیامت سے یہی پہٹنا چاند کا ہے اور تفسیر زاہدی مین
آیا ہے کہ ایک شخص یہودی اور ابوجہل نے جناب پیغمبر مین آکر کہا کہ مجکو معجزہ دکہاؤ آنحضرت نے فرمایا کہ کیا چاہتے
ہو یہودی نے ابوجہل سے کہا کہ یہہ ساحر ہے اور سحر آسمان مین اثر نہین کرتا اوسکو کہہ کہ چاند ہمارے لیے پہاڑ دے
ابوجہل نے آنحضرت سے کہا آنحضرت نے اپنی اونگلی شہادت سے اشارہ چاند کیطرف کیا چاند اوسیوقت دو ٹکڑے

ہوا ایک ٹکڑا آسمان میں رہا اور دوسرا ٹکڑا پیغمبر خدا کے گریبان میں اوترکر آستین کیطرف سے نکل گیا اور پہر جب
درخواست ابوجہل کے دونون ٹکڑے آسمان میں ملگئے وہ یہودی ایمان لایا اور ابوجہل نے کہا کہ میری آنکھہ کو سحر سے
باندہ دیا یعنی نظر بندی کی آنیوالے مسافرونسے ہم پوچھینگے جب آنیوالون سے پوچھا سبہون نے کہا کہ فلانی شب مین ہمنے ایسا
دیکھا تہا تو بہی تو قریش ایمان نہ لائے اور کہا کہ سحر محمد کا نہایت کو پہنچا ہے یہہ آیتین اوترین مجمع معالم
یہہ معجزہ حضرت کا ہوا کہ چاند پہٹا کہا ابن مسعود رضنے کہ دیکہا مینے کوہ حرا کو درمیان دو ٹکڑون چاند کے اور بعضون
نے کہا کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ پہٹیگا چاند روز قیامت کے اور جمہور قول اول ہی پر ہین اور وہی روایت کیا
گیا ہے صحیحین مین اور نہین کہہ سکتے ہین کہ اگر پہٹتا چاند تو نہ پوشیدہ رہتا مسافرونپر اور اگر معلوم ہوتا
اونکو تو نقل کرتے وہ متواتر کیونکہ طبیعتونکی جبلت مین یہہ بات ہی کہ عجیب خبرونکو منتشر کرتے مین لیکن یہہ
اعتراض نہین وارد ہو سکتا ہے اسلئے کہ جائز ہے یہہ کہ چہپا دیا ہو اوسکو اللہ نے اونسے بسبب ابر کے مد

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکہین کافر کوئی نشانی موہنہ موڑین اور کہین ایک
سحر ہے قوی فتح اور اگر وہ دیکہین کوئی نشانی ٹالدین اور کہین یہہ جادو ہے چلا آتا تفسیر
حج کے دنون مین آدہی رات کو کافر جمع تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکو سمجہاتے تہے اونہون نے مانگی کچھہ نشانی
حضرت نے کہا دیکہو آسمان کیطرف چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک اونسے مشرق کو اور ایک مغرب کو جبتک خوب
طرح دیکہہ لیا پہر آملین ملگیا یہہ نشانی ہے قیامت کی کہ آگے سب کچھہ یونہی پہٹیگا موضح نشانی کہ دلالت
کرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صدق پر موہنہ موڑین یعنے ایمان سے مستمر یعنے محکم قوی جی یا دائم مطرد یا گذرنیوالا
جاتیوالا کہ زائل ہو اور باقی نرہے مد نشانی یعنے معجزہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مانند پہٹنے چاند کے مج

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور جہوٹ گنا اور پیروی کی اپنی خواہش کی اور ہر چیز نے
ہیچ وقت اپنے کی قرار پکڑا ہے فتح اور جہٹلایا اور چلے اپنے چاؤ نپر اور ہر کام ٹہیر رہا ہے وقت پر تفسیر
یعنے انکا عذاب بہی ایکوقت آویگا موضح جہٹلایا یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور پیروی کی اپنے خواہش
کی یعنے اوس چیز کی کہ مزین کی اونکے لیئے شیطان نے کہ وہ دفع کرنا حق کا ہے بعد ظہور اوسکے کے اور ہر چیز کہ وعدہ
کیا ہے اللہ نے اونسے مستقر ہے یعنے ہونیوالی ہے بیچ وقت اپنے کے اور بعض نے کہا ہر چیز کہ مقدر ہے واقع ہونیوالی
ہی اور بعض نے کہا ہر امر کفار سے اور امر نبی سے مستقر ہے یعنی ثابت ہوگا اور مستقر ہوگا وقت عذاب اور ثواب
کے یعنے کافرونکو عذاب ہوگا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ثواب عظیم ملیگا مد اور پیروی کی خواہش اپنے
کی باطل مین اور ہر امر قسم خیر و شر سے مستقر ہے یعنے پہیر لانیوالا ہے اہل اپنے کو جنت مین یا دوزخ مین ج
تنبیہ خواہش نفسانی کی برائی قرآن و حدیث مین بہت آئی ہے کچھہ بطریق اختصار کے لکہا جاتا ہے قرآن
شریف مین فرمایا اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین نجات دینے
والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی اور تین چیزین درجے بڑہاتی ہین اور تین چیزین کفارہ گناہون کے
ہین پس نجات دینی والی چیزین پس خوف اللہ تعالے کا پوشیدہ اور ظاہر مین اور میانہ روی مفلسی اور تونگری
مین اور عدل رضا اور غصے مین اور پس ہلاک کرنیوالی چیزین پس بخل ٹہرایا ہوا اور خواہش کہ تابع ہون اوسکے

ع من الوجیز القوۃ ١٢ [illegible]

مستمر ای ذاهب [illegible]

اور خود پسندی آدمی کی اور اسپر درجے بڑہانیوالی چیزین تین پہیلانا سلام کا یعنے ہر ایک مسلمان سے سلام کرے خواہ اوس سے ملاقات اور تعارف رکہتا ہو خواہ نرکہتا ہو اور کہلانا کہانیکا اور نماز پڑہنا رات کو جبکہ لوگ سوتے ہین اور اسپر کفارے گناہونکے تین پورا کرنا وضو کا سردی کی صبح مین اور پانو چلنا جماعت نماز کے لئے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے ۞ **منبہات** ۞ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِیْهِ مُزْدَجَرٌ اور تحقیق آیا ہے انکو خبرون سے جو کچہ کہ اوسمین نصیحت ہے ۞ **فتح** ۞ اور پہنچ چکے ہین اونکو احوال جتنے مین ڈانٹ ہوسکتی ہے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** انبا سے مراد خبرین ہین ہلاک ہونے امتون کی کہ جو جہٹلاتی تہین اپنے رسولونکو ۞ **بحر** ۞ انکو یعنے اہل مکہ کو خبرون سے یعنے قرآن کہ جسمین خبرین ہین قرنون گذشتہ کی یا خبرین آخرت کے اور احوال عذاب کفار کے مزدجر یعنے رکاوٹ ہے کفر سے ۞ **مد** ۞ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ آئی ہے دانش تمام پس فائدہ نہین دیتے ہین ڈرانے پس موہنہ موڑ انسے ۞ **فتح** ۞ پوری عقل کی بات ہے پہر کام نہین کرتے ڈر سنانے سو تو ہٹ اونکی طرف سے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** بالغۃ نہایۃ الصواب یا پہنچنے والی ہے اللہ کیطرف سے طرف اونکے موہنہ موڑ اونسے واسطے جاننے تیرے کی اسکو کہ ڈرانا نہین نفع دیتا ہے اونکو ۞ **مد** ۞ موہنہ موڑ اونسے تا کہ حکم قتل کرنیکا آوے یا عذاب اونکو پہنچے اور حاصل یہہ ہے کہ تو اے محمد قرآن اہل مکہ کے پاس لایا ہے اور اوسمین خبرین پہلی امتون جہٹلانے والیون کی ایسی مذکور ہین کہ کافرونکو جہٹلانے سے باز رکہین اور وہ قرآن حکمۃ بالغہ یعنے پوری ہے اور جب اون خبرون سنے اونکو فائدہ ندیا تو ڈرانیوالے کیا نفع دینگے تو اونسے موہنہ موڑ اور بعضون کے نزدیک یہہ حکم اعراض کا آیۃ قتال سے منسوخ ہے اور اس تقدیر پر استفہامیہ ہوگا ۞ **بحر** ۞ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیْءٍ نُّكُرٍ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ مُّهْطِعِیْنَ اِلَی الدَّاعِ یَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ اوسدن کہ بلاوے بلانیوالا طرف ایک چیز ناخوش کے عاجزی ظاہر ہوتی ہوگی اونکی آنکہون پر نکلینگے لوگ اوسدن قبرون سے گویا وہ ٹڈیان ہین پراگندہ جلدی کرنیوالے طرف اوس بلانیوالے کے کہین کافر یہہ ایکدن ہے دشوار ۞ **فتح** ۞ جسدن پکارے پکار نیوالا ایک بے دیکہی چیز کو ۞ **ف** ۞ یعنے حسابکو وہ لوگ آنکہین نکل پڑین قبرون سے جیسے ٹڈی بکہر پڑی دوڑتے جاوین پکار پر کہتے منکر یہہ دن مشکل آیا ۞ **تفسیر** ۞ بلانیوالے اسرافیل ہونگے یا جبرئیل اور لفظ نکر ساتہ پیش کاف اور جزم کاف کے ہے یعنے منکر کے کہ برا جانینگے اوسکو نفس بسبب شدت اوسکے اور مراد چیز سے حساب ہے اور خشوع ابصار یعنے جہکنا آنکہونکا کنایہ ہے ذلۃ سے اسلیے کہ ذلت ذلیل کی اور عزت عزیز کی ظاہر ہوتی ہین اونکی آنکہون مین ٹڈیان ہین پراگندہ نہین جانینگے کہ کہان جاوین بسبب خوف وحیرت کے ۞ **مد** ۞ بلانیوالا کہ اسرافیل ہے یعنے جسوقت کہ اسرافیل صور بعث کے لئے پہونکیگا مردے قبرونمین سے مانند کثرت ٹڈیون کے باہر نکلکر ہول اوسدن سے ڈرتے ہوئے اور نظر جہکائی ہوئے طرف اسرافیل کے جسطرف سے کہ آواز صور کی اونکو پہنچیگی دوڑینگے ۞ **بحر** ۞ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ جہوٹ گنا پہلے انسے قوم نوح نے پس جہٹلایا ہمارے بندیکو اور کہا دیوانہ ہے اور ساتہہ اوسکے بات سخت کہی گئی پس دعا کی نوح نے جناب پروردگار اپنے سے کہ مین مغلوب

ہوا ہون پس بدلہ لے تو ﴿فتح﴾ جہٹلا چکی ہین انسے پہلے نوح کی قوم پہر جہوٹا کہا ہمارے بندیکو اور بولے دیوانہ ہے اور جہڑک دیا پہر پکارا اپنے ربکو مین دبگیا ہون تو بدلہ لے ﴿تفسیر﴾ بندیکو یعنی نوح کو وازدجر یعنی ڈانٹا قوم نوح نے نوح کو اور ہتہ لگایا بیچ وغیرہ کی ﴿ج﴾ پہلے انسے یعنی مکے والون سے اور معنی تکرار تکذیب کے یہہ ہین کہ اونکی قوم نے جہٹلایا نوح کو جہٹلانا پیچھے جہٹلانیکے یعنی جب کہ گذرتا تہا اونمین سے ایک قرن پیچھے آتا اوسکے اور قرن جہٹلانے والا جہٹلایا قوم نوح نے رسولون کو پہر جہٹلایا ہمارے بندے نوح کو بھی جب کہ تہے وہ جہٹلانے والے رسولون کے منکر نبوۃ کے جہٹلایا اونہون نے نوح کو بھی کہ وہ بھی تو منجملہ رسولون سے تہا دیوانہ ہے یعنی وہ دیوانہ ہے وازدجر یعنی ڈانٹے گئے نوح ادائے رسالت سے ساتہہ برا کہنے کے اور ڈرائے گئے ساتہہ قتل کے یا یہہ بھی منجملہ قول قوم نوح کے ہے یعنی کہا قوم نوح نے کہ نوح دیوانہ ہے اور خبطی کر دیا ہے اوسکو جنون نے اور لیگئے ہین عقل اوسکی اور مغلوب ہوا ہون یعنی عاجز ہوگیا ہے مجہپر قوم میری پس نہین سنتے ہین بات میری اور بہت ناامید ہوگیا ہون اس سے کہ کہا مانین میرا تو بدلا لے اونسے میرے لئے کہ عذاب بہیج اونپر ﴿مدلہ﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ پس کہولے ہمنے دروازے آسمان کے ساتہہ پانی بہت گرنیوالے کے اور جاری کیے ہمنے زمین سے چشمے پس جمع ہوا پانی ہر جانب سے واسطے اوس کام کے کہ مقدر ہوا تہا یعنی ہلاک ہونا قوم کا ﴿فتح﴾ پہر ہمنے کہولدیے دہانے آسمان کے ریل سے پانی کے اور بہا دیے زمین سے چشمے پہر ملگیا پانی ایک کام پر جو ٹہیر رہا تہا ﴿مو تفسیر﴾ ساتہہ پانی بہت گرنیوالے اور پے در پے کہ نہ تہمنا چالیس دن تک فالتقی الماء پس ملگیا پانی آسمان و زمین کا ﴿مدلہ﴾ علی امر قد قدر واسطے اوس کام کے کہ تقدیر کیا گیا تہا لوح محفوظ مین اور وہ ہلاک ہونا قوم نوح کا تہا اور لفظ ماء کا بیچ مفرد اور تثنیہ کے استعمال کیا جاتا ہے اور کہتے ہین کہ چالیس روز تک متواتر مینہ برسا اور زمین سے بھی پانی نے جوش مارا اور دونون پانی جمع ہوکر باعث طوفان اور غرق کے ہوئے ﴿بحر﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝ اور سوار کیا ہمنے نوح کو اوپر کشتی صاحب تختون اور میخون کی کے چلتی تہی سامنے آنکہون ہماری کے واسطے بدلا لینے اوس کے کہ باور نہ کیا تہا لوگون نے اوسکو یعنی واسطے انتقام نوح کے ﴿فتح﴾ اور سوار کیا اوسکو ایک تختون اور کیلون والی پر بہتی ہمارے آنکہون کے سامنے بدلا اوسکی طرف سے جسکی قدر نجانی تہی یعنی حضرت نوح ﴿مو تفسیر﴾ یعنی نوح کے لیے بدلہ اوسکے قوم سے لیا ہمنے کہ اونکو غرق کیا اور نوح اور مومنونکو نجات دی ہمنے ﴿بحر﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ اور تحقیق چہوڑا ہمنے اس عقوبت کو نشانہ پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے پس کیونکر تہا عقوبت یعنی عذاب ہمارا اور ڈرانا میرا ﴿ط﴾ اور اوسکو ہمنے رہنے دیا نشانی کو پہر ہے کوئی سوچنے والا پہر کیسا تہا میرا عذاب اور میرا ڈر کا ﴿تفسیر﴾ نشانی کو یعنی دنیا مین تب سے کشتی رہی یا وہ کشتی رہ گئی جودی پہاڑ پر نظر آتے قرنون تک اس امت کے لوگون نے بھی دیکھے ﴿مو﴾ چہوڑا اس کشتی کو یا اس فعلہ یعنی کام کو نشانی کہ عبرت پکڑی جاوے اوس سے قتادہ سے منقول ہے کہ باقی رکہا اوس کشتی کو اللہ تعالے نے بیچ زمین ایک جزیرہ بنا قردی نام کے اور بعض نے کہا جودی پر رہی ایک زمانہ طویل

یہانتک کہ دیکہا اوسکو اوائل اس امت نے ﴿مدارک﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝
اور البتہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تا نصیحت پکڑیں پس آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے ﴿فتح﴾ اور ہمنے آسان کیا
قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ یعنے سہل کیا ہمنے قرآنکو نصیحت پکڑنیکے لیے باین نہج
کہ پہرا ہمنے اوسکو ساتہہ نصیحتون شافیہ کے اور بیان کئے ہمنے اوسمین وعدہ وعید پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے
کہ نصیحت پکڑے اور بعض نے کہا کہ سہل کیا ہمنے قرآن کو حفظ کے لیے اور مدد کی ہمنے حفظ پر اوسکے کہ ارادہ کرے اوسکے
حفظ کا پس آیا کوئی طالب اوسکے حفظ کا ہے تا کہ مدد کیجاوے اوسکے حفظ پر اور منقول ہے کہ کتابین اور دین کی انکے
مانند توریہ اور انجیل کے نہین پڑہتے تہے اونکو وہ دین والے مگر دیکہہ کر اور نہین یاد کرتے تہے اونکو مانند قرآن کے ﴿م﴾

﴿مدارک﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ
مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا
الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝ جہوٹ گنا قوم عاد نے پس کیونکر تہا عذاب میرا اور ڈرانے میرے تحقیق بہیجا
ہمنے اونپر ہوا تند کو بیچ دن شوم نہایت سخت کے اوکہاڑتی تہی لوگون کو گویا کہ وہ تنہ درختون خرما کے جڑ سے اوکہڑے
ہین پس کیونکر تہا عذاب میرا اور ڈرانے میرے اور البتہ آسان کیا ہمنے قرآنکو تا نصیحت پکڑین پس آیا کوئی نصیحت
پکڑنیوالا ہے ﴿فتح﴾ جہٹلایا عاد نے پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈر کا ہمنے بہیجے اونپر ہوا سناٹے کی ایک نحوست
کے دن جو چلی گئی اوکہاڑ مارتی لوگونکو جیسے وہ جڑین کہجور کی ہین اوکہڑی پڑی پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا
ڈر کا اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ مستمر یعنے دائم الشر اور دایم الشوم
کے کہ وہ ہوا اونپر ہمیشہ چلتی رہی یہانتک کہ ہلاک کیا اونکو اور وہ دن آخری چہار شنبہ ماہ صفر کا تہا کہ اوسدن
تمام قوم عاد اوس ہوا سے ہلاک ہوئی اوکہاڑتی تہی اونکو اونکے مکانون سے صف باندہتی تہی بعضے بعضون
کے ہاتہہ پکڑ کر اور داخل ہوتی تہی پہاڑ دنکے درونمین اور گڑہے کہودتی تہی اور اونکے اندر بیٹہتی تہی پس نکال لاتی
تہی ہوا اونکو اور دے مارتی تہی اونکو اور توڑ ڈالتی تہی گردنین اونکی گویا کہ وہ تنہ درخت خرما کے تہے جڑ سے اوکہڑے
مشابہت دی گئی کہجور دنکی جڑ کے ساتہہ اسلیے کہ ہوا کاٹ ڈالتی تہی سر اونکے پس باقی رہتے تہے بدن بغیر سر کے
پس گر پڑتے تہے زمین پر مردہ اور بدن اونکے طویل تہے ﴿مدارک﴾ ﴿تنبیہ﴾ یہہ دنیا اور نفسانیت
بہی بلا ہے اللہ تعالے ہمکو اسکی آفت سے بچا دے وہی بچاتا ہے حامد لفاف رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب چڑہتے ہین
ملائکہ مومن کی روح لیکر آسمان پر اسحالمین کہ وہ مرا ہوتا ہے اسلام پر تو تعجب کرتے ہین وہانکے فرشتے اوس سے
اور کہتے ہین وہ کہ کیونکر نجات پائی اسنے دنیا سے درحالیکہ ہلاک ہوا اچہا ہمارا یعنے ابلیس ﴿تنبیہ المغترین﴾

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ جہوٹ گنا قوم
ثمود نے ڈرانیوالونکو پس کہا ایک آدمی کی اپنی قوم سے پیروی کرین ہم تحقیق ہم اوسوقت بیچ گمراہی اور دیوانگی کے
ہونگے ﴿فتح﴾ جہٹلائے ثمود نے ڈر سناتے پہر کہنے لگے کیا ایک آدمی ہم مین کا اکیلا ہم اوسکے کہے پر چلین گے
تو تو ہم غلطی مین پڑے اور سودے مین ﴿تفسیر﴾ ایک آدمی کی یعنے ہم جماعت کثیرہ ہین اور وہ یعنے
صالح ایک ہی ہے لفی ضلال یعنی خطا مین اور جانے مین صواب سے ہے اور سعر کے معنے ابن عباس نے عذاب کے

ہین اور کہا حسن نے شدت عذاب اور کہا فرا نے جنون اور کہا وہب نے دور حق سے ط معا ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ
مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ٥ کیا نازل کی گئی ہی وحی ہماری درمیان ہین سے نہ بلکہ وہ دروغگو خود
پسند ہے ط فـ کیا اوتری اسی پر سمجہوتی ہم سب مین کوئی نہین یہہ جہوٹا ہے بڑائی مارتا ط مو تفسیر
یعنے کیا صالح ہے پر وحی اوتری ہم مین سے حال آنکہ ہم مین اور زیادہ لایق نبوۃ کے ہین اوس سے پس وہ جہوٹا
ہے اپنی بڑائی ہمپر چاہتا ہے اور تکبر کا باعث ہوا ہے اس امر پر سو حق تعالے نے رد اونکے قول کا فرمایا سیعلمون الخ
مد ط سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ٥ جان لینگے کل کو کون ہے دروغگو خود پسند ط فـ
اب جان لینگے کل کو کون ہے جہوٹا بڑائی مارتا ط مو تفسیر کل کو یعنے وقت اوترنے عذاب کے
اونپر یا دن قیامت کے جب قوم نے حضرت صالح ؑ کو جہوٹا کہا پہر کہا اگر سچا ہے تو اس پہاڑ سے ایک اونٹنی نکال
پیٹ والی جو نکلتے ہی بچہ دیوے اپنے برابر کا پہر حضرت صالح علیہ السلام نے دعا مانگی جناب الٰہی مین قبول ہوگئی
اور اسیطرح اونٹنی نے پیدا کیا بچہ اپنے برابر جیسا کہ فرماتا ہے ط مدعا ط اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ
فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ٥ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ٥ تحقیق ہم بہیجینگے اونٹنی کو
واسطے آزمایش کے اونکے لیئے پس اے صالح منتظر انکا رہ اور صبر کر اور خبردار اونکو کر کہ پانی بانٹا گیا ہے درمیان
اونکے ہر ایک حصہ پانی سے حاضر ہووے صاحب اوسکا ط فـ ہم بہیجتے ہین اونٹنی اونکے جانچنے کو سو دیکہتا
رہ اونکو اور ٹہیرا رہ اور سنادے اونکو کہ پانی کا بانٹا ہے انمین ہر باری پر پہنچنا ہے ط مو تفسیر منتظر
انکا رہ اور دیکہتا رہ کہ کیا وہ کرتے ہین اور صبر کر اونکی ایذا پر اور جلدی نکر یہانتک کہ آوے تجکو حکم میرا خدا تعالےٰ
فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہین کہ یہہ قوم ثمود ایمان نلاویگی پہر یہہ اونٹنی نشانی ہے قدرت کی آزمایش اونکے الزام
دینے کو کہ جب عذاب آوے تو عذر نہ لاسکین اور اپنا کیا ہوا یاد کرین تو پچتاوین اور شرمندہ ہوں پہر فرماتا ہے
خدا تعالےٰ کہ اے صالح نبی وَنَبِّئْهُمْ الخ یعنے خبردار کر اونکو اس بات سے کہ وہ پانی کنوین کا حصہ ہے باری اونمین سبکو
بینا حاضر کیا گیا موجود پانی اوس گانو مین ایک ہی کنوان تہا جو سارے گانونکے لوگونکی اور اونکی مواشی کی اوس
سے گذران ہوتی تہی جب یہہ اونٹنی اور بچہ اوسکا پیدا ہوا تو یہہ دونون سارے کنوین کا پانی پیتے اور سب
لوگ اور مواشی اونکے پیاسے رہتے تب سب ملکر حضرت صالح ؑ پاس آئے اور فریاد کی کہ ہمین پانی نہین ملتا
پہر جب یہہ حکم آیا کہ ایکدن اونٹنی اور اوسکا بچہ پیوین اور ایکدن گانون کے لوگ اور اونکے دنبے بکریان پیوین
پہر خدا تعالیٰ کی قدرت سے اونٹنی کے باری کے دن پانی کنوین مین بہت ہوتا اور گانون کے لوگونکی باری
کے دن کم ہوتا اس سبب سے ساری گانو کے لوگ حیران تہے اور کچہہ بس نچلتا تہا اوس گانو مین دو عورتین تہین
ایک کا نام صدوق جو اوپر اوسکے چچا کا بیٹا مصدع نام عاشق تہا اور دوسری کا نام عنیزہ تہا سو عنیزہ کی بیٹی پر
قدار بن سالف عاشق تہا اور یہہ دونون عاشق کسیطرح اپنی مراد کو نہ پہنچتے تہے اور دونون عورتون کی سب سے
زیادہ دنبیان اور بکریان تہین پہر جب پانی کی اونپر کمی ہوئی تو دونو اونکا سوکہہ گیا تب لاچار ہوکر اون دونو
عورتون نے مصلحت کر کر صدوق نے مصدع سے کہا کہ اگر تو مجہسے ملا چاہتا ہے تو اس اونٹنی کو مار ڈال اور عنیزہ نے
قدار سے کہا کہ اگر تو اس اونٹنی کو مار ڈالے تو مین اپنی بیٹی تجہے دون تب یہہ دونون عاشق اونٹنی کے مارنے کو

طیار ہوسے اور اوس اونٹنی کا دستور تہا کہ دوسرے دن اپنے باری کے جنگل سے پانی پینے آتی بچہ سمیت کا نوین سارا
پانی کنوین کا پیکر چلی جاتی پہاڑون اور جنگل مین چرتی بچہ ساتہہ رہتا مصدع اور قدار نے مصلحت کرکے اونٹنی
کے باری کے دن لوسکی راہ گہات لگاکر بیٹہے چہپ کر جب اونٹنی پانی پیکر چلی تو پہلے مصدع نے ایک تیر مارا جو
اونٹنی کے دونو پانو چہد گئے اور قدار نے جلد دوڑکر ایک تلوار ایسی ماری جو اوسکی کونچین کٹ گئین اور اونٹنی
گری پہر اوسکے ٹکڑے پارچہ کرکے حصے کر لئے اور بچہ اوسکا یہہ حال دیکہکر شور کرتا ہوا بہاگا اور پہاڑ پر چڑہ گیا اور آسمان
پر اوٹہا یا گیا اور بقول بعض کے بچہ بہی مارا گیا بعد اوسکے تین روز پیچہے عذاب قوم ثمود پر اوترا اور وہ عذاب آواز
جبرئیل کی تہی کہ ایک چیخ سے سب ہلاک ہوئے **مدعہ بحر** فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ پس آوزدی یار اپنے کو پس دست درازی کی اور زخمی کیا پس کیونکر تہا عذاب میرا
اور ڈرانے میرے **فتح** پہر پکارا سا اپنے رفیق کو پہر ہاتہہ چلایا اور کاٹا پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا
موضح تفسیر آواز دی قوم ثمود نے اپنے یار قدار بن سالف کو فتعاطٰی یعنے پس جرأت کی اوپر کرنے امر عظیم
کے بسبب بے پروائی سے پس کونچین کاٹین اونٹنی کی یا پس پکڑا اونٹنی کو پس کونچین کاٹین اوسکی یا فتعاطٰی کے معنی
ہین پس پکڑی تلوار **مدعہ** اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ تحقیق ہمنے بہیجا
اونپر ایک نعرہ پس ہوئے مانند خطیرہ درہم شکستہ کے کہ اوسکو بنانے والے نے اوسکو بنایا ہو مترجم کہتا ہے کہ خطیرہ
ایک احاطہ ہے کہ شاخون خشک اور ٹہنیون سے بکریون کے لئے بناتے ہین اور وہ ایک زمانہ کے بعد پامال ہو جاتی
کا ہوتا ہے خدا تعالے نے اوس پامال ہوی کی تشبیہ دی **فتح** ہمنے بہیجے اونپر ایک چنگہاڑ پہر رہ گئے جیسے
روندی باڑ کانٹون کی **موضح تفسیر** بہیجی ہمنے یعنے چوتہے دن بعد کونچین کاٹنے اونٹنی کے **مدعہ**
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ اور تحقیق آسان کیا ہمنے قرآنکو واسطے اوسکے کہ نصیحت پکڑین
پس آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے **فتح** اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا **تفسیر**
تا اوسکی نصیحتون سے عبرت پکڑے **بحر تنبیہ** جنکے دل سیاہ ہو جاتے ہین اونکو نصیحت کسیکی اثر نہین کرتی ایک بزرگ
فرماتے ہین کہ نشانیان سیاہی دل کی تین ہین ایک تو یہہ کہ گناہ سے کچہہ ڈر اور گہبراہٹ ہو اور طاعت سے
خوشی ہو اور نصیحت سے اثر ہو **مدعہ** كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ ۢبِالنُّذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ
نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۝ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ۝ جہوٹلایا قوم لوط نے ڈرانیوالونکو تحقیق ہمنے بہیجی
اونپر ہوا سنگبار مگر اہل خانہ لوط کہ خلاص کیا ہمنے اونکو وقت سحر کے ساتہہ مہربانی کے اپنے پاس سے ایسے ہی جزا دیتے ہین
اوس کسیکو کہ شکر گذاری کی **فتح** جہٹلائی لوط کی قوم نے ڈر سنانے ہمنے بہیجی اونپر ہوا پتہراو کی سوا لوط کے گہر کے اونکو
بچا دیا ہمنے پچہلی رات سے فضل سے اپنی طرف کے ہم یون بدلہ دیتے ہین اوسکو جو حق مانے **موضح تفسیر**
اہل خانہ لوط سے مراد دونو بیٹیان اونکی ہین اور جو ایمان لایا اونکے ساتہہ اور شکر گذاری کی یعنے اسد کی نعمت کی
ساتہہ ایمان لانے کے اوسپر اور طاعت کرنے اوسکے کے **مدعہ** وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝
اور تحقیق لوط نے ڈرایا تہا اونکو ہمارے عذاب سے پس مکابرہ کیا اونہون ڈرانے مین **فتح** اور وہ ڈرا چکا اونکو ہماری
پکڑ سے پہر لگے مکرانے ڈرکا **موضح** وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ

اور تحقیق کلام کیا قوم لوط سے تو غفلت دین لوط کو محافظت مہمانون اوسکے سے پس مٹادین ہمنے آنکھین اونکی کہا
ہمنے چکھو عذاب میرے کو اور ڈرانے میرے کو ۂ فتح ۂ اور اوس سے لینے لگے اوسکے مہمان پہر ہمنے مٹادین اونکی
آنکھین اب چکھو عذاب اور ڈر کا ۂ موضح ۂ تفسیری فرشتے حکم خدا تعالے کیسے حضرت لوط علیہ السلام کے گہر
مہمانونکی طرح گئے تو قوم نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ انکو ہمین دو ہم انسے فعل بد کرین حضرت لوط بہی
نجانتے تہے کہ یہہ فرشتے ہین اونہون نے مہمانونکو ندیا قوم نے چاہا کہ زور سے مہمانونکو لیجاوین ایک فرشتے
نے یعنے جبرئیل نے اونکے موںہہ پر ہاتہہ یا پر مارا اونکے آنکہین غائب ہو گئین اور اندہے ہو گئے تب اندہے ہو گئے
تب آواز آئی کہ اب چکھو عذاب ۂ ع ۂ فطمسنا الخ یعنے اندہا کر دیا ہمنے اونکو اور بعضون نے کہا مسخ کر دیا
ہمنے اونکی آنکہونکو اور کر دیا اونکو مانند سارے موںہہ کے کہ نہین معلوم ہوتا تہا نشان آنکہونکا یعنے جب قوم نے
لوط علیہ السلام سے کہا کہ اپنے مہمان ہمکو دو اور اونہون نے انکار کیا اور اونکو نصیحت کی اونہون نے دروازہ
حضرت لوط کے گہر کا توڑکر اندر چلے آئے جبرئیل علیہ السلام نے حکم الہی سے پر اپنا اونکے آنکہونپر مارا سب اندہے ہو گئے اور
اور متحیر ہو کر راہ نکلنے کی نپائی حضرت لوط نے اونکو اپنے گہر سے نکالدیا ۂ مدمجر ۂ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ
مُّسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۱۲ اور تحقیق غارت
گیا اونکو ایک صبح عذاب جگہہ پکڑنے والے نے پس کہا ہمنے چکھو عذاب میرا اور ڈرانے میرے کو اور تحقیق آسان کیا ہمنے
قرآن اونکے لیے کہ نصیحت پکڑین پس آیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے ۂ فتح ۂ اور پڑا اونپر
صبح کو سویرے عذاب جو ٹہیر رہا تہا اب چکھو میرا عذاب اور میرا ڈر کا اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے
کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ۂ موضح ۂ تفسیر مستقر یعنے ثابت کہ ٹہیرا
اون پر یہان تک کہ پہنچایا جاوے اون کو طرف
عذاب آخرت کے اور فائدہ بار بار ذکر فرمانے فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ کا یہہ ہے کہ
حاصل ہوئے ہر خبر کے اولین کی اخبار سے نصیحت اوپر از سر نو متنبہ اور ہوشیار ہون جب سنین کوئی قصہ اگلا اور یہی حکم
بار بار فرمانے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ کا ہے وقت بیان فرمانے ہر نعمت کے کہ اوسکے اوپر مذکور ہوئی اور اسلیے
ویل یومئذ للمکذبین کو ہر آیہ کے بعد بیان فرمایا ہے اور اسلیے قصے اور احوال اگلی لوگونکی بار بار مذکور ہوئی تا کہ عبرت
موجود لوگین ہولین نہین کہی ۂ مد ۂ تنبیہ سچ ہے رب العلمین نے تو اپنے کلام پاک مین اتنا ہمکو سمجہایا
ہی طرح بطرح سے کہ بیان نہین ہو سکتا ہے اوسکی عنایت کا لیکن ہم نالائق کچہہ اثر پذیر نہین ہوتے سبب یہہ ہے
کہ ڈر اوسکا اور اوسکے عذاب کا دلونمین نہین اور محبت دنیا کی غالب ہو رہی ہے اگر اوسکا ڈر ہو دلونمین اور محبت
دنیا کی نہو تو ضرور اوسکے حکم بجالاوین اور ممنوع چیزون سے بچین روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نکلا بنی اسرائیل
مین کا طلب علم کو پس پہنچی یہہ خبر اونکے نبی کو پس کسیکو اوسکے پاس بہیجکر بلایا پہر آیا وہ اونکے پاس تب کہا اوسکو
کہ اے جوان مین نصیحت کرتا ہون تجکو تین باتونکی کہ اونمین پہلون اور پچہلونکا علم ہے ڈرتا رہ اللہ سے پوشیدہ
اور ظاہر مین اور روک رکہہ اپنی زبانکو خلق کے ذکر سے ذکر نکر اونکا سوائے نیکی کے اور دیکہہ سوتی اپنی کہ کہاتا ہے تو
ہو سکو تو کہ ہووے حلال وجہ سے پس رک گیا جوان نکلنے سے انتہی اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل

ف اور بیشک صبح کو [illegible] سویرے عذاب [illegible] اور [illegible] چکھو عذاب [illegible] آسان کیا [illegible] کوئی نصیحت ماننے والا [illegible] ع [illegible] ف [illegible] طالب علم [illegible] ضروری [illegible] ضروری باتین [illegible] ارادہ [illegible] ضروری چیزون کی طلب [illegible] ضروری مین اوقات اپنی ضائع نکرے ۱۲

فائدہ بیان [illegible] فذوقوا عذابي [illegible] [illegible]

مین سے جمع کیے اس سے صندوق علم کے اور فائدہ نہ اوٹھایا اپنے علم سے تب حکم بہیجا اللہ تعالے نے اونکے نبی کو کہ اس
جمع کرنیوالیکو کہ اگر جمع کریگا تو بہت علم فائدہ نہ دیگا تجکو مگر کہ عمل کرے تو تین چیز ونپر محبت نرکہہ دنیا سے کہ وہ گہر مومنونکا
نہین اور یارانہ نکر شیطان سے کہ وہ رفیق مومنونکا نہین اور ایذا نہ دے کسیکو کہ وہ پیشہ مومنونکا نہین **مذہبات**

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ اور تحقیق آئے فرعون
کے متعلقون پاس ڈرانیوالے جہوٹ گنا ہماری نشانیونکو سبکو پس پکڑا ہمنے اونکو مانند پکڑنے غالب قوی کے **فتح**
اور پہنچے فرعون والون پاس ڈر کے جہٹلائین ہماری نشانیان پہر پکڑی ہمنے اونکو پکڑ زبردست کی قابو مین لیکر **موضح**
تفسیر ڈرانیوالے یعنے موسے اور ہارون وغیرہما انبیاء علیہم السلام معجزے لیکر فرعون اور اوسکے قوم کے پاس آئے انکو
نمانا جہٹلایا اور مقتدر یعنے قوی و قادر کے اونکے ہلاک کرنے پر کہ ہرگز مغلوب ہو **بحر مدلل** أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ
أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ کیا کافر تمہارے اے قریش بہتر ہین ان جماعتون سے یا تمہارے لیے حکم خلاصی کا ہے
اگلی کتابونمین **فتح** اب تم مین جو منکر ہین کچہہ بہتر ہین اون سب سے یا تمکو فارغخطی لکہی گئی ورقونمین
موضح تفسیر ان جماعتون سے یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین یعنے قوم نوح اور ہود اور صالح اور لوط اور آل فرعون
یعنے وہ بہتر قوة اور مرتبے مین دنیا مین بنسبت تمہاری یا حکم خلاصی کا ہے یعنی نازل ہوئی تمہارے اہل مکہ خلاصی اگلی کتابونمین کہ جو
کافر ہوگا تم مین سے اور جہٹلاویگا رسولونکو ہوگا با امن اللہ کے عذاب سے پس امن مین ہو تم اوس خلاصی کے حکم سے
مدلل اگلی کتابونمین یعنے اللہ کی کتابونمین کیا خلاصی عذاب سے اوتری ہے یہہ استفہام انکاری ہے یعنے خلاصی
نہین آئی ہے اور تم قوی تر جہٹلانے والے امم سابقہ سے نہین ہو جب وہ نہ بچے عذاب و ہلاک سے تو تمہاری
کیا حقیقت ہے پس اپنے ہلاک سے کیون نہین ڈرتے ہو اور ایمان کیون نہین لاتے **بحر** أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ
جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ ایا کہتے ہین ہم ایک جماعت بدلہ لینے والے ہین شکست
دیجاویگی اس جماعت کو اور پہیرینگے وہ پیٹہونکو **فتح** کیا کہتے ہین ہم سبکا میل ہے بدلہ لینے والے اب شکست
کہا ویگا میل اور بہاگینگے پیٹہ دیکر **موضح تفسیر** جمیع یعنے جماعت ہین امر ہمارا مجتمع ہے بدلہ لینے والے ہیز
یعنے اپنے دشمنون سے اور کوئی ہمپر قادر نہین ہونیکا اس جماعت کو یعنے اہل مکہ کو اور پہیرینگے وہ پیٹہونکو جیساکہ
بدر مین واقع ہوا پس یہہ آیۃ منجملہ دلیلون نبوت کیسی اور اعجاز قرآن سے ہوگی عمر رض سے منقول ہے کہ کہا جب یہہ آیۃ
نازل ہوئی رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جمع یعنے جماعت کو نہین جانتا مین کہ کون سی ہے اور روز بدر کے
دیکہا مینے کہ آنحضرت زرہ پہنے ہوئے کہتے تہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ اوسوقت جانا مینے کہ مراد یہہ ہے **مدلل**
بحر بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۝ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ بلکہ قیامت
وعدہ گاہ اونکی ہے اور قیامت سخت تر اور تلخ تر ہے تحقیق گنہگار بیچ گمراہی اور جہالت کے ہین **فتح** بلکہ
وہ گہڑی ہے اونکے وعدیکا وقت اور وہ گہڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی جو لوگ گنہگار ہین غلطی مین ہین
اور سودی مین **موضح تفسیر** یعنے اینکی قتل اور قید ہونے اور شکست بدر پر بس نہین ہے بلکہ عذاب اوسکا
اشد اور تلخ تر ہے عذاب دنیا سے اور بعض نے سعر کے معنے آگ جلانے والی کے لکہے ہین یعنے دنیا مین گمراہی مین ہین
اور آخرت مین آگ جلانے والی مین ہونگے مدارک اور جلالین اور بحر مین سعر کے معنے یہی لکہے ہین **بحر** ہم جماعت

بدلہ لینے والے مین یعنے محمد سے آیا ہی کہ جب کہا ابو جہل نے دن بدر کے نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنْتَصِرٌ تو نازل ہوئی یہہ آیۃ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ
وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ پس بہاگے کافر دن بدر کے اور فتح پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ف ج يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي
النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝ یاد کر اوس روز کہ کہینچا جاویگا اونکو دوزخ مین اونکے موہنون کے
بل کہین ہم چکہو دوزخ کے ہاتہہ پہنچانیکو ف فتح جسدن گہسیٹے جاوینگے آگ مین اوندہے موہنہ چکہو مزہ
آگ کا ف مو تنبیہ جہنم مین بڑے بڑے عذاب ہونگے اللہ تعالے بچاوے اوس سے فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آگ جہنم کی گرمی ستر حصے زیادہ ہوگی بہ نسبت یہانکے آگ کی گرمی سے اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا جہنم کو اوسدن یعنے روز قیامت کی اسحال مین کہ اوسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر
باگ کے ساتہہ ستر ہزار فرشتے ہونگے کہینچتے ہوئے اوسکو اور فرمایا کہ کمتر دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکے
لیے دو پاپوشین اور دو تسمے پاپوشونکے آگ کے ہونگے کہ جوش ماریگا اونسے دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی دیگ
تانبے کی نہین گمان کریگا کہ کوئی اشد اوس سے ہے عذاب مین حالانکہ وہ کمتر اونکا ہوگا عذاب مین اور فرمایا کہ
لایا جاویگا اہل دنیا کے بڑے نعمت والیکو دوزخیون سے روز قیامت کے پہر غوطہ دیا جاویگا اوسکو آگ مین ایک غوطہ
پہر کہا جاویگا اے ابن آدم کیا دیکہی تہی تونے کبہی بہلائی کیا پس کہیگا وہ کہ نہین قسم خدا کی اے رب میرے اور لایا جاویگا سخت تر
لوگونکو مشقت و شدت مین بیچ دنیا کے اہل جنت مین سے پس غوطہ دیا جاویگا اوسکو کہ اے ابن آدم کیا دیکہی تونے
مشقت و سختی کبہی کیا گذری تہی تجہپر سختی کبہی پس کہیگا کہ نہین قسم خدا کی اے رب میرے مجہپر سختی کبہی اور نہین دیکہی
تہی مینے شدت کبہی اور منقول ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماویگا اللہ تعالے روز قیامت کے اوس دوزخی
کو کہ عذاب بہت کم کہتا ہوگا کہ اگر تیرے پاس ساری زمین کی چیزین ہون تو آیا تو اپنے بدلہ مین دیکر اپنے چہٹاوے
پس کہیگا وہ ہان پس فرماویگا طلب کیا تہا مینے تجہسے سہل تر اس سے اوسحال مین کہ تو آدم کی پشت مین تہا وہ یہہ
کہ نہ شریک کرے تو ساتہہ میرے کسی چیز کو پس نمانا تونے اوسکو اور شریک ہے میرا کیا یعنے توحید تجہسے چاہی تہی پس
تونے خلاف کیا میری مراد کے کہ شرک کیا اب پچہتاوے سے کیا ہوتا ہے ف مشکوۃ اور بہت عذاب اس طرح
طرح کے حدیثون مین مذکور ہین جو کوئی تفصیل سے دیکہا چاہے دوزخ نامہ اور جنت نامہ مین دیکہے ف إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ
خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝ تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہے ساتہہ اندازہ مقرر کے ف فتح یعنے ہر چیز بنائی ہے پہلے ٹہیرا کر
ف مو تفسیر باندازہ مقرر کہ لایق ہر چیز کے ہے بحسب حکمت ازلی کے حدیث شریف مین آیا ہے کہ مشرک
آنحضرت سے قدر کے باب مین جہگڑتے تہے اوسپر یہہ آیۃ نازل ہوئی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا كَتَبَ
اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلْقِ كُلَّهَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ اور فرمایا لَا يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ
بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ رَوَاهُ فِي الْمَعَالِمِ ف بج قدر بمعنی تقدیر کے ہے یعنے ساتہہ تقدیر سابق کے اور حضرت عمر
رضی اللہ عنہ قسم کہاتے تہے کہ اوتری ہے یہی یہہ آیۃ قدریہ کے حق مین ف مد وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ
بِالْبَصَرِ ۝ اور نہین ہے حکم ہمارا مگر ایک کلمہ مانند پہیرنے آنکہہ کے یعنے بیچ سرعت وجود مراد کے اور آسان ہونیکے ف
فتح اور نہین ہے حکم ہمارا مگر ایکبار حکم فرمانا اوسچیز کو کہ ہوجا پہر وہ چیز پلک مارنے سے ہی جلدی ہوتی ہے ع سو

ف ل بیشک ہمنے ... یعنی ہر چیز بنائی اوپر اندازہ کے ف ع قدر بعد تقدیر ۱۲ ف ح ای بتقدیر ۱۲ ح لکہین اللہ تعالے نے تقدیرین ساری خلق کی پیدا کرنے آسمان و زمین سے پچاس ہزار برس اول اور تہا عرش اوسکا پانی پر ف ع یعنی نہین درست ہوتا ایمان کسی کا جب تک کہ ایمان لاوے چار چیزون پر گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کے اور مین رسول اللہ کا ہون بہیجا مجکو ساتہہ حق کے اور ایمان لاوے پیچہے مرنے کے اوٹہنے پر اور ایمان لاوے تقدیر پر کہ بہلائی اور برائی اللہ ہی کی پیدا کی ہوئی ہے نقل کیا اسکو معالم مین ۱۲ ف ہ [illegible] کل شی بمقدار [illegible] [illegible] روایت نقل کی [illegible] حضرت [illegible]

اور ہمارا کام ہی ایک دم کی بات ہے پلک نگاہ کی ف **موضح تفسیر** اِلَّا وَاحِدَۃٌ یعنے اِلَّا کلمۃٌ واحدۃٌ یعنے نہین ہے امر ہمارا اوس چیز کے لیے کہ چاہتے ہین ہم پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہ کہتے ہین ہم اوسکے لیئے کُن فَیَکُوْنُ کَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ یعنے بقدر پلک مارنے ایک تمہارے کے اور بعض نے کہا کہ مراد امر سے قیامت ہے بلند فرمانے اوسکے اور جگہہ

وَمَا اَمْرُ السَّاعَۃِ اِلَّا کَلَمْحِ الْبَصَرِ ف وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ○ اور تحقیق ہلاک کیے ہمنے مثل تمہارے پس آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے اور ہر چیز کہ کی ہے اونہون نے لکہی ہوئی ہے نامۂ اعمال مین ف **فتح** ف اور ہم کہپا چکے ہین تمہارے ساتہہ والونکو پہر ہے کوئی سوچنے والا اور جو چیز اونہون کی ہے لکہی گئی ورقون مین ف **موضح تفسیر** اشیاعکم یعنے مشابہہ تمہارے کفر مین اگلی امتون مین سے آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے تا اگلی امتونکی خبرون ور ہلاک کرنے اونکے سے نصیحت و عبرت پکڑے ف **مدارک** ف وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ○ اور ہر چہوٹا اور بڑا لکہا گیا ہے یعنے لوح محفوظ مین ف **فتح** ف اور ہر چہوٹے بڑے لکہنے مین آچکے ف **موضح تفسیر** چہوٹا اور بڑا یعنے اعمال سے اور جو کچہہ کہ ہونیوالا ہے لکہا گیا ہے لوح محفوظ مین اور ہر ایک بحسب اقوال و افعال اپنے کے جزا پاویگا ف **مدارک**

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ○ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ○ تحقیق پرہیزگار بیچ باغون اور چشمون کے ہونگے تحقیق متقی بیچ مجلس راستی کے ہونگے نزدیک پادشاہ توانا کے ف **فتح** ف جو لوگ ڈر والے ہین باغون مین ہین اور نہرون مین بیٹہے سچی بیٹہک مین نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ف **موضح تفسیر** مقعد صدق مکان پسندیدہ ف **مدارک** **تنبیہ** تقوے کی تعریف و فائدے جابجا کلام مجید و احادیث مین مذکور ہین چنانچہ کچہہ اوپر لکہے بہی گیے اور اس کتاب مین بہی اسلیے مکرر ذکر کیئے کہ بہت مفید مین امام غزالی رحمہ اللہ لکہتے ہین جان کہ تقوے ایک گنج عزیز ہے اگر وہ حاصل ہوا تو خیر کثیر اور رزق بزرگ اور مطلب یابی بڑی اور غنیمت بڑی پائی تونے حاصل یہہ کہ بہلائی دنیا اور آخرت کی جمع کر کر اسکی خصلت کے نیچے رکہین ہین اوسکا نام تقویٰ رکہا اور تامل کر قرآن مجید مین کہ کتنی جگہہ ذکر اوسکا کیا ہے اور کتنے بہلائیان اور ثواب اوسکے ساتہہ متعلق کیے ہین اور کتنی سعادتین اوسکے ساتہہ منسوب کی ہین از انجملہ بارہ ان مذکور ہوتے ہین ایک تو تعریف اور ثنا اوسکی کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ اور دوسرے محافظت و بچاؤ دشمنون سے کہ فرمایا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اور تیسرے متقی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ چوتہی نجات سختیون سے اور ملنا رزق حلال کا کہ فرمایا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ پانچوین سنوارنا عمل کا کہ فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ چہٹے بخشنا گناہون کا کہ فرمایا بعد لفظ اعمالکم کے وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ساتوین محبت خدا تعالی کی اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ آٹہوین قبول ہونا طاعت کا کہ فرمایا اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ نوین بزرگ کرنا متقی کا کہ فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ دسوین بشارت بیچ زندگانی دنیا اور آخرت کے کہ فرمایا اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ گیارہوین نجات ہونا آگ دوزخ سے کہ فرمایا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بارہوین ہمیشہ رہنا بہشت مین کہ فرمایا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ سیرہوین نصیب ہونا

آسمان اور زمین کی برکتون کا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بیہہ مین تمام خیر و سعادت دارین کی کہ نیچے تقوے کے رکہی ہین
پس فراموش نکر حصہ اپنا تقوے سے اور جاننا چاہیے کہ اصل عبادت مین تین چیزین ہین ایک تو توفیق و تائید
الہی اور وہ متقیون ہی کے لیے ہین جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ دوسرے اصلاح عمل اور پورا کرنا تقصیر کا
وہ بہی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ (سنوار دیگا تمہارے لیے عمل تمہارے) تیسرے قبول عمل وہ بہی متقیون کے لیے ہے جیسا
کہ فرمایا اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (بجز این نیست قبول کرتا الله عمل کو مگر متقیون سے) اور مدار عبادة کا انہین تینون چیزون پر ہے کیونکہ اول تو توفیق چاہیے تا عمل
کرے بعد اوسکے اصلاح تقصیر یعنے دفع ہونا تقصیر کا تا تمام ہو عبادة بعد اسکے قبول چاہیے جب تمام ہوا اور انہین
تین چیزونکی حاصل ہونیکے لیے تضرع اور سوال سب عابدونکا ہے رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ وَتَمِّمْ تَقْصِيْرَنَا وَتَقَبَّلْ
مِنَّا اور ان سبکا وعدہ کیا ہے حصول تقوے پر اور متقیونکو یہہ سب عنایت فرمایا ہے خواہ چاہین یا نچاہین
پس تقوے حاصل کرنا چاہیے اگر طالب عبادة کا بلکہ طالب سعادت دارین کا ہے اور تامل کر اس ایک اصل کو
کہ تمام عمر اپنی مین مشقت بیچ عبادت کے اوٹہائی تونے اور مجاہدہ کیا تونے یہانتک کہ حاصل ہوا جو کچہہ کہ چاہا تونے
یعنے مثلا حافظ ہوا عالم ہوا وغیر ذالک لیکن قبولیت اوسکی تو تیرے اختیار نہین ہے پس اصل کار دین کے رجوع
تقوے ہی پر ہوے کہ فرمایا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ اور اسیلیے عائیشہ رض نے کہا کوئی چیز رسول خدا صلے
الله علیہ وسلم کو دنیا مین سے خوش نہ آتی تہی مانند تقوے کے اور قتادہ رض نے کہا کہ توریت مین ہے اے فرزند آدم
تقوی کر اور جس جگہہ چاہے تو سو اور آیا ہے کہ عامر بن قیس ہزار رکعت رات دن مین ادا کرتے تہے اور جب بستر
پر آتے تو نفس کو کہتے اے جگہہ تمام بدیون کی قسم خدا کی ایک پلک مارنے تجہسے راضی نہین ہوا ہون جب تقوے
نکیا تونے اور وقت مرنے کے روئے لوگون نے کہا کس چیز نے رولایا تجکو کہا کلام خدا تعالے نے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ
مِنَ الْمُتَّقِيْنَ اور تامل کر ایک اور نکتہ مین اور وہ اصل سب اصلون کی ہے وہ یہہ ہے کہ ایک صالح شخص نے
اپنے شیخ سے کہا کہ مجکو وصیت کر شیخ نے کہا کہ وصیت کرتا ہون مین تجکو وہ وصیت کہ پروردگار عالمون نے
اوسکی وصیت کی ہے وہ یہہ ہے وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ کہتا ہون
مین کیا خدا تعالے دانا تر نہین ہے ساتہہ بندیکے سب لوگون سے کیا وہ نصیحت کرنیوالا زیادہ نہین ہے بندیکو
سب سے پس اگر عالم مین کوئی خصلت صالح تر ہوتی بندیکے لیے اور جامع تر بہلائیون کی اور بہت بڑی ہوتی وہ
ثواب مین اور بزرگتر عبادة مین اور برلانیوالی زیادہ امیدونکی اس خصلت تقوے سے تو خدا تعالے بندونکو اوسکا
حکم فرماتا اور اوسکی وصیت کرتا پس جب کہ اگلے اور پچہلونکو اس ایک خصلت کی وصیت کی معلوم ہوا کہ یہہ خصلت
جامع ہے بہلائیون دنیا اور آخرة کو اور کافی ہے تمام مہمات کو اور پہنچانیوالی ہے بندیکو بلندترین درجات کو
عبادة مین اور ایسی اصل ہے کہ اوسپر زیادتی نہین ہے کسی چیز کو اور کافی ہے اوسکو کہ نظر دقیق سے
اوسمین دیکہے اور اوسپر عمل کرے تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ الله کا ؏

سورة الرحمن مدنیہ

اس سورة کا نام سورہ رحمن ہے اسلیے کہ اسکے اول مین لفظ الرحمن کا مذکور ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ سورة بعد سورة
رعد کے اور بعد سورہ قمر کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اول مین قمر کے شق ہونے کا ذکر ہے ازراہ قدرت پروردگار اور معجزہ

؎ یعنے اور اگر تحقیق بستی والے ایمان لاتے الله و رسول پر اور پرہیزگاری کرتے تو کہولدیتے ہم برکتین آسمان و زمین سے ولیکن جہٹلایا اونہون نے یعنے رسولونکو پس پکڑا ہمنے یعنے عذاب کیا اونکو بسبب اوسکے کہ کرتے تہے ۱۲
؎ یعنے توفیق و تائید الہی ۱۲
؎ یعنے سنوار دیگا تمہارے لیے عمل تمہارے یعنے توفیق دیگا اونکو اپنی طاعت کی اور پوری کریگا تقصیر اونکی اور قبول کریگا طاعت ہماری ۱۲
؎ یعنے اسلیے روتا ہون کہ عبادت میری قبول ہوئی ہے یا نہین یعنے میرے متقی ہونے کا یقین نہین تا یقین ہو قبولیت کا ۱۲
؎ یعنے تحقیق وصیت کی ہمنے اونکو جنکو دی گئی ہے کتاب پہلے تمسے اور تمکو یہہ کہ ڈرو الله سے ۱۲

سورة الرحمن مدنیہ

انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اوسمین بہی ذکر شمس و قمر کا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی قدرت سے اپنے حساب پر چلے جاتے
ہین اور اوسکے اخیر مین ہے کہ متقی باغون اور چشمون مین ہونگے پاس بادشاہ قادر کے اور اسکے اول ہی مین
ہے کہ رحمٰن نے سکہایا قرآن انسانکو کہ جو سبب تقوی کا ہے اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونون سورتون
مین اور یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین اٹہتر ہین اور رکوع تین اور کلمے ۳۵۱ اور حروف ۱۶۳۶ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ خدانے سکہایا قرآن کو پیدا
کیا آدمیکو سکہایا اوسکو کلام کرنا ۝ **فتح** ۝ رحمٰن نے سکہایا قرآن بنایا آدمی پہر سکہائی اوسکو بات ۝ **مو** ۝
تفسیر حضرت علی رض سے روایت ہی کہ کہا سنا مینے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے لکل شیء
عروس وعروس القرآن الرحمٰن اور مراد انسان سے جنس ہے یعنے سب انسان یا آدم یا محمد علیہما السلام اور بیان
فرمائی ہین اللہ عزوجل نے اس سورۃ مین نعمتین اپنی پس ارادہ کیا یہہ کہ بیان فرماوین اول و افضل جو نعمت ہے
کہ وہ نعمت دین ہے پہر دین مین جو اعلی اور افضل نعمت ہے کہ وہ قرآن ہے اوسکو سب سے پہلے بیان کیا اسلیے کہ
وہ سب کتابون آسمان کی اوتری ہوئی مین بمنزلہ کوہان کے ہے یعنے اعلے اور افضل ہے پہر بیان فرمایا پیدا کرنا انسان
کا اسلیے کہ تا جانا جاوے کہ وہ قرآن انسان ہی کے لیے تو پیدا ہوا ہے کہ عمل کرین اسپر اور دل و جان سے قبول کرین
اسکو پہر بیان فرمائی وہ نعمت کہ جس سے متمیز ہوتا ہے انسان سب حیوانات مین کہ وہ بیان ہے یعنے بولنا فصیح
کہ جو دلکی باتونکو ظاہر و واضح کردے اور سبب اوترنے اس سورۃ کا یون لکہا ہے مفسرون نے کہ پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم جو کافرونکی آگے نام رحمٰن کا لیتے تو کافر کہتے کہ کیا ہے رحمٰن ہم رحمٰن کو نہین پہچانتے اس سبب سے یہہ سورۃ
اوتری اور بعضے کہتے ہین اہل مکہ کہتے تہے کہ دو شخص جبر ویسار نام محمد کو قرآن سکہا جاتے ہین اسپر یہہ اوتری کہ
وہ کیا سکہاوینگے رحمٰن نے سکہایا ہے اور بعض نے عَلَّمَهُ الْبَيَانَ کا ترجمہ اور بیان یون کیا ہے کہ سکہایا انسانکو
سخن کہنا اور سمجہنا اور اس صورۃ مین آدمی مطلق مراد ہوا اور بقول بعض کے مراد آدم علیہ السلام ہین اور مراد بیان سے
نام تمام چیزون کے اور یا سب لغت ہین جیسا کہ کہا ہے علما نے کہ آدم سات لاکہہ لغت سے کلام کرتے تہے افضل
اونکی عربی ہے اور بقول بعض کے مراد انسان سے محمد علیہ السلام ہین اور بیان گذشتہ اور آیندہ کی باتین کہ اللہ
تعالے نے انحضرت کو اکثر احوال گذشتہ اور آیندہ کے تعلیم کیے ۝ **مشکوۃ مدبحہ** ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ آفتاب اور چاند حساب مقرر پر چلتے ہین اور گہانس اور درخت سجدہ
کرتے ہین ۝ **فتح** ۝ سورج اور چاند کو ایک ایک حساب ہے اور جہاڑ اور درخت لگے ہین سجدہ مین ۝ **مو**
تفسیر حساب مقرر پر چلتے ہین اپنے برجون اور منازل مین اور اسمین منفعتین ہین لوگونکے لیے از انجملہ جانا
برسونکا اور ایام حج وغیرہ کا اور نجم کہتے ہین اوس روئیدگی کو کہ بغیر ساق یعنے تنہ کے ہو مانند ترکاریون اور گہاس
اور بیلدار چیزون کے اور شجر وہ درخت کہ تنہ دار ہو اور بعض نے کہا کہ نجم سے مراد ستارے آسمان کے ہین سجدہ
کرتے ہین یعنے فرمان بردار ہین اللہ تعالےٰ کے اوس چیز مین کہ پیدا کیے گئے ہین اوسکے لیے ۝ حل ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ
الْمِيْزَانَ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ۝ اور آسمان کو بلند کیا اور اوتارا ترازو کو مقصد یہہ کہ حد سے تجاوز نکرو ترازو مین ۝
فتح ۝ اور آسمان کو اونچا کیا اور رکہی ترازو کہ مت زیادتی کرو ترازو مین ۝ **مو** ۝ **تفسیر** آسمان کو بلند کیا

یعنے پیدا کیا اوسکو بلند اسلیے کہ کیا اوسکو جگہہ جاری ہونے احکام اپنے کا اور جگہہ رہنے فرشتون اپنے کا کہ جا او ترتے
ہین وحی لیکر اوسکے انبیاء پر اور آگاہ کیا اس بیان سے اوپر بڑی شان اور بادشاہت تمامی اسکے اور اوتارا ترازو کو
یعنے تمام اون چیزونکو کہ جنسے کیجاتی ہین اونسے چیزین اور پہچانی جاتی ہین مقدار چیزون کی یعنے ترازو اور پیمانہ
مقیاس یعنے پیدا کیا اوسکو درحالیکہ رکہی ہوئی ہے زمین پر اسواسطے کہ متعلق کیے اوس سے احکام اپنے بندونکے کہ
وبرابری کرین لین دین مین اور بعض نے کہا کہ مراد میزان سے عدل ہے کہ حکم کیا اوسکا ۵ مد ۱ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ
بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ۵ اور سیدھا تولو انصاف سے اور نقصان نکرو ترازو مین ۵ فتح اور سیدہی ترازو
تولو انصاف سے اور مت گھٹاؤ تول ۵ مو وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۵ فِیْهَا فَاکِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ ۵
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ ۵ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۵ اور زمین کو بچھایا واسطے آدمیون کے اوس مین
ہین میوہ ہے اور درخت کہجور کے ہین غلاف والے اور اوس مین ہین دانے پتے والے ہین اور پہول خوشبودار
ہین پس کونسی نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے ای جن وانس جہوٹ گنتے ہو ۵ فتح اور زمین کو بچھایا
خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کہجورین جنکے میوے پر غلاف اور اناج جسکے ساتھہ بہس ہے اور پہول خوشبو پاکیزہ
اپنی رب کی جہٹلاؤ گے تم دونو یعنے جن وانس **تفسیر** زمین کو بچھایا یعنے پانی پر پہیلا کر اور انام کے معنے ہین
خلق اور خلق وہ چیزین کہ زمین پر چلتی ہین اور حسن سے ہے کہ وہ جن وانس ہین زمین مانند بچھونے کے ہے اونکی لیے کہ
چلتے پہرتے ہین اوسپر اور اس زمین مین میوہ ہے یعنے طرح بطرح کے میوے ہین اور دانے یعنے گیہون اور جو وغیرہ
اور عصف پتی کہیتی کے یا بہس اور ریحان رزق یا پہول پس ساتہہ کس کس نعمت کے اون نعمتون مین کہ شمار
کی گئی ہین اول سورہ سے جہٹلاتے ہو تم اے جن وانس جابر سے روایت ہے کہ کہا پڑہی ہمارے آگے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الرحمن یہان تک کہ ختم کیا اوسکو پہر فرمایا کیا ہے مجکو کہ دیکہتا ہون مین تمکو سکوت
کیے ہوئے البتہ جن تہے بہتر تمسے جواب دینے مین نہین پڑہی مینے اونپر یہہ آیت فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ مگر کہ وہ
کہتے تہے وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ یعنے نہین جہٹلاتے ہین ہم کچہہ تیری نعمتون مین سے ای رب
ہمارے پس تیرے لیے حمد ہے انتہی حاصل یہہ کہ جب کسیکو پڑہتے سنے آیۃ مذکورہ کو تو سننے والا جواب دے وَلَا بِشَیْءٍ
مِّنْ نِعَمِکَ الخ ۵ مد ج خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ کَالْفَخَّارِ ۵ وَخَلَقَ الْجَاۗنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ
نَّارٍ ۵ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۵ پیدا کیا آدمی کو خشک مٹی سے مانند ٹہیکرون کے بوئی ہوئی اور پیدا کیا جن
کو شعلہ آگ سے پس کس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۵ فتح ۵ بنایا آدمی کہنکہناتی
مٹی سے جیسے ٹہیکرا اور بنایا جان آگ کی ڈیگ سے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے ۵ مو ۵ **تفسیر**
صلصال کہتے ہین خشک مٹی کو کہ بجتی ہو کالفخار یعنے مانند ٹہیکرون کے اور اختلاف اسمین اور اس قول اللہ تعالے
مین مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ مِنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ مِنْ تُرَابٍ بسبب اتفاق اونکے ہے معنون مین اسلیے کہ بنانا شروع کیا
آدم کو پہلے تراب سے پہر کیا اوسکو طین پہر حمأ مسنون پہر صلصال اور جان سے مراد ابو الجن یعنے باپ سب جنون
کا ہے بعض نے کہا کہ وہ ابلیس ہے اور مارج شعلہ صاف کہ جسمین دہوان نہو مِنْ نَّارٍ بیان ہے مارج کا گویا کہ کہا
گیا مِنْ صَافٍ مِّنْ نَّارٍ ۵ مد ۵ مراد انسان سے باپ آدمیون کے یعنے آدم ہین اور جان سے باپ جنون

اور کہتے ہین کہ درمیان پیدایش جان کے اور آدم کے چھہ ہزار برس تھے ﴿ بحر ﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پروردگار دو مشرق کا ہے اور پروردگار دو مغرب کا ہے یعنی جاڑے مین آفتاب مشرق اور مغرب اور رکھتا ہے اور گرمی مین مشرق اور مغرب اور پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جھوٹ گنتے ہو ﴿ فتح ﴾ مالک دو مشرق کا اور مالک دو مغرب کا ﴿ ف ﴾ یعنے جاڑے گرمی کے دو مشرقین ہین اسیطرح دو مغرب مین ﴿ پھر کیا کیا نعمتین اپنی رب کی جھٹلاؤ گے ﴿ مو ﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ چھوڑا دو دریا آپسمین جمع ہون درمیان ان دونونکے ایک پردہ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہین کرتا پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ﴿ فتح ﴾ چلائے دو دریا بہر چلتے اونین بیچ ایک پردہ زیادتی نہین کرتے پھر کیا کیا نعمتین اپنی رب کی جھٹلاؤ گے ﴿ مو ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ یعنے چھوڑا دریائی شور اور دریای شیرین کو اسحالمین کہ قریب باہم مین آپسمین ملنے والے نہین فرق ہے درمیان دونون پانیون کے آنکھون سے دیکھنے مین لیکن اونمین ایک پردہ ہے اللہ تعالی کی قدرۃ سے کہ نہین تجاوز کرتے واپنی حد سے اور نہین زیادتی کرتا ایک اون دونونکا دوسرے پر بسبب ملنے کے ﴿ مد ﴾ مراد بحرین سے دریائی شور اور دریا شیرین ہین اور بقول بعض کے دریائے فارس اور دریای روم ہین کہ محیط مین آپسمین ملتی ہین اور برزخ اونکی جزیرے ہین اور بقول بعض کے دریائی روم اور ہند ہین اور برزخ اونکے زمین اونکی درمیان کی اور مشہور یہ ہے کہ پانی دو دریاؤن کے آپسمین ملتے ہین لیکن بحکم الہی ایک پردہ اونکے درمیان مین مقرر ہے کہ آپسمین ملین نہین تا منافع ہر ایک کے باطل نہون ﴿ بحر ﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ نکلتے مین ان دو دریا سے موتی اور مونگا پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جھوٹ گنتے ہو ﴿ فتح ﴾ نکلتے ہین اون سے موتی اور مونگا پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ﴿ مو ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ لؤلؤ کہتے ہین بڑے موتی کو اور مرجان چھوٹے موتی کو پس یہ جو فرمایا منہما یعنے دونو دریاؤن سے نکلتے ہین حالانکہ وہ نکلتے ہین دریا شور سے اسلئے کہ وہ دونو دریا جب ملگئے اور ہو گئے مانند شئے واحد کے تو جائز ہوا یہہ کہ کہا جاوے کہ نکلتے ہین دونو دریا سے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ نکلتے ہین وہ بحر سے حالانکہ وہ نہین نکلتے سارے بحر سے ولیکن نکلتے ہین بعض بحر سے اور یہہ ایسا ہے جیسکہ کہے تو نکلا مین شہر سے حالانکہ نکلا ہے تو ایک محلہ مین سے اوسکے محلون مین سے اور بعضون نے کہا کہ نہین نکلتے ہین وہ مگر اوس جگہہ سے کہ جہان جمع ہوتے ہین دریا شیرین اور شور اور بعض نے کہا کہ اگرچہ نکلتے ہین دونون دریائی شور سے لیکن دونون کو ذکر کیا بسبب عادت عرب کے کہ ذکر دو چیز کا کرکر پھر ایک چیز کو ساتھہ ایک فعل کے مخصص کرتے ہین ﴿ مد ﴾ ﴿ بحر ﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اور خدا کے لیے ہین کشتیان روانہ ہونیوالی بلند دریا مین مانند پہاڑون کے پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے جھوٹ گنتے ہو ﴿ فتح ﴾ اور اوسکے ہین جہاز اونچے کھڑے دریا مین جیسے پہاڑ پھر کیا کیا نعمتین اپنی رب کی جھٹلاؤ گے ﴿ مو ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ مانند پہاڑون کے بلندی اور بڑائی مین اور اس بلندی اور جاری کرنے کشتیون مین منافع مخلوقات کے لیے بہت ہین قسم تجارت اور سفر سے کہ پوشیدہ نہین ہے پس بڑی نعمت ہے ﴿ بحر ﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ

ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ جو کچھہ کہ ہے زمین پر فنا ہوگا اور باقی رہیگا موہنہ پروردگار
تیریکا کہ صاحب بزرگی اور انعام کا ہے پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے جہوٹ گنوگی ۃ فتح ۃ
جو کوئی ہے زمین پر ہر شیوالا ہے اور رہیگا موہنہ تیرے ربکا بزرگی اور تعظیم والا پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ
گے ۃ موۃ تفسیر موہنہ سے مراد ذات ہے ذُو الْجَلٰلِ صاحب عظمت اور سلطان یعنی بادشاہی کا یہہ صفت
وجہکی ہے وَالْاِكْرَامِ یعنے اور صاحب انعام کا ہے اور درگذر فرماتا ہے قصوروں سے اور احسان کرتا ہے اور یہہ صفت
بڑی صفتون اللہ تعالے کی سے ہے اور حدیث شریف مین ہے کہ دعا کرو ساتہہ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کے اور روایت
کیا گیا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام گذرے ایک شخص پر کہ پڑہتا تہا اور کہتا تہا یعنے بعد نماز کے یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ یعنے بلاشبہ قبول کی گئی دعا تیری اور نعمت فنا مین باعتبار
اسکے ہے کہ مومن بسبب اوسکے پہنچین گے نعمت ہمیشگی کو یعنے جنت کی نعمتونکو اور کہا یحیی بن معاذ نے کہ کیا
خوب چیز ہے موت کہ وہ قریب کرتی ہے حبیب کو طرف حبیب کے ۃ ملۃ تنبیہ سچ ہے بلاشبہ تمام
چیزین دنیا کی فانی ہین جیسا کہ اللہ تعالے نے اور جگہہ فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنے
جو کچھہ تمہارے پاس ہے فانی ہے اور جو کچھہ اللہ کے پاس ہے باقی ہے اور جگہہ فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ
یعنے کہہ بیوپار منڈی دنیا کی تہوڑی ہے اور اور جگہہ فرمایا اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓي اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ
وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ اور جگہہ فرمایا وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي
كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ٥ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتہہ جاتی ہین مردیکے تین چیزین اور باقی رہتی
ہے ساتہہ مردیکے ایک ساتہہ جاتے ہین اوسکے اہل اور مال اور عمل اوسکے پہر پہر آتے ہین اہل و مال اوسکے اور
باقی رہتا ہے عمل اوسکا ۃ مشکوۃ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ٥ فَبِاَيِّ
اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ سوال کرتے ہین خدا سے جو کہ آسمانون اور زمین مین ہین ہر روز خدا ایک حالت مین
ہے یعنے عذاب کرنا نعمت دینا سعید کرنا یا شقی کرنا یا جلانا یا مارنا واللہ اعلم پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی
نعمتونمین سے جہوٹ گنوگے ۃ فتح ۃ اوس سے مانگتے ہین جو کوئی ہین آسمانون اور زمین مین ہر دن
اوسکو ایک دہندا ہے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۃ موۃ تفسیر مانگتے ہین زبان سے یا
حال سے جس چیز کے محتاج ہوتے ہین قسم قوۃ سے عبادۃ پر اور رزق اور مغفرۃ وغیر ذلک سے ایک حالت
مین ہے یعنے ایک کام مین ہے کہ ظاہر کرتا ہے اوسکو عالم مین موافق اوسکے مقدر کیا ہے اوسکو ازل مین قسم
جلانے اور مارنے اور عزت دینے اور غنی کرنے اور مفلس کرنے اور قبول کرنے دعا اور دینے سائل کیسے وغیرہ کی
ۃ ج ۃ مانگتے ہین نحو یعنے تمام آسمانوں مین والے محتاج ہین اللہ تعالے کی پس مانگتے ہین اوس سے آسمان والے

جو کچھہ کہ متعلق ہے ساتہہ دین اونکے کے اور مانگتے مین زمین والے جو کچھہ کہ متعلق اونکے دین و دنیا کے ہی ہر روز وہ
یعنے ہر وقت پیدا کرتاہے امور اور نیا کرتاہے احوال کو جیسا کہ روایت کیا گیاہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی
یہہ آیۃ صحابہ نے عرض کیا کہ کیاہے یہہ شان پس فرمایا آپنے اوسکی شان سے یہہ ہے کہ بخشتا ہی گناہ اور دور
کرتا ہی سختی و غم اور بلند قدر کرتاہے ایک قوم کو اور پست کرتاہے ایک قوم کو انتہی اور ابن عیینہ سے ہی کہ دہر یعنے زمانہ
اللہ کے نزدیک دو دن ہے ایک تو اون دونون کا ... ہے کہ جسمین مدت دنیا کی ہے پس
شان یعنے حال اوسکا اوسمین امر و نہی اور جلانا اور مارنا اور دینا اور نہ دینا ہے اور دوسرا دن روز قیامت
کا ہے پس شان اوسکی اوسمین جزا اور حساب ہے اور بعض نے کہا کہ نازل ہوئی ہے یہہ آیہ یہود کے حق مین جس وقت
کہ کہا اونہون نے کہ اللہ تعالے نہین کرتاہے روز ہفتے کے کچھہ کام و حکم تو اونکے قول کو رد فرمایا ہے کہ ہر وقت
اوسکا حکم جاری ہے اور آیا ہے کہ کسی بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیۃ کے معنے اور مراد پوچھی اوسنے مہلت چاہی
اوس سے ایکدن کی کہ کل بتاؤنگا اور گہر مین جا کر غمگین بیٹہا سوچتا تہا اسمین پس کہا اوسکے غلام حبشی نے
کہ ای مولے خبر دو مجکو اپنی فکر کی شاید کہ اللہ تعالے سہل و دفع کرے اوسکو میرے ہاتہہ سے پس خبر دی مولے
نے اوسکو اس معاملے کی پس کہا غلام نے کہ مین تفسیر بیان کرونگا اسکی بادشاہ کے آگے تو کہدے اسکو بادشاہ
سے پس کہا غلام نے ای بادشاہ شان اللہ تعالی کی یہہ ہے کہ وہ داخل کرتاہے راتکو دن مین اور دنکو رات
مین اور نکالتاہے زندہ کو مردے سے اور نکالتاہے مردیکو زندہ سے اور تندرست کرتاہے بیمار کو اور بیمار کرتا ہی تندرست
کو اور مبتلا کرتا ہی عافیت والیکو اور عافیت دیتاہے مبتلی کو اور عزت دیتاہے ذلیل کو اور ذلت دیتا ہی عزت
والیکو اور محتاج کرتاہے غنی کو اور غنی کرتاہے محتاج کو پس کہا بادشاہ نے کہ خوب بیان کیا تونے اور حکم کیا وزیر
کو کہ خلعت وزارت دی اسکو پس کہا غلام نے ای مولے میرے یہہ بہی اللہ تعالے کی شان سے ہے اور بعض
نے کہا کہ وہ جاری کرنا تقدیر و نکا ہے اونکے وقتون تلک اور کہا بعضون نے کہ عبد اللہ بن طاہر نے بلایا حسین
بن الفضل کو اور کہا اوس سے کہ مشکل ہوے ہین مجپر تین مسئلے اسلیے مینے تجکو بلایا ہے کہ کہدے تو اونکو مجپر
ایک تو قول اللہ تعالے کا فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ یعنے پہر ہوا قابیل ندامت والون سے حال آنکہ ثابت ہوا
ہے یعنے حدیث سے اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ یعنے ندامت ہی گناہ پر توبہ ہے اور دوسرا یہہ قول اللہ تعالے کا كُلَّ يَوْمٍ هُوَ
فِيْ شَاْنٍ یعنے ہر دن اوسکو ایک دہندا ہے حال آنکہ ثابت ہی حدیث سے جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ یعنے جو کچھہ ہوتاہے اور ہووے گا قیامت تلک تقدیر مین لکہا جا چکاہے اور تیسرا قول
اللہ تعالے کا وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى یعنے نہین فائدہ دیتا انسانکو مگر جو کچھہ آپ کرے پس کیا حال ہے
اضعاف کا یعنے کئی حصے ثواب ملیگا کہ مثلاً ایک پیسا اللہ دیا اور دس پیسے لکہے گئے پس کہا حسین نے جائز
ہے یہہ کہ ہو ندامت توبہ اوس امت مین اور ہو توبہ لمس امت مین اور بعض نے کہا کہ ندامت قابیل کی نہین
تہی ہابیل کے قتل کرنے پر بلکہ ہابیل کے اوٹہائے پہرنے پر اور ایسا ہی کہا گیا ہے کہ حکم وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ
اِلَّا مَا سَعٰى کا مخصوص تہا قوم ابراہیم اور موسی علیہما السلام کے لیے نہ اس امت کے لیے اور قول اللہ تعالے کا
كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ پس شان سے وہ کام مین کہ ظاہر کرتاہے اونکو یعنے پہلے جو مقدر ہو چکا ہی اوسکو ظاہر

کرتاہے اونکو یعنے جو مقدر ہوچکاہے اوسکو ظاہر کرتاہے نہ یہہ کہ اب ابتدا کرتاہے اونکو پس کہڑے ہوئے عبداللہ
بن طاہر اور بوسہ دیا حسین بن الفضل کی پیشانی پر اور بڑہا دیا روزینہ یا تنخواہ اوسکی **ملا** سَنَفْرُغُ
لَکُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ **ملا** سب سے فارغ ہوکر تمپر متوجہ ہونگے ہم ای جن وانس پس کس
نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **فتح** ہم فارغ ہوتے ہین تمہاری طرف ای بوجہل
فاقلون پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے **موضح** **تفسیر** مراد فراغ سے یہان توجہ اور قصد محاورات
اور مجازات کاہے نہ فراغ کہ بعد شغل کے ہوتاہے اسلیے کہ خدا کو ایک کام دوسرے کام سے باز نہین رکہتا اور یہہ
کلام بطریق تہدید کے واقع ہے جیسکہ کہتے ہین رہ تا ساتہہ تیرے مشغول ہون حال آنکہ کہنے والا فراغ کسے کام سے
نہین چاہتا بلکہ مراد اوسکی ڈرانا سننے والیکاہے اور بقول بعض کے سنفرغ کے یہہ ہین کہ جو کچہہ کہ ہر نیک و بدکار
سے وعدہ ثواب وعذاب کا کیاہے مینے اوسکے تئین پہنچاؤنگا اور اتمام وعدیکا کرونگا مین اور حمزہ اور علی نے
سیفرغ ی سے پڑہاہے اور اوسکے معنے یہہ ہین شتاب ہے کہ فارغ ہوگا خدا اور کہاہے علمانے کہ عرب ایک چیز باقدر
کو ثقیل کہتے ہین اسلیے جن وانس کو ثقلان کہتے ہین **ملا** **مجر** یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۚ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
ای قوم جن وانس اگر باہر نکل سکو تم زمین وآسمان کے کنارونسے پس باہر نکلو باہر نہین نکل سکنے کے مگر ساتہہ قوة
کے اور وہ قوة کہان ہے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **فتح** ای فرقے جنون
کے اور انسانون کے اگر تم سے ہوسکے کہ نکل بہاگو آسمان وزمین کے کنارون سے تو نکل بہاگو نہین نکل سکوگے بے
سند پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے **موضح** **تفسیر** یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مانند ترجمہ کے ہے واسطے
قول اللہ تعالے کے اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ اگر باہر نکل سکو تم الخ یعنے اگر قدرت رکہتے ہو تم نکلنے کی طرفون آسمان وزمین
کے سے بہاگ کر میری قضا وقدر سے تو نکلو تم پہر فرمایا لَا تَنْفُذُوْنَ یعنے نہین قادر ہونگے تم نکلنے پر مگر ساتہہ
سلطان یعنے قوة اور غلبے اور قہر کے اور کہان میسر ہے یہہ تمکو بلکہ جہان ہو مقہور قوة اور قدرت میری کے ہو اور
مرگ ساتہہ لگی ہوئی تمہارے ہے اور بعض نے کہا کہ ملائکہ روز محشر کے گرد خلائق کے صف کہینچ کر ندا کرینگے
کہ یہہ میدان محشر ہے اگر باہر نکلنا چاہتے ہو اسجگہہ سے تو نکلو تا عذاب سے رہائی پاؤ لیکن نہین نکل سکنے
کے تم مگر ساتہہ حجت ودلیل کے اور تمہارے پاس کچہہ دلیل ہی نہین پس جب دیکہینگے فرشتون کو جن وانس
بہاگینگے پس نہین آوینگے کسی طرف مگر کہ پاوینگے فرشتونکو کہ گہیرے ہونگے **ملا** **مجر** یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا
شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ بہیجا جاویگا تمپر شعلہ آگ کا اور
دہوان بہی پس مقابلہ نکرسکوگے تم پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو **فتح**
چہوٹتے ہین تمپر شعلے آگ کے صاف اور دہوان ہے پہر تم بدلہ نہین لے سکنے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی
جہٹلاوگے **موضح** **تفسیر** لفظ شُوَاظٌ پیش شین سے ہے اور مکیون نے شین کی زبر سے پڑہاہے اور
دونو یعنے شعلہ کے ہین کہ خالص ہو دہوین سے اور نحاس پیش سین کی دو پیشون سے یعنی دہوین کے ہے اور
مکیون اور ابو عمرو نے سین کے دو زیرون سے پڑہاہے پس شین بسبب عطف شواظ پر ہے اور زیرین بسبب عطف

[illegible]

کے نار پر اور بتقدیر زیر دون نحاس کے معنی یہہ ہونگی کہ بہیجا جاویگا تمپر شعلہ آگ سے اور تانبے پگہلے ہوے اور معنی اول کے یہہ ہین کہ جب نکلوگے تم اپنے قبرون سے بہیجا جاویگا تمپر شعلہ آگ کا اور دہوان کہ ہانک کر لیجاوینگے تمکو طرف محشر کے پس نہین بچ سکوگے تم اون دونون سے ۱۲ مدارک فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ جب پہٹیگا آسمان یعنے قیامت کے دن پس ہوگا مثل گلاب کے پہول کے مانند چمڑے سرخ کے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۱۲ فتح پہر جب پہٹ جاوے آسمان تو ہو جاوے گلابی جیسے تیل کی تلچہٹ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۱۲ موضح تفسیر پہٹیگا آسمان یعنے پہٹ کر دروازے سے ہو جاوینگے فرشتون کے اوترنے کے لیے مثل گلاب کے پہول کے سرخ برخلاف اپنے رنگ کی اور جواب اذا کا یہہ ہے فَمَا اَعْظَمَ الْهَوْلَ یعنے جب آسمان کا یہہ حال ہوگا پس کیا بڑا ہول ہوگا ۱۲ جمل پہٹیگا یعنے جدا ہوگا بعض آسمان بعض سے قیامت قائم ہونیکے لیے پس ہوگا مانند رنگ گلاب کے پہول سرخ کے اور کہا ہے بعض علماء نے کہ اصل رنگ آسمانکا سرخ ہی ہے ولیکن بسبب دور ہونیکے نیلا دکہائی دیتا ہے كَالدِّهَانِ یعنے مانند تیل زیتون کے کہ ہر دم اوسکا نیا رنگ معلوم ہوتا ہے یہہ فرمایا ایسا ہی جیسے اوجاوے فرمایا كَالْمُهْلِ یا دہان کے معنی مین تلچہٹ زیتون کے اور دہان جمع دہن کی ہے بمعنی تیل کے اور بعضون نے کہا کہ دہان سرخ چمڑے کو کہتے ہین ۱۲ مدارک فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس اوس دن سوال نہین کیا جاویگا اپنے گناہ سے کوئی آدمی اور نہ جن پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۱۲ فتح پہر اوسدن پوچہہ نہین اوسکے گناہ کی کسی آدمی سے اور نہ جن سے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۱۲ موضح تفسیر پس اوسدن یعنے جسدن پہٹیگا آسمان اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ سے مراد جن ہے پس کہا گیا لفظ جان کہ ابو الجن کو کہتے ہین جگہہ جن کے جیسکہ کہا جاتا ہے ہاشم اور مراد ہوتی ہی اولاد ہاشم اور تطبیق درمیان اس آیۃ کے اور درمیان قول اللہ تعالے کے فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اور درمیان قول اللہ تعالے کے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ یہہ ہے کہ وہ دن طویل ہوگا اور اوسمین مواطن مختلف ہونگے پس پوچہے جاوینگے اور مواضع مین اور کہا قتادہ نے کہ اول سوال ہوگا پہر مہر کردیجاوے گی اونکی موہنون پر اور بولینگے ہاتہہ اور پانو اونکے ساتہہ اوس چیز کے کہ عمل کرتے تہے اور بعضون نے کہا کہ نہین پوچہے جاوینگے گناہ سے تاکہ جانا جاوے گناہ پوچہنے کے سبب سے ولیکن پوچہے جاوینگے زجر و توبیخ کے لیے ۱۲ مدارک پہر اوسدن پوچہہ نہین اسلیے کہ ملائکہ نامہ اعمال کہ لکہے ہونگے حاضر کرینگے اور خدا تعالے عالم سب چیزونکا ہے محتاج پوچہنے کا آدمی اور جن سے نہین ہے بے سوال کے بسبب اپنے علم کے جزا دیگا اور بقول بعض کے ملائکہ آدمی اور جن سے اونکے گناہ نہین پوچہینگے کہ جانتے ہین گناہ اونکے یا ہر ایک کو اونکی نشانیون سے پہچانینگے اور ایک قول یہہ ہے کہ بعضے جگہون مین پوچہے جاوینگے اور بعضی جگہون مین نہین پوچہے جاوینگے ۱۲ بحر يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پہچانے جاوینگے گنہگار اپنے قیافے سے پس پکڑا جاوے گا ساتہہ بال پیشانی اور پاؤنکے ہی پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو ۱۲ فتح پہچانے پڑینگے گنہگار اپنے چہرے سے پہر پکڑا جاویگا ماتہے

کے بال اور پاؤن سے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے ط **موضح تفسیر** ط قیافی سے یعنے نشانی سے کہ کالے ہونگے موہنہ اونکے اور کرنجی ہونگی آنکھین اونکی پس پکڑ جاوینگی الخ یعنے پکڑے جاوین گے کبہی ساتہہ بال پیشانیونکے اور کہینچے جاوین گے طرف دوزخ کے اور کبہی قدم پکڑکر موہنہ کے بل کہینچ کر دوزخ مین ڈالے جاوین گے اور جاننا چاہیے کہ ذکر وعید و ترہیب یعنے عذاب و خوف کا بہی ایک نعمت ہے اس سبب سے کہ اوسکو سنکر متنبہ و متوجہ لے اللہ ہون اور جنت کی نعمتونکو پہنچین اسلیے اونکے ذکر کرنیکے بعد فبای آلاء ربکما تکذبان فرمایا جیسا کہ بعد ذکر کرنے نعمتون کے فرمایا ط **مدلجر** ط هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ یہہ ہے وہ دوزخ کہ جہوٹ گنتا تہا اوسکو گناہ گارون سنے آمد و رفت کرینگے درمیان اوس آگ کے اور درمیان پانی جوش کرنے کے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ط **فتح** ط یہہ دوزخ ہے جسکو جہوٹ بتاتے تہے گناہگار پہرتے ہین بیچ اوسکے اور کہولتے پانی مین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے ط **موضح تفسیر** ط حَمِيْمٍ اٰنٍ نہایت گرم پانی یعنے عذاب کیے جائین گے اسطرح کہ داخل کیے جاوین گے آگ مین اور گرم گرم پانی پلائے جاوین گے اور نعمت اسمین یہہ ہے کہ نجات پانیوالے نجات پاوینگے اوس سے اوسکی رحمت و فضل سے اور اس ڈرانے مین آگاہ کرنا ہے کہ بچین ایسے کامون سے کہ باعث اس عذاب کے ہون ط **مدل** ط یہہ ہے دوزخ الخ یعنے ملائکہ سر کافرون کے اونکے پاؤن کے ساتہہ جمع کر کر دوزخ مین ڈالینگے اور کہینگے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ آمد و رفت کرین گے الخ یعنے جب آگ سے فریاد کرین گے تو ایسے پانی مین ڈالینگے کہ جوڑ اونکے بدنون کے جدا کر دیگا ط **مجر** ط **تنبیہ** اللہ جل شانہ بچاوے اس عذاب سے اور جگہہ بہی کلام مجید مین مانند اس عذاب کے ذکر فرمایا ہے فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ط وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اور اوس کسی کے لیے کہ ڈرا ہے کہڑے ہونیسے حضور پروردگار اپنے مین دو باغ ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ط **فتح** ط اور جو کوئی ڈرا کہڑے ہونیسے اپنے رب کے آگے اوسکو ہین دو باغ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے ط **موضح تفسیر** مقام رب سے مراد موقف ہے کہ جہان حساب کے لیے بندے کہڑے ہونگے دن قیامت کے پس جو کوئی وہان کے کہڑے رہنے سے ڈرا پہر چہوڑا گناہونکو اور ادا کیا فرایض اوسکے لیے دو جنتین ہونگی ایک جنت انسانکی اور ایک جنت جن کی اسلیے کہ خطاب ثقلین کے لیے ہے پس گویا کہ کہا گیا واسطے کل خائفین کے تم دونون مین سے دو جنتین ہین ایک جنت تو واسطے ڈرنیوالے انسان کے اور ایک جنت واسطے ڈرنیوالے جن کے ط **مدل** ط دو باغ ہونگے کہ جنت عدن اور جنت نعیم ہے ایک جنت بدلے مین ڈرنے اوسکے رب سے ہے اور ایک جنت بدلے مین ترک شہوات کے خوف خدا سے اور مراد مقام ربہ سے کہڑا ہونا حساب کے لیے ہے اور بقول بعض کے حاضر جاننا رب کا اپنے پر ہے کہ ہر دم خدا کو حاضر ناظر جانکر اوس کے ڈر سے اور گناہ سے باز رہے اور کتاب موضح مین لکہا ہے کہ ہر باغ ان دو باغون مین سے سو سو برس کی مسافت رکہتا ہے طول و عرض مین اور اوسمین منازل خوش اور حوران دلکش ہونگے ط **مجر** ط ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ دو باغ صاحب شاخون بہت کے پس کس نعمت کو

نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **فـ** جنمین بہت سی ٹہنیان ہین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے **مو تفسیر** افنان یعنی ٹہنیون کے جمع فنن کی اور خاص کر ٹہنیون کا اسلیے فرمایا کہ اونہین مین پتے ہوتے ہین اور میوے پس بعضی ٹہنیون سے سایہ پہیلتا ہے اور بعض سے میوہ نکلتا ہے حاصل یہہ کہ دونو باغون مین درخت ہونگے بہت شاخ دار کہ سایہ بہی کرینگے اور پر میوے ہونگے یا افنان یعنی الوان کے بہی جمع فنن کی یعنے جنتی کے لیے اون باغون مین وہ چیزین ہونگی کہ خواہش کرینگے اونکے نفس اور لذت پاوینگے اونسے آنکہہ

مد فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اون دو باغون مین دو چشمے چلینگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **فـ** اونمین دو چشمے بہتے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے **مو تفسیر** دو چشمے چلینگے جہان چاہینگے جنتی اوپر اور نیچے اور حسن بصری سے ہے کہ جاری ہونگے دو چشمے آب زلال کے کہ ایک کا نام تسنیم ہے اور دوسرے کا سلسبیل **مد** ایک چشمے کا نام تسنیم ہے اور دوسرے کا سلسبیل اور بقول بعض کے ایک پانی غیر متغیر کا ہوگا اور ایک شراب کا

مجـ فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اون دو باغون مین ہر میوے سے دو قسم ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو **فـ** اونمین ہر میوے قسم قسم پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے **مو تفسیر** دو قسم یعنے تر اور خشک اور یا ترش اور شیرین یا ایک مثل دنیا کے میوے کے ہوگا اور ایک وہ کہ نہ کسینے دیکہا ہے اور نہ سنا ہے

مجـ **مد** مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ تکیہ لگائی ہوئے فرشون پر کہ استر اونکے موٹے ریشمی کپڑے کے اور میوے اون باغون کے نزدیک ہونگے یعنے باسہولت سے لے سکین واللہ اعلم پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو **فـ** لگے بیٹہے بچہونون پر جنکا استر تافتہ اور میوہ اون باغونکا جہک رہا پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے **مو تفسیر** استبرق ریشمی کپڑا موٹا مانند اطلس اور تافتہ وغیرہ کے کہا ہے بعضون نے کہ ابرہ اوسکا باریک ریشمی کپڑے کا ہوگا اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین جانتا ہے کوئی ابرہ کا حال سوای اللہ تعالے کے اور میوے اونکے قریب ہونگے کہ لیاوے اونکو کہڑا اور بیٹہا اور تکیہ لگایا ہوا **مد** نزدیک ہونگے کہ بیٹہا اور لیٹا بسہولت لیلیوے اور ذکر استر ونکا کیا ابرونکا نکیا کہ وہ جملہ بالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر کے ہونگے اور بعضون نے کہا ہے کہ ابرہ اون فرشون کے نور جامد سے یعنے جمے ہوے سے ہونگے

مجـ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اون محلونمین حورین ہونگی نیچے رکہنے والی آنکہون کی جماع نہین کیا ہے ساتہہ اونکے کسی آدمی نے پہلے انسے اور نہ کسی جن نے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو **فـ** اونمین عورتین ہین نیچی نگاہ والیان نہین بیاہا اونکو کسی آدمی نے انسے پہلے اور نہ کسی جن نے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے **مو تفسیر** قاصرات الطرف سے مراد حورین ہین کہ آنکہونکو بچایا ہوگا اپنے خاوندون کے سواے اور ونکے دیکہنے سے یعنے نہین دیکہینگے غیر خاوندون اپنے کو اور منقول ہے کہ حور اپنے خاوند سے کہیگی کہ کوئی چیز اچہی زیادہ تجہسے بہشت مین نہین دیکہی ہے مینے شکر خدا کا کہ تجکو خاوند میرا کیا اور اس آیۃ مین دلیل ہے کہ

اسپر کہ جن ہی مثل آدمی کے جماع کرتا ہے ط مدلہ بحر كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝ گویا کہ وہ حورین یاقوت اور مونگہ ہین پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو
فتح ط وہ کیسی جیسے لعل اور مونگا پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے ط مو ط تفسیر مانند یاقوت
کے ہونگے صفائی مین اور مرجان ہونگی سفیدی مین یعنے گورے پن مین پس مرجان سفید زیادہ ہوتا ہے
لولوسے ط مدط رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اول جماعت جو جنت مین داخل ہوگی بصورہ چودہوین
رات کے چاند کے ہونگے اور اونکے پیچہے جو داخل ہونگے مانند ستارہ بہت روشن کے ہونگے روشن ہونگے دل
اونکے یکدل ہونگے سب نہ اختلاف ہوگا اونمین اور نہ بغض آپسمین ہر شخص کے لیے اونمین سے دو بیبیان ہونگی
ہر ایک بیوی ایسی ہوگی کہ دیکہا جاویگا گودا اوسکی پنڈلی کا اوسکے گوشت کے پیچہے سے بسبب حسن وصفائی
کے تسبیح بیان کرینگے اللہ تعالی کی صبح وشام نہ بیمار ہونگے اور نہ سنکینگے اور نہ تہوکینگے باسن اونکے سونے اور
چاندی کے ہونگے اور کنگہیان اونکی سونیکی ہونگی اور ایندہن اونکے انگیٹہیونکا اگر ہوگا اور پسینہ اونکا مانند
مشک کے ہوگا روایت کیا معالم مین اور فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ جنتی عورت کی پنڈلی کی سفیدی اور
گودہ اوسکا دکہائی دیجاینگے ستر ریشمی کپڑے اونکے پیچہے سے ط بحر ط هَلْ جَزَاۤءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ نہین ہے جزاء نیک کاری کی مگر انعام بہت پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے
کیسے جہوٹ گنتے ہو ط فتح ط اور کیا بدلہ ہے نیکی کا مگر نیکی ف نیک بندگی کا بدلہ نیک ثواب ط مو ط تفسیر
انعام بہت یعنے جنت اور نعمتین اوسکی اور بعضون نے کہا کہ نہین ہے جزاء اوسکی کہ کہا لا الہ الا اللہ مگر جنت
اور ابراہیم خواص سے ہے کہ نہین ہے جزاء اسلام کی مگر دار السلام یعنے جنت ط مد ط وَمِنْ دُوْنِهِمَا
جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اور سوائے ان دو باغون کے دو باغ اور ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون
پروردگار اپنے کی سے جہوٹ گنتے ہو ط فتح ط اور ان دو باغ کے سوا اور دو باغ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کے
جہٹلاوگے ط مو ط تفسیر یعنے سوائے ان دو جنتون کے کہ وعدہ کی گئی ہین مقربین کے لیے دو جنتین
اور ہین اونکے لیے کہ کم اونسے ہین قسم اصحاب یمین سے ط مدط دو جنتین اول سونیکے ہونگی اور دو بہشتین
دوسری چاندی کی ط بحر ط مُدْهَاۗمَّتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ دو باغ سبز کہ نہایت سبزی
سے مائل بسیاہی ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو ط فتح ط سبز جیسے سیاہ
پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے ط مو ط سو یہہ دونو باغ بہت گہن کے درخت انمین سبز ہونگے جو
نہایت سبزی سے سیاہی مارتے ہونگے پہر کونسی نعمت کا اپنے پروردگار کی نعمتون سے انکار کرتے ہو ط ع ط
تفسیر مُدْهَاۗمَّتٰنِ سیاہ بسبب شدت سبزی کے کہا خلیل نے الدہمۃ السواد ط مد ط فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اور دونو باغون مین دو چشمے جوش مارنے والے
ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ط فتح ط اونمین دو چشمے اوبلتے پہر کیا
کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے ط مو ط ان باغون مین دو چشمے ہونگے پانی کے بہتے ہوئے جوش
مارتے ہوئے پہر کونسی نعمت کا اپنے پروردگار کی نعمتون سے انکار کرتے ہو ط ع ط فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ

وَنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اون دو باغون مین میوہ اور درخت کہجور کے اور انار کے ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۂ **فتح** ۂ اونمین میوہ اور کہجورین اور انار پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے ۂ **موضح** **تفسیر** میوہ یعنے طرح بطرح کے میوے ہونگے اور ذکر فرمایا خاص کہجور اور انار کا واسطے بزرگی اونکے ہے والا دونو فاکہہ مین داخل ہین اور بعضون کے نزدیک یہہ دونو فاکہہ نہین ہین اور ابن عباس رضہ نے کہا کہ تنہ بہشت کی کہجور کے درخت کا زمرد سبز کا ہوگا اور پتا اوسکے سرخ سونیکے اور پتے اوسکے لباس اہل جنت کے ہونگے اور جوڑے وغیرہ بہشتیون کے اونسے ہونگے اور پہل اوسکے مثل مشکون کے اور سفید زیادہ دودہ سے اور شیرین زیادہ شہد سے اور نرم زیادہ مسکے سے اور بے دانہ ہونگے ۂ **بحر** ۂ

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اون محلون مین عورتین برگزیدہ خوبصورت ہونگی پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۂ **فتح** ۂ سب باغونمین نیک عورتین خوبصورت پہر کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے ۂ **موضح** **تفسیر** خیرات اخلاق نیک والیان حسان خوبصورت ۂ **مد** ۂ

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ حورین نگاہ رکہی گئین بیچ خیمونکے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۂ **فتح** ۂ گوریان رکی ہتیان خیمون مین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے ۂ **موضح** **تفسیر** اور بقول بعض کے معنے مقصورات کے یہہ کہ سوا اپنے خاوندون کے کسیکو دیکہینگے نہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہشت مین خیمہ موتی کہوکہلے کا ہوگا کہ عرض اوسکا ساٹہہ کوس کا ہوگا ہر کونے خیمے کیمین گہر والے بہشتی کے ہونگے کہ ایک دوسرے کو دیکہے نہین مومن اونسے جماع کرینگے رواہ فی المعالم

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ جماع نہین کیا ہے اونسے کسی آدمی نے پہلے اونکے اور نہ کسی جن نے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۂ **فتح** ۂ نہین پایا اونکو کسی آدمی نے اونسے پہلے اور نہ کسی جن نے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے ۂ **موضح** ۂ

مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰي رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ تکیہ لگائے ہونگے اوپر بچہونے سبز کے اور بچہونون اچہے کے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۂ **فتح** ۂ لگے بیٹہے سبز چاندنیون پر اور چہاپی کی خوشطرح پس کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے ۂ **موضح** **تفسیر** رفرف جمع رفرفہ کی ہے معنے بچہونے یا تکیے کے یا جوڑے کپڑے کے اور عبقری جمع عبقریہ کی ہے معنے قالین کے ۂ **ج مد** ۂ

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ بابرکت ہے نام پروردگار تیرے کا جو صاحب بزرگی اور انعام کا ہے ۂ **فتح** ۂ بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے جو بزرگی رکہتا ہے تعظیم والا **تفسیر** ہر آیت مین نعمت جتانا کوئی اب نعمت ہے اور کسیکی خبر دینی نعمت ہے ۂ **موضح** ۂ مکرر لائی گئی آیۃ فبای الآء آخر تک اکتیس ۳۱ جگہہ ذکر کی گئین آٹہہ آیتین تو اونمین سے پیچہے اون آیتون کے کہ ضمن تعداد عجائب پیدایش اللہ تعالےٰ کی ہے اور نادر صنعت اوسکی اور ابتداے پیدایش اور معاد اونکے کی پہر سات اونمین سے ہین پیچہے اون آیتون کے کہ اونمین ذکر آگ کا اور شداید اوسکا ہے بقدر گنتی دروازون جہنم کے اور بعد ان سات کے آٹہہ آیتین

ہیج وصف دو جنتون اور رہنے والون اونکے ہین بقدر گنتی دروازون جنت کے اور آٹھہ تعداد اونکے اون دو جنتون
کے لیے ہین کہ جو کم دو جنتون پہلیون سے ہین پس جسنے اعتقاد کیا آٹھہ آیتون پہلیونکا اور عمل کیا بموجب اونکے
کہولے جاوینگے اوسکے لیے دروازے جنت کے اور بند کیے جاوینگے دروازے جہنم کے ٭ **تنبیہ** ٭
سبحان اللہ عجب عجب نعمتین پاک پروردگار کی ہین اگر ہر بال کی ہزارون زبانین ہوان تو بہی ایکی نعمتونکا
بیان اور شکر نہین ادا ہو سکتا جب کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ
الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ ٥ یعنے اور اگر گنو اللہ کی نعمتونکو تو نہین گن سکتے اونکو بلاشبہ انسان البتہ بڑا ظالم اور ناشکرا
ہے مگر کچہہ نعمتین مشہورہ اس سورۃ مین بیان فرمائی ہین ایک تندرستی اور پانی ملنے ہی کی نعمت کا شکر نہین
ادا ہو سکتا جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْئَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ
یُّقَالَ لَہٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَکَ وَنُرْوِکَ مِنَ الْمَاۗءِ الْبَارِدِ اور بہی فرمایا حضرت نے نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ
مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ علے ہذا القیاس سانس آنا اور بول و براز وغیرہا نکلنا اونکو کوئی نعمت ہی نہین جانتا
حالانکہ بڑی ہی نعمتین ہین یہہ بہی پہر جوانی اور تونگری اور زندگانی وغیر ذلک یہہ نعمتین ہین جدی ہین
چنانچہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس حال مین کہ وہ اوسکو نصیحت کرتے تہے اِغْتَنِمْ خَمْسًا
قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ ھَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ
وَحَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ اور بہت نعمتین ہین کہ اونکو کوئی نعمت نہین سمجہتا پس بیان فرمائی اس سورۃ مین
اول نعمت قرآن کی تعلیم کی کہ بڑی نعمت ہے چنانچہ فضائل قرآن کے اوپر مذکور ہو چکے پہر پیدا کرنا انسانکا
اور سکہانا اوسکو بیان کا ذکر فرمایا پہر اور نعمتین بیان فرمائین یہانتک کہ بیان فرمایا اوتارنا میزان کا تا
عدل کرین تول اور پیمانے مین کہ عدل کرنا واجب ہے فرمایا اللہ جل شانہ نے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ
الْاِحْسَانِ آخر آیۃ تک اور کمی کرنی تول اور پیمانے مین بہت بری ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَیْلٌ
لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ٥ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ٥ وای آدمیون
کے حقوق گہٹانے والونکے لیے کیل و وزن مین جو کہ جب ناپ کر لیتے ہین اپنے لیے لوگون سے پورا لیتے ہین
اور جب ناپ کر دیتے ہین لوگونکو یا تول کر دیتے ہین اونکو تو کم دیتے ہین اونکو ف آیا ہے کہ جب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کر مدینہ کو تشریف لائی تو اہل مدینہ بہت ناقص تہے ناپ تول مین حق تعالے
نے یہہ آیۃ بہیجی پس پیمانیکو پورا کیا اونہون نے اور بقول بعض کے ایک شخص ابو جہینہ نام مدینہ مین تہا کہ دو
پیمانے رکہتا تہا جب کسی سے کچہہ آپ لیتا تو بڑے پیمانے سے ناپ کر لیتا اور جب لوگونکو دیتا تو چہوٹے پیمانے
سے دیتا حق تعالے نے یہہ آیۃ اوتار کر اس سے منع فرمایا اور ابن عمر رض سے منقول ہے کہ کمی کرنیوالے ناپ
تول مین کہڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین روز قیامت کے یہانتک کہ پسینا اونکے آدہی کانون تک
آجاویگا اور یہہ بہی کہا ہے علما نے کہ اونکو دوزخ کے گہڑ مین آگ کے دو پہاڑون کے درمیان مین
ڈالین گے اور کہینگے ناپ انکو اور تول انکو وہ اونکو تولیگا اور جلیگا ٭ **مسئلہ** ٭ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر کہ ڈالتا ہے اللہ اونکے دلمین رعب اور نہین پہیلتا ہے

نہ اکسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہی اونمین موت اور نہین کم کرتی کوئی پیمانہ اور ترازو مگر کہ بے برکت ہوتا ہی اونسے رزق یعنی برکت
رزق کی جاتی رہتی ہے اور نہین حکم کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پہیلتا ہی اونمین خون یعنی قتل و قتال پہیلتا ہی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد کو
مگر کہ مسلط ہوتا ہی اونپر دشمن ۱۲ مشکوۃ پہر دیکہو تو زمین والسبی نعمت ہے مخلوق کو لیے کہ کیا کیا کارخانے ہین اسمین میوے اور غلے اور پہول
بوٹے اور پہاڑ وغیر ذلک اور کیا کیا منفعتین اور آسایشین ہین چلنے پہرنے والونکی لیے کہ کوئی حج کے لیے چلتا ہی اور سیر اور کوئی تجارت کی لیے اور کوئی
سوتا بیٹہتا ہی اور کوئی طرح بطرح کے حرفونمین مشغول ہے اور کوئی پہنچ پہرتا ہی اور عبادتین مصروف ہی عجیب عجیب کارخانے مین اور پہر حق
انسانکی پیدایش مین ملیسا ہی ظہور قدرت ہے کہ فرمایا وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ یعنی تمہاری جانونمین نمونے اوسکی قدرت کے ہین کیا تم دیکہتے
نہین غرضکہ ایسی ذلیل چیز سے پیدا ہوئے اور یہہ یہہ نعمتین عنایت ہوئین اور پہر وہ تکبر کرے عیاذًا باللہ خدا کون
ہے اور رسول کون ہے جو ہم سمجہ لیے ہین وہی کام کی بات ہے مصداق اس آیۃ کے ہو رہے ہین اَفَرَاَیْتَ
مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ پہر بیان فرمایا رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ کہ مشرقین اور مغربین کے رہنے والون
کی اور وہان کی تمام چیزون کی پرورش کیا کیا ہو رہی ہے کہ تحریر و تقریر مین نہین آسکتی نہ وہ پرورش ماں
باپ کر سکتے ہین نہ اور کوئی پہر دریاؤن کی نعمتین اور ہی طرح کی ہین کہ موتی مونگا وغیر ذلک اونمین سے
نکلتا ہے اور مچہلیان اور جانور اونمین عجیب عجیب طرح کے ہین آیا ہے کہ حضرت محی الدین عربی ایک دفعہ کشتی
مین بیٹہے تہے کہ طوفان آیا اونہون نے کہا اُسْکُنْ یَا بَحْرُ عَلَیْکَ بَحْرٌ عَمِیْقٌ مِنَ الْعِلْمِ پس ایک مچہلی پیدا ہوئی اور
وہ قدرت الٰہی سے گویا ہوئی اور کہا مولوی جی مین ایک مسئلہ پوچہتی ہون کہ جو کوئی مسخ ہو جاوے
تو اوسکی بیوی عدت وفات کی بیٹہے یا عدت طلاق کی حضرت محی الدین متحیر ہوئے ہر چند سوچے کچہہ
جواب نہ سوجہا جب اپنے بڑے بول پر آگاہ ہوئے کہ وہ جو مینے اپنے کو دریا علم کا کہا تہا اوسکا یہہ نتیجہ ہے
کہ ایک جانور کو جواب نہ دیسکا اوسنے زچ کر دیا تب اونہون نے توبہ کی اپنی بڑے بول سے اور اوس مچہلی
سے کہا کہ بی بی تو ہی بتا مجکو تو اسکا جواب کچہہ نہین آتا تب وہ بولی بس یونہین اپنے کو دریار علم کا کہتے
اب مجہسے سنو جواب اسکا اگر وہ مسخ ہونیوالا بصورت حیوان کے مسخ ہوا تو عدت طلاق کی بیٹہے بیوی اوسکی
اور اگر قسم جمادات سے ہو مانند پتہر وغیرہ کے تو اوسکی بیوی عدت وفات کی بیٹہے انتہی پہر دیکہیے جہاز کیا بڑے
بڑے مثل پہاڑ کے ہین دریا مین لیکن جب حکم الٰہی اونکی تباہی کے لیے صادر ہوتا ہے تو ٹکڑے ٹکڑے
ہو جاتے ہین اور مانند پتے کے مارے مارے پہرتے ہین ایک جہاز ناصری اپنی آنکہون سے دیکہا کہ بہت
مضبوط تہا طوفان جو آیا تو ایک گہنٹے مین پارہ پارہ ہو گیا ایک دوست نے اوسکا حال بعد تباہی کے لکہا
تہا کہ وہ ایسا مضبوط تہا کہ اگر بڑے کاریگر اوسکو توڑتے تو برس روز مین اوسکو توڑتے ہوا نے حکم احکم الحاکمین
سے ایک گہنٹے مین اوسکو پارہ پارہ کر ڈالا اور اکثر اوسکے بیٹہنے والے تباہ ہوئے اور بعضون کو موجون نے کنارہ پر
ڈالا سبحان اللہ عجب ظہور قدرت الٰہی ہوا پہر فرمایا جو زمین پر ہین فنا ہونگے اور باقی رہیگی ذات ذو الجلال
کی گویا اسمین اشارہ ہے اسپر کہ اس فانی مین کیا دل لگانا ہے ع ہر چہ دیر نپاید دلبستگی را نشاید دل لگانا
چاہیے اوسی سے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْیَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ
وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا یَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ پہر یہہ نعمت بیان فرمائی کہ مانگتے ہین اوس سے سب بعض

حاجتین اپنی جوکہ آسمان مین ہین اور جو کہ زمین مین ہین یعنے اور وہ دیتا ہی حاجتین سبکی یہہ بہی بڑی نعمت ہے
اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مانگو اوس سے حاجتین اپنی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ جملہ اون روایتون کے
کہ روایت کرتے ہین اللہ تبارک و تعالی سے کہ اوسنے فرمایا ای بندون میرے بلاشبہ مینے حرام کیا ظلم کو اپنی ذات
پاک پر اور کیا ظلم کو درمیان تمہارے حرام پس نہ ظلم کرو اسمین ای بندون میرے تم سب گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت
یعنے راہ حق دکہائی مینے پس ہدایت مانگو مجہسے ہدایت کرونگا تمکو ای بندون میرے تم سب بہوکے ہو مگر
جسکو مین کہلاؤن پس کہانا مانگو مجہسے کہلاؤنگا مین تمکو ای بندون میرے تم سب ننگے ہو مگر جسکو پہناؤن مین
پس لباس مانگو مجہسے پہناؤنگا مین تمکو ای بندون میرے تم سب گناہ کرتے ہو رات و دن اور مین بخشتا
ہون گناہ سارے پس بخشش مانگو مجہسے بخشونگا مین گناہ تمہارے ای میرے بندون بلاشبہ تم ہرگز نہین پہنچو گے
میرے ضرر کو یعنی بسبب گناہ کے کہ ضرر پہنچاؤ مجکو اور ہرگز ضرر پہنچا نہین سکتے اور نہ طاعت سے نفع ای میرے بندون بلاشبہ اگر
اگلے پچہلے تمہارے اور انسان و جن تمہارے ہو جاوین مانند بڑے متقی تمہارے یعنے محمد جیسے تو نہ زیادہ
کرے یہہ میری بادشاہت مین کچہہ ای میرے بندون بلاشبہ اگر اگلے پچہلے تمہارے اور انسان و جن تمہارے
ہو جاوین مانند بڑے بدکار کے تم مین سے یعنے اگر ابلیس جیسے ہو جاؤ تو نہ گہٹاوے یہہ میری بادشاہت مین
سے کچہہ بلاشبہ اگر اگلے پچہلے تمہارے اور انسان و جن تمہارے کہڑے ہون ایک جگہہ مین پہر مانگین مجہسے
مطالب اپنے پس دو نمین ہر انسان کو مطالب اوسکے تو نہ گہٹاوے یہہ اوس چیز سے کہ میری پاس ہی مگر جیسکہ
گہٹاتی ہے سوئی یعنے پانی کو جبکہ داخل کیجاوے دریا مین ای میرے بندون سوا اسکے نہین کہ اعمال
تمہارے یاد رکہتا ہون اور لکہتا ہون تمہارے لیے پہر پورا دونگا تمکو بدلا اونکا پس جو کوئی پاوے عمل نیک
حمد کرے اللہ کی اور جو کوئی پاوے غیر اوسکے یعنے برے عمل پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنے اسلیے کہ صادر
ہوا ہی نفس اوسکے سے روایت کی یہہ مسلم نے پہر سنفرغ آخر آیۃ تک مین اشارہ ہی اسپر کہ ہوشیار رہو دنیا مین
اور اعمال خیر کرتے رہو تا روز آخر کے محاسبہ مین پورے اوترو اور انعام پاؤ پہر یٰمعشر الجن والانس مین اشارہ
ہے اسپر کہ تم ضعیف و عاجز ہو اور اللہ تعالی قادر و غالب اوسکے عذاب سے کہان بہاگ کر بچوگے پہر نوع اونکے
تابعدار رہو تا اوس روز شرمندہ اور حیران نہو پہر یرسل علیکما آخر آیۃ تک مین اشارہ ہی اسپر کہ اگر کفر و شرک
اور گناہ کروگے تو شعلہ آگ کا تمکو لگیگا اور کوئی تمکو مدد کر بچا نہین سکیگا اوس سے پہر فاذا انشقت السماء
سے اخیر رکوع تک مین کچہہ احوال قیامت و دوزخ کا بیان فرمایا تا متنبہ ہون لوگ اور اوس روز سے ڈرنے
حاصل کرین پہر ولمن خاف مقام ربہ سے اخیر سورہ تک مین فائدہ اپنی شی ڈرکا اور احوال جنتون کا اور برکت اونکا
بیان فرمایا تا اوس سے ڈرتے رہین اور اچہے اعمال کرین تا اوس روز ان انعامون کے مستحق ہون اور
جابجا قرآن شریف مین فضیلت اور فائدے اوس سے ڈرنیکے مذکور ہین ازانجملہ سورہ والنازعات مین فرمایا
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنے اور جو کوئی ڈرے
اپنے رب کے سامنے کہڑے رہنے سے اور روکے نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلاشبہ جنت ہی ٹہکانا اوسکا
ہے اور منقول ہے کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے ارادہ کیا نکلنے کا طلب علم کے لیے پس پہنچی یہہ خبر اوسکی

ف یعنی بغیر ہدایت حاصل ہوئی سکتا نہین حاصل ہوتی مگر اللہ ہی سے تا اوسکا نفس سے اور اسیطرح طعام اور لباس مین سمجہنا چاہیے ۱۲ ف یعنے پہر بہت ہی جگہ کا ۱۲

بنی کو پس بہیجا اونہون نے کسکو اوسکی طرف یعنے بلانیکے لیے پس آیا وہ اون بنی کے پاس تب اوسکو کہا بنی نے ای جوان مین نصیحت کرتا ہون تجکو تین خصلتون کی کہ اونمین علم اگلی اور پچہلونکا ہے ڈرتا رہ اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر مین اور روک رکہہ اپنی زبانکو مخلوق کے ذکر سے ذکر نکر اونکا سوای بہلائی کے اور دیکہہ روٹی اپنی کہ کہاتا ہی تو اوسکو تا کہ ہووے حلال وجہ سے پس باز رہا جوان نکلنے سے یہہ روایت منبہات مین ہے اور باقی فائدے ڈرنیکے اوپر اسکے اخیر سورہ قمر مین مذکور ہوے

سورۃ الواقعہ مکیۃ اس سورۃ کا نام سورۂ واقعہ ہے اسلئے کہ اسکے اول مین لفظ الواقعۃ کا مذکور ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورۂ طٰہٰ کے اور بعد سورۂ الرحمٰن کے اسیلیے لکہی گئی کہ الرحمٰن کے اول مین لفظ الرحمٰن کا مذکور ہے اور اسکے اول مین ذکر واقعہ یعنے قیامت کا اور رحمٰن ہی اوس قیامت کا برپا کرنیوالا ہے اور اوسکے اخیر مین ذکر جنت اور اوسکے نعمتونکا ہی اور ملنا اونکا قیامت ہی کو ہوگا اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونون سورتون مین اور یہہ سورۃ مکیہ ہے آیتین اسمین چہیانوے ہین اور رکوع تین اور کلمے تین سو چوراسی اور حرف ایکہزار سات سو اٹہتر **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ**
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَۃُ ۙ لَیۡسَ لِوَقۡعَتِہَا کَاذِبَۃٌ ۘ یاد کر اوسوقت کہ متحقق ہوئے قیامت نہین ہے وقت ہونے اوسیکے کوئی نفس جہوٹ کہنے والا ط **فتح** ط جب ہو پڑے ہو پڑنے والی نہین اوسکے ہو پڑنے مین جہوٹ ط **مو** ط **تفسیر** کَاذِبَۃٌ یعنی نفس کاذبۃ یعنے وقت ہونے قیامت کے نہین ہوگا کوئی نفس کہ جہوٹ بولے اللہ پر اور جہٹلا دے اللہ کو غیب کے جہٹلانے مین اسیلیے کہ ہر نفس اوسوقت مؤمن یعنے یقین کرنیوالا سچا اور تصدیق کرنیوالا ہوگا اور اب اکثر نفس جہوٹے اور جہٹلانے والے ہین ط **مد** ط **خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ ۙ اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ۙ وَّ بُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ۙ فَکَانَتۡ ہَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ۙ وَّ کُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَۃً ؕ** پست کرنیوالی ہے ایک جماعت کو اور بلند کرنیوالی ہے ایک گروہ کو اوسوقت کہ ہلایا جاویگا زمین کو ہلانا سخت اور ریزہ ریزہ کیا جاویگا پہاڑونکو ریزہ ریزہ کرنا بہت پس ہوجاوینگے پہاڑ مانند غبار پراگندہ کے اور ہوجاؤ تم تین قسم ط **فتح** ط اور رتی ہی چرہاتی ہی جب لرزے زمین کپکپا کر اور ٹکڑے ہون پہاڑ ٹوٹ کر پہر ہوجاوین گرد اور اڑتے اور تم ہوجاؤ تین قسم ط **مو** ط **تفسیر** خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ ہی خافضۃ رافعۃ یعنے قیامت بلند مرتبہ کریگی ایک قوم کو اور پست کریگی ایک قوم کو یعنے مؤمن بلند رتبہ ہونگے اور کافر پست و ذلیل اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ یعنے ہلائی جاویگی زمین ہلائی جانا سخت کہ گر پڑیگی ہر چیز کہ اوپر اوسکے ہوگی قسم پہاڑ اور مکانات سے تین قسم دو قسم جنت مین ہونگے اور ایک قسم دوزخ مین پہر تفسیر کیا ازواج کو یعنے بیان کیا تین قسمونکو کہ فرمایا فَاَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ آخر تک ط **مد** ط یعنے قیامت پست کرنیوالی ہے کافرونکو دوزخ مین اور بلند کرنیوالی ہے مسلمانونکو اعلےٰ علیین پر یا پست کرنیوالی ہے متکبرونکو اور بلند کرنیوالی ہے تواضع کرنیوالونکو یا وَّ بُسَّتِ الۡجِبَالُ الخ پس معنی توڑ یا ہلنے کے ہے یعنے پہاڑ ٹوٹ کر مثل غبار کے ریزہ ریزہ ہوجاوینگے جیسا کہ شعاع آفتاب سے تابدان مین ذرے دیکہے جاتے ہین ط **بحر** ط **فَاَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ؕ** پس اہل سعادت کیا حال رکہتے ہین اہل سعادت ط **فتح** ط پہر داہنے والے کیسے داہنے والے ط **مو** ط **تفسیر** مراد اصحٰب میمنہ سے وہ لوگ ہین کہ اعمال نامے اونکے داہنے ہاتہہ مین دیے جاوینگے یعنے مؤمن اور بقول بعض کے مراد ہین کہ وقت

نکالنے ذریت کی پشت آدم سے اونکی داہنی ہاتھ پر تھے بہر تقدیر اہل سعادت نازلی مراد ہین اور برائی اونکی جانب فرمائی یعنے یہہ کیا ہی برکت ہین ط مد ج وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ اور اہل شقاوت کیا حال رہتے ہین اہل شقاوت ط ف ط اور بائین والے کیسے بائین والے ط مو ط اور دوسرا فرقہ بائین ہاتہ والے کیا بد ہین بائین ہاتہ والے جنکے اعمالنامے داہنے ہاتہ مین دیوینگے وہ مؤمن ہونگے اور جنکی اعمالنامہ بائین ہاتہ مین دیوینگے وہ کافر اور بدکار ہونگے ط ع ط تفسیر یعنے کیا بد ہین وہ کہ نامہ اعمال اونکے ہاتہ مین دینگے یا بائین طرف آدم کے تھے مراد اہل شقاوہ ہین ط ج ط وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙۚ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۙ اگے چلنے آہی وہ ہین آگے چلنے والے وہ آگے چلنے والے وہی ہین نزدیک کئے گئے بیچ باغون نعمت کے ہونگے ط ف ط اور اگاڑی والے سو اگاڑی والے وہ لوگ ہین پاس والے باغون مین نعمت کے ط مو ط پہلے پہونچنے والے سب سے پہلے پہنچے وہ لوگ ہین نزدیک رہنے والے ہین وہ بزرگی اور رحمت خدا تعالے کے بہشتون مین جو بہری ہوئی ہین وہ بہشت نعمتون سے ط ع ط تفسیر وَالسّٰبِقُوْنَ مبتدا ہے اور السّٰبِقُوْنَ دوسرا خبر اوسکی ہے تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ سبقت کرنیوالے بہلائیون کے طرف سبقت کرنیوالے ہونگے جنتون کیطرف اور بعضون نے کہا کہ السابقون دوسرا تاکید ہے اول کی اور خبر اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ہے اور اول قول اوجہ یعنے خوب ہے فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ یعنے ہُمْ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ یعنے وہ بیچ باغون نعمت کے ہونگے ط مد ط نزدیک کئے گئے یعنے خدا تعالے سے اور رحمت و کرامت اوسکے سے اور مراد اسنے سبقت کرنیوالے اسلام مین ہین یا ہجرت مین یا رسول علیہ السلام کے ماننے مین یا سبقت کرنیوالے نماز مین بیچ دنیا کے یا سبقت کرنیوالے آخرت مین جنت کے داخل ہونے مین اور مقرب خدا کے ہونگی اور بقول بعضے مراد اہل قرآن ہین یعنے حافظ و عالم باعمل ط ج ط ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۙ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ ایک جماعت ہین اگلون سے یعنے اگلی امتون سے اور تھوڑے ہین پچھلون سے یعنی امت محمد یہ سے ط ف ط انبوہ ہے پہلون مین اور تھوڑے ہین پچھلون مین ف ط مو ط ایک قوم بڑی بہت لوگ پہلون سے جو ایمان گذر گئین اول سے پیغمبرون کی اور تھوڑے پچھلون سے جو یہہ امت ہے ط ع ط تفسیر ثُلَّةٌ ای ہم ثلۃ یعنی وہ ثلہ ہین اور ثلہ کہتے ہین لوگونکی جماعت کثیرہ کو اور معنی یہہ ہین کہ سابقین بہت اولین سے ہونگے اور وہ امتین اگلے انبیاء علیہم السلام کی ہین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تک اور قلیل ہونگے آخرین سے کہ وہ امت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد اولین سے اگلے اس امت کے ہین اور آخرین سے پچھلے اس امت کی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے الثلتان جمیعا من امتی ط عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ۚ اور تختون زر کے بنے ہوئے ہونگے بیٹھے ہونگے تکیے لگائے ہوئے اونپر آمنے سامنے ایک دوسرے کے ط ف ط بیٹھے ہین پلنگون پر سونے کے بنے تکیہ دئیے اونپر ایکدوسرے کے سامنے ط مو ط بہشت مین ہونگے اوپر تختون جڑاؤ کے تکیہ لگا کر بیٹھین گے برابر ایکدوسرے کے سامنے ط ع ط تفسیر موضونۃ ملائے گئے اور بنے ہوئے سونے سے جڑاؤ موتی اور یاقوت سے متقابلین آمنے سامنے کہ دیکھیگا بعض اونکا مونہہ بعض کا اور نہین دیکھیگا بعض اونکا پشت بعض کی اور اسیطرح بیٹھین گے

بسبب حسن عشرت اور تہذیب اخلاق کے اور صفائی محبت کے ۞ع۞ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۞

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۞ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۞ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ۞ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۞

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۞ آمد رفت کرینگے اونپر نوجوان ہمیشہ کے ساتھہ آبخوروں اور تہیوں اور پیالوں کے شراب
جاری سے نہ درد سر دیا جاویگا اونکو اوس شراب سے اور نہ بیہوش ہونگے اور آمد و رفت کرینگے ساتھہ میوے کی ہر جنس سے کہ چاہیں
اور گوشت جانوروں کے ہر جنس سے کہ پسند کریں ۞ف۞ پہرتے ہین اون پاس لڑکے سدا رہنے والے آبخورے
اور تہیان اور پیالہ ستہری شراب کا سر نہ دُکھے جس سے اور نہ بکنا لگے اور میوہ جونسا چن لیوین اور گوشت اوڑتے
جانوروں کا جس قسم کو جی چاہے ۞مو۞ پہرتے ہین بہشتیون کے آگے خدمت کرتے ہوے لڑکے ہمیشہ رہنے
والے ۞ف۞ آبخورے اور کوزے اور پیالے لیے ہوے صاف ٹہنڈے پانی یا صاف ستہری شراب سے بہرے
جسمین خمار نہوگا اوس شراب کے پینے سے سر مین درد ہوگا اور نہ بہکین گے بہشت مین اور میوے ہین اونکی خاطر خواہ
جونسا میوہ چاہین سب وہان موجود ہے اور گوشت اوڑتے جانوروں کا جونسے چاہین سب طیار ہے وہان
۞ع۞ تفسیر یطوف علیہم یعنے خدمت کرینگے اونکی مخلدون یعنے ہمیشہ وہ لڑکے اپنی حالت پر
رہینگے بڑے نہین ہونگے اسلیے کہ خدمت لڑکون کی بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور بقول بعض کے معنی مخلدون
کے یہہ ہین کہ آراستہ ساتھہ کانون زرین کے ہونگے یعنے بالیان یا بالے اونکے کانون مین ہونگے کہا ہی بعض نے
کہ یہہ اولاد اہل دنیا کے ہونگے کہ نہ اونکے لیے حسنات ہونگے کہ جنپر ثواب دیے جاوین اور نہ گناہ ہوگا اونکے
ذمہ کہ جسپر عذاب دیے جاوین اور بعض نے کہا کہ یہہ لڑکے مشرکونکے ہونگے کہ تاہنوز کچہہ عمل نکیا ہوگا اونہون نے
دنیا مین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَوْلَادُ الْكُفَّارِ خُدَّامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنے اولاد کفار کی خادم بہشتیون کے ہونگے
اور بقول بعض کے انکو خدا تعالے بہشتیونکی خدمت کے لیے پیدا کریگا اور اباریق جمع ابریق کی ہے بمعنی ٹونٹی کہ جسمین ٹونٹی
بہی ہوتی ہے اور دستگی بہی اور کاس وہ پیالہ کہ جسمین شراب بہری ہو اور جسمین شراب نہو اوسکو کاس نہین کہتے
ہین عرب مین من معین یعنے شراب سے کہ جاری ہوگی چشمون سے ولا ینزفون اور نہ نشے مین ہونگے اوس سے
اور لاینزفون زے کی زیر سے کوفیون نے پڑہا ہے یعنے نہین موچکیگی شراب اونکی ساتھہ میوہ کے الخ لکھا ہی
علما نے کہ جب بہشتی کے دلمین خواہش کسی میوے کی آویگی تو وہ میوہ خود بخود اوسکے مونہہ مین آجاویگا اور اوسیوقت
ویسا ہی میوہ اوسکی جگہہ پیدا ہوجاویگا اور جب کسی جانور کے گوشت کو دل چاہیگا تو وہ جانور کباب ہوکر اوسکی
گود مین آپڑیگا اور جب وہ بہشتی اوسکے کہانے سے سیر ہوگا تو پہر وہ جانور اوڑکر چلا جاویگا ۞مد۞ وَحُورٌ

عِينٌ ۞ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۞ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۞ اور اونکے لیے حورین ہین کشادہ چشم بدلہ دیے گیے
ہم سبب اوس چیز کے کہ کرتے تہے ۞ف۞ اور گوریان بڑی آنکہون والیان برابر چہپے موتی کے بدلہ اوسکا جو کرتے
تہے ۞مو۞ اور عورتین گوری سرخ و سفید خوبصورت بڑی آنکہون والی جیسے موتی چہپے ہوے سیپ مین کے
ایسی عورتین اور میوے اور نعمتین بہشت کی سب بدلہ ہے مومنون کو جیسے اونہون نے کام کیے ہین دنیا مین
پیغمبر کی مرضی اور حکم سے ۞ع۞ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۞ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۞ نہین سنینگے
بہشتی بہشت مین کلام بیہودہ اور نہ وہ حرف کہ گناہ ہو لیکن سنینگے یہہ کلام کہ ہر ایک سلام کہتا ہوگا ۞ف۞

نہین سنتے وہان بکنا اور نہ جہوٹ لگانا مگر ایک بولنا سلام سلام ﴿موضح﴾ اور یہہ مومن نہ سنینگے بہشت مین بیہودہ اور نکمی بات اور نہ سنینگے وہان فحش جس سے گناہ ہو ایسی باتین یا جہوٹی سی کوئی بہشت مین نہ بکیگا مگر یہی کہ کہین گے بہشتی آپسمین سلام علیکم ایکدوسرے سے ﴿ع﴾

وَأَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۵ مَآ أَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۵ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۵ وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۵ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۵ وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۵ وَفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۵ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَلَا مَمْنُوْعَةٍ ۵ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۵

اور اہل سعادت کیا حال ہے انکا اہل سعادت بیچ درختون بیری بیخار کے اور بیچ درختون کیلے کے تہہ بر تہہ ہونگے پہل اونکے اور بیچ سایہ دراز کے اور بیچ پانی بہائے گئے کے اور بیچ میوے بہت کے کہ نہ تمام ہو اور نہ اوس سے منع کیا جاوے اور بیچ بچہونوں بلند کیے گئے کے ﴿فتح﴾ اور داہنے والے کیسے داہنے والے بیری کے درختون مین لدے ہوے اور کیلے تہہ بر تہہ اور چہانو لنبی اور پانی بہایا اور میوہ بہت نہ ٹوٹا اور نہ روکا ﴿ف﴾ یعنے اونمین سے کچہہ ٹوٹ نہین چکا ہے اور بچہونے اونچے ﴿موضح﴾ اور داہنے ہاتہہ والے کیا خوب ہین داہنے ہاتہہ والے یعنے جنکے داہنے ہاتہہ مین اعمال نامے ملینگے وہ کیا خوب عیش کرینگے بیر ون کے درختون مین بن کانٹونکے اور کیلون کے درختون مین جو وہ کیلون سے بہرے ہوے اور میوون سے لدے ہوے اور چہانو اون درختونکی لنبی دور تک اور ہمیشہ اور پانی جاری بہتا ہوا اور سوائے اون میوونکے اور میوے ہونگے بہت بیشمار رت اور بے رت کے یعنے سبطرح کے میوے ہر وقت موجود ہونگے بہشت مین ہمیشہ رہینگے یہہ میوے اور کوئی منع بہی نکریگا کہانیوالو کو اور بچہونے قیمتی بڑے مول کے ہونگے اونچے بچہے ہوے اور اوپر جو عورتونکا بہشت کے ذکر ہوا اونکی یہہ تعریف ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ آخر تک ﴿ع﴾ تفسیر آیا ہے کہ جب مسلمانون نے جنگل وج کو کہ طائف مین ہرا ہوا بیری کے درختون سے تہا تازہ اور سبز دیکہہ کر خوش ہوے کہا کہ کیا خوب ہوتا جو ہمارے لیے ایسا ہوتا حق تعالےٰ نے یہہ آیت بہیجی کہ بہشتیون کے لیے ایسی نعمتین بہشت مین ہونگین منضود لدی ہوئی پہلون سے نیچے سے اوپر تک اسکا تنہ اونکا بہی کہلا ہو گا وظل ممدود سایہ پہیلا ہوا اور ہمیشہ جیسے سایہ ہوتا ہے درمیان طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے اسلیے بہشت مین آفتاب تو ہوتی ہی کا نہین اور بقول بعض کے لا راحت ہے اور ابن عباس رض نے فرمایا کہ ساق عرش پر جنت مین ایک درخت ہوگا کہ جنتی وہان نکلکر اوسکی جڑ کے نیچے بیٹہہ کر آپسمین کلام کرین گے اور بعضون کے دلمین جو دنیا کے لہو کا خطرہ آویگا خدا تعالےٰ ایک ہوا بہشت سے بہیجیگا کہ اوس درخت کو ہلاویگی اور آواز ہر باجے کی کہ دنیا مین ہین بہشتی سنینگے ماء مسکوب پانی جاری بلا حد و خد یعنے جاری ہوگا زمین پر بدون خندق و گڑہے کے فاکہۃ کثیرۃ یعنے میوے طرح بطرح کے نہ تمام ہون یعنے موقوف نہین ہونگے بعض اوقات مین مانند میوون دنیا کے بلکہ وہ ہمیشہ رہینگے ولا ممنوعۃ نہ روکا جاویگا اوسکے لینے والے سے وفرش مرفوعۃ یعنے فرش بلند قدر یا تہہ بتہہ بچہایا جاویگا یہان تک کہ بلند ہو گا یا بلند ہو گا بسبب اسکے کہ تختون پر ہو گا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارتفاعها لكما بين السماء والارض وان ما بين السماء والارض لمسيرة خمس مائة عام رواه في المعالم اور بعضونکے نزدیک مراد فرش سے عورتین رفیع القدر ہین اسلیے کہ عورت کو کنایہ کیا جاتا ہے ساتہہ فراش کے کہ بلند کیجاوین گی تختون پر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ ۵ اور آیۃ ما بعد تائید کرنیوالی اس قول کی ہے ﴿ملحم﴾

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۵ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۵ عُرُبًا اَتْرَابًا ۵ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۵

[حاشیہ:] ﴿ع﴾ لغت مین ... ﴿ع﴾ ... ﴿ع﴾ ... یعنی بلندی اون بچہونون کی اتنی ہوگی کہ جتنی آسمان و زمین مین مسافت ہے اور درمیان آسمان و زمین کے مسافت پانسو برس کی ...

تحقیق ہمنے پیدا کیا حورونکو پیدا کرنا پس کیا ہمنے اونکو باکرہ محبوب ہونیوالی نزدیک خاوندونکے ساتہہ غنج ودلال کے ہم عمر آپسمین واسطے اہل سعادت کی ﴿ف﴾ ہمنے وہ عورتین لوٹہائین ایک اوٹہان پر پہر کیا اونکو کواریان پیار دلاتیان ایک عمر واسطے داہنے ہاتہہ والونکے ﴿مو﴾ ہمنے پیدا کیا اون عورتونکو جیسا پیدا کرنا چاہتا تہا یعنے عجیب جو عورتون مین ہین اونمین نہین پہر اونکو بنایا کواریان ہمیشہ رہین گی اور چاہنے والیان اپنے خاوندونکو اور ہم عمر مردون واسطے داہنی طرف والونکی یعنے جنکو اعمالنامہ داہنے ہاتہہ مین ملینگے اونکو یہہ نعمتین ہین ﴿ع﴾ ﴿تفسیر﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ الخ یعنے پہلی ہی پیدا کیا ہمنے اونکو پیدا کرنا بغیر ولادت کے پس مراد یا تو وہ عورتین ہین کہ پہلی نعمتی پیدا کرینگے یا وہ کہ بڑہیان مرین تہین پہر جوان ہوجاوینگی اور باکرہ کہ جب خاوندونکے پاس آوین گے باکرہ ہی پاوینگے اونکو ﴿مد﴾ اصحاب یمین سے مراد اہل سعادت ہین یعنے دنیا کی عورتین بہشتی ہونگی کہ پیر سال اور شوہر دیدہ مری ہین بہشت مین باکرہ اور جوان اور شوہر دوست اور سب عمر مین برابر کہ تینتیس تینتیس ۳۳ برس کی ہونگی کرکر اونکو دینگا اور بہشتی بہی تینتیس تینتیس برس کے ہونگے اور تبیان مین آیا ہے کہ لڑکی کو بہی اسی عمر کو پہنچا کر اوسکے شوہر کو دینگے اور جو عورت کہ خاوند والی نہووے یا خاوند اوسکا کافر ہووے اوسکو کسی اور بہشتی کو دینگے اور جس عورت نے کئی خاوند کیے ہونگے اوسکو اخیر خاوند کو دینگے انتہی اور بقول بعض کے جس خاوند سے کہ عورت راضی ہوگی اوسکو دینگے اور بقول بعض کے مراد اس آیۃ مین صفت حورونکی ہے جو کہ اوپر مذکور ہین اور عُرُب یعنی شوہر دوست کے یا با غنج و ناز یا شیرین کلام اور اتراب یعنے برابر کے عمر مین ہے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا بِيْضًا جِعَادًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ عَلٰى خَلْقِ اٰدَمَ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعَةِ اَذْرُعٍ اور یہہ بہی فرمایا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ اور یہہ بہی فرمایا مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُّرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ اور یہہ بہی فرمایا کہ جنتیون کے سرون پر ایسے تاج ہونگے کہ ادنی موتی اونمین کا روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور یہہ بہی فرمایا کہ جنتی جو دیکہیگا جنت کی بیوی کے چہرہ کو تو وہ رخسارہ اوسکا زیادہ صاف ہوگا آئینہ سے اور ادنی موتی اوسپر ایسا ہوگا کہ روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور بلا شبہ البتہ پہنے ہوگی بہشت کی بیوی ستر کپڑے پہنی ہوگی اونمین نظر جنتی کی یہانتک کہ دیکہیگا گودہ اوسکی پنڈلی کا نیچے اونکے سے اور کہا حسن بصری نے کہ آئی ایک بڑہیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کر واسطے اللہ سے یہہ کہ داخل کرے مجکو بہشت مین پس فرمایا حضرت نے اے ام فلان نہین داخل ہوگی جنت مین بڑہیا کہا حسن نے پس چلی وہ روتی ہوئی فرمایا آپنے کہ خبر دو اسکو کہ نہین داخل ہوگی وہ بیچ حالت بڑہاپے مین یعنے جوان ہوکر جاویگی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاۤءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا اور انس بن مالک نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہین بیچ تفسیر اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاۤءً کے کہ فرمایا بڑہیان تمہاری دنیا کی گندہی چیپڑ لگی ہوئی کر دیگا اونکو اللہ تعالے باکرہ اور کہا مسیب بن شریک نے کہ وہ بڑہیان دنیا کی ہین کہ پیدا کیا اونکو اللہ عزوجل نے پیدا کرنا جب صحبت کرینگے اونسے خاوند اونکے پاوین گے اونکو باکرہ اور ذکر کیا مسیب نے کسی سے کہ فضیلت

دی گئین ہین بیانکی بیویان حور عین پر بسبب نماز پڑہنے کے دنیا مین اور کہا مقاتل وغیرہ نے کہ وہ جو حور عین
ہین پیدا کیا اونکو اللہ تعالے نے نہین واقع ہوئی اونپر ولادۃ یعنے جننا نہین پس کیا ہے اونکو باکرہ نوعمر اور نہین ہے وہان
درد ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ○ اصحاب یمین ایک جماعت بہت ہین اگلون سے اور ایک
جماعت بہت ہین پچھلون سے ف انبوہ ہے پہلو نمین اور انبوہ ہے پچھلون مین ف موضح بہت
لوگ پہلون سے اور بہت لوگ پچھلون سے ہونگے جاوینگے بہشت مین ف تفسیر اگر کوئی کہے
اوپر تو فرمایا وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ پہر یہان فرمایا وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اوپر جو فرمایا وہ سابقین
کا حال بیان فرمایا اور یہان اصحاب یمین کا حال اور وہ بہت ہونگے تمام اولین و آخرین سے اور حسن بصری
سے منقول ہے کہ سابقین اور امتون کے بہت ہین ہماری امت کی سابقین سے اور تابعین اور امتون کے مانند تابعین
اس امت کی ہین ف صلہ یعنے یہہ اصحاب یمین گروہ امتون سابق کے مومنونکا اور گروہ اس امت کی مومنون
کا ہوگا اور روایت کیا گیا ہے کہ جب آیۃ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ اوتری تو عمر فاروق رض روئے
اور کہا یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور تصدیق آپکی کی اور ہم مین سے نجات نہین پاوینگے مگر تہوڑے سے تو یہہ آیۃ
اوتری پس رسول علیہ السلام نے عمر رض کو بلا کر فرمایا کہ حق تعالے نے بنا بر قول تیرے کے یہہ آیۃ ثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ
بہیجی عمر رض نے کہا رَضِينَا عَنْ رَبِّنَا وَتَصْدِيقُ نَبِيِّنَا پہر رسول علیہ السلام نے فرمایا آدم سے ہم تک ایک ثلہ اور مجہسے
قیامت تک ایک ثلہ ہوگا اور نہین پورا کرینگے اس ثلہ کو مگر ایک جماعت اونٹونکے چرانیوالے لوگ جنہونے کہ
کہا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور بریدہ کی حدیث مین آیا ہے کہ بہشتی ایکسو بیس صف ہونگے اسی اس امت سے اور چالیس تمام پہلی امتون
سے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ الخ یعنے کیا راضی ہو تم یہہ کہ ہو تم
چوتہائی اہل جنت کی عرض کیا ہمنے ہان فرمایا کیا راضی ہو تم یہہ کہ ہو تم تہائی اہل جنت کی کہا ہمنے ہان فرمایا قسم اوسکی کہ جان
محمد کی اوسکے ہاتہہ مین ہے بلاشبہ مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہو تم آدہے اہل جنت کے اور یہہ اسلیے کہ اہل جنت نہین داخل ہونگے جنت مین مگر جو
مسلمان اور نہین ہو تم مگر مشرکون مین مگر مانند بال سفید کے بیچ جلد بیل کالے کی یا مانند بال سیاہ کے بیچ جلد
بیل سرخ کے اور ابن عباس رض کہتے ہین کہ نکلے ہم ایکروز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ
فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ الخ یعنے پیش کی گئین میرے اوپر امتین پس شروع ہوا کہ گذرتا تہا نبی ساتہہ
اوسکے ایک شخص تہا اور بعضے نبی تہے اونکے ساتہہ دو شخص تہے اور بعضے نبی تہے اونکے ساتہہ ایک جماعت تہی اور
بعضے نبی تہے کہ نہین تہا اونکے ساتہہ کوئی بہی اور دیکہی مینے ایک جماعت بڑی امید کی مینے یہہ کہ ہو وے وہ امت میری
پاس کہا گیا یہہ موسی ہے اپنی قوم مین پہر کہا گیا مجکو دیکہہ پس دیکہی مینے ایک جماعت کثیر کہ روک لیا ہے اوسنے
افق کو یعنے کنارہ آسمان کو پہر کہا گیا مجکو کہ دیکہہ اسطرف اور اسطرف پس دیکہی مینے جماعت کثیر کہ روک لیا ہے اوسنے
افق کو پس کہا گیا واسطے میرے کہ یہہ امت تیری ہے اور انکے ساتہہ ستر ہزار ہین کہ داخل ہونگے جنت مین بلا حساب
پس متفرق ہوئے لوگ اور نہین واضح ہوا صحابہ کو مطلب اسکا پس آپسمین مذاکرہ کیا اسکا اونہون نے پس کہا کہ
ہم پیدا ہوئے مین شرک مین ولیکن ایمان لائے ہم اللہ پر اور اوسکے رسول پر ولیکن یہہ بیٹے ہمارے ہین پس پہنچی یہہ خبر
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپنے ہُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

سب ہی یہہ بہر سا کرنے مین ۱۲

پس کہڑے ہوے عکاشہ بن محصن اور عرض کیا کہ کیا مین اونمین سے ہون یارسول اللہ فرمایا حضرت نے ہان
پس اوٹہا ایک اور شخص اور کہا کہ کیا مین بہی اونمین سے ہون فرمایا حضرت نے سبقت لیگیا تجپر اس بشارت کی عکاشہ
یعنے یہہ فضیلت پہلی اوسیکو حاصل ہوئی رواہ نے المعالم اور ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ رسول علیہ السلام نے طلب
زیادتی کی خداتعالی سے کی فرمایا کہ ساتھہ ہر ایک کے ان ستر ہزار مین سے ستر ہزار جنت مین بلاحساب جاوینگے
اور نزدیک ایک جماعت کے مفسرون مین سے ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ بہی اسی امت سے ہین پس معنی آیۃ کے یہہ ہونگی
کہ ایک جماعت سابقین اس امت سے اور ایک جماعت اس امت کی پچہلون سے کہ آخیر زمانہ مین آوینگے اصحاب
یمین ہین چنانچہ رسول علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا هُمَا جَمِيعًا مِّنْ أُمَّتِي روایت کی یہہ معالم مین پس
قربان ایسے رسول کے اور فانی بیچ اتباع و محبت اوسیکے ہونا چاہیے کہ طفیل سے اونکی ایسا انعام خاص ہمکو ملا

سے جان فدای تو یارسول اللہ ✽ دل گدائی تو یارسول اللہ ✽ فارغ از ابتلای کونین ست ✽ مبتلای تو یارسول اللہ

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَثَبِّتْنَا فِيهِمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

مجـ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۝ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۝ اور اہل شقاوت کیا حال کہتے
ہین اہل شقاوت بیچ ہوا گرم اور پانی گرم کے ہوا گرم کے ہونگے اور بیچ سایہ دہوین سیاہ کے ہونگے کہ نہ خنک ہوگا
اور نہ باعزت قـ اور بائین والے کیسے بائین والے آگ کی ہہلپ مین اور جلتے پانی مین اور چہاؤن مین دہوین کی
نہ ٹہنڈی نہ عزت کی مو اور باوین ہاتہہ والے کیسے ہین باوین ہاتہہ والے یعنے جنکو اعمالنامہ باوین
ہاتہہ مین ملینگے وہ ہونگے گرم باو مین ایسی گرم ہوا اونکی گرمی سے جلینگے اور گرم پانی پینے کو ہوگا اونکے ایسا گرم کہ جسکے پینے سے
حلق اور پیٹ سب جلیگا اور نیچے دہوین کے چہاؤن کے ہونگے جو وہ چہاؤن نہ ٹہنڈی ہوگی اور نہ آرام کی جو اوسمین
بیٹہنے والیکو آرام ہو عـ تفسیر سموم گرمی آگ کی کہ پیٹہہ جاوے مسام مین حمیم نہایت گرم پانی سـ

مد إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۝ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ۝ تحقیق یہہ ہی پہلے
اس سے نازپرودہ اور مداومت کرتے بڑے گناہ پر یعنے شرک پر فـ وہ لوگ تہے اس سے پہلے آسودہ اور ضد
کرتے بڑے گناہ پر مو اس حال سے پہلے وہ لوگ دنیا مین دولت سے عیش کرنیوالے تہے اور اپنے جیکو خوشحال
کیا کرتے تہے اور خدا کو بہولے ہوے پیغمبر کو نمانتے تہے اور تہے وہ لوگ جو اوسی عیش مین رہا کرتے تہے ہمیشہ اوپر بڑے
گناہ کے جو وہ بڑا گناہ شرک ہے اور اسی حال مین مرے عـ تفسیر پہلے اس سے یعنے دنیا مین مترفین
چین اور عیش کرنیوالے پس باز رکہا عیش نے اونکو گناہ سے باز رہنے کو اور غافل کیا اونکو عبرت پکڑنے سے اور عبادت
کرنے سے اور حنث عظیم سے مراد یا تو گناہ کبیرہ ہے یا شرک اسلیے کہ وہ توڑنا عہد میثاق کا ہے اور حنث کے معنی
یہی ہین کہ توڑے عہد کو جو مضبوط ہو ساتھہ قسم کے یا مراد ہے انکار کرنا بعث کا بدلیل قول اللہ تعالے الکے وَ
أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ مد تنبیہ سچ ہے یہہ عیش و چین ایسا ہی
برا ہے کہ آدمی کو دین و دنیا کے امور خیر سے باز رکہتا ہے اسلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ
فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ اور اصرار یعنے ہمیشگی گناہ پر کرنی بہت ہی بری بلا ہے چنانچہ مجالس الابرار

مجالس الابرار کی نوین مجلس مین جو اسباب خاتمہ بد کے لکہے ہین از انجملہ اصرار کرنیکو گناہ پر بہی لکہا ہے مضمون اوسکا یہہ ہے فمنہا الاصرار علے المعاصی آخر تک یعنے خاتمہ بد کے اسباب مین سے ایک سبب گناہون پر اصرار کرنا ہے کہ بیشک جو گناہ پر اصرار کرتا ہے تو اوسکے دل مین محبت گناہ کی پیدا ہوجاتی ہے اور انسان کی تمام محبوب چیزین زندگی بہر کی موت کے وقت یاد آتی ہین پس اگر اسکو رغبت عبادات کی زیادہ ہوگی تو موت کے وقت عبادات بہت یاد آوینگی اور اگر اسکو رغبت گناہونکی بہت ہوگی تو مرتے وقت وہی گناہ بہت یاد آوینگے سو اکثر اوقات مرتے وقت توبہ سے پہلے کوئی شہوت شہوات مین سے (خواہش نفسانی ١٢) اور کوئی گناہ گناہون مین سے اوسپر غالب ہوجاتا ہے پس اوسکا دل اوسی مین لگا رہتا ہے وہی اوسمین اور اوسکے رب مین پردہ ہوجاتا ہے اور آخری دم مین وہی اوسکی شقاوت کا سبب ہوجاتا ہے بموجب فرمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے المعاصی برید الکفر اور جسنے کوئی گناہ کبہی نہین کیا یا گناہ تو کیا پر توبہ کرلی تو ایسا شخص اس اندیشہ سے دور ہے اور جو شخص اکثر گناہ کرتا رہا ایسا کہ اوسکی عبادتون سے زیادہ ہوگئے اور اوسنے توبہ بہی نکی بلکہ گناہون ہی مین مبتلا رہا تو اوسکے حق مین اسکا بڑا خطرہ ہے اسلیے کہ بعض وقت بسبب غلبہ محبت گناہ کے اوسکے دلمین گناہ کی صورت مجسم ہوجاتی ہے اور اس شخص کو اوسکی طرف رغبت آتی ہے اور اسی حالتمین اوسکی جان نکل جاتی ہے پس یہی سبب ہوتا ہے اوسکے خاتمہ بد کا اور یہہ بات مثال سے خوب سمجہہ مین آتی ہے اور وہ مثال یہہ ہے کہ آدمی سوکر خواب مین وہ حالات دیکہا کرتا ہے جو عمر بہر محبوب ہوتے ہین مثلاً جسنے عمر پڑہنے لکہنے مین صرف کی ہے تو وہی حالات دیکہتا ہے جو علم اور علماء سے متعلق ہین یعنے دوات قلم کتاب وغیرہ اور جسنے اپنی عمر درزی گری مین کہوئی تو وہی حالات دیکہتا ہے جو درزی گری سے متعلق ہین یعنے گز قینچی وغیرہا اسلیے کہ نیند مین وہ سوجہتا ہے جو بسبب کثرت الفت کے اوسکے دل سے مناسبت رکہتا ہے اور موت اگرچہ نیند سے بہت برتر ہے پر اوسکی سکرات اور حال جو موت سے پہلے گذرتا ہے جیسے غشی یہہ نیند ہی کے مثال ہوتی ہین پس کثرت الفت کی گناہون سے یہی چاہتی ہے کہ گناہ موت کے نزدیک دلمین یاد آوین بلکہ بار بار یاد آوین اور دلمین صورت پکڑین اور نفس کو اودہر رغبت ہو ایسی حالت مین اگر اوسکی جان قبض ہوگئی تو اوسکا خاتمہ بد ہوگا عیاذاً باللہ منہ ﴿وَكَانُوا يَقُولُونَ ۝ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝﴾ اور کہتے تہے کیا جب مرین ہم اور خاک ہووین ہم اور چند ہڈیان ہووین ہم کیا ہم اوٹہائے جاوینگے یا باپ اگلے ہمارے اوٹہائے جاوینگے ﴿ف﴾ اور تہے کہتے کیا جب ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو پہر اوٹہانا ہے کیا ہمارے باپ دادونکو بہی اگلے ﴿مو﴾ اور تہے وہ لوگ ایسے جو کہتے تہے ای کیا جب ہم مرینگے اور ہووینگے گوروں مین گلکر خاک اور گلی ہوئی ہڈیان ہووینگے تب کیا پہر ہم جی اوٹہینگے اور کیا ہمارے باپ دادا بہی پہر جیوینگے جو پہلے مرچکے ہین یہہ کچہہ غلط ہے اچنبہے کی بات ہے سو خدا تعالے فرماتا ہے قل آخر تک ﴿ع﴾ ﴿قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۝﴾ کہہ تو تحقیق اگلے اور پچہلے البتہ جمع کیے جاوینگے بیچ میعاد روز مقرر کے ﴿مف﴾ تو کہہ تحقیق اگلے اور پچہلے سب اکہٹے ہونے ہین ایکدن مقرر کے وقت پر ﴿مو﴾ کہو اسے محمد اونکے جواب مین کہ البتہ مقرر اگلے باپ دادا تمہارے اور پچہلے تم اور تمہاری اولاد سب

فاصبر ... | قولہ اذا ... | ... | والا ستفہام ... | ... | بالعون ... | ... | ... یوم معلوم ... | [illegible]

اکٹھے ہونیوالے ہین واسطے ایکدن مقرر کیے ہوے وعدے کے جو وہ دن قیامت کا ہے جو اوس دن ثُمَّ اِنَّکُمْ الخ عـ

ثُمَّ اِنَّکُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُکَذِّبُوْنَ ۙ لَاٰکِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ پہر تحقیق تم اے گمراہون جہوٹ گننے والون کہاؤگے زقوم کے درختون سے پس بہروگے اوس زقوم سے پیٹون کو ف پہر تم جو ہواے بہکون جہٹلانے والون البتہ کہاؤگے ایکدرخت سینڈہ کے سے پہر بہروگے اوس سے پیٹ کا مو پہر بیشک تم اے منکرون سیدہی راہ بہولے ہوئے ہو جو جہوٹ جانتے ہو قیامت کے دن کو ہر طرح کہانیوالے ہوگے تم اوسدن زقوم کے درخت کے پہل پات سے پہر بہروگے اوسی درخت کے پہل پات سے اپنے پیٹ پہر جب تمکو اوس خوراک کے بعد پیاس لگیگی تب فَشٰرِبُوْنَ الخ عـ تفسیر گمراہ یعنے ہدایت سے جہٹلانیوالے یعنے قیامت کے وہ اہل مکہ تہے اور جو مثل حال اونکے کے ہون مد فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ۚ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ ۗ پس پیوگے اوس کہانے پر پانی گرم سے پس پیوگے مانند پینے اونٹون استسقا والون کے ف پہر پیوگے اوس کے اوپر ایک جلتا پانی پہر پیوگے جیسے پیوین اونٹ تونسے مو پہر پینے والی ہوگے تم پانی نہایت گرم کیے پہر پینے والے ہوگے جیسے تین دن کا پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے بے اختیاری عـ تفسیر ہیم اونٹ پیاسا کہ نہ سیراب ہو جمع اہیم اور ہیماء کی اور معنی یہہ ہین کہ جب غلبہ کریگی دوزخیون پر بہوک تب لاچار ہوکر تہوڑے کے درخت کے پہل پات کہاوینگے جو اوس کے سوا کچہہ اور نہوگا پس جب بہر نیگے اوس سے پیٹ تو غلبہ کریگی اونپر پیاس تب لاچار ہوکر گرم پانی پیوینگے کہ دوزخمین ٹہنڈا پانی کہان اوس سے انتین کٹ کر گرپڑینگی پس پیوینگے اوسکو جیسے پیتا ہے اونٹ استسقاء والا کہ کتنا ہی پانی پیوے پیاس نہین بجہتی عـ هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۗ یہہ ہی مہمانی اونکی روز جزا کی ف یہہ ہی مہمانی اونکی انصاف کے دن کی مو یہہ ایسا کہانا اور ویسا گرم پانی پینا دوزخیون کی پہلی مہمانی ہے دن قیامت کے جو لوگ کہ جہوٹ جانتے ہین قیامت کے ہونیکو عـ تفسیر یعنے یہہ زقوم اور گرم پانی پہلی مہمانی اونکی ہے قیامت کو اور بعد اسکے طرح بطرح کے کہانے اور پینے بہرے ہوے عذاب کے بہت ہین اور نزل اوسکو کہتے ہین کہ اول روز اوترنے مہمان کے کچہہ ماحضر اوسکے آگے لاتے ہین بحـ نَحْنُ خَلَقْنٰکُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۚ ہمنے پیدا کیا تمکو پس کیون نہین باور کرتے تم یعنے پہر جلا اوٹہانے کو ف ہمنے تمکو بنایا پہر کیون نہین سچ مانتے یعنے دوسرا بنانا مو ہمنے پیدا کیا ہے تمکو پہلے تمہارے باپ دادا کو پہر کسواسطے سچ نہین جانتے دوبارہ پیدا ہونے کو گورون سے یہہ دلیل روشن ہے کہ جسنے پہلے پیدا کیا وہ پہر دوبارہ بہی پیدا کرسکتا ہے عـ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۗ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۚ کیا دیکہتے ہو تم جو کچہہ کہ گرتے ہو بیچ رحم عورتون کے آیا تم پیدا کرتے ہو اوسکو یا ہم پیدا کرنے والے اوسکے ہین یعنے تقلیب کرتے ہین ہم منی کو ایک حال سے دوسرے حال پر تا آدمی پیدا ہووے ف بہلا دیکہو جو پانی ٹپکاتے ہو اب تم اوسکو بناتے ہو یا ہم ہین بنانے والے مو اے دیکہو تو وہ جو بوند منی کی عورت کے پیٹ مین ڈالتے ہو پہر اوس سے تم بناتے ہو بچہ پیٹ مین یا ہم بنانے والے ہین فـ عـ تفسیر اَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ کیا تم اندازہ کرتے ہو منی کو اور صورت بناتے ہو اوس سے اور کرتے ہو اوسکو آدمی صحیح الاعضاء مد نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَکُمُ

اَلْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ؕ عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَکُمْ وَنُنْشِئَکُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ہمنے معین کیا درمیان
تمہارے موت کو اور نہین ہین ہم عاجز کیے گئے اس سے کہ عوض تمہارے لاوین ایک قوم کو مانند تمہارے اور پیدا
کرین تمکو بیچ اوس عالم کے کہ نہین جانتے تم ؕ **ف ۱** ہم نے ٹھیرا دیا تم مین مرنا اور ہم ہار نہین ہے اس سے کہ
بدل لاوین تمہاری طرح کے اور اوٹھا کہڑا کرین تمکو جہان تم نہین جانتے ؕ **مو** ؕ ہمنے مقرر کی تم مین موت
اور نہین ہین ہم ایسے جو کوئی ہم سے بڑہ جاوے کسی چیز مین جیسکا وقت موت کا مقرر کیا ہے کسیکو قدرت نہین کہ
اوسے آگے پیچہے کرسکے اور موت مقرر کرنے مین ایک یہہ بہی حکمت ہے او راسواسطے موت مقرر کی ہے کہ تو بدل ڈالین
ہم مانند تمہارے یعنے تمہین مار کر تم جیسے اور پیدا کرین اور پیدا کرین ہم تمکو بیچ اوس صورت اور شکل کے جو تم نجانو کہ کس
صورت مین پیدا ہوئے یا کس صورتین پیدا ہونگے قیامت کے دن ؕ **ع** ؕ **تفسیر** عاجز کیے گئے یعنے ہلاک
کرنے اور بدل کرنے تمہارے سے اور کوئی ہمارے حکم پر سبقت نہین لیجا سکتا کسیکو بعد بڑہاپے کے اور کسیکو جوانی
مین اور کسیکو لڑکپنے مین موت مقرر کی ہے او راوسی وقت واقع ہوتی ہے حاصل یہہ کہ فرمایا نہین ہین ہم عاجز
اس سے کہ بدلے تمہارے اور دنکو لاوین اور تمکو ہلاک کرین اور آخرت مین بیچ بدترین صورتون کے پیدا کرین یعنے
کوئی ہمکو اوس چیز سے کہ چاہون مین مانع اور عاجز کرنیوالا نہین ہے اور بقول بعض کے معنی نُنْشِئَکُمْ الخ کے یہہ مین کہ
مسخ کرین ہم صورتین تمہاری جیسکہ مسخ کین اگلی امتونکی صورتین کہ بندر اور سور بنادئے **ف ۲** **مظہر** نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَکُمُ
الْمَوْتَ تقدیرا یعنے مقرر کیا ہمنے درمیان تمہارے موت کو مقرر کرنا اور بانٹا ہمنے موت کو تمپر مانند بانٹنے رزق کے
مختلف اور متفاوت بحسب مشیت اپنے کے پس مختلف ہوئین عمرین تمہاری کسیکی کم کسیکی زیادہ کسیکی اوسط اور قدرنا تخفیف
سے یکیون نے پڑہا ہے اور عرب بولتے ہین سَبَقْتُہٗ عَلَی الشَّیْءِ اِذَا اَعْجَزْتُہٗ عَنْہُ وَغَلَبْتُہٗ عَلَیْہِ پس معنی وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوْقِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَکُمْ کے یہہ ہین کہ ہم قادر ہین تمہارے بدلنے پر اور تم ہمکو عاجز نہین کر سکتے اس سے
اور اَمْثَالَکُمْ جمع مثل کی ہے یعنے قادر ہین ہم اسپر کہ بدل دیوین تمہاری جگہہ ماننہ تمہارے اور مخلوق وَنُنْشِئَکُمْ
یعنے قادر ہین اسپر کہ پیدا کرین تمکو اور خلقت مین کہ نہین جانتے تم اوسکو یعنے ہم قادر ہین دونون امر پر تمہارے
بدلے اور مخلوق لے آنے پر اور تمہاری خلقت اور کردینے پر پس کیونکر عاجز ہونگے ہم تمہارے پہر جلا اوٹہانے
سے اور جائز ہے یہہ کہ ہو اَمْثَالَکُمْ جمع مَثَل کی یعنے ہم قادر ہین اسپر کہ بدل دیوین او متغیر کردین ہم صفتین تمہاری
کہ تم اونپر ہو بیچ پیدایش اور اخلاق اپنے کے اور پیدا کردین تم مین وہ صفتین کہ نہین جانتے تم ؕ **م** ؕ **تنبیہ**
اس سے معلوم ہوا کہ موتکا وقت جب آویگا کوئی اوس سے نہین بچا سکتا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جگہہ
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ یعنے جب اونکی موت آویگی تو ایک ساعت نہ گہٹ
سکتی ہے اور نہ بڑہ سکتی ہے تو ہر شخص کو چاہئے کہ یاد رکہے موت کو کہ نہ کسی موسم پر آتا اوسکا موقوف ہے نہ کسی عمر
پر وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور تحقیق جانا ہے تمنے پیدایش پہلی کو پس کیون نہین
نصیحت پکڑتے ہو تم ؕ **ف** ؕ اور جان چکے ہو پہلا اوٹہان پہر کیون نہین یاد کرتے ؕ **مو** ؕ اور مقرر
جان چکے ہو پہلے کا پیدا ہونا جو اول کا ہے سے اور کیونکر آدمی پیدا ہوتا ہے پہر کیون نہین اوس بات کو یاد
کرتے اور سمجہتے کیون نہین کہ جسنے پہلے اسطرح پیدا کیا ہے اوسکے آگے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ؕ **ع** ؕ

ف ۱ یعنی تمکو دوسرے جہان مین لیجا دین مانند اسکے جگہہ یہان اور خلقت بنا دین ۱۲ مو

ف ۲ صاحب جلالین نے اسی قول کو لیا ہے ۱۲ منہ

تفسیر کیون نہین نصیحت پکڑتے ہو کہ جو قادر ہوا ایک چیز پر ایکبار نہین دشوار اوسپر دوبارہ کرنا اوسکا اسمین دلیل ہے
قیاس کے صحیح ہونے کی ط مد ط أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ۝ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۝ آیا دیکھا تم
جو کچھہ کہ بوتے ہو تم آیا تم اوگاتے ہو اوسکو یا ہم اُگانیوالے ہین ط فتح ط بہلا دیکھو تو جو بوتے ہو کیا تم اوسکو
کرتے ہو کہیتی یا ہم ہین کہیتی کرنے والے ط مو ط ای پہر دیکھو تو وہ جو کہیتی کرتے ہو تم یعنی بیج زمین مین بوتے
ہو ای کیا تم اوسے اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہین اوس بیج کے ط ع ط لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ اگر چاہین ہم البتہ کرین ہم اوس زراعت کو گہانس
چورہ چورہ پس تعجب مین رہو تم کہو تحقیق ہم تاوان زدہ ہین بلکہ ہم محروم ہین ط فتح ط اگر ہم چاہین کر ڈالین
اوسکو روندن پہر تم سارے دن رہو باتین بناتے ہم قرضدار رہ گئے بلکہ ہم بے نصیب ہو گئے ط مو ط اگر ہم
چاہین تو البتہ کر ڈالین اوس کہیتی کو ٹوٹا اور روندا ہو اگہانس پہلے دانہ پڑنے سے پہر رہ جاؤ تم حیران افسوس
کرتے غمگین اپنی محنت سے پچہتانیوالے اور اوسوقت کہو کہ بیشک ہم پائی اور نقصان کہائے ہوئے ہین بلکہ
بے نصیب نا امید ہین ہم ط ع تفسیر تعجب مین رہو یا غمگین ہو آفت سے کہ تمہاری کہیتی کو پہنچی یا
پشیمان ہو خرچ کرنے اپنے سے اوسپر یا گناہ کرنے اپنے سے کہ موجب اس عذاب کا ہے تاوان زدہ ہین
خرچ کرنیسے اوسپر یا ہلاک کیے گئے بسبب ہلاک ہونے رزق اپنے کے محروم ہین فائدہ کہیتی کیسے
ط ترجمہ ط أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ
أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ کیا دیکہا تمنے اوس پانی کو کہ پیتے ہو آیا تمنے اُتارا ہے اوسکو ابر سے یا ہم اوتارنیوالے ہین
اگر چاہین ہم تو کہاری کردین اوسکو پس کیون نہین شکر کرتے ہو ط فتح ط بہلا دیکہو تو پانی جو تم پیتے ہو کیا تمنے اوتارا
اوسکو بادل سے یا ہم ہین اوتارنیوالے بیچ اپنی قدرت سے اگر ہم چاہین کردین اوسکو کہاری پہر کیون نہین حق
مانتے ط مو ط ای پہر دیکہو تو وہ پانی جو تم پیتے ہو کیا تمنے اوسے بدلی سے نیچے اوتارا یا ہم اُتارنیوالے ہین اگر چاہین
ہم تو اوس پانی کو کہاری کر ڈالین جا وسے پی نسکو پہر کیون شکر نہین کرتے تم ایسی نعمتونکا جو سبب زندگانی
کے ہین اناج اور پانی ط ع ط أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ۝
نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ کیا دیکہا تمنے اوس آگ کو کہ اندر شاخ
درخت کیسے نکالتے ہو کیا تمنے پیدا کیا ہے اوسکے درخت کو یا ہم پیدا کرنیوالے ہین ہمنے پیدا کیا اوس درخت کو واسطے
نصیحت اور منفعت کے مسافرون کے لیے پس ساتہہ پاکی کے یاد کر پروردگار بزرگ اپنے کو ط فتح ط بہلا دیکہو
تو آگ جو سلگاتے ہو کیا تمنے اوٹہایا اوسکا درخت یا ہم ہین اوٹہانیوالے وقف ہمنے وہ بنائی یاد دلانے کو اور
برتنے کو جنگل والون کے وقف سو بول پاکی اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ط مو ط پہر دیکہو تو اوس آگ کو جو باہر
نکالتے ہو سلگاتے ہو کیا تمنے پیدا کیا ہے اوسکا درخت یا ہم پیدا کرنے والے ہین اون درختونکے ہمنے پیدا کیا ہے
اوس درخت کو فائدہ اور نفع کی چیز واسطے مسافرونکے غریبون کے جو جنگل مین حیران اور محتاج آگ کے
ہوتے ہین پہر تسبیح کر ساتہہ نام پروردگار بہت بڑے کے جو اوسکے بزرگی اور بڑائی سب کی سمجہہ اور خیال سے
بڑی ہے ط تفسیر دو درخت ہین ایک کا نام مرخ اور دوسریکا نام عفار مسافر کو جو جنگل مین آگ چاہتی

ہوتو ایک ہری ڈالی مرخ کی لیکر عفار کی ہری ڈالی کے اوپر رکہکر رگڑین زور سے تو خدا تعالے کی قدرت سے
آگ نکلتی ہے ط ع ھ اسمین کمال ظہور قدرت آلہی کا ہے کہ ہری شاخون سے آگ نکلی ایسے خالق پر ایمان نہ لانا
کمال حمق اور شقاوت ہے اور نصیحت اور منفعت مسافرون اور مقیمون دونون کے لیے ہے کہ اوسکو دیکھ کر آگ دوزخ
کو یاد کرین اور نصیحت مانین اور منفعتین آگ کی پکانا اور سینکنا اور روشنی کرنی وغیرذلک بہت ہین کہ کسی پر پوشیدہ
نہین اور مُقوِین بقول اکثر مفسرین کے بمعنے مسافر کے ہے چونکہ مسافر کو ضرورت اور منفعت آگ سے بہت ہے اوسکو
ذکر کیا اور ساتھہ ذکر کرنے احد الضدین کے دوسرا سمجھا جاتا ہے اور بقول بعض کے مقوی بمعنی متمتع کے ہے پس سب خلق
کو شامل ہوگا اور بقول بعض کے مقوی لغات اضداد سے ہے بمعنے غنی اور فقیر کے پس متاع یعنے فائدہ واسطے ہر فقیر و غنی
کے ہے کہ کسیکو اوس سے بے پروائی نہین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا نَارُ بَنِی اٰدَمَ الَّتِی تُوقِدُونَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ
نَارِ جَہَنَّمَ الخ یعنے آگ بنی آدم کی کہ جلاتے ہو ایک جزو ہے آگ جہنم کے ستر جزون مین سے عرض کیا لوگون نے کہ
یا رسول اللہ اگر یہی آگ ہوتی تو کافی تہی یعنے ہمارے عذاب جلانیکے لیے فرمایا پس وہ آگ زیادہ ہے یہان کی
آگ سے اونہتر حصے رواہ فی المعالم پس آدمی کو گرمی اس آگ کی دیکھہ کر پرہیز کرنا دوزخ کے لازم کرنیوالے کامون
سے فرض ہے اور ساتھہ پاکی کی یاد کرنیکے یعنے پاکی بیان کر اوس قادر کی کہ خالق اور قادر سب چیزون مذکورہ سابقہ کا ہے اور سوائے
اوسکے کوئی قدرت نہین رکہتا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہہ آیۃ اوتری تو رسول علیہ السلام نے فرمایا
کہ کرد انو اسکو اپنے رکوع مین یعنے سبحان ربی العظیم پڑہا کرو رکوع مین ط ج ہ تُورُونَ جہاڑتے ہو اور نکالتے
ہو آگ کو اوس درخت کی شاخون سے اور عرب جہاڑتے ہین آگ کو دو لکڑیون سے کہ رگڑتے ہین ایک لکڑی
کو دوسری لکڑی پر اور کہتے ہین اوپر کی لکڑی کو زند اور نیچے کی لکڑی کو زندہ مشابہت سمجھے ہین اون دونون
کو ساتھہ نر اور مادہ کے اوسکے درخت کو کہ جسکی وہ شاخین ہین تذکرۃ یعنے یاد دلانیوالی آگ جہنم کے اسلیے کہ متعلق
کیے ہین ساتھہ اوسکے اسباب معیشتون یعنے گذرانون کے اور سب کو حاجت اوس سے ڈالی ہے تاکہ موجود
لوگو نہین دیکہتے رہین طرف اوسکے اور یاد کرین اوس آگ کو کہ ڈرکا دیے گئے ہین ساتھہ اوسکے یعنے آگ جہنم کو لِلْمُقْوِینَ
واسطے مسافرون کے کہ اوترتے ہین قوا مین یعنے چٹیل میدانمین اور واسطے اون لوگون کے کہ خالی ہین
پیٹ اونکے یا تہیلے اونکے اناج سے اور ذکر فرمایا پہلے اللہ تعالے نے پیدا کرنا انسانکا پس فرمایا اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ
اسلیے کہ یہہ نعمت سب نعمتون پر سبقت و غلبہ لے گئی ہے پہر ذکر فرمائی وہ چیز کہ جس سے بقاء انسان ہے یعنے غلہ کہ فرمایا
اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ پہر ذکر فرمائی وہ چیز کہ جس سے غلہ گندہتا ہے اور پیتے ہین اوسکو کہانے پر کہ وہ پانی ہے پہر
ذکر فرمائی وہ چیز کہ جس سے پکتی ہے روٹی وغیرہ کہ وہ آگ ہے پس حاصل ہونا طعام کا تمام ان تین چیزون سے ہوتا ہے
اور نہین مستغنی ہوتا ہے بدن انسان جب تک کہ زندہ ہے پس پاکی بیان کر اپنے رب کی اون چیزون سے کہ نہین لائق
ہین اوسکے اسی سننے والے دلیل پکڑنیوالے اور مراد اسم سے ذکر ہے یعنے پس پاکی بیان کر ساتھہ ذکر اپنے رب کے اور بعضون
نے کہا کہ کہو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور جب یہہ آیۃ اوتری تو فرمایا آنحضرت نے اِجْعَلُوْہَا فِیْ رُکُوْعِکُمْ یعنے
کرو اسکو رکوع اپنے مین یعنے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑہو رکوع مین ط م د ط

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ پس قسم کہاتا ہون مین

ساتہہ پڑنے ستارون کے یعنی شہب کے اور یہہ ایک قسم ہی بڑی اگر جانو تم **فتح** سو مین قسم کہاتا ہون تارے
ڈوبنے کی اور یہہ قسم ہے اگر سمجھو تو بڑی قسم **موضح** پہر قسم ہی مجکو تارون گرنیوالونکی اور مقرر خدا تعالے جو وہ
قسم یاد کرتا ہے تو البتہ وہ قسم بہت بڑی ہی اگر تم جانو تو اور سمجھو تو اور قسم اسبات پر اِنَّهُ لَقُرْآنٌ آخر تک **معالم**
تفسیر مراد نجوم سے اوترنا قرآن کا ہے کہ نجما نجما یعنے تہوڑا تہوڑا اوپر قلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
اوترتا تہا اور ایک جماعت کے نزدیک جگہہ غروب ہونے اور گرنے ستارون کے مراد ہے اور بعض کے نزدیک
مکدر ہونا اور منتشر ہونا ستارونکا مراد ہے کہ روز قیامت کے واقع ہوگا اور بعض کے نزدیک مراد شہب ہین کہ
حق تعالے نے اونکی قسم کہائی اور عظیم اس سبب سے کہا کہ سوگند رب عظیم کی ہے اور حرف لا فلا مین زائد ہے
مجاہد شاید کہ اللہ تعالے کے لیے اخیر رات مین جسوقت کہ گرتے ہین ستارے طرف مغرب کے افعال
مخصوصہ ہین یا ملائکہ کے لیے عبادتین خاص ہین یا اسلیے کہ وقت اوٹہنے کا تہجد کے لیے ہی اور اوترنے رحمت
اور رضا کا اوسپر پس اسلیے قسم کہائی ستارونکی گرنے کی اور بڑائی بیان کی اوسکے ساتہہ قول اپنے کی وَإِنَّهُ
لَقَسَمٌ الخ **مدارک** وَإِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ۝ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنْزِيلٌ
مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ تحقیق یہہ کتاب قرآن ہے بزرگ قدر لکہا گیا ہے بیچ کتاب پوشیدہ کے یعنی لوح محفوظ
ہاتہہ نہین پہنچاتے ہین ساتہہ اوسکے مگر پاک کیے گئے بہیجا گیا ہے پروردگار عالمون کی طرف سے **فتح**
بیشک یہہ قرآن ہے عزت والا لکہا چہپی کتاب مین اوسکو وہی چہوتے ہین جو پاک بنے ہین اوتارا ہے
جہان کے صاحب سے **موضح** بیشک وہ قرآن بہیجا ہوا ہے خدا تعالے کا اور البتہ قرآن بزرگ ہے جو کتاب چہپی
ہوئی مین ہے باعزت و بزرگ اور لکہا ہوا ہے نہین چہوتے اور ہاتہہ لگاتے اوس قرآن کو مگر پاک لوگ
نیچے اوترا ہوا ہے وہ قرآن ساری خلقت کے پروردگار کے پاس سے **معالم** **تفسیر** قرآن کو کریم کہا اسلیے
کہ کلام الٰہی اور مکرم اوسکے نزدیک ہے اور یہہ بہی ہے کہ کریم اوسکو کہتے ہین کہ اوسکی شان سے دینا خیر کثیر کا ہو
اور ظاہر ہے کہ بیچ دینے قرآن کے خیر کثیر کو کسیکو کچہہ شبہہ نہین ہے کہ اوسمین ذکر بہلائیون معاد اور معاش کا ہے اور
اکرام کرنیوالا مومن اور قاری اپنے کا ہے حدیث مین آیا ہے کہ عوض ہر حرف قرآن کے پڑہنے والیکو دس
نیکیان ملینگی اور کیا خیر کثیر ہوگی پاک کیے گئے یعنے بڑی صفتون سے کہ ملائکہ ہین اور ہاتہہ اونکے غیر کا اوس کتاب
یعنے لوح محفوظ کو نہین پہنچتا اور بقول بعض کے ضمیر لَا يَمَسُّهُ کی قرآن کی طرف پہرتی ہے اور نفی معنی نہی کے ہے
یعنے قرآنکو چہوے نہین مگر پاک حدث و جنابت سے اسلیے نزدیک مالک اور شافعی کے محدث اور جنب اور
حائض کو چہونا مصحف کا اور اوٹہانا اوسکا روا نہین اور نزدیک احمد کے چہونا اوسکا روا نہین اور بیچ اوٹہانے
قرآن کے ساتہہ غلاف کے یا علاقہ کے یعنے کپڑے سے پکڑ کر یا دوڑی وغیرہ سے پکڑ کر دو روایتین مین یعنے ایک
روایت مین امام احمد سے جائز ہے اور ایک مین نہین جائز اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک محدث اور جنبی اور
حائض کو اوٹہانا اور چہونا اوسکے غلاف سی روا ہے اور میزان شعرانی اور کتاب رحمہ مین کہا ہے کہ محدث اور
جنبی کو چہونا مصحف کا اور اوٹہانا اوسکا باجماع روا نہین ہے اور رہا پڑہنا قرآنکا نزدیک شافعی اور احمد کے
مطلقا جائز نہین ہے اور نزدیک ابو حنیفہ کے ایک آیۃ سے جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک دو آیۃ تک جائز ہی

اور یہہ حکم جنب اور حائض کا ہے ولیکن محدث کو یاد پڑہنا جائز ہے مگر نزدیک احمد کے اور بعضی شافعیہ کے یاد
پڑہنا بہی روا نہین اور بعضے مفسرون نے چہونیکو پڑہنے پر حمل کیا ہے یعنی قرآن کو غیر طاہر نہ پڑہے اور بعضون
کے نزدیک مراد طہارت سے توحید ہے یعنے غیر موحد قرآن کو نہ پڑہے نہ چہووے اور اسلیے بعضے علما نے منع
کیا ہے کہ کافرونکو نہ تو ہاتہہ لگانے دے قرآن کو اور نہ پڑہنے دے **ملحقہ تنبیہ** چونکہ یہہ مسئلہ قرآن
کے چہونے وغیرہ کا کتاب درالمختار مین تفصیل سے لکہا ہے ترجمہ اوسکا یہان لکہا جاتا ہے حرام ہے نہانے کی
حاجت مین پڑہنا قرآن کا اگرچہ کم ایک آیۃ سے ہو بموجب روایت مختار کے بقصد تلاوۃ کے پس اگر پڑہے بقصد دعا
کے یا ثنا کے یا وقت شروع کرنے کام کے یعنی جیسے بسم اللہ پڑہے یا پڑہے بقصد تعلیم کے اور ایک ایک کلمہ پڑہاوے
تو درست ہے صحیح روایت مین اور حرام ہے چہونا قرآن کا بہی نہانیکی حاجت مین اور حرام ہے نہانے کی
حاجت مین اور وضو کی حاجت مین چہونا مصحف کا یعنے اوس چیز کا کہ جسمین آیۃ ہو مانند درہم اور دینار کے
مگر ساتہہ غلاف الگ کے کہ جو اوسپر سیا ہو اہو یا تہیلی مین ہو اسپر فتوی دیا گیا ہے اور حلال ہے اولٹنا
قرآن کے ورقونکا تنکے وغیرہ سے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ چہونے قرآن کے ساتہہ غیر اعضاء طہارت
کے اور ساتہہ اوس عضو کے کہ دہو یا گیا ہو اعضاء طہارت مین سے اور اختلاف کیا ہے بیچ پڑہنے قرآن
کے بعد کلی کرنیکے یعنی نہانے کی حاجت مین اور بہت صحیح یہی ہے کہ منع ہے اور نہین مکروہ ہے نظر کرنی
طرف قرآن کی جنبی اور حائض اور نفاس والی عورت کو اسلیے کہ جنابت نہین اثر کرتی آنکہہ مین جیسیکہ نہین
مکروہ تحریمی ہین دعائین پڑہنی البتہ وضو کرنا مطلق ذکر کے لیے مستحب ہے اور ترک کرنا اوسکا خلاف اولی ہے
کہ جسکو کراہتہ تنزیہی کہتے ہین اور نہین مکروہ ہے چہونا لڑکے کا مصحف کو اور تختی کو اور نہین مضائقہ ہے
تختی کے دینے کا لڑکیکو اور تختی کے طلب کرنیکا لڑکیسے ضرورت کے لیے اسلیے کہ یاد کرنا چہوٹی عمر مین مانند نقش
کا لحجر کے ہے اور نہین مکروہ ہے لکہنا قرآن کا اور صحیفہ کا یا تختی کا زمین پر رکہکر لیکن چاہیئے یہہ کہ ہاتہہ کے
نیچے کپڑہ وغیرہ رکہہ لے اور مکروہ ہے اونکو پڑہنا توریۃ کا اور انجیل کا اور زبور کا اسلیے کہ سب کلام اللہ تعالے کے
اور جو کچہہ کہ بدلا گیا ہے غیر معین ہے اور یقین کیا ہے عینی نے شرح مجمع مین اسکے حرام ہونیکا اور نہین مکروہ ہے
اونکو پڑہنا دعاء قنوت کا اور نہ کہانا پینا بعد دہونے ہاتہہ اور موہنہ کے اور نہ دوبارہ صحبت کرنی اپنی بیوی سے
پہلے نہانے کے مگر جسوقت کہ احتلام ہو تو مستحب ہے کہ نہا کر صحبت کرے **فرع** مصحف کا جب ایسا حال ہو
ہوجاوے کہ لائق پڑہنے کے نرہے تو دفن کردیا جاوے مانند مسلمان کے یعنے حرمت سے اور منع کیا جاوے
کافر کو قرآن کے چہونے سے اور نہین مضائقہ کافر کو تعلیم کرنا قرآنکا اور فقہ شاید کہ وہ ہدایت پاوے اور مکروہ ہے
رکہنا مصحف کا سر کے نیچے مگر محافظت کے لیے جائز ہے اور مکروہ ہے رکہنا قلمدانکا کتاب پر مگر لکہنے کے لئے مضائقہ
نہین اور رکہے جاوین کتابین نحو کی پہر اوسپر تعبیر کی پہر علم کلام کی پہر فقہ کی پہر حدیثون اور نصیحتون کی پہر
تفسیر مکروہ ہے پہلانا مصلے وغیرہ کا کہ اوسپر آیۃ لکہی ہو مگر جب کہ توڑ ڈالے اوسکو تو نہین مکروہ تعویذ کہ اوسپر بغیر سیا
غلاف ہو نہین مکروہ ہے داخل ہونا پاخانہ مین اوس سمیت اور پرہیز کرنا اس سے بہی افضل ہے یعنے اوسکو
بہی کہولکر باہر رکہہ جانا افضل ہے جائز ہے پہینکدینا برادہ یعنے چہلن قلم نئے کا اور نہ پہینکا جاوے برادہ قلم مستعمل کا

اوسکی حرمت کے لیے جیسیکہ نہ ڈالا جاوے کوڑا کرکٹ مسجد کا ایسی جگہہ کہ بے تعظیمی لازم آوے اور نہین جائز ہے
لپیٹنا کسی چیز کا ایسے کاغذ مین کہ اوسمین فقہ لکہی ہو اور طب کی کتاب مین لپیٹنا جائز ہے اور اگر کاغذ مین
نام اللہ تعالے کا اور رسول کا لکہا ہو تو جائز ہے مٹانا اوسکا کسی چیز کے لپیٹنے کے لیے اور مٹانا کچہہ لکہیکا تہوک سے
جائز ہے اور وارد ہوئی ہے نہی نیچ مٹانے اسم اللہ تعالے کے تہوک سے اور منقول ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ قرآن بہت پیارا ہے اللہ تعالے کے نزدیک آسمانون اور زمین سے اور اوسنے کہ آسمان و زمین مین
ہین جائز ہے صحبت کرنی بیوی سے اوس گہر مین کہ جسمین قرآن ہو چہپا ہوا چہونا یا اور کچہہ کہ لکہا ہوا سپر
الملک بلد مکروہ ہے بچہانا اوسکا اور استعمال کرنا اوسکا نہ لٹکانا اوسکا زینت کے لیے تمام ہوا مضمون در المختار
کا ؎ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ کیا اس بات کا تم
انکار کرنیوالے ہو اور کرتے ہو حصہ اپنا یہہ کہ تم جہوٹکی نسبت کرتی ہو ؎ **فتح** ؎ کیا اس بات مین تم سستی کرتے ہو اور
اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ تم جہٹلاتے ہو ؎ **موضح** ؎ کیا پہر اس بات سے تم سست اور نماننے والے ہو یعنے قرآن
سے منکر ہو اور اوسپر یقین لانے مین سست ہو اور بنائی تمنے روزی یعنے حصہ اور قسمت قرآن سے وہ کہ تم
منکر ہوئی اوس سے جو جہوٹا کہتے ہو اوسے ؎ **عہ** ؎ **تفسیر** وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ یعنے کرتے ہو شکر رزق
اپنے کا تکذیب کو یعنے رکہا تمنے تکذیب کو یعنے جہٹلانے کو جگہہ شکر کے اور نیچ قرارت علی رض کے وہی قرارت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وَتَجْعَلُونَ شُكْرَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ یعنے اور کرتے ہو شکر اپنا واسطے نعمت قرآن
کے یہہ کہ تم جہٹلاتے ہو قرآن کو اور بعضون نے کہا کہ اوتری یہہ آیۃ ستارونکی منازل کے حق مین اور نسبت
کرنے اونکے مینہ برسنے کو طرف اون منازل کے اور رزق سے مراد مینہ ہے یعنے اور کرتے ہو شکر اوس مینہ کا
کہ دیتا ہے تمکو اللہ یہہ کہ تم جہٹلاتے ہو اوسکے ہونیکو اللہ کیطرف اسلیے کہ نسبت کرتے ہو تم اوس مینہ کو ستارون
کی طرف ؎ **مد** ؎ تم جہوٹ کی نسبت کرتے ہو اے اہل مکہ قرآن کو اور نزدیک ایک جماعت کے معنی رزقکم
کے شکر کم ہین یعنے کرتے ہو شکر روزی اپنی کو کہ بسبب مینہ کے ہے یہہ کہ جہٹلاتے ہو اوسکو یعنے مینہ کی آمد
کو جانب خدا سے اور کہتے ہو کہ مینہ برسا بسبب فلانی منزل ستارے کے اور کہا خالد جہنی رض نے کہ نماز پڑہائی
ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی حدیبیہ مین بعد مینہ برسنے کے رات کو پس جب فارغ ہوئے نماز سے
متوجہ ہوئے لوگون پر پہر فرمایا هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي
مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ
مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ وَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ
أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ رواہ فے المعالم ؎ **مجر** ؎ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ
أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۝ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ
پس جسوقت کہ پہنچے روح کسی شخص کی گلی کے ٹینٹوے مین اور تم اوسوقت دیکہتے ہو اور ہم بہت نزدیک ہین
اوس سے بہ نسبت تمہاری ولیکن تم نہین دیکہتے پس اگر ہو تم غیر تابعدار حکم آلہی کے کیون نہین پہیر لیتے روح کو

اگر راست گو ہو تم مترجم کہتا ہے کہ لفظ لولا کا داخل ہے ترجعونہا پر اور دوبارہ لانا اوسکا تاکید کے لیے ہے ف
پہر کیون نہ جسوقت جان پہنچے حلق کو اور تم اوسوقت دیکہتے ہو اور ہم اوسکے پاس ہین تمسے زیادہ پر تم نہین دیکہتے
پہر کیون اگر تم نہین کسیکے حکم مین کیون نہین پہیر لیتے اوسکو اگر ہو تم سچے ف مو پہر کیون نہین روح کو پہیر لاتے
جسوقت کہ جان حلق مین پہنچتی ہے اور تم اوسوقت دیکہتے ہو حال مرنے والیکا اور ہم بہت نزدیک ہین اوس
مرنے والیکے تمسے ولیکن تم نہین دیکہتے یعنی جو کچہہ حال اوسپر گذرتا ہے جیسا ہم جانتے ہین تم نہین جان سکتے پہر
کیون نہین اگر ہو تم کہ بے اختیار نہین تو پہیر لاؤ جانکو اوس مرنیوالیکے بدن مین اگر ہو تم سچے یعنے تم جو کہتے ہو
کہ اولاد کو ہم پیدا کرتے ہین پہر پیدا کرنیسے یہہ آسان ہے کہ مرنے نہ دیجیے اوسکو جسکی جان حلق مین پہنچی ہو اوسکی
جان پہر بدن مین لے آؤ اگر اوس بات مین سچے ہو ف ع تفسیر ولیکن تم نہین دیکہتے یعنی جسوقت
کہ موت کسی شخص کے قریب پہنچتی ہے اور تم اوسکو دیکہتے ہو کہ جان اوسکی جاتی ہے اور یاد رکہتے ہو کہ وہ اور تم
کچہہ موت کو دفع نہین کر سکتے اور تابعدار حکم ہمارے ہو اور ہم اوسوقت مین بہت نزدیک اوس سے بہ نسبت تمہارے
ہوتے ہین یا فرشتے قبض کرنیوالے ارواح کے قریب زیادہ اوس سے بہ نسبت تمہارے ہین اور تم نہین دیکہتے
اگر راست گو ہو تم یعنے انکار حشر و جزا مین یعنے اگر تم سچے ہو کہ حشر نہین ہونیکے اور محاسبہ اور جزا حق نہین ہے
اور خدا اوسپر قدرت نہین رکہتا پس کیون روح نکلنے سے باز نہین رکہتے ہو اور چونکہ مقہوری یعنے تابعداری اپنی
اوسوقت مین دیکہتے ہو اوسیطور مقہوری اور مملوکی اپنی آخرت مین معلوم کرو اور حشر اور جزا پر ایمان لاؤ اور
اس تقدیر پر دونون فَلَوْلَا متعلق تَرْجِعُونَهَا کے ہونگے یعنی کیون نہین پہیر دیتے ہو روح کو اندر بدن محتضر کے اگر
اپنے قول مین سچے ہو اور تکرار فَلَوْلَا کی تاکید کے لیے ہے اور جواب دونون کا ایک ہی ہے ف مجو تم اوسوقت
دیکہتے ہو یہہ خطاب ہے اونکو کہ جو حاضر ہوتے ہین میت کے پاس اوسوقت لَا تُبْصِرُوْنَ یعنے نہین سمجہتے اور
نہین جانتے غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ غیر مربوبین یعنے اگر اسکے قائل ہو کہ کوئی رب ہمارا نہین تَرْجِعُوْنَهَا کیون نہین پہیر لاتے
نفس کو کہ وہ روح ہے بعد پہنچنے کے حلق مین اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ یعنے اگر سچے ہو اسمین کہ تمہارا کوئی رب نہین
کہ تم تابعدار ہو کسیکے اور ہم بہت نزدیک ہین اوس سے بہ نسبت تمہارے اہل میت ساتہہ قدرت اپنی کے اور
علم اپنے کے یا ساتہہ ملائکہ موت کے اور معنی یہہ ہین کہ تم جو انکار کرتے ہو اللہ کی قدرت کی نشانیون کا ہر چیز مین
کہ جب اوتاری تم پر کتاب عاجز کرنیوالی تو کہا تمنے کہ سحر و افترا ہے اور جب بہیجا تمہاری طرف رسول سچا تو کہنے لگے
تم کہ وہ ساحر و کاذب ہے اور جب برسایا تمپر مینہ کہ سبب تمہاری زندگی کا ہے تو کہا تمنے کہ سچی تہی فلانی منزل
کہ اوسکے سبب سے مینہ برسا تو لازم آتا ہے اس سے ایسا مذہب کہ پہنچا دیوے طرف اہمال اور تعطیل کے پس کیا ہے تمکو
کہ نہین پہیر لیتے تم روح کو طرف بدن کے یعنے بعد پہنچنے اوسکے حلق کو اگر نہین ہے وہان کوئی قبض کرنیوالا
روح کا اور ہو تم سچے بیچ معطل ٹہرانے اور انکار کرنے تمہارے کے محیی اور ممیت اور مبدأ کو ف مد فَاَمَّا
اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِیْمٍ پس اگر ہووے مردہ نزدیک کیے گیون بارگاہ
الہی سے پس اوسکے لیے ہے راحت اور پہول خوشبودار اور باغ نعمت کے ف فتح سو جو اگر ہوا پاس والون
مین تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا ف مو پہر اگر وہ مرنیوالا نزدیکیون سے ہے یعنے خدا تعالی

بزرگ ہستہ ۱۲ ع تمام ذودہ گرد قریب لا تبصرون من البصیرۃ ف لا تعلمون ذلک ۱۲ ع مدینین واذا السلطان الرعیۃ ۱۲ م ... تحاسبون ... ۱۲ عد ... ۱۲ ش ... ۱۲ ع ... ۱۲ ش ... ۱۲ ع ... ۱۲ ع ... والجواب لا لا ولان اوہما قوال ۱۲ ج

ہے اوسنے تقرب حاصل کیا ہے تو ہیہ اوسے آرام و خوشی اور عیش ہے اور خوشبوئیان ہین اور باغ ہین سب
طرح کی نعمت سے بہرے ہوئے ع تفسیر نزدیک کیے گئے بارگاہ آلہی سے یعنے سابقین سے ہی
تینون اقسام مین سے کہ ذکر کیے گئے ہین اول سورہ مین مد وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ
فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ۝ اور اسیر اگر ہوا اہل سعادت سے پس سلامتی ہے اے مخاطب تیری خاطر کو
اہل سعادت سے ف اور جو اگر ہو داہنے ہاتہہ والون مین تو سلامتی پہنچے تجکو داہنے والون سے ف
مو اور اگر وہ ہو نیوالا داہنے ہاتہہ والون سے ہی یعنے جنکے اعمال نامے داہنے ہاتہہ مین ملے اونمین سے
ہے تو پہر سلام ہے تجپر اے محمد داہنے ہاتہہ والون سے یعنے تو خوش رہ کہ داہنے ہاتہہ والے خوش ہین بہشت
مین اور تجپر سلام بہیجتے ہین ع تفسیر فَسَلٰمٌ لَّكَ یعنے پس سلام ہوگا تجکو اے صاحب یمین اپنے
بہائیون صاحب یمین کے طرف سے یعنی سلام بہیجینگے وہ تجپر یہہ مانند قول اللہ تعالے کے ہے اِلَّا قِیْلًا
سَلٰمًا سَلٰمًا مد پس فَسَلٰمٌ لَّكَ یعنی پس سلامتی ہے تجکو اے محمد اصحاب یمین کی جانب سے کہ غم
اونکا نکہا دے تو اور حق تعالے اپنے فضل سے حسنات اونکے قبول کریگا اور اونکی برائیون سے تجاوز
کریگا اور بقول بعض کے یہہ معنی ہین کہ سلام ہو تجپر اے محمد اونکی جانب سے اور بقول بعض کے خطاب
لک کا صاحب یمین کو ہے ملائکہ کیطرف سے کہ کہینگے سلامتی ہے تیرے لیے اے صاحب یمین کہ تو
جملہ اصحاب یمین سے ہی تو مجر وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ۝
وَّتَصْلِیَةُ جَحِیْمٍ۝ اور اے پر اگر ہو جہوٹ گنتے والون گمراہون سے پس اوسکے لیے مہمانی ہے گرم پانی سے
اور اوسکے لیے ہے داخل کرنا دوزخ مین ف اور جو اگر وہ ہوا جہٹلانیوالون بہکو ہین تو مہمانی ہے
جلتا پانی اور پیٹہانا آگ مین مو اور اگر وہ ہو نیوالا جہوٹہہ جانتے والون سے بہولا ہوا سیدہی راہ
اسلام کیسے ہے یعنے جو لوگ کہ قیامت کے دنکو اور قرآنکو جہوٹہہ جانتے ہین اور اسلام کی سیدہی راہ بہولے
ہوؤن مین ہے تو پہر پہلے مہمانی اوسکی پانی گرم ہے دوزخکا اور اوتار لانا ہے دوزخ مین اوسکو قیامت
کے دن ع تفسیر یہہ تیسری قسم ہے تین قسمون مین سے اور یہہ وہ ہین کہ کہا گیا اوپر سے سورہ
مین ثُمَّ اِنَّكُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ اور ان آیتون مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تمام کفر ملت واحدہ ہے اور اصحاب
کبائر اصحاب یمین سے ہین اسلیے کہ وہ جہٹلانے والے نہین ہین مد اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ۝
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ۝ یہہ خبر درست بے شبہہ ہے پس ساتہہ پاکی کے یاد کر پروردگار بزرگ اپنے کو ف
بیشک یہہ بات یہی ہے لائق یقین کے سو بول پاکی اپنے رب کی نام سے جو سب سے بڑا مو بیشک
یہہ جو بیان کیا تینون فرقونکا حال البتہ یہہ بات سچ ہے اور تحقیق ہے کہ اسمین شک نہین پہر تسبیح کہو
اے محمد ساتہہ نام اپنے پروردگار کے جو اوسکا نام بہت بڑا بزرگ ہے نہایت ع تفسیر
تحقیق یہہ یعنے جو کچہہ کہ نزول کیا گیا اس سورہ مین روایت کیا گیا ہے کہ عثمان بن عفان داخل ہوئے
ابن مسعود رض کے پاس اونکے مرض موت مین پہر کہا ابن مسعود سے کہ کاہیکا شکوہ کرتا ہے تو پس کہا
ابن مسعود نے کہ اپنے گناہونکا پہر کہا ما تشتہی یعنے کیا چاہتا ہے تو کہا رحمت اپنے رب کی کہا حضرت عثمان نے

کیا نہ بلاوین ہم طبیب کو پس کہا ابن مسعود نے کہ بلا شبہ طبیب نے یعنی اللہ نے تو بیمار ہی ڈالا ہی مجکو پہر کہا عثمان نے کیا نہ حکم کرین ہم تمہارے روزینہ کے دینے کا کہا اونہون نے کہ نہین حاجت ہی مجکو اوسکی کہا عثمان نے کہ دیتا تم اوسکو اپنی بیٹیون کو کہا اونہون نے کہ نہین حاجت ہی اونکو اوسکی کہدیا ہی مینے اونسے یہہ کہ پڑہا کرنا سورۂ واقعہ اسلیے کہ بلاشبہ مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا اور نہین مذکور ہے ان تینون سورتون مین لفظ اللہ کا یعنے اقتربت اور الرحمٰن اور واقعہ مین **ف مد** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ رواہ البخاری وغیرہ اور یہہ بہی فرمایا مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ رواہ المسلم وغیرہ اور یہہ بہی فرمایا مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ رواہ فی المعالم

ف بحر سورۃ الحدید

مدنیہ اس سورۃ کا نام سورہ حدید ہے اسلیے کہ اسمین ذکر ہے حدید کا یعنے لوہیکا اس آیۃ مین وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ الآیۃ اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورۂ زلزلت کے جمہور علمار کے نزدیک اور بعد سورۂ واقعہ کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین حکم ہے تسبیح کرنے کا اور اسکے اول مین ذکر ہے تسبیح کرنے ہر چیز کا کہ آسمان وزمین مین ہین اور اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونو سورتون مین غور کرنے سے معلوم ہوتی ہین اور یہہ سورۃ مدنیہ ہے اور بعض نے کہا مکیہ ہے آیتین اسمین اونتیس ۲۹ ہین اور رکوع چار اور کلمے اسکے پانسو چہیاسی ۵۸۶ اور حرف اسکے دو ہزار پانسو نینانوین ۲۵۹۹ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

ع سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ساتہہ پاکی کے یاد کیا خدا کو ہر چیز نے کہ آسمان وزمین مین ہے اور وہ ہی غالب دانا **فتح** اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین ہین اور وہی ہے زبردست حکمت والا **مو** پاکیزہ اور ستہری طرح سے یاد کیا خدا تعالے کو اوسنے کہ آسمانون وزمین مین آسمانون مین فرشتے اور تارے اور چاند سورج اور زمین مین چرند اور پرند اور درخت اور پہاڑ یہہ سب خدا تعالے کی یاد کرتے ہین سب عیبون اور نقصانون سے پاک جانکر اور وہ خدا تعالے بہت زور آور ہے قدرت رکہنے والا اور حکمت جاننے والا کہ جو کچہہ اوسنے بنایا ہے اور پیدا کیا ہے حکمت سے خالی نہین **ع تفسیر** العزیز یعنے بدلہ لینے والا اوس مکلف سے کہ نہین تسبیح کرتا اوسکی ازراہ عناد کے الحکیم دانا ہے بیچ جزا دینے اوسکے کہ تسبیح کی اوسکی ازراہ فرمانبرداری اوسکی

مد لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اوسکے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر توانا ہے **فتح** اوسیکو راج ہے آسمانونکا اور زمین کا جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز کر سکتا ہے **مو** اوسیکے واسطے لائق ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی وہ جلاتا ہے یعنے پیدا کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خدا تعالے سب چیز پر قدرت رکہتا ہے **ع** هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وہی ہے پہلے سب سے اور وہی ہے آخر سب کے اور وہی ہے آشکارا اور وہی ہے ہر چیز کا جاننے والا **فتح** وہی پہلا اور

اور پچھلا اور باہر اور اندر اور ۳ سب چیز جانتا ہے ط ہو ط وہی خدا تعالے سب چیزوں سے پہلے تہا اور سب چیزوں سے آخر رہیگا یعنے ہمیشہ سے ہے جس ہمیشہ کا اول اور شروع ہو اور سب چیز فنا ہو جاوینگی اور وہ ہمیشہ رہیگا جس ہمیشہ کا آخر نہیں اور آشکار اکہلا ہوا ہے صریحا قدرت سے اپنی ایسا کہ ہر کوئی ہر وقت ہر بات میں یہی کہتا ہے یہہ کام خدا تعالے نے کیا اور یہہ کام خدا نے چاہا تو ہوگا اور چاہتا تو ہوتا اور چہپا ہوا ایسا جو کوئی ہرگز اوسے نہیں سمجہہ سکتا جو کیا ہے اور کیسا ہے اور کہاں ہے اور وہ آپ سب چیز کا جاننے والا ہے ط ع ط تفسیر ظاہر ہے بسبب دلیلونکے کہ دلالت کرتے ہیں اوپر وجود صانع کے اور باطن ہے حقیقت اوسکی ذات کی پہچاننے سے کہ کوئی اوسکی کنہ ذات کی نہیں پاسکتا ط ع ط هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۤءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وہی ہے وہ کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو چہہ روز میں پہر ٹہیرا عرش پر جانتا ہے جو کچہہ پیٹہتا ہے زمین میں اور جو کچہہ نکلتا ہے اوس سے اور جو کچہہ اوترتا ہے آسمان سے اور جو کچہہ چڑہتا ہے اوسمین اور وہ ساتہہ تمہارے ہے جہان کہیں ہو تم اور جو کچہہ کرتے ہو تم خدا اوسکو دیکہتا ہے ط ف ح ط وہی ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین چہہ دن میں اور جو اوس سے نکلتا ہے اور جو اوترتا ہے آسمان سے اور جو اوسمین چڑہتا ہے اور وہ تمہارے ساتہہ ہے جہان کہیں تم ہو اور اللہ جو کرتے ہو دیکہتا ہے ط مو ط وہ ہی خدا تعالے جسنے بنایا اور پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو چہہ دن میں پہر قصد کیا عرش پر اس چہہ دن میں بنانیکا سورۂ فصلت میں بیان ہے جانتا ہے خدا تعالے جو کچہہ کہ اندر آتا ہے اور داخل ہوتا ہے زمین میں جیسے بیج ہر چیز کا اور اناج کا جو بوتے ہیں اور مردے اور خزانے اور مینہ کا پانی اور جو کچہہ کہ نکلتا ہے زمین سے یعنے کہیت اور درخت اور کانین اور لاکہون چیزین اور جو کچہہ کہ نیچے اوترتا ہے آسمان سے جیسے مینہ کا پانی اور برف اور فرشتے اور رحمت و عذاب اور جو کچہہ کہ اوپر جاتا ہے آسمانمین زمین سے جیسے نیک و بد اعمال آدمیونکے اور دعا اور تسبیح اور جو فرشتے لیجاتے ہیں آسمان پر یہہ سب خدا تعالے جانتا ہے اور وہی خدا تعالے تمہارے ساتہہ ہے جسجگہ تم ہو اور خدا تعالے دیکہنے والا ہے تمہارے کامونکا جو تم کرتے ہو اوس سے چہپا ہوا نہیں ط ع ط تفسیر چہہ دن مانند دنون دنیا کے کما ذکرہ الحسن البصری اور اگر چاہتا تو پیدا کر دیتا ایک پلک مارتے میں ولیکن چہہ کو اصل ٹہرایا کہ ہوا و سبز ملا دیا اسلیے کہ ملائکہ دیکہین اونکے پیدا کرنے کو تدریج والا پیدا کرنا اوسکا سوائے کن فیکون کے نہیں ہے اگرچہ یہہ مدت بہی بہ نسبت ذات باری تعالے کے سوای ایک لحظہ کے نہین اور مثل کن فیکون کے ہے اسلیے کہ آیا ہے کلام مجید میں اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ آیا ہے کہ یہود نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمکو خبر دو کہ کیا چیز پیدا کی خدا تعالے نے ان چہہ دنونمین پس فرمایا آپ نے کہ پیدا کیا خدا نے روز اتوار اور پیر کے زمین کو اور منگل کے روز پہاڑونکو اور بدہ کے روز شہر اور نہرین اور قوت اور روز پنجشنبہ کے آسمان اور فرشتے وغیرہ تین ساعت جمعہ تک اور بیچ اول ساعت کے تین ساعتوں جمعہ کی میں سے پیدا کین اجلین اور دوسری مین آفت اور تیسری

مین آدم علیہ السلام کو پیدا کیا یہودنے کہا کہ سچ کہا تمنے اگر تمام کرتے فرمایا وہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ ہفتے
کو آرام کرنیوالا اور لیٹنے والا عرش پر ہوا حق تعالے نے اونکی رد مین آیۃ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ کہ جو سورہ
ق مین ہے نازل فرمائی پہر ٹہیرا عرش پر ٹہیرنا کہ لائق اوسکے تہا اور وہ ساتہ تمہارے ہے یعنے علم اور قدرت
اوسکے ساتہ تمہارے ہے عموماً یعنے سبکے اور فضل و رحمت خصوصاً یعنے خاص بندونکے ساتہ ہے اور جو
کچہہ کہ کرتے ہو خدا اوسکو دیکہتا ہے جزا دیگا تمکو موافق عملون تمہاری کے **مجہ مدح** لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اوسیکے لیے ہے بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور طرف خدا کے پہیرے
جاتے ہین کام **فتح** اوسیکو ہے راج آسمانون اور زمین کا اور اللہ ہی تک پہنچتے ہین سب کام **مو**
اوسیکے واسطے ہے سزاوار اور لائق بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور خدا تعالی ہی کی طرف پہیرینگے سب
کام سب اوسیکے آگے جا حاضر ہونگے سب چیز اور سب کوئی قیامت کے دن **ع تفسیر** سب کام
یعنے سب موجودات **ج** يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
داخل کرتا ہے رات کو دنمین اور داخل کرتا ہے دن کو رات مین اور وہ دانا ہے سینونکی چہپی ہوئی باتونکا
فتح داخل کرتا ہے راتکو دنمین اور داخل کرتا ہے دنکو رات مین اور اوسیکو خبر ہے جیونکی بات کی **مو**
اور وہ خدا تعالے ایسا ہے جو اندر لاتا ہے اور داخل کرتا ہے رات کو دن مین گرمیونکی موسم مین اور پہر اندر لاتا ہے
اور در آمد کرتا ہے دنکو رات مین جاڑیکے موسم مین اور خدا تعالے جاننے والا ہے بہیدون اور خیالونکا جو دلون
مین ہے خلقت کے **تفسیر** داخل کرتا ہے راتکو دنمین الخ اسطرح کہ کم کرتا ہے رات مین سے اور زیادہ
کرتا ہے دنمین گرمی کے موسم مین اور اسیطرح کم کرتا ہے دنمین اور زیادہ کرتا ہے راتمین جاڑے مین **مدح**
اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ
ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور خرچ کرو جملہ اوس مال سے کہ کیا ہے تمکو جانشین اور ونکا اوسمین پس وہ
کہ ایمان لائے اور خرچ کیا تم مین سے اونکے لیے ہے مزدوری بڑی **فتح** ایمان لاؤ اللہ پر اوسکے رسول پر اور
خرچ کرو جو کچہہ تمہارے ہاتہہ مین دیا اپنا نائب کرکہ جو لوگ تم مین یقین لائے ہین اور خرچ کرتے ہین اونکو
نیگ بڑا ہے **مو** ایمان لاؤ خدا تعالے پر اور اوسکے بہیجے ہوئے پر اور دو حقدارونکو اور محتاجونکو اوس چیز سی
جو کیا تمکو خدا تعالے نے مالک اور خلیفہ اوس چیز مین یعنے گذرے ہوئے لوگونکا مال جو تمہارے ہاتہہ آیا ہے خدا
تعالے کے فضل سے اور اوس مال کے مالک ہوئے اور اون گذرے ہوونکے خلیفہ اونکی جگہہ بیٹہے والے
ہوئے تو اوس مال سے حقدارون اور محتاجونکو دو پہر وہ لوگ جو ایمان لائے تم مین سے اور دیا اپنا مال حقدارون
اور محتاجون کو اون لوگون کے واسطے بدلا ہے بہت بڑا سو وہ بہشت ہے نعمتون کی بہری ہوئی **ع**
تفسیر وَاَنْفِقُوْا یعنے خرچ کرو یہ احتمال رکہتا ہے زکوٰۃ کا اور خرچ کرنیکا بیچ راہ خدا کے مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ
فِيْهِ یعنے مال جو تمہارے ہاتہون مین ہین وہ اللہ ہی کے مال ہین کہ اوسنے پیدا کیے ہین اور تمکو مالک اونکا
کیا ہے فائدہ اوٹہانیکے لیے اوسنے اور کیا ہے تمکو خلیفہ تصرف کرنیمین اونمین پس نہین ہین وہ مال تمہارے
حقیقت مین اور نہین ہو تم اونمین مگر بمنزلہ وکیلون اور نائبون کے پس خرچ کرو اونمین سے بیچ حقوق اللہ کے

ف تحقیق ... بادشاہی ... آسمانون اور زمین اور پیدا کرنیوالا اور سب بہیدونکا اور کامونکا اور سب چیزونکا جاننے والا ہے اور سب چیزین اور سب کام اوسیکی طرف پہیرے جاتے ہین ... ۱۲

کے اور چاہئے کہ آسان ہو تمپر خرچ کرنا دین سے جو سلسلہ آسان ہوتا ہے اوسی پر خرچ کرنا تمھے مال مین سے
جب کہ اذن دیوے اوسکوا سے مین پاکیا ہے تمکو خلیفہ اونکا کہ تھے پہلے تمہارے بسبب وارث کرنے اونکے تمکو اوس
قریب ہے کہ نقل کریگا تمسے طرف اونکی کہ پیچھے تمہارے ہونگے پس عبرت پکڑو اونکے حال سے اوسکی نگرو
پس وہ کہ ایمان لائے یعنے اللہ پر اور اوسکے رسول پر ۞ مد ۞ ومالکم لا تؤمنون باللہ والرسول یدعوکم
لتؤمنوا بربکم وقد اخذ میثاقکم ان کنتم مؤمنین ۞ اور کیا ہے تمکو ایمان نہین لاتے اللہ پر اور
رسول پر بلاتا ہے تمکو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر اور تحقیق عہد لیا ہے تمسے یعنے روز الست بربکم کے اگر ہو تم باور کرنے
والے ۞ فـ ۞ اور تمکو کیا ہوا الیقین نہ لاؤ گے اللہ پر اور رسول بلاتا ہے تمکو کہ یقین لاؤ اپنے رب پر اور لیچکا ہے
تمسے تمہارا اقرار اگر ہو تم ماننے ۞ مو ۞ اور کیا ہوا جو تم خدا تعالے کو نہین مانتے اور ایمان نہین لاتے اور
پیغمبر [illegible] بلاتا ہے تمکو معجزہ [illegible] کہ اگر تو ایمان لاؤ تم اور مانو اپنے پروردگار کو [illegible] پہلے
خدا تعالے قول و قرار تم نے اپنی خداوندی پر اور اوسکے ساتھ شریک نکرنے پر اگر تم ہو ماننے والے سچ جاننے
والے اسبات کو ۞ عـ ۞ تفسیر یاد رکہنی والے اسکو کہ وقت نکالنے تمہارے پشت آدم سے الست بربکم
قالوا بلی گذرا ہے اور بقول بعض کے مراد میثاق سے قائم کرنا حجتون کا ہے دلیلون کا اور بر صدق محمد کے اور
متابعت اوسکے کے اوپر اوترنا قرآنکا ہی ۞ بحر ۞ لیا ہے عہد تمسے ساتھ قبول لینے کے الست بربکم
یا اسطرح کہ دے تمکو عقل اور قدرت دی تمکو نظر کرنے کی دلیلون مین پس جبکہ نباقی رہی تمہارے
لیے کوئی علت بعد دلیلون عقلیہ کے اور تنبیہ رسول کے پس کیا ہے تمکو کہ نہین ایمان لاتے اگر ہو تم ایمان لانے
والے بسبب موجب کے پس بلا شبہ اس موجب سے کونسا موجب زیادہ ہوگا ۞ مد ۞ هو الذی ینزل
علی عبدہ آیات بینات لیخرجکم من الظلمت الی النور وان اللہ بکم لرءوف رحیم ۞ وہ ہی وہ
کہ اوتارتا ہے اوپر بندے اپنے کے آیتین واضح تو کہ باہر نکالے تمکو اندہیرون سے طرف روشنی کے اور خدا
تمپر بخشنے والا مہربان ہے ۞ فـ ۞ وہی ہے جو اوتارتا ہے اپنے بندے پر آیتین صاف کہ نکال لاوے
تمکو اندہیرون سے اوجالے مین اور اللہ تمپر نرمی رکہتا ہے مہربان ۞ مو ۞ خدا تعالے وہ ہے جو بہیجتا
ہے اپنے خاص بندے محمد پر آیتین قرآن کی اسواسطے کہ تو باہر نکالے تمکو اندہیرون کفر کے سے طرف
روشنائی اسلام کے سو یہ اندہیرا اور روشنائی بعد مرنے کے سبکو معلوم ہوگی اور بیشک خدا تعالے تمپر مہربان
ہے البتہ بخشنے والا مہر کرنیوالا ۞ عـ ۞ تفسیر آیتین یعنے قرآن تو کہ باہر نکالے تمکو یعنے اللہ یا محمد
علیہ الصلوۃ والسلام ساتھ بلانے اپنے کے رحوف بہت رحم کرنیوالا ۞ مد ۞ وما لکم الا تنفقوا فی
سبیل اللہ وللہ میراث السموت والارض لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقتل
اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی واللہ بما
تعملون خبیر ۞ اور کیا ہی تمکو کہ خرچ نہین کرتے راہ خدا مین اور خدا کے لیے ہی پیچھے چہوڑا ہوا سب آسمانون
اور زمین کے یعنے جو کوئی کہ مرے جو کچھہ کہ چہوڑے ملک خدا کی ہوگی پس ساتھ اوسکے بخل کرنا نہایت برا
ہے واللہ اعلم برابر نہین ہے تم مین سے وہ کہ خرچ کیا پہلے فتح مکہ کے اور لڑا تھا اوسکے کہ ایسا عمل کیا ہو

بعد فتح مکہ کے وہ جماعت بیچ مرتبہ کے زیادہ بزرگ ہین اونسے کہ خرچ کیا بعد فتح مکہ کے اور لڑے اور ہر ایک کو وعدہ دیا ہے خدا تعالے نے حالت نیک اور خدا خبردار ہے ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو **ف** اور تمکو کیا ہوا ہے کہ خرچ نکروگے اللہ کی راہ مین اور اللہ ہی کو بچ رہتا ہے ہر کچھہ آسمانون مین اور زمین مین برابر نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑا اون لوگونکا درجہ بڑا ہے اونسے جو خرچ کرین اوس سے پیچھے اور لڑین اور سبکو وعدہ دیا ہے اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو **موضح** اور کیا ہے تمکو وہ کہ نہین دیتے اپنے مال مین سے خدا تعالی کی راہ اور خدا تعالی ہی کو ہے ورثہ پانا آسمان اور زمین کے رہنے والونکا جو سب اپنا مال چھوڑ کر فنا ہووین سوای خدا تعالی کے کوئی مالک اور وارث نرہیگا اس باتکو سچ سمجھو اور خدا تعالی کی راہ مین خرچ کرو مال برابر نہین تم مین سے اے مسلمانون جسنے دیا خدا تعالی کی راہ مین پہلے فتح مکہ سے اور لڑے کافرون سے جہاد اون لوگونکا درجہ بہت بڑا ہے اون لوگون سے جنہون نے دیا خدا تعالی کی راہ مین پیچھے فتح مکہ کے اور لڑائی کافرونسے اور سب مسلمانونکو وعدہ دیا ہے خدا تعالے نے اچھا اور نیک لیکن تفاوت درجون مین ہے اور خدا تعالی واقف اور خبردار ہے اون چیزون سے جو تم کرتے ہو اے مسلمانون کچھہ ذرہ چھپا ہوا نہین ہے اوس سے **تفسیر** وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنے وارث ہے اللہ ہر چیز کا کہ آسمان وزمین مین ہے نہین باقی رہیگا کچھہ کسیکے لیے مال وغیرہ سے یعنی کیا غرض ہے تمکو بیچ نہ خرچ کرنیکے اللہ کی راہ مین اور جہاد مین ساتھہ رسول اوسکیکے حال آنکہ اللہ ہلاک کریگا تمکو اور وارث ہوگا تمہارے اموال کا اور یہہ نہایت باعث ہے خرچ کرنے پر اللہ کی راہ مین پھر بیان کیا تفاوت درمیان خرچ کرنیوالون کے اونمین سے فرمایا لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے برابر نہین ہے تم مین سے وہ کہ خرچ کیا پہلے فتح مکہ کے اور پہلے عزت اسلام کے اور قوت مسلمانون کے اور پہلے داخل ہونے لوگون کے اللہ کے دین مین جماعت جماعت اور وہ کہ خرچ کیا بعد فتح کے پس حذف کیا اوسکو اسلیے کہ قول اللہ تعالی کا مِنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ دلالت کرتا ہے اسپر اُولٰٓئِکَ یعنے وہ لوگ کہ خرچ کیا اونہون نے پہلے فتح مکہ کے اور وہ سابقون اولون ہین مہاجرین اور انصار سے کہ کہا اونکے حق مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لو انفق احدکم مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ اَعْظَمُ دَرَجَۃً الخ یعنے وہ بہت بڑے مرتبہ کے ہین اونسے کہ خرچ کیا بعد فتح کے اور لڑے وَکُلًّا الخ یعنے ہر ایک کو دونون فرقون مین سے وعدہ دیا ہے اللہ نے جسنے یعنے اَلْمَثُوْبَۃَ الْحُسْنٰی کا اور وہ جنت ہے ساتھہ تفاوت درجات کے کہا ہے بعضون نے کہ نازل ہوئی ہے یہہ آیۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ کے حق مین اسلیے کہ وہی اول مسلمان ہوئے اور اول اونہون ہی نے خرچ کیا اللہ کی راہ مین اور اسمین دلیل ہے اونکی فضیلت اور مقدم ہونیکے سب سے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ خبردار ہے الخ پس جزا دیگا تمکو بقدر اعمال تمہارے کے **مدارک** روایت کیا گیا ہے کہ نزول اس آیت کا بیچ شان ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے کہ اول مسلمان اور اول خرچ کرنیوالے راہ مین وہی تھے حتے کہ تمام مال دیکر ایک کملی مین رہ گئے تھے ابن عمر رضی کہتے ہین کہ تہا مین پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اونکے پاس ابوبکر بیٹھے تھے اسحال مین کہ اونپر ایک کملی تھی کہ اوسکو بطور جبہ کے پہنکر ایک کانٹا اپنے سینہ پر لگا لیا تہا یعنی بجاے

کہدی سکے پس اوتری جبرئیل حضرت کی پاس اور کہا کہ کیا ہے مجکو کہ دیکھتا ہون ابوبکرکو اسحال مین کہ اونپر
ایک کملی ہے کہ سینہ پرایک کانٹا لگا لیا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ خرچ کردیا ہے اونہون نے مال اپنا مجپر
پہلے فتح مکہ کے کہا جبرئیل نے کہ پس بلاشبہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ کہا دوس سے سلام
میرا اور کہہ اوس سے کہ آیا راضی ہے تو مجہسے اپنے اس فقر مین یا غصے ہے پس فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابوبکر بلاشبہ اللہ عزوجل تجکو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے تجہسے کہ آیا راضی ہے تو مجہسے
اپنے اس فقر مین یا غصے ہے پس کہا ابوبکر نے کیا غصے ہونگا مین اپنے رب سے بلاشبہ مین اپنے رب سے
راضی ہون بلاشبہ مین اپنے رب سے راضی ہون روایت کیا اسکو معالم مین اور روایت کیا اسکو احمد نے
اپنی سند مین ہین جسپر کہ خداتعالے ابتدا السلام کرے اور رضاجوئی اوسکی کرے اوسکے دشمن رکہنے والونکو کس
درجہ کی شقاوت ہوگی نعوذ باللہ منہ ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ
أَجْرٌ كَرِيمٌ﴾ اور کون ہے وہ کہ قرض دیوے خداکو قرض دینا نیک پس دوچند ادا کرے اوس قرض کو اوسکو
لیے ہے مزدوری بڑی ﴿فتح﴾ کون ہے ایسا کہ قرض دے اللہ کو اچھی طرح قرض پہر وہ اوسکو دونا کردے
اوسکے واسطے اور اوسکو ملے نیگ عزت کا ﴿موضح﴾ دیوے خداتعالے کو قرض اچہا خوشی سے اور محبت سے
پہر خداتعالے دوگنا دیوے اوسکو وہ قرض اوسکا اور واسطے اوسکے بڑا بدلا اور بہت اچہا ہے سو وہ بہشت اور
اوسکی نعمتین ہین ﴿ع تفسیر﴾ یعنی جو کوئی مال اپنا راہ خدا مین خوشدلی اور اخلاص سے خرچ کرے
خداتعالے اوسکو دوگنا ثواب دیوے دنیا مین ساتہہ برکت کے مال مین اور آخرت مین بہشت اور نعمتین اوسکی
﴿بحر﴾ قرض دیوے خداکو قرض نیک یعنی خرچ کرے اللہ کی راہ مین خوشی اپنی سے اور تعبیر اسکو لفظ قرض کرنا دلالت کرے اوپر
لازم ہونے جزا کے دوچند ادا کرے یعنے دیوے اوسکو اجر اوسکا اوپر خرچ کرنے اوسکے دوچند کیے خصائے اپنے
فضل سے ﴿مدارک﴾ ﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ
الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ یاد کر اوسدنکو کہ دیکہے
تو مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو ساتہہ اس صفت کے کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگے اونکے اور داہنی طرف
اونکے کہا جاویگا خوشخبری ہو جیو تمکو آج تمہارے لیے ہین باغ چلتی ہین نیچے نہرین ہمیشہ رہوگے اونمین
یہی ہے مطلب پانا بڑا ﴿فتح﴾ جسدن تو دیکہے ایمان والے مردونکو اور عورتونکو دوڑتے چلتے ہے
اونکی روشنی اونکے آگے اور اونکے داہنے خوشخبری ہے تمکو آج کے دن باغ ہین نیچے بہتی اونکی نہرین سدا
رہین اونمین یہہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد ملنے ﴿موضح﴾ جسدن دیکہے تو اے دیکہنے والے مسلمان مردون
اور عورتون کو جو دوڑیگی روشنی اونکے ایمان کی آگے آگے اور داہنی طرف اونکے جو بہشت کیطرف جاوینگے
کہیگا فرشتہ اونکو کہ خوشخبری تمکو آج باغونمین جانیکی جو بہتی ہین نیچے بیٹہکون اون باغونکے نہرین سو ہمیشہ
رہینگے اون باغون مین مسلمان یہی بڑا مقصود اور مراد پانا ہے ﴿فتح﴾ ﴿تفسیر﴾ نور اونکا یعنی نور اونکی توحید
اور طاعتون کا اور یہہ جو فرمایا آگے اونکا اور داہنی اونکے اسلیے فرمایا کہ نیکو نکو یعنے مومنونکو اعمالنامے اونکے
اونہین دونون طرفون سے ملین گے جیسکہ بدونکو یعنے کافرونکو ملینگے اعمال نامے بائین ہاتہ مین پیچہے

پیٹھون سے پس کیا جاویگا نور دو نو جہتون مین نشانی اونکی اسلیے کہ وہ اپنی نیکیون ہی کے سبب سے سعید ہو
اوسبب اعمال ناموں سفید کے مطلب یاب ہوئے اور منقول ہے کہ نور ہر مومن کا موافق اوسکے عمل کے ہوگا
اور وہی رہبر اوسکا بہشت کی طرف ہوگا پس جسوقت لیجایا جاویگا اونکو طرف جنت کے اور گذرینگے پل صراط پر دوڑینگے
ساتھ اپنے نور کے اور کہینگے اونسے فرشتے بشریکم الیوم الخ یہی ہی مطلب پایا بڑی کہ جسکا دنیا مین وعدہ دیے
جاتے تہے ۞ مل ۞ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ
قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَکُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ط فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ط بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ
مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ اوسدن کہ کہینگے مرد اور عورتین منافقونکی مسلمانون سے نظر شفقت سے دیکھو طرف
ہمارے تا روشنی لیوین ہم تمہارے نور سے کہا جاویگا کہ پھر و تم پیچھے پیٹھون اپنے کے پس ڈھونڈو روشنی کو یعنی
دنیا مین جاؤ اوسجا نور حاصل کرو کہ یہان کوئی نور کے حاصل کرنیکا نہین ہے واللہ اعلم پس بنائی جاویگی درمیان
اونکے ایک دیوار کہ اوسمین دروازہ ہوگا اندر اوس دیوار کے اوسجگہ رحمت ہی اور باہر اوس دیوار کے اوسکے آگیکی
جانب مین عذاب ہے ۞ فتح ۞ جسدن کہینگے دغاباز مرد اور عورتین ایمان والونکو ہماری راہ دیکھو ہم بہی سلگا لین
تمہاری روشنی سے کسی نے کہا اولٹے پہر جاؤ پیچھے پہر ڈھونڈہ لو روشنی پہر کہڑی کردی اونکے بیچمین ایک دیوار جسکو
ایک دروازہ اوسکے اندر مین مہر ہے اور باہر کیطرف عذاب ۞ مو ۞ جسدن کہینگے منافق مرد اور عورتین
منافق اون لوگون کو جو ایمان لائے دنیا کی زندگی مین کہ دیکھو ہمکو اور نظر کرو ہماری طرف اور ٹہیرو ذرا
تو لیوین ہم روشنی تمہاری روشنی سے کہا جاویگا اونکو یعنے جواب ملیگا اونکو فرشتے کہینگے یا مومن اونکو
کہ پہر جاکر ڈھونڈو وہان روشنی پیچھے اپنے سے یعنی دنیا مین جاکر روشنی لاؤ جو بغیر وہان سے لائے روشنی
یہان نہین اور یہہ مشکل ہے تاکہ تہی جاویگی درمیان مومنون اور منافقونکے ایک دیوار اونچی قلعہ کیسی
جو اوس دیوار مین ہونگے دروازے سو اوس دیوار کے اندر مہربانی خدا تعالی کی ہوگی اور باہر اوسکے دکہہ اور
خرابی ۞ فا ۞ عہ ۞ تفسیر ۞ اُنْظُرُوْنَا یعنے انتظار کرو ہمارا اسلیے کہینگے کہ مومنونکو جلدی لیجایا جاویگا
طرف جنت کے مانند کوندنے بجلی کے اور حمزہ نے اسکو اَنْظِرُوْنَا پڑہا ہے نظرہ سے یعنے مہلت دو ہمکو گردانا
اونکے ٹہیرنیکو مہلت دینی اونکے لیے یہانتک کہ لاحق ہون ساتہ اونکے کہا جاویگا کہ پہر و تم الخ یہہ زجر و
تنبیہ کے لیے کہا جاویگا یعنے کہینگے منافقون سے فرشتے یا مومن کہ پہر و تم طرف موقف کے جہان سے
دیے گیے مین ہم یہہ نور پس ڈھونڈو نور وہان یا پہر و طرف دنیا کے پس ڈھونڈو نور بسبب حاصل کرنے
سبب اوسکے کہ وہ ایمان ہے اور پس بنائی جاویگی درمیان اونکے یعنے درمیان مومنون اور منافقون
کے ایک دیوار کہ حائل ہوگی درمیان کلیارے جنت اور دوزخ کے اور بعضون نے کہا کہ وہ اعراف ہے
اوسمین دروازہ ہوگا جنتیون کے لیے کہ داخل ہونگے اوسمین سے اندر اوس دیوار کے یا دروازے کے اور وہ
کلیارہ ہے کہ قریب جنت کے ہوگا اوسجگہہ رحمت ہی یعنے نور ہے یا جنت ہے عذاب ہے یعنے تاریکی یا آگ جہنم
کی ۞ مل ۞ ڈہونڈو نور یعنے دنیا مین جاؤ اور نور حاصل کرو کہ یہہ عالم دار عمل نہین ہے اور یہہ قول مومنونکا
یا ملائکہ کا ہوگا وقت گذرنے کی پلصراط سے کہ مومن اپنے نور ایمان مین چلین گے اور منافق تاریکی مین ہون گے

منافق یہہ بات [illegible] ۱۲ عو [illegible] منافق جب [illegible] روشنی [illegible] دیوار ہے اور اوسمین [illegible] دروازہ [illegible] روشنی [illegible] الآیۃ ۱۲ منہ

[illegible] ۱۲ عہ

اور جب مومن پیچھے اپنے نظر کرینگے تو روشنی اونکے نور کی منافقونپر پڑیگی اوسوقت منافق مومنون سے کہینگے اُنظُرُونَا نَقتَبِس مِن نُورِکُم اور جواب ارجعوا وراءکم الخ سنینگے پھر منافق خیال کرسکے کہ نور پیچھے اونکے ہے موہنہ پیچھے پھیرینگے اوسیوقت ایک دیوار درمیان مومنون اور منافقون کے پیدا ہوگی جیسیکہ فرمایا فضرب بینہم الخ یعنے ملائکہ اوسوقت دیوار درمیان جنت اور دوزخ کے بنادینگے اور وہ درمیان مومنون اور منافقونکے حائل ہوگی مومن اندر دیوار سے بہشت مین جاوینگے اور منافق باہر اوسکے دوزخ مین رہجاوینگے

ترجمہ یُنَادُونَهُم أَلَم نَكُن مَّعَكُم قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُم فَتَنتُم أَنفُسَكُم وَتَرَبَّصتُم وَارتَبتُم وَغَرَّتكُمُ الأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الغَرُورُ آواز دینگے منافق مسلمانونکو کیا نہین تھے ہم ہمراہ تمہارے کہینگے مومن ہان تھے ولیکن تمنے بلامین ڈالا اپنے کو اور انتظار کیا تمنے یعنے مسلمانونکی شکست کا اور شک لائے تم اور فریفتہ کیا تمکو آرزوؤن نے یہانتک کہ پہنچا حکم خدا کا یعنے اجل اور فریب دیا تمکو بیچ فرمان بردارے خدا کے شیطان فریب دینے والے نے **ف** پکارتے ہین کیا ہم نتھے تمہارے ساتھہ وہ بولے کیون نتھے ولیکن تمنے بچلادیا آپکو اور راہ دیکھتے رہے اور دہوکے مین پڑے اور بہکے خیالونپر جب تک کہ آپہنچا حکم الله کا اور تمکو بہکایا الله کے نام سے اوس دغاباز نے **ف موضح** پکارینگے منافق مومنونکو اور کہینگے کیا ہم نتھے تمہارے ساتھہ نماز پڑہنے مین اور روزہ رکہنے مین یعنے تمہارے ساتھہ نماز اور روزے مین شریک تھے دنیا مین پھر اب ہمین کیون رفیق نہین کرتے تب مومن لوہین کہینگے کہ ہان نماز روزے مین تو شریک تھے تم ظاہر مین پر تمنے خرابی اور ہلاکت مین ڈالا اپنے آپکو نفاق سے اور ڈہیل کی تمنے توبہ کرنے مین اور شک لائے تم یعنے توحید مین اور محمد صلے الله علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے مین اور دغا دی تمکو تمہاری آرزوؤنے جب تک کہ آیا حکم خدا تعالے کا اور ہوے تم یعنے اپنی موت تک تم دہوکے ہی مین رہے کہ یہہ پیغمبر سچا ہے یا نہین اور اس بات سے توبہ نکی اور صدق نہ لاے پیغمبر پر اور دغا دی تمکو اور دو بہنکا تمکو خدا تعالے سے دغاباز شیطان نے یا تمہارے ملکے اعتقادونے جو یقین نلاے پیغمبر پر **ف معالم تفسیر** اَمَانِیُّ آرزوہی دراز اور توقع درازگی عمر کی آور فریب شیطانکا یہہ کہ الله عفو کرنے والا کریم ہے نہین عذاب دیگا تمکو یا یہہ فریب ہے کہ بعث یعنے مرکر جینا نہین اور نہ حساب ہے **ف مدارک** مراد فتنتم سے ہلاک کرنا نفسونکا ہے ساتھہ استحقاق عذاب کے بسبب مصر ہونیکے نفاق و گناہونپر و تربصتم تاخیر کی تمنے ایمان مین اور توبہ مین یا انتظار کیا شکست اور مغلوبی مومنونکا یا موت پیغمبر کا وارتبتم اور شک کیا آنحضرتکی نبوت مین اور الله کے وعدون مین اور امانی آرزوئین باطلہ مانند او ترنے گردشون زمانہ کے مومنون پر اور مراد امر الله سے موت ہے اور غرور سے مراد شیطان یا دنیا ہے **ف بحر تنبیہ** غور کرنا چاہئے کہ کفر اور نفاق اور گناہونپر اڑے رہنا اور بدخواہ مسلمانونکا ہونا اور آرزوئین باطلہ کیا بری بلائین ہین اسی لیے ہمارے پیغمبر صاحب صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اَخوَفَ مَا اَخَافُ عَلَىٰ اُمَّتِي اَلهَوىٰ وَطُولُ الاَمَلِ آخر تک ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ بلاشبہ بہت خوفناک اوسچیز کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہے یعنے حیوۃ مین پس اسپر خواہش نفسانی روکتی ہے حق سے اور اسپر درازگی آرزو کی پس بہلا دیتی ہے آخرت کو دل

یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہے اور یہہ آخرت کوچ کرنیوالے آنیوالے ہی اور ہر ایک کی بیے اون دونون سے تابعدار مین پس اگر کرسکو تم یہہ کہ نہو و دنیا کے تابعدار و نمین سے تو ہوو پس تحقیق تم آج عمل کے گہر مین ہو اور نہین حساب اور تم کل کو آخرت کی گہر مین ہوؤگے اور عمل کرنیکی گنجایش ہونیکی نہین ۱۲ مشکوۃ

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

پس آجکے دن لیا نہین جائیگا تمسے بدلہ اور نہ کافرون سے لیا جاویگا جگہہ تمہاری آگ ہے وہی آگ لائق تمہاری ہے اور بری بازگشت ہے وہ ۱۲ فتح سو آج تم سے نہین قبول چہروائی دینی اور نہ منکرون سے تم سبکا گہر دوزخ ہے وہی ہے رفیق تمہاری اور بری جگہہ جا پہنچے ۱۲ موضح پہر آج نہ لیا جاویگا تم سے ای منافقون کچہہ بدلے عذاب دینیکے اور نہ کافرون سے لیا جاویگا بدلہ جگہہ تمہاری ای منافقون اور کافرون آگ ہے دوزخ کی یہی آگ دوست اور رفیق تمہاری ہے پر کیا بری جگہہ ہے وہ پہر جانیکی تمہارے ۱۲ ع

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

کیا وقت نہین پہنچا ہی مسلمانونکو کہ جہکیں اور عاجزی کرین دل اونکے وقت یاد کرنے خدا کے اور وقت یاد دلانے اوسچیز کے کہ آئی ہے وحی الہی سے اور نہون مانند اونکے کہ دی گئی ہے اونکو کتاب پہلے اس سے پس دراز گذری اونپر مدت پس سخت ہوے دل اونکے اور بہت اونسے بدکار مین ۱۲ فتح کیا وقت نہین پہنچا ایمان والونکو کہ گڑگڑادین اونکے دل اللہ کی یاد سے اور جو اترا سچا دین اور نہ ہون جیسے جنکو کتاب ملی ہے پہلے اس سے پہر لنبی گذری اونپر مدت پہر سخت ہوگئے اونکے دل اور بہت اونمین بے حکم ہین ۱۲ موضح کیا نہین وقت آیا اون لوگونکا جو ایمان لائے ہین ظاہر مین وہ کہ جو ڈرین اور نرم ہووین دل اونکے خدا تعالی کی یاد کی واسطے اور اوسکے واسطے جو اترا ہے کلام خدا تعالی تو اوسمین غور کرکے سمجہین اور نہون مانند اون لوگون کے جنکو دی ہے کتاب پہلے اس سے جو وہ یہود اور نصاری ہین ویسے نہون جو پہر دراز ہوئین اونپر عمرین پہر سخت ہوے دل اونکے اور بہت لوگ اونمین سے باہر نکل گئے انصاف کی حد سے اور دین کی راہ سے ۱۲ ع

تفسیر آیا ہے کہ مسلمان مکہ مین فقر و فاقہ سے گذران کرتے تہے اور کوشش طاعت مین کرتے تہے جب ہجرت مدینہ مین پیش آئی اور مال بہت ہاتہہ لگا تو بسبب چین و آرام کے قصور پہلی حالت مین واقع ہوا یہہ آیۃ نازل ہوئی اور ابن مسعود رض سے ہی کہ نہین عرصہ تہا درمیان اسلام ہمارے کے اور سرزنش ہمارے ساتہہ اس آیۃ کے مگر چار برس کا اور ابی بکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہہ آیۃ پڑہی گئی آگے اونکے اور اونکے پاس کچہہ لوگ اہل یمامہ کے بیٹہے تہے پس روئے وہ بہت شدت سے پس دیکہا اونکی طرف ابوبکر نے اور کہا ایسے ہی تہے ہم یہانتک کہ سنگدل ہوے انتہی اور بقول بعض کے جبکہ خوشطبعی اور ہنسنا درمیان صحابہ کے بہت ہوا تو یہہ آیۃ اوتری اور بقول کلبی اور مقاتل کے نزول اس آیۃ کا منافقون کے حق مین ہے جبکہ سلمان فارسی رض سے پوچہا کہ عجائبات توریۃ ہمارے آگے بیان کر اور اس تقدیر پر مراد آمنوا سے ساتہہ زبان کے ہونگے یعنے ای وہ لوگون کہ ایمان زبان سے لائی ہو کیا وقت نہین آیا ہے کہ دل تمہارے

ف ۱ یعنی جانا دنیا اور اوسکا جانا کوچ جیسے کشتی والے کشتی سے چلتے کو نہین جانتے ۱۲ منہ

ف ۲ یعنی اگر چاہو کہ تم عوض اپنے دیکر عذاب سے چہوٹو عمل دیکر جاؤ نہین ۱۲ محمد

ف ۳ یعنی الا مر یانی یانی و نحو آن اتا مانا اسکے وقت ۱۲ م

ف ۴ یعنی ایمان تہی ہمارا کہ دل نرم تہے جب دن گئی صحبت مین پہر یاد سے اب سخت ہوگئے اور ایسے ہیں صفت مسلمانونکو چاہئے ۱۲ منہ

خاشع اور مومن ہووین اور مثل اہل کتاب کے مائل دنیا کی طرف اور اعراض کرنیوالے نصیحتون الہی سے نہون بسبب طول زمانہ نیکے کہ اونپر گذرا شجرہ ملہ یہہ آیۃ نازل ہوئی صحابہ کے حق مین جبکہ بہت خوش طبعی کرنی لگے آپسمین اور حق سے مراد قرآن ہے اور اہل کتاب سے مراد یہود و نصارے مین پس دراز گذری مدت یعنے زمانہ درمیان اونکے اور درمیان انبیاء اونکے اور سخت ہوے دل اونکے یعنے نرم نہو وے الله کے ذکر کیلیے ج ما نزل ساتھہ تخفیف کے نافع اور حفص نے پڑہا ہے اور باقیون نے نزّل تشدید سے پڑہا ہے اور ما بمعنی الذی کے ہے اور ما نزل من الحق سے قرآن ہے اسلیئے کہ وہ جامع ہے دونون امرون کے لیے یعنے ذکر اور نصیحت کیلیے اور وہ حق ہے کہ اوترا آسمان سے حاصل یہہ کہ ابتدا مین بنی اسرائیل حق پر تہے اور وہ حق مانع ہوتا تہا شہوات سے اور جب سنتے وہ توریۃ و انجیل تو ملتے الله کے حکمونکو اور نرم ہوتے دل اونکے پہر جب زمانہ بہت گذرا انبیاء کی صحبت سے الگ ہونیکا تو غالب آئے اونپر سنگدلی اور اختلاف کرنے لگے اور تحریف وغیرہ دین مین کرنے لگے ویسے تم نہو جاؤ اور بہت اونمین بدکار ہین یعنے خارج ہین اپنے دین سے چہوڑنیوالے ہین اون چیزونکو کہ اونکی دو نوکتابونمین ہین یعنے مومن اونمین سے کم ہین ملہ تنبیہ اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ علامت سنگدلی کی یہہ ہے جو الله کی طاعت و ذکر سے غافل ہوا اور دل اوسکی طرف متوجہ نکرے بندے کو چاہیئے کہ الله جل شانہ کے ذکر و طاعت مین مشغول رہے اور غافل نہو حضرت علی رضی الله عنہ فرماتے ہین اِنَّ مِنْ نَعِیْمِ الدُّنْیَا یَکْفِیْکَ الْاِسْلَامُ نِعْمَۃً وَاِنَّ مِنَ الشُّغْلِ یَکْفِیْکَ الطَّاعَۃُ شُغْلًا وَاِنَّ مِنَ الْعِبَرَۃِ یَکْفِیْکَ الْمَوْتُ عِبْرَۃً اور حضرت داود نبی علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اُوْحِیَ فِی الزَّبُوْرِ حَقٌّ عَلَی الْعَاقِلِ اَنْ لَا یَشْتَغِلَ اِلَّا بِثَلٰثٍ تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ وَمَرَمَّۃٍ لِمَعَاشٍ وَطَلَبِ لَذَّۃٍ بِحَلَالٍ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ جانو کہ خدا زندہ کرتا ہے زمین کو بعد مرنے اوسکے بلا شبہہ بیان کرتے ہین ہم واسطے تمہارے آیتونکو ہووے کہ تم پاؤ فتح جان رکہو کہ الله جلاتا ہے زمین کو اوسکے مرے پیچہے ہمنے کہول سنائے تمکو پتے اگر تمکو بوجہہ ہے موضح جانو اس باتکو کہ خدا تعالے جلاتا ہے زمین کو پیچہے مرنے اوسکے یعنے جبکہ خشک اور بغیر گہانس کے ہوتی ہے تو گویا کہ مردہ ہے تب پہر زندہ کرتا ہے اوسکو مینہ برساکر جو ہزارون طرح کا سبزہ نکلتا ہے بہار مین بیشک روشن کین نشانیان اپنی قدرت کی تمہارے واسطے شاید کہ تم سمجہو اور عقل سے جانو کہ اسی طرح مردونکو پہر جلا ویگا قیامت کے دن ایمان لانا چاہیے اسپر عجیب تفسیر کہا بعضون نے کہ یہہ تمثیل ہے اسکی کہ ذکر الله اثر کرتا ہے دلون مین اور جلاتا ہے دلونکو جیسا کہ جلاتا ہے مینہ زمین کو مدہ اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَہُمْ وَلَہُمْ اَجْرٌ کَرِیْمٌ ۝ تحقیق مرد خیرات دینے والے اور عورتین خیرات دینے والیان اور جنہون نے کہ قرض دیا ہے خدا کو قرض نیک دو چند دیا جاویگا اونکو اور اونکے لیے ہے مزدوری کرامیقدر فتح تحقیق جو لوگ خیرات کرنیوالے ہین مرد اور عورتین اور قرض دیتے ہین الله کو اچہی طرح قرض دونی ملتی ہے اونکو اور اونکو نیگ ہی عزت کا موضح بیشک خیرات کرنیوالے مرد اور عورتین اور قرض دینے والے

خدا تعالے کو قرض دینا اچھا خوشی سے اور محبت سی دگنا کیا جاویگا اونکے واسطے وہ دیا ہوا قرض اور واسطے
اونکے بہت اچھا بدلہ ہے خاصا بزرگ ع تفسیر اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ
الخ کے معنے یہہ ہین کہ جن لوگون نے تصدق کیا اور قرض دیا اللہ کو قرض حسنہ تو وہ تصدق اونکے
لیے بڑہایا جاویگا اور قرض حسن یہہ ہے کہ للہ دے مال حلال خوشدلی سے اور نیت درست سی مستحق
صدقہ کو اور اجر کریم سے مراد جنت ہے مد وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ
وَالشُّھَدَآءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھہ خدا کے اور پیغمبرون اوسکے وہ جماعت وہی ہین صدیق اور شہید
نزدیک پروردگار اپنے کے اونکے لیے ہی مزدوری اونکی اور نور اونکا اور وہ لوگ کہ کافر ہوے اور
جہوٹ گنا ہمارے آیتون کو وہ جماعت دوزخ والے ہین فتح اور جو لوگ یقین لائے اللہ
اور سب اوسکے رسولون پر وہی ہین سچے اور ایمان والے اور احوال بتانیوالے اپنے رب کے پاس اونکو
ہے اونکا نیگ اور اونکی روشنی اور جو منکر ہوے اور جہٹلائین ہماری باتین وہ ہین دوزخ کے لوگ
مو اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین خدا تعالے پر اور اوسکے بہیجے ہوؤن پر اور دلمین کچھہ کسی طرح کا
شک نلائے اور وہ سچے ہین اور گواہی دینے والے ہین خدا کی وحدت پر اور رسول کی رسالت پر
نزدیک اپنے پروردگار کے تو واسطے اون لوگون کے ہے بدلہ اونکے نیک کامون کا اور روشنی ہے اونکے
آگے قیامت مین یا گور مین اور وہ لوگ جو کافر ہوے اور جہوٹ جانا قرآن کو وہ رہنے والے دوزخ
کے ہین ع تفسیر مراد یہہ کہ ایمان لانے والے اللہ پر اور اوسکے رسول پر اللہ کے نزدیک
بمنزلہ صدیقون اور شہیدون کے ہین اور صدیق وہ ہین کہ سبقت لیگئے طرف تصدیق کے اور شہید
وہ کہ شہید ہوے اللہ کی راہ مین لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ یعنے اونکے لیے مزدوری اور نور مانند مزدوری اور
نور صدیقون اور شہیدون کے حاصل ہونگے مد صدیق بہت سچے کو کہتے ہین اور ہر مومن صدیق ہوگا اور بقول بعض کے
مراد ابو بکر اور علی اور زید اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہم ہین اور شہدا بہی یہی مومن
مخلص ہین اور ایک جماعت کے نزدیک والشہداء کلام مستانف یعنے علیحدہ ہے اور مراد اون سی
انبیاء ہین کہ اپنی امتون پر قیامت کو گواہی ایمان کی دینگے اور یا مراد یہہ امت ہے کہ اوپر انبیاء اور
امتون اونکے گواہی دینگے اور بقول بعض کے شہداء سے مراد شہید راہ خدا ہین بحر
اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط
کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ط وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ
شَدِیْدٌ وَّمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ ط وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ جان لو کہ
زندگانی دنیا کی کہیل ہے اور بیہودگی ہے اور آرائش ہے اور اپنی تعریف کرنی ہے آپسمین اور ایک دوسرے سے
زیادہ طلبی بیچ مال اور اولاد کے مانند مینہ کے کہ خوش کرے کہیتی کرنیوالونکو اوگنا اوسکا پہر خشک ہو پس
زرد دیکھے تو اوسکو پہر ہو جاوے چورہ اور آخرت مین عذاب سخت ہی اور بخشش بہی ہے خدا کی طرف سی

ع یجوز ان یکون الشہداء مبتدا و لہم اجرہم خبرہ

ع قولہ ہم الصدیقون ای بمنزلۃ الصدیقون ... الشہداء ... جلالین

اور خوشنودی ہے اور نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر فائدہ کہ باعث فریب کا ہی ط ف ف ط جان رکہو کہ دنیا کا
جینا یہی ہے کہیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتات ڈہونڈہنی مال کی اور اولاد کی جیسے
کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانونکو اوسکا سبزہ اوگنا پہر زور پر آتا ہے پہر تو دیکہے زرد ہوگیا پہر
ہو جاتا ہے روندن اور پچہلے گہر مین سخت مار ہے اور معافی بہی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کا
جینا تو یہی ہے جنس دغا کی ف ا ط م و ط جانو دنیا سے محبت رکہنے والون کہ مقرر دنیا کی زندگانی نرا کہیل ہے
اونکا کام بیحاصل اور ظاہر کا بناؤ اچہا اور بڑائی ہے آپسمین تمکو دنیا کی مال و دولت اور شیخی اور اترانا ہے
بہت مال اور اولاد پر جو تہوڑے دنونمین وہ کہیل جاتا رہتا ہے اور غم خرابی حاصل ہوتی ہے سو اسکی مثال
ایسی ہے کہ جیسی مینہ برستا ہے زمین پر اور سبطرح کا سبزہ اور پہول رنگا رنگ اوگتی ہین اور بونیوالیکو خوش
کرتا ہے پہر پیچہے کئی دن کے سوکہتا ہے بہار جاتی رہتی ہے پہر دیکہے تو ای دیکہنے والے اوسی بہار کو زرد مرجہا گئی
ہوئی پہر بعد زردی کے ٹوٹ کر چورہ اور خراب ہوتی ہے ایسا ہی حال دنیا کے مال کا ہے پہر جو کوئی اوسکی
محبت اور جمع کرنیمین رہیگا تو اوسے فنا ہے اور آخرتمین جمع کرنیوالیکو بڑا عذاب ہوے گا اور جو کوئی مال دنیا کا جمع
نکریگا اور خدا تعالے کی راہ مین خرچ اور خیرات کریگا اوسے بخشش خدا تعالی کی ہوگی اور خوش ہوگا اوس سے خدا تعالی اور
نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر جنس دغا کی ع ردہوکے کی جو دیکہنے مین اچہی اور دراصل خراب اور نکمی ع ط تفسیر
کہیل ہے مانند کہیل لڑکونکی اور تماشا ہے مانند تماشے جوانونکی اور بناؤ ہے مانند بناؤ عورتونکی اور بڑائیان کرنی جیسے بڑائی کیا
کرتے ہین لوگ ہم عصر آپس اور بہتات ڈہونڈنی مانند بہتات ڈہونڈنے دہقانونکی مال اور اولاد کی یعنی فخر کرتے ہین اپنے
مال اور اولاد سے مانند مینہ کے اِلخ مشابہت دی حال دنیا کو اور جلدی فنا ہوجانے اوسکیکو باوجود کم نفعی
اوسکیکے ساتھہ سبزے کے کہ اگاوے اوسکو مینہ پہر قائم اور قوی ہووے خوش ہوں اوس سے کافر منکر نعمت اللہ
کی نعمت کی جو دیتا ہے اللہ اونکو بسبب مینہ اور اگانے کی پہر بہیجے اللہ اوپر آفت پس خشک ہووے سبزہ اور
زرد اور ہو جاوے چورہ اونکی سبز اسکے لیے بسبب منکر ہونے اونکے جیسا کہ معاملہ کیا باغ والونکے ساتہہ اور
بعضون نے کہا کہ کفار سے مراد کسان ہین اور آخرت مین عذاب سخت ہی یعنے کافرونکو اور بخشش اور خوشنودی
ہی مومنون کے لیے یعنے دنیا اور دنیا کی چیزین نہین ہین مگر امور حقیر و ذلیل کہ وہ کہیل ہے اور تماشا
اور بناؤ اور آپسمین فخر کرنا اور بہتات ڈہونڈنی مال و اولاد مین اور آخرت مین نہین ہین مگر امور بڑے
اور بہاری کہ وہ عذاب شدید ہے اور بخشش اور رضامندی اللہ حمید کیطرف سے اور نہین ہے زندگانی دنیا
کی مگر فائدہ دنیا کا کہ باعث فریب کا ہے یعنے اوسکے لیے کہ رغبت کرے طرف دنیا کے اور اعتماد کرے اوسپر
کہا ذوالنون نے کہ ای جماعت مریدونکی نہ طلب کرو دنیا کو اور اگر طلب بہی کرو اوسکو تو نہ دوست رکہو اوسکو
اسلیے کہ زاد یعنے توشہ راہ آخرت اوس سے لینا ہوتا ہے اور رہنا اوسکے غیر مین ہے اور جب کہ حقارت بیان
کی اللہ تعالے نے دنیا کی اور ناچیز بیان کیا دنیا کے امر کو اور بڑائی بیان کی امر آخرت کی تو رغبت دلائی اپنے
بندونکو اوپر جلدی کرنیکے طرف پہنچنے اوسچیز کے کہ وعدہ کیا ہے امر آخرت سے کہ وہ مغفرت ہے نجات دینے والے
عذاب شدید سے اور مطلب پانی ساتہہ داخل ہونے جنت کے ساتہہ قول اپنے کے سَابِقُوا اِلٰی مَغْفِرَةٍ الخ ط ع ملہ

زیادہ طلبی مال واولاد مین یعنے مال وغیرہ جلدی زوال پذیر اور غافل کرنیوالے اللہ اور آخرت سے اور موجب محرومی
اور عذاب کے ہین مانند مینہ کے یعنے جیسیکہ مینہ برسنے سے اوگتی چیزین زمین سے اوگتی ہین اور پہر تہوڑے
زمانے مین خشک وشکستہ ہوجاتے ہین ایسیہی تازگی دنیا کی جلدی جاتی رہتی ہے اور کچہہ پایدار نہین ہے
اوسپر مغرور ہوکر آخرت سے اور توجہ لے اللہ سے غافل نہونا چاہیے اور آخرت مین عذاب سخت ہے الخ یعنے
عذاب ہے دین کے دشمنون کے لیے اور مغفرت دوستون کے لیے اسلیے کہ دشمنون نے تمام عمر اپنی طلب
دنیا مین اور اعراض مین خدا سے گذرانی ہے اور دوستون نے تمام عمر اپنی بیچ طلب آخرت اور توجہ الی اللہ کے
اور نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر فائدہ ہے کہ باعث فریب ہے یعنے اگر دنیا کا رہنے والا متوجہ طرف اللہ اور
آخرت کے نہو والا مزرعۃ الآخرۃ ہے **بحر** سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ جلدی کرو طرف بخشش کے جانب خدا سے اور طرف بہشت کے کہ چوڑا اوسکا مانند چوڑاو آسمان
وزمین کے ہے طیار کی گئی واسطے ان لوگونکے لیے کہ ایمان لاتے ہین خدا پر اور اوسکے پیغمبرون پر یہہ ہے فضل خدا
کا دیتا ہے اوسکو جسے چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل بڑیکا ہے **فتح** دوڑو اپنے رب کی معافی کو اور
بہشت کو جسکا پہیلاو ہے جیسے پہیلاو آسمان وزمین کا رکہی ہے واسطے اونکے جو یقین لائے اللہ پر اور اوسکے
رسولو پر یہہ بڑائی اللہ کی ہے دیوے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے **موضح** بڑہو آگے اور دوڑو اپنے پروردگار
کی مہربانی کے طرف اور اوسکے بخشش کیطرف یعنے جن کامو مین خدا تعالی کی بخشش اور مہربانی ہے اون
کامونکے کرنے مین جلدی کرو سستی نکرو تو جاوگے بہشت مین جسکی چوڑان مانند چوڑان آسمان وزمین
کے ہے پہر ایسی چوڑی بہشت طیار کی ہوئی ہے واسطے اون لوگونکے جو ایمان لائے ہین خدا تعالے اور
اوسکے بہیجے ہوون پر یہہ بہشت مین آنا فضل خدا تعالے کا ہے دیتا ہے جسے چاہے اور خدا تعالے صاحب
ہے اور مالک بہت بڑے فضل کا **عـه تفسیر** جلدی کرو یعنے ساتہہ اعمال صالحہ کے مانند چوڑاو
آسمان وزمین کے ہے کہا سُدی نے مانند چوڑاو ساتوان آسمانون اور ساتوان زمینون کے ہے اگر ملایا جاوے
ایک اونکا ساتہہ دوسرے کے اور ذکر کیا عرض نہ طول اسلیے کہ جس چیز مین عرض وطول ہوتا ہے تو بلاشبہ
عرض بہت کم ہوتا ہے طول سے پس جب بیان کیا اوسکے عرض کو فراخ تو معلوم ہوا اوس سے طول
اوسکا بہت فراخ یا مراد ہے عرض سے فراخی اور اس سے رد ہوا قول اوسکا کہ کہتا ہے بہشت چوتہے آسمان
پر ہے اسلیے کہ جب وہ ایک آسمان مین ہوئی ساتوین آسمانو زمین سے تو نہین ہوگی آسمانون اور زمینون
کے چوڑاو برابر طیار کی گئی الخ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جنت پیدا ہو چکی ہے یہہ ہے یعنے جو کہ وعدہ کی گئی
ہے مغفرۃ اور جنت فضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسے چاہے کہ وہ مومن ہین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ نہین
داخل ہوگا کوئی جنت مین مگر اللہ کے فضل سے پہر بیان کیا کہ جو چیز ہوتی ہے اللہ ہی کے قضاء وقدر
سے ہوتی ہے ساتہہ قول اپنے کے مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ الخ **ملج** مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا

ط وقیل ما رعوا مبارعۃ المتابعۃ لاقرانہم تسرع المضمار ۱۲ **عـه** وقرنے الارض نے موضع الجر ای ما اصاب من مصیبۃ ثابتۃ فی الارض ولا فی کتاب نے اللوح وہو فی موضع الحال اے مکتوبا نے اللوح قدرت قبل ان نبرہا من قبل ان تخلق الانفس ۱۲ مس

تاسوا علیٰ ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتٰکم واللہ لا یحب کل مختال فخور ○ الذین یبخلون ویامرون الناس
بالبخل ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید ○ نہ پہنچے کوئی مصیبت زمین مین اور نہ تمہاری جانون مین
مگر کہ لکھی گئی ہے ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اس مصیبت کو تحقیق یہہ کام خدا پر آسان ہے
خبر دی ہمنے تا غم نکہاؤ اوس چیز پر کہ گئی تمہارے ہاتہہ سے اور تو خوش نہو ویسا تہہ اوس چیز کے کہ عطا کی تمکو اور
خدا تعالے دوست نہین رکہتا ہے ہر تکبر کرنیوالے اپنے تعریف کرنیوالیکو ⁂ **فد** ⁂ کوئی آفت نہین پڑے ملک
مین نہ آپ تم مین جو نہین لکھی ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اوسکو دنیا مین بیشک یہہ
اللہ پر آسان ہے تا تم غم نکہایا کرو اوس پر جو ہاتہہ نہ آیا اور نہ ریجہا کرو اوس پر جو تمکو اوسنے دیا اور اللہ نہین چاہتا ہے
ہر اترانے بڑائی مارنے کو جو آپ ندین اور سکہاوین لوگونکو ندینا اور جو کوئی مونہہ موڑے اللہ آپ ہی ہے پروا
سب خوبیون سراپا ⁂ **مو** ⁂ نہین پہنچتی کوئی کسیطرح کی مصیبت اور آفت ملک مین جیسے کال اور آفتین
کہیتی اور پہلونکی لوٹ یا چوری ڈاکا اور نہ بیچ بدنونکے تمہارے جیسے بیماری یا محتاجی مفلسی کی یا غم اولاد
اور عزیزونکی مرگ کی مگر لکھا ہوا ہے بیچ لوح محفوظ کے پہلے اون مصیبتون کے پیدا ہونے سے یعنے جو مصیبت
کسی طرحکی کسی پر آتی ہے تو اوس سے پہلے روز خدا تعالےنے لوح محفوظ مین لکھا ہے اوسیکے موافق
ہوتا ہے جہان مین بغیر تقدیر کچہہ نہین ہوتا بیشک یہہ لکھنا پہلے روز اور ظاہر ہونا اوسکا اپنے وقت پر خدا
تعالے پر آسان ہے اوس پر کوئی کام مشکل نہین اور یہہ بات تمہین اسواسطے کہی تو تم غم نکہاؤ اوپر اوسکے
جو چیز کہ جاتی رہے تم سے جیسے مال کا نقصان ہو یا عزیز دوست یا ناتے دار یا اولاد فوت ہو یا بیمار ہو
تم تو جانو کہ خدا تعالے کی تقدیر سے یہہ ہوا اور خوشی ہو اور شیخی بڑائی اپنی نجانو اوس چیز سے جو دی ہے تمہین
جیسے مال دولت حسن اور فوج لشکر ایسی چیزونکو نہ سمجہو کہ ہمیشہ رہینگی اور خدا تعالے دوست نہین رکہتا کسی
شیخی کرنے اترانے والیکو وہ لوک جو آپ بخیلی کرتے ہین اور لوگونکو بخیلی سکہاتے ہین یعنے نہ آپ خیرات
کرتے اور لوگونکو خیرات کرنیسے منع کرتے ہین اور جو کوئی مونہہ پہیرے نیک کام وخیرات سے تو پہر بیشک
خدا تعالے بے پروا ہے تعریف کیا گیا ہے سب خوبیون بڑائیون کے ساتہہ ⁂ **ع** ⁂ **تفسیر** خدا تعالے
پر آسان ہے اگرچہ لوگون پر دشوار ہے اور خوشی نہو یعنے جیسے خوش ہوتے ہین متکبر فخر کرنیوالے اتراتے
ساتہہ اوس چیز کے کہ دی تمکو یعنے جب جانا کہ ہر چیز مقدر لکھی ہوئی ہے نزدیک اللہ تعالےکے تو نہین غمگین
ہوگے کسی چیزنکے جاتے رہنے پر اور نہین خوش ہوگے آنیوالی چیز پر اسلیے کہ جو جانیگا کہ جو چیز گم ہوئی
بحسب تقدیر کے گم ہوئی تو دل کو صبر آجاویگا اور اسیطرح جو جانیگا کہ بعضی بہلائی جو پہنچی مجکو ضرور تہا
کہ نہین فوت ہوتی بہر حال تو نہین بہت خوش ہوگا اور اترانیکا نہین وقت پہنچنے اوسکے اور ایسا کوئی
نہین ہے کہ خوش نہین ہوتا وقت منفعت پہنچنے کے اور غمگین نہین ہوتا وقت مضرت پہنچنے کے ولیکن
لائق یہہ ہے کہ ہو خوشی پر شکر اور غم پر صبر برا وہ غم ہے کہ ہو اوس سے جزع فزع جو خلاف صبر کے ہے
اور بری وہ خوشی ہے کہ ہو اوس سے اترانا سرکشی مین ڈالنے والا غافل کرنے والا شکر سے اور خدا تعالی
دوست نہین رکہتا الخ اسلیے کہ جو خوش ہوگا دنیا کے نصیبے پر اور رہو لیگا اپنے نفس مین اتراویگا اور تکبر کریگا

لوگون پر اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ خبر ہے مبتدا محذوف کی یا بدل ہے کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ سے گویا یون فرمایا اللہ تعالے
نے کہ نہین دوست رکھتا اونکو کہ بخل کرتے ہین مراد یہہ ہے کہ وہ لوگ جو خوش ہوتے ہین ازراہ تکبر کے جب دیجاتی
ہین مال اور نصیبا دنیا کا پس مغرور کرتا ہے وہ اونکو اور بخیل کر دیتا ہے اللہ کے حقوق سے کہ زکوۃ وغیرہ
بہی نہین دیتے وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ یعنے رغبت دلاتے ہین اپنے غیرونکو بخل کرنے پر وَمَنْ یَّتَوَلَّ
اور جو کوئی موہنہ موڑتا ہے خرچ کرنے سے اور اللہ کے حکمون سے اور ممنوعات کرتا ہے کہ وہ غم کرتا ہے
فوت ہونیوالی چیزونپر اور اتراتا ہے مال و دولت پر فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْغَنِیُّ یعنے بلاشبہ اللہ بے پرواہ ہے سب
مخلوقات سے پس ایسے شخص مذکور سے کیون نہ بے پرواہ ہو اَلْحَمِیْدُ تعریف کیا گیا ہے اپنے افعال ہین مثل
کے بیاز یعنے بے پرواہ ہے کہ نہ ایمان لاتا اور نہ خرچ کرنا کسیکا اوسکو ضرر نہین کرتا ضرر نہ خرچ کرنیکا اور
کفر کا بخیل اور کافر پر ہے ۱۲ بحر تنبیہ اس آیۃ شریفہ سے یہہ معلوم ہوا کہ ہر مصیبت پر صبر کرے
اور ہر نعمت پر شکر کرے نہ مصیبت پر جزع فزع کرے اور نہ نعمت کے ملنے پر اترا وے جانے کہ جو کچہہ ہوتا
ہے پہلے ہی مقدر ہو چکا ہے وہی ظہور مین آتا ہے پس اس وعدے ثواب کے بہت ہین فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ خَیْرٌ آخر تک یعنے عجب حال ہے مومن کا کہ بلاشبہ
کام بہتر ہین اوسکے لیے اور نہین ہے یہہ کسیکے لیے مگر مومن ہی کے لیے ہے اگر پہنچے اوسکو خوشی شکر کرے پس
ہووے شکر بہتر اوسکے لیے اور اگر پہنچے اوسکو ضرر صبر کرے پس ہووے صبر بہتر اوسکے لیے اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ
الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ الخ یعنے مومن قوی بہتر ہے اور بہت پیارا ہے اللہ
تعالے کے نزدیک مومن ضعیف سے اور ہر مسلمان مین بہلائی ہے حرص کر او سچیز پر کہ نفع دے تجکو
یعنے امر دین پر اور مدد مانگ اللہ سے اور مت تہک عمل خیر سے اور اگر پہنچے تجکو کچہہ مصیبت پس مت کہہ اگر
تحقیق مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا اور ایسا ولیکن کہہ مقدر کیا اللہ نے اور جو چاہا کیا اسلیے کہ لفظ لو یعنے اگر
کا کہولتا ہے عمل شیطان کا کشاف اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلزَّہَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ
الخ یعنے بے رغبتی دنیا مین نہین ساتہہ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتہہ ضائع کرنے مال کے ولیکن بے رغبتی
دنیا مین یہہ ہے کہ ہووے تو ساتہہ اوسچیز کے کہ تیرے ہاتہہ مین ہے زیادہ اعتماد کرنیوالا اوسچیز سے کہ اللہ کے
ہاتہہ مین ہے اور یہہ ہے کہ ہووے تو ثواب مصیبت مین جب پہنچے وہ تجکو بہت راغب بہ نسبت اسکے کہ اگر نہ پہنچے وہ تجکو ف کہا ابن عباس نے
کہ تہا مین پیچہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا یَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ الخ یعنے اے
لڑکے نگاہ رکہہ حق اللہ تعالے کا محفوظ رکہیگا تجکو اللہ تعالے یعنے دنیا اور آخرت کی برائیون سے نگاہ رکہہ
اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب مانگے تو تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگے تو تو مدد
مانگ اللہ ہی سے اور جان رکہہ کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہون تیرے نفع دینے پر ساتہہ کسی چیز کے تو نہ
نفع دینگے تجکو مگر ساتہہ اوسچیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون سب تیرے ضرر پہنچانے پر
ساتہہ کسی چیز کے تو نہین ضرر پہنچاوینگے تجکو مگر ساتہہ اوسچیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجپر اوٹہائی
گئے قلم اور خشک کیے گئے صحیفے ف ۱۲ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہٗ

بما قضی اللہ کہ یعنے نیک بختی ابن آدم کے سے ہی راضی ہونا ساتھہ اوسچیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے اوسکے لیے اور بدبختی ابن آدم کے سے ہی چھوڑنا اوسکا خیر چاہنے کو اللہ سے اور بدبختی ابن آدم کیسے ہی غصے ہونا اوسکا ساتھہ اوسچیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ تعالے نے اوسکے لیے ۃ مشکوۃ کیا خوب کہا ہے ایک بزرگ نے کہ تمام احوال اور اوقات آدمی کے چار چیز سے باہر نہین ہین نعمت ہے یا بلا طاعت ہی یا معصیت پس بندیکو نعمت پر شکر کرنا چاہئے اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اللہ کیطرف سی جانے اور معصیت مین توبہ کرنی ۃ فتح ۃ اور یہہ بہی اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ تکبر و فخر اور بخل نکرنا چاہئے چنانچہ حدیث شریف مین برائی ان خصلتونکی بہت آئی ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِی قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِنْ کِبْرٍ الخ یعنے نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو اوسکے دلمین برابر ذرہ کے تکبر پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک آدمی دوست رکہتا ہے یہہ کہ ہون کپڑے اوسکے اچہے اور جوتی اوسکی اچہی فرمایا آپ نے اللہ زینت والا ہے دوست رکہتا ہے زینت کو تکبر باطل کرنا حق کا ہے اور حقیر جاننا لوگونکا ۃ اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتی کی کہ وہ ہر ضعیف و حقیر ہے ف اگر قسم کہا بیٹہے اللہ پر تو البتہ سچ کرے اللہ اوسکو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخی کی کہ وہ ہر جہگڑالو اترانا تکبر کرنیوالا ہے ۃ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ الخ یعنے بزرگی ذاتی چادر میری ہے اور بزرگی صفاتی ازار میری ہے ف پس جو چہینے مجہسے ایک ہی انمین سے داخل کرونگا اوسکو آگ جہنم مین ۃ اور فرمایا ہمیشہ آدمی دور کہینچتا ہے اپنے نفس کو یہانتلک کہ لکہا جاتا ہے متکبرونمین اور فرمایا اوٹہائے جاوینگے متکبر مانند چیونٹیونکے دن قیامت کے آدمیونکی صورت مین ف ڈہانکیگی انکو خواری ہر جگہہ سے ہانکے جاوینگے طرف قیدخانہ کے کہ دوزخمین ہے نام ہے اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر آگ آگونکی پلائے جاوینگے عصارہ دوزخیونکے سے کہ تلچہٹ پیپ لہو دوزخیونکا ہے ف اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالَ الخ یعنے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنے کو اچہا جانا اور تکبر کیا اور بہول گیا کبیر متعال کو یعنے اللہ کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ قہر کیا لوگونپر اور حدسی بڑہ گیا اور بہول گیا جبار اعلی کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بہول گیا امور دین کے اور مشغول ہوا بیفائدہ باتونمین اور بہول گیا قبر کو اور بوسیدگی کو خاک مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ تکبر کیا اور حد سے بڑہ گیا اور بہول گیا ابتدا اپنی اور انتہا اپنی ف برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا ساتھہ عمل آخرت کے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ فریب دیتا ہے اہل دین کو ساتھہ شبہات کے ف برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طمع لیجاتی ہے اوسکو اہل دنیا کے دروازے پر برا بندہ ہے وہ بندہ کہ حرص و رغبت دنیا کی ذلیل کرتی ہے اوسکو ۃ اور کہا حضرت عمر نے اسحال مین کہ وہ منبر پر تہے یَا اَیُّہَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ الخ یعنے ای لوگون تواضع کرو اسلیے کہ تحقیق مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کوئی تواضع کرے لوگون سے اللہ کی رضامندی کے لیے بلند کرتا ہے اللہ تعالے مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دلمین حقیر ہے اور لوگونکی آنکہونمین بڑا ہے ف اور جو کوئی تکبر کرے

پست کرتا ہے اوسکی قدر اللہ پس وہ لوگونکی آنکھوں مین حقیر ہے اور اپنے دل مین بڑا ہے یہانتک کہ البتہ
وہ خوار ہوتا ہے لوگون کے نزدیک کُتّے سے زیادہ یا فرمایا سُؤر سے زیادہ اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ثَلٰثٌ مُّنْجِیَاتٌ وَّثَلٰثٌ مُّهْلِكَاتٌ الخ یعنے تین چیزین نجات
دینے والین ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنے والین ہین آخرت مین پس اوپر نجات
دینے والی چیزین پس تقوے اللہ کا ہے باطن وظاہر مین ف۱ اور بات سچ خوشی
اور ناخوشی مین ف۲ اور میانہ روی تونگری اور محتاجگی مین اور اوپر ہلاک کرنیوالی
چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہے ف۳ اور بخل اطاعت
کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتھہ نفس اپنے کے ف۴ اور یہہ خصلت بہت بری ہے تینون خصلتون
مین ۱۲ مشکوۃ حضرت شیخ سعدی تکبر کی مذمت مین فرماتے ہین سے تکبر مکن زینہار ای پسر
کہ روزی زدستش برآئی بسر * تکبر زدانا بود ناپسند * عزیب آید ایمعنی از ہوشمند * تکبر بود عادت
جاہلان * تکبر نیاید زصاحبدلان * تکبر عزازیل را خوار کرد * بزندان لعنت گرفتار کرد * کسی را کہ خصلت
تکبر بود * سرش پرغرور از تصور بود * تکبر بود مایۂ مدبری * تکبر بود اصل بدگوہری * اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ الخ یعنے نہین کوئی دن کہ صبح
کرتے ہین اوسمین بندے مگر دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہے ایک اونکا یا اللہ دے تو خرچ کرنیوالیکو
عوض اور کہتا ہے دوسرا یا اللہ دے تو ممسک کو تلف ۱۲ اور فرمایا اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ الخ یعنے سخی
قریب ہے اللہ تعالے سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگون سے دور ہے آگ سے اور بخیل دور ہے
اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون سے قریب ہے دوزخ سے اور البتہ جاہل سخی بہت محبوب
ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے ف۵ اور فرمایا خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ الخ یعنے دو خصلتین نہین جمع
ہوتین مومن کامل مین ایک بخل اور دوسرے بدخلقی ۱۲ اور فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الخ یعنے نہین داخل
ہوگا بہشت مین یعنے اول بار فسادی اور نہ بخیل اور نہ احسان رکہنے والا یعنے دیکر جو احسان جتاوے
۱۲ مشکوۃ حضرت شیخ سعدی فرماتے ہین سے بخیل ارچہ باشد تونگر بمال * بخواری چو مفلس خورد
گوشمال * سخیان زاموال برمیخورند * بخیلان غم سیم و زر میخورند * لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ
اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ
لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ تحقیق بہیجے ہمنے پیغمبر اپنے ساتہہ
نشانیون ... واضح کے اور اوتاری ہمنے ہمراہ اونکے کتاب اور ترازو تا عمل کرین لوگ ساتہہ انصاف
کے اور اوتارا ہمنے لوہے کو بسبب اوسکے جنگ سخت ہے اور منفعتین اور ہین لوگون کے لیے اور تو کہ جانے
خدا اوسکو کہ مدد کرے خدا کی غائبانہ اور اوسکے رسولون کی تحقیق خدا توانا غالب ہے ۱۲ فتح ہمنے
بہیجے ہین اپنے رسول نشانیان دیکر اور اوتاری اونکے ساتہہ کتاب اور ترازو کہ لوگ سیدھے رہین انصاف
پر اور ہمنے اوتارا لوہا اوسمین سخت لڑائی ہے اور لوگونکے کام چلتے ہین اور تا معلوم کرے اللہ کون مدد

ف۱ یعنے ظاہر و باطن دونون مین تقویٰ ... [illegible] ۱۲ حق
ف۲ یعنے ... [illegible] ۱۲ حق
ف۳ یعنے ... اطاعت ... [illegible] ۱۲ حق
ف۴ یعنے ... [illegible] ۱۲ حق
ف۵ ... [illegible] ۱۲ حق
ف۶ ... [illegible] ۱۲ سید

کرتا ہے اوسکی اور اوسکے رسولونکی بنے دیکھی بیشک اللہ زورآور ہے زبردست **۲۵ موضح** بیشک ہمنے
بہیجا اپنے پیغمبرونکو ساتہہ نشانیون اور معجزون کے اور اوتاری ہمنے اون پیغمبرون کے ساتہہ کتاب اور
ترازو تو قائم رہین لوگ انصاف پر بسبب کتاب اور ترازو کے اور نیچے بہیجا ہمنے لوہا جو لوہے مین سے لڑائی کا
اسباب سخت زورآور طیار ہوتا ہے جو ہتیار سب او سے بنتے ہین اور فائدہ ہے لوگونکو اوس سے بہت
طرحکا دشمن کے مارنیکا ہی اور دشمن سے بچنے کا ہے جیسے خود اور زرہ اور سوداگری اور لوہا بہیجا ہتیارون
کے بنانیکو اسواسطے کہ تو جانے اور آزماوے خدا تعالے لوگون مدد اور ہمراہی کرتا ہے اوسکے دین کی اور اوسکے
پیغمبرون کی بغیر دیکھے ہوے بیشک خدا تعالے دین کے دشمنون پر بڑا زورآور غالب قوت رکہنے والا ہے
۲۵ تفسیر مراد رسل سے ملائکہ ہین کہ انبیاء کے پاس بہیجے ساتہہ دلیلون اور معجزون کے اور
اوتاری ہمنے ساتہہ اونکے کتاب یعنے وحی اور بعضون نے کہا کہ رسل سے مراد یہی انبیاء اور رسول ہین
اور اول قول اولی ہے کیونکہ فرمایا معہم یعنے ساتہہ اونکے اسلیے کہ انبیاء پر کتابین اوتری ہین نہ ساتہہ
اونکے اور ترازو منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے ساتہہ ترازو کے اور دی نوح علیہ السلام کو
اور کہا کہ حکم کر اپنے قوم کو کہ تولین اس سے لیقوم الناس تو کہ معاملہ کرین آپسمین لین دین مین بالقسط
یعنے ساتہہ عدل کے اور نہ ظلم کرے کوئی کسی پر اور اوتارا ہمنے لوہے کو کہا ہے بعضون نے کہ اوتری
آدم علیہ السلام جنت سے پانچ چیزین لوہیکی ساتہہ لیکر اہرن اور سندان اور کدال اور ہتوڑا اور سوئی
اور بعضون نے کہا کہ اونکے ساتہہ بہاوڑہ اور بیلچہ بہی تہا اور حسن بصری سے منقول ہے کہ انزلنا الحدید
یعنے خلقنا کے ہے یعنے پیدا کیا ہمنے لوہیکو اور بعضون نے کہا یہہ معنی ہین کہ نکالا ہمنے لوہیکو کانون مین
سے اور منفعتین او سمین الخ کہ اکثر چیزین لوہیکی اوزارون سے بنتے ہین اور اکثر چیزون مین لوہا لگتا
ہے اور تو کہ جانے خدا الخ یعنے تاکہ معلوم کرے خدا تعالے کہ کون مدد کرتا ہے اللہ کی اور اوسکے رسول
کی ساتہہ بنانے تلوارون اور نیزون اور تمام ہتیارونکے واسطے جہاد کے ساتہہ دشمنان دین کے باالغیب یعنی درحالیکہ پوشیدہ ہے
اللہ اونسے دنیا مین کہا ابن عباس نے ینصرونہ ولا یبصرونہ یعنی مدد کرتے ہین اللہ کے اسحاب کی نہ دیکہتے ہین اوسکو قوی ہے کہ دفع کرتا ہے اپنی قوت سے خوف
کافرون کا غالب ہے کہ اپنی عزت سے دین کے مددگارونکا رعب و دبدبہ ظاہر کرتا ہے اور مناسبت
درمیان ان تینون چیزون کے یہہ ہے کہ کتاب قانون شریعت ہے اور دستور احکام دینیہ کی بیان
کرتی ہے راہین ہدایت اور عہدونکی اور متضمن ہے تمام احکام اور حدود کو اور حکم کرتی ہے عدل و احسان
کا اور منع کرتی ہے بغاوت و سرکشی سے اور ہونا عدل کا اور بچنا ظلم سے ہوتا ہے ساتہہ ایسے آلہ کی کہ واقع
ہوتا ہے بسبب اوسکے معاملہ آپسکے لین دین کا اور حاصل ہوتا ہے بسبب اوسکے عدل و مساوات آپسکی
اور وہ ترازو ہے اور یہہ بہی معلوم ہے کہ کتاب جامع اللہ تعالے کی حکمونکی اور آلہ کہ موضوع ہے واسطے
برابر ہونے معاملہ آپسکے سوا اسکے نہین کہ لگاتے ہین سبکو اپنے اتباع پر ساتہہ تلوار کے کہ جو حجت اللہ کی
ہے منکرون کے لیے اور وہ تلوار لوہیکی بنتی ہے کہ جسکو وصف کیا ساتہہ باس شدید کے یعنے قتال کے
۲۵ حج اوتاری ہمنے ساتہہ اونکے کتاب اور ترازو کہا ہے علماء نے کہ اوتارنا میزان کا حضرت نوح علیہ السلام

کے عہد مین ہوا اور بقول بعض کے مراد حکم کرنا ساتہہ عدل کے ہے اسمین اور اوتارا ہمنے لوہیکو انزلنا یہان
بمعنے انشانا کے ہے یعنے پیدا کیا ہمنے لوہے کو اور بأس شدید یہہ ہے کہ اوس سے آلات حرب کے بنا دین اور دشمن
سے محفوظ رہین اور لڑائی مین کام آدین اور منافع لوہے کے بیشمار اور ظاہر ہین کہ کوئی صنعت بدون اوسکے
کے اوزار کے تمام نہین ہوتے اور مراد یعلم سے دیکھنا ہے بلکہ متمیز کرنا لوگون مین اوسکو کہ مدد دین کی اور رسولونکی
کرے لوہیکی ہتیارون سے درحالیکہ خدا کو اور آخرت کو نہین دیکہا بلکہ ایمان لانیوالا بالغیب ہے ط عزیز ط

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ

اور تحقیق بہیجا ہمنے نوح کو اور ابراہیم کو اور رکہی ہمنے اونکے اولاد مین پیغمبری اور کتاب پس بعض اونکی راہ یاب ہین
اور بہت اونمین سے بدکار ہین ط **فتح** ط اور ہمنے بہیجی نوح اور ابراہیم اور رکہی دونون کے اولاد مین
پیغمبری اور کتاب پہر کوئی اونمین راہ پر ہے اور بہت اونمین بحکم ہین ط **مو** ط اور بیشک ہمنے بہیجا نوح
نبی کو اور ابراہیم نبی کو اور رکہی ہمنے دونون کی اولاد مین پیغمبری جو اون دونون کی اولاد سے بہت پیغمبر
پیدا ہوے اور دی اون پیغمبرونکو کتاب پہر اونکی امت مین سے تہوڑی راہ دین اسلام کے پانیوالے ہوے
اور بہت اونکی امت مین سے باہر نکل گئے حکم سے پیغمبرونکے اور کتاب کے جو نہ پا بہتون نے سو کافر ہوے ط **عبد** ط

تفسیر خاص نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو اسلیے ذکر کیا کہ یہہ دونون باپ ہین انبیاء علیہم السلام
کے اور کتاب سے وحی مراد ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ کتاب سے مراد ہے لکہنا ساتہہ قلم کے فمنہم یعنے
اونکی ذریت مین سے یا امت مین سے ط **مدا** ط کتاب یعنے چارون کتابین توریت اور انجیل اور زبور
اور قرآن پس یہہ کتابین ابراہیم علیہ السلام کی ذریت کو ملین ط **ج** ط ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ
ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۞ پہر بہیجے ہمنے پیچہے اونکے پیغمبر اپنے اور پیچہے سے لائے ہم عیسی بیٹے
مریم کو اور دی ہمنے اوسکو انجیل اور رکہی ہمنے اوسکے تابعدار اونکے دلمین مہربانی اور بخشایش اور گوشہ نشینی
کہ آپ پیدا کیا تہا اوسکو ہمنے فرض نہین کی تہی اونپر لیکن اختراع کی واسطے طلب کرنی خوشنودی خدا
کے پس رعایت اوسکی نکی حق رعایت کرنے اوسکیکی پس عطا کی ہمنے اونکو کہ ایمان لائے اونمین سے یعنے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر مزدوری اونکی اور بہت اونمین سے بدکار ہین ط **فتح** ط پہر پیچہے بہیجے ہمنے اونکے
پیچہاڑی پر اپنے رسول اور پیچہے بہیجا عیسی مریم کا بیٹا اور اوسکو دی انجیل اور رکہے اوسکے ساتہہ چلنے والونکے
دل مین نرمی اور مہر اور ایک دنیا چہوڑنا اونہون نے بنا نکالا ہمنے اونپر نہ لکہا تہا مگر چاہنے کو رضامندی
اللہ کی پہر نہ نباہا اوسکو جیسا چاہیے نباہنا پہر دی ہمنے اونکو جو ایمان دار تہے اونکا نیگ اور بہت اونمین
بے حکم مین ط **مو** ط پہر پیچہے سے لائے ہم اوپر نشانیون اونکے چلنے اون پیغمبرون سے اپنے رسولونکو جیسے
حضرت نوح کے پیچہے حضرت ہود اور حضرت صالح نبی پیدا ہوئے اور بعد حضرت ابراہیم کے حضرت اسحق
اور اسمعیل اور یعقوب اور اونکی اولاد اور اون سبکے پیچہے لائے ہم عیسی بیٹے مریم کو اور دی ہمنے عیسے نبی کو کتاب انجیل

ط یقال کتب کتابا و کتابۃ ۱۲ م ط عہ علیہم ذکر الارسال و قد دل المرسلین ۱۲ م ف ۳ یعنی فقیری اور تارک دنیا بنا نصاری نے رہبانیت ... جنگل مین ... عبادت مین ... پہر جب ... ترک دنیا کا ... دنیا کی ... وبال ہے ۱۲ منہ

اور ڈالی ہمنے دلونمین جو پیچہے چلے اور پیروی کی حضرت عیسی کی دین کی مہربانی اور بخشش اسپین اور اونہون
نے محنت بہاری اور مشقت مشکل دین مین پیدا کی اپنے اوپر آپ اپنی خوشی سے جو نہ لکہی تہی اور نہ فرض کی تہی
ہمنے وہ اونپر جو اچہا کہانا پینا پہنا آرام سے رہنا سب چہوڑا تہا اونہون نے واسطے خوش ہونے خدا تعالی
کے پہر نہ دہیان مین رکہا خدا تعالی کی خوشی کو جیسا کہ دہیان مین رکہنا چاہتا تہا جو بعضون نے اونمین
سے عیسی کو خدا تعالی کا بیٹا کہا اور تو بہ نکی اسبات سے اور بعضے درست ایمان پر رہے جو آخری زمانہ کے
پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے پہر دیا ہمنے اونکو جو ایمان لائے عیسی پیغمبر کی امت سے بدلا اونکے
ایمان لانیکا اور بہت عیسی نبی کی امت ... باہر نکل گئے انجیل کے حکم سے عه تفسیر رَأْفَةً
محبت اور نرمی وَرَحْمَةً مہربانی اپنے بہائیون پر جیسا کہ فرمایا نبی علیہ السلام کے اصحاب کی صفت مین
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ رَهْبَانِيَّةً یعنے بے رغبت ہوکر جا بیٹہنا پہاڑون مین بہاگ کر فتنہ سے دین مین خالص
کر کر اپنی جانونکو عبادت کے لیے فَمَا رَعَوْهَا الخ پس نہ رعایت کی حق رعایت اوسکی جیسیکہ واجب ہوتی
ہے نذر کرنیوالے پر رعایت نذر اپنی کی اسلیے کہ وہ عہد کرتا ہے ساتہہ اللہ کے نہین درست ہی توڑنا اوسکا پس
عطا کی ہمنے مزدوری اونکو کہ ایمان لائے اونمین سے یعنے محبت و رحمة والونکو کہ جنہون نے اتباع کیا عیسی
علیہ السلام کا اور جو ایمان لائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور بہت اونمین سے بدکار ہین یعنے کافر ہین
عه مدد پس رعایت اوسکی نکی حق رعایت اوسکی بلکہ ضایع کیا اوسکو اور کافر ہوے ساتہہ
دین عیسے کے اور یہودی ہوے اور اپنے پادشاہون کے دین مین آئے اور ساتہہ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ کی قائل ہوگئے
اور بعد اوسکے انکار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا کیا مگر قلیل اونمین سے ایمان لائے جیسکہ خدا تعالے
فرماتا ہے فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ اور رہبانیة اونکی یہہ تہی کہ ایک جماعت عیسی علیہ السلام کی امت مین
سے بعد جانے عیسی کے آسمان پر اونکے دین پر ثابت رہی اور اونکی امت مرتدہ مین سے الگ ہوکر پہاڑون
مین چلے گئے اور ریاضت اور کار دشوار اختیار کیے کہ اچہا کہانا پینا اور لباس اور نکاح کرنا ترک کیا پس
اونکے حق مین فرمایا فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ الخ اور جو کہ کافر ہوگئے اونکے حق مین فرمایا وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ
اور ایک قول یہہ ہے کہ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ وہ ہین کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے زمانہ تک اوس رہبانیت پر رہے
اور پہر ہمارے پیغمبر علیہ السلام پر ایمان لائے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ رہبانیت میری امت
کی ہجرة اور جہاد اور روزہ اور نماز اور حج اور عمرہ اور تکبیر بلندیون پر کہنے روایت کی معالم اور ان شقون
سے منع فرمایا اور کہا لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ
مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ای وہ لوگون کہ ایمان
لائے یعنے اگلے پیغمبرون پر ڈرو خدا سے اور ایمان لاؤ اوسکے پیغمبر پر یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر تا دیوے
تمکو دو حصے اپنی رحمت سے اور دیوے تمکو ایک نور کہ راہ چلو ساتہہ اوسکے اور تو بخشے تمکو اور خدا بخشنے والا
مہربان ہے عه فتح اے ایمان والون ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اوسکے رسول پر دیوے تمکو دو حصے
اپنی مہر سے اور رکہدے تم مین روشنی جسکو لیے پہرو اور تمکو معاف کرے اور اللہ معاف کرنیوالا ہی مہربان ف

له یعنے مہربان تہے اوسپین ۱۲
عه قوله ورهبانیة منصوبة بفعل یفسره الظاهر وهی الفعلة المنسوبة الی الرهبان وهو الخائف فعلان من رهب کخشیان من خشی ای المبالغة فی العبادة ... وانتصابها بفعل مضمر یفسره الظاهر ای ابتدعوا رهبانیة ابتدعوها ما کتبناها علیهم ای ما فرضناها علیهم الا ابتغاء رضوان الله استثناء منقطع ای ولکنهم ابتدعوها ابتغاء رضوان الله
عه یعنے اس رسول کے تابع ہوکر اگلے دین پر ... دو نعمتین ... دو ثواب ... اور روشنی ... یعنے ایمان ... ہو جاوے ۱۲ منہ

موضحؒ اے وہ لوگون جو تم ایمان لائے اگلے پیغمبرون پر ڈرو خدا تعالے سے اور ایمان لاؤ محمدؐ پر جو بہیجا ہوا خدا تعالی کا ہے تو دیوے خدا تعالے تمکو دو حصہ ثواب کی اپنی بخشش سے ایک حصہ ثواب اگلے پیغمبرون پر ایمان لانیکا اور ایک حصہ ثواب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا اور کرے واسطے تمہارے روشنی کو ایمان کے جو اوس روشنی مین چلو تم صراط پر اور بخشے تمکو تمہارے گناہ اور خدا تعالے بخشنے والا مہربان ہے ایمان لانے والونپر فتح العزیزؒ تفسیرؒ یا ایہا الذین امنوا خطاب ہی اہل کتاب کو اور دیوے تمکو ایک نور یعنے دن قیامت کے اور یہہ نور وہی ہے جو ذکر کیا گیا ہی اللہ تعالے کے اس قول مین یسعے نورہم معالمؒ کہا ہے مفسرون نے جب آیۃ اولئک یوتون اجرہم مرتین نازل ہوئی تو اہل کتاب نے مسلمانون سے کہا کہ جو کوئی ہم مین سے تمہاری کتاب پر ایمان لائے اوسکو دوہرا ثواب ملیگا اور جو کوئی ایمان نہ لاوے اوسکو ایک ثواب اوپر ایمان لانے اگلی کتابون کے ہوگا جیساکہ تمکو اوپر ایمان لانے اپنی کتاب کی ہے پس فضیلت تمہاری ہمپر کیا ہے یہہ آیۃ اوتری یا ایہا الذین الخ حج ترجمہؒ

لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ خدا تعالے نے اسمقدمہ کی خبر دی تو جانین اہل کتاب کہ وہ قادر نہین ہین کسی چیز پر فضل خدا سے اور جانین کہ فضل خدا کے ہاتہہ ہے دیتا ہے اوسکو جس کسی کو چاہتا ہے اور خدا صاحب فضل بڑیکا ہے ؕ تا نہ جانین کتاب والے کہ پا نہین سکتے کچہہ اللہ کا فضل اور یہہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتہہ ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے فے موضحؒ تو جانیں یہود و نصاری اسبات کو کہ ہرگز قدرت نہ پاوین کسی چیز پر خدا تعالے کے فضل کے انواع سے جو تو فیق ایمان کی ہے فضل خدا تعالے کیسے نہ پا سکین اور جسپر خدا فضل کرے اوس سے ذرا بہی نہ لے سکین خدا تعالے کا فضل اور بیشک فضل ہاتہہ مین خدا تعالے کی ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالے صاحب ہی بڑے فضل کا فتح العزیزؒ تفسیرؒ لئلا یعلم کے معنی ہین لیعلم یعنے تو کہ جانین اہل کتاب جو کہ مسلمان نہین ہوئے ہین یہہ کہ نہین پہنچین گے کسی چیز کو فضل اللہ کے سے کہ وہ دو حصہ ثواب ملنا ہے اور مطلب یاب ہونا اور مغفرۃ ہونی اسلیے کہ وہ نہین ایمان لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر پس نہین نفع دیگا اونکو ایمان لانا اگلے رسولونپر اور نہین حاصل ہوگا اونکو فضل کبہی اور فضل اللہ کے ہاتہہ ہے یعنے اوسکی ملک و تصرف مین ہے معالمؒ لئلا یعلم اے لیعلم بذلک لیعلم یعنے معلوم کرا تمکو یہہ کہ تو جانین اہل کتاب یعنے توریۃ والے یعنے یہود کہ جو ایمان نہین لائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ وہ نہین قادر ہین اوپر کسی چیز کے فضل اللہ کے سے خلاف زعم اپنے کے کہ وہ گمان کرتے ہین کہ ہم دوست اللہ کے اور پسندیدہ اوسکے ہین دیتا ہے جسکو چاہے پس دیا مومنون کو اونمین سے ثواب دگنا جیساکہ اوپر گذرا جلالینؒ آیا ہے کہ ایک جماعت اہل کتاب مین سے بامید دوہرے ثواب ملنیکے ایمان محمد علیہ السلام پر لائے اور ایمان نہ لانیوالون نے اونپر حسد کیا آیۃ لئلا یعلم نازل ہوئی یعنے خدا اونکو دوہرا ثواب دیگا تا نہ ایمان لانے والے اہل کتاب کے جانین کہ کسی چیز پر قدرت نہین رکہتے خدا جسکو چاہے فضل

دیتا ہے اور بقول مجاہد کے یہود کہتے تھے کہ قریب ہے کہ ایک پیغمبر ہم مین سے پیدا ہوگا اور رہا تہہ اوسکے پانو کا تیگا اور جب رسول عرب مین سے پیدا ہوے یعنے محمد صلعم تو وہ کافر ہوے خدا تعالے نے اونکی حق مین یہہ آیتیں بہیجی ہیں **تنبیہ** اوپر کی آیہ کریمہ مین جو ڈرنیکو فرمایا ڈرنا خدا تعالے سے عجب چیز ہے اور بہت مفید اور تنبیہ المغترین مین لکہا ہے کہ منجملہ اخلاق اکابر دین کے سے یہہ تہا کہ خدا تعالے سے بہت ڈرتے تہے حالت ابتدار مین بہی اور انتہار مین بہی لیکن حالت نہایت مین خوف اللہ کی بزرگی وتعظیم کا ہوتا ہے اور لوازم ذاتی خوف سے ہی ندامت کا ہونا بالضرور حالت ابتدا اور حالت نہایت مین اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا صَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَیَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذَا اَنْفُسَکُمَا مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ۃ اور اور حدیث مین آیا ہے اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالْاِثْمُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ فَکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ اور ابو سعید رض فرماتے تہے کہ علامت دل کی سیاہی کی تین چیزین ہین ایک تو یہہ کہ نہ پاوے بسبب گناہون کے گہبراہٹ اور طاعت سے خوشی نہ پاوے اور نصیحت سے اثر نہ پاوے اور حاتم اصم رضی اللہ عنہ فرماتے تہے کہ اگر گناہ کرے تو اپنے رب کا جلدی کر توبہ اور نادم ہو اور نہ عذر کر لوگون سے کہ عذر کرنا تیرا اونسے بہت بڑا ہے اوس وزر سے کہ تیرے گناہ مین حاصل ہوا ہے اور اوزاعی جو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی قرابتی کو دیکہتے تو کہتے نہ مغرور کرے تمکو قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی باوجود مخالفت کرنے تمہارے حضرت کی طریق وروش کی کیونکہ آپنے فرمایا ہے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو کہ چہڑا تو اپنے نفس کو آگ جہنم سے اسلئے کہ مین نہین دفع کرونگا تجہسے اللہ کے عذاب سے کچہہ انتہی ۃ

سورۃ المجادلۃ مدنیۃ وھی اثنتان وعشرون ایۃ

اس سورۃ کا نام مجادلہ ہے مجادلہ جدال سے ہے بمعنی جہگڑنے کے ہے اور یہہ نام اسکا اسلئے رکہا گیا کہ اسمین ذکر ہے اوس کا کہ ایک عورت حضرت سے کچہہ عرض معروض کرتی تہی اوسپر یہہ اوتری چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا اور یہہ سورہ مدنی ہے آیتین اسمین ۲۲ ہین اور رکوع تین اور کلمے ۴۷۹ اور حرف ۲۱۰۳ اور اوتری ہے یہہ سورہ بعد سورہ منافقون کے اور حدید کے بعد یہہ اسلئے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین ذکر ہے اللہ کے فضل کا کہ جسکو چاہتا ہے فضل دیتا ہے اور اسکے اول ہی مین اللہ کے فضل کا ذکر ہے کہ اوس عورۃ مجادلہ پر کیسا فضل ہوا اور اور بہت چیزین مناسبت کی ہین ۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِھَا وَتَشْتَکِیْۤ اِلَی اللّٰہِ ۖ وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا ۚ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ ۢ بَصِیْرٌ ۃ تحقیق سنی خدا تعالے نے بات اوس عورت کی کہ گفتگو کرتی تہے ساتہہ تیرے بیچ مقدمہ خاوند اپنے کے اور شکایت کرتے تہے آگے خدا کے اور خدا سنتا تہا گفتگو کرنی تمہاری تحقیق خدا سننے والا دیکہنے والا ہے ۃ **فتح** ۃ سن لی اللہ نے بات اوس عورۃ کی جو جہگڑتی ہے تجہسے اپنے خاوند پر اور جہینکتی ہے اللہ کے آگے اور اللہ سنتا ہے سوال جواب تم دونوں کا بیشک اللہ سنتا ہے دیکہتا ف ۃ **مو** ۃ مقرر سن لی خدا تعالے نے بات اوس عورۃ کی جسنے تجہسے جہگڑا کیا بیچ مقدمہ اپنے خاوند کے اور گلہ کیا طرف خدا تعالے کی عاجز

سے اور خداتعالے سنتا ہی جواب سوال تم دونونکا بیشک خداتعالے سننے والا ہے سبکی باتین دیکہنے والا ہے سبکے احوال **ف عہ تفسیر** آیا ہے کہ اوس بن صامت عبادہ کے بہائی نے ایکروز دیکہا اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ کو نماز پڑہتے اور تہی وہ خوبصورۃ پس جب سلام پہیرا اوسنے تو اوس نے رغبت کی اوس بیوی کیطرف اور صحبت کے لیے بلایا اوسنے انکار کیا پس غصے ہوئے اوس پر اور کہا اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھرِ اُمِّی یعنے تو مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کے ہے اوسکو ظہار کہتے ہین ایام کفر مین یہہ طلاق تہی خولہ پیغمبر علیہ السلام کے پاس آئین اسحال مین کہ عائشہ رض ایک جانب سر مبارک کے ہوتی تہی اور کہا یارسول اللہ اوس نے مجہسے نکاح کیا تہا حالت جوانی مین کہ لوگ راغب تہے میریطرف پس جب جوانی میری ڈہل گئی مجہسے ظہار کیا بعد ازان نادم ہوا اور میرے بچے چہوٹے ہین اگر مین اوسکو بچے دیتی ہون تو ضائع ہوجاوینگے اور اپنے پاس رکہتی ہون بچونکو تو بہوکے مرینگے پس کوئی امر ایسا ہے کہ مین اوسکے ساتہہ جمع ہوؤن آنحضرت نے فرمایا تو حرام ہوئی اوسپر پس کہا خولہ نے کہ یارسول اللہ اوسنے مجکو طلاق نہین دی ہے اور وہ میرے بچونکا باپ ہے اور اوس سے مین بہت محبت رکہتی ہون آنحضرت نے فرمایا کہ تو اوسپر حرام ہوئی خولہ نے کئی بار تکرار کی اور کثرت عیال اور درد مفارقت اوسکا ظاہر کیا وہی پہلا جواب سنا غمناک ہوکر روئی نیاز آسمان کیطرف کرکر کہا اَللّٰھُمَّ اَشْکُوْ اِلَیْکَ فَاَنْزِلْ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ فَرَجِیْ جب فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حرام ہوئی تو اوسپر تو وہ آہ کا نعرہ مارتی اور شکوہ کرتی پس اوسیوقت کہ عائشہ حضرت کی سر مبارک کی دوسری جانب سر کے دہونے لگین آثار وحی کے چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئے عائشہ نے خولہ کو حضرت کے ساتہہ کلام کرنیسے منع کیا پس جب وحی آچکی آنحضرت نے فرمایا خولہ کو کہ اپنے خاوند کو بلالے اور جب وہ حضرت پاس آئے تو آنحضرت نے یہہ آیتین اوسکے آگے پڑہین کہ حق تعالے نے یہہ حکم ظہار کے حق مین بہیجا ہے اور اول ظہار اسلام مین یہی ہوا ہے سننے والا ہے کہ سنتا ہے شکوہ مضطر کا دیکہنے والا ہے کہ دیکہتا ہے اوسکے حال کو **تنبیہ** بلا شک وہ ایسا ہی ہے اوسکے سوا کون فریادرس ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ بلکہ وہ بہتر ہے کہ دعا قبول کرتا ہی بیقرار کی اور دور کرتا ہے برائی کو **ف جمد** مفصلا **فتح الجلالین** مختصرا **ف** اَلَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْکُمْ مِّنْ نِّسَآئِھِمْ مَّا ھُنَّ اُمَّھٰتِھِمْ ط اِنْ اُمَّھٰتُھُمْ اِلَّا الّٰٓئِیْ وَلَدْنَھُمْ ط وَاِنَّھُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ط وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وہ کہ تم مین سے ظہار کرتے ہین اپنی بیویونکے ساتہہ یعنے تشبیہ دیتے ہین اپنی بیویونکو ساتہہ پیٹہ ماں کے نہین ہین وہ بیویان مائین اونکی نہین ہین مائین اونکی مگر وہ کہ جنا ہے انکو اور تحقیق یہہ ظہار کرنے والے کہتے ہین بات نامعقول اور کہتے ہین دروغ اور تحقیق خدا عفو کرنیوالا بخشنے والا ہے **فتح** جو لوگ ماں کہہ بیٹہین تم مین اپنی عورتونکو وہ نہین اونکی مائین اونکی مائین وہی جنہون نے انکو جنا اور وہ بولتے ہین ایک ناپسند بات اور جہوٹ اور اللہ معاف کرتا ہے بخشنے والا ہے **مو** وہ لوگ جو ظہار کرتے ہین تم مین سے جو ماں کہہ بیٹہے ہین غصہ کے وقت اپنی جوروؤنکو سو دراصل وہ جورو ین اونکی مان نہین ہوسکتین اوس بات کہی سے نہین مائین مگر وہی کہ جنہون نے جنا ہے اوسکو اپنے پیٹ سے مقرر

عہ وفی روایۃ اشکو الی اللہ فاقتی وجوعی ۱۲ عہ یعنے شکوہ کرتی ہون طرف اللہ کے بیچ فاقہ اپنے کے اور بہوک اپنی کے ۱۲ نیر جلالین ۱۲

عہ قرأۃ عاصم از باب مفاعلہ و قرأۃ ابن عامر از باب تفاعل بالادغام و قرأۃ نافع از باب تفعل و قرأۃ حمزہ و نافع بالادغام است ۱۲ حمیدیہ کما

یہہ لوگ کہتے ہین بات نابجہی اور بے عقلی سے اور جہوٹہہ کہ جورو کو مان کہنا جو ہرگز جورو مان نہین ہوتے پہر اگر کوئی ایسی بات بیوقوفی سے کہہ بیٹہے اور کہہ کر پچہتاوے اور توبہ کرے تو پہر بیشک خداتعالے البتہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکو ڈہانکنے والا ہے اونکے گناہونکا ٭ ع ٭ تفسیر لفظ منکر مین توبیخ و زجر ہے عربکو اسلئے کہ ظہار اہل جاہلیت کے قسمون مین سے تہا خاص کرنہ تمام امتونکی تہکین ہین مائین اونکی مگر وہ کہ جنا ہے اونکو یعنے مائین حقیقی وہی ہین اور دودہ پلانیوالی ملحق ہین ماؤنکے ساتہہ بواسطہ دودہ پلانیکے اور ایسیہی بیویان رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کی مائین ہین بسبب زیادتی حرمت اونکے اور بیویونکا مان ہونا بہت بعید ہے اسلیئے فرمایا وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا الخ ٭ زور اکذب اور باطل منحرف حق سے اور عفو کرنیوالا بخشنے والا ہے اوسکو کہ گذرا ظہار سے ٭ مد ٭ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ٭ اور وہ کہ ظہار کرتے ہین اپنی بیویون سے پہر رجوع کرتے ہین بیچ مخالف اوسچیز کے کہ کہا پس واجب ہے ازاد کرنا بردیکا پہلے اسکے کہ مرد و عورت آپسمین ہاتہہ پہنچاوین یہہ حکم نصیحت دیجاتی ہے تمکو ساتہہ اوسکے اور خدا ساتہہ اوسچیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے ٭ فـ ٭ اور جو مانکہہ بیٹہین اپنی عورتکو پہر کام چاہین جسکو کہا ہے تو آزاد کرنا ایک بردہ پہلے اس سے کہ آپسمین ہاتہہ لگاوین اس سے تمکو نصیحت ہوگی اور الله خبر رکہتا ہے جو کچہہ تم کرتے ہو ٭ ف ٭ مو ٭ اور جو ظہار کرتے ہین اپنی جورؤن سے جو اونہین مان کہہ اوٹہتے ہین بے سمجہی سے پہر کہہ کر پچہتاتے ہین اوس بات سے تو پہر اس بےسمجہی کا کفارہ یہہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی چہوٹی عمر کی یا بڑی عمر کی ازاد کرے پہلے اپنی بی بی سے ملنے کے یہہ حکم کفارہ کا اے مسلمانون تمہین نصیحت کیجاتی ہے اس حکم سے تو پہر ایسی بات نکہو کبہی ہرگز اور خداتعالے جو کام اور بات کہ تم کرتے ہو سب سے واقف ہے اور جانتا ہے کوئی چیز اوس سے چہپی ہوئی نہین ٭ ع ٭ تفسیر اوپر کی آیۃ مین یہہ بیان فرمایا کہ یہہ ظہار کرنا برا اور جہوٹ ہے اور اس آیۃ مین حکم ظہار کا مذکور ہے ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا کے معنے یہہ ہین کہ پہر پہرین واسطے توڑنے اوسچیز کے کہ کہا یا یہہ معنی ہین کہ پہر پہرین واسطے حلال کرنے اوسچیز کے کہ حرام کی پہر اختلاف کیا ہے علماء نے کہ توڑنا کہے ہوئی باتکا کاہے سے حاصل ہوتا ہے پس حنفیہ کے نزدیک تو قصد وطی سے توڑنا حاصل ہوتا ہے اور یہہ قول ابن عباس اور حسن بصری اور قتادہ کا ہے اور نزدیک شافعی کے بمجرد امساک کے اور وہ یہہ ہے کہ نہ طلاق دے اوسکو بعد ظہار کے ٭ آزاد کرنا بردیکا خواہ وہ مومن ہو یا کافر اور نہین جائز ہے مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ جسنے ادا کیا ہو کچہہ کتابت مین سے مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا مراد آپسکے ہاتہہ لگانے سے مدعا اوٹہانا ہے عورۃ سے ساتہہ جماع یا چہونیکے شہوۃ سے یا نظر کرنیکے طرف فرج اوسکیکے ساتہہ شہوۃ کے نصیحت دیجاتی ہے تمکو ساتہہ اوسکے اسلیئے کہ حکم کرنا کفارہ کا دلیل ہے اسپر کہ برا کیا پس واجب ہے یہہ نصیحت پکڑو ساتہہ اس حکم کے تاکہ نہ عود کرو طرف ظہار کے اور ڈرو الله کے عذاب سے اوسپر اور ظہار یہہ ہے کہ کہے آدمی اپنی بیوی کو اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ یعنے تو مجہپر ایسے ہی جیسے میری مان کی پیٹہہ اور ان

صورتون مین بہی ظہار ہوتا ہے کہ لفظ انتِ کی جگہہ اوسکا وہ عضو ذکر کرے کہ جس سے تمام مراد ہوتی ہو جیسے سر یعنے یون کہے رَأسُکِ عَلَیَّ کَظَہرِ اُمّیِ یا جگہہ ماں کی پیٹہ کے اور وہ عضو ذکر کرے کہ جسکا دیکہنا حرام ہو جیسے پیٹ اور ران یا ماں کی جگہہ ذکر کرے اور ذی رحم محرم اپنا خواہ بسبب نسب کے ہو یا دودہ کی یا بسبب مصاہرت کے یا جماع کے جیسکہ یون کہے اَنتِ عَلَیَّ کَظَہرِ اُختِی مِنَ الرَّضَاعِ اَو عَمَّتِی مِنَ النَّسَبِ اَوِ امرَأَۃِ اِبنِی اَو اُمِّ اَبِی اَو اُمِّ امرَأَتِی اَوِ ابنَتِہَا پس ان سب صورتون مین ظہار ہوتا ہے اور اگر ظہار کر کے پہر الا کفارہ ندے تو عورۃ کو پہنچتا ہے کہ نالش کرے قاضی سے اور قاضی کو لازم ہے کہ جبر کرے اوسپر کفارہ دینے کے لیے اور قید کرے اوسکو اور نہین ہے کوئی کفارہ کہ جبر و حبس کیا جاوے اوسکے لیے سوائے کفارہ ظہار کے اور عورۃ کو ضرر نہین کرتا مدنیا کفارہ کا اور صحبت وغیرہ کرے خاوند پہلے کفارہ دینے کے تو استغفار کرے اور پہر دوبارہ وہ حرکت نکرے یہان تک کہ کفارہ دے اور اگر آزاد کیا بعض بردیکا یعنے آدہا وغیرہ پہر صحبت وغیرہ کی تو لازم ہے از سر نو بردا آزاد کرنا نزدیک ابی حنیفہ رحمہ کے ۂمدلۂ فَمَن لَّم یَجِد فَصِیَامُ

شَہرَینِ مُتَتَابِعَینِ مِن قَبلِ اَن یَّتَمَاسَّا ۚ فَمَن لَّم یَستَطِع فَاِطعَامُ سِتِّینَ مِسکِینًا ۚ ذٰلِکَ لِتُؤمِنُوا

بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ ۚ وَتِلکَ حُدُودُ اللّٰہِ ۚ وَلِلکٰفِرِینَ عَذَابٌ اَلِیمٌ پس جو کوئی نہ پاوے بردہ پس اوسپر واجب ہی روزہ رکہنا دو مہینے کا پے در پے پہلے اس سے کہ دونو آپسمین ہاتہہ پہنچاوین پس جو کوئی نکر سکے یہہ پس کہانا دینا ساٹہہ فقیر کو یہہ حکم اسلیے ہی کہ تابعدار ہوو خدا اور رسول اوسکے اور یہہ احکام حدین مقرر کی ہوئی خدا کی ہین اور کافرونکو عذاب دکہہ دینے والا ہوگا ۂفتحۂ پہر جو کوئی نہ پاوے تو روزہ دو مہینے کا لگتے تار پہلے اس سے کہ آپسمین چہوین پہر جو کوئی نکر سکے تو کہانا دینا ساٹہہ محتاج کا یہہ اسواسطے کہ حکم مانو اللہ کا اور اوسکے رسول کا اور یہہ حدین باندہین ہین اللہ کی اور منکرونکو دکہہ کی مار ہے ۂموضحۂ پہر جو کوئی نہ پاوے بردہ جو آزاد کرے اور یا مقدور نہو اوسے آزاد کرنیکا تو پہر اوسپر ہے کہ روزے رکہے دو مہینے کے پے در پے جو دو مہینے مین ایکدن روزہ نکہاوے اور اگر کہاوے کوئی روزہ تو پہر نئے سر سے دو مہینے کے روزے رکہے پہلے بی بی سے ملنے کے پہر اگر دو مہینے کے روزے رکہنے کی بہی طاقت نہو تو اوسپر ساٹہہ مسکین کو کہانا کہلانا ہے جو ہر ایک مسکین کو آدہی صاع گیہونکے یا ایک صاع جو یا مثینہ کے دیوے یہہ حکم ہوا تمپر مقرر لیے مسلمانون تو سچ جانو خدا تعالے کو اور اوسکے بہیجے ہوئے کو یہہ حکم حدین ہین باندہی ہوئی خدا تعالے کی اسمین کچہہ کم زیادہ نکرو پہر اور واسطے کافرون کے عذاب ہے دکہہ دینے والا جو حکم خدا تعالے کا اور اوسکے رسول کا نہین مانتے ۂعۂ ۂتفسیرۂ واجب ہے کہ کفارہ پہلے صحبت کرنے وغیرہ کے دے ولیکن اگر جماع کرے فقرا کے کہلانیکے درمیان مین تو از سر نو دینا کفارہ کا لازم نہین آنیکا یہہ حکم یعنے یہہ بیان اور تعلیم احکام لتؤمنوا یعنے تاکہ تصدیق کرو اللہ اور رسول اوسکے کی بیچ عمل کرنیکے شریعت پر کہ مقرر کی ہے قسم ظہار وغیرہ سے اور توڑی ہے وہ چیز کہ تہے تم اوسپر ایام جاہلیت مین اور یہہ احکام جو کہ بیان کیے ہمنے کفارہ مین حدین اللہ کی ہین کہ نہین جائز ہے بڑہنا اونسے ۂمدلۂ ۂمسئلۂ ظہار یہہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو

کہے انتِ علیّ کظہر امّی یا انتِ منّی او عندی کظہر امّی یا انتِ علیّ کبطن امّی اور مانند اوسکے ساتھ کسی عضو
کے ماں کے اعضا مین سے تشبیہ دے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک کہ اگر ساتھ کسی اور عضو ماں کے سوائے پیٹ
اور پیٹھ اور ستر اور ران کے تشبیہ دے تو ظہار نہین ہے اور انہین ظہار ہے اور جو عورتین کہ بسبب قرابت
یا دودھ کے علاقہ کے حرام ہمیشہ کو ہے جیسے دادی اور پھوپھی اور خالہ اور مانند انکے اس حکم مین مانند ماں
کے ہین اور اگر کوئی اپنی بیوی کو کہے انتِ علیّ حرام تو امام مالک کے نزدیک اگر وہ مدخولہ ہو تو تین
طلاقین پڑجاتی ہین اور غیر مدخولہ ہو تو ایک طلاق پڑتی ہے اور نزدیک شافعی کے اگر نیت طلاق
یا ظہار کی رکھتا ہو تو طلاق یا ظہار ہوتا ہے اور اگر نیت یمین یعنے قسم کی رکھے کفارہ یمین کا واجب
ہوتا ہے اگرچہ یمین نہین ہوتی ہے اور اگر کچھ نیت نرکھے کچھ نہین ہے اور بموجب ایک قول کے تو بھی
کفارہ یمین کا دے اور نزدیک احمد کے بروایت اظہر کے ظہار ہے نیت ظہار کے رکھے یا نرکھے اور بموجب
ایک روایت کی یمین ہے کفارہ یمین کا واجب ہوگا اور بموجب ایک روایت کے طلاق ہی اور نزدیک
ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے جو کچھ نیت رکھے طلاق کی یا ظہار کی یا یمین کی وہی واقع ہوتی ہے اور اگر نیت
حرام کرنے کی رکھے یا کچھ نیت نرکھے یمین ہے اور اوپر حرام کرنیوالے کھانے اور پینے اور لونڈی کے اپنے
پر امام مالک کے نزدیک کوئی چیز اوسپر حرام نہین ہوتی ہے اور کچھ کفارہ دینا نہین آتا اور ایسا ہی مذہب
شافعی کا مگر بیچ حرام کرنے لونڈی کے کہ بقول راجح یعنے غالب کے کفارہ یمین کا واجب ہوتا ہے ولیکن
لونڈی اوسپر حرام نہین ہوتی اور نزدیک احمد اور ابوحنیفہ کے یمین ہے اوسکی توڑنے سے کفارہ یمین کا
لازم آتا ہے اور جب شوہر اپنی بیوی سے ظہار کرے بیوی اوسکی اوسپر حرام ہوتی ہے صحبت کرنی اوس سے
حلال نہین ہوگی جب تک کہ اول کفارہ ظہار کا ادا نکرے اور واجب ہونا کفارہ کا نزدیک احمد کے ساتھ
صحبت کرنیکے لازم آتا ہی اور نزدیک ابوحنیفہ اور مالک کے قصد صحبت کرنیسے لازم ہوتا ہے اور نزدیک شافعی
کے امساک یعنے رکھنے مرد کے سے اپنی بیوی کو بعد ظہار کے اگرچہ ایک ساعت رکھے کفارہ لازم آتا ہے پس اگر
فی الحال بعد ظہار کے طلاق دے یا مرجاوے کفارہ واجب نہین ہوگا اور معنی عود کے آیۃ پہلی مین ایک
کے نزدیک یہی ہین جو کہ گذرے اور کفارہ ظہار کا آزاد کرنا بردہ کا ہے کہ سالم ہو عیب سے اور مؤمن ہو مگر
نزدیک ابوحنیفہ کے اور ایک روایت کے امام احمد سے آزاد کرنا کافر بردہ کا بھی جائز ہے اور جو کوئی بردہ نپاوے
دو مہینے تک پے درپے روزے رکھے اگر اثنا مین دو مہینون کے افطار کرے تتابع فوت ہوا پھر از سر نو دو
مہینے کے روزے رکھے اور نزدیک مالک اور ابوحنیفہ اور احمد کے صحبت کرنی بیچ دن یا ان دو مہینونکی رات مین بھی قاطع
تتابع کی ہے اور امام شافعی کے نزدیک صحبت راتکی مفسد نہین ہے اور جو کوئی بسبب مرض یا بڑہاپے یا زیادتی
شہوت کے قدرت روزے کی نرکھتا ہو تو ساٹھہ مسکینونکو طعام دے ہر مسکین کو امام ابوحنیفہ کے نزدیک آدہ
صاع گیہون یا ایک صاع اور اناج اور شافعی اور مالک کے نزدیک ایک مد اور احمد کے نزدیک ایک مد گیہون
یا آدہا صاع اور غلہ اور بوسہ اور چہونا شہوۃ سے اور فائدہ اوٹہانا عورۃ سے بیچ ظہار کرنے والے پر حرام ہی جبتک
کہ کفارہ نہ دے نزدیک ابوحنیفہ اور مالک کے اور ظاہر تر روایت کے احمد سے اور تماس یعنے چہونا آیۃ مین انکے

نزدیک مشتمل ان سبکو ہے اور شافعی کے نزدیک تماس فقط جماع ہے سوای جماع کے کوئی چیز اوسپر حرام
نہین ہوتی اور اگر کوئی بردہ رکہتا ہو لیکن محتاج اوسکی خدمت کا ہے یا قیمت بردیکی رکہتا ہے لیکن اپنے
نفقہ کے لیے محتاج ہے تو نزدیک شافعی اور احمد کے آزاد کرنا اوس بردیکا اور خرید کرنا بردیکا اوس قیمت
سے اوسپر واجب نہین اوسکو چاہئے کہ روزہ رکہے اور نزدیک مالک کے روزہ جائز نہین بلکہ لازم ہے کہ بردہ
کو آزاد کرے یا خرید کر دوسری صورتمین آزاد کرے اگرچہ آپ اوسکا محتاج ہو اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک
اگر بردہ رکہتا ہو تو آزاد کرنا اوسکا واجب ہوگا اگرچہ آپ اوسکا محتاج ہو اور با وجود بردیکے روزہ رکہنا جائز
نہین ہوگا اور اگر قیمت بردیکی رکہتا ہی اور آپ اوسکی احتیاج رکہتا ہی تو اوسکو روزہ رکہنا جائز ہوگا اور ظہار
کرنا مالک کا اپنی لونڈی سے صحیح نہین مگر نزدیک مالک کے صحیح ہے اور ظہار ذمی کا نزدیک مالک اور
ابحنیفہ کے صحیح نہین اور نزدیک شافعی اور احمد کے صحیح ہے اور ظہار غلام کا چارون اماموں کے نزدیک
صحیح ہے اور کفارہ ساتہہ روزون کے ادا کرے مگر نزدیک مالک کے ساتہہ کہانا کہلانیکے بہی روا ہی اگر مالک
اوسکا اوسکو دیوے اور کافر کفارہ ساتہہ آزاد کرنے بردیکے یا کہانا کہلانیکے دے سبکے نزدیک اسلیے کہ روزہ
اوسکا صحیح نہین ہوتا اور کسی نے کفارہ مین روزہ شروع کیا بعد اوسکے قادر بردے پر ہوا ابو حنیفہ کے
نزدیک روزہ چہوڑ دے اور بردہ آزاد کرے اور شافعی اور احمد کے نزدیک مختار ہے اگر چاہے بردہ آزاد
کرے اور چاہے روزے دو مہینے کے پورے کرے اور مالک کے نزدیک اگر بعد دو تین روز کے بردہ پاوے
آزاد کرنا اوسکا لازم ہوگا والا روزے پورے کرے اور دینا کفارونکا حربی اور ذمی کو روا نہین ہے مگر
ابو حنیفہ کے نزدیک ذمی کو دینا جائز ہے اور اگر کوئی عورت اپنی خاوند کو کہے اَنْتَ عَلَیَّ کَظَہْرِ اُمِّیْ اوسپر
چارون اماموں کے نزدیک کچہہ نہین لازم آتا اور جو کوئی بیچ وقت واجب ہونے کفارے کے سب چیزون
سے ناچار ہو کفارہ اوسکے ذمہ پر رہتا ہے جب قادر کسی چیز پر ہو ادا کرے لیکن بعد واجب ہونیکے کسی
طرح ساقط نہین ہوتا حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب آنحضرت نے اوس کو حکم کفارے کے ادا کرنیکا کیا تو
اونہون نے عجز اپنا تینون چیزون سے ظاہر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلانی قوم کے پاس
جا اور کہجورین زکوۃ کی اوس سے لے اور اوسکو اپنے کفارے مین مسکینونکو دے ۵ ع ۱ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ کُبِتُوْا کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍۢ بَیِّنٰتٍ ط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ ۵
تحقیق وہ لوگ کہ مخالفت کرتے ہین ساتہہ خدا اور رسول اوسکیکے خوار کیا گیا اونکو جیسا کہ خوار کیا گیا اونکو
کہ پہلے اونسے تہے اور تحقیق اوتارین ہمنے آتیین واضح اور کافرونکو عذاب خوار کرنے والا ہے ۵ ف جو
لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے وہ رد ہوے جیسے رد ہوے اونسے پہلے اور ہمنے اوتاری
ہین آیتین صاف اور منکرونکو ذلت کی مار ہے ۵ مو بیشک وہ لوگ جنہون نے مخالفت کی
اور باہر نکل گئے حدون خدا تعالے کیسے اور اوسکے بہیجے ہوے کیسے سو وہ لوگ اوندہے گرے جیسکہ اوندہے
گرے تہے اگلے لوگ جو تہے اونسے پہلے اور پیغمبرونکی امت اور مقرر ہمنے بہیجین آتیین قرآن کی روشن
کہلی صاف دلیلین پیغمبر کے سچ ہونے پر اور واسطے نماننے والون کے ہے عذاب رسوا اور خراب کرنیوالا

ف مروی است از احمد کہ کفارہ ظہار دو بردہ ... کفارہ یمین ... آن زن ... واجب ... روایت ... عدم وجوب ۱۲ بحر

ف یعنی بسبب مخالفت و عداوت ... ۱۲

دونو جہا کمین ﴿ع﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ وَاللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ جسدن کہ اوٹہاویگا اونکو خدا سبکو ایکجگہہ پہر خبر دیگا اونکو اوسچیز کی کہ کی تہی یاد رکہا اوسکو
خدانے اور اوہنون نے اوسکو فراموش کیا اور خدا سب چیز پر مطلع ہے ﴿فتح﴾ جسدن اوٹہاویگا اللہ
ان سبکو پہر جتاویگا اونکو اونکے کیے اللہ نے گن رکہے ہین اور وہ بہول گئے ہین اور اللہ کے سامنے ہے
ہر چیز ﴿مو﴾ جسدن اوٹہاویگا اونکو گور دون سے خدا تعالے سبکو اکہٹا پہر خبر دیگا اون سبکو وہ کام جو
اوہنون نے کیے تہے دنیا مین سو وہ کام کئے ہوئے اونکے گہیر رکہے ہین خدا تعالے نے اور وہ اونکے تئین
بہول گئے ہین ﴿ع﴾ ﴿تفسیر﴾ خبر دیگا الخ یعنے اونکے شرمندہ اور سرزنش کرنیکے لیے اور اونکے حال کے
مشہور کرنیکے لیے اوسوقت اونکو جو رسوائی حاصل ہوگی سبکے سامنے آرزو کرینگے کہ کاشکے جلدی سے ہمکو
دوزخمین ڈالدین اَحْصٰىهُ اللّٰهُ یاد اور گن رکہا ہے اونکو کہ ذرہ بہی اوس سے چہپا اور چہوٹا نہین اور
فراموش کیا اسلیئے کہ حقیر و سہل جانتا وہنون نے اوسکو وقت کرنیکے اور بہاری امور یاد ہی رکہے جاتے
ہین سب چیز پر مطلع ہے اوس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین ﴿مد﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى

مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ۝ کیا نہ دیکہا تو نے کہ خدا جانتا ہے اون چیزونکو کہ آسمانون مین ہین اور اون چیزونکو کہ زمین
مین ہین نہین ہوتا ہے اسمین بہید کہنا تین شخصونکا مگر کہ خدا چوتہا اونکا ہے اور نہین ہوتا ہے
بہید کہنا پانچ شخصونکا مگر کہ خدا چہٹا اونکا ہے اور نہ کمتر اسنے مگر خدا ساتہہ اونکے ہے اور نہ زیادہ تر اسنے
مگر خدا ساتہہ اونکے ہے جہان ہون پہر خبر دیگا اونکو روز قیامت کی اوسچیز کی کہ کی ہے تحقیق خدا ساتہہ
ہر چیز کے دانا ہے ﴿فتح﴾ تو نے ندیکہا کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین کہین
نہین ہوتا مشورہ تین کا جہان وہ نہین اونمین چوتہا اور پانچ کا جہان وہ نہین اونمین چہٹا اور نہ
اس سے کم نہ زیادہ جہان وہ نہین اونکے ساتہہ جہان کہین ہون پہر جتاویگا اونکو جو اوہنون نے
کیا قیامت کے دن بیشک معلوم ہے اللہ کو ہر چیز ﴿مو﴾ کیا نجانا تو نے وہ کہ خدا تعالے جانتا ہے
جو کچہہ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین نہین کسی جگہہ تین شخص اکیلے خلوت مین ہون جو چوتہا
اونمین خدا تعالے حاضر اور موجود ہے اوسجگہہ اور نہین پانچ شخص خلوت مین ہون مگر وہ چہٹا اونمین
خدا تعالے حاضر ہے علم سے اور اونکی مصلحت سے واقف ہے اور نہ کم اوسنے جو تین ہون خلوت مین
اور نہ زیادہ اوسنے جو پانچ ہون خلوت مین کچہہ مصلحت کی باتین کرین مگر کہ خدا تعالے اونکے ساتہہ
ہے جسجگہ کہ ہون کیسی ہی خلوت ہو اندہیرین یا اجالے مین سب جگہہ کی خبر خدا تعالے کو ہے سب جگہہ
وہ موجود ہے پہر اون مصلحت کرنیوالونکو اوس خلوت کی خبر دیویگا اور جتاویگا قیامت کے دن کہ تمنے فلانا
کام فلانے مکان مین فلانے وقت کیا تہا بیشک خدا تعالے سب چیزون سے واقف ہے جاننے والا ہے
﴿ع﴾ ﴿تفسیر﴾ مگر کہ خدا ساتہہ اونکے ہے یعنے جانتا ہے اونکی مصلحتون اور سرگوشی کی باتونکو نہین پوشیدہ

اوسپر خفیہ باتین اونکی کوئی بہیہ سمجہے کہ اللہ تعالے آدمیون کیطرح ساتہہ ہے وہ پاک ہے مکانیت سے مراد
علم ہے یعنے وہ جانتا ہے مصلحتین اونکی اور تخصیص تین اور پانچ کی اسلیے ہے کہ یہہ نازل ہوئی منافقون
کے حق مین اور وہ حلقے بناکر بیٹہتے تہے سرگوشی کرنیکے لیے واسطے غصہ دلانے مومنونکے بقدر ان دو عددون
کے پس کہا گیا کہ نہین سرگوشی کرتے اونمین سے تین اور نہ پانچ اور نہ کم ان عددونسے اور نہ زیادہ مگر کہ
اللہ ساتہہ اونکے ہے سنتا ہے جو کچہہ وہ کہتے ہین اور بعض نے کہا کہ تخصیص ان عددونکی اسلیے ہوئی کہ
عادت یہہ ہے کہ مشورہ کرنیوالی ایک جماعت ہوتے ہین عقلمندون اور تجربہ کارون مین سے اور کمتر عدد
اونکے دو ہوتے اور زیادہ ہوتے ہین پانچ تک چہہ تک باقتضائی حال کے پس ذکر کیا اللہ عزوجل نے تین
اور پانچ کو اور فرمایا وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ پس دلالت کی اسنے اوپر دو اور چار کے اور فرمایا وَلَآ اَكْثَرَ پس دلالت
کی اسنے اوسپر جو قریب اسکے ہے علوکی ہی ساتہہ ہر چیز کی دانا ہے پس جزا دیگا اونکو اوسپر ٥ ملا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ
النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ
حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ
يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ٥ یا ندیکہا تونے طرف اونکی کہ منع کیا گیا اونکو اپسکی راز کہنے سے یعنے یہود کہ راز
اونکا مسلمانون کی ایذا مین تہا واللہ اعلم پہر عود کرتے ہین اوسچیز مین کہ منع کیا گیا اونکو اور آپسمین راز
کہتے ہین درباب گناہ اور تعدی اور نافرمان برداری پیغمبر کے اور جب آوین آگے تیرے دعا کرین تجکو ساتہہ
اوس کلمہ کے کہ دعا نہین کی ہے خدا نے ساتہہ اوسکے یعنے بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کے اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہتے ہین
یعنے مرگ تجپر ہو اور کہتے ہین اپنے دل مین کیون نہین عذاب کرتا ہے ہمکو خدا بسبب اوسچیز کے کہ کہتے
ہین ہم یعنے اگر پیغامبر سچا ہے تو چاہیے کہ ہمکو عذاب پہنچتا واللہ اعلم بس ہے اونکو دوزخ داخل ہونگے وہان
پس بری جگہہ ہے دوزخ ٥ ف ٥ تونے نہ دیکہی جنکو منع ہوئی کانا پہوسی پہر وہی کرتے ہین جو منع
ہوچکا ہے اور کانمین باتین کرتے ہین گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی بےحکمی کی اور جب آوین تیرے
پاس تجکو دعا دین جو دعا نہین دی تجکو اللہ نے اور کہتے ہین اپنے دلمین کیون نہین عذاب کرتا اللہ
ہمکو اسپر جو ہم کہتے ہین بس ہے اونکو دوزخ پیٹہین گے اوسمین سو بری جگہہ پہنچے ف ٥ مو ٥ اے ندیکہا
تونے اون لوگونکو جنکو منع کیا خلوت مین بیٹہہ کر باتین کرنیکو چپکے کہ نہ کیا کرو چپکی باتین خلوت مین پہر وہ
لگے کرنے وہی کام جو منع کیا تہا سو وہ لوگ باتین خلوت مین کرتے ہین ویسی جسمین گناہ ہوتا ہے جو عیب
ہو نا انصافی مسلمانونکے حق مین کرتے ہین اور نافرمانی پیغمبر کی کرتے یہہ بہت برا ہے اونکے حق مین اور جب
آتے ہین یہود تیرے پاس اے محمد سلام کہتے ہین تجکو ساتہہ اوسطرح کے جو نہین کہا سلام تجکو اسطرح خدا تعالے
نے اور کہتے ہین یہودی اپنے دلون مین کہ کیون نہین عذاب کرتا خدا تعالے اس سبب جو ہم کہتے ہین محمد کو
اگر وہ پیغمبر ہے سو فرماتا ہے خدا تعالے حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ الخ بس ہے اور کفایت کرے یہود کو دوزخ جو داخل ہونگے
اوسمین پہر بہت بری جگہہ ہے دوزخ ٥ ع ٥ تفسیر یعنے سرگوشی اور مشورہ اونکا درباب گناہ اور
تعدی اور نافرمانی پیغمبر کے ہے یعنے آپسمین کہتے کہ نافرمانی رسول کی کرو اور مومنونکو ایذا پہنچاؤ اور تفسیر بیان ہدی

مین مذکور ہے کہ جب پیغمبر خدا علیہ السلام لشکر کسی طرف بہیجتے تو یہود منافقون کے ساتہہ جمع ہوکر آپسمین سرگوشی کرتے اور اشارے مومنون کی طرف کرتے اسطرح کہ مومنونکے خیال مین قتل یا شکست اوس لشکر کی آتی اور مومن اس سے غمگین ہوتے جب یہہ سرگوشیان اونکی بہت ہوئین تو مومنون نے جناب پیغمبر خدا سے ظاہر کیا آپنے اونکو منع فرمایا کہ مومنون سے الگ ہوکر آپسمین سرگوشی نکرین اونہون نے دو تین روز باز رہ کر پہر وہی طور اختیار کیا یہہ آیۃ نازل ہوئی اَلَمْ تَرَ الخ اور جب آوین آگے تیرے دعا کرین الخ وہ دعا یہود کی تہی کہ بوقت آنے کے جناب آنحضرت مین کہتے تہے اَلسَّامُ عَلَیْکَ اور آنحضرت فرماتے تہے وَعَلَیْکُمْ اور سام یعنے موت کے ہے جب عائشہ نے یہہ کلمہ یہود کا سنا تو غصہ ہوئین اور کہا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ وَلَعَنَکُمُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَیْکُمْ پس آنحضرت نے فرمایا نرمی کر ای عائشہ اور سختی نکر عائشہ نے کہا کہ نہین سنا آپنے کہ انہون نے کیا کہا آنحضرت نے فرمایا کہ نہین سنا تو نے کہ مینے کیا کہا دعا بلا اونہین پڑی مینے اور بد دعا میری اونکے حق مین مستجاب ہوتی ہے اور بس ہے اونکو دوزخ الخ یعنے یہہ عذاب رسول کی ایذا کی سزا مین اونکو کفایت کرتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ ای مسلمانون جو آپسمین راز کہو پس چاہئے کہ راز نکہو درباب گناہ اور تعدی کے اور نافرمانی رسول کی اور راز کہو درباب نیککاری اور پرہیزگاری کے اور ڈرو خدا سے کہ طرف اوسکے حشر کئے جاؤگے ۞ **مفتی** اے ایمان والو جب کانمین بات کرو تو مت کرو ... بات گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی بیحکمی کی اور بات کرو احسان کی اور ادب کی اور ڈرتے رہو اللہ سے جسکے پاس جمع ہوؤگے ۞ **مو** اے وہ لوگون جو تم ایمان لائے ہو جسوقت کہ تم خلوت مین باتین کرو تو چاہئے کہ نہ ایسی باتین کرو کہ جسمین گناہ ہو اور بے انصافی ہو اور نافرمانی پیغمبر ہو جیسے کہ یہود اور منافق کرتے ہین بلکہ خلوت مین باتین کرو نیک کامونکی اور گناہون سے بچنے کی اور ڈرو اوس خدا تعالے سے جو اوسکے سامنے تم سب اکہٹے حاضر ہوؤگے قیامت کے دن ۞ **عـ** **تفسیر** یا ایہا الذین امنوا یعنے اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو ساتہہ زبانون اپنے کے اس صورت مین خطاب ہے منافقونکو اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ خطاب مومنون حقیقی ہی کو ہے اِذَا تَنَاجَیْتُمْ الخ یعنے جب آپسمین مشورہ کرو نہ مشابہت کرو ساتہہ یہود اور منافقونکے مشورون اونکے مین اور راز کہو تو درباب نیککاری یعنے اداء فرائض کے اور پرہیزگاری کے یعنے ترک گناہون کے جمع کیے جاؤگے یعنے حساب کے لیے پس جزا دیگا تمکو اون چیزون کی کہ مشورہ کرتے ہو بہلا یا برا ۞ **صد**

إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ سوائے اسکے نہین ہے کہ راز کہنا برا کار شیطان کیسے ہے تو غمگین کرے مسلمانونکو اور نہین ہے کچہہ نقصان پہنچانیوالا اونکو مگر خدا کے ارادے سے اور خدا پر چاہیے کہ توکل کرین مسلمان ۞ **فتح** یہہ جو ہی کانا پہوسی سو شیطانکا کام ہے کہ دلگیر کرے ایمان والونکو اور وہ انکا کچہہ نہ بگاڑیگا بن حکم اللہ کے اور اللہ پر چاہیے بہروسا کرین ایمان والے ۞ **مو** سوا اسکے نہین یعنے مقرر مثل خلوتمین باتین کرتے ہین یہودی اور منافق شیطا

کے بہکانے سے سو اون باتین کرنیوالونکو اپنی باتین اچہی لگتی ہین اسواسطے کہ غمگین کرین مسلمانونکو ان باتونسے اور دراصل شیطانکا بہکانا کچہہ بگاڑ نسکیگا مسلمانونکا کام مگر اتنا جتنا کہ تقدیر مین خداتعالی نے مقرر کر رکہا ہے اپنے حکم سے وہ تو ہونا ہی ہوگا اوس سے زیادہ نہوگا پہر چاہئے کہ مسلمان اوپر خداتعالی ہی کے بہروسا کرین مومن جو ایمان لائے ہین سب اپنے کام اوسیکو سونپ دیوین ع تفسیر ادراز کہنا گناہ اور تعدی کا شیطان سے اچہا کر دکہانے سے ہے تو غمگین کرے شیطان...... اور نہین ہے یعنے شیطان یا غم الا باذن اللہ یعنے اوسکے علم اور قضاء و قدر سے توکل کرین مومنین امر اپنا طرف اللہ کے اور پناہ مانگین ساتہہ اوسکے شیطان سے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون الثالث الا باذنہ فان ذلک یحزنہ رواہ فی المعالم مجمع ملک یا ایہا الذین امنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت واللہ بما تعملون خبیر ای مسلمانون جب کہا جاوے تمکو کہ کہل کر بیٹہو مجلسون مین پس کشادہ کرو جگہہ کو تا کشادہ کرے خدا تمہارے لیے ہر مشکل کو اور جب کہا جاوے اوٹہہ کہڑے ہو پس اوٹہہ کہڑے ہو تا بلند کرے خدا مرتبے واسطے اونکے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور اونکے کہ دیا گیا ہی اونکو علم اور خدا ساتہہ اوسچیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے ف فتح اے ایمان والون جب تمکو کہیے کہل بیٹہو مجلسون مین تو کہل جاؤ اللہ کشادگی دے تمکو اور جب کہیے اوٹہہ کہڑے ہو تو اوٹہہ کہڑے ہو اللہ اونچے کرے اونکے جو ایمان رکہتے ہین تم مین اور علم ٹہرے درجے اور اللہ خبر رکہتا ہے جو کرتے ہو ف موضح اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو جسوقت کہین تمکو کہ کشادہ ہو بیٹہو مجلس مین تو تم کشادہ ہو بیٹہو کشادہ کرے خداتعالے تمہارے واسطے قبر مین مکان اور بہشت مین بہی اور جب کہین تمکو کہ اوٹہو نماز کے واسطے یا کسی کام نیک کرنیکے لیے تو اوٹہہ کہڑے ہو تم بغیر تکرار کے تو بلند کرے خداتعالے درجے اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور حکم پیغمبر کا بجا لاتے ہین اونکے درجے بہشت مین بلند ہین اور وہ لوگ جن لوگونکو دیا ہے خداتعالے نے علم ساتہہ ایمان کے یعنے مومن اور عالم کے درجے بہت بڑے ہین مومن بے علم سے اور خداتعالے اون کامون سے جو تم کرتے ہو واقف اور خبردار ہے کچہہ چہپا ہوا نہین اوس سے ف تفسیر بڑے درجے یعنے دنیا مین بہی بڑا مرتبہ اور شرف ہوتا ہے اور آخرت مین بہی اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ جب پڑہتے وہ یہہ آیۃ تو کہتے ای لوگون سمجہو تم اس آیۃ کو اور چاہیئے کہ رغبت دلاوے تمکو یہہ آیۃ علم کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے عبادۃ العالم یوما واحدا تعدل عبادۃ العابد اربعین سنۃ اور یہہ بہی حضرت سے منقول ہے کہ شفاعت کرینگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیا پہر علما پہر شہید پس بڑا ہوا مرتبہ مین اوسکو کہ واسطہ ہے درمیان نبوۃ اور شہادت کے یعنے علماء کو سبب شہادت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اختیار دیے گیے سلیمان علیہ السلام درمیان علم اور مال اور ملک کے یعنے حکم آلہی ہوا کہ ان تینون چیزونمین سے جو چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا سلیمان نے علم کو پہر دیا اللہ نے مال اور

ملک ساتہہ علم کے اور فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ تعالی نے طرف ابراہیم کے یا اِبْرَاهِيمُ اِنِّي عَلِيمٌ اُحِبُّ كُلَّ عَلِيمٍ اور بعض حکماء سے منقول ہے کہ کاشکے جانتا مین کونسی چیز پائی اوسنے کہ نہ پایا اوسنے علم کو اور زہیری سے ہے کہ علم ذکر یعنے مرد ہے پس نہین دوست رکہتے اوسکو مگر مرد لوگون کے اور علم کتنے قسم کا ہے پس اشرف اونکا وہ ہی کہ اشرف ہو باعتبار مضمون کے ؕ مد ؕ کشادہ کرے یعنے قبر مین یا منازل بہشت مین یا کہلنا سینہ کا مراد ہے اور آیا ہے کہ ایک جماعت اصحاب بدر کے پیغمبر علیہ السلام کی مجلس مین آئے اور آنحضرت توقیر اونکی کیا کرتے تہے اور اوسوقت مجلس مین جگہہ نتہی آنحضرت کے سامنی کہڑے رہے اور کسی نے اونکو جگہہ ندی آنحضرت کو یہہ امر ناگوار ہوا اور بعضونکو کہ آپکے پاس بیٹہے تہے فرمایا اوٹہو وہ اوٹہے اور بدر والون کے لیے جگہہ ہوگئی اور جو کہ اوٹہے تہے اونکو یہہ امر ناگوار ہوا اور آنحضرت نے اونکے چہرے سے یہہ امر معلوم کیا حق تعالے نے یہہ آیۃ بہیجی اور بقول قتادہ رض کے لوگ آنحضرت کی مجلس مین آپسمین حرص کرتے تہے کہ آپکے پاس بیٹہین اور آنیوالونکو دیکہہ کر آپسمین سمٹ بیٹہتے اور جگہہ مین تنگی کردیتے یہہ آیۃ نازل ہوئی اور بقول بعض کے یہہ فعل اونکا روز جمعہ کے تہا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لَا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَخْلُفُهٗ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا اور یہہ بہی فرمایا کہ نہ اوٹہادے کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو دن جمعہ کے ولیکن چاہیے کہ کہے اِفْسَحُوْا یعنے کہل بیٹہو یہہ دونون روایتین معالم مین ہین اور بقول مجاہد اور اکثر مفسرون کے معنے یہہ ہین کہ جب کہا جاوے تمکو کہ اوٹہو نماز کے لیے یا جہاد کے لیے یا ہر خیر وحق کے لیے پس اوٹہو اوسکے لیے اور قصور نکرو اور کتاب موضح مین لکہا ہے کہ جب صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک مین بیٹہتے اگر کسیکو واسطے کسی مہم اور کام کے طلب کرتے تو اوٹہنا نہ چاہتا ؛؛ سو یہہ آیۃ نازل ہوئی اور سچ تو یہہ ہے کہ محبت اونکی بہ نسبت حضرت کے اسی قدر تہی کہ ایکدم و لحظہ جدائی نچاہتے تہے اور اسیلیے لشرف يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ دَرَجَاتٍ کے مشرف ہوئے اور معالم مین ہے کہ خدا نے ساتہہ قول اپنے اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ کے خبر دی اسکی کہ رسول اوسکا صواب پر ہے اسمین کہ حکم کرتا ہے اہل بدر کی توقیر واکرام کا اور اہل بدر مستحق اکرام کے ہین اور مومن تابع حکم پیغمبر کے ہوکر اکرام بدریون کا کرتے ہین اور مجلس مین اونکو جگہہ دیتے ہین ثواب پاوینگے اور درجے اونکے بلند ہونگے اور درجہ علمائی مومنونکا بالاتر غیر عالم سے ہوگا اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ درمیان درجہ مومن غیر عالم کے اور درمیان درجہ عالم کے مقدار دوڑنے گہوڑے تیزرو کے تفاوت ساٹہہ برس کے ہوگا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چلے علم کی راہ سہل کرتا ہے اللہ اوسکے لیے راہ جنت کی راہونمین سے اور تحقیق فرشتے البتہ بچہاتے ہین بازو اپنے طالب علم کے رضا کے لیے اور تحقیق آسمان اور زمین اور مچہلیان پانی مین دعا کرتی ہین طالب علم کے لیے اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت چودہوین رات کے چاند کے ہے سارے ستارون پر عالم وہی ہین وارث انبیا کے بلا شبہ انبیا نے نہین میراث مین چہوڑے ہین دینار اور نہ درہم سوائے اسکے نہین کہ میراث مین چہوڑا ہے اونہون نے علم کو پس جسنے لیا علم لیا حصہ پورا اور ابن عمر رض فرماتے ہین اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ الخ یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے

دو مجلسون پر اپنے مسجد مین اون دو مجلسون والون مین سے ایک تو وہ تہے کہ دعا کرتے تہے اللہ تعالے
سے اور رغبت کرتے تہے طرف اوسکے اور دوسری مجلس والے سیکہتے تہے فقہ اور سکہاتے تہے فقہ فرمایا آپ نے
کہ دونون مجلسین بہلائی پر ہین اور ایک اون دونون مین سے افضل ہے بہ نسبت دوسرے کے اسپر وہ یعنے
عابد پس دعا کرتے ہین اللہ سے اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکے اور اسپر یہہ یعنے عالم پس سیکہتے ہین فقہ
اور سکہاتے ہین فقہ جاہل کو پس یہہ افضل ہین اور مین بہی بہیجا گیا ہون تعلیم ہی کرنیکے لیے پہر بیٹہے
حضرت اہل علم ہی مین روایت کین یہہ دونون محدثین معالم مین اور یہہ بہی فرمایا علیہ السلام نے
فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ اور یہہ بہی فرمایا اَلنَّاسُ عَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ وَسَائِرُ النَّاسِ كَالْهَمَجِ اور
اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت علم اور عالم اور مذمت جہل و جاہل کے بہت ہین یہہ جو
مذکور ہوئین کفایت کرتے ہین اور بغیر علم کے پہنچنا کسی خیر کو ممکن نہین رسول علیہ السلام نے فرمایا
کہ عامل یعنے عابد بے علم فساد زیادہ اوس سے کرتا ہے کہ صلاح کرے انتہی صدق رسول اللہ علیہ وسلم
اسلیے کہ بغیر علم کے پاکی نجاست سے ہی نہین میسر ہوتی تو وہ عمل بموجب شرائط اوسکے بجا لانا کیا جانے اور
اسی سبب سے بزرگون اہل تحقیق نے عابد و زاہد بے علم کو کہلونہ شیطان کا کہا ہے امام غزالی منہاج مین
فرماتے ہین کہ اگر کوئی خلق الیسی عبادۃ کرے جیسے ملائکہ ساتون آسمانون کے کرتے ہین اور اوسکو علم
نہو تو وہ جملہ ریاکارون مین سمجہا انتہی اور یہہ ظاہر ہے اسلیے کہ ہر چند عبادت بشوق و کثرت کرے
لیکن چونکہ شرائط اور مفسدات عبادت کے اور طریقہ اوسکا کہ لائق قبولیت کے ہے نہین جانتا اوسپر
فائدہ عبادت کا مترتب نہین ہوتا اور رنج بے فائدہ کہینچتا ہوتا ہے اور جملہ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا
حَامِيَةً سمیع سے ہوگا نعوذ باللہ منہ اور چونکہ علم اول اور اصل تمام اشیاء کا ہے اور مدار کار دونون عالم کا
علم پر ہے سیکہنا اوسکا ہر ایک مرد و زن پر فرض ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ اور یہہ بہی آیا ہے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ اور علم اول اور اصل اللہ تعالیٰ کی تمام
صفتون کا ہے اول صفت کہ اوسکی ذات خاص سے تعلق رکہتی ہے علم اوسکا ہے ساتہہ ذات باکمال
اپنے کے اور آیۃ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا بہی ظاہر کرنیوالے شرف علم کی ہے اور یہی بہید ہے اس
حدیث کے مضمون مین اَلنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک نظر
طرف عالم کے بہت پیاری ہے نزدیک خدا کے ایک برس کی عبادت سے کہ دن کو روزہ رکہے اور رات کو
شب بیدار رہے اور یہہ بہی فرمایا کہ بڑی شریف اہل جنت کے علماء امت میری کے ہین اور یہہ بہی فرمایا
عُلَمَاءُ اُمَّتِي كَاَنْبِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ اور اسلیے علم کو شریف تر عبادۃ سے کہا ہے لیکن چونکہ علم بغیر عمل کے کام
نہین آتا بلکہ موجب عذاب اور خرابی کا ہے اور مقرر ہونا علم کا محض عبادت کے لیے ہے عمل کرنا ضرور ہے
پس علم جڑ ہے اور عمل پہل اور خلاصہ اوسکا پہلے علم حاصل کرکے پہر عمل کرنا چاہیے اور جو علم کہ سیکہنا اوسکا
فرض ہے علم توحید ہے اور عقائد ضروری اور احکام شرعی جیسے عبادات خمسہ اور علم احکام کہ متعلق دل
کے ساتہہ ہین واسطے پاک کرنے دل کی برائیون سے کہ موجب دوری کی اللہ تعالے سے اور باعث

ف یعنی فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسی فضیلت میری ادنیٰ پر تمہارے ۱۲
ف عالم [illegible] ۱۲
ف [illegible] ۱۲
ف [illegible] ۱۲
ف [illegible] علم کی [illegible] عابد [illegible] ۱۲ منہ
ف یعنی دیکہنا عالم کو [illegible] عبادت ہے ۱۲
ف [illegible] موضوعات مین لکہا ہے ۱۲ منہ

دوزخ کے ہین اور اسی علم کو عرف مین علم سلوک اور تصوف کہتے ہین اگرچہ اکثر اونکا حقیقت مین حاصل فقہ
سے ہے اور علم معاملات فقہ سے فرض کفایہ ہے کہ جو بعضے لوگ سیکھین اور لوگ اوسکے نہ سیکھنے مین گنہگار اور
ماخوذ نہین ہوتے و لیکن چونکہ کرنے بعض معاملات سے مانند خرید و فروخت کہانے پینے کی چیزون کے اور
نکاح وغیرہ کے ہر شخص کو چارہ نہین ہے سیکھنا اوسکا بہی ہر ایک پر لازم ہے چاہیے کہ وہ بہی مجملاً حاصل کرے
بعد اوسکے اگر خدا توفیق دے عبادت اور یاد خدا اور فقر کیطرف متوجہ ہووے والا کار و کسب ضروری دنیا کے
مین مشغول ہووے اور تو بہی بسبب علم کے اکثر موجبات گناہ اور عذاب سے محفوظ رہیگا اور جاننا چاہیئے کہ قدر ضروری
بلکہ زیادہ اوس سے تمام علوم مذکورہ اور علوم دینی بہی اس کتاب مین کہ تفسیر کتاب رب الارباب کی ہے
لکہے گئے ہین اگر کوئی اس نسخہ مبارکہ ہی کے سیکھنے پر ہمت لگاوے اور اسکو ملحوظ و محفوظ رکہے اور اسپر عمل کرے
تو البتہ فضل الٰہی سے موافق ہمت اپنی کے اپنے مقصد کو پہنچیگا حتے کہ طالب وصل خدا کا بہی مطلب حاصل کرے
اسلیے کہ اسباب اوسکے بہی اسمین سب مذکور ہوئے ہین اور تائید افضال من جانب اللہ ہے اور جو علوم
اس تفسیر مین مذکور ہوے ہین اونکے سواے اور علوم زائد بلکہ ممنوع ہین سواے علم صرف اور نحو کی اور کچہہ
اور علم کہ طالب علم کو حاصل کرنا اونکا ضروری ہے اور طالب حق اور آخرت کو وہ بہی ضرور نہین رہا علم منطق
وغیرہ کہ اکثر طالب علم اس زمانے اوسکی طرف متوجہ رہتے ہین محض ممنوع اور دور کرنیوالا حق سے ہے اور
صرف اوقات اوسمین ضائع کرنا عمر کا ہے بیچ کتاب عمان فقہ حنفی کے لکہا ہے کہ تعلیم منطق کی مانند پینے
شراب کے ہے اور فتاوی برہنہ مین ظہیری اور خلاصہ سے نقل کیا ہے کہ سیکھنا علم کلام کا زیادہ قدر حاجت
سے حرام ہے اور یہی کہتے ہین امام مالک اور شافعی اور احمد اور اگلے امام حدیث کے اور سفیان ثوری
رحمہم اللہ اور در المختار شرح تنویر الابصار مین لکہا ہے کہ سیکھنا علم کا فرض عین ہے اور وہ وہ علم ہے کہ جسکی
حاجت پڑتی ہے دین مین اور فرض کفایہ ہے اور وہ وہ ہے کہ زیادہ ہو اس سے واسطے نفع غیر کے اور
مستحب ہے وہ کمال پیدا کرنا ہے علم فقہ اور علم قلب مین اور حرام ہے وہ علم فلسفہ اور شعبدہ اور نجوم اور رمل
اور علم طبائعین اور سحر اور کہانت ہین اور داخل ہے فلسفہ مین منطق اور اسکی قسم سے ہے علم حرف اور
موسیقی اور مکروہ ہی وہ اشعار مولدین کے قسم غزل اور جہوٹے مضمونون سے اور مباح ہے جیسے
اشعار اونکے جنمین سبکی کی مضمون نہین ہین کذا فی فوائد شتے من الاشباہ والنظائر تمام ہوا مضمون در المختار
کا اور تحفۃ الفقہ مین کبیری سے لایا ہے کہ مستحب ہے یہ کہ سیکہے آدمی طب بقدر اسکے کہ بچے اوس سے بدبلی مضر
چیزون سے اور پہلے جو گذرا اوس سے ظاہر ہوا کہ کوئی شغل بعد ادا فرائض الٰہی کے بہتر سیکھنے اور سکہانے
علم کے سے نہین ہے حتے کہ رسول علیہ السلام نے عالم کے سو نیکو بہتر جاہل کی عبادت سے فرمایا ہے پس
والے اوسپر کہ بسبب فریب نفسانی اور بہکانے شیطان کے اس امر شریف سے محروم رہے اور تمام فضائل
دینی اور دنیوی کے سے بے نصیب ہووے ہر فریق کے لوگ کہ اس زمانہ مین بہت ہی کم اپنے مقصد کو
پہنچے ہین بسبب اسی بے علمی اور بدعملی کے ہے خصوصاً اکثر صوفی صورت اس زمانے کے کہ احکام طہارۃ کے بہی نہین
جانتے ہین اور نقارہ واصل ہونیکا طرف خدا کے بجاتے ہین نبہنا اللہ علے جمیعہم مرضیاتہ سعادت دارین

کے طالب کو چاہئے کہ کاہلی اور ملال سے دور ہوکر بیچ سیکہنے علم وعمل کے چست ومستغرق ہووے اور نیت
خیر اور اخلاص علم سیکہنے اور سکہانے مین نگاہ رکہے اور جس علم مین غرض دینی نہو اوس سے دور رہے کہ مشغول ہونا
اوسمین ضائع کرنا عمر کا اور دور کرنیوالا خداتعالے سے اور غصہ دلانے والا اوسکا ہے اور سیکہنا علم دینی کا بہی
اخلاص سے کرے اسلیے کہ وہ بہی اگر نیت فخر اور دنیا طلبی اور محبت جاہ وریاست سے ہو تو مثل علم غیر دینی
کے ہوتا ہے نعوذ باللہ منہ اور چاہئے کہ عالم باعمل اور صالح سے علم سیکہے اسلیے کہ اوسکی صحبت بہی مفید و
موثر ہوتی ہے بخلاف صحبت عالم بے عمل کے کہ اوس سے گمراہ ہوتا ہے اور ہر کسیکو اوستاد نبناوے تا ادائے
حقوق اونکیے عاجز ہوکر بدکار نہووے اور حقوق وآداب اوستاد کے زیادہ اس سے ہین کہ یہان لکہے جاوین
اور یہان ایک قول مرتضی علی رضی اللہ عنہ کا کافی ہے کہ فرمایا اَنَا عَبْدُ مَنْ عَلَّمَنِیْ حَرْفًا اِنْ شَاءَ بَاعَ وَاِنْ شَاءَ
اَعْتَقَ اور امام نافع مدنی نے فرمایا اَنَا عَبْدُ مَنْ قَرَأْتُ عَلَیْہِ ذکر کیا اسکو جامع الرموز مین اور ایسا بہی استاد
نہ پکڑے کہ بعد واقف ہونیکے اوسکے بعض افعال واقوال پر بدظنی اور بےادبی دلمین پیدا ہو اور اوستاد اوسکو
معلوم کرکر ناخوش ہووے اسلیے کہ اوستاد کی ناخوشی بڑی بہاری بات ہے حتے کہا ہے علمانے کہ اوستاد کے
نافرمانکو جنت کی بو بہی نہین پہنچیگی شیخ اکبر فتوحات مین ابن سیرین سے لائے ہین کہ کہا یہہ علوم دین
ہین دیکہو کس سے لیتے ہو اوسکو اور کہا کہ نیشاپور مین قاضی ابوبکر سے کچہہ حدیث نہ لکہی مینے کہ متکلم
اشعری مذہب تہا اگرچہ اسنادین عالی رکہتا تہا پس اسلیے چاہئے کہ سوای صالح کے علم نہ سیکہے اور اگر نادانی
اسیکو اوستاد کرے اور بعد سیکہنے علم کے کچہہ اوسمین موجب بدظنی کا پاوے تو بہی ادب اپنی جانب سے
چہوڑے نہین اور اوسکے اوس کام کو پیر دیکہا کرے بلکہ اوسکے حق مین دعا کرے کہ خداتعالے اوسکو
اوس کام سے باز رکہے اور بسبب اسی بدظنی اور بےادبی اور نہ ادا کرنے اوستادونکے حقوق کے اور نہ نگاہ
رکہنے حرمت اور ادب اونکیکے ہے اس زمانہ مین کہ اکثر طالب علم اپنے مقصودونکو نہین پہنچتے ہین اور برکت
علم کو نہین پہنچتے ہین ۱۲ مجمع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اے مسلمانون جب چاہو
کہ راز کہو ساتہہ پیغمبر کے پس آگے دو پہلے راز کہنے اپنے سے خیرات کو یہہ کام بہتر ہے تمہارے لیے اور بہت
پاکیزہ پس اگر نپاؤ تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے مترجم کہتا ہے کہ یہہ حکم منسوخ ہے ساتہہ اوس آیہ کے کہ
آتی ہے واللہ اعلم فتح اے ایمان والون جب تم کان مین بات کہو رسول سے تو آگے دہر لو پہلے بات
کہنے سے خیرات یہہ بہتر ہے تمہارے حق مین اور بہت ستہرا پہر اگر نپاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ مو
اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ تم چاہو کہ چپکی باتین کرو پیغمبر سے تو پہلے چپکی باتین کرنے سے کچہہ
خیرات دو محتاجون کو پہر بات کرو چپکے پیغمبر سے صلے اللہ علیہ وسلم یہہ پہلے خیرات دینا بہتر ہے تمہارے واسطے
اور بہت پاکیزہ ہے پہر اگر نپاؤ تم کچہہ صدقہ دینے کو تو پہر خداتعالے بخشنے والا مہربان معاف کریگا ایسے گناہ
جو لاچاری سے ہون ۱۲ عہ تفسیر مہربان ہے یہی اجازت دینے سرگوشی کے بغیر صدقہ کے کہا بعضون نے کہ
رہا یہہ حکم دس رات دن پہر نسخ کیا گیا اور بعضون نے کہا کہ نہین رہا یہہ حکم مگر ایکساعت دن کے پہر نسخ کیا

گیا اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ کتاب اللہ کی اس آیۃ پر نہین عمل کیا کسی نے پہلے میرے اور نہ عمل کریگا اسپر کوئی
بعد میرے تہی میرے پاس ایک دینار پس صرف کیا مینے اوسکو کہ تہا مین کہ جب سرگوشی کرتا حضرت سے تصدق کرتا
ایک درہم اور پوچھے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دس مسئلے پس جواب دیا مجکو حضرت نے اونکا کہا مینے
یا رسول اللہ کیا ہے وفا فرمایا توحید اور گواہی دینی لا الہ الا اللہ کی کہا مینے کیا ہے فساد فرمایا کفر اور شریک کرنا
ساتہہ اللہ کے کسیکو کہا مینے اور کیا ہے حق فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت یعنے حکومت جب پہنچے طرف
تیرے کہا مینے اور کیا ہے حیلہ فرمایا ترک کرحیلہ کو کہا مینے اور کیا لازم ہے مجپر فرمایا طاعت اللہ کی اور اطاعت
اوسکے رسول کی کہا مینے اور کیونکر دعا کرون مین اللہ تعالے سے فرمایا ساتہہ صدق اور یقین کے کہا
مینے اور کیا مانگون مین اللہ تعالے سے فرمایا عافیت کہا مینے اور کیا کرون مین واسطے نجات نفس اپنے
کے فرمایا کُلْ حَلَالًا وَ قُلْ صِدْقًا کہا مینے اور کیا ہے سرور فرمایا جنت کہا مینے کیا ہے راحت کی چیز فرمایا
ملنا اللہ تعالے سے پس جب کہ فارغ ہوا مین ان مسائل کے پوچھنے سے نازل ہوا نسخ اسکا ط ملہ
مہربان ہے اوس شخص پر کہ کچھہ صدقہ کے لیے اپنے پاس نرکہے اور نہ لاوے اور آیا ہے کہ مومن لوگ پیغمبر
علیہ السلام کے ساتہہ بہت سرگوشی کرتے تہے اور ہر طرح کی چیزین سرگوشی مین پوچھتے تہے تا آنکہ پیغمبر
علیہ السلام بہ تنگ ہوئے حق تعالے نے رسول علیہ السلام کی تخفیف کے لیے یہہ آیۃ بہیجی لوگ سرگوشی
سے باز آئے اور بقول بعض کے تونگر بہت سرگوشی کرتے تہے اور فقرا رسول علیہ السلام کی صحبت سے دور
رہتے یہہ امر آنحضرت کو ناگوار معلوم ہوا یہہ آیۃ نازل ہوئی اور تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ یہہ جو حکم نازل ہوا
سوائے علی رض کے کسی نے اسپر عمل نہین کیا اور یہہ منجملہ اونکے مناقب سے ہے اور پہر یہہ حکم منسوخ ہوا
اور کہا ہے علما نے کہ یہہ حکم ایک ساعت سے زیادہ نہتا اور اوسی ساعت مین مرتضی علی رض نے ایک دینار
فقرا پر تصدق کی اور آنحضرت سے سرگوشی کی اور بعد ایک ساعت کے آیۃ ءَاَشْفَقْتُمْ اوتری اور وہ حکم
منسوخ ہوا اور اجازت سرگوشی کی بغیر پہلے دینے صدقہ کے پائی ط ع بجا ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کیا ڈرے تم اس سے کہ آگے دھر لو سرگوشی کرنے اپنے سے خیرات کو پہر
جب نکیا تمنے اور درگذر کیا خدا نے تمسے پس بار سے برپا رکہو نماز کو اور دو زکوۃ کو اور فرمان برداری کرو خدا
کی اور اوسکے رسول کی اور خدا خبردار ہے ساتہہ اوسچیز کے کہ کرتے ہو ط قف ع کیا تم ڈر گئے کہ آگے
رکہا کرو کان کی بات سے خیراتین سو جب تمنے نہ کیا اور اللہ نے معاف کیا تو اب کہڑی رکہو نماز اور دیتے
رہو زکوۃ اور حکم پر چلو اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور اللہ کو خبر ہے جو کچہہ تم کرتے ہو ط موضح ع ای مسلمانون
تم ڈرتے ہو سو تمپر دو بہر ہوا کہ پہلے خیرات کر دکچہہ پیچہے بات کرنی پہر جب کہ تم نکرو خیرات تو بہر بخشا خدا تعالے
نے تمکو اور تم قائم رکہو نماز کو جو وقت پر ادا کرو اور دو مال زکوۃ کا اور حکم برداری کرو خدا تعالے کی اور اوسکے
رسول کی اور خدا تعالے جانتا ہے وہ سب کام جو تم کرتے ہو ظاہر اور باطن مین ط ع تفسیر
کیا ڈرے تم صدقات کے پہلے دینے سے اسلیے کہ اوسمین خرچ کرنا مالکا پڑتا ہے کہ جسکو تم مکروہ رکہتے ہو پس جب نکیا

بیچھے کچھہ کر حلم کیا گیا ہے تمکو اور دشوار ہوا تمپر وتاب علیکم یعنے تخفیف کی تم سے اور دور کیا تم سے مواخذہ پہلے
دینے صدقہ کا سرگوشی پر پس قصور نکرو نماز میں اور زکوۃ میں اور تمام طاعات میں واللہ خبیر الخ یہہ وعدہ
وعید ہے ۞ مد الم تر الی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیہم ما ہم منکم ولا منہم ویحلفون
علی الکذب وہم یعلمون ۝ آیا ندیکہا تونے طرف اون لوگون کے کہ دوستی کی ساتہہ اوس قوم کے کہ
غضب کیا ہے خدا نے اوپر اونکے یعنے منافقون نے ساتہہ یہود کے دوستی کی واللہ اعلم نہین ہین یہہ
منافق تم سے اور نہ یہود سے اور قسم کہاتے ہین اوپر جہوٹ کے اور یہہ جانتے ہین ۞ فتح تونے ندیکہے وہ جو
رفیق ہوتے ہین ایک لوگونکے جن پر غصے ہوا ہے اللہ نہ وہ تم مین ہین نہ اونمین اور قسمین کہاتے ہین
جہوٹ بات پر اور خبر رکہتے ہین ۞ مو فسلیم اسے ندیکہا تونے اون لوگون کی طرف جو وہ منافق ہین جو
دوستی کی انہون نے اون لوگون سے جن پر غصہ ہے خدا تعالے جو وہ یہودی ہین نہین ہین منافق
اے مسلمانون تم مین سے اور نہ یہودیون مین سے یعنے نہ مسلمانونکے دوست ہین اور نہ یہودیون کے اور ظاہر
مین قسمین کہاتے ہین جہوٹی کہ ہم مسلمان ہین اور وہ آپ جانتے ہین کہ ہم جہوٹی قسمین کہاتے ہین
۞ ع تفسیر تہی منافق کہ محبت کرتے یہود سے کہ جنپر غضب کیا اللہ نے لیچہ اس قول مین من
لعنہ اللہ وغضب علیہ اور نقل کرتے منافقون سے بہید مومنون کے پس وہ نہ تم مین سے ہین اے
مسلمانون اور نہ یہود مین سے ہین جیسکہ فرمایا اور جگہہ مذبذبین بین ذلک لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء ۞ مد
آیا ہے کہ عبد اللہ بن نبتل منافق رسول علیہ السلام کے پاس بہت بیٹہا رہتا اور باتین آنحضرت کی یہودیون
کو پہنچاتا ایکروز رسول علیہ السلام اپنے حجرہ مبارک مین تہے اور ایک جماعت صحابہ کی وہان حاضر تہی
فرمایا کہ اب آتا ہے تمہارے پاس ایک شخص کہ دل اوسکا متکبر ہے اور نظر شیطان سے دیکہیگا اسیوقت
ابن نبتل آیا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تو اور یار تیرے کیون ہمکو گالیان دیتے ہو اوسنے قسم کہائی
اور اوسکے یارون نے بہی قسم کہائی کہ ہم تو گالیان نہین دیتے یہہ آیۃ آئی ما ہم منکم ولا منہم ویحلفون علی الکذب
وہم یعلمون ۞ بح اعد اللہ لہم عذابا شدیدا انہم ساء ما کانوا یعملون ۝ طیار کیا ہے خدا
نے اونکے لیے عذاب سخت تحقیق برا ہے جو کچہہ کہ کرتے ہین یعنے نفاق وغیرہ ۞ فتح رکہی ہے اللہ نے
اونکو سخت مار بیشک وہ برے کام ہین جو کرتے ہین ۞ مو اتخذوا ایمانہم جنۃ فصدوا عن
سبیل اللہ فلہم عذاب مہین ۝ سپر کرا اپنے قسمونکو پس روکا لوگونکو راہ خدا سے پس اونکے لیے ہے
عذاب خوار کرنے والا ۞ فتح بنایا ہے اپنی قسمونکو ڈہال پہر روکے ہین اللہ کی راہ سے تو اونکو ذلت
کی مار ہے ۞ مو پکڑا اپنی قسمونکو منافقون نے جیسے ڈہال جو بچ رہے زمین قتل ہونے اور لوٹے جانے
سے پہر روک رکہتے ہین لوگونکو خدا تعالی کی راہ سے جہاد کیطرف جانیکے وقت پہر واسطے اونکے ہے عذاب
خوار اور رسوا کرنیوالا قیامت کے دن ۞ ع تفسیر سپر کرا ہے یعنے اپنی جہوٹی قسمونکو باعث بچاؤ اپنے
خونون اور مالونکا ٹہیرایا ہے پس روکا لوگونکو درمیان حالت امن اور سلامت اپنے کے اللہ کی راہ سے
یعنے طاعت اور ایمان لانے سے اللہ پر پس اونکے لیے وعدہ عذاب خوار کرنیوالے کا کیا بسبب کفر اور روکنے

اونکو راہ حق سے یہہ ایسا ہے جیسے فرمایا اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ زِدْنٰھُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ

مد لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا ط وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ط ھُمْ فِیْھَا

خٰلِدُوْنَ ○ دفع نکرینگے انسے یعنے منافقون سے مال اونکے اور اولاد اونکی عذاب خدا کے سے کچھہ ذرا بھی یہہ جماعت دوزخ والے ہین یہہ وہان ہمیشہ رہین گے کام نہ آوینگے مال اونکے اور اولاد اللہ کے ہاتہہ سے کچھہ وہ لوگ ہین دوزخ کے وہ اوسمین رہ پڑے مو یَوْمَ یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَہٗ کَمَا یَحْلِفُوْنَ لَکُمْ

وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ عَلٰی شَیْءٍ ط اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ ○ اوسدن کہ اوٹھاویگا اونکو خدا سبکو پس قسم کہاوینگے اوسکے سامنے جیسکہ قسم کہاتے ہین تمہارے سامنے اور گمان کرتے ہین کہ وہ کسی چیز پر ہین آگاہ ہو تحقیق وہ ہین جہوٹے فتح جسدن جمع کریگا اللہ اونکو سارے پہر قسمین کہاوینگے اوسکے آگے اور وہ خیال رکہتے ہین کہ وہ کچھہ بہلی راہ پر ہین سنتا ہے وہی ہین اصل جہوٹے مو جسدن اوٹہاویگا منافقونکو گورون سے خدا تعالے سبکو اکہٹا تو پہر قسم کہاوینگے خدا تعالے کے سامنے جیسے قسم کہاتے ہین تمہارے آگے اور اوسدن سمجہین اور بوجہینگے منافق کہ ہم کچھہ کام کی بات کرتے ہین یہہ قسم ہمین فائدہ پہنچاویگی سو خدا تعالے فرماتا ہے کہ بیشک منافق جہوٹے ہین نہایت جہوٹی قسمین کہاتے ہین تفسیر قسم کہاوینگے یعنے اللہ تعالے کے سامنے آخرۃ مین کہ ہم مخلص تہے دنیا مین منافق نہین تہے جیسکہ قسم کہاتے ہین تمہارے سامنے دنیا مین اسپر اور گمان کرتے ہین کہ دنیا مین کچھہ چیز پر ہین قسم نفع سے یا وہ گمان کرینگے کہ وہ کسی چیز پر ہین قسم سے بسبب اپنی جہوٹی قسمون کے جیسکہ نفع پایا دنیا مین آگاہ ہو وہ جہوٹے ہین کہ برابر ٹہرایا اونہون نے حال

اپنا دنیا اور آخرۃ مین مد اِسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰھُمْ ذِکْرَ اللّٰہِ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ط

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ غالب آیا ہے اونپر شیطان پس بہلا دیا اونکی خاطر سے خدا کی یاد کو یہہ جماعت لشکر شیطان کا ہے آگاہ ہو تحقیق لشکر شیطان ہین ٹوٹے مین فتح قابو مین کر لیا اونکو شیطان نے پہر بہلائی اونکو اللہ کی یاد وہ لوگ ہین جتہا شیطانکا سنتا ہے جو جتہا شیطان کا ہے وہی خراب ہوتے ہین مو غالب ہوا منافقونپر شیطان پہر بہلا دیا شیطان نے اونکو یاد کرنا خدا تعالے کا سو یہہ منافق گروہ شیطان کے ہین رفیق جو اوسکی تابعداری کرتے ہین جان لوا ے لوگو جو گروہ رفیق شیطان کے تہے ہین نقصان پائے ہوے ٹوٹے مین اوس جہان کی نعمتون سے بلکہ بدلے نعمتون کے ہمیشہ کے بڑے عذاب مین رہینگے ع تفسیر کہا شاہ کرمانی نے علامت غلبہ شیطان کی بہ تدبیر یہہ ہے کہ مشغول کرے اوسکو ساتہہ زینت ظاہر کے قسم کہانے اور پہننے سے اور غافل کرے اوسکے دلکو فکر کرنے سے اللہ کی نعمتون مین اور نعمتون کے شکر کرنے سے اور غافل کرے اوسکی زبان کو ذکر اللہ سے بسبب جہوٹ اور غیبت اور بہتان کے اور غافل کرے اوسکے دل کو فکر کرنے اور مراقبہ سے

بسبب تدبیر دنیا اور جمع کرنے دنیا کے مد اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ

تحقیق وہ لوگ کہ خلاف کرتے ہین ساتہہ خدا اور رسول اوسکے یہہ جماعت بیچ جملہ خوار ترین لوگون کے ہین فتح جو لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے وہ لوگ ہین سب سے بے قدر لوگون مین مو تفسیر

یعنے دنیا مین بہت خوار ہین کہ قتل کیئے جاتے ہین اور قید ہوتے ہین اور لوٹے جاتے ہین اور عقبی مین عذاب
ہمیشہ مین گرفتار ہونگے ۲۱ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ حکم کیا خدا نے کہ البتہ
غالب رہونگا مین اور غالب ہونگے پیغمبر میرے تحقیق خدا تعالے توانا غالب ہے ف اللہ لکھہ چکا ہی
کہ مین زبر رہونگا اور میرے رسول بیشک اللہ زور آور ہے زبر دست مو لکھہ رکہا ہے اللہ تعالے
نے لوح محفوظ مین کہ البتہ غالب ہونگا مین بیچ حکم اور میرے بہیجے ہوئے پیغمبر سب آخر کو بیشک خدا تعالے
زبر دست ہے غالب جو چاہے سو کرے کوئی اوسکے کیے کو پہیر نہین سکتا عہ تفسیر لکھہ چکا ہی
یعنے لوح محفوظ مین غالب ہونگا مین ساتہہ حجۃ اور تلوار کے یا ایک ان دونون مین سے توانا ہے کوئی
روک نہین سکتا اوسکے ارادہ کو عزیز غالب ہے غیر مغلوب ہے مدلہ لَاتَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ
اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ نپاویگا تو اوس قوم کو کہ ایمان رکہتے ہین ساتہہ خدا کے اور روز آخرت کے ساتہہ اس صفت کے
کہ دوستی کرین ساتہہ اوسکے کہ خلاف کیا ہے ساتہہ خدا کے اور رسول اوسکے کے اگرچہ وہ جماعت ہون باپ
اونکے یا بیٹے اونکے یا بہائی اونکے یا قرابتی اونکے وہ مومن کہ ساتہہ کافرونکے دوستی نہین رکہتے لکہا ہے
خدا نے اونکے دلونمین ایمان کو اور قوت دی ہے اونکو ساتہہ فیض غیبی کے اپنی طرف سے اور داخل
کریگا اونکو باغون مین چلتی ہونگی نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے خوش ہوا اونسے خدا اور خوش ہوئے وہ
خدا سے وہ ہین لشکر خدا کے تحقیق لشکر خدا کا وہی ہے چہٹکارا پانیوالا ف تو نہ دیکہیگا کوئی لوگ جو
یقین رکہتے ہین اللہ پر اور پچہلے دن پر پہر دوستی کرین ایسونسے جو مخالف ہوے اللہ سے اور اوسکے رسول
کے پڑے وہ اپنے باپ ہون یا اپنے بیٹے ہون یا اپنے بہائی یا اپنے گہرانے کے اونکے دلونپر
لکہدیا اللہ نے ایمان اور اونکو مدد کی اپنے غیب کے فیض سے اور داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتین
نہرین سدا رہین اونمین اللہ اونسے راضی اور وہ اوس سے راضی وہ ہین جتہا اللہ کا سنتا ہے
جو جتہا ہے اللہ کا وہی مراد کو پہنچے مو تفسیر نپاویگا تو الخ یعنے محال و ممنوع ہے
یہہ کہ پاوے تو قوم مومنونکو کہ محبت رکہین منکرون سے یہہ مبالغہ ہے زجر مین کہ دور رہنا چاہیے اللہ کے
دشمنونسے اور نیچے اونکی مخالطت اور معاشرت سے پہر زیادہ کی تاکید و تشدید ساتہہ کلام پاک اپنے کے
وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ الخ كَتَبَ یعنے ثابت کیا ایمان اونکے دلونمین وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ یعنے اور قوت دی
اونکو ساتہہ کتاب کے کہ نازل کی اپنی طرف سے جسمین حیات ہے اونکی سفیان ثوری سے منقول
ہے کہ اونہون نے کہا کہ علماء گمان کرتے ہین کہ یہہ آیۃ نازل ہوئی اونکے حق مین کہ مصاحب ہین
بادشاہ کے اور عبد العزیز بن ابی رواد سے ہے کہ اونسے ملا منصور خلیفہ پس جبکہ دیکہا عبد العزیز نے منصور
کو بہاگے اوس سے اور پڑہی یہہ آیۃ وَلَاتَجِدُ قَوْمًا آخر تک اور کہا سہل نے کہ جسکا صحیح ہوا ایمان اور خالص ہو

توحید اونکی پس وہ انسیت نہین پکڑتا بدعتی سے اور نہین ہمنشینی کرتا اوسکی اور ظاہر کرتا ہے اوس سے عداوت اور جسنے رغبت کی بدعتی سے چہین لیتا ہے اللہ تعالے اوس سے حلاوت سنتونکی اور جو کوئی کہاتا ہے بدعتی کا واسطے طلب کرنے عزت دنیا کے یا اور فائدہ دنیا کے ذلیل کریگا اوسکو اللہ تعالے بسبب اوس عزت کے اور محتاج کریگا اوسکو بسبب اوس تونگری کے اور جو کوئی منہ سے بدعتی کو دیکھہ کر نکال لیتا ہے اللہ تعالے نور ایمان کا اوسکے دل سے خوش ہوا خدا اونسے بسبب توحید خالص اور طاعت اونکی کے اور خوش ہوے وہ خدا سے بسبب بہت ثواب ملنے کے آخرت مین یا بسبب اس حکم کرنے اللہ تعالے کے اونکے حق مین بیچ دنیا کے وہ ہین لشکر خدا کی یعنے مددگار حق خدا کے اور بلانیوالے خلق اوسکے اوسکی طرف ۚ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یعنے باقی رہنگے ہمیشہ جنتون کی نعمتون مین پہنچینگے ہر پیاری چیز کو امن مین ہونگے ہر ڈر سے ۝

سورۃ الحشر مدنیۃ وھی اربع وعشرون اٰیۃ

اس سورۃ کا نام سورہ حشر ہے حشر کے معنے ہین جمع کرنے لشکر وغیرہ کے چونکہ اسمین ذکر جمع کرنے لشکر کا ہے کہ آگے بیان اوسکا آویگا یہہ نام اوسکا رکہا گیا اوتری ہے یہہ سورۃ بعد سورہ لم یکن کے اور سورہ مجادلہ کے بعد اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین ذکر جماعت شیطان اور جماعت خدا کا ہے اور بہت وجہین مناسبت کی ہین یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین چوبیس ہین اور رکوع تین اور کلمے ۴۵۵ اور حرف ۲۰۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مترجم کہتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے بنی نضیر سے صلح کی لیکن وہ بسبب شقاوت ازلی کے کوشش آنحضرت کی عداوت مین کرنے لگے آنحضرت نے ارادہ فرمایا کہ اوس جماعت کو جلاوطن فرماوین اور منافقون نے اون ملعونونکو پیغام بہیجا کہ تم لڑو اور جنگ مین استواری کرو ہم رفیق تمہارے ہین خدا تعالے نے برخلاف ارادہ منافقونکے بیچ اول جمع کرنے لشکر کے رعب ہود پر ڈالا تا عاجز ہوکر جلاوطنی اختیار کی اور منافقونکی بات نہ سنی اور لڑنے کی اور دوبارہ جمع کرنے لوگونکی احتیاج نہ پڑی اور مال اونکا فئی ہوا اور فئی اوسکو کہتے ہین کہ بغیر لڑنیکے مسلمانونکے ہاتہہ لگے خدا تعالے نے منت مسلمانونپر رکہی اور حکم فئی کا بیان فرمایا اور منافقونکے ارادہ سے خبر دی واللہ اعلم

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ساتہہ پاکی کے یاد کیا خدا کو اون چیزون نے کہ آسمانون مین ہین اور اون چیزون نے کہ زمین مین ہین اور وہ ہی غالب با حکمت ۝ **فتح** اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا ۝ **مو** **تفسیر** آیا ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم چوتہے سال ہجری مین ساتہہ ایک جماعت صحابہ کے واسطے لینے دیت یعنی خونبہا دو شخصون عامری کے کہ آنحضرت کے عہد مین تہے اور عمرو بن امیہ ضمیری نے اونکو مارا تہا بنی نضیر کے محلہ مین جا کر اونکے گہر کی دیوار کے نیچے بیٹہے وہ ایک پتہر کوٹہے پر لیگئے تا آنحضرت پر ڈالین اوسیوقت جبرئیل نے آنحضرت کو خبر دی آنحضرت مدینہ مین پہر آئے اور بنی نضیر کو کہلا بہیجا کہ مدینہ سے نکل جاؤ اور دس روز کی مہلت دی وہ تہیہ سفر کا کرنے لگے ابن ابی کہ رئیس منافقونکا تہا اوسنے اونکو کہلا بہیجا کہ جلاوطن نہو اور اپنے قلعون مین بیٹہے رہو مین ساتہہ دو ہزار آدمیون کے مدد تمہاری کرونگا بنی نضیر

اوس منافق کے کہنے سے مغرور ہوکر باغی ہوئے اور داعیہ قتال کا کیا آنحضرت بقصد اونکے لڑنیکے باہر نکلے پہر ایک اور غدر اونہون نے کیا کہ کہا تیس آدمیوکو ساتہہ ایک جگہ بہیجو اور تیس آدمی ہمارے عالمون مین سے تمہارے پاس آکر مناظرہ کرینگے اگر حقیت تمہاری ثابت ہوئی تو ہم ایمان لاوینگے آنحضرت نے ایسا ہی کیا پہر اونہون نے کہا کہ تین آدمیون کے ساتہہ جدا ہو ہم بہی تین آدمی آوینگے آنحضرت نے وہ بہی قبول فرمایا اور تین یہودیون نے ارادہ آنحضرت کے قتل کا مصمم کیا ایک عورت نے بنی نضیر میں سے اپنے بہائی کو کہ مسلمان تہا اور آنحضرت کی خدمت مین حاضر رہتا تہا اونکے مصمم ارادہ اور غدر کا حال کہلا بہیجا اوس شخص نے آنحضرت کو خبر دی آنحضرت مدینہ کو پہر آگئے اور دوسرے روز اپنے لشکر کے ساتہہ جہاد کے لیے اونپر نکلکر اونکے قلعہ کو گہیرا اکیس دن وہ گہرے رہے اور اوس منافق نے اپنا وعدہ وفا نکیا اوسکی مدد سے ناامید ہوئے اور حق تعالے نے اونکے دلونمین رعب و دہشت ڈالی آنحضرت سے صلح طلب کی آپنے قبول نفرمائی مگر بشرط اسکے کہ مدینہ سے جلاوطن ہوین اور ہتیار لیکے سب مسلمانونکو دیوین اور جو کچہہ اپنے چارپایونپر لیجا سکین ہمراہ اپنے لیجاوین اور باقی تمام اموال اور گہر اور زمین اور ہتیار چہوڑ جاوین ناچار ہوکر اوسیطرح قبول کیا اور شام کیطرف گئے اور سب اموال اونکے فئی ہوگئے

هُوَ الَّذِيٓ أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوٓا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَأَتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يٰٓأُولِي الْأَبْصٰرِ ۝

وہ وہ ہے کہ نکالا اونکو کہ کافر ہوئے اہل کتاب مین سے اونکے گہرون سے پہلی بار جمع کرنے لشکر کے گمان نہین رکہتے تہے تم ای مسلمانون کہ وہ نکلینگے اور گمان کرتے تہے کافر کہ نگاہ رکہنے والے اونکے مین قلعے اونکے عذاب خدا سے پس آیا اونپر عذاب خدا کا اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے تہے اور ڈالا اونکے دلمین ڈر خراب کرتے تہے اپنے گہرون کو اپنے ہاتہہ سے اور مسلمانون کے ہاتہہ سے اور مسلمانونکے ہاتہہ سے بہی خراب ہوتے تہے پس عبرت پکڑو اے آنکہون والون ف وہی ہے جسنے نکال دئے منکر جو منکر مین کتاب والون مین سے اونکے گہرون سے پہلی ہی بہیڑ ہوتے تم نہ اٹکلتے تہے کہ وہ نکلینگے اور وہ خیال رکہتے تہے کہ اونکا بچاو ہے اونکے قلعے اللہ کے ہاتہہ سے پہر پہنچا اونپر اللہ جہان سے اونکو خیال نتہا اور ڈالے اونکے دلمین دہاک اوجاڑنے لگے اپنے گہر اپنے ہاتہون اور مسلمانون کے ہاتہون سو دہشت مانو ای آنکہہ والون ف

موضح وہ خدا تعالے ہے جسنے باہر نکالا اون کافر یہودی کتاب والون کو شہر سے جو مدینہ مین اونکا وطن تہا پہلے کے باہر نکالنے مین اور دوسری بار کا نکالنا خیبر کے یہودیونکا ہوگا نہ کہتے تہے گمان تم لوگ مسلمانو وہ کہ باہر نکلین یہودی بنی نضیر مدینہ کے شہر سے جو اونکا وطن تہا اور بلکہ گمان لیجاتے ہوونگے اونکو منع کرنیوالے ہونگے قلعے اونکے نکلنے سے یعنے یہودیونکو بہروسا ہوگا اپنے قلعون پر مضبوطی کا کہ نکلینگے خاطر جمع ہوکے خدا تعالی کی قضا سے پہر آئی اونپر قضا خدا تعالے کی ایسی جگہہ سے جو اونہین گمان نتہا اور نہ سمجہتے تہے کہ ایسا اتفاق بنے کا جو اسطرح فوج رسول اللہ کی قلعہ کو گہیر لیگی اور ڈالا خدا تعالے

[illegible]

نے یہودیوں کے دلون مین خوف مسلمانونکا جو جلاوطن ہونا قبول کیا سو ڈہانے لگے اپنے گہر تو ہاتہہ سے
ڈہوانے لگے یعنے جب یہودی اپنے گہرون سے نکلنے لگے جو چیز کہ اچہی گہرون مین لگی تہی ادسے اوکہیڑ کر
لیجاتے تہے پہر ڈہواتے لوگون ایسی باتین دیکہکر لئے بہت اچہا یعنے والو غور کر کر دیکہو جو کیسے لوگ
بہادر عمدہ جلاوطن ہوئے دیکہو اونکا احوال ف عه ف تفسیر وہی وہ کہ نکالا الخ یعنے بغیر جنگ کے
جلاوطن ہوے اور حدیث مین آیا ہے کہ جب رسول علیہ السلام نے اونکو نکلنیکا گہرون سے حکم کیا اونہون
نے کہا کہان جاوین ہم فرمایا کہ زمین محشر مین جاؤ تم پس وہ جلاوطن ہوکر اکثر اونکے اذرعات مین اور ریحا
مین کہ زمین شام مین ہے بسے گئے اور آل حقیق اور آل حیے بن اخطب خیبر کو اور ایک جماعت حیرہ میں
جا بسے ابن عباس فرماتے ہین جو کوئی شک رکہے اسمین کہ محشر زمین شام مین نہین ہونیکی یہہ آیۃ پڑہے
کہ حشر اول شام مین ہے اور حشر دوسرا روز قیامت کے ہے کہ سب خلائق شام مین محشور یعنے جمع ہونگے
اور بقول بعض کے اول حشر مدینہ سے اور دوسرا حشر خیبر سے ہوا اور بقول بعض کے اول حشر جلاوطن کرنا انکا
کا جزیرہ عرب سے یہہ تہا اور دوسرا جلاوطن کرنا عمر رض کا ہے تمام اہل کتاب کو اپنی خلافت مین شام کو اور
بقول بعض کے حشر اول یہہ ہے اور حشر ثانی ایک آگ ہے کہ مشرق سے آویگی اور تمام خلائق کو ہانک کر
شام کو لیجاویگی اسطرح کہ سوا راہ شام کے کوئی طرف آگ سے خالی نہین دیکہینگے اور جب وہان
جاوینگے قیامت قائم ہوگی اور سب لوگ زمین شام مین جمع ہونگے اور خراب کرتے تہے الخ یعنے
بنی نضیر نے جلاوطنی اختیار کی اپنے مکانونکو خود ہی خراب کرتے تہے بسبب حسد اس بات کے کہ مومنون
کے ہاتہہ پڑینگے اور جو کچہہ مومنون کے ہاتہہ پڑتا تہا مومن بہی اوسکو خراب کرتے اور بقول بعض کے خرابی
اپنی ہاتہہ سے اونکی یہہ تہی کہ جو کچہہ قسم تہر اور سنگ سے اونکے مکانو نمین اچہا تہا اونکے نظر مین یا قیمتی تہا اوسکو
اوکہیڑ کر ہمراہ اپنے لیجاتے تہے چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ چہہ سو اونٹ اپنے اموال سے لادکر ہمراہ اپنے
لیگئے اور جو فرمایا من حیث لم یحتسبوا تو مراد یہہ ہے کہ بنی نضیر گمان نہین رکہتے تہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ و
سلم حکم اونکے قتل کرنیکا فرماوینگے بسبب اسکے کہ اول حضرت کے تشریف لانے مین بیچ مدینہ کے مصالحہ
درمیان مین آئی تہی لیکن عذر اور عہد شکنی اپنی سے غافل تہے پس عبرت پکڑو اے آنکہون والون کہ
باوجود اس ہیئر بہادر اور کثرت مدد اور شجاعت اور شوکت اور قلعون اور کہجورون اور زمین کے اونکو خدا
تعالے نے مغلوب اور جلاوطن کیا اور وہ تمام اموال اپنے چہوڑکر چلے گئے پس کسیکو کسی چیز پر مغرور نہونا
چاہیے ف بحر معنے اول حشر کے یہہ ہین کہ یہہ اول حشر اونکا طرف شام کے ہوا اور تہے وہ اوس خاندان
سے کہ نہین پہنچا تہا جلاوطن ہونا اونکو کبہی اور یہہ اول اون اہل کتاب کے ہوئے کہ نکالے گئے جزیرہ عرب
سے طرف شام کے یا یہہ اول حشر اونکا ہوا اور دوسرا حشر اونکا جلاوطن کرنا عمر کا اونکو خیبر سے طرف شام
کے یا دوسرا حشر اونکا حشر روز قیامت کا ہوگا ف ملا وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ
فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ اور اگر نہ لکہی ہوتی اللہ نے اونپر جلاوطنی تحقیق عذاب
کرتا اونکو دنیا مین یعنے اور طرح اور اونکے لیے آخرت مین عذاب ہے آگ کا ہے ف فتح اور اگر نہوتا کہ

لکھا تھا الله تعالے نے اونپر اوجڑنا تو اونکو مار دیتا دنیا مین اور آخرت مین اونکو ہے آگ کی مار ؕ **مو ؕ**
تفسیر یعنے باوجود جلاوطنی کے عذاب دوزخکا اونکو پہنچیگا اور مراد عذاب دنیا سے سوائی جلاوطنی کے
قتل اور لوٹ اور قید کرنا ہے جیساکہ بنی نضیر کو پہنچا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ یُّشَآقِّ
اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ یہہ عذاب بسبب اسکے ہے کہ اونہون نے مخالفت کی ساتھہ خدا اور
رسول اوسکے اور جو کوئی مخالفت کرے ساتھہ خدا کے پس تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے **فتح**
یہہ اسپر کہ وہ مخالف ہوئے الله سے اور اوسکے رسول سے اور جو کوئی مخالف ہوا الله سے تو الله کی مار سخت
ہے ؕ **مو ؕ** مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ ۝
جو کچھہ کہ کاٹا تمنے درخت خرما سے چھوڑا تمنے اوسکو کھڑا اوپر جڑ اوسکے پس حکم خدا سے تھا تا خوار کرے بدکارونکو
یعنے کاٹنا درخت میوہ دار کا وقت جہاد کے جائز ہے اور ترک کرنا اوسکا بہی جائز والله اعلم ؕ **فتح** ؕ
جو کاٹ ڈالا تمنے کہجور کا پیڑ یا رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر سو الله کے حکم سے اور تا رسوا کرے بے حکمونکو ؕ **مو ؕ**
تفسیر یعنے ترک درخت میوہ دار اور قطع اوسکا دونون وقت جنگ کے جائز مین قطع کرنیوالا اوسکا
اور چہوڑنیوالا اوسکا مومن دونون رضا جو خدا کے مین اور خدا تعالے کے حکم سے کام کرتے مین اور منقول
ہے کہ جب لشکر اسلام نے بنی نضیر کے قلعہ کو گہیرا رسول علیہ السلام نے اونکی کہجورونکے کاٹنے اور جلانیکا
حکم فرمایا ہے نضیر کے یہودیون نے بیقرار ہوکر اور جل کر کہا کہ اے محمد تو گمان رکہتا ہے کہ مین فساد زمین
مین نہین کرتا یہہ کاٹنا درختونکا فساد نہین مسلمانونکے دلونمین اس قول سے شک پڑا اور بعضون نے
کہا کاٹو نہین کاٹنے سے فساد زمین مین ہوگا اور ان درختونکو الله تعالے مسلمانون کے تئین دیگا
اور بعضون نے کہا کہ یہود اسکے کاٹنے سے غمگین ہونگے کاٹنا ہی چاہئے حق تعالے نے بیچ تصدیق
اور بری الذمہ ہونے دونون فرقون کے یہہ آیۃ بہیجی کہ منع کرنیوالے بہی خوب کہتے ہین اور کاٹنے
والونکو بہی ملامت نہین اور معنی لِیْنَةٍ کے مطلق درخت خرما کے ہین یا ایک قسم خرما کی ہیز اور بقول بعض کے نام بہتر اور
قیمتی درخت خرما کا ہے چنانچہ ایک درخت بقیمت ایک بردے کے ہو ؕ **بحر** ؕ وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اور جو کچھہ کہ عائد کیا خدا تعالے نے اپنے پیغمبر پر اموال بنی نضیر سے پس نہ دوڑائی تہے
تمنے اوسپر گہوڑے اور نہ اونٹ ولیکن خدا غالب کرتا ہے اپنے پیغمبرونکو جسپر کہ چاہے اور خدا ہر چیز پر توانا ہے
ؕ **فتح** ؕ اور جو ہاتھہ لگایا الله نے اپنے رسول کو اونسے سو تمنے نہین دوڑائے اوسپر گہوڑے نہ اونٹ
لیکن الله چلا دیتا ہے اپنے رسولونکو جسپر چاہے اور الله سب چیز کر سکتا ہے ؕ **مو ؕ** **تفسیر** یعنے جو کچھہ
کہ اموال بنی نضیر کے مین سے محمد صلے الله علیہ وسلم کو پہنچا ہے اے مومنون تمنے سوار گہوڑون کے اور
اونٹون کے اوس قوم پر نہین دوڑائے اور نہ پیادون نے جنگ کر کر لیے ہین یہہ مال محض بسبب مسلط
کرنے خدا کے اپنے پیغمبر کو کافرونپر ہاتھہ آیا ہے یہہ اموال خاص پیغمبر کے لیے ہے جیساکہ تصرف چاہے کرے
منقول ہے کہ رسول علم نے اوس مال کو درمیان مہاجرون کے تقسیم کیا اور انصار کو نہ دیا مگر تین آدمیونکو

کہ بہت محتاج اور مسکین تہے اور وہ ابو دجانہ سماک اور سہل اور حارث تہے اور باغ فدک وغیرہ منجملہ اوس فی سے تہا کہ رسول علیہ السلام نے اوسکو خاص اپنے لیے رکہا تہا اور نفقہ سال تمام کا اپنے اہل کو اوسکے حاصل سے دیتے تہے اور باقی کو خرچ فقرا اور مہمانونکا کرتے تہے اور بعد رسول علیہ السلام کے حضرت صدیق کرتے تہے اور بیچ خلافت حضرت عمر کے نزاع اوس مال کی درمیان علی رض اور ابن عباس رض کے آگے پیش آئی اور عمر رض نے اوس مال کو دونون کے تئین سپرد کیا اور یہہ بہی مثل عمل پیغمبر اور عمل صدیق کے کرتے تہے پس جو کچہہ رافضی اس مقدمہ مین گفتگو کرتے ہین سب مزخرفات اونکے ہین اسلیے کہ حضرت علی اور عباس اور تمام صحابہ قائل اس قول رسول کے ہین اَنَا مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ وَمَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ چنانچہ حضرت عمر فاروق نے اپنے عہد مین اونکو قسم دیکر پوچہا کہ رسول علیہ السلام نے یہہ حدیث فرمائی ہے یا نہین اونہون نے کہا فرمائی ہے اور حضرت علی بہی بیچ خلافت عمر اور عثمان اور خلافت اپنے کے وہی عمل کرتے تہے کہ پیغمبر علیہ السلام کرتے تہے بعد اسکے کسیکو کیا حجت باقی رہی اور یہہ جو وہ اشقیا کہتے ہین کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دعوے اوسکے ہبہ کا کیا اور صحابہ نے نہ دیا جواب اوسکا ظاہر ہے کہ حضرت فاطمہ کو حدیث مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ کی خبر نہتی جب حضرت صدیق سے سنی خاموش رہین اور اگر ہبہ بہی تہا تو بسبب نہونے قبضہ کے ہبہ صحیح اور ثابت نہوا اسلیے تصرف آنحضرت کا اوس مال مین رحلت تک صحیح و ثابت ہی کسیکو اوس مین خلاف نہین واللہ الہادی الی الصواب ﴿مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾ جو کچہہ عائد کیا خدا نے اوپر پیغمبر اپنے کے مالون رہنے والون گانؤ کیسے پس خدا کے لیے ہی اور پیغمبر کے لیے اور قرابتون کے لیے اور یتیمون کے لیے اور فقیرون اور مسافرون کے لیے بیان فرمایا ہے تا نہو وہ فی دستگردان درمیان تونگرون کے تم مین سے اور جو کچہہ دیوے تمکو پیغمبر لیلو اوسکو اور جو کچہہ منع کرے تمکو اوس سے پس باز رہو اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت کرنیوالا عذاب کا ہے ﴿فتح﴾ جو ہاتہہ لگا دے اللہ اپنے رسول کو ان بستیون والون سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والیکے اور بن باپ کے لڑکے اور محتاجون کے اور مسافرون کے تا نہ اوسے لینے دینے مین دولتمندون کے تم مین سے اور جو دے تمکو رسول سو لیلو اور جس سے منع کرے سو چہوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے ﴿موضح﴾ وہ جو پہیر دیا اللہ تعالے نے اپنے رسول پر مال بو دولت شہر والون کے سے یا گانؤن کے رہنے والون کے سے یعنی مال کافرونکا بغیر جہاد کے مسلمانون کے ہاتہہ لگے وہ مال خدا تعالے کا ہے اور اوسکے رسول کے واسطے ہی اور رسول اللہ کے کنبے کے واسطے ہی اور واسطے یتیمون کے اور واسطے محتاجون کے ہے وہ لوٹ کا مال اتنونکا حق ہے اوس مال سے سبکو موافق حصہ کے دو تا نہووے وہ کافرون سے لیا ہوا پہرنیوالا ہاتہون ہاتہہ دولتمندون مین تم مین سے جو اپنے حق سے زیادہ لیوین اور غریبونکو نہ پہنچے اور جتنا کچہہ دیوے تمکو اوس مال سے پیغمبر خدا تعالے کا پس لیلو اوس مال سے بغیر تکرار خوشی سے

اور جو کچھہ منع کرے رسول اللہ اور نہ دیوے تھیر رہو اور نہ مانگو طمع نکرو حرص سے اور ڈرو خدا تعالے سے بیچ
نارضامندی رسول اللہ کے جو بیشک خدا تعالے سخت عذاب کرنیوالا ہے اوسکو جو رسول اللہ کو ناخوش
کرے اسواسطے کہ وہ حکم خدا تعالے کیسے کہتا ہے اوسکا حکم دراصل حکم خدا تعالے کا ہے ف ۱۵ تفسیر
ما افاء اللہ والخ یہہ جملہ بیان ہے پہلے جملہ کا کہ بیان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے کہ کیا کرین
اوس مال کو کہ بغیر لڑنیکے کفار سے ہاتہہ لگے یعنے حکم کیا اونکو کہ صرف کرین اوسکو جہان کہین کہ خرچ
ہوتا ہے خمس غنیمتونکا کہ بانٹا جاوے پانچون اقسام مذکورہ پر اور ضعیف کہا ہے اس قول کو بعضے مفسرون
نے اور کہا کہ پہلی آیت نازل ہوئی ہے بنی النضیر کے اموال کے حق مین کہ اوسکو ٹہیرایا اللہ تعالے نے
اپنے رسول کے لیے خاص کر اور یہہ آیۃ ہر بستی کے غنیمتونکے حق مین ہے کہ لیجاوین غازیوان کی قوۃ
سے یعنے اس آیۃ مین بیان مصرف اونکے خمس کا ہے اور جو کچھہ دیوے تمکو تقسیم غنیمۃ یا فئی سے پس
لیلو اوسکو یعنے قبول کرو اوسکو اور جو کچھہ منع کرے تمکو اوس سے یعنے اوسکے لینے سے اون غنیمتونمین
سے پس باز رہو اور نہ مانگو اوسکو اور ڈرو اللہ سے اسمین کہ مخالفت کرو اوسکی اور سستی کرو اوسکے اوامر
ونواہی مین اور اللہ سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اوسکو کہ مخالفت کرے اوسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم
کی اور اولے یہہ ہے کہ یہہ حکم عام ہو تمام اون چیزون مین کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے اونکا
اور منع کیا ہے اونسے اور امر فئی کا داخل ہے اوسکے عموم مین ف ۱۶ تا نہو وہ فئی دستگردان
الخ کہ تونگر خود زیادہ لیلین اور فقیرونکو تہوڑا دین یا محروم کرین جیسیکہ جاہلیت مین رسم تہی کہ رئیس
قوم کا چوتہائی غنیمت مین سے آپ لیلیتا تہا اوس سے زیادہ بہی جو کچھہ چاہتا لیلیتا اور قریٰ سے
مراد گانو بنی قریظہ اور بنی النضیر کے اور فدک اور خیبر اور گانو عرینہ کے ہین اور تہی کرنیسے بیچ غنیمت کا ہنذا او سکے
تہے اور یہہ بحسب اوپر کے مضمون کے ہے والا حکم اس آیۃ کا مطلق ہے اسمین کہ جو کچھہ رسول نے حکم کیا
ہے بجالاؤ اور جس چیز سے منع کیا ہے باز رہو اسلیے کہ اطاعت رسول کی واجب ہے جس چیز کو اونہون نے تمام
مسلمانونپر فرض کہا ہے سب مسلمانونپر فرض ہوگی اور جس چیز کو اونہون نے سنت فرمایا ہے سنت ہوگی اور
جو کچھہ حلال فرمایا ہے حلال ہوگا اور جو کچھہ حرام فرمایا ہے حرام ہوگا مدار تمام نیکیونکا پیغمبر کی متابعت پر
ہے قولا اور فعلا اور بغیر اونکی متابعت کے کسی چیز دینی اور دنیوی کو پہنچنا ممکن نہین مسئلہ جان کہ
جزیہ اور مال کافر بے وارث کا اور جو کچھہ کہ مشرکون سے بغیر لڑنیکے لیا جاوے اور مال مرتد کا کہ مارا جاوے
حالت ارتداد مین ان سب کو فئی کہتے ہین نزدیک ابحنیفہ اور احمد کے تمام وہ مال مسلمانون کے مصالح
کے لیے ہوگا بغیر اسکے کہ خمس اوس سے نکالین اور نزدیک امام مالک کے بادشاہ بقدر حاجت اپنے کو لیکر
باقی کو بیچ مصالح مسلمین کے صرف کرے اور نزدیک شافعی کے ان سب اموال سے خمس لیکر اہل خمس
غنیمت کو دین اور چار خمس کو اوپر لڑنیوالون کے اور مصالح مسلمین مین صرف کرین اور ایک روایت امام احمد
سے بہی ایسی ہی آئی ہے اور بقول قدیم شافعی کے خمس سوائے اوس مال سے کہ کفار نے ڈر سے بہاگ
کر چہوڑا ہو لیلین ف مجر ۸ لِلْفُقَرَاۗءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا

ف ۱۵ فئی مبتدأ کیلا یکون دولۃ والدولۃ ما یدول للانسان ای یدور من الجد ومعنی قولہ کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم لکیلا یکون الفئی الذی حقہ ان یعطا الفقراء یکون بلغۃ یعیشون بہا جدا بین الاغنیاء ویتکاثرون بہ ۱۲ م

ف ۱۶ قولہ للفقراء بدل من قولہ ولذی القربی والمعطوف علیہ ۱۲ م

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وہ فیئ فقیرون ہجرت کرنیوالونکی
لیے ہے وہ کہ باہر کیے گئے اپنے گہرون سے اور اپنے مالون سے طلب کرتے ہین نعمت کو پروردگار اپنے سے
اور خوشنودی کو اور مدد کرتے ہین خدا کی اور اوسکے پیغمبر کی یہہ جماعت یہی ہین راست وعدہ فتح
واسطے اون مفلسون وطن چہوڑنیوالونکے جو نکالے گئے ہین اپنے گہرون اور مالون سے ڈہونڈتے ہین
اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرتے اللہ کی اور اوسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے موضح
تفسیر اپنے مالون سے یعنے جو کہ مکہ مین رہتے تہے اور گہربار اور متاع چہوڑکر مدینہ وغیرہ مین چلے آئے
اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ کافر مالک ہوجاتے ہین مسلمانون کے مالون کے بسبب استیلا یعنے غلبہ کے اسلیے
اللہ تعالے نے مہاجرونکو فقرا فرمایا باوجودیکہ وہ گہر اور مال رکہتے تہے مکہ مین یعنے معلوم ہوا کہ جب اونکا
گہر اور مالونپر کفار مسلط ہوگئے تو وہ مالک ہوگئے اور یہہ فقیر ہوگئے طلب کرتے ہین الخ یعنے جنت اور رضا
اللہ تعالے کی اور مدد کرتے ہین خدا کی الخ یعنے اوسکے دین کی اور مدد کرتے ہین اوسکے رسول کی وہی
سچے ہین اپنے ایمان مین اور جہاد مین معالم رسول علیہ السلام نے فرمایا اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ
الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ مِقْدَارُ خَمْسِ مِائَةِ
سَنَةٍ بحر وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ
فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ
شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور بہی وہ فیئ اونکے لیے ہے کہ جگہہ پکڑی دارالاسلام مین یعنے
مدینہ مین اور جگہہ پکڑی ایمان مین پہلے مہاجرون سے دوست رکہتے ہین ہر کسیکو کہ ہجرت کرے
طرف اونکے اور نہین پاتے اپنی خاطر مین دغدغہ طرف اوسچیز کے سے کہ دیجیی مہاجرونکو اور ذکلو اختیار
کرتے ہین اپنے پر اور اگرچہ ہوا اونکو احتیاج اور جسکو نگاہ رکہا گیا حرص نفس اپنے سے پس وہ جماعت یہی
ہین چہٹکارا پانیوالے فتح اور جو گہر پکڑ رہے ہین اس گہر مین اور ایمان مین اونسے پہلے محبت
کرتے ہین اوس سے جو وطن چہوڑ آئے اونکے پاس اور نہین پاتے اپنے دلمین غرض اوسچیز سے جو اونکو
ملا اور اول رکہتے ہین اونکو اپنی جان سے اور اگرچہ ہو اپنے اوپر بہوک اور جو بچایا گیا اپنے جی کے لالچ
سے تو وہی لوگ ہین مراد پانے والے موضح اور اون لوگون کے واسطے ہے حصہ فیئ کے مال مین
سے جو لوگ کہ رہتے ہین ہجرت کے گہر اور ایمان کے شہر مین جو مدینہ ہے پہلے مہاجرون سے محبت رکہتے
ہین اوس شخص سے جو مکہ سے آیا ہے اپنا گہر چہوڑکر اوس سے سب طرحکا سلوک کرتے ہین اور نہین پاتے اپنے
دلمین کچہہ حسد اور تکلیف اوسچیز سے جو اونکو دیتے ہین اور سلوک کرتے ہین ایسے ایثار رکہتے ہین جو اپنی احتیاج
موقوف کرکے مدینہ کے رہنے والے مہاجرونکو دیتے تہے اگرچہ اونکو احتیاج اوسچیز سے ہے تب بہی وہ
دیتے ہین خوش ہوکر اور خوش رہتے اور خوش رکہتے مہاجرونکو اور جو کوئی پہیر رکہے بخیلی سے اپنے آپکو
پہر یہہ گروہ یہی ہین چہٹکارا پائی ہوئے عذاب سے عہ تفسیر دوست رکہتے ہین الخ انصار نے
آدہے اموال اپنے مہاجرونکو بانٹ دیے تہے اور اونکو اپنے مکانون مین اوتارا تہا اور بعض نے یہہ کیا تہا کہ اگر

دو بیویان رکہتے تہے تو ایک کو طلاق دیکر مہاجر سے نکاح کر دیا تہا اور انس سے منقول ہے کہ مدیہ بہیجا گیا واسطے
بعض اونکے کے سری بکری کی بہنا ہوئی اور وہ مفلس تہے پس اونہون نے وہ بہیجا اپنے ہمسایہ کو پس وہ
پہرتی پہرتی رہی اسیطرح تو شخصونمین یہانتک کہ پہر آئی اول ہی کے پاس اور کہا ابو یزید نے کہ کہا مجہے ایک
جوان بلخ والون مین سے کہ کیا ہے زہد نزدیک تمہارے کہا مینے جب پاتے ہین ہم کہاتے ہین ہم اور جب
نہین پاتے ہم صبر کرتے ہین ہم پس کہا اوس جوان نے کہ اسیطرح نزدیک ہمارے کتے بلخ کے ہین پس
یہہ کچہہ بڑی چیز نہین بلکہ یون چاہئے جب نہ پاوین ہم صبر کرین اور جب پاوین ایثار کرین یعنے اپنی
حاجت روکین اور غیر کی حاجت روائی کرین اور مفلحون پہنچنے والے اپنی مراد کو اور شح بدبختی اور یہہ کہ ہو
نفس آدمی کا حرص کرنیوالا منع پر کہ اور ونکو منع کرے دینے سے اور بخل یہہ کہ اپنے نفس کو روکے دینے
سے اور بعضون نے کہا کہ شح کہانا مال بہائی اپنے کا ازراہ ظلم کے اور بخل نہ دینا مال اپنے کا اور کسری سے
منقول ہے کہ شح بہت ضرر کرتا ہے بہ نسبت فقر کے اسلیے کہ فقیر فراخی کرتا ہے جب پاتا ہے مال بخلاف
شحیح کے کہ اوسکا دل نہین چاہتا دینے کو باوجود ہونے مال کے **ف** اگرچہ ہوا اونکو احتیاج اور
فاقہ یعنے انصار نے کہ مہاجرونکو مال اور گہر اپنے بانٹ کر دیے اور اونکو اپنی جان پر مقدم کہا اور اس سے
کہ تمام مال فیئ مہاجرون کو دیا گیا اپنے دلونمین کچہہ کینہ اور خلش نپایا اور انصار پہلے آنے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور مہاجرون کے مدینہ مین اسلام لائے اور اونہون نے مسجدین بنائی تہین اور بقول
بعض کے ایمان نام مدینہ کا ہے یعنے اقامت کی مدینہ مین پہلے مہاجرون سے اور تفسیر حسینی مین
لکہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر ذکر مدد اور احسان کرنے اونکا کہ مہاجرون
کے ساتہہ کیا فرمایا بعد اوسکے کہا کہ اگر چاہو تو یہہ اموال بنی نضیر کے تمہارے سبکے درمیان مین تقسیم کرون
مین اور مہاجر بدستور سابق تمہارے مکانونمین رہین اور اگر چاہو تو یہہ سب اموال خاص مہاجرونکو دون
مین اور وہ تمہارے مکانون سے باہر نکل کر تدبیر اپنے امور مین مشغول ہون سعد بن معاذ اور سعد بن
عبادہ نے کہ پیشوائے اہل مدینہ کے تہے کہا یا رسول اللہ ہمارا دل یون چاہتا ہے کہ اس اموال کو مہاجرون
کو تقسیم کیجیے اور وہ بدستور سابق ہمارے گہرون مین رہین کہ برکت اور نور ہمارے مکانونمین اونہین سے ہے
رسول علیہ السلام نے انصار کے لیے دعا کی اور حق تعالے نے انصار کے حق مین یہہ آیتہ بہیجی اور صحاح
مین آیا ہے کہ ایک شخص مہمان رسول علیہ السلام کا ہوا حضرت نے اپنے گہر سے کچہہ مہمان کے لیے طلب کیا
اہل بیت نے کہا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچہہ نہین آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ ضیافت
اس مہمان کی کرے ایک شخص نے انصار مین سے کہا کہ یا رسول اللہ مین کرتا ہون اور اوس مہمانکو اپنے گہر مین
لیجا کر اپنی بیوی سے کہا کہ خاطرداری رسول کے مہمان کی کر اوسکی بیوی نے کہا کہ ہمارے پاس سوائے
قوت ہمارے لڑکونکے نہین ہے انصاری نے کہا کہ طعام تیار کر اور لڑکونکو سلا رکہہ اوسکی بیوی نے ایسا ہی
کیا اور کہانا مہمان کے آگے رکہا اور چراغ کو بتی اوکسانے کے بہانہ بجہا دیا تا مہمان جانے کہ یہہ بہی کہاتے
ہین اور وہ دونون بہوکے سو رہے جب صبح ہوئی اور وہ انصاری جناب نبوت مآب مین حاضر ہونے آنحضرت

قولہ خصاصة فقر واصلہا خصاص البیت وہی فرجہ والجملة فی موضع الحال ای مفروضة خصاصتہم ۱۲

نے فرمایا کہ خدا تعالے نے تمہارے رات کی فعل سے تعجب کیا اور یہہ آیۃ آئی وَیُؤْثِرُوْنَ آخر تک اور شح بمعنے
بخل نفس کے ہے اور بقول بعض کے شح بمعنے حرص شدید کے ہے کہ باعث کرنے حرام چیزونکا ہووے اور بقول
بعض کے شح کہانا مال مسلمانکا ظلم سے ہے اور بقول بعض کے ڈالنا نظر کا اوس چیز پر ہے کہ اوسکی نہو اور
بقول بعض کے لینا حرام کا اور نہ دینا زکوۃ کا ہے پہر تقدیر شح ایک خصلت مذموم اور تباہ کرنیوالی دین
کی ہے مسلمانکو اوس سے پناہ مانگنی اور بچنا چاہئے رسول علیہ السلام نے فرمایا لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
وَدُخَانُ جَہَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا یہہ روایت معالم مین ہے
ف تنبیہ سبحان اللہ ایثار کی کیا فضیلت معلوم ہوئی اس آیۃ وغیرہ سے اور کیون نہو کہ یہہ امر ہے
بہی تو دشوار کہ اپنی خواہش و حاجت کو روکے اور غیر کی حاجت بر لاوے اور یہہ بات بدون نفس کشی
کے حاصل نہین ہوتی اسلیے بزرگون نے نفس کشیان بہت کی ہین چنانچہ آیا ہے کہ حضرت عمر رض نے ایکدن
پانی مانگا پس حاضر کیا گیا پانی ملا ہوا شہد کا پس فرمایا حضرت عمر نے کہ بلا شبہ یہہ خوب ہے لیکن نہین پیتا
مین اسلیے کہ سنا ہے اللہ عز و جل کو کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشون اونکی کا فرمایا اَذْہَبْتُمْ طَیِّبَاتِکُمْ
فِیْ حَیٰوتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِہَا یعنے لیگئے تم خواہشین اپنی بیچ زندگانی دنیا اپنے کی اور فائدہ اوٹہایا تمنے
ساتہہ اونکے پس ڈرتا ہون مین یہہ کہ ہووین ثواب نیکیون ہمارے جلدی دیئے گئے واسطے ہمارے
پس نہ پیا اوسکو اور آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف کے سامنے کہانا لایا گیا وقت افطار کے اور تہے وہ روزے
سے یعنے دنکو پس کہا عبد الرحمن نے کہ قتل کئے گئے مصعب بن عمیر حال آنکہ وہ بہتر تہے مجہسے کفنائے
گئے ایسی ایک چادر مین کہ اگر ڈہانکا جاتا تہا سر اونکا تو کہل جاتے پانو اونکے اور اگر ڈہانکے جاتے پانو
تو کہل جاتا سر اونکا اور قتل کئے گئے حمزہ حال آنکہ وہ بہتر تہے مجہسے یعنے اونکا کفن بہی ایسا ہی تہا پہر فراخی
کی گئی ہمارے لیے دنیا سے جو کچہہ کہ فراخی کی گئی یا کہا دیئے گئے ہم دنیا سے جو کچہہ کہ دیئے گئے ہم اور
البتہ ڈرتے ہین ہم کہ ہماری نیکیونکا ثواب یہان دنیا ہی مین ملجاوے یعنے مثل کافرون کے نیکیون
کے ثواب مین یہہ لذائذ دنیا کے ہمین نہ ملجا دین پہر شروع کیا عبد الرحمن نے رونا یہانتک کہ چہوڑ دیا
کہانا **ط** مشکوۃ عن البخاری فی باب غسل المیت و تکفینہ **ط** وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِہِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ۰ اور بہی فئی اون لوگون کے لیے ہے کہ آئے بعد مہاجرون اور انصار کے کہتے ہین اے پروردگار
ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو کہ سبقت کی ہے ہمپر ایمان لانے مین اور پیدا نکر ہمارے دلمین
کچہہ کینہ بہ نسبت اونکے کہ ایمان لائے اے پروردگار ہمارے تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے مترجم
کہتا ہے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوا کہ فئی ہر مسلمان کا حق ہے پس زیادہ حاجت والیکو پہر زیادہ حاجت
والیکو دینا چاہئے یہانتک کہ مال فئی کفایت کرے واللہ اعلم **ط ف** **ط** اور واسطے اونکے جو آئے
اونکے پیچہے کہتے ہوئے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو جو ہمسے آگے پہنچے ایمان مین اور
نرکہہ ہمارے دلمین بیر ایمان والونکا اے رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان **ط** **ع** اور وہ لوگ جو آئے

ہین اور آوینگے دین اسلام مین پیچھے مہاجرین اور انصار کے یعنے تابعین بلکہ قیامت تک جو دین اسلام مین داخل ہووے سو وہ کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے بخش گناہ ہمارے یعنی سب مسلمانون کے جو موجود ہین اور اون لوگونکو بھی بخش جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہین اور مت ڈال ہمارے دلون مین حسد اور دشمنی واسطے مسلمانون کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اے پروردگار ہمارے بیشک تو ہی ہے مہربانی کرنیوالا دعا قبول کرنیوالا بخشنے والا **عــه تفسیر** سبقت کی ہے ہمپر ایمان لاتی مین مراد اسنے مہاجر اور انصار ہین اور یہ نسبت اونکے کہ ایمان لائے ہین لئنے یہی مراد صحابہ مین آور کہنے والے اس قول کے وہ ہین کہ جنہون نے ہجرت کی بعد مہاجرین سابقین کے آور بعضون نے کہا کہ مراد تابعین نیک ہین آور بعضون نے کہا کہ وہ مراد ہین کہ بعد تابعین کے پیدا ہوئے اور ہووینگے روز قیامت تک کہا حضرت عمر رض نے کہ داخل ہوئے اس فی مین تمام وہ کہ پیدا ہونگے قیامت تک اسلام مین **مدعــه** مراد اس آیۃ سے تابعین صحابہ کے ہین روز قیامت تک پس معلوم ہوا کہ مال فئی حق سب مسلمانونکا ہے جسکو بہت احتیاج ہو پہر جسکو بہت احتیاج ہو اوسکو دینا چاہیے آور تفسیر معالم مین لکھا ہے کہ حق تعالے نے سب مومنونکو تین مرتبہ پر بیان فرمایا کہ مہاجر اور انصار اور تابعین انکے قیامت تک اور صفت تابعون کی یہہ بیان کی کہ بخشش چاہینگے مسلمانون کے لیے اور بے کینہ ہونگے پس جسکے دلمین کینہ ایک صحابی کا بلکہ ایک مومن کا ہوگا منجملہ مومنون سے خارج ہوگا نعوذ باللہ منہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اُمِرْتُم بِالْاِسْتِغْفَارِ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَبْتُمُوْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَذْهَبُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ حَتّٰى يَلْعَنَ آخِرُهَا اَوَّلَهَا اور مالک ابن انس نے فرمایا مَنْ يَنْتَقِصُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ عَلَيْهِمْ غِلٌّ فَلَيْسَ لَهٗ حَقٌّ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَاتِ رواہ فی المعالم اور کہا گیا سعید بن مسیب سے کہ کیا کہتے ہو تم عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر کے حق مین کہا اونہون نے کہ کہتا ہون مین کہ جو کچھہ کہ کہوایا مجھسے اللہ نے اور پڑہی یہی آیۃ پہر عجب دلایا اللہ تعالے نے اپنے نبی کو کہ فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا آخر تک **ع ۳ بحر ۱۵** اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ کیا نہ دیکہا تونے طرف انکے کہ منافق ہوے کہتے ہین اون بہائیون اپنے کو کہ کافر ہین اہل کتاب سے قسم خدا کی اگر جلاوطن کیا جاوے تمکو البتہ باہر نکلینگے ہم بہی ہمراہ تمہارے اور فرمانبرداری نہین کرینگے تمہارے مقدمہ مین کسیکی ہرگز اور اگر لڑائی کیجاوے ساتھہ تمہارے البتہ مدد کرین ہم تمہاری اور خدا گواہی دیتا ہے کہ یہہ جہوٹے ہین **ف ۱ ع** تونے نہ دیکہے وہ جو دغاباز ہین کہتے ہین اپنے بہائیونکو جو منکر ہین کتاب والو مین سے اگر تمکو کوئی نکال دیگا تو ہم بہی نکلینگے تمہارے ساتھہ اور کہا نہ مانینگے کسیکا تمہارے حق مین کبھی اور اگر تمسے لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور اللہ گواہی دیتا ہے وہ جہوٹے ہین **مو ۱ ع** اے نہ دیکہا تونے اون لوگونکی طرف جو منافق ہین مدینہ کے رہنے والے کہتے ہین اپنے بہائیونکو یعنے اپنے موافق اور مانندونکو جو وہ یہود بنی نضیر ہین یہہ کہتے

ف ۱ فی حق المنافقین ... [illegible]

موضح ... یہہ منافق اون کافرونکو ... [illegible]

ہین کہ اگر تم جلاوطن کیئے جاؤگے تو ہم بہی تمہارے ساتہہ اپنا وطن چہوڑ دینگے اور کہا نمانینگے ہم تمہارے دکہہ دینے مین کسی ایک کا ہرگز کبہی یعنے محمدؐ اگر ہمین کہے ایسی بات کہ جسمین تمہین نقصان ہو کبہی نمانینگے ہم اور اگر تم سے لڑائی آبنے تو البتہ ہم تمہارے رفیق ہونگے مدد کرینگے ہم تمہاری اور خدا تعالے گواہی دیتا ہے کہ یہہ منافق مدینے کے دے جہوٹے ہین ع تفسیر کیا نہ دیکہا تونے اے محمدؐ طرف انکے کہ منافق ہوے یعنے عبداللہ بن ابی اور تابعدار اوسکے اون بہائیون اپنے کو یعنے بنی النضیر کو اور مراد بہائی چارہ کفر کا ہے البتہ باہر نکلینگے ہم الخ روایت کیا گیا ہے کہ ابن ابی اور اوسکے یارون نے چپکے سے بنی نضیر کو کہلا بہیجا جبکہ گہیرا اونکو نبی علیہ السلام نے کہ نہ نکلنا تم قلعہ سے پس اگر لڑینگے مسلمان تمسے تو ہم تمہارے ساتہہ ہین مدد کرینگے ہم تمہاری اور اگر نکالے جاؤگے تم ضرور نکلینگے ہم تمہارے ساتہہ تمہارے مقدمہ مین یعنے تمہارے لڑنے مین کسیکی یعنے فرمان برداری رسول خدا اور مسلمانونکی ہم نہین کرینگے اگر باعث ہون وہ تم سے لڑنے پر یا تمہارے مدد نکرنے پر اور وہ جہوٹے ہین وعدہ کرنے مین یہود سے اور اسمین دلیل ہے صحت نبوۃ پر اسلیئے کہ خبر دینا غیب کا ہے مد لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ○ قسم خدا کی اگر جلاوطن کیا جاوے اہل کتاب کو جلاوطن نہووینگے منافق ہمراہ اونکے اور اگر جنگ کیجاوے ساتہہ اہل کتاب کے مدد نہ دینگے اونکو اور اگر بالفرض مدد دین اہل کتاب کو تو البتہ پہیرینگے پیٹہین اپنی بعد ازان مدد نکیجاویگی اونکی ف اگر وہ نکالے جاوینگے یہہ نہ نکلینگے اونکے ساتہہ اور اگر اونسے لڑائی ہوگی یہہ نہ مدد کرینگے اونکی اور اگر مدد کرینگے تو بہاگینگے پیٹہ دیکر پہر کہین مدد نہ پاوینگے مو تفسیر یعنے اگر مدد کرین منافق ہو کے البتہ بہاگ جاوینگے منافق پہر نہین مدد کیے جاوینگے بعد اسکے یعنے ہلاک کریگا منافقون کو اللہ تعالے اور نہین نفع دیگا تمکو نفاق اونکا واسطے ظاہر ہونے کفر اونکے یا البتہ بہاگینگے یہود پہر نہین نفع دیگی اونکو مدد منافقونکی مد لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ تحقیق اے مسلمانون تم بار عب زیادہ ہو اونکی خاطر مین خدا سے یہہ بسبب اسکی ہے کہ یہہ قوم ہین کہ نہین سمجہتے یعنے عذاب خدا سے کہ تاخیر کیا گیا ہے پروا نہین رکہتے واللہ اعلم ف البتہ تمہارا ڈر زیادہ ہے اونکے دلمین اللہ سے یہہ اس سے کہ وہ لوگ سمجہہ بوجہہ نہین رکہتے مو البتہ تم اے مسلمانون بڑے ڈر اور خوف والے ہو منافقون اور یہودیون کے دلونمین خدا تعالی کیطرف اور فضل سے یعنے خدا تعالے نے مسلمانونکا ڈر منافقون اور یہودیون کے دلونمین ڈالا ہے اور یہہ ڈر اس سبب سے ہے کہ وہ خدا تعالے کی عظمت کو نہین سمجہتے چاہیے تہا کہ خدا تعالے سے ڈرین اور پیغمبر کا حکم مانین یقین لاوے ع تفسیر نہین سمجہتے یعنی نہین جانتے اللہ کو اور اوسکی بڑائی کو تا کہ ڈرین اوس سے حق ڈرنے اوسکا مد لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ جنگ نکرینگے ساتہہ تمہارے ایک جگہہ ہوکر مگر بیچ گانوونکے کہ اوسپر حصار کیا گیا ہو یا پیچہے دیوارون سے جنگ لونکی درمیان اپنی سخت تر ہے جانے تو اونکو اکہٹا اور دل اونکے

پراگندہ ہین یہہ بسبب اسکے ہے کہ یہہ قوم ہین بے عقل یعنے آپسمین خانہ جنگیان رکہتے ہین اور مصلحت
انکی ایک نہین ہے واللہ اعلم ۱۲ فتح ۔ لڑ نہ سکینگے تم سے سب مگر بستیون سکے کوٹ مین یا دیوارونکی اوٹ
مین اونکی لڑائی آپسمین سخت ہے تو جانے وہ اکہتے ہین اور دل اونکے پہوٹ رہے ہین یہہ اس سے کہ وہ
لوگ عقل نہین رکہتے ۱۲ موضح ۔ اور یہہ منافق اور یہود نہ لڑینگے تم سے اے مسلمانون مقابل ہوکر سب
مگر لڑینگے تو کسی گانو مضبوط مین رہ کر یا پیچہے دیوارونکے اوٹ مین بیٹہہ کر نامردی سے لڑائی اونکی آپسمین
بڑی سخت ہے جو بڑے شجاع اور بہادر ہین آپسمین پر خدا تعالی نے اونکے دلونمین خوف ڈالا ہے مسلمانونکا
تم اے مسلمانو سمجہتے ہو انکو متفق رفیق ایکدوسرے کے اور دراصل دل اونکے پریشان گہبرائے ہوئے ہین یہہ
پریشانی اور گہبراہٹ منافقونکو سب اوسکے ہے جو ہین ایک گروہ بے سمجہہ جو اپنی بہلائی نہین سمجہتے ۱۲
ع تفسیر یعنے اونکی لڑائی کی سختی کی جو تعریف کیجاتی ہے تو وہ اونکی آپس ہی کی لڑائی مین ہے
اور اگر تمسے لڑین تو تمہارے مقابلہ مین وہ سختی نہین کر سکینگے اسلیے کہ شجاع نامردی کرلیے وقت لڑنیکے
اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور ایکجا سے اکہٹا یعنے ظاہر مین تم جانو کہ وہ الفت و محبت رکہتے ہین آپسمین
اور حال یہہ ہے کہ دل اونکے متفرق ہین الفت نہین آپسمین بلکہ عداوت ہی پس آپسمین مدد نہین کرسکینگے
گے حق مدد کرنیکا اور اس بیان فرمانے مین دلیری دلائی ہے مومنونکو اونکے لڑنے پر یہہ جو تفرق اونکے
دلونکا اسلیے ہی کہ سمجہتے نہین اسکو کہ تفرق دلونکا باعث اونکی تباہی کا ہے ۱۲ مد ۔ كَمَثَلِ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ مثال انکی مانند مثال اونکے
ہے کہ پہلے انسے تہے عنقریب چکہا وبال گناہ اپنے کا انکے لیے ہے عذاب دکہ دینے والا یعنے جیسکہ اہل بدر
مغلوب ہوئے اور شکست پائی یہہ بہی ایسیہی ہوئے واللہ اعلم ۱۲ فتح ۔ جیسے کہاوت اونکی جو ہوچکے
ہین انسے پہلے پاس ہی چکہین سزا اپنے کام کی اور اونکو دکہہ کی مار ہے ۱۲ موضح ۔ اور ان یہودیون
اور منافقونکی مثال ایسی ہے جیسے مثل اون لوگون کے جو انسے پہلے تہے نزدیک تہوڑی سی مدت جو
چکہا اونہون نے بدلا اپنے برے کامونکا اور واسطے اون لوگون کے ہے عذاب دکہہ دینے والا اوس جہان
مین سوای دنیا کے عذاب کے ۱۲ ع تفسیر چکہا وبال گناہ اپنے کا یعنے انجام بد کفر اپنے کا اور عداوت
اپنے کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے ۱۲ مد ۔ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ
إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ مثال منافقونکی ساتہہ اہل کتاب کے مانند مثال
شیطان کے ہے جب کہا آدمیکو کافر ہو پس جب کافر ہوا کہا تحقیق مین بے تعلق ہون تجہسے تحقیق مین
ڈرتا ہون خدا پروردگار عالمون سے ۱۲ فتح ۔ جیسے کہاوت شیطان کی جب کہے انسانکو تو منکر ہو پہر
جب منکر ہوا کہے الگ ہون مین تجہسے مین ڈرتا ہون اللہ سے جو رب ساری جہانکا ۱۲ موضح ۔ اور جیسے
مثل شیطانکی ہے کہ جب کہا آدمیکو شیطان نے کہ کافر ہو پہر جب وہ آدمی احمق اوسکے کہنے سے کافر
ہوا تب کہا شیطان نے کہ مین مقرر بیزار ہون تجہسے جو مین البتہ ڈرتا ہون خدا تعالے سے جو رب ہے
ساری عالم کا ۱۲ ع تفسیر یعنے مثال منافقونکی بیچ رغبت دلانیکے یہود کو لڑنے پر اور وعدہ کرنیکو

ف ۔ قوله كمثل یعنے مثلہم كمثل
اہل بدر او رفقاء المبتدأ
وہ قریبا
من قبلهم زمانا قریبا ۱۲
یعنے تہوڑے ہی دنون پہلے
بدر کے دن سزا پاچکے ہین
وہی دونون اتفاق ہوگا ۱۲ منہ
ف ۔ قوله وبال امرهم
من قولهم کلاء وبیل وخیم
سوء العاقبة یعنی ذاقوا عذاب
القتل فی الدنیا ۱۲ مد
ف ۔ شیطان آخرت
مین یہہ کہیگا اور بدر کے
دن بہی ایک کافر کی صورت
مین دونونکو (یہودا) تہا
جب فرشتے نظر آئے تو
بہاگا سورۂ انفال مین
بیان اسکا ہو چکا ہے یہہ
بہی منافقون کی ۱۲ منہ

اوسنے مدد کرنے پر پہر شریک ہونیکے اونکے ساتہہ اور خلاف وعدگی کرنیکے اوسنے مانند مثال شیطانکی ہے جب بہکایا ایک آدمیکو اپنے مکر سے پہر الگ ہوا اوس سے انجام کار مین ط مل ط تفسیر حسینی وغیرہ مین ہے کہ مراد انسان سے یہان ابو جہل ہے کہ جب متوجہ بدر کا ہوا بنی کنانہ سے کہ کینہ قدیم ہے درمیان انکے تہا اندیشہ ناک ہوکر چاہا پہر جاوے تو ابلیس نے بصورۃ سراقہ رئیس بنی کنانہ کے آکر ابو جہل کو کہا نہ مت ڈر ہم ہمراہ تمہارے ہین اور ساتہہ ایک جماعت شیاطین کے ہمراہ لشکر کے ہوا اور جب بدر مین پہنچے اور ابلیس نے دیکہا کہ فرشتے مسلمانونکے مدد کے لیے آئے ہین بہاگا اور اوسوقت مین ہاتہہ ابلیس کا بیچ ہاتہہ حارث بن ہشام کے تہا حارث نے کہا اے سراقہ اسحال مین بہاگتا ہے تو ابلیس نے کہا مین تمسے بیزار ہون اور خدا سے ڈرتا ہون انتہی پس مثال منافقونکی بیچ فریب دینے بنی نضیر کے مانند اسکے ہے اور تفسیر معالم مین ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ مراد انسان سے برصیصا راہب ہے کہ ستر برس صومعہ یعنے عبادتخانہ اپنے مین خدا تعالی کی عبادۃ مین مشغول تہا شیاطین اوسکے کار مین عاجز آئے ایکروز ابلیس نے اپنے لشکر کو کہا کہ کون ہے برصیصا کے کام کو کفایت کرے ابیض نام دیونے مہم بہکانے راہب کی اپنے اوپر قبول کی اور ابیض وہی ہے کہ جو انبیاء کے بہکانے کو آتا تہا اور ذلیل و نا بود ہو جاتا تہا اور ایکروز بصورت جبرئیل کے بنکر ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے آکر چاہا کہ بشبہ وحی کے وسوسہ ڈالے جبرئیل نے آکر اوسکو دور زمین ہند مین دفع کیا غرضکہ ابیض بصورۃ راہب کے بنکر برصیصا کے صومعہ مین آیا اور آواز دی راہب اوسکی طرف متوجہ ہوا اور اپنی نماز مین مشغول رہا ابیض راہب کے صومعہ کے سامنے نماز مین قائم ہوا برصیصا جب اپنی نماز سے پہرا تو اوسکو نماز مین دیکہا اور خوش ہیئتی اور اچہی طرح کی بندگی کرنے سے خوش ہوا اوسکے حاجت سے پوچہا ابیض نے کہا حاجت میری یہہ ہے کہ تمہاری خدمت مین رہون مین اور علم و عمل تمہارے سے فیض حاصل کرون مین برصیصا نے قبول نکیا اور پہر اپنی عبادۃ مین مشغول ہوا اور چالیس روز تک ابیض کیطرف التفات نکیا اور بعد چالیس روز کے جو برصیصا نے اوسکو دیکہا کہ اوسطرح نماز مین قائم ہے اور یہہ برصیصا بعد دس روز کے پہرتا تہا نماز سے اور افطار روزہ کا کرتا تہا پس وہ ابیض کے ابیض کے کثرت عبادۃ سے متعجب ہوا اور اوسکے کہنے کو قبول کیا اور اوسکو اپنے صومعہ مین جگہہ دی ابیض ایک برس تک برصیصا کے پاس رہا اور چالیس روز مین افطار روزہ کا اور فارغ ہونا نماز سے کرتا تہا برصیصا کثرت مشقت اوسکی سے متحیر رہا اور ابیض نے بعد ایکسال کے کہا کہ مین جاتا ہون اپنے اور ایک یار کے پاس آوازہ تمہاری مشقت عبادۃ کا سنکر مین آیا تہا مشقت اوس یار میرے کی تجہسے زیادہ ہے فراق ابیض کا برصیصا پر دشوار ہوا اور ناچار رخصت دی ابیض نے وقت رخصت کے برصیصا کو کہا کہ میرے پاس ایک دعا ہے کہ ہر مبتلا اور بیمار کو اوس سے شفا ہوتی ہے تجکو سکہا دیتا ہون برصیصا نے ہر چند انکار کیا ابیض نے خواہ مخواہ وہ دعا اوسکو سکہائی اور ابلیس کے پاس آنکر کہا کہ برصیصا کو مینے ہلاک کیا پہر ایک شخص کو چمٹا اور اوسکے گہر کے لوگون سے بصورۃ طبیب ظاہر ہوکر کہا کہ اس شخص کو جنون ہو گیا ہے سوای برصیصا کی دعا کے جانیکا نہین اوسکے قرابتی اوسکو برصیصا کے پاس لیگئے اور برصیصا

برصیصا راہب

کے پہونکنے سے ابیض اوس شخص سے الگ ہوگیا اوس شخص نے شفا پائی اور اسیطرح کئی شخصونکو ابیض نے مبتلا کیا اور لوگونکو برصیصا کے پاس جانیکا اشارہ کیا اور اونہون نے برصیصا کی دعا سے شفا پائی یہانتک کہ ایک بادشاہ کی بیٹی کو ابیض چمٹا اور اوسکے لوگونکو برصیصا کیطرف رہنمائی کی چچا لڑکیکا بادشاہ بنی اسرائیل کا تہا اوسنے کہا کہ برصیصا نہین آنیکا کہ وہ لوگون سے نفرت رکہتا ہے ابیض نے اوسکو کہا کہ سامنے صومعہ راہب کے ایک صومعہ اور بناؤ اور بیٹی کو وہان لیجاؤ اگر برصیصا متوجہ ہوا اوسیوقت شفا پاویگی والا بیٹی کو اوس صومعہ مین چہوڑ دو اور کہدو کہ یہہ بیٹی تیرے پاس امانت ہے ایسا ہی کیا لوگون نے اور جب برصیصا اونکی طرف ملتفت نہوا لڑکیکو اوس صومعہ نو تعمیر مین چہوڑ آئے جبکہ برصیصا نماز سے فارغ ہوا لڑکیکو دیکہا اور اوسکے حسن و جمال پر فریفتہ ہوا اور وہ دعا پڑہ کر اوسپر پہونکی ابیض لڑکی سے دست بردار ہوا اور لڑکی نے شفا پائی اور برصیصا پہر اپنے نماز مین مشغول ہوا اور ابیض نے پہر لڑکی کو ستایا اور ایسا اوسکا حال ہوگیا کہ اپنے تئین ننگا کر دیا اوسوقت شیطان نے برصیصا کے پاس آکر وسوسہ ڈالا کہ اوس سے جماع کر اور پہر توبہ کر لینا حق تعالی توبہ قبول کرنیوالا ہے اور یہہ بہکانا کئی بار کیا حتے کہ برصیصا نے اوس لڑکی سے جماع کیا اور اوسکو حمل رہ گیا شیطان نے آنکر کہا کہ رسوا ہوا تو اے برصیصا اب اس لڑکیکو قتل کر کر فلانی جگہہ دفن کر اور جب اوسکے قرابتی پوچہین تو کہدینا کہ جن اوسکا سرکش تہا اوسکو یہان سے لیگیا مین اوسکو دفع نکر سکا برصیصا نے ایسا ہی کیا اور جب اوسکے لوگون نے اوس سے پوچہا تو وہی جواب مذکور دیا اوسکے قرابتی نا امید ہو کر بیٹہ رہے شیطان نے اوس لڑکی کی بہائیون کے خواب مین آکر سب حقیقت ظاہر کی اونہون نے اوسکو خواب و خیال جانا پہر شیطان نے بصورۃ آدمی کے بنکر اونکے پاس آنکر سب احوال پر مطلع کیا اونہون نے لڑکیکی دفن کی جگہہ جاکر اوسیطرح پایا اور برصیصا کو اوسکے صومعہ سے مشکین باندہکر نکالا اور اوسکے صومعہ کو ڈہا دیا اور اوسکو اگے بادشاہ کے لیگئے اور بادشاہ نے اوسکو سولی دینے کا حکم دیا ابیض نے برصیصا کے پاس آنکر کہا کہ خدا سے نڈرا تو اور خیانت امانت مین کی تو نے اور اپنے تئین بڑا عابد بنی اسرائیل مین کا جانتا تہا تو اسیطرح بہت سرزنش کی اور آخر الامر مین کہا کہ اگر اسی حال پر مرا تو اپنے تئین اور مانند اپنو نکی تئین رسوا کریگا تو مجکو سجدہ کر تا تجکو اسجگہہ سے نجات دون برصیصا نے اوسکو سجدہ کیا ابیض نے کہا یہہ ہی تجسے چاہتا تہا مین تا کہ اپنے رب سے کافر ہووے اِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۞

اور حقتعالے فرماتا ہے ۞ **ترجمہ** ۞ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ پس ہوا انجام کار اس شیطانکا یہہ کہ وہ اگمین ہونگی ہمیشہ کو وہان اور یہہ ہی سزا ظالمونکی ۞ **فائدہ** پہر آخر ان دونونکا یہہ ہے کہ وہ دونون ہین آگ مین سدا رہین اوسمین اور یہی ہے سزا گنہگارون کی **تفسیر** کہ یہود بنی نضیر اور عبد اللہ منافق اور یار اوسکے ہین یعنی یہہ بہی دوزخمین ہمیشہ رہینگی اور مثل اونکی مانند مثل شیطان اور برصیصا کے ہوگی جیسا کہ شیطان نے برصیصا کو بہکا کر کافر اور ہمیشہ کا دوزخی کیا ایسا ہی منافقون نے یہودیونکو فریب دیا جیسا کہ اوپر قصہ اونکا گذرا اور دونون ہمیشہ کی دوزخی ہوئی اور ابن عباس نے فرمایا کہ بعد اوسکے قصہ برصیصا کا بنی اسرائیل کی عابدون پر پوشیدہ رہتا

یہانتک کہ قصہ جریج راہب کا ظاہر ہوا بعد اوسکے پہر یہہ دونو قصے ظاہر ہوئے قصہ جریج راہب کا حدیث مسلم وغیرہ مین مذکور ہے مجمل اوسکا یہہ ہے کہ وہ ایک شخص عابد تہا اپنے صومعہ مین عبادت مین مشغول رہتا تہا جب حال اوسکا درمیان لوگون کے ظاہر ہوا ایک عورت فاحشہ خوبصورت نے کہا کہ مین اوسکو فتنہ مین ڈالتی ہون اور جریج کے پاس آکر اپنے نفس کو اوسپر پیش کیا جریج نے اوسکی طرف التفات نکیا اوس عورت نے ایک چرواہہ کے پاس کہ اوسی گرد نواح مین تہا آکر اوس سے صحبت کروائی اور حاملہ ہوئی اور جب بچہ جنا تو لوگونسے کہا کہ یہہ بچہ جریج سے ہے لوگون نے جریج کو پکڑا اور اوسکے صومعہ کو خراب کر ڈالا اور اوسکو مارتے تہے وہ کہتا تہا تمکو کیا ہو گیا ہے لوگون نے کہا کہ تو نے فلانی عورۃ سے زنا کیا اور یہہ بچہ تجہسے ہے جریج نے کہا اوس بچہ کو لاؤ جب اوسکو لائی تو جریج نے اوس بچہ کی پیٹ مین ایک اونگلی ماری اور کہا کہ تیرا باپ کون ہے وہ لڑکا بولا اور کہا کہ باپ میرا فلانا چرواہا ہے سب لوگون نے ہاتہہ اور پانو جریج کی چومے اور اوسکے صومعہ کو تیار کر دیا تمام ہوا یہہ قصہ اور یہہ لڑکا اون تین لڑکون مین سے ہے کہ جنہون نے پنگوڑہ مین کلام کیا ایک حضرت عیسی علیہ السلام اور ایک یہہ لڑکا اور ایک وہ لڑکا کہ جسنے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی پر گواہی دی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اے مسلمانون ڈرو خدا سے اور چاہئے کہ تامل کرے ہر شخص کہ کیا چیز آگے بہیجی ہے کل کے لیے یعنی روز قیامت کے لیے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا خبردار ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو **ف** اے ایمان والون ڈرتے رہو الله سے اور چاہیے کہ دیکہہ لے کوئی جی کیا بہیجا ہے کل کے واسطے اور ڈرتے رہو الله سے بیشک الله کو خبر ہے جو کرتے ہو **مو** اے مسلمانون ڈرو خدا تعالے کے عذاب سے اور چاہئے کہ دیکہے ہر شخص اوس چیز کو جو اوسنے بہیجی ہے واسطے کل کے دن قیامت کے بہلائی اور برائی سو ویسیہی بدلے کی امید رکہے اور ڈرو خدا تعالے سے جو بیشک خدا تعالے واقف ہے جاننے والا اون چیزونکا جو تم کرتے ہو اوس سے کچہہ چہپا ہوا نہین **ع** **تفسیر** ڈرو الله سے اور اوسکے حکمو نمین یعنے نہ مخالفت کرو اوسکے حکمونکی اور روز قیامت کو کل اسلیے فرمایا کہ قریب ہے آجکے دن کے یا تعبیر کیا آخرۃ کو ساتہہ کل کے اسلیئے کہ دنیا اور آخرۃ دو دن ہین ایکدن دنیا ہے اور دوسرا دن قیامت ہے اور مالک بن دینار سے منقول ہے کہ لکہا ہوا ہے جنت کے دروازے پر وجدنا ما عملنا ربحنا ما قدمنا خسرنا ما خلفنا اور مکرر فرمایا وَاتَّقُوا اللّٰهَ کو تاکید کے لیے یا اول ڈرنے کو فرمایا ترک گناہونمین اور دوبارہ فرمایا ادا واجبات کے لیے اور خدا خبردار ہے الخ اسمین رغبت دلائی ہے مراقبہ پر یعنے دہیان لگانے پر الله تعالے کیطرف اسلیے کہ جو کوئی جانیگا کہ الله تعالے مطلع ہے ہمارے گناہونکے کرنے پر باز رہیگا اوس سے **ملا** یعنے ہر کسیکو لازم ہے کہ اپنے اعمال مین فکر کرے اور تلاش کرے کہ کیا چیز کل کے دن قیامت کے لیے آگے بہیجی ہے پس اگر اعمال خیر کیے ہون شکر توفیق آلہی کا بجالاوے اور زیادہ چاہے اور اگر گناہ کیے ہین تدارک اوسکا ساتہہ توبہ اور ندامت اور استغفار کے کرے اور دعا کرے کہ آلہی مین اس بلا سے چہوٹون اور عزم بالجزم کرے کہ آئندہ نہین کرونگا اور اسی آیۃ کر یمہ

سے نکالا ہے علمانے کہ صبح و شام مین محاسبہ اپنے نفس سے کیا کرے تا اس آیۃ کا خلاف نہ لازم آوے وَلَا تَکُونُوا آخر

آیۃ تک ۱۲ بحر **تنبیہ** واقع مین محاسبہ اپنے نفس سے کرتے رہنا عجب چیز ہے [illegible] عمر رضی اللہ عنہ

فرماتے ہین حَاسِبُوا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا یعنے حساب لیتے رہو اپنے نفس سے پہلے اوس سے کہ تمہسے حساب لیا

جاوے حاصل یہہ کہ سوچ بچار اپنے حالمین درباب امور آخرت ضرور ہے اور کچہہ نہو تو بہلا دنیا کی فکر

کے برابر تو آخرت کی فکر ہو حال آنکہ آخرت کے حق مین رب العلمین نے فرمایا ہے وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَاَبْقٰى افسوس

صد افسوس کہ اب معاملہ اولٹا ہے دنیا کی فکر تو پیچہے لگی ہے [illegible] رات دن اور آخرت کی فکر کچہہ بہی

نہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ

مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین هَمُّ الْاٰخِرَةِ نُوْرٌ فِي الْقَلْبِ

هَمُّ الدُّنْيَا ظُلْمَةٌ فِي الْقَلْبِ غرض کہ جس دلمین فکر آخرۃ نہو وہ مثل ڈہور ڈنگر کے ہے فکر آخرت ضرور ہے

مؤلف نامرحق کہتے ہین سے ع غم دین خور کہ غم غم دین است ＊ غم دنیا مخور کہ بیہودہ است ۱۲ **نکتہ**

صوفیہ کرام رحمہم اللہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الخ کی تفسیر مین لکہتے ہین اے طالبان حق تقوی اختیار کرو اتقا

کرنیسے غیر حق کیطرف اور فنا کرو اپنے نفسونکو تا قیامت کو دیدار آلٰہی حاصل ہو وَلَا تَكُوْنُوْا الخ یعنے مانند منہ

موڑنیوالونکے حق سے ہو کہ حق تعالے نے انکے لئے طریق ہدایت نفوس اونکیکو اونسے فراموش کیا ہے یہہ ہین

نکلنے والے حد عبودیت کمال سے کہ توجہ لے اللہ ہے لَا يَسْتَوِيْۤ الخ ظاہر ہے کہ موہنہ موڑنیوالے

اور بعید مثل متوجہ لے اللہ اور مقرب کے نہین اہل قرب پہنچنے والے مطلب اعلی کو ہین لَوْ اَنْزَلْنَا الخ اور

بہی ہین کہ دل اونکے قوت اوٹہانے تجلیات کے رکہتے ہین او غیر اونکے اگرچہ مانند پہاڑ کے ہون پارہ پارہ

ہو جائین اور قوت اوسکے اوٹہانیکی نرکہین جیسا کہ پہٹ جانا طور کا ایک تجلی سے آیۃ قرآنی سے معلوم

ہے چاہئے کہ سالک اس بیانمین فکر کرین اور تمام اپنی فنامین کوشش کرین هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ اخیر سورۃ تک اشارہ

ہے توحید حق کی طرف کہ تمام موجودات نمونہ اوسکی توحید و قدرتکا ہین ۱۲ بحر وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ

فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور مت ہو مانند اونکے کہ فراموش کیا خدا کو پس فراموش کیا

خدا نے اونکی خاطر سے تدبیر حال اونکیکو یہہ جماعت یہہ ہین بدکار ۱۲ **فتح** اور مت ہو ویسے جنہون

نے بہلایا اللہ کو پہر اوسنے بہلا دیے اونکو اونکے جی وہ لوگ وہی ہین بے حکم ۱۲ **مو** اور مت ہو تم اے

مسلمانون مانند اون لوگون کے جو بہولے خدا تعالے کو اور حکم نمانا اوسکا جیسے یہود اور منافق پہر خدا تعالے

نے بہلا یا اونپر اپنا آپ اونکا جو اپنی برائی کی اونہین خبر نہین اور رسول اللہ کی نافرمانی سے توبہ نہین

کرتے سو وہ لوگ وہی ہین بدکار حکم نماننے والے ۱۲ **ع** **تفسیر** فراموش کیا خدا کو یعنے چہوڑ دیا

ذکر اللہ عز و جل کا اور حکم اوسکے پس فراموش کیا خدا نے یعنی چہوڑ دیا اونکو اپنی یاد سے کہ رحمۃ و توفیق خیر اونکو

نہین دیتا ۱۲ **مد** لَا يَسْتَوِيْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

برابر نہین ہین اہل دوزخ اور اہل بہشت اہل بہشت وہی ہین مطلب کو پہنچنے والے ۱۲ **فتح** برابر نہین

لوگ دوزخ کے اور لوگ بہشت کے لوگ بہشت کے وہی ہین مراد کو پہنچے ۱۲ **مو** نہین ہین برابر دوزخ

لہ یعنی آخرت بہتر اور پایندہ تر ہے ۱۲ **ع** یعنی عقلمند وہ ہے کہ حساب لیوے نفس [illegible] اور عمل کرے مابعد موت کے لئے اور احمق وہ ہے کہ تابعدار کرے نفس کو خواہش نفسانی کی اور آرزو رکہے اللہ سے ۱۲ **ع** یعنی فکر آخرۃ کی نور ہے دل میں اور فکر دنیا کی ظلمت ہے دل میں ۱۲ [illegible]

کے رہنے والے اور بہشت کے رہنے والے کسواسطے کہ بہشت کے وہی ہین چھٹکارا پائے ہوے عذاب سے
اپنے مقصد کو پہنچے ہوے ف۱۱ع تفسیر یہہ تنبیہ ہے لوگون کے لیے اور آگاہ کرنا ہے اسپر کہ بسبب زیادتی
غفلت اپنی کے اور کم یاد رکھنے اپنے کے انجام کار کو اور ڈوبے رہنے اپنے کے دنیا کے غالب رکھنے مین آخرت
پر اور پیروی کرنے شہوات کے گویا کہ ہنین پہچانتے ہین فرق کو درمیان جنت و دوزخ کے اور فرق
عظیم کو درمیان بہشتیون اور دوزخیون کے اور اسکو کہ مطلب پانی بڑی جنتیون کے لیے ہے اور عذاب
عظیم دوزخیون کے لیے پس لائق ہے اونکو یہہ کہ جانین اسکو اور خبردار ہون اوسپر یہہ ایسا ہے جیسکہ
تو کہے اوسکو کہ نافرمانی کرتا ہے اپنے باپ کی کہ وہ باپ تیرا ہے ٹہیرا ہے تونے اوسکو بمنزلہ اوسکے کہ ہنین
پہچانتا ہے اوسکو پس آگاہ کیا اوسکو اوپر حق باپ کے جو مقتضی ہے نیکی اور شفقت کرنیکو اور دلیل پکڑی ہے
شافعیہ نے اس آیۃ سے اسپر کہ مسلمان نہ قتل کیا جاوے بدلے کافر کے اور کافر ہنین مالک ہوتا مال
مسلمان کا ساتھہ استیلا یعنے غلبہ کے اور ہمنے جواب دیا ہے مثل اسکے اپنی اصول فقہ مین اور کافی مین ۱۲

مد لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلۡكَ

الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَكَّرُوۡنَ ۝ اگر اوتارتے ہم اس قرآنکو کسی پہاڑ پر تحقیق دیکھتا تو
اوسکو کیا ہوا پارہ پارہ ہوا خوف خدا سے اور یہہ مثالین بیان کرتے ہین ہم لوگون کے لیے تا وہ تامل
کرین ف فتح اگر ہم اوتارتے یہہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکھتا وہ دب جاتا اللہ کے ڈر سے اور یہہ کہاوتین
سناتے ہین ہم لوگونکو شاید وہ دہیان کرین ف موضح اگر بھیجتے ہم اس قرآنکو پہاڑ پر اور اوسکے سمجھہ دیتے
ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اور اوسکی سمجھہ دیتے ہم تو البتہ دیکھتا تو اے دیکھنے والے پہاڑ کو ڈرنیوالا پھٹ
جانیوالا ڈر خدا تعالے کیسے جو وعدے اسمین عذاب کے لکھے ہین پر یہہ کافر سخت دل ہنین ڈرتے اور حکم
ہنین مانتے اور یہہ مثلین بیان کرتے ہین ہم لوگونکے لیے تو شاید کہ یہہ لوگ فکر کرین اون مثالونکی
احوال مین اور ڈرین وہ احوال سنکر اور فائدہ اوٹھاوین ف ع تفسیر یعنے شان و بزرگی قرآن کی ایسی ہے کہ اگر پہاڑ باوجود
اوس سختی اپنے کے اگر تمیز و شعور رکھتا اور قرآن اوسپر نازل ہوتا تو خوف خدا سے ڈر جاتا اور عاجزی کرتا
اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا لیکن سخت دل کافر کہ اوس سے اثر پذیر ہنین ہوتے کیا کمال قساوت و شقاوت

ہے اونکی ف مد بحر هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ
وہی وہ خدا کہ ہنین ہے کوئی معبود مگر وہ جاننے والا پوشیدہ اور آشکارا کا وہی بخشنے والا مہربان
ف فتح وہ اللہ ہے جسکے سوائے بندگی ہنین کسیکی جانتا ہے چھپا اور کھلا وہی ہے مہربان رحم والا ف
موضح وہی ہے خدا تعالے جو ہنین سوائے اوسکے اور کوئی خدا لائق بندگی کرنیکے مگر وہی خدا تعالے
ہے جاننے والا چھپے اور کھلے کا موئکا اور بالونکا سو وہی ہے بڑی بخشش کرنیوالا سب پر دنیا مین سو وہی
ہی آخرت مین مہربانی کرنیوالا مومنون مسلمانونپر جو گناہ بخشیگا اپنی رحمت سے اور نعمتین دیگا اپنے
فضل سے ف ع تفسیر غیب و شہادۃ پوشیدہ اور ظاہر یعنے غیب وہ ہے کہ بندے اوسکو نہ دیکھین
اور نہ جانین اور شہادۃ وہ ہی کہ دیکھین اوسکو اور جانین یا غیب و شہادۃ سے مراد آخرت او دنیا

له قوله وتلك الامثال الخ [illegible]

یا مراد ہی معدوم و موجود اور بعضون کے نزدیک رحمان روزی دینے والا تمام بندونکا اور رحیم بخشنے والا
مومنونکا آخرۃ مین ﴿مد بحر﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ وہ ہے خدا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ
بادشاہ نہایت پاک سلامت سب عیبونسے امن دینے والا نگہبان غالب خود اختیار بزرگوار پاکی خدا
کے لیے ہی شریک مقرر کرنے اونکیسے ﴿ف﴾ وہ اللہ ہے جسکے سوائے بندگی نہین کسیکی وہ پادشاہ پاک ذات
جنکا امان دیتا پناہ مین لیتا زبردست دباؤ والا صاحب بڑائیکا پاک ہے اللہ اوس سے جو شریک بتلاتے
ہین ﴿مو﴾ پہر وہی ہے خدا تعالے جو سوای اوسکے نہین کوئی خدا لائق بندگی کرنیکے مگر وہی خدا تعالے
جو بادشاہ بڑو نسے بہت بڑا پاک ہے سب عیبون اور نقصانون سے سلامت ہی سبطرحکی علتون اور
عاجزیون سے امن دینے والا ہے نڈر کرنیوالا سبطرح کے خوفون سے رکہوالا ہے نگہبان ہر چیز کا زبردست
حکم کرنیوالا ٹوٹے دلونکو اور ٹوٹے کامونکا درست بنانیوالا غرور کرنیکا وہی لائق ہے پاکیزہ اور ستہرا خدا تعالے
اون چیزون سے جو یہہ کافر شریک کرتے ہین اوسکا نکمی ناکارہ چیزونکو ﴿ع﴾ تفسیر القدوس
پاک سب برائیون سے اور تسبیح ملائکہ مین یہہ الفاظ ہین سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَلسَّلٰمُ
یعنے وہ ایسا ہے کہ سلامت رکہا خلق کو ظلم سے یعنے کسی پر ظلم نہین کرتا اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا سب
بلیات سے اور زجاج سے ہے کہ امن دینے والا ظلم سے کہ کسی پر ظلم نہین کرتا یا امن دینے والا اپنے عذاب
سے اوسکو کہ اطاعت کرے اوسکی اَلْمُهَیْمِنُ نگہبان ہر چیز کا اور حفاظت کرنیوالا ہر چیز کا اَلْعَزِیْزُ غالب غیر
مغلوب اَلْجَبَّارُ بلند قدر بزرگ ایسا کہ ذلیل ہین اوسکے آگے جو کہ سوا اوسکے ہین یا عظیم الشان قدرۃ بادشاہی
مین یا قہار صاحب دبدبہ کا اَلْمُتَكَبِّرُ بڑی بزرگی رکہنے والا ذات و صفات کی ﴿مدا﴾ قدوس
پاک سب عیبون اور نقصانون سے کہ جو لائق اوسکے نہین اور مُؤْمِنٌ نڈر کرنیوالا مومنونکا عذاب سے
اور بقول بعض سے سچ کرنیوالا رسولونکا ساتہہ ظاہر کرنے معجزون کے اور مُهَیْمِنٌ یعنے گواہ صدق کے
بندون کے اعمال پر اور بقول بعض کے نگہبان سب چیز پر اور بقول بعض کے معنی مومن کے اور بقول
بعض کے بمعنی امین کے ہے اور بقول بعض کے یہہ ایک نام ہے کہ تاویل اوسکے سوائے خدا کے کوئی نہین
جانتا اور جَبَّارٌ بمعنے عظیم کے اور بقول بعض کے بمعنی قہار کے اور بقول بعض کے درست کرنیوالا کارون
شکستہ کا ﴿بحر﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ وہ ہی خدا پیدا کرنیوالا نیا پیدا کرنیوالا صورۃ لکہنے والا اوسکے لیے ہین
نام نیک ساتہہ پاکی کے یاد کرتے ہین اوسکو جو کچہہ کہ آسمانون اور زمین مین ہین اور وہ ہی غالب با حکمت
﴿ف﴾ وہ اللہ ہے بنانیوالا نکال کہڑا کرتا صورۃ کہینچتا اوسکے ہین سب نام خاصے اوسکی پاکی بولتا
ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا ﴿مو﴾ وہی خدا تعالی
ہے پیدا کرنیوالا سب چیزونکا مناسب اور لائق اوسکے جیسے کہ وہ چیز چاہیے تہی اوسے ویسا ہی بنایا
ظاہر کرنیوالا ہے ہر چیز کو جیسی جگہہ ہے صورۃ بنانیوالا ہے ہر ایک حیوان کی جیسکہ چاہیے واسطے اوسی

خداتعالے کے لئے ہین نام پاکیزہ بہت اچہے جو سب عقلمند و نکی عقل پسند کرے جو ستہرائی او رپاک طرح سے یاد کرتے ہین اون ناموں سے خداتعالے کو جو کچہہ کہ ہے آسمانون مین او رزمین مین سب اوسے یاد کرتے ہین اپنی اپنی زبانین او رہی ہے خداتعالے بڑا زبردست مضبوط کام کرنیوالا جو اوسکے کیے ہوئی کام کوئی پہر نہین سکتا او رنہین بگاڑ سکتا ۃ عـــہ تفسیر ختم کی گئی یہہ سورہ ساتہہ اون لفظون کے کہ شروع کی گئی ساتہہ اونکے اور ابوہریرہ سے منقول ہے کہ کہا پوچہا مینے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم سے حال اسم اعظم کا پس فرمایا لازم کرلے اپنے پر آخر سورہ حشر کا پس بہت پڑہا کر اوسکو پہر پوچہا مینے یہی حضرت سے وہی جواب دیا حضرت نے مجکو پہر پوچہا مینے حضرت سے یہی مضمون پس وہی جواب دیا آپنے مجکو اتہے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبحکو تین بار پڑہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پہر پڑہے تین آیتین آخیر سورہ حشر کے یعنے هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ سے اخیر تک تو متعین کرتا ہے اللہ تعالے اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے شام تلک اور اگر اوس دن مین مرتا ہے شہید مرتا ہے اور جو کوئی شام کو یہہ پڑہتا ہے یہی رتبہ پاتا ہے کذا فی الترمذی وغیرہ ۃ مدنیہ ۃ سورۃ الممتحنہ مدنیہ اس سورۃ کا نام ممتحنہ ہے یہہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ اسمین حکم ہے مؤمنات مہاجرات کے امتحان کرنیکا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور یہہ سورہ مدنی ہے آیتین اسمین تیرا ن ہین اور رکوع دو اور کلمے ۳۴۰ اور حروف ۱۵۹۳ اور اوتری ہے یہہ سورہ بعد سورہ احزاب کے اور بعد سورہ حشر کے اسلیے لکہی گئی کہ سورہ حشر کے اخیر مین ذکر توحید کا خوب ہے اور ممتحنہ کے اول مین حکم ہے مؤمنونکو کہ توحید کے منکرون سے دوستی نکرو کہ اونسے دوستی کرنی موجب توحید کے نقصان کی ہے بلکہ کبیرہ گناہ ہے جیساکہ معلوم ہوتا ہے اس آیۃ کریمہ سے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اور اور بہت وجہین مناسبت کی ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ

اے مسلمانون دوست نہ پکڑو میرے دشمنون اور اپنے دشمنونکو کہ ڈالو تم طرف اونکے پیغام بسبب دوستی کے اور تحقیق وہ کافر ہوئے ساتہہ اوس چیز کے کہ آئی ہے تمکو یعنے دین سچا جلاوطن کرتے ہین پیغمبر کو اور تمکو بہی واسطے اسکے کہ ایمان لائے تم ساتہہ خدا پروردگار اپنے کے دوست نہ پکڑو اگر نکلے ہو تم اپنے وطنون سے جہاد کے لیے میری راہ مین اور طلب رضامندی میری کے لیے پوشیدہ بہیجتے ہو تم طرف اونکے پیغام بسبب دوستی کے اور مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ پوشیدہ کرتے ہو اور وس چیز کو کہ آشکارا کرتے ہو اور جو کوئی تم مین سے کرے یہہ کام تحقیق غلط کیا راہ ہموار کو ۃ ف اے ایمان والو کن نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست اونکو پیغام بہیجو دوستی کے او رمنکر ہوے ہین اوس سے جو تمکو آیا سچا دین نکالتے ہین رسول کو اور تمکو اسپر کہ تم مانو اللہ کو اپنے رب کو اگر تم نکلے ہو لڑائی کو میری راہ مین اور چاہکر میری رضامندی تم اونکو چہپے پیغام بہیجو دوستی کے اور

اور مجکو خوب معلوم ہے جو چہپا یا تمنے اور جو کہولا اور جو کوئی تم مین یہہ کام کرے وہ بہولا سیدہی راہ ﴿۱﴾ اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو مت پکڑو میرے اور اپنے دشمنونکو دوست اونسے دوستی نکرو اور تم تو برا کرتے ہو جو بہیجے ہو اون دشمنونکی طرف خبر بہید رسول اللہ کے ساتہہ دوستی کافرونکے جو اخلاص کیا چاہتے ہو اونسے اوسپر کہ وہ منقر رکافر ہوئے اور انکار کیا اونہون نے اوسچیز کا جو آئی تم پاس سچی کہ وہ قرآن ہے اور اسلام یعنے وہ قرآن سے اور پیغمبر سے منکر ہین اور دشمن تمہارے اونکو یہہ خبرین پہنچا کر دوست کیا چاہتے ہو اور دشمنی اونکی ظاہر ہے جو نکالتے ہین وہ رسول اللہ کو اور تمکو مکے سے جو تمہارا وطن ہے اسواسطے کہ تم ایمان لائے خدا تعالے پر جو خدا تعالے پروردگار ہے سبب دشمنی کا فقط ایمان لانا ہے تمہارا پہر اگر تم نکلے اپنے وطن سے لڑنیکو کافرون سے میری راہ مین اور چاہتے میری خوشی تو پہر کیون بہیجتے ہو بہید کی بات دشمنونکی کیطرف دوستی سے یعنے رسول اللہ کا بہید دشمنون کو بہیجکر اونسے دوستی کرتے ہو یہہ بات بری ہے اور مین خوب جانتا ہون اوسچیز کو جو تم چہپاتے ہو اور اوسکو بہی جو ظاہر کرتے ہو اور جو کوئی کرے ایسا کام تم مین سے پہر مقرر وہ بہولا سیدہی راہ اسلام کی ﴿۱﴾ تفسیر شان نزول اس سورہ کا یہہ ہے کہ سارہ لونڈی ابو عمرو بن صیفی بن ہاشم جد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے مدینہ کو آئی اور اون ایام مین کہ چہٹا سال ہجرت سے تہا آنحضرت قصد فتح مکہ کا رکہتے تہے اور سامان سفر کر رہے تہے سارہ سے پوچہا کہ مسلمان ہوکر اور ہجرت کر کر آئی ہے اوسنے کہا نہین بلکہ محتاج ہو کر آئی ہون رسول علیہ السلام نے عبد المطلب کی اولاد کو رغبت اوسکے دینے کی دلائی اونہون نے خرچ اور لباس اور سواری اوسکو دی اور اوسنے قصد مکہ کے جانیکا کیا حاطب بن ابی بلتعہ رضہ اوسکے پاس آئے اور خط اپنی طرف سے کفار مکہ کو لکہکر دیا اور سارہ کو کچہہ کپڑے اور دس دینار دیے اس شرط پر کہ وہ خط اونکا اہل مکہ کو پہنچا دے اور اوس خط مین یہہ لکہا تہا کہ رسول علیہ السلام تمپر چڑہائی کا ارادہ رکہتے مین خبردار رہنا جب سارہ خط لیکر روانہ ہوئے جبرئیل نے آنحضرت کو خبر کی آنحضرت نے علی اور عمار اور عمر اور زبیر اور طلحہ اور مقداد اور ابا مرثد رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ سوار ہو کر جلدی روضۂ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت مسافرہ کو پاؤگے اوسکی پاس سے خط حاطب کا کہ اہل مکہ کو لکہا ہے لیکر لاؤ اور اوس عورت کو چہوڑ دو اور اگر وہ خط نہ دیوے تو اوسکو گردن مارنا یہہ صاحب وہان گئے اور اوس عورتکو وہان پایا اور اوس سے خط مانگا اوسنے قسم کہائی کہ میرے پاس نہین ہے اوسکی اسبابکو ڈہونڈا نپایا قصد پہرنیکا کیا حضرت علی نے تلوار کہینچی اور کہا کہ ہم جہوٹے نہین آئے ہین اگر خط دیتی ہے تو بہتر والا تجکو مار ڈالینگے ناچار ہو کر خط اپنے بالون کے جوڑے میں سے نکالکر دیا صحابہ نے اوس عورت کو چہوڑ دیا اور خط لیکر آنحضرت کی خدمت بابرکت مین لائے اور دیکہا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے خواہین کہ ایمان لائے سب لوگ فتح مکہ مین مگر چار آدمی کہ وہ عورت بہی ایک اونمین سے ہے پس آنحضرت نے حاطب کو بلا کر پوچہا کہ کونسا امر تجکو باعث اسپر ہوا حاطب نے کہا یا رسول اللہ مین اسلام سے نہین پہرا ہون اور کبہی خیانت نہین کی ہے اور نہ محبت رکہی ہے مینے کفار سے جب سے کہ جدا ہوا مین اونسے لیکن حلیف یعنی ہم قسم قریش کا ہون اور کوئی شخص مکہ مین نہین رکہتا ہون مگر حمایت

قصہ حاطب ابن ابی بلتعہ

وحفاظت اہل اور مال و اولاد میری کرے بخلاف اور مہاجرین کے کہ اونکے وہان حمایتی ہین پس اس
حیلہ سے چاہا مینے کہ میرا احسان حق اونکے ثابت ہو اور محافظت میری اہل و مال کی کرین اور آپ جانتے
مین کہ خدا تعالی ہلاک کریگا اونکو یہہ خط میرا کچہہ نفع نہین دینے کا آنحضرت نے حاطب کا کہنا سچ جانا اور عذر
اونکا قبول فرمایا عمر رضؓ نے کہا یا رسول اللہ حکم ہو تو گردن اس منافق کی مارون مین آپنے فرمایا کہ مت رنجیدہ
کر اسکو کہ اہل بدر سے ہے اور حق تعالی نے اہل بدر کے حق مین فرمایا ہے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ لہ
یہہ آیتین نازل ہوئین ط ہجر مد اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ
بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اگر کافر آوین تمپر دشمن ہون تمہارے حق مین اور کہولین طرف تمہارے ہاتہہ
اپنے اور زبانین اپنی ساتہہ ایذا کے اور دوست رکہین کہ کافر ہو جاؤ تم ط **فتح** اگر تمکو وہ پاوین دشمن
ہون تمہارے اور چلاوین تمپر اپنے ہاتہہ اور اپنی زبانین برائی کو اور چاہین کسیطرح تم منکر ہو جاؤ ط **مو**
اگر اوپین تمپر قدرت مکے کے لوگ تو ہووین دشمن تمہارے یہہ دوستی کرنی تمہاری کچہہ فائدہ نکرے اور
کہولین تمپر ہاتہہ مارنیکو اور قتل کو اور زبان کہولین طعنہ اور گالیونکو اور چاہین کہ تم کافر ہو جاؤ جیسے وہ آپ
ہین ط **عـ** **تفسیر** یعنے اگر کفار تمپر قدرت پاوین سوائے دشمنی اور ضرب اور قتل اور برا کہنیکے ساتہہ تمہارے
پیش نہ آوین اور سوائے کفر اختیار کرنے تمہارے کے دوست نرکہین پس اس صورتمین ایسونکی خیر خواہی اور
محبت خطاء عظیم ہے ط **بحر** لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ فائدہ نہ دینگے تمکو اپنے اور نہ فرزند تمہارے روز قیامت کے فیصلہ کریگا خدا درمیان تمہارے
اور خدا جو کچہہ کہ کرتے ہو بینا ہے ط **فتح** ہرگز کام نہ آوینگے تمکو تمہارے ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت
کے دن وہ فیصلہ کریگا تم مین اور اللہ جو کرتے ہو دیکہتا ہے ط **مو** اگر کچہہ امید نیکی کی رکہتے ہو اپنے کنبے
سے تو یہہ جان لو کہ ہرگز نہ فائدہ پہنچاویگا کنبا تمہارا اور نہ اولاد تمہاری دن قیامت کے جدائی کریگا تم میز
اور تمہارے کنبے اور اولاد مین خدا تعالے یعنے کنبے مین باپ یا بہائی یا بیٹا ایک مسلمان اور ایک کافر ہوگا
تو کافر دوزخ مین اور مسلمان بہشت مین جاوینگے اور خدا تعالے دیکہتا ہے جو تم کرتے ہو اور ویسا ہی بدلہ
دیویگا ط **تفسیر** اَرْحَامُكُمْ سے مراد قرابتی ہین یعنے جن قرابتیون اور اولاد کے لیے تم کفار سے محبت کہتے
ہو اور تقرب ڈہونڈہتے ہو کفار کا اونکے بچاؤ کے لیے وہ تمہارے کچہہ بہی کام نہین آوینگے قیامت کے دن اور
یفصل الخ یعنے جدائی کریگا اللہ درمیان تمہارے اور درمیان اولاد اور اقارب تمہارے کے اوسدن کہ جسکے حق مین
فرمایا ہے يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ آخر تک پس کیا ہے تمکو کہ اللہ کا حق چہوڑتے ہو برعایت حق اونکے ط
بہاگینگے تمسے کل ع لَقَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا
مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى
تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ
تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ تحقیق ہے تمہارے لیے پیروی نیک ساتہہ ابراہیم کے اور اونکے کہ ہمراہ
اونکے تہے جب کہا اونہون نے اپنی قوم کو کہ تحقیق ہم بے تعلق ہین تم سے اور اوسے کہ پوجتے ہو سوائے

لہ ... ان ... اپنے بہائی سے اور اپنی ... اپنے بہائی سے اور اپنے باپ ... ان سے اور ... اور اپنی بیوی سے اور ... اپنے بیٹون سے ...

خدا کے نامعتقد ہوئے ہم ساتھہ تمہارے ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے دشمنی اور ناخوشی
ہمیشہ تا وقتیکہ ایمان لاؤ ساتھہ خدائے یگانہ کے تمکو پیروی اچھی ہے ساتھہ ابراہیم کے مگر بیچ قول ابراہیم کے
اپنے باپکو کہ بخشش طلب کرونگا تیرے لیے اور نہین مالک ہون واسطے تیرے خدا سے کچہہ یعنے اس قول
مین پیروی ابراہیم کی بیجا ہے کرنی اور استغفار کافر کے لیے درست نہین ہے واللہ اعلم کہا ابراہیم نے اے
پروردگار ہمارے تجپر بہروسا کیا ہمنے اور تیری طرف رجوع کی ہمنے اور طرف تیرے ہے بازگشت ۵ **فتح** ہ
تمکو چال چلنی ہے اچھی ابراہیم کی اور جو اوسکے ساتھہ تہے جب کہا اپنی قوم کو ہم الگ ہین تمسے اور جسکو
تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے اوس سے ہم منکر ہوئے تمسے اور کہل پڑی ہم مین اور تم مین دشمنی اور بیر ہمیشہ
کو جب تک کہ یقین نہ لاؤ اللہ اکیلے پر مگر ایک کہنا ابراہیم کا اپنے باپکو مین مانگونگا معافی تیری اور مالک
نہین مین تیرے بہلے کو اللہ کے ہاتہہ سے کسی چیز کا اے رب ہمارے ہمنے تجپر بہروسا کیا اور تیری طرف
رجوع ہوئے اور تیری طرف پہر آنا ۵ **موضح** بیشک مقرر ہی تمہاری رسم اچھی ابراہیم پیغمبر علیہ السلام کی
باتومین اور اونکی باتومین جو ساتھہ تہے ابراہیم پیغمبر کے اون باتونکو یاد کرلے محمد اپنی امت کے آگے جو وے
باتین یہہ ہین جب کہا ابراہیم پیغمبر نے اور اوسوقت کے مومنون نے اپنی قوم کو کہ ہم بیزار ہین تم سے اور
اوس سے کہ جسے تم پوجتے ہو سوائے خدا تعالے کے کہ جو وہ بت ہین ہم نہین ملتے تمکو اور تمہارے دین کو
اور ظاہر ہوئی تمہارے ہمارے بیچ دشمنی اور بیر ہمیشہ کا جب تک کہ ایمان لاؤگے ساتھہ خدا تعالے کے یا
جانکر اوسے بغیر شریک کے **ف** چاہیے کہ مومن اپنے کینے کے کافر لوگونسے سبہی باتین کہین مگر یہہ بات
نہ کہین جو کہی ابراہیم پیغمبر نے اپنے باپ کو کہ مین بخشواؤنگا تجکو اور نہین اختیار میرا جو بچاؤن تجکو کچہہ بہی
خدا تعالے کے عذاب سے جو مین بندہ ہون اور خدا تعالے مالک ہے **ف** اور پہر یہہ کہا ابراہیم پیغمبر نے
اور اونکے ساتھہ جو مومن تہے اے پروردگار ہمارے تجہی پر بہروسا کیا ہمنے اور تیرے سوا سب سے بیزار
ہوئے اور ہمکو تیری طرف پہر آنا ہے سبکو ۵ **تفسیر** پیروی نیک یعنے بیزار ہونمین اپنے اہل و
عیال سے فی ابراہیم یعنے بیچ اقوال ابراہیم کے اور اونکے کہ ہمراہ اونکے تہے یعنے مومن اور بعضون نے کہا کہ تہے
وہ انبیاء اور دشمنی یعنے ساتھہ افعال کے اور ناخوشی یعنے ساتھہ دلون کے تا وقتیکہ ایمان لاؤ پس اوسوقت
چہوڑی جاویگی دشمنی تمہاری مگر بیچ قول ابراہیم کے الخ یہہ استغفار کا وعدہ کرنا بسبب وعدہ کے تہا کہ
وعدہ کیا تہا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ سے یعنے پیروی کرو ابراہیم کی اونکی سب باتون مین لیکن نہ
پیروی کرو اونکی بیچ استغفار کے واسطے باپ کافر اپنے کے اور کسی چیز کا یعنے ہدایت اور مغفرت اور توفیق کا ۵
مدارک یعنے خدا تعالے نے حکم کیا مومنونکو کہ پیروی کرو قول ابراہیم کی اور اونپر ایمان لانیوالون کی
اس بات مین کہ کہا اونہون نے اپنے قوم کے کافرون کو کہ ہم تمسے اور تمہارے معبودونسے بیزار ہین
جب تک کہ تم خدائے یگانہ پر ایمان نہ لاؤ یعنے تم بہی اے محمد اپنی قوم اور اقربا اور اولاد سے ایسا ہی کہدو
اور ابراہیم اور اونپر ایمان لانیوالونکی اس کلام مین پیروی کرو مگر بیچ کہنے ابراہیم کے اپنے باپکو کہ بخشش
مانگونگا تیرے لیے پیروی نکرو کہ ابراہیم علیہ السلام بعد ظاہر ہونے شرک باپ اپنے کے اوس سے بیزار ہوئے

سه وهذا استثنی منه الا قول ابراهیم ۱۲ م
٥٢ قوله وما املك لك الخ وهو من جملة الاقتداء به لان الاستثناء الاثر ... قوله قل فمن يملك لكم من الله شيئا ولكن المراد استثناء جملة قوله لابيه والقصد الى موعد الاستغفار ثم ما بعده تابع له كانه قال استغفر لك وما في طاقتي الا الاستغفار وقوله ربنا الخ متصل بما قبل الاستثناء وهو من جملة الاسوة الحسنة وقيل معناه قولوا ربنا فهو ابتداء امر من الله للمؤمنين بان يقولوه ۱۲

اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ وعدہ استغفار کا بہی ساتہہ وعدہ ایمان اوسکیکے تہا اور جب ایمان نہ لایا ابراہیم
اوسکے استغفار سے باز رہے ﴿بحر﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو زیر دست کافرونکا اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے تحقیق توہی
ہے غالب با حکمت ﴿فتح﴾ اے رب ہمارے نہ جانچ ہمپر کافرونکو اور ہمکو معاف کر اے رب ہمارے توہی
ہے زبردست حکمت والا ﴿موضح﴾ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو آزمایش کی جگہہ واسطے کافرون کے
یعنے کافرونکو ہمپر غلبہ مت دے اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے بیشک توہی زور آور اور حکمت والا ہے تیرا کام
کوئی حکمت سے خالی نہین ﴿ع﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ
وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ تحقیق ہے تمہارے لیے ساتہہ جماعت مذکورہ کے اقتدا نیک
اوس کسی کے لیے تم مین سے کہ امید رکہے ملاقات خدا کی اور روز آخرت کی اور جو کوئی روگردان ہووے پس
تحقیق خدا بے نیاز و تعریف کیا گیا ہے ﴿فتح﴾ البتہ تمکو بہلی چال چلنی ہے اونکی جو کوئی امید رکہتا ہو
اللہ کی اور پچہلے دن کی اور جو کوئی موںہہ پہیرے تو اللہ وہی ہے بے پرواہ خوبیون سراہا ﴿موضح﴾ مقرر
ہے تمہارے لیے ابراہیم اور مسلمان امت اونکیکے باتو مین رسم اچہی اوس شخص کو جو امید رکہتا ہے خدا تعالے
کی رحمت کی اور قیامت کے دن نیکی کا بدلہ پانیکی تو وہ اونکی رسم پر چلیگا اور جو کوئی اوس رسم سے پہر یگا
اور دوستی کریگا کافرون سے تو پہر بیشک خدا تعالے بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا کچہہ اوسے کسیکی پرواہ نہین
اپنے رسول کی مدد کریگا اور کافرون پر غلبہ دیویگا ﴿ع﴾ ﴿تفسیر﴾ دوبارہ حضرت ابراہیم اور اونکی
قوم کی پیروی کرنیکی رغبت دلائی تاکید کے لیئے اور جو کوئی روگردان ہووے یعنے ہمارے حکم سے اور محبت
کرے کافرون سے پس تحقیق خدا بے نیاز ہے خلق سے تعریف کیا گیا ہے یعنے مستحق تعریف کا ہے پس
نہین چہوڑی کوئی تاکید مگر کہ بیان فرمائی اور جبکہ نازل ہوئین یہہ آیتین اور تشدد کیا مومنون نے
بیچ دشمنی باپون اپنے کے اور بیٹون اپنے کے اور تمام اقربا مشرکین اپنے کے طمع دلائی اونکو بیچ بدل جانے
حال کے برخلاف اسحال کے پس فرمایا عسی اللہ الخ ﴿مدارک﴾ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ نزدیک ہے خدا اس سے کہ پیدا کرے
درمیان تمہارے اور درمیان اونکے کہ دشمنی رکہتے ہو اونسے دوستی کو یعنے اونکو توفیق اسلام کی دیوے
اور خدا توانا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿فتح﴾ امید ہے کہ کردے اللہ تم مین اور جو دشمن ہین
تمہارے اونمین سے دوستی اور اللہ سب کر سکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿موضح﴾ شاید جو خدا تعالے
کردے تم مین اور تمہارے دشمنون مین ملاپ اور دوستی اور خدا تعالے سب کام کر سکتا ہے اور خدا تعالے
بخشنے والا مہربان ہے ﴿ع﴾ ﴿تفسیر﴾ اونسے یعنے اہل مکہ سے کہ جو قرابتی تمہارے ہین دوستی
اسطرح کہ توفیق دے اونکو ایمان کی پس جب مکہ فتح ہوا اللہ آرزو اونکی بر لایا کہ اسلام لائی قوم اونکی
اور خوب محبت ہوئی آپسمین اور اللہ توانا ہے لوبر پہیر دینے دلونکے اور حالونکے اور سہل کرنے اسباب
دوستی کے اور بخشنے والا مہربان ہے واسطے اوسکے کہ اسلام لاوے مشرکونمین سے ﴿مدارک﴾ اور ایسا ہی ہوا

کہ بہت رئیس قریش کے اسلام لائے اور مومنون سے بہت دوستی پیدا کی اور آیا ہے کہ جب بعد اونکے آیۂ سابقہ کے مومنون نے اپنے قرابتیون مشرک کو دشمن رکھا اور اونکی دوستی سے ناامید ہو کر غمگین ہوئے حق تعالے نے اونکی تسلی اور خوش کرنیکے لیے آیۂ عسے اللہ بہیجی ۃ **مجرا** لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ منع نہین کرتا خدا تمکو سلوک کرنے اون لوگون سے کہ جنگ نہین کی ہے ساتہہ تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور نہین نکالدیا ہے تمکو تمہارے گہرون سے منع نہین کرتا ہے اس سے کہ احسان کرو ساتہہ اونکے اور انصاف کرو اونکے حق مین اور خدا دوست رکہتا ہے انصاف کرنیوالونکو ۃ **فتح** ۃ اللہ تمکو منع نہین کرتا اونسے جو لڑے نہین تمسے دین پر اور نکالا نہین تمکو تمہارے گہرون سے کہ اونسے بہلائی اور انصاف کا سلوک کرو اللہ چاہتا ہے انصاف والونکو ۃ **موف** ۃ نہین منع کرتا تمکو خدا تعالے اون لوگون سے جو نہین لڑے تمسے دین کیواسطے اور نہین نکالا تمکو تمہارے وطن سے اس باتکو کہ نیکی کرو اونسے اور انصاف بلکہ نیکی کرو اونسے کیواسطے کہ خدا تعالے چاہتا ہے انصاف کرنیوالونکو ۃ **ع ۃ تفسیر** اَنْ تَبَرُّوْهُمْ یعنے یہہ کہ اکرام کرو اونکا اور احسان کرو اونسے از راہ قول اور فعل کے وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ یعنے ظلم کرو اونکے حق مین ساتہہ انصاف کے اور ظلم نکرو اونپر اور جب منع کیا گیا ظلم کرنیسے مشرکونکے حق مین تو کیونکر روا ہوگا ظلم مسلمانکے حق مین ۃ **مدا** ۃ نزول اس آیۃ کا بیچ حق قبیلہ خزاعہ کے ہے کہ اونہون نے مصالحۃ ساتہہ نہ لڑنے کے حضرت سے اور نہ مدد کرنے کفار کے رسول علیہ السلام سے کی تہی خدا تعالے نے مومنونکو ساتہہ نیکی کرنیکے اونسے اجازت دی ہے اور بقول بعض کے مراد عورتین اور لڑکے مشرکون کے ہین کہ قتل مین اور نکالنے مین گہرون سے دخل نہین رکہتے اونکے ساتہہ سلوک کرنیکی اجازت دی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مان اسماء بنت ابی بکر کی مشرکہ تہی مدینہ مین آئی اسماء نے اوسکو اپنے پاس منع کیا اور تحفہ اوسکا قبول نکیا اور اسماء نے جناب پیغمبر سے ظاہر کیا کہ مان مشرکہ میری آئی ہے اوس سے سلوک کرون آنحضرت صلعم نے فرمایا ہان اور یہہ آیۃ اوتری لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ الخ ۃ **مجر** ۃ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہین کہ منع کرتا ہے تمکو خدا تعالے سلوک کرنے اونکیسے کہ جنگ کی ساتہہ تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور باہر نکالا تمکو تمہارے گہرون سے اور مدد اور دونکی کی بیچ نکالنے تمہارے کے منع کرتا ہے اس سے کہ دوستی رکہو اونسے اور جو کوئی دوستی رکہے اونسے پس وہ جماعت یہہ ہین ظالم مترجم کہتا ہے بیچ صلح حدیبیہ کے بعضی عورتین کفار کی ہجرت کر کر مدینہ کو آئی تہین اور بعضی عورتین مسلمانون کی مرتد ہو کر کفار کے ساتہہ ملتین تہین خدا تعالے نے حکم اس جماعت کا بیان فرمایا واللہ اعلم ۃ **فتح** ۃ اللہ تو منع کرتا ہے تمکو اونسے جو لڑے تمسے دین پر اور نکالا تمکو تمہارے گہرون سے اور میل باندہا تمہارے نکالنے پر کہ اونسے کرو دوستی اور جو کوئی اونسے دوستی کرے سو وہ لوگ وہی ہین گنہگار ۃ **موف** ۃ مقرر منع کرتا ہے تمکو اے مسلمانون خدا تعالے اون لوگونسے جو لڑے تمسے دین کے

ف بعضے لوگ کہتے ہین کہ بعض ازواج نبی کی آپ مسلمان نہوئے اور بیبیان والدون سے جنہی تہی ۱۲ منہ

ع وبحل ان تبروہم جر علے البدل من الذین لم یقاتلوکم وہو بدل اشتمال والمعنے عن بر الذین ۱۲ م

ع قولہ ان تولوہم بدل من الذین قاتلوکم والمعنے انما ینہاکم عن تولی ہولاء ۱۲ م

ع ترجمہ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ

ع ...

واسطے اور نکالا تمکو تمہارے شہر سے اور مدد اور ہمت کی تمہارے نکالنے مین اوس بالکو جو اونسے دوستی کرو بلکہ نکرو اونسے اخلاص اور دوستی اور جو کوئی اونسے دوستی کرے پہر وہی لوگ ہین ستم کرنیوالے جو دشمنون سے دوستی کرین ع ۱۳ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ اے مسلمانون جب آوین آگے تمہارے عورتین مسلمان ہجرت کر کر پس امتحان کرو اونکو یعنے قسم دو کہ بسبب ناخوشی اپنے خاوندونکے یا بسبب عشق اور مردون کے نہین آئی ہین واللہ علم خدا دانا تر ہے ساتھہ ایمان اونکے پس اگر مسلمان جانو اونکو پہیر و نہین اونکو طرف کافرون کے نہ یہہ عورتین حلال ہین کافرونکو اور نہ وہ کافر حلال ہین ان عورتونکو اور دو خاوندون کو جو کچہہ کہ خرچ کیا اونہون نے یعنے مہر کہ کافر خاوندون نے دیے تہے پہیر دو واللہ علم اور نہین ہے گناہ اوپر تمہارے کہ نکاح کرو ساتہہ اونکے جو دو اونکو مہر اونکے اور نگاہ نرکہو دست آویز عورتون نا مسلمانکو یعنے اوپر نکاح کافر عورت کے اقامت نکرنا چاہیئے اور طلب کرو جو کچہہ کہ تمنے خرچ کیا اور چاہیے کہ مشرک طلب کرین جو کچہہ کہ خرچ کیا ہے یعنے اگر کوئی عورۃ مرتد ہو کر ساتہہ مشرکون کے ملحق ہووے مہر اوسکا طلب کرنا چاہیئے اور اگر کوئی عورۃ مسلمان ہو کر ہجرت کرے مہر اوسکا دینا چاہیئے واللہ علم یہہ ہی حکم خدا کا فیصل کرتا ہے درمیان تمہارے اور خدا دانا با حکمت ہے ۱۰ فتح اے ایمان والون جب آوین تم پاس ایمان والی عورتین وطن چہوڑ کر تو اونکو جانچ لو اللہ بہتر جانے اونکا ایمان پہر اگر جانو کہ وہ ایمان پر ہین تو نہ پہیرو اونکو کافرون کی طرف نہ یہہ عورتین حلال ہین اون مردونکو نہ وہ مرد حلال ہین ان عورتونکو اور دیدو اون مردونکو جو اونکا خرچ ہوا اور گناہ نہین تمکو کہ نکاح کر لو اون عورتون سے جب اونکو دو اونکے مہر اور نہ رکہو قبضے مین ناموس کافر عورتونکی اور مانگ لو جو تمنے خرچ کیا اور وہ کافر مانگ لین جو اونہون نے خرچ کیا یہہ اللہ کا فیصلہ ہے تم مین فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ۱۰ موضح اے وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو جب آوین تمہارے پاس مسلمان عورتین اپنا وطن چہوڑ کر جو مکہ ہے تو پس آزماؤ تم اونکو جو اونکے آنیکا سبب سو لئے اسلام لانیکے اور کچہہ نہو دنیا کا معاملہ جو اکثر اپنے کسبی ناتے دار سے خاوند سے نہ آئی ہو صرف دین ہی کے واسطے آوین تو بہتر ہے جو خدا تعالے خوب جانتا ہے اونکے آنیکے سبب کو پہر اگر جانو تم کہ وہ عورتین مسلمان ہو کر صرف دین کے واسطے تو پہر مت بہیجو تم اونکو اور نہ پہیر دو کافرونکی طرف کسواسطے کہ نہ یہہ عورتین مسلمان حلال ہین اونکے خاوند کافرون پر اور نہ وہ خاوند کافر حلال ہین ان مسلمان عورتون پر جو سبب اسلام لانیکے جدائی ہو گئی اور دو تم اونکے خاوند کافرونکو جو کچہہ خرچ ہوا ہو مہر سے اور نہین کچہہ گناہ تمپر اے مسلمانو جو نکاح کر لو تم اون عورتون سے جو مسلمان ہو کر آئی ہین مکے سے جب کہ دے چکو تم اونکو مہر اونکا

اونکے خاوند کافرونکو اور مت پکڑ رکہو لئے مسلمانون کافر عورتونکو جو تمہارے مین مسلمان نہو دین تونکا
دو او نہین اور مانگ لو جو کچہہ تمہارا خرچ ہوا ہو اون عورتونپر مہر سے اونکے اور چاہئے کہ کافر بہی مانگ
لیوین جو کچہہ اونکا خرچ ہوا ہو اونکی عورتون پر جو مسلمان ہوئی ہون ف یہہ حکم تمپر ہے خداتعالے کا جو
حکم کرتا ہے تم مین اے مسلمانون اور خداتعالے سب جانتا ہی مصلحتین تمہاری حکم کرنیوالا ہے بہت
اچہا جب یہہ آیۃ اوتری تو مسلمانون نے اپنی کافر عورتونکو مہر دیکر طلاق دی اور مسلمان عورتونسے
نکاح کرلیا اور کافرون نے مسلمان عورتونکو مہر نہ دیا تب یہہ آیۃ اوتری کہ وَاِنْ فَاتَکُمْ ۂ عـــــہ ۂ
تفسیر اَلْمُؤْمِنَاتُ نام رکہا اونکا مؤمنات بسبب کہنے اونکے کلمۂ شہادت کو یا اسلیے کہ وہ قریب ہین
ثابت ہونے ایمانکے بسبب امتحان کے فَامْتَحِنُوْہُنَّ یعنے پس آزماؤ تم اونکو ساتہہ نظر کرنیکے علامتون مین
تاکہ غالب ہو اوپر گمانون تمہارے صدق اونکے ایمانکا اور ابن عباس رض سے امتحان اونکا یہہ کہنا ہے
اَشْہَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ خدا دانا تر ہے الخ یعنے تمسے زیادہ جانتا ہے اللہ اونکے ایمانکو
اسلیے کہ تمنے اگرچہ دیکہا اونکے احوال کو لیکن جانتے نہین تم حقیقت علم کی اوس سے پس اگر مسلمان
جانو مراد یہان علم سے وہ ہے کہ پہنچے اوسکو طاقت تمہاری کہ وہ ظن غالب ہے ساتہہ ظاہر ہونے
نشانیون کے طرف کافرون کے یعنے خاوندون مشرک اونکیلیے نہ یہہ عورتین حلال ہین الخ یعنے
نہین حلت ہے درمیان عورت مسلمان کے اور مشرک کے بسبب واقع ہونے جدائی کے درمیان انکے
بسبب نکلنے اوس عورت کے مسلمان ہوکر اور دو خاوندونکو الخ یعنے دو خاوندونکو مثل اوس مال کے کہ دیا ہے اونہون نے
اپنی بیویون کو یعنے مہر اور نہین ہے گناہ الخ یہہ نفی کی اوسنے گناہ کی بیچ نکاح اون مہاجر عورتون
کے بعد دینے اونکے مہر کے اسلیے کہ مہر بدلہ ہے جماع کرنیکا وہ دینا ہی چاہیے اور اس سے دلیل پکڑی ہے
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اسپر کہ نہین عدۃ ہے اوس عورۃ پر کہ ہجرت کرکر آئی یہہ یعنے تمام جو کچہہ کہ ذکر
کیا گیا اس آیۃ مین اور یہہ حکم منسوخ ہے پس نہین باقی رہا مانگنا مہر کا نہ وہ ہمسے مانگین اور نہ ہم اونسے
مانگین ۂ عـــہ ۂ پس امتحان کردیان امتحان کا اوپر گذر چکا اور منقول ہے کہ صلح حدیبیہ مین ایک
شرط یہہ بہی تہی کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے مدینہ کو آوے تو آنحضرت اوسکو کفار مکہ کے پاس بہیجدین اور اگر
کوئی مسلمان مرتد ہوکر مکہ کو جاوے تو مکہ والے اوسکو نہ پہیرین اور بعد صلح کے جو مرد مسلمان کہ مکہ سے
آنحضرت پاس آیا اوسکو آپنے پہیر دیا یہانتک کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ بہی مسلمان ہوکر آنحضرت پاس
آئی اور اوسکے پیچہے خاوند اوسکا مسافر مخزومی کہ کافر تہا پہنچا اور کہا اے محمد میری بیوی مجکو پہیر دو کہ شرط
یہی ہے جبرئیل یہہ آیۃ لائے اور کہا کہ شرط مردون پر واقع ہوئی ہے اور نہین روا کہ عورۃ مسلمانکو مشرک کو
پہیر دیں پس آنحضرت نے سبیعہ کو امتحان کیا قسم دیکر کہ سوائے رغبت اسلام کے نہین آئی ہے پس سبیعہ کو
اوسکے خاوند کے تئین نہ دیا اور جلکہ اوسکے خاوند نے مہر اور نفقہ دیا تہا آنحضرت نے اوسکے خاوند کو اپنے
پاس سے دیا اور حضرت عمر رض اوسکو اپنے نکاح مین لائے اور ایسا ہی کرتے تہے حضرت ہر عورۃ مسلمہ
کے حق مین کہ جو ہجرت کرکر آئی اور مرد کو بہیجدیتے بعد چند روز کے وہ بہی موقوف ہوا قدرت آلہی سے

ف یعنے اوس وقت دستور تہا کہ مہر نکاح کے یا انکی کے سے پہلے پیشتر ... سو یہہ حکم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان عورت اور عورت اوسکی مسلمان ہو وے تو مہر دیا ہوا اوس عورۃ کا فرکے اوسکا وارثون سے خاوند لیوے یا کوئی عورت مسلمان ہو وے اور خاوند کافر ہی رہا تو یہہ عورۃ مہر خاوند کا جو دیا ہو وہ دیوے یا دلوا دیکہو اپنے وارثونسے ۱۲ منہ

ۂ عـــــہ ۂ قولہ تعالے مہاجرات تفسیر علامۂ انجمال ۱۲

ۂ عـــــہ ۂ تنبیہ نص علی ان بعض علماء ... بان بعض الغائب ... وما یغنی الیہ ... جاز ... علی ... ولا ... بعلم ۱۲

بیان اوسکا برمحل اوسکے اویگا اور نہین ہے گناہ الخ یعنے نکاح مین لانا مسلمان عورتون مہاجرات کا مباح
ہے اسلیے کہ درمیان اونکے اور کافر خاوندون اونکیکے بسبب تباین دار اور اسلام کے فرقت پڑگئی گو کہ خاوند اونکے
زندہ ہین اور طلاق نہین دی ہے اور بحکم اسی آیتہ کے تمام یہہ معاملہ بیچ حق سبیعہ وغیرہ کے عمل مین آیا جیسا
اوپر ذکر ہوا وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اور نہ پکڑ رکہو ساتہہ عقد کافر عورتون کے یعنے اے مؤمنون جو کافر عورة
کہ تمہارے نکاح مین ہے اور وہ دار الحرب یعنے مکہ مین ہے اوسکو اپنے نکاح مین باقی نرکہو عصمت زوجیت
درمیان تمہارے اور اوسکے بسبب تباین دار اور اسلام کے منقطع ہوئی پس اگر اوس عورة کو کوئی کافر نکاح
مین لاوے تو مہر کہ تمنے اوس عورة کو دیا ہے اوس کافر سے لیلو اور یہی حکم اوس عورة کا ہے کہ مرتد ہوکر
مکہ مین جاوے اور اگر کوئی عورة مسلمان ہوکر مدینہ مین آوے اور فرقت درمیان اوسکے اور زوج کے
بسبب تباین دار کے واقع ہوا اور پہر کوئی مسلمان اوسکو نکاح مین لاوے خاوند کافر اوسکا بہی اوس
مسلمان سے مہر کہ اوس عورة کو دیا ہو لیلے بعد اوترنے اس آیتہ کے ہر صحابی نے کہ بیوی اوسکی مشرکہ مکہ مین تہی
طلاق دی ۱۲ منہ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ
أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ اور اگر تمہارے ہاتہہ سے جاتی
رہے کوئی بیوئیون تمہاری مین سے طرف کافرون کے پہر عذاب پہنچایا کافرونکو یعنے غنیمت لی اونسے پس
دو اونکو کہ گئی ہون بیویان اونکی مانند اوسکے کہ خرچ کیا اور ڈرو اوس خدا سے کہ تمنے اوسکو باور رکہا مترجم کہتا
اگر کفار معاہد ہون اور کوئی عورة مرتدہ اونمین جاملے اونسے مہر طلب کرنا چاہیے جیسا کہ آیتہ سابقہ مین معلوم
ہوا اور اگر کفار حربی ہون تو اونکا مال جو غنیمت یعنے لوٹ مین آوے اوسمین سے اوس مرتدہ کے خاوند
کو مہر دینا چاہیے اور بعد فتح مکہ کے یہہ سب احکام مرتفع ہوے اس فقیر کے نزدیک نسخ ہونا ان احکام کا ثابت
نہین ہوا ہے پس اگر مثل اوس حالت کے کہ بیچ صلح حدیبیہ کے تہی پہر پیش آوے تو احتمال ہے کہ انہین
احکام پر عمل کیا جاوے واللہ اعلم ۱۲ فتح ۱۲ اور اگر جاتی رہین تمہارے ہاتہہ سے کوئی تمہاری عورتین
کافرونکے طرف پہر تم کہا مارو تو دو اونکو جنکی عورتین جاتی رہین جتنا اونہون نے خرچ کیا تہا اور ڈرتے رہو
اللہ سے جسپر تمکو یقین ہے ۱۲ موضح ۱۲ اور اگر اے مسلمانون گئین کچہہ عورتین تمہارے کافرون پاس مرتد
ہوکر اور اونکا مہر تمہارے پاس نہ آیا تو پہر تم لڑو کافرون سے اور لوٹو اونہین پہر دو لوٹ کے مال سے اونکو
جنکی عورتین مرتد ہوکر گئین اور مہر پہیر ندیا تہا جتنا کچہہ اون مردونکا خرچ ہوا تہا مہر ۱۲ عنہ ۱۲ تفسیر
یعنے اگر کوئی عورة مرتد ہوکر دار الحرب مین چلی جاوے اور کافر مہر اوسکا اوسکے خاوند مسلمانکو ندین پس
تم جب جہاد اون کفار پر کرو اور فتح پاکر اونکے مال کو غنیمت لاؤ تو مہر اوس عورة مرتدہ کا کہ اوسکے خاوند
مسلمان نے اوسکو دیا تہا تم جملہ اوس غنیمت سے اوس مسلمانکو دو اور منقول ہے کہ چہہ عورتین
مہاجرات مین سے مرتد ہوکر کفار کے پاس گئین رسول علیہ السلام نے مہر اونکا اونکے خاوند مسلمانونکو
غنیمت کے مال مین سے ادا فرمایا اور تفسیر معالم مین لکہا ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانے اسمین کہ آیا حکم دا
ہے اسپر عمل کرنا اب بہی بیچ دینے مال کے غنیمت مین سے جبکہ شرط کیا جاوے بیچ عہد کفار کے پس کہا

ایک قوم نے کہ نہین واجب اور کہا اونہون نے کہ یہہ آیۃ منسوخ ہے یہہ قول عطا اور مجاہد اور قتادہ کا ہے
اور کہا ایک قوم نے کہ یہہ منسوخ نہین ہے دیا جاوے اونکو جو کچھہ کہ خرچ کیا ہے ع ۲ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ

أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ

فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ اے پیغمبر جب آوین تیرے پاس عورتین مسلمان کہ بیعت کرین[1] ساتھہ تیرے باین شرط کہ شریک مقرر نکرین ساتھہ خدا کے کسی چیز کو اور چوری نکرین اور زنا نکرین اور نہ مارین اپنی اولاد کو اور پیش نہ لاوین بات جہوٹی کہ باندہا ہو اوسکو درمیان ہاتون اور درمیان پانون اپنے سے[2] یعنے کسیکے فرزند کو کسی اور کی طرف منسوب نکرین واللہ اعلم اور نافرمانی نکرین تیری کام نیک مین پس بیعت قبول کر اونسے اور طلب بخشش کی کر اونکے لیے تحقیق خدا تعالے بخشنے والا مہربان ہے ف ترجمہ اے نبی جب آوین تیرے پاس مسلمان عورتین قرار کرنیکو اسپر کہ شریک نہ ٹہیراوین اللہ کا کسیکو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد نہ مارین او طوفان نہ لاوین باندہ کر اپنے ہاتہون پانوؤنمین اور تیری بحکمی نکرین کسی بہلے کام مین تو اونسے قرار کر وا اور معافی مانگ اونکے واسطے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف موضح اے نبی جب تیرے پاس آوین مسلمان عورتین اسواسطے کہ بیعت کرین تجہسے یعنے جو تیری مرید ہون اوپر ان شرطون کے جو شریک نکرین خدا تعالے کے ساتھہ کسی چیز کو اور نہ چوری کرین اور نہ برا کام کرین غیر مرد سے اور نہ مار ڈالین اپنے بچونکو جو پیٹ مین ہون یعنے پیٹ نہ گراوین اور نہ آوین جہوٹ تہمت جوڑ کر اپنے آگے کیطرف سے یعنے حرام کا پیٹ لاکر خاوند کے سر نہ کہین کہ تیرا پیٹ ہے اور اے محمد تیرے حکم سے باہر نجاوین یعنے سوائے حکم شرع کے کچہہ کام نکرین جب یہہ شرطین قبول کرین تو پہر بیعت کر اونکو اور بخشوا گناہ اونکے خدا تعالے سے بیشک خدا تعالی بخشنے والا ہے مہربان توبہ کرنیوالونپر جو صدق سے توبہ کرین اونہین بخش دیتا ہے ع تفسیر معروف سے مراد اطاعت خدا اور رسول کی ہے اور بخشوا گناہ اونکے یعنے گناہ گذشتہ اور بخشنے والا ہے ساتہہ مٹانے گناہ گذشتہ کے مہربان ہے کہ توفیق خیر کی دیتا ہے منقول ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوے دن فتح مکہ کے مردون کی بیعت سے تو شروع کی بیعت لینی عورتون سے اسحال مین کہ آپ پہاڑ صفا پر تہے اور عمر بیٹہے ہوے تہے نیچے صفا کی بیعت لیتے تہے اونسے حضرت کی جانب سے وہ پہنچاتے تہے عورتونکو کلام حضرت کا اور ہند بیٹی عتبہ کی بیوی ابو سفیان کی منہ ڈہانکے ہوے الگ بیٹہی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ڈر سے کہ کہین حضرت پہچانین اوسکو بسبب اسکے کہ حضرت حمزہ سے جو بدسلوکی کی تہی پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ بیعت لیتا ہون تم سے ﴿عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ یعنے اسپر کہ نہ شریک کرین عورتین ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو پس بیعت لی عمر نے عورتون سے اسپر کہ نہ شریک کرین ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو پہر فرمایا علیہ السلام نے ﴿وَلَا يَسْرِقْنَ﴾ یعنے اور نہ چوری کرین پس کہا ہند نے کہ بلا شبہ ابو سفیان مرد بخیل ہے اور مینے لیا ہے مال اوسکا تہوڑا سا پس کہا ابو سفیان نے

[1] وقیل ہو حکم منسوخ ایضاً ۱۲ منہ

[2] قولہ یبایعنک ہو حال ۱۲ م

[3] قولہ ولا یقتلن اولادہن ہو وأد البنات ۱۲

[4] کانت المرأۃ تلتقط المولود فتقول لزوجہا ہو ولدی منک کنی بالبہتان المفتری بین یدیہا ورجلیہا عن الولد الذی تلصقہ بزوجہا کذباً لأن بطنہا الذی تحملہ فیہ بین الیدین وفرجہا الذی تلدہ بہ بین الرجلین ۱۲ م

ف طوفان اٹہاوین یعنے [illegible] ۱۲ منہ

کہ جو کچہہ لیا تونے پس وہ حلال ہے تجکو پس ہنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور پہچانا اوسکو پہر فرمایا اوسکو تو
ہندہ ہے کہا اوسنے ہان پس معاف کیجیے قصور گذشتہ اے نبی اللہ کے فرمایا آپنے کہ معاف کیا اللہ نے تجہسے پہر
فرمایا آپنے وَلَا یَزْنِیْنَ یعنے اور نہ زنا کرین عورتین پس کہا ہندہ نے کہ کیا آزاد عورۃ بہی زنا کرتی ہے پہر فرمایا آنحضرت
نے وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَہُنَّ یعنے اور نہ قتل کرین عورتین اپنی اولاد کو پس کہا ہندہ نے کہ پرورش کیا ہمنے اولاد
کو چہوٹی عمر مین اور قتل کیا آپنے اونکو بڑی عمر مین پس تم جانو اور وہ اور تہا بیٹا اوسکا حنظلہ مارا گیا دن
بدر کے پس ہنسے عمر رض یہانتک کہ لیٹ گیئے اور مسکرائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا آنحضرت نے وَلَا
یَاْتِیْنَ بِبُہْتَانٍ یعنے اور نہ باندہین عورتین بہتان پس کہا ہندہ نے قسم خدا کی بلا شبہ بہتان البتہ برا کام ہے
اور نہین حکم کرتے آپ ہمکو مگر ساتہہ بہلائی کے اور اچہی اخلاق کے پہر فرمایا آنحضرت نے وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ
مَعْرُوْفٍ یعنے اور نہ نافرمانی کرین تیری بیچ امر شرعی مین پس کہا ہندہ نے قسم خدا کی نہین بیٹہے ہم اس مجلس مین
اس حال مین کہ ہمارے نفسو مین یہہ ہو کہ نافرمانی کرین ہم تمہاری کسی چیز مین اور لفظ معروف مین اشارہ
ہے اسپر کہ اطاعت حاکمون کی نہین واجب ہے خلاف شرع مین **مدارک** آیا ہے کہ روز فتح مکہ کے جب رسول
خدا علیہ السلام مردون کی بیعت سے فارغ ہولے تو عورتون نے بیعت کی رغبت کی پہر آیۃ مرقومہ نازل
ہوئی پس عورتون نے ساتہہ قبول ان احکام کے بیعت کی اور بیعت لینی آنحضرت کی عورتون سے ساتہہ
کلام کے تہی اور بقول بعض کے عورتین پانی کے پیالے مین ہاتہہ ڈالتین تہین بعد اوسکے آنحضرت دست
مبارک اوس پانی مین ڈالتے تہے اور بقول بعض کے امیمہ بہن حضرت خدیجہ کی آنحضرت کے حکم سے عورتون
سے بیعت لیتین اور تفسیر معالم مین لکہا ہے کہ آنحضرت اوپر پہاڑ صفا کے تہے اور عمر رض نیچے اوسکے حضرت
کے اذن سے بیعت عورتون سے لیتے تہے غرضکہ پہر تقدیر ہاتہہ کسی عورۃ کا بیعت مین دست مبارک
سے نہین لگا اور مراد اولاد کے مارنے سے بچہ زندہ کو گاڑ دینا ہے جیساکہ جاہلیت مین بیٹیونکو گاڑ دیتے تہے
زمین مین یا مراد مار ڈالنا پیٹ کے بچہ کا ہے ساتہہ اسقاط وغیرہ کے اور مراد بہتان سے یہہ کہ حرام کے بچہ کو
اپنے خاوند کیطرف نسبت کرین اور مراد معروف سے یہہ کہ ہر امر موافق طاعت خدا کے ہو اور بقول بعض
کے نہی ہے نوحہ کرنے سے اور موہنہ کہسوٹنے سے اور بال نوچنے سے اور کپڑے پہاڑنے سے اور خلوۃ یعنے تنہا
بیٹہنے سے ایک مکان مین ساتہہ نامحرم کے اور سفر کرنے سے نامحرم کے ساتہہ اور کلام کرنے سے ساتہہ نامحرم کے
اور مانند انکیسے امیمہ بنت رقیقہ سے منقول ہے کہ کہا بیعت کی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ جماعت
عورتون کے پس فرمایا آپنے فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ یعنے بیعت لی مینے اوس چیز مین کہ استطاعت رکہو تم اور طاقت
رکہو تم پس کہا مینے کہ رسول خدا بہت رحم کرنیوالے ہین ہمپر ہماری جانون سے کہا مینے یا رسول اللہ مصافحہ
کیجیے ہمسے پس فرمایا آپنے کہ بلا شبہ مین نہین مصافحہ کرتا عورتون سے سوا اسکے نہین کہ قول میرا ایک عورۃ
کے لیے مانند قول میرے کے ہے سو عورتون کے لیے روایت کیا اسکو تفسیر معالم مین **بحر** **تنبیہ**
شرک سے ہر کسیکو پرہیز کرنا لازم ہے کہ مدار تمام عبادتونکا اسی پر ہے یعنے مشرک کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا
اور نہ بخشا جاتا ہے جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

اسیلیے تعریف اور اقسام شرک کے معتبر کتابون سے لکھے جاتے ہین خوب تامل کرے اسمین اور بچے اسنے شرح
عقائد مین ہے کہ شرک شرع مین اوسکو کہتے ہین کہ غیر خداکو شریک خداکا کرے الوہیت مین یعنے واجب الوجود
جانے جیسکہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خداکو لائق عبادت کے جانے جیسکہ بت پرست کرتے
ہین اور شرع مین شرک بمعنی کفر کے بہی آتا ہے جیسکہ شیخ عبدالحق رح نے مشکوۃ کی شرح مین انہین دونون
قسمونکو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکہا ہے کہ مراد شرک سے یہان کفر ہے اور اسیطرح خیالی مین
ہے اور یہی عصمت اللہ رح نے بہی لکہا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ رح نے لکہا ہے کہ شرک شرع مین اسکو
کہتے ہین کہ جو صفتین خاص باری تعالے کی ہین وہ اوسکے غیر مین ثابت کرے یعنے جیسے علم اللہ تعالی
کو ہر چیز کا ہے اوسکا علم بہی ویسا ہی جانے یا جیسے اللہ تعالے کو قادر ہر چیز پر جانتا ہے ویسا اوسکو بہی
جانے یا وہ جیسے تصرف رکہتا ہے عالم مین ساتہہ ارادے اپنے کے ویسا اوسکو بہی جانے مثلا کسیکو جانے کہ
اوستے مجہے شاباش کہی تہی اوس سے معیشت فراخ ہوگئی یا فلانے نے پہٹکار کہی تہی اوس سے مین بیمار
یا بدبخت ہوگیا اور بعضے کبیرہ گناہونکو بہی شرع مین شرک کہا ہے اونسے بہی بچا چاہیے جیسکہ حدیث مین آیا ہے مَن حَلَفَ
بِغَیرِ اللّٰہِ فَقَد اَشرَکَ یا آیا ہے اَلطِّیَرَۃُ شِرکٌ یا آیا ہے اِنَّ یَسِیرَ الرِّیَاءِ شِرکٌ یا آیا ہے اَلتِّوَلَۃُ شِرکٌ اور
بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین لکہی ہین کہ جو لوگ سوائے خداکے اورونکو غیر عبادت مین ہمسر
خداکا کرتے ہین وہ بہتیرے ہین از انجملہ وہ لوگ ہین کہ ذکر مین ہمسر خداکا کرتے ہین اورونکا نام مانند نام
خداکے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلا اوٹہتے بیٹہتے مین مثل نام خداکے اورونکا نام لیتے ہین اور از انجملہ
وہ لوگ ہین کہ نام رکہتے ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو اشراک فی التسمیہ کہتے ہین اور از انجملہ وہ ہین
کہ نذر غیر خداکے لیے کرتے ہین اور اونکی منتین مانتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ دفع بلاؤن کے لیے اور اونکو پکارتے
ہین یا حاصل کرنے منافع مین اورونکی طرف رجوع کرتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ خداکے نام کے ساتہ
اورونکو علم و قدرت مین برابر کرتے جیسکہ کہے مَا شَاءَ اللّٰہُ وَ شِئتَ یعنے جو کچہہ خدا چاہے اور تم چاہو وہ ہوگا
ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یونہی کہا تہا اوسکو فرمایا کہ تو نے مجہے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون
کہہ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحدَہٗ یعنے جو کہ اللہ چاہے گا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزیکا اور بعضے افعال اگرچہ
شرک حقیقی یعنے کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستون کے ہین اونسے بہی پرہیز کرنا
لازم ہے جیسکہ لوگ روبرو علما اور بادشاہون وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین کرنے والے اس فعل
کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونو گنہگار ہوتے ہین کیونکہ یہہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہے اسلیے کہ مشابہ
بت پرستی کے ہے ہکذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہے اور اگر بطور
تحیہ اور ادب کے ہو کفر نہین ہے لیکن گناہ کبیرہ ہے کذا فی الدر المختار تمام ہوا علاقہ شرک کا اور چوری کرنے
کسی کا مال لیلینا بہی بہت برا ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَتَدرُونَ مَا المُفلِسُ الخ یعنے جانتے
ہو تم اے صحابہ کہ کیا معنے مفلس کے ہین عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہ ہے کہ نہ درہم ہو اوسکے
پاس اور نہ اسباب پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مفلس امت میری سے وہ شخص ہے کہ آویگا دن قیامت کے

ساتہہ نماز اور روزے اور زکوۃ کے ف اور آویگا ساتہہ اسحالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا
کا کیا ہوگا کسیکو اور کہا یا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک نیکیون
اوسکے سے اور اور نیکیون وسکیسے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاویے ساتہہ عذاب
گناہ کے کہ اوسپر ہے تو لیجاوینگی خطائین مظلومون کی پس ڈالی جاوینگی ظالم پر پہر اوس ڈالا جاویگا وہ آگ مین
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے الدواوین ثلثۃ الخ یعنے اعمالنامے تین ہین ایک اعمالنامہ ہے کہ
کہ نہین بخشتا اللہ جو کچہہ اوسمین ہے وہ شرک کرنا ہے ساتہہ اللہ کے فرماتا ہے اللہ عزوجل ان اللہ لا یغفر
ان یشرک بہ اور دوسرا اعمالنامہ ہے کہ نہین عفو کرتا اللہ اوسکو وہ ظلم بندونکا ہے آپسمین یہانتک کہ بدلہ لیگا
بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ ساتہہ اوسکے وہ ظلم بندونکا ہے درمیان
اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہہ سپرد ہے طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے
اوس سے ساتہہ اور زنا بہی بہت بڑی بلا ہے فرمایا اللہ تعالے نے اور جگہہ ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء
سبیلا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا ونمین زنا مگر کہ پکڑے جاتے ہین
ساتہہ عذاب قحط کے اور نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا ونمین رشوت مگر کہ پکڑے جاتے ہین ساتہہ خوف کے
اور حضرت ابن عباس رض سے منقول ہے کہ فرماتے ہین وہ ما ظہر الغلول فی قوم الخ یعنے نہین ظاہر ہوتی
خیانت کسی قوم مین کہ ڈالتا ہے اونکے دلمین خوف اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ کثرت ہوتی
ہے اوسمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہے اونسے رزق
اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پہیلتا ہے اونمین کشت وخون اور نہین عہدشکنی کرتی کوئی
قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہے اونپر دشمن اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسحالت مین کہ گرد اونکے ایک
جماعت تہی اصحاب سے بایعونی علے ان لا تشرکوا باللہ شیئا الخ بعیت سے یعنے عہد کرو مجہسے اسپر کہ نہ شریک
کرو ساتہہ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو یعنے جیسکہ کفار محتاجگی کے
ڈر سے مار ڈالتے تہے اور نہ اوٹہاؤ بہتان کہ باندہ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان ہاتہون اور پانوں کے یعنے دلوں
سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہہ عہد پس مزدوری اوسکی اوپر اللہ کے
ہے اور جو پہنچا انمین سے کسی چیز کو یعنے ان گناہون مین سے کچہہ کر بیٹہا سوائے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب
اوسکے دنیا مین یعنے جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوائے انکے پس وہ کفارہ ہے واسطے اوسکے یعنے پاک ہوجاتا
ہے گناہ سے بسبب اوسکے اور جو کہ پہنچا انمین سے کسی چیز کو پہر ڈہانکا اوسکو اللہ تعالے نے یعنے ظاہر
ہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد ہے طرف اللہ کے اگر چاہے بخشے اوسے اور اگر چاہے سزا پہنچاوے
اوسکو پس ہمنے بیعت کی حضرت سے ان چیزوں پر ط بخاری مسلم ۱۳ یایہا الذین امنوا لا تتولوا قوما
غضب اللہ علیہم قد یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحب القبور ۱۳ اے مسلمانون دوستی
نرکہو ساتہہ اوس گروہ کے کہ غصہ کیا ہے خدا تعالے نے اونپر وہ جماعت ناامید ہوے ہین ثواب آخرت
سے جیساکہ ناامید ہوے ہین وہ کافر کہ اہل گور سے ہین یعنے خدا تعالے نے حکم اونکے عذاب کا کیا ہے پس ہرگز

ایمان نہین لاینگے اور ثواب نہین پاینگے جیساکہ کافر بعد مرنیکے کفر پر توقع ثواب کی نہین کرتے واللہ اعلم

فتح اے ایمان والون مت دوستی کرو اون لوگون سے کہ غضب ہوا اللہ کا اونپر وہ آس توڑ چکے پچھلے گہر سے جیسے آس توڑی منکرون نے قبر والون سے **فتح مو** اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو مت کرو دوستی اوس قوم سے جس قوم پر غصہ ہے خدا تعالے کا جو وہ قوم یہودی ہین بیشک وہ قوم ناامید ہوے آخرت کے ثواب سے ایسہی یہودی جو منکر نبوت کے ہین سو ناامید ہین آخرت کے ثواب سے اونکو آخرت مین ذرا ثواب نہ ملیگا ہرگز **ع تفسیر** ختم فرمایا سورۃ کو ساتہہ اوس مضمون کے کہ شروع کیا تہا اوسکو تاکید اوسکی اور کہا ہے بعضے علمانے کہ مراد قوم سے مشرک ہین ناامید ہوے ہین ثواب آخرت سے اسلیے کہ وہ منکر بعث کے ہین جیسے آس توڑی منکرون نے قبر والون سے یہہ کہ پہرین وہ طرف اونکے یا یہہ معنی ہین کہ جیسے ناامید ہوے اسلاف اونکے جو کہ قبرون مین ہین ثواب آخرت سے یعنے یہہ مانند اسلاف اپنے کے ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد قوم سے یہود ہین یعنے نہ دوستی کرو اوس قوم سے کہ غضب کیا گیا ہے اللہ کا اونپر بلاشبہ وہ ناامید ہوے ہین اس سے کہ ہوا اونکے لیے حصہ آخرت مین بسبب عناد اونکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال انکہ وہ جانتے ہین کہ یہہ وہی رسول بہیجا گیا ہے جسکا ذکر توریۃ مین ہے جیسکہ ناامید ہوے کفار اپنے موتے سے یہہ کہ اوٹہائے جاوین وہ اور پہرین انکی طرف زندہ ہوکر اور بعضون نے کہا کہ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ بیان ہے کفار کا یعنے جیسکہ ناامید ہوے خیر آخرت سے وہ کافر کہ دفن کیے گئے ہین قبرونمین اسلیے کہ ظاہر ہوگئی اونپر برائی اپنے حال کی اور برائی اوسجگہہ کہ جہان گئے ہین **مد** آیا ہے کہ بعضے فقرا مسلمین بسبب حصول منفعت اپنی کے یہود سے دوستی رکہتے تہے اور خبرین مسلمانون کی اونکو پہنچاتے تہے حق تعالے نے ساتہہ اوتارنے آیۃ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا کے اوس سے منع فرمایا کہ اے ایمان والون دوستی نکرو اوس جماعت سے کہ غصہ کیا ہے خدا نے اونپر بلاشبہ ناامید ہوے ہین وہ ثواب آخرت سے جیسکہ ناامید ہوے ہین کافر اہل قبور یعنے کفار مردہ کہ بعد مرنے اپنے کے دیکہنا احوال عذاب اپنے کا اور کر قطعا ثواب آخرت سے ناامید ہوے ہین اور ایک قول یہہ ہے کہ جیسکہ ناامید ہوے ہین کافر زندہ پہر آنے مردے اہل قبور سے دنیا مین ایسہی یہود ثواب آخرت سے ناامید ہوے ہین اسلیے کہ جانتے ہین کہ بسبب چہپانے نعت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دشمنی اونکیکے کچہہ ثواب آخرت اونکو نہین پہنچیگا **نکتہ** ایک محقق یعنے صوفیہ کرام رحمہم اللہ مین سے کہتے ہین کہ اول اس سورۃ مین اشارہ ہے ساتہہ اسکے کہ اے سالکون نفس امارہ اور شہوات اوسکیکو دوست ٹہیراؤ کہ دشمن ہمارا اور تمہارا ہے اور منکر اور معارض ہوتا ہے ساتہہ تمہارے بیچ واردات حقانی تمہارے کے اور چاہتا ہے کہ اونکو تمہارے دل سے اور تمکو حد اقبال الے اللہ سے اخراج کرے دشمنی اوسکی بجالاؤ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِہَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِیْ الآیۃ اور کچہہ میل اوسکی طرف نرکہو ظاہر اور باطن تمہارا سب جانتے ہین ہم اگر میل ہوا کیطرف پوشیدگی مین اور میل خدا کیطرف ظاہر مین رکہتے ہو وَمَنْ یَّفْعَلْہُ یعنے جو کوئی میل کرے طرف ہوا کے فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ یعنے پس بہکا سیدہی راہ سے اور پہنچنے سے طرف خدا کے اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ الخ یعنے اگر دست و غلبہ پاوین نفس و ہوا تمپر

اے سالکون ہو دین واسطے تمہارے دشمن اور پہیلاوین طرف تمہارے ہاتھہ اپنے اور زبانین اپنی ساتہہ برائی کے اور دوست رکہین اگر موہنہ موڑو اللہ سے قرابت اونکی تمکو کچہہ نفع ندے متوجہ اللہ کیطرف جنت قرب مین پہنچاہے اور موہنہ موڑنیوالا اوس سے دوزخ بُعد مین گرفتار ہوتا ہے قَدْ كَانَتْ لَكُمْ الخ یعنے تمکو پیروی خلیل اللہ کی کرنی چاہیئے بیچ بیزاری کے تمام ماسوی اللہ سے اور اخلاق پکڑین گے ساتہہ اخلاق خدا کے اور بیچ آہ آہ کرنیکے اور رونیکے شوق خدا سے اور متوجہ ہونے پوریکے طرف اللہ کے اور سپرد کرنے اپنے کے اللہ کو اور بیچ بیزاری کے حول اور قوت اور نفس اور اعضاء سے تاکہ مطمئن ہنو اور کہنا چاہیے رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا الْحَكِيمُ تک کہ معنی اوسکے ظاہر ہین اور اشارہ فتنہ کا اسکیطرف ہے کہ بسبب فریب دینے نفس و ہوی کے فتنہ زدہ اور موہنہ موڑنیوالے تجہسے ہنین ہونگے ہم لَقَدْ كَانَ لَكُمْ آخر آیۃ تک کے معنے ظاہر ہین وَيَرْجُوا اللّٰهَ یعنے امید رکہتا ہے وصال خدا کی اور فنافی اللہ کے عَسَى اللّٰهُ آخر آیۃ تک اشارہ ہے طرف نرمی کرنیکے بیچ مجاہدہ نفس کے اسطرح کہ نقصان اوسکے حق مین نکرنا چاہیے کہ آخر الامر اوسکو موافق اور مددکار قلب اور روح کا ہوتا ہے لَا يَنْهَاكُمُ آخر آیۃ تک یعنے تمکو خدا نے نرمی کرنے اور عدل کرنے نفس مطمئنہ کیسے منع نہین کیا ہے اِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ آخر آیۃ تک یعنے نرمی کرنی نفس امارہ جنگ کرنیوالیکے سے منع کیا ہے کہ محبت رکہنی اوس سے ظلم ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آخر آیۃ تک یعنے اے سالکون اگر نفس اور ہوی مطمئن معلوم ہون تو امتحان اونکا کرو اگر صدق اونکا ثابت ہو تو پہر اونکو طرف کفار شہوات اونکیکے پہیر نہ دو نہ وہ نفس و ہوی حلال ہین واسطے اونکے اور نہ وہ کفار شہوات حلال ہین واسطے نفس و ہوی کے اور تمپر گناہ نہین ہے اسمین کہ نفس مطمئنہ کو ساتہہ قلب و روح کے نکاح کرو لیکن نفس امارہ بد کو اپنے پاس نرکہو یہہ حکم اللہ کا ہے کہ حکم کرتا ہے درمیان تمہارے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے وَإِنْ فَاتَكُمْ آخر آیۃ تک یعنے نفس اگر کچہہ موافقت قلب سے فوت کرے تو سزا دو اوسکو مانند گناہ اوسکیکے اور زیادتی اوسپہ نکرو اور ڈرو اوس خدا سے کہ تم اوسپر ایمان لائے ہو يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ آخر آیۃ تک یعنے اے کامل اگر نفس و ہوی مطمئنہ تیرے ساتہہ بیعت اوپر موافقت اور متابعت حکم تیرے کے چاہین تو بیعت لے اونسے اور بخشش مانگ اونکے لیے اللہ سے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آخر آیۃ تک یعنے سالکون نفس امارہ کے ساتہہ کہ مغضوب الہی ہے دوستی اور متابعت نکرو کہ وہ ناامید وصل الہی سے ہے اور اشارہ شرک سے دیکہنا اور ثابت کرنا غیر حق کا ہے کہ اور کوئی فاعل حقیقی ہے اور اشارہ سرقہ سے ذزدی متابعت اور موافقت قلب سے اور زنا سے موافقت ساتہہ شیطان کے اور قتل سے بجہانا نور تجلیات کا اور بہتان سے دعوی انانیت کا اور عصیان سے مخالفت ہے

سورۃ الصف مدنیہ

سورہ صف مدنی ہے جمہور کے نزدیک اور بعضون نے کہا مکی ہے اور یہہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ مذکور ہے اسمین لفظ صفا کا اس آیۃ مین اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ نازل ہوئی یہہ بعد سورہ تغابن کے اور بعد سورہ ممتحنہ کے اسلیے لکہی گئی کہ ممتحنہ کے آخر مین ذکر ہے اونکا جنپر اللہ غضب ہوا اور اسمین اول مذکور ہے اونکا کہ جنکو اللہ دوست رکہتا ہے اور اور وجہین مناسبت کی بہت ہین اور آیتین اسمین

سورۃ الصف

سو دو آیتین ہین اور رکوع دو اور کلمے دو سو تینتیس ۲۳۳ اور حروف نو سو اکیانوے ۹۹۱ ہین بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝ ساتھہ پاکی کے یاد کیا خدا کو اون چیزون نے کہ آسمان مین ہین اور اون چیزون نے کہ زمین مین ہین اور وہی ہے غالب با حکمت ف اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچہہ ہے آسمانونمین اور زمین مین ... اور وہی ہے زبردست حکمت والا مو پاک اور بے عیب کہا خاص اللہ تعالے کے تئین اوس سب نے جو کچہہ کہ ہے آسمانونمین اور زمین مین اور وہ خدا تعالے زبردست ہے جو اوسکا حکم کوئی نہین پہیر سکتا مضبوط کام کرنیوالا ہے ع یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝ اے مسلمانون کیون کہتے ہو جو کچہہ کہ نہین کرتے ف اے ایمان والو کیون کہتے ہو مونہہ سے جو نہین کرتے مو اے وہ لوگون جو تم ایمان لائے ہو کیون ایسی بات کہتے ہو جو تم آپ نہین کرتے چاہیے کہ جو اورونکو نصیحت کرو تم آپ بہی وہ کام کرو وہ کام جیسے بعضے عالم بے عمل نیک کام لوگونکو بتاتے ہین آپ نہین کرتے ع تفسیر منقول ہے جبکہ رسول علیہ السلام نے ثواب بدر کے شہیدونکا بیان کیا تو صحابہ نے کہا کہ اگر بعد اسکے کوئی جنگ ہوویگی تو خوب جہاد مین کوشش کرینگے ہم اور جب روز احد کے جنگ واقع ہوئی تو اکثر بہاگ گئے حق تعالے نے یہہ آیت اونکی سرزنش مین نازل کی مجر کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝ یعنے بہت ناپسند ہوا نزدیک خدا کے یہہ کہ کہو تم وہ چیز کہ نکرو یعنے خدا سے عہد کرو اور وفا نکرو واللہ اعلم ف بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہان کہ کہو وہ چیز جو نکرو ف مو یہہ بات بڑی غصہ دلانے والی ہے آگے خدا تعالی کے وہ کہ تم کہو لوگونمین اور آپ نکرو ع تفسیر یعنے بڑا ہوا ازروئے غضب کے کہنا تمہارا اوس چیز کو کہ نہین کرتے ہو اور اختیار کیا گیا لفظ مقت کا اسلیے کہ معنے اوسکے ہین اشد البغض اور بعض سلف سے منقول ہے کہ کہا گیا اونکو حدیث بیان کرو ہمسے پس کہا اونہون نے کہ کیا حکم کرتے ہو تم مجکو یہہ کہ کہون مین وہ چیز کہ نہ کرون مین پس جلدی آویگا غضب عبد کا مجپر پہر معلوم کروائی اللہ تعالے نے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے اوسکو پس فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ الخ ملا تنبیہ اس سے کوئی یہہ نسمجہے کہ امر بالمعروف سے حضرت رب العزت نے منع فرمایا بلکہ مقصود یہہ ہے کہ حکم کرنیوالیکو آپ بہی عمل کرنا چاہیے آپ عمل نکریگا تو بہت وعید آیا ہے اسپر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا مینے شب معراج مین کتنے ایک لوگونکو کہ کاٹے جاتے ہین ہونٹ اونکے آگ کی قینچیون سے کہا مین نے یہہ کون ہین اے جبرئیل کہا جبرئیل نے کہ یہہ واعظ ہین تمہاری امت کے کہ حکم کرتے تہے لوگونکو نیکی کرنیکا اور بہولتے تہے اپنے نفسونکو یعنے آپ عمل نکرتے تہے اور لوگونکو عمل کرنیکو کہتے تہے اور فرمایا لایا جاویگا ایک شخص کو دن قیامت کے پہر ڈالا جاویگا وہ آگ مین پس نکل پڑینگی آنتین اوسکی آگ مین پس پہریگا وہ اوسمین مانند پہرنے گدہے کے ساتہہ چکی اپنی کے پس جمع ہونگے دوزخی اوسپر پہر کہینگے اے فلانے کیا ہے حال تیرا کیا نہین تہا تو ہمکو حکم کرتا اچہی باتونکا اور منع کرتا ہمکو بری باتون سے کہیگا وہ تہا مین حکم کرتا تمکو اچہی باتونکا اور آپ نکرتا تہا اونکو اور منع کرتا تہا مین تمکو بری باتون سے اور آپ کرتا تہا اونکو ف اور امر بالمعروف اور

نہی عن المنکر ہر نوع اچہا اور ضرور مین اگر نکریگا دوہرا وبال مین پڑا جاویگا ایک تو ترک عمل کا گناہ ہوگا اور ایک ترک امر و نہی کا اور عمل نکریگا تو ایک اسیکا گناہ ہوگا امر و نہی کے ترک کا تو گناہ نہین ہونیکا جسکے حق مین حضرت نے فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ الخ یعنے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتہہ مین ہے البتہ حکم کرو تم اچہی باتونکا اور البتہ منع کرو تم بری باتون سے والا قریب ہے اللہ یہہ بہیجے گا تمپر عذاب اپنے پاس سے پہر البتہ دعا کروگے تم اوس سے اور نہین قبولیت کیجاوی گی تمہارے لیے ف۱ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ الخ یعنے نہین کوئی آدمی کہ ہووے ایک قوم مین کہ کرتا ہے اونمین گناہ حال آنکہ وہ قادر ہین وہ اوسپر کہ منع کرین اوسکو اور نہین منع کرتے وہ اوسکو مگر کہ پہنچاویگا اونکو اللہ تعالے بسبب اوسکے عذاب پہلے مرنے اونکے کے ف۲ اور روایت ہی ابی ثعلبہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ف۳ پس کہا ابو ثعلبہ نے آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ تحقیق پوچہا مینے مطلب اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ف۴ بلکہ حکم کرو اچہی بات کا اور منع کرو بری باتون سے یہانتک کہ جب دیکہے تو بخل اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی تابعداری کی گئی اور دنیا اختیار کی گئی آخرت پر اور اچہا جاننا ہر صاحب عقل کا عقل اپنی کو اور دیکہے تو اوس کام کو کہ چارہ نہین تجکو اوس سے ف۵ پس لازم کر ذات اپنی کو اور چہوڑ امر عوام کا پس تحقیق آگے تمہارے دن صبر کے ہین ف۶ پس جو کوئی صبر کرے اونمین گویا کہ پکڑتا ہے انگارا واسطے عمل کرنیوالے کے شریعت پر اون مومنین ثواب پچاس آدمیونکا ہے ف۷ کہ عمل کرتے ہین مانند عمل اوسکے عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ ثواب پچاس کا اونمین سے فرمایا ثواب پچاس کا تم مین سے ف۸ اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالے نہین عذاب کرتا ہے اکثرون کو بسبب عمل کرنے بعضون کے یہانتک کہ دیکہین اکثر باتین خلاف شرع درمیان اپنے یعنے جو بعضے کرتے ہین اور یہہ قادر ہون بگاڑنے اوسکے پر پہر نہ بگاڑین پس جب کرتے ہین اکثر یہہ یعنے سکوت اور سستی عذاب کرتا ہے اللہ سبکو ف۹ اور فرمایا جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہون مین منع کیا اونکو عالمون اونکے نے پس نہ باز رہے وہ پہر ہمنشینی کی عالمون نے اونکے مجلسون اونکے مین اور شریک رہے ساتہہ اونکے کہانے پینے مین ف۹ پس سیاہ کیے اللہ نے دل بعض اونکے کے بسبب بعض کے ف۱۰ پس لعنت کی اللہ نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہہ بسبب اوسچیز کے ہے کہ نافرمانی کی اونہون نے اور تہے تجاوز کرتے حد سے کہا ابن مسعود نے پس اوٹہہ بیٹہے حضرت اور تہے تکیہ لگائے ہوئے ف۱۱ پہر فرمایا نہین عذاب سے نجات پاؤگے تم قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتہہ مین ہے یہانتک کہ منع کرو تم اونکو گناہون سے منع کرنا ف۱۲ اور فرمایا وحی کی اللہ عزوجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہہ کہ اولٹ دے شہر ایسے اور ایسے کو ساتہہ اوسکے رہنے والون کے کہا جبرئیل نے اے رب میرے تحقیق اونمین فلانا بندہ تیرا ہے کہ نہین نافرمانی کی تیری ایک پلک مارنے کی کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالے نے اولٹ دے اوسپر اور اونپر اسلیے کہ تحقیق موہنہ اوسکا نہین متغیر ہوا میری راہ مین ایکساعت کبہی ف۱۳ مشکوۃ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ ۝ تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے اونکو کہ جنگ کرتے ہین راہ خدا مین صف باندہ کر

گویا کہ وہ ایک عمارۃ ہین محکم آپسمین ملی ہوئی ط فـ الله چاہتا ہے اونکو جو لڑتے ہین اوسکی راہ مین قطار
باندہ کر جیسے وہ ہے دیوار شیشہ پلائی ط مو ط بیشک خدا تعالے دوست رکہتا ہے ان لوگونکو جو لڑتے ہین
خدا تعالی کی راہ مین بغیر غرض دنیا کے صف باندہ کر گویا کہ یہہ مضبوطی مین صف باندہے ایسے کہڑے ہین
جیسے بنیاد دیوار کی شیشہ رانگ ڈالی مضبوط یعنے ایسے بہادر ط ع ط تفسیر گویا کہ وہ ایک عمارۃ ہین
الخ یعنے ملنے والے ہین بعض اونکے ساتہہ بعض کے لئے ط مد ط مرصوص آپسمین ملی ہوئی محکم کی گئی یا سیسہ
ڈالکر محکم کی گئی یعنے ثابت قدم ہین ط مجـ ط وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ
اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ط فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ اور یاد کر جب
کہا موسی نے اپنی قوم کو اے قوم میری کیون ایذا دیتے ہو مجکو اور تحقیق جانتے ہو تم کہ مین بہیجا ہوا خدا کا ہون
طرف تمہارے پس جب کہ کجروی کی قوم نے کج کیا خدا نے اونکے دلونکو اور خدا راہ نہین دکہاتا ہے قوم
بدکارونکو ط فـ ط اور جب کہا موسی نے اپنی قوم کو اے قوم کیون ستاتے ہو مجکو اور جانتے ہو کہ مین
اللہ کا بہیجا آیا ہون تمہارے پاس پہر جب وہ پہر گئے پہیر دیے اللہ نے اونکے دل اور اللہ راہ نہین دیتا
بیحکم لوگونکو ط مو ط اور یاد کر یعنے یہہ بیان اے محمد کہ جب کہا موسی نبی نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو کہ
اے قوم میری کسواسطے دکہہ دیتے ہو اور آزردہ دل کرتے ہو میرے کہا نماننے سے یعنے میری بات
نہین مانتے اوسپر کہ تم تحقیق جانتے ہو وہ کہ مقرر مین بہیجا ہوا خدا تعالے کا ہون تمہارے طرف جو مین
کہتا ہون خدا تعالے کے حکم سے کہتا ہون تم کیون نہین مانتے اور تکرار کیون کرتے ہو سو بنی اسرائیل
نے موسی نبی کا کہا نمانا پہر اوسوقت کہ پہر گئے حکم ماننے سے موسی نبی کے تو پہیر پہیر دیا خدا تعالے نے دل اونکا
یقین لانے سے حق بات پر اور خدا تعالے راہ نہین دکہاتا ہے بدکارون کو ط تفسیر ط کیون
ایذا دیتے ہو مجکو یعنے بسبب انکار کرنے آیتون کے اور بہتان لگانے کے ساتہہ اوسچیز کے کہ نہین ہے مجہین
فَلَمَّا زَاغُوْا یعنے پس جب نماحق کو اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ یعنے مائل کیا اللہ نے اونکے دلونکو ہدایت سے یا جبکہ
چہوڑے اونہون نے احکام الہی نکال ڈالا اللہ نے نور ایمان اونکے دلون سے یا جبکہ اختیار کیا اونہون
نے کجروی کو کج کیا خدا تعالے نے اونکے دلونکو یعنے مدد اونکی کرنی چہوڑدی اور محروم کیا اونکو توفیق اتباع
حق کیسے وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ یعنے اللہ نہین ہدایت کرتا اوسکو کہ سبقت کیا اوسکے علم مین کہ
وہ فاسق ہے ط مد ط وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا
لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ
قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اور یاد کر جب کہا عیسے مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل تحقیق مین پیغمبر خدا کا ہون
طرف تمہارے باور رکہنے والا اوسچیز کا کہ آگے میرے ہے یعنی توریت کہ پہلے مجہسے اوتری ہے اور بشارت دینے والا
ایک پیغمبر کا ہون کہ آویگا بعد میرے نام اوسکا احمد ہوگا پس جب کہ آیا احمد آگئے اونکے ساتہہ معجزون کے
کہا اونہون نے یہہ ایک سحر ہے ظاہر ط فـ ط اور جب کہا عیسی مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل مین بہیجا
ہون اللہ کا تمہاری طرف سچا کرتا اوسکو جو مجہسے آگے ہے توریت اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی جو

جو آویگا مجھسے پیچھے اوسکا نام ہے احمد پھر جب آیا اونکے پاس کہلی نشانی لیکر بولے یہہ جادو ہے صریح ۞ موضح
اور جب کہا عیسی بیٹے مریم کے نے اے بنی اسرائیل بے شک مین بہیجا ہوا ہون خداتعالے کا تمہاری طرف
ساتھہ حجت روشن کے جو معجزے مجھے دیے ہین خداتعالے نے اور سچا کہنے والا ہون اوس چیز کو کہ مجھہ
سے پہلے آئی ہے کتاب توریت اور خوشخبری دینے والا ہون مین تمکو ساتھہ آنے ایک پیغمبر کے جو آویگا
ساتھہ دین کامل کے پیچھے سے میرے بعد جو نام اوسکا ہوگا فارقلیطا سو فارقلیطا کی معنی احمد ہین پھر جب
آیا وہ نبی اون پاس ساتھہ معجزون اور نشانیون روشن کے تو کہا یہہ تو صاف جادو ہے کہلا ہوا
سب پر جو سب جانتے ہین کہ نرا جادو ہے جادو نام رکھا معجزونکا سو خداتعالے فرماتا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ اٰ
۞ ع ۞ تفسیر معنے احمد کے بہت حمد کرنیوالا خدا کی اور یا بہت تعریف کیا گیا بیچ خصلتون
اپنے کے تمام انبیاء سابق سے صلوات اللہ علیہ و علیہم اجمعین ۞ بحر ۞ کہا حضرت عیسی نے یا بنی اسرائیل
اور نہ کہا یا قوم جیسے کہا موسی علیہ السلام نے اسلیے کہ نہین نسب کہتے تہے عیسے اونمین کہ ہوتی وہ قوم
اونکی پس جب کہ آیا یعنے عیسے یا محمد علیہما السلام ۞ مدارک ۞ مین رسول اللہ کا ہون الخ پس سچ ماننا
حضرت عیسے علیہ السلام کا توریۃ کو قوی تر باعثون مین سے ہے طرف تصدیق یہود کے حضرت عیسے کو یعنے
مین بہیجا گیا ہون طرف تمہارے واسطے پہنچانے احکام ضروری اللہ تعالے کے بیچ اصلاح امور دینی اور
دنیویہ تمہارے کے اور تہا درمیان پیدائش عیسی علیہ السلام کے اور درمیان ہجرت آنحضرت علیہ السلام
کے عرصہ چہہ سو تیس برس کا اور کہا ہے بعضون نے کہ بشارت دی حضرت عیسے نے اپنی امت کو
حضرت کے آنیکی تاکہ ایمان لاوین حضرت پر وقت آنے اونکے کے یا تاکہ ہو معجزہ حضرت عیسی کا وقت ظہور
اونکے اور بشارت دینی حضرت کی بشارت دینی ساتھہ قرآن کے بہی ہے تصدیق اوسکی ہے مانند توریۃ کے
اور مراد حضرت عیسی کی یہہ ہے کہ دین میرا یہہ ہے کہ سچ ماننا مینے اللہ کی سب کتابونکو اور انبیاء کو جو پہلے گذرے
ہین اور پیچھے پس ذکر کی اول کتابون مشہورہ کی کہ ساتہ اوسکے حکم کیا اکثر نبیون نے اور اون نبی کا کہ
جو خاتم النبیین ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے منقول ہے کہ کہا اونہون نے خبر دیجیے ہمکو یا رسول اللہ
اپنی ذات پاک کی فرمایا کہ مین دعا ابراہیم ہون کہ اونکی دعا میرے لیے تہی اور بشارت عیسی علیہما السلام اور
دیکہا میری مان نے خواب جبکہ حاملہ تہی میرے کہ نکلا اونسے نور جس سے روشن ہوے محل بصرے کے زمین شام مین
اور ایسیہی بشارت دی ہر نبی نے اپنی امت کو ہمارے نبی محمد علیہ السلام کی اور اللہ تعالی نے فقط ذکر کیا عیسی
علیہ السلام کا اسجگہہ اسلیے کہ وہ آخر نبیون کے تہے کہ جو پہلے گذرے ہمارے نبی سے پس واضح ہوا کہ بشارت دی
حضرت کی سارے نبیون نے یہانتک کہ پہنچی طرف عیسے کے جیسا کہ مذکور ہے کشف الاسرار مین اور کہا بعضے
علماء نے کہ تہا درمیان جانے مسیح کے آسمان پر اور درمیان پیدائش نبی علیہ السلام کے عرصہ پانسو چالیس
برس کا تقریبا اور زندہ ہے مسیح آسمان کے جانے تک تینتیس ۳۳ برس اور امت عیسی کی نصاری ہین کہ جو مختلف
ہوے اور امت حضرت کی امت مرحومہ ہے جامع جمیع صفات کی کہتے ہین کہا حواریون نے حضرت
عیسے سے کہ یا روح اللہ کیا بعد ہمارے بہی کوئی امت ہوگی اونہون نے فرمایا کہ ہان امت محمد کی ہوگی حکماء علماء

۞ ع ۞ [illegible] ... فلما جاءہم بالبینات ... احمد ... رسول ... ف ... مصدقا ... [illegible] ... نبیا امی ... رسول ... الرسالۃ ... [illegible] ... مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی ... رسول ۱۲ روح البیان ۱۲

نیک پرہیزگار گویا کہ وہ بسبب فقہ یعنے سمجہ کے انبیا ہونگے راضی ہونگے اللہ سے ساتہہ تہوڑے رزق کے اور
راضی ہوگا اللہ اونسے ساتہہ تہوڑے عمل کے اور حضرت کا نام محمد ہوا بسبب مکرر ہونے تعریف اونکے کہ بہتون
نے تعریف حضرت کی کی بار بار اور احمد نام ہوا بسبب اسکے کہ اوٹہائینگے جہنڈا حمد کا اور کہا راغب نے کہ خاص
کیا گیا لفظ احمد کا حضرت عیسی کی بشارت مین ازراہ تنبیہ کے اسپر کہ آنحضرت بہت حمد کرنیوالے تہے بہ نسبت
حضرت عیسے کے اور اونکے کہ پہلے اونسے گذرے ہین اور اسیکے موافق کشف الاسرار مین ہے کہ الف احمد مین
مبالغہ کے لیے ہی حمد مین اور اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہہ کہ یہہ مبالغہ ہے فاعل مین یعنے سارے انبیا
حمد کرنیوالے اللہ تعالے کے تہے اور آنحضرت بہت حمد کرنیوالے تہے بہ نسبت غیر اپنے کے اور دوسرے یہہ کہ لفظ
احمد مبالغہ ہے مفعول مین یعنے سارے انبیا محمود ہین بسبب خصال حمیدہ کے اور حضرت بہت محمود ہین
مناقب مین اور جامع تر ہین فضائل و محاسن مین کہ جو تعریف کیے جاتے ہین بسبب اونکے انتہی سے
ز صد ہزار محمد کہ در جہان آید ؛ یکے بمنزلت و فضل مصطفے نرسد ؛ کہا فتح الرحمن مین کہ نہین نام رکہا گیا
کوئی احمد اور محمد سوای حضرت کے نہ عرب مین اور نہ غیر عرب مین یہانتک کہ چرچا ہوا پہلے پیدا ہونے حضرت
زبانی احبار و کاہنون کے کہ ایک نبی مبعوث ہوگا کہ نام اوسکا محمد ہوگا پس نام رکہا لوگون نے عرب مین سے
اپنے بیٹونکا محمد بامید اسکے کہ کوئی نبی ہو اور وہ یہہ ہین محمد بن احیحہ بن الجلاح اوسی اور محمد بن مسلمہ
الضاری اور محمد بن البراء البکری اور محمد بن سفیان بن مجاشع اور محمد بن حمدان جعفی اور محمد بن خزاعی
سلمی پس یہہ چہہ ہوے ساتوان اس نام کا تہوا پہر بچایا اللہ تعالے نے ہر اس نام والیکو اس سے کہ دعوے
کرے نبوۃ کا یا کوئی اور اوسکو مشہور کرے ساتہہ نبوۃ کے یا ظاہر ہوا وسپر کوئی نشانی کہ شک میں ڈالے
کسیکو بیچ امر اوسکے یہانتک کہ ثابت ہوئین نشانیان آنحضرت علیہ السلام مین اور نہین نزاع کی کسینے واقع
یعنے پہلے ظہور نبوت کے اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ گنتی اسمار نبی علیہ السلام کے پس کہا بعضون نے کہ
ہزار نام ہین آپکے جیسکہ اللہ تعالے کے ہزار نام ہین پس حضرت کے نامونمین سے محمد ہی یعنے بڑی تعریف
والے اسلیے کہ آسمان و زمین والون نے تعریف کی اونکی دنیا اور آخرت مین اور احمد ہی یعنے بڑی تعریف کرنیوالے
بہ نسبت غیر اپنے کے اسلیے کہ اونہون نے تعریف کی اللہ تعالی کی طرح بطرح کہ ویسی کسی اور نے نہین کی اور
مقفی اسلیے کہ حضرت تشریف لائے پیچہے انبیا کے اور نبی التوبہ اسلیے کہ حضرت بہت استغفار و توبہ کرتے
تہے اللہ تعالے سے یا اسلیے کہ توبہ حضرت کی امت مین بہت سہل ہوئی کیا نہین سنا تونے کہ توبہ گوسالہ
پرستون کی کتنون کے قتل مین ہوئی یا اسلیے کہ توبہ آپکی امت کی اور ونکی بہ نسبت کامل ہوئی یہانتک کہ
توبہ کرنیوالا اونمین سے ایسا ہوا کہ گویا اوسنے گناہ کیا ہے نہین تہا نہ ماخوذ دنیا مین ہے نہ آخرۃ مین اور نبی الرحمۃ
اسلیے کہ حضرت موجب بڑے امن کے تہے جب تک کہ جیتے رہے اور جب تک کہ سنت اونکی باقی ہے زمانے
مین فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ کہا
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ تہین بیچ زمین کے دو امانین پس اوٹہہ گیے ایک اون دونون مین
سے اور باقی رہی دوسری پس جو کہ اوٹہہ گیی وہ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور جو کہ باقی رہے وہ

ف اور نہیں ہے اللہ کہ عذاب کرے اونکو اور تو ہے اونمین اور نہیں ہے اللہ کہ عذاب کرے اونکو اور وے بخشش مانگتے ہیں ۱۲

استغفار ہے اور پڑہی بعد اسکے یہی آیتہ یعنے وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ ساری آیتہ اور حضرت کی نام مومنین سے نبی الملحمہ
ہے یعنے نبی جنگی قاتل کفار اسلیے کہ حضرت مبعوث ہوے لڑنیکے لیے اور ماحی ہے کہ اللہ تعالی نے محو کیا بسبب
اونکے کفر کو یا اونکے تابعین کی برائیون کو اور حاشر ہے کہ جمع ہونگے لوگ حضرت کے قدم پر یعنے پیچہے آپکے
اور عاقب ہے کہ حضرت سب نبیون کے بعد تشریف لائے پس منقطع ہوئی نبوۃ فرمایا علیہ السلام نے
اے علی تو مجہسے بمنزلۂ ہارون کے ہے موسی سے لیکن نہین نبوۃ ہے بعد میرے اور فاتح ہے کہ کہولا اللہ تعالی
نے بسبب حضرت کے اسلام اور کافہ ہے کہ روکنے والے ہین لوگونکو گناہ سے اور صاحب الساعہ بہی حضرتکا
نام ہے اسلیے کہ بہیجے گئے حضرت قریب قیامت کے ڈرانیوالے لوگونکو عذاب شدید سے اور رؤف اور رحیم
اور شاہد اور مبشر اور سراج منیر اور طٰہٰ اور یٰس اور مزمل اور مدثر اور عبد اللہ اور قثم یعنے جامع بہلائیون کے
اور ان اشارہ ہے طرف اسم نور اور ناصر کے اور متوکل اور مختار اور محمود اور مصطفے اور جب انکا لیجاوین نام
حضرت کے اونکی صفتون سے تو بہتیرے ہو جائینگے اور خاتم ت کی زبر سے یعنے حضرت احسن انبیاء کے ہین پیدایش
و خلق مین پس گویا کہ حضرت جمال انبیاء کے ہین مانند خاتم یعنے چہاپ کے کہ جس سے بناو کرتے ہین یا
یہہ کہ جب نبوۃ حضرت سے کامل ہوئی حضرت مانند چہاپ کے کہ اخیر کتاب مین کردیتے ہین وقت لکہنے
کتاب کے اور خاتم ت کی زیر سے یعنے اسکے کہ حضرت آخر انبیاء کے ہین اور راکب الجمل یعنے سوار ہونے والے
اونٹ کے اور صاحب الہراوہ یعنے صاحب عصا مراد اسنے عرب ہین اسلیے کہ عرب اونٹ پر اکثر سوار
ہوتے اور عصا اکثر ہاتہہ مین رکہتے تہے اور اونٹ کو اوس سے مارتے تہے اور حضرتکا نام روح الحق بہی
تہا کہ یہہ نام آپکا حضرت عیسی سے منقول ہے انجیل مین اور عیسی علیہ السلام نے منحمنا بہی آپکا نام رکہا تہا جیسے
محمد کے اور حضرت کے نامون مین سے حمیاطی عبرانی زبان مین اور برقلیطس زبانی رومی مین بمعنی محمد کے
اور ماذ ماذ بمعنے طیب طیب کے اور فارقلیطا مقصور یعنے بدون مد کے بمعنی احمد کے اور روایت کیا گیا کہ آنحضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ نام میرا تورات مین احید اسلیے کہ مین بچاتا ہون اپنی امت کو آگ سے اور نام میرا زبور
مین ماحی ہے کہ مٹایا اللہ تعالے نے بسبب میرے بتون کے پوجنے والونکو اور نام میرا انجیل مین احمد ہے
اور قرآن مین محمد اسلیے کہ مین محمود یعنے تعریف کیا گیا ہون آسمان والون مین تمت تفسیر روح البیان

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
اور کون ہے بڑا ظالم اوس کسی سے کہ باندہا خدا پر جہوٹ اور وہ بولایا جاتا ہے طرف اسلام کے اور خدا راہ نہین دکہاتا
ہے گروہ ظالمونکو تمت فتح اور اوس سے زیادہ بے انصاف کون جو باندہے اللہ پر جہوٹ اور اوسکو بلاتے ہین
مسلمان ہونے پر اور اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگونکو تمت موضح اور کون ستمگار زیادہ ہے اوس شخص
سے جو باندہی خدا تعالے پر جہوٹ کہ معجزہ کو مقرر کرے اوپر کہ وہ جہوٹہ باندہنے والا ایا بلایا جاتا ہے یعنے و
بلاتا ہے پیغمبر طرف دین اسلام کے جو یہہ دین حق ہے سو اس دین مین ہزارون بہلائیان اور نیکیان ملی
ہوئی ہین اور خدا تعالے راہ نجات کی نہین دکہاتا ستمگارون کو تمت عط تفسیر خدا پر جہوٹ باندہنا
یہی ہے کہ پیغمبر اور معجزات اور کلام خدا کو سحر اور ساحر کہے اور بعضون نے کہا کہ نضر بن الحارث نے کہا کہ روز

قیامت کو لات اور عزیٰ میری شفاعت کرینگی اور خدا کی نزدیک شفاعت اونکی قبول ہوگی اوسی پر یہہ آیت ومن
اظلم آخر تک نازل ہوئی ۱۲ ف۴ مجر ۱۲ راہ نہین دکہاتا قوم ظالمونکو اور کونسا آدمی بڑا ظالم ہے اوس شخص سے
کہ بلاوے او سکو رب اوسکا زبانی اپنی نبی کے طرف اسلام کے کہ واسطے اوسکے اوسمین سعادت دارین کی ہے
پس باندہے بجای قبول کرنے حکم اوسکیکے جہوٹہہ اللہ پر کہ کہے واسطے کلام اوسکیکے کہ وہ بلاتا ہی بندون اپنی
کو طرف حق کے کہ سحر ہے حال آنکہ سحر جہوٹہہ اور دہوکہہ ہے ۱۲ ف۵ ملا ۱۲ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ
وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ چاہتے ہین یہہ کافر کہ بجہاوین نور خدا کا اپنی موہنہ سے اور خدا
تمام کرنیوالا نور اپنے کا ہے اگرچہ ناخوش رکہین کافر ۱۲ فتح ۱۲ چاہتے ہین کہ بجہاوین اللہ کی روشنی اپنے
موہنہ سے اور اللہ کو پوری کرنی ہے اپنی روشنی اور پڑے برا مانین منکر ۱۲ مو ۱۲ چاہتے ہین کہ بجہاوین نور
خدا تعالی کا موہنہ کے پہونکنے سے اور خدا تعالی نے تمام اور پورا کیا ہے اپنے نور کو اگرچہ برا مانین اور راضی
نہوون کافر ۱۲ ع۵ ۱۲ تفسیر مراد نور سے کتاب ہے یا دین یا رسول خدا کا کہ کافر ساتہہ باتون ناپسندیدہ اپنے
کے بجہایا اوسکا چاہتے تہے اور تفسیر لباب مین لکہا ہے کہ کئے روز وحی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ اوتری
کعب یہودی نے یہودیوں سے کہا خوشخبری ہوی تمکو کہ خدا تعالی نے نور محمد کا بجہا دیا تا کام اوسکا انجام کو نہ پہنچے
آنحضرت سنے اس کلام اوسکیسے ملول خاطر ہوے حق تعالی نے واسطے تسلی اور خوشی آنحضرت کی یہہ آیت
بہیجی کہ خدا پورا کرنیوالا ہی نور اپنے کا ۱۲ مجر ۱۲ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ وہی ہے جسنے بہیجا اپنے پیغمبر کو ساتہہ ہدایت اور دین سچے کے تا غالب
کرے اوسکو سب دینون پر اگرچہ ناخوش رکہین مشرک ۱۲ فتح ۱۲ اور وہی ہے کہ جسنے بہیجا اپنا رسول
راہ کی سوجہہ لیکر اور سچا دین کہ اوسکو اوپر کرے دینون سب سے اور پڑے برا مانین شرک والے ۱۲ مو
وہ خدا تعالی ہے برحق جسنے بہیجا ہے اپنے پیغمبر کو ساتہہ راہ دکہلانے نجات کے راہ کے جو وہ قرآن ہے اور
دین سچے حنفی کے تو غالب کرے اوس دین برحق کو سب دینون پر اگرچہ برا لگے اور راضی نہوون اس دین
سے شرک لانے والے جو بتونکو خدا کا شریک کرتے ہین ۱۲ ع۶ ۱۲ تفسیر مراد دین حق سے ملت حنیفیہ ہے
اور سب دینون پر یعنے جو دین کہ مخالف اوسکے ہین اور بلا شبہ یہہ بات ہو چکی کہ نہین باقی رہا کوئی دین
دینونمین سے مگر کہ وہ مغلوب و مقہور ہے ساتہہ دین اسلام کے یعنے باعتبار دلیلون اور حقیت کی اور
مجاہد سے منقول ہے کہ جب اوتر ینگے حضرت عیسے نہین ہونیگا زمین مین کوئی دین سوای دین اسلام
کے ۱۲ مدا ۱۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ ای مسلمانون آیا
رہنمائی کرون مین تمکو ساتہہ اوس سوداگری کے کہ چہوٹاوے تمکو عذاب دردرینے والے سے ۱۲ فتح ۱۲
ای ایمان والون بتاؤن مین تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو دکہہ کی مار سے ۱۲ مو ۱۲ وہ سوداگری یہہ ہے
کہ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُونَ ۝ ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور جہاد کرو راہ خدا مین ساتہہ مال اپنے کے اور جان اپنے کے
یہہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر جانتے ہو تم ۱۲ فتح ۱۲ ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین

ع۵ قوله یریدون الخ مفعول یریدون محذوف ... واللام للتعلیل والتقدیر یریدون الکذب لیطفئوا نور الله بافواههم

ع۶ قوله تؤمنون استیناف ... تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون ... الخ

اپنی مال اور جان سے یہہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تم سمجہہ رکہتے ہو ف **مو** ایمان لاوُ ساتہہ خدا تعالے کے اور اوسکے بہیجے ہوئے پیغمبر کو سچا جانو اور لڑائی کرو کافرون سے خدا تعالی کی راہ بغرض دینکے ہو کر ساتہہ مال اپنے کے اور ساتہہ بدنون اپنے کے یہہ کام بہتر ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم جاننے والے کہ یہی ہے راہ چہٹکارے کی عذاب سے ف **عـ** ف **تفسیر** یہہ کام یعنے جو کچہہ کہ ذکر ہوا کہ وہ ایمان اور جہاد ہے بہتر ہے تمہارے لیے مالون تمہارے اور جانون تمہارے سے اگر ہو تم جانتے کہ یہہ بہتر ہے تمہارے لیے ہوگا بہتر تمہارے لیے. او سوقت اسلیے کہ تم نے جب جانا یہہ اور اعتقاد کیا تمنے اسکا تو دوست رکہا تمنے ایمان اور جہاد کو زیادہ اوس چیز سے کہ دوست رکہتے ہو تم جانون اپنی کو اور مالون اپنے کو پس خلاصی پاوُگے تم اور مطلب کو پہنچوگے تم ف **مد** آیا ہے کہ اصحاب رضنے کہا کونسا عمل بجالاوین ہم کہ چہٹانیوالا عذاب سے اور پہنچانیوالا جنت کی نعمتون کو اور بہت پیارا اللہ کے نزدیک ہو یہہ آیۃ نازل ہوئی اور رہنمائی فرمائی اوسکی کہ فرمایا تؤمنون باللہ الخ ف **بحر** ف **تنبیہ** سبحان اللہ کیا اچہی سوداگری بیان فرمائی کہ جسکا نفع مغفرت ذنوب اور دخول جنت ہوگا اس سے اور کونسی سوداگری زیادہ اچہی ہوگی اور اس آیۃ کے مناسب ایک حدیث لکہی جاتی ہے کہ کہا معاذ نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو جنت مین اور دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے لقد سألت عن عظیم الخ یعنے البتہ تحقیق پوچہا تونے بڑا کام اور تحقیق وہ البتہ آسان ہے اوسپر کہ آسان کرے اوسکو اللہ تعالی اوسپر وہ یہہ ہے کہ عبادۃ کرتی تو اللہ تعالی کی اور نہ شریک کرتی تو ساتہہ اوسکے کسیکو اور قائم کرتی تو نماز اور دیتی تو زکوۃ اور روزے رکہے تو رمضان کے اور حج کرتی تو بیت اللہ کا پہر فرمایا کیا نہ بتاوُن مین تجکو دروازے خیر کے وہ یہہ ہین کہ روزہ سپر ہے یعنے آگ جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہے گناہونکو جیسکہ بجہاتا ہے پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان رات مین یعنے اسیطرح یہہ بہی خطاؤنکو دور کرتی ہے پہر پڑہی یہہ آیۃ تتجافی جنوبہم یہانتک کہ پہنچے یعملون تک یعنے ساری آیۃ پڑہی کہ اسمین فضیلت تہجد گذارونکی ہے پہر فرمایا کیا نہ بتاؤنمین تجکو سردار دین کا اور ستون اوسکا اور چوٹی کو ہان اوسکی یعنے اعلے چیز کہا مینے ہان یا رسول اللہ فرمایا سردار دین کا کلمہ شہادت ہے اور ستون اوسکا نماز ہے اور چوٹی اوسکے کوہان کی جہاد ہے پہر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سب کے جڑ کی کہا مینے ہان اے نبی اللہ کے پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کر لے اپنے پر اسکو پس کہا مینے اے نبی اللہ کے اور تحقیق ہم البتہ پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کلام کرتے ہین ہم ساتہہ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری اے معاذ نہین ڈالینگے لوگونکو آگ مین مونہہ کے بل و نکلے مگر باتین اونکے زبانون کی ف

یہہ حدیث مشکوۃ مین ہے ف یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ وَمَسَٰكِنَ طَيِّبَةً

فِى جَنَّٰتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ۝ اگر ایسا کروگے تو بخشیگا خدا تمہارے لیے گناہ تمہارے اور داخل کریگا تمکو باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اور محلون پاکیزہ مین بیچ بہشتون ہمیشہ رہنے کے یہہ ہے مطلب پانی بڑی ف **فتح** ف بخشے تمہارے گناہ اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے نیچے بہتین نہرین اور ستہرے گہرون مین بسنے کو باغون مین یہہ ہے بڑی مراد ملنی ف **مو** جب تم ایسے کام کروگے تو خدا تعالے بخشیگا تمکو گناہ تمہارے جو دنیا مین کیے ہین اور اندر لاویگا تمکو باغونمین جو نیچے اون باغونکے بہتی ہین نہرین

اور رہنے کے مکان ہین پاکیزہ ستہری اون باغون مین جو اوس باغ کا نام بہشت عدن ہے سو یہہ نعمتین جو
بیان کین مسلمانونکے واسطے ہی ہے جنکا بڑا عذاب سے اور مقصد پایا ہے جو لیے نہایت عیش مین ہمیشہ کے
عطا وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور دیوے نعمت دوسری
کہ دوست رکہتے ہو اوسکو وہ نعمت مدد ہے جانب خدا سے اور فتح قریب الحصول ہے اور خوشخبری دے مسلمانو
کو فتح اور ایک اور چیز جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کیطرف سے اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والونکو
موضح اور دوسری نعمت تمہارے واسطے ای مسلمانون یہہ خوشخبری سچی جو فتح مکہ کی ہی جسکو تم چاہتے ہو
اور تمہاری آرزو ہے مددگاری خدا تعالی کیطرف سے اور فتح نزدیک ہی جو جلد اب مکہ کی فتح ہو گی یا فتح فارس
کی اور خوشخبری دے ای محمد اس نعمت اور بخشش کے جو فتح نزدیک ہے مومنون مسلمانونکو جو خوش ہووین
تفسیر اور خوشخبری دے ساتہہ فتح دینے خدا کے دنیا مین اور ساتہہ جنت کے عقبی مین اور مراد فتح قریب سے
فتح مکہ ہے اور بقول بعض کے فتح فارس اور روم کی ہے مجرد يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ
كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ
طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا
ظٰهِرِيْنَ ۝ ای مسلمانون تم ہو مدد دینے والے اللہ کے جیسے کہ کہا عیسے بیٹے مریم کے نے اپنے یارون سے
کون ہے مدد کرنے والے میری طرف خدا کی متوجہ ہو کر کہا اون یارون خاص نے ہم مین مدد کرنیوالے خدا کے
پس بیچ رواج دینے دین عیسے کے سعی کی پس ایمان لائی ایک جماعت بنی اسرائیل مین سے اور کافر
رہی ایک جماعت پس قوت دی ہمنے مومنونکو اونکے دشمنون پر پس ہوئی غالب فتح ای ایمان
والو تم ہو مددگار اللہ کی جیسے کہا عیسے مریم کے بیٹے نے یارون کو کون ہے کہ مدد کرے میری اللہ کی راہ مین
بولے یار ہم ہین مددگار اللہ کے پہر ایمان لایا ایک فرقہ بنی اسرائیل مین اور منکر ہوا ایک فرقہ پہر زور دیا ہمنے اونکو
جو یقین لائے تہے اونکے دشمنون پر پہر ہو رہے غالب موضح ای وہ لوگو جو ایمان لائی خدا تعالے پر اور
اوسکے بہیجے ہوئے پیغمبر پر تو ہو تم اور رہو تم مدد کرنیوالے دین خدا تعالی جو دین اسلام ہے اوسطرح کہ کہا عیسی
بیٹے مریم کے نے حواریون کو کون ہے مدد کرنے والا طرف دین خدا تعالے کے یعنے ہی کوئی
تمسے ایسا جو خدا تعالی کے دین کی مدد کرے تو کہا حواریون نے کہ ہم ہین مدد کرنیوالے خدا تعالے کے دین کے پہر سچ
کی اونہون نے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کی دعوت دین کی کی سو پہر ایمان لائے حواریون کے کنبے سے ایک گروہ
اولاد یعقوب بنی کیسے اور کافر ہوے ایک گروہ دوسری اونہین مین سے جو حواریون کا کہا نمانا سو خدا تعالے
فرماتا ہے کہ پہر قوت دی ہمنے اور غالب کیا ہمنے اون لوگونکو جو ایمان لائی اوپر دشمنون اونکے جو ایمان نہ لائی تہے اور حضرت عیسی علیہ السلام
کو پیغمبر نجانا اور غالب کیا پہر ہوئے مومن کافرون پر غلبہ کرنیوالے عطا تفسیر مدد دینے والے
اللہ کے یعنے مدد کرنیوالے دین خدا کے جیسیکہ کہا عیسے الخ ظاہر التشبیہ اونکی انصار ہونکی ساتہہ اس قول
عیسے کے ہے من انصاری الی اللہ ولیکن یہہ محمول ہے معنے پر یعنے ہو تم انصار اللہ کے جیسیکہ تہے حواری
انصار عیسے کے جسوقت کہ کہا واسطے اونکے مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اور معنی اسکے یہہ ہین مَنْ جُنْدِیْ مُتَوَجِّہًا

اِلٰی نَصْرَۃِ اللّٰہِ تاکہ مطابق ہو حواریین کے جواب کے وہ یہہ ہے قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ یعنے ہم وہ ہین
کہ مدد کرینگے اللہ کے دین کی اور معنی مَنْ اَنْصَارِیْ کے یہہ ہین کہ کون ہین مددگار میرے کہ خصوصیت رکہتے ہون
مجہسے اور ہو وین ساتہہ میرے بیچ مدد کرنے دین خدا کے اور حواری کے معنے برگزیدہ اور مخلص اور وہ وہ تہے جو پہلے
ایمان لائے عیسی پر اور وہ تہے وہ بارہ آدمی ف مطلب اور کافر ہی ایک جماعت یہہ اسوقت تہا کہ حضرت
عیسے علیہ السلام آسمان پر اوٹہائی گئے بعد اونکے بنی اسرائیل تین فرقہ ہوئی ایک جماعت نے کہا کہ وہ خدا تہے او
گئے آسمان پر اور ایک جماعت نے کہا کہ بیٹے خدا کے تہے خدا اونکو اپنی طرف لیگیا اور یہہ دونو جماعت کافر ہوئی اور
ایک جماعت نے کہا کہ عیسی بندہ خدا کا اور رسول اوسکا تہا خدا نے اوسکو اپنے پاس اوٹہا لیا یہہ مؤمن ہین
پس درمیان اونکے لڑائی پڑی دونون گروہ کافرون پر غالب آئے اور ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم کے زمانے تک اوسیطرح رہے پہر خدا تعالے نے ہمارے پیغمبر کو بہیجکر تائید مؤمنون کی کی کہ کافر نیر غالب
آئے ساتہہ ظاہر کرنے اوسی کلمہ لینے کے کہ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہے یعنے ہمارے پیغمبر نے بہی وہی کہا جو وہ لوگ کہتے
اور تائید کرنیوالے اوس گروہ مؤمنون بنی اسرائیل کے ہوئی فَاَیَّدْنَا آخیر آیت تک سے یہہ بات صحیح سمجہی
جاتی ہے یعنی پس قوت دی ہمنے اونکو کہ ایمان لائے اوپر دشمنون اونکے کہ قائل حضرت عیسے کے آلہہ ہونے
کے تہے پس ہوئے مؤمن غالب **نکتہ** ایک محقق صوفیون مین سے کہتے ہین کہ اس سورۃ مین اشارہ
ہے اسکی طرف کہ سالکونکو ظاہر جہوٹے دعوونکا کرنا موجب غضب خدا کا اور پہرنیکا طریقہ وصول سے اور موجب
افترا کا اللہ پر اور تاریک کرنیوالا دل کا اور دور کرنیوالا خدا سے اور اوسکے رسول سے ہی چنانچہ فرمایا
یُرِیْدُوْنَ آخیر آیتہ تک یعنے اون جہوٹے دعوون سے چاہتے ہین کہ بجہا نا نور حقیقی حقیقت منور ہونیکا کرین
اور خدا غالب کرنیوالا نور کا ہے تجارت نجات دینے والی اللہ کی دوری سے اور پہنچانیوالی خدا کیطرف توجہ کلی
اللہ کیطرف اور مجاہدہ نفس کا ہے تا داخل ہونا بیچ جنت قرب کے اور مشاہدہ کے اور حاصل ہونا مکاشفہ علوم
معارف اور اسرار کا اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ اور فتح و نصرت نفس و شیطان پر حاصل ہو **بحرہ** **تنبیہ**
اس آیتہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین خدا کی مددگاری کرے خواہ جہاد کرکر خواہ سمجہا کر خواہ علم پڑہا کر خواہ اچہی
باتین رواج دیکر اور بری باتین مٹا کر یعنے شادی غمی مین جتنی رسوم بری ہین اونکو موقوف کرے اور
موقوف کروا دے جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ
وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاہِلِیَّۃِ الخ ف مشکوۃ

سورۃ الجمعہ مدنیہ

اس سورۃ کا نام سورۃ جمعہ
ہے اسلیے کہ اسمین ذکر ہے خطبہ اور نماز جمعہ کا اور یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین گیارہ ہین اور رکوع
دو اور کلمہ ایکسو چہتر اور حروف سات سو ستاسی نازل ہوئی ہے یہہ سورۃ بعد سورۃ تحریم کے اور بعد سورہ
صف کے اسلیے لکہی گئی کہ سورہ صف مین سرے پر بیان ہے تسبیح کا اور اس سورۃ کی اول مین بہی بیان
ہے تسبیح کا اور بہت مضمونون مین مناسبت ہے ف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ساتہہ پاکی کے یاد کرتا ہے خدا کو جو کچہہ
کہ آسمانون اور زمین مین ہے خدا بادشاہ نہایت پاک غالب با حکمت ہے ف **فتح** ف اللہ کو پاکی بولتا ہے

سورۃ الجمعہ

جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمینون مین وہ پادشاہ پاک ذات زبردست حکمت والا ۝ **مو** بہت پاکیزگی اور ستہرائی سے یاد کرتے ہین خدا تعالی کو سب جو کچھ کہ آسمانون اور زمین مین ہے سو وہ خدا تعالی کیسا ہے کہ ہمیشہ سے پادشاہ ہی اور ہمیشہ پادشاہ رہیگا پاک ہے سب عیبون اور نقصانون سے زبردست حاکم درست حکم کرنیوالا ۝ **تفسیر** تسبیح سے مراد یا تو تسبیح خلقت کی ہے یعنے جسوقت کہ دیکھے تو طرف ہر چیز کی پیدایش اوسکی دلالت کرتی ہے اوپر وحدانیت اللہ تعالے کے اور پاک ہونے اوسکے ہم برابر سے یا تسبیح معرفت مراد ہے وہ یہہ ہے کہ کرتا ہے اللہ تعالے ساتھہ لطف اپنے کے ہر چیز مین ایک ایسی بات کہ پہچانا جاتا ہے ساتھہ اوسکے اللہ تعالے اور پاکی بیان کرتی ہے اوسکی ہر چیز کیا نہین دیکھتا ہے تو طرف قول اللہ تعالے کے وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ وَلٰکِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ تَسۡبِیۡحَهُمۡ ۝ یا مراد تسبیح حقیقی ہے کہ جاری کرتا ہے اللہ تعالے تسبیح ہر جوہر پر لیکن ہم نہین پہچانتے ۝ **مدلہ** هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ ۗ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝ وہ ہی وہ کہ اوٹھایا ناخواندون یعنے عرب مین ایک پیغمبر قوم اونکی سے پڑہتا ہے اوپر اونکے آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکہاتا ہے اونکو کتاب اور دانائی اور تحقیق تھے پہلے اس سے بیچ گمراہی ظاہر کے ۝ **فتح** وہی ہے جسنے اوٹھایا ان پڑہون مین ایک رسول اونہین مین کا پڑہتا ان پاس اوسکی آیتین اور اونکو سنوارتا اور سکہاتا کتاب اور عقلمندی اور اوس سے پہلے پڑے تھے صریح بہلاوے مین ۝ **مو** وہ خدا تعالے جسنے اوٹھایا یعنے پیدا کیا بغیر لکہے پڑہے لوگون مین مکے کے ایک پیغمبر اونہین کے قوم سے جو وہ پیغمبر یعنے محمد پڑہتا اور سناتا ہے اونکو آیتین خدا تعالی کی اور پاک کرتا ہے وہ پیغمبر اونکو کفر اور شرک کی نجاست سے اور سکہاتا ہے قرآن اور دانائی شریعت کی اور سمجہہ خدا تعالے کے پہچاننے کی اور مقرر تھے مکے کے لوگ پہلے آنے پیغمبر کے سے البتہ گمراہی مین کفر اور شرک کی صریح ۝ **تفسیر** ۝ اوٹھایا الخ یعنے بہیجا ایک شخص اسی قوم امیون مین تحقیق اور امی منسوب ہے طرف جماعت عرب کے اسلیے کہ وہ لکہے پڑہے نہ تھے بہ نسبت اور امتون کے اور بعضون نے کہا کہ شروع ہوا ہے لکہنا طائف سے اور اونہون نے سیکہا حیرہ والون سے اور حیرہ والون نے انبار والون سے اور آیتین اوسکی یعنے قرآن اور پاک کرتا ہے یعنے شرک سے اور کفر کی بری باتون سے اور مراد کتاب سے قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت یا سمجہہ دین مین اور پہلے اس سے یعنے پہلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بیچ گمراہی ظاہر کے یعنے کفر اور جہالت کی ۝ **مدلہ تنبیہ** ۝ امی بڑی صفت ہے حضرت کی قربان جاوے حضرت کے کہ باوجود امی ہونیکے وہ علم رکہتے تھے کہ کسیکو نہوا ہے نہوگا حضرت کے ایک ایک حدیث سے فقہا رحمہم اللہ نے بیسیون مسئلہ نکالے ہین اور یہہ صفت حضرت کی اور عربون کی توریت مین بہی مذکور ہے چنانچہ عطاء بن یسار سے منقول ہے کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مینے خبر دو مجکو صفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا عبد اللہ نے ہان بیان کرتا ہون قسم ہے اللہ کی تحقیق وہ البتہ صفت کیے گئے ہین توریت مین ساتھہ بعض صفت کے جو قرآن مین ہے وہ یہہ ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا وَحِرۡزًا لِّلۡاُمِّیّٖنَ اَنۡتَ عَبۡدِیۡ وَرَسُوۡلِیۡ

ف اور نہین ہے کوئی چیز مگر کہ پاکی بیان کرتی ہے ساتھ تعریف اوسکی ولیکن نہین سمجھتے تم تسبیح اونکی ۱۲

ع تو روا نکالو وان سے نکل من الضلالة والاثم وقیل علیہا لکیسے کانوا فی ضلال لانکر مذہب ۱۲ منہ

ع ان پڑہون عرب کو کہا چونکہ پاس بنی کی کتاب نتہی ۱۲ منہ

ع وقیل بترجمہ کو تو زادہ من العلم تعلمون وا حوالہ ۱۲ منہ

وَسَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ **مشکوٰۃ** وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اور بہی بہیجا اوس پیغمبر کو ایک قوم دوسری مین بنی آدم سے کہ ہنوز نہین ملے ہین ساتہہ مسلمانون کے یعنے فارس اور تمام عجم اور وہ ہے غالب باحکمت **فتح** اور ایک اورون کے واسطے اونہین مین سے جو ابہی نہین ملے انہین اور وہی ہے زبردست حکمت والا **موضح** اور پیدا کیا اوسی پیغمبر کو واسطے دوسری قوم کے مؤمنون مین سے جو وہ قوم نہین ملی اول قوم مسلمانون کے سے اور وہ خدا تعالے زبردست ہی جسنے چاہے پیغمبری دے مضبوط کام کرنیوالا ہے درست **ف** اول قوم مؤمنون کی وہ جنہون نے رسول اللہ کو دیکہا اور ایمان لائے اور دوسری قوم مؤمنون کی وہ جو بن دیکہے سنکر ایمان لاتے **ع** **تفسیر** مراد نہ ملنے والون سے وہ ہین کہ جو اب تک نہین آئے پیچہے حضرت کے آئین گے یعنے تابع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ قیامت تک پیدا ہوتے رہین گے سب کو تعلیم حضرت ہی کی ہوتی تہی اور ہوتی رہیگی بلا واسطہ اور بواسطہ اور بقول بعض کے مراد آخرین سے تابعین اصحاب کے ہین اور بقول بعض کے عجم اور فارس ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ اِلَيْهِ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلُوْهُ تَنَاوُلَهُ فِي الْمَعَالِمِ اور ایک روایت مین آیا ہے رسول علیہ السلام نے ہاتہہ اپنا سلمان فارسی پر رکہکر یہہ کلام مذکور فرمایا **بحر** ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہے اور اللہ صاحب فضل بڑیکا ہے **فتح** یہہ پیدا کرنا پیغمبر کا اور بہیجنا اوسی آمت مین دین کی راہ بتانے کو فضل خدا تعالی کا ہے اور یہہ مرتبہ پیغمبری کا دیتا ہے خدا تعالے جسے چاہتا ہے اور جسے لائق جانتا ہے اور خدا تعالے ہے صاحب بزرگی کا اور بہت بڑائیکا **ع** **تفسیر** یعنے یہہ جو فضیلت جو دی ہے محمد کو کہ وہ نبی اپنے زمانہ کے لوگونکا اور سب زمانہ آیندہ کا ہے یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہتا ہے اور مقتضی ہوتی اوسکو حکمت اوسکی **مدارک** مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ مثال اون لوگون کی کہ رکہی گئی اونکے سر پر توریت پہر نہ اوٹہایا اوسکو یعنے موافق اوسکے عمل نکیا مانند حال گدہے کے ہے کہ اوٹہاوے کتابونکو بری ہے مثال اوس قوم کی کہ جہوٹ گنا خدا کی آیتونکو اور خدا راہ نہین دکہاتا جماعت ظالمونکو **فتح** کہاوت اونکی جنپر لادی توریت پہر نہ اوٹہائی اونہون نے جیسے کہاوت گدہے کی پیٹہ پر لیچلتا ہے کتابین بری کہاوت اون لوگونکی جنہون نے جہٹلائین اللہ کی باتین اور اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگونکو **موضح** مثل اور کہاوت ہے اون لوگونکی جنسے اوٹہوائی توریت یعنے حکم کیا اونہین کہ توریت مین جو لکہا ہے وہی کام کرو پہر اونہون نے نہ اوٹہایا یعنے حکم نمانا جو توریت کے لکہے پر عمل نکیا فقط پڑہتے رہے پہر اون لوگونکی مثل ایسی ہے جیسے گدہا اوٹہاتا ہے کتابونکو یعنے محنت اوس بوجہ اوٹہانیکی کرتا ہے اور خبر نہین کہ اون کتابونمین کیا لکہا ہے ایسہی یہودی توریت پڑہتے ہین اور اوسکے لکہے ہوئے پر عمل نہین

کرتے تو اونکی مثل اوسی گدہی کی ہے جسپر کتابین لدی ہون بری کہاوت او مثل ہے اوس قوم کی جنہون
نے جہوٹا کہا خدا تعالی کی آیتونکو جو قرآن ہے اور خدا تعالے راہ نہین دکہاتا ظالمون قوم کو علا تفسیر
رکہی گئی اونکے سپر توریت یعنے تکلیف دیے گئے اوسکے جاننے کی اور عمل کرنیکے اوسپر پہر نہ اوٹہایا اوسکو یعنے
نہ عمل کیا اوسپر پس گویا کہ اونہون نے نہ اوٹہایا اوسکو اور اسفار جمع سفر کی ہے اور سفر کہتے ہین کتاب بڑی
کو مشابہت دی یہود کو ساتہ اوس گدہی کے جس نے اپر بڑہا اونہون نے توریت کو اور یاد کیا اوسکو یعنے اوسمین ہے پہر نہ عمل
کیا اوسپر اور نہ فائدہ اوٹہایا ساتہہ آیتون اوسکیکے اور وہ یہہ ہے کہ اوسمین تعریف رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کی اور بشارت اونکے پیدا ہونیکی ہتی پہر نہ ایمان لائے اوسپر سا تہہ گدہے کے کہ اوٹہاوے بڑی بڑی
کتابین علم کی پس وہ لیئے چلتا ہے اونکو اور وہ نہین جانتا کہ میری پیٹہہ پر کیا ہے کتابین دین کی لدی
ہوئی ہون تو اوسکو کچہہ فائدہ نہین اور بد دینی کی کتابین لدی ہون تو کچہہ ضرر نہین حاصل یہہ کہ
اوسکو سوا مشقت رنج کے کچہہ فائدہ نہین پس جو شخص کہ علم پڑہے اور عمل نکرے اپنے علم پر پس یہی مثال
صادق ہے اوسپر اور جنہون نے جہوٹ گنا وہ یہود ہین کہ جنہون نے جہٹلائین اللہ کی آیتین جو دلالت
کرتین تہین اوپر صحت نبوت محمد علیہ السلام کے اور راہ نہین دکہاتا الخ یعنے وقت اختیار کرنے اونکے ظلم کو یا راہ
نہین دکہاتا اوسکو کہ سبقت کیا ہے اوسکے علم مین یہہ کہ وہ ہوگا ظالم ملا تنبیہ اس آیۃ شریفہ
سے معلوم ہوا کہ علم پڑہے تو اوسپر عمل کرے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہہ کہ آویگا لوگو نپر
ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا اسلام سے مگر نام اوسکا اور نہین باقی رہیگا قرآن سے مگر رسم اوسکی مسجدین اونکی
آباد ہونگی یعنے زرق برق خوب ہوگی اور وہ خراب ہینگے ہدایت سے علمار اونکے بُرے ہونگے اونین کے
آسمان کے نیچے ہین اونکے پاس سے نکلیگا فتنہ اور اونہین مین پہر یگا یعنے خراب ذلیل ہونگے آپ روایت کرے
روایت کرتے ہین کہ بلا شبہہ بدترین لوگونکا اللہ کے نزدیک مرتبہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہے کہ نہ نفع اوٹہایا
جاوے ساتہہ علم اوسکیکے اور حسن بصری رح سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے علم دو قسم پر ہے ایک تو علم دل
مین ہے یعنے اثر اوسکا دل مین ہے پس یہہ علم نفع دینے والا ہے اور ایک علم زبان پر ہے پس یہہ حجت اللہ
کی ہے اوپر ابن آدم کے یعنے فرماویگا کہ اورون کو سمجہاتا تہا اور آپ نہ سمجہا انتہی یہی مضمون مولانا روم علیہ
الرحمہ نے فرمایا ہے ؎ علم چون بر دل زند یاری بود ✤ علم چون بر تن زند ماری بود ✤ اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے منجملہ حدیث طویل کے کہ اول ✤ لوگون کا حکم کیا جاویگا اوسدن قیامت کی وہ شخص
ہوویگا کہ سیکہا علم اور سکہایا اوسکو اور پڑہا قرآن پس لایا جاویگا روبرو پروردگار کے پس معلوم کراویگا اوسکو نعمتین اپنے پس معلوم کریگا یہہ فرماویگا
پس کیا عمل کیا تو نے مقابلہ مین ان نعمتون کے عرض کریگا کہ سیکہا مینے علم اور سکہایا مینے اوسکو اور پڑہا مینے
تیری راہ مین قرآن فرماویگا جہوٹا ہے تو ولیکن تو نے سیکہا علم تو کہ کہا جاوے کہ تو عالم ہے اور پڑہا تو نے
قرآن تو کہ کہا جاوے کہ وہ قاری ہے سو کہا جاچکا یعنے اب ہمارے پاس ثواب نہین ہے تیرے لیے
پہر حکم کیا جائیگا پس کہینچا جائیگا موہنہ کے بل یہانتک کہ ڈالا جائیگا دوزخ مین اور روایت ہے زیاد
بن حدیر سے کہ کہا واسطے میرے عمر نے آیا پہچانتے ہو تم اوس چیز کو کہ ڈہا دیتی ہے اسلام کو کہا زیاد نے کہ کہا

علا ظالم وہ لوگ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی رکھتے اور جہٹلاتے اور کہتے تھے کہ ہم ابناء اللہ و احباؤہ یعنی ہم بیٹے ہین خدا کے اور دوست ہین اوسکے اور اپنی بڑائی کرتے تھے کہ سوائے ہمارے بہشت مین ہرگز کوئی نہ جاویگا مگر جو کوئی ہو یہودی یا نصارے کہ رسول صلعم سے فرماتا ہے اپنے حبیب محمد صلعم کو کہ انکو جواب دے اس طرح کہ قل یا ایہا الذین ہادوا الخ علا قولہ وحمل سفر محل النصب علی الحال

مینے نہین جانا مین فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ ڈہا دیتی ہے یعنی دور کردیتی ہے عزت اسلام کی لغزش عالم کی اور جہگڑنا منافق کا ساتہہ کتاب اللہ کے اور حکم حاکمون گمراہ کرنیوالونکا اور فرمایا پناہ مانگو ساتہہ اللہ کے جب الحزن سے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے جب الحزن فرمایا ایک نالہ ہے یعنے گہرا مانند کوئین کے بیچ دوزخ کی کہ پناہ مانگتی ہے اوس سے جہنم ہر روز چار سو بار عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا قاری ریاکار یعنے دکہانے والے اپنے اعمال کے اور تحقیق قاریون مین سے کہ جنکو اللہ بہت دشمن رکہتا ہے وہ لوگ ہین کہ ملتے ہین امرا سے کہا محاربی راوی حدیث نے کہ مراد اس سے ظالم امرا ہین اور فرمایا کہ مثال علم کی کہ جس سے نفع نہ اوٹہایا جائے مانند مثال خزانہ کی ہے کہ نہ خرچ کیا جاوی اوس سے خدا کی راہ مین اور فرمایا ابن مسعودؓ نے اگر تحقیق عالم محفوظ رکہتے علم کو اور رکہتے اوسکو نزدیک اہل اوسکے یعنے جو قدر علم کی جانتے ہین کہ وہ دیندار ہین البتہ سردار ہوتے بسبب اوسکے اپنے وقت کے لوگونپر ولیکن اوہنون نے خرچ کیا اوسکو دنیا دار کے لیے تو کہ پاوین بسبب اوسکے کچہہ دنیا اونکیسے پس ذلیل ہوے اونکے نزدیک سنا ہے مینے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کوئی کرے سب قصدونکو ایک قصد قصد آخرت اپنے کا کافی ہوگا اوسکو اللہ مقصود دنیاوی اوسکیکو اور جسکو پریشان کرین قصد کہ پریشانیان دنیا کی ہین تو نہین پرواہ کرتا ہے اللہ کہ بیچ کس حالات دنیا کے ہلاک ہووے اور فرمایا کہ جو کوئی طلب کرے علم تو کہ جہگڑے اور فخر کرے ساتہہ اوسکی علما سے یا جنگ و جدل کرے ساتہہ اوسکے بیوقوفون سے یا مائل کرے بسبب اوسکے لوگونکو طرف اپنے داخل کریگا اوسکو آگ جہنم مین اور فرمایا جو کوئی سیکہے علم دین کا نہین سیکہتا ہے اوسکو مگر تو کہ پہنچے بسبب اوسکے دنیا کے فائدہ کو نہین پاویگا بو جنت کی روز قیامت کے غرضکہ مقصود علم سے عمل کرنا ہے اور تقویت دینی اسلام کو نہ دنیا طلبی پہر اوس علم کی بڑی بڑے فائدہ ہین اور اوس عالم باعمل کے بڑی بڑی فضیلتین ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو آوے موت اسحالت مین کہ وہ طلب علم کرتا ہے تو کہ زندہ کرے بسبب اوسکی اسلام کو پس درمیان اوسکے اور درمیان نبیون کے ایک درجہ ہوگا جنت مین کہ مرتبہ نبوت ہے اور فرمایا کہ اچہا ہے آدمی سمجہہ رکہنے والا دین مین اگر محتاج ہوتے ہین لوگ طرف اوسکے نفع دیتا ہے اور اگر بے پروا ہوتے ہین لوگ اوس سے تو بے پرواہ کرتا ہے نفس اپنے کو اور آیا ہے کہ ابو درداء کے پاس ایک شخص آیا بیچ مسجد دمشق کے اور کہا کہ تحقیق مین آیا ہون تمہارے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر سے واسطے تحقیق ایک حدیث کے کہ خبر پہنچی ہے مجکو کہ تم نقل کرتے ہو اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین آیا ہون کسی اور حاجت کے لیے کہا ابو درداء نے کہ سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ الخ یعنے جو شخص چلے ایک راہ مین کہ طلب کرتا ہے اوسمین علم کو چلاویگا اوسکو اللہ ایک راہ مین راہون جنت کی سے اور تحقیق فرشتے البتہ بچہاتے ہین بازو اپنے واسطے رضا طالب علم کے . . . اور بلاشبہ عالم کے لیے بخشش مانگتی ہین جو کہ آسمانون مین ہین اور جو کہ زمینون مین ہین اور مچہلیان اندر دریا کے اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت چودہوین رات کے چاند کے ہے اوپر سارے ستارون کے اور تحقیق علما وارث انبیاء کے

جب الحزن یعنے کنوان نمبر ۱۲
ع ۲ یعنی مصاحبت دنیادارون کی بسبب طمع مال
ع ۳ لوگون کی طرف اونکی دنیا
ع ۴ ۱۲
ع ۵ ۱۲
ع

ہین نہین میراث چہوڑی اونہون نے دینار اور نہ درہم اور سوا اسکے نہین کہ میراث مین چہوڑا ہے علم پس جسنے
حاصل کیا علم لیا حصہ بڑا اور ذکر کیے گئے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دو شخص کہ ایک اون دونون
مین سے عابد تہا اور دوسرا عالم پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى
اَدْنَاكُمْ الخ یعنے فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت میری کے ہے اوپر ادنی شخص تمہارے کے پہر فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور فرشتہ اوسکے اور آسمان زمین کے رہنے والے یہانتک کہ چیونٹیان
اپنے سوراخ مین اور یہانتک کہ مچہلیان البتہ دعا خیر کرتے ہین اونکے لیے جو سکہاتے ہین لوگونکو بہلائی اور
فرمایا ایک فقیہ سخت زیادہ ہے شیطان پر ہزار عابد سے اور فرمایا طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ
مُسْلِمَةٍ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر اور رکہنے والا علم کا نزدیک غیر اہل اوسکے
ایسا ہے جیسا کوئی ہار ڈالے جواہر اور موتی اور سونیکا سورونکے گلے مین اور فرمایا کہ جو کوئی نکلے بیچ طلب علم کے
پس وہ بیچ راہ اللہ کے ہے یہانتک کہ پہرے اور فرمایا کہ تحقیق او چیز سے کہ ملتی ہے مومن کو عمل اوسکے اور نیکیان
اوسکے سے بعد مرنے اوسکے علم ہے کہ سکہایا اور پہیلایا اوسکو اور اولاد صالح کہ چہوڑا اوسکو یا مصحف میراث
مین چہوڑا یا بنائی مسجد یا سرا بنائی یا نہر جاری کی یا صدقہ نکالا مال اپنے سے بیچ صحت اور حیات اپنے کے
ان چیزونکا ثواب پہنچتا رہیگا اوسکو بعد مرنے اوسکے بہی اور فرمایا تحقیق وحی بہیجی اللہ عزوجل نے کہ تحقیق
جو شخص چلا ایک راہ مین بیچ طلب علم کے آسان کرونگا مین اوسکے لیے راہ جنت کی اور جسکی لیلونگا مین
پیاری آنکہین دونگا مین اوسکو عوض اونکے جنت اور زیادتی علم مین بہتر ہے زیادتی سے عبادت مین
اور جڑ دین کی پرہیزگاری ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تکرار کرنی علم کی ایک ساعت رات کو بہتر
ہے شب بیداری سے اور تحقیق گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دو مجلسون پر اپنی مسجد مین پس فرمایا
کہ دونون بہلائی پر ہین اور ایک اون دونونکے افضل ہین دوسرے والونکے سے پر یہہ یعنے عابد تو دعا کرتے
ہین اللہ تعالے سے اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکے پس اگر چاہے دیوے اونکو اور اگر چاہے نہ دے اونکو
اور اسپر یہہ جماعت یعنے علمار کی پس سیکہتے ہین فقہ کو یا علم کو اور سکہاتے ہین جاہل کو پس وہ افضل ہین
اور سوا اسکے نہین ہے کہ بہیجا گیا مین معلم یعنے سکہانیوالا علم کا پہر بیٹہے حضرت عالمون مین اور کہا عبداللہ
بن مسعود نے کہ دو حرص رکہنے والے ہین کہ نہین سیر ہوتے ایک تو صاحب علم اور ایک صاحب دنیا
اور دونون برابر نہین ہوتے آئی پر صاحب علم پس زیادہ حاصل کرتا ہے رضامندی اللہ تعالی کی اور
اے پر صاحب دنیا پس بڑہتا جاتا ہے سرکشی مین پہر پڑہی عبداللہ نے یہہ آیت كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى اور کہا دوسرے کے حق مین اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اور
آیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا واسطے کعب احبار کے کہ کون ہین علم والے کہا اونہون نے وہ جو
کہ عمل کرین اوس چیز پر کہ جانین کہا عمر نے کیا چیز نکالدیتی ہے علم کو علما کے دلون سے کہا کعب نے کہ طمع
یعنے دنیا کی اور پوچہا ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے برائی سے پس فرمایا حضرت نے کہ نہ پوچہو مجہسے
برائیکا حال اور پوچہو مجہسے بہلائی کا حال فرمایا یہہ تین بار پہر فرمایا حضرت نے کہ تحقیق بد بدونکی بد علما ہے

ہین اور تحقیق بہلے بہلون کے بہتر علمار کے ہین اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اے لوگون جو
کوئی جانے ایک مسئلہ پس چاہیئے کہ کہے اوسکو اور جو کوئی نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ خوب جانتا ہی اسلیے کہ
تحقیق بعض علم سے ہے کہ کہے واسطے اوس چیز کے کہ نہین جانتا ہے اللہ خوب جانتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے
واسطے نبی اپنے کے قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ کہہ کہ نہین مانگتا ہون
مین تمسے اوپر اسلام کی باتونکے پہنچانیکے مزدوری اور نہین ہون مین تکلیف کرنیوالونمین سے کہ جو بات نہ
آئی ہو خواہ مخواہ بناکر کہہ دون روایت ہے محمد بن سیرین سے کہ کہا تحقیق یہہ علم دین ہے پس دیکہو تم کہ کس سے
لیتے ہو تم یعنے علم دین عالمون باعمل سے لینا چاہیے مشکوٰۃ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ
زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہہ تو اے یہود اگر گمان
رکہتے ہو تم کہ تم دوست خدا کے ہو سوا تمام لوگونکے پس آرزو کرو موت کی اگر ہو تم راست گو قتح تو کہہ
اے یہود ہونیوالو اگر تم دعوا کرتے ہو کہ تم دوست ہو اللہ کے لوگونکے سوا تو تمنا کرو مرنیکی اگر تم سچے ہو موضح
کہو اے محمد اے وہ لوگو جو تم یہودی ہو اگر تم گمان لیجاتے ہو یہہ کہ تم دوست خدا تعالی کے ہو سب لوگونکے سوا یعنی تمہارے سوا
کوئی دوست خدا تعالے کا نہین پہر تو تم آرزو کرو موت کی جو جلد خدا تعالی سے ملو اگر تم اس بات مین سچے ہو
یعنے تم جو کہتے ہو کہ ہم سب سے زیادہ خدا تعالے کے دوست ہین تو دوستی کا قاعدہ ہی جو دوست کو کمال آرزو
ملاقات دوست کی ہو سو دنیا مین ہرگز ملاقات کا وعدہ نہین مگر بعد موت کے تو پہر آرزو موت کی کرو اگر سچے
دوست ہو اب خدا تعالے فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا عہ تفسیر
اگر تم سچے ہو یعنے اپنے گمان مین تو آرزو موت کی کرو تا دوست کے پاس پہنچکر دوستونکی نعمتون کو پہنچو
اور یہہ تکذیب قول یہود کی ہے کہ کہتے تہے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ولَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ
هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى یعنے ہم بیٹے اللہ کے ہین اور دوست اوسکے اور ہرگز نہین داخل ہوگا جنت مین مگر وہ کہ ہو یہودی
یا نصاری پس فرمایا کہ اگر تم اس بات مین سچے ہو اور بڑا بہروسا ہی تمکو اسپر تو آرزو کرو اللہ سے یہہ کہ مارے تمکو
اور جلدی لیجاوے تمکو طرف دار کرامت اپنے کے کہ جو طیار کر رکہا ہے اپنے دوستونکے لیے پہر فرمایا وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗ
الخ اور مراد من دون الناس سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے ہین مدارک وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ
اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ اور آرزو نہین کرینگے اوسکی ہرگز بسبب اوس چیز کے کہ
آگے بہیجا ہے ہاتہون اونکے نے اور خدا دانا تر ہے ظالمونکو فتح اور کبہی نہ منائینگے مرنا جس واسطے
آگے بہیج چکے ہین اونکے ہاتہ اور اللہ کو خوب معلوم ہین گنہگار موضح اور نہین کرتے وہ لوگ آرزو
موت کی ہرگز بسبب اوسکے جو بہیج چکے ہین پہلے اپنے ہاتہون یعنے اونہون نے جو کام کیے ہین جو توریت مین
صفت آخری زمانہ کے نبی کو بگاڑا اور تعریف اور طرح پہیری ہے یہہ جانتے ہین کہ جو ہمنے کیا ہے سبکا
حساب ہوگا اس سبب مرنیسے ڈرتے ہین اور خدا تعالے سب جانتا ہے جو جو کچہہ کہ یہہ ظالم کرتے ہین عہ
تفسیر ظالمونکو کہ اپنی نفس پر ظلم کرتے ہین اونکا حال خوب جانتا ہے اور موافق عمل اونکے
سزا دیویگا اور مراد آگے بہیجنے سے کفر اور اعمال بد اونکے اور تغییر کرنا توریت کا اور تعریف پیغمبر خدا کی ہے مجمع

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ٥ کہہ تحقیق موت کہ بہاگتے ہو اوس سے البتہ وہ پہنچنے والی ہے تمکو پہر پہیرے جاؤگے طرف جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے تہے تم ف توکہہ موت وہی جس سے تم بہاگتے ہو سو وہ تمسے ملنی ہے پہر پہیرے جاؤگے اوس چہپا اور کہلا جاننے والے پاس پہر جتاویگا تمکو جو کرتے تہے ف مو کہواے محمد یہودیونکو کہ مقرر وہ موت جسسے تم بہاگتے ہو پہر وہ موت بیشک ملنے والی ہے تمکو کتنا ہی اوس سے بہاگو وہ تمہین نہ چہوڑیگی ہرگز پہر تم پہیرے جاؤگے جو تمکو گہیر لاوینگے طرف جاننے والے چہپے اور کہلے یعنی خدا کیطرف تمکولے آوینگے جو جاننے والا ہے سب ظاہر اور باطن کا پہر خبر دیویگا اور بتلاویگا تمکو جو کچہہ تمنے کام کیے فریب کے ع تفسیر کہ بہاگتے ہو اوس سے اور حسرت نہین کرتے اوسکی آرزو نکرنے پر بخوف اسکے کہ پکڑے جاؤگے بسبب وبال کفر اپنے کے تیس وہ ملنے والی ہے تمسے بالضرور پس خبر دیگا تمکو الخ یعنے پس سزا دیگا تمکو ساتہہ اوس عذاب کے کہ تم لائق ہوا وسکے

ف مد يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ٥ ای مسلمانون جب اذان دیجاوے واسطے نماز کے بیچ دن جمعہ کے پس سعی کرو طرف یاد خدا کے اور چہوڑو خرید و فرخت کو یہہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر جانتے ہو ف فتح اے ایمان والون جب اذان ہو نماز کی دن جمعہ کے تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چہوڑ و بیچنا یہہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تمکو سمجہہ ہے ف مو ای وہ لوگون جو تم ایمان لائے ہو خدا تعالے کو ایک جانکر اور اوسکے حکم بجالانیوالے ہو تو جب تمہین پکارین اور بلاوین واسطے نماز کے جمعہ کے دن تو پہر جاؤ تم طرف یاد کرنے خدا تعالے کے نماز کیواسطے جانیمین شتابی کرو اور چہوڑو بیچنا خریدنا جو یہہ دنیا کے معاملونکو چہوڑکر نماز کیطرف دوڑنا بہتر ہے تمہارے واسطے جو دنیا کے نفع چند روز کے مین اور نماز کا فائدہ ہمیشہ کا ہے جو کبہی کم نہوگا تو اوسمین تغافلی اور سستی نکرو اگر ہو تم جاننے والے نفع کے ع تفسیر اذا نودی مراد ندا سے اذان ہے اور دن جمعہ کا سردار دنونکا ہے حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ شَهِيدٍ وَوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ اور مراد یاد خدا سے خطبہ ہے جمہور علماء کے نزدیک اور اس سے دلیل پکڑی ہے ابو حنیفہ رحمہ نے اسپر کہ خطیب جب اقتصار کرے اوپر الحمد للہ کے فقط جائز ہے اور بیع کے چہوڑنیکو جو فرمایا مراد اس سے یہہ ہے ایسے کام چہوڑو جو غافل کرین یاد خدا سے اور بیع کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جمعہ کے روز بیع و شرا بہت ہوتی ہے وقت زوال کے پس کہا گیا اونکو کہ سعی کرو تجارۃ آخرت مین اور چہوڑو تجارت دنیا کی اور سعی کرو طرف ذکر اللہ کے کہ کوئی چیز اوس سے زیادہ نفع دینے والی نہین اور چہوڑو اوس بیع کو کہ نفع اوسکا تہوڑا ہے یہہ یعنے سعی کرنی طرف ذکر اللہ کے بہتر ہے تمہارے لیے بیچنے اور خریدنے ف مد مراد ذکر سے نماز اور خطبہ ہے اور مراد سعی سے جانا نماز کے لیے نہ دوڑنا اسلیے کہ دوڑکر چلنے سے نماز کے لیے منع آیا ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا اِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَلَٰكِنِ ائْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا رَوَاهُ فِي الْمَعَالِمِ اور منقول ہے کہ اہل مدینہ نے پہلے آنے رسول علیہ السلام کے سے مدینہ مین اور پہلے واجب ہونے جمعہ کے سے اس سرزمین مین جمع ہوکر دو رکعتین پڑہین اور ذکر خدا کا کیا اور اس دن کا نام جمعہ رکہا اور کہا

که ہفتہ دن یہود کے جمع ہونیکا ہے اور اتوار نصاریٰ کے جمع ہونیکا دن اور یہہ روز جمعہ واسطے اجتماع ہمارے لیے ہی
بعد اسکے خدا تعالیٰ نے موافق عمل اونکے یہہ آیۃ بہیجی اور اول جمعہ کہ رسول علیہ السلام نے پڑہا سولہوین ربیع
الاول مین پڑہا بعد اسکے کہ ہجرت کرکر پیر کے دن بارہوین اوسی مہینے کی مدینہ مین پہنچکر محلہ قبا مین نزول
اجلال فرمایا اور روز جمعہ کے بقصد مدینہ کے برآمد ہوئے بیچ بطن وادی بنی سالم کے وقت نماز جمعہ کا ہوا اوسی
جگہہ نماز ادا کی اور خطبہ پڑہا اور مراد ندا سے کہ حرام کرنیوالی بیع کی ہے وہ اذان ہے کہ بعد چڑہنے خطیب کے منبر پر کہی
جاتی ہے چارون اماموں کے نزدیک لیکن اگر کوئی بعد اوسکے خرید و فروخت کرے تو نزدیک ابحنیفہ اور شافعی
رحمہما اللہ کے بیع صحیح ہوتی ہے اور نزدیک احمد اور مالک رحمہما اللہ کے صحیح نہین ہوتی اور گناہ دونون صورتون
مین لازم آتا ہے ۵ بحر ۵ تنبیہ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک بحسب صحیحتر روایت کے مراد ندا حرام کرنیوالے
خرید و فروخت کیسے اذان اول ہے چنانچہ درالمختار مین یہہ مرقوم ہے ۵ مسئلہ نماز جمعہ کہ دو رکعت بعد خطبہ کے
ہین فرض عین ہے اوپر مردون عاقل بالغ حر یعنے آزاد مقیم کے نہ اوپر لڑکے اور دیوانہ اور مسافر اور عورۃ اور غلام
کے چارون اماموں کے نزدیک مگر ایک روایت مین امام احمد سے ہی کہ غلام پر بہی واجب ہے اور اوس نابینا
پر بہی کہ لیجانیوالا نپاوے واجب نہین ہے بالاتفاق اور ایسیہی واجب نہین ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک
اوس نابینا پر کہ لیجانیوالا پاوے اور تین اماموںکے نزدیک واجب ہوگی اور سوائے شہر کے جمعہ صحیح
نہین ہوتا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک صحیح ہوتا ہے جہان کہ عدد جماعت
جمعہ کا تمام ہو خواہ شہر ہو یا گانو اور نزدیک مالک کے اوس گانو مین کہ گہر متصل رکہتا ہو اور اوسمین مسجد
و بازار ہو صحیح ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے نماز جمعہ بے جماعت چالیس مردون کے نہین ہوتی اور نزدیک
ابوحنیفہ کے ساتہہ چار مردون کے ہوجاتی ہے کہ ایک امام ہو اور تین مقتدی اور نزدیک ابی یوسف کے اور
ایک روایت احمد سے تین مردون سے بہی ہوجاتی ہے اور امام مالک کے نزدیک چالیس سے کم مین بہی ہوجاتی
ہے لیکن تین چار سے نہین ہوتی اور ساتہہ مسافرون اور غلامون کے اگر جمعہ کی جگہہ مین یعنے شہر مین
جمع ہوکر نماز جمعہ ادا کرین نزدیک ابحنیفہ کے صحیح ہے اور نزدیک شافعی اور احمد اور مالک رحمہم اللہ کے صحیح
نہین ہوگی اور امامت غلام اور مسافر کی جمعہ مین نزدیک ابحنیفہ اور شافعی اور مالک کے جائز ہے اور نزدیک
احمد کے اور ایک روایت کے مالک سے جائز نہین اور اوپر رہنے والون خارج شہر کے اوس جگہہ مین کہ جمعہ ادا نہو
بسبب سننے اذان کے ادا کرنا جمعہ کا واجب ہوجاتا ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے واجب نہین ہوتا اور جماعت
ظہر کی روز جمعہ مین اون لوگونکو کہ آنا جمعہ کے لیے ممکن نہین ہے جائز ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے مکروہ ہے اور
اگر عید روز جمعہ کے پڑے ساتہہ ادا کرنے نماز عید کے نماز جمعہ کی ساقط ہوجاتی ہے امام احمد کے نزدیک اور اگر
جمعہ بہی پڑہین افضل ہے اور نزدیک ابحنیفہ اور شافعی کے دونون واجب ہین اور سفر روز جمعہ کے بعد زوال
کے پہلے نماز سے اوس کسیکو کہ نماز اوسپر فرض ہے روا نہین ہے اور پہلے زوال سے نزدیک ابحنیفہ اور مالک
کے جائز ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے جائز نہین ہے مگر کہ سفر جہاد کا ہو تو جائز ہے امام احمد کے نزدیک
اور کلام کرنا وقت خطبہ کے سننے والے خطبہ کو حرام ہے چارون اماموںکے نزدیک لیکن جو کوئی کہ خطیب سے دور

اور خطبہ سنتا نہین اوسکو کلام کرنا نزدیک احمد اور شافعی کے جائز ہے اور چپ رہنا مستحب اور نزدیک ابحنیفہ
اور مالک کے اونکو بھی واجب ہے چپ رہنا اور شہر والونکو خارج شہر کے نماز جمعہ ادا کرنی صحیح نہین مگر ابحنیفہ کے
نزدیک کہ قدر مسافت عیدگاہ تک جائز ہے اور ادا کرنا جمعہ کا بے اذن امام کے جائز ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے
کہ بے اذن سلطان[۱] کے جمعہ منعقد نہین ہوتا اور جمعہ صحیح نہین ہوتا مگر بیچ وقت ظہر کے مگر امام احمد کے نزدیک
کہ پہلے زوال سے بھی صحیح ہے اور جو کوئی امام کے ساتھہ ایک رکعت پاوے جمعہ پا لیا اوسنے ایک رکعت
اکیلے پڑھ کر نماز جمعہ تمام کرے اور اگر کم ایک رکعت سے پاوے ظہر پڑھے مگر نزدیک ابحنیفہ کے اگر سجدہ سہو مین بھی
امام کو پاوے تو جمعہ کو تمام کرے اور نماز سے پہلے پڑھنا دو خطبونکا شرط منعقد ہونے جمعہ کے ہے چارون اماموںکے
نزدیک کہ بدون اوسکے جمعہ منعقد نہین ہوتا اور خطبہ مین حمد خدا کی اور درود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر
بھیجنا اور وصیت تقویٰ کی کرنی اور پڑھنا ایک آیۃ کا دعا مؤمنین اور مؤمنات کے لیے کرنی نزدیک احمد
اور شافعی کے شرط ہے بدون اسکے خطبہ معتبر نہین اور نزدیک ابحنیفہ کے بقدر الحمد للہ کے بھی کافی ہے اور
اور ایک روایت امام مالک سے بھی یہی ہے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد کے اور بحسب ایک روایت کے مالک سے
کافی نہین ہے جب تک کہ ایک کلام کہ جسکو عرف مین خطبہ کہین نہ پڑھے اور کھڑا ہونا خطیب کا خطبہ مین نزدیک
مالک اور شافعی کے واجب ہے اور نزدیک احمد اور ابحنیفہ کے درست سنت ہے اور بیٹھنا درمیان مین دو خطبون
کے بھی سنت ہے مگر نزدیک شافعی کے واجب ہے اور طہارت خطبہ مین شرط نہین ہے مگر بیچ قول راجح کے
شرط ہے[۲] اور سلام کرنا خطیب کا اوپر حاضرون کے بعد چڑھنے منبر کے نزدیک ابوحنیفہ و مالک کے مکروہ ہے
اور نزدیک امام احمد و شافعی کے مکروہ نہین کرے اور تحیۃ المسجد ادا کرنا حالت خطبہ مین نزدیک ابحنیفہ و مالک کے
مکروہ ہے اور نزدیک شافعی احمد کے جائز ہے اور امام جمعہ کا وہی چاہیے کہ جو خطبہ پڑھے بغیر اوسکے روا نہین[۳]
مگر ساتھہ عذر کے نزدیک ابحنیفہ اور احمد کے روا ہے اور نزدیک مالک کے عذر سے بھی روا نہین اور ایک روایت
احمد اور شافعی سے بھی یہی ہے اور صحیح مذہب شافعی سے مطلقا جائز ہے اور غسل روز جمعہ کے سنت ہے اور
خلیفہ پکڑنا بیچ نماز جمعہ کے اگر امام کا وضو ٹوٹ جاوے تو سب کے نزدیک روا ہے مگر بقول قدیم شافعی کے
روا نہین اور اگر کسی سے نماز جمعہ کی فوت ہو جاوے تو نماز ظہر کے ساتھہ جماعت کے ادا کرے نزدیک احمد اور
شافعی کے اور جدا جدا پڑھے نزدیک مالک اور ابحنیفہ کے اور ادا کرنا جمعہ کا بیچ ایک شہر کے سوای ایک مسجد جامع
کے نزدیک مالک اور شافعی کے روا نہین اور نزدیک احمد اور صاحبین کے اگر شہر بڑا ہے اور جمع ہونا ایک
جگہہ دشوار ہو تو کتنے جگہہ[۴] ادا کرنا روا ہے اور ایک روایت شافعی سے بھی یہی ہے اور جنکو کہ عذر ہو بیماری کا
یا خبرگیری مریض کا یا ڈر ہو کسی سے جائز ہے اوسکے لیے ترک کرنا جمعہ کا اور ایسے ہی ساتھہ عذر مینہ کے اور
کیچڑ کے ترک کرنا جائز ہے اور جنپر کہ نہین واجب ہے حاضر ہونا جمعہ مین جب حاضر ہون اور نماز پڑھین ساتھہ
امام کے جمع کی ساقط ہو جاتا ہے اونسے فرض ظہر کا لیکن نہین پورا ہوتا ہے اونسے عدد جمعہ کا مگر صاحب عذر جب
حاضر ہو پورا ہو جاتا ہے اوس سے عدد[۵] **نکتہ** ایک محقق کہتا ہے کہ اس سورہ مین اشارہ ہے ساتھہ اسکے
کہ پاک کرنیوالے نفسون کے اور سکھانیوالے علوم معارف اور اسرار کے اور نجات دینے والے گمراہی بشریت سے

اور پہنچانیوالی طرف خداکے متابعت رسول امی کی ہے علیہ الف الف صلوات کہ نصیب اس امت مرحومہ
کے ہوئی ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور تاثیر اسی تفضل کیسے ہے کہ ایسا قرب
اور معرفت اس امت کو حاصل ہوتا ہے کہ کسی امت اور کسی پیغمبر پر مثل اس امت اور اس پیغمبر کے نہین ہوا
جو کوئی اطلاع اوپر شریعت او طریقت محمدیہ کے پاوے اور کمال متابعت اوسکی اور فنا کرنے اپنے سے
بیچ ہستی حق کے قصور کرے مانند گدہے کے ہے کہ بوجہہ اوٹہاتا ہے اور کچہہ نفع نہین پاتا ہے مصرعہ چار
پائی بروکتابے چند ❊ ہدایت اور وصول سے محروم ہے **تنبیہ** چونکہ اس آیۃ کریمہ مین ذکر جمعہ کا
فرمایا اسیلیے کچہہ حدیثین فضیلت وغیرہ جمعہ کی نقل کرتا ہون فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر دن
کہ طلوع کرتا ہے اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہے اوسمین پیدا کیئے گئے آدم اور اوسی مین داخل کیے گئے جنت مین اور
اوسمین نکالے گئے جنت سے اور نہین قائم ہوئیگی قیامت مگر دن جمعہ کے اور فرمایا کہ ڈہونڈو تم اوس
ساعت کو کہ امید ہے قبولیت دعا کی روز جمعہ مین بعد عصر کے آفتاب کے غروب ہونے تک اور فرمایا کہ بلاشبہ جمعہ
مین ایک ساعت ایسی ہے کہ نہین مانگتا اللہ سے بندہ اوسمین کچہہ مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ اوسکے تئین عرض کیا
صحابہ نے کہ کونسی ساعت ہے وہ فرمایا جسوقت کہ قائم کیجاتی ہے نماز اوسکے فارغ ہونے تک اور فرمایا جو آوے
جمعہ کی نماز کے لیے پس چاہیے کہ غسل کرے اور فرمایا کہ جو کوئی غسل کرے دن جمعہ کے اور غسل کراوے اور سویرے
آوے اور ابتدا خطبہ مین شریک ہو اور قریب ہو امام سے اور سنے خطبہ اور چپکا بیٹہا رہے ہوتا ہے اوسکے لیے
بدلہ ہر قدم کے کہ رکہتا ہے اوسکو اجر ایک برس کا کہ اوسمین دنکو روزے رکہے اور راتکو شب بیدار رہے
اور فرمایا جو کوئی وضو کرے پس اچہا وضو کرے پہر آوے نماز جمعہ کے لیے پس بیٹہے
قریب امام کے اور سنے خطبہ اور چپکا بیٹہا رہے مغفرت کیجاتی ہے واسطے اوسکی مابین اوس جمعہ کی اور دوسرا
جمعہ کے یعنے پہلے جمعہ کے اور زیادہ تین دن اور جسنے چہوئی کنکر یعنے کہیلتا رہا کنکروں سے پس تحقیق لغو کیا
اوسنے اور فرمایا کہ جسنے غسل کیا دن جمعہ کے جنابت کا سا غسل پہر اول وقت آیا مسجد مین پس گویا کہ قربانی
کیا اوسنے ایک اونٹ اور جو کوئی آیا دوسری ساعت گویا کہ قربانی کی گائین اور جو کوئی آیا تیسرے ساعت
پس گویا کہ قربانی کیا دنبہ اور جو کوئی آیا چوتھی ساعت پس گویا کہ قربانی کی اوسنے یعنے للہ دی ایک مرغی
اور جو کوئی آیا پانچوین ساعت مین پس گویا کہ للہ دیا انڈہ پس جسوقت نکلتا ہے امام حاضر ہوتی مین فرشتے
سنتے ہین خطبہ کو اور فرمایا جو کوئی ترک کرے جمعہ کو تین بار از راہ سستی کے مہر کردیتا ہے اللہ اوسکی دل پر
اور فرمایا جو کوئی لوگونکی گردنین روندتا جائے یعنی جماعت مین شریک ہونیکے لیے دن جمعہ کے بنایا جائیگا
پل اوپر جہنم کے یعنے تاکہ لوگ اوسکی پیٹہہ پر سے روندتے جائین اور پڑہتے تہے حضرت نماز جمعہ مین سبح اسم
ربک الاعلی اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ اور ایک روایت مین آیا ہے پڑہنا سورہ جمعہ کا پہلی رکعت مین
اور پڑہنا سورہ اذا جاءک المنافقون کا دوسری رکعت مین اور پڑہتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
روز جمعہ کے صبح کی نماز مین الم تنزیل السجدہ اور ہل اتے علے الانسان اور کہا سہل بن سعد صحابی نے کہ
نہین کہاتے تہے ہم صبح کا کہانا حضرت کے زمانہ مین اور نہ قیلولہ کرتے تہے ہم مگر بعد جمعہ کے اور فرمایا نبی صلے اللہ

علیہ وسلم نے جسوقت کہ اونگنے لگی ایک تم مین کا دن جمعہ کی پس چاہیے کہ بدل ڈالے مجلس اپنی اور فرمایا کہ حق ہے
مسلمانون پر یہہ کہ غسل کرین دن جمعہ کے اور لگاوین خوشبو اہل اپنی کیسے پس اگر نپاوی خوشبو پس پانی ہے
اوسکے لیے خوشبو ہے یعنے نری پانی سے نہا لینا بمنزلہ خوشبو کی ہے ۱۲ **ترمذی** اور اعمال جمعہ کے یہہ ہیں
کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے اور بین کتروا وے اور ناخن لوا وے اور غسل کرے اور خوشبو لگا وی اور تیل لگا وی
اور کنگہی کرے اور بعد دسے جو کچہہ میسر ہو اور نہ حاضر ہووے اپنی قوم کی مجلس مین بعد زوال کے اور مشغول رہے
ذکر و دعا مین غروب تک اسلیے کہ ساعت قبولیت دعا کی پہلے غروب کے ہے بحسب صحیح روایت کے اور بعضون
نے کہا کہ مابین بیٹھنے امام کے ہے ادا نماز تک اور اداب جمعہ سے ہے کہ بعد نماز کے ملاقات بہائی مسلمانون
کی کرے اور خبر پرسی بیمارون کی کرے اور جنازے پر حاضر ہو اور زیارت قبر کی کرے اور نکاح کرے اور طلب نکاح
کرے اور طلب رزق کی کرے ساتہہ کسب حلال کے اور پڑہے سات بار شب جمعہ مین اور روز جمعہ مین
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِي
بِيَدِكَ اَمْسَيْتُ عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي
ذُنُوْبِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور سنت یہہ ہے کہ جس سے جمعہ فوت ہو بغیر عذر کے وہ تصدق کرے
ایک دینار یا آدہا درہم یا ایک صاع گیہون یا نصف صاع بحسب طاقت کے اور جو کوئی عادت پکڑے ترک
جمعہ پر بغیر ضرورۃ کے لکہا جاتا ہے منافق اوس کتاب مین کہ نہ مٹائی جاتی ہے اور نہ بدل کیجاتی ہے اور مہر
کردیتا ہے اللہ تعالے اوسکے دلپر اور نہین قبول کیجاتی ہے طاعت و عبادت اوسکی ہکذا ثبت فی الاحادیث
الصحاح عنہ صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ وظائف النبی ۱۲ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پس جب تمام کیجاوے نماز متفرق ہو تم زمین
مین اور طلب کرو تم فضل خدا سے اور یاد کرو خدا کو بہت تا تم چہٹکارا پاؤ ۱۲ پہر جب تمام ہو چکے نماز تو پہیل پڑو
زمین مین اور ڈہونڈ ہو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت شاید تمہارا بہلا ہو ۱۲ **مو** ۱۲ پہر جب ادا کر چکو
تم نماز تو پہر پہیل جاؤ لپٹے اپنے کام کو زمین مین دنیا کے کاروبار مین مشغول ہو اور تلاش کرو روزی کی
خدا تعالے کے فضل سے اور یاد کرو بہت خدا تعالے کو شاید کہ تم چہٹکارا پانیوالے ہو جاؤ اپنے گناہون سے
اور دین دنیا کا فائدہ پاؤ ۱۲ **عہ** ۱۲ **تفسیر** فَانْتَشِرُوْا مین امر اباحت کے لیے ہے اور مراد فضل خدا سے روزی
اور تجارت ہے یا طلب علم یا عبادت پسندیدہ یا ملاقات بہائی مسلمانون کی للہ اور یاد کرو خدا کو یعنے شکر
ادا کرو اوسکا باپر اسکے کہ توفیق دی تمکو واسطے ادا فرض اپنے کے ۱۲ **مدارک** ۱۲ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً
اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ط قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ط
وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور وہ مسلمان جب دیکہین کسی بنجارے کو یا کہیل کو متفرق ہو کر متوجہ ہون طرف
اوسکے اور چہوڑین تجکو کہڑا ایسے خطبہ مین کہہ جو کچہہ کہ نزدیک خدا کے ہے یعنے ثواب بہتر ہے کہیل سے اور
سوداگری سے اور خدا بہترین روزی دینے والونکا ہے **مترجم** کہتا ہے یہہ آیۃ عبارت ہے اصحاب پر اور
اشارہ ہے اوس قصہ پر کہ ایک بنجارہ شام سے آیا درمیان خطبہ کے وہ اوسکو دیکہہ کر متفرق ہوے اور

انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین نرہے مگر باران شخص کہ حضرت ابوبکر او عمر بہی اونمین سے تہے واللہ
اعلم **فـ** ۵ اور جب دیکہین سودا بکتا یا تماشا کہندجاوین اوسکی طرف اور چہوڑ جاوین تجکو کہڑا تو کہہ جو
اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے سے اور سوداگری سے اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے **مو** ۵ اور جب
دیکہین یہہ سب مسلمان کاروان کو یا سنین ڈہول کی آواز جو بجاتے ہین کاروانکی آنیکے خبر سنانیکو تو
جاتے ہین اوسکی طرف تو پہلے خریدلیوین غلہ او چہوڑ جاتے تجکو ای محمد کہڑا خطبہ پڑہتا کہہ اے محمد اونکو
وہ چیز جو خدا تعالی کی پاس ہی نعمتین اور ثواب نماز کا اور سننا خطبہ کا بہت اچہا ہی اور نفع دینے والا ہی سوداگری کی نفع اور تماشے سے اور خدا تعالی
بہت بہتر سب روزی دینے والونکا اسباب سے **عـه** ۵ **تفسیر** مراد تجارۃ سے آنا بنجاریکا ہی اور لہو سے آواز طبل او تالیون
کی کہ وقت آنے بنجاریکے بجاتے تہے منقول ہے کہ روز جمعہ کے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑہتے
تہے ناگہان بنجارہ دحیہ کلبی کا غلہ بہت سا لیکر جانب شام سے مدینہ مین پہنچا اور طبل اوسکے آنیکا بحسب
معمول قدیم کے بجایا اور اوسوقت مین بیچ مدینہ کے تنگی اناج کی بہت تہی سننے والے خطبہ کی آواز اوسکے آنے
کے طبل کی سنکر ایکبارگی بسبب اضطرار کے اوسکی طرف گئے اور مسجد مین سوائے اہٹہ یا بارہ آدمیون کے
باقی نرہے چار یار کرام بہی اونمین تہے انحضرت نے فرمایا اگر سب چلے جاتے ایک آگ اس جنگل سے تمہاری
طرف روانہ ہوتی اور لفظ قائما مین دلیل ہے اسپر کہ خطبہ کہڑے ہوکر پڑہے **۵ مسئلہ** اگر امام تلے ساتھ عدد
معتبر کے نزدیک ہر امام کے کہ ذکر ہوا احرام نماز جمعہ کا باندہا اور بعد احرام امام کے مقتدی امام کے پیچہے چلے جاوین
اتنے کہ عدد جماعت کا ناقص ہو جاوے اگرچہ ایک ہی کم ہو پس نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے اگر
سجدہ ایک رکعت کا ہمراہ اونکے ادا کیا ہے تو نماز جمعہ کی تمام کرے اور اگر کم ایک رکعت سے ادا کی تہی تو چار
رکعت ظہر کی تمام کرے اور نزدیک صاحبین کے اگر تکبیر احرام بہی ساتہہ اونکے کہے تو نماز جمعہ کی تمام کرے
اور نزدیک احمد اور صحیحتر قول شافعی کے وہ نماز جمعہ کی باطل ہو جائیگی اور از سر نو ظہر ادا کرے اور سورہ جمعہ اور
منافقون یا سورہ سبح اسم اور غاشیہ نماز جمعہ مین پڑہنی سنت ہے **۵ بحر** **۵ تنبیہ** منقول ہے
کہ ایک شیطان بشکل انسان بنکر ایک عالم با ایمان کے پاس آیا اور کہا کچہہ مسئلے پوچہا چاہتا ہون فرمایا
پوچہہ کہا وہ کونسا ایک ہے کہ دو نہین ہو سکتا فرمایا اللہ وحدہ لاشریک لہ کہا وہ کون دو ہین کہ تین نہین
ہو سکتا فرمایا بدن اور روح کہا وہ کون چار چیز ہے جو مخلوق نہین فرمایا کتب اربعہ زبور توریت انجیل فرقان
کہا وہ کون پانچ چیزین ہین جو جمعہ کے دن پیدا ہوئین فرمایا بہشت دوزخ آفتاب مہتاب ستارے
کہا وہ کون سات چیزین ہین جنکے سات سات حصے ہین فرمایا آسمان زمین دوزخ دریا طواف ایام
قرآن کہا کسدن مین آسمان بنے فرمایا اتوار کو کہا وہ کون ہے جو شکم مین بیٹہا او شکم سے نکلا باوجود اسکی
پیران دونونمین نسب نہین فرمایا وہ یونس بن متی ہین کہا وہ کون شخص ہے کہ تیس برسکا تہا اور بیٹا
اوسکا ایکسو بیس برسکا فرمایا وہ عزیر علیہ السلام تہے کہ جب آپکی وفات ہوئی تیس برسکے تہے اور اونکا بیٹا
بیس برسکا سو برسکے بعد جب وہ زندہ ہوے اتنے عرصہ مین وہ بیٹا ایکسو بیس برسکا ہوا اور آپ تیس ہی
برسکے رہے کہا کس کس چیز جوڑے ہین فرمایا آسمانکا زمین آفتاب کا مہتاب دن کا رات جنت کا نار

ف ۱ ایکبار حضرت خطبہ فرما رہے تھے اور دحیہ ... نقارہ بجاتا آیا اور سب لوگ ساتہہ سے ... بہاگ گئے ... نماز کو بیچ ہی مین چہوڑ کر مسجد سے ... حضرت کے ساتہہ بارہ آدمی رہ گئے اونمین سے ... اور ... ف ۲ سخاوت کرنیوالے ہین جو ہمیشہ لنگر اونکا جاری ہے ... اگر کوئی لینیوالا اونکے پاس نہ جاتا ... تو وہ کسی بات سے کرے ... خوشی ہمیشہ ... دینیوالا اوس کے نیاز ہوا اور دنیا اوسکے موقوف کرے اور خدا تعالے ایسا ہی ... جو ... اسی ... کرے روزی اونکی موقوف نہین ... سبحان اللہ وہ ایسا ہی ...

عقبیٰ کا دنیا آدم کا حوا مرد کا عورت غنا کا فقر ہنسی کا رونا عافیت کا بلا سرور کا غم مسعود کا منحوس شیرین کا تلخ خیر کا شر ثواب کا عذاب امن کا خوف رضا کا غضب ایمان کا کفر حیات کا موت جوڑا ہے کہا سب
کتنے انبیاء ہوئے اور اونمین کتنے رسول کتنے اور مرسل کتنے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار اونمین تین سو تیرہ ان
رسول اور چار مرسل کہا ان تینومین کیا فرق ہے فرمایا نبی وہ کہ جسکو سچا خواب ہوا اور رسول وہ جسنے آواز
سنی یعنے فرشتے کی اور مرسل وہ جسمین یہہ دونون باتین جمع ہوئیں کہا آدم حوا ابلیس سانپ طاؤس
کی جگہہ اوترنیکی کونسی ہے فرمایا ہند جدہ بابل سجستان اقصای ہند کہا کیا سبب ہے کہ بعضے آدمی کی
داڑہی پہلے سفید ہوتی ہے اور سر کے بال پیچہے اور بعضون کے بالعکس فرمایا کہ اول کی یہہ وجہ ہے کہ ریش
موضع ملامت ہے اور دوسرے کا یہہ سبب کہ سر دس برس داڑہی سے بڑا ہے کہا کیا باعث ہے کہ عورت کے
داڑہی نہین نکلتی فرمایا تامرد ونکو اونسے نفرت نہو کہا جب گرمی آتی ہے جاڑا کہان جاتا ہے اور جب جاڑا
آتا ہے گرمی کہان جاتی ہے فرمایا زمین کے نیچے اور زمین کے اوپر اسواسطے کہ جاڑونمین کنوئیں کا پانی
گرم ہوتا ہے اور گرمیون مین سرد کہا سب سے زیادہ کسکا قلب سخت ہے فرمایا کافر کا کہا سب سے زیادہ کسکا قلب
نرم ہے فرمایا مومن کا کہا بہت تلخ کون چیز ہے اور بہت شیرین کون فرمایا حیات با ذلت اور ممات با عزت
کہا کمتر کون چیز ہے اور اکثر کیا فرمایا کمتر یقین ہے آدمی مین اور آدمی بے علم اور اکثر اسماء الٰہیہ مین دنیا مین
اور شک بنی آدم کہا بہت محتاج کون آدمی ہے فرمایا جو اللہ کو نہ پہچانے کہا بہت غنی کون چیز ہے فرمایا
فصل کا مینہ کہا بنی آدم مین کتنے پانی ہین فرمایا نو شیرین آب دہن ہے تلخ آب گوش شور آب چشم
تفہ آب بینی ترش آب عرق نتن آب بول غلیظ آب منی رقیق آب ودی چیپ سا آب مذی ان
تینونکو آب مرد کہتے ہین جب لعین نے ان سب سوالونکا جواب پایا تہک کر ایک چہوٹی شیشی نکالی اور پوچھا
کہ آیا اللہ قادر ہے کہ اسمین ہفت زمین ہفت آسمان وما فیہا کو داخل کرے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہہ تو
کیا اللہ قادر ہے کہ ایسے سات سو عالم کو اسمین داخل کرکر تیری دہنی آنکہہ مین ڈالے اور بائین آنکہہ سے
نکالے یہہ بات کہی اور اوسکی آنکہہ مین اونگلی ماری آنکہہ پہوٹ گئی شیطان نادان پہوئی پہوئی کہتا ہوا گیا
عالم دانا خدا کا شکر بجا لایا کہ خدایا تونے ابلیس کے شر سے مجکو بچایا پس شیطان کے شر سے علم نجات کا باعث ہوا
وہو المطلوب ﴿ مظہر العجائب ﴾ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿ کے مناسب ایک حکایت لکہتا ہون روض
الریاحین سے تا متنبہ ہون لوگ اوسکے دیکہنے سننے سے عثمان جرجانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ نکلا مین ایکدن
کوفہ سے بارادہ جانے بصرہ کے پس دیکہی مینے راہ مین ایک بڑہیا کہ صوف کا جبہ پہنے ہوئی تہی اور بالون
کی چادر چلتی تہی اور کہتی تہی الٰہی کیا بڑی دور راہ ہے اوسکے نزدیک کہ نہو تو رہنما اوسکا اور کیا بڑی وحشت کی
راہ ہے اوسپر کہ نہو تو مونس اوسکا کہا عثمان نے کہ پس نزدیک ہوا مین اوسکے اور سلام علیک کی اوس سے پس
جواب دیا سلام میرے کا اور کہا کون ہے تو رحمت کرے اللہ تجپر پس کہا مینے اوس سے کہ مین عثمان جرجانی
ہون پس کہا اوسنے کہ جیتا رہے تجکو اللہ نے عثمان کہا کا ارادہ رکہتا ہے تو کہا مینے کہ ارادہ رکہتا ہون
مین بصرہ کا ایک حاجت کے لیے پس کہا اوسنے اے عثمان کیون نہ آگاہ تو نے صاحب حاجت کو کہ تو صا

ف اسمین اختلاف ہے عدد میں پر ایمان لاوے یون کہکر یعنی نبی رسول ہین سب پر ایمان لایا ۱۲

ف اسمین بہی اختلاف ہے اکثرون نے یون لکہا ہے کہ نبی عام ہے اور رسول خاص کہ شریعت جدید اور کتاب جدید جسکو ملی وہ رسول و مرسل ہے اور نبی تابع شرع یعنی نبی جو رسول ہے وہ نبی ہے اور جو نبی ہے اوسکو رسول ہونا لازم نہین ۱۲ منہ

حکایت

کرتا وہ اوس حاجت کو طرف تیرے اور نہ مشقت مین ڈالتا تجکو یعنے اللہ تعالے سے دعا کرتا وہ بے مشقت تیری
حاجت کو برلاتا پس کہا مینے کہ نہین ہے درمیان میرے اور درمیان اوسکے ایسی معرفت پس کہا اوسنے کہ کس
چیز نے باز رکہا تجکو اوسکی معرفت سے کہا مینے کہ کثرت گناہون نے پس کہا اوسنے واللہ برا کیا تونے آگاہ ہو
قسم خدا کی اگر ملاتا تو رستی اپنی ساتہہ رستی اوسکیکے یعنے تعلق اوس سے خوب پیدا کرتا تو بہت خوب کام کرتا اور
روا کیجاتین حاجتین تیری بے مشقت پس کہا عثمان نے جب سنی مینے یہہ بات اوسکی تو رو یا مین اور کہا
مینے کہ چاہتا ہون مین تجسے دعا پس کہا اوسنے اَعَانَکَ اللّٰہُ عَلٰی طَاعَتِہٖ وَجَنَّبَکَ مَعْصِیَتَہٗ کہا عثمان نے
کہ جب قصد کیا مینے پہر نیکا نکالین مینے اپنی جیب سے کتنی ایک درہمین اور کچہہ اوسکو دین اور کچہہ لینے پاس
رکہین اور کہا مینے کہ لیتو یہہ اور اپنے کام مین لا پس کہا اوسنے کہ ای عثمان کہان سے ملین تجکو یہہ درہمین
مینے کہا کہ مین پہاڑون پر جاتا ہون اور وہان سے لکڑیان لاتا ہون اپنے سر پر اور مسلمانونکے بازارون
مین بیچتا ہون اور قیمت اونکی اپنے کام مین لاتا ہون پس کہا اوسنے کہ کسب حلال اچہی چیز ہے ولیکن
ای عثمان اگر درست کرتا تو معاملہ ذی الجلال سے اور اعتماد کرتا اوسپر حق اعتماد کرنیکا تو کفایت کرتا وہ تجکو
اوٹہانے لکڑیون کیسے پہاڑون پر سے پہر کہا اوسنے کہ ای عثمان مین چاہتی ہون کہ دکہاؤن تجکو کہ کیسا
درست کر رکہا ہے مینے معاملہ اپنا ساتہہ مالک اپنے کے اور کیسا توکل صادق رکہتی ہون اوسپر پس کہا پہر
پس پہیلائے اوسنے دونون ہاتہہ اپنے اور ہلائے ہونٹ اپنے پس دونون ہاتہہ اوسکے دینارون
سے بہر گئے پس کہا اوسنے تو یہہ ای عثمان قسم خدا کی نہ اسپر سکہ ہے بادشاہ کا نہ کسی حاکم کا اور جان لے
کہ بلاشبہ تو اگر دوست رکہے اپنے مولی کو تو بے پروا کردے تجکو خلق سے اور کافی ہو تجکو پہر غائب ہوگئی
وہ مجہسے نفعنا اللہ تعالے بہا آمین

سورة المنافقون مدنية

اس سورۃ کا نام سورہ منافقون ہے یہہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ اسمین ذکر منافقونکا ابتداء سورہ مین ہے اور یہہ سورۃ مدنیہ ہے نازل ہوئی بعد سورہ حج کے اور بعد سورہ جمعہ کے اسلیے لکہی گئی کہ سورۂ جمعہ کے اخیر مین ذکر ہے عدم اخلاص بعضے لوگونکا اور اسکی ابتدا مین ذکر ہے منافقون خالص کا آیتین اسمین گیاران ہین اور رکوع دو اور کلمے ایکسو اسی اور حروف آٹہہ سو کئیس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْہَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ ۘ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ ط وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۝ جب آوین سامنے تیرے منافق کہین گواہی دیتے ہین ہم کہ تو پیغمبر خدا کا ہے اور خدا جانتا ہے کہ بیشک تو پیغمبر خدا کا ہے اور خدا گواہی دیتا ہے کہ منافق دروغ گو ہین مترجم کہتا ہے کہ رئیس منافقون کے نے کسی سفر مین باتین نفاق کی کہین وہ باتین کسی شخص نے انصار مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کین منافقون نے مجلس مین آنکر قسم کہائی کہ ہمنے یہہ باتین نہین کہین ہین یہہ سورۃ بیچ نقل اون اقوال کے اور تہدید اور تکذیب اونکے نازل ہوئی

فتح جب آوین تیرے پاس منافق کہین ہم قائل ہین تو رسول اللہ کا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو رسول ہے اوسکا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہہ منافق جہوٹے ہین **موضح** جب آتے ہین تیرے پاس ای محمد منافق یعنے ابی سلول کا بیٹا اور اوسکے یار سو وہ آنکر کہتے ہین کہ گواہی دیتے ہین

سورة المنافقون

ہم کہ بیشک تو بھیجا ہوا خدا تعالے کا ہے یعنے منافقونکی گواہی پر کیا موقوف ہے خدا تعالے گواہی دیتا ہے تیرے
رسول ہونیکی اور فرماتا ہے کہ منافق جھوٹے ہین جو کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور قسم کھا کر کہتے ہین کہ تو
البتہ رسول خدا تعالے کا ہے یہہ منافق مونہہ پر سامنے کہتے ہین دلمین انکے یقین نہین کہ تو رسول اللہ
کا ہے انکی قسم اور گواہی جھوٹھی ہے ف عـه **تفسیر** گواہی دیتے ہین ہم الخ مراد منافقونکی یہہ تھے کہ ہم
زبان و دل سے گواہی دیتے ہین اور اللہ جانتا ہے کہ حقیقت الامر یہی ہے جسپر دلالت کرتا ہے قول انکا
کہ تو رسول اللہ کا ہے لیکن منافق جھوٹے ہین اسمین کہ دل ہمارا موافق ہے زبان کے یا وہ جھوٹے ہین
اسمین اسلیے کہ جب دل موافق زبان کے نہوا تو نہوئی گواہی حقیقت مین پس وہ جھوٹے ہین بیچ نام
رکھنے اسکیکے شہادہ حقیقت مین یا وہ جھوٹے ہین نزدیک نفسون اپنے کے اسلیے کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے کہ
قول انکا اِنَّکَ لَرَسُولُ اللّٰہِ جھوٹ ہے اور آیا ہے کہ جب خبر جمع ہونے بنی مصطلق کے واسطے لڑنے کے
پیغمبر خدا سے آنحضرت تلک پہنچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونسے لڑنیکے لیے برآمد ہوئے اور اونکے کنوے پر کہ مریسیع
اوسکا نام تھا لڑائی واقع ہوئی اور فتح مسلمانونکی ہوئی اموال اور اولاد انکی مومنون کی ہاتھہ لگی اور بعد
فتح کے درمیان جہجاہ غفاری کے کہ مہاجرین سے تھے اور درمیان سنان انصاری کے بسبب بھیڑ کے
پانی پر نزاع واقع ہوئی اور نوبت اسکی پہنچی کہ درمیان مہاجرین اور انصار کے قتل و قتال قائم ہووے
عبد اللہ بن اُبَیّ منافق اوسوقت مین باتین ناشائستہ زبانپر لایا اور کہا کہ مہاجرون کو کچھہ نہ دین تا مدینہ
سے پراگندہ ہو دین اور جب ہم مدینہ مین جاوین عزیز ذلیل کو نکالدے اور اشارہ اوس شقی کا عزیز سے
اپنے نفس کیطرف تھا اور ذلیل سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف زید بن ارقم نے کہ نوجوان تھے یہہ خبر
آنحضرت کو پہنچائی اور عمر رض نے کہا اذن دو یا رسول اللہ تا گردن عبد اللہ بن ابی کی مارون مین آنحضرت نے
فرمایا اے عمر تحمل کرو آنحضرت نے واسطے تسکین اوس فتنہ کے اوسیوقت کوچ فرمایا اور ابن ابی سے کہا کہ تو نے
یہہ کلام کہا تھا ابن ابی نے قسم کھائی کہ مینے نہین کہا ہے زید جھوٹا ہے اور چونکہ ابن ابی اپنی قوم مین شریف
تھا اوسکے یارون نے انصار مین سے جو کہ حاضر تھے کہا یا رسول اللہ زید نوجوان ہے شاید اوسکی بات نہ
سمجھا ہو آنحضرت نے ابن ابی کو معذور رکھا اور خبر زید کے جھوٹ بولنے کی پھیل گئی اور وہ شرمندہ رہتے تھے اور
عبد اللہ بیٹا ابن ابی کا جناب آنحضرت کے پاس آیا اور کہا آپ چاہتے ہین کہ میرے باپ کو مارین مجکو حکم کیجے
تا اوسکا سر آپکے سامنے لاؤن ڈرتا ہون کہ آپ اور کسیکو اوسکے مارنیکے لیے فرمادین اور مین اوسکو مدینہ مین
دیکھہ کر مارون اور جہنمی ہوؤن رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرے باپکو نہین مارتا بلکہ اوسکے ساتھہ نرمی اور
احسان کرونگا پس وہان سے روانہ ہوکر اور منزل مین چاہ نقع پر اوترے اور اوس روز ہوا ایسی تیز چلی کہ لوگ
اوس سے ڈرے اور اوسوقت اونٹنی آنحضرت کی گم ہوئی رسول علیہ السلام نے فرمایا خوف نکرو کہ یہہ ہوا بسبب
مرنے ایک بڑے کافر کے چلی ہے کہ وہ مدینہ مین مرا ہے لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہے فرمایا وہ رفاعہ بن
زید ہے ایک شخص نے منافقون مین سے کہا کہ خبر غیب کی دیتا ہے اور اونٹنی اپنی نہین جانتا کہ کہان ہے
اوسیوقت جبرئیل آئے اور پیغمبر خدا کو اونٹنی کی جگہہ کی اور اوس منافق کے قول کی خبر دی آنحضرت نے

اپنے اصحاب کو خبر دی اور فرمایا کہ مین علم غیب نہین جانتا ولیکن خدا تعالے مجکو خبر دیتا ہے کہ اونٹنی
میری فلانی گہاٹی مین ہے مہار اوسکی ایک درخت مین اٹک رہی ہے لوگ گئے اور وہین اونٹنی پائی اور
وہ منافق ایمان لایا اور جب مدینہ مین پہنچے رفاعہ کو موا ہوا سنا اور وہ بڑا سردار تہا یہود یون مین اون
ایام مین یہہ سورۃ بیچ تصدیق زید بن ارقم اور تکذیب ابن ابی کے نازل ہوئی بعد اوترنے اسکے رسول
علیہ السلام نے کان زید کا پکڑ کر فرمایا کہ خدا تعالے نے تصدیق تیری کی اور بعد اوترنے ان آیتوں کی لوگون نے
ابن ابی سے کہا کہ تیرے حق مین یہہ وعید آیا ہے پیغمبر کے پاس جا اور اونسے طلب بخشش کی چاہ اوس بدبخت
نے انکار کیا اور کہا کہ تمہارے کہنے سے مین ایمان تو لایا اور زکوۃ دی اب کچھہ باقی نہین رہا مگر یہہ کہ محمد کو
سجدہ کرون آیۃ وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ تَعَالَوْا اخیر تک اوتری اور کہا ہے علمانے کہ یہہ واقعہ پانچوین سال ہجری
مین ہوا ہے اور ابن ابی چند روز بعد اس کے مدینہ مین مرا اور واصل بجہنم ہوا **ط مدبجر ط تنبیہ**
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانی منافق کی تین ہین اگرچہ روزہ رکہے اور نماز پڑہے اور دعوے
کرے کہ مین مسلمان ہون جب بات کرے جہوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت
رکہوائی جاوے خیانت کرے اور فرمایا جسمین چار خصلتین ہون وہ منافق خالص ہے اور جسمین ایک خصلت
اونمین سے پائی جاوے ہوگی اوسمین ایک خصلت نفاق کی یہانتک کہ چہوڑے اوسکو جب امانت کہا
جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جہوٹ بولے اور جب عہد کرے عہد شکنی کرے اور جب لڑے بد
کہا وکرنے لگے **ط مشکوۃ** اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَہُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللہِ ط اِنَّہُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ٥ سپر پکڑا ہے اپنی قسمونکو پس باز رہے راہ خدا سے تحقیق وہ برا ہے جو کچہہ کہ کرتے ہین **ط فتح ط**
رکہی ہین اپنی قسمین ڈہال بناکر پہر روکتے ہین اللہ کی راہ سے یہہ لوگ برے کام ہین جو کرتے ہین **ط فـ ط**
مو ط پکڑا منافقون نے اپنی قسمونکو ڈہال جو قسم کہا کر اپنے تئین بچاتے ہین قتل اور قید ہونیسے پہر روکتے
ہین اور منع کرتے ہین لوگونکو مسلمان ہونے سے جو لوگونکو بہکاتے ہین چہپے ہوئے یا اپنے تئین بچاتے
ہین خدا تعالی کی راہ مین لڑنیسے جو کوتاہی کرتے ہین جہاد مین بیشک وہ لوگ برے کام کرتے ہین
ط ع ط تفسیر اپنی قسمونکو ڈہال اسمین دلیل ہے اسپر کہ نَشْہَدُ یمین ہے **ط مد ط** ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ
اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ فَہُمْ لَا یَفْقَہُوْنَ ٥ یہہ بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے پہر کافر ہوئے
پس مہر کی گئی اونکے دل پر پس وہ نہین سمجہتے ہین **ط فتح ط** یہہ اسپر کہ وہ ایمان لائے پہر منکر ہوگئے
پہر مہر ہوگئی اونکے دل پر اب وہ نہین بوجہتے **ط مو ط** یہہ اسواسطے ہے کہ منافق ایمان لائے ہین زبان سے
پہر کافر ہوئے دل سے جو ظاہر مین مسلمانون سے کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور خلوت مین کافرون سے
کہتے ہین کہ ہم تمہارے دین مین ہین پہر سو مہر رکہی ہے خدا تعالے نے اونکے دلونپر پس وہ نہین سمجہتے خوبی اور
بہلائی ایمان کی **ط ع ط تفسیر** ذٰلِکَ اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
یعنے یہہ قول جو شاہد ہے اوپر کہ وہ بدترین لوگون کے ہین اعمال مین بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان
لائے پہر کافر ہوئے یا اشارہ ہے طرف اوس چیز کے کہ بیان کیا گیا حال اونکے بیچ کذب اور نفاق کے

اور خبر دینے کے ساتھہ ایمان کے یعنی یہہ سب بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے یعنی بولے کلمہ تہادتکا اور کیا
اونہون نے جیسکہ کرتے ہین وکہ داخل ہوتے ہین اسلام مین پہر کفر کیا یعنے ظاہر کیا کفر اپنا بعد اسکے ساتھہ
قول اپنے کے اِنْ کَانَ مَا یَقُوْلُہٗ مُحَمَّدٌ حَقًّا فَنَحْنُ حَمِیْرٌ اور مانند اسکے بولتے ہین اپنی بات مومنونکے
سامنے پہر بولتے ہین کفر کی بات نزدیک شیاطین اپنے کے ازراہ ٹہٹہا کرنیکے ساتھہ اسلام کے جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالے نے وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا آخر آیتہ تک پس مہر کی گئی اونکے دلونپر یہانتلک کہ نہین داخل
ہوتا ہے ایمان اونکے دلونمین کسبرای نفاق اونکیکے فَہُمْ لَا یَفْقَہُوْنَ یعنے پس وہ نہین سوچتے ہین یا نہین
پہچانتے ہین صحتہ ایمان کی کہ ایمان ساتھہ زبانکے اور تصدیق بالقلب کے ہے نہ یہہ کہ جب وہ ملین
مومنون سے کہین ہم مومن ہین اور جب کافرونکے سردارون سے ملین کفر اپنا ظاہر کرین ع ملا بحر وَ

اِذَا رَاَیْتَہُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُہُمْ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِہِمْ ط كَاَنَّہُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ط یَحْسَبُوْنَ كُلَّ
صَیْحَةٍ عَلَیْہِمْ ط ہُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْہُمْ ط قٰتَلَہُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ۵ اور جب دیکہے تو منافقونکو متعجب کرتے
تجکو بدن اونکے اور اگر کہین کان رکہے تو اونکی باتونپر گویا وہ لکڑیان ہین دیوار سے لگی رکہین جانتے ہین
ہر آواز تند کو ہلاک اپنے پردہ ہین دشمن پس ڈر اونسے لعنت کی اونکو خدا نے کہانسے پہیرے جاتے ہین ع قد
اور جب تو دیکہے اونکو خوش لگین تجکو اونکے ڈیل اور اگر بات کہین سنے تو اونکی بات کیسے ہین جیسے لکڑی
لگا دی دیوار سے جو کوئی پکارے جانین ہم ہی پر بلا ہے وہی ہین دشمن اونسے بچتا رہ گردن مارے
اونکو اللہ کہانسے پہیرے جاتی ہین ع موضح اور جب دیکہتا ہے تو منافقونکو تو اچہی لگتے ہین تجکو ڈیل اور
صورت ظاہر اونکی اور جب کچہہ بات کہتے ہین تو تو سنتا ہی اونکی باتین اور اونکی قسمین سچ جانتا ہی اور وہ
دراصل ایسے ہین جیسے سوکہی لکڑیان دیوار سے لگی دہری ہوئی یعنے جیسے کاٹ کی پتلیان ہین جو نہ
کچہہ سنین اور نہ بولین اور دیکہتے ہین گمان لیجاتے ہین اور سمجہتے اپنے دلون مین جو آواز سنتے کہ اونپر
ہے یعنے ایسے ڈرتے ہین جو آواز کسیکی سنتے ہین یہی سمجہتے ہین کہ ہمارا نفاق ظاہر ہوا یہی منافق
دشمن ہین اونسے نڈر مت رہ پرہیز کر اونسے ہلاک کرے خدا تعالے اونکو کیسے پہیرے جاتے ہین سیدہی
راہ سے اسلام کی ع عاشقہ تفسیر جب تو دیکہے یہہ خطاب ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یا ہر مخاطب
کو آیا ہے کہ ابن ابی منافق اور اکثر منافق جسیم اور خوش شکل اور فصیح البیان تہے جب پیغمبر خدا کی مجلس مین
آنکر اظہار اپنے ایمانکا کرتے حضرت اور مسلمان جو حاضر ہوتے خوش ہوتے اونکو دیکہہ کر اونکی باتین سنتے اور
اور پسند کرتے حق تعالی نے یہہ آیتہ اوتار کر اونکے احوال کی خبر دی اور چونکہ وہ خالی تہے ایمان اور خیر سے مشابہت
دی گئی اون لکڑیون کی ساتھہ کہ جو لگادی جاتی ہین دیوار سے اسلیے کہ جب لکڑی لائق نفع کے ہوتی ہے
ہی لگائی جاتی ہے چہت یا دیوار وغیرہ کام کی جگہہ مین اور جو لائق نفع کے نہین ہوتی دیوار سے لگا کر
کہڑی کر دیتے ہین پس مشابہت دیے گئے منافق ساتھہ لکڑی مذکور کے بیچ عدم انتفاع کے یا اسلیے
مشابہت دی گئے کہ وہ پتلے ہین بلا ارواح اور جسم ہین بلا عقل پس ڈراونے سے اور نہ مغرور ہو اونکے
ظاہر پر اور قَاتَلَہُمُ اللّٰہُ بددعا ہے منافقونپر یا تعلیم ہے مومنون کیلیے کہ یون بددعا کرین اونپر کہان سے

چہپکر دیکہتے ہین تجکو تو ... ہم کو دیکہتے ہین ۱۲ ع کانہم خشب ... کلام مستانف ... ع قوله یحسبون کل صیحة ... فاقتلوهم ... قال ... الا عداوة العدو ... ف ... اور دلمین نامرد دغاباز ۱۲

پہیرے جاتے ہین یعنے کیونکر پہیرے جاتے ہین حق سے یہہ تعجب ہے اونکی جہل اور گمراہی سے ؏ مل ؏ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور جب کہا

جاوے منافقونکو آؤ تا طلب بخشش کی کرے تمہاری پیغمبر خدا پہیرین سر اپنے کو اور دیکہے تو اونکو موہنہ پہیرے ہین تکبر

کرتے ہوے ؏ فتح ؏ اور جب کہے اونکو آؤ معافی کرواوے تمکو رسول اللہ کا تو ہلاتے ہین اپنے سر اور تو دیکہے

رکتے ہین اور غرور کرتے ہین ؏ مو ؏ اور جب کہتے ہین منافقونکو کہ آؤ عاجزی کرو تو بخشوا دے تمکو خدا تعالے

سے پیغمبر خدا تعالے کا تب منافق سر اپنا پہیرتے ہین اور تو دیکہتا ہے اونکو جو کیسا رکرہے ہین اور نہین آتے گناہ

بخشوانیکو رسول اللہ کے پاس اور وہ غرور کرنیوالے ہین ؏ ع ؏ تفسیر جب منافقون نے آیۃ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

الخ سنی تو ابن ابی کو کہا کہ تیرے حق مین یہہ آیۃ اوتری ہے جا پیغمبر خدا کے پاس جا تا تیرے لیے بخشش مانگے

ابن ابی نے گردن پہیری اور کہا کیا چاہتے ہو محمد کو سجدہ کروں تب آیۃ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ الخ نازل ہوئی ؏ مج ؏ سَوَآءٌ

عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

یکسان ہے بیچ حق اس جماعت کے کہ بخشش طلب کرے تو اونکے لیے یا بخشش نہ طلب کرے تو اونکے لیے نہین بخشیگا خدا

اونکو تحقیق خدا راہ نہین دکہاتا ہے گروہ فاسقونکو ؏ فتح ؏ برابر ہے اونپر معافی چاہے تو اونکو یا نہ معافی چاہے ہرگز

نہ معاف کریگا اونکو اللہ مقرر اللہ راہ نہین دیتا ہے حکمونکو ؏ مو ؏ برابر ہے اونپر کہ بخشوا تو یا نہ بخشوا اونکو ہرگز نہین

بخشیگا اونکو خدا تعالے بیشک خدا تعالے نہین راہ دکہاتا انکی کی حکم نہ ماننے والونکو ؏ ع ؏ تفسیر ہرگز نہین

بخشیگا اونکو یعنے جب تک کہ وہ نفاق پر ہین اور معنے یہہ ہین کہ برابر ہے اونپر بخشش مانگنی اور نہ مانگنی اسلیے

کہ وہ التفات نہین کرتے اوسکی طرف اور نہ اعتبار کرتے اوسکا بسبب کفر اپنے کے یا اسلیے کہ اللہ نہین بخشیگا اونکو ؏

؏ مد ؏ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ وہی ہین وہ کہ کہتے ہین اپنے یارونکو خرچ نکرو اوس جماعت پر

کہ نزدیک رسول خدا کے ہین یعنے فقراء مہاجرین پر تا پراگندہ ہوں اور خدا کے لیے ہین خزانے آسمان و زمین

کے ولیکن منافق نہین جانتے ؏ فتح ؏ وہی ہین جو کہتے ہین مت خرچ کرو اونپر جو پاس ہتے ہین

رسول کے جب تک کہ کہنڈ جاوین اور اللہ کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے لیکن منافق نہین بوجہتے

؏ مو ؏ یہہ منافق وہی لوگ ہین جو کہتے ہین آپسمین اپنے دوستونکو کہ کچہہ خرچ مدو اونکو جو پیغمبر خدا کے پاس ہین

جب تک کہ اون پاس سے جدا ہوون ؏ اور اللہ کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے جو اوسیکا مال اور حکم

ہے سب زمین آسمان کے خزانون پر اس بات کو منافق نہین سمجہتے ؏ ع ؏ تفسیر اللہ کے ہین خزانے

الخ یعنے اوسیکے ہین رزق اور قسمتین پس وہ رزق دینے والا اونکا ہے زمین و آسمان سے اگرچہ منع کرین اہل

اونکو ولیکن منافق یعنے عبد اللہ اور جماعت اوسکی جاہل ہین نہین سمجہتے اوسکو پس واہی بکتے ہین بسبب بہکانے

شیطان کے ؏ مد ؏ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ

الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ کہتے ہین منافق اگر پہنچین ہم مدینہ میں

البتہ نکالدیگا بڑا بزرگ بڑے خوار کو مدینے سے یعنی تونگر اہل نفاق کے فقراء مسلمانونکو اور خدا کے لیے ہے

بزرگی اور اوسکے پیغمبر اور مسلمانونکے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ۞ **فتح** ۞ کہتے ہین ہم البتہ اگر ہم پھر گئے
مدینہ کو تو نکالدیگا جسکا زور ہے بقدر لوگونکو اور زور اللہ کا ہے اور اوسکے رسول کا اور ایمان والونکا ولیکن منافق
نہین سمجھتے ۞ **موضح** ۞ کہتے ہین منافق کہ اگر اس سفر سے مدینہ کو پھر ہین ہم تو مقرر نکالدے زور آور عزت والا
مدینہ سے خراب حالکو اور یہہ نہین جانتا کہ اور واسطے خدا تعالی کے ہی سب زور اور غلبہ اور عزت اور اوسکے پیغمبر کو
ہے اور مؤمن زور آور اور صاحب عزت ہین لے پر منافق نہین جانتے اس باتکو ۞ **ع** ۞ **تفسیر**
وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ الخ یعنے غلبہ اور قوۃ اللہ کے لیے ہے اور اوسکے لیے کہ جسکو عزت دی اللہ اور تائید کرے اوسکی کہ وہ
رسول اللہ کا ہے اور مؤمن وہی مخصوص ہین ساتھ اسکے جیسکہ ذلت اور خواری شیطان کے لیے ہے اور اوسکے
تابعین کے لیے کہ وہ کافر ہین اور منافق اور کسی صالحہ سے منقول ہے کہ وہ خراب حال تھی یعنے پھٹے پرانے
کپڑے پہنے ہوئے اوپر کسی نے طعن کیا اوسنے کہا کہ کیا نہین ہو مین اسلام پر اور وہ ایسی عزت ہے کہ نہین ذلت
ہے ساتھ اوسکے اور ایسی تونگری ہے کہ نہین فقر ہے ساتھ اوسکے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ہے
کہ کسی نے اونکو کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ تم مین حقارت ہے اونہون نے کہا کہ نہ ولیکن عزت ہے اور پڑہی یہی
آیۃ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ الخ اور تفسیر معالم وغیرہ مین ہے کہ ابن ابی اور اور منافقون نے کہا کہ اگر ہم
غزوہ بنی مصطلق سے پھرینگے تو فقراء مہاجرین کو مدینہ سے نکالدینگے اور یہہ یہی کہا ہے مفسرون نے
کہ مراد اوس ملعون کی اعز سے ذات اپنی تھی اور اذل سے ذات مقدس آنحضرت کی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین
کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی مصطلق سے مراجعت کر کر نزدیک مدینہ کے پہنچے تو عبد اللہ بیٹا
ابن ابی کا کہ مؤمن مخلص تھا سر راہ مدینہ پر کھڑا ہوا جب اونٹ اوسکے باپ کا آیا اونٹ کو بٹھا کر اپنے باپ بیٹا ...
کو کہا کہ تجھے شہر مین نہین جانے دونگا جب تک کہ پیغمبر خدا اجازت نہ دیوین تو جانے تو کہ خوار اور ذلیل سب سے
زیادہ تو ہی اور صاحب عزت سب سے زیادہ وہ ہین پھر جب سواری حضرت کی آئی اور یہہ احوال معلوم کیا تب
حضرت نے فرمایا کہ شہر مین آنے دی تب بیٹے نے باپکو چھوڑا ۞ **ملجرہ** ۞ **تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ
اصل عزت موقوف ایمان پر ہے اگرچہ عوام کی نظر مین مؤمن ذلیل معلوم ہو لیکن چونکہ فائدہ دینی اسمین
حاصل ہوتا ہے کہ عوام کی نظر مین بھی عزیز ہو حضرت یہہ دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا
وَاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا ۝ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ
اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ای مسلمانون مشغول نکرین
تمکو مال تمہارے اور فرزند تمہارے خدا کی یاد کرنے سے اور جو کوئی کرے یہہ کام پس وہ جماعت ہین زیان کار
فتح ۞ ایمان والون نہ غافل کرین تمکو تمہاری مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہہ کام
کرے تو وہی لوگ ہین ٹوٹے مین آئے ۞ **موضح** ۞ ای وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو چاہئے کہ نہ بہلاوی اور نہ غافل
کرے تمکو مال تمہارا اور نہ اولاد تمہاری خدا تعالے کی یاد سے اور جو کوئی ایسا کام کریگا جو یاد خدا تعالے کی بھولے
تو پھر وہی لوگ نقصان مین ہونگے ۞ **ع** ۞ **تفسیر** مال کا غافل کرنا یہہ ہے کہ اوسکی سعی اور تدبیر مین لگا
رہا کہین تجارت کر کر بڑہانے کی فکر مین ہے کہین بیچے لینے مین جانورونکی وغیر ذلک اور اولاد کا غافل کرنا

یہہ کہ اونکی شادیون اور محبت مین اونکی اور اونکے لیے کمانیکی فکر مین لگا رہا اور مراد خدا کی یاد سے پانچون نمازین ہین یا
قرآن اور جو کوئی کرے یہہ کام یعنے دنیا کے دہندے مین لگا رہے اور دین سے غافل ہو تو وہی لوگ ٹوٹے مین
ہین اپنی سوداگری مین کہ بیچا اونہون نے باقی کو یعنے آخرت کو بدلے فانی کے کہ دنیا ہے ط ع ط تفسیر جاننا
چاہیے کہ بعد ایمان کے رکن اعظم نماز ہے کہ جسکے ترک پر کیسی کیسی وعید آئی ہین قرآن و حدیث مین کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اور فرمایا کہ جنتی جو
مجرمون سے پوچھینگے مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ یعنے کس چیز نے داخل کیا تمکو دوزخ مین تو وہ جواب دینگے کہ لَمْ نَكُ مِنَ
الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ یعنے نہین تہے ہم نماز پڑہنے والون مین سے اور نہین کہلاتے تہے ہم مسکین کو
اور فرمایا فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ یعنے پس ویل ہے اون نمازیون کے لیے کہ اپنی نماز
سے سہو اور غفلت کرتے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تارک نماز کو کافر فرمایا ہے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ
عامدًا فقد کفر اور بہت حدیثون مین تارک نماز پر وعید آئی ہے اور بہت سے صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم تارک
نماز کو کافر جانتے تہے اور قرآن کے پڑہنے اور عمل کرنے مین غفلت کرنا بہی بڑا ٹوٹا ہے مسلمانکو ان سبکا اہتمام
کرنا ضرور ہے قرآن کے پڑہنے اور عمل کرنے کا بیان حدیثون سے بہت اوپر مذکور ہو چکا ہے اسلیے یہان نہین
ذکر کیا وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ
قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ٥ اور خرچ کرو تم اوس چیز سے کہ عطا کی ہے ہمنے تمکو پہلے اس سے کہ آوے
کسیکو تم مین سے موت پس کہے اے پروردگار میرے کاش کہ موقوف چہوڑتا تو مجکو ایک مدت تہوڑی تک
تا صدقہ دیتا مین اور ہوتا مین صالحون سے ط فتح ط اور خرچ کرو کچھہ ہمارا دیا اس سے پہلے کہ پہنچے کسیکو
تم مین موت تب کہے اے رب کیون نہ ڈہیل دی مجکو ایک تہوڑی مدت کہ مین خیرات کرتا اور ہوتا مین نیک
لوگون مین ط موضح ط تفسیر خرچ کرو مراد اس سے صدقے واجب ہین مانند زکوٰۃ وغیرہ کے پہلے اس سے
کہ آوے کسیکو تم مین سے موت یعنے دیکہے علامتین موت کی اور معاینہ کرے اوس چیز کو کہ ناامید ہو اوسمین مہلت
دینے سے اور دشوار ہو اوسپر خرچ کرنا اور ہوتا مین صالحون سے یعنے مومنون سے اور آیۃ مومنون کے حق مین
ہے اور بعضون نے کہا منافقون کے حق مین ط مدارک ط ہوتا مین صالحون سے یعنے حج کرتا مین کہا ابن عباس نے
کہ نہین تقصیر کرتا کوئی زکوٰۃ کے دینے مین اور حج کے ادا کرنے مین مگر کہ چاہتا ہے پہرنا دنیا مین وقت مرنیکے اوسکی
اور یہہ سبب دیکہنے احوال آخرت کے ہوگا ط جلالین بحر ط وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ
أَجَلُهَا ۖ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ٥ اور ہرگز مہلت نہین دیتا خدا کسیکو جب آوے اجل اوسکی اور خدا
خبر رکہنے والا ہے اوس چیز کی کہ کرتے ہو تم ط فتح ط اور ہرگز ڈہیل نہ دیگا اللہ کسی جی کو جب پہنچا وعدہ اوسکا اور اللہ
کو خبر ہے اوسکی جو کرتے ہو ط موضح ط اور ہرگز ڈہیل نہ دیگا خدا تعالے کسیکو جس وقت کہ آویگا وقت موت اوسکی
کا اور خدا تعالے جانتا ہے اون چیزونکو اور اون کامونکو جو تم کرتے ہو بہلے یا برے ط ع ط تفسیر
یعنے جب جانا تمنے کہ تاخیر موت کی اپنے وقت سے ممکن نہین بلا شبہ وہ آنیوالی ہے اور اللہ تمہارے
عملونکو جانتا ہے اونکی جزا سزا دیگا خواہ واجب ترک کیا ہو وغیر ذالک تو نہ باقی رہا مگر جلدی کرنے ادائے واجبات

مین اوسیستعد رہنا واسطے ملاقات خدا تعالے کے ﴿مد﴾ تنبیہ حاصل یہہ کہ جو کچہہ کرنا ہے اب کرلے
جب وقت موت کا آپہنچتا ہے پہر پچہتانے کچہہ نہین ہاتہہ آتا سوا حسرت وافسوس کے جنکو اللہ تعالے توفیق
بخشتا ہے وہ پہلے آنے وقت موت کیواسطے مستعد رہتے ہین کرنے بہلائیون کے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے علامت شرح صدر کی یہہ فرمائی ہے اَلتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ
لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ ﴿نکتہ﴾ ایک محقق کہتے ہین کہ اس سورہ مین اشارہ ہے اسپر کہ مدعیان کاذب اگرچہ چرب
زبانیان اور چاپلوسیان کریں محروم اور بعید خدا تعالے سے ہین اور اگر کوئی صادق اونکو حکم اخلاص اور
صدق کا کرتا ہے انکار کرتے ہین اور خرچ کرنے جان ومال کے سے بخل کرتے ہین اگر اس اخلاق سے باز آویں
دروازے غیب کے خزانون کے انکے دلونپر کہلیں اور ساتہہ عزت خدا اور رسول اور نور معرفت کے معزز اور منور
ہون اسے طالبان صادق بچنا ہے کہ تمکو مال اور اولاد ذکر اور مراقبہ خدا سے باز رکہین اور ٹوٹے مین ڈالین
مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا تابقا باللہ کو پہنچو ﴿مجرا﴾

سورۃ التغابن مدینہ

اس سورۃ کا نام سورہ تغابن ہے اسلیے کہ اسمین ذکر روز تغابن کا یعنے قیامت کا ہے اور یہہ سورہ مدنیہ ہے اور بعضون نے کہا
مکیہ ہے آیتین اسمین اٹھاران ہین اور رکوع دو اور کلمے دوسو سینتالیس ۲۴۷ اور حروف گیاران سو بائیس ۱۱۲۲
او نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ جمعہ کے اور سورہ منافقون کے بعد اسلیے لکہی گئی کہ سورہ منافقون کے
اخیر مین فرمایا لَا تُلْہِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اور اسمین فرمایا اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ اور بہت مضمونکے
مین مناسبت ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝ ساتہہ پاکی کے یاد کرتے ہین خدا کو جو کچہہ کہ آسمانون مین ہین اور جو
کچہہ زمین مین ہین اوسیکے لیے بادشاہی اور اوسیکے لیے تعریف اور وہ سب چیزون پر قادر ہے ﴿فتح﴾ پاکی
بولتا ہے اللہ کے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور اوسیکا راج اور اوسیکو تعریف ہے اور وہ ہر چیز
کر سکتا ہے ﴿موضح﴾ ساتہہ تمام پاکیزگی اور ستہرائی کے یاد کرتا ہے خاص خدا تعالے کے تئین سب جو کچہہ کہ ہے
آسمانون مین اور زمین مین اوسیکو یاد کرتا ہے لاشریک جانکر خاص اوسیکو ہے سزاوار بادشاہی آسمان وزمین
کی اور اوسیکو سزاوار اسیطرح کی تعریف اور وہی سب چیزون پر قدرت رکہنے والا ﴿عہ﴾ تفسیر لفظ لہ
جو اس آیتہ مین دونون جگہہ مقدم ہوئے فائدہ اختصاص ملک اور حمد کا ساتہہ اللہ عزوجل کے دیا اسلیے
کہ وہ پیدا کرنیوالا اور قائم کرنیوالا ہر چیز کا وہی ہے اور ایسیہی تعریف بہی اوسیکے لیے سزاوار ہے اسلیے کہ اصول نعمتون
کی اور فروع اونکا اوسی سے حاصل ہوے ہین اور اسپر اوسکے غیر کی بادشاہی پس مسلط کرنا اوسیکی طرف سے ہے
اور تعریف اوسکے غیر کی بہی اسلیے ہوتی ہے کہ نعمت اللہ کی جاری ہوتی ہے اوسکے ہاتہہ سے ﴿مد﴾

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۝ وہی ہے وہ کہ پیدا کیا تمکو پس
بعضے تم مین سے کافر ہین اور بعضے تم مین سے مومن اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو دیکہنے والا ہے ﴿فتح﴾
وہی ہے جسنے تمکو بنایا پہر کوئی تم مین منکر ہے اور کوئی ایمان دار اور اللہ جو کرتے ہو دیکہتا ہے ﴿موضح﴾ وہی
ہے خدا تعالے جسنے پیدا کیا تمکو لانے دنیا مین رہنے والون پہر تم مین سے بعضونکو کافر کیا اور بعضونکو تم مین

سورۃ التغابن

مومن مسلمان کیا اور خدا تعالیٰ سے جو کچھہ کہ تم کرتے ہو اہی سب لوگون وہ دیکھتا ہی ہر ایک کو او سکے کام کے موافق
بدلہ دیگا ف ع تفسیر کافر ہین یعنے کرنیوالے کفر کے اور بعضے مومن یعنے لانے والے ایمان کے دلالت کرتا
ہی اس معنی پر قول اللہ تعالیٰ کا واللہ بما تعملون بصیر یعنے وہ عالم اور بینا ہی تمہاری کفر و ایمان کا کہ جو وہ دونون
تمہارے عمل سے ہین اور معنی یہہ ہین کہ وہی ہے کہ جسنے تفضل کیا تمپر ساتہہ اصل نعمتون کے کہ وہ پیدا کرنا اور
موجود کرنا ہے عدم سے اور تہا واجب یہہ کہ ہوتے تم سب شکرگذار پس کیا حال ہوا تمہارا کہ متفرق ہوے
تم جماعت جماعت پس بعضے تم مین کفر کرنیوالے ہوئے اور بعضے تم مین ایمان لانیوالے اور پہلے بیان فرمایا کفر
کو اسلیے کہ وہ اغلب ہے اونپر اور اکثر ہے اونمین اور اسمین رد ہی اونکے قول کا کہ جو کہتے ہین کہ ایک منزل ہے
درمیان دو منزلون کے یعنے کفر و ایمان مین ایک درجہ اور ہی کہ نہ اوسکو کفر کہتے ہین اور نہ ایمان یہہ عقیدہ معتزلہ
کا ہے اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ وہ ایسا ہی جسنے پیدا کیا تمکو پس بعضے تم مین سے کافر یعنے منکر پیدا کرنیکے
کے ہین اور وہ دہریہ ہین اور بعضے تم مین سے ایمان رکہنے والے ہین اوسپر ف مد تفسیر معالم مین لکہا
ہے کہ حاصل کلام اسمین یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا کافر کو اور اوسکے کفر کو درحالیکہ فعل و کسب اوسکا ہے
اور پیدا کیا مومن کو اور اوسکے ایمان کو درحالیکہ فعل اور کسب اوسکا ہی پس واسطے ہر ایک کے دونون فریقون
مین سے کسب اور بہہ اختیار ہے اور کسب و اختیار اوسکا ساتہہ تقدیر خدا اور مشیت اوسکیکے ہی پس مومن بعد پیدا کرنے
اللہ کے اوسکو اختیار کرتا ہے ایمانکو اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا یہہ اوس سے اور مقدر کیا اوسکو اوسپر اور جانا
اوسکو اوس سے اور کافر بعد پیدا کرنے اللہ تعالیٰ کے اوسکو اختیار کرتا ہے کفر کو اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا
یہہ اور جانا اوس کو اوس سے اور یہہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا ہے جو چلا یہہ راہ پہنچا حق کو اور سالم رہا جبر
و قدر سے ف بحر خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ
پیدا کیے آسمان و زمین تدبیر درست سے اور صورۃ بنائی تمہاری پس نیک بنائین صورتین تمہاری اور اوسکی
طرف ہے بازگشت ف فتح بنائے آسمان و زمین بہی تدبیر سے اور صورۃ کہینچی تمہاری پہر اچہی بنائی تمہاری
صورت اور اوسکی طرف پہر جانا ہے ف مو پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو درست حکمت بڑی سے اور
تصویرین بنائی تمہاری پہر بہت خوب اور اچہی بنائین صورتین تمہاری پہر آخر کو تمہین اوسکی طرف پہر جانا
ہے ف ع تفسیر والارض بالحق یعنے زمین کو پیدا کیا حکمت کاملہ سے اور وہ یہہ ہے کہ کیا اوسکو جگہہ
ٹہیرنے مکلفین کی تا علم و عمل حاصل کرین پس جزا دے اونکو اور صورۃ بنائی الخ یعنے کیا تمکو بہت اچہا سب
حیوانون مین اور رونق دار بدلیل اسکے کہ انسان نہین تمنا کرتا ہے یہہ کہ ہو صورۃ اوسکے خلاف تمام اون
صورتون کے کہ دیکہتا ہے اور منجملہ خوبصورتی اوسکے یہہ ہے کہ وہ پیدا کیا گیا راست قد نہ سر بلا اور کہا حکما
نے کہ دو چیزین ہین کہ نہین ہے انتہا اونکی یعنے بہلائی مین جمال اور بیان اور اوسکی طرف ہی بازگشت پس
نیکیان کرو بحسب خوبصورتیون اپنے کے تا جزا نیک پاؤ ف مد يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جانتا ہی اللہ جو کچھہ کہ آسمانون مین
ہے اور زمین مین اور جانتا ہے جو کچھہ کہ پوشیدہ رکہتے ہو تم اور جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہو اور اللہ جاننے والا ہے

سینے کی پوشیدہ باتونکو ف جانتا ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور جانتا ہے جو چہپاتے ہو
اور جو کہولتے ہو اور اللہ کو معلوم ہے جیونکی بات مو جانتا ہے خدا تعالے سب وہ چیز کہ آسمانون مین ہے اور
زمین مین ہے کچہہ اوس سے چہپا نہین اور وہ جانتا ہے وہ کام جو تم چہپے کرتے ہو اور وہ کہ آشکارا کرتے ہو سب
اوسے معلوم ہین بلکہ وہ خدا تعالے جاننے والا ہے اون باتونکا اور خیالونکا جو سینون مین اور دلونمین ہے سبکے
اوس سے کچہہ چہپا نہین ع تفسیر اول تو آگاہ کیا اللہ تعالے نے اسپر کہ جانتا ہون جو کچہہ کہ آسمانون
اور زمین مین ہے پہر آگاہ کیا جانتا ہون جو کچہہ کہ پوشیدہ او ظاہر کرتے ہین بندے پہر آگاہ کیا کہ جانتا ہون
دلکی باتین حاصل یہہ کہ کوئی چیز کلیات و جزئیات سے اوس سے پوشیدہ نہین ہے پس حق اوسکا یہہ ہے
کہ ڈرے اوس سے اور جرأت نکرے کسی چیز پر کہ مخالف اوسکی رضا کی ہو م اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَبَؤُا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا
مِنۡ قَبۡلُ فَذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِہِمۡ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ کیا نہین آئی ہے تمکو خبر اونکی کہ کافر تہے پہلے اسکے
پس چکہا وبال کار اپنا اور اونکے لیے ہے عذاب درد دینے والا ف کیا پہنچا نہین تمکو احوال اون
لوگونکا جو منکر ہو چکے ہین پہلے پہر چکہی سزا اپنے کام کی اور اونکو دکہہ کی مار ہے مو ای کیا نہین آئی
تم پاس خبر اون لوگون کی جو کافر ہوے اگلی نبیون کی امت پہلے تمسے جیسے اولاد قابیل کی اور قوم عاد اور
قوم ثمود اور قوم نوح نبی کی جو اونہون نے اپنے وقت کے پیغمبرون کا کہا نمانا تو پہر اونہون نے چکہا عذاب
اپنے کامونکا دنیا مین اور واسطے اونکے ہے بڑا عذاب دکہہ دینے والا اوس جہان مین ع تفسیر
یہہ خطاب ہے کفار مکہ کو کہ تمنے خبرین اگلی امتون کی نہین سنی ہین کہ بسبب اپنے کفر کے گرفتار دنیا اور آخرت
کے عذابونکے ہوے ہین پس عبرت کیون نہین پکڑتے م ذٰلِکَ بِاَنَّہٗ کَانَتۡ تَّاۡتِیۡہِمۡ رُسُلُہُمۡ
بِالۡبَیِّنٰتِ فَقَالُوۡۤا اَبَشَرٌ یَّہۡدُوۡنَنَا ۫ فَکَفَرُوۡا وَتَوَلَّوۡا وَّاسۡتَغۡنَی اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ ۝ یہہ عذاب
بسبب اسکے ہے کہ آتے تہے آگے اونکے پیغامبر اونکے ساتہہ معجزون کے پس کہا کیا آدمی راہ دکہاوینگے ہمکو پس
کافر ہوے اور موہنہ پہیرے اور بے پرواہی خدا اور خدا تونگر ہے تعریف کیا گیا ف یہہ اسپر کہ لاتے تہے اون
پاس رسول اونکے نشانیان پہر کہتے کیا آدمی ہمکو راہ سوجہا دیگے پہر منکر ہوے اور موہنہ موڑا اور اللہ نے بے پروائی
کی اور اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیون سراہا مو یہہ عذاب اونکے تئین اوس سبب سے ہے کہ تہے وہ لوگ
ایسے کہ آئے اون پاس پیغمبر بہیجے ہوئے خدا تعالے کے ساتہہ معجزون روشن کے تب اون لوگون نے کہا
غرور سے اے کیا یہہ آدمی ہمین جیسے راہ خدا تعالی کی بتاوین گے ہمکو جنکو خدا تعالے نے لایا اونکو وحی بہیجی پہر
کافر ہوے رسولون سے اور موہنہ پہیرا اونسے جو اونکی بات خاطر مین نہ لائے سو خدا تعالے فرماتا ہے کہ بے پروائی
رکہتا ہے خدا تعالے اونکی ایمان سے یعنے اگر وہ ایمان نہ لائے تو اپنا نقصان کیا خدا تعالے کو کیا پرواہ ہے
اور خدا تعالے بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا بے نہایت تعریف کرنیوالونکی تعریف سے ع زَعَمَ
الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ لَّنۡ یُّبۡعَثُوۡا ؕ قُلۡ بَلٰی وَرَبِّیۡ لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡ ؕ وَذٰلِکَ عَلَی
اللّٰہِ یَسِیۡرٌ دعوی کیا کافرون نے کہ اوٹہائے نجاوینگے کہہ ہان قسم پروردگار میرے کی البتہ اوٹہائے جاؤگے
پہر خبر دیجاویگی تمکو اوس چیز کی کہ کرتے تہے اور یہہ خدا پر آسان ہے ف دعوی کرتے ہین منکر کہ ہرگز اونکو

.... اوٹہانا ہنین تو کہہ کیون ہنین قسم ہے میرے رب کی بیشک تمکو اوٹہانا ہے پہر تمکو جتانا ہے جو تمنے کیا اور یہہ اللہ پر آسان ہے ف مو سمجہتے تہے وہ لوگ جو کافر ہوی اپنے دلونمین کہ ہرگز نہ اوٹہین گے گورون سے مر کر یعنی قیامت پر یقین نہ لاتے تہے کہہ کہ ہان قسم ہے پروردگار میرے کی کہ البتہ مقرر اوٹہوگے تم گورون سے قیامت کے دن پہر تم البتہ خبر دیے جاؤگے یعنے تمکو خبر دینگے ساتہہ اون کامونکے جو تمنے کیے ہین دنیا مین اور اونکا حساب ہوگا اور بدلہ ملیگا ہر ایک کو اور یہہ اوٹہانا اور حساب اور نیکی بدی کا بدلہ دینا خدا تعالے پر بہت آسان ہے سہل ف ع فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۸﴾ پس ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور اوس نور پر کہ بہیجا ہی ہمنے یعنے قرآن اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے ف فتح سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوس نور پر جو ہمنے اوتارا اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے ف مو پہر ایمان لاؤ ساتہہ خدا تعالے کے اور اوسکے بہیجے ہوئے پیغمبر کے اور ساتہہ اوس نور کے جو بہیجا اپنے پیغمبر پر کہ وہ قرآن ہے ان سبکو سچ جانو دل کے یقین سے اور جانو کہ جو کچہہ تم کرتے ہو خدا تعالے سب سے خبردار ہے ف ع تفسیر رسول سے مراد محمد علیہ السلام ہین اور نور سے قرآن اسلیے مراد ہے کہ وہ بیان کرتا ہے حقیقت ہر چیز کی پس راہ ملتی ہے اوس سے جیسے کہ نور سے اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے پس نگاہ رکہو اموراپنے ف مد یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ط وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۹﴾ خبر دیجاویگی تمکو اوس وقت کہ جمع کرے تمکو روز قیامت مین وہ روز روز ظہور غضب بعض کا بہ نسبت بعض کے ہوگا اور جو کہ ایمان لاوے خدا پر اور کرے کار شائستہ دور کرے اوس سے جرم اوسکے اور داخل کریگا اوسکو باغون مین کہ چلتی ہونگی نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہین گے اونمین ہمیشہ یہہ ہے مطلب پانی بڑی ف فتح جسدن تمکو اکہٹا کریگا جمع ہونیکے دن وہ دن ہار جیت کا اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر اور کرے کام بہلا اوتارے اوس سے اوسکی برائیان اور داخل کرے اوسکو باغونمین نیچے بہتی ندیان رہا کرین اونمین ہمیشہ یہہ ہے بڑی مراد ملنی ف مو جسدن کہ اکہٹا کریگا تمکو خدا تعالے واسطے اوسکے جو مقرر ہے واسطے دن اکہٹا ہونیکے ہے یعنے حساب کے واسطے اوسدن سب دیو اور آدمی اور پری فرشتے سب اکہٹے ہونگے سو وہ دن ہے نقصان اور افسوس کا اوسدن کافر اپنے نقصان پر واقف ہوکر افسوس کرینگے جو مکان بہشت مین کافرون کے مسلمانونکو ملینگے اور مکان دوزخمین جو مومنون کے ہین کافرونکو ملینگے تو بڑا افسوس اور نقصان ہوگا کافرون کو ف ع تفسیر ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ وہ دن غبن کہانیکا ہے یعنے روز قیامت روز تغابن ہے کہ کافر غبن اپنا بسبب کفر کے اور مومن بسبب تقصیر کے بہلائیون مین مشاہدہ کریگا لیکن مومن بہشت مین اور کافر دوزخمین جاوینگے جیساکہ فرماتا ہے اللہ تعالے وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ الخ ف مح وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ط وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۰﴾ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور ساتہہ جہوٹ کے نسبت کیا ہماری آیتونکو وہ جماعت اہل دوزخ ہین ہمیشہ رہین گے وہان اور بری جگہہ ہے دوزخ ف فتح اور جو منکر ہوے اور جہٹلائین ہماری آیتین وہ ہین دوزخ والے

رہا کرین اوسمین اور بری جگہہ ہے ۃ مو ۃ اور وہ لوگ جنہون نے نہ مانا حکم خداتعالے کا اور جہٹلایا ہماری
قرآن کی آیتون کو وہی لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین ہمیشہ رہینگے وہ دوزخ مین اور بہت بری جگہہ ہے
دوزخ جا رہنے کو ۃ ع ۃ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ یَهْدِ
قَلْبَهٗ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۃ نہین پہنچتی ہے کوئی مصیبت مگر خدا کے حکم سے اور جو کوئی رجوع کرے
خدا کیطرف راہ دکہا وے اوسکے دلکو اور خدا ساتہہ ہر چیز کے دانا ہے ۃ فتح ۃ نہین پڑے کوئی تکلیف مین
بن حکم اللہ کے اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر راہ بتاوے اوسکے دلکو اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے ۃ مو ۃ
نہ پہنچے کسی شخص کو کسی طرحکی مصیبت مگر ساتہہ مرضی اور حکم خداتعالے کے اور جو کوئی ایمان لاتا ہے خداتعالے
پر تو راہ پاتا ہے دل اوسکا جو سمجہتا ہے کہ یہہ مصیبت خداتعالے کیطرف سے ہے اوسمین صبر کرتا ہے اور جانتا ہے
کہ اس مصیبت مین کچہہ کسیطرحکی بہلائی ہے اور خداتعالے سب چیز سے واقف ہے صبر کرنیسے بہی اور بے صبری
کرنے سے بہی ہر ایک کو ویسہی بدلہ ہے ۃ ع ۃ تفسیر کوئی مصیبت یعنے سختی اور بیماری اور موت گہر
والونکی یا کوئی چیز کہ باعث ہو مرض و موت کی مگر خدا کے حکم سے یعنے اوسکے علم اور تقدیر اور مشیت سے گویا
کہ اوسنے حکم کیا مصیبت کو کہ پہنچے اوسکو اور راہ دکہائی اوسکے دلکو یعنے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہنے کے وقت
مصیبت کے یا کہولے اوسکے دلکو واسطے زیادہ طاعت اور خیر کرنیکے یا راہ دکہاوے اوسکے دلکو اسبات کی کہ جانے
اوسکو کہ جو کچہہ پہونچی اوسکو مصیبت نہین تہی کہ نہ پہنچے اوسے اور جو مصیبت کہ نہ پہنچی اوسکو نہین تہی کہ پہنچے
اوسکو اور کہا مجاہد نے اگر مبتلا ہو بلا مین صبر کرے اور اگر کچہہ دیا جاوے شکر کرے اور اگر ظلم کیا جاوے
بخش دیوے یعنے ان چیزونکی راہ بتاتا ہے اوسکے دل کو ۃ مد ۃ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ
فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۃ اور فرمانبرداری کرو خدا کی اور فرمانبرداری کرو رسول
کی پس اگر موہنہ موڑو پس سوا اسکے نہین کہ ہمارے پیغمبر پر پیغام پہنچانا ظاہر ہے ۃ فتح ۃ اور حکم مانو اللہ کا
اور حکم مانو رسول کا پہر اگر تم موہنہ موڑو تو ہمارے رسول کا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا کہولکر ۃ مو ۃ اور تابعداری
کرو خداتعالی کی حکم کی اور تابعداری کرو پیغمبر کی یہی بہتر ہے تمکو پہر اگر پہروگے حکم ماننے سے تو پہر مقرر ہمارے
پیغمبر پر حکم پہنچا دینا ہی ہے اگر تم مانوگے تو تمہارا ہی بہلا ہے نمانوگے تو تمہارا برا ہی پیغمبر کا ذمہ کچہہ نہین سوا حکم پہنچانے
کے ۃ ع ۃ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۃ خدا کوئی معبود نہین ہے مگر وہ اور خدا پر
چاہیے کہ توکل کرین مومن ۃ فتح ۃ اللہ اوس بن کسیکی بندگی نہین اور اللہ پر چاہیے کہ بہروسا کرین ایمان والے
ۃ مو ۃ خداتعالی ہی ہے لائق بندگی کرنیکے جو نہین سوا اسکے جسکی بندگی کیجے مگر وہی خداتعالی ہے جو اوسکی
بندگی کیجے اور اوپر خداتعالی ہی کے چاہیے کہ بہروسا کرین مسلمان درست اعتقاد اور سارے کام اپنے اوسیکو
سونپ دین ۃ ع ۃ تفسیر اللہ تعالے نے رغبت دلائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو توکل کرنیکے
اوپر تاکہ مدد کرے اونکی اوپر اوس شخص کے کہ جہٹلایا اونکو اور موہنہ موڑا اونسے ۃ مد ۃ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۃ اے مسلمانون تحقیق بعضی بیویان تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہین بیچ حق تمہارے لیے

ۃ یعنی اسکی ... ۲ ف ۃ ... قولہ فاحذروھم ... والاولاد ... ان یطیعوھم ... فان اللہ غفور رحیم ...

ڈرو تم اونسے یعنی اس سے کہ نامردی پر باعث ہون اور اگر درگذر کرو تم اور منہ پہیر و تم اور بخشو تم پس تحقیق خدا
بخشنے والا مہربان ہے ف یعنی اے ایمان والو بعضی تمہاری جورو ین اور اولاد دشمن ہین تمہاری سو اونسے
بچتے رہو اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخشو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف مو یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بعضی
جورو ین تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہین تمہاری واسطے دین کے پہر حذر کرو اور پرہیز کرو اون سے اون کے
رونے اور زاری کرنے پر فریفتہ نہو اور وطن چہوڑنا خدا تعالے کی راہ مین نچہوڑو ع تفسیر یعنی بیویان
تمہاری الخ یعنی بعضے بیویون مین سے وہ بیویان ہین کہ دشمنی رکہتی ہین اپنے خاوندون سے اور لڑتی جہگڑتی ہین اور
بعضی اولاد مین سے وہ اولاد ہین کہ دشمنی رکہتی ہین اپنے باپون سے اور نافرمانی کرتی ہین اونکی پس ڈرو تم
اونسے اور اونکے فریب پر فریفتہ نہو اور بسبب اطاعت اور موافقت اونکی ہجرت اور اعمال شرعیہ باز نرہو ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک جماعت سے مسلمانون مین سے بعد ہجرت کرنے پیغمبر خدا کے ارادہ ہجرت کا
مدینہ کیطرف کیا بیویان اور اولاد اونکی ملتمس آئین اور کہا ہمنے اوپر اسلام لانے تمہارے صبر کیا لیکن تمہارے
فراق پر صبر کر نہین سکتے اون مسلمانون نے بہی بسبب شفقت اونکے ہجرت ترک کی یہہ آیۃ نازل ہوئی
اور بعد مطلع ہونیکے اس آیت پر ہجرت کی اور مدینہ مین آکر اوسیار و نکو دیکہا کہ علم اور فضل کو پہنچے ہین اونہون نے
ارادہ کیا کہ اپنی بیویون اور اولاد سے شفقت قطع کرین اور سزا دین اونکو قول خدا تعالی وان تعفوا الخ سنکر

بازرہے انقطاع سے ف مد بجر اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ
سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری امتحان ہین اور خدا نزدیک اوسکی ہے مزدوری بڑی ف فتح
تمہاری مال اور اولاد یہی ہین جانچنے کو اور اللہ جو ہے اوسکے پاس ہے نیگ بڑا ف مو مقرر مال تمہارا اور فرزند
تمہارے آزمایش ہین تو معلوم کرین جو کون تم مین سے حق ادا کرتا ہے اور کون محبت مال اولاد کی زیادہ
رکہتا ہے محبت آلہی سے اور کون خدا تعالی کی محبت مین صرف کرتا ہے اور خدا تعالی ہے جو اوسکے پاس ہے
سب چیز کی مزدوری اور بدلے سب کامون کے جسپر محبت خدا تعالی کی اور اوسکی زیادہ ہوگی اوسے ویسا
ہی بدلہ ملیگا ع تفسیر فتنہ بلا اور محنت ہے اسلیے کہ وہ ڈالتے ہین گناہ اور عذاب مین اور نہین ہے
کوئی بلا بہت بڑی گناہ اور عذاب سے مزدوری بڑی یعنے بہشت آخرت کے اور یہہ بہت بڑی چیز ہے منفعت

تمہاری سے ساتہہ مال اور اولاد کے ف مد فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا
لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پس ڈرو تم خدا سے اوسیقدر کہ ڈر سکو اور بات
سنو اور فرمان برداری کرو اور خرچ کرو بہتر ہوویگا واسطے جانون تمہاری کے اور جو کوئی بچایا گیا بخل نفس
اپنے سے پس وہ جماعت وہی ہین چہٹکارہ پانیوالے ف فتح سو ڈرو اللہ سے جہانتک سکو اور سنو اور مانو
اور خرچ کرو اپنے بہلے کو اور جسکو بچا دیا اپنے جیکے لالچ سے وہ لوگ وہی مراد کو پہنچے ف مو اور ڈرو خدا تعالے
سے جسقدر ڈر سکو اور سنو حکم خدا تعالے کا اور تابعداری کرو اوسکی حکم کی اور خرچ کرو مال اچہی سے اچہا خدا تعالے
کی راہ مین واسطے اپنی ذاتون کے جو فائدہ اور نفع اوس مال خرچ کرنیکا تمہین ہوگا اور جو کوئی بخیلی نفس
اپنی کیسے یعنے خدا تعالے کی راہ مین تنگی اور بخیلی نکرے اپنے نفس پر غالب آوے پس وہی لوگ ہین چہٹکارا

پائی ہوئے دنیا کی بہبودن سے اور اوس جہان کے عذابون سے **ف** تفسیر او سبات سنو یعنی جو کچھ کہ نصیحت کیی جاتی تمکو اوسکو سنو اور فرمانبرداری کرو بیچ اوس چیز کی کہ حکم کیا جاتی تمکو اور منع کیا جاتی تمکو اوس سے اور خرچ کر دیجئے اوس چیز کو جب تمہیں خرچ کرنا فرمائے اور جو کوئی بچایا گیا بخل نفس اپنے سے یعنے زکوٰۃ اور صدقات واجبہ ادا کئے **ف مطلب** وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ یعنے سنو اور حکم بجا لاؤ اور خرچ کرو بہتر کو واسطے نفسون اپنے کے یعنی کلام الٰہی سنکر اطاعت اوسکی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جسقدر رکہہ سکو اور بہترین مال اپنے راہ خدا مین خرچ کرو تا ثواب اوسکا تمکو ملے اور کہا ہے علماء نے کہ یہہ آیت نسخ کرنیوالی حکم آیت وَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ کی ہے **ف مجر تنبیہ** ڈرنا خدا تعالیٰ سے مختلف ہوتا ہے بعضے بہت ڈرتے ہین اور بعضے تھوڑا کاملین کے ڈرنیکی ایک **حکایت** سنو عبدالرحمن بن مہذب کہ بڑے اولیاء اللہ سے ہین نقل کرتے ہین کہ ایکدن گذرا مین ایک بازار مین کہ جہان غلام بکتے تہے پس پایا مینے دلال کو کہ پکارتا ہے ایک غلام پر کہتا ہے کہ بیچتا ہون مین اوسکو باوجود عیب دار ہونے اوسکے پس کہا مینے دلال سے کیا عیب ہے اس غلام مین کہا اوسنے اے صاحب میرے اس غلام ہی سے پوچھو پس نزدیک گیا مین اوس غلام کے اور کہا کیا عیب ہے تجھمین اوسنے کہا اے سردار میرے عیب تو مجھہ مین بہتیرے ہین اور یہہ نہین جانتا مین کہ ساتہہ کس عیب کے مشہور کیا ہے مجکو پہر کہا مینے دلال سے کہ بتا مجکو کیا عیب ہے اس غلام مین پس کہا دلال نے کہ اسکو بیماری جنون کی ہے پہر کہا مینے غلام سے کیونکر ہوتا ہے تجکو یہہ جنون ہر سال مین ہوتا ہے یا ہر مہینہ مین یا ہر ہفتہ مین یا ہر روز پس کہا اوسنے کہ اے صاحب میری جوقت کہ غالب ہوتی ہے مجپر بیماری محبت الٰہی کی دل پر سرایت کرتی ہے اعضا مین اور جب غالب ہوتی ہے ہاتہہ پانون پر پہیل جاتی ہے چادر محبت کی تمام بدن پر چھا جاتی رہتی ہے عقل بسبب یاد کرنے حبیب کے پس پیدا ہوتا ہے دل پر استغراق اور بدن پر سکون یعنی بدن بے حس و حرکت ہو جاتا ہے پس اعتقاد کرتے ہین جاہل اوسکو جنون کہا عبدالرحمن نے پس جانا مینے کہ یہہ غلام اولیاء اللہ سے ہے پس کہا مینے دلال سے کہ کیا مول ہے اس غلام کا پس کہا دلال نے کہ دو سو درہم پس کہا مینے کہ تین درہم اور تجکو دونگا پہر تول دیا مینے اوسکو مول اور لیا مینے غلام اور لایا مین اوسکو طرف گہر کے پہر حکم کیا مینے اوسکو گہر مین جانیکا پس انکار کیا اوسنے اور کہا اے مالک میرے کیا تمہارے اہل و عیال بہی ہین پس کہا مینے ہان پس کہا غلام نے کہ کون دیکھہ سکتا ہے غیر محرم کو پس کہا مینے اوسکو مباح کر دیا مینے تیرے لیے یہہ پس کہا اوسنے معاذ اللہ یعنی کیونکر ہو سکتا ہے کہ شرع کی حرام چیز مباح ہو ولیکن جو کام آپکے ہین مین سرانجام کرونگا اوس حال مین کہ دروازہ پر بیٹہا رہون کہا عبدالرحمن نے پہر سکوت کیا مینے اوس سے اور چہوڑ دیا اوسکو اوسکے اختیار پر پہر لایا مین واسطے اوسکی کہانا صبح کا پس کہا اوسنے کہ مین روزہ دار ہون پس ٹہیرا رہا وہ نزدیک میرے گہر کی دہلیز مین پس نکلا مین طرف اوسکی آدہی رات کو پس پایا مینے اوسکو کہڑا نماز پڑہتا ہوا دیکہا اوسنے تا سپیدی صبح جب فارغ ہوا وہ نماز اپنی سے سجدہ کیا اور رویا وہ بہت پس سنا مینے اوسکو کہ کہتا ہے اپنی مناجات مین اَلٰهِیْ اُغْلِقَتِ الْمُلُوْكُ اَبْوَابَهَا وَبَابُكَ مَفْتُوْحٌ لِلسَّائِلِیْنَ اِلٰهِیْ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَنَامَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِلٰهِیْ فُرِشَتِ الْفُرُشُ وَخَلَا كُلُّ حَبِیْبٍ بِحَبِیْبِهٖ وَاَنْتَ حَبِیْبُ الْمُتَهَجِّدِیْنَ وَمُوْنِسُ الْمُسْتَوْحِشِیْنَ اِلٰهِیْ اِنْ طَرَدْتَنِیْ عَنْ بَابِكَ فَاِلٰی بَابِ مَنْ اَلْتَجِیْ اِلٰهِیْ اِنْ قَطَعْتَنِیْ عَنْ جَنَابِكَ فَاِلٰی جَنَابِ مَنْ اَلْتَجِیْ اِلٰهِیْ اِنْ عَذَّبْتَنِیْ فَاِنِّیْ مُسْتَحِقٌّ لِلْعَذَابِ وَالنِّقَمِ وَاِنْ عَفَوْتَ عَنِّیْ فَاَنْتَ اَهْلُ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ **ف** پہر اوٹہا سجدے

اور اوٹھا کے دونون ہاتہہ اپنے اور کہا یا سیدی یا مخلص العارفون و یا مفضلک بجا المضلون ذو برحمتک انا ت
المقصرون یا جمیل العفو و فنی بر عفوک وحلاوة مغفرتک فان لم اکن اہلا لذلک فانت اہل لذلک یا من ہو
اہل التقوی واہل المغفرة کہا عبدالرحمن نے پس چلا گیا مین اپنے گہر مین اور نہ تشویش دلائی مینے اوسکو پس جب
صبح ہوئی نکلا مین طرف اوسکے اور سلام کیا مینے اوسکو اور کہا مینے اوسکو کہ کیونکر سویا تو آج کی رات پس کہا
اوسنے ای مالک میری کیا سوتا ہی ہے وہ شخص کہ ڈرتا ہے آگ جہنم سے اور پیش ہونے سے بادشاہ جبار کے اور خبر
سے قیامت کو گناہون پر پہر رویا رونا بہت پس کہا مینے اوسکو کہ تو آزاد ہے اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے
پس رویا وہ اور کہا ای مالک میرے تہا میرے لیے دوہرا ثواب ثواب بندگی خدا کا اور ثواب تیری خدمت کا اب
جاتا رہا مجہسے ایک اون دونو کا یعنے ثواب تیری خدمت کا آزاد کرے تجکو اللہ گرمی آگ جہنم کی سے کہا عبدالرحمن
نے پس دینے لگا مین اوسکو کچہہ خرچ پس انکار کیا اوسنے اوسکی قبول کرنیکا اور کہا کہ متکفل رزق تو نکا زندہ ہی کہ
نہین مریگا پہر نکلا پریشان حال جدہر مونہہ اوٹہا نہین جانتا مین کہ کہان چلا گیا ۱۲ روضة الریاحین
فی مناقب الصالحین ۱۲ ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا یضعفه لکم ویغفر لکم واللہ شکور
حلیم ۝ عالم الغیب والشهادة العزیز الحکیم ۝ اگر قرض دو　خدا کو قرض حسنہ دوچند اوسکا دیویگا تمکو
اور بخشیگا تمکو اور خدا قدر شناس بردبار جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا غالب باحکمت ۱۲ **فتح** ۱۲ اگر قرض دو اللہ کو
اچہی طرح قرض دینا دوگنا کر دے تمکو اور تمکو بخشے اور اللہ قدر دان ہے تحمل والا جاننے والا چہپے اور کہلے کا زبردست
باحکمت ۱۲ **مو** ۱۲ اور قرض دو خدا تعالی کو جو اوسکی راہ اوسکی محبت سے خرچ کرو قرض دینا اچہی طرح دلکی
خوشی سے بغیر احسان رکہے تو زیادہ کرتا ہے خدا تعالے واسطے تمہارے اوس تہوڑی دیے کو دس حصہ بلکہ زیادہ
اوس سے اور بخشی واسطے تمہارے گناہ تمہارے کیے ہوئے پہلے اور خدا تعالے جزا دینے والا ہی شکر کرنیوالونکو شکر کرنیوالے
وہ لوگ ہین جو خدا تعالی کی راہ خیرات کرین بغیر غرض کے اور خدا تعالے تحمل کرنیوالا ہے جو بخیلی کرنیوالونکو جلد
سزا نہین دیتا جاننے والا ہے چہپے کامونکا اور ظاہر کامونکا زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا ۱۲ **تفسیر** مراد قرض
حسنہ سے یہہ ہے کہ مدد دے اچہی نیت اور اخلاص سے دوچند دیتا ہی یعنے ایک کا ثواب دس حصہ اور سات سو
حصہ دیتا ہے اور بڑہاتا ہی جسقدر چاہتا ہے قدرشناس ہے کہ قبول کرتا ہے قلیل اور دیتا ہے اوسپر ثواب جزیل
بردبار ہے کہ درگذر کرتا ہے بخیل کے گناہ سے یا کئی حصہ ثواب دیتا ہے صدقہ کا اوسکے دینے والیکو اور نہین
جلدی کرتا عذاب دینے مین صدقہ نہ دینے والیکے لیے جاننے والا چہپے کا یعنے جانتا ہے جو کچہہ کہ پوشیدہ ہین بہید لوگون
کے اور کہلے کا یعنے جانتا ہے اون چیزونکو کہ ظاہر ہین ۱۲

سورة الطلاق مدنیة

اس سورہ کا نام سورہ طلاق ہی اسلیے کہ اسکے اول ہی مین ذکر طلاق کا ہے اور یہہ سورة مدنیہ ہے اور بعضون نے کہا مکیہ ہے
آیتین اسمین بارہ ۱۲ ہین اور رکوع دو ۲ اور کلمے دو سو اٹہانوے اور حروف باران سو سینتیس ۱۲۳۷ اور نازل ہوئی ہے
یہہ سورہ بعد سورہ دہر کے اور بعد سورہ تغابن کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسمین ذکر ہے آخرت کے ٹوٹے کا اور اوسمین ذکر
ہے دنیا اور آخرت کے ٹوٹیکا کہ بسبب طلاق کے دنیا اور آخرت کا نقصان ہی اور بہت مضمون مناسب ہین آپسمین بسم اللہ
الرحمن الرحیم ۝ یا ایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن واحصوا العدة واتقوا الله ربکم

لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ

مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ اى نبى

کہہ اپنی امت کو جب ارادہ کرو طلاق دینے کا بیویونکو پس طلاق دو انکو بیچ اول عدۃ او نکیکے یعنی اوس طہر مین کہ جماع نکیا ہوا اور شمار کرو عدۃ کو اور ڈرو خدا پروردگار اپنے سے نکال ندو اونکو اونکے گہرون سے اور چاہیے کہ وہ بہی باہر نہ نکلین مگر یہہ کہ عمل مین لاوین کام بیحیائی ظاہر کو اور یہہ حدین مقرر کی ہوئی خدا کی ہین اور جو کوئی تجاوز کرے خدا کے حدون سے پس تحقیق ظلم کیا اوپر جان اپنے کے کوئی شخص نہین جانتا ہی شائد کہ خدا پیدا کرے بعد طلاق کے کوئی کام یعنے موافقت پیدا ہو اور رجوع کرے واللہ اعلم ؏ **فــ** ۱ ای نبی تم طلاق دو عور تونکو تو اونکو طلاق دو اونکی عدت پر اور گنتے رہو عدت اور ڈرو اللہ سے جو رب ہے تمہارا مت نکالو اونکو اونکے گہرون سے اور وہ بہی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بیحیائی اور یہہ حدین ہین باندہی اللہ کی اور جو کوئی بڑہے اللہ کی حدون سے برا کیا اوسکا اوسکو خبر نہین شاید اللہ نیا نکالے اس پیچہے کچہہ کام ؏ **مو** ۱ ای پیغمبر کہہ مسلمانونکو کہ جب تم طلاق اپنی جورون کو دیا چاہو تو طلاق دو بیچ وقت پاک ہونے کے حیض سے اور حیض کے دنون مین طلاق ندو اور جب طلاق دیچکو تو گنون عدت کے دنون کو اور ڈرو خدا تعالے سے جو پروردگار تمہارا ہے حکم نماننے مین یعنے حکم نمانوگے تو تمپر عذاب ہوگا اور جب طلاق دیچکو تو باہر نہ نکالدو اونکو اونکے گہر دینے اور وہ عورتین طلاق پائی ہوئیان بہی نہ نکلین اپنے گہرون سے مگر وہ کہ آوین وہ عورتین ساتہہ کام بد کے کہلے ہوے جیسکہ بدکاری یا چوری کرین تب نکالو گہر سے تو مضائقہ نہین یہہ حکم حدین خدا تعالی کی ہین اور جو کوئی گذر جائیگا یعنے بجا لاویگا خدا تعالی کی حدون کے تئین تو پہر مقرر ستم کیا اوسنے اپنے اوپر آپ نہین جانتا تو ای طلاق دینے والے یا نہین جانتا کوئی کہ شائد خدا تعالے پیدا کرے اور ظاہر لاوے بعد اس طلاق دینے کے کوئی کام جو شاید مرد طلاق دیکر پچہتاوے کہ کیون مینے طلاق دی یا محبت جورو کی غلبہ کرے تو پہر رجوع کرے پہلے عدت کے تمام ہونیسے ؏ **تفسیر** نکال ندو یہانتک کہ تمام ہو عدت اونکی اونکے گہرون سے یعنے اونکی رہنے کی جگہہ سے کہ جہان رہتین تہین پہلے عدت کے کہ وہ گہر خاوند اونکے مین ہے اور اسمین دلیل ہے اوپر کہ سکنی واجب ہے یعنے عدت تک اوسکے لئے گہر رہنے کے لیے مقرر کرنا واجب ہے اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوے کہ فلانیکے گہر مین نہین داخل ہونیکا اور پہر اوسکے رہنے کے گہر مین داخل ہوا اگرچہ ملک اوسکی نہو تو حانث ہوگا یعنے قسم ٹوٹی اور کفارہ قسم کا لازم آیا اور معنی نکالنے کے یہہ ہین کہ نہ نکالین اونکو خاوند غصہ ہوکر اونپر اور مکروہ جانکر اونکے رکہنے کو اور بسبب حاجت لینے کے مکانون کے اور یہہ کہ نہ اذن دین بیویونکو نکلنے کا جسوقت کہ طلب کرین وہ نکلنا یہہ فرمایا واسطے آگاہ کرنے اسکے کہ اونکے اذن کو نہین اثر ہے بیچ رفع منع کے اور وہ بہی نہ نکلین آپ اگر چاہین یہہ مگر جو کرین صریح بیحیائی کہ وہ زنا ہے یعنے مگر یہہ کہ زنا کرین پس نکالی جاوین واسطے قائم کرنے حد کے اونپر اور بعضون کہ نکلنا اونکا پہلے تمام ہونے عدت کے فاحشہ ہے بنفسہ اور یہہ یعنے احکام مذکورہ اور ایک معنی لاتدری کے یہہ ہین کہ نہین جانتا تو ای مخاطب اور کوئی کام کہ پہر جاوے دل اوسکا بغض سے طرف محبت کی اور بیزاری سے طرف رغبت کی اور عظمت طلاق سے طرف ندامت کے اوسپر رجوع کرے اوس سے اور معنی یہہ ہین کہ پس طلاق دو اونکو وقت عدت اونکی اور شمار کرو

ف ۱ طلاق دو عدت پر عدت تین حیض مین حیض کے پہلے دو کہ سارا حیض گنتی مین آوے اور اوس پاکی مین نزدیکی نکی ہو اور جس جگہہ وہ عورت رہتی تہی طلاق کے وقت اسی گہر مین عدت پوری کرے نہ آپ نکلے نہ کوئی نکالے پہر نکلنا بیحیائی ہے پہر زنا یا کہ شاید پہر دونون مین صلح ہو جاوے اللہ پہر نیا کام نکالے ؏ **مو** ۱۲ منہ
۲ ضعیف ہین لا خصال صحابہ من الیسکنی ۱۲ منہ

کو اور نہ نکالدو اونکو اونکی گھرون سے شاید تم نادم ہوؤ پس رجوع کرو **طلاق** ای پیغامبر الخ یعنی جب کوئی
مومن چاہے کہ عورت مدخولہ اپنی کو طلاق دے اور وہ عورت حاملہ اور آئسہ نہو تو چاہیے کہ طلاق اوس طہر مین دے کہ
جماع نکیا ہو کہ طلاق سنی یہی ہے اور ظاہر مین خطاب پیغمبر خدا کو ہے اور مراد امت اونکی ہی اور جو طلاق کہ طہر
مین بعد جماع کے یا حالت حیض مین دیوے بدعی اور مکروہ ہے اگرچہ پڑجاتی ہے لیکن عورت پر دشواری ہوتی
ہے اسلیے کہ بیچ اون ایام طہر کے نہ شوہر والی اور نہ معتدہ رہتی ہے اور بعد حیض آیندہ کے عدت گنی جاتی ہے اور
منقول ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض مین طلاق دی تھی جب عمر رضی اللہ عنہ
نے حکم اوسکا رسول علیہ السلام سے پوچھا فرمایا کہ اپنے بیٹے کو حکم کر کہ رجوع کرے اور جب حیض آیندہ آوے اور اوس
سے پاک ہووے اوس طہر مین بغیر اسکے کہ جماع کرے اگر چاہے طلاق دیوے یہہ ہے وہ عدت کہ حق تعالی نے اس
آیت مین اوسکا حکم کیا ہے اور بعضی علماء نے اس قصہ کو سبب اوترنے اس سورت کا گنا ہے لیکن طلاق غیر مدخولہ
کی اور حاملہ اور آئسہ کے بعد جماع کے اور صغیرہ کو حالت حیض مین بدعی نہین ہے اور سنی بہی نہین ہے اور تین
طلاقین ایک طہر مین بغیر جماع کرنے کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور مالک رحمہما کی بدعت ہے اور نزدیک امام احمد اور شافعی
کے بدعت نہین ہے اور عدت طلاق کی تین قروء ہین اور مراد فاحشہ سے زنا ہی کہ واسطی قائم کرنے حد کے اونہین باہر
نکلین اور بقول بعض کے فاحشہ سے ایذا دینا اوس گھر والونکا ہے یعنی جب زوج کی گھر والونکو کہ اوس گھر مین
ہون ایذا رسانی اور بدکہائو کر دیوین اوس وقت نکالنا اونکا مباح ہی اور حق اونکا نفقہ سے ساقط اور سوای ان امور
کی خاوندکو بہی نکالنا اونکا اوس مکان سے کہ طلاق دی ہے تمام ہونے ایام عدت تک روا نہین ہے اور عورت
مطلقہ اگر بغیر ضرورت کی باہر نکلی گنہ گار ہوگی اور ضرورت مین مانند خوف گرنے اوس گھر کے نکلنا اوس گھر سی
جائز ہے اور واسطی کام ضروری کے اگر کوئی اور سر انجام کرنیوالا نہو وہ عورت دن مین باہر نکلے اور رات کو اوس گھر
مین رہوی تو گنہگار نہین ہوتی اور پیدا کرے بعد طلاق کے کوئی کام مانند واقع ہونی خواہش رجوع کے بیچ دل
مرد کے اور دوستی اوس عورت کی اور اسی سبب سے ہے کہ تفریق طلاقونکی مستحب ہوئی ہے کہ بیچ دینے طلاق کے
ایکدفعہ رجوع ممکن نہین ہی **تنبیہ** طلاق کے معنے ہین اوٹہا دینا قید کا کہ ثابت ہوتی ہے شرعا
بسبب نکاح کے اور طلاق کے تین قسمین ہین ایک تو احسن ہے اور وہ یہہ ہے کہ طلاق دے اوسکو ایکبار اوس طہر مین کہ جماع نکیا
ہو اوسمین اور یونہین چھوڑے رکھے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی اور دوسری قسم حسن ہے اوسکو سنی
بہی کہتے ہین وہ یہہ ہے کہ تین طلاقین دین اوسکو تین طہرون مین کہ نہ جماع واقع ہوا ہو اونمین اگر ہو وہ عورت
مدخول بہا یعنے اوس سے صحبت کی ہو اور غیر مدخول بہا کے لیے ایک ہی طلاق سنی ہے اگرچہ حیض مین ہو
اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ طلاق دیجاوین سنت کے لیے نزدیک ہر مہینے کے ایک اور نزدیک امام محمد کے نہ طلاق
دیجاوے حاملہ سنت کے لیے مگر ایک اور جائز ہے طلاق آئسہ اور صغیرہ اور حاملکی بعد جماع کے بہی اور تیسری
قسم بدعی ہے وہ یہہ ہے کہ طلاق دی بیوی کو تین یا دو ساتھ ایک کلمے کے یا ایک طہر مین کہ نہ رجوع ہوا ہو اوسمین
اگر ہو وہ مدخول بہا یا اوس طہر مین کہ جماع کیا ہو اوس سے اوسمین اور ایسہی طلاق دینا مدخول بہا کا حیض مین
بدعی ہے اور واجب ہے مراجعت اوسکی صحیح تر روایت مین اگر ہو مدخول بہا پس جب پاک ہو وہ پہر حائضہ ہو پہر

پاک ہو تو طلاق دی اوسکو اگرچاہے اور پڑجاتی ہی طلاق ہر زوج عاقل بالغ کی اگرچہ مکرہ یعنی جبر سے ہو یا السنی میں ہو یا گونگا ہو ساتھہ اشارہ معہودہ کے اور نہین پڑتی ہے طلاق لڑکیکی اور مجنون کی اور سوتیکی اور مالک کی اوپر زوجہ غلام اپنی کے اور اعتبار طلاق کا ساتھہ عورۃ کے ہے پس طلاق حرہ یعنی آزاد کی تین ہین اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور طلاق لونڈی کی دو مین اگرچہ ہو حر کے نکاح مین ۔ ملتقی الابحر ۔ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ پس جب نزدیک پہنچین طلاق والی عورتین اپنی میعاد کو پس نگاہ رکہو اونکو بوجہ پسندیدہ یا جدا ہو اونسے بوجہ پسندیدہ اور گواہ پکڑو دو شخصون صاحب تقوی کو اپنی قوم سے اور سچی ادا کرو گواہی خدا کے لیے اس حکم کی نصیحت کیجاتی ہے اوس شخص کو کہ ایمان رکہتا ہو خدا پر اور روز آخرت پر اور جو کوئی ڈرے خدا سے پیدا کرے اوسکے لیے مخلصی اور رزق دیوے اوسکو اوس جگہہ سے کہ گمان نرکہے اور جو کوئی توکل کرے خدا پر پس خدا کافی ہے اوسکو تحقیق خدا پہنچنے والا ہے اپنی مراد کو تحقیق کیا ہے خدا نے ہر چیز کے لیے اندازہ ۔ فتح ۔ پہر جب پہنچین اپنی مدتکو تو رکہہ لو اونکو دستور سے اور گواہ کر لو دو معتبر اپنے مین سے اور سیدہی کہو گواہی اللہ کے واسطے یہہ بات جو ہی اس سے سمجہہ جاویگا جو کوئی یقین رکہتا ہوگا اللہ پر اور پچہلے دن پر اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے وہ کردے اوسکا گذارہ اور روزی اوسکو جہان سے خیال نہو اور جو کوئی بہروسا رکہے اللہ پر تو وہ اوسکو بس ہے اللہ مقرر پورا کر لیتا ہی اپنا کام اللہ نے رکہا ہی ہر چیز کا اندازہ ۔ فتح ۔ موضح ۔ پہر جب پہنچین وہ عورتین اپنی مدت کو کہ وہ آخر عدت ہی تو پہر اے مردون طلاق دینے والے رکہو اون عورتونکو یعنے رجوع کرو اچہی طرح یا خوش گذرانی کرو یا چہوڑ دو اچہی طرح جو حق اونکا اور مہر ادا کر دو اور گواہ پکڑو دو مردون صاحب انصاف کو جو ثقہ ہون مسلمانونمین سے اپنے کینے کے اور وہ ادا کرین گواہی کو وقت گواہی دینے کے اچہی طرح انصاف سے کسیکی رعایت نکرین یہہ سب حکم اور باتین جو نصیحت کیے جاتے ہو تم اسے مسلمانون ساتھہ اونکی سو جو کوئی کہ ایمان لایا ساتھہ خدا تعالے کے اور قیامت کی دن کو سچ جانا اوسکے کام مین نصیحت اور حکم اور جو کوئی ڈرے خدا تعالے سے اور بچے گناہون سے اور حرام چیزون سی تو بناتا ہی اور پیدا کرتا ہی خدا تعالے اوسکے لیے جگہہ چہٹکاری کی اور خلاصی پاتا ہی سب طرح کے دنیا کے غمون سے اور روزی دیتا ہی خدا تعالے اوسکو اوس جگہہ سے کہ جہانکا خیال اور گمان نہو اور جو کوئی بہروسا کرے خدا تعالے پر اور اپنے کام اوسی کو سونپ دے تو پہر کفایت کرتا ہی اوسکو کامونکو وہ آپ بناتا ہی ایسی طرح جو سب حیران ہون بلا شبہ خدا تعالے پہنچانیوالا ہے اپنے کام کو جس جگہہ چاہے اور جس مرتبہ کو چاہے سو بیشک بنایا ہے اور پیدا کیا ہی واسطے ہر چیز کے اندازہ جو اوس اندازے سے وہ نہ کم ہو نہ زیادہ ۔ عـ ۔

تفسیر فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ یعنے جب قریب پہنچین طلاق رجعی والی عورتین آخر عدت اپنی کو اور وہ گذرنا تین حیضونکا ہے اگرچہ نہ غسل کرے تیسرے حیض سے اور یہہ اسلیے کہا کہ نہین ممکن ہے رجوع کرنا بعد پہنچنے اونکے آخر عدت کو فَاَمْسِكُوْهُنَّ یعنے تمکو اختیار ہے اگر چاہو رجوع کرو اونسے اور رجعۃ یعنے رجوع کرنا نزدیک ابی حنیفہ کے حاصل ہوتا ہے ساتھہ کہنے کے زبان سے اور ساتھہ صحبت کرنیکے اور چہو لینے کے اور نظر کرنیکے طرف فرج کے ساتھہ

شہوت کی دونون مین بِمَعْرُوفٍ یعنے ساتھہ حسن معاشرت کے اور خرچ دینے لائق کے اور حدیث مین آیا ہے اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُہُمْ بِاَہْلِہٖ انتہی اَوْ فَارِقُوْہُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا جدا ہو اونسے اور چھوڑو اچھی طرح کہ پورا دو حق اونکا اور کچھ ضرر
پہنچانے سے کہ رجوع کرو اوس سے پھر طلاق دو واسطے طویل کرنے عدت کی وَاَشْہِدُوْا اور گواہ کر دیو یعنے وقت رجعۃ اور
فرقت کے واسطے قطع نزاع کے اسلیے کہ کبھی انکار کرتی ہے عورۃ بعد تمام ہونے عدت کے خاوند کی رجعت کا اور کبھی
مرجاتا ہے ایک اون دونو نکا پھر دعوی کرتا ہے باقی جو رہتا ہے اون دونو مین سے ثبوت زوجیت کا واسطے یعنے
میراث کی حاصل یہہ کہ جب مدت عدت مطلقہ رجعیہ کی قریب تمام ہونیکے پہنچے اگر چاہو رجوع کرو اور سلوک سے گذران
کرو اور یا اونکو چھوڑ دو اور مزاحم ہوؤ اور رجو کچھہ کہ حق اونکا ہو کم نکرو اور رجعت یا طلاق پر گواہ عدل اپنے مین سے کرو
یعنے مسلمان اور یہہ گواہ کر لینا امام شافعی کے نزدیک واجب ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مستحب ہے اور گواہ عدل ہون
ظالم و فاسق نہون اور عدالت یہہ ہے کہ پرہیز ہو تمام کبائر سے اور نہ اصرار ہو صغائر پر اور غالب ہون حسنات سیئات
پر اور کبھی صغیرہ کرنا بغیر اصرار کے نہین ضرر کرتا ہے عدالت مین اسلیے کہ نہین معصوم ہوتا ہے کوئی آدمی سوا ہی انبیا
علیہم السلام کے اور سچی ادا کرو گواہی اے گواہون وقت حاجت کے خالص اللہ کے لیے اور وہ یہہ ہے کہ ادا
کرین گواہی واجبی دفع ظلم کے لیئے نہ اور کسی غرض کے لیے خواہ کسیکو ضرر ہو خواہ نفع پس اگر گواہی دی کسی غرض کے لیے نہ بید بری ہوا
ہے بسبب اوسکے وبال گواہی کے چھپانیکے لیکن ثواب نہین پایا اوسپر اسلیے کہ ثواب عملونکا موقوف ہوتا
ہے نیت پر اور حاصل یہہ کہ شہادۃ امانت ہے پس ضرور ہے ادا کرنا امانت کا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ اللّٰہَ
یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَہْلِہَا پس اگر چھپایا گواہی کو بلا شبہہ خیانت کی اور خیانت کبائر مین سے
ہے دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا وَمَنْ یَّکْتُمْہَا فَاِنَّہٗ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ اوس شخص کو کہ ایمان رکہتا ہو الخ
اسلیے کہ نفع وہی اوٹھاتا ہے اور مقصود نصیحت کرنا اور یاد دلانا اوسکا ہے اور یہان جو ذٰلِکُمْ یُوْعَظُ بِہٖ الخ فرمایا اور نہ فرمایا
ذٰلِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِہٖ جیسا کہ سورہ مجادلہ مین ہے تو یہہ واسطے رغبت دلانے مؤمنون کے ہے غیرت پر اسلیے کہ جسکو
غیرت نہین ہے اوسکا دین پورا نہین اور مقتضا ایمان باللہ کا یہہ ہے کہ رعایت کرے حقوق عبودیۃ اور ربوبیۃ
کا اور مقتضا اون آخرۃ پر ایمان لانیکا یہہ ہے کہ ڈرے حساب و عذاب سے اور امیدوار رہے فضل و ثواب کا پس ایمان رکہنے
والا خدا اور دن آخرت پر جیسا کرتا ہے خالق اور خلق سے پس نہین چھوڑتا ہے عمل کرنا اوسچیز پر کہ نصیحت کیا جاتا ہے
ساتھہ اوسکے اور دلالت کیا آیۃ نے اسپر کہ انسان کے لیے دو دن ہین اول دن تو دن دنیا کا ہے اور دوسرا
دن روز آخرت ہے یہانکا دن فانی ہے اور وہانکا باقی پس عاقل کو چاہیئے کہ سعی کرے فانی دن مین اوس دن کے
لیے کہ باقی رہے اور جو کوئی ڈرے خدا سے یعنے طلاق رجعی دینے مین پس طلاق دے بطریق سنۃ کے اور نہ ضرر پہنچاوے
عدہ والی عورتکو اور نہ نکالے اوسکو رہنے کے مکان مین سے اور احتیاط کرے گواہ کرنے وغیرہ امور مین اور لفظ مخرجا
مصدر میمی ہے یعنے خروج اور خلاصی اکرتا ہے اون چیزون سے کہ بیویون کی جانب سے واقع ہوتی ہین
قسم نکلنا غمون سے اور واقع ہونیسے تنگیون مین اور دور کیجاتی ہین اوس سے سختیان اور بعضون کہا کہ مضمون
آیۃ عام ہے یعنے جو کوئی ڈرے اللہ سے تمام کرنیکی چیزون مین اور چھوڑنیکی چیزون مین پیدا کرتا ہے اللہ اوسکے لیے نکلنا
ہر تنگی و تشویش سے اور خلاصی دنیا اور آخرت کے غمون سے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپنے پڑہی تہی

آیۃ پہر فرمایا کہ پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ نکلنا شبہات دنیا سے اور سختیون موت کی سے اور شدائد روز قیامت کی سے
اور جلالین مین ہے کہ نکلنا شدت سے طرف آسانی کے اور حرام سے طرف حلال کے اور دوزخ سے طرف جنت کے
انتہی یا لفظ مخرجاً اسم مکان ہے یعنے نکالتا ہی اوسکو طرف مکان کے کہ آرام پاوی اوسمین اور فتح الرحمٰن مین ہے کہ پیدا
کرتا ہے اوسکے لیے مخرج طرف رجعۃ کے ابن عباس سے ہے کہ وہ پوچھے گئے اوس شخص کے حال سے کہ طلاق دیوے
اپنی بیوی کو تین یا ہزار آیا اوسکے لیے مخرج ہے پس اونہون نے کہا لم یتق اللّٰہ فلم یجعل لہٗ مخرجاً جدی ہوگی عورۃ
اوس سے ساتہہ تین کے اور زیادہ گناہ ہین اوسکی گردن مین او کہا ہے بعضون نے کہ مخرج دو طرح پر ہے ایک تو یہہ
نکالے اوسکو اس شدت سی اور دوسرے یہہ کہ بزرگی دے اوسکو ساتہہ رضا اور صبر کے اور روزی دے اوسکو الخ ۵
از سببہا مگذر و تقوی طلب ÷ تا خدا روزی رساند بے سبب ÷ حق زجای بخشدت رزق حلال ÷ کہ نباشد در گمان و
در خیال ÷ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ مین البتہ جانتا ہون ایک آیۃ اگر عمل کرین اوسپر لوگ تو البتہ
کافی ہوا اونکو وہ یہہ ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ پس بار بار پڑہتے رہے حضرت اس آیۃ کو اور روایت کیا گیا ہے کہ عوف بن مالک
اشجعی کے بیٹے سالم نام کو مشرکون نے مکہ مین قید کیا اور عوف نے جناب پیغمبر خدا مین آنکر عرض کیا کہ ہمپر تنگی بہت ہے
اور بیٹا میرا گرفتار ہوا اور اوسکی مان جزع فزع کرتی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو اور لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بہت پڑہو عوف اور اونکی بیوی نے آنحضرتؐ کے فرمانے پر عمل کیا تہوڑے دنون مین اونکا بیٹا فرصت
پاکر کافرونکی قید سے نکل بہاگا اور وقت آنیکے چار ہزار بکریان کفار کی چرنیکی جگہہ سے اپنے ساتہہ لیکر مدینہ مین آیا عوف
نے یہہ حال حضرت سے ظاہر کیا اور حلت اس ریوڑ کیسے پوچہا آپ نے فرمایا مباح ہے یہہ آیۃ نازل ہوئی اور آیا ہے کہ
حضرت عمر رضؓ کی خلافت مین ایک شخص آیا اور عمر رضؓ سے تولیت کسی کام کی چاہی کہ دیوان خلافت مین عامل
ہووے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تو قرآن جانتا ہے کہا نہین جانتا مین کہ سیکہا نہین مینے عمر رضؓ نے کہا کہ ہم کام اوسکو
نہین دیتے کہ جو قرآن نجانے وہ شخص چلا گیا اور بڑی مشقت اختیار کی قرآن کے سیکہنے مین بطمع اسکے کہ عمر رضؓ اوسکو کچہہ
کام دیوین جب قرآن سیکہا اور یاد کیا قرآن کی برکتون نے اوسکو اس مرتبہ کو پہنچایا کہ اوسکے دل مین نہ حرص
عاملی کی رہی نہ تقاضا ملاقات عمر رضؓ کا پس ایکروز حضرت عمر رضؓ نے اوسکو دیکہا کہا اے جوان تجکو کیا ہوا کہ ایکبارگی
ملاقات ہماری ترک کی اوسنے کہا اے امیر المؤمنین تم ایسے شخص نہین ہو کہ کوئی تمہارا ملنا چہوڑے لیکن قرآن سیکہا مینے
اور ایسا دل میرا غنی ہوگیا کہ خلق اور عمل سے بے پروا ہوا مین عمر رضؓ نے کہا وہ کون سی آیت ہے کہ تجکو اوسنے بے پروا
کر دیا کہا وہ آیۃ سورۂ طلاق مین ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ آخر آیت تک انتہی اور جاننا چاہئے کہ ہر تنگی اور رزق دنیوی
ہو یا اخروی جسمانی ہو یا روحانی اور بڑی تنگی آخرت کی ہے اور بڑا وافر رزق روحانی رزق ہے پس جو کوئی ڈرے
اللہ سے حق ڈرنیکا پیدا کرتا ہے اللہ اوسکے لیے مخرج دارین کے ضرورون سے اور دیتا ہے اوسکو منافع دارین کے
پس اگر کہا جاوے کہ بڑے متقی انبیاء اور اولیا ہین حال آنکہ وہ بڑے مبتلا مشقت شدیدہ اور فاقہ مدیدہ مین رہے
ہین جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءُ وَالْاَوْلِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ تو جواب اوسکا یہہ دیا گیا
ہے کہ بڑی شدت اور مدت دراز آخرت کی ہے سو وہ امن مین ہوتے ہین وہان اوس سے بلطف و کرم خدا تعالیٰ کے
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ اور جو کچہہ پہنچتا ہے اونکو دنیا مین اختیار

ل۔ وہ اللہ سے ڈرے یعنی ہر حال مین ... اور بعضون نے کہا کہ جو کوئی ... حرام سے ... اوسکو حلال پہنچا دے ... بعض نے کہا ... طلاق مین ... [illegible]
ل۔ ... تقویٰ کی ... [illegible]
ل۔ ... انبیاء اور اولیا ... درجہ بدرجہ ... [illegible]

اونکی اجر عظیم کے لیے ہوتا ہے اور بغیر اختیار کے واسطے صبر جمیل کے پس اونکے لیے بڑی منفعت ہی اوسکی فَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اور جو کوئی توکل کرے خدا پر الخ توکل کہتے ہین تسکین قلب کو ہر موجود و مفقود مین اور انقطاع قلب کا ہر علاقہ سے اور تعلق پکڑنا ساتھ اللہ کے تمام احوال مین اور کافی ہے یعنے کفایت کرتا ہی متوکل کو اوسکی تمام امور مین اور دیتا ہی اوسکو یہان تک کہ کہے حسبی یعنے کافی ہے مجکو پس اگر کہے تو کہ جب حکم اللہ تعالی کا درباب رزق کے متغیر نہین ہوتا تو توکل کے کیا معنے تو جواب اوسکا ہم یہہ دینگے کہ متوکل ہوتا ہے فارغ القلب اور خاطر جمع نہ مکروہ جاننے والا حکم خدا کا پس اسیلیے ہوا توکل اچھا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا اور حدیث مین دلیل اسپر نہین ہے کہ بیٹھہ رہے کسب سے بلکہ اسمین دلالت ہے طلب رزق پر کہ فرمایا تغدو اور تروح یعنے اعتماد نکرے طلب پر توکل بعد حرکت کرنیکے امر معاش مین مانند توکل کرنے زمیندار کے ہی بعد ڈالنے تخم کے زمین مین اگلے بزرگ کہتے تھے کہ سوداگری کرو اور کسب کرو بلا شبہہ تم ایسے زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہو کوئی تم مین سے تو اول اپنے دین ہی کو کہاویگا اور بعض اوقات دیکھتے تھے بزرگ کسیکو جنازہ کی جماعت مین تو کہتے تھے اوسکو کہ جا اپنی دکان کو (مثنوی مین ہے)

گر توکل میکنی در کار کن ٭ کشت کن تکیہ بر جبار کن ٭ رمز الکاسب حبیب اللہ شنو ٭ از توکل در کسب کاہل مشو

اور اسپر جو لوگ بیٹھہ رہے ہین حرکت و کسب سے کہ وہ بڑے کامل ہین پس طریقہ اونکا دشوار ہے کہ نہین چل سکتا اوسپر ہر ضعیف دین مین تحقیق خدا پہنچنے والا ہے اپنی مراد کو یعنے جاری کرنیوالا اپنے امر کا ہے اور پورا کرنیوالا اپنی مراد کا اور جاری کرنیوالا اپنی قضا کا ہی اپنی خلقت مین اوس شخص کے حق مین کہ توکل کرے اوسپر اور اوس شخص کے حق مین کہ نہ توکل کرے اوسپر مگر جو کوئی توکل کرے اوسپر دور کرتا ہے اوس سے برائیان اوسکی اور بہت دیتا ہے اوسکو ثواب تحقیق کیا ہے خدا نے ہر چیز کے یعنے شدت اور نرمی اور فقر اور غنی اور موت اور حیات اور مانند انکے اندازہ یعنے اندازہ کرنا نفس ذات اوس شئے کے اور زمان موت اوسکے اور بلا شبہہ وہ جاری کرنیوالا اوس مقدار کا ہے بسبب ہر چیز کے کہ مقدر کیا اور فارسی مین ترجمہ اوسکا یہہ ہے اندازہ کہ ازان در نگذرد او مقدار و احد معین یا وقت و اجل و نہایت کہ منتہی ہو طرف اوسکی نہ مقدم ہوتا ہے نہ موخر ہوتا ہے اوس سے اور نہ آتا ہے تغیر اوسمین اور سب سببون سے انقطاع کر کر رجوع اللہ تعالی کیطرف کرے پس وہ کافی ہے اوسکو پہنچاتا ہی طرف اوسکی جو کچھہ مقدر ہی اوسکے لیے اور جاری کرتا ہے طرف اوسکے جو کچھہ کہ قسمت کیا گیا ہے اوسکے لیے نصیبون دنیا اور آخرۃ کیسے بلا شبہہ اللہ پہنچاتا ہے جو کچھہ کہ چاہتا ہے امر اپنے سے نہین ہے کوئی مانع اوسکے لیے پس جو کوئی یقین کرے اسکا نہین ڈریگا کسی سے اور نہ امید رکھیگا کسی سے اور سونپیگا سارے امور اپنے طرف اوسکے اور نجات پاویگا بلا شبہہ اللہ نے مقرر کی ہے ہر امر کے لیے ایک حد معین اور وقت مقرر ازل مین نہ زیادہ ہوگا کسی سعی کرنیوالیکے سعی سے اور نہ ناقص ہوگا کسی منع کرنیوالیکے منع سے اور نہ موخر ہوگا اپنے وقت سے اور نہ مقدم ہوگا اوسپر پس یقین کرنیوالا اسکا متوکل حقیقی ہے لہٰذا اور اس آیۃ مین بیان ہے اسکا کہ واجب ہے توکل کرنا اللہ پر اور سونپنا ہر کام کا اوسکو اسلیے کہ جب جانا یہہ کہ ہر چیز قسم رزق وغیرہ سے نہین ہوتی ہے مگر تقدیر خدا کے اور وقت مقرر کرنے اوسکے کے نہ باقی رہی مگر تسلیم قدیر اور توکل اللہ پر کہا کاشفی نے بنا اس آیت کی تقوی اور توکل پر ہے تقوی باعث قربت

الٰہی کا ہے اور رتبہ معیت سے خبر دیتا ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور توکل سبب محبت الٰہی ہے کہ فرمایا
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ اور بغیر ان دو صفتوں کے قدم بیچ راہ تحقیق کے نہین رکھہ سکتا ہے ۵ سلوک راہ معنی را توکل
باید و تقوی و توکل مرکب راست و تقوی توشۂ رہرو ۵ کہا سہل قدس سرہٗ نے کہ نہین صحیح ہوتا توکل مگر متقین
کے لیے اور نہین تمام ہوتا تقوی مگر ساتھہ توکل کے اسیلیے دونوکو اکھٹا بیان فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ
الخ اور کہا بعض علماء نے کہ جسکو کوئی ثابت ہو تقوی مین آسان کرتا ہے اللہ اوسکے دلپر اعراض دنیا سے اور سہل
کرتا ہے اوسکے لیے امر اوسکا جدہر متوجہ ہوتا ہے اور لوگ خدمت اوسکی کرتی ہین اور اللہ اوسکو پیشوا کرتا ہے خلق
کا کہ پیروی کرتے ہین اوسکے اہل ارادت پس بتاتا ہی اونکو اچھی راہین کہ وہ اعراض کرنا دنیا سے اور متوجہ ہونا
اللہ کیطرف ہے اور یہہ مرتبہ مقبولونکا ہی آور کہا سہیل رح نے کہ جو کوئی سونپے امور اپنے طرف رب اپنے کے پس بلا شبہ
اللہ کفایت کرتا ہے تمام فکرون دارین اوسکیکو کہا ربیع رح نے بلا شبہ اللہ نے لازم کیا اپنی ذات پر یہہ کہ جو کوئی
بھروسا کرے اللہ پر کفایت کرتا ہی اوسکو ۱ اور جو کوئی ایمان لاوے اوسپر ہدایت کرتا ہی اوسکو ۲ اور جو کوئی قرض دے
اوسکو یعنے عمل خیر کرے بدلہ دیتا ہی اوسکو ۳ اور جو کوئی اعتماد کرے اوسپر نجات دیتا ہی اوسکو ۴ اور جو کوئی دعا کرے
اوس سے دیتا ہی اوسکو اور تصدیق اس سبکی اللہ کی کتاب مین وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ
یَہْدِ قَلْبَہٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ہُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۱۲ مدبحر روح البیان ۱۲ تنبیہ سبحان اللہ تقوی و توکل عجب چیز ہے بزرگان
سلف کا قول ہے لِکُلِّ قَوْمٍ حِرْفَۃٌ وَحِرْفَتُنَا التَّقْوٰی وَالتَّوَکُّلُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے
بہشت مین میری امت مین سے ستر ہزار شخص بغیر حساب کے وہ وہ ہین کہ نہ منتر پڑہاتے ہین اور نہ فال بد لیتے
ہین اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین آور فرمایا کہ مومن قوی یعنے اعتقاد مین اور ایمان مین اور توکل مین بہتر اور
بہت پیارا ہے اللہ کے نزدیک مومن ضعیف سے اور ہر مسلمان مین بھلائی ہے حرص کر اوس چیز پر کہ نفع دے
تجکو یعنے امر دین کا اور مدد مانگ اللہ سے اور مت تھک عمل سے اور اگر پہنچے تجکو کچھہ یعنے مصیبت پس مت کہہ اگر
تحقیق مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا اور ایسا ولیکن کہہ مقدر کیا اللہ نے اور جو چاہا سو کیا اسلیے کہ بلا شبہ لفظ لو یعنی اگر
کا کہولتا ہے عمل شیطانکا ۱۲ اور فرمایا کہ زہد یعنی بے رغبتی دنیا مین نہین ہے ساتھہ حرام کرنے حلال کے یعنے ترک
کرنے لذات و شہوات کی اور نہ ساتھہ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا مین یہہ ہے کہ ہووے تو ساتھہ اوس چیز کے کہ تیرے
ہاتھہ مین ہی زیادہ اعتماد کرنیوالا اوس چیز سے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھہ مین ہے اور زہد یہہ ہے کہ ہووے تو ثواب مصیبت مین
جب پہنچے وہ تجکو بہت راغب بہ نسبت اسکے کہ اگر نہ پہنچتی وہ تجکو ۱۲ اور کہا ابن عباس رض نے کہ تہا مین سوار پیچھے نبی خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا آپنے ای لڑکے نگاہ رکہہ حق اللہ تعالیٰ کا یعنی رضامندی اوسکی طلب
کر محفوظ رکہیگا تجکو یعنے دنیا اور آخرت کی برائیون سے نگاہ رکہہ اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا تو اوسکو سامنے اپنے اور
جب مانگے تو کچھہ تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگے تو تو مدد مانگ اللہ ہی سے اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ
اگر جمع ہووین تیرے نفع پہنچانے پر ساتھہ کسی چیز کے تو نہین پہنچاوینگے تجکو نفع مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ تحقیق
مقدر کی ہی اللہ نے تیرے لئے اور اگر جمع ہووین تیرے ضرر پہنچانے پر ساتھہ کسی چیز کے تو نہین ضرر پہنچاوینگے تجکو مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر

کی ہے اللہ نے ہر چیز کی تقدیر اوٹھا لیے گئے قلم اور خشک ہو گئے صحیفے ۱۲ اور آیا ہی کہ ایک سفر مین حضرت کیکر کے درخت کی نیچے
دوپہر کو آرام کرتے تہے اور تلوار درخت مین لٹکا دی تہی اور صحابہ بہی کچہہ سو رہی تہے کہ ناگہان آپنے پکارا صحابہ
کو پہہ جو گئے تو دیکہا کہ حضرت کی پاس ایک اعرابی تہا اپنے فرمایا کہ کہینچی اسنی مجہپر تلوار میری اسحال مین کہ
مین سوتا تہا پس جاگا مین اسحال مین کہ تلوار اوسکی ہاتہہ مین کہینچی ہوئی تہی کہا کون بچاویگا تجکو مجہسے
پس کہا مینے کہ اللہ بچاویگا تین بار فرمایا یہہ اور نہ تنبیہ کی اوسکو اسحال مین کہ وہ بیٹہا تہا اور اور روایت
طویل مین آیا ہی کہ گر پڑی تلوار اوسکی ہاتہہ سے جب حضرت نی فرمایا کہ اللہ بچاویگا ۱۲ اور فرمایا کہ تحقیق دل ابن
آدم کا بیچ ہر نالیکے ایک شاخ ہے پس جسنے پیچہے لگایا دل اپنے کو ہر طرحکے فکر و نمین نہین پروا کرتا ہی اللہ کہ کس نالی
مین ہلاک کیا اوسکو اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر کفایت کرتا ہی اوسکو سب فکر و ن کو ۱۲ اور کہا حضرت نے
کہ فرمایا تمہارے رب عز و جل نے اگر تحقیق بندی میرے اطاعت کرین میری تو البتہ برساؤن مین اونپر مینہ
راتکو اور نکالون مین اونپر آفتاب دنکو اور سناؤنمین اونکو آواز گرجنے کی یعنے تاکہ نہ ڈرین ۱۲ اور کہا ابو ہریرہ
نے کہ آیا ایک شخص اپنے گہر والو نمین پس جب دیکہی جو کچہہ کہ تہی اونکو حاجت نکلا طرف جنگل کے یعنے گہبرا
کر پس جب دیکہا بی بی اوسکی نے یعنے نکلنا خاوند کا اوٹہی طرف چکی کے پس طیار کیا اوسکو اور گئی طرف
تنور کے پس جہونکا اوسکو پہر کہا یا اللہ رزق دی ہمکو پس دیکہا اوسنے کہ ناگہان گرندہ چکی کا تحقیق بہر گیا
تہا کہا ابو ہریرہ نے اور گئی وہ بی بی طرف تنور کی پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیون سے کہا ابو ہریرہ نے پس پہر کر
آیا خاوند کہا پہنچے تم پیچہے میرے کسی چیز کو کہا بی بی اوسکی نے ہان رب اپنے سے اور کہڑا ہوا خاوند طرف چکی
کے پس مذکور ہوا یہہ روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپنے آگاہ ہو تحقیق وہ اگر نہ اوٹہاتا چکی
کو ہمیشہ چلتی رہتی قیامت تلک اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ طلب کرتا ہے
بندیکو جیسیکہ طلب کرتی ہے اوسکو اجل اوسکی ۱۲ مشکوۃ ۱۲ غرضکہ توکل عجب چیز ہے جسکو میسر ہو دو نو جہان
مین بیڑا اوسکا پار ہے ع کار خود را بخدا باز گذار ہ کت نمی بینم ازین بہتر کار ہ وَ الّٰٓیْٔ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ

مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّ الّٰٓیْٔ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ
یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ﴿۴﴾ اور جو کہ نا امید ہوئین حیض سے منجملہ عورتون
تمہاری سے یعنے مطلقات سے اگر شبہ مین پڑی ہو تم پس عدت اونکی تین مہینے ہی اور جو کہ سن حیض کو نہین پہنچی
ہین اونکی بہی عدت تین مہینے ہین اور حمل والیان عدت اونکی یہہ ہی کہ جنین بچہ اور جو کوئی ڈرے خدا سے
پیدا کرے اوسکے لیے کام اوسکےمین آسانی کو ۱۲ فتح ۱۲ اور جو عورتین نا امید ہوئین حیض سے تمہاری عورتون
مین اگر تمکو شبہ ہوگیا تو اونکی عدت ہی تین مہینے اور ایسیہی جنکو حیض نہین آیا اور جنکی پیٹ مین بچہ ہی اونکی
عدت یہہ کہ جن دین پیٹ کا بچہ اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے کردے اوسکو اوسکے کام مین آسانی ۱۲ موضح ۱۲
اور وہ عورتین جو نا امید ہوئین حیض سے بسبب مرض کے یا بڑہاپے حیض اونکا موقوف ہوا ہو یا شک مین
پڑے ہو یا بہول گئے ایام حیض کے جب ایسی عورۃ کو طلاق ہو تو اوسکی عدت تین مہینے اور اون عورتونکی
عدت جنکو ابہی حیض آیا نہین بسبب عمر چہوٹی کے تین مہینے اور پیٹ والیون عورتونکی عدت اونکا جننا ہے

جو بچہ پیدا ہوا ہو تو عدت تمام ہوئی اور جو کوئی ڈرے خدا تعالے سے اور اوسکی فرمانبرداری مین قصور نکرے تو بنا دے
خدا تعالی اوسکے واسطے کام اوسکی کے آسانی یعنے اوسکی سب کام آسان کرتا ہے خدا تعالی **تفسیر**
تمہاری عورتوں مین یعنے بعد دخول کے اگر طلاق دو اونکو اور وہ نا امید ہون حیض سے بسبب بڑہاپے کے اور اندازہ
کیا ہے اوسکا علما نے ساٹھہ برس یا پچپن برس کہ اس عمر مین عورت آئسہ ہو جاتی ہے یعنی خون حیض کا آنا موقوف
ہو جاتا ہے پس اگر دیکھے عورت بعد اسکے خون تو وہ حیض نہین ہوگا بیماری ہے اور خرگوش اور چرغ اور چمگادڑ
کو بہی حیض آتا ہے اور اِنِ ارْتَبْتُمْ ارتیاب سے ہے معنے شک مین ہونیکے یعنے اگر شک مین پڑو تم اور دشوار ہو تمپر
حکم معلوم کرنا اونکا بسبب منقطع ہونے خون اونکیکے بڑہاپے اور نہین جانی تمنے کیفیت عدت اونکی کی تو
جان لو تم کہ عدت اونکی تین مہینے ہین اور جو کہ سن حیض کو نہین پہنچی ہین یعنے نہین دیکہا اونہون نے
خون تو عدت اونکی بہی ایسہی ہے یعنے تین مہینے اور آیا ہے کہ جب آیۃ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ نازل ہوئی تو خلاد انصاری نے کہا کہ یا رسول اللہ عدت اوس عورت کی کہ حیض نرکہتی ہو اور
صغیرہ اور حاملہ کی اگر اونکو طلاق ہو تو کیا ہے تب یہہ آیۃ نازل ہوئی وَاللّٰٓئِیْ يَئِسْنَ الخ اور جو عورت کہ جوان
ہو اور پہلے سن ایاس کے حیض اوسکا جاتا رہے بسبب کسی عذر کے تو عدت اوسکی تمام نہین ہونیکی یہانتک کہ
حیض اوسکا عود کرے پس عدت بیٹہے بعد اوسکے تین قروء یا سن ایاس کو پہنچے تو عدت بیٹہے بعد اوسکے تین
مہینے نزدیک ابوحنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کے اور ایسہی ہے نزدیک امام احمد کے اگر سبب جاتے رہنے حیض کا
مرض اور مانند اوسکا ہو اور اگر کچھ سبب اوس عورۃ کو معلوم نہو تو نو مہینے انتظار عود کرنے حیض کا کرے
بعد اوسکے تین مہینے عدت بیٹہے اور مذہب امام مالک کا بہی یہی ہے اور یہہ حکم اوس عدت کا ہے جو بعد طلاق
کے ہو اور عدت خاوند کے مرنیکے بعد ہو تو بہر صورت چار مہینے اور دس روز ہین اگر حاملہ نہو اور عدت حاملہ
کی سب صورتوں مین پیدا ہونا بچہ کا ہے جیسا کہ فرمایا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ الخ پس اگر بعد ایک لحظہ کے مرنے
یا طلاق کے پیچہے عورت جنے بچہ تو نکاح کرنا اوسکا درست ہوگا اور ثابت ہوا ہے کہ سبیعہ بیٹی حارث کی
جنا بچہ کئی رات بعد خاوند کے مرنے سے پہر پوچہا حضرت سے حکم اسکا پس فرمایا کہ عدت سے نکل آئی نکاح کر اور جو
کوئی ڈرے اللہ سے بیچ حق احکام اوسکیکے اور حقوق اوسکیکے آسان کرتا ہے اوسکے سب کام اور توفیق دیتا
اوسکو خیر کی اور بچاتا ہے اوسکو گناہون سے اور شر سے بسبب تقوی کے **فائدہ** متقدمین اکابرین
رحمہم اللہ درباب حقوق خدا تعالی کے اور بندونکی بہت ڈرتے تہے میمون بن مہران رح فرماتے تہے کہ آدمی لعنت
کرتا ہے اپنے نفس کو نماز مین اور جانتا نہین اسکو پس لوگون نے کہا کہ یہہ کیونکر ہے اونہون نے کہا کہ پڑہتا ہے
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ حال آنکہ وہ ظلم کرتا ہے اپنے نفس پر بسبب کرنے گناہون کے اور ظلم کرتا ہے لوگون پر
ساتہہ لینے مال اونکے اور آبرو ریزی کرنے اونکیکے اور عبد اللہ بن مسعود رض فرماتے تہے کہ جو کوئی مدد کرے
ظالم کی اوسکے ظلم پر یا سکہاوے اوسکو حیلہ کسی مسلمان کے حق لینے کا پس وہ اللہ کے غضب مین گرفتار رہا اور
یحیی بن معاذ کہتے تہے اگر ظلم کرے مجہپر کوئی اور مین بدلہ نہ لون اوس سے تو یہہ بہت اچہا لگتا ہے مجکو اور
حضرت علی رض فرماتے تہے کہ نہین ظلم کرتا کوئی کسی پر اور نہین برائی کرتا کوئی کسی سے حقیقت مین اسلیے کہ

الله تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا اور احمد بن حرب کہتے تہے کہ نکلتے ہین دنیا سے کتنے لوگ غنی
بسبب کثرت نیکیون کے پہر ہونگے دن قیامت کے مفلس بسبب حقوق لوگونکے کہ اونکے عمل خیر حق والونکو ملجا وینگے
اور سفیان ثوری رح فرماتے ہتے کہ ملنا تیرا الله تعالے سے ساتہہ ستر گناہون کے کہ اوسکے بیچ ہون بہت آسان ہے تجہ پر
اس سے کہ ملے تو اوس سے ساتہہ ایک گناہ کے کہ بندیکا کیا ہو پس تامل کر ای بہائی بیچ خوف کرنے اگلی بزرگون کے
اور پیروی کر اونکی اوسمین اسلیے کہ تو کنارہ ہلاکت پر ہی اور جو کوئی ڈرا سالم رہا والحمد لله رب العلمين ۝ ذٰلِكَ
اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ط وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ یہہ حکم خدا کا ہے کہ اوتارا
اوسکو طرف تمہاری اور جو کوئی ڈرے خدا سے دور کری اوس سے جرم اوسکے اور زیادہ دیوی اوسکو مزدوری ۝ **فتح** ۝
یہہ حکم ہے الله کا جو اوتارا طرف تمہارے اور جو کوئی ڈرتا ہی الله تعالی سے اوتاری اوس سے اوسکی برائیان اور بڑا دے
اوسکو نیک ۝ **مو** ۝ یہہ حکم خدا تعالے کے ہین جو بہیجا ہی اون حکمونکو آسمان سے طرف تمہارے اے مسلمانون
اور جو کوئی ڈری خدا تعالے کے عذاب سے اور حکم اوسکے بجا لاوی تو ڈہانکے اور بخشی خدا تعالے گناہ اوسکے اور بڑے کرے
اوسکے لیے بدلے نیکیون اوسکیکے ۝ **ع** ۝ **تفسیر** یہہ حکم یعنے جو کہ مذکور ہوئے عدت کے اوتارا ہی اوسکو یعنے لوح محفوظ سے
اور کہا ابو اللیث نے کہ اوتارا اوس حکم کو قرآن مین تمہارے نبی پر تاکہ مستعد ہو تم عمل کرنیکے لیے اوسپر پس بچاؤ
تم اپنے تئین اوسکی مخالفت سے اور جو کوئی ڈرے یعنی الله سے ڈر کر عمل کری اوسکے احکام اوتاری ہوؤن پر اور
محافظت کرے اون حقوق کی کہ واجب ہین اوسپر تو ڈہانکے اور بخشی گناہ اوسکے بسبب راضی ہونے اوسکیکے
اوس سے تقوی کرنیسے اور زیادہ دیوی اوسکو مزدوری آخرت مین اور کہا بعضونے کہ دی اوسکو اجر عظیم جو اجر کہ ہو تقوی کا
برہان القرآن مین کہ حکم کیا تقوی کا احکام طلاق مین تین بار اور وعدہ کیا ہر بار مین نئی طرح کی جزا کا پس فرمایا
اول بار کہ کرتا ہے اوسکے لیے مخرج کہ نکالتا ہی اوسکو ناگوار چیز سے اور مہیا کرتا ہے اوسکے لیے محبوب چیز اوسکی یعنے
رزق اوس جگہہ سے کہ گمان نہین رکہتا اوسکا اور دوسری بار مین فرمایا کہ سہل کرتا ہے اوسپر مشکل امر اور توفیق خیر
کی دیتا ہے تیسری بار مین وعدہ کیا اوس سے افضل جزا کا کہ وہ معاف ہونا گناہونکا اور آخرت مین ملنا نعمتونکا
ہے ۝ **مد روح** ۝ **مسئلہ** جاننا چاہیے کہ اس سورۃ کا نام جو سورۂ طلاق ہے بعض احکام طلاق اور نکاح کے
کہ بہت مفید ہین ذکر کرتے ہین ہم منعقد ہو جاتا ہی نکاح حرہ بالغہ کا اوسکی رضا سے اگرچہ نہ باندہی ولی باکرہ ہو یا
ثیبہ نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف رحمہما الله کے ظاہر الروایۃ مین اور ابو یوسف رح سے ایک روایت یہہ بہی ہے
کہ نہین منعقد ہوتا بغیر ولی کے اور نزدیک امام محمد کے منعقد ہوتا ہی موقوف کذا فی الہدایۃ اور نقل کیا ہی فقیہ
ابو جعفر نے کہ امام محمد نی رجوع کی ہے طرف قول ابی حنیفہ کے کذا فی شرح ابی المکارم اور در المختار مین ہی کہ ولی جو
عصبہ ہو اوسکو اعتراض پہنچتا ہی غیر کفو مین پس فسخ کرے اوسکو قاضی ولی کی نالش کرنیسے اور فتوی دیا گیا ہے
نکاح غیر کفو مین کہ نہین جائز بغیر اجازت ولی کے اصلا اور یہہ ہی مختار فتوی کے لیے ہی بسبب فساد زمانہ کے
اور کہا مالک اور احمد بن حنبل اور شافعی نے کہ نہین منعقد ہوتا نکاح عورۃ کی زبانی اصلا اور ابو یوسف اور ابو حنیفہ
سے ہی کہ نہین جائز غیر کفو سی بدون اجازت ولی کے کذا فی الہدایۃ اور قاضی خان نے کہا کہ یہی صحیح تر ہی اور
ہمارے زمانہ مین مختار فتوی کے لیے یہی ہی اور ذخیرہ مین کہا کہ نہین منعقد ہوتا اور اسی پر عمل کیا ہی بہت مشائخ نے

مسائل طلاق ونکاح

ہماری نزے اور نہین ہوتی ہے تفریق اسکی مگر نزدیک قاضی کے یعنے لائق ہی ولی کو کہ نالش کرے قاضی کے ہان اور وہ فسخ کردے عقد مذکور کو بدون فسخ کرنے قاضی کے وہ نکاح فسخ نہین ہوگا اور ہوگی یہہ فرقت بغیر طلاق کے یہان تک کہ اگر داخل نہین ہوا تو جا اوس پاس پس کچہہ نہین دینا آویگا عورت کو مہر اور نہ عدت ہوگی کذا فی المحیط اور اگر داخل ہو اوسکے پاس یا خلوۃ کے ساتہہ اوسکے خلوۃ صحیحہ لازم آویگا اوسپر کل مہر معین اور نفقہ عدت کا اور عورت پر عدت لازم ہوگی کذا فی سراج الوہاج اور شرح ابو المکارم مین ہے کہ جب نکاح کرے عورت اپنا غیر کفو سے تو ولی کو اعتراض پہنچتا ہی کہ قاضی کے ہان جاکر نالش کرے اور اوس سے فسخ کروادے برابر ہی کہ بچہ ہوا ہو اونکے یا نہ ہوا ہو اور یہی مختار صاحب کافی کا ہے اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ ولی کو حق فسخ ہے جب تک کہ بچہ نہ جنے اور نہر الفائق مین ہے کہ یہہ جب ہے کہ ہو عورت کے لیے ولی پس اگر نہو کا ولی تو صحیح ہوگا نکاح بالاتفاق اور یہہ اوسجگہہ ہے کہ قاضی اور حاکم مسلمان بہی نہو اسلئے کہ ولی نہو تو نہین قاضی ولی ہوتا ہے چنانچہ ہدایہ مین کہتا ہے اِذَا عَدَمَ الْاَوْلِیَاءُ فَالْوِلَایَۃُ اِلَی الْاِمَامِ وَالْحَاکِمِ اور یہہ حکم درحق بالغہ کے ہے ای پر صغیرہ کا نکاح بالاتفاق و بلا نزاع بغیر ولی کے جائز نہین ہے شرح ابو المکارم مین لکہا ہے نِکَاحُ الصَّغِیْرَۃِ وَالْمَجْنُوْنَۃِ لَا یَصِحُّ بِلَا وَلِیٍّ تفصیل اسکی یہہ ہی کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اوسمین اتفاق ہے کہتے ہین علما کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکے بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سے ہو جائیگا اور دوسرے باکرہ صغیرہ اور اسمین بہی اتفاق ہے علما کا کہ حاجت اوسکی اذن کی نہین ولی بغیر اوسکے اذن کے نکاح اوسکا کردیسکتا ہے تیسرے ثیب صغیرہ اوسکا بہی نکاح بغیر اوسکے اذن کے جائز ہے حنفیہ کے نزدیک نہ نزدیک شافعیہ کے چوتہے باکرہ بالغہ اوسکا نکاح جائز نہین ہمارے نزدیک بغیر اوسکے اذن کے اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہی پس مدار ولایت کا حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہے باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کے نزدیک بکارت پر ہی صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک تقسیم طلاق کی احسن وغیرہ تو اوپر مذکور ہوئی اور ایک تقسیم طلاق کی یہہ ہے کہ طلاق رجعی ہے اور بائن ہے طلاق رجعی تو یہہ ہے کہ کہے ایکبار یا دوبار انت طالق یا طلقتک یا مانند انکیکے پس اس طرحکی طلاق دینی سے ایام عدت مین بغیر نکاح کے رجوع کرلینا جائز ہے یعنی اگر کہے رجوع کی مینے تجہہ سے یا ہاتہہ لگالے یا مساس یا جماع کرے تو رجوع اوس سے ہو جاتی ہے حاجت نکاح جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتہہ الفاظ کنایات کے سوائ مین الفاظ کے کہ فقہ مین تفصیل سے مذکور ہین اور انشاء اللہ تعالی اسمین بہی کچہہ مذکور ہونگی پس طلاق بائن سے عورت نکاح مین سے نکل جاتی ہے جبتک کہ پہر نکاح نکرے نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق کی یہہ ہے کہ طلاق مغلظہ ہی اور مخففہ مغلظہ تو یہہ ہے کہ تین طلاقین دے ایکبارگی یا بتفریق اس طلاق سے نکاح کرنا درست نہین ہوتا جب تک کہ بعد اسکی عدت کی اور خاوند سے نکاح نکرے اور وہ صحبت نکرے اور طلاق ندے اور عدت نہ گذری اوسکی اور طلاق مخففہ مقابلہ مین اسکے ایک یا دو ہین اور الفاظ کنایات کی نزدیک فقہا کے وہ ہین کہ نہین وضع کئے گئے طلاق کے لیے لیکن محتمل طلاق کو اور غیر طلاق کو ہین پس نہین طلاق پڑیگی ساتہہ اونکے از روی قضا کے مگر ساتہہ نیت کے اور دلالت حال کے یعنے وقت ذکر طلاق کے یا وقت غضب کے پس حالات طلاق کے تین مین رضا اور غضب اور تذکرہ طلاق کا اور کنایات بہی تین ہین ایک تو وہ ہین کہ احتمال رکہین رد کا اور دوسرے

کہ اوس ... طلاق رجعی بدعی ہے ۱۲ ... قاضی یا حاکم ۱۲

صلاحیت رکہین سب یعنی بد کہائی کی یا نہ احتمال رکہین ان دونو نکا پس بعض الفاظ اون کنایات کی یہہ ہین
اخرجی اذہبی قومی تقنعی تخمری استبری انطلقی اعزبی یہہ الفاظ تو وہ ہین کہ احتمال رکہتے ہین رد کا
اور مانند خلیۃ بریۃ حرام بائن بتۃ بتلۃ کے صلاحیت رکہتے ہین سب کی اور مانند اعتدی استبری رحمک
انت واحدۃ انت حرۃ اختاری امرک بیدک سرحتک فارقتک کے ہنین احتمال رکہتے یہہ کلمے رد کا اور نہ سب کا
پس بیچ حالت رضا کی یعنے غیر غضب اور غیر مذاکرہ طلاق کے موقوف ہونگے یہہ تینون قسمین ارزوئی حکم کے
اوپر نیت کہنے والی کے یعنے اگر نیت طلاق کی کرے تو طلاق پڑجائیگی ورنہ قول اوسکا ساتہہ قسم کے اور بیچ حالت
غضب کے موقوف ہون گے پہلے دونون نیت پر اگر طلاق کی نیت کرے تو واقع ہو گی طلاق ورنہ تصدیق
کیا جاویگا بغیر قسم کے بیچ حالت مذکرہ طلاق کے کہ ہو میان بیوی مین موقوف ہوگا پہلا نیت پر اور دونون
اخیر مین واقع ہو گی طلاق اگرچہ نہ نیت کرے اور تین الفاظ کنایات سے جو طلاق رجعی پڑتی ہے وہ
یہہ اعتدی استبری رحمک انت واحدۃ **مسئلہ** اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنے نفس کو یا
مجکو اور اختیار کری وہ خاوند کو تو ہنین واقع ہوتی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی
رحمہما اللہ کا اور اگر بیوی اختیار کرے اپنے نفس کو تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد رح کے اور
طلاق بائن نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور تین طلاقین نزدیک مالک رح کے **مسئلہ** اگر کوئی حرام کرے کسی چیز
کو اپنے پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اوسپر لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور وہ چیز اوسپر حرام ہنین ہوتی اور یہہ مذہب
ابن عباس کا ہے اور ہمارا مذہب بہی یہی ہی کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی
ہو جیسکہ کہے شراب مجپر حرام ہی یا مال فلانیکا مجپر حرام ہے تو یہہ قسم ہے اگر نہ ارادہ کرے خبر دینے کا پس جب
کیا ویگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کر دیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنے توڑنیوالا
قسم کا ہنین ہونیکا اور اگر کہے سب مال حلال مجپر حرام ہین یا کہے سب حلال خدا کے مجپر حرام ہین تو فتوی اسپر ہی
کہ اس کہنے سے طلاق پڑجاتی ہے اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کے اور اگر کہے بیوی کو کہ تو مجپر حرام ہی تو
ہوتا ہے یہہ ایلا اگر نیت کرے حرام کرنیکی یا نہ نیت کرے کچہہ اور ظہار ہوتا ہے اگر نیت کرے ظہار کی اور ہدر ہے
یعنے لغو ہی اس کہنے سے کچہہ ہنین ہوتا اگر نیت کرے جہوٹ کی اور یہہ عند اللہ ہے اور حاکم کے نزدیک ایلا ہی ہوگا اور اس
کہنے سے طلاق بائن پڑتی ہے اگر نیت کرے طلاق کی اور اگر تین طلاقون کی نیت کرے تو تین طلاقین پڑتی
ہین اور فتوی اسپر ہے کہ طلاق بائن پڑتی ہے اگرچہ نہ نیت کرے طلاق کی **مجمع ملتقی مولینا**
در المختار **مسئلہ** جاننا چاہئے کہ نکاح فاسد پہلے دخول کے ثابت کرنیوالا کسی چیز کا ہنین ہے حقوق
میان بیوی کے سے اور بعد دخول کے ثابت ہونگے بعض احکام مانند واجب ہونے عدت اور مہر اور ثابت ہونے نسب
کے اور طلاق واقع ہنین ہوتی بیچ نکاح فاسد کے پس اگر طلاق دے یا قاضی تفریق کرے درمیان میان بیوی
فسخ اور متارکہ ہوگا نہ طلاق کیونکہ طلاق فرع نکاح صحیح کی ہے نہ فاسد کی بعد اوسکے اگر رضا زوجین کی نکاح کرنیکی
ہو تو جائز ہے بغیر گذرنے عدت کے اور حلالہ کے اگرچہ تین طلاقین ہوئی ہون پہر وہ خاوند بہی مالک تین طلاقونکا
ہوگا اسلیے کہ نکاح فاسد مین طلاقین ناقص کرنیوالی عدد طلاقونکی ہنین ہین پس اب وہ مالک تین طلاقونکا ہوا اور

نہین جائز اوس عورۃ مخولہ کو نکاح کرنا ساتہہ غیر کے مگر بعد گذرنے عدت کی اور وطی کرنے سے نکاح فاسد مین نہین
ہوگا محصن پس اگر وطی کرے اوس سے پیچہے جدا کر دینے قاضی کے حد مارا جاویگا یعنے دری لگینگے رجم نہین کیا جاویگا
اور بیچ نکاح فاسد کے جدا ہوگی عورۃ مدخولہ ساتہہ قول کے جیسیکہ کہے ترکتک یا کہے خلیت سبیلک پس اگر انکار کرے
خاوند نکاح کا اور کہے بیوی کو جا اور چلی جا ہوگا متارکہ اور نکاح فاسد یہہ ہے جیسے کہ نکاح کرے بغیر گواہونکے اور
نکاح اوسکا کہ عدت مین ہی کسیکی ساتہہ غیر خاوند پہلے کے اور نکاح ایک بہن کا بیچ عدت بہن دوسری کے
کہ عدت طلاق بائن کی ہو اور نکاح پانچوین عورۃ کا بیچ عدت چوتہی کے اور نکاح کرنا لونڈی سے بیوی پر
اور مثل انکے اور حکم نکاح فاسد کا اوپر گذر چکا **بجہ فصل** ترجمہ کنز مین جو مسائل طلاق کے بطریق اختصار
کے مذکور ہین لکہے جاتے ہین اگرچہ بعضے اونمین سے اوپر لکہے گئے ہین **مسئلہ** طلاق دینے کے تین طرح ہین
ایک اچہی طرح جسکو طلاق سنی کہتے ہین دوسری بہت اچہی طرح جسکو احسن کہتے ہین تیسری طرح بدعت ہے
جسکو بدعی کہتے ہین سو اگر تین طلاقین تین طہر کے عرصہ مین دین اور اس درمیان مین اوس سے صحبت نکی
یہہ طلاق دینے کی اچہی طرح ہے موافق سنت کے اور اگر ایک ہی طلاق دی طہر کی حالت مین کہ اوس طہر مین
اوس سے صحبت نکی ہو پہر اوس عورۃ کو چہوڑ دیا کہ اوسکی عدت گذر گئی یہہ طرح بہت اچہی ہے اور اگر ایک طہر مین
تین بار طلاق دی یا یون کہے کہ تجکو تین طلاقین ہین تو یہہ طرح بدعت ہے **مسئلہ** اگر زید نے اپنی غیر
مدخولہ جورو سے کہا کہ تجکو تین طلاقین سنت ہین تو اوس عورۃ کو اوسیوقت ایک طلاق ہوگئی اگرچہ وہ حیض مین
ہی **مسئلہ** اگر اوس عورۃ کو کہ جسکو حیض نہین ہوتا ہے خواہ کم عمری کے سبب خواہ زیادہ عمر کے سبب تو اوسپر
تین طلاقین سنت کے موافق تین مہینونمین پڑینگی اور ایسی عورتونکو بعد صحبت کے بہی طلاق دینی درست
ہے **مسئلہ** مدخولہ جورو کو حیض کی حالت مین طلاق دینی بدعت ہے پہر اگر حیض مین طلاق دے تو واجب
یہہ ہے کہ اوس طلاق سے رجوع کرے اور دوسرے آیندہ کے طہر مین اوسکو سنت کے موافق طلاق دے **مسئلہ**
حاملہ عورتکو صحبت کرنیکے بعد طلاق دینا جائز ہے اور تین مہینے تک ہر مہینے مین ایک طلاق دینا اوسکو سنت ہی **مسئلہ**
اگر خاوند نے اپنی مدخولہ جورو سے کہا کہ تجکو تین طلاقین ہین موافق سنت کے تو اوس عورت پر ہر طہر مین ایک طلاق
پڑیگی اور اس کہنے مین اگر خاوند کی یہہ نیت تہی کہ تینون طلاقین اوسیوقت پڑ جاوین یا یہہ کہ ہر مہینے مین ایک طلاق
ایک طلاق پڑے تو ویسیطرح پڑیگی **باب الطلاق الصریح** یعنے وہ طلاق جو صریح ہو اوسکا بیان **مسئلہ**
اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا تجکو طلاق ہے یا کہا کہ تو مطلقہ ہی یا کہا کہ مینے تجکو طلاق دی ان صورتون مین ایک
طلاق رجعی ہوگی اگرچہ خاوند نے نیت ایک طلاق کی کی ہو یا ایک سے زیادہ کی ہو یا بائنہ کی ہو یا کچہہ نکی ہو
اور اگر یون کہا کہ تو طلاق ہے اور اس کہنے سے کچہہ نیت نتہی یا ایک طلاق یا دو طلاقون کی نیت تہی تو ایک
طلاق رجعی اوسپر ہوئی اور اگر تین طلاقونکی نیت تہی تو تین ہی طلاقین ہونگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجپر طلاق
ہی یا تیرے سب بدن پر طلاق ہے یا تیری گردن پر یا تیرے گلے پر یا تیری روح پر یا تیرے بدن پر یا تیری جسد پر
یا تیری شرمگاہ پر یا تیرے منہ پر یا تیرے آدہے پر یا تیری تہائی پر طلاق ہے تو ایک طلاق ہوئی اور اگر یون
کہا کہ تیرے ہاتہہ پر یا تیرے پانو پر یا تیری کون پر طلاق ہی تو طلاق نہین ہوگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق

ہوئی ہی آدہی طلاق یا تہائی طلاق تو ایک طلاق ہوئی اگر کہا کہ تجکو طلاق ہی تین نصف دو طلاق کی تو تین
طلاقین پڑ گئین مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہے ایک سے دو تک یا کہا کہ ایک سے دو کی درمیان تک تو ایک طلاق
پڑی اور اگر یون کہا ایک سی تین تک تو دو طلاقین پڑین اور اگر یون کہا کہ تجکو ایک طلاق ہی دو مین اور ایک
کو دو بار گنتا ارادہ کیا یا نکیا ایک طلاق پڑیگی اور اگر یہہ نیت کی تہی کہ ایک اور دو تو تین طلاقین پڑ گئین اور اگر
یون کہا کہ تجکو دو طلاق ہین دو مین اگرچہ نیت ہتی کہ دو دونی چار تو بہی دو طلاقین پڑینگی مسئلہ اگر یون
کہا کہ تجکو طلاق ہے یہان سے کشمیر تک تو ایک طلاق رجعی پڑیگی مسئلہ اگر کہا تجکو طلاق ہے مکہ مین یا
بیچ مکہ کے تو اوسی وقت اوسپر طلاق پڑی اور اگر کہا کہ تجکو طلاق ہے جب تو مکہ مین داخل ہو تو جب وہ مکہ مین
داخل ہوگی تب طلاق پڑیگی **فصل** مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہے کل یا کہا کل مین تو کل کی
صبح کو اوسپر طلاق واقع ہوجاویگی اور اس کہنے مین کہ تجکو طلاق ہے کل مین عصر کا وقت اپنے دلمین ٹہرایا
تو آیندہ کل کی عصر کو طلاق پڑیگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی آج کل یا کہا کل آج تو جو لفظ پہلے کہا
اوسیکا اعتبار ہی مسئلہ اگر زید نے اکیعورت سے کہا کہ تجکو طلاق ہے اس سے پہلے کہ مین تجکو اپنی جورو بناؤن
یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی پچہلی کل کو پہر اوس عورت سی آج نکاح کیا تو یہہ کہنا زید کا لغو ٹہرا اور اگر یون کہا
کہ تجکو طلاق ہی پچہلی کل کو اور نکاح پہلے سے تہا تو اوسیوقت طلاق ہوگئی مسئلہ اگر کہا کہ تجکو طلاق ہے
جب تک مین تجکو طلاق ندون یا یون کہا کہ جسوقت تک مین تجکو طلاق ندون پہر اوس کہنے کے بعد تہوڑی
دیر وہ خاوند چپ رہا تو طلاق ہوگئی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی اگر مین تجکو طلاق ندون تو جب
جورو یا خاوند مر جاوی تو طلاق ہوگی اور زندگی بہر نہین ہوتی مسئلہ اگر یون کہا تجکو جب مین طلاق ندون
تجکو طلاق ہی پہر بعد اس کہنے کے طلاق دی تو اس پچہلی طلاق کہنے سے طلاق ہوئی مسئلہ اگر یون کہا
تجکو طلاق ہی جسدن مین تجکو اپنی جورو کرون پہر اوسی راتکو نکاح کیا تو طلاق ہوگئی اور اگر یون کہا کہ
جسروز مین تجہسی نکاح کرون تجکو اپنے لیے طلاق کا اختیار رہے پہر راتکو اوس سے نکاح کیا تو اوس عورت کو اپنے لیے
طلاق کا اختیار نہین ہوگا مسئلہ اگر یون کہا کہ مین تجہسی الگ ہون یا کہا کہ مین تجپر حرام ہون تو ایک طلاق
بائن ہوجاویگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو اتنی طلاقین ہین اور تین انگلیون سے اشارہ کیا تو تین طلاقین
ہوئین مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو بائن طلاق یا بتہ طلاق ہی یا کہا کہ تجکو بہت فاحش طلاق ہی یا کہا کہ تجکو
شیطان کی طلاق ہی یا کہا بدعت کی طلاق ہی یا کہا تجکو پہاڑ سے طلاق ہے یا کہا اشد طلاق ہی یا کہا ہزار
سے طلاق ہے یا کہا گہر بہر طلاق ہی یا کہا تجکو ایک طلاق شدید ہی یا کہا لمبی طلاق ہی یا چوڑی طلاق ہے
تو ایک طلاق بائن پڑیگی اور اگر تین طلاقونکی نیت کی ہتی تو تین ہی پڑین گی **فصل** صحبت کرنی سے
پہلے جو طلاق دے اوسکی چند مسئلہ سنو مسئلہ اگر غیر مدخولہ جورو سی یون کہا کہ تجکو مینے تین طلاقین دین تو تینون
طلاقین اوسپر پڑ گئین اور اگر تین طلاقین تین بار کہین تو ایک طلاق بائن اوسپر پڑی مسئلہ اگر جورو
سے کہا کہ تجپر طلاق ہی اور گنتی طلاق کی ایک یا دو نہین کہنے پایا تہا کہ وہ جورو مر گئی تو اوسپر طلاق نہوئی
مسئلہ اگر غیر مدخولہ جورو سی کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک اور ایک یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک ایک سے پہلے

فصل في الطلاق قبل الدخول

یا یون کہا کہ تجھکو طلاق ہی ایک بعد اوسکی ایک تو اوسپر ایک طلاق پڑیگی اور اگر یون کہا کہ تجھکو طلاق ہی ایک طلاق
بعد ایک طلاق کے یا کہا تجھکو طلاق ہی ایک طلاق اوس سی پہلے ایک طلاق یا کہا تجھکو طلاق ہی ایک ساتھہ ایک
کے یا کہا تجھکو طلاق ہی ایک اوسکے ساتھہ ایک تو دو طلاقین پڑینگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تو جو گہر مین بیٹھی تو تجھپر
طلاق ہے ایک اور ایک سو وہ گہر مین بیٹھے تو ایک طلاق اوسپر پڑی اور اگر یون کہا کہ تجھپر طلاق ہی ایک اور
ایک جو تو گہر مین بیٹھی پہر وہ گہر مین بیٹھے تو دو طلاق پڑین **باب الکنایات** یعنے کنایہ اشارہ سی طلاق دے
اوسکا بیان ہے مسئلہ کنایہ کی طلاق تب ہی پڑتی ہی جب خاوندکی نیت طلاق دینی کی ہو یا حالت خفگی یا وقت مذاکرہ طلاق کی
ہو کہ اوس حال سی یہی بوجہا جاوی کہ اس کنایہ سے مراد طلاق ہے مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا کہ
تو عدت مین بیٹہہ یا کہا کہ تو اپنا رحم پاک کر یا کہا کہ تو ایک ہے تو ایک رجعی طلاق اوسپر پڑیگی مسئلہ اگر یون کہا
کہ تو علیحدہ ہی یا حرام ہی یا خالی کی ہوئی ہی یا بری کی ہوئی ہے یا تیری رسی تیری گردن پر یا تو اپنی گہر والون
مین ملجا یا مینے تجھکو تیرے گہر والونکو دیڈالا یا مینے تجھکو چہوڑ دیا یا تجھکو الگ کر دیا یا تجھکو اپنا اختیار ہی یا تو اختیار
لے لے یا تو چھوٹی ہی یا تو مقنعہ اوڑہ یا اوڑہنی سر پر ڈال یا پردہ کر یا دور ہو یا نکل جا یا خاوند تلاش کر تو ایک
طلاق باین پڑیگی اور اگر دو طلاق کی نیت کی تہی تو دو اور اگر تین کی نیت کی تہی تو تین طلاق پڑین گی
مسئلہ اگر تین دفعہ کہا کہ عدت مین بیٹہہ اور پہلی دفعہ کے کہنے مین طلاق کی نیت کی اور اور دفعہ سی حیض
مراد ٹہیرایا تو خاوند کو سچا بتاوینگے اور ان دو دفعہ سے کچھہ مراد نہ ٹہیرائی تو یہہ تین طلاقین ہوئین مسئلہ
اگر یون کہا کہ تو میری عورت نہین یا کہا کہ مین تیرا خاوند نہین اور نیت طلاق کی کی تو عورت پر طلاق ہوگئی
مسئلہ اگر جوروسی کہا کہ تجھکو طلاق ہے سو وہ عدت مین بیٹھی تب پہر کہا کہ تجھکو طلاق ہی تو یہہ دو طلاق
پڑینگی اور اگر یون کہا تہا کہ تو باین یعنے الگ ہے اور وہ عدت مین بیٹھی تہی تب کہا کہ تجھکو طلاق ہے تو بہی دو نو طلاق پڑین گی اور
اگر یون کہا تہا کہ تجھکو طلاق ہی اور عدت مین کہا کہ تو باین ہی تو بہی دونون طلاق پڑین گی اور اگر یون کہا
یعنے دونون بار کہ تو باین ہے تو یہہ دوسری طلاق نہ پڑیگی ہان اگر یہہ باین طلاق کسی شرط پر اٹکی ہوگی
تو البتہ دونون پڑین گی مثلا یون کہا تہا کہ اگر تو اس گہر مین آوی تو باینہ ہو جاوی بعد اسکے اوسکو کہا کہ تو باینہ
ہی پہر وہ اوس گہر مین آئی تو اوسپر دونو طلاقین پڑینگی **باب تفویض الطلاق** یعنے طلاق دینا
سونپ دیا جوروکو اوسکے مسئلے ہین مسئلہ اگر خاوند نے طلاق کی نیت پر جوروسی کہا کہ تو اختیار لیلے سو اوسنی
اوسی مجلس مین اختیار لیا تو ایک طلاق باینہ اوسپر ہوگئی اور تین طلاق کی نیت کرنا اس صورت مین جائز
نہین پہر خاوند سے اختیار پانے پر اگر وہ عورت وہان سے اوٹہہ کہڑی ہوئی یا اور کچھہ کام کرنے لگی تو اوسکا
اختیار جاتا رہا مسئلہ عورت اور مرد کو دونو مین سی ایک کو نفس یا اختیار کا لفظ کہنا شرط ہی اگر نکہی تو
اختیار طلاق کا اوسی نہوگا مسئلہ اگر جوروسی کہا کہ تو اختیار لیلے سو اوسنی کہا کہ مین اختیار کرونگی اپنی
جان کو یا یون کہا کہ مینے اختیار کیا اپنی جان کو تو اوسپر طلاق ہوگئی مسئلہ اگر یون جوروسے کہا کہ تو اختیار لے تو اختیار لے تو اختیار لے سو اوسنی کہا کہ مینے
پہلا یا بیچ کا یا اخیر کا اختیار لیا یا یون کہا کہ مینے اختیار لیا تو اوسپر تین طلاقین ہوگئین اگرچہ خاوند کی نیت
یہہ نہ تہی اور اگر جورو نی یون کہا کہ مینے اپنی نفس کو طلاق دی لی یا یون کہا کہ مینے اپنی جان کا اختیار لیا ایک

باب تفویض الطلاق

ایک طلاق کا تو ایک طلاق بائنہ ہو گئی مسئلہ اگر یون کہا تیرا اختیار تیری ہاتہہ مین ہی ایک طلاق [illegible]
کہا اور ایک طلاق اختیار کر لے سو عورت نے اپنی جانکا اختیار لیا تو رجعی طلاق ہو گئی اوسپر مسئلہ اگر تین طلاق
کی نیت سے یون کہا تیرا اختیار تیرے ہاتہہ مین ہی پہر عورت نی کہا کہ مینے اپنی نفس پر اختیار کیا ایک بارگی یعنی
سب کو ایکبارگی تو تینون طلاق ہو گئین اور اگر عورت نی یون کہا کہ طلاق دی مینے اپنے آپکو ایک یا کہا کہ
اختیار کیا مینے اپنی جان پر ایک طلاق کو تو ایک طلاق بائنہ ہوی مسئلہ اگر خاوند نے یون کہا کہ تیرا اختیار
تیری ہاتہہ مین ہی آج اور پرسون تو رات اس اختیار مین نہین ہی پہر اگر عورت نی آج اوسدنکا اختیار پہیر دیا تو
اوسدن کا اختیار اوسکو باقی رہا اور اگر خاوند نے آج اور کل کا اختیار دیا تہا تو رات بہی اوس اختیار مین شامل
ہی اور اگر عورت اوسدنکا اختیار پہیر دی تو کل کا بہی اختیار اوسکو نرہی (یعنی پرسونکا ۱۲) مسئلہ جب عورتکو طلاق کا اختیار ملا
پہر وہ وہین پر دن بہر بیٹہی رہی اور اوٹہی نہین یا کہڑے سے بیٹہہ گئی یا بیٹہے سے تکیہ لگا لیا یا تکیہ چہوڑ کر سیدہی بیٹہی
یا اوسنی باپ کو صلاح مشورہ کرنیکو بلایا یا گواہ شاہدی کے لیے بلائی یا عورت سواری پر سوار چلی جاتی تہی اختیار
ملنے کے بعد سواری کو کہڑا کر لیا تو اوسکو اختیار ابہی باقی ہے اور اگر سواری کہڑی تہی سو اختیار ملنے بعد وہ سواری
چلائی تو اختیار جاتا رہا مسئلہ اختیار کے مقدمہ مین گہر کا اور ناؤ کا حکم ایک ہی ہی مسئلہ اگر خاوند نے
کہا کہ تو اپنے آپکو طلاق دیلے اور کچہہ نیت نکی یا ایک طلاق کی نیت کی تہی پہر اوسنے اپنے آپکو طلاق دی تو ایک
طلاق رجعی پڑیگی اور اگر خاوند کی نیت مین تین طلاقین تہین اور عورت نی بہی تین طلاقین دی لین تو
تینون پڑ جاوین گی مسئلہ اگر یون کہا کہ تو اپنے آپکو طلاق دیلے عورت نی بائنہ طلاق کہی تو ایک طلاق
رجعی پڑیگی اور اگر عورت نے یون کہ مینے اختیار لیا تو طلاق نہوئی مسئلہ اگر کہا کہ اپنے آپکو طلاق دیلے
پہر خاوند کو اوس دینے سے پہر جانیکا اختیار نہین اور اوسی مجلس تک اوس عورتکو یہہ اختیار رہیگا ہان اگر خاوند
نے یون کہا تہا کہ تو نے اپنے آپکو طلاق دیلے جب چاہی تو البتہ اوس عورتکو اوس مجلس کے بعد بہی اختیار رہیگا
مسئلہ اگر زید نے عمرو سی کہا کہ میری جورو کو طلاق دی تو عمرو اوسی مجلس مین یا بعد اوس مجلس کے زید کی جورو
کو طلاق دیسکتا ہی اور اگر یون کہا کہ اگر تو چاہے تو میری جورو کو طلاق دیدی تو عمرو اوسی مجلس مین طلاق دیسکتا ہی
اور بعد اوسکی نہین مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ تو اپنے آپکو تین طلاق دیلے سو اوسنی ایک طلاق دی تو ایک
ہی طلاق اوسپر پڑیگی اور اگر خاوند نے ایک طلاق کا اختیار دیا تہا اور جورو نی اپنکو تین طلاقین دی لین تو
کوئی طلاق نہ پڑیگی اور اگر جورو سی کہا کہ طلاق دیلے اپنے آپکو تین اگر تو چاہی سو اوسنے ایک طلاق دی لی یا ایک طلاق
کا اسیطرح سے اختیار دیا تہا اور اوسنی تین طلاقین دی لین تو طلاق نہ پڑیگی مسئلہ اگر خاوند نی جورو کو بائنہ
طلاق کا اختیار دیا سو اوسنی اپنے آپکو رجعی طلاق دی لی تو بائنہ طلاق پڑیگی اور اگر رجعی طلاق کا اختیار دیا اور اوسنے
بائنہ دی لی تو رجعی ہی طلاق پڑیگی مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ تجکو طلاق ہے اگر تو چاہے پہر جورو نی کہا کہ مینے
چاہا اگر تو چاہی تو خاوند نے کہا کہ مینے چاہا اور اوس کہنے سے نیت اوس خاوند کی طلاق کی تہی تو طلاق نہوگی
اور طلاق کا اختیار باطل ہوا مسئلہ اگر کہا تجکو طلاق ہی اگر تو چاہی اور جورو نی کہا کہ مینے چاہا اگر فلانی
چیز اسطرح ہو درصورتیکہ وہ معدوم ہی تو اختیار باطل ہوا اور اگر ہو گئی وہ چیز تو عورت پر ایک طلاق ہو گئی

مسئلہ اگر کہا تجکو طلاق ہی جب تو چاہی اور جورو نے اسبات کو رد کیا تو رد نہو جائیگا اور اوسی مجلس تک یہہ اختیار عورتکو نرہیگا بلکہ ہمیشہ کو ہوگا اور ایکہی طلاق دینی کا اختیار ہوگا مسئلہ اگر جورو سی کہا تجکو طلاق ہے جسبار تو چاہے تو وہ جورو اپنے آپ کو تین طلاق الگ الگ دے سکتے ہے ❊ ❊❊ پہر اگر جورو اپنی آپکو تین طلاقین دیکر خاوند سی چہوٹ گیی اور اور خاوند سی نکاح کیا بعد اوسکی پہر پہلے خاوند سے نکاح کیا تو اب اس عورتکو اختیار نہین کہ اوس پہلے اختیار کی روسی اپنی آپکو طلاق دی سکے مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی جہان یا جسجگہہ چاہی تو اوسی مجلس مین اگر وہ چاہی تو طلاق ہو جائیگی اور بعد اوس مجلس کے اوسکو اختیار نہین مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی جیسی تو چاہی تو واقع ہوگی ایک رجعی پہلے چاہنے کی پہر اگر اوس عورت نی طلاق بائنہ چاہی یا تین طلاقین چاہین اور خاوند کی بہی نیت تہی تو پڑ جائیگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی جتنی طلاقین تو چاہے تو عورت پر طلاق پڑ جائیگی جسقدر چاہی گی اور اگر عورت نے یہہ اختیار نمانا تو رد ہوگیا مسئلہ اگر یون کہا کہ اپنے آپکو تو طلاق دیلی تین مین سی جو چاہی تو اوس عورت کو تین طلاق سے کم طلاقونکا اختیار ہی **باب تعلیق الطلاق** یعنے اس باب مین وہ مسائل مذکور ہین کہ طلاق کو کسی بات پر لگا دی مسئلہ طلاق کسی بات پر لگانی تب درست ہی جب وہ عورت اپنی نکاح مین ہو جیسے اپنی منکوحہ عورت کو کہا کہ اگر تو نی زید سی ملاقات کی تو تجکو طلاق ہی یا نکاح ہونی پر اوسکا لگائی طلاق تو بہی درست ہے جیسے عمرو نی ایک عورت سی کہا کہ اگر مین تجہسی نکاح کرون تو تجکو طلاق ہی پہر اگر اوس عمرو نی نکاح کیا تو اوسپر طلاق ہو جائیگی اور اگر اجنبیہ عورت سی زید نی کہا کہ اگر تو عمرو سی ملے تو تجکو طلاق ہی پہر اوس عورت سی زید نی نکاح کیا پہر وہ عمرو سی ملی تو طلاق نہوئی مسئلہ لگانیکے لیے یہہ لفظ ہین اگر اور جو اور جب اور جسوقت اور جسبار اور جسدفعہ اور جتبار سو یہہ الفاظ اگر کہین اور شرط ایکدفعہ بہی پائی گئی تو قسم پوری ہوگئی مگر جبار کا لفظ تکرار فعل کو شامل ہی اس لئی پہر جتنی بار شرط پائی جائیگی حکم کیا جاویگا مسئلہ ملک کی جاتے رہنے سے قسم باطل نہین ہو جاتی مسئلہ اگر جورو خاوند مین شرط پائی جانیکی بابت اختلاف ہوا ایک کہی شرط پائی گئی اور دوسرا کہی نہین پائی گئی تو خاوند کا کہنا معتبر ہے ہان اگر جورو اپنی بات پر گواہ گذرانی تو وہی سچی ہی اور جو شرط ایسی ہو کہ اوسکا حال سوا اوس عورت کے اور کوئی جان نسکتا ہو تو ایسی شرط کے بابت اوسی عورت کا کہنا اوسکی اپنی حقمین معتبر ہی مثلا زید نے اپنی جورو سی کہا اگر تو حیض سی ہو جاوی تو تجکو طلاق ہی اور تیری سوکن کو طلاق ہی یا یون کہا اگر تو مجکو چاہتی ہی تو تجکو طلاق ہی اور تیری سوکن کو طلاق ہی پہر اوس عورت نی کہا کہ مین حیض سی ہوگئی اور تجکو چاہتی ہون تو فقط اوسی عورت کو طلاق ہوگئی مسئلہ اگر اپنی جورو سی کہا کہ جب تو حیض سی ہو تب تجکو طلاق ہی پہر جب اوس عورتکو تین دن برابر خون آوی تو اوسپر طلاق پڑی اوس وقت سی جسوقت سے خون دیکہا تہا مسئلہ اگر یون کہا کہ جب تو ایک حیض کی حائضہ ہو تب تجکو طلاق ہی تو جب وہ حیض سے پاک ہو جاوی تب اوسپر طلاق پڑی مسئلہ اگر زید نی اپنی جورو سی کہا کہ اگر تو لڑکا جنی تو تجکو ایک طلاق ہی اور لڑکی جنی تو دو طلاقین ہین سو وہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی ❊ اکہٹا جنی اور یہہ معلوم نہین کہ پہلے کیا جنی تو قاضی یہی حکم کریگا کہ ایک طلاق پڑی اور احتیاط یہہ ہی کہ دو طلاق سمجہی جاوین اور دوسری کی پیدا ہونے سے عدت

باب تعلیق الطلاق

بہی گذر گئی مسئلہ اگلی ہوئی طلاق باطل ہوجاتی ہی تین طلاق دینے سے بالفعل مسئلہ اگر عورت سی کہاکہ اگر تجسے
مین صحبت کرون تو تجکو تین طلاق ہین یا باندی سے کہاکہ جو مین تجسے صحبت کرون تو تو آزاد ہی پہر صحبت کی
اور دخول کے بعد کچہہ ٹہیرا تو عقر دینا آویگا اور اوس عورت پر تین طلاق ہوجائیگی اور باندی آزاد اور اگر تین
طلاق تو نہ کہہ طلاقین کہین تہین تو دخول کے بعد ٹہیر نیسے رجوع ثابت نہین ہوتی ہان جب دوسری بار دخل
کریے تو البتہ رجوع ثابت ہوگی طلاق رجعی مین مسئلہ اگر زید نے اپنی جورو صالحہ سے کہاکہ اگر مین تجہپر
اور جورو کرون تو اوسکو طلاق ہی پہر صالحہ کو بائن طلاق دی سو وہ عدت مین تہی اور زید نے دوسرا نکاح کسی
عورت سے کیا تو اوسپر طلاق نہین ہوئی مسئلہ اگر جورو سی کہاکہ تجکو طلاق ہی انشاء اللہ تعالے تو طلاق نہین ہوگی
اگر چپا انشاء اللہ تعالے کہنے سے پہلے وہ عورت مرگئی ہو مسئلہ اگر یون کہاکہ تجکو تین طلاقین ہین مگر ایک تو دو
طلاقین پڑین اور اگر یون کہاکہ تجکو تین طلاق ہین مگر دو تو ایک طلاق پڑی اور اگر یون کہاکہ تین طلاق مین
مگر تین طلاق تو تین ہی طلاقین پڑین گی باب طلاق المریض یعنے بیمار آدمی اگر طلاق دے اوسکی مسئلے
مسئلہ اگر خاوند نے موت کی بیماری مین رجعی یا بائن طلاق جورو کو دی یا تین طلاقین دین تو وہ جورو
عدت ہی مین تہی کہ وہ خاوند مرگیا تو وہ عورت اوسکی وارث ہی اور اگر عدت کے بعد مرا تو وہ عورت اوسکی
وارث نہین مسئلہ اگر خاوند نے جورو کو طلاق بائنہ دی اوسکی کہنے سے یا خلع کیا یا اختیار دیا اوسکو خاوند
نے اوسی اختیار لیلیا تو ان صورتوں مین وہ عورت اوسکی وارث نہین ہوگی اور اگر عورت نے رجعی طلاق مانگی تہی
اور خاوند نے موت کی بیماری مین تین طلاقین دیدین تو وہ عورت وارث ہوگی مسئلہ اگر جورو کو موت کی
بیماری مین جورو کے کہنے سے طلاق بائنہ دی بعد اوسکے اوس عورت کا دین اپنے اوپر بتلایا یا وصیت کی اوس
عورت کے لیے دین یا وصیت اور وراثت کے حصے کا مال جو کم ہوگا وہی اوس عورت کو ملیگا مسئلہ اگر خاوند نے
موت کی بیماری مین کہاکہ مینے تجکو صحت کی حالت مین تین طلاقین کہین ہین اور عورت نے اوسکو سچا بتایا
اور عدت گذر گئی بعد اسکے پہر خاوند نے اوسکے لیے دین کا اقرار کیا یا کچہہ وصیت کی تو وراثت کا حصہ اور دین یا
وصیت کا مال جو کچہہ کم ہوگا تو وہ اوس عورت کو ملیگا مسئلہ اگر خاوند صف مین نکلکر ایک شخص سے لڑنے لگا
یا قصاص مین قتل کرنیکے لیے اوسکو نکالا یا رجم کرنیکے لیے نکالا اوسحالت مین اوسنے اپنی جورو کو تین طلاقین
دین تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اگر وہ خاوند اوسحالت مین مارا گیا مسئلہ اگر زید کہرا ہوا تہا یا لڑائی کی
صف مین تہا اور طلاق دی تو وہ عورت وارث ہوگی مسئلہ اگر بیمار نے طلاق اجنبی شخص کے کام پر
لگائی یا ایک وقت کے آنے پر لگائی اور وہ تعلیق اور شرط بہی اوسی بیماری مین پائی گئی تو وہ عورت وارث
ہوگی اور اپنے کام پر لگائی تہی پہر وہ کام لگانا اور وہ کام اوسی بیماری مین پایا گیا صرف شرط بیماری مین پائی
گئی تو بہی وارث ہوگی اور اگر عورت کے کام پر وہ طلاق لگائی ہی اور عورت کو وہ کام کرنا ضرور تہا سو یہہ لگانا اور وہ
کام اوسی بیماری مین پایا گیا یا فقط شرط بیماری مین پائی گئی تو وہ عورت وارث ہوگی سوا اسکی اور صورت مین وارث
ہوگی مسئلہ اگر خاوند نے بیماری مین طلاق دی پہر اچہا ہوگیا بعد اوسکے مرگیا یا طلاق پانیکے بعد وہ عورت
مرتد ہوگئی پہر مسلمان ہوئی بعد اوسکے وہ خاوند مرگیا تو وہ عورت وارث ہوگی مسئلہ اگر خاوند نے موت کی

باب طلاق المریض

لم یجز پایا گیا صرف شرط بیماری مین ۱۲ منہ

لم یرث کا یہ ... ۱۲ منہ

بیماری مین جورو کو طلاق دی پہر اوس عورت نے خاوند کے بیٹے کے ساتہہ برا کام کیا یا صحت کی حالت مین خاوند عورت
کو تہمت لگایا پہر بیماری مین لعان ہوئی یا خاوند نے بیماری مین ایلا کیا تو وہ عورت وارث ہوگئی اور اگر صحت
کی حالت مین ایلا کیا اور مدت اوسکی گذری بیماری کی حالت مین تو یہہ عورت وارث ہوگی باب رجعت
یعنے طلاق دی ہوئی کو پہر اپنی جورو کرنیکا بیان مسئلہ طلاق کی عدت کی ایام مین ایسا کام کرنا کہ وہ عورت
دستور نکاح مین بنی رہی اسکو رجعت کہتے ہین مسئلہ اگر تین طلاق نہین دی ہین تو درست ہی اگرچہ عورت
ناراض ہو مسئلہ اگر عورت سی کہا کہ مینے تیرے ساتہہ رجوع کی یعنی طلاق سی پہر گیا یا اوسکی روبرو کہے کہ
مینے اپنی عورت سے رجوع کی یا اوس عورت کے بوسہ دی یا اوس سے مساس کرے یا شہوت سی اوسکی شرمگاہ
کے اندر دیکہی یا اوس سی صحبت کرے تو رجعت ہوگئی مسئلہ رجعت کے واسطے دو گواہ کرلینے مستحب ہی مسئلہ
اگر عدت کی ایام گذرنیکے بعد کہا کہ مین نے رجوع کی تہی عدت مین اور عورت نے اوسکو سچا بتایا تو رجعت ثابت
ہوگئی اور اگر عورت نے اوسکو جہوٹا بتایا تو رجعت جائز نہین مسئلہ اگر مرد نے عورت سی کہا کہ مینے رجوع
کی اور عورت نے کہا کہ میری عدت تو گذر گئی تو رجعت نہین ہوئی مسئلہ اگر باندی کے خاوند نے عدت کے
بعد باندی سے کہا کہ مینے تجہسے عدت مین رجوع کی تہی اور باندی کا میان اوسکو سچا بتاتا ہے اور وہ باندی
اوسکو جہوٹا بتاتی ہے یا باندی کہتی ہے کہ میری عدت گذر گئی اور خاوند اور میان کہتے ہین کہ نہین گذرے تو
اوس باندی ہی کا کہنا معتبر ہے مسئلہ اگر معتدہ عورت اخیر حیض سے دس روز کے بعد پاک ہوئی تو اوسکی
عدت گذر گئی اور خاوند کو رجوع کا اختیار نہ رہا اگرچہ ابہی نہائی نہو اور اگر دس دن سی کم مین پاک ہوئی تو
جب نہالے یا ایک نماز کا وقت گذر جاوے یا تیمم کرے اور نماز پڑہ لے تب عدت گذر جاوی اور خاوند کو رجوع
کا اختیار نہ ہے مسئلہ اگر تیسرے حیض سے دس سے کم مین پاک ہوئی اور نہائی سوا ایک عضو سی کل بدن سوکہا
رہگیا تو عدت گذر گئی اور اگر ایک عضو یا زیادہ سوکہا رہا تو عدت ابہی نہین گذری مسئلہ اگر حاملہ عورت
کو یا جنی ہوئی عورت کو طلاق دی اور خاوند کہتا ہی کہ مینے اس سی صحبت نہین کی ہی تو رجوع کرنیکا اختیار
ہے اور اگر خاوند اکیلی عورت کے پاس گیا اور کہتا ہی کہ مینے صحبت نہین کی بعد اسکے طلاق دی تو رجوع کرنیکا
اختیار نہین اور اگر اس انکار کے بعد اوس عورت سی رجوع کی پہر وہ اولاد جنی دو برس سے کم مین تو یہہ رجعت
درست ہی مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ اگر تو جنی تو تجکو طلاق ہی پہر وہ اولاد جنی بعد اسکے اور حمل سے اور اولاد جنی
تو یہہ رجعت ہوئی مسئلہ اگر یون کہا کہ جبنبار تو جنی تو تجکو طلاق ہی پہر وہ تین حمل جنی تو دوسری اور تیسرے
بار کا جنا رجعت ہی مسئلہ رجعی طلاق والی عورت کو چاہئی کہ اپنا سنگہار کیا کرے مسئلہ رجعی طلاق دیگر خاوند
بے پوچہی اکیلے اوس عورت پاس نجایا کری تو مستحب ہے اگر نیت عدم رجوع کی ہو اور سفر کو بہی اوس عورۃ کو اپنے
ساتہہ نہ لیجاوی مسئلہ رجعی طلاق والی عورت سے صحبت کرنی حلال ہی حرام نہین مسئلہ اگر ایک طلاق
بائنہ یا دو طلاق بائنہ دین تو عدت کے اندر نکاح کرلینے کا اوس خاوند کو اوس عورت سی اختیار ہی اور اگر تین
طلاقین دی تہین اور وہ عورت حرہ تہی یا دو طلاقین دی تہین اور وہ عورت باندی تہی تو اوس عورت سی
اوس خاوند کو نکاح کرنا درست نہین ہان جب وہ عورت اور خاوند سی کہ وہ دوسرا خاوند بالغ یا مراہق ہو صحیح نکاح

کرے اور وہ صحبت کرکر طلاق دیوے اور اوسکی عدت گذر جاوے تو البتہ اوس پہلے خاوند کو درست ہے کہ اوس عورت سے نکاح
کرے مسئلہ اگر باندی کے خاوند نے دو طلاقین دین پہر عدت کے بعد اوسکے میان نے اوس سے صحبت کی تو اب اوس
صحبت سے وہ باندی پہلے خاوند کے لیے حلال نہین ہوگئی مسئلہ اگر طلاق دی ہوئی عورت سے نکاح کرے
اس شرط پر کہ پہلے خاوند کے لیے وہ عورت حلال ہوجاوے اگرچہ یہہ نکاح مکروہ ہے مگر جب یہہ دوسرا خاوند طلاق
دیدے اور عدت گذر جاوے اور پہلا خاوند اوس سے نکاح کرلے تو حلال ہے مسئلہ جب طلاق دی ہوئی عورت
دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ خاوند اوسکو طلاق دے پہر عدت کے بعد پہلا خاوند اوس سے نکاح کرلے تو پہلا خاوند
پہر تین طلاق کا مالک ہوجاتا ہے مسئلہ اگر تین طلاق دی ہوئی عورت یہہ بات کہے کہ عدت گذرنے کے بعد
مینے دوسرا خاوند کیا اونے مجہسے صحبت کرکر مجکو طلاق دی اور اوسکی بہی عدت گذر گئی اگر اوس مدت مین اسقدر گنجائش
ہو کہ دونون کی عدت گذر سکتی ہے تو سچا جانے اوس عورت کو اگر اسکے گمان مین وہ عورت سچی ہو اور کمتر اس مدت
کی دو مہینے ہین ہر خاوند کی عدت کی اسطرح کہ ایک مہینا تو تین حیضونکا ہوا اور ایک مہینا دو طہرونکا یہہ امام صاحب
کے نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک انتالیس دن تو تینون حیضون کے اور تیس دن دو طہرون کے باب
الایلاء یعنی ایلاء کا بیان چار مہینے یا زیادہ عرصہ تک اپنی جورو سے صحبت نکرنے پر قسم کہانیکو ایلاء کہتے ہین جیسے
اپنی جورو سے کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا چار مہینے تک یا یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا
تو یہہ ایلاء ہوا پہر اگر چار مہینے کے اندر اوس سے صحبت کی تو قسم توڑنیکا کفارہ دے اور ایلاء جاتا رہا اور اگر چار مہینے کی قسم
کہائی تہی اور چار مہینے گذر گئے اور صحبت نکی تو قسم اوتر گئی اور جورو نکاح سے جاتی رہی اور اگر ہمیشہ کی قسم
کہائی تو قسم باقی رہی پہر اگر دوسری مرتبہ اوس سے نکاح کیا اور چار مہینے کے اندر اوس سے صحبت کی تو قسم کا کفارہ
دے اور اگر چار مہینے کے اندر صحبت نکی تو دوسری طلاق اوسپر ہوگئی اور وہ نکاح سے جاتی رہی پہر اگر تیسری بار
اوس سے نکاح کیا اور چار مہینے مین اوس سے صحبت کی تو کفارہ قسم کا دے اور نہین تو تیسری طلاق اوسپر پڑگئی
اور اگر اوس عورت نے اور خاوند کرلیا اور اوسنے طلاق دی پہر پہلے خاوند نے اوس سے نکاح کیا تو اب چار مہینے تک
صحبت نکرنیسے اوسپر طلاق نہ پڑیگی ہان اگر صحبت کی تو قسم کا کفارہ دے اسلیے کہ قسم تو ہمیشہ کی کہائی تہی مسئلہ
اگر چار مہینے سے کم کی قسم کہائی تو ایلاء نہین مسئلہ اگر یون قسم کہائی کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا ان دو
مہینے تک اس دو مہینے کے بعد تو یہہ ایلاء ہے اور اگر ایک دن یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے دو مہینے تک صحبت
نکرونگا پہر ایکدن درمیان مین دیکر تیسرے دن کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا ان دو مہینے کے بعد تو
یہہ ایلاء نہوا مسئلہ اگر یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے ایک برس تک صحبت نکرونگا سوائے ایک روز کے
تو یہہ ایلاء نہین مسئلہ اگر زید کی جورو مکہ مین ہے اور زید نے بصرہ مین کہا کہ قسم خدا کی مین مکہ مین نجاؤنگا
تو یہہ ایلاء نہین مسئلہ اگر اپنی جورو سے کہا کہ اگر مین تجہسے صحبت کرون تو میری ذمہ حج ہووے یا کہا کہ روزہ
ہووے یا کہا کہ صدقہ ہووے یا کہا کہ میرا غلام آزاد ہووے یا کہا تجپر طلاق ہووے تو یہہ ایلاء ہے مسئلہ اگر رجعی
طلاق کی عدت مین جورو ہو اور اوس سے کہے کہ قسم خدا کی مین تجہسے چار مہینے تک صحبت نکرونگا تو یہہ ایلاء ہے
اور اگر بائنہ طلاق کی عدت والی سے کہا یا اجنبی عورت سے کہا تو ایلاء نہین مسئلہ باندی کے ساتہہ ایلاء

احکام خلع

کی مدت دو مہینے ہین مسئلہ اگر خاوند نے ایلاء کیا اور ایلاء سے رجوع کرنا چاہے اور خاوند یا عورت بیمار
ہے یا عورت کو رتق ہے یا کوئی کم عمر ہے یا خاوند اور عورت اتنی دور ہین کہ چار مہینے کے اندر نہین مل سکتی
تو وہ خاوند یون کہے کہ مینے اوس عورت سے رجوع کی اور اگر چار مہینے کی مدت مین اوس سے صحبت
کر سکتا ہو تو صحبت کرے تب رجوع ثابت ہو مسئلہ اگر خاوند نے جورو سے کہا کہ تو مجہپر حرام ہے اور
اپنے اوپر حرام کرنیکی نیت سے کہا تو یہہ ایلاء ہوا اور اگر ظہار کی نیت سے کہا تو ظہار ہوا اور اگر جھوٹ کہا تو جھوٹ ہے اور اگر
طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق بائن ہو [illegible] اگر تین طلاق کی نیت سے کہا تو تین طلاق [illegible] کہا کہ اگر اپنی عورت سے کہا کہ
تو مجہپر حرام ہے اور حرام [illegible] طلاق ہی [illegible] طلاق کی نیت [illegible] تو
بہی طلاق ہوگئی عرف کی رو سے یہہ [illegible] سے ہی ٹہیرائی [illegible] سے تو ایکبار [illegible]
طلاق دینا مسئلہ نکاح سے الگ ہو جانیکو خلع کہتے ہین مسئلہ خلع کرنے سے عورت پر طلاق بائن
پڑتی ہے مسئلہ اگر خاوند نے مال لینے پر طلاق دی اور عورت نے مال دینا قبول کیا تو بائن طلاق ہوئی
اور عورت کے ذمہ وہ مال دینا آ گیا مسئلہ اگر عورت [illegible] کا کچہہ قصور نہین کیا تو خاوند کو اوس سے
مال لیکر طلاق دینی مکروہ ہے اور اگر [illegible] طلاق کے [illegible]
کچہہ لینا مکروہ نہین ہے مسئلہ جو چیز مہر ہو سکتی [illegible] ہو سکتی ہے مسئلہ اگر
شراب یا سور یا مردار کے بدلے خلع کیا یا طلاق دی تو [illegible] جیسے شراب یا سور [illegible] دیگا اور
خلع کی صورت مین بائن طلاق پڑیگی اور ایسے بدلے پر طلاق کی صورت مین [illegible] طلاق [illegible] مسئلہ
اگر جورو نے کہا کہ جو میرے ہاتہہ مین ہے اوسپر مجہسے خلع کر اور اوسکے ہاتہہ مین کچہہ نہ تہا اور خاوند نے خلع کیا تو کچہہ دینا
نہ آویگا اور اگر عورت نے یون کہا تہا کہ جو مال اور روپیہ میرے ہاتہہ مین ہے اوسپر مجہسے خلع کر اور اوسنے کیا اور اوسکے
ہاتہہ مین کچہہ نہ تہا تو خاوند اوس سے مہر پہیر لے یا تین روپے لیلے مسئلہ اگر بہاگے ہوے غلام پر خلع کیا
اس شرط پر کہ وہ عورت اوس غلام کے ضمان سے بری ہے تو وہ عورت اوس غلام کی ضمان سے بری نہوگی
عورت پر لازم ہوگا کہ وہ غلام خاوند کے حوالہ کر دے یا قیمت اوسکی دے مسئلہ اگر عورت نے کہا کہ بعوض ہزار
روپے کے مجکو تین طلاقین دے سو خاوند نے ایک طلاق دی تو ہزار روپے کی تہائی روپے عورت کو دینے آوین گے
اور وہ عورت بائنہ ہوگئی اور اگر یون کہا تہا کہ ہزار روپے پر مجکو تین طلاقین دے سو خاوند نے ایک طلاق
دی تو رجعی طلاق مفت ہوگئی مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تو اپنے آپ کو طلاق دیدے بعوض ہزار روپون
کے یا ہزار روپے پر سو اوسنے ایک طلاق دیلی تو کوئی طلاق نہ پڑیگی مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہے بعوض
ہزار روپے کے یا ہزار روپے پر اور اوسنے قبول کیے تو ہزار روپے اوس عورت کی ذمہ پر ہوئی اور وہ عورت بائنہ ہوگئی
مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہے اور تجپر ہزار روپے ہین تو مفت طلاق ہوگئی اور اگر غلام سے کہا کہ تو
آزاد ہے اور تجپر ہزار روپے ہین تو وہ مفت آزاد ہوگیا مسئلہ خلع مین خیار کی شرط اگر عورت کی طرف سے ہے
تو درست ہے اور خاوند کی طرف سے درست نہین مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ کل مینے تجکو ہزار روپے
پر طلاق دی سو تونے نمانی اور عورت نے کہا مینے تو قبول کی تہی تو خاوند کی بات کو سچا جانینگے مسئلہ اگر زید

نے عمر و سی کہا کہ کل مینے یہہ غلام تیری ہاتہہ سو روپے کو بیچا تہا سو تونے قبول نکیا تہا عمر و نے کہا کہ مینے قبول کیا تہا تو یہان عمرو کو سچا بتاوینگے مسئلہ اگر خلع کیا یا مبارات کی یعنی ہر ایک نے دوسرے کو اپنے حق سے بری کر دیا تو بالکل حقوق جورو کے خاوند کے ذمہ سے اور خاوند کے حق جورو کے ذمہ سے جو نکاح کے سبب سے علاقہ رکہتے ہین جاتے رہے حتے کہ اگر عورت نے خاوند سے کچھہ مال پر خلع کیا یا مبارات کی تو وہی مال خاوند اوس عورت سے پاویگا اور ایک کو دوسرے پر کچھہ دعوی مہر وغیرہ کی بابت نرہیگا خواہ مہر مقبوض خواہ غیر مقبوض اور یہہ خلع اور مبارات صحبت سی پہلے ہو یا بعد مسئلہ اگر نابالغ لڑکی کے باپ نے اوسی لڑکی کے مال سے اوسکے خاوند کے ساتہہ خلع کیا تو طلاق اوس لڑکی پر ہوجاویگی اور مال اوسکا دینا نہ آویگا اور اگر باپ نے نابالغ لڑکیکے خاوند سے ہزار رپے پر خلع کیا اور خود وہ باپ اون روپیونکا ضامن ہوا تو اوس لڑکی پر طلاق ہوگئی اور وہ ہزار روپے اوسکے باپ کی ذمہ پر دینے آوینگے

باب اللعان

لعان کہتے ہین گواہیونکو جو گواہیان قسم سے مضبوط کیجاوین اور لعنت کا لفظ اوسمین شامل ہو سو یہہ لعان مرد کے حق مین بجائی حد قذف ہی اور عورت کے حق مین بجای حد زنا کے ہے مسئلہ اگر جورو خاوند دونون ایسی ہین کہ اونکی گواہی مانی جاوی اور جورو ایسی عورت ہی جسکی گالی دینے والے پر حد جاری ہوتی ہی پہر ایسے خاوند نے ایسی جورو کو زنا کی گالی دی یا جورو سی جو لڑکا پیدا ہوا تہا اوسکو کہا کہ یہہ لڑکا مجہسے پیدا نہین ہوا ہے اور عورت نے خاوند پر اس گالی دینے کا دعوی کیا تو لعان کرنا واجب ہوگا پہر اگر خاوند نے لعان کرنیسے انکار کیا تو اوسکو قید کیا جاوی تاکہ لعان کرے یا اپنے آپکو جہوٹا بتاوی پہر جب اپنے آپکو جہوٹا بتاوے تو اوسپر حد قذف کی جاری کیجاوے اور اگر خاوند نے لعان کیا تو جورو پر بہی لعان کرنا واجب ہوا اور اگر عورت نے لعان کرنے سے انکار کیا تو قید کیجاوی تاکہ لعان کرے یا خاوند کو سچا بتاوی پہر اگر خاوند ایسا شخص ہی کہ اوسکی گواہی نمانی جاوی یعنی غلام ہی یا کافر ہی یا محدود فی القذف تو اس خاوند پر قذف کی حد جاری کرینگے اور اگر خاوند ایسا ہی کہ جسکی گواہی مانی جاوی مگر عورت ایسی ہی جسکی گالی دینے والے پر حد جاری نہین ہوتی یعنے باندی ہی یا نابالغہ ہے یا دیوانی ہی یا زانیہ ہی تو خاوند پر قذف کی حد اور لعان واجب نہین مسئلہ لعان کرنیکا طریق قرآن شریف مین مذکور ہی کہ پہلے خاوند قاضی کے سامنے چار بار یون کہے کہ خدا کا نام لیکر مین گواہی دیتا ہون کہ مین سچا ہون اسبات مین جو مینے اس اپنی جورو کو زنا کی گالی دی اور پانچوین بار یون کہے کہ لعنت خدا کی مجہپر اگر مین جہوٹا ہون اسبات مین جو اپنی جورو کو زنا کی گالی دی ہے اور ہر بار جورو کی طرف اشارہ کرے بعد اسکے جورو چار بار کہے کہ خدا کا نام لیکر مین گواہی دیتی ہون اسبات پر کہ خاوند جہوٹا ہے اسبات مین جو مجکو اوسنی زنا کی گالی دی اور پانچوین بار یون کہے کہ غضب خدا کا ہو مجہپر اگر خاوند سچا ہو اسبات مین جو مجکو زنا کی گالی دی ہی پہر جب اسطرح پر دونون شخص لعان کرین تو حاکم کے حکم سے اون دونونکا نکاح جاتا رہی اور عورت پر ایک طلاق بائن پڑتی پہر اونمین آپسمین کبہی نکاح نہوسکیگا مسئلہ اگر خاوند نے جورو کو یون گالی دی کہ یہہ بیٹا مجہسے نہین ہی اور دونون مین لعان ہوا تو قاضی اوس بیٹے کو مان کیطرف نسبت کرے اور باپ اوسکا نسب نہ لگاوی مسئلہ

ابواب اللعان

اگر لعان کے بعد خاوند نے کہا کہ مینے جہوٹ کہا تہا تو خاوند پر قذف کی حد جاری کرین اور اوسکو اختیار ہی کہ پہر اوس عورت سے چاہے تو نکاح کرے مسئلہ اگر زید نے غیر عورتکو زنا کی گالی دی اور زید پر گالی کی حد جاری ہو یا عورت نے زنا کیا اور اوسپر حد جاری ہوئی تو زید کو اختیار ہی چاہی تو اوس عورت سے نکاح کر لے مسئلہ اگر گونگے خاوند نے اپنی جورو کو زنا کی گالی دی تو لعان نہین ہو سکتا مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ یہہ حمل مجہسے نہین تو لعان جائز نہین اور اگر یون کہا کہ تو نے زنا کیا اور یہہ حمل تجہکو زنا سے ہے تو لعان ہو سکتا ہی مگر قاضی یہہ حکم نکرے کہ یہہ حمل اوس خاوند سے نہین ہے مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جورو کے لڑکا پیدا ہوتا سنا اور اوسوقت کہا کہ یہہ مجہسے نہین ہی یا ایسا اسباب جو جننے مین درکار ہوتا ہی خریدتے وقت کہا کہ یہہ لڑکا مجہسے نہین ہی تو وہ لڑکا اوس باپ کا ثابت نہوگا اگر بعد اسکے باپ نے انکار کیا کہ یہہ لڑکا مجہسے نہین ہے تو یہہ انکار اوسکا درست نہین مگر لعان دونون صورت مین واجب ہی مسئلہ اگر دو لڑکے جوڑیا پیدا ہوئے اور خاوند نے پہلا لڑکا اپنا نہ بتایا اور دوسرا بتایا تو خاوند پر گالی کی حد واجب ہوگی اور اگر پہلا لڑکا اپنا بتایا اور دوسرے کا انکار کیا تو لعان کرنا آویگا اور دونون صورتون مین وہ دونو لڑکے اوسی باپ کے ٹہیرینگے

باب العنین یعنے نامردونکا بیان مسئلہ عنین اوسکو کہتے ہین جو عورت سے صحبت نکر سکے یا وہ جو کواری عورت سے صحبت کر سکے اور مرد پاس رہی ہوئی عورت سے کر سکے مسئلہ اگر عورت نے خاوند اپنا ایسا پایا کہ اوسکا عضو تناسل بالکل نہین ہی تو قاضی اوسیوقت دونونکا نکاح توڑ دے یعنے جورو خاوند کو علیحدہ علیحدہ کر دے سو وہ عورت بائنہ ہو جاویگی مسئلہ اگر عورت نے خاوند ایسا پایا کہ اوسکو خصی نکال لیے ہین یا ایسا پایا کہ وہ عنین ہی تو قاضی اوس خاوند کو ایک برس کی مہلت دے پہر اگر اوس برس مین آپنی جورو سے صحبت کی تو بہتر اور اگر نکی اور عورت درخواست کرے تو قاضی بعد برس روز کے اون دونو کو علیحدہ کر دے سو وہ عورت بائنہ ہو جاویگی مسئلہ اگر خاوند کہتا ہی کہ مینے صحبت کی ہی اور عورت کہتی ہی کہ نہین کی تو اوس عورت کو دکہلا دین اور وہ عورتین کہین کہ یہہ عورت کواری ہی تو جورو کو اختیار ہی چاہی تو لیے خاوند کو اختیار کرے اور چاہی قاضی سے درخواست کرے جدائیگی اور اگر وہ عورت کواری نتہی اور کہتی ہے کہ خاوند نے مجہسے صحبت نہین کی اور خاوند کہتا ہی کہ مینے صحبت کی ہی تو خاوند کو قسم دینگے پہر جو وہ قسم کہا وے تو اوسکو سچا بتاوینگے مسئلہ اگر عورت نے عنین خاوند کو اختیار کر لیا تو پہر اوسکو اختیار نہین رہتا کہ قاضی سے علیحدہ کرنیکی درخواست کرے مسئلہ اگر عورت کو یا خاوند کو کچہہ اور عارضہ ہوا جیسے قرن یا رتق یا کوڑہ یا برص یا جنون تو اختیار نکاح کے رد کرنیکا نہین

باب العدة یعنے عدة کا بیان مسئلہ عورتکو جو انتظار کرنا لازم ہوتا ہے اوسکو عدت کہتے ہین مسئلہ حرہ یعنی آزاد عورت کو اگر خاوند نے طلاق دی یا اور کسی سبب سے نکاح اوسکا ٹوٹ گیا اور اوس عورت کو حیض آیا کرتا ہے تو اوسکے لیے تین حیض تک عدت ہی یعنے تین حیض تک وہ بیٹہی رہے بعد تین حیض کے چاہے تو اور نکاح کر لے اور اگر اوسکو حیض نہین آیا کرتا ہے تو اوسکے لیے تین مہینے عدت ہین اور اگر خاوند مر جاوے تو حرہ جورو کی عدت چار مہینے اور دس دن ہین اور باندی کے لیے دو حیض یا ڈیڑہ مہینا عدت اوسکا ہی طلاق اور فسخ کی صورت مین اور دو مہینے اور

نامردونکا بیان

باب العدة

[حاشیہ: قرن ہڈی کا ہونا ... آرد جون ... بحکم ازین ... فی جاریة ... قال اقضوا ... اصحاب الارض ... عیب وان لم یصب ... بانت نائلہ ... امرأة ... لا یستطاع جماعها ۱۲ صراح]

پانچویں جن خاوند کے مرجانیکی صورتمین مسئلہ اگر حاملہ عورت کی خاوند نے طلاق دی یا نکاح ٹوٹ گیا تو اوسکی عدت یہی ہی کہ جب وضع حمل ہو تو تب عدت پوری ہو مسئلہ اگر موت کی بیماری مین خاوند نے جورہ کو طلاق دی اور عدت کی ایام مین وہ خاوند مر گیا تو اوسکے لیے چار مہینے اور دس دن عدت ہین اگر اوس عرصہ مین تین حیض ہو جاوین اور اگر اوس عرصہ مین تین حیض نہ دیکھے تو جب تک تین حیض گذرین تب تک اوسکی عدت ہی * مسئلہ اگر باندی رجعی طلاق کی عدت مین آزاد ہوئی تو اوسکے لیے تین حیض گذرنا عدت ہی اور اگر بائن طلاق کی یا خاوند کی موت کی عدتمین آزاد ہوئی تو وہی باندی کی عدت پوری کرے مسئلہ اگر عورت کا حیض بند ہو گیا تہا سو وہ عدت کا شمار مہینون سے کرتی تہی پہر اوسکی عدتمین خون جاری ہوا تو اب وہ اپنی عدت حیض کے حساب سے شمار کرے مسئلہ نکاح فاسد اور حلال کے شبہ سے جس عورت سے صحبت کی اوسکی عدت علیحدہ ہو جانی اور خاوند کی مر جانے کی صورت مین تین حیض ہین اور ام ولد کی عدت آزاد ہونے اور میان کے مرنے کی صورتمین بہی تین حیض ہین مسئلہ جس عورت کا خاوند نابالغ تہا اور وہ عورت حاملہ ہوئی اور خاوند مر گیا تو اوسکی عدت حمل کا جننا ہی اور اگر وہ عدت خاوند کے مرنیکے بعد حاملہ ہوئی تو اوسکی عدت وہی چار مہینے اور دس دن ہین اور وہ حمل دونون صورتونمین اوس خاوند کا نہ ٹہیریگا مسئلہ اگر عورت کو حیض کی حالت مین طلاق دی تو وہ حیض عدتمین شمار نہو گا مسئلہ اگر عدت والی عورت کی ساتھہ شبہ سے صحبت کی تو دو عدتین چاہئین اور اس صحبت کی بعد جو حیض ہو + + + + تو وہ حیض دونون عدتونمین شمار ہو گا اور جب پہلی عدت تمام ہو جاوے تب دوسری عدت پوری کرے مسئلہ عدت شروع ہو گی موت کی صورت مین خاوند کے مرنیکے بعد اور طلاق کیصورت مین طلاق کے بعد اور نکاح فاسد کیصورت مین علیحدہ ہو جانیکے بعد یا جب خاوند اوس سے صحبت چہوڑنیکا قصد کرے مسئلہ اگر عورت نے کہا کہ میری عدت پوری ہو گئی اور خاوند نے کہا کہ جہوٹ ہی ابہی پوری نہین ہوئی تو عورت اگر قسم سے کہے تو اوسکے کہنے کا اعتبار ہی مسئلہ اگر خاوند نے اپنی عدت مین بیٹہی ہوئی جورو سے پہر نکاح کیا اور صحبت کرنیسے پہلے اوسکو طلاق دی تو کل مہر اور نئے سر سے عدت لازم ہو گی مسئلہ اگر ذمی نے ذمیہ عورت کو طلاق دی تو عدت واجب نہین ہے فصل مسلمان بالغہ عورت کا خاوند مر جاوے یا طلاق بائنہ دیوے تو وہ عورت عدت کی دنونمین اپنا سنگہار نکرے اور خوشبو اور سرمہ اور تیل اور مہندی نہ لگاوے اور کسنبا اور زعفرانی کپڑا نہ پہنے ہان اگر عذر ہو تو مضائقہ نہین مثلاً آنکہہ مین بیماری ہو تو سرمہ لگانا عدتمین جائز ہی وعلی ہذا القیاس اور میان نے اپنی باندی کو آزاد کر دیا تو وہ باندی اور وہ عورت جسکا نکاح فاسد تہا یہہ کام نچہوڑین مسئلہ عدت کی حالت مین بیٹہی ہوئی عورت سے منگنی کرنی درست نہین ہان اشارہ کنایہ سے اوس سے پیغام نکاح کا کرنا درست ہی مثلاً اوس سے یون کہا کہ تو اچہی عورت ہی اور امید ہی کہ اللہ مجکو ایک اچہی عورت ملا دیگا مسئلہ طلاق کی عدت مین جو عورت بیٹہی ہو وہ اپنے رہنے کے گہر سے باہر نہ نکلے اور جو عورت موت کی عدت مین ہو وہ اگر دنکو یا تہوڑی رات کو نکلے تو مضائقہ نہین مگر پہر رات ہی کو پہر آوے اور اوسی مکان مین رہے اور طلاق اور موت کی عدت والی عورتین اوسی گہر مین عدت کے دن گذارین جس گہر مین اونپر عدت واجب ہوئی الا یہہ کہ کوئی وہان سے نکالدے یا وہ مکان گر پڑے

تو اوسکے مکان مین گذارین مسئلہ اگر عورت اپنی خاوند کی ساتھہ سفر مین ہی اور خاوندنی اوسکو طلاق بائن
دی یا خاوند مرگیا ایسی مقام پر کہ وہان سی اسکا شہر تین دنسی کم کی راہ پر ہی تو اپنی شہر کو پہر آوی اور تین دن کی
راہ ہی تو اختیار ہی خواہ اپنے شہر کو پہر آوی اور خواہ جہانکو جاتی تہی وہین کو چلی جاوی ساتھہ مین اوسکا ولی ہو
یا نہو اور اگر کسی شہر مین خاوند نے طلاق بائن دی یا خاوند مرگیا تو وہین عدت کی دن گذاری بعد عدت کی
کسی اپنے محرم کے ساتھہ اوس شہر سے نکلے **باب ثبوت النسب** یعنے نسب کے ثابت ہونے یا نہونیکی
مسئلے مسئلہ اگر زید نے ایک عورت سی کہا کہ اگر مین تجہسے نکاح کرون تو تجہکو طلاق ہی پہر اوس سی نکاح کیا اور
نکاح سی چہہ مہینے بعد اوس عورت کی اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد زید ہی کی ٹہیرگی اور اوس عورت کو مہر خاوند
پر دینا واجب ہوگا مسئلہ اگر رجعی طلاق کی عدت مین عورت ہی اور ابہی اقرار عدت گذرنیکا نہین کیا
اور اوسکی اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند ہی کی ٹہیرگی اگرچہ طلاق سے دو برس سی زیادہ عرصہ کے
بعد جنی پہر طلاق کے دن سی دو برس سے کم مین اگر وہ جنی تو مراجعت ثابت نہوگی اور نسب ثابت ہوگا اور اگر
دو برس سے زیادہ عرصے کے بعد جنی تو خاوند کا رجوع کرنا ثابت ہوگا اور اگر بائن طلاق کی عدت والی
عورت کی اولاد ہوئی اور اوسنی عدت کی گذرنیکا اقرار نہین کیا ہے سو اگر دو برس سے کم مین اولاد ہوئی تو وہ
اولاد اوسکی خاوند کی ٹہیرگی اور اگر دو برس پر یا دو برس سے زیادہ عرصہ کے بعد جنی تو وہ اولاد اوس خاوند
کی نہ ٹہیرگی ہان اگر خاوند دعوی کرے تو البتہ وہ اولاد اوسکی ٹہیرگی مسئلہ اگر مراہقہ عورت کے
خاوند نے بائن یا رجعی طلاق دی اور نو مہینے سے کم عرصہ مین اوسکی اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد اوسی خاوند
کی ٹہیرگی اور اگر نو مہینے پر یا نو مہینے سے زیادہ عرصہ کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹہیرگی
مسئلہ اگر خاوند کی موت کی عدت مین عورت ہی اور اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکی اوسی خاوند سی ٹہیرگی
دو برس تک اگر اوس عورت نی عدت کی گذر جانیکا اقرار نہین کیا مسئلہ اگر بائن طلاق کی یا خاوند
کی موت کی عدت والی عورت کی اولاد ہوئی اور اوسکا خاوند یا خاوند کی وارث اولاد ہونیسی منکر ہین
اور دو برس سے کم مین اولاد ہوئی ہے اور اوس عورت نے عدت کی گذرنیکا اقرار نہین کیا ہی اگر دو مرد یا ایک مرد
اور دو عورتین اولاد ہونیکی گواہی دین یا حمل ظاہر ہو یا وارث اوسکو سچا بتاوین تو وہ اولاد اوسی خاوند کی ٹہیرگی
مسئلہ اگر زید نے ایک عورۃ سے نکاح کیا اور چہہ مہینے سے کم مین اسکے اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند
کی نہ ٹہیرگی اور اگر چہہ مہینے یا چہہ مہینے سے زیادہ کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اوسی خاوند کی ٹہیرگی اگرچہ
خاوند چپ تہا اور اگر خاوند نے پیدا ہونیکا انکار کیا تو ایک عورتکی گواہی سی اولاد کا پیدا ہونا ثابت ہوکر نسب
ثابت ہوگا اور اگر اولاد پیدا ہونیکے بعد جورو اور خاوند مین اختلاف ہوا عورت کہتی ہی کہ چہہ مہینے ہوی تجہکو
مجہسے نکاح کیے ہوئے اور خاوند چہہ مہینے سے کم بتاتا ہی تو اوس عورت ہی کا کہنا معتبر ہے اور وہ اولاد
اوسی خاوند کی ٹہیرگی مسئلہ خاوند نے جورو سی کہا اگر تو جنی تو تجہپر طلاق ہی پہر ایک عورۃ نے گواہی دی
کہ وہ عورت جنی تو اوسپر طلاق نہین پڑیگی اور اگر خاوند نے حمل رہنے کا اوسکی اقرار کیا تو بے گواہی کے طلاق
پڑیگی مسئلہ زیادہ حمل دو برس تک رہتا ہی اور کم چہہ مہینے تک مسئلہ اگر زید کی باندی ہی عمرو نے

تفسیر بیان

نکاح کیا پھر اوسکو طلاق دی پھر زید سے وہ باندی مول لی سو مول لینے سے چھ مہینے کم مین اوسکی اولاد ہوئی تو وہ
اولاد عمرو ہی کی ٹھیر یگی اور اگر چھ مہینے پر اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد عمرو کی نہ ٹھیریگی ہان اگر عمرو دعوی کرے
تو ٹھیریگی مسئلہ اگر زید نے ایک لڑکیکو اپنا لڑکا بتایا اور زید مر گیا اور اوس لڑکیکی ماں نے کہا کہ مین زید کی جورو
ہون اور یہہ لڑکا زید کا بیٹا ہے مجھسے تو وہ عورت اور وہ لڑکا زید کی وارث ہونگے اور اگر حرہ ہونا اوس عورت
کا معلوم نہین ہے اور زید کے وارث نے اوسکو کہا کہ میری باپ کی ام ولد ہے تو وہ عورت زید کی میراث نہ پاوے

باب الحضانۃ یعنے اولاد کی پرورش کی مسئلے مسئلہ اولاد پرورش کے لیے ماں ہی کی پاس ہے پھر وہ
ماں اوس اولاد کی باپ کے نکاح مین موجود ہو یا نکاح باقی نرہا ہو اور ماں نہو تو نانی کے پاس اور نانی نہو تو
دادی کے پاس اور اگر وہ نہو تو سگی بہن کے پاس اور وہ نہو تو ماں کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو سگی خالہ یا آگ
اور وہ نہو تو نانی کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو نانا کی بیٹی کی پاس اور وہ نہو تو سگی پھوپھی پاس اور وہ نہو تو دادی
کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو دادا کی بیٹی پاس اور ان عورتون سے اگر کسی عورت نے ایسے شخص سے نکاح
کر لیا جو اوس اولاد کا غیر محرم تھا تو اوس عورتکو وہ اولاد پرورش کے لیے نملیگی پھر جب اونین وہ نکاح
جاتا رہے تو پھر وہ اولاد پرورش کے لیے مل سکتی ہے مسئلہ اگر عورتین نہون تو جو مرد عصبہ قریب کا ہوگا اوسکو
پرورش کا حق پہنچیگا موافق ترتیب کی مسئلہ ماں اور نانی اور دادی کے پاس پرورش کو رکھنا چاہیے
اگر لڑکا ہو جب تک وہ سات برسکا ہو جاوے اور اگر لڑکی ہو تو جب تک حائضہ ہو اور ماں اور نانی اور
دادی کے سوا اگر اور کسیکی پاس ہو تو جب تک لڑکیکو شہوت ہونے لگے[1] لیکن فتوی اس زمانہ مین قول امام
محمد پر ہے کہ ماں اور نانی اور دادی بھی اور عورتون کا حکم رکھتی ہین کہ حد شہوت تک انکے پاس رہے مسئلہ باندی
اور ام ولد کو پرورش کا حق نہین پہنچتا جب تک کہ آزاد نہو جاوین مسئلہ اگر باپ مسلمان اور ماں ذمیہ ہے تو جب
تک وہ اولاد دین کی بات نہ سیکھے تب تک اوس ماں کی پاس پرورش پاوے مسئلہ اولاد کو اختیار
نہین ہے کہ جسکے پاس چاہے رہے مسئلہ طلاق پائی ہوئی عورت اولاد اپنی سفر کو نہ لیجاوے مگر ماں
اپنے وطن کو جہاں اوسکا نکاح ہوا تھا اگر لیجاوے تو مضائقہ نہین **باب النفقہ** جورو کو خوراک و
پوشاک دینے کے مسئلے مسئلہ کھانا اور کپڑا اپنی جورو کو دینا مرد پر واجب ہے پھر اگر مرد تونگر ہے اور جورو بھی
تونگر کی بیٹی یا خود تونگر ہے تو کھانا کپڑا تونگرونکا سا اور اگر دونون محتاج ہین تو محتاجونکا سا اور اگر ایک تونگر
ہے تو اوسط درجیکا دے مسئلہ اگر اپنا مہر لینے کے لیے عورت اپنی خاوند کو اپنے سے صحبت نکرنے دے تو بھی
خاوند پر کھانا کپڑا دینا آویگا مسئلہ اگر جورو خاوند کی بلا اجازت کہین چلی جاوے یا بلا سبب صحبت نکرنے
دے یا ایسی کم عمر ہو کہ خاوند اوس سے صحبت نکر سکے یا وہ عورت کسیکی قرض بابت قید ہو یا کسی نے اوسکو
غصب کر لیا یا خاوند کے سوا اور کسیکی ساتھ حج کرنیکو گئی ہو یا بیمار ہو یا کبھی خاوند کے گھر نہ رہی ہو تو اوسکو
کھانا کپڑا دینا مرد پر واجب نہین مسئلہ اگر خاوند تونگر ہو تو عورت کی خدمت کرنیوالیکا بھی کھانا کپڑا دیا
کرے مسئلہ اگر خاوند جورو کو روٹی کپڑا نہین دیسکتا ہے تو اونکو نکاح سے علحدہ نکرین بلکہ جورو کو حکم کرین
کہ مرد کا اوپر قرض لیکر کھاوے مسئلہ اگر خاوند پہلے مفلس تھا اور اب تونگر ہو گیا تو اب تونگرونکا سا

اولاد کی پرورش کے مسائل

[1] له ده ولد جنکی ... ۱۱۲

جورو کا نان و نفقہ کا بیان

کہانا کپڑا دیا کری اگرچہ پہلے اوسکو قاضی نے مفقود کا سا کہانا کپڑا دینے کا حکم کیا تہا مسئلہ اگرچہ دنون جورو کو
کہانا کپڑا نہ دیا تو اب پچھلے دنونکا خاوند سے نہ دلوایا جاویگا ہان اگر قاضی حکم دے چکا ہو یعنی مقرر کر چکا ہو نفقہ یا جو
خاوند آپسمین راضی ہو جاوین تو البتہ اوسقدر دینا آویگا مسئلہ اگر جورو مر گئی یا خاوند مر گیا تو کہانا کپڑا جاتا
رہا اگرچہ حکم ہوا ہو مسئلہ اگر جورو نے آیندہ کا کہانا کپڑا لے لیا اور خاوند مر گیا تو اوس عورت سے پہیر نہ لینگے مسئلہ
اگر غلام نے میان کی اجازت سے نکاح کیا تو جورو کی کہانے کپڑے کیلیے وہ غلام بیچا جاویگا مسئلہ اگر باندیکا نکاح
ہوا اور میان نے وہ باندی خاوند کو سونپ دی تو خاوند پر اوسکا کہانا کپڑا دینا آویگا مسئلہ خاوند پر واجب ہے
کہ جورو کی رہنے کو مکان دے کہ اوسمین خاوند کا یا جورو کا کوئی رشتہ دار نہ رہتا ہو اور خاوند چاہے تو جورو کے رشتہ دار
کو اوس مکان مین نہ آنے دے ہان اگر وہ رشتہ دار اوس عورتکو دیکہین یا اوس سے باتین کرین تو خاوند نہین
روک سکتا مسئلہ اگر زید غائب ہے اور اوسکا مال عمرو کے پاس ہے اور عمرو کو مال کا اقرار ہے اور زید کی جورو ہے کہ عمرو
کو بہی اوسکی جورو ہونیکا اقرار ہے تو قاضی اوسی مال سے زید کی جورو اور زید کی کم عمر اولاد اور زید کی مان باپ
کے لیے کہانا کپڑا دلادے مگر اوس جورو سے ضامن لے لے مسئلہ طلاق کی عدت والی عورت کیلیے بہی کہانا اور
کپڑا اور مکان دینا عدت کی دنون تک خاوند کے ذمہ ہے مسئلہ خاوند کی موت کی عدت والی عورتکے لیے کہانا
کپڑا خاوند کے گہر سے واجب نہین مسئلہ اگر عورت نے خطا کی یا عورت مرتدہ ہو گئی اوسکی باعث سے جورو
خاوند علحدہ ہو گئی تو کہانا کپڑا خاوند پر دینا نہ آویگا مسئلہ اگر بائنہ طلاق کی عدت مین عورت مرتدہ ہو گئی تو عدت
کے دنونکا کہانا اور کپڑا خاوند کے ذمہ سے جاتا رہا اور اگر ایسی عدت کے دنومین خاوند کے بیٹے کو اپنے ساتہہ زنا کا حق دیا
دیا تو کہانا اور کپڑا عدت کے ایام کا جاتا نہین رہتا مسئلہ محتاج اولاد کو کہانا کپڑا دینا باپ پر واجب
ہے مسئلہ اولاد کی مان سے زبردستی باپ اولاد کو دودہ نہ پلوادے بلکہ باپ اپنی اولاد کے دودہ پلانے کے لیے
دایہ نوکر رکہے اور مان کے پاس رہے اور مانکو نوکر نہ رکہے اگر وہ مان باپ کی نکاح مین ہو یا عدت مین ہو دے اور اگر بعد
عدت کی اجرت مثل پر مان ہی دودہ پلانا قبول کرے تو اوسیکا حق زیادہ ہے اولاد اوسیکی سپرد ہوگی مسئلہ اگر
مان باپ اور دادی دادا اور نانا نانی محتاج ہون تو اونکو کہانا کپڑا دینا واجب ہے مسئلہ مسلمان کے
ذمہ کافر رشتہ دار کا کہانا کپڑا نہین ہان اگر جورو کافرہ کتابیہ ہو اور خاوند مسلمان ہو تو کہانا کپڑا دینا آویگا
اور اگر اولاد کافر ہو اور مان باپ مسلمان ہون یا مان باپ کافر ہون اور اولاد مسلمان ہو تو بہی کہانا کپڑا دینا
آویگا مسئلہ اولاد کو کہانا کپڑا دینے مین باپکا کوئی شریک نہوگا اور مان باپ کے کہانا کپڑا دینے مین بہی اولاد کا کوئی
شریک نہوگا مسئلہ جو ذی رحم محرم فقیر ہو اور کما نسکتا ہو لولا لنگڑا وغیرہ ہو تو اوسکا کہانا کپڑا تونگر پر میراث
کے حصے کے موافق دینا آویگا یعنے عورت پر ایک حصہ اور مرد پر دونا مسئلہ اگر باپ اپنی خوراک و پوشاک کے لیے
غائب بیٹے کا اسباب بیچ لیوے تو درست ہے مگر عقار اوسکا بیچ لینا درست نہین مسئلہ اگر امانت دار بیٹہ کے
دہر دہر یعنے امانت اوسکی مان باپ کو بحکم قاضی کے کہلادے پہنادے تو امانت دار کو دینا آویگا اور اگر مان باپ
کے پاس اولاد کا مال ہے اور اونہون نے کہا لیا تو وہ پہیر نہ آویگا مسئلہ اگر قاضی نے کہانا کپڑا باپ پر لڑکا اولاد
پر یا اولاد کا باپ پر یا ذی رحم محرم کا ٹہیرا دیا اور کچہہ مدت تک اونکو نملا تو پہر وہ پچھلا کہانا کپڑا جاتا رہا ہان

ف یعنی زمین و مکان ۱۲

اگر قاضی نے قرض لیکر کہا نیکو حکم کیا تو وہ خرچ دینا اونکا مسئلہ باندی غلام کا کہانا کپڑا مالک کے ذمہ ہی پہر اگر
مالک نہ دی تو وہ باندی اور غلام آپ کما لین اور اگر کما نسکین تو قاضی مالک سے کہے کہ اوسکو بیچ ڈال تمام ہوئے
مسائل کنز کے للہ الحمد اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ
وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ
وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى ۝ رکہو طلاق والی عورتونکو اوسجگہہ کہ تم
رہتے ہو بقدر طاقت اپنی کے اور ایذا نہ پہنچاؤ تا تنگ گیری کرو اونپر اور اگر ہوین حمل والیان پس خرچ کرو اونپر یہانتک
کہ جنین بچہ اپنا پس اگر دودہ پلاوین تمہاری حکم سے پس دو اونکو مزدوری اونکی اور آپسمین کارفرمائی کرو درمیان
اپنی بوجہ پسندیدہ اور اگر آپسمین دشواری کرو تو دودہ دیگی خاوند کی حکم سے اور عورت ف فتح کہ ہر دو اونکے
رہنے کو جہان سے آپ رہو اپنے مقدور سے اور ایذا پہنچاؤ اونکی تا تنگ پکڑو اونکو اور اگر رہتی ہون پیٹ مین بچہ
تو اونپر خرچ کرو جب تک جنین پیٹ کا بچہ پہر اگر دودہ پلاوین تمہاری خاطر تو دو اونکو اونکی نیگ اور سکہاؤ آپسمین
نیکی اور اگر آپسمین ضد کرو تو دودہ دیتی رہے اوسکی خاطر اور کوئی عورت ف موضح ف رکہو عورت طلاق دی ہوئی
کو [illegible] رہتی ہو اپنی پاس اونہین ہی رکہو جیسیکہ طاقت اور قدرت مکانکی ہی تمہین جیسی جگہہ پاؤ تم اور نہ دکہہ
دو اونکو کسی طرح کا مکان سے یا نان نفقہ سے جو تنگ کرو اونپر مکان یا خرچ سے حیران ہون اور اگر ہوین وہ طلاق
دی ہوئین پیٹ سے تو روٹی کپڑا دو اونکو جب تک کہ وہ جنین بچہ اپنا اور عدت سے باہر آوین تو پہر اگر دودہ پلاوین
تمہاری بچونکو جو اونسے پیدا ہوئی ہون تو پہر دو تم دودہ پلائی اونکی اور مشورہ کرو آپسمین اوسکے دودہ پلائیکی مقدمہ مین
ساتہہ نیکی کے یعنے رضامندی سے اور اگر دشواری کرو یعنے باپ دودہ پلائی کے دینے مین قصور کرے یا مان دودہ
نہ پلاوے تو پہر دودہ پلاویگی رکہو بچہ کے واسطے اور کوئی دوسری عورت ف ع ف تفسیر نفقہ اور سکنی
واجب ہین ہر مطلقہ کے لیے اور نزدیک مالک اور شافعی کے نہین نفقہ ہی مبتوتہ کے لیے یعنی جسکو طلاق
بائن دی ہو بسبب حدیث بیٹی فاطمہ بیٹی قیس کے کہ اوسکی خاوند نے طلاق بائن دی تہی اوسکو پس فرمایا اوسکو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا سکنی لک ولا نفقۃ اور ہماری دلیل یہہ ہے کہ حضرت عمر رض نے فرمایا کہ
نہین چہوڑتے ہین ہم کتاب اپنے رب کی اور سنت اپنی نبی کی بسبب کہنی ایک عورت کی شاید کہ وہ بہول گئی ہو
یا شبہ پڑا ہو اوسکو سنا ہی مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی لہا السکنی والنفقۃ اور ایذا نہ پہنچاؤ
الخ اسمین رغبت دلائی ہے اوپر مروت اور رحم کرنیکے اوسپر اور دلالت ہے اوپر رعایت حق سابق کے تاکہ آسانی
ہو اوسکے لیے تدارک بیچ امر معیشت کے قسم اور خاوند کر دیسے یا سوای اوسکے اگر دودہ پلاوین یعنے تمہاری فرزند کو خواہ
اور بیوی سے ہو یا اونہین سے ہو بعد انقطاع عصمت زوجیت کے اور علاقہ نکاح کے اور فرمایا اللہ تعالی
نے لکم اور نہ فرمایا اولادکم اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جگہہ والوالدات یرضعن اولادھن
حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ پس باپ پر واجب ہی دودہ پلوانا فرزند کا نہ مان پر اور باپ
پر واجب ہی یہہ کہ مقرر کرے اوسکے لیے دودہ پلانیوالی مگر جسوقت کہ رغبت کرے مان اوسکی دودہ پلانیکی تو
اوسی سے پلائی اور وہ رغبت بہی دلائی گئی ہی اسکی اور جبر نکی جاوی مان دودہ پلانے پر اور نہین جائز ہی

اجرت دیکر مان کو مقرر کرنا دودہ پلانیکے لیے نزدیک ابحنیفہ کے جبتک کہ ہو زوجہ عدت مین نکاح سے جدا ہو کر پس دو اونکو مزدوری اونکی یعنے دودہ پلانیکی اگر مانگین وہ یا امید رکہین پس حکم اونکا اسمین حکم دائیونکا اسوقت کہا لباب مین کہ اگر طلاق دیوے بیوی کو پس نہین واجب بیوی پر دودہ پلانا مگر یہ کہ نہ لے بچہ چہاتی کسیکی اور عورت کی تو لازم ہوگا اوسکو دودہ پلانا اوسوقت پہر اگر اختلاف کرین مان باپ اجرت مین تو اگر مان مانگتی ہی اجرۃ مثل اور انکار کرتا ہی باپ اور مفت پلوانا چاہتا ہی تو مان اولی ہے ساتہہ اجرت مثل کے اسلیے کہ باپ نہین پاویگا مفت پلانیوالی اور اگر باپ اجرت مثل دیکر پلوانا چاہتا ہی اور مان انکار کرتی ہے اور زیادہ مانگتی ہے تو باپکا دعوی سچا ہی پہر اگر باپ مفلس ہے مقدور اوسکی اجرت کا نہین رکہتا تو جبر کیجاویگی مان اپنے بچہ کے دودہ پلانے پر انتہی وَأْتَمِرُوا یعنے مشورہ کرو آپسمین رضامندی پر اجرت مین یا چاہیے کہ حکم کرے بعض تمہارا بعض کو اور خطاب مان باپ کو ہی بِمَعْرُوفٍ یعنے جو کہ لائق ہو موافق سنت کی اور اچہا ہو مروت مین نہ باپ انکہیلی کرے دینے مین اور نہ مان تنگ گیرے کرے مانگنے مین اسلیے کہ بچہ دونون کا ہی واجب ہی دونوپر شفقت کرنی بچہ پر اور اگر آپسمین دشواری کرو یعنے نہ راضی ہو مان اوس اجرت پر کہ راضی ہو ساتہہ اوسکے اجنبیہ اور نہ زیادہ دے اوس سے باپ تو دودہ پلاویگی خاوند کے حکم سے اور عورت ۞ مدارک ۞

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝

اور چاہیے کہ خرچ کرے صاحب وسعت وسعت اپنی سے اور وہ کہ تنگ کیا گیا ہے اوسپر رزق اوسکا پس چاہیے کہ خرچ کرے اوس چیز سے کہ عطا کی ہے اوسکو خدا نے اور تکلیف نہین دیتا ہی خدا کسیکو مگر موافق اوس چیز کے کہ دی ہے اوسکو پیدا کریگا خدا بعد تنگدستی کے آسایش کو ۞ فتح ۞ چاہیے کہ خرچ کرے کشایش والا اپنی کشایش سے اور جسکو نہین ملتی ہی اوسکی روزی تو خرچ کرے جیسا دیا اوسکو اللہ نے اللہ کسی پر ذمہ نہین رکہتا مگر اوتنا جو اوسکو دیا اب کردیگا اللہ سختی پیچہے کچہہ آسانی ۞ موضح ۞ چاہیے کہ دودہ پلائی دیوے جمعیت والا اپنی قدر کے موافق اور مفلس دیوے اوسقدر جتنا اوسے دیا ہی خدا تعالے نے نہین دیتا تکلیف خرچ کرنیکی خدا تعالی کسی شخص کو مگر اوسقدر جو اوسی قدرت اور مقدور دیا ہی اب کریگا اور بناویگا خدا تعالی پیچہے تنگی اور مفلسی کے کشادگی اور آسانی اور جمعیت ۞ ع ۞ تفسیر یعنی تونگر اپنے مقدور کے موافق مطلقہ اور دودہ پلانیوالیکو دے اور مفلس بحسب اپنے مقدور کے دے اللہ کسیکو تکلیف مالایطاق نہین دیتا اور موکد کیا اوسکو ساتہہ وعدے کے کہ فرمایا سَيَجْعَلُ اللَّهُ الخ یعنے مفلس کو تسلی دی کہ قریب ہی کہ بعد تنگی کے فراخی دیگا جلدی یا دیر کر پس چاہیے کہ انتظار کرے مفلس فراخ دستی کا انتظار عبادت ہی اور اسمین خوشدل کرنا مفلس کا ہے اور رغبت دلانی ہے اوسکو بیچ خرچ کرنیکے موافق مقدور کے اور وعدہ ہی فراخی کا فقرا کے لیے ۞ مدارک ۞

مسئلہ ان دو آیتون مین حکم نفقہ اور سکنی مطلقہ یعنے طلاق والی عورت کا مذکور ہے پس جاننا چاہیے کہ چارون اماموں کی نزدیک مطلقہ رجعیہ جب تک کہ عدت مین ہی حکم بیوی کا رکہتی ہے نفقہ اور سکنی اوسکا خاوند پر واجب ہے عدت کے تمام ہونے تک پس جسگہر مین کہ اوسکو طلاق دی ہے اگر وہ ملک خاوند کی ہے تو اوس عورتکو اوسمین عدت تک رکہے اور نکالے نہین اور اگر گہر کرایہ کا ہے تو کرایہ اوسکا دیوے مگر یہ کہ عورت نافرمانی کرے اور بدون اذن

خاوندکے نکل جاوی تو نفقہ اور سکنی اوسکا ساقط ہوجاتاہی اور ایسہی سکنی عدت والی بائنہ کا کہ بسبب خلع یا لعان یا تین طلاقو نکے ہو خاوند پر لازم ہی حاملہ ہو یا نہو لیکن اوسکے نفقہ مین اختلاف ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمدکے اوسکے لیے نفقہ نہین ہی مگر کہ حاملہ ہو تو مدت بچہ ہونے تک نفقہ اوسکا واجب ہے اور نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے نفقہ اوسکا بہر حال عدت کے تمام ہونی تک لازم ہی اور جو عورت وفات کی عدت مین ہو اوسکے لیے نفقہ نہین ہی حاملہ ہو یا نہو اور نزدیک ابحنیفہ اور شافعی کے سکنے بہی نہین ہی اوسکے لیے اور موجب ایک قول شافعی کے اور نزدیک احمد اور مالک کے سکنی واجب ہی اور جو کہ عدت مین ہو وطی لشبہ کی اور جسکا نکاح فسخ ہوا ہو بسبب عیب کی یا خیار عتق کے اور جسکی کہ تفریق ہوئی ہو نکاح فاسد سی انکے لیے نہ نفقہ ہے نہ سکنی مگر نزدیک احمد کے بحسب ایک روایت کی نفقہ مطلقہ نکاح فاسد کا لازم ہے ۔ بحر ۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ اور بہت گانوکہ تجاوز کیا حکم پروردگار اپنے سے اور حکم پیغمبرون اوسکی سے پس حساب کیا ہمنے ساتہہ اونکے حساب سخت اور عذاب کیا ہمنے اونکو عذاب دشوار ۔ فتح ۔ اور کتنی بستیان اوچہل چلین اپنے رب کے حکم سے اور اوسکی رسولونکی حکم سے پہر ہمنے حساب مین پکڑا اونکو سخت حساب مین اور آفت ڈالی اونپر ان دیکہی آفت ۔ موضح ۔ اور بہت گانون کے لوگون سے جو نماٹا اونہون نے اور منہہ پہیرا حکم سے اپنے پروردگار کے اور اوسکے پیغمبرونکی حکم سے نافرمانی کی پس حساب لیا ہمنے اونسے سخت غصہ سے اور عذاب کیا ہمنے اونپر عذاب سخت برا ایساہی عذاب ان نماننے والون پر بہی ہوگا جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہرتے ہین اور حکم نہین مانتے ۔ ع ۔ تفسیر ۔ اس آیۃ مین ڈرانا ہی لوگونکو مخالفت سی احکام مذکورہ مین اور تاکید ہے واسطی واجب کرنے احکام کے اونپر اور لفظ ربہا مین توبیخ اور زجر ہی اونکو اور اظہار اونکی جہالت کا ہے کہ یہہ نہین جانتے احمق کہ نافرمانی بندیکی اپنے پالنے والے اور مولی سے سرکشی اور جہل ہے بہ نسبت شان سید و مالک اپنے کے اور مرتبہ نفسون اپنے کے اور ہمیشہ محتاج ہونی اونکیطرف اوسکی پرورش مین پس حساب کیا ہمنے الخ یعنے مناقشہ کیا ہمنے اونسے حساب مین اور تنگ گیری اور تشدد کیا ہمنے اونپر دنیامین اور مواخذہ کیا ہمنے چہوٹے گناہو نپر ساتہہ قحط اور بہوک اور بیماریون اور دردون اور سیف اور مسلط کرنے اعداء کے اونپر وغیر ذلک بلاؤنکی جلدی ہیلیے استیصال اونکیکے اور چہانے اونکیپر بڑے عذابکو تاکہ رجوع کرین طرف اللہ تعالے کے اسلیے کہ بلاء مانند کوڑے کے ہے ہانکنے کے لیے پس نہ پروا کی اونہون نے پہر مبتلا کیا اللہ نے اونکو اوس سے زیادہ اور بڑی عذاب مین جیسا کہ فرمایا وَعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا یعنے عذاب کیا ہمنے اونکو عذاب برا بڑا ہولناک کہ جس سی جڑ پیڑ سے ہلاک ہوگئے مانند غرق کرنیکے اور جلانیکے اور ہوا تند کے اور آواز جبرئیل کے ۔ روح ۔ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ پس چکہی اونہون نے سزای عمل اپنی کی اور ہوا سرانجام کار اونکا ٹوٹا ۔ فتح ۔ پہر چکہی سزا اپنی کام کی اور آخر اونکے کام مین ٹوٹا آیا ۔ موضح ۔ پہر چکہا اون حکم نماننے والون نے عذاب کام اپنے کا اور تہا آخر کار اونکی کامونکا نقصان اور ٹوٹا نیرا اور اوس سے بڑا نقصان کیا ہوگا جو بہشت کے عیشونکے بدلے دوزخ کی آگ مین جلتے رہین ہمیشہ ۔ ع ۔ تفسیر ۔ پس چکہا اون گنا ہونوالون نے وبال یعنے ضرر اپنے کفر کا اور بوجہہ اپنے گنا ہونکے عذاب کا اور ٹوٹا کہ اوس سی بڑہ کر اور ٹوٹا نہین اور کونسا ٹوٹا اوس ٹوٹے سے بدزیادہ ہوگا کہ حیات سے اور منافع اوسکے سے محروم ہوے

اور عذاب مین مبتلا ہوئی پس اونکی تجارة مین بڑا ٹوٹا ہے کچھہ فائدہ نہین بسبب اسکی کہ ضائع کیا اونہون نے اپنی عمر کی
اور صحت اور فراغت کی کہ صرف کیا اونکو خلاف شریعت امر مین ﴿ح﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۙ
طیار کیا ہی خداتعالے نے اونکے لیے عذاب سخت ﴿ف﴾ رکہی ہے اللہ نے اونکے لیے سخت مار ﴿مو﴾ تیار وموجود
کر رکہا ہے خداتعالے نے واسطے اون لوگون کے جو نہین مانتے حکم خدا اور رسول کا عذاب سخت جو ہمیشہ رہیگا کبہی کم نہوگا
﴿ع﴾ تفسیر یعنے باوجود عذاب دنیا کی آخرت مین بہی اونکے لیے عذاب سخت رکہا ہی یعنے مقدر کیا ہے عذاب اپنے
علم مین بحسب حکمت اپنی کے یا طیار کیا ہے اسنا عذاب کا جہنم مین اسطرح کہ نہین بیان ہو سکتی کنہ اوسکی پس
وہ اہل حساب اور عذاب مین دنیا اور آخرت مین نہ دنیا مین فقط اسلئے کہ عذاب جو پہنچا اونکو دنیا مین نہین ہوا کفارہ
اونکے گناہونکا بسبب پہرنے اونکیکے کفر سے پس عذاب کی جاوینگے آخرت مین بہی اور یہہ معنی لفظ فحاسبنا ہا سے یہان تک
لائق ہین نظم کریم کے اسیطرح الہام کیا گیا مین وقت مطالعہ کے پہر پایا مینے تفسیر کواشی اور کشف الاسرار اور ابی اللیث
اور اسئلہ مفحمہ مین اسیطرح کا سا مضمون والحمد للہ تعالے ﴿ح﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ پس ڈرو خدا سے ای عقلمندون ای مسلمانون تحقیق اوتاری ہی خدا نے طرف
تمہارے ایک کتاب ﴿ف﴾ سو ڈرتے رہو اللہ سے ای عقل والون جنکو یقین ہے اللہ نے اوتاری ہی سمجہوتی
﴿مو﴾ یہہ بات سنو پہر ڈرو خداتعالے کے عذاب سے ای عقلمندون سمجہو پیغمبر کی نافرمانی نکرو وہ لوگ جو ایمان لائے
خداتعالی اور اوسکے رسول پر مقرر بیشک بہیجی تمپر نصیحت جو قرآن ہے ﴿ع﴾ تفسیر پس ڈرو الخ یعنے عبرت پکڑو
ساتہہ حال امتون گذشتہ کے کہ شکر و دشمن دین کے تہے اور اونچیزکے کہ اوتری اونپر قسم عذاب وبال سے پس ڈرو
اللہ سے یعنے بجا لاؤ حکم اوسکے اور بچو منہیات اوسکیسے اگر خالص ہین عقلین تمہاری آمیزش وہم سے اور مراد ذکر سے نبی
علیہ السلام ہین اور ذکر فرمایا اونکو بسبب مواظبت کرنے اونکیکے تلاوت قرآنکو یا بسبب پہنچانے اونکیکے قرآنکو اور نصیحت
کرنے اونکیکے قرآن سے اور بعضون نے کہا کہ تقدیر اوسکی یہہ ہے قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا یعنے القرآن وَاَرْسَلَ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا یعنے
محمدًا علیہ السلام رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ؕ بہیجا ہی ایک پیغمبر پڑہتا ہی تمپر آیتین خدا کی کہ واضح کرنیوالی حق کی ہین تو کہ
نکالے اونکو کہ ایمان لائے ہین اور کام کیئے ہین اچہے تاریکیون سے طرف روشنی کے اور جو کہ ایمان لاوے خدا پر اور کرے کام
اچہا داخل کریگا اوسکو باغون مین کہ چلتی ہونگی نیچے اونکی نہرین سدا رہین اونمین ہمیشہ تحقیق اچہی طرح خدا نے بنائی ہے
اوسکے لیے روزی ﴿ف﴾ رسول ہی جو پڑہتا ہی تم پاس آیتین اللہ کی کہلی سنانیوالی کہ نکالے اونکو جو یقین
لائے اور کیئے بہلے کام اندہیرون سے اوجالے مین اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر اور کرے کچہہ بہلائی اوسکو داخل
کرے باغون مین نیچے بہتی جنکے نہرین سدا رہین اونمین ہمیشہ خوب دی اللہ نے اوسکو روزی ﴿مو﴾ پیغمبر کو بہیجا اوسنے
کہ تو پڑہے اور سناوے اور سمجہاوے تمکو آیتین خداتعالی کی قرآن کی روشن کہلی ہوئی تو نکالے پیغمبر اون آیتونکو سمجہا کر
اون لوگونکو جو ایمان لائے اور کہا مانا پیغمبر کا اور حکم برداری کی خداتعالی کی اور کیئے کام نیک موافق فرمانے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے اندہیری کفر کیسے نکالکر طرف روشنی ایمان کے لاوے اور جو کوئی ایمان لاوے ساتہہ خداتعالی کے جاوے اسکا کہا مانے اور اوسکے

پیغمبر کو سچا جانے اور کرے کام نیک موافق حکم پیغمبر کے تو لاویگا اور داخل کریگا اوس ایمان لانیوالیکو باغونمین جو بہتی ہین اونکے نیچے نہرین ہمیشہ رہینگے وہ ایمان لانے والے اون باغونمین سدا بیشک بہت اچھی طیار کر رکہین مین خدا تعالے نے اوس ایمان لانیکے واسطے باغونمین نعمتین اونکے نصیب مین ع تفسیر مراد رسول سے محمد ہین یا جبرئیل علیہما السلام آیتین اللہ کی یعنے قرآن مُبَیِّنَاتٍ یعنے حال یہ ہے کہ یہہ آیتین ظاہر کرنیوالی ہین تمہارے لیے اون حکمونکو کہ محتاج ہو تم اونکے اور مُبَیَّنات بہی کی ہے قرأت جنہون نے پڑہا ہے اونکے معنی ہین واضح کہ نہین پوشیدہ ہین معانی اونکے نزدیک اہل اوس زبان کے یا نہین شک بیچ عاجز کرنے اونکے نزدیک ملجا منصفین کے اور پڑہتا ہے اونکو یا اوتارا ہی اونکو تو کہ نکالے رسول یا اللہ تعالے اونکو کہ ایمان لائے مراد مومنون سے یہان وہ ہین کہ جو مومن ہین بعد اوتارنے قرآن کے والا نکالنا مومنونکا کفر سے نہین ممکن ہی اسلیے کہ کفر تو اونمین ہی ہی نہین کہ اوس سے نکالے جاوین یعنے تاکہ حاصل کرے اونکے لیے رسول وہ چیز کہ وہ اوسپر ہین اب قسم ایمان اور عمل صالح سے بسبب نکالنے اونکے اوس چیز سے کہ تہے اوسپر کہ وہ کفر ہے یا یہہ معنی کہ تا نکالے اللہ اونکو کہ جان لیا ہے یا مقدر کیا ہے کہ وہ مومن ہونگے اور تغیر پایا نخرجکم سے واسطے ظاہر کرنے شرف ایمان اور عمل صالح کے اور واسطے بیان کرنے سبب نکالنے کے اور عینیت دلانے کے اوسپر اور تاریکیون سے یعنی گمراہی سے طرف ہدایت کی اور باطل سے طرف حق کے اور جہل سے طرف علم کے اور کفر سے طرف ایمان کے اور شبہونسے طرف دلیلون کے اور غفلت سے طرف ہوشیاری کے اور انس بغیر اللہ سے طرف انس باللہ کے بحسب مراتب اور درجات ہر ایک کے اور ظلمات صیغہ جمع کا فرمایا واسطے پے در پے آنے کے اور کثافت اونکے اور کثرت اقسام اور اسباب اونکے اوراسلیے فرمایا اللہ تعالے نے قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنے کہہ کہ کون نجات دیتا ہی تمکو سختیون جنگل اور دریا کیسے کہ وہ مانند ظلمات کے ہین اور ایسیہی اعمال بد ظلمات ہونگے روز قیامتہ کے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے ظلم کے حق مین اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور کام اچہا یعنے خالص ریا سے اور بناوٹ اور غرض سے اور کامل خوبی جبہی حاصل ہوتی ہے کہ ایمان اور اچہے عمل دونون جمع ہون اگر ایمان ہی پوری خوبی ہوتا تو کاہیکو کہتے کہ یہہ کام کر اور یہہ کام ترک کر نرا ایمان اگرچہ اخیر کو سبب نجات ہی لیکن نرے اچہے کام بدون ایمان کے مفید نہین ہوتے غرضکہ ایمان اور اعمال صالحہ دونون ملکر مفید ہوتے ہین اسلیے یہان فرمایا یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ الخ اور نیچے اونکی نہرین یعنے نیچے اون باغون کے مکانون کے یا نیچے اونکے درختونکے بہتی ہونگی نہرین چار جو مذکور ہوئین سورہ محمد مین اور قد احسن اللہ الخ مین معنے تعجب اور تعظیم کے ہین یعنے کیا خوب اور بہت اور بڑا ثواب مومنون کے نصیب مین کیا ہے اللہ تعالے نے

ع رکوع اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

خدا وہی کہ پیدا کیے سات آسمان اور پیدا کیا زمین سے مانند اونکے اوترتی ہے تدبیر کام کی درمیان آسمانون اور زمینون کے بیان کیا ہمنے تو جانو تم کہ خدا ہر چیز پر توانا ہی اور یہی جانو تم کہ خدا نے گہیرا ہے ہر چیز کو باعتبار علم کے ف فتح اللہ وہی ہی جسنے بنائے سات آسمان اور زمین بہی اوتنی اوترتا ہے حکم اونکے بیچ تا تم جانو کہ اللہ ہر چیز کر سکتا ہی اور اللہ کی خبر مین سمائی ہے ہر چیز کی موضح خدا تعالے برحق ہے جسنے پیدا کیے سات آسمان ایک کے اوپر ایک اور پیدا کیا زمینونکو جیسے آسمان سات ہین زمین بہی سات ہین تہ بتہ اوترتے ہین حکم خدا تم کے اور قضا اوسکی بیچ آسمانون اور زمین کے تو جانو تم ای لوگو یہہ کہ خدا تعالے

سب چیزونپر قدرت رکہتا ہی اور سب کچھہ کر سکتا ہے کسی چیز مین اور کسی کام مین عاجز نہین اور یہہ جانو ای لوگون کہ وہ
خدا تعالے ایسا ہی کہ گہیر لیا ہی سب چیزونکو علم اوسکے نے اوسکے علم سی کوئی چیز باہر نہین ہو سکتی لمعہ تفسیر لکہا ہی بعضون نے
کہ نہین ہے قرآن مین کوئی آیت کہ دلالت کرے زمین کے سات ہونے پر مگر یہہ آیۃ اور درمیان ہر دو آسمانون کے مسافت
پانسو برس کی ہی اور دل ہر آسمانکا بہی ایسا ہی ہے اور زمینین بہی مانند آسمانون کے ہین اور بعضون نے کہا کہ زمین
ایک ہے مگر اقلیمین سات ہین اوترتا ہی حکم خدا تعالے کا یعنے جاری ہوتا ہے حکم اللہ کا اور حکومت اوسکی درمیان مین
اونکے یہہ تو صاحب مدارک نے لکہا ہی اور روح البیان کے مؤلف نے یہہ لکہا ہی وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ کی تفسیر مین کہ
مانند آسمانون کے ہی عدد مین اور طبقونمین اور اختلاف کیا ہے علما نے زمین کے طبقون کی کیفیت مین پس جمہور تو
اسپر ہین کہ سات زمینین ہین طبقے طبقے کہ بعض اونکے فوق بعض کے ہین یعنے اوپر تلے اور درمیان ہر دو زمینون کے مسافت
اتنی ہی ہے جیسے دو آسمانونمین اور ہر زمین مین رہنے والے ہین خلق خدا سے اور کہا ضحاک نے کہ طبقے ہین اوپر تلے
لیکن بیچ مین سے خالی نہین ہین بخلاف آسمانون کے کہا قرطبی نے کہ صحیح اول ہی ہے اسلیے کہ حدیثین دلالت کرتی
ہین اوسپر منجملہ اونکے بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہی کہ کعب نے قسم کہائی اوس ذات پاک کی کہ پہاڑا دریا کو موسی کے لیے پہاڑا
صہیب نے حدیث نقل کی اونسے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو بستی دیکہتے اور ارادہ اوسمین جانیکا کرتے تو فرماتے وقت دیکہنے اوسکے
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَآ اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَآ
اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ اَهْلِهَا وَخَيْرِ مَنْ فِيْهَا وَنَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَنْ فِيْهَا پس اس سے معلوم ہوا کہ زمینین سات ہین اور سب کچھہ اونہائی
ہوئی ہین اور اونپر مخلوق اللہ کی ہی اور روایت ہی ابوہریرہ سی حدیث طویل مین کہ حضرت نے فرمایا کیا جانتے ہو
تم کہ نیچے تمہارے کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہین فرمایا اَلْاَرْضُ وَتَحْتَهَا اَرْضٌ اُخْرٰى
بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ الخ یعنے زمین ہے اور نیچے اوسکے اور زمین کہ فرق اون دونونمین پانسو برس کی مسافت کا
ہے اسکے بعد اور روایتین ابن عباس وغیرہ سی نقل کین ہین کہ ہر زمین مین آدم ہی مانند آدم تمہارے کے اور نوح ہی مانند
نوح تمہارے کے اور ابراہیم ہے مانند ابراہیم تمہارے کے اور بعضی روایت مین یہہ بہی ہے کہ نبی ہے مانند نبی تمہارے کے اور بہت
سی قیل وقال کرکے کسیکی تضعیف کی ہے کسیکو رد کیا ہی کسیکی تصحیح کی ہے واللہ اعلم بخوف درازگی کے سب نہین نقل
کیا جو چاہے تفسیر روح البیان مین دیکہہ لے تو کہ جانو تم یعنے کیا یہہ کہ تو کہ جانو تم کہ جو قادر ہی چیزون مذکورہ پر وہ قادر
ہے ہر چیز پر اور منجملہ اسکے بعث یعنے جی اوٹہنا حساب وجزا کے لیے ہی پس اطاعت کرو اوسکے حکم کی اور قبول کرو اوسکے
حکم کو اور مستعد ہو سعادت کے حاصل کرنیکے لیے اور شقاوت سے خلاص ہونیکے لیے منقول ہے امام اعظم رح سے کہ کہا اونہون نے
فرمایا بلا شبہ یہہ آیۃ بڑی ڈرانی ہے قرآن کی آیتون مین اور خدا نے گہیرا ہے الخ یعنے علم وقدرت اوسکی گہیرنے والی تمام
چیزونکی ہے موجودات سی کوئی چیز دائرہ علم اور قدرت اوسکے سے خارج نہین ہے ؎ رمز نیست ز سر قدرتش کن
فیکون ٭ با دانش وکیفیت بیرون ودرون ٭ در غیب وشہادت ذرہ نتوان یافت ٭ از دائرہ قدرت وعلمش بیرون ٭

سورۃ التحریم مدنیۃ

رکوع ۲ آیات ۱۲ سورۃ التحریم مدنیۃ اس سورۃ کا نام سورہ تحریم ہے یہہ نام اسلیے رکہا گیا کہ آنحضرت ؐ نے
کچھہ اپنے اوپر حرام کیا تہا اوسکا ذکر ہے اسمین چنانچہ مفصل حال اسکا آگے مذکور ہوگا اور یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین

یا اللہ ای رب ساتون آسمانون کے اور اون چیزون کے کہ سایہ کیا اونپر آسمانون نے اور ای رب ساتون زمینون کے اور اون چیزونکے کہ اوٹہایا ہی اونکو زمینون نے اور ای رب شیطانونکے اور اون چیزونکے کہ گمراہ کیا ہے شیطانون نے اور ای رب ہواؤن کے اور اون چیزونکے کہ اوڑایا ہواؤن نے اور مانگتے ہین ہم تجہسے بہلائی اس بستی کی اور بہلائی رہنے والونکی اوسکے اور بہلائی اون چیزونکی کہ اوسمین ہین اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتہہ تیرے برائی اس بستی کی اور برائی رہنے والونکی اوسکے اور برائی اون چیزونکی کہ اوسمین ہین ۱۲

ع والاسرار ولی المعلوا لمتکلمین فان تعلم اعطانا المصطفے احکام فقد یشل... [illegible]

سورۃ التحریم

باران مین اور رکوع دو اور کلمے دو سو تین مین اور حروف گیاران سو چوبیس او را وتری ہی یہہ بعد سورۂ حجرات کے اور بعد سورۂ طلاق کے اسلیے لکہی گئی کہ طلاق مین بہی حرام کرنا بیوی کا ہو تہا یعنی اوپر او را سمین بہی ذکر ہے حرام کرنے حرم وغیرہ کا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مترجم کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہ قبطیہ کو حرام کیا اور آنحضرت کی بیویون نے غیرت کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیویون کی خاطر سے ماریہ کو اپنی اوپر حرام کیا اور یا آنحضرت نے ایک بہید اپنے بہیدون مین سے کسی اپنی بیوی سے ظاہر کیا اور اوسکے پوشیدہ رکہنے مین مبالغہ فرمایا اون بیویون نے وہ اور بیوی سے ظاہر کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بطریق وحی کے اوسکے ظاہر کرنے پر مطلع ہوی اور کچہہ حال اوس قصہ کا بیان مین آیا اور آپنے عتاب فرمایا خدا تعالے نے درباب نصیحت ازواج طاہرات کے اور اونکی تنبیہ کے نازل کیا واللہ اعلم

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ ۖ تَبۡتَغِي مَرۡضَاتَ أَزۡوَٰجِكَ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ۝

ای پیغمبر کیون حرام کرتا ہی تو اوس چیز کو کہ حلال کی ہے خدا نے تیرے لیے طلب کرتا ہی تو خوشی اپنی بیویونکی اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ف ای نبی تو کیون حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجہہ پر چاہتا ہی تو رضامندی اپنی عورتون کے اور اللہ بخشنے والا ہی مہربان مو ای نبی کسواسطے حرام کرتا ہی اوس چیز کو جو حلال کی خدا تعالی نے تیرے لیے یعنے ماریہ قبطیہ سے صحبت کرنیکی کیون قسم کہاتا ہی چاہتا ہی تو اوس قسم کہانے سے خوشی اپنی نکاحیونکی اور خدا تعالے بخشنے والا ہے تیری قسم کو مہربان ہے جو کفارہ قسم کا مقرر کیا ہے ع تفسیر مین منقول ہے کہ شیرینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے اور حضرت زینب کے گہر مین جب آپ آتے تو وہ شربت شہد کا طیار کر کے پلاتین اس سبب سے اونکے گہر مین توقف زیادہ ہوتا یہہ بعضے بیویونکو گران معلوم ہوا عائشہ اور حفصہ نے آپسمین مقرر کیا آنحضرت ہمارے پاس آوین تو ہم کہین کہ کندر آپ نے کہایا ہے اور کندر ایک گوند ہی کہ بو اوسمین بُری آتی ہے اور آنحضرت بو سے نفرت رکہتے تہے پہر جب حضرت اونمین سے کسیکے گہر تشریف لاتے تو وہ کہتین کہ آپنے کندر کہایا ہی فرماتے حضرت کہ مینے کندر نہین کہایا ہے شربت شہد کا پیا ہے جب یہہ کلام بار بار مذکور ہوا آپنے فرمایا کہ مینے شہد کو اپنے پر حرام کیا اور یہہ امر واسطے رضامندی بعضی بیویونکے ہوا حق تعالے نے یہہ آیتین بہیجین اور تفسیر حسینی مین بقول مشہور کے یہہ منقول ہی کہ حضرت حفصہ کی نوبت کی دن آنحضرت اونکی گہر مین تہی اور حضرت حفصہ اذن لیکر اپنے باپ عمر کی ملاقاتکو گئی تہین اونکے پیچہے آنحضرت نے اپنی لونڈی ماریہ قبطیہ کو بلا کر اوس سے صحبت کی جب حفصہ اپنے باپ کے گہر سے پہر آئین تو گہر کا دروازہ بند پایا دروازے پر بیٹہہ گئین جب آنحضرت باہر آئی تو دیکہا کہ حفصہ رو رہین مین پوچہا کہ کیون روتی ہے حفصہ نے کہا کہ اسیلیے مجکو اذن جانیکا آپنے دیا تہا کہ لونڈی سے میرے بچہونے پر صحبت کرو میری باری کے دنمین حرمت اور حق میرا ضائع کیا آپنے فرمایا وہ لونڈی تو حلال میری تہی چپ رہ تیری رضا کے لیے اوسکو مینے اپنے اوپر حرام کیا کسی بیوی کو اس امر کی خبر نکرنا جبکہ آنحضرت باہر گئے تو حفصہ نے وہ راز عائشہ سے ظاہر کیا عائشہ بہی غصہ ہوئین حق تعالے نے یہہ آیتین بہیجین آنحضرت نے بحکم آلہی کفارہ قسم کا دیکر رجوع ساتہہ ماریہ قبطیہ سے کی اور ماریہ قبطیہ مقوقس پادشاہ مصر نے آنحضرت کو ہدیتاً بہیجی تہی اون سے ابراہیم بیٹے حضرت کے تولد ہوئے اور اٹہاران مہینے کے ہو کر انتقال کیا اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت نے ماریہ قبطیہ سے صحبت کی حضرت عائشہ کی نوبت مین اور حضرت حفصہ کو یہہ معلوم ہوا آنحضرت نے فرمایا کہ پوشیدہ رکہنا اسکو عائشہ سے نہ کہنا مینے ماریہ

کو حرام کیا اپنے پر اور خوشخبری دیتا ہون تجکو کہ ابو بکر اور عمر مالک ہونگے بعد میرے امر امت میری کے پس خبر کردی اسکی
حفصہ نے عایشہ کو اور پوشیدہ نرکہا اسکو اور ان دونونمین آپسمین اتفاق و محبت بہی بہت تہا اور جو فرمایا اللہ تعالے نے
کہ کیون حرام کی تو نے الخ یہہ ادب سکہایا اپنی نبی کو کہ ایسی بات اپنی عقل سے نکر بیٹہا کر منتظر اور تابع وحی کے رہا کر کہا
عطا نے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوئی تو حضرت ہمیشہ یہہ دعا کرتے تہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ قَاطِعٍ یَقْطَعُنِیْ عَنْکَ
آزردہ ہست گوشہ نشین از وداع خلق ❊ غافل کہ اتصال حقست انقطاع خلق ❊ اور اس قصہ سے یہہ بہی
معلوم ہوا کہ اگر دین کی بات عقل ہی پر موقوف ہوتی تو عقل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اولی ہوتی سب عقلون
سے اور معنی حرام کرنے حلال کے یہان یہہ ہین کہ کیون باز رہا تو نفع اوٹہانے چیز مذکور کے سے باوجود اعتقاد ہونے
اوسکے حلال اسلیے کہ اعتقاد حرام ہونے اوس چیز کا کہ حلال کیا ہے اللہ تعالے نے عوام مومنون سے نہین متصور ہوتا تو انبیا سے
کیونکر ہو کہا ہے فقہا نے کہ جو کوئی اعتقاد کرے دل سے حرمت اوس چیز کی کہ حلال کیا ہے اوسکو اللہ تعالے نے تو وہ کافر ہوجاتا
ہے اسلیے کہ جس چیز کو حلال کیا ہے اللہ تعالے نے وہ حرام نہین ہوسکتی مگر اللہ ہی چاہے تو حرام کرے ❊ مجر ❊ و
روح البیان ❊ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ تحقیق مشروع
کیا ہے خدا نے تمہارے لیے کہولنا تمہاری قسمونکا یعنے ساتھہ ادای کفارے کے اور خدا کارساز تمہارا ہے اور وہ جانتا والا حکمت
والا ہے ❊ فتح ❊ ٹہیرا دیا ہے اللہ نے تمکو کہول ڈالنا اپنی قسمونکا اور اللہ صاحب ہے تمہارا اور وہی ہے جانتا حکمت والا
❊ موضح ❊ بیشک خدا تعالی نے مقرر کیا ہے تمہارے واسطے اے مسلمانون کہولنا قسم کا اور خدا تعالی دوست ہے تمہارا
اور وہی خدا تعالے جانتا ہے تمہاری سب بہلائیونکو جس چیز مین تمہاری بہلائی ہے مضبوط کام کرنیوالا ہے ❊ ع ❊
تفسیر ❊ قد فرض اللہ یعنے تحقیق مقرر کی اللہ نے تمہارے لیے وہ چیز کہ کہولو تم ساتھہ اوسکے قسمین اپنی اور وہ کفارہ ہے
اور تحقیق مشروع کیا تمہارے لیے کہولنا اونکا ساتھہ کفارہ کے اور تحقیق مشروع کیا تمہارے لیے اللہ نے استثنا بیچ
قسمون تمہاری کے اور وہ یہہ ہے کہ کہے انشاء اللہ بیچ اوسکے تاکہ نہ حانث ہو اور حرام کرنا حلال کا قسم ہے ہمارے نزدیک
اور مقاتل سے ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا بردہ بیچ حرام کرنے ماریہ کے اور حسن بصری سے ہے کہ حضرت
نے کفارہ نہین دیا اسلیے کہ بخشے گئے تہے اونکے اگلے پچہلے گناہ اور یہہ فرمایا فقط تعلیم مومنون کے لیے اور مولٰکم یعنے
سید اور کارساز تمہارا وہو العلیم یعنے جاننے والا اوس چیز کا کہ لائق ہے تمہارے پس مشروع کیا اوسکو تمہارے لیے الحکیم
یعنے دانا بیچ اوس چیز کے کہ حلال کی اور حرام کی ❊ مد ❊ فرض بیان بمعنی شرع و تبیین کے ہے یعنے مشروع کیا اور
بیان کیا ہدایہ مین کہ جسنے حرام کی اپنی نفس پر ایک چیز کہ مالک ہے اوسکا نہین ہوتا ہے حرام کرنیوالا اور لازم ہے
اوسپر کہ مباح کرے اوسکو اور دیوے کفارہ پس حرام کرنا حلال کا قسم ہے نزدیک ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور اعتبار کیا جاویگا
انتفاع کہ مقصود ہے اوس حرام کرنے مین پس جب حرام کیا طعام تو بدلالت بیہ قسم کہائی اوسکی کہانیکی کہ کہانیکا نہین اور
حرام کیا لونڈی کو تو قسم کہائی اوسکی صحبت کرنیکی کہ صحبت نہین کرونگا اوس سے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے کہ حرام کرنا قسم ہے پس اگر کہا اپنی بیوی کو کہ تو مجپر حرام ہے تو اگر نیت طلاق کی تو طلاق پڑجاویگی اور اگر
نیت کی قسم کی تو ہوگی قسم اور اگر ارادہ کیا جہوٹ کا تو نہین واقع ہوگا کچہہ اور ایسیہی اگر حرام کیا طعام کو اپنے نفس
پر اور نیت کی قسم کی تو ہوگی قسم اسمین خلاف ہے شافعی کا ❊ روح ❊ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ

حَدِيثاً ج فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ج فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا ط قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝ اور یاد کر جب پوشید کہی پیغمبر نے ساتہہ بعضی بیویون اپنی کے ایک بات پس جب ظاہر کیا اوس بات کو اور مطلع کیا خدا تعالے نے پیغمبر کو یعنے جبرئیل کی زبانی اوپر ظاہر کرنے اوس بات کو شنا سا کیا پیغمبر نے ساتہہ بعضی اوس بات کی اور اعراض کیا ذکر کرنے بعض سے پس جبکہ خبردار کیا اوسکو ساتہہ ظاہر کرنے اوسکے اوس بیوی نے کہا کہ کسنے خبر دی تمکو اس افشاء راز کی پیغمبر نے فرمایا کہ خبر دی مجکو خدا دانا خبردار نے ۝ فتح ۝ اور جب چہپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پہر جب اوسنے خبر کر دی اوسکی اور الله نے جتا دیا نبی کو یہہ جتائی نبی نے اوسمین سے کچہہ اور ٹلا دی کچہہ پہر جب وہ جتایا عورت کو بولی تجکو کسنے بتایا کہا مجکو بتایا اوس خبر والے واقف نے ۝ موضح ۝ اور جب بہید کی بات چہپا کر کہی پیغمبر نے کسی اپنی نکاحی سے پہر اوسنے وہ خبر دی اور بی بی کو تو پہر اوسنے وہ خبر دی اور بی بی کو تو پہر خدا تعالے نے وہ ظاہر کر دی اپنے پیغمبر پر اور جتا دیا یعنے خدا تعالے نے خبر دیدی کہ وہ بہید تیرا بی حفصہ نے بی بی عائشہ سے کہدیا معلوم کروا دی بی حفصہ کو بعضی بات اور موہنہ پہیر لیا حضرت نے بعضی بات سے یعنے جتنی باتین بی بی حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہین تہین خدا تعالے نے سب اپنے حبیب سے ظاہر کر دین پر حضرت نے بعضی بات حفصہ سے کہی کہ تو نے یہہ عائشہ سے کہا اور بعضی بات نکہی پہر جب خبر دی پیغمبر نے حفصہ کو تب حفصہ نے کہا کہ تمکو کسنے خبر دی جو میں عائشہ سے کہا تو کہا پیغمبر نے کہ مجہی خبر دی جاننے والے خبردار نے جو وہ خدا تعالے ہے ۝ عـ ۝ تفسیر مراد حدیث یعنے بات سے حرام کرنا ماریہ کا ہے اور خلافت شیخین کے اور اعراض کیا ذکر کرنے بعض سے کہ وہ حرام کرنا ماریہ کا ہے اور بعضون نے کہا کہ معلوم کر دیا حرام کرنا ماریہ کا اور اعراض کیا معلوم کروانے امر خلافت کے سے یعنے اوسکی خبر نکی کیونکہ مکروہ جانا یہہ کہ پہیلے یہہ خبر لوگون مین اور بزرگی اور حلم ہی حضرت کا مقتضی ہوا اسکو کہا سفیان نے کہ تغافل اور طرح دیجانا کسی ایسی بات سے اچہے لوگونکا کام ہے اور کہا حسن بصری نے کہ بزرگ کسیکا پورا بہید نہین کہولتے مین کبہی اور منقول ہے کہ حضرت نے حضرت حفصہ سے فرمایا کیا نہین کہا تہا مینے تجسے کہ چہپانا تو اس باتکو کہا حفصہ نے کہ قسم اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کے کہ نہین تہا نبہ سکی مین اپنے نفس کو بسبب خوشی کے کہ حاصل ہوئی اس بزرگی سے کہ خاص کیا الله نے ساتہہ اوسکی عائشہ کے باپکو اتہی اور حفصہ سے نکاح کیا حضرت نے شعبان کے مہینے مین ہجرة سے بعد تیسوین مہینے مین جنگ احد سے دو مہینے پہلے اور پیدا ہوئین وہ پانچ برس پہلے نبوت کی اوس حال مین کہ قریش بیت الله بنا رہے تہے اور مرین وہ مدینہ مین بیچ ماہ شعبان کے پینتالیسوین سال ہجری مین اور نماز پڑہی اونکے جنازے کی مروان بن الحکم نے اس حال مین کہ وہ امیر مدینہ کا تہا اور اوسنے اور ابو ہریرہ وغیرہ نے اونکی جنازے کو اوٹہایا اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کی تہی اور ابو حفص لقب ہے یعنے عمر رض اونکے باپ کا تہے یہہ کنیت انکی مقرر کی رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے اور حفص کہتے ہین شیر کے بچہ کو ۝ مدارک ومعالم ۝ اعراض کیا بعض سے یعنے جو کچہہ حفصہ نے افشا کیا تہا اوسکو اوس سبکو نفرمایا بسبب کرم اور شفقت کے تا ملال اونکو نہ بڑہے بعضی بات کی خبر دی اور بعض سے اعراض کیا اور کسائی کی قرارت مین عَرَفَ بغیر تشدید را کے ہے اوسکی معنی یہہ ہین کہ پہچانا حضرت نے بعض عمل حفصہ کا کہ وہ افشا کرنا آپکے بہید کا تہا اور غضبناک ہو کر سزا اوسکی دی کہ اونکو طلاق دی اور جب یہہ خبر عمر رض کو

پہنچی تو اونہوں نے کہا کہ اے حفصہ اگر آل خطاب مین خیر ہوتی تو رسول علیہ السلام تجکو طلاق نہ دیتے پس جبرئیل علیہ
السلام آئے اور پیغمبر کو رجوع کرنیکا حکم کیا آنحضرت نے رجوع فرمائی اور ایک قول یہہ ہے کہ حضرت نے ارادہ طلاق کا کیا تہا
کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ اسکو طلاق نہ دو کہ وہ بہت روزہ رکہنے والی اور شب بیداری کرنیوالی اور تمہاری بیویون بہشت
مین ہوگی پس آنحضرت نے طلاق نہ دی اور اونہین ایام مین اور اسی سبب سے آنحضرت نے سب بیویون سے کنارہ کر کے ایک
مہینے تک ماریہ مان ابراہیم کے بالاخانہ مین قیام فرمایا یہان تک کہ آیۃ تخییر کی نازل ہوئی بعد اسکے نازل ہونیکے
کہ اونتیسوان دن اول کنارہ کشی سے تہا آنحضرت نے عائشہ کے پاس آکر فرمایا کہ خدا تعالے نے یہہ آیۃ بہیجی ہے یا
أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا الخ اسکے جواب مین شتابی نکرنا جب تک کہ
اپنے مان باپ سے مشورہ نکر لیتو عائشہ نے کہا کہ تمہاری کام مین کیا مشورہ کرونگی خدا اور رسول اور دار آخرت کو
چاہتی ہون مین اور اور بیویون نے بہی یہی بات کہی اور یہہ بہی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے قسم ایک
مہینے کی کہائی تہی اور انتیسوین دن آپ اوترے فرمایا کہ مہینا انتیس دنکا بہی ہوتا ہے اور وہ مہینا انتیس ہی
دنکا ہوا تہا اور اس حدیث مین یہہ بہی مذکور ہے کہ عمر رض کہتے ہین کہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس اسحال مین کہ وہ لیٹے ہوئے تہے اوپر کہری چارپائی کے تکیہ رکہے ہوئے چمڑیکا کہ اوسکے اندر لیف خرما بہرا ہوا تہا
اور حضرت کی پہلو مبارک مین نشان بان کے پڑ گئے تہے پس سلام کیا مینے حضرتکو پہر کہا مینے اسحال مین کہ مین کہڑا
تہا یا رسول اللہ کیا طلاق دی آپنے اپنی بیویونکو پس اوٹہائی حضرت نے نظر اپنی طرف میری اور فرمایا کہ نہین پس
کہا مینے اللہ اکبر پہر کہا مینے اسحال مین کہ مین کہڑا تہا خوش کرون مین آپکو یا رسول اللہ اگر اجازت دو مجکو تہے
ہم گروہ قریش کے کہ غالب تہے عورتون پر جب آئے ہم مدینہ مین دیکہا ایک قوم کو کہ غالب ہین اونپر عورتین اونکی
پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہر کہا مینے یا رسول اللہ اگر اجازت دیتے آپ مجکو حفصہ کے پاس جانیکی اور مین
اوسکے پاس جاتا تو کہتا مین اوس سے کہ نہ غیرت دلاوے تجکو یہہ کہ تیری سوکن یعنے عائشہ سے بہت راضی ہین
حضرت بہ نسبت تیرے اور بہت پیاری ہے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نزدیک پس دوبارہ مسکرائے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہر بیٹہ گیا مین جب دیکہا مینے حضرت کو مسکراتے پس نظر اوٹہا کر دیکہا مینے حضرت
کے گہر مین پس قسم خدا کی نہ دیکہا مینے اوسمین سوائے تین چمڑون کے پس کہا مینے یا رسول اللہ دعا کیجے اللہ تعالے
سے کہ فراخی کرے آپکی امت پر اسلیے کہ فارس و روم پر فراخی کی گئی اور دیے گئے وہ دنیا حال آنکہ وہ نہین عبادت
کرتے ہین اللہ تعالے کی پس اوٹہہ بیٹہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور تہے یعنے پہلے تکیہ لگائی ہوئے پس فرمایا اَوَ
فِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا یعنے کیا اسی
فکر مین ہے تو اے ابن خطاب بلاشبہ یہہ کافر ایک قوم ہین کہ جلدی پہنچے ستہری چیزون اپنی کو زندگانی دنیا
مین پس کہا مینے یا رسول اللہ بخشش مانگیے میرے لیے یعنے اللہ تعالے سے قصور ہوا کہ مینے یہہ عرض کیا انتہی
یہہ اسلیے لکہا گیا کہ تا مومن خصوصًا فقرا احوال آنحضرت کی گذران کا جانکر تنگی و تکلیف پر صابر اور راضی ہون
اور طالب کسی چیز کے نہون اور یہہ جو فرمایا الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ تو علیم جاننے والا پوشیدہ چیزونکا اور خبیر جاننے والا
دلکی بات کا اور کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے کہ جب علیم ذکر کرین تو معنے جاننے والیکے ہے مطلق اور جب اضافت کرین

علم کو طرف غیب اور امور باطنہ کے یعنے عالم الغیب والباطن تو خبیر ہی اور جب اضافت کرین علم کو طرف امور ظاہر کے تو شہید ہے اور جب بندے نے یہہ جانا کہ اللہ تعالے خبیر یعنے خبر رکہنے والا میرے افعال کا ہے اور مطلع ہے میرے اسرار کا تو جانا کہ اللہ تعالے نے گہیر رکہا ہے اپنے علم مین جو کچہہ کہ مین کام کرتا ہون اگرچہ مین اوسکو بہول جاؤن پس ایسا شرمندہ ہوگا کہ قریب ہے کہ ہلاک ہو جاوے منقول ہے کہ ایک شخص نے فکر کی کہ اگر عمر میری اتنے برسون کی ہوئی تو اوسکے اتنے مہینے ہونگے اور اون مہینون کے اتنے دن ہونگے تو ساری عمر کے ہزارون دن ہون گے پہر کہا کہ اگر ہر دن مینے ایک ہی گناہ کیا تو میرے اعمال نامہ مین ہزارون گناہ ہون گے حال انکہ مین ہر دن مین بہتیرے گناہ کرتا ہون پہر ایک چیخ ماری اور مر گیا کہتا ہے فقیر ع ** مذنبم گرچہ و لے رب غفور است وکریم ** بمن افتادہ دہد از کرمش شاید دست ** مد روح ** اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ اے دو بیویون پیغمبر کی یعنے حفصہ اور عائشہ واللہ اعلم اگر رجوع کرو طرف خدا کی خوب ہو تحقیق ٹیڑہے ہو گئے ہین دل تمہارے اور اگر آپس مین متفق ہو پیغمبر کے رنج دینے پر پس تحقیق خدا کارساز ہے اوسکا اور جبرئیل اور نیک مسلمان اور فرشتے بہی بعد اسکے مددگار ہین ** فتح ** اگر تم دونون توبہ کرتیان ہو تو جہک پڑے ہین دل تمہارے اور اگر دونون چڑہائی کرو گیان اوسپر تو اللہ رفیق اوسکا ہی اور جبرئیل اور نیکیان ایمان والے اور فرشتے اس پیچہے مددگار ہین ** مو ** اگر توبہ کرو تم اے حفصہ اور عائشہ خدا تعالی کی طرف پیغمبر کے ستانے اور آزردہ دل کرنے سے اور اونکے ملول کرنے مین کوشش نکرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین پہر بیشک پہرے دل تمہارے نیکی سے جو پیغمبر کے بہید کی بات اپنے دلون مین نہین رکہہ سکتے تم دونو اور اگر تم دونون اے حفصہ اور عائشہ ایک دوسری کی مدد کرو گی پیغمبر کے دل آزردہ کرنے مین تو پہر بیشک خدا تعالے یار و مددگار ہے اوسکا اور جبرئیل بہی اور نیکبخت مسلمان بہی اوسکے رفیق و مددگار ہین اور سوائے انکے فرشتے ہین مددکرنیوالے پیغمبر کے ** ع ** تفسیر ہُوَ مَوْلٰىهُ یعنے دوست اور کارساز و مددگار اوسکا ہے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے جو کہ صالح ہے مومنون مین سے یعنے ہر وہ شخص کہ ایمان لایا اور عمل صالح کئے اور بعضون نے کہا کہ جو پاک ہے نفاق سے اور بعضون نے کہا کہ مراد صالح مومنون سے ابوبکر اور عمر ہین اور بقول بعض کے علی اور بقول بعض کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہین اور بعد اسکے یعنے بعد مدد خدا و جبرئیل اور صالح مومنون کے تمام ملائکہ مددگار اوسکے پس کیا حقیقت رکہتی ہے چڑہائی دو عورتون کی مقابلہ مین ایسے ایسے مددگارون کے ** حجر ** ** مد ** عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ اگر طلاق دیوے پیغمبر تمکو نزدیک ہے کہ پروردگار اوسکا عوض مین دیوے اوسکے لیے عورتین اور بہتر تمسے گردن رکہنے والیان دعا کرنیوالیان توبہ کرنیوالیان عبادت بجا لانیوالیان روزہ رکہنے والیان شوہر دیکہی ہوئیان اور شوہر ندیکہی ہوئیان ** فتح ** ابہی اگر نبی چہوڑ دے تم سبکو اوسکا رب بدلے مین دے عورتین تم سے بہتر حکم بردار یقین رکہتیان نماز مین کہڑی توبہ کرتیان بندگی بجا لاتیان روزہ داریان بیاہیان اور کواریان ** مو ** تفسیر مدنیون اور ابو عمرو نے اَنْ يُّبْدِلَهٗ تشدید سے پڑہا ہے بہتر تمسے اگر کوئی کہے کہ بدلے کی عورتین بہتر کیونکر ہونگی حال آنکہ روئے زمین پر کوئی عورت بہتر امہات المومنین

کہ بیویان حضرتکی ہین تہی نہین تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ جب حضرت اونکو طلاق دیتے بسبب ایذاء ادنیکے تو وہ بہتر
کا ہیکو ہوتین اور غیر اونکی موصوفہ ساتہہ صفات مذکورہ کے بہتر اونسے ہوتین اور مسلمات اقرار کرنیوالیان زبان سے
اور مومنات اخلاص رکہنے والیان دلسے یا مسلمات تابعدار ظاہر مین ساتہہ اعضاء کے اور مومنات تصدیق کرنیوالیان
دل سے پس نہین ہونگے مسلمات مومنات قبیل تکرار سے قانتات مطیع خدا اور رسول کی اور مواظبت کرنیوالیان
طاعت پر یا نماز پڑہنے والیان تائبات توبہ کرنیوالیان گناہون سے یا رجوع رکہنے والیان طرف الله کے اور
طرف امر رسول اوسکیکے عابدات عبادت کرنیوالیان الله کی یا تابعدار امر رسول علیہ السلام کی سائحات روزہ رکہنے
والیان اور کہا بعضون نے کہ روزہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو روزہ حقیقی اور وہ ترک کرنا کہانے اور پینے اور جماع
کا ہے اور دوسرا روزہ حکمی اور وہ محفوظ رکہنا اعضاء کا ہے گناہون سے یعنے کان اور آنکہہ اور زبان کو گناہون
سے بچاوے پس سائح وہ ہی کہ یہہ روزہ رکہے نہ اول انتہی یا سائحات کے معنے ہین ہجرت کرنیوالیان مکہ سے طرف
مدینہ کے اسلیئے کہ ہجرت مین بڑی بندگی ہے کہ ویسی اوسکے غیر مین نہین ہے جیسا کہ کہا ابن زید نے کہ نہین ہے
امت محمد مین سیاحۃ مگر ہجرت اور سیاحۃ کے معنے ہین پہرنا زمین مین ثیبات جو خاوند کر چکی ہون وابکارا کواریان
پس گویا کہا گیا کہ بدل دیگا الله تعالی بیویان بہتر تمسے ان صفتون مذکورہ محمودہ کی کہ ہون بعضی ثیبہ یہہ تعریض
ہے غیر عائشہ کو اور بعضی باکرہ یہہ تعریض ہے عائشہ کو کہ باکرہ وہی حضرتکے نکاح مین آئی تہین ذکر کیا ہے بعضے
اہل علم نے کہ اسمین اشارہ ہی طرف مریم کے کہ وہ باکرہ تہین اور طرف آسیہ بنت مزاحم بیوی فرعون کے کہ الله تعالی
نکاح کر دیگا آنحضرت علیہ السلام کا ان دونون سے جنت مین جیسا کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس رضی الله عنہما سے کہ
ہوگا ولیمہ اونکا جنت مین کہ جمع ہونگے اوسپر اہل جنت کے پس نکاح کر دیگا الله تعالے آسیہ اور مریم کا محمد علیہ
السلام سے منقول ہی کہ آنحضرت علیہ السلام دیئے گئے تہے قوۃ چالیس مرد کی پکڑنے اور جماع مین اور یہہ حلال
مکدر کرتا ہے نفس کو سوائے جماع حلال کے کہ وہ صاف کرتا ہے نفس کو اور روشن کرتا ہے عقل کو اور دل کو اور
باعث ہوتا ہی تسکین کا شہوتکی دفع ہونے سے پہر آیتون گذشتہ مین کتنے فائدے ہین ایک تو یہہ کہ حرام کرنا
حلال کا الله تعالے کو پسند نہین ہے دوسرے یہہ کہ افشاء سر اپنے بہید کا نہین ہے مروۃ سے خصوصًا افشاء اسرار
سلاطین صوری اور معنویہ کا اور جو سر کہ تجاوز کرے دو سے وہ افشاء ہو جاتا ہے اور تیسرے یہہ کہ واجب ہی تقصیر
والے پر توبہ اور رجوع طرف الله کے جلدی اور چوتہے بکارت اور جمال صوری اور چلبلا پن انکا اور مانند انکیکے
اگرچہ ہین نفاست جسمانیہ مرغوب لوگونکو لیکن ایمان اور اسلام اور قنوت اور توبہ اور عبادت اور روزے نفاست
روحانیہ ہین مقبول الله تعالے کے نزدیک اور شرف حسب افضل ہے شرف نسب سے اور علم دینی اور ادب شرعی
حسب ہین کہ گنا جاتا ہی فضائل سے پس عاقل کو لازم ہے کہ آراستہ ہو ساتہہ ورع کے کہ وہ بچنا ہے شبہات سے
اور آراستہ ہو ساتہہ تقوے کے کہ وہ بچنا ہے حرام سے اور مزین ہو ساتہہ طرح بطرح کی بزرگیون اور اخلاق حسنہ
اور اوصاف شریفہ مستحسنہ کے ﴿ مرفوع ﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا
يُؤْمَرُونَ ۞ اے ایمان والون نگاہ رکہو اپنے تئین اور اپنے گہر والونکو اوس آگ سے کہ ایندہن اوسکا آدمی اور پتہر

اوس آگ پر متعین ہین فرشتے سخت خو اور سخت رو نافرمانی نہین کرتے ہین خدا کی اوس چیز مین کہ فرمایا ہی خدا نے
اونکو اور کرتے ہین جو کچھ کہ حکم کیا جاتا ہی اونکو ف اے ایمان والون بچاؤ اپنی جانکو اور اپنی گھر والون کو
اوس آگ سے جسکی جھیٹیان ہین آدمی اور پتھر اوسپر مقرر ہین فرشتے تند خو زبردست بے حکمی نہین کرتے اللہ کی جو بات
اونکو فرمادی ہے وہی کرتے ہین مو ف تفسیر ہر مسلمان کو لازم ہے اپنے گھر والونکو دین کی راہ پر لاوے لالچ
دیکر ڈر دکھا کر پیار سے مار سے تو بھی اگر نہ مانین تو اونکی کم بختی یہہ بتلایا مو مراد نفس سے یہان ذات انسان
ہے نہ نفس امارہ اور معنی یہہ ہین کہ بچاؤ اور دور رکھو اپنے تئین آگ جہنم سے ساتھہ ترک کرنے گناہون کے اور کرنے
طاعتون کے اور بچاؤ اپنے گھر والونکو بھی ساتھہ نصیحت اور ادب اور علم سکھانیکے اور اہل وہ ہین کہ جو آدمی کی پرورش
مین ہون جیسے بیوی اور بچے اور بھائی اور بہن اور خادم اور یار وغیرہم اور دلالت کیا آیۃ نے اوپر واجب ہونے
امر بالمعروف کے قرابتیون پر درجہ بدرجہ اور حدیث مین آیا ہے رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَالَ يَا أَهْلَاهُ صَلٰوتَكُمْ
صِيَامَكُمْ زَكٰوتَكُمْ مِسْكِينَكُمْ يَتِيمَكُمْ جِيرَانَكُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَجْمَعُكُمْ مَعَهُمْ فِي الْجَنَّةِ اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہے
أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ
رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ
زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ
عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ف راعی کہتے ہین نگہبان اور
امانت دار کو جو نگہبان ہو اوس چیز کے کہ اوسکے تصرف مین ہے پس لازم ہے اوسکو ادا کرنا اوسکے حق کا اور یہہ موجود ہے
سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت ہے سبکے لیے بیچ رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ سب
پوچھے جاوینگے ف سید علماء نے لکھا ہے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضا وحواس اپنے کے بھی اور وہ پوچھا
جاویگا اونکے احوال سے کہ کہان استعمال کیا تمنے اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو ذکر کیا اسلیے کہ
ظاہر ہے حق اور کہا بعضون نے کہ اشد لوگونکا عذاب مین قیامت کے دن وہ ہوگا کہ غافل ہو اپنی اہل
سے اور خاص ذکر کیا اہل کو ساتھہ نصیحت کرنیکے باوجودیکہ حکم اجنبیونکا بھی مانند حکم اونکے ہے اسمین اسلیے کہ
اقارب اولی ہین ساتھہ نصیحت کے بسبب قرب اونکے جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ
الْكُفَّارِ اور فرمایا اللہ تعالی نے وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ اور اسلیے کہ شرائط امر ونہی کے کبھی نہین پائے
جاتے ہین اجنبیون کے حق مین بخلاف اقارب کے خصوصًا اہل کے کیونکہ آدمی سلطان ہے اپنے اہل کا ہے اور کہا بعض
اہل اشارہ نے تفسیر اس آیۃ مین کہ پاک کرو اپنے نفسونکو میل محبت دنیا سے تاکہ ہون اہل تمہارے صالح بسبب متابعت
تمہاری کے پس جب رغبت کروگے تم دنیا مین وہ بھی مشغول ہونگے دنیا مین کیونکہ امام کی لغزش سے تابعین
کی لغزش ہوتی ہے انتہی اور ناس سے مراد کفار انس وجن ہین اور جن کو ذکر نکیا اسلیے کہ مقصود آیت مین ڈرانا انسان
کا ہے اور اسلیے ذکر کیا جن کو کہ وہ تابع ہین کفار انسان کے اسلیے کہ جھٹلانا اول صادر ہوا انسان ہی سے اور پتھر
بجای لکڑیون کے ایندھن ہونگے اسلیے کہ گرمی اوسکی بہت شدت کی ہوتی ہے بہ نسبت لکڑیون وغیرہ کے
اسلیے علیہ السلام نے فرمایا کہ آگ تمہاری ایک جز ہے ستر جز آگ جہنم کی سے اور بقول ابن عباس کے پتھر سے مراد

پتھر گندھک کے ہین کہ اونمین گرمی بہت ہوتی ہی اور جلد بھڑکتے ہین اونمین بو آتی ہی اور دھوان بہت ہوتا ہی اور
مذکور وہ آگ بہت چمٹی ہے اور بقول بعض کے پتھر بتونکے ہونگے تا پوجنے والے پشیمان زیادہ ہوون دلیل اسکی قول
اللہ تعالے کا ہے اِنَّکُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَهَنَّمَ یعنی تم اور جو تم پوجتے ہو سوا اللہ کے ایندھن ہے دوزخ کا آدمی اور پتھر جو ساتھ ڈالے
جاوینگے آگ مین اسلیے کہ آدمی تراشتے تھے بتونکو اور رب ٹھیرا رکھا تھا انکو سوای اللہ کے اور بعض نے کہا کہ پتھر
سے مراد سونا اور چاندی ہے کہ پیدائش اونکی پتھر سے ہی ہے ؎ زر و سیم اند سنگ زرد و سفید * اندرین سنگہا مبند
امید * دلے از سنگ سخت تر باید * کہ ز سنگیش راحت افزاید * دل ازین سنگ اگر تو بر نکنی * سر حسرت
بسی بسنگ زنی * عَلَیۡهَا مَلٰٓئِکَةٌ یعنے اوس آگ سخت پر حاکم ہونگے امداد کیلیے اور عذاب کرنے اہل اوسکیکے فرشتے
یعنے اونیس زبانیہ یعنے داروغہ اور مددگار اونکے غِلَاظٌ سخت دل کہ خالی ہونگے دل اونکے شفقت و رحمت سے
شِدَادٌ سخت قوی جمع شدید کی بمعنی قوی کے اسلیے کہ وہ قوی ہونگے عاجز نہین ہونگے دشمنان خدا کے انتقام
بسبب حکم الہی کے اور بعضون نے کہا غِلَاظُ الۡاَقۡوَالِ شِدَادُ الۡاَفۡعَالِ کہ قوی ہونگے افعال شدیدہ پر کام کرینگے اپنے
پانون سے جیسا کہ کرتے ہین ہاتون سے جبکہ رحم طلب کیے جاوینگے نہین رحم کرینگے اسلیے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین
غضب سے اور جبلت مین اونکے قہر ہے نہین لذت ہے اونکے لیے مگر قہر و غضب مین اور اونکی جبلت مین ہے عذاب
کرنا خلق کا بدون رحم کے مابین اونکے مونڈھونمین مسافت ہی ایک برس کی یا جیسا کہ فرق ہے درمیان مشرق
اور مغرب کے ماریگا ایک اونکا اپنے گرز سے ایک ضرب سے ستر ہزار کو پس گر پڑینگے آگ جہنم مین لَا یَعۡصُوۡنَ اللّٰہَ مَاۤ اَمَرَهُمۡ
یعنے نہین نافرمانی کرتے اللہ کی امر کی بیچ عذاب کرنے کفار کے وغیرہ ذلک کے وَیَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ یعنے بجا
لاتے ہین اللہ کے حکمونکو بغیر کاہلی اور سستی اور تاخیر کے اور بغیر زیادتی اور نقصان کے کہا ہے بعض اکابر نے
کہ اس آیۃ مین دلیل ہے اوپر عصمت تمام ملائکہ آسمان کے اور یہہ اسلیے کہ وہ عقول مجردہ ہین بلا نزاع اور نہین شہوت
ہے اونمین مطیع بالذات ہین بخلاف بشر اور ملائکہ زمین کے کہ جو نہین چڑھتے ہین طرف آسمان کے پس بعضے فرشتے
وہ ہین کہ نہین چڑھتے ہین سے طرف آسمان کے کبھی اور بعضی فرشتے وہ ہین کہ نہین اوترتے آسمان سے زمین کی
طرف کبھی ۱۲ روح **تنبیہ** اس آیۃ شریفہ سے معلوم ہوا کہ آپ بھی گناہون سے بچنا چاہیے اور
اپنی اولاد کو بھی بچانا چاہیے ورنہ مستحق آگ مذکورہ کا ہوگا اور اولاد کو گناہون سے بچانا بہت ضروری فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے وَلَا تَرۡفَعۡ عَنۡهُمۡ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفۡهُمۡ فِی اللّٰہِ اور فرمایا حکم کرو اولاد اپنی کو ساتھ نماز کے اوس
حال مین کہ وہ سات برس کی ہون اور جدائی کرو درمیان اونکے بستروں مین اور فرمایا مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنۡ نُحۡلٍ اَفۡضَلَ
مِنۡ اَدَبٍ حَسَنٍ انتہی پس اس آیۃ کریمہ اور احادیث نبویہ مین غور کر کر آپ بھی گناہون سے بچے اور اہل و عیال کو بھی
گناہون سے بچاوے اب معاملہ برعکس ہے کہ اولاد کی خوشی کے لیے آپ بھی مرتکب گناہونکے ہوتے ہین اور اونکو
بھی خراب و گنہگار کرتے ہین کہ سامان گناہ کے مہیا کر دیتے ہین یعنے پتنگ و ڈور اور چوسر اور گنجفہ اور کبوتر اونکے
لیے اور شادیون مین ناچ و رنگ مہیا کرتے ہین بیوی اگر شیخ سدو کو مناوے تو اوسکا سامان بھی موجود کر دیتے ہین
اہل و عیال شادیون مین اسراف کے باعث ہوتے ہین اونکی خاطر بیاز و نہ روپے نکالکر اونکے دل خوش کرتے
ہین اور مستحق لعنت رسول خدا کے ہوتے ہین ہرگز خلاف شرع باتون مین فرمان برداری اونکی نکرے کہ حدیث شریف

مین لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ حضرت لقمان رضی الله عنه فرماتے ہین ہرگز ہمراہ فرزندان مباش
آدمی کو چاہیے کہ بہرحال طالب رضا مولے کا رہے نہ طالب اونکی خوشی کا بعض اوقات شیطان یہہ وسوسہ
دلمین ڈالتا ہے کہ اگر اونکی رضا جوئی نکریگا تو خرابی مین پڑیگا اس وسوسہ کو دفع کرے اس حدیث کے
مضمون کو دیکھہ کر کہ فرمایا رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ
مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ ۱۲ مشکوة وغیرہا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس روز کہینگے ہم اے کافرو نہ
عذر پیش نکرو آج کے دن سوائے اسکے نہین کہ جزا دی جاوگی تمکو موافق اوس چیز کے کہ کرتے ہو ۱۲ فتح اے
منکر ہونیوالو مت بہانے بناؤ آجکے دن وہی بدلہ پاوگے جو کرتے تھے ۱۲ موضح ف کافر دوزخ مین
دربانون کی خوشامد کر کر کہینگے کہ ہمین یہان سے کسی طرح نکال دو یا عذاب کم کرو تب وہ دربان خدا تعالے
کے حکم سے کہینگے اے کافرو مت عاجزی و منت کرو آج جو کوئی نہ سنیگا تمہاری بات سو مقرر بدلہ دیا جاتا
اور دیا جاتا ہی تمکو اون کامون کا جو تمنے دنیا مین کیے تھے یہہ عذاب ناحق نہین ہے ۱۲ ع ۱۲ تفسیر
عذر نکرو آج کہ مسموع و مقبول نہین ہے اور یہہ قول دوزخ کے دربانون کا ہوگا جسوقت کہ کافرون کو
ہانک کر دوزخ کے کنارے پر لاوینگے اور وہ عذر کر کر رہائی دوزخ سے چاہینگے ۱۲ مجر يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ
يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ اے مسلمانون رجوع کرو طرف خدا کے رجوع خالص امید ہے تمہارے پروردگار سے کہ دور کرے
تم سے جرم تمہارے اور داخل کرے باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اوس دن
کہ رسوا نکریگا خدا اپنے پیغمبر کو اور نہ اون کو کہ ایمان لائے ہین ہمراہ اوسکے اور نور اون کا چلتا ہوگا آگے
اون کے اور داہنی طرف اون کے کہتے ہونگے اے پروردگار ہمارے پورا دے ہمارے لیے نور
ہمارا اور بخش ہمکو تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے ۱۲ فتح ۱۲ اے ایمان والون توبہ کرو الله کی طرف
صاف دل کی توبہ شاید تمہارا رب اوتارے تم سے تمہاری برائیان اور داخل کرے باغون مین
جنکے نیچے بہتی نہرین جس دن الله ذلیل نکرے گا نبی کو اور جو یقین لائے ہین اوسکے ساتھہ اونکی
روشنی دوڑتی ہے اونکے آگے اور اونکے داہنے کہتے ہین اے رب ہمارے پوری کردے ہماری
روشنی اور معاف کر ہمکو تو ہر چیز کر سکتا ہے ۱۲ موضح ۱۲ تفسیر توبہ نصوح توبہ صادقہ اور بعض
نے کہا خالص ۱۲ حاصل یہہ کہ بڑی توبہ یہہ ہے کہ کہے بُرا کیا مینے اور باز آیا گناہون سے تفصیل اوسکی
یہہ ہے کہ گناہ کو چھوڑ دے بسبب برائی اوسکے کے اور ندامت کرے گناہون گذشتہ پر اور قصد کرے اسپر
کہ پھر نہین گناہ کرنے گا اور تدارک کرے اعمال متروکہ کا جب یہہ چار باتین جمع ہون تو پورے ہوتے
ہین شرائط توبہ کی کمافی المفردات ۱۲ اور علی رضی الله عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے سنا

ایک اعرابی کو کہ کہتا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ پس کہا آپ نے کہ اے شخص بلاشبہ سرعۃ زبان کی ساتھہ توبہ کے توبہ کذابون کی ہے اوسنے کہا کہ کیا ہے توبہ آپنے کہا کہ توبہ مین چھہ چیزین جمع ہونے چاہئین گناہون گذشتہ پر ندامت ہو اور فرائض کے قضا ہو یعنے نماز اور روزہ اور زکوۃ وغیرہا کی اور پھیرنا حقوق کا اور بخشوانا دشمنون سے اور قصد کرنا اوسپر کہ پھر گناہ نہین کرین گے اور گھلانا اپنی نفس کا اللہ کے طاعت مین جیسا کہ بڑہایا ہے اوسکو گناہ مین اور چکھانے نفس کو تلخے طاعت کی جیسے کہ چکھائی ہے اوسکو حلاوۃ گناہون کے اور کہا ذوالنون مصری رح نے کہ توبہ یہہ ہے کہ ہمیشہ روتا رہے گناہون گذشتہ پر اور ڈرتا رہے پڑنے سے گناہ مین اور ترک ملاقات کرے بڑے لوگون کی اور ملتا رہے اہل جنت سے اور کہا تستری رح نے کہ یہہ توبہ سنی کی ہے نہ بدعتی کی اسلیے کہ اوسکے لیے توبہ ہی ہی نہین بدلیل قول علیہ السلام کے حَجَرَ اللهُ عَلٰى كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ اَنْ يَتُوْبَ جَنّٰتٍ صیغہ جمع کا فرمایا واسطے کثرت مخاطبون کے اسلیے کہ ہر ایک کے لیے اونمین سے جنت ہوگی یا واسطے تعدد جنتون کے کہ ہر ایک کے لیے اونمین سے طرح بطرح کی جنتین ہونگے نُوْرُهُمْ یعنے نور اون کے ایمان اور طاعت کا پل صراط پر وَبِاَيْمَانِهِمْ جمع یمین کی ہے مقابل شمال کے یعنے داہنے اور بائین اونکے نور دوڑتا ہوگا یا تمام طرفون اونکے مین دوڑتا ہوگا اور یہی دو طرفین یعنے آگا اور داہین طرف ہے ذکر کرے اسلیے کہ یہہ اشرف جہتون کی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن مین سے یہہ دعا ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا نگاہ رکہہ اور باقی رکہہ نور ہمارا تو سلامتی سے گذرین ہم پس ہے مراد اتمام سے ہمیشہ رکہنا نور کا یہان تک کہ پہنچین طرف جنت کے وَاغْفِرْ لَنَا یعنے ظلمت گناہ سے پاک کر ہر چیز پر قادر ہے یعنے اتمام اور مغفرت وغیرہا پر اور یہہ دعا کرنے کے تقرب حاصل کرنے کے لیے طرف اللہ تعالیٰ کے باوجود تمام ہونے نور اپنے کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ حال آنکہ حضرت کے گناہ بخشے گئے ہین اور بعضون نے کہا کہ کہین گے اَتْمِمْ لَنَا الخ جب کہ بجہا ہوا دیکہین گے نور منافقون کا یٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اے پیغمبر جہاد کر ساتھہ کافرون کے اور ساتھہ منافقون کے بہی اور سخت ہو اون پر اور جگہہ اونکے دوزخ ہے اور بُرے جگہہ ہے وہ ف اے نبی لڑائی کر منکرون سے اور دغابازون سے اور سختی کر اون پر اور اون کا گہر دوزخ ہے اور بُری جگہہ پہنچے تفسیر جہاد کر ساتھہ کافرون کے یعنے تلوار سے اور ساتھہ منافقون کے قول سخت وعید وتہدید سے یا دلیل سے

اور سختی کر دونون فرقون پر اور اس مین اشارہ ہے اسپر کہ سختی کرنی اللہ کے
دشمنون پر حسن اخلاق مین سے ہے اسلیے کہ نبی بڑے رحیم کو حکم ہوا اون پر سختی
کرنے کا تو کیا گمان ہوگا تیرا بہ نسبت غیر اونکے کے اور یہہ سختی کرنی منافی رحمت کرنے کے
احباب پر نہین ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَيْنَهُمْ اور جگہہ اونکے دوزخ ہے دیکھینگے اوسمین عذاب سخت اگر ایمان نہ لاوینگے اور
مخلص ہونگے اور اسمین اشارہ ہے طرف نبی قلب کے جو جہاد کرنے والا ہے فی سبیل اللہ
پس وہ حکم کیا گیا ہے ساتہہ جہاد کرنے کفار کے یعنے نفس امارہ بالسوء کے اور صفتون
حیوانیہ شہوانیہ اوسکے کے اور ساتہہ جہاد کرنے منافقون کے یعنے ہوائے متبع کے
اور صفات بہیمیہ اور سبعیہ کے اور ساتہہ سختی کرنے کے اونپر تلوار ریاضت سے اور نیزہ
مجاہدے سے اور مقام اونکا جہنم بعد اور حجاب کا ہے اور وہ بری جگہہ بازگشت کی اسلیے کہ ذلت
حجاب کی اور بعد احتجاب کا اشد ہے شدۃ عذاب سے کہتا ہے فقیر کہ جب نبی دشمن ظاہر سے
محتاج ہوے سختی اور شدۃ کے تو کیا گمان ہے تیرا ساتہہ بڑے دشمن دشمنون کے کہ
وہ نفس امارہ ہے پس بیچ سختی کرنے کے اوسپر نجات ہے اور بیچ نرمی کرنے کے اوسپر
ہلاکت ہے مثل مشہور ہے اَلْعَصَا لِمَنْ عَصٰى اور کہا شیخ سعدی نے ؎ درشتی و نرمی
بہم در بہست ٭ چو فصاد جراح و مرہم نہست ٭ اسمین اشارہ ہے اسطرف کہ مومن
کے لیے صفت جمال و جلال کی چاہیے دیکھو اللہ تعالے کی رحمت نے سبقت کی پہر جب کفار و
منافقون نے کہنا نہ مانا نرمی سے تو حکم ہوا جہاد اور سختی کرنیکا اونپر تاکہ ظاہر ہون احکام ہر ایک
کے اسما متقابلہ سے پس اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ جو پیدا کیے گئے ہین رحمت کے
لیے کہ وہ مومن ہین اونپر غصہ اور سختی نکرنی چاہیے اور جو پیدا کیے گئے ہین غضب کے لیے کہ
وہ کفار و منافق ہین اونپر رحم اور نرمی نکرنی چاہیے اور داخل ہین اسمین اہل بدعت یعنے
روافض و خوارج وغیرہا اور اسیلیے نہین جایز ہے پہلے اونسے سنی کشادہ پیشانی
اور خوشی سے غصہ کیا ہے اللہ تعالے نے بعضے ایسے شخصون پر کہ کیا ہے اوہون نے یہہ
پس مومن پر لازم ہے کہ کوشش کرے طریق حق مین تاکہ دفع ہو مکر دشمنون کا اور
شیطانون کا ظاہر و باطن سے اور ہمیشہ رہے اسی خصلت پر اسلیے کہ اس سے حاصل
ہوتی ہے ترقی جو خصائص انسان سے ہے ٭ رکوع ۲ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ
كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْـٴًـا وَّقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ۝ ظاہر کی
خدا نے ایک کہاوت واسطے اونکے کہ کافر ہوے نوح کی بیوی کی اور لوط کی بیوی کی
تہین نیچے نکاح دو بندون شائستہ کے ہمارے بندون مین سے پس خیانت کی اونہون نے

بندونکی پس دفع نکیا اونہون نے اون دونون بیویونسے کچہہ عذاب خداسے اور کہا جاویگا داخل ہو دوزخ
مین ساتہہ داخل ہونیوالونکی ۞ف ۞ اللہ نے بتائی ایک کہاوت منکرون کے واسطے
عورت نوح اور عورت لوط کے گہر مین تہین دونون ایک دو نیک بندون کے ہمارے
بندون مین سے پہراون سے چوری کی پہر وہ کام نہ آئی اونکو اللہ کے ہاتہہ سے کچہہ اور حکم ہوا
کہ جاؤ دوزخ مین ساتہہ جانے والون کے ۞موضح ۞ تفسیر ۞ خیانت اون دو بیویون کی
یہہ تہی کہ مخالفت پیغمبرون کے اور کفر اختیار کیا تہا اونہون نے حضرت نوح کی بیوی کا
نام واعلہ تہا نوح کی قوم سے کہتے تہے کہ یہہ دیوانہ ہے پس وہ کافرون کے ساتہہ طوفان
مین غرق ہوئے اور لوط کی بیوی کا نام واہلہ تہا مہمانون کے آنے سے قوم لوط کو خبر دیتی
تہی تا طمع اونکے ستانے مین کرین پتہر جو برسے اوسمین وہ ہلاک ہوے اور دونون
قیامت کو دوزخ مین جاوینگے اور ضرب المثل کافرون کے لیے اس سبب سے ہوئین
کہ جیسے کہ وہ دونون بیویان دونون پیغمبرون کی تہین جبکہ اونہون نے کفر و فریب اختیار کیا
قرب اور پیغمبر کی نسبت نے اونکو کچہہ نفع ندیا ایسیہی اگر قریش ایمان نہ لاوینگے قرابت
اور نسبت اونکے ساتہہ پیغمبر ہمارے محمدؐ کے نفع ندیگی اور دوزخ سے نہین بچائیگی
وَقِیْلَ یعنے ملائکہ جو متعین عذاب پر ہین اونہون نے کہا اون دونون سے وقت مرنے کے یا
کہینگے قیامت مین کہ داخل ہو دوزخ مین ساتہہ داخل ہونے والون کے اس آیۃ
نے منقطع کردی طمع اونکے کہ گناہ کرتے ہین اسکی کہ نفع دے اون کو صلاحیت غیر
کی بغیر موافقت اوسکی کے طریقہ اور سیرت مین اگرچہ ہوا و نمین قرابت یا علاقہ
سسرال کا ۞ بحر ۞ مدارک ۞ روح ۞ وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ
فِرْعَوْنَ مۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ
فِرْعَوْنَ وَعَمَلِہٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور ظاہر کی خدا نے ایک کہاوت
اونکے لیے کہ ایمان لائے عورت فرعون کی جب کہا اے پروردگار میرے بنا میرے لیے
نزدیک اپنے گہر بہشت مین اور خلاص کر مجکو فرعون سے اور کام اوسکی سے اور خلاصی
دے مجکو قوم ظالمون سے ۞ف ۞ اور اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایمان والون کو
عورت فرعون کی جب بولی اے رب بنا میرے واسطے اپنے پاس ایک گہر
بہشت مین اور بچا نکال مجکو ظالم لوگون سے ۞موضح ۞ تفسیر ۞ فرعون کی بیوی
کا نام آسیہ بنت مزاحم تہا جب دیکہا کہ موسے علیہ السلام ساحرون پر غالب آئے
وہ ایمان لائین فرعون جب اوسکے ایمان پر مطلع ہوا اونکو چومیخا کر کر آفتاب مین
ڈالدیا ملائکہ حکم الٰہی سے اوسپر سایہ کرتے تہے پہر فرعون نے حکم کیا کہ پتہر بہاری
اوسکے سینہ پر رکہین آسیہ نے اوسوقت مین یہہ دعا کی کہ الٰہی مجکو اپنے پاس

ایمان عورت کا اوسکو کچہہ فائدہ نہ دیگا ... حضرت نوح اور لوط کی بیویان ... ضرب اللہ مثلا ... ۱۲ منہ

مثلا ... اس قول سے مرد و عورت کفار کو ... فرعون کی عورت ... بہشت مین ... نجات ... نقصان نہین کرتا ۱۲ منہ

جگہہ دے اور عذاب اور کفران ظالمون کے سے مجکو نجات دے حق تعالے نے
اوسکی دعا قبول کی اور گہر بہشت کا اوسکو دکہا دیا اور روح اوسکی قبض کی قبطیون
نے تہہرا اوپر بدن بے روح اوسکے کے رکہا اور ایک جماعت مفسرون کی اسپر
ہے کہ حق تعالے نے اوسکو مع بدن اوسکے کے اوٹھا لیا اور اب زندہ بہشت مین
کہاتی پیتی ہے اور یہہ جو آسیہ نے کہا کہ الٰہی اپنے پاس مجکو جگہہ دے تو مراد
اس سے یہہ ہے کہ درجہ عالیہ دے اسلئے کہ اللہ تعالے پاک ہے مکان سے
اور یہہ جو کہا کام اوسکے سے وہ کفر ہے اور ظلم اور عذاب کرنا بغیر جرم کے
اور قوم ظالمون سے یعنے سارے قبطیون سے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ
کہ پناہ مانگنی اللہ تعالے سے اور التجا کرنی اوس سے اور خلاصی چاہنی اوس
سے وقت سختی اور حادثون کے صالحین کی سیرت اور سنن انبیاء اور
مرسلین کے سے ہے مثنوی مین ہے ؂ جز خضوع و بندگی و اضطرار ؛ اندرین
حضرت ندارد اعتبار ؛ پس نکرنا دعا کا واسطے دور ہونے ضرر کے برا ہے
اہل طریقت کے نزدیک اسلئے کہ مانند مقابلہ کے اللہ کے ساتہہ اور مانند
دعوے تحمل مشقت اوسکے کے ہے اور حاصل مثل یہہ ہے کہ باوجود ایمان کے
اتصال مومن کا ساتہہ کافر کے کچہہ ضرر نہین رکہتا جیسیکہ باوجود کفر کے
اتصال اون عورتون کے نے پیغمبر کے ساتہہ نفع ندیا اور ان دو آیتون مین
حق تعالے نے طمع خام طمعون کی بالکل منقطع کی ہے پس جو گناہ کرتے ہین اور
اوپر صلاح باپ دادون وغیرہم کے مغرور ہوتے ہین اور جانتے ہین کہ ہم
نجات پاوینگے اون کے سبب سے محض حمق اور دماغ بیہودہ پکانا ہے خدا
کی گنہگارون سے بزرگ اور صلحا بہی بیزار ہوتے ہین اور شفاعت نہین کرینگے
مگر اوسکے حق مین کہ خدا کی طرف سے اذن پاوینگے ؛ **محرمل**

رکوع وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا
فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَ
كَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ۝ اور مریم بیٹی عمران کی کہ نگاہ رکہا اپنی فرج
کو پس پہونکی ہمنے اوسکی فرج مین روح اوسکی اور باور رکہین باتین اپنے
پروردگار کی اور کتابین اوسکی اور تہی فرمانبردارون سے یعنے روح
حضرت عیسے کی مریم کے رحم مین آئی اور فرج کنایہ ہے رحم سے ؛ **فق**
اور مریم بیٹی عمران کی کہ جسنے روکی اپنی شہوت کی جگہہ پہر ہمنے پہونک دی اوسمین
اپنی طرف کی جان اور سچ جانین اپنے رب کی باتین اور اوسکی کتابین

اور تہی بندگی کرنے والون مین ط ع ط اور مریم بیٹی عمران کی وہ بی بی جسنے
تہانب رکہا اپنی شرم کی جگہہ کو حرام سے اور برے کام سے پہر پہونکا ہمنے اوسکے
گریبان مین اپنی روح سے جو پیدا کی تہی ہمنے اور سچا جانا اوس بی بی نے
ہماری باتون کو جو جبرئیل فرشتہ کی زبانی کہلا بہیجین تہین اور کتابون کو بہی
اوسنے سچا جانا اور تہی وہ بی بی حکم بجالانے والون سے جو خدا تعالے
کی بندگی کرنے مین کسی طرح کا قصور نکرتی تہی ط ع ط **تفسیر**
ذکر ہوا ہے نام مریم علیہا السلام کا قرآن مین سات جگہہ اور اون کے نام
کے سوا کسی اور عورت کا نام نہین مذکور رہا اسلئے کہ مریم نے قایم کیا اپنے نفس
کو طاعت مین مانند مرد کامل کے اور مریم کے معنے ہین عابدہ اور اللہ نے نام
زید کا بہی ذکر کیا ہے قران مین جیسکہ اوپر گذرا سورۂ احزاب مین اور معنے
آیتہ کے یہہ ہین کہ بیان کی اللہ تعالے نے مثل ایمان والون کے لیے
حال مریم بنت عمران والدہ عیسے علیہما السلام کی اور اوس چیز کی کہ
دی گئی تہی وہ قسم کرامت دنیا سے اور برگزیدگی سے اوپر عورتون عالمین
کے باوجود ہونے قوم اوسکے کے کافر اور نگاہ رکہا الخ یعنے زنا اور بدکاری
سے بچا کہ بچایا اللہ نے آسیہ کو مباشرت فرعون سے اسلیے
کہ وہ عنین یعنے نامرد تہا اور بعضون نے کہا کہ مراد فرج سے جیب
یعنے گریبان قمیص کا ہے فَنَفَخْنَا یعنے پہونکے جبرئیل نے ہمارے
حکم سے مِنْ رُوْحِنَا یعنے روح سے کہ پیدا کیا ہمنے اوسکو بلا واسطہ
اصل کے وَصَدَّقَتْ عطف کیا گیا ہے اَحْصَنَتْ پر بِکَلِمَاتِ رَبِّہَا یعنے باور
کیا مریم نے صحیفون کو کہ اوترے تہے انبیاء علیہم السلام یعنے حضرت
آدم وغیرہ پر وَکُتُبِہٖ یعنے چارون کتابون پر کہ وہ توریتہ اور انجیل اور
زبور اور فرقان ہین مِنَ الْقَانِتِیْنَ یعنے طاعت پر مواظبت کرنے والون مین
سے اور بعض نے کہا فرمانبردارون معتکفون مین سے مسجد اقصے مین
اور فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ کامل ہوئے مردون مین سے بہت سے اور
نہین کامل ہوئین عورتون مین سے مگر چار آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت
عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور فضیلت عائشہ کی
بیویون پر ایسی ہے جیسے فضیلت ثرید کی سارے کہانون پر لیکن کمال
مطلق فاطمہ زہرا کو ہے جیسکہ دلالت کیا اسپر حدیث مذکور وغیرہ نے

پارہ ختم شد

تمت

سورۃ الملک مکیۃ وھی ثلثون ایۃ وفیھا رکوعان

سورہ ملک مکیہ ہی یہہ نام اسکا اسلئے ہوا کہ اول ہی مین اسکے لفظ ملک کا آیا تیس اسمین تیس ہین اوسمین رکوع دو اور کلمی تین سو انتالیس اور حروف ایکہزار تین سو تیرہ اور نازل ہوئی یہہ بعد سورہ طور کی اور بعد سورہ تحریم کے اسلئے لکہی گئی کہ اوسکے آخر مین ذکر قانتین یعنی عابدین اور مطیعین کا ہی اور اسکے اول مین ہی تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ گویا اشارہ ہے اسمین اسپر کہ جو عبادۃ اور فرمان برداری اللہ تعالے کی کرینگے اللہ برکت والا اور بادشاہ ہی اوسکے بادشاہت اور برکت مقتضی اسکو ہی کہ بہت سا ثواب انکو دیگا اور مضمون آپسمین طرح بطرح سے مناسبت رکہتے ہین واللہ تعالے اعلم اور فضیلت اس سورۃ مبارکہ کی بہت آئی ہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ الخ یعنی ایک سورۃ قرآن مین تیس آیۃ کی ہی کہ اوسنے شفاعت کی واسطے ایک شخص کی یہان تک کہ بخشش گئی اوسکے گناہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہڑا کیا ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ گمان نکرتے تہے کہ یہان قبر ہے پس ناگہان اوسمین ایک آدمی پڑہتا ہی سورہ تبارک الذی بیدہ الملک یہان تک کہ تمام کیا اوسکو پس آیا وہ خیمہ کہڑا کرنیوالا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی حضرت کو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ھِيَ الْمَانِعَةُ ھِيَ الْمُنْجِيَةُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوتے نتہے یہانتک کہ پڑہتے الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ اور تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ اور روایت ہی خالد بن معدان سے کہ کہا پڑہو یعنی اول رات نجات دینی والیکو یعنی عذاب قبر سے اور وہ سورہ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ ہے اسلئے کہ پہنچا ہے مجکو یہہ کہ تہا ایک شخص پڑہتا اسکو نہ پڑہتا کچہہ سوای اوسکی یعنے ورد اپنا نہین ٹہیرایا تہا کچہہ سوای اوسکی اور تہا وہ بہت گنہگار پس پہیلائی اوس سورۃ نے پر اپنے اوسپر کہا ای پروردگار میری بخش اسکو کیونکہ تحقیق وہ بہت پڑہتا تہا مجکو پس قبول کی شفاعت اوسکی پروردگار تعالی نے اوس شخص کی حق مین اور فرمایا لکہو واسطی اسکے بدلی ہر گناہ کی نیکی اور بلند کرو اوسکی لئی درجہ اور کہا خالد نے یہہ ہی کہ بلاشبہ یہہ سورۃ جہگڑتی ہی اپنے پڑہنے والیکی طرف سے قبر مین کہتی ہی یا الٰہی اگر ہون مین تیری کتاب یعنی قرآن مین سے جو کہ لکہا ہوا ہی لوح محفوظ مین پس شفاعت قبول کر میری اوسکی حق مین اور اگر نہین ہون مین تیری کتاب مین سے یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سے اور کہا خالد نے کہ تحقیق یہہ سورۃ ہوگی یعنی قبر مین مانند جانور پرندکی رکہیگی پر اپنے اوسپر پہر شفاعت کریگی واسطی اوسکے پس بچا ویگی اوسکو عذاب قبر سے اور کہا خالد نے بیچ حق تبارک کی مانند اسکے اور تہے خالد نہین سوتے تہے یہان تک کہ پڑہتے یہہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی دی گئین ہین یہہ دونون سورتین ہر سورۃ پر قرآن مین ساتہہ ساتہہ نیکیونکی روایت کی یہہ دارمی

مشکوۃ وغیرہ اور مولنا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ نی تفسیر عزیزی مین لکہا ہی کہ موافق حدیث صحیح کے صحاح سی بروایت ابی ہریرہ رض کی ثابت ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ ایک سورۃ نی کتاب اللہ سے کہ تیس آیتین کی ہے ایک مرد گنہگار کے حق مین اوسقدر شفاعت مین اصرار کیا کہ پھر اوس دوزخ سی نکالا اور بہشت مین داخل کیا اور وہ سورہ تبارک الملک ہی اور حضرت ابن عباس سی منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ مین دوست رکہتا ہون کہ یہہ سورۃ ہر مؤمن کی دلمین ہو یعنی ہر مسلمان کو چاہیئی کہ اس سورۃ کو یاد کرے اور ابن مسعود کی روایت سی ثابت ہے کہ مردیکو جب قبر مین رکہتے ہین اور فرشتی عذاب کے آتے ہین یہہ سورہ حمایت اور ممانعت کو اوٹہتی ہے اگر فرشتی پانو کی طرف سی آتے ہین کہتی ہے کہ اس طرف سی تمکو راہ نہین دیتی کی کہ یہہ شخص مجکو اپنے پانو پہ کہڑا ہو کر نماز مین پڑہتا تہا اور اگر فرشتی سر کی طرف سی آتی ہین تو کہتی ہے کہ اس طرف سی تمکو راہ نہین دینی کی کہ یہہ شخص مجکو اپنے زبان سے پڑہتا تہا اور اگر داہنی بائین سی آتی ہین تو کہتی ہے کہ ان دونون طرفون سی تمکو مین راہ نہین دینی گی کہ مجکو اپنے سینہ مین یہہ شخص یاد رکہتا تہا اور حضرت امام محمد باقر رض بعد از نماز عشا کی دو رکعت نفل مین اس سورۃ کو بیٹہ کر پڑہتے تہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام سونیسی پہلی ضرور اسکو پڑہتے تہے اوسیالی حدیث شریف مین اس سورۃ کا مانعہ اور منجیہ اور واقیہ نام رکہا ہے کہ عذاب قبر کو منع کرتی ہی اور عذاب سی نجات بخشتی ہی اور اہوال قیامت کی صدمون سی بچاتے ہے اتتہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون ساتہہ نام　　اللہ بخشش کرنیوالی مہربان

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ بہت بابرکت ہے وہ خدا کہ اوسکی ہاتہہ مین ہی بادشاہی اور وہ سب چیز و نپر توانا ہی ۵ **فتح** ۵ بڑی برکت ہی اوسکی جسکی ہاتہہ ہی راج اور وہ سب چیز کر سکتا ہی

۵ **تفسیر** برکت کی معنی ہین بڑہنے اور زیادتی کی حسی ہو یا عقلی اور نسبت برکت کی طرف اللہ تعالی کی باعتبار برتر ہونی اوسکیکے ہی اپنی سوا سی اپنی ذات اور صفات اور افعال مین یعنی برکت متضمن ہی معنی زیادتی کو اور زیادتی مقتضے ہی برتر ہونیکو غیر سی جیسیکہ فرمایا لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ یعنی نہین ہی کوئی چیز مانند اوسکی یعنی اوسکی ذات مین بسبت وجب الوجود ہونی اوسکیکے اور نہ کوئی چیز اوسکی صفات و افعال مین مثل اوسکی ہی بسبب کمال اوسکیکی صفات و افعال مین ماحصل معنی تبارک کی یہہ کہ وہ برتر اور بزرگتر ہی صفات مخلوقون سی بیدہ الملک یعنی اوسکی تصرف مین ہے بادشاہی اور غلبہ ہر موجود پر یا وہ مالک الملک ہی دیتا ہی بادشاہی جسکو چاہتا ہی اور لیلیتا ہے اوسکو جس سی چاہتا ہی اور وہ ہر چیز پر قسم مخلوقات سی یا انعام و انتقام سی بڑا قادر ہی ۵ حل ترجمہ

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ وہ خدا کہ پیدا کیا اوسنی موت و حیات کو تو کہ آزمادی تمکو کہ کونسا تم مین سی نیک تر ہے عمل مین اور وہ ہی غالب بخشنی والا ۵ **فتح** ۵ جسنی بنایا مرنا اور جینا کہ تمکو جانچی کون تم مین اچہا کرتا ہے کام اور وہ زبردست ہے

بخشنی والا ف یعنی مرنا نہوتا تو بھلی بری کام کا بدلہ کہان ؏۴ ھ موطا نفسیر تا کہ آزماوی الخ یعنی
لوگونپر ظاہر کری کہ کون مخلص اور متقی اور کون غیر اونکی ہی اگرچہ علم الہی مین سب کچہہ ظاہر ہی اور کہا ہے
مفسرون نی کہ مراد موت سی موت دنیا کی ہی اور حیات سی زندگانی آخرت کی ہی اور بقول بعض کی
موت اور حیات دونون دنیا کی مراد ہین یعنی موت اور حیات پیدا کی تاکہ معلوم کروا دی کہ کون انکو دیکہہ کر
متوجہ خالق کی طرف ہوتا ہی اور پہلی ذکر فرمانا موت کا حیات پر اسلئی ہی کہ عدم اول اور سابق سب
چیزونپر ہے اور یہہ بہی ہی کہ خاک اور نطفہ کہ اصل حیوانون کی ہین اول مردہ ہی اور مردہ ہی ہین
بعد اوسکی حیات اونمین پہنچتی ہے جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ
يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور اسلئی بہی موت کو پہلی ذکر فرمایا کہ وہ باعث ہوتی ہی عمل نیک کرنیکی
اور قریب تر ہوتی ہی طرف تابعدار کرنی نفسونکی پس جنہی موت کو سامنی نظر کے رکہا فلاح پائی
حدیث مین آیا ہی لَوْلَا ثَلَاثٌ مَا طَأْطَأَ ابْنُ آدَمَ رَأْسَهُ الْفَقْرُ وَالْمَرَضُ وَالْمَوْتُ مجرد ح
الف لام الموت والحیات مین عوض مضاف الیہ کی ہی اے مَوْتَكُمْ وَحَيَاتَكُمْ أَيُّهَا الْمُكَلَّفُونَ یعنی پیدا کیا تمہاری
موت وحیات کو اے مکلفون تا کہ امتحان کری تمکو امر ونہی بہیجکر درمیان موت اور حیات کے پس
ظاہر ہوسی وہ جو جانتا ہے اللہ یہہ کہ ہوگا اوسی پس جزا دی تمکو اوپر علم تمہاری کی نہ اوپر علم اپنے کے
کہ رکہتا ہے بنسبت تمہاری آور ایکم مبتدا ہی اور خبر اوسکی احسن اور عملا تمیز یعنی کون خالص
اور صواب تر ہے عمل مین پس خالص یہہ کہ ہو لوجہ اللہ اور صواب یہہ کہ ہو بموجب سنت کی اور
مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی دی تمکو حیوٰۃ کہ قادر ہو تم بسبب اوسکی عمل پر اور مسلط کی تمپر موت
جو باعث ہے اختیار کرنے عمل نیک کی عمل بد پر پس نہین ہے بعد اوسکی مگر بعث اور جزا کہ
ضرور ہے ہونا اوسکا اور مقدم کیا موت کو حیات پر اسلئی کہ بڑی باعث عمل کے ہے اوسکو کہ نصب العین
رکہے موت کو اور جبکہ مقدم کیا موت کو کہ جو اثر صفت قہر کے ہے حیات پر کہ جو صفت لطف کی ہے
مقدم کیا صفت قہر کو صفت لطف پر ساتہہ قول اپنے کے وَهُوَ الْعَزِيزُ یعنی وہ ایسا غالب ہی کہ نہین
بہاگ سکتا اوس سی برا عمل کرنیوالا الْغَفُورُ یعنی ایسا پردہ پوش ہے کہ نہین ناامید ہین اوس سے
بدکار ح ملا ۃ مطلب کو پہنچا وہ شخص کہ کہا اوستی تفسیر اس آیۃ مین یہہ کہ تو آزماوی تمکو یعنی
تمسی معاملہ آزمانیوالونکا سا کرے تا ظاہر ہو کہ دار تکلیف مین کون تم مین سی نیک ترہین عمل مین
یعنی اخلاص کسکا بہت ہے اور یہی قول اوسکا بہی خوب ہے کہ کہا احسن اعمال وہ ہی کہ ہو خالص
اسطرح کہ ہو لوجہ اللہ خالص اور صواب اسطرح کہ ہو موافق سنت کی یعنی ایسا ہو کہ منقول ہو شارع
سی پس عمل جب ہو خالص اور نہو صواب نہین قبول ہوگا چنانچہ اسیلئی فرمایا علیہ السلام نے اوس
اعرابی کو کہ نماز جلدی پڑہی قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ اور ایسیہی جسوقت کہ عمل صواب ہوا اور خالص
ہو وی نہین تو بہی قبول نہین ہوتا چنانچہ اسیلئی فرمایا ہے اللہ تعالی نی اہل ریا و نفاق کی اعمال کو
ہباء منثورا یعنی نابود اور نسبت حسن یعنی بہلائی کی جو انسان کی طرف کی اہن سی معلوم ہوا

کہ جسکی عمل حسن ہونگی وہ حسن ہوگا اگرچہ وہ بہت برا ہو صورت وحال مین اور جسکی عمل بری ہونگی
وہ برا ہوگا اگرچہ صورت وحال مین کیسا ہی اچھا ہو **ف** رہ رہت باید نہ بالای رست **ع** کہ کافر
ہم از روی صورت چو ماست **ع** اور نہ فرمایا اکثر عملا سیلئی کہ اعتبار کثرت کا نہین باوجود برا ہونیکی
کہا ہی علماء نے کہ حسن وقبح عمل کا معلوم ہوتا ہے شرع سی پس جسکو شرع نے اچھا کہا ہے وہ اچھا ہی
اور جسکو شرع نی برا کہا ہے وہ برا ہے اور بعضے علما نے لیبلوکم ایکم احسن عملا کے یہہ معنی کہی ہین
لیبلوکم ایکم احسن اخذا من حیوتہ لموتہ واحسن اھبۃ فی دنیاہ لاخرتہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سی خذ من صحتک لسقمک ومن شبابک لھرمک ومن فراغک لشغلک ومن حیاتک
لموتک فانک لا تدری ما اسمک غدا اور پوچھا آنحضرت علیہ السلام سی کسیتی کہ مومنین کون بڑا عقلمند ہے
فرمایا اکثرھم للموت ذکرا واحسنھم لہ استعدادا پس مستعد ہونا موت اور آخرت کی لئی کثرت
اعمال باخلاص سی ہی برابر ہے کہ نماز ہو یا روزہ ہو یا زکوۃ ہو یا حج ہو یا مانند انکیکے اگرچہ بعض اعمال مین
تفاوت ہے بہ نسبت بعض کے جیسیکہ نماز کہ وہ معراج شہود کے ہے اور اسمین کسر نفسی اور مشقت مین
ڈالنا بدن کا ہے اسیلیے سلف صالح بہت پڑہتے تہے نماز یہان تلک کہ بعضی اونمین سی نماز
پڑہتے تہے دن رات مین ہزار رکعت اور مانند اونکیکے اور جیسیکہ روزہ اور کم کہانا کہ وہ سبب ہے وارد
ہونے حکمت الٰہیہ کا قلب مین اسیلیے بعضے بزرگ اکثر روزے رکہتے تہے بہندار وزی مین تہذیب
اخلاق کے بہے ہے کیونکہ اکثر خرابیان کہانے اور پینے سے پیدا ہوتی ہین **ترجمہ** الذی خلق

سبع سموت طباقا ما تری فی خلق الرحمن من تفوت فارجع البصر ھل تری من فطور

وہ خدا کہ پیدا کئی سات آسمان توبرتو نہ دیکہے تو ای دیکہنے والے پیدائش خدا مین نے ضابطگی پس
پہیر آنکہہ کو آیا دیکہتا ہے تو کچہہ شکستگی **موضح** جتنی بنائے ساتہہ آسمان تہ برتہ کیا دیکہتا ہے
رحمن کی بنائی مین کچہہ فرق پہر دوہرا کر نگاہ کہین دیکہتا ہے دراڑ **فائدہ** فرق یعنی جیسا چاہئی
ویسا ہو **تفسیر** طباقا یعنی مطابق بعض اوپر بعض کے یعنی اوپر تلے متایا اور دل ہر آسمان کا
پانسو برس کی مسافت کا ہے اور ایسیہی مسافت ایک آسمان سی دوسرے آسمان تک پانسو برس کے ہے
اور ہر ایک معلق ہے بغیر علاقہ اور ستون کے اور تفسیر معالم وغیرہ مین لکہا ہے کہ پہلا آسمان دنیا
کا ایک لہری پانی کے بند ہے مضبوط یعنے روکی گئی ہی بہنی سی اور دوسرا آسمان موتی سفید کا
اور تیسرا لوہے کا اور چوتہا تانبے کا یا کالنسی کا اور پانچوان چاندی کا اور چہٹا سونیکا
اور ساتوان یاقوت سرخ کا اور درمیان ساتوین آسمان کے اور اوپر اوسکیکے کہ کرسی اور عرش مین
دریا نور کے ہین کہا جمہور علماء نی کہ زمین گول ہے مانند گیند کے یعنی گولی کے اور آسمان دنیا کا گہیرے
ہوئے ہے اوسکو ہر جانب سی مانند گہیرنے انڈیکے زردی وسفیدی کو پس زردی انڈیکی بمنزلہ زمین
کے ہے اور سفیدی اوسکی بمنزلہ پانی کے ہے اور جلد اوسکی بمنزلہ آسمان کے ہے غیر اسکے کہ پیدا کیا ہے
آسمان کو گول مانند کرہ کی نہ دراز مثل انڈیکے اور آسمان دوسرا گہیرے ہوئے ہے اس آسمان دنیا کو

اور سیلہ اور سب آسمان گہیری ہوی ہین یہان تک کہ عرش گہیری ہوی ہی سبکو اور کرسی
جو قریب تر آسمانونکی ہی طرف عرش کی بنسبت عرش کی مانند کڑے کے ہے کہ بڑا ہو جنگل مین
پس کیا گمان ہی تیرا اوسکی نیچے کے آسمانونکی بنسبت یعنی وہ تو عرش کے آگے کچہہ حقیقت
نہین رکہتے اور ہر آسمان مقابلہ مین اوس آسمان کی کہ اوپر اوسکی ہے یہی نسبت رکہتا ہی
ما ترٰی یعنی نہ دیکہی تو یہہ خطاب رسول علیہ السلام کو ہی یا ہر شخص کو کہ لایق خطاب کی ہی
اور معنی یہہ ہین کہ نہ دیکہے تو کچہہ اختلاف و اضطراب پیدایش مین اور عدم تناسب بلکہ وہ
برابر مستقیم ہے اور گول اور نہ برتہ اور خوب بند و بست کی ساتہہ پہر پہیر آنکہہ کو یعنی طرف
آسمان کے تا کہ صحیح ہو جاوی یہہ ساتہہ معاینہ کی اور نہ باقی رہے تجکو شبہ ۱۲ روح

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ

پس پہر پہیر آنکہہ کو دوبارہ تو پہر آوی آنکہہ تیرے جانب خوار ہو کر ماندی ہو کر ۱۲ فتح
پہر دوہرا کر نگاہ کو دو دو بار اولٹی آوی تیری پاس تیری نگاہ رد ہو کر تہک کر ۱۲
تفسیر تکرار کر نظر کو دوبار یعنی دو بار ساتہہ پہلی نظر کے اور بعضون نے کہا سوا پہلی کے
پس ہو گئے تین بار اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سی دو ہی بار نہین ہی بلکہ مراد اس سی تکرار
بکثرت ہے یعنی بار بار نظر کر اور غور کر اور عیب اور دڑاڑ آسمان کی تلاش کر کچہہ عیب اور نقصان نہین
پا وینگا تو اور نظر تیری ماندی اور ذلیل اور تہک کر پہر آویگی ۱۲ مدحی

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ

اور بتحقیق زینت دی ہمنے آسمان نزدیک کو ساتہہ چراغون کی اور کیا ہمنی اون چراغون کو
آلات رجم شیطانونکا اور طیار کیا ہمنی واسطی شیطانون کی عذاب دوزخ کا ۱۲ فتح اور ہمنی
رونق دی ورلی آسمان کو چراغون سی اور اونسی رکہی پہینک مار شیطانون کی اور رکہی ہی
اونکو مار دہکتی آگ کی ۱۲ مو ۱۲ **تفسیر** زینت دی ہمنی الخ یہہ بیان ہی اسکا کہ پیدا
کرنا آسمانون کا نہایت رونق و خوبی کی ساتہہ ہی بعد بیان کرنی اسکے کہ اونمین کسی طرحکا
قصور نہین ہے اور تقدیر و لقد زینا الخ کے یہہ ہے و باللہ لقد زینا الخ قسم کہائی تاکید مضمون کے لئے
اور مصابیح جمع مصباح کی ہے بمعنی چراغ کی مراد اس سی ستارے ہین کہ روشن ہوتی ہین
رات کو مانند چراغون کی قسم سیارات اور ثوابت سی بسبب شفافی آسمان کی سب معلوم
ہوتے ہین چڑہے ہوئے آسمان دنیا مین باوجودیکہ بعضے ستارے یعنے سیارہ اور آسمانونمین
بہی ہین پس برابر ہے کہ ستارے آسمان دنیا کے ہون یا اور آسمانون کی وہ ظاہر ہوتی ہین
آسمان دنیا مین پس بہر تقدیر آسمان دنیا مزین ہی ان ستارون سی کہ مانند چراغون کی ہین
اور رجم جمع ہے ان مصابیح مین چاند ہے اسلئے کہ وہ بڑا ستارہ روشن ہی رجوما جمع رجم بالفتح
مصدر کے ہے اور رجم وہ ہے کہ جس سی کوئی مارا جاوی اور ہانکا جاوی یا جمع راجم کے ہے

جیسی سجود جمع ساجد کی للشیاطین کہ وہ کفار جن دشمن تمہارے ہین جو نکالتے ہین تمکو نور سی ظلمتونکی طرف پس معنی یہہ ہین کہ پیدا کئی ہمنی ستارے ایک ور فائدیکی لئی کہ وہ مانا تمہارے دشمنونکا ہے اور معنے ہونے اونکے رجوم شیاطین کی لیے یہہ ہین کہ منفصل ہوتی ہین اونسی شہاب یعنی شعلے مانند لکٹی کے کہ جلائی ؛ جاتے ہین اوس سی پس قتل کیے جاتے ہین۔ اونسی بعضے شیاطین اور بعضو لن کی اونسی اعضاء بگڑ جاتے ہین اور بعضون کی عقل جاتی ہے پس معنی اونکا رجوم کرنیکی یہہ ہین کہ اونسی شعلہ نکال کر رجم کرتے ہین ایسے کہ ستارے جڑے رہتے ہین آسمان مین بحال خود پس اون شعلون اطلاق نجم اور مصابیح کا ہے اور یہہ جو کہا کہ شعلہ منفصل ہوتا ہے نجوم سی مؤید ہے اسکو قول سلیمان فارسی رضی کا کہ سارے ستارے مانند قندیلون کی لٹکائی گئی ہین آسمان دنیا مین مانند لٹکانے قندیلون کی مسجد و نمین پیدا کئے گئے ہین وہ نور سی اور بعضون نی کہا کہ ستارے لٹکائی گئی ہین ملائکہ کے ہاتہونمین اور کہا قتادہ نی کہ پیدا کیا اللہ نے ستارونکو تین چیزونکی لئی واسطی زینت آسمان کے اور واسطے مارنے شیطانون کی اور نشانیونکے لیے کہ اونسی راہین معلوم ہون پس جسنی کوئی اور بات نکالی اونسی یعنی جیسی نجومی کچہہ احکام نکالتے ہین اونسی اوسنی تکلف کیا ساتہہ اوس چیز کے کہ نہین علم ہے اوسکو اوسکا واعتدنا لہم الخ یعنی طیار کیا ہمنی شیطانونکی لیے آخرۃ مین بعد جلانیکی دنیا مین ساتہہ شہاب کی عذاب سعیر کا یعنے جہنم کا کہ بہڑکائی گئی اور شعلے مارنیوالی ہی پس سعیر سی مراد یہان مطلق دوزخ ہے اگرچہ سعیر نام چوتہے طبقہ دوزخ کا ہے ساتہہ طبقونمین سی کہ وہ جہنم ہے پہر لظے پہر حطمہ پہر سعیر پہر سقر پہر جحیم پہر ہاویہ ولیکن ہر ایک ان اسماء مین سی اطلاق کئی جاتے ہین دوسری پس تعبیر کیجاتے ہے نار یعنے دوزخ ساتہہ سعیر کے اور کبہی ساتہہ جہنم کے اور کبہی ساتہہ اور طبقونکے نامونکے اور جاننا چاہئے کہ ہر طبقے مین ان طبقونمین سی ایک فرقہ ہوگا نافرمانونکی فرقونمین سی جیسے نافرمان اہل توحید کی اور نصاری اور یہود اور صابیہ اور مجوس اور مشرک اور منافق اور نہین ذکر کیا علماء نی شیاطین کا ہونا کسی طبقہ مین سات طبقونمین سی پس شاید کہ وہ بٹہائے جاوینگے موافق گمراہ کرنے اپنے کے پس داخل ہونگی ہر قسم اونمین سی ساتہہ قسم تابعین اپنے کے گمراہ کرنمین ۱۲ روح

وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور واسطے اونکی کہ کافر ہوئے ساتہہ پروردگار اپنے کے عذاب دوزخ کا ہے اور وہ برے جگہہ ہے ۝ اور جو منکر ہوئے اپنے رب سی اونکو ہے مار دوزخ کی اور برے جگہہ پہنچے موضح تفسیر یعنی جنہون نی کفر کیا ساتہہ خدا کی شیاطین وغیرہم سی اونکو عذاب جہنم کا ہے ہمیشہ کو کہ نجات نہین پاوینگے کبہی کچہہ شیاطین سی جہنم کی ہے مخصوص ساتہہ اس عذاب کی نہین ہین بلکہ سب کافر عذاب کئی جاوینگے ہمیشہ اور اسمین اشارہ ہے اسکے طرف کہ عذاب اللہ تعالی کا خارج ہے عادت سی کہ تلوار اور کوڑے اور لاٹہی وغیرہ سی نہین ہے بلکہ آگ سے ہوگا اور کہا ہے بعضی علماء نے کہ جہنم جہنام سی ہے اور جہنام بہت گہرے کنوئیکو کہتے ہین پس اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ اہل نار بعید ہونگی اللہ تعالی کی جمال سی اور جنت کی چین نعمت سی

اور جلائے جاوینگے بیچ آگ دوری اور قطع رحمت کی نسأل اللہ العافیۃ اور اس آیۃ سی تو معلوم ہوا کہ
کافر ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ گذریگا جہنم پر ایک زمانہ کہ کہلے ہوئے ہلتے
ہونگے دروازے اوسکی خالی کر دیا ہوگا اوسکو شفاعت نی پس اس آیۃ مین تو ساری جہنم مراد ہے
یعنے سب طبقے اوسکے اور حدیث مین اوپر کا طبقہ مراد ہے کہ وہ جگہہ گنہگار موحدین کی ٹہیرنیکی ہے وہ خالی
ہوجاویگا اونسی کہ شفاعت کے سبب نکلیا وینگی اور یہے مراد ہے بعضے بزرگون اہل کشف کی کہ کہا ہے اونہوں نے
کہ آویگا ایک زمانہ کہ خالی رہیگی جہنم اہل اپنے سے یعنے موحدونکے گنہگار سے ع مرقدح ملاللہ اذا
اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ جسوقت ڈالا جاویگا اونکو دوزخ مین سنینگے اوسکے لیے
آوازا مانند آواز گدہیکے اور وہ دوزخ جوش ماریگی ع فتح جب اوسمین ڈالے جاوین
مین اوسکا دہاڑنا اور وہ اچہلتی ہے ع مو تفسیر یعنی جب کافر ڈالیجاوینگے جہنم مین جیسیکہ ڈالے
جاتے ہین لکڑیاں بڑے آگ مین سنینگے آواز مانند آواز گدہیکے کہ بدترین آوازونکی ہے سبب غصہ کرنیکی
کافرونپر کہا ہے علما نے کہ شہیق سینہ کے آواز کو کہتے ہین اور زفیر حلق کی آواز کو یا شہیق آخر
آواز گدہے کے ہے اور زفیر اول آواز اوسکے وَهِيَ تَفُوْرُ یعنے حال آنکہ وہ جہنم جوش ماریگی آیا ہی
کہ جب کافرونکو دوزخ مین ڈالینگے دوزخ چیخیگے اور جوش ماریگی اور کافرونکو نیچے لیجاویگی اوپہر
اوپر لے آویگی جیسی دانی دیگ مین جوش مارتے ہین اور اوپر تلے ہوتے ہین ایک جگہہ قرار نہین
پکڑتے ع تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝
نزدیک ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوی دوزخ غصہ سی جب ڈالا جاوی دوزخ مین ایک گروہ کو سوال
کرین اوس گروہ سی نگہبان دوزخ کے کیا نہین آیا تہا تمہارے پاس کوئی پیغامبر ڈرانیوالا ع فتح
یعنی لگتا ہے کہ پہٹ پڑے جوش سی جس بار پڑے اوسمین ایک غول پوچہا اونسی اوسکی داروغون نی
کیا نہین پہنچا تمکو کوئی ڈرسنانیوالا ع مو تفسیر غصہ سی یعنی بہت غصہ کرنیسے کافرونپر اور
یہہ سبب غصہ کرنے مالک اوسکیکے یعنی اللہ تعالیٰ کے ہوگا اور لائی جاویگی دوزخ روز قیامت کو
طرف محشر کے ساتہہ ستر ہزار باگونکی کہ ہر باگ مین ستر ستر ہزار فرشتے لگے ہوئی کہینچتے ہونگے اوسکو اور وہ شدت
غضب سے غالب ہوگی ملائکہ پر اور حملہ کرتے ہوگی لوگونپر پہر توڑ ڈالیگی ساری باگین اور غصے ہوکر دوڑیگی
اہل محشر پر اور کہیگی البتہ مین بدلہ لونگی آجکے دن اون لوگون سی کہ رزق کہاتے تہے اللہ تعالیٰ کا
اور پوجتے تہے غیر اللہ کو پس نہین پہیریگا کوئی دوزخ کو مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ سامنے آوینگے اوسکے
ساتہہ نور اپنے کے پس پہر جاویگی دوزخ باوجود یکہ ہر فرشتہ کو ایسی قوۃ ہوگے کہ اگر حکم کیا جاوی یہہ کہ
اوکہیڑے زمین کو اور اوسکی اوپر کی پہاڑونکو اور لیچڑہے اونکو اوپر تو کرسکے گا بلا کلفۃ اور یہہ پہیرنا
حضرت کا دوزخ کو ایسا ہوگا جیسا کہ بجہایا اوسکو دنیا مین پہونکسے جیسا کہ فرمایا علیہ السلام سے
البتہ نزدیک کی گئی مجہسی آگ دوزخ کی یہان تک کہ پہونکنے لگا مین اوسکو بخوف اسکی کہ ڈہانک لے اور
پہیرلے تمکو اور ظاہر ہوا اس کے بیان سی اور اور حدیثون سی ہی کہ جہنم کے لئے حیات اور شعور ہی مانند تمام

زندونکی اورسیلئی صادر ہوگا اوس سی جیسا کہ صادر ہوتا ہی زندونسی اور کہا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نی کہ
تہا مین ساتہہ نبی علیہ السلام کی ایک راہ میں پس بہت لگی مجکو پیاس پس جانا اوسکو نبی علیہ السلام نے
اور تہا سامنی ہمارے ایک پہاڑ پس فرمایا علیہ السلام نی کہ پہنچا میری طرف سی سلام اس پہاڑ کو اور
کہہ اوسکو کہ پلاوی تجکو پانی اگر ہو پانی اوسمین کہا جعفر نے پس گیا مین طرف اوسکی اور کہا سی السلام علیک
ایہا الجبل پس کہا پہاڑنے زبان فصیح سی لبیک یا رسول رسول خدا کی پس بیان کیا مینی قصہ پس کہا
پہاڑنے کہ میرا سلام عرض کرنا رسول خدا سے اور کہنا کہ جبسے سنا ہی مینی قول اللہ تعالیٰ کا فَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ تو گویا مین اس ڈرسی کہ مین اون پتہروںمین سی نہوؤں کہ جو ایندہن
آگ کی ہونگی اشتار ویا مین کہ نہین باقی رہا مجہین پانی جب ڈالا جاوی الخ یعنی جب ایک جماعت کا
کافرونکی دوزخ مین ڈالی جاویگی ساتہہ دیکہنے دوزخ کی نگہبانونکی کہ وہ دوزخ سی ہی زیادہ غصی مین
ہونگی کافرونپر پوچہین گی اونسی نگہبان دوزخ کی کہ وہ مالک داروغہ اور نائب اونکی ہین کہ اے کافرون
فاجرون کیا نہین آیا تہا دنیا مین تمہاری پاس کوئی پیغمبر ڈرانیوالا پڑہتا تمپر آیتین رب تمہاریکی اور
ڈراتا تمکو ملنی اس دن تمہاریکیسی اور یہہ پوچہنا اونکا بطریق زجر و توبیخ کی ہوگا تاکہ زیادہ ہو عذاب پر
عذاب وحسرت ‌ه‌ ترجمہ ‌ه‌ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ ×
إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ کہینگے ہان بلاشبہ آیا تہا ہماری پاس ڈرانیوالا پس جہٹلایا ہمنی اور کہا ہمنی ×
نہین اوتارے ہے خدانے کوئی چیز نہین ہو تم مگر بیچ گمراہی ظاہر بڑیکی ‌ه‌ فـ : دبولی ہم نہ تہا
ڈرسنانیوالا پہر ہمنی جہٹلایا اور کہا کوئی نہین اوتاری اللہ نی کچہہ چیز تم پڑی ہو بڑی بہکاوین ‌ه‌ موضح
تفسیر کہینگے ہان الخ یہہ اقرار اونکا ہوگا ساتہہ عدل اللہ تعالیٰ کی اور اقرار ہوگا اسکا کہ اللہ تعالیٰ
نے دفع کئی عذر اونکی ساتہہ بہیجنی رسولون کی اور ڈرانی اونکیکی اوسچیز سی کہ پڑی اوسمین یعنی عذاب
پس جہٹلایا ہمنی یعنی اونکو اگر کوئی کہی کہ اس سی تو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ فاسق اصرار کرنیوالا گناہ پر دوزخ
مین نہ داخل ہو کیونکہ وہ تو ڈرانیوالیکو جہٹلاتا ہی نہین ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ دلالت کرتی ہین لیلین
سمعیہ اوپر عذاب ہونی ساری گنہگارون کی اور مراد فوج سی یہان بعض اونکی ہین کہ ڈالی جاوینگے
دوزخ مین اور وہ کافر ہین آور نہین اوتاری اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اون چیزونمین سی کہ کہتی ہو تم یعنی
وعدہ وعید وغیر ذلک نہین ہو تم الخ یعنی کہا کافرون نی ڈرانیوالونکو کہ نہین ہو تم مگر بیچ خطاء عظیم کے
اور جائز ہے یہہ کہ ہو یہہ کلام خزنہ یعنی دوزخ کی نگہبانونکا روایت کی ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ آپنی فرمایا مین نذیر یعنی ڈرانیوالا ہون اور موت مغیر یعنی غارت کرنیوالا ہی اور ساعۃ موعدی یعنی
قیامت وعدہ کی جگہہ ہے ‌ه‌ ترجمہ ‌ه‌ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ اور کہین
اگر ہم سنتی یا سمجہتی ہوتی داخل بیچ زمرہ اہل دوزخ کی ‌ه‌ فـ ‌ه‌ اور بولی اگر ہم ہوتی سنتی یا بوجہتی نہوتی
دوزخ والونمین ‌ه‌ تفسیر اور کہین یعنی یہہ بہی کہینگے بطور اپنی قصور پر کہ اگر ہم سنتی ڈرسنانیکو
مانند سننے طالب حق کی یا سمجہتی مانند سمجہنے تامل کرنیوالیکے تو نہ ہوتی آج دوزخیونکی جماعت مین اور انمین

دلیل ہے اسپر کہ مدار تکلیف کا سنتی اور عقل کے دلیلون پر ہے اور یہہ دونون حجتین لازمی ہین اور مقدم کیا سمع کو
اسلئے کہ اول سماع یعنی سننا ہوتا ہی پہر تعقل یعنے سمجہنا اوس مسموع کا ﴿ مدارک ﴾ یعنی اور
کہینگے اگر ہم سنتی اون چیزونکو کہ معجزون نی اونکی صدق پر گواہ ہے دے تہے کہ وہ اخبار وعد و وعید کے
اور احکام شرعیہ ہین گو ہماری عقل مین نہین آتی یا عقل سی معلوم کرتی ہم بہلائی اور صدق اون چیزونکی
کہ پیغمبرون نی ہمکو خدا کی طرف سی پہنچائین نہوتی ہم دوزخیون مین کہ ہمپر یہہ ظلم کرتی ہین اور چونکہ دلیلیں
تکلیفات الٰہیہ کی دو قسم ہین سمعی اور عقلی پس اوپر نہ تامل کرنے کے سمعیات اور عقلیات مین حسرت کرینگے
اور بعضی مفسرون نے سمع کو اوپر تقلید کی اور عقل کو اوپر تحقیق اور اجتہاد کی حمل کیا ہی کہ دونون
راہ نجات کی ہین حاصل یہہ کہ کافر اوسوقت بسبب نہ عمل کرنیکے ڈرانیوالونکی کہنے پر خرابی ہکتینگے
اپنے گمراہے پر اقرار کرینگے فاعترفوا الخ ﴿ عزیزی ﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ پس
اقرار کیا اپنے گناہ کا پس لعنت ہو اہل دوزخ کو ﴿ فتح ﴾ سو قائل ہوئے اپنے گناہ کی اب دفع ہون
دوزخ والی ﴿ موضح ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ یعنی پس قائل ہوئی اپنے گناہ پر کہ بلا وجہ تکذیب اور انکار پیغمبرون اور
واعظونکا کیا ہی اور وجہ دلالت معجزون اور حجتون تو یہی عرض کیا ہے اور مقتضای عقل سی بہی
الگ ہی لیکن اوسوقت ڈرنا اور قائل ہونا اونکو فائدہ نہ دیگا پس اوسوقت دور پڑنا ہے ملازمان
دوزخ کو نجات اور خلاصی اور رحمت رحمانیہ سی اور اقرار کرنیسی دریای رحمت جوش مین نہین آنیکا
ہان انّ الذین یخشون الخ ﴿ عزیزی ﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ
تحقیق وہ کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سی غائبانہ اونکی لئی ہی بخشش اور عفو اور مزدوری بڑی ﴿ فتح ﴾
جو لوگ ڈرتے ہین اپنے رب سی بن دیکہے اونکو معافی ہی اور نیک بڑا ﴿ تفسیر ﴾ یعنی ڈرتی
ہین اپنے رب کی عذاب سی کہ وہ عذاب روز قیامت کا اور موت کی دن کا اور قبر کا ہے بہلی دیکہنی
عذاب کی آیا ہو کہ مونگہتے ہتے لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جگر سے بو جگر بہنے ہونیکی بسبب شدت خوف
خدا کے اور نماز پڑہتے ہتے آنحضرت علیہ السلام عالمین کہ آپکے سینہ مبارک مین سی آواز آتی تہی مانند آواز
جوش مارنے دیگچہ بسبب رونیکے اونکی لئی بخشش ہے یعنے بڑے بخشش کہ سب گناہ بخشی جاوینگی اور چونکہ
خوشی پوری حاصل ہوتی ہے کچہہ دینے سے فرمایا واجر کبیر یعنے بڑا ثواب ملیگا آخرت مین ازراہ فضل کے لذتیں
کی طرف سی بسبب مشقت اٹہانیکے دنیا مین اور حقیر جاننے لذتون دنیا کی اور وہ جنت اور نعمتین جنت کی ہین
اور بعضون نے کہا کہ وہ امن ہی ہر ڈر کی چیز سے ﴿ ع ﴾ لا تخافوا مژدہ ترسندہ است ﴿ ہر کہ می ترسد مبارک
بندہ است ﴿ خوف وخشیت خاص دانایان بود ﴿ ہر کہ دانا نیست کی ترسان بود ﴿ ترسگاری رستگاری
آورد ﴿ ہر کہ درد آرد عوض درمان بود ﴿ پس ضرور ہے ہونا عقل کا اول تا کہ حاصل ہو خوف اور
ایسا ہی حال اوسکا ہے کہ پہچانے مکر نفس کا اور ڈری خدا سے ساتہہ دل اپنے کے کہا مسروق نی
کہ ڈرنا پہلے رجا یعنی امید سی چاہیے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جنت اور دوزخ کو پس نہین پہنچوگی
طرف جنت کی یہانتک کہ گذرو تم دوزخ پر سی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا کہا فضیل

قدس سرہ نے کہ جب کہا جاوی تجکو کہ آیا ڈرتا ہی تو اللہ سے تو چپ رہ کیونکہ تو نی اگر کہا نہین تو بڑی
بہاری بات کہی تونے اور اگر کہا تو نی ہان تو ڈرتا نہین ا وسحالت پر کہ تو اوسپر ہے یعنے غافل و نڈر ہے
اور کہتا ہے ڈرتا ہون کیا نہین جانتا ہے تو کہ اللہ تعالی نے جب ابراہیم علیہ السلام کو خلیل ٹہیرایا تو ڈالا اونکی دل مین خوف
یہان تک کہ تڑپ اور آواز اونکے دل کی سنے جاتے تہے دوری جیسیکہ سنی جاتے ہے پہڑ پہڑا ہٹ
جانور کے ہوا مین اور کہا گیا فضیل سے کہ کس طرح پہنچا تجکو خوف جو پہنچا کہا بسبب قلت گناہ ہونے کے پیر
خوف کے لیے اسباب ہین اور اول سبب عقل سلیم ہے پہر حاصل ہوتا ہے کمال اوسکا بسبب ترک گناہ کی
اور یہہ اس سبب سے کہ ترک گناہ اگرچہ ہے نتیجہ خوف کا لیکن قلب ترقی کرتا ہے رقت مین بسبب ترک
گناہ کی پس ہیبت ہوتا ہے ڈر اوسکا اور سنگ دل نہین پہچانتا ہے خوف کو اسلئے کہ عقل اوسکی ضعیف
و مغلوب ہوتے ہے مشہور ہے کہ عقل مانند خاوند کی ہے اور نفس مانند جورو کی اور جسم مانند گہر کے
پس جب غالب ہو عقل نفس پر تو مشغول ہوتا ہے نفس جسم کی درستی مین جیسیکہ مشغول ہوتی ہے عورۃ مقہورہ
یعنے تابعدار گہر کے درستی مین پس سنورتا ہے سب کچہہ اور اگر غالب ہوتا ہے نفس تو ہوتے ہے سعی اوسکی
فاسد مانند اوس عورۃ کی کہ غالب ہو اپنے خاوند پر پس خراب ہوتا ہی سب کچہہ ع میطاعت
نفس شہوت پرست ٭ کہ ہر ساعتش قبلۂ دیگر ست ٭ کرا جامہ پاکست و سیرت پلید ٭ در دوزخش را
نباشد کلید ٭ رکوع ۱ ﴿ان الذین﴾ الخ یعنی بلاشبہ جو کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے تنہائی مین یعنے
عذاب دوزخ کی اور بغیر سنے نعروں تند اوسکے اور بغیر تو بیخ و جہڑکی دارو غانون دوزخ کی کہ ابتدا
اس دیکہنے کے وقت موت سے شروع ہوتی ہے اور ہر چند بسبب غلبہ شہوت نفسانی اور غضب
نفسانی کے اعمال بد کئے تہے لیکن بسبب ڈر کی کہ وقت ڈرنیکے رکہتے تہے اور وہ ذریعہ کرنی بعد اسکے
باعث ندامت و شرمندگی کا ہوتا تہا ﴿لهم مغفرة﴾ یعنی اونکی لئی مغفرت ہی اون گناہونکی کہ بسبب
غلبہ شہوت و غضب کے کئے تہے اور اجر بڑا ہے اوس ڈرنے اور ندامت کہینچنے پر جیسا کہ اور جاہی فرمایا ہے
﴿ولمن خاف مقام ربه جنتان﴾ اور فی الواقع ذات پروردگار لائق ہے اسکے کہ غائبانہ اوس سے
ڈرنا چاہیے اسلیے کہ غائب ہونا کسی سی اوسوقت موجب امن اور نڈر ہونیکا ہوتا ہے کہ اوسکو اطلاع اوپر اقوال و افعال
اس شخص کے حالت غیبت مین نہو اور ذات پاک اللہ تعالی کی عالم الغیوب ہے ہونے چیز احاطہ علم
اوسکے سے غائب نہین ہے تا بحدیکہ ظاہر و پوشیدہ اوسکے نزدیک یکسان ہی ﴿ط﴾ کلام نبوی ﴿وَأَسِرُّوا﴾
﴿قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾ اور پوشیدہ کرو اپنی بات کو یا آشکارا کہو اوسکو
تحقیق خدا دانا ہے اون چیزونکا کہ سینونمین ہے ﴿ف﴾ فتح ﴿ف﴾ اور تم چہپی کو اپنے بات یا کہول کر
وہ جانتا ہے جیونکے ہیکی ﴿ف﴾ تفسیر ﴿ف﴾ اکثر مفسرون نی روایت کی ہے کہ کافر قریش کی
اپنے مجلسونمین طعن و بدگوئی بنسبت آنحضرت علیہ السلام اور قرآن کی کرتے تہے اور آنحضرت ع م
بطریق وحی و الہام کے اوسپر آگاہ ہوتے تہے اور عند الملاقات اون کافرونکو آگاہ کرتے کہ
تمنی فلانی فلانی دن اپنے مجلس مین میری حق مین ایسا ایسا کہا ہے سب تنہا کافرون نی بعد

اسکے تقید کرو ہی کہ طعن و بد کہا و آنحضرت عوم کا آواز بلندسی کہا کرو اس گمان پر کہ شاید خبر خواہ آنحضرت
یہہ خبرین اونکو پہنچاتے ہین حق تعالی نی یہہ آیت بہیجی اور فرمایا کہ یہہ علم الہی ہے کہ اوسین پوشیدہ
او ظاہر برابر ہے بلکہ جو کچہہ دلمین پوشیدہ ہے وہ بہے ظاہر ہے اور اگر تمکو بعید معلوم ہو کہ بدون
قرب اور حضور کی کیونکر اقوال و افعال ہمارے معلوم کرسکے خصوصا اون چیزونکو کہ دلونمین پوشیدہ رکہتے
ہین ہم اور صلا زبان پر نہین لاسکتے کسطرح جانتا ہے تو کہین ہم ہالا یعلم الخ کا عزیزی ألا يعلم
من خلق وهو اللطيف الخبير یا نہین جانتا وہ کہ پیدا کیا اور وہ ہی باریک بین خبردار ہے فتح کا بہلا وہ
نہ جانی جسنی بنایا اور وہی ہی بہید جانتا خبردار کا موضح تفسیر کا کیا نہین جانتا وہ کہ پیدا کیا ہے اون
خطرات دلی کو تمہاری دلونمین اور اون اقوال و کلمات کو تمہاری زبانونپر اور اون حرکات و سکنات کو تمہاری
اعضا پر اور ظاہر ہے کہ پیدا کرنا کسی چیز کا بدون جاننی تفصیلون احوال اوس چیز کے ممکن نہین ہے اور
اگر کہو ان چیزونکو ہم اپنے مین پیدا کرتے ہین نہ خدا جیسا کہ معتزلہ اور فلاسفہ کہتے ہین تو کہین گی ہم
کہ اس قدر خود معتزلہ اور فلاسفہ کی نزدیک بہی مسلم ہے کہ موجد کو علم اشیاء واقعہ کا ضرور ہے
وهو اللطيف یعنی اللہ تعالی لطیف ترین مجردات کا ہے کہ کسیطرح تعلق ساتہہ مادہ کی نہین رکہتا
پس ایسی مجرد کو کوئی روکنی والا معلوم کرنے حقائق نفس الامریہ سی متصور نہین ہے اور وہ تعالی
الخبیر یعنی خبردار ہے کہ ساتہہ احوال ہر ذرہ کی ذرات عالم سی توجہ فرماتا ہے اور کسی وقت اوسکو
غفلت حالسی ذرہ کیسی نہین ہوتی پہر بیچ اور کارخانہ کے کارخانجات بادشاہت اللہ تعالی کیسی نظر کرو
کہ ھو الذی کا عزیزی کا یعنی کیا نہین جانتا ستر دہہر یعنے باطن و ظاہر کو وہ پیدا کیا اوسنی اپنے
حکمت سی تمام اشیاء کو کہ یہہ دونون بہی منجملہ اونکیسے ہین پس یہہ انکار اور نفی عدم احاطہ علم اللہ تعالی
کے پوشیدہ و ظاہر کو یعنی ثابت کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالی پوشیدہ و ظاہر کو خوب جانتا ہی اللطیف
عالم دقائق سے کا دیکہتا ہی نشان قدم چیونٹی سیاہ کا پتہر پر اندہیری رات مین الخبیر عالم باطن اشیاء کا
پس فرق دونو ظاہر ہوا پس نہین جاری ہوتے ہے عالم ملک و ملکوت مین کوئی چیز اور نہ حرکت کرتا ہے
ایک ذرہ اور نہ سکون پکڑتا ہے اور نہ بیقرار ہوتا ہے کوئی نفس اور نہ مطمئن ہوتا ہے مگر کہ اللہ تعالی
جانتا ہے کہا ایک سالک نی کہ تہی ہم جماعت فقرا کی پس پہنچا ہمکو فاقہ اور بہوک پس گئی ہم ابراہیم
خواص کی پاس او بیٹی اپنے دلمین کہ آیا معلوم ہے کرتے ہین شیخ احوال میرا اور احوال ان فقرا کا
یا نہین پس جبکہ پڑی نظر شیخ کے مجہپر کہا مجکو کہ جس حاجت کی لئی آیا ہی تو میری پاس اللہ جانتا ہے
اوسکو یا نہین پس ان کر اوس سی پس چپ ہو رہا مین پہر پہرے ہم پس پہنچی مکانپر کچہہ کہ تاسش
ہوئے ہمپر اور جب جاہے بندہ کہ اللہ تعالی مطلع ہے میرے بہید پر جانتا ہے اوس چیز کو
کہ پوشیدہ ہے میرے سینہ مین حاجت سوال سے نہین ہوتی فقط ہمت لگانی اللہ تعالی کی طرف
اور حاضر کرنا اپنے حاجت کا دلمین بغیر عرض کرنیکے زبان سی کفایت کرتا ہی واللہ لطیف بعبادہ
اور منجملہ لطف اوسکیسے بندہ پر یہہ ہی کہ پہنچاتا ہے سہولت سی اونکو وہ چیزین کہ محتاج ہین اونکی پس

جنکا قوت چپاتیاں ہین اگر سوچی اوسمین توجانی کہ کتنی انہین جاگین ہین اوسمین یعنی کس کس نے مشقت اٹھائی ہی اوسمین ابتدا امرسی یہان تک کہ پورا اور لائق کہانیکے ہوا اور وہ یہہ ہین ہل جوتنی والا بیج ڈالنی والا کاٹنی والا کہیتے کا گاہنی والا غلہ کا اوڑاتی والا پیسنے والا آٹا گوندہنی والا روٹی پکانیوالا اور انکے سباب کہ جنپر یہہ کام موقوف ہین کتنی ہین لکڑیان اور پتہر اور لوہا اور رسیان اور بیل وغیر ذلک اور یسیہی ہر چیز کہ بندیکو غایت ہوتی ہے قسم کہانی اور پینے اور لباس وغیرہ سی اونکی بہتیری مقدمی ہین اگر بندہ خود کرنا چاہے تو عاجز ہوجاوی اوس سی اور طریقہ اللہ سبحانہ کا یہہ ہے کہ اکثر لطیف چیز کو کثیف مین محفوظ رکہتا ہے مانند محافظت امانتون کی مجہول جگہونمین کیا نہین دیکہتا تو یہہ کہ اللہ تعالی نے کیا ہے مٹی کثیف کو معدن یعنی کان سونی اور چاندی وغیرہا کی قسم جواہر سی اور سیپ کو معدن موتی کا اور مکہی شہد کو معدن شہد کا اور ریشم کی کیڑیکو معدن حریر کا اور اسیطرح کیا بندیکی ملکوتی جگہہ اور معدن اپنی معرفت ومحبت کا اور وہ ایک ٹکڑا گوشت کا ہی پس دل پیدا کیا گیا ہی اسلیے لئے نہ اور کسیے چیزکے لئے پس لازم ہے بندیکو یہہ کہ پاک کری اوسکو آلائش تعلق ماسوی اللہ سی پس لطف کیا اللہ تعالی نے اسپر ساتہہ پیدا کرنے اس قلب کی اندر اوسکی اور وصف کیا اپنے ذات کو اسطرح سے لطیف وخبیر کے مطلع ہون اوسچیز پر کہ باطن مین ہے بندیکے پس جب ہوا دل جگہہ دیکہنی اللہ تعالی کا تو واجب ہوا خالی کرنا اوسکا افکار واغیار سے اور مزین کرنا اوسکا طرح بطرح کی معارف وعلوم واسرار سی ؕ

روح ؕ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ اور وہی وہ کہ تابعدار کیا تمہارےلیئے زمین کو تا راہ چلو اوسکی جوانب واطراف مین اور کہاؤ رزق خدا سے اور اوسیکے طرف ہے اوٹہنا ؕ فتح ؕ وہی ہے جسنی کیا تمہارےلیئے زمین کو پست اب ہوا اوسکی کندہون اور کہاؤ کچہہ روزی دی ہوئی اوسکے اور اوسیکے طرف جی اوٹہنا ہے ؕ موا ہب نقشبندیہ ؕ هُوَ الَّذِيْ الخ یعنی اللہ تعالی وہ بادشاہ فیاض آبادان کا ہے کہ کیا ہے تمہارےلیئے زمین کو مسخر اور تمکو بمنزلہ زمیدارون اور جاگیرداروںکی اوس زمین این آباد کیا اور جو کچہہ کہ زمین مین سامان اور چشمی وقوت اور حیوانات کار آمدنے مثل گائین اور اونٹ اور گہوڑے اور گدہے کے سب اپنی تصرف تمہاریمین کیا تاکہ ان جانوروںسی کامین زمینونکی نکالو اور زراعتین اور میوی اگاؤ اور کنو اور چشمی جاری کرو اور عمارتین بناؤ پس چلو زمین کی کندہونپر واسطے تجارتون اور لانی جنس ایک ملک طرف ملک دوسرےکے اور واسطے تماشی اور معلوم کرنے آب وہوا اور خواص ہر ملکے اور کہاؤ تم اللہ تعالی کیسی کہ تمکو زمین سی دیتا ہے پس تم اس معاملہ مین بمنزلہ مزارعون اور عملدارونکی ہہ کہ تنخواہ تمہارے بہی تمہارے کام سی نکلتی ہے لیکن باوجود اس سبکے بہتسی مطلوب ہی کہ حق شاہ کا ہے ادا کرتی رہو اور اور تنخواہ دارونکو کہ مساکین اور محتاج اور یتیم وبیکس ہین اور ساتہہ ستانی بحکم حضور کی بہتسی چاہتی ہین اونکو بہی محروم نرکہو اسلئی کہ آخر بعد انقطاع مدت عملداری کو اس مین اور اس منافع سی گذرنا ہی آخر طرف اوسکے ہے زندہ ہوکر اوٹہنا اور بہتسی حساب جو چکانا اور اوپر تلف کرنے حقوق کے

علوم الٰہیہ ۔ وتجلیہ ۔ معنا اسم الملک العزیز الغفار ۔ بوجوہ اسمائہ وصفاتہ بل بعین ذاتہ ۔ تعالی اللہ ۔ ۔ ۔

تمکو گرفت و گیر ہوگی اور اپ مغرور نہو وکہ مالک ہین کا ہمکو کیا ہی اور زمین کو ہمارے طور پر چہوڑا اور روح اور چشم اوسکے کہ فرشتے اور ارواح مدبرہ ہین سب آسمانون مین ہین اور آسمانونکو ہمسے مسافت ہزارون برس کیے ہے اگر ملائکہ اور ارواح چاہین کہ ہمکو ہماری گناہون پر تنبیہ کرین تو نہین کرسکتے اگرچہ حکم اطلے ہے در مقدمہ تنبیہ کے پہنچے تو دفع اس شبہہ کی لئے فرمایا اأمنتم الخ ف عزیزی ط مکحول تابعی سے منقول ہے کہ مابین دنیا کی اس کنارے کی اور اوس کنارے کی مسافت پانسو برس کی ہے دوسو برس کی اونمین سے تو دریا مین ہی اور دوسو برس مین کوئی رہتا نہین ہی اور اسی مین یاجوج ماجوج ہین اور بیس برس مین تمام خلق ہین اور قتادہ سے ہی کہ کہا اونہون نے دنیا یعنی پہیلاؤ اوسکا بایں حیثیت کہ گہیرے ہوئے ہے اوسکو دریا سمندر چوبیس ہزار فرسخ ہے پس ملک دہان یعنے حبشیونکا اونمین سے باران ہزار فرسخ ہے اور ملک روم آٹہہ ہزار فرسخ اور ملک عجم اور ترک تین ہزار فرسخ اور ملک عرب ہزار فرسخ ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی کہ اونہون نے کہا کہ جو کپڑے نہین پہنتے ہین حبشیونمین سے چوتہائی اونکی بہت ہین سب لوگون سے واللہ اعلم بالصواب ذَلُولًا نرم و تابعدار بنایت تا آسان ہو تمکو چلنا اوسپر اور منفعت اوٹہانی اوس سے ساتہہ کہیتی کرنیکے اور نہرین اور کنوین کہودنیکی وغیر ذلک اگر زمین سخت ہی مثل پتہر کے ہوتی تو چلنا ہم اوسپر دشوار ہوتا اور کہیتی وغیرہ اوسپر نہ کرسکتی اور گرمی کی موسم مین گرم بہت ہوتی اور جاڑے کے موسم مین سرد بہت حاصل یہہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ایسا بنایا کہ نفع اوٹہاؤ اوس سے اور تقسیم کیا اوسکو طرف نرمے اور پہاڑون اور جنگلون اور دریاؤن اور نہرون اور چشمون اور شور اور شیرین اور کہیتے اور درخت اور مٹی اور پتہر اور ریت اور درندون اور سانپون والی اور خالی وغیر ذلک کے اپنے حکمت و قدرت سے کہا سہل نے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے نفسون کو ذلول یعنی تابعدار پس جسنے تابعدار کیا نفس کو ساتہہ مخالفت اوسکے پس تحقیق نجات دی اوسکو فتنون اور بلاؤن اور محنتون سے اور جسنے نہ تابعدار کیا نفس کو اور خود تابعدار ہوا اوسکا تابعدار اور ذلیل اور ہلاک کیا اوسکو نفس اوسکے نے اور کہاؤ رزق خدا سے یعنی ڈہونڈو اللہ تعالیٰ کی نعمتون سے زمین مین قسم غلوات اور میون اور مانند انکے سے اور اوسکی یعنی فقط اللہ ہے کے طرف ہے پہرنا بعد بعث یعنے جے اوٹہنے کے پس مبالغہ کرو شکر نعمت اوسکے مین ط روح ف ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ق کیا نڈر ہوئے ہو تم اوس کسی سے کہ آسمان مین ہی اوس سے کہ دہسادیوی تمکو زمین مین پس ناگہان زمین جنبش کرے ف فتح ط کیا نڈر ہوئے اوس سے جو آسمان مین ہے کہ دہسادے تمکو زمین مین پہر دیکہو وہ لرزتے ہے ف تفسیر ق یعنے آیا تم نڈر ہوئے ہوا ور ڈرتے نہین اوس بادشاہ سے کہ ظہور سلطنت اوسکی کا اور خادم اوسکی حکمونکے آسمان مین ہین اسلئے کہ آسمان سے تدارک ہمارا کہ زمین مین ہین کہان کرسکیگا اور یہہ خیال تمہارا محض خیال فاسد ہے بڈر نہو اس سے کہ نیچے لیجاوے ساتہہ تمہاری زمین کو جیسکہ اب ساتہہ تسخیر و رام کرنیکے زمین کے

کنہی پہ سوار ہوتی ہو نہین سمجہتی کہ جسنی ہمکو زمین پر سوار کیا ہی قدرت رکہتا ہی کہ زمین کو ہمپر سوار کری
پس ناگہان وہ زمین ہلنی لگی اور موج ماری مانند موج دریا کی اور تم زمین کی پیٹ مین ساتہ تلاطم
امواج اسکیکے پاش پاش ہوکر نیست و نابود ہوجاؤ اور اگر با وجود وضح ہونی اس دلیل کی سست
تصرف اوسکیکو بسبب دور ہونی دار سلطنت اوسکیکے زمین سی کوتاہ جانو تو تم سی مین پوچہتا ہون
ام امنتم الخ ۵ عزیزی ۵ کیا نڈر ہوئی تم ای جہٹلانیوالون اوس سی کہ سلطنت اوسکی
آسمان مین ہی اسلئی کہ آسمان جگہہ ہنے فرشتون اوسکیکے ہے اور اوسی سی اوترتے ہین حکم اوسکی
اور کتابین اوسکی اور اوامر و نواہی اوسکی بس گویا کہ فرمایا کیا نڈر ہو تم پیدا کرنیوالی آسمان کیسی
اور بادشاہ اوسکیسے یا سطرح اسلیے فرمایا کہ کافر عقاد رکہتی تہی تشبیہ کا اور سہکا کہ اللہ آسمان مین
ہے اور رحمت و عذاب اوترتے ہین اوسکی طرف سی پس کہا گیا انکی لیئی موافق اعتقاد انکیکے
کہ آیا نڈر ہو تم اوس سی کہ گمان کرلتے ہو تم کہ وہ آسمان مین ہے حالانکہ وہ پاک ہے مکان سی
دہسا وہی یعنے جیسکہ دہسایا قارون کو ۵ علہ ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم
حاصبا فستعلمون کیف نذیر آیا نڈر ہوی ہو اوس کسی سی کہ آسمان مین ہی اس سی کہ بہیجی تمپر ہوا
سنگبار پس جانوگی تم کہ کیونکر ہے ڈرانا میرا ۵ قتح ۵ یا نڈر ہوی ہو اوس سی جو آسمان مین
ہے کہ چہوڑدی تمپر تیہر اؤ باد کا سو اب جانوگے کیسا ہے میرا ڈر کا ۵ موہ تفسیر
یعنے آیا نڈر ہوی تم اوس بادشاہ سی کہ آسمان مین ظہور اوسکی سلطنت کا ہے یہہ کہ بہیجی تمپر
ابر سنگبار کو کہ بجای پانی کے قطرون کے اوس ابر سی پتہر برسین جیسیکہ اب پانی برستا ہی
اور سبب پیدایش رزق تمہاریکا ہوتا ہے اور اگر بالفرض وہ بادشاہ تمکو دنیا مین چہوڑدے
تو پس نزدیک ہے کہ جانوگی تم بیچ اول منزل سفر آخرت کے کہ کس قسم کا رہت گو تہا ڈرانیوالا میرا
اور اگر یہہ کافر تجبی اس ڈرانیکو با ور نرکہین اور کہین کہ خسف زمین خلاف عادت ہی اور پتہر
برسنی آسمان سی ہی کبہی واقع نہین ہوی تو پس یقین جان کہ انہون نی اصرار تیری جہٹلانی پر
کیا ۵ ولقد کذب الخ ۵ عزیزی ۵ یا نڈر ہوی تم الخ یہہ انتقال ہے طرف تہدید کی اور وجہ کہ
حاصبا یعنے پتہر آسمان سی جیسیکہ بہیجے قوم لوط اور اصحاب فیل پر پس جانوگی تم عنقریب بعد
کہ کیونکر ہے ڈرانا میرا ۵ دوح ۵ ولقد کذب الذین من قبلہم فکیف کان نکیر ۰
اور بتحقیق جہٹلایا اون لوگون نی کہ پہلے انسی تہی پس کیونکر ہوا عذاب میرا ۵ فتح ۵ اور جہٹلا چکی ہین
جو انسی پہلے تہے پہر کیسا ہوا میرا بگاڑ ۵ موہ تفسیر یعنے تحقیق جہٹلایا تہا عذابون
غیر معتاد کو اون لوگون نے کہ پہلے انکے تہے مثل قارون اور قوم لوط کے پس کس قسم کا ہوا
انکار میرا اونپر کہ قارون کو زمین مین دہسایا مینی اور وہ قائم ہونی قیامت تک ایکطرف سی دوسری
طرف دہستا چلا جاتا ہے اور زمین نی اوسکی حقین حکم دریا لیا ہے کہ غرق ہی کیا ہے اور تلاطم
امواج اپنے سے اوسکو زیر و زبر کرلتے ہے اور قوم لوط پر آسمان سی سنگ سجیل برسی کہ سہر سے

نیچی تک گذر جاتے تھے اور اگر با وصف سنی ان قصون کی بہی اس ڈر انیکو با و نکرین اور کہین کہ مصرع شنیدہ کی بود مانند دیدہ ۵ تو یقین جان کہ یہہ ہیچ کمال غفلت و بیعقلے کے ہین اولم یروا الی الطیر
عزیزی ۵ پہلے انی تہے یعنے پہلے کفار مکہ کی جو کفار اگلی امتون کی تہی مانند قوم نوح اور قوم عاد اور مانند انکیطرے فکیف کان نکیر یعنے کیسا ہوا انکار میرا اونپر ساتہہ اوتارنی عذاب کی یعنی نہایت ہولناک عذاب تہا اور انکار اللہ تعالی کا اپنے بندی پر یہہ ہی کہ کری ساتہہ اوسکی ایک امر دشوار اور فعل ہولناک ناشناختہ اور اس آیۃ مین تسلی ہے واسطی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور تہدید و تنبیہہ ہی اونکی قوم کی پہر آگاہ کیا اپنے قدرت پر اوپر خسف کرنے اور بہیجنی حاصب یعنی پتہرونکی ساتہہ قول اپنے کی اولم یروا الی الطیر الخ ۵ روح ملا ۵ تنبیہ بندیکو چاہیے کہ سوچی اگلی لوگونکی احوال مین کہ جنہون نے نافرمانی کی اللہ جل شانہ کی کیا حال ہوا اونکا مین اوسکی نافرمانی کرونگا تو یہی حال میرا ہوگا عیاذا باللہ منہ جمہور یعنی اکثر علماسی منقول ہے اَنَّ الْفِكْرَةَ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ الخ فکر یعنی سوچنا پانچ طرح پر ہے ایک تو فکر اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیونمین ہے پیدا ہوتے ہے اوس سی توحید و یقین اور دوسری فکر اللہ تعالی کی نعمتونمین پیدا ہوتے ہے اوس سی محبت و شکر الہے اور تیسری فکر اللہ تعالے کے وعدونمین ہے پیدا ہوتے ہے اوس سی رغبت یعنی اچہے کام کرنیکے اور چوتہی فکر ہے اللہ تعالی کے وعید یعنی ڈرکے مین پیدا ہوتی ہے اوس سی ہیبت آلہی اور پانچوین فکر ایمین ہے کہ میرا نفس تقصیروار ہے اللہ تعالی کے بندگی سی باوجود اوسکی احسان کیی مجہپر پیدا ہوتی ہے اوس سی حیا ۵ منبہات ۵

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۚ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ کیا نہین دیکہا ہے طرف جانورونکی اوپر اپنے کہولنے والی بازو اور کبہی کبہی سمیٹ لیتی ہین نہین تہامتا ہے کہتا اونکو مگر خدا تحقیق وہ ہر چیز کو دیکہنے والا ہے ۵ فائدہ ۵ اور کیا نہین دیکہتی اوڑتے جانور اپنے اوپر پر کہولی اور جہپکتی اونکو کوئی نہین تہامتا سوا رحمن کے سوای اوسکی نگاہ مین ہے ہر چیز ۵ موضح ۵ تفسیر ۵ یعنے اور کیا نہین دیکہتے ہین طرف جانورون اوڑنیوالونکی ہوا مین کہ پتہرکی مانند بہاری ہین اور جوہر ارضی یعنی مٹی کا اونمین غالب ہی اور ہر بہاری چیز اپنے حرکت مین طالب نیچی کے جانب کی ہوتے ہے اور وہ جانور بحکم آلہی انکے سر ونپر ہوتی ہین نہ ایک ایک اور نہ دو دو تا احتمال اسکا کہ مانند کنکر کے بسبب زور حرکت ہوا کی اوڑ کر جاتے ہون بلکہ صف باندہ کر صدہا اور ہزار ہا جیسا کہ کبوترونمین اور کلنگونمین دیکہا جاتا ہے اور اگر کہین کہ یہہ بسبب خاصیت جانورونکی پرونکی ہے کہ ہوا مین مانند اور جانورونکے پانی مین پیرتے ہین تو کہینگی ہم کہ اوڑنیکے حالت مین کبہی پر ونکو کہولتی ہین اور کبہی بند بہی کرتے ہین اور اوسحالت مین بہی زمین پر نہین گرتے ہین پس معلوم ہوا کہ تہامنا اونکا ہوا مین بخلاف حکم طبیعت اونکیکے کہ چاہتے والے حرکت سفلے کے ہے محض بقدرت خدا کے ہے جیسا کہ فرمایا ما یمسکہن الخ یعنے نہین تہامتا اونکو ہوا مین کوئی مگر وہ ذات موصوف ساتہہ صفات رحمانیت کے ہے اور رحمانیت اوسکے مقتضے پہنچانے منافع اونکیکا اونکو ہے اور وہ منافع طبقات ہوا مین

سپر دہین پس تا وقتیکہ اونکو ہوا مین لگا رکہی وہ کسطرح منافع اوسکی وہان وین حق تعالی اونکی حاجت
کو دیکہتا ہے اور ساتہہ تدبیر غیبی کی اونکو طبقہ ہوا مین پہنچا تا ہے اور لگاہ رکہتا ہی انہ بکل شیء بصیر
یعنے اللہ تعالی ہر چیز کو دیکہنے والا ہی منافع اور ضرر اونکی جانتا ہی اور تدبیر حاصل کرنی منافع اور دفع
کرنی ضرر کی اوسکو سکہاتا ہے پس بیچ تہا بنی اس جواہر ارضیہ کی ہوا مین دلیل اللہ تعالی کی قدرت
دو نو چیز و نپر پس معلوم ہوا کہ یہہ نڈر ہونا اونکا دار وگیر بادشاہ آسمان و زمین کیسی سبب توہم
عجز اوسکیسے نہین ہے بلکہ بسبب توہم امکان مقابلہ کے ہے پس اونسی پوچہنا چاہتی کہ امن ھذا الذی
ھو جند لکم ط عذیزی ط الا الرحمن مگر رحمن کہ وسیع ہے رحمت اوسکی ہر چیز کو کہ دیکہتا ہی سب چیزونکو
اوپر اشکال اور خصائص کی اور مہیا کیا ہے اونکو واسطے جای ہونیکی ہوا مین تحقیق وہ ہر چیز کو دیکہتا ہے
یعنے جانتا ہے پیدا کرنا نئی چیزونکا اور تدبیر عجائب کی اور بصیر وہ ہی کہ مشاہدہ کری اور دیکہے اوس چیز
کہ نہ پوشیدہ ہو اوس سی وہ چیز کہ تحت الثرے ہو پس جو ایسا دیکہنی والا ہو تو انسان کو چاہیئے
کہ ہر وقت طالب اوسکی رضا کا ہوتا دونون جہان مین بیڑا اوسکا پار ہوا اور اوسکی نظر عنایت کی اوسپر ہے
منقول ہے کہ کسی بادشاہ کا ایک غلام تہا کہ بادشاہ اوسپر نظر عنایت کی بہت رکہتا تہا بنسبت اور
غلامون کی حال آنکہ وہ غلام نہ صورت مین اچہا تہا اور غلامونسی اور نہ قیمت مین زیادہ تہا اور لوگ
پس تعجب کرتے تہے لوگ اس بات سی پس سوار ہو کر ایک روز چلا بادشاہ جنگل کو اور اوسکی ساتہہ مصاحب
اور غلام بہے اوسکے تہے پس دیکہا بادشاہ نی ایک نظر طرف ایک پہاڑ کے کہ دور تہا اوس سی اور
اوسپر ایک ٹکڑا برف کا پڑا ہوا تہا پہر نیچی کر لی نظر پس دوڑایا اوس غلام نی گہوڑا اپنا بغیر اسکے کہ
دیکہی بادشاہ اوسکی طرف اور اشارہ کرے کچہہ اور لوگون نی جانا نہین کہ کیون دوڑایا اوسنی گہوڑا
اپنا پس تہوڑے دیر نگذرے کہ وہ غلام آن موجود ہوا برف لیکر پس لوگون نی پوچہا کہ تو نی کیونکر
جانا کہ بادشاہ برف کی خواہش رکہتا ہے غلام نی کہا کہ یون مینی جانا کہ بادشاہ نی اوسکی طرف
دیکہا اور بادشاہونکا دیکہنا کسی چیز کو عبث نہین ہوتا پس کہا بادشاہ نی کہ اسلئے مقرب کیا ہی
مینی اسکو اور تمسی زیادہ چاہتا ہون کہ تم مشغول ہو اپنے نفسونکی درستی مین اور یہہ مشغول ہے
میری احوال کے درستی مین ط ع ۹ ع امن ھذا الذی ھو جند لکم ینصرکم
من دون الرحمن ان الکفرون الا فی غرور یا کون ہے وہ کہ وہ لشکر ہے تمہارا لیئی مدد کرتا ہی تمہاری سوائی
خدا کے نہین ہین کافر مگر فریب مین ط فتے ط بہلا وہ کون ہی جو فوج ہی تمہاری تمکو مدد کرے
رحمن کے سوائے منکر پڑے ہین نری بہکاؤ مین ط موضح یعنے کون ہے اسطرحکا شخص کہ وہ لشکر
تمہارا ہوا اور تمہارے نوکرونکی مانند واسطے جنگ مخالف تمہارے کے ہر وقت حاضر ہو مدد کری
تمہاری مقابل رحمن کے ہو کر اور اگر یہہ از راہ جہل و نادانی کے کہین کہ ہان اپنے معبودون
اور شیاطین سی لشکر جمع کیا ہے ہمنی کہ وقت حاجت کی عذاب خدا کو ہمسی دفع کر سکین پس
یقین جان کہ نہین ہین یہہ کافر مگر بیچ فریفتگی کے کہ ظاہر مین حقیقت سی فریفتہ ہوئی ہین اور

ف ۱ لکھا ہے تعلیقات دیلمی ... لکہا ہے
تفسیر مین جو حاشیہ مولانا صاحب کے ... حقیقت اللہ ...

ف ۲ ہو ... بہ تکشف کمال قوت البصریۃ فالبصر
صفۃ زائدۃ علی علمہ تعالی خلافا ... فمن عرف ہذہ الصفۃ کان
المراد بہ دوام المراقبۃ و مطالبۃ النفس بدقیق المحاسبۃ والمراقبۃ
احدی ثمرات الایمان ۱۲ روح ط

ف ۳ قولہ امن ہذا مبتدا و خبرہ الذی و مثل من ہذا الذی ہو جند لکم و محل ینصرکم من دون الرحمن رفع نعت لجند ... بیضاوی ... جلالین

اور اسباب کو مقابل سبب کے کرتے ہین ؔعزیزی آمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ آیا کون ہی وہ کہ روزی دیوی تمکو اگر روک لیوی خدا رزق اپنا بلکہ چمٹ رہے ہین بیچ گمنڈ اور بہاگنی کے ؔفتح بہلا وہ کون ہی جو روزی دی تمکو اگر وہ رکہہ چھوڑے اپنے روزی کوئی نہین پر اڑ رہے ہین شرارۃ اور بدکنی پر ؔموضح تفسیر یعنے آیا کون ہے وہ شخص کہ روزی دی تمکو اگر بند کری حق تعالیٰ روزی اپنی اور اسباب اوسکا قسم بارش اور ہوا اور آفتاب اور چاند اور نجم اور نیل سی لیلیوی اور ظاہر ہے کہ جب ایک سبب رزق کا کہ مینہ ہے بند ہوتا ہے تو کوئی بت اور معبود انکا فریاد کو نہین پہنچتا ہے اور اوس مینہ بند ہوئی کو نہین کہولتا چہ جائی اور سبابس معلوم ہوا کہ امکان مقابلہ خدا کا یہہ خیال باطل ہے لیکن یہہ بطلان مقدمات مزخرفہ اپنے نہین سمجہتے بلکہ اڑے ہوئی ہین دشمنی پر اور نفرت کرتے ہین قبول حق سی اور حقیقت الامر یہہ ہی کہ انہون نے راہ رست کو گم کیا ہے اور نظر اپنے اسباب سفلیہ پر لگا رکہی ہے اور مسبب الاسباب سے مطلق غافل ہوی ہین پس اونسی پوچہنا چاہیے افمن یمشی الخ ؔعزیزی اگر روک لیوے ساتہہ روکنی مینہ کی اور مقدمات اوسکے اور اگر رزق موجود ہو یا بہت ہو اور سہل ہو کہانا اوسکا پہر رکہے کہانیوالا اوسکو اپنے موہنہ مین بس روکی اللہ تعالیٰ اوس سی قوۃ نگلنی کے تو عاجز ہون آسمان والی اور زمین والی اوس لقمہ کے نگلنے سے کہا ہی بعض مفسرین نی کہ کافر بازرہے تہے ایمان اور دشمنی رکہتے تہے رسول علیہ السلام سی بہروسا کر کر دو چیزونپر ایک تو بہروسا تہا اونکو اپنے مال اور کثرت مددگار ونپر اور دوسری بہروسا اور عتقاد تہا اسکا کہ بت پہنچاتے ہین اونکو تمام بہلائیان اور دفع کرتی ہین اونسی تمام آفتین سو باطل کیا اللہ نے اونکے پہلے بہروسی کو ساتہہ کلام پاک اپنی کے امن ھذا الذی ہو جند لکم الخ اور رد کیا اونکی دوسرے بہروسی کو ساتہہ قول اپنے کے امن ھذا الذی یرزقکم الخ بل لجوا الخ لجاج کی معنی ہین بڑے درجہ کا غنا دکہنا اور جمی رہنا اوسپر اور عتو تجاوز کرنا حد سی اور نفور بہاگنا پس اسمین حقارت بیان کی ہی اونکی اور اشارہ ہی اسکی طرف کَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝ ؔس کسی کہ پندار در سر بود ✽ مپندار ہرگز کہ حق بشنود ؔموضح

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

آیا جو کوئی کہ چلی اوندہا پڑا ہوا اپنے موہنہ پر راہ یافتہ زیادہ ہو یا وہ کوئی کہ چلتا ہے سیدہا کہڑا ہوا سیدہی راہ پر مترجم کہتا ہے کہ یہہ مثال ہے کافر اور مؤمن کی واللہ اعلم ؔفتح بہلا ایک جو چلی اوندہا اپنے موہنہ پر وہ سیدہی راہ پاوی یا وہ جو چلی سیدہا ایک سیدہی راہ پر ؔموضح تفسیر یہہ مثال کافرون اور مؤمنونکی ہی جو مشرک اپنے باپ دادا کی چال بغیر بہلائی برائی سمجہے چلتے ہین بہتیرا وہ نہین سمجہاتی ہین نہین سمجہتے اور مؤمن سمجہہ کر سیدہی راہ اسلام کی گمراہی کو چہوڑ کر چلتے ہین جو منزل مقصود کو پہنچین پس حاصل یہہ کہ مؤمن کہ معتدل و بالبصیرت اپنے جوانب و اطراف کو دیکہہ کر راہ مستقیم پر چلتا ہے راہ یاب زیادہ ہی کافر سے کہ اوندہی موہنہ پڑا ہوا اندہا اپنی اطراف سی

ظلمت کفر مین چلتا ہے ط علی صراط مستقیم ط یعنی آیا پس وہ شخص کہ راہ چلتا ہے اوندہی موہنہ پڑا ہوا
کہ سوای اشیا سفلیہ کے کہ زمین اور زمین کی چیزین ہین نہین دیکھتا ہے راہ یاب زیادہ ہی یا وہ کہ راہ
چلتا ہے سیدہا کہڑا ہوا اور آسمان اور ستاری اور نشان اور مناری سب اوسکی نظر مین ہی جیسا کہ
مرد موحد کے لیے ہے نظر اپنے مسبب الاسباب پر رکہتا ہے اور اس ملاحظہ سی ثابت ہی راہ مستقیم پر کہ اسباب
کو مظاہر اسمار الہی کا جانتا ہے اور حق تعالی کو موثر نزدیک اسباب کی جانتا ہے نہ موثر بلکہ شرط
اسباب اور باوجود اسکے رعایت حکمت کے کرتا ہے ترتیب امور مین اور اسباب کو سبب ٹہیرانکے ہے
نے اعتماد کی اون اسباب پر بخلاف اوسکی کہ محض نظر مسبب الاسباب پر رکہے اور اسباب کو درجۂ اعتبار سے
ساقط کیا کہ کارخانہ حکمت کو نہ پایا اور راہ اعتدال سی باہر نکل گیا اور اگر یہہ ان تقریرون و نحوہ سی ہے
حقیقت کار کے نہ معلوم کرین تو اور راہ انکی سمجہانیکی لئی اختیار کر قل ھو الذی انشاکم الخ ط عزیزی
یہہ مثال بیان کی گئی ہے مشرک اور موحد کی تشقیطی وضح کرنی حال انکے اور معنی یہہ ہین کہ جو چلتا ہی
اپنے موہنہ کے بل گرا ہوا اور وہ اٹک اٹک کر گرتا ہی ہر ساعت ہر قدم پر بسبب خلل قوا اپنے کی آیا وہ
بڑا راہ یاب ہی یا وہ بڑا راہ یاب ہی کہ چلتا ہے سیدہا کہڑا ہوا سلامت انکی اور گرنیسی سیدہے راہ پر کہ نہ
ٹیڑہا پن ہے اوسمین اور نہ انحراف حاصل یہہ کہ پہلی مثال کافر کی ہی اور دوسری مومن کی اور بعضون نے
کہا کہ مکب کنایہ ہی اندہی سی کہ وہ راہ نہین پاتا نے راہ چلتا ہے پس لازم ہے اوسکو کہ گری موہنہ کے
بل بخلاف بینا کی کہ سیدہے راہ چلتا ہی یہان وہ ہی اندہے سے مراد کافر ہی اور بینا مومن ہے فرق است
میان آنکہ از روی یقین ٭ با دیدۂ بینا رود اندر رہ دین ٭ یا آنکہ دو چشم بستہ بی دست کسی ٭ ہر گوشہ
ہمی رود بظن و تخمین ٭ اور کہا کلبی نے کہ مراد مکب سے ابوجہل ہے اور سوی سی نبی علیہ السلام اور کہا
قتادہ نے کہ کافر ہے کہ اندہا دہند پڑ رہا ہے اللہ کے گناہون پر بس اوٹہا ویگا اوسکو اللہ تعالے
موہنہ کے بل طرف دوزخ کی عقبی مین اور مومن مستقیم ہے اللہ کے امر پر دنیا مین بس اوٹہا ویگا اوسکو
اللہ دونون قدمونپر طرف جنت کی آخرت مین اور عرض کیا نبی علیہ السلام سی کہ کیونکر چلین گی موہنہ کے بل
فرمایا کہ جو چلاتا ہے قدمونپر وہ قادر ہے اسپر کہ چلاوی اونکو موہنہ کی بل اور اسمین اشارہ ہے
اسپر کہ اللہ تعالی ظاہر کریگا انسان کے لئے روز قیامت کی جو کچہہ کہ پوشیدہ رکہا ہے آج یعنے
خیر یا شر ہے سیرتے کاندر وجودت غالبست ٭ ہم بر آن تصویر حشرت واجبست ٭ ط مثل
روح ط تنبیہ میان زنگین ہی ایک حکایت اندہے اور بینا کی لکہی ہی کچہہ مناسب اس مقام
جانکر لکہتا ہون تا باعث عبرت ہو ٭ ایک اندہا مرد بینا کا تہا یار ٭ ربط تہا دونون باہم بیشمار ٭
یارے ایکباری ہوی وہ ہم سفر ٭ ایک جا شب کو ہوا اونکا گذر ٭ ہتی پرانی قمچی ایک اندہی کی پاس ٭
کچہہ سفر کٹنی کی ہتی جسمین نہ آس ٭ یکبیک ڈور اگیا جو اوسکا ٹوٹ ٭ ہاتہہ سی قمچی پڑی اندہی کی چہوٹ ٭
ہتی نہ خواہش اوسکی چندان گو اوسی ٭ پر لگا وہ ڈہونڈنی ہر سو اوسی ٭ ڈہونڈتا اوسکو جو وہ ہر جا گیا ٭
سانپ اوسکی ہاتہہ مین ایک آگیا ٭ خوب جو نرمی پہ اوسکی غور کی ٭ جسمین سمجہا ہے یہہ قمچی اور سے کے ٭

اوس سی اس قیچی کو اچہا جانکر ۞ بولا ایلی اوسکا مت ارمان کر ۞ روشنی آئین ہوئی جب ورنکی ۞ تب
پڑی آنکہہ اوسپہ اوس دلسوز کی ۞ یک بیک گہبرا گی وہ اوٹہا پکار ۞ یار تیری ہاتہہ مین ہی اسکو مار ۞
کور بولا مین دغا کہاتا نہین ۞ ان دمونین مطلقا آتا نہین ۞ پاگیا ایدوست مطلب مین ترا ۞ لیتی
مین دون پہینک اور تو لی اوٹہا ۞ کور تہا اس گفتگو کی دہیانمین ۞ سانپ نی کاٹا ہی اوسکی ہاتہہ ۞
زہر کا رنگین ا شر اوسکو ہوا ۞ کاٹتی ہے اوسکی وہ اندہا موا ۞ تو ہی کالی سانپ کو قیچی نجان
تا زیان پہنچی نہ کچہہ اے مہربان ۞ دیکہہ جان اور بوجہہ کر اندہا نہ بن ۞ زہر کو تو مت سمجہہ کالی کا فن
دل کو استغفار سی معمور کر ۞ کہینچلی عصیان کی تن سی دور کر ۞ کہینچلے راہ دین مین آ سطح یار ۞
جنت مین جسطرح کہینچا ہے تار ۞ پیر کی مرضی سی باہر کر نہ کام ۞ تا نہ پاوی تو دغا ای نیک نام
کیا نا اسکا اوسی معلوم ہے ۞ وہ جو تیرا رہنما مخدوم ہے ۞ گر نہ سمجہا اوسکی کہنی کو تو مال ۞ تو خطا
پا دیگا اندہے کے مثال ۞ سانپ کیا ہے سانپ ہی یہہ نفس سگ ۞ تجہسے جو اکدن نہین ہوتا الگ
گر رہا تو اس عدو سی ہوشیار ۞ بچ گیا تو لومڑی کی طرح یار ۞ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ کہہ وہی ہی وہ کہ پیدا کیا تمکو اور پیدا کی تمہاری لیی سماعت
اور آنکہین اور دل تہوڑا شکر کرتی ہو **فتح ۵** تو کہہ وہی ہی جسنی تمکو نکال کہڑا کیا اور بنا دی تمکو
کان اور آنکہین اور دل تم تہوڑا حق مانتی ہو ۞ **موضح** **تفسیر** یعنی وہ اللہ تعالیٰ وہ
مسبب الاسباب ہی کہ پیدا کیا تمکو پردہ عدم سی اور اوس وقت مین کوئی سبب مقتضی تمہاری وجود
کا نتہا اسلیے کہ نہایت اسباب تمہاری پیدایش کا جماع والدین کا ہے اور یہ بدا ہت معلوم ہے
کہ جماع والدین کو بیچ پیدایش فرزند کی کچہہ تاثیر نہین ہے برسون صحبت کرتے ہین اور اولاد کی
آرزو مین رہتی ہین اور میسر نہین ہوتی اور بیچ دینی قوای کی اور پیدا کرنی جگہہ قوی کی اصلا اس
جماع کو تاثیر متصور نہین پس وہ ہے کہ پیدا کیا تمکو اور پیدا کی تمہارے لیے شنوائی اور بینائی اور
دل کہ بسبب ان تینون چیزونکی دریافت کرنا اشیا عالم کا شروع ہوا اور بسبب انہین چیزونکے
سبب ہونا اسباب کا تمنی معلوم کیا اگر یہہ چیزین نہوتین تو ہرگز تم اسباب کو اسباب نجانتے
پس حقیقت مین اسباب کو تمنی اسباب بنایا ہی والا افعال آلہی پے درپے ہوے جاتی ہین قلیلا الخ
یعنی بہت کم شکر کرتے ہو اسلئے کہ یہہ کان اور آنکہہ اور دل کہ جگہہ عقل و شعور کے ہین تمکو اسلیے دیے تہے
کہ حق توحید اوسکا اور نفی اوسکی تاثیر ادا کرو اور اسباب کو مظاہر اوسکی حکمت کا جانو تمنی ان
تمام آلات اپنے کو بیچ پہچاننے اسباب کی اسقدر دخل دیا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید سی اور نفی
اوسکی تاثیر سے محروم رہے اور اگر بالفرض اسطرح کے سمجہانیسی بہی راہ پر نہ آوین اور اوپر اعتقاد
اسباب کی حقیقۃ اصرار کرین تو اور طریق سی انکو سمجہا قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ الخ **عزیزی ۵** یعنے
خدا تعالیٰ نے تمکو یہہ نعمتین دین ہین تا تفکر اوسکی نعمتونمین کر کر رجوع اوسکی طرف کرو اور شکر اوسکا
اوسکی نعمتون کی قدر بجا لاؤ اور تم شکر بجا نہین لاتی بلکہ کافر ہوتی ہو **مجرد ۵** کہہ ای فضل الخلق کہ ہم

اللہ تعالیٰ وحدہ ایسا ہی کہ پیدا کیا تمکو اہی کافرون جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر اگلا پچھلا کلام اور
داخل ہے اسمین انسان غافل بہہ ہے یعنے کیا نادر و خوبصورت پیدا کیا ہے تمکو اور دی تمکو کان تا کہ سنو
آیات الٰہی اور عمل کرو اونپر بلکہ سنو خطابات غیبیہ تمام موجودات کی زبانی اسلیئے کہ وہ سب بولتے ہیے
انسان کی مانند جیسا کہ فرمایا اللہ نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ
کسی نے بزرجمہر سی پوچھا کہ لوگونمین کامل کون ہی کہا مَنْ لَمْ یَجْعَلْ سَمْعَهٗ غَرَضًا لِّلْفَحْشَاءِ اور پہلی
ذکر کیا سمع کو اسلیے کہ وہ شرط نبوت ہے اسیلیے نہین بہیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی رسول بہرا اور اسیلیے بہی سمع کو
پہلے ذکر کیا کہ فوائد سمع یعنی کان کی قویتر ہین بنسبت عوام کی اگرچہ ہین فوائد بصارت کی عملی بنسبت
عوام کی اور دین تمکو آنکہین تا کہ دیکہو اونسی نشانیان اللہ تعالیٰ کی قدرت کی اور دل پیدا کیے
تا کہ سوچو اونمین اون چیزونکو کہ سنو اور دیکہو قسم نشانیون آسمان و زمین کیسی اور چرہو ایمان
وطاعت کی سیڑہیونپر بلکہ قبول کرو اونسی واردات دل کی اور الہام غیب کی اور خاص نہین تینونکو
ذکر کیا اسلیے کہ علوم اور معارف انہین سے حاصل ہوتی ہین اور اسلیے کہ دل مانند حوض کی ہی اور
اور اوسمین جمع ہوتا ہے جو کچھ کہ کان و آنکہہ کی راہ سی جاتا ہی اور بہت تہوڑا شکر کرتی ہو کہ جن چیزونکی
لئی یہہ تینون پیدا ہوی ہین اونمین استعمال نہین کرتے انکو کہا کسی عارف نی ــه لَوْ عِشْتُ اَلْفَ عَامٍ
فِیْ سَجْدَةٍ لِّرَبِّیْ × شُكْرًا لِّفَضْلِ یَوْمٍ × لَمْ اَقْضِ بِالتَّمَامِ × وَالْعَامُ اَلْفُ شَهْرٍ × وَالشَّهْرُ اَلْفُ یَوْمٍ × وَالْیَوْمُ اَلْفُ عَامٍ
اور کہا بعضی علماءنے کہ شکر کان کا یہہ ہی کہ سننا اور سیکہنا علماء اور حکماء کی باتونکا اور کان لگانا
طرف نصیحت و وعظ عقلاء کی اور شکر تقلید کرنے اہل حق و صواب کی اور نہ ماننا اہل بدعت و ہوی کی
باتونکا و غیر ذلک یعنی باتین سننی اور شکر آنکہونکا یہہ ہی دیکہنا مصحفونکا اور دین کی کتابونکا اور
مومنونکی عبادتخانونکا اور دیکہنا طرف تعظیم علماء اور صلحاء اور فقراء اور مساکین کی چشم رحمت سی اور
التفات کرنا محتاجین کا طرف مصنوعات خدا تعالیٰ کے و غیر ذلک نیک چیزونکا دیکہنا اور شکر زبان
کا پڑہنا پڑہانا قرآن اور دین کی کتابونکا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اور اچہی باتین کرنے
اور بری باتونسی زبان کو روکنا ــه زبان آمد از بہر شکر و سپاس ٭ بغیبت نگرداندش حق شناس
گذرگاہ قرآن و پندست گوش ٭ بہبتان و باطل شنیدن مکوش ٭ دو چشم از پی صنع باری نکوست
ز عیب برادر فرو گیر و دوست ٭ بہائم خموشند و گویا بشر ٭ پراگندہ گوئی از بہائم بتر ٭ بنطق ست
عقل آدمی زاد فاش ٭ چو طوطی سخن گوی و نادان مباش ٭ بہ بد گفتن خلق چون دم زدی ٭ اگر راست
گوئی سخن ہم بدی ٭ ترا آنکہ چشم و دہان داد و گوش ٭ اگر عاقلی در خلافش مکوش ٭ مکن گردن از
شکر منعم مپیچ ٭ کہ روز پسین سر بر آری بہیچ ٭ اور شکر دلونکا فکر کرنی اللہ تعالیٰ کی جلال اور جمال
اور کمال اور بخششون مین اور خوف و امید رکہنی اوسسے اور محبت اوسکی رکہنی اور اشتیاق اوسکی
ملاقات کا رکہنا اور محبت اوسکے انبیاء اور اولیاسی رکہنی اور بغض اوسکی دشمنونسی رکہنا اور
نظر کرنا مسائل اور دلائل مین اور اہتمام کرنا عیال کی حاجتونمین اور مانند انکیکے بڑے فائدے کی بات ہی

ــه اسکا کوسیے چیز نہ کر پاسکے اور نہین اور تعریف بیان کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی و لیکن نہین سمجھتے ہو تم تسبیح اوسکی ۱۲ ــه یعنی بچاتا ہے کہ اپنے کان کو نہ سنتا بچاوے کا یعنی کالی گلوچ و بری باتین تا نہ سنا کری ۱۲ ــه قال فی القاموس الفحشاء ما ینطق به القبیح قولا و فعلا [illegible] ــه لو عشت [illegible] [illegible]

ــه [illegible]

صیقلے کن دولت بنور جمال شتاکہ حاصل شود جمیع کمال ۰ ۵ روح قُلۡ هُوَ الَّذِیۡ ذَرَاَکُمۡ فِی
الۡاَرۡضِ وَاِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ کہہ وہی ہے وہ کہ پراگندہ کیا تمکو زمین مین اور اوسیکے طرف اوٹہائی جاؤگے
فتح تو کہہ وہ ہے جسنے پہیلایا تمکو زمین مین اور اوسیکے طرف اکہٹی کی جاؤگی ۵ موضح
تفسیر یعنی اللہ تعالی وہ قادر ہے کہ تمکو پیدا کرکر پراگندہ کیا ہی زمین مین تا طرح طرح کے
اعمال اوسمین تمسے سرزد ہوں اور اوسیکے طرف جمع کئی جاؤگے تا جزا اون اعمال کی پاؤ پس اعمال
نیک تمہاری ہی منجملہ اسباب سی ہین پس اونکو کیون معطل چہوڑتے ہو اور اعمال بد سی نہین ڈرتی ہو
۵ عزیزی تحشرون یعنی جمع کئی جاؤگی اور اوٹہائی جاوگی جسم نیکر حساب وجزا کی لئی بتدریج یعنے
بتفریق طرف برزخ کی اور ایکدفعہ ہے اور سب قیامت کی دن ۵ روح تنبیہ ان آیات
کریمہ سی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے نعمتونمین سوچ کر فکر آخرۃ کی کری حضرت عثمان رض فرماتی ہین
کہ فکر دنیا کی تاریکی ہی دلمین اور فکر آخرۃ کی روشنی ہے دلمین اہنتی اور تمام علماء سی منقول ہی کہ فکر
پانچ طرح کی ہے فکر اللہ تعالی کی قدرت کے انشانیونمین پیدا ہوتے ہے اوس سی توحید اور
یقین اور فکر اللہ تعالی کی نعمتونمین پیدا ہوتے ہے اوس سی محبت اور شکر اور فکر اللہ کے وعدیمین پیدا
ہوتی ہے اوس سی رغبت یعنے اچہے کامونکی اور فکر اللہ کی وعیدمین پیدا ہوتی اوس سی دہشت اور فکر
اپنے نفس کے تقصیر مین طاعت سی باوجود احسان خدا کی اوسپر پیدا ہوتی ہی اوس سی حیا ۵ علیہا
وَیَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۰ اور کہتے ہین کا فرکب ہوگا یہہ وعدہ
اگر ہو تم سچی ۵ فتح اور کہتے ہین کب ہے یہہ وعدہ اگر تم سچی ہو ۵ موضح تفسیر مشرک
قیامت کی آنیکو جو سچ نجانتی تو بسبب کثرت عناد اور تکبر کے یا بطریق الزام دینی اور ٹہٹہے کے نبے اور
مومنون سی کہتی کہ تم جو قیامت کی آنیسی ڈراتے ہو کہ اوسمین حساب اعمال نیک وبد کا اور جمع ہونا سبکا
ہوگا تو بتاؤ وقت اوسکا کہ کب ہوگی اگر سچے ہو تم تا صدق تمہارا ظاہر ہو والا جہوٹ تمہارا ظاہر ہوگا
تو اونکے جواب مین ای محمد یون کہہ انما العلم ۵ مدارک روح عزیزی حسینی
قُلۡ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۰ کہہ سوای اسکے نہین ہے کہ علم اوسکا
نزدیک خدا اکی ہی اور سوای اسکے نہین ہی کہ مین ڈرانیوالا ظاہر ہون ۵ فتح ۵ تو کہہ خبر تو ہے
اللہ ہی پاس اور مین تو یہی ڈر سنانیوالا ہون کہولکر ۵ موضح ۵ تفسیر یعنے کہہ اس وعدیکا
وقت مین معین نہین کرتا اسلیے کہ حق تعالے نے ہمکو اوسکے تعین پر آگاہ نہین کیا ہی بلکہ مبہم رکہا ہی اور
اوسکی مبہم رکہنی مین حکمت ہے یہہ کہ اگر اوس وعدیکو قریب بیان کرتے تو بنظر قرب مقدمات اوسکیکے
کہ بعد موت ہر کسیکے شروع ہوتے ہین اور ہر کسیکے اجل ساتہہ اوسکے معین کر کرنشان دیتی تو کارخانہ عالم
کا معطل ہوجاتا اور ہر کسیکو خوف اپنے اجل کا پریشان کرتا اور اگر اوس وعدیکو بنظر انتہا اوسکیکے کہ روز
قیامت کا ہی دور بیان کرتے تو بالکل امن مین ہوجاتی اور جرات اعمال بد پر کرتے اسلیے کہ انسان کی
جبلت مین ہی یہہ کہ وقایع دور دراز پر التفات نہین کرتے اور اونسی ڈرتے نہین ہین بس اسلئی علم قیامت کا

کسی پر کہلا نہین ہی بلکہ علم قیامت کا بلکہ ہرکسی کی اجل کا خدا ہی کو ہی اوسکی سوا کوئی نہین جانتا اور نہین تو مین
تمکو ڈرانیوالا واضح کرنیوالا کہ دلیلون قاطعہ اور معجزون مصدقہ سی اوسکی واقع ہونیکو ثابت کرتا ہون
اور باوجود ان دلائل و معجزات کی میری صدق کو موقوف اوسوقت کی بیان کرنی پر رکہنا کمال سبکی
ہی اور باوجود اسکی جاننا اوسوقت کا کافرونکی حق مین نہایت مضر ہے چنانچہ جب وقت اوس وعدہ کا
پہنچیگا اور کافر ہی اوسوقت مین زندہ ہونگی فَلَمَّا رَاَوْهُ الخ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ پس جسوقت کہ دیکہینگے اوس وعدیکو نزدیک ہوتا خوش کی جاینگی
یعنی سیاہ کی جاوینگی موہنہ اونکی کہ کافر ہوی اور کہا جاویگا یہہ ہے جو کچہہ اوسکو طلب کرتی تہی **فتح**
پہر جب دیکہینگے وہ پاس آلگا بری بن جاوینگی موہنہ منکرونکی اور کہی گا یہی ہی جسکو تم مانگتی تہی **موضح**
تفسیر یعنی پس جب دیکہینگے کافر اوس وعدیکو یعنی عذاب کو نزدیک آیا بدشکل لی جاوینگی چہری اونکی
کہ کفر اختیار کیا تہا سیاہی اور تیرگی اور غبار آلودگی تمام ہجوم کریگی اور کہا جاویگا یہہ ہی جو کچہہ تم اوسکو
بتاکید طلب کرتے تہے اور اگر یہہ کافر کہین کہ اگر وہ واقعہ جیسا کہ تم کہتے ہو سچ ہی تو ہم اور تم سب آفت
ہلاک مین گرفتار ہونگی اور سب ہونکی روح قبض ہوگی تو قُلْ اَرَءَيْتُمْ الخ **عزیزی** جب
حشر وعذاب کو قریب دیکہینگے کافر تو موہنہ اونکی بدشکل و بری ہوجاوینگی بسبب پہنچنی سختی و ذلت کی اور
موہنہ کو خاص ذکر کیا اسلیے کہ موہنہ ہی پر اثر خوشی اور غمی کا ظاہر ہوتا ہی اور کہا جاویگا یعنی فرشتے
دوزخ کے توبیخا کہینگے یہہ ہی تو ہے جو تم دنیا مین مانگتی تہی اور جلدی کرتی تہی اوسکی ازراہ انکار اور
ٹہٹے کے اور کسی زاہد کا حال منقول ہی کہ اوسنی پڑہی یہہ آیت اول شب مین بیچ نماز کی پس پڑہتا تہا
اس آیة کو بار بار اور روتا جاتا تہا یہان تک کہ اذان ہوئی صبح کی نماز کی یہہ معاملہ ہی اونکا کہ جو
پہچانتی ہین جلال اللہ کا وقت ملاحظہ جبروت اور قہر اوسکیکے **روح** قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ
اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ کہہ آیا دیکہا تمنی اگر ہلاک کری مجکو خدا تعالے
اور اونکو کہ ساتہہ میری ہین یا رحمت کری ہمپر بہر تقدیر کون خلاصی دیگا کافرونکو عذاب دردینی سے
فتح تو کہہ بہلا دیکہو تو اگر کہپاوی مجکو اللہ اور میری ساتہہ والونکو یا ہمپر مہر کری پہر وہ کون ہی
جو بچاوی منکرونکو دکہہ کی مارسی **موضح** **تفسیر** یعنی کہہ آیا دیکہا تمنی اور تفکر کیا تمنی اگر
ہلاک کری مجکو خدا اور اونکو کہ ہمراہ میری ہین ساتہہ موت کی یا نفخہ پہلے کی یا شامت گناہون سی
یا آخرت مین اَوْ رَحِمَنَا یا مہربانی کری ہمپر کہ بعد موت کی چین و جنت نصیب کری اور پہلی نفخہ تک
زندہ چہوڑے اور آخرت مین ہماری تقصیرات سی درگذر کری پس تمکو کیا فائدہ تمہارا ڈر ان چیزونسی
جاتا نہین تم فکر اپنے امن کی کرو فَمَنْ يُّجِيْرُ الخ پس کون ہی کہ پناہ دیوی کافرونکو عذاب دردناک سے
عزیزی کفار مکہ بددعا کرتی تہی رسول خدا اور مومنونکی حق مین ہلاک ہونیکی پس حکم ہوا انحضرت کو
کہ کہوین کافرونسی کہ ہم مومن منتظر ہین ایک بہلائی کی دو بہلائیو مین سی یا تو ہلاک ہووین یا ہم جیسے کہ
آرزو کرتی ہو تم پہر جاوین ہم جنت کو یا رحم کی جاوین ہم ساتہہ فتحیابی کی تمپر جیسیکہ ہم امید رکہتی ہین

پس تم کیا کرو گی کون بچا وےگا تمکو عذاب آگ سی سحالیکہ تم کفر ہی پر رہو گی تو عذاب تو ضرور ہونا ہی
ملا یعنی مرنا ہمارا اور مومنونکا تمکو ای کافرون فائدہ نہ دیگا اور خدا کی عذاب سی نہین
چہٹا وےگا چہٹانیوالا عذاب سی ایمان ہی ہی پس انتظار اور آرزو ہمارے مرنیکی عبث ہی اور بقول
بعض کے معنے آیۃ کے یہ ہین کہ کہہ ہم باوجود ایمان کی خدا تعالیٰ سی ڈرتے ہین اس بات سی کہ ہلاک کرے
ہمکو بسبب ہمارے گناہونکی اور عذاب کری یا بخشی پس کافرونکو کون پناہ دیگا بحر
قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ٥ کہہ وہی ہی بخشنی والا
اوسپر ایمان لائی ہم اور اوسپر توکل کیا ہمنی پس جان لوگی کہ کون ہی بیچ گمراہی ظاہر کی فتح
تو کہہ یہی رحمٰن ہے ہمنے اوسکو مانا اور اسی پر بہروسا کیا سو اب جان لوگی کون پڑا ہے صریح بہکاوے مین
موضح تفسیر رحمٰن ہے بخشنے والا کہ جسکے عبادۃ کی طرف بلاتا ہون تمکو اور وہ ایسا ہی کہ
سب نعمتین اوسکی دی ہوئی ہین اوسی پر ایمان لائی ہین ہم اسلیے کہ جو کچھ سوای اوسکی ہی وہ نعمت ہے
یا منعم علیہ ہے یعنی جسکو اوسنی نعمت دی اور نہین کفر و انکار کرتے ہین ہم اوسکا جیسیکہ کفر کیا تمنی
ساتہہ اوسکی اور اوسپر توکل کیا ہمنی یعنی سونپی ہمنی امور اپنے اوسیکو نہ اوسکی غیر کو ہرگز جیسیکہ تمنی کیا
کہ بہروسا کیا اپنے لوگون اور مالون وغیرہ پر اسلیے کہ جان لیا ہی ہمنی کہ سوای اوسکے کوئی ہو نہ نفع پہنچا
سکتا ہے اور نہ ضرر پس جان لوگی ای کفار مکہ عنقریب وقت دیکہتی عذاب کی کہ کون ہی خطا ظاہر مین
تم یا ہم روح یعنی کہہ یہہ تمام تشوق کہ ذکر کیجی یعنی محض واسطی ملاحظہ انکار تمہارے کیگئی ہین
مینی والا ہین نزدیک اپنی امید وار نجات و ثواب کا ہون اسلیے کہ وہ تعالیٰ کثیر الرحمت ہی پس اوسکے طرفسی
بہلا خلاف رحمت کی وقوع مین نہین آتا ہی مگر یہہ کہ ہم کفر و عناد کرین اور اوسکی رحمت کو غضب سے مبدل
کرین یا ساتہہ توحید اور تری تاثیر اوسیکے قائل ہون اور اعتماد اوپر شفاعت بتون اور اور اسباب
موہومہ کی کر کر بیچ نامرضیات اوسیکے بے صرفگی کرین اور ان چیزونمین سی کچھہ ہم مین موجود نہین ہے
اٰمنا بہ یعنی ایمان لائی ہین ہم اوسپر وعلیہ توکلنا یعنی محض اوسپر اعتماد کیا ہمنی اور کسی سبب کو اسباب
مین سی ملاحظہ نہین کرتے ہین ہم پس عنقریب جان لوگی کہ کون ہی گمراہی ظاہر مین ہم یا تم اور اگر
نہین کہیں تو ظاہر ہے یہہ کہ تم قائل اسباب کیما تعطیل کے ہوتی ہو قل الخ عزیزی
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ کہہ آیا دیکہا
تمنی اگر ہو پانی تمہارا غائب نیچیکو پس کون لاوےگا تمہارے لیے پانی روان کو فتح تو کہہ بہلا دیکہو تو
اگر ہو رہے صبح کو پانی تمہارا خشک پہر کون ہی جو لاوے تمکو پانی نتہرا تفسیر قل ارءیتم
یعنی کہہ آیا فکر کیے ہے تمنے یہین کہ کوئی سبب آسمان کا یا زمین کا کام آتا ہے ان اصبح الخ یعنی اگر صبح
پانی چشمون اور کنوین اور دریاؤن تمہارے کا فرو رفتہ زمین مین ہو تو کوئی آلہ واسطے نکالنی اوسکے
کارگر نہو فمن یاتیکم الخ یعنی پس کون ہی کہ لاوے آگی تمہارے پانی جاری کو کہ آنکہہ سی معلوم ہو
حال آنکہ پانی ایسی چیز ہے کہ ہر وقت درکار ہے اور جب اسباب آسمان و زمین کی بیچ حاصل کرنی اوسکے

ضروری کی بیکار ہین تو پس کسطرح اعتماد اسباب پر کرین ہم قائل معطل ہونی اسباب کے ہو وین ہم منقول ہے
کہ ایک لئے خام حکیمون مین سی اس آیت کو سنا اور کہا کہ اگر اسطرح اتفاق پڑی تو ہم ہی کدال و پہاوڑ و نسی
پانی کو نکال لینگے نے الفور پہا پانی سیاہ بطریق نزول کی اوسکی آنکہونمین اوتر آیا اور اندہا ہو گیا اور ایک آواز
غیب سے سنے کہ اول پانی سیاہ کو اپنی آنکہہ سی دور کر اور پانی سفید اوسکی جگہہ پیدا کر پہر پانی کنوین اور چشمہ کو نکالیو
حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی اس آیت کو پڑہی چاہیئے کہ کہی اللہ یاتینا بہ وھو رب العالمین عزیزی
اور بعض روایت مین اللہ رب العالمین کہنا آیا ہے تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ ایک استاد شاگرد کو یہہ
پڑہاتا تہا فمن یاتیکم بماء معین ایک کافر نے سنکر کہا کہ یاتینا بالمعول والمعین یعنی ہم لاوینگی ساتہہ
کدال اور بیلچونکی اور مدد گارونکی پانی نکالینگے یہہ کہتا ہوا چلا گیا رات کو غیب سی ایک طمانچہ لگا اوسی
اور آواز آئی کہ یہہ روشنی تیری آنکہونکی غایب ہوئی ہی اسکو پہیر لا معول اور معین سی فجر کو اندہا اوٹہا
اور سر کو لگا پیٹنی بیفائدہ **فرد** خدا بن کون ہی ایسا جو دیوی نور آنکہونمین ۰ الہی تو ہی کر اب
نور پہر مہتو آنکہونمین ۰ اور کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکہتا ہونمین یہہ کہ تبارک الذی
بیدہ الملک ہر مؤمن کی دلمین ہو اور کہا علی رضی کہ جسنی پڑہا سورۂ ملک کو آویگا روز قیامت کی فرشتونکی
پر و نپر اور اوسکا چہرہ مانند چہرہ یوسف علیہ السلام کی حسن مین صحابہ رضی اس سورۃ کا نام رکہا تہا
منجیہ اور توریت مین اسکا نام ہے مانعہ اور انجیل مین واقیہ اور کہا ابن مسعود رضی کہ آتے ہین فرشتی عذاب کے
آدمی کے لئی اوسکی قبر مین سر کے جانب سی پس کہا جاتا ہے کہ نہین ہی تمکو اسکی طرف راہ کہ یہہ پڑہتا تہا
سر سی سورہ ملک یعنی زبان و حافظہ متعلق سر کی ہی پہر آتی ہین فرشتی پانوکی طرف سی پس کہا جاتا ہے
کہ نہین ہی تمکو اسپر راہ کہ یہہ کہڑا ہو کر پڑہتا تہا سورہ ملک پہر آتی ہین فرشتی پیٹہہ کے جانب سی پس کہا
جاتا کہ نہین ہی تمکو اسپر کہ اسنے یاد کی تہی سورہ ملک اور امانت رکہا تہا اوسکو اپنے پیٹہہ و دلمین جو کوئی
پڑہے اسکو راتمین یا دنمین پس اوسنی بلا شبہہ بہت ثواب لیا اور خوب کیا اور بعضی روایتونسی معلوم ہوتا ہے
کہ مردی قبرونمین نماز و قرآن پڑہتے ہین چنانچہ ابن عباس کی حدیث سی ہی یہہ بات معلوم ہوتی ہے
اور ایسہی بیہقی رح نی روایت کیا ہے عکرمہ سی کہ اونہونے کہا کہ دیا جاتا ہے مؤمن مصحف قبر مین تاکہ
پڑہے اور روایت کیا گیا ہے سعید بن جبیر رح سی کہ اونہونے دیکہا اپنے آنکہہ سے ثابت بنانی رح کو کہ وہ نماز
پڑہتے ہین اپنے قبر مین اینٹہہ قبر مین سی گر پڑے ہتی اوسجگہہ سے یہہ دیکہا اور اور بعض صحابہ نی سنا قرآن کا
پڑہنا اکثر ونکی قبر سی اور حسن البصری رح سی منقول ہی کہ کہا پہنچا مجکو کہ مؤمن جب مرتا ہی اسحالمین کہ
قرآن یاد نہین کیا تہا تو حکم کیا جاتا ہے اوسکے فرشتون اعمال لکہنے والونکو کہ سکہاوین اوسکو قرآن
اوسکے قبر مین تاکہ اوٹہا دی اوسکو اللہ تعالی روز قیامت کی ساتہہ اہل قرآن کی اور ذکر کیا ثعلبی نے
کہ مالک بن دینار کے بیٹے دو برس کی مری پہلی توبہ اونکے پس دیکہا اوسکو خواب مین کہ وہ کہتی ہی اے
باپ میرے الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ پس روئی مالک اور کہا ای بیٹی تم سمجہاتی ہو
قرآن کو پس کہا بیٹی نے اے باپ میرے ہم زیادہ سمجہاتی ہین قرآن کو تمسی پس ہوا یہہ مالک بن دینار کے توبہ کا سبب

اور نقل کیا امام شعرانی نے اپنی کتاب جواہر مین بعض اہل سدی کا اونہون نے کہا کہ بعضے اہل برزخ مین سے وہ ہین
کہ اللہ تعالی اونکی ہمت سے وہ فرشتے پیدا کرتا ہے کہ عمل کرتے ہین اونکی قبرون مین وہ عمل کہ اکثر کرتی تہی وہ
دنیا مین اور لکہتا ہے اللہ تعالی اوس ہی بندیکے لئے ثواب اون اعمال کا آخر برزخ تلک جیسیکہ واقع ہوا ثابت
بنانی رح کی لئی کہ پایا لوگونے اونکی قبر مین ایک شخص کو بصورۃ اونکی نماز پڑہتے پس گمان کیا لوگون نے کہ
تحقیق وہ وہی ہے اور تہا وہ پیدا کیا گیا اوسکی ہمت سے اور ارواح انبیا علیہم السلام کی متوجہ ہوتی ہی دنیا
اور آخرت کی طرف چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا شب معراج مین موسی علیہ السلام کو کہڑی نماز
پڑہتے اونکی قبر مین اور پہر دیکہا اونکو چہٹی آسمان مین پس روح ہی قبر مین مثل بدن کی اور روح کو لگاؤ
ہوتا بدن کے ساتہہ اسطرح کہ نماز پڑہتا ہے اپنی قبر مین اور جواب سلام کا دیتا ہی سلام کرنیوالیکو اور حال آنکہ
وہ ہوتا ہے رفیق اعلی یعنی فرشتون اور ارواح انبیا و اولیا مین اور منافات نہین ہی ان دونون امرون مین
اسلیے کہ حال ارواح کا غیر حال ابدان کی ہی اور بعضون نے مثال دی ہی اسکے ساتہہ آفتاب کے کہ وہ آسمان پر
ہوتا ہے اور روشنی اوسکی زمین مین ہوتے ہے مانند روح محمدی کی کہ جواب سلام کا دیتی ہی اوسکو کہ سلام بہیجا ہی
اونپر نزدیک قبر اونکیکے باوجود اسکے کہ روح اونکی اعلی علیین مین ہی یقینا اور جدا نہین ہوتی ہی قبر سے
جیسیکہ گذرا بیان اسکا **خلاصہ سورۃ ن** اس سورۃ کا نام سورہ نون ہی اسلیے کہ
اسکے سرے پر حرف نون کا ہے نازل ہوئے یہہ بعد اقرأ کی اور بعد سورہ ملک کے لکہے گئے اسکے وجہ
مناسبت کے آگے لکہے جاویگی انشاء اللہ تعالی آیتین اسکے باون ہین اور رکوع دو اور کلمے تین سو
اور حروف ایکہزار ایکسو چونتیس اور یہہ سورہ مکیہ ہے **بسم اللہ الرحمن الرحیم ن والقلم وما یسطرون**
ما انت بنعمۃ ربک بمجنون قسم ساتہہ قلم اعلے کے اور اوسچیز کے کہ لکہتے ہین فرشتے نہین ہی تو
ساتہہ فضل پروردگار اپنے کے دیوانہ **خلاصہ** قسم قلم کے اور جو کچہہ لکہتی ہین تو نہین اپنے رب کی فضل سے
دیوانہ **خلاصہ تفسیر** نہین ہے تو اے محمد بسبب عصمت پروردگار اپنے کے دیوانہ یعنی یہہ
کافر جو تجکو دیوانہ کہتے ہین جہوٹے ہین اور بیچ معنی ن کے اقوال بہت ہین بعضون کی نزدیک ابتدا
اسم ناصر اور نور اور ناصر اونکیکا ہے اور بعض کے نزدیک نام سورہ یا نام ایک تختی نور کا ہی یا نام ایک نہر کا ہے
بہشت مین یا قسم ہے ساتہہ نصرت حق کی مومنونکو اور بعضونکے نزدیک مراد نون سے نور ولایت محمدیہ عموم
کی رکہے ہے کہ قیام قیامت تک باقی ہے اور بعضونکے نزدیک دوات ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ اول جو کچہہ خدا تعالی نے
پیدا کیا قلم تہا پہر نون کو پیدا کیا کہ وہ دوات ہی اور قلم نے اوس وقت سے لکہا جو کچہہ کہ تہا اور ہونا ہی
اسکے اور اوس قلم کو قلم اعلے کہتے ہین طول اوسکا اتنا ہی جیسے آسمان و زمین کی درمیان مین مسافت ہے اور وہ
نور کا ہے جبکہ خدا تعالے نے اوسپر نظر کی اوسمین شگاف ہو کر لوح محفوظ پر جاری ہوا اور جو کچہہ کہ قیامت تک
ہونا لوح محفوظ پر لکہا اور ابن عباس سے آیا ہے کہ اول خدا تعالی نے قلم کو پیدا کیا پہر نون کو پیدا کیا اور زمین
کو اوسکی پشت پر پہیلایا اور جب نون نے حرکت کی زمین ہلنی لگی حق تعالی نے پہاڑونکو زمین پر پیدا کیا
تا زمین ہلے نہین اور نون نام ایک مچہلی کا ہے کہ یہوتا اور ایک روایت مین بہموت نام اوسکا ہے اور روایت کیا

مفسرین نے کہ حق تعالیٰ نے بعد پیدا کرنے زمین کے ایک فرشتے کو زیر عرش سے حکم کیا تو ساتون زمینوں کے نیچے جا کر زمین کو اپنے دونون ہاتھ پر اوٹھایا ایک ہاتھ اوسکا مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں لیکن اوسکے قدموں کے لئے ٹھہرنے کے جگہہ نہتی حق تعالیٰ نے ایک گائین جنت سے بھیجی کہ چالیس ہزار سینگ اور چالیس ہزار پاؤن رکھتے ہے اور جواہر سبز کا اول اوسکا بمسافت پانسو برس کی ہے جنت سے لڑکر درمیان کوہان اور کان اوس گائین کے رکھا گیا اور قدم اوس فرشتے کے اوس یاقوت پر ٹھہرے اور سینگ اوس گائین کی طرف زمین سے باہر نکلے ہوئے ہیں اور نہتی گائین کی دریا میں ہیں ہر روز ایکبار دم لیتی ہے مد بحر یعنے پہیلنا دریا کا اوسکے دم لینے سے ہے اور جب دم اندر لیجاتے ہے جزر بحر یعنے سمٹنا اوسکا اوس سے ہوتا ہے اور چونکہ گائین کے پاؤنکے لئے جگہہ ٹھہرنیکے نہتے حق تعالیٰ نے صخرہ یعنے پتھر کا ٹکڑہ بقدر دل ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کے پیدا کیا اور اوس گائین کے پاؤنکے نیچے رکھا اوسکے پاؤن اوس پتھر پر ٹھہرے اور صخرہ کہ بیچ قول لقمان فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ کی مذکور ہے وہ یہہ ہے اور چونکہ صخرہ کی ٹھہرنیکے جگہہ نہتے حق تعالیٰ نے نون یعنے مچھلے بڑے پیدا کئے اور اوس صخرہ کو اوسکی پیٹھہ پر رکھا اور تمام بدن مچھلے کا خالی ہے اور وہ مچھلے دریا مین پشت ہوا پر اور ہوا قدرت الٰہی پر ہے بوجہ سارے دنیا کا اور اون چیزونکا کہ دنیا میں ہیں دو حرف ہیں کتاب اللہ سے فرمایا اوسکو جبار یعنی اللہ تعالیٰ نے کُن یعنی ہو جا تو بس ہو گئی کہا کعب احبار نے کہ جس مچھلے کے پیٹھہ پر زمین ہے اوسکو وسوسہ ڈالا ابلیس نے کہا اوسکو کہ آیا جانتی ہے تو کہ کیا تیری پیٹھہ پر ہے اے لیوثا طرح بطرح کے ہیتین اور جانور اور درخت کاش کے جہرجہرا کر پہینکدے تو اونکو اپنے پیٹھہ سے تو اچہا ہے پس قصد کیا لیوثا نے اس بات کی کرنیکا پس بہیجا اللہ تعالیٰ نے ایک جانور کہ داخل ہوا اوس مچھلی کی نتہنے میں پس پہنچا وہ اوس مچھلے کے دماغ تلک پس فریاد کی مچھلی نے اوس سے طرف اللہ تعالیٰ کے پس حکم کیا اوس جانور کو نکلنے کا پس نکلا وہ کہا کعب نے پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے بلا شبہ وہ مچھلے دیکہتے ہے طرف اوس جانور کے اور وہ جانور اوس مچھلے کو دیکہتا ہے کہ اگر وہ مچھلے کرے کچہہ اسمین سے یعنے جہرجہرا وے مخلوق کے پہینکنے کے لئے تو پیٹھہ جاوے وہ اوسکی نتہنی مین جیسیکہ پہلے تہا واللہ اعلم

قولہ تعالیٰ ن اول اس سورۃ کا بلا شبہ مکی ہے اور اوسکے بعضے اور آیتون مین خلاف ہے کہ مکی ہیں یا مدنی اور آیتین اس سورۃ کی بلا اختلاف بچاس ہیں اور ساتھہ خلاف کی باون اور سبب نزول اس سورۃ کا یہہ تہا کہ جب آنحضرت علیہ السلام پر وحی آئی اور طریق وضو اور نماز کا حضرت کو غیب سے سکہایا آنحضرت نے اظہار دین حق کا شروع کیا اور حضرت خدیجہ اور حضرت ابوبکر اور حضرت علی اور حضرت زید متبنٰی آنحضرت اور ام ایمن خادمہ آنحضرت ع کی ایمان لائی اور نماز ادا کری آنحضرت کی اہل بیت میں رائج ہوئی اور یہہ حرکات تازہ کہ اہل مکہ نے کبہے نہ دیکہی ہتی درمیان اوس شہر کی نقل ہر مجلس کے ہوئین کافرون نے کہا کہ فلانا دیوانہ ہو گیا ہے اور تمام اپنے گھر کو دیوانہ کیا ہے آنحضرت ان باتونکے سننے سے غمگین ہوے حق تعالیٰ نے یہہ سورۃ بہیجی اور دو قسمین کہا کر ارشاد فرمایا کہ تو دیوانہ نہین ہے بلکہ عقل تیری تمام خلائق کی عقلون پر غالب ہے اور وجہ ربط ان دونون سورتونکی یہہ ہے کہ سورہ ملک میں ہے لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا اور یہان

ف ۱ مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ نے یہہ قصہ اپنے تفسیر مین نقل کیا ہے ۱۲ منہ

ف ۲ یعنے تا کہ آزماوے تمکو کہ کون تمہین بہت اچہا ہے عمل مین ۱۲

فرمایا اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اور اس سورۃ میں مذکور دریا کی مچھلی کا ہی کہ تمام عالم
کے نیچے ہے اور وہ تابعدار اللہ تعالی کی ہے کہ بڑے پیغمبر یعنے حضرت یونس علیہ السلام کو اوسکی پیٹ میں
قید کیا اور اوسنے باحتیاط تمام اون پیغمبر کے بدن مبارک کو نگاہ رکہا اور اوس سورۃ میں مذکور اون جانورون کا
ہے کہ ہوا میں اوڑتے ہیں کہ تسخیر آلطے سے مسخر ہیں پس گویا ارشاد ہوتا ہی کہ مرغ سی لیکر تا بماہی سب
بادشاہت ہمارے لیے ہیں ن یعنی نبوت تیری حق ہی بلاشبہ اور نور تیرا عالم میں پہیلیگا اور
او شہرت تیری واقع ہوگی اور نفع تیرا پچاس برس تک روز بروز ترقی اور زیادتی میں ہیگا وَالْقَلَمِ
یعنے قسم کہاتا ہون مین قلم کے کہ باتین عالم غیب انسانی کو منصہ ظہور پر جلوہ دیتا ہی تا ہر دور افتادہ مان
ومکان کا اوسپر مطلع ہو یہہ معنی نبوت اور پیغمبری کے ہین کہ احکام و منہیات آلہیہ کو لوگونکی تئین کہ دور
پڑے ہوئے ہین راہ حق سے دریافت پہنچاتے ہین اور یہہ بہی ہی کہ اگر قلم کو دیکہی وہ شخص کہ حرکت اوسکے سے واقف نہو
کسیکے ہاتہہ مین تو دیوانہ جانیگا کہ اسفید کو بلا وجہ سیاہ کرتا ہے اور خود بخود پیچ و تاب کہا ویگا حالانکہ
اوسکی حرکت مین حکمتین عجیبہ ہین اور عجائب قلم سے یہہ ہے کہ دوات مین سی سیاہی اوٹہاتا ہے اور کاغذ
پر لکہتا ہے اور آدمی کی باطن مین اوسی سیاہی نور روشن کر کر پہنچاتا ہے اور یہہ بہی ہی کہ قلم کو کہ ہر حرکت
وسکون اوسکا اوسکی خاوند کے ہاتہہ مین ہے اور اپنے خود کچہہ حرکت نہین کرتا اور دم نہین مارتا کمال مشابہت
ساتہہ پیغمبرون کے ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی وَمَا یَسْطُرُوْنَ
یعنے اور قسم کہاتا ہون اوس چیز کہ لکہتے ہین لکہنے والی قلم سی کہ نہایت عجیب و غریب چیزین اوس سی
لکہی جاتی ہین سلئے کہ قلم یا تو عالم علوی کا ہی یا سفلے کا عالم علوی کی قلم سی ملائکہ نے تمام تقدیرین عجیبہ
لکہین اور عالم سفلی کے قلم سے لوگون نے طرح بطرح کی کتابین اور مضامین عجیبہ اور احکام وغیرہا لکہے
مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ نہین ہی تو ساتہہ فضل پروردگار اپنے کے بیعقل و دیوانہ بلکہ کمال
عاقل و ہوشیار ہی اور فی الواقع جو کوئی آنحضرت کی کمال عقل کو بیچ خصلتون اوس جناب کے اور نیک
تدبیری آپکی کو بیچ مسخر کرنے وحشیان عرب اور بدوون جنگلی کے تامل کرے تو جانی قدر اپکی کہ کسطرح اون
لوگون بی سر و پا کو تابعدار اپنا کیا یہان تک کہ اونہون نے اپنے قرابتیون اور قبیلونکی ساتہہ آپکی حمایت میں
لڑے اور مارے گئے اور مارا اپنے ہم وطنون اور دوستون اور قرابتیون کو آپکے محبت مین چہوڑ دیا بدون
اسکے کہ سابق سے کچہہ معرفت یا علاقہ آپسے رکہتے ہون بس جو کوئی اسمین تامل کری تو بالیقین سمجہ جاویگا
اسکو کہ وہب بن منبہ نے لکہا ہے کہ مینے اکہتر کتابین اگلی انبیاء علیہم السلام کی کتابون مین سی پڑہے ہین
اون سب مین پایا ہے یہہ مضمون کہ حق تعالی نے ابتدای پیدایش دنیا سی اوسکی تمام ہونی تک عقل جو
عاقلون کو دی ہی آنحضرت کی عقل کے مقابلہ مین مانند ایکدانہ ریت کی ہے بنسبت ریگستانون دنیا کی جیسا
روایت کیا اسکو ابو نعیم نے اپنے حلیہ مین اور ابن عساکر نے اوسکو اور عوارف المعارف مین ایک بزرگ سی
روایت کیا ہے کہ عقل کے سو حصے کئی ہین ننانوین تو آنحضرت کو دئی اور ایک حصہ باقی مخلوقات مین متفرق
اور جو کوئی قصی آنحضرت کے عقلمندے کی معلوم کرنا چاہے تو چاہی کہ تواریخ کی کتابون مین بنظر تعمق دیکہے

که تفصیل اون قصون کی اس مقام مین موجب درازی کتاب کی ہی بطریق نمونہ کی دو تین قصی اونمین سی لکہی جاتی ہین اول یہہ کہ ایک شخص آنحضرت کی پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ مجہمین چار خصلتین بری ہین اول یہہ کہ زنا کار ہون دوسرے یہہ کہ چوری کرتا ہون تیسری یہہ کہ شراب پیتا ہون اور چوتہی یہہ کہ جہوٹ بولتا ہون ان چارونکو اکہٹا ترک کرنا مجہسے ممکن نہین ہے فرمایئی تو ایک چیز کو آپکی خاطر سی ترک کرون آنحضرت نی فرمایا کہ جہوٹ نہ بولا کر جب وہ شخص اپنے گہر گیا اور رات آئی تو قصد کیا کہ مشغول شراب نوشی اور زنا کا ہو اوسکے خیال مین آیا کہ اگر صبح کو آنحضرت کی پاس حاضر ہونگا اور وہ مجہسے پوچہینگے کہ آجکی رات زنا کای اور شراب نوشی کی تو نی یا نہین تو کیا کہونگا مین اگر سچ بولونگا تو فضیحت ہونگا اور حد زنا اور شراب نوشی کی مجہپر جاری کرینگے والا جہوٹ بولنا پڑیگا خیال شراب نوشی اور زنا کا موقوف کیا جب رات بہت گئی اور لوگ سو رہی تو چاہا کہ چوری کو جاوی اسیطرح کا خیال اوسکو چوری سی مانع آیا کہ اگر کل مجہکو ساتہ اس چوری کی متہم کرینگے اور مجہسی پوچہینگے تو کیا کہونگا اگر اقرار کرونگا تو میرا ہاتہ کاٹین گی اور فضیحت ہونگا والا جہوٹ بولنا پڑیگا ناچار اس خیال کو بہی موقوف کیا صبح کو آنحضرت کی پاس وہ شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہا یا رسول اللہ بسبب ترک کروانی جہوٹ کی مجہسے چارون خصلتین بری کہ مجہمین تہین آپنے دور کروائین آنحضرت خوش ہوئی دوسرا قصہ یہہ ہے کہ ایک شخص آنحضرت کی پاس آیا ایک شخص کو پکڑ لایا دعوی کہ میری بہائی کو اسنے مارا ہے آنحضرت نی اوسکو فرمایا کہ دیت یعنی خون بہا لی اوسنی کہا کہ مجہکو قبول نہین ہی پہر اپنے فرمایا کہ معاف کر تا تجہکو بہت سا ثواب آخرت مین حاصل ہو اوسنی کہا کہ یہہ بہی منظور نہین فرمایا جا پس مار اسکو کہ یہہ اقرار قتل کا کرتا ہے جب وہ شخص اوس قاتل کے قتل کو گیا تو اپنے یارون سی فرمایا کہ اگر یہہ شخص اوس قاتل کو ماریگا تو مانند اوسکے ہوگا لوگ دوڑے اور اوسکو خبر کی کہ آنحضرت نی ایسا فرمایا ہی اوسنی فی الفور عفو کیا اور اسکو چہوڑ دیا جب یار آنحضرت کی پاس آئے تو معلوم کیا کہ غرض آنحضرت کی یہہ تہی کہ اگر یہہ اوسکو ماریگا تو مانند اوسکے قاتل ہونیکے نفس مین ہوگا نہ گناہ مین اور قصہ تیسرا یہہ ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ایک ہمسایہ ہی بہت موذی فرمایا کہ جا کر اسباب اپنے گہر کا نکالکر راہ میں ڈالدے اور لوگ تجہسے پوچہین کہ کیا کرتا ہے تو تو کہہ کہ میرا ہمسایہ ہی نہایت موذی مینی جو آنحضرت علیہ السلام سی شکایت کی تو اپنے ایسا فرمایا ہے اوس شخص نے جا کر ویسا ہی کیا لوگون نے اوسپر انبوہ کرکر پوچہنا شروع کیا کہ تجہکو کیا ہوا ہی کہ اسباب گہر کا نکالکر یہان ڈالدیا ہے اوسنی وہی جواب دیا جو آپنی فرمایا تہا لوگون نے لعنت و نفرین اوس ہمسایہ کی شروع کی اور ہر کوچہ و بازار مین یہہ خبر پہیلی وہ ہمسایہ موذی اوس شخص کے پاس آیا اور کہا کہ خدا کی واسطی مجہکو اسقدر فضیحت نکر اور اسباب اپنا اپنے گہر مین لیجا اور عہد کیا اور استوار کیا کہ بار دیگر تجہکو ایذا نہ دونگا اور قصہ چوتہا یہہ کہ پہلے نبوت آنحضرت کی سیل عظیم مکہ معظمہ مین آئی اور حجر اسود کو گرا دیا اور کعبہ معظمہ کی بنیاد مین بہی خلل ڈالدیا بعد جانے سیل کے سب سردار قریش کے جمع ہوئے اور سب نے ہاتون سی مرمت اوس خانہ معظمہ کی شروع کی جب نوبت حجر اسود کی پہنچی تو ہر فرقہ کو

ہر قبیلہ کی سرداری چاہا کہ مین اس پتہر کو اپنی ہاتہ سی رکہون اور واسطی مزاحمت کی اور نزاع وجدال بہت بڑہی
آنحضرت کو کہ اوسوقت مین آپ پچیس برس کے تہے واسطی رفع نزاع کی حکم مقرر کیا اور کہا کہ کوئی عاقل ہاتہ میں جوان کی
تمام قبیلہ قریش مین کبہی پیدا نہین ہوا ہی جو کچہہ یہہ کہین ہم سب مان لینگے آنحضرت نی حکم کیا کہ اوس پتہر کو
ایک ہی چادر مین رکہہ کر ہر کونہ اوس چادر کو ایک ایک سردار اوٹہا وی اور سب اوسکی اوٹہائی مین شریک ہون
اور جب وہ پتہر سامنی اپنی مقام کے پہنچے تو مجکو سب اپنے طرف کے وکیل کر دو تا اپنے ہاتہ سے رکہون کہ ہاتہ میرا بحکم
وکالت سبکا ہاتہ ہوگا سب سردار اس حکم پر راضی ہوی قصہ پانچوان یہہ کہ حدیبیہ مین جو کافرون سی صلح مغلوبانہ
قرار پائی کہ کافرون نی یہہ شرط کی کہ جو کوئی مسلمانون مین سی بہاگ کر ہمارے پاس آویگا اوسکو پہر نہین دینگی ہم
اور جو کوئی ہم مین سی بہاگ کر مسلمانون پاس جاویگا تو اوسکو ہم لیلین گی آنحضرت نی یہہ شرط قبول کی آنحضرت کے
یار یہہ سنکر بہت ناخوش ہوی اور سبہون نے آنحضرت سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس شرط کو ہرگز قبول نہین کرتے
اسلیے کہ ان دشمنون کو تو ذلت ہماری ہی ہاگر یہہ اپنے بہاگی ہوئیکو لینگے تو ہم بہی اپنی بہاگی ہوئیکو لینگے آنحضرت نے
فرمایا کہ غور کرو جو کوئی ہم مین سی بہاگ کر جاویگا نہین ہوگا مگر منافق کہ اوسکی دلمین محبت کفر کی اور رفاقت
کافرون کی ہوگی وہ قابل اسکے ہوگا کہ ہم مین نرہی اونکی پاس رہے ہمکو چاہی تہا کہ اوسکو اپنے پاس سی نکال دیتے
چہ جائیکہ وہ خود بخود گیا ہو تو کیونکر اوسکو لین سب یارون نی اس نکتہ کو سمجہا اور اوپر عقل آنحضرت کی آفرین کی

عزیزی مختصر تنبیہ حاصل یہہ کہ ایسی عاقل کو دیوانہ جاننا کمال حماقت ہے یہہ ایسا ہی ہے
کہ کوئی آفتاب کو تاریک جانی ہان احمق شیفتہ و فریفتہ رب العلمین کو دیوانہ جانتی ہین وہ خود بڑی احمق ہین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ حال تہا جیسا کہ کسی بزرگ نی کہا ہی **بیت** آنکس کہ ترا شناخت جانرا
چہ کند ٭ فرزند و عیال و خانمانرا چہ کند ٭ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ٭ دیوانہ تو ہر دو جہانرا چہ کند

وَاِنَّ لَكَ لَاَجۡرًا غَيۡرَ مَمۡنُوۡنٍ ۞ یعنے بلاشبہ تیرلیی ثواب ہے بے نہایت **فتح** اور تجکو نیک ہے
بے انتہا **موضح** **تفسیر** یعنے تیرلیی اجر و ثواب ہی کہ قیامت تک منقطع نہین ہونیکا اسلیی کہ تیری
ہاتہ سی ہدایت کلیہ عالم کو پہنچیگی اور وہ ہدایت تا دامان قیامت باقی رہیگی اور مجنون کو حرکات و سکنات
و افعال اپنے سے خبر نہین ہوتی ہے چہ جائیکہ اوسکو ثواب غیر منقطع حاصل ہو جبکہ ثواب غیر منقطع کی
کہ یہان آنحضرت علیہ السلام کی لئی وعدہ کیا گیا ہے معلوم ہوچکی تو معلوم ہوا کہ مراد اوس سی ثواب اونکی متواتر
اعمال کے ہین کہ قیام قیامت تک منقطع نہین ہونگی پس اشکال کہ اس مقام مین وارد کرتے ہین جاتا رہا اور حاصل
اوس اشکال کا یہہ ہے کہ اجر غیر ممنون ہر مومن کی لئی سورہ انشقاق مین اور سورہ تین مین وعدہ کیا گیا ہے ذکر اوسکا
بیچ مقام خصوصیات آنحضرت علیہ السلام کی کیا مناسبت رکہتا ہی اور وجہ دفع اس اشکال کی یہہ ہی کہ جو کچہہ کہ مومنونکی
حق مین وعدہ کیا گیا ہے ہمیشہ رہنا ثواب بہشت کا ہے اور جو کچہہ کہ مخصوص ساتہہ آنحضرت کی ہے نہ منقطع ہونا
ثواب اعمال کا ہے قیامت تک اور منشاء اوسکا ہدایت عامہ کلیہ غیر منسوخہ ہے کہ خصوصیات اوس جناب کی سی ہے
اور درمیان ان دونون کی بہت فرق ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی سی منقول ہے کہ کوئی نبی نہین ہے
مگر کہ اوسکو ثواب اعمال اون لوگونکا کہ اوسپر ایمان لائی تہے پہنچتا تہا پہلی کہ جو عمل کرتے تہے اپنے انبیاء کی ارشاد

ورہنمائی اسی کرتی تہی والدال علی الخیر کفاعلہ اور چونکہ دین انبیاء گذشتہ کی منسوخ ہوتی چلی گئی ہین یہانتک
کہ آخر سب دینو نکا دین عیسیٰ عم کا منسوخ ہوا اور عمل دین منسوخ پر موجب اجر و ثواب کا ہے نہین پس بالضرور
اجر و ثواب انبیاء گذشتہ کی منقطع ہوی اور قیام قیامت تک نہی بخلاف اجر و ثواب خاتم النبیین کی کہ تا قیامت
کے قائم ہوی تک منقطع نہین ہونیکے ﴿۳﴾ عزیزی ﴿۴﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اور تحقیق تو اوپر خوے نہایت
بزرگ کے ہے ﴿۴﴾ فتح اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر ﴿۴﴾ موضح تفسیر یعنے اور کسطرح تجکو مجنون گمان
کرتے ہین تحقیق تو تو بڑی خلق پر ثابت و مستقر ہے اور مجنون کچھہ خلق نہین رکہتا ہی کہ اوسپر اعتماد کیا
جاوی اسلیے کہ رنگ برنگ ہونا حالات کا اور متبدل ہونا اوہام و خیالات کا لوازم جنون سی ہی اور ساتھہ
اس تلون و تبدل کی راسخ و ثابت ہونا خلق کا متصور نہین ہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سی کسینے پوچھا کہ خلق آنحضرت کا کیا تہا کہ اوسکو حق تعالیٰ نی مقام مدح مین یاد فرمایا
اونہونے کہا کہ خلق آنحضرت کا قرآن تہا یعنی جس چیز کو کہ حق تعالیٰ نی قرآن مین پسند کیا ہی بالطبع
صادر ہوتے تہے اور جس چیز کو حق تعالیٰ نی قرآن مین برا فرمایا ہے اوس ہی بالطبع متنفر ہوتے تہے اور بعضے
علماء نے کہا ہے کہ خلق عظیم آپکا یہہ تہا کہ حق تعالیٰ نے اس آیۃ مین تعلیم فرمایا ہے خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ
بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ اور فی الواقع کہ حالت دعوت الی اللہ مین اور مدد کرنے حق مین اس سی زیادہ
کوئی چیز سخت نہین ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ خلق عظیم آنحضرت کا یہہ تہا کہ ظاہر مین خلق کی ساتھہ ملے
رہتے تہے اور گذران کرتے تہے اور باطن مین حق کی ساتھہ مشغول رہتے تہے اور ہمیشہ تجاذب ظاہر و باطن
مین اوقات بسری ہوتی اور یہہ امر بہی بہت دشوار ہے اسلیے کہ جب ظاہر و باطن ایک طرف متوجہ ہو جاتا ہے
تو کام سہل ہوتا ہے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہے کہ اپنے فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ یعنی
بعثت میری اسلیے ہوئی ہے کہ تمام پیغمبرون گذشتہ کی بزرگیونکو مین تمام کرون مانند صفوت آدم کی اور فہم
ادریس کے اور شکر نوح کی اور جود ہود کا اور عبادت صالح کی اور خلت خلیل کے اور عزم موسیٰ کی اور صبر ایوب کی
اور عدل داود کی اور تمکنت سلیمان کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کہ حضرت یحییٰ کہتی تہی اور
زہد حضرت عیسیٰ کے صلوات اللہ علی نبینا و علیہم اجمعین اوسی سبب سے آنحضرت عم کو ساتھہ خلق عظیم کے صفت
فرمایا کہ مجمع اخلاق ان سب بزرگونکے تہے ﴿۵﴾ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ﴿۵﴾ اور یہہ بہی حدیث شریف
آیا ہے کہ جب آیۃ خُذِ الْعَفْوَ نازل ہوئی تو آنحضرت عم نے حضرت جبرئیل سی تفسیر اسکے پوچھی جبرئیل عم نے کہا
اُوْتِيْتَ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ یعنے
یہہ آیۃ تجکو تمام اچہے اخلاق سکہاتے ہے اونمین اوسکی یہہ ہے کہ سلوک کر تو اوس سی کہ انقطاع کرے تجسی اور بخشش
اپنے دیوی تو اوسکو کہ محروم رکہی تجکو اپنے بخشش سی اور معاف کر تو اوس کسی سی کہ ظلم کری تجپر اور جو کوئی
آنحضرت کے احوال سے مطلع ہو تو یقیناً جانیگا کہ آنحضرت نی اس آیۃ کی مضمون کو نہایت درجہ کو پہنچایا
کہ اوس سی بڑہ کر مقدور کسی بشر کا نہین ہی منجملہ معاملات آپکے ساتھہ کافرون دشمنون کے یہہ تہا کہ
جب جنگ احد مین آنحضرت کی چچا بزرگوار کو شہید کیا اور اوراد آنحضرت کے ستر یارونکو قتل کیا اور آنحضرت کی چچا کی

جگر کو نکالکر چبا کر ڈالدیا اور اور شہیدون کو مثلہ کیا اور آنحضرت کی سر مبارک کو زخم عظیم پہنچا یا اور دندان مبارک کو شہید کیا یہان تک کہ خون سر اور دندان مبارک سی جاری تہا اور لوگون نے یہہ حال دیکھہ کر بیتاب ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب یہہ کافر بیحد ظلم اور بے ادبی کے حد سی گذر گئی ہین بد دعا انپر کرنی چاہیے آپنے فرمایا کہ مجکو بد دعا کے لیے نہین بہیجا ہے بلکہ واسطے رحمت و ہدایت کی بہیجا ہے * اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ وَاھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اس قصہ کو ابن حبان نے اپنے صحیح مین بسند معتبر لایا ہے اور اور محدثون نی بہی اسکو روایت کیا ہے اور طبرانی اور حاکم اور ابن حبان اور بیہقی اور اور معتبر محدثون نی زید بن ثعنہ سی کہ کہ ایک علماء یہود سی تہا روایت کیا ہے کہ مجکو تمام اوصاف پیغمبر آخر الزمان کی علیہ السلام کہ اگلی کتابون مین مینی دیکھی تہے آنحضرت علیہ السلام مین ظاہر ہوئی مگر دو صفتین معلوم نہین کین تہین ایک تو یہہ کہ حلم انکا انکی غصہ پر غالب ہو دوسری یہہ کہ بیچ مقابلہ سخت گوئی کے نرمی انکی زیادہ ہو جاتا مینی کہ ان دو صفتون کو امتحان کرون منتظر قابو وقت کی تہا مین ناگہان ایسا اتفاق پڑا کہ آنحضرت صلعم نی مجسی بہت سی رپوئون کے کہجورین قرض خریدین اور ایک مدت واسطے ادای قیمت کی مقرر فرمائی مین دو تین روز پہلے مدت سی کیا اور تقاضا شروع کیا مینی دیکہا کہ آپکا مزاج مبارک اصلا متغیر نہین ہوا اور نہین فرمایا کہ ہنوز مدت موعود نہین گذری ہی کیون تقاضا کرتا ہے تو مینی قصداً تقاضے مین سخت گوئی شروع کی جب دیکہا مینی کہ بہت سی یار آنحضرت علیہ السلام کی مجلس مین جمع ہوئے ہین تو بہت زیادہ سختی کی مینی تاکہ انکو بسبب شرم یارون کی غصہ غلبہ کری اور کچہہ کلام سخت مجکو کہین لیکن آپ اصلا متغیر نہوی یہان تک کہ یہہ کلمہ بہی مینی کہا کہ تمہاری خاندان مین ادای قرض مین اسیطرح لیت ولعل کرتے چلے آئے ہین کسی قرضخواہ نی ہمتسی باسانی قرض نہین وصول کیا ہی یہہ کلمہ سنکر حضرت عمر رض غصہ ہوی اور مین اوٹہا اور پیراہن مبارک اور چادر مبارک آپکی اپنے ہاتہہ سی کہینچے اور تیز نظر سے دیکہا اور کہا کہ اوٹہہ قرض میرا اسی وقت ادا کر آنحضرت علیہ السلام اوٹہی اور حضرت عمر بیتاب ہو کر شمشیر کہینچ کر میری سر پر آنکر کہا کہ اے دشمن خدا باز نہین آتا ہے تو اسی وقت تیرا سر کاٹ ڈالتا ہون آنحضرت نی مسکرا کر حضرت عمر رض کی طرف نظر کے اور فرمایا کہ تمسی یہہ نہین توقع رکہتا تہا مین چاہیے تہا کہ تم میرے اور مدار سے ہمکو اچہی طرح قرض ادا کرنیکے لئے اور اوسکو نرمی سے تقاضا کرنیکے لیے نصیحت کرتے یہہ کیا بات ہے جو تم کہتے ہو حضرت عمر رض نی نادم ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ زیادہ اس سی صبر نہین کرسکتا ہون اب مجکو حکم فرمائی کہ اسکو قرض ادا کرین ہم فرمایا کہ جاؤ اور تمام حق اسکا ادا کرو اور بیس صاع اور اسکے حق سی زیادہ اسکو دو واسطے کہ بدلہ اس بد سلوکی کا کہ اس سی کیا ہی تمسی حاصل ہو مین یہہ کلام سنکر مسلمان ہوا اور یہہ بہی ابی ہریرہ سی روایت صحیحہ مین آیا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت علیہ السلام ہمارے پاس بیٹہے ہوی باتین کرتی ہتی پہر وہان سی اوٹہی تاکہ دولت خانہ مین تشریف لیجاوین اور ہم بہی ہمراہ ہوی ناگہان ایک بدو پیدا ہوا اور چادر مبارک آنحضرت کی سخت بزور کہینچے یہان تک کہ گردن مبارک سرخ ہوگئی اور قریب تہا کہ سر مبارک دیوار سی جا لگی اپنے اور صحرا نشین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا غرض رکہتا ہے تو کہہ اوسنی کہا کہ یہہ دو اونٹ میری غلہ سی لاد دی اسلئی کہ مال جو تیری پاس ہی مال خدا کا ہی تیری باپ کا

مال نہین ہی آنحضرت علیہ السلام نی فرمایا کہ سچ کہتا ہی تو کہ یہہ مال میرا اور میری باپ کا نہین ہی لیکن یہہ کھینچنا سختی سے کہ مجکو کہینچا تو نی حق میرا ہے بدلہ اوسکا لونگا اوسی کہا کہ مین ہرگز بدلہ اوسکا نہین دونگا اس حالت مین آپ کمال بشاشت سی مسکراتی تہے جب ایک ساعت اس گفتگو مین گذری ایک شخص کو بلا کر فرمایا کہ ایک اونٹ پر اسکی کہجورین لاددو اور ایک پر جو اس حدیث کو ابو داود نے اپنے سنن مین روایت کیا ہی اور تمام اہل تواریخ متفق ہین اسپر کہ آنحضرت اپنے عہد کی منافقونکی ساتہہ ایسا سلوک فرماتی تہی کہ مقدور کسیکا نہین تہی کہ اپنے مخالفونکی ساتہہ ایسا سلوک کرے حتے کہ حق تعالیٰ باوجودیکہ ارحم الراحمین ہے انکو سختی کرنے پر تاکید فرمائی اس آیۃ مین یَاأَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِینَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ اور یہہ بہی آنحضرت اپنے یارونکو بارہا فرماتی تہی لَا تُطْرُونِی كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِیسَى ابْنَ مَرْیَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ اور صحیح مسلم مین حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ آنحضرت نی کبہی اپنے عمر مین کسی لونڈی اور غلام اور خادم کو مارا نہین اور ترمذی مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نی کسی خادم کو آواز سخت سی جہڑکا نہین اور اپنے انتقام کے لئے کسیکو ایذا نہین پہنچائی اور صحاح مین یہہ بہی روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کبہے مجلس مین سامنی اپنے یارونکی اپنے پاؤن دراز نہین کئی ہین اور اگر کوئی آپکے ملاقات کیلیے آتا جب تک وہ بیٹہا رہتا ہرگز آپ وہان سی اوٹہتی نہین اور دونون زانو آنحضرت کی بیٹہنے مین کسی کے زانو سے بڑہتے نہی اور جو کوئی آنحضرت علیہ السلام کی اہل بیت یا یارونمین سی آپکو پکارتا تو اوسکی جواب مین لبیک فرماتے یعنے حاضر ہون اور تاریخ طبری مین مذکور ہی کہ ایک روز آنحضرت سفر مین تہی یارونکو فرمایا کہ آج ہم چاہتی ہین کہ ایک بکری کی کباب کرین یارون نی عرض کیا کہ بہتر پہر ایک نی اونمین سی کہا کہ مین ذبح کرونگا دوسرے نے کہا مین پوست اوسکا اوتارونگا تیسرے نے کہا کہ ٹکڑے ٹکڑے کرونگا گوشت کا میری ذمہ ہی چوتہی نی کہا کہ پکانا اوسکا میری ذمہ ہے علیٰ ہذا القیاس تمام لوازم اس خدمت کی یارونے آپسمین تقسیم کی تاکہ جلدی طیار ہوجاوی آنحضرت علیہ السلام اوٹہی اور یار مشغول اوسکے کامین ہوی بعد ایک دیر کی آنحضرت تشریف لائی اور لکڑیان جنگل سی جمع کرکر لائی یارونے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس کام کو آپ کر لیتی کیا ضرور تہا کہ آپنے یہہ محنت اوٹہائی فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے بندہ سی مکروہ رکہتا ہے کہ اپنے یارون مین ممتاز ہوکر بیٹہی اور اونکی ساتہہ شریک نہو اور بخاری مین مذکور ہے کہ ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیون سی آنحضرت صلعم کا دست مبارک پکڑ کر جہان چاہتی لیجاتی آپ انکار نکرتے اور حضرت کی عہد مین ایک لونڈی تہی کہ اوسکے عقل مین خلل آگیا تہا اوسکو خیالات فاسدہ آتے اور ظاہر کرنے اون خیالات کیسی لوگونکی سامنی حیا کرتے اور بار بار آنحضرت کی پاس آتی اور آپکے ساتہہ تنہا بیٹہتے اور تمام واہیات بکتی جب کوئی دوسری ظاہر ہوتا تو متوہم ہو کہتی کہ یہان سی اوٹہی اور اور جگہہ تنہا چل بیٹہیے آنحضرت علیہ السلام یہہ تمام تکلیفات اوسکی قبول فرماتے اور قاعدہ آنحضرت صلعم کا یہہ تہا کہ جب نماز صبح سی فارغ ہوتی تو غلام اور لونڈیان اہل مدینہ کی پاس پانی کے برتن بہر کر لاتین تاکہ اونمین حضرت دست مبارک اپنا ڈالدین اور وہ متبرک ہوجاوین اور وہ پانی تمام دن کہاتی اور پیتی اور وضو اوسی سے صرف کرتی اور بعض اوقات کہ موسم جاڑیکا ہوتا اور پانی بہت اور پانی سرد ڈالنا ہاتہہ کا پانی مین بہت دشوار ہوتا لیکن پہر بہی کسی برتن کو خالی نچہوڑتے سب مین دست مبارک ڈالتی اور خوش خلقی آپکی اس درجہ کو پہنچی تہی کہ لڑکون خوردسال کیساتہہ

ف یعنی اے نبی جہاد کر کافرون اور منافقون سے اور سختی کر اوپر انکے

ف یعنی میری تعریف ایسے تکرار جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کی تعریف بمبالغہ تمام

بہی خوش طبعی فرماتی ایک لڑکے کا انس بن مالک کا بہائی تہا اوسنی ایک چڑیا پالا تہا نغیر نام کہ اوسکو زبان ہندی میں لال کہتی ہین اتفاقا وہ لال مرگیا آنحضرت ؑ اوس لال کی تعزیت کی لئی اوسکی پاس تشریف لی گئی اور فرمایا یا ابا عمیر ما فعل النغیر تاکہ اس کلام کی معنی کی سننی سی وہ خوش ہوا اور غم بکری اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ گران ترین چیزون کی روز قیامت کی مومنونکی ترازوی اعمال مین خلق نیک ہوئیگا اور یہہ بہی آیا ہے کہ آنحضرت ؑ نی ایک روز اپنی یارون کو فرمایا کہ کچہہ جانتی ہو کہ اکثر لوگ کس سبب سے دوزخ مین جاوینگی عرض کیا یا رسول اللہ خدا اور اوسکا رسول خوب جانتی ہین فرمایا دو چیزین ہین کا واک کہ موہنہ اور شرمگاہ ہین کہ اکثر موجب داخل ہونی دوزخ ہونگین پہر فرمایا کہ کچہہ جانتی ہو کونسی چیز اکثر موجب بہشت داخل ہونیکی ہی عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا تقوی اور حسن خلق اور یہہ بہی آیا ہے کہ مرد با ایمان بسبب حسن خلق کی قائم اللیل اور صائم النہار کا درجہ پاتا ہی اور مراد خلق سی دین اسلام ہی کہ کوئی دین پیارا اور پسندیدہ اللہ تعالی کی نزدیک اوس سی زیادہ نہین ہی براء رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وجہا واحسنہم خلقا لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر اور انس رضی نی کہا کہ خدمت کی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس پس نہین کہا مجکو اف کبہی اور نہین کہا مجکو کسی چیز کے لئی کہ کی مینی کیون کی تونی اور نہ کسی چیز کے لئے کہ نہین کی مینی کیون نہ کی تونی اور تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت اچہی لوگونکی خلق مین اور نہین چہوا مینی خز کو کبہی اور نہ حریر کو اور نہ کسی چیز کو کہ بہت نرم ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتیلے مبارک سی اور نہین سونگہا مینی مشک کو اور نہ عطر کو کہ خوشبو زیادہ رکہتا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پسینی سی اور عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہین کہ بلاشبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین تہے فحش گو طبعی اور نہ فحش گو بتکلف اور آپ فرماتے تہے خیارکم احسنکم خلقا یعنے اچہے تم مین وہ ہین جو بہت اچہی خلق رکہتی ہون اور انس رضی نی کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتے کسے شخص سے تو نہ چہوڑاتی آپ ہاتہہ اپنا اوسکی ہاتہہ سی یہان تک کہ وہی چہوڑاتا ہاتہہ اپنا اور نہین پہیرتے آپ موہنہ اپنا اوسکے موہنہ سی یہان تک کہ وہی پہیرتا موہنہ اپنا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق اور فرمایا ڈر اللہ سے جہان ہو وے تو یعنے خلوت اور جلوت اور سفر اور وطن مین اور پیچہی برائی کی بہلائی کو کہ مٹا وینگی بہلائی برائی کو اور معاملہ کر لوگونسی ساتہہ نیک خلقی کے اور جب آئینہ دیکہتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو یہہ دعا پڑہتے اللہم کما حسنت خلقی فاحسن خلقی وحرم وجہی علی النار اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمہاری اچہونکی کہا اصحابہ رضی اللہ عنہم نے ہان فرماہئی فرمایا اچہی تمہاری وہ ہین کہ بہت بڑی ہوتی عمرین اونکی اور بہت اچہی ہون خلق اونکی اور کہا انس رضی نی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوا بہجرت کہ مین آٹہہ برس کا تہا اور خدمت کی مینی اپکی دس برس پس نہین ملامت کی مجکو کبہی کسی چیز پر کہ تلف ہوگئی میرے ہاتہہ سی پہر اگر ملامت کرتا مجکو کوئی اونکی گہر والونمین سے تو آپ فرماتی چہوڑدو اسکو جو تقدیر مین تہا وہ ہوا اور انس رض بیان کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال

کہ آپ خبر پرسی کرتی بیمار کی اور ہمراہ جاتی جنازی کی اور قبول کرتی دعوت غلام کی اور سوار ہوتی حمار پر دیکھا مینی آپکو دن خیبر کے
سوار حمار پر کہ باگ اوسکی کہجور کے پوست کی تہی اور حضرت عائشہ رض کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گانٹہ
لیتے تہے پاپوش اپنے اور سیتے کپڑا اپنا اور کام کرتی اپنے گہر مین جیسکہ کام کرتا ہے کوئی تم مین سی اپنے گہر مین
اور کہا عائشہ رض نے کہ تہے آنحضرت ایک آدمی آدمیونمین سی یعنی جیسی اور آدمی ہین ویسا ہی حضرت اپنی تئین جانتے
کچہہ مشیخت نہ لگاتی اپنے تئین باوجود ایسی عالی رتبہ ہونیکے جوئین دیکہتے کپڑے مین اپنے اور دوہتی دودہ اپنی بکری کا اور
خدمت کرتے آپنے نفس کے اور علی رض روایت کرتے ہین کہ ایک عالم یہودیونکا تہا کہ اوسکی کچہہ دینار آنحضرت کی ذمہ پر
قرض تہے پس اوسنی تقاضا کیا آپسے آپنے اوسکو فرمایا کہ اے یہودی میری پاس کچہہ ہے نہین کہ دون تجکو
یعنے بالفعل نہین ہے جب کچہہ آویگا تو ادا کرونگا اوسنی کہا کہ نہین ٹلنے کا مین تمہاری پاس سی ای محمد یہان تک کہ دو تم
مجکو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اب مین بیٹہا ہون تیرے ساتہہ پس بیٹہی آپ اوسکی ساتہہ پس نماز پڑہی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کے یعنے پانچون نماز ونکا وقت اوسی حالت مین گذرا کہ آپ نماز پڑہتے
اور اوسکے پاس ہو بیٹہتے اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکو دہمکاتے یعنے خفیہ جسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معلوم
کیا دہمکانا صحابہ کا تو منع کیا اونکو دہمکانیسی پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ ایک یہودی قید کرے آپکو تو ہمکو کیونکر صبر آوی پس
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہی مجکو رب میری نے اس سی کہ ظلم کرون ذمی اور غیر ذمی پر جس وقت دن
چڑہا تو کہا یہودی نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا آدہا مال میرا اللہ کی راہ مین تصدق ہی آگاہ ہو تجہے
قسم خدا کی نہین کیا مینی یہہ معاملہ آپکی ساتہہ مگر اسلئی کہ دیکہون مین طرف تعریف آپکی جو توریت مین ہے یعنی فقط امتحان
کرتا تہا کہ آپکی تعریف جو توریت مین ہی آپمین پائی جاتی ہی یا نہین کہ توریت مین یہہ ہی محمد بیٹا عبد اللہ کا جگہہ اوسکی پیدائش
کی مکہ مین ہے اور جگہہ اوسکی ہجرت کی طیبہ یعنی مدینہ مین اور ملک یعنے سلطنت اوسکی شام مین ہی یعنی غلبہ اسلام کا وہان ہوتا
ہوگا نہین ہوگا محمد بدگو اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارونمین یعنی بلند آواز بازارونکی اور نہ بتکلف فحش گو اور بدگو اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور یہہ مال میرا ہے جو ہے پس حکم کیجئے اسمین ساتہہ اوسچیز کی کہ حکم کری تمکو اللہ تعالے اور تہا وہ یہودی بہت مال والا
روایت کیا یہہ بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین ف اس سی یہہ معلوم ہوا کہ صبر کرنا اور نرمی و خوش خلاقی کرنی باعث مطلب پانے
کے ہے چونکہ حضرت نی صبر کیا اور نرمی و خوش خلاقی کے اوس یہود کا دل موم ہوگیا اور راہ حق پر آگیا حدیث شریف مین آیا ہے
کہ اللہ نرمی کرنیوالا دوست رکہتا ہی نرمی کو اور دیتا نرمی سی وہ چیز کہ نہین دیتا سختی سے اور وہ چیز کہ نہین دیتا سوائی نرمی کے
اور عطا ابن یسار سے منقول ہی کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سی کہا مینی خبر دو مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
صفت سے جو توریت مین ہے کہا اونہون نی ہان خبر دیتا ہون مین تجکو قسم خدا کے تحقیق وہ وصف کئے گئے
ہین توریت مین ساتہہ بعض صفت کے جو قرآن مین ہے يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا
وَّنَذِيْرًا وَحِرْزًا لِلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا
سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ
يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ
الْعَوْجَاۤءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور جاننا چاہیے کہ حسن خلق برتنا لوگونسی بہت اچہی چیز اور صنع

ویکلمۃ اگرچہ جوئین ہو ۵۱ جوئین ہین
سو تمہارا تابع کپڑون وغیرہ مین
تمام اتباع کرین دلی آپکا اسمین
۵۲ یعنے کچہہ دیتا ہون مین اسلئے کہ نہین کوئی معبود برحق
سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہون
کہ بیشک تم رسول خدا کے ہو ۵۳
یعنے اسکے بنانے ۵۴ شبیہ بیجا ہے یعنے تجکو
گواہ یعنے احوال امت پر
اور خوشخبری دینے
والا یعنے جنت کے
ڈرانیوالا ۵۵ نجا دو زخکو اور [illegible]

صلح سے اور باعث قبولیت کا دارین مین ہی اور حقیقت حسن خلق مین اقوال علما کی بہت ہین خلاصہ اونکا
یہہ ہی کہ حسن خلق سنوارنا اور اچھا کرنا باطن کا ہی اور وہ حاصل ہوتا ہی اچھی ہونی چار قوتونکی سی وہ علم
اور غصہ اور شہوت اور عدل ہین اسلیئی کہ جب قوۃ علم اچھی ہوگی تو حق کو باطل سی اور نیک کو بد سے سب چیز وغیرہ
امتیاز کریگا اور اچھا کرنا غصہ اور شہوت کا متابعت شریعت و طریقت سی کری اور عدل اور میانہ روی سب
کامونمین موافق شریعت اور طریقت کی برتی تو البتہ جو فعل اور قول کہ اوس سی صادر ہونگی محمود اور موافق
شریعت اور طریقت اور مروت و عقل کے ہونگی اور یہی سب حسن خلق ہی اور بعضونے باطن کی سنورنیکی یون
تقریر کے ہے کہ باطن جب سنورتا ہی کہ مفسدات قلب کے مثل عقائد باطلہ اور حسد اور بغض اور کینہ اور عداوت اور
حب دنیا وغیر ذلک قلب سے دفع کری جیسا کہ سمجھا جاتا، امام غزالی رحمہ اللہ کی قول سی کہ اونہون نی کہا اگر کہے
تو کہ کیا علاج ہے شیطان سکے دفع کرنیکا اور آیا کفایت کرتا ہے اسکے لئی ذکر اللہ اور کہنا انسان کا لاحول ولا
قوۃ الا باللہ تو جان لی کہ علاج اسکا یہہ ہی کہ بند کری راہین داخل ہونی شیطان کی اور پاک کری قلب کو
صفات بدسی اور نہین ہے آدمی مین کوئی صفت بد مگر کہ وہ ہتیار شیطان کا ہی اور راہ ہے داخل ہونی شیطان کا
جب اکہیڑی جاوینگی قلب سے جڑین ان صفات بدکی اور آوینگی قلب مین وسوسی شیطان کے تو اونکو دلمین ٹہیراؤ
نہین ہوگا اور روکیگا اونکو ذکر اللہ تعالے کا اسلئے کہ حقیقت ذکر کے نہین ٹہیرتے ہے قلب مین مگر بعد آباد ہونی
دل کے ساتہہ تقوی کے اور بعد پاک کرنے اوسکے صفات بدسی والا ہوتا ہے ذکر وسوسہ اوسکا نہین ہوتا ہی تسلط
اوسکو قلب پر پس نہین دفع ہوتا ہی اوس سی تسلط شیطان کا اور اسلیئی فرمایا اللہ تعالے نے إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا
إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا خاص کیا گیا یہہ یعنی دفع ہونا شیطان کی وسوسہ کا ذکر سے
ساتہہ تقوی اور متقی کی اور مثال شیطان کی مانند کتی بہوکی کے ہے کہ پاس آوی تیری پس اگر نہوگی آگے
تیری گوشت روٹی بہاگ جاویگا تیری ڈرانے سی پس نرا ڈرانا دفع کردیگا اوسکو اور اگر ہو آگے تیری گوشت
اور ہو وہ بہوکا بلا شبہ وہ لوٹ پڑیگا گوشت پر اور دفع نہین کریگا اوسکو ڈرانا پس جو قلب خالی ہو قوت
شیطان سی بہاگ جاویگا اوس سی تیری ذکر سی پس اسپر شہوت جب غالب ہوگی قلب پڑیگی حقیقت ذکر کے
طرف حواشی قلب کے پس نہین ٹہیریگے اندر قلب کے پس ٹہیریگا شیطان اندر دل کی اور اسپر قلوب متقونکی جو خالی
نہین ہوی اور صفات بدسی پس وسمین راہ نہین پاتا ہے شیطان بسبب شہوات کی بلکہ بسبب غالب ہونے اونکے ذکر سے
غفلت کے پس جب ذکر کرنے لگتا ہے تو ہٹ جاتا ہی شیطان اور دلیل اسکے قول اللہ تعالے کا ہی فَاسْتَعِذْ
بِاللَّهِ اور تمام آیتین اور حدیثین جو وارد ہین ذکر مین آور کہا ابو ہریرہ نی کہ ملا شیطان مومن کا کافر کے
شیطان سے پس شیطان کافر کا چکنا چپڑا فربہ تہا لباس پہنی ہوی اور شیطان مومن کا دبلا پتلا سر بال
پریشان ننگا بدن سے پس کافر کے شیطان نی مومن کی شیطان سی کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اوسنی
کہ مین ایسی شخص کے ساتہہ ہون کہ جب کہاتا ہی بسم اللہ کہتا ہے مین بہوکا رہ جاتا ہون اور جب پیتا ہے
بسم اللہ کہتا ہے مین پیاسا رہ جاتا ہون اور جب تیل ملا ڈالتا ہی سر مین بسم اللہ کہتا ہے مین پریشان رہ جاتا
ہون اور جب کپڑا پہنتا ہی بسم اللہ کہتا ہی مین ننگا رہ جاتا ہون کافر کی شیطان نی کہا کہ مین تو ایسی شخص کے

ساتھہ ہون کہ وہ کچھہ نہین کرتا ان چیزوںمین سی کہ ذکر کیا تو نی پس مین شریک ہوتا ہون اوسکی کہانی روٹی
اور لباس وغیرہ مین اور محمد بن وسع کہ بہت بزرگ ہین پڑہتی تہی بعد نماز صبح کی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ سَلَّطتَ
عَلَیْنَا عَدُوًّا بَصِیْرًا بِعُیُوْبِنَا یَرٰینَا ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا نَرٰیھُمْ اَللّٰھُمَّ فَاٰیِسْہُ
کَمَا اٰیَسْتَہٗ مِنْ رَحْمَتِكَ وَقَنِّطْہُ مِنَّا کَمَا قَنَّطْتَہٗ مِنْ عَفْوِكَ وَبَاعِدْ بَیْنَنَا
وَبَیْنَہٗ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ جَنَّتِكَ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
پس ابلیس ایک آدمی کی صورت بن کر آیا ایک وز مسجد کی راہ مین اور کہا ای ابن وسع آیا پیچہانتا ہی تو مجکو
کہا ابن وسع نی کہ کون ہی تو کہا اوسنی لعین ہون یعنی شیطان ہون جو سب لعنت کرتی ہین مجکو کہا
ابن وسع نی کہ کیا چاہتا ہی تو کہا ابلیس نے کہ یہہ چاہتا ہون کہ نہ سکہا وی تو یہہ اعوذ کسیکو کہا ابن وسع نی کہ یہہ
نہین منع کرنیکا مین اوس شخص کو کہ پڑہے اسکو پس کر اب جو چاہے تو اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین چلتا ہے شیطان اوس راہ مین کہ چلتا ہے عمر اوسمین اور یہہ اسلئی تہا کہ دل اونکا پاک تہا شیطان کے
دخل سے اور اوسکے قوت سی کہ وہ شہوت ہین پس جب طمع کرتی ہو سمین کہ دفع ہو تجہسی شیطان نری ذکر سے
جیسا کہ دفع ہوا عمر رضی سی تو یہہ محال ہی اور ہو ویگا تو مانند اوس شخص کے کہ طمع کری دوا کو پیٹ مین پہلی آگی پرہیز
کرنیکے اور معدہ بہرا ہو غلیظ کہانونسی کہ نفع دی مجکو دوا جیسکہ نفع دیا اوسکو کہ پئی دوا بعد پرہیز کرنیکے اور
خالی ہونی معدیکی پس ذکر اللہ دوا ہی اور تقوی پرہیز کرنا ہی کہ خالی کرتا ہی دل کو شہوات سی پس جب اوترے گا
ذکر اللہ اوس ملین کہ خالی ہو غیر ذکر اللہ سی دفع ہوگا اوس سی شیطان جیسکہ دفع ہوتی ہی بیماری اوترنے
دوا کیسی اوس معدہ مین کہ خالی ہو کہانونسی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ
اور علاج حاصل کرنے اس صفت خیر یعنی حسن خلق کا یہہ ہی کہ جو کچھہ کہ اقوال و افعال اور اخلاق بد ہون
اور نفس اونکی کرنیکا حکم کری تو خلاف اوسکے عمل مین لاوے ہوتی ہوتی سب اخلاق اوسکی پسندیدہ اور
عادت ہو جائینگے اور علاج اسکا یہہ ہے کہ جو لوگ خلق حسن کہتی ہین کہ وہ مقرب اور طالب مولی ہین اونکی
صحبت مین بہت رہی ضرور تاثیر صحبت کی ہوگی اور سنت اور سیرت رسول علیہ السلام کی کہ اوپر مذکور ہوئین
ملحوظ رکہی اور اوسپر عمل کری کہ اصل سبکے یہہ ہی اور آنحضرت علیہ السلام کی سیرت ملحوظ رکہنی کی لئی ایک یہہ
حدیث جامع ہی کافی ہی ابو سعید خدری رضی نی روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جانور کو گہاس
دیتی اور اونٹ کو باندہتی اور گہر کو جہاڑتے اور بکریکو دوہتی اور پاپوش گانٹہہ لیتی اور کپڑیکو پیوند کرتی اور اپنے
خادم کے ساتھہ کہانا کہاتی اور جب خادم ماندہ ہوتا اپنے ہاتھہ سی اناج پیستے یا اوسکی مدد کرتی اور بازار سے
جو کچھہ خریدتی اپنے چادر مین گہر مین لاتی اور درویش اور تونگر اور بزرگ اور خورد سی پہل ساتھہ سلام کی کرتے
اور مصافحہ کرتی اور درمیان آزاد اور غلام اور سیاہ و سفید کی فرق نکرتی اور کبہی رات دن کی ایک سے رکہتے
اور جو عاجز اور خاک آلودہ کہ اونکی دعوت کرتا تشریف لیجاتی اور جو کچھہ آگی لی آتا اگرچہ تہوڑا ہوتا حقیر نجانتے
اور کہانا شب کا صبح تک نہ رکہتے اور نہ کہانا صبح کا شام تک رکہتی نیک خو کریم طبع نیک معاش کشادہ لب بی خندہ
اور غمگین بے ترش روی اور متواضع بی مذلت اور باہیبت بی سختی اور سخی بی اسراف ہتی اور سبو نپر رحیم اور نیکدل رہتے

اور ہمیشہ سر جہکائی رکہتی یعنی از راہ عاجزی اور تواضع کی اور کسی شخص سی اور کسی چیز کی توقع اور طمع نرکہتی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ابدا ابدا انتہی پس جو کوئی سعادت دو جہانی چاہی اسکے پیروی کری اور حقوق لوگونکی موافق شرع
اور طریقت کی ضائع نکری اور مجمل حقوق تمام خلائق کی آپسمین یہہ ہین کہ کسی مسلمان کو خواہ زندہ ہو خواہ
مردہ حقیر نجانی اور دنیا کو دین پر مقدم نرکہے اور بے تجربہ کی ہر ایک پر اعتماد نکری او احتیاج اپنی حتی الامکان
کسیکے آگے نہ لیجاوی او حاجتین اونکی جہان تک ہوسکی روا کری اور ظن بد کسی پر نہ لیجاوی اور قول اور فعل
مومن کو جب تک ہوسکی محمل نیک پر کری اور اگر کوئی کچہہ نہ دیوی تو دشمن اوسکا نہ ہو جاوے اور لوگونکی ایذا کا
متحمل ہے اور در پی بدلہ لینی نہ رہے اور جو نکی نہوا اور اگر صبر نہوسکی تو بدلہ برابر لی اور آپ ایذا کسیکو نہ پہنچاوی اور
اکثر اونکی صحبت سی دور رہے اور سوای اہل علم او صلاح کی صحبت نرکہی اور پیروی اونکی بہلائی مین کری
اور شر کو نادیدہ و شنودہ جانی اور برائی کی کرنیوالونکو نرمی سی منع کری اور ہر مجلس و مجمع مین حاضر نہوا اور بیہودگی
اور خوش طبعی سی دور رہے اور تمام امور مین میانہ روی اختیار کری کہ افراط سب جگہہ بری ہی اور چاہئی کہ باوقار
بنے تکبر سے اور متواضع بنے ذلت اور فحش اور غیبت اور مانند اسکیکو خو نکری اور زیاد گوئی سی دور رہے اور سوای سخن
مفید دین یا دنیا کی کسی سی نکہی اور عیوب لوگونکی پوشیدہ رکہی اور تلاش کرنیوالا اپنی عیبونکا ہو کر اونکی دفع کرنیمین
کوشش کری اور کسیکو ہاتہہ و زبان سی ایذا نہ پہنچاوی مگر کہ امر شرعی مین ہو تو ضرور ہے اور صحبت اہل دنیا اور اہل
معاصی سی پرہیز کری اور خلائق کی واہیات باتین نہ سنی اور اپنے سے کم رتبہ پر نظر کر کر ہر حال مین صابر و شاکر
اور متوجہ الی اللہ رہے اور اپنے سے اعلی پر نظر کر کر مشوش اور حاسد نہوا اور خیر خواہ خلائق کا رہے اور امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر سے عند القدرت باز نرہے مگر کہ خوف جان اور مال اور آبرو کا ہو تو اوس صورتمین کراہت
دلی اوس امر سی اور اوس شخص سے کافی ہے کذا فی عزیزی بحر مشکوٰۃ شریف طریقہ اور حضرت کی خلق کو
جو بڑا فرمایا اسلئے کہ دونون جہان سی غرض نرکہی اور بہروسا کیا اونکی خالق پر کذا فی مدارک اور تفسیر روح البیان
مین اس آیۂ کریمہ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ کوئی مخلوق مین سی تعریف حضرت کی نہین کر سکتا بسبب متخلق ہونے
حضرت کی اخلاق خدا تعالی پر اسی سبب سے آپ کفار کی ایذاء کی متحمل ہوتے تہے کہ کوئی بشر ویسا متحمل نہوسکی اور
آپ صبر کرتے تہے اللہ تعالی کی مدد سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور امام رازی
کہتے ہین کہ خلق ایک ملکہ نفسانیہ ہی کہ جسمین وہ ہوتا ہی اوسپر اچہے افعال کرنے سہل ہوتے ہین اور کرنا اچہی افعال کا
اور چیز ہے اور اونکا سہل ہونا اور چیز ہے پس حالت کہ باعتبار اوسکے حاصل ہو یہہ سہولت اوسکو خلق کہتی ہین
اور خلق اسکا نام رکہا بسبب راسخ و ثابت ہونی اوسکیکے کہ ہوا وہ بمنزلہ اوس خلقت کی کہ مجبول ہوتا ہی اوسپر
انسان اگرچہ محتاج ہی وہ ملکہ راسخ ہونی مین طرف بہت مجاہدہ اور ریاضت کی اور اسلیی کہا ہی حکماء نے
کہ خلق بدل جاتا ہے بسبب مصاحبت اور معاملہ کی کہ خلق اچہا برا ہو جاتا ہی اور برا اچہا بحسب حال مصاحبونکی
اور عمل کرنیکے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ یُّخَالِلُ
اور فرمایا لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْهْوَاءِ وَالْبِدَعِ الخ اور اسی سبب سے ہے مصاحبت نیکون کی اچہی کہ حکم ہی اوسکی حاصل کرنیکا
اور مصاحبت بدون کی بری اور ممنوع اور ایسیہی بدل جاتا ہی خلق کوشش کرنیسی اوسکی اسباب مین اسلیی ارواح کی

طبیبون نے تالیف کین ہین کتابین علم اخلاق مین واسطی بیان کرنی اون چیزون کی کہ باعث صحت روحانی کی
ہین اور اون چیزونکی کہ مرض روحانی ہین جیسیکہ بدن کی طبیبون نی کتابین علم ابدان مین لکہی ہین واسطی
بیان سبب ہر مرض کی اور اوسکی علاج کی اور مفرد بیان فرمایا خلق کو اور صفت لائی اوسکی عظیم جیسیکہ صفت
لائی قرآن کی عظیم تاکہ آگاہ کرین اسپر کہ آنحضرت علیہ السلام کا خلق جامع تہا واسطی تمام اچہی خلقونکی اجیسہ تہا
اوسمین شکر نوح کا اور خلت ابراہیم کی اور خلاص موسی اور صدق وعدہ اسمٰعیل اور صبر ایوب اور عذر داود کا اور
تواضع سلیمان اور عیسی علیہم السلام کی وغیرہا اخلاق تمام انبیاء علیہم السلام کی جیسیکہ کہا بعض عارفین نی ؎
لِكُلِّ نَبِيٍّ فِي الْأَنَامِ فَضِيلَةٌ ۞ وَجُمْلَتُهَا مَجْمُوعَةٌ لِمُحَمَّدٍ ؛ اور یہہ ہی جامع ہی اسسبکو قول عائشہ رضہ کا کہ جب
اونسی پوچہا خلق آنحضرت علیہ السلام کا تو اونہونے کہا کہ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ یعنی جو اچہی اخلاق قرآن مین
ہین آنحضرت ع اونپر عمل کرتے تہے اور جو ممنوعات قرآنین ہین اونسی بچتی تہی اور محمد حکیم ترمذی نی کہا کہ کوئی
خلق بزرگتر حضرت محمد صلی اللہ علیہ السلام کی خلق سی نہا کہ اپنے خواہش سی دست بردار ہوئے اور اپنی تئین بالکل
سپرد خدا تعالی کی کیا اور امام قشیری نی کہا کہ نہ آنحضرت کسی بلا سے منحرف ہوی اور نہ عطا سے منحرف اور کہا
کہ آنحضرت ع کو کوئی مقصود و مقصد سوائے خدا تعالی کی نہتا اور کہا بعضے بزرگون نی کہ جو کوئی چاہی یہہ دیکہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اون لوگونمین سی کہ نہتی حضرت کی زمانہ مین پس چاہیے کہ دیکہی قرآن کو نہین
فرق ہی قرآن کی دیکہنے مین اور آنحضرت کی دیکہنی مین یعنی سراسر متصف تہی حضرت باوصاف قرآن پس
جسنی قرآن کو دیکہا گویا حضرت کو دیکہا اور بعض نے کہا کہ جو کوئی چاہے دیکہنا رسول علیہ السلام کا تو عمل کرے
سنت پر خصوصا اوس جگہہ کہ مٹ گئی ہو سنت وہان ایسی کہ حیات رسول علیہ السلام کی بعد وفات اونکی
وہ حیات اونکی سنت کی ہے اور جسنی جلایا سنت کو پس گویا کہ جلایا سب لوگونکو اور منجملہ اخلاق آنحضرت کیسے یہہ تہا
کہ جو فرمایا صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَأَحْسِنْ إِلَىٰ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ایسی کہ آنحضرت علیہ السلام امت کو
اوسیکا حکم کرتے تہے جسپر آپ بہی عمل کرتے تہے اور حضرت علی رضہ سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الْخُلُقِ فَإِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ فِي الْجَنَّةِ لَا مَحَالَةَ وَإِيَّاكُمْ وَسُوءَ الْخُلُقِ فَإِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ فِي النَّارِ
تمام ہوا مضمون روح البیان کا اور شرح طریقہ محمدیہ مین لکہا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام اصل خلقت مین مخلوق
و مجبول تہی اخلاق نیک پر سبب ریاضت کی کچہہ اخلاق حسنہ حاصل نہین ہوا تہا بلکہ محض عطاء الہی سی تہا
اور اسیلیے ہمیشہ روشن تہی انوار معارف کی آپکی قلب مبارک مین یہانتک کہ پہنچی نہایت اعلی رتبہ کو اور اصل
ان خصلتون حمیدہ کی کمال عقل کا تہا اسیلیے کہ عقل ہی سی فضیلتین حاصل ہوتی ہین اور بری باتون سی
آدمی بچتا ہے کہا وہب بن منبہ نی کہ پڑہا مین اکہتر کتابونمین کہ اللہ تعالی نی نہین دی ہی تمام آدمیونکو
ابتداء دنیا سی انتہا تک عقل کامل مثل عقل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ع کو سب سی زیادہ عقل کامل
عطا ہوئی تہی اور عوارف المعارف مین لکہا ہی کہ عقل کی سو جزو ہین ننانوے جزو تو ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو عطا ہوئی ہین اور ایک جزو تمام مومنونکو پس اسلیے عقل العقلاء کی پیروی کرنی چاہیے اونکی
افعال اور اقوال اور سیرت و اخلاق وغیرہا مین کہ کچہہ بیان اونکا یہہ ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باپوش

ف یعنی ہر ایک نبی کے لیے مخلوق مین فضیلت ہے اور تمام فضیلتین جمع ہین محمد علیہ السلام کے لئے ۱۲
ف لانہ المجموع الاتم الاکمل صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲
ف یعنی [illegible]
ف یعنی حسن خلق [illegible]
ف [illegible] صفات حمیدہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شرح طریقہ [illegible]

اپنی ہاتہہ اور کپڑونمین پیوند لگاتی اور اپنے گہر کا کام کرلیتی اوسکا شی گوشت کہر والونکی ساتہہ اور اٹہہ لیتے کسیکے سامنی
نکرتے یعنے بسبب حیا کی اور قبول کرتے دعوت آزاد اور غلام کی اور قبول کرتے تحفہ بہیجا ہوا کسیکا اگرچہ وہ گہونٹ
دودہ کا ہوتا یا ران خرگوش کی اور بدلہ مین اوسکی آپ ہی کچہہ دیتی اور کہاتی اوس ہدیہ کو اور نہ کہاتی صدقہ کو
اور پہر باندہتے اپنے پیٹ پر بسبب بہوک کی اور کہاتی جو کچہہ حاضر ہوتا اور نہ پہیرتے جو کچہہ پاتی اور نہ پرہیز کرتی
حلال کہانیسے اور اگر کہاتی ہوتا گوشت تو کہالیتی اور اگر پاتی روٹی گیہون یا جو کی کہالیتی اور اگر پاتی حلوا
یعنے شیرینی یا شہد تو کہالیتی اور اگر پاتی فقط دودہ بغیر روٹی کے تو اوسپر اکتفا کرتی اور اگر پاتی تربوز یا کہجور
تازہ اوسکو کہالیتی اور نہین کہاتے تکیہ لگاکر اور نہین کہایا اپنے سیر ہوکر گیہون کی روٹی سے تین دن پی در پی یہانتک
کہ وفات پائی اور کہا عائشہ رضی نے کہ نہین سیر ہوئے گہر کی لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کی روٹی سے دو دن
پی درپی یہانتک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا ہی کہ گذری ابوہریرہ ایک قوم پر کہ
اونکی آگی رکہی ہتی ایک بکری بریان پس بلایا اونہون نے انکو پس انکار کیا اونہون نے کہانیسے اور کہا کہ نکلی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہین سیر ہوئے آپ جو کی روٹی سے اہتی اور یہہ بات بسبب ایثار کی ہتی کہ اور کو کہلاتے
اور آپ نکہاتے نہ بسبب فقر کے اور نہ بخل کے اور آنحضرت بڑے متواضع تہے سب لوگونمین اور بڑی سکینت و وقار
رکہتی ہتی بغیر تکبر کی نہین ہول لاتی انکو کوئی چیز امور دنیا مین سی اور پہنتی آپ جو کچہہ پاتی کبہی کملی چہوٹی سی
کبہی چادر حبرہ یمانیہ اور کبہی جبہ صوف کا پہنتے غرض جو کچہہ مباح کپڑا پاتی پہنتی اور چاہ حضرت کی چاندی کی ہتے
پہنتے اوسکو داہنی چہنگلیا مین یا بائین مین اور سوار کرتے پیچہے اپنے غلام اپنے کو یا اور کسیکو اور سوار ہوتی اوس
سواری پر کہ میسر ہوتی کبہی گہوڑی پر کبہی اونٹ پر کبہی خچر پر کبہی حمار پر اور کبہی چلتی پیادہ پا ننگی پاؤن
بغیر عمامہ اور چادر اور ٹوپی کے یعنے بیان جواز کی لئے اور خوش طبعی کرتے لیکن نہ کہتی سوای بات حق کی اور ہنستے
حضرت بغیر ہنستے ما نند کی اور دیکہتے لعب یعنی کہیل مباح کو پس انکار نکرتے اوسپر اور مسابقت کرتے اپنے اہل کے
ساتہہ اور تہین حضرت کی لئے اونٹنیاں اور غنم یعنے بکریان اور دنبیان قوت حاصل کرتے اونسی اپنی لیے اور
اپنے اہل کے لیے اور تہے حضرت کے لیے غلام اور لونڈیان فوقیت نہ ڈہونڈتے اونپر کہانی اور پہننے مین اور تشریف
لیجاتی آپ اپنے اصحاب کے باغونمین اور حقیر نجانتے کسی فقیر کو بسبب فقر اوسکے اور نہ ڈرتے کسی پادشاہ سی بسبب
سلطنت اوسکے بلاتی ہر ایک کو طرف دین خدا کی ایک طرح کا بلانا اور جسوقت ملتی کسی سی اپنی اصحاب مین سے
تو پہل کرتے اوس سے ساتہہ مصافحہ کے پہر پکڑتے ہاتہہ اوسکا پس تشبیک کرتی اوس سی یعنی اپنی اونگلیان اوسکی
انگلیونمین داخل کرتے پہر اچہے طرح پہنچتے ہاتہہ کو اور نہین بیٹہتا تہا کوئی پاس حضرت کی اسحالت مین کہ آپ نماز
پڑہتے ہوتے یعنے نفل مگر کہ ہلکی کرتے نماز اپنے اور متوجہہ ہو بیٹہتے اوسکی طرف پہر فرماتی کہ تجکو کچہہ حاجت ہی پہر
جب فارغ ہوتی اوسکے حاجت روائی سی تو پہر نماز پڑہنے لگتے اور تہا اکثر بیٹہنا آپکا اسطرح کہ کہڑی کرتے دونون پنڈلیان
اپنے اور تہامتے اونکو دونون ہاتہہ سی کہیر کر مشابہ حبوہ کے اور نہین پہچانی جاتی آنحضرت کی جگہہ بیٹہنے کی جگہہ
بیٹہنے صحاب اونکیسے یعنے ممتاز نہین ہوتی ہتی حضرت کی بیٹہنے کی جگہہ اونکی یاروں کی بیٹہنے کے جگہہ سی اسلئے
کہ جہان جگہہ پاتی مجلس مین وہین بیٹہہ جاتی اور مانند متکبرون کی مسند تکیہ لگاکر جگہہ خاص مین نہ بیٹہتے اور اکثر بیٹہنا

اکثر روبقبلہ تہا بیٹہتی کہ فرمایا حضرت نی خَیْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِہِ الْقِبْلَۃُ اور جب سکوت کرتی حضرت تو کلام کرتی
خاص ہمنشین انکی اور نہین جہگڑتے تہے صحابہ حضرت کے پاس حدیث مین یعنی جو آپ فرماتی وہ قبول کرتی چون وچرا
نکرتے اور نہین کہاتے تہے آپ گرم کہانا اور فرماتی کہ یہہ برکت والا نہین ہی اور بلاشبہ اللہ تعالی نی نہین حکم کیا ہی
ہمکو آگ کی کہانیکا پس ٹہنڈا کرد اوسکو اور کہاتے تہے آپ اپنی آگیسے یعنی نہ لوگونکی آگیسے اور کہاتی آپ تین انگلیونسے
یعنے اونگوٹہی اور اوسکی پاس کی دو انگلیونسے تاکہ نوالہ چہوٹا لیا جاوی اور کبہی چوتہی انگلی بہی لگا لیتی اور نہین
کہاتی دو انگلیونسے اور فرماتی کہ یہہ کہانا شیطان کا ہی اور کہانیکی بعد انگلیان چاٹتی اور برتن کو بہی خوب
صاف کرتی اور حضرت جب بیٹہتے لوگونکی ساتہہ اگر وہ کلام کرتے آخرۃ کا آپ بہی اونکی ساتہہ وہی ذکر کرتی
اور اگر ذکر کرتے کہانی یا پینی کا آپ بہی اونکی ساتہہ وہی ذکر کرتی اور اگر ذکر کرتے امر دنیا کا تو آپ بہی وہی ذکر
کرتے بسبب رفاقت اور تواضع کی ساتہہ اونکی پہر اوٹہتی اونکی پاس سے اور صحابہ کبہی شعر پڑہتی آپکی سامنی اپنی خوش
مضمون توحید وغیرہ کی اور ذکر کرتے بعضے چیزونکا امر جاہلیت سی یعنی قبایح اور حماقت کفر کی حالت کے
بیان کرتے اور ہنستے پس حضرت بہی مسکراتی جب وہ ہنستی اور منع کرتی حضرت صحابہ کو مگر حرام سی اور افعال
اور احوال حضرت کی بالتفصیل سے احیاء العلوم مین مذکور ہین اور کتاب مسامرات مین شیخ محی الدین رحمہم اللہ نی
ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رذالی لوگونکا ذکر نہین ہوتا تہا اور توقیر کرتی حضرت ہر قوم کی
کریم یعنی رئیس اور بزرگ کی اور حاکم کرتے اوسکو انپر اور ڈرتے لوگونکو اوسی بغیر بدخلاقی اور تیوری چڑہانی کے
کیسے اور خبرگیری کرتی حضرت اپنے اصحاب کے اور پوچہتی لوگونسی کہ کیا اونکی پاس ہی یعنی خرچ اور اچہا کہتی
اچہے کو اور توقیر کرتے اوسکے اور برا کہتے برے کو اور حقیر جانتی اوسکو اور جامع صغیر سیوطی مین ہی کان صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَغَدّٰی لَمْ یَتَعَشَّ وَاِذَا تَعَشّٰی لَمْ یَتَغَدَّ اور اوٹہاتی حضرت پانی زمزم کا اور بات آہستہ کرتے تہی حضرت
کہ اگر کوئی گننا چاہتا تو گن لیتا اوسکو یعنی لفظ لفظ جدی اور واضح ہوتی جلد جلد بات نکرتی اور حضرت کو پسند تہا
دیکہنا سبزی اور بہتا پانی جاریکا اور تفصیل اسکی کتب شمائل نبویہ اور اخلاق محمدیہ مین ہے تمام ہوا مضمون شرح طریقہ محمدیہ کا
اور تنبیہ المغترین مین عبدالوہاب شعرانی نی لکہا ہی کہ جمع کین یحیی ابن معاذ نی کچہہ صفتین مومنونکی کہ
مومن مین یہہ صفتین حاصل ہون تو مومن کامل ہو بہت حیا والا ایذا نہ دینی والا کثیر الخیر مفسد نہو سچا بات کا
کثیر العبادت راہ حق سی نہ ڈگنی والا قلیل الفضول یعنی بے فایدہ حاجت سی کلام اور کام نکرتا ہو ناتی دارونسی
بہت سلوک کرنے والا اور ملاپ رکہنے والا یعنی ناتی دارونسے وقار رکہنی والا بڑا صابر اور توکل کرتی والا
بہت راضی اللہ تعالی سی جب تنگ رزق ہو بڑا شکر گذار بڑا بردبار رفیق یعنی رفاقت کرنیوالا بہائی مسلمانونکا
بہت عفو کرنیوالا شفقت کرنیوالا لعنت نکرنی والا نہ بدکہا کرنے والا عیب نکرنے والا چغلی نکہانی والا
غیبت نکرنے والا نہ جلدباز نہ حسد کرنے والا کینہ اور بغض نرکہتی والا عجب نکرنی والا کہ اچہی کام کرکی ترا او
کہ ہیچ ماو دیگری نیست رغبت نرکہنی والا دنیا مین نہ طویل الامل کہ بڑی آرزو رکہتا ہو زندگانی دنیا اور
مال کی نہ بہت سونی والا اور غافل نہ ریاکار کہ لوگونکی دکہانی کو عبادت کری نہ منافق نہ بخیل بشاش
بشاش اور نہ جاسوسی کرنیوالا اور نہ حساس یعنی ٹوہ لینی والا آنکہہ اور کان سی محبت رکہتی والا اللہ بغض رکہنیوالا

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین مجلس وہ ہے کہ روبقبلہ ہے ۱۲

کہ بیٹہن دعا دیتا ہے یا بیٹہن صاف کرنیوالیکو کہ آزاد کرے مجکو اللہ آگ جہنم سی جیسے آزاد کیا تو نے مجکو شیطان سی

کہانا کہاتی تہی بعد کے کہ کہا ہے یعنی بیٹہن ربتنا تو شیطان کہانا اپنے ہاتہہ کو چاٹنا اور ایسے ہی برتن سے کہ عادت متکبرون کی ہے جو خلاف کرنا چاہیے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ جس نے کہانا کہایا ہو پیالہ مین پہر چاٹا پیالہ نے تو پیالہ دعا بخشش مانگتا ہے اوسکی روا الترمذی ۱۲ منہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اگر صبح کا کہانا کہاتے تو شام کا نہ کہاتے اور اگر شام کا کہاتے تو صبح کا نہ کہاتے ۱۲

صفات مومن کی ۔ ۔ ۔ ۱۲

اسد زاد اوسکا تقویٰ ہے یعنی توشہ راہ آخرت کا تقوی ہو اور ہمت اوسکی عقبیٰ ہو اور منشیٰ اوسکا ذکر خدا ہوا
اور حبیب اوسکا مولیٰ اوسکا ہو اور سعی و کوشش اوسکے آخرت کی لئی ہو نہ تکبر و غصہ کرنیوالا استقیم سنت
و جماعت پر اور ذاکر ہی مانند اولی تین سو صفا ہیں اور رباعی سید ابو الخیر رحمۃ اللہ کی یہی کہ بڑی اولیاء اللہ سے
ہین خوب جامع ہے ؏ با ہمین ؎ خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ٭ دہ چیز برون کن از درون سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ٭ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ ٭ ایضا منہ رحمۃ اللہ ؎ خواہی کہ شوی
بمنزل قرب مقیم ٭ نہ چیز بنفس خویش فرمان تعلیم ٭ صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ٭ تفویض و توکل و رضا
و تسلیم ٭ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتین ہین کہ جب ہووین تجھین پس نہین ضرر ہے
تجکو فوت ہونے دنیا کیلئے محافظت امانت کی اور سچ بات اور حسن خلیقہ یعنے نیک طبیعت و نیک خلق اور
اور پرہیزگاری کہانے مین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زرین صحابی کو کہ کیا نہ بتاؤن تجکو اس
کام یعنی دین کا وہ جو پہنچے تو بسبب اوسکے دنیا اور بہلائی آخرت کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر والونکی یعنی ذکر کے لئے اور جب
تنہا ہووی تو پس ہلا زبان اپنے کو جسقدر طاقت رکھے تو ذکر خدا کی اور دوستی کر اللہ کے راہ مین اور دشمنی کر اللہ کے
راہ مین اے ابو زرین کیا جانا تو نی کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنی گہرسی اپنے بہائی مسلمان کے ملاقات کے لئے پیچھے
چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے وہ سب دعا بخشش کے کرتے ہین اوسکے لئے اور کہتے ہین ای رب ہمارے اسنے وصل
کیا فصلہ یعنے تحقیق یہہ ملتا ہے تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنے رحمت سے پس اگر طاقت رکہے تو یہ کہ مشقت
مین ڈالی اپنی بدن کو بیچ کرنے ان سب چیزونکی تو کر اور فرمایا آنحضرت نی ایکدن اپنے صحاب کو استحیوا من اللہ
حق الحیاء یعنی حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنیکا کہا صحابہ نی کہ بلا شبہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی اللہ کے شکر ہے خدا کا
فرمایا آنحضرت نی نہین ہے یہ یعنی نہین ہے حق حیا کہ کہتی ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوی حیا کری اللہ سے
حق حیا کرنیکا تو چاہیے کہ محفوظ رکہی سر کو اور اون چیزونکو کہ جمع کیا ہے سر نے اور چاہیی کہ محفوظ رکہی پیٹ کو
اور اون چیزونکو کہ جمع کیا پیٹ نی اور چاہیی کہ یاد کری موت کو اور کہنہ و پوسیدہ ہونیکو قبر مین اور جو کوی
چاہے آخرت کو ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوی کری یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنیکا اور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین نہووی ایک بھی اونمین سے پس کتا بہتر ہے اوس سے
پرہیزگاری کہ باز رکہی اوسکو خدا عز وجل کے حرام چیزونسے یا حلم کہ دفع کری بسبب اوسکے جہل جاہل کا یا حسن خلق
کہ زندگانی کرے بسبب اوسکے لوگونمین یہ روایت جامع صغیر مین ہے اور باقی اوپر کی مشکوۃ مین اور جبکہ کہنا
جنون کا بیچ حق آنحضرت علیہ السلام کی باوجود دیکھنے ان اعمال خیر اور ہدیت کلیہ کی کہ سبب اجر اور ثواب غیر منقطع
کا ہے اور با وصف مطلع ہونیکی اس اخلاق کریمہ پر کہ دلالت اوپر کمال عقل کی کہتا ہی صریح الفساد اور ظاہر
اب فرماتی ہین فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ پس دیکھیگا تو اور وہ بہی
دیکھینگے کہ کسکو تم مین سے دیوانگی ہی ٭ فـــ ٭ سو اب تو بہی دیکھہ لیگا اور وہ بہی دیکھہ لینگے کون ہی
کہ بچل رہا ہے ٭ موضح تفسیر یعنے پس عنقریب دیکھیگا تو اور وہ بہی دیکھینگے جسوقت کہ دنیا مین آثار
ہدایت اور جاذبہ اخلاق کریمہ تیرے اونکو سر راہ لاوینگی اور کمال تیرا اونکی نظر مین ظاہر کرینگے اور بعد مرنیکے

کہ پردہ روی کا سی اوٹہا دینگی اور مرتبہ ہر ایک کی عقل و ہوش کا ہویدا ہوگا کہ کسکو جنون اور مفتونی ہی آیا تجکو ہی کہ
اسرار خفیہ عالم ملک و ملکوت کو بیچ ضمن جوامع الکلم کے انکو شان دیتا ہی تو یا انکو ہی کہ حقیقت ذات اپنی سی اور شانیون
قدرت الٰہی سی کہ انکی جانو نمین ظاہر ہین یا محجوب ہوکر مانند دیوانون کی پتہرون تراشیدہ اور لکڑیون تراشیدہ کے
پوجا مین مفتون رہے ہین ط عزیزی معنی یہہ ہین کہ جان لیگا تو اور یہہ روز قیامت کی جسوقت کہ ظاہر
و ممتاز ہوگا حق باطل سی اور کہا قاشانی نے کہ پس جان لیگا تو اور جان لینگے یہہ وقت اوٹہہ جانی پردی کی بسبب
موت کی اور کہا مقاتل نے کہ یہہ وعید ہی عذاب بدر کا اور سلمی کہا کاشفی نی اوسوقت کہ عذاب نازل ہوگا اونپر
معلوم ہوجاویگا کہ دیوانہ تو ہی یا یہہ ا۔ اور یہہ اختیر ہے پس یہہ وعدہ ہی رسول خدا علیہ السلام کی لئی ساتہ
غلبہ اسلام اور اہل اسلام کی اور ساتہہ انتقام کے اعداسی **موح** ط **اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ**
بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ بلاشبہہ پروردگار تیرا خوب جانتا ہی جسکو کہ غلط کیا اوسکی راہ کو اور
یہہ ہے کہ خوب جانتا ہے راہ پانی ہوؤنکو ط **فتح** تیرا رب وہی بہتر جانی جو بہکا اوسکی راہ سی اور وہ بہتر
جانتا ہے راہ پانیوالونکو ط **موضح تفسیر** یعنے پروردگار تیرا وہی ہی خوب جانتا اوسکو کہ مجنون و مفتون
حقیقے ہے کہ عقل اوسکے بیچ پردون تہہ بتہ کی پوشیدہ ہولی حتی کہ گمراہ ہوا راہ خاوند اپنے کیسے اور جانور سی ہی بدتر ہوا
کہ اپنے خاوند کے گہر کے راہ پہچانتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے عاقلون صحیح العقل کو کہ انکو تعبیر کیا جاتا ہی ساتہہ مہتدین
یعنے راہ یافتون کے کہ راہ اپنے خاوند کی پہچانی اور اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور چونکہ درمیان انکی دونون کے فرق بعید ہے چاہیے
کہ اونسی ظاہر مین ہی بسبب حسن خلق اپنے کے موافقت نکرتے جیسیکہ باطن مین موافقت نہین رکھتا ہی تو
اسلیے کہ موافقت ظاہر کی اثر موافقت باطن کا ہے اور علامت اوسکی ط **عزیزی** جو بہکا اوسکے راہ سے
یعنے اللہ تعالیٰ کے راہ سی کہ باعث ہی سعادت دارین کی اور سرگردان ہوا گمراہے کے جنگل مین اور متوجہ ہوا
طرف اوس چیز کی کہ پہنچاوی اوسکو شقاوۃ ابدیہ کی طرف اور یہہ وہی دیوانہ ہے کہ نہین فرق کرتا درمیان نفع اور
ضرر کی بلکہ گمان کرتا ہے ضرر کو نفع پس ترجیح دیتا ہے اور اختیار کرتا ہے اوسکو اور گمان کرتا ہی نفع کو ضرر پس
چہوڑ دیتا ہے اوسکو اور وہی بہتر جانتا ہے راہ پانیوالونکو کہ اوسکی راہ پاتے ہین اور پہنچتے ہین مطلوب کو اور بچتے
ہین ہر ممنوع سی اور وہی بڑی عاقل ہین پس بدلہ دیگا ہر ایک کو دونون فریق مین سی بحسب اوسکے کہ مستحق
ہوا اوسکا قسم عذاب ثواب سی اور اس آیۃ مین آگاہ کرتا ہے سپر کہ مجنون حقیقت مین عاصی ہے نہ مطیع اور
اشارہ ہی طرف اسکے کہ گمراہ راہ وصول سی طرف حضرت مولیٰ کی بسبب محبت دنیا کی اور رغبت کے طرف شہوات دنیا
ہوتا ہے اور اشارہ ہی اسپر کہ راہ پانیوالا طرف راہ توحید کی بسبب عنایت ازلیہ کی اور ہدایۃ ابدیہ کی ہوتا ہی **فَلَا**
تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۔ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ پہر کہا نہ مان جہٹلانیوالونکا آرزو کی اونہون نی
کہ اگر نرمی کریگا تو وہ بہی نرمی کرین ط **فتح** مت کہا مان منکرونکا وہ چاہتی ہین کسی طرح ڈہیلا ہو
وہ بہی ڈہیلے ہون **ف** یعنی تو اونکی بتونکو بہلا کہہ تو وہ تیرے بانکو پسند کرین ط **موضح تفسیر** یعنی
پس اطاعت نکر انکار کرنیوالونکی کہتی ہین کہ ولید بن مغیرہ اور ابو جہل اور اسود بن یغوث اور اخنس بن شریق
آنحضرت علیہ السلام پاس آئے اور کہا کہ اگر خلط سودا موجب ان حرکات اور ان کلمات کا ہوتا ہی تو پس ہمکو اطلاع کر

کہ ہم برادر تیری ہین کچھ علاج کرین تیرا اور اگر میل عیش وعشرت کا رکھتا ہی تو کہہ تا عورتین مرغوب اور لباس نفیس اور
طعام لذیذ اور اموال وافر تیری لئی مہیا کرین اور اگر ریاست اور جاہ چاہتا ہی تو ہم سب سردار تابعدار تیری ہین
مسند ریاست پر بیٹھ اور حکم رانی کر کہ ہم سبو نمین بیچ حسب اور نسب اور عقل و ہوش کی عمدہ اور زیادہ ہی تو آنحضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ ان چیزون مین سی کچھہ مجکو منظور نہین ہی محض مجکو بندگی خدا کی اور فرمانبرداری اوسکی
منظور ہے اونہون نی کہا کہ اگر یہہ کام تجکو منظور ہے تو بسر و چشم لیکن ایک بات ہماری مان کہ ہمارے بتونکو برا نکہہ
اور لوگونکو انکی عبادت سی منع نکر اور آپ عبادت خدا مین مشغول رہ ہم تجکو خدا کی عبادت سی منع نکرینگی اور تجپر
طعن نہین کرینگے یہہ آیتین نازل ہوئین اور ارشاد ہوا کہ بیچ برائی بیان کرنے بتونکی اور بیان قبح عبادت انکی
ہرگز بات اونکی نہ سن وَدُّوا الخ یعنے دوست رکہتی ہین کہ کاش کہ تہوڑا سا بیچ وضع اور آئین اپنے کے سست ہووے تو
بس وہ تو خود سست و بیحمیت ہین اور غرض یہہ ہی کہ مرد حقانی کو صلاح مخالفون کی کہنی پر بروا نکرنے چاہیے
اور رضا جوئی اونکی منظور رکہی کہ آخر کو یہہ امر دین کی سستے کی طرف لیجاتا ہے ہان مدارات اور حسن خلق ہر ایک سے
کرنا بہتر ہے لیکن اس شرط پر کہ اپنے وضع و آئین مین کچھہ فتور واقع نہو اور اپنے دین مین مساہلت پیدا نہو اور یہہ
ایک مقام ہے بہت مشکل بیچ امتیاز اور معرفت مداہنت اور مدارت کی اکثر لوگون نی اس مقام مین لغزش کہائی
ہے کہ بیچ تحسین خلق اور مائل کرنے دلون کے اور راضی کرنے خاطر انکی اسقدر کوشش کے ہے کہ امور دینی مین مداہنت
صریح کرنے لگے اور بعضی راہ تعصب و حمیت دین مین اسقدر بڑہے کہ سخت گوئی اور بدخلقی کو عین عبادت سمجھا اور معرفت
راہ مستقیم کے موقوف ہے اوپر فرق کرنیکے درمیان مداہنت اور مدارات کی مدارت تو یہہ ہے کہ اپنے حقوق سے
درگذر کرے مانند تعظیم اور اکرام اور احسان کی ساتہہ ہاتہہ اور زبان کی اور عیب پوشی اور خیر خواہی کی اور مداہنت سستی
کرنی ہے بیچ ادائے حقوق دین کی قسم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور قائم کرنے حدود سی اور بیان کرنے امر حق سے
بہر حال موافقت ساتہہ منکرون کے گو ظاہر مین ہو خلل دین مین ڈالتی ہے اور بیچ استحقاق اجر غیر ممنون کے خرابی
لاتی ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ اِذَا لَقِیْتَ الْفَاجِرَ فَالْقَهٗ بِوَجْهٍ خَشِنٍ اور حقائق التنزیل مین
مذکور ہے کہ سہل بن عبداللہ تستری فرماتی تہی کہ مَنْ صَحَّحَ اِیْمَانَهٗ وَاَخْلَصَ تَوْحِیْدَهٗ فَاِنَّهٗ لَایَاْنَسُ
اِلٰی مُبْتَدِعٍ وَّلَا یُجَالِسُهٗ وَلَا یُوَاکِلُهٗ وَلَا یُشَارِبُهٗ وَیُظْهِرُ لَهٗ مِنْ نَفْسِهِ الْعَدَاوَةَ
وَمَنْ دَاهَنَ مُبْتَدِعًا سَلَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ اِلٰی مُبْتَدِعٍ
نُزِعَ نُوْرُ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ یعنے مرد صحیح الایمان اور خالص التوحید کو چاہئے کہ بدعتیون کی ساتہہ انس نکرے
اور ہم مجلس اور ہم کاسہ اور ہم نوالہ نہو اور جو کوئی بدعتیون کے ساتہہ دوستی پیدا کری نور ایمان اور حلاوت ایمان اوس سی لیلے
جاتے ہے خصوصًا منجملہ منکرون سی جو کوئی کہ رذائل النفس اور بد اخلاق ہو اونکی ساتہہ موافقت کرنی گو بحسب
ظاہر ہو موجب نقصان کمال حسن اخلاق کا ہے پس جسکو کہ حق تعالیٰ اخلاق نیک پر ثابت رکہے اوسکو اونکی موافقت سے
احتراز ضرور ہے تا بسبب کثرت مزاولت اور مصاحبت اوس ذلیل النفس کے اسکے اخلاق مین قصور نپڑی جیسا کہ فرمایا
وَلَا تُطِعْ الخ ۵ عزیزی کہا بعضے علما نی کہ نہ موافقت کر تو مشرکون کی ظاہر مین جبکہ نہین موافق ہے
تو اونسی باطن مین کیسی کہ موافقت ظاہر کے اثر ہے موافقت باطن کے اور ایسیہی مخالفت کو سمجھنا چاہئے والا ہو نفاق

بسریع الزوال ہی اور کہا بعضی علمانی کہ مداہنت بیچنا دین کا ہی بدلے دنیا کے سے بس وہ سئیات سے ہی اور مدارت بیچنا دنیا کا ہے بدلے دین کی بس وہ حسنات سے ہے اور کہا جاتا ہے کہ اوہان نرمی کرنی اوس سے کہ نہین لائق ہی اوسکی نرمی کرنے اور یہہ منع نہین ہے امر مدارت کی جیسیکہ فرمایا علیہ السلام لئے أمرتُ بمداراتِ النّاسِ كَمَا أُمِرْتُ بِالتَّبْلِيغِ

کہا امام غزالی رح نے احیاء العلوم مین کہ فرق درمیان مدارت اور مداہنت کی یہہ ہے کہ اگر چشم پوشی کر تیو واسطی سلامتی دین اپنے کے اور اس لئی کہ دیکھی تو اوسمین اصلاح اپنے بہائی مسلمان کی چشم پوشی کرنین تو وہ مدارات ہے اور اگر چشم پوشی کر تیو واسطے حظ نفس اپنے کے اور اپنے شہوت اور سلامتی جاہ کی لئی تو وہ مداہنت ہی کہا ابو درداء صحابی نے کہ ہم البتہ خوشی کرتے ہین بعضی لوگونکی موہنون پر اور دل ہمارے لعنت کرتے ہین اونپر اور یہہ ہی معنی مدارت کی ہین اور یہہ معاملہ اونکی ساتہہ ہوتا ہے کہ ڈرتا ہی اونکی شر سے **وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝** اور فرمان بردار نکر ہر بہت قسم کہانیوالی حقیر کے ہر عیب کرنیوالیکی ہر چلنے والیکی ساتہہ سخن چینی کی **۝** اور کہا نہ مان کسی قسم کہانیوالیکا بیقدر یعنی دنیا کے لیے پہرتا ہو

تفسیر وَلَا تُطِعْ یعنی اور ہرگز اطاعت نکر منجملہ ان منکرون کے کُلَّ حَلَّافٍ یعنی ہر بہت قسم کہانیوالیکی کہ باتین بیکے خدا کی قسم کہاتا ہے اسلیے کہ بہت قسم کہانی دلیل رذالت نفس کی ہے دو وجہ کر اول یہہ کہ قدر بزرگی اور عظمت خاوند اپنے کی نہین جانتا ہے کہ اوسکے نام بزرگوار کو اس رتبہ مین ذلیل کرتا ہے جب قابل اوسکی نجانی ذلیل کمال ذلت کی ہوئی دوسرے یہہ کہ جو کوئی بہت قسم کہاتا ہے اکثر دروغگو ہوتا ہے اور دروغگوئی موجب کمال حقارت کی ہی لوگونکی نظر مین اور اس حقارت کو دیدہ و دانستہ ہر وقت اپنے اوپر گوارا کرنا دلیل ذلت نفس کی ہے اور یہان ایک اشکال قوی ہی جاصل اوسکا یہہ ہے کہ اگر قسم بہت کہانی بری اور معیوب ہے تو کیون آنحضرت کی کلام مین بہت قسمین فی قوع مین اتین کہ ہر بات مین وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ فرماتے تہی جواب اسکا یہہ ہی کہ بہت قسم کہانی آنحضرت کی کلام مین کئی وجہ موجب یاد دلانے رفعت اور قدر اونکے ہی اول یہہ کہ ہر کلام اپنے مین یاد الٰہی کو چہوڑتے نہتے اور یہہ علامت کمال محبت کی ہے مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ دوسرے یہہ کہ ہر نفس اپنے کو مانند لنکے بیچ ہاتہہ نفس بچانیوالیکے سمجہتے تہے اور اسلیے نفسی بیدہ مقام قسم مین لاتے اور یہہ معنی نہایت نصیحت عبودیت کی ہی تیسرے یہہ کہ جو مضمون کہ اوسپر قسم کہاتے تہے اکثر سبب اسکے کہ عقل و حواس عوام کیسے بالاتر ہوتا تہا محتاج تاکید کا ہوتا تہا پس بیچ لانے قسم کے تاکید اور دعوت الی اللہ حاصل ہوتی تہی اور اسیلیے بیچ امور دنیویہ کے آنحضرت کو اتفاق قسم کہانیکا نہین ہوا جو قسم کہ کہائی ہی بیچ باب احکام شرعیہ کے یا ڈرانیکے عذاب آخرت سے کہائے ہے بخلاف بہت قسم کہانیکے ورونی کہ اونمین یہہ امور نہین ہین اور بعضی علمانے لکہا ہے کہ وجہ بہت قسم کہانیکی آنحضرت کی کلام مین یہہ ہے کہ پہلے نبوت آپکی قسمون نامشروع بہت رواج پایا تہا کہ باپون اور بیٹون اور آنکہہ اور کان اور بزرگون اور بتونکی قسمین کہاتے تہے آنحضرت صلعم کو ضرور پڑا کہ بار بار اپنے کلام مین قسمون مشروع کو استعمال کرین تا طریق قسم کہانیکا لوگ آپسے سیکہہ لیوین اور وہ قسمین نامشروع اپنے چہوڑ دین اور تبلیغ قولی اس مقام مین کفایت نہین کرتی ہے اسلیے کہ قلع و قمع عادات راسخہ کا ایکدو بار کہنے سے میسر نہین ہوتا ہے حاصل یہہ کہ بہت قسم کہانی اوسکے معیوب ہے کہ موصوف بوصف مَّهِينٍ ہے یعنی پست ہمت اور ذلیل الطبع کہ اپنے قسمونکو واسطے ثابت کرنے مطالب خسیسہ کے اور اغراض دنیہ کی صرف کرتا ہی اور نہین

سمجھتا کہ کس نام بزرگوار کو وسیلہ کس امر خسیس کا کرتا ہون بلکہ یہہ بہت قسم کہانا اوسکا دلیل رذالت نفس اور ذلت اوسکی کا ہے
اسلیے کہ عزیز قدر عزیز کے پہچانتا ہے اور رعایت ہر صاحب عزت کی کرتا ہے اور ذلیل ہر چیز کو اپنے اوپر قیاس کرتا ہے
اور ذلیل سمجہتا ہی اور ہر چند سطر حکار ذیل النفس کہ رعایت عزت نام خدا کی نہین کرتا ہے جو کوئی ہو قابل اعتراض
اور لائق کنارہ کشی کے ہے لیکن اکثر مفسرین نے کہا ہی کہ مراد یہان اشارہ اوپر حال ولید بن مغیرہ کی ہی کہ مرد
مالدار اور کثیر الاولاد تہا چنانچہ تہوڑی سی تفصیل اوسکی مال اور اولاد کی تفسیر سورہ مدثر مین مذکور ہے اور باوجودیکہ یہہ تمام
رذالت نفس کے رکہتا تہا اور عزت نام پروردگار اپنے کے رعایت نہین کرتا تہا کاشکے اسے اپنے رذالت پر اکتفا کرتا
باوصف اس ذلالت کی یہہ وصف بد بہی رکہتا کہ هَمَّازٍ یعنے طعن کرنیوالا اور برا کہنے والا خلق کا ہے کہ پیٹھ پیچہے اور
سامنے ہے لوگون سے ساتھہ طعن و تعریض کی پیش آتا ہے اور ہر کسے کے نسب اور حسب اور اخلاق اور عادتون مین قدح
کرتا ہے پس گویا کہتا ہے کہ کت کہنا کہ لوگ اوسکے صحبت سے بیزار ہوتی ہین اور یہہ بہی دلیل کمال رذالت نفس اوسکی کے ہے اسلیے
کہ جو کوئی پاس آبرو اور وں کی نہین کرتا ہے اول آبرو اپنے کہوتا ہی پس حقیقت مین پاس اپنے آبرو کا نہین کرتا ہی اور
طرفہ یہہ ہے کہ بیچ آبروریزی لوگون کے طعن و تشنیع پر اکتفا نہین کرتا ہی بلکہ مَشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ یعنے اپنے پاؤن سے چلنے والا ہی
واسطے چغلخوری کے کہ ایک کے بات دوسرے کو پہنچاتا ہی تا آپسمین کدورت ڈلوا وی اور آپسمین ایک دوسرے کے آبروریزی
کرین اور آپ ہی اس حرکت مین خفیف و رسوا ہو لیے کہ چغلخوری عاقلون نزدیک موجب کمال حقارت کے
ہے **بیت** ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد ٭ بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد ٭ یہہ ہے وہ اذیت کہ
اوس سے بیچ تذلیل خالق خلق اور ہتک حرمت اور آبروریزی لوگون کی ظہور مین آتی ہی اور جو اذیت کہ
بیچ تلف کرنے اموال اور حقوق اور فوائد دین اور دنیا کی اوس سے ظہور مین آتے ہے یہہ ہی کہ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ یعنی
خلاف بہت قسم کہانیوالا حق اور باطل مین بسبب جاننے اوسکے حرمت قسم کی اور نہ پروا کرنے اوسکے
قسم ٹوٹنی سے بسبب بد اعتقادی اپنے کے اور اس وصف بد کو پہلے بیان فرمایا تمام اوصاف بد پر جو نعمت اور
طاعت سے اسلیے کہ اسکو بہت دخل ہے منع مین کہا کشاف مین کہ کفایت کرتے ہے یہہ آیت منع ہونے مین اوسکی
لیے کہ عادت ڈالے قسم کہانیکے اور مانند اسکے ہے قول اللہ تعالیٰ کا وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ انتہے اور
داخل ہے اسمین قسم غیر خدا کی کہ وہ کبیرہ گناہ ہی مَّهِينٍ حقیر عقل و تدبیر والا اسلیے کہ وہ نہین پہچانتا ہی عظمت
اللہ کے اور اسلیے جرأت کرتا ہے بہت قسم کہانی پر اور جائز ہے کہ مراد ہو اس سے کذاب یعنی بڑا جہوٹا اسلیے کہ وہ
حقیر ہوتا ہے لوگون کے نزدیک هَمَّازٍ بہت عیب و طعن کرنیوالا لوگونکو پیٹھ پیچہے یا طعنہ دینی والا روبرو اور حدیث مین
آیا ہے لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ طَعَّانًا وَّلَا لَعَّانًا اور اور حدیث مین آیا ہے طُوْبٰى لِمَنْ شَغَلَهٗ عَيْبُهٗ عن عیوب الناس
یعنے جو کوئی دیکہتا ہے اپنے نفس کے عیب کے طرف ہوتا ہے یہہ مانع اوسکو نظر کرنیسے طرف عیب غیر اپنے کے اور اس
یہہ نہین سمجہا جاتا ہی کہ گناہ گار کو گناہ سی نہ منع کری اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے بری باتون کی
منع کرنیکا ہان اپنے کو اچہا اور اپنے غیر کو حقیر نجانے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قطعاً یہہ برا ہے اسلیے کہ وہی جانتا ہے
حال ہر ایک کی باطنون کا مَشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ نقل کرنیوالا بات کا ایک کے طرف سی دوسرے کو بطور چغلخوری اور فساد ڈالنے کے
آپسمین یہہ بہی گناہ کبیرہ ہے حدیث شریف مین آیا ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ یعنے نہین داخل ہوگا جنت مین چغلخور

اور نقل کلام بقصد خیر خواہی کے واجب ہے جیسا کہ کہا خیر خواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ۵ ع مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ ۵ بعد اسکے مکر ہر بخل کرنیوالیکے ساتھ مال کے حد سے گذرنیوالی گنہگار کے ہر سخت روی کی بعد اس سکے ہر محقق ایک قوم کی نہ اصل و نکیسے یعنے سنت اہد یہہ ہے کہ آدمی بد اصل اکثر متصف ساتھ ان صفات رذیلہ کی ہوتے ہین لسبب اسیکے کہ ہے صاحب مال اور فرزندونکا جھٹلایا ۵ ف یعنے نیک کام سے روکتا حد سی بڑہتا گنہگار اخراس سبب سے پیچھے بدنام اسکے کہ رکھتا مال اور بیٹے یعنی دنیا مین طالب نعمت ہے ۵ موہ تفسیر مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ یعنے بہت منع کرنیوالا ہی نیکی سی کہ گز روادار رہکا نہین کہ کوئی نیکی کرے حتی کہ اپنے بیٹون اور غلامون اور نوکرونکو کہتا کہ اگر تم محمد کی پاس گئی اور بات اوسکی سنی تو موجب اور روزینی تمہاری بند کرونگا اور جو کوئی اوسکی اقارب مین سی آنحضرت علیہ السلام پاس جاتا تو اوس سے سلوک برادری کا منقطع کرتا مُعْتَدٍ یعنے ظلم و تعدی کرتا ہے اور حقوق واجبہ خلق کی مثل نوکر اور مزدور اور معاملہ والونکی ادا نہین کرتا ہے اَثِیْمٍ یعنے سخت گنہگار ہے کہ شراب بہی پیتا ہے اور زنا اور غلام بہی کرتا ہے پس اپنے نفس پر بہی ظلم کرتا ہے کہ اوسکو ہلاک ابدی مین ڈالتا ہے اور باوجود اس سب کے ایک اور وصف بد بہی رکھتا ہے کہ عُتُلٍّ یعنے گردن کش اور سخت طبیعت سخت خو بہی ہی کہ ہرگز نصیحت اور سمجہانیسی راہ راست پر نہین آتا ہے اور بیچ جال خود پسندی کی گرفتار رہتا ہے اگر کسیکی بات سنتا تو احتمال تہا کہ سب بیماریان سخت اوسکی جاتے رہتین اب کہ بات کسیکی نہین سنتا ہی علاج اونکا بہی ممکن نہین بَعْدَ ذٰلِكَ یعنے بعد ان سب قبایح کی کہ رکہتا ہے زَنِیْمٍ یعنے ولد الزنا ہے کہ اٹہارہ برس تک باپ اوسکا معین نہتا اٹہارہ برس کی بعد مغیرہ نے کہا کہ یہہ میرے نطفہ سی پیدا ہوا ہے یعنے اسکے ماں سی جماع کیا تہا اور بیچ لفظ بَعْدَ ذٰلِكَ کے اشارہ اسکے طرف ہی کہ یہہ صفت اوسکی برائی مین سب برائیون سی بالاتر ہے کہ ترقی کر کر بعد صفتونکی ساتھ اوسکے اتصاف کے ہوتا ہے والا ولد الزنا ہوتا اوسکا وجود خارجی مین سب صفتون سی مقدم تہا وجہہ اوسکی یہہ ہی کہ نطفہ جو خبیث ہو اور بوجہ حرام نکلی اور جگہہ حرام مین پڑے تو تمام اخلاق خبیثہ پیدا کرتا ہے پس یہہ صفت گویا رستی تمام اخلاق بد کی جیا جڑ کی ہے کہ سب صفتین بد اسی سے ہوتی ہین اور کاش کہ باوجود ان تمام رذالتون کے جمع کیں ہین کچہہ تہوڑی سی عقل بہی رکہتا کہ پردہ پوش اوسکی ان فضیحتونکی ہوتی اسقدر عقل سی بے بہرہ ہے کہ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ یعنے بسبب اسیکے کہ ہوا صاحب مال وافر اور بیٹونکا مغرور اور نازان ہو کر بیچ مقام انکار اور آیات اوسکی کہ خیال اولاد اوسکو دی ہی پڑا اور مقابلہ اوسکا شروع کیا بہ قدر کہ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ لئے مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ خیر مال کو کہتی ہین اور مطلق بہلائی کو بہی یعنی بہت روکنی والا خیر کا ہے یعنی بخیل ہے یا منع کرنیوالا ہے خیر سے کہ وہ ایمان و طاعت ہی اور خرچ کرنا مال کا اور ولید بن مغیرہ کی دس بیٹی ہتی کہتا تہا اون سی اور اپنی اقارب سی کہ جو کوئی تم مین سے تابعداری محمد کی دین کی کریگا اوسکو کچہہ نفع نہین پہنچاونگا کبہی اور ولید مالدار بہی ایسا تہا کہ نو ہزار مثقال چاندی رکہتا تہا اور ایک باغ طائف مین مُعْتَدٍ تجاوز کرنیوالا ظلم مین یعنی تجاوز کرتا ہی حق سی اور تعدی کہ ظلم کرتا ہے لوگو نپر اور ممکن ہی حمل کرنا اسکا اوپر تمام اخلاق بد کی اسلیے کہ تمام اخلاق بد مین تجاوز

حد اعتدال سی ہوتا ہے اور تاویلات تحجیبہ مین ہی کہ مراد تجاوز کرنیوالا ہے ظلم مین اپنے نفس پر کہ ڈبو دی اوسکو دریا
شہوات مین اور منہمک کری اوسکو بیچ ظلمت منہیات کی اَثِیۡمٍ بہت گنہگار عُتُلٍّ سخت روی اور بدخو اور بعضوں نے
کہا بڑ بڑا بہت کہانی پینے والا بڑا ظالم زَنِیۡمٍ حرام زادہ اور حدیث مین آیا ہی لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ جَوَّاظٌ
وَلَا جَعۡظَرِیٌّ وَلَا الۡعُتُلُّ الزَّنِیۡمُ یعنے نہین داخل ہوگا جنت مین مال جمع کرنیوالا بخیل اور نہ سخت دل سخت زبان اور نہ بڑ بڑا کہانیوالا
حرام زادہ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اُخۡبِرُکُمۡ بِاَھۡلِ الۡجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیۡفٍ
مُتَضَعِّفٍ وَلَوۡ اَقۡسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخۡبِرُکُمۡ بِاَھۡلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسۡتَکۡبِرٍ
اور کہتے ہین کہ زناکار تہی مان ولید کی حال اوسکا معلوم نتہا یہان تک کہ اوتری یہہ آیت تفسیر زاہدی مین مذکور ہے
کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت قریش کے مجلس مین ولید پر پڑہی تو وہ یہہ سنکر اپنے دلمین
سوچا کہ یہہ سب صفتین مجہمین ہین مگر حرام زادگی مجہمین کیونکر ہو کہ باپ میرا مغیرہ قریش مین مشہور ہے اور محمد
جہوٹ بہی نہین بولتی ہین پس تلوار کہینچکر اپنے مان کی پاس گیا اور اوسکے ساتہہ تہدید تمام کی یہہ حال
پوچہا اوسکی مان نے کہا کہ باپ تیرا عور تو نپر قدرت نہین رکہتا تہا اور ہیچی اوسکی اوسکی مال پر نظر رکہتی تہے
کہ اسکے مرنیکے بعد ہم وارث ہونگے مجکو رشک آیا مینے فلانی شخص کے غلام کو نوکر رکہا تو اوسکی نطفہ سی پیدا ہوا اور
اوس عورت کی بیچ بر دلیل واضح یہہ ہوئی کہ ولید آنحضرت سی دشمنی بہت رکہتا تہا اسلیے کہ اکثر یہہ ہوتا ہے کہ نطفہ
جو خبیث ہوتا ہے تو اولاد جو اوس سے پیدا ہوتے ہے وہ بہی خبیث و بد ہوتی ہی اسی سبب سی
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ وَلَدُ الزِّنَا وَلَا وَلَدُہٗ وَلَا وَلَدُ وَلَدِہٖ
جیسا کہ کشاف مین ہی اور اور حدیث مین ہی لَا تَزَالُ اُمَّتِیۡ بِخَیۡرٍ مَا لَمۡ یَفۡشُ فِیۡھِمۡ وَلَدُ
الزِّنٰی فَاِذَا فَشَا وَلَدُ الزِّنٰی اَوِ السَّکۡرَانُ یَعُمُّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابِہٖ
اور اور حدیث مین آیا ہی وَلَدُ الزِّنٰی شَرُّ الثَّلٰثَۃِ کہا ساوی نے شرح منار مین کہ یہہ حکم خاص ہے کے
حق مین ہے اسلیے کہ ہم دیکہتی ہین ولد الزنا کو صالح زیادہ حلال کے بچہ سی امر دین اور دنیا مین اور لائق ہوتا ہی تمام
اچہے باتون کی کہ اوسکی گواہے اور عبادت قبول ہوتی ہی اور قاضی ہونیکی لائق ہوتا ہی وغیر ذلک پس حدیث
عام نہین ہے انتہے کہتا ہے فقیر جبکہ زود کا اثر ہوتا ہی کہ جس عورۃ کا دودہ پیوی تو غالب ہوتی ہین اوسمین اخلاق
اوسکے خواہ اچہے ہون یا بری تو زنا کا اثر کیون نہو اور صلاح و کے آثار ظاہری کا اعتبار نہین ہی اور حدیث مین آیا ہے
کہ وُلِدۡتُ مِنۡ نِکَاحٍ لَا مِنۡ سِفَاحٍ اور ایسیہی تمام انبیا علیہم السلام اور تمام اولیا کرام رضی اللہ عنہم
پس زنا بدتر ہے کفر سے ایک وجہ کر کیونکہ اللہ نکالتا ہی جی کو میت سی یعنی مومن کو کافر سی بخلاف رشید یعنے
نیک کے زانے سے پس ولد الزنا نہین صلاحیت رکہتا ہی ولایت حقیقیہ کے اگرچہ لائق ہو ولایت ظاہریہ کے اور
اَنۡ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیۡنَ متعلق ہی ساتہہ قول اللہ تعالی کی وَلَا تُطِعۡ یعنی نہ فرمان برداری کر ایسی شخص کی
بسبب اسکے کہ بہت مال والا و اولاد والا ہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نہین جانتی ہین ہم کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے
کے برے بیان کی ہو کسیکے اتنے کہ جتنی برائی بیان کی ولید کے روح جلالین اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ
اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ۝ جب پڑہے جاوین اوسپر آیتین ہماری کہی کہانیان ہین

موضح تفسیر پہلونکی ہین یہہ نقلین ہین پہلونکی کا فتح جب سناتی اوسکو ہماری آیتین کہی ہیہ نقلین ہین پہلونکی کا
اِذَا تُتْلٰی الخ یعنی جسوقت کہ پڑہے جاتی ہین اوسپر آیتین ہماری اور صریح جانتا ہی کہ یہہ کلام مقدور
مخلوقات سی خارج ہی بلاشبہ کلام خالق کا ہی اور خالق ایسا شخص ہے کہ مجکو باوجود اس رذالت نسب اور
حسب اور خلاق کی یہہ نعمتین جسم مال بہت اور اولاد خوش شکل سے عطا فرمائی ہین مجکو چاہیی کہ اوسکی شکر مین
کوشش بلیغ کرون یہہ نہین کرتا اور کفران نعمت کرتا ہے یہان تک کہ قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ یعنی کہتا ہے
کہ کہانیان پہلونکی ہین کہ لکہہ کر چہوڑ گئی ہین کلام آلہی نہین ہی کلی بیج حق اس شخص کا فر النعمت کے
انتظار آنے روز قیامت کا کہ وعدہ گاہ جزاء ہر نیک بد کی ہی نہین کرنیکا بلکہ سَنَسِمُهٗ الخ عزیزی یعنی ابداغ
عَلَی الْخُرْطُوْمِ داغ رکہین ہم اوسکے ناک پر مترجم کہتا ہے کہ یہہ کنایہ ہی رسوا کرنیسے کا فتح اب داغ
دینگے ہم اوسکے سونڈ پر ف کہتے ہین یہہ ولید تہا قریش مین ایک سردار ناک پر داغ تہا دنیا مین بڑا
یا آخرت مین پڑیگا جلنی کا موضح تفسیر یعنی عنقریب داغ رکہین گے ہم اوسکی ناک پر کہ اکثر مقام
فخر اور نخوت کا اعضاء آدمی سی یہی ہی اور جائی ظہور آبرو اور عزت حمیت کی یہی ہی ناک ہی تاکہ بڑی گنہگار کے
مانند نکما پہرے حضرت عبداللہ بن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سی روایت آئی ہی کہ جنگ بدر کے
دن کسے انصار کے تلوار اوسکی ناک پر لگی اور اوسکی ناک زخمی ہوئی پہر جب پہر مکی مین آیا تو اوس زخم کی کتنی ہی
دوا کی وہ اچہا نہوا اور اوسمین خارشت ہوگئی یہان تک کہ اوسی مرض مین داخل جہنم ہوا علماء دین کہا ہے
کہ ولید نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک طعن کیا تہا کہ مجنون ہی سو حقتعالے نے دس طعن کئی یعنے
دس عیب اوسکے بیان فرمائی اب اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ حق تعالی نی عدل و انصاف کی راہ سی رسول
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایذا دینی والیکو ایک ایذاء کے عوض مین دس سزا دین پہر جو لوگ کہ آپکی محبت اور
خدمت اور جان نثاری مین عمر بہر مصروف رہے ہین اونکو کم سے کم ایک نیکی کے بدلی مین دس انعام سی تو سرفراز
کریگا اسے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجپر ایکبار درود بہیجیگا تو حق تعالی دس مرتبہ
اوسکو اپنے رحمت سے نوازیگا اور خرطوم کی لفظ لانیمین جو لغت مین ہاتی اور سور کی ناک کو کہتی ہین کمال اوسکے
حقارت منظور ہے گویا وہ شخص انسانیت سے نکل کر خست مین مانند سور کی اور تکبر و غرور مین مانند ہاتی کے
ہوگیا ہے اور اگر کسے شخص کو اس ولید پلید اور اور اوسکے ساتہیونکی قصہ سننے سے کہ اوس پاک زمین
مکہ معظمہ کو اپنے نجس ریاست سی آلودہ کر رکہا تہا اور وہانکی حکومت کا منصب حاصل کیا تہا یہہ خیال مین
آوے کہ سطرحکے کافرون اور پاجیون کو کیون بڑہاتا تہا ایسی متبرک جگہہ کے ریاست و حکومت کیون
دیتے تہے تاکہ وہ اس قسم کے برائیان اور قباحتین ظاہر کرین اور لوگ چار ونا چار اونکی طریقے کی
پیروی مین گرفتار ہوکر گمراہے کے بہنور مین ڈوب کر ہلاک ہووین اور ایسی پیغمبر جلیل القدر کو اونکی سببسے
ایذا پہنچے سکے جوابمین فرماتی ہین اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ الخ عزیزی اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ
الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ تحقیق ہمنی آزمایا اونکو جیسکہ آزمایا تہا
ہمنے باغ والون کو جب قسم کہائے کہ البتہ کاٹین گے میوہ باغ کا صبح ہوتی اور انشاءاللہ نکہا کا فتح

ہمنی ان لوگونکو جانچاہے جیسی جانچاہے جیسے جانچا اوس باغ والونکو جب سنی قسم کہائی کہ اوسکا میوہ توڑینگے صبحکو اور انشاء اللہ نکہا ۵ موضح تفسیر ۚ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ یعنے بیشک ہم جانچتی ہین ان مکی کی بد خلاق لوگونکو مال اور ریاست دیکی تاکہ ہم دیکہین کہ یہہ لوگ ظاہری مال اور مرتبے کے پیرو ہو کرتے ہین اور او ہنین باجی کا فرونکی حکم و مشورہ پر چلتی ہین اور رسول برحق کے تعظیم و تابعداری کو چہوڑتے ہین یا حق پہچانتے ہین اور اللہ اور رسول کی حق کو اپنے سرداروں اور مالداروں کی تابعداری پر مقدم کرکے ادا کرتے ہین تاکہ اس حق شناسی کی وسیلہ سے دارین کی سعادت کو پہنچین اور سب ملکون اور شہروں پر غالب ہو کر فتح کرین اور ان گنت خزانون کی مالک ہو ن

كَمَا بَلَوْنَا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ جیسا کہ جانچا تہا ہمنی اسیطرح باغ والونکو جو باغ ضروان کرکے مشہور تہا اور وہ ایک باغ تہا شہر صنعاء کی متصل جو دار السلطنت یمن کا ہے اوس شہر سے تین کوس پر سر راہ اوس باغ کا مالک تہا ایک شخص بنے ثقیف مین سی اوس باغ مین میوہ دار درخت لگائی تہی اور جب کہیتی کا محصول بہت ہو وہ وہان کرتا تہا اور اسکو اوس باغ سی ہر فصل مین بہت کچہہ حاصل ہوتا تہا اور اوسنی اپنے اوپر ایسا لازم کر رکہا تہا کہ میوہ چنتی اور کہیت کاٹنی سے جو کچہہ باقی رہتا تہا وہ فقیرونکو دیتا تہا اور اناج اوٹہانیکے وقت جو کچہہ ہوا سے اودہر اودہر ہو جاتا تہا وہ بہی فقیرونکو دیتا اور میوہ جہاڑنے مین جو کچہہ فرش سی باہر گرے وہ بہی فقیرونکو دیتا تہا اور اوس باغ کی حاصل کو جب گہر مین لاتا تو دسوان حصہ اوسکا بہی فقیرونکو دیتا اور اسیطرح جب اوس آٹی کی روٹی پکتی تو دس روٹیونمین سی ایک روٹی فقیرونکو دیتا جب وہ شخص مرا تو اوسکی تین بیٹی تہی وہ وارث ہوی اور اونہون نی آپسمین یہہ مشورہ کیا کہ ہم سب اہل و عیال والی ہین ہمارے باپکا ایک گہر تہا اور اب ہمارے تین گہر ہوے تو جتنا ہمارا باپ فقراء کو دیتا تہا ہم وتنا نہین دی سکتی ہین اسکی کیا تدبیر کیجی منجہلے بہائی نے کہا کہ کچہہ تدبیر نکرو اپنے باپکے طور پہ دئی جاو حق تعالی اسمین برکت دیگا اون دونون بہائیون نے اوسکی بات نہ سنی اور آپسمین یہہ صلاح کی کہ میوہ توڑنے اور کہیت کاٹنے کے وقت فقیرونکو آنے نہ دینگے بلکہ بیخبر باغمین جاکر میوہ توڑکر اور کہیت کاٹ کر گہر مین لی آوینگے اور فقیرونکا حصہ جدا نکرینگے ہان اگر کوئی فقیر ہماری کہانیکی وقت آجاویگا تو کوئی ٹکڑا روٹی اوسکو بہی دینگے اور اوس منجہلے بہائیکو کچہہ ملامت کر کرا ور دہمکا کر چپکا کیا إِذْ أَقْسَمُوا جب آپسمین اون تینون بہائیونے قسمین کہائین اس مضمونکی کہ لَيَصْرِمُنَّهَا مقرر کاٹینگے میوہ اور کہیتی اوس باغ کی مُصْبِحِينَ صبح ہوتے تاکہ کسی فقیر و مسکین کو خبر نہوا ور اونکا باپ دن چڑہے میوہ کاٹتا تہا تاکہ سب فقیر جمع ہو کر اپنا حق لین وَلَا يَسْتَثْنُونَ اور ہرگز کسے نے انشاء اللہ نکہا تاکہ اونپر قسم نپڑنیکا بہی احتمال ہو سکتا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہہ ہی کہ اگر کوئی کسی چیز پر قسم کہاوی اور اوسکے ساتہہ لیکہی انشاء اللہ کہے تو وہ قسم اوسکے ذمہ پر لازم نہین ہوتی چاہے اوس قسم کے موافق کری چاہے نکرے اور اونہونے اسواسطے انشاء اللہ نکہا کہ منجہلے بہائی کا کہنا جو اس بات پر راضی نہتا کسیطرح منظور نہوسکے اور خواہ مخواہ اوس قسم کی موافق کرنا پڑے لو جس راتکو اونہون نی یہہ ارادہ کیا اور آپسمین اسکیلیا دیرتک عہد و پیمان مضبوط کر کر سوئے اوس رات کو حکم الٰہی دوسرے رنگ پر نازل ہوا یعنی فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۵ بس گرد پہری اوس باغ پر ایک بلا جانب پروردگا

تیر لیسی یعنی آگ لگ گئی اور وہ سوتی تہی ۵ فتح ۵ پہر پہر اگر گیا اوسپر پہیری والا تیری رب کی طرف سی اور وہ سوتے رہے ۵ موضح ۵ تفسیر فطاف علیہا پہر گرد پہر گیا اوس باغ اور کہیت کی طائف الخ پہر نیوالا تیری رب کی طرف سی اور وہ ایک آگ تہی آسمان پر سی گری اور اوس باغ کی درخت اور مکان اور بیل اور مال اور کسانونکو بالکل جلا دیا وھم نائمون اور وہ سوتے تہے جسطرح مکہ والی قحط کی آتی اور بدر کے شکست اور اور لڑائیون سے غافل ہین اور تیرا حق یعنی تجہکو پیغمبر سمجہہ کر تعظیم اور تابعداری کرنی اور حق تعالی کا حق یعنی اوسپر ایمان لانا اور اوسکو سچا جاننا ادا نہین کرتے ۵ عزیزی

فاصبحت کالصریم پس ہوا مانند زراعت کاٹی گئی کی ۵ فتح پہر صبح تک ہو رہا جیسی ٹوٹ چکا ۵ موضح ۵ تفسیر پہر صبح کو ہو گیا اونکا باغ جیسی کہیت کٹا ہوا کہ کچہہ بہی کہیتی اور درختونکا اوسمین نشان باقی نرہا اور وہ صبح ہوتی اوس غفلت کی نیند سی اوٹہی اور اپنی باغ کی حال سی بیخبر تہے ۵ عزیزی

فتنادوا مصبحین ۵ ان اغدوا علی حرثکم ان کنتم صارمین پس اپسمین آواز دی صبح کرتے کہ سویرے چلو اپنے کہیتے پر اگر کاٹنے والی ہو ۵ فتح ۵ پہر آپسمین پکاری صبح ہوتے کہ سویرے چلو اپنے کہیت پر اگر تمکو توڑنا ہے ۵ موضح ۵ تفسیر فتنادوا پہر آپسمین پکارا اون تینون بہائیون نے صبح ہوتے ان اغدوا الخ کہ سویری چلو اپنے کہیت پر ان کنتم صارمین اگر ہو تم آج کہیتی کاٹنی اسواسطے کہ اگر دیر کروگی تو فقیرون کی ہجوم سے کہیتے کا کاٹنا آج نہو سکیگا پہر کل پر پڑیگا اور یہہ نہین جانتی تہی کہ ہمارے جانیسی پہلی کہیتی کٹ کر ہر دوسرے مالک کی سرکار مین ضبطی ہو گئی ۵ عزیزی

فانطلقوا وھم یتخافتون ۵ ان لا یدخلنھا الیوم علیکم مسکین ۵ وغدوا علی حرد قادرین پس چلے آپسمین باتین پوشیدہ کرتے ہوئے کہ داخل ہو باغمین آجکے دن تمپر کوئی فقیر اور صبح کو پہنچے بخل پر قادر اپنے گمان مین ۵ فتح ۵ پہر چلے اور آپسمین کہتی تہی چپکی کہ اندر نہ آنے پاوی اوسمین آج کوئی محتاج اور سویرے چلے لپکے زور پر ۵ موضح ۵ تفسیر فانطلقوا الخ پہر چلے وہ تینون بہائی نوکرون اور مزدورون کو لیکر اور وہ آپسمین کہتی تہی اور چہپی چہپی کونچی اور گلیونسی جاتی تہی اور مطلب اونکا یہہ تہا کہ آنے نہ پاوی آوس باغمین آج تمہاری پاس کوئی فقیر و مسکین اسواسطے کہ اگر کوئی فقیر اس باغمین آجائیگا تو شرما شرمی کچہہ نہ کچہہ دینا پڑیگا سو اسکی تدبیر یہہ ہی کہ دروازے پر آدمیونکو بٹہا دیا چاہئی تاکہ کسی فقیر کو باغ کی اندر آنے ندے چنانچہ مکہ والی بہی یہی کرتے تہے کہ شہر کے غریبون اور ضعیفون کو اسلام مین داخل ہونی ندیتی تہی وغدوا الخ اور صبحکو سویرے پہنچے فقیرونکی منع کرنی پر مستعد اور ہٹ کرنیوالی ہوکر ۵ عزیزی

فلما راوھا قالوا انا لضالون ۵ بل نحن محرومون پس جسوقت کہ دیکہا اوس باغ کو کہا تحقیق ہم غلط کرنیوالی راہ کی ہین یعنی یہہ باغ اور ہی ہمارا باغ نہین نہ بلکہ محروم کئی گئی ہم ۵ فتح پہر جب اوسکو دیکہا کہا ہم راہ بہولے پر ہماری قسمت ہو وی ۵ موضح ۵ فلما راوھا الخ پہر جب دیکہا اوس باغکو جلا ہوا اور اوسکے مکانون کو ڈہیا ہوا اور درخت اور کہیت نیست و نابود دیکہی تو نہ پہچانا کہ یہہ باغ ہمارا ہی اور کہنی لگی آپسمین کہ ہم کہان آگئی یہہ تو ہمارا باغ نہین ہے

مقرر ہم راہ بہولی ہین اور پہلی صبح کی اندہیریکی سبب سے کہین اور طرف آگئی ہین پہر جب دایئن بایئن غور کرکے دیکھا
اور اپنے باغکی نشانیان پہچانین تب کہنی لگی کہ ہم راہ نہین بہولی بلکہ ہم حقتعالی کی درگاہ سی محروم کیی گیی
اور نصیب ہماری ہی پہوٹی کہ بدون کسی ظاہری سبب کے ایسا ہمارا باغ پہلا ہوا جو ہماری گذران کی پونجی تہے
سو خاک سیاہ ہوگیا اسیطرح قحط اور بدر کی لڑائی کو دیکہہ کر پہلے کہینگے کہ یہہ قحط نہین ہے تہوڑے دنون پانی
برسنا تہم گیا ہے آگی چل کی برسیگا اور یہہ شکست بدر کی کچہہ عذاب آلہی کی علامت نہین ہے اگر ایکبار شکست
ہوئی ہی تو پہر آگے چلکے ہماری فتح ہوگی مگر جب دیکہینگے کہ قحط پر قحط اور شکست پر شکست ہوتی چلی جاتی ہے
جب جانینگے کہ ہمارے نصیب پہوٹے اور اللہ تعالے کے درگاہ سی ہی بی نصیب ہوے جیسا کہ اون باغ والون اوسوقت جانا
پہر ہاتہہ ملنی لگے تب قَالَ اَوْسَطُهُمْ الخ ۵ عزیزی قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ
کہا بہترین اونکینے کہ آیا نکہا تہا مینی تمکو کہ کیون تسبیح نہین کہتے ہو یعنی رجوع خدا کی طرف کرو ۵ فتح
بولا او نمین بیچکا مینی تمکو نکہا تہا کیون نہین پاکی بولتی اللہ کے ۵ موضح تفسیر قَالَ الخ یعنے
کہا اونکی منجہلے بہائی نے جب دیکہا کہ اپنے نصیبے پر افسوس کرتے ہین کیا نکہا تہا مینی تمکو اسکے پہلے
کہ کیون نہین پاک جانتی ہو اللہ تعالے کو اس سی کہ اپنی وعدہ مین خلاف کری اور فقیرونکو زکوۃ اور خیرات
دینے سے مال مین برکت نکری اور کیون بدگمانی کی اللہ تعالے پر کہ فقیرونکی دینی سی ہمکو فقر مین گرفتار کریگا
اور ہم محتاج ہوجاوینگے یہان سی معلوم ہوا کہ بخیل ضرور اللہ تعالے سے بدگمان رہتا ہی اسیواسطی حدیث
شریف مین آیا ہے اَلْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ
اور سخی کو اللہ تعالی کی کرم اور بخشش پر اعتماد کرنا اور اوسکی وعدیکو سچا جاننا لازم ہے اسیواسطی حدیث شریف مین
آیا ہے کہ اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ اور یہہ بہی
حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیز و نیر مین قسم کہا کر کہتا ہون یعنی
اسلیے کہ ظاہر مین عقل سے دور معلوم ہوتی ہین اول یہہ کہ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ اور دوسرے یہہ کہ مَا تَوَاضَعَ
اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ اور اللہ تعالی کی لیی تواضع کرنیکے معنی اور حدیث مین یہہ فرمائی ہین
کہ تین شخصون کے تعظیم کرنے یہہ اللہ تعالے کے لیے تواضع کرنا ہے اول حافظ قرآن کی تعظیم کرنے اور اوسکی معنی
جاننی والیکی اور اوسپر عمل کرنیوالیکے دوسری بڈہی مسلمان کی تعظیم کرنی تیسری ماں باپ کی تعظیم کرنی اور
تیسری یہہ کہ یعنے مَا زَادَ عَبْدٌ بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا عزیزی قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ کہا پاکی
سی یاد کرتے ہین ہم اپنے پروردگار کو تحقیق ہم ستمگار تہے ۵ فتح بولی پاک ذات ہی ہمارے رب کی ہم تہے
تقصیروار تہے ۵ موضح تفسیر پہر جب وہ دونون بہائی اور اونکی صلاح دینی والی منجہلے بہائی کی نصیحت سے
خبردار ہوی تو اوس خرابی کی بعد قَالُوْا الخ بولی کہ اب ہم بہی معتقد ہوی کہ پاک ہی ہمارا پروردگار اس
بات سی کہ اپنے وعدیکے خلاف کرے اور اون سخی جوانمردونکو جو اوسکی راہ مین اپنا مال خرچ کرتی ہین برکت
ندی بیشک ہم تہے ظلم کرنیوالی کہ فقیرونکی حق مین نیت بدلے اور اپنے باپ کی طریقہ کو چہوڑ دیا اور اعتماد
اور بہروسا اللہ تعالی کی سچی وعدے پر نکیا اور جب اپنے تقصیر اور گناہونکا اقرار کیا فَاَقْبَلَ الخ ۵ عزیزی

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ پس متوجہ ہوی بعض اونکی بعض پر آپسمین ملامت کرتی ہوی
فتح ۵ پہر موہنہ کر کر ایک دوسرے کی طرف لگی اولاہنا دینی ۵ **موضح تفسیر** پہر متوجہ ہوے اور
موہنہ پہیرا ایک نے دوسرے کی طرف آپسمین ملامت کرنی اور اولاہنا دینی کو چنانچہ ایک بہائی نی دوسرے بہائی سے
کہا کہ پہلے تونے میہ مشورہ دیا تہا کہ فقیروں کو نہ آنے دینا چاہیی اور صبح کو سویرے چلیی ادسنی اوسکو ملامت کی
کہ پہلے تونے مجکو مفلسے سے ڈرا لیا تہا اور کہا تہا کہ ہمارے اہل وعیال بہت ہین اور مجہسے اوسکی تدبیر پوچہی تہی
پہر وہ دونون بہائی اپنی صلاح کار ونکی طرف پہری اور اونکو ملامت کرنے لگے آخر بعد اس تہکا فضیحتی کے جب
دیکہا کہ اب ملامت کرنیسے کچہہ فائدہ نہین ہے جو کچہہ ہونا تہا سو ہو چکا تب مضطر اور حیران ہوکر قالوا الخ
قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا کُنَّا طٰغِیْنَ ۵ کہا اے وائے ہمکو تحقیق ہم تہی حد سی گذری ۵ **فتح**
بولی ای خرابی ہماری ہم تہے حد سی بڑہنے والی ۵ **موضح تفسیر** بولی سب ملکر اے خرابی ہے ہماری
بیشک ہم سب ہی سرکش حد سی بڑہنے والے ہے واسطے کہ ہمکو اس بات مین مشورہ لینا کیا تہا کہ نیک بات مین
مشورہ لینا چاہیے اور ہمارے مشورہ دینے والونکو یہہ کیا مناسب تہا کہ حق اللہ کو بالکل موقوف کرنیکی صلاح دی
اور اب ہم کہ اپنے اس ظلم اور نافرمانی پر نادم و شرمندہ ہوی ہین عَسٰی الخ ۵ **عزیزی** عَسٰی رَبُّنَآ اَنْ یُّبْدِلَنَا
خَیْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ امید ہے پروردگار ہمارا یہی کہ بدلہ دیوی ہمکو ایک باغ بہتر اس سی تحقیق ہم طرف
پروردگار اپنے کے توقع رکہنے والی ہین ۵ **فتح** شاید ہمارا رب بدل دی ہمکو اس سے بہتر ہم اپنے رب سی
آرزو رکہتی ہین ۵ **موضح تفسیر** عَسٰی رَبُّنَا الخ امید رکہتی ہین اپنے پروردگار سے اسکے کہ بدلین دے
ہمکو اس سے بہتر باغ اور اور طرح سی اس سال کی رو سے ہمپر کشادہ کرنی سیلی کہ ہمنی پہلے اگرچہ اوسکی کرم پر
بہروسا کیا لیکن اب باوجود اس بلا کی دیکہنی کے اوسکے مہربانی سی ناامید نہین ہین بیشک ہم اپنے پروردگار
کیطرف بڑے آرزو رکہتے ہین حضرت عبداللہ بن مسعود رض سی روایت آئی ہی کہ حق تعالی نی اس اخلاص کے
کلمہ کو اونسی پسند کیا اور جب وہ تینون بہائی افسوس کرتے ہوی شہر کو پہنچی اوس شہر کی بادشاہ نی
اونکا یہہ حال سنا تو اپنے باغون سی ایک باغ بہت خوب جسکا نام حیوان تہا اونکو عنایت کیا اوس باغ مین
انگور کا خوشہ اتنا بڑا ہوتا تہا کہ ایک خوشہ ایک خچر کا بوجہ ہوتا تہا بہت لوگ مکہ کے اپنے مان باپ اور خویش و
اقربا کے مارے جانیکے بعد اور مال و اسباب لڑائیون مین لٹ جانیکے بعد اور سات برس قحط مین مبتلا ہونیکی بعد
کہ جسمین مردونکی ہڈیان جوش کر کر اور مردار چمڑا بہون کر کہایا اور اونٹ کی اوجہہ کا پانی پیا آخر کو نادم ہوکر
چار ناچار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی جو بہت بڑی نعمت تہی اللہ تعالی کی طرف سے اوسکے قدر
اور قرآن مجید پر ایمان لانیکے نعمت کو پہچانا اور راہ پر آئے اور اپنے کئیے کے قائل ہوی اور ایمان لائی
پہر اللہ تعالی نے اونکو نوازا اور چہہ سو چہپن برس تک تمام روئے زمین کی خلافت اور سلطنت سی سرفراز کیا
اور ہر طرف کی فتحین اور خزانی بخشا اور ہزارون شہر آباد اور باغات عمدہ بہار دار دلکش کی اونکو عنایت
فرمائی آخر کو چہہ سو چہپن برس کی بعد چنگیز خانیون کی ہاتہ سی اونکی ریاست برباد ہوئی اور پہر آج تک
اون بارش نہ آئی اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

اب حق تعالیٰ اس بیان کی بعد یعنی مکی والونکا حال باغ ضروان کی مطابق ہی فرماتا ہی کذلک العذاب الخ

عزیزی ابو خالد یمانی کہتے ہین کہ مین گیا تہا باغ حیوان مذکور مین پس دیکہا مینی کہ ہر خوشہ انگور کا اوسمین برابر مرد حبشی کہڑے کے تہا محقق کہتے ہین کہ جو کوئی کسی بلا مین مبتلا ہوا اور مال اوسکا تلف ہوا اور تامل کرے اور جانی کہ مین سزاوار اسیکا تہا شامت گناہ سی اور پہر مقر اپنے تقصیر کا ہو کر درگاہ رب العزت مین رجوع و توبہ کری تو امید ہے کہ بہتر اوس سے عنایت ہو جیسے باغ ضروان کی بدلی مین باغ حیوان ملا مولنا روم فرماتی ہین **ع** او لم خم شکست و سرکہ بریخت + من نگویم کہ این زیانم کرد + صد خم شہد صافی از پی آن عوضم داد و شادمانم کرد + علماء نے اختلاف کیا ہے کہ باغ والے کافر تہے یا مسلمان اور توقف کیا ہے اوسکے امر مین لیکن اکثر علماء نے کہا ہی کہ توبہ کی اونہون نی اور مخلص ہوئے کہا یہہ قشیری نے اور شیخ ابی الربیع مالقی رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ کہان سنا مینی حال ایک عورۃ صالحہ کا کہ ایک گانو مین مشہور تہی اور نام اونکا فضہ تہا پس مین اونکی زیارۃ کو گیا کہ دیکہون کرامتین اونکی جو مشہور تہین پس ہمنی سنا کہ اونکی ہان ایک بکری ہے کہ دودہ دیتی ہی شہد ملا ہوا پس مین ایک نیا پیالہ مول لیکر گیا اور سلام کیا مینی اونکو اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ برکت تہماری بکری کی جو مشہور ہے دیکہون پس دی مجہکو بکری مینی اوسکا دودہ دوہا پیالہ مین اور پیا وہ دودہ شہد ملا ہوا پس جب ہمنی یہہ معاملہ دیکہا تو حال اوس بکری کا پوچہا اوس نیکبخت نی کہا کہ ہمارے پاس کچہہ بکریان تہین اور تہی ہم فقیر اور کچہہ اپنے پاس رکہتی تہی پس عید کا دن آیا تو کہا میری خاوند نی کہ وہ مرد صالح تہا ذبح کرین ہم اس بکری کو آج کی تئین مینی کہا کہ ایسا مکر و اللہ ہمارے حاجت جانتا ہے کہ جو کچہہ اوسی رکہتی ہین ہمکو رخصت ہی قربانی نکرنیکی پہر اوسیدن ہمارے ہان ایک مہمان آیا اور ہمارے پاس کچہہ اوسکے کہلانیکو تہا نہین پس لینی اپنے خاوند سے کہا کہ یہہ مہمان آیا ہے اور حکم ہے ہمکو مہمان کی اکرام کرنیکا پس لو یہہ بکری اور ذبح کرو اسکو گہر سے باہر جا کر قریب دیوار کے کہ بچے رووین نہین پس جب اوسنی بکری ذبح کی تو ایک بکری دیوار پر سے گہر مین گر پڑی پس ڈری مین کہ کہین وہ بکری بہاگ نہ آئی ہو اوسی پس نکلی مین گہرسی دیکہون تو وہ بکری کو صاف کر رہا ہے پس مینی اوس سے کہا کہ عجیب ماجرا ہے اور یہہ قصہ مینی بیان کیا خاوند نے کہا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے عوض مین اوسکے بہتر دیے کہ وہ بکری تو دودہ ہی دیتی تہی اور یہہ دودہ ہی دیتی ہی اور شہد بہی دیتی ہے اور یہہ بسبب برکت خاطرداری مہمان کی ہوا غرضکہ جو کوئی کسیکے دل کو خوش کرے نتیجہ اوسکا اچہا ہوتا ہے

روح کذلک العذاب و لعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون **ترجمہ** اسیطرح عذاب اور تحقیق عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے کاش جانتی **فتح** یون آتی ہی آفت اور آخرت کی آفت تو سب سے بڑے اگر انکو سمجہہ ہوتی **موضح تفسیر** کذلک العذاب یعنی اسیطرح آتا ہی عذاب یعنی مکہ والونکا ان آفتوں مین مبتلا ہونا یہہ دنیا کا عذاب ہی جیسی باغ ضروان والی ایک دنیا کی آفت مین مبتلا ہوی تہی لیکن اس عذاب کی بعد بہتری کے امید باقی رہتی ہے اور توبہ کرنا اور شرمندہ ہونا اور اپنے گناہونکا اقرار کرنا ایسی عذابکے دفع کرنیکے لیئے بہت مفید ہوتا ہے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت ہی اوسکو دنیا کی عذاب پر قیاس کرنا بیجا ہی اسواسطی کہ حق تعالیٰ کا غضب اوسوقت مین نہایت شدید ہوگا اسقدر کہ اوس عذاب کی بعد

بجہہ امیدہی کی اور توبہ اور استغفار اور شرمندگی اور گناہ کا اقرار اوس عذاب کی دفع کرنیمین کچہہ کام نہ اویگا لیکن البتہ اتنا ہوگا کہ ایمان دار گنہگارونکو اونکی گناہونکی موافق تنبیہ کی بعد بہشت مین داخل کرینگی اور وہ اونکی تنبیہ حقیقت عذاب نہین ہی بلکہ گناہونکے گندگی سی اونکو پاک کرنیکی واسطے ہے تاکہ بہشت کی جانیکی لائق ہون جیسی کسی غریب کو ڈری پوش غبار آلودہ سفر کے ماری ہوی کو جب بادشاہ کی سامنی لیجانیکا ارادہ کرتی ہین تو پہلی اوسکو گرم حمام مین لیجاکر حجامت بنواکر حمامی کہیسی والوسنی اوسکی بدن کو ملواکر گرم پانیسی خوب نہلواتی ہین تاکہ حمام کے گرمے اور گرم پانیسی اوسکے بدن کا میل اور بدبو بالکل جاتی رہی اور بادشاہ کی مجلس کے حاضر ہونیکی قابل ہو لیکن ان باتونکو وہ سمجہتے ہین جو ہر چیز کی حقیقت کو پہچانتی ہین اور آخرت کی حقیقت کو دنیا کی حقیقت پر بڑہا جانتی ہین اور یہہ کافر ہہے ان چیزون کو بوجہتی اگر ان چیزونکی حقیقت کو جانتی اور آخرت کی معاملاتکو دنیا کے احوال پر قیاس نکرتے لیکن یہہ ایسے نادان و بی تمیز ہین کہ کہتے ہین جسطرح باغ ضروان کی قصہ مین منجہلا بہائی اونکا باوجود منع کرنے اور راضی ہونیکے پہہ اسے آفت مین گرفتار ہوا اور باغ مین سی اوسکا حصہ ہی جل گیا اور اسیطرح مکہ کے ایماندار ہہے ہمارے ساتہہ قحط مین شریک ہوی اور بہوک و پیاس کی بلا مین گرفتار ہوی تو اسیطرح آخرت کے عذاب مین ہی سب نیک و بد شریک ہونگی اور وہان ہی کچہہ فرق نہوگا سو یہہ قیاس کرنا انکا غلط ہے اور دنیا اور آخرت کی احوال مین بڑا فرق ہے اسواسطے کہ ان للمتقین الخ **ط عزیزی** کتاب کشف الاسرار مین لکہا ہے کذلک العذاب کی تفسیر مین کہ اسیطرح کرونگا تیری امت کی ساتہہ جسوقت کہ نہ مہربانی کرینگے تو نکر اونکی اپنے فقرا پر کہ مینہ نہین برسانیکا اور مصیبتین اونپر اوتارونگا اور برکت اوٹہالونگا اونکی کہیتیون اور تجارتون سے پس اسمین وعید ہے زکوۃ و صدقہ نہ دینے والونکے لئے کہ مال اونکی ہلاک کرونگا اور عذاب نازل کرونگا جسطرح چاہونگا ؛ مکن بدکہ بد بینی ای یار نیک ؛ نیاید ز تخم بدی بار نیک ؛ کسی نیک بیند بہر دو سرا ؛ کہ نیکی رساند بخلق خدای ؛

ربع ۞ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ تحقیق متقیونکی لئی نزدیک پروردگار اونکیکے باغ نعمت کی ہین آیا کرینگے ہم مسلمانونکو مانند گنہگارونکی کیا ہے تمکو کیونکر مقرر کرتے ہو **ط قتح** البتہ ڈر والونکو اپنے رب کے پاس باغ ہین نعمت کے کیا ہم کرینگے حکم بردارونکو برابر گنہگارونکے کیا ہوا تمکو کیسی بات ٹہیراتے ہو **ط موضح تفسیر** اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ الخ بیشک پرہیزگارونکی لئی اگرچہ دنیا مین تکلیف و رنج بہت پہنچی جیسی باغ کا جل جانا اور مال کا برباد ہونا اور قحط مین مبتلا ہونا لیکن اونکو انکے پروردگار کے نزدیک اس دنیا کی تکلیف کے بدلی باغ ہین نعمت سے بہری ہوی تو دنیا کی مصیبتونمین ان لوگونکا کافرون اور گنہگارونکی ساتہہ شریک ہونا گویا انکی واسطی عبادت اور ریاضت کی قسم سے ہوا اسلئی کہ انکا دنیا کی رنج مین شریک ہونا اللہ تعالی کی نزدیک انکے مرتبونکے ترقی کا سبب ہوتا ہے اور یہہ فرق ظاہر ہے اسواسطے کہ متقی پرہیزگار ہمیشہ اپنے مالک کے حکم کی تابعداری اور کافر بدکار ہمیشہ اپنے مالک کے حکم سے سرکش و نافرمان بردار کیا پہر کرینگے ہم مسلمانون اور تابعدارونکو کہ جو ہماری ہر حکم کو مانتی رہے ہین گنہگار اور بدکارونکی مانند جو ہمیشہ ہمارے حکم کی انکار ہی کرتے رہے کیا ہوا ہے تمکو باوجود عقل کے کیا حکم کرتے ہو کہ ہم مین اور مسلمانونمین کچہہ فرق نہین اور حال یہہ ہے کہ ہر ایک تم مین سی

لونڈی اور غلام اور خدمتگار رکہتا ہی پہر جو انمین سی تابعدار اور حکم بردار ہوتا ہی اوسکو سرکش و حکم نہ ماننی والیکی برابر
نہین کرتی ہو بلکہ تم اپنے بزرگی و بڑائی پر مغرور ہو کر یہہ دعوی کرتے ہو کہ اگر قیامت کی دن مسلمانونپر عنایات اور
اور بخشش ہوگی تو ہمپر اوس سے بہتر ہوگی چنانچہ مقاتل سی روایت ہے کہ مکی کی کافرون نی اس آیت اوترنیکی
بعد مسلمانون سی کہا کہ حق تعالی نی دنیا مین ہمکو تمپر بزرگی دی ہی تو آخرت مین بہی ہمکو تمپر ضرور بزرگی دیگا
حق تعالی نی انکی اس فاسد خیال کو باطل کر کر فرمایا کہ برابری درمیان تابعدار اور گنہگار کی آدمی کی طبع و انصاف
کی وجہ کی خلاف ہی پہر تابعدار پر گنہگار کی ترجیح کا کیا ذکر ہے اسواسطے کہ یہہ بات عقل کے بالکل خلاف ہے اور
اگر یہہ کافر کہین کہ آخرت کی کامونکو عقل خوب سمجھہ نہین سکتے اسلیئے کہ وہ کام محض توقیفی ہین یعنی شارع کے
بتانی پر موقوف ہین انکی وجہ عقل مین نہین آسکتی تو اوسکے جواب مین ہم کہینگے کہ اس صورتمین ہم تمسی پوچہتی ہین
کہ ام لکم کتاب الخ **عزیزی** اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ کیا تمہارے
پاس کوئی کتاب ہی کہ اوسمین پڑہتی ہو یہہ مضمون کہ تحقیق تمہاری لئی ہوگا معاد مین جو کچہہ کہ اختیار کروگے
فتح کیا تم پاس کوئی کتاب ہی جسمین پڑہ لیتی ہو کہ اوسمین ملتا ہی تمکو جو پسند کروگے **موضح**
تفسیر ام لکم الخ کیا تمہاری پاس کوئی آسمانی کتاب ہی کہ اوسمین تم پڑہتے ہو کوئی دلیل ظاہر سواے
کہ پوشیدہ چیز پڑہے نہین جاتی بلکہ کلام سی بوجہہ لیجاتی ہی اور اوس ظاہر دلیل کا مضمون یہہ ہے
کہ مقرر تمہارے واسطے اوس کتاب مین وعدہ دیا ہے کہ جو کچہہ بہتر اور اچہا جان کر اور پسند کر کر تم اپنے
واسطے مانگو گی وہ ہم تمکو دینگے اور اگر تم کہو کہ ہمارے پاس سطرحکی کتاب نہین ہی لیکن حق تعالی کا
معاملہ ہم لوگون سی ابتداء پیدایش سی ابتک اسی قسم کا رہا ہی اور حق تعالی اپنے معمول کی خلاف نکریگا
تو ہم کہینگی کہ بہلا ہم تمسی پوچہتی ہین کہ ام لکم ایمان الخ **عزیزی** اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ کیا تمہاری لیی عہد محکم ہے ہماری ذمہ پر کہ حکم اوسکا قیامت تک
باقی ہو یہہ مضمون کہ تحقیق تمہارے لیے ہی جو کچہہ کہ مقرر کروگے **فتح** کیا تمنی ہمسی قسمین لی ہین
پوری قیامت کی دن تک پہنچتی کہ تمکو ملیگا جو ٹہیراؤگی **موضح** **تفسیر** ام لکم ایمان الخ
کیا تمہارے لیے ہماری ذمہ پر قسمین ہین یعنی ہمنے کیا تمسی قسمین کہائی ہین اور وہ قسمین پہنچنی والی ہین
قیامت تک یعنی تمہاری ابتداء پیدایش سی قیامت کی دن تک ہم تمہاری ساتہہ یکسان معاملہ کرینگے
اور ہرگز کچہہ بہی تغیر اور تبدل اوس معاملہ مین نہونی پاویگا اسواسطے کہ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ یعنے
مضمون اون قسمونکا یہہ ہے کہ بیشک تمکو ہم دینگے جو تم حکم کروگی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ چند دنونکا
معمول جب تک اوسپر عہد و پیمان درمیان نہو تبتک اوسپر اعتماد اور بہروسا کرنا نہی ہی اور اگر کسی کی ہاں
یہہ کافر کہین کہ ہان سطرحکا عہد و پیمان حق تعالی کی طرفسی ہماری پاس ہے تو سلہم الخ **عزیزی**
سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ پوچہہ مشرکون سی کہ کون انمین سی اس مقدمہ کا ذمہ لینی والا ہے
فتح پوچہہ انسی کونسا انمین اسکا ذمہ لیتا ہے **موضح** **تفسیر** سلہم الخ یعنی پوچہہ انسی کہ کون
انمین سی اسطرحکے قسم ثابت کرنیکا ذمہ کرتا ہے اور ضامن ہوتا ہے اور اگر یہہ کافر کہین کہ ہمارا اعتماد

حقتعالی کی کرم پر نہین ہے اور نہ اوسکی طرفسی کوئی سند اس عہدکی ہماری پاس ہی لیکن ہمارا اعتماد اور بہروسا
اون لوگونپر ہے جنکے ہمنے عمر بہر عبادت کی ہی اور اونہین کے فرمان برداری مین اپنے عمر گذاری ہی اور وہ لوگ
حقتعالی کی درگاہ مین اسطرحکے مقرب اور رتبے والی ہین کہ کوئی کام بدون اونکی صلاح اور مشورہ لئی ہوی
اور انکو شریک اور شامل کئی ہوی نہین کرتے ہین اگر کبہی حق تعالی ہمپر غصہ ہی کریگا تو وہ معبود و پیشوا
کچہہ عرض معروض کرکی سمجہالینگے اور ہمارا معاملہ جیسا دنیا مین ہی ایسا ہی برقرار رہیگا اور اوسمین کچہہ نقصان
آنے نہ دینگے تو ہم کہتی ہین کہ انکی پوچہنا چاہیے کہ اَمۡ لَھُمۡ شُرَکَآءُ الخ ﴿عزیزی﴾ اَمۡ لَھُمۡ
شُرَکَآءُ فَلۡیَاۡتُوۡا بِشُرَکَآئِہِمۡ اِنۡ کَانُوۡا صٰدِقِیۡنَ آیا ان مشرکون کی لئی شریک ہین پس چاہیے کہ لاوین
اپنے شریکونکو اگر راست گو ہین ﴿فتح﴾ کیا اونکی کوئی شریک ہین تو چاہیے کہ لی آوین اپنی شریک اگر وہ
سچے ہین ﴿موضح تفسیر﴾ اَمۡ لَھُمۡ شُرَکَآءُ الخ یعنی کیا اونکی واسطی اسطرحکی شریک ہین پس چاہیے کہ لی آوین
اپنے اپنے شریکونکو حق تعالی کی مقابلہ مین خصوصا اوسوقت کہ اونپر قحط پڑتا ہی اور مسلمانونکی لڑائیونکی
کیے درپیے ہوتے جاتے ہین اور اونکی شکست پر شکست ہوتی جاتی ہی اگر یہہ لوگ سچی ہین اس باتمین
کہ ہمارے شریکونکو دخل ہے کارخانہ خدامین اور بدون اونکی مشورہ کے کچہہ نہین ہوتا اور اگر یہہ کہین
کہ ہمارے معبود حق تعالی کی صفات کی مظاہر یعنے جای ظہور ہین اور اوسکی ساتہہ اتحاد رکہتی ہین اور جو
نسبت مظہر کو ساتہہ ظاہر کے ہے وہ ہے انکو حاصل ہے کچہہ ہمنین اور حق تعالی مین غیریت نہین ہی اور نہ
مقابلہ تاکہ انکو اس جہگڑے اور اپنے غلبے کے واسطے حق تعالی کی جناب مین مقابلہ کو لاوین اور ہماری عبادت
اپنے معبودونکو عین خدا کی عبادت ہے اور ہمارا دیکہنا اپنے معبودونکی طرف عین خدا کی طرف دیکہنا ہی
ہم تو انکو اپنے عبادت مین وسیلہ جانتی ہین اور دیکہنی مین عینک کی طرح انکو جانتی ہین تو ہم کہینگے کہ یہہ
تمہارا خیال باطل اور جہوٹا ہے اسلیے کہ اگر تمہاری معبود عبادتمین وسیلہ اور دیکہنے مین عینک کی مانند
ہوتی تو تمہارے سب عبادت اور نظر تا حق تعالی کی ذات پاک تک پہنچتا اور اس عبادت اور توجہ کا اثر
معلوم ہوتا اور ظاہر ہونیکے دن یعنی قیامت کی دن ظاہر ہوتا لیکن تمکو یہہ عبادت ہرگز فائدہ نہ بخشیگی
اور اس توجہ اور نظر کا اثر کچہہ ہے ظاہر نہوگا یَوۡمَ یُکۡشَفُ الخ ﴿عزیزی﴾ یَوۡمَ یُکۡشَفُ
عَنۡ سَاقٍ وَّیُدۡعَوۡنَ اِلَی السُّجُوۡدِ فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ جسدن کہ کپڑا اوٹہایا جاویگا پنڈلی سی اور
بلایا جاویگا اونکو طرف سجدہ کی پس نہین کرسکینگے مترجم کہتا ہی کہ یہہ کلمہ کنایہ ہے شدت حال سی واللہ اعلم
﴿فتح﴾ جسدن کہولی جاوی پنڈلی اور بلای جاوین سجدہ کو پہر نہ کرسکین ﴿موضح تفسیر﴾
کشف ساق سی مراد ہے امر وحشتناک و شدید پیش آنا اور بقول بعض کی برہنہ ہوکی اور دکہائی جاویگی
پنڈلی عرش کی یعنی پایہ عرش اور بقول بعض کی مراد تجلی خدا کی ہی چنانچہ بخاری وغیرہ مین آیا ہے
کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یَکۡشِفُ رَبُّنَا عَنۡ سَاقِہٖ فَیَسۡجُدُ لَہٗ کُلُّ مُؤۡمِنٍ وَّمُؤۡمِنَۃٍ
وَیَبۡقٰی مَنۡ کَانَ یَسۡجُدُ فِی الدُّنۡیَا رِیَآءً وَّسُمۡعَۃً اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی ہی کہ پشتین کفار و منافقون کی ہڈیان
بغیر جوڑ کے ہو جاوینگی مڑینگی نہین وقت اوٹہنے اور جہکنے کے پس کہڑے رہ جاوینگے اپنے حال پر تاکہ

زیادہ ہو حسرت وندامت اونکو اپنے تقصیر پر اور حدیث مین ہی کہ ہو جاوینگی پیٹہین اونکی ایک تختہ گویا تہی لوہیکی اونکی سیونمین
ہونگی اور روایت ہی ابی بردۃ ابن ابی موسیٰ سی کہ کہا روایت کیا مجہی باپ میرے نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتی تہی کہ جب ہو گا دن قیامت کا صورتین بنائی جاوینگی دن قیامت کی ہر قوم کی لئی اونکی کہ پوجتی
تہے اونکو دنیا مین بس جاوینگی ہر قوم طرف اونکی کہ پوجتی تہی اونکو دنیا مین اور رہ جاوینگی اہل توحید پس کہا جاوے گا
اونکو کہ کیونکر رہ گئی تم پس کہینگے وہ کہ چلی گئی لوگ پہر کہینگے وہ کہ بلاشبہ ہمارلیئی ایک رب ہی کہ عبادت کرتے تہے
ہم اوسکو بیچ حال مین کہ دیکہا نہین تہا ہمنے اوسکو پس کہا جاویگا اونکو کہ پہچان لوگی تم اوسکو جب دیکہو اوسکو پس
کہینگے وہ کہ ہان پہر کہا جاویگا اونکو کہ کیونکر پہچانوگی اوسکو اس حال مین کہ دیکہا ہی نہین ہی تمنی اوسکو
کہینگے کہ نہین مشابہ اوسکی کوئی چیز پس کہولا جاویگا اونکی لئی حجاب پس دیکہینگے وہ طرف اللہ تعالیٰ کی پہر
گر پڑینگے وہ سجدہ کرتے ہوی اور باقی رہ جاوینگی کتنی قومین کہ پیٹہین اونکی مانند سینگ گائین کی ہونگی پس
ارادہ کرینگے سجدہ کا لیکن کر نہین سکینگے مانند قول اللہ تعالیٰ کی یَوْمَ یُکْشَفُ الخ فرماویگا اللہ تعالیٰ ای میرے
بندون اوٹہاو سر اپنے بدلی ہر شخص کے تم مین سی ایک ایک شخص یہود و نصاریٰ کی دوزخ مین ڈالی مینی کہا
ابو بردہ نی کہ پہر بیان کی مینی یہہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے پس کہا عمر نے کہ قسم ہے تجکو اوس ذات کی کہ
نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکی کیا نقل کی ہے یہہ حدیث تجہی تیرے باپ نی پس قسم کہائی مینی اونکی آگے
تین بار پس کہا عمر نے کہ نہین سنی مینی اہل توحید کی لئی کوئی حدیث کہ وہ بہت پیاری ہو نزدیک میرے اس
حدیث کی برابر اور بیچ تفسیر فاتحہ کی کہ قاری رحمہ اللہ نی لکہے ہے یہہ منقول ہے کہ تجلے کریگا حق تعالیٰ روز
قیامت کی پہر فرماویگا کہ البتہ ہمراہ ہو جاوی ہر امت اوسکی کہ پوجتی تہی اوسکو پس ہمراہ ہو جاوینگی اوسکی
اور باقی رہ جاوینگی یہہ امت اور اوسمین منافق بہی ہونگی پہر تجلی کریگا اونکی لئی حق تعالیٰ بیچ ادنیٰ
صورۃ کی اون صورتوں مین سی کہ تجلی کرتا تہا اونکی لیے اوسمین پہلی پس فرماویگا اَنَا رَبُّکُمْ پس کہینگے
لوگ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ہم منتظر ہین یہان تک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا پہر فرماویگا اونسی حق
جل وعلا کہ آیا درمیان تمہاری اور درمیان اوسکی کچہہ نشانی ہی کہ پہچانو تم اوسکو ساتہہ اوسکی پس کہینگی
وہ کہ ہان ہے نشانی پس بدل جاویگا اونکی لیے حق تعالیٰ اوس صورت مین کہ پہچانتی تہی اوسکو اوس
صورت مین ساتہہ اوس نشانی کی پس کہینگے وہ لوگ کہ تو رب ہمارا ہے پس حکم کریگا حق تعالیٰ اونکو سجدہ
کرنیکا پس نہین باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خالص اللہ ہی کو مگر کہ سجدہ کریگا اور جو کوئی سجدہ کرتا تہا
دکہائی اور بچاؤ کی لیے ہو جاویگی پیٹہ اوسکی تختہ تانبے کا جب ارادہ کریگا سجدہ کرنیکا گر پڑیگا پیٹہ کی بل اور
یہی بیان ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول مین یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ الخ اور کہا بعض علماء نی کہ روز قیامت کی ایک
نور عظیم پیدا ہو گا اور خلائق سجدہ مین گرینگے پس کشف ساق عبارت ہی تجلی الٰہی سی اور حدیث مین آیا ہی کہ
یوم یکشف عن ساق سی مراد یہہ ہی کہ کہولا جاویگا یعنی پیچہ نور عظیم سی گرینگے لوگ اوسکو سجدہ کرتے ہوی کما فی
کشف الاسرار اور اوسمین یہہ بہی ہی کہ ابوہریرہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے بدلہ
لیویگا اللہ عز وجل مظلوم کی لیے ظالم سے یہان تک کہ نہین باقی رہیگا کسیکا حق کسیکے پاس حتی کہ جو دو دو مین بالکل

پوچہتا تہا یعنی دنیا مین اوسکو حکم ہوگا کہ الگ کر دو دکو بات سی پہر جب فارغ ہوگا اس سی پکاریگا ایک پکارنیوالا اسطرح کہ سب خلائق سینگے آگاہ ہو وجا ہیئے کہ مل جاوی ہر قوم اپنی معبودونکی ساتہہ اور اون چیزونکی ساتہہ کہ جنکو پوجتی ہتی یعنی جیسی تعزیہ اور قبور اور طاق وغیرہ پس نہین باقی رہیگا کوئی کہ پوجتا ہتا کسی چیز کو سوای اللہ تعالی کی مگر کہ صورت بناکر لائی جاوینگی آگی اوسکی معبود اوسکی اور بناویگا اللہ تعالی ایک فرشتہ کو فرشتون مین سے بصورۃ عزیز نبی علیہ السلام کی اور ایک فرشتہ کو بصورۃ عیسی بن مریم علیہ السلام کی پس ہمراہ ہونگی عزیر کی یہود اور ہمراہ ہونگی عیسی کی نصاری پہر ساتہہ جاوینگی اونکی معبود اونکی یعنی بت کہ اون انبیاء کی نام رکہہ کر اونکو پوجتی ہتی وغیر ذلک طرف دوزخ کی اور وہ وہ ہونگی کہ جنکی حق مین فرماتا ہی اللہ تعالی لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جب نہین باقی رہینگی سوای مومنون کی اور اونمین منافق بہی ہونگے فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ گئی لوگ یعنی کافر دوزخ مین پس ملو تم اپنے معبودون کی ساتہہ اور اون چیزونکی ساتہہ کہ تہے تم پوجتی پس کہینگے وہ قسم خدا کی نہین تہا ہمارے لیئی کوئی معبود سوا اللہ تعالی کے اور نہین پوجتی ہتی ہم اوسکی غیر کو پس پہر یگا اللہ اونکی پاس سی پہر ٹہیریگا اللہ جسقدر چاہیگا ٹہیرنا پہر آویگا اونکی پاس اور فرماویگا کہ اے لوگون گئی لوگ پس ملو تم اپنے معبودونکی ساتہہ اور اون چیزونکی ساتہہ کہ پوجتی ہتی اونکو پس کہینگے لوگ قسم اللہ کے نہین ہماری لیئی کوئی معبود سوا اللہ کی اور نہین پوجتی ہتی ہم اوسکی غیر کو پس کہولیگا اونکی لیئی پنڈلی اور تجلی کریگا اونکی لیئی عظمت اپنے سے اسطرح کہ پہچانینگی اوس سی کہ وہ رب اونکا ہے پہر گر پڑینگے سجدہ کرتے ہوے اپنے موہنون کی بل اور گریگا ہر منافق اپنے پیٹہ کی بل اور ہو جاوینگی پیٹہین اونکی مانند سینگون گائین کے پہر کہڑا کیا جاویگا پل پشت جہنم پر انتہی ۵ ربع

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝

عاجزی ظاہر ہوگی اونکی آنکہون پر پڑیگی اونکو خواری اور تحقیق بلایا جاتا تہا اونکو طرف سجدیکی حالانکہ وہ بے علت تہے ۵ **فتح** یعنی اونکی آنکہین جہکی آئی ہی اونپر ذلت اور پہلے اونکو بلاتی ہتی سجدیکو اور وہ چنگے تہے ۵ **موضح** تفسیر یَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ الی قولہ تعالی وَهُمْ سٰلِمُوْنَ جسدن ظاہر کیا جاویگا اور پردہ کہولا جاویگا اوس حقیقت سی جسکا نام ساق یعنی پنڈلی ہی اور اوسکی نسبت تمام الٰہیہ حقیقتونکے ساتہہ ایسے ہے جیسے پنڈلے کے نسبت آدمے کے سب اعضاء کے ساتہہ ہے اور بلائی جاوینگے سجدیکے واسطے تاکہ اگر انکے عبادت تنزیہہ اور پاکی کی مقام پر پہنچی ہے اور مقبول ہوئی ہی تو اوسوقت ہی اوسکی موافق سجدہ ہو سکیگا اور اگر مظاہر کے قید مین پہنسکر تنزیہہ کی مقام کو نہین پہنچی ہی تو اوسوقت ہی اوسنی اوس مقام پر توجہ ممکن نہوگی اسواسطے کہ وہ وقت نئی بات حاصل کرنیکا نہین ہے بلکہ پہلی حاصل کی ہوئی چیزونکی آثار کے ظہور کا وقت ہے اور ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر کہا ہے کہ ساق الشیٔ اصلہ الذی بہ قوامہ الخ یعنے ساق ہر چیز کی اوسچیز کے جڑ کو کہتے ہین جسکی سبب سے اوس چیز کا ٹہیراؤ ہوتا ہے جیسے تنہ درخت کا اور پنڈلے آدمے کے پس اس آیۃ کے معنے یون ہونگی کہ جسدن ظاہر کیجاویگی ہر چیز کے حقیقت اور اوسکے اصل جسکے سبب سے وہ چیز ثابت ہتی پس جدی ہو جاوینگی ان لوگونکی عبادت جو غیر اصل پر تہے

ایمان دار ونکی عبادت سی جو ثابت ہتی اصل صحیح پر یعنی سبکے جڑ پر اور جب اوسدن کی بلا ئیکی وجہ معلوم ہوئی کہ
امتحان و آزمایش منظور ہے نہ تکلیف تو ابو مسلم اصفہانی کا بعید جاننا بہت کا زائل ہوا کہ اوسنی لکہا ہے الا ربیان
یوم القیمة لیس فیہ تعبد و تکلیف الخ یعنے بیشک مقرر روز قیامت مین نہین ہی عبادت اور نہ تکلیف پس مراد
اوسدن سی بڑہاپے اور موت کی قریب کا زمانہ ہے فقط حاصل کلام کا یہہ ہی کہ بہر صورت یہہ لوگ بہی سجدیکا
قصد کرینگے فلا یستطیعون پس ہرگز سجدہ نکر سکینگے اس لیی کہ اونکی پیٹہ ایک تختہ ہو جائیگی پہر جہکنا
اوسنی نہو سکیگا چنانچہ صحیح بخاری مین ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ وہ کہتی ہین مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی سنا کہ آپ فرماتی ہتی قیامت کی دن ہمارا رب ایک ساق ظاہر کریگا اور ہر ایک ایماندار مرد و عورت
سجدہ مین گر پڑیگا اور جو شخص دنیا مین دکہلانے یا سنانی کی واسطی سجدہ کرتا تہا وہ بہی قصد کریگا سجدہ کرنیکا
لیکن اوسکی پیٹہ ایک تانبی کے تختے کے مانند ہو جائیگی کہ اوسکا ٹیڑہا ہونا ممکن نہو گا اور صحیح مسلم مین آیا ہے
کہ صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ قیامت کی دن اپنی پروردگار کو
دیکہینگے آپنے فرمایا کہ ہان بی شبہ اور بی پردہ مانند نے بدلے کے آفتاب اور چودہوین رات کی چاند کی بیدون
مزاحمت اور ممانعت کی دیکہو گے اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ پہلے ایک فرشتہ پکاریگا کہ جو شخص دنیا مین
جسکے عبادت کرتا تہا اوسکی ساتہہ جاوی اور بت اور درخت اور جو چیز کہ دنیا مین پوجی گئی ہی اوسکو وہان
حاضر کرینگے بت پرست بتونکے ساتہہ اور درخت پوجنی والی درخت کی ساتہہ اور چاند سورج پوجنی والی
چاند سورج کے ساتہہ جائینگے اور جو لوگ محض حق تعالی کو پوجتی ہتی وہ رہ جاوینگے پہر ایک آواز ہوگی
کہ یہود کسکو پوجتی ہتی وہ کہینگے کہ ہم عزیر کو جو خدا کا بیٹا تہا پوجتی ہتی حکم ہوگا کہ تم جہوٹہ کہتی ہو حق تعالی
جورو لڑکا نہین رکہتا مگر تم کہو کہ تمہارے غرض اسوقت کیا ہے عرض کرینگے کہ ہم پیاسی ہین کوئی قطرہ
پانی کا ہمکو ملی حکم ہوگا کہ جاؤ اور پانی پیو اور دوزخ کو اونکی آنکہو نمین ریگ رواں کرکے یعنے ریت کا
میدان جسمین دور سے پانی کا دہوکا ہوتا ہے دکہلا دینگے اور ایک فرشتہ حضرت عزیر علیہ السلام کی شکل کا
اونکے ساتہہ ہوگا وہ اونکو لیکر دوزخمین جا ڈالیگا اور اسیطرح نصاری کے ساتہہ کیا جاویگا اور
فرشتہ حضرت عیسی علیہ السلام کی شکل کا اونکی ساتہہ ہوگی اونکو بہی اونکی ٹہکانے پر جا پہنچا ویگا
پہر جب خالص موحد رہ جاوینگی تو پہر آواز ہوگی کہ تمکو کسکا انتظار ہے اور کسکے ساتہہ جاؤ گی تب یہہ
عرض کرینگے کہ یا الہی ہم دنیا مین طرح طرح کی احتیاج رکہتی ہتی اور قسم قسم کی تعلق لیکن باوجود ایسے
محتاجگی کے ہمنے مشرکون سی موافقت نکی اور اونکی ساتہہ نہوی اب ہمکو کسو سطے اونکے ساتہہ کا
حکم ہوتا ہے پہر اسطرف سی ایک صورت ظاہر ہوگی اور کہینگے کہ مین تمہارا پروردگار ہون یہہ عرض
کرینگے کہ ہم ہرگز حق تعالی کی ساتہہ کسیکو شریک نکرینگے اس صورت سی ہمکو کچہہ غرض نہین ہی جب
ہمارا پروردگار پردہ اوٹہا ویگا اور ظاہر ہوگا تو ہم اوسکو پہچان لینگے تب حکم ہوگا کہ تم کچہہ علامت اور
نشان اپنے پروردگار کا اپنے پاس رکہتے ہو کہ اوس سے اوسکو پہچان لوگی یہہ عرض کرینگے کہ ہان تب
اوسوقت ایک ساق یعنی پنڈلی ظاہر ہوگی اوسکو دیکہتے ہے جتنے ایمان دار موحد ہین سب سجدہ مین گر پڑینگے

اور کہینگے کہ اب ہم راضی ہوئے تو ہے ہمارا پروردگار ہے اور جو لوگ کہ دنیا میں ایمان نرکہتی ہتی وہ بہی سجدہ کیا قصد
کرینگے لیکن اونکی پیٹھ تانبی کی تختی کی مانند سخت ہوجاویگی اور سجدہ اونسی کسیطرح ہو نسکیگا یہہ حدیث پوری
بہت ہی لیکن اس مقام کی مناسب اتنی ہی ہے اور جب سجدہ اونسی ہو نسکیگا تو یہہ سجدہ کیا ہونا اونکی عبادت
کے باطل ہونیکی دلیل ہوگی پہر باوجود اسکی اوس ساق نورانی چمکتی ہوئی کی طرف دیکہہ بہی نسکینگے اسلیے
کہ اونکی عقلی نظر کے توجہ مظاہر کے قید مین پہنسے ہوئے تہے تنزیہہ صرف کی مقام کو نہ پہنچے تہے اسیواسطے
چوندہیا جاوینگی اونکی آنکہین اس سے کہ اوس تجلی کی طرف دیکہین بلکہ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ڈہانک لیگی
اونکی تمام بدن کو سر سے قدم تک ذلت اور رسوائی اسواسطے کہ اونہون نے ہی مظاہر کی عبادت مین حق تعالی
کے ذات پاک کو ذلیل کیا تہا اور اوسکی ظہور کو اپنے مشرکوں مین حقیقی کمال حق تعالی کا جانتا تہا اور حال
یہہ ہے کہ مظاہر حقیقیہ کسیطرح کے کیون ہون ناقص اور ذلیل ہین اور انسی سجدہ ہو نسکنا اوسوقت مین اونکی
پیدایشی استعداد کے باطل ہونیکی دلیل ہے کہ حق تعالی کی عبادت کو چہوڑکر اور اوسکا انکار کرکر اس
استعداد کو برباد اور خراب کیا وَقَدْ كَانُوا الخ اور تحقیق یہہ تہے دنیا مین بلائی جاتی خاص اللہ تعالے
کے عبادت کیواسطے وَهُمْ سَالِمُونَ اور اوسوقت مین یہہ سالم تہے استعداد سے اور صحیح الفطرۃ تہی اگر
اسوقت حق تعالی کی خاص عبادت کی خوگر ہوتے تو انکو اسطرح کا تغیر اور تبدل نہوتا اور جب ثابت ہوا
کہ یہہ کافر اسلیے تمکو مجنون کہتے ہین کہ تم انسی قیامت کی عذاب کی بات کہتی ہو اور وہ بات انکی عقل
ناقص مین نہین آتی اوسکو اپنی عقل باطل سے بعید جانتے ہین اور یہہ بہی ہی کہ تم انکو قرآن
سناتی ہو اور اوسکے مضمون کی بموجب خالص اللہ تعالے کے عبادت اور سجدہ کا حکم کرتے ہو سو یہہ
بات انکے سمجہہ مین نہین آتی بلکہ سب کو موہوم کیواسطے موجود کو چہوڑنا جانتی ہین اور ایسی اولٹی سمجہہ
اونکے جنون کا نشان ہی قَدْ رُئِيَ الخ عزیزی خَاشِعَةً الخ یعنی آنکہون والی سر جہکائی ہوئی
اور شرمندہ ہونگے کہا ابو اللیث نے کہ یہہ یون ہوگا کہ مسلمان جب اوٹہاوینگے سر اپنے سجدے سے ہونگے
سفید رنگ و روشن مانند برف کی پس جب دیکہینگے اونکو یہود اور نصاری اور منافق کہ جو سجدہ نکرسکے
تہے غمگین ہونگے اور کالی ہوجاوینگے مونہہ اونکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے تَرْهَقُهُمْ یعنے ڈہانک لیویگی
اونکو ذلت و خواری اور مراد سجود سی نماز ہے اور سجدہ نماز کا اور خاص سجدہ ہی کو ذکر کیا اسلیے کہ وہ اعظم
طاعات اور بڑا رکن نماز کا ہی اور بلایا جاتا تہا یعنے خدا تعالی نے بلایا تہا صراحۃً کہ فرمایا فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ
وَاعْبُدُوا یا بلایا تہا ضمنًا کہ فرمایا اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ اسلیے کہ بلانا طرف نماز کی بلانا ہے طرف سجدہ کی
اور رسول علیہ السلام نے بہی بلایا تہا صریحًا کہ فرمایا اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ
یا بلایا رسول نے طرف سجدہ کے ضمنًا کہ فرمایا صَلُّوا خَمْسَكُمْ وَاَدُّوا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيعُوا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ
اور بلایا تہا ہر عصر کے علماء نے اور بڑا بلانا طرف سجدہ کے ساتہہ اذان موذنون اور تکبیر دینے والون کے ہے
اسلیے کہ قول اونکا حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ بلانا ہے بلا شک پس خوشحالی ہی اوسکی لیے کہ قبول کیا بلانا اوسکا اور بہت
نہ بجر واسطے فرمان برداری قول اللہ تعالی کی اَجِيبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ وَهُمْ سَالِمُونَ یعنے تندرست تہے

دنیا مین سالم تہی اعضا اونکی اور جوڑ اونکی قوتون اور علتون سی اور خوب قادر تہی اوا سجدی پر اور قبول دعوۃ پر یعنی اوس حالت
تندرستی اور قدرت مین کہنا نہ مانا اللہ و رسول کا پس جب اوس فرصت کو فوت کیا اب سوا حسرت اور ندامت کے
کچہ حاصل نہین ہے ٥ مدہ فرصت از دست گر بایدت + کہ گوی سعادت ز میدان بری + کہ فرصت عزیز ست
چون فوت شد + بسی دست حسرت بدندان بری + اس آیۃ مین وعید ہی اونکی لیی کہ ترک کرین نماز فرض کو
یا جماعت مشروعہ کو کہا ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ دعا کیجیی اللہ سی یہہ کہ نصیب کری مجکو
رفاقت آپکی جنت مین آپنے فرمایا اَعِنِّی بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ یعنے مدد کر میرے ساتہہ کثرۃ سجود کی ف یہہ حدیث
ساتی صحیح مسلم مین یون ہے کہ کہا ربیعہ بن کعب نے کہ رات گذارتا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پس لاتا مین آنحضرت کی لیی پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک و مصلے وغیرہ پس کہا مجکو کہ مانگ یعنے
جو چاہ خیر دنیا اور آخرت کی پس کہا مینی کہ مانگتا ہون آپسے رفاقت آپکی بہشت مین فرمایا یا سوا اسکی یعنی سوال
تیرا یہی ہے یا سوا اسکے اور کچہہ یعنے یہہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہے بہت بڑا ہے کچہہ اور چاہ کہا مینی کہ مطلب میرا
وہی ہے کہ جو عرض کیا مینی فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنے کے ساتہہ بہت کرنی سجدونکی ف
پس فرمایا مانگ یہہ بسبب خوش ہونیکے فرمایا بیچ مقام مکافات کی یعنی بدلی مین خدمت کی آور پس مدد کر میری یعنے
اگر مصر ہے تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتہہ بہت کرنے سجدونکے
یعنی بسبب نماز پڑہنے اور دعا کرنیکے سجدونمین قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون اور حاصل ہونے
شفاء تیری مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچہہ فرماؤن تو بہی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفاء اور
تدبیر کار کی یہی ہے ٥ فتح قفل ار چہ کلید ست ای عزیز + جنبش از دست تو میخواہند نیز + اور اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ خدمت بزرگونکی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہے خصوصا رضا سید
کائنات کی صلوات اللہ سلامہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اور آسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہئی کہ مطالب
سوا نعمتون آخرت کی کہ باقی و دائم ہے نہ رکہے اور طرف لذتون دنیای فانیہ کی التفات نکری لیکن شرط
یہہ ہے کہ بندگی مین اپنے طرف سی قصور نکرے نرے ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرتے کہ بیکار بیٹہنا اور آرزو
رکہنے لوہا سرد کوٹنا ہے ٥ کار کن کار بگذار از گفتار + کاندرین راہ کار دارد کار + ع ۲ اور
سلف یعنے اگلے علما دماتم کے طور پر بیٹہتے تہے تین دن تلک جب فوت ہوتی اونسی تکبیر اول اور سات دن تلک
بیٹہتے جب فوت ہوتی اونسی جماعت اور کہا شیخ ابو طالب مکی نے بیچ قوت القلوب مین کہ ضرور ہے جماعت
سے نماز پڑہنے خصوصا جبکہ سنے اذان اور ہو جوار یعنے ہمسایہ مسجد مین اور جوار کی سو گہر تلک ہے اور اولی مسجد
نماز کے لیے وہ ہے کہ بہت قریب ہو اس سی مگر یہہ کہ ہو دور کے مسجد مین نیت کثرت قدمون کی یا بسبب فضیلت
امام عالم کے کہ نماز اوسکے پیچہے پڑہنے افضل ہے یا چاہتا ہے کسی مسجد کا آباد کرنا تو دور کے مسجد مین جانا مضائقہ نہین
اور کہا سعید بن مسیب تابعی نے کہ خبنی پانچون نمازین جماعت سی پڑہین بہر دیا اوسنی بر و بحر کو عبادۃ سی اور کہا
ابو دردا رضی نے اللہ تعالے کے قسم کہا کر کہ محبوب ترین اعمال کا اللہ تعالی کے نزدیک تین ہین حکم کرنا صدقہ کا اور
قدم رکہنے طرف نماز جماعت کی اور صلح کروانی لوگونمین کا ۱۱ و ۲ فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ پس چھوڑ مجکو ساتھہ اوسکے کہ جہوٹ جانتا ہے اِس بات کو درجہ بدرجہ کہینچلین گے ہم اس جماعت کو اسطرح کہ نہین جانین گے ۱۲ فتح ۱۲ اب چھوڑ دے مجکو اور جہٹلانیوالونکو اس بات کے ہم سیڑہی سیڑہی اوتارینگے انکو جہانسے یہ جانین گے ۱۲ مو ۱۲

تفسیر فَذَرْنِي الخ سو چھوڑ دے مجکو اور انکو جو اس بات کو جہٹلاتا ہے اسلئے کہ یہہ بات ہماری ہے نہ تمہاری سو تم انکے عذاب کی جلدی کی دعا نمانگو اور رنجیدہ مت ہو قریب ہے کہ انکو آہستہ آہستہ ہم کہینچتے ہین بڑی گمراہی مین گرفتار کرکر تاکہ انکی فاسد استعداد کا پیمانہ لبریز ہو جاوے اور سخت عذاب کے مستحق ہو جاوین اسطرح سے کہ انکو معلوم نہو کہ یہہ راہ گمراہی کی ہے اور انتہا درجکی عذاب کی حد کو پہنچاتی ہے بلکہ اپنے خیال مین اوس راہ کو ہدایت اور بہتری جانین بلکہ اجر اور ثواب اسمین سمجہین ۱۲ عزیزی ۱۲ فَذَرْنِي الخ یعنی جب ہوگا حال اونکا آخرۃ مین ایسا کہ جو مذکور ہوا تو پس چھوڑ دی مجکو اور اوسکو کہ جہٹلاتا ہے قرآن کو اور تخلیہ کر دی درمیان میرے اور درمیان اوسکے اور نہ مشغول کر اپنے دلکو ساتھہ حال اوسکے اور بہروسا کر مجپر بدلہ لینے مین اوس سے اسلئے کہ مین ہی خوب جانتا ہون اوس عذاب کو کہ لائق ہے وہ اوسکا اور معنے سنستدرجہم کے یہہ ہین کہ قریب ہے کہ اوتارین گے ہم اونکو درجہ بدرجہ ساتھہ جہان کے اور ہمیشہ دینے صحت کے اور دراز دیا دنعمت کے یہان تک کہ ڈالینگے ہم اونکو عذاب مین اور یہہ استدراج اسطرح ہوگا کہ وہ جانتے کہی نہین بلکہ موجب اپنی بہلائی کا جانینگے حال آنکہ وہ سبب اونکی ہلاکت کا ہوگا حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب تو دیکہے کہ اللہ انعام کرتا ہے ایک بندے پر اسحالمین کہ وہ جما ہوا ہے گناہ پر تو جان لے کہ وہ مستدرج ہے یعنے ڈہیل دیا گیا ہے کہ یکدفعہ ہی عذاب مین گرفتار ہوگا اور پڑہی آنحضرت نے یہی آیۃ یعنی سَنَسْتَدْرِجُهُم الخ اور کہا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ جسکی دنیا مین وسعت کیجاوے اور وہ نجانے کہ یہہ استدراج ہے تو وہ احمق ہے کہا بعضے مکاشفہ والونے کہ منجملہ مکر الہی ہے ساتہہ بندے کے یہہ کہ دیوی اوسکو علم اور محروم کرے اوسکو عمل کرنے سے اور بہر یا نصیب کری عمل اور محروم کری اخلاص سے اور روایت کیا گیا ہے کہ کہا ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے کہ اے رب میرے کہان تک نافرمانی کرونگا مین تیری اور کہان تک نہ عذاب کریگا تو مجپر پس وحی بہیجی اللہ تعالے نے اوسکے نبی پر کہ کہدے اِس سے کہ کتنے ہی عذاب بہیجے ہین تجپر اور تو نہین جانتا کہ یہہ عذاب ہین بلاشبہ بند ہونا تیری آنکہونکا اور قساوۃ قلب یعنی سنگدلی تیری استدراج ہے میری جانب سے اور عذاب کا نسکے جانتا تو ۱۲ مو ۱۲ ح ۱۲

وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ○ اور مہلت دونگا مین انکو اور حیلہ میرا محکم ہے ۱۲ فتح ۱۲ اور انکو ڈہیل دیتا ہون بیشک میرا داوُ پکا ہے ۱۲ موضح ۱۲

تفسیر وَأُمْلِي مہلت اور ڈہیل دینگے ہم انکو اور فی الفور مواخذہ نکرینگے تاکہ یہہ دہوکا کہاوین کہ اگر ہم گمراہی اور برائی پر ہوتے تو حق تعالے ہمکو فرصت ندیتا اور جہٹ پٹ پکڑتا اسواسطے کہ اسنے ہمکو فریب منظور ہے إِنَّ كَيْدِي الخ بیشک ہمارا مکر اور داوُ بہت مضبوط اور محکم ہے کیکو اسکی خبر نہین ہوتی اور اگر ہمارا مکر ایسا پکا اور مضبوط نہوتا تو ان لوگونپر تمہاری خوبی اور تمہاری احسان جو تمپر ہین کیون نہ ظاہر ہوتے ۱۲ عزیزی ۱۲ مہلت دیتا ہون

یعنی عمر دراز کرتا ہوں اور تاخیر اجل میں تاکہ گناہ میں بڑہتے جاوین اور وہ گمان کرین کہ یہہ بہتری کا ارادہ کیا ہمنے ہمسے انّ کیدی متین یعنی پکڑ نا میرا ساتہہ عذاب کے قوی اور شدید ہے کہ دفع نہین ہو سکتا کسی چیز سے ۞ ۲ع

امْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۞ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۞

کیا طلب کرتا ہی تو اس جماعت سے مزدوری پس تہے وہ اس سبب گران بار ہین یا نزدیک اس جماعت کے علم غیب ہے پس یہہ لکہتے ہین ۞ **فائدہ** کیا تو مانگتا ہے کچہہ نیک سو انپر چٹی بوجہ کی پڑتی ہے کیا اونکے پاس خبر ہے غیب کے سو وہ لکہہ لاتے ہین ۞ **موضح** **تفسیر** کیا تو اونسے مانگتا ہے کچہہ مزدوری بس نصیحت کرنے اور فائدے کی علم سنہلانے پر پس یہہ تاوان اس مزدوری کیسے گران بار ہوتے ہین اور اس سبب سے تسے کہتے نہین اور فائدہ نہین لیتی کیا اونکے پاس علم غیب ہے کشف کے طور پر حق تعالے کے چہپے علم اور آخرت مین نفع اور ضرر دینے والی چیزین انکو معلوم ہوتی ہین پہر وہ اون اپنے معلومات اور مکشوفات کو لکہتے ہین اور اوس کشفی علم کو کہلی عبارت سے بیان کر سکتے ہین تاکہ اپنے متوسلون اور اپنے پس ماندونکو بہی اس علم سے فائدہ پہنچاوین اور تجہسے بے پروا ہین تیرے احسان کا بوجہ کسو طرح اوٹہانا سو جب ان دونون باتونمین سے ایک بہی نہین پائی جاتی ہے تو جان لے کہ یہہ انکے جہٹلانے اور انکار کرنے پر اصرار اور ہٹ کرنا حق تعالے کے مکر اور داؤ کی نشانی ہے جو انکو بات مین تامل کرنے اور پوچہنے نہین دیتا اور کسی طرح سے حق بات انکے ذہن مین آنے نہین دیتا ۞ **عزیزی**

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ

پس صبر کر ساتہہ انتظار حکم پروردگار اپنے کے اور نہو مانند صاحب مچہلے کے یعنی یونس علیہ السلام کے ۞ **فائدہ** اب تو ٹہیرا رہ دیکہہ اپنے رب کے حکم کو اور مت ہو جیسے مچہلی والا ۞ **موضح** **تفسیر** پہر صبر کر انکی ایذا پر اور اپنے پروردگار کے حکم کا منتظر رہ دیکہہ کہ انسے کیا معاملہ کرتا ہے کسکو انمین سے اس عذاب کی تاخیر مین شرمندگی اور توبہ اور حق کی طرف رجوع ہونیسے سرفراز کرتا ہے اور کسکو اس تاخیر کے سبب برائیون اور شرارت مین انتہا درجہ تک پہنچا کر گمراہی اور نے نصیبی کے دریا مین ڈبوتا ہے اور نہو اوس پیغمبر کی مانند مچہلی کے پیٹ مین قید ہوا اور حق تعالی کے حکم کا انتظار نکیا اور غیرت الہی کے غلبے کے سبب اپنے قوم پر عذاب طلب کرنیمین جلدی کی اور وہ پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام تہے اور اونکا قصہ یون ہے کہ زمانے مین اولوالامر پیغمبر بنی اسرائیل مین حضرت شعیا علیہ السلام تہے اور حذقیا بادشاہ اوسوقت کا انکا تابعدار تہا اور اون دنونمین بنی اسرائیل فلسطین اور اردن مین جو شام کے ملک مین ہے بستیان مین رہتے تہے اتفاقاً نینوا اور موصل کے لوگ جو عراق اور شام کے درمیان مین بستیان ہین بنی اسرائیل پر چڑہ آئے اور مال اسباب انکا لوٹ لیگئے اور آدمی بہی انکی بہت پکڑ لیگئے حذقیا بادشاہ نے ناچار حضرت شعیا علیہ السلام سے کہا اور کہا کہ بندیونکی چہڑانیکی کیا تدبیر کیجیے اسلئے کہ جبتک ہماری قیدی ہاتہسے چہوٹ کر نہ آوینگے تبتک ہمسے فوج کے زور سے انکی استرداد کی تدبیر کچہہ نہین ہو سکتی ہے حضرت شعیا علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے ملک مین پانچ پیغمبر ہین ایک کو اونمین سے اون لوگونکے پاس بہیج تاکہ وہ لوگ اونکے سمجہانے سے راہ راست پر آجاوین اور تمہارے قیدیونکو چہوڑ دین حذقیا نے عرض کیا کہ آپ ہی اونمین سے ایک کو مقرر کر دیجئے تاکہ مین اونکو روانہ کرون حضرت شعیا نے فرمایا کہ یونس بن متی کو اس کام کے لئے مقرر کرو کہ وہ محنت کش اور امانت دار ہین اور درگاہ الہی مین

اور درگاہ الٰہی مین اونکا بڑا رتبہ ہی اور اس وقت کی پیغمبرونسی عبادت و ریاضت کی زیادتی مین بہی ممتاز ہین
اگر وہانکی لوگ اونکے نصیحت نہ مانینگی تو ہوسکتا ہے کہ وہ بڑی بڑی معجزی اور کرشمی دکہاکر اونکو راہ پر
لاوینگی بادشاہ نے وہانسی اوٹہکر گہر مین آکر حضرت یونس کو بلوایا اور کہا کہ اس کام کی لیے آپ تشریف
لیجاویں حضرت یونس نی کہا کہ اگر حضرت شعیا نی بموجب حکم الٰہی کی مجکو مقرر کیا ہی تو جانا ضرور ہی والا
اس جانے مین میری اوقات مین خلل عظیم پڑیگا اور مین بے حلاوت ہوونگا بادشاہ نی کہا کہ تمہارا
مقرر کرنا بحسب حکم الٰہی کے نہین ہی حضرت شعیا نے یہہ تجویز فرمایا ہی سو آپکو جانا اوسطرف ضرور ہے حضرت
یونس علیہ السلام رنجیدہ ہوکر مع اپنے گہر والونکی نینوا کی طرف روانہ ہوئی اور وہان پہنچکر اول وہانکی بادشاہ
سی ملی اور اوس سی کہا کہ حق تعالیٰ نی مجکو تیری طرف بہیجا ہے کہ بنی اسرائیل کو قیدسی چہوڑدی اور اوسنی
ہرگز نہ سنی بلکہ اوسنی کہا کہ اگر تم اسبات مین سچی ہوتی تو حقتعالیٰ ہمکو اتنی قدرت کاہیکو دیتا کہ ہم تمہاری
ملک پر چڑہ جاتے اور جوروں اسکے پکڑ لاتی کیا خدا تعالیٰ کو اتنی قدرت نہتی کہ بنی اسرائیل کی حمایت کرتا اور ہمکو
منع کرتا جواب تمکو بہیجا ہے غرض کہ حضرت یونس علیہ السلام تین روز تک اوسکی دربار مین آتی جاتے
رہے لیکن اوسنی انکی بات ہرگز نمانی تب انکو غصہ آیا اور حق تعالیٰ کی درگاہ مین عرض کیا کہ یا الٰہی یہہ لوگ
میرے بات و نصیحت نہین سنتی اور بنی اسرائیل کو قیدسی نہین چہوڑتے حق تعالیٰ کی طرف سی وحی آئی
کہ انکو ہمارے عذاب سی ڈراؤ اگر تمہاری بات کو نمانینگی اور ایمان نہ لاوینگی تو پہر ہمارا عذاب آویگا حضرت
یونس علیہ السلام اوس شہر کی تمام کوچون اور بازار مین پہری اور کہا کہ ہم تمکو خبر کیے دیتی ہین کہ تم لوگ اپنے
بادشاہ کو یہہ خبر پہنچاؤ کہ اگر میری بات نمانیگا اور میرے کہنے پر ایمان نلاویگا تو حق تعالیٰ کا عذاب اوسپر
آویگا لوگوں نے کہا کہ کچہہ مدت مقرر کرو حضرت یونس عم نے کہا کہ چالیس دنکا ہماری تمہاری درمیان
قرار ہے اگر تم اس چالیس دنمین ایمان لائی تو بہت بہتر ہے اور نہین تو سب ہلاک ہوگی آخر ہوتے ہوتے
یہہ بات پہیلی اور بادشاہ اور اسکے مصاحبون نے ہنسنا اور تمسخر شروع کیا اور کہنے لگے کہ یہہ فقیر دیوانہ ہے ایک
بات اسکے جی پر بیٹہ گئی ہی اور حضرت یونس علیہ السلام نے حق تعالیٰ کی درگاہ مین عرض کی کہ یا الٰہی
مینی انسی چالیس دنکا وعدہ کیا ہے اس وعدہ کو میری سچا کر اور نہین تو مین ذلیل ہوونگا اور مجکو مار
ڈالینگے اسلیے کہ ان لوگونکی عادت یہی ہتی کہ جو شخص اسطرحکا جہوٹہہ بولی اسکو مار ڈالتی ہتی حق تعالیٰ
کا حکم ہوا کہ تمنی کیون ایسی جلدی کی اور چالیس دنکا وعدہ کیا ہی تمکو چاہیے صبر کرنا کہ تقدیر مین انکی ایمان
لکہا ہے آخر کو راہ پر آوینگی اور ایمان لاوینگی حضرت یونس علیہ السلام کو اس بات کا بڑا رنج ہوا اور جب ایک
مہینا اس وعدہ سی گذرا تو تب حضرت یونس علیہ السلام نے اوس شہر سی مع اپنے گہر والونکی نکلکر بارہ
کوس اوس سی دور جاکر ڈیرہ کیا تاکہ دیکہین کیا انجام اوسکا ہوتا ہے اور ہمیشہ اس دعا مین رہتی تہے
کہ یا الٰہی یہہ وعدہ میرا سچا کر اور نہین تو مین خفیف و ذلیل ہونگا آخر جب پینتیسوان [۳۵] دن ہوا اور صبح کو
جو لوگ اوٹہی تو دیکہا کہ کچہہ علامت عذابکی شروع ہوئی ہی اور دہوان اور آگ آسمان سی برستی اور وہ دہوان
اور آگ کوٹہونکی چہت کی قریب پہنچا بادشاہ اور تمام ارکان دولت گہبراکر باہر نکلی اور کہا کہ اوس فقیر کو ڈہونڈہو

ڈہونڈو دیکھو کہان گیا جلدی اوسکو لاؤ تاکہ اوسکی ہاتہہ پر ہم توبہ کرین اور جتنی قیدی ہین سب اوسکو سپرد
کردین اور شہر کی دروازیکو بند کیا اور ہر گلی اور کوچی اور گہر و نمین ڈہونڈہنا شروع کیا کہین انکا پتا نپایا لاچار
ہوکر سب ننگی سر ننگے پاؤن میدانمین نکلی اور بچونکو اونکی ماؤنسی جدا کیا اور گائین بکریکی بچون کو اونکی ماؤنسی
جدا کیا اور سینی اپنا اپنا گریبان چاک کیا اور سر کو سجدیمین رکہا اور رونا اور پیٹنا اور فریاد و عاجزی کرنی
شروع کی اور جناب الٰہی مین عرض کیا کہ ہمنی کفرسی توبہ کی اور حضرت یونس جو تیری بہیجی ہوی ہین اونکی
قول پر ہم ایمان لائی اور قصد مصمم کیا اور دلپر ٹہانا کہ جتنی بنی اسرائیل کی قیدی ہین اون سبکو حضرت یونس
علیہ السلام کی حوالہ کرینگے حق تعالٰی نی اونکی گریہ و زاری پر رحم کیا اور عصر کی وقت اوس عذابکو اونسی اوٹہا
لیا اور ہوا صاف ہوگئی اور یہہ قصہ عاشوریکی دن ہوا تہا اس عذاب کی دفع ہونیکی بعد بادشاہ اور سب ارکان
ورعایا خوش ہوکی شہر مین داخل ہوی اور ہرکاروں اور جاسوسونکو چارون طرف دوڑایا تاکہ خبر حضرت یونس
علیہ السلام کی لاوین بلکہ بادشاہ نے اپنے زبان سی یہہ بہی کہا کہ جو شخص حضرت یونس علیہ السلام کی خبر لاوی
اوسکو اپنی وزیر اپنے سلطنت کی تخت پر بٹہا کر سب حکم اوسکے اختیار مین دونگا تاکہ اوسدن جو کچہہ چاہی مال و
اسباب اور کارخانی مین سی لیلے اس طمع پر لوگ ہر طرف دوڑے او حضرت یونس علیہ السلام کو بہی گنوار و نکی
زبانی یہہ خبر معلوم ہوئی تہی کہ تمہاری قوم سی عذاب اوٹہہ گیا اور وہ لوگ تمکو ڈہونڈتے پہرتے ہین یہہ
عذاب کی پہر جانیکی خبر سنکر بہت رنجیدہ ہوی اور جانا کہ مین اپنی قوم مین جہوٹا ہوا اب انکی پاس کیا مونہہ
لیکر جاؤن اسواسطے کہ میرا وعدہ سچا ہوا اور اگر حضرت شعیا علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے پاس جاؤن
تو بہی خفیف ہونگا اسلیئے کہ مجہسے کچہہ کام بن نہ آیا یہہ سوچ کر ان دونون طرفون کا ارادہ موقوف کیا
اور اس امرسی جو بہت رنج حاصل ہوا تہا بدون انتظار وحی اور بغیر اجازت الٰہی کی روم کی طرف
چل کہڑے ہوی اور عتاب الٰہی مین گرفتار ہوی اب یہانسی اونکی ساتہہ اور طرح کا معاملہ عتاب آمیز
شروع ہوا پہلے اونکی خادم و رفیق انسی علیحدہ ہوئے سوا ایک بی بی اور دو بچون کی کوئی اونکی ساتہہ
نرہا ایک بچہ کو کندہے پر اور دوسریکو بیبی کے کندہے پر بٹہا کر منزل بمنزل راہ طی کرنی شروع کے
ایک روز راہ کی درمیان مین ایک درخت کے نیچے سایہ مین ٹہیرے اور آپ اپنے بی بی اور دونون
بچون کو وہان ٹہیرا کے جنگل کیطرف پائخانہ کو گئی اتفاق سی اوسوقت وہانکی بادشاہ کی بیٹی کی سواری
جو شکار کے واسطے گیا تہا اسطرف درخت کی قریب ہوکر نکلے شاہزادینے دیکہا کہ ایک عورت جوان
نہایت خوبصورت دو بچونکو لئی بیٹہی ہے اپنے ساتہہ کے لوگونسی کہا کہ اس عورت کو لی آؤ اون بی بی نی
کتنا ہی شور و غل مچایا اور کہا کہ مین ایک شخص نیکبخت کی کہ پیغمبر خدا کا ہے بی بی ہون مجکو مت لیجاؤ
لیکن شاہزادیے شراب کے نشے اور جوانی کے مستے مین کچہہ نہ سنا اور اپنے ساتہہ اپنے مکان پر لیگیا
حضرت یونس جو پائخانہ سی آئے دیکہا کہ بی بی نہین ہے لوگونسی پوچہا اونہون نی سب ماجرا بیان کیا
آپنے معلوم کیا کہ درگاہ الٰہی سی عتاب کا معاملہ شروع ہوا ہی ناچار دونون بچونکو ساتہہ لیکر چلی اور بابی
پاس سی ہر ایک بچی کو کندہی پر چڑہاتی اوتارتے پیچلے راہ مین ایک نالہ بہتا ہوا ملا ایک بچیکو کناری پر چہوڑا

اور دوسرے لڑکو کندہی پر چڑہا کر پار اوتارین جوقت اوس نالے کی بیچ مین پہنچی تو اتفاق سی کنارے پر ایک بہیڑیا آیا اور بچیکو لیگیا آپ گہبرا کر پہری تا بہیڑیی سی اوس بچیکو چہڑا وین اس گہبراہٹ سی دوسرا بچہ جو آپکی کندہی پر تہا پانی مین گر پڑا اور ڈوب گیا بیٹے رو جائی تو اوسکو بہی بہالیگئی آپنی کتنی ہی کوشش کی لیکن نہ پہہ ہاتہ آیا نہ وہ ناچار یا یوس ہوکر آپ اکیلی تن تنہا روانہ ہوی اور دریای روم کی کنارہ پر جا پہونچی دیکہا کہ ایک جہاز سوداگرون نے مال چڑہایا ہی اور لنگر اوٹہا کر روانہ ہوا چاہتی ہین آپ نے اونسی کہا کہ مین فقیر ہون اگر ہو سکی تو بدون کرایہ لئی مجکو بہی جہاز پر چڑہا لو ناخدا اور سوداگرون نی کہا کہ تم ہماری سر اور آنکہون پر بیٹہو تمہاری قدم کی برکت سی حقتعالی ہمارا بہی بیڑا پار کریگا اور ہمارا جہاز سلامتی سی پہونچیگا اسلیے کہ تم بہت نیکبخت معلوم ہوتی ہو اور تمہارا چہرہ بہت نورانی ہی غرض کہ آپ کو سوار کرکی روانہ ہوی جب بیچ دریا مین جہاز پہونچا تو یکایک ایک بڑا طوفان اوٹہا اور موجین اوٹہنی لگین اور جہاز ٹہر گیا کتنی ہی تدبیرین چلنی لگین لیکن جہاز آگی نہین بڑہا معلم اور ناخدا وغیرہ نی آپس مین مشورہ کیا کہ جہاز کی نچلنی کی کیا وجہہ ہمنی عمر بہر ایسا معاملہ نہین دیکہا کہ طوفان مین ٹہر جاوی پہر ناخدا نی کہا کہ مینی کئی مرتبہ تجربہ کیا ہی کہ اگر کسیکا غلام اپنے مالک کی رضا کی بہاگ کر کشتی یا جہاز مین سوار ہوتا ہی تو اسی قسم کا معاملہ درپیش ہوتا ہی جہاز مین سب پکار کر کہدو کہ جو کوئی اپنی مالک سے بہاگ کر آیا ہو تو صاف کہدی کہ اوسکی ہاتہ پاؤن باندہ کر ہم دریا مین ڈالدین تاکہ اور سب جہاز والونکی جان بچی ایک کی ہلاکت سی اگر صدہا آدمیونکی جان بچی تو کچہ مضایقہ نہین پہر جب جہاز مین آواز دی تو حضرت یونس علیہ السلام سمجہی کہ وہ غلام بہاگا ہوا مین ہون کہ بدون حکم حقتعالی کے جاتا ہون پہر جہاز والونسی کہا کہ وہ غلام مین ہون اپنی مالک سے بہاگا ہوا جاتا ہون میری ہاتہ پاؤن باندہکر دریا مین ڈالدو تاکہ سب جہاز والونکی جان بچی اور اس بلا سی نجات پاوین ناخدا اور تاجرون نی کہا سبحان اللہ ایسی بدگمانی ہم ہرگز آپ کی بہ نسبت نہین کر سکتی آپ بزرگ ہین اپنی بزرگی سی یہہ بات فرماتی ہین تاکہ ہم سب لوگونکی عوض آپ اپنی جان دین سو یہہ حرکت ہمسی ہرگز نہین ہونیوالی ہی ہم ایک اور تدبیر کرتی ہین کہ قرعہ ڈالتی ہین دیکہین کسکا نام نکلتا ہے پس قرعہ ڈالا حضرت یونس علیہ السلام کی نام پر نکلا سبنے کہا کہ اس قرعہ نی خطا کی یہہ بزرگ اس لائق نہین ہین کہ اس قسم کی بدگمانی انکی بہ نسبت کیجاوی پہر دوسری بار قرعہ ڈالا پہر آپ ہی کی نام پر نکلا پہر تیسری بار قرعہ ڈالا پہر بہی آپہیکا نام نکلا آخر جہاز والون نی لاچار ہوکر آپکو دریا مین ڈالدیا آپکے گرتیکے ساتہہ ہی جہاز چل نکلا اتفاق سی دریا مین وہان ایک بڑے مچہلے ہوکے لقمی کے انتظار مین بیٹہی تہے جو ہین آپ دریا مین گری ویسی ہی وہ مچہلی آپکو نگل گئی لیکن آپکو موںہہ کی اندر لیتے ہے حق تعالی کا حکم اوس مچہلی کو پہنچا کہ خبردار اس شخص کو تیری غذا کیواسطی ہمنی تیری پیٹ مین نہین ڈالا ہی بلکہ تیری پیٹ کو اسکا قیدخانہ مقرر کیا ہی خبردار ایک بال برابر نقصان اس شخص کو نہ پہنچی پہر وہ مچہلے آپکو اپنے پیٹ مین لیی ہوی دریا کی سیر کرتے پہرتے تہے یہان تک کہ روم کے دریا سی بطایح مین پہونچے پہر وہانسی دجلہ مین آئی اوسوقت اوس مچہلی کو حکم ہوا کہ اب اس قیدیکو دجلہ کی اس کنارہ پر جو شام کے طرف ہی اوگلدے اس مچہلی نے چالیس دن کے بعد اس کنارہ پر اوگلدیا اور خلاصی کا سبب یہہ ہوا کہ جب حضرت

یونس علیہ السلام اوس مچھلی کی پیٹ مین قید ہوی تو آپکا دم بند ہونی لگا آپ نی جانا کہ اب دم آخر ہی حق کی
یاد مین اوسی گذرنی یہہ تسبیح آپنی شروع کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین حق تعالی کو یہہ اونکا اقرار
کرنا پسند آیا اور اونکو اپنے رحمت سی سرفراز کیا یعنی مچھلی کے پیٹ سی جو آپ نکلی تو آپکا بدن اسطرح کا نرم ہو گیا
تہا کہ مکہی یا مچہر کی بیٹہنی کی تاب آپکو نہتی حقتعالی نے اوسیوقت ایک درخت کدو کا اوگایا اوسکی بیل آپ کی تمام بدن پر
اسطور سے لپٹی کہ اوسکے پتون نی پوشاک کے طور پر آپکی تمام بدنکو ڈہانک لیا اور چونکہ اتنی طاقت آپمین نہتی کہ
اوٹہہ کر کہانیکی تلاش کرین حقتعالی نے اپنے قدرت کاملہ سی ایک ہرنیکو حکم فرمایا کہ اپنے چہاتی آپکی موہنہ مین
دیکر کہڑے رہے یہانتک کہ وہ دودہ سی آسودہ ہو جاوین صبح و شام کو وہ ہرنی آپکے پاس آتے اور اپنے چہاتی
آپکے موہنہ مین دیکر کہڑی رہتی جب آپ سیر ہو جاتی چلی جاتی چالیس دن اسیطور سی گذری اور آپکی بدن مین
قوت آئی اور اوٹہنی بیٹہنی کی طاقت ہوئی اور ہرنی کا دودہ پینے کے سبب سے آپکا ضعف جاتا رہا پہر چالیس
دنکے بعد اوس ہرنی کو حکم ہوا کہ اونکی پاس نجا اور دودہ ندی پہر وہ ہرنی نہ آئی تب آپنی درگاہ الہی مین
عرض کی کہ بارخدایا آج ہرنی نہین آئی حکم ہوا کہ اتنا عادت کا بدلنا تمکو اپنے واسطے اچہا نہ معلوم ہوا اور تم
ایک بڑی عادت کا خلاف چاہتے تہے کہ ایک ہی مرتبہ مین ہم اپنے بندے پالی ہوؤنکو نیست و نابود
کردین آپنے پہر توبہ و استغفار کی اور بہت شرمندہ ہو کر عرض کیا کہ اب جو حکم ہو اوسکو بجا لاؤن ارشاد
ہوا کہ پہر اپنے قوم مین جاؤ اور اونہین مین رہو آپ وہانسی روانہ ہوی رستہ مین ایک شہر ملا اوسمین ایک کمہار
دیکہا کہ آدہ برتنونکا بہرا ہوا آپکا درست کر چکا اور برتنونکی نکالنی کے واسطے مستعد بیٹہا ہی حکم ہوا
کہ اس کمہار کے پاس جاؤ اور کہو کہ ایک ...... بہاری لکڑی لیکر ان سب برتنونکو پہوڑ ڈال پہر جو
جواب وہ دیوے ہمسے عرض کر حضرت یونس علیہ السلام اوس کمہار کی پاس گئی اور کلام مذکور کہا وہ کمہار سنتی ہی
غصہ مین آیا اور کہا کہ تو عجب طرحکا دیوانہ ہے جو مجہسے ایسی بات کہتا ہی کیا مینی اسیواسطی محنت اونکی بنانیکی
اوٹہائی تہی کہ لکڑی لیکے توڑ ڈالون مجکو تو ان برتنو سے بہت نفع لینا ہے حضرت یونس علیہ السلام نے
عرض کیا کہ یا الہی اوس کمہارنے ایسا جواب مجکو دیا پس حکم ہوا کہ مٹی اور پانی ہمنی پیدا کیا اور کمہار کے ہاتہ بہی
ہماری پیدا کئی ہوی ہین پہر اس کمہار نے اپنے ہاتو سنی مٹی پانی ملا کر یہہ شکل برتنونکی بنا کر طیار کی ہے
اوس پر اسقدر انکو دوست اور عزیز رکہتا ہے کہ انکو توڑتا نہین بلکہ اونکے توڑنیکو برا جانتا ہی اور تو
چاہتا تہا کہ ہم ایک لاکہہ سی زیادہ آدمیونکو اپنے مخلوقات مین سی ایکدم مین ہلاک کر ڈالین پہر وہانسی
حضرت یونس علیہ السلام روانہ ہوی رستہ مین ایک باغ ملا نہایت سرسبز اسیطرح کا پیغام اوس باغکی
مالک کو بموجب حکم الہی کے پہونچایا اور اس سی بہی سخت جواب سنا پہر اور ایک شہر مین پہونچی وہان ایک
بہت عمدہ مکان دیکہا کہ وہانکی کسی امیر نے بنایا تہا اسی قسم کا پیغام بموجب ارشاد الہی کے اوسکے
مالک کو بہی پہونچایا اور اوس سے بہی زیادہ سخت جواب سنا جب حقتعالی کا عتاب اس قسم کا بہت ہوا تب
حضرت یونس علیہ السلام نے نہایت گریہ وزاری حقتعالی کے درگاہ مین کی اور اپنے گناہونکے مغفرت
چاہی پہر حقتعالی نی اپنے رحمت سے اونکو سرفراز کیا اور اپنا رسول کیا پہر تو ہر طرفسی رحمت و مغفرت

نشانیان ظاہر ہوتی تہین یہانتک کہ اوس نالہ پر کہ جہانسی اپکی دونون بچی جاتے رہے تہے پہونچی اوس گانو کی لوگونکو دیکہا کہ دونون بچہ ہمراہ لیے کہڑی ہین اونسی حال پوچہا اوہنون نی کہا کہ ایک بزرگ ادہرسی جاتے تہے اونکا ایک بچہ پانیمین بہگیا تہا سو ہمارے گانو کی دہوبیون نی اسکو پانیسی نکالا اور اونکا دوسرا بچہ کنارہ سی بہیڑیا اوٹہا لیگیا تہا سو اوسکو ہمارے گانو کی چرواہون نی بہیڑیی سی چہین لیا تہا اوسکا علاج کرکر اچہا کیا پہر ان دونون بچون کی ہم لوگ پرورش کرتے ہین کہ اگر انکا باپ آوی تو اوسکی حوالہ کرین اسمین بچونکی نگاہ اونپر پڑے اور اونکو پہچانا اور کہا کہ ہمارا باپ یہی ہی اون لوگون نی دونون بچونکو اپکی حوالہ کیا اور آپکو بچونسے تمام اوس نالہ کے پار اوتار دیا آپ حقتعالی کا شکر ادا کرکر آگی بڑہی جب اوس درخت کی طرف پہونچی کہ جہانسی آپکی بیویسی مفارقت ہوی ہتی دیکہا کہ کچہہ لوگ چوکی کی طور پر اوس درخت کی نیچی بیٹہی ہین آپنے اونسی پوچہا کہ تم کون لوگ ہو اور کسواسطہ یہان بیٹہی ہو اوہنون نی کہا کہ ہماری شہزادہ کی سواری ایک روز ادہرسی نکلی ہتی کسی فقیر کی ایک عورت یہان بیٹہی ہتی اوس عورت کو شہزادہ زبردستی پکڑ لیگیا اوس روز سے آجتک پیٹ کے درد مین وہ مبتلا ہی بادشاہ نی یہہ حال سنکر ہم لوگونکو یہان بیٹہایا ہی کہ اگر وہ بزرگ کبہی ادہر پہر آوین تو ہمارے پاس لیاؤ تاکہ شہزادہ کی تقصیر اونسی معاف کرواوین اور اونکی عورت جو آجتک عصمت سے بیٹہی ہے اونکی حوالہ کرین آپ نی فرمایا کہ وہ فقیر مین ہون اسبات کی سنتی ہی وہ لوگ بہت خوش ہوی اور آپ کو بڑی قدر اور منزلت سی بادشاہ کی پاس لیگئی بادشاہ بہت تعظیم سے پیش آیا اور آپسے دعا کی التجا کی حقتعالی نی اوس شہزادہ کو شفا بخشی پہر بادشاہ نی آپکی بیوی آپکے حوالہ کیا اور بہت کچہہ مال اور اسباب آپکی نذر کیا اور رخصت کیا پہر وہانسی آگی چلی اور شہر نینوا اور موصل کے سرحد کے متصل پہونچی ایک شخص کو آگی سی اون بستیونکی لوگون پاس روانہ کیا تاکہ آپ کی آنیکی اون لوگونکو خبر دے بادشاہ اور اوسکے ارکان اور وہانکی لوگ آپکی آنیکی خبر سنکر بہت خوش ہوی اور کئی منزل تک آپکے لینے کو آئے اور نہایت تعظیم وتکریم سی آپکو شہر مین لیگئی اور مدت تک آپکی تابعداری مین سرخروئی لوگون نی جہانکی حاصل کی یہانتک کہ آپنے وہین وفات پائی آجتک مزار آپکا اس شہر مین مشہور ہی سو حقتعالے اس آیت مین ہماری رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قوم کیواسطہ عذاب طلب کرنیمین جلدی کرنیسی جسطرح حضرت یونس علیہ السلام سی ہوا تہا منع فرماتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ تم ایسا کام نکرو واسطہ کہ اسکا انجام اچہا نہین ہی اور اوس مچہلی والی پیغمبر کا حال یاد کرو **عزیزی** اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَكْظُوْمٌ جب دعا کی اور وہ غم سی بہرا ہوا تہا **فتح** جب پکارا اور وہ غصہ مین بہرا تہا **ف** یعنی اللہ کا حکم دیکہی تو بددعا کرا اوسدیرسے جہنجلا کر حضرت یونس کی طرح نکرو **موضح** **تفسیر** جب پکارا اپنی قوم پر عذاب طلب کرنیکے واسطہ درگاہ الٰہی مین اور اسوقت وہ غصہ مین بہرا تہا اور غصہ کے سبب سے اسنے جلدی کی کہ حقتعالی کی حکم کا انتظار نکیا آخر کو اس اپنے جلدے کی سزا پائی کہ مچہلی کے پیٹ مین قید ہوا اور پہر دوسرے مرتبہ پکارا اپنے گناہ کے ظاہر کرنے اور قایل ہونے اور اپنے تقصیر و نکی معافی طلب کرنیکے واسطے اسوقت مین بہی مکظوم تہا یعنے دم اوسکا رک گیا تہا عرب کے لغتمین مکظوم اوس شخص کو کہتی ہین جسکا دم

غم یا غصہ کے زیادتی کی سبب سے رک جاؤ سو وہ پہلی مرتبہ کا اونکا غصہ کہانا یہہ پہل لایا کہ مچھلی کی پیٹ مین قید ہونا
اور غم کہانا بڑا سوچا ہی کہ تم مین ایسی نفسانیت اور غصہ کے بو بہی نپائی جاوے تا کہ تمہاری کمال مین کچہہ بہی
نقصان نپایا جاوے اسواسطے کہ اس جلدی کی سبب سے حضرت یونس قریب تہا کہ اس کمال و بزرگی کی رتبہ
سی گر پڑین اور حقتعالی کی ہمیشہ کی عذاب اور عتاب کی سزاوار ہو جاوین اسقدر کہ لولا الخ ﻫ **عزیزی**
لَوْلَآ اَنْ تَدَارَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ اگر نہوتا کہ پاوے
اوسکو رحمت جناب پروردگار سے البتہ ڈالا جاتا او پر زمین بن گہاس کی اور وہ بدحال ہوتا یعنی لیکن رحمت
پہونچی اور بدحال ہوا ﻫ **فتح** ﻫ اگر نہ سنبہالتا اوسکو احسان تیری رب کا تو پہینکا گیا ہے تہا چٹیل میدان میں
الزام کہا کر ﻫ **موضح** ﻫ **تفسیر** اگر تدارک اوسکی حال کا نکرتا یعنی اگر نہ سنبہالتا اوسکو احسان تیری پروردگار کا
ایسی ذلت مین اوسکی کمالونکی باقی رکہنی سی تو البتہ پہینکا گیا ہے تہا چٹیل میدانمین یعنی ایسی میدانمین جہان
نہ درخت تہا نہ گہاس نہ سایہ نہ پانے اور وہ بری حال سی تہا اور کسیطرح کے کرامت اونکی واسطے ظاہر نہوتی
نہ کدو کی درخت اوگتی سی اور نہ ہرنیکے تابعدار ہونیسی لیکن حقتعالی نی سنبہال لیا اور یہہ سب چیزین موجود
کردین بس اس مقام پر جاننا چاہئی کہ تسبیح کا اثر مچھلی کے پیٹ مین اسقدر تہا کہ اوس قید سی خلاصی پائی
چنانچہ سورہ صافات مین مذکور ہے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یعنی پہر اگر
نہوتا یہہ کہ وہ یاد کرتا پاک ذات کو تو رہتا اوسکی پیٹ مین جسدن تک مردے جی اوٹہین اور مچھلی کی پیٹ سے
نکلنے کے سوائے اور کرامتین جیسی کدو کی درخت کا اوگنا اور ہرنیکا تابعدار ہونا واقع ہوئین یہہ حقتعالی
کے اولے عنایت فقط تہے کہ ان کمالونکو جو انکو عنایت ہوئی تہی باقی رکہا اور اس ذلت اور گناہونکی خسارے
اپنی لے لیے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو عاجز اور کسی مصیبت مین پہنسا ہوا اس آیت کو پڑہتا ہی تو حقتعالی
اوسکو اوس رنج اور مصیبت سی نجات دیتا ہی اور معتبر مشایخونسی یہی سند آئی ہی کہ ہر رنج اور مصیبت کی
دفعہ کیواسطے اس آیت کا پڑہنا تریاق مجرب ہی یعنی آزمودہ بات ہی کچہہ شک اور شبہہ نہین ہی اور اس آیت کے
پڑہنے کے دو طریقے ہین ایک یہہ کہ ایک شخص اکیلا اندہیری گہر مین طہارت سی قبلہ کیطرف موہنہ کرکے بعد نماز
عشاء کی تین سو مرتبہ اس آیت کو پڑہے اور ایک پیالہ پانیکا بہرا ہوا اپنے پاس رکہلی اور دمبدم اپنا ہاتہہ اوس
پانیمین ڈالکر اپنے موہنہ اور بدنپر ملتا جاوے تین دن یا سات دن یا چالیس دن تک اسی ترتیب سی پڑہے
اور دوسرا طور اسکی پڑہنی کا یہہ ہے کہ ایک لاکہہ پچیس ہزار مرتبہ ایک طور اور شکل سی ایک چلہ یا تین
چلونمین پڑہے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کدو کی سالن کو بہت دوست
رکہتے تہے اور فرماتی تہی هٰذِهٖ شَجَرَةُ اَخِيْ يُوْنُسَ یعنے یہہ درخت ہماری بہائی یونس کا ہی پہر جب
حقتعالی کے نعمت نی حضرت یونس علیہ السلام کو سنبہالا اور اوس ذلت اور عتاب کی سبب سے انکے واسطے
مرتبہ بلند حاصل ہوا فاجتباہ الخ ﻫ **عزیزی** فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ پسند کیا اوسکو پروردگار
اوسکے نے بس کیا اوسکو نیکون مین سی ﻫ **فتح** پہر نوازا اوسکو اوسکی رب نے پہر کر دیا اوسکو نیکو نمین ﻫ
موضح **تفسیر** پہر پسند کیا اور نوازا اوسکو اوسکی رب نے اپنے رسالت کے لیے بہیجا جسطرح پہلی حضرت شعیا

علیہ السلام نے آپ کو اپنی رسالت کیواسطے پسند کیا تہا پہر کر دیا اوسکو نیکو نسی مین اور اس منصب کی لیاقت والونسی کہ
اوس کام کو بخوبی سر انجام کیا اور ایک لاکہہ کئی ہزار آدمی انکی ہاتہہ پر ایمان لائی اور پرہیزگار ہوی اور پہلی اسکی
اس رسالت کی منصب کے لیاقت نرکہتے تہے بلکہ نرے عبادت کرنے والے تہے اس عتاب اور خطاب کی بعد اس رسالت
کی منصب کے لیاقت جسکا استعداد انکو تہا سو اب ظاہر ہوی اور یونس علیہ السلام کی قصہ سے جو تمنی معلوم کیا کہ
کافر ہی اپنے مکر اور فریب سے رسولون اور نبیون سے بعضی کام مین جلدی کرکر لغزش دیدیتی ہین اور حقتعالے کے
عتاب مین گرفتار کر دیتی ہین اور طعن اور تشنیع کا ایسا مضمون باندہتی ہین کہ انبیا کو ہی بشریت کی تقاضی سے
غصہ آجاتا ہے اور حقتعالی کی حکم کا انتظار نکرکے کوئی کام کر بیٹہتے ہین پہر اوسکی سبب سے اپنے کمال کی
درجہ سے نیچے اوترتے ہین سو تمکو چاہئی کہ اپنے قوم کے اس قسم کے مکر اور فریب سے ہوشیار رہو کہ یہہ لوگ
اس کام مین بڑی استاد ہین ٭ **عزیزی** نیکوئی یعنی کامل نیکوئین سے سطرح کہ بجا یا اونکو اس سے کہ
کرین ایسا کام کہ ترک اوسکا اولا ہو روایت کیا گیا ہی کہ نازل ہوی یہہ آیت جنگ احد مین جسوقت کہ ارادہ کیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بددعا کرنیکا بہاگنی والونکو پس ہوی آیت مدنی غرض کہ حقتعالی نے فرمایا کہ صبر کر
اور بددعا کرنیمین توقف کر کہ کام صبر سے خوب بنتا ہی **ف** کارہا از صبر گردد دلپسند ٭ خرم آن کز صبر باشد بہرہ مند
چون در افتادی بگرداب حرج ٭ صبر کن والصبر مفتاح الفرج ٭ دلالت کرتے ہے یہہ آیت اوپر فضیلت صبر کی اور
اوپر کہ ترک اولی صادر ہوتا ہی انبیا علیہم السلام سے ہی والا ہوتی یونس علیہ السلام ملامتکے اور دلالت کرتے ہے اوپر
کہ ندامت تقصیر پر اور عاجزی اور زاری کرنے طرف اللہ تعالے کے بسبب قصور کے وسیلون اکرام کی سے ہی اور اوپر
دلالت کرتے ہے کہ توفیق اللہ تعالے کے نعمت باطنہ ہے اوسکی طرفسے اور اوپر دلالت کرتے ہے کہ صلاح درجہ عالیہ ہے
کہ نہین پہونچتی ہین اوسکو مگر برگزیدہ اللہ کے ٭ **رکوع ٭** وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ تحقیق نزدیک ہین کافر کہ پہلا دین تجکو ساتہہ انکہون
تیز اپنے کے جب سنا قرآن کو اور یہہ کنایہ ہی شدت عداوت سے اور کہتی ہین یہہ پیغمبر دیوانہ ہی ٭ **فتح ٭**
اور منکر تو لگی ہین کہ ڈگا دین تجکو اپنے نگاہونسے جب سنتی ہین سمجہوتے اور کہتی ہین وہ باولا ہی ٭ **موضح** ٭
تفسیر اور بیشک یہہ کافر نزدیک اور درپی ہین اسکی کہ ڈگادین تجکو صبر اور تحمل کے مقام سے اپنے انکہون گہور
دیکہنی سے تاکہ تم غصہ مین آؤ اور بیقرار ہوکر حقتعالے سے وقت مقرر کی پہلی انکی لیے عذاب طلب کر بیٹہو اور یہہ کافر
مکر اور فریب نہین کرتی ہین مگر جب سنتی ہین اس قرآن کو کہ تمام حقتعالی کی ذکر سے بہرا ہوا ہی کوئی اسکی آیت
حقتعالی کی ذکر سے خالی نہین ہی اور اسیواسطے اس کلام کا نام ذکر ہوا تاکہ زیادہ تیری غصہ کا سبب ہو اور
حقتعالی کے اور اوسکی ذکر کے محبت مین تو اوسپہ بڑی الفتی اسواسطے کہ آدمی اپنا عیب سن سکتا ہی لیکن اپنے
محبوب کا عیب نہین سن سکتا اور اپنے حقارت گوارا کر سکتا ہی مگر اپنے محبوب کے حقارت نہین گوارا کر سکتا اور یہہ
کافر فقط اس گہورنے اور خشمناک ہونے پر کفایت نہین کرتے بلکہ زبانسے ہی ایذا دیتی ہین اور کہتی ہین کہ بیشک
یہہ شخص دیوانہ ہی اسواسطے کہ ہر باتمین یہہ اسی ایک ہی چیز کا ذکر کرتا ہے اور یہہ نشان دیوانہ پن کا ہی اور
اتنا نہین سمجہتے کہ ہر کلام مین ایک چیز کا ذکر کرنا دوقسمین جنون کی علامت ہوتا ہے کہ جب وہ کلام کسی دوسرے چیز کے

ف ودلت الآیۃ علی ان فعل العبد مخلوق سہ دلالت قوله فاجتباه ربه فجعله من الصالحین علی ان الصلاح انما یکون بجعل اللہ وخلقه وان کان للعبد فعل فیه بسبب الکسب ع وقوله تعالی وان ... (illegible) ... تعالی ارتضاہ (partly illegible)

واسطہ لایا گیا ہو اور اگر وہ کلام اسی ایک ہی چیز کی یاد کرنیکے واسطہ لایا گیا ہی تو تمام اوس کلام مین اوس ایک چیز کا
ذکر کرنا واجب اور لازم ہوتا ہی جیسی وہ ذکر اور وظیفہ جو نبیونسی منقول ہین ف **عزیزی** وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ
اور حقیقت مین نہین ہی یہ قرآن مگر ایک نصیحت عالم کی لوگونکی یعنی ف **فتح** اور یہہ تو یہی سمجہو لیتے ہے سارے
جہان والونکو ف **موضح تفسیر** اور وہ کلام نہین ہے مگر حقتعالیٰ کا ذکر جو مقرر کیا گیا ہی تمام جہان
والونکے واسطہ بخلاف ذکر اور وظیفہ نبیونکی اور ولیونکی کہ فقط اپنے امت والونکی واسطہ یا اپنے سلسلہ کی مریدون
اور مشایخونکے واسطہ مقرر کردیی ہین پس اوس ذکر کو خوشی لذت لینی کیواسطہ پڑہتی ہین اور مزہ اوٹہاتی ہین
اور حاجات اور انسان ثواب کی امید کے واسطہ اور دوری کی پردہ اوٹہ جاتی اور نزدیکی حاصل ہونیکے واسطہ
پڑہتے ہین اور معنی سمجہنے اور اس سی حکم نکالنی کیواسطہ بہی پڑہتی ہین اور پردار جانور اپنے آواز کو ان کلمونکی مطابق
کرنیکے واسطے تاکہ جہانتک ہوسکے اسکے حکایت اور اسی ہی مشابہت پیدا کرین پس اس کلام مین حقتعالیٰ
کا ذکر بار بار کرنا عین مقصود اور مطلوب ہے اسکو جنون کسطرح کہین گی اکثر مفسرون نی اس آیت کی نازل
ہونیکی سبب مین ایسی روایت کی ہی کہ جب قریش بہی کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی دفع
کرنیمین جو جو حیلی اور فریب آتسی ہوسکی سب کرکے عاجز ہوی تو آخر ایک شخص کو بنی اسد کے قبیلے کا تہا
اور یہہ قبیلہ پہلے تمام عرب کے ملک مین نظر لگانیمین مشہور تہا بلکہ سہات مین اس قبیلے کے لوگ مثال
دیتے تہے پس اس قبیلے مین یہہ شخص سہات مین ایسی سب لوگونسی بڑہا ہوا تہا اوسکو بلالائی اور اس کو
بہت سی طمع دیکر کہا کہ اگر تو فلانی شخص یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نظر لگا کی ہلاک کردی تو
تجہکو اتنا کچہہ دین کہ کسے نے ندیا ہو اور اس شخص کے عادت اسطرح کے ہتی کہ جب کسیکو نظر لگانا منظور ہوتا
تو پہلی تین دن کچہہ نکہاتا بعد تین دن کے اس شخص پر جاکر نظر لگاتا اور اوسکو ہلاک کرڈالتا سو اسینی اپنی عادت
موافق تین دن کہانا نکہایا پہر تیسرے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اوسوقت قرآن شریف کے
تلاوت مین مشغول تہے اسینے ہتوڑے دیر گہور گہور کے آپکو دیکہا اور کہا کہ مینی آج تک اسطرحکا خوش آواز
اور خوش لہجہ کسیکو نہین دیکہا اور اس کلمہ کو کئی بار کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ فرمایا کہ ش
مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنے جو اللہ چاہتا ہے وہے ہوتا ہے کسیکو کچہہ قوت
نہین مگر اللہ کے مدت سی حقتعالی نی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے شر سے محفوظ رکہا اور حضرت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو نظر کا خوف ہو یا اسکی کچہہ علامت اپنی اوپر یا اپنے
مال اور اولاد پر دیکہی تو اوسکا علاج یہی ہی کہ اس آیت کو پڑہے خدا کی فضل سے دفع ہو جائیگی اور اس
آیت کی پڑہنے کا طریقہ یہہ ہی کہ تین مرتبہ اس آیت کو پڑہکر جسپر نظر کا شبہ ہو اپنے اوپر یا اپنے اولاد و اموال
پہونک دی اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ اور جسکو
کوئی چیز اچہی معلوم ہو تو اوسکو چاہئی کہ یہہ پڑہے کہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ تاکہ نظر بد سی وہ چیز بچ جاے
اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کو اسطور سی تعویذ
کرتے تہے اور فرماتی تہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق علیہم السلام کو بہی اسہین

ف بیان نظر و علاج اسکا ع یعنی نظر کی تاثیر حق ہے اور دنیا مین اگر کوئی چیز امور مقدرہ سے سبقت کرتی البتہ نظر ہوتی لیکن کوئی ایسا نہیں ہے وفیہ ۱۲

کلمونسی تعویذ کرتے تہے یعنی پڑہکر پہونکتی تہی أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ اور حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ مین ایکروز
دن نکلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زیارت کی واسطے گیا دیکہا مینی کہ آپ درد کی سبب سے بہت بیتاب ہین
پہر اوسیدن تہوڑا دن رہی آپ کی خبر کو گیا تو دیکہا مینی کہ آپکو صحت حاصل ہوئی ہے عرض کیا مینی کہ ایسی
جلدی صحت ہونیکا کیا سبب ہے فرمایا کہ حضرت جبرئیل میری پاس آئی اور یہہ افسون یعنی منتر پڑہکر میری
اوپر پہونکا بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ
اور یہہ بہی حدیث شریف صحیحین میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن اپنے بیوی حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہ کی گہر مین آئی ایک چہوٹے لڑکے کو دیکہا کہ بیمار ہی آپ نی فرمایا کہ اسپر نظر کا افسون پڑہو کیونکہ
اسکے موہنہ پر نظر کے آثار معلوم ہوتی ہین اور یہہ بہی آپنے فرمایا ہی کہ اگر کسیکو نظر کے علامت معلوم ہوئی تحقیق جانے
کہ جسکے نظر لگے ہے اوسکو کہے کہ وضو کی اعضا اور اپنے استنجے کے جگہہ پانی سے دہوکر دیوی اور اوس
پانیسی جسکو نظر لگے ہے وہ نہا ڈالے تو شفا حاصل ہوگی اور نظر لگانیوالے کو چاہیئے کہ اپنے اعضا پانیسی
دہو دینی مین کچہہ تکرار اور ننگ عار نکرے اس مقام پر جاننا چاہئی کہ اس تاثیر کے حقیقت مین جسکو
نظر لگجانا کہتے ہین علماء کو بڑا اختلاف ہی اور اسباب اس تاثیر کے وجہہ صاف کسیکو معلوم نہین ہوئے بعضے
جاحظ نے کہا ہے کہ نظر لگانیوالی کی آنکہہ سی زہر کی تاثیر کے اجزا شعاع کیطرح پر نکلتی ہین اور دوسرے
بدنمین مسام کے راہ سی در آکر زہر کیسی تاثیر پیدا کرتے ہین لیکن اور علماء نے اسپر جرح و قدح ہی
کیا ہی جو چاہی تفسیر عزیزی مین دیکہہ لی کہ مولانا صاحب نے بہت تفصیل سے لکہا ہی ۱۲ عزیزی
یعنی وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ الخ سے یہہ ہین کہ کافر بسبب شدت عداوت کی دیکہتے ہین طرف تیری تیز اور
غصہ کی نظر سے سطرح کہ پہلا دین قدم تیرا پس گراوین تجکو وقت سننی انکے قرآن کو اور یہہ بسبب شدت
بغض و حسد اونکے ہے وقت سننے قرآن کی یا یہہ معنی ہین کہ قریب ہی کہ کافر پہنچاوین اور لگاوین
تجکو نظر بد کہا ہے تفسیر کشف الاسرار مین کہ جمہور کا قول یہی ہی ۱۲ اور کہا کاشفی نی کہ حق تعالی نی دافع
آنحضرت کی نظر بد سی یہہ آیت شریفہ بہیجی اور کہا حسن بصری رحمہ اللہ عنہ نی کہ علاج نظر بد لگنی کا یہہ ہی
کہ پڑہے تو یہہ آیت جیسے کہ کہا حافظ نے ؎ حضور مجلس انس است دوستان جمع اند ❊ وان یکاد
بخوانید و در فراز کنید ❊ اور کتاب اسرار محمدیہ مین لکہا گیا ہی کہ اس آیت مین خاصیت ہی دفع نظر کی
کہ گلی مین لٹکا دی یہی اور دہوکر پیوی یہی اور نظر بد کا اثر ہوتا ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی الْعَيْنُ حَقٌّ
اور جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے مصر کو گئی تو جمال اور قوت اور دراز قدر کہتی تہی اور ایک باپ کے
بیٹے تہے تو حضرت یعقوبؑ نی فرمایا لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ یعنے
اسے میری بیٹون نہ داخل ہونا ایک دروازہ سے اور داخل ہونا متفرق دروازون سے تاکہ نظر نہ لگجاوی اور کہا ہے
علماء نے کہ مکروہ ہی وہ رقیہ یعنی افسون کہ ہو بغیر زبان عرب کی اور نہ معلوم ہون معنی اوسکی اسلیے کہ شاید
ہوا اوسمین سحر یا کفر اور جو کچہہ کہ ہو قرآن سی یا دعاؤن مین سی تو نہین مضائقہ ہی اوسکا اور آسان ہی

ف یعنی پناہ میں دیتا ہون تم دونون کو اللہ تعالیٰ کے کامل کلمون کی ہر شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر آنکھ سے جو لگنے والی ہے ۱۲
ف یعنی ساتھ نام اللہ کے پہونکتا ہون تجکو ہر چیز ایذا دینے والی سے اور ہر آنکھ حسد کرنیوالی سے ۱۲
ف اللہ شفا دے تجکو مراد اوس سے نظر لگنا ہے اور بقول بعض کی مراد [illegible]
[illegible]
ف نظر لگانیوالا [illegible] ۱۲
ف [illegible] ایک شخص [illegible] نقل [illegible]

نظر کی خصوصیت ہمین ہی بلکہ جنات کی بھی نظر لگتی ہی اور اونکی نظر بہت تیز ہوتی ہی نیزہ کی بہال سی اور +
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اِنَّ العَینَ لَتُدخِلُ الرَّجُلَ القَبرَ وَالجَمَلَ القِدرَ
یعنے نظر بد داخل کرتی ہی آدمیکو قبر مین اور اونٹ کو ہانڈیمین اور علاج دفع نظر کا یہہ ہی کہ جو روایت کیا گیا ہی
حضرت عثمان سی کہ اونہون نی دیکھا ایک لڑکی خوبصورت کو پس فرمایا کہ اسکے ٹھوڑی کی گڑھے پر کالا ٹیکا دیدو کہا ہے
علماء نی کہ اسی قبیل سے ہے نصب کرنا جانور کی سری کا کھیتونمین اور انگورونمین اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ نظر بد پہلی
پڑتے ہے اوسپر پس جاتی رہتی ہی شدت اوسکی پس نہین ظاہر ہوتا اثر اوسکا اور علاج نظر بد کا یہہ ہی کہ ستھری
پانی پر آیتین آگی کی پڑہکر اور دم کرکی پیوی ہی اور اوس سی نہاوی ہی وہ آیتین یہہ ہین فَارجِعِ البَصَرَ هَل
تَرٰی مِن فُطُور اور سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور چہ آیتین شفا کی کہ وہ یہہ ہین وَیَشفِ صُدُورَ قَومٍ مُّؤمِنِینَ
وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُورِ فِیهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ القُرآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحمَةٌ لِّلمُؤمِنِینَ وَاِذَا مَرِضتُ فَهُوَ یَشفِینِ قُل هُوَ لِلَّذِینَ
اٰمَنُوا هُدًی وَّشِفَاءٌ اور سبب نظر لگنے کا بعضون نی یہہ لکہا ہی کہ دیکہنی والا جب دیکہتا ہی ایک چیز کیطرف
اور اچہا جانتا ہی اوسکو اور نہین رجوع کرتا ہی طرف اللہ کے یعنے اوسکے قدرت صنعت کی طرف دہیان نہین کرتا
تو پیدا کرتا ہی اللہ اوس شخص مین کہ جسکو نظر لگے ہے ایک علت بسبب قصور نظر اوسکی کی غفلت سی وہ طرز نمایش
بندون اپنے کے تا کہ اہل حق کہوین کہ یہہ اللہ کی طرف سی ہی اور غیر اہل حق غیر خدا کی طرف سی جانین پس ماخوذ ہوتا ہی نظر
لگانیوالا اس سبب سے کہ ہوا ہی وہ سبب اوسکا اور حق تعالی ایک تاثیر خفیہ پیدا کر دیتا ہی جس چیز مین چاہتا ہی جیسی کہ
بعضے سانپونکی دیکہنی سی حمل گر پڑتا ہے عورت کا اور بعضونکی دیکہنی سی اندہا ہوجاتا ہے آدمی اور بعضے سانپونکی
ایسی تاثیر پیدا کر دیتا ہی کہ جس آدمیکو وہ دیکہتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہی پس ایسی ہی تاثیر اوس نظر لگانیوالی مین
پیدا کر دیتا ہی ۞ الحمد للہ تمام ہوئی سورہ نون **سورۃ الحاقۃ** اس سورہ کا نام حاقہ ہی
اسلیے کہ اول ہی مین لفظ الحاقہ کا مذکور ہے اور یہہ بہی وجہ اس نام رکہنی کی ہی کہ حاقہ اوس عذاب کا نام ہی جو
حق کو باطل سی جدا کر دی اسطور پر کہ کچہہ بہی شبہہ باقی نرہی اور اس سورۃ مین کتنی احوال ایسی کی بیان فرمائی ہین
جو دنیا مین ہوئی یا آخرت مین ہونگی اور اس بیان سی پہر رسالت کی ثبوت اور وحی اور قرآن کی نزول کی طرف
انتقال فرمایا اور اس سورۃ مکی ہی باون آیتین اور دو سو ساٹہہ کلمی اور ایک ہزار ایکسو چونتیس حروف اور دو رکوع
ہین اور نازل ہوئی یہہ بعد سورہ ملک کے اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورۃ نون سی یہہ ہی کہ سورۃ نون مین بیان
فرمایا ہی کہ یہہ رسول دیوانہ نہین ہی اور کافر جو دیوانہ ہونیکی نسبت اوسکی طرف کرتی ہین جہوٹی ہین اور سورہ
الحاقہ مین یہہ فرمایا کہ یہہ نہ شاعر ہی اور نہ کاہن اور اوس سورۃ مین بیان فرمایا ہی کہ دنیا مین کافر اپنے مال
اولاد پر مغرور ہوکر قرآن سی بی ادبی کرتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ قصی ہین پہلونکی اور اس سورۃ مین مذکور ہی
کہ قیامت کی دن کافر افسوس کرینگے اور کہینگی مَا اَغنٰی عَنِّی مَالِیَه یعنے کچہہ میری کام نآیا یہان میرا مال
جو دنیا مین میںنی جمع کیا تہا اور اوس سورہ مین مذکور ہی کہ صاحب باغ والونکو مسکینونکی حق نہ دینی کی سبب سے آفت پہونچی
تہے اور اس سورۃ مین فرمایا کہ کافرونکو آگ کی زنجیرون اور طوقونمین گرفتار کرینگی اسواسطے کہ دنیا مین یہہ مسکینونکو
نہ دیتی ہی اور اور بہت سی مناسبتین ہین دونون سورتونمین ۞ عزیزی ۞ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ مترجم کہتا ہی ظاہر انزدیک بندیکی یہہ ہی کہ معنی آیۃ کی یہہ ہین یا عقوبت ثابتہ کیا ہی وہ عقوبت
ثابت اور کس چیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا ہی وہ عقوبت ثابت بعد اوسکی چند عقوبت گذشتہ کو بیان فرمایا ۱۲ فتح
وہ ثابت ہو چکنی کیا ہی وہ ثابت ہو چکنی اور تو نی کیا بوجہا کیا ہی وہ ثابت ہو چکنی یعنی قیامت ۱۲ موضح تفسیر
اَلْحَاقَّةُ وہ حادثہ جو حق کو باطل سی جدا کری اسطورسے کہ ہرگز شبہ حق اور باطل مین باقی نرہی نہایت عجیب
ہوتا ہی اور بزرگی رکہتا ہے کہ اوس سی بطور عظمت اور تعجب کی پوچہا جاتا ہی اور اوسکی حق مین کہا جاتا ہی
کہ مَا الْحَاقَّةُ کیا ہی وہ حادثہ حق دکہلانیوالا اور اس حادثہ کی بزرگی اسقدر ہی کہ حقیقت کما حقہ نہ جانتی مین
آنحضرت علیہ السلام کو بہی کہ عمدہ اور اعلی تمام مخلوقات کی ہین سب آدمیونمین شریک کرکر فرمایا ہی کہ وَمَا
اَدْرٰىكَ مَا الْحَاقَّةُ اور تو کیا جانتا ہی کہ کیا ہی وہ حادثہ حق دکہلانیوالا اور جو کہ اس حادثہ کی حقیقت اور اسکے
سمجہنے کی شرح کہلے کہلے بیان کرنے دشوار ہے تو اسواسطے اسکے نظیرین اور مثالین بیان کرنی منظور ہوئین
اور اوسکے نظیر اور مثالین کمی اور زیادتی اور سختی عذاب مین مختلف و متفاوت ہین اور اوسکی کامل فرد جو اس آنیکے
واسطے موعود ہی سو حق کی ثابت کرنےمین اور باطل کے باطل کرنے مین اعلی مرتبہ کو پہنچی ہی اسطور پر کہ حاقہ نام گویا اسے
فرد کا ہو گیا ہی اور اور حاقہ اور عذابونکی سمجہائی اور ذہن مین آجانیکی واسطے تمہید کی طور پر ذکر کرنا ضرور پڑتا ہی
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الخ ۱۲ عزیزی حاقہ قیامت کی نامون مین سی ہی آگی کی جملی اسکی عظمت شان کی
لیئی بیان فرمائی ہین یعنی کیا بڑی ہول اور ثابت کرنے حق کا دن ہے اور فرق کرنیوالا ہی حق اور باطل مین
۱۲ موضح كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ جہوٹ کنا قبیلہ ثمود اور عاد نی قیامت کو ۱۲ فتح جہٹلایا ثمود
اور عاد نی اوس کہڑکے والے کو ۱۲ موضح تفسیر انکار کیا اور نہ مانا ثمود کی فرقہ نی جو ارفخشد بن سالم
بن نوح علیہ السلام کی اولاد مین تہی اور شام اور حجاز کی درمیان مین رہتی اور پتہر کے تراشنی اور عمارت کی بنانی
اور کہیتیونکی کرنی اور باغکی لگانی مین بہت رغبت رکہتی تہی اور شام اور حجاز کی درمیان مین وادی القری
سی حجر تک سات سو بستیان اوسمین کتنی شہر اور قصبہ اور گاؤن آباد کئی تہی اور ہر جگہہ پر چشمہ جاری کرکے
کہیتیان و باغ سرسبز کر رکہی تہی اور عیش اور مزہ داریان کرتے تہے اور سبکے سب بت پرستی مین مشغول رہتی تہے
یہانتک کہ حقتعالی نی حضرت صالح علیہ السلام کو جو اوس قوم کی شریفونمین اور پیدایش اور لڑکپن سی امانت
اور دیانت اور تقوی اور صلاحیت مین مشہور تہی اپنی طرف سی رسول کرکی بہیجا اور بت پرستی سی اور سنگ تراشنے
اور عمارتون اور زراعتونمین بہت مشغول رہنی سی منع فرمایا وَعَادٌ اور عاد کی فرقہ نی جو ارم بن سالم ابن
نوح علیہ السلام کی اولاد مین تہی اور یمن کے احقاف یعنی ریگستانمین کہ نہایت بڑا ملک ہی رہتی تہی اور اور
آدمیونکی نسبت انکی جسمونمین قوت اور زور بہت تہا بڑی بڑی قد اور ہاتہہ اور پاؤن اور اور عضا بہت
قوی اور زبردست لڑائی اور کشتی مین تمام جہان والونپر غالب آئی تہی آخر رفتہ رفتہ ان لوگونکو اپنے
قوت اور زور پر گہمنڈ اور تکبر بہت ہوا اور حقتعالی کی عبادت سی بالکل غافل ہو گئی اور اپنی گرد نواح کی رہنی والونپر
بہت ظلم اور زبردستی کیا کرتے تہے اور عمارتین اور حوض اور تالاب بنانی پر انکو بہی رغبت بہت تہے
یہانتک کہ حقتعالی نے حضرت ہود علیہ السلام کو جو انہی گروہ سی تہی رسالت اور پیغمبری کے طور پر اونکی پاس بہیجا تاکہ

۱۲ من حق یعنی بالک سر اوزار دحیب و بشت لاہنا یعنی لسے یحیب تجیہا وہیبت و قوع کما قال تعالی من الساعة آتیة لاریب فیہا ساعة
۱۲ من التمد وہو المادة الفتیل الذی لا مادة لہ ولہ جنود
قوم صالح والقارعة ... من جملہ ... القیامة ... لاتباع ... الافزاع والاہوال ... بالانشقاق والانفطار والارض والجبال بالدک والنسف والنجوم بالطمس والانکدار ...

انکو غفلت اور تکبر سے اور اپنی قوت اور زور پر گہمنڈ کرنے سے منع کرین اور اللہ تعالی کی عبادت کیطرف رغبت دلاوین اور اوسکے عذاب سے ڈراوین حضرت ہود علیہ السلام نے انکو سمجہایا لیکن ان دونون فرقون یعنی عاد و ثمود نے اپنے رسولونکا کہا نمانا بلکہ اونکی رسالت سے منکر ہوے اور جہٹلایا بِالْقَارِعَةِ اوس حادثہ کو اور ایکو جو اونکی بد نیتونکو ٹکرے ٹکرے کر دے اور اونکی روحونکو برزخ کی عذاب مین گرفتار کریگا اور کہتے لگی کہ ایسے آفت کبہی نہین آئی ہے جو تمام غلقت کو ایک مرتبہ غارت کردے کہ اوسکا نام و نشان بہی باقی نرہے اور ظاہر مین فوج اور سپاہ کچہہ ہے نہو سو یہہ ڈرانا نہین ہے مگر اسواسطے کہ یہہ لوگ ہمارے ریاست لیا چاہتے ہین اور اگرچہ ابتدا مین گناہ ان دونون فرقونکا یہی تہا کہ پیغمبر کو جہٹلاتے تہے اور عذاب آلہی کو جو پیغمبر و نکی باتین سنتے تہے یقین نجانتے تہے اور بت پرستی و عمارت بنانیکو نچہوڑتے تہے اور اللہ تعالی کے عبادت کیطرف مشغول نہوتے تہے اور دونون فرقے اس امر مین شریک تہے لیکن آخر کو یہہ دونون فرقے بعضے بعضے عملونکی سبب سے علیحدہ علیحدہ عذاب کے مستحق ہوے اور ایسی عذاب مین گرفتار ہوکر ہلاک اور غارت ہوے ۵ **عزیزی**

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ اے پر ثمود ہلاک کیا گیا اونکو ساتہہ بغرہ تندکی کے ۵ **فتح** سو وہ جو ثمود ہے کہا ئی گئی اوچہال سے یعنی بہونچال سے ۵ **موضح**

تفسیر فَاَمَّا ثَمُوْدُ پہر لیکن ثمود کی قوم نے اپنے پیغمبر کے جہوٹلانے مین کٹ کہنی کتی کے خصلت پیدا کی ہے اور اللہ تعالی کے اونٹنی کی ساتہہ نہایت نے اودلے کے یعنے اوسکے کونچے کاٹ ڈالین اور حضرت صالح علیہ السلام کی بہی مار ڈالنے کی تدبیر کی اور اللہ تعالی کی اونٹنی کا گوشت کتونکے مانند کہایا اور اوسکی ہڈیونکو توڑا اور مار نیکے وقت اوس اونٹنی کی آواز اور جہلانے پر رحم نکیا اور اوس اونٹنی کے بچے کو بہت ڈرایا یہانتک کہ وہ بہاگ کر پتہر و نمین گہس گیا اور تین آوازین کر کے غایب ہو گیا چنانچہ یہہ قصہ والشمس کے صورت کی تفسیر مین مفصل بیان ہو گا تب اللہ تعالی کی حکمت نے اس بات کا تقاضا کیا کہ اونپر عذاب ہے کتی کی جہڑکی اور دہتکار کے قسم کا ہووے چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اوہونے ایک آواز بہت سخت کی فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ پہر وہ سب ہلاک کئے گئے ایسے آواز سخت سے جو سب دنیا کی آوازون سے سخت تہی اسواسطے کہ دنیا مین شیر کے آواز اور بڑے توپ کے آواز بہت سخت ہوتے ہے جس سے جوڑ اور ہڈی ڈہیلے ہو جاتے ہین اور عارتین اور عورتونکے حمل گر پڑتے ہین اور کبہی ایسا بہی ہوتا ہے کہ پتہ پہٹ جاتا ہے اور آدمی مر جاتے ہین لیکن ایسی آواز جس سے ہزارون آدمی ایک آنکہین مرجاوین اور کانونکی سوراخ بند کرنا اور یہہ خانونمین چہپنا اوس آواز کو نروکی معتاد آوازکے اندازہ سے خارج ہے اور اس آفت سے ثمود کی فرقے کی سوا کسیکو کچہہ اذیت نپہونچی اور ثمود کی فرقمین کوئی باقی نرہا اور مسلمانونکو حضرت صالح علیہ السلام کی رفاقت کی برکت سے نجات ملی یہہ ظاہر اور کہلی دلیل ہے اسبات پر کہ یہہ عذاب حاقہ تہا یہلا کی قسم سے نہتا و الا سب کو شامل ہوتا اور مسلمان بہی نہ بچتے اور کافر اور مسلمان مین کچہہ فرق نہوتا ۵ **عزیزی**

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ اور لیکن عاد وپس ہلاک کیا گیا اونکو ساتہہ ہوا

ا ور اسکے بعد ... سے ارادہ صالح ... علیہ السلام ... کے سوال اور ... جواب ... اور فرقے ... نہیت ... ہین ... سے نصیحت ... اوسکے ... تفسیر ... ہوے

سخت حد سی گذری ہوی کی خدائی متعین کیا اوس ہوا کو عاد پر سات رات اور آٹھ روز نہایت نحس پس دیکھتا تو ای دیکھنے
والی قوم کو زمین پر پڑا ہوا گویا وہ تنہ درختوں خرما کی کہوکلی ہی برہم ہوتی ہین ۞ **فتح** ۞ اور وہ جو عاد ہتی سو کہا ہے
کئی ٹہنڈی سنسانی کی باو سی ہاتہون سی نکل جاتی یعنی فرشتونکی تہین کی اونپر سات رات اور آٹہ دن کٹی پہر
تو دیکہی لوگ دینی بچہڑ گئی جیسی وہ ٹہنڈ ہین کہجور کی کوکہری ۞ **موضع تفسیر** ۞ وَاَمَّا عَادٌ لیکن
عاد کا فرقہ سو اپنے وقت کی پیغمبر کو جہٹلائی اور انکار کرنےمین اسقدر بڑہ گیا تہا جیسے پہلوان کشتی کرنیوالی مستعد
ہو کر اکہاڑے مین خم ٹہونک کر اکہڑی ہوتی ہین اسیطرح وہ بہی اپنی پیغمبر کی مقابلہ پر مستعد ہو گئی ہتی اور کہتی تہے
مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۞ کہ کیسے کون ہی بہت زبردست ہمسی قوت مین یہانتک کہ حقتعالی نی تین سال برابر اون پر
قحط ڈالا تب اون لوگون نی گہبرا کر اپنے ستر آدمیونکو مکہ معظمہ مین بہیجا تاکہ وہان جا کر دعا کرین اور پانی حقتعالی کی
مانگین لیکن تکبر اور غرور نی یہہ قبول نکیا کہ حضرت ہود علیہ السلام سی التجا کرین اور اونسی پانیکی دعا طلب کرین
اور مکہ مین اوسوقت عمالقہ کی قوم غالب ہتی جب وہ لوگ عمالقہ پاس پہونچی اور اپنا حال ظاہر کیا ایک شخص نی
کہ اوسکا نام مرثد تہا انسی کہا کہ اس مقام کی دعا تمکو فائدہ نکریگی تمکو لازم ہی کہ اپنے پیغمبر کے بات قبول کرو تاکہ
اس بلا سی خلاصی پاؤ اسواسطے کہ تمہاری کہنی سی معلوم ہوا کہ یہہ قحط وہ قحط نہین ہی جو دعا سی جاتا ہی بلکہ
یہہ قحط حقتعالی کی طرفسی آزمایش کی واسطے ہے جب اون لوگون نی مرثد کی یہہ بات سنی تو کہنے لگی کہ اگر ہم
پیاسسی بدون حاصل ہونے مطلب کے پہر جاوینگے تو ہماری قوم ہمکو بہت ذلیل و خفیف کرینگے جسطرحسی ہو سکی
یہہ کام پیاسسی کر کی جانا چاہیے اور کام کی تدبیر مرثد سی پوچہی اوسنی کہا کہ تم سب ننگی سر اور ننگی پاؤن
حاجیونکی شکل بنکر صفا پہاڑ پر جو بیت اللہ کے سامنی ہی چڑہو اور جسوقت بیت اللہ تمکو نظر آوی تو اوسوقت
اسطورسے دعا مانگو کہ اے ہود کے خدا اگر ہود سچا ہین کہ تیری پیغمبر ہین تو ہمکو پانی دی کہ ہم لوگ قحط
پانیکی واسطے آئی ہین اون لوگون نے اسیطرح کہا اور اونکی دعا قبول ہوئی اور حقتعالی نی تین ٹکڑی بدلیکی بہیجی
ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور ایک آواز آئی کہ ان تینون بدلیونکی ٹکڑونمین سی ایک اپنی واسطے تجویز کر لو اون
لوگونی آپسمین مشورہ کر کی سیاہ ٹکڑی کو قبول کیا اسواسطے کہ سیاہ مینہمین پانی بہت برستا ہی اور اپنی شہر کو روانہ
ہوئی وہ کالی بدلی بہی اونکی ساتہہ اوپر اوپر چلی جاتی تہے جب اپنی شہر کی قریب پہونچی کئی آدمیونکو جلد آگے
بہیجا کہ ہم بدلی اپنی ساتہہ لائی ہین تم اپنے سب تالاب اور حوضونکو جہاڑ کر صاف کر رکہو اور کہیتی کا سامان جیسے
بیج اور ہل وغیرہ ہی درست کر لو اور خوش ہو کہ یہہ بدلی تمہاری خواہش کی موافق برسیگی شہر کی لوگ سب اس
خوشخبری کی سنسی بہت خوش ہوی کہ ہمارے بہیجی ہوئونکی دعا مقبول ہوئی اور بہت بدلی آئی اور حضرت
ہود علیہ السلام پر زبان طعن اور تشنیع کی کہولی اور کہا کہ دیکہو ہمارے بہیجی ہوؤون کی دعا مقبول ہوئی اور
اور بدلی آئی تم کہتے تہے کہ بلا آویگی حضرت ہود علیہ السلام نی فرمایا کہ یہہ بدلی نہین ہی یہہ حقتعالی کی بلا ہے
اس سی ڈرتے رہو اور ابہی کچہہ نہین گیا ہی میرا کہا مانو اور ایمان لاؤ اور بت پرستی کو چہوڑ دو اون لوگون نے
کہا کہ بدلی مین کیا بلا آویگی حضرت ہود علیہ السلام نی فرمایا کہ آندہی یعنی طوفان کی ہوا چلیگی کہ تمکو اور تمہارے
سب مکانونکو نیست و نابود کر دیگی اون لوگون نے جواب دیا کہ تم ہمارا زور اور قوت جانتی ہو پہر ہمکو ہوا کے شدت

اور تند ایسی خوف دلانی ہوا یسی ہی گفتگو ہی کر وہ بدلی اونکی شہر کی کنارہ اپہونچی اور طوفانی ہوا چلنی شروع ہوئی
اور حقتعالی کا حکم ہوا کہ باد عقیم کو جسکا ٹہکانا چوتہا طبقہ زمین کا ہی بیل کی ناک کی سوراخ کی برابر چہوڑ دو اور عاد کی قوم
مسلط اور متعین کر دو پہر وہ فرشتی جو ہوا پر متعین ہین اس لحاظ سی کہ یہہ ہوا کہین بیگناہونکو نہ ہلاک کر ڈالی کتنا ہی
اوس ہوا کو روک لی لیکن ہوا انکی روکنی سی کب رک سکتی تہی پہر اس قسم کی ہوا کی تندی اور زور دیکہہ کر عاد کی قوم
مضبوط مکانونمین جا گہسی تہے اور مضبوط ستونسی آپسمین ایک نے دوسرے کو باندہا تہا اور اپنی جانورونکو بہی زنجیرونسی جکڑ رکہا
تہا اور اپنے گہر والونکو اونٹونکی کجاوونمین بیٹہا رکہا سی جو حقتعالی کی مخلوقات مین سی ایک ضعیف جزو ہی مقابلہ
اور کشتی کے واسطہ مستعد ہوی اور اوس ضعیف مخلوق نی بہی اونکی ساتہہ سطرحکی کشتی کی کہ اونکی عورتونکو جو کجاوے
کے الماریونمین بڑی بڑی مضبوط ساندنیونپر بٹہلا کر لوہی کی زنجیرونسی اون کماریونکو ساندنیونپر کس دیا تہا سو ہوا
اونکو معہ ساندنیونکی زمین سی اوٹہا لیجاتی تہی اتنی دور کہ وہ ساندنیاں معہ کماریونکی ٹڈی سی معلوم ہوتی تہی پہر
وہانسی زمین پر دے مارتی تہی یہانتک کہ اوس قوم کو بالکل ہلاک کر دیا اور حضرت ہود علیہ السلام ایماندارونکو
لیکر ایک ٹاپو مین ہو بیٹہی اور ایک خط اپنے گرد کہینچ دیا تہا حقتعالی کی قدرت کاملہ سی وہ ہوا جب اوس خط کی اندر
آتی تو آہستہ چلتی جو بدنکو اچہی معلوم ہوا اور اوس خط کے باہر جسپر پہونچتی تہی اوسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی تہی سو
حقتعالی نی اون لوگونکو ایسی عذاب مین مبتلا کیا جو اونکی پہلوانیکی مناسب تہا اور ہوا کو جو موہنہ کی پہونک سے
پراگندہ ہو جاتی ہی اونکی کشتی کی واسطہ بہیجا تاکہ وہ بہی اوس درگاہ الٰہی کے پہلوان کی قوت کا تماشا دیکہین فالحاصل
بریح صرصر پہر ہلاک کی گئی زور کی ہوا سی جو چلنی کی وقت آواز شدت سی کرتے تہے عاتیۃ بہت سخت اور تند
سرکشی کرنیوالی جو نگہبانون اور موکلونکی اختیار سی نکل گئی تہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ حقتعالی کبہی
ہوا کو دنیا مین نہین بہیجا مگر اندازہ سی اور پانیکو بہی نہین بہیجا مگر اندازہ سی لیکن حضرت نوح علیہ السلام کی
طوفانکی دن اور عاد کی قوم پر عذاب کی دن کہ طوفان کی دن اس شدت سی پانی بہا تہا کہ محافظ فرشتونکی
اختیار مین نرہا تہا اور عاد کی قوم پر اونکی عذاب کی روز ہوا بہی موکل فرشتونکی اختیار سی باہر نکلگئی تہی
اور یہہ ہوا کا اس زور سی چلنا کچہہ آسمان کی گردش سی نتہا والا عاد کی کافرونکی تخصیص اس عذاب مین ہونی
بلکہ حضرت ہود علیہ السلام اور اونکی ایماندارونکو بہی اوس سے ایذا پہونچتی بلکہ حقتعالے نے سخرہا مسلط کیا تہا اوس
ہوا کو نہایت غصہ اور غضب الہی کی ارادہ سی علیہم اونپر یعنی فقط عاد کے قوم پر نہ مسلمانون پر اور نہ حضرت
ہود علیہ السلام پر اور یہہ ہوا کا اونپر مسلط کرنا گہڑی دو گہڑی نتہا بلکہ سبع لیال وثمانیۃ ایام سات رات آٹہہ دن
تک تہا شوال کی بائیسوین تاریخ بدہ کی صبح سی یہہ تسلط اور ہوا کی شدت شروع ہوئی تہی اور انتیسوین تاریخ
اوسی مہینہ کی بدہ کی آخر دن تک یعنی آفتاب کی غروب تک وہ شدت تمام ہوئی اور سات رات اور آٹہہ دن اس
عذاب کی ہونی کی وجہہ یہہ تہی کہ عاد کی قوم سیطرحکی زبان درازیان کرتی تہی اور کہتی تہی کہ یہہ قحط کیا چیز ہے
ہم اتنی قوت رکہتے ہین کہ اگر سات برس سیطرحکا قحط رہے تو بہی ہم اوسکو برداشت کر سکتی ہین سو حقتعالی
نی ہر برسکی مقابلہ مین اس ہوا کی عذاب کا ایک پورہ دن اور رات کا اونپر مسلط کیا اور آٹہوان دن اسواسطے زیادہ
کیا تہا تاکہ آپسمین ہر شخص ضعف اور بدحالی اور کمزوری ایک دوسری کی دیکہی اور ہر شخص کو دوسرے کی ہلاکی کا

بیخ اور نعم ہوی چنانچہ ابن جریج اور اور مفسرون نی روایت کی ہی کہ وہ قوم باوجود اس ہوا کی شدت کی کہ انکو
اوڑہا کر دی پٹکتی ہتی سات دن تک زندہ رہی آخر کو آٹھوین دن بدہ کو سب مردہ اور بیجان ہوی پہر ہوا نی
اونکی لاشونکو اوڑا کی دریای شور مین ڈال دیا اور ان آٹہہ دن اور سات راتوںمین کچہہ فاصلہ نہا کہ بیچ مین
تہوڑا سا آرام لیکر پہر عذاب اوٹہانیکی قوت پیدا کرین بلکہ حسوما پے درپے ہتی یعنی لگتا تار ہتی جیسی کہ اوپر ذکر ہوا
حاصل کلام یہہ ہے کہ قوت اور زور عاد کے قوم کا اس ہوا کی مصیبت دفع کرنیمین کچہہ کام نآیا جیسے کہ کشتی گر
پہلوانونکی ہاتہہ مین ضعیف انارسی فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ پہر دیکہتا ہے تو اے دیکہنی والی اگر اوس وقت
موجود ہوتا اوس قوم گران ڈیل زبردست کو تہوڑی راتون اور دنونمین کہ بیجان پڑی ہتی اور ہوا نی اونکی مغز کو
نکالکی اونکی جسمون کو مردہ کر کے ڈال دیا تہا كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ گویا کہ وہ کہجور کی ٹہنڈہی قد کی
لنبائی اور بدن کی مثال مین لیکن کہوکلے پڑی ہوی ایسی کہ ہوا اونکی مساموںمین اور حلقونمین ایکطرف سی گہستی
تہے اور دوسرے طرفسی نکلجاتی تہی اور آواز کرتے تہے گویا کہ اونکی بدنونمین رطوبت کا نام نہ تہا ٥ عزیزی
فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ پس آیا دیکہتا ہی تو اونکو کچہہ باقی رہی ہوی ٥ فتح پہر تو دیکہتا ہی کوئی
اونکا بچ رہا ٥ موضح تفسیر پہر کیا دیکہتا ہے تو ان دونون فرقونکا کوئی ہی باقی رہا جو ان فرقونکی
نسل سی کہی اور اپنے تئین اونکی طرف منسوب کری اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ جو عذاب حاق ہوتا ہی وہ
جسپر آتا ہی اوسکا نام و نشان ہی نہین رکہتا ہی اور آدمیکی نسل کو قطع کر دیتا ہی بخلاف اوس عذاب کی
جو ابتلا اور امتحان اور آزمایش کی واسطے آتا ہے کہ وہ سبکو شامل نہین ہوتا ہی اور جڑسی کہود کر نہین بہاتا
٥ عزیزی وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَن قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ اور عمل مین لایا فرعون اور
وہ کہ پہلی اوسکے ہتی اور اہل مؤتفکات ہی گناہ کو ٥ فتح ٥ اور آیا فرعون اور جو اوس سی پہلی ہتی اور الٹی
بستیان تقصیر کرتے ٥ موضح تفسیر اور آیا فرعون یعنی پیدا ہوا اور غلبہ کیا اور یہ فرعون اصلمین
لقب ہی مصر کی بادشاہ کا جو قبطیونمین سی ہوتا تہا جسطرح روم کی بادشاہ کا لقب قیصر اور فارس کی بادشاہ کا
لقب کسرے اور ترک کی بادشاہ کا لقب خاقان اور یمن کی بادشاہ کا لقب تبع اور ہند کی بادشاہ کا لقب
راجہ ہوتا ہی اور یہان فرعون سی ایک شخص معین مراد ہی جو حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوة والسلام کے
زمانہ مین مصر کا بادشاہ تہا یہود اور نصاری ایسا کہتی ہین کہ اوسکا نام قابوس تہا اور قبط کی قوم سی تہا اور بعضے
کہا کہ اوسکا نام مصعب بن ریان تہا اور اوسکا باپ ریان ابن الولید حضرت یوسف علیہ السلام کی زمانہ مین مصر کی
بادشاہت کرتا تہا ومن قبلہ اور وہ لوگ جو فرعون کی پہلی ہتی یعنی وہ پہی دنیا مین آئی اور اون لوگونسی مراد
حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ہی اور اونکی دو فرقی ہتی ایک مدین والی جو بیچ شہر مین رہتی ہتی اور حضرت
ابراہیم کے بیٹے جنکا نام مدین ہی اونکی اولاد سی ہتی اور دوسری ایکہ والی جو شہر کے باہر جنگلونمین رہتی ہتی
اور حضرت شعیب علیہ السلام کو حقتعالی نی اون دون فرقونکی طرف رسول کر کی بہیجا تہا اور دین اور مذہب
اور بت پرستی مین اون دونون فرقونکا ایک ہے طریقہ تہا والمؤتفکات اور اولٹی بستیان اور وہ چہہ یا پانچ
بستیان تہین اور اونمین جو بڑی بستی ہتی اوسکا نام سدوم تہا جسمین چار لاکہہ آدمی ہتے حقتعالی نی حضرت

لوط علیہ السلام کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہائجی ہین اونکی طرف رسول کرکی بہیجا اور حضرت لوط علیہ السلام
بیس برس اونمین رہی اور اونکو ایمان کی طرف بلایا لیکن وہ ایمان نلائی بِالْخَاطِئَةِ یعنی بڑی بڑی گناہونکی ساتہ
جنکا بڑا ہونا سب کے نزدیک ثابت تہا سو فرعون کی گناہ یہہ تہی کہ پہلی پیغمبر کی اولاد سی دشمنی شروع کی یعنی بنی
اسرائیل سی اور اس عداوت کا سبب یہہ تہا کہ جسوقت حضرت یوسف علیہ السلام مصر کی بادشاہ کی طرف سی
جسکا نام ریان تہا مصر کی سلطنت کی مختار ہوی اور بنی اسرائیل اسواسطہ سی مصر مین گئی اور وہان کی سکونت
اختیار کی تو حضرت یوسف علیہ السلام کی غلبہ اور شوکت کی سبب سب مصر والی بنی اسرائیل کی بہت تعظیم
کرتے تہے پہر جب حضرت یوسف علیہ السلام نی وفات پائی اور فرعون مصر کا بادشاہ ہوا تو بنی اسرائیل کی
بزرگی اور عزت جو مصر والے کرتے تہے فرعون کو گران معلوم ہوی چاہا کہ کسی تدبیر سی بنی اسرائیل کو مصر والونکی
نظرونمین ذلیل اور خوار کردی تا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی ریاست کا خیال بنی اسرائیل کی دلمین
نرہی اور اس سبب سے ریاست کی کامونمین دخل کی خواہش نکرین آخر ہوتی ہوتی یہانتک ظلم اونپر کرنی لگا
کہ حلال خور اور چمارونکی طرح اوسکی بیگار مین ہمیشہ گرفتار رہتی تہی کسی سی عمارت اپنی بنواتا اور کسی سی
کہیتی اور کسی سی باغبانی کراتا اور کسی سی اینٹ تہپواتا اور کسی سی اینٹ پکواتا غرض کہ سب ذلیل کام اونسی
لیتا تہا اور نہایت بیرحم پیادی اونپر مقرر کئی تہی اور اپنی تئین سب مصر والونکا معبود ٹہراکر سب سے اپنی تئین
سجدہ کرواتا تہا اور بنی اسرائیل یہہ بات اوسکی نہین مانتی تہی اسواسطہ اور اونپر خفا ہوتا اور ایذا پہونچاتا تہا
یہانتک کہ کاہنون اور نجومیون نی فرعون کو خبر دی کہ اس بنی اسرائیل قوم مین ایک لڑکا پیدا ہوگا
اسطرح کا کہ تیری بادشاہت اوسکی ہاتہ سی جائیگی یہہ سنتی ہی اوس بدبخت نی یہہ حکم کیا کہ دائیان بنی اسرائیل
کے گہر گہر ہمیشہ پہرتی رہین اور دیکہا کرین جس عورت کو اونمین سی حاملہ دیکہین اوسکا نام اور پتہ کوتوال کے
دفتر مین لکہوا دین پہر جب جنی کا وقت ہو تو کوتوال کی پیادی اوسکی دروازہ پر جاکر کہڑی رہین اور دائیان
جنواکر اوس لڑکے پیدا ہوئی کو باہر لاکر اون پیادونکو دکہلا دین اگر وہ بیٹا ہو تو پیادی اسیوقت اوسی مار ڈالین
اور اگر وہ بیٹی ہو تو اوسکو چہوڑ دین غرض کہ برسون یہہ ظلم اونکا اونپر جاری رہا اور سوا اسکے اور طرح طرح
ظلم جو بنی اسرائیل پر کرتا تہا سو تمام عالم مین مشہور ہین اور باوجود ان ظلمونکی لوگونپر بت پرستی اور شرک
کرنیکی واسطہ زبردستی کرتا تہا اور چومیخا کرکے آدمیونکو مارنا اوسیکا ایجاد ہی آخر ہوتی ہوتی اوسکا کفر اور
اوس حد کو پہونچا کہ بےخوف وخطر پکار کر کہتا تہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى یعنے مین ہون تمہارا رب سب سے بڑا
اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی گناہ بعضے وہ تہے کہ مدین اور ایکہ والی دونون اونمین شامل تہے
جیسے بت پرستی اور ناپ تول کمی کرنے کہ یہہ دونون چیزین اون سب لوگونمین بی نہایت رواج پائی تہین
اور قزاقی اور رہزنی کرنی خاص اونکا چلن تہا کہ شام اور مصر کی راہونپر گہات بناکر چہپی بیٹہی رہتے
تہے اور قافلہ لوٹتی تہے اور بہت مال لاتی تہی اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی گناہونمین سب سی بڑا
گناہ اغلام تہا اور سوای اس کی بہت سی بداشیان اور بدعتین اونمین رائج تہین جیسی کبوتر بازی اور
مینڈہی لڑانے اور پہر آپسمین لڑنا اور مہمان کو اپنے گہر اوترنی نہ دینا اور اگر کوئی دوسری اونکی شہر مین

غلہ خریدنی کو آوی تو اوسکو خرید کرنے نہ دینا اور ایکی ہنسی کہیل مین گالیان دینی سی اور فحش بکنا اور راہ چلتی
سی ٹہٹہا کرنا اور عورتونکی طرح مستی لگانی اور مہندی ہی لگانی ہاتہہ پاؤنکو اور بیحیائی مین انتہا درجہ کو پہونچی تہی
کہ سب کے سامنی ننگی ہوکر ایک دوسرے کی موہنہ پر گوز مارتا تہا پہر حقتعالی نی ان سب کی ہدایت کیواسطے حضرت
موسی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف اور حضرت شعیب علیہ السلام کو مدین اور ایکہ والونکی
طرف اور حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم وغیرہ کی طرف رسول کر کی بہیجا اور اون برائیونسی اون سب کو منع فرمایا
عزیزی فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ٥ نافرمانی کی اپنی پروردگار کے رسولونکی پس پکڑا خدا نی
اون جماعت کو پکڑنا بڑا ٥ فتح پہر حکم نمانا اپنے رب کی رسول کا پہر پکڑی اونکو پکڑ دم چڑہتی
موضح تفسیر فَعَصَوْا الخ پہر نافرمانی کی ہر ایک نی انہین سی اپنی اپنی رسولونکی جو انکی پروردگار
کے بہیجی ہوی تہی اور حکم نمانا اور اپنے برائیونکو نچہوڑا بلکہ اپنے اپنے وقت کی رسولونسی مقابلہ کر بیٹھے اور
لڑائی اور جہگڑا شروع کیا پہر پکڑا اونکو لونکی سب نی بڑے پکڑ یعنی پیغمبرونکی جہوٹ انکار سی جس گرفتاری کی
لوگ لائق ہوتی ہین اوس سی زیادہ گرفتاری اون لوگونکی واسطے ہوی تاکہ وہ زیادہ گرفتاری اون
کی ہونکی مقابلہ مین واقع ہوی سو فرعون کو اوسکی کہنی کی موافق دریا مین ڈبویا اسواسطہ کہ ایک روز
حضرت جبرئیل علیہ السلام نی ایک فریادیکی شکل بنا کر اوسکی دربار مین آکر پوچہا کہ اگر کسیکا غلام اوسکی غلام ہوکر
منکر ہوکر اپنے خاوند کے مقابلہ مین آپ ہی اپنی صاحبی کا دعوی کری تو ایسی غلام کیواسطہ کیا حکم ہی اور
کیسے سزا اوسکو بجاوی فرعون نے لکہا کہ ایسی غلام کو جو اپنے خاوند کے نعمتونکا منکر ہی دریا مین ڈبویا
چاہیئی اور یہہ بہی ہی کہ اکثر فرعون اپنے فخر اور بڑائی مین حضرت موسی علیہ السلام کی مقابلہ مین بیان کیا
کرتا تہا کہ مین ایسا ہون کہ مصر کی ملک مین نہرین جاری کی ہین اور اون نہرونکو اپنے مکانونکی نیچی سی بہا
نکالا ہی سو ایسی شخص کو کہ نہرونکی جاری کرنیکو بڑا اپنا فخر سمجہتا تہا اور اس بات سی اوسکو نہایت لذت حاصل
ہوتی تہی دریا مین ڈبو کر ہلاک کرنا بہت مناسب ہوا کہ اون چہوٹی چہوٹی نہرونسی کیا ہوتا ہی تو تو مصر کا
بادشاہ ہی تجکو بڑی دریا کی سیر کرنی چاہیی اور جیسا کہ تو ان نہرونکو اپنے مکانونکی نیچی سی جاری کرکی
مزی اور عیش کرتا تہا ویسا ہے اب ہم ایسی بڑی دریا کو تیری سر اور تمام بدن پر جاری کرینگے تاکہ تیری
لذت کی اسباب چاو نظر فنی تجکو گہیر لیوین اور فرعون کی عذاب کی زیادتی اسطرحسی ہوی کہ تمام اوسکے
سلطنت اور مکانات اور باغات اور اچہے اچہے محل فرش فروش سی آراستہ اور خزانی بہتہا ایک پل مین
اوسکی ہاتہہ سی نکل گئی اوسکی دشمنونکو جو بہت حقیر اور ذلیل اوسکی نظرونمین تہی اور حضرت شعیب علیہ السلام
کی قوم پر جو دو فرقے تہی کسی طرحکا عذاب ہوا مدین والونپر صیحہ یعنی سخت آواز ہی ہوی اور بہونچال نی
بہی اونکو ہلاک کیا اور ایک قسم کی عذابکا دوسری قسم کی عذاب کی ساتہہ ملنی سی عذاب کی زیادتی ہوئی
حضرت شعیب علیہ السلام کی جہٹلانی اور حقیر جاننی کی عوض مین سخت آواز سی جہڑکی گئی اور ناپ
اور تول مین جو کمی کرتے تہے اور ڈنڈی یا پیمانہ ہلا دیتی تہی تاکہ ناپ اور تول چیز برابر نہ اوتری اوسکی عوض مین
بہونچال مین مبتلا ہوکر ہلاک ہوئی اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو پہلی نیچی سی اوپر لیگئی پہر ناسی اولٹا کر

پہنچنے دیا اسواسطے کہ اونکا اغلام اور بیحیائی ہی جسمین متبوع کا طلب لازم آتا ہی یعنی جو چیز جسواسطی مقرر کی ہی ۔ ۔
اوسکا الٹا کرنا جیسی مرد کو کہ حقتعالی نی اسواسطے نہین پیدا کیا کہ اوندہا پڑی اور اپنے تئین ذلیل کری بلکہ اوسکو عزت والا
پیدا کیا ہی کہ یہہ عورت پر چڑہی اور اوسکی بعد اونپر پتہر جلی ہوی برسا ۔ ی اسواسطے کہ اغلام مین زنا کا مزہ اونکو ملتا تہا
اور زنا کی حد رجم ہی بہرصورت یہہ پانچون واقعی حقیقی حاقہ کی مثالین ہین کہ کافرونکو اونکی کفر اور نافرمانی کی
سببسے بدون شریک کرنی مسلمانونکی و بدون فلکی اور عنصری اسبابکے طلب کرنیکی طرح طرح کی عذاب سی اونکو
نیست و نابود کر دیا اور اگر باوجود ایسی مثالون اور نظیرونکی پہربہی کسیکو شبہہ باقی رہے اور کہی کہ ان واقعون مین
مسلمانونکا بچ رہنا اور کافرونکا نیست و نابود ہوجانیکا ایک سبب تہا کہ پہلی ایماندارونکو کافرونسی جدا کر دیا
تاکہ وہ عذاب کی مقام پر نرہین بلکہ وہانسی دور ہو جاوین پہر کافرون پر عذاب کیا اور یہہ ایماندارونکو عذاب کے
آنیسے خبردار کر دینا اور عذاب کی مقام سی دور کر دینا امتیاز کا سبب ہوا لیکن قیامت کو مسلمان اور کافر ایک
مقام پر جمع ہونگی اور وہانسی بہاگنا اور علیحدہ ہونا کسی طرح ممکن نہوگا اور عذاب کی اسباب عام اور سب کو شامل ہونگے
وہان حاقہ کی معنی کسطرح ہوسکتی ہین تو ہم کہین گی کہ گواہ اوسکی یہی سنو ۵ انا لما طغی الماء الخ عزیزی

إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ

تحقیق ہمنی اوسوقت کہ حد سی گذرا پانی سوار کیا ہمنی تمکو کشتی رواں پر تاکرین ہم اوسقدر کو تمہاری لئی نصیحت اور
یاد رکہے اوسکو کان یاد رکہنی والا ۱۲ **فتح** ہمنی جسوقت پانی اوبالا اودیا تمکو چلتی ناؤ مین تاکہ رکہین اوسکو تمہارے
یادگار کیو اور سنے اوسکو کان سننی والا ۱۲ **موضح** **تفسیر** انا لما طغی الماء الخ بیشک جب زیادہ
کے پلنے نے آسمان اور زمین کی برساتون کی کثرت اور چشمون کی اوبلنی اور بہنی سی اسقدر کہ تمام روی زمین کو چہپا لیا
بلکہ بڑے اونچی پہاڑون کی چوٹی کی اوپر چالیس چالیس گز پانی چڑہ گیا تہا اور آسمان اور زمین کی درمیان مین بہی چالیس
روز تک پیہم برسات کی کثرت سی پانی غالب تہا اور یہہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی حاقہ کا حال ہی اور
طوفان کی بولنی سی یہی واقعہ مراد ہوتا ہی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام اور سب مسلمان اوس وقعہ مین
سلامت رہی باوجود اس بات کی کہ وہ بلا عام تہی اور طوفان نی تمام روی زمین کو اور زمین اور آسمان کی بیچ
کو چہپا لیا تہا کوئی جگہہ بہاگ بچنیکے باقی نرہی تہی ہر جگہہ پر طوفان تہا انکو بہی بہاگنی سی بچاؤ نتہا اگر حقتعالی
حضرت نوح علیہ السلام اور مومنونکو نہ بچاتا تو وہ سب اس طوفان مین ہلاک ہوجاتے اور تم لوگون نی جو حقتعالی
کے نعمتونکی انکار پر کمر باندہی سو تمہاری وجود کا پتہ ہی نہ معلوم ہوتا اسواسطے کہ تم لوگ حضرت نوح اور اونکی
اولاد کی نسل ہو پہر اگر اوسوقت تمہاری باپ دادونکی حقتعالی محافظت نکرتا تو تم کسطرح اسوقت مین پیدا ہوتے
سو اوسوقت مین حضرت نوح علیہ السلام اور مومنین کی بچاؤ کیواسطے ایک تدبیر انکو تعلیم کر دی ہمنی تاکہ وہ لوگ اوس
طوفان مین شریک ہوکے رہین اور اوس عذاب سی بچی بہی رہین بلکہ عذاب کی چہینٹے بہی اون تک نہ پہونچی اور
اوس تعلیم کی مضمونکا حاصل یہہ ہے کہ لکڑی کے سوا کوئی دوسری چیز اسکے صلاحیت نہین رکہتی ایسی کہ
پانی کی اصل بہاری ہی اوسکی طبیعت اسی بات کو چاہتی ہی کہ زمین پر ٹہرا رہی اور جس چیز مین کہ زمین کے
اجزا غالب ہین اوس سی کوئی چیز بناکی پانی مین ڈالین تو پانی اوسکو اپنی تہ مین لیجائیگا اور آپ اوسکی اوپر رہیگا

سوا ایک جوہر لطیف چاہی جو پانیکی اوپر تیرا کری پس وہ لکڑی ہی سو اسواسطہ حضرت نوح علیہ السلام کی دلمین اسبات کو
ڈالدیا کہ جو چیز بہت ٹھوس نہو بلکہ اوسکی مسام اور سوراخون کی خالی ہونیکی سببسے اوسمین ہوا بہت سی بند ہو سکتی ہی
ایسی چیز اختیار کرو اور اس قسم کی چیز لکڑی ہی کہ ہمیشہ ہوا اوسکی مسام مین بیٹھتی ہی اور اوسکو اوپر اوٹھا لیتی ہی
بخلاف حیوانات اور معادن یعنی کان کی اندر پیدا ہونیوالی چیزونکی اور یہی وجہہ ہی کہ لکڑی اور بتی درختونکی
کتنے ہی بہت اور بہاری ہون لیکن پانی کی اوپر رہے رہتی اور معدنی چیزین جیسی لوہا وغیرہ اور جانورونکی
جسم کتنی ہی چہوٹے اور ہلکی ہون لیکن پانیکی نیچی تہ مین بیٹھہ جاتیکی غرض کہ لکڑی کی سوا کوی چیز ایسی نہتی جو
اس کام کی لیاقت رکہی اسواسطہ حکم ہوا کہ لکڑ سے ایک شہر مختصر تیار کرو اسقدر جسمین آدمی اور جانور اور ان سب
کے چہہ مہینے کی کہانیکے گنجایش ہوسکی اور اوسکو کئی طبقہ یعنی ایک کی اوپر ایک ہو پہر نیچی کی طبقہ مین چار پایونکو
اور درندہ جانورونکو رکہو اور بیچ کی طبقہ مین آدمی اور جنات کو اور اوپر کی طبقہ مین اوڑنے والی جانورونکو رکہو اور
جتنی جانور چرندا اور پرندہ ہین ان سب کو حکم ہوا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی تابعداری مین جاکر حاضر ہو اور حضرت
نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ایک ایک جوڑا ان سب جانورونمین سی پکڑ کر کشتی مین رکہو پہر حق تعالی کی قدرت کاملہ سی
حضرت نوح علیہ کا دست مبارک اوسی جانور کی جوڑہ پر پڑتا تہا جسکی نسل کا باقی رکہنا قیامت تک منظور تہا پہر
حقتعالے نے درندہ اور موذی جانورونکی دلمین سی اوس عداوت کو جو اور جانورونکی ساتہہ رکہتی ہین چہہ مہینی تک
بالکل نکالڈالا تاکہ اون سب کا ایک جای پر رہنا ہوسکی اور اوپر کی پانیکا بچاؤ بی سرپوش کی ممکن نہتا سو
حضرت نوح علیہ السلام کی دلمین اسباب کو یہی القا کیا کہ اس چلتی شہر کی واسطہ ایک سرپوش بہی جو اوپر سے
سب کشتی کو ڈہانک لی تیار کر رکہو تاکہ سوار ہونیکی بعد اوس سرپوش سی کشتی کو ڈہانک لینا اور روشنی کے واسطے
حکم ہوا کہ روشندان یعنی سوراخ اوس سرپوش مین اس طور پر رکہو کہ روشنی بہی رہی اور برسات کا پانی کشتی کی اندر
نہ آوی اور چلتی شہر کا نام سفینہ اور جہاز اور کشتی رکہا اور پہر جو اس کشتے کو مہینون پانی چیرنا اور موجونکی تہپیڑے
برداشت کرنا تہا تو اسواسطہ حکم ہوا کہ اس کشتی کا سر مرغ کی سر کے مانند اور اوسکا سینہ بطکی سینے کے مانند اور اوسکی دم
کبوتر کے دم کی مانند بناؤ تاکہ موجونکی صدمہ سے اولٹ نجاوی اور طوفان کی آنیکا وقت جو معلوم نہتا تو اسواسطی
حضرت نوح علیہ السلام اور مومنونکو ایک نشان یہی بتلادیا کہ تمہاری گہر کی تنور سی جو پانی اوبلنا شروع
ہووی تو جان لینا کہ پانیکے طغیانی اور طوفانکا وقت آن پہونچا چنانچہ اسی علامت کی ظاہر ہونیکی وقت
حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ہمنی تمکو اوٹہا لیا یعنی لادلیا ہمنی تمکو اوس چلتی کشتی مین جو اوسی طوفان کی پانیمین تہی جسمین
سب کافر ڈوب گئی اور وہ کشتی غرق ہوتی نہتی پہر اب غور کرو اور سوچو کہ باوجود عذاب مین شریک ہونیکی ہمنے
تمکو بچا رکہا اور ڈوبنی نہ دیا اون مسلمانونکی طفیل سے یعنے اس سببسے کہ تم اونکی پیٹہہ مین نطفہ تہی اور وہ
کشتی تمہاری اس عذاب کی مادہ پر یعنی طوفان کی پانی پر نہایت آہستگی سی چلی جاتی تہی کچہہ صدمہ اوسکو
نہین پہونچتا تہا اسی طرح قیامت کی دن ایماندار پل صراط پر جو دوزخ کی اوپر ہوگا چلی جاوینگی اور کچہہ صدمہ اونکو
نہ پہونچیگا اور اوس کشتی کی بنانی کی تدبیر سکہانیمین ایک نفع تمہاری واسطہ اور بہی رکہا ہی ہمنی لِنَجْعَلَهَا
لَكُمْ تَذْكِرَةً تاکہ کرین ہم اوس کشتی کو واسطہ تمہاری یادگاری اور جس مقام پر ڈوبنی کا خوف ہو اور تم

بیان کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی

ارادہ کرو کہ اس شہر سی دوسرے شہر کو یا اس کنارہ سی دوسرے کنارہ کو پانیسی اوتر کر پہونچا ہی تو وہان اسیطرحکا چلنا
پہر یعنی جہاز یا کشتی کسی لکڑ لیسے بنا کر پار ہو جایا کرو آب اسیا تمین تمکو چاہئی کہ خوب غور کرکی بوجہو کہ گناہونکا بوجہ
پہلے اسیطرح ندامت اور حسرت کی دریا مین ڈبونیوالا اور دوزخ کی گرہی مین ڈالنی والا ہی اس سی نجات
اور خلاصی بدون وسیلہ کسے ایسے شخص کے کہ جسنے اپنے تئین گناہونسی خالی کرکی ان سب لطیفونسی لطیف کاتعین
ارحم الراحمین کی رحمت کا طرف اور نزول کاہ بنا رکہا ہو ممکن نہین ہی جیسی لکڑی کہ اپنی تئین ہوا لطیف کاظرف
بنا کر بہاری بہاری چیزونکو پانیمین ڈوبنی سی بچا کر پار کردیتی ہی سو وہ وسیلہ اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
گروہ گناہونکی بوجہہ دفعہ کرنیمین تریاق کا حکم رکہتا ہے کیا اچہے بات کہی ہی کسی شاعر نی شعر مور بیچارہ
ہوس کرد کہ در کعبہ رسد دست در پای کبوتر زد و ناگاہ رسید یعنی چیونٹی بیچاری نی حوصلہ کعبہ جانیکا کیا کبوتر کے
پانونکو ہاتونسی تہا بنا اور اس وسیلہ سی کعبہ کو پہونچی اوسیواسطہ حدیث شریف مین آیا ہی مَثَلُ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ
مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا غَرِقَ یعنی مثال میری اہل بیت کی تم مین مثال نوح علیہ السلام
کے کشتے کے ہے کہ جو سوار ہوا کشتی مین اوسنے طوفانسی نجات پائی اور جو پیچہے رہ گیا اوس سی ہلاک ہوا اور تیئہا
اور یاد رکہی کہ طوفان مین ڈوبنے سے بچنے کو اور کشتی کی حالات کو یا اوسوقت کی مسلمانونکو اس تدبیر حیلی حاصل
ہوا تہا اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ کان جو یاد رکہنی والی ہین ایسی قصونکو اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب یہہ آیت
نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا سَاَلْتُ اللّٰہَ اَنْ
یَّجْعَلَھَا اُذُنَکَ یَا عَلِیُّ یعنی دعا مانگی مینی اللہ تعالی سی کہ محفوظ رکہی اس قصی کو تیری کانمین ای علی اور جب خاص
اور عام حاقہ جو دنیا مین واقع ہوئی ہین شالونکی بیان کرنیسی سمجہہ مین آگئی تو اب آخرت کی حاقہ کو تقصود کرنا
اور بوجہنا آسان ہو گیا اتنا ہی فرق ہی کہ دنیا کی حاقہ مین تخصیص ہی اور آخرت کی حاقہ مین انتہا درجہ کا
عموم اور شمول ہوی ۵ عزیزی فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ پس جب پہونکا جاویگا صور مین ایکبار پہونکنا ۵ فتح
پہر جب پہونکی نرسنگی مین ایک پہونک ۵ موضح تفسیر فَاِذَا نُفِخَ الخ پہر جسوقت پہونکا جائیگا صور مین
یعنی نرسنگیمین ثمود کی قوم کی آواز کی طرح کہ آثار حقیقت جبرئیلی سی تہا اور یہہ نفخہ آثار حقیقت اسرافیلی سے
ہوگا اور اسکی خادم اور مددگار روحونکی قبض کرنیکی واسطہ عزرائیلی حقیقت ہوگی جیسی کہ ثمود کی قوم پر آواز
کرنیکے وقت بہی یہی حقیقت اوس قوم کی روحونکی قبض کرنیکی واسطہ خادم اور مددگار ہوئی ہی فرق ان دونون
آوازونمین ہوگا مگر پہونکنا ایک شخص تہنا کا جو تمام عالم کے جاندارونکی روحونکی کہینچ لینی کیواسطہ کفایت کریگا
بخلاف ثمود کی قوم کی آواز کی کہ وہ خاص ایک ہی قوم کی روحونکی کہینچ لینی کیواسطہ ہی اگر وہ آواز سب جاندارون
واسطہ فرض کیجاتی تو بہت آوازین متعدد چاہئی تہین اور اس نفخہ سے پہلا نفخہ مراد ہے چنانچہ حضرت عبداللہ
ابن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم سی منقول ہے اسواسطہ کہ زمین اور پہاڑونکا آپسمین ٹکرانا اور عالم کے خرابی
شروع اسی نفخہ سے ہے اور وہ جو بعضے قدیم مفسرون نی کہا ہی کہ اس سی دوسرا نفخہ مراد ہی تاکہ یَوْمَئِذٍ
تُعْرَضُوْنَ کے مضمون کے ساتہہ مناسب ہوے اسواسطہ کہ اعمال کا عرض دوسری نفخہ کی بعد ہوگا سو اسکا جواب یہہ ہے
کہ پہلی بار کی صور کی پہونکنی کی وقت سی یہانتک کہ بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخمین داخل ہونگی ایک ہی دن

تو اس صورتمین کہہ سکتی ہین کہ جس دن پہلا صور پہونکا جائیگا وہیدن عرض اعمال ہوگا اگرچہ کچہہ دیر سی ہوا اور صور بیل کے
سینگ کے شکل ہے اور بعضی ضعیف روایتون مین آیا ہی کہ صور کی لنبان ہزار سال کی راہ کی ہی اور اسمین ایک سینگ میں
سات پیچ واقع ہوی ہین اور ہر دونون پیچونکی درمیانمین گہرائین ظاہر ہوی ہین جیسی گنی کی پورا اور ہر پوریمین
سوراخ ہین بہڑ کے چہتی کے مانند اور ہر سوراخمین ٹہرائو ایک ایک بیچ کا ہوگا عالم کی روحونسی چنانچہ پہلی خانہ مین
فرشتونکی روحین ٹہرینگے اور دوسرے خانہ مین پیغمبرونکی روحین اور تیسری خانہ مین صدیقونکی روحین اور چوتہے
خانہ مین شہیدونکی روحین اور پانچوین خانہ مین عوام ایماندارونکی روحین اور چہٹی خانہ مین کافرونکی روحین
خواہ وہ کافر آدمیونسی ہوون یا جنونسی یا شیطانونسی اور ساتوین خانہ مین باقی تمام مخلوقات کی روحین
ٹہرینگے اور صور پہونکنی کی خدمت حضرت اسرافیل کیواسطے معین ہی پہلے نفخہ مین اس مضمونکو ادا کرینگی کہ روحون
اپنا اپنا قالب چہوڑکر میری طرف آؤ اور دوسرے نفخہ مین اس مضمونکا کلام کہینگے کہ ای پرانی ہڈیون اور سڑی
گلی ہوی گوشتون اور ای پراگندہ اور جدا جدا ہوی گوشتون تم سب جمع ہوجاؤ اور ای روحون تم سب اپنے اپنے قالبونمین
جاؤ اور مفسرین نی کہا ہی کہ پہلی نفخہ مین سبکے روحین اپنا اپنا قالب چہوڑینگے مگر حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل
اور حضرت عزرائیل اور حضرت اسرافیل اور حقتعالی کی عرش کی اوٹہانیوالون فرشتون علیہم السلام کی روحین کہ
حقتعالی ان سبکے روحین اپنی قدرت کی ہاتہہ سی قبض فرماویگا اور پہر سبکے پہلے حضرت اسرافیل زندہ ہونگے
تاکہ اپنے خدمت معین پر یعنی نفخہ ثانیہ پہونکنی کو بجالاوین پس دوسرے بار صور پہونکین کی غرض کہ عالم کی
خراب کے ابتدا پہلے نفخہ سے شروع ہوگی اور تمام عنصرونکی روحین کہنچ جائینگی اور اس آواز تند اور سخت کے
سببسے ہوا جنبش مین آویگی ۵ عزیزی وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً
اور اوٹہایا جائیگا زمین اور پہاڑونکو پس کوٹا جائیگا اونکوا ایکبار کوٹنا ۵ فتح اور اوٹہائی زمین اور پہاڑ
پہر ٹوٹ جاوے ایک چوٹ ۵ موضح تفسیر وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ الخ اور اوٹہائی جائیگی زمین اور پہاڑ ہوا مین یعنی
زمین کی اجزا جو آپسمین اپنے قوت سی ملی ہوی ہین انمین سستی آجائیگی اور سخت بہونچال آئینگی سببسے پہاڑکے
جڑین ڈہیلی ہوجائینگی اور زمین کو چہوڑدینگی اور ہوا اس شدت سی چلی گی کہ پہاڑ اوڑی اوڑی پہرینگی اور یہہ
واقعہ عاد کی آندہی اور مدین والونکی بہونچال اور مؤتفکات کی اولٹ پلٹ کی مانند ہوگا لیکن اتنا فرق ہی کہ
وہ آفتین خاص ایک ایک ملک پر تہین اور یہہ آفت عام ہوگی تمام زمین اور پہاڑ اور جنگل سب کو شامل ہے
فَدُكَّتَا پہر کوٹی جائینگی زمین اور پہاڑ سخت آندہی کے صدمہ سے جو چوبائی ہوگی اور پہاڑ آپسمین ٹکرا ٹکرا کر چور چور
ہوکر زمین کی برابر ہوجائینگی دَكَّةً وَاحِدَةً کوٹنا برابر یعنی وہ کوٹنا سب زمین اور پہاڑونکو شامل ہوگا اور انمین
کچہہ فرق اور جدائی کسیکے نہوگی ۵ عزیزی وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ الخ یعنی اوکہڑیجائینگی اور بلند کیجائینگے
زمین اور پہاڑ اپنے جگہہ سی نری قدرت الہی ہی یا بسبب زلزلے اور ہوا تند کی یعنی ہوا بسبب شدت اپنے کے اوٹہائیگی
زمین اور پہاڑونکو جیسی کہ اوٹہایا قوم عادکو ساتہہ انکی مکانون اونکی کی پس ٹکرائی جائینگی تمام زمینین اور پہاڑ ایک
چوٹ مین بغیر احتیاج کسی چوٹکی ۵ روح فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ پس اوسدن متحقق ہوگی قیامت ۵ فتح
پہر اوسدن ہوپڑیگا واقعہ یعنی وہ حاقہ جو تمام عالم کی خراب اور گرفتار کردینی کی واسطے وضع کیا گیا ہی اور اثر

بیان صور کے شکل کا

بیان دوسرے مفسرونکا جو دونون نفخون کی تعین میں ہوا کرتا

اوس واقعہ کا جسطرح آسمان کی نیچے والونکو شامل ہوگا اسیطرح آسمان کی اوپر والونکو بہی شامل ہوگا ﻫ عزیزی
واقعہ قیامت کی ناموںمین سی ہی بسبب تحقق وقوع اوسکی کی اوراسی اعتبار سی اسناد کیا گیا طرف اوسکی لفظ
وقعت کا یعنی جسوقت کہ ہوگا امر ایسا قایم ہوگی قیامت جسکا کہ وعدہ کیا گیا ہی ہمسی یا نازل ہوگا حادثہ عظیمہ کہ وہ
آواز قیامت کی ہی ﻫ روح وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ اور پہٹ جاویگا آسمان پس آسمان اوسدن
سست ہوا ہوگا ﻫ فتح ﻫ اور پہٹ جاوی آسمان پہر وہ اوسدن بکہر رہا ہی ﻫ موضح تفسیر
اور پہٹ جاویگا آسمان اسواسطے کہ پیدایش آسمان کی سفلی عالم کی بہلائی براہی کیواسطے تہے اور جب سفلے یعنے
نیچی کا عالم نرہا تو آسمان کی باقی رکہنی مین ہی کچہہ فائدہ باقی نرہا پس اوسکو بہی نیست اور نابود کردیا ضرور
ہوا اور آسمان کی اسقدر مضبوطی اور پائداری جو ہزارون لاکہون برس سی دیکہتی سنتے چلی آتی ہین کہ ایک ہی
حالت پر ہے کبہی پہٹتا ٹوٹتا نہین ہی سو یہہ مضبوطی اوس پہٹنی کو روکی کی نہین پہر وہ آسمان اوسدن نہایت
سست اور ڈہیلا ہوجاویگا جسطرح مردہ کا بدن روح کی نکلنی پر ایسی ہو جاتا ہی ﻫ عزیزی پہٹیگا آسمان
فرشتونکی اوترنیکے واسطے کہ اوترین گی ایک امر عظیم کے لیی یا پہٹی گا آسمان بسبب اوسدن کے ﻫ روح
وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ اور فرشتی
آسمان کی کنارون پر ہونگی اور اوٹہاوینگی تخت پروردگار تیرے کا اوپر اپنے اوسدن آٹہہ شخص ﻫ فتح اور فرشتے
ہین اوسکی کنارون پر اوٹہا رہی ہین تخت تیری رب کا اپنے اوپر اوسدن آٹہہ شخص ﻫ موضح تفسیر
الملک الخ اور فرشتی جو آسمان کو چکر مین رکہتی ہی اور وہ چکر آسمان کو پہٹنی ٹوٹنی نہین دیتا تہا سو وہ فرشتی
اوس چکر دلانیسی آسمان کو اوسدن علیحدہ ہوجاوینگی اور بہاگ کر آسمان کی کنارون پر آجاوینگی اور جب
اوسکی دورے حرکت جو اوسکو پہٹنی نہیں دیتی تہی جاتی رہی تو نفخہ کی تاثیر اوسکی اجزا مین بہت ہوگی اور جسطرح
اوس نفخہ کا اثر زمین اور آسمان کو پہونچیگا اور عالم سفلے اور علویکو وہ واقعہ اولٹ پلٹ کردیگا اسیطرح عرش
اعظم کو بہی جو سب علوی اور سفلی جسمونکو گہیری ہوی ہی تغیر اور انقلاب پہونچا دیگا لیکن عالم سفلی و علوی کا
انقلاب اور تغیر سستے اور بودے پنکی ساتہہ ہوگا یعنی تمام جوڑ اوسکی ڈہیلی ہوجاوینگی اور عرش مجید کی انقلاب
اور تغیر مین اسکا عکس پایا جاویگا یعنی بہاری پن اور گرانی اوسکی زیادہ ہوجاویگی اور اوٹہانیکی تیرے
پروردگار کی عرش کو اپنے سر اور کاندہی پر نہ ہاتہونپر اسواسطے کہ بہت بہاری چیز ہاتہونسی تہم نہین سکتی
جس چیز کو ایک آدمی سر پر اوٹہا سکتا ہے اوسکو دو آدمی بہی ہاتہہ سی نہین تہام سکتی اور عرش مجید کا بہار
اوس روز پہلے سے دونا ہوجاویگا اسواسطے اپنے سرون پر اوٹہاوینگے اوسدن آٹہہ بڑی فرشتی اور اوسکی
پہلے یعنی اس عالم مین چار فرشتی اوٹہاتی تہے خلاصہ یہہ کہ حدیث شریف مین آیا ہی آج اوٹہانیوالی عرش
چار فرشتے ہین اور روز قیامت کے چار اور لگجاوینگے اور یہہ فرشتی بصورت پہاڑی بکریون کی ہین
اور ایسی بڑی ہین کہ مابین اونکی سمونکی زانونتک مسافت مقدار مابین دو آسمانونکی ہے کہ پانسو برس کی
راہ ہے اور ساتوین آسمانکی اوپر ایک دریا ہے کہ مابین اعلی اور اسفل اوسکی کی مقدار مابین آسمان و زمین
کے ہے اور اوپر اوس دریا کی یہہ فرشتی اوٹہانیوالی عرش کی ہین اور بقول بعض کے آٹہہ صفین فرشتونکی

اوٹھانیوالی عرش کی ہونگی یعنی جسدن کہ نفخہ پہلا صور کا واقع ہوگا زمین اور پہاڑ اپنی جگہہ سی اوٹھہ جاوینگی اور
آپسمین ٹکرا کر اور ٹوٹ کر مانند غبار پراگندہ کی ہونگی اور قیامت قایم ہوگی اور آسمان پھٹ جائیگا اور یہہ حالات
مذکورہ پیش آوینگی اور اوسدن عرش عظیم کی بوجہہ زیادہ ہوجائیگی وجہہ یہہ ہوگی کہ عرش عظیم حضرت حق جل شانہ کی
سلطنت اور جہانداری کی صورت ہی اور جہانداری اوس مالک الملک کی اس عالم مین چار صفتون کر کی ہی جو ہر ذرہ مین
عالم کی موجود ہین ہی اون چارون صفتون کی ۔۔۔۔۔ ظہور فرمایا ہی اور ہر ایک کو شامل اور گھیری ہو
ہین پہلی صفت علم ہے اور دوسری قدرت اور تیسری ارادہ اور چوتہی حکمت اور اوس عالم آخرت مین چار صفتیں
اور ان چارون کی ساتہہ ملینگی تاکہ وہ عالم آخرت کا اس دنیا سی جدائی اور امتیاز پیدا کری سو پہلی صفت ظہور اور
انکشاف اور حقیقت صرف ہی یعنی جو اوس عالم مین ہی وہ ہر شخص پر ظاہر ہوگا اور حقیقت اوسکی کہل جائیگی کسیطرح کا
شبہہ اور وہم کا اور پوشیدگی اور مکر و فریب اوس عالم مین نرہیگا یہانتک کہ کافر اور جاہلون پر بہی کسی چیز کی حقیقت چہپی نرہے
گے اور ہر چیز کو قرار واقعی دریافت کر لینگے چنانچہ قرآن مجید مین جابجا مذکور ہی سورہ طارق مین حقتعالی فرماتا ہے
يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ یعنے جسدن جانچی جائینگے بہید اور سورہ مریم کی پانچوین رکوع مین فرمایا ہی اَسْمِعْ
بِهِمْ وَاَبْصِرْ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا یعنے کیا سنتی دیکھتی ہونگی جسدن آوینگی ہمارے پاس اور انکی سوا ہی اور آیتین ہین اسی معنی
اور خطا اور صواب کا نام ہی اوس عالم مین نرہیگا اسیواسطی تکلیف کا قلم یعنی حکم مکلف سی اوٹھہ جائیگا اور
دنیا مین یہہ صفت عام اور شامل نہیں اور دوسری صفت سبوغ اور کمال اور تمام ہی یعنی ہر چیز اوس عالم مین اپنی
کمال پر ہوگی کسیطرحکا نقصان کسیمین نہوگا یہانتک کہ کافر اور بدکارونکی جسم ہے اور احساس یعنی دریافت
اور قوتین اونکی جیسی خیال اور وہم اور عقل کی بوجہہ اور قوتین حرکت اوس عالم کی تقاضی اور تاثیر سی نہایت اوج و کمال پر
ہونگی چنانچہ حقتعالی جلشانہ سورہ عنکبوت کی ساتوین رکوع مین فرماتی ہین وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
یعنے پچھلا گھر جو ہی سو وہ ہی ہی جیتا اگر یہہ لوگ سمجہہ رکہتی خلود اور دوام اور بقا غیر منتہی یعنی ہمیشگی اسی
صفت کی آثار اور شاخین ہین تیسری صفت قدس اور طہارت ہے یعنی اوس عالم کی صفائی کی سببسے
سب کدورتون اور آلودگیونسی بہت دور اور پاک ہونگی یہانتک کہ کافر اور بدکار ہی پاخانہ پیشاب
نکرینگے اور کوئی چیز پلید اور نجس وہان نرہیگی لیکن پیپ اور منہ وہان زخمونکا اور دہوان دوزخیونکی خون کا
اور زناکار مرد اور عورت کی شرمگاہ کی بدبو جو ہوگی سو عذاب کی واسطی اونپر مسلط ہوگی نہ بدبو اور نجاست
کے سببسے چوتہی صفت عدل ہے اور ہر چیز کا حق اوسکو پہونچانا اور دنیا مین یہہ بات ہرگز ہو نہین سکتی
اور اوس عالم مین کسی وجہہ سی ظلم و زبردستی نہوگی اور آثار ان چار صفتونکی ہین اوس عالم آخرت مین عموم
اور شمول کے طور پر درکار ہونگی اسواسطہ کہ گرانی عرش معنویکی جو عبارت ہی جہانداریسی دوگنی ہوگی
اور صورۃ کو معنویکی ساتہہ مطابقت ہونیکی سببسے ظاہری عرش مین بہی بوجہہ اور گرانی پیدا ہوگی اور وہ فرشتی
جو پہلی عرش اعظم کو اوٹھائی ہوئی ہی ہوا اوسکی بہاری ہو جائیگی سببسے اوس بوجہہ کو نہ اوٹھا سکینگی اسواسطے
اور چار فرشتی اونکی مدد کیواسطی مقرر ہونگی اور ایک حدیث مین آتا ہی کہ عرش معلی کی اوٹھانیوالونکی پاؤن
ساتوین زمین کی نیچی ہین اور عرش معلی اونکی سرون پر ہی اور وہ سر نیچی کیے ہوئے تسبیح مین مشغول ہین اور قیامت

کی ان پایونکی تسبیح یہہ ہوگی سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمدِکَ لَکَ الحَمدُ عَلٰی عَفوِکَ بَعدَ قُدرَتِکَ اور دو چار یہہ تسبیح کہینگے
سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمدِکَ لَکَ الحَمدُ عَلٰی حِلمِکَ بَعدَ عِلمِکَ اور وہ جو بعضی روایتون مین آیا ہی کہ
عرش معلی کی حامل پہاڑی بکریکی صورت ہین اور اونکی سم سی کولی تک سو ہزار سال کی راہ ہی سو اونکی ڈیل کے
بزرگی کے طرف اشارہ ہی اور پہاڑی بکریکی صورت پہاڑی بوجہہ اوٹہانیکی مناسب ہے کچہہ بعید نہین ہے
کہ حق تعالی نے اونکو یہہ وہی صورت دی ہو اور وہ جو بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اونمین سی ایک کے صورت آدمیکی
ہے اور دوسریکے صورت بیل کیسی اور تیسرے کی صورت شیر کے سے اور چوتہی کی صورت گینڈی کیسی سو پہلی روایت
کے خلاف نہین ہے اسواسطے کہ ہوسکتا ہے کہ اونکا تمام بدن یکسان پہاڑی بکرے کے صورت ہو پر اونکی چہرونمین
اختلاف ہوتا کہ اونکی حقیقتونکی خلاف پر اشارہ ہو اسواسطے کہ وہ بہی مختلف ہونکی مظاہر ہین جیسی پانیکے
جانور کہ بدن اونکا یکسان ہوتا ہی اور چہرونمین بڑا فرق ہوتا ہی چنانچہ بعضی گہوڑیکی صورت اور بعضی کتے
کے صورت اور سوائی اسکی بہت صورتین ہوتی ہین پس حاصل کلام کا یہہ کہ آسمانونکی پردہ اوٹہ جانیکی بعد اور
عرش معلی کے ظاہر ہونیکی بیانکی بعد فرماتی ہین یَومَئِذٍ تُعرَضُونَ الخ ۵ عزیزی مختصرا ۱۲ کہا مولانا شاہ
نے بیچ تفسیر فاتحہ کی کہ پس جب پہٹ جاویگا آسمان اور ترینگی فرشتی اوسکی اوپر کنارون اوسکی کی پس کہینگے
زمین والی خلق عظیم کو کبھی حصہ زیادہ اپنے سے پس خیال مین آئیگا اونکی کہ بلاشبہ اللہ تعالی نازل ہوا ہے
اونمین سبب اسکے کہ دیکہینگی ہیبت فرشتونکی ایسی کہ نہین دیکہی تہی پہلی اس سی پس کہینگی زمین والے
کہ کیا تم مین رب ہمارا ہی پس کہینگی فرشتی سُبحَانَ رَبِّنَا یعنی پاکی ہے ہمارے رب کو نہین ہی وہ ہم مین
وہ آنیوالا ہی پس صف باندہینگی وہ فرشتی گول صف اوپر جوانب زمین کی گہیرینگی عالم انس و جن کو اور وہ
بسنے والی آسمان دنیا کی ہونگی پہر اوترینگے فرشتی رہنی والی آسمان دوسرے کے بعد اسکے کہ سمیٹیگا اوسکو بہی اللہ
اور ڈالیگا اوسکا ستارہ دوزخ مین اور وہ بہت ہونگی گنتی مین پہلی آسمان والونسی پس کہینگی خلایق کیا تم
مین ہے رب ہمارا پس گہبرا کر فرشتی کہینگی سُبحَانَ رَبِّنَا نہین ہی وہ ہم مین اور وہ آنیوالا ہی پس کرینگے
وہ کام پہلی فرشتونکا سا کہ صف باندہینگی پیچہی اونکی صف دوسرے گول پہر اوترینگی تیسری آسمان والی فرشتے
اور پہینکا جائیگا آگ مین ستارہ اوسکا کہ جسکا نام زہرہ ہی پس سمیٹیگا اوسکو اللہ تعالی داہنی ہاتہہ اپنے مین پس
کہینگے خلایق کہ کیا تم مین ہی رب ہمارا پس کہینگے فرشتی سُبحَانَ رَبِّنَا نہین ہی وہ ہم مین اور وہ آنیوالا ہی پس
ہمیشہ یہی حال ہوگا ہر ایک آسمان کا پہلی بعد دوسرے کی یہانتک کہ اوترینگے ساتوین آسمان والی پس نہ دیکہینگی
خلایق بہت فرشتی بہ نسبت اونکی کہ جو اوتر چکے ہین پس کہینگے خلایق کیا تم مین ہے رب ہمارا پس کہینگے
فرشتی سُبحَانَ رَبِّنَا قَد جَاءَ رَبُّنَا یعنی پاک ہی رب ہمارا تحقیق آیا رب ہمارا اور تحقیق ہوگا وعدہ رب ہمارا
کیا گیا پس آویگا اللہ تعالی بیچ سائبانونکی ابر کی اور فرشتی بائین طرف اپنے ہونگے اور یہہ ہوگا آنا اللہ
تعالی کا مانند آنی بادشاہ کی پس تحقیق وہ کہے گا مَالِکِ یَومِ الدِّینِ یعنی مین بادشاہ دن جزا کا ہون اور
وہ یہہ دن ہے پس کہا جائیگا اوسکو ملک یعنی بادشاہ اور صف باندہینگے فرشتے اوسکی آگی ساتہہ عاجزی
کے کہیرے ہونگے خلایق کو پس جب دیکہینگے خلایق جہنم کو کہ اوسمین جوش ہوتا ہے اور غصہ کرتی ہے وہ جبارون اوپر

متکبر و نیز بہائین کی سب وہ فرح سی لسبب دیکہنی بڑی ڈرانی چیز و نکی اوسمین اور وہی فزع اکبر ہی مگر وہ جماعت کہ نہین
غمگین کریگا اونکو فزع اکبر پس ملینگی اونسی فرشتی یہہ کہتی ہوی کہ یہہ ہی دن تمہارا ہی کہ وعدہ دی جاتی تہی تم
پس وہ امن مین ہونگی اپنی جانو نیر ساہتہ نبیونکی مگر یہہ کہ نبی گہبراتی ہونگی اپنی امتو نکی لیئی بسبب شفقت کی کہ اونکی جانب
رکہی ہے اللہ تعالیٰ نے خلق کی لیئی کیس کہینگی وہ اوس حالین سلّم سلّم یعنی یا اللہ سلامتی نصیب کر اونکو اور حکم کیا گیا
ہوگا یہہ کہ رکہی جاوین منبر نور کی بڑی فضیلت والی امن والو نکی لیئی بحسب مراتب اونکیکی محشر مین پس بیٹہین گی وہ
اونپر باامن خوش اور یہہ پہلی آنے رب تعالیٰ کے ہوگا پس جب بہائین گی لوگ ڈر کر جہنم سی پاوینگی فرشتو نکو صفین
باندہی ہوی نہین نکل سکین گی اونسی پس ہانکی گی اونکو فرشتی اور پہرے باندہینگی بادشاہ حق سبحانہ تعالیٰ کی آگی
طرف محشر مین پس پکارینگی اونکو انبیا اونکی چلی آویگی اوپکار کیا بعضا اونکا بعضے کو جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قول
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ یَوۡمَ التَّنَادِ ۚ یَوۡمَ تُوَلُّوۡنَ مُدۡبِرِیۡنَ ۚ مَا لَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ مِنۡ عَاصِمٍ
تمام ہوا قول فناری عالم کا اوٹہاوینگی عرش رب تیرے کا وہ نوان آسمان ہی اور وہ جسم عظیم ہے کہ نہین جانتا بڑائی اوسکی
سوای اللہ تعالیٰ کی اسلئے کہ وہ افاق بہتر فلکے ہے نفسو مین اور قلب بڑی وسیع چیز ہی اور عرش کو جو اور
پہلی چیزونکی بعد ذکر کیا تو فائدہ اوسمین یہہ ہے کہ عرش اپنی حال پر رہیگا بخلاف آسمان و زمین کی اور یہی فنا
نہین ہونیکا وہ آور اوس دن آٹہہ فرشتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہی کہ وہ فرشتی اب چار ہین اور روز
قیامت کی چار اور لیکین گی اونکی تائید کی لیئی پس آٹہہ ہو جاوینگی کہا بعضی علما نے کہ چار لاحقہ اشارہ ہیں
طرف ائمہ اربعہ کی وہ ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد ہیں ۝ اور ح یَوۡمَئِذٍ تُعۡرَضُوۡنَ لَا تَخۡفٰی مِنۡکُمۡ خَافِیَۃٌ
اوس دن پیش لایا جائیگا تمکو پوشیدہ نہین رہیگا تمہاری حال سی کوئی بہید ط فـ اوس دن سامنی
کئی جاوگی چھپ نہ رہیگا تم مین کوئی چہپنیوالا ط موضح تفسیر اوس دن ظاہر کئی جاوگی اپنی پروردگار
کے سامنی لوح محفوظ کی ظاہر ہونیکی سبب جو عرش معلی کی اوٹہانیوالون پاس ہی اور اوسکی مطابق اعمال کی
کی فرد ہے اوسی مقام پر حاضر کئی جاوینگی چھپا نہ رہیگا کسی پر پہلی ہون یا پچہلی کسی کا احوال مستی پوشیدہ و اور
حدیث شریف مین آیا ہی کہ قیامت کی دن تین مرتبہ عمل عرض کئی جاوینگی پہلی مرتبہ کا فر اور گنہگار اپنی اپنے
بُری کامو سی انکار کر جائینگی اور دوسرے مرتبہ جب گواہ اون کا مونپر گذرینگی یعنی دن اور رات اور
آسمان اور زمین اور اونکی پوست اور ہر ہر عضو اونکا گواہی دیگا تب بہانہ کرینگی اور عذر پیش کرینگی
اور تیسرے مرتبہ عذر ہی اونکی باطل ہو جاوینگی اور حکم ہوگا کہ اونکی نامہ اعمال اوڑا دو پہر بعضو نکو داہنی ہاتہہ مین سامنی
دینگی اور بعضو نکو بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کی پیچھی سے پہر نامہ اعمال اسطرح دینی کے ساتہہ ہی ہر ایک پر اپنے انجام
کا حال کہل جائیگا اور پڑہنے کے پہلے اعمال کی بہلائی برائی معلوم ہو جائینگے ط عزیزی تُعۡرَضُوۡنَ
یعنے پوچہے جاوگی اور حساب لیا جائیگا تمسی لَا تَخۡفٰی مِنۡکُمۡ خَافِیَۃٌ یعنے نہین پوشیدہ ہونیکا کو
بہید تمہارا کہ جو پوشیدہ تہا دنیا مین کہ پوشیدہ رکہا تہا اللہ تعالیٰ نے پس ظاہر ہونگی دن قیامت کی حال
مومنونکی پس وہ بہت خوش ہونگی اور ظاہر ہونگی احوال بدونکی پس وہ غمگین ہونگی اور فضیحت اوٹہائینگی
غرض کہ پیش ہونا تمہارا اور ظاہر ہونا بہید اونکا واسطی افشائی حال کی ہوگا اور واسطی مبالغہ کی عدل مین لیس آیت میں

بڑی تنبیہ اور منع کرنا گناہ سے ہے کیونکہ باعث ہوگا وہ بڑی فضیحت کا سامنے خلایق کی چاہیے انسان کو کہ بچے
ظاہر اور باطن کی گناہوں سے اور عقائد باطلہ سے کہ وہ دن بہید ونکی کہلنے کا ہوگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یَوْمَ
تُبْلَى السَّرَآئِرُ پس لایق ہے کہ دل اپنا انکا ایسی حال پر ہو کہ اگر کہا جاوے ایک طباق میں اور پہیرا جاوے لوگونپر
تو منادی او سمین وہ چیز کہ باعث شرمندگی کی ہو اور یہہ صفت اہل اخلاص اور اچہی لوگونکی ہے ۱۲ **لوح**

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَهْ پس لیکن جو
شخص کہ دیا جائیگا اوسکو نامہ اعمال اسکا اوسکی دہنی ہاتہہ مین کہیگا کہ لوتم اور پڑہو نامہ اعمال میری ۱۲ **فتح**
سو جسکو ملا اوسکا لکہا داہنے ہاتہہ مین وہ کہتا ہے لیجو پڑہیو میرا لکہا یعنی خوشی سے ہر کسیکو دکہاتا ہے ۱۲ **موضح**
تفسیر پہر لیکن وہ شخص جو دیا جائیگا اوسکا نامہ اعمال اوسکی داہنی ہاتہہ مین تو بوجہ لیگا کہ میرا داہنا ہاتہہ
زور آور تہا اور میرا نامہ اعمال جو داہنی ہاتہہ مین دیا ہے تو میرا زور اور غلبہ نفس کے خواہش اور حرص اور غضب پر
ثابت ہوا پہر کہیگا وہ شخص فرشتونکو لو پڑہو میری کتاب اسواسطے کہ اسمین بالکل میری بہتری اور خوشی ہے
اور جو چیز مجکو رنجیدہ اور غمگین کرے وہ ہرگز اسمین نہوگی اسواسطے کہ مینے دنیا مین حق کی جانب کو ہی کیا تہا
عزیزی قال تفصیل ہے واسطے احکام عرض کی اور کتاب سے مراد وہ لکہا ہوا ہے کہ لکہا تہا عمل نامہ لکہنے والے
فرشتون نے کہ اوسمین تفصیل ہوگی اوسکی اعمال کی اور داہنی ہاتہہ مین ملیگی وہ کتاب اوسکی تعظیم کی لئے
پس کہیگا وہ از راہ خوشی کی لو تم ای اہلبیت میری اور قرابتی اور یار میری کتاب میری اور پڑہو سکو جو کہ اسکو کتاب
ملیگی داہنی ہاتہہ مین جانیگا کہ مجہے نجات ہوی دوزخ سے اور جنت کو پہونچونگا اسلئے چاہیگا کہ ظاہر کرے اسکو
اور وں پر تاکہ وہ بہی خوش ہوین ۱۲ **س وح** اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ تحقیق مین معتقد تہا
کہ پہونچونگا مین اپنی حساب کو ۱۲ **فتح** مینے خیال رکہا کہ مجکو ملتا ہے میرا حساب ۱۲ **مو** **تفسیر**
بیشک دنیا ہی سے جانا تہا مینے ایسا جاننا جو یقین کی نزدیک تہا کہ مقرر مین ملاقات کرونگا اپنی حساب سے
آخرۃ مین اسیواسطے دنیا مین ہمیشہ اپنے نفس سے محاسبہ مین مشغول رہتا تہا اسدن کی حساب مین گرفتار
ہونیسے بچنے ۱۲ **عزیزی** فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ
پس وہ شخص بیچ زندگانی پسندیدہ کی ہوگا بیچ بہشت بلند کی کہ میوہ اوسکا قریب الحصول ہے ۱۲ **فتح**
سو وہ ہے گذران منمانی بہشت بلند مین جسکے میوہ جہک رہے ہین ۱۲ **مو** **تفسیر** پہر وہ شخص
باوجود تمام ہونی بلا کی اور شایع او پہیل جانی رنج و غم کے منمانتی زندگانی اور گذران مین ہوگا اسواسطے
کہ کچہہ بہی اوسکو رنج و غم نہوگا جیسی حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے لوگ کہ عین طوفان مین خاطر جمعی سے
اپنے گذران کرتے تہے سو اوس شخص کی ساتہہ اتنے ہی خاطر جمعی اور نہ غمی پر کفایت نکرینگے بلکہ وہ شخص
داخل ہوگا بڑے رتبہ والی بہشت مین جسمین مکانات عمدہ اور فرش نفیس اور برتن چاندی سونیکی اور
نہرین جاری اور ہر ہر مکان مین فوارے چہوٹتے ہوی اور درخت میوسے لدے ہوی اور سبزے لہلہاتے
ہوی ہونگی اور باوجود ان سب چیزونکی اوس بہشت مین ایک صفت اور ہے جو دنیا کی باغون مین وہ صفت
ہرگز نہین ہوسکتی سو وہ صفت یہہ کہ میوے عمدہ اور چنے ہوئے اوس باغکی جہکی اور نزدیک ہین کہڑے لوگ

بہتی اور لیمی کی سطح پر کہ جو ہین بہشتی نی اوسطرف اشارہ کیا تو درخت کی ٹہنی اوس میوہ کو اوس بہشتی کی موہنہ کی
پاس پہونچا دیگی اور یہہ سب باتین وہانکی درختونکو وہانکی زندگانیکی قوت سی حاصل ہوئیگی کہ اون درختونکی
وہان شعور اور دریافت کو پیدا کیا ہی اور بہشتیونکو بہشت مین داخل کرنیسے پہلے یہہ خوشخبری سناوینگی
کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿عزیزی﴾ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ
کہا جائیگا کہاؤ اور پیو کہانا اور پینا گوارا بسبب اوسکی کہ آگی بہیجا تہا تمنی ایامون گذشتہ مین ﴿فتح﴾
کہاؤ اور پیو رچ سی بدلا اوسکا جو آگی بہیجا تمنی پہلی دنونمین ﴿موضح تفسیر﴾ کہاؤ اور پیو کہانی اور پینی
بہشت کی گوارا ہو جیو تمپر یعنی سچ بچ جائیو اور بدہضمی اور ثقالت اور اور کسی مرضکا سبب نہ پڑیو بدلیمین
اوسکی جو پہلی اس سی دنیا مین کیا ہی تمنی جیسی عبادتونمین محنتین اور حرام خواہشونکو روکنا اور حق راہ کی
ڈہونڈہنیمین رنج اور مشقتین کہینچا گذری ہوی دنونمین یا اون روزونمین جو کہانی پینی سی خالی تہی جیسی
رمضان شریف کا مہینہ اور اور دن جنمین روزی مسنون ہین جیسی ایام بیض اور ذیحجہ کا عرفہ یعنی نوین تاریخ
اور عاشورہ کا دن اور دوشنبہ اور پنجشنبہ اور شب برات کا دن یعنی پندرہوین تاریخ شعبان کی اور جو
سوا انکی ہین اور حدیث شریفمین آیا ہی کہ بہشت کی دروازون مین سی ایک دروازہ کا نام ریان ہی
جو شخص اوس دروازہ سی بہشتی کا کبہی پیاسا نہو گا سو وہ دروازہ خاص روزہ دارونکی واسطے ہی اوسدن
اونسی حقتعالی فرماویگا کہ ای ہماری دوستون ہمنی تمکو اکثر دیکہا تہا دنیا مین کہ پیاسکی غلبہ سی ہونٹہ
تمہاری خشک اور بہوک سی پیٹ تمہاری پیٹہہ سی لگی ہوی اور راتونکی جاگنی کی سببسے آنکہین تمہاری
بیٹہی ہوی رہتی تہین سو آج کی دن اوس محنت کی بدلی ہماری ہمیشگی کی نعمت مین آجاؤ اور بہت میٹہا خنڈا
بہشت کا پانی پیو اور کشاف مین نقل کیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کوئی بہشت مین
داخل نہو گا مگر کہ ایک دست آویز اور سند کی وسیلہ سی جو اوسکو رب العالمین کیسی درگاہ سی اوسکی ہاتہہ مین
عنایت ہوگی اور مضمون اوس دست آویز کا یہہ ہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم هٰذَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ تعالی
لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ اُدْخِلُوْهُ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ یعنی شروع اللہ تعالی کی نام سی جو نہایت مہربان ہی
والا یہہ سند ہی اللہ تعالی کی طرف سی واسطے فلانی شخص کے جو فلانی کا بیٹا ہے داخل کرو اسی فرشتون سکو
رتبہ والی بہشت مین جسکی خوشی قریب اور جہک رہی ہین ﴿عزیزی﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ
بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ ۚ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ
اور اسپر وہ کہ دیا گیا اوسکو نامہ اعمال اوسکا بائین ہاتہہ اوسکی مین کہیگا ای کاش دیا نجاتا مجکو نامہ اعمال میرا
ای کاش نجانتا مین کہ کیا ہی حساب میرا ﴿فتح﴾ اور جسکو ملا اوسکا لکہا بائین ہاتہہ مین وہ کہتا ہی کسطرح
مجکو نملتا میرا لکہا اور مجکو خبر نہوتی کیا ہی حساب میرا ﴿موضح تفسیر﴾ اور لیکن وہ شخص جو دیا
جائیگا اوسکا نامہ اعمال اوسکی اولٹی ہاتہہ مین تو بوجہہ لیگا کہ میرا اولٹا ہاتہہ میری بودی طرف تہا اور میرا نامہ
اعمال جو اس ہاتہہ مین دیا ہی تو معلوم ہوا کہ میری عمل بودی اور نکمی ہین عذاب سی چہوڑانی کی قوت انمین
نہین ہے پہر بہشت کی درجون پر پہنچانا کیا انسی ہو سکیگا پس وہ دیلا اور وحسرت کریگا پہر کہیگا کیا اچہا ہوتا

کہ دیا جاتا مین اپنی کتاب یعنی نامہ اعمال اسواسطے کہ لوگ دیہر اودہر ہے اس کتاب کی پڑہنی کی تکلیف مجہی پہنچے
اور اسکے پڑہنے مین فضیحت اور رسوا ہونگا مین اور کیا اچہا ہوتا کہ نجانتا مین کہ میرا حساب کیا ہی اسواسطے
کہ جو حساب خرابی اور ہلاکی کا سبب پڑی اوسکا نجاننا جاننی سی بہتر ہے اور یہہ بہی ہی کہ حساب کی دریافت
کرنیمین مجکو میری سب امر بری یاد آوینگی اور اونکی یاد آنیمین روح رنج مین گرفتار ہوگی تو عذاب ظاہر کے
پہلے یہہ باطنی اور روحی عذاب چکہنا ہوگا اور اگر کوی شخص اسکو کہیگا نصیحت کی طور پر کہ ایسی بیفائدہ باتین
تو کیون کرتا ہے کہ مجکو نامہ ندیتی اور میری عملونپر مجکو خبر دار نکرتی تو بہتر تہا اسواسطے کہ حشر کی میدانمین حاضر
ہوا ہی سوا اوسکو نامہ اعمال کا ملتا اور اپنے عملونپر مطلع ہونا ضروری ہی تو وہ بدبخت اس نصیحت کی جوابمین اور
آرزو کریگا کہ یٰلَیْتَہَا الخ **عزیزی** یٰلَیْتَہَا کَانَتِ الْقَاضِیَۃَ مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَہْ
هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَہْ ۃ ای کاش موت آخر کرنیوالی کام کی ہوتی کچہہ دفع نکیا
مجہسے مال میری نی جاتی رہی مجہسی بادشاہی میری **فتح** کیطرح وہی موت نبڑ جاتی کچہہ نہ کام آیا مجکو
مال میرا گہٹ گئی مجہسی حکومت میری **موضح تفسیر** ای کاش یہہ قیامت میرا کام تمام کرتی اور مجکو
مار ڈالتی تاکہ اس رسوائی اور اس عذاب سی چہٹکارا پاتا مین اور اگر فرشتی اسکو کہین گی کہ اپنی بری کاموں سی
خلاصی حاصل کرنیکو اللہ تعالیٰ کے راہ مین خیرات اور صدقہ دنیا مین کیون ندی تونی کہ اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیُ الْخَطِیْئَۃَ
کَمَا یُطْفِیُ الْمَآءُ النَّارَ تو وہ بدبخت اونکی جواب مین کہیگا کچہہ کام نآیا میری میرا مال اسلئی کہ مینی دنیا مین اپنا
مال بیجا اور بیفائدہ کی جگہہ مین خرچ اور برباد کیا اور اب اسوقت میری پاس کچہہ بہی نہین ہی جو گناہونکی بدلیمین
دیکر خلاصی حاصل کرون اسواسطے کہ برباد ہوئی مجہسی حکومت میری جو اپنی لیاقت کی موافق دنیا مین رکہتا تہا
ایک گہر پر یا ایک گاؤن پر یا ایک شہر پر یا ایک ملک پر اور کم سی کم اپنے مال پر اور لونڈی غلام پر اور ہاتہہ پانو پر
تو البتہ حاکم تہا مین جو کچہہ مین چاہتا تہا وہ اونپر حکم کرتا تہا اور وہ میری حکم کو بجا لاتی تہی اب تو کوئی شخص اور
کوئی چیز میری حکم و تصرف مین نہین ہی سو جب اسکو کوئی حسرت اور ندامت اور باطل آرزونکی کوئی جواب
معقول میسر نہوگا تب حق تعالیٰ فرشتونکو فرماویگا کہ خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْہُ ثُمَّ
فِیْ سِلْسِلَۃٍ ذَرْعُہَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُکُوْہُ کہا جائیگا ای فرشتون پکڑو اسکو پہر طوق پکڑ ڈالو
گرد اسکو پہر دوزخ مین داخل کرو اسکو پہر اوس زنجیر مین کہ ناپ اوسکی ستر گز کی ہوگی پس جکڑ لو اوسکو
فتح اسکو پکڑو پہر طوق ڈالو تم پہر آگ کی ڈہیر مین بیٹہاؤ تم پہر ایک زنجیر مین جسکی ناپ ستر گز ہی
اسکو پرودو **موضح تفسیر** پکڑو اسکو سختی اور غصہ سی پہر اسکا ہاتہہ اسکی گردنمین باندہو اسواسطی
کہ یہہ شخص ہماری کہلی ہاتہونکی نعمت کا شکر نہ بجالایا اور ہماری رضامندی کی بات نکی اپنی ہاتہہ کو نکہولا
حدیث شریفمین آیا ہی کہ اس حکم کی سنتی ہی ایک لاکہہ فرشتی اسکی طرف دوڑ پڑینگی اور اسکی ہاتہہ کو
اسکے گردن سی باندہ دینگی پہر حکم ہوگا کہ پہر دہکتی آگمین ڈالو اسکو اسواسطے کہ اسنی کسی چیز کو دنیا کی نعمتون
اور نعمتون سی خدا کی واسطے نچہوڑا تہا اسواسطی عوض مین اس بلا مین اسکو جلاؤ اور آگ مین ڈالنی
کے پہلے اسکے ہاتہہ پسلی باندہ دیی جاینگے تاکہ دوزخمین ڈالنی وقت ہاتہہ نہ ہلاوی اور جنبش بیقرار نکیے

نکر سکی کہ اس سی عذاب مین ہتوڑی سی تخفیف ہو جاتی ہی پہر ایسی زنجیر مین کہ اول سی آخر تک ہر حلقہ اوسکا دوسرے
حلقہ سی ملا ہو جسکی ناپ ستر گز ہو حیار کی گز سی جو فرشتوں کی عرف مین رائج و مشہور ہے اور ہر گز اوسکا ستر باع ہی
اور ہر باع اتنا ہی جتنا مکہ اور کوفی کی درمیان مین دوری ہے اسیطرح روایت کی گئی ہی عبداللہ ابن عباس وغیرہ سی
رضی اللہ عنہم پہر جکڑو اسکو تاکہ اس زنجیر کی حلقو نمین بندہ جاوی اور ہاتھ پاؤن اور اور اعضا ہی حرکت نکر سکین
اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی منقول ہی کہ وہ زنجیر اسقدر جلتی ہوگی کہ اسکی پہچانہ کی مقام سی
گہوسی گی اور حلق سی نکل آویگی اور اوسکی پیشانیسی قدم تک لپٹ جاوینگے اور اوسکو اوس زنجیر سی اسواسطے
عذاب کہا ہمنی اِنَّہٗ کَانَ الخ **عزیزی** اِنَّہٗ کَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ تحقیق یہہ شخص ایمان نرکہتا تہا
خدائی بزرگ پر **فتح** وہ تہا یقین نلاتا اللہ پر جو سب سی بڑا ہی **موتفسیر** بیشک وہ تہا بی اتہا
حاو تونکی پی ورپی کی لایق اور ہمیشہ اسباب اور مسببات ہی کی سلسلہ کی ملاحظہ مین لپٹا رہتا تہا اور
ہر چیز کو کسی سبب کیطرف نسبت کیا کرتا تہا اور مسبب الاسباب کیطرف نہ جہکا یہی سبب تہا کہ ایمان نلاتا تہا
خدائی بزرگ پر ایسا خدا بزرگ جسکی بزرگی کے ملاحظہ کے سامنی جتنی سبب ہین نظر سی ساقط ہو جاتی
ہین اور اعتبار سی جاتی رہتی ہین اور باوجود ایسی شدت کفر کی عذاب کی تخفیف کا کوئی سبب نہ تہا
اسواسطے کہ بدنی عبادت اس شخص سی متصور نہتے اس سبب کہ منکر قائل نہتا پہر اگر عذاب کی
تخفیف کیواسطی کچہہ بہی کام آتا تو وہ مالی عبادت ہتی سو وہ ہی اسنی اپنے ہاتہہ سی کہو دی بلکہ اپنے دینے
کا تو کیا ذکر تہا دوسرے کا دینا فقیر ونکو دیکہہ نسکتا تہا وَلَا یَحُضُّ الخ + منقول ہے کہ ایک جوان حاضر ہوا
نماز فجر مین ساتہہ جماعت کی پیچہی ایک شخص کے مشایخ مین سی پہر اوس شیخ نی سورہ حاقہ پڑہی پہر جب پہونچا
طرف قول اللہ تعالی کی خُذُوْہُ الخ چیخا وہ جوان اور گر پڑا غش کہا کر پہر جب تمام کی شیخ نی نماز اپنے
تو کہا کون تہا یہہ کہا لوگون نی کہ یہہ جوان صالح ڈرنے والا اللہ تعالی سی ہی اور اسکی ماں بڑہیا ہے اور اسکے
کوئی بیٹا نہین ہی سوای اسکی کہا شیخ نی کہ اوٹہا کر لیجاؤ اسکو اسکے ماںکی پاس پس لیگئی لوگ اوسکو اوسکی
ماںکی پاس پس جب دیکہا اوسکی ماں نی یہہ حال اور متوجہ ہوی تو کہا کیا کیا تمنی میری بیٹی کو کہا لوگون نی
کہ نہین کیا ہمنی کچہہ مگر یہہ کہ حاضر ہوا یہہ جماعت مین اور سنی آیت قرآن کی ڈرانی والی پس نہ طاقت
رکہی اوسکے سننے کی پس ہوا یہہ معاملہ اللہ کی حکم سی پس کہا اوسکی ماں نی کہ وہ کونسی آیت ہے پڑہو تو
اوسکو کہ مین بہی سنون پس پڑہی وہ آیت شیخ نی پہر جب سنتے اوس جوان نی وہ آیت تو پہر ایک
اور چیخ ماری اور نکل گئی جان اوسکی اللہ کی حکم سی پس جب دیکہا اوسکی ماں نی یہہ معاملہ تو وہ بہی مر
کر پڑی **روح** وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ اور رغبت نہین دلاتا تہا لوگون کو اوپر کہلانی فقیر کے
فتح اور تاکید نکرتا فقیر کی کہلانی پر **موتفسیر** وَلَا یَحُضُّ × الخ اور تاکید نکرتا
اپنے اہل و عیال اور خادمو نکو مسکینونکے کہلانے کے اور اسکے ہاتہہ گردن پر باندہنیکی وجہہ یہی ہے
کہ یہہ اپنے مال کے دینے مین ہاتہہ کہینچی رہتا تہا اور بخل کرتا تہا اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جو افاضل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جلیل القدر صحابی ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے حقمین

ف قولہ علی الطعام المراد من الطعام الاطعام منسک ایعطی بیضاء الاصغار ... والروح

فرمایا کہ ابو درداء میری امت کا حکیم ہے اوس سے منقول ہی کہ وہ اپنی بیوی سے کہا کرتی ہتی کہ شوربا سالن مین زیادہ کرو تاکہ فقیر ونکی کام آوی اونکی بیوی نی پوچہا کہ شوربے کے زیادہ کرنیمین کیا فائدہ ہی حالانکہ کہانیمین لذت خوب نہین ہوتے تو آپ نی کہا کہ تمنی نہین سنا کہ ایمان عمانی اور مسکینونکو کہانا نکہلانی کی سبب سے کافرونکو آگ کی زنجیر وںمین جکڑ کر عذاب کرینگے سو اللہ تعالی کی فضل اور کرم سی ایمان لانیکی سبب سے ہمنی آدہی زنجیر کو توڑ کے سی کاٹ ڈالا ہی اور آدہی جو باقی ہی وہ بہی مسکینونکو کہلانیکی سبب سے اپنے سے دور کیے دیتی ہین حضرت امام شافعی رحمة اللہ علیہ فرماتی ہین کہ کافر جسطرح ایمان اور معرفت کی مکلف ہین اسیطرح اور عبادتونکی بہی مکلف اور مخاطب ہین اور اونکی دلیل یہی آیت ہی کہ اگر ایسا نہوتا تو قیامت کو کافرون پر عذاب کہانا نکہلانی کی سبب سے نہوتا اور امام اعظم رحمة اللہ علیہ فرماتی ہین کہ کافرون پر عذاب ایمان نلانیکی سبب سے ہوگا لیکن اگر مسکینونکو کہانا کہلایا ہوتا تو عذاب مین کچہہ تخفیف ہوتی اور اس آگ کے زنجیر مین گرفتار نہوتی اور جب مسکینونکا کہلانا ترک ہوا اور اس سبب سی اونکی عذاب مین تخفیف نہوی تب آگ کی زنجیر وںمین جکڑی گئی سو یہہ آیت اس اسبات کی دلیل ہی کہ کافر جو اللہ تعالی کی مخلوقات سے احسانات کرتی ہین اوس سبب سے اونکے عذاب مین تہوڑی تخفیف ہوگی یہہ معنی اس آیت کی نہین ہین کہ مالی اور بدنی عبادت کافرون پر فرض یا واجب ہی آور جب کافرونکی عذاب کی شدت کی بیان کرنیسی فراغت پائی تو اب بیان فرماتی ہین کہ دنیا مین رنج اور غم کی شدت مین دو چیزین تخفیف اور غم کی کمی کا سبب پڑتی ہین ایک اپنا دلی دوست جو ایسی شدت اور تکلیف کی وقت مین تسلی اور دلاسا اور ماتم پرسی کرکی رنج وغم کی شدت کو ہلکا کر دیتا ہی اور دوسرا لذیذ اور مزیدار کہانا کہ دلکو قوت بخشتا ہی اور طبیعت اوسکے کہانیسے خوش ہوتی ہے اور اس رنج وہلاک کی اوٹہانیکی طاقت ہوتی ہی ایسلیے رنج ومصیبت مین پہنسی ہوونکی ہنین دونون طرح مدد کیا کرتی ہین سو ان دونون چیزونکو یہی یہا نفی کرتی ہین اور فرماتی ہین کہ فلیس لہ الیوم الخ

عزیزی فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ لَّا يَأْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ

پس نہین ہی اس شخص کو آج کی دن اوس جگہہ کوی اپنا اور نہ اس شخص کو کچہہ کہانا مگر زرد پانیسی کہ نکہا دیگا اوسکو مگر گناہ گار ۔ فتح سو کوئی نہین اوسکا آج یہان دوستدار اور نہ کچہہ کہانا مگر زخمونکا دہوون کوئی نکہاوی اوسکو مگر وہی گناہ گار ۔ موضح القرآن [illegible] تفسیر یہہ نہین ہی اس کافر کی کیونکہ اسلئے اوس دن جسکے شانمین حقتعالی فرماتا ہے يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ حشر کی میدانمین جہان ہر شخص اپنے حال مین گرفتار ہوگا اور اپنی انجام کی فکر مین گہبرایا ہوا بیقرار ہوگا اگرچہ جنت مین داخل ہوئی اور اپنی طرفسی امن وچین حاصل ہونیکی بعد اپنے خویش اور اقربا اور دوست اور آشنا کی حال سی بہی پریشان ہوگا اور یاد کریگا پہر اگر انکو شفاعت کی قابل پاویگا تو انکی شفاعت کریگا کوئی قرابتی جو اسکے خاطرداری کری اسکی تسلی اور دلاسی کی سبب سے تہوڑا سا آرام اور تخفیف عذاب مین اوس کافر کو حاصل ہو اور نہ کہانا جسکے سبب سے کچہہ بدنکو قوت اور دلکو فرحت حاصل ہوتی کہ اس عذاب کی برداشت کی طاقت ہوگر دہوون دوزخیون جلی ہوونکی زخمونکا جو پیپ اور زرد پانی کی صورت دوزخیونسی بہکر دوزخ کی گڑہونمین جمع ہوگا اور بد بو اور بد مزگی اور بدی اللذتی مین ایسا ہوگا کہ نکہا سکیگا اوسکو کوی مگر اسی قسم کی خطاکار گناہگار

جنکی نسبت ایمان کا ٹہکانا اور نہ کبہی اللہ تعالی کی بندگی ساتہہ جہان اور سلوک ان سی ہوا تہا پہر وہ لوگ اسی بدمزہ بدبو والی
کہانیکو نہایت بیقراری اور بہوک کی غلبہ سی ہزار دشواریسی حلق کی نیچی اوتارینگی لیکن آخر کو اس کہانیکی تاثیر سی
جو زہر کا خاصہ کہتا ہوکا بیقراری اور بیتابی کی زیادتی ہوگی تو ایسا کہانا کہانیمین بہی انہی خطا ہوگی کہ اس کہانیکو
قوت کا سبب جانکر کہاتیلی پہر اسکے سبب سے اور عذاب کی شدتمین گرفتار ہونگی پس انکا حال ایسا ہی جیسی
کوئی شخص زہر قاتل کو غذا یا دوا یا معجون مقوی کی عوض مین استعمال کری کہ سراسر خطا اور چوک ہی لغت
والونکو اسجگہہ پر ایک اعتراض ہی اوسکا مطلب یہہ ہی کہ عرب کی زبانمین دہوونکو غسلین کہتی ہین اور حال
یہہ ہی کہ دوزخمین دہوون نہوگا اور دہون مراد بہی نہین ہی بلکہ حدیث شریفمین غسلین کی تفسیر مین زرد پانی
اور خون فرمایا ہے سو اسمین کیا نکتہ ہے کہ زرد پانی اور پیپ اور خونکو غسلین فرمایا ہی اور اس اعتراض کا جواب
یہہ ہی کہ زرد پانی اور پیپ اور خون جو دوزخیونکی اعضا و گہاتی اور لعضا ئمین کچہہ تاثیر نکریگا اسواسطی کہ اونکا
گوشت اور پوست اونکی بدنونپر ہر وقت تازہ پیدا ہوگا تو گویا زرد پانی اور پیپ اور خون اونکی حقمین دہوونکا
حکم پیدا کیا گویا اوس تازہ پوست کو دہو ڈالا اور پاک کرکر پہینک دیا اور اس پہلی کہالکی زرد پانی ہوکر بہہ جانیکی
سبب سے اور نئی کہال اوسکی جگہہ پیدا ہوجانیسی ایسا ظاہر ہوا کہ وہ جلی ہوئی کہال میل کی مانند تہی جو بدنسی
دور ہوگئی سو ایسی باریکیان فن بلاغت سی تعلق رکہتی ہین اس باریکی کی فائدہ کیواسطی غسلین کی لفظ کو زرد
پانی وغیرہ کی عوض مین لائی ہین فصیحون کی قاعدہ کی بموجب اور جو صورتین ابتدا ہی یہانتک دنیا اور قیامت کی
تفصیل جنیر حاقہ ہونا ثابت ہوتا ہی قطعی دلیلون اور واضح برہانونسی سن چکے اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ علم
حکیمون کی فکر اور دانا ؤنکی عقل سی باہر ہے اپنے علم اور عقل کی زور سی کوئی اسکو پا نہین سکتا تو اس سی یہہ
بات ثابت ہوئی کہ یہہ کلام حقتعالی کا ہی **ف عزیزی** روایت کیا ہی کہ اگر ٹپکی ایک قطرہ غسلین کا
زمین پر تو البتہ خراب کردی لوگونپر معیشتین اونکی کہا گیا ہی کہ دوزخکی کئی درجہ ہین اور ہر درجہ مین کہانا اور پینا
علیحدہ ہوگا اس سی حاصل ہوگئی تطبیق اس آیت مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ
إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ جو سورہ غاشیہ مین ہی اور وہان تفصیل سے ذکر ہوگا **ف ر و ح** فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ
وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ۝ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ پس قسم کہاتا ہون ساتہہ اون چیزکے
کہ دیکہتی ہو تم اور ساتہہ اوس چیزکے کہ نہین دیکہتی ہو تم تحقیق قرآن تلاوت فرشتی بزرگوار کی ہی **ف**
فتح سو قسم کہاتا ہون اون چیزونکی جو دیکہتی اور جو چیزین نہین دیکہتی یہہ کہا ہی ایک پیغام لانیوالی
سردار کا **ف مع** فَلَا أُقْسِمُ الخ پہر قسم کہاتی ہین ہم اسواسطی کہ قسم کہانیکی کچہہ احتیاج نہ ہے
یہہ کلام آپ ہی اپنی حال پر گواہ عادل اور شاہد صادق ہی اور اسکی کئی مثالین سمجہنی چاہیئی کہ جیسی کتاب شفا
جو تصنیف ہی شیخ بو علی سینا کی اوسکا مضمون اس قسم کا ہی کہ خود دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حکیم کا کلام ہے
اور اگر تم لوگونکو بغیر قسم کی یقین نہین آتا تو ہماری قسم ساتہہ اوس چیزکی ہی جو دیکہتی ہو یعنی وہ لطیفی اور
فائدی ظاہری جو اس کلام سی اپنے دانائی کی آنکہہ سے دیکہتی ہو اور جو نہین دیکہتی ہو یعنی وہ لطیفی اور فائدی
باطنی جو تہی دانائی اور عقل کی بصارت سی اونکو پا نہین سکتی بلکہ اونکی دریافت کرنیمین تعلیم اور تنبیہ کی محتاج ہوتی ہو

ف قولہ فلا اقسم فان لا مزیدۃ للتاکید والجملۃ معترضۃ الاقسام بظہور الامر والاستغناء عن التحقیق بالقسم وقیل تاکیدا للقسم به بطویہا ... لایحتاج الی القسم والعقل والتکذیب ... بما تبصرون

بلکہ تعلیم اور تنبیہ کی بعد بہی تمہاری عقل کی نظر اونکی دیکہنی مین خیرگی کرتی ہی اور پہر نظر دیکہہ نہین سکتی اور بعضی
مفسرون نی کہا ہی کہ ما تبصرون سی ظاہر کا عالم مراد ہی اور ما لا تبصرون سی غائب کا عالم اور بعضون نی
کہا کہ ما تبصرون وہ ہی جو زمین کی اوپر ہی اور ما لا تبصرون سی غایب کا عالم اور بعضون نی کہا کہ ما تبصرون نیچے
وہ ہی جو زمین کی اوپر ہی اور ما لا تبصرون وہ ہی جو زمین کی نیچی ہی یا ما تبصرون سی عالم اجسام مراد ہی اور ما لا تبصرون
عالم ارواح یا اول سی انسان اور دوسری سی جنات اور بعضون نی کہا کہ ما تبصرون سی کعبہ معظمہ مراد ہی زادہا اللہ
تشریفاً اسواسطی کہ انوار الٰہی کی تجلی اس مقام مین ایسی ظاہر و باہر ہی کہ آنکہہ کے بینائی سی معلوم ہوتی ہی اور
ما لا تبصرون سی بیت المعمور مراد ہے اور اکثر صوفیہ قدس اللہ اسرارہ نی ما تبصرون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
نبوت کی آثار اور نشانیون پر جو ظاہر اور روشن تہی حمل کیا اور ما لا تبصرون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت
کی انوار پر جو ہرگز کسی مخلوقات کی بینائی بلکہ دانائی مین بہی نہین آسکتی ہین حمل کیا ہے غرضکہ ہر طرحسی قسم
کہانا اس مضمون پر ہے کہ انہٗ بے شک یہہ قرآن معجزون والا جو ہر چیز کی حقیقت کو کہول دیتا ہی اور جن
چیزونکی دریافت کرنیسی عقل اور خیال اور وہم اور سمجہہ سب عاجز ہین لقول رسول کریم البتہ بیشک خدا کا کلام ہے
لایا ہوا رسول بزرگ اور امانت دار کا اسواسطی کہ درگاہ الٰہی سی حضرت جبرئیل لاتی ہین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام
رسول مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتی ہین اور یہہ دونون شخص نہایت بزرگی اور کرم اور
عدالت اور دیانت اور امانت سی موصوف ہین اور دنیا کی خسیس غرضونسی اور جہانکی بری طمعونسی پاک ہین
چنانچہ اس رسول کا حال یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تمنی اپنے آنکہہ سی خود دیکہا اور خوب جانتی ہو
اور اوس دوسرے رسول کا حال دریافت کرنیکو اس رسول کے گواہی فقط کافی ہی پہر ایسی بزرگونسی اپنے
مالک اور خالق پر افترا اور جہوٹ باندہنا ہرگز نہین ہو سکتا انکی طرف ایسی بات کی نسبت کرنی بیجا ہے

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ اور نہین ہی یہہ کہنا شاعر کا تہوڑا ایمان لاتی ہو
اور نہین یہہ کہا کسی شاعر کا تم تہوڑا یقین کرتی ہو **تفسیر** اور نہین ہی یہہ قرآن کہا ہوا
کسی شاعر کا اسواسطے کہ شعر کیواسطے وزن اور بحر لازم ہی اور اس کلام مین ہرگز وزن اور بحر پای نہین جاتے
اور یہہ بہی ہی کہ شاعر کا کلام بی اصل محض ہوتا ہی اور تمام مضمون اوسکی وہمی اور خیالی ہوتی ہین جسکے
اصل کچہہ بہی نہین ہوتی اور اس کلام مین حقایق اور معارف کی اصول کو قطعی دلیلون اور یقینی حجتونسے
بیان فرمایا ہے اور دوسری یہہ بہی ہی کہ شاعر ونکی کلام مین خالی مضمون اس قسم کی نہین ہوتی
ہین کہ وقت کی خصوصیت پر یا عدد اور مدت کی تعیین پر یا واقعی سچی قصون پر جسطرح سی وہ امور حقیقتاً
ہین اوسیطرح بیان کرین بلکہ کمی اور زیادتی سی خالی نہین ہوتی بخلاف اس کلام پاک کی کہ ایسی قسم کی
مضمون اسمین سننی ہو جسطرح اس صورت مین تمنی سنا کہ حقتعالی فرماتا ہی سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ
یہان حقتعالی نی وقت کو خاص کرکی اور عدد اور مدت کو معین کرکی فرمایا اور اس تعیین اور تخصیص میں
کسیطرحکا شک اور شبہہ نہین ہی اسیطرح اور احوال جیسی ثمود کا قصہ اور عاد اور فرعون کا اور جو انکی پہلی
تہے اور مؤتفکات کا یعنی اولٹی بستیون والی یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اور اس بیانمین کسیطرحسے

کمی اور یادتی نہین ہی بس نادان جاہلونکا بکنا جیسی ابوجہل جاہل کہتا تہا کہ یہہ کلام کسی بڑی شاعر کا ہی جو
بلاغت کی فن مین نہایت مہارت رکہتا ہی کہ مجکو اپنی بلاغت کی زور سی عاجز کر دیا ہی یہہ اوسکا کہنا محض
بیفائدہ اور بیہودہ ہی ہرگز سماعت کی قابل نہین ہی قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ بہت تہوڑا تم یقین کرتی ہو اوس امر
کہ بدیہی امر ونکو جنکا صدق ظاہر اور کہلا ہوا ہی اونکو بہی اپنی نادانی اور جہالت اور تعصب یعنی جانبداری سی
انکار کرتی ہو نہین تو اس کلام کا شعر نہونا ظاہر ہی ازروی لفظ کی بہی اور ازروی معنی کی بہی کسیطرح کی
پوشیدہ نہین ہی **عزیزی** وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ اور نہین ہی کہا کاہن کا تہوڑی نصیحت
قبول کرتے ہو **فتح** اور نکہا پریون والیکا تم تہوڑا دہیان کرتی ہو **تفسیر** اور نہین ہی یہہ قرآن
کہا ہوا کسی کاہن کا جسکو جنات بعضی باتین غیب کی اور بعضی احوال کچہہ ردیف قافیہ سی ایک کلام درست کرکی
بتلا دیتی ہین جیسی چور کا پتہ اور نام اور نسب اور دہیکو دہوبین سچا جان لینا اور خواب کی تعبیر بتا دینی اور
ایسی قسم کی اور چیزین اوسکی دلمین ڈال دیتی ہین جیسی عقبہ بن معیط اسی قسم کی باتین بکا کرتا تہا
سو یہہ کلام ویسا نہین ہے کئی وجہونسی پہلی وجہہ یہہ ہی کہ جنونکا کلام معجز نہین ہوتا یعنی دوسرا ویسا
کہہ سکتی بلکہ جو ایک جن کسی کاہن کو ایک بات سکہلاتا ہی دوسرا جن بہی ویسی بات دوسرے کاہن کو
سکہلا سکتا ہی اور یہہ کلام یعنی قرآن ایسا معجز ہی کہ کسی جن کا کلام اوسکی مشابہ نہین ہوسکتا اور دوسری
وجہہ یہہ بہی ہی کہ کاہنون کی کلام مین قافیہ اور سجع کی رعایت کی واسطی بہت لفظ بیکار اور بیفائدہ آتی
ہین اور اس کلام اعجاز نظام مین کوئی لفظ بیفائدہ اور بیکار نہین ہی تیسری وجہہ یہہ ہی کہ جنونکا خبردار
ہونا اگلے آیندہ کی احوال سی اور معین کر دینا کسی مجہول خبر کا جو آدمی سی چہپی ہی اونکی جسم کی لطافت
اور باریکی کی سبب سے اور اونکی عالم کا نزدیک ہونا فرشتونکی عالم سی اور مختلف شکلونکی بدلنی پر قادر
ہونا اور آسمان کی قریب جاکر فرشتونکی بات سن لینی کی سبب سے ہوسکتا ہی لیکن علمونکی حقیقت کو
مطلع ہونا اور دین اور شریعتونکی اگلی قواعد اور دستور ونکو جان لینا اور فرشتون کی اسمان کی بہیدونپر
خبردار ہونا اور اگلی زمانہ کی بڑی بڑی قصونسی آگاہ ہونا ہرگز اونسی نہین ہوسکتا بخلاف قرآن شریف کے
کہ وہ انہین مضمونونسی پر ہی چوتہی وجہہ یہہ ہی کہ اس کلام مین یعنی قرآن مجید مین اکثر مقامون پر
شیطانونکی برائی اور اونکی راہ ورسم سی بچنا اور جنونکی عبادت کی برائیان جو بتونمین بیٹہہ کر آواز
کرتی ہین اور اوس فریب سی اپنے تئین معبود ٹہراکر پجواتی ہین اور کاہنونکی برائیان جو شیطانونسی
بہائی بندی رکہتی ہین مذکور ہین سو اگر یہہ جنونکا کلام ہوتا تو جن اپنی برائی آپ کاہیکو بیان کرتے
اور اپنے شیطنت ظاہر کرکر لوگونکو اپنے سے علیحدہ اور متنفر کراتے اسواسطے کہ یہہ بات عادت کی خلاف
ہے کہ کوئی شخص اپنے برائی آپ سے بیان کری قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ بہت کم سوچتی ہو اپنی معلوم مقدمونکو
اور بہت کم غور کرتے ہو انہین اس مقام مین مفسرونکو ایک سوال ہی مشہور وہ یہہ ہی کہ شاعریت کی
نفی مین قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ اور کہانت کی نفی مین قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ کیون فرمایا تو اسکا جواب
عین آیتونکی تفسیر مین بیان کر دیا گیا اسواسطے کہ شاعریت کی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی قرآن کی

تلاوت تا وہ پہونچا تھین ایسا ظاہر امر تہا جو سب پر روشن تہا ایسی ظاہر چیز کا انکار نہین کرتا مگر وہی جسکا
دل تصدیق اور ایمان سی خالی ہی ایسا شخص بدیہی چیز کا بہی انکار کرسکتا ہی جیسی آگ کو جلا نیوالا نجانی اسواسطے
کہ بعقل محض ہے اور اس کلام سی یعنی قرآن کی سننی کی سبب سے کہانت کی نفی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کرنا البتہ تامل اور غور پر موقوف ہتا اور سب بات کی احتیاج ہتی کہ کہانت کی لوازمات کو اوسا دکی
اصل اور فروع کو خوب طرحسی غور کرین اسواسطی کہانت کی نفی مین تذکرون فرمایا یعنی غور اور فکر تم
بہت کم کرتی ہو حاصل کلام یہہ ہی کہ قرآن شریف جب شاعر اور کاہن کا کلام نہوسکا تو ثابت ہوا کہ تنزیل
من رب العالمین ۵ عزیزی تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اوتارا گیا ہے جانب پروردگار عالمونکی سی ۵ فتح
یہہ اوتارا ہی جہان کی رب کا ۵ موضح تفسیر اوتارا ہوا ہی تمام عالم کی پروردگار کی طرفسے
جسکے ربوبیت عام ہی سبکو شامل اور یہی عام ربوبیت اوسکی اس کلام کی اوتارنیکے باعث ہوئی تاکہ سب
جہان والونکو دین اور دنیا کی کامونمین اس کلام پاک سی تربیت فرماوین اور اگر یہہ کہین کہ یہہ کلام
حقیقت مین حقتعالی ہی کا اوتارا ہوا ہی کسی آدمی اور جن کا کلام نہین ہی مگر ایک دو کلمی یا ایک دو
آیتین رسول اپنے طرفسی ملاوی تو ہوسکتا ہی کچہہ تعجب نہین اسلیئے کہ دنیا کی قاصد بہی بہیجنی والے
کیطرفسی پیغام پہونچا تھین ایک دو کلمی اپنے طرفسی ملاتھین کچہہ مضایقہ نہین جانتی اور اسقدر یعنی
ایک دو کلمہ یا ایک دو آیتین ملائی جاوین تو اتنے بڑے کلام مین چہپائی نجاینگی تو اس احتمال سی
اس تمام کلام کی معجز ہونیمین امن حاصل نہوا تو اسکے جوابمین ہم کہینگی کہ یہہ قیاس تمہارا مع الفارق
ہی یعنی اس کلام پاک کو قاصد کی کلام پر قیاس کرنا بہت بعید اور بیجا ہی اسلیئی کہ دنیا کی قاصدونکو اونکی
بہیجنی والی پیغام پہونچانیکی وقت دیکہتی نہین ہین اور اپنے کلام کو قاصد کی حافظی مین ادا کرنی تک
باقی رکہنی کے طاقت نہین رکہتی اسلیئی قاصد کو اتنی دخل دینیکے اپنے کلام مین گویا پروانگی دیتی ہین کہ جیسے
زبانسی نہ کہین اور یہان یعنی حقتعالی کی بہیجی ہوئی رسول مین یہہ بات متصور نہین ہے اسواسطی کہ یہان رسول اور
اوسکا حافظہ دونون بہیجنی والی کی یعنی حقتعالی کی اختیار اور قدرت مین ہی اور ہر وقت اوسکی سامنی
حاضر ہیان ہرگز متصور نہین ہی کہ رسول اپنے طرفسی حقتعالی کی کلام مین دخل دینی پاوی ۵ عزیزی

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ

اگر بانڈہتا پیغمبر ہم پر بعضی باتین تحقیق پکڑ لیتے ہم داہنی ہاتہہ سی اوسکو پہر کاٹتی ہم رگ دلکی ۵ فتح
اور اگر یہہ بناتا ہم پر کوئی بات تو ہم پکڑتی اسکا داہنا ہاتہہ پہر کاٹ ڈالتی اوسکے ناڑ ۵ موضح
تفسیر اور اگر فرض کیا کہ بنا کر کہی یہہ رسول ہمپر اپنے فصاحت اور بلاغت کی زور سی بعضی
باتین یعنے کسی آیت مین کچہہ اپنے طرفسے بڑہا دی اسواسطے کہ اگر سب کلام کو یا کسی بڑی آیت کو
بنا لیتا تو فصیح اور بلیغ لوگ اوس سے جہگڑہ کرکی اوسکو شرمندہ اور خفیف کرتی البتہ اوسیوقت
اوسکو ہلاک کر ڈالتی اس طورسی کہ پکڑ لیتے ہم اوس کا سیدہا ہاتہہ پہر ہم کاٹ ڈالتی اس تلوار سی اوسکی
بڑا رگ جسکی سبب سے یہہ جیتا ہے اور ہم اسکو فرصت نہ لینی دیتی اور یہہ اوس وجہ القتل کی حال

صورت ہی جسکو بادشاہ دنیا کی اپنے سامنے سزا دیتے ہین وہ اپنے روبرو جلاد کو بلا کر اوسکی گردن کٹواتے ہین اور
داہنا ہاتھ پکڑنیکی وجہ یہہ ہے کہ قتل کرنیکے وقت تلوار جلاد کے داہنی ہاتھ مین ہوتی ہے پہر اگر مقتول کا بایان ہاتھ
پکڑکے اوسکی گردن مارے تو مقتول کے گردن پر پیچہی کی طرف پہرتی ہوئی تلوار لگیگی اور اگر اوسکا داہنا ہاتھ
پکڑکر مارے گا تو مقتول کے گردن بائین طرف سے لگیگی جسطرف دل ہوتا ہے گردن مارنیکی جگہہ وہی مقرر ہے
اور مقتول کا ہاتھ گردن مارنیکے وقت پکڑنا اسلیئے ہوتا ہے کہ اپنے ہاتھ سے اپنے حربے کو روک نلی اور دوسرے
حربے کی جلاد کو حاجت ہو اور روکنی اور بچانیکے وقت دایان ہاتھ اوٹہتا ہے اور یہہ ہاتھ زور والا بہی ہی سو
اسواسطے داہنا ہاتھ ہی پکڑنا چاہیئے اور اس رگ کا نام نیاط ہے اور زبان کے متصل ہوتی ہے اور زبان کی جنبش اور
دل کی ارادیکی موافق زبان سے بات کا نکلنا اوسیکی سبب سے ہوتا ہے اسلیئے خفقان کی مرض کے وقت جو دل کو
گہبراہٹ اور بیقراری ہوتی ہے تو زبان بہی لغزش ولکنت کرنے لگتی ہے اور اسجگہہ ایک شبہہ خفت وارد ہوتا
ہے کہ اگر یہہ شرط وجزا درست ہو تو جہان جہوٹہہ بنانا اسد تعالی پر پایا جاوے تو وہ جہوٹ بنانیوالا زندہ نہ رہے حالانکہ
مفتری اور جہوٹے بہت گذرے ہین جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور سوا انکے کہ اسد تعالی پر طرح طرح کے طومار
جہوٹ کے باندہے ہین اور اس قسم کا مواخذہ اور پکڑ اونسے نہوا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ تقول مین جو ضمیر
مستتر ہے وہ فقط رسول کی طرف پہرتی ہے نہ ہر فرد انسان کی طرف پس لازم ہوا کہ اگر بالفرض رسول سے
ایسی بات پائی جاوے تو اوسیوقت اوسپر یہہ عذاب کیا جاوے اسلیئے کہ اوسکی تصدیق وصدق معجزون کی سبب سے
حاصل ہوا ہے پس اگر اس قسم کی بات مین جلدی سزا نملی تو التباس پڑجاویگا کہ اوسکا سنوارنا ممکن نہوگا
یہہ بات حکمت کے خلاف ہے بخلاف اوس شخص کے جو رسول نہین ہے اور اور اوسکا رسول
ہونا معجزونسے ثابت نہین ہوا ہے تو اوسکے بات ہی بیہودہ اور خرافات ہے کوئی اوسکی بات
نہ سنیگا اور ہرگز کسیکو شبہہ نہ پڑیگا اور اسکے مثال یون سمجہنے چاہیئے کہ جیسے بادشاہ
کسی شخص کو کسی کام پر مقرر کرکے خلعت اور فرمان اپنا دیکر کسیطرف روانہ کرتے ہین پہر
اگر اس شخص سے اس خدمت مین خیانت ہوئی یا کچہہ بادشاہ پر جہوٹ باندہنا اوس سے ثابت
ہو تو اوسیوقت اوسکا تدارک کرتے ہین اور اگر کسی اور شخص سے کہ جسکے پاس نہ سند ہے نہ کچہہ
کام ایسی بات ہوتی ہے تو ہرگز اوسطرف متوجہ نہین ہوتے اور اوسکے حال سے کچہہ تعرض بہی نہین
کرتے ہین اسلیئے کہ جانتے ہین کہ دانا لوگ اوسکے فریب مین ہرگز نہ آوینگے اور اوسکے بات کو
ہرگز نہ سنینگے پس یہی حال رسول کے مقدمہ مین سمجہنا چاہیئے حاصل کلام یہہ کہ اگر رسول جسکے رسالت
معجزونسے ثابت ہوچکی ہے اس قسم کا افترا اور جہوٹ حق تعالی پر باندہے تو ضرور ایسے عذاب مین
گرفتار ہووے **فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ** ○ پس نہین ہے
تم مین سے کوئی اوس سے بازرکہنے والا یعنی ہماری عذاب کو پہر تم مین
کوئی نہین اس سے روکنے والا **فائدہ** تفسیر یہہ
ہوگا تم مین سے کوئی فرقہ یا کوئی جماعت ہماری اس عذاب کو رسول سے

قوله تعالى فما منكم من احد بعوضهم ما ومن زائدة لتاكيد النفي ومنكم حال من احد عنه حاجزين النعت جمعا وصح لان احدا في سياق النفي بمعنى الجمع وضمير عنه للنبي صلعم لا مانع دافع عنه من حيث العقاب ١٢ ج س
قوله فما منكم الخطاب للناس او للمسلمين وجمع حاجزين

روکنے والا یعنی پہر کوئی ایسا نہین جو رسول کو اس بلاسی کسی حیله اور تدبیر سے بچا رکہے اور
ہلاک ہونے نہ دے اور اَحَد کا لفظ جمع کے معنونمین ہے اسلیے اسکے خبر مین حاجزین فرمایا ہے
جمع کے صیغہ سے گویا اسطرف اشارہ ہے کہ جب سب جہان کے لوگ ملکر اسکو ہماری عذاب سی بچا
سکینگے تو ہر ایک اکیلا اکیلا کب بچا سکتا ہے او منع کر سکتا ہے تو جب یہہ بات ثابت ہوچکی کہ یہہ
قرآن سب کا سب یعنی ہر ہر کلمہ اور ہر ہر حرف اسکا جہان کے مالک کی طرف سے اوترا ہوا ہے تو ایک فائدہ ہمکا
ظاہر ہوا یعنی اس قرآن کی تلاوت حق تعالی کے نزدیک کا سبب ہے اور اوسکی ہمیشہ تلاوت کرنیسے اوس جناب
پاک کی درگاہ مین بڑا مضبوط وسیلہ حاصل ہوتا ہے جیسے ذکر الہی پر مداومت اور ہمیشگی کرنیسے اب دوسرا
فائدہ جو اسمین پایا جاتا ہے بیان فرماتے ہین ارشاد ہے ۂ **عزیزی** ۂ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ
اور تحقیق قرآن نصیحت ہے پرہیزگارونکے لیے ۂ **فتح** ۂ اور یہہ جو ہے سمجھوتی ہے ڈروالونکو **موضح**
تفسیر اور بیشک یہہ قرآن البتہ نصیحت اور سمجھوتی اور یاد دلاتا ہے پرہیزگارونکو یعنی اون
لوگونکو جو تقوی کی راہ چلتے ہین اور جانتے ہین اون کامونکو جسمین اپنے خاوند کی رضامندی حاصل ہو
برے کامونسے بہاگتے ہین ایسے لوگونکی لیے یہہ قرآن شریف قانون و دستور العمل ہے اور یہہ دونون فائدے
قرآن شریف کے ایماندارون اور پرہیزگارونکے لیے خاص ہین منکر اور جہٹلانیوالونکو ان دونون فائدونسے
کچہہ فائدہ نہین ۂ **عزیزی** ۂ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ اور تحقیق ہم جانتے
ہین کہ بعضے تمہارے جہٹلانیوالے ہین ۂ **فتح** ۂ اور ہمکو معلوم ہے کہ تم مین بعضی جہٹلاتے ہین ۂ
موضح ۂ **تفسیر** اور بیشک ہم جانتے ہین کہ مقرر تم مین سے بعضے لوگ اس قرآن شریف کو جہٹلاتے
ہین سو یہہ دونون فائدے قرآن کے اوتارنے مین اُنکے واسطے ارادہ نہین کئے ہین ہمنے بلکہ کافرون
اور منکرون کے حقمین قرآن کے اوتارنے مین دوسرا فائدہ ہمنے منظور کیا ہے کہ جو آگے مذکور ہے ۂ وَاِنَّهٗ
لَحَسْرَةٌ ۂ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور تحقیق قرآن حسرت ہی کافرونپر ۂ **فتح** ۂ اور وہ جو ہے پچہتاوا ہے
منکرونپر ۂ **موضح** ۂ **تفسیر** اور بیشک یہہ قرآن بڑا پچہتاوا ہوگا کافرونپر پہلے دنیا مین
جسوقت قرآن پر عمل کرنیوالونکو حق تعالی کیطرف سے مددین اور فتحین پے در پے پہنچین گی اور
انکا غلبہ اور دبدبہ روز بروز بڑہیگا اور دوسرے آخرتمین جب قرآن پر عمل کرنیوالی ہر جگہہ پر
حشر مین سرخرو ہونگے اور قرآن کے منکر ہر جگہہ ذلیل و خوار ہونگی ۂ **عزیزی** ۂ وَاِنَّهٗ
لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ اور تحقیق قرآن راست و درست ہے یقینی
پس ساتہہ پاکی کے یاد کر پروردگار بزرگوار اپنے کو ۂ **فتح** ۂ اور وہ جو ہی قابل یقین کرنیکے ہے اب بول
پاکی اپنے رب کی نام سے جو سب سے بڑا ۂ **موضح** ۂ **تفسیر** اور بے شک یہہ قرآن شریف صرف
یقین ہے یعنی قابل یقین کرنیکے ہے جسمین باطل و ناراستی بالکل نہین پائی جاتی تاکہ شک و شبہ کی اسمین گنجائش ہو یا
کسیکا عذر اسکے نہ ماننے مین دنیا یا آخرت مین سنا جاوے پس تم اسے پاکی کے ساتہہ یاد کرو اپنے پروردگار کا نام جو سب سے
بڑا اور بڑی عظمت و بزرگی والا ہے تاکہ تمکو شکر گذاری کرنے مین دلکی پوری صفائی حاصل ہووے اور قرآن کا

حق الیقین ہونا تیری دل کی صیقل کئی ہوی آئینہ مین منقش ہوا اور کرہا وی اور یہہ تیسرا فائدہ ہی قرآن
شریف کا جس سی خاص لوگ جو صاحب باطن ہین بہرہ ور ہوتی ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب یہہ
آیۃ نازل ہوی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اجعلوہا فی رکوعکم اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى
نازل ہوی تو آپنی فرمایا اِجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ اور فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ مین جو حرف ب بنا زائد ہے
جیسی کہ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ مین زائد ہی اور بعضے باریک بین اسحدیث شریف کی مضمون مین ایک
اشکال رکہتی ہین حاصل اوس اشکال کا یہہ ہی کہ تسبیح کو دونون آیتونمین رب کی اسم پر لائی ہین
یعنے یون فرمایا ہے فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور حدیث مین رب کی ذات کی تسبیح
ہے اسم رب کی تسبیح نہین ہے یعنے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سبحان ربی الاعلی فرمایا ہی سوان دونون تسبیح کو
کہنے سے جو حدیث مین وارد ہین فرمان برداری اس امر کی جو دونون آیتونمین ہی کسطرح ہوئی
ظاہر تو آیتونمین حکم اور ہے اور حدیثونمین حکم اور سو اس اشکال کا جواب یہہ ہی کہ رب کی ذات کی تسبیح
رب کے اسم کی ضمن مین بوجہی جاتی ہی اب اس صورتمین حدیث کا مضمون آیۃ کی مضمون سی مطابق
ہوگیا اور ہرگز کوئی اشکال باقی نرہا **عزیزی** ساری سورۃ کریمہ سی معلوم ہوا کہ کفر و شرک
و نافرمانی اللہ و رسول کی بہت بری چیزہی اور ایمان و فرمان برداری اللہ و رسول کی اور نفع رسانی
مسلمانون کی بہت اچہی چیز ہی چنانچہ منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا دو چیزین ہین کہ
اونسی زیادہ فضل کوئی چیز نہین ایمان لانا اللہ پر اور نفع پہنچانا مسلمانونکو اور دو چیزین ہین کہ اونکی
برابر کوئی بری چیز نہین شرک کرنا ساتہہ اللہ کی اور ضرر پہنچانا مسلمانونکو اہنی بہائیون توشہ راہ
آخرت کا طیار کرو کہ دار آخرت مین یہی کام آویگا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتی ہین مَنْ
دَخَلَ الْقَبْرَ بِلَا زَادٍ فَكَاَنَّمَا رَكِبَ الْبَحْرَ بِلَا سَفِيْنَةٍ **منہیات سورۃ المعارج** یہہ سورۃ مکی ہی
نازل ہوئی بعد سورہ حاقہ کی آیتین اسکے چوالیس ۴۴ ہین اور رکوع دو اور کلمی دو سو تیس اور حروف
نو سو ستتر اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ حاقہ سی یہہ ہی کہ اوس سورۃ مین اول سی آخر تک قیامت
کا ذکر اور آخر مین کافرونکی عذاب کی کیفیت بیان ہی اور اس سورتمین مکہ کی کافرونکی عذاب موعود کی
جلدی کرنی بیان ہی اور اونکی جرأت اور بیباکی ایسی مہلک اور خوفناک چیز کے طلب کرنی پر باوجود
اسباب کی کہ ادنی چیز جو عادت کی خلاف ہو اور سہل سی مشقت کی اوٹہانیکی طاقت نہین رکہتی
ہین تو گویا اس سورۃ مین حماقت و نادانی اور جہالت اون لوگون کی بیان ہی جو ایسی سخت آفت
کو سہل سمجہہ کر اسکا ہنسنا اور مسخر کرتی ہین اور یہہ ہی ہی کہ اوس سورۃ مین آسمان کا پہٹنا اور ٹکرانا
زمین و پہاڑونکا مذکور ہی اور اس سورتمین پگہلنا آسمان کا اور اوڑنا پہاڑونکا ہوا مین مذکور ہی اور
یہی ہی کہ اوس سورتمین مذکور ہی کہ کافر کا مال قیامت کی دن کچہہ کام نہ آویگا اور نہایت شرمندگی
و افسوس سی کہیگا مَا اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ اور اس سورتمین مذکور ہی کہ کافرکی اہل و عیال اور خویش و اقربا
قیامت کی دن اسکے عوضمین کچہہ کام نہ آوینگے کہ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ الخ اور اس

سورة کا نام سورہ معارج ہونیکی وجہ یہہ ہی کہ اس سورة مین حق تعالی نی اپنی تئین ذی المعارج کی صفت سی موصوف
کیا ہی اور ایک کو اپنی معارجون مین سی ذکر فرمایا ہی کہ تعرج الملئکة والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة
اور اس سورة کی نازل ہونیکی سبب مین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہین کہ نضر بن حارث
اور ابو جہل اور اور قریش کی کافر جو اپنے سرداری کی غرور مین مست ہتی بیت کی نزدیک آئی اور اوس خانہ
لا زوال اشیانہ کا پردہ اپنی ہاتہو نسی پکڑا اور بعضون نی اونمین سی یہہ کہنا شروع کیا کہ یا الہی اگر دین محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا حق اور سچا ہی تو ہماری اوپر پتہر برسایا اور کوئی عذاب نازل کر اور بعضون نی کہا کہ ایک ٹکڑا
آسمان کا گرتا تاکہ ہمکو قیامت کی عذاب کا یقین حاصل ہو جاوی سو اون لوگون کی حماقت اور تمسخر کی باتین
سنکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج حاصل ہوا اب حق تعالی نی یہہ سورة نازل فرمائی
ۛ عزیزی بسم اللہ الرحمن الرحیم سال سائل بعذاب واقع للکفرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج
طلب کیا طلب کرنیوالی نی ایک عذاب کا فرونپر اوترنیوالا نہین ہی اوسکو کوئی باز رکہتی والا یعنی کہا
متی ہذا الوعد ان کنتم صدقین اوترنیوالا جانب خدای صاحب مرتبونکیسی کہ اوسپر چڑہا جاتا ہی
ۛ فتح مانگا ایک مانگنی والی یعنی عذاب پڑنیوالا منکرون کی لیے کوئی نہین اوسکو ہٹانیوالا اللہ کی طرف کا
جو چڑہتے درجون کا صاحب ۛ موضح تفسیر سال سائل بعذاب الخ سوال کیا سوال کرنیوالی نی عذاب سی
یعنی عذاب سے کہ آنیوالا ہی کافرونپر خدا کی طرفسی کہ جو صاحب بلند درجونکا ہی حالانکہ کوئی دفع کرنیوالا نہین
ہے اوس عذاب کو اور بقول بعض کی معارج سی مراد آسمان ہین اور حرف ب لفظ بعذاب مین بحسب
ترجمہ سابق کی بمعنی عن کی ہوگا اور بقول بعض کی ب زائد ہی اور لام لفظ للکافرین مین بمعنی علی کی ہے
اوسکے معنی یہہ ہونگی کہ چاہا چاہنی والی یعنی عذاب کو کہ کافرونپر واقع ہونیوالا ہی اور وہ نضر بن حارث
تہا کہ کہتا تہا اللہم ان کان ہذا ہو الحق من عندک فامطر علینا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب الیم
اور وہ عذاب روز بدر کی اوسپر اوترا کہ مارا جاکر داخل جہنم مین ہوا اور بحسب تاویل اول کی مراد اہل مکہ ہین
جبکہ رسول علیہ السلام نی اونکو خدا تعالی کی عذاب سی ڈرایا تو اونہون نی آپسمین کہا کہ محمد سی پوچہو کہ وہ
عذاب کن لوگونکی لیئی ہوگا جب یہہ پوچہا تو حق تعالی نی یہہ آیتین بہیجین کہ کافرونکی لیے ہوگا ۛ بحر
مراد اس سائل یعنی پوچہنی والیسی بقول ابن عباس کی نضر بن الحارث ہی اور جمہور نے بہی اسیکو اختیار کیا ہی
کہ وہ نضر ہے کہ اوسنی ازراہ انکار اور استہزاء کی کہا اللہم ان کان ہذا ہو الحق الخ اور عذاب آنیوالا آیا تو دنیا ہی مین
آیا کہ وہ مارا گیا روز بدر کی اور یا آخرت مین عذاب دوزخ کا اور معاویہ سی منقول ہی کہ اونہون نی کہا ایک
شخص سے کہ سبا والونمین سی تہا کیا جاہل ہی قوم تیری کہ حاکم بنایا اونہون نی اپنی پر عورة کو اوس شخص نے
کہا کہ میری قوم سی تو تمہاری قوم زیادہ جاہل ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بلایا حق کی طرف
کہا اونہون نی ان کان ہذا ہو الحق من عندک فامطر علینا حجارة من السماء اور نہ کہا
ان کان ہذا ہو الحق من عندک فاہدنا لہ اور بعضون نی کہا کہ سوال کرنیوالی رسول
علیہ السلام ہے تہے اپنے جلدی عذاب چاہا کفار قریش کی لیئی اور بد دعا کی اونکی لیئی کہ گرفتار ہی اونکو تعالی

عذاب شدید مین اور گرفتار کری اونکو قحط شدید مین اور ذی المعارج صفت اللہ کی ہی یہ ایسی ہی کہ وہ اسماء مضافہ کی قسم سی ہی
جیسی فالق الاصباح اور جاعل اللیل سکنا اور مانند انکی اور معارج جمع مَعرج کی ہی میم کی زبر سی یعنی جگہہ چڑہنی کی
اور معنی ذی المعارج کی ہین صاحب بلند درجونکا اور مراد انسے آسمان ہین کہ بعضی بعضونپر اوپر تلی ہین یا کہ وہ سات آسمان اور
کرسی اور عرش ہین ۞ شرح سَاَلَ سَآئِلٌ مانگا مانگنی والی یعنی جاننا چاہی کہ لغت عرب مین سوال دو معنونمین
آتا ہی ایک تو پوچھنی کی معنونمین اور دوسرا طلب کرنی اور مانگنی کی معنونمین آتا ہی اور اسکی صلہ مین کبہی ب کی حرف
کو لاتی ہین اس لحاظ سی کہ یہہ لفظ دعا کی معنونکو شامل ہی اور اس مقام پر یہی معنی مراد ہین اور انہی معنونکا
لحاظ کرکر بِعَذَابٍ فرمایا یعنی عذاب وبلا اور نفرمایا عن عذاب اور عذاب کی لفظ کی نکرہ لانیمین اوسکی نہایت مسخرگی کی
طرف اشارہ ہی سیلیے کہ تنکیر یا تو عظمت پر دلالت کرتی ہی یا حقارت پر سو اس مقام پر اگر عظمت مراد لیجیے
تو اس سائل کی نہایت جرائت اور بیباکی ثابت ہوتی ہی کہ ایسی بڑی عذاب کو جان بوجہ کی طلب کیا اور
اگر حقارت مراد لیجیے تو نہایت نادانی اور حمق اوسکا ثابت ہوتا ہی کہ ایسی بڑی کو حقیر سمجہا اور باوجود اوس
نے اوپی کی جو سوال مین اوسی کی حماقت یہی اوسکی ثابت ہوئی اسواسطی کہ وہ اس سوال مین تحصیل حاصل
کی کرتا ہی یعنی بیفائدہ کام کرتا ہے کہ ایسی عذاب کو طلب کرتا ہی جو واقع للکافرین مقرر واقع ہونیوالا ہے
کافرونکی لیے یہی کافر کہ سوال کرنیوالا ہی انہین مین سی ہی اور وہ عذاب نہ آنیکا احتمال ہی نہین رکہتا ہی
تاکہ اسکے طلب کرنیسی اوسکا آنا متعین ہوجاوی اسواسطی کہ لَیْسَ لَہٗ دَافِعٌ کوئی نہین ہی اوس عذاب
کو دفع کرنیوالا اسلئے کہ وہ عذاب مقدر ہے مِنَ اللّٰہِ اللہ تعالے کی طرف سی جو موصوف اس صفت سی
ہے ذِی الْمَعَارِجِ عروج کی درجون اور مرتبونکا صاحب کہ اوسکی بندی اوسکی حکمونکی تابعداری مین اپنا جانفشانی
کوشش کرکی ان مرتبون اور درجون سی ترقی کرکی اوسکی حضور سی مشرف ہوتی ہین اور وہ درجی مسافت
کی دوری اور نزدیکی مین مختلف و متفاوت ہین بعضی درجی اور مرتبے ایسے ہین کہ ایک پلک مارنی مین اونکی سبب سی
ترقی ہوسکتی ہی جیسی اسلام کا کلمہ زبان سی کہنا کہ اوس کلمہ کے زبان پر جاری کرنیکی سبب سی وہ شخص ایک
آنمین خرابی اور ہلاکت سی رہائی پاکر نجات ابدی کی درجہ مین ترقی کرتا ہی اور بعضی اونمین سی ایسی ہین
کہ ایک ساعت مین اتنی ترقی حاصل ہوتی ہی جیسی نماز کا ادا کرنا اور بعضی ایسی ہین کہ ایکدن کامل
مین اوتنی ترقی حاصل ہوتی ہی جیسی روزہ یا ایک مہینی مین جیسی تمام رمضان کی مہینی کی روزی
رکہنی یا ایکسال مین جیسی حج کا ادا کرنا اور انہین پر اور ونکو قیاس کرلینا چاہئی اور اسیطرح فرشتون
اور روحونکا عروج جو کسی کام پر مقرر ہین اوس کام سی فراغت پانیکی بعد متفاوت و مختلف ہی چنانچہ
بنی آدم کی نگہبان فرشتی کہ صبح سی عصر تک نگہبانی کرتی ہین اور عصر کی نماز کی بعد عروج کرتی ہین
پہر اور فرشتی جو اونکی عوض آتی ہین وہ صبح کی نماز کی بعد عروج کرتی ہین اور رزق اور موت پر
متعین فرشتی شب برات کو یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو عروج کرتی ہین اور پہر دوسرا دفتر لاتی ہین
اور اسیطرح درختون اور کانون اور بجلی اور برسات کی روحین اپنی اپنی متعلق کامونکی مدت مختلف تک
تدبیرین کرکی عروج کرتی ہین اور اسیطرح کسی نبی کی دین قائم رکہنی کی لیے یا کسی قبیلہ کی سلطنت یا حکومت

تھامتی کی لیی جو فرشتی اور روحین کہ مقرر ہین ہزار سال تک اوسکی تدبیر مین مشغول اور سرگرم ہوتی ہین اوس مدت کی تمام ہونیکی بعد عروج کرتی ہین اور ان سب سی دراز او لمبی ایک مدت ہی کہ تعرج الملئکۃ والروح

الخ ۵ **عزیزی** تعرج الملئکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ فاصبر صبرا جمیلا چڑہ جاوینگی فرشتی اور روح یعنی جبرئیل طرف خدا کی عذاب اوپر منکروں کی اوپر کافرونکی اوس روز مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی پس صبر کر صبر اچھا ۵ **فتح** چڑہینگے اوسکی طرف فرشتے اور روح اوس دن مین جسکا لنباؤ پچاس ہزار برس ہی سو تو صبر کر بھلی طرح کا ۵ **موضح تفسیر** پچاس ہزار برس یعنی دنیا کیسی یعنی اگر کوئی آدمی چاہی کہ زمین سی وہ جگہہ تک کہ حکم خدا کا ملائکہ کو ہوتا ہی سیر کری تو پچاس ہزار برس مین پہنچ سکی ملائکہ قدرت الٰہی سی ساتوین زمین کی نیچی سی اوس جگہہ تک اس قدر مسافت کو بقدر ایک روز دنیا کی طی کرتی ہین اور نزدیک ایک جماعت کی مراد اوس سی دن قیامت کا ہی کہ موقف حساب مین کفار پر مانند مدت پچاس ہزار برس کے ہوگا بسبب شدت انکی اور مومنون پر ہلکا زیادہ ہوگا ایک نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین کما جاء فی الحدیث ۵ **مجمع جلالین** تعرج الملئکۃ الخ چڑہینگی فرشتی اور روحین جو بنی آدم کیواسطے مقرر ہین آسمان کی ہون یا زمین کی اسکی طرف اوس دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار سال کا ہی اور وہ روز قیامت کا دن ہی کہ اوس دن پہلی صور کی پہونکنی کی سبب سے وہ فرشتی اور روحین جو آسمان اور زمین اور پہاڑ اور دریا اور ستارونکی نگہبانی کی واسطی مقرر ہین عروج کرینگے پہر وہ فرشتی جو بنی آدم سی عملونکی نگہبانی اور اون عملون پر گواہی دینی کیواسطے مقرر ہین عروج کرینگے اوسیطرح عملونکی تولنی اور نامہ اعمال سیدہے یا اولٹی ہاتہو مین دینی کیواسطے اور بہشت والونکو پل صراط سی پار کرنیکی واسطی اور دوزخ والونکو دوزخ کیطرف ہانک لیجانیکی واسطے اور منزل اور درجہ بہشتونمین تقسیم کرنیکو اور اونکی عیش اور عشرت کا سامان درست کردینی کیواسطے اور دوزخیونکو ہر ہر طبقہ مین ڈالنی کو اور اونکی عذاب اور دکہہ اور رنج کا سامان کرنیکے واسطے تمام فرشتی عالم علوی اور عالم سفلی کی اور آسمانی اور ارضی اور عنصری اور معدنی اور نباتی اور حیوانی سب روحین گروہ کی گروہ ایک کے بعد ایک عروج کرینگی اور دنیا کے خدمتونسی جو ہر ایک کے واسطی مقرر تہی فراغت پاکی عالم آخرت کی خدمتونپر مقرر ہونگی یہانتک کہ ہر ایک کا قرار ہوگا اور بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخمین ٹہرینگے اور اوس عالم کی قیام اور انتظام کیواسطے فرشتی اور روحین ابد الآباد تک یعنی ہمیشہ کیواسطی اپنے اپنے کامونپر مستعد اور مشغول ہونگی پہر اسوقت عروج نرہیگا اور قرار اور سکون یعنی ٹہراو اور چین کی حالت ظاہر ہوگی اور ابتدائی عروج سی انتہا تک پچاس ہزار برس کی مدت ہوگی چنانچہ صحیح حدیثونمین اسکے تصریح آگئی ہی اور اس تمام مدت کا نام ایک دن ہے اسواسطے کہ اتنے مدت مین ایک ہی کام یعنی بدلہ دینا بہلائی اور برائیکا منظور ہے اور صحیح حدیث مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی آیا ہی کہ صحابہ نی اس آیت کی سننی کی بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہہ دن تو بہت بڑا ہوگا اتنی مدت خوف اور بیچینی اور بیقراری مین گذرنے

اور لبی ہو رہہکانی رہنا بہت مشکل ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قسم خدا کی ایماندار آدمیکو وہ دن ایسا چہوٹا معلوم ہوگا جتنی دیر مین ایک نماز فرض کی ادا کرتا ہی اب پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف خطاب ہوکر فرماتی ہین کہ جب حقتعالی کو مثنی ذی المعارج کی صفت سی موصوف جان لیا اور اوسکی ایسی معارج سن ہی لیئی کہ پچاس ہزار برسکی مدت رکہتی ہین تو ان کافرونکی ایسی عذاب مقرر کی جلدی کرنی اور تمسخر کرنیسی رنجیدہ مت ہو فاصبر الخ پہر صبر کرو اچہی طرحکا صبر کرنا جسمین جلدی اور رنجیدگی اور ولولی گہبراہٹ نہ پائی جاوی اور ہم تمکو صبر کرنیکو اسواسطی فرماتی ہین کہ ان کافرونکا جلدی اور تمسخر کرنا انکی غلطی اور نادانی اور کم فہمی سی ہی کہ انھم یرونہ الخ ﴿عزیزی﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا تحقیق کافر دور دیکہتی ہین اوسدنکو اور ہم نزدیک دیکہتی ہین اوسکو ﴿فتح﴾ وہ دیکہتی ہین اوسکو دور اور ہم دیکہتی ہین اوسکو نزدیک ﴿موضح تفسیر﴾ دیکہتے ہین اوسکو یعنی عذاب کو یا دن قیامت کو بعید یعنی محال اور ہم دیکہتی ہین اوسکو قریب یعنی ہونیوالا ضرور ﴿مدا﴾ بیشک یہہ کافر دیکہتی ہین اوسدن کو بہت دور اور جانتی ہین کہ آسمان اور زمین کی خراب ہونیکو مدتی ہین ہمکو اوسدن سی ڈرنا کسواسطی چاہیی کچہہ ہماری زندگیمین تو آنیوالا ہی نہین ہی اور ہم دیکہتی ہین اوسدن کو بہت نزدیک اسواسطے کہ اوسدن کی آمدنیکی ابتدا موت سے ہی جسوقت روح بدنسی جدا ہوئی اوسیوقت سی اوسدن کی آثار اور علامتین ظاہر ہونی لگتی ہین اور فرشتی مقرر اور روحین مدبر اوسکی عروج کرتی ہین جو خاص اسیکی واسطی مقرر ہین سو موت کا زمانہ تو بہت قریب ہی اور اگر اوسدنکی حقیقت کو دور سمجہتی ہین اسواسطے کہ دنیا کی تمام ہونیکو بہت مدت باقی ہی تو یہہ بہی انکی سمجہہ بیجا ہی اسواسطی کہ جو واقعہ اور احوال اوسدن ظاہر ہونگی اور ہر ہر واقعہ اوسکا ہزار ہزار سال کی مدت تک رہیگا اوسکی نسبت سی دنیا کا گذرنا قریب ہی اسواسطے کہ دنیا کا تمام ہونا اوسدن کی شروع سی ہی ﴿عزیزی﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ اوسدن کہ ہوا آسمان مانند تانبی پگلی ہوئیکی اور ہون پہاڑ مانند پشم رنگین کی ﴿فتح﴾ جسدن ہوگا آسمان جیسی تانبا پگلا اور ہونگی پہاڑ جیسے اون رنگین ﴿موضح تفسیر﴾ جسدن آسمان ہوجائیگا آگ کی کثرت اور لپٹ سی اور صور کی آوازکی صدمہ سی تانبی پگلی ہوئی کی مانند اور ہوجاوینگی پہاڑ آندہی اور طوفان کی زور سی جو اون پہاڑونکی جڑونمین گہس کر زمین کو کہوکہلا کردیگا اور پے درپے ہونیسے صور کی آوازکی پہاڑونکی جڑونکو سست اور بودی کردیگی مین اور یہی مدد ہوگی رنگین اون دہنی ہوئی کی مانند جسکو دہنیا کمان کی بانت سی ملکر اوڑاتا ہی اور یہان رنگین اون اسلیئی مراد لی ہی کہ بعضی پہاڑ سرخ ہوتی ہین اور بعضی سفید اور بعضی سیاہ اور اسدن جو ہر ایک کی ٹکڑے ملکر اوڑینگے تو آپسمین ملنی کی سبب سے رنگین اونکی طرح معلوم ہونگی اور اوسوقت آدمیون پر اوسدنکی سختی اور مصیبت اسقدر ہوگی کہ اپنے خویش واقرباء کو بہول جاوینگی ﴿عزیزی﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا اور نہین پوچہیگا کوئی قرابتی اپنے قرابتی کو دکہائی جاوینگی اونکو قرابتی اونکی ﴿فتح﴾ اور نہ پوچہی دوستدار دوستدار کو سب

ف قوله فاصبر متعلق بسأل سائل لان استعجال النضر بالعذاب على وجه الاستهزاء برسول الله صلى الله عليه وسلم والتكذيب بالوحي وكان ذلك مما يضجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر بالصبر عليه صبرا جميلا بلا جزع ولا شكوى ۱۲

ك فالمراد بالبعيد البعيد من الامكان وبالقريب القريب ۱۲ مدارک

ف قوله يوم متعلق بمحذوف اي يقع العذاب يوم ۱۲ جلالين قوله كالمهل كدردي الزيت وكالقطعة المذابة في تلون وكالصوف المصبوغ في الخفة والطيران بالريح ۱۲ [illegible]

ع قوله ولا يسئل حميم حميما [illegible] ۱۲

نظر آجاویتگی اونکو **موضح** يُبَصَّرُونَهُمْ الخ اور نہ پوچھیگا کوئی قرابت والا اپنی قرابت والیکو
کہ تیرا کیا حال ہی اور یہہ حال یعنی انکا نہ پوچھنا کچھہ دوری اور اوٹ کی سبب نہوگا بلکہ دکہلایا جاویگا
آدمیونکو انکے قرابت والونکا حال سوا وجود انکی بری حال دیکہنی کی اپنے مصیبت اور گرفتاری کی وحشت
اور فکر مین کچھہ بہی انکے پروا نہوگی اور رنج و غم ہی اونکا نہوگا بلکہ یہہ آرزو کرینگے کہ کاشکی ہماری
عوض ہی انہیر عذاب کری اور ہم چہوٹین يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝
وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
ثُمَّ يُنجِيهِ ۝ آرزو کریگا گنہگار کہ عوض مین دی عذاب کی گنہگار اوسدن
فرزندون اپنی کو اور بیوی اپنی کو بہی اور بہائی اپنے کو اور قبیلہ اپنے کو بہی کہ جگہہ دیتی ہتی اوسکو اور جو
کچھہ کہ زمین مین ہی سبکو پہر چہوٹا دی یہہ عوض دنیا اوسکو **فتح** مناویگا گنہگار کسیطرح چہڑوائی
مین دی اوسدن کی مارسی اپنی بیٹی اور ساتہہ والی اور بہائی اور اپنا گہرانا جسمین رہتا ہی اور جتنی زمین کے
بین ساری پہر اپکو بچاوی **تفسیر** يَوَدُّ الْمُجْرِمُ الخ آرزو کریگا گنہگار کہ کاشکی اپنی کسیطرح عوض مین
دی اوسدن کی عذاب سی اپنی بیٹونکو جسطرح دنیا مین اپنی عوض اول مین دیکر قیدی خلاصی ہوتی ہی اور
جورو کو جو اوسکی ناموس اور عزت ہی اور جورو کو اول مین دنیا بڑی بی عزتی اور بیحیائی ہی اور اپنی بہائی کو
جو اسکا برابر والا ہی اور تابعدار ہی اوسکا نہین آوراپنے ایک جدی گہرانیوالونکو جنمین رہتا ہتا اور جب
یہہ شخص کوئی گناہ کرکی بہاگ کر اونمین آبیٹہتا ہتا تو وہ بہار کہتی ہتی اور اوسکی حمایت کرتی ہتی آور جتنی
لوگ زمین پر ہین سبکو اکہٹا نہ ایک کی بعد دوسرا ثُمَّ يُنجِيهِ پہر اپنے تئین خلاص کری اور چہڑاوی جانا چاہتی
کہ یہان اس آیت مین بیٹونکو جورو پر اور جورو کو بہائی پر اور بہائی کو گہرانیوالو نپر اور گہرانیوالونکو بیگانونپر
مقدم فرمایا اور سورہ عبس مین بہائی کو ماں باپ پر اور ماں باپ کو جورو پر اور جورو کو بیٹونپر مقدم کیا ہی
سواس تقدیم وتاخیر اور عبارت کی اولٹی مین ایک باریک بات ہی وہ یہہ ہی کہ سورہ عبس مین بہاگنی
بیان ہی اور آدمی بہاگتی وقت پہلے اوسکو چہوڑتا ہی جسکی محبت کم ہوتی ہی سو ہاں وہ ترتیب ان
مناسب ہوئی اور اس سورة مین اپنا فدیہ اور عوض دنیا مذکور ہی اور اول دینی مین پہلی اوسیکو پیش
کرتی ہین جو اپنا تابعدار اور فرمان بردار ہو تو اس مقدمہ مین بیٹا مقدم ہی جورو سی اور جورو مقدم
بہائی سے اور بہائی مقدم ہی اور کنبی سی اور کنبا مقدم ہی بیگانونسی **عزیزی تنبیہ**
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماویگا اللہ تعالی اوس سی کہ جسکو بہت کم عذاب ہوگا روز
قیامت کی کہ اگر تیری پاس کچھہ زمین کی چیز ہوتو عوض مین اس عذاب کی دیتا کہیگا بندہ ہاں پس
فرماویگا کہ مینی تو اس سی بہت ہی کم چیز طلب کی ہتی اسحالمین کہ تو پشت آدم مین ہتا وہ
یہہ ہی کہ تو شریک نکرنا میری ساتہہ کسی چیز کو پس نمانا تونی اور شریک کیا میری ساتہہ **مشکوة**
كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ۝ ہرگز نہین تحقیق دوزخ ایک آگ ہی شعلہ مارتیوالی پوست سر کو
کہینچنی والی **فتح** کوئی نہین وہ تیتی آگ ہی کہینچنی والی کلیجا **موضح** **تفسیر** كَلَّا ہرگز نہین

یعنی یہہ آرزو بیفائدہ کرنی نہ چاہئے اسلئی کہ اِنَّہَا بیشک وہ عذاب جو اوسکو ملنیوالا ہی آور ضمیر کا مونث ہونا
خبر کی رعایت سی ہی یعنی خبر مونث ہی لَظٰی وہ دہکتی آگ ہی اور لپٹ والی سو یہہ آگ عوض قبول نہین کرتی
اسلئی کہ عوض قبول کرنا شعور اور فہمیدگی کا کام ہی اور وہ آگ اس بدلی او عوض کا کچہہ شعور نہین رکہتی ہان
مگر اوس سی داناؤن کیسی کام ہوتی ہین او سحالت مین کہ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی کہینچنی ہے بدن کی کہال کو جلانے
سبب اور کہال کی اندر کی چیز کو بالکل نہین جلا دیتی تا کہ نیست و نابود نہ ہو جاوی بلکہ کہال کی جلنی کی
سبب سوزش اور جلن دمبدم زیادہ ہو اور ایک اور بہی کام داناؤن کا سا کرتی ہی کہ تَدْعُوا الخ ہ عزیزی
تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی وَجَمَعَ فَاَوْعٰی بلاتی ہی ہر اوس شخص کو کہ اعراض کیا اور روگردان ہوا
اور مال جمع کیا پہر ظرف مین نگاہ رکہا فقط ہ بلاتی ہی اوسکو جسنی پیٹہہ دی اور پہر گیا اور اکہٹا
کیا اور سینتا ہ موضح تفسیر بلاتی ہی للکار کر اور فصیح زبان سی کہتی ہی اِلَیَّ یَا کَافِرُ اِلَیَّ یَا
مُنَافِقُ اِلَیَّ یَا جَامِعَ الْمَالِ یعنے میری طرف آ اَی کافر میری طرف آ اَی منافق میری طرف آ اَی مال کی جمع
کرنیوالی یعنی حرام مال کی جمع کرنیوالی اور زکوٰۃ نہ دینی والی چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
یہہ قول یعنی دوزخ کا بلانا ان لفظون سی منقول ہی آور یہہ نام لیکر خاص اوس شخص کو بلاویگی جس نے اَدْبَرَ
جسنی پیٹہہ دی تہی سچی راہ سی پیغمبر کی دشمنی اور نافرمانی کرنیسی وَتَوَلّٰی اور موہنہ موڑا تہا ایمان سی
وَجَمَعَ اور جمع کیا تہا مال کو بی پروائی سی یعنی نہ حلال کو دیکہا نہ حرام کو نہ شبہہ کو نہ مکروہ کو جسطرح
پایا جمع کر لیا تہا اور اس مال حاصل کرتی اور جمع کرنی ہی کی وقت عذاب کا مستحق ہوچکا تہا فَاَوْعٰی
پہر جمع کرنیکے بعد اوس مال کو کسی چیز مین کر کر رکہہ چہوڑا اور جو جو حق اسپر واجب ہی اونکو ادا نکیا یعنے
نہ خدا کا حق ادا کیا جیسی زکوٰۃ نہ بندیکا حق ادا کیا جیسی قرض اور نوکر کی نوکری اور مزدور کی مزدوری
اور لونڈی غلام کی کہانی کپڑی لیے خبرگیری کرنی اور جورو بچونکا حق اور بہائی بہن کا حق اور مان باپ کا حق
اوس مال سی ادا نکیا پہر اس مال کی بیجا ہی خرچ کرنیمین ہی دوزخ کی عذاب کا مستحق ہوا اور جب معلوم ہوا کہ اس
آگ کو دو کام مطلوب ہین ایک تو بدنکی کہال کو جلا دینا نہ دلونکو تا کہ مان باپ جورو لڑکی بہائی بہن کی
گرفتاری دیکہہ کر جلین دوسرا کام یہہ ہی کہ بہاگنی والون اور موہنہ موڑنیوالون اور مال کی جمع کرنیوالون
اور حقوق کی نہ دینی والونکو ڈہونڈ ڈہونڈ او چن چن کر بلاویگی اور اپنی طرف کہینچیگی پہر ایسا شخص اپنی
عوضمین دوسرونکو دینی کی کسطرح آرزو کرتا ہی اور اسکا عوض کسطرح قبول ہوگا اسواسطی کہ اگر اسکے عوض
مین دوسرا قبول ہو تو اس شخص کے بدن کا جلنا مطلوب ہی کسطرح سی ہوا اگرچہ اسکا دل ہی قریبون اور
یگانونکی عذاب دیکہنی کی سبب جلیگا اور یہہ بہی ہی کہ اگر اسکے خویش و اقربا بہی اونہین گناہگارون مین سے
ہین یعنی بہاگنی والون اور موہنہ موڑنیوالون اور مال کی جمع کرنیوالون اور دوسرے حق نہ دینی والون مین سے
ہین تو وہ دوزخ کی آگ آپہی اونکو پکڑیگی اور ہرگز نہ چہوڑیگی اس شخص کا اون لوگونکو اپنے عوضمین دینا
ہو نہین سکتا اسلئی کہ یہہ ایسا ہوا جیسی ایک گنہگار اپنے عوضمین دوسرے گنہگار کو حوالہ کری اور اگر
اسکے خویش و اقربا اون گنہگارونکی زمرہ مین نہین ہین تو وہ آگ اونکو قبول نکریگی اسواسطی کہ اسکی غرض

قوله تدعو یا سامعهم یا کافر یا منافق استعارة او بیشکر من قولهم دعاک الله قاتلک ... معیرۃ ... بعینہ

ایسیہی گنہگارونکو جلاتا ہی نہ بیگناہونکو سو ایسی شخص کو اپنے عوض مین دنیا ویسا ہوا جیسی کوئی شخص
چہوڑ کیمو دانہ جلدیکی عوضمین جو آبرو ہی کہ وہ ہرگز قبول نہ کریگا حضرت عبداللہ بن عباس رضی کہا ہی کہ جب
کافرون اور منافقونکو دوزخ کی آگ نام بنام پکاریگی اور یہہ لوگ بہاگینگی تب ایک گردن بہت لمبی
آگ مین سی نکلیگی اور دو سو سال کی راہ سی جتنی کافر اور منافق ملینگی سبکو چن چن کر اوٹہا لیجائیگی
جسطرح سی جانور اپنے چونچ سی دانہ اوٹہا لیتا ہی اور اگر کسیکے دلمین یہہ شبہہ آوی کہ اس صورتمین
بہت سی لوگونکو دوزخ کی آگ نہ پہونچیگی اسلیئی کہ یہہ چارون صفتین جو دوزخ کی آگ کو مطلوب ہین
کہتے کم لوگونمین پائی جاتی ہین تو اسکے جوابمین ہم کہینگے کہ بدنی عبادت سی مونہہ موڑنا اور پیغمبر اور
قرآن سی منکر ہونا اگرچہ کم ہے اور نیک پیدایش والا اسکو دانائی کی خلاف جانتا ہے لیکن مالکا جمع کرنا
اور مستحقونکو حق نہ دینا بہت سا ہے اور پہیلا ہوا ہے اسواسطے کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝ **عزیزی**

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝

تحقیق آدمی پیدا کیا گیا ہی بی صبر جب پہنچی اوسکو مصیبت اضطراب کرنیوالا ہی اور جب پہنچی اوسکو سخاوت
بخل کرنیوالا ۝ **فتح** بیشک آدمی بنایا ہی جی کا کچا جب لگی اوسکو برائی تو گہبرا اور جب لگی اوسکو
بہلائی تو اندیوالا ۝ **موضح تفسیر** اِنَّ الْاِنْسَانَ الآیۃ بیشک آدمی موافق اپنی جبلت کی پیدا کیا گیا ہی
بیصبر اور حریص کہبرا الا احد ہلوع عرب کی لغت مین بڑی حریص بیصبر کو کہتی ہین چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سی اس لفظ کی معنی لوگون نے پوچہی اپنے فرمایا کہ حق تعالی نی اس لفظ کی آپ تفسیر کی ہی اور
فرمایا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا جب پہنچی اوسکو برائی جیسی مفلسی اور بیماری یا کوئی اور مصیبت تو نہایت
گہبراوی اور بیقرار ہووی بخلاف اور جانورونکی اور اسکی وجہ یہہ ہی کہ آدمی کی سمجہہ بہت قوی ہی
اور اسکی فکر دور دور پہنچتی ہی اسواسطی ہر مصیبت کی رنج والم کی وجہونکو خوب غور کرکر دریافت کرتا ہی اور
اسکی لوازمات کو اور انجام کی حال کو بہت دور سی دیکہتا ہی پہر وہم کی غلبہ کی سبب سے اون سبکو واقع ہوا
جانتا ہی اور اوس بیقراری کی حال مین مغلوب ہوجاتا ہی اور اس مصیبت کی دفع کرنیکے واسطی طرح طرح
حیلے اور تدبیرین بہی اسکی دلمین آتی ہین اور کسی سی مطلب برآری نہین ہوتی ہی اور اس انتقال مین
یعنی ایک تدبیر کی چہوڑنی اور دوسری کی پکڑنی مین اسکی قوا کو بہت بیقراری حاصل ہوتی ہی اور ایک تدبیر کو
تمام نکرکی دوسری تدبیر کے سامان کی فکر مین جا پڑتا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا اور جب پہنچی ہے
اوسکو بہلائی جیسی دولت وحکومت یا اور طرحکی بہلائی تو نہایت بخیل ہوجاتا ہے اور ہرگز نہین چاہتا
کہ دوسرونکو کچہہ پہنچی اور جب حق تعالی اوسپر ہر طرف سی خوشی اور ترقی کی دروازی کہولتا ہی تو اوسکو ہر نعمت
اور ہر مرتبی کی ترقی کی محافظت اور نگہبانی منظور ہوتی ہی تاکہ دوسرونکو نہ پہنچی اور میری ہی نسل اور
خاندان مین یہہ حکومت اور ثروت باقی رہی پہر اس سبب سے اسکا بخل روز بروز بڑہتا جاتا ہی سو یہہ
ہی اسکی دانائی ہی کہ ہر نعمت کے نفع کی وجہونکو خوب غور کرلیتا ہی اور اسکے لوازمات بعیدہ کو اور پوشیدہ
خواصونکو دوسری بوجہہ لیتا ہی اور اوس نعمت کو تنہا اپنی ہی پاس رکہنی کی واسطی طرح طرح کی حیلی اور تدبیرین

کرتا ہی اور اسمین بہت فکر و غور کرتا ہی اور ان سبکی پیچہی پڑتا ہی اور یہہ دونون صفتین یعنی بی صبری اور
حرص کی زیادتی اکثر بندگی اور عبادت کی خرابی کا سبب اور پیغمبرون اور قرآن سی پہرنی اور انکار کرنیکا
سبب ہوتے ہین تو دوزخ کی بلانیکی قابل سب آدمی ہوئی اسلئی کہ انکی اصل پیدایش مین دوزخ کی بلانیکا استعداد
پایا جاتا ہی مگر اتنا فرق کہ اونکو دوزخ نہین بلاویگی اسواسطی کہ اونکو بہشت ہی اپنی دروازون سی بلاوے
اگر اونکو دوزخ بہی بلاوی تو اسمین دوزخ اور بہشت کی جہگڑا اور مناقشہ لازم آوی اور دوزخ اور بہشت
آپسمین خواجہ تاش ہین یعنی ایک ہی مالک کی تابعدار ہین اور انکی آپسمین صلح اور ملاپ ہی اونمین جہگڑا
فساد ہو نہین سکتا اور اون آٹہون فرقون کی تفصیل یہہ ہی الا المصلین الخ ۵ عزیزی اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ
الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ مگر نماز ادا کرنیوالی وہ کہ وہ اپنی نماز پر ہمیشہ رہنی والی ہین ۵ فتح
مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر قایم ہین ۵ موضح تفسیر مگر وہ نماز پر ہمیشگی کرتی ہین اور یہہ انکا فعل اس بات کی
دلیل ہے کہ یہہ زیادہ حریص اور بی صبر نہین پیدا کئی گئی ہین والا پنج وقتہ نماز کا ادا کرنا اونسی نہو سکتا
اور جو یہہ دن اور رات مین پانچ وقت اپنی خاوند کی حضوری مین حاضر ہوتی ہین تو انسی اپنی خاوند کی واسطی
اپنے مال سی نذر دینا اور نکالنی مین انکار کب ہو سکتا ہی یا جبکی تنخواہ حق تعالی نی انپر اوتاری ہی اونکو
نذرانا اور حرص کی زیادتی انکو اس مرتبہ کو پہنچاوی کہ اونکی حق کو منع کری یہہ اونسی ہرگز ممکن نہین ہے
سمجہہ پر جاننا چاہی کہ حق تعالی نی نماز پڑہنی والونکو گویا ان آٹہون فرقونکا سردار کرکی اس آیۃ مین
سبکے پہلی ذکر فرمایا ہی اور اس کلام کی آخر مین بہی اسی فرقہ کا ذکر کرکی کلام کو ختم کیا ہی سو ظاہر
مین تکرار معلوم ہوتی ہی لیکن حقیقت مین تکرار نہین ہی کئی وجہون سی پہلی وجہ یہہ ہی کہ لوگون نی
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سی کہ جو بڑی صحابی جلیل القدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سے
ہین اس آیۃ کی معنی پوچہی ہی کہ نماز کی ہمیشگی سی کیا مراد ہی اسلئی کہ ہمیشہ نماز مین رہنا آدمی کی
طاقت سی باہر ہی اونہون نی جواب دیا کہ نماز کی ہمیشگی سی یہہ مراد ہی کہ نماز پڑہنی مین دائین بائین
نہ دیکہی اور دل بہی سوای خدا کی یاد کی اور طرف نماز مین نہ لگاوی بس ظاہر مین یہی ہی کہ محافظت
کی لفظ جو ان آیتونکی آخر مین آئی ہین اوس سی مراد یہی ہی کہ نماز کی مقدمہ مین بڑا اہتمام کرے یعنے
اسکے آداب اور شرائط کی رعایت کرنا اور وقت آنیکی پہلی سی وضو کرکی کپڑی پہنکر قبلہ کی طرف دریافت
کرکی مستعد ہوکر بیٹہنا کہ نماز کا وقت جو آوی تو اوس وقت کسی شرط کی حاصل کرنیکی فکر دل متعلق
نرہی اور اندر نماز کی ظاہری اور باطنی کی عاجزی سی کہڑی ہونا اور ریا سی بچنا اسی طرح تمام آداب
اور سنن کی رعایت کی ساتہہ اول سی آخر تک نماز کو ادا کرنا اور نماز سی فرغت ہونیکی بعد بہی بیہودہ
اور بری باتون سی بچنا یہہ سب چیزین التفاتکی سوای ہین دوسری وجہ یہہ ہی کہ مداومت سی
مراد یہہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز ہمیشہ ادا کرنا ایک وقت کی بہی نماز کو جان بوجہہ کی نچہوڑنا اور محافظت سے
اور چیزین مراد ہین چنانچہ یہہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی منقول ہی تیسری وجہ یہہ کہ پہلی
آیت سی فرض نماز مراد ہی اور آخر کی آیت سی سوای فرض کی اور نمازین مراد ہین جیسی ہر روز کی سنتین نماز

موکدہ اور چاشت اور اشراق اور دوپہر ڈہلنے کی یعنی نماز فی الزوال اور تہجد کی نماز چنانچہ یہہ حضرت امام جعفر
صادق رحمت اللہ علیہ سے منقول ہے ٥ **عزیزی** وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ
لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ اور وہ لوگ کہ اونکے مالونمین حق مقرر ہی واسطے سائل اور بے مایہ کم سوال کے ٥ **فتح**
اور جنکے مال مین حصہ ٹہیر رہاہی مانگنے کا اور ہارےکا ٥ **تفسیر** وَالَّذِيْنَ الخ اور دوسرے وہ لوگ جو
اونکے سب قسم کے مالونمین سے جیسے نقد اور کہیتی کا حاصل اور جانور پالے ہوے اور تجارت کا مال اور لونڈی
غلام حق ہے معین و مقرر کیا ہوا کہ وہ زکوۃ ہے اور عشر اور صدقہ فطر کا اور وجب النفقہ یا اور حق ہے جو ہے
ہر جنس کے مال مین مقرر کر رکہا ہے لِلسَّآئِلِ سوال کرنیوالے کے واسطے جسکو شریعت کی راہ سے طلب کرنا
پہنچتا ہے جیسے جورو اور اولاد اور غلام اور لونڈی اور آور ناتے والے اور قرضخواہ اور مہمان کہ ان سبکو اپنے
اپنے حقوقکا طلب کرنا پہنچتا ہے اور یہہ سب اپنے حقوق کو بے شرم ہوکر لوگونکے سامنے محکمہ مین طلب کرتے ہین
وَالْمَحْرُوْمِ اور اوسکے واسطے جو محروم ہے مانگنے سے اور شریعت کی راہ سے اوسکو مانگنا نہین درست
ہے جیسے مسکین اور یتیم اور محتاج یہہ لوگ مطالبہ نہین کرسکتے اور بعضے مفسرون نے ایسا کہا ہے کہ
سائل سے مراد آدمی ہے کہ اپنی احتیاج کو اپنی زبان سے ظاہر کرسکتا ہے اور محروم سے جانور مراد ہین
اسلیے کہ بے زبان ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ سائل سے فقیر کوچہ گرد یعنی جو مانگتے پہرتے ہین وہ مراد
اور محروم سے وہ محتاج مراد ہین جو اپنے گہر مین بیٹہے ہین اور کسی سے اپنی حاجت کو ظاہر نہین کرتے
اور لوگ اونکو غنی سمجہتے ہین سو اس سبب سے وہ لوگ صدقہ سے محروم رہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے
کہ محروم سے وہ افلاس زدہ مراد ہے جسکی روزی کا سبب درہم برہم ہوگیا سو کسی طرح سے اپنا قوت پیدا
نہین کرسکتا یا وہ تاجر مراد ہے کہ اوسکی اصل پونجی مین بہت نقصان آیا یا اوسکا مال بالکل لٹ گیا
اور اگرچہ صدقہ دینے مین محروم سائل سے مقدم ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ
الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ
وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ لیکن اس آیۃ مین سائل کو محروم پر مقدم بیان فرمایا اسواسطے کہ ظاہر مین یہی بات
ہوتی ہے جیسے کہانا تقسیم کرنیکے وقت مانگنے والیکو جو دروازے پر کہڑا ہوکر پکارتا ہے پہلے دیتے ہین
پہر جو کچہہ بچ رہتا ہے تو محتاج خانہ نشینون کے گہر بہیجدیتے ہین اور اس عمل سے معلوم ہوا کہ اس
گروہ کو بڑا صبر ہوتا ہے کہ اپنا مال بہی دیتے ہین اور فقیر محتاجون کی آوازے اور ظلم بہی سہتے ہین پر
گہبراتے نہین اور حرص بہی نہین رکہتے نہین تو اپنا مال جس سے بڑی بڑی فایدے حاصل کرسکتے
ہین اور وںکو کیون اسطرح سے دین لیکن انکا مرتبہ پہلے فرقہ سے یعنی نماز پر ہمیشگی کرنیوالوںسے کم ہے
اسواسطے کہ انکو کبہی مال کے خرچ کرنیکا سوچ اور مال کے جمع کرنیکی حرص بہی ہوتی ہے بخلاف
پہلے فرقے کے کہ وہ نماز مین مستغرق ہونیکے سبب سے اوس حالت استغراق مین ایکساعت ان
دونون چیزونسے نجات پاتے ہین ٥ **عزیزی** وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ
اور وہ کہ باور رکہتے ہین روز جزا کو ٥ **فتح** اور یقین کرتے ہین انصاف کے دن کو ٥ **موضح**

تفسیر وَالَّذِینَ الخ اور تیسری وہ لوگ جو سچا جانتی ہین انصاف کی دن کو یعنی قیامت کو سو بلا کی آنے سے
نے صبر نہین ہوتی ہین اور خیر یعنے مال کی پہنچنی سی منّاعٌ لِلخَیرِ یعنی خیر کو روکتی نہین ہین اسواسطی کہ ہر بلا اور
نیکی کا عوض ملنا یقینی جانتی ہین سو یہہ لوگ صبر ہی رکھتی ہین اور حرص کو اپنی پاس آنے نہین دیتی لیکن
انکا مرتبہ اون دو نونکی مرتبوسنی یعنی نمازیون اور زکوۃ دینی والونسی کم ہی اسلیئی کہ انکو ایسا کام کرنیمین
جسمین دنیا کا کچہہ نفع ہووی اور اپنے مال کو ایسی جگہہ خرچ کرنیمین جسمین ظاہری فائدہ کچہہ ہووی
نے صبر اور گہبراہت ہوتی ہے اور دنیا کی نفع والی بات نہین پہنچنے پر اور دنیا کی رنج سی بچنی پر اور
آئندہ کی واسطی مال جمع کرنے پر حرص ہوتی ہے اور لالچ کرتی ہین لیکن یہہ لوگ صبر کو بی صبری پر
اور قناعت کو حرص پر ترجیح دیتی ہین اس سبب سے کہ اونکو جزا پر یقین ہی تو گویا عوض اور بدلہ کرتی ہین
اور تہوڑا دیتی ہین اور بہت چاہتی ہین اور انکی گہبراہٹ اور حرص بالکل بے تاثیر نہین ہے بلکہ ایک
فائدہ رکہتی ہی یعنی قسم دنیوی سی طرف قسم اخروی کی انتقال کیا اور فانی سی طرف باقی کی
رنگ پیدا کیا ہے ٥ **عزیزی** وَالَّذِینَ ہُم مِّن عَذَابِ رَبِّہِم مُّشفِقُونَ اور وہ کہ وہ عذاب پروردگار
اپنے کیسی ڈرنیوالی ہین ٥ **فتح** اور جو اپنے رب کی عذاب سی ڈرتی ہین ٥ **موضح** **تفسیر**
اور جو ہی وہ لوگ ہین جو اپنے پروردگار کے عذاب سی ڈرنیوالی ہین دنیا اور آخرت مین اور جانتی ہین
کہ اگر بلا مین صبر نکرینگے یا مال کے دینے مین اپنے ہاتھ کو اچہے طرح کہولینگی تو حقتعالی کی عذاب مین
گرفتار ہونگی اور حقیقت مین بات یہی ہی کہ اپنے پروردگار کے عذاب سی خوف مین رہا چاہیے
اسواسطے کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّہِم الخ ٥ **عزیزی** اِنَّ عَذَابَ رَبِّہِم غَیرُ مَامُونٍ تحقیق عذاب
اونکی پروردگار کا ایسا ہے کہ اوس سی نڈر ہونا نچاہیے ٥ **فتح** بیشک اونکے رب کے عذاب سے نڈر ہونا نچاہیے
٥ **موضح** **تفسیر** یعنے نہین لایق ہے کسیکو اگرچہ بہت کرتا ہو طاعت و مشقت یہہ کہ امن مین
ہو اوسکے عذاب سی اور لائق یہی یہہ کہ رہے درمیان خوف و رجاء کی ٥ **مدا** بیشک عذاب انکی
پروردگار کا ایسا ہے کہ اوس سی باوجود بلا مین صبر کرنیکے اور اپنے مال کو اوسکی راہ مین خرچ
کرنیکے نڈر نرہا چاہیے اسلیئی کہ بہلائی اور برائی کا اعتبار خاتمہ پر ہے اور خاتمہ کا حال ہر شخص کا
پوشیدہ ہی کسیکو معلوم نہین کہ کیا ہوگا اور صبر اور بخشش مین ان لوگونکا مرتبہ پہلونکی مرتبہ سے
کم ہے اسلیئے کہ اونکی کام عذاب کی خوف کی سبب سے ہین اور پہلونکی کا ثواب کی امید پر اور ثواب
کی طمع امید کی راہ ہی اور امید وسیلہ ہے محبت کا اور خدمت اور تابعداری محبت کی ساتہہ بہتر ہے
اوس خدمت اور تابعداری سی جو خوف کی ساتہہ ہو جسطرح مزدور یا نوکر کی خدمت بہتر ہے لونڈی
غلام کی خدمت سی اور یہہ دونوں گروہ پہلے دو نون گروہونسی مرتبہ مین بہت کم ہین پہلی
گروہ کی عمل صرف محبت کی راہ سی ہین نہ بہلائی کی امید و برائی کی خوف کا خیال اونکو کچہہ نہتہا سو
اونکی خدمت و تابعداری ایسی ہوئی جیسی عاشق معشوق کی خدمت و اطاعت کرتا ہی اور یہہ
[illegible] لوگ [illegible] بدنی اور مالی عبادات ادا کرنی پر صبر کیا اور مصیبت

ہو دبلا و نکو سہ لیا اور اپنی حرص کو جو قناعت کی مخالف ہی ترک کیا تہا اور گناہ اور شہوتون کی خواہش کو بالکل موقوف
کیا تہا اب اون لوگونکا حال بیان فرماتی ہین جنسی جزئی کاموںمین صبر و قناعت ظاہر ہوئی سو وہ بہی چار قسم
ہین پہلا فرقہ وہ ہی جو اپنے شرمگاہ کی شہوت پر اور عورت سی صحبت کرنیکی لذت پر حرص نہین کرتا بلکہ صبر
کرتا ہی اور وہ یہہ چیز ہے جو اکثر خلق اللہ کی خرابی کا سبب پڑتے ہے دوسرا فرقہ وہ ہے جو خلق اللہ کی حق مین
جیسی امانت ہی یا عہد حرص نہین کرتی بلکہ اوسکی رکہنی مین صبر کرتا ہی تیسرا فرقہ وہ ہی جو خلق اللہ کی حقوق کو
جو ظاہر کرینگے سزادار مین اونکی چہپانی پر حرص نہین کرتا بلکہ اوسکے ظاہر کرنی پر صبر کرتا ہی چوتہا فرقہ وہ ہے
جو نفل عبادت مین جو اپنے ذمہ پر لازم کرلین ہین خصوصًا نماز نفل جو دن راتمین اپنی پر مقرر کرلین ہین
اوسکی ادا کرنے پر صبر کرتا ہے اور کہیل کود اور آرام و چین کی لذت مین اپنی وقت کو گذارنی مین حرص نہین
کرتا اور ان فرقونکو اس ترتیب سی بیان کرنیکے وجہ یہہ ہے کہ عبادتین بدنی جو حق تعالیٰ کی واجب کرنیسی
بندی پر لازم ہوئین ہین وہ اسی ترتیب سی بندگی کہتی ہین سب سے اعلیٰ پانچوقت کی نمازین ہین جنکی طور سے
ادا کرنی پر صبر کرنا اور انکے چہوڑنے پر حرص نکرنے بڑے درجہ کی نزدیکی اور قرب کا سبب ہے چنانچہ حدیث شریف
مین آیا ہی کہ مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ اور ادر عبادتون
نماز مین زیادہ خصوصیت ہی اسواسطے کہ یہہ جامع ہی سب عبادتونکو اور انتہا درجہ کی حضوری اور قرب کو جو
سرگوشی اور کلام کی حد کو پہنچے بلا واسطہ پہنچادیتی ہی پہر اوسکی بعد فرض زکوٰۃ کو ادا کرنا اور اپنی ذمہ کی واجب نفقی
دینی مین خلق اللہ کے منفعت اور خدا کی بندونکی پرورش منظور رکہتا اسلیئے کہ یہہ بہی نہایت خوشی اور
رضامندی کا پروردگار کی سبب پڑتے ہے پہر اسکے بعد گہبراہٹ اور بے صبری اور حرص کو ترک کرنا بلا اور مصیبت کے
وقت مین فوت ہوئی چیز پر ثواب کی امید سی نہایت بڑا مرتبہ ہی اور اس ترک سی جو عذاب کی دہشت سی ہو
پہر اسکے بعد نا مشروع چیز پر حرص نکرنا اور جو شرع مین جائز ہے اوسی قدر پر اکتفا کرنا خصوصًا شرمگاہ
کی شہوت کی مقدمہ مین بہت ہی بڑا صبر ہے اور یہہ سب پروردگار کی حق سی متعلق ہین پہر جو بندونکی
حق سے علاقہ رکہتا ہی سو وہ یا اونکی حقونکا ادا کرنا جو اسکی ذمہ پر ہین جیسی آپسمین امانتونکا ادا کرنا اور عہد و
پیمان کو پورا کرنا یا اونکی حقونکو ظاہر کردینا کہ اسمین اونکی مالونکا زندہ کرنا ہی اگرچہ اپنی ذمہ پر لازم نہین آتا ہی
اور جب ان سب حق تعالیٰ کی واجبات کو صبر کرنیسی اور حرص کے ترک کرنیسی مضبوط کیا تو باقی رہا مگر وہ چیز
جو اپنے ذمہ پر نذر کی طور پر واجب لازم کرلی ہی جیسی عبادتین نفل خصوصًا نماز سو ان چیزونکا ذکر آخر مین
کیا گیا چنانچہ فرماتی ہین وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ

اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ
اور وہ کہ وہ اپنی ستروں کی نگہبانی کرنیوالی ہین مگر ساتہہ بیویون اپنی کی لونڈیون اپنے کی کہ مالک انکی
ہوئی ہین ہاتہہ اونکی پس یہہ فریق ملامت کیی گئی نہین ہین ۃ فتح اور جو اپنی شہوت کی جگہہ
چاہتی ہین مگر اپنے جورو سی یا اپنے ہاتہہ کی مال سی سوا وسی ہرگز نہین ۔ الا زنا ۃ موضح فَمَنِ ابْتَغٰى
الخ اور پانچوین وہ لوگ جو اپنے شرمگاہون کو نگاہ رکہنی والی اور روکنی والی ہین اس سی کہ کسیکے نظر آوے

پڑی یا بدن کسیکا اوسمین ملی اور اس روکنی مین اونکی صبر کی قوۃ بہی ثابت ہوئی اور اونکی بی حرصی بہی
ملکر ہے جوڑو نہیں لغت مین زوج جوڑیکو کہتی ہین اور جو گہر کا کاروبار اور انتظام بدون مرد و عورۃ کی درست
نہین ہوسکتا اسیواسطی عورت کو مرد کا جوڑا اور مرد کو عورت کا جوڑا کہتی ہین جیسی موزیکا جوڑا اور جوتی کا جوڑا
اور جوڑیکی ہونیمین کئی چیزین شرط ہین پہلی شرط یہہ ہی کہ دونوںمین کوئی خصوصیت ظاہر ہو اور یہہ خصوصیت
بدون شرعی ایجاب و قبول کی جسکو عقد نکاح کہتی ہین حاصل نہین ہوسکتی اسی واسطی ہر عورۃ کو ہر مرد کا
جوڑہ نہین کہتی ہین اور دوسری شرط یہہ ہی کہ وہ خصوصیت گہر کی انتظام اور دنیا کی کامون کی تدبیر کیواسطے
ہو نہ فقط شہوت نکالنی کی واسطی اسواسطی کہ بدون گہر کی کامونمین شریک ہونیکی نفع اور نقصان
دونونکا مشترک نہوگا تو جوڑے ہونیکے معنے ہی ظاہر نہونگی جیسی خرچی اور متعہ کی عورت کا اوسکو جوڑا
نہین کہہ سکتی ہین اور تیسری شرط یہہ ہی کہ نسل لینا اوس سی ممکن ہو اور دوسریکا حق اوسکی ساتہہ متعلق نہو جیسی
غیر کی لونڈی کہ اوسکی مالک نے اوس سے صحبت کرنیکی اجازت دی ہو تو اوسکو بہی جوڑا نہین کہہ سکتی ہین اور چوتہی
شرط یہہ ہی کہ کوئی اور رشتہ اور علاقہ اوس سی قوی زیادہ اور مشابہ زیادہ اون دونوںکی درمیان اس رشتہ
سی بڑہ کر نہو اسی واسطی ماں اور بیٹی اور بہن کو مرد کا جوڑا نہین کہتی ہین پس اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ متعہ کی
عورۃ بہی مرد کا جوڑا نہین ہوسکتی اسی واسطی متعہ کی عورۃ کی مال کا مرد مالک نہین ہوتا ہی اگرچہ متعہ کی
مدت مین وہ عورۃ مر جاوی اور نہ خانگی کامونکی تدبیر مین کچہہ ایسی عورت کو دخل ہوتا ہی اور نہ نفع نقصان
مین شریک ہوتی ہے اور نہ اوسکی خوراک اور پوشاک مرد پر واجب ہوتے ہے اور نہ نسل اور نسب کی محافظت
اور نگہبانی اس سی ممکن ہوتی ہی اسلیئے کہ متعہ کی مدت گذرنیکے بعد دونوںمین خود بخود اجنبیت اور جدائی ظاہر
ہوجاتی ہے ایک مشرق کو جاتا ہی اور دوسرا مغرب کو عورت دوسرے متعہ کو چاہتی ہی اور مرد دوسری عورتکی
خواہش کرتا ہی اور اگر متعہ کی مدت مین اوس مرد سی اوس عورتکو حمل رہگیا اور کوئی بچہ پیدا ہوا تو نہ وہ
بچہ اپنے باپ کو پہچان سکتا ہی اور نہ باپ اوس بچہ کو اور نہ وہ بچہ باپ تک پہنچ سکتا ہی تاکہ فرزندی کے
حق کو اپنے باپ سی طلب کری اور نہ باپ اوس بچہ تک پہنچ سکتا ہی تاکہ تعلیم اور تربیت پدری اوسکی
ساتہہ بجا لاوی اور جب بچہ نسب سی مجہول اور نامعلوم رہا تو اوسکا محرم ہونا بہی باپ کی قرابتیون سی
نامعلوم و پوشیدہ رہا تو آپسمین تداخل محارم کا بہی ممکن ہے یعنے محرم کی ساتہہ نکاح کرلینا اسطور سے
کہ وہ لڑکا اپنے باپ کی بیٹی کی ساتہہ نکاح یا متعہ کرلی یا باپ کا بہائی اوس لڑکی کے ساتہہ متعہ یا نکاح کرلے
اور اسیطرح سی دوسرے قرابتیونمین بہی یہی تداخل متصور ہوسکتا ہی اور ایسی نکاح کرنیسی جو اولاد پیدا
ہوگی اونکی نکاح مین بہی کفو ہونیکی رعایت برہم درہم ہو جاویگی اور میراث کی تقسیم کا دروازہ بالکل بند
ہوجاویگا اسواسطی کہ اوسکے وارث جہانمین پہیل گئی اور اونکی پہچان اور اونکی نامون اور مکانونکا
دریافت کرنا بہت دشوار ہوگا تاکہ ہر شخص کے میراث اوس تک پہنچا دی جاوے اسے واسطے متعہ کرنیوالونکی
عقیدیکی موافق بہی زوجیت کی حکم متعہ کی عورت کی ساتہہ جاری نہین ہی جیسی عدت و طلاق اور
ایلاء اور لعان اور ظہار اور برابری عورتونمین یعنی پوشاک اور کپڑا اور گہر اور ساتہہ رہنی مین مدت کا اور ہبہ

متعہ کی قباحتوں اور خرابیوں کا بیان

قاعدہ کلیہ ہے کہ جب ایک چیز کا حکم جاتا رہا تو وہ چیز بہی نفی ہو جائیگی یعنی اوسکا نام باقی نرہیگا جسطرح میاں بی بی
کی حبیت و جیت کی حکم جاتی رہے تو جورو پنا بہی جاتا رہیگا اور ایسی عورت کہ جورو ہونیکی لائق نہیں اوسکی جورو پنا نہیں آور دوسری یہہ بہی ہی کہ
منکوحہ عورت کو حق تعالیٰ نے چار عدد میں منحصر کیا ہی چنانچہ سورہ نساء کی اول میں مذکور ہی سو اگر متعہ والی
عورتین منکوحہ عورتون مین داخل ہوتین تو یہہ بہی چار سی زیادہ جایز نہوتین اور حال یہہ ہی کہ متعہ کرنیوالونکی نزدیک
بہی دس بیس عورتونکی ساتہہ ایکہی راتمین متعہ کرنا جائز ہے اگر دو کنین سی کسیکے پاس چار عورتین منکوحہ
ہوان تو اور عورتونکی ساتہہ سوای اون چارکی متعہ کرنا درست جانتی ہین اور شرع شریف مین مقرر ہی کہ جب
کسی شخص نے اپنے نکاحی عورت سی ایک مرتبہ صحبت کی تو وہ محصن ہو گیا پہر اسکے بعد اگر اوس شخص سی زنا ہوا
تو اوسکو سنگسار کرینگے یعنی پتہر وسی اوسکو مار ڈالینگی اور اگر منکوحہ عورت سی صحبت کرنیکے پہلی زنا ہوا تو سو دُرے
مارینگی اور متعہ کی جایز رکہنی والونکی نزدیک بہی متعہ والی عورت سے صحبت کرنی احصان کا سبب نہین
ہوتا ہی غرض کسی وجہہ سی متعہ والی عورت زوجہ مین داخل نہین ہو سکتی اور جو لوگ متعہ والی عورت کو
زوجہ مین داخل کرتی ہین اونکی مثال ایسی ہی جیسی کوئی شخص آٹا گہول کر حریرہ پکاوی پہر اوسمین
گوشت کی بوٹی ڈہونڈہی ؎ اضاع العمر فی طلب المحال یعنی ضائع کی اپنی عمر محال چیز کی تلاش میں
آو ما ملکت ایمانہم یا وہ چیز کہ اوسکی مالک ہوی ہین اونکی ہاتہہ اور اوس چیز سی لونڈیکی شرمگاہ کا مکان
مخصوص مراد ہی اسواسطے کہ وہ چیز چاہیے کہ نجاست کی جگہہ نہو نسل کے قابل ہو سو غلام ایسی چیز نہین
رکہتی اور لونڈیون کی پاس دونون قسم کی چیزین موجود ہوتی ہین لیکن اُنکی بہی نجاست کی جگہہ
حرام ہے اسواسطے کہ وہ جگہہ منفعت کہیتی ہونیکی لیاقت رکہی نہ نسل کی اور جب ما موصولہ کی لفظ سی وہی موضع
مخصوص مراد ہوا تو اب ما موصولہ کی لفظ پر کوئی اشکال وارد نہین ہو سکتا اور اوس صورتمین بہی عورت
و مرد کی خصوصیت نفع اور نقصان مین شریک ہونا اور اپنے نسب اور نسل کو نگاہ رکہنا اور خانگی کامونکی
خدمت کرنے یہہ سب باتین یہان بہی ثابت ہین ان دونون مین یعنی بیوی اور لونڈی مین فرق اتنا ہی کہ
منکوحہ کی بدن مین سی موضع مخصوص کی سوائی اور کوئی چیز دوسری خاوند کی ملک مین نہین آتی اور
لونڈی سر سی قدم تک اپنی مالک کے ملک مین داخل ہو جاتی ہی اور عرب کے لغت مین ملک یمین ذات اور
گردن کی مالک ہونیکو کہتی ہین اسیلیے مانگی ہوی چیز کو کوئی نہین کہتا کہ میری ملک یمین ہی پس جو لونڈی کہ
اوسکی مالک نے کسیکو عاریت کی طور پر صحبت کرنیکی لیے دی تو وہ لونڈی اوس مستعیر یعنی عاریت مانگنی والیکی
ملک یمین مین داخل نہو جائیگی اور ایسی عاریت کو اور عاریت پر کہ جس سے نفع لینا درست ہی قیاس کرنا
غلط ہی اسلیے یہہ قیاس نص کی مقابل مین ہی یعنی صریح دلیل کے مقابل مین ہی اور ایسا قیاس ہرگز قبول
نہین ہے اور تیہہ بہی ہی کہ قیاس مع الفارق ہی اسلیے کہ اگر اس نفع کی واسطی لونڈی کو کسی سی مانگ لے اور
اوسکی ساتہہ صحبت کرنیسے شاید حمل رہ جاوے تو وہ لونڈی مانگ لینی والیکی حق مین مشغول ہو جائیگی اور یہہ
جائز نہین ہے اسی واسطی عاریت کی زمین مین درخت لگانا یا کنوا کہدوانا درست نہین ہی فانہم یعنی بیشک
یہہ لوگ اگر اپنی عورتون یا لونڈیونکی ساتہہ صحبت کرینہین اور لذت حاصل کرینہین حرص سے بے صبر کرین غیر ملومین

تو نہین ہین ملامت کئی گئی اور اولاً ہنادی گئی تاکہ انکا بی بی صبروں اور حریصون مین داخل ہونا سمجہا جاوی

ہ **عزیزی مختصر** فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ پہر جو کوئی ڈہونڈہی سوای اسکی پس وہ جماعت وہ ہین حد سی گذرنیوالی ہ **فتح** پہر جو کوئی ڈہونڈہی اسکی سوای سو وہی ہین حد سی بڑہتی ہ **موضح** **تفسیر** حد سی گذرنیوالی یعنی تجاوز کرنیوالی حلال سی طرف حرام کے اور یہہ آیۃ دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی متعہ کی اور اغلام کی اور منی گرانیکے ہاتہہ سی ہ **مدارک**

فَمَنِ ابْتَغٰى الخ پہر جو شخص کہ طلب کری ان دونونکی سوای یعنی بی بی اور لونڈی کی سوای پہر وہی لوگ ہین تعدی اور ظلم کرنیوالی اور عفت اور پاکی کی حد سی آگی بڑہنی والی اور بے صبروں اور حریصون مین داخل ہونیوالی اب اس مقام پر جاننا چاہیی کہ آدمی کو شہوت نکالنی کی لئی کئی طور ہین لیکن سوای ان دو قسمونکی جو شرع مین بی شبہہ جائز ہین باقی سب صورتین ممنوع و حرام ہین اور اون سب قسمون کی تفصیل بہت ہی اونمین سی ایک لونڈی بازی ہی اور اوس سی مراد جس جگہہ مین دخول کرنا ہی یعنی غلیظ نکلتی کی جگہہ مین پہر یہہ کام مرد سی ہو خواہ بی بی عورت سے یا اپنے لونڈی سی یا اجنبی عورت سی سب حرام ہی اور اسی قسم سی ہی خرچی کی عورت جیسی کنچنی کہ ایک رات یا ایک مہینی کی اجرت مقرر کر کر اوس سے یہہ فعل کرتے ہین اور اسی قسم سی ہی خانگی عورت کہ بدون اجرت مقرر کرنیکے اوس سی فقط دوستی آشنائی کے سبب سے یہہ فعل کرتی ہین اور اسی قسم سی ہی جس عورت سی زبردستی سے یہہ فعل کری جیسا کہ غنیم کی فوج دوسرے ملک پر غالب ہونیکی وقت وہان کی عورتون سی زبردستی یہہ فعل کرتی ہین اور اسے قسم سی ہی متعہ والی عورت یعنی ایک مدت معین کر کی اوسکے اجرت مقرر کر دینا پہر اوسکی ساتہہ یہہ فعل کرنا اور اسی قسم سے ہے دوسرے کی لونڈی جو اوسکی مالک کی رضامندی سی مانگ کر اوسکے ساتہہ فعل کرتے ہین اور اسی قسم سے ہے عورۃ کا عورت کی ساتہہ یہہ فعل کرنا جسکو ہندی مین چپٹی بازی کہتی ہین اور اسی قسم سی ہی اپنی ہاتہہ سے ہلاکر منی نکالنا جسکو جلق کہتی ہین اور اسی قسم سی ہی اپنی محرم عورتونکی ساتہہ نکاح کرنا پہر وہ محرم خواہ نسبی ہون جیسی مان بہن خالہ پہپی بہتیجی بہانجی وغیرہ اور خواہ سببی ہون یعنی سسرال والیان جیسی جورو کے مان یا پہپی یا بہن یا خالہ وغیرہ اور خواہ رضائی ہون یعنی دودہ پینی کی پینے کے سبب سے محرم ہو گئی ہون جیسی انا یا اوسکی مان نانی دادی یا اوسکی اولاد یہہ سب حرام ہین اور اسی قسم سی وہ عورۃ حرام ہے جو کسیکی نکاح مین ہی اوس سے بہی نکاح کرنا درست نہین ہی اور اسی قسم سے ہے عورت مشرکہ کی ساتہہ نکاح کرنا سوای اہل کتاب کی اور اسی قسم سی ہی فاحشہ عورۃ سی نکاح کرنا یہہ بہی جائز نہین سو یہہ سب قسمین تا وراء ذالک مین داخل ہین اور بالکل حرام ہین ہ **عزیزی تنبیہ** جاننا چاہئی کہ یہان جو لونڈی غلام قحط وغیرہ مین خرید لیتی ہین یہہ شرعی لونڈی غلام نہین ہین غلبہ اور استیلا کفار پر شرع کے واسطے لونڈے اور غلام ہونی شرعی کی اور سبب ملک مین آجانیکی اسباب الملک ثلثۃ مثبت للملک وهو الاستيلاء وناقل للملك وهو البيع ونحوه وخلافة وهو الميراث انتهى ما في البحر الرائق وغيره ولنا ان الاستيلاء ورد على مال مباح فينعقد سببا للملك الى اخر

اس صورتمین خریدلی ہی لونڈی غلام نہین ہوتی جبتک غلبہ سی اپنے قبضہ مین نہ لاوی ایسی لونڈی سی بغیر
نکاح کی وطی حرام ہی اور سبب توارث کا نہین ہوتا کذا فی کتب الفقہ اور اسباب مین مولانا اسحق صاحب اور مولوی
وجیہ الدین صاحب رحمہما اللہ کا فتوی مدلل مہرون سے علمار کی سی مسجل ہوچکا ہی چنانچہ رسالہ مظہر الحق مین
وہ فتوی مندرج کیا گیا ہی اور تفصیل سے اس مسئلہ کو لکھا ہی ۞ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ
اور وہ کہ وہ اپنے اما نتون اور اپنے عہدونکی رعایت کرنیوالی ہین ۞ فـــ اور اپنی دہر دہرین اور اپنا
قول نباہتے ہین ۞ مـــو تفسیر کیونکی امانتہم بڑا ہی اور وہ شامل ہے شرع کی امانتون
کو بہی اور بندونکی اما نتون کو بہی اور اور عہد مین شامل ہے عہد خلق کا اور نذرین اور قسمین راعون نگہبانی
کرنیوالی نہ خیانت کرنیوالی اما نتون مین اور نہ توڑنیوالی عہدون کی ۞ مــد اور بعضی وہ لوگ جو اپنے
اما نتونکو یعنی لوگونکی اما نتین جو اپنے پاس کہتی ہین اور امانت کی دو قسمین ہین ایک وہ ہی جو حق تعالی کی حق
کے ساتھ متعلق ہے جیسے وضو اور ناپاکی کا غسل اور نماز اور روزہ اور زکوۃ اسواسطے کہ ان چیزونپر دوسرے
لوگونکو خبر نہین ہوتی ہے اسکے سخص کا اقرار ان چیزونمین مقبول ہی اور امانت کی حقیقت بہی یہی ہی کہ
امین کا کہنا اسمین معتبر ہی دوسرے امانت کی قسم وہ ہی جو خلق اللہ کی حق سی علاقہ رکہتی ہی اوسکی
بہی کئی قسمین ہین پہلی قسم وہ ہی کہ لوگون کی مال کسیکے پاس امانت رکہے جاوین دوسری قسم یہہ ہے
کہ لوگون کی حقوق جو اسکے ذمت مین ثابت ہون اور صاحب حق اوسپر خبردار نہو مانند دینا مورث کی
کہ حق وارث کا ہی اور وارث کو اوسکی خبر نہین ہی اور تیسری قسم یہہ ہی جو اس سخص کی کام کی متعلق
ہے جیسے تول اور ناپ اور کہانا پکانا تعین مصالح کا خرچ کرنا یا سینی مین سجاف اور مغزی کا لگانا اور سوا اسکے
اور چیزین ہین اور چوتھی قسم داؤنکی بہید جو کسی پر اعتماد والا جانکر اوسسی کہتی ہین پانچوین حکومت مین انصاف
کرنا یہہ رعیت کی امانت ہی حاکمون اور قاضیونکی ذمہ پر چہٹی فتوی دینی مین حق بات بیان کردینی کہ یہہ امانت
عوام کی ہی مفتیون کی ذمہ پر ساتوین جورو خاوند کی تنہائی کی باتین یا گہر کی تدبیر کہ یہہ بہی امانت ہی ایک
دوسرے کے ذمہ پر آٹہوین الٹکیکے اپنے کی پوشیدہ باتین لونڈی غلام کی ذمہ پر نوین اقا کی امانت نوکر کے ذمہ پر دسوین
ہمسایہ کی امانت دوسرے ہمسایہ پر گیارہوین اپنے یارونکی امانت دوسرے یارون پر وَعَهْدِهِمْ اور اپنے
قول و قرار پر جو حق تعالی یا خلق اللہ سی کیا ہے سو پہلی قسم کا یعنی جو حق تعالی سی عہد کیا ہی وہ اگر مال دینی کا
عہد کیا ہی یا کوئی عبادت ادا کرنیکا تو اوسکو نذر کہتی ہین اور اگر کسی خاص خدا کی بندون سی عہد کیا ہی حق تعالی
کے راہ پہچاننی اور چلنی کا تو اوسکو بیعت کہتی ہین اسواسطے کہ یہہ گویا حقیقت مین خدا تعالی سے عہد کرنا ہے
چنانچہ انا فتحنا کی سورۃ مین حق تعالی خود فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ
فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا
اور دوسری قسم کی بہی صورتین بہت ہین جیسی اپنا اپنا مال ملاکر تجارت کرنی اوسکو شرع مین شراکت کہتی ہین
یا ایک کا روپیا اور دوسرے کی محنت پہر نفع مین شریک ہونا موافق عہد کی اسکو مضاربت کہتی ہین یا صلح کرنے
یا وصیت کرنی اور سوا ہی انکی جو فقہ کی کتابون مین شرح اور تفصیل سے مذکور ہے جیسی مرابحت یعنی اصل قیمت پر

پہر نفع شبہہ اکر پہچانا اور تولیت یعنی اصل قیمت تک لینا پہر زیادہ پر بیچنا اور یہی وکالت اور کفالت اور ضمان ہی

سرا سمجھی جاتی ہے رعایت کرنیوالی ہیں اور نگہبانی میں امانت اور عہد کی کوشش کرتے ہیں جسطرح بکریونکا

چرانیوالا انکی نگہبانی ہر وقت کیا کرتا ہی سو یہہ لوگ ہیں بعد شاملہ ہی اور حرص بہت کم اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا تو

اپنی عہد و امانت کی رعایت و محافظت نہو سکتی **عزیزی** وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ اور وہ کہ وہ اپنی گواہیوں پر

قائم ہونیوالی ہیں ۝ **فتح** اور جو اپنے گواہی پر سیدہے ہیں ۝ **موضح تفسیر** یعنے سچ سچ گواہی حاکم کو

پہنچاتے رعایت اپنی قرابتی اور شریف اور قوی کی نہیں کرتے بسبب قوۃ دین اپنے کے اور اپنا حقوق مسلمین کے

۝ **حسینی** اور ساتوین وہ لوگ جو اپنے گواہیونکی اظہار کرنی پر مستعد کہڑی ہوی ہیں اور سچی گواہی دینی میز

دوستی باقی رہتی ہی اور قرابت کی جہوٹ جانیکی ڈرتے نہیں ہیں اور اس گواہی دینی میں جو انکی مخالفون

کو اور دشمنونکو نفع پہنچتا ہی اوسپر صبر کرتی ہیں سو اس سبب سے حق والی اپنی حق تک پہنچتی ہیں یا ان معاملہ

جاہیی کہ گواہی کا چہپانا گناہ کبیرہ ہی اور اوسکے دو صورتین ہیں ایک یہہ کہ جان بوجہ کر گواہی دینی سے

انکار کرے اور کہے کہ مین نہیں جانتا اور دوسرے صورت یہہ ہی کہ گواہی دینی کی وقت انکار نہ کرے لیکن

کسی حیلہ اور بہانہ سی اوسکو ٹالدی ان دونون سے حق والی کا حق تلف ہوتی ہیں اور اسے

بہی بڑہکر ایک اور گناہ کبیرہ ہی کہ جہوٹی گواہی دی جائی کہ سچے حق کو باطل کرے اور جہوٹے حق کو ثابت کرے

یہہ سب سے بدتر ہے اور اشارہ اسمین سبکی طرف ہی کہ گواہی بدون کمی و زیادتی ادا کرنا اسلیے کہ کمی

و زیادتی مین قیام اوس گواہی پر ثابت نہیں ہوتا ۝ **عزیزی** وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

اور وہ کہ وہ اپنی نماز پر نگہبانی کرنیوالی ہیں ۝ **فتح** اور جو اپنی نماز سے خبردار ہیں ۝ **موضح**

تفسیر اور آٹہوین وہ لوگ جو اپنے نماز کے نگہبانی مین مستعد ہیں تاکہ اوسکا ثواب جاتا نرہے اور یہہ

محافظت اوس مداومت کی سوا ہے جو پہلے آیت مین مذکور ہے اسواسطے کہ مداومت کی معنی یہہ ہیں

کہ ہمیشہ بجالانا اور کبہی ناغہ نکرنا اور محافظت کی معنی یہہ ہیں کہ اوسکی ہر کام کو پورا کرنا تاکہ ثواب اوس نماز کا

پورا ملے اور اوسکے جتنی شرطین اور جتنی رکعتین ہیں اونکو اونکی وقتونمین پورا ادا کرنا جیسی نماز مین ادہر

اودہر ندیکہنا اور سجدہ کی جگہہ نظر رکہنا اور کپڑے کو نہ سمیٹنا اور اپنے بدن کی ساتہہ نکہیلنا اور انگڑائی اور

جمائی نہ لینا اور اگر آجاوی تو منہ کو بہت نہ کہولنا اور موہنہ کو کپڑے سے بند نکرنا اور کپڑے کو سر پر کندہی پر

ڈالکر دونون کنارون کو نہ لٹکانا اور اپنے اونگلیون کی ساتہہ پنجہ نکرنا اور اونگلیون کو نہ چٹخانا اور نماز

سجدے کے جگہہ سے کوڑا کنکر دور نکرنا اور اپنے ہاتہہ مین کوئی چیز جیسی لکڑے یا کوڑا نماز مین نرکہنا اور نماز مین

دل اور طرف نہ لگانا بلکہ دل کو حاضر رکہنا اور دلکی حضوری سی نماز کو ادا کرنا سو جسطرح پانچو وقت نماز پہ ہمیشہ

قائم رہنا نہایت شاق اور گران ہی اور نہایت صبر اور بیحرصی کی دلیل ہی اسیطرح سی مفسد چیزون سے

اپنے تئین بچای رکہنا بہی بہت شاق اور گران ہی اور کمال صبر او بیحرصی کی دلیل ہوسکتی ہی اسیواسطے

ان دونون چیزونکو باوجود اس بات کی کہ ایک ہی چیز سے علاقہ رکہتی ہیں جدا جدا بیان فرمایا اور شروع

ایک فعل سے کیا یعنے مداومت سی اور دوسرے پر تمام کیا یعنے نقصان کی چیزون سی بچانا تاکہ نماز کی فضیلت

نماز کی حضور اور عمدگی و چیزوں کا بیان

اور اوسکی بہت تقید معلوم ہوجاتی ان اوصاف کی اول اور آخر نماز والی ہین اور ہمیشگی کا ذکر پہلے اسلیے
کیا کہ نماز کی سبب سے جتنی آفتین بے صبری اور حرص کی زیادتی کی ہین سب کم ہوجاتی ہین اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ اور جب حرص کم ہوئی اور صبر قوی ہوا تو نماز پر ہمیشگی حاصل ہوسکتی ہی اسواسطی کہ نماز کی
محافظت مین سب مشقتون پر صبر کرا اور تمام منافع کو چھوڑنا ضرور ہوتا ہی اور سب لذتون پر حرص کرنی محافظت
کو منع کرتی ہی اسیواسطے محافظت پر ختم فرمایا ہی ۵ **عزیزی** اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ یہہ جماعت عزت
ہونگی بزرگی دی گئی ۵ **فتح** وہ ہین باغوںمین عزت سی ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** اُولٰٓئِكَ یہہ
فرقی جو بے صبری اور بخل اور حرص کی برائیوں سی پاک ہین فِيْ جَنّٰتٍ قسم قسم کی باغوںمین ہونگی اپنے اپنے
علو کی مرتبون کی موافق مُّكْرَمُوْنَ تعظیم اور بزرگی دیے گئے یعنے عزت سی وہان ہونگی اسواسطے کہ سب اچھی
خصلتین انمین پائی جاتی ہین اور برائیون سی بچی ہوی ہین اور بزرگون کی تعظیم واجب ہوتی ہے جیسی شریر
و نافرمانونکی اہانت واجب ہی اور اس آیۃ سے معلوم ہوا کہ آدمی کی بزرگی اوسکی اخلاق نیک اور اچھی خصلتین
ہونیکی سبب سے ہے اور اوسکے برائی اوسکی بداخلاقی اور خصلتین بری ہونیکی سبب سے ہے اور بعضے مفسروں سی منقول ہے
کہ قرآن شریف مین بہشت کی خبر اور جو بہشتیونکو طرح طرحکی وعدی دی گئی ہین کافرون انی جو ستی تو ہنسی
اور ٹھٹھے کے طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف مین آتی اور حلقی باندھکر داہنے بائین رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے اور کہتے کہ اگر یہہ قول تمہارا سچ ہی اور قیامت کا ہونا ضرور اور اس قسم کی نعمتین
اور بزرگیان وہان عنایت ہونگی تو سب کو تم یقین جان رکھو کہ اون نعمتون اور بزرگیون کی زیادہ تر لائق
ہونگی یہہ کہ جنہون نے تمہاری تابعداری اختیار کی ہی اسواسطی کہ حق تعالی حکیم ہے ہمکو دنیا مین عزت والے
اور بزرگی والا کیا اور طرح طرحکی نعمتوںسی نوازا ہی اور مال و مرتبہ اور سرداری اور ریاست ہمکو بخشی یہی دلیل ہے
اسبات پر کہ آخرت مین بہی اپنے نعمتوںسی ہمکو نوازیگا اور تمہاری تابعدار لوگ کہ اکثر فقیر و محتاج ہین اور غلام
اور رذالی اور کم اصل وہ ہرگز اِن نعمتونکی سزاوار نہین ہین سو حق تعالی نی اونکی مسخر کی بات رد کرنیکے
لیے یہہ آیتین آگیکے نازل فرمائین ۵ **عزیزی** فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ
مُهْطِعِيْنَ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ٥ پس کیا ہی کافرونکو تیری طرف دوڑی آتی ہین داہنی
بائین طرف سے گروہ گروہ ہوکر ۵ **فتح** ۵ پہر کیا ہوا ہے منکرونکو تیری طرف دوڑی آتی ہین داہنے
اور بائین سی جوٹ جوٹ ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** پہر کیا ہوا ہی اِن کافرونکو جو بہشت کی نعمتونکی سی تیری طرف
دوڑے آتے ہین طمع کی گردن دراز کیی ہوی اور امید کی آنکھ سے تیرے طرف دیکھتی ہوئی کیا یہہ لوگ بہشتیونکی
صفتونکو جو آنحضرت اوپر بیان ہوچکی ہین اپنے مین حاصل کر چکے ہین جو اس امید پر تیری طرف دوڑی چلی آتے
ہین اور باوجود اس امید کی اونکی نفس ایسے سرکش ہین کہ تمہاری روبرو دوزانو ہوکر ادب سے بیٹھنے کو قبول
نہین کرتے بلکہ داہنے اور بائین سی حلقہ کرکر بیٹھتی ہین تاکہ کسیکو یہہ گمان ہو کہ یہہ بہی تمہاری تابعدار ہوے
اور کچھ اچھے دین کی بات سیکھنے کو تمہارے پاس آئے ہین ۵ **عزیزی** اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ٥ كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ٥ کیا طمع کرتا ہی ہر شخص انمین سی

یہہ کہ دخل کیا جاوی باغون نعمت کیمین نہ نہ تحقیق پیدا کیا ہمنی انکو اوس چیز سے کہ جانتی ہین یعنی منی سی ٭ فتح
کیا لالچ کرتا ہی ہر ایک یا اوپنین کہ دخل کری نعمت کی باغین کوئی نہین ہمنی اونکو بنایا ہی جس چیز سی جانتی ہین
٭ موضح تفسیر أیطمع الخ کیا طمع کرتا ہے ہر شخص انکا سے بات کہ دخل کیا جاوی نعمتون والی بہشت
مین باوجود اس کفر و دشمنی اور مسخر کی اور باوجود اس باطل اعتقاد و گہمنڈ کی کہ ہم لوگ اصل پیدائش مین
عزیز و بزرگ پیدا ہوی ہین کتنا ہی کفر و برائی ہمسی ہوی لیکن ہم بہشت ہے کے لائق ہین اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت اور تابعدار اگر مسلمان و نیکبخت ہون لیکن جو اکثر انمین رذالی اور کم اصل ہین سو ذلت
وحقارت ہے کے لائق ہین اور اس امر کو دنیا کی مجلسون کی تعظیم و تکریم پر قیاس کرتے ہین کلا ہرگز
ایسا نہین ہوتا ہے چاہیے کہ ایسی جہوٹی طمع کو چہوڑین اور ایسی باطل خیال اور فاسد قیاس سی
درگذرین اسواسطے کہ اصل پیدائش مین نہ کوئی وجہ التعظیم ہے نہ لازم التکریم إنا خلقناهم الخ
مقرر ہمنے پیدا کیا انکو اوس چیز سے کہ جسکا یہہ حال خوب جانتی ہین اور وہ چیز منی کا قطرہ اور نطفہ ہے
کہ وہ آپ ہی ناپاک ہے اور ناپاک جگہہ سے نکلتی ہے اور ناپاک جگہہ مین ٹہیر جاتی ہے پہر کہین اگر بدن
یا کپڑی پر لگ جاتی ہے تو اوس بدن اور کپڑیکا دہونا واجب ہوتا ہی پہر اب سوچنا چاہیے کہ آدمی کہاں سے
وجہ تعظیم و تکریم ہوا البتہ آدمی کے بزرگی اور برائی ایمان اور نیک عملونسی ہی اصل پیدائش سے
کچھ علاقہ نہین لیکن رذالت اصل پیدائش سی بہی ہی اور کفر برائیون سی بہی پہر اگر ایمان لایا اور نیک
عمل کئی تو اصلی رذالت اوسکی دور ہوئی اور تعظیم و تکریم کی لائق ہوا اور اگر کفر اور گناہون مین گرفتار رہا تو اصلی
رذالت اوسکی اس نافرمانی کی رذالت سی ملکر دونی ہوگئی تو یہہ لوگ ہرگز تعظیم و بزرگی کی قابل نہین ہین
اسواسطے کہ دونی رذالت رکہتی ہین بلکہ تعظیم و تکریم کی لائق وہ لوگ ہین جو تمہاری صحبت مین دین سیکہنے کو
مقرر ہوئی ہین اور مثیر آپکو فدائی ہوئی ہین ٭ عربی فلا أقسم برب المشارق والمغارب
إنا لقادرون ٭ علی أن نبدل خیرا منهم وما نحن بمسبوقین ٭ پس قسم کہاتا ہون پروردگار مشرقون
اور مغربونکی کہ تحقیق ہم قادر ہین اسپر کہ انکی عوض لاوین ہم بہتر ان سے اور نہین ہم عاجز ٭ فتح سو مین
قسم کہاتا ہون مشرقون اور مغربون کی مالک کی ہم سکتی ہین کہ بدل کر لی آوین اونسی بہتر اور ہم سی چہر نہ
جاوین گی ٭ موضح تفسیر پہر قسم نہین کہاتی ہین ہم اسواسطے کہ قسم کہانیکی اسجگہہ احتیاج نہین
ہے حق تعالی کی قدرت کاملہ سب پر ظاہر و روشن ہی جس فرقہ کو چاہی بدل کر دوسرا اوس سی بہتر اوسکی
عوضمین پیدا کر دی اور اگر تمکو بدون قسم کہانیکی یقین نہین ہوتا تو ہماری قسم اپنی ان صفتون کر کی ہی یعنی
پروردگار مشرقون اور مغربونکا ہون مین یہہ کثرت مشرقون اور مغربون کی اسلئی ہی کہ ہر ستارہ سورج
ہو یا چاند یا اور پانچون ستارے ان سبکا ہر روز نیا مشرق ہوتا ہی سوای اوس مشرق کی جو سال کی پہلے
ہو چکا ہے پہر اسیطرح ہر ایک ستارے کا مغرب بہی جدا ہی اور یہہ ہمارے صفت شرافت اور حقارت کی تغیر اور
تبدل پر کافی ہے یعنے بعضونکو اپنے مخلوقات مین سی کسی وقت مین ایسی عظمت و بزرگی سے سرفراز
کرتے ہین ہم کہ انوار کی ظہور کے مشرق ہو جاتے ہین اور پہر اور وقت وہین مخلوق کو اس عظمت و بزرگی سے

معزول کرکی دوسریکو اوس بزرگی سے سرفراز کرتی ہین ہم پہر اسیطرح بعضونکو اپنی مخلوقات مین سی ایسی ذلت سی
ہم رسوا کردیتی ہین کہ بالکل سیاہ و تاریکی اوسپر چہاجاتی ہی پہر دوسریکو اوسی رسوائی سی ذلیل کردیتی ہین اور ایسا
ہی اور بہی قیاس کرلینا چاہی اور جب یہہ ہمارے قدرت عظمت وحقارت کی تغیر اور تبدل مین ہر کی ہر دنمین کہل گئی
تو ثابت ہوا کہ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ الخ مقرر البتہ ہم قادر ہین اسپر کہ بدل کرلی آوین دوسری فرقہ کو جو بہتر ہون
انسے تمہاری صحبت کی لئی اور تمہاری شاگردی اور نیک راہ سیکہنے خلق کی آراستگی اور عملون کی نیک کرنی مین ایسی
وہ بہتر ہون سو وہ فرقہ انصاریون کا تہا وَمَا نَحْنُ الخ اور نہین ہم ایسی کہ کوئی ہمسی بڑہ چلی اور اوسکی
حقارت اور اہانت کرنیسی ہمارے تعظیم اور تکریم نہ ہے یا یہہ عزت اور بزرگی ہمسی لیکر دوسریکو حوالہ کردی اور ہمکو عاجز
کردی سو ایسا کوئی نہین ہی تو بس معلوم ہوا کہ یہہ ان سبکا جمع ہوکر تمہاری پاس آنا کچہہ بہشت مین داخل ہونیکی
طمع سی نہین ہی اور نہ تعظیم وبزرگی کرنیکی راہ سی ہی بلکہ انکی تکبر سے ہے جو بڑہ بڑہ کر باتین کرتی ہین اور حق تعالی
کی آیتوںسی اور اوسکی عدوںسی تمسخر کرتے ہین ۵ **عزیزی** فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ بس چہوڑدے محمد اونکو کہ بیہودگی مین بیٹہین اور کہیلین
یہان تک کہ ملین اپنی اوسدن سی کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ۵ **فتح** سو چہوڑدی اونکو باتین بناوین
اور کہیلین جب تک بہڑین اپنی اوس دن سی جسکا انسی وعدہ ہی ۵ **موضح تفسیر** پہر چہوڑدے
اونکو تاکہ یہہ باتین بناوین اور کہیلین یہان تک کہ ملین اپنی بری دنسی جسکا وعدہ دیا جاتی ہین لیکن اوسدن
حق تعالی کیطرف بلانیوالیکو اور طرح سی جواب دینگی یعنی جسطرح اب ہنسی اور تمسخر کے ارادی سی تمہاری
پاس آتی ہین سو اوسدن یہہ بات نہوگی بلکہ نہایت بی چینی اور بیقراری سی اوس بلانیوالی پاس دوڑ کر
حاضر ہونگی ۵ **عزیزی** يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ
يُّوْفِضُوْنَ ۵ اوسدن کہ نکلین قبروںسی دوڑتے ہوی گویا وہ طرف نشانہ کی دوڑتی ہین ۵
فتح جسدن نکل پڑین قبروںسی دوڑتی جیسیکہ نشانہ پر دوڑے جاتی ہین ۵ **موضح تفسیر** يَوْمَ
الخ جسدن نکلین گے اکیلے کہلے بدن ننگے سر ننگے پاؤن قبروںسی دوڑتی ہوی اور جلدی کرتی ہوئی حضرت
اسرافیل علیہ السلام کی صور کے آواز سنکر گویا کہ وہ سب کسی بت کی طرف جسکو اُس گہرسی انکا ملکر کہڑا کیا ہی درشن
کے واسطے دوڑی جاتی ہین جلدی سی اس ارادہ سی کہ سب سے پہلے ہم ہی درشن کرلین اور چوم چاٹ لین اوسکو
اور اپنے تئین اوس تک پہنچاوین اس آرزو سی کہ اوسوقت جو پہنچا سو پہنچا لیکن یہہ بات نہین ہے بلکہ یہہ
اونکا دوڑنا اور جلدی کرنا نہایت ذلت اور خواری کی ساتہہ ملا ہوا ہوگا اسواسطے کہ خَاشِعَةً الخ ۵
عزیزی خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۵
عاجزی ظاہر ہوتی ہوگی اوپر آنکہوں اونکی ڈہانک لیگی اونکو ذلت یہہ ہی وہ دن کہ وعدہ دیا جاتا تہا
اونکو ۵ **فتح** ۵ نیچی ہین اونکی آنکہیں چڑہی آتی ہی اونپر ذلت یہی ہی وہ دن جسکا اونسی وعدہ تہا
موضح تفسیر خَاشِعَةً الخ تاریک اور متحیر ہوئی ہونگی آنکہیں اونکی بلکہ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ
چہالیگی سر سے پاؤن تک اونکو ذلت اور رسوائی ذٰلِكَ الخ یہہ وہ برا دن اونکا ہی جسکا وعدہ دیا جاتی ہی

نہ وہ صبر کرنیوالون اور کم حرصونکا دن ہی اسواسطے کہ اونکو اوسدن نعمت والی بہشتو نمین تعظیم وتکریم سے
داخل کرینگے باقی رہے اس مقام پر کتنی سوال کہ جنکا جواب ضرور ہے اونمین سی ایک یہہ ہی کہ انسان کو جو سب
مخلوقات مین سی اشرف وبزرگ ہی جسکو فرشتون نے سجدہ کیا اور تمام روی زمین کا خلیفہ ہی اسطرحکا
حریص وبے صبر کیون پیدا کیا اور اوسکی اصل خلقت مین ان دونون بری صفتونکو کسواسطی ملا دیا دوسرے
حیوانونکو عشر عشیر ہے اسکے نہین ہے یعنے دسوان حصہ کا دسوان حصہ یعنی سو حصہ مین سی ایک حصہ بہی نہین
رکہتے کہانا پانی نملنی کی وقت اور مصیبت مین گرفتار ہونیکی وقت جو بیقراری وبی تابی یہہ کرتا ہی اور حیوانکو
کبہی اسطرحکے نہ بے صبری وبی تابی نہین ہوتی ہے اور اس باتمین نہایت ذلت اور رسوائی اسکی ہی اور اسی
حرص وبے صبری کی سبب سے جہان کہین طمع اور لالچ دیکہتا ہی اوسکا تابع اور غلام بن جاتا ہے اور ہر گرم وسرد سے
اوس بیقراری اور بے صبری کی سبب سے ڈرتا ہے سو اگر اسکا خمیر انہین دو چیزون سی کیا ہی اور اسکی خلقت
مین یہہ دونون عیب ملائی ہین پہر بے صبری وحرص پر جو اس سی ہو غصہ کرنا اور اوسکو برا کہنا کسلیے ہے
اسواسطے کہ اسکے کچہہ تقصیر نہین ہی جبلی اور پیدایشی چیز سے وہ ناچار ہے اسکا جواب یہہ ہی کہ حرص وبے
صبری کی شدت وزیادتی جو انسان مین پائی جاتی ہی یہہ حقیقت مین اسکی بہتری کا سبب ہے اسلیے کہ
معرفت کی درجونکی ترقی اور حق کی راہ کا چلنا اور جناب احدیت کی درگاہ مین قرب حاصل کرنیکا کوئی
وسیلہ اور زینہ اس سی بہتر اسکے لیے نہین ہے اگر یہہ حرص کی شدت وبے صبری اسکو نہوتی تو یہہ بہی
اور حیوانونکی طرح تہوڑے سے معرفت پر قناعت کرتا اور بڑے بڑی معرفت اور قرب کے درجونکا طالب و
خواہان نہوتا اور حال یہہ ہی کہ معرفت کی دریا کا کنارہ ہی نہین ہے اور قرب کی مرتبونکی کہین حد اور انتہا ظاہر
نہین ہے　　پہر اگر اسکا شوق وحرص دمبدم زیادہ ہوتا جاوی اور مستسقی کی طرح پیاس پیاس کرکی
نہ پکاری تو یہہ راہ بی نہایت جسکی کہین حد اور کنارہ کا پتہ ہی معلوم نہین ہی کسطرح کٹ سکی اور یہہ
سب مرتبی قرب ومعرفت کی بیکار رہ جاوین اور اگر مالک اور خالق کی جدائی مین ایک لمحہ صبر کری اور بے تابی
وبیقراری نکرے تو اوسکی محبت وعاشقی اور اپنے حال سی بحال ہوجانا کسطرح ثابت ہوئی ~~ میان
عشق وصبوری ہزار فرسنگ است ٭ یعنے عشق وصبر مین نہایت دوری ہی جمع ہونا محال ہی پہر جب
ثابت ہوا کہ آدمی کی شرافت وبزرگی اور مخلوقات پر اس سبب سے ہے کہ اوسکو اپنے خاوند حقیقی کی عشق
محبت کا استعداد والا پیدا کیا ہی اور اسکے قرب کا ڈہونڈنیوالا بنایا ہی اور معرفت کی دریا کا جوئی اتہاہ ہی
غوطہ خور کیا ہی اسلیے کہ یہہ دونون چیزین یعنی بے صبری وحرص کا زیادہ ہونا ضرور ہوا اسپر غصہ کرنا اور اوسکی مذمت
کرنی اوسکے حرص کی زیادتی اور بے صبری کی سبب سے نہین ہی بلکہ اوسپر غصہ اسواسطے ہے کہ یہہ اپنی حماقت ونادانی
سے ناپائدار وفانی لذتون پر بیقراری کرتا ہی اور جو چیزین چہوڑنے کے لائق ہین اونپر اپنے حرص کو صرف کرتا ہے
غرضکہ بیجا جگہہ صرف کرنی پر اسکے مذمت بیان کیجاتی ہی جیسی کوئی شخص اپنے لونڈی کو اچہی کپڑی اور
زیور پہناکر آراستہ کری اپنی خوشی اور دیکہنی کی لیے اور وہ عورت شرارت وناشکری سی اپنی خاوند کا حق
تلف کرکے اوس کپڑے وزیور کو پہنکر دوسرے یار پاس جاوے اور اپنے زیب وزینت اوسکو دکہلاوی تو وہ عورت

حرص اور بے صبری آدمی کی تقصیر نہیں

سبکی نزدیک بری اور ہمیشگی کی لائق ہوگی اسد تعالیٰ پناہ دیوی ایسی ناشکری سی اور کیا اچہا کہا ہی کسی شاعر نی

الصَّبْرُ يُحْمَدُ فِي مَوَاطِنَ كُلِّهَا إِلَّا عَلَيْكَ فَإِنَّهُ مَذْمُومُ اور حدیث شریف مین آیا ہے

مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا اور اور حدیث مین آیا ہی لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ

رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ

آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

سورۂ نوح علیہ السلام

یہہ سورۃ مکی ہی اور اسمین ۲۸ آیتین ہین اور دوسو اکتیس کلمی اور حروف نوسو چوہتر اور رکوع دو اور نازل ہوئی یہہ بعد سورہ نحل کے اور اسکا نام سورہ نوح ایسی رکہا ہی کہ اس سورۃ مین سوا حضرت نوح علیہ السلام کی قصہ کے دوسرا حال مذکور نہین ہی اور تمام قرآن شریف مین دو سورتین ایسی ہین جنمین ایک ذکر خاص کی سوا دوسرا مذکور نہین ہی ایک سورہ یوسف علیہ السلام اور دوسری سورہ نوح علیہ السلام سوان دونون سورتونمین سوای ان دونون پیغمبرون کی حال کی دوسرا حال مذکور نہین ہی اور اس سورۃ کو حضرت نوح علیہ السلام کی ساتہہ بڑے خصوصیت ہی اسواسطے کہ سوا انکے کلام کی دوسرا کلام اسمین مذکور نہین ہی تو گویا اس سورۃ کا مضمون بالکل حضرت نوح علیہ السلام کا کلام ہی اور اس سورۃ کا ربط سورہ معارج سی یون ہی کہ سورہ معارج مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دل تنگی کی اسباب مذکور ہین جیسی اپنی قوم کی کافرونکی دعوت کرنی یعنی اللہ تعالیٰ کیطرف بلانا اور اون کافرونکی نہایت بی باکی اور جرأت سی سوال کرنا قیامت کی عذاب کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی دعوت کی مشقت اور ایذا پر صبر کا حکم ہونا مذکور ہے اور اس سورۃ مین اول سی آخر تک حضرت نوح علیہ السلام کی دل تنگی کا حال مذکور ہے باوجود اس بات کی کہ ہزار سال تک کافرونکی ظلم اور ایذائین اوٹہا ہین لیکن اون کافرونمین تابعداری کا اثر بہی نپایا گیا تو گویا اشارۃً یون ارشاد ہوتا ہی کہ پیغمبر ونکو خلق اللہ کی دعوت مین اسطرحکی بردباری اور تحمل چاہئی اور اونکی ایذاؤن پر صبر کرنا چاہیی اور اگر ایک طرح سی وہ کافر نہ سمجہین تو دوسرے طرحسی سمجہانا چاہیی اور اگر اسطرح بہی نہ سمجہین تو تیسری طرحسی غرضکہ رنجیدہ اور دل تنگ ہونا چاہئے اور یہہ ہے کہ اوس سورۃ مین مذکور ہے کہ قیامت کا عذاب جو کافرونکی واسطی وعدہ کیا گیا ہی اگرچہ دور معلوم ہوتا ہے لیکن اوس دورے کے لحاظ سی ڈرانہین اوس عذاب سی قصور نکیا چاہیی جیسی حضرت نوح علیہ السلام نی قصور نکیا اسلیے کہ طوفان کی عذاب سی خوف دلانیکا حکم اونکو ہزار سال پہلی سی ہوا تہا اور حضرت نوح نی اوس عذاب سی خوف دلانیمین باوجود دور ہونیکی بہت سی سعی اور کوشش کی تو اب یہہ بات ثابت ہوئی کہ جو چیز تم میں سونکی ذہن و خیال مین دور معلوم ہووی وہ چیز حق تعالیٰ کی قدرت مین بہت نزدیک ہے پس معلوم ہوا کہ یہہ سورۃ حق تعالیٰ کی اس قول کی کہ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِيبًا دلیل و برہان ہی باوجود ایسی دلالت کی ان دونون سورتونکی مضمون بہی آپسمین مناسب واقع ہوئی ہین اور حضرت نوح علیہ السلام اولو العزم پیغمبرونمین سی ہین اور حضرت آدم علیہ السلام جو باپ سب بشر ونکی ہین دسوین درجہ پر ظہور انکا ہوا انکی اور حضرت آدم علیہ السلام کی درمیانمین دس واسطی پائی جاتی ہین اسطور سی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی باپ کا نام لملک تہا بڑے نیکبخت سوحد تہی لوگونکو توحید کی تعلیم کیا کرتی ہتی اونکی باپ کا نام

منسوخ ہتا حضرت ادریس علیہ السلام کی بہی یہہ ایسی تیز ذہن ہتی کہ دس برس کی عمر مین جتنی آسمانی صحیفی جو حضرت
ادریس اور حضرت شیث اور حضرت آدم علیہم السلام پر اوتری ہتی وہ سب یاد کر لیی ہتی اور بعد حضرت ادریس علیہ السلام
بہی او نکی خلیفہ ہوی ہتی اور بنی آدم کی کامو نمین اور او نکی بہلائی مین بہت کوشش اور سعی کیا کرتی ہتی اور بہت
کثیر الاولاد ہتی اور او نکی باپ حضرت ادریس علیہ السلام ہتی جنکا اصل نام اخنوخ ہتا اور وہ بڑی مشہور پیغمبر
سے ہین کئی جگہہ قرآن مین بہی او نکا ذکر آیا ہی اور ریاضی اور طبعی اپنے علمو نکو یونان والی حکما انہین کیطرف
نسبت کرتے ہین اور لکہنا اور سینا بہی آدمیو نمین پہلی انہین سی نکلا ہی انکی باپ کا نام یارد ہتا جو قابیل
کی اولا کی ساتہہ ہمیشہ لڑائی اور جہاد کیا کرتے تہے اور حضرت آدم کی ریاست یعنی گدی پر بیٹہے تہے اونکی
باپ کا نام مہلائیل ہتا آدمیو نکو علیحدہ علیحدہ شہر و نمین پہلی انہین نی بسایا اور بابل شہر آباد کر کے
آپ مع خویش و اقربا وہان رہے اور شہر شوس بہی انہین کا بنایا ہوا ہے اونکی باپ کا نام قینان ہتا
یہہ بہی بڑے نیکبخت اپنے آبا و اجداد کی طور پر تہے انکے باپ کا نام انوش ہتا حضرت شیث علیہ السلام
کی اولاد مین سب افضل تہے اور حضرت آدم علیہ السلام اور اپنے دادا کی برابر دفن ہین انکی باپ کا نام
شیث علیہ السلام ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کی جانشین اور خلیفہ ہتی اور بڑی عظیم القدر پیغمبر و نمین سی ہین
پچاس صحیفی انپر نازل ہوی ہتی اور یونان کی حکما حکمت الٰہی کو انہین سی نقل کرتے ہین اور یہہ عبادت
اور ریاضت مین بہت مشغول رہتے تہے یہان تک آٹہہ واسطے ہوی اور ان آٹہو نمین کوئی کافر نہتا
اور سب مسلمان و نیکبخت ہتی ہان حضرت ادریس علیہ السلام کی بعد بنی آدم مین بت پرستی شروع
ہوئی اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ حضرت ادریس علیہ السلام کی بہی سب اولیاء اللہ اور نیکبخت ہتی اور
ہر ایک نے اپنے عبادت کی واسطی ایک ایک مسجد بنا کر اوسمین آپ بہی عبادت کیا کرتی اور لوگو نکو بہی
مسجد مین حاضر ہونی اور حق تعالی کی ذکر اور عبادت مین مشغول ہونیکی نصیحت کیا کرتی ہتی چنانچہ
بہت لوگ وہان حاضر رہتے اور او نکی تعلیم کی بموجب نہایت ذوق و شوق سی عبادت کیا کرتی اور او نکی
صحبت کی برکت سی عبادت مین نہایت لذت حاصل ہوتی جب حضرت ادریس علیہ السلام کی اولادنی
اس عالم سے انتقال کیا تب لوگو نکو نہایت رنج و ملال انکی مفارقت سی حاصل ہوا اور آپسمین اکثر اسبات کا
ذکر رہتا ہتا کہ جو مزا عبادت کا اون بزرگون کی صحبت مین ہمکو حاصل ہوتا ہتا اب وہ بات پائی نہین
جاتی ابلیس مردود کہ انسان کا دشمن جانی ہی اوسوقت کو غنیمت جانکر ایک بڈہے بزرگ کی شکل
بنکر کمر کا عمامہ سر پر باندہ کر اور فریب کا عصا ہاتہہ مین لیکر جس مجلس مین یہہ لوگ بیٹہی ہی ذکر کرتی
تہے آکر موجود ہوا اور کہا تمہاری رنج کی رفع ہونیکی ایک تدبیر مین تمہین بتلاتا ہون کہ وہی لذت عبادت
تمکو پہر حاصل ہوا کرے اور وہ تدبیر یہہ ہی کہ اون بزرگون کی شکلین پتہر سی تراشو اور اون بزرگون
کے کپڑے اون تصویرو نکو پہنا کر مسجد کی محراب مین اپنے سامنی کہڑا کر دو اور یہہ سمجہہ لو کہ یہہ ہمکو دیکہتی ہین
بموجب اس قول کی الا ان اولیاء اللہ لا یموتون اگر یہہ تدبیر کروگی تو پہر تمکو وہے لذت جو او نکی سامنی
عبادت مین ملتی ہتی وہی ملا کریگی ان لوگو نکو یہہ تدبیر بہت پسند آئی اور تصویرو نکو بنا کر مسجد مین رکہا

بیان بت پرستی کی ظہور پانیکا بعد وفات حضرت ادریس علیہ السلام کی ...

انمیں اسطرح ٹھیرایا کہ عبادت اور نماز سے فراغت ہونیکے بعد جو مسجد سی باہر جاوی اون تصویرون کی ہاتھ پانو کو چوم کر باہر جاوی تا کہ اوس شخص کی حاضری بھی اون بزرگونکی روح کی نزدیک ثابت ہوجاوی تا کہ وہ بزرگ حق تعالیٰ کی درگاہ مین اس بات کی گواہی دین کہ یہہ شخص ہمارے ساتہی جماعت کی ساتہہ تیری عبادت مین مشغول تہا اور ہمارے شفاعت کرنی ہوتی ہوتی اس امر نی ایسا رواج پایا کہ عبادت و ذکر بالکل موقوف ہوگیا بس اون تصویرونکی ہاتہہ پانو کا چومنا فقط رہگیا جو شخص مسجد مین آتا تو اون تصویرونکی ہاتہہ پانو چوم چلا جاتا پہر تہوڑی دنون کی بعد قدمبوسی کی عوض خاک بوسی اور سجدہ شروع ہوگیا بلکہ اور سب موقوف ہوکر یہی رواج پایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی باپ لوگونکو اس بُرے کام سی بہت منع کیا کرتے تہے لیکن لوگ اونکی بات نہین سنتی تہی اس اپنی کام کو چہا جا کر کیا کرتی تہی یہان تک کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے رسول کرکر اون لوگونکی سمجہانیکو بہیجا اور ساڑہے نو سو برس حضرت نوح علیہ السلام نی اون لوگونکو سمجہایا کہ اون بتون کی عبادت کو چہوڑو حق تعالیٰ کو وحدہ لاشریک جان کر اوسکی عبادت مین مشغول ہو ولیکن اون لوگونے ہرگز اپکی بات کو نمانا اور اوس ساڑہی نو سو برس کی سمجہانیسی فقط اسی آدمی اونپر ایمان لائی اور اوس بت پرستی کو چہوڑا اور تمام روی زمین کی آدمیون نی باوجود اتنی مدت سمجہانیکی کسینی ان کا کہا نمانا اور اتنی مدت دراز مین کوی جگہہ ایسی باقی نرہی جہان انکی دعوت نہ پہنچی لیکن سب نی انکار کیا اور ہرگز قبول نکیا آخر حضرت نوح علیہ السلام نی انکی یہان لانیسی ناامید ہوکر اونپر بد دعا کی حق تعالیٰ نی اونکی بد دعا سی اونپر طوفان بہیجا اور سبکو ڈبویا اور طوفان کی پہلی حضرت نوح علیہ السلام کو حق تعالیٰ کا حکم ہوا تہا کہ اپنے واسطے اور اپنے گہر والون اور مسلمانون کی واسطی ایک کشتی بناؤ اور سب جانورون چرند اور پرند مین سی ایک ایک جوڑہ لیکر اوسمین بند کہو جسوقت تنور سی پانی ابلی اوسوقت کشتی مین سوار ہونا چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے اوس حکم کے موافق کشتی طیار کرکی کہانا اور پانی اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑہ اوس کشتی مین رکہکر منتظر طوفان کے بیٹہے جو ہین پانی تنور سے ابلا آپ اور اپنی اہل بیت کو کہ تین بیٹی اور اونکی بیبیان اور لونڈیان اور غلام اور اسی آدمی اور جو مسلمان ہوی ہتی ان سبکو لیکر اوس کشتی مین سوار ہوکر اور اوس کشتی کی اوپر ایک سر پوش رکہا تا کہ آسمان سی بارش کا پانی کشتی مین نہ آوی لیکن حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور ایک بیٹا جسکا نام کنعان تہا آپ پر ایمان نہ لائی ہتی یہہ دونون کشتی مین نہ بیٹہی کافرونکی ساتہہ غرق ہوی اور حضرت نوح علیہ السلام چہہ مہینی کشتی مین رہی دسوین رجب کو سوار ہوی اور دسوین محرم کو عاشورہکی دن اوتری اور طوفان کا پانی زمین سی ابلتا تہا اور آسمان سی بہی برستا تہا چالیس دن تک پانی کی زیادتی اور طغیانی رہے چالیس دن کی بعد جوش موقوف ہوا اور آہستہ آہستہ پانی گہٹنا شروع ہوا چہہ مہینی کی بعد زمین نمودار ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام اور اونکی ساتہہ والی کشتی سی اوتری اور حضرت نوح ع م کی عمر مین بڑا اختلاف ہی مشہور یہہ ہی کہ ایک ہزار چار سو برس کی عمر ہتے اور قرآن شریف سی اتنا بالیقین معلوم ہوتا ہی کہ ہزار برس سی زیادہ عمر تہے اسلیے کہ سورہ عنکبوت مین حق تعالیٰ نی فرمایا ہی کہ بعد نبی ہونیکے پہلے طوفان سی ساڑہے نو سو برس دعوت کی اور کم سی کم چالیس برس کی عمر ہوگی جب آپ رسالت کی

خلعت سی سرفراز ہوئی تہی اور بعد طوفان کی بہی بہت دنون آپ دنیا مین رہی چنانچہ اسکا ذکر سورہ ہود مین ہے
اب بیان جاننا چاہیی کہ حضرت نوح علیہ السلام کو ہماری رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ بڑی مناسبت ہی
کئی وجہون سی جو اور پیغمبرونکو آپکی ساتھہ نہین ہی اسواسطی اس سورۃ کو دعوۃ کی قاعدونکی تعلیم اور رنج و مشقت
پر صبر کرنیکی تلقین کی واسطی آپپر نازل فرمائی اور سورہ معارج مین جو حکم ہوا تہا کہ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا سو اوسکی
بعد اس سورتمین حضرت نوح علیہ السلام کی قصہ کو نظیر اور تمثیل کیطور پر بیان فرمایا ہی یعنی تمکو ایسا صبر کرنا چاہیے
جیسا نوح نی کیا تہا اور مناسبت کی وجہونمین سی پہلی وجہ یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا عذاب
جو وعدہ دیا گیا تہا اونکی ڈرانی اور خوف دلانیکی وقت سی بہت دوری رکہتا تہا یعنی کچہہ کم ہزار برس کا فاصلہ
درمیان مین تہا اسیطرح عذاب موعود ہماری رسول مقبول کی امت کا بہی بہت دوری رکہتا ہی چنانچہ قیامت
کی دن ہوگا بخلاف اور پیغمبرون کی قوم کی عذاب کی کہ دنیا ہی مین تہوڑی تہوڑی فاصلہ سی آیا اور اونکی قوم کو
ہلاک کیا چنانچہ فرعون حضرت موسی علیہ السلام کی بد دعا کرنی سی چالیس برس کی بعد غرق ہوا اور اسیطرح اور
کافر تہوڑی تہوڑی مدت مین دنیا کی عذاب سی ہلاک ہوی اور یہہ امت مرحومہ دنیا کی عذاب سی محفوظ ہی اس
امت کی کافرونکا عذاب بالکل قیامت کی دن پر حوالہ ہوا ہی اور اس امت کی کافرونپر قتل کرنی اور زندہ
پکڑکے لونڈی غلام بنانیسی کبہی کبہی دنیا مین بہی تنبیہ اور تادیب ہوتی ہی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ حضرت
نوح علیہ السلام کی دعوت کرنیکی مدت ہماری پیغمبر علیہ السلام کی دعوت کی مدت کی برابر ہی اتنا فرق ہی کہ حضرت
نوح علیہ السلام نے اتنے مدت تک زندہ رہکر اپنے ذات سی اوس دعوت کو مخلوقات الٰہی تک پہنچایا اور ہماری
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم چند دنون اپنی ذات مبارک سی دعوت فرماکر اپنے نائبون کو اپنے قائم مقام چہوڑکر
عالم بقا کو تشریف فرما ہوی اور نائبون کی سببسے ہزار سال تک پہلا امر دعوت کا پورا قائم رہا ہزار سال کی بعد
ہندوستان مین کئی شخص جہوٹی دینونکی مدعی ظاہر ہوی جیسی نانک لال اور داؤد پنتہی اور خشان منودی
اور ان کافرونے اپنے اپنے دعوت شروع کی اوسوقت سی اس دین صحیح کی دعوتکا تو حد درہم برہم ہوگیا اوپہر
اوسکی بعد تمام جہانمین بہت جہوٹی دین کی مدعی پیدا ہوی اور اپنے اپنے دعوتین شروع کین اب یہہ
اختلاف بدون ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی نہین جاتا انشاء اللہ تعالٰی آپکے زمانی فیض نشان مین تو
اور تقرر اس دعوت حقہ کا نئی سرسی زمانہ کی قبول کریگا تمام عالم مین ایک دین اسلام کا ہوگا اور منکرونپر
دوسرے مرتبے الزام حجت کو تجدید کرینگی یعنی حقانیت اس دین متین کی سب پر ثابت ہوجائیگی تاکہ عذاب
موعود مین گرفتار ہونی کا مستحق اور قابل اپنے تئین معلوم کرلین اور اپنے قسم کی تمام ہونیکی بہی مستعد ہوجاوین
اور تیسری وجہ مناسبت کی یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی نبوت عام ہتی تمام مخلوقات کو شامل ہتے
اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بہی نبوت عام ہی سبکو شامل ہے اتنا فرق ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم خاتم النبیین ہین آپکی بعثت جسطرح آپکی زمانہ والونکی طرف ہتی اسیطرح قیامت تک جو آدمی اور جنات
پیدا ہوتی جاوینگے اون سب پر آپکی بعثت ثابت ہی بخلاف حضرت نوح علیہ السلام کی کہ اونکی بعثت اونکے
زمانہ والونپر جو اوسوقت دنیا مین موجود تہی یہہ تہا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بعد جو پیدا ہونگی اونپر سی وہ ہے

تہی رہینگی اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص مین حدیث وارد ہی بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً وَکَانَ
النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً اوس حدیث کی بہی یہی معنی ہین یعنی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی وقت مین
جو اوس زمانہ مین موجود تہی سب اونکی قوم تہی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیونکی رسالت کی لیے مخصوص
ہین اپنی زمانہ سی قیامت تلک جو پیدا ہون حاصل کلام کا یہہ ہی کہ انہین مناسبتونکی سببسے سورہ نوح کو جو حضرت
نوح علیہ السلام کی قصہ اور اونکا خوف دلانا طوفان کی عذاب سی اور سبکے واسطے بددعا کرنیکے بیان مین ہی
بعد سورہ معارج کی لائی ہین کہ اسمین بہی اس امت کی عذاب موعود کی سوال کرنیکا اور عذاب کی جلدی کرنیکی
ممانعت اور صبر کرنیکا حکم بیان ہی واللہ اعلم بالصواب ۵ **عزیزی مختصل** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَکَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

تحقیق ہمنی بہیجا نوح کو طرف قوم اوسکیکے کہ ڈرا اپنی قوم کو پہلی اس سی کہ آوی اونپر عذاب درد دینے والا
۵ **فتح** ۵ ہمنی بہیجا نوح کو اوسکی قوم کی طرف کہ ڈرا اپنے قوم کو اس سی پہلی کہ پہنچی اونپر دکہہ
والی آفت ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** کہا بعضون نی کہ معنی نوح کی زبان سریانی مین ساکن ہین یعنی صابر
و سہار کرنے والی اور مراد عذاب سی عذاب آخرۃ ہی یا طوفان ۵ **مدارک** ۵ اِنَّا بیشک ہم اوس مرتبہ سے
جو جامع ہی درمیان جلال وجمال کی نکالنی کی واسطی جلال کی پوشیدگیون سی جمال کی انوار کی طرف
اَرْسَلْنَا بہیجا ہمنی نوح علیہ السلام کو جو ان دونون شانونکا جامع تہا اور جلال کی تاریکیونمین
پہنسی ہوونکو جمال کی روشنیونکی طرف نکال لانیکی کیفیتون پر خبردار تہا اپنا ایلچی اور رسول کر کے اِلٰی قَوْمِہٖ
اوسکی قوم کیطرف اسواسطے کہ ہم قوم ہونیکی سببسے وہ اونکی احوالونپر واقف بہی بہت ہوگا تاکہ اوس قومیت
کے سببسے جسطور سے کہ مناسب سمجہی اون لوگونکو جلال کی تاریکیونسی نکالکر جمال کی نور سی منور کرے
اور ہر ایک کو اوسکے استعداد اور سمجہہ کی موافق اوس تاریکی کی انجام سی خوف دلاوی اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَکَ
اسلیے کہ ڈرا اپنی قوم کو یعنی کہ قومیت مین ہونیکی سببسے تمہاری شفقت اور خیرخواہی اپنے حقمین یقینی جانکے
ہین تو تمہاری ڈرانیسی بہی ڈرینگے مِنْ قَبْلِ الخ پہلے اسکے کہ آوی اونپر عذاب دکہہ دینیوالا جو اپنی پروردگار کے
محجوبیت کا سبب ہے ۵ **عزیزی** قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ کہا اے قوم میری تحقیق مین
تمہارے لیے ڈرانیوالا ظاہر ہون ۵ **فتح** ۵ بولا اے قوم میری تمکو سناتا ہون کہولکر ۵ **موضح** ۵
تفسیر قَالَ یٰقَوْمِ یعنے ہماری حکم کے بہیجنے کے ساتہہ ہی نوح نی فرمانبرداری اوس حکم کی کی اور کہا اپنے
قوم سے کہ اے قوم میرے ہم قوم ہونا ہمارا اور تمہارا اسی بات کو چاہتا ہی کہ جس سی ہم ڈرتے ہین تم بہی
اوس سی ڈرتے رہو اور جو تمہارے نصیحت اور بہلائی کی بات ہم کہتی ہین اوسکو قبول کرلو اسواسطی کہ ہمارا
صدق تمکو خوب معلوم ہی کہ ہم جہوٹ نہین بولتی اِنِّیْ لَکُمْ الخ بیشک مین تمہاری واسطی ڈرانیوالا ہون
صاف کہنیوالا کہ اگر تم اپنے جہوٹے معبودونکی عبادت کی پردےمین پہنسی رہوگی تو بڑی عذابمین گرفتار ہوگے
سو تمکو چاہیے کہ جلدی اپنی تئین اس پردےسی نکالکر سچے معبود کیطرف جو تمہارا پروردگار ہی متوجہ ہوجاؤ اور
اس پردےسی نکلنا کچہہ بہت مشکل نہین بلکہ بہت آسان طور سے اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ الخ ۵ **عزیزی**

أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ۝ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

ساتہہ اس مضمون کی کہ عبادۃ کرو خدا کی اور ڈرو اوس سی اور فرمان بردار کرو میری تو بخشیگا گناہ تمہاری اور موقوف رکھیگا تمکو ایک وقت مقرر تک تحقیق وقت مقرر کیا ہوا خدا کا جب آویگا ہرگز موقوف نرکہا جاویگا اوسکو اگر جانتے ہو ۞ **فـــ** یہ کہ بندگی کرو اللہ کی اور اوس سی ڈرو اور میرا کہا مانو کہ بخشی تمکو کچھہ گناہ تمہاری اور ڈہیل دیوی تمکو ایک ٹہیرائی وعدی تک وہ جو وعدہ رکہا ہی اللہ نی جب آپہنچی اوسکو ڈہیل نہوگی اگر تمکو سمجھہ ہے ۞ **موضح تفسیر** أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہہ کہ عبادت کرو خدا کی اسلیے کہ یہہ تمکو اس پردیسی چہڑاویگی اور اسکے برکت سی تمہاری توجہہ حق تعالی کی طرف صاف ہوینگی اور اوسکی جمال کی روشنیون سی تم منور ہو جاؤگی سو حق تعالی کی عبادت اس تمہاری بیماری کی کہونیمین کافی ہی لیکن پرہیز شرط ہی پرہیز کو اپنے اوپر لازم پکڑو وَاتَّقُوهُ اور ڈرو اوس سی غیر کی عبادت کرنیسی اور اگر تمکو عبادت خالص اور تقوی کا طریقہ اپنے عقل سے معلوم نہوسکی تو ان دونون چیزونکی تفصیل مجہسی سنو وَأَطِيعُونِ اور تابعداری کرو میری اوس چیز مین جو اللہ تعالی کی حکم مین تمکو پہنچاؤن تاکہ عبادت مین بہی تمسی خطا نہونی پاوی اور گناہ سے بچے رہو اور اگر اللہ تعالی کی عبادت کو پرہیزگاری سے ادا کروگی اور دل وجان سی میری تابعداری قبول کروگی اوسوقت تمہاری پہلی تاریکی کی نشان مٹنی شروع ہو جاوینگی اسلیے کہ اللہ تعالی يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ بخشدیگا تمہارے لیے بعضے گناہ تمہاری جو تمہاری پوشیدگی اور حجاب پاک سی سبب بڑی ہین اور جب گناہ دور ہوی تو اوس سی دوری اور حجاب بہی اوٹہہ جانا ضروری ہوا اور وہ گناہ عبادت اور تقوی کا ترک کرنا اور حق تعالی کی حکمونکی نافرمانی کرنی ہی جو اگلی مستی ہو چکی ہین نہ وہ گناہ جو مخلوق کی حقوق سی متعلق ہین نہ وہ گناہ جو اسلام مین داخل ہونیکی بعد کروگی پس بیان پر من کا لفظ تبعیض کی لیے ہے وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى اور تاخیر کریگا تمہاری پکڑ کو اللہ تعالی ایک مدت تک جو اوسنی مقرر کر دی ہے ہر شخص کے پیدایش کی وقت دم کی شمار سی یا برسون یا مہینون اور دنون اور گہڑیون کا نام رکہا یا ہی اور اس مہلت اور ڈہیل مین تمہارے لیے فائدہ یہہ ہی کہ اوس گناہ سی توبہ کرلو اور حق والونکو اپنے سے راضی کرلو پس جبکہ اسلام لانا بالکل تمہاری امن وچین کا سبب ہے اون چیزون سی جو حق تعالی کی غضب کے مقتضی ہین اور یہہ جو ہمنی کہا کہ ایک مدت مقرر تک مستی مواخذہ نہوگا تو اس سبب سی کہ اس مدت مقرری مین تاخیر نہین ہونیوالی ہی اسلیے کہ وہ مدت اللہ تعالی کے علم مین معین ہی إِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ بیشک وہ مدت جو علم الٰہی مین معین ہے ہر شخص کے مرنیکے واسطے إِذَا جَاءَ جب آتی ہی جسطور سی کہ مقرر اور مقدر کی گئی ہے لَا يُؤَخَّرُ ہرگز ڈہیل نہین دیجاتی اور اگر اوسمین کچھہ بہی تغیر وتبدل ہو تو علم الٰہی مین نقصان پایا جاوے اور جاننا چاہیے کہ تقدیرین دو ہین ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین تغیر وتبدیل نہین ہوسکتا اور معلق مین ہوسکتا ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ دعا رد بلا کو دفع کر دیتی ہی یا سلوک کرنا ناتی دارون سے سبب بڑہانی عمر کا ہوتا ہے غرضکہ اس آیۃ کریمہ مین تقدیر ووقت مبرم ہی مراد ہے کہ حق تعالی کی علم مین جو

مدت ہر شخص کیواسطی مقدر و مقرر کی گئی ہی اوسمین کسیطرح تاخیر نہین پائی جاتی لَوۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ کبہی تم
جانتی اس بات کو کہ ہر شخص کو موت کا مزہ چکہنا اپنے وقت مقرر پر ضروری ہی تو البتہ ایمان لاتی اور
بری کام چہوڑ دیتے اور اگر تم کہوگی کہ ہم منکر موت کی نہین ہین تو ہم کہتے ہین کہ تمہاری حرص و محبت دنیا کی کا نوبت
اس مرتبہ کو پہنچی ہے کہ گویا تم اپنے موت کی آنیسی اپنی وقت پر منکر ہو اور ہر وقت تم اونہین چیزونکی تلاش
و کوشش مین رہتی ہو جس سے موت دفع ہوجاے اور وعدہ ٹل جاوی اور عمر بڑہ جاوی اگر اس بات کا تمکو
یقین کامل ہوتا کہ اوس وعدہ مین کمتی بڑہتی ہونیوالی نہین ہے تو اس بیہودہ کام کی پیچہی نہ پڑتے
اس جگہہ پر حق تعالی نی مختصر بیان فرمایا اس قصہ کو سارا قصہ یون ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نی حق تعالی کا
حکم اپنے قوم کو پہنچایا اور عذاب آلہی سی ڈرایا اونکی قوم نی اونکو جہٹلایا اور اونکی بات کو نمانا یہان تک کہ صدہا
برس اسہی طور پر گذرے اور لوگونکی کتنی پشتین گذر گئین جو شخص اوس قوم مین مرنیکی قریب ہوتا تہا اپنی
اولاد کو نصیحت کرجاتا تہا کہ خبردار اس شخص سے یعنے حضرت نوح علیہ السلام سی بچتی رہنا اور اسکی بات ہرگز
نہ سننا اور اپنے باپ دادا ونکی طریقے کو نچہوڑنا اسواسطے کہ یہہ بڈہا دیوانہ ہوگیا ہے واہے تباہے بکا
کرتا ہے ہماری عمرین گذر گئین کہ ہمکو جہوٹی وعدونسی ڈرایا کیا اور کبہی اسکا وعدہ سچا نہین ہوا غرض اسقدر
اپکے ذلت و حقارت کی درپے رہتے تہے کہ چہوٹے چہوٹے لڑکونکو آپکے پیچہے لگا دیا کرتے تہے تاکہ ہنسی اور
ٹہٹہا آپسی کرین اور آپکو پتہر مارین اور جب حضرت نوح علیہ السلام نصیحت مین کچہہ سختی کرتی اور عذاب
آلہی سے زیادہ ڈرلتے تو وہ بدبخت آپکو اسقدر مارتی کہ آپکی چہرہ اور بدن سی خون بہنی لگتا لیکن حضرت
حضرت نوح علیہ السلام کو اسقدر حلم عطا کیا تہا کہ باوجود اس ظلم و تعدی اون بدبختون کی آپ ہمیشہ جناب
آلہی مین یہی دعا کرتے تہے کہ اسی میری قوم کو بخشدی کہ یہہ مجکو نبی جان کر یہہ نہین کرتی اور
تیری پیغمبر کے ساتہہ اپنے گمان مین بی ادبی نہین کرتے ہین بلکہ یہہ لوگ جاہل ہین اپنے نادانی سے
ایسے حرکتین کرتے ہین انتہی اور اس قصہ کو اس جگہہ پر اسلیے بیان نہ فرمایا کہ اسی سورۃ مین حضرت
نوح علیہ السلام کی عرض احوال مین یہی مضمون بالکل مذکور ہے سو آگے حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی
حکایت کی طور پر یہی قصہ نقل فرمایا ہے اگر یہان یہی قصہ مذکور ہوتا تو تکرار بیفائدہ لازم آتی اور یہہ بہی اشارہ
کرنا منظور ہے کہ حضرت پیغمبر علیہم السلام حکم آلہی کے فرمانبردار ہین ہرگز قصور نہین کرتی سو انہون نے
بہی حکم آلہی کی پہنچانے مین اور عذاب آلہی سی ڈرانیمین نہایت کوشش کی ہوگی کچہہ ذکر کرنیکی حاجت
نہین ہمارا فرمانا اونکی لیی کافی ہی اسبات کی سمجہہ لینی مین کہ یہہ لوگ ہمارے حکم کو قرار واقعی بجالاتی
تہے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نی جو نصیحت کا حق تہا اوسکو ادا کیا اور سمجہانی اور
خوف دلانی کا کوئی مرتبہ باقی نرکہا آخر کو تہکی اور اپنے قوم کی اسلام لانی اور فرمانبردار ہونیسی مایوس
ہوی اور اس خوف سی کہ دعوت کی مرتبونمین انکے قصور پر حمل نکیا جاوی عرض حال کی تقریب سے

قَالَ الحمد عزیزی مختصرًا قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَہَارًا ۙ
فَلَمۡ یَزِدۡہُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا کہا نوح نی اے پروردگار میرے تحقیق مینی بلایا اپنی قوم کو راتون

پس زیادہ نکیا انکی جنمین بلانی میری مگر بہاگنی کو **فـ** بولا ای رب مین بلاتا رہا اپنی قوم کو رات و دن پہر میری
بلانیسی اور زیادہ بہاگتی رہی **مو تفسیر** قَالَ رَبِّ الخ کہا حضرت نوح علیہ السلام نی ای میری پروردگار بیشک
مین نی تیری فرمانبرداری مین اور اپنی قوم کو نصیحت کرنیمین حتی المقدور قصور نہین کیا اور آدمی کی طاقت بہر
رو نکی سمجہانی مین کوشش کی کہ بلایا مینی اپنی قوم کو بندگی اور پرہیزگاری اور فرمانبرداری کی طرف جب
جنکی تیری کانونمین سمجہایا کر تاکہ اونکو اپنی پہلی گناہو نپر جو غیر کی عبادت تہی اور تیری عبادت نکرنیسی جو شرمندگی
حاصل ہوئی ہی اوسکی سببسی آپسمین ایک دوسری کی سامنی فضیحت اور رسوا ہوی ایسی نصیحت کرنیکی وقت غیر
مقدم رکہا مینی لَیۡلًا رات انکو اسواسطے کہ پوشیدہ بات رات کو کہنی چاہیی اگرچہ رات سمجہانی اور ڈرانیکا وقت نہین ہے
اور رات ہی کی سمجہانی پر کفایت نہین کی مینی بلکہ وَّنَهَارًا اور دن کو بہی سمجہاتا رہا مین اسواسطی کہ تنہائی کی قوت
دن کو بہی بہت ہوتی ہین سو باوجود اس بات کی کہ دن اور رات ہمیشہ چہپی چہپی انکو سمجہایا مینی لیکن انکو اثر نکیا
بلکہ انکو اوسی عبادت اور پرہیزگاری کی نام سی نفرت ہوگئی فَلَمۡ يَزِدۡهُمۡ الخ بس زیادہ کیا انکو بلانی
میری انکو تیری طرف مگر بہاگنی کو تیری طرف سی اور جسقدر مینی انکو تیری طرف بلایا اونہا اور تیری راہ سے
پیچہی ہٹتی گئی یہان تک نوبت پہنچی کہ میری بات سننی سی اور میری صورت دیکہنی سی انکو نفرت ہوگئی **ع**

وَاِنِّیۡ كُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ لِتَغۡفِرَ لَهُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَهُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَاسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَهُمۡ
وَاَصَرُّوۡا وَاسۡتَكۡبَرُوا اسۡتِكۡبَارًا اور تحقیق مینی جبکہ بلایا اونکو تو کہ بخشی تو اونکو داخل کین اونگلیان اپنی کانون
اپنی مین اور ڈہانپی کپڑے اپنی اور ہمیشہ رہی کفر پر اور کبر کی سرکشی تمام **فـ** اور مینی جسبار
اونکو بلایا تا اونکو تو معاف کری ڈالنی لگی اونگلیان کانونمین اور اوپر لیلی اپنی کپڑے اور غرور کیا بڑا غرور
مو تفسیر داخل کین اونگلیان الخ یعنی کان بند کرلیی تاکہ نہ سنین کلام میرا اور
ڈہانپی کپڑے اپنی تاکہ نہ دیکہین مجکو اسلیی کہ برا جانتی ہین مونہہ دیکہنا اوسکا کہ نصیحت کری اونکو الله کی
دین کی **مد** وَاِنِّیۡ الخ اور بیشک مینی جب بلایا اونکو عبادت اور تقوی اور اپنی فرمانبرداری کیطرف
سوا اپنی نفع کیواسطی نہین تاکہ مجکو اونسی کچہہ حکومت حاصل ہو اور مجکو اوس نصیحت کرنیکی عوضمین اونسی
کچہہ ملی بلکہ انہین کی خاص نفع کی واسطی تاکہ بخشدی تو اونکی پہلی گناہ اور اس سببسی تیری رحمت کی
لیاقت پیدا کرین اور تیری قہر و غضب سی نجات پاوین کرلین اونگلیان اپنی اپنی کانونمین تاکہ میری نصیحت
کی بات انکی کانونمین نہ پہنچی اور لپیٹی اپنی کپڑے اپنی اوپر تاکہ میری صورت نہ دیکہین اور آواز بہی میری
نہ سنین اور ایسا نہو کہ ہاتہہ کی ہلنی کی وقت کہین اونگلی ڈہیلی ہوجاوی اور کوئی بات میری انکی کانمین
پڑجاوی اور باوجود ایسی نفرت کی کبہی اون گناہونکو جنمین گرفتار تہی چہوڑ دیتی تو کیا اچہی بات ہوتی کہ
غضب اور قہر الہی تو تہوڑا اسنی کم ہوجاتا لیکن اونہون نی اسکا اولٹا معاملہ کیا اور بڑا ہٹ سنین زیادتی کی
اور اصرار و ہٹ کی اونہون نی گناہونپر اور تکبر کیا اونہون نی میری فرمانبرداری سی انتہا درجہ کا تکبر کرنا
اور یہہ لوگ یہہ سمجہی کہ مین اپنا حکم انپر جاری کیا چاہتا ہون اور انکی ریاست لیا چاہتا ہون اس حیلہ سے
انکو تابع کیا چاہتا ہون تاکہ انسی کچہہ مجکو دنیوی فائدہ حاصل ہو اور یون سمجہی کہ یہہ جو پوشیدہ ہمکو سمجہاتا ہی

اسکا مطلب یہہ ہی کہ اس پوچ جہوٹی بات کو علیحدہ علیحدہ ہر ایک کو سمجہا کر اپنا فریفتہ کرلی اور اپنی جال مین پہانس لے
اور اپنے بات ہر ایک کی دلمین بٹہادی اور اس سبب سے سبکی سامنی کہلکر کہہ نہین سکتا ہی تاکہ ہم سب ملکر ایسکے
پوچ بات سی خبردار نہو جاوین اور سبکی سب مجمع مین اسکو الزام ندیوین سو معلوم ہوا کہ یہہ شخص فریبی اور دغا
باز ہی ہرگز خیر خواہ نہین ہی پہر جب مجکو انکا مطلب معلوم ہوا کہ میری پوشیدہ سمجہانیسی یہہ لوگ بدگمان ہوے
ہین اور مجسی بہاگتی ہین تب نصیحت کرنیکا دوسرا طور اختیار کیا مینی ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا **عزیزی**
ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ پہر تحقیق
مینی بلایا اونکو آواز بلندسی پہر مینی آشکارا کہا اونکو اور پوشیدہ ہی کہا مینی اونکو پوشیدہ کہنا ۱۲ **فتح**
پہر مینی اونکو بلایا جاکر پہر مینی اونکو کہول کر کہا اور چہپ کر کہا چلکی سی ۱۲ **مواہب** **تفسیر**
ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا مصدر ہی موضع حال مین یعنی مجاهرًا یعنے ظاہر بلایا مینی اونکو محفلون مین
ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ الخ یعنی بلایا مینی اونکی علانیہ بلانیکو ساتہہ پوشیدہ بلانیکی پس حاصل یہہ کہ بلایا
اونکو بات ودان پوشیدگی اور ظاہر مین اور ایسا ہی کرتا ہے امر بالمعروف کرنیوالا کہ پہلی بلاتا ہی آسان
طریقہ سی پہر سختی سے پہر اور زیادہ سختی سی پس پہلی شروع کی حضرت نوح نی نصیحت کرنی پوشیدگی
مین پہر جب نہ قبول کی وہ نصیحت تو دوبارہ نصیحت کی پکار کر پہر جب اوسکا بہی اثر نہوا تو تیسرا نصیحت کی ساتہہ
جمع کرنیکے درمیان پوشیدگی اور ظاہر کے ۱۲ مدارک **تفسیر** ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا الخ پہر بلایا مینی اونکو تیری
عبادت کی طرف برملا اور کہلے ہر ایک انکیکو مجمع اور مجلسون مین اور انکو کہلا کہلا الزام دیا مینی اور اس بات کو
ثابت کیا مینی کہ غیر اللہ کی عبادت دنیا مین حجاب کا اور عقبی مین عذاب کا سبب پڑیگی اور حق تعالی کی
عبادت جمال کی انوار حاصل ہونیکا اور اوسکی مہربانی کا سبب پڑیگی تاکہ اونکی بدگمانی دفع ہوجاوی لیکن
دیکہا مینی کہ اس کہلی نصیحت نی ایک اور بدگمانی انکی دلمین پیدا کی یعنی وہ یہہ سمجہی کہ ہمنی اسکی پوشیدہ کہنی کو
جو نمانا تو اوسکی عوض مین ہمکو سبکی سامنی الزام دیتا ہی اور ہماری خفت اور فضیحتی چاہتا ہی چنانچہ عرب مین
یہہ مثل مشہور ہے کہ اَلنُّصْحُ بَیْنَ الْمَلَاِ تَقْرِیْعٌ یعنے نصیحت کرنے سبکے سامنی رنج وقلق مین ڈالنا ہے
اور اس میری کہلی نصیحت کرنیکو اپنے خیر خواہے نجانی آخر لاچار ہوکر نصیحت کرنیکا تیسرا طریقہ اختیار کیا
مینے پہر تحقیق ظاہر کی مینی انپر دعوت اور ثابت کیا اسکو عقلی دلیلون اور قطعی حجتون سی پوشیدہ ہی
کے مینے انکو دعوت اور اوسکی کشفی دلیلون اور وجدانی حجتون سی ثابت کیا سو ظاہر اور پوشیدہ طور سے
دونون طور سے سمجہایا مینی تاکہ دونون بدگمانیان انکی دفع ہوجاوین یعنی ظاہر بیان کی بدگمانی پوشیدہ سے
اور پوشیدہ بیان کرنیکی بدگمانی ظاہر کی بیان سی دور ہوجاوی لیکن دیکہا مینی کہ تینون طریق سی دعوت
کرنی مین کچہہ فائدہ نہوا اور خطابی اور عقلی اور کشفی تینون قسم کی دلیلون کی بیان کرنیسی کچہہ حاصل نہوا
اور اونکی ظاہری احوال کو دیکہا مینی کہ اس کفر اور گناہونکی شامت سی چالیس برس ہوی کہ قحط مین
مبتلا ہین کہیتیاں اور باڑیاں اور مال اسباب اور جانور انکی سب خراب وہلاک ہوی ہین اور عورتین
انکی بانجہ ہوگئی ہین اور اولاد ہونے بند ہوگئی اور چشمی اور نہرین انکے سب خشک ہوگئے ہین سو اسوقت یہہ

سو چا مین کہ اب یہہ لوگ اس بلا مین گرفتار ہین اور جان سی تنگ ہین ایسی وقت مین اس دنیوی نعمتونکا لالچ
دلاکر انکو راہ پر لایا چاہیے شاید اس دنیوی نفع کو دیکھکر میرا کہنا قبول کرلین اور راہ پر آجاوین پہر جب اس طریقہ
کی بہتری اور خوبی تپر کہلجاویگی تو اوسوقت انکی نیت بہی درست ہوجائیگی اور اپنی مطلب کو بہی پہنچ جاوینگے
اسباب کو اپنے دلمین سوچ کر دوسرا ڈہنگ ڈالا اور دعوت اور سمجہانیکا طریقہ دوسری طور سی شروع کیا
فقلت الخ ۵ **عزیزی** فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۵ يُرْسِلِ
السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۵ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا
پس کہا مینی طلب بخشش کی کرو پروردگار اپنے سی تحقیق وہ ہی بخشنی والا تو بہیجی تمپر مینہ ریزندہ اور بی دریے
دیوی تمکو مال اور فرزند و دیوی تمکو باغ اور پیدا کرے تمہاری لیی نہرین ۵ **فتح** ۵ تو مینی کہا گناہ
بخشواؤ اپنے رب سی بیشک ہے بخشنے والا چہوڑ دے آسمان تمپر دہارین اور بہرتی دی تمکو مال بیٹو سے
اور بنادی تمکو باغ اور بنادی تمکو نہرین ۵ **موضح القرآن** طلب بخشش کرو یعنی کفر سی اسلئی بخشش
مانگنی والا اگر کافر ہوتا ہے تو بخشش مانگنی کفر سے مراد ہوتی ہی اور گنہگار مؤمن ہوتا ہی تو بخشش مانگنی
گناہونسی مراد ہوتی ہی وہ ہی بخشنی والا یعنی اوسکو کہ رجوع کری اوسکی طرف مِّدْرَارًا یعنی بہت
ترشح کرنیکا وَيُمْدِدْكُم زیادہ دیگا اور نہرین کہ جاری ہونگی تمہاری باغون اور کہیتونمین ۵ **مد**
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا الخ پہر کہا مینی کہ بخشش مانگو اپنے گناہونکی اپنے پروردگار سے اگر تمسی اوسکی
عبادت اور پرہیزگاری جیسی چاہیی سب شرطونکی رعایت سی نہین ہوسکتی اسلیی کہ بیشک وہ بخشنی والا
گناہونکا ہی اور اگر سب گناہ اور برائیان تمہاری نہ بخشیگا تو اتنا تو ضرور ہوگا کہ یہہ جو تم اپنے گناہونکی
وبال سی اس بلا مین گرفتار ہو اس دنیا کی بلاؤنسی تو نجات پاؤگی يُرْسِلِ الخ بہیجیگا بدلی کو تمپر برسنی
نہ اسطور کے جیسے خشک بدلی قحط کی دنونمین آتی ہے اور تمکو جہوٹی طمع دلاکر حسرت و افسوس مین گرفتار
کرتے ہے وَيُمْدِدْكُم الخ اور مدد دیگا تمہاری مالونکی بہتایت سی یعنی کہیتون اور چراگاہون اور جانورون
اور اونکی نسل اور دودہ اور گہی کی پیدائش کی زیادتی سی اور مددگاری کریگا بیٹون سی یعنی اون رطوبتونسے
جو حیض کی استحالہ کیواسطے مستعد ہوویں اور اب تمہاری عورتونکی بدنسی خشک ہوگئی ہین جننی کی قابل نہین
رہین جیسی برسات کا پانی قحط اور یبوست کی غلبی سی خشک ہوگیا ہے اور تمہاری منی بہی خشک ہوگئی ہے
وہ بہی نطفہ ہونیکی قابل نہین رہی پس جب تمام عالم مین رطوبت پہیلیگی تو وہ رطوبت بہی تمہاری
اور تمہاری عورتونکی بدنونمین پہر آویگی اور یہہ برسون سی یبوست جو تمہاری مزاج پر چہاگئی
ہے اوسکے ساتہہ وہ رطوبت ملکر اعتدال بہم پہنچاویگی اور یہہ اعتدال کا پانی جانا اولاد نرینہ یعنی بیٹونکا
سبب ہوگا نہ بیٹیونکا اسواسطے کہ لڑکیکی پیدائش کی واسطی رطوبت کی کثرت چاہیی اسلیے کہ عورتونکا مزاج
بہت مرطوب ہوتا ہے وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ یعنے اور کریگا واسطے تمہاری باغ و کہیت پانی کی کثرت
اور چشمی اور کوونکی جاری ہونیسی وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا اور کریگا تمہاریلیی نہرین جاری برسات اور زمین
کے پانی ملنی کی سبب سے اور پہاڑونمین پانی جمع ہونی اور آہستہ آہستہ نشیب مین اور خشک ندیونمین جاری

ہونیکی سببسے یہان آن پر جاننا چاہیے کہ اس آیۃ کا مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ گناہونکی شامت سی ہی
کبہی قحط پڑتا ہے اور مال اور اولاد کی بلا مین اور کہیت اور باغونکی خرابی اور بربادی مین لوگ مبتلا ہوتی ہین
اور استغفار کرنا اوسکی لیی بہت مفید ہے اسیواسطی شریعت مین صلوۃ الاستسقاء مقرر فرمائی ہی اور استغفار کا
اوسمین حکم فرمایا ہی چنانچہ شعبی رحمۃ اللہ روایت کرتی ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ کی زمانی مین ایکبار قحط پڑا اس صحابہ
کو آپ لیکر استسقا کیواسطے گئی اور منبر پر چڑہے تاکہ دعا کرین اور پانی حق تعالی کی درگاہ سی مانگین لیکن منبر پر
جاکر سوای استغفار کے کچہہ نہ کہا اور منبر سے اوتر آئی اور مکان کو چلی جب مکان پہنچی تو لوگون نی عرض
کیا یا امیر المومنین مینہ کی طلب کی دعا اپنے نکی آپنے کہا کہ مینی بڑی عمدہ اور قوی سببسے مینہ کو طلب کیا ہے
اور یہہ آیۃ آپنے پڑہے راوی کہتی ہین کہ پہر پانی اتنا برسا کہ قحط بالکل دور ہوگیا اور ربیع بن صبیح حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور قحط کا شکوہ کیا اونہون نی اوس سی کہا کہ استغفار
کیا کر پہر دوسرا شخص آیا اوسنی اپنے فقر و افلاس کا گلہ کیا اوسکو بہی یہی فرمایا کہ استغفار کیا کر پہر تیسرا شخص آیا
اور کہا کہ میری ہان لڑکا نہین ہوتا ہی آپ دعا کیجئی کہ حق تعالی مجکو لڑکا عنایت کری آپنی اوسکو بہی یہی کہا
کہ استغفار کیا کر پہر چوتہا شخص آیا اور اوسنی اپنی کہیتی باڑی حاصل کی شکایت کی کہ اوسمین کچہہ پیدا نہین ہوتا
آپنے اوسکو بہی استغفار کرنیکی نصیحت کی آپکی مجلس کے لوگون نے پوچہا کہ آپنے چارون کو ایک ہی امر کی نصیحت کی
حالانکہ ہر ایک کا مطلب جدا جدا تہا آپنے فرمایا کہ مینی کچہہ اپنے طرفسے یہہ نہین کہا بلکہ حقتعالی نی خود قرآن
شریف مین فرمایا ہی کہ ان چارون آفتونکا دفعیہ استغفار ہی اور اسی آیۃ کو اپنے پڑہا اور حضرت امام اعظم
ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیۃ کی دلیل سی کہتی ہین کہ استسقا حقیقت مین دعا و استغفار کا کرنا ہے
نماز و خطبہ اور اور لوازمات اوسکی کچہہ ضرور نہین یعنی اگر ہو تو بہتر ہے نہین تو کچہہ حرج نہین اصل مقصود اوسمین دعا
و استغفار سے یہہ حاصل ہوتا ہی ؂ **عزیزی مسئلہ** نماز استسقا جماعت سی مستحب ہی کہ جنگل مین
نکل کر ادا کرین مانند نماز عید کی ساتہہ تکبیرات اور خطبہ اور قرارت جہری کی نزدیک احمد اور شافعی اور صاحبین
کے اور امام مالک کے نزدیک مانند نماز فجر کی قراءت جہری سی پڑہے اور خطبہ بہی پڑہے اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک
استسقا مین نماز نہین ہی بلکہ امام اور اور لوگ پرانی پہٹی کپڑونسی جنگلمین نکلکر دعا و استغفار کرین لیکن
اب مذہب حنفی مین فتوی صاحبین ہی کی قول پر ہی کہ نماز پڑہین یہہ مدارج النبوۃ مین لکہا ہی اور تینون
کے نزدیک یعنی امام شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل کی نزدیک اگر اکیلے اکیلے بہی لوگ نماز پڑہین تو
جائز ہے اور مستحب اس نماز مین دو خطبی ہین بعد نماز کی اور دوسرے خطبہ مین تینون امامون کی نزدیک امام
اور اور لوگ چادرین اپنی پہیرین یعنی دائین طرف کو بائین طرف کرین اور بائین کو دائین طرف اور نیچے
کیطرف اوپر اور ادہر کی طرف نیچی کرین اور صاحبین کی نزدیک فقط امام ہی چادر پہیری اور سب امام
متفق ہین اسپر کہ اگر پہلے روز مینہ نہ برسی تو دوسری اور تیسری دن بہی نکلین اور کفار اور ذمے
خلائق کے ساتہہ نہ نکلین اور مدارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم استسقا مین دست
مبارک بہت اونچی اوٹہاتی تہی حتی کہ سفیدی بغلون کی ظاہر ہوتی ہی اور خطبہ اسمین آنحضرت سی یہہ منقول ہے

الحمد للہ رب العلمین ٭ الرحمن الرحیم ٭ ملک یوم الدین ٭ لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللھم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت

لنا قوۃ وبلاغا الی حین اور قصہ کی کتابون مین آیا ہی کہ استسقا کی خطبہ مین آیۃ فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا دو دو کی پڑہے اور بعد خطبہ کی ہاتہہ اوٹہا کر یہہ دعا پڑہے

اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریا ھنیئا مریعا غدقا مجللا عاما طبقا سحا دائما اللھم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین سقیا رحمۃ ولا سقیا عذاب ولا محق ولا بلاء ولا ھدم ولا غرق اللھم ان بالعباد والبلاد والخلق من اللاواء والجھد والضنک ما لا نشکو الا الیک

اللھم انبت لنا الزرع وادر لنا الضرع وانبت لنا من برکات الارض اللھم ارفع عنا الجھد والجوع والعری واکشف عنا من البلاء ما لا یکشفہ غیرک اللھم انا نستغفرک انک کنت غفارا فارسل السماء علینا مدرارا اللھم انک امرتنا بدعائک ووعدتنا اجابتک فقد دعوناک کما امرتنا فاستجب لنا کما وعدتنا برحمتک یا ارحم الراحمین

اور واسطے کہلنے مینہ کی یہہ دعا پڑہنے مسنون ہی اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الآکام والآجام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ مسئلہ استغفار پڑہنے ہر وقت مین خصوصا صبح وشام مین بہت مفید ہی اور اس سی کفارہ گناہونکا ہوتا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا انہ لیغان علی قلبی فاستغفر اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ اور استغفار مشہور یہہ ہی استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ اور اسطرح بہی آیا ہے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اور سید الاستغفار یہہ ہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

بحر العلوم ما لکم لا ترجون للہ وقارا ٭ وقد خلقکم اطوارا ٭ کیا ہی تمکو کہ اعتقاد نہین کرتی ہو کہ خداکی لیی حال آنکہ پیدا کیا ہے تمکو مختلف طور ونیز **فتح** اب کیا ہوا ہی تمکو کیون نہین امید رکہتی ہو بڑائی کے واسطے تمکو بنایا طرح طرح سی ٭ **موضح** **تفسیر** ما لکم الخ کیا ہوا ہے تمکو جو حق تعالی کے عبادت سی انکار کرتے ہو اور پرہیزگاری مین قصور اور اسکے رسول کی فرمانبرداری سی تکبر وغرور کرتی ہو شاید کہ امید نہین رکہتی ہو خداکی لیی عظمت اور بزرگی کی سبب اپنے تابعدارون اور فرمانبردارون کو نقصان اور زیان سی بچا کر ترقی کی کمال کو پہنچاویگا اور طبیعت کی تاریکی سی نکال کر قدس کی انوار ولسی مشرف کریگا اور اگر دیکھی اس عظمت کو جو تمام عالم مین جلوہ گر ہے دیکھہ نہین سکتی ہو تو اپنے ذات ہی مین دیکھو اور اپنے

پیدائش مین نظر و غور کرو وَقَدْ خَلَقَكُمْ الخ اور بیشک پیدا کیا ہی تمکو بہانت بہانت کا اور ہر رنگ پہلی رنگ سے
بہتر و خوب ہی اور ہر دوسرا طور تمہاری ترقی کا سبب ہوتا ہے پہلے کی نسبت سی چنانچہ پہلی عناصر تہی پہر
غذا کو اُسمین ترکیب دیکر تمہارے اصل درست کی پہر اوس سی نطفہ کو بنایا پہر اوسکو خون بستہ کیا پہر اوسکو
بندہی ہوئی گوشت کی کی پہر اوسمین بعضی کو ہڈی اور بعضی کو نرم گوشت بنایا اور یہہ سات طور بدلنی
روح آنیکے پہلے ہوتی ہین پہر جب روح پہونکی تو تم بچہ ہو کر مان کی پیٹ مین مقید ہوئی ہلنا جلنا ایک جگہہ سے
دوسرے جگہہ جانا ہاتہہ پانوسی اپنے خواہش کی موافق کچہہ کام کرتا آنکہہ سے دیکہنا یا کان سی سننا
کچہہ بہی نہ ہو سکتا تہا پہر اوس قیدخانہ سی خلاصی دی اور مان کی پیٹ سی صحیح سالم باہر نکالا
اور مان کی دودہ کی لذت تمکو ملی اور اوسکے گود مین پلتی لگی اور دودہ پینی بہی کہلائی اور کچہہ ہلنی جلنی
دیکہنی سننے کے طاقت تمکو عنایت ہوئی پہر چلنی پہرنیوالی بہی ہوئی تم اور چلتی پہرتی سیر تماشے کے لذت
تمکو ملی لیکن اپنے ہے گہر اور کوچی مین پہر تو جوان ہوئی اور بازار اور باغ اور دریا اور مجلسونکی سیر اور دیکہنا
لوگونکا اور سننا خوش آواز بکا تمکو عنایت ہوا پہر جوانی کی کمال کو پہنچی اور دور دور دراز سفر کرکی مال کمانا
شروع کیا پہر متوسط عمر کو پہنچی اور عقل اور تجربہ اور تدبیر مین کمال کو پہنچکر بڑا مرتبہ اور نام حاصل کیا تمنی پہر
تمکو بڑہاپے کے طرف پہیرا تاکہ آخرت کی سفر کی واسطے مستعد اور طیار ہو جاؤ اور قوۃ شہوی اور غضبی کی
مضمحل و کم زور ہونیکی سبب سے حق تعالی کی راہ چلنی کی موانع تمسی دور ہو جائین اور اوس عالم آخرت کی
ترقی کی اسباب کچہہ حاصل کرو پہر باوجود ان چیزونکی تمکو کیا ہوا ہی جو غیبت کو ظاہر پہ اور معقول کو
محسوس پہ اور آئندہ کو گذشتہ پر قیاس نہین کرتی ہو اور آفاق کو نفس کی ساتہہ مطابقت نہین دیتے

اَلَمْ تَرَوْا الخ عزیز مختصر کیا نہین دیکہا اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ
نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۔ کیا نہین دیکہتی تم کہ کیونکر پیدا کیا خدا نی سات
آسمانونکو تو بر تو اور بنایا چاند کو درمیان انکی روشن کرنیوالا اور بنایا سورج کو چراغ چمکنی والا ۱۲

فتح کیا تمنی نہین دیکہا کیسے بنائی اللہ نی سات آسمان تہ بر تہ اور کیا چاند انمین اجالا اور
سورج چراغ جلتا ۱۲ تفسیر ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سی منقول ہی کہ چاند و سورج
کے موہنہ تو آسمانونکی طرف ہین اور پیٹہین زمین کی طرف بس ہی نور چاند کا گہیرنیوالا تمام آسمانونکو ہی ۱۲

مدارک کیا نہین دیکہتی ہو کسطرح پیدا کیے خدا تعالی نی سات آسمان طبق طبق یعنے
ایک طبقہ کے اوپر ایک اور ہر طبقہ مشابہ ہے اور بلندی اور کشادگی اور بڑائی مین اپنے نیچےکے طبقہ سی زیادہ ہے
اور کر دیا ہے چاند کو ان سات آسمانونکی درمیان روشنی کا سبب کامل جو اور ستارونکی روشنی سے بہت
زیادہ ہی گویا کہ اوسکی روشنی کی مقابل مین اور ستارونکی روشنی نہین ہی تاکہ یہہ دلیل ہو آسمانی کی
ظلمانی عالم مین نور کا فیض پہنچانا ممکن ہے اور کر دیا ہی سورج کو ایک چراغ چمکتا اسطور کا کہ چاند کی روشنی
حقیقت مین اسی چراغ سے ہے جسطرح صیقل کیے ہوئی لوہی کی تختی پر چراغ کی روشنی پڑکر اوس تختی کو
چمکا دیتی ہے تاکہ تم لوگ سمجہہ لو کہ عالم نور مین بہی ایک ایسے ذات درکار ہے جو فیاض کی مبدا اور مستفید ہو

اور اوسکی سبب سی جو استعداد اور لیاقت اوسکے رکہتی ہین مستفید اور منور ہووین اور اپنے ترقی کا احوال پیغمبر و نکی ترقی کی نسبت سی اسطور پر قیاس کرلو اور یہہ بہی جان لو کہ علم و عمل مین شریعت کی پیروی کی سبب سے ظلمت اور تاریکی دور ہوتی ہی اور نور اور روشنی کی طرف ترقی حاصل ہوتی ہی جیسا کہ پیدایش کے طور وہین ترقی کا حصول یعنی بچپن سی جوانی کو اور جوانی سی بڑہاپی کو پہنچنا حکمت اور قدرت مین طبیعت کی تابعداری سی ہوتا ہے اور اگر عالم علوی کی ترقیات کی درجی اپنے پست ہمتی سے تم دریافت نہین کرسکتی ہو تو عالم سفلی یعنی دنیا کی ترقیات اور بڑہتی مین نظر کرو وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ الخ عزیزی

وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝

اور خدا نی اگایا تمکو زمین سی ایک قسم کا اگانا پہر پہیر لیجائیگا تمکو زمین مین اور نکالیگا تمکو نکالنا ایکدم کا ۝ فتح اور اسد نی اوگایا تمکو زمین سی جماکر پہر دوبہرا کر اوسمین ڈالیگا اور نکالیگا تمکو باہر موضح تفسیر اوگایا ہی تمکو یعنی پیدا کیا ہی تمکو زمین سی پہر پہیر لیجاویگا تمکو اوسمین یعنی بعد مرنیکے اور نکالیگا تمکو یعنے روز قیامت کی مدارک وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ الخ اور اسد تعالیٰ نی اگایا تمکو زمین سے یعنی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جو تم سبکے باپ ہین زمین سے پیدا کیا پہر اونکی اولاد مین نطفہ کو پیدایش کا بیج ٹہیرایا اور نطفہ کو غذا سی پیدا کیا اور غذا نباتی ہی یا حیوانی اور یہہ دونون چیزین زمین سی پیدا ہوتی ہین بعضی بلاواسطہ اور بعضی بواسطہ سو تمکو ہرچند زمین سی بلاواسطہ نہین پیدا کیا تاکہ یون کہا جاوی وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنْهَا لیکن تمہاری پیدایش کا سلسلہ آخر کو زمین تک پہنچتا ہی تو گویا کہ ہین اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَنَبَتُّمْ یعنے پیدا کیا تمکو زمین سی پیدا ہوئے تم گویا تا پیدا ہونا اصلی کر اصل قریب تمہارے جو نطفہ ہے سو وہ زمین سے پیدا ہوتا ہی لیکن ایک اصلی سی اور اصل بعید تمہاری یعنے پہلی حضرت آدم علیہ السلام ہین جو بیچ اصلی زمین سی پیدا ہوی ہین اور جتنی دنیا کی جسم ہین اون سبسے ذلیل وخوار زمین کا جسم ہی اسلئی جو چلنی والا ہی وہ اوسکو روندتا ہی اور باوجود اس ذلت کے جو تمہاری اصل مین پائی جاتی ہی پہر تمکو ایسا عزت والا پیدا کیا کہ دنیا مین ظاہری عزت و بزرگی سی نوازا یعنی غنی اور حاکم اور بادشاہ کیا اور دین مین نبوت اور رسالت اور امامت اور خلافت اور قطبیت اور ارشاد اور ولایت کی بزرگیون سی عزیز و سرفراز کیا ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ الخ پہر پہیر یگا تمکو اسے زمین مین باوجود اس تمہاری بندگی کی جو تمنی حاصل کی تاکہ تمہاری بزرگی کی سببسے زمین بہی قدر و منزلت پیدا کرے اور تمہاری بزرگونکی قبرین متبرک اور زیارتگاہ عام وخاص لوگونکی ہوجاوین وَيُخْرِجُكُمْ الخ اور نکالیگا تمکو زمین سی دوسری بار نکالنا سوائی اس نکالنی کی جو تمکو نطفہ سے نکالا تہا اور اس دوسری بار کی نکالنی مین زمین کے اجزا اونکو تمہاری وجود مین بہت ترقی اور عظمت حاصل ہوگی جو کسیکے وہم وخیال مین نہین آسکتی ہی اور اس درجہ کی بزرگی حاصل ہونیکی سببسے تمہارا جسم اوس مالک الملک کی مشاہدہ اور دیدار کی لیاقت پیدا کریگا اور اوسکی ہمیشگی کی حضوری اور ہمسائیگی سی مشرف ہوگا اور اگر تمہاری خاطر مین یہہ شبہ گذری کہ جنتی

عالم علوی اور عالم سفلی کی ترقیات ہی ایک جنس کی جتنی قسمین ہین سبکو شامل ہی اور تم جو عبادت اور تقوی
اور اطاعت کی مرتبونکی موافق خاص ترقیونکا ہمسی وعدہ کرتے ہو یہہ کہان سی کہتی ہو تو اوسکی جواب مین ہم
تمسی کہتی ہین کہ اس خاص ترقیونکی گواہ اس عالم سفلی مین جو قریب تمہاری ہی موجود ہی وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ

الْاَرْضَ الخ **عزیزی** وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا لِتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝
اور خدا نی بنایا تمہارے لیے زمین کو ایک فرش تو چلو تم اوس زمین مین بیچ راہون کشادہ کی ۵ **فتح** ۵ اور اللہ نے
بنا دی تمکو زمین بچھونا کہ چلو اوس مین کشادہ رستی ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** وَاللّٰهُ جَعَلَ الخ اور اللہ تعالی نے
کر دیا ہی تمہارے لیے زمین کو فرش جسپر کہانی پیتی بیٹھتی اوٹھتی سیر کرتی ہو لِتَسْلُكُوْا الخ تاکہ چلو اس زمین کی
بہت لمبی چوڑے راہ مین سو باوجود اس بات کی کہ تمام زمین ایک فرش کی طور پر ہے لیکن بعضونکو مشرق کی طرف
اور بعضونکو مغرب کی طرف اور بعضونکو پہاڑونکی طرف اور بعضونکو جنگلونکی طرف ہم راہ چلاتی ہین اور ہر طرف
ان چلنی والونکو اپنے اپنے مطلب کے ایک بات حاصل ہوتی ہی اور اس سبب سے ہر ایک کو ترقی اور مرتبہ حاصل
ہوتا ہی اور جب حضرت نوح علیہ السلام دعوت کی ان مرتبونکی طے کرنیکی بعد اور انتہا درجہ کی سمجھانیکی بعد
اپنی قوم کے ایمان لانیسی مایوس ہوی تب درگاہ آلہی مین اونکی ہلاکت کی لیئی دعا کی اور اس دعا کی پہلی جو
حالات یاس اپنی قوم کی صلاحیت سی انکو حاصل ہوچکے تھے اوسکو سبکو حق تعالی کی جناب مین عرض کیا قَالَ

نُوْحٌ رَّبِّ الخ **عزیزی** قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا
کہا نوح نے ای پروردگار میری تحقیق اس جماعت نی نافرمانی میری کی اور پیروی کی اوسکی کہ زیادہ نہین کیا اوسکی جمعیت
مال اوسکی نی اور اولاد اوسکی نی مگر نقصان کو یعنی کفار کی سرداروںکی تابعداری کی ۵ **فتح** ۵ کہا نوح نے
ای رب میری انہون نی میرا کہا نمانا اور مانا ایسیکا کہ جسکو اوسکی مال سی اور اولاد سی بڑہا ٹوٹا ۵ **موضح**
تفسیر ۵ قَالَ نُوْحٌ الخ کہا نوح نی ای رب میری بیشک ان لوگونے نافرمانی کی میری اسقدر کہ اب
ہرگز انسی اطاعت کی امید باقی نرہی اسوسطی کہ باوجود نافرمانی کی اگر یہہ لوگ میری مخالفونسی نہ ملتی
اور اونکی تابعداری نکرتے تو البتہ امید تہی کہ شاید نصیحت قبول کرین اور صلاحیت پر آوین اور آہستہ
آہستہ فرمان بردار میری ہوجاوین لیکن یہہ سب میری مخالفون سی جا ملی وَاتَّبَعُوْا الخ اور تابعدار
ہوی ایسیکے کہ جسکی مال و اولاد نی زیادہ نکیا مگر نقصان کو اسلیے کہ مال کی جمع کرنیکے محبت مین اور اولاد
کی کثرت کی خواہش مین اسقدر محو و مستغرق ہوی کہ اپنے پروردگار کی یاد سی اور آخرت کی سفر کی سامان
کے درستی سی غافل ہوگئی اور اپنے عمر کو جو نہایت عمدہ چیز ہے خسیس کام مین یعنی مال کی جمع کرنی اور بچے
کشی مین برباد کیا سو پہلی بات یہہ ہی کہ تونگرونکی اور بہت بچی والونکی پیروی کرنی اور انہین چیزونکی تلاش
مین رہنا میرے طریقہ کی مخالفت پر کمر باندہنی ہی اور دوسری بات یہہ ہی کہ مال و اولاد کی کثرت کو
تابعداری کا سبب گردانتا میری تابعداری کا انکار ہے اسلیے کہ مین بلکہ تمام پیغمبر اولاد اور مال کی کثرت
کی خواہش نہین رکہتی تہی بلکہ اوس سے احتراز رکہتی تہی اور تیسری بات یہہ ہی کہ مال و اولاد والونسی چاپلوسی کرنا
او نسی اعتنا کی ہی جو لوگ مال اور اولاد کی کثرت پر مغرور ہوکر آخرت کو بہولگئی ہین کام اونکا [illegible]

مال اولاد کی کثرت سی بہتری کو حاصل کرتی ہین تو بہی کچہہ مضائقہ نہتا اس واسطی کہ اوس صورت مین اگرچہ مالدارون اور اولاد والونکی پیرو مین انکو بہی مال کی جمع کرنی اور کثرت سی اولاد ہونیکی محبت ہوتی اور یہہ محبت حق تعالی کی راہ سی انکو دور کرتی ہے لیکن جب وہ مال جمع کیا ہوا اور اولاد پائی ہوئی اللہ تعالے کے رضامندی مین صرف کرتے اور اوسکو آخرت کی ثواب کا وسیلہ کرتی تو بہی حق تعالی کی راہ کی نزدیک ہو جاتی اور انجام انکا اچہا ہوتا اگرچہ ابتدا انکی اچہی نہتی وَاِنَّمَا الْعِبْرَةُ بِالْخَوَاتِیْمِ یعنے اعتبار بہلائی و برائی کا خاتمہ پر ہی اور میری مخالفون کی تابعداری کی سوا میرے طریقہ کی مٹانی مین انتہا درجہ کے کوشش کرتے ہین اگر فقط میرے نا فرمانی اور میری مخالفونکی فرمان برداری ہے امین ہوتی تو بہی انکی صلاحیت پر آنیکی توقع باقی رہتی سو یہہ بات نہین ہی بلکہ اہنون نی اس طریقہ کو برا کر کی ظاہر کرنیکی واسطی ایک ایسی بات ٹہیرائی ہے کہ عوام لوگ انکی فریب مین پہنس جائین اور وہ برائی اونپر ظاہر نہو

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا اور مکر کیا رئیسون نی مکر بڑا فتح اور داؤ کیا بڑا داؤ تفسیر اور فریب کیا ہی ان لوگون نی ایسا فریب کہ اوس سی زیادہ فریب ہو نہین سکتا اسلیے کہ پیغمبرونکی مقابلہ مین اونکی دین کی انکار کے واسطے کافر اور منکر جو جو مکر و فریب کرتے ہین وہ تین قسم کی ہوتی ہین اول قسم یہہ ہی کہ رسولونکے رسالت مین اور اونکی رسالت کی مستحق ہونے مین شبہ نکالتی ہین جیسا کہ مکہ معظمہ کی کفار اوس کیا کرتی ہتی کہ اگر یہہ رسول ہوتا تو کہاتا پیتا نہین اور بازارون مین نہ پہرتا اور فقیر نہ ہوتا اور اور بہت سی باتین واہیات کہا کرتی ہتی لیکن یہہ مکر اونکا سہل ہے اور اسکا دفیعہ بہت آسان ہی کہ بڑے بڑے معجزے دکہلا کر رسالت ثابت ہو سکتی ہی اور دوسرے قسم کا فرونکی مکر کی یہہ ہے کہ حق تعالی کی ربوبیت مین کہ حضرت پیغمبر اپنے تئین اوسی طرف منسوب کرتے ہین اور اوسکا بہیجا ہوا اپنے تئین کہتی ہین شبہہ نکالین اور اپنے تئین خود مختار ظاہر کرین اور اپنے محتاج ہونیکو حق تعالی کی طرف پوشیدہ کرین اور اوسکی حکمونکو اپنے ذمہ سی ساقط کرین جسطرح فرعون کرتا تہا کہ کبہی کہتا تہا وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور کبہی کہتا تہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اور کبہی کہتا تہا مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ سو یہہ مکر پہلی مکر سے بہی آسان ہی اسلیے کہ حق تعالی کی ربوبیت کی دلیلین رسولونکی رسالت کی ثبوت کی دلیلون سی زیادہ تر ظاہر ہین اور جسکو تہوڑی ہی عقل ہی وہ حق تعالی کی رب ہونیکا انکار نہین کر سکتا ہی اور تیسری قسم یہہ ہے کہ حق تعالی کی ربوبیت کا بہی ظاہر مین قائل ہو اور رسول کی رسالت کا بہی لیکن اسکی ساتہہ اوسکا اعتقاد یہہ ہو کہ رسولونکا علم عوام لوگونکی رغبت اور خوف دلانیکی لیے ہی اور کم فہمی اور کم عقلونکی سمجہانیکے واسطے اور اون لوگونکو راہ پر لانا اور اونکی برائیونکو چہوڑوانا مناسب اور بہتر ہے لیکن دانا اور باریک بین جو ہر چیز کی حقیقت سی کما حقہ واقف ہین اونکو پیغمبرونکی نصیحت کی کچہہ احتیاج نہین ہے اور وہ لوگ خطابات اور احکام سی مخاطب اور محکوم بہی نہین ہین جو علم نصیحت و پند کا رسول رکہتی ہین اوس سی اون لوگونکا مرتبہ بڑہ کر ہی اور ربوبیت و رسالت کی حقیقت کو جسقدر یہہ لوگ جانتی بوجہتی ہین اوتنا رسول نہین بوجہتی اسلیے

کہ سوبون کی نظر ظاہر اور سرسری ہی اور اون باریک بینوں کی نظر بہت دور اور تہہ کو پہنچتی ہی سواس قسم کا کفر بہت سخت و دشوار ہے اور کفر ولنسی اور یہہ کفر بہت بڑا اور قوی ہی اور مکروں سی اور اسکا علاج بہت مشکل ہے چنانچہ اکثر فلسفی طریق والی اور یونانی حکما اسی بلا اور وہموں مین گرفتار ہین اور اس مرض کا دفع ہونا بہت مشکل ہے اور سورۂ مومن مین انہین لوگونکا حال مذکور ہے جیساکہ حق تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور وہ جو مشہور ہے کہ یونان کے لوگونمین سے ایک شخص نے اپنے وقت کے رسول کی نصیحت کی جوابمین کہا تہا کہ نَحْنُ أُنَاسٌ مُهَذَّبُونَ لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى مَنْ يَهْدِينَا سو یہہ کلام بہی اسی قسم سے ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو خالص حق تعالی کی عبادت کرنیکا اور شرک سے بچنے کا جو حکم کیا تو اون لوگون نے اونکی جوابمین اس طرحکا کلام فریب آمیز کیا کہ ہم لوگ حق تعالی کی عبادت پر قایم ہین بلکہ تمسے بہی زیادہ ہم مضبوط ہین اسلیے کہ ہم لوگ اون مظاہر کاملہ کو عبادت کرتے ہین کہ جنہین حق تعالی اپنی صفت الوہیت سے در آیا ہے اور اونکو اپنا مظہر خاص کیا ہے اور تم ہمکو تنزیہہ کی مرتبہ کی عبادت کرنیکو حکم کرتے ہو اور اس مرتبہ کی تعریف مین ایسی صفتین بیان کرتے ہو جنکے سبب وہ مرتبہ موہوم محض ہوا جاتا ہے تو گویا تم ہمکو حق تعالی کی عبادت سے پہراکر ایک موہوم امر کی عبادت کا حکم کرتے ہو تو ظاہر مین تم اپنے تئین بلانیوالا طرف اللہ کی کہتے ہو اور حقیقت مین حق تعالی کی عبادت سے منع کرتے ہو اور اس تقریر فریب آمیز کو اپنے تابعدارون اور احمقون سے بیان کیا کرتے تہی اور سچی بات کو اس فریب کی تقریر سے جہوٹ کرکے اونکی لوگونمین جما دیتی تہی ۵

عزیزی وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝

اور کہا ہرگز ترک کرو معبودون اپنی کو اور ہرگز ترک نکرو ودّ اور سوع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو اور یہہ پانچ بت تہے ۵

فتح اور بولی نہ چہوڑیو اپنے ٹہاکرونکو اور نہ چہوڑیو ودّ کو اور سواع کو اور یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو ۵

موضح **تفسیر** اور کہا یعنی رئیسون نے اپنی تابعدارون سے اور ترک نکرو الخ یعنی تہوڑی عبادۃ کو علی العموم اور وَدًّا ساتہہ زبر واو اور پیش واو کی کہ یہہ خیر قراءۃ امام نافع کی ہی نام ایک بت کا ہی بصورۃ مرد کی اور سواع بت تہا بصورت عورۃ کی اور یغوث بت تہا بصورۃ شیر کی اور یعوق بت تہا بصورۃ گہوڑے کے اور بصورت نسر یعنی کرگس کی تہا یعنی ان پانچ بتونکی پوجنے کو علی الخصوص نہ چہوڑو اور یہہ بت بڑی عظمت والی تہی اونکی نزدیک پس خاص بیان کیا اونکو بعد عام کی اور یہہ بت قوم نوح سے منتقل ہوکر عرب مین آئی پس ود تو بنی کلب کا معبود تہا اور سواع ہمدان کا اور یغوث مذحج کا اور نسر حمیر کا اور تفسیر معالم مین کعب سے نقل کیا ہی کہ یہہ نام پانچ مرد صالح کی تہی کہ مابین آدم و نوح کی تہی بعد مرنی اونکی اونکی تابعدار پیروی اونکی عبادۃ مین کرتے تہی ابلیس لئے اونکی پاس آکر کہا کہ اگر تصویرین اونکی بناکر اپنے سامنی رکہو تو تمکو بڑا شوق و نشاط عبادۃ مین ہوگا اونہون نے ایسا ہی کیا اور بعد اونکی مرنیکے لوگونکو کہا کہ تمہارے بڑے ان مورتون کو پوجتے تہی تم پوجو اور ابتدا پوجا غیر اللہ کی اسی وقت سے ہوئی اور بعد قوم نوح کی یہہ سب

عرب مین پہیلی پہر اسکے آگی ویسا ہی مضمون ہی جیسا اوپر مذکور ہوا **ملا بحر** سمجھا جاتا ہی
کہ یہہ پانچون اسم حضرت ادریس علیہ السلام کی صاحبزادونکی نام ہین بہت نیک لوگ ہتی لیکن جو انکو زمانہ
بہت گذرا تہا اور اون لوگون مین جو جو صفتین اکثر پائی جاتی ہین اون صفتون نی اون پوجنی والونکی ذہن مین
وہم کی غلبہ سی اون شکلونمیں ظہور پکڑا تہا اس سبب سی اپنی اوسی وہم کی موافق اپنی اپنی بتونکو ان مختلف شکلونمیں
تراشا تہا اور وہم کی غلبہ سی اسطرح کی عجائبات اور غرائبات بہت ہوا کرتی ہین جیسیکہ بعضی جاہل اسلام کی
مدعی حضرت علی رض کی تصویر کو شیر کی شکل بناتی ہین اسواسطے کہ اسد اللہ اونکا لقب ہے اور بعل شہبا کی صفت
کو سفید باز کی شکل بناتی ہین فقط اور ان پانچ بتونکی سوا عرب کے لوگون کی پاس اور بت بہی تہی چنانچہ بنی ثقیف مین
لات تہا اور بنو سلیم اور بنو غطفان اور بنو نصر اور بنو سعد اور بنو بکر مین عزٰی اور قدید اور سلیل لوگونکا منات
تہا اور مدینہ والی بہی اوسکی درشن کرنیکو جاتے تہے اور مکی کی لوگون پاس اساف و نائلہ اور ہبل تہی اساف صفا
پہاڑ پر حجر اسود کی سامنی رکہا تہا اور نائلہ کو رکن یمانی کی مقابلہ مین اور ہبل کو بیت اللہ شریف کی اندر
رکہا تہا اور ڈیل مین ہبل سب سے بڑا تہا آٹہہ گز کا لنبا تہا اور لڑائی کی وقت کافر اوسیکو پکارتی تہی
چنانچہ ابو سفیان نی بہی کفر کی حالت مین یعنی اسلام لانیکی پہلی احد کی دن جب فتح پائی تہی تو اوسیکی تعریف
کے تہے حاصل کلام کا یہہ کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ایسی تقریر فریب آمیز سے عوام لوگون کو بہکایا
کرتے تہے اور اس اونکی مکر نے عوام کی دلونمین بہت تاثیر کی تہی دیوانونکیسی بیہودہ باتین اونکی نزدیک نہین
تا کہ کوئی اونکی طرف التفات نکرے اور اوسکی تدارک اور خبر گیری مین غفلت کیجاوی **عزیزی**
وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ○ اور تحقیق گمراہ کیا بہتونکو اور زیادہ نہ دی
ظالمونکو مگر گمراہی **فتح** اور بہکا دیا بہتونکو اور تو نہ بڑہا تیو بی انصافونکو مگر بہکاوا **موضح القرآن**
تفسیر یعنی اون بتون نی بہت سی لوگونکو گمراہ کیا یا رئیسون نی بسبب اون بتونکی
ضعیفونکو گمراہ کیا اور ضلالا یعنی ہلاکی ہی جیسے اور جگہ فرمایا ولا تزد الظالمین الا تبارا اور یا یہہ
معنے ہین کہ نہ زیادہ کر ظالمون کو مگر عذاب اوس گمراہی پر **مظہری** وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا
اور تحقیق گمراہ کیا ہی ان لوگون نی مکر و فریب سی بہت سی لوگونکو یہان تک کہ حق تعالی کی عبادت کے
سبب سب محروم رہے اور غیر اللہ کی عبادتمین یعنی تصویرونکی عبادت مین مشغول ہوی اور حال
یہہ ہے کہ اس مکر کی باطل ہونی پر اونکی گمراہی خود دلیل ظاہر ہتی اسلیے کہ اگر اون مظاہر کی عبادت
حقیقت مین حق تعالی کی عبادت ہوتی تو حق تعالی کی درگاہ مین قبولیت کا سبب پڑتی اور تاریکی
کے پردے اونکی درمیان سی اوٹہہ جاتی اور اونکو ہدایت نصیب ہوتی لیکن یہان اسکا عکس پایا گیا
یعنے یہہ مظاہر کی عبادت زیادہ تر دوری کا سبب پڑی اور حق تعالی کی عبادت سی غفلت زیادہ
ہوتی گئی اور عمر بہر اوسی مظاہر کی قید مین گرفتار رہے اور معبود حقیقی کی عبادت کی انکار کرنیسے
ظالم ہوی اسلیے کہ کسیکے حق کو تلف کرنا اور جو چیز جس واسطے بنی ہی اوسکی غیر مین اوسکو صرف کرنا
اسیکا نام ظلم ہی سو عبادت خاص الوہیت کی مرتبہ کا حق ہی نہ بتونکا سو حضرت نوح علیہ السلام نی عرض کیا

کہ جب ان لوگوں نے حد سے زیادہ ظلم کیا تو انکو استدراج کی طور پر بہی معرفت سی ہشنا نکرا اور ہدایت نہی دی ولا
تزد الخ اور زیادہ نہ بڑہا ظالمونکو گمراہی کی سوای یہاں مفسر ایک اعتراض کرتی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام
اولو العزم پیغمبر و نبین ہین انہی اپنی قوم کی واسطی زیادہ گمراہی کی دعا کری بڑا تعجب ہے اسلیی کہ نبیونکا
کام تو ہدایت طلب کرنی ہی نہ گمراہی کی بد دعا کرنی سو جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ بد دعا حضرت نوح علیہ السلام
اوسوقت کی ہتی کہ جب اونکی ایمان سی بالکل ناامید ہوگئی ہتی چنانچہ اور آیت مین حق تعالیٰ نی خود فرمایا
تہا اَنَّہٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِکَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ تب حضرت نوح علیہ السلام نی چاہا کہ اپنا عوض انسی لیجی
اور بد دعا زیادتی گمراہی کے انکے واسطے کیجیے تا کہ آنکی عذاب مین زیادتی ہووی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے بہی جب فرعون اور اسکی قوم کی ایمان سی مایوس ہوی ہتی اسیطور کی بد دعا اونکی لیی کی ہتی چنانچہ
سورہ یونس کی اخیر مین حکایت کی طور پر اونکی طرف سی بیان فرمائی ہی کہ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِهِمْ
وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اور یہہ نہی ہے کہ زیادتی گمراہی کے بد دعا حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے
قوم کی لیی مطلق نہین ہی بلکہ ظلم اور شرک کی بہی قید لگی ہوئی ہی یعنی ظلم و شرک پر اڑی رہین یا تو
اونکی حق مین بد دعا ہی اور جب حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کی بیان سی جو انتہا درجہ کی نصیحت
اپنے قوم کو کر کر یہہ بد دعا کی تہی اور اونکی قوم کی شکایت کی بیان سی فراغت پائی جو حکایت کی طور پر
بیان کی گئی ہی تو اب ارشاد ہوتا ہی کہ اس دعا اور اس شکایت کا اثر ظاہر ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام
کے قوم اونکی نافرمانی اور برائیون مین ہمیشہ بہی رہی کسیطرح سی ہدایت انکو نہوئی یہان تک کہ مِمَّا

مِّمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا

ترجمہ سبب گناہوں اپنے کی غرق کیا گیا اونکو پس داخل کیا گیا اونکو
آگ مین پس پایا اپنی لیی سوای خدا کی کوئی مدد کرنیوالا ۵ **فتح** کہہ اونکی گناہونسی ڈبائی گئی پہر
پہنچائی گئی آگ مین پہر نپائی اپنے واسطے اللہ کے سوائی مدد گار ۵ **موضح تفسیر** مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ
الخ اپنے گناہوں کی سبب اور مِن اسجگہہ تعلیل کے واسطے ہے اور ما کا لفظ کثرت و زیادتی کی معنون
فائدہ دینی کی واسطی ہے جسطرح کثیر ما اور بہت جگہہ ما کو کثرت کی معنونکی لیی زیادہ کرتی ہین یہان
ان گناہوں کی زیادتی سی اونکا کفر مراد ہے کہ اپنے وقت کی پیغمبر کے مقابلہ مین ہزار برس تک وسیع
اپنے کفر پر اڑے رہے اور طرح طرح کی ایذا پہنچائی سو اس سببے اونکا کفر بہت قوی ہوگیا اور اسی
سببے اُغْرِقُوْا غرق کیی گئی ایسی پانی مین جو آسمان سی بہی گرتا تہا اور زمین سی بہی ابلتا تہا اور
اونکو ڈبو دینی سی اونکا نیست و نابود کر دینا روی زمین سی فقط منظور نہ تہا جو اسی ڈبو دینی پر کفایت
کیجاتی بلکہ برزخ کا عذاب چکہانا بہی انکو منظور تہا اسواسطی کہ فَاُدْخِلُوْا نَارًا پہر غرق ہونیکی بعد
داخل کیی گئی ایک آگ مین سوای دوزخ کی آگ موعود کی اسواسطی کہ اوسمین داخل ہونیکو بہت دور
ہے اور اس آیت مین فعل ماضی کو دوسرے فعل ماضی پر **ف** تعقیب کی ساتہہ جو عطف کیا ہی سو یہہ
قبر کی عذاب کے ثبوت پر صریح دلیل ہے چنانچہ ضحاک رحمۃ اللہ سی منقول ہے کہ حضرت نوح کی قوم ادہر ڈوبتی

جاتی تہی اور دہر جلتی جاتی تہی اور یہہ بہی اس آیۃ سی معلوم ہوا کہ نافرمانونکی موت کسیطرح سی ہو پانی مین
ڈوبنی سی یا آگ مین جلنی سی یا جانورکی کہا جانیسی لیکن قبر کی عذابمین ضرور گرفتار ہوتی ہین اور جو کچہہ اوس
مردی پر جو قبر مین گاڑا جاتا ہی ہوتا ہی وہی اوسپر بہی ہوتا ہی ایسی کہ جو کچہہ عذاب ہی سو روح پر ہے
نہ بدن پر تا کہ بدن کا باقی رہنا عذاب کے واسطی شرط ہو فَلَمْ يَجِدُوا الخ پہر نہ پایا حضرت نوح عم کی قوم نی
اپنے معبودونکو کہ جنکو پوجتی تہی اس امید سی کہ وقت بڑی پر کام آوینگی اور مصیبت مین مدد کرینگی
سوای حق تعالیٰ کی مددگار یعنی نہ وَدّ نی اونسی محبت کی اور نہ سواع نی اونکو قائم رکہا اور نہ یغوث اونکی
فریاد کو پہنچا اور نہ یعوق نی حمایت کی اور نہ نسر نی اونکو قوۃ دی تا کہ دنیا کی عذاب سی یعنی طوفان
مین غرق ہونیسی انکو بچا لی یا برزخ کی عذاب کو یعنی آگ مین جلنی کو اونسی دفع کرتی سو انکی گمراہی کا
اثر حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کی موافق ظاہر ہوا اور جب طوفان کی پانی کی زیادتی ہوئی اور آسمان سے
برسنا اور زمین سی ابلنا شروع ہوا اور حضرت نوح عم اپنے لوگونکی ساتہہ کشتی مین سوار ہوی اور کافر
ڈوبنی لگی لیکن بعضی کافرونکو دیکہا کہ پہاڑ کی چوٹیونپر اور اونچی مکانونپر بہاگ کر جا بیٹہی ہین اور
بعضونے حضرت نوح عم کی زبان سی اس طوفان کا حال سنا تہا تو اونہوں خوف سی شیشے کی مکانات
پہاڑونپر احتیاط کی واسطی بنا رکہی تہی اور کئی مہینونکا کہانا پینا بہی اوسمین رکہا تہا سو اوسوقت اون
مکانونمین جا کر بیخوف ہو کر بیٹہی تہی حضرت نوح علیہ السلام نی یہہ حال دیکہہ کر اندیشہ کیا کہ ایسا نہو کہ بعضے
کافر اس عذاب سی اس حکمت سی بچ جاوین اور پہر کفر کا تخم جہانمین باقی رہے یہہ دیکہہ کر پہر درگاہ
الہی مین دست بدعا ہو کر عرض کی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ الخ

عزیزی

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ اور کہا نوح نی اے رب
میری مت چہوڑ زمین پر کافرونسی کسی بسنی والیکو ۝

فتحی

اور کہا نوح نی اے رب نچہوڑ زمین پر
منکرونکا ایک گہر بسنے والا ۝

موضح

تفسیر

وَقَالَ نُوحٌ الخ اور کہا نوح نی اے رب میری جو
تو نی مجکو اس قبولیت سے سرفراز کیا ہے اور میری قوم کی سردارون اور مکارونکو جنہون نی عوام
لوگونکو بہی فریب دیکر خراب کیا تہا طوفان کی عذابمین گرفتار کیا ہی تو ایک عرض تیری جناب مین اور
کرتا ہون لَا تَذَرْ الخ کہ نچہوڑ زمین پر جہان بہر مین نہ یہان اور نہ اور جگہہ کافرونکی جنس سے
سردار اور مکارون یا اونکی مقلد اور تابعدار میری قوم سی ہون یا غیر اونمین سی کسیکو دَيَّارًا
گہر مین رہنی والا اور چلنی والا اور دیار فیعال کی وزن پر ہے مشتق ہی دار سی یا دور سی اگر دار سے
یہہ لفظ نکلا ہے تو اسکے معنی ہین گہر مین رہنی والا اور بسنی والا اور اگر دور سی نکلا ہی تو اوسکے معنی
ہین پہرنیوالا اور چلنی والا اور یہہ لفظ فعال کی وزن پر نہین ہی والا دوار ہونا چاہیی تہا نہ دیار اور
حضرت نوح عم اپنے کلام دعائیہ مین دیار کا لفظ لائی اور مستغنا نہوا اسلیے کہ ابلیس اور اوسکے
ذریت کی بقا قیامت تک آپکو معلوم تہی اگر ہر کافر جاندار کی ہلاکت روی زمین سی درگاہ الہی سی
طلب کرتے تو اونکا کلام حق تعالیٰ کی تقدیر مبرم کی مخالف واقع ہوتا اور حضرت انبیا علیہم السلام تقدیر الہی

کی مخالف دعا نہین کرتی ہین اس سبب سے دیارکی لفظ کو لائی تاکہ ابلیس اور اوسکی ذریت اسمین داخل نہوں اسلیئے
کہ ابلیس اور تمام شیاطین زمین پر انسان کی طرح خانہ داری اور سکونت نہین کرتی ہین اور اکثر زمین پر
چلتی پہرتی کم ہین بلکہ اونکی حرکت اکثر ہوا مین ہوتی ہی اور جو کافر ولکا روی زمین پر باقی رہتا ہمیشگی الٰہی
کی تقاضی سی ہوتا ہی اسواسطی کہ اون کافرون سی کسی زمانہ مین خلق کی ہدایت مقدر ہوتی ہی اگرچہ سخت
کفر اور گمراہی مین گرفتار ہوتی ہین جیسی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ کی کافر کہ باوجود کفر مین سخت
ہونیکی آخر کو سعادت اسلام سی مشرف ہوی اور ہزارون کافرونسی جہاد کرکی اسلام مین داخل کیا یا اون
کافرون سی اولاد صالح پیدا ہونا مقدر ہوتا ہی اور اونکی اولاد حق تعالیٰ کی معرفت اور بندگی کو بجالاتی
ہے سو حضرت نوح علیہ السلام نی دعا کی عرض کرنیکے وقت ان دونون فائدونکی نفی بہی بیان کردی کہ

اِنَّکَ اِنْ تَذَرْھُمْ الخ **عزیزی** اِنَّکَ اِنْ تَذَرْھُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْٓا
اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا ۔ تحقیق تو اگر چہوڑے انکو گمراہ کرینگی تیری بندونکو اور نہ جنین مگر بدکار ناشکر

فتح ۔ مقرر اگر تو چہوڑ دی انکو بہکاوین تیری بندونکو اور جو جنین سو ڈہیٹہ حق نا سمجہتا

موضح تفسیر اِنَّکَ الخ تحقیق تو اگر چہوڑ دیگا انکو یعنی ہلاک نکریگا گمراہ کرینگی تیری
سب بندونکو تیری راہ سی اور اونکو نفرت دلاوینگی اور منع کرینگے سیدہی راہ چلنی سی اور اونکی پیدائش
جو معرفت و عبادت کی واسطی ہوئی ہی وہ حکمت درہم برہم ہوجائیگی اور ہرگز نہ جنین گی یہہ بدبخت مگر
بدکار ناشکر یس انکے اولاد مین بہی نیک بخت ہونیکی امید نہین ہی غرض ہر طرح سی یہہ لوگ ہلاکت و
خرابی کی لائق ہین اور جب حضرت نوح علیہ السلام نی جناب باری عز اسمہ سی ایسا مواخذہ جو عام ہو کہ سبکو
شامل ہو اور نمونہ ہو قیامت کا طلب کیا تو اس بات کا خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ قہر الٰہی ایسا جوش مین آوے
کہ مجہسی ترک اولی کبہی ہوجاتا ہی اور میری امت کی مسلمانون سی فرعیہ گناہون پر جو انسی ہوجاتی
ہین مواخذہ اور پکڑ ہو سو اس خوف کی دفع کیواسطے درگاہ الٰہی مین ایک دعا اور مضمون کی بہی کی
اور کہا رَبِّ اغْفِرْلِیْ الخ **عزیزی** اور کہا ہی علما نی کہ یہہ دعا نوح علیہ السلام نی اوسوقت
کی کہ طوفان سی چالیس برس پہلی عورتین بانجہ ہوگئین اور حق تعالیٰ نی نوح کو نہ ایمان لانی اونکیسی اور
نہ جننی اونکیسی مومن کو خبر دی اور جب نوح نی یہہ دعا کی حق تعالیٰ نی قبول کی اور طوفان مین اون
سبکو ہلاک کیا اور اوسوقت مین کوئی لڑکا اونمین نتہا ۔ **بحرہ** رَبِّ اغْفِرْلِیْ
وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ۵
الٰہی پروردگار میری بخش مجکو اور میری ماں باپ کو اور اوسکو کہ آوی میری گہر مین ایمان لاکر اور سب
مومن مردون اور مومن عورتونکو اور زیادہ ندی ظالمونکو مگر ہلاکی ۔ **فتح** اے رب معاف کر مجکو
اور میرے ماں باپ کو اور جو آوی میری گہر مین ایمان دار اور سب ایمان والا مرد ونکو اور عورتونکو اور گنہگار وں پر
یہی بڑہتا رکہہ برباد ہونا ۔ **موضح تفسیر** مراد گہر سے مکان نوح علیہ السلام کا ہی یا مسجد اونکی
اور بقول بعضے کے اونکی کشتی ہی اور کہا ہی علمانے کہ والدین نوح کی مسلمان تہی باپ اونکی ملک بن متوشلخ تہے

اور ماں اونکی شمخا بنت انوش تہین اور مراد مومنان سے مسلمان امت نوح کی ہین اور مراد مومنین اور مومنات
سے تمام مسلمان بنی آدم کی ہین اور بقول بعض امت مرحومہ محمد کی ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس فرماتے
ہین جیسیکہ دعا نوح علیہ السلام کی بیچ حق کفار کی مقبول ہیک ہوی نزدہ ہلاک ہوی پس محال ہے کہ اونکی
دعا اہل ایمان کی حق مین مقبول نہوی یعنی ۔ یہی کہ مومنونکی حق مین بہی قبول ہی ہوئی ہوا اور کہنا ہے
فقیر کہ اسیطرح دعا ہمارے پیغمبر کے روایت کی گئی ہے پس بشارت ہی مومنونکو کہ ہم سب بخشی گئی ہین
انشاءاللہ تعالی ۵ ملا مجرد رَبِّ اغْفِرْ لِي الخ ای پروردگار میرے بخشدی مجکو جو کچہہ تیری مرضی
کے خلاف مجسی ہوا ہو اور میری حق مین وہ گناہ کا حکم رکہتا ہو جیسی ترک اولی اور اجتہاد مین خطا اور
چوک اور بخشدی میری ماں باپ کو اگرچہ وہ مرگئی تہی لیکن والدین کی مرنیکی بعد اونکی اولاد پر واجب ہی کہ اونکی
مغفرت کی دعا مانگین اور اپنے مقدور بہر اونکی لیے صدقہ بہی دیا جاوی اور حضرت نوح علیہ السلام کی باپ کا
نام لمک بن متوشلخ تہا اور آپکی ماں کا نام شمخا تہا انوش کی بیٹی لیکن یہہ انوش وہ نہین ہین جو آپکی اجداد سے
ہین بلکہ یہہ اور شخص ہے اور عطاء رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اباء و اجداد مین حضرت آدم
علیہ السلام تک کوئی کافر نہ تہا سب مسلمان موحد تہی اور آپکی والدہ بہی مسلمان تہین وَلِمَنْ دَخَلَ الخ اور مر
بخشش کر اوسکی واسطی جو داخل ہو میری کشتی مین جو میرا جلتا گہر ہی لیکن مسلمان ہو اسواسطی کہ آپکی
کشتی مین ابلیس بہی تہا اور بخشش کا مستحق نہتا اور مسلمانونکی بخشش اسلیی طلب کی کہ ایسا نہو کہ
اونکی برائیوں اور گناہونکی شامت سی کشتی ڈوب جاوی تو بیگناہ بہی ہلاک ہوجاوین اسلیی کہ دنیا کی
عام عذابوں مین جو انسانونکی واسطی ہوتی ہین اونمین کافر و مسلمان کا فرق و امتیاز نہین ہوتا ہی
اسیواسطی جو بلا کسی قوم پر آتی ہی تو اوسمین اونکی بچے اور دیوانی بہی ہلاک ہوجاتی ہین بلکہ جانورونکی
بہی خرابی ہوجاتی ہی وَلِلْمُؤْمِنِينَ الخ اور بخشدی تمام مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو قیامت
تک جو ہوتی جاوین تاکہ اونکی اولاد کی گناہ جو آگی پیدا ہونگے ان لوگونمین کہ اونکی باب ہین تاثیر
نکرین اور کشتی کو نہ ڈبو دین وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ الخ اور زیادہ نکر ان ظالمونکو جو شرک و کفر کی سبب
سے ڈوبکر آگ مین جلینگے مگر دکہہ اور درد اور عذاب اسلیی کہ اگر وہ بدم اونپر عذاب کی زیادتی نہوتی جاوے
اور ایکہی طور پر عذاب رہیگا تو اس عذاب کی انکو عادت ہوجاویگی اور سہتے جاوینگی اور وہ عذاب انکو
معلوم نہوگا اور یہہ بہی ایک طرحکی مغفرت ہی اگرچہ تہوڑی سی ہو علماء نے کہا ہی کہ حضرت نوح
علیہ السلام کی دعا مین بڑی خوشخبری ہی تمام ایمانداروں کی واسطی جو قیامت تک ہوتی جاوینگی
اسلیی کہ کافرونکی حق مین جو آپنے بددعا کی تہی وہ درگاہ الہی مین بالیقین مقبول ہوئی اور اوسکی قبولیت کا
آثار بہی ظاہر ہوئی کہ سب کافر ہلاک ہوی تو ایمانداروں کی حق مین مغفرت کی دعا جو آپنے کی ہی
وہ بہی بلاشبہ قبول ہوئی ہوگی اور مسلمان بخشی گئی وَمَا بِاللّٰهِ عَلَى ذٰلِكَ بِعَزِيزٍ اور کہتے ہین علماء نے کہا ہی کہ ود
اور سواع وغیرہ پانچون بت جو اوپر مذکور ہوچکی ہین یہہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی واسطی خاص
نتہے بلکہ ہر شخص کے پاس موجود تہی اور ہر ایک اونکی عبادت و محبت مین گرفتار ہے جاہلوں بوجہ کمی یا نادانستہ

مگر جسکو حق تعالی بچاوی لیکن ایسی لوگ بہت کم ہین اس اجمال کی تفصیل یہہ ہی کہ آدمی اپنی عالمین خوب
غور کرکے دیکھی کہ ہر شخص کا مطلق بدن تو دیہی اسلیے کہ روح کا محبوب ہی یہہ بات جبلی ہی اور اپنی بدن کی محبت مین ایسا مصروف
رہتا ہی کہ اوسکی مقابلہ مین سبکو ہیچ جانتا ہی کسیکی حقیقت اوسکی سامنی نہین ہی اور ہمیشہ اوسیکی پرورش
اور زینت مین لگا رہتا ہی کہانی پینی مین لباس مین زیور مین خضاب مین کنگہی مین سرمہ مین دوا کی استعمال مین
ورزش مین فرصت مین حمام کی جانی مین غسل کرنیمین بدن کی ملنی مین حجامت بنوانی مین غرض جتنی چیزین
ہین سب مین بدن کی اصلاح یا زیبائش ہی محفوظ و منظور رہتی ہی اور ہمیشہ دن اور رات بلکہ ہر ساعت اسی مین مشغول
رہتا ہی اور ہر شخص کا نفس شجاع ہی اسلیے کہ اوسکی زندگانی کا قیام اوس ہی متعلق ہی اسی واسطی جن
چیزونمین اوسکو لذت اور خوشی ہوتی ہی اوسیکے طرف دوڑتا ہی اور جن چیزون سی رنج اور ضرر اوسکا محتمل
اونسی دور بہاگتا ہی یہی سبب ہی کہ تقوی اور عبادتین اوس سی قصور ہوتا ہی اور پیغمبر کی فرمانبرداری
کما حقہ نہین کرسکتا اور ہر شخص کا یغوث اوسکا باپ بیٹا مان بہن بہائی بہتیجا خویش اقربا ہین اسلیے کہ ان لوگونکو
امید فریادرسی کی رکہتا ہی اور انکی بہروسی پر کودتا ہی اور انکی خاطرداری اور دلجوئی مین ہمیشہ لگا رہتا ہی
یہان تک کہ انکی خاطر سی اللہ اور رسول کی حکم کو ٹال جاتا ہی اور سنی کو ان سنا کردیتا ہی اور ہر شخص کا
یعوق اوسکا مال ہی جو زکوۃ اور صدقات کی دینی سی اور مسکینون اور محتاجون کی خبرگیری سی اور حج
کی عبادت وتقوی سی روکتا ہی اور یہہ شخص اپنی مصیبت اور بلا کی دفع کرنیمین اوس سی بڑی امید رکہتا ہی
اور ہر شخص کا نسر اوسکا شیطان ہی جو حرص اور غصہ کی دونو بازوونسی ہیجکر اس شخص کی نیکی اور تقوی
کو برباد کردیتا ہی اور بری وسوسی اور جہوٹی اعتقاد اوسکی دلمین ڈالا کرتا ہی سو جب تک ان پانچ بتونکی
بندگی سی نہ چہوٹیگا تب تک ایمان اسکا درست نہوگا اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا مین جو تمام ایمان
والدونکی لیے ہی داخل ہوگا اب اس جگہہ پر جاننا چاہیے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی دعا مین عرض کیا ہی
کہ میرے قوم کی کافر جنینگے مگر بدبخت ناشکر یعنے انکی نسل سی بہی کوئی مسلمان ہونیوالا نہین ہی لیکن
بہت کافر ایسے بہی ہوی ہین کہ اونکی نسل سے نیکبخت خاص خدا کی بندی پیدا ہوی ہین چنانچہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی باپ کہ اونکی نطفہ سی ایسا شخص پیدا ہوا جو سید المسلمین اور ابو المرسلین اور خلیل اللہ ہوا
سو ظاہر مین دعا انکا بہی اس واقع کی خلاف معلوم ہوتا ہی اس شبہہ کی جوابمین مفسرین نی بہی اختلاف
کیا ہے بعضی علماء ظاہر یہ جواب دیتی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سی اپنی قوم کا حال بخوبی معلوم
ہوچکا تہا کہ ان لوگون سے ہرگز مسلمان پیدا ہونیوالا نہین ہی اسلیے یہہ دعا اور یہہ حکم انہین کی
قوم لیے خاص ہی عام نہین ہی کہ ہر کافر کو شامل ہو اور بعضی عالمونے یون کہا ہی کہ طوفان کی آنیکے
پہلے حق تعالی نی اونپر وحی بہیجے تہے کہ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ بعد اس خبر کی
لفظ سی حضرت نوح علیہ السلام نی سمجہہ لیا تہا کہ اب میری قوم سی جو پیدا ہوگا وہہ کافر ہے سو ہیگا
اسواسطے کہ قوم کی اولاد بہی قوم میں داخل ہین اس سبب سے انکو یقین ہوگیا تہا اور اس مضمون کو
جو متضمن شرط و جزا کا ہی جناب الہی مین عرض کیا یعنے اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ آخر تک اور حضرت

صوفیہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کو تنگدلی اور غضب الٰہی کی غلبہ کی سبب دعا کی وقت جوش
آگیا تھا اور اونپر ایک حالت طاری ہوگئی تھی سو ظاہر حال کی موافق آپنی حکم فرمایا ایسی کہ خبیث اور تاریک بعض
سے جو نطفہ کہ پیدا ہوگا اور ایسی تاریک وخبیث نفس کی تدبیر سے تربیت پاویگا تو بالیقین وہ بھی خبیث ہوگا
اور خباثت ہی کا استعداد پیدا کریگا جسطرح اولاد کا جسم کہ صفت میں والدکے جسم کی موافق ہوتا ہی جیسے
حبشی اور رومی اور جسطرح شاگرد اور مرید کہ کمال کی قسم میں اپنی اوستاد اور پیر کی موافق ہوتی ہیں ایسی کہا ہے
کہ اَلْوِلَادَۃُ الرُّوْحَانِیَّۃُ مِثْلُ الْوِلَادَۃِ الْجِسْمَانِیَّۃِ[1] سو اسی طور سے حضرت نوح علیہ السلام کا عرض کرنا آپکی حال
کی لغزش سے تھا کہ کبھی انبیا سے بھی ہوجاتی ہی جسطرح حضرت موسیٰ کی ہاتھ سے قبطی مرگیا کہ وہ حضرت موسے
علیہ السلام کی عمل کی لغزش تھی یہی سبب ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو اس عرض کی عوض میں اونکی بیٹی کی
کفر سے جسکا نام کنعان تھا خبردار کردیا جسطرح حضرت داود علیہ السلام کو اوریا کی عورت کی مقدمہ میں دو شخص کہ انکی
قصے سے جو آپسمیں بکریوں میں جھگڑتے آئے تھے خبردار کردیا تھا اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ جو کیفیت ماں
باپ کی باطن پر غالب ہوتی ہی اوس کیفیت کے تاثیر اولاد میں بلا شبہ پائی جاتی ہی لیکن جو کیفیت ماں باپ کی
باطن پر غالب نہیں ہوتی ہی اوسکی تاثیر کا اثر اولاد میں پائی جانا کچھہ ضرور نہیں ہی اسی واسطے کہتے ہیں اَلْوَلَدُ
سِرٌّ لِاَبِیْہِ[2] جو حالت کہ باپمیں پوشیدہ اور غالب ہی اوسکا ظہور اوسمیں ہوتا ہی پھر جب یہہ فرق معلوم
ہوچکا تو اب جان لیا چاہیے کہ بعضے وقت میں بعضے کافروں کی استعداد بڑے ہوی ہوتی ہیں
اور اونکی باطن پر صفائی کا غلبہ ہوتا ہی اور اوس جبلی استعداد کی موافق اونکی اصل بھی پاکیزہ ہوتی ہی لیکن
ظاہر میں اپنی باپ دادوں کی دین پر ہوتی ہیں اور اپنی قوم کی عادت اور اپنی بزرگوں کی وضع اونسی چھوٹے
نہیں جاتی لیکن باطن اونکا آفت سی بچا ہوا ہوتا ہی اس سبب سے اوس نورانیت کی حالت میں اونکی اولاد
باایمان ہوتی ہی اور اونکی باطن کی حالات کا ظہور اونکی اولاد میں پایا جاتا ہی جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام
آزر سے پیدا ہوی اور حضرت علی رضا ابو طالب سے سو جب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کا حال ہزار
برس تک دیکھا اور اتنی مدت دور دراز میں کتنی زمانے اور قرن گذر گئے اور ہر زمانہ کی لوگوں کا تجربہ کیا
اور اونکی باطن کی استعداد کو خوب آزما لیا لیکن کسی میں صلاحیت کی لیاقت نہ دیکھی تب بالیقین انکو معلوم
ہوا کہ انمیں کسیکا پیدایشی استعداد سلامت نہیں رہا اور باطن انکا تاریک ہوگیا ہی بلکہ سیاہی نے تمام انکی باطن
کو چھپا لیا ہی اور انکا کفر اپنے باپ دادوں کی پیروی پر اور قوم کی رسم پر نہیں رہا بلکہ اونکی دل سیاہ
تاب ہوگئی ہیں اب اونسی اور اونکی اولاد سے ہرگز توقع ایمان کی نہیں ہی لاچار ہوکر اسطور کی بددعا اونکی
لیے کی اور اس شرط وجزا کو درگاہ الٰہی میں یقین کی طور پر عرض کیا سو حق تعالیٰ کی درگاہ میں اسی
راستے کے سبب سے اونکی دعا قبول ہوئی اور اوس قہار الکامل الملک کی درگاہ سے اونکی قوم پر عذاب
نازل ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام پر کچھہ بھی عتاب نہوا اور اونکی بیٹی کنعان کا کافر ہونا تنبیہ اور عتاب کی
لیے نہیں کیا جاتا اور اونکی دعا میں شرط وجزا کا مضمون ہی اوسکی مخالف بھی نہیں ہی اسواسطے
کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کلام کا مطلب یہی ہی کہ ایسا کافر نسبی سواے اسکی کا فر وفاجر کی پیدا نہوگا اس

[1] یعنی ولادۃ روحانیہ ولادۃ جسمانیہ کی مثل ہے ۱۲
[2] یعنی اولاد اپنے باپ کی بھید ہے ۱۲

اس سبب سے اونکا نیست ونابود ہونا ضروری ہے یہہ مطلب نہین ہے کہ کافر وفاجر پیدا ہون اسلئے
کہ کبھی نیکبختون سے بہی برے پیدا ہوتے ہین لیکن اونسے اچھے صالح بہی پیدا ہوتے ہین تو بعضے
اولاد کی نیکی اور بعضی کی بدی متقابل ہو کر فنا اور نیستی کے وجوب کی علت نہین پڑتی ہے

عزیزی ؏ سورۃ الجن

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین اٹھائیس ۲۸ آیتین اور دوسو کلمے اور گیارہ سو چھبیس ۱۱۲۶ حروف اور دو رکوع ہین اور نازل ہوئی یہہ بعد سورۂ اعراف کے اور اس
سورۃ کے ربط کی وجہ سورۂ نوح اور اوسکی پہلی سورتونکے ساتھ یہہ ہے کہ سورہ نون مین یہہ مضمون
بیان ہے کہ مکہ کے کافرون نے باوجود نہایت تردد کی نسبت کے رسول مقبول ہے اور آپکے احوال
اخلاق بزرگ پر واقف ہونیکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہ پہچانی اور دیوانگی کی نسبت
آپکی طرف کرنے لگے اور سورہ حاقہ مین یہہ مذکور ہے کہ یہہ کافر ایسے بدبخت وشقی ہین کہ باوجود عقل ودانائی
کے دعوے کے قرآن مجید کو کبھی شاعر کا کلام اور کبھی کاہن کا کلام اور کبھی پیغمبر کا بنایا ہوا کہتے ہین اتنی
سمجھ نہین رکھتے کہ اوسکی حقیقت حال کو دریافت کرین کہ یہہ کلام اعجاز سے بھرا ہوا کس قسم کا ہے اور کہانسے
آیا ہے اور زمین پر اوتارنے اور زمین والونکو سنانے سے مقصود کیا ہے یہانتک کہ سورہ معارج مین جان بوجھ کر سچ
جھوٹ کرنا اور بیفایدہ جھگڑا کرنا کافرونکا کہولکر بیان فرمادیا کہ یہہ کافر اپنی نادانی وجہالت سے حق تعالے کے عذاب
درخواست کرتے ہین اور سورہ نوح مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی کامل
دعوت کا پورا قصہ بیان فرمایا یعنی جو دعوت کا حق تہا سو وہ بجا لائے اور ہزار برس تک اپنی قوم کو طرح طرح
سمجھایا اور لالچ بہی دیا اور ڈرایا بہی اور اس کام مین انتہا درجہ کی سعی کی لیکن اون لوگونے اپنے باپ دادونکی
تقلید جو کفر مین کی تہی اوسی ہرگز نہ چہوڑا اور اوسی پر ہٹ کرتے رہے اور اب اس سورۃ مین ارشاد ہوتا ہے کہ حق
تعالی کی قدرت کاملہ کا تماشا دیکھو اور خوب جان رکھو کہ وہ لوگونکا پہیر دینے والا اور اونکے ہدایت کا کرنیوالا وہی مالک اور اہل
ہے اپنی قوم کا حال دیکھو کہ بخوبی جانتے ہین اور نسبی قرابت بہی رکھتی ہین اور ایک جنس بہی ہین اور عرب
کلام کے بڑے ماہر ہین اور بقدر استعداد رکھتے ہین کہ اگر قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کلام کے اعجاز دریافت
کرنے مین تہوڑا سا غور وتامل کرین تو بخوبی سمجھ سکتی ہین لیکن ہرگز نہین سمجھتے بلکہ ایسے گمراہ ہین کہ جان
بوجھ کر انکار کرتے ہین اور نہین مانتے اور بیفایدہ کلام کرتے ہین حضرت نوح علیہ السلام کی قوم باوجود
اوسقدر مدت دراز کی دعوت کے اور ہمجنس ہونیکے یعنے آدمی تہے نہ جن اور عقل پوری رکھتے تہے اور دنیا
کی بہلائی اور کفر کی برائی بخوبی سمجھ سکتے تہے لیکن ہرگز راہ پر نہ آئی حضرت نوح علیہ السلام کا کلام نہ سنا بلکہ
روز بروز گمراہی اونکی اور زیادہ ہوتی گئی اور سیدہی راہ سے بہاگتی رہی اور ایک جماعت اون جنونکی جو تمہارے
ہمجنس بہی نہین ہین اور انسان کی بات سمجھنے کی فہمید بہی خوب نہین رکھتے اور تمکو دیکہا بہی نہین اور
تمہاری صحبت مین بہی نہین آئے تاکہ قرآن کے معنون کی تقریر تم اونکے آگے بیان کرتے اور اوسکے
مضمون کو اچھی طرح سے کہولکر اونکو سناتے فقط راہ چلنے کی آیتین قرآن شریف کی تمسے سنکر کتنے ہدایت کے
نشے مین مست ہو گئے اور کیسے قرآن مجید کے معتقد اور تابعدار ہو گئے کہ سنتے ہی ایمان لائے اور اپنے قوم کی بزرگون

اور پیشواؤن کی تقلید سے بالکل پہر گئے اور ایمان کی خوبی اور کفر کی برائی کیا اچھی طرح سے اپنی قوم کے سامنے بیان کی اور تمہاری نبوت کی صحت پر کیا خوب دلیل لائی باوجود اس بات کی کہ برائیان جنونکی جبلی ہین جیسے غرور وتکبر اور ہٹ کرنا اور اپنے بہاگنے اور چہپنی پر بہروسا کرنا سوان تونکو اپنے سے دور کیا اور اقرار کیا اس بات کا کہ لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا اور اس تک کہ اقرار کیا کہ ہمکو ہرگز علم غیب نہین ہے اور اپنے تعریف وتوصیف سے دست بردار ہوئے اور کہو لکر کہدیا کہ مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا اور ایمان دارون اور کافرون کی انجام کار کو دریافت کر لیا پس سمجہا چاہیے کہ جسکی بہلائی اور رہنمائی کیواسطے ہدایت الہی اوسکے حال پر متوجہ ہوا اور توفیق نیک اوسطرفسے ملی تو جتنی برائیان اور نیک بات سے روکنے والیان ہین وہ چیزین اوسکی پاس ہی نہین آتی ہین اور جو جو چیزین نیک بات کے حاصل کرنیوالیان ہین وہ سب بلی خواہش جمع ہوتی ہین اور جسطرف حق تعالی کی ہدایت متوجہ نہو وہی تو کتنی ہی عقل ودانائی ہو اور ہم جنسی اور قرابت بہی پائی جائی اور اوستاد کی شفقت اور محبت اور مرشد کامل کی صحبت بہی نصیب ہووی لیکن یہہ سب باتین بیکار و بیفائدہ محض ہو جاتی ہین اور کچہہ بن نہین پڑتی مصرع کچہہ بن نہین پڑتی جب تقدیر بگڑتے ہے نظم جسکو توفیق حق ہووی رفیق ٭ بن پڑی گر برا بہی کام کرے ٭ جسکی تقدیر ہے اولٹ جاوے ٭ جو اپنے سر پر اوسکی آن پڑے ٭ اور باوجود ان دونون باتونکے متفرق مضمون مین بہی مناسبت او رموافقت پائی جاتی ہے چنانچہ سورہ نوح مین حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے فرمایا ہے مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا اور اس سورہ مین جنون کی زبانی نقل فرمایا ہے وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا اور اس سورہ کا نام سورہ جن اسلیئے ہوا کہ اسمین قصہ جنونکا مذکور ہے اور وجہہ اوس قصہ ذکر کرنیکی یہہ ہی کہ لوگ اوس وقت کی جنونکو غیب دان جانتے تہے اور کاہنونکی جو جن تابع ہتی اونکی لیئی خبر لاوی اور بہت لیجاتی ہتی جیسے اسوقت میز جو جن اور پریان جنکے سر پر آتی ہین اونکی لیئی ہتین لیجاتی ہین اور قرآن کی مانند عبارت بنانیسی جن عاجز ہوئی تو جانا کہ اگرچہ یہہ کلام بشر کا نہین ہے لیکن جن محمد کو سکہا جاتے ہین اسلیئے یہہ قصہ اس وہم کی دفع میں مذکور ہوا کہ دیکہو جن بہی اس کلام کو سنکر متعجب حیران ہوئی اور اپنے عاجزی کا اقرار کیا اور کہنی لگی کہ یہہ کلام ہرگز مخلوق کا نہین ہے بلکہ یہہ کلام خالق کا ہے تو یہہ شبہہ بہی بالکل جاتا رہا اور ثابت ہوا کہ یہہ کلام پاک نہ کلام بشر ہے نہ کلام جن بلکہ یہہ کلام اوس مالک الملک کا ہے کہ جسکے ذات وصفات مین کوئی شریک نہین اور اگر کسیکے دلمین یہہ شبہہ گذرے کہ جنونکا اپنے عاجزی کا ذکر کرنا یعنی یہہ کہنا کہ یہہ کلام حق تعالی کا ہے کسی مخلوق کا نہین ہے یہہ بہی تو اسی قرآن سے ثابت ہوا ہے جنون کی زبان سے کسنی سنا کہ جنون نے اپنے عاجزیکا اقرار کیا تاکہ اس کلام کا اعجاز ثابت ہو اور حق تعالے کا کلام ہونا ثابت ہو اور حق تعالے کا کلام ہونا سبکو یقین ہو جاوے سو یہان اثبات الشئ بنفسہ لازم آتا ہے یعنی ایک چیز کی وجود کو ثابت کرنا اوس چیز کے ذات ثابت کرنیسے اور اسکا جواب یہہ ہے کہ یہان اثبات الشئ بنفسہ لازم نہین ہوتا بلکہ یہہ اثبات الشئ علے فرض نقیضہ کی طور پر ہی یعنی اوس چیز کی نقیض کو ہم فرض کر لین یعنی مان لین یہہ

یہہ چیز ثابت ہوتی ہے اور دعوی اور مطلب کو ثابت کرتیں کوئی دلیل اس سی مضبوط و قوی نہیں ہے اور
یہان اس مطلب کو یون سمجہنا چاہیی کہ قرآن کی منکرونسے ہم پوچہتی ہین کہ جس سورۃ مین کلام
الٰہی ہونیکا اور اپنے عاجز ہونیکا اقرار جنون کی زبان سی نقل کیا گیا ہے وہ سورۃ کلام الٰہی ہے یا جنون کا کلام
اگر تم کہوگے کہ جنون کا کلام ہے تو ہمارا مطلب ثابت ہوا یعنی جنون نی اقرار کیا اپنے عاجز ہونیکا اور اوسکو
کلام الٰہی کہا اور اگر تم کہوگے کہ یہہ کلام الٰہی ہے تو بہی ہمارا مطلب ثابت ہوا کہ یہی ہمارا مطلب ہے اور جب کلام الٰہی کا
ہونا صادق ہوا تو جو کچہہ اوسمین جنونکا احوال مذکور ہے وہ بہی ثابت ہوا اور اس بات کا شبہ کہ باقی قرآن
بہی جن کا کلام ہوا اور یہہ سورۃ آدمی کا کلام ہو سو یہہ شبہہ پہلی سے باطل ہو چکا ہے اسلئے کہ آدمی اس سورۃ کی
مقابلہ مین کلام لا نہین سکتی پس ا وہین دونون احتمالونسی یعنی یہہ سورۃ جن کا کلام ہے یا خدا کا ایک
احتمال کا معین ہونا ضرور ہوا اور دونون احتمالون مین سے جو ثابت ہو تو اپنا مطلب ثابت ہی اور دوسرے
وجہ قرآن کی ثبوت کی جنون کیطرف سی یہہ ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبعوث ہونیسے پہلی جنات
آسمان پر جاتے تہے اور جو فرشتے دنیا کی کامونکی تدبیر پر مقرر ہین اونکی مجلسونمین سے وہ باتین جو دنیا مین
ہونیوالے ہین چوری اور جاسوسی کی طور پر سنا کر لوگونسے کہتے تہے تا کہ وہ لوگ اونکی غیب دانی کی معتقد ہون
اور اونکی پرستش کرین اور کاہنون کو جو اون جنون کی خادم اور پجاری ہین نذر و نیاز لاکر دیوین اور روز
بروز اون کاہنون کی شیخی اور بزرگی اونکی نزدیک بڑہتی جاوی سو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی
ہوے تب یہہ کارخانہ درہم برہم ہوگیا اور آسمان پہ جانیسے جنونکو ممانعت ہوگئی اور فرشتی نگہبانی کو مقرر ہوئے
تا کہ آسمان پر جنونکو آنے نہ دیوین اور اگر آنیکا ارادہ کرین تو آگ کی انگار وسنی مارین اور اس قسم کی احتیاط
اور نگہبانی سے مطلب یہہ تہا کہ جب قرآن نازل ہوگا تو زمین والی اگر انکار کرینگی تو اونسی اس قرآن شریف
کا مقابلہ طلب ہوگا یعنی اگر تم اسکو کلام الٰہی نہین جانتی ہو تو تم بہی ایسا کلام بنا لاؤ اور جب زمین والونسی اسکے
مقابلہ مین کلام نہ بن سکیگا تو اونکو کلام الٰہی ہونا قرآن کا یقین ہوجاویگا اور اگر جنات آسمان پر جاتے آتے رہینگے تو
ہوسکتا ہے کہ بیت العزت کی فرشتونکی زبان سے کسی آیۃ قرآن کو سنکر کسی کاہن کو پہنچا دین اور وہ کاہن
پیغمبر کے مقابلہ مین وہ آیۃ پڑہے تو جاہلون کی ذہنون مین شبہہ پڑجاویگا کہ قرآن شریف کی برابر عبارت
آدمی بہی بنا سکتا ہے تو قرآن کا کلام الٰہی ہونا بالیقین ثابت نہوگا اور یہہ بہی تہا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت عام تہی یعنی جسطرح آپ آدمیون کے نبی تہے ویسی ہی جنون کی بہی نبی تہی اور منکر جنون سے
بہی قرآن کی مقابلہ مین عبارت کا طلب کرنا منظور تہا تا کہ وہ بہی عاجز ہوکر کلام الٰہی ہونیکا اس قرآن کے
اقرار کرین اور اگر آسمان پر انکا آنا جانا بند نہوتا تو وہ بہی بعضی آیتین فرشتونکی زبان سے چوری کے طور
سنکر مقابلہ مین موجود ہوتی اور عجز اونکا ثابت نہوتا اور اس سبب سے تدبیر الٰہی اس امر کو مقتضی ہوئی
کہ زمانہ فیض نشان نبوت مین جو زمانہ قرآن نازل ہونیکا ہے وہ تیئس برس تک رہا یہہ کارخانہ بالکل
موقوف کردیا جاوے چنانچہ عرب کے سب کاہن آپکے نبی ہونیکے وقت سے معطل و بیکار ہوگئی تہے اور گلہ
شکوہ کیا کرتے تہے کہ اب یہان ہمارے پاس کوئی خبر نہین لاتی ہین اور جنات بہی حیرت مین تہی کہ حق تعالیٰ کو کیا

۱؎ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۲؎ بیت العزت اوس مکان کو کہتے ہین جو دنیا کی آسمان پر قرآن نازل ہونیکی جگہہ ہے ۱۲ منہ

الٹ پلٹ منظور ہے جو ہم لوگ آسمان پر جانے نہین پاتے اور جانیکا ارادہ جو کرتے ہین تو مار پڑتی
ہے جب اس قرآن مجید کو سنا تب اونکو یقین ہوا کہ یہہ سب ممانعت اور حفاظت اس کلام کے واسطے تہی
کہ اسکا مقابلہ کوئی نکر سکے اور اس سورۃ کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نبی ہونیکے بعد مکہ معظمہ مین دس برس تک طرح طرح کافرونکو سمجہاتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف
بلاتے رہے پہر جب دیکہا کہ یہہ لوگ بالکل ہماری بات کو نہین سنتے اور ہماری نصیحت کو قبول نہین کرتے
آخر کو اونکے ایمان سے مایوس ہوکر آپنے جانا کہ اب انکو چہوڑیے اور بیگانون اور غیرونکو نصیحت کریے
شاید وہ راہ پر آوین اس ارادہ سے آپ طائف کی طرف تشریف لیگئے اور طائف مین تین سردار تہے
ایک عبد یالیل اور دوسرا مسعود اور تیسرا حبیب لیکن یہہ تینون سردار آپکے ساتہہ بدسلوکی اور برائی
سے پیش آئے یہان تک کہ آپکو اپنے شہر سے نکالدیا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف
اسی نیت سے تشریف لیگئے کہ شاید یہہ لوگ ہماری بات سنین اور یہہ سوق عکاظ ایک بازار کا نام ہے
میلہ کے طور پر تہا سال مین ایک بار بیسوین شوال سے دسوین ذیقعدہ تک وہان مجمع رہتا تہا اطراف
و جوانب کے لوگ خرید و فروخت کے لیئے وہان جمع ہوتے تہے سو اوسطرف جاتے مین ایکدن راہ مین آپنے
نخلہ مین مقام کیا تہا اور صبح کو آپ صحابہ کے ساتہہ فجر کی نماز مین مشغول تہے اور قرأت جہر سے پڑہ رہے
تہے اوسوقت نو جن اوسطرف آ نکلے اور وہ جن بنو شیصبان کے فرقہ سے تہے جو جنون کے قبیلہ مین بہت
عمدہ قبیلہ ہے اور شہر نصیبین کے رہنے والے تہے اور اوسطرف اونکے آنیکی یہہ وجہہ ہوئی تہی کہ جب
آسمان پر جانیسے جن روکے گئے اور جب ارادہ اوپر جانیکا کرتی تو آگ کے انگارے اونپر پڑتے تب
جنون نے آپسمین مشورہ کیا کہ اسکا سبب کیا ہے جو ہمکو آسمان پر چڑہنے کی ممانعت ہوئی اور
ہمکو وہانکی خبر سے روکا پہر آپسمین ایسی صلاح ٹہیرائی کہ تمام دنیا مین مشرق سے مغرب تک اور جنوب
سے شمال تک پہر کر خبر لو اور دیکہو کہ کونسی نئی چیز زمین پر ظاہر ہوئی ہے جسکے سبب سے ہم لوگونکے لیئے
آسمان کی ممانعت ہوئی ہے اس بہید سے اگر کچہہ معلوم ہوجاوے اور اوسکا بہی تدارک ہوسکے تو اوسکے دفع
کرنیکا کچہہ علاج کرین سو اسچیز کی تلاش مین یہہ نو شخص ادہر تہامہ کیطرف آنکلے تہے اور رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف زبان فیض ترجمان سے قرآن شریف سنا اور اوسکی تاثیر اونکے دلونپر
برسی اور اوسکے سنتے ہی اونکو یقین ہوا کہ یہہ کلام اللہ کی طرف سے اوترا ہے اور یہی ہماری ممانعت کا سبب ہے
تاکہ کوئی ہم مین سے اسکو چوری سے آسمان سے سنکر کسی دوسرے کو نہ پہنچاوے پہر جب تمام قرأۃ آپکی زبان مبارک سے
سن لی تب اپنی قوم کی طرف گئے اور اونکو اس خبر سے آگاہ کیا اور اس جماعت مین جنہون نے قرآن سنا تہا
دو سردار تہے ایک کا نام زوبعہ تہا اور دوسرے کا نام عمرو تہا اور اونکا قصہ تاریخ کی کتابون مین تفصیل سے مذکور ہے
بعد اسکے اونکے سمجہانیسے نو ہی سردار جنونکے نصیبین اور نینوا کے رہنے والے اپنے لشکر اور تابعدارونکو لیکر
قرآن کو سننے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال با کمال اور آپکے صحبت سے مشرف ہونیکو ارادہ کیا جب قریب پہنچے
تب زوبعہ نے آگے جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ بہت جن آپکے جمال با کمال کے دیکہنے کو اور قرآن شریف سننے کو آتی ہین جس مکان کا حکم

بیان سبب نزول سورۃ جن

جسوقت حکم ہو حاضر ہووین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ راتکی وقت شعب الحجون کی نواح اور میدانمین جمع
ہووین اسواسطے کہ دنکو اگر ملاقات ہوگی تو شہر کی لوگونکو دہشت لگیگی اور شعب الحجون ایک پہاڑ کی دریکا نام ہی جو
میدان ہی مکہ معظمہ کے قریب پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا سی فراغت کر کر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کو اپنے ساتھہ لیکر اوسطرف کو تشریف لیگئی جنونکا ہجوم بہت دیکہا اور سبکو مشتاق پایا عبد اللہ بن مسعود کو
ایکی باہر چہوڑا اور ایک خط اپنے دست مبارک سی اونکی گرد کہینچدیا اور فرمایا کہ جب تک ہم نہ آدین اس خط کی باہر قدم
نہ نکالنا کہ مبادا تمکو جنون سی اذیت پہنچی اور آپنے وہان تشریف فرما ہو کر اپنے دیدار سی اون سبکو مشرف کیا
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین دور سے دیکہتا تہا اونمین سی بعضی گدہ کی شکل کی ہتی اور بعضی جنگ
شکل اور طور پر اور یہہ ایک فرقہ ہی بصریسی متصل رہتاہی ننگے سر اور ننگے پانو رہتے ہین اور سفید کپڑ ایسی ستر
ڈہانکتی ہین اور رنگ اونکی بدن کا سیاہ ہوتا ہی اور اونکی سر اور داڑہی کی بال دوہرے ہوتی ہین سرخی مائل اور بعضی
اور شکل کے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نزدیک ہجوم کیا اور آپکی صحبت بابرکت سی مشرف ہوی صبح تک آپ اونکی
تعلیم وتلقین مین مشغول رہی پہر اونہون نی عرض کیا کہ تبرک کی طور پر کچہہ ہمکو عنایت فرمائیی آپنی فرمایا کہ مین
ایسا توشہ تمکو دیتا ہون جو قیامت تک تمہاری قوم کو نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن کام آوی اور وہ یہہ ہی کہ
جہان کہین ہڈی خالی یا اونٹ یا بکری مینگنی یا گائین بہینس کا گوبر پڑا ہوا پاؤ اوسکو اپنے صرف مین لاؤ حق
تعالی جلشانہ میری دعا سی تمکو ایسا رزق اور ایسی لذت عنایت فرما دیگا جو تمہاری اگلی کہانی پینیے سے کر
ہوگی اور بعضے روایتو نمین آیا ہی کہ کوئلہ کو سیہہ آپنے اونکو عنایت فرمایا پہر جنون نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان
چیزونکو آدمی گندہ کر ڈالتی ہین اور نجاست سی خراب کر دیتی ہین آپنی فرمایا کہ ہم آدمیونکو منع کر دینگی چنانچہ اوسوقت
سی ہڈی اور خشک گوبر اور مینگنی سی استنجا کرنا منع ہوا اور اونہی جنون مین جنات کی آپسمین ایک خون ہو گیا تہا اوسکا
فیصلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا آپنی جو حق بات ہتی سو کہدی پہر وہ سب راضی ہوئی اور جنتی
ہتی رخصت ہو کر روانہ ہوی اور آپ مکان کو تشریف فرما ہوی اور دوسری مرتبہ بہت سی جن حرا پہاڑ پر جمع
ہوی اور وہ جزیرون کی باشندہ ہتی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جن کو خبر کرنیکے لیے بہیجا اوس
کو آپ تنہا تشریف لیگئی ہتی اور تمام شب اونکی تعلیم وتلقین مین رہی چنانچہ صبح کیوقت صحابہ کو اونکی آگ اور
لکڑیان اور اور چیزین جو وہ چہوڑ گئی ہتی آپنے بتائی ہین اور یہہ صحیح مسلم مین مذکور ہے حاصل کلام کا یہہ ہے
نہ جنون کا آپکی خدمت مین حاضر ہونا اور دین کی بات کی تحقیق کرنا کئی مرتبہ ثابت ہی عبد اللہ بن مسعود رض کو قوم
زط یعنی حبش کی قوم کو جب دیکہتی تو ڈرتے تہے اور پوچہتی کہ یہہ کیا جن ہی لوگونکو تعجب ہوتا تہا اور کہتی تہی کہ یہہ
جن نہین ہی یہہ تو آدمی ہی تب عبد اللہ بن مسعود رض کہتے تہے کہ مینی جسوقت سی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی ہمراہی مین جنون کو اس شکل وصورت کا دیکہا ہے اوسوقت سی جسے مجکو نظر پڑتی ہین مجکو یہی جن ہونیکا
گمان ہوتا ہی کہ شاید یہہ بہی جن ہون اور یہہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۃ الرحمن
کو جب جنون پر پڑہا تہا تو جنون نی اوس سورۃ کو نہایت مؤدب ہو کر سنا تہا اور جب آپ یہہ آیۃ پڑہتے تہے
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اوسکی جواب مین وہ سب پکار کر کہتے تہے کہ لَا بِشَیْءٍ مِّنْ

ع ۲

تکذبٰ فلک الحمد ۔ سو حق تعالی اس سورۃ کا مضمون کا فرونکو سنانا ہی تاکہ اونکو بھی عبرت ونصیحت ہو اور آپس بانکو خوب طرح سمجھین کہ جنات کی خلقت تابعداری اور فرمان برداری سی بہت بعید ہے ہرگز نہین چاہتی کہ کیسیکی تابعدار ہو وین لیکن باوجود اسکی انکا تو یہہ حال ہی کہ سنتی ہی قرآن کی اوسپر ایمان لائی اور پیغمبر کی فرمان بردار ہوگئی اور دل و جان سی اوسکی تابعداری قبول کی تم لوگ تو ہم جنس ہو تمکو تو چاہیے تہا کہ اپنے سر کو قدم بنا کر دین وسلام مین داخل ہوتی اور رسول کی فرمان برداری کو خوش ہو کر دل و جان سی قبول کرتی ہے

عزیزی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا

کہہ وحی آئی طرف میری کہ سنا ایک جماعت نی جنومین سی پس کہا تحقیق ہمنی سنا قرآن عجب کہ بتاتا تہا طرف راہ سیدہی کے پس ایمان لائی ہم اوسپر اور شریک مقرر نہین کرینگے ہم ساتہہ پروردگار اپنے کے کسیکو

فتح تو کہہ کہ مجکو حکم آیا کہ سن گئی کتنی لوگ جنون کی پہر کہا ہمنی سنا ہے ایک قرآن عجب سمجہاتا نیک راہ پہر ہم اوسپر یقین لائی اور ہرگز نہ شریک بتاوینگے اپنے رب کا کسیکو

موضح تفسیر قل کہہ تو ای پیغمبر کہ اگر تمہارے دلوںمین یون سمایا ہے کہ آدمیونکا عاجز ہونا اس کلام سی اس سبب سے ہے کہ یہہ کلام جنکا ہے اور آدمی جن کی برابر کلام بنا نہین سکتی تو جنونکا حال سنو کہ جنون نی اس کلام کی سنتی ہے اسکے اعجاز کا اقرار کیا اور یہہ جنونکا اقرار میری پاس جنون کی واسطی سی نہین پہنچا ہی تاکہ اس خبر مین احتمال صدق وکذب کا ہو بلکہ حق تعالی کی طرف سی وحی کی طور پر مجہپر نازل ہوا ہے اسواسطے کہ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ وحی کی گئی ہی میری طرف اس مضمون کی کہ جنون نی اس کلام عاجز کرنیوالیکا اقرار کیا اور یہہ اقرار سطور کا نہین ہی کہ اس کلام کو بدون سمجھی بوجہی اوسکے فصاحت وبلاغت کی اعجاز کا اقرار کرلیا ہو بلکہ اسْتَمَعَ نہایت توجہہ سی کان رکہہ کر سنا ایک دو نی نہین بلکہ نفر مِّنَ الْجِنِّ بڑی جماعت نی جنون سی جنکی خبر کو حکم تواتر کا ہی اور جب ایک امر وجدانی کی اسقدر بہت لوگ خبر دین تو اوس خبر کا یقین حاصل ہو جاتا ہی اور یہہ خبر جنونکی کچہہ مجہی کو اور اور آدمیونکو فقط نہین دی ہی تاکہ کسی کی پاسداری اور خاطرداریکا احتمال ہووے بلکہ اون جنون نی اپنی قوم مین جاکر یہہ خبر پہنچائی فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا پس کہا بیشک ہمنی سنا ہی قرآن یعنی ایک پڑہنے کی چیز یہان جاننا چاہیے کہ دنیا مین کتابین تصنیف کی ہوئین دو قسم کی ہوتی ہین ایک قسم تو فقط پڑہنے کے ہوتے ہے جسمین خدا کا ذکر بہت ہو اور اسد تعالی کی وہ صفتین اور مدحین اوسمین ہو وین جو وقت طلب نہو وین بلکہ عقل کی نزدیک ظاہر وعام فہم ہو وین جیسی کتاب اذکار امام نووی اور حصن حصین اور اوراد وظیفے اور اس قسم کی اور کتابین جنمین اللہ تعالی کے بہلے بہلے وصف بیان ہین اور دوسرے قسم وہ ہی جو دیکہنے ہوتین ہین یعنی بدون مطالعہ اور غور کی اوسکا مطلب سمجہہ مین نہین آتا جیسی عقائد اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور اور دینی علمون کے کتابین کہ اونمین حق تعالی کی دقیق وباریک صفتین اور مدحین جو عام کی فہم سی باہر ہین اور عجائب وغرائب اوسکی قدرتین اور صنعتین اور دنیا اور آخرت کی حکم اور انبیاء اور اولیاء اور اوسکی خاص بندونکی احوال اور ایسی مسئلے اور قاعدی جو

اون چیز وکلی سمجھنی مین کام آوین بلکہ دستور بین یہہ سب اونمین داخل ہین اور یہہ حق تعالی کا کلام جو ہمارے
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہی ہر طرح کا ذکر اور صفات الٰہی سی پر ہی کہ سب عام بلکہ امیونکی فہم مین
آتا ہی اور ہرگز عقل کے نزدیک اوسمین کسی طور کی پوشیدگی پائی نہین جاتی اور کوئی آیۃ اس کلام پاک
بلکہ کوئی جملہ طویلہ اوسکا ذکر الٰہی سی خالی نہین ہی اسی واسطے اس کلام کا نام قرآن رکہا ہی ایسی کہ اذکار و
اوراد کی حکم مین ہی لیکن جنون نی جب یہہ کلام سنا اور سمجہا کہ یہہ کلام ذکر و ورد ہی تو اوسکی ساتہہ ہی ایکبات
اور بہی اونہون نی سمجہی اوسکو عجبًا یعنی ایک ذکر ہی لیکن نہایت عجیب و غریب نکات کو شامل ہی ایسی کہ باوجود
ذکر ہونیکی بہت مضامین عمدہ اور عبارت فصیح رکہتا ہی پہر اگر اوسکی وعظ و نصیحت کی کلمونکو دیکہی اور غور
کیجیی تو ویسیہی دلچسپ و مناسب ہین اور اگر اوسکی عمدہ مضامین مین خوب غور و تامل کیجیی تو عجیب لفظونمین اون
مضمونونکو بیان فرمایا ہی کہ ہرگز کسی مخلوق کا کلام اس اسلوب کا پایا نہین جاتا ایسی کہ یہہ کلام نہ نظم ہے
نہ سجع نثر ہے لیکن باوجود ہا تکی تشبیہ اور استعارہ کی رعایت اس خوبی سی اسمین کی ہی کہ انتہا درجہ کی
فصاحت اور بلاغت کی رتبہ کو پہنچا ہی اور اون سب کے علاوہ یہہ ہی کہ یَهْدِیٓ اِلَی الرُّشْدِ راہ دکہاتا ہی
صواب و بہتری کی اور روح مین بڑی تاثیر کرتا ہی اور اپنے معنونکو روح مین منقش کر دیتا ہی اور دلکو
اس طور سی روشن کر دیتا ہی کہ اوسکی تاثیر تمام قوتونکو غضبیہ ہون یا شہویہ سبکو گہیر لیتی ہی پس یہہ کلام
ورد اور ذکر کا بہی حکم رکہتا ہے اور معلم اور اوستاد اور پیر و مرشد کا ہی اور باوجود اسکی اس قسم کا یہہ کلام نہین
ہے کہ فکر و تخیلات سی علاقہ رکہی یا عقلی قیاسون سی نکلا ہو یا وہمی اور خیالی مقدمونسی مرکب ہو بلکہ نہایت
عمدہ عجائبات و غرائبات کو شامل ہی فَاٰمَنَّا بِهٖ بس ایمان لائی ہم اس کلام پر اور جان لیا ہمنی کہ اس
قسم کا کلام ہوگا مگر حق تعالی کی طرف سی اور اگر باوجود ایسی تاثیر و خوبی اس کلام کی سمجہنی کی بعد بہی اس کلام
کو کلام الٰہی نہ جانین ہم بلکہ اس کلام کو حق تعالی کی غیر کی طرف سی جانین کہ اور بہی اس قسم کا کلام بنا کر نازل
کر سکتا ہے تو شرک کو ہمنی ثابت کیا وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اور ہرگز ہم شریک نکرینگے اپنے پروردگار کے
ساتہہ کسیکو اور یہہ بہی جنون نی ذکر کیا کہ پروردگار مطلق وہ ہی کہ عظمت اور بزرگی انتہا درجہ کی اوسمین
پائی جاوی اور کوئی اوسکی برابری نکر سکی وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی الخ **عزیزی** وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی
جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ اور بیان کیا اون جنون نے
کہ بلند ہے بزرگی پروردگار ہمار یکی نہین پکڑے ہے اوسنی بیوی اور نہ فرزند **فتح** اور یہہ کہ اونچی
ہے شان ہماری رب کی نہین رکہی اوسنی جورو نہ بیٹا **موضح** **تفسیر** وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا
اور بیشک حال یہہ ہی کہ بہت ہی بلند ہی بزرگی ہماری پروردگار کے اس سی کہ کوئی اوسکا شریک ہو سکے
اور یہی وجہ ہی جو مَا اتَّخَذَ الخ نہین لیا ہماری پروردگار نے عورتکو اور نہ لڑکیکو ایسی کہ عورت اکثر خانگی
کامونمین مرد کی شریک ہوتی ہی اور لڑکا باپ کی مال و ملک مین شریک ہوتا ہی اور اللہ پاک ہی اس بات سے
کہ کوئی بزور اوسکا شریک ہو جاوی یا کسیکو وہ خود اپنی رضا سی اپنا شریک کر لی ایسی کہ دونون قسم کی
شرکتون مین نہایت اوسکی عظمت کا نقصان ہی اور یہہ بہی ہوا کہ قرآن سننی کی پہلی جو اونکی دلمین تہا بسبب

گمراہی ہوئی تہین جیسی اونکی اعتقاد مین یہہ تہا کہ بعضی اوسکی بندی اوسکی کارخانہ مین شریک ہین یا بعضی اوسکی اولاد ہین یا بعضی اوسکی جورو ہین سوان سب باتون سی توبہ کی اور اسکا عذر یون بیان کیا وَاَنَّهٗ كَانَ الخ

عزیزی وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا اور یہہ کہ افترا کرتی جاہل ہماری خدا پر جہوٹ ۵ **فتح** اور یہہ کہ ہمارا بیوقوف کہتا ہے اسد پر بڑہا کر باتین ۵ **موضح** **تفسیر** الخ اور بیشک حال یہہ ہی کہ کہتی تہی احمق لوگ ہم مین سی اسد تعالی پر ایسے بات جو اوسکی شان سی بہت بعید ہے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ ابلیس اور اور جن جو اوسکی تابع تہی بری اعتقاد حق تعالی کی جناب مین کہتی تہی اور اوسکی مخلوقات مین سی کسیکو اسد تعالی کے جورو ٹہیرایا تہا اور کسیکو اوسکی اولاد اور بعضونکو اوسکا شریک ٹہیرایا تہا اور اسد تعالی کی خاص صفتین اونمین ثابت کرتی تہی اسطور سے کہ بعضونکو کہتی تہی کہ یہہ قدرت کامله رکہتا ہی جو چاہی سو کر سکتا ہی اور بعضونکی علم کو محیط جانتی تہی یعنی دور اور نزدیک اور کہلا اور چہپا اوسکے نزدیک برابر ہے کوئی چیز اوس سی پوشیدہ نہین ہی اور بندونکو اپنے فعل کا خالق جانتی تہی اور بعضونکو ایسا جانتی تہی کہ اگر کوئی مشکل کے وقت اونکو پکاری تو وہ غیب سی اوسکی مدد کری اور اوسکی حاجت روائی کر سکتی ہین اور بعضونکو عبادت کا مستحق جانتی تہی یعنی اونکی عبادت کرنی ضروری جیسی سجدہ کرنا یا اونکی نام کا روزہ رکہنا اور سوا اسکی اور بعضونکو ذکر دائم کا مستحق جانتی تہی یعنی اونکی نام کو ہر وقت جپنا پڑا ثواب جانتی تہی اور بعضونکو ایسا جانتی تہی کہ اونکی نام پر جانور ذبح کرنا بڑا ثواب ہی اور وہ اوسکی مستحق ہین اور مال کو کسیکے نام پر خرچ کرنا اور نذر اور ہدیہ اوسکو پہنچانا اسکو اوسکی نزدیکی اور خوشی کا سبب جانتی تہی اور بعضونکو ایسا جانتی کہ اگر لوگ اپنی تئین اونکا بندہ اور پرستار کہین تو درست ہی اور وہ مستحق اسکی ہین اور اسیطرح کی بہت سی باطل چیزونکی معتقد تہی سو اب اس قرآن کی سننی سی ہمکو معلوم ہوا کہ وہ سب اعتقاد ہماری بی اصل و باطل تہی اللہ تعالے ایسے فاسد و بُری اعتقادون سی پاک ہی اور اس اپنی باطل اعتقاد و بسنی عذر کرنمین یہہ بہی جنون نی بیان کیا وَّاَنَّا ظَنَنَّا الخ ۵

عزیزی وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور یہہ کہ ہم گمان کرتی تہی کہ ہرگز نہین کہینگے بنی آدم اور جن اوپر کلام خدا کی جہوٹ کو ۵ **فتح** اور یہہ کہ ہمکو خیال تہا کہ نہ بولینگی جن و انس اسد پر جہوٹ ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** وَّاَنَّا ظَنَنَّآ الخ اور بیشک ہمنی گمان کیا تہا کہ ہرگز نہ کہینگے آدمی اور جن جرأت کرکر اور بیباک ہوکر اسد پر جہوٹ کو اونکی کلام کا حاصل یہہ ہی کہ اتنی مدت تک ایسی باطلی اعتقاد ہمین جو ہمنی رہی اسکا سبب یہہ تہا کہ ہمنی تقلید کی تہی اون لوگونکی جو عقل و دانائی مین ساری جہان سی ممتاز تہی اور حق و باطل کی دریافت کرنمین اپنی تئین یکتائی زمانہ جانتی تہی اور ہمنی یہہ جانا تہا کہ اسقدر جماعت کثیر جن و انس سی کہ ہر ایک اونمین سی عقل و دانائی مین کسیکو اپنا ثانی نہین جانتا ہی اور ہر بات کی تہہ کو پہنچتی مین ہر ایک اپنی تئین دوسری سی بڑہ کر جانتا ہی سو ایسی عاقل و فہمیدہ لوگ سبکے سب یکبارگی کسی بڑی شخص پر مخلوقات سی جہوٹ نہ باندہینگی پہر ایسے شخصو سی اسد تعالی پر جہوٹ باندہنا جو سب چیزوں سی بڑا ہے اور اوسکے عظمت و بزرگی کے سامنے کسیکے عظمت و بزرگی یا شان کو بہی نہین پہنچتی

کسی طرح ممکن نہین ہی اور ہرگز یہہ لوگ ایسی جرأت و بیباکی نکرتے لیکن ان لوگون کی بڑی جرأت و بیباکی
کی کہ اللہ تعالی پر جھوٹ باندہا اور اوس اونکی جرأت و بیباکی کا سبب ہے ہمنے دریافت کیا اور اس سبب کو
جنون کی یون بیان کیا وَاَنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ الخ **عزیزی** وَاَنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ
یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْھُمْ رَھَقًا اور یہہ کہ بیٹی آدم کی پناہ پکڑتی تہی ساتہہ مردو
جن کی پس زیادہ کیا انسان نی بیچ حق اون جنون کی سرکشی کو یہہ اشارہ ہی اسپر کہ جاہلیت مین جب کسی
جگہہ مین اوترتی تہی کہتی تہی اعوذ بسید ھذا الوادی من سفھاء قومہ **فتح**
اور یہہ کہتے کہتے مرد آدمیونکی پناہ پکڑے کتنے مردونکی جنونمین پہر انکو بڑہا اور سر چڑہنا **موضح**
تفسیر وَاَنَّہٗ کَانَ الخ اور بیشک تہی بہت لوگ آدمیونسی کہ باوجود مرد ہونیکی کہ عقل کا کمال اور دل کی قوۃ
اور بیخوفی مردکو لازم ہی یعوذون الخ پناہ مانگتی تہی جن کی فرقہ کی مردانسی اور یہہ انکا پناہ مانگنا کئی
قسم کا تہا پہلا طور پناہ مانگنی کا یہہ تہا کہ جب کوئی مرض اونکو لاحق ہوتا تہا تو وہ جانتی تہی کہ یہہ جن کے بدنظر
کا اثر ہے سو اوس جن کی لیی کہانا اور خوشبو اور بخور تیار کرکی جس جگہہ پر جانتی تہی کہ یہان جنون کی آنیکا گمان
ہی وہان وہ چیزین رکہدیتی تہی تاکہ اوسکو بطور رشوت کی طور پر قبول کرین اور ہمکو ایذا نہ پہنچا دین اور دوسرا
طور پناہ مانگنی کا یہہ تہا کہ مشکل چیزونمین اونکی طرف رجوع کرتی تہی اور اونکی نام کو بطور وظیفہ کی جپا کرتی
تہی اور اون تراشی ہوئی صورتونپر جنکو اونہین جنونکی نام کا ٹہرایا تہا اور اونکو بت کہتی تہی نذرین اور تحفی اور
قربانی چڑہاتی تہی اور تیسرا طور یہہ تہا کہ جب کسیکو اونمین سی آگیکی بات دریافت کرنی منظور ہوتی تو کاہنو
کی پاس جاتی اور اونسی پری خوانی کراتی یعنی جو جنونکی بلانیکا طور ہے جیسی مکانونکا صاف کرنا اور پہول
رکہنی اور لوبان جلانا راگ کرانا تاکہ اس سبب سے جن آ جائے ... چیزین کہ یہہ مطلب ہی اوسکی خبر دے
کہ فلانی چیز یون ہوگی اور فلانی چیز یون چوتہا طور یہہ تہا کہ جب سفر مین کسی جنگل یا پہاڑ یا مکانمین اوترتی
تو جنونکی بادشاہون اور سردارونکا نام لیتی اور اونسی پناہ اور مدد چاہتی تاکہ اوس مقام پر اونکی تابعدار
کوئی صدمہ ہمپر نہ پہنچے اور اس مضمون کی کچہہ کلمات بنا رکہی تہی اونکو پڑہتے تہی جیسی دہائی لونا چمار کی
یا کلوا بیر کی اور اسی طور کے اور کلمات اب بہی مشہور ہین اور اونکی اعتقاد مین یون سمایا تہا کہ جب اونکی
پناہ مین آگئی تو اب سب بلاؤنسی محفوظ رہینگے اور پانچوان طور یہہ تہا کہ اونکی تعریفین اور خوشآمدین
اور چاپلوسی کیا کرتی تہی اور نذرین اور تحفی اور اچہے اچہے کہانی اونکی نام پر دیکر اونکو اپنی طرف متوجہ
کرتی تاکہ وہ عاجزی اور احتیاج کی وقت اس حیلہ سی اونکی کام آوین اور اونکی مدد کرین چنانچہ کردم ابن السائب
اپنے باپ سی کہ وہ صحابی تہی روایت کرتی ہین کہ اونکی باپ کہتی تہی کہ سفر مین ایک مرتبہ ایک عجیب چیز دیکہنے مین
آئی کہ جنگل مین ایک شخص بکریان چراتا تہا ایک بہیڑیا آیا اور اوسکے بکریونمین سی ایک بکری اوٹہا کر لیگیا
اوس شخص نے ایک جن کا نام لیکر پکارا کہ ای فلانی جلد آ کہ بہیڑیا میری بکری کو لیی جاتا ہی اوس
آواز کی ساتہہ ہی سنا ہمنی کوئی شخص کہتا ہی کہ ای بہیڑیی اسکے بکری کو چہوڑ دی پس اوسیوقت
بہیڑیے نے اوس بکری کو چہوڑ دیا بلکہ جہان سی لیگیا تہا اوسی جگہہ پہنچا کر چلا گیا فَزَادُوْھُمْ رَھَقًا

پہر ہوا وہ کیا ان آدمیون نے جنونکا تکبر اور غرور اسواسطے جنون نے جانا کہ خدا کی بندے ہین کا موہین جو ہمارے طرف محتاج ہوتے ہین اور ہم اونکی کارروائی کر دیتے ہین اور بعضی بلائین اور آفتین جو حق تعالی اونپر پہنچاتا ہے ہم اونسے دفع کر دیتے ہین تو ہمکو بہی خدائی کارخانہ مین ایکطرحکی شرکت اور دخل ہے اور اگر مستقل اور بلا واسطہ ہمکو شرکت نہین ہے تو فرزندی کے نسبت تو ہمکو اللہ تعالے سے بے شبہ ثابت ہے اور ہم لوگ محض بندے نہین ہین اور یہی سبب ہے کہ اپنے محض بندونکو ہمارے سپرد کیا ہے اور ہم انکے کام روائے کرتے ہین اور آدمیون نے یہہ جانا کہ یہہ غیب کے لوگ جو ہمارے وقت پر کام آتے ہین اور ہماری حاجت روائی کرتے ہین تو اونکو ربوبیت مین بہی کچہہ شرکت ہے اور یہہ لوگ حق تعالے سے مری بندگی کا علاقہ نہین رکہتے ہین بلکہ یہہ لوگ یا تو اللہ تعالے سے فرزندی کا علاقہ رکہتے ہین یا اوسکے بہیدہ بیا اوسکے کارخانونکی خدمت انکے سپرد ہے اگر ایسا نہوتا تو ہم لوگونکو باوجود بندگی مین برابر ہونیکے انکا محتاج کاہیکو کرتا سو ان دونون کی فہمید کی غلطی سے اس قسم کی استعانت اور اعانت یعنے مدد چاہنا اور مدد کرنا جنون اور آدمیون مین واقع ہوا اور یہہ سمجہہ ایسی باطل اور جہوٹی اعتقاد ونکی جرأت کا سبب ہے اسی واسطے حدیث شریف مین جنون سے مدد طلب کرنیکو کسی طور سے ہو منع فرمایا ہے اور یون ارشاد ہوا کہ جس کیسیکو شہر مین یا سفر مین یا بیماری مین جنونکا کچہہ خوف ہووے تو اوسکو چاہیے کہ اللہ تعالے کے اسماء حسنی سے تعوذ کرے اور یون کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اور معوذتین اور اسیطرحکی آیتونکو پڑہے اور یہہ دعا بہی پڑہے اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ان دعاؤن کے پڑہنے سے جنات کے آسیب سے محفوظ رہیگا اور جنونکے نام سے کسے جانور کو ذبح کرنیکو بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت منع فرمایا ہے اور وہ افسون و منتر جسمین جنونکے بزرگون اور سردارونکا نام ہو اونکے پڑہنے سے بہی بہت منع فرمایا ہے اسواسطے کہ شرک کی اصل انہین معاملون سے پیدا ہوتی ہے اور بنی آدم اور جنات کی خرابی کا سبب یہی گویا یہہ شرک کا بیج ہے اور جو جنات کی اصل پیدایش آگ کا مادہ ہے اس سبب سے انمین تکبر و غرور اور شرارت اور نافرمانی اور اپنے تئین سب سے بڑا جاننا بلکہ اپنے کو معبود قرار دینا انکی خلقی بات ہے ان چیزونکو بالطبع دوست رکہتے ہین اور جب اس قسم کا معاملہ آدمی انکے ساتہہ کرتے ہین تو وہ بہی اپنی طاقت پر آدمیون کی حاجت روائی مین قصور نہین کرتے ہین تاکہ اونکی بزرگی اور عظمت آدمیونکے دلونمین جم جاوے اور شرک کو غلبہ ہو اور پہلے اپنے تئین مکر و فریب سے بزرگونکی پاک روحین ظاہر کرتے ہین اور اون بزرگونکا نام اپنا رکہتے ہین تاکہ آدمی وہ نام سنکر جلدی گرویدہ و فریفتہ ہو جاوین اور کسیطرح سے انکار نکرین آخر کو رفتہ رفتہ جب یہہ بات آدمیون کے دلونمین خوب بیٹہہ گئی اور یہہ اعتقاد پکا ہو اتب اپنی خباثت اور بدطینتی ظاہر کرتے ہین اور صریح شرک کروانے لگتے ہین اور لوگ اس فریب سے غافل ہوکر اونکی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجہتے ہین بلکہ اوسکو کرامت جانتے ہین اور یہہ بلا اسطرحکی پہیلی ہے کہ جتنے فرقے بنی آدم کے ہین سبکو گہیر لیا ہے یہان تک کہ مت

مرحومہ مین رواج تمام پایا ہے اور یہہ مرض تمام عالم مین پہیل گیا ہے اللہ تعالیٰ اس امت مرحومہ پر رحم کرے
اور توفیق خیر کی عطا فرماوے اور اس بلا سے ہر مسلمان کو بچاوے عیاذاً باللہ من ذلک اور جو یہہ معاملہ
انسان اور جنات کے درمیان مین جاری رہا یعنی آدمی پناہ اور استعانت سے اور ہر کام کو جنون کی طرف
رجوع کرنیسے باز نہین آتے تہے حالانکہ یہہ جانتے تہے کہ ہم سب آدمی ہون یا جن خدا کے بندے ہین ہمکو ہر کام مین
اوسی مالک الملک کی طرف رجوع والتجا کرنی چاہیے نہ اپنے ہم جنسونکی طرف اور جن بہی گمراہ کرنیسے اور
تکبر اور غرور اور الوہیت کے دعویٰ سے دست بردار نہین ہوتے تہے اور یہہ نہین سمجہتے تہے کہ اگر ایک مالک کے
بندے اسمین ایک دوسرے کی طرف کسی کام مین محتاج ہو اور دوسرے اونکی حاجت روائی ہووے تو یہہ نہین ہے
مگر اوسی مالک کے کرم و فضل و اعانت سے پہر اسمین تکبر اور غرور کرنا اور اس کام پر رشوت لینا اور اپنے تئین
مالک مختار جاننا بلکہ مالک کے کارخانہ کا شریک جاننا کسی طرح سے درست نہین ہے اور عقل کے خلاف ہے
سو جنون نے اس معاملہ کے سبب کے بیان مین یہہ بہی ذکر کیا وَاَنَّهُمْ ظَنُّوا الخ ۞ عزیزی ۞
وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ اور یہہ کہ آدمیون نے گمان کیا تہا جیسا کہ
تمنے گمان کیا کہ ہرگز نہ بہیجیگا خدا کسیکو یعنے پیغمبر نہین بہیجیگا ۞ فتح ۞ اور یہہ کہ اونکو بہی خیال تہا جیسا تمکو
خیال تہا کہ ہرگز نہ اوٹہاویگا اللہ کسیکو ۞ موضح ۞ تفسیر وَاَنَّهُمْ الخ اور تحقیق جنون نے گمان
کیا جیسا کہ گمان کیا تہا تمنے اے اہل مکہ یہہ کہ نہ اوٹہاویگا اللہ کسیکو بعد مرنیکے یعنے جن بہی منکر تہے بعث کے نہ
انکار تہا کیے پہر قرآن کے سننے سے ہدایت پائی اونہون نے اور اقرار کیا بعث کا پس تم کیون نہین اقرار کر
جیسا کہ اقرار کیا اونہون نے ۞ مدارک ۞ وَاَنَّهُمْ الخ اور یہہ کہ گمان کیا ان آدمیون نے جیسا کہ گمان کیا تمنے
اے جنون یہہ کہ نہ زندہ کریگا اللہ کسیکو جن ہو یا آدمی عملونکی جزا اور سزا کے واسطے بہلائی اور برائی کی پرسش
اور حساب و کتاب کی واسطے اور اس سبب سے آدمیون نے یہہ چاہا کہ جسطرح سے ہوسکے اپنے حاجت روائی
کیا چاہیے اور دنیا کی زندگانی مین اپنی بلاؤن اور مصیبتونکو دفع اور دلکی خواہشون اور فائدونکو حاصل
کیا چاہیے اگرچہ اسمین شرک اور ناشکری بہی ہوجاوے اور مالک ناراض و خفا بہی ہوجاوے اور جنون نے
یہہ کہ اپنا نام حاصل کیا چاہیے اور مشکل کشائی اور حاجت روائی کا منصب اپنے لئے ثابت کیا چاہیے
اگرچہ اسمین اپنے مالک کے کارخانہ مین دخل بہی سمجہا جاوے بلکہ شراکت کا دعویٰ پایا جاوے اور اسکا سبب یہہ تہا
کہ دونونکی اعتقاد و یقین یہہ سمایا تہا کہ مرکر اوٹہنا نہین ہے اور مالک کی پرسش کا خوف اور حساب و کتاب کے
سمجہانیکی دہشت ہرگز نہین ہے اور اس بات کے ثابت کرنیکو کہ یہہ قرآن آسمان سے اوترا ہے
زمین والونکا کلام نہین ہے کہ کسی انسان یا جنات نے بنایا ہو اون جنون نے یہہ بہی ذکر کیا وَاَنَّا لَمَسْنَا
السَّمَآءَ الخ ۞ عزیزی ۞ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا
شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ اور یہہ کہ ہمنے چہوا آسمان کو پس پایا ہمنے آسمان بہرا ہوا نگہبانون
قوی سے اور ستارون سے کہ جو شیطانونکو لگتے ہین ۞ فتح ۞ اور یہہ کہ ہمنے ٹٹول دیکہا
آسمان کو پہر پایا اوسکو بہری ہین اوسمین چوکیدار سخت اور انگارے ۞ موضح ۞ تفسیر وَاَنَّا لَمَسْنَا الخ اور ہم

ہمنی چہوا اور ٹٹولا آسمانونکو یعنی اسقدر آسمان کی متصل پہنچی کہ گویا اوسکو ہاتھہ سی چہو لیا اور جب ہم اون راہونسی جدہر سی ہم ہمیشہ آسمان پر جایا کرتی تہی ممانعت ہوئی تو ہمنی چاہا کہ کوئی اور راہ ڈہونڈ کر نکالیں اور اوس راہ سی آسمان کی اوپر جا کر حقیقت حال کی معلوم کیجیے کہ ہماری ممانعت کا تشدد اسقدر کیوں ہی بس پایا ہمنے اوس آسمانکو بہرا ہوا اور اوس آسمان کو خالی نپایا نگہبانوں اور چوکیداروں سی جو بہت سخت اور زور آور ہین اور وہ فرشتی ہین کہ ہمکو ہرگز اونکی مقابلہ کی طاقت نہین ہی اور سوای اسکی ہر ایک راہو نمین آسمان کی ایک اور آفت ہی آگ کی انگاری دہکتی دوڑتی ہوی کہ وہ نگہبان اور چوکیدار ہمکو اونسی مارتی ہین اور جلاتی ہین چنانچہ معمر نے زہری رضسی پوچہا تہا کہ قرآن شریف کی اوترنیکی پہلی ایام جاہلیت مین بہی اسی طور یہہ انگاری معلوم ہوتی تہی اوہنون نی کہا کہ ہان تہی لیکن اس کثرت سی نہتی جیسی بعثت اور قرآن مجید کی نازل ہونیکی وقت سے شروع ہوی ہین اور پہلے کسے اور غرض کی تہی اور اب شیطانون اور جنون کی مار نیکے لیے اور ہنکانیکے لیے مقرر ہوئی ہین اور احتمال اس بات کا کہ یہہ آسمان کی زیادتی نگہبانی شاید کسی اور چیز کی لیے ہو جیسے کلام کی محافظت کیواسطے نہوا اور اگر بالفرض جیسے کلام کی محافظت کی واسطے ہو لیکن شاید فرشتون کی کلام کی محافظت کی واسطے ہو جو اپنی مجمع اور مجلسونمین بیٹھہ کر کسی مطلب کی تدبیر کیواسطے آپسمین کچھہ باتین کیا کرتی ہین نہ اس کلام الٰہی کی محافظت کی لیے سو اس شبہہ کی باطل کرنیکی لیے اور اصل مطلب کو یعنے یہہ ممانعت کلام الٰہی کی لیے ہوئی ہی اسکو ثابت کرنیکی واسطے جنون نی یہہ بہی ذکر کیا وانا کنا الخ ﴿ عزیزی ﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾ اور یہہ کہ ہم بیٹہتی تہی پہلی اس سی جگہون پر سننے کی لیے یعنی ملائکہ کی کلام سننی کی لیے پس جو کوئی کان لگاوی اب پاوی اپنے لیے ستارہ مہیا کیا ہوا ﴿ فتح ﴾ اور یہہ کہ ہم بیٹہتی تہی آسمان کی ٹہکانونمین سننی کو پہر جو کوئی اب سنی پاوی اپنی واسطی ایک انگارہ گہات مین ﴿ موضح القرآن ﴾ وانا کنا الخ اور یہہ کہ ہم بیٹہتی تہی قدیم سے آسمانونکی معین جگہونمین جو فرشتونکی مجمع اور مجلسونکی قریب تہین اون فرشتونکی کلام سننے کی لیئی اور اونکی کلام کی محافظت اور ممانعت کبہی اونسی نہین ہوئی اور کوئی چیز ہم آسمان سے چرا کر لاتی نہتی جسکی لیے اسقدر محافظت ہوتی ہو کہ ہر طرف سی ہمارا گذر بند کر دیا گیا اور ملائکہ کے کلام کی محافظت کی لیے اسقدر شدت ممانعت کی خیال مین نہین آتی ہی اسلیئی کہ ملائکہ کا کلام اب بہی ہم آسمان کی نیچی سے سن آتی ہین لیکن آسمان پر ہمکو جانے نہین دیتی فمن یستمع الآن الخ پہر جو کوئی اسوقت مین کان لگاتا ہی سننی کی لیے یعنی جیسی قرآن شریف کا نزول شروع ہوا ہی سو اگرچہ تہ معین جگہہ تک نہ پہنچی بلکہ دور ہی سی کان لگاوی اور سننے کا ارادہ کری تو اوسیوقت پاتا ہی اپنی لیے آگ کی انگاری کو گہات مین لگا ہوا سو معلوم ہوا کہ اسقدر تقیید اور تشدد ہماری ممانعت کا نہین مگر اس کلام الٰہی کی محافظت کی لیے تاکہ ہماری ناپاک زبانو تیر جاری نہو اور غیر جگہہ پر نہ پہنچی اور کسیطرح سی اوسکا معارضہ اور مقابلہ کسی سی نہو سکی غرض یہہ ہی کہ نہایت عظمت اور بزرگی اس کلام کی ثابت ہوتی ہی جو اور کلام مین یہ عظمت و بزرگی ہو نہین سکتی اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ یہہ کلام

پاک آسمان سی اوترا ہی اور آسمان ملائکہ کی رہنی کی جگہہ ہی وہان جہوٹ اور فترا اور بندش کسیطرحسی گنجائش
نہین رکہتی اور جو حکم اس کلام پاک مین ارشاد ہوا ہی وہ بلاشبہ حق ہی اور حق تعالی جل شانہ کی طرف سی
وہ حکم ہوا ہے اور یہہ معاملہ جو آدمیون اور جنون مین جاری ہو رہا تہا یعنی جن آسمان پر جاکر زمین کی کامونکی
تدبیر فرشتون کی زبانی سن آتی ہتی اور اوسی کی موافق آدمیونکی مطلب کی موافق بیان کرکی گویا اونکی
حاجت روائی مین مددگار ہوتی ہتی اور آدمی بہی اونکی کہنی پر اعتماد کرکی ہونیوالی چیزونکا حال دریافت
کرتے ہتے اور اپنے بہلائی اور برائی اس سببسے معلوم کرکی اپنے بہتری کی تدبیر کرلیتی ہتی اور ظاہر کو
اوسکو اپنی بڑی فائدیکی چیز جانتی ہتی اور اس سببسے جنون کی تعظیم اور توقیر حدسی زیادہ کیا تی ہتی اسواسطے
کہ اپنے حاجت روائی کا وسیلہ اونہین جنونکو سمجہتے ہتی گویا دربار الہی مین جنات اونکی طرف سی وکیل ہی اور
اور جاسوس اور بہیدی بہی ہتی اور اس معاملہ کی جاری ہونیکی سببسے دونون فرقونکو بڑے بڑے فائدی تہی
سو اس معاملہ کی درہم برہم ہوجانیکی بیان مین حیرت کی طور پر جنون نی یہہ بہی ذکر کیا وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ الخ

عزیزی وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝
اور یہہ کہ نہین جانتی ہین ہم کہ آیا کچہہ بالارادہ کی گئی ہی اونکی حق مین کہ زمین مین ہین یا ارادہ کی ہی اونکی
حق مین اونکی پروردگار نی بہلائی ۝ **فتح** اور یہہ کہ ہم نہین جانتی کچہہ برا ارادہ ٹہیرا ہی زمین کی رہنی
والونپر یا چاہا اونکی حق مین اونکی رب نی راہ پر لانا ۝ **موضح تفسیر** وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ الخ اور یہہ کہ ہم نہین جانتی
ہین کہ آیا برائی کا ارادہ کیا ہی زمین پر رہنے والونکی ساتہہ جو یہہ معاملہ یعنی غیب کی باتین دریافت کر
اورونکو بتانا موقوف کردیا اور آسمان پر جانیکی راہین بالکل بند کردی گئین تاکہ اپنے مصیبتون اور آفتونکا حال
کسیکو معلوم نہو اور انہین بلاؤنمین گرفتار رہین اور سبکی حاجتین بند ہوجائین کسیکی فریادرسی نکرسکین
یا ارادہ کیا ہی ان لوگون کی ساتہہ انکی پروردگار نی بہتری اور ہدایت کا یعنی یہہ چاہتا ہی کہ جنون کی
وکالت موقوف ہوجاوے اسلئے کہ جنون نی رشوت لینی کی اپنی عادت ڈالی ہی بلکہ خدائی کارخانہ مین
شرکت کا دعوی کرتی ہین اور سوا اسکے طرح طرحکی برائیان انسی صادر ہوتی ہین سو اس کام سی انکا
معزول و موقوف ہونا بہتر ہے اور اس کلام کی سرانجام کی واسطے فرشتے اور اولیا اللہ اور شہدا کی
پاکیزہ روحین مقرر کیا چاہی کہ وہ حق تعالی کی حکم سی اس وکالت کی کام کو سرانجام کو پہنچاوین
اور آدمیون کی ترقی کی راہین اور امور غیبیہ سیکہنی کی طریق کو صاف کردین تاکہ آدمی خود اس درگاہ کی
روشناس ہوجاوین اور اپنے عرض آپ کرلیاکرین اور ان دغاباز اور جہوٹونکی خوف سی خلاصی
پاوین اور حقیقت مین یہی بات ہی کہ جنات وکالت کی لیاقت نہین رکہتی بلکہ قابل موقوف کردینی کی
ہین سو جن بہی یہان انصاف کی راہ چلی ہین اور یہہ ذکر کیا وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ الخ **عزیزی**

وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ اور یہہ کہ ہم مین سے
ایک جماعت نیک ہین اور ایک جماعت ہم مین سی سوای اسکی ہین ہین ہم فرقی مختلف ۝ **فتح**
اور یہہ کہ کوئی ہم مین نیک ہی اور کوئی اسکے سوا ہم ہتی کئی راہ پر پہٹ رہی ۝ **موضح تفسیر**

اور یہہ کہ ہم مین بعضی نیکبخت ہتی جو اس خدمت کی لیاقت رکہتی ہتی اور اس وکالت وسفارت کا عہدہ
اونسی بخوبی سرانجام ہوتا اور اس خدمت کی لیاقت اور ذمہ برداری کی واسطی تین شرطین لازم
ہین پہلی شرط یہہ ہی کہ عالم غیب کی خبرون اور حکمون کو کہ دربار حقیقی وہی ہی بدون زیادتی اور کمی کی
اور بغیر تغیر وتبدل کی آدمیونکو پہنچا دینا اور اپنی طرف سی کچہہ بہی اوسمین نملانا تاکہ اس معقدمہ مین جہوٹکو
دخل نہو اور اس سبب سے آدمیونکی نزدیک بعضی حکم اور بعضی چیزین اوس دربار کی بی اعتبار
نہو جاوین اور یہہ جانی کہ جسطرح ہماری تدبیرون اور خبرونمین جابجا اور تغیر وتبدل ہوتا ہی اسیطرح
عالم غیب کی تدبیرون اور خبرونمین بہی ہوا کرتا ہی اور اس سبب سی بداعتقادی اور جہالت مین گرفتار
نہو جاوین اور دوسری شرط یہہ ہے کہ اگر اپنے عرض معروض سی کسیکے کارروائی اور حاجت برآری
ہوجاوے یا کسی تدبیر سے کسیکے کوئی مصیبت یا بلا دفع ہوجاوے تو تکبر اور غرور نکرنی لگین اور اپنی تئین حاکم
کا شریک نہ ٹہیراوین اور آدمیونپر اپنے بڑائی اور بزرگی نہ جتاوین اور عبادت کی کام آدمیونسی اپنی
واسطے نہ چاہین اور اس مضمون کو ہر وقت پیش نظر رکہین کہ ہم سب ایک خاوند کی بندی ہین
بعضون سی بعضونکی کارروائی ہوتی ہی لیکن جو کچہہ ہوتا ہی سب اوسی خاوند کی عنایت ہی
فخر وتکبر اسمین کرنا نچاہیی اور تیسری شرط یہہ ہی کہ اس وکالت کی عوضمین رشوت لینا نہ شروع
کریں اور اپنے واسطے نذرین اور ہدیی اور قربانیان نہ مقرر کرین اور اگر ان اس قسم کی نذرین
اور ہدیے اور قربانیانسی دینی مین انکار کرین یا کسی بہانیسی ٹالدیوین تو اونکی پیچہی نہ پڑین اور
اونکو اذیت نہ پہنچاوین اور اونکو نہ ستاوین سو ان شرطونکی جمعیت ہم لوگونمین بہت کم پائی
جاتی ہی لیکن بعضے لوگ ہم مین سی اس خدمت کی لیاقت رکہتی ہین وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور ہم مین سی
بہت لوگ ایسے ہین کہ بہت پست ہمت ہین اس مرتبہ سی اور اس خدمت کی لیاقت ہرگز نہین
رکہتی چنانچہ بعضی ایسی ہین کہ آدمیون کی خوشنودی کی لیی یا اونکی دغا دینی کی لیی غیب کی
خبرونمین اپنے طرف سی جہوٹ ملاتی ہین اور تہوڑا ہی جہوٹ نہین بلکہ ایک بات سچی مین سو
جہوٹ اپنی طرف سے ملاتے ہین چنانچہ یہہ مضمون حدیث شریف مین آیا ہی اور بعضی ایسی ہین
کہ کام کردیتی اور حاجت نکالنی کی بعد تکبر اور غرور کرنی لگتی ہین اپنے خوشآمد اور تعریف چاہتے
ہین بلکہ عبادت کی لوازمات اون لوگونسی اپنے واسطے طلب کرتی ہین اور یون کہتی ہین
کہ اپنا نام ایسا رکہو کہ ہماری طرف نسبت پائی جاوی جیسی ہوالی داس اور شیوداس اور گنج بخش
اور ابدر بخش اور اپنے ہر کام مین ہمین سی مدد مانگا کرو دوسریکی طرف التجا نکیا کرو اور خدا کی سوا لوگونکا
پیغام جو بدون ہماری وسطی کسیکے تمکو پہنچا ہی اوسکو مت مانو نہین تو ہم تمہاری وکالت نہین
کرینگے پہر تم محتاج رہوگی کسیسے تمہاری حاجت روائی نہوسکیگی اور بعضی انمین سی بہت ہی
طامع اور لالچی ہین بدون رشوت لیی کام مین ہاتہہ نہین ڈالتی اور ہر کام اور ہر چیز کچہہ اپنی لیی
مقرر کرالیتی ہین جیسے بہیڑ بکری مرغ ومرغی کبڑا الفتہ پکوان پان پہول ناچ گانا اپنی تعریف اور سراہنے

بہت سی چیزین جو شرط کر لیتی ہین اور اس شرط کی پورا کرنیمین کچھہ قصور کرتی ہین تو اپنی وہم و خیال کی قوت
سی جو انمین بہت تیز ہوتی ہین اون آدمیون کو ایذا دیتی ہین اور جانی یا مالی نقصان اونکو پہنچاتی ہین اس
سبب سے ہر ایک کی مرغوبات دوسری سے جدا ہوتی ہی اور ہر ایک کی فرمایش دوسری کی فرمایش کی موافق
نہین ہوتی ہی اور ہر ایک کا مطلب بہی آپسمین تقسیم کر لیا ہی چنانچہ چیچک کے مرض کی دفع کی لیی ایک کو
علیحدہ مقرر کر دیا ہی اور خون کی فساد کی بیماری دفع کرنی اور صلاحیت پر لانیکی لیی ایک اور مقرر
ہوا ہے اور اسیطرح خبر دینکی پہنچانیمین بہی ہر ہر اقلیم اور شہر اور بستیونکو آپسمین تقسیم کر کی ایک ایک
وہانکا حاکم بن بیٹھا ہے سو اس سبب سے کُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا تہی ہم مختلف طریقونپر اور راہونپر اور آپسکے
نفاق اور طمع اور حسد اور تکبر اور خدائی کا رخانیمین شرکت کی دعوی کی سبب سی اس خدمت کی
لیاقت ہم لوگونمین بالکل نرہی تہی یہہ حق تعالی کی عین حکمت ہی جو ہم لوگونکو اس خدمت سی
معزول کیا اور آسمان پر چڑہنی سی ممانعت فرمائی اور آنہین بنی آدم مین سی بعضونکو یہہ خدمت ملی تا
اونکی وسیلے سے عرض معروض کرین یعنی وہ انکی لیی دعا کرین اور احکام الہی پہنچاوین یعنی انبیا
علیہم السلام کو اسخدمت سے مقرر کیا کہ وہ انکو دین و دنیا کی نفع کی باتین پہنچاوین خالصۃً للہ بغیر رشوۃ
و نذرانہ لینی کی اور بُری باتو نسی ڈراوین اور اچہی چیزون کی رغبت دلاوین اور اپنے تئین محض
درمیانی کہین نہ جنون کی طرح شریک کہین اور وہ وکیل و واسطہ ایسی ہوی کہ جنونکو بہی اون احکام
و قواعد شرع پر مطلع کر دیا تا وہ بہی راہ حق پر آوین اور خرابی سے نجات پاوین حضرت حسن
بصری رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ جیسا مذہبونکا اختلاف آدمیونمین پایا جاتا ہے ایسا ہی اختلاف جنونمین
پایا جاتا ہی چنانچہ بعضی اونمین قدریہ ہین اور بعضی مرجیہ اور بعضی رافضی اور بعضی خارجی اور بعضی
ہندو اور بعضی مجوسی اور بعضی یہودی اور بعضی نصرانی اور سوای انکی سو ہر مذہب والی جن
اپنے مذہب والی آدمیونکو موافق اپنی مذہب کی خبر پہنچایا کرتی ہین کبہی خوابمین کچھہ دکہا دیا
یا کبہی ہوشیاریمین اونکی دلمین ڈالدیا پس آدمی یہہ جانتی ہین کہ غیب سی اس مذہب کے تائید
و تصدیق ہوئی اس لیی اور گمراہ ہوتی جاتی ہین اور اگر کسیکو یہہ شبہہ گذری کہ جنونکو جو
خدمت سے موقوف کیا تو فائدہ اب بہی تو لوگ اونکی طرف رجوع رکہتی ہین جواب اسکا یہہ کہ یہہ
لوگونکی نادانی ہی جو معزول کو منصوب سمجھہ کر اونکی طرف رجوع رکہتی ہین اور انکی مکر و فریب مین
پہنستی ہین غرض اس خدمت کی موقوفی سی یہہ ہی کہ بنی آدم اونکی طرف رجوع نکرین اور
مدد نہ چاہین اپنے حماقت سے لوگ اونکے پہندمین آلتے ہین لیکن جن جنون نی کلام الہی سنا تہا
وہ خوب مضبوط ہو گئی اور سنتے ہے فرمانبردار ہو گئی اور اوس فرمانبرداری کی وجہہ مین بیان
کیا وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ نُّعۡجِزَ اللّٰهَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَنۡ نُّعۡجِزَهٗ هَرَبًا ۙ اور یہہ کہ ہمنی جانا ہی کہ ہرگز ہم عاجز نکر سکینگے خدا کو
زمین مین اور عاجز نکر سکینگے اوسکو بہاگ کر ہ اور یہہ کہ ہماری خیال مین آیا کہ ہم چیز جیتیگی

ما قولہ ظنناً صرف ظن کی معنی یقین ہی

ف قولہ نعجزہ ایضاً فی الارض حال کن نعجزہ کائنین فی الارض دینا کنت فیہا ولن نعجزہ ہرباً مصدر فی موضع الحال ای لن نعجزہ ہاربین منہا الی السماء وہرباً صیغۃ بمعنی وما مام علیہ من البحر الیم دغفاغم

اسلیئی زمین مین آکر تہکا وینگی اوسکو بہاگ کر ہ موضع تفسیر یعنے جانا ہمنی اب استدلال سی اور فکر
کرنیسی آیات آلہی مین پس ظن یہان معنی یقین کی ہی اسلیئی ایمان نہین حاصل ہوتا ہی ظن سی ہ
روح ہ اور یہہ کہ ہمنی گمان کیا اسکا کہ اگر اس کلام پر ایمان نہ لاوینگی ہم اور اپنی خاوند کی فرمانبرداری سے
سی انکار کرینگے اور اس خدمت کی معزولی سی راضی نہونگی تو بلا شبہہ ہمارا پروردگار ہمپر غصہ ہوگا
اور ہمسی مواخذہ کریگا اور پہر اس صورتمین ہمکو یقین ہی کہ ہرگز عاجز نکر سکینگے ہم خدا کو چہپ کر یعنے کہین
اندہیری مکانمین چہپ کر یا بڑی جنگل مین بہاگ کر یا کسی غار پہاڑ مین گہس کر اوسسی بچ رہینگے
جسطرح ہم عمل پڑہنی والون اور ڈہکلون کی ساتہہ ایسی حیلی اور فریب کرکی انکو عاجز کردیتی ہین
اور یہہ ہے کہ ہرگز عاجز نکر سکینگے ہم اوسکو بہاگ کر اوہر مین آسمان و زمین کی جیسی فرشتونکو
آگ کی لگانے مارنیکے وقت جلدی بہاگنی کی وقت عاجز کردیتی ہین کہ وہ ہمکو نہین پاتی ہین اور
انگارے ہمتک نہین پہنچتی ہین اور جب ہمکو یقین کامل ہوا تیری کلام پاک کا تو کہتی ہین ہم پا
وانا لما سمعنا الخ ہ حزب ی ہ وانا لما سمعنا الھدی امنا
فمن یؤمن بربہ فلا یخاف بخسا ولا رھقا ہ اور یہہ کہ ہمنی جب سنا ہدایت کو تو ایمان لائیہم اوسپر
پس جو کوئی ایمان لاوی اپنی پروردگار پر پس نہ ڈریگی کسی نقصان سے اور نہ کسی ستم سی ہ فلخ
اور یہہ کہ جب ہمنی سنی راہ کی بات ہمنی اوسکو مانا پہر جو کوئی یقین لاوی اپنی رب ... سو نہ ڈریگا نقصان سے
اور نہ زبردستی سے ہ موضع تفسیر وانا لما سمعنا الخ اور یہہ کہ جب ہمنی سنا ہدایت کے
مضمون کو اس قرآنمین تو اوسیوقت بلا مہلت ایمان لائی ہم اوسپر اس لیی کہ اس کلام کی سننی
کے بعد تاخیر کرنیمین جو حق تعالی کی غصہ کا خوف تہا اور اوسکی غصہ سی بہاگ بچنی کی ہم مین طاقت
نہین ہے اور اگر ہماری قوم ہمسی کہین کہ جلدی ایمان سے اپنے ظن غالب کی بموجب غضب الہی سے
تو تم بچی لیکن سردست تمہارا بڑا نقصان ہوا کہ نذرانیا جو آدمیون سی پاتی تہی اوس سی محروم ہوئی اور عزت
جدی کی خدمت سے موقوف ہوئیسی تو اوسکی جواب مین ہم کہینگی کہ ان چیزون سی جو تمنی بیان کیے
ہمکو کچہہ خوف نہین اسلیئی کہ ہماری ایمان کامل نی ہمکو سب چیزون سے بے پروا و نڈر کردیا ہی ؛
فمن یؤمن بہ الخ پہر جو کوئی ایمان لاویگا اپنی پروردگار پر وہ ہرگز نہ ڈریگا مال کی نقصان
سے اور نہ ذلت سے اسلیئے کہ حق تعالی اوسکو ایمان کی برکت سی اس نقصان کی بدلی مین
اسطرح نوازیگا اور مال کی حاصل کرنیکا کوئی اور سبب کردیگا اور ثواب علاوہ اوسکے دیگا اور
اس ذلت کی عوضمین ہمیشہ کی عزت عنایت کریگا اور عرب کی اصطلاح مین رہق اوس ذلت
حاصل ہونیکو کہتی ہین جو آدمی پر چہا جاتی ہی اور ڈہانک لیتی ہی جیسی کپڑا بدن کو ڈہانک لیتا ہی
چنانچہ اور آیۃ مین فرمایا ہی ترھقھم ذلۃ یعنے ڈہانک لیتی ہی اونکو رسوائی اور اس قرآن شریف مین
اپنی قوم کی ایمان نہ لانی سے باوجود ایسے قوی سببون کی اور ایسے قادر زبردست کی پکڑنے کے
خوف سی کہ کسی طرح سی اوسکی مواخذہ سی بچاؤ ممکن نہین ہے جنون نی تعجب کر کر یہہ ہی کہا

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ الخ **عزیزی** وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ؕ اور یہہ کہ ہم مین سی ایک جماعت مسلمانون سی ہین اور ایک اور ایک جماعت ہم مین سی گناہ کار ہین پس جو کوئی مسلمان ہوا پس اوس جماعت نی قصد کیا راہ راست کا ؕ **فتح** اور یہہ کہ کوئی ہم مین حکم بردار ہین اور کوئی بی انصاف سو جو حکم مین آئی اونہون نی اٹکل نیک راہ ؕ **موضح تفسیر** وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور یہہ کہ ہم مین سی بعضی حکم آلہی کی مطیع ہین اور اپنے ایسے عمدہ خدمت سی معزول ہونی پر راضی ہو کر اپنے خاوند کی حکم کی فرمان برداری پر مستعد ہو گئی اور اس کلام پر ایمان لائی اور جو جو معاملی آدمیون سی رکہتی تہی اون سب سی دست بردار ہوی بلکہ نہایت انصاف کی راہ چلی کہ اپنے معزولی کی خبر آپ آدمیون سے پکار پکار کر کہے اور پیغمبر آخر الزمان کی خدمت مین خود حاضر ہوی اور اونکی تابعداری کو اپنی اوپر واجب جانا چنانچہ بہت سے جنات جو عرب کی جزیرہ مین رہتی تہی اونہون نی یہی طور اختیار کیا تہا کہ خود حاضر ہو کر ایمان لاتی تہی چنانچہ بہت سی حکایتین متواتر اس مقدمہ مین جنون سی منقول ہین اونمین سی ایک حکایت وہ ہے جو حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضہ سی صحیح بخاری وغیرہ مین منقول ہی کہ وہ کہتی تہی کہ مین ایک روز اپنے بتون کی پاس بیٹہا تہا کہ اوس وقت ایک شخص بچہ گائین کا بتون کی نذر کی لیی لایا اور اوسکو وہان ذبح کیا اوس وقت ایک بت کی اندر سی ایک آواز بہت سخت نکلی کہ مینی کبہی ایسی آواز نہ سنی تہی اور ہر خاص و عام نی وہان اوس آواز کو سنا کہ وہ کہتا تہا یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ حضرت عمر رضہ فرماتی ہین کہ جتنی لوگ وہان تہی سب بہاگی لیکن مین وہان کہڑا رہا کہ دیکہون یہہ آواز کسکی ہی پہر دوسری بار مینی وہی آواز سنی اور تیسری بار بہی وہی آواز ہوئی مجکو نہایت حیرانی ہوئی کہ یہہ امر کیا ہی پہر لوگون سی معلوم ہوا کہ یہان ایک پیغمبر ظاہر ہوا ہی اور لوگونکو کلمہ لا الٰہ الا اللہ تعلیم کرتا ہی اور ایسی ہی حکایت ایک بڈہی سی مجاہد نقل کرتے ہین کہ وہ بڈہا کہتا تہا کہ ایک روز مین گائین کو ہانکی لیی جاتا تہا یکایک ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی یَا اٰلَ ذَرِیْحٍ قَوْلٌ فَصِیْحٌ رَجُلٌ یَصِیْحُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ بعد اسکے شہر مین جو مین گیا تو وہان سنا کہ ایک پیغمبر پیدا ہوی ہین اور وہ یہی کلمہ کہتے ہین اور اسیطرح بیہقی نی سواد بن قارب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تہی کہ ایام جاہلیت مین ایک جن میرا آشنا تہا اور ہونیوالی چیزونکی مجکو خبر دیا کرتا تہا اور مین اوسکی کہنی کی بموجب لوگونسی کہا کرتا تہا اور وہ خبرین اکثر سچی ہوا کرتی تہین اس سبب سے نذر نیاز مجکو بہت ملا کرتے تہے ایک رات مین سوتا تہا کہ وہ جن میرا آشنا آیا اور کہا اوٹہہ اور سمجہہ اگر کچہہ تجکو عقل ہے ایک شخص لوی بن غالب کی اولاد سی پیدا ہوا ہی پہر یہہ کئی بیتین پڑہین **نظم** عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَاَرْجَاسِهَا ۔ وَشَدِّهَا الْعِیْسَ بِاَحْلَاسِهَا ۔ تَهْوِیْ اِلَی مَكَّةَ تَبْغِی الْهُدٰی ۔ مَا مُؤْمِنُوْهَا مِثْلُ اَرْجَاسِهَا ۔ فَانْهَضْ اِلَی الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ ۔ وَاسْمُ بِعَیْنَیْكَ اِلٰی رَاْسِهَا ۔ سواد کہتی ہین کہ ان بیتونکی سننے سے مین جاگ اوٹہا اور تمام رات آی

تشویش مین گذری کہ یہہ کیا ماجرا ہی پہر دوسری رات کو بہی اسی طور سی آکر مجہکو جگا کر وہی تین بیت پڑہین، و ر چلا گیا اور اسیطرح تیسری رات کو بہی جب تین رات پی در پی ماجرا مجپر گذرا تو میری دل مین اسلام کی محبت پیدا ہوئی اور مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوا یہان تک کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین حاضر ہوا مین اور آپکی جمال با کمال کی دیدار سے مشرف ہوا تو مجہکو دیکہتے ہی آپنے فرمایا مرحبا ای سواد بن قارب مجہکو معلوم ہی جو چیز تجہکو یہان لائی ہی مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینی کچہہ بیتین آپکی مدح مین کہی ہین پہلی آپ اون بیتونکو مجہسے سن لیجیی اپنی فرمایا پڑہ سواد بن قارب نی قصیدہ بائیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا تہا اوسی پڑہا اوس قصیدہ کی آخر بیت یہہ ہی ؎ وَکُنْ لِی شَفِیْعًا یَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ * سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ[۱] * اور یہہ بہی بیہقی نی روایت کی ہی کہ عمان کی ملک مین مازن طائی بتونکی خدمت پر مقرر تہا اون بتون مین ایک بت تہا اوسکو ناجر کہتی ہی سو مازن کہتا ہی کہ ایک روز مینی اوس بت کی واسطی ایک جانور ذبح کیا اوسوقت ایک آواز اوس بت کی اندر سی سننی مین آئی یہہ کہتا تہا یَا مَازِنُ اَقْبِلْ اِلَیَّ اُقْبِلْ تَسْمَعْ مَا لَا تَجْهَلُ * هٰذَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ * جَاءَ بِحَقٍّ مُنْزَلٍ * فَاٰمِنْ بِهٖ کَیْ تَعْدِلَ عَنْ حَرِّ نَارٍ تَشْتَعِلُ وَقُوْدُهَا بِالْجَنْدَلِ[۲] مازن کہتا ہے یہہ آواز سنکر مجہکو نہایت تعجب ہوا پہر اور جانور ذبح کیا مینی پہر دوسری بار اوس سی بہی زیادہ واضح آواز اوس بت سی سنی مینی کہ کہتا تہا یَا مَازِنُ اسْمَعْ تُسَرَّ * ظَهَرَ خَیْرٌ وَبَطَنَ شَرٌّ بُعِثَ نَبِیٌّ مِنْ مُضَرَ * بِدِیْنِ اللّٰهِ الْاَکْبَرِ * فَدَعْ نَحِیْتًا مِنْ حَجَرٍ * تَسْلَمْ مِنْ حَرِّ سَقَرٍ * مازن کہتی ہین کہ اسی وقت سی مین اوس خبر کی تلاش مین ہوا کہ مضر سی کون پیغمبر مبعوث ہوا ہے یہان تک کہ ایک قافلہ حجاز کا اون نواحی مین آیا اوس سی مینی پوچہا ادہر کی خبر کیا ہے اون لوگون نی کہا کہ تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہی اوسکو لوگ احمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین اور وہ اپنی تئین بلانیوالا طرف اللہ کی کہتا ہی مینی سمجہا کہ اس آواز کی تعبیر یہی ہے پس زاد و راحلہ یعنے سفر کا سامان طیار کر کر کی طرف روانہ ہوا مین وہان پہنچکر آپکے خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جمال با کمال دیکہتی ہی میرا دل اسلام کی طرف مائل ہوا پہر اسلام لایا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اگر تمہارا کچہہ مطلب ہو تو کہو مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری تین مقصد ہین اول تو یہہ ہی کہ مجہکو راگ سننی اور ناچ دیکہنی اور شراب پینی اور زنا کرنیکی لت ہوگئی ہی اور دوسرا یہہ کہ میری اولاد نہین ہی مجہکو اولاد کی نہایت آرزو ہے اور تیسرا یہہ ہی کہ ہمارے ملک مین قحط پڑا ہے سو ان تینون چیزون مین آپسی دعا چاہتا ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی دعا جناب باریتعالی مین کی کہ ای بار خدایا اسکو راگ اور ناچ کے عوضمین قرآن شریف پڑہنی کی توفیق دی اور حرام کاری سی بچا اور اسکے عوضمین حلال عورتین عنایت کر اور باحیا کر دی اسکو اور اپنے فضل سے اسکو اولاد عطا کر اور قحط کو دور کر

[۱] یعنی ہوتا تو میرے شفاعت کرنیوالا اوس دن کہ ہو گا کوئی شفاعت کرنیوالا سوائے تیرے کوئی کام آنیوالا سواد بن قارب کو ۱۲

[۲] یعنی اے مازن متوجہ ہو میری طرف متوجہ ہو سن ایسی چیز کہ جسکو جاہل اور نادان نہ ... مین ذر کیا جاتا ہی

ترملاح کہتی ہین کہ حق تعالی نی آپکی دعا کی برکت سی سب ابتیان مجہی دور کین اور پہلائیان نصیب ہوئین
ملک ہمارا سبز و آباد ہوا اور چار عورتین خوبصورت میری نکاح مین آئین اور لڑکا بہت قابل حق تعالے نے
دیا چنانچہ حیان بن حازن مشہور ہی اور اسیطرح امام احمد نی حضرت جابر بن عبد اللہ سی اور ابو نعیم نے
ضمرہ سی روایت کی ہے اور بیہقی نے حضرت امام زین العابدین سی ارسال کی طور پر اس
قصہ کو ذکر کیا ہی کہ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر مدینہ منورہ مین اس سبب سی
پہنچی تہے کہ ایک عورت مدینہ والونکی کسی ایک جن کی ساتہہ تعشق رکہتی تہی اور وہ جن ہمیشہ
رات کو اوسکے پاس آتا تہا اور اکثر پرند جانور کی شکل پکڑ کر اوسکی دیوار پر آ بیٹہتا تہا پہر جب
تنہائی ہوتی تہی تب آدمی کی شکل بنکر اوس عورت سی صحبت کرتا پہر ایکبارگی چند روز اوسکا
آنا موقوف ہوگیا پہر تہوڑے مدت کی بعد اوسی پرند جانور کی شکل سی اوسکی دیوار پر آ بیٹہا
اوس عورت نی اوسکو دیکہتی ہی پہچانا اور کہا آو یار اتنی مدت کہان رہے جو ہماری پاس
نہ آئی اوسنی کہا کہ اب ہمارے تمہارے جدائی ہے ہمارے آنیکے امید اب مت رکہو اسلیئی کہ
مکہ معظمہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے اوسنے ہمپر زنا کو حرام کر دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا
ایک ماجرا شام مین دیکہا تہا چنانچہ ابو نعیم نے اونسے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تہے کہ ہم ایک مرتبہ
شام کیطرف گئے تہی سو اوس طرف ایک عورت بڑے کاہنہ مشہور تہی بلکہ اوس فن مین کمال
رکہتی تہے ہم بہی اوسکی ملاقات کی واسطی گئی اور اپنی سفر کا احوال اوس سی پوچہا کہ
آگی کیا ہوگا اوسنی کہا کہ اب مجکو کچہہ معلوم نہین ہوتا اسلیی کہ جس جن سی مجہی دوستی تہی اور
اوس سی احوال دریافت کرکی مین سبکو جواب دیتی تہی وہ جن ایکدن آگی میری دروازی پر
کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ اب ہم رخصت ہوتی ہین مینی اوس سی پوچہا کسواسطے اوسنی کہا کہ
خَرَجَ اَحْمَدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ اَمْرٌ لَا یُطَاقُ یہہ کہکر چلا گیا اور پہر نہ آیا اور اسیطرح ابن
شاہین اور محدثون نی ذباب بن الحارث سی روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ایک جن میرا آشنا تہا
اور غیب کی خبرین مجہی بتایا کرتا تہا ایکدن وہ آیا مینی اوس سی کچہہ پوچہا اوسنی حسرت سی
میری طرف دیکہا اور کہا ع یا ذُبَابُ یَا ذُبَابُ * اِسْمَعِ الْعَجَبَ الْعُجَابَ * بُعِثَ مُحَمَّدٌ
بِالْکِتَابِ * یَدْعُوْ بِمَکَّۃَ فَلَا یُجَابُ ذباب کہتی ہین کہ مینی اوس سی کہا کہ تو کیا کہتا ہی سوالی دیگر جواب دیگر
اوسنی کہا کہ تہوڑی دنونمین میری بات کو سمجہیگا تو یہہ کہکر اوٹہہ گیا پہر چند روز کی بعد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر مجکو پہنچی اور اسی طرح ابو نعیم نے یہہ روایت کی ہی کہ
ایک وقت حضرت عمر رض اپنے مجلس مین بیٹہے تہے ایک شخص آیا آپنے اوس سی پوچہا
کہ تیری قیافہ سی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تہا اور جنون سی صحبت رکہتا تہا اوسنے
کہا کہ ہان آپنی کہا بہلا اب بہی جنون سی صحبت میسر ہوتی ہی اوسنی کہا اب نہین ہوتی دین اسلام
کے ظہور کی پہلی میری صحبت والی جن میری پاس آئی اور مجہسے کہا یا سالم یا سالم اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ

ع یعنی خبر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اوسکے ظہور کی بابت سنی ۱۲ ع یعنی اے ذباب عجب سی عجب بات سن مبعوث ہوا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ساتہہ کتاب کے بلاتی ہین اللہ کی طرف مکہ مین پہر نہین جواب دیے جاتی ہین یعنی اونکی بات کوئی سنتا نہین ۱۲

وَالْخَيْرُ لِلَّهِ اَبُو عُمَيْرٍ حَلِيمُ النَّاسِ يَا اللّٰهُ اَكْبَرُ ایک اور شخص اوس مجلس کا بولا کہ مجکو بہی اسیطور کا اتفاق ہوا کہ ایکدن مین ایک بیابان کی چٹیل میدان مین چلا جاتا تہا اور کوئی آدمی گردو پیش میری نتہا یکایک ایک شتر سوار میری سامنی نمود ہوا اور پکار کر یہہ کلمے کہی یَا اَحْمَدُ یَا اَحْمَدُ اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَمْجَدُ اَتَاكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ الْخَيْرِ یَا اَحْمَدُ اور پہر نظر سی میری وہ غائب ہوگیا ایک اور شخص انصار یمنین سی اوسی مجلس مین حاضر تہا اوسنی کہا کہ مجکو بہی اسی قسم کا ماجرا درپیش آیا تہا چنانچہ شام کی طرف مین گیا تہا ایکدن ایسی زمین پر میرا گذر ہوا نہ وہان پانی تہا نہ گہانس یکایک مینی پیچہی سی ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے قَدْ لَاحَ نَجْمٌ فَاَضَاءَ مُشْرِقَهُ يُخْرِجُ مِنْ ظُلْمِهِ عَرْفٌ مُوْلِقَهُ ذٰلِكَ رَسُوْلٌ مُفْلِحٌ مَنْ صَدَّقَهُ اللّٰهُ اَعْلٰى اَمْرَهُ وَحَقَّقَهُ اور اسیطرح فاکہانی نی بہی مکہ کی اخبار مین عامر بن ربیعہ سی اور ابو نعیم نی حضرت عبد اللہ بن عباس رضہ سی اور اور محدثون نی حضرت عبد الرحمن بن عوف اور اور صحابیون سی روایت کی ہی کہ ایکدن جبل ابو قبیس پر ایک جن نی آکر بہت سخت آواز کی اور چند بیتین پڑہین کہ اونمین ہجو دین اسلام کی تہی اور یہہ مضمون تہا کہ مسلمانونکو جلدی قتل کرنا چاہیی اور شہر سی نکال دینا اور بت پرستی کو ہرگز نچہوڑنا کفار اس مضمون سی بہت خوش ہوی اور مسلمانون سی کہنی لگے کہ دیکہو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنی پر حکم غیب سی ہی آیا مسلمانونکو بہت رنج ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا آپنے فرمایا کہ تم سب خاطر جمع رکہو یہہ آواز ایک شیطان کی تہی مسعر اوسکا نام ہی سو عنقریب حق تعالی اوسکو سزا دیگا جب تیسرا دن ہوا تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی مسلمانونکو خوشخبری دی اور فرمایا کہ آج ایک دیو بڑا زور آور میری پاس آکر مسلمان ہوا اوسکا نام سمحج تہا مینی اوسکا نام عبد اللہ رکہدیا اوسنی مجہے کہا کہ اگر حکم ہو تو مسعر کو قتل کرون سو مینی اجازت دی انشاء اللہ تعالی آج مسعر جہنم واصل ہوگا مسلمانونکو بہت خوشی ہوئی اور اوس خوشخبری کی منتظر ہوی شام کی وقت اوسی پہاڑ پر ایک آواز سخت سنی کوئی کہتا ہے نَحْنُ قَتَلْنَا مِسْعَرَ الْخَاطِئَ وَاسْتَكْبَرَ وَصَغَّرَ الْحَقَّ وَسَنَّ الْمُنْكَرَ لِشَتْمِهِ نَبِيَّنَا الْمُطَهَّرَ اور دُنْتُهُ سَيْفًا جُرُوْفًا مُبْتَرًا ٭ اور اسیطرح ابن سعد نی کتاب شرف المصطفے مین جندل بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ جندل رضہ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ایک جن دوست تہا غیب کی خبرین مجہی پہنچاتا تہا ایک رات کو پہر ایا ہوا آیا اور مجکو سوتی سے جگایا اور کہنی لگا هَبْ فَقَدْ لَاحَ ٭ سِرَاجُ الدِّيْنِ بِصَادِقٍ مُهَذَّبٍ اَمِيْنٍ فَارْحَلْ عَلٰى اَبَا ذِلٍّ اَمُوْنٍ تَمْشِيْ عَلَى الصَّحِيْحِ وَالْجَرَبِ جندل نی کہا کہ یہہ عبارت مسجع اوسکی سنکر مین دہشت سے اوٹہہ بیٹہا اور پوچہا مینی کہ یہی کیا صاف کہہ پہر اوسنی کہا وَسَاطِحِ الْاَرْضِ وَفَارِضِ الْفَرْضِ لَقَدْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ فِي الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ نَشَاءَ فِي الْحَرَمَاتِ الْعِظَامِ وَهَاجَرَ اِلٰى طَيْبَةِ الْاٰمِنَةِ جندل کہتی ہین کہ یہہ خبر سنتی ہی مین مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا پہر ایک ہاتف مجکو آواز دی شعر

یا ایہا الراکب المزجی مطیتہ ❊ نحو الرسول لقد لاقیت لی شملا ❊

اور اسیطرح ابن کلبی عدی بن حاتم طائی سی روایت کی ہی کہ عدی کہتی ہتی کہ میرا ایک نوکر تہا بنو کلب کے قبیلہ کا اوسکو خالس ابن دغنہ کہتی ہتی ایکدن مین گہر کی باہر بیٹہا تہا یکایک اوسکو دیکہا مینی کہ دہشت کہایا ہوا اس باختہ سا آتا ہی مینی پوچہا کیا ہوا تجکو خیر ہی اوسنی کہا کہ یہہ اونٹ اپنی مجہسی لو اور نوکری سی مجکو معاف کر دیجئی اوس سی کہا کہ کچہہ ہمسی قصور ہوا جو تم نوکری چہوڑی دیتی ہو اوسنی کہا کچہہ نہین لیکن میری اوپر ایک حادثہ گذرا ہی اوس سبب سی مین چہوڑتا ہون اوسکا بیان یہہ ہی کہ تمہاری اونٹ لیکر مین چراگاہ مین گیا تہا وہان دیکہا مینی کہ ایک شخص بوڑہا پہاڑ کی گہاٹی می پر نکل آیا سر اوسکا گول الو کا سا اور طول اور عرض کا حال کچہہ نہ پوچہو کہ کسقدر تہا پہاڑ کی چوٹی سے سر اوسکا باتین کرتا تہا اور دونون پانون اوسکی پہاڑ کی جڑ مین لگی ہتی سو اوسنی مجکو پکارا اور کہا یا خالس بن دغنہ یا خالس لا تعرض للوساوس ہذا سنا النور یکشف الغلس فاجنح الی الحق ولا تجبس اتنا کہہ کر وہ غائب ہو گیا مین اوس خوف سی وہان ٹہیر نسکا اونٹونکو اور چراگاہ مین لیگیا اور ایکدرخت کی نیچی لیٹا ہیں کہ ذرا آرام کر لون جو نہین آنکہہ لگی میری دہنی سینی پر ایک ٹہوکر یا لنتہ ماری مین چونک پڑا دیکہتا کیا ہون کہ وہ بڈہا کہڑا ہے اور کہتا ہی یا خالس اسمع ما اقول ترشد لیس ضلول حائر کمہتد ❊ لا تترکن نہج الطریق الاقصد قد نسخ الدین بدین احمد ❊

اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن عساکر نی بنی خثعم کی قبیلہ کی ایک شخص سی روایت کی ہی کہ وہ کہتا تہا کہ اول عرب کا دستور ایسا تہا کہ کچہہ بہی حرام و حلال نہین پہچانتی ہتی اور بتونکو پوجا کرتی ہتی اور اگر آپسمین کچہہ جہگڑا یا قصہ ہوتا تو اوسکی فیصلی کیواسطی ہی بتونکی روبرو مودب ہو کر بیٹہتی ہتی پہر اون بتونکی اندر سی جو آواز ہوتی ہتی اوسکو ہاتف غیب کی صدا تصور کر کی اوسکی موافق عمل کرتی تہی سو مین بہی اوسی دستور کے بموجب ایک جہگڑی مین ایک رات کو بت کی سامنی بیٹہا تہا اور کچہہ نذر اور قربانی گذرانکی آواز غیبی کا منتظر تہا کہ یکایک اوس بت کی اندر سی یہہ آواز آئی کہ یا ایہا الناس ذو الاجسام ومسند الحکم الی الاصنام ما انتم وطائش الاحلام ہذا نبی سید الانام اعدل ذی حکم من الحکام یصدع بالنور وبالاسلام ویزع الناس عن الآثام ❊ یہہ آواز سنتی ہی ہم جتنی وہان ہتی سب بہاگی اور متفرق ہو گئی پہر ہمارا مجلس مین یہی تذکرہ رہتا تہا یہانتک کہ ہمکو خبر پہنچی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوئی اور وہانسی مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمائی تب ہم بہی آکر مسلمان ہوئی اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن سعد نی جبیر ابن مطعم سی روایت کی ہی کہ جبیر کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی پہلی تبرانہ مین ایک بت کی پاس ہم بیٹہی ہتی اور ایک اونٹ اوس بت کی نذر کیلئی ہمنی ذبح کیا تہا یکایک ایک آواز اوس بت مین سی نکلی کہ اسمع الی العجب ذہب استراق السمع بالوحی ترمی بالشہب لنبی بمکۃ اسمہ احمد مہاجرہ الی یثرب ❊ جبیر کہتی ہین کہ ہمکو اس باتکی سننی سی نہایت

متعجب ہوا اور وہانسی اوٹھہ کر چلی گئی پہر بعد چند روز کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہیل گئی اور
اخرج ابو نعیم نی تمیم دارسی سی روایت کی ہی کہ تمیم کہتی ہتی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوے
اوسوقت مین شام مین تہا پہر کسی کام کی لیی سفر کیا مین نی جب رات ہوی تب عربونکی
قدیم دستور کے بموجب جنونکی خوف سی اوس جنگل مین پکار کر مینی کہا کہ اِنَّا فِیْ جَوَادِ عَظِیْمِ
هٰذَا الْوَادِ یْ اوسیوقت ایک آواز آئی اور کوئی شخص ظاہر مین معلوم ہوتا تہا
اور اوس آواز کا مضمون تہا کہ عُذْ بِاللّٰهِ فَاِنَّ الْجِنَّ لَا تُجِیْرُ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا ۝ مینی کہا کہ کون
ہے تو اور کیا کہتا ہے تب اوسنی پہر کہا قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ وَصَلَّیْنَا خَلْفَہٗ بِالْحَجُوْنِ فَاَسْلَمْنَا
وَاتَّبَعْنَاهُ ۝ وَذَهَبَ كَیْدُ الْجِنِّ وَرُمِیَتْ فَانْطَلِقْ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
تمیم کہتی ہین کہ جب صبح ہوئی تو مین وہانسی چلا اور ایک شہر مین پہنچا وہان ایک راہب سے اس قصہ کو
بیان کیا مینی اوسنی کہا کہ جنون نی تجسی سچ کہا ایک پیغمبر مکہ سی ظاہر ہوا اور دوسرے
حرم کی طرف ہجرت کی اور اوسکا مرتبہ سب پیغمبر ونسی زیادہ ہی تو جلدی اوسکی خدمت مین
پہنچ اور اخرج ابو نعیم نی خویلد ضمیری سی روایت کی ہی کہ خویلد کہتی ہین کہ ایک بت کی پاس
بیٹہا تہا مین یکایک اوس بت مین سی آواز آئی کہ کہتا ہی ذَهَبَ اِسْتِرَاقُ الْوَحْیِ وَرُمِیْنَا بِالشُّهُبِ
لِنَبِیٍّ بِمَكَّةَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ وَمُهَاجِرُهٗ اِلٰی یَثْرِبَ یَاْمُرُ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّیَامِ وَالْبِرِّ لِلْاَرْحَامِ ۝
اور اخرج ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی اور خرائطی اور محدث کئی اسنادون اور طرقون سے
عباس بن مرداس سلمی سی روایت کرتی ہین اور عباس عرب کی شاعر وں مین سی مشہور
شخص ہین وہ کہتی ہین ″ ″ ″ کہ میری اسلام مین داخل ہونیکی وجہ ابتدا مین یہہ ہوئی
کہ اوس شخص کے باپ نی مرتی وقت مجکو وصیت کی تہی کہ اس بت کی عبادت جسکا نام
ضمار ہے ہرگز نہ چہوڑنا اور جو کام مشکل پیش آوی تو اوس کام مین اوسیکی طرف رجوع
کرنا اسواسطی کہ یہہ بت مشکل کشائی مین بی نظیر ہے اور اپنی باپ کی وصیت کی بموجب
ہمیشہ اوس بت کی خدمت مین مشغول رہتا تہا مین اور ہر روز باوجود کار و بار ریاست کی
اوسکی زیارت کو ایکبار جاتا تہا مین ایکدن جنگل کیطرف شکار کی لیی گیا تہا جب دوپہر ہوئے
تو گرمی کے شدت سے ایک درخت کی سایہ کی تلی بیٹہ گیا مین اور نوکر چاکر ہی جو میری ساتہ تہے
ادہر اودہر درختونکی تلی ٹہیر گئی یکایک دیکہا مینی کہ ایک شتر مرغ سفید رنگ کا اوپر سے
نیچے آیا اور اوسپر ایک شخص سفید پوش نورانی شکل سوار ہین اور میریطرف خطاب کر کی
فرماتے ہین کہ ای عباس ابن مرداس کچہہ تجہکو خبر ہی کہ آسمان کی نگاہبانی کیلیی چوکیان
مقرر ہوئین اور لڑائی اور جہاد زمین پر پہیل گیا اور زین اور لگام والی گہوڑی جہاد کو
تیار ہوئی ہین اور یہہ نیک طریقہ جو زمین پر لایا ہی وہ دوشنبہ کی دن مشکل کی راتکو
پیدا ہوا ہی اور اوسکی سواریکی ایک اونٹنی ہی اوسکا نام قصواہی عباس کہتی ہین کہ یہہ

ف۱ یعنے پناہ مین آتی اور وہانکے اس جنگل کے سردار کی ۱۲ ف۲ یعنے پناہ مین اور دعائی مین خدا کی ایسی کہ جنونکو یہہ طاقت نہین ہے کہ بے حکم اللہ کسیکو پناہ دیوین ۱۲ ف۳ یعنے تحقیق ظاہر ہوئی رسول عربونکی اور نماز پڑہے ہمنے اوسکے پیچھے حجون یعنے جو مکہ کا ایک محلہ ہے سو ایمان لائی ہم اور پیروی اوسکی کی اور اب گیا فریب جنونکا اور

بات سنی مجھکو خوف اور رغبت زیادہ ہوئی وہانسی سوار ہوکر گہر کو آیا اور پہلی اوس بت کی پاس جسکا نام ضمار تہا
گیا مین تہوڑی دیر اوسکی سامنی مؤدب ہوکر بیٹہا اوسکی اندرسی آواز نکلی یہہ بیتین پڑہتا تہا قل للقبائل
من سلیم کلہا هلک الانیس وعاش اهل المسجد * اودی ضمار وکان یعبد مدۃ * قبل
الکتاب الی النبی محمد * ان الذی ورث النبوۃ والهدی بعد ابن مریم من قریش مهتدی *
عباس کہتی ہین کہ مینی اس بات کو لوگون سی ظاہر نکیا بلکہ پوشیدہ رکہا یہان تک کہ جب کا فرجنگ احزاب
سے کہ جسکو جنگ خندق بہی کہتے ہین پہری اوسوقت مین اونٹ خرید کرنیکی لیی عقیق کی طرف
جو ذات عرق کی قریب بستی ہی گیا ہتا یکایک سخت آواز آسمان سی آئی مینی نظر اوپر کی تو دیکہا مینی
وہی بڈہی سفید پوش سفید شتر مرغ پر سوار ہین اور کہتی ہین جو نور دوشنبہ کی دن منگل کی رات کو
دنیا مین آیا ہی سو اب ناقہ قصوی کی صاحب کی ہمراہ نجد مین آتا ہی اوسوقت سی دین اسلام کا
اعتقاد میری دلمین بیٹہ گیا اور سطیح ابن سعید اور ابو نعیم سعید بن عمر ہندلی سی روایت کی ہی کہ سعید
کہتی ہتی کہ ایک روز اوس شخص کے باپ نی ایک بکری ایک بت کی سامنی نذر کی طور پر ذبح کی ہتی اوسوقت
اوس بت کی اندرسی یہہ آواز آئی العجب کل العجب خرج نبی من بنی عبد المطلب یحرم الزنا ویحرم الذبح
للاصنام وحرست السماء ورمینا بالشهب * * * * سعید کہتی ہین
کہ میرا باپ اس خبر کی تحقیق کی لیی مکہ کو گیی لیکن اونکو اس خبر کا پتا نہ ہتا یہان تک کہ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ سی ملاقات ہوئی اونسی پوچہا اونہون نی کہا ہان سچ ہی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
ہم مین خدا کا رسول ہی تمکو بہی لازم ہی کہ اوسپر ایمان لاؤ حاصل کلام کا اس قسم قصی بیشمار ثابت ہین
جو حد تواتر کو پہنچی ہین بلکہ بعضی جنات جو اوسوقت تک اسلام سی مشرف نہین ہوئی ہتی بعضی
آدمیونکی واسطی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین سلام اور تحیات اور اپنی عاجزی اور
فرمانبرداری کہلا بہیجتی ہتی چنانچہ ابن سعد نی جعد بن قیس مرادی سی روایت کی ہی کہ جعد کہتی ہتی کہ
ہم چار آدمی اپنی وطن سی حج کی ارادہ سی چلی رستی مین ایک جنگل پڑا مین کی متعلقات سی اوس جنگل
مین ایک آواز ہمنی سنی کہ کوئی یہہ بیتین پڑہتا ہی شعر الا یا ایہا الرکب المعرس بلغوا اذا ما
وقفتم بالحطیم وزمزما محمد المبعوث منا تحیۃ تشیعہ من حیث سار وتیمما وقولوا لہ انا
لدینک شیعۃ بذلک اوصانا المسیح بن مریما * اور ابن عساکر اور خرائطی
مرداس بن قیس دوسی سی روایت کی ہی کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین کاہنونکا
اور کہانت کا کچہہ ذکر ہتا لوگ نقل کرتی ہتی کہ یہہ کارخانہ نبوت کی ظہور اور وحی کی نزول ہونی سے
موقوف ہوگیا مرداس مذکور نی کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو اس مقدمہ مین عجب اتفاق ہوا ہتا جو قابل
سننی کے ہے آپ نی فرمایا کہ بیان کرو مرداس نی کہا کہ ہماری پاس ایک لونڈی ہتی اوسکا نام خلصہ تہا
بہت نیک بخت اور صالحہ ہتی کبہی برائی کا وہم بہی اوسکی طرف نہوا ہتا ایک روز میری نزدیک آئی
اور کہنی لگی کہ تم مجھکو کیا جانتی ہو ہمنی کہا کہ تجھکو بڑی نیک بخت اور صالحہ ہم جانتی ہین کبہی برائی کا

وہم بہی تیریطرف ہمکو نہین ہوا پہر اوسنی کہا اندنون مجہپر ایک عجیب حال گذرا ہی کہ مین ایک روز بیٹی اپنی
گہر مین بیٹہی تہی ایک چیز سیاہ میری اوپر آکی چڑہ بیٹہی اور جسطرح مرد عورت سی صحبت کرتا ہی
اوسیطرح اوسنی میری ساتہہ کیا اور پہر کچہہ معلوم ندیا سو مجہکو یہہ خوف ہوا کہ ایسا نہو مجہکو حمل رہجاوی
ہوا پہر لوگ مجہپر زنا کی تہمت کرینگی اوتنی کہا آگی تیریطرف ایسی چیز کا وہم ہی نہین آیا تو خاطر
جمع رکہہ بعد کتنی دنونکی معلوم ہوا کہ اسکو حمل ہی پہر موافق معمول کی لڑکا جنی لیکن اوس لڑکی کی
دو نو کان کتی کی سی تہی اور اوسکا رنگ بہی آدمی کا سا نہتا سو وہ لڑکا ہماری لڑکونکی ساتہہ کہیلا
کرتا تہا ناگاہ ایکروز ننگا ہوکر چلانی لگا ✕ ✕ اور کہنی لگا کہ افسوس اور خرابی ہی کہ دشمن
کی سوار تمہاری لوٹنی کو اس پہاڑ کی اوسطرف آن پہنچی اور تم غافل بیٹہی ہوی ہو ہم سب اوسکی
کہنی کے بموجب مسلح ہوکر اوس پہاڑ پر گئی دیکہا تو واقعی دشمن کی سوار ہین آخر اونسی لڑائی کرکی اونکو
ہٹایا اوسوقت سی اوس لڑکی کی کہنی کا اعتبار ہوگیا جو وہ کہتا تہا ویسی ہی ہوتا تہا کبہی اوسکی بات جہوٹہہ
نہولتی تہی پہر جب سی آپ نبی ہوی اور وحی آنی شروع ہوی تب سی اوسکی بات جہوٹی ہونی لگی اکثر
باتین جہوٹی کہا کرتا تہا ہمنی اوسی پوچہا کہ تجہکو اب کیا ہوا جو جہوٹہہ بولنی لگا تو اوسنی کہا کہ مجہکو
کچہہ حال نہین معلوم جو شخص مجہکو پہلی سچی خبر پہنچاتا تہا اب جہوٹی خبرین پہنچاتا ہی مین اپنی طرف
سے اوسمین کچہہ ملاتا نہین ہون اب اسکی تدبیر یہہ ہی کہ تم مجہکو تین دن ایک اندہیری کوٹہری مین
بند کردو تاکہ جب مین تنہا ہونگا تو وہ جن جو مجہکو خبرین دیتا ہی وہ میری رگ اور پوست مین گہس
جائیگا پہر تم اوسی پوچہنا تو کچہہ معلوم ہوگا سو ہمنی ویسا ہی کیا پہر تین دنکی بعد جو اوسکو کہولا تو دیکہا
ہمنی کہ اوس لڑکی کا بدن ایسا ہوگیا ہی جیسی آگ کا انگارا ہمنی دریافت کیا کہ یہہ رنگت آگ کے
اوسی جن کی ہی جو اسکی اندر آیا ہی آخر ہمنی اوسی کہا کہ ای عزیز ابتک تمہاری خبرین سب سچی
ہوتی تہین چند دنوسی کیون جہوٹی ہونی لگین اوسنی کہا یَا مَعْشَرَ دَوْسٍ حُرِسَتِ السَّمَاءُ
وَخَرَجَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ ✢ مین نی پوچہا کہ کہان اوسنی کہا کہ مکہ مین اور اوسکی بعد یہہ بہی کہا اب مین
مرتا ہون مجہکو پہاڑ کی چوٹی پر دفن کرنا اور میری دفن کی بعد آگ کیطرح شعلہ نکلینگی جب تم
یہہ حال دیکہنا تو تین پتہر مجہپر مارنا یعنی اوسی آگ پر اور ہر پتہر پر یہہ کلمہ پڑہنا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ یعنی ای
اللہ تیری نام کی برکت سی مارتا ہون اوسوقت وہ شعلی بجہہ جاوینگی پہر جسطرح اوسنی کہا تہا ویسا ہی
ہمنی کیا اوسکی مرنیسی کتنی دنون بعد آپکی بعثت کی خبر ہمکو پہنچی اور ہم خدمت بابرکت مین حاضر ہوی
یہہ سب عربکی جنہونکی حال جنکی گواہی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ثبوت
اور انکی پہچانی اور انکار و ایکا کرنا اور قرآن شریف کا نازل ہونا تواتر کی طور پر منقول ہی جسمین
کسیطرح کا شبہہ نہین ہی لیکن جو اونمین سی اسلام سی مشرف ہوکر صحابیت کی درجی کو پہنچی ہین
وہ بہی بہت ہین چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی لیلۃ الجن مین جو کہ مکہ معظمہ کی متصل واقع ہون
ہوئی تہی اور دوسری لیلۃ الجن مین جو مدینہ منورہ مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نکاح کی بعد لقیہ

غرقد کی میدان مین ہوئی تہی اور دونون مرتبی یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی سو اون دونون مرتبی مین
جنونکی کثرت اسقدر بیان کی ہی کہ گنتی سی باہر ہی اور حضرت زبیر رضہ بہی ایکمرتبہ لیلۃ الجن مین جو دوسری
مرتبہ مدینہ منورہ مین ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی اور جنونکو دیکہا ہی تہا اور اونکی باتین
بہی سنی تہین وہ بہی بسیط حکی کثرت اونکی بیان کرتی ہین چنانچہ ابونعیم نی دلائل النبوۃ مین اور اور حدیث
کی کتابون مین ان قصونکی تفصیل بیان کی ہی اور صحاح ستہ مین بہی آیا ہی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِالْمَدِیْنَۃِ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَاٰی مِنْ ھٰذِہٖ الْاَعْوَامِ
شَیْئًا فَلْیَنْعَوِذْ بِہٖ ثَلٰثًا فَاِنْ بَدَا لَہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ فَلْیَقْتُلْہٗ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ اور ابونعیم نی عبداللہ بن عمر رضہ سی روایت کی ہی کہ ایک
مرتبہ بہت سی جن کسی جزیرہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ کی زیارت کی مشرف ہونیکو آئی تہی اور کئی دن
یہان مقام بہی کیا تہا اور پہر اپنے وطن کو پہر گئی اور امام احمد اور بزار اور ابویعلی اور بیہقی اور محمد بن نعیم
بلال بن حارث سی روایت کی ہی کہ بلال کہتی ہین مین ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ سفر مین تہا
موضع عرج مین مقام ہوا مین نی اپنی خیمہ سی نکلکر چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین
حاضر ہون دیکہا مینی کہ آپ سب لشکر سی باہر دور اکیلی بیٹہی ہین تب مین چاہا کہ آپکی پاس جاؤن جب
آپکی قریب پہنچا تو آواز غل وشور کی میری کان مین پہنچی گویا بہت لوگ آپسمین جہگڑ رہی ہین اور
سخت کلامی بہی کرتی ہین مین ٹہیر گیا اور سمجہا مین کہ آپکی پاس غیب کی لوگونکا ہجوم ہی اسوقت جانا
مناسب نہین ہے پہر تہوڑی دیر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اور مجکو دیکہکر مسکرائے
مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہہ شور و غل کیا تہا آپنی فرمایا کہ مسلمان اور کافر جنونمین جہگڑا تہا
بسنے کے مقدمہ مین میری پاس فیصلے کی لیی آئی تہی سو مینی ایسا حکم کیا کہ مسلمان جن جلس کے ملک مین
اور کافر غور کے ملک مین رہین آپسمین ملی ہوی نرہین چنانچہ کثیر بن عبداللہ جو اس حدیث کی راوی ہین
وہ کہتی ہین کہ ہمنی تجربہ کیا ہی کہ جسکو جلس کی ملک مین کچہہ جن کا آسیب ہوتا ہی وہ جلدی
اچہا ہو جاتا ہی اور ہلاک نہین ہوتا اور غور کے ملک مین جسکو جن کا آسیب ہوتا ہی وہ اکثر اچہا
نہین ہوتا بلکہ ہلاک ہوتا ہی اور خطیب نے جابر بن عبداللہ سی روایت کی ہی کہ جابر کہتی تہی کہ ہم
ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سفر مین تہی آنحضرت ایک کہجور کی درخت کی نیچی بیٹہی
تہی یکایک ایک کالا سانپ بہت بڑا آپکی طرف چلا لوگون نی چاہا کہ اوسکو مارین آپنی فرمایا کہ اسکو
مت چہیڑو آخر کو وہ سانپ آپکی نزدیک پہنچا اور اپنے موہنہ کو آپکے کان کی پاس لیگیا جیسی کوئی
کچہہ بات کان مین کہتا ہی پہر آپنی اپنی موہنہ مبارک کو اوسکی کان کی پاس لیجا کر کچہہ فرمایا پہر وہ سانپ
غائب ہو گیا گویا اوسکو زمین نگل گئی ہمنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے اس سانپ کو اپنی کان
تلک آنی دیا ہمکو بڑا خوف ہوا تہا کہ یہہ جانور بے سمجہہ ہے ایسا نہو آپکو کچہہ ایذا دیوی آپنی فرمایا یہہ
جانور نہتہا بلکہ یہہ جنونکا بہیجا ہوا تہا فلانی سورۃ کی آیتین وہ بہول گئی تہی سو اوسکی پوچہنی کی لیی
اوسکو بہیجا تہا جب اوسنی تم لوگونکو دیکہا سانپ کی شکل بن کر آیا اور پوچہہ کر چلا گیا پس جابر رضہ کہتی ہین

کہ بعد اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئی اور آگی کو چلی رستی مین ایک گانو ملا وہانکی لوگون نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان ایک عورت ہی جوان خوبصورت ایک جن اوسپر عاشق ہوگیا ہی سیدہا اوسکی اندر گہس کر اوسکو بیہوش کر دیتا ہی نہ کچھ کہاتی ہی اور نہ کچھ بولتی ہی بلکہ ہلاکت کی قریب ہی آپنی اوس عورت کو اپنی سامنی بلایا اور فرمایا کہ ای جن تو مجہکو جانتا ہی کہ مین کون شخص ہون مین محمد ہون حقتعالی کا رسول سو اس عورتکو چہوڑ دی یہہ بات فرمائی ہی وہ عورت ہوش مین آگئی اپنی مونہہ کو نقاب سی چہپا لیا اور لوگونسی حیا کرنے لگی اور بالکل اچہی ہوگئی جابر رضی کہتی ہین کہ مینی اوس عورتکو دیکہا تہا ایسی خوب صورت ہتی جیسی چودہوین راتکی چاند کا ٹکڑا اور عقیلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ حضرت عمر کہتی ہتی کہ ایک روز ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہامہ کی ایک پہاڑ پر بیٹہی ہتی کہ یکایک ایک پیر مرد ہاتہہ مین عصا لیے ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سامنی آنکر حاضر ہوا اور آپکو سلام کیا آپنے اوسکے سلام جواب دیا اور فرمایا کہ اسکے آواز جن کیسی ہی پہر آپنے اوسی پوچہا کہ تو کون ہی اوسنی عرض کیا کہ اس شخص کا نام ہامہ ہی ہیم کا بیٹا اور ہیم لاقیس کا بیٹا ہی اور لاقیس ابلیس کا بیٹا ہی آپ نی فرمایا کہ ابلیس کے اور تیری درمیان مین دو پشتین ہین بہلا کہہ تو تیری عمر کتنی ہوگی اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ جتنی دنیا کی عمر ہے اوتنے سے تہوڑے عمر ہے کچہہ تہوڑے سے کم ہے اسلیے کہ جن دنونمین قابیل نے ہابیل کو مارا تہا اوسوقت مین بچہ تہا کئی برس کا لیکن بات سمجہتا تہا اور پہاڑونپر دوڑتا پہرتا تہا اور لوگونکا غلہ اور کہانا چرالاتا تہا اور لوگونکی دلونمین اپنے خویش اور اقربا سی بدسلوکی کرنیکو وسوسی ڈالا کرتا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسنی فرمایا کہ بیری بڑہاپی کی تو عمل ایسے ہین اور جوانی اور بچپن کی کام ویسی تو بہت برا شخص ہے اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجہکو کچھ ملامت نکیجئی اسلیی کہ اب مین توبہ کرنیکو آیا ہون اور مین نی حضرت نوح علیہ السلام سی ملاقات کی ہی اور اونکی مسجد مین اونکی صحبت مین رہا ہون مین اور پہلی اونکی ہاتہہ پر توبہ کی ہتی اور ایکسال اونکی مسجد مین رہا ہون اور حضرت ہود اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کی صحبتون مین رہا ہون اور حضرت موسی علیہ السلام سی ملاقات کی ہی مین نی اور اونسی توریت سیکہی ہتی اور اونکا سلام حضرت عیسے علیہ السلام کو پہنچایا تہا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے بہی ملاقات کی ہتی اونہون نی فرمایا تہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرو تو میرا سلام اونکو پہنچانا سو اب اوس امانت کی بار کو ادا کرنے کے لیے آپکے خدمت مین حاضر ہوا ہون اور یہہ بہی میری آرزو ہی کہ آپ اپنی زبان فیض ترجمان سی مجہکو کچھ کلام اللہ تعلیم فرمائی چنانچہ آپنی کئی سورتین جیسی سورۂ واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت اور تبت اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اوسکو تعلیم فرمائین اور یہہ بہی اوسی ارشاد فرمایا کہ ای ہامہ جسوقت تجہکو کسی چیزکی احتیاج ہووی تو میری پاس آنا اور ہمسے ملاقات نہ چہوڑنا حضرت عمر رضی کہتے ہتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفات پائی اور اوسکی موت کی

ابلیس کے پوتی کی ملاقات

اون صحابی جنون کی بیان میں جو مسلمان ہوئی تھی

کی خبر ہمکو نہدی اب ہمکو معلوم نہین ہی کہ وہ زندہ ہی یا مر گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ جو جنات سی تہی اونمین سی ایک کا نام عمر بن جابر ہی جنکی صفوان بن معطل نی تجہیز وتکفین کی تہی اور اونہین سی ایک کا نام عمرو ہی جو کافر جنونکی لڑائی مین شہید ہوئی ہین اور حضرت عبد اللہ بن مسعود کی یارون نی اونکو دفن کیا تہا اور اونہین مین سی ایک کا نام سرق ہی جنکو عمر بن عبد العزیز نی مروکی جنگل مین دفن کیا تہا یہہ سرق اوس جماعت کی تہی جنہون نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بیعت کی تہی اور اونہین مین سی ایک کا نام خرقا تہا یہہ جنیہ تہی یعنی عورت ہی اوسکو عمر بن عبد العزیز نی مکہ معظمہ مین دفن کیا تہا اور ان سبکا قصہ بیہقی نی اپنی کتاب دلائل النبوة مین صحیح اسناد ونسی بیان کیا ہی فقط یہان تک احوال اون جنونکا بیان ہوا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبردار ہوی تہی اور قرآن کی حکمونکو مان لیا تہا اور نہایت پیروی اور تابعداری کی سبب سی اپنے خدمت سی جس سی موقوف ہوگئی تہی بالکل دست بردار ہوی اور بنی آدم کی ہدایت اور رہنمائی پر کمر باندہی اور مستعد ہوی وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ اور بعضی ہم مین سی کج رو اور بے انصاف ہین یعنی خدمت سی اپنی معزول اور موقوفی پر راضی نہین ہین اور اس رسول اور اس قرآن کی فرمانبرداری جیسی چاہیی ویسی نکی سو اس قسم کی چار فرقی ہین پہلا فرقہ کافر جنونکا جو ظاہر مین مخالفت اور دشمنی کرتی ہین اور اپنے کفر کو چہپاتی نہین ہین اور بنی آدم کو جہان تک ہو سکتا ہے بہکانی مین قصور نہین کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ہم ہرگز اپنے خدمت سی موقوف نہین ہوئی ہین غیب کی خبرین ہمسی پوچہا کرو اور اپنے مطلب کا مونہہ ہمسی مدت مانگا کرو ہم تمہاری حاجت روائی اور مشکل کشائی کیا کرینگے چنانچہ کافر جنونکی جہوٹی معبود جنکو دیوتا کہتے ہین جیسے ہنودونکی اور حبشیونکی اور زنگیونکی اور اور بت پرستون کی کہ باوجود سماننہ پہنچانیکی اور آگ کی انگارونسی مار پہنچانیکی اور اپنی خدمت کی معزول ہونیکی بنی آدم کے بہکانی اور خراب کرنیسی دست بردار نہین ہوتی ہین بلکہ کافرونکی مدت حتی المقدور کیی جاتی ہین تاکہ وہ ایسی نہ پہرین بلکہ بزور اونسی شرک کرواتی ہین اور اسلام مین داخل ہونیسی منع کرتی ہین دوسرا فرقہ منافق جنونکا جو ظاہر مین اپنی تئین ایمان دارونمین داخل کرتی ہین اور پوشیدہ مکر و فریب سی آدمیونکی خرابی کی پیچہی پڑے ہین اور اپنے تئین کسی بزرگ کی نام سی مشہور کرکر آدمیونکی نزدیک پیر بن بیٹہی ہین جیسی شیخ سدو اور زین خان اور سرور اور بالی اور سوا انکی اور پردیمین اپنی ولایت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کا دعوی بلکہ الوہیت اور خدائی کی دعوی کرتے ہین اور شرک اور بت پرستی کا کوئی دقیقہ چہوڑتی نہین ہین جو اپنے معتقدونسی اپنی واسطے نکرواوین تیسرا فرقہ فاسق جنونکا جو ڈاکو اور راہ زن ہین کہ آدمیونکو طرح طرحکی ایذا پہنچاتے ہین اور ایسی جن نذر اور نیاز اور مٹہائیان اور پانی اور شربت اور سوائی اسکے سب کچہہ اپنے لیی لیتی ہین چوتہا فرقہ جنونکا ایک اور ہے جو چورونکی طرح بعضی آدمیونکی روحونکو جو بد خلقی اور تکبر اور غرور اور حسد مین اور ہر وقت نجاست سی آلودہ رہتے ہین خبیث جنونسی مناسبت بہم پہنچائی ہی

جنون کی چار فرقون کا بیان

پہنچ کر پہچانتی ہین اور اپنے رنگ مین اونکو بہی رنگتی ہین اور اپنے چال اونکو سکہاتی ہین جیسی آدمی
کے بدن مین مسامونکی راہ سی در آنا اور اوسکی مزاج کو خراب کر دینا اور شکل کا بدلنا اونکو تقلید کرتی
ہین تاکہ اس وسیلہ سی ایذا اور رنج آدمیونکو پہنچاوین اور بنی آدم کی فرقہ کو خراب کرین
سو یہہ چار فرقی قاسطون ہین یعنی بی انصاف ہونی ہین کہ دین اور قرآن شریف کی پیروی نکی
اگرچہ ظاہر مین بعضون نی اپنی زبان پر کلمہ توحید کا جاری کیا فَمَنْ اَسْلَمَ پہر جو کوئی
حکم الٰہی کا فرمان بردار ہوا اور کجروی اور ناانصافی کو چہوڑا فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا پس وہ ہونہی
سوچی تدبیر سیدہی راہ چلنی کی اسلئی کہ اپنی خاوندکی فرمانبرداریکی سبب سی خاوند کے
نزدیک اپنا رتبہ پیدا کیا اور کجروی اور ناانصافی اور بنی آدم کو فریب دینی کی صورتمین بعضی
مخلوقات کے نزدیک البتہ کچہہ مرتبہ وجاہ یعنی دنیا چند روزہ کا حاصل ہوتا لیکن حق خاوندکی نزدیک ذلت اور بی قدری ہوتی ہے اور ہمیشگی کے
نعمت سی بی نصیبی اور محرومی ۵ عزیزی ۵ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا اور
ایسی گنہگار پس ہونگی دوزخ کی لیی ایندہن ۵ فتح اور جو بی انصاف ہین وہ ہوی دوزخ کا ایندہن
۵ مواہ تفسیر ۵ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جن کافر بہی عذاب دیی جاوین گی آگ سی اور اونکی
کیفیت ثواب مین توقف ہی کہ معلوم نہین ثواب کیسا ملیگا ۵ ط وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ اور لیکن کجرو ناانصاف
جنہون نی حکم الٰہی کی فرمانبرداری سی سرکشی کی اور باوجود معزولی کی اپنی خدمت سی آدمیونکو فریب
دیا کہ ہم معزول نہین ہین بلکہ اپنے تئین آدمیونکی نزدیک کارخانہ الٰہی کا شریک ٹہیرایا فَكَانُوْا الخ پس
ہوی وہ دوزخ کی کندہی اور آگ کی بہڑکانی والی کہ اپنے تئین بہی آگ مین جلایا اور آگ کی مناسبت کے
سبب سی اوس آگ کو بہڑکا کر اونکو بہی خوب جلا کر بہسم کیا اور بعضی ملحدلی دین یہانپر ایک اعتراض کرتی
ہین اور شبہی دلونمین ڈالتی ہین کہ جنات کی پیدایش تو آگ سی ہی پہر جنونکو آگ مین پڑنیسی کیا تکلیف
ہوگی اسلیی کہ کسی چیز کو اپنی جنس سے کچہہ تکلیف و ایذا نہین ہوتی ہی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ جنات کا اصل
مادہ اگرچہ آگ ہی لیکن اوسکی صورت ترکیبی اور اوسکا مزاج اور چیز ہی سو جب صرف آگ اوسکی صورت
ترکیبی اور اوسکے مزاج کی منافی ہوی تو اور زیادہ اوسکی تکلیف اور عذاب کا سبب پڑیگی چنانچہ ایک
لطیفہ مشہور ہے کہ ایک ملحد نی یہی اعتراض کیا وہان ایک شخص ظریف دانا حاضر تہی اونہون نی
ایک بڑا پتہر اوٹہا کر اوسکی رانپر مارا وہ ملحد چلانی لگا اور شور و غل مچانی لگا اوس شخص نے کہا کہ اس
پتہر سے تجکو رنج و تکلیف ہونیکی کیا وجہ آخر تیری بہی اصل زمین سی اور یہہ پتہر بہی زمین سے ہی آخر کو ملحد
لاجواب ہوا غرضکہ مزاج کی کیفیت اور عذاب کی کیفیت متحد ہونیسی رنج اور تکلیف کی اور زیادتی ہوتی ہے
بخلاف اسکے جہان مزاج کی کیفیت اور عذاب کی کیفیت مختلف ہو چنانچہ یہہ بات تجربہ مین آچکی ہی
کہ صفراوی مزاج والیکو آگ اور دہوپ سی سقدر رنج و تکلیف کی زیادتی ہوتی ہی کہ بلغمی مزاج والیکو
عشر عشیر اوسکی نہین ہوتی اور اسیطرح بلغمی مزاج والیکو دریا کی نزدیکی اور سرد ہوا کی سبب سے اسقدر سستی
اور کسالت ہوتی ہی جو صفراوی مزاج والیکو نہین ہوتی اور جو شروع سورة سی یہان تک حق تعالے

له قوله ... فكانوا في علم الله ۱۲

جواب ...

نے تیرا ان کلمی جنون کی نقل فرمائی اب پہر انّہٗ استمع پر عطف کر کی تین مطلب اور تعلیمین فرمائی ہین
تاکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان تینون مطلبونکو بہی آدمیون اور جنات کو پہنچا دیوین اسلیے کہ یہہ تینون
مطلب عمدہ ہین اور جنون کی پیدایش اور اونکی عادت سی متعلق ہین اور بہت سی آدمی بہی اسی عادت کے
سبب باطل عقیدونمین بلکہ شرک مین پہنس جاتی ہین سو اب ارشاد ہوتا ہی کہ کہہ تو ای پیغمبر کہ وحی
کی گئی ہی میری طرف یہہ سب جنون کی باتین جو اوپر بیان ہو چکی ہین وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا الخ

عزیزی ۵ وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا لِّنَفْتِنَهُمْ
وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا اور یہی کہہ ای محمد کہ
وحی بہیجی گئی ہی طرف میری کہ بنی آدم اگر سیدہے رہتے راہ راست پر البتہ پلاتی ہم اونکو پانی بہت تاکہ
امتحان کرین ہم اونکو ساتہہ اوسکی یعنی ارزانی ہوتی اور قحط نہ آتا واللہ اعلم اور جو کوئی موہنہ موڑیگا کرکے
پہیر دیگا اپنے سے ورلاویگا اوسکو عذاب سخت مین ۵ فتح اور یہہ کہ حکم آیا اگر لوگ رستی سیدہے
راہ پر تو ہم پلاتی اونکو پانی بہر کر تا اونکو جانچین اوسمین اور جو کوئی موہنہ موڑی اپنے رب کی یاد سے
وہ پیٹہاویگا اوسکو چڑہتے عذاب مین ۵ موضح تفسیر وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا الخ اور یہہ کہ اگر جنات
اس طریقہ پر استقامت کرینگے اور مضبوط رہینگے جسطرح اب اس طریقہ کو اختیار کیا ہی اور تلون اور
تبدل سی جو جنون کا خاصہ ہی باز آوینگی لَاَسْقَيْنٰهُمْ الخ تو البتہ پلاوینگی ہم پانی برسات کا جی
بہر کر یعنی برساوینگے اور قحط کو انسی دور کرینگے مفسرون نے لکہا ہی کہ یہہ سورت اوس وقت مین نازل
ہوئی تہی جس وقت کفر کی شامت سی مکہ والی سات برس کی قحط مین گرفتار ہوئی اہی بلکہ قحط کا شروع
تہا اور آدمی اور جن اور جانور سب قحط سالی اور خشکی مین گرفتار تہی اور قحط کی زمانیکی قطع نظر برسات کا
پانی ہر طرح سی سب طرحکی برکتون اور تمام دنیوی منفعتون کو شامل ہی سو ذکر اس نعمت کا گویا تمام
دنیا کی نعمتونکی طرف اشارہ ہی چنانچہ اور آیت مین حق تعالی فرماتا ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا
وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور باوجود اسکے خاص جنونکو اس نعمت کی بخشنے مین
ایک غرض اور بہت باریک پوشیدہ ہی لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تاکہ عقل و سوا نہی جنون کے دیا ہم انکو پانی اور دیکہیں ہم کہ جن والے اپنے جلنے
کے عذاب کو اپنے پانی پہنچنی سی رحمت پانی پر قیاس کرتے ہین یا نہین اور یہہ بہی سمجہہ لیوین کہ پانی
کی طبیعت آگ کی بجہانیکو چاہتی ہی اور ہمکو باوجود آتشی ہونیکی پانی زندگی اور رحمت کا سبب پڑتا ہے
تو کچہہ عجیب نہین ہی کہ آگ ہماری رنج اور مشقت کا سبب پڑے ولیکن یہہ سب دنیا کی نعمت بدون
وبال آخرت کی ان لوگونکی لیی ہی جو طریقہ پسندیدہ پر مستقیم ہین وَمَنْ يُّعْرِضْ الخ اور جو شخص منہہ
موڑیگا اپنے پروردگار کے یاد سے اور جس طریقہ کو اختیار کیا ہی اوسپر ثابت نرہیگا اور تلون و تبدیل
اپنے مین راہ دیگا يَسْلُكْهُ الخ البتہ داخل کریگا اوسکو اوسکا پروردگار ایسے عذاب مین جو اوسکی طاقت سے
باہر ہے خواہ وہ عذاب آگ سی ہو جو اوسکی ہم جنس ہی اور ہم جنس جب اپنی حد سی زیادہ ہو جاتا ہے
تو انتہا درجہ کی تکلیف کا سبب پڑتا ہی اور خواہ اور چیز سی ہو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے

[حاشیہ:] وان لو استقاموا ... واللہ اعلم ... علی الطریقۃ ... من ذکرہ ... او العبادۃ ... عن القرآن او التوحید ... صعدا شاقا مصدر ... صعد یقال صعد صعدا وصعودا ... فوصف بہ العذاب ... المعذب ... فلا یطیقہ قول عمر رضی ما تصعدنی شیء ما تصعدتنی خطبۃ النکاح ... والی بیان لائق تو البتہ ... ہم ... اور زمین سی اپنے برکتین آسمان

کہ صعود نام ہی ایک دوزخ کی پہاڑ کا بہت صاف چکنا ہی کافر کو اوسپر زبردستی چڑہا وینگی آگی سی اوسکو وحشی زنجیرونسی کہینچینگی اور پیچہی سی آگ کی گرزونسی مارینگی یہان تک کہ چالیس برس مین اوس پہاڑ کی اوپر پہنچیگا پہر وہانسی اوسکو وحشی نیچی دہکیا دینگی پہر اسیطور سی بار بار اوسکو اوپر چڑہا وینگی اور پہر دہکیلینگی تا کہ ہمیشہ اوسی عذاب مین گرفتار رہی اور اس آیت مین استقامت کی تعریف حق تعالی نے فرمائی ہی چنانچہ سید الطائفہ یعنی سردار صوفیونکی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اسکی موجب فرماتی ہین کہ کُن طالِبَ الاِستِقامَۃِ وَلا تَکُن صاحِبَ الکَرامَۃِ فَاِنَّ الرَّبَّ یَطلُبُ مِنکَ الاِستِقامَۃَ وَالنَّفسَ تَطلُبُ مِنکَ الکَرامَۃَ اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ اِستَقِیمُوا وَلَن تُحصُوا اور حقیقت مین یہی بات ہی کہ روح اور دل کا منور ہونا طاعت کی روشنیونسی استقامت کی سبب سے ہوتا ہی اور عبادت کی رنگ کو نفس کے جوہر مین استقامت ہی پیوست کر دیتی ہی اور عبادتون اور طاعتونسی نفس کو اوسی رنگ مین رنگین کرنا مطلوب ہی نہ فقط رنج و مشقت کہینچنا ۞ عزیزی وَاَنَّ المَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدعُوا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا اور یہہ کہ مسجدین خاص اللہ کی لیے ہین پس عبادت مت کرو ساتہہ خدا کی کسیکو ۞ فتح اور یہہ کہ سجدیکی جاگہہ یا تو حق اللہ کا ہی سو مت پکارو اللہ کی ساتہہ کسیکو ۞ موضح تفسیر یعنی جملہ وحی کی گئی ہے یعنے وحی کی گئی ہی طرف میری یہہ کہ مسجدین اللہ ہی کی لیے ہین اور بعضون نے کہا کہ مساجد سے اعضاے سجود کی مراد ہین کہ وہ پیشانی اور دونون ہاتہہ اور دونون گہٹنی اور دونون قدم ہین ۞ مدارک وَاَنَّ المَسٰجِدَ لِلّٰہِ اور یہہ مسجدین بنائی جاتی ہین اللہ تعالی کی عبادت کی لیے فَلَا تَدعُوا الخ سو مت پکارو اون مسجدونمین حق تعالی کی ساتہہ کسیکو ایسی کہ اگر حق تعالی کی ساتہہ اون مسجدونمین دوسریکو پکاروگی تو گویا مسجدونکو جو کہ حق تعالی کی ہین اور اوس شخص مین مشترک کر دیا اور حال یہہ ہی کہ مسجدونکو خاص اللہ تعالی کی واسطی بنایا ہی اور جنونکا ایک دستور بندہا ہوا ہی کہ جب مکانونکو اونکی واسطے خاص کر دیتی ہین تو پہر وہ نہین چاہتی کہ اوس مکانمین دوسریکو دخل ہو سو جسطرح بعد خصوصیت کی جنونکو پسند نہین ہی بلکہ اونکی ناخوشی کا سبب ہے اسیطرح حق تعالی کی عبادۃ کی مکانونمین دوسریکا نام لینا اور اوسکو پکارنا حق تعالی کی بہی ناخوشی کا سبب ہی سمجہہ رہنا چاہیی کہ حقیقت مین مسجد اوسچیز کا نام ہی جسکو سجدہ مین دخل ہے اور اوسکی تین قسمین ہین اول سجدیکا مکان جو حق تعالی نی اس امت محمدیہ کیواسطی تمام زمین کو کر دیا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی جُعِلَت لِیَ الاَرضُ مَسجِدًا دوسری قسم قبلہ کی کہ اوس طرف سجدہ کرین تیسرے قسم آدمی کی اعضا ہین جنسی سجدہ کرتا ہی سو وہ سات عضو ہین ایک تو چہرہ پیشانی سی ناک تک اور دونو ہاتہہ کی ہتیلیان اور دونو گہٹنی اور دونو پاؤن اور یہہ تینون قسمین کافرون اور مشرکونکی نزدیک بہی حق تعالی ہی کی مخلوق اور مملوک ہین پس غیر اللہ کو سجدہ کرنا گویا اوس غیر کو حق تعالی کی خاص ملک مین شریک کرنا ہی اور یہہ بات جنون کی نزدیک بہی نہایت غصہ کے ہے اور اسے سبب سے آدمیونسی جہگڑا کرتے ہین اور اونکو ایذا پہنچاتے ہین اور آدمیون کے نزدیک بہی یہہ بات معیوب اور بری ہی سو اوس مالک قہار کی جناب مین اس قسم کی بات ہرگز نکرنا چاہیی خصوصًا اون مکانون مین جنکو اپنے ملک مجازیسی نکالکر اوس مالک الملک کی عبادت کیواسطی خاص

مقرر کردی ہین اون مکانونمین زیادہ تر خصوصیت ہوگئی سواونمین بطریق اولی سوائی ذکر خدا کی
اور کوئی چیز نکرنی چاہیی ایسلیی حدیث شریف مین آیا ہی کہ مسجد مین بیع وشرا اور جتنی معاملات
دنیوی ہین اسیکو نکرنی چاہیین بلکہ مسجد مین چلانا اور دنیا کی گفتگو کرنی نچاہیی اور مسجد کو گہر بنانا
نچاہیی کہ ہانا پینا سونا سب وہین کرنا مگر معتکف کی واسطی درست ہی اور نا سمجہہ بچونکو اور دیوانونکو
مسجد مین نہ آنی دینا چاہیی ایسی کہ کہین نادانی اور بی عقلی سی مسجد کو نجاست سی آلودہ نکرین اور
اوسکی حرمت اور ادب کی رعایت نکرین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت جبرئیل سی پوچہا کہ تمام جہانمین بہتر مکان کونسا ہی اور بدتر مکان کونسا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو
بہی معلوم نتہا اوسیوقت آسمانپر گئی اور پہر آئی اور جواب لائی کہ سب سی عالم مین بہتر اور محبوب مکان
مسجدین ہین اور بدترین مکانات عالم کی بازار ہین اور اوسکی وجہہ یہہ ہی کہ عالم مین سب چیز ونسی بہتر
ذکر آلہی اور اوسکی بندگی ہی اور مسجد مین داخل ہوتی ہی ذکر اور بندگی یاد آتی ہی اور ساری جہانسی
بُری چیز غافل ہونا ہی یاد آلہی سی اور اوسکی بندگی سی اور جتنی بازار ہین سب سی غفلت کی مکان
ہین یعنی یاد آلہی وہان بہت کم ہوتی ہی لیکن احدیث مین اون بہترین اور بدترین مکانون سی وہ مکان
جنمین جانا مباح ہی اس سبب سے اوسکی جوابمین یہہ بات فرمائی والا بدترین وہ مکان ہین جو کفر
وشرک اور گناہ کی لیی بنی ہین جیسی بت خانی اور شراب خانی اور قمار خانی اور زنا خانی لیکن
جو بموجب حکم شرع کی ایسی مکانونکو ڈہو ڈالنا اور مٹا دینا واجب ہی تو گویا وہ مکان ہی نہین
ہین اور اونکا وجود اعتبار سی ساقط ہی بخلاف بازار ونکی کہ یہہ شرع کی حکم کی بموجب آباد ہوتی ہین
اور یہہ بہی جان لینا چاہیی کہ ذکر و بندگی جسکی لیی ہو + + اوسکی حضوری کو چاہتی ہی سو اوسی
کو اوسیکا ذکر کرتا ہی اور اوسیکو معبود ٹہیراتا ہی سو جو مکانات حق تعالی کی واسطی خاص کر دیی گیی ہین
اونمین کسی غیر کا ذکر یا عبادت کرنی یا اپنی مطلب حاجت کیواسطے دوسریکو پکارنا اوسکی مثال ایسی ہے
کہ جیسی ایک مکان کو کسی بادشاہ والا جاہ کی واسطی آراستہ کرکی اوسکو بلانا پہر اوسکی ساتہہ اوس مکانمیں
ایک اوسکی کسی رعیت کی ہی ضیافت کرنی یہہ انتہا درجہ کی بی ادبی اور نادانی ہی اور اوس بادشاہ
غصہ کا سبب ہے ٥ عزیزی ٥ وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ
عَلَيْهِ لِبَدًا ٥ اور یہہ کہ جب کہڑا ہوا بندہ خدا کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ عبادت خدا کی کری
نزدیک ہے کہ کافر اوس بندی پر توبتو ہو کر جہٹ جاوین یعنی مددگار ایکدوسریکی ہون ایذا مین ٥
فتح ٥ اور یہہ کہ جب کہڑا ہو اللہ کا بندہ اوسکو پکارتا لوگ ہونی لگی ہین اوسپر ٹہٹہہ ٥ موضح ٥
تفسیر يَدْعُوهُ یعنی عبادۃ کرتا ہے اوسکے اور پڑہتا ہے قرآن اور نہ کہا نبی اللہ یا رسول اللہ
اسلیے کہ عبداللہ سب ناموںمین پیارا نام تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک ٥ مدارک ٥ كَادُوا الخ
یعنے قریب ہی جن کہ ہون اوس بندی پر چمٹنی والی بسبب نہایت شوق سننے قرآن کی اور جاننا
چاہیئے کہ جملہ أَنَّهُ اسْتَمَعَ اور وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ و أَنَّهُ لَمَّا قَامَ الخ تینون جملے نکا عطف اوپر قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ کے

یعنی وحی کی گئی مجہپر یہہ کہ سنا ایک جماعت نی جنونمین سی الخ اور یہہ کہ اگر استقیم ہوں الخ اور یہہ کہ مسجدیں خاص خدا کی لیی ہین اور یہہ کہ جب کہڑا ہوا بندہ اللہ کا الخ اور مراد مسجد وںسی مسجدین اور تمام روی زمین ہے کہ خاص کی گیی اس امت کی لیی ہی اور اور ونکو نماز سوای مسجد کی جائز نہتی رسول علیہ السلام نے فرمایا جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا اور لکہا ہی علماء نی کہ یہود و نصاری اپنے بیع اور کنایس یعنی اپنے عبادت خانون مین عزیر اور مسیح علیہما السلام کو الوہیت مین خدا کی ساتہ شریک کرتے تہے اور مشرک بتونکو شریک کرتے تہے حق تعالی نی مومنونکو یہہ آیۃ اوتار کر عبادت خالص کرنیکا حکم فرمایا اور بقول بعض کی مراد مساجد سی سات اعضاء سجود کی ہین کہ دو ہاتہ اور دو گہٹنی اور دو قدم اور پیشانی ہین فرماتا ہی کہ یہہ سب مخلوق خدا کی ہین اور اوسکی نعمتین ہین پس نہی اوسکے غیر کو عبادت نکرین اور مراد عبد اللہ سی رسول علیہ السلام جسوقت حضرت بطن نخلہ مین ابہی نماز مین قرآن پڑہتے تہے اور جنون نی اوسکو سنا اور ازدحام آنحضرت پر کیا اور ایک قول یہہ ہے کہ اَنَّہٗ لَمَّا قَامَ الخ مقولہ جنات کا ہی کہ اپنے قوم کو جا کر خبر اطاعت اور اقتدار اصحاب کی نماز مین ساتہ آنحضرت کی پہنچائی ٭ بحر ٭ وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ الخ اور یہہ کہ جسوقت کہڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اور جو وہ بندہ ہی تو اس سبب سے اپنے مطلب کے عرض کرنی کی لیی اپنی خاوند کو اوسکو پکارنا بہی ضرور ہوا اسیواسطی وہ بندہ کہڑا ہوتا ہی تاکہ یَدْعُوْہُ پکاری حقتعالی کو اور اوسکی پکارنے اور یاد الہی کرنی کی سبب سی حقتعالی اوسکے دلپر تجلی فرماتا ہی اور اوسکی بدن میں جو بہتر مکان ہی یعنی دل وہ انوار الہی کے نزول کا محل ہوتا ہی اور حضرت حق جلشانہ اوس محل خاص مین اوسکا مہمان ہوتا ہی کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ الخ قریب ہی کہ آدمی اور جن اس بندہ پر ہجوم کرکی نمدہ کی طرح تہ پر تہ جم جاوین اور ٹہٹہ ہوجاوین پہر کوئی اوس بندہ سی لڑکا مانگتا ہے اور کوئی روزی مانگتا ہے اور کوئی اور دنیا کی مطلب مانگتا ہے اور بعضی کشف کو طلب کرتے ہین یعنی جو دنیا کا تارک اپنی تئین سمجہتی ہین وہ اس بندہ سی یہہ چاہتی ہین کہ ہمپر ساری جہان کا احوال کہل جاوی اور اسیطرح اور ونکو بہی قیاس کرلیا چاہیی سو اس ہجوم کی سبب سے اوس خاص بندہ کے اوقات مین بہی خلل ڈالتی ہین اور اوسکی خاطر پریشان کرتے ہین اور آپ بہی شرک اور کفر کی بہنور مین ڈوب کی ہلاک ہوتی ہین اور لوگ یہہ سمجہتی ہین کہ جو کثرت ذکر اور عبادت الہی کی سبب سے اوس بندہ کا دل نور الہی کے نزول کا مکان ٹہرا ہے اور نور الہی نے اوسکی دلکو متجلی کیا ہے تو اب یہہ بندہ حق تعالی کی کارخانہ کا شریک ہوگیا اور اس بندہ کی ایسی قدر اور منزلت درگاہ الہی مین ہی کہ جو اوسکی زبان سی نکلی وہی حقتعالی کری جسطرح دنیا مین مہمانکو خاطرداری میزبانکی لازم ہوتی ہے اسیواسطے اہل دنیا تلاش مین رہتی ہین اور بادشاہ یا امیر یا حاکم یا فوجدار جسکی گہر مین آتے ہین اوس شخص سے اپنے حاجت روائی اور مشکل کشائی چاہتی ہین یعنی جو یہہ کہی گا تو اسکے خاطر سے بادشاہ کو بہی کرنا پڑیگا اور یہہ خیال فاسد کی سبب سے یعنی اس خیال سی کہ حق تعالی کی خاص بندے ہیںکہ

گھڑی مختار ہین جو کہین گی وہی خدا کریگا پھیر پرستی اور گور پرستی مین گرفتار ہوکی خسر الدنیا والآخرۃ ہوتی ہین
اور سب باتین جن اور آدمی دونون شریک ہین اور تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثقلین کی رسالت کا منصب
یعنے انسان اور جنات دونون فرقونکی تم نبی ہو سو اگر تمکو اپنے حق مین ان باتونکا خوف ہی کہ لوگ
تمہاری ساتھہ ایسا معاملہ نکریں تو تم صاف صاف ان دونون فرقونکو جتا دو اور قل انما ادعوا الخ **عزیزی**

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۝ کہہ سوا اسکے نہین کہ عبادت کرتا ہون
مین اپنی پروردگار کے اور شریک نہین مقرر کرتا مین ساتھہ اوسکی کسیکو ۝ **فتح** تو کہہ کہ مین تو
پکارتا ہون اپنے رب ہی کو اور شریک نہین کرتا اوسکا کسیکو ۝ **موضح** **تفسیر** شریک نہین کرتا
کسیکو یعنے عبادت مین پس کیون تعجب کرتی ہین اور اژدہام کرتی ہین مجپر ۝ **حقانی** قل انما الخ کہدو
کہ سوای اسکی نہین کہ مین تو پکارتا ہون اپنے پروردگار کو تاکہ مجکو دل کی تاریکیونسی نجات دیکر اپنے
نور کی تجلی سی اس دل کو منور اور مشرف کری اور شریک نہین کرتا مین اوسکی ساتھہ کسیکو اور جب
مینی اوسکی ساتھہ کسیکو شریک نکیا اور اوسی اپنی پروردگار کی عبادت مین مشغول ہوا اور اوسیکو پکارا
تو اور ونسی کب مین جایز ہونگا کہ مجکو پکارین یا مجکو اوسکے ساتھہ شریک ٹہیراوین اور اگر یہہ دونون
فرقی تجکو شریک ٹہیراکر کچہہ اپنے نفع یا نقصان کی تجسی امید رکہین اور اس اعتقاد سی تجکو پکارین
تو صاف کہدی قل انی الخ **عزیزی** قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا
کہدی کہ تحقیق مین تمہاری حق مین نہ ضرر پہنچا سکتا ہون اور نہ لازم کر سکتا ہون راہ راستی کو
۝ **فتح** تو کہہ کہ میری ہاتہہ نہین تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا ۝ **موضح** **تفسیر**
قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ الخ کہہ دی کہ تحقیق مین ہرگز مالک نہین تمہاری نقصان کا اور نہ مطلب سی کی
تدبیر بتلانی کا یعنی راہ پر لانیکا جسطرح پہلی وکیل اور سیانی یعنی جنات اور گمراہ آدمیونکی رہین
دنیا کی لوگونکو کچہہ نفع کا لالچ اور نقصان کا خوف دلاکی اپنا فریفتہ کرتے تہے اور ان لوگونکی نزدیک
اپنے تئین نفع اور نقصان کا مالک ظاہر کرتی تہی سو اب وہ دفتر گاوخورد ہوا اور وہ کارخانہ تباہ
ہوا اور اگر کسی جاہل و غبی اور کسی مصیبت سی تیری طرف پناہ لاوین اور چاہین کہ حق تعالی کی خلاف مرضی
کرکی تیری دامن مین گہس کے اللہ کے غضب سے بچ جاین اور تیری پناہ مین آجاوین لی لاگ کہلی بات ۝
قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي الخ ۝ **عزیزی** ۝ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ
أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝ کہہ تحقیق پناہ نہ دیگا مجکو خدا کی عذاب سی کوئی اور ہرگز
نہین پاونگا مین سوا اوسکے پناہ ۝ **فتح** تو کہہ کہ مجہکو نہ بچاویگا اللہ کی ہاتہہ سی کوئی
اور نہ پاؤنگا اوسکی سوای کہین سرک رہنی کو جگہہ ۝ **موضح** **تفسیر** قل انی لن یجیرنی الخ
کہدو کہ تحقیق مین آپ ہی اس حال مین ہون کہ ہرگز نہ پناہ دی سکی گا مجہکو کوئی حق تعالی کی غضب سے
اور ہرگز نپاؤنگا مین اپنی دریافت مین کبہی حق تعالی کی سوای کوئی رجوع کی جگہہ اور بچاؤ کی
تاکہ اوسکے طرف رجوع اور التجا کر دیکہون ۝ **عزیزی** إِلَّا بَلَاغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۝

وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۝ اہ میرا کام بجالاتا ہون نہین خبر
پہنچانی خدا کی طرف سی اور پہنچانا پیغاموں اوسکیکا اور جو کوئی نافرمانی کری خدا کی اور اوسکی پیغمبر کے
پس تحقیق اوسکی لیئی ہی آگ دوزخ کی ہمیشہ رہینگی اوسمین ہمیشہ ۵ فائدہ مگر پہنچا نا ہون تنہ طرفسی
اور اوسکی پیغام دینی اور جو کوئی حکم نہ مانی اسد اور اوسکی رسول کا او سکو ہی دوزخ .ا کرین اوسمین
ہمیشہ ۵ موضح قرآن تفسیر الا بلغا الخ مگر حق تعالی کا پیغام پہنچا دینا اور اوسکی حکم اونکی مخلوقات کیطرف
سو اسواسطے اوس وقت مین مجکو حقتعالی کیطرف سی پہر کر اوسکی مخلوق کی طرف متوجہ ہونا ضرور ہوتا ہی
اور توجہ الی اسد کی کمال خلوص سی نزول کرکی مخلوقات کیطرف رجوع کرنا ہوتا ہی لیکن یہہ بات جب
ظاہر حال کی کہی جاتی ہی نہین تو مخلوقات الٰہی کیطرف رجوع کرنا جو اوسکی حکم سی ہی اور اوسیکے
کام کیواسطے ہے تو حقیقت مین یہہ ہی عین رجوع اور استغراق ہی سو ایسو اسطی یہہ نزول و توجہ
خاص ان لوگون کیواسطی ہے جو حق تعالی کی حکمونکو دل وجان سی قبول کرتی ہین اور اوسکی فرمانبرداری
اور طاعت پر مستعد اور کمر بند ہے بیٹھے رہتے ہین سو ایسی شخصونکی روحونکو قرب الٰہی کی مقام مین
پہنچانا اور اونکی تکمیل کرنا یہہ میری خدمت ہی وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ الخ اور جو نافرمانی کری اسد کی اور اوسکی رسول کی
اسمقدمہ مین یعنی اوسکی عبادت کی خاص مکانون اور خاص وقتون مین غیر کو پکاری جاوی اور اپنی حاجت
روائی اور مشکل کشائی مین دوسری کی طرف التجا اور رجوع کیی جاوی اور اوسکی کارخانہ مین دوسرے کو
شریک کیی جاوی اور ان توسلی دست بردار نہووی اور معتزلہ اسجگہہ پر جو سمجھی ہین کہ اس نافرمانی سے
مطلق گناہ مراد ہی خواہ شرک ہو خواہ کبیرہ دوسری یہہ کہ ان دونون قسمونکی گنہگارونکی واسطی خلود
فی النار اور عذاب ابدی ہوگا سو یہہ معنی اس آیۃ سی سمجھنا تحریف کی قبیل سی ہی نہ تفسیر کی طور پر
اسلیی کہ آیت کا سیاق اور سباق یعنی طرز اور روش اوسکی صراحۃً اسی بات پر دلالت کرتے ہے
کہ اسسے وہ گناہ مراد ہین جو شرک کو مستلزم ہین مطلق گناہ مراد نہین ہین اور کلام الٰہی کو سیاق اور
سباق کی مقتضا کی خلاف کیطرف پہیرنا تحریف ہی اور تحریف ممنوع ہی سو سباق اس آیت کا
پہلی ہوچکا کہ غیر خدا کی پکارنے والی اسی مراد ہین اور سیاق اس آیت کا آگی آتا ہی فَسَيَعْلَمُونَ
مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ۝ اور یہہ آیۃ اسی پر دلالت کرتی ہی کہ دنیا مین اکثر مخلوقات سی
جو یہہ لوگ استعانت کرتی ہین اور ہر حاجت اور ہر مطلب کیواسطی علیحدہ علیحدہ مددگار ٹہیرائی ہین
اور یہہ سمجھتی ہین کہ ہماری اتنی معبود ہماری شفاعت اور خلاصی سی ہرگز عاجز نہونگی بلکہ ہمکو چھڑا لینگے
سو یہہ ایک ہی انکی مدد نہ کرسکینگے اور انکی کام نہ آوینگی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ
سو بیشک اوسکی لیی ہی آگ دوزخکی رہا کرینگی اوس دوزخ مین ہمیشہ ابدالآباد اور اونکی مدد کو
اونکی فریاد کو نہ پہنچیگا اور دوزخ سی نہ نکال سکیگا جسطرح گنہگار ایمان دارونکا ایمان دوزخ سی نکالیگا
اور پیغمبرون اور شہیدونکی اور ولیونکی شفاعت اونکی خلاصی اور نجات کا سبب پڑیگی بخلاف
کافرونکی اسلیی کہ اونکی گناہ شرک اور غیر اسد کی عبادت کو پہنچی تہی اور شفاعت کی قابل نہ رہی تہے

اور انکے [illegible] مین شرک وکفر کا لگاؤ نہیں تہا اس سبب سی شفاعت کی لیاقت رکہتی تہی اور لہ مین ضمیر کا مفرد ہونا من کے لفظ کی لحاظ سی اور خالدین کو جمع کی صیغہ سی لانا من کی معنون کی لحاظ سی اس سبب سے [illegible] اور غیر اللہ کی معبود ٹہیرانیکی حالت مین ہر ایک کی دوزخ جدا جدا ہی اور خلود کی حالت مین سب [illegible] باوجود مجتمع ہونگی مگر باوجود یکجا اور مجتمع ہونیکی کچہہ حاجت روائی نہ کرسکینگے اور اپنی مصیبت اور آفت نہ ٹال سکینگے لیکن یہہ بدبخت اپنی اعتقاد کی ایسی مضبوط ہین کہ جب تک دوزخمین داخل ہونگی اور اوسکا عذاب نہ چکہینگے اور اونکی معبود اور مددگار اونکی شفاعت اور حمایت سی دست بردار اور بیزار نہونگی تب تک یہہ لوگ اپنی باطل اعتقاد کی گہمنڈ مین ہونگی اور اپنی دلونکو سمجہاوینگی کہ ہمنی دنیا مین بڑی بڑی وسیلی اور مضبوط دست آویز پیدا اور سندین اپنی لیے درست کر رکہین ہین آخرکو وہ ہماری سردار اور معبود ہماری کام آوین گی اور اب ہمکو اس بلاسی چہڑاوین گی **ف عزیزی ف**

حَتّٰى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یہی غفلت مین رہینگی اوسوقت تک کہ دیکہین اوس چیز کو کہ وعدہ دیا گیا تہا اونکو بس جان لینگی کہ کون ہی ناتوان تر باعتبار مدد دینی کی اور کمتی از روی گنتی مددگارونکی **ف فتح** یہان تک کہ جب دیکہین جو اونسی وعدہ ہوا تہا جان لین کس کے مددگار کم زور ہین اور گنتی مین تہوڑی **ف موضح** **تفسیر** حَتّٰى اِذَا رَاَوْا الخ یہان تک کہ دوزخکی آگ مین پڑکر دیکہین گی جو کچہہ اونکو وعدہ دیا جاتا تہا کہ آخر تو یہہ تمہاری معبود جن پر تم بہولی ہو تمہاری بات بہی نپوچہین گی اور تمہاری کچہہ کام نہ آوین گی وہ آپ ہی عاجز اور ذلیل ہونگی اور تمہاری کچہہ عرض معروض نکرسکین گی اور شفاعت کی مقام مین کہڑی ہوسکین گی بلکہ اکثر تو دوزخمین پڑی جلتی ہونگی سو اوسوقت پہر البتہ جانین گی کہ کسکی بودی ہین مددگار اون لوگون کی جنہون نی اپنی گمان مین بڑی زبردست اور مددگار ٹہیرا رکہی ہین یا موحد مسلمانونکی جو سوای خدا جلشانہ کی کسی کو اپنا مددگار نہین جانتی تہی اور اپنی مالک اور خالق کی کرم اور فضل پر بہروسا کئی ہوی بیٹہی تہی اور کسکی گنتی مین تہوڑی ہین اونکو جنہون نی ہزارون پیر اور پیرونکو اپنا کارساز اور مددگار ٹہیرا رکہا تہا بلکہ اپنے گمانمین ایک لشکر اپنے لیے جمع اور طیار کر رکہا تہا یا موحد مسلمانونکی جو سوا ایک ذات پروردگار کی کسیکو اپنا کارساز نہین ٹہیرایا تہا بلکہ سوای اوسکی کسیکو جانتی بہی نہین تہی اور اگر تمہاری یہہ باتین سنکر جو شرک کو جڑسے کہود ڈالتی ہین اور غیر اللہ سے استعانت کی خارنہ کو بالکل برباد وخراب کیے ڈالتی ہین اور کافرونکی طمع اور امید کو بالکل مٹائی دیتی ہین یعنی اس امید کو کہ جنون سی وکالت کا عہدہ نکلکر تمکو جو سپرد ہوا ہے تو جسطرح تمہاری سے پہلے جن اور آدمیون مین معاملہ مدد مانگنی اور مدد کرنیکا اور خبر پوچہنی اور بتلانیکا اونکی آپسمین جاری تہا سو اب تمہاری واسطے اور وسیلہ سے وہی طور جاری رہینگے اور تمکو اور تمہاری خاص پیرو لوگونکو جنونکی طرح پوجا کرینگے بلکہ خود یہی تمہاری ظاہری تابعدار ہوکی تمہاری طرف سی اوسی اپنی خدمت پر بحال ہوکر وہی اپنا دستور جاری رکہینگے چنانچہ دنیا کی عزل ونصب اور برطرفی اور بحالی کا یہی دستور ہے

ف فوائد حتی تیقن الخ یجوز ان یتعلق بمحذوف دلت علیه الحال کانه قیل لا یزالون یستضعفون الکافر ویستهزؤن به حتی اذا راوا ما یوعدون من العذاب فسیعلمون الخ یجوز ان یتعلق بقوله یکونون علیه لبدا علی انهم یتظاهرون علیه بالعداوة حتی اذا راوا ما یوعدون من العذاب یعلمون عند حلول العذاب من اضعف ناصرا الخ بهم ام المؤمنین والعذاب یوم بدر او یوم القیامه الخ ۱۲ ما ام ینصره الله والمؤمنین وایتیان ما وعده الله من العذاب الخ غایته بعیده یوفق انهم لیعذبون قطعا ولکن لا ادری انه حال ام مؤجل ۱۲ م

کہ معزول حاکم کی متوسل اور علاقہ دار بحال حاکم کی وسیلہ سی آپنی انکی خدمت مین دخیل ہو جاتی ہین سنو تمہاری یہہ چند باتین جنون کی کفر کی جڑ اور کافرونکی طمع کی درخت کو بیخ و بنیاد سی اکہاڑ کر پہینک دیا ہی اگر کافر سنکر مایوس ہو کر تمسی پوچہین کہ بہلا یہہ تو بتلاؤ کہ یہہ قیامت کا وعدہ جو تم کرتی ہو اور کہتے ہو کہ تمہارے یہہ مالک و معبود وہان تمہاری کچہہ کام نہ آوین گی بلکہ تمسی بیزار ہونگی اور تمہاری عبادت سی منکر ہونگی سو یہہ قیامت کب ہوگی دور ہے یا نزدیک سو تم اس سوال کی جواب مین ٭

قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا **عزیزی** تو کہہ مین نہین جانتا ہون کہ آیا نزدیک ہی جس چیز کا وعدہ دیا گیا ہی تمکو یا مقرر کری اوسکی واسطے میرا پروردگار ایک میعاد ٭ **فتح** تو کہہ مین نہین جانتا کہ نزدیک ہی جس چیز کا تمسی وعدہ کیا یا کر دی اوسکو میرا رب ایک مدت کی حد ٭ **موضح** **تفسیر** قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ الخ کہہ کہ مین کچہہ نہین جانتا کہ آیا نزدیک ہے جو تم وعدہ دیے جاتی ہو یا کریگا میرا پروردگار اوسکی لیے ایک مدت کی حد اور حقیقت مین دونون صورتین قرب اور بعد کی واقع ہونیوالی ہین لیکن بعد موت کی ہر شخص کو اپنی غلط فہمی اور خطا معلوم ہو جائیگی اور فیصلہ اور حکم کی وقت عاجزی اور زور تمام مخلوقات کا کہل جائیگا اور مخلوقات سی امید بالکل نرہیگی سو وعدی اخروی کی ظہور کی ابتدا بہت نزدیک ہی اور اوسکی انتہا بہت دور ہے غرض ہر طرح سی اگر ہر شخص کی اجل کی مدت مجہی معلوم ہی ہو تو بہی اوسکی موافق آخرت کی وعدونکی ظہور کا حکم ساتہہ قرب اور بعد کی اوسکی حق مین نکر سکتا مین تو یہہ کچہہ تعجب کی بات نہین یا یہہ کہ نوع انسان کی بقا کی مقدار نجانون یہہ بہی کچہہ عجب نہین ہی کیونکہ مین غیب دان نہین ہون اور غیب دانی کا مینی دعوی ہی کبہی نہین کیا جسطرح مجہسی پہلی جن لوگونکو تمنی اپنا معبود ٹہیرا رکہا تہا یعنی جنات کو سو وہ تمسی ایسی دعوی کیا کرتی تہی تمسی بلکہ مین تو یون کہتا ہون کہ میرا پروردگار

عٰلِمُ الْغَیْبِ الخ **عزیزی** عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا جاننے والا پوشیدگی کا پس مطلع نہین کرتا ہی اوپر علم غیب اپنے کی کسیکو ٭ **فتح** جاننے والا بہید کا سو نہین خبر دیتا اپنی بہید کی کسیکو ٭ **موضح** **تفسیر** عٰلِمُ الْغَیْبِ الخ غیب دان ہے اور اوسکے سوا کسی کو یہہ علم حاصل نہین ہی ایسی کہ غیب اوس چیز کا نام ہی کہ حواس ظاہری کی دریافت سی غایب ہو نہ حاضر تاکہ دیکہنی اور سمجہنی سی معلوم ہو سکی اور نشان اور علامت بہی اوس چیز کی عقل اور فکر مین نہ آسکی تاکہ بداہت اور استدلال سی بہی مدریافت ہو سکی اور اس قسم کا غیب مختلف ہوتا ہی ہر شخص کے نسبت سی چنانچہ اندہی مادر زاد کی نزدیک ہر رنگ غیب ہے اور آوازین اور نغمی اور الحان اوسکی نزدیک شہادت یعنی ظاہر ہین اسیطرح اصلی نامرد کی نزدیک عورت سی صحبت کرنی کا مزا غیب ہے اور فرشتونکی نزدیک بہوک اور پیاس کا رنج غیب ہی اور بہشت اور دوزخ شہادت ہی یعنی ظاہر ہے اسیواسطے اس قسم غیب کو غیب اضافی کہتی ہین یعنی بعضونکی نسبت سی غیب ہے اور بعضونکی نسبت سی حاضر ہی اور ایک

قولہ عالم الغیب خبر مبتدا محذوف اسے ہو عالم الغیب ۱۲

غیب مطلق ہی یعنی تمام مخلوقات سی غایب ہی کوئی اوسکو جان نہین سکتا جسطرح قیامت کی آنیکا وقت
اور حقتعالی کی حکم جو ہر روز دنیا مین جاری ہوتی ہین اور شریعت کی حکم جو ہر شریعت مین حقتعالی کے
فرمودہ کی بموجب جاری ہوتی ہین اور حق تعالی کی ذات اور صفات کی حقیقت اور کنہہ مفصل
معلوم کرنا ہی یہہ سب غیب مطلق ہین اور غیب خاص اوسے کہتے ہین کے کسیکو کسی وجہ سی اسی طور پر کہ خطا
اور شبہہ اور دہوکہ اوس سی بالکل جاتا رہے اور بہول اور چوک کا احتمال بہی باقی نرہی اور ایسے
دریافت کہ جسمین یہہ صفتین پائی جاتی ہون اوسکو غیب دان کہہ سکتی ہین یعنی اوسپر غیب ظاہر
ہوا بخلاف نجومیون اور طبیبون اور کاہنون اور رمالون اور جفریون اور فال دیکہنی والونکی
کہ ان سبکے علم کے اصل ظنی علامتین اور اسباب ہین جنکی سبب سے بعضی چیزین یا ہونیوالی معلوم
ہوجاتی ہین یا اجنات اور شیطانونکی خبر دینی سی کچہہ معلوم ہوتا ہی سو وہ بہی جہوٹ و سچ کا
احتمال رکہتا ہے اسلیے کہ اونکی بہی اکثر کلام تخمینی اور وہمی ہوتی ہین نہ یقینی اور اولیا اللہ کا
الہام علم اگرچہ ذات وصفات کی بعضی حقیقتونکا یا بعضی ہونیوالی چیزونکا یقینی اوس سی حاصل
ہوتا ہے لیکن ایسا یقین اوس سی بہی نہین حاصل ہوتا کہ کسیطرحسی بہول چوک کا شبہہ اور وہمہ
باقی نرہے تاکہ اونکو غیب دان بلا قید کہہ سکین کہ یہہ چیز اونکی قبضہ مین آگئی بلکہ اون پر غیب کے
اظہار کا یہہ طور ہے کہ صورت غیبیہ کا عکس اونکی دلکی آئینہ مین پایا جاتا ہے یہی وجہہ ہی کہ تکلیف
عام اوسپر ثابت نہین ہی یعنی ہر شخص کو اوسپر یقین کرنا واجب نہین ہی بلکہ وہ خود اس امر کے
یقین اور اعتماد کرنی مین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی کی محتاج ہوتی ہین اسلیے
کہ یہہ دونو وحی کی قسم ہین یعنی جو اونکو معلوم ہوا ہی اگر قرآن اور حدیث کی موافق ہی تو اوسپر اونکو یقین
کرنا اور عمل کرنا چاہیی اور نہین تو نہین پس معلوم ہوا کہ غیب کا اظہار کسی پر نہین ہی اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى
مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ
مگر جس کسیکو پسند کری اوسکو مراد پیغمبر ہین پس البتہ چلا روان کرتا ہی آگی اور پیچہی پیٹ اوسکے
کے فرشتون نگہبانون کی ٹیئین ف مگر جو پسند کر لیا کوئی رسول تو وہ چلاتا ہی اوسکی آگے
اور پیچہی چوکیدار ف موضح تفسیر اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى الخ مگر جسکو پسند کرلیتا ہی سو وہ شخص رسول
ہوتا ہی خواہ فرشتہ کی قسم ہو جیسی حضرت جبرئیل علیہ السلام اور خواہ بنی آدم سی جیسی حضرت محمد
اور حضرت موسی اور حضرت عیسی وغیرہم علیہم السلام کہ ایسی لوگونکو اپنی خاص غیب کی بعضی چیزونپر
مطلع اور خبردار کیا تاکہ وہ اس غیبکے بات کو سب مکلفین کو پہنچادین اور دہوکی اور شبہہ کو ایسونسی
بالکل دور کردی تی ہین تاکہ چوک کا احتمال ہی اوسکی گردنہ بہٹکی اور جتنی مکلف ہین عام ہون یا
خاص غرضکہ جنہون نی رسول کی شریکی رسالت کو سچا جانا ہی وہ سب ہر وحی مین اوسکے قول پر
اعتماد کرین اور غلطی مین پڑکی حق راہ بہول نجاوین اسیواسطے وحی کے اوتارنے مین بڑی درجہ کی
احتیاط کی جاتی ہی فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ الخ پہر بیشک میرا پروردگار روانہ کرتا ہے اور معین کرتا ہی آگے پیچہے

قوله الا من ارتضى من رسول الا رسولا قد ارتضاه لعلم بعض الغيب ليكون اخباره عن الغيب معجزة له فانه يطلعه على غيبه ما شاء ومن رسول بيان لمن ارتضى والولي اذا اخبر بشيء فظهر فهو غير جازم عليه ولكنه اخبره بناء على رؤيا او بالفراسة على ان كل كرامة للولي فهو معجزة للرسول فانه يسلك

اس سول کی وہ رسول فرشتونکی قسم سی ہو یا بشر کی قسم سی اور آگی سی اوسکی قوت فکریہ اور وہمیہ اور خیالیہ مراد ہین اور اوسکی طبیعت اور عادت اور خلق مراد ہین جو اسوقت موجود ہین اور ہمیشہ کی پیچہی سی اس رسول ملکی یا بشری کی اور پیچہی سی وہ علوم مراد ہین جو اوسکی حافظی مین جمع ہین اور وہ طبیعتین اور عادتین اور خلق جو اپنے پیچہے اوسنی چہوڑکی ہین چوکیدارون کو جو فرشتونکی قسم سی ہین تاکہ وہ فرشتی وحی لاان کیوقت مین اوسکی فکری اور وہمی اور خیالی قوتون کو سبقت کرنے نہ دین اور طبیعت اور عادت اور خلق کی خواہش کو بند کرین تاکہ وحی کی حکم مین یہہ چیزین ملنی نپاوین اور حافظی مین جمع ہوی علم سی اور پیچہی چہوڑی ہوی عادتون اور خلق سی ممانعت کرنا کہ وحی مین ملنی نپاوین یہہ محافظت پیچہی کی سی ہی سو ربسو انکو وحی اوترنے کیوقت سی مکلفین کی پہنچانی تک معطل کر دیتی ہین اور اونکی سب قوتونکو بیکار محض کر دیتی ہین تاکہ کوئی اونکی قوت وحی مین دخل نکرنے پاوی بخلاف اولیاؤن اور عارفون کی کہ وہان اتنی احتیاط اور محافظت غیب کے باتکی اطلاع کیوقت نہین ہوتی ہے اونکی جتنی قوتین ہین اوس اطلاع کیوقت مین اپنی اپنی کام مین مشغول ہوتی ہین فکری اور وہمی ہو یا خیالی اور حافظہ اور ذاکرہ ہو یا طبعی اور عادتی اور اخلاقی ہو اور یہہ سب موجود ہون یا متروکہ سب اپنا عمل کر سکتی ہین اور اگرچہ رسول ملکی اکثر چیزونمین انسی چوکیدار سی مستغنی ہین لیکن بعضی چیزونکی احتیاط کی لیئی اوسکو بہی محافظت ضروری ہی جیسی دواعی آلہیہ سی کسی داعیہ کا متحمل ہونا جسکا اجر بموجب حکمت کی بالفعل منظور نہین ہی اسیواسطی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کرتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام کبہی وحی لیکی تنہا تشریف نہین لائی بلکہ اونکی ساتہہ محافظت کیواسطے فرشتی ہوتی تہی اور جب سورۂ انعام کو لیکر آئی تہی تو ستر ہزار فرشتہ اس سورت کی محافظت کی لیئی آئی اور اس سورة کی زیادہ احتیاط کی وجہ یہہ تہی کہ یہہ سورت بالکل یا اکثر ایکہی مرتبہ نازل ہوئی تہی اور جسقدر چیز محفوظ ہوگی اوسقدر اوسکی محافظ بہی ہونگی اور یہہ بہی تہا کہ اس سورت مین شیطانی وحیکی بعضی قسمین رد اور ابطال کیطور پر مذکور ہین اور بعضی کفر کی کلمہ محال چیز فرض کرلینی کیطور پر حضرت خلیل علیہ السلام کی زبانسی حکایت کی طور پر ذکر فرمائی ہین سو وہ شیطانی وسوسی اور وہ کفر کے کلمہ نہایت نفرت کی سبب شاید حضرت جبرئیل کی حافظہ سی جاتی رہین تو اس صورتمین وحی آلہی قدر اور اندازہ مین نقصان لازم آوی ایسی وجہونسی رسول ملکی کو بہی حفاظت ضروری ہی لیکن جب رسول نی اس وحی کی تبلیغ کو حد تواتر کو پہنچایا تو وہ وحی طشت ازبام مشہور ہوی اور احتیاط اور محافظت مذکورہ سی بہی مستغنی ہوئی جیسا کہ ارشاد ہوتا ہی ليعلم الخ ف عزیزی ط ليعلم آن

قد ابلغوا رسلت ربهم واحاط بما لديهم واحصى كل شيء عددا اوسکو جاننا منظور ہی کہ پہنچائی ہین پیغام پروردگار اپنے کے یعنی تو کہ تبلیغ خارج مین ثابت ہو سکی کہ وہ لازم علم کا ہے واللہ اعلم اور خدا ہر جہت سی پہنچانا جمع کرنیوالا ہی ہر اوس چیز کا کہ نزدیک اونکی ہی اور گہیر رکہا ہے ہر چیز کو ازروی گنتی کی ف فتح تا جانی کہ اونہون نی پہنچائی پیغام اپنے رب کی اور قابو میں رکہتا ہی

ف ۱۵ قوله ليعلم متعلق بيسلك غاية له من حيث انه مترتب على الابلاغ المترتب عليه وقوله رصدا حفظة من الملائكة يحفظونه من الشياطين ليعصموه من وساوسهم حتى يبلغ الوحي ليعلم الله ان قد ابلغوا اى الرسل رسالات ربهم كاملة بلا زيادة ونقصان الى المرسل اليهم [illegible]

جو اونکی پاس ہی اور گن لی ہی ہر چیز کی گنتی **ه عَلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ** یعنے علم غیب خاصہ خدا کا ہی
کوئی اوسپر اطلاع نہین رکہتا ہی مگر یہہ کہ اپنے پیغمبر کو اوسکی بعض کی اطلاع دیتا ہی تاکہ معجزہ اوسکا ہووے
اور ملائکہ حفاظت کرنیوالونکو اوس رسول پر متعین کیا ہی تاکہ شیاطین اور جن کو اوس رسول کی علم سے
باز رکہین کہ وہ چورے سے نہ پاوین اور رسول کو اونکی غلبہ سی محفوظ رکہین اور یہہ اس ہیبت سی ہی تاکہ جانے
خدا کہ تحقیق پہنچائی رسولون نی پیغام اپنے رب کی اور معالم مین بقول مقاتل کی لائی ہین کہ جب کوئی رسول
بہیجا جاتا ابلیس بصورۃ فرشتہ کی اوسکی پاس آکر کچھہ خبر دیتا پس حق تعالی فرشتونکو اوس رسول کے
پاس بہیجتا تا اوسکی پاس نگہبان اوسکی ہووین اور شیطانونکو اوس سی منع کرین اور جب ابلیس اونکی
پاس بصورۃ فرشتی کی آتا تو ملائکہ اونکو خبر دیتی کہ یہہ شیطان ہی اسکا کہا نمان اور جب کوئی فرشتہ
وحی لاتا تو وہ فرشتے نگہبان کہتی کہ یہہ بہیجا ہوا تیری رب کا ہی تاکہ جانی رسول یہہ کہ وحی لانیوالی
پیغام خدا کی بلے تغیر کی اونکو پہنچاتی ہین **ه لِيَعْلَمَ** الخ تاکہ جان لی پروردگار میرا یہہ کہ مقرر
پہنچایا اوس رسول بشری اور ملکی نے اور چوکیدارون نی سب پیغام اپنے پروردگار کے اور حجت عامہ
سب مکلفین پر لازم ہوئی **وَاَحَاطَ** الخ اور گہیر لیا ہی اونکی پروردگار نے جو کچھہ اونکی پاس ہی یکو
خواہ وہ علم سیکہی ہوئی ہون یا اخلاق و عادات ہون یا وحی کی احکام ہون اور یہہ حق تعالی کا علم محیط ہونا
کچھہ رسولون اور وحی کی چوکیدارونکی احوال کی ساتہہ مخصوص نہین ہی بلکہ عام ہی تمام مخلوقات و
موجودات کو شامل ہی ذہنیہ موجودات ہون یا خارجیہ **وَاَحْصٰى** الخ اور شمار کر لیا ہی ہر چیز کو
گنکر یعنے کوئی چیز چہوٹی ہو یا بڑے سبکا حساب وہان موجود ہی یہان تک کہ دریا کی لہرین اور جنگل کے
ریت اور درختونکی پتی اور برسات کی بوندین سبکی گنتی و حساب وہان موجود ہی سو جسکا علم ایسا محیط ہے
وہ رسولونکی احوال سی اور وحی کی چوکیدارون کی احوال سی کیونکر نہ واقف ہوگا **ه عزیزی**

سورۃ المزمل یہہ سورۃ مکی ہی نازل ہوئی بعد سورہ نون کی آیتین اسکی بیس ہین
اور رکوع دو اور کلمی دو سو اور حروف آٹہہ سو چونتیس اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ جن سی یہہ ہی
کہ سورہ جن مین مذکور ہی کہ ایک فرقہ نی جنونمین سی قرآن مجید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
مبارک سی سنکر ہدایت پائی اور جو عقیدی حق تعالی کی ذات و صفات مین ضروری ہین اور مکلفین کا
دو قسم پر ہونا یعنی نیکبخت و بدبخت اور ان دونونکی انجام مین فرق ہونا یعنی نیکبختونکا انجام اچہا
ہونا اور بدبختونکا انجام برا ہونا ان سب چیزونکو قرآن مجید کی عبارت کو سنتی ہی دریافت کر لیا
بدون اسبات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ملاقات کرین اور آپکی صحبت مین حاضر رہین اور
آپسی سوال کرین اور ان باتونکو آپسی تحقیق و تلاش کرین بلکہ قرآنکو سنتے ہے ان سب چیزونکا اونکو
یقین حاصل ہو گیا سو اس سورت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ تمکو لازم ہی کہ راتکو خلوت
کی وقت تنہائی مین جب آدمیونکا ازدحام نہووی ایسی وقت مین قرآن شریف کی پڑہنے مین مشغول
رہا کرو اور قرآن کی لفظونکو اور حرفونکو بلند آواز سی پکار کر پڑہا کرو تاکہ غیب کا عالم ہی اس کلام ہدایت

نظام سی فیضیاب ہووی جسطرح ذنکو عالم ظاہری یعنی آدمی اس کلام مبارک سی بہرہ ور ہوتی ہین اور
اس سبب سی تمکو ہی ثقلین یعنی جن اور انس کی رسالت کا منصب حاصل ہووی اور اس سورۃ کا
نام سورہ مزمل اسلیے رکہا ہی کہ عرب کی لغت یعنی بولی مین مزمل اوس شخص کو کہتی ہین کہ بڑے
کپڑے کو اپنے اوپر لپیٹے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ایسا تہا کہ جب تہجد کی نماز اور قرآن
شریف کی تلاوۃ کی واسطی رات کو اوٹہتی تہی تو ایک کمل آپ اوڑہ لیتی تاکہ سردی سی بدن مبارک
محفوظ رہی اور وضو اور نماز کی اوٹہنی بیٹہتی ہلنی چلنی مین اوس کمل کے لپیٹنے کے سبب کسیطرح کا
حرج واقع نہوا اور وہ کمل چودہ ہاتہہ کا لنبا تہا اور اوسکو آپنے اسے کام کے واسطے رکہا تہا تو اوس کمل کا
اوڑہنا گویا اشارہ تہا اس بات کی طرف کہ اپنے مولی کی عبادت مین داخل ہوا ہین اور اس عبادت
کی کام کو اپنے ذمہ پر لیا ہین جیسی کمر باندہنا اور ہتیار لگانا نشان ہی سپاہ گری کا اور کاغذ اور قلمدان کا
اوٹہانا علامت ہی منشی گری کی سو آپکا کمل کا اوڑہنا ہی عبادت الٰہی کی ذمہ برداری کا نشان تہا
اسیواسطی جناب الٰہی سی یہہ ارشاد ہوا کہ ایسی کپڑی پہنی کی لیے سات شرطین ضروری ہین
سو تمنی جو اس کپڑی کو پہنا تو تمکو بہی اون ساتون شرطونکا بجالانا ضروری ہوا سو اونمین سی پہلی
شرط یہہ ہے کہ رات کی جاگنی مین بڑی کوشش کرنی اور قرآن شریف کو تہجد کی نماز مین پڑہنا
کہ یہہ بڑا جہاد ہی اپنے نفس کے ساتہہ دوسری شرط یہہ ہی کہ دن کو ہی ہر وقت اپنی مالک کے کام
مین مشغول رہنا تیسری شرط یہہ ہے کہ اللہ کی ذکر کی مداومت کرنی اور اوسکی نام سی ہمیشہ اپنی زبان
تازہ رکہنا چوتہی شرط یہہ ہی کہ سب خلائق کو کاٹنا اور ترک کرنا اور تجرید حاصل کرنی پانچوین شرط یہہ ہے
کہ ہر امر مین اعتماد و بہروسا اللہ تعالی پر کرنا اور اپنے تئین کسی چیز مین دخل ندینا چہٹی شرط یہہ ہے
کہ خلق اللہ کے ایذا اور ظلم کو سہنا اور اوسپر صبر کرنا ساتوین شرط یہہ ہی کہ اہل دنیا کی صحبت سی احتراز
کرنا لیکن اونکی خیرخواہی مین قصور نکرنا اور یہہ بات بہت مشکل ہے اوسیلیے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو اس سورۃ مین مزمل کی نام سی خطاب فرمایا ہی تاکہ یہہ خطاب کرنا اسکی طرف اشارہ ہووے
کہ اس کپڑی پہنی کی سبب یہہ کام تمہاری سپرد ہوی اور انکی بجالانیکا تمکو حکم ہوا جیسی کوئی شخص
کمر باندہکر ہتیار لگا کی مسلح ہوکر سردار کی سامنی آکر کہڑا ہووی تو اوسکو سردار بہی حکم کریگا کہ تمکو
فلانا مورچہ سپرد کیا ہمنی دیکہین تو کیسی تمہاری سپاہگری ہی یعنی سپاہی کی شکل بنانا تمہارا مقتضی
ہوا کہ تمکو یہہ کام سپرد ہووا اور اگر تم یہہ شکل نہ بناتی تو یہہ کام بہی تمکو سپرد نہوتا لیکن جبکہ تمنی سطرحکا
لباس پہنا تو اب اوسکی شرم بہی رکہنی تمپر ضرور ہوئی اب اس کام سی پہلو تہی کرنا نچاہیے فقط عزیزی

بسم اللہ الرحمن الرحیم یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا
نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اے کپڑا اپنی اوپر لپیٹی ہووے
یعنی بسبب ہیبت وحی کی قیام رات کا کر مگر تہوڑا یعنی اگر بعضے رات تو نمین قیام نکری تو گناہ نہو واللہ اعلم
قیام آدہی رات کا کر یا کم آدہی رات سی کر یا تہوڑا سا آدہی رات پر زیادہ کر اور ترتیل کر قرآن کو ساتہہ ٹہہر

پڑہنے کی **ف ترجمہ** اے جہرمٹ مارنیوالی کہڑا رہ رات کو مگر کسی رات **ف** آدہی رات یا اوس سے
کم کر تہوڑا سا یا زیادہ کر اوسپر کہول کہول کر پڑہ قرآن کو صاف **موضح تفسیر** خدیجہ رضی سے
منقول ہے کہ ایک چادر چودہ ہاتہہ کی تہی آدہی اوسکی میری اوپر ہوتی تہی اور آدہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور اوسی مین لپٹ کر نماز تہجد کی ادا کرتی اللہ تعالیٰ نی ساتہہ اوسی ہیئت کی اونکو خطاب
کیا کہ اے کپڑی مین لپٹی ہوئی رات کو اوٹہہ کر نماز ادا کر اور بقدر تہائی رات کی یا آدہی یا دو تہائی رات کے
نماز اور تلاوت قرآن مین رہ اور یہہ قیام رات کا ابتداء اسلام مین فرض تہا اور رسول علیہ السلام اور
صحابہ رضی خوف فوت ہونی وجوب کیسی صبح تک نماز مین رہتی تہی یہان تک کہ پاؤن ورم کر جاتی
تہی جب اونپر یہہ دشوار ہوا تو بعد ایک سال کی وجوب ہونیسی حق تعالیٰ نی تخفیف فرمائی اور وجوب
قیام کو منسوخ کیا ساتہہ اس قول اپنے کی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الخ اور ایک قول یہہ ہی کہ یہہ
وجوب پہلی فرض ہونی نماز پنجگانہ کیسی تہا نماز پنجگانہ کی فرض کرنیسی اسکو منسوخ کیا اور اب تہجد
سنت ہے اور معنی ترتیل قرآن کی یہہ ہین کہ حرف حرف واضح اور جدا جدا ہوون اور حضرت علی رضی
سی آیا ہی کہ معنی ترتیل کی ادای حروف اور معرفت وقوف اور حفظ اوسکا ہی اور اسی آیۃ سی معلوم
ہوتا ہے کہ پڑہنا قرآن کا تجوید سی واجب ہی جیسا کہ بیان اسکا ابتدای اس تفسیر یعنے بحر العلوم مین
ہوا **بحر** يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے ریاضت کا کپڑا اپنی اوپر لپیٹی ہوئی اس کپڑیکا حق ادا کر اور رات کا
سونا جو سب چیز دنسی زیادہ پیارا ہوتا ہی اسکو چہوڑ اور عبادت الٰہی مین مشغول ہو قُمِ الَّيْلَ
اوٹہہ اور کہڑی ہو کر ہر رات کو نماز پڑہا کر اِلَّا قَلِيْلًا مگر تہوڑی رات تو یعنی کہ یہہ حکم معاف ہی جیسی
بیماری کی یا سفر کی راتین یا ان راتونکو جنکی دنونمین محنت و مشقت بہت کی ہو جیسی جہاد مین یا
کفار سی مقابلہ مین یا آپسمین صلح کروانی مین یا کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتہہ سی چہڑانی مین اور
اسیطرح محنت کی کامونمین کہ دنکو محنت زیادہ ہونیکی سبب سے انکو اوٹہنی کی طاقت نرہے تو ایسی
راتکو تہجد واجب نہین ہی نفل کے حکم مین ہی چاہو پڑہو چاہو نپڑہو اور اسیطرحسی ایسی عذر کیوقت
کہڑا ہونا بہی معاف ہی اگر کہڑی ہو کر نپڑہی جاوی تو بیٹہہ کر پڑہو کچہہ مضایقہ نہین ہی چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اخیر عمر شریف مین اکثر تہجد کی نماز بیٹہہ کر پڑہا کرتی تہی لیکن چاہیی کہ یہہ ایک
نماز مین کہڑا ہونا تو اسا برائے نام نہو کہ جذب الی اللہ مین اور حضوری اور مناجات کی ملکہ کی حاصل
کرنیمین جیسی چاہیے ویسی تاثیر نکری ایسی کہ تہوڑی عمل سی کسی قسم اور کسی جنس سی ہو روح و دلکو
کیفیت حاصل نہین ہوتی اور اوس عمل کی تاثیر اوسمین بخوبی پائی نہین جاتی بلکہ کہڑی رہا کرو نماز مین
نِّصْفَهٗۤ آدہی رات تک اندازسی اگر اعتدال کی دن ہوں جنمین رات و دن برابر ہوتا ہی جیسی خزان کے
چند روز اور بہار کی چند روز اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا یا کم کر آدہی رات سی تہوڑا تاکہ تہائی رات تک پہنچی لیکن
اگر جاڑیکا موسم ہو ایسی کہ اون دنونکی رات بہت بڑی ہوتی ہی تہائی اوسکی دن اور رات کی پورے
دو حصونکی چوتہائیکے برابر ہوگی اَوْ زِدْ عَلَيْهِ یا زیادہ کر آدہی رات پر تہوڑا تاکہ دو تہائی رات کو پہنچے

اگر گرمیونکا موسم ہو لیکن کہ اون دنونکی رات بہت چہوٹی ہوتی ہی وہ تہائی اوسکی دن اور رات کی پوری
دو میکی جو تہائی ہوگی اور یہہ بہی احتمال ہوسکتا ہی کہ اس کمی اور زیادتی سی خاطر کی خوشی اور ناخوشی
کے رعایت منظور ہو یعنی اگر طبیعت خوش ہو اور دل خوب لگی تو آدہی رات سی زیادہ یعنی دو تہائی تک
کہڑے رہو اور اگر توسط کا حال ہو تو آدہی رات تک کہڑی رہو اور اگر طبیعت لگی نہیں ہو تو تہائی رات پر کفایت
کرو اسلیے کہ عبادت کی بنا دل کی خوشی اور رغبت پر ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی تہجد کی مقدمین
لیصلّ احدکم نشاطہ فاذا فتر فلیقعد اور جب مجاہدہ اور کوشش کی مدت کی بیانسی فراغت
پائی تو اب ارشاد ہوتا ہی کہ یہہ کام اوسوقت مین کیا کرو وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اور کہول کر پڑہو
قرآنکے لفظونکو صاف یعنی تہجد کی نماز مین کہڑی ہو کر اور ترتیل لغت مین فراخ اور صاف پڑہنیکو
کہتے ہین اور شرع شریف مین سات چیزونکی رعایت کرنیکو کہتی ہین قرآن شریف کی پڑہنی مین
تاکہ خوب ترتیل حاصل ہووی پہلی حرفونکو صحیح نکالنا یعنی اپنی مخرج سی نکالنا تاکہ طا کی جگہہ تا اور
ضاد کی جگہہ پر ظا نہ نکلی دوسری وقوف کی جگہہ پر اچہی طرح سی ٹہیرنا تاکہ وصل اور قطع کلام مین بی موقع
نہونی پاوی اور کلام کی صورت متبدل نہو جاوی تیسری حرکتونمین اشباع کرنا یعنی زیر زبر پیش کو
آپسمین امتیاز دینا تاکہ ایک دوسرے سے ملنی اور شبہہ نہ پاوی چوتہی آواز کو تہوڑا بلند کرنا تاکہ
قرآن شریف کی الفاظ زبانسی کان تک پہنچین اور وہانسی دلپر اور دلمین کوئی کیفیت پیدا کرین جیسی
ذوق اور شوق اور خوف اور دہشت اسلیے کہ قرآن شریف کی پڑہنی سی یہی چیزین مطلوب ہین
پانچوین اپنے آواز کو اچہا کرنا اس طور سی کہ اوسمین دردمندی پائی جاوی تاکہ دل پر جلدی
تاثیر کری اور مطلب حاصل ہووی مگر ریا سی خالی ہووی اسلیے کہ جو مضمون خوش آوازی سے
دل تک پہنچتا ہی تو اوسی روح کو لذت حاصل ہوتی ہی اور قوی ہی اوسکو جلد جذب کرلیتی
ہین اور اس سببسے روح پر اوسکی تاثیر بہی ہوتی ہی اسلیے اطبا نی کہا ہی کہ جب کسی دوائی کی
کیفیت دلکو پہنچانی منظور ہو تو اوس دوائی کو خوشبو مین ملا کر دینا چاہی اسلیے کہ دل خوشبو کا
جذاب ہی یعنی کہینچنی والا تو اوس خوشبو کی ساتہہ اوس دوا کو بہی جلدی کہینچ لیگا اور اسیطرح
جس دوا کی کیفیت جگر یعنے کلیجی کو پہنچانا منظور ہو تو اوسکو مٹہائی مین ملا کی دینا چاہیی
اسلیے کہ جگر مٹہائی کا عاشق ہی تو وہ بہی اوسکو کہینچ لیگا چہٹی تشدید اور مد کا جس جگہہ پر ہین وہان
لحاظ رکہنا اسواسطے کہ شد اور مد کی رعایت کی سببسے کلام الٰہی مین عظمت اور بزرگی نمودار ہوتی ہے
اور تاثیر مین بہی مدد کرتا ہے ساتوین اگر قرآن شریف مین کوئی خوف کا مضمون سنی تو وہان
تہوڑا ٹہیر جاوی اور حقتعالی اوسی پناہ طلب کری اور اگر کوئی مضمون بہتر اپنے مقصد اور
مطلب کا سنے تو وہان بہی ٹہیری اور اوس چیز کو حقتعالی کی درگاہ سی اپنی واسطے طلب کرے
اور اگر قرآن شریف مین کوئی دعا یا کوئی ذکر پڑہنی کیواسطے حکم ہو تو وہان بہی تہوڑا ٹہیری اور کم سے
کم اوس دعا یا ذکر کو ایکمرتبہ تو پڑہ لی جیسی قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا یہہ سب سات چیزین ہوئین جنکی ترتیل ہین

رعایت کرنی ضرور ہے اور یہہ سب ایک چیز کو اصل ہین اور وہی چیز بالذات مقصود ہے وہ تدبر یعنی غور کرنا اور سمجھنا قرآن کی مطلب کا ہی اور یہہ بات بدون ان ساتون چیزونکی حاصل نہین ہوتی ہی پڑہنے والیکو نہ سننے والیکو بلکہ بدون ان ساتون چیزونکی رعایت کی قرآن کی قراءت شعر خوانی کی طرح ہوجاتی ہی اور کچھہ اوسپر حاصل نہین ہوتا اسلیے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہی لَا تَنْثُرُوْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَلَا تَهُذُّوْهُ كَهَذِّ الشِّعْرِ قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهٖ وَحَرِّكُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ وَلَا يَكُنْ هَمُّ اَحَدِكُمْ اٰخِرَ السُّوْرَةِ اور حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے لوگون نے پوچہا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کو کسطرح پڑہتے ہتے اونہون نے کہا کہ سب حرکتون کو بڑہاتے ہتے یعنی زیر زبر پیش کو پورا نکالتے ہتے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بہی اپکی آواز کی درازگے قرآن شریف کی پڑہنے مین نقل کی ہی اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت آئی ہی کہ ایک راتکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز مین ایک آیت کو پڑہا یہانتک کہ فجر ہوگئی اور وہ آیت یہہ ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ سیوطی نے کہا ہی علماء نے کہ کم سے کم قرآن کی تلاوۃ مین تدبر کا مرتبہ یہہ ہے کہ ہر خطاب اور قصے مین اپنی تئین مخاطب جانے اور اعلی مرتبہ تدبر کا یہہ ہی کہ متکلم اور اوسکی صفات وافعال کو اوس کلام مین مشاہدہ کرے اور تدبر کی اوسط درجہ کا مرتبہ یہہ ہی کہ اوس کلام کو حضرت حق جلشانہ سے بلاواسطہ سنے غرضکہ اللہ تعالی کو حاضر ناظر جانے اور یہہ معاملہ سواے اللہ تعالی کے اور سی نہین اہل اسلام کی فرقے سے ہے بعضے پیر پرست اپنے پیرونکی حق مین بہی ایسا ہی اعتقاد رکہتے ہین اور اسی اعتقاد کے سبب سے احتیاج کیوقت مین اونکو پکارتے ہین اور اونسے مدد چاہتے ہین لیکن یہہ بات ہرگز روا نہین ہی بلکہ حقیقت یہہ کہ وہ لوگ بڑی دہوکے مین پہنسے ہین اور شبہہ مین گرفتار ہین مگر یہہ مقام اس شبہہ کے بیان کا نہین سو اللہ تعالی ہی کی حضور سے سلوک کا خاتمہ تمام ہوتا ہی والا ہرگز ممکن نہتا اور اسی کی طرف اشارہ ہی اس حدیث صحیح مین جسکو محدثین کتاب سلوک اور تقرب الی اللہ کے اولمین لاتے ہین اور وہ حدیث شریف یہہ ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالی کی طرف سے حکایت کی طور پر بیان فرمایا ہی کہ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ اور صحیح حدیث یہی ہی جو محدثون کی کتاب سلوک کی سر دفتر ہے سو وہ یہہ ہی مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً ۔ پس یہہ حق تعالی کی ذات پاک کا ہی خاصہ ہے کہ اپنے یاد کرنے والے کیطرف خود نزول فرماتا ہی اور اوسکے نزدیک ہوتا ہے اور جتنی مخلوق ہی اگرچہ روحانیات ہون اول تو علم محیط نہین رکہتی ہین تاکہ ہر ذاکر کے ذکر پر مطلع اور خبردار ہون دوسری یہہ کہ ذاکر کے رجوع پر استیلا دائمی نہین کر سکتے ہین یعنی اوسپر غالب اور اوسکی حال سے واقف نہین ہو سکتی اسلیے کہ شغلہم شان عن شان

سب مخلوقات کی شان ہی یعنی مخلوقات کا خاصہ ہی کہ جب ایکطرف توجہ ہو تو اوس وقت دوسری طرف
متوجہ نہین ہو سکتی اور لا یشغلہ شان عن شان حق تعالی کا خاصہ ہی یعنی اوس ذات پاک کا ایکطرف
متوجہ ہونا دوسری طرف کی توجہ کو مانع نہین ہی سو کلام الہی کی تلاوت اوسکی قرب اور نزدیکی
کا سبب پڑتے ہے کہ اس کلام کی لفظ اوسکے معانی پر دلالت کرتی ہین اور وہ معانی حق تعالی کی
علم مین ایکمدت دراز تک کلام نفسی کا خلعت پہنکر ایک صفت ذاتیہ صفتون سی بن گئی ہی اور اس
مقام مین ایسی فائدہ عمدہ کو لحاظ کرکی ترتیل کی حکم کی تعلیل یون ارشاد ہوتی ہی اِنَّا سَنُلْقِیْ الخ

ط عزیزی اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا تحقیق ہم اوتارینگی تجپر فرمان دشوار یعنی دعوت کفار کے
طرف اسلام کی ط ہم آگی ڈالینگی تجپر بہاری بات ط مو ضح تفسیر قول ثقیل سے
مراد قرآن ہے اسلیے کہ اوسمین اوامر و نواہی ہین کہ جو تکالیف شاقہ اور بہاری ہین مکلفین پر
یا بہاری ہین منافقون پر ط مدا اِنَّا سَنُلْقِیْ الخ تحقیق قریب ہی کہ ڈالینگی ہم تجپر ایسی بات
جو بہت بہاری ہی حاصل مطلب کا یہہ ہی کہ بعد اسکے پیدرپی قرآن کو تجپر نازل کرینگے سو تمکو
چاہیی کہ جسقدر قرآن تجپر اوترا ہے اوسکے تلاوت مین راتکو مشغول رہا کرو اور اوس عبادت
خاص کی انوار سے اپنے تئین متشرف کرکی اوس فیض عظیم کی قبولیت کا استعداد اپنے مین
حاصل کرو اور ابتدا مین قرآن شریف نازل ہونیکے وقت بہت گرانی و سختی گذرتی ہتی اوسکا
طور یہہ ہتا کہ جب وحی کا نزول شروع ہوتا ہتا تو پہلی ایک آواز گہنٹی کیسی آپ سنتی ہتی اوسی
آواز مین بدون اعتماد مخارج کی حرف اور کلمی ظاہر ہونی لگتی ہتی اور وہ آواز تیز و تند اسطرحسے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین تاثیر کرتی ہتی کہ آپکی حواس ظاہری و باطنی بالکل اس عالم سے
منقطع ہوکر اوس عالم کیطرف متوجہ ہو جاتی ہتی اور ایسی حالت آپ بر ظاہر ہو جاتی ہتی جیسی
روح بدن سی کہنچتی ہی اور آپکی پیشانی مبارک پر پسینہ آجاتا ہتا اور آپ بیہوش ہو جاتی ہتی اسلیے
کہ ارواح دماغ کو صعود کرتے ہتے اس سبب جب اعضا بدن کی سست ہوکر ثقل طبعی کیطرف عود
کرتے ہتے چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت آئی ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر جاڑون مین جبدن بہت ٹہنڈک ہوتی ہتی اور وحی آتی تو آپکے پیشانی
مبارک سی پسینہ نکل آتا تہا اور وحی نازل ہونیکے وقت اگر آپ اونٹ یا گہوڑی یا کسی جانور پر سوار
ہوتی تو وہ جانور گر پڑتا ہتا مگر ایک اونٹنی خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ کی عضبا اور قصوا نام
ہتا وہ گرتے نہتے لیکن اپنے پانونکو ٹیڑہا کرکے زمین پر ٹیک دیتی ہتی اور جمتے نہتے اور اوسکو
اسطرح کی عادت ہو گئی ہتی اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی آنی کیوقت کسی کی رانکو تکیہ
دئی ہوی ہتی تو اوس رانکی ٹوٹنی کا خوف ہوتا ہتا اور آپکا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا ہتا اور دم
چڑہنے لگتا ہتا اسطرح پر کہ دور سی اوسکی آواز معلوم ہوتے تہے اور اسکو وسے گرنے یہہ کہ بدون اوکہی
کے سب قرار لون اور وجوہ آوسکو یاد رکہنا چاہیی تیسرے گرتے یہہ کہ اون دشمنونکی سامنی پڑہتا

ف [illegible]

پڑتا تہا جو ہمیشہ ہنسی اور تمسخر کیا کرتی تہی اور قرآن کی مضمونکو جو نیا سنتی تہی ہر مجلس مین بیٹہہ کی اوسکا
ذکر کرتی تہی ہنسی کیطور پر اور بیہودہ باتین بکا کرتے تہے اون سبکو سننا پڑا اور چوتہی گرانی قرآن شریف
کی عجائبات اور باریک دقیقی سمجہنی مین اور اوسکی اعجاز کے وجوہ دریافت کرنی مین کہ یہہ چیزین بدون
خوب فکر اور غور کی معلوم نہین ہوتین چنانچہ یہہ باتین اب بہی بدون شمول فضل الہی کی میسر نہین
پانچوین گرانی قرآن شریف کی آیتونکی تفریق کرنے مین یعنی محکم و متشابہ اور ناسخ اور منسوخ اور
ظاہر اور مأول ان سبکو آپسمین جدا کرنا اور ہر قسم سی جدی جدی حکم نکالنی کہ یہہ بہت مشکل علم ہی چہٹی
گرانی مسلمانونکی نسبت سی اسلیئی کہ قرآن شریف کی بموجب امر و نہی کرنا نہایت سخت مشکل ہی لوگونکی
موافق عمل کرنا بدون تائید الٰہی کی ہرگز ممکن نہین اور ساتوین قرآن شریف کا آشنا کافرونپر بہت
شاق تہا چنانچہ اگلی سورۃ مین آیا ہی کہ کافر قرآن کی سننی سی ایسا ڈرتے ہین جیسی گدہی شیر کو
دیکہنی سے اور اوسکی آواز سننے سے آٹہوین قرآن شریف کا اوترنا منافقون اور فاسقونپر بہت
سخت وگران تہا اسلیئی کہ اونکی چہپی عیب اور پوشیدہ باتین اوسمین بیان کی جاتی ہین اور حاضرین
مجلس اپنی ذہن کی تیزی اور قرینہ سی سمجہہ جاتی تہی کہ فلانی شخص کا حال ہی پہر وہ فضیحت
ہوتی تہی اور جب قرآن شریف کو نماز تہجد مین ترتیل کی پڑہنی کی وجہ کی بیان سی فراغت
پائی تو اب نماز تہجد پڑہنے کی وجہ کو بیان فرماتے ہین سو اِنَّ کا لفظ ان تینون آیتونمین تعلیل کی
ہے اور ان تینون تعلیلون کی درمیان حرف عطف کو نہین لائی اسلیئی کہ تعلیل ایک امر کے
نہین ہی بلکہ مختلف امرونکی تعلیلین ہین جو پہلی کلام سے سمجہے جاتے ہے سو قرآن کی ترتیل کے
علت قول ثقیل کا القا ہی اور قیام لیل کے حکم کے علت یہہ ہی اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّیْلِ الخ **عزیزی**
اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ۔ تحقیق قیام رات کا زیادہ تر ہی بیچ پامال کرنے
نفس کے بہی اور درست تر ہے بیچ تلفظ الفاظ کی ف **فتح** اوٹہنا رات کا سخت روندتا ہے
اوسکے سبب نکلتی ہے بات ف **موضح** اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّیْلِ الخ بیشک وہ عبادت اور تلاوۃ جو پیدا ہوتی
ہے اور اٹہتے ہے رات کو وہ بہت سخت ہے نفس کے روندنے مین اور اوسکی تازگی دور کرنے مین دو
وجہ سی اول یہہ کہ رات کا اوٹہنا اور قرآن کو بلند آواز سے پڑہنا اور وضو کرنا اور وضو کی اسبابکی
تلاش کرنا جیسی لوٹا پانی مسواک پہر نماز مین کہڑا ہونا اور سجدے مین جانا یہہ چیزین نفس پر سخت
اور بہاری ہین اسلیئی کہ رات چین و آرام سی پڑی رہنے خاموش رہنیکا وقت ہی اور آدمی کی پیدایشی
یہہ بات ہی کہ اونکو چلتی پہرتی جاگتی بات کرنیکو بالطبع دوست نہین رکہتا خصوصا جسوقت جورو کی
نزدیک ہو اور بچی پیارے پاس ہون نرم فرش ہو اور گرم لحاف ہو اور جیسی والی بدنکو بلا سے ہو
ایسی وقت مین ان سب لذتونکو چہوڑنا اور ایسی عیش اور محبت مین اپنی تئین جاگتا رکہنا یا سب
باتونکو سوچنا چاہیی کہ کیا نفس پر قیامت برپا ہوتی ہی اور اگر گرمی کا موسم ہو تو دن بہر دہوپ کی
سوزش اور گرمی کی حرارت بدن اوٹہائی ہوئی رات کو ٹہنڈک مین آرام سی نیند ہوتا ہی پہر اس آرام

چہوڑنا اور مشقت مین پڑنا خیال کیا جاہیی کہ کیسی مشکل بات ہی دوسری وجہہ یہہ ہی کہ حقیقت مین
وہ وقت انوار و برکات کی نزول کا وقت ہی پہر جب ایسی عمدہ عبادت ایسی عمدہ وقت مین بالی گئی
اور قرآن کا نور اور ایمان کا نور تجلیونکی ساتہہ ایک ستون نورانی بن کر قائم ہوا پہر نفس کے تاریکے کیا
مجال رکھتے ہے جو وہان ٹہر سکے حدیث شریف مین آیا ہی یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ
اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَسْاَلُنِيْ
فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ اور یہہ بہی حدیث صحیح مین آیا ہے
اِنَّ فِي اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ سو وہ وقت خاص اپنی مالک کے
دربار کا ہے نوکر کے حق مین اور معشوق کی جلوہ کا وقت ہے عاشق کی حق مین اور جیسے شہر کی
گرمی بازار کا وقت ہی تاجر کی حق مین اور صنعت اور مزدوری کی رواج کا وقت ہی ہر پیشہ والیکی حق مین کہ
تہوڑے محنت مین بڑا عمدہ مطلب حاصل ہوتا ہی اور تہوڑی ڈہیل و سستی مین بڑا مطلب
ہاتہہ سی جاتا ہے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سی منقول ہی کہ بعضے
لوگون نی بعد اونکی وفاتکی اونکو خواب مین دیکہا اور پوچہا کہ کیا حال گذرا اونکی جواب مین یہہ کہا
طَاحَتِ الْعِبَادَاتُ وَفَنِيَتِ الْاِشَارَاتُ وَمَا نَفَعَنَا اِلَّا رَكَعَاتٌ رَكَعْنَاهَا فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ اور پچہلی رات کو
تمام دنکی محنت اور کہانے پینے سے پیٹ بہر لینی کے سبب سے سست ہو جاتا ہی اور غافل ہو کے
بے حواس مردون کی مانند پڑتا ہے اور غذا کی ردی بخارات اسکے دل اور دماغ کو پریشان
کر دیتے ہے اور غذا کا فضلہ اور بدبو کی ہوا ہر ساعت اسمی باہر نکلتی ہے اس حالت مین
آدمی چارپایہ کے مانند ہوتا ہے عالم انسانیت کی طہارت کی مرتبہ سی منزلون دور
ہو جاتا ہی عالم ارواح کی طہارت کی مشابہ ہونا تو بہت دور ہے پہر جب پچہلی رات ہولتی ہی تو یہہ سب
رنج اور کدورتین دور ہو جاتی ہین اور دنکی فاسد خیال ہی غفلت کی نیند جاہل ہونی کی سبب
اوسکے ذہن مین نہین رہتی گویا روح اپنے خالص اصل کو پہنچی اور اپنے عالم اصلے کو یاد کیا
ایسے وقت مین اوس روح کو ان قرب کی لذتون سی چکہا کی فراز کرنا جو اوس عالم مین
خوگر ہو رہی تہے بہت مناسب ہوا اَقْوَمُ قِيْلًا اور بہت مضبوط ہی بات کی کہنی مین حاصل
کلام کا یہہ ہی کہ قرآن شریف کے تلاوت کرنا پچہلے رات کو تدبر اور معانی کی سمجہنی کیلئی بہت
بہتر ہے اور وقتونکی نسبت سی اسواسطے کہ اوس وقت مین ذہن صاف ہوتا ہے اور
غذا کے بخارات بہی کم ہو جاتی ہین اور غل اور شور باہر کا بہی حواس کو منتشر نہین کرتا ہی تا کہ
دل اوس طرف متوجہ ہو اور معنونکی سمجہنی سے غفلت کرے اور یہی وجہ ہے کہ پچہلے پہر کا خواب
اکثر سچا ہوتا ہی کہ حدیث شریف مین آیا ہے اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ اور انہین خصوصیتونکی
لحاظ سی جو رات کی واسطے حاصل ہے حدیث صحیح مین آیا ہی عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ

دأب الصالحین قبلکم وقربۃ الی ربکم ومکفرۃ للسیات ومنہاۃ عن الاثم اور نفوس کامل اور ارواح
پاک حضرات انبیا علیہم السلام کو اونکی استعداد کی صفائی کی لحاظ سے ایسے منافع اور فوائد کی حاصل کرنیمین اوکے جیسے
دن رات برابر ہی لیکن اونکی دن کی اوقات اور طرح طرح کی عبادتون سی معمور و پر رہتی ہین خالص ایک
کیفیت یا ایک بات کا ملی جانا اوسوقت متصور نہین ہی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی اِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ الخ عزیزی
وَاَقْوَمُ قِیْلًا اور درست زیادہ ہی بسبب مقال کی یعنی قراءۃ قرآن کی کہ اوسوقت مین کچھ حرج
حرکت اور غوغا وغل نہین ہوتا اور طاعت وعبادت رات کی پیدا ہونیوالی کو ناشیہ کہتی ہین اور بقول
بعض کی ہر ساعت مین کہ رات کو قیام کری ناشیہ ہوگا اور بقول بعض کی انشا بمعنی قیام کی اور بقول عائشہ
رضی اللہ عنہا کی بعد سونیکی قیام کو ناشیہ کہتی ہین اور بقول بعض کے درمیان مغرب وعشاء کی ناشیہ ہی اور
بقول بعض کی قیام آخر شب کا ہی اور وَطْأً بمعنی مواطات وموافقت کی ہی یعنی موافقت قلب اور
زبان اور حواس کے آپسمین بیچ شب کے بہت ہوتی ہی اور وطاء الف کی بمعنی شدو ثقل کے ہے مصلے پر
بنسبت نماز روز کی اسلیے کہ رات وقت سونی اور راحت کا ہوتا ہی اور بقول بعض کے اہل واسطے قیام کے
ہے نمازی کو اسلیے کہ روز مین دل امور معیشت مین لگا رہتا ہے حاصل یہہ کہ عبادت رات کی نہایت
خوشی اور اخلاص وبرکت کی ساتہہ ہوتی ہی اور کہا ہی علمائ نے کہ کوئی ولی تہجد ادا کرنی بغیر نہین ہوتا
۵ بحر اِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا تحقیق تجکو دنمین شغل ہے بہت ۵ فتح البتہ تجکو دنمین شغل
رہتا ہے لنبا ۵ موضح القرآن بیشک تجکو دنمین بہت تیرنا یعنے بہت کام کرنا ہی اور
طرح طرح کی عبادتونمین مشغول رہنا ہے دن کو اتنے فرصت تمکو نہین ہے کہ مصاحبت اور مکالمت
کے مجلس کو گرم کرنا اور مناجات اور سرگوشی سی اپنی تئین مشرف کرو اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا دن اکثر اس طور سے گذرتا تہا کہ بعد فجر کی اشراق تک نماز کے مکان مین ذکر اور فکر مین مشغول رہتی تہی
اور آپ نے حضرت خضر علیہ السلام کو اوس وقت اور عصر کی بعد سی آفتاب کی غروب ہونی تک مسبعات عشر
پڑہنی کو حکم فرمایا ہی پہر بعد اشراق کی چاشت تک اوس قسم کی عبادتونمین آپ مشغول رہتی تہی جیسے
مریضونکی عیادت کرنے اور مسلمانونکی جنازونکی ساتہہ جانا اور غریب مسکین مسلمانونکی حاجت روائی
کرنے اور طالب علمونکو علم تعلیم کرنا اور مسترشدونکو خدا کی راہکی سلوک کی قاعدہ ارشاد کرنا اور فتوے
پوچہنی والونکو فتوا دینا اور آپسمین جہگڑے قضیون کا فیصلہ کرنا اور کافرونکی ساتہہ جہاد اور قتال
کے سامانکی درستی اور تدبیر مین رہنا اور اوسی قسم کی کامونمین مشغول رہتی تہی پہر چاشت کی بعد
دولتسرا مین تشریف فرما ہوتی اور اپنی اہل وعیال کے خاطر داری اور تسلی فرماتی تہی کہ یہہ بہی ایک
قسم سے عبادت کی پہر کہانا کہا کی تہوڑا قیلولہ کرتے تہے پہر جب آفتاب ڈہلتا تو آپ اٹہتی اور پایخانہ
پیشاب سی فراغت کرکی وضو یا غسل کرتی اور چار رکعتین ایک سلام سی قبل الزوال پڑہتے پہر جب
ظہر کے اذان ہوتی تو آپ باہر تشریف فرما ہوتی اور ظہر کی نماز مسجد مین پڑہتے اور ظہر کی بعد
عصر تک پہر دعوت اور ارشاد اور فتوی دینی اور فیصلی مین جہگڑونکی مشغول رہتی تہی پہر نماز عصر کے

پڑہتے پہر قبلہ کی طرف موہنہ کرکی بیٹہتی اور ذکر و فکر مین مغرب تک مشغول رہتی پہر مغرب کی نماز
پڑہ کر گہر مین تشریف لیجاتی پہر اہل و عیال کی تسلی اور دلاسی مین اور مہمانون اور مسافرون کی
کہانا کہلانی مین خود متوجہ ہوتی اور اگر دنیا کی مالکی قسم سی کچہہ گہر مین ہوتا تو اوسکو اوسی وقت
مستحقونکو عنایت فرماتی کہ دنیا کا مال آپکی دولت سرا مین رہنی کو نہ رہی پہر اوسکی بعد آپ کہانا
نوش جان فرماتی اور جانورونکی دانہ چارہ کی آپ خبرگیری فرماتی تا کہ ایسا نہو کہ کوئی جانور
بی زبان بہوکا پیاسا رہگیا ہو پہر اوسکی بعد استنجا وغیرہ کرکی وضو کرتی اور مسجد مین تشریف
فرما ہوتی اور نماز عشا کی ادا کرتی اور وترکو رہنی دیتی پچہلی راتمین پڑہنی کے لئی پہر سونی کی
لئی تشریف دولتخانہ مین لیجاتی اور چار رکعتین نفل پڑہتی پہر تسبیح اور تکبیر اور تحمید بجالاتی پہر
قرآن شریف کی کئی سورتین پڑہتے جیسے سورہ زمر اور سورۂ اسرا اور چہون مسبحات یعنی سورہ حدید اور
سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ تغابن اور جمعہ اور سورہ اعلی اور سورہ اخلاص اور سورہ فاتحہ اور معوذتین
اور سورہ سجدہ اور سورہ ملک غرضکہ یہہ سب سورتین پڑہ کی آپ آرام فرماتی پہر جب اسطرحکی اوقات
معمور اور بندہی ہوئی ہون تو اس قسم کی مجاہدۂ عظیم کی گنجایش کہان ہی کہ اتنی دیر تک اس
امر مین مشغول رہیں اسلئی حقتعالی نی فرمایا ہی کہ دیکہو اگرچہ طرح طرحکی عبادتون مین تم مشغول رہتے ہو
لیکن اوسوقت کو یعنی پچہلے پہر کو بہی عبادت سی خالی مت رکہو اس لئی کہ اوسوقت کا مجاہدہ
حجابونکی دور کرنے اور قرب کی حاصل کرنے مین اکسیر اعظم ہی کوئی عبادت اور کوئی شغل اسکو
نہین پہنچتا بلکہ جتنی شغل اور جتنی عبادتین ہین سبکو یہہ مجاہدہ رونق دیتا ہی سو ایسی وقت
کو ہرگز مفت کہویا چاہئی

فائدہ عزیزیہ جاننا چاہئی کہ نماز تہجد عجیب نماز ہے
اگرچہ اکثر فقہا نی مستحب لکہا ہی اسکو لیکن محققین کی نزدیک سنت موکدہ ہی اسلئی کچہہ
فضائل اسکے حدیث سی لکہی جاتی ہین تا لوگ رغبت کرین اسکی پڑہنی مین فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین گرہ لگاتا ہے شیطان اوپر گدی سر ایک تمہاری کی جبوقت
کہ وہ سوتا ہی پڑہتا ہی ہر گرہ پر اس مضمون کو اوپر تیری رات دراز ہے پس سورہ پہر اگر جاگا وہ
اور یاد کیا اللہ تعالی تو کہل جاتی ہی ایک گرہ پہر اگر وضو کیا دوسری گرہ کہلتی ہی پہر اگر نماز
پڑہے تو تیسری گرہ کہلتی ہے اور صبح کرتا ہی شادان وخوشدل اور نہین تو صبح کرتا ہی بددل کاہل
اور فرمایا کہ لازم کرو اپنے پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچہی لوگونکا ہی کہ پہلے
تمسی تہے اور سبب نزدیکی تمہاری کا ہے طرف پروردگار تمہاری کی اور سبب ہوئی گناہونکا ہی اور سبب
باز رہنیکا گناہون سی اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ ورم کئی گئی پاؤن مبارک
آپکے عرض کیا لوگون نی کہ کیون کرتی ہین آپ ایسا اللہ تعالی نی تو بخشدئی ہین آپکے گناہ اگلے پچہلے
فرمایا کہ نہوؤن مین بندہ شکرگذار اور حضرت کی سامہنی ایک شخص کا مذکور ہوا کہ تمام رات
سوتا رہتا ہی صبح تک نہین اوٹہتا نماز تہجد کی لئی فرمایا کہ پیشاب کرجاتا ہی شیطان اوسکی کانو مین

فضائل تہجد

اور فرمایا کہ تین آدمی ہین کہ ہنستی ہی جنپر اللہ اونسی ایک وہ شخص کہ قیام کری رات کو نماز کی لیئی اور ایک وہ قوم
کہ صف باندہین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جہاد مین اور فرمایا کہ رحم کری اللہ اوس شخص
کو کہ اوٹہا رات کو پس نماز پڑہے اوسنے اور جگایا بی بی اپنی کو پس انکار کیا اوسنے چہڑکا خاوند نے اوسکی منہ پر
پانی اور رحم کری اللہ اوس عورت پر کہ اوٹہی رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس نماز پڑہے
اوسنے اور اگر انکار کیا اوسنے چہڑکا بیبی نے اوسکی مونہہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین بالاخانی ہین کہ
دیکہا جاتا ہی باہر کا بیچ اونکا اندر سی اور اندر کا باہر سی یعنی ایسی صاف و لطیف ہین تیار کیا اونکو
اللہ تعالی نی اون لوگونکی لیئی کہ نرم کرتے ہین کلام اور کہلاتی ہین طعام اور پی در پی رکہتی ہین صیام
یعنی اکثر روزی رکہتی ہین اور نماز پڑہتے ہین راتکو اوس حال مین کہ لوگ سوتی ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک
و تعالی نزول اجلال فرماتا ہی یعنی رحمت خاص اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا کی جسوقت کہ باقی رہتی ہی
تہائی رات اخیر کی اور فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کری مجہسی پس قبول کرون اوسکی لیئی کون ہی کہ
سوال کری مجہسی پس دون اوسکو کون ہی کہ بخشش مانگی مجہسی پس بخشون اوسکو پہر پہیلاتا ہی
ہاتہہ اپنا اور فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی اوسکو کہ نہ مفلس ہے نہ ظالم اپنے ذات پاک مراد رکہتا ہی
کہ میری عبادت کری مین بدلہ دونگا ضایع نہین کرونگا صبح تک یونہین فرماتا رہتا ہی اور فرمایا کہ جب
جگاتا ہی آدمی اہل اپنے کو پس دونون نماز پڑہتی ہین لکہی جاتی ہین ذاکرین اور ذاکرات مین
یعنی اوسکی یاد کرنیوالی مومنین لکہی جاتی ہین کہ بڑے بزرگی اونکی آئی ہی اور فرمایا کہ اشراف بہت
میری امت کی اوٹہانیوالی قرآن کی ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین اوسپر اور صاحب لیل ہین یعنی تہجد
گذار ۱۲ مشکوۃ ۞ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا
اور سب طرفسی توڑ متوجہ ہو کر طرف اوسکے ایک جگا توڑنا ۵ فتح ۱۲ اور پڑہ نام اپنے رب کا
اور چہوٹ یاد اوسکی طرف سب سی الگ ہو کر ۱۲ موضح تفسیر اور یاد کر الخ یعنی ہمیشہ ذکر کرتا رہ
اوسکا رات دن مین اور ذکر اللہ شامل ہی تسبیح اور تہلیل اور تکبیر اور نماز اور تلاوۃ قرآن اور پڑہنی پڑہانی
علم کو وتبتل الخ یعنی انقطاع ہر چیز سی کر اور اوسکی عبادۃ کی طرف متوجہ ہو اور بعضون نے کہا کہ
چہوڑ دنیا کو اور دنیا کی چیزونکو اور ڈہونڈ او سچیز کو کہ اللہ کی پاس ہی ۱۲ مدارک ۱۲ اور یاد کر نام
اپنے پروردگار کا ہمیشگی کے طور پر ہر وقت اور ہر شغل اور ہر عبادتمین خواہ اول خواہ آخر خواہ درمیان مین
اوس عبادۃ کی اور یاد خواہ زبان سی ہو خواہ دل سی دونو ہو یا اکٹہی اور پروردگار کا نام خواہ اسم ذات ہو
خواہ اسم اشارہ ہو یا اسماء حسنی مین سی کوئی نام ہو جو سالک کی نفس اور حال اور وقت سی مناسبت
رکہتا ہو چنانچہ حضرت شیخ ابو النجیب سہروردی بغدادی رح سی منقول ہی کہ جسوقت کوئی ابن
طالب اونکی پاس آتا تو پہلی اوسکو ایک چلہ یا دو چلی کرنیکا حکم فرماتی بعد اسکی اوسکو اپنی سامنی
بٹہاتی اور ہر ایک نام پاک کو اوسکی سامنی پڑہتی اور اپنی آنکہ اوسکی سی الگ رکہتی اگر اوس
ہنگام کسی نام پر اوسکا چہرہ متغیر ہوتا اور کانپ اوٹہتا یا اچہل پڑتا تو آپ اوسکو فرماتی

۱۲ ترمذی
الانقطاع الی اللہ
تبتل الیہ
بمعنی انقطع
زیادہ
تبتیلا اوجی بہ
مراعاۃ
۱۲ مدارک
اور لطیفون
وغیرہ ۱۲

کہ تیری کام کی گنجائش اسی اسم سی ہوگی اور اوس نام کی ذکر کا طریقہ اوسکو تعلیم کرتی اور اگر کسی اسم کی
چہرہ متغیر نہوتا اور جسم مین جنبش نہوتی تو آپ اوس سی کہدیتی کہ تجمین قرب اور جذب کے راہ کی
سلوک کی استعداد نہین ہی تجکو ابرار کے طریق کو اختیار کرنا چاہیے اور تجارت یا زراعت یا کسی اور پیشہ مین
مشغول ہونا چاہیی اور اسم پروردگار کا خواہ تنہا ہو خواہ تہلیل کے ضمن مین یعنی نفی و اثبات مین خواہ تسبیح
اور تحمید اور تکبیر اور لاحول یا اور مسنون ذکر و نکی مضمون مین اور ذکر کا طریق آپ نجانتیا ہو تو کسی
جانتی والیسی پوچھہ لیوی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور بہت ضروری
چیز اس مقدمہ مین یہہ ہی کہ کسی لحظہ اور کسی دم غافل نرہے اور کوئی عمل اور کوئی شغل ہو لیکن
اوس یاد کو نچھوڑے چنانچہ اور آیۃ مین فرماتی ہین لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اور اگر خوف
اس بات کا ہو کہ فلانی عمل یا فلانی شغل کے سبب سے یاد الہی سی غفلت ہو جاویگی تو لازم ہی کہ اوس
شغل اور عمل کو چھوڑ دے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ اور کاٹ اور علیحدہ ہو اوس کام سی جو تجکو یاد الٰہی سے مانع
ہو اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر تَبْتِيْلًا کاٹنا اور علیحدہ ہونا ایک طریق سی یعنی اوس
عمل اور اوس شغل کے علاقہ کو اپنے طرف اور اپنے اختیار سے کاٹ ڈالنا چاہیی اس لئی کہ بدون
قطع کرنے اوس عمل اور اوس شغل کے علاقہ کے آپ سے علیحدہ ہو جانا کبھی ظلم کا سبب پڑتا ہی اور
خلاف شرع ہوتا ہی جیسی نوکر کہ بدون نوکری چھوڑی اپنی گھر آ بیٹھہ رہی یا مرد بغیر قطع کرنے نکاح
کے علاقہ کے جوروسی علیحدہ ہو جاوی اور اوسکی صحبت اور اوسکے خاطر داری سے اور نان نفقہ کے
خبر گیری سی علیحدہ ہو کر بیٹھہ رہی تو یہہ بات ظلم صریح ہی اور خلاف شرع کی اسیطرح اور چیزونکو
قیاس کر لینا چاہیی اور اسی قید کے طرف اشارہ کرنے کیلیے تبتیلا فرمایا اسواسطے کہ اوس قسم کی انقطاع
بیان کرنا منظور ہی جسکی قطع کرنیسی کسیطرحکا علاقہ حاصل نہو انقطاع کی تاکید منظور نہین ہی جیسا
تبتلا فرماتی اور اس قطع اور تبتل کے بہت فائدی ہین پہلا فائدہ عین ذکر مین ہی یعنی ماسوی اللہ کے
خطرے دلمین نہ آوین تاکہ جو ذکر سے غرض ہی وہ حاصل ہووے اور جب خطرے دلمین آئین تو ذکر
نہین رہتا ہی اور مذکور کیطرف خالص توجہ کا سبب ہی نہین پڑتا ہی تا نزدیکی اور کشش دل کی
حاصل ہووی دوسرا فائدہ ذکر کی اثر باقی رہنی مین ہی اسواسطے کہ کسے چیز کے طرف متوجہ ہونے سے
پہلے چیز کیطرف توجہ کا اثر مٹ جاتا ہے اور اور خطروں کی طرح یہہ توجہ بہی بیفائدہ ہو جاتے ہے تیسرا
فائدہ یہہ ہی کہ تمام عبادتوں مین فارغ البال ہونا شرط ہی اور مخلوق کیطرف علاقہ رکہنا فراغ بالی
کو مانع ہی چوتہا فایدہ یہہ ہی کہ بہت گناہونسی مخلصی حاصل ہوتے ہی جیسے زنا اور غیبت اور بدعت
اور خوشامد اور منہیات اور بدعات کا دیکہنا اور بری صحبت کا اثر ہونا پانچوان فائدہ یہہ ہی کہ ما
سوی اللہ کے محبت کو نفی کرتا ہی جسطرح ذکر الہی محبت الٰہی کو دلمین زیادہ کرتا ہی پس تبتل تنقیہ کے حکم مین
ہے دوائی کے استعمال کرنے سے پہلے جسطرح قبل استعمال دوائی کی تنقیہ شرط ہی اسیطرح قبل ذکر کے
تبتل بہی شرط ہی یہانپر جاننا چاہیی کہ دنیاوی علاقونسی علیحدہ ہونا اور انکی محبت کی رشتہ کو انکی دل سے

ف یعنی پہیر دیوے ذکر و اوراد یعنی شغل اگر تجکو نہین معلوم ہو اگر
عہ یعنی نہین اوسکے کہ تجکو ڈر ہی اوسکے پیچ کے اللہ تعالی سے بالکل
۱۲

کاٹنا ذکر الٰہی اور سلوک الی اللہ کے ابتدا مین شرط ہی یعنی ضروری ہی بدون اس انقطاع کی کچھ
فائدہ نہین ہوتا لیکن انتہا مین یعنی جب استغراق اور اختلاط کے جمع کی قوت حاصل ہوئی تب شرط
نہین بلکہ اوس وقت مین اختلاط تبتل سے بہتر ہوتا ہی اسلئی کہ اوسکی سبب سی سکہلانا اور سیکہنا اور ادب دینا
اور ادب لینا اور ہدایت اور نصیحت اور حقوق کی رعایت ہوتی ہی اور ان عبادتون کی ثواب حاصل کرنی کا
سبب ہیشگی جو اختلاط پر موقوف ہین جیسی مریض کی عیادت کرنی اور جنازی کی ساتہہ جانا اور محتاجون کی مدد کرنی
اور اپنی خویش و اقربا کی ساتہہ سلوک اور عاجزی کرنی اور صبر کرنا اور خلق اللہ کی ایذا دہی کو سہ لینا اور مسکینو نکی
خدمت کرنی اور مہمان داری کرنی اور حلال طریق سی مال حاصل کرنا تاکہ اوسکو صدقو نمین اور واجب
نفقو نمین اور مسجدو نکی تعمیر و نمین اور مسافر خانو نکی بنانی مین صرف کری اور بعضی فقہا نی وَاذْكُرِ اسْمَ
رَبِّكَ کو تکبیر تحریمہ پر اور تبتل کو رفع یدین پر عمل کیا ہی اسلئی کہ دونون ہاتہہ ابتداء نماز مین اوٹہانی آسمان
طرف اشارہ ہی کہ مین دونون جہان سی ہاتہہ اوٹہا کر خدا کی یاد مین مشغول ہوا ہون اور بعضی صوفیے
تبتل کو ذکر کے وقت نفی ماسوی اللہ پر حمل کیا ہی اور طریقہ اس تبتل کا یہہ ہی کہ تاریک مکا نمین بیٹہی
اور سر اور موںہہ کو کپڑی سی لپیٹ لی اور آنکہین بند کری اور زبان کو سوای ذکر کے نہلاوی اور یہہ اوس وقت
کری کہ جب معدہ خالی ہو اور بہوک ہو لیکن بہوک کا غلبہ نہو اور کم کہانا اور کم سونا اختیار کری اسلئی کہ ان دونون
چیزونکو دل کے روشن کرنیمین بڑا دخل ہی اس وجہ سی کہ کم کہانا دل کے خون کو کم کرتا ہی اور جاگنا دل کے
چربی کو پگلاتا ہی اور کسی شخص کو مقرر کری کہ ضروریات کی خبر گیری رکہی جیسی کہانی پینی کی اور کپڑی کے
اور کہانی مین بڑی احتیاط کری کہ حلال وجہ سی ہو اور فرض اور سنت کی ادا کرنیمین اور ذکر دائم مین
مشغول رہے لیکن قبلہ رو ہوکر طہارت سی اور حضور دل سی اول زبان سی ذکر کری یہان تک کہ زبان حرکت سے
رہ جاوی اور بلا اختیار ساتہہ ذکر کے جاری ہو پہر اسکی بعد دل مین خیال کرنیسی ذکر کری یہان تک کہ حرف
بہی درمیان مین نرہین فقط معنی ذہن مین جم جاوین پہر اوسکی گنتی اور شمار نہین رہتا ہی بلکہ ذکر ہی
ایک حالت ہو جاتا ہے اوسکی اور حالتون سی پہر اوس وقت اوسکو شدت کی محبت پیدا ہوتی ہی اور مذکور کو
یعنی جسکو یاد کرتا ہی اوسکو کسی وقت بہول نہین سکتا بموجب قول شاعر کے شعر دن تو اوسکی ہی
تصور مین گذر جاتا ہی ء رات کو خواب مین بہی وہی نظر آتا ہی ٭ پہر اوسکی بعد سب چیزونسی ظاہری
ہون یا باطنی غیبت حاصل ہوتی ہی یہان تک کہ اپنے نفس سے اور نفس کے صفات سے بہی غائب ہو جاتا ہی
اور اسی مرتبہ کا نام قرب ہی پہر اوسکی بعد تو یہہ نوبت پہنچتی ہی کہ ذکر سے بہی غیبت ہو جاتی ہی فقط
مذکور اور محبوب کا شہود و حضور باقی رہتا ہی اور یہہ رتبہ فنا کی سرحد ہی پہر اسکے بعد اوسکو ایسا اتصال
اپنے محبوب کی ساتہہ حاصل ہوتا ہی کہ جسکی نہ کیفیت بیان ہو سکی اور نہ قیاس مین آوی اور یہہ
رتبہ ولایت کا ہی اس رتبہ والیکو شاہ اور ولی اور واصل کہہ سکتی ہین اور اسکی ماقبل کے رتبہ والونکو
طالب اور مرید اور شوقین اور جویا کہتی ہین یہان تک بیان تبتل کے طریقہ کا ہو چکا اور جو اگلی آیت مین
ایک شبہہ کا گمان تہا کہ شاید کسیکے خاطر مین آوی کہ دنیوی علاقونکو قطع کرنا کسیطرح متصور نہین ہی

اسلئی کہ وارِ بخلوت تو دنیا ہی اور جبتک دنیوی علاقون سی تعلق باقی ہی تب تک ماسوی اللہ سی
غفلت کلی اور بالکل متوجہ ہونا اللہ تعالیٰ کے طرف کسیطرح ممکن نہین سو اس شبہ کی دفع کی طرف متوجہ
ہوکر ارشاد ہوتا ہی کہ دنیا مین افعالِ الٰہی کے طرف خوب نظر کر کر دیکہو کہ دنیوی علاقون کی ساتہہ تعلق
رکہنا اور پہر انہین علاقون کو انقطاع کرنا ہر دن و رات مین موجود ہی اسی کہ حق تعالیٰ نی کہا رَبُّ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ ف ۔ عزیزی ۵ تبتل انقطاع اور تبتیل دل دنیا سی کاٹنا اور معنی یہہ ہین کہ انقطاع
کر اپنے رب کی طرف انقطاع کرنا پورا ساتہہ عبادت کی اور اخلاص نیت کی اور توجہ کلی کی جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نی قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ اور فارسی مین کہینگے کہ نفس خود را ز اندیشۂ ما سوی اللہ مجرد ساز و ہمگی
روی بر دار ف ۵ دل در و بند و ز غیرش بگسل ۵ ہر چہ جز او ست برون کن ز دل ۵ اور یہہ منافی نہین
ہی اس قول علیہ السلام کے لَا رُهْبَانِيَّةَ وَلَا تَبَتُّلَ فِي الْإِسْلَامِ اسلیے کہ تبتل اسکا ہہ معنی انقطاع اور ترک
نکاح سے ہے اور اسی قبیل سے ہے حضرت مریم کو بتول کہنا یعنی مرد اور نکاح سی علاقہ نہین رکہا تہا
اوہنون نی اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بتول کہتے تہے اسلیے کہ انقطاع کیا تہا اونہون نے
ماسوی اللہ سے ۵ روح ۵ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا پروردگار مشرق
اور مغرب کا نہین ہی کوئی معبود مگر وہ پس کارساز پکڑ اوسکو ۵ فتح مالک مشرق اور مغرب کا
اوس بن کسیکی بندگی نہین سو پکڑ و اوسکو کام سونپنا ۵ موضح ۵ تفسیر فَاتَّخِذْهُ الخ پس پکڑو
اللہ کو واسطے بہلائی دین و دنیا اپنی کی کارساز و کار سپرد کیا گیا اصلاح دین و دنیا کے لئے اور چین سے
بیٹہہ رہ تو کہا امام قشیری رحمہ اللہ نے کہ اللہ ہی کارساز ہے اپنے بندۂ نیکی حوال کا پہیرتا ہی اونکو جدہر
چاہتا ہی اور جب وہ متولی و کارساز اپنے بندے کے کام کا ہوتا ہے بنظر عنایت کی تو کفایت کرتا ہے
اوسکی سب شغلونکو اور بے پروا کرتا ہی اپنے غیر سے پس بندہ اپنی حاجتین بہت پیدا نکری اس
خیال سی کہ اللہ مولی و کافی میرا ہے اور اسلیے کہا گیا ہی کہ علامات توحید سے ہے کثرت عیال کی اور
بہروسے توکل کے یعنے باوجود عیال بہت ہونیکے توکل خدا پر ہو منقول ہے ممشاد دینوری رحمہ اللہ سے
کہ وہ کہتے تہے کہ میری ذمہ دین ہوگیا تہا پس فکر مین پڑا مین ایک رات کو اور تنگ ہوا دل میرا
پس دیکہا مینی خواب مین کہ ایک شخص کہتا ہی مجہسی کہ لیا تو نے اسقدر قرض تیرا کام لینا تہا اور ہم پر
عطا پہر جاتا تہا مین پس کشایش ہوئی مجہپر اسقدر کہ ادا کیا مینی دین پہر نہین لیا مینی قرض قصاب سے
اور نہ بقال سی پہر کہا قشیری نی جان کہ جسنی کیا مخلوق کو وکیل اپنے لئے پس وہ مانگیگا اوس سے
مزدوری اور خیانت بہی کریگا اوسکی اور وسکی مال مین اور خطا کریگا اوسکی تصرف کرنے مین یا چہپا لیگا اوسکی
اچہی بات اور جو خوش ہوا اس سے کہ اللہ میرا وکیل ہوویگا وہ اوسکو مزدوری اور آرزو مین اوسکی بر لاویگا
اور خوش ہوگا اوس سی اور مہربان ہوگا اوسپر اور جو کوئی کری اللہ کو وکیل لازم ہی اوسکو یہہ کہ ہو وکیل
اللہ کے لیے اپنے نفس پر بیچ استحقاق حقوق و فرایض اوسکے اور جو اوسپر لازم ہی جہگڑتا رہے اپنے
نفس سے اوسکے بابمین رات و دن سست نہوا ایک لحظہ اور نہ تقصیر سے پلک مارنے کہا زروقی رحمہ

رہا خاصیت اسم وکیل کے یہہ ہی کہ اوسکی ورد سی حاجتین اور مصیبتین روان اور دفع ہوتی ہین اگر سبب جادو کی
وغیرہ سی ہوا یا کرتی غیرہ سی تو بہت بڑہے اسم وکیل کو تو پڑہی اوس سی دور ہوگی اور کہولی جاوینگی اوسکی لیے
دروازی خیر و رزق کی [illegible] پروردگار مشرق کا بہی ہی اور مغرب کا بہی اوسنی مشرق کو
دنیاوی علاقوں کو یاد دلانے کے واسطے بنایا ہی جیسی مغرب کو دنیاوی علاقوں کی قطع کرنے کیلئے مقرر کیا ہی
جسوقت صبح ہوئی اور آفتاب کی روشنی مشرق سی نمود ہوئی تو دوکانداروںکو بازار مین دوکان کا علاقہ
یاد آیا اور کاریگروںکو اپنی پیشوںکی ہتیار اور نوکروںکو اپنے آقا کا دربار اور کسان کو اپنا ہل اور کہیت و
بیل وغیر ذالک اور ہر علاقہ کی حکم ظاہر ہونے لگے چنانچہ مسافروںکو راہ چلنی کی فکر پیدا ہوئی کرایہ والوں کی
ساتہہ خشکی کے ہوں یا تری کے اور ہمراہیوںکے ساتہہ معاملہ کرنے لگے اور کسب والوں کو اپنے کسب کی معاش
پیدا ہوئے اور تاجروںکو نئی مال بیچنی کی فکر لگی سرگردان و پریشان کیا یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا پہر یہہ جتنی علاقی ہین آہستہ آہستہ لوگونکی
دہیان نہیتیوں سی اور دوکاندار بار بار روشنی اور مسافر راہوں سی اور نوکر نوکری سی بہاگ بہاگ کی اپنے
اپنے گہروں اور ٹہکانوں پر آگئی تو اوسوقت باہر کے علاقی منقطع ہوئی مگر گہر کے اور گہر والوں کے علاقی
باقی رہے پہر جب بچہونوں پر لیٹی تو بچہونے کا بہی علاقہ گیا فقط بدن ہی کا علاقہ باقی رہا یہانتک کہ نیند
آئی اور سو گئی تو وہ بہی علاقہ جاتا رہا بلکہ روح کا علاقہ بہی ظاہر بدن سی منقطع ہوگیا اپنے اعضا کے
بیہوش اور بیحس و حرکت ہی روح کی ضیاء مین نہی پہر اور چیز کو کون پوچہتا ہی پہر اوسوقت مین تمام ای
سمجہو اوس مالک الملک کی ربوبیت کی شان کا تماشا کرو اور دیکہو کہ ان سبکو حق تعالی دنیا مین زندہ
رکہتا ہی اور ایکوقت ہر روز ایسا ہوتا ہی کہ کسی چیز سے علاقہ نہین رکہتی ہین سو تم اپنے تئین عمر کی
ہر ساعت و ہر وقت مین اسیطرح کا بے دنیا سمجہہ لو اور کسی چیز سی علاقہ مت رکہو اسواسطے کہ لا اِلٰہ
اِلّا ہُو نہین ہی کوئی معبود تمہارا اور اذکار اور عبادتین مگر وہی حق تعالی کہ قطع کرنا علاقوں کا اور باقی
رکہنا بعضی علاقوں کا اوسکی ایک شان ہی ربوبیت کی شانوں مین سی پہر جب تمکو وہی تبتیل اور
قطع علائق کا حکم فرماتا ہی تو پہر تمکو کیا فکر اور اندیشہ کی جگہہ ہی بموجب اس مصرعہ کی ع
خدا خود میر سامان است ارباب توکل را ۔ اور جب اسباب اور وسائل درمیان سی اوٹہہ گئی اور
علاقی منقطع ہوگئی فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا پس لے اپنے پروردگار کو کارساز اور اپنی ضروری کاموں کو
اوسیپر چہوڑدی اور بے پروا ہو کر بیٹہہ رہ اور تمام علاقوںکی منقطع کرنیکے سبب سے تشویش مین
مت رہ اور متوکلوںکی نزدیک توکل کے تین مرتبے ہین اول مرتبہ یہہ ہی کہ بندہ کو اپنے پروردگار پر ایسا
اعتماد ہو جاوی جیسا موکل کو وکیل پر ہوتا ہی کہ اوسکی شفقت اور خیرخواہی کا اوسکو یقین ہوتا ہی
اور اوسکی تمام مسائل کا انجام دینے کی قدرت کا بہی اوسکو اعتقاد ہوتا ہی اور اپنے ضروری حاجتوں کا بخوبی
اوسکو واقف و دانا بہی جانتا ہی دوسرا مرتبہ یہہ ہی کہ بندہ کو اپنے پروردگار پر ایسا اعتماد ہو جاوے
جیسے بچہ کو اپنی ماں پر ہوتا ہی اور یہہ مرتبہ اول مرتبہ سی اعلی ہی اسلئی کہ اول کی مرتبہ مین تہوڑا
التفات اپنے اعتماد پر بہی ہوتا ہی اور موکل کے دلمین ایسا آتا ہی کہ یہہ کام جو مینی فلانی شخص کو سونپا

ف [illegible] ولایت [illegible] اسباب [illegible] علاقوں [illegible] تجربہ اور امتحان کا ہرگز مت کرو اسلئے کہ بیان ہو [illegible] بعد تجربہ اور امتحان کی [illegible]

تو اوسکام کو ضرور وہ سر انجام کو پہنچا دیگا کچہہ اسکی احتیاج نہین ہی کہ مین خود اس کام پر متوجہ ہون بخلاف بچی کی کہ اوسکو مان پر بہرطرح کا اعتماد ہوتا ہی بلکہ اوسمین ایسا مستغرق ہوتا ہی کہ اپنی تئین بالکل غافل ہوتا ہی یہی سبب ہی کہ موکل اسکے تدبیر اپنے دلمین بہی سوچتا ہی اور بچہ تدبیر بہی نہین کرتا اور کسی اسباب سی بہی کام نہین رکہتا تیسرا مرتبہ توکل کا یہہ ہی کہ اعتماد اور استغراق کا بہی دریا ئین لحاظ نہو بلکہ اپنے تئین ایسا جانے جیسی مردہ غسال کے ہاتہہ مین جسطرح چاہی اوسطرح پہیری اوسکو کچہہ بہی دخل نہین یہانتک کہ اس مرتبہ مین سوال بہی کر نہین سکتا ہی بخلاف دوسری مرتبہ کی وہان سوال کا دروازہ کہلا ہوا ہے جسطرح بچہ کی عادت ہوتی ہی ماںسی سوال کرنی کی سو یہہ مرتبہ توکل کا یعنی تیسرا مرتبہ جو سب سے اعلی ہی وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو عنایت ہوا تہا یہی وجہ ہی کہ جسوقت کا فرون نی آپکو آگ مین پہینکا تہا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نی آکر دریافت کیا آپسی کہا کہ حق تعالی اسی کچہہ کہتا ہو تو کہو تا کہ تمکو اس بلا سی نجات ہو آپنے فرمایا حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ عِلْمُہٗ بِحَالِیْ اور جب راہ خدا کے سلوک کے شرطون اور خرقہ پوشی کی لوازم کی بیان سی فرغت پائی تو یہہ حکم ہوتا ہی کہ باوجود ایسی ریاضت اور مجاہدی اور تبتل کے ہمنے تمکو خلق کی دعوت کرنیکو طرف حق کے اور ناقصونکی تکمیل اور گمراہونکی ہدایت اور طالبونکی رہنمائی کیواسطی مقید کیا ہے اور اسیطرح ان لوگونکو جو تمہاری نیابت اور وراثت کی طور پر اس منصب کے ذمہ بردار ہون سو تمکو اور اونکو سبکو چاہیی کہ تحمل کو لازم پکڑو اور خلق کی زیادتی اور ظلم کو اوٹہا و اور بردباری کو اپنا پیشہ کرو اور تبتل مین جو انکا مون سی باز رہتے ہین سو تم باز نرہو اور اسی طریقہ والیکو اکثر لوگ طعن و تشنیع کیا کرتی ہین اور دشمنی سی پیش آتے ہین اور جو جی مین آتا ہی کہہ بیٹہتی ہین غرضکہ ہر طرحسی ایذا پہنچاتے ہین سو تمکو چاہیی کہ اونکی ایذا کو اوٹہا ؤ اور تحمل کو اختیار کرو وَاصْبِرْ الخ

ۖ عزیزی وَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا اور صبر کر اوس چیز پر کہ کہتی ہین اور ترک کر اونکو ترک کرنا اچہی طرحسی ۖ فتح اور سہارہ جو کہتے رہین اور چہوڑ اونکو بہلی طرح چہوڑنا ۖ موضح ۖ تفسیری صبر کر اوس چیز پر کہ کہتی ہین میرے حق مین کہ بیوی اور اولاد والا کہتی ہین مجکو اور تیری حق مین کہ ساحر و شاعر کہتے ہین اور ترک کر اونکو یعنی یکسو ہو اونسی اپنے دل سی اور مخالفت کر اونکی باوجود حسن خلق کی اور ترک مکافات کی ۖ مسلم ۖ وَاصْبِرْ الخ اور صبر کرو اوسپر جو منکرین و معاندین تمہاری کہا کرتی ہین پہر وہ کافر ہون یا منافق یا فاسق اسلیے کہ یہہ سب اس راہ سی نفرت بالطبع رکہتی ہین اور اس راہ پر چلنی والونکو حقیر و ذلیل کرنا چاہتی ہین لوگونکی نظر وجین اور یون لوگونکو سکہلاتی ہین کہ یہہ مکار و ریا کار ہین اور دنیا طلبی انکی دلمین بہر رہی ہے ظاہر مین اپنے تئین تارک دنیا اور طالب عقبی بنا رکہا ہی غرضکہ طرح بطرح سی ایذا پہنچاتی ہین سو ایسونکی زبانی ایذا رسانی پر صبر کرنا تبتل کی لوازم اور شرائط سے ہی یہانپر جان لینا چاہیی کہ دشمنون اور حاسدونکی زبانی ایذا تین قسم کی ہوتی ہے اول یہہ کہ اونکی

بس کافی ہی مجکو سوال کرنیسے آنجناب کی اوسکی میرے حال پر علم بعنت میرا حال اور میرے اسباب و روحانی کو ...ملکہ کہنی کی احتیاج نہین ۱۲ ۖ فائدہ ... ... فقط ترجمہ انتقال ۱۲

معبود اور پیر اور اوستاد اور مرشد کی حق مین زبان طعن کی دراز کرنی سو ایذا رسانی مین یہہ قسم بہت سخت ہی
دوسری قسم یہہ ہی کہ خاص اوسی شخص کے حق مین طعن کی زبان دراز کرنی تیسری قسم یہہ ہی کہ اوسکی
بچون اور یار دوستون اور اوسکے جورو کے حق مین طعن کرنا اسلئی کہ ان علاقون کی سبب سے انکی طعن بہت
رنج اور ملال کا سبب پڑتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تینون قسمونکی ایذا اپنی امت کی بدبختون
اور منافقون اور کافرون سی انتہا درجہ کی پہنچی بخلاف اور نبیون کی کہ انمین سی ایک قسم یا دو قسم کی ایذا
مبتلا ہوئی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا کی تفصیل یہہ ہی کہ قسم اول کی ایذا یہہ تہی آپکی رنج دینی کو
حقتعالی جلشانہ کی جناب مین کافرون نی اسطرح کی ادبیان کین کہ جسکی سننی سی رونگٹی بدن پر کہڑی ہوجاتے ہین
چنانچہ بعضون نی کہا کہ حقتعالی جورو لڑکی رکہتا ہی اور بعضون نی کہا کہ شیطان خدا پر غالب ہی اور خلق کو
گمراہ کرتا ہی اور بعضی طعن کیطور سی کہتی تہی کہ محمد کا خدا کہتا ہی کہ میری محتاج بندونکو کہانا کہلاؤ اور زکوۃ
دو تو اس سی معلوم ہوا کہ وہ فقیر ہے اور ہم غنی ہین اور سوائی اسکی بہت سی کلمہ کفر کی بکا کرتے تہے
اور قرآن شریف کے بہی حق مین عجیب عجیب طرح کی فاسد احتمال اور جہوٹی خیال باندہا کرتے تہے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دین و شریعت کی حکمون مین واہی شبہی نکالا کرتے تہے چنانچہ بعضی کہتے تہے لولا
نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً اور ایسی واہیات بکتی تہی علی ہذا القیاس حضرت کو ساحر و شاعر وغیرہ
کہتے تہے اور تیسری قسم کی ایذا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل وعیال سی متعلق تہی وہ یون تہی
کہ مدینہ کے منافق و فاسق اور خیبر اور فدک کے یہود آنحضرت کی خویش اقربا اور اصحاب کی حق مین طعن
و تشنیع کرتی اور آپکی ازواج مطہرات کی نسبت بڑی بڑی بی ادبیان کرتی کہ بعضی تہمت زنا کا لگاتی
عیاذًا باللہ منہ اور آپکی وفات کی بعد اس امت کی گمراہون اور منافقون نی نسبت اہل بیت اور
اصحاب حضرت کی کیسی کیسی زیادتیان کین کہ دنیا طلب اور لالچی اور ظالم اور غاصب کچہہ کہہ لیا اگر ان
سب بدمذہبونکی باتین جمع کیجاوین اور اونمین غور کیجئی تو سب اصحاب و اہلبیت بددین بلکہ منافق و
کافر ٹہیرتے ہین معاذ اللہ من ذلک حق تعالی ان لوگون کو ہدایت نصیب کری پس آنحضرت کا قول
صادق ہوا کہ مَا أُوذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ مَا أُوذِيتُ لیکن آنحضرت نی تحمل کیا اور سہا اونکی باتونکو اور خلق کی
دعوت و خیر خواہی سی باز نرہی تمام عمر اسمین صرف کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَاجْزِهِ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَازَى
اور یہہ جو مشہور ہے کہ اَلرَّسُوْلُ خَيْرًا خواہ دشمنان یہہ مثل ہماری رسول کے حال کا بیان ہی اور یہہ سب
باتین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی ظہور مین آئین محض حق تعالی کی حکم کی اتباع سی تہین کہ آپ
حکم کیا گیا تہا کہ صبر کرنیکا اور بدلہ نہ لینی اور کینہ نرکہنی کا یہان تک کہ حکم ہوا تہا کہ اگر اونکی ایذا رسانی
سے تم انکی صحبت مین نرہ سکو تو کنارہ کر دو اسی واسطے وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا اور چہوڑ انکی صحبت کو لیکن اچہی طرح
چہوڑنا کہ اوسمین تین چیزین ہوویں اول یہہ کہ ظاہر مین اونکی صحبت ترک کرنا باطن مین بلکہ باطن مین
یہی خیال رکہنا کہ انکو سمجہائیی اور انکا حال دریافت کریے کہ خدا اور رسول کو کیا کہتی ہین اور کیا کرتی ہین
دوسری یہہ کہ اونکی بدسلوکی کی شکایت کسی سی نکرنا اور بدلہ لینی مین اونکا عیب ظاہر کرنا اور اونکی ساتہہ

گفتگو اور مقابلہ کرے یعنی بد خلقی اور بدزبانی سے مراد یہہ ہی کہ باوجود جدائی کی اونکی خیرخواہی و بہلائی
مین قصور نکرنا اور اونکی دشمنی کی باتیں موہنہ سی نہ نکالنا علما نے کہا ہی کہ ہجر جمیل اسیکا نام ہی کہ جسمین
یہہ تینون باتین پائی جاوین اور اگر ایک بہی نہ پائی جاوی تو وہ ہجر جمیل نہین ہی اگرچہ دو باتین پائی
جاوین اور یہہ بات بہت دشوار ہی اور جسنے آپکی اخلاق کا حال کتابون مین دیکہا ہوگا اوسکو خوب معلوم
کہ جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ کی منکرون سی حسن خلق اور خیرخواہی کیا کرتے تہے کسی بشر
طاقت نہین ہی کہ اوسطرح کرسکے اور یہی وجہ ہی اونکی ہدایت پانیکی کہ یقین کامل ہوا اونکو کہ یہہ
نفسانیت سے نہین کہتے ہین ہمکو بلکہ بیدار ہماری خیرخواہی سی بموجب حکم الٰہی کی کہتی ہین سر مو بہی
تفاوت نہین کرتی آخر کو لاچار ہوکر اونکی فرمانبرداری اختیار کی اور دل جان سی آپکی خدمتگذاری پر مستعد
ہوئے اگر شاید ای محمد تمہاری خیال مین آوی کہ ہم تو صبر کرینگے لیکن یہہ جو اور دکہ ہمکو سکاتی ہین قرآن و
دین کو جہٹلا کر تو اسکا کیا علاج ہی سو حق تعالی اس خیال کے جواب مین فرماتا ہی کہ اس امر مین ہی کام
دخل نہ دو ہمپر چہوڑ دو ۵ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۵ اور چہوڑ مجہکو ساتہ جہٹلانیوالون
صاحب فراغت اور مہلت دی اونکو تہوڑی سی ۵ **فتح** ۵ اور چہوڑ دی مجہکو اور جہٹلانیوالونکو
جو آرام مین ہین اور ڈہیل دی اونکو تہوڑی سی ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** یعنی دین کی جہٹلانیوالی جو ناز و نعم
مین پڑ رہے ہین اور عبادت و شب بیداری چہوڑ رکہی ہی اونکو چہوڑ دے مدعا انکا اونکی بدلے ہم مالک دو جہان
ہین سمجہ لینگے اونسی جیسے ایک لوگ یہان ذکر اللہ اور ریاضت و مشقت کرکر وہان کی چین و آرام کی مستحق
ہو رہے ہین ایسیہی بعضے یہان چین و آرام کرکر مستحق وہانکی عذاب کی ہو رہے ہین اور اونکی عذاب تو یہین
بہی دنیا مین جلدی نکر بلکہ کچہہ مہلت دینی چاہیے کہ تا چین و آرام مین رہکر وہانکے عذاب کا استعداد
خوب سا پیدا کرین ۵ **عزیزی** إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۵ تحقیق نزدیک
ہمارے ہین قیدین بہاری اور آگ دہکتی اور کہانا حلق مین اٹکتا اور عذاب درد دینی والا ۵ **فتح**
ہماری پاس بیڑیان ہین اور آگ کا ڈہیر اور کہانا گلی مین اٹکتا اور دکہہ کی مار ۵ **موضح** ۵ **تفسیر**
اور ہماری پاس تیار ہین بہاری زنجیرین جو اونکی پاؤنمین ڈالینگے عوض ہی اسکی کہ دنیا کی بلا تو نہ
ہوس رہے تہے اونکو چہوڑتے نہین تہے اور اوسکے چین مین ایسی مشغول ہوگئے تہے کہ راتکو اوٹہہ کر
نماز مین کہڑے ہونیسے دل چراتے تہے اور آگ بہی دہکتی ہوئی عوض مین اہل مجاہدہ اور اہل
ذکر کے شوق اور عشق کے سوزش کے جسطرح وہ دنیا مین اپنے تئین اس طپش مین جلاتے تہے اور اپنے
دل کو اس آگ کی گرمی سے اوٹہاتے تہے اور یہہ منکر مزے اور چین اوڑاتے تہے وہان وہ چین پاوینگے
اور یہہ منکر وہانکی آگ مین جلینگے اور ایسیہی اہل ریاضت یہان قرآن شریف کے پڑہنے مین اور ذکر
اللہ کرنے مین بسبب درد و شوق کے گلی پر صدمے اوٹہاتے ہین دنیا مین اور منکر چین و نازک مزاجی مین رہتے تہے
کہ اچہے مرغن کہانے کہاتے تہے اور شربت اچہے اچہے پیتے تہے اوسکے عوضمین وہ چین و آرام پاوینگے اور
منکر اونکو کہانا گلوگیر زقوم ملیگا اور عذاب دکہہ دینے والا یعنی یہہ عذاب دوسرے قسم کا ہی جسمین بہت

ہجر جمیل کا بیان

قولہ ذرنی والمکذبین

دکہا ہے جیسے دوزخ کی سوکھی لکڑی رسیٹ یہہ عوض ہین اوس مشقت اور رنج کی جو مجاہدہ اور ذکر والی دنیا مین کہینچا کرتے تہے جیسے پچوقتہ جماعت مین جانا اور جمعہ مین اور ذکر کی حلقہ مین اور قرآن اور حدیث اور علم اور وعظ کی مجلسو نمین گہرے پڑتے جانا اور لوگونکی اژدہام اور ہجوم کی صدمہ اوٹہانی سو اس راہ کی منکرونکو اونکے عوض مین وہان دیا جائیگا اور طعن اور تشنیع جو مجاہدونکی ساتہہ مخالفت او منکر کیا کرتی ہتی اوسکو عوض مین دوزخ کی سانپ اور بچہونکی ڈنک ہونگے اور وہان اس عذاب مین مبتلا کی جاینگے پہر اگر اونکو دنیا مین مہلت ندین ہم تاکہ طرح طرح کی عین وآرام بہی بہر کے کرلین تو ایسے رنج اور مشقت کہینچنے کے لیاقت اور استحقاق کہانسی پیدا کرین سو تمکو چاہیی کہ ہماری خانہ مین دخل نہ دو چنانچہ حافظ کہتے ہین ؎ رموز مملکت وملک خسروان دانند ٭ گدای گوشہ نشینی تو حافظا مخروش تمکو لازم ہی کہ بموجب حکم آلہی کے اوسکی یاد مین اور قطع اور علائق مین اور ہدایت خلائق مین دل و جان سے مشغول رہو ہان تمکو اتنا معلوم کر لیا چاہیی کہ ان منکرونکی گرفتاری کا وقت اوسوقت ہوگا کہ جب دنیا میں کوئی اہل مجاہدہ اور ذکر سے باقی نرہیگا جیسا کہ فرمایا یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ الخ ٭ **عزیزی** منقول ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے پڑہے یہہ آیت پس بیہوش ہوگئے اور حسن البصری سے منقول ہی کہ اونہون نے روزہ افطار کیا پہر لایا گیا اونکی آگی کہانا اور پڑہی گیئی اونکے آگے یہی آیۃ پس کہا اوٹہا لو کہانا اور اسیطرح دوسری شب کہانا لایا گیا اور پڑہی گیئی یہی آیۃ پس کہا اوٹہا لو پہر تیسری شب ایسا ہی ہوا پہر خبر دیے گیے ثابت بنانی اس بات کی پس وہ آئی کچہہ لوگ ساتہہ لیکر اونکے پاس پس وہ سمجہاتے رہے دیر تک جب اونہون نے کچہہ ستو پیے ٭ **مل** ٭ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۝ اوسدن کہ ہلیگی زمین اور پہاڑ اور ہونگے پہاڑ مانند ٹیلے ریت کے آپس سے پہٹے ہوے ٭ **فتح** جسدن کانپے زمین اور پہاڑ اور ہوجاوین پہاڑ ریت پہسلتی ٭ **مو** ٭ **تفسیر** جسدن کانپے گی زمین و پہاڑ اور ہوجاینگے پہاڑ ریت کی تودیکی طرح پہسلتی گویا اونکے جوڑون اور جزونمین بکڑ باقی نہین رہیگی اور جو قرب الہی کی راہ سی اور اوسکے شرطون وغیرہ سے فراغت پائی تو اب اس راہ کی منکرونکو خطاب پر عتاب ہوتا ہی کہ یہ جو ہم نی اپنے پیغمبر کو کی ہی تو یہہ مت سمجہنا کہ یہہ پیغمبر فقط قاصد ہے آیا پیغام پہنچا کر چلا گیا اسکی عرض معروض سنی نہ جاویگی یہہ نہ سمجہو بلکہ یہہ پیغمبر ایسا ذی شان ہی جیسی اگلی پیغمبر گذری ہی بلکہ افضل اونسی اسکی عرض بہت قبول ہوگی اور جیسے اگلے پیغمبرونکے منکرونپر عذاب ہوا ہی ویسا ہی تمپر اسیکا اور طرح طرح کی آفتین اور مصیبتین تمپر پڑینگے ٭ **عزیزی** اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ تحقیق ہمنی بہیجا طرف تمہاری ایک پیغمبر گواہی دینی والا تمپر جیسا کہ بہیجا تہا ہمنے طرف فرعون کے ایک پیغمبر ٭ **فتح** ہمنے بہیجا تمہا طرف رسول بتانیوالا تمہارا جیسے بہیجا فرعون پاس رسول ٭ **مو** ٭ **تفسیر** طرف تمہارے اے اہل مکہ ایک پیغمبر یعنے محمد علیہ السلام گواہی دینے والا کہ گواہی دیگا تمپر روز قیامت کے تمہارے کفر اور تکذیب کی طرف فرعون کے ایک پیغمبر یعنے موسے علیہ السلام ٭ **مد** ٭ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ

فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ○ پس نافرمانی کی فرعون نے اوس پیغمبر کی پس پکڑ لیا ہمنے اوسکو پکڑنا
وبال کا **فتح** پھر کہا نمانا فرعون نے رسول کا پھر پکڑی ہمنے اوسکو پکڑ وبال کی **موضح** **تفسیر**
خاص موسے اور فرعون کا ذکر اسلیئے کیا کہ خبر اونکی اہل مکہ میں پھیلی ہوئی تھے اسلیئے کہ اہل مکہ ہمسایہ
تھے یہود کے **مد** پھر نافرمانی کی فرعون نے اپنے رسول کی پس پکڑ لیا ہمنے اوسکو دنیا ہی مین
ایسا پکڑنا جو بہت وبال کہتا تہا اسلیئے کہ اوسکو دریا مین مع اوسکے لشکر اور فوج و حشم کے غرق کیا ہمنے
اور اوسکے سلطنت اور ملک اور جواہرات اور مکانات اور باغات اور سوا اسکے جتنے اوسکے عیش عشرت
کے سامان اور اسباب تہے سب یکدم مین اوسکے دشمنونکو حوالہ کر دیئے ہمنے اب سوچو کہ فرعون اپنے
وقت مین کیا عظیم الشان تہا لیکن اپنے رسول کی نافرمانی سے ایسے وبال و عذاب مین گرفتار ہوا
تم تو اوسکے عشر عشیر بہی مرتبہ نہین رکہتے پھر کیون تم اپنے پیغمبر کو اسطرح رنجیدہ کرتے ہو اور اوسکے
حکم کو نہین مانتے اور اگر بالفرض اس پیغمبر کے کمال علم کے سبب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت
زمین و آسمان کا فرق ہے اس دنیا کے عذاب سے بچ گئے اور اوسکی بددعا سے محفوظ رہے **فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ** الخ
عزیزی پس کیونکر بچو گے اگر کافر رہو گے اوس دن کے عذاب سے کہ ان کفرتم یومًا یجعل الولدان شیبًا ○ السَّمَآءُ
مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ○ پس اگر کافر ہے تم کیونکر بچاؤ مین ہو گے اوس دن کہ
لڑکونکو بوڑہا کر دے آسمان پھٹ گیا ہو گا اوس دن ہے وعدہ خدا کا البتہ کرنا **فتح**
پھر کیونکر بچو گے اگر منکر ہو گے اوس دن سے جو کر ڈالے لڑکونکو بوڑہا آسمان پھٹتا ہے اوسمین ہے اسکا
وعدہ ہونا **موضح** **تفسیر** پھر کیونکر بچو گے عذاب سے اگر کافر ہی مرو گے تم جس دن کہ بچے
گناہوں سے پوچھ پاچھ اور تکرار ہو گی اس سبب سے کہ گنہگار و نسے کچھ علاقہ رکہتے تہے اور بیگناہ ہونگے
والموئین بہی دہشت بیٹھ جائیگی یہانتک کہ وہ دن کر دیگا چہوٹے بچونکو بوڑہا سفید بالونکا یعنی مقدار
خوف کہائینگے کہ اونکے بال سفید ہو جائینگے اور اوس دن بچونکے بال سفید ہو جانیکی یہہ وجہ ہو گی کہ اپنے
ماں باپ بہائی بہنونکی گریہ و زاری اور بیقراری و گرفتاری دیکھکر رنج اور فکر اور غم کا اونپر
غلبہ ہو گا اور یہہ غلبہ اونکے دلمین روح بند ہو جانیکا سبب پڑیگا اور حرارت غریزی ضعیف الحمل
ہو جائیگی اور خلطوتین خامی پیدا ہو گی اور بلغم غالب ہو کے مسامونکے راہ سے یعنی بال نکلنے کی جگہونسے
باہر نکل اویگا چنانچہ تفسیر کشاف مین لکہا ہے کہ ایک شخص کے بال نہایت کالے تہے رات تک صبح کو
جو اوٹھا تو دیکہا کہ نہایت سفید ہو گئے ہین اوس سے سبب اوسکا پوچھا تو اوسنے کہا کہ رات کو مینے قیامت
دیکہی اور دوزخ و جنت بہی دیکہین اور دیکہا کہ لوگ زنجیرونمین بندہے ہوئے ہین دوزخ کو چلے جاتے ہین
پس اوسکے ہول سے میرا یہہ حال ہو گیا پس جب خوابمین دیکہنے سے یہہ حال ہو گیا
تو بیداری مین دیکہنے سے کیون نہو اور اگر کوئی کہے کہ بچے تو معصوم ہوتے ہین
اونکا یہہ حال کیون ہو گا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قیامت کو اوس مقام کی ہیبت سے
ایک وقت ایسا ہو گا کہ انبیا گہٹنونکے بل گر پڑینگے تو جوان اور بڈہون

اور بچونکا لیا بوڑھا ہے اور آیۃ مین مبالغہ ہے کہ جیسے بچے کہ بڑہاپے سے بعید ہونگے اونکا یہہ حال
ہوجاویگا تو اوس بطریق اولے لایق اسحال کے ہونگے اور حدیث مین آیا ہے کہ فرماویگا اللہ تعالے یعنے
روز قیامت کہ اے آدم وہ عرض کرینگے لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک یعنی حاضر ہون اور بجا
آوری حکم مین مستعد ہون اور بہلائی تیری ہاتہو مین ہے فرماویگا اللہ تعالی کہ جہانٹ ایک جماعت
دوزخ کے لیئے آدم عرض کرینگے کہ کتنی ہے وہ جماعت یعنی گنتی اوسکی کیا ہے فرماویگا اللہ تعالے کہ ہزار
مین سے نناوین نکال دوزخ کے لیئے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس گفتگو کے وقت چہوٹے بچے بڈہے
ہوجاوینگے اور حاملہ عورتونکے حمل گر پڑینگے اور دیکہیگا تو لوگونکو نشے مین اور نہین ہونگے وہ نشے
مین ولیکن عذاب اللہ کا شدید ہے اور بعضونے کہا کہ یہہ کنایہ ہے اوسدن کے دراز ہونے سے کہ وہ
ایسا دراز ہوگا کہ لڑکے بڈہے ہوجاوینگے اوسمین اور وہ دن تمام نہین ہوگا بلکہ بڑہتا چلا جاویگا یہانتک
کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اوسدن کا خوف تہوڑے
گناہ کے علاقہ سے غالب ہوگا یہانتک کہ گنہگارونکے مکان بہی ڈہادیے جاوینگے اور جس مکان
اور جس زمین مین گناہ ہوا ہوگا وہ سب خراب ہوجاوینگے بلکہ السماء آسمان بہی باوجود اسکے
اوسمین کوئی گناہ نہین ہوا اور وہانکے رہنے والے بہی معصوم وپاک ہین لیکن چونکہ گنہگارونکی
رزق وہانسے اوترتے تہے اور ستارونکے روشنی اور آسمان کی گردش سے بہی گنہگارونکو فائدہ ملتا تہا
اس سبب سے وہ بہی منفطر ہوگا بلکہ اسطرح کا برباد اور خراب ہوگا کہ آسمان آسمان نرہیگا تاکہ اوسکے
صفت مین تانیث کا لفظ یعنے منفطرۃ بولا جاوے یعنے جیسے آسمان درہم برہم ہوگیا تو اوسکے حق مین
یون کہا جاوے کہ آسمان شیءٌ منفطرٌ بہ ایک چیز ہے پہٹی ہوئی اوسدنکے صدمے سے اسیواسطے
منفطرۃ نفرمایا باوجود اسکے کہ آسمان مونث ہے گویا یہہ اشارہ ہے اسبات کیطرف کہ آسمان کو وقت
آسمان نکہا ہیے کہنا جسطرح گہر کی چہت اور دیواریں گر پڑین تو اوسکو گہر نہین کہتے بلکہ کہنڈر اور پڑا ہوا
میدان کہتے ہین ۔ اور اگر کوئی کہے کہ ایسا دہشتناک دن ہونا عقل کے نزدیک بعید ہے اور اگر
بالفرض ہووے بہی تو ہر ہونیوالی چیز سے کیون اتنا ڈریئے مثل مشہور ہے کہ ؎ مترس از بلائے
کہ شب درمیان است ۔ یعنی اوس بلا سے نڈریئے کہ جسکے درمیان رات ہے یعنے اتنے دیر مین
خدا جانے کیا ہو پہر ہم کس لیئے اپنا چین وآرام اس وہمی خوف سے چہوڑین سو اسکے جواب مین ہم کہینگے
کہ یہہ تمہاری سمجہہ کی غلطی ہے اسلیے کہ جس بلا کا واقع ہونا ضعیف قرینے اور بودی نشانیون سے
عقل کے نزدیک ثابت ہوتا ہے یا اوس بلاء کا عام ہونا اور سبکو شامل ہونا ہر شخص کو معلوم ہوتو
ایسے بلا سے نڈرنا اور اوسکی پروا نکرنا اگر ہو تو چندان مضائقہ نہین ہے لیکن جس بلاء کا وقوع
ہونا ضروری اور یقینی ہو اور علی العموم سبکو شامل ہو تو ایسی بلا سے ڈرنا اور اوسکی بچاؤ کی تدبیر
کرنی ضرور چاہیے عقل ہرگز ایسی بات کو نچاہے گی کہ ایسی بلا سے نڈرے اور بے پروا ہو بیٹہہ رہے اور اوسکی
بچاؤ کی تدبیر نکیجیے اور وہ قیامت کا دن ایسے قسم کا ہے اسلیے کہ کان وعدہٗ مفعولا ہے وعدہ اللہ کا البتہ ہے ہوا ہوا لا اور اللہ کو عاجز نہیں ہونا الٹا اسکے کہ یہہ حق تعالی

کا وعدہ ہی اور اوسکے وعدہ مین خلاف ہونا محال ہے اور موافق وعدہ کے ہر سختی اور مصیبت اوس دن کی
عام ہی تو ہر شخص کو تدبیر اپنے بچاؤ کی کرنی ضرور ہے اب جاننا چاہیے کہ اس سورۃ کی ابتدا سے یہان تک
جو سلوک الی اللہ کے ضروریات تھے اور جو اس راہ باصفا کے موانع تھے اونکے دفع کرنیکے طریقے وضاحت
و تفصیل سے بیان فرمائے اور ظاہر مین خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف خطاب فرمایا تھا سو اب عام
ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ الخ ۞ **عزیزی روح** اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ
شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا ۞ تحقیق یہہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے راہ پکڑے طرف
پروردگار اپنے کے ۞ **فتح** یہہ تو سمجھوتی ہی یہہ جو کوئی چاہے بنا رکھے اپنے رب کی طرف راہ
۞ **موضح تفسیر** یہہ یعنے آیتین متضمن وعید کہ وہ ان لدینا انکالا سے یہان تک ہین نصیحت
ہی اوسکے لیے کہ چاہے بھلائی اپنے نفس کی لیے اور مستعد ہونا اپنے رب کی بندگی کے لیے کہا ہی کسی بزرگ نے
کہ قرآن نصیحت ہے متقیونکے لیے اور طریق ہے سالکونکے لیے اور نجات ہے ہالکین کے لیے اور بیان ہی
مستبصرین یعنے اہل بصیرت کے لیے اور شفا ہی متحیرونکے لیے اور امان ہے ڈرنیوالونکے لیے اور انس ہے مریدونکے لیے
اور نور ہے عارفونکے دلونکے لیے اور ہدایت ہے اوسکے لیے کہ ارادہ رکھے راہ چلنے کا طرف رب العالمین کے
پس جو کوئی چاہے یعنے مکلفین مین سے راہ پکڑے یعنے قرب حاصل کرے اوسکا ساتھہ ایمان اور
طاعت اور تقوے اور خوف کے ۞ **روح مل** ۞ اِنَّ ھٰذِہٖ الخ بیشک یہہ سورۃ
اور اس سورۃ کے مضمون حق تعالی کے قرب کی راہ حاصل کرنیکے لیے یاد دہی ہی ہر عاقل ذی روح
کے لیے کچھہ خاص پیغمبر ہی کے واسطے یہہ حکم نہین فَمَنْ شَآءَ الخ پس جو چاہے لے اپنے پروردگار کے
قرب کی سَبِیْلًا یعنے راہ کو ان راہون سے اپنے استعداد اور خواہش کے موافق یعنے اگر چاہے مجاہدہ
نفس اور ہمیشگی کے ذکر اور تبتل کی راہ کو اختیار کرے اور اگر چاہے اختلاط اور دعوت اور نصیحت او
رہنمائی اور صبر کے طریقہ کو اختیار کرے اور اس بیان کو تذکرہ یعنے یاد دلادینا اسلیے کہا ہے اگرچہ
یاد دلادینا اوسکو کہتے ہین کہ کوئی چیز پہلے سے معلوم ہی لیکن اب بھول گئی کہ روح بدن سے
متعلق ہونیکے پہلے اوس عالم قدس مین رہتی ہی اور اوسکو اوس عالم مین تہوڑا قرب اللہ تعالی کا
حاصل تھا دنیوی علاقون اور محتاجگی اور غذائی نجاستون اور جانورون کی سی عادتون سے
پاک صاف تھی سو اب جو بدن سے متعلق ہی اور ان چیزونکی قید مین گرفتار ہی تو اوس قرب کی
لذت کو بھول کے دنیوی معاش کی تدبیر مین پہنس گئی ہے وہ قرب اور صفائی اوسکی یاد سے جاتے
رہے سو اوس سلوک کے طریقہ کو بیان فرماکے اوس پہلی حالت کو اوسکو یاد دلاتے ہین اور اوسی
پہلی ٹھکانیکا اوسکو اوپھر دلا کے مشتاق کرتے ہین چنانچہ کسی عارف باللہ نے کہا ہی ۞ **مثل**
ہر عنصر یاد سوے مقر خویش ۞ جذبہ اصل است سر شورش مستانہ ام ۞ یعنے ہر عنصر کی خواہش
اپنی اصل کی طرف ہوتی ہے چنانچہ آگ کی خواہش اوپر کو اور خاک کی خواہش نیچیکو سو ہمارے شورش
مستانہ کا سبب یہی کشش ہے اپنی اصل کی طرف یعنے وہی قرب الہی کی طرف اونچہہ پر جانا چاہتا ہے

کر مہل مین یہہ سورۃ اسی آیۃ پر تمام ہوئی تہی چنانچہ مفسرون نے حضرت عائشہ صدیقہ اور اور صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کیا ہے کہ اس سورۃ کے اول مین جو شب بیداری کی بالکل یا ضمیر
اور مجاہدی اور تہجد کے ادا کرنیکو بیان کیا ہی اسلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے رفیق صحابے
سلوک الی اللہ مین انتہا درجہکی کوشش کرنی شروع کی بلکہ اس قسم کی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لیا
اور ہمیشہ اسمین مشغول رہتے تہے یہان تک کہ بعضون نے رات کا سونا چہوڑ دیا تہا اس خوف سے کہ مبادا
کہین زیادہ ہم سو جاوین اور اس مدت معین مین جو ہمپر مقرر ہوئی ہے یعنے آدہی رات یا اس کچہہ تہوڑے
کم زیادہ مین خلل واقع ہو جاوے اور زیادہ سونے اور آگے پیچہے اوٹہنے کے سببسے اوس مدت کو پورا نکر سکین
اور ہم تقصیروار ٹہیرین چنانچہ اون لوگونکو بہت محنت و مشقت ہوئی آخر کو اونکے پانو سوجہ گئے اور
رنگ اونکے زرد ہو گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بہی یہی حال تہا چنانچہ یہہ حکم اور اسی قسم کی
محنت و مشقت پورے ایک سال تک رہی بعد ایکسال کے حق تعالی نے یہہ اگلے آیت اس سورۃ پر زیادہ
کر کر نازل فرمائی سو اس آیۃ کے نزول کے سببسے مدت کی تعیین معاف ہوئی لیکن اصل تہجد کی نماز
اور شب بیداری بغیر تعیین مدت کے اور بغیر تعیین گنتی رکعتون کے اور بغیر تعیین قراءۃ کی قدرت کے
باقی رہی بلکہ سنت مؤکدہ ہوئی پہر اس آیت کے اوترنیکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل
اور اور صحاب کو حکم کرنا مختلف رہا جتنی جسکی قوۃ اور استعداد آپ دیکہتے تہے ویسا آپ حکم فرماتے تہے
اور وقت کی کمی زیادتی دل کے لگنے پر موقوف رہی یعنے اگر دل زیادہ لگے تو زیادہ جاگے اور عبادت مین
مشغول رہے اور اگر دل کو چین نہو تو تہوڑی پر اکتفا کرے اور اسمین کچہہ نقصان نہین یہی طور حضرت کا
بہی رہا اللہم صل وسلم علیہ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے فرمایا تہا کہ تہجد کی نماز مین
ایک ختم ہر مہینے مین کیا کرو تو ہر رات کو ایک سیپارہ کی قدر قراءۃ قران شریف کی ہوا کریگی اور
بعضی روایتون مین ختم قرآن شریف کا چالیس راتمین بہی آیا ہے پہر عبد اللہ بن عمر رض نے اپنی قوۃ اور
رغبت اس امر مین زیادہ بیان کی تو اپنے ایک ہفتہ اونکے لیے مقرر کیا یعنے ہر ہفتہ مین ایک ختم
کیا کرو پہر اکثر صحابہ نے یہی اپنا یہی معمول کر دیا تہا اور قرآن شریف کے سات حصے اسطور پر مقرر کر لیے
تہے کہ جمعہ کی رات کو تین سورتین اول قرآن کی اور شنبہ کی راتکو پانچ سورتین اور ایک شنبہ کی راتکو
سات سورتین اور دو شنبہ کی راتکو نو سورتین اور سہ شنبہ کی راتکو گیارہ سورتین اور چہار شنبہ کی
راتکو تیرہ سورتین اور پنجشنبہ کی راتکو سورہ ق سے آخر قرآن تک اور اسکو فمی بشوق کا ختم کہتے ہین
کہ پہلے دن سورہ فاتحہ سے سورہ مائدہ تک پہر وہانسے سورہ یونس تک پہر وہانسے سورہ بنی اسرائیل
پہر وہانسے سورہ شعرا تک پہر وہانسے سورہ والصافات تک پہر وہانسے ق تک پہر وہانسے سورہ ناس تک
اور حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے شب کو سورہ مائدہ ہی تمام کرتے تہے اور شنبہ کے
شب کو سورہ ہود کے آخر تک اور یکشنبہ کے شب کو سورہ مریم کے آخر تک اور دوشنبہ کے شب کو
سورہ قصص کے آخر تک اور سہ شنبہ کے شب کو سورہ صاد کے آخر تک اور چہار شنبہ کے شب کو سورہ رحمن کے

آخر تک اور پنجشنبہ کے شب کو قرآن شریف ختم کرتے ہیں اور اس ختم کو آخراب کہتے ہیں اور بعضے صحابہ
جیسے عبداللہ ابن مسعود وغیرہ آیتون کا شمار کرتے تھے اور ہر رات کو ہزار آیتین پڑھتے تھے چنانچہ اس صورت میں
بھی ساتوین شب کو ختم ہوتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص تہجد کے نماز مین دس آیتین
دو رکعتون مین پڑہتا ہے اوسکو غافلون مین نہین لکہتی اور جو شخص سو آیتین کئی رکعتون مین پڑہے اوسکو
عابدون مین لکہتے ہین اور جو شخص ہزار آیتین پڑہے اوسکو عمدہ زر دار ونمین لکہتی ہین اور بعضے
روایتون مین آیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف کے پچاس آیتین تہجد مین پڑہتا ہے تو قیامت مین قرآن شریف
اوسکے ساتھہ مخاصمہ اور جہگڑا نکریگا اور نہین تو اوسے جہگڑیگا کہ تونے مجہکو ضایع کیا اور میری تلاوت
حق ادا نکیا اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ جو شخص دو آیتین سورہ بقرہ کے آخر کے تہجد کے نماز مین
پڑہے تو اوسکو کافی ہین اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ کیا تم سے نہین ہوسکتا کہ تہائی حصہ قرآن شریف کا ہر رات کو پڑہا کرو
صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تہائی حصہ قرآن شریف کا ہر رات کو پڑہنا بہت مشکل ہے یہہ کس سے ہوسکتا ہے
پس آپنے فرمایا کہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تو ایسی تہائی حصہ قرآن شریف کے برابر ہے
اگر اسکو تم پڑہا کرو تو تہائی حصہ قرآن شریف کا ثواب تمکو ملا کریگا اسلیے اکثر مشائخ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
کو تہجد کی نماز مین پڑہنے کی عادت ڈالی ہے اور اسکے کئی طور ہین پہلا طور یہہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے
بعد ہر رکعت مین تین مرتبہ اس سورۃ کو پڑہا کرے دوسرا طور یہہ ہے کہ پہلے رکعت مین سورہ فاتحہ
کے بعد بارہ مرتبہ اسکو پڑہے پہر ہر رکعت مین ایک ایک مرتبہ کمتی کرتا جاوے یہان تک کہ آخر
رکعت مین کہ بارہوین ہوگی ایکہی مرتبہ پڑہنا ہوگا اور بعضے مشائخ ہر رکعت مین سورہ مزمل کو سورہ
اخلاص کے ساتھہ ملا کر پڑہا کرتے ہین اور حضرت خواجہ عزیزان رح سے کہ سرحلقہ خاندان نقشبندیہ کے
ہین یون منقول ہے کہ اپنے یارون اور مریدونسے تہجد کی نماز مین سورہ یٰسٓ پڑہنے کو فرماتے تھے
اور کہتے تھے کہ جب تین دل جمع ہوتے ہین تو مطلب جلدی حاصل ہوتا ہے ایکدل رات کا ہے
کہ آدہی رات کے بعد ہے اور دوسرا دل قرآن شریف کا کہ سورہ یٰس ہے اور تیسرا دل ایماندار آدمی کا
کہ ایمان سے پر ہے حاصل کلام کا یہہ ہے اس اخیر آیۃ کے نازل ہونیکے سبب سے نماز تہجد کے اندازہ
وقت مین اور اوسکے کیفیتون اور خصوصیتون مین بڑی وسعت ہوگئی اور حقیقت مین بہی یہہ
نماز بہت اسی وسعت کے قابل ہے اسلیے کہ وہ وقت نیند کے غلبہ کا اور اسباب کے نہ پائے جانیکا
اور کمی زیادتی رات کی نہ معلوم ہونیکا وقت ہے اگر اسمین اتنی وسعت نہوتی تو اسکا ادا کرنا بہت
مشکل ہوتا چنانچہ باوجود اس وسعت کے بہی اس نماز کا ادا کرنا بہت دشوار ہے بدون توفیق
غیبی کے مداومت اس نماز پر ہو نہین سکتی اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا بِهٖ ۵ عزیزی ۵

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ
وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ

ف قولہ تعالی ادنی استعیر الادنی وهو الاقرب للاقل لان المسافة بین الشیئین اذا دنت قل ما بینهما من الاحیاز واذا بعدت [illegible]

تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

تحقیق پروردگار تیرا جانتا ہی کہ تو اوٹھتا ہی قریب دو تہائی رات کے اور آدہی رات کو اور تہائی کو اور ایک جماعت اونمین سے کہ ہمراہ تیرے ہین اور خدا اندازہ کرتا ہی رات و دن کو جانا خدا کہ تم گہیر نہین سکتے قیام رات کے کرنیکو یعنے مداومت نہین کر سکتے پس ساتہہ رحمت کے پہرا تیرے پس پڑہو جو کچہہ کہ آسان ہو قرآن سی جانا خدا نے کہ ہونگے بعضے تم مین سے بیمار اور اور کہ سفر کرتے ہین زمین مین طلب روزی کی کرتے ہین فضل خدا سے اور اور کہ لڑتے ہین راہ خدا مین پس پڑہو جو کچہہ کہ آسان ہو قرآن سے اور قائم رکہو نماز کو اور دو زکوۃ اور قرض خدا کو قرض دینا نیک یعنے مال صرف کرو جہاد مین واسطے توقع ثواب آخرت کے دہد علم اور جو کچہہ کہ آگے بہیجتے ہو اپنے لیے قسم عمل نیک سے اوسکو بہتر پاؤ گے نزدیک خدا کے اور بزرگتر باعتبار مزدوری کے اور طلب بخشش کرو خدا سے تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے مترجم کہتا ہے کہ یہہ آیۃ بعد ایک سال کے نازل ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ اسی سورۃ کے ملا دی بسبب مناسبت کے اور اسیلیے ساتہہ سورۃ کے ہلو مین نہین موافق ہے **فتح** تیرا رب جانتا ہی کہ تو اوٹھتا ہی نزدیک دو تہائی رات کے اور آدہی رات کو اور تہائی رات کو اور کتنی لوگ تیری ساتہہ اور اللہ ناپتا ہی رات کو اور دن کو اوسنے جانا کہ تم اوسکو پورا نہ کر سکو گے پہر تم پر معافی بہیجی سو پڑہو جتنا آسان ہو قرآن جانا کہ آگے ہونگے تم مین کتنی بیمار اور کتنی پہرتی ملک مین ڈہونڈتے اللہ کا فضل اور کتنی لڑتے اللہ کے راہ مین سو پڑہو جتنا آسان ہو اوسمین سے اور کہڑی رکہو نماز اور دیتی رہو زکات اور قرض دو اللہ کو اچہی طرح قرض دینا اور جو آگے بہیجو گے اپنے واسطے کوئی نیکی اوسکو پاؤ گے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب مین زیادہ اور معافی مانگو اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے **موضح تفسیر** واللہ یقدر اللیل الخ یعنے نہین قادر ہی اندازہ کرنے رات و دن پر اور نہین جانتا اندازے اونکے ساعتونکے مگر اللہ ہی وحدہ پہر جب قیام کیا صحابہ رض نے تو سوجہ گیے قدم اونکے پس نازل ہوئی یہہ آیۃ علم ان لن تحصوہ یعنے جانا اللہ تعالے نے کہ نہین طاقت رکہنے کے تم قیام رات کا اون اندازون سابقہ پر مکر بشدۃ و مشقت اور اوسمین حرج ہی فتاب علیکم یعنے پس تخفیف کی تمپر اور ساقط کیا تمسے فرض قیام رات کا فاقرؤا پس پڑہو نماز مین اور امر وجوب کے لیے ہے یا غیر نماز مین اس صورت مین امر استحباب کے لیے ہوگا ما تیسر جو آسان ہو تمپر من القرآن قرآن سے روایت کیا ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ابی ہریرہ رض سے کہ اونہون نے کہا جسنے پڑہین سو آیتین رات مین نہین لکہا گیا غافلین سے اور جسنے پڑہین دو سو آیتین

له تفسیر احمدی تبیان ... الدال ... مختص بالعذر ۱۲

راتین نہین لکہا گیا انما قلیل سے اور جسنے پڑہین دو آیتین لکہا۔ یا تین سے یعنے عابد و نکین او بعض
کہا کہ مراد قرآن سے صلوۃ ہی اسلیے کہ قراۃ بعض ارکان نماز سے ہے یعنے پنجگانہ پر ہو جسقدر کہ آسان ہو
اور نہ دشوار ہو اور یہہ ناسخ ہے اول کی پہر منسوخ ہوئی یہہ ساتہہ پانچون نمازونکی یعنے واجب یہہ ہے
نہ ہے پہر بیان کی حکمت نسخ کی کہ وہ دشوار ہونا قیام کا ہی بیماریون اور مسافرون اور مجاہدونپر
پس فرمایا علم ان سیکون منکم مرضے یعنے جانا خدانے کہ ہونگے بعضے تم مین سے بیمار پس دشوار ہو
اونپر قیام رات کا اور فضل خدا سے مراد ہے رزق اوسکا ساتہہ تجارت کی یا طلب علم اور اور کہ
لڑتے ہین الخ برابری کی گئی درمیان مجاہد اور مکتسب یعنے تاجر کے اسلیے کہ کسب حلال بہی جہاد ہے
کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ جو شخص لایا کوئی چیز طرف ایک شہر کے مسلمانونکے شہرونمین سے
درحالیکہ صابر ہے اور طالب ثواب پہر بیچا اوسکو اوسدن کے نرخ پر ہوگا نزدیک اللہ کے شہدا سے
اور فاقرؤا ما تیسر منہ کو مکرر لائے واسطے شدت احتیاط اونکیکے اور قائم رکہو نماز کو یعنے نماز فرض کو
اور قرض دو الخ یعنے عمل نیک کرو فرض و نوافل اور قرض کے معنے ہین قطع کے جو کہ قرض دینے والا
قطع کرتا ہے ایکقدر کو اپنے مال مین سے پہر دیتا ہے اوسکو کسیکو اسلیے اوسکو قرض کہتے ہین اور
ایسیہی تصدق دینے والا قطع کرتا ہے اوسقدر کو اپنے مال مین سے پہر دیتا ہے اوسکو اللہ تعالی
کے لیے اور قرض کو جو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کی کہ فرمایا قرض دو اللہ کو اسلیے کہ نہ احسان
رکہے تصدق دینے والا فقیر پر تصدق دینے مین اور یہہ اسلیے کہ فقیر مددگار ہوتا ہے اوسکا اس
قربت یعنے طاعت مین پس نہین ہوگا فقیر پر احسان بلکہ احسان فقیر کا اوسپر ہے اور قرضا حسنا سے
حلال یا اخلاص مراد ہے اور اوسکو بہتر پاؤگے یعنے ثواب اوسکا اوس چیز سے کہ پیچہے چہوڑ جاتے
اور طلب بخشش کی کرو اللہ سے برائیون سے اور تقصیر سے نیکیونمین بخشنے والا ہے کہ پردہ پوشی
کرتا ہے گنہگارونکی مہربان ہے کہ تخفیف کرتا ہے مشقت والونپر **فصل ان ربک یعلم الخ**
بیشک پروردگار تیرا جانتا ہے تہجد کی نماز مین تم کہڑے رہتے ہو کبہی دو تہائی کے قریب اور کبہی
آدہی رات اور کبہی تہائی رات سو تم ہماری حکم کے فرمانبرداری کرتے ہو اور جو ہمنے کہا ہے
اوسکو بجا لاتے ہو اور قلیلا کے لفظ کا مطلب جو ہمنے ارشاد کیا تہا کہ انقص منہ قلیلا او زد علیہ یہہ کہ تم
خوف سمجہے کہ نقصان اور قلت کی حد کو جیسے حد تک پہنچایا اور یہی اس لفظ سے ہماری مراد تہی
وطائفۃ الخ اور اسیطرح کہڑے رہتے ہین ایک گروہ اون لوگونمین سے جو تمہارے ساتہہ اور تمہاری
رفاقت مین سلوک الی اللہ پر مستعد ہین اور اس اندازے مقرریکو تحقیق معلوم کر لینا تمسے
اور تمہارے پیرو لوگونسے ہرگز ممکن نہین ہے اسلیے کہ زیادتی اور نقصان رات کا تمہارے
ہاتہہ اور قدرت مین نہین ہے واللہ یقدر اللیل والنہار اور اللہ تعالی وہ ہے جو اندازہ کرتا ہی اور
مقدار بخشتا ہے رات اور دن کو چنانچہ چہہ مہینے تک ہر روز رات کم ہوتی جاتی ہی اور دن مین زیادتی
ہوتی جاتی ہی اور پہر چہہ مہینے تک دن کمتی ہوتی جاتی ہی اور راتمین زیادتی سو کوئی رات سال میں

سلہ قولہ ان اسم ان مخففۃ من الثقیلۃ والبین یدل علی تخفیفہا وحذف اسمہا وقولہ یضربون یسافرون ح یبتغون حال من ضمیر یضربون ۱۲ م

سلہ [illegible]

دوسری رات کے بالکل برابر نہین ہوتی ہی پہر جب ایکرات پوری دوسری پوری رات سے برابر نہوئی تو اوسکا نصف بہی دوسریکے نصف سے برابر نہوگا پہر اسی پر ایک تہائی اور دو تہائی اور چوتہی حصہ کو بہی خیال کرلو کہ وہ بہی برابر ایک دوسرے کے نہوگا اسلیے کہ ہر چیز کے متفرق جزو بہی زیادتی اور کمی مین اوسی چیز کے تابع ہوتے ہین پہر تمکو سال بہر ہر رات کا نصف پہچاننے مین بہت محنت و مشقت ہوگی پہر گہڑیاں اور گہڑیال اور علم ہیئت کے سیکہنے کے اور ستارونکی حرکتونکے حساب کرنیکے محتاج ہوؤگے اور اس کام مین مشغول ہونے کے سبب ملت حنیفیہ سے دور ہوجاؤگے اسلیے کہ امی ہونا اس امت کے لوازم سے ہے اور صابئین اور ہنود اور یونانیون اور اورکافرونکی گروہونکی طرح تقویمونکے نکالنے اور جنتریونکے لکہنے مین تمہاری امت بہی مشغول ہوجائیگی اور یہہ بات بڑی دو فساد و نکا سبب بنیگی پہلا فساد یہہ کہ مقصد کو چہوڑکر وسیلہ مین مشغول ہونا ہے اور اسی امر نے ایک عالم کو خراب کر رکہا ہے چنانچہ علم نحو اور صرف اور منطق و معانی اور کلام و اصول مین اسقدر توغل کرتے ہین کہ اصل مقصد سے محروم رہتے ہین پہر تبتل اور ریاضت اور رفع حجاب تو انسے مسافتون اور منزلون دور رہتے ہین دوسرا فساد یہہ بہی کہ یہہ شغل رفتہ رفتہ انکو اسپر لا دیگا کہ ستارونکی حرکات وغیرہ مین سوچا کرینگے پہر ستارونکی تاثیر کا اعتقاد ہوویگا اور اونکے سعد و نحس کے معتقد ہوجائینگے آخر کو شرک کی سرحد کو پہنچینگے پہر بہی انکو ہر ان رات کی زیادتی اور نقصان کا علم تحقیقی ہرگز حاصل نہوگا اسلیے کہ حق تعالے نے ازل سے ہے مین عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ جان لیا کہ تم کوئی اس مقدار معین کو نگاہ نرکہ سکوگے اسمین پیغمبر ہون خواہ امت اونکی تو شب بیداری کیواسطے مدت معین کی تمکو تکلیف دینی تکلیف مالا یطاق ہے یعنے تمہارے اختیار سے یہہ بات باہر ہے اسلیے مدت مین وسعت رکہی اور معین نکی اسلیے فرماتا ہے حق تعالی کہ تمہاری عاجزی اور نادانی ہمنے دریافت کرکے تمپر رحم کیا فَتَابَ عَلَيْكُمْ پہر سہولت و آسانی کی تمپر اور شب بیداری اور تہجد گذاری اور قرآن خوانی کی مدت کی تعیین کو تمسے بالکل معاف کر دیا اور لغت مین توبہ کے معنے رجوع کرنیکے ہین عارضی حالت سے پہلے حالت کی طرف اور یہہ لفظ جب بندونکے حق مین بولا جاتا ہے تو گناہ سے بندگی کی طرف رجوع کرنا اس سے سمجہا جاتا ہے چنانچہ اس جگہہ بہی یہی مراد ہے اور جب سہولت و آسانی تمسے مقصود ہوئی تو فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پہر پڑہو جو آسان ہو تمپر قرآن سے راتکو جاگ کر تہجد کی نماز مین اور کم سے کم دس آیتین دو رکعت مین پڑہنی چاہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ رکعتان خفیفتان خیر من الدنیا وما فیہا اور بہت بہتر اور اعلے طور یہہ ہے کہ ساتوان حصہ قرآن شریف کا ہر رات پڑہے اگر وتر باقی ہو نہین تو باراں رکعتو تین پڑہے اور بعضون نے تیسرا حصہ یعنے دس سپارے تک راتکو پڑہے جائز رکہے ہین اس سے زیادہ بہتر نہین ہے اسلیے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے قرآن شریف کو تین دن سے کم مین ختم کیا تو وہ بڑا کم فہم و نادان ہے اسلیے کہ قرآن سے مقصد یہ ہے کہ تدبر و تفکر اوسکے معنونمین کرے اور تین دن سے کم مین اکثر لوگونکو یہہ بات حاصل نہین ہوتی اور

سوای اسکے ترتیل و تجوید بہی ہوتی ہی نہین لیس قرآن قرآن نہین رہتا ہی اور اگر تمہارے دلو مین اسکا ل
والون یہہ گذرے کہ البتہ شب بیداری کے واسطے مدت کی تعین تو باعث مشقت ہتی لیکن مدت کی تعین
قرآن شریف کی قرات کی قدر تو ہمارے لیے بہت مناسب ہتی اور اسمین کوئی مفسدہ بہی نہتا پہر
مدت کی تعین کو بالکل کیون موقوف کر دیا یعنے مثلا یون ارشاد ہوتا کہ مثلا پانچ سیپارے یا چار سیپارے
یا ہزار آیتین یا پانسو آیتین یا چار چار رکوع ہر رکعت مین پڑہا کرو تو اس خیال کا جواب حق تعالے
دیتا ہے کہ ازل الازال حق تعالے نے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى جان لیا ہے کہ البتہ
ہونگے تم مین سے بیمار اور بیماریان مختلف ہوتی ہین چنانچہ بعضی بیماری ایسی ہوتی ہے کہ اوسمین ایک
آیتہ پڑہنے کی طاقت نہین ہوتی ایک سیپارہ یا ایک سورۃ کب پڑہی جاتی ہے وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ
فِى الْاَرْضِ اور کتنے اور ہونگے جو پہرینگے زمین مین اور بڑے دور دراز سفر کرینگے لیکن وہ سفر
ایسے نہین ہین جو ممنوع و حرام کر دیے جاوین اسلیے کہ اون سفرو مین يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
طلب کرتے اور ڈہونڈتے ہونگے فضل خدا جل شانہ کا یا ظاہری فضل جیسے رزق کی تلاش اور
نوکری اور تجارت وغیرہ یا باطنی فضل جیسے طالبعلمی اور حج اور عمرہ اور صلحا اور اولیا کی زیارت
تاکہ انکی صحبت سے دل کو روشنی حاصل ہووے اور یہہ امر ظاہر ہے کہ سفر مین ماندگی غالب ہوتی ہے
اور آدمی تہک جاتا ہے ایک عشا کہڑا ہونا اور ایکسورہ پڑہنی اس دشوار ہوتی ہے پہر سو آیتین اور ہزار
آیتین کسسے پڑہی جاتی ہین وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ الخ اور کتنے اور ہونگے کہ جہاد کرینگے اللہ تعالے
کی راہ مین دین کے دشمنون سے سو ان لوگونکو اگر بتعداد قرآن پڑہنے کی تکلیف دین تو قتال و جہاد
سے باز رہین اور یہہ تینون عذر جو مذکور ہوے ہین ہتیار کے قابل ہین اسلیے کہ بیمار ہونا اپنے
اختیار مین نہین ہے حق تعالی کے ارادے سے متعلق ہے اور روزی کی طلب زندگی اور بدنکے
قیام کے لیے اور علم کی طلب دین کے کامل کرنیکے لیے آدمی کو ضروریات سے ہین اور جہاد کرنا بہی
عقیدون اور عملونکے اصلاح کے لیے اور بہائی مسلمانونکے بچاؤ اور بہلائی کے لیے ضرور ہے اور
چونکہ تم مین سے بعضونکو یہہ عذر درپیش ہونا ضروری ہے اسلیے قرآن شریف کے ورد بمقدار
کرنیکے علیے بعموم تکلیف دینی مناسب ہوئی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ سو پڑہو جتنا میسر آسان ہو قرآن کے
بدون تعین قرات کے جسطرح پہلی تخفیف مین قرات کی مدت کی تعین کو موقوف کیا تہا جیسے اور
اگر اس شب بیداری اور تہجدگذاری کی مدت کی تعین موقوف ہوجانے مین تمکو خوف سہابت کا
ہو کہ ایسا نہو ہماری ریاضت و مجاہدہ مین قصور و فتور واقع ہو اسلیے کہ آدمی کا نفس بدون دریافت
کرنے عمل کے مدت کے کسی کام مین مقید نہین ہوتا ہے تو یہہ خوف مت کرو اور خوف سوچو کر حق تعالے
نے جو چیزین معین کرکے تمپر فرض کر دی ہین وہ بہت ہین او نہین سکے ادا کرنے مین جہان تک
ہوسکے کوشش و سعی کرو وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکہو نماز کو جو پانچ وقت گنتی کی رکعتون
تمپر فرض ہین اور نماز کا قایم کرنا بڑا مجاہدہ ہے اسلیے کہ اقامت کے معنے درست کرنیکے ہین اور نماز

رہتا اوسوقت ہوتی ہے کہ اوسمین کچھ خلل نہو اسکے دل اور زبان اور اعضا کے عمل مین پھر خواہ وہ عمل
سنت ہو یا مستحب ہو یا فرض ہو وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دیتے رہو زکوۃ کو جو سال گذرنیکے بعد
ایک اندازہ تمہارے مال مین مقرر کر دیا ہے اور زکوۃ کا ادا کرنا بھی بہت بڑا مجاہدہ ہے اسلیے کہ مال کے
محبت کو دور کرنا نفس پر بڑا شاق ہے اور اس سے بھی ایک بڑا مجاہدہ جو نفس پر بہت دشوار ہے وہ ہم
تمکو بتلاتی ہین وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو حقتعالی کو اچھی طرح کا قرض دینا حاصل کلام
کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کے محتاج بندونکو قرض حسنہ دو اور سود و فائدہ اونسے مت لو اور مانگنی کیوقت
سختی و تنگ طلبی مت کرو اور اگر اونسے سب ادا نہو سکے اور کچھہ کم دیوین یا وعدہ پہ دیر ہو جاوے تو ان
سب باتونکو اونسے قبول کرو اور بار بار قرضدار پر منت و احسان مت رکھو یہی وہ قرض ہے جسکے
حقمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے معراج کی راتمین بہشت کے دروازہ پر لکھا ہوا
دیکھا کہ جو خدا کی راہ مین ایکدرم خرچ کرے اوسکے لیے ثواب دس درم کا لکھا جاتا ہے اور جو کسیکو اللہ کے
واسطے ایکدرم قرض حسنہ دے اوسکے لیے ثواب اٹھارہ درم کا لکھا جاتا ہے آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام
پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے اونہونے کہا کہ جو شخص خدا کی راہ پر دیتا ہے تو کبھی اسکا دینا محتاج کو پہنچتا ہے
اور کبھی غیر محتاج کو اور آدمی قرض نہین مانگتا ہے مگر محتاج ہوکر اسلیے قرض دینے کا ثواب
زیادہ ہوا اللہ دینے سے وَمَا تُقَدِّمُوا الخ اور جو آگے بھیجوگے اپنی ذات کے نفع کے لیے تا کہ عاقبت کا
ذخیرہ ہو بھلائی ایسے کسے جنس کی ہو خواہ نفل نماز ہو یا نفل روزہ اور خواہ نفل صدقہ ہو اور خواہ
شب بیداری ہو اور یا کوئی اور عبادۃ بدنی یا مالی ہو تَجِدُوْهُ البتہ پاؤگے اوسکے اجر کو اللہ تعالے
کے پاس هُوَ خَيْرًا وہ اجر بہتر ہوگا تمہاری ان نیکیون سے جنکو تمنے دنیا مین کیا ہوگا اسلیے کہ وہ
اجر قرب الہی کا مزا تمکو چکھا دیگا وَاَعْظَمَ اَجْرًا اور بہت بڑا ہوگا از روی ثواب کے آخرت مین
کمیت مین بھی اور کیفیت مین بھی اور بقا اور عدم فنا مین بھی سو تمہارے لیے نفل عبادتمین بڑی
گنجائش ہے نفس کے مجاہدہ اور مشقت کے لیے اور اگر باوجود ان سب باتونکے پھر بھی تمکو گناہ ہونیکا
خوف و دہشت ہووے تو اوسکا علاج بھی ہم تمکو بتلائے دیتے ہین کہ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور بخشش
طلب کرو اللہ تعالے سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بیشک اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے تمہاری تقصیر و تمکو
بندگیونکے ضمن مین بخش دیگا اور اون عبادتونکے ثوابکو کامل و پورا کرکے تمکو عنایت کریگا اور
گناہونکی تاریکیونکو تمسے بالکل دور کر دیگا پس اتنا سمجھہ لینا چاہیے کہ استغفار تنقیہ دائمی کے قائم
مقام ہے یعنے جیسے تنقیہ بدنکی صحت اور مرض سے بچاؤ کے لیے ایک عجیب علم ہے کہ جو ہمیشہ تنقیہ کیے جاتا ہے
اوسکو ریاضت و ورزش کی بدنکی تندرستی کے لیے کچھہ احتیاج نہین خود بخود بدن تندرست
رہیگا ایسیہی جو شخص استغفار کی مداومت کریگا وہ گناہونکی آلایش سے ہمیشہ پاک و صاف رہیگا
عزیزی ٥ فَاقْرَءُوْا الخ یعنے پس نماز تہجد پڑہو جسقدر آسان ہو تمپر غیر مقدر تہائی رات
وغیرہ پر اگرچہ برابر دو دو پہنچے بارہی کے ہو پس یہہ چار رکعتین ہونگی اور کبھی دو رکعتین نماز کو قرأت

کہا مجاز اپس ظاہر ہوا کہ تہجد تہی واجب پہلے اوپر تحجیر مذکور کے پس دشوار ہوا صحابہ پر قیام مذکور کا پہر نسخ
ہوا وہ اس آیۃ سے پہر نسخ ہوا فرض وجوب جو سمجہا جاتا ہے اس آیۃ سے ساتہہ پانچ نماز و کے اور اسمین
تفصیل ہی نماز رات کو تمام نفل پر اسلیے کہ جو نفل ایکوقت مین فرض ہوتا ہے پہر نسخ ہو جاتا ہے
تو وہ افضل ہوتا ہے اوس نفل سے کہ فرض نہین تہا کبہی جیسیکہ کہا ہے علما نے کہ روزہ
عاشورا کا افضل ہے بسبب فرض ہونے اوسکے پہلے فرض ہونے رمضان کے اور حدیث میں
آیا ہے لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ مَا تَیَسَّرَ فَاِذَا غَلَبَ عَلَیْہِ النَّوْمُ وَلْیَرْقُدْ اور آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ فرمایا
عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَابُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَکُمْ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیام رات کا فرض
نہین تہا اگلے انبیا پر اور اونکی امتون پر بلکہ علامت اونکے صلاح کی تہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے منقول ہے اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کُلَّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ جِیْفَۃٍ بِاللَّیْلِ حِمَارٍ بِالنَّہَارِ عَالِمٍ
بِاَمْرِ الدُّنْیَا جَاہِلٍ بِاَمْرِ الْاٰخِرَۃِ اور کمتر مرتبہ استحباب کا قیام شب مین چہٹا حصہ رات کا ہے خواہ ایکہی
دفعہ مین ہو یا کچہہ قیام کرے پہر سو رہے پہر دوبارہ اوٹہے اسلیے کہ آنحضرت نہین قیام کرتے تہے
ساری رات صبح تک کبہی بلکہ کچہہ سو بہی رہتے تہے اور نہ سوتے رہتے ساری رات کبہی بلکہ قیام بہی
کرتے تہے اور جس ورد کے ساتہہ شب بیداری کرے داخل ہوگا اہل الیل مین یعنے شب بیدار و نمین
اور اسکے لیے اونکے ساتہہ حصہ ہوگا اور جو شب بیدار رہا اکثر رات یا آدہی رات لکہا جائیگا اوسکے
لیے قیام ساری رات کا کذا فی قوت القلوب اور بعضون نے کہا کہ مراد اس آیۃ مین قراءۃ قرآن کی
ہے پس ہونگے معنے آیۃ کے حقیقت پر پس معنے یہہ ہونگے کہ اگر دشوار ہے تمپر قیام تو رخصت دی ہم نے
اوسکے ترک مین فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پس پڑہو جسقدر آسان ہو قرآن سے بغیر مقرر کرنیکے
نماز مین پس وہ دشوار نہین ہوگا اور پہنچوگے اوسکے پڑہنے سے خارج نماز مین ثواب قیام کو
پس یہ صیغہ تعین استحباب کے لیے ہوگا اور حدیث مین ہے کہ جسنے پڑہین رات کو سو آیتین نہین
جہگڑیگا اوس سے قرآن اور یہہ بہی منقول ہے آنحضرت علیہ السلام سے کہ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰیَتَیْنِ مِنْ سُوْرَۃِ
الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ یعنے جو کوئی پڑہے دو آیتین اخیر سورہ بقرہ کی یعنے امن الرسول سے اخیر تک
تو کافی ہونگی اوسکو قیام رات سے یا محافظت کرینگے اوسکے ہر برائی سے اور یہہ بہی منقول ہے آنحضرت
علیہ السلام سے کہ فرمایا کیا عاجز ہے ایک تمہارا یہہ کہ پڑہے ایک رات مین تہائی قرآن کا صحابہ نے کہا
کیونکر پڑہے تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے اور اسی سبب کہا علما نے
کہ پڑہنا سورہ اخلاص کا تین بار قائم مقام ایک ختم کے ہے اور ثواب زیادہ ہے تو کئی فضل ہی بسبب کثرت
حروف کے اور مرضی جمع مریض کی ہے اور مرض نکلنا ہے اعتدال سے اور اسمین اشارہ ہے طرف بیماری
قلوب کے ہے کہ جنکے دل بیمار ہین بسبب محبت دنیا اور شہوات دنیا کے اونپر نہین ظاہر ہوتے ہین
اسرار قرآن کے اور حقیقتین اوسکی چنانچہ شیخ سنائی کہتے ہین **ع** عجب نبود کہ از قرآن نصیبت
نیست جز حرفی ٭ کہ از خورشید جز گرمی نیابد چشم نابینا ٭ عروس حضرت قرآن نقاب آنگہ براندازد

کہ وار الملک ایمان را مجر یا بدانہ غو نما و اور لفظ و آخرون عطف ہی لفظ مرضی پر اور یضربون فی الارض صفۃ ہے آخرون کی یعنے سفر کرتے ہین زمین مین تجارۃ کے لیئے اور طلب علم کے لیے کہ وہ فضل کسب ہے اور کہا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ حاضر ہونا مجلس علم مین افضل ہے ہزار رکعت نماز سے اور افضل ہے ہزار جنازونپر حاضر ہونیسے اور عیادۃ ہزار مریض کیسے کسینے کہا کہ قرآن پڑھنیسے بہی افضل ہے مجلس علم مین حاضر ہونا کہا ابو ذر نے کہ کیا نفع دیتا ہی پڑھنا قرآن کا بغیر علم کے یعنے نہین نفع دیتا ہی اور سبیل اللہ سے وہ چیز مراد ہے کہ باعث اجر کے ہو مانند جہاد وغیرہ کے اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر دشوار ہوا قیام رات کا اصحاب رضی اللہ عنہم پر حال آنکہ دشوار نہوا اکثر تابعین پر یہانتک کہ قیام کرتے تھے طلوع فجر تک اونمین سے امام ابو حنیفہ ہین اور سعید بن المسیب اور فضیل بن عیاض اور ابو سلیمان دارانی اور مالک بن دینار اور علی بن بکار وغیرہم یہانتک کہ کہا علی بن بکار شامی نے کہ مدت چالیس برس سے نہین غمگین کیا مجہکو کسی چیز نے مگر طلوع فجر نے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دشواری نہین تہی اونپر قیام رات مین بلکہ بیچ محافظت قدر مفروض کے تہے علاوہ یہہ کہ بعید نہین ہے کہ دشوار ہوا اونپر پہلے مقرر ہونے قدر مفروض کے پہر بعد مقرر ہونیکے تو یہہ حال تہا بعضو نکا کہ ختم کرتے تہے قرآن ایک رکعت مین مانند عثمان اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کے۔ اور مراد قرض حسن سے خرچ کرنا بہلائیونکی راہ مین ہے کہ جو فرض نہین ہے پس مانند قرض کے ہے کہ نہین خلاف ہونیکا اوسکے ثواب ملنے مین اور اسمین رغبت دلانی ہے

۲ نفل خیرات پر جیسا کہ فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ علی الحسن وجہ اور وہ نکالنا صدقہ کا ہے ساتہہ نیت خیر اور صفائی قلب کے پاکیزہ مال مین سے کہ جسمین نفع بہت ہو فقرا کو اور ویسے بڑے محتاج صلحا کو اور بعضون نے کہا کہ مراد قرض حسن سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہی اور خرچ کرنا فی سبیل اللہ جیسا کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا مراد ہے اس سے خرچ کرنا اہل و عیال پر جیسا کہ حدیث مین آیا ہے مَا اَطْعَمَ الْمُسْلِمُ نَفْسَہٗ وَاَھْلَ بَیْتِہٖ فَھُوَ لَہٗ صَدَقَۃٌ یعنی جو کچہہ کہ کہلاوے مسلمان اپنے نفس کو اور اپنے گہر والونکو پس وہ اوسکے لیے صدقہ ہے یعنے ثواب دیا جاتا ہے اوسپر بسبب نیک نیتی اپنی کے وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ یعنی اور جو آگے بہیجے ہوا پنے نفس کے لیے خیر کوئی سے خیر ہو خواہ وہ مذکور ہوئی ہوا ورسیا نہ مذکور ہوئی ہو پاؤ گے ثواب اوسکا بہتر اپنے لیے متاع دنیا سے اور عظیم تر روی اجر کے اسلیے کہ اللہ تعالٰے دیگا مومن کو ثواب بلا حساب اور حدیث مین آیا ہے کہ اِعْلَمُوْا اَنَّ کُلَّ امْرِئٍ عَلٰی مَا قَدَّمَ قَادِمٌ وَعَلٰی مَا خَلَّفَ نَادِمٌ اور فرمایا علیہ السلام نے اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا مَاتَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا خَلَّفَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَا قَدَّمَ اور گذرے عمر رضی اللہ عنہ بقیع غرقد پر کہ مقبرہ مدینہ کا ہے پہر کہا کہ السلام علیکم اَھْلَ الْقُبُوْرِ اَخْبَارُ مَا عِنْدَنَا اَنَّ نِسَآءَکُمْ قَدْ تَزَوَّجْنَ وَدُوْرَکُمْ قَدْ سُکِنَتْ وَاَمْوَالَکُمْ قَدْ قُسِمَتْ پس جواب دیا حضرت عمر کو ہاتف غیب نے یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَخْبَارُ مَا عِنْدَنَا اَنَّ مَا قَدَّمْنَاہُ وَجَدْنَاہُ وَمَا اَنْفَقْنَاہُ فَقَدْ رَبِحْنَاہُ وَمَا خَلَّفْنَاہُ فَقَدْ خَسِرْنَاہُ

شعر
قَدِّمْ لِنَفْسِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ صَالِحًا وَاعْمَلْ فَلَيْسَ اِلَى الْخُلُوْدِ سَبِيْلٌ

اور منقول ہی عمر رضی

کرا اونہون نے بنایا حیس یعنے حریرہ پس آیا اونکی پاس ایک مسکین پس ویدیا اوسکو وہ پس کہا بیٹنے
کہ کیا جانتا ہے یہہ مسکین کہ کیا ہے یہہ پس عمر رض نے کہا کہ رب المسکین تو جانتا ہے پس گویا کہ
کہا اونہون نے وَمَا تُقَدِّمُوا الخ ۵ تو نیکی کن تا بیابی اندا زاے شاہ ۰ اگر یا ہی ندا ند واند الله
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط یعنے مانگو اللہ سے مغفرۃ اپنے گناہونکے لیے تمام اوقات واحوال اپنے مین اسلیے
کہ انسان کم خالی ہوتا ہے تقصیر سے اور اگلے بزرگ نماز پڑہتے تہے طلوع فجر تلک پہر بیٹہتے تہے
استغفار کے لیے نماز صبح تلک اور مستحب ہے استغفار ساتہہ اسماء قرآنی کے مثلا کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّهٗ
كَانَ تَوَّابًا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بلا شبہ اللہ
بڑا بخشنے والا ہے کہ بخشتا ہے سوائے شرک کے سب گناہ رَّحِيْمٌ مہربان ہے کہ بدلے دیتا ہے
برائیان بہلائیون سے پہر اگر ہے استغفار ساتہہ عجز و انکسار کے تو وہ صحیح ہے اور اگر ہے وہ ساتہہ
توبہ کے تو وہ کامل ہے اور اگر وہ خالی ہے ان دونون چیزونسے تو وہ باطل ہے اور جو کوئی لکہے
سید الاستغفار پہر دہو کر پلاوے اوسکے حلق مین کہ جسپر دشوار ہو جان نکلنی یعنی سکرات موت
تو اوسکے زبان بہی جاری ہوگی یعنے ساتہہ کلمے کے اور آسان ہوگا اوسپر نکلنا جان کا بارہا
یہہ عمل تجربہ مین آیا ہی اور سید الاستغفار یہہ ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا
عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ
عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۵ ر وح ۵

سورۃ المدثر

یہہ سورۃ مکی ہی نازل ہوئی بعد مزمل کے اسمین چہپن آیتین اور
دو سو چہپن کلمے اور ایک ہزار پچاس حرف ہین اور دو رکوع اور اس سورۃ کا اول ابتدا نبوت مین
اور قرآن شریف کے نزول کے شروع مین نازل ہوا ہے کہتے ہین کہ سورہ اقرأ کی اول آیتون کے
بعد اسی سورۃ کی اول آیتین نازل ہوئی ہین اور بعضونکے نزدیک سورہ نون والقلم اس سورت پر مقدم
نزول مین اور اس سورت کے اوترنیکا سبب یہہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ اقرأ کے
نازل ہونے کے بعد کمال اشتیاق قرآن شریف کے نازل ہونے کا پیدا ہوا لیکن باوجود کمال
اشتیاق کے ایک مدت گذری کہ وحی نہ آئی اور اس مدت کو فترۃ الوحی کے مدت کہتے ہین اور وحی کے
نہ آنے کی سببسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج اور الم رہتا تہا چنانچہ کئی مرتبے آپ اپنے
اراوے سے گہر سے باہر نکلے کہ کسے پہاڑ پر چڑہ کے اپنے تئین نیچے گرا کے ہلاک کیجیے اور اکثر صحرا پہاڑ کے
جو اول سی آپکی عبادت اور اعتکاف کا مکان تہا جاتے اور وہان خلوت اور گوشہ نشینی اختیار کرتے
ایک روز صحرا پہاڑ سے پہر کر آپ گہر کو تشریف لاتے تہے راہ مین ایک آواز آسمانکے طرفسے آپکے
گوش مبارک مین آئی آپ نے نظر اوپر کو اوٹہائی دیکہا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین آپکے پاس
آیا تہا آسمان اور زمین کے درمیان مین زرین کرسی پر بیٹہا ہے اور اوتنے بڑی شکل ہی کہ تمام

تماسی آسمان اور زمین کے اوسے بیچ مین ہین اور جیہہ سپاہ سکے ہین اور اون سب پر روشنی ہوتی اور یا قوت
تشکلی ہوئی مین یہہ حال دیکہتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غش آگیا اور زمین پر آپ گرپڑی تہوڑی
دیر مین جو ہوش آیا تو بسطرح بنا اپنی تئین گہرتک پہنچایا اور اپنی بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
آپ نے فرمایا مجہکو لرزہ جاڑےسے معلوم ہوتا ہے کچہہ کپڑا اوڑہادو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپکو
کمبی کپڑے اوڑہادی اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آسمان سے نزول فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنی کہڑی ہوکر یہہ آیتین پڑہین یَاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ
پہر بعد اسکے وحی کا آنا پے درپے شروع ہوا اور اس سورتکی ربط کے وجہہ سورہ مزمل سے ظاہر ہے اتنا فرق
ہی کہ اس سورتکی اول مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلوک راہ خدا کے لازمی اور نفس کا مجاہدہ
اور حقتعالے کی نزدیکی حاصل کو فرمایا ہی اور اس سورتمین خلق اللہ کے رہنمائی اور ہدایت کے لازمی کو
فرمایا ہے اور مرتبہ کمال کا مقدم ہے تکمیل کے مرتبے پر اسلیے سورہ مزمل کو اس سورت پر صحابہ رضی اللہ
عنہم نے مقدم لکہا ہے اور کلام کے اور الفاظ مستعمل اور مضمون متفرق دونون سورتونکے آپسمین
بہت مناسبت رکہتی ہین اوس سورتکے اول مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مزمل کے خطاب سے
مخاطب فرمایا ہے اور اس سورت مین مدثر کے خطاب سے اور یہہ دونون خطاب معنون کے لحاظ سے آپسمین
قریب ہین اور اوس سورۃ مین فرمایا ہے قم اللیل اور اس سورۃ مین فرمایا قم فانذر لیکن اوس سورۃ مین طہارت کا ہونا
نفس کے کامل کرنیکو ہی اور اس سورۃ مین خلق اللہ کو کامل کرنیکے واسطے ہے اور اس سورتکا نام سورہ مدثر اس سبب سے
رکہا ہے کہ اس سورتکے اول مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مدثر کے خطاب فرمایا ہے اور مدثر
عرب کے لغت مین اوس شخص کو کہتے ہین جو ایک کپڑا لنبا چوڑا کپڑونکے اوپر اوڑہ لے جیسے دوپٹا
چادر یا کمل تاکہ وہ کپڑا استرہی اور لرزہ کو دفع کرلے سو یہہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ وحی الہی کا
نزول سقدر عظمت اور بزرگی رکہتا ہے کہ جو شخص تمام مخلوقات سے قوی تہا اور کسی چیز سے
نہین ڈرتا تہا اور شجاعت اور دلاوری اور کشادگی اوسکے حوصلہ کے تمام جہانمین مشہور تہی
بلکہ اصحابات مین سب لوگ اوسکی مثال دیتی تہی سو وہ شخص اوس وحی کے نزول سے سقدر
خوف مین آگیا کہ اوسکا بدن تہرتہرانی لگا اور اوسے یہہ خوف سنبہالا نگیا پہر جو لوگ چاہتے ہین
کہ ہمارے اوپر وحی نازل ہووی بلکہ یون کہتی ہین کہ اگر حق تعالی کو ہمارے ہدایت اور رہنمائی
منظور ہے تو ہمارے ہر ایک کے پاس وحی کیون نہین بہیجتا سو اون لوگونکو کیا وحی کے عظمت
معلوم نہین ہے کیون ویسے بیہودے ہین اور اپنے بے صبرینکو جان بوجہہ کر چہپا ڈالتے ہین اور دیکہنا
اندہے بنے جاتے ہین چنانچہ اس سورۃ کے آخر مین ان لوگونکی بیہودہ گوئی کا بیان آویگا یعنے
بَلْ یُرِیْدُ کُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَةً اور اشارہ اس بات کی طرف بہی ہی کہ جو
شخص جب منصب کے پوشاک پہنتا ہے تو اوس منصب کے لوازمات کو بجا لانا اوسپر ضرور ہوجاتا ہے جیسے
مشیخت [illegible] رتبہ اور جبہ اور قضا اور افتا کی چادر اور حتساب کا خلعت اور سواہی اسکے اور جو شرعی

خدمتین ہین اور اگر پوشاک کسی منصب کی پہنکے اوسکا حق نہ ادا کرے تو وہ جہوٹا دغاباز ہے اللہ تعالی ہمکو
پناہ دے ہم سبکو ایسی بری بات سے سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب وحی کے فرشتے کو دیکہہ کر
وحشت اور خوف کہاکے گہر مین تشریف لائی وہ بالا پوش کو اوڑہا اور پہلے بہی اسی قسم کا معاملہ
ہوچکا تہا تو گویا آپکی اہلبیت کے نزدیک آپکا بالا پوش کا اوڑہنا وحی کے نزول کا نشان ہوگیا اور
اونہون نے دریافت کرلیا کہ جب بالا پوش آپ طلب کرین تو جان لینا چاہیے کہ وحی کا نزول آپہنچا
ہوا اسیواسطے حقتعالی کا حکم ہوا کہ اب تو تم اس علامت سے مشہور ہوگئے کہ بار بار تمپر وحی آتے ہے
اور اوسوقت بالا پوش تم اوڑہتے ہو تو اب تمکو چاہیے کہ اس خدمت کا حق ادا کرو اور اپنی کام پر
مستعد اور تیار ہوجاؤ اور یہہ بہی ہے تاکہ محبوبیت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے
حضور مین خلایق کے نزدیک ثابت اور مشہور ہوجاوے اور جو شخص اس سورت کو پڑہے یا سنے تو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کے کمال کے درجہ کو دریافت کرلے یعنے دنیا مین جس کسی
عاشق کو اپنے معشوق کی کوئی وضع یا ادا اچہی معلوم ہوتی ہے اور دلپر کہب جاتی ہے تو اوسی
وضع کر اوسکو یاد کرتا ہے اور پکارتا ہے او دامن اوٹہاکر جانیوالی یا او سرخ پگڑے والے یا او
بڑی زلفون والے سو اسیطرح سے حق تعالی کو یہہ لباس اور یہہ وضع اپنے محبوب کی بہت پسند آئے
اسلیے اسی وضع کر آپکو مخاطب کرکے بار بار فرماتے ہین یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ واللہ اعلم بحقیقت الحال

عزیزی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ
اے کپڑا اپنے پر لپیٹے ہوے یعنے ہیبت وحی سے اوٹہہ پس ڈرا اور پروردگار اپنے کو ساتہہ بزرگی کے
یاد کر **فتح** اے لحاف مین لپٹی کہڑا ہو پہر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بول **موضح** **تفسیر**
یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ الخ ای شخص بالا پوش اوڑہے ہوئی وحی کے فرشتہ کے آنے کے ڈر سے تمکو ڈرنا اور
خوف کرنا نچاہیے بلکہ تمہارا حق اور تمکو سزاوار تو یہہ بات ہے کہ تم اورونکو ڈراؤ اور حقتعالی کا خوف
اونکو دلاؤ اوٹہو اور ڈراؤ لوگونکو حقتعالے کے عذاب سے اور نبوت کا منصب اگرچہ دو چیزونکو
چاہتا ہے یعنے خوف دلانا اور خوشخبری سنانے لیکن ڈرانا عام ہے اسلیے کہ کوئی فرد انسان کا
تقصیر سے خالے نہین ہے بخلاف بشارت کے کہ یہہ متقی اور نیکوکار لوگونکے واسطے خاص ہے اور جس کام کا
فایدہ عام اور سبکو شامل ہوتا ہے وہ بہت ضروری ہوتا ہے بخلاف اوس کام کے جو خاص ہوتا ہے
اور یہہ بہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو خوف کہا گئی تہی تو ڈرانے کا حکم ہے بہت مناسب
ہوا اور یہہ بہی ہے کہ جسوقت یہہ سورت نازل ہوئی تہی اوسوقت تمام جہان کفر اور برائیوں سے
بہرا ہوا تہا خوشخبری کی لیاقت کوئی نہین رکہتا تہا جو تہا وہ ڈرانے ہی کے لائق تہا اس باتکے
لحاظ سے سمجہیہ فقط انذار یعنے ڈرانے پر اکتفا فرمایا اور جو حقتعالی کے عذاب سے لوگونکو ڈرانا
بغیر بیان کرنے اوس عذاب کی عظمت کے ممکن نتہا اور اسیطرح اوس عذاب کا متحمل ہونا یا اوسکے
دفع کی کوئی تدبیر کرنی بہی ممکن نہین اور اوس عذاب کی بڑائی اور لاعلاجی بغیر بیان کرنے بڑے

اوس ذات پاک کے کہ جو عذاب کریگا تصور نہین ہے یعنے اوسکے قدرت کی برابر کوئی قدرت نہین رکہتا
اور اوسکے علم کے برابر کسیکا علم محیط نہین ہے پہر اوس سی بہاگنا اور چہپنا سطور پر کمالات معلوم ہوے
یہہ کسیطرح ممکن نہین ہے سو تمکو ایک اور چیز بہی کرنی چاہیے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اور اپنے رب کو بڑائی سے
یاد کرو اور ان لوگونکو بہی خوب طرح سمجہا دو کہ کوئی شخص اوسکے علم کے محیط ہونے مین اور اوسکی قدرت کے
عام ہونے مین اوسکی برابری نہین کرسکتا اور کوئی چیز چہوٹی ہو یا بڑی اوسکی دانست سے باہر نہین
اور کیسی ہی مشکل چیز ہو لیکن اوسکی قدرت کے سامنے بے حقیقت محض ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ اس تکبیر سے نماز کی تکبیر مراد ہے جو ابتداء تحریمہ سے نماز کے آخر تک ہر انتقال مین اللہ اکبر کہکر
کہا جاتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسوقت اہل اسلام کے عرف مین تکبیر کہنا خوشی کی علامت
تہی سو گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ اب خوش ہوؤ اور خوف مت کرو کہ ایسا بڑا منصب ہمنے تمکو
عنایت کیا اور پیغمبری کا خلعت تمکو پہنایا اور اس تفسیر کو تائید دیتا ہے وہ مضمون جو بعضے روایتون مین
آیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت سنی تو آپنے پکار کر اللہ اکبر کہا پہر
آپکے زبان سے سنکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بہی تکبیر کہی پہر آپکے تمام گہر والون نے آپکے متابعت
سے تکبیر کہی اور سب خوش ہوے اور جانا کہ یہہ لرزہ اور خوف وحی کے نازل ہونیکے سبب سے تہا کوئی
خوف کی بات نہتی پہر اوسوقت سے مسلمانونمین تکبیر کہنی خوشی کی علامت ٹہیر گئے یہی وجہ ہے
کہ عیدین اور حج اور تشریق کے دنونمین تکبیر واجب کردی گیے کہ ہر نماز فرض کے بعد پکار کر
تکبیر کہا کرین اور تکبیر کا ان دنونمین اور پنجوقتہ ہر نماز کے اول مین واجب ہونا اور تسبیح اور
تحمید کا کسی وقت واجب نہونیکا بہید یہہ ہے کہ یہہ ذکر خاص اہل توحید و اہل اسلام کا ہے
اسلیے کہ حقتعالی کے ساتہہ کسے کمال کے صفت مین کسیکو برابر نجاننا خاص اونہین لوگونکا ہے اور
موحدونکا اعتقاد ہے بخلاف تسبیح اور تحمید کے مضمونکے کہ تمام بنی آدم کے گروہ اسکے معتقد ہیں
اور جو شخص حدیث کے کتابونکو اور صحابہ کے تواریخ کو مطالعہ کریگا تو اوسکو اسبات کا یقین ہوگا
کہ اونکی کوئی مجلس اور کوئی نشست تکبیر سے خالی نہین رہتی تہی ہر نعمت پر تکبیر کہتے تہے اور
ہر خوشی مین اسے کلمہ کو بلند آواز سے کہتے تہے اور لڑائی اور دشمنونکے مقابلہ کیوقت بہی اسے کلمہ
اپنے خاوند کے عظمت اور مقابل والونکی حقارت بیان کرتے تہے اور خوف کیوقت بہی اسے ذکر کے
برکت سے مدد طلب کرتے تہے جیسے آگ لگنی کیوقت اور جن یا بہوت یا اور بلاؤنمین پہنس جانے کیوقت
چنانچہ اذان اور اقامت مین بہی اسی کلمہ کو سر دفتر کیا ہے سو اس آیت کے مضمون پر عمل کرنے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے بقدر اس امت مرحومہ مین رواج پایا تہا کہ عد اور
حساب سے باہر تہا لیکن افسوس کہ چنگیز خانیون اور ترکون کے ملک اسلام پر غالب ہونے کے سبب سے
اس امر کا رواج بلکہ تمام اسلام کے رسمونکا کم ہونا شروع ہوا یہانتک کہ اب اس زمانہ مین ان باتونکا
نشان بہی باقی نہین ہے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے وقت میں قسطنطنیہ کی قلعہ کو مسلمانون کی جماعت اسی کلمے کے ذکر سے
فتح کرینگے اور اوس قلعہ کی پتھر کی دیوار اون مسلمانون کی تکبیر کی آواز کی صدمہ سے گر پڑیگی اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت کی فتحون کی حالمین مذکور ہی کہ حمص کے قلعہ کی نیو حضرت عمر
رضی اللہ عنہ اور اور مسلمانون کی تکبیر کے آواز کے صدمہ سے گر پڑے تھی جس سے اور بقصد اوس کلمہ نے
تاثیر کی تھی کہ جب اوس دیوار کو اوٹھائی تھی تو غیب سے تکبیر کی آواز آئی تھی حاصل کلام کا یہ ہے
کہ اس کلمہ کے مضمونون کو ہر وقت خیال کی سامنی رکھنا شرک کے سبب وسوسوں سے نجات بخشتا ہے
اس لیے کہ حق تعالی کے برابر کوئے چیز اوسکی نظر مین نہ ٹھہریگی اور مصیبتون اور آفتون کی بلا کی کرنیمین
اور خوفناک چیزون کی دہشت دل سے دور کرنے مین بھی یہہ کلمہ عجیب کام آتا ہے غرضیکہ اس
کلمہ کا مضمون ہر وقت اوسکے سامنے جب رہتا ہے کہ طہارت ظاہری اور باطنی دونو اوس شخص کو
حاصل ہووین اسلیے کہ پاک چیز کے عظمت اور ناپاک خیال دونون دلمین جمع نہین ہوتی تو اس کلمہ
کا فائدہ حاصل کرنیکے لیے طہارت ظاہری و باطنی ضرور ہوئی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی وثیابک
فطہر ۝ عزیزی ۝ وثیابک فطہر ۝ والرجز فاہجر ۝ اور کپڑون اپنو کو پاک کر
پلیدی کو دور کر ۝ فتح ۝ اور اپنی کپڑی پاک رکھہ اور گندگی کو چھوڑ دی ۝ موضح
تفسیر اور اپنے کپڑے کو خوب پاک کر واسطے کہ پہلے آدمی کے کپڑے ہی پر نظر پڑتی ہے
پھر اوسکے بعد بدن پر اور جب کپڑا پاک ہوا تو بدن جو کپڑے سے چھپا ہے بطریق اولی پاک
ہی وجہہ ہے کہ بدن کے طہارت کا یہان پر ذکر نہین کیا اسلیے کہ بدن کی پاکی بالضرور سمجھی جا
یعنے کپڑیکو جو بدن سے علاقہ رکھتا ہے جب پاک کا حکم ہوا تو بدنکو جو مقصود بالذات ہے ضرور
پاک رکھنا چاہیے اب اسجگہہ سمجھنا چاہیے کہ عرب کے استعمال مین ثیاب کا لفظ دو قسم پر بولا
جاتا ہے ایک ثیاب ظاہری پر اور ایک ثیاب باطنی پر اور طہارت بھی دو قسم کی ہے ایک طہارت
ظاہرے اور ایک باطنی سو اس کلمہ کے تفسیر مین چار احتمال ہو سکتے ہین اور ان چارون احتمالونکو
اکہٹے مراد لینی چاہیے اگرچہ عموم مجاز کیطور سے ہے سو پہلا احتمال یہہ ہے کہ اپنے ظاہر کپڑون
کو نجاستون اور پلیدیون سے پاک رکھو اسلیے کہ ایماندار آدمی کو نماز فرض یا نفل مین یا ذکر
الٰہی مین ہر وقت مشغول رہنا چاہیے اور ملائکہ اور پاک روحونسے مناسبت حاصل کرنے
اسلیے کہ آسے ہی منظور اور مقصود ہے اور یہہ بات بغیر اپنے ظاہر پاک رکھنے کے حاصل نہین
ہو سکتے ہے اگرچہ کچھہ اسمین فرق ہے تو اتنا فرق ہی کہ یہہ پاکی نماز مین فرض ہے اور
نماز کے سوا فرض نہین ہی اور جن چیزونسے کپڑا پاک رکھنا چاہیے وہ چیزین یہہ ہین
پیشاب اور منی اور مذی اور ودی اور قی اور خون اور پیپ اگر ہتیلی کے برابر یا زیادہ ان
چیزونسے کپڑا بہرا ہو تو اس کپڑیسے نماز نہین درست ہے جبتک تین مرتبے دھوئی اور دوسرا احتمال یہہ ہے
کہ اپنے ظاہری کپڑونکو باطنی نجاستون سی پاک رکھو اور باطنی نجاستین یہہ ہین جیسے غصب اور چوری

یا ریشمی ... اور کسی حرام کسب سے وہ کپڑا تیار ہوا ہو اور وہ چیزین جنکا استعمال حرام ہی وہ ہی ہنود ین جیسی
مردونکو ریشمین کپڑا پہننا یا کپڑا تیار کرنے مین اسراف کرنا جیسی پہننے کے کپڑیکو ٹخنی سی نیچی رکہنا یہہ سب چیزین
ممنوع ہین ان سب سے بچنا اور پاک رہنا ضروری ہی اور تیسرا احتمال یہہ ہے کہ کپڑے سے صفتین اور
خلق مراد ہوون اسلیے کہ عرب کی لوگ کبہی کپڑے سے اوس شخص کے ذات مراد لیتی ہین اور کبہی آبرو اور
نام اور مرتبہ اوس شخص کا چنانچہ بولتی ہین کہ الکرم فی بردہ یعنی کرم کے صفت اسی پاس ہے اور
یون بہی بولتی ہین کہ فلان طاہر الذیل یعنی فلانا شخص پاک دامن ہے یہہ سب مثالین اچہی صفتون پر
دلالت کرتین ہین اور اسمین مناسبت کے وجہ یہہ ہے کہ کپڑا آدمی کے سب بدنکو لپیٹ لیتا ہے اور دوسرے
وہی کپڑا دکہلائی دیتا ہے اور کپڑے ہی کے سبب سے ایک آدمی کے دوسری آدمی سی امتیاز اور پہچان
حاصل ہوتے ہے تو گویا اسکے ذات اور اسکے خاص صفتونکے حکم مین ہوا تو اس احتمال سے اس آیت کے معنے
یون ہونگے کہ اے پیغمبر تم اپنے ذات اور اپنے آبرو کو بد صفتون اور بدخلقونکی آلودگی اور بری تہمتون سے
بچائے رکہو اور چوتہا احتمال یہہ ہے کہ کپڑے سے مراد وہ بدن ہو جو استنجی کا اور اعضاء مستورہ کا محل ہے
اور تطہیر سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہو اور پیشاب اور غلاظت کو خوب طرحسی دہونا اور تمام بدنکو ہر ناپاکی
سے پاک صاف رکہنا الغرض ہر طرح سی ظاہر کی پاکی کو باطن کی پاکی مین بڑی تاثیر ہے اور کپڑیکی صفائی
دلکی صفائی کے ابتدا ہے خصوصًا اوس شخص کے جسکے عظمت اور بزرگی دلونمین بیٹہانا اور اوسکے کہنے
کو واجب القبول کرنا منظور اور مقصود ہوتا ہے تو اوسکے کپڑے اور بدنکی پاکی مین زیادہ تر کوشش
کرنے چاہئے تاکہ لوگونکے نزدیک گندگی کے سبب سے حقیر نہو جاوے اور اسکے کہنے کا کوئی اعتبار نکرے
لیکن اسجگہہ پر اوس کپڑے کی پاکی بیان کرنی منظور ہے جو ایماندار کو عبادت اور اعتبار کے لئی ضروری
ہے نفیس اور گران قیمت کپڑا ہونا مراد نہین ہے اسلیے کہ یہہ بات ایماندار کی منافی ہی مگر حقتعالے
کی نعمت کے اظہار کیلیے اور اوسکا شکر ادا کرنیکی واسطی اس نیت سے پوشاک نفیس پہننی مستحب ہو جاتی ہے
اور جب ظاہری طہارت کے بیان سی کہ یہی مقدم ہے فراغت پائی تو اب باطنی طہارت کو جو مقصود
بالذات ہے بیان فرماتے ہین وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور جتنی پلیدی اور گندگی کی قسم ہین سو سبکو چہوڑ جیسے
فاسد اعتقاد اور بری خلق اور جہوٹ بات اور سب بری کام اور اور باطنی نجاستین جو کسی لذت کے ساتہہ
دلکے متعلق ہونے سے پیدا ہوتی ہین اور آدمی کے روح کو گندہ کرتے ہین اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ رجز
سخت پلیدیکو کہتے ہین سو اس آیت مین اون کاموں سے احتراز اور دوری منظور ہے جو کبہی کبہی صادر ہوتے
ہین اور اونکی عادت نہین ہوئی اور اس آیت مین بہی اونہی کاموں سی احتراز منظور ہے لیکن جب
اونکی عادت ہو جاوی جسکو ہندی مین کہتی ہین کہ لت لگ گئی یا اوسکے قریب ہو جاوین غرضکہ ہر طرحسے
آدمی کو طہارت ظاہری اور باطنی عالم قدس علویکی مناسب کر دیتی ہی اور اس عالم کے فیض کو
حاصل کرنا اونکی کمال مناسبت کے سبب سے ہوتا ہے اور اوس فیض سے مخلوقاتکو فیضیاب کرنا بہی
آسان ہو جاتا ہی اور جو روح کی گندگی کرنیوالی چیز کہ جو باطن کو بالکل خراب کر دیتی ہی وہ دنیا کی طمع ہے

اسیواسطے خاص کرکے بیان فرماتے ہین وَلَا تَمْنُنْ الخ کا عزیزی ۵ کپڑونکی پاک رکہنی کو حکم
فرمایا ایسلیے بہی کہ مشرک اپنی کپڑونکو نجاستون سے بچاتے نہین تہی حضرتکو حکم ہوا کہ تم اپنی کپڑونکو
پاک رکہا کرو تا مشابہت مشرکون کے ساتہہ نہو اور ختیار کرنا طہارت کا ہر چیز مین چاہیئے اسلیئی کہ
بنا دین کی پاکی پر ہے اور نہین داخل ہوگا جنت مین مگر پاک او ستہرا اور اللہ دوست رکہتا ہے
پاکونکو اور حدیث شریف مین آیا ہی غَسْلُ الْإِنَاءِ وَطَهَارَةُ الْفِنَاءِ يُورِثَانِ الْغِنَى اور یہہ بہی
حدیث شریف مین آیا ہے نَظِّفُوا أَفْوَاهَكُمْ فَإِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْآنِ کہا راغب نی کہ طہارت دو قسم ہے
طہارت جسم کے اور طہارت جان کی اور اکثر آیتین انہین دونون طہارتونکی لیئی آئی ہین اور یہہ قول
اللہ تعالے کا وثیابک فطہر اسکے معنی بعضون نی یہہ کہی ہین کہ پاک رکہہ اپنی النفس کو عیبونسی انتہی
یا مراد یہہ ہے کہ پاک رکہہ اپنے دلکو یا اپنے اخلاق کو اچہا کر اور حدیث شریف مین آیا ہی حَسِّنْ
خُلُقَكَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ تَدْخُلْ مَدَاخِلَ الْأَبْرَارِ انتہی یا مراد کپڑونکی پاک رکہنے سے سنوارنا
عملونکا ہے اور اسی قبیل سے ہے یہہ حدیث يُحْشَرُ الْمَرْءُ فِي ثَوْبَيْهِ الَّذِيْنَ مَاتَ فِيهِمَا أَيْ عَمَلَيْهِ الْخَبِيْثِ وَالطَّيِّبِ
یعنے قیامت کو اوٹہایا جائیگا آدمی بیچ دونون کپڑون اپنے کے کہ مرا تہا بیچ اونکی یعنی اوپر عمل برے
اور اچہے اپنے کے اور یہہ بہی آیا ہے وَإِنَّهُ لَيُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ أَيْ أَعْمَالِهِ اور تحقیق اوٹہایا جائیگا آدمی
بیچ کپڑون اپنے کے یعنے عملون اپنے پر کما فی القاموس کا یا معنی یہہ ہین کہ اپنے اہل کو پاک کر
خطاؤن سی ساتہہ وعظ اور ادب دینی کے اور عرب کہتے ہین اہل کو ثوب اور لباس جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالی نے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور نفحات مین شیخ ابو الحسن شاذلی رحمہ اللہ سے
نقل کرتے ہین کہ اونہون نے کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا مین نے
کہ مجکو فرماتی ہین ای علی طہر ثیابک من الدنس تحظ بمدد اللہ فی کل نفس یعنے پاکیزہ کر اپنے کپڑونکو
میل سے تا بہرہ مند ہوی تو بسبب اور تائید خدای تعالے کے ہر دم مین عرض کیا مین نی کہ کپڑی میری
کیا ہین فرمایا کہ تجپر حق تعالی نی پانچ خلعت پہنائی ہین خلعت محبت اور خلعت معرفت اور خلعت توحید
اور خلعت ایمان اور خلعت اسلام جو کوئی خدا کو دوست رکہی اوسپر آسان ہوی ہر چیز اور جو کوئی
خدا کو پہچانا اوسکے نظر مین حقیر معلوم ہووینگے ہر چیز اور جو کوئی خدا کو یکتا جانے اوسکی ساتہہ شریک
نکریگا کسے چیز کو اور جو کوئی خدا تعالے پر ایمان لاوی نڈر ہویگا ہر چیز سے اور جو کوئی ساتہہ اسلام کے
آراستہ ہوی خدا کا گناہ نکریگا اور اگر گناہ ہو ہی جاوی تو عذر کریگا اور جب عذر کریگا قبول کریگا
اللہ تعالے اپنے فضل سے پس شیخ ابو الحسن نے فرمایا ہی جگہہ سی جانے مین کی معنی اللہ تعالے کے
اس قول کے وثیابک فطہر ۵ در تو پوشید لطف یزدانی * خلعت از صفات روحانی *
دار شش از لوث خشم وشہوت دور * تا بہ بازگی شوی مشہور * اور لفظ رجز ساتہہ پیش رے کے پڑہا ہے
امام عاصم نے بیچ روایت حفص کے اور باقیون نی رے کے زیر سے پڑہا ہی اور معنی دونون کی ایک
ہین کہ بت کو کہتے ہین یعنے چہوڑ ہی رکہہ عبادت بتون کی اور پاس نجا اونکے جیسے کہا ابراہیم علیہ السلام

۵ دہونا اسکا اور پاکیزہ رکہنا صحن کا باعث ہوتی ہین تونگری کے ۱۲
۵ پاکیزہ رکہو اپنے منہونکو اسلیے کہ وہ راہین ہین قرآنکی ۱۲

وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ اَنْ نَعْبُدَ الْاَصْنَامَ روح ۵ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۵ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۵

معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ دیوی تو زیادہ طلب کرتے ہوسے یعنے تحفہ بہیجا غنی کے پاس تا وہ زیادہ تحفہ سے بدلا کرے اخلاق بد سے ہی اور اسواسطے حکم پروردگار اپنے کے صبر کر ۵ فتح ۵ اور نکر کہ احسان کرے اور بہت چاہے اور اپنے رب کی راہ دیکھہ ۵ مو تفسیر ۵ وَلَا تَمْنُنْ الخ اور نہ احسان رکہو کسے پر نہ قرآن کے تعلیم کا اور نہ احکام الٰہی کے پہنچانے کا اور نہ کارروائی اور حاجت برآری کا اور نہ کچھہ دینے کا اس غرض سے کہ ایسا کرنے سے مرید بہت سی ہوجاوین اور اس سبب سے بڑا نام و مرتبہ حاصل ہوی اور اسی سبب سے بہت مال ہاتہہ آوی بلکہ کوئی چیز کسے کو اس نیت سے مت دو کہ اوسکے عوض مین وہ زیادہ کرکے تمکو دیوی اسلیئے کہ یہہ بہی ایک قسم ہی طمع کی جو باطن کے گندہ کردینی مین نجاست کا حکم رکہتی ہے اور بعضی مفسرین نے کہا ہے کہ اس آیت کے معنے یون ہین کہ احسان کے وقت کسی کسے پر احسان نہ رکہو اوس احسان کو بڑا احسان جانکر کہ مینی تجہپر ایسا اور ایسا احسان کیا اسلیئے کہ احسان رکہنا ثواب کو مٹا دیتا ہے تمکو چاہیے کہ اوس احسان کی کچھہ بہی حقیقت نہ جانو بلکہ لینی والیکا احسان اپنے اوپر جانو کہ اس بے حقیقت چیز کو ہمسے قبول کیا اور ہمکو اجر اور ثواب کا مستحق کیا چنانچہ حضرت امیر المومنین مرتضی علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب کوئی فقیر آپکے پاس سوال کرنیکو آتا تہا تو اوسکو فرماتے تہے مَرْحَبًا بِمَنْ يَحْمِلُ زَادَنَا اِلَى الْآخِرَةِ اور جب آدمی کو یہہ سب چیزین یعنی حق تعالیٰ کی عظمت اور ظاہر اور باطن کے طہارت اور دنیا سے بے طمعی حاصل ہوئی تو مشیخت اور ارشاد کی لیاقت اوسمین پیدا ہوئی لیکن اوس شخص کو باوجود ان سب چیزونکے حوصلیکے فراخی ضرور ہے تاکہ خلق اللہ کی جفاؤنکا تحمل کرتا اور اونکی ایذاؤنکو اوٹہاتا اور اونکی بد گوئی کو اپنے حق مین سنکے گوارا کرے اور نفسانیت کو غالب نہونے دے والا اونکی صحبت کو چہوڑکر بہاگے گا اور بیابانون اور صحرا نشینون کی طرح سے اکیلا اور تنہا ہوکر بیٹہیگا مشیخت اور ارشاد کا کام سرانجام نکرسکیگا اسلیئے اس امر کے بہی نصیحت ارشاد ہوتے ہے لِرَبِّكَ اور اپنے پروردگار کے رضامندی کیواسطے نہ خلقت کی خاطرداری کیلیئے فَاصْبِرْ سو صبر کرو اور اونکی ایذاؤنکو اوٹہاؤ اور باوجود رنج اور ایذا پہنچنے کے اونکی صحبت سے کنارہ نکرو تاکے ارشاد اور رہنمائی کے خدمت سرانجام کو پہنچی اور دونون صبر و تحمل مین یعنے ایک حق تعالیٰ کی رضامندی کیواسطے اور دوسرا خلق اللہ کے خاطرداری کیلیئے صبر کرنا دونین فرق کے علامت یہہ ہے کہ اگر غریبون اور مسکینون کی ایذا کا تحمل ویسا ہی کرتا ہے جیسے کہ حکومت والون اور تونگرون کے ایذا اور حقارت کا تحمل کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ صبر اور تحمل حق تعالیٰ کے فرمان برداری کیلیئے ہے اور اگر غریبون اور مسکینون کی ایذا کا تحمل کم کرتا ہی حکومت والون اور تونگرون کے نسبت سے تو معلوم ہوا کہ یہہ صبر اللہ تعالیٰ کیواسطے نہین ہے بلکہ خلق کے خاطر کیلیئے ہے اور اگر یہہ خیال دلمین گذری کہ کافرونکی ایذا کو اوٹہانا اور اوسپر صبر کرنے کا جو حکم ہوا تو بڑی سخت مصیبت مین ہم پہنسے اسلیئے کہ ہمکو نہ بدلا لینی کا حکم ہے اور نہ بہاگ کر علیحدہ ہوجانیکا حکم

بلکہ کافرونکو پہر غالب اور دلیر ہوجانیکی بات ہی او ہماری مخالفت اور دشمنی اور ایذا رسانی اون پر بہت بہاری ہے
تو اس خیال کے جواب مین حکم ہوتا ہی کہ یہہ سختی تمپر اور آسانی اونپر دنیا کی زندگی کی چند روزہ کی ہے
وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ یعنی صبر کر اپنے رب کی حکم سے اور نہ رنجیدہ ہو مشرکو کی ایذا دینے سے اسلئے کہ جنکو دین کے
پہنچانیکا حکم ہوتا ہے خالی نہین ہوتے لوگونکی ایذا سے لیکن تلخ میٹھا ہو جاتا ہے صبر سے بیت
تحمل چو زہرت نماید نخست • ولی شہد گردد چو در طبع رست • **فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ فَذَٰلِكَ**
يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ پس جسوقت کہ
پہونکا جاویگا بیچ صور کے دشواری ہووی اوسوقت بیچ اوسدن کی وقت دشوار ہووی اوپر کافرونکے
نہ وقت آسان کے **فت** پہر جب کہڑکہڑائی وہ کہوکہڑا پہر وہ اوسدن مشکل دن ہے منکرونپر
نہین آسان کے **موضح** فَإِذَا نُقِرَ الخ پہر جب پہونکا جائیگا نقارہ یعنی اور کوچ کی آواز ہوگے اور
آخرت کا سفر آن پہنچی گا سو وہ پہونکنا اور کوچ کی آواز دنیا اوس فنکی واقع ہونی گویا ایک دن مستقل
ہے جو نہایت سخت اور دشوار ہے اور اگرچہ اوسدن ایک ہی آواز ہوگے لیکن وہ آواز سختی اور شدت
مین پورے دنکا حکم رکہی گے اسواسطے کہ اکثر اوسکا دیر تک باقی رہیگا اور اوسدنکی واقعہ مین سے
کوئی واقعہ اوسی زیادہ سخت ہو گا اور بعضی مفسرون نے ناقور کو صور پر حمل کیا ہے وہ اسکے تشبیہ کے
سبب اسلیئے کہ صور مین بلکہ جتنی چیزین دم کشی کے ہین اون سب مین پہونکنے سے آواز نکلتی ہے
اور جتنی چیزین کہال سی مڈہی ہوتی ہین جسطرح دف اور طبلہ اور ڈہول اور اسیطرح جتنی چیزیں آواز کی
جیسے ستار اور طنبورہ اور بین سو ان سب مین نقر یعنی ٹہوکنے کے سببسے آواز نکلتی ہے غرضکہ
ہر طرح سے خواہ موت اور برزخ کی شدت مراد ہووی اور خواہ قیامت کے ہونیکی شدت اور سختی
مراد ہووی لیکن حقتعالی کی عنایت سے ایمان دارون مین اثر نکریگی بلکہ اوسدنکی شدت اور سختی
عَلَى الْكَافِرِينَ کافرون پر ہے فقط اسواسطے کہ اول وہلی مین اگرچہ ایماندار اور نیک بہی اوس سختی مین
گرفتار ہونگی لیکن ایمانکی تاثیر سے اور پیغمبرون اور قرآن کی شفاعت سے وہ سختی آسانی سے بدلہ جائیگی
بخلاف کافرونکی کہ اوسدن اونپر دمبدم سختی کے زیادتی ہوتے جاویگی **غَيْرُ يَسِيرٍ** ہرگز آسان ہونے
والی نہین ہے جسطرح ایماندارونپر اوسدن آسانی ہوجاویگی یا جیسی دنیا مین کافرونپر آسانی جانتے تھی
تہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ آخرت کے سفر کی اول منزل قبر ہے جسنے اول منزل مین
شدت دیکہی اور رنج کہینچا تو اوسکو آگے چلکے شدت و سختی اور زیادہ ہوتے جاینگے اور جسنے اس پہلی
منزل مین اس سختی سے نجات پائی تو اوسکو اگلی منزلون مین اوسی زیادہ آسانی ہوگی سو جب
یہہ بات معلوم کرلی تمنی کہ شدت و سختی کا وقت کافرونپر اور ہمارے قہر کا ظہور اونپر عوض
لینی کیواسطے اس جہان سی گذر جانیکے بعد لیئے موت کی بعد ہے نہ دنیا مین اس لئی کہ اگر اس جہان مین
یہہ کافر شدت و سختی مین گرفتار کیئی جاوین تو انکو برائی کرنیکے فرصت اور مال و اسباب اور
اور دنیاوی فائدون سی نفع حاصل کرنے کی قدرت حاصل نہوئی اور امتحان و آزمایش کے معنے بہ

ف یعنی پہونکی صور ۱۲

نبانی جاوین تو اب تمکو چاہئی کہ ان سے عیوض طلب کرنے ہین اور کفر کے سزا پہنچانے مین جلدی مت کرو بلکہ ذَرْنِیْ الخ ﴿عزیزی﴾ ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا چہوڑ دی مجہکو ساہتہ اوسکی کہ پیدا کیا مین اوسکو تنہا ﴿فتح﴾ چہوڑ دی مجہکو اور اوسکو کہ مینی بنایا اکیلا ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ ذَرْنِیْ الخ چہوڑ دی مجکو اور اوسکو جسکو پیدا کیا ہمنے اکیلا کہ اوسوقت نہ فوج رکہتا تہا نہ لشکر نہ جورو رکہتا تہا اور نہ قوت رکہتا تہا نہ کپڑے اور نہ مال رکہتا تہا نہ اسباب ﴿عزیزی﴾ یعنے چہوڑ مجکو ساہتہ اوسکے درحالیکہ ایک ہون کافی ہون مین بدلہ لینے مین اوس سی تیری طرف سے یا یہہ معنی ہین کہ پیدا کیا مینی اوسکو اکیلا کہ نہ مال تہا و نہ اولاد نازل ہوئی آیت ولید ابن مغیرہ مخزومی کے حق مین اور اوسکا لقب تہا اوسکے قوم مین وحید بگمان اسکے کہ اوسکا نہ نظیر تہا کوئی وجاہت مین اور نہ مال مین اور فخر کرتا تہا اپنی حق مین کہتا تہا کہ مین وحید ابن الوحید ہون نہین ہے میرا عرب مین کوئی نظیر اور نہ ہی مغیرہ کا نظیر پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اوسکو وحید از راہ حقارت اور استہزا کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ ﴿روح﴾ وَجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا اور دیا مینی اوسکو مال بہت اور فرزند حاضر ہونے والے مجلسونمین اور وسعت دی مینی اوسکو وسعت دینی ﴿فتح﴾ اور دیا اوسکو مال پہیلا کر اور بیٹی مجلس مین بیٹہی اور طیار کر دی اوسکو خوب طیاری ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ وَجَعَلْتُ الخ اور کر دیا ہمنی اوسکے لیے بہت سا مال کہ روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے علما نے کہا ہے کہ جو مال روز بروز زیادہ ہوتا ہی وہ تین قسم کا ہوتا ہی اوّل زراعت وکہیتی کا مال دوسری مواشی کا مال تیسرے تجارت کا مال اسلیے کہ ان تینون قسمونمین جو کچہہ حاصل ہوتا ہے خرچ سے زیادہ ہوتا ہی بخلاف اور مالونکے اور اس آیۃ مین کافر خاص کی طرف اشارہ ہے جو مال و اسباب کی کثرت سے قریش مین مشہور تہا اوسکا نام ولید بن مغیرہ تہا اوسکو حق تعالیٰ نے تینون قسمونکا مال دیا تہا چنانچہ طائف مین باغات و کہیتیان اوسکی بہت تہین ہر فصل کے میوے اوسکے باغمین افراط سے پائے جاتے تہے اور ہر موسم کی کہیتی بہی اوسکے ہان ہوتی تہی اور مویشی بہت رکہتا تہا اونکے دودہ گہی پشم نسل سے بہت کچہہ حاصل ہوتا تہا اور ہر قسم کی تجارت بزازی سے لیکر موتی تک کی ہوتی تہی غلام بہی بہت رکہتا تہا اور غلام و گماشتے ان کاموںپر مقرر کر دیے تہے کہتے ہین کہ ایک لاکہہ دینار یعنے اوسوقت کے چلن کی اشرفی اور دس لاکہہ درہم یعنے اوسوقت کے چلن کا رپیا اوسکی گہر مین موجود تہا اور اسقدر مال کی کثرت بدون اولاد کے کچہہ لطف نہین رکہتی ہی اور خوشی حاصل نہین ہوتی اور نعمت نہین رہتی بلکہ رنج و غم کا سبب پڑتے ہے اور عیش کو منغص کر دیتی ہے سواپنے نعمت کی پورا کر دینے کے لیے اوسکو اولاد بہی دی ہمنے وَبَنِیْنَ شُهُوْدًا اور کر دی ہمنے اوسکے لیے بیٹے جو اولاد مین بہتر قسم ہے پہر وہ بیٹے ہمیشہ اوسکے پاس رہتے کبہی اوس سے جدا نہوتے یعنے مال کے کثرت و بے پروا ہے کے سبب روزے کے طلب کے لیے سفر نہ کرتے تہے

فـ ایسے بن باپ کا — ایک بیٹا — جیسا تیرا ہے — مجہکو بہت کچھ — عـ — زرعی مال

تا کہ اونکی مفارقت اور جدائی کا رنج اونکی عیش کو منغص کرے بلکہ ہر وقت اوسکے سامنے رہتے تھے
اور اونکے دیکھنے سے ہمیشہ وہ خوش رہتا اور زراعت و تجارت کی خبر گیری کے لیے بہی اونکو نہین
بہیجتا تہا اسلیے کہ غلام ہوشیار اور گماشتہ امانت دار موجود تہے بیٹونسے کچہ کام نہتا وہ ہر وقت اوس
کی مجلس مین اوسکے ساتہہ رہتے تہے اور اوسکے عیش عشرت کی شریک بلکہ خود سبب پڑتے تہے اور مجلس کے
زینت اور جلسہ کی اوسکی مونس تہے اور اس ولید پلید کے اولاد بہی بہت تہی چنانچہ اونمین سے سات
شخص بہی نامور مشہور ہین ولید بن ولید اور خالد اور عمارہ اور ہشام اور عاص اور قیس اور عبد شمس
اور انہین سے چار شخص دولت ایمان سے مشرف ہوئی تہے یعنے ولید اور خالد اور عمارہ اور ہشام اور
تین شخص کفر کے حالت مین مری اور جو مسلمان ہوئی تہی اونمین سے حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے
بقدر جہاد کیا اور کافرونکو مارا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے امیر الامرائی کا منصب
اونکو ملا اور آپنے اونکو سیف اللہ کا خطاب دیا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اول کے خلافت میں
بہی اوسی منصب پر بحال رہے اور ملک شام اور عراق انہین کے ہاتہہ سے فتح ہوا اور اکثر مرتدونکے
ہونیکا سر انجام انکی ہاتہہ سے ہوا اور ولید بن ولید کو اونکی باپ اور بہائیون نے مکہ مین روکا اور
قید کیا تہا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہونے نپاوین اور ہجرت کرنے نپاوین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی خلاصی کیلئے فجر کے نماز مین قنوت بہی پڑہی ہے اور انکا نام
آپ یہہ دعا مانگتی تہی اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ آخر کو اون ظالمونکی ہاتہہ سے چہوٹکے شرف صحبت فیض موہبت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل کیا اور آپ ہی کے قدمون پر اپنے جانکو فدا کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی ملبوس خاص مین یعنی قمیص مبارک مین کفنا کے دفن کیا اور انکے عجائبات معاملونسے ایک
یہہ ہے کہ کافرونکی زبردستی سے جنگ بدر مین جا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے مقابل میں
کہڑے ہوئے تہے جسوقت کافرون نے شکست کہائی اور مسلمانون نے کافرونکو پکڑکے قید کیا
اور فدیہ لیکر چہوڑا اوسوقت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ بہی پکڑے گئے تہے یہہ بہی فدیہ دیکر
چہوٹے پہر اسلام اپنا ظاہر کیا لوگون نے کہا کہ فدیہ دینے کے پہلے کیون نہ اسلام ظاہر کیا تو انہون نے
جواب دیا کہ مینے اندیشہ کیا کہ اگر فدیہ کے ادا کرنیکے پہلے اسلام ظاہر کرتا ہون تو لوگ ایسا سمجہینگے
کہ فدیہ کے معاف کروانیکے لیے اسلام ظاہر کیا نہ حق تعالی کی رضامندی کے لیے اور جب مینے
فدیہ ادا کیا تو یہہ وہم جاتا رہا پہر بے دغدغہ وبے وحشت اسلام ظاہر کیا مینے حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ ولید کے اولاد سب ایسیہی قابل اور کام والے اور جوان خوش رو و خوش شکل تہے کہ تمام قریش
کے قبیلہ مین اونکی مثال مرجائی تہی اور جو مال کی کثرت اور اولاد کی بہتات بدون ریاست اور
حکومت کے رونق نہین رکہتے ہے اسلیے اوسکو ریاست اور حکومت اور عزت بہی انتہا درجہ کے
دی ہمنے وَمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝ اور بیار و مضبوط کے ہمنے اوسکے لیے مسند ریاست کی

اچہی طرح کے طیاری چنانچہ تمام قریش ہر مشکل کام مین اوسیکے طرف رجوع کرتے تہے اور اوسکو اپنا
جانتے تہے یہان تک کہ قریش کے قبیلے مین وہ دو لقب کرکے مشہور ہوا تہا ایک تو وحید اسلیے کہ
اپنے اوصاف کمال مین یکتا تہا اور قابلیت کی فنون مین جیسی شعر وغیرہ بڑا کمال رکہتا تہا اور
اوسکو ریحانہ قریش کہا کرتے تہے یعنی قریش کا گل اوسکی خوش اخلاقی اور خوبصورتی کی سبب سے لیکن
باوجود اسقدر کثرت نعمت اور ثروت کے اپنے پروردگار کا بڑا ناشکر تہا کہ کبہی شکر کا کلمہ اوسکی زبان سے
نہ نکلا اور سوائی بت پرستی اور لات عزی کے پرستش کے دوسری چیز کچہہ بہی نہین جانتا تہا اور
ہمیشہ مالکی زیادتی کے فکر مین مصروف رہتا تہا اور اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبہی اوسکے سامنے
بہشت اور اوسکی نعمتونکا ذکر فرماتے تو سنکے کہتا تہا کہ یہہ محض اگر بہشت کے تعریف مین سچا ہے تو یقین
کامل ہے کہ حق تعالی نی اوس گہر کو میرے واسطے پیدا کیا ہے اسلیے کہ میری سوا کوئی شخص اوس نعمت کا
مستحق نہین ہے سو ایسے اوسکے ناشکرے اور حرص کیطرف اشارہ ہوتا ہے کہ ثُمَّ يَطْمَعُ الخ ۞
عن یزی ۞ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۞ كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۞ پہر طمع کرتا ہے کہ زیادہ
دون مین نہ البتہ وہ ہی ساتہہ آیتون ہمارے کے دشمن ۞ **فنی ۞** پہر امید رکہتا ہی کہ اور دو
کوئی نہین وہ ہے ہمارے آیتونکا مخالف ۞ **مو ۞ تغسین ۞** الخ پہر باوجود ان
نعمتونکے جو وہ رکہتا ہے اور اوسکا شکر بہی ادا نہین کرتا ہے پہر بہی امید اور طمع رکہتا ہے کہ ہم اوسکو
دنیا اور آخرت کے نعمتین زیادہ کرین گے **كَلَّا** ہرگز ایسہ طمع اوسکو رکہنی نچاہیے اسلیے کہ
إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا بے شک وہ ہی ہماری قرآنکی آیتون سی عناد کرنیوالا اور ہماری
کلام سے دشمنی رکہنے والا ہے اور ہمارے کلام سے دشمنی گویا ہمین سے دشمنی ہے اور اپنے منعم اور محسن سے دشمنی
رکہنے پہلے نعمتونکی زوال کا موجب ہے پہر زیادہ نعمتونکی امید رکہنی کا کیا ذکر ہے تاریخ والون نے لکہا ہے
کہ ان آیتون کے نازل ہونے کے بعد پلی در پلے اوسکے مال و اسباب مین نقصان ہونا شروع ہوا یہان تک
کہ فقیر ہو کر مرگیا اور عناد کے معنے کفر مین یہہ ہین کہ جان بوجہہ کر حقکو باطل کرے اور حق بات کی خرابی کے
پیچہے پڑی اور کفر کے قسمون مین سخت تر قسم یہہ ہے اسلیے کہ کفر کے قسمین چار ہین ایک تو کفر شک کا ہے
جیسے اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کافر اسی قسم کے تہے اور اونہی کے حق مین یہہ آیت قرآن شریف
نازل ہوئی ہی کہ **بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذِكْرِي** یعنی بلکہ وہ لوگ شک مین ہین میری ذکر سی اور دوسرا
کفر جہل اور نادانی کا جو حق کو نجانے چنانچہ اکثر کے مشرک اسی قسم کے تہے اور انہین کے حق مین قرآن شریف
آیا ہے **وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ وَأَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ بَلْ هُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ** اور تیسرا کفر جحود اور انکار کا کہ جان بوجہہ کے
اقرار نکرے اور اوسکو نمانے چنانچہ اہل کتاب کے حق مین ارشاد ہوتا ہے کہ **الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ
كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ** اور فرعون اور اوسکی قوم کے حق مین بہی
یہی مضمون ارشاد ہوا ہے کہ **وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا** اور چوتہا کفر عناد کا
ہے باوجود پہچاننے حق کے اوسکے انکار پر اڑ جاوی اور اوسکے باطل کرنے کے پیچہے پڑے اور ولید بہی تہا ہی شبہی

تکا انکے سچے دلیلونکو اڑا دیوی اور بالکل حق کے مقابلہ مین آجاوی اور ولید پلید کا بیان یہہ ہی کہ ایک روز
مکہ معظمہ کے مسجد مین یہہ بیٹہا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی تشریف رکہتی تہی اوسوقت سورہ حم
السجدہ آپ پر نازل ہوئی اور آپکی عادت شریف ایسی تہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سی قرآن شریف
سننے کے بعد آپ اوسے دہراتے تہے ہی عادت کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورتکو پڑہنا شروع کیا
اور جب آپنے دیکہا کہ ولید بہی سنتا ہے تو آپنے پہر اس سورتکو اوسی سنایا اور بعضی روایتون مین ایسا
آیا ہے کہ سورہ حم المؤمن کو ابتدا سے الیہ المصیر تک آپنے سنایا اور اسنے بہی خوب تامل اور غور
کرکے سنا اور اپنے قوم یعنے بنی مخزوم کے لوگونسے کہا کہ مینے آج جو کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان سے سنا ہے
انصاف تو یہہ ہے کہ یہہ کلام نہ آدمی کا ہے نہ جن کا بلکہ اس کلام مین ایسا لطف اور مزا ہے کہ کسی کلام مین
یہہ بات پائی نہین جاتی اور اس کلام پر انوار چمکتے ہین اور اس کلام کی شاخین میوسی پر ہین اور اس کلام کی جڑ
بڑی موٹی اور مضبوط ہے اور یہہ کلام سب کلامونپر غالب ہے اور یہہ کلام ہرگز مغلوب ہونیوالا نہین ہے
پہر جب وہ اوس مجلس سے اوٹہہ کر چلا گیا تو یہہ خبر لوگون نے ابوجہل کو پہنچائی اور کہا کہ آج تو ولید کو بہی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی باتونکا فریفتہ کر لیا اور ولید نے بہی محمد کے دین کیطرف میلان کیا یہہ باتین
سنتے ہی ابوجہل اور قریش کے کئی رئیسون کو اپنے ساتہہ لیکر ولید کے گہر مین گیا اور کہا کہ مین نے
ایک عجیب بات سنی ہے کہ تم بہی محمد کے دین کیطرف جہکے ہو اور روٹی اور شوربا جو ابو قحافہ کا بیٹا یعنے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ محمد اور اونکی ساتہیون کے لئے پکا کر لاتا ہے اور وہ سب بہہ مل کے کہاتے ہین اوسکے
کہانیکی رغبت تمہارے بہی دلمین پیدا ہوئی یہہ بات سنتے ہی ولید غصہ مین آیا اور کہنے لگا کہ میری
ثروت اور مالداری کا حال تجہکو خوب معلوم ہی کہ محمد اور اوسکا یار ابو قحافہ کا بیٹا میری دروازیکی فقیر کی بہی
برابری نہین کرسکتی ہین مجہکو اونکی کہانیکی کیا پروا ہے ابوجہل نے کہا کہ اگر حقیقت مین یہی بات ہے اور یہہ
باتین سچے ہو تو اسیوقت مسجد مین چلو اور مین سب قریش کے قبیلے کے سردارونکو جمع کرتا ہون تاکہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے مقدمہ مین مشورہ کرین پہر اسیوقت ولید اوٹہہ کہڑا ہوا اور ابوجہل کے ساتہہ مسجد شریف مین آیا
اور جتنی کہ قبیلے وا اوسکے سردار سب جمع ہوئی جیسے ابولہب اور ابوسفیان اور نضر بن الحارث اور امیۃ بن خلف
اور عاص بن وائل اور یہہ سب سردار ولید پلید کے طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ ہمکو ایک سخت مشکل درپیش ہوئی ہے
اور وہ یہہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کا دعوی کرتے ہین اور ایک کلام پڑہتے ہین اور کہتے ہین کہ
یہہ کلام خداتعالی کیطرف سی مجہہ پر نازل ہوتا ہے اور اب حج کا موسم آپہنچا ہے ہزارون لوگ ہر طرف کے
اس شہر مین آوینگے اور انکا دعوی اور اس کلام کا حال بہی پوچہینگے ہمین سے بعضے تو اوس شخص کو
شاعر کہتے ہین اور اس کلام کو شعر کہتے ہین اور بعضے اس شخص کو مجنون کہتے ہین اور اس کلام کو ہزیان کہتے ہین
اور ان دونون باتون مین آسمان اور زمین کا تفاوت ہی اگر اسطرح کا اختلاف لوگ ہمسے سنینگے تو ہمکو نافہم
اور نادان کہینگے ایک بات کو مقرر کیا جاوی تاکہ جو شخص باہر سے آوی اور ہمسے پوچہے تو ہر شخص ہمسے وہی
ایک بات کہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنکر لوگ فریفتہ نہو جاوین اور اسکے طرف میلان نکرین اور اسکو

حق تعالی نی ہم سب مین بڑا کیا ہے اسواسطے ہم سبنے تمہاری طرف رجوع کیا سو اس امر مین جو ایک بات تم ٹہراؤ
اوسے طرح ہم مکہ مین منادی کر دین کہ سواء اس بات کی کوئی اپنی زبانپر اور بات نلاوی وہی ایک بات
کہین ولید پلید یہہ بات سنکر سرنگون ہوا اور چپ رہا پہر تامل کے بعد کہنے لگا کہ اگر تم اسکلام کو شعر اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر کہو گے تو اوسے وقت ملزم ہو جاوگی اسلئی کہ مینی عبید بن الابرص اور امیۃ ابن
ابی الصلت و ر لو قدیم شاعرونکی شعر سنے ہین اور مینے اوسمین خوب غور کیا سو یہہ محمد کا کلام شعر ہرگز نہین اور محمد کو شعر کہنیکا
سلیقہ بہی نہین ہے اور اگر اسکلام کو کہانت کہو گی اور محمد کو کاہن ٹہیراؤگے تو بہی الزام کہاؤگے اسواسطے کہ
کاہن کا کلام کبہے سچ ہوتا ہے اور کبہے جہوٹ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مین کبہی ہمنی جہوٹ سنا ہی نہین
اور اگر اسکلام کو ہذیان اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہو گے تو بہی خفیف اور ذلیل ہوگے اسواسطی کہ مجنون
ہمیشہ بیہودہ بکا کرتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین کونسی علامت جنونکی تمنی پائی ہے جو اوسکو مجنون کہیگے
اوسکے کلام مین تو بالکل حکمت اور نصیحت بہری ہوئی ہی اور اگر اسکلام کو سحر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
ساحر کہو گے تو بہی تمہاری بات بن نہ پڑیگی اسلیئے کہ سحر مین بعضی کلمے مہمل اور بیمعنی ہوتے ہین اور ساحر
ہمیشہ اپنے سحر سے دنیا کا نفع چاہتا ہے اور مال کماتا ہے اور یہہ کلام معنونسے پر ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
مال کی اور دنیا کے نفع کی کچہہ پروا ہی نہین ہے پہر ان سب چیزونکو بیان کرنے اور باطل کرنیکے بعد بہت
غور اور تامل کیا اور دا ہنی بائین اپنے دیکہا اور نہایت فکر اور رنج سے غصہ مین آیا آخر کو چپ ہو کر بیٹہ رہا
قریش کے سرداروں نے جب اوسکا یہہ کلام سنا اور اوسکا یہہ حال دیکہا تو کہنے لگے کہ پہر اب تدبیر اسکے کیا ہے
ہم لوگونسے کیا کہین ولید پلید نہایت فخر اور تکبر سے کہنے لگا کہ اصل حقیقت یہہ ہے کہ یہہ بابل کا جادو ہے جو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صحیح سند سے پہنچا ہے اور بابل کا جادو اور جادونکی سوا ئی ہی اور اسکے جادو ہونیکی
بڑی قوی دلیل یہہ ہے کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور اونکی باتین کو سنتا ہے وہ اپنے ماں باپ و
جورو اولاد سے بیزار ہو جاتا ہے اور سبکو چہوڑ دیتا ہے اور یہہ سحر کی خاصیت ہے کہ جورو خاوند مین
اور باپ بیٹی اور ماں بیٹی مین جدائی اور تفرقہ ڈال دیتا ہے جتنے قریش کے سردار تہی اسبات کی سنتی ہی اوس
پلید سے بہت خوش ہوئی اور اوسکے عقل و دانائی پر آفرین کہی اور کہا کہ خوب ہی بات سوچی پہر اونہون نے
مکہ مین منادی کر دی کہ آج سے محمد کو ساحر کہا کرو شاعر اور کاہن کوئی نہ کہا کرو سو اس قصہ سے معلوم
کر اوسنی قرآنکی حقیقت کو خوب دریافت کیا لیکن باوجود اس دریافت کرنے کے اوسکی حقیقت کو باطل کرتا
تہا اور جو لوگ اوسنے اسکلام کے تدبیر کو دریافت کرتے اونکو کفر سکہاتا تہا اور باوجود اس عناد کے اپنے منعم کے کلام سے
اور اوسکے رسول سے ہم اوسکے زیادتی نعمت اور بخشش کے توقع رکہتا ہے سو جسطرح وہ کفر مین ترقی کرکے اعلی مرتبہ
کفر کو پہنچا ہے یعنے کفر عناد کو کہ جو ابلیس کا منصب ہے اسیطرح **سَأُرْهِقُهُ** الخ **عنیدا**
سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا اوسکو تکلیف دونگا اوسکو ساتہہ مشقت کے **فتح** اب اوسے چڑہا ونگا برے
چڑہائی **موضح** **تفسیر** نزدیک ہے دوزخ مین اوسکو تکلیف صعود کی اوپر چڑہنے کے دینگے ہم
صعود نام ہی دوزخ کے پہاڑ کا جو دہکتی آگ سے بنا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ چڑہائی اوسکے

بچانا ہو ہمیشہ یہ ارادہ ہے جو کافر معاندین اوسکو دوزخ کے موکل فرشتے زبردستی اوپر اوسکے چڑہا دینگے اور
وہ نہایت شورش کا پہاڑ ہے کہ زمین کا فر اوسپر ہاتھ رکہیگا بس رکہتے ہی جل کے بھسم ہوجاویگا اور پہر اوسیوقت
نیا بن جاویگا اور پہر جلیگا اوسیطرح اوسکی پانو کا حال ہوگا کہ اوسپر رکہتے ہی جل جاوینگے اور پہر نئے بنینگے اسے
تکلیف اور مشقت سے اوسکو زنجیر وسنے فرشتے کہینچ کہینچ پہر جب اوس پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیگا تو اوسکو
اوپر سے نیچے ڈہلکا وینگے کہ نیچے آگرتا پہر اوسکو مار مار کر اوپر چڑہا وینگے اور پہر گرا وینگے اوسی عذاب مین
ابد الآباد تک رہیگا اور اوس معاند کافر کو خاص اس قسم کے عذاب مین مبتلا کرنا اس سبب سے ہوگا کہ وہ
بہی اپنی فکر کے حرکت مین وجہ بدرجہ کفر کی مضامین پر چڑہتا تہا اور پہر قرب حق سے اپنے تئین گراتا
تہا اور اپنے قدیم کے جہل کی مین غوطہ کہاتا تہا اور حق پر قائم نرہتا تہا سو اسطرح کا عذاب اوسکے افعال
سو رفق کی سزا ہے اور اس اجمال کی تفصیل یہہ ہے اِنَّهُ فَكَّرَ الخ ۞ عزیزی ۞ اِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ
فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ البتہ اوسنے تامل کیا اور اندازہ مقرر کیا پس لعنت ہو جو کیہ نکر اندازہ کیا ۞ فتح ۞
اوسنے سوچ کیا اور دل مین اندازہ ٹہیرایا سو مارا جائیو کیا ٹہیرایا ۞ موضح ۞ تفسیر اِنَّهُ فَكَّرَ تحقیق
اوسنے فکر کرنا شروع کیا قرآن مجید کے حالمین کہ آیا یہہ قرآن حق تعالی کا کلام ہے یا بشر کا وَقَدَّرَ
اور اپنی ذہن مین جتنی احتمال ہین سبکو جمع کیا اور اندازہ کیا یعنی کہنے لگا کہ قرآن شریف ان احتمالونسے
خالی نہین ہی یا تو شاعر کا کلام ہے یا ساحر کا یا کاہن کا یا مجنون کا فَقُتِلَ الخ پہر مارا جائیو اور لعنت
ہو جیو اوسپر کیسا بے ربط اندازہ کیا کہ وہ حقی چیز کو احتمال کے طور پر بہی خاطر مین نہ لایا یعنے یہہ بہی ایک
احتمال ہے یہی نہ کہا کہ یہہ کلام کلام الٰہی ہے آدمی اور جن کا کلام نہین ہے سو اس احتمال کو چہوڑنا
انتہا درجے کی عناد پر دلالت کرتا ہے اور اس احتمال کے چہوڑنے کے سبب سے لعنت اور پہٹکار کا مستحق
ہوا ۞ عزیزی ۞ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۞
بار دوسرے لعنت ہو جیو اوپر اوسکے کیونکر اندازہ کیا پہر دیکہا پہر مونہہ ترش کیا اور تیوری چڑہائی پہر
پیٹہ پہیری اور تکبر کیا ۞ فتح ۞ پہر مارا جائیو کیا ٹہیرایا پہر نگاہ کی پہر تیوری چڑہائی[۱] اور منہ بسورا پہر
پیٹہ دی اور غرور کیا ۞ موضح ۞ تفسیر ثُمَّ قُتِلَ الخ پہر لعنت ہو جیو اوسپر کیا برا اندازہ کیا
اسلیے کہ احتمالات کے بیان شروع کرنے مین جو احتمالات ظاہر الفساد ہین اونکو ذکر کرنا فکر اور نظر سے صرف
خارج ہے اور یہہ جتنے احتمال بیان کئی ہین ان سبکا فساد ظاہر ہے اسلیے کہ قرآن شریف مین شعر اور شعر کی
علامتونسے قافیہ کا التزام تو البتہ پایا جاتا ہے اور سوائی اسکے کوئی علامت شعر کے اسمین نہین ہی بلکہ قافیہ کا
التزام بہی جو اسمین پایا جاتا ہے سو شعر کے قافیہ کے دستور کے خلاف ہے چنانچہ یہہ بات تامل اور غور کرنے سے
معلوم ہوتی ہے پہر جو علامتین نہین ہین اونکی طرف خیال نکرنا اور ایک علامت جو فی الجملہ پائی جاتی ہے
اوسی کو پکڑ لینا اور ایسے احتمال کو ترجیح دینا کمال غفلت سے یا کمال عناد سے ہے اور سحر کے علامتونمین
سے کلام الٰہی مین ایک تاثیر تو انتہا درجے کی پائی جاتی ہے اور سوائی اسکے جتنی علامتین سحر کے ہین
اونمین سے کوئی بہی اسمین نہین پایا جاتا ہے چنانچہ شیطانونکی نام لینی اور اونسے مدد چاہنی اور اونکی التجا کرنے

[۱] یعنی تیوری چڑہائی ۱۲

سحر کے لوازمات سے ہے اوسکے بو بہی اس کلام پاک مین نہین ہے ورمہمل اور بے ربط لفظون نسے یہہ کلام پاک بالکل بری ہی سو فقط تاثیر کے لحاظ سے اس کلام اعجاز نظام کو سحر کہنا وہی مثل ہوئی کہ جو سفید ہے سو کپڑا ہے اور جو گول ہے سو طشت ہے بلکہ یہہ کلام پاک شیطانونکی برائی اور سحر کے مذمت اور شیطانون سے استعانت کے ممانعت اور اونکی پیروی سے اپنے تئین بچائے رکہنے مین بہر ہے اسکو سحر کہنی کا مگر معاند سو ایسے احتمالونکی ذکر کرنے سے جنکا بطلان صراحۃً ظاہر ہے پہر دوسری مرتبہ لعنت کا مستحق ہوا اور رسوائی اسکے اوسنے اسقدر پر ہی کہفا نکیا بلکہ ثُمَّ نَظَرَ پہر دیکہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حالمین کہ ان احتمالونکی لوازم اونمین پائی جاتے ہین جیسے یہہ کلام شعر ہے توچاہیے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم قافیہ اور شعر کے موزونی کو سیکہتے ہوویں اور شعر کہنے کے مشق کی ہوا اور اس فن کی ماہرونکی پاس برسون آمد و رفت کہی ہو اور اونکی شاگردی کی ہو اور اگر سحر ہے توچاہیے کہ ساحرون کے صحبت مین رہے ہون اور جن اور شیطان کے تسخیر کے عملونکو اونسے سیکہا ہو اور اگر کہانت ہی توچاہیے کہ بت خانونمین اور اور شیطانی مجلسون مین برسون آمد و رفت کی ہو اور عام و خاص کے سوالون مجلسون مین اپنے برسون آمد و رفت کی ہو اور عام خاص کے سوالون کے جواب دیتے رہے ہون اور اونکے خبرین کبہی جہوٹی کبہی سچی ہوتے رہی ہون جسطرح کاہنو کا عادت ہے اور اگر ہذیان جنون کا ہے توچاہیے کہ سودا کے خلط کا غلبہ اور نادانی اور بے تمیزی اور خبط اور مختلط کلام آپ مین پائی جاتے ہون ثُمَّ عَبَسَ پہر اپنے موہنہ کو بگاڑا اور تیوری چڑہائی اس سبب سے کہ ان لوازمات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات مبارک مین کوئی بات نپائی گئی تاکہ اوس احتمال کو مقرر کرکے ترجیح دیوی وَ بَسَرَ اور حیران پریشان ہوا کہ مجہکو احتمال متروک اختیار کرنا پڑا یعنی اب یہہ کہنا کہ یہہ کلام حقتعالی کا کلام ہے اور فرشتہ کے واسطے سے پہنچا ہے اور یہہ بات اپنے اور اپنے قوم کے مذہب کے خلاف ہے ثُمَّ اَدْبَرَ پہر پیٹہ دی اور پہرا اوس شق سے جو واقعی اور حق ہتی اور اپنی عروجی حرکت سے نزول کیا اور اونہین احتمالون سے جو اوسکے ذہن مین جمی ہوئی ہتی اور پہلے اونکو باطل کر چکا تہا ایک کو اونمین سے عناد کی راہ سے اختیار کر لیا اور حیت قہقری کی یعنی اولٹا پہرا وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا اسسے کہ کوئی مجہکو اس شق کیطرف رجوع کرنے سے طعن و تشنیع کریگا اور یہہ کہے گا کہ اپنے باطل کئے ہوئے شق کے طرف مناظرے والون کے نزدیک بہت معیوب بات ہے سو تم کیون اسکی طرف پہری الٹی کہ مین کسی کی پروا نہین رکہتا ہون ﴿

عزیزی ﴿ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ پہر کہا نہین ہے یہہ قرآن مگر جادو کہ ساحرون سے نقل کیا گیا ہے نہین یہہ قرآن مگر کلام آدمی کا ﴿ فتح پہر بولا اور نہین مگر یہہ جادو ہے چلا آتا اور نہین یہہ کہنا مگر آدمی کا سا ﴿ موضح ﴿ تفسیر ﴿ فَقَالَ الخ پہر بولا نہین ہے یہہ کلام مگر جادو نقل کیا گیا بابل سے یا عجم سے یا اور پہلے ساحرون سے اور یہہ قید پہلے بڑہائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال دیکہہ کے اوسکے باتکو کوئی جہوٹلا نہ لگائی یعنی کہ آپکا حال ساحرونکی مخالف تہا پہر نتیجہ نکالنے کیوقت یہی حق احتمال کے مطلق نفی کر دی اور کہا اِنْ هٰذَا الخ نہین ہے یہہ کلام مگر کہا ہوا آدمی کا شکے یون کہتا کہ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ او کلام الٰہی یعنی نہین ہے یہہ کلام مگر جادو یا اللہ تعالی کا کلام

تو کچھ بھی سمجھنے سمجھانے کی راہ کھلی رہتی اور اوسکو بھی صحیح سری مرتبہ غور و تامل کرنے میں جو شش کر حق ہے اوسکے تشریح ممکن ہوتی اور جو اوسنے اس پانچویں شق سے جو حق اور واقع ہے صاف انکار اور تکبر کیا گو اس اعراض اور تکبر کا نتیجہ

جزا میں بالضرور ۞ صلیہ الخ ۞ عزیزی ۞ سأصليه سقر ۝ وما ادراك ما سقر ۝ لا تبقي ولا تذر ۝ لواحة للبشر ۝ داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ میں اور کس چیز نے مطلع کیا تجھکو کہ کیا ہے دوزخ باقی نہیں چھوڑیگی اور ترک نہیں کریگی جلانے والی ہے آدمیونکو ۞ فتح ۞ اوسکو ڈالونگا آگ میں اور تو کیا بوجھا کیسے وہ آگ باقی رکھی نہ چھوڑی نظر آتی ہے پنڈے پر ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ عنقریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ میں جسکا نام سقر ہے اور یہہ دوزخ کا پانچواں طبقہ ہی اور حق تعالیٰ کے غضب اور قہر کا بڑا مظہر ہے اور غضب الٰہی کی عظمت کے آثار جو اس طبقہ میں ظہور کیے ہیں کسی بشر کو اوسکا حال معلوم نہیں ہے اور کیا جانا تو نے کیا ہے سقر انتہا اوسکے بیان حال کا جو کہہ سکتے ہیں وہ اسقدر ہے کہ لا تبقی ہرگز باقی نہیں رکھتی کسی چیز جو اوسمیں ڈالا جاتا ہے یہانتک کہ اوسکو بالکل نیست و نابود کر دیتی ہے ولا تذر اور نہیں چھوڑتے اوسکو جلانے کے بعد بھی بلکہ پھر اوسکو درست کرتے ہے اور پھر جلاتی ہے ابدالآباد تک یعنی ہمیشہ یہی کام اوسکا ہے جسطرح یہہ معاند یعنی ولید پلید حق باطل کو نہ ثابت کر سکتا تھا نہ اوسکو چھوڑتا تھا اور اس سقر میں ایک صفت اور بھی ہے کہ لواحة للبشر جلانے والے اور تعرض کرنے والی ہے فقط آدمیونکو نہ موکل فرشتوں کو اور نہ وہانکی سانپ بچھوؤنکو اور نہ تھوہڑ اور نہ سینہڈ کے درخت کو بلکہ اونسے کچھ بھی تعرض نکریگی اگر ان چیزونکو بھی جلا دیتی تو ان چیزونکے عذاب سے آدمیونکو نجات ہوتے اور کچھ تخفیف عذاب میں ہوتے اور ان عذابونکی سوای ایک عذاب سقر دوزخمیں دوسرا سب سے زیادہ یعنی دوزخ کے موکلونکی تعدی اور زبردستی کہ آگ کے گرزونسی مارینگے اور آگ کی زنجیرون اور طوقون سے اونکو جکڑینگے اور کبھی گھسیٹینگے اور کبھی دھکے دینگے اور اپنے وحشت ناک شکلیں دکھلا کے اونکا دم ناک میں کرینگے اور ہر وقت اور ہر لمحہ ہولناک چہاونیکے سلی کر علیها تسعة عشر اوپر دوزخ کے موکل ہیں اونیس شخص ۞ فتح ۞ اوسپر مقرر ہیں اونیس شخص ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ علیها الخ اوس دوزخ پر داروغہ مقرر ہیں اونیس شخص فرشتونسے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ان فرشتونکی آنکھیں برق کیطرح چمکتی ہونگی اور اونکی آواز تند رعد کیسی ہوگی اور اونکے دانت بارہ سنگھے کے سینگ کیطرح ہونگے اور اونکے بال اسقدر دراز ہونگے کہ وہ اسکیطرح زمین پر گھسٹتی ہونگے آگ کے شعلے فوارے کی طرح اونکے موہنہ سے نکلتے ہونگے ایک کندھے سے دوسرے کندھے تک ایک سال کی مسافت ہوگی ہتیلی اونکی اسقدر دراز ہوگی کہ ستر ہزار آدمیونکو ایک مرتبے مٹھی میں لیکر جہاں چاہیں وہاں پھینک دیوین پھر باقی اور نرمی اونکی دلسے نکال ڈالی گئی ہے سو پہلا فرشتہ وہ ہے جو عرش مجید کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے اور اوسکا نام مالک ہے کہ تمام عمر اوسکو ہنسی نہیں آئی بلکہ اوسکے چہرہ سے خوشی کے آثار ہرگز کبھی معلوم نہیں ہوتے اور یہہ فرشتہ دوزخمیں بادشاہ ہونگی قایم مقام اور اور سب فرشتے اسکے محکوم اور تابعدار ہیں حکم کرنے کی خدمت اوسکو سپرد ہے اور دوسرا فرشتہ وہ ہے جو کرسی کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے اور دوزخ کے طبقوں پر لوگونکو تقسیم کرنا اور عذاب کا اندازہ

ہر ایک ایلچی مقرر کرنا اوسکا منصب ہے اور یہہ ملک کے دیوان اور دفترداروں کی قایم مقام ہے اور تیسرا
فرشتہ وہ ہے کہ ساتوین آسمان کے روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے جو زحل کا مکان ہی اور دوزخیونکی
بدنونکو محفوظ رکہنا تاکہ دوزخ کی عذاب کے صدمہ سے بالکل نیست نہو جاوین اور اون بدنونکو ہمیشگی کے وجود کا
مستعد کرنا اور ہر ساعت اور ہر لمحہ نیا چمڑا درست کر دینا اور اونکی جلی ہوئی بدنونکو ہر وقت نیا کر دینا اوسکا
کام ہے اور وہ ملک کے میر عمارت کے قایم مقام ہے اور چوتہا فرشتہ وہ ہی کہ چھٹی آسمانکی روحانیت سے علاقہ
رکہتا ہے جو مشتری کا مقام ہے اور دوزخیونکی آپسمین جہگڑا ڈال دینا اور تابع و متبوع کو آپسمین لڑا دینا اور ایک کا
دوسری پر لعنت کرانا یہہ اوسکا کام ہے چنانچہ قرآن شریف مین کئی جگہہ یہہ مضمون مذکور ہے اور وہ
ملک کے قاضی کے قایم مقام ہے اور پانچوان فرشتہ وہ ہے کہ پانچوین آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے
جو مریخ کا مکان ہے اور دوزخیونکو پکڑنا اور باندہنا اور کہینچنا اور مارنا اور زخمی کرنا اوسکا ذمہ ہے اور ملک کے
کوتوال اور جلاد اور میر عذاب کے قایم مقام ہے اور چھٹا فرشتہ وہ ہے کہ چوتھی آسمانکی روحانیت سے علاقہ
رکہتا ہے جو آفتاب کا مکان ہے اور دوزخیونکی باطل اعتقاد اور برے کام کو ظاہر کرنا اور ندامت اور شرمندگی
اونپر ڈالنا تاکہ عذاب روحانی مین گرفتار ہوویں یہہ سب اوسکا کام ہے اور اوس عالم کے تعلیم کرنیوالے
اور اتالیق کے قایم مقام ہے اور ساتوان فرشتہ وہ ہے کہ تیسرے آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے
جو زہرہ کا مکان ہے، اور دوزخیونکو رلوانا اور پٹوانا اور چلوانا اور واویلا کروانا اور زفیر اور شہیق یاد دلانا
اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے رقاصونکی قایم مقام ہے اور آٹہوان فرشتہ وہ ہے کہ دوسرے
آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے جو عطارد کا مکان ہے اور دوزخ والونکی احوال ایک فرقی کے دوسرے
فرقے کو پہنچانا اور عذاب کی کیفیت ایک کے دوسریکو سنانے کہ خویش و اقربا اور دوستونکی دل اوس احوال سننے
سے رنج و الم و حسرت مین گرفتار ہوویں یہہ سب اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے جاسوس اور ہرکارے اور
قاصدونکی قایم مقام ہے اور نوان فرشتہ وہ ہے کہ پہلے آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے جو
ماہتاب کی بیگاہ ہے اور دوزخیونکی زخمونکو پکانا اور پیپ لہو اور بدبو اوسمین پیدا کرنے اور اونکو پہوڑ کے
بہانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے جراحون کے قایم مقام ہے اور دسوان فرشتہ وہ ہے جو آگ کی کرہ
کے روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور دوزخمین آگ دہکانا اور چنگاریان اوڑانے اور دوزخیونکی بدنونکو
پکانا اوسے متعلق ہے اور وہ اوس عالم کے باورچی کے قایم مقام ہے اور گیارہوان فرشتہ وہ ہے جو ہوا کی
کرہ کی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور دہوین کا اوٹہانا اور دوزخیونکی مساموں مین پہنچانا اور گرم
ہوا نہر دار کو چلانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے فراش کے قایم مقام ہے اور بارہوان فرشتہ وہ ہے کہ پانی
کے روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور زمہریر کے طبقہ کو آراستہ کرنا اور ٹہنڈک اور کپکپی دوزخیونکی بدنون میں
پیدا کرنے اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے میر سقائی کے قایم مقام ہے اور تیرہوان فرشتہ وہ ہے جو خاک کی
روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور دوزخیون کے بدنون اور ہر ہر عضو کو بڑا اور بہاری کرنا چنانچہ کافرونکی
ہر ہر دانت پہاڑ کے برابر ہے اور سطح سے رانین بڑے پہاڑ کے برابر ہو جاوینگے تاکہ ہلنا جلنا اونپر دشوار ہو جاوے

اور اپنے عضونکو بلا انسکیں اونچی جو نکالے اور نحش مونہہ سے بکا کرتے ہین اونکو گرم راکہہ کا سفوف کرکے پہکانا یہہ سب اوسکے
ذمہ ہے اور وہ اوس عالم کے پہلوانون کے قایم مقام ہے اور چودہوان فرشتہ وہ ہے جو معدنکی روحانیت
سے علاقہ رکہتا ہے اور طوق و زنجیر ونکا درست کرنا اور لوہی کا اسباب طیار کرنا اور اون سبکو آگ مین
ڈالکے تا دینا اور سونے چاندی کے تختی بنانے اور اونکو بہی تاو دیکر پیشانی اور پیٹ و پہلوون کو دوزخیونکی
داغ دینی یہہ سب اوسکے کام ہین اور وہ اوس عالم کے لہارونکی قایم مقام ہے اور پندرہوان فرشتہ وہ ہے
جو جہاڑ اور درختونکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور سیہنڈا اور خاردار اور کڑوی زہر آلودہ درختونکو
اوگانا اور اونکی پرورش کرنی تاکہ دوزخیونکی کہانے مین صرف ہووین یہہ سب اوسکا ذمہ ہے اور وہ اوس عالم کے
کسانون اور کہیتی والونکی قایم مقام ہے اور سولہوان فرشتہ وہ ہے جو حیوانونکی روحانیت سے علاقہ
رکہتا ہے اور سانپ بچہو اور چچڑی اور مکہی اور مچہر ونکو دوزخیون پر مسلط کرنا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے
میر شکار کے قایم مقام ہے اور سترہوان فرشتہ کہ لطیفہ طبع کے روحانیت سے علاقہ رکہتا اور اوسکا مقام
جگر ہے اور بہوک اور پیاس کو دوزخیون پر شدت کرتے تاکہ اوس بلا مین گرفتار ہوکر الجوع الجوع والعطش العطش
پکارین اور جنینے کہلانا اور گرم کہولتا پانی پلانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے طبیبکے قایم مقام ہے اور
اٹہارہوان فرشتہ دلکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور اوسکا محل مضغہ صنوبری ہے اور دلکو رنج دینے
والے کیفیتین جیسے خوف کے زیادتی اور گہبراہٹ بہت اور شرمندگی دوزخیون پر ڈالنا اوسکا کام ہے
اور وہ اوس عالم کے مرشد اور مشایخ کے قایم مقام ہے اور انیسوان فرشتہ عقل کے لطیفہ کے روحانیت سے
علاقہ رکہتا ہے اور اوسکا مقام دماغ ہے اور اپنے خطاؤن اور چوکون پر جو علم اور عمل مین کیے تہین مطلع
اور خبردار ہونا اور اسرار خفیہ واقعیہ کو دریافت کرنا اور اون دلیلونکی قوتونکو سمجہنا اور اپنے شبہون کے فساد
کو دریافت کرنا اور بزرگی اوس چیز کے جسکو فقیر جانتے تہی اور حقارت اوس چیز کی جسکو بزرگ جانتے تہے
سمجہنا یہہ سب چیزین اوسکی تعلیم سے دوزخیونکو حاصل ہونگی او وہ اوس عالم کی حکیم اور فیلسوف کے قایم مقام
ہے اور جو ظاہری اور باطنی عذاب اور قہر الٰہی کا کارخانہ بدون جمع ہونے ان روحانیات کے سرانجام نہین
پاسکتا ہے اس سبب سے ان سبکا جمع ہونا ضرور ہوا لیکن یہہ انیسوان شخص اوس عالم کے رئیسون کی قایم مقام ہین
چنانچہ دنیا مین بہی یہی انیسون شخص رحمت الٰہی کے کارخانہ کو سرانجام دیتی ہین سو دوزخ مین انکے
خادم اور تابعدار اسقدر ہین کہ کوئی اونکی گنتی نہین کرسکتا جسطرح دنیا مین ان انیسون روحانیات کے
لشکر کا شمار محال ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا یَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّکَ اِلَّا هُوَ یعنی اللہ تعالیٰ کے لشکر کا شمار
کوئی نہین جانتا ہے سوائی اوس ذات پاک کی اور علماء نے یون بیان کیا ہے کہ دن کی بارہ ساعتین
اور رات کی بارہ ساعتین سب ملکے چوبیس ہوتے ہین اونمین سے پانچ ساعتین پانچون نمازوکے حرمت کے سبب سے
معاف ہوگئی رہین انیس جنکو مرضی الٰہی کے مخالفت مین صرف کیا ہے سو اون ہر ایک کی عوض مین
ایک ایک فرشتہ مقرر ہوگا تاکہ اونپر عذاب کری اور یہہ کلام حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے
اور معتبر تفسیرونمین منقول ہے اور فقہاء رحمۃ اللہ علیہم نے یون کہا ہے کہ اس عدد کے تعین کا بہید عقل صایب …

کرسکتی ہی جسطرح تمام شرعی توقیفی عدد ہین کہ اونکا بہید بہی سوائی حق تعالی کے کسی کو معلوم نہین ہے جسطرح آسمانونکے
عدد اور زمین کے طبقونکی عدد اور ستارونکی عدد اور ہفتی کے سات دن اور دو سو درم مین نصاب کو ۃ کا ہونا
اور کفارونکی تعیین اور نماز کی رکعتین بلکہ نماز کا پانچ وقتون پر ہونا یہہ سب اسی قسم سے ہین واللہ عالم بالصواب
اور معتبر تفسیرونمین منقول ہے کہ یہہ آیت جب نازل ہوئی تو ابوجہل ملعون نے تمام قریش کے مردونکو اونکے
مین جمع کیا اور کہا کہ کچھہ بہی سنا فقط انیس پیادونکی بہروسی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگونکو قیامت سے ڈرایا
کرتے ہین اور تم لوگ تو بقدر جماعت کثیر ہو اور اپنے شجاعت اور بہادری کے برابر کسیکو جہتی ہی نہین سو کیا
لوگونسے سقدر بہی نہوسکے گا کہ دس دس آدمی ایک ایک پیادہ کو چمٹ جاوین اور اوسکو مغلوب کردین اور
عاجز ایک پہلوان اونمین بڑا نامی مشہور تہا اوسکو ابو الاسدین کہا کرتے تہی وہ اوٹہہ کہڑا ہوا اور کہنی لگا
کہ سترہ شخصونکو مین تنہا کفایت کرونگا باقی رہے دو اون دونونکا تمہارا ذمہ ہے سو حق تعالی جلشانہ نے اونکے
اس مسخری پن کے جواب مین اس آیت کو نازل فرمایا وَمَا جَعَلْنَا الخ ۞ **عزیزی** وَمَا جَعَلْنَا

اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِکَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیَسْتَیْقِنَ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا وَّلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْکٰفِرُوْنَ مَاذَآ
اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا هُوَ وَمَا

اور نہین رکہے ہمنے موکل دوزخ کے مگر فرشتے اور نہین کیا ہمنے اونکی گنتی کو مگر بلا بیچ حق کا فرونکے تا یقین کرین
اہل کتاب اور تا زیادہ ہون مسلمان اپنے ایمان مین اور تو شک کرین اہل کتاب اور مسلمان اور تو کہو جو
وہ کہ اونکے دلمین بیمارے ہے اور کافر کہ کیا ارادہ کیا ہے خدا نے ساتہہ اس مثال کے گمراہ کرتا ہے خدا جسکو
چاہے اور راہ دکہاتا ہے جسکو چاہے اور نہین جانتا تیری پروردگار کے لشکر کو مگر وہے تبارک وتعالے اور نہین
ہے یہہ مگر نصیحت واسطے بیٹے آدم کے ۞ **فتح** ۞ اور ہمنے جو رکہے ہین دوزخ پر فرشتے ہین اور
اونکی جو گنتی رکہی سو جانچنی کو منکرونکی تا یقین کری جنکو ملی ہی کتاب اور بڑہی ایماندارون کو
ایمان اور دہوکا نہ کہاوین جنکو ملی ہی کتاب اور مسلمان اور تا کہین جنکی دلمین روگ ہے اور منکر کیا غرض تہی
اللہ کو اس کہاوت سے یون بچلاتا ہے اللہ جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے جسکو چاہے اور کوئی نہین جانتا
تیری ربکی لشکر کو مگر وہے آپ اور وہ تو سمجہوتے ہے لوگونکے واسطے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** وَمَا جَعَلْنَا
اور نہین کیا ہے ہمنے دوزخ والونکو یعنی جنکے حوالہ مین دوزخ ہے اور لوگونکو دوزخ مین ڈالنا اور لٹکانا اونہی کا کام
ہے اور صاحب جسطرح ہمنشین کو کہتے ہین اسیطرح مالک اور متصرف کو بہی کہتی ہین چنانچہ مشہور ہے کہ صاحب گہر کا
اور صاحب مجلس کا فلانا شخص ہے اور اسجگہہ بہی اصحاب انہین معنونمین مستعمل ہے اِلَّا مَلٰٓئِکَةً مگر فرشتونکو اور
فرشتون کا زور اور قوت تمکو خوب معلوم ہے اسلیے کہ اونہی مین سے ایک فرشتہ وہ ہی جسکا نام عزرائیل ہے
یعنے ملک الموت کہ ہزارون کی جانین ایک لمحہ مین قبض کرلیتا ہے اور اوسکے مقابلہ کی طاقت ایسی بڑی بڑی
لشکر بلکہ تمام جہان والے نہین رکہتی ہین اور دوزخ پر فرشتونکو مقرر کرنے کی وجہہ ایک یہہ بہی ہے کہ تم

یہہ جو فرمایا کہ دوزخ پر مقرر ہین انیس شخص کافر ہنسی کرنے لگا کہ ہم ہزارون ہین انیس کیا کرینگے سو اسکا جواب فرمایا کہ وہ آدمی نہین فرشتے ہین تم سب کو ایک ہی کفایت ہے اور گنتی انیس کی بتانی اسواسطے کہ اگلی کتابون سے موافق ہو کہ انکو بہی اس سے دریافت ہو ۱۲ موضح

ہونے کی سبب سے آدمیوں اور جنوں پر مہربانی نکرین اور اونکی دل نرمی نکرین جسطرح دنیا کی بادشاہونکو
جب کسی شہر والونکو یا کسی فرقہ کو انتقام اور سزا دینی منظور ہوتی ہی تو اوس شہر اور اوس فرقہ کے غیر
جنس کے حاکم کو اونپر مسلط کرتے ہین تا ہم جنسیت اور [illegible] کیطرف میلان نکری [illegible] تمام [illegible]
اور یہہ بہی ہے کہ فرشتونکو اللہ تعالی نے [illegible] اونہین سکتا [illegible] اونکو ان انسانوں
کے گناہ گارونکی سزا دینی کیلئے مقرر کیا ہے اسلیئے کہ اوسکی حکم مین خلاف نہوگا اور اگر جنات و یا
انسان مین سے جو گنہگار ہین اونکو دوزخیونکی تعذیب کیلئے مقرر فرماتی تو ان گنہگارونکی سزا اون گنہگارونکو
نہ پہنچتی اور اگر انکو بہی دوزخمین معذب رکہتی تو اونکی تعذیب کیلئے اور لوگ مقرر ہوتے پہر یہہ سلسلہ
بڑہتا تو تسلسل لازم آتا اور اگر دوزخیونکی تعذیب کی واسطے نیکونکو مقرر کرتے تو باوجود انکی بیگناہی کے اور خطاؤنکے
عفو ہوجانے کے اونکی تعذیب لازم آتی اسلیے کہ آدمی اور جن کا جسم آگ کے نزدیکی کو ہمیشگی کیطور پر متحمل ہو
نہین سکتا ہے اور سوائی اسکے اپنے ہم جنسون اور اپنی قریبوں اور دوستونکا عذاب دیکہہ کے جسمانی
عذاب سے زیادہ تر روحانی عذاب مین گرفتار ہوتے بلکہ اون لوگونسی ہرگز ہو نسکتا کہ اپنے خویش و اقربا
بہائی بندونکو سطرح کی سختی اور تکلیف مین گرفتار کرین بلکہ یہہ تکلیف مالایطاق اونپر لازم آتی بخلاف
فرشتونکے کہ یہہ چیزین اونمین پائی نہین جاتین اور اگر کسی کی خاطر مین یہہ شبہہ گذرے کہ دوزخ
اسوات کے کاربردازی اور سرانجام جب فرشتونکو سپرد ہوا اور اوسکام پر فرشتے مقرر ہوئی اور فرشتونکی
قوت معلوم ہوچکی کہ ایک فرشتہ تمام جہانکی ہلاک کردینے کیلئے کافی ہے پہر انیس فرشتونکو مقرر
کرنے کی کیا حاجت تہی تو اسکا جواب ارشاد ہوتا ہے کہ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اور نہین مقرر کی ہمنی
گنتی ان فرشتونکی کہ انیس ہین اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۱۹ مگر واسطے جانچنی اور عذاب کرنے کے کافرونپر
جو کفر کے حالت مین مری ہین تا کہ ہر قسم کے عذاب [illegible] ہوتین اور اگر ایک یا دو یا تین شخصونکو دوزخ پر
مقرر کرتے ہم تو وہ ایک یا دو یا تین [illegible] کا عذاب کر سکتے [illegible] مقرر کیا اسواسطے ہے کہ انیس قسم کے عذابکو
سرانجام دیوین اور عذاب کی قسمین بہی انیس ہی مین منحصر ہین چنانچہ انحصار کے وجہ اوپر گذر چکے ہیں
تو گویا جتنی عذاب کی قسمین ہین سب [illegible] ثابت ہوئین اور فرشتے کی قوت عملونکی تاثیر
اندورسے کمیت کے اور عملونکی شدت اندورسے کیفیت کے [illegible] بعضے ہزار [illegible] مشکل کام کرسکتا
اور ایک فرشتہ جو کام لاکہوں آدمی [illegible] نہین ایک فرشتہ تمام اعمال مختلفہ کی قسمونکو سرانجام
نہین دے سکتا ہے بلکہ ہر فرشتہ دو یا تین قسم کا کام [illegible] نہین کرتا ہے چنانچہ ملک الموت علیہ السلام
ماں کے پیٹ کے اندر بچے مین جان نہین ڈال سکتے [illegible] حضرت جبرئیل علیہ السلام پانی نہین برسا سکتے
اور حضرت میکائیل علیہ السلام وحی نہین لاسکتے ہین [illegible] کان دیکہہ نہین سکتا ہی اور آنکہہ سن
نہین سکتی ہے اگرچہ اپنے قسم کے کام کتنے ہی سخت ہوں کرسکتے ہین جیسے کان سے ہوسکتا ہے کہ ہزارون
آوازین سن لے اور ماندگی حاصل [illegible] اور آنکہ [illegible] ہزارون [illegible] کو دیکہہ لے اور عاجز نہو سو اسیطرح
اگر ایک فرشتہ عذاب کے لیے دوزخیونپر مقرر ہوتا [illegible] عذاب [illegible] وہ تہا

لیکن دوسرے قسم کا عذاب جو اوسسے متعلق نہین ہے وہ اوسسے ہو سکتا ہے اسیطرح سے ہر ہر قسم کے عذاب مین کافرونکو
مبتلا کرنا اور ہر ہر قسم کے عذاب کیواسطے علیحدہ فرشتہ مقرر کرنا لِیَسْتَیْقِنَ الخ اصلی ہی تاکہ خوب یقین حاصل
کرین وہ لوگ جو دیے گئے ہین کتاب اصلی کہ اہل کتاب کو [illegible] الٰہیہ کے بہیدونکی سمجھہ اور فرشتونکے افعال
اسماء اور اونکی قوتونکی دریافت کا کس کس چیز مین اونکو کمال [illegible] وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا اور زیادہ ہووین
وہ لوگ جو پہلے سے ہی ایمان لائی ہین اپنے ایمانونمین [illegible] خوب معلوم کرین کہ کفر بہت بری چیز ہی
ہر قسم کے عذابمین گرفتاری کا سبب پڑتا ہے اور ایمان مین کمال پیدا کرین اور کفر سے بہت دور رہین
وَلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ الخ اور نہ شک کرین جو لوگ دیئے گئے ہین کتاب اور ایماندار انیس عددکے تعین مین
اور یہہ بات زبان پر نہ لاوین کہ اگر ایک فرشتہ سب دوزخیونپر عذاب کرسکتا تہا تو ایک ہی کافی تہا اور اگر ایک
سبکے واسطے کافی نہ تہا تو کروڑون دوزخیونکے مقابلہ مین انیس سے کیا ہوسکتا ہے اسلئے کہ اس بیان سے انکو
معلوم ہویگا کہ انیس کا مقرر کرنا ہر قسم کے عذابکو گہیر لینے کیواسطے ہے نہ عذاب کیے گیونکے مقابلہ کے لیے
وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ الخ اور تاکہین وہ لوگ جنکے دلونمین جہل کا روگ ہے پہر اہوا اور اوس جہل کے
سبب سے اونکا ایمان بہی ضعیف و بودا ہوگیا ہے وَالْکٰفِرُوْنَ اور کافر بہی کہین جنکے دلونمین ایمانکی
بو بہی نہین ہے اور جہل مرکب اونمین مضبوط ہوگیا ہے کہ مَاذَا اَرَادَ اللّٰہُ الخ کیا ارادہ کیا ہے اللہ
تعالیٰ نے اس گنتی سے جو کافرونکے عذاب کرنیکے لیے مقرر کی ہے مثلاً اسلیے کہ اگر دوزخیونکا مقابلہ اور اونکو مغلوب
کرنا ارادہ کیا ہے تو انیس سے بہی کچہہ نہین ہوسکتا ہے اور اگر عذابکے اسبابکو سرانجام کرنا اور لکڑیان او
کندے آگ مین جلانے کیواسطے جمع کرانے کا ارادہ کیا ہے تو یہہ بہی کام اتنے تہوڑے گنتی کے شخصونسے نہو سکیگا
اور اگر یون ارادہ فرمایا ہے کہ مین اپنے قدرت کاملہ سے اون فرشتونکے ہاتہونسے عذاب کرواونگا تو
فرشتونکا ہونا نہونا برابر ہے اور اگر اسباب ظاہری کی رعایت سے اونکو مقرر فرمایا ہے تو ایک دو ہی کافی ہی
بقدر ضرورت تہے اور اگر بالفرض عدد ہی معین کرنا منظور تہا تو اور عدد جو مشہور ہین اور معتبر ہین جیسے دس
یا بیس کہ یہہ عدد عقود مین یا پندرہ یا ستر یا بارہ مقرر فرماتا تہا یہہ عدد یعنے انیس جنکا کسے جگہہ
اور کسے فرقہ کے نزدیک اعتبار نہین ہے کسواسطے مقرر فرمائے ہین اور اس واقعہ مین دو فرقونکو یعنے
ضعیف الایمان اور کافرونکو گمراہی پر گمراہی زیادہ ہوئی اور دو فرقونکو یعنے مومنین اور اہل کتاب کو
ہدایت پر ہدایت زیادہ ہوئی سو حقتعالیٰ لوگونکو عبرت اور نصیحت کیطور پر فرماتا ہے کَذٰلِکَ الخ اسیطرح
ہر واقع مین گمراہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے اسیطور سے کہ اوس واقعہ کے بہید سے اوسکے نظر کو بند کر دیتا ہے
اور اوسکے ظاہر پر اوس شخص کے فہم کو قاصر رکہتا ہے آخر کو شک و تردد مین پڑجاتا ہے یا اوسکا انکار کر بیٹہتا ہے
اور اوسکے ساتہہ مسخر کرنے لگتا ہے اور ضلالت و گمراہی کے بہنور مین پڑکے ہلاک ہوتا ہے وَیَہْدِیْ الخ اور راہ
دکہلاتا ہے اور مطلب کو پہنچاتا ہے جسکو چاہتا ہے اسطور سے کہ اوسکے نظر کو اوس واقعہ کے بہید کو پہنچاتا ہے اور اوسکے
حقیقت کو وہ دریافت کرلیتا ہے اس سبب سے اوسکا اطمینان اور یقین روز بروز بڑہتا جاتا ہے وَمَا یَعْلَمُ الخ اور
نہین جانتا ہے تیرے پروردگار کے لشکر کو کوئی مگر وہی چنانچہ اوسکے لشکرونمین بعضے وہ ہین کہ تن تنہا

لاکھون کروڑون کو کافی ہین جیسے ملک الموت اور جیسے آفتاب اور ماہتاب دنیا مین روشنی کیلیئے اور بعضی وہ ہین کہ
دو دو مل کر کام کرتے ہین جیسے کرام کاتبین اور دو آنکھین اور دو کان اور بعضی وہ ہین کہ تین تین مل کر
کام کرتے ہین جیسے موالید ثلثہ یعنے نباتات اور جمادات اور حیوانات اور بعضی وہ ہین کہ چار چار ملکے کام
کرتے ہین جیسے عناصر اربعہ اور بعضے پانچ پانچ جیسے حواس خمسہ اور خمسہ متحیرہ یعنی آفتاب اور ماہتاب کے سوا پانچون
ستارے یعنی زحل اور مشتری اور مریخ اور زہرہ اور عطارد سیطرح اور چیزین ہین اور جو غرض کہ قرآن مین
دوزخ کے ذکر سے اور پیغمبرونکے بیان سے منظور ہے وہ اس حکمت کے بیانپر موقوف ہی نہین ہے، وَمَا هِيَ الخ
اور نہین ہے وہ دوزخ مگر عبرت اور پند آدمیونکے لیئے تاکہ اوسکا احوال سنکر غضب الٰہی قہر الٰہی سے ڈرین اور اوسکی
نافرمانی نکرین اور اگر کافرین کہین کہ اس عدد مقرری کی حکمت اگرچہ ہمارے فہم مین نہین آسکتی ہے لیکن اس
عدد کا خلاف حکمت ہونا ظاہر ہے اسلیئے کہ یہہ عدد بہت قلیل ہین اور عدد قلیل عبرت اور خوف کا سبب
نہین ہوسکتے ہین تو اوسکے جواب مین ہم کہتے ہین كَلَّا الخ ٥ عزیزی ٥ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝
وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ۝ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ
أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ۝ ٥ ت نہ قسم ساتھ چاند کے اور قسم ساتھ رات کے
جب پشت دے اور قسم صبح کی جب روشن ہووے البتہ دوزخ ایک چیزون بڑی سے ڈرانیوالے ہے بنی آدم کو
ڈرانیوالی ہے واسطے اوسکے جو کہ چاہے تم مین سے کہ آگے بڑہے یا پیچھے رہے ٥ فتح ٥ سچ کہتا ہون قسم ہے
چاندکی اور راتکی جب پیٹھ پھیری اور صبح کی جب روشن ہووے وہ دوزخ ایک ہے بڑی چیزون مین ڈرانے
لوگونکو جو کوئی چاہے تم مین کہ آگے بڑہے یا پیچھے رہے ٥ موضح ٥ تفسیر كَلَّا الخ اس عدد کو ہرگز تھوڑا
مت جانو وَالْقَمَرِ قسم کہتا ہون مین ماہتاب کی جسکا نور تمام مہینے مین انیس رات خوب معلوم ہوتا ہے
اسلیئے کہ آفتاب سے مجتمع ہونیکے وقت مین اوسکا نور ہرگز معلوم نہین ہے اور اس اجتماع کے پہلے بہی چار پانچ
ضعیف النور رہتا ہے چنانچہ اور ستارون مین اوسمین چندان امتیاز نہین رہتا ہے اور اس اجتماع کی بعد
بہی ہلالیت کے دنومین کچھ اوپر تین دن اسیطرح رہتا ہے باقی رہی انیس راتین کہ اتنے راتومین چاندکی روشنی
کی تاثیر کفایت کرتی ہے اور تمام جہانکو اپنے نور سے بہر دیتی ہے چنانچہ ہزارون میوے اسکی تاثیر سے بڑہتے ہین
اور ہزارون لاکہون دانے کہیتومین مغز سے پر ہوجاتے ہین اور دریاؤنمین اور اوگنے والی چیزونمین اور حیوانات کے
جسمون مین اور اونکے خلطون اور دماغون اور گوشتون اور چربیونمین رطوبتونکی زیادتی اسیکے سبب سے
حاصل ہوتی ہے سو اب یہان انیس عددکی تاثیر کو دیکہو کہ کسقدر عظمت و بزرگی رکہتی ہی جسنے تمام جہانکو
آباد کر دیا اور ایسے بڑے کارخانہ کو سر انجام دے دیا وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ اور قسم کہتا ہون مین راتکی جب پیٹھ
دیکے بہاگ گئی ہے آفتابکی روشنی قاہرہ کے سبب سے اگرچہ آفتاب اوسوقت افق کے نیچے ہوتا ہے وَالصُّبْحِ
إِذَا أَسْفَرَ قسم کہتا ہون مین صبح کی جسوقت روشن ہوتی ہے اور اپنے نور سے تمام جہانکو منور کردیتی ہے اور
قوت باصرہ کو بیکار ہوجانے کے بعد پہر کام مین لگاتی ہے اور یہہ بہی آفتاب کے نور کی تاثیر کے سبب سے ہے
اگرچہ آفتاب انیس درجہ افق کے نیچے واقع ہے سو ان عمدہ تین کارخانونکے ساتھ جو انیس عدد کی تاثیر کے سبب سے

مولانا شاہ عبد العزیز ... اسکا تفسیر جزو تبارک الذی مین اور بہت جگہ لکھا ہے وہان دیکھ لیوین ۱۲

اور کاموں میں سرانجام کی صورت قبول کرتے ہیں ہم دلیل پکڑتے ہیں اسپر کہ اِنَّھَا الخ یعنی بیشک وہ دوزخ بھی ایک عمدہ کارخانہ ہے خدائی کارخانوں سے کہ حقتعالےٰ کی عدالت اور انتقام کا ظہور اوسی کارخانہ میں ہے سو یہ کارخانہ بھی اگر انیس فرشتوں سے سرانجام پاوے تو کچھ عجب نہیں ہے اسلیے کہ اوسکے قدرت کے بہت سے کارخانہ اسے عدد سے سرانجام پاتے ہیں نہایت امر یہہ ہے کہ دوزخ نَذِیْرًا الخ ڈرانے والی ہے آدمیوں کیواسطے یعنے آدمی اوسکے اوصاف جو سنتے ہیں تو وہ سننا اونکے خوف کا سبب بڑا ہے بخلاف اور کارخانوں کے جیسے آفتاب کے تو تاثیر اور رات کا جانا اور صبح کا آنا اونمین سے کوئی چیز اونکے خوف کا سبب نہیں پڑتے ہے سوا اوس کارخانے کے خوف کے سبب سے اوسکے حالمین تامل نہیں کرتے ہیں اور اوسکی حقیقت کو دریافت نہیں کرتے ہیں بلکہ انکار کر بیٹھتے ہیں اور اور کارخانوں مین جو تھوڑے نفع کی امید ہے تو اوسطرف رغبت سے تامل اور غور کرتے ہیں اور اوسکے اسبابکو بھی خوب سمجھتے ہیں بلکہ حکمت اور ہئیت کی کتابوں مین لکھہ چھوڑتے ہیں اس سبب سے اون کارخانوں مین بتعجب انکار نہیں کرتے ہیں اور اون کارخانوں مین اگرچہ کچھہ خوف و ڈر ہوتا ہے تو خاص بعضے آدمیوں کو ہوتا ہے جیسے چور کہ چاند کی روشنی اور رات کے جانے اور صبح کے آنے سے خوف کرتے ہیں اور چوروں کی سوای کوئی خوف نہیں کرتا ہے بخلاف دوزخ کے خوف کے اسلیے کہ وہ عام ہے لِمَنْ شَاءَ الخ ہر شخص کیلیے تم مین سے سو جو چاہے آگے بڑھے بہتر مین یا برائی مین اَوْ یَتَاَخَّرَ یا چاہے پیچھے ہٹے بھلائیمین یا برائی مین اسلیے کہ برے کام مین آگے بڑھنے سے دوزخ کا خوف لاحق ہوتا ہے اور اچھے کام مین تاخیر کرنے سے بھی دوزخ کا خوف ہوتا ہے اور ہر کار خیر مین آگے بڑھنے والا اور ہر برے کام مین پیچھے ہٹنے والا بہت کمیاب اور نادر الوجود ہوتا ہے وَالنَّادِرُ کَالْمَعْدُوْمِ مثل مشہور ہے اور اکثر بنے آدم کا حال یہہ ہے کہ اگر ایک برے کام کو چھوڑتے ہیں تو دوسرے کو پکڑتے ہیں اور اسیطرح اگر ایک نیک کام مین پیش قدمی کرتے ہیں تو دوسرے نیک کام سے تاخیر ہوتی ہے اسی سبب سے دوزخ کا خوف سبکو لاحق ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ دوزخ کے وارد گیر قیامت کے دن عام ہوگی اسلیے کہ کُلُّ نَفْسٍ الخ

عزیزی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ اِلَّا اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ ہر شخص اپنے کیے میں گرو میں ہے مگر اہل سعادت باغوں مین ہونگے سوال پوچھتے گنہگاروں کی کہ کس چیز نے داخل کیا تمکو بیچ دوزخ کے

فتح ہر جی اپنے کیے میں پہنسا ہے مگر داہنے والے باغوں مین ملکر پوچھتے ہیں گناہ گاروں کا احوال تم کاہی سے پہنسے دوزخ مین

موضح

تفسیر کُلُّ نَفْسٍ الخ ہر جان بدلی مین اوسکے جو کمایا ہے برائی کرنے اور نیکی کے نکرنے سے رَهِیْنَةٌ گرو ہوگی دوزخ مین اور دوزخ کے موکلوں کے ہاتھوں مین اور جو حاصل کرنیکے آلات و اسباب ہر نفس مین انیس چیزین ہیں دو ہاتھہ اور دو پانو اور زبان اور دل اور پیشاب و پاخانہ کا مقام اور پیٹ اور پیہٹہ اور حواس خمسہ یعنی باصرہ سامعہ لامسہ ذائقہ شامہ اور فکر و عقل اور شہوت و غضب اسی سبب سے دوزخ مین انیس فرشتے اوسپر عذاب کرینگے اور ایذا پہنچاوینگے اور کوئی شخص ان چیزونکے استعمال مین بیجا قصور نہیں بچا ہے ہر شخص تقصیروار ہے یا ان چیزونکے غیر محل مین صرف کرنے سے یا اونکے محل مین صرف نکرنے سے یہی سبب ہے کہ دوزخ کے موکلوں سے کسی شخص کو خلاصی بھی متصور نہیں ہے اِلَّا

لغو اور باطل باتون کا چرچا اور فاسقون کے فسق کا بیان کرنا دوسری برائی آپس کے کلام مین نکتہ گیری
اور عیب جوئی اپنے اور اوس کلام کے عیب کو بیان کرنا تیسری برائی تعصب کی راہ سے مذہبون مین اور بدعتی
کے توہمون مین لڑائی جھگڑا اور اپنے سخن پر ضد کرنی اور شریعت کے حکم سے زیادہ اپنے ہاتھ کے بینے مین جھگڑا
کرنا چوتھی برائی کلام کو وزن اور قافیہ اور استعارہ اور خوش تقریری سے آراستہ کرنا اور بیہودہ باتون کی ہجو اور
برائی کی تعریف کے اشعار پڑھنا اور اوس مضمون سے لذت حاصل کرنی پانچوین برائی فحش باتین یعنی جماع یا پیشاب
یا پاخانے کے مقام کے ذکر سے یا پردہ نشین عورتون کا نام لیکر چھٹی برائی آپس مین سخت گوئی کرنی جیسے بیجا احمق
جاہل وغیرہ کسیکو کہنا ساتوین برائی گالی دینی کسیکو اور کسیکی آبرو لینی آٹھوین برائی لعنت کا استعمال کرنا
خصوصاً غیر مستحق پر نوین برائی ہنسی اور مسخری کی زیادتی کرنی ہنسی کے اندازہ سے جو دوسرے کے رنج و ملال کا سبب ہوے
دسوین برائی تہمت اور بہتان لگانا اور بے گناہ کی طرف برائی کے نسبت کرنی گیارہوین برائی مسلمان
کی حرکات اور سکنات پر ہنسنا ازراہ تمسخر کے اور مسلمانون کے عیب بیان کرنے اور انکو ہنسوانا بارہوین برائی وعدہ خلافی
کرنے تیرہوین برائی جھوٹ بولنا پھر اوسپر مبالغہ کرنا چودہوین برائی آدمیون کی چھپی بھید انکو کھولنا اور لوگون کے
گھر کی چھپی باتونکو سبکے سامنے ظاہر کرنا پندرہوین برائی بددعا کرنی سولہوین برائی نیت بد کرنی سترہوین
برائی امید بہری اور سر لگانی اٹھارہوین برائی مونہہ پر کسیکی تعریف کرنی انیسوین برائی اپنا اور اپنی قوم کا
اور اپنے بزرگونکا فخر اور شور سے بیان کرنا سو ان انیس آفتون نے ہمکو ان انیس بلا و غمون مین ڈالا یعنی دوزخ کے
انیس موکلونکے ہاتھہ مین گرفتار ہوئے وکنا الخ اور تھے ہم جھٹلاتے قیامت کے دنکو اور قیامت مین
انیس واقعہ بہت سخت اور کٹھن ہین اونمین چھہ وہ ہین جو نفخہ اول کے بعد واقع ہونگے چنانچہ پہلا واقعہ تمام خلق کا
مرنا دوسرا زمین کا بھونچال تیسرا ستارون کا منتشر ہونا چوتھا چاند سورج کا بے نور ہوجانا پانچوان پہاڑونکا
اڑنا چھٹا دریا مین آگ لگ جانا اور تیرہ ان واقعہ وہ ہین جو نفخہ ثانی کے بعد ہونگے چنانچہ پہلا مردونکا زندہ ہونا
دوسرا گروہ گروہ کرکے انکو میدان حشر مین ہانکنا تیسرا اودہم کا زیادہ ہونا یہانتک کہ سب موقف والونکو گھیر لیگا
چوتھا دوزخ اور آفتاب کی گرمی سے لوگونکے بدنونسے پسینے کا دریا بہنا پانچوان سایہ کا کہین نہونا چھٹا موقف مین
کھڑا رہنا ساتوان قہر الہی کی تجلی کا ظہور اٹھوان سوال حسابکا نوان عملونکو وزن کرنا دسوان نامہ اعمالکا
دینا سیدہے ہاتھہ مین یا اولٹے مین گیارہوان روانہ ہونا موقف سے بہشت یا دوزخ کی طرف بارہوان پل صراط پر سے
گذرنا تیرہوان داخل ہونا جنت مین یا دوزخ مین سو جب ہمنے قیامت کے دنکا انکار کیا تو گویا ان انیسون چیزونکا
انکار کیا ہمنے سو ہر واقعہ کے انکار کی سزا مین ایک ایک دوزخ کا موکل ہمارے پیچھے پڑا اور ہمکو اس بلا مین گرفتار کیا
کاشکے ابتدائے عمر مین اون چیزونکا انکار کرکے پھر آخر عمر مین توبہ کی ہوتی ہمنے تا کہ اوس پہلے انکار پر مواخذہ
نہوتا لیکن ہم اپنے شامت سے اون برے کامونکو عمر بھر کرتے رہے حتی الخ یہانتک کہ آن پہنچی ہمکو موت
پھر موت کے بعد خبردار ہونا اور پچھتانا کچھہ ہمارے کام نہ آیا اسلیے کہ عمل اور توبہ کرنے کا وقت نرہا اور حق تعالی
فرماتا ہے کہ اون لوگونکو نہ اپنے خلاصی کی فکر آپکی نہ کہین اور طرفسے اونکو مدد اور اعانت کی امید باقی رہی ہے

فتح پس نفع نہ دیگی اونکو شفاعت شفاعت کرنے والونکی پس کیا ہے اونکو نصیحت سے مونہہ پہری ہوئی ۞
موضح پہر کام نہ آویگی اونکو سفارش سفارش کرنے والونکی پہر کیا ہوا ہی اونکو سمجہوتی سے مونہہ موڑی ۞
تفسیر مراد شفاعت کرنے والونسے انبیا اور فرشتے وغیرہ ہین یعنے بالفرض التقدیر اگر سب جمع ہون اونکو
شفاعت کرنے پر یعنے کافرونکی سو نفع دیگی اونکو وہ شفاعت پس یہہ مراد نہین ہے کہ وہ شفاعت کرینگے اونکی اور
نہ نفع دیگی شفاعت اونکو اسلیے کہ شفاعت دن قیامت کے موقوف ہوگی اذن پر اور قابلیت محل کی یعنی جسکی
شفاعت کی جاوے ہی کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ شفاعت کرینگے فرشتے اور نبی اور شہید اور صالحین اور
تمام مومن پس نہین باقی رہینگے دوزخ مین مگر چار قسم کے لوگ پہر پڑہی ابن مسعود نے یہہ آیت قالوا لم نک من المصلین
سے بیوم الدین تک اور کہا ابن عباس رضہ نے کہ حضرت محمد علیہ السلام شفاعت کرینگے تیسرا پہر شفاعت کرینگے
فرشتے پہر انبیا علیہم السلام پہر باپ پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ باقی رہے رحمت میری اور نہین چہوڑونگا دوزخ
مین مگر اوسکو کہ حرام کی مین نے اوسپر جنت یعنی کافر اور کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سے ایک اہل جنت کو کیا
فراق کیا نہین پہچانتا تو مجہکو مین وہی ہون کہ پلایا تہا مینے تجہکو شربت اور کہیگا ایک اور کہ مین وہ ہون
کہ دیا تہا مینے تجہکو پانی وضو کو اور کہیگا ایک اور کہ کہلایا تہا مینے تجہکو لقمہ اور کہیگا ایک اور کہ پہنایا تہا مینے
تجہکو ایک کپڑا علی ہذا القیاس اور کچہہ کچہہ کہینگے پس شفاعت کریگا یہہ اونکی پہر داخل کروا دیگا جنت میں
یا تو پہلے داخل ہونے دوزخ کے یا بعد اوسکے **طرح تنبیہ** نماز کے ترک پر بہت وعید آئی ہے
اور نماز پڑہنے کے بہت فائدہ ہین چنانچہ حضرت عثمان رض فرماتی ہین جو شخص نگہبانی کرے پانچون نمازونکی
کہ وقت پر پڑہے اور ہمیشگی کرے اونپر بزرگی بخشی اوسکو اللہ تو بزرگیان پہلے دوست رکہے اللہ اوسکو اور
رہے بدن اوسکا تندرست اور نگہبانی کرین اوسکی فرشتے اور اوترے برکت اوسکے گہر مین اور ظاہر ہو
اوسکے مونہہ پر نشانی نیکونکی اور نرم کرے اللہ دل اوسکا اور گذر جاوے پل صراط پر مانند بجلی چمکنی والیکے
اور نجات بخشی اوسکو اللہ دوزخ سے اور اوتارے اوسکو اللہ ہمسایہ مین اون لوگونکے کہ نہین خوف
اونپر اور نہ غمگین ہونگے **منہیات** پہر نہ نفع کریگی اونکو شفاعت شفاعت کرنیوالونکی
اسلیے کہ شفاعت کرنیوالے یا بدنی عمل مین یا مالی سو بدنی عملونمین سردار نماز ہے اور مالی عملونمین سردار
مسکینونکو کہانا کہلانا ہے پہر جب یہہ دونو عمل اونکے دشمن ہونگے اور اونسے عوض لینے کو مستعد اور
مہیا ہونگے تو سفارش کا کیا ذکر ہے اور پہر جب یہہ سردار کینہ کشی پر مستعد ہونگے تو اور بدنی اور عملونکی
کیا طاقت ہے کہ اس مقدمہ مین دم مار سکین اور یا شفاعت کرنیوالے پیغمبر ہین یا قرآن مجید سو قیامت
انکار کرنے کے سبب سے جو پیغمبر اور قرآن مجید کا عمدہ مطلب ہے پیغمبر اور قرآن شریف انکی صورت سے بیزار ہونگے
پہر انکی سفارش کرنے کا کیا ذکر ہے اور شفاعت کرنے والے اولیا اور علما اور شہدا ہین سو ان لوگونکے
بد صحبتونمین بیٹہنے کے سبب اور بیہودہ گوئی اور حرام چیزونکے مرتکب ہونے اور لعن طعن کرنے اور نیک
بختونکے آئین اور صنعونسے مخالفت کرنیکے سبب اولیا اور علما اور شہدا بہی انسے بیزار ہونگے
اسلیے کہ دنیا مین کبہی اونکی صحبت کیطرف میلان نکیا اور اونکی نصیحت کو نہ سنا بلکہ اونکی صنعون اور آئین

اور یہہ اونکی درخواست ایسے ہے جیسے کسان اور گنوار دیہاتی چاہین کہ اونکی ہر ایک کے نام پر علیحدہ علیحدہ
بادشاہ کا فرمان آوے اور اوسمین کسی صوبہ دار فوجدار کا وسطہ نہو اور یون کہین کہ جبتک ہمارے ہر ایک کے
نام پر جدا جدا بادشاہی فرمان معتبر ایلچیونکی معرفت سے نہ آویگا تبتک ہم اس صوبہ دار اور اس فوجدار کی
اطاعت نکرینگے اور اوسکی کچھہ بھی حاضر نہوینگے اور اسکی باتکو ہرگز نسنینگے ۔ منقول ہے کہ بعضے
روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ کے کافر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تہے کہ ہم ہرگز تمہاری پیروی نکرینگے
اور تمہاری بات کو نسنینگے جبتک ہماری ہر ایک کیواسطے ایک ایک فرمان آسمان سے بیچ تمہارے واسطے
کے نازل ہووے اور صبح کیوقت ہمارے ہر ایک کے سرہانے سے ظاہر ہووے اور اوسکے لفافہ پر سربمہر کیطور پر لکہا ہو
کہ یہہ فرمان رب العالمین کیطرف سے فلانے شخص فلانے کے بیٹے کی طرف اور اوس نامہ مین تمہاری طاعت کا حکم
ہووے تو البتہ ہم قبول کرین اور تمہاری پیروی کرین سو حق تعالی اونکی باطل فرمائش کے رد مین فرماتا ہے
کلا الخ ۝ عزیزی ۝ كَلَّا بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۝ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن
شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ نہ نہ بلکہ نہین ڈرتے ہین آخرۃ سے نہ نہ تحقیق قرآن نصیحت ہے پس جو چاہے پڑہے اوسکو
۝ فتح کوئی نہین ڈرتے نہین آخرۃ سے کوئی نہین یہہ سمجہوتی ہی پہر جو کوئی چاہے یہہ یاد کرے
۝ موضح تفسیر کلا بل الخ ہرگز ایسی خواہش نکرین اسلیے کہ جب کسی آفت سے اپنے
خلاصی کی فکر پڑتی ہی تو اوسوقت تکبر و غرور کچھہ کام نہین آتا جیسا کہ بیمار قریب المرگ نہین کہتا ہی کہ
ہمارا مرتبہ نہین چاہتا ہے کہ ہم طبیب کے دوا کرین اور اوسکے کہے پر عمل کرین بلکہ یہہ لوگ نہین ڈرتے ہین
آخرت سے اور ہرگز یقین نہین کرتے ہین اسکا کہ اوس عالم مین انکے افعال کی سزا انکو ملیگی تاکہ اوسکی خلاصی
کی فکر کرین اور اوسکے تدبیر کسی سے پوچہین اور کسیکی نصیحت سنین پہر حکم ہوتا ہے کہ اس انکے کلام مین
ایک اور خلل اور ہے کلا الخ ہرگز ایسا نہ سمجہین کہ یہہ نصیحت اوتری ہی انکے غیر کے واسطے بلکہ یہہ
قرآن نصیحت عام ہے کسے ایک کے واسطے مخصوص نہین ہے کہ فقط اوسیکے واسطے ہو بلکہ جو ڈرے
اوسیکے لیے ہے اسواسطے کہ یہہ آدم کا کلام نہین ہے بلکہ کلام الہی ہے اپنے بندونکی ہدایت کے لیے بہیجا ہے
حضرت پیغمبر اور جبرئیل علیہما السلام اور قاری اور اوستاد بیچمین وسطہ پڑے ہین سو یہہ قرآن شریف
تذکرہ حق تعالی کا ہے جیسے قاضی نے ایک شہر کا تذکرہ لکہدیتا ہے پہر جس قاضی پاس اوسے لیجاوے اور
زمانے مین یا آگے چلکر وہ اوسپر عمل کریگا فمن الخ سو جو چاہے یاد کرے پس قرآن کو اور اوسکے
معنو مین غور کرے اور اوسپر عمل کرے ۝ عزیزی ۝ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ
اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝ اور یاد نہین کرتے بندے مگر اوسوقت کہ چاہے خدا وہ
لائق ہے اسکے کہ اوسے ڈرین اور وہ ہے لائق اسکے کہ بخشے ۝ فتح ۝ اور وہ یاد نہی کرین کہ
چاہے اللہ وہ ہے جسسے ڈرچاہیے اور وہ ہی بخشنے کے لائق ۝ موضح تفسیر وما یذکرون الخ
اور خوب یاد نہین کرتے ہین اس قرآن کو باوجود بقدر وسعت اور کہلی سمجہہ کے مگر جسوقت چاہے گا
اللہ تعالے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ بعضے ان لوگونمین سے جب غضب لڑ نہ کر دینگے اور جنگ و قتال کر لینگے اور

۱۶ پہر ایک پیسہ اور نہ [illegible] دنیا ہوا [illegible]

اس قرآن کے امر و نہی کی مخالفت کرنیسے خوب طرحسے خرابی و ذلت حاصل ہوئیگی اور کتنے قبیلے قتل ہونگے
اور مال و عزت کا نقصان قرار واقعی اس نعمت عظمی کے انکار کی شامت سے ہوئیگا تب اس نعمت کی
قدر جانینگے اور اسکو یاد کرینگے اور اسکی نصیحتوں پر عمل کرینگے اور اس سے نفع حاصل کرینگے لیکن وہ ایسا
غفور الرحیم ہے کہ اوسوقت بہی انکے اقرار کو اور اس قرآن کی نصیحت پر چلنیکو اپنے قبول کریگا اور انکو
ہدایت کریگا اور انکے پچہلے گناہ معاف کریگا اسلیئے کہ ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی الخ وہ اللہ تعالی لائق تقوی کیے ہے
اوس سے تقوی یعنی ڈرنا چاہیے اور وہی بخشنے اور کرم کے لائق ہے یعنے آدمی کیسے ہے گناہ کرے اور عمر بہر
حق تعالی کی نافرمانی کرے لیکن جب تقوی کی راہ چلیگا وہ اوسکے سب گناہ بخشدیگا اور یہہ اوسکی نہایت
لطف اور رحمت کا سبب ہے انس بن مالک آپکے خادم خاص اور اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت
صلے اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے حضرت رب العزت تعالی شانہ وجل سلطانہ سے اس مقام پر حاشیہ
منہیہ کیطور پر ایک عبارت اس آیت کی تلاوت کے بعد نقل فرمائی ہے اوسکے الفاظ یہہ ہین قَالَ رَبُّکُمْ
عَزَّوَجَلَّ اَنَا اَھْلٌ اَنْ اُتَّقٰی فَلَا یُشْرَکُ بِیْ شَیْءٌ فَاِذَا اتَّقَانِیَ الْعَبْدُ فَاَنَا اَھْلٌ اَنْ
اَغْفِرَ لَہٗ سورۃ القیمۃ یہہ سورت مکی ہے اسمین چالیس آیتین اور ایک سو ننانوے کلمے اور چہ سو
باون حرف ہین اور رکوع دو اور اوتری ہی یہہ بعد قارعہ کے اور اس سورۃ کے ربط کی وجہ سورۃ
مدثر سے یہہ ہے کہ سورۃ مدثر مین قیامت کے ظاہری واقعہ کی ابتدا مذکور ہے یعنے صور کا پہونکنا
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ اور اوسکے انتہا مین بہی مذکور ہے یعنے سَاُصْلِیْہِ سَقَرَ
اور کل نفس سے فِیْ سَقَرَ تک اس مین اور اس سورۃ مین قیامت کے باطنی واقعہ کی ابتدا مذکور ہے جو عقل
سوچ کو متحیر کردیگا چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ اور اوسکے انتہا مین بہی مذکور ہے
یعنے وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ بَاسِرَۃٌ سے فَاقِرَۃٌ تک پس وہ سورت قیامت کی ظاہر کے بیان مین ہے اور یہہ سورت
قیامت کے باطن کے بیان مین ہے اور اس سورت کا نام سورہ قیامت ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ اس سورۃ مین
قیامت کے آنیکو ایسی واضح دلیلوں سے بیان فرمایا ہے جسکا سمجہنا بہت آسان ہے اور ہر شخص کو
عام ہو یا خاص جب اپنے دل کی طرف رجوع اور تہوڑا فکر و تامل کرے تو یہہ بات اوسکے سمجہہ مین آسکتی ہے
اور اس سورتکے سورۃ قیامت کہنے کی وجہ یہہ ہے کہ اسمین قیامت صغری اور کبری دونون بیان
ہوئی ہین چنانچہ اول سورت سے کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ تک قیامت کبری کا بیان ہے اور کَلَّآ
اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ سے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی تک قیامت صغری کا بیان ہے اس سبب سے
اس سورت کو سورہ قیامت کہنا اولی اور انسب ہوا اسلیئے کہ یہہ سورت تمام اقسام قیامت کو محیط ہے اور
خوب واضح دلیلوں سے اسکو ثابت کرتی ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ۙ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ قسم کہاتا ہون مین دن قیامت کی
اور قسم کہاتا ہون مین ساتہہ نفس ملامت کرنیوالیکے **فتح** قسم کہاتا ہون قیامت کے دنکی اور قسم
کہاتا ہون جی کی جو الاہنا دیتا ہے ۵ **مواہب تفسیر** کہا مغیرہ ابن شعبہ نے کہتے ہین

لوگ قیامت قیامت اور انکی قیامت موت ہے اور حاضر ہوئی علقمہ ایک جنازہ پر جب دفن ہوا مردہ تو کہا علقمہ نے اسکے تو قیامت آگئی کسے بزرگ نے اس مضمون کو شعر مین لکہا ہے ع خرجت من الدنیا و قامت قیامتی * غداۃ اقل الحاملون جنازتی * ترجمہ یعنی نکلا مین دنیا سے روز قایم ہوئی قیامت میری اس کے دن اوٹہائین گے اوٹہانے والے جنازہ میرے کو اور مفسرین کو نفس لوامہ کے معنو مین اختلاف ہے سو جو مفسرین محقق ہین انہون نے یون بیان کیا ہے کہ آدمی کا نفس ایک چیز ہے لیکن اوسکی تین حالتین ہین اگر عالم علوی کیطرف مائل ہوا اور عبادت اور فرمانبرداری مین اسکو خوشی حاصل ہوئی اور شریعت کی پیروی مین اسکو تسکین و چین ہوا تو اوس نفس کو مطمئنہ کہتے ہین اور اگر عالم سفلی کی طرف اوسکا میلان اور دنیا کی خواہش و لذتون اور عار و ننگ اور انتقام اور کینہ کشی کی طرف رغبت کی اور شریعت کی پیروی سے بہاگا اوسکو نفس امّارہ کہتے ہین اسلیئے کہ روح کو برائی کا حکم کرتا ہے اور اگر کبہی عالم سفلی کیطرف میلان کرتا ہے اور شہوت و غضب مین مبتلا ہوتا ہے اور کبہی عالم علوی کیطرف میلان کرتا ہے اور شہوت و غضب کو برا جانتا ہے اور اوس سے بہاگتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور اپنے تئین آپ ملامت کرتا ہے اوس نفس کو لوامہ کہتے ہین اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک نفس لوامہ ہوگا اور اپنے تئین ملامت کریگا اسلیئے کہ اگر نیک ہے تو بہی اپنے تئین ملامت کریگا کہ نیکی زیادہ اور کیون نہ کی اور اپنے بعضے وقتونکو بیفائدہ کیون گنوایا اور اگر بد ہوگا تو اپنے تئین اسپر ملامت کریگا کہ کیون برائی کی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جنت والونکو کسی چیز کی حسرت نہوگی مگر ایک چیز کے جو دنیا مین کوئی ساعت بے یاد الٰہی کے گذاری ہوگی اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دنیا مین بہی ایماندار آدمی کا یہی نشان ہے کہ ہمیشہ اپنے ملامت مین ہے اسلیئے کہ کوئی آدمی تقصیر سے خالی نہین ہے پہر وہ تقصیر معرفت الٰہی اور اوسکی لوازم مین ہو یا عبادت و تقوی مین یا اوسکے شرایط و آداب مین ہو اور بعضون نے یون فرق بیان کیا ہے کہ نفس مطمئنہ نفس انبیا اور اولیاء کاملین کے ہین جنہون نے حق تعالیٰ کی یاد اور اوسکی محبت مین چین و اطمینان پیدا کیا اور وسوسون اور خطرونکی کشمکش سے خلاصی پائی ہے اور نفس ملہمہ صالح ایماندارون اور نیکونکا نفس ہے اور نفس لوامہ گنہگارون تائب اور تقصیر وارون نادم کا نفس ہے اور نفس امّارہ کافرونکا نفس ہے اور اون فاسقونکا جو فسق پر اڑ رہے ہین اور جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ اوس حسرت اور ندامت پر جو قیامت کے دن ہوگی اوسپر کچہہ قسم کہانے کی حاجت نہین اور اسیطرح کافرونکی غفلت کے سبب سے قیامت کے آنے پر یا تہہ نفس لوامہ کے قسم کہانی بہی مفید نہین ہے تو اب فرماتے ہین کہ ان دونو قسمونکو جو مطلب کے ثابت کرنے مین عمدہ دلیل نہین چہوڑ کے قیامت کے آنے مین کافرونکے شبہے کو دور کرتے ہین اور اونسے پوچہتے ہین کہ ایحسب الخ

عزیزی

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝ کیا گمان کرتے آدمی کہ جمع نکرینگے ہم ہڈیون کو اوسکی ہان کرین گے ہم قادر ہین اوپر اسکے کہ برابر کرین ہم سر اونگلیون اوسکی کو ۝

فتح کیا خیال کرتا ہے آدمی کہ ہم جمع نکرین گے اوسکے ہڈیان کیون نہین سکتے ہین

کہ ٹہیک کر دینگے اوسکے پوریان موضح تفسیر ایحسب الخ کیا گمان کرتا ہے آدمی جو
عقل اور فہم کے جسکے سببسے تمام مخلوقات سے ممتاز ہے اور نظر اور فکر کو اور ایک چیز کو دوسری چیز پر
قیاس کرنے کو اپنا خاصہ جانتا ہے اور اس سببسے اپنے کو بڑا جانتا ہے اوسپر ناز کرتا ہے اور باوجود اس
عقل اور دانائی کے ایسا اعتقاد کرتا ہے اَن لن الخ ایسا کہ ہرگز نہ جمع کرینگے ہم بوسیدہ پریشان
ہڈیان اوسکی قیامت کے دن دوبارہ زندگی دیکر مفسرین نے کہا ہے کہ اس سورت کے نازل ہونیکا
سبب یہہ تہا کہ عدی بن ربیعہ اخنس بن شریق کا داماد جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ مین
رہتا تہا اور آپ کو بہت ایذا پہنچاتا تہا چنانچہ اون دونوں کے حق مین یہہ دعا کے تہے اللّٰھم اکفنی جاری السوء
سو وہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ تم جو ہمکو قیامت کے
آنے سے ڈرایا کرتے ہو بہلا اسکا کچھہ حال تو مجھسے بیان کرو مین سنون دیکھون میری عقل مین آتا ہے
یا نہین چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھہ قیامت کا حال اوسے بیان فرمایا کہ جتنے مردے ہین
اوسدن زندہ کئے جاوینگے اور جو کچھہ دنیا مین کیا ہے سبکا حساب دینا پڑیگا اوس کمبخت نے کہا کہ یہہ ایسی
باتہے کہ اگر مین اپنے آنکھہ سے دیکھون تو بہی یقین نکرون اور اوسکو سچا نجانون بلکہ یون کہون کہ یہہ سب
ہتہ بندی اور خیال ہین حقیقت مین کچھہ بہی نہین ہے اسلیے کہ میری عقل ہرگز ایسا کو تجویز نہین
کرتی ہے کہ ہزارون سال کی مردونکی ہڈیان جو تمام جہان مین پہیل گئین ہین اونکو اللہ تعالیٰ جمع کرکے زندہ
کریگا سو یہہ سورت اوسکے اس امر کے تعجب اور بعید جاننے کے رد کیواسطے نازل ہوئی اور ارشاد ہوا
کہ بلی البتہ ہم جمع کرینگے آدمیونکی سڑی ہوئی ہڈیونکو اور آدمیونکی منتشر ہڈیان جمع کرنا ہماری
قدرت کے نزدیک کیا چیز ہے ہم تو اس سے بہی زیادہ تعجب کی چیزین کرینگے چنانچہ ہر ہر عضو اور فرد کو
یعنے گوشت اور پوست اور ٹوٹی چورہ ہوئی وہی ہڈیونکو ہم درست کرینگے قادرین الخ قادر ہین ہم
اسپر کہ برابر اور درست کرین انگلیونکے پورونکے جوڑکو جسکو حکیمون اور طبیبون نے سب انسانکے اعضا مین
افضل اور متوسط عضو ٹہیرایا ہے اور اوسکا درست کرنا بدون اعادہ اوس اعتدال کے جو حقیقی اعتدال کے
قریب ہے ممکن نہین ہے سو یہہ انکار کرنا اس راہ سے نہین ہے کہ یہہ مسئلہ بہت مشکل ہے اور اسکی
دلیل پوشیدہ ہے جس سببسے اوسکے سمجھہ مین نہین آتا ہے بل یرید الخ عزیزی
بل یرید الانسان لیفجر امامہ بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ گناہ کرتا رہے بیچ زمانہ آئندہ کے فتح
بلکہ چاہتا ہے کہ ڈیہٹائی کرے اوسکے سامنے موضح تفسیر بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ بیباک
ہوکر فسق و فجور کرے اپنے آئندہ عمر مین جو باقی ہے اسلیے کہ اگر قیامت کا اقرار کرے اور اوسدن
اعمال کے حساب کتاب کا خوف اپنے دل مین بٹہاوے تو اسقدر بے باکی اور ڈہٹائی فسق و فجور کی
محبت کے سببسے نہین چاہتا ہے کہ قیامت کی بات سنے یا اوسکے ماخذ اور دلیل مین کچھہ غور کرے
اسی سببسے اوسکے طرف خیال بہی نہین کرتا ہے اور بے غور و فکر کئے اوس خیال کو اپنی خاطر
آنے نہین دیتا ہے تاکہ اوس خیال سے اوسکا عیش منغص نہو جاوے اور لذت مین خلل نپڑے اسیواسطے

تعنت اور سینہ زوری کی راہ سے یَسْئَلُ الخ ٥ **عزیزی** یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ٥ پوچھتا ہے
کہ کب ہوگا دن قیامت کا ٥ **فتحی** پوچھتا ہے کب ہے دن قیامت کا ٥ **موضح تفسیر**
پوچھتا ہے پیغمبرون اور واعظون اور نصیحت کرنیوالونسے جو اسکو قیامت کے آنے سے ڈرایا کرتے ہین اور
ہمیشہ اسکو سمجھایا کرتے ہین کہ اس دلیل مین غور کرو اور اس چیز کو دیکھو اور فکر کرو تاکہ قیامت کے آنے
کی تصدیق تمکو حاصل ہووے حاصل ہووی اَیَّانَ الخ کب ہوگا قیامت کے دن کا آنا اسلیئے کہ
جبتک تم تاریخ کی قید سے اوسکو بیان نکروگے تبتک مین ہرگز یقین نکرونگا اور کسی دلیل مین بھی غور
و تامل نکرونگا سو یہہ سوال بھی اوسکا سرکشی اور سینہ زوری کی راہ سے ہے کہ کہتا ہے جبتک اوسکے آنے
وقت بیان نکروگے تبتک مین اوسکو سچا نجانونگا اور خوف والی چیز کا یقین آنا اوسکے وقت کی
دریافت ہونے پر موقوف نہین ہوتا ہے چنانچہ یہہ بات ظاہر ہے حاصل کلام کا یہہ کہ انکے اس سوال کا
یہہ حاصل ہوگا کہ اوسدن ایسا سوال کرنیوالا متحیر ہوکے اور کہبرا کے اس سوال کا الٹا سوال کرنے لگیگا
جو بالکل بیجا اور بیفایدہ ہوگا اور اوسدن کی سختیونکو دیکھکے اپنی مخلصی کا طریق اور بہاگ بچنے کی
جگہہ پوچھے گا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے فَاِذَا بَرِقَ الخ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ پس جبکہ خیرہ ہوگی آنکہہ اور بے نور ہوگا چاند
اور جمع کیے جاوینگے چاند اور سورج کہیگا آدمی اوسدن کہان ہے بہاگنے کی جگہہ ٥ **فتحی** ٥ پہر جب
چندہلا دین تیور اور گہنا دوی چاند اور اکٹہے ہون سورج و چاند کہیگا آدمی اوسدن کہان جاؤن بہاگ کر
٥ **موضح تفسیر** پہر جب چندہلانے لگیگی آدمی کی بینائی جیسے دنیا مین بجلی کی چمک
دیکہکے آنکہہ چندہلاتی ہے سو آدمی کو اوسدن یہہ چندہلانا حق تعالے کی قہری تجلی کی روشنی
کی چمک سے ہوگا جو کافر و فاسق کی بینائی کی قوۃ کو مقہور و متحیر کردیگی چنانچہ سورۂ زمر مین حق تعالے نے
فرمایا ہے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا اور بے نور کردیا جاویگا چاند اور پنیر کی چکتی کی طرح ہوجاویگا
تجلی الٰہی کی چمک کی شدت سے نہ اسکی اور آفتاب کے درمیان مین زمین یا کسی اور چیز کے آجانی سی جیسا کہ
دنیا مین ہوا کرتا ہے اور اس سبب سے گہن پڑا کرتا ہے اسواسطے کہ یہہ بے نوری جو چاند کو لاحق ہوگی
ایسی حال مین ہوگی کہ جمع کیے گئے ہونگی آفتاب اور مہتاب ایک جگہہ پر اور انکی درمیان مین کوئی
چیز حائل نہوگی تاکہ وہ چیز آفتاب کی شعاع کے انعکاس کو ماہتاب مین مانع ہووی سو ایسی وقت
ماہتاب کا بے نور ہونا صریح دلیل ہے اسبات پر کہ آفتاب بہی بالکل بے نور ہوگا جیسے پنیر کی چکتی اور اگر ایسا نہ ہوتا
تو آفتاب کی نور سے ماہتاب البتہ روشن ہوتا سو دنیا مین جتنے نور کے اسباب ہین وہ سب خراب ہوجاوینگے
اور اپنے اعمال کی شامت سے اور بینائی کی چندہلا جانیسے روشنے کو آدمی دیکہہ نسکیگا آخر کو لاچار ہوکے
بہت متحیر ہوگا پہر اوسوقت کہیگا آدمی اوسدن جب اوس نور قاہر کی روشنی کو جسنی اوسکو متحیر کردیا ہے
ہر سمت مین پراگندہ دیکہیگا کسطرف ہی بہاگ بچنے کی جگہہ کہ وہان پہنچکر اس حیرت اور دہشت سے
خلاصی پاؤنمین پہر اوسوقت وہ دنیا کا سوال جو کہا کرتا تہا کہ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ الٹا ہوجاویگا

سے ۵ قولہ یسأل سوال استبعاد و استہزاء و آیان جملہ لان ان وہو خبر مقدم لقولہ یوم القیمة ۱۲ روح
ف ۲ یعنی آدمی سے تعنت اور سینہ زوری سے

ف ۳ اسکی بابت ...

اور اوسدن سے خلاصی کی راہ پوچھنے لگیگا اور یہہ بہی ہے کہ پیغمبرون اور دعوتون اونکے الزام دینے
کیواسطے سوال اور اعتراض کیطور پر قیامت کیوقت سے پوچھا کرتا تہا اور قیامت کے دن آنکہہ کے
چندہانی اور عقل کے متحیر ہونیکے سبب پناہ کی جگہہ کا پتا بتلانیوالا کسیکو نپاویگا تو خود بخود ہر طرف پوچہنے
لگیگا کہ اَیْنَ الْمَفَرُّ اور جب انسان کا حال حیرت اور اضطراب سے اس مرتبہ کو پہنچیگا کہ ندامت کے
طور پر تکنے لگیگا تب اوسکو کہا جاویگا کہ کَلَّا الخ **عزیزی** بَرِقَ یعنے متحیر اور مضطرب
ہوکی دہشت و ہولوں دن قیامت کیلئے **وَخَسَفَ الْقَمَرُ** یعنے جاتی رہیگی روشنی اسکی
اور یہین سے ہی چاند پوجنے والونکا کہ چاند اگر معبود ہوتا جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین تو دفع کرتا اپنے سے خسف
کہ جاتی رہتی روشنی اوسکی اور خسوف وکسوف کے معنے ایک ہی ہین یعنے جاتا رہنا روشنی کا اور نماز کسوف
سنت موکدہ ہے پس جسوقت کہ گہن لگے سورج یا چاند کو بیقرار ہوکر مستعد ہون نماز کے لیے اور وہ سورج
گہن کے لیے دو رکعتین ہین بطور نفل کے اور نماز پڑہاوے اونکو امام جمعہ کا اور قرارۃ طویل پڑہے اور پکار کر
نہ پڑہے اور نہ خطبہ پڑہے اور چاند گہن مین لوگونکا جمع ہونا ضرور نہین ہے اکیلے اکیلے پڑہین اپنے گہر مین نماز
دو رکعتین مانند تمام نوافل کے اور جمع کیے جاوینگے چاند و سورج یعنے جاتے رہنے روشنی کے جیسکہ روایت
کیا گیا ہے نبے صلے اللہ علیہ وسلم سے یا جمع کیے جاوینگے دونون بیچ طلوع ہونیکے مغرب سے یا بیچ ڈالنے کے
آگہین تاکہ حسرت ہلونیکے پوجنے والونکو کہیگا آدمی منکر قیامت کا اوسدن یعنے اوسدن کہ مقرر ہونگے یہہ
امور مانند کہنے ناامید کے جسوقت کہ نہین دیکہتا کوئی چیز علامتون قدرت بہاگنی کیسے جیسکہ کہتا ہے
وہ شخص کہ ناامید ہوتا ہے پانے نزدیک سے کہ کہان ہے زید اسلیئے کہ نہین پاتا علامت پانے اوسکیسے ط
روح ۵ مسئلہ نماز کسوف وخسوف سنت ہی کہ جماعت سے ادا کیجاوے مگر نزدیک
ابوحنیفہ اور مالک کے کہ خسوف مین اکیلے ادا کرین اور وہ دو رکعتین ہین کہ ہر رکعت مین دو قیام اور دو رکوع
ہون مگر نزدیک ابوحنیفہ کے کہ مانند نماز صبح کے ہے اور قراۃ اوسمین چپکے ہے مگر نزدیک احمد کے کہ پکار کر
پڑہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے دو خطبے اوسمین مستحب ہین اور نزدیک مالک اور ابوحنیفہ کے خطبہ نہین ہے
اور اگر کسوف ایسے وقت مین ہو کہ نماز اوسمین منع ہی تو بہی نزدیک شافعی کے نماز پڑہین اور نزدیک ابوحنیفہ
اور احمد کے بجاے نماز کے تسبیح پڑہین اور مالک سے دونون روایتین ہین اور اور آیات مین مانند زلزلہ
اور صاعقہ اور تیرگی کے اوسمین نماز نہین ہے مگر نزدیک احمد کے کہ سب مین نماز جماعت سے پڑہین
اور بیچ میزان امام عبدالوہاب شافعی کے شافعیہ سے بہے نماز نے جماعت نقل کی ہے اور بیچ تحفۃ فقہ حنفی کے
بہی آیا ہے کہ واسطے دفع ہر حادثہ کے مانند ہوا سخت اور تاریکی اور مینہ بہت اور خوف اور لون اور زلزلہ
وغیرہ کے نماز اکیلے اکیلے مستحب ہے **بحر ۵** کَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰی رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمُسْتَقَرُّ یعنے نہین ہی کوئی
پناہ طرف پروردگار تیرے کے ہے آج کے دن قرار کی جگہہ **فتح** کوئی نہین کہین نہین ہے
بچاو تیرے رب تک اوسدن جا ٹہرنا **موضح تفسیر** کَلَّا الخ ایسا سوال بیجا ہے مت کر اور
ایسی پوچہہ پانچہہ لا یعنے سے باز آ وہ نہین ہے پناہ کہین بلکہ جس چیز سے تو بہاگتا ہے اوسی جگہہ تجکو جانا پڑیگا

تیرے رب کی تجلی قہری کی طرف اوسدن جانے قرار ہے اور کوئی شخص اوس تجلی کی تردیکی کی حکومت
سے مخالفت نہین کرسکتا ہے یا اپنے ہنسے خوشی سے جائیگا یا بال کہینچتے ہوے زبردستی اوسکو لیجاوینگے اور
جب چارناچار آدمی اوسجگہہ مین حاضر ہوگا تو حیرت اور دہشت اوسپر اور زیادہ کرینگے ۱۲ **عزیزی**
یعنی قیامت مین کفار کو کوئی بہاگنے کی جگہہ اور ٹہکانا نہین ہوگا اور سب خلق آگے خدا کے حاضر آوینگے
اور خدا تعالی موافق اعمال ہر ایک کے بہشت یا دوزخ اوسکی ٹہیرنیکی جگہہ مقرر فرماویگا ۱۲ **بحر**
یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ خبر دیجاویگی آدمی کو اوسدن حقیقت حال کی جو کچہہ کہ آگے بہیجا
تہا اور پیچہے چہوڑا تہا مانند صدقہ جاریہ کے ۱۲ **فتح** جتاوینگے انسان کو اوسدن جو آگے بہیجا
اور پیچہے چہوڑا ۱۲ **موضح** **تفسیر** یُنَبَّؤُا الخ خبردار کیا جاویگا آدمی اوسدن ساتہہ
اوس چیز کے جو آگے بہیجی ہے اعمال کی قسم سے ہون یا افعال کے قسم سے پہر وہ اعمال و افعال لائق
تقدیم کے تہے جیسے وضو کرنا نماز کے پہلے اور نماز پڑہنی روزی کی تلاش سے پہلے اور زکوۃ کا ادا کرنا
مال پر سال گذرنیکے پہلے اور عمرہ حج کے پہلے اور سنت فرض کے پہلے اور اپنے اہل و عیال کو صدقہ دینا
غیر فقیر کو دینے سے پہلے اور درود پڑہنا دعا سے پہلے اور قرض کو ادا کرنا وصیت جاری کرنیسے پہلے یا وہ
اعمال و افعال لائق تقدیم کے نہتے جیسے وقت آنیسے پہلے نماز پڑہنی اور رمضان کے پہلے شک کے دن
روزہ رکہنا اور عید ضحی کو نماز کے پہلے قربانی کرنے اور عشا کے پہلے وتر کی نماز پڑہنی اور قرض اور
اپنے اہل و عیال کے ضروری حق ادا کرنیکے پہلے صدقہ دینا اور والدین کی خدمت اور اہل و عیال کی
خبرگیری کے پہلے جہاد کا یا نفل حج کا یا نفل علم کی طلب کا سفر کرنا اور عدت گذرنیکے پہلے نکاح کرلینا
و علیٰ ہذا القیاس وَاَخَّرَ ۱۲ اور جو پیچہے چہوڑا تہا اپنے اعمال و افعال سے پہر وہ لائق تاخیر کے تہے
جیسے حق تعالی کے فرض ادا کرنیکے بعد والدین کی خدمت کرنی اور اپنے ضروری حاجتونکے پورا کرنیکے بعد
خیرات کرنی اور اپنے خویش و اقربا کے احسان کرنیکے بعد غیر ونپر احسان کرنا یا لائق تاخیر کے نہتے جیسے
وقت گذرجانیکے بعد نماز پڑہنے اور سال گذرجانیسے مدت کے بعد زکوۃ ادا کرنی اور توبہ کا وقت
پاکر توقف کرنا و علیٰ ہذا القیاس اور جب آدمی کو اوسکے عملونکی تقدیم و تاخیر پر اعمال نامے و دیگر اور آسمان
زمین اور دن اور رات کے گواہونکو کہڑا کرکے خبردار کرینگے تب حیرت مین ہوگا اور اس بات کو دیکہیگا
کہ جب اس ترتیب سے تقدیم اور تاخیر کو نہین چہوڑا ہے اور خبر دینے کے واسطے اوسکو لکہہ رکہا ہے اور اون
باتونکو پوچہتے ہین اور اوسپر جزا دیتے ہین تو میرے اصل عمل اور فعل نیک و بد جو ہین کیونکر نہ لکہے ہونگے
اور اونکو کیونکر نہ پوچہین گے اور اونپر کیونکر جزا دینگے اس سوچہہ سے بڑے دہشت اسپر غالب ہوگی
اور اپنے دلمین کہیگا کہ بہت وقت بے ڈہب ہے اور بعضے مفسرون نے یون کہا ہے کہ ما قدّم سے
مراد وہ عمل ہین جو کرچکا ہے خواہ وہ نیک ہون یا بد ہون اور ما اخّر سے مراد وہ عمل ہین جو نہین کیے ہین
خواہ نیک ہون خواہ بد اور بعضون نے یون کہا ہے کہ ما قدّم سے مراد وہ مال ہے جو بعد دنیا اور عاقبت کے
ذخیرہ کے واسطے آگے بہیجا اور ما اخّر سے وہ مال مراد ہے جو وارثون کے واسطے پیچہے چہوڑا ہی اور بعضون نے یون

[illegible]

کہا ہے کہ ما قدم سے مراد وہ عمل ہین جو آپ کر گیا ہے خواہ نیک ہوں خواہ بد اور ما اخر سے وہ رسم و طریقہ ہے جو پیچھے چھوڑ گیا ہے اور لوگ اوس رسم و طریقہ پر چلتے ہین اور کام کرتے ہین پھر خواہ وہ رسم نیک طریقہ کی ہو اور اوس شخص کے قیامت تک اجر و ثواب کی سبب بڑے یا بد ہو جو قیامت تک اوس شخص کے عذاب اور رنج کی سبب ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص نیک طریقہ یا نیک رسم لوگونمین رائج کرتا ہے تو جتنے اوس رسم و طریقہ پر چلینگے اون سبکے برابر ثواب اوس شخص کو بھی مل جاتا ہے بدون اسکے کہ اون عمل کرنیوالونکے ثواب مین کچھ نقصان ہووے اور جو شخص بد طریقہ اور بد رسم لوگونمین رائج کر جاتا ہے تو اوسکو اون سبکے برابر وبال ہوتا جاتا ہے جو اوس پر چلتے ہین بدون اس بات کے کہ اون لوگونکے وبال سے کچھ کم ہووے اور یہہ بھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو دنیا مین ناحق خون کرتا ہے تو اوسکا وبال قابیل حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے پر بھی لکھتے ہین اسواسطے کہ پہلے اوسنے اس کام کو کیا تہا اور مجاہد رحمہ اللہ سے کہتے ہین کہ ما قدم سے مراد وہ عمل ہین جو جوانی مین کیے ہین اور ما اخر سے مراد وہ عمل ہین جو بڑہاپے مین کیے ہین حاصل کلام کا ہر طرح سے آدمی کو ہر حرکت اور سکون اور ہر قول و فعل پر آگاہ کرینگے تاکہ اوسکے موافق اوسکو جزا دیوین اگرچہ یہہ خبردار کرنا اور نامہ اعمال دکہلانا اور گواہونکو گذراننا اوسکے حق مین کچھ حاجت نہین ہے بَلِ الْاِنْسَانُ الخ **عزیزی** خبر دیجاویگی ہر آدمی کو نیک یا بد وقت وزن اعمال اور محاسبہ کے اور خبر دینے والا اللہ تعالی ہے یا فرشتہ بحکم خدا کے یا نامہ اعمال اوسکا دکہا کر جو کچھ آگے بہیجا یعنے عمل کر چکا نیک ہو یا بد پس ثواب پایا جاویگا نیک پر اور عذاب پایا جاویگا بد پر اور جو پیچھے چھوڑا تہا یعنے نہین کیا عمل خیر ہو یا شر پس عذاب دیا جاویگا خیر کے چھوڑنے پر اور ثواب دیا جاویگا شر کے چھوڑنے پر یا ما قدم سے مراد مال ہے کہ تصدق کیا اوسکو اپنی حالت حیات مین اور ما اخر سے مراد ہے وہ مال جو پیچھے چھوڑا یا وقف کیا یا وصیت کی اوسکی تو شیخ الاسلام عبداللہ انصاری رح نے فرمایا کہ گناہ پہلے سے بہیجے تو ساتھ حزن کے اور مال پیچھے چھوڑے تو ساتھ حسرت کے گناہ کو ساتھ توبہ کے نیست و نابود کرتا ہے اور مال کو ساتھ صدقہ کے آگے بہیجتا ہے **س** گر فرستی زپیش باشد ؛ کہ بحسرت زپس نگاہ کنی ؛ اور حدیث مین آیا ہے مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ؛ **روح** ؛ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ؛ —— بلکہ ہی آدمی واسطے الزام اپنے کے ایک حجت اگرچہ درمیان مین لاوے اپنے عذر و مکر کو ؛ **فتح** ؛ بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجہہ ہے اور پڑا لا ڈالے اپنے بہانے ؛ **موضح** ؛ **تفسیر** بلکہ آدمی خود بخود اپنے سب عملونپر خبردار و مطلع ہو جائیگا اسلیے کہ وہ آدمی اپنی جانپر حجت کامل اور گواہ عادل ہے اسلیے کہ اپنے کیے ہوے عملونکی شکلین اسکے نفس مین راسخ و ثابت ہین اور اوس عالم مین جو اسکی دریافت قوی اور صاف ہوگی اس سبب سے اون سب عملونکی شکلونکو دریافت کر لیگا بلکہ اپنے وجدان اور دریافت کی طرف رجوع کی احتیاج بہی نہوگی اسلیے کہ عالم روح کے پہیلنے کے سبب سے وہ شکلین خود بخود ظہور کرینگے اور اعضا کی صفتین اور صورتین ہو جائینگے بعضے چہرے سیاہ

پیدا کرینگے اور بعضے چہرے بے رونق و سرخروئی سے پاک رہینگے اور اسیطرح تمام اعضا مین ظاہر ہو کر رہینگے چنانچہ وضو
کرنیوالونکے چہرے اور ہاتھ پانو روشن ہونگے اور زیور پہنے ہوئے لاوینگے اور خیانت کرنیوالونکو بیچ پڑی خیانت
کی ہی اوسکو اونکی گردن و کندہ پر لادے ہوئے لاوینگے، و شہیدون کو خون سے رنگے ہوئے لاوینگے اور
زانیون کو اونکے شرمگاہونسی پیپ بہتی ہوئی لاوینگے یہان تک کہ ہر عضو آدمی کا جس سے جو گناہ کیا ہے
وہ خود گواہی دیگا اور آپ بولیگا پہر سوا اقرار کرنیکے آدمی کا کچھہ بس نہ چلیگا ولو القی معاذیرہ
ترکیش کے تیرونکی طرح تمام اپنے عذر بہانونکو حدیث شریف مین آیا ہے کہ آدمی اور اوسکے ...
عملونپر مطلع اور خبردار ہونا ... مرتبہ ہوگا پہلی مرتبہ ہر ایک کے نامۂ اعمال فرشتے پڑہکر ہر ایک کے ہاتھ مین
دینگے اور کہینگے اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا اوسوقت آدمی اپنے برے کامونکے انکار سے
اور کہینگے کہ ہمنے ہرگز یہہ کام نہین کیے تہے یہہ ہمپر تہمت لکہدیا ہے پہر دوسری مرتبہ آسمان و زمین
دن اور رات اور اپنے عضو اونکے اونکا مونپر گواہی دینگے اور اونکے ذمہ پر وہ چیزین ثابت کرینگے اور اونسی
کہینگے کہ تمنے یہہ کام کیے ہین ... یہہ بہی اقرار کرینگے او کہینگے کہ ہان ...
...
اور ...
سو ہم اونکی نقد ... آس بلا مین گرفتار ہوئے چنانچہ قرآن شریف مین جا بجا ...
اونکی زبان سے حکایت کے طور پر حق تعالی نے بیان فرمائے ہین اور ...
کر دینگے پہر تیسری مرتبہ یہہ حکم ہوگا کہ ہر ایک کا نامۂ اعمال اگر اچہا ہے تو سیدہے ہاتہہ مین اور اگر برا ہی ...
اولٹے ہاتہہ مین دیکر اپنے اپنے ٹہکانونپر اونکو پہنچا دین فرشتے نیکونکے نامۂ اعمال ... ہاتہہ مین دیکے
موقف کے داہنی طرف جو بہشت کا رستہ ہے روانہ کرینگے اور برونکو اولٹے ہاتہہ مین دیکر موقف کے بائین
طرف جو دوزخ کا رستہ ہے مار مار کر اور گردنین ہاتہہ پکڑ ہانکینگے اور بعضونکو زنجیرون اور طوقونسے
جکڑ کر لیجاوینگے او بعضونکو مونہہ کے بل گہسیٹے ہوئے لیجاوینگے اور جب آدمی کی غفلت کے بیان سے
فراغت پائی یعنی آدمی ایسا غفلت مین پڑا ہوا ہے کہ قیامت کے آنیکا انکار کرتا ہے اور واہی بیہودہ
شبہے اوسمین نکالتا ہے اور پہر قیامت کے دن تجلی قاہرہ اللہ کے ظہور کیوقت حسرت و افسوس
کریگا اور اوسدن کے خوف سے مضطر اور بیقرار ہو ویگا اور تقدیم اوس چیز سے جسکی تاخیر ضروری تہی اور
تاخیر اوس چیز سے جسکی تقدیم ضروری تہی خبردار کیا جاویگا اور ان سب چیزونکی اوسپر پرسش ہوچکی
ایک بات مین بات نکل آنیکے طور پر اپنے پیغمبر کو حکم ہوتا ہے کہ اس بیان سے تمکو یہہ بات معلوم ہوچکی
کہ جسکی تقدیم ضروری ہے اوسکو موخر کرنا اور جسکی تاخیر ضروری ہے اوسکو مقدم کرنا برا ہے اگرچہ
جو کام خیر کے ہین اونمین ہو سو تمکو لازم ہے کہ اپنے تئین ان دونون چیزونسے بچائے رکہو خصوصا قرآن
اور اوسکی تفسیر کے سیکہنے مین اسلیے کہ اس علم کا جو نہایت شوق تمکو ہے اور اسپر بہت حریص ہو اس سبب سے
یہہ دونون چیزین تمسے صادر ہوتی ہین اور تم یہہ سمجہتے ہو کہ اس علم کے سیکہنے مین جسقدر جلدی ہو بہتر

قولہ ... عالی من ... سے نصیرہ والمعاذیر ...
ہ جہنم ... ہ جو ...
...
ہ ...

اسلیے کہ خوف بہول جانیکا لگا ہوا ہے سو تمکو چاہیے لا تحرک بہ الخ **عزیزی** لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ و قرآنہ شہ ہلا اے محمد ساتھ تکرار قرآن کے زبان اپنے تا جلدی یاد کرے اوسکو تحقیق وعدہ ہے ہمپر تیرے سینہ مین جمع کرنا قرآن کا اور آسان کرنا اوسکے پڑہنے کو **فتح** نہ ہلا تو اوسکے پڑہنے پر زبان اپنی کہ شتاب اوسکو سیکہ لے وہ تو ہمارے ذمہ ہے وسکو سمیٹ رکہنا اور پڑہنا **موضح تفسیر لا تحرک** الخ مت ہلاؤ اس قرآنکے پڑہنے مین اپنی زبان کو جسوقت جبرئیل علیہ السلام پڑہتے ہین تاکہ جلدی کرو اس قرآنکے لفظ کے یاد رکہنے مین اس خوف سے کہ اول سبق سے آخر سبق سننے تک ایسا نہو کہ بعضے الفاظ تمہارے یاد سے جاتے رہین اور جبرئیل علیہ السلام ایکمرتبہ پڑہ کر چلے جاوین اور تمکو وہ الفاظ یاد نرہین اور اس ممانعت کی وجہہ یہہ ہے کہ سبق کے سننے مین ایسی جلدی کرنی یعنے آپ بہی پڑہنے لگنا سبق کے سننے مین خلل ڈالتا ہے نہ اول اچہی طور سے سنا جاتا ہے نہ آخر اسلیے کہ دل دوسری طرف یعنے پڑہنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو سننے سے رہ جاتا ہے سو اگر تمکو بہول جانیکا خوف ہے اس سبب جلدی کرتے ہو تو اس خوف کو دل سے نکال ڈالو اور خاطر جمع رکہو اسلیے کہ ان علینا تا بہ فاتبع تک ہمارے ذمہ ہے جمع کرنا تمام سبق کا تمہارے سینہ اور حافظہ مین اور اول سے آخر تک پڑہنا اوسکا تمہاری زبان سے **عزیزی** فاذا قرأنٰہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ پہر جب پڑہے فرشتہ ہمارا اوسکو دل اپنے کو پیچہے پڑہنے اوسکے لگا پہر تحقیق وعدہ ہے ہمپر واضح کرنا اوسکا مترجم کہتا ہے کہ ظاہر نزدیک بندیکے یہہ ہے کہ معنے آیۃ کے یہہ ہین کہ البتہ وعدہ لازم ہے ہمپر جمع کرنا قرآن کا بیچ مصحفون کے اور یاد کرنا قرات اوسکیکا ہر زمانہ مین اور واضح کرنا معانی اوسکیکا خدا تعالی نے اوسکے ہاتہہ شیخین رضی اللہ عنہما کے جمع کرنا اوسکا کیا اور ہر زمانہ مین قاریون کو توفیق دی کہ حافظ ہون اور تجوید سے پڑہین اور ہر زمانہ مین مفسرینکو توفیق دی کہ اوسکی تفسیر مین سعی کرین واللہ اعلم **فتح** پہر جب ہم پڑہنے لگین تو ساتہہ رہ اوسکے پڑہنے کے پہر مقرر ہے ہمارے ذمہ اوسکو کہول بتانا **موضح تفسیر فاذا قرأنٰہ** الخ پہر جب پڑہنے لگین ہم اوسکو تعلیم اور سنانیکے واسطے جبرئیل کی زبانی جو ہمارا ایلچی ادہر بہیجا ہوا ہے اور اوسکا پڑہنا گویا ہمارا پڑہنا ہے پس پیروی کرو اوسکے پڑہنے کی یعنی پہلے چپ بیٹہے اوسکا پڑہنا سنا کرو پہر جب وہ پڑہ چکین تب تم پڑہنا شروع کرو اور نہین مخرج سے اور اوسے شد و مد سے تا کہ اسطورکے پڑہنے سے یعنے جبرئیل کے پڑہنے کو سننے سے اور تمہارا پڑہنا جبرئیل کے سننے کے سبب تمہارا سبق پکا ہوجاوے اور بعضے لفظونکی بہولجانیکا یا کسی حرف کے رہ جانیکا یا مخرج سے ادا نہونیکا یا شد و مد کے رہ جانیکا یا وصل و وقف کی رعایت نہونیکا خوف بالکل جاتا رہے اور تمہاری خاطر جمع ہو سو اسکو بوجہو کہ جبرئیل علیہ السلام کے پڑہنے کے درمیان مین قرآنکو پڑہنے لگنا وہ چیز ہے کہ جسکی تاخیر واجب ہے اور تم اوسکو مقدم کرتے ہو اور جبرئیل علیہ السلام کے پڑہنے کو سننا اور اوسی طرف کان رکہنا وہ چیز ہے کہ جسکی تقدیم واجب ہے اور تم اوسکو موخر کرتے ہو اور دوسرے یہہ ہے کہ تم ایسا سمجہے ہو کہ اگر جبرئیل علیہ السلام پڑہ کر چلے جاوینگے اور مجکو اوس سبق کی تفسیر معلوم نہوگی تو تبلیغ کے وقت اگر

...لوگ اسکے معنے پوچھین گے تو مین اونکو با جواب دونگا سو ارشاد ہوتا ہے کہ اس لئے بہی تم خاطر جمع رہو اسلیے کہ ثُمَّ اِنَّ الخ قرآن کے لفظونکی تعلیم کے بعد بیشک ہمارا ذمہ ہے اونکے معنونکے بیان کریکا ہی کلا

عزیزی کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ بلکہ اے کافرون دوست رکہتے ہو دنیا کو اور ترک کرتے ہو آخرت کو

فتح ہو لی نہین پر تم جانتے ہو شتاب ملتی اور چہوڑتے ہو دیر آتی موضح تفسیر کلا ایسا مت کرو یعنے قرآن کے سیکہنے اور سکہلانیکے وقت جس چیز کی تاخیر واجب ہے اوسکو مقدم اور جسکے تقدیم واجب ہے اوسکو موخر مت کیا کرو اور اسیطرح جتنی بہتر چیزین ہین اونمین یہہ بات بری ہے اسلیئے کہ قرآن کے اصل علم کے سیکہنے مین نقصان لاتی ہے اور اس سبب سے اوستاد اور شاگرد دونون کا ذہن منتشر ہو جاتا ہے اسلیے اس آیت سے یہہ حکم نکلا ہے کہ علم کے پڑہنے کا طریقہ یہہ ہے کہ کتاب کی عبارت پڑہنے کیوقت کہ جو اوستاد کے قائم مقام ہے سننے والے پر لازم ہے کہ سوا سننے کے اور طرف مشغول نہون اور قاری کے ساتہہ پڑہنے نہ لگین پہر قاری کے پڑہنے کے بعد اگر چاہین تو اوسکو دہرالیوین پہر جب سنایا قاری ترجمہ تحت اللفظ بیان کرنے لگے تو اوسوقت بہی مالہ و ما علیہ کی تحقیق نکرنے لگین پہر جب لفظی تحقیق صحیح قاری پڑہ چکا اور لفظی ترجمہ بہی بیان ہو چکا پہر اوسوقت مالہ اور ما علیہ کی تحقیق شروع کرین یعنے اس عبارت مین یہہ لفظ مناسب ہے اور فلانی لفظ پر یہہ اعتراض ہوتا ہے اور اسیطرح بحث کے درمیان مین اعتراض سے متعرض نہووین بلکہ بحث کے تمام ہونیکے بعد اگر کچہہ شبہ باقی رہے تو اوسکی تحقیق کرلین اور یہہ سب چیزین آدمی کی طبعی عجلت کے سبب سے ہین یعنے آدمی کی خلقت اسیطرح پر ہوئی ہے چنانچہ قرآن شریف مین اور جاے فرمایا ہے کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سو یہہ امر فقط تمہارا خاصہ نہین ہے بَلْ تُحِبُّوْنَ الخ بلکہ تم سب آدمیون دوست رکہتے ہو جلدی والے نفع کو جو جلدی ہاتہہ آوے سو یہہ بات بشری جبلت کے تقاضے سے ہے اور اس چیز مین سب آدمی برابر ہین اتنا فرق ہے کہ نیک لوگ اوس جلدی حاصل ہونیوالی منفعت کو دوست رکہتے ہین جو نیک ہے اور برے لوگ اوس شتابی حاصل ہونیوالی منفعت کو دوست رکہتے ہین جو بد ہے حضرت عبد اللہ بن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ ابتدا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے سبب سے بہت تکلیف کہینچتے تہے اس سبب سے کہ جب حضرت جبرئیل آتے تہے اور قرآن شریف کی آیتونکو پڑہنا شروع کرتے تہے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بہی حضرت جبرئیل کے پڑہنے کے ساتہہ اپنی زبان و لبونکو آہستہ آہستہ ہلاتے تہے تاکہ ایسی آواز بلند نہو کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا پڑہنا آپکی سماعت مین نہ آوے اور آپکو یہہ بہی خیال رہتا تہا کہ ہر ہر لفظ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی قراءۃ کے مطابق اپنے بہی زبان سے نکلے اور اسیطرح یاد رہے تو آپکو یہہ دونون مختلف کام یعنے سننا اور پڑہنا ایک ہی وقت مین بہت بہاری معلوم ہوتے تہے سو حق تعالیٰ جل شانہ نے اس تکلیف و رنج کے دفع کرنیکے واسطے اس چیز کو منع فرمایا ہے کہ اس تکلیف مین مت پڑو اور خاطر جمعی بہی فرمادی کہ تمکو بدون اس رنج و تکلیف کے قرآن یاد رہیگا اور اچہی طرح سے پڑہا جاویگا پہر اسکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت رب العزت

عزاسمہ کے ارشاد کے بموجب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پڑہنے کے وقت چپ رہتے تہے اور کان دہرکے اونکی قراءۃ کو سنا کرتے تہے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام پڑہ چکتے تہے تب بعینہ اوسی عبارت کو بلے تفاوت دوہرا کر اونکو سناتے تہے سو اس آیۃ سے یعنے لاتحرک بہ لسانک سے اسی امر و نہی کو تمام امورات خیر مین تقدیم و تاخیر کی رعایت پر متفرع فرمایا ہے اور پہر اسی منافع عاجلہ کی محبت کی طرف انتقال فرمایا ہے اور حاصل مطلب یہہ ہے کہ کتنا ہے امر نیک ہو لیکن اوسکے حاصل کرنے مین بہت جلدی نکرنی چاہیے اس خوف سے کہ ایسا نہو اس جلدی سی کوئی اور امر بہتر فوت ہوجاوی چنانچہ آدمی دنیا کی محبت مین آخرت سے غفلت کرتے ہین اسی سبب سے تمام آدمیونکی طرف خطاب فرمایا ہے کہ تم سب منافع عاجلہ یعنے دنیا کی محبت مین گرفتار ہو وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَۃَ اور چہوڑتے ہو آخرت کو اور اوسکی فکر کچہہ بہی نہین کرتے ہو اسواسطے کہ تم دور سمجہتے ہو اور دنیا کی منافع کی محبت اور آخرت کے منافع سے غفلت کرنا بڑے فساد کا باعث ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ اور بڑی مشکل یہہ ہے کہ ان دونون چیزونکی محبت ایک جگہہ جمع نہین ہوتی بلکہ ایک کی محبت دوسری چیز کی بغض کا سبب پڑتی ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحَبَّ دُنْیَاہُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِہٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَہٗ اَضَرَّ بِدُنْیَاہُ فَاٰثِرُوْا مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمایا ہے اَلدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ ضَرَّتَانِ اِنْ اَرْضَیْتَ اَحَدَھُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی اور اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرنیکے واسطے وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَۃَ کو تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَۃَ پر عطف لازم فرمایا ہے ولاتحبون الآخرۃ نفرمایا گویا یون حکم ہوتا ہے کہ اس عاجلہ کی محبت اوس دوسری کی محبت کی ترک کا سبب ہے اور حال یہہ ہے کہ آخرت کی منفعت و مضرت ہزارون درجہ اس دنیا کی منفعت اور مضرت سے بڑہ کر ہے یہان تک کہ ان دونونمین کچہہ نسبت نہین ہے اسلیے کہ وجوہ الخ ۵ عزیزی وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ وَوُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَۃٌ کتنے ایک مونہہ اوسدن تازہ ہونگے طرف پروردگار اپنے کے دیکہنے والے ہونگے اور کتنے ایک مونہہ اوسدن تیوری چڑہے ہونگے ۵ فتح کتنی مونہہ اوسدن تازہ ہین اپنے رب کی طرف دیکہتے اور کتنے مونہہ اوسدن اوداس ہین ۵ موضح تفسیر وُجُوْہٌ الخ کتنے چہرے اوسدن تروتازہ اور روشن اور چمکتے ہوے ہونگے اس سبب سے کہ اونکے نیک عقائد کا نور اور نیک عملونکی روشنی اونکے چہرونپر ظہور کریگی اور اونکے باطن کا نور اونکے ظاہر پر نمودار ہوگا اور اوس نور کی تقویت کے سبب جو اونکی آنکہہ کی روشنی کی مدد کریگا اپنے پروردگار کی نور کی تجلی کی طرف نظر کرنیوالے اور بڑے لذت پانیوالے ہونگے اور اونکے آنکہہ اوس تجلی کے دیکہنے سے ہرگز نہ چندہلاویگی اور متحیر و خوفناک بہی نہوگی اور کتنے چہرے اوسدن حیرت اور وحشت مین پڑے ہونگے اگرچہ اوس تجلی کے سامنے کہڑے ہونگے لیکن اوسکو دیکہہ نہ سکینگے پہر اوسکے دیکہنے سے چین پانا اور لذت اوٹہانا تو دور رہا اسلیے کہ وہ چہرے ایسے حالت مین گرفتار ہونگے اور اس رونق شکل کے ہونگے سو یہہ ظاہر ہے ایسا خراب ہوگا اور اونکے دلمین عجب طرح کی رنج و غم غالب ہوا ہوگا کہ تَظُنُّ الخ عزیزی تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِھَا فَاقِرَۃٌ وہم کرینگے کہ درمیان لائی جاوے اونکے ایک مصیبت ۵ فتح خیال مین ہین کہ اونپر وہ ہووے جس سے کمر ٹوٹے ۵ مو

آخرت دوسوکنین ہین اگر راضی ہو وسے ایک اون دونونمین سے تو دوسری ناراض ہوگی ۱۲

تفسیر یقین رکہتے ہونگے کہ کیا کیا جاویگا اونکے ساتہہ معاملہ پیٹہ کی ہڈی توڑ دینیوالا اور اس خیال سے
اونکے ہوش بجا ہونگے تا کہ تجلی الٰہی کے نور کے دیکھنے سے بہرہ مند اور مشرف ہون چنانچہ حدیث صحیح متواتر مین
جسکو بہت صحابیون نے روایت کیا ہے آیا ہے کہ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَیْسَ دُوْنَہٗ حِجَابٌ
اور یہہ بہی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ تم لوگ حق تعالےٰ کے دیدار سے مشرف ہوگے لیکن اگر ہو سکے تو فجر اور
عصر کی نماز کو بہت احتیاط سے اپنے وقت پر ادا کرتے رہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان دونوں نمازونکی
نور حق تعالےٰ کے دیدار مین مدد کریگا اب یہانپر جاننا چاہیے کہ یہہ آیت صریح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کیدن
حق تعالی کا دیدار نیک لوگونکو نصیب ہوگا اور حدیث صحیح متواتر جسکو بہت صحابیون نے صحیح اسنادون سے روایت
کیا ہے وہ بہی اس آیت کے مضمون کی تاکید بڑی ہے تو حق تعالےٰ کی رویت کا اعتقاد ہر مسلمان کو لازم و
فرض ہے اور حق تعالےٰ کے دیدار کے منکر اس آیت کے مضمون مین بہت گہبرائے ہین اور ہاتہہ پانو مارکے بہت
اور عجیب غریب باتین کہی ہین کہ اکثر وہ باتین کتاب اللہ کی تحریف کو پہنچی ہین اور مفسر و نیز تحریف کا رد
واجب ہے اسلیئے ان چیزونکا ذکر اس مقام پر کرنا ضرور ہوا مگر اس تفسیر کے طرز کے لحاظ سے اس گفتگو کا
اسجگہہ لانا مناسب نہ تہا لاچار سے ذکر کیا جاتا ہے اور اوس ذکر کے پہلے ایک مقدمہ ضروری بیان ہوتا ہے
اسکو کان رکہہ کر سننا چاہیے اور اوس مقدمہ کا حاصل یہہ ہے کہ کلام اللہ کی تفسیر اوسکو کہتے ہین کہ تین
چیزونکی رعایت اوسمین پائی جاوے اوّل یہہ کہ ہر کلمہ کو قرآن شریف کے اوسکے حقیقی معنونپر حمل کرنا
چاہیے یا مجاز متعارف و مشہور پر دوسرے یہہ کہ اوس کلمہ کے سیاق و سباق کو اور کلام اللہ کے نظم کو
اول سے آخر تک نگاہ رکہنا چاہیے تا کہ کلام بے نسق و بے ربط نہو جائے تیسرے یہہ کہ نزول وحی کے گواہونکا
فہم اوس تفسیر کے مخالف واقع نہو اور وہ گواہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضے اللہ عنہم اجمعین ہین
پہر اگر ان تینون چیزونسے ایک فوت ہوجائے اور دوسرے باقی رہین تو اوسکو تاویل کہتے ہین سو اگر پہلی
فوت ہوجاے لیکن دوسری اور تیسری باقی رہین تو اوسکو تاویل قریب کہتے ہین اور اگر دوسری فوت
ہوجاتے لیکن پہلی اور تیسری باقی رہین یا تیسری فوت ہوجاے لیکن پہلی اور دوسری باقی رہین تو ان
دونون صورتونکو تاویل بعید کہتے ہین اور اگر یہہ تینون فوت ہوجاوین تو اوسکا نام تحریف و مسخ
ہے معاذ اللہ من ذلک پہر جب یہہ مقدمہ معلوم ہوچکا تو اب جاننا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ کے رویت کے منکر ایک
کلام جسکو وہ بہت عمدہ جانتے ہین اور اوس گروہ کے مفسر اوسپر ناز و فخر کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ ناظرہ کو
منتظرہ کے معنون مین کہتے ہین چنانچہ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ اور اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ مین واقع ہوا ہے
یعنے نہین منتظر ہین مگر اوسکی تاویل کے اور مہلت دو ہمکو کہ ہم بہی سلگا لین تمہاری روشنی سے اور
اِلٰی کو کہتے ہین کہ یہہ حرف جر کا نہین ہے بلکہ نعمت کے معنون مین ہے آلاء کا مفرد ہے اصل مین اِلًی تہا
تنوین کیساتہہ جب اسکو رب کی طرف مضاف کیا تو تنوین جاتی رہی اِلی رہ گیا حرف جر سے مشابہ ہوگیا
تو اب اونکے نزدیک اس آیۃ کے معنے یون ہوے کہ اپنے پروردگار کی نعمت کے منتظر ہونگے تو اونکے نزدیک
اس آیۃ نے رویت پر دلالت نکی سو اب اس آیۃ کے معنون مین تامل اور غور کرنا چاہیے کہ اوّل تو سوال ام

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم کے مخالف ہین یہہ معنے بلکہ اس لیے دیکھیے پہلے جتنے زمانے گذرے ہین
اون سب لوگون کے مخالف ہے یہہ قول کسی شخص صحیح بات نہ سوجہے سوا اُس شخص کے اور دوسرے یہہ کہ قرآن شریف کے استعمال کے مخالف
ہے اسلیے کہ دو جگہہ تو اسی سورۃ مین الی کا لفظ واقع ہے چنانچہ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ اور اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ
اور سوا اسکے اگر تمام قرآن شریف مین یہہ لفظ تلاش کیا جاوے تو ہزار جگہہ سے زیادہ نکلے گا چنانچہ اِلٰی رَبِّکَ
مُنْتَہٰہَا اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ اِلٰی رَبِّہِمْ یُحْشَرُوْنَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ وَاَنَّہُمْ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور سوا
انکے بہت جگہہ پر واقع ہے لیکن کسی جگہہ ان ترکیبون مین الی نعمت کے معنون مین مستعمل نہین ہوا ہے
بلکہ الی کا لفظ تمام قرآن شریف مین نعمت کے معنون مین واقع نہین ہوا ہے اور خالص عرب کے کلام مین بہی
یہہ لفظ ان معنون مین مستعمل نہین ہے اور اکثر اہل عربیت نے اس لفظ کو تحقیق کیا ہے اور کہا ہے کہ الا کا
مفرد اِلی ہی ہمزہ کے فتح سے قفا کے وزن پر نہ الی معی کے وزن پر غرض کہ ایسی باتین بیہودہ بکنی بلا
کلام اللہ کے تحریف ہے اور حقتعالے کے حکم کو پہیر نا نعوذ باللہ من ذالک اور جو اس کلام مین آدمی کی فہمید کا
حال بیان ہوا کہ اس سبب سے لوگ دنیا کی محبت مین پہنسے ہوے ہین اور آخرت کی فکر سے غافل و بیخبر ہین
کہ دنیا کو نزدیک اور نقد سمجہتے ہین اور آخرت کو دور اور نسیہ جانتے ہین اسلیے نقد کو چہوڑکر نسیہ کی طرف
نہین مائل ہوتے سو اس فاسد اعتقاد پر زجر و جہڑکی ہوتی ہے کہ کلا الخ **فائدہ عزیزی** فرمایا
علیہ السلام نے کہ ایک قسم ہونگے اہل جنت سے کہ نہین پوشیدہ ہوگا اونسے رب اور نہ پردہ مین ہوگا
اور آنحضرت علیہ السلام کی دعا مین بہی رویت الٰہی مذکور ہے وَاَسْئَلُکَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْہِکَ
الْکَرِیْمِ اَبَدًا دَائِمًا سَرْمَدًا الخ اور آیا ہے کہ اور اوہر ایک دعا مین یہہ کلمے ہین اَللّٰہُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ النَّظْرَۃَ اِلٰی وَجْہِکَ الْکَرِیْمِ ؎ ہر کس بہشت آرزو لے وارد ✤ عاشق جز آرزوے
دیدن دیدار ندارد ✤ پیر طریقت نے فرمایا کہ حصہ عارف کا بہشت مین تین چیزین ہین سماع اور شراب
اور دیدار سماع کے حق مین فرمایا فَہُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ شراب کے حق مین فرمایا وَسَقٰہُمْ رَبُّہُمْ
شَرَابًا طَہُوْرًا دیدار کے حق مین فرمایا وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ پس سماع حصہ کان کا شراب حصہ
دیدار حصہ آنکہہ کا ہے سماع خوشی زیادہ کریگا شراب زبان کہولیگی یعنے اللہ کی تعریف کے لیے دیدار لذت
زیادہ کریگا پہر تمام اہل سنت نے حمل کیا ہے اس آیۃ کو اسپر کہ یہہ متضمن ہے اسکو کہ مؤمن اللہ تعالے کو
دیکہینگے بلا کیفیۃ اور تحدید کے اور نہین صحیح ہے آیۃ کچہہ تاویل اسکی فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے
کہ ادنی اہل جنت کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ دیکہیگا طرف باغون اپنے کے اور بیبیون اور نعمتون
اور خادمون اور تختون اپنے کے ہزار برس کی راہ مین اور بڑا بزرگ ان کا اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ دیکہیگا
طرف روے مبارک اوسکے صبح شام یعنے بمقدار اوقات ان کے پہر پڑہے آپنے یہہ آیۃ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ
اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ پس تحقیق تفسیر کیا حضرت نے نظر کو ساتہہ نظر آنکہہ کے اور رویت کے پس ظاہر ہوا
کہ مخالف نے پیروی کی اپنی رائے و ہوا کی پس ثابت ہوا کہ مؤمن دیکہینگے اللہ تعالے کو بدون کیفیت
و کمیت کے پس پہول جاوینگے سب ہی نعمتون کو جبکہ دیکہینگے اوسکو پس بڑے ٹوٹے مین ہین معتزلہ

کہ انکار کرتے ہین دیدار الٰہی کا اور پوچھے گئے مالک بن انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالے کے اس قول سے اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ
اور کہا گیا کہ وہ بعضے ایک لوگ اسکے معنے کہتے ہین اِلٰی ثَوَابِ یعنے ربکے ثواب کو دیکھینگے پس کہا مالک نے جہوٹ
بولتے ہین پس کہان گئے وہ اللہ تعالے کے اس قول کو بہول کر کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ پہر کہا اگر
کہ لوگ دیکھینگے طرف اللہ تعالے کے اپنے انکہون سے اور اگر نہ دیکھتے مومن اپنے رب کو دن قیامت کے تو
نہ عذاب کرتا اللہ کافرونکو ساتھ حجاب کے اور کہا صاحب عقد فریدنے کہ جو کوئی اعتقاد کرے غیر اسکے پس وہ
بدعتی زندیق ہی اور بلاشبہ گواہی دیتا ہے مطلوب پر اور رد کرتا ہے اہل بدعت کے دعوی کو یہہ کہ
رویت اللہ تعالے کی لذت کبری ہی پس کیونکر محروم ہونگے اوس سے مومن حالآنکہ وہ گہر لذت کا ہے
پس لائق ہی مومن کو یہہ کہ ہو ہمت اوسکی جنت کی نعمتوں سے حاصل کرنے نعمت رویت کی الہی
کہ سوا اوسکے نعمتین بہیمہ مشترکہ ہین اور عارفین دل کی آنکھون سے یہان ہی مشاہدہ جمال باکمال کا
کرتے ہین اور اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ سے اسکو ملاحظہ کہتے ہین پس لائق ہی ہر مومن کو یہہ کہ حاضر رکھے اس
ہمنشینی الٰہی کو وقت موت کے تا بیڑہ پار ہو کہ مصاحبت ادنی کی باعث نجات کی ہوتی ہی چہ جائے
مصاحبت اوس شہنشاہ کی حکایت منقول ہے کہ حجاج بن یوسف نے ایک شخص کے قتل کا ارادہ کیا
پس کہا اوسنے حجاج سے کہ مین کچہہ حاجت رکہتا ہون تجسے حجاج نے کہا کہ وہ کیا ہے اوسنے کہا چاہتا ہون
یہہ کہ چلو مین تمہارے ساتھہ تین قدم پس چلا حجاج اوسکے ساتھہ پس کہا اوس شخص نے کہ حق اس
صحبت کا یہہ ہے کہ معاف کرو تم قصور میرا پس معاف کیا حجاج نے اوسکو اور فاقرہ مصیبت عظیمہ کہ
توڑے کمر کی ہڈیونکو اور اسیلئے فقیر کو فقیر کہتے ہین کہ فقر اوسکی پیٹہہ کی ہڈیونکو توڑتا ہے اور یہہ
کنایہ ہے نہایت شدۃ سے اور عدم قدرت سے تحمل پر پس کفار کو اسکا یقین ہوگا جیسیکہ یقین ہوگا
وجوہ ناظرہ کو یعنے اچہے لوگونکو اسکا کہ ملینگے اونکو تمام بہلائیان اور بعضون نے کہا کہ وہ بلا حجاب یعنے
اوٹ ہے رویت رب الارباب سے مصرع کہ از فراق بتر در جہان بلائے نیست ✦ ٥ مرو ح
کَلَّا اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۙ وَقِیْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۙ وَّظَنَّ اَنَّہُ الْفِرَاقُ ۙ نہ نہ جبوقت کہ پہنچتی ہے روح جنبر کر مین
اور کہا جاتا ہے کون ہے منتر پڑہنے والا اور یقین جانتا ہے قریب المرگ کہ یہہ وقت جدا ہونے روح کا ہے
٥ فخ کوئی نہین جبوقت جان پہنچے ہانس تک اور لوگ کہین کون ہے جہاڑنیوالا اور وہ
اٹکلا کہ اب آیا چہوٹنا ٥ مو ٥ تفسیر کلا آخرت کو ہرگز دور نہ سمجہو اسیلئے کہ آخرت اوس
سفر کا نام ہے جسمین روح کو اپنے پروردگار کی طرف سفر کرنا ہے اور اوس سفر کی ابتدا موت کا
وقت ہے گویا روح اوسوقت اپنے گہر سے نکلی ہے اوس سفر کی منزلین طے کرنے مین مشغول ہوتی ہے
اور انتہا اس سفر کی قیامت کے دن حق تعالے کے قہر سے تجلی کے حضور مین حاضر ہونا چاہیئے
اس سورۃ مین اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِنِ الْمُسْتَقَرُّ کی تفسیر مین بیان ہو چکا ہے اور سفر کی دوری اور نزدیکی
ابتدا سے شمار کرنا چاہیئے نہ اوسکی انتہا سے اور اس سفر کی ابتدا بہت نزدیک ہے کہ دنیا کی
زندگانی سے ملی ہوئی ہے جبوقت یہان سے قدم اوٹہایا تب وہان پہنچا سو حقیقت مین آخرت کا

شروع اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ اوسوقت سے ہے کہ جب پہنچتی ہی آدمی کی جان اوسکے سینہ کی ہڈیونمین جو
گردن کے متصل ہین اور اوسوقت کو سکرات اور غرغرہ کا وقت کہتے ہین اور اوسوقت روح حیوانی اپنے
مسکن اور ٹہکانیسے باہر نکلتی ہے یعنی دلسے اگرچہ ابتک تمام بدن سے باہر نہین نکلی ہے جیسے جب
مسافر اپنے گہرسے باہر نکلا اگرچہ گلی کوچہ اور شہر کے دروازیسے باہر نہین نکلا لیکن مسافر ہوچکا اور روح
حیوانی وہی متعلق نفس کے ہے اور یہہ روح جبتک بدنمین اپنے مقام پر ہے تبتک زندگانی دنیا کی
حاصل ہے اور جب اپنے ٹہکانیسے جدا ہوئی تو زندگی بہی منقطع ہوئی چنانچہ ایسے وقت مین اپنے بیگانے
سب مایوس ہوجاتے ہین اور سمجھتے ہین کہ اس میت کی روح نے آخرت کا سفر کیا وَقِیلَ مَنْ رَاقٍ اور اوسوقت
کہا جاتا ہے کہ کون ہے جہاڑنے پہونکنے والا تاکہ اس روح بے ٹہکانے ہوئی کو اپنے ٹہکانی پر پہیرے اور
ایسے وقت مین حکیمونکی تدبیر سے اور مزاج کے علاج سے ہاتہہ اوٹہا لیتی ہین تا اور اس گمان سے کہ یہہ وقت
واقعہ غیبسے لاحق ہوا ہے تو شاید ارواح غیبیہ کا توسل جو فسون پڑہنے سے حاصل ہوتا ہے اس امر کے چھٹ
کرنیمین کام آوے اور بعضے مفسرون نے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس اور کلبی وغیرہما رضی اللہ عنہم نے
کہا ہے کہ مَنْ رَاقٍ اون فرشتونکا کلام ہے جو ملک الموت کے ساتہہ روح نکالنی کو آتے ہین اور وہ سات
ہوتے ہین سات اعضا کے عدد کے موافق یا زیادہ ہوتے ہین اور وہ اسلیے ہمراہ آتے ہین تاکہ ملک الموت
روح کو قبض کر کے اونکے حوالہ کردین پہر وہ فرشتے آپسمین پوچھتے ہین کہ مَنْ رَاقٍ یعنے کون اس دیکی
روح لیجاویگا رحمت کے فرشتے یا عذاب کے سو اس صورتمین راق مشتق رقی سے ہوگا جو اوپر کے چڑہنے کے
معنومین ہے نہ رقیہ سے جو افسون کے معنومین ہے وَظَنَّ الخ اور گمان کرتا ہے وہ قریب المرگ بہی یہہ
وقت جدائی کا ہی گہر بار اہل وعیال ومال اسباب سی اور ظن کے لفظ کو جو گمان کے معنومین ہے اس مقام مین
ایک لطیفہ کیواسطے استعمال فرمایا ہے گویا اشارۃً یون ارشاد ہوتا ہے کہ آدمی دنیا کی زندگانی پر اور اوسکی
لذتونکی حاصل کرنے پر ایسا شدت سے حریص ہے کہ اس حرص کے سبب سے اسحالت مین بہی موت کے آنیکا
یقین نہین کرتا ہے انتہا درجہ یہہ ہے کہ گمان غالب اوسوقت ہوتا ہے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ الخ مکاشف ہے
یقین جانتا ہے قریب المرگ کہ یہہ وقت جدا ہونے روح کا ہے یعنے یقین کرتا ہے قریب المرگ وقت دیکہنے
ملائکہ موت کے کہ یہہ وقت جدائی کا ہے دنیا پیاری سے اور نعمتوں اوسکیسے کہ جنہین ضایع کیا عمر نفیس کو
بیچ حاصل کرنے متاع خسیس اوسکے کے اور حدیث مین آیا ہے کہ بندہ جب پاتا ہے سختی موت کی تو جوڑ اوسکے
سلام کرتے ہین آپسمین کہتا ہے بعض بعض سے کہ جدا ہوتا ہون مین تجہسے اور جدا ہوتا ہے تو مجہسے قیامت تک
جدا رہین گے شیخ سعدی فرماتے ہین ؎ کوس رحلت بکوفت دست اجل ٭ اے دو چشمم وداع سر بکنید
اے کف ودست ساعد وبازو ٭ ہمہ تودیع یکدگر بکنید ٭ بر من افتادہ مرگ دشمن کام ٭ آخر اے دوستان گذر بکنید
روزگارم بشد بنادانی ٭ من نکردم شما حذر بکنید ٭ کہا یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ نے کہ جب وہ جاہل ہوتا ہی دو
قبر مین کہڑے ہوتے ہین اوسکے قبر کے کنارے پر چار فرشتے ایک سر کے طرف تہا دوسرا پانوکی طرف اور تیسرا اوسکے
داہنی طرف اور چوتہا اوسکے بائین طرف پہر کہتا ہے فرشتہ تیسری طرف والا اے بیٹے آدم کے متفرق ہوگئین اجلین

اور ضعیف ہوتین آرزو مین اور کہتا ہے فرشتہ داہنی طرف والا جاتے رہے اموال اور باقی رہے عمال اور کہتا
فرشتہ بائین طرف والا کہ جاتے رہے اشغال اور باقی رہے وبال اور کہتا ہے فرشتہ پاؤنکی طرف والا خوشحالی ہے
تجکو کہ تہا کسب تیرا حلال سے اور تہا تو مشغول خدمت ذوالجلال مین ف مرح ۵ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ
بِالسَّاقِ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ اور لپٹی ایک پنڈلی قریب المرگ کی ساتھہ پنڈلی دوسری کے یعنے پاؤنمین
حرکت نرہے طرف پروردگار تیرے کے ہے اوسدن روان کرنا ف فتح ۵ اور لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی تیرے
رب کی طرف ہی اوسدن کہنچے جانا ف موضح تفسیر وَالْتَفَّتِ الخ اور لپٹنے لگی پنڈلی پنڈلی سے
یعنے اوس مردیکی ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ گئی اسلیے کہ نیچلے بدن سے روح کا اثر بالکل منقطع ہوچکا
پنڈلیونکا ہلانا اور ایک کو دوسری سے جدا رکہنا اوسکے اختیار مین نرہا اور بعضے مفسرین نے لکہا ہے کہ عرب کی اصطلاح
مین ساق کا لفظ کنایہ ہے سخت مصیبت سے سو معنے اس آیت کے یون ہین کہ ملی ایک سختی دوسری سختی کے
ساتہہ اسلیے کہ مردیکو اوسوقت مین دو سختیان اکہٹی پیش آتی ہین پہلی شدت دنیا سے جانا اور مال اسباب
اہل و عیال اور جاہ و حشم سبکو چہوڑنا اور دشمنونکی خوشی اور طعنہ زنی اور دوستونکا رنج اور دوسری شدت
آخرت کے احوال کی جیسے منکر نکیر کا سوال اور گور کی تاریکی اور فرشتونکی جہڑکیان اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ
تیری پروردگار کی طرف ہے اوسدن کہنچ لیجانا جیسے بہاگے ہوئیکو اوسکے خاوند کے پیادے کہنچ کر لیجاتے ہین
تو معلوم ہوا کہ آخرت کی ابتدا موت کے دن سے شروع ہوتی ہے اگرچہ انتہا اوسکے قیامت کے دن
واقع ہوگی جسکا بیان اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ مین گذر چکا ہے لیکن افسوس کہ آدمی اس آخرت کی تیاری
کو نہین سمجہتا اور اپنے توشہ کی فکر سے جو سفر مین کام آوے اور ہدیہ اور سوغات سے جو اپنے خاوند کے حضور مین
مشرف ہونیکے بعد اوسکے سرخ روئی اور مالک کی خوشی کا سبب ہے بالکل غافل ہے فَلَا صَدَّقَ الخ
عزیزی فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى پس نہ باور رکہا آدمی نے اور نہ نماز ادا کی لیکن
جہوٹ کہا اور روگردان ہوا ف فتح ۵ پہر نہ یقین لایا ہے نہ نماز پڑہے پر جہٹلایا ہے اور موہنہ موڑا
ف موضح تفسیر فَلَا صَدَّقَ سو نہ سچا جانا قرآن کی آیتونکو اور حق تعالی کے رسولکو
تاکہ اس سبب سے اعتقاد تو اپنے ساتہہ لیجاتا اور پیغمبر اسکے شفیع ہوتے وَلَا صَلّٰى اور نہ نماز پڑہے اسلیے کہ حضرت
رب العالمین کی حضور مین سبکے پہلے اسے عادت کی پرسش ہوگی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ
اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ مِنْ اَعْمَالِهِ الصَّلٰوةُ اور اس مضمونکو کسی بزرگ نے کہا ہے ع روز محشر کہ
جان گداز بود ✿ اولین پرسش از نماز بود ✿ تاکہ فی الفور پہلی ہی پرسش مین خجل اور شرمندہ ہوا اور یہہ
بہی ہی کہ یہہ عبادت نشان ہے جدائی کا کافر و ایماندار مین یعنے اگر نماز پڑہتا ہے تو ایماندارونکے گروہ مین
شامل ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ یہہ عبادت توجہ الی اللہ کی صورت ہے اس عبادت کا بجالانا گویا بہاگنے سے
رجوع کرنا ہے جیسے کوئی غلام اگر اپنے خاوند سے بہاگا ہو لیکن جب اپنے خاوند کا مکان دیکہتا ہے تو اوسکو
سلام کر لیتا ہے اور اوسکے تعظیم بجے کرتا ہے تو یہہ بات خاوند کے غضب کے جوش کو کچہہ تہوڑا سا ہلکا کر دیتی
ہے اور اس شخص نے فقط اس عبادت کے نکرنے پر کفایت نکیا وَلٰكِنْ كَذَّبَ ولیکن جہٹلایا قرآن کی آیتونکو

ف یعنی آخرت سے غافل ہونا چاہیے اور اوسوقت کہ جان کیسی چیز گردن کو پہنچے اور حاضران وقت کہین کہ کون ہے کہ علاج کری اور کسی حال سے اوسکو چہڑا دے اور کوئی دفع اوس قضا الہی کا نکرے اور یقین جانی وہ قریب المرگ کہ یہہ وقت جدائی کا دنیا اور دوستون سے ہے اور پنڈلیان اوسکی شدت موت سے لپٹین یا شدت موت ساتہہ شدت عذاب کے جمع ہو پس ہوشیاری اور آگاہی اوسوقت نفع نہ دے ۱۲ ح

ع [illegible]

اور پیغمبر کی خبر دینکو عوض مین سچا جاننے کے وَتَوَلّٰی اور پیٹھ دی اور منہ پہیرا عوض مین اسکی طرف متوجہ ہونیکے ۵ **عزیزی** ۵ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۵ پہر گیا طرف اہل خانہ اپنے کے اکڑتا

۵ **فتح** ۵ پہر گیا اپنے گہر کو اکڑتا ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** پہر گیا اپنے گہر کے طرف اینٹہتا اور اکڑتا ہوا گویا پیغمبر اور قرانکو جہٹلانیکے اور نمازکے ترک کرنیمین حق تعالیٰ سے لڑائی اور مقابلہ کرکے جیت آیا سو اپنے قوت بازو پر پہول رہا ہے اور اکڑتا ہے تو ضرور ایسے شخص سے مرنیکے بعد کہا جائیگا کہ اولیٰ الخ

۵ **عزیزی** اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۵ وائے تجہپر پس وائے تجہپر بار دیگر کہتا ہون وائے تجہپر پس وائے تجہپر ۵ **فتح** ۵ خرابی تیری پر خرابی تیری پہر خرابی تیری پر خرابی تیری ۵ **موضح** ۵ **تفسیر**

اَوْلٰى لَكَ الخ خرابی ہوجیو تیری پہر خرابی ہوجیو یہہ دونون خرابیان قہر اور غضب کے اس عالم مین اوسکے واسطے موعود ہین پہلی نہ سچا جاننے اور نمازکے چہوڑنے پر اور دوسرے جہٹلانے اور منہ پہیرنے پر ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۵ پہر قیامت کے دن خرابی ہوجیو تیری پہر خرابی ہوجیو یہہ دونون خرابیان اوسکے واسطے اونہین دونون سببسے قیامت کے دن موعود ہین اور یہان تک جو بیان کیا گیا کہ سارا آدمی قیامت اور موت سے غفلت مین گرفتار ہے کہ ہرگز کسیکے خبردار کرنے اور نصیحت کرنیسے اس غفلت کے نیندسے آگاہ و ہوشیار نہین ہوتا تو اب جہڑکی سے اوسے پوچہتے ہین کہ تجکو ایسی غفلت کس سببسے ہے کونسا شبہہ تیری دلمین جم گیا ہے اَيَحْسَبُ الخ ۵ **عزیزی** آیا ہے کہ بعد اوترنے اس آیہ کے آنحضرت نے ابوجہل کو بطحا مین دیکہہ کر کپڑا اوسکا پکڑ کر یہہ آیۃ اوسکے آگے پڑہے اوسنے کہا کہ ورانا تو مجکو اے محمد واللہ کہ تو اور رب تیرا مجکو کچہہ ضرر نہین پہنچا سکتے ہین پس حق تعالیٰ نے اوسکو روز بدر کے بری طرح ہلاک کیا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ان لکل امۃ فرعون وان فرعون ہذہ الامۃ ابوجہل اور یہہ بہی فرمایا مات فرعون ہذہ الامۃ ۵ **بحر** ۵ **روح** ۵ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۵ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۵ کیا گمان رکہتا ہے آدمی کہ مہمل چہوڑا جاویگا آیا نہین تہا نطفہ منی کہ ڈالے گئے ۵ **فتح** ۵ کیا خیال کرتا ہے آدمی کہ چہوٹا رہیگا بے قید پہلا نہ تہا ایک بوند منی کی جو ٹپکی ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** اَيَحْسَبُ الخ کیا گمان کرتا ہے آدمی کہ چہوڑ دیا جائیگا جانورونکی طرح کہ جو وہ چاہتے ہین کرتے ہین اور اونسے کچہہ پرسش نہین ہے نہ مرنیکے بعد نہ حشر کے دن سو آدمی کا یہہ گمان غلط ہے اور فساد اسکا ظاہر ہے اسلیے کہ اگر اپنے خلقت مین تامل اور غور کری تو دریافت کریگا کہ جب مین مکلف ہوا یعنے کرنے نکرنے کے مجکو تکلیف دی گئی تو مجکو ہر امر کی جزا کا چکہنا اور ہر چیز کی پرسش مجسے ہوتی ضرور ہوئی نہایت اسکی یہہ ہے کہ اعمال کی جزا کی پرسش مردونکے مرنے اور بہت مدت اونپر گذرنیکے بعد زندہ کرنے پر موقوف ہے اور یہہ یعنے مدت دراز کا گذرنا اور پہر زندہ ہونا کچہہ تردد اور انکار کی جگہہ نہین ہے اسلیے کہ اسکا سچا ہونا ادنیٰ تامل اور غور سے معلوم ہوسکتا ہے اَلَمْ يَكُ کیا نہ تہا آدمی اپنے باپ کی پیٹہ مین نُطْفَةً قطرہ یعنے ذری سے بوند مِّنْ مَّنِيٍّ منی کے پانی کی جو جسم کا فضلہ یعنے باقی ماندہ ہے اور طبیعت اوس سے مستغنی اور بے پرواہ ہوچکی ہی اور حیوان کے فضلات

حیات کے قبول کرنیسے بہت دور ہوتے ہین بخلاف اوسکے اخبار کے اسلیے کہ اوسکو طبیعت بدن کا جز کر دیتی ہی اور
زندگانی کا خلعت پہناتی ہی حضور ضیا وہ قطرہ منی کا جسی انسان پیدا ہوتا ہے اور حیوان کے بدن میں بہے
رہتا ہی تاکہ زندگانی کا قبول کرنا وس تن متوقع ہو بلکہ یمنیٰ ٹپکایا گیا جماع کی حرکت کے سبب بیضے اور
ذکر کی راہ سے اور حکمت کا قاعدہ ہے کہ جس چیز کو اوسکے ٹہکانے سے جدا کرتے ہین تو پہر ٹہکانی کی طبیعت
اوسکے تدبیر اور پرورش سے دست بردار ہو جاتی ہے جیسے شاخ درخت سے جدا ہوئی نشو و نما نہین قبول کرتی
ہے اسی سبب سے حدیث شریف مین آیا ہے مَا اُبِیْنَ عَنِ الْحَیِّ فَھُوَ مَیِّتٌ یعنی جو عضو جدا کیا گیا زندہ سے پس وہ مردے
حکم مین ہی اور اوسکا کہانا حرام ہے جیسے دنبہ کی چکتی اور اونٹ کا کوہان کہ اگر انکو اونکی زندگی مین کاٹ لین
تو کہانا اونکا حرام ہے اور دودہ کے حلال ہونیکا سبب یہہ ہے کہ اوسکو طبیعت بچہ کی غذا کیواسطے پیدا کرتی ہے
ہمیشہ دودہ والی کا جز ہے اور نہ اوسکا فضلہ ہے جیسے درخت کا میوہ حیوان کے غذا کیواسطے درخت مین پیدا
ہوا اسیطرح دودہ ایک حیوان کے غذا کیواسطے دوسرے حیوان کے بدن مین پیدا ہوا ۵ **عزیزی** ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً
فَخَلَقَ فَسَوّٰی فَجَعَلَ مِنْہُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی پہر تہا خون بستہ پس پیدا کیا خدا نے پہر
درست اندام کیا پس کیا اوس ہی سے دو قسم کو مرد اور عورۃ کو ۵ **فتح** ۵ پہر تہا لہو کی پہٹکی پہر اوسنے
بنایا اور ٹہیک کر اوٹہایا پہر کیا اوسمین جوڑا نر اور مادہ ۵ **مو ۵ تفسیر** ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً پہر ہوا
وہ ٹپکا ہوا پانی لہو کی پہٹکی سو وہ بہی حیات کی قابلیت نہین رکہتی ہی بخلاف رقیق بہنے والے لہو کے
جسکو دم مسفوح کہتے ہین اور وہ رودہ رگون اور نسون مین دوڑتا پہرتا ہے اور وہ حیوان کی غذا کے بہی کام
آتا ہے اور اوسکے بدن کا جز بہی ہوتا ہے فَخَلَقَ پہر پیدا کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اگرچہ زندگانی کی استعداد مطلق
نرکہتا تہا فَسَوّٰی پہر اوسکو برابر مزاج کا معتدل کر دیا یہان تک کہ تمام حیوانون سے اعتدال حقیقی کے بہت
نزدیک ہو گیا اسی سبب سے نفس ناطقہ کے تعلق کی لیاقت پیدا کی فَجَعَلَ مِنْہُ الزَّوْجَیْنِ پہر کر دین آدمی کی جنس
دو قسمین اَلذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی نر اور مادہ کہ ہر ایک کی صورتین جدا ہین اور اعضا جدا اور صفتین جدا ایک قسم کے کام
دوسری قسم سے ممکن نہین ہین مردونکے کام عورتونسے نہین ہو سکتے اور عورتونکے کام مردونسے سو حق تعالیٰ
نے یہہ تدبیر عجیب دنیا کے آباد کرنیکے لیے کی ہے تاکہ عورت خانگی اور جزئی کامونکو سرانجام دیوی جیسے کہانا
پکانا اور کپڑا سیا قطع کرنا اور سینا اور اولاد کو پرورش کرنا اور گہر مین جہاڑو دینا اور فرش بچہانا وغیر ذالک اور
مرد معاش کی تلاش کرے جیسے زمین کو کہود کے سونا چاندی جواہرات نکالنا کہیتی کرنا درختونکو لگانا نہر
اور کنوین کو کہودنا دشمنونسی لڑنا اور علم کو حاصل کرنا پہر اوسکو لکہنا کہنا وغیر ذالک اس قسم کے کام بہت ہین
۵ **عزیزی** ۵ منی پانی مرد کا اور عورۃ کا کہ جس سے پیدا ہوتا ہے حیوان پس حمل نہین ہوتا ہے مگر
دونونکے پانیونسے اور منی ساتہہ تی کے صفت ہی منی کی اور ساتہہ ت کے صفت نطفہ کی یعنی ڈالا جاتا
رحم مین اور اسیلیے نام رکہا گیا منی ماسنداتی سے اور وہ ایک قریہ ہے مکہ مین اسلیے کہ گرائے جاتے ہین اوسمین
خون قربانیون کے یعنے انسان ایسی حقیر چیز سے پہلے بنایا پہر ایسی کو کیسا اشرف و کامل الخلقت کیا پہر
کیونکر لائق ہی ایسکو کہ سرکشی کرے اللہ تعالیٰ کے طاعت سے اور امر و نواہی مین ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً یعنے

پہر ہوئی منی بعد چالیس دن کے ٹکڑا خون لبستہ کا بعد اسکے کہ تہا پانی سفید مانند قول اللہ تعالی کے ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلق یعنے پس اندازہ کیا کہ کیا اوسکو مضغہ یعنے تو تہڑا گوشت کا پیدا کیا گیا بعد اوس چالیس دن کے قابل واسطے تفریق اعضا کے اور تمیز بعض اوسکے بعض سے وجعل المضغۃ عظاما اور کیا تو تہڑا سکو ہڈیان کہ متمیز ہون بسبب اونکے اعضا بسبب سختی کے فکسی العظام لحما یعنی پہر پہنایا ہڈیونپر گوشت راحتی ہو بسبب اوسکے پیدایش وتصویر اوسکی اور مستعد ہو تو تونکے حاصل کرنیکے لیے اور پہونکنے روح کے لیے فسوی یعنے پس درست وکامل کی پیدایش اوسکے ۞ م ۞ الیس ذلک بقدر علی ان یحیی الموتی آیا نہین ہے یہہ خدا توانا اسپر کہ زندہ کری مردونکو ۞ فت کیا ایسا شخص نہین سکتا کہ جلاوی مردونکو ۞ مو ۞ تفسیر کیا نہین ہے ایسا خالق زبردست جسنی دنیا کی آبادی کیواسطے آدمی کو اس قسم کا پیدا کیا قادر اس بات پر کہ زندہ کرے مردونکو آخرت واوس جہان کی آبادی کیواسطے اور اس جہانکی زندگانی مین بہی لوگونکو مختلف کرے کسیکو کامل کرے اور کسیکو ناقص بعضونکو دوزخ کے پہڑنیکے لئے اور بعضونکو بہشت کے چین اور مزے اٹھانیکے لیے حدیث شریف مین آیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب اس آیۃ کو پڑہتے تو بعد اوسکے یہہ کلام فرماتے سبحانک اللہم بلی اور ایک روایت مین ہی بلی واللہ بلی واللہ اور کہا ابن عباس نے کہ جو کوئی پڑہے سبح اسم ربک الاعلی امام ہو یا اور کوئی اسے چاہیے کہ کہے سبحان ربی الاعلی اور جو کوئی پڑہے لا اقسم بیوم القیمۃ پس جب پہنچے اوسکے اخیر کو پس چاہیے کہ کہے سبحانک اللہم بلی امام ہو یا غیر اوسکے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑہے تم مین سے والتین والزیتون پہر پہنچے اوسکے اخیر کو الیس اللہ باحکم الحاکمین پس چاہیے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین اور جو کوئی پڑہے لا اقسم بیوم القیمۃ پہر پہنچے الیس ذلک بقدر علی ان یحیی الموتی تک پس چاہیے کہ کہے سبحانک اللہم بلی اور جو پڑہے والمرسلت عرفا پہر پہنچے فبای حدیث بعدہ یومنون تک پس چاہیے کہ کہے امنا باللہ ۞ ر ۞ عزیزی ۞ تنبیہ جواب دینے ان آیتون کے اور مانند انکے خلاف کیا ہے علماء نے نزدیک امام شافعی کے نماز مین بہی کہی خواہ فرض ہو یا نفل اور خارج نماز کے بہی کہے اور امام مالک کے نزدیک خارج نماز کے کہے اور نماز نفل مین بہی کہے اور فرضونمین نکہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک خارج نماز کے کہے اور نماز مین نکہی نہ فرضونمین نہ نفلونمین تا توہم ہو کہ یہہ الفاظ قرآن کے ہین اور توربشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کری کہ یہہ نماز مین تہا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہین گے ہم کہ یہہ نماز نفل مین ہوگا نہ فرض مین جیسا کہ حذیفہ کی حدیث مین آیا ہے کہ جب آنحضرت نماز شب کی پڑہتے تو نہ پہنچتے آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹہیرتے اور طلب رحمت کی کرتے اور نہ پہنچتے آیۃ عذاب پر مگر کہ ٹہیرتے اور پناہ مانگتے عذاب سے اور کسیتی اون نمازون فرض مین کہ پکار کر پڑہتے ہین روایت نہین کی ۞ ع ح ۞

سورۃ الدھر مکیۃ

یہہ سورۃ مکی ہی ہے اکتیس آیتین ہین اور دو رکوع اور دوسو چالیس کلمے اور ایکہزار چالیس نوین حروف اور اسکا نام سورۃ انسان ہے اور اسکو سورہ دہر بہی کہتے ہین اور سورہ ابرار بہی اور نازل ہوئی ہے یہہ بعد سورہ الرحمن کے اور

بعد سورۂ قیامہ کے اسلیے لکھی گئی کہ سورۂ قیامہ مین قیامت کی علامتین اور اوسکے وقائع بیان کرکے یہہ بہی بیان کیا ہے کہ اوس روز آدمی دو قسم پر ہو جاوینگے چنانچہ ارشاد ہوا ہی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ اور دوسرے قسم کا احوال یعنے نافرمانونکا تو اوس سورۃ مین تفصیل کے طور پر بیان ہوا اور پہلی قسم کا احوال یعنے فرمانبردارونکا باقی رہا تہا سو اس سورۃ مین پوری تفصیل سے بیان فرمایا اور ان دونون سورتونکے متفرق مضمونونمین بہی مناسبت واتحاد موجود ہے چنانچہ انسان کی خلقت اوس سورۃ مین اس عبارت سے مذکور ہوئی ہے اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى الخ اور اس سورۃ مین اس عبارت سے بیان ہوئی ہی اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ الخ اور اوس سورۃ مین ارشاد ہوا ہے كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ الخ اور اس سورۃ مین یون فرمایا ہے اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ الخ اور بہت مضمون دونونکے آپسمین مناسب وموافق ہین اور مفسرون کو اس امر مین اختلاف ہے کہ یہہ سورۃ مکی ہی یا مدنی اور صحیح یہہ ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا سے آخر سورۃ تک بلاشبہہ مکی ہے اور اسکے سوائے جو باقی ہے اوسمین احتمال اسبات کا ہے کہ مدنی ہوا ور آیۃ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ سے اسیرا تک جو قصہ حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم مین ہے سو اوسکے نزول کی روایت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ آیتین مدنی ہون واللہ اعلم اور اس سورۃ کا نام سورہ انسان اسلیے رہتا ہے کہ اس سورۃ کے ابتدا مین وہ فائدہ مذکور ہے جو انسان کی خلقت سے حضرت رب العالمین کو منظور ہے سو ہر ایک انسان کو چاہیے کہ اپنے مین دیکہے اگر وہ فائدہ اپنے مین پاوے تو اپنے تئین انسان جانے اور انسانیت پر سپاس کرے والا قالین گچ شید اور لکڑ یکے گہوڑے کی طرح فقط نام کو اپنے تئین انسان جانے اور حقیقت مین کچہہ بہی نہین ہے اور اس سورۃ کا نام سورہ دہر اسلیے رکہا ہے کہ اسکے شروع مین دہر کے عقیدیکو باطل کیا ہے اسواسطے کہ اس باطل عقیدہ کا حاصل یہہ ہے کہ جو کچہہ اختلاف اور نئی نئی باتین عالم مین حادث ہوتی ہین وہ سب آسمان اور ستارون اور زمین کی گردش سے ہوتے ہین جو عالم سفلی مین تاثیر کرتی ہین بعضی صنعین ہر دن اور ہر رات متبدل ہوتی ہین اور بعضی ہر مہینے اور ہر برج مین اور بعضی ہر فصل مین اور بعضی ہر سال مین وغیرہ سو وہ بڑے انقلابونکے سبب پڑتے ہین اور عجیب و غریب قسمونکے تولد کے باعث ہوتے ہین چنانچہ دریا کی جگہہ خشکی ہو جاتی ہے اور خشکے کی جگہہ دریا اور ویرانہ کی جگہہ آبادی اور آبادی کی جگہہ ویرانہ ہو جاتا ہے اور پہاڑ جنگل ہو جاتے ہین اور جنگل پہاڑ اور انسان کی قسم اور اور تمام حیوانات خود بخود پیدا ہوتے ہین اور بعضی نوعین فانی ہو جاتی ہین سو جب ثابت ہوا کہ ایک زمانہ وہ تہا کہ نوع انسان کا نام بہی نہ تہا اور کوئی اسکا ذکر بہی نہین کرتا تہا تو یہہ معلوم ہوا کہ اس نوع کا تولد کسی زمانہ کی خواہش سے نہین ہے والا وہ صانع کسی وقت مین ان وقتونمین سے اس نوع کی تولد کو خواہش کرتے اور لوگ اوس نوع کے تولد اور انقطاع کے بعد دوسری مرتبہ اوسکو یاد کرتے کہ فلانے دور مین یہہ نوع ظاہر ہوکر منقطع ہو گئی تہی پہلا اور نہین جنات اور فرشتے تو ضرور نام اور نشان سے اس قسم کو پہچانتے اور اس سورۃ کے

اور بدکام سے منع کرتے ہین تاکہ او رمخلوقات دیکہین کہ یہہ شخص اپنے اختیار سے کیا کام کرتا ہے پہر اگر ہمارے
حکم کے موافق بجا لایا تو ثواب و انعام کا مستحق ہوا اور اگر اوسکے خلاف کیا تو ذلت و اہانت اور عذاب کے لائق
ہوا پس اگر ابتلا و آزمائش سے یہہ معنے مراد ہون تو حضرت عالم الغیب والخفیات کے حق مین امتحان
و آزمائش کچہہ معنے نہین رکہتے کہ وہ تو سبکا حال خوب جانتا ہے اور جب یہہ فائدہ اس مخلوق کی
پیدائش سے ہمکو منظور تہا تو سمجہہ بوجہہ کے اسباب بہی اسکو دینا ضرور ہوا فجعلنٰہ الخ پہر کر دیا ہمنے اسکو
سننے والا دیکہنے والا حاصل اس کلام کا یہہ ہے کہ انسان کو اسقدر شنوائی اور بینائی مین کشادگی دی
ہمنے کہ اوسکے مقابلہ مین اور حیوانات گویا بینائی اور شنوائی رکہتے ہی نہین اندہے بہرے ہین اسلیے
کہ یہہ مخلوق آواز کے ساتہہ الحان کے دقیقے اور لفظونکے معنے وغیرہ سمجہتا ہے اور ہر لفظ کے مختلف معنونکو
بہی سمجہتا ہے یہی سبب ہے کہ اسکا مرتبہ اس بلندیکو پہنچا کہ حضرت رب العالمین کے ہمکلامی کے خلعت سے
مشرف ہوا بخلاف اور حیوانونکے کہ وہ سوا آواز محض کے کچہہ نہین سمجہتے اور اس سبب سے جو مرچکے ہین اونکے
علمونسے فائدہ حاصل کرتا ہے اور اگلے زمانیکے لوگونکے احوال پر جو ہزارون برس اس سے پہلے گذرے ہین
خبردار ہوتا ہے اور عجیب و غریب استنباط اس سے ہوتے ہین یعنے ایک چیز پر قیاس کرکے دوسرے چیز کا حکم
اوس سے نکالتا ہے اور جو عمدہ کام سمع و بصر سے حاصل ہوتے ہین اور حواس سے نہین حاصل ہوتے اسلیے
رب العالمین نے قرآن مین اکثر انکا ذکر فرمایا ہے چنانچہ یہان بہی اسیلیے بیان فرمایا اور باوجود اسکے حق تعالی
فرماتا ہے کہ ہمنے اسیقدر پر کفایت نہین کی بلکہ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ الخ ع عزیزی روح ه اِنَّا هَدَيْنٰهُ
السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا تحقیق ہمنے دکہائی آدمی کو راہ خواہ شکر کرنیوالا یا ناشکرہ فتح ہمنے اوسکو
سمجہائی راہ یا حق مانتا یا ناشکرہ موضح تفسیر بے شک ہمنے ہدایت کی یعنے بتلا دی اوسکو اپنے
معرفت کی راہ اور اپنے شکر کے ادا کرنیکا طریقہ اور اوس راہ کے تلاش کو اوسیکے ذمہ پر نہین چہوڑا تاکہ اپنے
قصور مین بہانے نکرے بلکہ اپنے رسولونکو پے درپے بہیجا ہمنے اور اونکے ہاتہوں سے معجزے دکہلائے اور اپنی
کتابین نازل کین جنکی دلیلین واضح ہین اور اس کتاب کی جو مجمل اور متشابہ آیتین ہین اونمین جو کچہہ مراد ہے
اوسکے بیان کو رسولونکے زبان پر حوالہ کیا اور اونکے بعد جو اونکے شاگرد رشید ہین یعنے علما مجتہد ہر زمانے
اونکے بیان پر موقوف رکہا ہمنے تاکہ شنوائی اور بینائی اس مخلوقات کی بدون رنج و کلفت اور تہامے
ہمارے عبادت و معرفت کے کام مین مصروف ہو سکے اور ہمنے جو اوسکو پیدا کیا ہے اور ہدایت کی ہے
اوسکا شکر ادا کرے لیکن یہہ مخلوق باوجود ایسی ہماری نعمتونکے ایک راہ چلی بلکہ دو قسم پر ہو گئے
شَاكِرًا الخ یا شکر ادا کرنیوالی ہی ہماری پیدائش اور ہدایت کی نعمت کا اور اس نعمت کو قبول
کرنیوالی اور یا ناشکری اور ناحق شناسی اور کفران نعمت کرنیوالی ہے اور کبہی راہ پر نہ آنیوالی ہے
بلکہ اس راہ کو قبول نہین کرتی ہی اور اس راہ کی باطل کرنیکے واسطے بہی شبہے اور شیطانی مکر اوسکے
مقابلہ مین لاتی ہی اور اپنے شنوائی اور بینائی کو ہمارے مخالفت و عناد مین خرچ کرتے ہے اسلیے اوسکے
ساتہہ امتحان اور آزمایش کا معاملہ شروع کرتے ہین ہم اسواسطے کہ اگر اس عناد اور مخالفت پر اوسکو

سزا دین ہم تو اور مخلوقات کی نظر مین امتحان اور آزمائش کا فائدہ کچھہ بہی ظاہر نہو اور ہماری حکمت اور عدالت تمیز نہ ہووے یعنی بالضرور إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ الخ **عزیزی** إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا تحقیق ہمنی طیار کین ہین کافرونکے لیئے زنجیرین اور طوق اور آگ دہکتی **فتح** ہمنی کہین منکرون کے لیے زنجیرین اور طوق اور آگ دہکتی **موضح تفسیر** ہمنے طیار کر رکہین ہین اپنی ہدایت کی نعمت کے ناشکرون کے لیے دنیاوی علاقونکی زنجیرین تاکہ دنیا کی زندگی مین انہین زنجیرونمین مقید رہین اور معرفت وعبادت کی راہ ہرگز نچل سکین پہر بعضونکو مال کی محبت کی سلسلہ مین اور بعضونکو عورت اور اولاد کی محبت کے سلسلہ مین اور بعضونکو باغون اور کہیتونکے سرسبز کرنے کی اور نئی عمارت بنانیکی محبت مین باندہ دیا اور اسیطرح ہر ایک کو ایک سلسلہ مین گرفتار ومقید کردیا ہمنے پہر یہی سلسلے قیامت کے دن آگ کی شکل ہوکر ان ناشکرونکے تمام بدن مین لپٹین گی اور یہہ لوگ اون زنجیرونمین جکڑ جائینگے جیسا کہ اور جگہہ قرآن شریف مین ارشاد ہوا ہے ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ اور جو ان چیزونکے ناشکرونکو جو دنیاوی علاقونکی محبت کی زنجیرونمین گرفتار ہین بدون توسل کسی عمدہ کے اپنے ہم جنس سے جنکے پاس یہہ چیزین موجود ہووین یہہ چیزین میسر نہین ہوسکتین ہین سو لاچار ان ناشکرونکے واسطے ایک دوسری چیز بہی ہمنے تیار کر رکہی ہے وَأَغْلَالًا اور طوق بہاری جو انکی گردنمین ہونگے تاکہ سر نہ اوٹہا سکین اور معرفت و عبادتکی راہ کیطرف التفات بہی نکرسکین بلکہ داہنی بائین بہی اس راہ کے دیکہہ نسکین سو بعضونکی گردنونمین امیرون اور بادشاہونکی نوکری کا طوق ڈالا ہی اور بعضونکی گردنمین ساہوکارونکی خوشامد و چاپلوسی کرکے قرض لینے کا طوق ڈالا ہی اور بعضونکی گردنونمین قاضیون اور مفتیونکی منت کا اور حیلہ ساز روایت ضعیف نکالدینے والونکی خوشامد کا طوق ڈالا ہے اور بعضونکی گردنونمین دفترونکی متصدیون کی اور عاملونکی حاضرباشی کا طوق ڈالا ہے اور اورونکو اسی پر قیاس کرلینا چاہیے یہانتک کہ بعضونکی گردنونمین کنچنیون کی بندگی اور غلامی کا طوق ڈالا ہی ہمنے وغیر ذلک سو جتنے یہہ طوق ہین قیامت کے دن سب آگ کے طوق ہوجاوینگے اور ان لوگونکو بہاری کردینگے اور جو اکثر ناشکرونکو باوجود ان طوقونکے پہننے کے اور ان علاقونمین پہنسنے کے بہی مطلب حاصل نہوگا اور اگر کچہہ مطلب تہوڑا سا حاصل ہوا تو بہی انکی حرص وآرزو کے موافق حاصل نہوا سو انکے واسطے دوسری چیز بہی طیار کی ہمنے دہکتی آگ یعنی سوزش سینہ کی اپنے مطلب کے نملنے کے رنج کے سبب تاکہ جبتک دنیا مین ہین اسی سوزش مین جلتے رہین جیسے کیمیا کے ہوس اور اگر ایکطرف سے سوزش کم ہوتی ہی تو دوسری طرف سے اور بہڑکتی ہی سو یہہ ہم انکی لطیف پیدائش انسانی کو درہم برہم کردیتے ہین یعنے نیچے کا بدن زنجیر سے گرفتار ہے اور اوپر کا بدن طوق سے بہاری اور بیچکا بدن یعنے سینہ و دل سوزش سے بیقرار ہی اور یہہ وہی سوزش ہی جو قیامت کے دن دوزخ مین آگ کی صورت بن کے انکے اندر و باہر کو جلاویگی سو اوسدن اپنی پیدایش کی نعمت کی اور ہدایت الہی کی نعمت کی ناشکری کی سزا چکہینگے اور اگر کسی کے دلمین یہہ شبہ گذرے کہ ان علاقونمین گرفتار ہونا اور طوقونکا پہننا اور دنیا کے مطالب حاصل نہونیکے سبب سے رنج اور سوزش کا ہونا دنیا کی زندگانی کے لوازمات

سے ہے اور حق تعالیٰ کی نعمت کے شکر گذارون کو بہی اسی دنیا مین اپنی زندگانی کے دن کاٹتے ہین اور
دنیا مین بدون گرفتاری ان علاقون کی اور بدون پہنے ان طوقونکے اور بدون چکہنے اس عمر کے
گذر کرنا ممکن نہین ہے پہر ان چیزونکی تخصیص ناشکرونکے ساتھہ ہونیکی کیا وجہہ ہے تو اسکے جواب مین ہم
کہینگے کہ شاکر دنکو اگرچہ ان علاقونکی گرفتاری کے اسباب اور ان طوقونکے پہننے کے باعث اور ان
سوزشونکو چکہنا دنیا کی پیدائش کے تقاضے سے درپیش ہے لیکن انکو زنجیرونکی گرفتاری اور طوق
کا پہننا اور سوزش حاصل نہوگی اسلیے کہ شاکر لوگ تین گروہ ہین ایک ابرار جنکا لقب اصحاب الیمین بہی ہے
اور دوسرے مقربین اعمال جنکا عباد اللہ اور عباد الرحمٰن بہی لقب ہے اور تیسرے مقربین احوال جنکو
مقربین مطلق بہی کہتے ہین اور سابقین بہی انکا لقب ہی سو پہلے ہم ابرار کا حال بیان کی
جو بس خوردہ کہانیوالے مقربین اعمال کے ہین پہر انکے بعد مقربین اعمال کے حال کی بیان کیطرف
انتقال کرینگے ہم تاکہ مقربین احوال کا حال بطریق اولے سپر قیاس کر لیا جاوی اِنَّ الْاَبْرَارَ

الخ ۵ **عزیزی ۵ تنبیہ** شکر عجب چیز ہے فرمایا اللہ عزوجل نے لَئِنْ شَكَرْتُمْ
لَاَزِيْدَنَّكُمْ عطا سے منقول ہے کہ کہا گیا مین اور عبید بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
پاس پہر کہا مینے کہ خبر دیجیے مجکو بہت عجیب چیز کی کہ دیکہی ہو آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس روئین عائشہ اور کہا کہ کونسی شان حضرت کی عجیب نہتی یعنے سب باتین اونکی عجیب ہے تہین
ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور بستر پر میرے ساتھہ لیٹے یہان تک کہ لگا بدن میرا حضرت
کے بدن سے پہر فرمایا اے بیٹی ابوبکر کی چہوڑتی ہی تو مجکو کہ عبادت کرون مین اپنے رب کی کہا مینے
کہ دوست رکہتی ہون مین قرب آپکا پہر اذن دیا مینے آپکو پس اوٹہے اور گئے پانی کی مشک کی طرف
پہر وضو کیا اور اچہی طرح پانی بہایا پہر کہڑے ہوے نماز کے لیے پس روئے یہان تک کہ بہے آنسو
اونکے سینہ پر پہر رکوع کیا اور روئے پہر سجدہ کیا اور روئے پہر اوٹہایا سر اپنا اور روئے بس یہی حال رہا
یہان تک کہ آئے بلال اور خبر دی آپکو کہ نماز طیار ہے پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ کس چیز نے رلایا
آپکو حالانکہ بخشدیے ہین خدا تعالےٰ نے اگلے پچہلے گناہ آپکے پس فرمایا آپنے کہ کیا نہون مین بندہ
شکر گذار اور کیونکر نکرون مین یہہ حالانکہ اوتارا اللہ تعالےٰ نے مجپر یہہ مضمون اِنَّ فِيْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اخیر آیۃ تک اور حقیقت شکر کی اہل تحقیق کے نزدیک یہہ ہے کہ اقرار کرے نعمت منعم کا
بوجہہ خضوع و خشوع کے اور اللہ تعالےٰ کی صفت جو شکور آئی ہی تو اوسکے یہہ معنے ہین کہ بہت جزا و
ثواب دیتا ہی بندونکو تہوڑے عمل پر اور شکر منقسم ہوتا ہی دو قسم ایک تو شکر زبان سے اور وہ اقرار
کرنا نعمت کا ہی انداز عاجزی کے اور دوسرا شکر بدن سے کہ تمام اعضا کو مصروف اوسکی طاعت مین
رکہے کہ جو اعضا جس کام کے لیے بنے ہین اوسمین صرف کرے مثلاً آنکہہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتب
دینیہ اور دیکہنے راہ اور نمونہ قدرت آلہی وغیرہ کے لیے اوسمین صرف کری علی ہذا القیاس اور اعضا
سمجہہ لینا چاہیے اور کہا ابو عثمان رحمہ اللہ نے کہ شکر جاننا عجز کا ہے شکر سے یعنے جانے کہ مین عاجز ہون

اوسکے شکر ادا کرنیسے چنانچہ آیا ہے کہ کہا داود علیہ السلام نے الٰہی کیونکر شکر ادا کرون تیرا کہ شکر کرنا تیرا بھی
نعمت ہے تیری طرف سے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے اونکو کہ اب تحقیق شکر ادا کیا میرا تونے اور کہا
موسے علیہ السلام نے اپنے مناجات مین الٰہی پیدا کیا تونے آدم کو اپنے ہاتھ سے اور اور چیزین بنائین تو
پس کیونکر شکر ادا ہو تیرا پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جانا تیرا اسکو شکر ہے میرا اور آیا ہے کہ ایک شخص آیا
سہل بن عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ چور آیا میرے گہر مین اور لیگیا اسباب میرا اونہون نے کہا کہ شکر ادا کر
اللہ تعالیٰ کا اگر داخل ہوتا چور یعنے شیطان تیرے دل پر اور بگاڑ دیتا توحید تو کیا کرتا تو اور کہا بعضون نے
کہ شکر آنکہونکا یہہ ہے کہ چہپائے تو عیب کہ دیکہے تو اپنے یار کا اور شکر کانونکا یہہ ہی کہ چہپائے عیب یار کا
کہ سنے تو کانونسے اور آیا ہے کہ تہمے حسن بن علی رضی اللہ عنہما رکن سے یعنے حجر اسود یا رکن یمانی سے
اور کہا الٰہی أَنْعَمْتَنِي فَلَمْ تَجِدْنِي شَاكِرًا وَابْتَلَيْتَنِي فَلَمْ تَجِدْنِي صَابِرًا فَلَا أَنْتَ سَلَبْتَ النِّعْمَةَ
بِتَرْكِ الشُّكْرِ وَلَا أَدَمْتَ الشِّدَّةَ بِتَرْكِ الصَّبْرِ إِلٰهِي مَا يَكُونُ مِنَ الْكَرِيمِ إِلَّا الْكَرَمُ اور آیا ہے کہ گذرے ایک نبی ایک چہوٹے سے
پتہر پر کہ بہت سا پانی اوسمین سے نکلتا ہے پس تعجب کیا اون نبی نے اس سے پس گویا کیا
اللہ تعالیٰ نے اوس پتہر کو اور اوسنے کہا کہ جب سے مینے سنا ہے اللہ تعالیٰ سے وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ میں روتا ہون اوسکے خوف سے پس دعا کی اون نبی نے کہ بچاوے اوسکو اللہ تعالیٰ
دوزخ سے پس وحی بہیجی اللہ تعالیٰ نے کہ مینے بچایا اوسکو دوزخ سے پس چلے گئے وہ نبی پہر پہرتے ہوئے
جو اوس پتہر پر گذرے تو دیکہا کہ پانی اوس سے ویسا ہی جاری ہے اونہون نے تعجب کیا
اور پوچہا اوس پتہر سے کہ اب کیون روتا ہے اللہ تعالیٰ نے تو بچایا تجکو آگ سے اوسنے کہا کہ وہ رونا غم و خوف
کا تہا اور یہہ رونا شکر و خوشی کا اور خبر صحیح مین آیا ہے کہ پہلے پکارے جاوینگے طرف جنت کے
وہ کہ حمد کرتے ہین اللہ تعالیٰ کی ہر حال اور منقول ہے ایک بزرگ سے کہ کہا دیکہا مینے ایک سفر مین
ایک بڈہے کو پس پوچہا مینے حال اوسکا اوسنے کہا کہ ابتداء عمر مین مین اپنے چچا کی بیٹی کو چاہتا تہا
اور وہ مجکو چاہتی تہی پہر اتفاقاً میرا نکاح اوس سے ہوا پس شب زفاف مین مینے اوس سے کہا کہ آؤ شب
بیدار رہے کرین اس نعمت واسطے ادا کرنے شکر اللہ تعالیٰ کے اسپر کہ جمع کیا ہمکو پس نماز پڑہتے رہے ہم
اوس رات اور دونون میں سے کسیکو فراغت نہوئی پس جب ہوئے دوسری رات تو کہا ہمنے ویسا ہی
جو پہلی رات کہا تہا پس ستر یا اسی برس سے ہم اسی حال پر ہین ہر رات پہر بیوی سے کہا کہ کیون ایسا
نہین ہے بیوی بڑہیا نے کہا کہ یہی حال ہے جیسا شیخ نے کہا ۵ **قشیری** إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ
مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا تحقیق نیک کار پیتے ہین پیالہ شراب سے کہ ملونی اوسکی پانی چشمہ کافور
ہوگی ۵ **فی** ۵ البتہ نیک لوگ پیتے ہین پیالہ جسکی ملونی ہی کافور ۵ **موضح** **تفسیر**
نیک کار بعد بیان فرمانے حال بدکفار کے شروع فرمایا بیان کرنا حال خیر شاکرین کا اور ابرار کہتے ہین
اونکو کہ اطاعت کرین اپنے خالق کی اور حسن بصری رح سے منقول ہے الَّذِينَ لَا يُؤْذُونَ
الذَّرَّ وَلَا يُضْمِرُونَ الشَّرَّ یعنے برر وہ ہی کہ نہ ایذا دے چیونٹی کو اور نہ دل مین رکہے برائی

پیتے ہین یعنے پئین گے جنت مین اور کاس ہی مراد پیالہ شراب ہے اور اطلاق کیا جاتا ہی اسکا لفظ شراب پر بہی اور اکثر و نکے نزدیک یہی مراد ہے چنانچہ کہا ضحاک نے کہ جو لفظ کاس قرآن مین ہے مراد اوس سے خمر یعنے شراب ہے ہے گا مزاجہا یعنے کافور کی پانی کے اوسمین ملونی ہوگی اور کافور نام ایک چشمہ کا جنت مین مقام محمدی مین اور ایسہی تمام چشمونکا پانی مثل کافور کے ہوگا سفیدی اور خوشبو اور ٹہنڈک مین نہ مزہ مین والا نقش کافور نہین پایا جاتا ہے ۵ **روح** ۵ ہوگی ملونی اوس شراب مین پیالیکی جیسی گلاب یا کیوڑا شربت کے اوپر سے ملا دیتے ہین کافور جو روح کا بہی مقوی ہی اور دلکا مفرح اور خوشبوئی ہی اوسمین پائی جاتی ہی اور رنگ بہی نورانی رکہتا ہے شیخ بوعلی سینا نے قانون کے مفردات مین لکہا ہے کہ آدمی کے روح اور بدن مین کافور کی تاثیر ایسی ہے جیسے عالم مین شمالی ہوا کی تاثیر ہے کہ ہر چیز کے جوش کو ٹہہا دیتی ہے اور بدبو کو بالکل دور کر دیتی ہی اور ہر فساد کو صلاح کرتی ہے لیکن یہہ کافور دنیا کا کافور نہین ہے بلکہ ہماری مراد اس کافور سے عینا الخ

۵ **عزیزی** ۵ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا مراد رکہتا ہون کافور سے چشمہ کہ پیوینگے اوس سے بندے مقرب خدا کے رواں کرینگے اوسکو رواں کرنا یعنے نالیان اوس سے جہان چاہینگے لیجاوینگے وہد اعلم ۵ **فتح** ۵ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہین بندے اللہ کے چلاتے ہین اوسکو نالیان ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** یعنے اپنے منازل پر جہان چاہینگے اوسکے پانی کو لیجاوینگے گویا وہ چشمہ خاص اونکے ملک ہے اور اونکے تصرف مین ہے اور عباد اللہ سے مراد خاص اللہ کے بندے ہین جو کہ اپنے فرمانبرداری کا طوق اپنی گردنمین نہ رکہتے تہے اور اپنے ہر کام اور ہر حرکت اور سکون مین اپنی نظر کو اللہ تعالے ہی کی طرف رکہتے تہے اور اوسیکے رضامندی چاہتے تہے بلکہ وہ اپنے عملونپر بہی اعتماد نہ رکہتے تہے بلکہ اون عملونکی نامقبولی کا خوف اونکے دلمین اسقدر بیٹہہ گیا ہے کہ کسی وقت یہہ خیال اونسے علیحدہ نہین ہوتا چنانچہ اس حال پر یہہ بات اونکی گواہ ہے کہ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ الخ **عزیزی** ۵ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۵ پوری کرتے ہین نذر اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ برائی اوسکی پہیلی ہوگی ۵ **فتح** ۵ پوری کرتے ہین منت اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ برائی اوسکی پہیل پڑیگی ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** پوری کرتے ہین نذر یعنے جو چیز کہ اپنے ذمہ پر لازم کر لیتے ہین جیسے نفل عبادت اور کوئی وظیفہ اور صدقہ سوان چیزونکو جیسا لازم کیا ہے اوسیطرح سب شرطونکے ساتہہ آخر عمر تک ادا کرتے ہین پہر جب ایسی چیزین جو حق تعالے کیطرف سے واجب نہین بلکہ اپنے ذمہ پر خود لازم کر لین ہین اونکو اس احتیاط سے ادا کرتے ہین تو وہ چیزین جو حق تعالی کیطرف سے اونپر واجب ہوئی ہین اونکو بطریق اولی پورا ادا کیا ہوگا اور باوجود ایسے مستقیم ہونیکے تمام واجبات اصلی اور التزامی اون عبادتونپر پہر بہی چندان اعتماد نہین رکہتے ہین بلکہ ہمیشہ خائف اور ہراسان رہتے ہین وَيَخَافُوْنَ الخ اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ ہوگی شر اوسکی پہیلی ہوئی جیسے خالص

ستہ قول کل مالیۂ ماڑ کان او غیرہ ۱۲ روح ست علے طریق ذکر المحل وارادۃ الحال ۱۲ روح ست علے الاول ابتدائیۃ وعلے الثانی تبعیضیۃ او بیانیۃ ۱۲ روح ست ونظیرہ ضحے اذا جعلنا راسے کنار ۱۲ روح ست لکہا ہے تفسیر مین جھٹا کہ اسکے آگے او رہت کچہہ بہی لکہا گیا ۱۲ ف شراب کی نہریان ہین ہر کسیکے گہر تک اور ایک اوسمین ملتی ہے ہاتہون سے بعض لوگون کا خاص ہے کیسا ملونی کا فوری ٹہنڈا خوشبودار

[illegible]

ہوا کی دن کی آگ لگتی کہ تمام بستی کو اپنے اپنے گہر و نکا خوف ہوتا ہے کہ مبادا ہوا کی شدت سے آگ ادہر
آپہنچے اور ان لوگونکو یہہ خوف وہراس اس سببسے ہوگا کہ شاید واجبات کے ادا کرنیمین ہمسی کچہہ قصور
واقع ہوا ہو جیسے سستی اور دل نہ لگنا اور اس سببسے طبیعت کی تاریکی نے اوس طاعت مین ملکر کچہہ خرابی
کردی ہو اور آج قیامت کا دن ہے اور اس دن کی شر گنہگارونکی شامت سے ہقدر پہیل رہی ہے کہ
بے گناہ بہی اس بلا مین گرفتار ہو رہے ہین جیسے آسمان و زمین اور پہاڑ و دریا اور آفتاب و ماہتاب
اور اور ستارے سو ایسے وقت شاید وہ طاعت اس تاریکی کے سببسے قبول نہوا ور عتاب و عذاب کا
سبب بڑے سو ہقدر بے اعتمادی اونکو اپنے عملونپر صریح دلیل ہے اسباتپر کہ خوف کا غلبہ اونپر بہت
ہوگا اور خوف کا غلبہ دل کی سردی کی دلیل ہے جیسے دل کی گرمی کے وقت مین جرأت اور بے باکی غلبہ
کرتی ہے سو یہہ اثر اوسی کافور کا ہے جو شراب محبت مین ملا کر نوش کیا ہے اور یہہ چیز اسبات پر بہی
دلیل صریح ہے کہ اون لوگون کو ان عملونکے ساتہہ جو اپنے مطلوب کے شوق مین کئی ہین کچہہ علاقہ نہین
رہا اور اون عملونسے دل سرد ہوگئے ہین تو دنیاوی علاقونسے جو اونکے مطلوبکے منافی ہین یقینا انقطاع
کلی رکہتے ہونگے اور اس اونکی احوال پر دوسرا گواہ یہہ ہے وَيُطْعِمُونَ الخ ۵ عزیزی

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۵ اور دیتی ہین باوجود اوسکی احتیاج کے فقیر کو
اور یتیم کو اور قیدی کو ۵ فتح ۵ اور کہلاتی ہین کہانا اوسکے محبت پر محتاج کو اور بن باپ کی لڑکیکو
اور قیدی کو ۵ موضح ۵ اور کہلاتے ہین کہانا باوجود اسکے کہ نقد دینے سے کہانا
پکا کر کہلانا بہت بہاری ہے اسلیے کہ آدمی کا نفس جو چیز حاضر المنفعت ہے اوسکے دینے مین بخل کرتا ہے
بخلاف اوس چیز کے جو منفعت سے دور ہو اسلئے غلہ کا دینا آسان ہے اکثر آدمیونکے نزدیک آٹا دینے سے
اور آٹا دینا سہل ہے روٹی دینے سے لیکن بعض اوقات جو سیر ہوتا ہے تو پکا کہانا دینا بخوف سڑنیکے
سہل ہوتا ہے یہہ ایک سبب ہے غرضکہ وہ لوگ کہانا کہلاتے ہین عَلَىٰ حُبِّهِ باوجود اوس کہانیکے
محبت کے بیچ ہو کہ شدت اور نہ ملنے قوت کے کہ ایسے وقت مین ساغبہ یعنی بہوک اور فقرہ خام
ہوتا ہے یا نفیس اور مزیدار ہونیکے سببسے وہ کہانا محبوب ہوتا ہے اور باوجود بے احتیاجی کے بہی
خرچ نہین کر ڈالتے ہین رکہہ چہوڑتے ہین تاکہ اور وقت کہاوینگے یا اوس شخص کو کہلاتے ہین جس سے
کبہی منفعت کی امید ہوتی ہے اور یہہ لوگ اس کہانیکو محتاجگی کی حالت مین کہلاتے ہین مِسْكِينًا
مسکین محتاج کو جو قوت کے حاصل کرنیسے خود عاجز ہے اور اوس سے کسیطرح کی منفعت کی توقع بہی نہین
بلکہ اوسکو ایکبار کہلانیکے سببسے اسکے خو بگڑگئی اور ہر روز قرضخواہ کی طرح پیچہا نہین چہوڑتا ہی اور سخت
سخت باتین سناکے دلکو مشوش کرتا ہے وَيَتِيمًا اور یتیم کو جو مسکین سے بہی زیادہ عاجز ہے اسلیے
کہ مسکین قوۃ و عقل کامل بہی رکہتا ہے اگر ایکوقت اوسکو قوت میسر نہوا تو دوسرے وقت کوشش
کرکے گلی کوچہ مین پہر کے کچہہ نہ کچہہ تہوڑا بہت پیدا کرکے اپنے جان بچانے کی تدبیر کرلیگا اور یتیم
نہ عقل کامل رکہتا ہے اور نہ قوۃ اور نہ مانگ کہانیکا وقوف رکہتا ہے اور نہ اوس سے کچہہ منفعت کی

توقع ہی وَاَسِیۡرًا اور قیدیونکو جو کسیکی قید مین گرفتار ہین اور کسیطرح سے قوت کے حاصل کرنیکی
قدرت نہین رکہتے ہین بلکہ اوس سے اتنا ہی نہین ہوسکتا ہے کہ مسکین و یتیم کیطرح کسیلیے سامنے
جا کہڑا ہو [illegible] کا حال [illegible] کرتے [illegible] کچہہ دیوے [illegible] جو [illegible]
اپنی خواہش [illegible] ہوتے ہوے کہانا اگر بڑا احسان [illegible] عبادت ہے [illegible] کا نام
ہی نہین ہے لیکن خدا کے خاص بندے اس عمل پر بہی اعتماد نہین کرتے ہین بلکہ ڈرا کرتے ہین
کہ ایسا نہو اس کہانا کہلانیکے سبب سے مسکین یا یتیم یا قیدی کچہہ ہماری تعریف یا تعظیم یا سلام کرین
اور اس سبب سے ہمارا نفس خوش ہووی تو پہر وہی طبیعت کی تاریکی اور یہہ عمل ملجاوے اسیلیے کہانا کہلانیکے
وقت کہولکر اونسے کہدیتے ہین کہ اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ الخ **عزیزی** اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ
لِوَجۡهِ اللّٰهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمۡ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا کہتے ہین سوا اسکے نہین ہے کہ طعام دیتے ہین ہم تمکو واسطے
ذات خدا کے نہین طلب کرتے ہین ہم تمسے مزدوری اور نہ شکر **فتح** ہم جو تمکو کہلاتے ہین
برا اسکا موہنہ چاہنے کو نہ تمسے ہم چاہین بدلہ نہ چاہین شکر گذاری **موضح القرآن** **تفسیر** اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ الخ
بیشک سوا اسکے نہین ہے کہ ہم کہلاتے ہین تمکو خالص خدا تعالے کی رضامندی اور خوشنودی
حاصل کرنیکے لیے لَا نُرِيدُ مِنكُمۡ جَزَآءً ہم نہین چاہتے ہین تمسے کچہہ بدلہ اس کہانیکے بعد
جیسے سلام کرنا یا تعظیم کرنی یا اپنے حق مین ترقی کی کچہہ دعا چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ جب آپ کچہہ صدقہ کسیکے اہلبیت کو بہیجتی تہین تو وی
اسکے بعد اپنے خادمہ سے آپ پوچہتی تہین کہ اوس صدقہ لینے کے بعد اون لوگون نے کیا کہا تہا
اگر خادمہ کہتی تہی کہ یہہ دعا آپکے حق مین کی تہی تو جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا بہی اون گہر والونکے
حق مین اوسیطرح کی دعا کرتی تہین اور فرماتی تہین کہ یہہ اسواسطے ہی کہ ایسا نہو اونکی دعا میرے
صدقہ کے عوض مین محسوب ہوجاوے اور میرے صدقہ کے ثواب مین نقصان آجاوی سو اسواسطے اونکی
دعا کے عوض مین مینے بہی اونکی واسطے دعا کردی تاکہ دعا کا بدلہ دعا ہوجاوے اور میرے صدقہ کا ثواب
برقرار رہے وَلَا شُكُورًا اور نہین چاہتے ہم تمسے شکر گذاری کہ لوگونکے سامنے ہماری ثنا
یا صفت کرتے رہو کہ ہمارے اوپر فلانے نے ایسا احسان کیا اور ایسا کہانا کہلایا اسلیے کہ اگر یہہ چیزین
ہم تمسے چاہین تو پہر وہی طبیعت کی تاریکی اسمین آجاوی اور وہی خوف پہر لاحق حال
ہووے **عزیزی** اِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوۡمًا عَبُوسًا قَمۡطَرِيرًا بیشک ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار
سے ایک دن ترش رو اور نہایت سخت سے **فتح** ہم ڈرتے ہین اپنے رب سے ایکدن اوداس سخت
کے **موضح القرآن** **تفسیر** یعنے بیشک ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے ایکدن اوداسی سخت سے
یعنے وہ ایسا دن ہے کہ اوسمین اوداسی چہائی ہوئی ہی اور یہہ کنایہ ہے حق تعالے کی قہر سے
تجلی سے جو اوسدن ہوگی سو اوس تجلی کے ادب کی رعایت سے اوسدن کو عبوس اور قمطریر
کرکے موصوف کیا اور جسطرح جو شخص عبوس قمطریر ہوتا ہے یعنے غصہ مین بہرا ہوا ذرہ سی تجلی

غصہ ہو جاتا ہے اسیطرح وہ دن کہ نقیر اور قطمیر کا مواخذہ ہوگا یعنے ذرہ ذرہ بات پوچھی جاویگی اِس
سببسے وہ دن خوفناک اور وحشت بہرا ہوا ہے اور یہہ اونکا عمل کہ خوف شدید سے بڑی دو نون
چیزون پیر ڈہیلا صریح ہے یعنے ایک دنیاوی علاقونکا انقطاع اور دوسرے دل سردی اور بے اعتمادی اُنکا
غلبہ تفسیر احمدی اور اور تفسیر ونمین مذکور ہے کہ حضرت حسنین رضے اللہ تعالے عنہما ایکبار بیمار ہوے سو
رسول کرم صلے اللہ علیہ وسلم اونکی بیمار پرسی کے لیے تشریف فرما ہوے اور اپکے ساتہہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
بہی بہت آئے انمین سے ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علے رضے اللہ عنہ سے کہا کہ تمہارے فرزندونکو
بہت سخت بیماری ہے تمکو چاہیے کہ حق تعالے کی نذر اپنے اوپر مقرر کرو حضرت علی نے کہا کہ مینے تین روزے
خدا کیواسطے اپنے اوپر نذر مقرر کئے حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ عنہا نے بہی تین روزے نذر مانے
اپکی لونڈی جسکا فضہ نام تہا اوسنے بہی تین روزے اپنے اوپر مقرر کیے پہر حق تعالے نے اپنے کرم وفضل سے
دونون صاحبزادونکو شفا دی تو تینون صاحب موافق اپنے نذر کے روزہ دار ہوے اُسدن حضرت علی
کے گہر مین کوئی کہانیکی چیز نہتی آپ شمعون یہودی پاس جو خیبر کا رہنے والا تہا اور مدینہ مین غلہ
بیچا کرتا تہا تشریف لے گئے اور کچہہ اوس سے طلب کیا اوسنے اسلام کی عداوت کے سببسے دینے مین
تامل کیا پہر بہت تکرار و فہمایش سے آپکو بارہ سیر جو قرض دیے آپنے وہ جو گہر مین لا کر دیے حضرت
فاطمہ رضے اللہ عنہا نے چار سیر جو چکی مین پیسے اور لونڈی نے گہر کے آدمیون کے گنتی کے موافق پانچ روٹیان
پکا کر تیار کین پہر افطار کے وقت وہ پانچون روٹیان لا کے اون سب حضرات کے آگے رکہین اور چاہتے تہے
چاہا کہ لقمہ توڑ کے موہنہ مین ڈالین اتنے مین ایک فقیر نے دروازے پر آکر سوال کیا اور کہا کہ حق تعالے
کی سلامتی تمپر ہوجیو اے اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فقیر مسلمان تمہارے دروازے پر آیا ہے
اور اوسکے گہر مین پانچ آدمی ہین کچہہ اوسکو کہلاؤ حق تعالی تمکو جنت کے خوانونسے کہلاویگا اون
پانچون حضرات نے وہ پانچون روٹیان اوس فقیر سائل کو حوالہ کر دین اور آپ سب پانی پی کر
سو رہے پہر صبح کو روزہ رکہا اور اسیطرح اُسدن بہی چار سیر جو پیسکے پانچ روٹیان پکائین افطار کیوقت
ایک یتیم آیا اوسکو وہ روٹیان دیدین تیسرے دن ایک قیدی آیا اوسکو حوالہ کر دین چوتہے دن جو صبح کو
اوٹہے تو بہوک کی شدت سے طاقت ہلنے کی نہتی اور مرغ کے چوزے کی طرح بدن کانپتا تہا اوسدن
جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کے دیکہنے کو تشریف لائے یہہ حالت سبکی دیکہہ کے آپکو بہت
بیتابی ہوئی پوچہا کہ میری بیٹی فاطمہ کہان ہے حضرت علے رضے اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اپنے
مصلے پر نماز مین مشغول ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکے پاس تشریف لیگئے دیکہا کہ پیٹ
پیٹہہ سے لگ گیا ہے اور آنکہین اندر کو دہس گئی ہین یہہ حالت دیکہہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے آنسو جاری ہوے اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہہ سورۃ لیکر آئے اور کہا کہ لو اے پیغمبر
اِس سورۃ کو تمکو اور تمہارے اہلبیت کو مبارک ہوجیو اور یہہ آیتین پڑہ کر حضرت کو سنائین پہر حضرت
رب العزت نے بعد اسکے ظاہری فتوح بہی عنایت کی اور پہر کبہی ایسی فقر کی شدت مین مبتلا نہوے

کہتے ہین کہ ان تینون دنو مین حضرت جبرئیل فقیر اور یتیم اور قیدی کی صورت بنا کے صبر کے امتحان کے لیے
آئے تھے اسی سبب سے کہا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے ملک دنیا کو اپنے سنان سے لیا یعنے
نیزے کی نوک سے یعنے جہاد کرکے اور ملک عقبےٰ کو سہ نان سے یعنے تین روٹیون سے خرید کیا اب
یہان پر جاننا چاہیے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ نذر کو وفا کرنا واجب ہے اگر وہ نذر گناہ نہو
اور اگر کسی گناہ کی نذر کی ہی تو اوس نذر کو وفا کرنا واجب نہین ہے بلکہ ممنوع ہے چنانچہ حدیث
صحیح مین آیا ہے مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللہَ فَلْیُطِعْہُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَ اللہَ فَلَا یَعْصِہٖ اسلیے
کہ نذر کی حقیقت یہہ ہے کہ جو چیز واجب نہین ہے اوسکو اپنے اوپر واجب کر لینا اور اگر وہ چیز گناہ ہوئے
اور اسنے اوسکو اپنے اوپر لازم کیا تو حکم آلہے کی مخالفت کی اور حق تعالیٰ کی مخالفت کرنی نچاہیے
اور اگر بالفرض کسیکے مونہہ سے ایسے بات نکل گئی اور گناہ کی نذر کی تو اوسکو اوسیوقت لازم ہے
کہ اوس سے توبہ و استغفار کرے اور اوسکو ہرگز ادا نکرے اور یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ نذر اوسی چیز مین
درست ہے کہ جو طاعت واجبہ کے قسم سے ہو جیسے نفل نماز نفل روزہ صدقہ حج عمرہ وقف وغیرہا
جو اس قسم سے ہو لیکن جو چیز طاعت کی جنس سے نہین ہے اوسمین نذر منعقد نہین ہوتی یعنے
کہنے سے اوسپر لازم نہین ہو جاتی جیسے فلانا کہانا کہانا اور دہوپ مین بیٹہنا اور کہڑا رہنا اور
مونہہ سے نہ بولنا اور سایہ کے نیچے نہ آنا اور سوائے انکے اوسمین کچھہ اوسکے ذمہ پر لازم نہین ہوتا
اور اگر نذر مبہم کی ہی جیسے یون کہا کہ اگر مین یہہ کام کرون تو مجہپر نذر ہے پہر وہ کام کیا تو اوسپر
قسم کا کفارہ لازم ہوتا ہے اور یہی حکم اوس نذر کا ہے جو اسکے طاقت سے باہر ہے اور یہہ بہی
جان لینا چاہیے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسکین اور یتیم اور قیدیکو کہانا کہلانا عبادت
ہے مسلمان ہون وہ یا کافر لیکن زکوۃ اور نذر اور کفارہ کافر کو دینا درست نہین اور اگر مسکین
اور قیدی اور کافر واجب القتل ہون تو بہی اونکو کہانا کہلانا باعث اجر کا ہے اسلیے کہ واجب القتل کو
بہوکا قتل کرنا درست نہین ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جو کافرونکو قید کرکے لاتے تھے اور مسلمانونکو حوالہ کردیتے تھے تو فرما دیتے تھے کہ اونکے ساتہہ
احسان کرنا یعنے کہانے پینے کی تکلیف ندینا بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مسلمان
اون قیدیونکو اپنے گہر والونسے بہتر اور زیادہ خوش رکہتے تھے اور اپنے سے اچہا کہانا کہلاتے تھے
یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے حق مین قتل کرنیکا یا لونڈی غلام کر رکہنے کا یا مال
لیکے چہوڑ دینے کا یا بے لیے چہوڑ دینے کا حکم فرماتے اور یہی حکم ہی جسکے ذمہ پر قصاص واجب ہوا ہے
اور قتل کا مستحق ہوا ہوا اوسکو بہی بہوکا پیاسا مارنا جائز نہین ہے اور جو ان آیتون مین ذکر کیا گیا
کہ حق تعالیٰ کے خاص بندونکو قیامت کے دن کے شر کے پہیل پڑنیسے ہمیشہ خوف رہتا ہے
اور باوجود ایسے عملونکے جو آمیزش ریا سے بالکل خالی ہین ہمیشہ ہراسان اور خوفناک رہتے ہین
سو ضرور ہوا کہ ایسے خوف کا ثمرہ جو آخرت مین دیکہینگے بیان کیا جاوے پہر اوسکے بعد اونکے عملونکی

جزاکیطرف اشتعال کیاجاوی سو پہلے اونکے خوف کے ثمرےکے بیان مین ارشاد ہوتا ہی فوقٰھم اللہ الخ عزیزی فوقٰھم اللہ شر ذلک الیوم ولقٰھم نضرۃ وسرورا بچایا اونکو عذاب اوسدن کی سختی سے اور پہنچائی اونکو تازگی اور خوشحالی ط فتح ط پہر بچایا اونکو اللہ نے برائی سے اوسدنکی اور بلائی اونکو تازگی اور خوشوقتی تفسیر ط فوقٰھم اللہ پہر بچاویگا اونکو اللہ تعالی اسدن کی برائی سے باوجود اسکے کہ شر اوسدن کی پہیلی ہوئی ہوگی اور اس بچانیکی صورت یہہ ہوگی کہ وہ لوگ صفت رضا کی تجلی سے سرفراز ہونگے اور اونکو اوس تجلی کے مشاہدے کے استغراق مین مشغول کردیگا چنانچہ سورہ قیامت مین التصریح سے بیان ہوچکا ہے کہ وجوہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ اور فرشتونکی جماعتین جماعتین انکے پاس اکر خوشخبری سناوینگی جیسکہ سورہ انبیا مین مذکور ہے کہ لا یحزنھم الفزع الاکبر وتتلقٰھم الملٰئکۃ ھذا یومکم الذی کنتم توعدون اور حدیث صحیح قدسی مین آیا ہی کہ المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء یعنے حق تعالی فرماتا ہے کہ جو لوگ دنیا مین آپسمین دوستی رکہتے تہے ہماری راہ مین اونکے لیے قیامت کے دن منبر نورکے ہونگے جنکی عظمت کے کہ رشک کرینگے اونکا حال دیکہہ کر پیغمبر اور شہید اسواسطے کہ پیغمبر اور شہید ونکو امت پر گواہی دیکر اونکو موقف سے اور اوسدن کے ہول سے خلاص کرنیکی فکر ہوگی اور وہ تشویش مین ہونگے اور ان لوگونکو کسی سے علاقہ نرکہنے کے سبب سے فرغت کلی حاصل ہوگی اور یہہ سب برکتے انکو دنیا کے علاقونکے قطع کرنیکے سبب سے حاصل ہوگی ولقٰھم اور آگے لاویگا اونکے آسکے کہ دنیا مین اوسدنکی ترش روئی اور برائی سے خوف کیا کرتے تہے نضرۃ تازگی اور چہرےکی رونق جو اونکے بشرے پر نمودار ہوگی وسرورا اور خوشی دلکی جو اونکے باطن مین بہری ہوگی عوض مین اوس غم واندوہ کے جو اپنے دین کیواسطے دنیا مین رکہتے تہے اور ہمیشہ آخرت کی فکر مین اپنی اوقات گذارتے تہے اور فقط اسیقدر نعمت پر اونکے حق مین اکتفا نکیا جاویگا یعنے اوسدن کے شر کا خوف اونسے جاتا رہے اور امن وچین اونکو حاصل ہوے سواسطے کہ یہہ تو اونکے خوف کا پہل ہے بلکہ اونکے اور عملونکو بہی رحمت کی نظر سے دیکہینگے اور اونکے سب عملونکا مدار صبر پر تہا پس وہ صبر جو دنیاوی علاقون اور جسمانی لذتونکے ترک پر کیا تہا اور طاعتونکی مشقت کے تحمل پر اور آفتون اور بلاؤن کے پہنچنے پر جو صبر کیا تہا پہر اونکے صبر کی جزا منظور ہوگی وجزٰھم الخ عزیزی

وجزٰھم بما صبروا جنۃ وحریرا متکئین فیھا علی الارائک لا یرون فیھا شمسا ولا زمھریرا اور جزا دی اونکو اونکے صبر کے بدلے مین باغ اور کپڑے ریشم کے تکیے لگائے ہونگے وہان تختونپر نہین دیکہینگے وہان گرمی آفتاب کی اور نہ جاڑا بہت ط فتح ط اور بدلہ دیا اونکو اسپر کہ وہ ٹہیرے رہے باغ اور پوشاک ریشمی تکیے لگے بیٹہے اوسمین تختونپر نہین دیکہتے وہان دہوپ نہ ٹہر ہے ط موضح ط تفسیر وجزٰھم بما صبروا اور بدلہ دیگا اونکو اونکے صبر کرنے پر جو فضاکے مکانات اور دل لگی کے باغات اور عمدہ عمارتونکے ساتہہ اپنے دل کو متعلق نہین کیا تہا

جنت بہشت کشادہ اور با فضا جسکا عرض زمین اور آسمان کے عرض کے برابر ہے اور محل اور مکانات منقش ورنگین وَحَرِیْرًا اور کپڑی ریشمی جو انکی پوشاک مین صرف ہونگے اور فرش و فرد ستر بہی اور در اور دیوار اور پردی اور چہت گیری اور ہانڈیون اور جہاڑون اور دیوار گیر لوہنگ غلاف وغیرہ اونکے کام آوینگے اور یہہ اونکے اوس صبر کی جزا ہے جو دنیا مین پہٹے پرانے پیوند لگے ہوے کپڑے پہنتے تہے اور آستین لمبی اور دامن ازار دراز نہین کرتے تہے اور خالص ریشمی کپڑے لیسی پر ہیز کرتے تہے ان سب چیزون کے عوضمین یہہ حریر ملیگا اونکو اور بہت سی روایتومین یون آیا ہے کہ اونہی بہشتی کے لیے ہر صبح وشام ستر جوڑے حریر کے جنکے رنگ مختلف ہونگے اور لفیس و منقش اوسکے خادم اوسکے سامنے لایا کرینگے تاکہ اونمین سے جو مرغوب ہوا وسکو پہنے اور باریکی مین کپڑے ایسے ہونگے جیسے پہول کی پتی مُتَّکِـِٕیْنَ فِیْهَا تکیے لگائے بیٹہے ہونگے اوس بہشت مین تختونپر اور ریشمی توشکین اون تختونپر بچہی ہونگی اور وہ تخت سایہ دار ہونگے جیسے دنیا کے بادشاہونکے تخت ہوتے ہین اور یہہ جزا ہے اونکے اوس صبر کی جو دنیا مین تنگ اور تاریک حجرونمین اور خانقاہون اور مدرسونمین بوریونپر بیٹہے رہا کرتے تہے اور علوم دینی کے درس کی مجلسونمین اور ذکر اور توجہ کے حلقونمین سبکے پاس انداز بیٹہتے تہے لَا یَرَوْنَ فِیْهَا نہین دیکہین گے جنت مین گرمی آفتاب کی اور نہ سردی بہت اسلیے کہ جنت کی ہوا معتدل ہوگی نہ گرمی ہوگی نہ سردی اور آفتاب وہان نہوگا تاکہ اوسکی نزدیک ہونیکے سبب سے گرمی زیادہ ہو یا اوسکے دور ہونیسے سردی کچہہ ضرر پہنچاوے بلکہ عرش معلے کا نور اوس عالم کو ہمیشہ روشن رکہیگا اور جسوقت پردے اوٹہا وینگے تو جانینگے کہ دن ہوا اور سیر کا ہونمین نکلینگے اور بازار قائم ہونگے اور آپسمین ایک دوسرے کی ملاقات کرینگے اور خدمت کیلیے لڑکے اور غلمان حاضر ہونگے اور جب پردے چہوڑینگے اور مکانونکے اندر داخل ہونگے تو معلوم کرینگے کہ رات ہوئی اور حورین اونکے آرام وصحبت کے لیے حاضر ہونگی اور یہہ جزا ہے اونکے اس صبر کی جو دنیا مین حق تعالی کی فرمانبرداریمین کیا تہا جیسے روزیکی گرمی اور جمعہ کے دن دوپہر کو جامع مسجد مین جانا اور حج اور عمرہ اور جہاد اور طالبعلمی اور بزرگون اور نیکونکی زیارت کے لیے سفر کرنا اور اونکی صحبت سے ظاہری اور باطنی فیض کو لینا یعنے یہہ چیزین دنیا مین گرمی کے دنونمین کرکے اس گرمی پر صبر کیا تہا اور اسیطرح سردی کے دنونمین وضو یا غسل تہجد کیوقت اور فجر یا عشاء کی نماز جماعت سے ادا کرنیکے لیے اور حج اور عمرہ اور جہاد اور طالبعلمی کے لیے سفر جاڑونمین کرتے تہے اور اس رنج پر صبر کیا کرتے تہے حدیث شریف مین آیا ہے هَوَاءُ الْجَنَّةِ سَجْسَجٌ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ اور بہشت کی ہوا کے معتدل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ وہان کے رہنے والون نے دنیا مین اپنے اعمال اور اخلاق معتدل کیے تہے اور بہشت وہی دنیا کے اعمال اور اخلاق معتدلہ کی صورت ہے افراط وتفریط یعنے کمی زیادتی اوسمین کسیطرح ممکن نہین ہے عزیزی

وَدَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ۝

اور نزدیک ہوے ہونگے اونپر سائے اوس باغ کے اور سہل حاصل کیے جاوینگے میوے اوسکے سہل

حاصل کرنا ہ فتح ہ اور جہک رہین اونپر اوسکے چہانوین اور پست کرکہے ہین اوسکے گچہے لٹکا کر
ہ موضح ہ تفسیر وَدَانِیَۃً اور نزدیک ہوگا اونپر سایہ اوس بہشت کے درختونکا اور یہہ
اونکے اوس صبر کی جزا ہے جو غریبون اور مسافرون اور مظلومون اور یتیمونکو اپنے سایہ دار مکانونمین
جگہہ دیتے تہے یا اپنے عدل اور نصفت او رحمایت اور رحمت کے سایہ مین اونکو رکہتے تہے اور جب بہشتیونکو
جو اپنے آراستہ تختونپر مجلسون یا مکانونمین بیٹہے ہونگے وہ درخت چاہینگے کہ اپنے پہل اور پتونسے انکو
نفع پہنچاوین تو اس ارادیسے قصداً حرکت کرکے اون بہشتیونسے نزدیک ہوجاوینگے اور اپنے پہول
اور کلیان اونکے سامنے کرینگے تاکہ اونکو رغبت ہووے اور اونکی طرف دیکہین اور اپنے پہل اور میوے
اونکے سامنے کرینگے تاکہ اونکو توڑکر کہاوین پس وہاںکے درختونکے سایہ کے نزدیک ہونیکے یہی معنے
ہین چنانچہ اس آیۃ کی تمامی اسی بات کو چاہتی ہی کہ وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا اور تابع کیے گئے میوے
اس بہشت کے بہشتیونکے واسطے جیسا چاہیے تابع کرنا یعنے پست کردیے گیے خوشے اوسکے جیسے پلاہوا
جانور یار اپنے خاوندکے پاس آتا ہے اور سواری یا کہیل یا جو نفع اوس جانورسے اوسکے خاوندکو
منظور ہے وہ ادا کیا چاہتا ہے حضرت برا ابن عازب رض سے منقول ہے کہ بہشت کے میوے ایسے نزدیک
ہونگے کہ اگر کہڑا ہوا چاہے تو اوسکے بہی نزدیک اور اگر بیٹہا ہوا چاہے تو اوسکے بہی نزدیک اور اگر
لیٹا ہوا چاہے تو اوسکے بہی نزدیک ہونگے اسواسطے کہ وہ میوے خودبخود بہشتیونکے موہنومین پہنچینگے
اور یہہ اونکے اوس صبر کی جزا ہی جو دنیا مین پرہیزگاری اور احتیاط کے سببسے دنیا کے میوونسے
احتراز رکہتے تہے کہ شائد میوے والونکے مالونمین کچہہ آمیزش شبہ یا حرام کی ہو اس سببسے نکہاتے تہے
اور صبر کرتے تہے اور گاجر و شلغم ہی پر قناعت کرتے تہے ہ عزیزی ہ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ

بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا۠ قَوَارِيرَا۠ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا
اور آمد ورفت کیجاویگی اونپر ساتہہ باسنون کے چاندیسے اور ساتہہ آبخورونکے کہ ہونگے مانند شیشونکے
مراد رکہتا ہون شیشے چاندی سے اندازہ کیا ہوگا ساقیون نے اوسکو اندازہ کرنا ہ فتح ہ
اور لوگ لیے پہرتے ہین اون پاس باسن روپے کے اور آبخورے جو ہو رہے ہین شیشے شیشے پر
روپے کی جہک ناپ رکہا اونکا ناپ ہ موضح ہ تفسیر وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ الخ اور بار بار
لائے جاتے ہین اونکے سامنے برتن چاندی سے اونکے اوس صبر کے عوضمین جو دنیا مین استنجے اور
غسل اور وضو کیواسطے باسنونمین پانی بہر کر طہارات کی ہمیشگی کیواسطے بار بار لاتے تہے اور آبخورے
یہہ اونکے اوس صبر کے عوضمین ہوگا جو بار بار پانی کے سرد کرنیکے لیے مٹی کے آبخورے بازار سے
لاکے پانی بہر کر رکہتے تہے تاکہ گرمیونکے روزونکے افطار کے وقت کام آوین لیکن بہشت مین جو اونکو
آبخورے ملینگے وہ ہلکے او نزاکت اور صفائی مین كَانَتْ قَوَارِيرَا۠ ہو رہے ہونگے شیشے ایسے کہ اندر کی
چیز اونکے باہر سے معلوم ہو لیکن حقیقت مین وہ شیشے نہین ہین بلکہ قَوَارِيرَا۠ مِن فِضَّةٍ وہ شیشے
چاندی سے بنائے گئے ہین تاکہ سفیدی اور چمک و دمک مین چاندی ہووین اور صفائی و سبکی مین

ف یعنے اوسکے ... پیالے ... اور ... روپہلی شفاف جیسا شیشہ ۱۲ منہ

شیشہ ہووین اور اونکو چاندی سی اسلیے بنایا ہے کہ عوضمین وضو کے برتنو نکے اونکو دینگے اور وضو کا پانی
اونکے وضو کے اعضاء کو چمکتا نورانی کر دیگا جیسا کہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اِنَّ اُمَّتِیْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ پھر جو برتن وضو کے برتنو نکے عوضمین انکو دیے جاوینگے وہ بھی
سفید وروشن ہونگے لیکن چاندی کے ہونگے نہ سونیکے وجہ اسکی یہہ ہے کہ پانی اور جتنی پینے کی
چیزین جسقدر سفید وشفاف برتن مین لطف ورونق دیتی ہین اوسقدر سونیکے برتنو مین رونق
نہین دیتین اور جامع بغدادی مین لکھتا ہے کہ تفریح اور تقویت مین چاندی کا اثر قریب یاقوت کے
اثر سے اور شراب جب چاندی کے برتن مین رکھی جاتی ہی تو وہ شراب بہت جلد نشہ کرتی ہے اور
اوسکے نشہ مین بہت لذت ہوتی ہے اور جہان شراب کا پلانا منظور نہین ہے تو وہان سونیکے
آبخورے بیان فرمائے ہین چنانچہ سورہ زخرف مین ارشاد ہوا ہے کہ یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِصِحَافٍ
مِّنْ ذَھَبٍ وَّاَکْوَابٍ اور دنیا کے آبخوروں مین جو جام شراب بھر کے لاتے ہین تو اوسمین ایک عیب
ہوتا ہے کہ پینے والیکے رغبت سے کبھی کم ہوتی ہی اور کبھی زیادہ سو اوس عیب کے دفع کے لیے ارشاد
ہوتا ہے کہ قَدَّرُوْھَا تَقْدِیْرًا اندازہ کرکے بنایا ہے اون آبخوروں کو کانون کے ارواح کے
کاریگرون نے اچھا اندازہ کرنا بہت احتیاط سے اسواسطے کہ وہ آبخورے اونکو اون آبخوروں کے عوض
عنایت ہوے ہین جو مٹی کے آبخورے افطار کیواسطے پانی یا شربت بھر کر رکھتے تھے اور دنیا مین
باوجود شدت رغبت کے اسراف سے پرہیز کرتے تھے اور اعتدال کی راہ چلتے تھے سو اونکے
ساتھہ اعتدال کا معاملہ کیا جاویگا ۞ عزیزی ۞ وَیُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ
مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا اور پلایا جاویگا اونکو وہان جام شراب ملونی اوسکے پانی چشمہ زنجبیل کے
ہوگی ۞ فتح اور اونکو وہان پلاتے ہین پیالے جسکے ملونی ہی سونٹھہ ۞ مو ۞
تفسیر وَیُسْقَوْنَ فِیْھَا اور پلائے جاوینگے وہ لوگ اون آبخوروں مین جو چاندی کے
ہین شفاف جیسے شیشہ کَاْسًا شراب اور کاس کا لفظ اگرچہ پیالہ کا نام ہے لیکن اکثر
عرب کے اصطلاح مین شراب کے معنو مین استعمال کیا جاتا ہے کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا ہوگی ملونی
اوس شراب کی سونٹھہ جو شراب کو خوش ذائقہ اور مزیدار کر دیتی ہی اور شراب کی ثقالت کو اوسکی
گرمی ہلکا کر دیتی ہی اور نشہ کی زیادتی اور پاکیزگی کا سبب ہوتی ہے اور بدن مین حرارت پیدا کرتی
اور یہہ سونٹھہ کی آمیزش اسلیے ہے کہ تو دیدار الٰہی کا شوق اونپر غلبہ کرے اور اوس غلبہ کے
سبب اوس نعمت دیدار کی آگ بھڑکے اور اوس غلبہ مین اوس نعمت سے جو مشرف ہوویں
تو خوب لذت حاصل کرین اسلیے کہ جو چیز شوق اور طلب کے بعد حاصل ہوتی ہی تو وہ بہت
لذت دیتی ہے لیکن وہ سونٹھہ یہہ دنیا کی سونٹھہ نہین ہے جسکے تاثیر آدمی کے فقط ظاہر بدن مین
پائی جاتی ہی بلکہ اوس سونٹھہ سے مراد ہماری عَیْنًا فِیْھَا ایک چشمہ ہے بہشت مین جو تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا
نام سے کہا جاتا ہے سلسبیل یعنے آسان حلق مین جانیوالا اور گوارا یا تابعدار کہ جہان چاہین جاری کرین

اور بقول بعض کے سلسبیل اسلیے کہتی ہے کہ بہشتیون کی راہون اور مکانونمین جاری ہوگا اور وہ عرش کی جڑ سے
نکل کر جنت عدن سے بہشتیونکے طرف جاتا ہے ۵ عزیزی ۵ بحر ۵ ویطوف علیہم
ولدان مخلدون ۵ اذا رایتہم حسبتہم لؤلؤا منثورا ۵ اور آمد شد کرینگے اونپر نوعمر ہمیشہ کے جب دیکھے تو
اونکو جانے کہ یہہ موتی ہین ڈورسے ٹوٹ کر بکھرے ہوے ۵ فتح ۵ اور پھرتے ہین اون پاس لڑکے
سدا رہنے والے جب تو اونکو دیکھے خیال کرے موتی بکھرے ۵ موضح ۵ تفسیر ویطوف
علیہم اور آمد و رفت کرینگے اونکی خدمت کے لیے جیسے پانی کے آبخورے اور شراب کے
پیالیونکو لانا اور لیجانا ولدان لڑکے خوش شکل مخلدون ہمیشہ اوسی لڑکپن کی
عمر مین رہنے والے ہونگے کبھی جوان اور بڈھے ہونگے اور اونکا حسن و جمال جوانی کی سختی اور بڑہاپے کی
ضیعفی اور سستے سے متغیر اور متبدل نہوگا اور کسی کام مین دیر نہ لگانا اور بہشتیونکے سامنے خوش خرم
اٹکھیلی سے دوڑ کے جانا اور آنا اونسی ہمیشہ ہوا کریگا اذا رایتہم جب دیکھے تو اون نوعمر
لڑکونکو کہ باوجود اوس حسن و جمال و نزاکت اور صفائی اور چمک دمک رنگ کے خدمت کے لیے
مستعد ہین ایک جاتا ہے اور دوسرا آتا ہے ایک کسی خدمت کے لیے ایک طرف کھڑا ہوا ہے اور دوسرا
اور خدمت کے لیے دوسری خدمت کے لیے کھڑا ہے ایک کے چہرے کا عکس دوسرے مین پڑتا ہے جیسے
ایک آئینہ دوسرے آئینہ کے مقابل ہوتا ہے حسبتہم لؤلؤا منثورا گمان کریگا تو
اون لڑکونکو جیسے موتی کے دانے بکھرے ہوے کہ ایک کے روشنی کا عکس دوسرے مین پڑنے سے اونکی
رنگت کی چمک دونی ہو گئی ہے اور نظر کو ہر طرف سے لذت ملتی ہے بخلاف اون موتی کے دانونکے کہ
اونکو لڑیمین پرو رکھتے ہین اونمین یہہ کیفیت نہین ہوتی ہے ۵ عزیزی ۵ واذا رایت
ثم رایت نعیما وملکا کبیرا ۵ اور جب نگاہ کریگا تو اوسجگہہ دیکھے تو نعمت بہت اور بادشاہت بڑی ۵
فتح اور جب تو دیکھے وہان تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی ۵ موضح ۵ تفسیر اور اگر
دیکھے تو اوس مقام کو کہ چشمہ سلسبیل کا جاری ہے اور مقربین جو اوسکے مالک ہین وہ اپنے مرتبے
سے درجہ بدرجہ بیٹھے ہوے ہین دیکھے تو ایک نعمت کو جسکا وصف بیان نہین ہو سکتا ہرگز اور دیکھے
تو ایک بڑی عمدہ بادشاہت کو ۵ عزیزی ۵ عالیہم ثیاب سندس خضر واستبرق
وحلوا اساور من فضۃ وسقٰہم ربہم شرابا طہورا ۵ اوپر اونکے ہونگے کپڑے سبز باریک
ریشم کے اور موٹے ریشم کے اور زیور پہنایا جاویگا اونکو کنگن چاندیکے اور پلاویگا اونکو پروردگار
اونکا شراب نہایت پاک ۵ فتح ۵ اوپر کی پوشاک اونکی کپڑے ہین باریک ریشم کے سبز اور
گاڑھے اور اونکو پہنائے کنگن روپے کے اور پلائی اونکو اونکے رب نے شراب جو اونکو دہو گئی ۵
موضح ۵ تفسیر ۵ عالیہم اونکے اوپر یعنے جیسے بادشاہ ہونکے خلعت عنایت کیے ہوے
کو کپڑے اونکے اوپر ہین پہنتے ہین ثیاب سندس کپڑے ہین ریشم کے چمکتے ہوے بہت باریک ۵
خضر سبز رنگ تاکہ اونکی سرسبزی پر دلالت کرین واستبرق اور کپڑے ریشم کے چمکتے ہوے

کانٹا ہے سنگین وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور زیور پہنایا جاویگا اونکو کنگن بہشت کے چاندی کے جو ہانکی تمام معدنیات سے افضل ہے تاکہ اونکی دوستی کی صفائی پر دلالت کرے وہ دوستی جو حقتعالی سے رکہتے تہے اور طبیعت کی خواہشوں اور وہم اور ادراک کدورتونسی وہ دوستی صاف تہی وَسَقٰهُمْ الخ اور پلاویگا اونکو حق تعالی اپنی ذات پاک اور قدرت کے ہاتہہ سے بغیر واسطہ غلمانوں اور فرشتونکے شراب جو پاک کرنیوالی ہی اندرو باہر کو اور بغض کا لگاؤ بہی نہین باقی رکہتی ہی تاکہ کسی طرف سے وہ ظاہر ہونے پاوے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ادنی بہشتی کو ہزار سال کی راہ کی سلطنت دیوینگے اور وہ بہشتی اپنے نگہہ سے اپنے تمام ملک اور خادمون اور عیش و عشرت کے سامان اور سب آباد کو دیکہیگا اور اپنے آخر کے ملک کو ایسا دیکہیگا جیسا اپنے نزدیک کو دیکہتا ہے یعنے دور و نزدیک یکسان معلوم ہوگا اور کوئی مخلوق بدون اوسکی پروانگی کے اوسکی ملک کی حد مین قدم نرکہیگا اور جو بہشتی کی خاطر مین گذریگا وہ اوسیوقت ہوجائیگا اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہشتی جب کہانے پینے سے اور میوہ خوری اور شراب پینے سے فرغت حاصل کرینگے تو آخر کا جام حضرت رب العلمین کی حضور سے انکو عنایت ہوگا وہ ملبب شراب طہور سے ہوگا اوسکے پینے سے جتنا کہایا پیا ہے سب عرق ہوکے نکل جاویگا اور اوس عرق کی خوشبو ایسی ہوگی جیسے مشک کی اور پہر اونکے پیٹ خالی ہوجاوینگے اور کہانے پینے کی خواہش پیدا ہوگی اور اون سب نعمتونسے علاوہ اور سب سے بڑہ کے ایک نعمت اور ہی وہ یہہ ہی کہ بہشتیونکو اونکے پروردگار کیطرف سے پیغام پہنچاوینگے کہ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً الخ **عزیزی** اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا تحقیق یہہ نعمت ہے تمہارے لئے جزا اعمال کی اور ہے سعی تمہاری مقبول **فتح** یہہ ہے تمہارا بدلہ اور کمائی تمہاری نیک لگی **تفسیر** اِنَّ هٰذَا الخ بیشک یہہ نعمتین ہین واسطے تمہارے تمہارے عملونکی جزا جسکے تم مستحق ہوچکے تہے اس قسم کی یہہ نعمتین نہین ہین کہ بے عمل کیے حق تعالی نے تمکو دین ہون اور بخشش محض کی ہو وَكَانَ الخ اور ہوئی کوشش تمہارے جو اللہ تعالے کی محبت مین اور اوسکی اخلاقون کی عادت ڈالنے مین اور دینوی علاقونکے صبر کرنے مین اور اوسکے راہ کے مقامات اور احوال کے سیر مین تمنے کی ہتی مَشْكُوْرًا قدردانی کی گئی یعنے ہر ایک عمل نیک تمہارے پر ہزارون ثواب عنایت ہوے اور تمہارے عمل بہت مقبول ہوے پس ایسی خوشخبری کے سننے سے بہشتیونکو خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور اون سب نعمتونکی لذت دونی ہوجاویگی رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی ذٰلِكَ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ یہان پر یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ بہشت کے پینے کی چیزین جو قرآن مین جا بجا متفرق مذکور ہین اون سبکے تفصیل یہہ کہ ایک نہر کوثر ہے بہشت مین اور وہ خاص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہے چنانچہ اوسکی شرح سورہ کوثر مین مذکور ہے اور چار نہرین اور ہین متقیونکے واسطے ایک نہر پانی کی اور دوسری نہر شہد کی اور تیسری نہر دودہ کی اور چوتہی نہر شراب کی چنانچہ سورہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین یہہ چارون مذکور ہین اور دو چشمہ

مِنْ ذَهَبٍ اور جگہہ فرمایا ہے یعنے سونے کے کنگن پہنائے جاوینگے دو قسم کے ہونگے یعنے کبھی سونے کے پہنینگے کبھی چاندی کے اور کبھی دونون

جاری ہین مقربین خوف والون کیلیے چنانچہ سورہ رحمن مین مذکور ہین فیھما عینان تجریان اور دوچشمے اور ہین اصحاب الیمین کیواسطے جو اونسے خوف والے ہین وہ بہی اسی سورۃ مین مذکور ہین فیھما عینان نضاختان اور ایک شراب رحیق مختوم ہے ابرار کے واسطے جسکا ذکر سورہ مطففین مین ہی اور ایک چشمہ تسنیم ہے وہ مقربونکا ہے لیکن ابرار کی شراب رحیق مین اسکو بہی ملادینگے اسکا ذکر بہی اوسی سورۃ مین ہے اور ایک چشمہ کافورکا ہے جو اس سورۃ مین عباد اللہ کے لیے مقرر ہے اور ابرار کو اوسمین سے ملاکے پلاوینگے اکثر مفسرونکے نزدیک یہہ چشمہ بہشت مین ہی اگرچہ کمال والونکو اوسسے معنوی حصہ ملتا ہے اور ایک چشمہ زنجبیل کا ہے جسکو سلسبیل بہی کہتے ہین وہ عباد اللہ کیواسطے ملونی اور اوپر سے ڈالنے کے لیے مقرر ہی کہتے ہین کہ اصل اس چشمہ کی اہل بیت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اور اونکے متوسل مقربین احوال ہین اور شراب طہور بہی اونکی واسطے وعدہ کی گئی ہی فائدہ اول سورۃ سے یہان تک سات مطلب عمدہ بیان ہوی ہین سو اس لحاظ سے کہ ایسا نہو اون مطلبونسی غفلت واقع ہوئے اجمال کے طور پر پہر اون مطلبونکو بتلا دیتے ہین تاکہ بہولین نہین سو پہلا مطلب یہہ ہی کہ انسان معدوم محض تہا پہر اوسکو پیدا کیا ہے اور دوسرا مطلب یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کو ایسی نطفہ مختلط سے پیدا کیا ہے جو خلاصہ ہے موالید ثلاثہ کا اور تیسرا مطلب یہہ ہے کہ آدمی کی پیدایش تکلیف اوٹہانے اور امتحان اور آزمایش کے واسطہ ہوئی ہی بخلاف اور مخلوقات کے اور چوتہا مطلب یہہ ہے کہ آدمی کو جو امتحان و آزمایش کیواسطے ضروری تہا وہ سب اوسکو عنایت ہوا ہے بلکہ اوسکے سلوک کی راہ بہی بتلادی ہی اسطورسے کہ کسیطرح کا عذر باقی نہین رہا اور پانچوان مطلب یہہ ہے کہ انجام کار آدمی کا دو حالت سے خالی نہین ہی یا شکر ہی یا کفران یعنے ناشکری اور چہٹا مطلب یہہ ہے کہ شکر نیک جزا اور ثواب کا سبب ہے اور کفران سزا اور عقاب کا سبب اور ساتوان مطلب یہہ ہے کہ شاکر لوگ ادا شکر کے مرتبے مین مختلف و متفاوت ہین اور رنگا رنگ کمالات رکہتے ہین ان سب ساتون مطلبونکو مد نظر رکہنا چاہیے اسواسطے کہ قرآن شریف مین انہین مطلبونکا بیان ہی شرح و بسط سے اور اگر ان مطلبونمین خوب طرح سے غور و تامل کیا جاوے تو تمام مسئلے مبدا اور معاد اور وسط کے کہ جنکا نام شریعت و دین ہی کہل جاوین واللہ الموفق مفسرون نے ذکر کیا ہی کہ قرآن مجید مین جو جنت کی نعمتین بیان ہوئی ہین اونکو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کرنا اور آیتونکو لوگونکو سنانا شروع کیا تو کافران مضامین کو سنکے آپسمین بیٹہکے یہہ مشورہ کرنے لگے کہ اس شخص کو نعمت و عیش کی لذت پیدا ہوی ہی جیسے بار بار انہین لذتونکا ذکر کرتا ہی اور لوگونکو ایسی لذتونکا وعدہ دیکے اونکے دین و آئین پہراتا ہے سو اگر وہ انہین لذتونکی طمع اور لالچ اوسکو دیکر اس کام سے باز رکہین تاکہ لوگونکو اپنے دین اور آئین سے پہیرنے نپاوے اور مطلب کو پہنچے یہہ تدبیر ٹہانکے دو سردار ونکو اونمین سے چنکے اسکام کیواسطے مقرر کیا ایک عتبۃ بن ربیعہ بن عبد شمس اور دوسرا ولید بن مغیرہ مخذومی پس وہ دونون سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

جناب مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ ہم تمسے بہت قرابت قریبہ رکھتے ہین اور ہمارا اور تمہارا گوشت
و پوست سب ملا ہوا ہے کسیطرح کی جدائی آپسمین نہین ہے سو خدا کیواسطے ہم تمسے ایک بات کہتے ہین
کہ اگر تمکو خوبصورت عورتونکا اور دنیا کی نعمتونکا شوق ہوا ہو جیسے عمدہ کہانا اور پاکیزہ لباس اور [illegible]
اور سونا چاندی اور کم عمر لڑکے خدمت کیواسطے جنکا ذکر بار بار کیا کرتے ہو اور ان چیزونکی طرف تمہارے
دل نے رغبت کی ہو تو بے تکلف ہمسے کہدو کہ ہم یہہ سب چیزین موجود کردین چنانچہ عتبہ نے کہا کہ ایک
بیٹی میری ہی حسن و جمال مین کوئی اوسکا ثانی اس شہر مین نہین ہے وہ لڑکی مع جہیز و اسباب
بے شمار کے مین تمکو دیتا ہون اور اوس سے تمہارا نکاح کیے دیتا ہون اور ولید نے کہا کہ تمکو میرے
مالداری کا حال معلوم ہے کہ مکہ سے طائف تک تمام باغات و زراعت اور مویشی میرے ہین اور سوا اسکے
مینے موتیونکی تجارت شروع کی ہے اور غوطہ خورونکو نوکر رکہا ہے وہ دریا مین سے عمدہ موتی نکالتے ہین
اور مین شام اور مصر کیطرف اونکو بہیجتا ہون اور اوسمین بے انتہا نفع حاصل ہوتا ہے سو مین اپنا آدہا
مال اور موتی تمکو دیتا ہون لیکن اس شرط سے کہ بت پرستی سے لوگونکو منع نکرو اور ہمارے بتون اور
بزرگونکی برائی ہر جگہہ بیٹہ کر نکیا کرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہہ اونکا کلام سنکے نہایت متحیر ہوے
کہ ان لوگون نے آیات قرآنی کے تبلیغ کو کس چیز پر حمل کیا جو مجہسے ایسا سوال کرتے ہین اگر مین انکو
کچہہ زجر و توبیخ کرتا ہون تو بن نہین پڑتی ہی اسلیے کہ علاقہ قرابت کا درمیان مین ہی اور اتنا بڑا
سردار اپنی بیٹی کو کہل کے مجکو دیتا ہے اگر قبول نہین کرتا ہون تو اپنے قبیلہ کے لوگ مجہکو طعنہ دینگے
اور اگر قبول کرتا ہون تو شرط فاسد مذکور اسکے ساتہہ لگی ہوی ہی اور ایک جہوٹی تہمت اسکے ساتہہ
لگی ہوی ہی آپ اسی سوچ مین تہے کہ جبرئیل علیہ السلام یہہ آیتین لیکے نازل ہوے اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الخ ط عزیزی ۵ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا تحقیق ہمنے اوتارا تجپر قرآن اوتارنیکر
۵ فتح ط ہمنے اوتارا تجپر قرآن سہج سہج اوتارنا ۵ موضح ۵ تفسیر بیشک ہمنے
اوتارا ہے تجپر اس قرآن کو آہستہ آہستہ تدریج سے تاکہ رفتہ رفتہ آہستگی سے تمکو ملک و ملکوت
کی حقیقتونپر خبرداری اور ذات و صفات کی حقیقت اور معاد اور کاملین کے مراتب کا احوال اور
اونکی صفات محمودہ پر اطلاع حاصل ہووے اور اپنے کو تم بہی اونہین صفتونسے متصف کرو اور
جو کچہہ بہشتیونکی نعمتون اور لذتون کا حال قرآن شریف مین بیان کیا ہے ہمنے سو جان جوجہے
کیا ہے پہر تمکو اوسکے پہنچانے مین عار کی کیا وجہ ہی اسلیے کہ تم اپنے پروردگار کا کلام بیان کرتے ہو
اپنے طرفسے کچہہ نہین کہتے ہو تاکہ اوس بیان کرنے مین کچہہ تمہاری طمع اون چیزونمین سمجہی جاوے
اور اگر بالفرض یہہ کافر تمپر تہمت کرتے ہین تو فاصبر الخ عزیزی فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تُطِعْ
مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ کَفُوْرًا پس صبر کر اپنے پروردگار کے حکم پر اور اطاعت نکر زمرہ بنی آدم سے کسی گنہگار کی
یا ناشکر کی ۵ فتح ۵ سو تو راہ دیکہہ اپنے رب کے حکم کی اور کہا نمان اونمین سے کسی گنہگار ناشکر کا
۵ موضح ۵ تفسیر ۵ فاصبر الخ تو صبر کرو اونکی اس تہمت اور ظلم پر اپنے پروردگار کے

حکم کی فرمانبرداری کیواسطے اسلیے کہ تابعدار کو اپنے خاوندکی حکم کی فرمانبرداری کرنی چاہیے اگرچہ وہمین طمع اور حرص کی تہمت بہی ہووی جیسا کہ شاعر کہتا ہی ؎ گر طمع خواہد زمن سلطان دین ♦ خاک بر فرق قناعت بعد ازین ♦ غرضکہ جس شخص کو اپنے محبوب کی فرمانبرداری کا خیال ہی اوسکو دشمنون کے طعن وتشنیع پر صبر کرنا ضرور ہے ؎ ہر آنکہ عشق یکے در دلش گرفت قرار ♦ روا بود کہ تحمل کند جفاے ہزار ♦ چنانچہ اسی سورۃ مین اللہ کے بندونکی صبر کی جزا سن چکے ہو اور جو کچہ دنیوی علاقونکے قطع کرنیمین اونکو عنایت ہوا ہی اوسکو بہی معلوم کر چکے ہو سو تمکو بہی چاہیے کہ ان لوگونکے قرابت اور دوستی کے علاقونکے قطع کرنے پر صبر کرو وَلَا تُطِعْ الخ اور ہرگز تابعداری نکر یعنے کہا نمان ا ہمین سے کسے گنہگار ناشکر کا کہنے ہین کہ مراد آثم سے عتبہ ہے جو فسق وفجور مین انتہا درجہ کو پہنچا تہا اور مراد کفور سے ولید ہے جو کفر مین بہت سخت تہا اور باوجود اسقدر نعمتونکے جو حق تعالی نے اسکو دین تہین ہرگز شکر نکرتا تہا اور حرص وطمع کی تہمت کو اپنے سے دفع کرنیکے واسطے ایک کام اور کیا کرو تا اوسکی سبب سے یہہ تہمت بالکل ہستی دور ہوجاوے اور اون لوگونکو یقین ہوجاوی کہ یہہ شخص دنیا کیطرف خواہش نہین رکہتا ہے اور ان نعمتون اور لذتونکا ذکر محض واسطے پہنچانے احکام قرآن کے کرتا ہے وہ کام یہہ ہے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ الخ ؏ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا اور یاد کر نام اپنے پروردگار کا صبح وشام ؏ فتح ؏ اور یاد کر نام اپنے رب کا صبح اور شام ؏ مو ؏ تفسیر اور یاد کر نام اپنے پروردگار کا نماز مین خواہ تہلیل مین اور تکبیر مین اور خواہ ذکر قلبی مین صبح اور شام کو مراد اس سے ہمیشگی ہے جو غیر کی محبت کو دل سے بالکل قطع کرنیوالی ہے اور دنیوی علاقونکے تعلق کو ولسی دور کرنیمین تریاق اعظم ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ سِيرُوا سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ قَالَ الَّذِي خَفَّفَ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ ؏ عزیزی ؏ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا اور بعض اوقات راتمین نماز ادا کر اوسکے لیے اور ساتہہ پاکی کے یاد کر اوسکو وقت دراز رات سے ؏ فتح ؏ اور کچہہ راتمین سجدے کر اوسکو اور پاکی بول اوسکی بڑی رات تک ؏ مو ؏ تفسیر اور تہوڑی رات سے اوٹہہ کے سجدہ کیا کر اپنے پروردگار کے واسطے تاکہ تمکو اوس درگاہ کا قرب اور حضوری حاصل ہو اسلیے کہ دن بے پردگی اور اور کاموںکا وقت ہے حضوری حاصل نہین ہوتی سو شب مین ذکر مناسب ہے کہ وہ خلوت اور بے شغلے کا وقت ہے مجرا اور تعظیم اوسوقت مناسب ہے گویا کہ حضوری اوسوقت حاصل ہے وَسَبِّحْهُ الخ اور تسبیح کر اپنے رب کی بہت رات تک اس حکم سے مراد یہہ ہے کہ تہجد کی نماز مین ہر چار رکعت کے بعد ترویحہ کرنا چاہیے اور اس ترویحہ مین تسبیح مین مشغول ہو اور پہر اس نماز سے فرغت ہونیکے بعد بہی اسیطرح تسبیح مین مشغول ہونا چاہیے اور ان تسبیحون مین دیر تک مشغول رہنا چاہیے اور جب تم دن اور رات ان دونون عملونسے اپنی اوقات کو معمور رکہوگے تو یہہ لوگ خود بخود تمہارے صحبت سے نفرت کرینگے اور دوستی اور قرابت کا علاقہ جو انسے ہے وہ خود بخود منقطع ہوجائیگا اسلیے کہ یہہ لوگ تمہاری دوستی اور قرابت کی لیاقت نہین رکہتی ہین اسواسطے کہ دوستی اور قرابت

آدمی اسواسطے چاہتا ہی کہ اگر کوئی سخت کام یا کوئی مشکل بات کا ارادہ کری تو دوست اور قرابتی اوسمین
اوسکے مدد کرین سو یہہ لوگ ہرگز اس قابل نہین بلکہ انکی صحبت اور یہی ضرر کا سبب ہے اسواسطے کہ اِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ الخ ۵ **عزیزی** اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا
بیشک یہہ کافر رغبت رکھتے ہین دنیا کی اور چھوڑتے ہین اپنی پیٹہ کے پیچھے بھاری دن کو ۵ **فتح**
یہہ لوگ چاہتے ہین شتاب ملنے والی اور چھوڑ رکھا ہے اپنے پیچھے ایکدن بھارے ۵ **موتفسیر**
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہہ کفار قریش جو تمسے قرابت قریبہ رکھتے ہین اور تم ہمیشہ انہین مین رہے ہو
يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ دوست رکھتے ہین دنیا کی لذتونکو اور جو چیز کسیکی محبوب ہوتی ہی اوسکا
چھوڑنا اوسکو مشکل ہوتا ہے علے الخصوص جبوقت اوس ترک کے ساتھہ نامرغوب چیز کا متحمل ہونا بھی
جیسا کہ یہان ہے کہ دنیا کو چھوڑنا ہے اور نفس سے مجاہدہ کرنا اور ذکر کی مداومت کرنی اور شب بیداری
کرنے ہے وَيَذَرُوْنَ الخ اور چھوڑتے ہین پیچھے پیٹہ اپنے کے دن سخت بھاری کو اور اوسدن کی
فکر ہرگز نہین رکھتے ہین اور حال یہہ ہے کہ اوسدنکو اگرچہ یہہ لوگ پیٹہ پیچھے ڈالتے ہین لیکن وہ دن آگے
آگے آتا ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ الخ ۵ **عزیزی** نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ وَاِذَا
شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ہمنی پیدا کیا انکو اور محکم کی ہمنے رگ انکی اور جب چاہین ہمنے بدل
لاوین ہم ایک قوم کو مانند انکے بطریق بدل کرنیکے ۵ **فتح** ہمنے اونکو بنایا اور مضبوط باندی اونکے
گرہ بندی اور جب چاہین بدل لاوین اونکی طرحکی لوگ بدل کر ۵ **موا تفسیر**
نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ ہمنے پیدا کیا ہے انکو چنانچہ اسی سورۃ کے ابتدا مین کہا ہی ہمنے اِنَّا خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ سو انکے استعداد کے مرتبونکو بھی ہم جانتے ہین اور جس چیز کیطرف
انکا دل میلان کرتا ہے اور اوس چیز کا چھوڑنا انپر دشوار ہے اوسکو بھی ہم جانتے ہین وَشَدَدْنَا
اَسْرَهُمْ اور ہمنے خوب سخت و مضبوط کر دی ہی گرفتاری اور پابندی انکی دنیاء فانی کی لذتونمین
اور دنیا کے عیش و عشرتکی محبت مین چنانچہ اس سورۃ کے ابتدا مین کہہ چکی ہین ہم اِنَّآ اَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا انسے خدا کے دین کی اعانت و مدد کی امید ہرگز نہین ہے اور ذکر کی
مداومت کرنا اور شب بیداری اور نفس کا مجاہدہ کہ یہی تمہارا کام ہے سو اسکے تقویت کی بھی امید انسے
نہین ہی وَاِذَا شِئْنَا اور جب چاہینگے ہم کہ اس تمہارے قبیلہ سے دین کی مدد اور تمہارے
کام کی تقویت و مدد کراوین ہم بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ انکے بدلمین لاوینگے ہم اسی قبیلہ سے اون
لوگونکو جو اسی قسم کے ہونگے حسب و نسب مین اور ذہن کی تیزی و فہم کی سرعت مین تَبْدِيْلًا بدل
لانا ظاہر مین جسکو ہر شخص دیکھیگا اور سمجھیگا چنانچہ یہی ہوا کہ حذیفہ بن عتبہ کو عتبہ کے عوض مین لائے ہم
کہ وہ مہاجرین اولین سے ہوے اور زہد اور تقوی اور پرہیزگاری اور نفس کے مجاہدہ مین ایک آیۃ تھے اللہ
تعالی کی آیتونسے اور خالد بن ولید کو ولید بن المغیرہ کے عوض مین لائے ہم کہ صدہا لڑائیان کفار کی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور آپکی وفات کے بعد اونکے ہاتھہ سے فتح ہوئین یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اونکو سیف من سیوف اللہ کا خطاب دیا اور عکرمۃ بن ابی جہل کو ابوجہل کے عوض مین لانے ہم جو جہاد ظاہری اور باطنی مین اپنا ثانی نہ رکہتے تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم معاملہ مین بشارت ہوئی ہتی کہ انکے واسطے انگور کے خوشے بہشت مین موجود ہین اوسیطرح سے اور لوگ اسی قریش کے قبیلے سے پیدا ہوے کہ دین کے ہر کام کو خوب سرانجام دیا اور اور لوگونکو تلوار کے زور سے مار مار کے اور تقریر اور صحبت سے اور وعظ و نصیحت سے دین کی راہ پر لائے اور ایک جہانکو انوار ظاہر و باطنی سے منور کیا اور سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مین آخر جو مذکور ہی وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ سو اوس سے مراد یہہ ہے کہ وہ تمہاری طرح سے گردن کش اور ناشکر اور نافرمان حق بات نماننے والے نہونگے اور مماثلت جو اسجگہہ مذکور ہے اوس سے حسب اور نسب اور نیک خلق اور جوانمردی اور بات کا پورا ہونا اور ذہن کی تیزی کی مماثلت مراد ہے اسلیے کہ یہہ چیزین اس قبیلہ کے واسطے مخصوص ہین پس اسجگہہ نقص کا وہم کرنا بیجا ہے ۵ **عزیزی** اِنَّ هٰذِهٖ تَذْکِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا تحقیق یہہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے لیوے طرف پروردگار اپنے کے راہ ۵ **فتح** ۵ یہہ تو سمجہوتی ہی پہر جو کوئی چاہے کرلے اپنے رب تک راہ ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** اِنَّ هٰذِهٖ بیشک یہہ قرآن کی آیتین تَذْکِرَةٌ پند و نصیحت ہین جسمین قرب آلہی کے فوائد اور اوس درگاہ سے دوری کے نقصان بیان کیے گئے ہین یہہ کچہہ کہانیکا حصہ اور برادریکا سلوک نہیں ہے کہ اپنے قبیلہ سے ہر ایک کو پہنچایا جاوے اس پند و نصیحت اور ارشاد کی تقسیم مین استعداد اور رغبت کی رعایت کرنی چاہیے فَمَنْ شَآءَ پہر جو چاہے اپنا ہو یا بیگانہ دور ہو یا نزدیک اتَّخَذَ الخ لے اپنے پروردگار کی طرف ایک راہ سیدہی جس سے اوس جناب تک پہنچا ممکن ہو یعنے خواہ ابرار کی راہ کو اختیار کرے خواہ عباد اللہ کی جو مقربین ہین ۵ **فتح** ۵ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا اور نہین چاہتے ہو مگر جسوقت کہ چاہے خدا تحقیق خدا ہے دانا باحکمت ۵ **فتح** ۵ اور تم نہ چاہوگے مگر جو چاہے اللہ بیشک اللہ ہے سب جانتا حکمت والا ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** وَمَا تَشَآءُوْنَ اور تم اپنی خودی سے اس راہ پر نہین چل سکتے ہو اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہہ کہ چاہے اللہ تعالے اسواسطے کہ تمہاری مشیت اوسکی مشیت کے تابع ہے لیکن حق تعالے نے ہر شخص کے واسطے نہین چاہا ہے کہ اس راہ کے سلوک کی خواہش کرے اسلیے کہ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا بیشک ہے حقتعالے دانا حکمت والا پہر اگر بے استعداد ونکو بہی اس راہ کی خواہش جبر و قہر سے دیوے تو امتحان کی حکمت درہم برہم ہو جاوے اسواسطے کہ مجبوری اور بے اختیاری مین امتحان و آزمائش نہین ہی امتحان و آزمائش کے واسطے اختیار ضروری ہے اور باوجود اسکے اس کارخانہ کو بیکار بہی نہین رکہا ہے اور مستعد لوگونکو امداد غیبی سے محروم نہین رکہتا ہے بلکہ یُدْخِلُ مَنْ الخ **عزیزی**

یُدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ وَالظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۵ داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت مین اور ظالمونکے لیے طیار کر رکہا ہے عذاب دردناک ۵ **فتح** ۵

داخل کرے جسکو چاہے اپنی مہر مین اور جو گنہگار بنیا رکہی ہی اونکو دوزخ کی راہ **موضح تفسیر**
یُدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہی اپنی رحمت مین یعنی جسکو اوس
راہ کے سلوک کا مستعد جانتا ہی تو اوسکو اوس راہ کے سلوک کی توفیق عنایت فرماتا ہے اور دمبدم غیبت
الہام خوشی کے اوسکو پہنچاتا ہے تاکہ اوسکی خواہش قوی ہوتی جاوی اور اوس سلوک کو تمام کرے
اور قرب و وصول کی حد کو پہنچے وَالظّٰلِمِیْنَ اور ظالمونکو جو حق تعالی کی ہدایت اور ارشاد کی
نعمت کو تلف کرتے ہین اور اپنے منعم کا شکر بجا نہین لاتے ہین اَعَدَّ لَهُمْ الخ مہیا اور تیار کیا ہی اونکے
لیے عذاب دکہہ دینے والا تاکہ دونون اوسکے کارخانے یعنے رحمت اور عذاب کے سرانجام پاوین اور دونو
کارخانے بہشت و دوزخ کے معمور ہووین اور جو چیز آدمی کی پیدایش سے مقصود ہے وہ ظاہر ہووے

عزیزی سورۃ المرسلٰت یہہ سورۃ مکی ہے اسمین پچاس
آیتین ہین اور رکوع دو اور کلمے ایکسو اکیاسی اور حروف آٹھ سو چالیس اور نازل ہوئی ہے
یہہ بعد سورہ ہمزہ کے اور اس سورۃ کے ربط کی وجہہ سورہ دہر سے یہہ کہ سورہ دہر کے ابتدا مین
کافرونکو سخت وعید یعنے ڈر کا فرمایا ہے چنانچہ فرمایا ہے اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاْ وَاَغْلٰلًا
اور اوسی سورۃ کے اخیر مین بہی ظالمونکے واسطے عذاب الیم کا وعدہ کیا ہے سو اوس وعدے کے تحقیق مین
کافر و ظالم شک کرتے تہے اسواسطے کہ دنیا مین وہ امر ہونیوالا نہین ہے اور عالم برزخ کو کوئی دیکہہ
پہر اہی نہین ہی تاکہ وہانکی بابت تحقیق معلوم ہووے سو حق تعالی اوس وعدیکی وقوع کیوقت کی
قسم کہاکے فرماتا ہی کہ اوسکے وقوع کا وقت یوم الفصل یعنے قیامت ہے نہ دنیا و برزخ اور اور متفرق
مضمون بہی ان دونون سورتونکے آپسمین مناسبت اور اتحاد رکہتے ہین چنانچہ اوس سورۃ کے
ابتدا مین آدمی کی پیدایش کو اس عبارت سے بیان فرمایا ہے کہ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ
الخ اور اس سورۃ مین اس عبارت سے بیان فرمایا ہے کہ اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ آخر تک
اور اس سورۃ کا نام مرسلات اسلیے رکہا گیا کہ اسمین کئی قسمین جو ہوا کی مذکور ہوئی ہین اونمین سے
مرسلات بہت نافع ہین **عزیزی** وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا قسم ہی ساتہہ ہواؤن بہیجی ہوئیونکی ساتہہ
فنجھ قسم ہے چلتے پاؤنکی ولکو خوش آتی **موضح تفسیر** قسم کہاتا ہون
اون ہواؤنکی جو بہیجی جاتی ہین خلق اللہ کے نفع کے لیئے اور خلق اللہ کے نفع جو ہوا کے چلنے مین
ہین وہ اسقدر ظاہر ہین کہ اونکے بیان کیلیے کچہہ حاجت نہین ہے چنانچہ اول ہر جاندار کے دم کی
آمد و رفت اسیکے سبب سے ہے دوسرے بدن کے اندر ٹھنڈک پہنچنی اور درخت پر میوہ کا لگنا اور
ہر ایک سبزہ کا زمین پر جمنا اور بڑہنا اسیکے سبب سے ہے تیسرے بدلی کا آنا اور پانی کا برسنا اسی سے
ہے چوتہے سمندر مین کشتیونکا چلنا ہر طرف تجارۃ وغیرہ کے لیے اسی کے سبب سے ہے پانچوین وہ
چیزین جو ہوا کے چلنے پر موقوف ہین وہ بہی اسی سے ظاہر ہوتی ہین **عزیزی**
فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا پہر قسم ہواؤن تند چلنے والیونکی بطریق شدت کے **فنجھ** پہر جہونکا

وہی والیان زور سے ۵ **موضح تفسیر** پہر تند ہونیوالیان اپنے چلنے کیوقت مین زور سے
جنکے سبب سے انقلاب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور نیکی بدی سے بدل جاتی ہی اور کبہی کا غلہ کمہلا جاتا ہے
اور درخت جڑ سے اکہڑ جاتے ہین اور میوہ خراب ہو جاتا ہے اور آدمیونکے بدنونمین رنج بخارات کی
غلبہ کرتے ہین اور زخم سر نو سے تازے ہو جاتے ہین گویا اسیوقت صدمہ پہنچا ہی اور پانی کا برسنا
بالکل موقوف ہو جاتا ہے اور کشتیان ڈوبنے کے قریب ہو جاتی ہین اور مسافرونکو راہ چلنی
دشوار ہو جاتی ہے اور تمام سبزہ زمین کا خشک ہو جاتا ہی اور درختونکے پتے جہڑ پڑتے ہین
جنکے بدن کی طرح وہ درخت بے رونق ہو جاتے ہین اور سبزہ کا رنگ زرد اور سرخ رنگ سیاہ ہو جاتا ہے
اور جو پہلے ہوا کا چلنا آہستگی سے ہوتا ہے اور اوس سے ہزارون منفعتونکی امید ہوتی ہی پہر رفتہ رفتہ
وہی ہوا آندہی اور طوفان ہوکے خراب کر دیتے ہے اسیواسطے ف کے حرف کو فالعاصفات مین لائے
گویا ان دونون کامونکی مل کے قسم کہاتے ہین یعنے آہستہ آہستہ چلنا ہوا کا اور پہر تند ہوکے چلنا اور
ایک حال بدلکے دوسرا حال ہو جانا اسکو سمجہاتے ہین اور یہہ اشارہ اسبات کی طرف ہے کہ ہوا کے
نرم چلنے پر غریب نکہا یا چاہیے اسلیے کہ وہ ہے ہوا یہہ کام ہی کرتی ہے ۵ **عزیزی** ۵ وَالنّٰشِرٰتِ
نَشْرًا ۵ اور قسم ہواؤن ابر اٹہانیوالیون کی ساتہہ جمع کرنیکے ۵ **فتح** ۵ پہر اوبہار نیوالیان
او بہار کر ۵ **موضح تفسیر** اور قسم کہاتے ہین ہم اون ہواؤن کی جو منتشر کر دیتی ہین
منتشر کرنا اور ہوا کا عمدہ کام منتشر کرنا ہے اسواسطے کہ ہر چیز کے لطیف جزونکو لیکے اپنے ساتہہ
اوڑاتی ہی اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجاتے ہے گویا ہوا ہر مخلوق کے اجزا کو لوٹنے والے ہے
کہ ہر نفیس جنس کو لوٹ کر لیجاتی ہے اور ایک بستی سے دوسری بستی مین پہنچاتی ہے اور یا مثل
بیجارے کے ہی کہ ایک شہر کا اسباب خرید کے دوسرے ملک مین پہنچاتا ہے ۵ **عزیزی** ۵
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۵ پہر قسم اون ہواؤنکی جو ابر کو جدا کرتی ہین پہاڑ کر ۵ **فتح** ۵
پہر پہاڑ نیوالیان بانٹ کر ۵ **موضح تفسیر** صاحب جلالین نے اسکے معنے یہہ لکہے ہین
کہ آیتین قرآن کی جو جدا کر دیتی ہین حق کو باطل سے اور حلال کو حرام سے اور مولٰنا شاہ
عبد العزیز علیہ الرحمہ نے یہہ لکہا ہے پہر جدا اور فرق کرنیوالیان فرق کرنے کر کیفیت اور کیفیت
والی چیز کے درمیان الخ ۵ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا ۵ پہر قسم جماعت فرشتون وحی لانیوالونکی
فتح ۵ پہر فرشتون اوتارنیوالون سمجہوتی کی ۵ **موضح تفسیر** پہر قسم
اون فرشتونکی جو اوترتے ہین وحی لیکر طرف انبیاء کے یا قسم رسولونکی جو پہنچاتے ہین
وحی طرف امتونکے یا قسم اون ہواؤنکی جو کلام الٰہی کو کانون مین پہنچاتی ہین ۵ جلالین
عزیزی ۵ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۵ واسطے دفع عذر اور واسطے ڈرانیکے ۵ **فتح** ۵ الزام اوتارنے کو
یا ڈر سنانیکو ۵ **موضح تفسیر** عُذْرًا عذر کرنیکو یعنے کلام الٰہی یا عذر کرنیکے واسطے
ہے تاکہ اعمال کی بازپرس کیوقت اس شخص کیواسطے عذر اور دست آویز ہووے کہ مینے یہہ

تمام حق تعالی کے حکم کے بموجب کیا اور اس کام کو اوسکے حکم کے بموجب ترک کیا سو یہہ بات تمکو تبھی ہی کہ کلام
الٰہی حکموں اور امر و نہی کو متضمن ہووے یا صحیح اعتقادونکو متضمن ہووے یعنے ذات اور صفات کا حال
مذکور ہو یا نبوت اور معاد وغیرہا کا اَوۡ نُذۡرًا یا ڈرسنانے اور خوف دلانیکے واسطے ہی اور یہہ وصف تبھی
ہی جب کلام الٰہی اگلی امتونکے قصّوں اور اخبار کو متضمن ہووے یا قبر او حشر او نشر او عمالونکے وزن اور
پل صراط سے گذرنا اور جہنم کی نعمتوں اور دوزخ کے ہول اور عذاب کے بیان کو متضمن ہووے واسواسطے کہ
بیان ان چیزونکا فقط ڈرانیکے واسطے ہی اور بشارت کا بیان ہرجگہہ پر نفرمایا اسواسطے کہ اس سورت میں خاص
کفار کو خطاب ہے اور کفار بشارت کے قابل ہیں نہیں اور یہہ بھی ہی کہ عذر دونوں چیزونکو شامل ہے
یعنے عذاب سے نجات پانا اور عمدہ مرتبونکو پہنچنا اسلیے کہ احکام الٰہی پر عمل کرنا ان دونوں چیزونکی طلب
کی دست آویز ہے جس سبب سے آدمی قیامت کے دن یہہ دونوں چیزیں طلب کریگا اور مفسرونکو ان
پانچوں فعلونکے تعین میں اختلاف ہی بعضوں نے ان پانچونکو ہواؤنپر حمل کیا ہے اس تفصیل
کہ مرسلات وہ ہوائیں ہیں جو بدن کو اچھی معلوم ہوتی ہیں اور عاصفات وہ تند ہوائیں ہیں جو بدن کو
نقصان پہنچاتی ہیں او کشتیونکو ڈبوتی ہیں اور ناشرات اور فارقات اور ملقیات وہ ہوائیں ہیں جو
پانی برسانے پر مقرر ہیں سو پہلے ابر کے مادے کو جو میں یعنے آسمان اور زمین کے درمیان میں
منتشر کرتی ہیں اور پھر جب بدلی برس کے فارغ ہوتی ہی تو اوس بدلی کو جیسے بھاڑ کے ادہر اودہر
کر دیتے ہیں اور بارش کے سبب سے لوگ ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں سو لوگونکا ذکر اوس وقت
میں دو غرض سے ایک غرض کیواسطے ہوتا ہی یعنے یا شکر ادا کرنیکے واسطے اگر برسات اپنی اندازہ پر
ہوئی تو اونکا عذر اوس نعمت کے حق کے ادا کرنے میں ہوتا ہے او یا خوف کے لیے ہوتا ہے اگر
برسات سے کچھہ ضرر اور نقصان ہوا اور واعظ یوں کہتے ہیں کہ ان پانچوں چیزوں سے فرشتونکے
گروہ مراد ہیں چنانچہ مرسلات عرفاً سے اون فرشتونکے گروہ مراد ہیں جو کسی کام کے سرانجام کیواسطے
بھیجے جاتے ہیں اور اس صورت میں عرفاً کے معنے ہجاج کے او کام کیواسطے پے درپے آنیکے ہونگے چنانچہ
عرب کے استعمال میں بولتے ہیں کہ جَاءُوۡا عُرۡفًا لِّلۡعُرۡفِ یعنے آئے اکٹھا ہو کے پے درپے اور عاصفات سے وہ گروہ
فرشتونکے مراد ہیں جو کسی کام کے لیے بہت تیز و تند جاتے ہیں اور یا مرسلات عرفاً سے رحمت کے فرشتے
مراد ہیں اور عاصفات سے عذاب و غضب کے فرشتے مراد ہیں جو کسی ملک یا لشکر یا گھر کی خرابی کیواسطے آتے ہیں
اور ناشرات سے وہ گروہ فرشتونکے مراد ہیں جو وحی اور الہام اور آور حکم الٰہی کے سننے کے لیے اپنے پر
کھول کے کھڑے ہوتے ہیں یا وہ فرشتے مراد ہیں جو رحمت الٰہی کے آثار اور انوار و برکات اور اچھے الہام
تمام عالم میں صلحا اور مومنونکے دلوں میں منتشر کرتے ہیں اور فارقات سے بھی یہی گروہ مراد ہیں یا
اور فرشتے جو حق او باطل اور فرمانبردار او سرکش میں فرق کرتے ہیں اور ملقیات ذکراً سے وہ
فرشتے مراد ہیں جو انبیا کے پاس وحی لاتے ہیں تاکہ اہل حق کیواسطے عذر ہو اور نافرمان اور
بدمذہبونکے لیے خوف ہو پس جب قسم کی تاکید سے فرغت پائی تو اب مطلب ارشاد ہوتا ہے اِنَّمَا

تُوْعَدُوْنَ الخ **عزیزی** ۵ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ○ تحقیق جو کچہہ وعدہ دیا جاتا ہی تمکو البتہ
ہونا ہی ۵ **فتح** ۵ مقرر جو تمسی وعدہ ہوا سو ہونا ہی ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ
تحقیق جو کچہہ تم وعدہ دیے جاتے ہو اپنے نیک و بد کاموں پر جنکو تم ہوا ہی سمجہتی ہو کر ان کاموں کو کوئی
ہمسی نہ پوچہیگا اور یہہ ایسی چیزیں ہیں کہ ہرگز نہین کی جو کوئی ہمسی پوچہی اور یہہ نہین سمجہتے ہو کہ یہہ
اعمال کس انقلاب کی بہلائی یا برائی کے سبب پڑینگے کو واقع البتہ واقع ہونیوالا ہی جیسے ہوا بہلائی
یا برائی کا سبب پڑلی ہے اور بڑا انقلاب کر دیتی ہی او کسی کے گمان مین نہین آتا ہے کہ ہوا عالم کی
بہلائی یا برائی کا کسطرح سبب پڑیگی ۵ **عزیزی** ۵ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ○ پس جو وقت
کہ تارے بے نور کیے جاوینگے ۵ پہر جب تاری مٹائے جاوین **موضح** ۵ **تفسیر** پہر جب ستارے
بے نور کر دیے جاوین اور جو روح ستاروں کے جرموں کی مدبر تہی اور ستاروں کا نور اوس سے قائم تہا وہ روح
اون جرموں سے جدا ہو جائے جیسے بینائی کی روح موت کے وقت جدا ہو جاتی ہی اور آنکہہ میں کچہہ
سوجہتا نہین اور اسی حالت کو قرآن شریف مین اور جگہہ اس عبارت سے ارشاد ہوا ہی کہ اِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ
یعنے جب ستارے میلے ہو جائین پہر بعد اسکے ستاروں کے جرم اپنے اپنے ٹہکانوں سے کمزور ہو کے گر
کے اور پراگندہ ہو جاینگے اور اس حالت کو اور جگہہ پر یوں ارشاد ہوا ہے وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ یعنی
جب تارے جہڑ پڑین ۵ **عزیزی** ۵ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ○ اور جب آسمان پہاڑا جاوے
۵ **فتح** ۵ اور جب آسمان میں جہروکے پڑین ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** اور اسحالت کو اور جگہہ پر لفظ
انشقاق کرکے تعبیر فرمایا ہی اور اسحالت کے پہلے آسمان کو سستی اور جوڑ بند کا ڈہیلا پن لاحق ہوگا جسکو
سورہ حاقہ مین یوں بیان فرمایا ہے کہ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۵ **عزیزی** ۵ وَاِذَا الْجِبَالُ
نُسِفَتْ ○ اور جب پہاڑ پارہ پارہ کیے جاوین ۵ **فتح** ۵ اور جب پہاڑ اوڑائے جاوین ۵ **موضح**
تفسیر اور جسوقت پہاڑ ہوا مین اوڑائے جاوین کہ عرب کی بولی مین نسف اوس چیز کو کہتے ہین
جس سے غلہ کو گہاس و کوڑہ وغیرہ سے پاک کرتے ہین اور اوسکو ہندی مین چہاج کہتے ہین اور پہاڑوں کے
حق مین قرآن مجید مین کئی طرحکی عبارت واقع ہوئی ہی چنانچہ سورہ طٰہٰ مین یہی معنی ارشاد ہوئے ہین
کہ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا اور اور مضمون اور طرحکی عبارات آئی ہی اون سب
مضمون مختلفہ مین جمع و تطبیق کی وجہہ یہہ ہی کہ پہلے زمین کے زلزلہ کے سبب سے پہاڑ آپسمین ٹکراوینگے
چنانچہ سورہ حاقہ مین ارشاد ہوا ہے کہ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّةً وَّاحِدَةً اور پہر پہاڑ
ریت اون دہنی ہوئی کی طرح ہو جاوینگے جیسا کہ سورۃ القارعہ مین بیان فرمایا پہر سیار کے مانند ہو جاوینگے
جیسا کہ سورہ واقعہ مین فرمایا فَکَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا پہر جب ہوا اونکو پہاڑ ونپر مسلط کرینگے اور اسی کا نام
نسف ہی اور پہاڑ اپنے اپنے ٹہکانوں سی اوڑجاوینگے پہر جو دور سے اونکو دیکہیگا کہیگا کہ پہاڑ ہین اور جب نزدیک
پہنچیگا معلوم کریگا کہ سخت اور ٹہوس پن اونکے جزو مین باقی نہین رہا ہے بدلی کی طرح ہوا مین اوڑتے پہرتے ہین
جیسا کہ سورہ نمل مین مذکور ہے کہ وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ اور

سوہ تسائل مین بہی مذکورہے کہ وَسُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا پہر جو زمین پہاڑونکے نیچے دبی ہتی
وہ ظاہر ہوویگی چنانچہ سوہ کہف مین مذکور ہی کہ یَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً اور
پہاڑونپر یہہ حالت طاری ہونیکے سبب زمین کے اجزا جو سخت ہین وہ بہی زمین سے جدا ہوکے بنی
آدم کے بدنونمین مخلط ہوجاینگے پہر انسان کا بدن اون اجزا کے ملنے کے سبب طول اور عرض اور
قوت اور سختی مین بہت زیادہ ہوجائیگا جسکا بیان ہو نہین سکتا **عزیزی** وَإِذَا الرُّسُلُ
أُقِّتَتْ اور جو وقت پیغمبر جمع کیے جاوین متحقق ہو جو کچہہ کہ متحقق ہو **فتح** اور جب سولونکا وعدہ
ف یعنے ہر امت کا حساب باری باری سے لینا ٹہیرے **موضح** **تفسیر** اور جب سولونکو وقت
مقرر کردیا جاوے تاکہ آگے پیچہے اس اپنی وقت مقرر کے موافق اپنی اپنی امتونکے ساتہہ حشر کے میدان
مین حاضر ہووین اور حساب اور عملونکا تولنا اور مظلومونکا حق ظالمون سے پورا دلانا اور پل صراط سے پار
اوتارنا رسولونکی حاضری اور گواہی سے ظہور پاوے اور جن لوگون نے رسولونکے پیغام کو قبول کرکے اوسکے موافق
عمل کیا تہا وہ جدا ہوجاوین اون لوگونسے جنہون نے رسولونکے کہے کو نمانا تہا اور اوسپر عمل نکیا تہا غرضکہ
جو جس لائق ہے اور جس چیز کا مستحق ہی ویسا ہی معاملہ اوسکے ساتہہ کیا جاویگا اور اذا جو حرف شرط کا ہی
اوسکی جزا محذوف ہی اور محذوف پر قرینہ ماسبق کا دلالت کرتا ہے یعنے جب یہہ امور واقع ہونگے تو وہ
وعدہ بہی واقع ہوگا اور اگر قیامت کے منکر پوچہین کہ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ الخ **عزیزی**
لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ لِيَوْمِ الْفَصْلِ واسطے کس دن کے پیغمبر ونکو موقوف رکہا گیا واسطے دن فیصلہ
کرنیکے **فتح** کس دنکے واسطے اونکو دیر ہے اوس فیصلے کے دن کی **موضح** **تفسیر** لِأَيِّ
يَوْمٍ أُجِّلَتْ کس دنکے واسطے ان چیزونکی تاخیر کی ہی اسیوقت یہہ چیزین کیون نہین واقع ہوتین ہین
تاکہ جزا کا وعدہ بہی ثابت ہوجاے اور ہمارا شک اور انکار بہی رفع ہوجاوے تو اسکے جواب مین کہنا چاہیے
کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ واسطے آنے روز فصل کے ان چیزونکی تاخیر کی گئی ہی اور فصل کا دن اسطرح کا نہین ہی کہ
اوسکی تاخیر کے بہید کو آسانی سے سمجہہ لو چنانچہ سوہ تسائل مین اوسدنکے تاخیر کی بعضی وجہین مذکور ہین
عزیزی وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ اور کس چیز نے
خبر دی تجکو کہ کیا ہی روز فیصل کرنیکا والئے اوسدن جہٹلانیوالونکو **فتح** اور تونے کیا بوجہا کیا فیصلہ
دن خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی **تفسیر** وَمَا أَدْرَاكَ الخ اور کیا جانا تونے کہ کیا ہی دن
فصل کا اسواسطے کہ عقل اوسکے دریافت سے عاجز ہی اور اگر غیب کی طرف سے اوسکو بیان کرین تو اوسکا
بیان نہوگا مگر انہین عظیم حادثون کے ساتہہ جو آمین واقع ہونگے تو پہر یہہ کہینگے کہ ان حادثون کو کسواسطے
اس روز پر موقوف رکہا ہی اسواسطے یہی اولی اور انسب ہے کہ اس روز سے خوف دلایا جاوے اور کہا جاوے
کہ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ بڑی خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکو اب اسجگہہ پر جاننا چاہیے کہ قیامت
کے منکرونکو اوس واقعہ کے واقع ہونیکے وقت دس طرحسے سختیان آگے آوینگی پہلی سختی یہہ کہ جس چیز کی
امید نہتی وہ یکایک آن پہنچی اور اوسکے آنیسے مدہوش اور متحیر ہوجاوینگے اور یہی وہ سختی ہی کہ مرا کیا

ف۱ یعنے چلائے جاوینگے پہاڑ بس ہونگے وہوکا یعنے دیکہنے مین پہاڑ معلوم ہونگے اور بسبب شک ہونیکے اجزا اونکے اپنے حقیقت پر باقی نہونگے ۱۲
ف۲ یعنے اور جسدن ہم چلاوین پہاڑ ... زمین ... ۱۲
ف۳ ... نہایت وقت ... بالا پہنچا ... جمعیت ... ۱۲ جلالین ۱۲

قیامت کے منکر کو قیامت کے آنیکے وقت لازم ہے اور سخت مصیبت سے جو اس آیۃ مین مذکور ہی یہی سختی مراد ہے اور اسکے بعد اور سختیان جو قیامت کے منکرونکے واسطے خاص ہین اور اونکے آگے آوینگے سورہ کے آخر تک بیان فرمائی ہین اور اون سختیونکے اسباب کی طرف بہی اشارہ کیا ہی پس اس آیۃ کو اس سورۃ مین فقط تاکید کے لیے سمجہنا تامل اور فکر کے قصور سے ہے سو دوسری اور تیسرے اور چوتہی سختی کی وجہہ یہہ ہے کہ منکر لوگ اپنے جہل مرکب پر اور مقدمات مزخرفہ کے فساد پر یکایک مطلع اور خبردار ہوینگے جن مقدمات کے سبب قیامت کے انکار پر بہت اصرار کرتے تہے سو اوسوقت اپنے غلط فہمی اور قصور دانش پر آگاہ ہوینگے اور معلوم کرینگے کہ ہمکو ذات اور صفات الٰہی کے عقائد دنیا مین ہرگز متیقن نتہے اور حق تعالیٰ کی قدرت اور اوسکے تاثیر سے بالکل بیخبر رہے ہم پس دوسری وجہہ اس سختی کی یہہ ہوگی کہ وہ لوگ دنیا مین حق تعالیٰ کو ایسا قادر نجانتے تہے کہ کروڑون بے نہایت آدمیونسے بدلے سکیگا اور کہتے تہے کہ یوم الفصل کے آنیکو انبیا اور رسول بالکل ہلاک ہوجانے نوع انسان کی بیان کرتے ہین اور یہہ بات کسیکے عقل مین نہین آتی ہی کہ تمام نوع انسانکی ایکوقت مین فنا ہوجاوین اسواسطے کہ جو حادثہ دنیا مین واقع ہوتا ہے تو اوس سے بعضے لوگ اپنی قوۃ کے زور سے یا مکان کی مضبوطی سے یا کسی تدبیر اور حیلہ سے نجات پاتے ہین کبہی دنیا مین ایسی کوئی آفت نہین آئی کہ سبکے سب اوس آفت مین گرفتار ہوکے ہلاک ہوجاوین سو حق تعالیٰ اونکے اس شبہہ کے جواب مین ایک تمثیل بیان فرماتا ہی کہ اسبات کا سمجہنا اور شبہہ کا دفع کرنا تمپر بہت آسان ہے اسلیے کہ ہلاک کرنا ایک آدمی اور ہزار آدمیونکا برابر ہے اور جو تمنے لاکہون کروڑون آدمیونکا مرنا مختلف زمانو مین دیکہا اور سنا تو اسی پر قیاس کرلو کہ تمام نوع انسان کی ایکوقت مین روح سلب ہوسکتے ہی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ اور اگر تمکو لاکہون کروڑونکے ہلاک مین جو مختلف زمانو مین ہلاک ہوئے ہین کچہہ شبہہ ہووے تو ہم کہتے ہین کہ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ آیا ہلاک نہین کیا ہمنے پہلونکو بعد اوسکے پیچہے اونکے لاتے ہین ہم پچہلونکو اسیطرح کرتے ہین ہم ساتہہ گنہگارونکے ۝ ہم کہیا نہین پہلے پہر اونکے پیچہے دیکہے ہین پچہلے ہم ایسے کچہہ کرتے ہین گنہگارونسی ۝ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ کیا نہین ہلاک کیا ہمنے پہلونکو کہ حضرت آدم علیہ السلام کیوقت سے سب ہلاک ہوچکے ہین ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ پہر اونکے پیچہے لیجاتے ہین ہم پچہلونکو اسواسطے کہ ہر وقت مین مرو مرتے چلے جاتے ہین اور جب ہلاکی اسقدر انبوہ کثیر کی مختلف زمانو مین ثابت ہوئی تو ثابت ہوا کہ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ایسا ہی کرینگے ہم گنہگارونکے ساتہہ پہلے مرتبے صور کے پہونکنے کیوقت یعنے سبکی روح ایک ہی وقت مین سلب ہوگے اور اسکے پہلے سب نوع انسان کی روح جو ایکوقت مین سلب نہین ہوتی ہی تو اسکا سبب یہہ ہے کہ ایمان بیگناہ بہی بہت ہوتے ہین اور گنہگار نیک نطفہ کو اپنی پیٹہہ مین رکہتے ہین اور اونکی نسل سے معرفت اور عبادت

کی امید ہے اور جسوقت نفخ صور کا ہوگا اوسوقت سب گنہگار ہونگے اور سلسلہ پیدا ہونیکا منقطع ہوجائیگا سوالی کہ چالیس برس پہلے سے سب مرنے والے عورت بانجھ ہوجائینگی نیک اولاد کی امید ہی نرہیگی اس سبب سے سب قابل اوٹہالیکے ہونگے چنانچہ مسلم نے روایت کی ہے لاتقوم الساعۃ حتی لایبقی فی الارض احد یقول اللہ اللہ ویل یومئذ للمکذبین ○

ترجمہ خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی ○ **تفسیر** وائے اوسدن جہٹلانیوالونکو بڑی خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکو اپنے عقیدونکے فساد پر اور اپنے شبہونکے بطلان سے خبردار ہونے پر جسکو اگر دنیا مین چاہتے تو ادنی تامل سے دور ہوسکتا تہا سو کیا اور وہان اپنے ہاتہ کو ندامت سے کاٹینگے لیکن کچہ مفید نہوگا اور تیسری سختی کی وجہ اوسدن یہہ ہوگی کہ کافر دنیا مین یہہ اعتقاد نہین رکہتے ہین کہ حق تعالی مردونکو زندہ کریگا سو حق تعالی اونکی اس ناسمجہی پر آگاہ کرتا ہی کہ یہہ عقیدہ تمہارا باطل ہے قیامت کے دن اس عقیدہ کا فساد اور اس شبہ کی سستی تمکو معلوم ہو ویگی اسلیے کہ اپنے پیدایش کی ابتداء کو خوب جانتے ہو کہ کیسی گندی بدبو چیز سے ہوئی ہی الم نخلقکم الخ عزیز ہے

الم نخلقکم من ماء مہین ○ فجعلنہ فی قرار مکین ○ الی قدر معلوم ○ فقدرنا فنعم القدرون ○

ترجمہ کیا نہین پیدا کیا ہے ہمنے تمکو پانی حقیر سے پس رکہا ہمنے اوس پانی کو بیچ جگہہ مضبوط کے ایک اندازہ معین تک پس اندازہ کیا ہمنے پس اچہا اندازہ کرنیوالے ہین ہم ○ **ترجمہ** ہمنے نہین بنایا تمکو ایک بیقدر پانی سے پہر رکہا اوسکو ایک جمی ٹہیراؤ مین ایک وعدہ مقرر تک پہر تھم کرسکے تو کیا خوب سکت والے ہین ○ **تفسیر** الم نخلقکم الخ کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو ایک پانی بیقدر سے اور وہ نطفہ ہے کہ پیشاب کی راہ سے نکلتا ہے اور بدن اور کپڑا اوسکے سبب سے نجس ہوجاتا ہی اور اوسکی بدبو دماغ کو پریشان کرتی ہے اور وہ اسطرح کا بیقدر ہی کہ جتنی مرتبہ ہضم کے ہین اونکو طی کرکے آخر ہضم کا فضلہ ہوا ہی اور طبیعت نے اپنے خالق کے اذن سے اوسکو ہر ایک عضو سے کہینچ کے خصیتین کی راہ سے نازیبے سوراخ سے باہر ڈالا ہے اسواسطے کہ بدن کی غذا کے قابل اوسکو نپایا سو اوس سے بے پروا ہوکے پاخانہ اور پیشاب کیطرح اوسکو باہر ڈال دیا اور یہہ بات ظاہر ہی کہ اگر طبیعت اوسمین کچہہ ہی زندگی کی قابلیت پاتی تو اوسکو اسطرح ذلیل کرکے نہ پہینکتے جسطرح خون اور اور خلطونمین کہ اکثر اونکو ہرگز اس حقارت سے نہین پہینکتے ہی فجعلنہ فی قرار مکین پہر کردیا اوس بیقدر پانی کو اپنی عنایت سے ایک ٹہیراؤ کی جگہہ محفوظ مین جو مکان ہونیکی قابلیت رکہتی ہی یعنی مان کا رحم جسکو ہندی مین بچہ دان کہتے ہین اور وہ ایک عضو ہی کہ اوسکا طول بدون حمل کے بارہ اونگل ہوتا ہے اوسی عورۃ کی اونگلیونسی اور معدہ کے متصل مثانہ کے نیچے آنتونکے اوپر مستقیم ہے اور اوسمین دو خانے بنائے ہین توامین کے تولد کے واسطے اگر اتفاق پڑے اور ہر خانہ اوسکا ایک سوراخ رکہتا ہے ناف کی طرف چہاتیون تک کہ بچہ کی غذا کیواسطے خون اور حیض اوسی راہ سے آتا ہی اور جب بچہ اوسمین پیدا ہوتا ہے تو طول اور عرض مین اوس بچہ کے جسم کے برابر وہ بہی ہتاہے اور اوس عضو کی پیٹہ پٹہون سے مضبوط باندہ دی ہی سو وہ نہین پٹہون کے سبب سے بچہ جننے کیوقت

پیٹ سے نکلتا ہے اور اوسکا موہنہ فرج کے سوراخ کے متصل ہے اور مرد کا ناظرہ جماع کیوقت اوسمین داخل ہوتا ہے سو نطفہ ایسے مکان محفوظ مین کہ پیٹ کے اندر پٹہون کی طنابون سے مضبوط بندہا ہوا ہے جیسے سنگین حویلی ناف شہر کے محلہ مین اور کوچہ غیر نافذہ مین سب آفتون سے بچی ہوئی ہوتی ہی ایسی جگہہ رکہا ہمنے اوسکو الی قدر معلوم ایک مدت معین تک کہ اکثر وہ مدت نو مہینے کی ہوتی ہی کمی بیشی اوسمین بہت کم ہوتی ہی فقدرنا پہر اندازہ کیا ہمنے اتنی مدت مین ہر چیز کا یعنے جو شرطین اور لوازمات اوسکے زندگی کے کمال مین مطلوب و ضرور تہے فنعم القدرون پس کیا اچہا اندازہ کرنیوالے ہین ہم اسواسطے کہ اتنی مدت مین کوئی چیز ضروری رہ نہین جاتی ہی اور کوئی چیز زائد و بیکار پیدا نہین ہوتی ہی بخلاف اور اندازہ کرنیوالونکے کہ جب کسی مہم کی برآوری کرتے ہین تو اوسمین بعضی ضرور چیزین رہ جاتی ہین اور بعضی زائد اوسمین مل جاتی ہین اسیواسطے جب اوس کلام سے فرغت ہوتی ہی تو توقع اور برآوردہ مین بڑا تفاوت ظاہر ہوتا ہے اور پہر جمع اور خرچ کے تغیر اور تبدل کیطرف محتاج ہوتے ہین اس اجمال کی تفصیل یہہ ہے کہ جب بچہ دان عورت کا مشتمل منی سے پر ہوجاتا تو اوسکا موہنہ بند ہوجاتا ہی پہر اوسکے اندر کوئی چیز جا نہین سکتی تاکہ اوس منی کو خراب نکر دیوے پہر اوس منی سے جو بچہ دان کے اندر کی جلد سے ملی ہوتی ہی اوسکو باریک چمڑیکی صورت کر دیتے ہین جسکو عربی مین غشا اور ہندی مین جہلی کہتے ہین تاکہ اوسمین جان کی رگین درستین اور تسمے اور اونکے سبب سے خون کا پہنچانا آسان ہووے اور اوس جہلی کو عرب لوگ مشیمہ کہتے ہین اور ہندی لوگ جہر کہتے ہین اور اوس جہلی کے اندر ناف سے مثانہ تک ایک پردہ دوسرا اسیطرح کاتی دیا جاتا ہی تاکہ فضلات کو دفع کرتا ہے اور پہر اوسکے اندر ایک پردہ اور رطوبات کی محافظت کے لیے بنایا جاتا ہے اور فی ظلمت ثلث جو سورہ زمر مین وارد ہوا ہی اوس سے یہی تینون پردے مراد ہین اور جو اس منی کا خلاصہ ہوتا ہے وہ بچہ دان کے اندر کے خانون مین جو اوسکے موہنہ سے ملے ہوے ہوتے ہین چپک جاتا ہی اور آہستہ آہستہ جمنا شروع ہوتا ہے اور اوس جمنے کے وقت مین اوس مکان کی حرارت کے سبب سے جوش پیدا ہوتا ہی پہر اوس جوش سے کف نکلتا ہی اور وہ کف اوسکے پیچہے ٹہیر جاتا ہے وہی دل ہوتا ہے اور یہہ کف منی کی رحم مین جانیکے بعد تیسرے دن ظاہر ہوتا ہے پہر چوتہے روز ایک نقطہ سیاہ اوسکے اوپر ظاہر ہوتا ہے وہ دماغ ہوتا ہے پہر چہٹے روز ایک نقطہ دوسرا پیدا ہوتا ہے داہنے طرف اوس کف کے جسنے بیچمین قرار پکڑا ہے اور یہہ جگر ہوتا ہے سو اس مدت تک کہ اکثر ایک ہفتہ ہوتا ہے اوس نطفہ منی کو رغوہ اور کف کہتے ہین پہر اس ہفتہ کے گذر جانیکے بعد کونکے خط کہینچے جاتے ہین اور اکثر دسوین روز یہہ امر واقع ہوتا ہے اور رنگ منی کا اوسوقت مین سرخی پر آجاتا ہے غرضکہ پندروین دن خوب سرخ ہوجاتا ہے پہر اوسوقت اوسکو علقہ کہتے ہین یعنے خون جما ہوا اسلیے کہ سوا اون تینون جہلیون کے باقی سب سرخ ہوجاتا ہے اسیواسطے بعضے ماہر طبیبون نے کہا ہے کہ وہ تینون پردے خاص عورت کی منی سے ہوتے ہین مرد کی منی سے پہلی ہوا اور جتنا تیسوا کن

پیٹ کے اندازہ کو جو بچہ کا بیان

دن آتا ہی تو وہ خون بستہ جسکا نام علقہ ہی سخت ہونے لگتا ہے اور دماغ دونون کندہون سے جدا ہوجاتا ہی
اور آہستہ آہستہ اعضاء کا ڈول پڑنے لگتا ہی یہانتک کہ اکتالیسوین دن مختلف اعضاء کی صورتین نمودار ہوجاتی
ہین پہر اوسوقت اعضاء رئیسہ سے اعضاء خادمہ جمتی ہین اور شرائین یعنی رگین جان کی پیدا ہوتی ہین
اور اون پر دو جھلیان دراکے رحم کی شرائین مین چپک جاتی ہین اور پہر پینتیس دن گذرنیکے بعد خون سے
غذا لینا شروع کرتا ہے اور دموی اعضاء جیسے گوشت وغیرہ پیدا ہونے شروع ہوتی ہین اور اوسکے
دودہ مان کے اور وہ سے ملکر خون چوسنا شروع کرتے ہین یہانتک کہ بہتر روز تمام ہونیکے بعد اوسکا
تمام بدن گوشت اور پوست کی پوشش سے تیار ہوجاتا ہی بچہ کا موہنہ مان کی پیٹہ کی طرف ہوتا ہے اور
دونون ہتیلیان اوسکے ہاتہہ کی اوسکے دونون گہٹنون پر اور دونون طرف دونون پاؤن اور
دونون پاؤن کے درمیان مین سر کو جہکا کے بیٹہتا ہی اور جسقدر بچہ ہر روز بڑہتا جاتا ہی اوسیقدر
بچہ دان بہی کشادہ ہوتا جاتا ہی اور روح طبعی اور حرارت اوسکے بڑہانے مین مشغول ہوتی ہی پہر
منی کے پڑنیسے نوّے دن گذرنیکے بعد حیوانی قوتین اوسمین پیدا ہوتی ہین سو پہلے مہینے مین معادن
کا حکم رکہتا تہا کہ کسیطرح حرکت نکرسکتا تہا پہر دوسرے مہینے مین مانند گہاس کے تہا کہ بڑہنے اور
غذا کرنیکے حرکتین اوس سے بے ارادے ظاہر ہوتی تہین پہر تیسرے مہینے مین حیوان کا حکم پیدا
کیا پہر جب سو دن پورے ہوتے ہین تو اوسکے حیوانی قوت دماغ کو پہنچتی ہی اور حرکت ارادی
ضعیف سی اوسمین پیدا ہوتی ہی جسطرح کوئی لقیہ یا ضعیف کہ ہلنی چلنی کی قوت نرکہتا ہو اور
پہر ایکسو دس دن کے بعد اوس شخص کے مانند ہوتا ہے جو کچہہ جاگتا اور کچہہ سوتا ہوتا ہی یہانتک
کہ ایکسو بیس دن کے بعد قوۃ حیوانی اوسمین کامل ہوجاتی ہی اور حدیث شریف مین جو آیا ہے
کہ تین چلہ گذرنیکے بعد بچہ مین روح آتی ہی اور جان پڑتی ہی تو اوسی حالت کی طرف اشارہ ہے
کہ بعد گذرنے ایکسو بیس روز کے روح انسانی اوسمین آتی ہی اسلیے کہ حقیقت مین روح وہی ہی اور
پہلے اوسکے ایک حیوان تہا اور حیوانونکی طرحکا اور جب اوس حد سے تجاوز کرتا ہے تو حرکت اوسکے
پیٹ کے اوپر سے معلوم ہوتی ہی یہانتک کہ ساتویں مہینے مین اوسکے ہلنے چلنے سے اعضاء اوسکے
سخت ہوجاتے ہین اور کچہہ قوۃ پکڑتے ہین گویا کہ اتنے دنون اوس سے ورزش اور محنت لیتے تہے
پہر بعد اسکے جہلے کے تینون پردے پہاڑنے پر قادر ہوتا ہے اور اپنی رگونکو مان کی رگونسی جدا
کرنیکی قوت پیدا کرتا ہے پہر چاہتا ہی کہ کسیطرح مین اس مکان سے نکلون یہانتک کہ نوّے
مہینے حق تعالی کے حکم سے باہر آتا ہے اور یہہ اندازہ معین جو بیان کیا گیا ہے یہہ اوس صورت مین
ہے کہ کوئی اور خصوصیتین اوسکو لاحق ہون جیسے والدین کی مزاج کی حرارت یا منی کی حرارت
یا موسم گرمی کا ہو یا شہر جنوبی ہو ویگا اور اگر ان سبکے ضد ہوین تو ان سببونسی اوس بچہ کے بچہ دانی مین رہنیکی
مدتین بکئی یا دلی ہو ویگی لیکن چہہ مہینے سے کم اور دو سال سے زیادہ اور بعضے روایت مین چار سال سے
زیادہ کبہی واقع نہین ہوا ہے اور جب زندہ کرنا نطفہ کا باوجود اس حقارت اور نالائقی کے اور بے جد

اونمین سے آنیکے اللہ تعالی کے نزدیک کچہہ حقیقت نہین رکہتا ہی بلکہ کس مرتبے اور کمال کو اوسے پہنچاتا ہے
تو پہر مردونکی سڑی ہوئی ہڈیان اور گلے ہوے اجزا کو مدت دراز گذرنیکے بعد زندہ کرنا اوسکے نزدیک
کیا چیز ہے اسلیے کہ نطفہ کا حال بہی مردونکے بدن اور ہڈیونسی کم نہین ہے پہر نو مہینے پیٹ مین رہکے
سے کسقدر کمال کو پہنچتا ہی پس اسیطرح مردونکے بدن بہی کچہہ مدت زمین مین رہکے اگر انتہا درجیکے کمال
کو پہنچین تو یہہ بات کچہہ خلاف عقل کے نہین ہی سو جب یہہ بات ظہور پاویگی پس وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ
لِّلْمُكَذِّبِیْنَ۝ **عزیزی** ؀ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ۝ وائے اوس روز دروغ گنے والونکو
؀ **فتح** ؀ خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی ؀ **موضح** ؀ **تفسیر** وَیْلٌ الخ بڑی خرابی
ہے اوسدن اس قدرت کے منکرونکی کہ باوجود اس قدرت کی نشانیان دن رات دیکہنے کے کہ ہمیشہ
لوگ پیدا ہوتے جاتے ہین پہر بہی متنبہ اور خبردار نہین ہوتے ہین اور چوتہی وجہ اوسدنکی سختی کی منکرونپر
یہہ ہے کہ یہہ لوگ افعال آلہی کو اپنے اسباب مالوفہ کا مقید سمجہتے ہین اور اوس مالک الملک علے الاطلاق
کو اپنی طرح اسباب وآلات کا مقید جانتے ہین گویا کہ اسباب کو تاثیر مین اوسکا شریک گردانتی ہین اور
بدون اسباب کے اوسکو عاجز سمجہتے ہین یہی وجہہ ہی جو کہتے ہین کہ نطفہ کا مان کے پیٹ مین جانا
اور کامل ہوکے نکلنا بچہ دان کی خاصیت سے ہی اسواسطے کہ اگر نطفہ کو زمین پر ڈالدین تو آدمی کی
پیدایش اوس سے کسیطرح متصور نہووے سو حق تعالی اونکی اس عقیدہ کو باطل کرتا ہی اور ارشاد
فرماتا ہے کہ قیامت کے دن اس اپنے عقیدہ پر بہی بہت افسوس کرینگے اور اپنے غلط فہمی اوسدن
بوجہین گے کہ ہمنے دنیا مین کچہہ بہی غور اور فکر نکی اور یہہ نہ سمجہی کہ زمین بہی مان کے بچہ دان کی
خاصیت رکہتی ہی اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا الخ ؀ **عزیزی** ؀ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا
آیا نہین کیا ہے ہمنے زمین کو جمع کرنیوالی آدمیونکی تمام زندون اور مردون کو ؀ **فتح** ؀ ہمنے
نہین بنائی زمین سمیٹنے والی جیتونکو اور مردونکو ؀ **موضح** ؀ **تفسیر** اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ الخ کیا نہین
کیا ہمنے زمین کو جمع کرنیوالی بہت سے زندونکو جیسے حشرات کہ بغیر ماں کے بچہ دان کے پیدا ہوتے ہین
اور بہت سے مردونکو یعنے جمادات کو جو اپنی خوش وضعی اور خوش رنگی مین اور مرغوب اور اچہی ہونیمین
کچہہ زندہ آدمیونسی کم نہین ہین جیسے یاقوت اور الماس اور زمرد اور نمک کی کانین اور اور کانی
چیزین جو تاثیر مین تمام نباتات سے بہتر ہین سو جب زمین کی تربیت سے ایسی چیزین ظاہر ہوتی ہین
پہر اگر مردونکی سڑی ہوئی ہڈیون کو تربیت کرکے زندہ نکالے تو کیا عجب ہے اور اگر منکر لوگ یون کہین
کہ زمین اگرچہ تربیت زندون اور مردونکی کرتی ہی جیسے حشرات اور کانی چیزین کہ یہہ البتہ پیدا
ہوسکتی ہین لیکن انسان کا پیدا ہونا اوسکے تربیت سے کسیطرح ممکن نہین ہی اسلیے کہ انسان کا
جسم ایسی چیزونسی مرکب ہے جو آپسمین بڑا اختلاف رکہتی ہین چنانچہ بعضی چیزین نہایت سخت
اسمین واقع ہین جیسے ہڈیان اور بعضی بہت ہی لطیف وباریک جیسے ہوائی روح اور بعضی چیزین
ہین یعنے ان دونون کے درمیان بستہ اور جمی ہوئی جیسے اور عضا اور بعضی بہنی والی جیسے خلط

اور فضلات یعنے پیشاب وپاخانہ وغیرہ سو زمین بے شعور کی طبیعت سے اس قسم کے افعال مختلفہ اور تصویرین رنگا رنگ کسطرح یقین کرین ہم کہ زمین ایسی چیز پیدا کر سکتی ہی تو اسکے جواب مین ہم کہینگے کہ ہان زمین باوجود اس بے شعوری کے اس قسم کے عجائبات پیدا کر سکتی ہی جسطرح بچہ دان عورۃ کا اسلیئے کہ بے شعوری مین دونون برابر ہین دونون کا افعال لگا رنگ ہونا ہمارے ارادے اور خواہش سے ہے ۱۲ عزیزی

وجعلنا فیہا رواسی شمخت واسقینکم ماء فراتا اور پیدا کیے ہمنے زمین مین پہاڑ بلند اور پلایا ہمنے تمکو پانی میٹھا ۱۲ فتح اور رکھے اوسمین بوجہ کے پہاڑ اونچے اور پلایا تمکو پانی میٹھا پیاس بجھاتا ۱۲ موضح تفسیر وجعلنا الخ اور کر دیے ہمنے زمین مین پہاڑ بہت بلند جنکی سختی اور بلندی انتہا کو پہنچی اور اون پہاڑونکے نیچے نہرین اور چشمے جاری کیے ہمنے اور پلایا ہمنے تمکو اونہین پہاڑونکے دامن سے پانی بہت میٹھا جو پیاس کو بجھاتا ہے تو معلوم ہوا کہ زمین کی تربیت سے ہی بعضی چیزین بہت سخت جیسے پتھر اور بعضی بہت نرم ولطیف جیسے پانی پیدا کرنا ممکن ہے پھر جب یہہ ثابت ہوا تو ویل الخ ۱۲ عزیزی

ویل یومئذ للمکذبین وائے اوس روز جھوٹ گننے والونکو ۱۲ فتح خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکی ۱۲ موضح تفسیر ویل الخ بڑی خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکی جو آدمی کے زندہ ہونیکو زمین سے انکار کرتے ہین اور یہہ نہین سمجھتے ہین کہ زمین مین لطیف اور کثیف دونون قسم کے چیزین موجود ہین اور ہر ایک چیز اسمین سے زمین کی طبیعت کی خاصیت سے دوسری طرحکا لباس پہنتی ہی پہر کیا تعجب ہے کہ مردونکے بعضے جز لطیفہ ہونیکی لیاقت پیدا کرین اور بعضے لطیف ہوکے روح ہوائی ہوجاوین اور بعضے کثیف اور غلیظ ہوکے اعضا اور ہڈیون اور رگ پٹھونکی شکل ہوجاوین اور پھر صور کا پھونکنا ارواح مجردہ کا بدنونکے ساتھہ متعلق ہوجانیکا سبب پڑے جسطرح پیٹ کے بچہ کے اندر روح پھونکی جاتی ہی آو پانچوین وجہ اوسدنکی سختی کی منکرونکی واسطے یہہ ہوگے کہ آفتاب کو اوسدن نزدیک لاوینگے اور دوزخ کی گرمی اور اوسکے بخارات اوٹھے ہوئے یہہ سب جمع ہوکے حشر کے میدان کو تنور کیطرح دہوین اور چنگاریون سے پر کردینگے اور لوگ اوس گرمی سے تنگ ہوکے سایہ کے ڈہونڈہنے کو ادہر اودہر دوڑینگے اور کہین سایہ کا نشان نپاوینگے تاکہ کچھہ آرام پاوین اور جو مومن کامل الایمان ہونگے وہ حق تعالی کے عرش کے سایہ مین جگہہ پاوینگے اور کافرونکے سامنے عذاب کے فرشتے آگ کے گرز لیکے خوفناک شکلونسے نمودار ہونگے اور کہینگے کہ انطلقوا الخ ۱۲ عزیزی

انطلقوا الی ما کنتم بہ تکذبون انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب لا ظلیل ولا یغنی من اللہب چلے جاؤ جسطرف او سچیز کے کہ اوسکو جھوٹ گنتے تہے جاؤ طرف سایہ تین شاخ والیکے نہ سایہ سرد ہوگا اور نہ کفایت کریگا آگ کی گرمی سے ۱۲ فتح چلو دیکہو جسکو تم جھٹلاتے تہے چلو ایک چھانو مین جسکی تین پہانکین نہ گہن کی اور نہ کام آوے تپش کے ۱۲ موضح تفسیر انطلقوا الخ ای چلو اوس چیز کیطرف جسکا تم انکار کرتے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ ہرگز ہونیوالی نہیں ہے اور وہ چیز جدائی اور امتیاز اور تفرقہ ہی نیکون اور بدون کے درمیان اور تہلی چیز امتیاز و جدائی

جسکے دن تم دونون فرقونمین یہہ ہی کہ نیک لوگ کیسے عمدہ سایہ مین ہین جسکے سبب سے جناب رب العلمین کا قرب انکو حاصل ہے اور تم لوگ اس بلا مین مبتلا ہوا ور تمہارے لیے جو سایہ مقرر ہوا ہی اوسکا حال چلکے دیکہو اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ چلو سایہ تدہارکی طرف جسکی تین شاخین ہین قتادہ اور اور مفسرون نے روایت کی ہی کہ کافرون اور اور بدکارونکے سایہ کیواسطے ایک دہوان دوزخ سے اوٹہیگا کہ ہر شخص کو ادسکے تین طرف سے گہیر لیگا ایک ٹکڑا سر کی اوپر سائبان کیطرح ٹہیر یگا اور ایک ٹکڑا داہنی اور ایک ٹکڑا بائین ہو جائیگا اور تمام حساب سے فرغت ہونے تک وہ لوگ اوسی سایہ کے نیچے رہین گے اور ایمان دار نیک کردار عرش معلے کے سایہ کے نیچے آرام سے کہڑے ہونگے اور محقق علمانے یون کہا ہے کہ وہ آگ کا دہوان جو منکر ونکو گہیر یگا وہ اونکے برے عملونکی صورت مثالی ہوگی جو اس تاریک شکل سے ظاہر ہوگی اونکو تین طرف سے آگہیر یگی جسطرح دنیا مین اونکے نفس کو انہین تینون طرف سی گہیرا تہا چنانچہ ایک شیطانی قوۃ کی تاریکی اور اوس سے وہم عقل مراد ہے جو وہم مین پہنسی ہوئی ہی اور اسکا منشا دماغ ہی جو بدن کے اوپر ہے اور دوسری غضبیہ قوۃ جسکا منشا دل ہی جو بدن کے بائین طرف واقع ہی اور تیسری شہویہ قوۃ جسکا منشا جگر ہی بدن کے داہنی طرف واقع ہی اور جب ظل کا حال بیان فرمایا کہ ہرگز راحت اوس سے حاصل ہنوگی اور آگ کے شعلونکو دفع نکریگا اور اوسکی تعلیل کے مقام مین قرآن کے طور پر ارشاد فرمایا ہی کہ اوسکے تینون شعبی بڑے بڑے انگارے پہینکین گے پہر ایسے سایہ سے انتفع کی امید کسطرح کہی جائے غرضکہ ہر طرح سے کافرونکا سایہ اوسدن مومنون کے سایہ کے خلاف ہوگا چنانچہ فرمایا لَا ظَلِیْلٍ نہ منع کریگا یعنے نروکیگا وہ سایہ آفتاب کی گرمی کو یہہ مشتق ہی ظل ظلیل سے جو عرب کا قول ہے یعنے سایہ بہت گہن کا ہے اور اوس سایہ مین سوراخ ہین جنکی راہ سے آفتاب کی شعاع پہنچتی ہے اور سایہ کے فائدے مین نقصان کرتی ہی وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ اور نہ دفع کریگا آگ کے شعلونسے کچہہ یا اندر کی طپش کو جو پیاس کے غلبہ سے ہوگی اور سایہ مین انہین دو چیزونکا فائدہ ہی یعنے اوپر کی گرمی کو بچانا اور اندر کی سوزش کو تسکین دینا پہر جب یہہ دونون چیزین اوسمین ہنوین تو گویا وہ سایہ ہی نہین ہے بلکہ دوزخ کی آگ کا دہوان ہے جو بدلی اور سایہ کی صورت دور سے نمود ارہوگا اسکے بعد اِنَّهَا تَرْمِیْ اِلخ عزیزی اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ تحقیق وہ آگ ڈالیگی چنگاریان مانند محل کے گویا وہ چنگاریان اونٹ زرد ہین فتح تحقیق وہ آگ پہینکتی ہی چنگاریان جیسے محل جیسے وہ اونٹ ہین زرد موضح تفسیر اِنَّهَا تَرْمِیْ الخ بیشک وہ دوزخ پہینکیگی بڑے بڑے چنگاریون کو کہ ہر ایک چنگارے اوسکے طول وعرض مین جیسے بادشاہون اور امیرونکا محل کہ دنیا مین بہت عمدہ سایہ اونہین کے محل کا ہوتا ہے اور ہوا کی گرمی کیوقت کافر اکثر ایسے محلون اور مکانونکی آرزو رکہتے ہین سو اوسوقت اونکی وہ آرزو اس شکل سے سامنے آویگی اور جلدی اوپے درپے آئینگی وہ چنگاریان كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ گویا وہ چنگاریان زرد رنگ اونٹونکی قطارین ہین کہ ایک کے بعد ایک چلے جاتے ہین اور جو قیامت کے دن پہلا تفرقہ اور امتیاز

نہایت بدیہی ہوگا اور جس جس چیز کے واقع ہونیکا اوسدن وعدہ کیا گیا تہا اوسکا وقوع وظہور شروع ہو گا
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ **عزیزی** وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وائے اوسدن جہوٹ گنے والونکو **فتح**
خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی **موضح تفسیر** بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکے حال پر سواسطے
کہ اول اسطرح کا رنج اور غم دیکہینگے اور دوسرے اسبات کو بوجہ لینگے کہ جو کچھہ اوسدن کی سختی اور مصیبت اور دہشت
اور نیکون اور بدونمین جدائی کا احوال ہم سنتے تہے وہ سب واقع ہونیوالا ہی گویا اسوقت تک اوسدنکی
اونکا کی حسرتین اور اپنے معتقدات کے بطلانمین سختی اور مصیبت پہنچی ہتی اور اب اوسدنکے وقایع اوچادثونکا
فکر جو بہت ہی سخت اور مشکل ہے اونکی کریان حال کو بہاڑیگی اور سختی پر سختی زیادہ کریگی چہٹی اوسدنکی
سختی کی وجہہ منکرونکے حق مین یہہ ہوگی کہ جب کوئی شخص یکایک کسی مصیبت مین پہنس جاتا ہی اور
یہہ ہی گمان ہوتا ہی کہ اسکے بعد دوسری مصیبت اس سے بہی سخت اور آنیوالی ہی تو بہت کاسونسی پہلے پہنسا اوسکا
مصیبت آنیوالی کے دفع کرنےمین اور روکنے مین دل وجان سے متوجہ ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی گناہ یا کسی
چوریمین پکڑا جاتا ہی تو پہلے چاہتا ہی کہ کسی تقریر سے اوسکا انکار کرون اور کوئی بات بنا کی اوس الزام کو
اپنے اوپر سے دور کرون پہر جب دیکہتا ہی کہ انکار بن نہین پڑتا تو عذر پیش کرتا ہے کہ مجہسے تقصیر ہوئی
تا کہ اوسکے مواخذہ سے درگذر کرین اور اپنی چرب زبانی سے اوس بلا سے خلاصی پاوے سو ہر شخص پہلے اسطور
دفع کرنا چاہتا ہے اسلیے کہ یہہ طور دفع کا آسان ہے اور اسمین دوسرے کی طرف استعانت کی حاجت نہین پڑتی
سو کافر بہی جب قیامت کی آمد دیکہینگے بلکہ اوسکی نشانیان ہی بعضی دیکہینگے جیسی سابق کی تقسیم
کہ بدکارون کے واسطے یہہ عزت ہوئی اور انکے لیے ایسے کالی بلا دپیش ہوئی تو ارادہ کرینگے کہ اپنے
گناہون کیواسطے کوئی عذر پیش کرین اور بعضی گناہونسی انکار کرجاوین سو اونکو اس تدبیر فریب سے
بہی مایوس کیے دیتے ہین کہ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ الخ **عزیزی** هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ یہہ دن وہ دن ہی کہ بات نکرین اور نہ اجازت دی جاوی اونکو تا عذر تقصیر
کا کرین **فتح** یہ وہ دن ہے کہ نہ بولین اور نہ اونکو حکم ہو کہ توبہ کرین **موضح تفسیر**
هٰذَا الخ یہہ دن جسکا اس کلام فیض انجام مین مذکور ہی اور اسلیے اوسدن کو حاضر قرار دیکر ساتہہ
صیغہ اشارہ کے جو قریب کے لیے ہے متعین فرمایا ایسا دن ہی جسمین ہرگز دم نمارینگے اور بات نکرسکینگے کہ
ہمسے ایسی کونسی تقصیر صادر ہوئی جسکے سبب سے ہمکو اس دہوین کے سایہ مین لیے جاتے ہین اور طرح طرح کے
رنج وعذاب ہمکو دکہلاتے ہین نافع بن الازرق نے جو خارجیونکے علمامین سے ہی حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے پوچہا کہ اس آیۃ مین اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہی کہ کافر اوسدن بات نکرسکینگے اور اور آیتونمین
اسکے خلاف ارشاد ہوا ہی چنانچہ سورۂ انعام مین فرمایا کہ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝ اور سورۂ زمر مین
یون فرمایا ہی کہ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ اور اور آیتونمین بہی کافرونکا کلام کرنا اور
جہوٹے عذر پیش کرنے بہت مذکور ہین پس ان آیتونکے مختلف مضمونونمین تطبیق کیونکر ہو حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقامات مختلفہ اور مجلسین متعدد پیش ہونگے

اور بعضی جگہون اور بعضی مجلسون مین کافرونکو بات کرنیکی ممانعت ہوگی سو اون جگہون مین کچہہ بیہودہ گوئی کرینگے اور بعضی جگہون اور بعضی مجلسون مین اونکو بات کرنیکا حکم ہوگا سو وہان لب بہی نہلا سکینگے پس ان مضمونون کا اختلاف زمانے اور وقتونکے اختلاف کے سبب سے ہے **عزیزی** ؀ وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ اور نہ اجازت دیجاویگی اونکو تا عذر تقصیر بیان کرین ؀ **فتح** ؀ اور نہ اونکو حکم ہوگا کہ توبہ کرین ؀ **موضح** ؀

تفسیر وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ اور نہ پروانگی دی جاویگی اونکو اپنے گناہونکے عذر کے بیان کرنیکی لیکے کہ یہہ تو اول سے معلوم ہی کہ یہہ لوگ کوئی عذر قابل سننے کے اپنے پاس نہین رکہتے ہین کچہہ فائدہ نکلے گے فَیَعْتَذِرُوْنَ پس عذر بیان کرین اسلیے کہ عذر صحیح لائق سننے کے اونکے پاس نہین ہی اور عذر واہی نامسموع وہان کوئی نہ سنیگا حاصل کلام کا اوسدن کافر اس قسم کی چاپلوسی اور بات بنانیسی اور حیلہ اور فریب سے بہی عاجز ہونگے ؀ **عزیزی** ؀ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ والے اوسدن جہوٹ گننے والونکو ؀ **فتح** ؀ خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی **تفسیر** بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکی اسلیے کہ اوسدن انکی مصیبتین دفع کرنیکے لیے کوئی حیلہ اور تدبیر بہی نپاوینگی بلکہ مایوس ہونگے اور ساتوین وجہہ اوسدن کی سختی کی منکرونکے حق مین یہہ ہوگی کہ جب سخن سازی اور حیلہ بازی سے بہی مایوس ہونگے اور کسیطرح اوسدن کی مصیبتون اور سختیونسے اپنا بچاؤ نہ دیکہین کے تب لاچار ہوکر اپنے ہم جنس کیطرف جہکینگے اور اس بلاسے نجات کی تدبیر اونسی پوچہین گے اور یہہ خیال کرینگے کہ جسطرح دنیا مین سخت سخت مصیبت اور شدت مین پہنس جاتے اور اوسکی خلاصی کی کوئی تدبیر نہ سوجہتے کیوقت جو بڑی دانا اور زور آور ہوتے تہے اونسے التجا کرکے اسکی خلاصی کی تدبیر پوچہکے اوس مصیبت سے بچاؤ کی کوئی تدبیر کرلیتے تہے اسیطرح یہان بہی شاید اس مشکل کی کشائش اس حیلہ سے ہوسکے سو حق تعالے اونکو اس تدبیر سے بہی مایوس کردیگا اور فرشتونکی زبان سے اونکو یہہ حکم پہنچیگا کہ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الخ **عزیزی** ؀

هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰکُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ ۝ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ کَیْدٌ فَکِیْدُوْنِ ۝ یہہ ہے روز فیصل کرنیکا ہی جمع کیا ہمنے تمکو ساتہہ اگلونکے پس تمکو اگر کچہہ حیلہ ہی تو بدخواہی کرو میرے حق مین ؀ **فتح** ؀ یہہ دن فیصلے کا ہی جمع کیا ہمنے تمکو اور اگلونکو پہر اگر کچہہ داؤ ہی تمہارا تو چلالو مجہپر ؀ **موضح** ؀ **تفسیر** هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ یہہ دن جدائی کا ہی بری لوگون اور اچہونسی سو ہم ہر چیز مین جدائی اور امتیاز کرینگے ان دونون مین اور فصل وجدائی بغیر نیکون اور بدونکو ایک مکان اور زمانہ مین جمع کرنیکے متصور اور ممکن نہین ہی اسلیے کہ جو معاملہ الہی کسیکے حق مین واقع ہوا وسکو سب خاص وعام دیکہہ لین اور یہہ بہی ہے کہ بعضے نیکون اور بدون کے حقوق آپسمین ایک کے دوسرے پر ثابت ہین اور حقدار کا حق دوسرے سے دلوانا بدون حاضر ہونے مدعی اور مدعی علیہ کے حکم کے مجلس مین ممکن نہین ہی اور یہہ بہی ہی کہ بعضے نیکون اور بدونکا علاقہ مضبوط دوسرے شخصونسے ثابت ہے اور وہ لوگ اوس علاقہ کے سبب سے بڑے بڑے امیدین مدد اور شفاعت کی دوسرونسے رکہتے ہین جیسے قرابت نسبی اور سسرال اور دوستی اور پیری اور مریدی اور استادی اور شاگردی اور پیشوائی اور تابعداری اور سواے انکے اور جسطرح یہہ علاقے اپنے ہم عصر لوگونسے

حاشیہ: … والا عذر معقول اور مسموع اونکے پاس موجود ہوتا تو وہ درپیش کرتے اور حال یہہ ہی کہ حقیقت مین ایسا نہین ہی بلکہ حقیقت مین اونکے پاس کوئی عذر نہین ہوگا تاکہ اوسپر اعتماد کرین اور اوسکو درپیش کرین سو حرف **ف** کا فَیَعْتَذِرُوْنَ مین فقط عطف کے واسطے ہی بمعنی سببیت کے جواب نہی نہین ہوسکتا ہی اسلیے کہ جب سببیت کا ثبوت ہوا تو نفی کا سبب ہونا ہی نہین رہا … **عزیزی**

رکھتے ہین اسیطرح اپنے اگلونسے بہی رکھتے ہین بلکہ نسبی علاقہ اپنے نوع کی اول فرد سے یعنے حضرت آدم علیہ السلام
سے متعلق ہی اور اسے علاقہ کے سبب سے مدد کرنیکی امید رکھتے ہین اسلیے اول وہلہ مین تمام مخلوقات حضرت آدم علیہ السلام
کی طرف رجوع کرینگے اور کہینگے کہ تم ہم سبکے باپ ہو اور ہم اس بلا مین مبتلا ہین ہماری خلاصی کی کوئی تدبیر کرو
کہ اس بلا سے ہمکو نجات ملے چنانچہ یہہ مضمون صحیح حدیثون مین موجود ہی سو دونون جمع کرنے اولین و آخرین ایک
مجلس مین ایک جگہہ اور ایکوقت مین نیکون اور بدون مین ایسی جدائی کہ ہر وہ حکم کیکی سعی اور سفارش اور عرض
معروض سے تغیر اور تبدل نپاوے ممکن اور متصور نہین ہی سو اسلیے جمعنٰکم والاولین ہمنے جمع کیا ہمنے تمکو اور
اگلونکو اسلیے کہ بلا مین پہنسے اور اوسکے دفع سے عاجز ہونیکے وقت تم اپنے اگلونکو ضرور یاد کرتے کہ اگر ہمارے پیشوا
اسوقت مین ہوتے تو وہ کسی تدبیر سے ہماری اس مصیبت اور مشکل کو ٹالتے اور اسوقت مین ہمارے کام
آتے جیسیکہ بادشاہ اپنے ملک کے بندوبست سے عاجز ہونیکے وقت سکندر اور تیمور کو یاد کرتے ہین اور وزیر لوگ ارسطو
اور بزرجمہر کو اور پہلوان رستم و اسفندیار کو اور طبیب لوگ جالینوس اور بقراط کو اور نجومی ابوریحان اور ابومعشر کو
اور اسیطرح ہر فرقہ اپنے اگلونکو جنکے کمال کے معتقد ہین اپنی عاجزی کیوقت یاد کرتے ہین اور ہر مشکل کو اونکی قدرت
اور کفایت پر حوالہ کرتے ہین یعنے یون کہتے ہین کہ افسوس اسوقت فلانے نہوئے تاکہ اس کام کو بخوبی سرانجام
کو پہنچاتے سو حق تعالے گویا فرماتا ہی کہ ہمنے تمہارے سب اگلون اور پچھلونکو اسوقت تمہارے سامنے اکٹہا کیا ہی
تاکہ اسدنکی مصیبتونسے خلاصی کی تدبیر کے لیے اگر اونکی طرف رجوع کرنا منظور ہو تو کرو اور سب ملکے مشورہ کرکے
کوئی بات نکالو فان کان لکم کید پہر اگر ہووے تمہارے لیے یعنے تمہارے پاس کوئی مکر و حیلہ جسکے سبب سے
تمہاری سختی دور ہوجاوے فکیدون پس وہ مکر و حیلہ ہمارے ساتھہ کرو اور دیکھو کہ وہ پیش جاتا ہی یا نہین
سو جبکہ فرائض مین دور ہو گئے اس قسم کے حیلہ اور تدبیر سے بہی عاجز ہوجاوینگے تو ویل الخ عزیزی
ویل یومئذ للمکذبین ۔ واے اوسدن جہوٹہ کہنے والونکو ۵ **فتح** ۵ خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکو
موضح **تفسیر** بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکی کہ اوسدن کی مصیبتون کے دفع کرنیکے واسطے ہر حیلہ اور
تدبیر سے عاجز و مایوس ہونگے اور اٹہوین وجہہ اوسدنکی سختی کی منکرونکے حق مین یہہ ہوگی کہ جتنے اونکے
مخالف اور دشمن تہے اون سبکو انکے سامنے طرح طرحکی عنایتونسے نوازینگے اور کافرونکو کہینگے کہ دیکھو ان
المتقین الخ ۵ **عزیزی** ۵ ان المتقین فی ظلل و عیون ۝ و فواکہ مما یشتہون ۝
تحقیق متقی بیچ سایون اور چشمونکے ہونگے اور بیچ میوونکے جس جنس سے کہ رغبت کرینگے ۵ **فتح** ۵ جو ڈرنے والے
ہین وہ چہانومین ہین اور ندیونمین اور میوے جس قسم کے چاہین ۵ موضح **تفسیر** ان المتقین
بیشک جو لوگ ڈرتے ہین حق تعالی سے اور قیامت کے دن سے اور اس خوف کے سبب سے جتنے گناہ
اور برے چیزین ہین سب سے پرہیز کرتے تہے اور بندگی اور عبادتمین ہمیشہ لگے رہتے تہے سو وہ آجکے دن
فی ظلال عمدہ سایونمین ہین پہلے یعنے حشر کے میدانمین تو رب العلمین کے عرش کے سایہ کے نیچے ہونگے
پہر پلصراط سے گذرنیکے وقت اپنے صدقون اور خیراتونکے سایہ کے نیچے ہونگے یہان تک کہ اگر کسینے
آدہا خرما خدا کی راہ مین دیا ہوگا تو اوسدن وہی آدہا خرما اوسکے کام آویگا اور دوزخ کی لپیٹ سے اوسکے

لیے ذلیل ہوجاویگا اور اسکو بچاویگا پہر جب بہشت مین جاوینگے تو طوبی اور اور بہشت کے درختونکے سایہ کے نیچے ہونگے پہر جب اپنے اپنے ٹہکانون اور مکانون مین داخل ہونگے تو وہان اپنے محلون اور غرفون اور تختونکے سایہ مین ہونگے وَعُیُوْنٍ اور جاری چشمونمین ایسے چشمے کہ کسے سے کافور کی خوشبو آتی ہے اور کسی مین سونٹھہ کا مزا ہوگا اور کسیکا نام تسنیم ہوگا سو اون چشمونکے سبب سے انکو ہرگز پیاس نہوگی بخلاف تمہارے کہ آگ کے دہوین کا سایہ تمہاری تشنگی اور سوزش کو اور بہی زیادہ کر رہا ہے وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ اور میوونمین اس قسم کے جنپر انکے دل رغبت رکہتے ہین کہٹے اور میٹہے سرد اور گرم سرد سیری بہار کے اور خزان کے کدر اور انکے سبب ان موجود ہونگے تا کہ ہوا کی گرمی اونکی باطن مین بہی اثر نکرے پس انکی ہوا اور پانی اور میوے ہر ایک اونکی گرمی کے دفع کرنیکے لیے ایک دوسرے کے مددگار ہونگے بخلاف تمہارے کہ میوونکے عوضمین دوزخ کی آگ کے انگارے ہین اور اندر اور باہر سے گرمی اور جلن کی زیادتی ہی اور یہہ سب جدائی و تفرقہ اسلیے ہی کہ تم لوگونے اسدنکے شک اور انکار کی گرمی کو اپنے دلمین جگہہ دی اور ان مومنونے یقین کی ٹہنڈک سے اپنے دل کو چین مین رکہا تہا ہر شخص کو پیش آیا جو اوسنے اختیار کیا تہا اور متقیونکے حقمین علاوہ ان سب باتونکے یہہ زیادتی ہوگی کہ مہمانونکی طرح تعظیم و تکریم اونکی ہوگی اور بار بار کہانے اور پینے کیواسطے تاکید و تحریص کرینگے اور کہینگے كُلُوا وَاشْرَبُوا الخ **عزیزی**

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۞ کہینگے ہم کہاؤ اور پیو کہانا اور پینا گوارا بسبب اوسکے کہ کرتے تہے تم **فتح** ۞ کہاؤ اور پیو رچ سے بدلہ اوسکا جو کرتے تہے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** کہاؤ اور پیو گوارا ہو جیو اور پچ جائیو تمکو بخلاف دنیا کے کہانے اور پینے کے کہ وہان ثقل اور بدہضمی اور ہیضہ کا خوف پیچہے لگا ہوا تہا اور یہہ کہانا اور پینا تمہارے واسطے عوضمین اوسکے ہی جو تم عمل کرتے تہے چنانچہ گرمیونمین روزے رکہتے تہے اور خدا کے واسطے روزیکے دنونمین بہوکے پیاسے رہتے تہے اور اچہے اچہے کہانے اللہ تعالیٰ کی راہ مین فقیرون محتاجون کو کہلاتے تہے اور ٹہنڈا میٹہا پانی مسکین روزہ دارونکو پلاتے تہے اور وہ عمل تمہارے دنیامین اگرچہ چند روزہ تہے اونکے عوضمین اسقدر جزا تمہارے خیالمین نہین آتی تہی لیکن ہماری عادت ایسی ہی کہ جسکو جزا کی منفعت پہنچایا چاہتے ہین ہم تو اوسیطرح وہ چیز جسمین نقصان کا نام بہی نہو اور نہایت کامل ہو عنایت کرتے ہین ہم ۞ **عزیزی** ۞ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۞ بیشک یا ہم بدلہ دیتے ہین ہم نیک کارونکو ۞ **فتح** ۞ بیشک ہم یونہین دیتے ہین بدلہ نیکی والونکو ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** بیشک ہم اسیطرح بدلہ دیتے ہین نیک کارونکو کہ ایک کے عوضمین دس بلکہ سات سو تک بلکہ اس سے بہی زیادہ عنایت کرتے ہین اور فانی کے عوضمین باقی اور ناقص کے عوضمین کامل عنایت فرماتے ہین ان باتونکے سننے سے متقیونکو خوشی پر خوشی زیادہ ہوگی اور انکو یقین ہوگا کہ ہمارے سب کے کام مقبول ہوے اور اوسکا یہہ ثمرہ ظاہر ہوا اور اس حال کے منکر لوگ جو دور سے اسحال کے دیکہنے سے یا اس کلام کے سننے سے معلوم کرینگے تو وَيْلٌ الخ ۞ **عزیزی** ۞ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۞ خرابی ہے اوسدن جہوٹ گننے والونکو **فتح** ۞ خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکی اس سبب سے کہ اونکو معلوم ہوگا کہ متقی لوگ روز جزا کے معتقد ہونیکے سبب سے اس ثواب تک پہنچے

سرفراز ہوئے وہم لوگ اس روزکے انکار سے اس رنج ومصیبت مین گرفتار ہوے اور تونین وجہہ اوسد نکی عذاب کی
منکرونکو یہہ ہوگی کہ دنیا مین قیامت کے انکار کرنیکے سبب طرح طرح کے کہانے اور پینے کی لذتون کے مزے اوڑاتے
تہے اور اس امر مین بہت اسراف وبیباکی کرتے تہے اور جب متقی پرہیزگارونکو دیکہتے تہے کہ قیامت کے خوف سے
دنیا کی اچہی مزیدار چیزون سے گناہ کسن ہین اور اوسکی لذت سے فائدہ نہین اوٹہاتے ہین تو اپنے دلمین کہتے تہے
کہ اس عقیدے نے ان لوگون کو دنیا کے لذتون سے محروم رکہا ہی سو یہہ بڑے نادان ہین ہم خوب سوچے ہین
کہ یہہ عقیدہ ہی نہین رکہتے بلکہ اس سے بیزار ہین ہم اسی سبب دنیا کی نعمتونکی لذتین اوڑاتے ہین اور
خاطر خواہ چین کرتے ہین سو قیامت کے دن اونسی کہا جاویگا **كُلُوا** الخ **عزیزی** کہاؤ
ویہہ **وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ** اے جہوٹ گنے والون کہاؤ اور بہرہ مند ہو تہوڑا سا تحقیق تم گنہگار ہو
فتح کہاؤ اور برت لو تہوڑے دنون تم مقرر گنہگار ہو **موضح** **تفسیر** **كُلُوا** الخ
کہاؤ اور فائدہ لو دنیا کے حرام وحلال سے بیباک اور بےوحشت ہوکے تہوڑے دنون یعنے اپنی عمر تہوڑی
تمہارا کہانا اور پینا اور فائدہ مند ہونا ایماندار متقیونکے نسبت کچہہ بہی حقیقت نہین رکہتا ہی اسلیے کہ انکے
فائدہ مندی کی انتہا ہی نہین ہے اور تمہاری فائدہ مندی چند روزہ ہے اور ایسی عمدہ چیز کو یا تہ سے
دیکر ایسی ناقص کو خرید کیا اسلیے کہا جاتا ہے **إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ** بیشک تم لوگ گنہگار ہو چنانچہ اوس کہانے
اور پینے اور فائدہ لینے کو بہی تمنے گناہ مین صرف کیا سو یہہ اور بہی عذاب کی زیادتی کا سبب پڑا
اور جب کافرونکو بہات کی خبر ہوگی کہ قیامت کے انکار کرنیکے سبب دنیا کا کہانا پینا اور عیش وعشرت
کرنا سب ہمارے حقمین زہر قاتل ہوگیا اور جو کچہہ ہمنے کہایا اور پیا تہا وہ سب فاسد خلط ہو کی آگ کی صورت
ہوگیا تو **وَيْلٌ** الخ **عزیزی** **وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ** حسرت ہے اوسدن کے جہوٹ گنے
والونکو **فتح** خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکو **موضح** **تفسیر** بڑی خرابی ہی اوسدن
جہٹلانیوالونکی جب اپنے معاملہ کے نقصان پر مطلع ہونگے اور سمجہینگے کہ ہمنے اپنے پاؤنمین آپ کلہاڑی ماری اور
کالے ناگ کو ہیرو لونکا ہار سمجہہ کر اپنے گلے مین ڈالا جسکے سبب سے اس مصیبت مین گرفتار ہوے اور اوس
ادنی منفعت کو جو حقیقت مین مضرت ہی اختیار کرکے ان منافع حقیقیہ دائمہ کو اپنے ہاتہہ سے کہو دیا سو یہہ
مصیبت چیزین انکو اچہی بات نہ سننے کے سبب سے حاصل ہوئین اسی سبب سے دسوین وجہہ کافرونپر اوس
پہنچنی کی یہہ ہوگی کہ اچہی بات نہ سننے پر اپنے ہات آپ کاٹینگے اور افسوس کرینگے اسلیے کہ ان کافرونکی
عادت دنیا مین یہی ہے کہ پیغمبرونکے فرمودہ کو اور مرشدون اور واعظونکے کہنے کو ہرگز نہین سنتے
ہین بلکہ ضد سے اونکے کہنے کا خلاف کرتے ہین یہان تک کہ اگر کوئی سہل کام کا بہی انہین حکم کرتے ہین
تو بہی یہہ قبول نہین کرتے **عزیزی** **وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ** اور جب کہا جاتا ہے
کافرونکو کہ نماز ادا کرو تو نماز نہین ادا کرتے **فتح** اور جب کہیے اونکو جہکو نہین جہکتے **موضح**
تفسیر **وَإِذَا قِيلَ** الخ اور جب کہا جاتا ہی ان کافرونکو کہ رکوع کرو اپنی عبادتین تاکہ
تمہارا فرونکے گروہ مین سے نکل ہوجاؤ اسلیے کہ رکوع خاصہ ہی مسلمانونکی عبادت کا اور سوائے مسلمانونکے

اور وونکی عبادت مین قیام اور سجدہ ہے رکوع نہین ہی اور حقیقت مین کوع واسطے اشیا ء کا نام ہے امانت
الٰہی بوجھ کے اوٹہانیکے واسطے اسلیے اس شکل کو یعنے رکوع کو اس شریعت مین عبادت گردانا ہے تاکہ رکوع کرنیوالا
اس بات کیطرف اشارہ ہووے کہ ہمنے امانت الٰہی کے بوجھ کو اپنے پیٹہہ پر لادلیا ہی باوجود اسکے کہ اوسنے
ہمکو سیدہے قدوالا پیدا کیا ہے لیکن اس بوجھ اوٹہانیکا جو ہمکو حکم کیا تو ہمنے قد کے سیدہے ہونے پر غرور نکیا
بلکہ گہوڑے خچر اونٹ بیل کیطرح اپنی پیٹہ کو اوسکے سامنے ٹیڑہا کر دیا ہمنے کہ وہ جو چاہے ہمارے اوپر
لاد دیوے اسلیے قرآن شریف مین اور جگہہ فرمایا ہی کہ أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ پس رکوع کرنا نماز مین مسلمانی کی علامت ہی اور کافر اگر اسچیز کو دنیا مین کرتے رہتے تو یہہ
قیامت کو جو جدائی اور امتیاز کا ان ہے اس علامت کے سبب اہل اسلام کے گروہ مین تو شمار کیے جاتے
لیکن یہہ لوگ لَا يَرْكَعُوْنَ ہرگز رکوع نہین کرتے ہین بلکہ اپنے تئین مسلمانونکی مشابہت سے دور
رکہتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب رئیس لوگ بنی ثقیف کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
حضور مین آکر حاضر ہوے اور مسلمان ہوے تو آپنے اونکو نماز پڑہنے کا حکم و تقید فرمایا اور نماز پڑہنے کا
طور اونکو تعلیم کیا تو اونہون نے کہا کہ ہم سب ارکان نماز کے بجالاوینگے لیکن رکوع نہین کرینگے اسلیے کہ یہہ
فعل نہایت عار و ننگ کا سبب ہے کہ ہمنے آدم باوجود قد کی راستی کے جانورونکی طرح اپنی پیٹہ کو ٹیڑہا کرکے
اوندہا ہووے تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا خَيْرَ فِيْ دِيْنٍ لَيْسَ فِيْهِ رُكُوْعٌ اسواسطے کہ
دینکے تحقیق انسانیت کے معنو معنین ہی اور انسانیت اسی بات کو چاہتی ہی کہ اپنے خداوند کے حکمونکو
یعنے امر و نہی کو خوشی اور رغبت سے قبول کر لیوے اور اوس بوجھ اوٹہانیکے لیے اپنے پیٹہ کو ٹیڑہا کر دیوے
اسلیے کہ عرف عام مین تعظیم اور سلام کے مقام پر اپنے پیٹہ کو ٹیڑہا کر دیتے ہین گویا اشارہ کرتے ہین اس
بات کیطرف کہ تمہارے احسان کا بوجھ اپنی پیٹہ پر رکہا ہمنے حاصل کلام کا یہہ کہ قیامت کے دن جب رکوع
اور سجدہ کرنیوالونکی بزرگی اور نوازش کا فر دیکہینگے تو یاد کرینگے کہ ہمکو بہی دنیا مین اس آسان کام کا حکم
ہوتا تہا جسکے سبب یہہ نوازشین اور سرفرازیان ہوتی ہین لیکن ہمنے نصیحت کرنیوالونکا کہنا نمانا
اور ایسے چین و آرام کو اپنے ہاتہہ سے مفت کہویا وَيْلٌ الخ ۵ عزیزی ۵ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکو جو اپنی اولٹی سمجہہ پر اوسدن افسوس کرینگے اور ہاتہہ
ملینگے کہ ہمنے کیسی آسان چیز کے نکرنیسے ایسی عمدہ چیز اپنے ہاتہہ سے کہودی اور جب یہہ کافر اسطرحکے کم بخت
اور احمق ہین کہ ایسے آسان حکم کو یعنے رکوع کو بجا نہین لاتے ہین تو فَبِأَيِّ الخ ۵ عزیزی ۵
فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝ پس کس بات پر بعد قرآن کے ایمان لاوینگے ۵ فتح
اب کس بات پر بعد اسکے یقین لاوینگے ۵ موضح ۵ تفسیر پہر اب کونسی بات پر بعد اسکے ایمان
لاوینگے اور کس کس تکلیف الٰہی کو قبول کرینگے اسلیے کہ یہہ ذرہ سی بات انسے ہو نہین سکتی ہی پس یہہ
شریر جانور کی طرح کے ہین جو اپنی پیٹہ کو ٹیڑہا نہین کرتا ہے پہر وہ دوسرے بوجھ لادینگے امید اوس سے محال ہے
اور بعضے مفسرون نے کہا کہ بعدہ کی ضمیر قرآن کی طرف پہرتی ہی اگر اسکا مذکور اوپر نہین ہی لیکن قرآن شریف

اتنی مدت کیوقت ہر شخص کا ذہن اوسی قرآن ہی کیطرف دوڑتا ہی یعنے جب قرآن شریف ایسا نیکے بعد بہی یہ
کتاب پر ایمان لائے باوجود اسکے کہ قرآن کا بیان واضح ہی اور کتب الہیہ کا خاتم ہی کہ اسکے بعد پہر آسمان سے
کوئی کتاب نازل ہونیکی امید باقی نہین ہی اسپر بہی نمانا اور قائل نہوے پہر اب اس قرآن کے بعد کونسی بات
ہے جسپر ایمان لاوینگے اسلیے کہ اب کوئی اور کتاب آسمان سے نازل ہونیوالی نہین ہی اور دنیا
کے لوگ بہی جو آدمی لکہتے ہین اوس کلام مین یہہ تاثیر پائی نہین جاتی ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو
شخص اس آیہ اخیر کو پڑہے اوسکو لازم ہے کہ اسکے بعد یہ کہے آمَنَّا بِاللّٰهِ ✦

الحمد للہ تمام ہوا یہہ سیپارہ روز پنجشنبہ تاریخ گیارہوین شہر شعبان المعظم ۱۲۷۸ ہجری مین بیچ شہر مکہ معظمہ
زادہ اللہ شرفا کے محاذی کعبہ منیفہ کے الحمد للہ تمام والصلوٰۃ علے رسولہ ابدا ابدا ✦

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

سورۃ النبأ

اس سورۃ کا نام سورہ نبا ہی ہے اور سورہ تسأل بہی مکی ہی یعنے پہلے ہجرت کے نازل ہوئی ہی اسمین چالیس
آیتین اور ایکسو تہتر کلمے اور سات سو ترسٹھ حرف ہین اور ربط اس سورۃ کا سورہ مرسلات سے اس وجہہ سے ہے
کہ ان دونون سورتون مین جزا اور سزا کے معاملہ کو یوم الفصل کے
آنے پر موقوف کیا ہے اور تہوڑا سا احوال یوم الفصل کا بیان فرمایا اور کافرونکا تعجب کرنا قیامت کے
آنے مین اسی مقدمہ سے دفع کیا کہ قیامت کا آنا بدون یوم الفصل کے نہین ہوسکتا اور یوم الفصل بدون
خراب کرنے اس عالم کے اور منقطع کرنے نوع انسانی کے ممکن نہین ہے پس پہلے اس دن کے طلب جزا اور سزا کی
کرنی ایسی ہے جیسے کوئی گرمی کے دنونمین جاڑے کا میوہ طلب کرے یا جاڑے مین میوہ گرمی کا کہ سوا محنت
بیفائدہ اور حماقت کے کچہہ حاصل نہین اسی سبب سے مضمون مین بہی ان دونون سورتونکے بہت مشابہت ہے
جیسے اوس سورۃ مین وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ واقع ہے اور اس سورۃ مین وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ اَبْوَابًا وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا اور اوس سورۃ مین اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ الخ
ہی اور اس مین اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا الخ واقع ہی اور بہت مضمون اسمین مناسب ہین ایکدوسرے کے اور
اس سورۃ کا سورہ تسأل نام ہونیکا سبب یہہ ہے کہ تسأل عرب کے لغت مین کسی چیز سے آپس مین بہت سوال کرنیکو کہتے ہین
اور اس سورۃ مین بیان کرنا ایسا لوگونکا منظور ہے کہ بہت پوچہہ پاچہہ آخرت کے کامونکی حقیقت سے اور بحث و تکرار
ذات و صفات الٰہی مین کرنی اور جبر و قدر اور جبر اختیار اور توحید وجودی اور شہودی کے مسئلے مین زیادہ
مباحثہ کرنا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین جو آپسمین کچہہ جہگڑے ہوے تہے اونکو بیان کرنا
اور شرعی حکمونکی وجہو نمین غور کرنا جنکا عوام کی سمجہہ مین آنا محال ہے ایسی چیزونکی بحث و تکرار نہایت بری
ہے اسلیے کہ اکثر بحث کرنا ایسی چیزونمین نافہمی کے سبب سے ان چیزونکی حقیقت کے انکار کا سبب ہو جاتا ہے اور
اگر انکار نکیا تو اکثر ونکے دلونمین شبہ تو پڑ ہی جاتا ہی اور حال یہہ ہے کہ ایمان فقط ان چیزونکے یقین لانے
پر موقوف ہے اونکی سمجہون اور تفصیلونکے دریافت کرنے اور زیادہ تفتیش کرنیکا حکم نہین تاکہ ان چیزونکی

پارہ عم

حقیقت حال دریافت کرنی دین کی ضروریات سے ہو سو اب بہی دشوار ولا علاج بیماری اس امت مین عقیدے
فاسد ہونیکی اور گمراہ فرقونکی جدائی کا سبب ہوئی ہی اور ایمان ایک عالم کا بالکل برباد کیا ہی سو اللہ
تعالی نے اس سورة مین اسکی برائی بیان فرمائی تا کہ لوگ اس سے ڈرتے رہین اور گمراہ نہوں اور اس سورة کو
سورة نبا اسلیے کہتے ہین کہ نبا عرب کی زبان مین خبر کو کہتے ہین اور خبر قیامت کی اس مرتبے کی بزرگی رکہتی ہے
کہ گویا سوا اوسکے کوئی خبر ہی نہین ہے جسکا و پوچہے اسلیے اس خبر کو نبا عظیم فرمایا ہے کہ یہہ اپنے فی نفسہ
بہی بزرگی رکہتی ہی اور اسکے ہونے مین بہی عظمت و بزرگی ہے اور سمجہہ بوجہہ مین بہی اسکے عظمت ہے
پس ایسی چیزین دعوے کر سکتے ہین اور کہہ سکتے ہین کہ خبر اسے خبر کا نام ہے اور سب خبرین ہیچ ہین اور جب
اسمین کہا جاوے کہ خبر کیا چیز ہے تو گویا یہی خبر پوچہی جاتی ہے تو جس سورة مین یہہ خبر بیان ہووے
اوسکا نام بہی خبر رکہنا چاہیے اور اس سورة کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نبی ہوئے اور قیامت کا حال بیان فرمایا تو کافرون نے تعجب کیا اور آپسمین اور صحابہ سے پوچہہ
پاچہہ اور ٹہٹہا کرنے لگے اور کہنے لگے کہ بہلا پرانی بوسیدہ ہڈیان کیونکر زندہ ہونگی اور بعضے کہتے کہ بہلا تا
کب ہوگی پہر آخر کلام اونکی سمجہہ ناقص سے یہہ ہوا کہ اگر قیامت آتی ہے تو ابہی کیون نہین آجاتی اور یہان
جزا سزا کیون نہین ہوجاتی تا لوگ عبرت پکڑ کر افعال بد سے باز آوین اور نیک کام کرتے لیکن اللہ تعالے نے
یہہ سب باتین اونکی رد کر کے جزا اور سزا کا دینا قیامت کے دن پر موقوف رکہنے کا سبب بیان فرمایا **عزیزی**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ ۝ کس چیز سے کافر آپسمین سوال کرتے ہین ۝ **فتح**
کیا باتین پوچہتے ہین لوگ آپسمین ۝ **موضح** **تفسیر** یعنے کس چیز سے لوگ آپسمین پوچہہ پاچہہ کرتے
ہین اور کس چیز کے کہوج مین ہین کیا وہ چیز قابل اونکے سوال و سمجہنے کے ہے استعداد رکہتے ہین اسکے
سمجہنے کا اور اسطور کے پوچہنے مین کہ کس چیز سے پوچہتے ہین اشارہ ہی اسپر کہ عاقل تفتیش کسی چیز کے کرنی
چاہیے تو اول سمجہہ لے کہ میرے سمجہہ مین وہ چیز آویگی یا نہین اگر اوسکے سمجہنے کے لائق ہے تو تفتیش کرے
ورنہ کیا فائدہ نیکی برباد گناہ لازم مثل مشہور ہے اور جب بنا ر کلام کی جواب پر رکہی اور جواب ظاہر تہا تو آپ ہی
جواب فرمایا عَنِ النَّبَاِ الخ **عزیزی** ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ پوچہتے ہین ایک
بڑی چیز سے کہ یہہ اوسمین اختلاف رکہتے ہین مراد بعث و قیامت ہے ۝ **فتح** وہ بڑی چیز جسمین وہ
کئی طرف ہو رہے ہین ۝ **موضح** **تفسیر** عَنِ النَّبَاِ الخ ۝ یعنے آپسمین پوچہتے ہین ایک بڑی
چیز سے کہ باعتبار اپنے ذات کے بہی بڑی ہے کہ اللہ تعالے قائم کریگا اور باعتبار اپنے مضمون کے بہی بڑی
ہے کہ وہ چیزین بڑی اوسمین واقع ہونگی کہ نہ کان اونکو سن سکے اور نہ آنکہہ دیکہہ سکے اور باعتبار سمجہنے کے
بہی بڑی ہی کہ کسی بشر کو طاقت نہین ہے کہ حقیقت اوسکے دریافت کر سکے پس وہ خبر الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ
مُخْتَلِفُوْنَ وہ چیز ہے کہ وہ اوسمین کئی طرف ہو رہے ہین باوجود اسکے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے اسدم تک
حق تعالے یہہ خبر انبیا اور رسولونکے واسطے سے پے در پے بہیجتا رہا اور انبیا نے اور بعد ازان علما نے دلیلون
اور مثالون کامل و مفصل سے خوب سمجہایا اور نشانیان اوسکے مجمل و مفصل بیان کرتے رہے کہ اوسمین

سیئا حسنا شبہ باقی نرہا لیکن باوجود انکے تو انکے شبہ بنی آدم کا ہرگز دفع نہین ہوتا بعضے تو بالکل اسکا انکار
کرتے ہین کہ قیامت کا وجود ہی نہین بعضے کہتے ہین کہ خیالی ہے بعضے کہتے ہین حسی ہے یعنے ظاہر مین
ہوگی بعضے معاد یعنے آخرت کا جینا تناسخ پر منحصر کرتے ہین کہ ایک مرا اوسکی روح اور بدنین اگنی جسکو
ہنود آواگون کہتے ہین اور اسی عالم دنیا کو جزا و سزا کی جا جانتے ہین حاصل کلام یہہ کہ باوجود ایسے
بیان واضح کے جو اختلاف اس مسئلہ مین ہے اور مین کم ہے اور یہی اختلاف انکار و شک کا سبب پڑ رہے
اکثر ذہنونمین طریقہ اور نشانی اسکی یہہ ہے کہ جب ایسی بات مشکل کلمہ سنے کہ جسکے حقیقت اوسکی عقل مین نہین
آتے ہے اور انبیا و علما کے واسطے سے سن چکا ہے تو بجبر و تشنے کے اوسپر ایمان لاوے اور اوسے مان لیوے
اسیکا نام ایمان اجمالی ہے کہ ہمیشہ کی نیکبختی کا سبب اور موجب نجات کا ہے اور زیادہ کھوج و تلاش
نکرے والا ایمان اجمالی کہ مطلب اصلی ہے ہاتہہ سے دے بیٹھے گا اور خرابی مین پڑیگا اور کچہہ حاصل نہوگا نہین
اور اس کلام کے مضمون سے صحیح ظاہر ہوا کہ اس مسئلہ مین جو پوچھہ پاچھہ بہت جاری ہی اور محض بیفائدہ
اور مضر ہے تو اس دریافت بیفائدہ پر غصہ فرماتے ہین کہ کلا الخ ہ **عزیزی** کلا سیعلمون
ثم کلا سیعلمون ہ نہ نہ جان لینگے پہر کہتا ہون نہ نہ جان لینگے ہ **فتح** یون نہین اب جان لینگے
پہر بہی یون نہین اب جان لینگے ہ **موتفسیر** کلا یعنے ایسا کرنا نچاہیے اور زیادہ جستجو کرنی
ان چیزونمین کرنی مناسب نہین اسلیے کہ ایسی چیزونکے ایمان اجمالی مین بڑا خلل پڑتا ہے سیعلمون
سو قریب ہے کہ کیفیت جزا آخرت کو اسطرح سے جانینگے کہ کچہہ شک و شبہہ باقی نرہیگا ثم کلا الخ پہر ہم کہتے
ہین کہ ایسا نکرنا چاہیے نزدیک ہے کہ جان لینگے اور تکرار اس کلام کی زجر و توبیخ اور تاکید کے لیے ہے
گویا ایسی بڑے کام سے بار بار منع فرماتے ہین اور اوسکے معلوم کرنیکے زمانہ کو بہت قریب بتاتے ہین
اسلیے کہ جو چیز آنیوالی ہے وہ قریب ہی ہے اور بعضے مفسرون نے اول بار کے سیعلمون کو عالم برزخ
کے معلوم کرنے پر حمل کیا ہے اور دوسرے ثم کلا سیعلمون کو قیامت کے معلوم کرنے پر حمل کیا ہے کہ
وہان جزا و سزا حقیقی ہوگی اور جب ان سوالات بے فائدہ کی توبیخ و تنبیہ سے فرغت پائی تو اب
استفہام تقریری کے طور پر پوچھا جاتا ہے اور اقرار کروایا جاتا ہے اور وہ سب نو چیزین ہین کہ عوام
بہی جانتے ہین کہ اللہ تعالے کی بنائی ہوئی ہین سو جو ایسی چیزونکے بنانے پر قادر ہی وہ قیامت کو مردونکو
نئین زندہ کرکر جزا و سزا دینے پر بہی قادر ہے اور جدائی بہی کریگا مسلمان و کافر مین چنانچہ فرماتے ہین

الم نجعل الارض الخ ہ **عزیزی** ہ الم نجعل الارض مھدا ہ والجبال اوتادا ہ وخلقنکم ازواجا ہ
کیا نہین کیا ہے ہمنے زمین کو ایک فرش اور نہین کیا ہے ہمنے پہاڑونکو میخین اور پیدا کیا ہمنے تمکو نر و ماده
ہ **فتح** ہ نہین بنائی زمین بچھونا اور پہاڑ میخین اور تمکو بنایا جوڑے جوڑے ہ **موتفسیر**
الم نجعل الخ کیا ہمنے زمین کو تمہارے لیے بچھونا نہین بنادیا ہے کہ اوسمین رہا کرو اور کہیتی اور سوداگری
کیا کرو اور جیتے اور مرے تمہارے ٹہیراؤ کی جگہہ وہی ہی اور سب بات مین نیک و بد اور مسلمان اور
کافر سب شریک ہین کسی طرح جدائی نہین رکہتے اور قیامت کے دن نیکونکی جگہ بہشت ہوگی اور

بدونکی جگہہ دوزخ تاکہ فرق اور جدائی اچھی طرح ثابت ہووے جیسا کہ ایک جگہہ قرآن میں فرمایا ہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ اور اور جگہہ فرمایا لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا اور کیا ہمنے پہاڑونکو میخونکی مانند نہیں کیا ہے کہ ملینے بوجہہ سے زمین کو ہلنے ندے جیسے میخین خیمے کو ہلنے نہیں دیتی ہین اسمین بہی سب آدمی شریک ہین جدائی اور فرق اسمین نہیں رکھتے اور قیامت کی سبب چاہیے کہ بہشتیونکے رہنے کی جگہہ بہشت مین محل مکان ستہرے جڑاؤ ہوں اور دوزخیونکو دوزخ مین زنجیر بین اور طوق لوہیکے کہ بسبب گرمی آگ کے جلتے بہنتے رہین وَخَلَقْنٰكُمْ الخ اور ہمنے تمکو جوڑے جوڑے نر و مادہ پیدا کیا تو اپسمین صحبت کرو اور نسل جاری ہو ونسبتین اور رشتے ناتے آپسمین ثابت ہوں اور اسبب آپسمین الفت و جمعیت اور مددگاری ایک دوسرےکی حاصل ہو ور زندگانی دنیاکی رونق پکڑے اور یوم الفصل کہ قیامت کا دن ہے یہہ علاقے نہین رہینگے جیسا کہ اور جگہہ فرمایا ہے فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ پس ہان ظہور جدائی کا ظاہر ہے عزیزی وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کیا ہمنے تمہارے سونیکو ایک راحت اور کیا ہمنے راتکو پردہ اور کیا ہمنے دنکو وقت معیشت فتح اور بنائی ہمنے نیند تمہاری فرماندگی کے لیے اور بنائی رات اوڑھنا اور بنایا دن روزگار کو موضح القرآن تفسیر وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ الخ اور کیا ہمنے تمہاری نیند کو سبب چین و آرام کا اور کام سے باعث فراغت کا ماندگی اور مشقت دور ہو اور خوشی و تازگی حاصل ہو اور یوم الفصل کو چاہیے کہ نیند نہو اسلیے کہ اگر آدمی نیک ہے تو اوسکو سوائے خوشی و خورمی کے اور کچہہ نہوگا جیسا کہ اور جگہہ قرآن مین فرمایا لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا لُغُوْبٌ پس حاجت نیند کی بہی نہوگی بلکہ اگر وہان نیند ہو تو بڑی فائدوں سے بے نصیب نیکا سبب اور ہمیشہ کے ثواب سے نقصان کا باعث ہو اور اگر آدمی بد ہے تو اوسکو ہمیشہ کا عذاب کب فرصت دیگا سو نیکی ہر وقت چیختا چلاتا رہیگا جیسا اور جگہہ صراحتًا اسکو بیان فرمایا ہے وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا اور بنایا ہمنے راتکو دنیا والونکے لیے لباس پردہ کہ جو چیز چھپانیکے لائق ہے اوسمین کیا کرین جیسے صحبت داری عورتونسی اور مشورے پوشیدہ اور خیانت و چوری اور عیش و عشرت اور تہجد و مراقبہ اور سوائے انکے بہت فائدیکی چیزین ہین کہ تعلق پردہ پوشی اور چھپنے سے رکہتی ہین اسلیے کہا ہے شاعر نے

اَللَّيْلُ لِلْعَاشِقِيْنَ سِتْرٌ ۔ يَا لَيْتَ اَوْقَاتَهٗ تَدُوْمُ

اور قیامت کو چاہیے کہ احوال وسکی ہر خاص عام پر ظاہر و کہلی ہوئی ہون پوشیدہ نہون وگرنہ بزرگی اچھونکی اور فضیحت و رسوائی بدون کی ثابت نہو یعنی اسلیے ہونا اوسکا ضرور ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی کسینے پوچھا کہ نکاح راتکو کرنا چاہیے یا دنکو آپنے فرمایا کہ راتکو اسلیے کہ اللہ تعالے نے رات کو لباس فرمایا ہے اور نکاح والی عورتونکو بہی لباس فرمایا ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ اور ایک لباس کو دوسری لباس کے پورے مناسبت ہے، وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کیا ہمنے دن کو دنیا کی لوگونکے لیے روزی تلاش کرنیکا وقت اور قیامت کے دن ہرگز تلاش نہوگی اسلیے کہ نیکونکو آپہی آپ میوہ وغیرہ

سب کچھہ مہیا ہوگا اگر تلاش کرنا پڑتا تو باعث رنج و تکلیف کا تہا اور بد و نکو بہی وہان تلاش کرنا نہین ہے
اسلیے کہ پانوین زنجیر گلیمین طوق پڑکر دوزخ کے گہبانونکے ہاتہہ مین گرفتار ہونگی اور بہوک پیاس کے عذاب مین
بیقرار ہونگے تا پوری جدائی دونون فرقونکی معاش مین ظاہر ہو اور دنیا کی طرح یکسان رنج و گرفتاری
مین نہون ٭ عزیزی ٭ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ٭ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ٭
اور بنا کیے ہمنے اوپر تمہارے سات آسمان محکم اور پیدا کیا ہمنے ایک چراغ چمکتا یعنے آفتاب ٭ فتح ٭ اور چنی
ہمنے اوپر سات چنائی مضبوط اور بنایا ایک چراغ چمکتا ٭ مو ٭ تفسیر وَبَنَيْنَا الخ اور بنائے
ہمنے اوپر تمہارے سات طبقے سخت و مضبوط کہ کبہی پرانے بودے نہین ہوتے اور اونمین سات تارے پہرنیوالے
پیدا کیے کہ اونکی حرکتین آپسمین مخالف ہین اور نئی نئی طرحین ظاہر کرتے ہین اور ہر ہر طرحمین ایک تاثیر
اونسے ظاہر ہوتی ہے اور ہر مومن و کافر اور نیک بد اوس تاثیر کے نفع و نقصان مین شریک ہے قیامت کی اِس
برخلاف کہ وہان نیکونکو درجے جنت کی مانند چہت کے ہین اور روحین نورانی نبیون اور پیشوا اونکے درجے بدرجہ
نیچے والونکی حق مین مدد کرینگے اور نیچے والے اونکی امداد سے ترقی حاصل کرینگے اور بدونکو نیچے سے طبقہ دوزخ کے
گہیرے ہونگی اور روحین خبیث اور اونکے پیشوا اپنے اندہیرون کی کیفیات سے اوپر والونکے عذاب کو دونا کرینگے
وَجَعَلْنَا الخ اور بنایا ہمنے دنیا والونکے نفع کے لیے ایک چراغ چمکتا ہوا تیز روشنی والا کہ آفتاب ہے اور گرمی اور
روشنی اکہٹی اوسمین پائی جاتی ہے اور ہر کوئی نیک ہو یا بد اوسکی روشنی اور گرمی سے نفع اور نقصان مین
برابر ہین بخلاف قیامت کے دنکے کہ جمال الٰہی کی روشنی نیکونکو بہشت مین منور کریگی اور جلال الٰہی کے
تجلی کہ حدیث مین اوسکو قدم کرکے تعبیر کیا ہے دوزخیونکو نہایت گرمی سے جلاویگی ٭ عزیزی ٭
وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ٭ لِّنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ٭ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ٭
اور اوتارا ہمنے ابرونسے پانی ریزان تا نکالین ہم سبب اوس پانی کے دانہ اور گہاس اور باغ گہن درختونکے
٭ فتح ٭ اور اوتارا نچوڑتی بدلیونسے پانی کا ریلا کہ نکالین اوس سے اناج اور سبزہ اور باغ میوون مین لپٹ
رہے ٭ مو ٭ تفسیر وَأَنزَلْنَا الخ اور ہمنے اوتارا نچوڑنے والے بادلونسے پانی بہت بہنے والا
لِنُخْرِجَ الخ کہ ہم اوس پانی سے اناج نکالین کہ کہانا تمہارا ہووے اور بہت سا سبزہ گہاس کہ بعض کو پہچانتا ہو
اور بعض کو مصالح کرتے ہو اور بعض دانا چارا تمہارے جانور و نکا ہوتا ہے تا اوس سے دودہ دہی اور گہی اور
پنیر لیکے اپنے کام مین لاؤ اور گنجان درختونکے باغ تا تمکو میوہ کہانے اور لذت اوٹہانیکے کام آوین اور
باغون کے میوے سے طرح بطرح کی چیزین مثل اچار اور مربے اور سرکا اور رس وغیرہ کے بنا کر کہاؤ اور اس
منفعت مین مسلمان اور کافر یہان سب شریک ہین ایسا نہین ہوتا کہ ایک جگہہ بارش ہو اور دوسری
جگہہ نہو اور ایک جگہہ سبزہ اور درخت جمین اور میوے پیدا ہون اور اور جگہہ نہون بخلاف دن قیامت کے کہ وہان
نیکونکے عمل اور اعتقاد اور احوال مانند بدلیونکے دودہ اور شہد اور شراب مزیدار اور پانی صاف برساوینگے
اور اوس سے نہرین جاری ہونگی اور درخت بہشت کے اوس پانی کی قوۃ و تراوت سے مزیدار میوے خود بخود
دینگے اور جسوقت کسی شاخ سے کوئی میوہ توڑکے کہایا جاویگا اوسیوقت اوس شاخ پر ہوا کی تر و تازگی اور

کمال نشو و نما کی سبب ہے او جگہہ پیدا ہو جاویگا اور لذت او میوہ دینا وہانکی درختونکا کبھی منقطع نہو گا اور بدونکے عمل اور اعتقاد اور برے اخلاق مانند دہوئیکے اوٹہین گے اور انگارے برساویگے اور اونکے جسمونکو جلاینگے جیساکہ حق تعالی نے فرمایاہے وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ اِنْطَلِقُوا اِلٰى ظِلٍّ ذِي ثَلٰثِ شُعَبٍ اور زقوم اور درخت خاردار اور بدمزہ اور بری شکل کے پیدا ہونیکا سبب ہوگا تو امتیاز اور جدائی دونون فرقونکی کہ نہین خوبطرح حاصل ہوگی تو معلوم ہو کہ یوم الفصل دنیا مین نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ یہان منفعت وغیرہ مین شریک ہین دونون آخرت مین خوب جدائی ہوگی جیسکہ فرمایا اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ الخ عزیزی اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا تحقیق دن فیصل کرنیکا ہے ایک وقت معین فتحی بیشک دن فیصلے کا ہے ایک وقت ٹہیرا موضح

تفسیر اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ یعنی البتہ جدائی کا دن اور نیکونکا بدونسے امتیاز اور فرق کرنیکا دن اور اسمین نیکونکے مرتبے علحدہ کردے نیکا اور بدونکے مرتبے ایکدوسرے سے علحدہ کردینیکا دن كَانَ مِيقَاتًا ہے ایک وقت ٹہیرایا گیا کہ اوس سے آگے پیچہے نہین ہوسکتا اور دنیا مین کافرونکی جلدی کرنیسے اوسوقت کے لانیمین جلدی نہین کرتے ہین وہ روز نہ آویگا مگر يَوْمَ يُنْفَخُ الخ عزیزی يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا اوسدن کہ پہونکا جاویگا صور مین پس آؤگے گروہ گروہ ہوکر فتحی جسدن پہونکے نرسنگا پہر چلے آؤ جوٹ جوٹ موضح تفسیر يَوْمَ الخ یعنی جسدن پہونکا جاوے صور اور یہان مراد دوسری بار کا صور پہونکنا ہے کہ اوسی قیامت کی شروع ہے اور اوس پہونکنے کے سبب سے روحین ہر انسان کی اپنے اپنے بدنون سے ملکر ہر مذہب والا علحدہ علحدہ اوٹہیگا اور فرشتے توزک کی طرح سب آدمیونکے علحدہ علحدہ جتھے کردینگے جیسے یہود اور نصاری اور مجوس اور ہنود اور انکے سوا سبکے صفین جدا جدا ہونگی اور مسلمانونکی صف علحدہ ہوگی پہر ہر پیغمبر کی امت علحدہ اور ایک پیغمبر کی امت مین بہی ہر مذہب والا علحدہ اور اسیطرح ہر عمل والا نیک ہو یا بد علحدہ ہوگا جیسے نمازی علحدہ اور روزہ دار علحدہ اور حرام کار علحدہ اور چور علحدہ اور شرابی علحدہ اسیطرح ہر خلق والا علحدہ ہوگا جیسے متکبر اور بدخلق علحدہ اور رحم دل اور محبت والے علحدہ اور شکر کرنیوالے علحدہ اور متوکل اللہ پر بہروسا کرنیوالے علحدہ کہڑے کئے جاوینگے جیسے لشکر کے رسالون اور پلٹنونکے مانند کہ پہلے میر اونکے سبب سے پہچانے جاتے ہین کہ یہہ لشکر فلانے امیر کا ہے یہہ رسالہ دار ونسی کہ یہہ رسالہ فلانے رسالدار کا ہے اور یہہ فلانے جمعدار کے ساتہہ کے ہین پہر فرشتے ان سبونکو اسی اہتمام سے حشر کے میدان مین لیجاوینگے فَتَأْتُونَ الخ پہر آؤگے تم سب غول غول اور فوج فوج ہوکر کہ ہرگز ایک گروہ کے لوگ دوسرے گروہ سے ملنے نہ پاوینگے اور ان معنونکو بہت آیتون اور حدیثون مین بیان فرمایا ہے ایک آیۃ اونمین سے یہہ ہے وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ اور دوسری جگہہ یہہ فرمایا ہے وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ اور انکے سوا بہت سی آیتین ہین کہ اونکے ذکر کرنیسے کلام بڑہ جائیگا اور بعضے صحیح حدیثون مین نشانی ہر فوج یعنی گروہ کی بہی بیان فرمائی ہے

جیسے دغابازون اور عہد شکنوںکی مقعد پر ایک نشان یعنی جہنڈا ہوگا اسطرحسے کہ بڑے معاملے کے دغابازون پر بڑا
جہنڈا اور چہوٹی مقدمے کے دغابازونپر چہوٹا جہنڈا مقعد پر کہڑا ہوگا یعنے اونکی فضیحت کے لئے اور جنہوں نے غنیمت کے
مال مین دغابازی کی ہے اور اپنے سردار کی بے خبری سے کوئی چیز لیلی ہے وہ چیز اوسکی گردن پر لدی ہوئی
لاوینگے اگر اونٹ یا گائین یا بکری ہے تو وہ آواز کرتی اور اگر تہان یا کپڑا ہے تو پہر پہریکے مانند اوڑتا اور
شہیدونکو خون بہرا ہوا اوٹہا وینگے اور اونکے زخمون مین سے مشک کی بو آویگی اور رونیوالی عورتونکا
کرتا گندہک کا ہوگا اور بدن اوسکا خارشیتونکا سا اور بے احتیاج سوال کرنیوالیکا منہ زخمی اور چپلا ہوا ہوگا
علی ہذا القیاس صحیح حدیثون مین تلاش کرنیسے اسطرحکی نشانیان بہت سی پائی جاتی ہین اور ثعلبی نے
اپنی تفسیر مین مع سند کے بیان کیا ہے اگرچہ سند اوسکی بہت معتبر نہین ہے اور روایتین اوسکی قوی نہین
ہین وہ یہہ ہے کہ ایک روز صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکا جو نکا حال جو اس سورۃ مین مذکور ہے
پوچہا آپنے فرمایا کہ دس فرقہ اس امت سے دس جتہے ہوکر آوینگے ایک فرقہ بندرون کی شکل ہوگا
وہ چغل خور ہونگے دوسرا فرقہ سور کی شکل ہوگا وہ حرام خور اور رشوت لینے والے ہونگے تیسرا فرقہ
اوندہا یعنے سر نیچے اور پانو اوپر ہونگے اور فرشتے اونکو منہہ کے بل کہینچینگے وہ بیاج خور ہونگے چوتہا
فرقہ اندہے ہونگے وہ قاضی اور مفتی ہونگے کہ ناحق حکم کرتے تہے اور جہوٹا فتوی دیتے تہے پانچوان
فرقہ گونگے بہرے ہونگے وہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنے عبادت پر گہمنڈ کرتے ہین اور اپنے برابر دوسرے کو
نہین جانتے اور چہٹا فرقہ زبانین اپنی چباوینگے اور زبانین اونکی منہ سے نکل کر اونکی چہاتیون پر
پڑی ہونگی اور زرد پانی اور پیپ اونکی منہ سے بہتے ہوگی کہ سب محشر والے اونکی دیکہنے سے کراہت
کرینگے یہہ لوگ عالم اور مشائخ ہونگے کہ اونکے عمل اونکے قول کے مخالف ہونگے کہینگے کچہہ اور کرینگے
کچہہ ساتوان فرقہ ہاتہہ پانو کٹے ہوئے ہونگے وہ وہ لوگ ہین کہ جو جانورونکو ایذا دیتے ہین اور ہمسایہ کو
رنج آٹہوان فرقہ آگ کی سولیونپر کہینچے ہونگے وہ وہ لوگ ہونگے کہ لوگونکے بہید ظالم حاکمون سے ظاہر کرکے
ایذا رسانی کرتے ہین نوان فرقہ وہ لوگ ہونگے کہ جنکی بدبو مردار سڑی ہوئی کی بدبو سے زیادہ
ہوگی اور سب محشر والونکو اوس بدبو سے ایذا پہنچے گی وہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنی شہوتون اور دنیا کے مزونمین
گرفتار ہوتے ہونگے اور اپنے مال سے اللہ کا حق ندیا ہوگا اور وہ مال اپنے جی کے خواہشونمین خرچ کیا
ہوگا دسوان فرقہ وہ لوگ ہونگے کہ گندک کے کرتے پیرون تک اور اونکے بدنونپر چپکے ہوے ہونگے یہہ لوگ
تکبر و غرور کرنیوالے ہونگے یہہ سب بدبخت اور گنہگار اس امت کے ہین لیکن ایماندار اور نیکبخت سو
بعضے اونمین سے چودوین رات کے چاند کے مانند اور بعضے آسمان کے اوتارونکے مانند چمکتے ہونگے اور
بعضے نور کے منبرونپر بیٹہے ہونگے اور بعضے جڑاؤ کرسیونپر اور بعضے مشک کے ٹیلونپر وعلی ہذا القیاس اونمین
اشقیا کی دس قسمونمین سے جو اول چغل خور کا حال بیان کیا چغل خوری ہی بہت بری بلا ہے
منقول ہے کہ ایک شخص نے غلام بیچا اور مول لینے والیسے کہدیا کہ اسمین کچہہ عیب نہین ہے سوا
چغل خوری کے پس مول لینے والے نے کہا کہ کچہہ مضایقہ نہین ہے اور اوسکو لیلیا پس چند روز کے بعد

[Marginal notes:] ۱ نا اگ پیشت پر کے اور ایذا زیادہ ہو ۱۲ ۲ لیکن تفسیر روح البیان مین ... کے مطلب کو تقویت دی ہے فافہم ۱۲ منہ ۳ یعنی خلاف شرع خواہشونمین مانند ناچ رنگ و قمار بازی اور سنتا کاری وغیرہا مین ۱۲ منہ

غلام نے آقا کی بیوی سے کہا کہ تیرا خاوند تجھکو چاہتا نہین اور وہ چاہتا ہی کہ حرم کرے کسی لونڈی کو
پس جب وہ سووے تو استرا لیکر اوسکی گدی کے بال مونڈکر مجھکو دے تا مین اوسپر سحر کر دون کہ وہ تجھکو چاہنے
لگے پھر آنکر خاوند سے کہا کہ تیری بیوی نے آشنا کیا ہے اور چاہتی ہے کہ تجھکو مار ڈالے پس اتکو تو اپنے تئین
سونے کی سی صورت بناکر لیٹیا اور سوتا نہین تجھکو اسکا حال معلوم ہو جائیگا پس اوسنے ایسا ہی کیا پھر بیوی گھر
او استرا لیکر آئی بال مونڈنیکے لئے اوسنے گمان کیا کہ یہہ قتل کرنیکو آئی ہے پس خاوند نے اوٹھکر اوسکو
مار ڈالا پھر بیوی کے قرابتیون نے آنکر اوس خاوند کو مار ڈالا پھر طرفین کے قبیلون مین لڑائی و قتل ہوکر
اور بڑا فساد پڑا اللہ بچاوے سبکو ایسی خصلت بری سے ۵ عزیزی و روح البیان ۵
وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۵ اور پھاڑا جاویگا آسمان پس ہوگا دروازے دروازے ۵ فتح
اور کہل جاوے آسمان تو ہو جاوین دروازے ۵ موضح ۵ تفسیر وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ اور کہولا
جاوے آسمان پھٹنے سے تا فرشتے نامہ اعمال لیکے اوترین اور اون عملونکی صورتین کہ آسمان پر چڑہنے
کے بعد پیدا ہوئی تہین ظاہر ہوین اور بہشت کہ جائے قرار اوسکی ساتوین آسمان کے اوپر ہے ظاہر
ہووے گویا کہ آسمان مانند سرپوش کے خوان سے اوٹھا لیا ہے فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۵ یعنی پھر جاوے آسمان
دروازے کہ اوسی راہ سے بہشت مین داخل ہونا ہوگا اور نعمتین بہشت کی دیکھینگے ۵ وَسُيِّرَتِ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۵ اور روان کیے جاوین پہاڑ پس ہون مانند چمکتی ریت کے ۵ فتح ۵
اور چلائے جاوین پہاڑ تو ہو جاوین ریتا ۵ موضح ۵ تفسیر اور چلائے جاوینگے پہاڑ
کہ زمین کی میخون کے مانند تہے پھر ہو جاوین وہ پہاڑ جیسے چمکتے ریت کہ دور سے پانی کی طرح نظر
آتی ہے اور حقیقت مین ریت ہے اسیطرح سب پہاڑ چلنے کے وقت دور سے ایسے معلوم ہونگے کہ
پہاڑ ہین اور حقیقت مین ٹکڑے ٹکڑے بکھری ریت کی مانند ہونگے جیسے اور جگہہ فرمایا ہے وَكَانَتِ
الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا اور اور جگہہ فرمایا فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا اور جب زمین کی میخونکا یہہ حال ہوگا تو زمین
بطریق اولی درہم برہم ہوگی اور دوزخ کا ڈھکنا کہ اوسکے نیچے تہا کہل جاویگا تا آسمان کی جگہہ بہشت
ٹہیرے اور زمین کی جگہہ دوزخ اور جدائی نیکون اور بدونمین اوتنا بعد اور نا فرماتو بین ثابت ہو اور
جب آسمان و زمین بیچ مین سے اوٹھ گئے تو سوبچہ اور بہات اور اور نعمتین کہ کافر او مسلمان اونمین
یہان شریک ہین سب فنا ہو جائینگے اور کسیطرح شرکت نیکون اور بدونمین نرہیگی اسلیئے کہ نیکونکی
جگہہ اور ٹہیری اور بدونکی جگہہ اور ۵ عزیزی ۵ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۵ لِّلطَّاغِينَ
مَآبًا ۵ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۵ تحقیق دوزخ ہے انتظار کرنیوالی واسطے سرکشونکے ہے جگہہ پھر جانیکی اوس
ہونگے دوزخ مین ٹہیرینگے وہان بہت مدت ۵ فتح ۵ بیشک دوزخ ہے تاک مین شریرونکا ٹھکانا
رہتے ہین اوسمین قرنون ۵ موضح ۵ تفسیر إِنَّ جَهَنَّمَ الخ بیشک دوزخ ہے تاک مین لگی
اور مکان دہر پکڑ کا کہ اوسکے کنارے پر فرشتے گرز اور زنجیر اور طوق آگ کے لیے ہوے کہڑے ہونگے
اور دوزخیونکو پکڑ کر لیجاوینگے لِّلطَّاغِينَ الخ شریرونکا ٹھکانا اور مسلمانون اور نیک کارونکو

سوا اوسپر گذر نیکے اور اوسکے دیکہنے کے خوف کے اور کوئی رنج و اذیت نہ پہنچیگی بعضے اوسپر سے بجلی کی طرح تڑپ کر اس پل سے پار ہو کر بہشت مین پہنچینگے اور بعضے ہوا کی طرح اور بعضے دوڑتے گہوڑے کی طرح اور علی ہذا القیاس یہان تک کہ ادنی سے ادنی مسلمان کہ بہت گنا ہوئین آلودہ ہوگا گرتے پڑتے سات ہزار برس مین اوس پل سے پار ہوگا اور حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بات پل صراط کی تین ہزار برس کی راہ ہے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے ہزار برس چڑہاو اور ہزار برس اوتار اور ہزار برس برابر کی راہ ہے یہہ سب ایمانداروں کا حال ہے اور کافر دوزخکے ہوکا نکے ہاتہہ مین گرفتار ہوکے دوزخ مین ڈالے جاوینگے لٰبِثِیْنَ الخ رہینگے اوسی دوزخ مین بے شمار قرنون اور ہلال ہجری سے منقول ہے کہ اوہون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حقبہ کے معنے پوچہے آپنے فرمایا کہ حقبہ ستر ہزار برس کا ہوتا ہے اور برس بارہ مہینے کا اور مہینا تیس دن کا اور ایک ایک دن دنیا کے برس کے برابر اور یہان مراد بیشمار مدت ہے اور بعضے نادان اس آیت مین فہم کی غلطی سے کہتے ہین کہ اس آیۃ سے ہمیشگی نہین سمجہی جاتی ہے جبکہ اور آیتون سے معلوم ہوتی ہے اور حال یہہ ہے کہ اس آیۃ مین احقاب کی تعیین نہین فرمائی ہے تاکہ عذاب کا منقطع ہونا معلوم ہو بلکہ کثرت سے یہی سمجہا جاتا ہے کہ احقاب سے بے انتہا مراد ہین اور ان نادانونکو یہہ شبہ ہوا کہ جو حقبہ کی مدت معین ہے تو احقاب بہی معین ٹہیرے اور یہہ نہین سمجہتے ہین کہ ایک حقبہ کی مدت کا معلوم ہونا احقاب کی مدت معلوم ہونے کا سبب نہین ہوسکتا ہے اور بعضے مفسرون نے لکہا ہے کہ اس آیۃ مین دوزخیونکے دوزخ مین ٹہیرنیکی مدت کا بیان کرنا منظور نہین ہے بلکہ یہہ منظور ہے کہ دوزخیونکی ٹہیرنیکی مدت دوزخ مین حقبونسے اندازہ کیا جاتا ہے نہ قرنون اور برسون اور مہینون اور دنون اور ساعتونسے اسلیے کہ اگر مدت کسی چیز کی کم ہوتی ہے تو ساعتونسے گنتے ہین اور اوس سے زیادہ ہو تو دنونسے اور اوس سے بہی زیادہ ہو تو مہینونسے اور اوس سے زیادہ ہو تو برسون سے اور اوس سے زیادہ ہو تو قرنون سے گنتے ہین اور جو شمار مین نہ آوے تو حقبونسے بولتے ہین جسطرح تہوڑے مال کو روپیون سے شمار کرتے ہین اور جو کچہہ زیادہ ہو تو سینکڑون اور دہائیون سے اور جو اس سے بہی زیادہ ہووے تو سینکڑون سے اور اس سے بہی زیادہ ہو تو ہزارون اور جو شمار مین نہ آسکتا ہو تو لاکہون اور کروڑون سے تعبیر کرتے ہین اور قرار ایک بڑے عالم ہین وہ کہتے ہین کہ لفظ احقاب اوس صفت کے ساتہہ موصوف ہو جاتی ہے یعنی لَا یَذُوْقُوْنَ الخ

ترجمہ عزیزی لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ نہین چکہین گے اوسمین خنکی کو اور نہ کوئی پینے کی چیز مگر گرم پانی اور زرد آب جزا لیے جاوینگے جزا موافق ۝ **فتح** نہ چکہین وہان مزا ٹہنڈک کا اور نہ کچہہ پینا مگر گرم پانی اور بہتی پیپ بدلا ہے پورا ۝ **موضح** **تفسیر** لَا یَذُوْقُوْنَ الخ یعنی وہان کچہہ مزہ ٹہنڈک کا نہ چکہینگے اور نہ کچہہ پینے کو ملیگا جو کچہہ بہی سرد ہو واسطے باہر کے بدن کو اور سرد پینے اندر کے بدن کو تہوڑی سی تخفیف اوس جلنے کی عذاب سے حاصل ہووے جبکہ دنیا مین تپ والیکو ایسی چیزونسے تخفیف ہوتی

ف یعنی کافرونکا دوزخ مین ہمیشہ رہنا نہین سمجہا جاتا اوس سے ۱۲ ف صاحب روح البیان نے بہی مجاہد وغیرہ سے یہی نقل کیا ہے کہ مراد اوس سے ہمیشہ رہنا مراد ہی اور بہت سے ... کہا ہے اصول سے اور حضرت حسن بصری نے ... قسم کہا کر فرمایا کہ مراد اوس سے خلود ہی اور معاذ اللہ

تو گویا یون ارشاد ہوا کہ اتنی مدت دراز مین سردیکی نام سے واقف ہونگے بعد اوسکی زمہریر کے طبقہ مین
لیجاوینگے اور سردیکے عذاب مین گرفتار کرینگے یہانتک کہ سردیکی زیادتی سے اونکے پٹھے اور رگین جم جاوینگے
پہر دوزخ کی آگ مین ڈالینگے اور جتنی مدت کا اوپر ذکر ہوا اوسکو اوسیطرح جلاوینگے اوسیطرح ابدالآباد دوزخمین
رہینگے کبہی گرمی مین کبہی سردی مین اور حمیم گرم پانی کہولتا کہ آنتونکو کاٹ کر مقعد کی راہ سے نکالدیگا
اور اندر کی گرمی کو دوگنی چوگنی کردیگا تخفیف کا کیا ذکر ہے اور غساق زرد آب اور پیپ لہو جو دوزخیونکے
اعضا اور زخمون سے بہکر گڑہے مین جمع ہوگا اور دوزخی پیاس کی بہت بیقراری سے اوسکو پانی سمجھکر
پی جاوینگے اور وہ اونکے اندر کو ایسا خراب کردیگا کہ اوسکا زہر تمام بدن مین پہیل جاویگا اور اگر دوزخیون
کے دوزخ مین ہمیشہ رہنے کی مدت سنکر کسیکو یہہ شبہ گذرے کہ مقابل مین کفر و گناہون اوس عمر قلیل کے
کہ بنسبت وہانکے قلیل ہی ہی ہمیشہ دوزخ مین رکہنا بے انصافی ہے تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ کہنا
غلط فہمی ہے بلکہ تجویز کرنا عذاب ہمیشہ کا اونکے لئے عین انصاف ہے اور اس عذاب مین جزا نہ دیے
جاوینگے مگر جزا یعنی بدلہ پورا اور موافق اونکی عملونکے نہ زیادہ اوس سے اسلیئے کہ بعد تامل غور کرنیکے معلوم
ہوتا ہے کہ اونکے عمل بہی ابدی اور غیر متناہی تہے اسلیئے کہ اِنَّهُمْ الخ **عزیزی** اِنَّهُمْ كَانُوا

لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝ وَّكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝ تحقیق وہ توقع نہین رکہتے تہے حساب کی اور
جہٹلاتے آیتین ہماری جہوٹ جانکر **فتح** وہ تہے توقع نرکہتے حساب کی اور جہٹلا یئن
ہماری آیتین مکرا کر **موضح تفسیر** اِنَّهُمْ الخ وہ ہرگز حساب کی توقع نہ رکہتے تہے اور
ہماری آیتونکو جہٹلاتے تہے اور یہہ دونون کام روح کے ہین اور روح ابدی ہے یعنی ہمیشہ رہینگے تو
عذاب بہی اوسکے لیے ابدی چاہیئے اور اگر کسیکی خاطر مین یہہ شبہ گذرے کہ گناہ کی محبت اور آیتونکا انکار
اور اور روح کے برے عمل اسطرحکے نہتے کہ ہر کسی پر ظاہر ہوتے پہر اونکے بدلے مین اسطرحکا عذاب کرنا
ظاہر مین کہان سے درست ہوگا اور جبتک گناہ ظاہر مین ثابت نہو تو اوسپر مواخذہ اور پکڑ درست
نہین ہے اور جو عمل انکو لوگونکے سامنے ظاہر ہوتے تہے عمل بدن کے تہے کہ بسبب جدا ہونے روح
کے بدن سے موقوف ہوے اس شبہ کا جواب یہہ ہے کہ برائی کا حال حاکم کو معلوم ہونا ضرور ہے
کسیکو معلوم ہویا نہو اور اونکے اعمال روح کو خدا تعالے خوب جانتا ہے بلکہ اوسکے خفیہ نویسین کراما کاتبین
نے بہی لکہہ رکہے ہین اور قول و فعل اونکے بہی اوسپر دلالت کرتے ہین وَكُلَّ شَيْءٍ الخ **عزیزی**

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝ اور ہر چیز کو ضبط کیا ہے ہمنے بطریق لکہنے کے لیس چکہو
زیادہ نہ دینگے ہم تمکو مگر عذاب **فتح** اور ہر چیز ہمنے گن رکہی ہے لکہہ کر اب چکہو کہ ہم بڑہاتے
نجاوینگے تمپر مگر مار **موضح تفسیر** وَكُلَّ شَيْءٍ الخ اور ہر چیز بدن اور روح کے عملونسے اور
وہ قول اور فعل کہ اونپر دلالت کرتے تہے ہمنے اونکو گن رکہا ہے اور ہمنے فقط اپنی گنتی پر اعتماد نہین کیا
بلکہ لکہہ کر تا قیامت کے کار گنونکو ہر وقت یاد رہین اور عمل غیر متناہی کی جزا بہی غیر متناہی چاہیے
فَذُوْقُوْا الخ اب چکہو کہ ہم نہ بڑہاتے جاوینگے تمپر مگر مار و عذاب کرنا بخلاف ایماندار گنہگار کے کہ

کہ اونکا عذاب صرف اعضا کی عملونپر ہوگا اور موقوف ہوجائیگا اسلیے کہ اونکی روحین ایمان کی سبب بدی سے پاک تہین یعنی بدی نہ کہتی تہین اور تنبیہ الغافلین مین لکہا ہے کہ جب دوزخی بہت پیاسے ہونگے اور پانی مانگینگے تو ایک سیاہ بادل پیدا ہوگا اور اوس سے سانپ اور بچہو مانند بختی اونٹونکے گردنون کے برسینگے اور اونکو پہاڑ پہاڑ کہاوینگے اور اونکا زہر ایسا ہوگا کہ ہزار برس تک اوسکی تاثیر انکی بدنونسی نجاویگی اور یہی معنی ہین اس آیتکے کہ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ اور اس آیت کی ہی کہ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ؏

عزیزی ؕ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا وَّكَاْسًا دِهَاقًا ؕ یعنی متقیونکے لیئے مطلب پانی ہوگی باغ ہونگی اور درخت انگورکے اور نوجوان عورتین باکرہ ہم عمر اپسمین ہونگی اور پیالے شراب کی بہرے ہوے ؕ **فتح** ؕ بیشک ڈرنے والونکو مراد ملنی ہے باغ ہین اور انگور اور نوجوان عورتین ایک عمر کی سب اور پیالہ چہلکتا ؕ **موضح** **تفسیر** اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ الخ بیشک ڈرنے والونکو مراد ملنی ہے اور اونکا مرتبہ کافرونکے مرتبہ سے جدا اور ممتاز ہے حَدَآئِقَ باغ ہین میوونسی بہرے اور گرداگرد اون باغونکے دیوار ہے محافظت کیلیئے وَاَعْنَابًا اور انگور بہت میوونسے لگے ہوے اور یہہ باغ بہشتیون پر مانند دوسری دیوار کے ہوگا اور انگور کی ٹٹیان جو مکانونکی مانند ہوتی ہین کہ اوسکے سایہ مین بیٹہتے ہین اور چہت کی مانند اوسکو بناتے ہین اور ایک طرحسے وہ درخت ہین کہ مقصود اوس سے میوہ کہانا ہے اسلیئے اسکو خاص کر کر ذکر کیا اور لا یہہ ہی اونہین سب میوونمین داخل ہے کہ حدائق کا لفظ اون سبکو شامل ہے تو گویا ارشاد ہوتا ہے کہ اون باغونکے گرد سایبان انگور کی ٹٹیونکی ہونگی وَّكَوَاعِبَ اور نوجوان عورتین کواری کہ اونکی چہاتیان اوٹہی ہوئی سخت ہونگی بلوغت کی حدکو پہنچی ہوئین یہہ اسلیئے کہ سیر باغ سبے یارون اور خوبصورت آشناؤنکے اور بے لباس لطیف کے بیمزہ اور بے لطف ہی اَتْرَابًا وہ سب عورتین ہم سن ایک عمر کی ہونگی اور پرہیزگارونکی عمر کے برابر اسلیے کہ سبکی روحونکا بدنسے ملنا ایک ہی وقت مین ہوگا وہ وقت جب صور دوسری بار ہونکا جاویگا کہ صورکے پہونکنے کے ساتہہ ہی سب صین اپنے اپنے بدنسے مل جاوینگی تو گویا سب ایک ہی وقت میں پیدا ہونگے جیسا اور جگہہ فرمایا ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور یہہ عورتین دنیاکی ہونگی کہ متقیونکو ہمجنسی کے سبب انکے صحبت سی محبت اور خوشی خاطر خواہ حاصل ہوگی اور اونکا ہم عمر ہونا الفت اور محبت کا زیادہ تر سبب ہوگا اور یہی سبب ہے کہ بوڑہونکو جوانون کی صحبت سے اور جوانونکو بوڑہونکی صحبت سی نفرت ہوتی ہے اور اکثر تفسیرونمین مذکور ہی کہ بہشت مین مرد اور عورتین تینتیس تینتیس برس کے ہونگی اسلیے کہ کمال ہر قوت کا اور خوشی اوسی عمر مین زیادہ ہوتی ہے والا پیدائش اونکی دوسری صور پہونکنے کے وقت ہوگی اور اوسوقت سی بہشت مین داخل ہونیتک مدت بہت ہی اور بعضی تفسیرونمین مانند تفسیر زاہدی اور تفسیر واحدی کے جو مذکور ہے کہ عورتین ستران اٹہاران برس کی عمر کی ہونگی اور مرد تینتیس برس کے تو اوسکا مطلب یہہ ہی کہ عورتونکی صورت اور جوڑبند جنت مین دنیاکی اس عمر کی عورتونکی موافق ہونگی اسلیئے کہ عورتونمین خوبصورتی کا

کمال اسی عمر مین ہوتا ہے اور اوسکی بعد انقضا شروع ہوتا ہے اور چھاتیان جتنے اور دودہ پلانیکے سبب سے نرم ہوجاتی ہین اور زنانہ فرج کہ نہایت تر ہے اسوقت مین خشکی کے سبب تنگ اول پر ہوجاتا ہے اور بدن سڈول اور خوش تختی اور سادہ پن اور ناسمجھ ہونا کہ معشوقونمین مرغوب ہے اس عمر مین بہت ہوتا ہے بخلاف مردونکی کہ کامل ہونا عقل کا اور ہر کام مین آزمودہ کار ہونا مردونمین بہتر اور پسندیدہ ہی مانند میوونکی کہ پکا ہوا بہتر ہوتا ہے کچے سے اور عورتین مانند اوس میوہ کی ہین کہ کچا اوسکا بہتر اور مزیدار ہوتا ہے پکے سے جیسے کہیرا ککڑی وکاساً اور پیالی شراب کی دِهاقاً بہرے چہلکتے ہوے ایک پر ایک پیے گئے اور دِہاق کے لفظ سے عرب کی استعمال کے موافق دونون باتین سمجھی جاتی ہین بہرا ہونا اور پے درپے دینا اور پرہیزگارونکو شراب پلانی خوشی اور مزیکی زیادتی کیوسطے ہوگی ایسی کہ شراب پینے سے ایسی تیکروحی اور خوشی اونکو حاصل ہوگی کہ پاک وبیحجاب ہوکے عورتوںسے مزیداریان کرینگے اور باغونکی سیر کا لطف بخوبی پاوینگے اور تمکین ووقار ان مزیداریونکی کرنیمین کچہ مانع نہوگا جیسکہ دنیا مین محبت الٰہی کی شراب سے مست ہوکی مقامات کی باغونسے سیل اور لذتین حاصل کیتہین لیکن وہانکے شرابین کوئی فساد کی بات اور کچہ برائی نہوگی جیسے دنیا کی شراب مین ہوتی ہے جیسکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ بہشت کی چیزون کے نام دنیا کی چیزونکی مانند ہونگی اور حقیقتین انکی مختلف ہونگی اسلیے کہ دنیا کی چیزین مواد عنصریہ کثیفہ سے بنے ہین اور وہانکی چیزین اسما الٰہی اور صفاتِ قدسیہ کی تجلیات کی تاثیر سے جیسکہ شاعرنے کیا خوب کہا ہے ؎ ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ٭ گر فرق مراتب نکنی زندیقی ٭ پس بہشت مین شراب کی مجلس ایسی برائیون سے پاک ہوگی کہ لَا یَسْمَعُوْنَ الخ جو پینے لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْھَا لَغْوًا وَّلَا کِذّٰبًا ٭ نہ سنینگے وہان بات بیہودہ اور نہ جہٹلانا ٭ نہ سنین گے وہان بکنا اور نہ مکرانا

٭ قـوله تفسـيـر یعنی اوس شراب کے پینے مین نہ سنینگے بیہودہ بات اور نہ جہوٹے لوگان اور لڑائی اور ہذیان وبک بک بیفایدہ کا کیا ذکر ہے جسطرح اونکی مجلسین دنیا مین ٹہٹے بازی اور عیب گیری وغیرہ نالمی باتونسے خالی ہتی اسیطرح بہشت مین بہی ہونگی اور یہہ نعمتین اور لذتین کہ انکو وہان ملینگی اسطور پر نہین ہین کہ اس عالم کے آب وہوا کی تقاضے سے ہون جیسکہ دنیا مین الائیونکی اختلاف سی سردی اور گرمی اور قحط اور ارزانی ہوا کرتی ہے بلکہ یہہ چیزین انکو ملینگی جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ الخ

عـزیزی ٭ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ٭ بدلہ دیا گیا عطا کیا گیا تیرے پروردگار کی طرفسے

٭ فتح ٭ بدلہ ہے تیرے ربکا دیا حساب ٭ موضح

تفسـير جَزَآءً ٭ بدلہ تیرے پروردگار کی طرفسے کہ کامل ہے اور کامل جو دیگا پورا ہی دیگا اور اگر کسیکے دلمین یہہ خیال گذرے کہ بدلے مین دو چیزکا لحاظ ہوتا ہے ایک تو مرتبہ دینے والیکا دوسرے قدر اوس کام کی جسکی عوضمین یہہ دیتا ہی اور یہان ہرچند کہ بدلہ دینے والا نہایت اعلیٰ مرتبہ کا ہی لیکن انکے کام سب ملکر اسقدر کامل نہین ہین اوسکے جوابمین کہینگے کہ یہہ نعمتین اور لذتین حقیقت مین بدلہ نہین بلکہ عَطَآءً بخشش وانعام ہے لیکن وہ ابتدا نہین بلکہ حِسَابًا موافق اونکی عملونکے دیا ہے نہ عمل کے اندازے پر مثلا جیسے کسی

بادشاہ کو انعام دینا اپنے نوکرونکو منظور ہو تو حکم کرے کہ جو جاوین حاضر بیٹھے ہین اونکو اتنا دو اور جو فلانی خدمت پر مقرر ہے اوسکو اتنا دو تو ایسی جگہہ انعام کی تقسیم مین لحاظ کام کا انعام دینے والیکے قدر کا نہین ہوتا ہے بلکہ فقط کامون کے شمار نشان اور رجحان کے واسطے ہے اور سب لیکن انعام اور بخشش کو جو عملونپر مقرر فرمایا ہے اسواسطے جزا کے ساتھہ بہت مشابہت پیدا کی اور اسی سبب سے اوسکا نام جزا کہا ہے اور یہہ جزا دینے والا ایسا شخص ہے جسکی صفت یہہ ہے رب السموات الخ

عزیزی رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا پروردگار آسمانون اور زمین کا اور جو کچھہ کہ درمیان انکے ہے خدا بخشنے والا اوسکی ہیبت سے نہین کہہ سکینگے

فتح جو رب ہے آسمانونکا اور زمین کا اور جو انکے بیچمین ہے بڑی مہر والا قدرت نہین کہ کوئی اوس سے بات کرے

موضح تفسیر رَبِّ السَّمٰوٰتِ الخ پروردگار آسمان و زمین کا اور جو کچھہ انکے درمیان مین ہے اور آسمان و زمین پر اور جو انکے درمیان مین ہے سب پر بخشش و انعام ابتدائی بدون تکلیف اور بے اگلے عمدہ اور بے مستحق ہونیکے نہایت اعلی مرتبہ پر کیا ہے تو یہہ انعام و بخشش اپنے ان لوگونکی حق مین جو تھوڑی سی بہی لیاقت رکھتے ہین اور وعدہ بہی اونسے ہوا ہے اور مکلف بہی ہین کسطرح پوری نکرے اسواسطے کہ اوسکا نام یہہ ہے الرحمن یعنی بخشنے والا مطلق اور جو یہہ نام رکھتا ہے وعدہ ہزارون احسان کرتا ہے تو جس سے وعدہ کیا ہو کیونکر پورا نکریگا لیکن باوجود اوسکی ایسی رحمت کی کہ ماں باپ سے بہی زیادہ اپنے فرمانبردار بندونپر شفیق اور مہربان ہے جلال اور بزرگی اوسکی نہایت مرتبہ اعلی پر ہے یہان تک کہ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا قدرت نرکہینگے اوس سے باوجود اس قدر توجہ اور عنایت اور نزدیکی کے بات کہنے کے بدون وسیلہ کہ اپنے مقدمہ مین یا کسیکی شفاعت مین قریب ہو یا نیا آشنا ہو اور یہہ عظمت اور بزرگی ہرچند کہ اوسکی ذات کو لازم ہے لیکن ظہور کامل اوسکا ہوگا مگر يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ الخ

عزیزی يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا جسدن کھڑا ہو فرشتہ روح نام اور تمام فرشتے بہی صف باندہ کر

فتح جسدن کھڑا ہو روح اور سب فرشتے بہی قطار ہو کر

موضح تفسیر الرُّوْحُ روح نام ہے ایک لطیفہ دراکہ متیقظہ کہ ہر مخلوق کو وہی آسمان ہو یا زمین پہاڑ ہو یا درخت یا دریا یا پتھر اوسکو اور جگہہ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ کر تعبیر فرمایا ہے جیساکہ سورہ یٰس کے اخیر مین فرمایا ہے اور اسی لطیفہ کے سبب ہر مخلوق کو اپنے رب کی تسبیح و عبادت میسر ہے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اور فرمایا كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ اور حقیقت مین وہ لطیفہ ایک جوہری نورانی کہ اوسیکے سبب سے قرآن کی سورتین اور نیک عمل مانند نماز اور روزہ اور کعبہ معظمہ کے عالم برزخ اور قیامت مین شفاعت کرینگے اور گواہی دینگے اور آسمان اور زمین اور رات اور دن سب گواہ ہونگے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ مؤذنونکے واسطے ہر پتھر اور ڈھیلا اور درخت اور لکڑی جہان تک اذان کی آواز پہنچتی ہے قیامت کے دن گواہی دینگے اور اوسدن وہ جواہر نورانی اپنے مناسب شکلین بن کر حشر کے میدان مین کھڑے ہونگے اور گواہی دینگے اور فرق آدمیون اور جانداروں

روحونکے تعلق مین اور اور مخلوقات کی روحونکی تعلق مین یہہ ہے کہ تعلق پہلا دایمی ہی اور دوسرا تعلق دایمی نہین ہے اسلیئے دنیا مین بہی بعضے وقت اثر تعلق کا ظاہر ہوتا ہے اور پتھر اور درخت نبیون سے کلام کرتے ہین اور اونکی حکم پر کام کراتے ہین اور اونکو سلام کرتے ہین اور قیامت کے نزدیک یہہ تعلق بہی ترتیب دایمی کے ہوجائیگا اور یہی سبب ہے جو حدیثون مین آیا ہے کہ قیامت کے نزدیک ایسے ایسے عجائبات بہت پائے جاوینگے اور اور مفسرون نے روح کی تفسیر مین باتین مختلف لکہی ہین لیکن حق بات یہہ ہے جو اسجگہہ مذکور ہوئی **عزیزی** لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ کلام نہین کرینگے حاضران محشر مگر جسکو اذن دیگا خدا تعالی اور کہیگا ہوگی بات درست یعنی کلمہ اسلام **فتح** کوئی نہین بولتا مگر جسکو حکم دیا رحمن نے اور بولا بات ٹہیک **موضح القرآن تفسیر** لَا يَتَكَلَّمُونَ اوسوقت مین بات نکرینگے بلکہ دم نہ مارینگے اگرچہ وقت شفاعت اور شہادت کا ہے إِلَّا مَنْ الخ مگر جسکو پروانگی دی رحمن نے اور حکم ہووے کہ فلانے شخص کی شفاعت کرو یا گواہی دو اور یہہ حکم رحمت کی تقاضے سے ہوگا اوس شخص کے حق مین وَقَالَ صَوَابًا اور کہیگا وہ شخص بات سچی اور خلاف قاعدہ کی عرض نکریگا مثلا کافر اور بدعقیدونکی واسطے شفاعت نکریگا بلکہ جو شخص ایمان کے سبب سے لائق بخشش کے ہوگا اوسکی گناہ کی بخشش طلب کریگا اور اسیطرح شہادت مین احتیاط کریگا کم و زیادہ نہ کہیگا اسواسطے کہ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ **عزیزی** ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ۝ یہہ دن مستحق ہے پس جو کوئی چاہے لیوے طرف پروردگار اپنے کے جگہہ رجوع کی **فتح** وہ دن ہے تحقیق پہر جو کوئی چاہے بنا رکہے اپنے رب کی پاس ٹہکانا **موضح القرآن تفسیر** ذَٰلِكَ الخ وہ دن حق کا دن ہے جہوٹہہ اور نہ کمی بات اوسدن پیش نجاویگی اور سرسبز ہوویگی دنیا کی دونکی برخلاف کہ یہان سچ اور جہوٹہہ اور بہلائی اور برائی ملی ہوئی ہے کچہہ فرق نہین ہے اور اِن معنونکا بہی احتمال ہوسکتا ہے کہ وہ روز وہ ہے کہ جدائی اور تفرقہ نیکون اور بدون مین اور امتیاز کرنا مسلمان اور کافر مین حق اوسدنکا ہے اور وہ دن اسی کام کے قابل ہے نہ مانند دنیا کے دنون کے کہ فریب و دغا اور برابری نیک و بد کی اور شریک ہونا فرمانبردار اور گنہگار کا یہان سب جاری ہے فَمَن شَاءَ الخ پہر جو چاہے بنالیوے اپنے پروردگار کے ہان ٹہکانا کہ اوسدن اسکو امتیاز و عزت ہمچشمون مین حاصل ہووے اور طرح طرح کے عذاب سے کہ نافرمانی اور بے پروائی کی سبب حق تعالی کی طرف سے اوس دن تیار ہوئے ہین خلاصی پاوے اور رجوع الی اللہ کا فائدہ اوس عذاب کی خلاصی مین کہ نافرمانونکی نصیب ہوگا منحصر نہین ہے بلکہ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ **عزیزی** إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا ۝ تحقیق ہمنے ڈرایا تمکو عذاب نزدیک آنیوالیسے **فتح** ہمنے خبر سنائی تمکو ایک آفت نزدیک کی **موضح القرآن تفسیر** ہمنے بار بار قرآن مجید اور پیغمبرونکی زبانی تمکو ڈروادیا ہے کہ تم رجوع الی اللہ مین قصور کرتے ہو اور اوسکے حکم کی طاعت سے سرکشی کرتے ہو ڈرتے نہین اوس نزدیک کی عذاب سے کہ ہر شخص کو مرنے کے بعد عالم برزخ مین پیش آویگا

اولا یوذن الا لمن صدق الاذن
فی انوار التنزیل ۱۲ الا من یتکلم بصواب
الا من اذن الرحمن فی الکلام ۱۲ مدارک
وقال صوابا من المومنین والملائکۃ ۱۲ قوله
کان یقولوا الحق ارتضا ۱۲ جلالین ۱۲

اور قیامت مین یہی کہ عمل بد بری شکلین کالی اور ڈرانی بن کر آ ویگے اور ڈراویگے بغیر سبہات کرکہ نامہ اعمال پہوتے جاوین اور تہوڑے بہت پر آگاہ کرین اور گواہ حاضر ہوان اور سب اگلی پچہلی جمع ہوان اور ایک اچہی جگہہ نیکونکی واسطے اور دوسرے خراب جگہہ بدونکی واسطے علیحدہ علیحدہ مقرر کیجاوے یَوۡمَ یَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ ٥ عزیزی ٥ یَوۡمَ یَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ یَدٰهُ وَ یَقُوۡلُ الۡکٰفِرُ یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرٰبًا ٥ اوسدن کہ دیکہی آدمی جو کچہہ کہ آگی بہیجا تہا دونون ہاتون اوسکینے اور کہے کافر اے کاش مین خاک ہوجاتا ٥ فتح ٥ جسدن دیکہہ لیوی آدمی جو کچہہ آگی بہیجا اوسکی ہاتہن نے اور کہے منکر کسیطرح مین مٹی ہوتا ٥ موضح ٥ تفسیر یہان دونو ہاتہو نسی مراد ہے عمل کرنیوالی دو قوتین یعنی نیک عمل کی قوۃ اور بدعمل کی قوۃ وَ یَقُوۡلُ الۡکٰفِرُ اور کہیگا کافر جب وہ صورتین بری بری اپنے کفر اور گناہ کی دیکہیگا اور اوسکے مقابل مین کوئی صورت نورانی ایمان کی اپنے پاس نہ پاویگا کیا اچہا ہوتا کہ مین مٹی ہوتا اور کاشکے انسان کی شکل نہ پیدا ہوتا تو یہہ بری صورتین مجہسے ظاہر نہوتین اور مٹی کو بہی اسلیے یاد کریگا کہ اصل آدمی کی خاک ہے اسلیے کہ اگر نطفہ ہے تو غذا سے پیدا ہوتا ہے اور غذا یا زمین سے اگنے والی چیزسے پیدا ہوتی ہے یا حیوانات سے اور یہہ دونون چیزین خاک سے پیدا ہوتی ہین اور گوشت اور کہال اور خون اور خلط بہی غذا اور دوا اور میوے سے پیدا ہوتے ہین اور آخر کو یہہ سب خاک ہوجاتی ہین اور یہہ بہی جان لیگا کہ یہہ سب گرفتاری میری روح کو باقی رہنیکے سبب سے ہے اگر مین صرف بدن ہوتا اور خاک ہوجاتا تو اس عذاب مین گرفتار نہوتا اور حضرت عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مرفوعًا اور موقوفًا روایت ہے کہ قیامت کے دن جانورن سے حساب کے بعد جیسے کسی جانور نے دوسرے جانور کو سینگ یا کہر مارا ہوگا وہان قصاص اوسکا لیکے حکم ہوگا کہ سب خاک ہوجاؤ اوسوقت کافر اونکے حال دیکہکے آرزو کرینگے اور کہینگے کہ کیا اچہی بات ہوتی کہ ہمکو خاک ہونیکا حکم ہوتا اور اس بری آدمیت سے کہ میری اس خرابی کی سبب ہوئی ہی دور رہتا اور بعضے صوفیہ نے فرمایا ہے کہ مراد خاک ہونے سے یہہ ہے کہ مانند خاک کی عاجزی اور فروتنی کرتا مین اور تکبر اور غرور اور نافرمانی نکرتا اور بعضے واعظون نے کہا ہے کہ مراد کافر سے ابلیس ہے کہ کفر مین سب سے پہلے ہے جب حضرت آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد پر طرح طرح کی بخششین اور نوازشین دیکہیگا تو آرزو کریگا کہ کیا خوب ہوتا جو مین بہی خاک ہوتا اور خاک سے پیدا ہوتا اور آگ سے نہ پیدا ہوتا کہ اسی سبب سے مینے فخر کیا اور کہا خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِیۡنٍ ٥ عزیزی ٥

سورۃ النازعات

یہہ سورہ مکی ہے اسمین چہیالیس آیتین اور ایکسو نواسی کلمے اور سات سو تریپن حرف ہین اور نازل ہوئی یہہ سورۃ بعد سورہ کے اور سورہ تساءل کے ساتہہ اسکو ربط و مناسبت ایسی ہے کہ نوبت اتحاد کی پہنچی ہے اسلیے بعد اوسکے لکہی گئی بلکہ باعتبار مضمونونکی گویا دونون سورتین بمنزلہ ایک ہی سورے کے ہین کہ اوس سورۃ کی اول مین آپہین سوال کرنا کافرونکا قیامت سے مذکور ہے اور اس سورۃ مین سوال کرنا کافرونکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہے کہ فرمایا یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرۡسٰهَا اور اوس سورۃ مین ہی کہ لَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا

اوراس سورۃ مین وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا اور بیت آیتونمین مناسبت ہے اسمین اور نازعات
اسکا نام اسلیے رکہا کہ اسکے شروع ہی پر لفظ نازعات مذکور ہے ۱۲ عزیزی وغیرہ ۱۲ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ
سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ قسم ہے اوس جماعت فرشتونکی کہ کہینچتے ہین ایکطرح کی
ارواحون کو سختی سے اور قسم ہے اوس جماعت فرشتونکی کہ نکالتے ہین ایکطرح کی روحونکو بطریق سہولت
کے اور قسم فرشتونکی کہ پیرتے ہین یعنے ہوامین پیرتے پہر قسم اون فرشتونکی کہ سبقت کرتے ہین یعنے
ایکدوسرے سے سبقت کرنا پہر قسم اون فرشتونکی کہ تدبیر کرتے ہین ہر کام کی جو کچہہ کہا جاتا ہے اور
ہوتا ہے ۱۲ فتح ۱۲ قسم ہے گہسیٹ لانیوالونکی ڈوب کر اور بند چہڑانیوالونکی کہولکر اور پیرنیوالونکی
پیرتے پہر پہر آگے بڑہتے دوڑکر پہر کام بناتے حکم سے ۱۲ موضح ۱۲ تفسیر کہا مقاتل نے
کہ ملک الموت اور تابعدار اوسکے کہینچتے ہین کافر کی روح کو جیسیکہ کہینچا جاتا ہے سیخ بہت کانٹے والا
صوف تر سے پس نکالی جاتی ہے جان کافر کی مانند ڈوبے ہوئیکے پانی مین اور کہا ابن عباس نے کہ
مومنونکی جان نشاط و خوشی سے نکلتی ہے وقت موت کے اس سبب سے کہ دیکہتی ہی وہانکی خوبیان
اسلیئے کہ پیش کیجاتی ہے اوسکے جنت پہلے مرنیکے پس اونکی روح نکالنیوالے فرشتونکو ناشطات
فرمایا کہ سہولت سے جان نکالتے ہین اور پیرتے پہرتے ہین الخ یعنے ہوامین جلدی آتے جاتے
ہین مانند گہوڑے تیزرو کی اللہ تعالے کے حکم لیکر اور سبقت کرنیوالے یعنی جو فرشتے اللہ تعالے کے
فرمانبرداری مین جلدی کرتے ہین ایک دوسرے سے یا جو فرشتے کہ جلدی سے ارواح مومنونکی جنت کو
لیجاوینگے یا بنی آدم مین سے جو کہ جلدی کرتے ہین خیر و صلاح مین اور کہا ابن مسعود نے کہ وہ مومنونکی
جانین ہین جو جلدی سے فرشتونکے ساتہہ ہو لیتے ہین وقت قبض روح کے بسبب شوق زیارت اللہ تعالے کے
اور حاصل کرنے نعمتون جنت کے جو اوس وقت دیکہینگے اور تدبیر کرنیوالے فرشتے جیسے جبرئیل
متعین ہین ہوا پر اور لشکرونپر اور اسرافیل متعین ہین قضا و قدر جاری کرنے پر اور صور پہونکنے پر
اور میکائیل مینہ برسانے اور کہیت و درخت وغیرہ اگانے پر اور عزرائیل روحون کے قبض کرنے پر
متعین ہین اور جواب ان قسمونکا محذوف ہے یعنے لَتُبْعَثُنَّ وَلَتُحَاسَبُنَّ یعنے قسم ان فرشتون مذکور کی
کہ تم قیامت کو اٹہائے جاؤگے اور حساب لئے جاؤگے اور جزا دیے جاؤگے ۱۲ بحر جلالین
يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۗ جسدن ہلے ہلنے والا پیچہے آوے اوسکے پیچہے
آنیوالا یعنے نفخہ پہلا اور نفخہ دوسرا وجود مین آوے ۱۲ فتح ۱۲ جسدن کانپے کانپنے والا
یعنے زمین کو بہونچال آوے اوسکے پیچہے دوسرا یعنے لگاتار بہونچال چلے آوین ۱۲ موضح ۱۲
تفسیر مراد راجفہ سے نفخہ پہلا صور کا ہے کہ زمین اور پہاڑ وغیرہ جنبش مین آوینگے
اور روحین بدنونسے جدا ہوجاوینگی اور انتظام دنیا کا درہم برہم ہوجاویگا اور مراد رادفہ سے دوسری
بار کا صور پہونکنا ہے کہ اوسکے سبب سے پہر روحین قالب مین آجاوینگے اور نئے سر سے یہہ عالم

ف ۱ [illegible]

ف ۲ [illegible]

ف ۳ قوله والنازعات الخ ہمارے مولانا صاحب علیہ الرحمہ نے اسکی تفسیر مین بہت نقل کئے ہین بخوف طوالت کے یہان نہین لکہا گیا ۱۲ منہ وجواب القسم محذوف ای لتبعثن یا کفار مکہ ... ۱۲ جلالین

دوسرے نفخہ پر پیدا ہوگا اوران دونو نفخوں مین فرق چالیس برس کا ہوگا اور جب دو تہائی رات جاتی
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھتے اور فرماتے یَا اَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ
الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ رَوَاهُ فِي الْمَعَالِمِ وَالْمِشْكٰوةِ ۞
بحر عزیزی ۞ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ کتنے دل اوسدن ڈرتے ہونگے اوس جماعت کے
آنکھوں پر خواری ظاہر ہوگی **فتح** ۞ کئی دل اوسدن دہڑکتے ہین اونکی آنکھین جھکی ہین ۞
موضح ۞ **تفسیر** یعنی کافرون کے دل قیامت کےدن لرزان ترسان بیقرار ہونگے
اور وہ بیقراری اسطرح کی ہوگی کہ اوسکو تھام نہ سکینگے بلکہ اونکے چہرونسے ظاہر ہوگی کہ منہ پر ہوائیان
اوڑتی ہونگی اور آنکھین اون دل والونکی حیران او جھکی ہوئی ہونگی اور جب اس کلام سے
ظاہر ہوا کہ قیامت کےدن کتنے دل بےچین و بیقرار ہونگے اور آنکھین شرمندگی سے جھکی ہوئی
تو گمان ہوتا ہوا کہ شاید سننے والی دلین یہہ گذرے کہ اس بات کے سننے سے کہ نہایت پرخوف ہے کافرون
ڈر کر کچھہ تدبیر کی ہو یا ابھی تک اوسیطرح غافل ہین اوسکے جوابمین ارشاد ہوا کہ يَقُوْلُوْنَ الخ عزیزی ۞
يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ کہتے ہین کافر کہ کیا پہیرے جاوینگے ہم پہلی حالت پر ۞ **فتح**
کہتے ہین کیا ہم پہر آوینگے اولٹے پاؤن ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** حافر لغت عرب مین اول امر کو کہتے ہین
اور غرض اس کہنے سے یہہ ہے کہ کافر آخرت کے جینے کا انکار کرتے ہین اس شبہ سے کہ اگر بعد موت
کے پہر زندگی ہوتی تو اوسی اپنے پہلی حالتونپر رجوع کرنا ہوتا اور رجوع اوس حالت اول پر خلاف
واقع کے ہے ورنا سفسطہ لازم آوے اور جوان ہونا بڈہے کا اور لڑکا ہونا جوان کا اور لڑکے کا ماں کے
پیٹ مین پہرنا سب درست ہوجاوے اور پہر اپنے شبہ کے قوت اور مضبوط کرنیکے لیے ایک اور تھام
انکاری اور تعجبی سے پوچھتے ہین ءَاِذَا كُنَّا الخ ۞ عزیزی ۞ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۞
آیا جب ہوچکین ہم ہڈیان بوسیدہ پہر زندہ ہونگے ۞ کیا جب ہوچکین ہم ہڈیان کہوکہری ۞
تفسیر کیا پہر ہم زندہ ہونگے جبکہ ہوجاینگے ہم ہڈیان کہوکہلی سڑی کہ ہوا کے اندر جانیسے
اون ہڈیونمین سے آواز نکلتی ہے نخیر لغت عرب مین ہوا کی آواز کو کہتے ہین کہ جو چیز اندر سے
خالی ہے اوسمین سے ہوا نکلتی وقت آواز ہوتی ہے اور یہہ بہی اون خبطیونکو بڑا شبہ تہا کہ جو
چیز بگڑتی ہے جلدی سے تو وہ بن سکتی ہے جب تک کہ اجزا اوسکے موجود ہوتے ہین اور جب
اجزا اوسکے نابود یا سڑگل گئے تو پہر وہ چیز نہین بن سکتی یہہ کمال اونکی حماقت کی نشانی ہے
ہر روز دیکہتے ہین کہ چاند سورج کی کیسی صورت بدلتی جاتی ہے اور رات دن ہر روز نابود ہوکے
کیسے موجود ہوجاتے ہین موسم و کہیت وغیرہ مین کیا تغیر و تبدیل ہوتا ہے گہانس اور
مینڈک وغیرہ حشرات الارض بالکل نہین ہوتے جہان مینہ برسا سب موجود ہوجاتے ہین اللہ کے افعال
کو اپنے افعال پر قیاس کرتے ہین حالانکہ یہہ عاجز محض اور وہ قادر مطلق جو چاہے سو پیدا کرے
ع ہر ذرہ مین چمکے ہے جلوہ تیری قدرت کا ۞ ہیہے کے اندہے نہ دیکہین تو کیا کیجئے ۞

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ ٭ حاصل یہہ کہ یہہ کہنا اونکا محض
بیجا ہے وہ اصل لکالمین ہے اونکے نزدیک بگاڑنا اوسیوقت بنانا اور بعد گذرنے ہزارون
برس کے بنانا یکسان ہے ٭ **مرجع عزیزی** ٭ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ کہا
مشرکون نے وہ رجوع اوسوقت نقصان دینے والا ہوگا ٭ **فتح** ٭ بولے تو تو یہہ پہرانا ٹوٹا ہے
٭ **موضح** ٭ **تفسیر** پہر دوسری بار ہنسی اور تعجب سے کہتے ہین کہ یہہ دوسری بار کا جینا
بعد جدا ہونے اور خشک ہوجانے ہر عضو کے سب رطوبات سے توبڑا ٹوٹا ہے اسلیے کہ بعضی چیزین
اپنی نہ پاوینگے اور بہت سی چیزین ہمسے گم ہوجاوینگی اور مال و اسباب اپنا کمایا ہوا آپسے جدا
ہوجاویگا تو پہرنا ہمارا اس جہان مین مانند پہرنے اوس مسافر کے ہوا کہ اپنے گہر سے مال و اسباب
بہت سا لیکر صحیح سالم مسافرت کو گیا اور سب چیز اوسکی لٹ گئی اور آپ تن تنہا بدن زخمی ہوکر
بلکہ ہاتھہ پانو کٹوا کر اپنے گہر کو پہر آیا تو یہہ پہرنا بالکل نقصان کا ہے حق تعالےٰ اونکے تعجب کے
جواب مین فرماتا ہے کہ یہہ تعجب کرنا تمہارا اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کام اور تاثیر کو اپنے کام اور
تاثیر پر قیاس کرتے ہو اور اوس قادر مطلق کو اپنا سا پابند اسباب کا جانتے ہو کہ بے اسباب و آلات کے
کوئی چیز بن نہین سکتی ہے اور یہہ سمجھہ غلط ہے اسلیے کہ اوس مالک الملک کا فعل اور تاثیر کسی چیز پر
موقوف نہین ہے کہ جب وہ چیز پائی جاوے تو وہ کام ہوسکے اور نہ پائی جاوے تو نہوسکے بلکہ کن کے
کہنے مین سب کچھہ ہوجاتا ہے اور اسباب و آلات بہی اوسیکے حکم سے جمع ہوجاتے ہین ٭ **عزیزی** ٭
فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ پس لئے اسکے نہین کہ وہ واقعہ ایک آواز تند ہے پس
یکایک وے زمین پر آر ہینگے ٭ **فتح** ٭ سو وہ تو ایک جہڑکی ہے پہر تبہی وہ آرہے میدان مین ٭
موضح ٭ **تفسیر** فَاِنَّمَا هِيَ الخ پہر نہین ہے یہہ زندگی مگر ایک جہڑکی اور مراد اس
جہڑکی سے دوسرے بار کا صور پہونکنا ہے کہ بمجرد اوس آواز کے سب روحین اپنے بدنون سے مل جاوینگی
اور ملنا روح کا ان سے زندگی کی نشو و نما اور اسباب کو جمع کر دیگا اور اس تعلق کے سبب سے
زندگی کامل حاصل ہوگی نہ مانند زندگی اوس بچہ کے جو ماں کے پیٹ مین زندہ ہے یا ابہی
پیدا ہوا ہے کہ اوسکے عقل اور دریافت ضعیف ہوتی ہے اور بڑی مشکل سے ہلتا جلتا ہے اسواسطے
کہ وہ سب بمجرد سننے اوس آواز کے زور سے جلدی حرکت کرینگے اور زمین کے نیچے سے ہلینگے فَاِذَا
هُمْ بِالسَّاهِرَةِ پہر تبہی وہ سب آگئے برابر میدان مین ساہرہ لغت مین سفید اور برابر زمین کو کہتے ہین
اور حشر کے میدان کا نام ہے اسواسطے کہ اوسدن اوس مین کی یہی حالت ہوگی اور جب کافر با وجود
ایسے بیان واضح اور مثالون کے آخرت کے جینے کو یقین نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ایسی مثالون وغیرہ سے
ہماری خاطر جمعی نہین ہوتی جب تک اپنی آنکہہ سے نہ دیکہین اور مسلمان بہی عاجز ہوے اونکے انکار سے
اور کہنے بعضی کہ اللہ تعالےٰ اگر کسیکو زندہ کر کر انکو دکہادے تو یہہ قائل ہوجاوین اور حجت الزام کہا
جاوین اسواسطے حق تعالیٰ ہر ایک مسلمان سے خطاب کر کر فرماتا ہے اور بطریق استفہام پوچہتا ہے

قریب پہاڑ کے اور حشر وہان ہوگی اور مراد جتنا درکار ہوگا فراخ کر دیگا مفسرون نے لکہا ہے کہ زمین محشر کی برابر حصہ زمین دنیا کے ہوسکے ۱۲

ہمارے تیرے عزیزی ۵ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۵ اِذْ نَادٰهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى
کیا آئی ہی تجکو خبر موسی کی جب پکارا اوسکو اوسکی پروردگار نے بیچ وادی پاک طوی نام کے ۵ فقلہ ۵ تجہہ پہنچی ہے تجکو بات موسیٰ
کی جب پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک میدان مین جسکا نام طوی ہے ۵ تفسیر هَلْ اَتٰكَ کیا پہنچی ہے
تجکو خبر موسی کے قصے کی کہ فرعون کے سامنے جو بڑا سرکش بادشاہ تہا اور ہزار ہا آدمی اوسکے دربار مین
حاضر ہوتے تہے بارہا اپنے ہاتہہ کی لکڑی کو زمین پر ڈال دیا زمین پر گرتے ہی وہ عصا ایک بڑا
اژدہا ہو جاتا تہا اور اپنے موہنہ کو کہولکر آواز سخت کرتا تہا پہر بعد تم ہوا ایسی ہلکے بے حیلے کے ایک
لکڑی مین کہ کچہہ لیاقت زندگانی کی نہتی اور یہہ بہی نہتی کونسی جگہہ تردد و شک کی باقی رہی ہتی لیکن فرعون نے
دیکہنے ایسی زندگی کا حال ایک لکڑی مین معتقد روز جزا کا اور قائل قدرت مالک ارض و سمار کا نہوا تو یہہ کافر
بہی اگر مردیکو زندہ ہوا دیکہینگے تو کاہیکو قائل ہونگے اور اپنے انکار سے کاہیکو باز آوینگے بلکہ اور
مستحق عذاب کے ہو جاوینگے اسلیئے کہ عادت الہی یون جاری ہے کہ بعد دیکہنے معجزے کے اگر کافر ایمان
نہ لاوین اور انکار سے باز نہ آوین تو اوسیوقت عذاب مین گرفتار ہون اور ایک دم کی بہی
فرصت نہ پاوین اور اگر وہ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیل سے ہر مسلمان نے نہ سنا ہو
تو مجمل تہوڑا سا وہ قصہ یہان بیان ہوتا ہے اِذْ نَادٰهُ رَبُّهٗ الخ یعنی ابتدا اوس قصے کی
اوس وقت سے ہے کہ پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک میدان مین کہ جسکا نام طوی ہے اور کیفیت
اوس قصہ کی جو سورہ طٰہٰ اور قصص اور اور سورتون مین مذکور ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ ع م
شہر مصر سے کہ آپکی پیدائش و سکونت کی جگہہ ہی ہتی ایک قبطی ظالم کے خون کے سبب کہ آپکے
ہاتہہ سے بے قصد وہو گیا تہا اور فرعون آپکے قتل کی فکر مین ہوا تہا بہاگ کر شہر مدین کی
طرف گئے اور اوس شہر مین حضرت شعیب علیہ السلام کا مکان تہا اونکا قصہ بہی قرآن شریف میں
کئی جگہہ مذکور ہے وہان جاکر اوترے اور حضرت شعیب کی خدمت مین مشغول ہوئی اور
حضرت شعیب نے اپنی بیٹی کو آپکے نکاح مین دیا جب آٹہہ یا دس برس مین اختلاف ہے وہان
گذرے تب حضرت شعیب سے رخصت چاہی کہ اگر حکم ہو تو مین اپنے وطن کو جاؤن اور اپنے
قبیلہ کو ساتہہ لیئے جاؤن اور اپنی مان کی زیارت کرون اور اپنے بڑے بہائی حضرت ہارون سے بہی
ملاقات کرون اسلیئے کہ فرعون اور اوسکے لوگ قبطی کے خون کو بہول گئے ہونگے حضرت
شعیب نے خوشی سے آپکو رخصت کیا اور آپکی بی بی کو بہی آپکے ساتہہ کر دیا اور اپنے دو غلامونکو
آپکے ساتہہ کیا کہ مصر مین پہنچا کر پہر آوین حضرت موسی علیہ السلام اپنی بی بی کو ساتہہ لیکر
وہانسے روانہ ہوئے اور آپکے مزاج مین غیرت بہت ہی اپنی بی بی کو قافلہ کے ساتہہ لیچلنا
گوارا نکیا کہ شاید سواری پر چڑہتے اور اوترتے یا نکلتے بیٹہتے کسی نامحرم کی نظر اونپر پڑ جاوے اسلیئے
آپ تنہا اپنے بی بی کو ساتہہ لیکر روانہ ہوئے اور شام کی سیدہی راہ کو چہوڑ کر دریا کی کنارے کی
راہ لی اس لحاظ سے کہ ایسا نہو کوئی فرعون کی طرف کا حاکم پہچانکر خون کی علت مین گرفتار کرے

قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

یا کچھ ایذا پہنچاوی اور آپکے ہمراہ ایک خچر تہا خورجی اسباب کی اوسپر لادکر ایک غلام کو اوسپر متعین کیا اور کچھ بکریاں
بہی آپکی ساتھ تہین دوسرے غلام کو اونکی نگہبانی اور ہانکنی پر مقرر کیا اور آپ اپنی بی بی کی سواری کے ساتھ
ہو لئے چلتے چلتے ایکدن راہ بہول گئے اور کوہ طور کی طرف جا نکلے کتنی ہی راہ ڈہونڈہی ٹہکانہ نہ لگا اور
دن آخر ہوگیا اور رات نمودار ہوئی وہ رات جمعہ کی تہی اٹہارویں تاریخ ذیقعدہ کی اور موسم جاڑیکا تہا اتفاقاً
بکریاں متفرق ہوگئین دونون غلام اونکے جمع کرنےمین مشغول ہوے اور حضرت موسے علیہ السلام
اپنی بی بی کے پاس ایک جگہہ پر بیٹہہ گئے کہ یکایک آپکی بیوی کو راہ کی سختی سے دردزہ شروع ہوا
اور حمل کی مدت بہی پوری ہوچکی تہی تب آپکی بی بی نے آپسے یہہ حال ظاہر کیا اور کہا کہ اگر کہین آگ
ملے تو خوب ہی کہ تاپنے کے کام آوے اور روشنی بہی ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غلامونسے فرمایا کہ
دیکہو تو کہین آگ بہی اس جنگل مین ہاتہہ لگے غلام دونون چارون طرف دوڑکر آگ کو تلاش کیا کہین نشان
آگ کا اور آبادی کا نہ پایا تب حضرت موسے علیہ السلام آپ اوٹہی آگ کی تلاش کو آپکو ایک پہاڑ پر کہ
آپکی سیدہے ہاتہہ کیطرف تہا کچھہ روشنی معلوم ہوئی آپنے بی بی اور غلامونسے فرمایا کہ تم یہین ٹہیرو
کہ مینے پہاڑ پر روشنی دیکہی ہے وہان جاکر آگ لے آتا ہون اور جو وہان کوئی ہوگا تو راستے کا بہی پتا پوچھتا
آؤنگا تاکہ منزل پر پہنچین یہہ کہہ کے آپ چلے جون ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام قریب اوس مکانکے
پہنچے دیکہا کہ آگ نہین ہے تجلی قدرت الٰہی کی ہے کہ دور سے مثل آگ کے معلوم ہوئی تہی
اور حقیقت مین وہ ایک نور ہے بہت بڑا کہ عوسج کے درخت کو گہیر لیا ہے عوسج ایک درخت ہے عنابکے
درخت کے مشابہ شام کی طرف پہاڑونمین بہت ہوتا ہے اور وہ درخت جڑ سے چوٹی تک تر و تازہ
ہو رہا ہے اور اوس روشنی مین اسقدر چمک ہے کہ اوسپر آنکہہ ٹہیر نہین سکتی ہے اور گرداگرد اوسکی
آواز فرشتونکی تسبیح کی آرہی ہے حضرت موسی علیہ السلام نے باوجود دیکہنے ان سب چیزونکے کہاس
پہوس اوس میدانمین سے جمع کرکے ایک پولا سا باندہ کے چاہا کہ اوس نور آتشی رنگ سے جلالیوین
یہہ ارادہ کرکے جون ہی اوسکی نزدیک ہوے یکایک وہ آگ اونکی طرف لپکی گویا چاہتی تہی کہ اونکو
جلادیوے حضرت موسی علیہ السلام یہہ حالت دیکہہ کے ڈرکے پیچہے ہٹے آگ بہی درخت پر ہٹ گئی
پہر حضرت موسی علیہ السلام نے ارادہ کیا جلانیکا پہر وہ آگ دوڑی پہر پیچہے ہٹے اسیطرح کئی مرتبہ
اتفاق ہوا تب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس ماجریکو دیکہہ کے حیران و متحیر ہوکے اس عجائب
کارخانہ الٰہی کا تماشا دیکہنے لگے کہ یکایک ایک اور نور بڑا اوس سے بلند ہوا اور زمین سے آسمان تک سبکو روشن
کردیا اور روشنی اوس نور کی یہانتک غالب ہوئی کہ حضرت موسیٰ کی آنکہونمین اندہیری آگئی اور
آنکہہ دیکہنے سے رہ گئی اور اپنے ہاتہہ اپنی آنکہہ پر رکہہ لئے اور آواز فرشتونکی تسبیح کرنیکی بہت
بلند ہوئی اور حضرت موسیٰ نے اوسوقت اوس آگ سے ایک آواز سنی کہ یٰمُوْسٰی اِنِّیْۤ اَنَا
رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ؕ یعنی اے موسیٰ مین ہون پروردگار تیرا کہ آگ کی مانند تجلی کی ہی مینے
پس جوتیان اپنے پانوسے اوتار ڈال اسلیے کہ اس مکانمین تجلی الٰہی اور حاضر ہوتی فرشتونکے سبب سے

کہ اوس تجلی کے خادم ہین حکم کعبہ اور بیت الحرام کا پیدا کیا ہے پہر کلام کرنا شروع ہوا پوچہا موسیٰ عم سے کہ تیرے داہنے ہاتہہ مین کیا ہے اونہون نے عرض کیا کہ لاٹہی ہے مین اپنے ہاتہہ مین رکہتا ہون حکم ہوا کہ اسکو زمین پر ڈالدے اونہون نے ڈالدی بمجرد گرنیکے زمین پر ایک اژدہا ہوکے دوڑنے لگا حضرت موسیٰ عم ڈر کے بہاگے ارشاد ہوا کہ ڈرو نہین اور اسکو ہاتہہ سے پکڑلو وہی لاٹہی ہوجائیگی پہر حکم ہوا کہ اپنے ہاتہہ کو بغل مین رکہہ کر نکالو اونہون نے ایسا ہی کیا اونکا ہاتہہ مانند آفتاب کے روشن ہوگیا کہ نظر اوسکی روشنی پر ٹہیر نہین سکتی ہتی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مینے بمجرد سننے اوس آواز کے معلوم کیا کہ یہہ آواز حق تعالیٰ کی ہے ایسی کہ چہون طرفسے سنتا تہا مین اور اپنے سب جسم سے بہی سنتا تہا یہان تک کہ ہر جوڑ و بند میرا کان ہوگیا تہا حاصل کلام یہہ کہ بعد دکہلانے اوس کرشمہ کے اور تعلیم کرنی توحید کی حقیقت اور عبادت کی آداب کی اور بیان قیامت کی آنیکے اور جو جو ضروریات کے لئے تہے سب تعلیم کرکے حکم فرمایا اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ الخ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۞ جا طرف فرعون کے تحقیق وہ حدسے گذر گیا ہے ؎ **فتح** ؎ جا فرعون پاس اونے سر اوٹہایا ہے ؎ **موضح تفسیر** اِذْهَبْ الخ جا فرعون کی طرف اور اوسکی بہلائی کی باتین اوسکو تعلیم کر بیشک وہ حدسی بڑہ چلا ہی فساد کرنیمین یہان تک کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے اور جب تو اوسکی پاس پہنچے فقل الخ **عزیزی** ؎ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى پس کہہ کچہہ رغبت ہے تجکو اسکی کہ پاکیزہ ہو وے تو ؎ **فتح** ؎ پہر کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنورے ؎ **موضح تفسیر** فقل الخ پہر پہلے اوسکو سیقدر کہہ کہ کیا تجکو ہی رغبت پاک ہونیکی نفس کی برائیون سے کہ وہ تیری سرکشی وغیرہ ہین اور مین تیری برائیان کہو دینے پر کفایت نکرونگا کہ اتنے بات سے نیکنجھولت اور حکمت آلہی کے واقف ہوسکتی ہے بلکہ مین تجکو بڑے مرتبے کو پہنچا دونگا کہ ولی کامل اور عارف باللہ کر دونگا وَاَهْدِيَكَ الخ **عزیزی** ؎ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۞ اور راہ دکہاؤن تجکو طرف پروردگار تیرے کے پس ڈرے تو ؎ **فتح** ؎ اور راہ بتاؤن تجکو تیرے رب کی طرف پہر تجکو ڈر ہو ؎ **موضح تفسیر** وَاَهْدِيَكَ الخ اور راہ دکہاؤن تجکو تیری رب کی طرف تاکہ پہچان ذات اور صفات اور افعال پروردگار کی تجکو یقین کی آنکہہ سے حاصل ہو پہر تو ڈرے اور تیرا نفس مرجاوے اور ایسی پوری فنا تجکو حاصل ہو کہ پہر کبہی خوف تجکو پہر اپنے مرض سرکشی کا نرہے بموجب اس قول کے اَلْفَانِیْ لَا یُرَدُّ یہان پہر قصہ باقی رہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بیان ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون تک پہنچے اور حکم حق تعالیٰ جل شانہ کا پہنچایا فرعون نے اوسکی جواب مین پہلے یہہ کہا کہ تو وہ شخص نہین ہے کہ بچپن سے مینے تجکو پرورش کیا اور مدتون تک ہمارے پاس رہا پہر وہ کام کرکے تو یہان سے نکلا کہ تو ہی جانتا ہے یعنے قبطی کو مار ڈالا اور ہماری نعمتونکی ناشکری کی اب تجکو یہہ مرتبہ کہانسے حاصل ہوا کہ میرا ہادی و مرشد بن کر آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوسکے جواب مین کہا کہ سچ ہے مین وہی شخص ہون اور وہ

لہ یعنی فنا ہوئی پہر نہین پہرتی ۱۲

کام جو تجہسے ہوا تہا او سوقت مین نادان و ناسمجہہ تہا پہر جب مین تمسے ڈرکے بہاگا اللہ تعالے نے
علم و حکمت مرحمت فرمائی اور مرتبہ ہدایت و رہنمائی کا عطا کیا اور رسالت و ایلچی گری کے طور پہ
تمہارے پاس بہیجا ہے فرعون نے کہا اب تو نے دعوے رسالت کا کیا کہ اللہ کا بہیجا ہوا ہے اگر اس دعوی مین
سچا ہے تو کوئی دلیل اسپر لا **عزیزی** فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ پس دکہایا فرعون کو وہ
معجزہ بڑا یعنی عصا و ید بیضا **فتح** پہر دکہائی اوسکو وہ بڑی نشانی **مو**
تفسیر فَأَرَاهُ الخ پہر دکہلائی موسی نے فرعون کو ایک نشانی بڑی اگرچہ حضرت موسی پاس
دو نشانیاں تہین ایک عصا کہ اژدہا ہو جاتا تہا اور دوسرے انکا ہاتہہ کہ مانند آفتاب کے روشن ہو جاتا تہا
لیکن ایک ہی مجلس مین ایک ہی مطلب ثابت کرنیکے لیے تہین اسلیے دونوں کو ایک ہی نشانی
اعتبار کیا اور ایک وجہ اور بہی ہے کہ ید بیضا تابع تہا عصا کے ڈالنے کے یعنے جب پہلے عصا کو زمین پر
ڈالدیتے تہے اور وہ اژدہا ہو جاتا تہا تب ہاتہہ بغل مین ڈالنے سے مثل آفتاب کے چمکنے لگتا تہا گویا اصل
نشانی وہی عصا تہا اور عصا مین اور بہی معجزے تہے پانی کہینچنے کے وقت موافق گہراؤ کنوین کے
رسی بن کے بڑہ جاتا اور اوسکی لڑین ڈول سے بندہ جاتین اور تاریکی مین دونون شاخین اوسکے
مشعل کی مانند روشن ہو جاتی تہین اور جب حضرت موسی علیہ السلام سوتے تو وہ کہڑا ہوا نگہبانی
کرتا اور اگر بکریون کے پاس چہوڑ آتے تو اونکی محافظت کرتا بہیڑیے وغیرہ سے یہان تک کہ
بعضون نے کہا ہے کہ عصا مین ہزار معجزے تہے دو تو کلام مجید مین مذکور ہین پہٹنا دریا کا اوسکے
مارنے سے اور جاری ہونا چشمون کا پتہر سے اوسکے ضرب سے تو نشانی بڑی عصا ہوا نہ ید بیضا حاصل
کلام کا یہہ کہ فرعون باوجود دیکہنے ایسے معجزون کے کہ حضرت موسی کے دعوے ثابت کرنیکے لیے
دو گواہ عادل تہے اسلیے کہ ورا زندگانی غیبی کا انکے ہاتہہ سے ایسی جسم یعنی لکڑی مین کہ ہرگز
قابلیت زندگی کی نہین رکہتا تہا یہہ دلیل صریح ہے حیات پر کہ انکے سبب سے دل مردہ بطریق
اولے زندہ ہونگے اور نفس کی خباثت و برائی کو دور کرکے پاک و صاف کر دینا انکے نزدیک بہت
آسان ہے اور چمکنا نور الہی کا انکی ہاتہہ مین دلیل ہے ظاہر اسپر کہ انکے ہاتہہ سے سالکان راہ خدا کو
انوار تجلیات الہی تک بخوبی ہو سکیگا پہر بہی ہرگز فرمانبردار نہوا بلکہ **فَكَذَّبَ** الخ

عزیزی فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۝ فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۝ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۝
پس جہٹلایا اور نافرمانی کی پہر اوس مجلس سے پہرا تدبیر کرتا ہوا پس جمع کیا اپنی قوم کو پہر آواز
دی پس کہا مین پروردگار بزرگ تمہارا ہون **فتح** پہر جہٹلایا اور نمانا پہر چلا پیٹہہ
پہیر کر تلاش کرتا پہر سبکو جمع کیا پہر پکارا تو کہا مین ہون رب تمہارا سب سے اوپر **مو**
تفسیر فَكَذَّبَ الخ پہر انکار کیا حضرت موسی کی رسالت کا اور نمانا حق تعالی کا حکم جو
حضرت موسے کی زبانی پہنچا تہا اور اسقدر نافرمانی پر کفایت نکی بلکہ ثُمَّ أَدْبَرَ الخ چلا پیٹہہ پہیر کر
تلاش کرتا ہوا حضرت موسے علیہ السلام کی رسالت کی جہٹلانے کی تدبیر جب دیکہا کہ حاضرونکی دلونمین

اون معجزونکی دیکہنے سے حضرت موسیٰ کا صدق آجائیگا فحشر پس جمع کیا جادوگرونکو حضرت موسیٰ کے
مقابلہ کے لیے اور اپنے ملک کے لوگونکو اکٹہا کیا اوس مقابلہ کے دیکہنے کے لیے کہ یہہ کام حیلہ وتدبیر سے ہو سکتا
ہے اللہ تعالیٰ کا کیا ہوا نہین فنادی پہر پکارا لوگونکو مقابلے سے پہلے تاکہ اگر جادوگر مقابلے مین ہار جاوین
توبہی حضرت موسیٰ کا مطلب حاصل نہووے اس حیلہ سے کہ وہ پروردگار کہ جسکی طرف سے ایلچی گری کا
دعویٰ حضرت موسیٰ کرتے ہین ربوبیت مین مجہسے پست ہی اور کم زور اوس تابعداری اوس کی اعلیٰ کے
ہونا خلاف عقل اور شان رعیت کے نہین فقال الخ پہر کہا فرعون نے کہ مین ہون تمہارا
رب سب سے اوپر اور اگر بالفرض کوئی رب دوسرا جہان مین ہوگا جیسے وہ شخص جسنے اپنے کو بطریق
ایلچی گری کے میرے پاس بہیجا ہے تو مرتبہ مین مجہسے کم ہوگا تو وسے اگر اپنی رسالت بہی ثابت کرے
توبہی قابل اسکے نہین کہ اوسکے تابعداری کرے اور اپنی ربوبیت باطلہ کو حضرت رب العالمین کی
ربوبیت پر یون بہی فوقیت دیتا تہا کہ حق تعالیٰ کی ربوبیت نظر سے غائب ہے اور عقل مین نہین آتی
اور میری ربوبیت ظاہر ہی کہ تم سب دیکہتے ہو اور یہہ بہی ہی کہ ایلچی حق تعالیٰ کا وہی اپنے کو بتاتا ہے
میرے ایلچیون کی طرح طمطراق تو کہا ہی نہین نہ سونے کے کنگن ہاتہہ مین ہین اور نہ خزانہ اور
لشکر ساتہہ ہے تو اوسکی ایلچی گری مین نقصان ہوا اور اوسکے نقصان سے اوسکے بادشاہ کا نقصان
کہ جسکے طرف سے آیا ہے سمجہا گیا پس ایسی خبطیات پر فاخذہ اللہ الخ ع عزیزی فاخذہ
اللہ نکال الاٰخرۃ والاولیٰ ۝ ان فی ذٰلک لعبرۃ لمن یخشیٰ ۝ پس گرفتار کیا اوسکو خدا تعالیٰ
نے عذاب آخرۃ اور دنیا مین تحقیق اس خبر مین نصیحت ہے اوسکے لیے کہ ڈرے ع فتح
پہر پکڑا اوسکو اللہ نے سزا مین پچہلے کی اور پہلے کی بیشک اسمین سوچ کی جگہہ ہے جسکو ڈر ہے ع معالم
تفسیر فاخذہ الخ پہر پکڑا اوسکو اللہ نے عذاب پچہلے اور اگلے مین یعنی دنیا مین پانی مین ڈبو کر
رسوا کیا اور آخرت کو دوزخ مین ڈالیگا جیسا دوسری جگہہ فرعون اور اوسکے لشکر کے حق مین فرمایا ہے کہ
ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا اٰل فرعون اشد العذاب اور دنیا کا عذاب اگرچہ مقدم ہے اور آخرت کا موخر لیکن آخرت کے عذاب کو
اسلیے پہلے ذکر فرمایا کہ مقصود اصلی وہی ہے اور یہان کا عذاب وسیلہ اوسکا ہے اور یہہ بہی ہے کہ وہان
عذاب دائمی ہے اور ہزارون حصہ سخت ہی یہان کے عذاب سے اسلیے پہلے ذکر کرنا عذاب آخرت کا
اولیٰ ہوا اور دنیا ہرچند کہ دار الجزا نہین ہے لیکن ایسے فرعون اور شریرون کو یہان سزا دینی باعث
اورونکی عبرت کی ہے جیسیکہ فرمایا ان فی ذٰلک الخ بیشک اسمین سوچ کی جگہہ ہے اوسکو جو حق تعالیٰ
سے ڈرتا ہے کئی وجہوں سے پہلی وجہ یہہ ہے کہ گمراہی کے پیشوا اونکی تدبیر پیش چل نہین سکتی اور
ایک نہ ایک وقت اونکا کیا برباد ہو جاتا ہے اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنی حلیمی کی صفت سے
بدذاتونکو کچہہ ڈہیل دیتا ہے لیکن مہمل نہین چہوڑتا ایک نہ ایک دن سزا قرار واقعی دیتا ہے
تیسری وجہ یہہ ہے کہ معجزونکا دیکہنا اوس شخص کو مفید ہوتا ہے کہ کفر کی جڑ اوسکی دل مین جم نگئی
ہو اور اوسکے رگ و ریشے مین پہیل نگئی ہو ورنہ ظاہر معجزونکو کسی مکر و حیلہ سے دفع کر دیگا اور ہر دلیل و حجت

لہ اور فرعون کو قائم ہوگی قیامت میں کہا جائیگا کہ داخل کرو فرعون والون کو بیچ سخت عذابوں میں ۱۲

خالط سے دور کردیگا یعنی دہوکا دیکے مقابلہ کریگا چوتھی وجہہ یہہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام ایسے کافر سرکش سے کہ دعوی خدائی کا کرتا تہا کس نرمی سے بات کرتے تہے تو اور پیغمبرین اور اونکے تابعدارونکو چاہیے کہ بے ادبی اور کلمات کفر کے سنکر غصہ مین نہ آجاوین اور غمگین ہوون بلکہ صبر کرین کہ آخر کو فتح پاوین اور جب حضرت موسی علیہ السلام کے قصے مین معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے ایسی سوکہی لکڑی مین جان ڈالکر دکہادی تو قیامت کو پیدا کرنا اوسکے نزدیک کیا دشوار ہے تو منکرونکو پہر بہی واہی اعتراض کی جگہہ باقی رہے کہ یہہ تو ہم دنیا مین ہی دیکہتے ہین کہ مینہ برستے ہین درخت خشک ہرے ہوجاتے ہین اور زمین خشک سرسبز ہوجاتی ہے مینڈک بی اوسکے پیدا ہوجاتے ہین ویسیہی اس عصا کا جاندار ہوجانا کچہہ دلیل قوی بعث پر نہین ہے کوئی اور دلیل قوی بیان کرنی چاہیے تا ذہن نشین ہو اوسکے جواب مین ارشاد ہوتا ہی ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا الخ ۝ **عزیزی** ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا آیا تم محکم زیادہ ہو پیدائش مین یا آسمان خدا نے بنایا اوسکو بلندی اوسکی درست کیا اوسکو ۝ **فتح** کیا تم مشکل ہو بنانے یا آسمان اوسنے وہ بنایا اونچی کی بلندی اوسکی پہر اوسکو صاف کیا ۝ **موضح تفسیر** ءَاَنْتُمْ الخ کیا تم زیادہ سخت ہو بننے مین اور پیدائش تمہاری زیادہ سخت ہی یا آسمان زیادہ سخت ہے بننے مین اور پیدائش اوسکی تمہاری نظر و سمجھ مین مشکل معلوم ہوتی ہے اور جواب اس سوال کا ظاہر ہے کہ آسمان انداز مین ہی آدمی سے بہت بڑا ہے کہ بھلا اوسکو اس سے کچہہ مناسبت نہین اور اجزاکے اعتبار سے بہی بڑا ہے جیسے بروج اور ستارے مختلف تاثیرون اور حکمون والے اور حدود اوسکی جدا جدا آدمی سے بہت زیادہ ہین کیونکہ حق تعالی نے بندہا کیا یا اوسکو ایسے سخت بنا کہ ہرگز باوجود گذرنے قرنون کے اور سدا پہرنیکے پرانا ہی نہین ہوتا اور ٹوٹتا پہوٹتا بہی نہین اور قوت روحانیہ بہی اوسکی آدمی کی قوۃ روحانیہ سے بہت غالب ہے اسلئے کہ حق تعالی نے رَفَعَ سَمْكَهَا اونچی کی بلندی اوسکی بغیر ٹیکیونکے اور دیوارونکے اور اہل تفسیر اور اہل حدیث نے یون روایت کیا ہے کہ دنیا کے آسمان کی بلندی زمین سے پانسو برس کی راہ ہے اور اسیطرح ساتون آسمانونکی درمیانی فاصلہ ہے اور موٹاپا اور دل ہر آسمان کا بہی اسیقدر ہے پس تامل کرنا چاہیے کہ ساتوین آسمانکی بلندی کسقدر ہوئی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ آسمان کی قوت جسمانیہ اور روحانیہ کا زیادہ ہونا اوسکا آدمی کی قوت روحانیہ اور جسمانیہ سے اظہر من الشمس ہے اور اگر آدمی یہہ فخر کرے کہ میرا مزاج کمال اعتدال اور لطافت پر توجہہ ہے تو آسمان بہی کمال اعتدال اور لطافت مین واقع ہوا ہے چنانچہ فرماتے ہین فَسَوّٰىهَا پہر معتدل المزاج کیا ہے اوس آسمان کو اور نفوس کاملہ یعنی فرشتونکو اوسپر جگہہ دی کہ وہ لطافت اور تجرد مین نفوس انسانیہ سے زیادہ تر کامل ہین اور باوجود ان سب باتونکے آسمانونکو ایک بڑی تاثیر بخشی ہے کہ اسکے ہر ہر ہونے آفتاب اور ستارونکی شعاع کی ایک حرارت قوی عالم مین ظاہر کی ہی اور اونکے روشنے چہپ جانیسے نہایت خنکی عالم مین پیدا کرتے ہین اور یہہ تاثیر ہر روز آنے جانے

رات کے نظر آتی ہے جیسا کہ فرمایا وغطش لیلہا الخ **عزیزی** وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا اور تاریک کیا آسمان کی رات کو اور نکالا اوسکے دن کی روشنی کو **فتح** اور اندہیری کی رات اوسکی اور کہول نکالی اوسکی دہوپ **موضح** اور اندہیری کی رات اوسکی تا آفتاب کی شعاع گرم ہیان وا اونپر نہ چمکے اور سردی پیدا ہو اور نکالی روشنی اوسکی کہ عبارت اوسکی آفتاب سے ہے اور نسبت روز و شب کی آسمان کی طرف اس سبب سے ہے کہ سبب یہہ گردش آسمان اور ستارونکے پیدا ہوتا ہے **عزیزی**

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ؕ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۪ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۙ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ

اور زمین کو بعد پیدا کرنے آسمان کے ہموار کیا مترجم کہتا ہے معنے ہموار کرنے کے یہی ہین کہ فرماتا ہے نکالا زمین سے اوسکے پانی کو اور اوسکے چراگاہ کو اور پہاڑونکو استوار کیا واسطے منفعت تمہارے اور چارپایون تمہارے کے **فتح** اور زمین کو اس کے پیچہے صاف بچھایا نکالا اوس سے اوسکا پانی اور چارا اور پہاڑونکو بوجہہ رکہا کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چوپایون کے **موضح** وَالْاَرْضَ الخ اور زمین کو رات و دن کی تدبیر کے بعد ہموار و چمن بندی کی کیونکہ جب ہوئیسے گرمی سردی کی زمین میں اَخْرَجَ الخ نکالا اوس زمین سے پانی اوسکا اور جب پانی اور خاک مل گئی اور حرارت نے بہار اور گرمی کے اوسمین اثر کیا تو بس گہاس اور سبزہ اگا جیسا کہ فرماتے ہین وَمَرْعٰهَا اور نکالا چارا اور زمین کا گویا زمین اس تدبیر سے پہلے او جڑ پڑی ہتی اب اوسکو باغ بنا دیا کہ پانی بہی اوسمین جاری ہوا اور طرح طرح کا سبزہ بہی اگا ہی اور اسواسطے کہ مادہ پانیکا زمین میں محفوظ ہوا ایک اور تدبیر فرمائی ہے وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا اور پہاڑونکو لنگرونکی طرح سے زمین پر رکہا کہ جو بخارات کہ زمین میں بہرے ہین اگر چاہین کہ باہر نکلین تو پہاڑونکے تماپیکے سبب سے نکل نہین سکتے ناچار پہر کر پانی ہو جاتے ہین اور سوراخون کی راہ سے جا اون پہاڑونمین پاتے ہین چشمون اور نہرون کے طور سے جاری ہوتے ہین اور یہہ بہی ہے کہ جو پانی آسمان سے اوترتا ہے تو پہاڑونکے تماپیکے سبب سے زمین اوسکو جذب نہین کر سکتی اور پہاڑونکی چوٹیونپر جمع ہو رہتا ہے پہر آہستہ آہستہ نشیب کی طرف جاری ہوتا ہے اور اسی سبب سے نہرین اور چشمے پہاڑون سے جاری ہوتی ہین اور قرآن شریف میں جابجا چشمون اور نہرونکے ذکر کے ساتھہ ذکر پہاڑونکا بہی آیا ہے اور یہہ سب تدبیرین اسواسطے فرمائی ہین کہ مَتَاعًا لَّكُمْ الخ کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چارپایونکے پس بقا اور معاش تمہارے سب انتظام سے مربوط ہے اور حیات تمہارے مددچلنے والی اوسکی حیات سے ہے پہر خلقت میں اپنے کو زیادہ محکم کس طور سے گمان کر سکوگے اور یہان پر سمجہنا چاہیئے کہ یہان سے تو یہہ سمجہا جاتا کہ آسمان پہلے پیدا ہوا اور زمین پیچہے اور اور آیتون میں کہ سورہ بقر اور سورہ فصلت میں واقع ہوئی ہین زمین کی خلقت کو آسمان کی خلقت سے پہلے بیان فرمایا ہے بلکہ پہاڑونکے قائم کرنیکو زمین پر اور اوسمین برکت کو ساتھہ پیدا کرنے قوتونکے زمین میں بہی سورہ فصلت میں آسمان کی خلقت پر مقدم فرمایا ہے اور وہ جو کشاف والے اور اور مفسرین نے کہا ہے کہ خلقت زمین کے جرم کی آسمان کی خلقت پر مقدم ہے اور بچہانا اور پہیلانا زمین کا آسمان کی خلقت کے بعد ہے سو یہہ تقریر ٹہیک نہین چلتی کیونکہ سورہ فصلت میں زمین کی

تمام خلقت کو اور جو کچھ کہ اوس مین ہے آسمان کی خلقت سے مقدم فرمایا ہے اور سورہ بقرہ مین بہی ان خلق
لکم ما فی الارض جمیعا ثم استوی الی السماء زمین کی تمام مخلوقات کی تقدیم آسمان کی تسویہ پر دلالت کرتی ہی پس تحقیق
یہ ہے کہ مراد دحو یعنے پہیلانے زمین کیسے کہ آسمان کی تسویہ کے بعد ہے مرتبہ قضا اور ایجاد ما فی الارض کا
ہے اور زمین کو لطف خلق کے مرتب کرنا اور مراد خلقت سے ما فی الارض من الجبال والنبات والاقوات کے
کہ سورۂ فصلت اور سورہ بقرہ مین ہے آسمان کے تسویہ پر مقدم ہے سو اون چیزونکی اندازے
اور تقدیر کا مرتبہ ہے نہ بالفعل کا پیدا کرنا والا ظاہر ہے کہ ہونا معدن اور نباتات بلکہ جو چیزین آسمان و زمین
کی بیچ مین ہین شعاعون آسمانی پر اور اوضاع مختلفہ پر اون شعاعون کے موقوف ہین کہ آسمان کی حرکت
سے متعلق ہین اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ ثم اور بعد ذلک ان آیتون مین ترتیب کے لیے نہین
ہین بلکہ نعمتون کی گنتی کیواسطے ہین کہ بسبب تفاوت عنایت کے رعایت پس و پیش کی ذکر مین نہین
کرتے ہین جیسے کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ مینے تجکو فلانے فلانے چیزین دین وہی
تیرے پرورش نہین کی پہر تجکو اگلے لوگ کے ہاتہ سے کہ تجپر ظلم کرتا تہا نہین چہڑایا اور حضرت عباس
رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ لفظ ذلک یہان مع ذلک کے معنو مین ہے جیسے آیۃ عتل بعد
ذلک زنیم مین اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالی نے پہلے زمین کو
بہت چہوٹا پیدا کیا اور اوسمین پہاڑونکی رگین پیدا کین اور اون کو زمین برکت دی کہ اونکی سببسے
پانی کو اندر کہینچ لے اور چشمے جاری ہون اور اندازہ کہانیکی چیزونکا مقرر کردیا پہر آسمان کی طرف
متوجہ ہوا اور آسمان ایک دہوین کی طرح تہا اوسکے سات آسمان بنائی پہر زمین کو پہیلایا جسقدر کہ
اب ہے اور اول پیدایش زمین کی کعبہ معظمہ کے مقام پر تہی وہین سے پہیلائی گئی ہی واسطے
اوس خانہ مکرم کے حق مین اور جاسے فرمایا ہے ان اول بیت وضع للناس اور مکہ کے شہر کو اسلیے ام القری
کہتے ہین واللہ اعلم اور کافر جو شبہی حیات اخروی مین کرتے تہے اونکی دفع سے جب فارغ ہوئے تو
وہ بات کہ مقصود بہی یعنی تفصیل نیکون اور بدونکی حال کی اور ہتیا نہ ہر ایک کا ان دونون اپنے
حال کے اندازہ ہوا رہ کیا تہا پہر تمام کرنیکو اوس مقصد کے رجوع فرماتے ہین کہ کتنی دل اوس روز کی
دوبارہ زندگی کے سبب سے اور نفخہ صور کی آواز سختی سے بیقرار ہوجاوینگے اور ثمرہ بہی اونکے اس
اضطراب و بیقراری کا ظہور کریگا اور جس بلا سے کہ ڈرتے تہے وہی واقع ہوگی فاذا جاءت الطامۃ الخ
٭ عزیزیہ ٭ فاذا جاءت الطامۃ الکبری ٭ پس جسوقت کہ آوے قیامت ٭ **فتح** ٭ پہر جب آوے
وہ بڑا ہنگامہ ٭ **موضح** ٭ **تفسیر** پس آنیسے اوسکے لوگ مضطرب و بیقرار ہوجاوینگے اور
ہر شخص کو نہایت اندیشہ ہوگا کہ دیکہا چاہیے مجہے آج کے دن اس مقام پر اس زندگی مین کسطرح سے
پیش آتے ہین اور کیا کرتے اور جب دوسرا حادثہ آویگا وہ بہت ہی بڑا اور سب حادثون پر غالب ہوگا
کہ مراد تجلی قہر الہی سے ہے مجازات کے لیے اور حاضر کرنیکو عملونکے صحیفون کے اور شاہدونکے اور داروغوں
اور ملائکہ کے اور نزدیک لانیکو دوزخ کے اوسکے موقف کے پر اور دار وگیر گنہگارونکے اور سوال و جواب ہونگے

سزا کیواسطے اور یہہ حادثہ جو بالاصالہ نوع انسانی کی مجازات کے واسطے واقع ہوگا اور آسمان کا پھٹنا
اور زمین کا تزلزل اور اور حادثے محض اوسکی تمہید اور توطیہ ہین پس واقع ہونا اوس حادثہ کا پہولنیکا
نہو گا مگر یہی ہی کہا ہے الانسان الخ ؏ عزیزی ؏ یوم یتذکر الانسان ما سعی ؏ وبرزت الجحیم لمن یری جسدن کہ یاد کرے
آدمی جو کچہہ کہ عمل کیا تہا اور ظاہر کیجاوے دوزخ واسطے اوسکے کہ دیکہتا اوسکا چاہیے ثواب و عذاب
مستحق ہوگا ؏ فتح ؏ جسدن یاد کرے آدمی جو کمایا اور نکال کہیں دوزخ جو چاہے دیکہے ؏
موضح ؏ تفسیر بیوم الخ جسدن یاد کریگا آدمی اون سب چیزونکو جو دنیا مین سعی اور تلاش
کی تہین کوپا کام کرنیکے بعد کہ جزا اوسکے ہنوز دیکہی اور ثمرہ اوسکا نہین چکہا تو بہول گیا تہا اب جو بدلہ
اوسکا انہونسے دیکہیگا تو اون سب کاموںکو یاد کریگا اور اپنے اعمال کو لکہے کیے ہوئے اور صحیفون مین
بہی لکہے ہوے دیکہیگا اور جو چیزین کہ اوسکے ذہن سے جاتی رہی تہین پہر اوسکے ذہن مین بس
جاوینگی وبرزت الجحیم اور کہول دکھائی جاویگی دوزخ لمن یری جو چاہے دیکہے اور سب آدمی دوزخکے
دیکہنے مین اوسوقت برابر ہونگے جیسے دنیا مین انبیا اولیا دوزخ کو دیکہتے ہین اور عوام نہین دیکہتے
وہان یہہ تفرقہ نرہیگا پس زیادہ کرنا لمن یری کا اوسکے ظہور کی تعمیم کے واسطے ہے جیسے قد تبین لمن
یری عینین اور ہر چند کہ یہہ حادثہ عظیم تمام حشر والون کو بیحوس کر دیگا اور دیکہنے مین قہر الہی کی
نشانیونکے کہ دوزخ کی صورت سے نمودار ہونگی سب شریک ہونگے لیکن اثر اس غضب کا سب تک
نہ پہنچیگا بلکہ لوگ اوس وقت مین دو فریق ہو جاوینگے جیسے آگے فرمایا ؏ عزیزی ؏ فاما
من طغی ؏ واثر الحیوة الدنیا ؏ فان الجحیم ہی الماوی ؏ پہر جو کوئی حد سے گذرا ہوگا اور اختیار کیا ہوگا اس
جہان کی زندگانی کو پس دوزخ ہی جگہہ اوسکی ہے ؏ فتح ؏ سو جسنے شرارت کی اور بہتر سمجہا
دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہے ٹہکانا ؏ موضح ؏ تفسیر فاما الخ پہر جس شخص نے
کہ دنیا مین سرکشی و شرارت کی تہی اور اللہ تعالی کی مقرر کی ہوئی حد سے تجاوز کیا تہا اور اکثر
سرکشی اور شرارت کا سبب دنیا کی محبت ہے اسلیے حدیث شریف مین آیا ہے حب الدنیا راس کل خطیئۃ
اور یہہ سرکش دنیا کی محبت سے بہی بڑہ گیا تہا و اثر الخ اور بہتر سمجہا تہا دنیا کا جینا اور اوسکی لذتونکو اپنی
رضامندی پر اور اوسکے ثواب پر ترجیح دی تہی پس تحقیق دوزخ وہی ہے اوسکا ٹہکانا کیونکہ دوزخ
مظہر ہے قہر الہی کی اور دوری کی سبب ہے اوسکے حجاب ہے اور جسنے غیر اللہ کو کہ دنیا ہے اللہ پر ترجیح
دی تو اللہ تعالی سے نہایت دور جا پڑا اور اوسکا دیکہنا دوزخ کو ایسا ہی ہے جیسے دیکہنا چور کا جلاد کو یا
سولی کو ؏ عزیزی ؏ واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی ؏ فان الجنۃ ہی الماوی ؏ اور جو کوئی ڈرا ہے
کہڑے ہونیسے حضور پروردگار اپنے مین اور باز رکہا نفس کو خواہش سے پس تحقیق بہشت ہی ہے ٹہکانا
اوسکا ؏ فتح ؏ اور جو کوئی ڈرا اپنے رب کے پاس کہڑا ہونیسے اور روکا جی کو چاؤ سے سو بہشت
ہی ہے ٹہکانا ؏ موضح ؏ تفسیر حاصل جواب کا یہہ کہ عاصی یعنی گنہگار دوزخ مین ہوگا اور مطیع
بہشت مین ؏ جلالین ؏ واما من خاف الخ اور جو شخص کہ دنیا مین ڈرا اپنے پروردگار کے حضور مین

کہڑے ہونیسے اور سمجہا کہ مجکو اوسکے حضور مین کہڑے ہونا ہے پس اوسکی مقرر کی ہوی حدونسے تجاوز اور سرکشی نجاہیے کرنا ہنین تو وہان روسیاہی ہوگی اور دنیا کی زندگانی کو کہ ایک سفر قلیل ہے زیادہ نہین حق تعالے کی مرضیات اور آخرت کی ثواب پر ترجیح ندینا چاہیے کہ آخر کو کام اوسی سے پڑتا ہے و نَهَى النَّفْسَ الخ اور روکا جی کو چاؤ سے یعنے خواہش نامشروع سے کہ اکثر دنیا کی ترجیح کی باعث نفس کی خواہش ہی ہوتی ہی پس تحقیق بہشت وہی مکان اوسکے لائق ہے شیخ ابوبکر وراق فرماتے ہین کہ اللہ تعالے نے دنیا اور آخرت مین کوئی چیز زیادہ بری ہوا ہی کہ مخالف حق کے ہو نہین پیدا کی ہے اور سیوسطے اہل طریقت کی نزدیک آدمی اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ ہوائے نفس سے خلاص ہوجاوے چنانچہ عام لوگونکے عرف مین اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ محبت سے کہیل کود کی خلاص ہوجاے

بیت خلق اطفال اند جز مست خدا — نیست بالغ جز رہیدہ از ہوا

اور دیکہنا اوسکا دوزخ کو اسطرح سے ہوگا جیسے تماشبین جلاد کو یا سولی کو دیکہین کہ اور موجب فرحت اور خوشی کا ہو ہرچند کہ استغنام حال بیان کرنا او میونکے و فرقونکا منظور ہے کہ محشر کے دن انجام ہر ایک کا اونمین سے ایک اور ہی رنگ کا ہے لیکن مفسرین نے کہا ہے کہ ان دونون وصفونمین اشارہ ہے دو حقیقی بہائیون کے حال کی طرف قریش مین سے کہ دونون کو اونکے باپ کا مال بہت سا ہاتہہ لگا تہا اور اونکی مان اونکو بہت چاہتی تہی اور اونکی خوش خوراکی اور خوش پوشاکی مین شب و روز مصروف رہتے تہے ایک اونمین سے کہ مصعب بن عمیر نام رکہتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت مین حاضر ہوا کرتے تہے اور اللہ تعالے کے خوف سے دنیا کی لذتین چہوڑ دین تہین اور راتکو تہجد گذاری مین بیدار رہتے تہے اور ہمیشہ روزے رکہتے اور اچہا کہانا نہ کہاتے کہ عورتونکی خواہش زیادہ ہوگی آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانیسے وہ سب مال و متاع اور دولت و حشمت چہوڑکر اور سارے گہربار سے جدا ہوکر غربت و کربت مین مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور وہانکے لوگونکی قرآن شریف پڑہانیمین مشغول ہوا اور جنگ احد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نشان اوٹہا کر کمال استقلال اور جوانمردی و آزادگی کے ساتہہ دنیا سے گیے شہید ہوکر انا للہ وانا الیہ راجعون اور اونکے کفن کے لیے سوائے ایک لنگ کے کچہہ میسر نہوا اور وہ بہی اونکے قد کے برابر نہتی اگر پانو چہپاتے تو سر کہل جاتا اور سر چہپاتے تو پانو کہل جاتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لنگ سے انکا سر چہپا دو اور پانو کو اذخر گہاس سے کہ خوشبودار ہوتی ہے چہپا دو اور دوسرا بہائی کہ جسکا نام عامر بن عمیر تہا شب و روز عیش و عشرت مین مصروف رہتا اور محرمات شرعیہ مین مستغرق اور ترک دنیا پر اپنے بہائی سے لڑتا جہگڑتا رہتا اور دنیا کی محبت کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے بہاگتا تہا اور ایمان کے حکمونکو قبول نہین کرتا تہا یہان تک کہ جنگ بدر مین کافرونکے ساتہہ مارا گیا اور دوزخ کا کندہ ہوا اعاذنا اللہ من سوء الخاتمۃ

تنبیہ پروردگار کے سامنے کہڑے ہونے سے ڈرنا ضرور ہے حدیث شریف مین آیا ہے لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ مشکوۃ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرونکے سامنے ذکر قیامت کا کرنے اور فرمانے کہ طالبان دنیا اور
کش و بدونکے لیے دوزخ ہے اور متقیون کے لیے جنت ٹہکانا ہے تو کافر پوچہنے لگتے کہ یہہ سب
قیامت کو ہوگا یہہ بتاؤ کہ قیامت کب ہوگی اور اسکے آنیکا کونسا وقت ہے اللہ تعالےٰ نے اونکے اوس بیہودہ
سوال پر خفگی فرمائی اور ارشاد فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ الخ ۔ عزیزی ۔ خوف اول اسباب طاعت
کیسے ہے پہر رجا پہر محبت پس خوف تو عوام کے لیے ہے اور رجا خوص کے لیے اور محبت اخص خواص
کے لیے وَ نَہَی النَّفْسَ یعنی روکا نفس کو اوسکی خواہش سے اور نہ اعتماد کیا زندگانی دنیا
متاع پر اور اوسکی زرق برق پر اور نہ مغرور ہوا اوسکی زینتون پر یہہ جان کر کہ یہہ سب فانی ہے
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بُری ڈرانی چیز کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر ہوا
اور طول امل ہین اسپر ہوا پس روکتی ہی حق سے اور اسپر طول امل پس بہلا دیتی ہے آخرۃ کو
انتہی اور کہا کسی بزرگ نے کہ ہوا عبارت ہی سات شہوتون سے جو مذکور ہین قرآن مجید مین
زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّہَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ پہر داخل کیا ان سبکو اللہ تعالےٰ
نے دو امر مین جبکہ فرمایا اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَہْوٌ پہر داخل کیا اونکو ایک چیز مین کہ وہ ہوا ہی جو کہ
آیۃ مین اس سورۃ کے مذکور ہے پس ہوا جامع ہے اقسام شہوات کو پس جو کوئی چہوٹا ہو ہے بلا شبہ چہوٹا تمام
قیود و خرابیون سے کہا سہل رحمہ اللہ نے کہ نہین سالم رہتے ہوا سے سوائے انبیاء اور بعضے صدیقونکے
اور سالم رہتا ہے ہوا سے وہی کہ لازم کرتا ہے اپنے نفس پر ادب کو ۔ روح ۔ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ
مُرْسٰہَا پوچہتے ہین تجہسے قیامت سے کہ کب ہوگا تحقق اوسکا ۔ فتح ۔ تجہسے پوچہتے ہین وہ
کہ کب ہے ٹہیراؤ اسکا ۔ موضح ۔ تفسیر ۔ پوچہتے ہین تجہسے قیامت کے آنیکا وقت
کب ہوگا برپا کرنا اوس قیامت کا اور کونسی وقت ہوگی حال آنکہ یہہ سوال اونکا محض بیجا ہے
کیونکہ آئندہ کی باتین بتانا کچہہ تیرا کام نہین ہے کہ تجہسے اس قسم کی باتین پوچہتی ہین یہہ تو نجومون
اور رمالون اور جفریون اور فال دیکہنی والون اور کاہنونکا کام ہے تیرا کام تو احکام الہی پہنچا دینے
کا ہے اور ڈرا دینا اللہ کے عذابون سے بغیر تعیین وقت کے ۔ عزیزی ۔ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰہَا اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَہٰہَا
تو کس مرتبہ مین ہے علم اوسکے سے تیرے پروردگار کی طرف ہے منتہا اوسکی علم کا ۔ فتح ۔ تو کس بات میں
اوسکے مذکور سے تیرے رب کی طرف ہے پہنچ اوسکی ۔ موضح ۔ تفسیر ۔ فِیْمَ اَنْتَ الخ تو کس بات میں
ہے اوس قیامت کا وقت بیان کرنے مین کیونکہ انبیاء اولیاء جو کبہی کسی آئیگی بات کے وقت کو
بیان کر دیتے ہین تو محض اسلیے کہ جب وہ بات اوسیوقت ہو جاتی ہے تو لوگونکو اونکی نبوت اور ولایت
اعتقاد آ جاتا ہے اور اونسے اللہ کی راہ سیکہتے ہین اور ہدایت پاتی ہین جیسے طاہری اطبا کہ بعضے
وقت بطور تقدمۃ المعرفت کے مریض کے تغیرات مزاجی آئندہ کو بتا دیتے ہین اسلیے کہ اس بات کے
ظہور مین آنیکے بعد اونکی طبابت پر اعتقاد آ جاوے اور مخلوق اونسے علاج کروا وین والا آئیگی
بات بیان کر دینی نہ شرط نبوت و ولایت کی ہے نہ طبابت کی یہہ اللہ کا کام ہے اِلٰی رَبِّکَ الخ تیرے رب

ہی کیطرف ہے انتہا قیامت یعنی وہی جانے کہ کب ہوگی قیامت اور کسیکو کچھ خبر نہین ۵ عزیزی ۵
اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰهَا ۵ سوائے اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے اوسکو کہ ڈرے اوس سے ۵ فتح ۵
تو تو ڈر سنانے کو ہے اوسکو جو اوس سے ڈرتا ہے ۵ موضح ۵ **تفسیر** یعنے حال قیامت کا مجمل سنکر
ڈرتا ہے اوسکو تفصیل سے ڈسناوے یا یہہ مراد ہے کہ تو ڈرانیوالا اوسکو ہے جو مستعد ڈرنیکا رکھتا ہو کہ ڈرانا
اوسکو فائدہ مند ہوگا ۵ عزیزی ۵ کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا ۵ جسدن کہ دیکھینگے قیامت کو
ایسا جانینگے کہ وہ نہین ٹہیرے تہے دنیا مین مگر ایکوقت شام یا ایک وقت صبح کہ پہلے اوس سے تہا
۵ فتح ۵ ایسا لگیگا جسدن دیکھینگے اوسکو کہ دیر نہین لگی اونکو مگر ایک شام یا صبح اوسکی ۵ موضح ۵
تفسیر یعنے جس روز دیکھینگے کفار قریش قیامت کو جانینگے کہ ٹہیرے نہین تہے دنیا مین یا
قبر مین مگر ایکوقت شام یا ایکوقت چاشت اوسکے یعنی ہول اوسدن کیسے مدت اپنی عمر کی بہول
جاوینگے اور جانینگے کہ دنیا یا قبر مین نہین رہے تہے مگر ایک آخر روز یا اول روز ۵ بحر ۵ کَاَنَّهُمْ الخ
گویا کہ وہ لوگ جس روز کہ دیکھینگے نشانیان اوس قیامت کی تو جانینگے کہ اونکے ٹہیرنیکی مدت دنیا مین
نہایت تہوڑی تہی ایک روز کامل کو بہی نہین پہنچی تہی بلکہ ایسا گمان کرینگے کہ دیر نہین کی تہی دنیا
اور قبر مین مگر ایک عشا کہ آفتاب کے زوال سے غروب تک کو کہتے ہین یا برابر اوسکی ضحی کے کہ طلوع
آفتاب سے زوال کے قریب تک اوسکا وقت ہوتا ہے ۵ عزیزی ۵ غرضکہ یہہ دنیا فانیہ بے بقا
محض اور چند روزہ ہے اسکے محبت نرکہنی چاہیے وہان کی فکر چاہیے جہان ہمیشہ رہنا ہے عارف ملیا
عطا قدس سرہ فرماتے ہین ؎ گر بقا خواہی فنا سے خود گزین ؛ اولین چیزی کہ مے زاید بقا ست
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے پڑہی سورۃ نازعات ہوا ان لوگون سے کہ ٹہیرائیگا اونکو اللہ
قبر اور قیامت مین بقدر نماز فرض کے یہان تک کہ داخل کریگا جنت مین اور مراد اس سے یہہ ہے
کہ تم ٹہیریگا قبر و قیامت مین پہر چلنے کریگا بہشت مین ۵ روح ۵

سورۃ عبس

یہہ سورۃ مکی ہے اس مین بیالیس ۴۲ آیتین اور ایکسوتیس کلمے اور پانسو پینتیس حرف ہین اور نازل ہوئی یہہ
بعد سورۃ والنجم کے اور اس سورۃ کا ربط سورۃ والنازعات سے کئی طور سے ظاہر ہے اول تو یہہ
کہ آخر مین سورہ والنازعات کے اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰهَا فرمایا اور اس سورۃ مین عتاب اور خطاب ہے ترک کرنے
پر اس منصب کے لوازمات کے کہ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰى وَهُوَ یَخْشٰى فرمایا دوسرے یہہ کہ ان دونون سورتون مین
ڈر کے قیامت کے دن کے اور تکلیفین اوس روز کی ایک ہی طور سے مذکور ہین جیسے اوس سورۃ مین
فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى الی آخرہا فرمایا ہے اور اس سورۃ مین فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ الی آخرہا اور کئی وجہین
مناسبت کی ہین اور پہلے ذکر کرنے سبب نزول اس سورۃ کے ایک قاعدہ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی
کے محبوب بندے جو کچھ اپنے رائے سے کر بیٹھتے ہین اور وہ خلاف مرضی مالک کے ہوتا ہے تو اوسی وقت
اوسکی تعلیم و تادیب ہو جاتی ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ
کہ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ وَعَلَّمَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمِیْ یہان تک کہ متخلق باخلاق الٰہی تعالے کے ہو پس یہہ عتاب ہونا

حضرت پر جو آگے مذکور ہوتا ہے منافی آپکے منصب کے نہین ہے بلکہ عین عنایت و شفقت کی راہ سے
ہے جب یہہ قاعدہ جان لیا تو اب سمجھا چاہیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد الحرام مین تشریف
رکھتے تھے اور آپکے پاس عمدہ اور سردار قریش کے مانند عتبہ اور ربیعہ بیٹے شیبہ اور ابوجہل بن ہشام
اور حضرت عباس بن عبد المطلب اور اور رئیسو نکے بیٹے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکو دین
اسلام کی خوبی اور کفر و بت پرستی کی برائی سمجھاتے تھے اور کمال توجہ سے اونکی ساتھہ باتوں مین مشغول تھے
کہ اتنے مین ایک اندہا یعنے عبد اللہ بن شریح بن مالک بن ربیعہ زہری کہ اونکو ابن ام مکتوم بہی کہتے
تھے اسلئے کہ مکتوم اندہے کو کہتے ہین اور اونکی مان کو ام مکتوم کہا کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور آپ اوسوقت کے آنیسے اونکے ناخوش ہوے اور جانا کہ یہہ نابینا ہے مجلس کا رنگ ڈہنگ تو جانیگا
نہین بے محل و بےموقع کلام کریگا اور باتین بات کر بیٹہیگا اور یہہ جو مین ان سردارونسے باتین کر رہا ہون
اور دعوت اسلام کی کرتا ہون ناتمام رہ جاویگی آخر اوس نابینا نے کچہہ مجلس کے پیش و پیش کا خیال نکیا
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹہا اور کہنے لگا کہ مجکو کلام اللہ کی فلانی فلانی سورۃ
سکہلاؤ اور میری طرف توجہہ فرماؤ کہ مین بغیر رہبر کے بڑی مشقت سے پوچہتا پوچہتا آپ تک آیا ہون
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سردارونکی خاطر کچہہ جواب ندیا اور فرمایا کہ ٹہیرو وہ نابینا تہوڑی
دیر تو ٹہیرا پہر اوسیطرح سے کہنے لگا یہانتک کہ کئی بار یہہ مقدمہ اسی طور سے ہوا آخر اوسکی اس حرکت
بیجا کے سبب سے کہ اون سردارون کی بخشش کے باعث تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چین بجبین ہوئے
اور چہرہ مبارک پر آثار خفگی کے نظر آنے لگے اور اپنا منہ اوس نابینا کی طرف سے پہرا کر اون سردارون
کیطرف متوجہ ہوے پس اوسی حالمین یہہ سورۃ نازل ہوئی اور اس معاملہ پر سخت خفگی اوتری اور
روایت کیا گیا ہے کہ جون جون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کی زبان سے سنتے تہے وون
وون رنگ مبارک آپکا خوف سے زرد ہو ہو جاتا تہا یہانتک کہ جب كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ کو حضرت
جبرئیل علیہ السلام کی زبان سے سنا تو خوش ہوے اور خوف دل سے کم ہوا اور رنگ ٹہکانے پر آیا
اور سمجہے کہ یہہ خفگی فقط نصیحت کے لیے ہے مہربانی و عنایت کی راہ سے کچہہ غضب کی راہ سے
نہین ہے بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس نابینا کے گہر کہ جو مایوس ہوکر چلا گیا تہا تشریف
فرما ہوئے اور عذر کیا اور اوسکو ہمراہ لیکر دولتخانہ کو تشریف لائے اور اپنے چادر مبارک بچہا کر
اوسپر اوسکو بٹہایا پہر جب کبہی وہ نابینا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین آتا تو آپ اوسکی
نہایت خاطرداری کرتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِيْ فِيْهِ رَبِّيْ اور جب آپ اوس نابینا کو دیکہتے تو فرماتے
کہ تجکو کچہہ حاجت و کام ہو تو کہہ اور آپ دو بار اوس نابینا کو مدینہ منورہ مین امام اپنے قائم مقام
کرکر سفر کو تشریف فرما ہوے ہین اور انس نے ایک عجب حال اونکا نقل کیا ہے کہ مینے قادسیہ کی
لڑائی مین اوس نابینا کو دیکہا کہ زرہ پہنے ہوے اور تازی گہوڑے پر سوار اور سیاہ نشان اوسکے ہاتہہ مین
ہے اور کافرون پر حملہ کرتے ہین اور یہہ بہی روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد اس

لہ یعنی جو شخص زیادہ تحقیق کے چاہنے کے واسطے عتاب کی پکڑ میں سے رہے ۱۲

قصے کے کسی فقیر سے چین بجبین نہین ہوے اور کسی دولت مند کی خوشآمد نہین کی اور اس
مقام پر مفسرونکو اس خفگی کے ہونیمین بڑا اشکال ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس
معاملہ مین کوئی ایسی بات کہ قواعد شرعیہ کے خلاف ہو عمل مین نہین آئی پہر اونپر اسقدر خفگی
کیون فرمائی اسلیے کہ شرع کا قاعدہ ہے کہ عام نفع مقدم ہے خاص نفع پر پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کو جو اون سردارون کو کرتے تہے قرآن سکہلانے پر اوس نابینا کے
اسلیے مقدم رکہا کہ اونکے اسلام لانیمین توقع سارے اہل مکہ کے اسلام کی تہی کہ الناس علی دین ملوکہم
اور تعلیم کرنیمین قرآن کے سوتونکے اوس نابینا کو خاص اوسیکو فائدہ تہا دوسرے یہہ کہ اسلام کی
دعوت مقدم ہے قرآن سکہانیسے کیونکہ وہ اصل ہے اور یہہ فرع اور فقہا کے نزدیک یہہ بات
شہیر چکی ہے کہ اگر کوئی شخص آکر کہے کہ مجکو اسلام تعلیم کرو اور دوسرا شخص اوسیوقت کہے کہ مجکو قرآن
پڑہا یا کچہہ ارشاد و نصیحت کی خواہش کرے تو اوس وقت اسلام کی تلقین کو مقدم کرنا چاہیے کہ اسکے
دیر کرنیمین بڑا نقصان ہے اور یا تو نمین دیر کرنیکی نسبت اور وہ نابینا دیکہتا ہی نہین تہا کہ حضرت کی ترش
روی دیکہکر اوسکو رنج ہوتا اور ان سببونسے علاوہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسوقت
تک جناب الہی مین اس فعل کا ناپسند ہونا ہی معلوم نہتا اسلیے کہ ممانعت اوسوقت تک اس قول کے
نازل نہین ہوئی تہی پس ابتداء ہی مین اسقدر خفگی کا کیا محل تہا جواب اس اشکال کا یہہ ہے شعر کار
پاکانرا قیاس از خود مگیر * گرچہ ماند در نوشتن شیر وشیر * ہر چند کہ وہ نابینا چہرۂ مبارک کے تغیر کو نہ دیکہتا تہا
لیکن اور لوگ تو دیکہتے تہے اور اغنیا کی خاطرداری اور فقراء کی طرفسے بے پروائی دریافت کرتے تہے
حق تعالی نے اپنے محبوب کے حق مین اتنے توہم کو بہی پسند نہ کیا اور چاہا کہ ظاہر و باطن میرے محبوب کا
میری رضامندی ڈہونڈنیمین مصروف رہے اور ہرگز کسیکو میرے محبوب کی طرف ریا کی تہمت کا
گمان بہی نہ رہے اور یہہ بہی ہے کہ اوس نابینا کو فائدہ ہونا امر یقینی تہا اور اون سردارونکا فائدہ
اوٹہانا دعوت اسلام سے پہر فائدہ اوٹہانا شہروالونکا اونکی پیروی سے ایک خیالی بات تہی اور موہوم
بات کو ترجیح دینی خوب نہین اور کنہ اس بات کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ حرکت
گناہ اور خلاف شرع ہونیکا لگاؤ بہی نہین رکہتی تہی لیکن محبوبکے فقط گناہ سے بچنے پر اکتفا نہین
کرتے ہین بلکہ اونسے تخلق باخلاق الہی چاہتے ہین جیسے شفیق باپ اگر کوئی بات اپنے فرزندونسے خلاف
اپنے وضع اور آئین کے دیکہتا ہے گو کہ وہ مشروع اور اچہی ہو غصہ کرتا ہے جیسکہ بادشاہ اپنے
فرزندونکے لیے نہین چاہتے کہ صلحا اور مشائخونکی طرح مسجدونمین معتکف ہون یا گوشہ گیری
اختیار کرین اور ایسے ہی مشائخ و صلحا نہین چاہتے کہ ہماری اولاد سپاہیون اور نوکری پیشونکی
مانند تلاش معاش مین مشغول ہون گو کہ وجہہ حلال سے ہو وعلی ہذا القیاس پس یہہ خطاب و عتاب
کچہہ گناہ و تقصیر پر نہین ہے کہ وجہہ اوسکی بے گناہی کی صورتمین مشکل ہو جاوے بلکہ تو اس قسم سے
ہے جیسے والدین کی تربیت اپنے فرزندونکو ہوتی ہے سو وجہہ اوسکی ظاہر ہے اور وجہہ اسکے نام ہونیکی

ساتہہ عبس کی یہہ ہے کہ اللہ تعالی ایسے نبی عظیم القدر پر جو خدا ہوا السبب علیہ م تو ہی اور تیوری چڑہائیکے اوپی شاگرد پر اور اللہ تعالے نے اوسکو تعلیم کے طور پر لفظ عبس کر بیان فرمایا تو وہی نام ٹہیرا سورہ کا تاکہ عبرت اُستادون اور مرشدونکو کہ شاگردوان اور مریدونپہ ناحق خفا ہوا کرین اور نظر بہ باقی وہ شفقت انکا اونپہر کہا کرین اور ہجرد نام سنتے اس سورہ کے وہ قصہ یاد آجاوے اور بسبب فقر و غربت اونکے ذلیل و حقیر نجانین اور امیرون کو اونپر ترجیح ندین آور یہہ بہی ہے کہ کمال محبوبیت اس پیغمبر کی حضرت زندہ مین ثابت ہو کہ اسقدر تغیر چہرہ کو انکی اتنا شاق جانا کہ بار بار پڑہنے والون کی زبان سے یاد فرماتے ہین اور اوسکی خبر دیتے ہین اور اس کلام کو کہ اوسمین یہہ قصہ مذکور ہے اسے طور سے شروع کیا جیسکہ عاشق شیدا اپنے محبوب کے معاملہ نامرغوب کو شاق جانکر اوس معاملہ کے وقت اور مکان کا بہی بتا اوس معاملہ کے ساتہہ بتاتا ہے

عزیزی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۙ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ موہنہ ترش کیا اور موہنہ پہیر السبب اسکے کہ آیا اوسکے پاس نابینا

فتح تیوری چڑہائی اور موہنہ موڑا اس سے کہ آیا اوس پاس اندہا

موضح **تفسیر** تیوری چڑہائی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اس قدر پر بہی اکتفا نکی بلکہ او موہنہ موڑا اس سے کہ آیا اوس پاس اندہا اور مفسرونکو اختلاف ہے اسمین کہ نابینا کا آنا کسلیے یہان ذکر فرمایا بعضے کہتے ہین کہ محض بیان واقع کا ہے اور بعضی کہتے ہین کہ کثرت عتاب کے لیے ہے کہ جنے اس پیغمبر کو رحمۃ للعالمین کیا اور مخلوق کی ہدایت کے لیے بہیجا اوسے زیادہ تر لائق رحمت کے ضعیف اور فقیر اور اندہے ہین اور مستحق رحمت کے اندہے شاگرد ہین پس اس قسم کے لوگونسے موہنہ پہیرنا پیغمبری کے مرتبہ سے نہایت بعید ہے مثال اسکی ایسی ہے جیسے ایک شخص اپنے خادم کو فرماوے کہ جو راہ بہولے اوسکو راہ بتادیا کر اور وہ خادم دیکہنے بہالنے والونکو راہ بتاوے اور اندہے وہ ہندے کی طرف التفات نکرے اور محققین نے کہا ہے کہ اس قصے کا لانا تمہید عذر کے واسطے ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اوس معاملے مین کہ اس نابینا کے ساتہہ کیا اور یہہ کمال رحمت و محبت کا مقتضا ہے کہ عین عتاب مین اونکا عذر بہی بیان فرماتے ہین جیسے کوئی شفیق باپ شکایت نامناسب اپنے بیٹے کی لوگونکے سامنے کرتا ہے اور عین شکایت مین اپنے بیٹے کا عذر بہی بیان کیے جاتا ہے تاکہ لوگ جانین کہ یہہ لڑکا قابل خفگی کے نہین ہے اور ان کامونکے کرنےمین معذور ہے لیکن یہہ شفقت پدری کا کمال ہے کہ اوسکے حق مین اسقدر کو بہی راضی نہین ہے اور چاہتا ہے کہ تربیت اوسکی کمال کے درجہ کو پہنچا دے اور وجہ عذر کی یہہ ہے کہ گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ حسن خلق اس پیغمبر کا ہرگز اس بات کو نہین چاہتا تہا کہ فقیرون محتاجون سے کہ طلب حق کی کرتے ہین اور دین کی راہ ڈہونڈتے ہین اس طور سے پیش آوے لیکن اس پیغمبر نے جانا کہ یہہ شخص نابینا ہے موہنہ پہیرنا نہین اور توجہ کرنے نہین اور ترش روئی اور خندہ روئی مین امتیاز نہین کرسکتا ہے تو اوسکی بیجا حرکتون سے تیوری چڑہائی اور موہنہ موڑا اور اپنے تئین بری کیے اس عمل سے نزدیک اور بسبب کمال رحمت و عنایت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس مقام مین حذف

کرکر فعل غائب کو فاعل سے خالی لائی تاکہ صریح نسبت اس فعل کی اوس محبوب کی طرف نکرین
گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ تیوری چڑہائی ایک تیوری چڑہانیوالیینے اور موہنہ موڑا ایک موہنہ موڑنیوالینے
اور اگر خطاب کا لفظ فرماتے تو اوس فعل کی نسبت صریح اوس محبوب کی طرف سمجھی جاتی اور یہہ کمال
رحمت وشفقت کے خلاف ہے پس ہین شکایت وعتاب مین لطف ومحبت کے مراتب کی رعایت کیسی چلے
جاتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اندہے کی تعلیم مشکل ہے کیونکہ وہ فقط یاد کرنیکا محتاج ہے لکہا تو پڑہ سکتا
نہین پس عذر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسکو ہے ارشاد ہوا کہ تو نے اوس نابینا کو کم استعداد جانکر اوسکی
تعلیم سے موہنہ پہرا یا حال آنکہ آنکہونکا اندہاپن موجب موہنہ پہرانیکا نہین ہے بلکہ دل کا اندہاپن موجب
اوس موہنہ پہرانیکا ہے اور وہ امیر سب دل کے اندہے تہے پس تمکو لائق تہا کہ اونسے موہنہ پہیرتے نہ اس
آنکہونکے اندہے سے کیونکہ یہہ اندہا شاید دل کا بینا ہو ۞ **عزیزی** ۞ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّى ۞ اَوْ
يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ۞ اور کس چیز نے خبردار کیا تجکو شاید وہ پاک ہوتا یا نصیحت سنتا پس نفع دیتی
اوسکو وہ نصیحت سننی ۞ **فتح** ۞ اور تجکو کیا خبر ہے شاید وہ سنورتا یا سوچتا تو کام آتا اوسکے سمجھنا ۞ **موضح** ۞
تفسیر وَمَا يُدْرِيكَ الخ اور کیا جانتا ہے تو شاید کہ وہ اندہا پاک ہو جاوے اور آئینہ اوسکے دل کا
ایسا صاف ہو جاوے کہ جو آنکہہ والے امور غیبیہ اور کشفیہ نہین دیکہتے ہین سو وہ دیکہنے لگے اور بیقدر اسرار سے
عالم کا بن جاوے اور وہ ایک اندہا ہزارون سنکہونسے بہتر ہو جاوے جیسا کہ لکہا گیا ہے ؎ خدائے
کوری خفاش چشم بینا ئے ۔ کہ بیخبر زر نور آفتاب نیم شبی ست ۞ اَوْ يَذَّكَّرُ الخ یا وہ نابینا نصیحت
قبول کرے اگرچہ صیقل قلب کے مرتبہ کو نہ پہنچے لیکن قرآن کے معنے اور امر ونہی اوسکے اوسکے
دلمین ایسے قایم ہو جاوینگے کہ وہم وسوسہ وسمین نہین آویگا پس نفع دے اوسکو یہہ نصیحت کرنا
کہ اوسکے سبب سے عمدہ عمدہ منفعتین دین کی حاصل کرے اور ضرر پہنچانیوالی چیزونسے بچے اور ہزارون
سنکہونسے بہتر ہو جاوے اور عالم ربانی بن جاوے جیسیکہ اول شق مین لطیفہ قلب اوسکا صاف ہوکر مرتبہ
ولی حقانی کشف وعرفان کا حاصل ہوا اور حاصل ہونا ایک شق کا بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
اور اوراحوال دیکہنے والونکو اوسکے یقینی معلوم نہتا تو اس مضمون کو کلمہ اَوْ سے کہ دلالت شک پر کرتا ہے
ارشاد فرمایا لیکن اوس نابینا کے کمال شوق اور کثرت حرص سے فیض حاصل کرنے پر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اور سبب اوسکی تلاوت پر قرآن کی اور تامل کرنیسے اوسکے معنونمین
اسقدر یقین تہا کہ آخر کچہہ ہو رہیگا اور دونون مرتبون سے مطلق محروم نرہیگا اور کشاف والا اسی
کلمہ اَوْ کے مدلول سے متنبہ ہوکر اپنے تفسیر مین بطور سوال کے لایا ہے کہ پاک ہونیسے زیادہ کونسے نفع کی
توقع ہے اور جواب لکہا ہے کہ پاک ہونا عبارت ہی پرہیزگاری اور گناہونکے نبچنے سے اور نفع کرنا
نصیحت کا عبارت ہے طاعت وبندگی کے کامونسے کہ اونکے سبب سے ثواب حاصل ہونیکی امید ہے اور
ثواب منفعت دایمی ہے ۞ **عزیزی** ۞ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ۞ فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ۞ اوپر جو بے پروائی
کرتا ہے پس تو اوسکی طرف توجہ کرتا ہے ۞ **فتح** ۞ وہ جو پروا نہین کرتا سو تو اوسکے فکر مین ہے

ف موضح تفسیر جو شخص بے پروائے کرتا ہے تیرے ارشاد سے بلکہ تیری راہ سے اور اپنے مال و جاہ
پر بچہ رہا ہے پس تو اوسکے ہدایت کے لیے تقدیم کرتا ہے اور شوقین شاگرد و لسی سوہنہ موڑتا ہے اس
خیال پر کہ بے پروا کو طالب اور شوقین اس راہ کا کرنا چاہیے اور اوسکے حال پر متوجہ ہونا چاہیے اور
شوقین طالب کو اوسکا شوق ہی راہ بر بس سے آخر مطلب کو پہنچ رہیگا ف عزیزی وَمَا
عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ف اور زیان نہین ہے تجھ پر اسمین کہ پاک نہووے ف فتح ف اور تجھ پر گناہ
نہین کہ وہ نہین سنورتا ف موضح تفسیر اور تجھ پر الاہنا نہین اسبات کا کہ وہ بے پروا پاک
نہو کیونکہ تیرا کام تو حکام الہی پہنچا دینے کا ہے اور تربیت مستعدون شوقین کی کرنا اور وہ بے پروا کا
قبول اور نا قبول کرنیکی صورتمین تجھکو حاصل ہے ف عزیزی وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعَىٰ وَهُوَ
يَخْشَىٰ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ اور اسپر جو کوئی آوے پاس تیرے دوڑتا اور وہ اپنے خدا سے ڈرتا ہے
پس تو اوس سے غفلت کرتا ہے ف فتح ف اور وہ جو آیا تیرے پاس دوڑتا اور وہ ڈرتا ہے سو تو
اوس سے تغافل کرتا ہے ف موضح تفسیر وَأَمَّا الخ اور مقرر جو شخص کہ تیرے پاس دوڑتا آتا ہے
محنت اوٹھا کر جیسے وہ نابینا کہ ہاتھ پکڑنیوالا بھی نہین رکھتا تھا اور جا بجا ٹھوکرین کھاتا ہوا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین پہنچا تھا اور وہ ڈرتا ہے اول تو خدا تعالی سے تاکہ اوسکی مرضیات
سے دور نہ جا پڑے اور منہیات مین مبتلا نہو جاوے اور اسی خوف سے شوق ہوتا ہے اوسکو طلب علم کا
اور تیرے صحبت مین حاضر ہونیکا پھر راہ مین کافرونکی ایذا سے ڈرتا ہے کہ مبادا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جانیسے اوسکے مطلع ہوجاوین اور ایذا دین پھر کرنے اور ٹھوکرین کھانے سے ڈرتا ہے
فَأَنْتَ الخ پھر تو اوس سے موہنہ پھرا کر اورونکی طرف مشغول ہوجاتا ہے اور اوسکی طرف متوجہ نہین
ہوتا کہ فائدہ کلی اسی باتین دیکھتا ہے تو کہ لے پروائون اور بھاگنے والونکو تابعدار کرے اور راہ
پر لاوے اور مشتاقون اور سچے طالبونکو تاخیر سے کمال شوق مین مضطرب رکھے ف عزیزی
كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ نہ نہ تحقیق یہہ آیتین قرآن کی نصیحت ہین پس جو کوئی چاہے
یاد کرے قرآن کو ف فتح ف یون نہین یہہ تو سمجھوتی ہے پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اوسکو ف
موضح تفسیر كَلَّا الخ بعد اسکے ایسا مکر کیونکہ بلا شبہ یہہ آیات قرآن خدا کے اور اوسکے نامون
اور صفتون اور افعال اور احکام اور اوسکے جزاؤن کے یاد کرنیکے واسطے ہین تاکہ لوگ راہ معرفت اور
عبادت اور محبت اور خوف ورجا کی کہل جاوے اور اللہ کی راہ پر چلنا اختیار کرین اور ایسا تین چاپلوسی
اور التجا اور زاری مفید نہین بلکہ اختیار دلکا اور رغبت طبیعت کی درکار ہے فَمَنْ الخ پھر جو شخص
کہ خواہش صادق رکھتا ہی ٹھہرے اس قرآن کو کہ حقیقت مین ذکر اللہ ہے اور ذکر الہی بغیر
رغبت کے اور صدق ارادت کے مفید نہین اور یہہ کلام الہی عجب نعمت ہے حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ تَجَلَّى اللّٰهُ لِعِبَادِهِ فِي كَلَامِهِ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يُبْصِرُونَ
اور اگر کسیکے دلمین یہہ خطرہ گذرے کہ عمدہ اور سردار جو کسی کتاب کا یا اشعار کا شوق رکھتے ہین تو اوسکو خوشخطی

لکھواکر بڑی توقیر سے صندوقوں میں رکھتے ہیں اور رحل جزدان پر رکھتے اور بڑی قدر و عزت اوسکی کرتے ہیں
اس قرآن شریف کی تو کوئی بھی ایسی قدر نہیں کرتا تو اوسکے جواب میں یہہ کہا جاویگا کہ اسکی عزت ان
چیزونسے نہیں جو تمنے ذکر کیں بلکہ جاننے یہہ قرآن آیا ہے زمین والونکے پاس دیکھا چاہیے کہ وہان
کیا کچھ اوسکی عزت ہے فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَةٍ الخ ﴿ عزیزی ﴾ فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ
مُّطَهَّرَةٍ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ آیتیں قرآن کی لکھی ہیں بیچ ورقون بزرگ
بلند قدر پاک کیے گئے کے بیچ ہاتھ لکھنے والون بزرگ منش نیک کردار کے یعنی فرشتے اوسکو لوح محفوظ سے
نقل کرتے ہیں ﴿ فتح ﴾ لکھے آداب کے ورقون اونچے دہرے ستھرے ہاتھون لکھنے والونکے
جو سردار ہیں ﴿ موضح ﴾ تفسیر فِیْ الخ یعنی آیتیں قرآن کی لکھی گئیں ہیں عزت کے ورقون میں
کہ حق تعالی نے خود اونکی عزت بڑی کی ہے مَّرْفُوْعَةٍ یعنی وہ صحیفے اونچے دہرے ہیں بیت العزت میں
کہ وہ ایک عمدہ جگہہ ہے آسمان دنیا میں اور قرآن مجید کو اول لوح محفوظ سے نقل کرواکے اوس مقام میں
پہنچایا وہانسے تہوڑا تہوڑا اوترتا تہا مُّطَهَّرَةٍ پاک کیے گئے ہیں تمام آلودگیون اور پلید یونسے اور
اگر دنیا کے سردار و امیر اس قرآن کی آیتون کو اچہے طلائی کاغذ پر لکھوائیں تو ہرگز اوس خوبی و بزرگی
کو نہ پہنچیگا اور اگر رحلون پر اور صندوقچون میں رکھیں تو اوس بلندی اور اوس مرتبے کو نہ پاسکیگا اور اگر
عطر ملینگے اور نجاستونسے پاک رکھینگے تو بہی اوس پاکیزگی کو نہ پہنچیگا ہرگز ہاتھ کسی گنہگار کا اونکو
نہیں پہنچتا بلکہ وہ ورق بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ سونپے گئے ہیں ہاتھون ایسے لکھنے والونکے كِرَامٍ بَرَرَةٍ
کہ بڑی قدر والے اور نیک کار ہیں کہ کبہی سوا کرم اور نیکی کے اونسے ظہور میں نہیں آتا اور دنیا کے
لکھنے والے گناہون اور خباثت ذاتی میں آلودہ ہیں اگرچہ ظاہر اپنا آراستہ کریں اس سے کیا حاصل پر
قرآن کے حق میں دنیاداروں کی رغبت اور دولتمندونکی عزت اور قدر کی توقع رکہنی محض بیجا ہے
بلکہ دولتمند قدر اسکی جانیں تو غنیمت ہے کیونکہ آدمی بالطبع کفران نعمت پر مجبول ہے ﴿ عزیزی ﴾
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ
لعنت کی گئی آدمیکو کیا بلا ناشکر ہے خدا نے کس چیز سے پیدا کیا اوسکو نطفہ کی بوند سے پیدا کیا اوسکو
پس اندازہ معین کیا اوسکا پہر راہ نکلنے کی آسان کی اوسکو ﴿ فتح ﴾ مارا جائیو آدمی کیا ناشکر ہے
کس چیز سے بنایا اوسکو بوند منی کی سے پیدا کیا اوسکو پہر اندازہ کیا اوسکا پہر راہ آسان کردی اوسکو
﴿ موضح ﴾ تفسیر قُتِلَ الخ مارا جائیو آدمی کیا ناشکر ہے کہ جسنے اس کلام عظیم القدر سے
اوسکو نوازا ہے اور طرح طرح کے ارشاد و ہدایتیں اسمیں فرمائی ہیں نہیں جانتا اور اوسکے حقوق
ادا نہیں کرتا اور مال جاہ پر اپنے مغرور و بے پروا ہوتا ہے بلکہ اپنے اصل کی خبر نہیں رکہتا کہ کیا تہا
مِنْ اَیِّ الخ کس حقیر چیز سے پیدا کیا ہے اوسکو اور اگر انسان حیلے کے سبب اس سوال کا
جواب نہ دے تو ہم کہے دیتے ہیں مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ نطفہ کی بوند سے پیدا کیا ہے اوسکو کہ ایک پیشاب کی
راہ سے نکلا اور دوسرے پیشاب کی راہ میں گیا اور لہو او نجاستون کے ساتھ ملکر ایک گوشت کا ٹکڑا

ہوگیا فَقَدَّرَهٗ پہر اندازہ کیا اوسکو عضا مین بہی یعنی ہاتہہ اور پانو اور آنکہہ اور کان اور قد وقامت
اور روزی رزق اور موت وزیست و نیک و بدعمل اوسکے معین کئے اور مان کے پیٹ مین رہنے کی
مدت اوسکی تو جسنے یا کم وزیادہ معین فرمائی ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهٗ پہر نکلنے کی راہ آسان کردی اوسکو کیونکہ
لڑکا جب مان کے پیٹ مین ہوتا ہے تو اوسکا سر مان کی سر کی طرف اور پانو مان کے پانو طرف ہوتے
ہین پہر جب پیدا ہونیکا وقت قریب آتا ہے تو اوسکو الہام ہوتا ہے پس وہ خود بخود پہر جاتا ہے
سر نیچے اور پانو اوپر کی طرف کرلیتا ہے کہ نکلنا آسان ہوجاوے پہر جب مان کے پیٹ سے باہر آتا ہے
تو معاش کی تلاش کی راہ اوسکو آسان ہوجاتی ہے اور اگر بہوک کے وقت پستان اوسکے ہاتہہ میں
آجاتے ہے تو اوسکو ہاتہہ سے مضبوط پکڑ کے پینا شروع کرتا ہے اور رو کر اپنی بہوک کو ظاہر کرتا ہے
اور بہیطرسے سال بسال طرح بطرح کی راہین اوسکو آسان کردیتا ہے یہان تک کہ کمال کے درجہ کو
پہنچ جاتا ہے اور راہ بہلی بری بہیجنے سے پیغمبرونکے اور نازل ہونیسے کتابونکے اور مرشدون شفیق کے
صحبت سے اور علما باتحقیق کی شاگردی سے آسان ہوجاتی ہی پہر بعضون کو بہشت اور نجات کی
راہ آسان ہوجاتی ہے اور اوس راہ کے چلنے کی توفیق پاتے ہین اور بعضونکو راہ ہلاکت اور دوزخ کی
سہل نظر آتی ہے اور اوس راہ مین جا پڑتے ہین حاصل کلام کا یہہ کہ حاصل کرنا کمالات کا آخر عمر تک
آسان ہوتا چلا جاتا ہے ۞ عـزیزی ۞ ثُمَّ أَمَاتَهٗ فَأَقْبَرَهٗ پہر مارتا ہے اوسکو پس گور مین
رکہوایا اوسکو ۞ فتح ۞ پہر اوسکو مردہ کیا پہر اوسکو قبر مین رکہوایا ۞ موضح ۞ تفسیر
پہر مار ڈالتا ہے اوسکو تاکہ جو نعمتین اس دار دنیا مین کہین ہین اونکا پہل وہان پاوے اور عالم برزخ میں
نشانیان اپنے انعام کی دیکہے پس موت بہی ایک بڑی نعمت ہے کہ تجارت کا فائدہ اسی سفر کے سبب سے
حاصل ہوتا ہے اگر موت نہوتی تو آدمی ہمیشہ کش مکش مین اعمال شاقہ کے گرفتار رہتا اور پہل اوس
مشقت کا ہرگز نہ پاتا اسی سبب سے مرنیکو بہی نعمتون مین شمار فرمایا اور بزرگونسے منقول ہے کہ اَلْمَوْتُ
جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ اور بعضی تفسیرون مین لکہا ہے کہ مار ڈالنیکا
ذکر یا تو اسلیے کیا کہ وہ مقدمہ قبر مین دفن کروانیکا ہے اور یاد کر کیا اوسکو تخویف وتذکیر کے لیے
توجہہ کہ زندگانی دنیا کی فانیہ ہے کہ آخر اوسکے موت ہے فرماتے ہین امام شافعی رحمہ اللہ نصیحت کرنیکے لیے
فَلَا تَمْشِيَنَّ فِي مَنْكِبِ الْاَرْضِ فَاخِرًا ۞ فَعَمَّا قَلِيْلٍ يَحْتَوِيْكَ تُرَابُهَا ۞ فَأَقْبَرَهٗ پہر گور کروایا اوسکو
پس گویا اشارہ فرماتے ہین کہ تمام مارنا اور گور مین گڑوانا نعمتون مین داخل ہے نہ جدا جدا اور اللہ تعالیٰ
کے حکم کرنیکے صورت مردونکے گڑوانیکے لیے اول بار اسطور سے واقع ہوئی ہے کہ جب قابیل نے
ہابیل کو مار ڈالا اور آدمی کا مرنا دنیا مین پہلے بار وہی تہا تو قابیل کو کچہہ معلوم نہتا کہ اوس مردہ کو
کیا کرے تو ناچار اوس نعش کو ایک چادر مین باندہ کے اپنے ساتہہ لیے پہرتا تہا آخر کو جب اوس نعش
کے لیے پہرنیسے تہک گیا تو ایک جنگل مین غمگین ہوکر بیٹہہ گیا ناگاہ دو کوے آموجود ہوے اور آپسمین
لڑنے لگے یہان تک کہ ایک کوے نے دوسرے کو مار ڈالا پہر اپنے پنجون اور چونچ سے ریت ادہر ادہر ہٹا کے اوپر

کہ پہنچا تا ہے ایک کو
طرف حبیب کے
بعضے نسخون مین ۱۲
عنقریب کہیرے گی تجکو
موت اوسکی
یعنی لفظ قبر

۲ ۳

مرے کوے کو اوس گڑہے مین ڈال دیا پہر ریت اوسپر ڈالکر خوب ایک تودہ بنا دیا قابیل نے معلوم کیا کہ مردیکو اسی طور سے دفن کرنا چاہیے پس اپنے بھائی کو اسی طور سے دفن کر دیا اور قبر بنا دی پہر حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی تو فرشتے نازل ہوے اور اونکی اولاد کے سامنے اونکو تجہیز و تکفین کرکے قبر مین دفن کیا اوس روز سے یہی طریقہ معمول ہوگیا اور یہہ تعلیم آلہی پہلے بار قابیل کی اولاد کو اوسکے استعداد کے قصور کے سبب کوے کے واسطے سے واقع ہوئی اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو فرشتونکے واسطے سے تعلیم فرمائی پس یہہ ایک نہایت بڑی نعمت ہے کہ اپنے بندونکو مرحمت کی ہے ورنہ مردیکی لاش کو اور جانورونکی طرح گہسیٹوا کے پہینک دیا کرتے اور وہ لاش ذلیل دہرا اودہر ماری ماری پہرتی اور جب سڑتی گلتی تو لوگ اوسکی بدبو سے تنگ ہوتے اور بدگوئیان کرتے پہر درندے اور پرندے اوسکے اعضا کو گلی کوچہ مین لیے پہرتے اور ناپاک جانورون مردار خورونکی خوراک ہو جاتی اور توقیر و عزت اوسکی لوگونکی نظر و ہین نرہتی پس اوسکی عزت و تعظیم کے لیے یہہ بات غیب سے تعلیم فرمائی اب آئے ہم اس بات پر کہ ہندو مردے کو جلاتے ہین اور کہتے ہین کہ آگ ہر چیز کو پاک کرنیوالی اور ہر بدبو کو مٹانیوالی ہے سو جن لوگونکو سڑانا منظور ہے وہ دفن کرتے ہین والا آگ مین جلانا بہتر ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ آگ خائن ہے جو چیز اوسکو سونپو وہ کہا جاتی ہے اور زمین امانت دار ہے جو چیز اوسمین دفن کرو وہ باقی رہتی ہے پس مردیکو زمین مین رکہنا بہتر ہے اس سے کہ خائن کو سونپین اسواسطے آدمی کی بلکہ بعضے جانورونکی بہی عادت ہے کہ جس چیز کو چاہتے ہین محفوظ رکہنا مثل مال و خزانہ کے تو زمین مین دفن کرتے ہین اور جب چاہتے ہین کہ نیست و نابود کرین کسی چیز کو تو جلا دیتے ہین اور آدمی کو اوٹہنے کا انتظار اور ارواح کے داخل ہونیکا اپنے چہوٹے ہوے جسمو نمین درپیش ہے پس مردیکو آگ مین جلا دینا اس انتظار کے خلاف ہے اور دوسرے یہہ کہ مردیکی کمال حقارت ہے کہ آگ مین جلا کر اوسکی خاک کو ہوا مین اوڑا دین جس عمدہ چیز کی توقیر کرتے ہین تو اوسکو زمین مین گاڑ رکہتے ہین اور حقیر و بری چیز کو جلا دیتے ہین اور وہ جو کہتے ہین کہ آگ بدبو کو دفع کرتی ہے اور زمین اوسکے برخلاف سڑا دیتی ہی پس یہہ اوسوقت برا ہو کہ اوس چیز کا پہر نکالنا منظور ہو اور جب اوسکو زمین ہی مین چہوڑنا مقصود ہو تو پہر سڑنے گلنے سے کیون حقارت لازم آوے کیونکہ لوگونکو تو اوسکا کچہہ حال معلوم ہے ہنین ہوتا اور باوجود اس بات کے یہی کتنی رطوبتین بدن کی گل سڑکے خشک ہو جاتی ہے اور اعضا سب اپنے شکل پر رہتے ہین پس ایسا ہوتا ہے جیسے آدمی اپنی زندگانی مین سوتا تہا ویسا ہی اب بہی ہوتا ہے برخلاف جلانیکے کہ آگ اوسکے اعضا کا نام و نشان بہی ہنین چہوڑتی اور یہہ بہی ہے کہ آدمی کی خلقت خاک سے ہے تو بموجب کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کے اوسکو اپنی اصل کی طرف پہنچا دینا چاہیے برخلاف آگ کے کہ جن و شیاطین کا مادہ ہے پہر جب آدمی کے بدن کو مرنیکے بعد اوسمین جلاتے ہین تو اوسکے روح لطیف آگ کے دہوین سے ملکر شیاطین و خبات کے ساتہہ کمال مشابہت پیدا کرتی ہے اور اسی سبب سے اکثر روحین اون لوگونکی کہ جلائی جاتی ہین بعد موت کے شیاطین کا حکم پیدا کرتے ہین اور آدمیونسے چمٹتے ہین اور ایذا دیتی ہین اونکو پس دفن کرنے مین اوس شی کا رجوع کرنا ہے

بیان مردون کے جلانے کا عیب

اوسکی اصل کی طرف اور جلانے مین اوسکے برخلاف ہے نقل کرتے ہین کہ اسلام کے زمانیکی ابتدا مین
ایک لشکر اہل اسلام کا سیستان کے ضلع مین گیا تو ایک حاقل ہند کا بہی اسلام کی چال ڈہال دیکہہ
کر او سوقت مین وہ مذہب نیا تہا وہان گیا سو اہل اسلام کی وضع اور آئین دیکہکہ کہنے لگا کہ تمہارے
سب چیزین اچہی ہین لیکن مردیکو دفن کرنا اور آگ مین نہ جلانا بہتر نہین کیونکہ دفن کرنا بدبوئی پیدا
کرتا ہے اور جلانا بدبو کو مٹا دیتا ہے اتفاقاً ایک عالم فقیہ بہی وہان وارد تہے اوس ہندو سے کہا کہ
مین تجہسے ایک بات پوچہتا ہون پہلے تو اوسکا جواب دے پہر تیرے اعتراض کا جواب دونگا
اوس ہندو نے کہا پوچہو تب عالم نے کہا کہ بہلا اگر کوئی شخص ایک ملک مین وارد ہو کر کسی عورت سے
نکاح کرے اور ایک عورۃ کو پکانیکے لیے نوکر رکہے اور اوس منکوحہ سے ایک لڑکا پیدا ہو پہر اگر
اوس شخص کو سفر کا اتفاق ہو تو اوس لڑکیکو کسکے سپرد کرے اوس پکانیوالیکے یا اوس لڑکیکے ماں کے
اوس ہندو نے کہا کہ ماںکے ہوتے اوس پکانیوالیکے ہرگز نہ سپرد کرنا چاہیے کیونکہ وہ لڑکا اپنے ماں کا
بیٹا ہے پکانیوالیکا تو ہے ہی نہین اوس عالم نے کہا کہ خوب کہا تو تو اب اپنے اعتراض کا جواب سُن
کہ روح جب دنیا کے گہر مین آئی تو ایک بدن زمین سے بنا کر اوسکو عنایت ہوا اور ہمیشہ غذا اور دوا
اور لباس اور رہنے سہنے کی جائے اور طرح طرحکے فائدے اوسکو زمین سے پہنچائے اور آگ سوائے
پخت و پز کے آدمی کے کچہہ کام نہین آتی کمال فائدہ آگ کا یہہ ہے کہ جو کچی چیزین زمین سے
اوگی ہین اونکو پکا دیتی ہے پس آدمی کے ماں زمین ہے جن اوسکے آگ ہے جسوقت روح
نے کہ بدن کے باپ کی مانند ہے چاہا کہ عالم برزخ کو جاوے ناچار بیٹے کو کہ بدن ہے اوسکی ماں کی
حوالہ کیا چاہیے نہ اوس پکانیوالی کو ہندو نے سُنا اور قبول کیا اور قائل ہوا حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ دفن کا طریقہ آدمی کے حق مین بڑی نعمت ہے اور فقط اسی نعمت پر اوسکے حق مین اکتفا نہیں
فرمایا بلکہ ثُمَّ إِذَا شَاءَ الخ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ **عزیزی روح**
پہر جسوقت کہ چاہا زندہ کیا اوسکو **فتح** پہر جب چاہا اوٹہا نکالا اوسکو **موضح تفسیر**
پہر جب چاہیگا زندہ کرکر اوسکو قبر سے باہر نکالیگا کہ بدلہ اپنے کاموںکا آخرت کے عالم مین ابدالآباد
تک چکہے اور ہمیشہ کی زندگانی پاوے ہرچند کہ یہہ نعمت اب تک وقوع مین نہین آئی ہے کہ نعموں
معلومہ مکفورہ مین گنی جاوے لیکن عاقل کو تہوڑے سے خیال کرنے مین معلوم ہوجاتا ہے کہ جو
اس حالت مین کسی چیز نے اللہ تعالے کی مشیت سے مخالفت نہین کی ہے تو اوس حالت مین
بہی اٹہنا اور جینا اوسکی مشیت سے مخالفت نکریگا اسلیے اس نعمت کو مشیت کے وقت پر
متعلق فرمایا ہے اور آدمی کی ابتدائی خلقت دلیل صریح اور برہان واضح ہے اوسکی دوسری بار
کی خلقت پر اور اس نعمت کا بہی اگر آدمی نادانی اور جہل سے انکار کرے تو اوسکی نادانی
اور حماقت سے خالی نہین ہے اور اگر کسیکو یہہ شبہ گذرے کہ ہمکو جو اس عالم مین بہ نسبت اور
مخلوق کے جینے اور مرنے مین معزز و ممتاز فرمایا ہے تو آخرت مین بہی میرے ساتہہ اسیطرح سے

قصہ ایک ہندو اور ایک عالم کا

سلہ مکفورہ جن نعمتون کی ناشکری کرتے ہین ۱۲

بخوبی پیش آوینگے کہ تو اختہ را نباید انداخت و عزیز کردہ خود را ذلیل نباید ساخت اور یہہ بھی ہے کہ مین دوسری
بار روح بدن مین ڈالنے کے بعد بھی انسان ہی ہوگا اور انسانیت البتہ موجب اکرام و تعظیم کی ہے تو
اس گمان و شبہ کے دفع مین فرماتے ہین کلا الخ ہ عن بزی ہ ثُمَّ اِذَا شَآءَ الخ یعنی پھر جب
چاہیگا زندہ کرنا اور نکالنا اوسکا قبر سے زندہ کرکر نکالیگا اوسکو اسمین قید مشیت یعنی چاہنے کی اسلیے
لگائی کہ وقت قیامت کے آنیکا معلوم نہین کسیکو سوائے اللہ تعالے کے اگرچہ وقت موت کا بھی معلوم
نہین لیکن ظاہرا حد اوسکی معین ہے مثلا ڈیڑہ سو برس یا کچھہ کم و زیادہ بخلاف قیامت کے کہ اوسکا
وقت بالکل معلوم نہین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ میت اگر ہے اہل سعادت سے تو اوٹھانا اوسکا
اہل سعادت کے قبور سے ہوگا اگرچہ دفن کیا گیا ہو قبور اہل شقاوت مین اور اگر ہے اہل شقاوت سے
تو اوٹھانا اوسکا بھی ہوگا اہل شقاوت کی قبور سے اگرچہ ہو مدفون اہل سعادت کے قبور مین اور اسلیے کہا ہے
صاحب مشارق نے اپنے کتاب کے خطبہ مین ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ یعنی جب چاہیگا اللہ
جگہ سے اوٹھاویگا اوسکو اسلیے کہ جو کوئی دفن کیا جاتا ہے مکہ مین اور لائق نہین ہوتا وہانکے تو نقل کرتے
ہین اوسکو فرشتے اور جگہہ اور حدیث مین آیا ہے مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ نَقَلَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ حَتّٰى يُحْشَرَ مَعَهُمْ
اور آور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی مرتا ہے عمل کرتا ہوا قوم لوط کا لیجاتی ہے اوسکو قبر اوسکی یہانتک
کہ ہوتا ہے ساتھہ اونکے اور اوٹھایا جاویگا ساتھہ اونکے روز قیامت کے کما فی الدرر المنتثرة للامام
السیوطی رحمہ اللہ اور نقل کیا گیا ہے کہ ایک شخص ابن ہیلان نام بڑا رافضی تھا صحابہ کے حق مین
بہت بد کہا کرتا اور اور بھی گناہ کرتا ناگہان وہ ڈبا تھا ایک دیوار وہ اوسپر آپڑی اور وہ مرگیا پھر دفن
کیا گیا بقیع مین پس پائی گئی دوسرے دن دفن کے وہ قبر کہ جسمین دفن کیا گیا تھا وہ دریدہ پائی
گئی وہ مٹی کہ قبر مین سے نکلی تھی تا کہ اوس نشان سے وہ قبر ملے اوسپر بھی بدستور لگی دیکھین قبر و نشان
ایک جماعت کثیر نے یہہ معاملہ دیکھا اور لوگ آتے تھے دیکھنے کو اور بڑی شہرت ہوئی اسکی اور گنتے تھے
اسکو لوگ اللہ تعالے کی قدرت کی نشانیون سے حاصل یہہ کہ اوسکے افعال بد سے وہ مع قبر کے اور جگہہ
پہنچایا گیا اور منقول ہے کہ ایک شخص صالح کہ مدینہ مین مرا نہین تھا خواب مین کسینے اوسکو دیکھا کہ وہ
کہتا ہے دیکھنے والیکو کہ سلام کہنا میرے اولاد کو اور کہنا کہ مین اوٹھا کر دفن کیا گیا بقیع مین عباس
کی قبر کے پاس پس جب چاہین میری زیارت کرنی تو وہان آکر کھڑے ہون اور سلام و دعا کرین
میرے لیے کذا فی المقاصد الحسنة للسخاوی ہ دوم ہ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ نہہ عمل مین نہ لایا جو
کچھہ کہ فرمایا تھا اوسکو ہ فتح ہ کوئی نہین پورا نہ کیا جو اوسکو فرمایا ہ موضح تفسیر کلا
یعنی نہین نہین ایسا گمان کرنا بیجا ہے کہ اول کا اکرام اس جہت سے تھا کہ ابھی وہ گنہگار نہین ہوا تھا
اور بعد گناہ کرنے کے پھیر لانیکے وقت ہر چند کہ پھر بھی اوسکو انسان ہی کرینگے لیکن گنہگار انسان
کہ مصدر گناہ ہو چکا ہے پس حال اعادے کی حالت کو پہلی حالت پر قیاس کرنا نہ چاہیے اور بزرگی
سابق کی پانیسے بزرگی لاحق یعنی بعد کا امیدوار نہ ہوا چاہیے اور کسطرح سے آدمی بزرگی لاحق

کی امید سے اپنی خاطر جمع کریگا اور او سپر ہو لیگا کہ چال وحال تو اوسکا یہہ ہے لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ہنوز تمام نہین کیا اور سر انجام کو نہین پہنچایا ہے او سچیز کو کہ اوسکو فرمائی ہی اوسکے خالق و عزت بخشنے والے نے اور اگر اوسکے فرمان کو بجالاتا اور عہد سے بندگی کے برآتا تو البتہ توقع عزت و اکرام کی اوسکو بجا تہی اور اب تقصیر اور نا فرمان برداری کی صورت مین خوف کرنا چاہئے اور امید وار ذلت و خواری کا رہنا چاہئے اور وہ جو کہتے ہین کہ نو خستہ را نباید انداخت و عزیز کردہ خود را ذلیل نباید ساخت وہم کے خلاف ہے بلکہ بہت سی چیزین ہین کہ بعد اکرام کے لائق تذلیل و تحقیر کے ہو جاتی ہین اور اگر اسباب مین کچہہ شک ہو تو فَلْيَنظُرِ الْاِنسَانُ الخ ۂ عزیزی ۂ فَلْيَنظُرِ الْاِنسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۂ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۂ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۂ پس چاہیے کہ دیکہے آدمی طرف کہانے اپنے کے طرف اسکے کہ ہمنے گرایا پانی کو گرانے کر پہر پہاڑا ہمنے زمین کو پہاڑنے کر ۂ فتح ۂ اب نگاہ کرے آدمی اپنے کہانیکو کہ ہمنے ڈالا پانی اوپر سے پہر چیرا زمین کو پہاڑ کر ۂ موضح تفسیر فَلْيَنظُرِ الخ پہر چاہیے کہ آدمی اپنے خوراک کی طرف دیکہے کہ کسطرح کا ناپاک فضلہ ہو جاتی ہے بعد اسباب کے کہ نہایت عزت اور ستہرائی اور احتیاط سے پالی جاتی ہے اور وہی عنایتین اللہ تعالی کی اوسکے پیدا کرنے مین صرف ہوتی ہین جو آدمی کے پیدا کرنیمین صرف ہوتی ہین چنانچہ اسبات مین بخوبی غور کرے کہ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ الخ تحقیق ہمنے گرایا پانی آسمان سے جیسا کہ حق گرانیکا ہے کہ آدمی کے نطفہ کے گرانے سے کہین زیادہ کہیت سبب ہے پہر پہاڑا ہمنے زمین کو جیسا کہ حق پہاڑنیکا ہے کہ کہولنے سے بچہ دان کے کہ آدمی کے تولد کے لیئے کہولا جاتا ہے بہت زیادہ ہے ۂ عزیزی ۂ

فَاَنۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۂ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۂ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۂ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۂ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۂ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۂ پہر اگائی ہمنے اوس زمین مین دانے اور انگور اور سپست یعنی شلغم وغیرہ اور زیتون اور درخت کہجور کے اور باغ بہت درختونکے اور میوے اور چارہ جانور ونکا واسطے منفعت تمہارے کے اور چارپایون تمہارے کے ۂ فتح ۂ پہر اگایا اوسمین اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کہجورین اور باغ گہنے اور میوہ اور دوب کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چارپایونکے ۂ موضح تفسیر فَاَنۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا پہر اگائے ہمنے زمین مین دانے کہ قوت کے قابل ہین جیسے گیہون اور چنے وغیرہ وَعِنَبًا اور انگور کہ قوت بہی ہے اور میوہ بہی اور دوا بہی اور شراب بہی وَقَضْبًا اور جڑین جو قابل کہانیکے ہین جیسے شلغم اور گاجر اور چقندر اور شکر قند کہ کہانیمین نہایت قوۃ بخشتی ہین پہر اگر انکو کچی کہاؤ تو حرارت اور تشنگی کو دفع کرتے ہین اور اگر پکاؤ تو معقول سالن ہے اور اگر مربا یا آچار بناوین تو میوے کا حکم پیدا کرتے ہین وَّزَيْتُوْنًا اور زیتون کو کہ تیل بہی ہے اور سالن بہی ہو سکتا ہے وَنَخْلًا اور کہجور کہ قوت بہی ہے اور میوہ بہی اور سالن بہی وغیرہ ذلک بہت کام آتی ہے وَحَدَآئِقَ اور باغ چاردیواری کے کہ اوسمین طرح طرحکے میونکے اور دوائیکے درخت بوتے ہین اور جمتے ہین غُلْبًا گہنے درختونکے کہ اونکی ٹہنیان موٹی موٹی ہین وَفَاكِهَةً

یعنی ... کرکے تفسیر عزیزی ۔ عزیز ... حضرت ... مین ... کس ... کو بجا آورد ...

اور اور قسم کے میوے کہ باغوں مین نہین ہوتے بلکہ جنگل اور پہاڑونمین ہوتے ہین وَّ اَبًّا اور سب طرحکی گہاس کہ خود بخود اوگتی ہے اور اوسکو کوئی بوتا نہین مَّتَاعًا الخ کام چلانیکو تمہارا اور تمہارے چارپایونکا کہ بعضی قسمین اون چیزونمین سے جو مذکور ہوئی ہین خاص ہین جانورونکے واسطے جیسے گہاس پہوس اور بعضے مشترک ہین آدمیون اور جانورونمین جیسے اناج کے دانے اور بعضے اس قسم کی ہین کہ اچہی اچہی اونمین سے آدمی کہاتے ہین اور بہوسی اور چہلکے اور گٹہلیان اور پتے اونکے جانور کہاتے ہین پہر کہانیکے بعد کسقدر ذلیل و خوار ہوجاتے ہین کہ نجاست اور گوبر ہوجاتا ہے اور اوسکو گہر والے دور پہینک دیتے ہین اور اوسکی بدبو کے سبب سے اوس سے نفرت کرتے ہین اب اوس پہلے اکرام کو اور اس پچہلی ذلت کو قیاس کرے اور مغرور نہووے بڑا فرق ہے سبحان اللہ کہ آدمی کی خوراک کو عزت اور بزرگی دیکہ جہٹ پٹ ذلیل اور خوار کر ڈالتے ہین کہ غلیظ ناپاک ہوکے باہر نکلتا ہے اور آدمی خوب اسکو جانتا ہے اور بزرگی آدمی کی بعد مدت دراز کے ذلت سے بدلی جائیگی اور اس مدت کی حد معین ہے وہ یہہ ہے فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ؕ

عزیزی ؕ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۙ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۙ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ۙ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ؕ پس اوس وقت کہ آوے آواز سخت اوسدن کہ بہاگیگا آدمی اپنے بہائی سے اور اپنی مان سے اور اپنے باپ سے اور اپنے بیوی سے اور اپنے فرزندونسے ؕ **فائدہ** ؕ پہر جب آوے وہ غل جسدن بہاگے مرد اپنے بہائی سے اور اپنے مان سے اور اپنے باپ سے اور اپنے ساتہہ والونسے اور اپنے بیٹونسے ؕ **موضح** ؕ **تفسیر** فَاِذَا الخ پہر جب آوے وہ غل کہ بہرے کردے جہان والونکے کان اور یہہ اشارہ ہے صور پہونکنے کی طرف یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ جسدن کہ بہاگیگا آدمی اپنے بہائی سے باوجود اسکے کہ اوسکو سب غیرونسے زیادہ دوست رکہتا ہے اور بچپن سے اوسکے ساتہہ الفت رکہتا تہا اور مدد اور تائید آپس مین ایک دوسرے کی کرتا تہا وَ اُمِّهٖ اور اپنی مان سے کہ اوسکو بہائی سے بہی زیادہ دوست رکہتا ہے اور اسکے ذمہ پر حق بہی اوسکے بہت ہین وَ اَبِیْهِ اور اپنے باپ سے کہ اوسکی تعظیم مان سے بہی زیادہ ہے اور حق بہی اوسکا بڑا ہے وَ صَاحِبَتِهٖ اور اپنی جورو سے کہ آدمی کو مان باپ سے بہی زیادہ عزیز ہوتی ہے کیونکہ اوسکے ساتہہ دم مرگ تک صحبت منظور ہوتی ہے وَ بَنِیْهِ اور اپنے بیٹون سے کہ بیٹے آدمی کو عورت سے بہی زیادہ پیارے ہین اسلیے کہ اونکو اپنے مرنیکے بعد اپنا قائم مقام جانتا ہے اور ذکر کرنے مین ان قرابتونکے ترقی کرنا ادنی سے اعلی کی طرف ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ جو آدمی باوجود ان قرابتونکے اقرباسے بہاگیگا تو غیرونسے بطریق اولی بہاگیگا اور کہتے ہین کہ اول جو شخص کہ اپنے بہائی سے بہاگیگا وہ قابیل ہوگا کہ ہابیل سے بہاگیگا کہ دنیا کے خون کے عوض مین اوسکو پکڑے نہین اور اول جو شخص کہ اپنے مان اور باپ سے بہاگیگا حضرت ابرہیم علیہ السلام ہونگے کہ مبادا شفاعت کے واسطے الحاح و زاری کرین اور اونکے حق مین شفاعت مقبول نہین ہے اور اول جو شخص کہ اپنے بیوی سے بہاگیگا حضرت

اور لوط علیہما السلام ہونگے کہ اون دونونکی بیبیان منافق تہین اور منافق کے حق مین بہی شفاعت
قبول نہین اور اول جو شخص کہ اپنے بیٹے سے بہاگیگا حضرت نوح علیہ السلام ہونگے کہ اونکا بیٹا کنعان
کافر ہا اور علمانے اختلاف کیا ہے آدمی کہ اوسدن اپنے اقربا سے بہاگنے کی کیا وجہ ہوگی بعضے
کہتے ہین کہ حق کے طلب کے خوف سے کہ جو کچہہ مجہسے اوسکے حق تلفی ہوئی ہے مبادا کہ مجہے
دیکہہ کر طلب کرنے لگے جیسے مفلس آدمی قرضخواہ سے بہاگتا ہے اسیواسطے حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ قیامت کے دن آدمی اپنے آشناؤن اور دوستونسے زیادہ بہاگیگا غیرون نا آشناؤن کی
نسبت کیونکہ دنیا مین اونسے کچہہ معاملہ نہ رکہتا تہا کہ مطالبہ کا خوف ہو اور بعضون نے کہا ہے
کہ مدد اور شفاعت کے خوف سے بہاگیگا کہ ایسا نہو کہ اون ناتیوالیکو یا آشنا کو دوزخ کو لیچلین اور حکم
اوسکے چہڑانیکے لیئے اپنی نیکیون سے کچہہ دینا پڑے یا اوسکے کچہہ گناہ اپنے ذمہ پڑین چنانچہ
قحط سالی مین بہی اسی قسم کے خوف سے اپنے اقربا سے کم التفات کرتا ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ اس سبب بہاگیگا کہ تکلیف وعذاب اونکا دیکہا نہ جاویگا اور قدرت شفاعت کی اور طاقت نیکیان
دینے کی بہی نرکہتا ہوگا ناچار اونکی نگاہ ہونسے چہپ جاویگا اور صحیح یہہ ہے کہ ان سب جہتونکے
سبب بہاگیگا کوئی تو ایک جہت سے کوئی دو جہت سے کوئی تینون جہتونسے بلکہ اوس دار وگیر کے
دن ہر شخص اپنے حال مین گرفتار ہوگا اور دوسرے کی طرف کچہہ التفات نکریگا جیسا کہ فرماتے ہین
لِكُلِّ امْرِئٍ الخ **عزیزی** ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ ؕ ہر شخص کو اونمین
اوسدن ایک شغل ہوگا کہ کفایت کریگا اوسکو ؕ **فتح** ؕ ہر مرد کو اوسدن ایک فکر لگا ہے
جو اوسکو بسہے ؕ **موضح** ؕ **تفسیر** ہر شخص کیلیے ان تینون مین سے کہ مذکور ہوئے ایک
حالت ہوگی کہ کفایت کریگی اوسکو غم اور تشویش پہنچنے مین اور اتنی فرصت نہ پاویگا کہ دوسری
حالت کی طرف متوجہ ہو اور خبر لے پہر جب ایسا حادثہ ہوگا تو لوگ عزت اور ذلت مین مختلف ہو
جاوینگے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ الخ **عزیزی** ؕ درباب مشغولی قیامت کے فریدالدین عطار قدس سرہ
فرماتے ہین ؎ کشتی آورد در دریا شکست ؕ تختہ زان جملہ بربالا نشست ؕ گربہ و موشے دران
تختہ بماند ؕ کارشان بایکدگر بگسیختہ بماند ؕ نہ گربہ موش را رائے گریز ؕ نہ بموش آن گربہ را چنگال تیز
ہر دو شان از ہول دریائے عجب ؕ در تحیر باز ماندہ خشک لب ؕ در قیامت نیز این غوغا بود ؕ
نیستی آنجا نے تو و نے ما بود ؕ اور حدیث مین آیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ کیونکر
اوٹہائے اور جمع کئے جاوینگے لوگ فرمایا حُفَاةً عُرَاةً یعنے ننگے پانو ننگے بدن کہا عائشہ نے
ہائے کمبختی عورتین مردونکے ساتہہ ننگے پانو ننگے بدن اوٹہین گی پس پڑہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہی آیۃ لِكُلِّ امْرِئٍ الخ یعنے ہر ایک اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا کہ کوئی کسیکو دیکہیگا نہین
اور بہاگنا بخوف مطالبہ کے ہوگا کہ کوئی کہیگا کہ تونے اپنے مال سے خبرگیری میری نکی ماں باپ
کہینگے کہ قصور کیا تونے ہمسے سلوک کرنے مین اور بیوی کہیگی کہ کہلایا تونے مجکو مال حرام اور فلانی فلانی

حق تلفی میری کی اور بیٹے کہینگے کہ نہ تعلیم کیا تونے مجکو اور راہ حق نہ بتائی تونے مجکو یا پرا جانکر بہاگین گے جیساکہ ابن عباس سے منقول ہے کہ ابراہیم بہاگینگے اپنے باپ سے الی آخرہ جیساکہ اوپر ذکر کیا گیا اور ایسا ہی وہ ہے جو روایت کیا گیا ہے کہ آدمی بہاگیگا اپنے یار دوستے اور اقربا سے تاکہ نہ دیکہین اوسکو اوس برے حال مین کہا ہے بعض مشائخ نے کہ جو کوئی مشغول ہو آج ساتہہ نفس اپنے کے پس وہ کل کو بہی مشغول ہوگا ساتہہ نفس اپنے کے اور جو کوئی آج مشغول ہے ساتہہ رب اپنے کے پس وہ کل کو بہی اپنے رب کے ساتہہ مشغول ہوگا اور کہا یحیے بن معاذ نے کہ جب مشغول یعنی غافل کیا تجکو تیرے نفس نے دنیا و عقبی مین تیرے رب سے کہ دنیا مین تو طلب مراد اور اتباع شہوات یعنی خواہشون مین رہا اور آخرت مین مشغول رہا اپنے حال مین جیساکہ خبر دی اللہ تعالے نے ساتہہ قول اپنے کے لکل امرئ الخ تو پس کب فارغ ہوگا تو معرفت وطاعت رب اپنے کے لیے ﴿ تفسیر روح البیان ﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ۝ کتنے موہنہ اوس دن روشن ہونگے ہنستے اور خوش ہونگے ﴿ فتح ﴾ کتنے موہنہ اوس دن روشن ہین ہنستے خوشیان کرتے ﴿ موضح ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ کتنے موہنہ روشن ہونگے اسلیے کہ ایمان کا نور اونکے باطن سے ظاہر کی طرف جلوہ فرماویگا اور اونکے چہرونکو روشن کریگا ضَاحِكَةٌ ہنستے ہونگے انعام واکرام کی توقع پر کہ آثار اوسکے اپنے مین دیکہینگے مُسْتَبْشِرَةٌ خوشیان کرتے اسواسطے کہ دم بدم انعام واکرام مین زیادتی پاوینگے اور اسباب خوشی وخورمی کے روز بروز بڑہتے جاوینگے ﴿ عزیزی ﴾ ابن عباس سے منقول ہے کہ یہہ موہنہ کی روشنی بسبب قیام لیل یعنے تہجد کے ہوگی اور حدیث مین آیا ہے کہ جو رات کو نماز بہت پڑہیگا اچہا ہوگا چہرہ اوسکا دن کو اور ضحاک سے ہے کہ بسبب نشان وضو کے یہہ حال ہوگا اور کہا سہل رحمہ اللہ نے کہ چہرے روشن ہونگے بسبب نور توحید اور اتباع سنت کے ﴿ روح ﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ اور کتنے موہنہ ہونگے اوس دن غبار رہیگا غالب آویگی اونپر تاریکی ﴿ فتح ﴾ اور کتنے موہنہ اوس دن اونپر گرد پڑی ہے چڑہی آتی ہے اونپر سیاہی ﴿ موضح ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ اور کتنے موہنہ اوس دن اونپر سیاہی اور گرد وغبار ہوگا بسبب ظاہر ہونے گناہونکے تاریکی کے کہ باطن مین اونکے گہر کر گئی تہی اور تہہ نشین ہوگئی تہی اوسوقت ظہور کریگی چڑہی آتی ہے اونپر سیاہی اور یہہ سیاہی ہرچند کہ کفر کا اثر ہے اور کفر دل کی تہ مین ہوتا ہے کہ گناہونکی سیاہی سے بہی پوشیدہ ہے لیکن کفر کے غلبہ کے سبب سے غالب ہوکر ظہور مین گناہونکے تاریکی کے اوپر آجاویگی جیسے تیل کہ ہرچند اوسکو پانی کے نیچے کرین اوپر آجاتا ہے ﴿ عزیزی ﴾ أُولَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ یہہ جماعت یہہ ہین کافر بدکار ﴿ فتح ﴾ وہ لوگ وہی ہین منکر ڈہیٹہ ﴿ موضح ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ یہہ لوگ موہنہ کالے یہی ہین کافر بدکار کہ کفر بہی کرتے تہے اور گناہ بہی اسکے کمال ذلت اور خواری کے سزاوار ہوے اور اونکی انسانیت کچہہ کام نہ آئی اور اکرام کے لائق نہوے باوجود اسکے کہ پہلے بار دنیا کی پیدائش مین وہ لوگ معزز ومکرم تہے اور

عنایت الہی اونکی پرورش سے لیئے مصروف ہوئی تہی اور جمع ہونا اس قسم کے دو رنگونکا خاصہ اون لوگونکا ہے کہ کفر اور گناہ دونون کرتے تہے اور جو لوگ کہ فقط کفر یا فقط گناہ کرتے تہے اونکے لیئے ایک ہی رنگ پر اکتفا کیا جاویگا اور گناہونکا رنگ سیاہ میٹیلا ہوگا اور کفر کا رنگ کالا ہنوز آب باقی رہا یہان پر ایک سوال وہ یہہ ہے کہ اول مین اس سورۃ کے جناب باری کا عتاب اپنے پیغمبر جلیل القدر مذکور ہے پس نازل کرنیمین اس قصے کے قرآن مجید مین کیا حکمت ہے ظاہر تو عقل سے یون مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عتاب خطاب کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زبانی ارشاد فرماتے اور وہ پیغمبر علیہ السلام کو خبردار کردیتے اور حال یہہ ہے کہ یہہ قصہ قرآن مجید مین نازل ہوا اور صد تون قرآن تک زبانپر تلاوت کرنیوالون اور قاریون کے جاری رہیگا اور بار بار یہہ قصہ لوگونکو یاد آویگا جواب اسکا یہہ ہے کہ اس قصہ اور خفگی مین فائدے بہت سے تہے آداب اور تعلیم اور ارشاد کے اور قاعدے حسن اخلاق کے تو چاہا کہ اس قصے کو تمام فائدونکے ساتہہ قرآن مجید کا جز کردین تاکہ لوگ دمبدم اوس سے فیضیاب ہون اور محروم نرہین اور اون سب فائدونمین سے کہ اس قصہ مین ہین کتنے اونمین سے بیان کیے جاتے ہین اور باقی کو سمجہنے والیکی عقل کامل پر سونپتے ہین اول فائدہ یہہ ہی کہ کبہی کبہی پیغمبر علیہم السلام بہی اجتہاد کرتے ہین اور اپنی عقل کے زور سے [illegible] قواعد سے ایک حکم دریافت کرتے ہین اور وہ حکم خطا ہوجاتا ہے تو حضور خداوندی سے پیغمبر فورا اوس خطا پر جلد آگاہ کردیتے ہین چنانچہ اس قصے مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یون سمجہے کہ عام کے نفع کو خاص کے نفع پر مقدم رکہنا چاہیے اور اسلام کی دعوت کو قران کی تعلیم پر ترجیح دینا چاہیے اور اس راہ سے بڑکے ہوے لوگونکو بلانا چاہیے اور جو شخص کہ خود بخود طالب و شوقین ہے فی الفور اوسکی طرف التفات کرنا نچاہیے کہ ارادت اور شوق اوسکا اوس مطلب تک پہنچا ویگا اور اس سمجہہ مین خطا واقع ہوئی کہ اس صورت مین عام کا نفع موہوم تہا اور خاص کا ظاہر اور عام کے نفع کو خاص کے نفع پر اوس وقت مقدم کرتے ہین کہ دونون معلوم ہون یا دونون موہوم پس موہوم کو معلوم پر ترجیح دینا شرع کے قاعدے کے خلاف ہے اور اسلام کی دعوت کو قرآن کی تعلیم پر اوس وقت ترجیح دینا چاہیے جبوقت دعوت اسلام کا قبول ہونا یقینی ہو اور جو یقین قبول ہونیکا نہو تو لازم کرنا حجت کا ایکبار سننے ہی سے ہوجاتا ہے حاجت خوشامد کی نہین دوسرا فائدہ یہہ ہے کہ کبہی ایسی چیز پر کہ گناہ ہونا اوسکا ابہی معلوم نہین ہوا ہے لیکن باعتبار گناہ کرنیوالیکے حال کے اور عالی منصبی کے سبب سے کو کہ نا معلوم ہو تو بہی خفگی اور شکوہ متوجہ ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو منع ہونا اس فعل کا معلوم نتہا اوسپر بہی خفگی ہوئی تیسرا فائدہ یہہ ہے کہ جب تعظیم کے لیے رعایت تعظیم کی ضرور ہے گو کہ وہ اوس تعظیم پر مطلع نہو کیونکہ وہ اندہا نابینائی کے سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک کی کیفیت سے کہ ترش ہے یا خندان ہے اور میری طرف متوجہ ہین یا مونہہ پہیرے ہین کچہہ خبر نرکہتا تہا کہ رنجیدہ ہو لیکن ازبسکہ ایماندار تہا اور خدا کی راہ کا طالب تو تعظیم اوسکی ضرور تہی

پس اوسکی تعظیم ترک کرنے پر غصہ ہوا اسلیے حدیث مین وارد ہے کہ ترک السلام علی الضریر خیانۃ کیونکہ وہ
اگرچہ سلام نکرنیسے رنجیدہ ہنوا لیکن اسلام کا حق تو تلف ہوا چوتہا فائدہ یہہ ہے کہ کفار کیطرف میل کرنا
اگرچہ باعتبار ایک غرض شرعی نیک کے اجازت ہی لیکن ضرر سے خالی نہین ہے پانچوان فائدہ یہہ
کہ اہانت اور موہنہ پہرانا مسلمان سے اگرچہ بے قصد ہو توبہی قباحت سے خالی نہین چہٹا فائدہ یہہ
کہ دوستونکو خفگی اور تنبیہ اونکی تقصیرات پر کرنے چاہیے کہ دوستی کے باقی رہنے کا نشان ہے وَیَبْقَی
الْوُدُّ مَا بَقِیَ الْعِتَابُ غصہ کرنا اوسوقت موقوف کرتے ہین کہ دوستی موقوف کرنی منظور ہوتی ہے اور
ساتوان فائدہ یہہ کہ اگر کسیکو ایک عہدہ پر مقرر فرماوین ہرچند کہ وہ سرکار کا مقرب اور عالی رتبہ ہو
ہرگز اوسکے حال اور کامونکے پوچہنے سے غافل ہونا نہ چاہیے کہ یہہ پوچہہ پاچہہ بادشاہی اور حکومت
کی شرط ہے اور کارگذارونکو یونہین مطلق العنان چہوڑنا رخنہ ڈالنا ہے سلطنت مین اٹہوان
فائدہ یہہ کہ کسیکو اگرچہ ظاہر مین حقیر نظر آتا ہو حقیر نہ جاننا چاہیے کیا معلوم ہے کہ اوسکا اللہ تعالی
کے نزدیک کیا مرتبہ ہے ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر ؁ توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد
وہ نابینا ظاہر مین فقیر حقیر معلوم ہوتا تہا اور اوسکے سبب سے سب مخلوقات کے سردار پر عتاب ہوا
نوان فائدہ یہہ کہ طالب علم کو اگرچہ موانع پیش آوین لیکن طلب علم نہ چہوڑے کیونکہ وہ اندہا
فقیر بہی تہا اور اوسکا ہاتہہ پکڑکر لانیوالا بہی نہتا پہر بہی علم کی طلب کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آتا تہا اور اگر علم کی طلب مین اور خدا تعالی کی راہ ڈہونڈہنے مین موانعات کا بہانہ کرے
تو ہرگز مطلب کو نہ پہنچیگا کیونکہ کوئی شخص اپنے حال کے موافق موانع سے خالی نہین دسوان فائدہ
یہہ کہ اوستاد مرشد کو لازم ہے کہ طالب علم اور خدا کی راہ کے طالب پر جسقدر ہوسکے شفقت وعنایت
کرے اور اوسکو اوسکے مطلب کو پہنچاوے گیارہوان فائدہ یہہ کہ معلم اور مرشد کو چاہیے کہ طالب
علمون اور مریدون مین بسبب شرف مال وجاہ دنیا کے فرق نکرے بلکہ شوق واستعداد کی کثرت
وقوت پر امتیاز کرے بارہوان فائدہ یہہ کہ اگر کسی ضعیف کو کسی بزرگ سے کچہہ رنج پہنچے تو اوسیوقت
اوسکا تدارک کرے کہ یہہ بات اوسکے مرتبہ کو کچہہ مضر نہین بلکہ اوسکے بلندی مرتبہ کی زیادتی کا
سبب ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان آیتون کے نازل ہونیکے ساتہہ ہے اوس نابینا کے پیچہے
دوڑے گئے اور اوسکا عذر ولئے کہ مجلس مین بیٹہے تہے اپنے کچہہ حیا نکی کیا خوب کہا ہے حضرت
شیخ سعدی نے ؎ تواضع زگردن فرازان نکوست ؁ گدا اگر تواضع کند خوئے اوست تیرہوان
فائدہ یہہ کہ جب روٹہیکو مناوین تو چاہیے کہ اوسکے مرتبہ کو زیادہ کرین اور قدیم معمول سے
اوسکی تعظیم وتکریم بڑہاوین تاکہ اوسکے زخم کا مرہم ہو اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس نابینا
سے پہر لاکر اپنی چادر پر بٹہایا اور فرمایا کہ اَنْتَ فِیْ عِیَالِ مُحَمَّدٍ یَا بُنَیَّ چودہوان فائدہ یہہ
کہ ان آیتونکے باقی رہنے سے قرآن مجید مین معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی
وحی پہنچانیمین نہایت امانت دار تہے والا اس عتاب کو کہ آپکی ذات مبارک پر نہایت گران تہا اور

اونکی کسر شان کا موجب تہا ہرگز عوام الناس کو نہ ستاتی چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی قسم کی باتین فرمایا ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچہہ وحی میں سے پوشیدہ رکہتے تو حضرت زینب ہی کے قصہ کو پوشیدہ رکہتے کہ موجب کمال حیا کا تہا چہارم فائدہ یہہ کہ طالب العلم کو چاہیے کہ عذاب ہو کیونکہ حق تعالی نے اوس طالب العلم کے حق مین تعریف کے طور سے فرمایا ہے کہ اَمَّا مَنْ جَاۤءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى پنجم فائدہ یہہ کہ اوس مجلس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب اور نزدیک ناتی والے جیسے ابو جہل وغیرہ حاضر تہے خلا ملا اور صحبت اونکی سے باوجود قرب قرابت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عتاب فرمایا پس معلوم ہوا کہ جب کسی شخص کے اوپر اللہ تعالے سے روگردان ہو جاوین تو اونسے اختلاط اور صحبت نہ کہنی چاہیے کہ دوست کے دشمن کو دوست رکہنا خطا ہے اور دوست کے دوست سے موہنہ پہرانا غضب کا مقام ہے اسلیے قرآن شریف مین اور جگہہ فرمایا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۤدُّوْنَ مَنْ حَاۤدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَاۤءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۤءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اور اسی سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ تعلیم اور ارشاد مین اہل استعداد اور شوق والونکو قرابت والونپر مقدم رکہنا چاہیے ششم فائدہ یہہ کہ اس شخص کو اوسکے سبب سے خدا یا اوسکے پیغمبر کے حضور سے یا اوستاد وغیرہ کی طرف سے ایک قسم کی خفگی پہنچی ہے تو اوس شخص سے بغض کرنا نچاہیے بلکہ اوس سے زیادہ دوستی اور الفت چاہیے اسلئے کہ ایک عمدہ غرض اوسکو حاصل ہوا چنانچہ اوس خفگی کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکو بنا یار و دوست رکہتے تہے اور توقیر کرتے تہے اور مرحبا کہتے تہے اور اونکی حاجتین روا کیا کرتے وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ

سورۃ التکویر

یہہ سورۃ یعنی اذا الشمس کورت مکی ہے اسمین آیتین انتیس ہین اور ایکسو چار کلمے اور پانسو چونتیس حرف ہین حدیث صحیح مین آیا ہے عبد اللہ بن عمر کی روایت سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہے کہ قیامت کے دنکو دنیا مین اپنی آنکہونسے دیکہہ لے تو اوسکو چاہیے کہ سورہ اذا الشمس کورت پڑہے اور یہہ بہی حدیث مین ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خباب مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ بڑہاپے نے آپ پر شتابی کی یعنی آپکے مزاج مبارک کی قوت سے یہہ توقع نہتی کہ اتنی عمر مین کہ قریب ساٹہہ برس کے ہے آثار بڑہاپے کے آپ پر ظاہر ہونگے لیکن یہہ بات ہمارے قیاس کے خلاف وقوع مین آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو ان پانچ سورتون نے بوڑہا کر دیا سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور سورہ والمرسلات اور سورہ عم یتساءلون اور سورہ اذا الشمس کورت نے بسبب ان سورتونمین عذاب الہی دنیا اور آخرت مین کہ امتونپر بسبب مخالفت کرنے پیغمبرونکے جو گذرے ہے اور گذریگا مذکور ہے مجکو اونکے سننے سے اپنی امت کا غم نہایت غلبہ کرتا ہے اور غم کا خاصہ ہے کہ آدمی کو بوڑہا کر دیتا ہے چنانچہ نقل کرتے ہین سَاَلَتْ رَجُلٌ مِّنَ الْاَطِبَّاۤءِ ذَاتَ يَوْمٍ مَا اَحْزَنَنِيْ مِمَّا شَيَّبَنِيْ قَالَ بِالْغَمِّ مَا فَقُلْتُ لَهٗ عَلٰى غَيْرِ اخْتِيَارِهٖ مَا لَقَدْ اَخْطَاْتَ فِيْمَا قُلْتَ بَلْ غَمٌّ

لیکن مراد بوڑھے ہونیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضعف قویٰ کا اور بدن کی سستی مراد ہے نہ سفید ہونا
بالونکا کیونکہ موے مبارک آپکے ایسے سفید نہین ہوے تہے کہ دیکہنے والے پر ظاہر ہون چنانچہ انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کہ خادم خاص ہین فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب سر مبارک
اور ریش مبارک مین سفید بال بیس تک بہی نہ پہنچے تہے اور ظاہر ہے کہ اسقدر بال دیکہنے والیکو بہی نہین معلوم
ہوتے اور عرف مین بہی اسقدر سفیدی کو بڑہاپا نہین کہتے ہین اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ
تَبَّتْ کے اور سورہ عبس کے ساتہہ اسکی ربط کی وجہ یہہ ہے کہ اول مین اوسکے وصف قرآن مجید کا
مذکور ہے کہ كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ الخ اور آخر مین اس سورہ کے بہی یہی مضمون مذکور ہے إِنْ هُوَ
إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ اور آخر مین اوس سورہ کے قیامت کا اور اوسکے اوصاف اور ہول اور سختیونکا
مذکور ہے کہ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ الخ اور اس سورہ مین اول اسی مضمون کو خوب شرح و بسط کے ساتہہ بیان فرمایا ہے
اور اسکے نام کی وجہ ساتہہ تکویر کے یہہ ہے کہ اس سورہ مین اول اسی حادثہ کو مذکور کیا ہے کہ آفتاب
کا نور جاتا رہیگا اور اس سورہ مین قیامت کے بارہ حادثے یاد فرمائے ہین لیکن اون سب حادثونمین
یہہ حادثہ نہایت سخت ہے اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جو حادثہ مقصود بالذات پر واقع ہوتا ہے
وہ بہت سخت ہوتا ہے اوس حادثہ سے کہ مقصود بالذات کے غیر پر واقع ہو مثلاً ضایع ہونا جان کا کہ
آدمی کا مقصود بالذات ہے زیادہ سخت ہے ضایع ہونیسے مال کے کیونکہ مال جان کے نفع کے لیے مطلوب ہے
نہ بالذات ۞ عزیزی ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ جسوقت کہ آفتاب لپیٹا جاوے ۞ فتح ۞ جب سورج کی دہوپ
تہ ہو جاوے ۞ موضح ۞ تفسیر جسوقت کہ آفتاب لپیٹا جاویگا معنے تکویر کے لغت عرب مین کسی
چیز کو گرد لپیٹنے کے ہین جیسے رسی یا پگڑی کہ اوسکو حلقہ کرکر لپیٹتے ہین اور کور العمامۃ معنے پگڑی کے
پیچ کے اسی لفظ سے ہے اور اس لفظ کو بطور استعارہ کے استعمال فرمایا ہے گویا جبتک کہ روشنی اوسکی
پہیلی ہوئی ہے تو مانند اوس تہان یا پارچہ کے ہے کہ اوسکو کہول کر پہیلا دیا ہے اور جب وہ روشنی جاتی
رہے اور جرم اوسکا پنیر کی ٹکیہ کے مانند بے نور رہ گیا تو گویا اوس تہان کو تہ کر لیا اور حدیث شریف مین
آیا ہے کہ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثوران مکوران یوم القیمۃ یعنے سورج اور چاند پنیر کی دو ٹکیونکی مانند بے نور پڑے
ہونگے قیامت کے دن اور ہرچند کہ آفتاب و مہتاب موافق حدیث کے اس حادثہ مین شریک ہونگے لیکن
یہان آفتاب ہی کی تکویر ذکر فرمائی کیونکہ شعاع آفتاب کی جرم سیاہ کو ماہتاب کی روشنی بخشتی ہے پس تکویر
آفتاب کی مستلزم ہے ماہتاب کی تکویر کو حاجت علیحدہ بیان کی نہین ۞ عزیزی ۞ وَإِذَا النُّجُومُ
انْكَدَرَتْ ۝ اور جسوقت ستارے تاریک ہو جاوینگے ۞ فتح ۞ اور جب تارے میلے ہو جاوین
۞ موضح ۞ تفسیر اور جب ستارے میلے ہو جاوینگے اور نور بہی اونکا جاتا رہیگا حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے فرمایا ہے کہ ستارے قندیلونمین نور کی زنجیرونسے لٹکتے
ہین اور وہ زنجیرین فرشتونکے ہاتہونمین ہین جب فرشتے مرجاوینگے تو وہ قندیلین اونکے ہاتہونسے

گر پڑینگے اور ستارے گر کے بکھر جاوینگے. اور نور اونکا جاتا رہیگا پس اس سورۃ میں بیان اوس انقلاب کی انتہا کا ہے کہ ستارو نیر ظاہر ہوگا اور اگلی سورۃ میں بیان ہے . . . اوس انقلاب کی ابتدا کا

ہ عزیزی ہ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ اور جب پہاڑ روان کیے جاوینگے ہ فتح ہ اور جب پہاڑ چلائے جاوین ہ موضح ہ تفسیر اور جب پہاڑ چلائے جاوینگے اور بادلونکی طرحسے ہوا میں اڑائے جاوینگے اور پہاڑ زمین کے لنگر اور میخ فرش کے مانند تھے جب اونکا یہہ حال ہوگا تو زمین کی حالت کو بہی اسی پر قیاس کر لیا چاہیے کہ کیا کچہہ اوسکی خرابی ہوگی ہ عزیزی ہ

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ اور جب دسنیان گیابہن معطل چہوڑی جاوین ہ فتح ہ اور جب بیاہ لی اونٹنیان چہوٹی پہرین ہ موضح ہ تفسیر اور جب گابہن اونٹنیان جنکا حمل دس مہینے کا ہو چہوٹی پہرین اور اونکے مالک اونکی طرف کچہہ التفات نکرین اور ایسی اونٹنیونکی تخصیص کی وجہ یہہ ہے کہ منظور تعلق انسانی کے انقطاع کا بیان ہے اپنے مالون سے اور سب مالونمین سے جو زیادہ محتاج خبرداری کا ہے تو جانور ہین کیونکہ زر و جواہر اور اسباب دمبدم محتاج محافظت کی نہین ہوتی اور زراعت اور درخت اور عمارت اور مکانات بہی محتاج محافظت کے ہوتے ہین لیکن نہ ہر لحظہ وہر ساعت برخلاف جانورونکے کہ ہمیشہ دہوپ سے چہانو مین اور چہانو سے دہوپ مین باندہنے کے محتاج ہوتے ہین اور ہر دم دانے پانی گہاس کی خبرگیری چاہتے ہین اسلیے تجربہ والونے کہا ہے غم نداری بز بخر اور اون سب جانورونمین عمدہ اور اعلے عرب کے نزدیک جننے کے قریب والی اونٹنی ہے اوسمین دو طرحکی خوشی ہے ایک تو بچہ کی دوسری دودہ کی اور محافظت اس کلام ہدایت فرجام مین اول فرقہ عرب کا ہے تو رعایت اسکی کہ اونکے خیال مین جلد آجاوے ضرور پڑی کیونکہ مقتضا بلاغت کا یہی ہے اور یہان بعضے اشکال وارد کرتے ہین حاصل اوسکا یہہ ہے کہ بعد اسکے کہ اسرافیل ع م صور پہونکینگے تو سب جانور مر جاوینگے اونٹنیان کہان ہونگی جو چہوٹی پہرینگی اور صور پہونکنے سے پہلے قیامت کہان ہے کہ اونٹنیان معطل پہرین پہر یہہ بات کونسی وقت کی ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ جب حضرت اسرافیل پہلے صور پہونکینگے تو آدمی اور حاملہ اونٹنیان اکہٹی مر جاینگی اور جب دوسری بار صور پہونکینگے تو سب جی اوٹہینگے تو وہ اونٹنیان مذکورہ بہی اوسیطور سے زندہ ہونگی چنانچہ حدیث صحیح مین ہے يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى مَا مَاتُوْا عَلَيْهِ اور مالک اونکے اوسوقت اونکی طرف متوجہ ہونگے اور معطل چہوڑ دینگے ہ عزیزی ہ

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ اور جسوقت وحشی جانورونکو جمع کیا جاویگا ہ فتح ہ اور جب جنگل کے جانور ومین ہول پڑے ہ موضح ہ تفسیر اور جسوقت کہ وحشی جانور کوہی اور بیابانی جمع کئے جاوین اور وجہ اونکے جمع کرنیکی یہہ ہے کہ رہنے کی جگہہ اونکی کہ پہاڑ اور جنگل تہے خراب ہو جاوینگے اور آگ اور دہوان ہر طرفسے اونکے پیچہے پڑیگا ناچار آدمیونکے مجمع مکان امن کا سمجہہ کر بہاگ آوینگے جیسے سردی کے ملک مین برف پڑنیکے وقت وحشی جانور طبیعت اصلی کو کہ نفرت اور وحشت ہے چہوڑ کر

بستیون اور گہر وغیرہ مین گہستے ہین اور اِس واقعے مین دلیل صریح ہے سبہات پکو ہول اوسدن کا اِس
مرتبہ کو پہنچیگا کہ وحشیونکو انسان سے نفرت نرہیگی اور بعضی جو بعضو نسے عداوت طبعی کہتے تہے
کچہ خوف ایک دوسریکا باقی نرہیگا اور قتادہ اور اور مفسرین نے لکہا ہے کہ مراد حشر سے وحوش کے
اونکا زندہ کرنا ہے بعد مرنیکے کہ قصاص کے واسطے اونکو پہر زندہ کرینگے اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جانورونمین بہی قصاص جاری ہوگا یہان تک کہ منڈی بکری سینگو نوالی بکری سے اپنا بدلہ
لیگی انکو قصاص کے بعد سبکو خاک کردینگے اور جو خدا کے نام پر ذبح ہوی ہین وہ بہشت کی خاک ہونگے
مگر وہ جانور جو بہشتیونکی خوشی کے باعث ہونگے یا سبب اونکی لذت کے سو وہ جانور بہشت مین باقی
رہینگے جیسے طاؤس یا گہوڑا یا اور کوئی جانور خوبصورت خوش آواز یا وہ جانور کہ جنکا گوشت بہشتیونکو
مرغوب ہوگا وہ اونکی غذا کے لیے چہوڑ دیے جاوینگے چنانچہ قرآن مجید مین سورہ واقعہ مین مذکور ہے
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ اور وہ جانور باقی رہینگے جو دوزخیونکے عذاب زیادہ ہونیکے
سبب اِن سو دوزخمین جاوینگے جیسے سانپ اور بچہو اور مکہی کہ اونکے جلے بہنے بدن پر بیٹہینگے اور
اونکو رنج و دکہہ بغیر اسبابت کے کہ اون جانورونکو اوس دوزخ کی آگ سے کچہہ رنج و کلفت پہنچے اسلیے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلذُّبَابُ كُلُّهُ فِي النَّارِ اور یہہ بہی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ
طَيْرًا كَالْبُخْتِ وَاَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا ﴿عزیزی﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جسوقت دریا آگ
کے بہڑکائے جاوین ﴿فتح﴾ اور جب دریا جہونکے جاوین ﴿موضح﴾ تفسیر اور
جسوقت کہ دریا بہڑکائے جاوینگے اور پانی اونکا دہوان اور آگ ہوجاویگا اور ہوا اوس آگ اور
دہوین کے ملنے سے حرارت و تیزی پیدا کریگی اور اہل محشر کی تکلیف و رنج کا سبب ہوگی لیکن ایمان
والے اوس دہوینکے محفوظ رہینگے اور حدیث مین آیا ہے کہ اوس روز کے دہوین سے بے ایمان لوگونکو
اسیقدر تکلیف پہنچیگی کہ زکام ہوجاویگا ﴿عزیزی﴾ وَاِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ اور جسوقت کہ ارواح
بدنونکے ساتہہ جمع کیا جاوے ﴿فتح﴾ اور جب جیونکے جوڑے بندہین ﴿موضح﴾ تفسیر
یعنی ارواح مین بدنونکی ساتہہ ملین گی اور بعضون نے کہا کہ ہر شخص کو اپنے ہم مشرب اور ہم مذہب
کے ساتہہ جمع کرکے جدے جدے غول بناوینگے اور بعضون نے لکہا کہ ہر شخص کا حشر اوسکے ساتہہ
کرینگے جسکے ساتہہ دنیا مین نہایت محبت رکہتا تہا گو وہ خواہ نیک ہو خواہ بد جیسے پیر اور اوستاد اور
بادشاہ اور امیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مؤمنونکو حور عین کے ساتہہ جوڑ لگاوینگے اور
کافرونکو شیطانونکے ساتہہ ملاوینگے اور زجاج نے لکہا کہ ہر نفس کو اوسکے عملونکی صورت کی
ساتہہ خواہ نیک ہون یا بد جوڑ لگاوینگے ﴿عزیزی﴾ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝
اور جسوقت کہ جیتی بیٹی سے کہ گور مین دفن کی گئی تہی پوچہا جاویگا کہ کس گناہ سے ماری گئی
تہی ﴿فتح﴾ اور جب بیٹی جیتی گاڑی کو پوچہی کہ کس گناہ پر ماری گئی ﴿تفسیر﴾
وَاِذَا الخ اور جب موؤدہ پوچہی جاویگی اور موؤدہ عرب کی بولی مین جیتی گاڑی ہوئی

لڑکیکو کہتے ہین مشتق ہے وَأَدَ يَئِدُ سے اور عرب مین رسم تہی کہ لڑکیونکو پیدا ہوتے ہی گاڑ دیتے تہے
بعضے تو تنگدستی اور شادی بیاہ کے اخراجات کے خوف سے یہہ کام کرتے تہے اور بعضونکو یہہ عار تہی کہ ہم
اپنی بیٹی کیسکو دینگے اور وہ ہمارا داماد کہلاویگا اس خیال فاسد مین گرفتار ہوکر اس فعل شنیع مین
مبتلا ہتے اور اس امر قبیح نے اوس زمانے مین اوس ملک مین ایسا رواج پایا تہا کہ اسکو فخر اور
غیرت جانتے تہے اور ہرگز اوس گناہ کے عذاب کا خوف نہین رکہتے تہے اس گمان پر کہ ہماری لائی
ہماری ملک ہے اسمین ہمکو اختیار ہے جو چاہین سو کرین حق تعالے نے اونکے اس فعل شنیع پر
جابجا قرآن مجید مین مذمت فرمائی اور وجہین اوسکی برائی کی کہول کر بیان کردین کہ ضمن مین
اس فعل قبیح کے سوائے قطع رحم اقرب کی کہ فرزند ہے اور بہت سے قباحتین موجود ہین اونمین سے
ایک تو ظلم ہے بیگناہ معصوم پر کہ وبال اوسکا معلوم ہے اور مکروہ جاننا اللہ تعالے کی پیدایش کو
بلاوجہ اور ناخوش ہونا اللہ تعالے کی خواہش سے اور مقابلہ کرنا اوسکے فعل کا ضد کے ساتہہ کہ اوس خالق
نے نو مہینے مین اوسکو بناکر تیار کیا اور اوسے پیدا ہونے کے ساتہہ ہی ارادہ اوسکی ہلاکت کا کیا اور
دوسرے بے اعتمادی ہے اللہ کی رزاقی اور کارسازی پر اور یہہ کہ مال کا بخل اس درجہ کو ہو کہ اپنی
اولاد پر مال خرچ کرنا روا نہین رکہتا پس اسطرح کی اور بہت سی باتین ہین اور اسلیے جو عرب مین سمجہ
والے لوگ تہے اوسکی قباحت دریافت کرکے اپنے کو اس کام سے روکتے تہے لیکن قوم کی رسم سے
ناچار تہے یہان تک کہ زید بن عمرو بن نفیل چچازاد سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
مکے مین پیدا ہوے اور جہان سنتے کہ فلانے کے گہر مین لڑکی پیدا ہوی ہے اور وہ جیتی گاڑی
جائیگی تو جہٹ وہان جاتے اور کہتے کہ مینے اسکو اپنی بیٹی کیا جو کچہہ کہ اسکے کہانے پینے اور شادی کا
خرچ ہے وہ سب میرے ذمہ تمکو کچہہ کام نہین اسیطور سے بہت سی لڑکیان بچالین اسیواسطے
اونکو محیی الموءودات کہتے تہے اور اونکے اس رسم صالح کی اور قبیلونکے بہی بعضے بعضے عرب اتباع کرتے
تہے چنانچہ صعصعہ فرزدق شاعر کا دادا بہی یہی کام کرتا تہا اسلیے فرزدق نے اپنے دادا کے
اس فعل کی بڑائی اکثر اپنے شعرونمین لکہی ہے اور اب اس امت مین اس فعل شنیع نے اور
صورت سے نمود پکڑی ہے اور شیطان کا قاعدہ ہے کہ جو کسی ہی کام کو لوگ ممانعت شرعیہ سے
یا دلائل عقلیہ کے سبب سے قبیح جانکر چہوڑ دیتے ہین تو وہ لعین اوسی کام کو دوسری صورتمین
اونکی نظرونمین بہلا کر دکہاتا ہے تاکہ اوسکا اصل مطلب فوت نہو اور وہ صورت اس امت مین یہہ ہے
کہ اگر کسی لونڈی باندہی یا کسی اور کم اصل عورت کو کسی سے حمل رہ گیا تو مارے غیرت کے کہ مبادا لڑکی
پیدا ہو تو کسی کم اصل سے رشتہ کرنا پڑیگا اس بات کو ننگ غیرت شرافت کی جانکر بعد جان پڑنیکے
کہ مدت اوسکی اکثر چار مہینے گذرنیکے بعد ہے گروا دیتے ہین اور اس امر شنیع کے مرتکب ہوکر
بطور فخر و بڑائی کے اسکو بیان کرلیتے ہین حالانکہ خون ناحق مین یا اور قباحتونمین ہمسر موءودہ
سے یہہ فعل کم نہین ہے لیکن اگر روح پڑنے سے پہلے ہو تو صحابہ کو گرانے مین عذر شرعی سے جیسے

بتنے کی سختی یا کثرت عیال کی یا قلت مال کی یا مسافرت کے سبب یا جانے کہ اگر یہہ لونڈی جنیگی تو
خدمت نہ کر سکیگی خلاف واقع ہوا تہا اور حضور مین حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ کے اس امر مین بہت گفتگو ہوئی یہان تک کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
کہ واللہ لاتکون موؤدۃ حتے تاتی علیہ التارات السبع اس کلام کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا
اور یہی بات ٹہیری اور بعضی صحابہ اسکو بہی احتیاط کے واسطے حرام جانتے تہے اور اسکو موؤدہ
صغری کہتے تہے کیونکہ اگرچہ قتل نفس کا اس عمل مین نہین ہے لیکن اوسکی رزاقیت پر نہ توکل
ہونا اور معارضہ اوسکے فعل کا ساتہہ ضد کے بلا وجہ اور سوا اسکے اور قباحتین بہی موجود ہین
لیکن صحیح یہہ ہے کہ جائز ہے عزل کے قیاس کے اعتبار سے اور وہ جو حدیث شریف مین عزل کے
حق مین آیا ہے کہ ذلک الوأد الخفی وہ عزل کی حرمت پر دلالت نہین کرتا بلکہ کراہت اور اولا
ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ خفی ہر امر کا اوسکے جلی کا حکم نہین رکہتا جیسے ریا کہ شرک خفی ہے
حکم شرک جلی کا نہین رکہتی اور عزل روایتون صحیحہ مشہورہ سی ثابت ہے بلا شبہ اور استعمال
کرنا دواؤنکا پہلے یا بعد جماع کے کہ حمل نہ رہنے پاوے مانند عزل کے جائز ہے اور موؤدہ سے
سوال مذکور اسلیے ہوگا کہ تا مظلومیت اوسکی ظاہر ہو کہ وہ کہدے کہ مجہ فلانے نے بلا وجہ
یہہ ظلم کیا اسلیے سوال یون نہین ہوسکا کہ تو کیون ماری گئی تا کہ خلاف قاعدہ کے ہو بلکہ اسی ضمن
ہوگا کہ بای ذنب قتلت کس گناہ پر ماری گئی وہ موؤدہ اور لائق اس سوال کے
مظلوم ہے نہ ظالم کیونکہ غرض اس سوال سے تلقین دعوی اور ظاہر ہونا ظلم کی وجہ کا منظور
ہوتا ہے اور فقہا نے بہی لکہا ہے کہ قاضی کو تلقین مدعی اور شاہد کی اس قسم کی صورتون مین
درست ہے کیونکہ مظلوم کے حق کو پہنچانا بدون اسکے ہو نہین سکتا اور یہہ بہی ہے کہ سوال قاتل سے نہ
ہونا اوسکی شقاوت کی نشانی ہے کہ اوسپر ایسی خفگی ہوگی کہ اوس سے خطاب ہی نہین ہوگا اور
حکم فقہ کا یہہ ہے کہ اگر کسی شخص کے ہاتہہ سے اوسکی اولاد خطا سے تلف ہوجاوے جیسے جان پڑے
کا حمل گرا دینا یا اندازہ سے زیادہ افیون کہلا دینا یا محافظت مین قصور واقع ہونا مثلا کوئی
عورت چہجے پر بیٹہی اپنے لڑکیکو کہلاتی تہی اور وہ لڑکا اوسکے ہاتہہ سے چہوٹ کر زمین پر گر پڑا
اور مرگیا اور علی ہذا القیاس تو اوسپر کفارہ لازم آتا ہے اور قتادہ سے روایت ہے کہ قیس بن عاصم
تمیمی کا بیٹا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجہسے ایک بڑا سخت
گناہ ہوا ہے کہ کفر کی حالت مین آٹہہ بیٹیان اپنی جیتی گاڑدین ہین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ عوض ہر لڑکیکے ایک ایک غلام آزاد کر اوسنے عرض کیا کہ مین تو یا رسول اللہ اونٹون
والا ہون غلام تو میرے پاس نہین ارشاد ہوا کہ ہر لڑکیکے عوض ایک ایک اونٹ اللہ کی راہ مین
دے ﴿عوزی﴾ واذا الصحف نشرت ﴿۱۰﴾ اور جسوقت کہ نامہ اعمال کے کہولے جاوین گے
﴿فائدہ﴾ اور جب کاغذ کہولے جاوین ﴿تفسیر﴾ اور جسوقت کہ صحیفے اعمال کے لپٹے ہوئے

سجین اور علیین مین رکہے ہتے کہولے جاوینگے اور ہر شخص جو کچہہ کرا اوسکی صحیفو مین ہے معلوم کریگا
اور قتادہ سے منقول ہے کہ آدمی کے مرنیکے بعد اوسکے اعمال کے صحیفونکو لپیٹ کے دفتر مین رکہتے
ہین اور بعضے مفسرون نے نشر کو پراگندہ کے معنو مین لیا ہے یعنے اعمال نامونکو بکہیر دینگے اور جب
دفتر مین کہ جمع ہتے وہان سے نکالکر بانٹ دینگے کسیکو داہنے ہاتہہ مین پیٹہہ کے پیچہے سے اور
کسیکو داہنے ہاتہہ مین منہ کے سامنے سے دینگے اور مرثدبن وداعہ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن
صحیفونکو عرش کے نیچے سے اڑا دینگے پس جو صحیفہ کہ ایماندار کے ہاتہہ مین آویگا اوسمین یہہ لکہا
ہوگا کہ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ اور جو کافر کے ہاتہہ مین آویگا اوسمین یہہ لکہا ہوگا فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ اور یہہ
صحیفے فال کے قرعون کے مانند ہونگے اعمال کے صحیفے نہونگے یہہ کشاف مین ہے ۵ عزیزی ۵
وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۵ اور جسوقت کہ آسمان کا پوست اوتارا جاویگا یعنے سرخ ہوجاویگا
مانند اوس بکری کے کہ پوست اوسکا اوتارا جاویگا ۵ فتح ۵ اور جب آسمان کا چہلکا اوتارے
ہو ۵ موضح ۵ تفسیر اور جب آسمان کا پوست اوتارا جاویگا جیسے جانور کا کہ بعد ذبح کے
پوست اوتار لیتے ہین اور تمام اجزا اور اعضا اور رگ و ریشے اوسکے ظاہر ہوجاتے ہین ایسے
فلک کے مکنونات کہ اشیا کی صورتین مثالیہ مین ظاہر ہوجاوینگے اور فرشتے صحیفے اوٹہانیوالے اور
اور قسمو کے فرشتے نازل ہونگے ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۵ اور جسوقت کہ دوزخ
دہکایا جاویگا ۵ فتح ۵ اور جب دوزخ دہکایئے ۵ موضح ۵ تفسیر اور جسوقت کہ
دوزخ بہڑکائی جاویگی اور شورش اوسکے بہت سخت ہوگی ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ
اور جسوقت کہ بہشت نزدیک کیجاویگی ۵ فتح ۵ اور جب بہشت لائیے ۵ موضح ۵ تفسیر
اور جسوقت کہ بہشت محشر کے نزدیک لائی جاویگی پس مسلمانونکو خوشی پر خوشی زیادہ ہوگی
اور کافرونکو حسرت پر حسرت اور جب یاران حادثے متحقق ہونگے کہ چہہ اوپر تلے سے دنیا مین پہلے
صور پہونکنے کے ہونگے اور چہہ اوپر تلے سے بعد صور پہونکنے کے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۵ جانیگا
ہر شخص جو کچہہ کہ حاضر کیا ہے ۵ فتح ۵ جان لیوے جی جو لیکر آیا ۵ موضح ۵ تفسیر
جان لیگا ہر جی جو لیکر آیا ہے نیکی اور بدی اور بعضے اہل تاویل نے لکہا ہے کہ ان یاران حادثونکو
موت کیوقت کہ قیامت کا نمونہ ہے معلوم کرینگے اسلیے اوسکو قیامت صغری کہتے ہین اور
حدیث شریف مین بہی وارد ہوا ہے کہ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُهٗ حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ جو اسباب کہ واسطے خیر و شر کے حقیقت کے نفس انسانی پر بیان کئے گئے اور تحقیق اس اسباب کی
خبر مخبر صادق سے کہ صَدَقَ الصَّادِقِیْنَ ہے یعنے حق تعالی کی ذات پاک متیقن ہوی تو حاجت قسم کی
نہی اسلیے یون فرمایا ہے کہ فَلَآ اُقْسِمُ ۵ عزیزی ۵ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۵
الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۵ پس قسم کہاتا ہون ستارون پیچہے ہٹ جانیوالون سیر کرنیوالون غائب
ہونیوالونکی مترجم کہتا ہے زحل اور مشتری اور مریخ اور زہرہ اور عطارد و پانچ تارے متحیر ہین

ف ۱ یعنی آگ بہڑکائی گئی اور گرمی اوسکی زیادہ ہوئی ۱۲
ف ۲ جو کوئی مرا پس تحقیق قائم ہوی قیامت اوسکی ۱۲

جب سیر کرکے ایک مقام پر پہنچتے ہین پہر پہرتے ہین اور جس مقام کو کہ طی کیا متوجہ ہوتی ہین
اور جب وقت گرمی کا آتا ہے غائب ہوتے ہین واللہ اعلم فتح سو قسم کہاتا ہون پیچھے
ہٹ جاتے سیدہے چلتے دبک جانیوالونکی موضح تفسیر فلا اقسم پہر قسم
نہین کہاتا ہون نہین کیونکہ باوجود میری خبر دینے کے حاجت قسم کی نہین ہے اور اگر ان سب
باتون کے ساتہہ بہی تم قسم کے محتاج ہو تو میری قسم بالخنس الجوار الکنس کی ستارون
پیچھے ہٹ جاتے سیدہے چلتے دبک جانیوالونکی ہی اور حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ
وجہہ اور اکثر صحابہ مفسرین سے منقول ہے کہ وہ ستارے پانچ متحیرہ ہین یعنی زحل اور مشتری
اور مریخ اور زہرہ اور عطارد کہ انکو اپنی حرکت مین ایک حیرت نمودار ہوتی ہے اول تو
مغرب سے مشرق کو ترتیب سے برجون کے حمل سے ثور مین اور ثور سے جوزا مین جاتے ہین اور بعد
اسکے تہوڑے دنون حرکت انکی نمودار نہین ہوتی اور ایک جا پر کہڑے رہتے ہین پہر رجعت قہقری
کرتے ہین یعنی اولٹے پہرتے ہین اور مشرق سے مغرب کو آتے ہین پہلی حالت کو علم ہیئت کی
اصطلاح مین استقامت کہتے ہین اور دوسری حالت کو وقوف اور اقامت کہتے ہین اور تیسری
حالت کو رجعت اور رجوع اور یہہ تین حالتین اور کسی ستارے مین نہین ہین جیسے ماہتاب تہوڑا
سا وقوف رکہتا ہے لیکن رجعت نہین رکہتا اور ستارے نہ وقوف رکہتے ہین نہ رجعت پس حیرت
ان ستارونکی صریح دلیل ہے اسبات پر کہ آسمانی چیزونکا بدلنا ایک حال سے دوسرے حال پر
ممکن ہے تو بس انقلاب جائز ہونے مین آسمان کے تمام اجزا مین اور زائل ہونے مین ستارونکے کچھہ
تعجب نرہا اور ان پانچ ستارونکا ذکر اس مقام پر لانا اسلیے ہے کہ آسمان کے ستارے دو قسم
کے ہین ایک قسم کو سیارہ کہتے ہین یعنی چلنے والے وہ سات ہین اور دوسری قسم کو ثوابت کہتے
ہین یعنی ایک جگہہ پر ثابت رہنے والے قسم اول کو یعنی سیارونکو بتعداد افلاک کے سبب سے حرکتین
مختلف لاحق ہوتی ہین اور ثوابت کو حرکت مختلف نہین ہے بلکہ اونکے آسمان کی حرکت بہی بہت
سست ہے اور کم دکہلائی دیتی ہی اور ثوابت کو رجوع اور استقامت اور وقوف اور انتقال
سرعت سے بطوء کی طرف اور بطوء سے سرعت کی طرف لاحق نہین ہوتا ہے اور سیارونکو یہہ سب
لاحق ہوتا ہے اور سب سیارونمین سے آفتاب اور ماہتاب کو بارہا قرآن مجید مین تغیر و انقلاب کے مقام
پر ذکر فرمایا ہے اور اکثر دونون کے تغیرات سب خاص و عام مین مشہور ہین علی الخصوص تغیر چاند کا
کہ ہر مہینے مین گہٹنا بڑہنا اوسکا سب دیکہتے ہین اور سورج گہن اور چاند گہن بہی سب پر ظاہر ہے
تو اس مقام پر کہ اجرام آسمانی کے تغیر کا بیان کرنا منظور ہے ان پانچون ستارونکا ذکر کرنا کہ یہہ
بہی تغیر و اختلاف رکہتے ہین ضرور ہوا حاصل کلام کا یہہ کہ احوال ان پانچ ستارونکا بڑی
دلیل ہے اجرام آسمانی کے حالات بدلنے پر اور جب اجرام آسمانی قابل تغیر و انقلاب کے ہوئے تو انقلاب
مین اجرام سفلی کے کونسا اشکال باقی رہا کہ رات دن انقلاب و تغیر اونکا آنکہون سے دیکہتے ہین اور

اگر اس انقلاب مین کہ موجب ایسی تغیر عظیم کا ہوگا کیکو تردد و شبہ ہو تو دوسری قسم کہائی جاتی ہی
وَالَّيْلِ الخ عزیزی ۵ وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۵ اور قسم رات کی
جب جاتی ہی اور قسم صبح کی جب دم لے ۵ فتح ۵ اور قسم رات کی جب اوسکی اوٹھان ہو اور
صبح کی جب دم بھرے ۵ موضح ۵ تفسیر وَالَّيْلِ الخ اور قسم ہے رات کی
جب اوسکی اوٹھان ہوتی ہی اور جہان کو اندھیرا کر دیتی ہی اور ایک بڑا انقلاب نمودار ہوتا ہے
بازار اجڑ جاتے ہین چورون اور درندون کا ڈر پیدا ہوتا ہے رستی بند ہو جاتے ہین اور تلاش روزی
کے یک قلم موقوف اور تمام لوگ چپ چاپ مردونکے مانند بجیس و حرکت بڑے رہتے ہین اور جن
شیاطین پہیل پڑتے ہین پس یہہ ایک انقلاب ہے کہ ہر رات دن کے دورمین زمین اور زمین
والونکو الٹ پلٹ کر ڈالتا ہے اور رات کے عجائبات سے ایک یہہ بات ہے کہ جو چیزین دور مین
جیسے آسمان کے تارے اور چاند اوسمین سب ظاہر ہوتے ہین اور جو نزدیک کی چیزین ہین جیسے آسمان
زمین کے درمیان مین یا زمین مین چھپ جاتی ہین اور دن کو برخلاف اوسکے معلوم ہوتا ہے
پس تفاوت دنیا اور آخرت کا ظاہر ہونیمین پوشیدہ چیزونکے اور چھپ جانیمین ظاہر چیزونکے بہی
نمونہ سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے بطور پورا بیان کرنیکے فرماتے ہین وَالصُّبْحِ الخ اور قسم کہاتا
ہو نمین صبح کی جسوقت کہ دم بہرے کہ اوسوقت ہی ایک انقلاب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور لوگ خواب سے
بیدار ہوتے ہین اور بازار و مجالس آباد ہو جاتے ہین اور مسافر چل نکلتے ہین اور ہر مخلوق تلاش
معاش کے درپے ہوتی ہے اور قوے حیوانیہ مین ایک فرحت عظیم پیدا ہوتی ہے اور ہر چیز
روشن و ظاہر ہو جاتی ہے اور روشن ستارے بے نور و پوشیدہ اور ہر طرف سے لشکر اور قافلے
بہاڑ و نکے مانند چلنے شروع ہوتے ہین اور دم صبح کنایت اوسکے ظاہر کرنیسے ہے آفتاب کو
کہ صبح اوسکی علامت ہے مچھلی سے کہ دریا مین تیرتی ہی تشبیہ وہی ہے اور اوسکے انتشار نور کو
قبل طلوع دم ماہی سے نسبت کی ہے جیسے مچھلی دریا مین آنکہوں سے پوشیدہ گذرتی ہے اور اوسکے
سانس لینے سے پانی آڑتا ہے اور پھیل جاتا ہے اسیطرح سے آفتاب کی حالت ہے پہلے طلوع کے
اور پہلے روشنی پہیلنے کے ۵ عزیزی ۵ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۵ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ
ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۵ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۵ تحقیق قرآن گفتگو فرشتہ گرامی
قدر کی ہے تاکہ جوشنا قوت با وقار نزدیک صاحب عرش کے فرمانبرداری کیا گیا ملکوت آسمان مین
صفت کیا گیا ساتھ امانت کے ۵ فتح ۵ مقرر یہہ کہا ہے ایک بھیجے عزت والیکا قوت رکہتا ہے
تخت کے مالک پاس درجہ پاتا سبکا مانا وہان کا معتبر ۵ موضح ۵ تفسیر إِنَّهُ الخ تحقیق
یہہ قرآن کہ متضمن قیامت کی خبر و نکا ہے البتہ یہہ بات لائی ہوئی اللہ کے ایلچی کی ہے کہ اللہ
کیطرف سے پہنچائی ہے بس کذب و افترا کے احتمال کو یہان گنجایش نہین کیونکہ کلام الہی میرے نزدیک
سچا ہے اور جو بطور ایلچی گری کے لایا ہے اوسکے رسول پاس وہ ان صفت موصوف ہے کریم

سلہ ضوء ہوا
دو دن
مشرکان
ہین انکے
ہی اور
جلد بخاہی
ممز کہین
العنبر مین بہ
آواز تی
فرشتہ
جبرئیل
کی صفت
۱۲ منہ

بیان حضرت جبرئیل علیہ السلام کی قوۃ کا

بڑی مرتبہ والا اور عالی قدر ہے کہ عدالت اور تقوی اوسکا نہایت کو پہنچا ہے کیونکہ بزرگی اوسکی مرتبہ کی بغیر اوسکو
تقوی کے ہو نہین سکتی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے اَلْکَرَمُ التَّقْوٰی وَالْحَسَبُ الْمَالُ اور قرآن شریف
بہی اشارہ ہے اسی بات کی طرف اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پس عدالت اور تقوی تو اس
راوی مین بہی موجود ہے اب اوسکے حافظہ کی قوۃ معلوم کیا چاہیے تو دوسری صفت اوسکی یہہ ہے کہ ذِیْ
قُوَّۃٍ بڑی قوۃ والا کہ اوسکی حفظ مین ہرگز خلل کو دخل نہین جو کچہہ کہ سنتا ہے بے گہٹتی بڑہتی کے
یاد رکہتا ہے اور بسبب کامل ہونے ہر قوۃ کے دہ یاد رکہی ہوئی اپنی بے کم و زیادہ کے ادا کرتا ہے اور
ہرچند منظور اس مقام پر بیان اس ایلچی کی قوۃ حافظہ اور قوۃ بیانیہ کا ہے لیکن کمال ان دونون
قوتونکا علی الاطلاق نہین ہوتا اسلیے مطلق قوۃ کے ساتہہ اوسکو موصوف فرمایا ہے اور حدیث
شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہ مراد وہی
ایلچی ہین جنکی صفتین مذکور ہوئین فرمایا کہ حق تعالے نے تمہاری قوۃ اور امانت کی تعریف فرمائی
کچہہ اپنی قوۃ و امانت کا حال ہمارے سامنے بیان کرو اونہون نے کہا کہ قوۃ تو مجہمین اتنی ہے کہ
حق تعالے نے مجکو خراب کرنیکو قوم لوط کے شہرونکے کہ چار شہر تہے بہیجا اور ایک شہر اون شہرونمین سے
کہ اوسکا نام سدوم تہا اوسمین عورتون اور بچون کے سواے چار لاکہہ آدمی سلح پوش تہے مین
اون شہرونکو ساتوین زمین کی تہہ سے ایک پر کے اوپر اوٹہا کر اسقدر آسمان کے نزدیک لے گیا کہ وہان
کے رہنے والے اون شہرونکے مرغون اور کتون کی آواز سنتے تہے پہر اون سب شہرون کو
اوسی طرح مین اوندہا ڈال دیا اور مجکو کچہہ تکلیف اور بوجہ معلوم نہوا اور امانت داری میری اس وجہ کو
ہے کہ مجکو کبہی کسی کام کو نہین فرمایا کہ بے کمی زیادتی اوسکو بجا نہین لایا اور کوئی بہید مجہسی نہین کہا یا
کہ مینے اپنے سینے مین اوسکو پوشیدہ نہین رکہا پس ذکر کرنیسے ان دو وصفونکے دو شرطین روایت کی
کہ عدالت اور قوۃ حفظ ہے ثابت ہو چکین اب بطور علاوہ کے اور کئی صفتین بہی ذکر فرماتے ہین
اونکی کمال خوبی اور اعتماد کے لیے اونہین سے ایک یہہ ہے کہ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ
یعنی وہ ایلچی مالک تخت کے نزدیک دروار عالی مرتبہ ہے اور ظاہر ہی کہ جو روشناسون کو حضور
کہ ہمیشہ دربار مین حاضر رہتے ہین ایلچی گری پر بہیجے ہین تو اعتماد اوسچیز پر زیادہ تر ثابت ہوتا ہے
اوس سے کہ زبان سے ہر کارے کے یا کسی عہدی کی معرفت وہ پیغام بہیجا جاوے دو جہت سے اول تو یہہ
کہ وہ رویت وار بلا واسطہ بادشاہ کا کلام سنتا ہے اور احتمال بہیات کا کہ کسینے اس کلام مین کمی
زیادتی کی ہوگی نہین رہتا دوسرے یہہ کہ وہ عالی مرتبہ اپنے مرتبہ اور منصب کے محافظت کے لیے
سرکاری پیغام پہنچانے مین کمال احتیاط کرتا ہے اسلیے بخاری اور مسلم اور محدث اون لوگونکو کہ استاد
کے پاس بیٹہتے تہے اور ثقہ تہے اونکو روایت مین مقدم اور مرجح کرتے تہے روایت مین اور دنیا
دارونکے عرف مین بہی جو پیغام بادشاہی امیر یا وزیر کے واسطہ سے پہنچتا ہے وہ زیادہ معتبر ہوتا ہے
اوس سے کہ کسی خواص یا دربان یا چوبدار کے واسطے سے پہنچے اور اونہین مین سے ایک یہہ بہی کہ

مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۞ وہ ایلچی سبکا مانا اوس عالم مین کہ مملکت الٰہی کے دربار کی کسوٹی ہے
اور امانت دار جانا گیا ہے اوس دربار کے ارکانو نمین کہ بے پوچھے اور دریافت کیے فقط اوسکے کہنے پر
عمل کرتے ہین اور رسالت اوسکی اسقدر ذہنو نمین اوس دربار والونکے اور اوس سرکار کے متوسلونکے
جم گئی ہے کہ اوسکے حکم کو بن پوچھے اور تحقیق کیے حکم الٰہی جانکر فرمانبرداریمین اوسکے دوڑتے
ہین چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات اپنے ساتہہ لیکر گئے تو آسمان کے دربانو
نے اور بہشت و دوزخ کے نگہبانون نے اونکے حکم سے دروازے کہولدیے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جہان چاہتے تہے سیر کرتے تہے چنانچہ معراج کی حدیثو نمین اسکا مفصل بیان ہے اور مشہور
احکام الٰہی ساتون آسمان والونکو پہنچانا اونہین کا کام ہے گویا حضرت جبرئیل سب فرشتون سے
اس صفت مین کہ اللہ تعالے کا پیغام پہنچاتا ہے ممتاز و مشہور ہین اور تمام قسمونمین فرشتونکی اونکا آنا معلوم
ہے اللہ تعالی کیطرف سے پیغام لانیکی پس جسوقت کہ راوی اس درجہ کا ثقہ ہو کہ تمام ثقہ اوسکے
پیغام کو قبول کرتے ہین اور اوس سے سند نہین مانگتے پہر احتمال کذب و افترا کا اوسکے خبر مین کرنا
سوائے مالیخولیا کے کچھہ نہین اور دوسرا واسطہ کہ تمہارا پیغمبر ہے وہ بہی ایک شخص ہے کہ چالیس برس سے
زیادہ ہوئے کہ تمہارا ہم صحبت ہے اور کبہی جہوٹ پر اوسکے کیا خلوت اور کیا جلوت کیا غرض کیا
بغرض مطلع نہین ہوئے ہو پہر اوسکو خبر اور روایت مین معتبر نہ جاننا خلاف عقل کے ہے مگر یہہ وہ
شخص خفقانی یا سودائی ہو کہ بسبب فاسد ہونے حواس درونی کے صورتین عجیب بے اصل اوسکے
خیال مین گذرتی ہین اور آواز عجیب و غریب سنتا ہے اور جو اوسکے خیال مین آتا ہے ہو بہو اوسا
سمجھتا ہے سو یہہ بہی غلط محض وَمَا صَاحِبُكُمْ الخ ۞ عزیزی ۞ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۞
اور نہین ہے یہہ یار تمہارا دیوانہ ۞ فتح ۞ اور تمہارا رفیق بہی کچھہ نہین دیوانہ ۞ تفسیر
اور نہین ہے یہہ ہمنشین تمہارا سودائی اور خیالی کہ اس احتمال کو اوسکی خبر مین روا رکہو کیونکہ
اتنی صحبت دراز مین کمال اوسکی عقل اور دانائی کا دم بدم اور ساعت بساعت تجربہ کرچکے ہو
اور صحت اوسکے خیال اور [illegible] کی معلوم کرچکے ہو کہ تمام عقلا سے بالاتر ہے اور اگر باوجود ان سب
باتونکے تمہارے دلمین شبہ گذرے کہ یہہ پیغمبر ایک صورت دیکھتا ہے اور اوس صورۃ کی زبان سے
کلام الٰہی سنتا ہے مگر ہمکو کیونکر معلوم ہو کہ یہہ صورت جبرئیل ہی کی ہے شاید کہ انکو کسی جن یا شیطان
نے یہہ صورت بناکر فریب دیا ہو یا آواز کی ہو کہ پیغمبر نے اوسکو جبرئیل کی آواز سمجھی ہو ہم کہتے ہین
کہ یہہ سب شبہے تمہارے اوسوقت پیش جاتے ہین کہ اس پیغمبر نے کبہی جبرئیل کو اپنی صورت اصلی پر
نہ دیکھا ہوتا ۞ عزیزی ۞ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۞ اور تحقیق یار تمہارے نے دیکھا تہا
اوس فرشتہ کو کنارہ ظاہر آسمان پر ۞ فتح ۞ اور اوسنے دیکہا ہے اوسکو کہلے کنارہ آسمان کے
۞ مو ۞ تفسیر اور دیکھا ہے اس پیغمبر نے اوس ایلچی کو اپنی اصلی صورۃ پر کہلے کنارے
آسمان کے یعنے افق مشرقی مین اور بسبب ہونے آفتاب کے اوس طرف اصلا احتمال شک و شبہ کا نہین

رہتا اور جو حقیقت ایک چیز کی ایک بار دیکھ لے اور پہچان لے پہر پہچاننا اوس حقیقت کا ہر
صورت اور ہر لباس مین آسان ہوتا ہے جیسے کوئی لڑکا پانی کو دریا مین پہر اگر اوس پانی کو آبخورے
یا پیالے مین اوسکے سامنے لاوین وہ پہچان لیگا کہ یہہ وہی پانی ہے جو دریا مین دیکھا تہا اسیطرح جسے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو صورت اصلیہ پر موجب کہلنے حقیقت
جبرئیلیہ کا ہوا تہا کہ بعد اوسکے ہر صورت اور لباس مین اونکو پہچان لیتے تہے شعر تو خواہی جامہ و
خواہی قبا پوش ۞ بہر رنگے ترا من میشناسم ۞ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مینے جبرئیل کو کبھی اونکی
اصلی صورت مین نہین دیکھا مگر دو بار ایکبار تو زمانہ مین شروع وحی کے کہ بیتاب ہو کر چاہتا تہا مین کہ
اپنے کو پہاڑ پر سے گرادون اس ارادے سے موضع اجیاد مین کہ ایک مکان ہے مکہ معظمہ مین گذر رہا تہا
اوسوقت جبرئیل کو دیکھا مینے کہ ایک سونیکی جہلک کی کرسی پر زمین و آسمان کے درمیان مین
مشرق کی طرف بیٹھے ہین اور اونکے جسم نے تمام کنارونکو آسمان کے گہیر لیا ہے اور اونکے چہہ سو
پر ہین اور اونکے پر سب یاقوت اور موتیون سے ٹکنے ہوے ہین پس عجب ایک نورانی شکل دیکہی مینے
اور دوسرے بار شب معراج مین سدرۃ المنتہی کے پاس بہی اسی صورۃ سے دیکھا مینے اور قرآن
مجید مین اول مین سورہ والنجم کے ان دونون بار کا مذکور فرمایا ہے مگر یہہ کہ وہان پر ذکر مین پہلی
بار کے دیکھنے کو بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی مذکور فرمایا ہے اور یہان پر بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ
پہر جب تمام وجہین قرآن نازل ہونیکے اشتباہ کی سب صورت سے زائل ہوگئین تو کہین
اونکے خبر دینے مین احتمال کذب کا نرہا مگر یہہ کہ بعضے کافر بطور شبہ کے اس کلام کو بطور کاہنونکی
باتونکے جانتے تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کاہن کہتے تہے اور حقیقت کاہن کی یہہ ہے
کہ بعضے انسانکو بعضے شیطانونسے مناسبت حاصل ہو جاتی ہتی اور وہ نفوس شیطانی مجلسون
ملائکہ کی کہ تدبیرین آئندہ کے کامونکی اون مجلسونمین مذکور ہوتی ہین چوری سے کچھ اونمین سے
سنکر اوس اپنے دوست سے بیان کر دیتے ہین پہر وہ شخص اوس بات کو لوگونمین کہتا ہے اور کبہی
کبہی وہ برابر ہی پڑ جاتی ہے اور یہہ معاملہ شیطانی انسانونکے ساتھ پہلے پیدا ہونے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت مروج تہا اور کئی آدمی ایسا یعنی مشہور گذرے ہین جیسے شق اور
سطیح کہ عجائب غرائب قصے اونکے اخبار بالغیب مین مشہور و مذکور ہین چنانچہ اس شبہ کو اگلی
آیتونمین دفع کیا ہے اور تقریر اس شبہ کے دفع ہونیکی یہہ ہے کہ علم کاہن کا کافی اور کہرنے
والا غیب کے اقسام کا نہین ہوتا یہانتک کہ اگر اوس سے نام اور صفتین اللہ تعالے کی یا احکام شرعیہ
کو کہ عالم غیب مین معتبر ہین یا حقیقت اور بطلان اہل مذاہب اور ملتونکا یا احوال بہشت و دوزخ کا
یا وہ جو ارواح کو بعد موت کے پیش آتا ہے اور مانند ان علمونکے پوچہین تو گونگے اور لاجواب
رہ جاوین بلکہ تواریخ بادشاہون اور اگلے لوگونکی بہی نہین جانتے کیونکہ اونکے علم کی جڑ تو ملائک
کی باتونمین سے کچھ چوری سے سن آنا ہے کہ تدبیرین آگے ہونیوالے کامونکی کرتے ہین اور بس

ف حقیقت کاہن کی

سو علم اوسکا فقط بیان کرتا ہے قریب ہونیوالی باتونکا کہ ملائکہ کو اونپر اطلاع دی ہے اور اوسکی تدبیر
اور جاری کرنیکا حکم فرمایا ہے اور چونکہ حاصل کرنا اس علم کا چوری سے ہے اسلیے اونکے خبر مین
پورا پورا بیان کرنا اوس واقعے کا نہین ہوتا بلکہ بطور رفر و اشارے کے ایک دو کلمے کہ دلالت کرین
اوس واقعے کے قرین بطور اجمال کے کچھہ اونکے ہاتھہ لگ جاتے ہین پھر اپنے طرفسے بھی کچھہ
کچھہ اوسیات مین ملاتے اور قیاس عقلی سے بڑہا دیتے ہین تو کبھی وہ بات خارج مین موافق
اونکے قیاس کے ہوجاتی ہے اور کبھی اور طرحسے ظہور مین آتی ہے بس کاہن کا علم غیب کی
باتونمین اشارےسے زیادہ نہین ہوتا سو وہ بھی مخصوص جزئیات عالم کے احوالمین ہے جو قریب
ہونیوالے ہوتے ہین اور یہہ قرآن گھیر لینے والا ہے تمام فنون کو علم غیب کے اور بیان بھی وسیع
رکھتا ہے کہ ہدایت مین کافی ہے ٭ عزیزی ٭ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۚ
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۚ اور نہین ہے یا تمہارا علم پوشیدہ پر بخل کرنیوالا اور نہین ہے
قرآن گفتگو شیطان راندے ہوئیکی ٭ فتح ٭ اور یہہ غیب کی بات پر نہین بخیل اور یہہ کہا نہین
شیطان مردود کا ٭ موضح ٭ تفسیر وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ الخ اور نہین ہے یہہ قرآن علم غیب بیان
کرنیمین بخیل اور قصور کرنیوالا جو کچھہ کہ آدمی کو واسطے معاش و معاد کے علم و عمل چاہیے اوسمین
موجود ہے بس حق مین ایسے کلام کے سراسر ہدایت ہے گمان کہانت کا لیجانا محض حماقت ہے
اور یہہ بھی ہے کہ جو کچھہ کہ کاہن کی زبان سے نکلتا ہے وہ کلام شیطان کا ہوتا ہے کہ ملائکہ
کی مجلس سے چرالاتا ہے وَمَا هُوَ الخ اور نہین ہے یہہ قرآن بات شیطان لعین کی
کیونکہ شیطان بے تعظیمی کرنے سے آدم علیہ السلام کی راندہ گیا تو اوسکو آدم علیہ السلام
سے اور اونکی اولاد سے عداوت پیدا ہوئی اور جناب الٰہی سے بھی بغض اور دشمنی پیدا کی بس اوسکی ہر باتمین
ایک تہہ تو اوس دشمنی کی پوشیدہ ہوتی ہے اوسکو ہدایت اور امر بہی سے اونکی کیا مناسبت
اوسکا کام تو بہکانا ہے اوسکو توحید سے اور ذکر کرنے ناموں اور صفتوں سے بار یتعالے کے اور ذکر سے
بہشت اور دوزخ کے اور ثابت کرنے سے آخرت کے اور بدگوئی سے بتون کے اور کفار کے اور قباحت
بیان کرنے سے شہوت و غضب کے کامونکی اور خوبی بیان کرنیسے ریاضت اور مشقتونکے عملونکی
اور اور تعریف سے انبیا اور صلحا کے اور بد انجامی سے فرعونوں اور بدکارونکی کیا غرض کہ یہہ کام
تو اوس ملعون کے آنکہہ کے کنکر اور جگر کا کانٹا ہین اور اوسکے مکر و فریب کے بازار کو درہم برہم
کرنیوالے ہین خصوصاً ڈرانا شیطان کے مکر و فریب سے اور اوسکی دشمنی کا بیان آدم کی اولاد سے
اور ہجو اور مذمت اوسکے تابعدارونکی اور برائی اون کامونکی جو اوسکو پسند ہین کیا امکان کہ
اوسکی زبان سے نکلین بلکہ شیطان ایسے باتو سننے کانونمین اونگلیان دیکے بہاگتا ہے مصرع
دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند ٭ اب ایسے کلام ہدایت فرجام کو شیطان کا کلام
سمجھنا کمال حماقت و بیوقوفی ہے چنانچہ کافرونکو اونکے اوس گمان فاسد پر بطور خفگی اور

قولہ ہو
محمد علیہ السلام
یا جبرائیل امین

ٹہری کے فرماتے ہین فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ؕ عزیزی ؕ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ؕ پس کہان چلے جاتے ہو نہین ہے قرآن مگر نصیحت عالمونکے لیے ؕ فتح ؕ
پہر تم کدہر چلے جاتے ہو یہہ تو سمجہوتی ہے جہان کے واسطے ؕ موضح **تفسیر** ؕ
فَاَیْنَ الخ پہر کدہر کو جاتے ہو اور کن خیالونمین سرگردان ہوتی ہو امر واقعی کو چہوڑکر ایسے احتمالون
کہ جنکا ہونا ہرگز ممکن نہین اور اونکے بہی اوسپر ہنستے ہین قریب کہاتے ہو گویا گہر کی راہ بہول کر کوین مین
گرتے ہو اور یہان پر سمجہ لیا چاہیے کہ اکثر قرار معتبر نے لفظ بضنین بدلے ضاد نقطہ دار کے کہ ہم شکل
صاد کا ہے ظا نقطہ دار سے کہ ہم شکل طا کے ہے پڑہا ہے اور معنے ظنین کے جو ظا کے ساتہہ ہے
متہم کے ہین اور اس صورۃ مین ضمیر ہو کی صاحب کی طرف پہریگی کہ مراد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کی ذات سے ہے یعنے نہین ہے تمہارا پیغمبر غیب کی بات پر متہم کہ بن دیکہے کہدے کہ مینے دیکہی ہے
کیونکہ چہوٹی چہوٹی اور یہان کی بات تو بہین تو اوسکو جہوٹا نہین جانتے ہو پہر ایسے امر عظیم مین کیسے اوسکو
جہوٹا جانتے ہو اور تہمت لگاتے ہو پس یہہ شبہ بہی جاتا رہا کہ یہہ پیغمبر شاید جبرئیل کی صورت اصلی
دیکہنے کے دعوی مین دروغگو ہو اور فرق مخرج مین ضاد اور ظا کے بہت مشکل ہے اکثر اس ملک کے
پڑہنے والے دونونکو ایکسان نکالتے ہین نہ مقام پر ضاد کے ضاد ہوتا ہے نہ مقام پر ظا کے ظ
ان دونونکا تمیز پہچاننا قرآن پڑہنے والیکو بہت ضرور ہے پس مخرج ضاد کا زبان کے کنارہ کی
جڑ ہے اور اوسے دانتونکے کہ اونکو اضراس کہتے ہین خواہ سیدہی طرف سے لین خواہ الٹی طرفسے
اور نکالنا اس حرف کا اکثر لوگونکو بائین طرفسے آسان ہوتا ہے اسیواسطے اکثر اوسی طرفسے نکالتے
ہین اور مخرج ظ کا کنارہ زبان کا ہے مدد سے اگلے دانتون کی جڑ و نکے اوپر کی جانب سے کہ اونکو ثنایای
علیا کہتے ہین مانند دال اور تا کے **تنبیہ** مولٰنا صاحب علیہ الرحمہ نے سچ لکہا لیکن
جسسے ضاد اوسکے مخرج سے نہ نکلے وہ کیا کرے دال مفخم کی طرح پڑہے یا ظ کی طرح حرمین شریفین
وغیرہا اکثر ملک عرب مین تو سب دال مفخم کی طرح پڑہتے ہین اور دہلی وغیرہا اکثر ہند کے ملک مین بہی
پہلی اسیطرح پڑہتے تہے لیکن ان ایام مین بعضونے ظ کے طور پر پڑہنے کا فتوے دیا اور آپ بدستور سابق
پڑہتے ہے پہر ایک مجلس بہی اسکی تحقیق کے لیئے منعقد ہوئی اکثر قرار وقت کی راے بطور سابق
کے پڑہنے پر غالب ہی اور زبانی مولوی رحمت اللہ صاحب کہ جامع علوم عقلی اور نقلی کے اور مہاجر ہین
فرماتے تہے کہ مین جو مصر مین وارد ہوا تو سنا کہ وہان ایک طالب علم نے اسی مسئلہ مین گفتگو شروع
کی ہتی سو وہان کے حاکم نے کہا کہ ہمنے سنا تہا کہ آگے بہی اس مسئلہ مین گفتگو ہوی ہتی پہلا فتوی
جو نکلوایا تو معلوم ہوا کہ اوسوقت مین اکثر علمار و قرار کتنے ہی شہر و نکے جمع ہوے تہے سبنے
فتوی یہہ دیا کہ ضاد منقوطہ کو دال مفخم کی طرح پڑہنا چاہیے اگر جو مخرج کو جانتے نہین ہین یا مخرج
سے نکالنے پر قادر نہین ہوتے ہین سو حاکم حال نے کہا کہ جب اکثر علمار کا اتفاق روبرو حاکم سابق
ہو چکا تہا تو اسمین اختلاف کرنا باعث خرق اجماع اور سبب فساد عظیم کا ہے اختلاف کرنیوالا اسمین

قابل سزا کے سنلین کے ہے لیکن ہم درگذر کرتے ہین اسکو جلا وطن کردینا چاہیے جب طالبعلم جلا وطن ہوا تو
کوئی اس مسئلہ مین گفتگو نہین کرتا تہا ڈرتے تہے لوگ اس اختلاف کے ذکر کرنیسے سچ ہے حاکم و بیدار سے
انتظام دینی اور دنیوی ہوتا ہے انتہا ترقی دین کی کرے با عانت اہل حق کے ا ور مولوی محمد
یوسف دہلوی بہی حال مین فتوے حرمین شریفین کے اکثر علما رسے لاہو آکر لگئے تہے او نہون
بہی یہی فتوی دیا تہا کہ دال مفخم کے طور پر پڑہنا چاہیے یعنی عوام کو اور مولوی محمد شاہ ا ور مولوی
قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی نے رسالے بہی اس مسئلہ مین لکہے ہین مدلل بقواعد
قرا کے واللہ اعلم بالصواب اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ اور جب بیان
سے اس کلام اعجاز نظام کے صدق کے اور باطل کرنیسے مخالفونکے بہتانونکے فارغ ہوئے
تو اب بطور حصر کے تہوڑی سی خوبیان اس کلام کی بیان فرماتے ہین کہ اوسکے حق مین اس قسم
احتمالونکی گنجائش نہین اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین ہے یہہ قرآن مگر ایک نصیحت
کہ بسبب شامل ہونیکے اسما اور صفات الہی کو حکم ذکر و نصیحت کا پیدا کیا ہے کہ وسیلہ تقرب اور
وصول الی اللہ کا ہوسکتا ہے جہان کے لوگونکو مراد انسان اور جن و فرشتے ہین کیونکہ پند و ذکر کو
سوا ان تین فرقونکے کوئی نہین جانتا آدمی اور جن اس کلام سے نصیحت بہی پکڑتے ہین اور
گناہونسے بہی بچتے ہین اور طاعت پر رغبت کرتے ہین اور اوسکی تلاوت سے قرب معنوی
اپنے مالک سے پیدا کرتے ہین اور فرشتے بہی اوسکی تلاوت سے انس رکہتے ہین اور دور دور سے
اوسکے سننے کو آتے ہین اور اوسکے حرف و کلمونکی خدمت کرتے ہین اور آسمان پر لیجاتے ہین
اور مقبولیت کے مقام پر پہنچاتے ہین اور یہہ سب باتین عند اللہ موجب انکے قرب کی زیادتی کی ہین
لیکن حاصل ہونا ان فائدونکا قرآن سے خاص ہے لِمَنْ شَآءَ الخ ۞ عربی لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ
اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۞ واسطے اوسکے کہ چاہے تمہارے زمرہ مین کہ سیدہا راہ ہو وے ۞ فائدہ جو کوئی چاہے
تم مین کہ سیدہا چلے ۞ موضح القرآن اوس شخص کے لیے کہ تم مین سے جو سیدہا
چلتا ہے کیونکہ کجروی قرآن کے معنے سمجہنے مین زیادہ تر موجب سنگدلی اور دور ہونیکی نصیحت سے
اور بعد و حجاب اور سرکشی کی خاوند حقیقی سے ہوتی ہی پس قرآن کی مثال غذاے لطیف کے
مانند ہے کہ بدن صالح مین موجب زیادہ ہونے قوت کے اور کمال صحت کی ہوتی ہے اور نقصان والے
بدن مین سبب مرض بڑہنے اور ضعف کی ہوتی ہے جیسا کہ اور جگہ فرمایا ہے فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا اور یہہ بہی فرمایا ہے وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ
اور اسیلئے محققون نے کہا ہے کہ قرآن مجید اور نور پیغمبر کا اور صحبت اولیا کی اور وعظ و نصیحت
علما کی یہہ سب مانند غذا کے ہے حفظ مذاہب کی تکمیل کے لیے اور وہ جو جہل و گمراہی کے مرض کے
دوا کے مانند ہے وہ اور چیز ہے ان چیزونکے سوا اور اگر یہہ چیزین دوا کے مانند ہوتین تو کوئی شخص
عالم مین گمراہ نہ رہتا اور سب اچہے ہوجاتے اب ارشاد اوس چیز کی طرف فرماتے ہین کہ وہ چیز اللہ تعالے

کے ہاتھہ مین ہے لیکن اوسمین دخل نہین ۵ عزیزی ۵ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اور نہین چاہتے مگر اوسوقت کہ چاہے پروردگار عالمونکا ۵ فتح ۵

ع الربع

اور تم جبہی چاہو کہ چاہے اللہ جہان کا صاحب ۵ موضح ۵ تفسیر وَمَا تَشَآءُوْنَ الخ
اور نہین چاہتے ہو تم سیدہے چلنے کو علم وعمل مین مگر جب چاہے اللہ کیونکہ تم اوسکے قبضہ قدرت مین
ہو اور تمہارا ارادہ اوسکے ارادہ کے تابع ہے یہ تشبیہ جیسے بازیگر کی پتلیان کہ بازیگر کے ہاتھہ مین
ہوتی ہین لیکن اتنا فرق ہے کہ اللہ تعالے اپنے ارادے سے تمہارے اندر ارادہ اور اختیار پیدا کرتا ہے
اور تم موافق اوس ارادے اور اختیار کے نیک و بد کام عمل مین لاتے ہو اور مستحق ثواب وعقاب کے ہوتے ہو
اور بازیگر کو قدرت پیدا کرنے ارادے اور اختیار کی پتلیون مین ممکن نہین فقط حرکت دے سکتا ہے
اسلیے پتلیونکے کام بازیگر کی طرف منسوب ہوتے ہین اور خوبی اور برائی کی نسبت پتلیونکو کوئی نہین
کرتا بلکہ بازیگر کی طرف کرتے ہین برخلاف آدمیونکے کہ جو اپنے ارادے اور اختیار سے کام کرتے ہین
تو موردِ برائی اور تعریف اور ثواب وعقاب کے ہوتے ہین اسیواسطے عقلا نے کہا ہے کہ واسطہ
ہونا مختار کا درمیان مین فعل اور سبب کے علاقہ کو اوس فعل کے اوس سبب سے قطع کر دیتا ہے جیسا کہ
تدبیرات دنیویہ مین خطا اور صواب کو مشورہ کرنیوالونکی طرف منسوب نہین کرتے بلکہ خطا اور صواب کے
کرنیوالونکی طرف بھلائی اور برائی کی نسبت کرتے ہین اور اسیطرح سے سب کامونمین یہہ قاعدہ جاری
ہے اور باوجود تخصیص مشیت کے ہدایت ساتھہ بعض افراد کے اور عام ربوبیت اوس ذات پاک کی
سب جہان والونسے بحال و برقرار ہے کیونکہ وصف اوسکا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ہے یعنے پالنے والا
سارے عالم کا ہے پس رضامندی اوسکی اوسکی تابعداری مین ہے اور غضب اوسکا اوسکی نافرمانی مین
تاکہ ربط عالمونکا آپسمین برہم نہو جاوے اور اگر گنہگارونسے بہی عابدونکی طرح سے راضی ہوتا اور
اونپر غصہ نفرماتا تو عالم قہر و سیاست اور حکمت وعدالت کا کہ دوزخ اور طبقے اوسکی کہ نشانیان اوسکے
قہر و سیاست کی ہین بیکار رہجاتے اور اگر اہل طاعت کو نوازش وکرم سے تخصیص کرتا اور نعمتین
بہشت کی اونکو عنایت نفرماتا تو عالم اوسکے لطف و قدردانی کا کہ بہشت اور اوسکے درجے اور حور و
غلمان کہ آثار سے اوس عالم کے ہین بیکار و معطل رہجاتا ۵ عزیزی ۵

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین انیس[19] آیتین اور تین سو انتیس[329] حرف ہین اور ربط اس سورہ کا سورہ اذا الشمس
کورت سے اسقدر ظاہر اور کہلا ہے کہ حاجت بیان کی کچہہ نہین ہے ان دونون سورتونمین قیامت
کے شروع حادثونکا بیان کرنا منظور ہے کہ کسطرح سے یہہ دنیا خراب ہوکر دوسرا عالم بنیگا اور ان مضمونکو
دو سورتونمین علحدہ علحدہ بیان فرمایا اسلیے کہ اوسمین تفصیل سے اسکا بیان ہے اور اسمین مجمل اور
اس سورۃ کا نام انفطار اسلیے رکہا کہ اول ہی مین لفظ انفطرت کا مذکور ہے اور نزول اسکا بعد سورہ النازعات
کے ہے ۵ عزیزی ۵ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۵ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۵ جب آسمان پہاڑا جاوے اور جب ستارے

جہڑ پڑین ۵ **فـــــ** جب آسمان چرجاوے اور جب تارے جہڑ پڑین ۵ **موضح تفسیر**
اِذَا السَّمَاءُ الخ اور آسمان کے چرنیکی کیفیت اوسجگہہ اسطرح پر بیان فرمائی ہے کہ ایک چیز بدلی کے
مانند عرش کے نیچے سے اوتریگی اور سب آسمان اوسکے صدمہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے اور وہ بدلی
حقیقت مین تجلی ہے قہر الٰہی کی کہ اس عالم کے خراب کرنیکو اس شکل سے متوجہ ہوگی وَاِذَا الْكَوَاكِبُ
الخ اور جب تارے جہڑ پڑین جہٹک کر ۵ **عزیزی** ۵ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۵ وَاِذَا الْقُبُوْرُ
بُعْثِرَتْ ۵ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۵ اور جسوقت کہ دریاؤنکو روان کیا جاوے
نہایت شدت سے اور جب قبرین کہودی جاوین جان لیگا ہر ایک نفس اوسچیز کو کہ آگے بہیجی تہی اور
اوسچیز کو کہ پیچہے چہوڑی تہی ۵ **فـــــ** ۵ اور جب دریا بہ پڑین اور جب قبرین اوٹہائی جاوین
جان لیوے جی جو آگے بہیجا اور جو پیچہے چہوڑا ۵ **موضح تفسیر** وَاِذَا الْبِحَارُ
الخ اور جب دریا بہائے جاوین اور ٹہیراؤ اور رکاؤ پانی کا جو اسوقت مین ہے وہ نہ رہے شیخ ابو المنصور
ماتریدی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ پہلے سب دریا ایکجگہہ اکہٹے کیے جاوینگے اور اس جمع ہونیکے سبب سے
اونمین ایک جوش اوٹہیگا اوسمین سے شعلہ اوٹہیگا کہ سب دریا جل کے کچہہ پانی اوسمین سے دہوان
ہوکے قیامت کے میدانکو بہردیگا اور کچہہ پانی دوزخ کی آگ ہوجائیگا سو اس سورۃ مین دریاؤنکے
پہلے انقلاب کا ذکر ہے کہ اپنے ٹہیراؤ سے متغیر ہوکے بہ نکلینگے اور سب کے سب ملکر ایک دریا ہوجائیگا
اور سورہ تکویر مین اس انقلاب کے پیچہے جلانا اور دہکانا بیان فرمایا ہے اور اس سورتمین بُعثرت
القبور کے مناسبت سے بہانیکو اختیار فرمایا ہے اسلیے کہ جب پانی مکان کی جڑمین پہنچتا ہے تو
اوسکو خراب کردیتا ہے اور اوس سورہ مین تسعیر جحیم کی مناسبت سے جلانے اور دہکانیکو اختیار
فرمایا ہے اور عرب کی لغت مین بحر خاص نام ہے دریاے شور کا اور جتنی ندیان میٹہی ہین کتنی ہی
لنبی چوڑی گہری ہون اونکو نہر کہتے ہین بحر نہین کہتے اور دریاے شور جسکو سمندر کہتے ہین
وہ ایک ہی ہے لیکن اوسکے ٹکڑون اور کہاڑیونکی رعایت سے جمع لائی ہین جیساکہ تاریخ
والونے لکہا ہے کہ سمندر کے ایک ٹکڑیکا نام بحر چین ہے اور ایک ٹکڑیکا نام بحر ہند اور
ایک ٹکڑیکا نام بحر فارس اور ایک ٹکڑیکا نام بحر قلزم جو درمیان حبش اور عرب کے جاری ہے
اور ایک ٹکڑیکا نام بحر روم ہے جسمین فرنگیونکے بہت جزیرے واقع ہین اور ایک ٹکڑیکا نام بحر خزر والا
ہے اسیطرح اور بہی نام ہین اور دریاؤنکے بہنے کے سبب سے انسان کے بدنونکے مادے اور اونکے
بدنون کے عذاب اور عقوبت کے اسباب زیادہ ہونگے اور آسمانی نفسونکا تعلق اون بدنونسے
صحیح ہوجائیگا وَاِذَا الْقُبُوْرُ الخ اور جب قبرین اوٹہائی جاوین یعنے قبر والے اور جو کچہہ زیر
زمین ہے سب زمین کے اوپر آجاوے اور بدنون کے اجزا اوسمین ملجاوین اوسوقت ایک
پانی عرش کے نیچے سے برسیگا اوسمین زندگانی کی قوت ہوگی اور مرد کی منی کا حکم رکہیگا
اوسکے بعد حضرت اسرافیل صور پہونکینگے اور انسان کی روحین اپنے بدنونسے ملجاوینگے اور

ف یعنی سمندر کا پانی زمین پر دوڑ کر آوے ۱۲ منہ

بیان دریاؤں کے ناموں کا

آسمانی رہین اونکی خادم اور مددگار ہو نیکی اور حشر قائم ہوگی اوسوقت عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
جان لیویگا ہر جی جو آگی بہیجا ہی حق تعالے کی طرف قسم نیکی اور بدی سے اور آگے بہیجنے سے مراد اوسکا
کرنا ہے اسلیے کہ جو کچھ نیکی اور بدی کی ہے سب نامہ اعمال مین لکھی ہے اور وہ نامہ لکھنے والے بہیجتے ہین
حق تعالے کے دربار مین پہنچاتے ہے وَمَا اَخَّرَتْ اور جو پیچھے چھوڑا ہے قسم نیکی اور بدی اور پیچھے چھوڑنے
سے مراد ہے یعنے اوس کام کو نکیا اسلیے کہ جو نہین کیا ہے وہ نامہ اعمال مین لکھا ہی نہین گیا اور
حق تعالے کے دربار مین بہی نہین پہنچا اور بعضی مفسرون نے کہا ہے کہ تقدیم سے خرچ مال و اسباب کا
اللہ تعالے کی رضامندی مین مراد ہے کہ وہ سب ذخیرہ آخرت کا ہے اور تاخیر سے چھوڑ جانا مال و اسباب کا
مراد ہے وارثون کے لیے اور بعضون نے کہا کہ ما قدمت سے وہ اولاد مراد ہے جو ماں باپ کے سامنے
مر گئی ہی اور ما اخرت سے پیچھے چھوڑی اولاد مراد ہے اور بعضون نے تقدیم سے اول عمر کے کام اچھے
ہون یا برے مراد لیے ہین اور تاخیر سے آخر عمر کے کام اور بعضون نے کہا کہ نیکی اور بدی کرنی
کوئی چیز ہو یا چھوڑنے سب ما قدمت مین داخل ہے اور رسم نیک ہو یا بد اور مذہب یا طریقہ جو کسی شخص
نے نیا نکالا اور اوسکے بعد لوگون نے اوسکو اختیار کیا اور اوسی راہ پر چلے یہہ سب ما اخرت مین داخل ہے
اور حدیث شریف مین آیا ہے عبداللہ بن مسعود کی روایت سے کہ ما قدمت من خیر او شر و ما اخرت
من سنۃ حسنۃ استن بہا بعدہ فلہ اجرہ واجر من اتبعہ من غیر ان ینقص من اجورہم شیٔ
او سنۃ سیئۃ یعمل بہا بعدہ فعلیہ وزرہ و وزر من عمل بعدہ لا ینقص من اوزارہم شیٔ
یعنی جو کچھ آگے بہیجا نیکی اور بدی سے اور جو کچھ پیچھے چھوڑا طریقہ نیک سے جسکو اختیار کیا لوگون
نے بعد اوسکے پس اوسکو اجر ہے اپنے کیے کا اور اجر ہے اون لوگونکا جنہون نے پیروی کی اوسکی
بغیر اسکے کہ کم ہو اونکے اجر سے کچھ اور جسنے بری رسم ڈالی اور اوسکو لوگون نے اختیار کیا بعد اوسکے
تو اوس شخص پر ہے گناہ اوسکے کیے کا اور گناہ اون لوگونکا جو اوس رسم بد پر چلے اوسکے بعد بدون
اسکے کہ کم کیا جاوے گناہ اون لوگونکے سے کچھ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک سوال کرنیوالا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کہڑا ہوا اور سوال کیا جتنے شخص آپکی خدمت مین حاضر تھے سب چپ رہے
ایک شخص حاضران مجلس سے اوٹہا اور اوسکو کچھ دیا پہر اور ون نے بہی اوسکو دیکہکے اوس سائل کو دینا
شروع کیا تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نیک رسم نکالتا ہے اور لوگ اوسپر
عمل کرتے ہین تو اوس رسم نکالنے والیکو ایک ثواب پہنا ملتا ہے اور ثواب اور عمل کرنیوالونکا بہی
اسکے کہ اون کے ثوابون سے کچھ کم ہو اور اسیطرح جو شخص بد رسم نکالتا ہے اور لوگ اوسپر عمل کرتے
ہین تو اوسکا وبال اوس رسم کے نکالنے والے پر اور لوگونکا وبال بہی اوسکی گردن پر ہے جو اوسپر
عمل کرتے ہین سواے اسکے کہ اونکے وبال سے کچھ کمی کیجاوے راوی اس حدیث کا کہتا ہے کہ اس
قصہ کے نقل کرنیکے بعد حضرت حذیفہ بن الیمان نے یہہ آیۃ پڑہی کہ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
وَاَخَّرَتْ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ نفس انسانی کو اپنے نیکی اور بدی پر آگاہی بخوبی حاصل ہوگی

اور جب دیکھیگا کہ جو مینے کیا وہ سب برا تہا اور جو چہوڑ دیا وہ اچہا تہا اور نیکی کی جزا یہان بہشت اور
برائی کی سزا یہہ ہے تب اوسکو بڑی ندامت ہوگی اور اپنی الٹی سمجہہ پر اوسوقت شرمندہ ہوگا
اوسوقت اوسکو کہا جائیگا یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ الخ عزیزی ٥ یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ
الْکَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ فَعَدَلَکَ ٥ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ
رَکَّبَکَ ٥ اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجکو ساتہہ پروردگار بزرگوار تیرے کے
جسنے پیدا کیا تجکو پس درست اندام کیا تجکو پہر معتدل قد کیا تجکو جس صورت مین چاہا ترکیب
دیا تجکو ٥ فتح ٥ اے آدمی کا ہیسے بہکا تو اپنے رب کریم پر جسنے تجکو بنایا پہر تجکو ٹہیک کیا
پہر تجکو برابر کیا جس صورتمین چاہا جوڑ دیا تجکو ٥ موضح ٥ تفسیر یٰاَیُّھَا الخ اے
آدمی تیرا نام توانست سے نکالا گیا تہا کسواسطے تو نے حق کی یاد سے انست نہ پکڑی اور نیکیان
نکین تو نے اور حق کے سوا کہ سب تیرے حق مین سانپ اور بچہو ہتے اونکو جواہر اور سونیکے نگینے خیال
کرکے اونسے مانوس ہوا تو اور محبت کی تو نے مَا غَرَّکَ کس چیز نے فریب دیا تجکو نفس نے یا شیطان
خلق نے یا دنیا نے بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ اپنے پروردگار پر جسنے تجکو طرح طرح سے پرورش اور
تربیت فرمائی اور تیرے ساتہہ وہ معاملہ کیا جو اوسکے کرم کی صفت کا مقتضا تہا پہر تو نے اوسکے
عوضمین گناہ اور مخالفت کا داغ اپنے پر لگایا اور اپنی فضیلت جو سب مخلوقات پر تجکو ملی تہی برباد کی
اور کریم کے معنو مین خلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ کریم وہ ہے کہ جسکے ہر کام مین انعام و احسان
ہووے اور اوسکی ہر حرکت و سکون مین چہپی خیر منظور ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ جو احسان و انعام
کرنیمین اپنا نفع یا اپنے نقصان کا دفع منظور نہ رکہے وہ کریم ہے اور بعضون نے کہا کہ کریم وہ ہے
کہ دوسرونکا حق اپنے اوپر نہ رکہے بلکہ جو اونکو چاہیے دے اور جو اوسکا حق دوسرونپر ہو اوسکو
طلب نکرے اور بعضون نے کہا کریم وہ ہے جو دوستے تہوڑی چیز قبول کرے اور اوسپر عوض
بہت دے اور یہہ اللہ تعالےٰ کے کرم کا مقتضا ہے کہ گناہ گارونکے گناہونکو ہی بخشتا ہے اور اسی پر
اکتفا نہین کرتا بلکہ باوجود اس تمام نافرمانی کے . . . . دمبدم تربیت اور احسان اور پردہ پوشی
اپنے بندے گناہ گارونپر کیے جاتا ہے اور یہان ایک سوال ہے جواب طلب جسکا حاصل یہہ ہے
کہ مغرور ہونے پر منکر کے اور سرزنش کرنے پر اوس غرور کے قہر کی صفت کا ذکر کرنا زیادہ مناسب
تہا اسلیے کہ قہار سے مغرور ہونا البتہ توبیخ اور انکار کی جگہہ ہے بخلاف اسکے کہ کوئی اللہ کے کرم پر
مغرور ہووے کہ وہ غصہ اور انکار کی جگہہ نہین ہے اسلیے کہ کریم کا کرم خود غرور کا سبب ہوتا ہے
جیسا کہ تاریخ کی کتابونمین مذکور ہے کہ ایک دن نوشیروان بادشاہ کے سامنے اوسکے خدمتگار
آپسمین ہنس پڑے ایک وزیر نے جو وہان حاضر تہا عرض کیا کہ آپکے خادمونکو کچہہ آپکا خوف نہین
کہ آپکے سامنے ایسی حرکتین کرتے ہین نوشیروان نے کہا کہ ہمکو چاہیے کہ دشمنونکو خوف دلاوین
نہ اپنے خادمونکو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایکدن آپنے غلام کو کسی کام کیلیے

ف ۱ ٹہیک کیا یعنی برابر کیا خلقت مین تمام اعضا

ف کریم کے معنو مین خلاف بیان

مین بلد پکارا اسنے باوجود سننے کے جواب نہ دیا آپ باہر تشریف لائے اور جانا کہ غلام کہین گیا ہوگا دیکھا تو غلام مجرے کے دروازے پر کہڑا ہے آپنے کہا کہ تجکو کیا ہوا تہا کہ مجکو جواب نہ دیا غلام نے عرض کیا کہ آپکے کرم کے اعتماد پر علاوہ اسکے یہہ بہی سمجہے خاطر جمع ہے کہ آپ مجکو مارینگے نہین حضرت علی کو اوسکی بات پسند آئی اور اوسکو اوسیوقت آزاد کر دیا تو معلوم ہوا کہ اوس چیز کا ذکر جو آپ ہی غرور کا سبب ہووے غرور کے انکار کی جگہہ پر مناسب نہین ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ کرم کی صفت کا ذکر اسجگہہ پر غرور کی وجہ کے بیان کرنیکے لیے ہی یعنے اوسکے کریم ہونیکے سببسے تو مغرور ہو گیا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرماتے تہے الٰہی غَرَّنِيْ حِلْمُكَ لَوْاَخَذْتَنِيْ بِالْاُوْلٰى مَا اجْتَرَأْتُ عَلَى الثَّانِيَةِ اور حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اونسے لوگونے پوچہا کہ اگر تمکو حق تعالے قیامت کے دن کہڑا کرکے پوچہے کہ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ تو کیا جواب دوگے اونہون نے کہا کہ مین کہونگا غَرَّنِيْ سُتُوْرُكَ الْمُرْخَاةُ اور اسی قسم کا مطلب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ كَمْ مِنْ مَغْرُوْرٍ بِالسَّتْرِ عَلَيْهِ وَكَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِ اور جب استفہام انکاری مجموع کلام پر وارد ہوا تو موافق قاعدے عربیکے اوس کلام کے معنے توبیخ و سرزنش کے ہووے اوس غرور پر جو کریم کے کرم کے ملاحظہ سے پیدا ہوتا ہے اور جب غرور کا انکار کرم پر کہ غرور کے بڑے عمدہ اسباب سے ہے متوجہ ہوا تو غرور کی نفی مین بہت مفید پڑا اسلیے کہ جب کرم پر غرور کرنا نچاہیے تو قہر پر غرور کرنا کسطرح چاہیے اور اللہ تعالی کی صفت جسطرح کرم ہے اوسیطرح قہر بہی ہے تو وہ کریم بہی ہے اور قہار بہی ہے اور منتقم بہی ہے اور باوجود ان سب صفتونکے حکیم بہی ہے اور جب اوسکی حکمت قہر اور انتقام کی خواہش کرنیوالی ہوئی تو اوسوقت کرم کے آثار ظاہر نہین ہوتے اسواسطے کہ کرم اللہ جہات بدکارونکے حق مین خلاف قاعدے حکمت کے ہے اسی جگہہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیتکے تلاوت کرنیکے وقت فرمایا کہ غَرَّهٗ بِاللّٰهِ جَهْلُهٗ یعنے آدمی کو مغرور کیا ہے اوسکی نادانی نے اسلیے کہ وہ ایک صفت پر اپنے پروردگار کی تکیہ کر رہا ہے اور اوسکی صفتین کہ حکمت اور عدالت ہین بہول گیا اب جانا چاہیے کہ اس جگہہ پر تین چیزین ہین غرور اور تمنی اور رجا سو جابجا قرآن مین غرور و تمنی کو برا فرمایا ہے جیسا کہ ان آیتونمین ہے وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ اور رجا یعنے امید قرآن شریف اور حدیث دونومین پسند ہے جیسا کہ جابجا مومنون اور نیکونکی تعریف مین مذکور ہے يَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ اور سوا اسکے بہی ہی تو ان تینون چیزونمین تفرقہ اور جدائی کہلی کہلی بیان کرنی چاہیے تاکہ کام اچہا اور برا الگ جداوین پس جاننا چاہیے کہ امید کی حقیقت یہہ ہے کہ کسی چیز کے انتظار مین آدمی کا دل خوش رہے اور ہر مرغوب کے حاصل ہونیکے لیے ایک سبب اور کہنیچنے والا انتظار ثابت ہووے پہر اگر ایک چیز کے اسباب بہت جمع ہوے ہون اور اوسکا انتظار کہینچے اور اوس انتظار مین خوش رہے جیسا کہ ایک کسان نے اچہا بیج اچہی زمین مین بویا اور پانی بہی

وقت پر دیتا رہا اور غلہ کا منتظر ہے اسکو رجا اور امید کہتے ہین اور اگر ایک چیز کے بہت سے اسباب
جاتے رہین اور اوسکا انتظار کرے تو وہ غرور اور حماقت مین گرفتار ہے جیسا کہ ایک کسان نے بنجر
مین بیج بویا اور وقت پر پانی نہین دیا پہر غلہ کی انتظاری کرے اسکو غرور و حماقت کہتے ہین اور
اگر اسباب کے حاصل ہونے مین شک واقع ہو پہر وہ چیز کا انتظار کرے جیسا کہ ایک کسان نے
اچہی زمین مین بیج بویا لیکن پانی نہین دیا یا بری زمین مین بیج بویا اور پانی دیا پہر غلہ کا منتظر
ہے اسکو تمنا اور آرزو کہتے ہین پہر جب یہہ مثالین خوب سمجہہ مین آگئین تو ایمان دار کو چاہیے
کہ اپنی نجات اور فلاح کی سعی الامقدور فکر کرے اور اوسکے اسباب کو اپنے مین جمع کرے
یعنی فرمانبرداری مالک کے حکمون کی کرے اور بچے منہیات سے پہر رحمت الٰہی کا امیدوار
رہے اور اس انتظاری مین خوشی خرمی مین گذران کرے اور جسنے اپنی نجات اور فلاح کے
اسباب کو کہو دیا اور اپنی عمر کو نامرضیات الٰہی مین صرف کیا پہر منتظر فلاح و نجات کا ہے وہ
احمق ہے اور غرور مین گرفتار اور شک کی صورتین جیسے نماز و روزہ کیا لیکن اوسکی شرطونکو
خوب بجا نہ لایا تو وہ آرزو مند ہے یعنے شائد اسکو نجات ہو لیکن یہہ دونون صورتین اخیر کی
اللہ تعالے کے نزدیک بری اور نامقبول ہین منقول ہے کہ سلیمان بن عبد الملک حج کے لئے
شام سے آتا تہا مدینہ منورہ مین حضرت ابو حازم تابعی سے ملا اور پوچہا کہ ہمکو موت کیون
بری لگتی ہے اونہون نے کہا کہ تمنے اپنی دنیا کو آباد کیا ہے اور آخرت کو اجاڑا ہے سو تم آبادی سے
اجاڑ مین جانا برا سمجہتے ہو سلیمان نے کہا کہ سچ کہا تمنے پہر سلیمان نے کہ قیامت کے دن بندیکی
ملاقات پروردگار سے کسطرح ہو گی ابو حازم نے کہا کہ اگر بندہ نیک ہے تو اسطرح ہو گی کہ جیسے مسافر
سفر سے بہت دنون مین اپنے گہر آتا ہے اور بہت کچہہ کما کے اپنے گہر ساتہہ لاتا ہے خیال کیجئے کہ
گہر والے کیسے خوش ہونگے اور کیسی خاطر داری اوسکی کرینگے اور اگر بندہ برا ہی بہت برائیان
کرکے دنیا سے گیا ہے تو اوسکا سامنا ویسا ہو گا جیسا کہ ایک غلام بہاگا اور خاوند نے پیادے اوسکے
پکڑنیکو بہیجے وہ پیادے اوسکو پکڑکے ہاتون ہتکڑیان اور پانون مین بیڑیان اور گلے مین طوق
ڈالکے اوسکے مالک کے حضور مین لاوین اوسکے اوسوقت کی حالت کو خیال کرو کہ غلام کیسا
شرمندہ ہوگا اور مالک کے نزدیک کیسا لائق لعنت و نفرین کے کا ہوگا سلیمان کو اس بات کے سننے
سے رقت غالب ہوئی بہت رویا اور کہا کہ کیا اچہی بات ہوے کہ مین اپنا حال جانون کہ مجکو کسطرح
ان دو نوع صورتون مین سے اوس مالک مطلق کے سامنے لیجا وینگے ابو حازم نے کہا کہ اپنا حال
کا معلوم کرنا بہت آسان ہے اور قرآن شریف مین خوب کہول کر بیان فرمایا ہے سلیمان نے
پوچہا کہ کس آیت مین ابو حازم نے کہا کہ حق تعالی فرماتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَّاِنَّ
الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ اب اپنے عملونکا جائزہ دیکہو کہ ابرار مین ہو یا فجار مین سلیمان نے کہا کہ اگر
ہمارے عملونپر انجام ٹہیرا تو کہان ہے رحمت الٰہی ابو حازم نے کہا کہ اسکا جواب بہی قرآن مین

ف بلاقصد کے سبب کے بجا لانے کے نجات کا متوقع ہونا حماقت و نادانی ہے

ف حکایت سلیمان بن عبد الملک اور ابو حازم کی

بی کہا سلیمان نے کہ کس آیۃ مین ابو حازم نے کہا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ سلیمان کو اِسبات کے سننے سے بہی خوف غالب ہوا اور روتے روتے حالت متغیر ہوگئی اور چیخ مار کے رویا اور کہا کہ مجکو تمہاری باتین سننے کی طاقت نہین کہ میرا کلیجا پہٹا جاتا ہے پہر کہا کہ مجکو کچہ نصیحت کر و ابو حازم نے کہا بچارہ اِس سے کہ تجکو اللہ تعالےٰ دیکہے ایسی جگہہ جہانسے منع کیا ہے اور نہ دیکہے اوس جگہہ کہ حکم فرمایا ہے یعنی ممنوعات سے بچارہ اور احکام آلہی بجا لا تارہ پس سلیمان یہہ سنکر چلا گیا انتہی اور جب اس آیت مین آدمی پر توبیخ اور سرزنش متوجہ فرمائی اسپر کہ نرے اللہ تعالےٰ کے کرم پر مغرور ہوا چاہیے تو اب کئی نعمتین جو اوسپر انعام کی ہین اور وہ غرور و فریب کو مانع ہین بیان فرماتے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے اَلَّذِىْ خَلَقَكَ وہ کریم کہ اپنے محض کرم سے تجکو پیدا کیا اور ہرگز خواہش اور دعا اوس نیستی کی حالت مین تجسے متصور نہتی اور کسی منفعت کی تجسے توقع نہتی فَسَوّٰكَ پہر تیرے بدن کو ٹہیک بنایا اور سب جوڑ بند برابر پیدا کئے انداز ایسے ہاتہہ برابر ہاتہہ کے اور پانون برابر پانون کے اور کان آنکہہ برابر کان آنکہہ کے کیکو انمین سے کم زیادہ نہین کیا اگر ایک پانو چہوٹا ہوتا اور دوسرا بڑا تو چلنے مین بہی رنج ہوتا اور دیکہنے مین بہی عیب و ناقص یہہ اوسیکا کرم ہے کہ ایک قطرہ ناپاک سے تجکو ایسا خوبصورت اور سڈول پیدا کیا فَعَدَلَكَ پہر معتدل مزاج بنایا تجکو اور تیرے بدن کے مزاج کے خلطونکو رگونکو یعنی گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کو طبعیت مین ایکسان و برابر کیا تاکہ جو احوال کہ اعتدال سے خارج ہین اونکو پہچانے اور سمجہے کہ فلانی اعتدال سے خارج ہونا کسقدر رنج دیتا ہے پہر معنوی اعتدال کو اِسی پر قیاس کیا چاہیے فِىْٓ اَىِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ جس صورتمین چاہا تیرے پروردگار نے بنایا تجکو تو اوسوقت مین حاضر نہتا جو کہتا کہ فلانی صورت اچہی ہے اور فلانی بری مجکو اچہی صورت چاہیے نہ بری یہہ اوسیکا کرم ہے کہ اچہے صورتمین تجکو بنایا ہاتہہ دیئے تکبیر مین اوٹہانیکو مصحف پکڑنیکو ہتیار جہاد مین اوٹہانیکو اور سوا اِنکے کتنی چیزین بندگی کی کہ ہاتہہ سے تعلق رکہتی ہین اور زبان دی ثنا اور صفت اور تسبیح اور ذکر اور قرآن پڑہنیکو اور اچہی بات کے حکم کرنیکو اور بری بات سے منع کرنیکو اور ذات و صفات آلہی کی حقیقتین بیان کرنیکو اور پانو دیئے نماز مین کہڑے ہونیکو جہاد میں دوڑنیکو بیت اللہ کے طواف کرنیکو مریضون کی عیادت کرنیکو اور بزرگونکی زیارت کو اور سوا اِنکے جو اچہی چیزین اِنسے متعلق ہین ا سیطرح ہر ایک عضو کو طاعت کے لیے پیدا کیا اور تو نے ان نعمتون کو اوسکے خلاف مین خرچ کیا اور گناہ کا وسیلہ بنایا سو جسنے ایسی نافرمانی اپنے مالک کی کی ہو وہ ہرگز صفت کریمی کے لائق نہین ہوتا اور ایسے شخص کو مغرور ہونا کریم کے کرم پر زیب نہین دیتا اور بعضے مفسرین نے انسان کے رنگون کے مختلف ہونے پر حمل کیا ہے جیسیکہ پہلے اور دوسری اقلیم کے بسنے والے کالے ہوتے ہین اسلیے کہ آفتاب اونکے سر کے مقابلہ مین رہتا ہے یا مقابل سے تہوڑا ہٹا ہوا اور آفتاب کی گرمی کی ہمیشگی رنگ کو سیاہ کر دیتی ہے جیسیکہ دہوبنین اور اون گنوارونین جو ہمیشہ دہوپ مین رہتے ہین یہہ بات ظاہر ہے اور تیسرے اقلیم کے بسنے والے اکثر گندم گون ہوتے ہین اور چوتہی اقلیم کے

ف یعنی اجرت اللہ کی رحمت قریب ہے محسنون کے کہ اوپر نیک ف ۱۱ قرآن ع ہر ایک جگہہ سے ستوی اختلاف مزاج اور اعضا کی تخفیف اور تشدید جیسے کہ معتدل الخلق متناسب الاعضاء بیت پیدا اور رجل طویل من الآخر ۱۱ جلالین سنہ ماز زادہ ۱۲

رہنے والی گوری مائل بسبزی اور پانچویں اقلیم کے رہنے والے سرخ رنگ اور چھٹی اور ساتوین اقلیم کے رہنے والے زرد رنگ ہوتے ہین اور حضرت بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ بعضون کو ایسی صورت پر پیدا کیا ہے کہ اپنے بندگی کے لیے چن لیا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے حق مین فرمایا ہے وَاصْطَفَيْتُكَ لِنَفْسِي اور اور انبیا رکے حق مین فرمایا ہے اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا نَّبِيًّا وہ تہا چنا ہوا وَاِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ بیشک وہ تہا ہمارے چنے ہوے بندون سے اور یہہ گروہ بادشاہی خاص بندے مانند ہین کہ حضور کی خاص خدمتونکے لیے مقرر رہتے ہین اور بعضونکو ایسی صورت پر پیدا کیا ہے کہ اوسکے غیر کیطرف مشغول ہین جیسے بعضے مال کی تجارت کے لیے اور بعضے کہیتی مین اور بعضے اور پیشہ مین مشغول ہین کہ دنیا کا کام چلے اور اس کلام مین جو گمان سمجہا تہا کہ کرم کی صفت سے جو اس توبیخ وسوال مین مذکور ہے شاید کافر کہنے لگین کہ ہمارا غرور و اعتماد اوسکے کرم پر تہا اسلیے دوسری توبیخ و تنبیہ پہلے سے بہی زیادہ سخت ارشاد فرمائی كَلَّا الخ عـزیزی كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ نہ نہ بلکہ جہوٹ کہتے ہو تم جزاء اعمال کو فتح کوئی نہین پر تم جہوٹ جانتے ہو انصاف ہونا موضح تفسیر كَلَّا یعنی ایسا نہین ہے کہ اوسکے کرم پر اعتماد کرکے گناہ کرتے ہو اسلیے کہ یہہ اعتماد تو آخرت کی جزا کا اقرار کرنے پر اور اوسکے اعتقاد دلانے پر موقوف ہے اور تم آخرت کا اقرار و اعتقاد نہین کرتے ہو بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ بلکہ تم انکار کرتے ہو جزا کا اور حال یہہ ہے کہ جزا کا وعدہ بہی اوسیکے کرم کا مقتضا ہے تاکہ اچہی جزا امید پر طاعت کرو اور دین و دنیا کی تمہارے کام اچہے بن جاوین اور عذاب کے خوف سے گناہ سے بچتے رہو تاکام دونون جہان کے تمہارے بگڑ نجاوین اور جزا کا انکار تمنے کسطرح بن پڑیگا وَاِنَّ عَلَيْكُمْ الخ عـزیزی وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور تحقیق تم پر متعین ہین نگہبان بزرگ قدر لکہنے والے جانتے ہین جو کچہہ تم کرتے ہو فتح اور تم پر نگہبان مقرر ہین سردار لکہنے والے جانتے ہین جو کرتے ہو موضح تفسیر وَاِنَّ عَلَيْكُمْ اور حال یہہ کہ ہمارے طرف سے تم پر لَحٰفِظِيْنَ چوکیدار مقرر ہین تاکہ نیک اور بد کاموں پر تمہارے خبردار رہین اور کوئی اچہا کام تمہارا ضایع نجاوے اور کوئی برا کام بہی رائیگان نہو كِرَامًا یعنی وہ چوکیدار تمسے حق تعالے کی صفت کے موافق تمسے کرم کا معاملہ کرتے ہین سو اونکے کرم جو تمسے کرتے ہین ایک یہہ ہے کہ تمسے چہپے رہتے ہین اور اپنے تئین تم پر ظاہر نہین کرتے تاکہ تم کہین شرمندہ ہوکے عورتوں کی صحبت اور حاجت ضرور و پیشاب اور اپنی مزیداریان اور لذتین چہوڑ نہ دو اور اونکے کرم مومنین سے یہہ ہے کہ باوجود تمہارے کام جاننے کے تمکو فضیحت اور رسوا نہین کرتے ہین اور کسیکے آگے تمہارے بہید ونکو کہولتے نہین اور اونکے کرم مومنین سے یہہ ہے کہ جب تمسے کوئی نیکی ہوتی ہے تو اوسکو دس گونے کرکے لکہتے ہین جیسے اگر ایک روپیہ اللہ کے راہ مین تمنے دیا ہو اوسکو

بیان اکرام کاتبین کے معاملہ کا جو او مومنین سے کرتے ہین

وسی رقیب لکھتے ہین اسی پر اور چیزونکو بہی قیاس کر لو اور اگر کسی نیکی کا تمنے قصد کیا اور کسی سبب
تمسے وہ نیکی ہونے نپائی تو تمہارے اوس نیک ارادیکو بہی نیکیو نمین گنتے ہین اور ایک نیکی اوسکے
عوضمین لکہہ لیتے ہین اور اگر کوئی گناہ تمسی ہوتا ہے تو چہہ ساعت تک تمکو مہلت دیتے ہین اور اتنے
دیر تک اوس گناہ کو نہین لکہتے کہ شاید اس عرصہ مین تم توبہ و استغفار کرو یا اوس اپنے کرنے پر شرمندہ
ہو یا اوسکے بعد اتنے عرصہ مین کوئی ایسی نیکی تمسے ہو کہ اوسکی سببسے وہ برائی تمہاری معاف
ہو جاوے اور اگر اتنی دیر مین ان باتو نمین سے کچہہ نہوا تو ایک گناہ لکہتے ہین اور پہر تم جب توبہ و استغفار
کرتے ہو یا کوئی اور نیکی تو اوس لکہے ہوے کو مٹا ڈالتے ہین اور وہ چوکیدار تمہارے کامونکے
یاد رکہنے مین بہت احتیاط کرتے ہین اور باوجود فرشتہ ہونیکے کہ اونمین نسیان و فراموشی ہرگز نہین
ہے اپنے یاد پر اعتماد نہین کرتے بلکہ کَاتِبِیْنَ یعنی لکہہ رکہتے ہین اور اوس کام کے لیے دفتر
تیار کر رکہتے ہین اور صحیح روایتو نسے ثابت ہے کہ ہر آدمی کے واسطے یہہ لکہنے والے چار نفر ہین
دو دن کو آتے ہین اور دو رات کو اور ہر دن اور رات کے دونو دفتر علحدہ علحدہ لکہہ چہوڑتے ہین
اور بعضے روایتو نمین آیا ہے کہ اونکے بیٹھنے کی جگہہ آدمی کے دونون کندہے ہین اور بعضون نے
لکہا ہے کہ ہر آدمی کے اوپر کے دونون بڑے دانت ہین اونکے بیٹھنے کی جگہہ اور آدمی کی زبان
اونکا قلم ہے اور تہوک آدمی کا اونکی سیاہی ہے اور جب یہہ دفتر رات دن کے حق تعالے کے حضور مین
لیجاتے ہین باوجود اسبات کے کہ حق تعالی اپنے بندے سے جان کی رگ سے بہی زیادہ نزدیک ہے
لیکن احتیاط کے واسطے حکم ہوتا ہے کہ اس دفتر لکہے ہوئیکا لوح محفوظ سے مقابلہ کرو اسواسطے کہ
اوسمین جو کچہہ کہ بندہ کریگا بے کمی و بیشی کے لکہا ہے بعد مقابلہ کے حکم ہوتا ہے کہ طاعت و گناہ
کے سوا جو کچہہ ہے اوسکو مٹا ڈالو اور صرف طاعت و گناہ رہنے دو کہ اوسپر ثواب و عذاب ہو گا
اور اون چوکیدارونکو کسیطرح پر تمہارے احوال سے پوشیدگی نہین ہے اور یہہ بہی گمان نکرنا کہ جسطرح دنیا کے
اخبار نویسون اور خفیہ نویسون سے کسی حیلہ اور مکر سے اپنے کام چہپا رکہتے ہو اونسے بہی چہپا رکہوگے اسلیے
کہ وہ چوکیدار یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ جانتے ہین جو کچہہ تم کرتے ہو اگرچہ ہزار پردونمین کرو اب
جاننا چاہیے کہ لکہنے والے فرشتونکا آدمی کے سب کامونپر خبردار رہنا اس آیۃ سے ثابت ہوتا ہے
اور آدمی کی سب باتونپر خبردار رہنا اونکا دوسری آیۃ سے جو سورہ قٓ مین ہے سمجہا جاتا ہے وہ
آیۃ یہہ ہے مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ اور کسی کام چہوڑ دینے پر خبردار رہنا
جیسے روزہ اور اعتکاف اور جو احرام کے اندر منع ہین اونسے بچنا اور جو اونکے مانند ہین یہہ سب دلیل
عقلی سے ظاہر ہین اسلیے کہ جب کسی شخص نے ایک کام کی حاجت کے وقت بدون کسی عذر و مانع کے
اوس کام کو نکیا صریح معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اوس کام کو چہوڑا لیکن آدمی کی نیت کا حال دریافت
کرنا اور اوسکے دلکی چہپی بات پر خبردار رہنا اسمین علمار کو اختلاف ہے اکثر علماء نے اسکا انکار کیا ہے
یعنے دل کی بات کی اونکو خبر نہین ہوتی الله ہی جانتا ہے اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ یہہ لکہنے والے

نیکی کے ارادیکو نیکی لکھتے ہین اور اوس بدی کے ارادیکو جسکو چھوڑ دیا ہے اوسکو بہی نیکی لکھتے ہین اِس سے
معلوم ہوتا ہے کہ اون فرشتونکو دل کی بات کی بہی خبر ہوتی ہے لیکن اسکے معنا کہتے ہین کہ یہہ خبر
اونکو ہوتی ہے بطور الہام الٰہی کے یعنے فلانے شخص نے اسوقت فلانی نیکی کا ارادہ کیا ہے یا فلانی
بدیکا ارادہ کر کے چھوڑ دیا ہے ظاہر تریہی معلوم ہوتا ہے اور جب کلام جزا کے ثابت کرنے تک پہنچا
تو اب تہوڑی نیکونکی جزا اور بدونکی سزا کی تفصیل اسمقام پر بیان کرنی ضرور ہوئی اسلیئے ارشاد
ہوتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ ؏ **عزیزی** ؏ کراماً جمع کریم کی ہے
بعضی بزرگ دنیا کے ضد بدذوت کے کتاب زہرۃ الریاض مین لکہا ہے کہ اونکو کرام اسلیئے فرمایا کہ جب
بندونکی نیکیان لکہکر آسمان پر لیجاتے ہین تو پیش کرتے ہین جناب باریتعالےٰ کے حضور مین
اور عرض کرتے ہین کہ تیرے فلانے بندے نے یہہ نیکی کی ہے اور برائی لکہہ کر لیجاتے ہین تو عرض
کرتے ہین کہ الٰہی تو ستار العیوب ہے اور وہ ہر دن تیری کتاب بہی پڑہتے ہین اور ہماری تعریف
بہی کرتے ہین ہم اونکی پردہ دری نہین کرتے اور حدیث مین آیا ہے کہ اکرام کرو تم کرام کاتبین کا کہ جو
جدا نہین ہوتے ہین مگر دو وقت ایک حالت کے دو حالتو نمین سے جنابت اور غائط اور بعضے بددین احمق
جوان فرشتونکا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر وہ ہوتے تو ہم بہی کبہی اونکو دیکہتے تو اونسے کہنا چاہیے
کہ ملک الموت جو قبض روح کے لیے آتے ہین اور جنات اور ہوا انکو بہی تم دیکہتے ہو کہین جسم لطیف نظر بہی
آیا کرتا ہے لیکن بددین احمق کب سمجہتے ہین ؏ **روح** ؏ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ
لَفِيْ جَحِيْمٍ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝
تحقیق نیک کار نعمت مین ہونگے اور گنہگار دوزخمین بیٹہینگے دوزخمین روز جزا اعمال کے اور نہین ہونگے
اوس سے غائب ؏ **فتح** ؏ بیشک نیک لوگ آرام مین ہین اور بیشک گنہگار دوزخمین ہین بیٹہینگے
اوسمین انصاف کے دن اور نہونگے اوس سے چہپ جانے والے ؏ **موا** ؏ **تفسیر** اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ
مقرر نیک لوگ بڑی نعمت مین ہونگے کہ وہ نعمتین جنت کی ہین اور مقرر برے لوگ دوزخمین
ہونگے بیٹہینگے اوس دوزخمین انصاف کے دن یعنی قیامت کو اور نہونگے وہ سب اوس دوزخ سے
غائب ہونے والے حاصل اسکا یہہ ہے کہ جسطرح دنیا کی آفت و مصیبت سے بہاگ کر یا چہپ کر
بچ جا سکتے ہین اوسدن یہہ حیلے اور مکر انکے پیش نجاونیگے اور اوس بلا سے کسیطرح انکو خلاصی
نہوگی اسلیئے کہ اوس آگ کی لپٹ دور سے اون بدکارونکو اپنے اندر کہینچ لاوینگے اور وہ فرشتے جو
دوزخ کے دروازونپر مقرر ہین زنجیرون اور طوقونمین انکو باندہ کر دوزخ مین ڈالدینگے نہ وہان
بہاگنے کی جگہہ ہوگی اور نہ طاقت مقابلہ کی اور بعضے مفسرون نے غائب ہونیکو دوزخ سے نکلنے
پر حمل کیا ہے تو اس صورتمین تخصیص کفار کی فجار سے ضرور ہوئی اسلیئے کہ فاسق ایماندار دوزخ سے
نکلینگے اور بہشت مین داخل ہونگے اور بدکارونکی جزا کے درمیانمین جو ذکر دین کے روز کا ہم
آگیا تہا اور اوسدن کی سختیان اور مصیبتین خاطر خواہ بیان نہین ہوئی تہین تو سننے والونکے خبردار

کرد ینکے لیے تہوڑی سی سختیان اوسدن کی استفہام تہویلی کی طور پر مجملا بیان فرماتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ عزیزی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ اور کس چیز نے مطلع کیا تجکو اے آدمی کہ کیا ہے روز جزا کا پہر کہتا ہون کس چیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا ہے دن جزا کا ۝ فتح ۝ اور تجکو خبر ہے کیسا ہی دن انصاف کا پہر ہی تجکو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف کا ۝ موضح ۝ تفسیر وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ اور کیا جانا تونے کہ کیا ہے دن انصاف کا حاصل اس کلام کا یہہ ہے کہ اپنی عقل سے سختیان اور مصیبتین اوسدنکی آدمی دریافت نہین کرسکتا ہے اسلیئے کہ جو جو دکہہ درد کی سختیان اور آفتین مصیبتین کہ دنیا مین اوسپر گذری ہین یا کسی اپنے ہم جنس پر گذری ہین وہ سب اوسدن کی مصیبتون اور سختیون کی نسبت سے کچہہ حقیقت نہین رکہتین تاکہ اونکو انپر قیاس کرے اور عقل کا کام تو یہی ہے کہ ان دیکہی چیز کو دیکہی چیز پر قیاس کرلیے اور ان سنی کو سنی پر ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ الخ پہر بعد مہلت کے ہم کہتے ہین کہ تونے کیا جانا کہ کیا ہے انصاف کا دن اہتمام پر ثُمَّ کے لفظ کا حاصل یہہ ہے کہ بہت سی چیزین ایسی ہین کہ اونکو سنتے ہی آدمی دریافت نہین کرسکتا ہے بعد تہوڑی دیر اور تامل کرنیکے اوسکی حقیقت معلوم ہوتی ہے لیکن جو چیز ایسی کہ وہم وخیال کی اوسمین گنجایش نہو ایسی چیزمین مدتون تک فکر وتامل کرنا اور پہلے ہی اوسکے دریافت سے ناامید ہونا دونون برابر ہین اسی سبب فرمایا ہے کہ بعد مہلت وفرصت دراز کے بہی اوسکی حقیقت حال کو دریافت نکرسکے مگر تہوڑی سی شدت اور سختی اوسدن کی تجہسے بیان کرتے ہین ہم وہ دن يَوْمَ لَا تَمْلِكُ الخ عزیزی يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ وہ دن ہے کہ نہ فائدہ پہنچا سکیگا کوئی شخص کیسکو کچہہ اور حکم اوسدن خدا ہی کو ہی ۝ فتح ۝ جسدن بہلا نکرسکے کوئی جی کسی جیکا کچہہ اور حکم اوسدن اللہ کا ہے ۝ موضح ۝ تفسیر يَوْمَ لَا تَمْلِكُ الخ جسدن نہ مالک ہو کوئی جان کسی جان کے لیے کچہہ اسی مقام سے شدت اوسدن کی جانی چاہیے اسلیے کہ دنیا مین اگر کوئی شخص کسی بلا مین گرفتار ہوتا ہے تو پہلے عوام الناس سے اوس شہر کے اوس بلا کے دفیعہ کی تدبیر پوچہتا ہے اور اپنی خلاصی ڈہونڈتا ہے اور جب دیکہتا ہے کہ عوام سے کچہہ کاربرآری نہین ہوتی تب خواص کی طرف جو اوس بلا کا دفیعہ جانتے ہین التجا لیجاتا ہے جیسے طبیب حاذق کی طرف رجوع کرتے ہین بیماریون کے دفع کرنیکے لیے اور کامل جراحون کی طرف پہوڑے اور ورمونمین اور تیز نظر کحالونکی طرف آنکہونکی مصیبتونمین اور عادل حاکمون کی طرف ظلم وزبردستی کے مقدمہ مین اور ہر کام کے تجربہ کارونکی طرف اور کامونمین اور جب دیکہتا ہے کہ انمین سے کوئی میرے حال پر متوجہ نہین ہوتا ہے تب لاچار ہوکے اوسکے یار دوستو نسے سفارش کرواتا ہے اور مدد چاہتا ہے اور اپنے کاربرآری کرتا ہے لیکن اوسدن جتنے ناتے رشتے اپنائت اشنائی کے ہین سب نیست ونابود ہوجاوینگے اور سوے نفسی نفسی کے کیسکو دوسرے کے حال پر شفقت

ومہربانی نہوگی یہان تک کہ ماں باپ کو اپنی اولاد پر رحم نہوگا اور نہ ماں باپ کا اولاد کو کچھہ غم ہوگا
سب اپنے اپنے حالمین مبتلا ہوگئے اور وہان کے مقدمات مین کیسیکو دستہ بولنے کی کچھہ دخل نہوگا
خاص بندے عوام کی طرح حیران و پریشان ہوگئے اور بڑے بڑے سردار رعایا کی مانند گم گشتہ و حیران
ہوگئے اوسدن بدون حکم اوس مالک الملک کے کوئی کیسیکی سفارش نکرسکیگا اور عاجزی اور چاپلوسی
اور صبر و استقلال دونون بیفایدہ اور بیکار ہونگے اوسدن وہی ارحم الراحمین جسپر رحم کرے اوسیکی نجات
ہے اور جسپر قہر و غضب ہو اوسکی خرابی اور رسوائی اور اس آیۃ مین تین عموم واقع ہوی ہین پہلا عموم
مالک کی ذاتمین اور دوسرا ملوک کی ذاتمین اور تیسرا مملوک کی چیز مین اور ان تینون عموم سے پرلے درجہ کی
مایوسی حاصل ہوئی اپنی مصیبت کے دفع کرنیمین کسیدوسرے کی طرف التجا کرنیمین اوس دن کے
معاملہ مین چنانچہ یہہ بات ظاہر ہے وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ اور حکم اوسدن اللہ ہی کے لیے ہے
اور دنیا مین جسطرح بادشاہ کا حکم رعیت پر اور ماں باپ کا حکم اولاد پر اور آقا کا حکم نوکر پر اور خاوند کا
حکم جورو پر اور میان کا حکم لونڈی غلام پر جاری ہوتا ہے اوسدن یہہ سب حکم موقوف ہوجاوینگے
اور سواے اوس مالک علی الاطلاق کے حکم کے کیسیکو قدرت دم مارنیکی نہوگی جسکو اوس مالک نے
پسند کیا سب طرح سے اوسکی نجات ہے اور جسکو سب طرح سے ناپسند کیا اور اوسکی ہلاکت و خرابی ہی اور جسکو
بعضی وجہ سے پسند اور بعضی وجہہ سے ناپسند کیا اونکے واسطے پیغمبرون یا اولیا یا علما یا حافظون یا شہیدون
یا فرشتونکو حکم ہوگا کہ فلانے شخص کی شفاعت کرو تاکہ تمہاری بہی عزت و مرتبہ بڑہے اور
اسطرح کی شفاعت جو حاکم کے حکم پر موقوف ہے اوسمین کیسیکو دخل نہین ہوتا اور عہدہ کرنا ہی اوسپر
نجات ہے اور اسی مضمون سے معلوم ہوا کہ اس آیۃ مین شفاعت کی نفی نہین ہے جو معتزلہ نے سمجہا ہے
بلکہ شفاعت کا ہونا حاکم کے حکم پر موقوف رکہا ہے اور یہی ہے اہل سنت و جماعت کا صحیح مذہب
و اعتقاد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

سورۃ مطففین

اس سورۃ مین اختلاف ہے کہ مکی ہے یا مدنی اکثر معتبر تفسیرون مین مذکور ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لیگئے اور اوسوقت مین وہانکے لوگ ماپ اور تولمین دغابازی بہت
کرتے تہے تو یہہ سورۃ نازل ہوئی اور اول سورہ جو مدینہ مین اوتری وہ یہی سورۃ ہے پہر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مدینہ کے لوگونکو یہہ سورۃ تعلیم فرمائی اور وہ لوگ ہدایت سے قرآن اور رسول کے مستور ہوگئے
اور وہ دغابازی چہوڑدی چنانچہ اوس روز سے آجکے دن تک کوئی پورا ماپنے تولنے والے مدینہ
منورہ کے لوگونکے برابر نہین اور جو لوگ کہ اس سورہ کو مکی کہتے ہین تو اونکا قول یہہ ہے کہ یہہ سورہ
مکہ معظمہ مین اوتری تہی جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف فرما ہوے اور وہانکے
لوگونکو اس بلا مین مبتلا دیکہا تو یہہ سورۃ اونکے سامنے پڑہی بس اس سبب سے لوگونکو گمان ہوا کہ یہہ
سورۃ اسی وقت نازل ہوئی اور اسکے ربط کی وجہہ سورۂ انفطار سے یہہ ہے کہ اوس سورۃ مین نیک کار اور
بدکار ونکے نامۂ اعمال کی ابتداء کا مذکور ہے کہ دنیا مین لکہے جاتے ہین اور اس سورۃ مین اون اعمال کے

درمیان کا بیان ہے کہ ہر شخص کی موت کے بعد خواہ بد ہو خواہ نیک اون دونون دفترونمین سے کہ سجین اور علیین ہین ایک دفتر کے متعدد ہونکے حوالہ کئے جاتے ہین چنانچہ سورہ انشقت مین اون نامونکے انتہار کا بیان ہے کہ حشر کے روز ہر شخص کے ہاتہ مین دیئے جاوینگے اور اس سورہ کا نام مطففین اسلیے رکہا کہ اوسکے شروع مین بدحالی مطففین کی مذکور ہے اور وہ دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ جو شخص اتنا تہوڑا حق بہی مخلوق کا تلف کریگا اوسکا بہی برا حال ہوگا پہر جو شخص کہ بڑا حق اپنے پیدا کرنیوالے کا کہ ایمان لانا اوسکی آیتون اور اوسکے رسولونپر ہے تلف کریگا تو انجام اوسکا کیا کچہہ ہونیوالا ہے اور مناسبت دونون سورتونمین کلام کے نظم ونسق کے اعتبار سے بہی ظاہر ہے کہ اوس سورہ مین کَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ مذکور ہے اور اس مین وَيْلٌ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ وَمَا اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ واقع ہے ٭ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ٭ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ٭ وہ لوگ کہ جب اپنے لئے ماپ لین لوگونپر سختی کر کے پورا لین ٭ **فائدہ** خرابی ہے گہٹانیوالونکی وہ کہ جب ماپ لین لوگونسے پورا بہر لین ٭ موضح **تفسیر** وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ خرابی ہے گہٹانیوالونکی کہ لوگونکے حق ماپنے تولنے مین گہٹاتے ہین ہرچند کہ تطفیف عرب کی لغت مین ماپ اور تول مین خیانت کرنیکے معنو نمین آتا ہے لیکن شیخ ابو القاسم قشیری رحمہ اور اور بزرگونے فرمایا کہ ظاہر کرنا لوگونکے عیب کو اور وہی عیب اپنے اندر ہوا اوسکو چہپانا اور لوگونسے انصاف چاہنا اور خود انصاف نکرنا اور اور ونکے عیب کو دیکہنا اور اپنے عیبونکو نہ دیکہنا اور لوگونسے تعظیم چاہنی اور آپ واجب التعظیم لوگونکی تعظیم نکرنی اور جو اپنے واسطے چاہنا اور ونکے واسطے نچاہنا اور نوکرون مزدورونسے کام پورا لینا اور اونکی مزدوری اور تنخواہ دینے مین قصور کرنا اور رزق مقدر کو حد الٰہی سے پورا چاہنا اور آپ اوسکی طاعتونمین نقصان کرنا یہہ سب تطفیف مین داخل ہین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ اَلصَّلٰوةُ مِكْيَالٌ فَمَنْ وَفّٰى وُفِّيَ لَهٗ وَمَنْ طَفَّفَ فَقَدْ عَلِمْتُمْ فِيْهِ مَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور یہہ بہی حدیث قدسی مین آیا ہے کہ اَوْفِ يَا ابْنَ اٰدَمَ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّوْفٰى لَكَ وَاعْدِلْ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّعْدَلَ لَكَ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ کے تلاوت کے بعد مدینے کے لوگونسے ارشاد فرمایا کہ خَمْسٌ بِخَمْسٍ یعنی پانچ چیزین بدلے مین پانچ چیزونکے ہوتے ہین کوئی قوم سب ملکر عہد شکنی نہین کرتے مگر دشمن اونکے اونپر مسلط کیے جاتے ہین اور کوئی فرقہ خلاف شریعت کے حکم نہین کرتا اور رشوتین کہا کر حکم شریعت کا تبدیل نہین کرتا مگر کہ فقر وافلاس اونمین سرایت کرتا ہے اور کسی فرقے مین زنا اور لواطت رایج نہین ہوتی مگر کہ موت اونپر مسلط ہوتی ہے اور کوئی فرقہ ماپ تول مین نقصان نہین کرتا مگر کہ زراعت اونکی برباد ہوجاتی ہے اور قحط مین مبتلا ہوتا ہے اور کوئی فرقہ زکوۃ نہین دیتا مگر کہ بارش اونپر

روکی جاتی ہے حاصل کلام کا یہہ کہ مقدمہ ماپ تول کا نہایت نازک ہی حضرت شعیب علیہ السلام کی
قوم پر جو عذاب نازل ہوا تھا سو اسی گناہ کی شامت سے تھا اور علمار کو اوسکے کبیرہ ہونے میں
اختلاف ہے بعضوں نے از راہ مبالغہ کے کہا ہے کہ قصد اس فعل شنیع کا بہی کبیرہ ہے اور بعضون نے
فرق کیا ہے قلیل و کثیر میں کہتے ہیں کہ اگر نقصان ماپ تول چوری کی نصاب کی حد کو پہنچے
کہ اس ملک کے تین بڑے رائج کے قریب ہوتے ہیں تو کبیرہ ہو جاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو
تو صغیرہ ہے اور اکثر ظاہر بین اس مقام پر گہبرا کر کہتے ہیں کہ تہوڑا سا حق کسیکا دبا رکہنا بقدر
وبال نہیں رکہتا اور بالاجماع صغیرہ ہے تطفیف کو کیون کبیرہ میں گنا ہے اور اوسپر سخت وعید فرمایا ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ غصب ایک گناہ ہے شریعت کی ٹہیرائی ہوئی چیز کا اور یہہ تطفیف ایک
ظلم ہے عدل کی صورتمین تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ تول اور ماپ کی چیزونکو اللہ تعالے نے عدل
قایم کرنیکے لیے مقرر فرمایا ہے اور مخلوقات کے معاملات کا مدار انہیں دونوں چیزونپر رکھا ہے
پس ان دونونکو وسیلہ ظلم کا قرار دینا ایسا ہے جیسے عبادت کو وسیلہ گناہ کا ٹہیرانا بعضے بزرگونسے
منقول ہے کہ اپنے زمانے کے بادشاہ سے وعظ و نصیحت میں فرمایا کہ تمکو کچہہ معلوم ہے کہ مطففین کے
حق میں کیا وعید آیا ہے تم جو لوگونکے مال بے تول کہاتے ہو تمہارا کیا حال ہونیوالا ہے مراد اون
بزرگونکی یہہ ہے کہ بادشاہ کا ظلم بہی تطفیف کے مانند شریعت کے حکم کے برخلاف اور اولٹا ہے
کیونکہ قدرت سلطنت کی اوسکو اسلیے دی ہے کہ قائم ہونا عدل کا اور دور ہونا ظلم کا ہو پہر جو اس
قدرت کو عدل کے مٹانے اور ظلم کے قائم کرنے میں خرچ کرین تو قلب موضوع کا اور خلاف مقصود کا
لازم آتا ہے غرضکہ یہہ صورت ہے اسکے گناہ کی یعنی سوائے خلق اللہ کی حق تلفی کے تلبیس اور
مکر اور رخنہ حکمت الٰہی میں کرتا ہے اور ظلم کو عدل کی صورت میں نمودار کرنا ایسا ہے
جیسے قرآن کو درمیان میں دیکر دغا کرے پس ایسی ایسی برائیاں جمع ہونیکے سبب سے
کبیرہ ہوا ہے اور اسیطرح مسجد کو نجاست کی جگہہ بنانا حرام ہے نہ غیر مسجد کو اور دین کے
کام دنیا کی غرض کے لیے اور اپنے کو صلحاء کی صورت سے نمودار کرکے داد ابلیسی کی دینی نہایت
بری ہے کھلے بندوں دنیا طلب کرنے اور ظاہر فسق و فجور سے اور جو تطفیف لینے کہٹانا ماپ
اور تول میں کبہی بے پروائی کی راہ سے بہی ہوتا ہے چنانچہ بعضا شخص وارستہ مزاج ہوتا ہے
لین دین میں چندان احتیاط نہیں کرتا اور یہہ تطفیف اپنا حق لینے میں مضائقہ نہیں رکہتے
لیکن دوسرے کے حق میں کرنا حرام و ممنوع ہے مگر اسقدر شدت و عذاب اوسکے واسطے نہیں ہے
کہ اوسکے کرنیوالے پروا سے کا لفظ کہا جاوے سو اس قسم کی تطفیف کے احتراز کے واسطے مطففین کی
ایک دوسری علامت و صفت سے موصوف فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ کم کرنا ماپ تول کا
مزاج کی بے پروائی اور وارستگی کی راہ سے نہیں ہے بلکہ کمال طماعی اور ہوشیاری سے جان بوجہ کر
یہہ کام کرتے ہیں اور کمال حرص رکہتے ہین کیونکہ انکی صفت یہہ ہے کہ اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ

ف بہت سے کام دین کے دنیا کے واسطے کرنا نہایت برا ہے علانیہ فسق و فجور کرنے سے ۱۲

وہ گہٹا نیوالے ماپ اور تول کے جب ماپ کر لیتے ہین لوگونسے اپنا حق کہ اونکے ذمہ ہے کہتے ہین یستوفون
پورا پہر لیتے ہین اور چاہتے ہین کہ ہمارے حق مین سے ایکذرہ کم نہو بلکہ پورا کرنیکے بہانہسے تہوڑا سا
اپنے حق سے زیادہ لیلیتے ہین اور تقریر کرتے ہین کہ ہمکو اپنا پورا حق اناً یقینی نہین معلوم ہوتا جب تک
کہ تہوڑا سا زیادہ نہ لین اور جبکہ ماپ مین یہہ حیلہ کرتے ہین اور اپنے حق سے زیادہ چاہتے ہین تو تول مین
تو بطریق اولی پورا کرنیکے بہانہ سے زیادہ چاہتے ہین کیونکہ ماپ مین مسامحہ رائج ہے اور تول مین
کہینچ و تنگی ہے ۃ **عزیزی** ۃ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اور جب چاہین
کہ ماپ کر دین اونکو یا تول کر دین اونکو نقصان پہنچاوین ۃ **فتح** ۃ اور جب ماپ دین اونکو یا تول دین
گہٹا کر دین ۃ **موضح** ۃ **تفسیر** اور جب ماپ کر دیتے ہین لوگونکو اونکا حق یا تول کر
گہٹاتے ہین لوگونکا حق اور اونکو نقصان پہنچاتے ہین تہوڑا تہوڑا نکال نکال کر یہان پر سمجہہ لیا چاہیے
کہ دین لین کے پورا پہر دینے اور گہٹانے مین چار صورتین خیال مین آتی ہین اول تو یہہ کہ دونون
صورتونمین پورا پہر دیوے دوسری یہہ کہ دونون صورتونمین گہٹاوے تیسری یہہ کہ دینے مین گہٹاوے
اور لینے مین پورا پہر لے بس اس آیۃ مین یہی صورت مذکور ہے چوتہے یہہ کہ دے پورا اور لے کم
یہہ صورت اولیٰ ہے اور بڑے حوصلہ والونکا کام ہے اور اون پہلی دونون صورتونکو اس لیے یہان
ذکر نہین فرمایا اگرچہ قبح اور حرمت موجود ہے لیکن پہلے درجہ کی برائی نہین رکہتی ہین کہ اونکے حال پر
وائے کہا جاوے کیونکہ دینے کا نقصان لینے کے نقصان کا بدلہ ہوجاتا ہے اسیطرح سے زیادہ
لینا زیادہ دینے کا معارضہ ہے بس ایک صورت سے نیکی اور ایک صورت سے بدی پائی گئی اور یہہ
اوس قیاس پر ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ لوگ قرض کے معاملہ مین چار قسم ہین ایک وہ
شخص کہ اپنا قرض بہی لوگونسے سہولت سے وصول کرتا ہے اور جو لوگونکا قرض اوسکے ذمہ پر ہے
اوسکو بہی بخوبی ادا کرتا ہے سو یہہ شخص سب سے بہتر ہے دوسرا وہ شخص ہے کہ لوگونکا قرض بہی کمال
دشواری اور ایذا سے ادا کرتا ہے اور اپنا قرض بہی لوگونسے کمال شدت اور بے مروتی سے وصول
کرتا ہے پس یہہ سب سے بدتر ہے تیسرا وہ شخص ہے کہ لوگونکا قرض تو بخوبی ادا کرتا ہے اور اپنا
قرض شدت سے طلب کرتا ہے چوتہا وہ کہ لوگونکا قرض خرابی سے ادا کرتا ہے اور اپنا قرض وصول
کرنیمین نہایت نرمی کرتا ہے پس یہہ دونون قسمین میانہ یعنے بیچ بیچ کی ہین کہ ایک طرف کی
خوبی دوسری طرف کی بدی سے مقابل ہے تو نری بدی سے بہتر ہے اور اسیطرح غصہ کے مقدمہ
مین بہی لوگونکو چار قسم کا فرمایا ہے اول قسم تو وہ ہے کہ جلد غصے ہو اور جلد راضی ہو دوسری قسم وہ
کہ دیر مین غصے ہو اور دیر مین راضی ہو یہہ دونون قسمین میانہ ہین تیسری قسم وہ ہے کہ جلد غصے ہو
اور دیر مین راضی ہو یہہ قسم سب سے بدتر ہے چوتہی قسم وہ ہے کہ دیر مین غصہ ہو اور جلد راضی ہو یہہ
قسم سب سے بہتر ہے اور مطففین کو جو دہمکا کر ڈرانا تو اب ارشاد فرماتے ہین کہ گویا یہہ لوگ اس
کام کے اختیار کرنیسے قیامت کے منکر ہین کیونکہ جو شخص اعتقاد اوس روز کا رکہتا ہے اسقدر تلف

کرتنہیں خلق کے حق کے خصوصاً مکر وحیلہ سے جرأت نہیں کرتا اسلیے بطور استفہام انکار کے فرمایا الا یظن
الخ **عزیزی** ‏ﻫ الا یظن اولٓئک انهم مبعوثون ۝ لیوم عظیم ۝ یوم
یقوم الناس لرب العٰلمین ۝ کیا نہیں جانتے یہہ لوگ کہ وہ اوٹھائے جاوینگے بیچ دن بزرگ
اوس دن مین کہ کہڑے کیے جاوینگے لوگ آگے پروردگار عالمونکے ﻫ **فتح** ﻫ کیا نہیں
رکہتے وہ لوگ کہ اونکو اوٹہنا ہے ایک بڑے دن مین جسدن کہڑے ہین لوگ راہ دیکھتے جہان کے صاحب
کی ﻫ **موضح** ﻫ **تفسیر** الا یظن اولٓئک کیا گمان نہیں کرتے ہین یہہ لوگ کہ عقل سے بہت
دور ہین اور ظن کے لفظ مین کہ گمان کے معنی مین ہے اشارہ ہے اسبات کی طرف ہے کہ ہر عاقل جس چیز کو
یقین صادق سے جانتا ہے بلکہ ہر گہڑی اپنی آنکہونکے سامنے رکہتا ہے اور یہہ لوگ گمان بہی اوسکا
نہیں کرتے ہین اعتقاد تو کہان دوسرے اشارہ اسبات کی طرف بہی ہے کہ اگر کسیکو اعتقاد کامل سے اسکا
نہو تو فقط گمان بہی اس قسم کی برائیون سے بچنے کو کفایت کرتا ہے جیسیکہ مسافر راہ کے خطرے کے
گمان پر بلکہ محض وہم پر اپنی توشہ ساتہہ لیلیتے ہین اور بدرقہ طلب کرتے ہین اور یہہ احمق اس مضمون
کا گمان بہی نہین رکہتے ہین کہ انھم مبعوثون لیوم عظیم کہ مقرر وہ زندہ کیے جاوینگے
ایک بڑے دن مین اور بڑائی اوسدن کی اس سبب سے ہے کہ وہ دن عدل قائم ہونیکا ہے اور اللہ تعالے
کے حق اور بندونکے حق اوس روز مخلوق سے طلب کیے جاوینگے اور کمال سختی حق تلف کرنیوالونپر
کیجاویگی اور اوس روز کی بزرگی کے اسبابونمین سے ایک یہہ ہے کہ وہ دن رسوائی کا ہے
کیونکہ اوسکی صفت یہہ ہے یوم یقوم الخ جسدن کہڑے ہونگے لوگ اگلے اور پچہلے حضور مین
حضرت رب العلمین کے اور لفظ رب العلمین کا یہان پر اسم ذات کے مقام پر لائے ہین تاکہ اشارہ ہو اسبات
کی طرف کہ عموم ربوبیت اوس ذات پاک کی چاہتی ہے کہ اپنے بندونکا حق پورا پہنچاوے پس لوگونکے
حق برباد کرنیوالونکا کہڑا ہونا اوسکے حضور مین کمال ذلت و رسوائی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگ قیامت کے دن دنیا کے تین سو
برس کے انداز کے موافق حشر کے میدان مین کہڑے رہینگے اور اونکے واسطے کچہہ حکم ظہور مین نہ اویگا
لیکن یہہ اتنی بڑی مدت مسلمان کو ایسی تہوڑی معلوم ہوگی کہ گویا نماز سے فارغ ہوا اور صحیح
مسلم مین روایت ہے مقداد بن الاسود کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر مین اس آیۃ کے وارد ہے
کہ یقوم الناس فی رشحھم الی انصاف اذانھم اور یہہ بہی صحیح مسلم اور اور صحاح
مین منقول ہے کہ قیامت کے روز آفتاب آدمیونکے سرسے ایک کوس یا دو کوس کے مفاصلہ پر کہڑا
ہوگا تو اوسکی گرمی سے لوگونکے بدن پگہلینگے اور پسینا بہنا شروع ہوگا لیکن ہر شخص کے برے عملونکے
موافق بعضے کا پسینا گردن تک پہنچیگا اور بعضے کا کان کی لو تک پہنچیگا اور گلا مد کے مانند موہنہ مین
رہیگا اور کسیکا گردن تک کسیکا سینہ تک کسیکا کمر تک کسیکا زانو تک کسیکا ٹخنی تک اور علی ہذا القیاس
اور منقول ہے کہ ایکدن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سورۃ کو نماز مین شروع کیا جب اس آیۃ

تک پہنچے تو کمال خوف سے رونے لگے یہاں تک کہ بیتاب ہوکر گر پڑے اور اوس وقت کی نماز ادا کر سکے

عزیزی كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ؕ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ؕ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ خفا نامہ اعمال گنہگاروں کے داخل ہو گئے سجین مین اور کسی چیز نے مطلع کیا تجکو

کہ کیا ہے سجین ایک کتاب ہے لکھی گئی **فتح** کوئی نہین لکھا گنہگاروں کا پہنچا بندی

خانہ مین اور تجکو کیا خبر ہے کیا ہے بندی خانہ ایک دفتر ہے لکھا ہوا **موضح** **تفسیر**

یعنی ناپ اور تول کم کرنیوالونکو چاہیے کہ یہہ کام نکرین اور قیامت کے دن سے اور کہڑے ہونے

سے حضور مین ناول وزور آور کی نافل وبیخبر نہین کیونکہ ہر ایک نیک وبد اونکا اونکے اعمال ناموںمین لکھا ہوا

اونکے دفتر کے متصدیونکے سپرد ہے پہر جو کچہہ کہ مخلوق کی حق تلفی کی ہے بموجب اوسی دفتر کے اوس

روز اونسے باز پرس ہوگی اور اگر وہ پوچہین کہ ہمارے اعمال نامے ہماری موت کے بعد کس مقام مین معلوم

ہونگے اور کہان محفوظ رہینگے تو جواب دیا چاہیے کہ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ دفتر اعمال نامے

بدکارونکے اور اونکے اسم نویسی سجین کے دفتر مین ہے اور سجین مبالغہ کا صیغہ ہے سجن سے کہ قیدخانہ

کے معنو مین ہے پس جو وہ مقام کہ اوس دفتر کے اسم نویسی والے وہان رہتے ہین وہ ایک مکان ہے

نہایت تنگ تاریک اور پلید جیونکی ارواح کا قیدخانہ تو اسیواسطے اوس دفتر کا یہہ نام رکھا گیا جیسا

کہ بیان اوسکا فرماتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ اور کیا سمجہا تو کہ کیا ہے سجین ایک دفتر ہے لکھا ہوا

اور علامت کیا ہوا حاصل اسکا یہہ ہے کہ ایک دفتر ہے کہ اوسمین نام ہر ایک دوزخی کا لکھا ہے

جو بندونکے عمل کے لکھنے والے بعد اون بدکارون کے مرنے اور عمل منقطع ہونیکے ہر ہر شخص کے عمل

علیحدہ علیحدہ فردونمین لکھکر اوس دفترخانہ مین جسکا نام سجین ہے داخل کرتے ہین اور اوس دفتر

پر یا ہر ایک دوزخی کے نام پر ایک علامت اور رقم بنا دیتے ہین کہ اوسکے دیکھتے ہی معلوم ہوجاوے

کہ یہہ شخص دوزخی ہے اور اصل لغت مین رقم علامت کے معنو مین ہے کہ سوداگر لوگ تہان کی قیمت

دریافت کرنیکے لیے لکھدیتے ہین کہ اوسکو ہندی زبانمین آنکہ کہتے ہین اور بیان سجین کا احادیث

ضعیفہ سے روایت مین کعب احبار کے یون آیا ہے کہ وہ دفتر ساتون زمینونکے تلے ہے اور وہان ایک

سیاہ پتہر پڑا ہے کہ اوس سے بدبو اور دہوان نکلتا ہے اور جو ابلیس اور اور شیطان اذکار وانوار سے

بہاگتے ہین تو وہان جاکر ٹہیرتے ہین بدکارونکی روح کو بعد قبض کرنیکے اول آسمان کی طرف لیجاتے

ہین تو آسمان کے دربان اوسکے لیے دروازہ نہین کہولتے اور آنے نہین دیتے پہر زمین پر لاتے ہین

تو کوئی مکان اوسکو قبول نہین کرتا کہ اوس روح کو وہان رکہین آخر کو اوسکو ساتون زمینونکے تلے

اوس پتہر کے نیچے رکہتے ہین اور جو فرشتے کہ اوس دفتر کے متصدی ہین اوسکا نام دفتر مین لکہہ لیتے ہین

کہ فلانا فلانیکا بیٹا اس تاریخ مین دنیا سے بندیخانہ مین پہنچا اور یہہ عمل لایا اور فردین اوسکی روز نامچے کی کراما

کاتبین کے ہاتہہ سے لیکر اوس دفتر مین داخل کرتے ہین تاکہ قیامت کے دن وہ سب اوسکی اوسکے ہاتہہ مین

دین اور بدکارونکی ارواحین بہی اوسی مکان مین رہتی ہین اور طرح بطرح سے عذاب کیجاتی ہین اور اگر

آیۃ مین جو حال بدمالی بدکار و نکا مطلقاً مذکور ہوا اور پہلے گذر چکا ہے کہ کم کرنیوالے مخلوق کے
حق کے گمان قیامت کے دن کا نہین رکھتے اب بطور ترقی کے مذکور اون لوگونکا کہ اعتقاد مین آخرت کے
قصور کرتے ہین اور اوس سے انکار مطلق رکھتے ہین بیان فرماتے ہین تاکہ اس گروہ مطففین کو بخصوص
سرزنش حاصل ہو وَيْلٌ الخ ۞ **عــینی** ۞ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۞ واسطے اوس دن جھٹلانیوالونکو وہ کہ جھٹلاتے
ہین روز جزا کو ۞ **فتح** ۞ خرابی ہی اوس دن جھٹلانیوالونکی جو جھوٹ جانتے ہین انصاف کانے
۞ **موضح** ۞ **تفسیر** وَيْلٌ الخ واسطے اوس روز کہ اوس دن دفتر کو کھول کراونکے برے
عملونپر مطلع کرینگے منکرونکے حال پر کہ ہرگز اعتقاد اوس روز کا نہین رکھتے اور گمان کرتے ہین یا
کہ لوگونکے حق اوسنے لیلئے شاید جاوینگے کیونکہ اونکی صفت یہہ ہے اَلَّذِيْنَ الخ یعنی منکر وہ لوگ ہین
کہ انکار کرتے ہین جزا کے دنکا حاصل یہہ ہے کہ انکار اونکا فقط مخلوق کے حق دلوانیکا نہین ہے
بلکہ جزا کے تمام کارخانونکے منکر ہین اور جزا کے دن کا انکار کرنا علامت بڑی قباحت کی ہی کیونکہ
اعتقاد جزا کے دنکا ایمان کے تمام کامونمین عبادت ہو خواہ معاملات دخل رکھتا ہے ۞ **عزیزی** ۞
وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۞ اور جھٹلاتا نہین ہے اوسکو مگر ہر ستمگار گنہگار ۞ **فتح** ۞
اور اوسکو جھٹلاتا وہی ہے جو بڑہ چلنے والا گنہگار ہے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** اور انکار نہین کرتا
اوس دن کا مگر جس شخص لئے کہ تجاوز حد سے کی ہوگی کفر مین اور تجاوز حد سے کی ہوگی فسق مین لیکن
تجاوز حد سے کفر مین اس جہت سے ہے کہ جو شخص کہ اوس روز کا منکر ہے تو گویا ربوبیت الٰہی کی
ہمیشگی کا اور اوسکی قدرت کا منکر ہے اپنی ذات پر اور یہہ جانتا ہے کہ مرنیکے ساتھ ہی مین اوسکی
بندگی سے نکل جاونگا اور وہ مالکی سے معزول ہو جائیگا جیسے دنیا کے مالکونکو اور اونکو دوسری بار زندہ کرنیکا بھی
منکر ہوا اور اوسکے عدل کا بھی منکر ہے کیونکہ دنیا مین مظلوم کا حق ظالم سے نہین لیتا اگر اوس روز بھی نہ لے تو ظلم
پر راضی ہوا پس ان عقیدونکے سبب سے مرتبہ کفر کے تہ بتہ ہو کر حد سے طرف کفر کے زیادہ ہو جاتا ہے
اور فسق مین تجاوز اس جہت سے کہ جب خوف اوس دنکا اوٹھہ گیا تو گناہ پر دلیر کی اور یہہ سمجھہ لیا
کہ جو نقد مزیدار ہونکو موہوم جزا کے خوف سے چہوڑ دینا کمال نادانی اور بیوقوفی ہے بس نفس
امارہ کی خواہش کے موافق فسق و فجور مین پہنس جاتا ہے اور ایک جماعت نے مفسرین کی معتدی
کو ظالم و غاصب اور خلق اللہ کے حق تلف کرنیوالے پر حمل کیا ہے اور اثیم کو اس فاسق اور گنہگار کے
واسطے مقرر کیا ہے کہ اوسکے گناہ حق اللہ سے تعلق رکھتے ہین جیسے زنا اور اغلام اور شراب خواری یا نماز
روزہ ترک کرنا کیونکہ پہلا شر متعدی ہی اور دوسرا گناہ محض اوسی کی جان کا وبال ہے غرضکہ منظور یہہ ہے
کہ تکذیب اور انکار جزا کا اوس شخص کا کام ہے کہ کسی مذہب و مشرب پر مقید نہو اور ہونے نہ ہونے سے
کسی مذہب و ملت کے کچہہ علاقہ نہ رکھتا ہو اور عقلی دلیلون کو کہ اس مقصد پر قائم ہین بسبب ہوس جانیکے
گناہون اور دوست رکھنے سے بیقیدی لذت الحاد کے اونسے آنکہہ چراوے بلکہ قرآن کی آیتین اور

ف جاننا چاہیے اثیم کا لفظ مبالغہ کا صیغہ ہے اثم کا یعنی گنہگار کو دیکھو ۱۲ منہ

اور خبار انبیا کے کہ معجزون قطعیہ سے تاکید کی گئی اور مضبوط کی گئی ہین وہ بہی اوسکے ذہن مین تنبیہ اور عبرت
پیدا نہین کرتین کیونکہ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا ﴿عن ابن ی﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ
اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ جب پڑہی جاوین اوسپر آیتین ہماری کہے کہانیان ہین اگلونکی
﴿فتح﴾ جب سناتے ہیے اوسکو ہماری آیتین کہے نقلین ہین پہلونکی ﴿مو﴾ تفسیر
جب پڑہی جاتی ہین اوسپر ہماری آیتین کہ ہونے پر جزا کے دن کے اور بازخواست پر خلق اللہ کے حق کی
اوس روز کے دلالت کرتی ہین تو از راہ عناد کے کہتا ہے کہ یہہ کہانیان ہین اگلونکی کہ لوگونکے خوف دلانے
اور ڈرانیکو برے کام سے لئے بنائی گئی ہین کہ ظلم و غضب سے ملک خراب نہو جاوے اور فتنہ و فساد ظہور نکرے
سوا اوسکے کچھہ اصل نہین کہ اوسپر کچھہ یقین کیا چاہیے ﴿عزیزی﴾ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ نہ نہ زنگ لگایا ہے اوسکے دلونپر اوس چیز نے کہ کرتے تہے ﴿فتح﴾ کوئی نہین
پر زنگ پکڑ گیا اوسکے دلونپر وہ جو کچھہ کماتے تہے ﴿مو﴾ تفسیر كَلَّا یون نہ سمجہا
چاہیے اور یون نہ کہا چاہیے کیونکہ واقع ہونا جزا کا اور پہر دینا خلق اللہ حق بڑی بڑی دلائل عقلیہ
اور گواہیون نقلیہ صادقہ متواترہ سے ثابت ہے پہر اگر وہ گواہ تشفی منکرونکی خاطر کی نکرین اور انکے
دلنشین نہون تو اون گواہون اور دلیلون کے قصور سے نہین بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
بلکہ زنگ چہا گیا ہے اوسکے دلونپر یہان تک کہ دل کا موہنہ سب سیاہ ہو گیا ہے مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
وہ جو کسب کیا تہا دنیا مین اور کیفیت اوس زنگ کے پیدا ہونیکی دلونپر وہ جو روایت سے عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کی اور اور صحابیون سے روایت کی گئی ہے یہہ ہے کہ جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے
تو ایک سیاہ داغ اوسکے دلپر پیدا ہوتا ہے اگر اوسنے توبہ کی تو آئینہ اوسکے دلکا صاف و روشن ہو جاتا ہے
و الا وہ خال سیاہ اوسمین رہ جاتا ہے پہر جب دوسرا گناہ کیا تو ایک اور نقطہ پیدا ہوا اسیطرح سے
ہر گناہ سبب پیدا ہونے سیاہی کا ہوتا ہے یہان تک کہ تمام دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اندہیری چہا
جاتی ہی اور دل مانند آئینہ کے ہے جتنا صاف ہوگا اوتنی ہی صورت اوسمین نمود کریگی اور جب زنگ
آلودہ ہو گیا تو کوئی صورت اوسمین نہین معلوم ہوتی پس پیدا ہونا سیاہی یعنی زنگ کا دلپر سچ بات سمجہنے کی
استعداد اوسکے باطل ہونیکا سبب ہوتا ہے و لیکن کشف سے اور ذکر دلیلونکا اور پیغمبرونکی صحبت کا نور اوسمین
تاثیر نہین کرتا اور حق کو باطل اور باطل کو حق جانتا ہے اور برے کو اچہا اور اچہے کو برا سمجہتا ہے اور خال
سیاہ پیدا ہونیکے معنے کہ حدیث شریف مین وارد ہین یہہ ہین کہ ہر فعل بد ایک ہیئت ظلمانی لطیفہ ہی
قلب کے پیدا کرتا ہے نہ یہہ کہ اس گوشت کے لوتہڑے پر جو کلی کی صورت ہے زنگ آجاتا ہے کیونکہ یہہ
گوشت کا لوتہڑا قلب حقیقی نہین ہے کہ نیک و بد کاموںکو اوسمین تاثیر ہو بلکہ قلب حقیقی عبارت اوس
لطیفہ سے ہے کہ جسم لحمی سے تعلق رکہتا ہے جیسے بینائی اور شنوائی ایک اور چیز ہے کہ آنکہہ اور کان
سے تعلق رکہتے ہین اور جاننا چاہیے کہ حفص اور اور قاری معتبر لام پر بل کے سکتہ کرتے ہین اور لام کو را کے
حرف مین موافق قاعدے پر ملون کے صاف ادغام نہین کرتے اور ظاہر ہے کہ یہہ طریقہ ادا کرنیکا

ما كانوا يكسبون كى كيفيت

منقول جناب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوگا اور نزول وحی کا اوسکے موافق ہوا ہوگا اور اس آیہ مین
نہایت وضاحت سے مسطور ہے اوس شخص کا کہ گناہ پر گناہ کیے جاتا ہے اور اوسکا علاج جلد توبہ اور استغفار سے
نہین کرتا تو اوسکے مثال ایسی ہے جیسے ایک مریض تہوڑی سی بیماری کو خیال مین نہین لاتا اور
کہانے پینے مین بہی بے اعتدالی کرتا ہے اور دوا دارو کی تدبیر نہین کرتا یہانتک کہ فساد مزاج کا مستحکم
ہوجاوے اور قابل علاج کے نرہے اور یہہ مرض باطنی ہے کہ سوے اطبا روحانی کے کہ مراد انبیا
اور اولیا ہین اسکو اور کوئی نہین جانتا اور علاج نہین کرسکتا اور بڑی قباحت یہہ ہے کہ یہہ مرض
جیسا کہ روح کے مزاج کا فساد کا موجب ہے اور مانع نظر اور کشف کا ہوتا ہے اسیطرح سے انبیا اور اولیا
دور کرتا ہے اور ایک حجاب کثیف اطبا روحانی کے دریافت مین پیدا کرتا ہے پہر جبکہ طبیب کو
نہ پہچانا اور دوا کو نہ ہیچ جانا تو معالجہ محال ہوگیا اور نوبت یاس کی پہنچی اعاذنا اللہ مین ذلک اور
کبہی زنگ آلودہ دلون والے کہین کہ ہمکو بہت سے ذکر وشغل اور گناہونکے ترک سے تصفیہ اور
صیقل کرنا دل کا نہیکو چاہیے کیونکہ قیامت کے دن تجلی آلہی کی چمک سے خود بخود یہہ زنگ دور ہوجاویگا
اور صفائی کامل حاصل ہوگی جیسا کہ اوس روز کے معتقد ونکا گمان ہے تو جواب مین یون کہنا چاہیے

کَلَّا إِنَّهُمْ الخ ۞ **عزیزی** ۞ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ۝

نہ نہ بلاشبہ یہہ اپنے پروردگار کے دیدار سے پردہ مین ہوگئے ۞ **فتح** ۞ کوئی نہین وے اپنے رب سے
روکے جاوینگے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** کَلَّا یون گمان کرنا نہ چاہیے کہ اونکے دلونکے زنگ نے
فقط دنیا مین تاثیر کرکے سمجہہ حق سے اور معرفت سے آیات اللہ کی اور اعتقاد سے جزا کے دن کے روک
رکہا ہے بلکہ تاثیر اس زنگ کی قیامت کے دن اور زیادہ قوۃ پکڑیگی کیونکہ إِنَّهُمْ الخ بیشک وہ اوسدن
اپنے پروردگار سے محجوب ہونگے اور چمک سے نور تجلی کے فائدہ مند نہونگے اور دیدار اوسکا نہ پاوینگے
کیونکہ قاعدہ عقلی ہے کہ نور کو بغیر نور کے نہین دیکہہ سکتے اور جیطرح سے کہ آنکہہ اونکی دنیا مین کمال
زنگ آلودگی سے دیکہنے اور تلاوت سے آیات آلہی کے اندہے تہے اسیطرح بینائی اونکی آخرت مین
بسبب ظلمات ذاتیہ اور عرضیہ کے دیدار سے اللہ تعالے کے اور ظاہر ہونیسے اوس ذات پاک کی تجلیون
کے اندہے ہونگے **شعر** ہر کہ امروز نہ بیند اثر قدرت دوست ۞ غالب آنست کہ فرداش نہ بیند
دیدار ۞ اور جو محجوب ہونا دیدار سے پروردگار کے جزا کے دن کافرون اور منکرون بدآلی کے مقام
پر مذکور فرمایا تو دلیل صریح ہوئی اسبات پر کہ مسلمان اوسدن دیدار آلہی سے محروم نہونگے اور
اوس لذت سے خوشوقت ہونگے اور اگر مسلمانونکو بہی یہہ دولت نصیب نہو تو کافرونمین اور انمین اسبات
مین کچہہ فرق نہوا اور ذکر کرنا اس صفت کا کافرونکے حق مین نہایت نامناسب اور آئین بلاغت کے
خلاف ہو معاذ اللہ کہ کلام آلہی کو کوئی سطرح کا سمجھے اور حضرت موسے علی نبینا وعلیہ السلام کو کہ سوال رویت
کا کیا تہا اوسکے جواب مین لَنْ تَرَانِي ارشاد ہوا تو منظور یہہ تہا کہ دنیا مین اللہ تعالے کے دیدار کی
طاقت ان آلات جسمیہ سے کہ فانی ہین نہ لاسکے گا نہ یہہ کہ آخرت مین بہی نہ دیکہیگا کیونکہ کلام آئندہ میعنی

اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِيْ مین موقوف ہونا رویت کا اوپر استقرار کے دلالت
کرتا ہے اور سورہ فرقان مین بہشت کے حق مین وارد ہے کہ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا
وَعِنْدَ حُصُوْلِ الشَّرْطِ يَجِبُ حُصُوْلُ الْمَشْرُوْطِ یعنی جب شرط پائی گئی تو مشروط ضرور پایا جائیگا یعنے
آخرت مین اچھا استقرار پایا جائیگا تو رویت بہی اللہ تعالی کی ضرور ہوگی اور حدیثون متواتر المعنی سے ثابت
ہے کہ تمام مؤمنونکو یہہ دولت نصیب ہوگی لیکن موافق اپنے اپنے اعمال کے اس نعمت مین بہی متفاوت
ہونگے عام مؤمنونکو جمعہ کے دن کہ آخرت مین اوسکا نام یوم المزید ہوگا اس دولت سے سرفراز فرماوینگے
اور خواص کو ہر روز دوبار صبح اور عصر کو اور خواص الخواص کو کہ جنت عدن کے رہنے والے ہین ہمیشہ قرب اوس ذات
پاک کا اور انکشاف تجلیات کا حاصل ہوگا اور چونکہ بیان فرمایا کہ قیامت کے دن دل کے زنگ کی تاثیر
دیدار کی دولت سے کہ سب لذتون سے بڑی لذت ہے محروم رکہینگے تو گمان ہوسکتا تہا کہ زنگ
آلودہ دلون والے کہ مشغول لذات جسمانی اور گرفتار حرص وہوائے نفسانی کے ہین اس محرومی دیدار
اور بے نصیبی کو خیال مین نہ لاوینگے اور سہل سمجہکے عذاب کو آسان جانینگے تو اسواسطے بیان فرماتے
ہین کہ ان مردودونکے حق مین فقط اسیقدر حرمان پر اکتفا نہوگی بلکہ ثُمَّ اِنَّهُمْ الخ ﴿

عزیزی ﴿ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ پہر تحقیق یہہ داخل ہونگے دوزخ مین ﴿ فتح ﴿
پہر مقرر وہ بیٹہینگے دوزخ مین ﴿ موضح ﴿ تفسیر پہر بعد اسکے ثابت کی تحقیق یہہ
لوگ بیٹہینگے دہکتی آگ مین اور جلنا اونکا اس آگ مین بسبب محروم ہونیکے دیدار کی لذت سے دونی
تاثیر کریگا کیونکہ اگر دیدار کی لذت پاتے تو دوزخکی تکلیفون کو وہ لذت مانع آتی اور وہ تکلیفین
آسان معلوم ہوتین سو منظور اونپر زیادتی عذاب کی ہے اسیواسطے فقط اوس داخل ہونے پر دوزخ کے بہی
اونکے حق مین اکتفا نکی بلکہ ثُمَّ يُقَالُ الخ ﴿

عزیزی ﴿ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ پہر کہا جاویگا اونکو یہہ ہی جو کچہہ کہ اوسکو تم جہٹلاتے تہے ﴿ فتح ﴿
پہر کہیگا یہہ وہی ہے جسکو تم جہوٹہہ جانتے تہے ﴿ موضح ﴿ تفسیر پہر کہا جاویگا یہہ
وہی دن ہے جسکا تم انکار کرتے تہے اور جہوٹ جانتے تہے تاکہ عذاب عقلی اور حسی دونون جمع ہوجاویں
اور حسرت سے اونکا بدن دوزخکی آگمین جلتا ہے اونکی جان بہی اوس جہڑکی اور خجالت سے
کباب ہوجاوے اور جب فجار کی بدحالی کے بیان سے فارغ ہوے تو گمان ہوسکتا تہا کہ شاید
واقع ہونیکو جزا کے اور مکافات کو قیامت کے دن کے یہی ایک فرد بدکارونکی شکایت کریگا اور تنہا
بدکارون ہی اور نیک کارونمین اسی قدر ہوجاویگا کہ اعمال بدکارونکے اوسدن اونکو دکہا کر حقوق خلق
اللہ کے اوسنے پہروا دینگے اور نیک کارونسے کچہہ بات چیت درمیان مین نہ آویگی اور وہ جو اونہونے
حقوق خلق اللہ اور خالق کے ادا کیے ہتے ظہور مین نہ آوینگے کیونکہ حقدار کا حق پہنچا دینے مین
کچہہ احسان نہین ہوتا کہ اوسکے بدلے متوقع جزا کے ہون بس اونکی جزا یہی بس ہے کہ عتاب
و سرزنش اور رنج و عقاب سے سلامت رہین سو اس گمان فاسد کو بطور جواب و سوال مقدر کے دفع

کرتے ہین اور حقیقت حال کی ارشاد فرماتے ہین کہ کلا الخ **عزیزی** کَلَّاۤ اِنَّ
کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ؕ حقا یعنی بلاشبہ تحقیق اعمال نامہ نیک کارونکے داخل ہونگے علیین مین
فتح کوئی نہین لکہا نیکو نکا ہے اوپر والونمین **موضح** **تفسیر** کلا
یون نہ سمجہا چاہیے کہ مجازات اور مکافات ہی پر بدکارونکے اوس روز قناعت کیجاویگی اور
اونکے مخالفونکو اونکے جلانیکے لیے طرح طرح کی نعمتین اور سرخروئیان عنایت فرماوینگے بلکہ اونکے
مخالفونکو اونکے سامنے قسم قسم کی نعمتون سے سرفراز فرماوینگے اور ان بدکارونکو اونکے سامنے
ایک ٹہٹا بناوینگے تاکہ بدلہ اونکی ہنسی ٹہٹول کا کہ نیک کارونسے دنیا مین کرتے تہے حاصل ہو کیونکہ
اِنَّ کِتَابَ الخ تحقیق نیک کارونکے اعمال نامے اور اونکی اسم نویسی البتہ علیین کے دفتر مین
ہے اور مقام علیین کا ساتون آسمانونکے اوپر ہے کہ نیچے کا سرا اوسکا سدرۃ المنتہی کے پاس ہے اور اوپر کا
سرا اوسکا عرش مجید کے سیدہے پایہ کے متصل اور نیکونکی ارواح مین قبض ہونیکے بعد وہان پہونچاتی ہین
اور مقربین یعنی انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ وہین رہتے ہین اور عوام صلحاء کو بعد اسم نویسی
کے اور اعمال نامون کے پہنچنے کے موافق مرتبے کے کسیکو آسمان دنیا مین اور کسیکو آسمان و زمین
کے درمیان مین اور کسیکو چاہ زمزم کے درمیان مین رکہتے ہین اور ان ارواحون کو ایک علاقہ
اپنی قبرونسے بہی ہوتا ہے کہ اونسے زیارت کرنیوالونکے اور اقرباء اور دوستونکے مطلع ہوتی ہین
کیونکہ روح کو قرب اور بعد مکانی اس دریافت کو مانع نہین ہوتا اور مثال اوسکی انسان کے
وجود مین روح بصری ہے کہ ساتون آسمان کے ستارونکو کنوین کے اندر سے دیکہہ سکتی ہے
اور وہ مقام جو عقل مین بشر کے آ نہین سکتا جب تک کہ جناب الہی سے آگہی ہو تو اسیواسطے تفسیر
علیین کی بطور سوال و جواب کے ارشاد فرماتے ہین وَمَاۤ اَدْرٰىكَ الخ **عزیزی**
وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ؕ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ اور کسنے
مطلع کیا تجہکو کہ کیا ہے علیون ایک کتاب ہے لکہی گئی کہ حاضر ہوتے ہین اوسمین نزدیک کیے گئے
حضرت کے **فتح** اور تجہکو کیا خبر ہے کیا ہین اوپر والے ایک کتاب ہے لکہی ہوئی اوسکو دیکہتے
ہین نزدیک والے **موضح** **تفسیر** وَمَاۤ اَدْرٰىكَ الخ اور کیا سمجہا تو کہ کیا ہے
علیین کِتَابٌ الخ ایک دفتر ہے لکہا ہوا اور نشانی کیا ہوا کہ جو شخص اوسکو دیکہی تو جانے
کہ اس دفتر والے بہشتی ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ دفتر ایک مرد
سبز کی تختی پر لکہا ہے اور وہ تختی سید ہے پایے پر عرش معلے کے لٹکتی ہے اور نیچے کا سرا اوسکا
سدرۃ المنتہی تک پہنچا ہے اور وہ دفتر اللہ تعالی کے خاص بندونکے حوالے ہے جیسا کہ فرماتے ہین
کہ یَشْهَدُهُ الخ حاضر رہتے ہین اور گواہ ہوتے ہین اوس دفتر پہ مقرب فرشتے کہ حاملان
عرش اور محافظان کرسی ہین اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ یہہ مراد ہو کہ حاضر ہوتی ہین اوس
مقام عالیشان مین ارواح مقربون کمال والونکی مانند انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے اور

اور ابرار کے حق مین اتنا فخر بہی بس ہے کہ اونکے نام اوس مقام مین لکہے جاوین اور اعمال حسنہ اونکے
اوس دفتر والونکو مقبول ہون اور یہان سمجہہ لیا چاہیے کہ قرآن شریف مین اہل نجات و فلاح کو کئی سورتون مین
دو قسم سے یاد فرمایا ہے کبہی ابرار اور مقربین اون دونون کا نام رکہا ہے اور کبہی اصحاب الیمین اور
سابقین فرمایا ہے اور اہل تحقیق ان دونون قسمونکی تحقیق مین اختلاف رکہتے ہین بعضے کہتے
ہین کہ سابقین اور مقربین صاحب محبت ذاتیہ کے ہین کہ محبت اونکی اللہ تعالے سے محض اوسکی ذات کے
واسطے ہتی اور ابرار اور اصحاب الیمین وہ لوگ ہین کہ اللہ تعالے سے محبت انعام کی توقع پر رکہتے تہے اور اسی قول کو
قریب ہے وہ جو کہا ہے کہ مقربین اور سابقین فنا فی اللہ اور بقا باللہ والے ہین اور ابرار اور اصحاب الیمین
وہ لوگ ہین کہ انوار و طاعات و اذکار سے منور ہین اور انشراح صدر پیدا کیا ہے لیکن ہنوز درجۂ فنا اور بقا
کا حاصل نہین ہوا اور جو سیاق سے ارشاد الہی کے کہ وصف اون دونون گروہون کا کیا ہے معلوم
ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ ابرار کہ اصحاب الیمین اور ابرار ایک جماعت ہین کہ ادا کرتے ہین حقوق خلق اور خالق
کے اور احسان کرتے ہین لوگون سے اور اعمال نیک اور پسندیدہ مین کوشش کر کے قوت ملکیہ کو قوت
بہیمیہ اور سبعیہ پر اپنی غالب کیا ہے اور مقربین و سابقین ایک جماعت ہین کہ بطور جذب الہی کے
ان صفتون اور اعمال کے سبب سے اونکے پردے باطنی اوٹہہ گئے ہین اور حضور کی پوری نصیب ہوئی
ہے اور سلوک اونکا ساتہہ جذب کے منتہی ہو گیا ہے اور قرب حقیقی اپنے محبوب سے پیدا کیا ہے واللہ اعلم
اور چونکہ احوال بیان کرنیسے ابرار کی ارواح کے کہ بعد قبض ہونے روح کے کیا معاملہ اونسے گذریگا
فارغ ہوئے ثواب اونکے انجام کا حال کہ قیامت کے دن کیا ہوگا بیان فرماتے ہین اِنَّ
الابرار الخ ۞ **عزیزی** ۞ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۞ عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ ۞ تحقیق
نیک کار نعمت مین ہونگے تختون پر بیٹہے ہوئے ہر طرف دیکہینگے ۞ **فتح** ۞ بیشک نیک
لوگ ہین آرام مین تختون پر بیٹہے دیکہتے ۞ **موا** ۞ **تفسیر** اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ
تحقیق نیک کار نعمتون مین ہونگے نعیم کا لفظ بہشت کی تمام موعود چیزونکو شامل ہے حور اور
قصور اور طعام و شراب اور پوشاک اور سواری اور خادم خوبصورت اور مکان پاکیزہ اور اور
جو جو نعمتین کہ وہان تیار ہین سبکو شامل ہے اور علاوہ ان سب نعمتونکے یہہ ہے کہ اونکو وہان
سونیکے جڑاؤ تختون پر بٹہائینگے اور اون تختون پر موتیون کے قبے کہڑے کیے جاوینگے کہ
جنتی اونکے اندر بیٹہے سب کچہہ دیکہین اور اونکو کوئی نہ دیکہے جیسا کہ فرماتے ہین علی الارائک
الخ نیک لوگ سایہ دار تختون پر بیٹہے دیکہتے ہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مومن کو بہشت
مین سب نعمتونسے وہانکی بہرہ مند کرینگے برخلاف دنیا کے کہ حق تعالے یہان نعمتین
بعضے لوگونکو دیتا ہی مگر لطف اون نعمتونکا اونکو نصیب نہین ہوتا جیسے بادشاہ مریض یا
ضعیف الشہوت کہ ہرگز نفیس کہانیسے اور ستہری پاکیزہ باکرہ عورتونکی صحبت سے کچہہ کیفیت
نہین اوٹہا سکتا اور یہہ بہی حدیث صحیح مین وارد ہے کہ ادنی اور کم سے کم درجہ کا وہ بہشتی ہوگا

کہ اوسکو دنیا کے برابر مکان نعمتوں سے بہرا ہوا ملیگا ۞ عزیزی ۞ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۞ پہچانیگا تو اونکے موہنوں میں تازگی نعمت کی ۞ فتح ۞ پہچانیگا اونکے موہنہ پر تازگی آرام کی ۞ مواہب ۞ تفسیر معلوم کریگا تو اے دیکہنے والے چہروں میں اونکے تازگی نعمت کی حاصل یہہ کہ دوزخیونکے حال دیکہنے سے کچہ اونکو ملال تغیر چہرہ کا ظاہر نہوگا کیونکہ اپنے دشمنونکا اپنی آنکہونکے سامنے ذلیل ہونا تو اور بہی خوشی کی بات ہے اسلیے نشانیاں سرور کی اونکی چہروں میں ہمیشہ نظر آوینگی ۞ عزیزی ۞

يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ۞ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۞ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۞

پلایا جاویگا اونکو شراب خالص سے بہرے بجاے موم مہر اوسکی مشک کی ہوگی اور سبب اسی شراب پاک کے چاہیے کہ رغبت کریں رغبت کرنیوالے ۞ فتح ۞ اونکو پلائی جاتی ہی شراب مہر دہری جسکی مہر جمتی ہے مشک پر اوسپر چاہیے ڈہوکیں دہوکنے والے ۞ مواہب ۞ تفسیر يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ پلائے جاوینگے خالص شراب کہ محبت الٰہی کا نمونہ ہے اور دنیا میں اوسکو اپنے دلمیں جگہہ دی ہتی اور شراب کے مانند قوی اور ... ہوئے تہے اونکے سرایت کی ہتی اور وہ محبت خالص محبت ہتی کہ اوسکے ساتہہ ہواے نفسانی اور معاصی کی محبت کی آمیزش نہ تہی اور شراب بہشت کی اکثر نہروں اور چشموں میں جاری ہوگی جیسکہ اور سورتوں میں مذکور ہے تو اوس تصرفی شراب سے احتراز کے واسطے کہ ہاتہہ ہر خاص و عام بہشتی کا اوسمیں پڑتا ہے ایک دوسری قید کو اوسمیں بڑہاتے ہیں مَخْتُومٍ یعنی وہ شراب خالص مہر کی گئی ہے اور عام شرابوں سے ممتاز اور جدی ہے آور یہہ مختوم ہونمیں اوس شراب خالص کے نمونہ محبت الٰہی کا ہے یہہ ہے کہ وہ محبت باوجود غلو اور ہیجان کے کہ عشق کے مرتبہ سے کوسوں بڑہ گئی ہتی تو بہی شرع کی مہر سے مختوم ہتی اور احکام الٰہی کے مہر کے نیچے محفوظ ہرگز محبتیں وہمیہ محرمہ اور شہوات نفسانیہ ممنوعہ اور نجاسات شیطانیہ اوس محبت سے کچہہ آمیزش نہیں رکہتی ہتیں اور عجائبات سے اوس شراب مختوم کے یہہ بات ہے کہ دنیا کی شراب کے شیشونکو بہی جو اونکی احتیاط منظور ہوتی ہے تو مہر کر دیتے ہیں لیکن جس چیز سے کہ مہر کرتے ہیں تو وہ مٹی یا موم یا لاکہہ وغیرہ ہوتی ہے اور بہشتیونکی مختوم شراب کا وصف یہہ ہے خِتَامُهُ مِسْكٌ یعنی جس چیز کی کہ اوسپر مہر کی ہے وہ مشک ہے تا کہ خوشبو مشک کی شیشہ لیتے ہی دماغ میں بس جاوے اور دماغ کو خوش کر دے اور جس مشک کی اوسپر مہر کیجاویگی وہ نمونہ حکم شرع کا ہے ساتہہ اون مباح چیزونکے کہ بہشتیونکے دلونکی قوت دینے والیں اور اونکی خاطر کو خوش کرنیوالیں اور اونکے ذوق وشوق کی بڑہانیوالیں دنیا میں تہیں وَفِي ذَٰلِكَ اور اس قسم کی شراب میں کہ نمونہ اور مثال اوس قسم کی نفیس شی کا ہے چاہیے کہ رغبت کریں رغبت کرنیوالے نہ ایک مٹہی جو یا گیہوں میں کہ لوگونکا حق مارے اور تول میں گہٹا کر لیں کہ اوسکو اور سے کچہہ

یہ نسبت نہین اور بعضی اوقات جو شراب مین کچھہ ملا ہی اہل مجلس کو منظور ہوتا ہے تو سبطے فرماتے ہین کہ شراب خالص کو جب چاہینگے کہ کسی اور چیز سے ملا کر پیین تو بھی ہو سکیگا و

مِزَاجُهُ الخ ٭ عزیزی ٭ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝

اور ملونی اوسکی آب تسنیم سے ہوگی مراد رکہتا ہون چشمہ کہ پینگے اوس سے مقرب خدا کے ٭ فتح ٭

اور اوسکی ملونی اوپر سے پڑی ایک چشمہ جس سے پیتے ہین نزدیک والے ٭ موضح ٭ تفسیر

اور ملونی اوسکی تسنیم ہوگی اور تسنیم لغت مین اوس چیز کو کہتے ہین کہ شربت پر خوشبو یا ذائقے کے واسطے جیسے گلاب یا بید مشک یا اور کچھہ انکے مانند ملاوین اور مراد تسنیم سے یہان ایک چشمہ ہے بہشت مین کہ سب قسمونکی شراب سے بہتر اور لذیذ ہے اور مقربین اور سابقین کو اوس چشمہ سے خالص پلاوینگے اور ابرار و اصحاب الیمین کو بطور گلاب اور بید مشک کے ملا کر دینگے اور کہتے ہین کہ وہ چشمہ عرش کے نیچے سے ابلتا ہے اور مقربین کے مکانونکے صحنون مین بہتا ہے چنانچہ اوسکے حال مین ارشاد فرماتے ہین عَيْنًا يَشْرَبُ الخ یعنے مراد ہماری تسنیم سے وہ چشمہ ہے کہ پیتے ہین اوس سے مقرب لوگ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ مقرب لوگ اوس چشمہ کی شراب کو خالص پیتے ہین اور ابرار کو اوس شراب سے بطور گلاب کے دیتے ہین اسلیے کہ مقرب مشغول طرف ماسوی اللہ کے نہین ہوے ہین اور حق کی محبت کو غیر کی محبت مین ملایا نہین برخلاف ابرار کے کہ محبت اونکی فعلون اور صفتونکے سبب سے ہتی اور ابرار کے تنعم کے مذکور مین جو اونکی شراب نوشی کا بہی ذکر فرمایا تو اوسکے نکتے کو بہی ارشاد فرماتے ہین اور تفصیل اوس نکتہ کی یہہ ہے کہ حق تعالے کو اوس روز بدلہ لینا کفار سے ہنسی ٹہٹول کا کہ اوسکے بندونسے دنیا مین کرتے تہے منظور ہوگا اور وہ خاص بندے خدا کے بسبب کمال تمکین و وقار کے ان باتونکا بدلہ لینے مین توقف کرینگے ناچار اونکو ایسی شراب کے جام پلا کر سرشار کر دینگے کہ اونکو فرحت سے ابتہ اوس تمکین اور وقار مین کچھہ فرق ہو جاویگا اور انتقام اپنے تمسخر اور ٹہٹول کا لینے لینگے جیسا کہ فرماتے ہین اِنَّ الَّذِيْنَ الخ ٭ عزیزی ٭ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ تحقیق گنہگار مسلمانونسے ہنستے تہے ٭ فتح ٭

وہ جو گنہگار ہین وہ تہے ایمان والونسے ہنستے ٭ موضح ٭ تفسیر

اِنَّ الَّذِيْنَ الخ مقرر جو لوگ گناہ کرتے تہے دنیا مین جیسے انکار آیات الٰہی کا اور خلق کے حقوق اور ناپ تول مین ہنسے ٹہٹول کرتے تہے اون لوگونسے جو ایمان لائے تہے اور کہتے تہے کہ اس گروہ کو کیا خیال فاسد دامنگیر ہوا ہے کہ آنکھون دیکھتے لذتون کو خیالی لذتونکی توقع پر چھوڑتے ہین اور فقط اتنی ہنسی پر بہی اکتفا نہین کرتے تہے بلکہ وَاِذَا مَرُّوْا الخ ٭ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ اور جب گذرتے تہے مسلمانونپر آپسمین چشمک کرتے ٭ فتح ٭ اور جب ہو نکلے اون پاس آپسمین سین کرتے ٭ موضح ٭ تفسیر اور جب

گذرتے تھے اون مسلمانونپر توآپسمین سینئین ارتے تھے کہ یہہ لوگ وہی بے عقل و احمق ہین کہ
اپنے کو نقد لذتونسے بہشت کے خیال پر جو موہوم ہے محروم رکھا ہے ؁ عزیزی ؁
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ اور جب پہرتے اپنے اہلخانہ پر پہرتے خوش ہوکر ؁ فتح
اور جب پہر کر جاتے اپنے گہر پہر جاتے باتین بناتے ؁ موضح ؁ تفسیر
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ اور جب پہر کر جاتے تھے یہہ کافر اپنے گہر والونمین اور وہانپر مجمع طرح
طرح کے دنیاوی لذتونکا دیکہتے تھے جیسے عورتین خوبصورت اور لڑکے مرغوب اور لڑکیان
محبوبا اور فرش نفیس اور برتن مکلف اور کہانے لذیذ اور پانی سرد خوشبودار تو جانتے تھے کہ
یہہ چیزین ہمکو اسی عقیدے سے حاصل ہوئی ہین کہ ہم جزا کے روز کا اعتقاد نہین رکہتے اور کچہ
خوف اوس روز کا ہمارے دلمین نہین اور مسلمان بیچارے ان لذتونسے اسی سبب سے
محروم ہین کہ توقع پر بہشت کی موہوم نعمتونکے اور خوف سے دوزخ کے خیالی عذابونکے ان
نقد لذتونسے دست بردار ہین تو مثال اونکی ایسی ہے جیسے مجنون کہ اپنے خیال فاسد سے
غذاؤن لطیف فائدہ مند سے ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے اِنْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ پہرتے تھے باتین
بناتے اور خوش طبعی کرتے ؁ عزیزی ؁ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَضَآلُّوْنَ ؁ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ اور جب دیکہتے مسلمانونکو کہتے تحقیق یہہ گمراہ ہین
اور نگہبان نہین بہیجے گئے تہے مسلمانون کے سرپر ؁ فتح ؁ اور جب اونکو دیکہتے تہے
بیشک یہہ لوگ بہک رہے ہین اور اونکو بہیجا نہین اونپر نگہبان ؁ موضح ؁ تفسیر
وَاِذَا رَاَوْهُمْ الخ اور جب دیکہتے تہے مسلمانونکو کہ اپنے جان کو مشقت مین طاعت
و عبادت کی گلاتے ہین اور اچہی پوشاک نہین پہنتے اور کہانا خشک بیمزہ کہاتے ہین
اور گرمی کے دنونمین روزے رکہتے ہین کہتے تہے کہ تحقیق یہہ لوگ البتہ راہ بہولے ہوے
ہین کہ موہوم لذتونکو موجود لذتونپر ترجیح دیتے ہین اور بے حاصل مشقتونکا کمالات
حقیقی نام رکہا ہے وَمَآ اُرْسِلُوْا الخ اور نہین بہیجے گئے ہین وہ کافر مسلمانونپر نگہبان
کہ اونکو نیک راہ سے پہرنے ندین اور ہر مجلس و مجمع مین انکا پیچہا کرین اور طعن و تشنیع
کرتے رہین اور یہہ کافر اس درجہ کی اس کام مین تعدی کرتے ہین کہ اول تو ہنستی ہین
بعد اوسکے چشمک زنیان اور اشارے کرتے ہین بعد اسکے غائبانہ اونکے پہبتیان کہتے ہین
اوسکے بعد منہ پر گمراہ کہتے ہین اور وجہ ان چارون حالون کی اس ترتیب کے ساتہہ
یہہ ہے کہ جب کسی شخص کو کسیکی کوئی حرکت ناپسند آتی ہے تو اوپر حقارت کی راہ سے
ہنستا ہے اور جب اس سے زیادہ نفرت ہوتی ہی تو اپنے ہمسریون کو بہی چشم و ابرو سے
بتاتا ہے تاکہ اہانت و حقارت کرین اور اوس حرکت والیکے شریک ہون اور جو تنفر نہایت
کو پہنچتا ہے تو غائبانہ بہی اوس حرکت والے پر پہبتیان کہتا ہے اور خوش طبعیان

کرتاہے تاکہ اہانت و تحقیر کا حق ادا کرے اور جب بات تسخر سے بہی گذر گئی تو منہ بمنہ ساتہہ حماقت اور
جہالت اور گمراہی کے نسبت کرتاہے اسلیے اس ترتیب کی ان آیتونمین رعایت رکہی ہے اونکا فرونکے
اس ظلم بیان کرنے کے بعد مسلمانونکو ارشاد ہوتاہے کہ یہہ ظلم بہی اونکا رائیگان نجاویگا بلکہ جزا کے
روز اس کے ظلم کا بہی انتقام لینگے فَالْيَوْمَ الخ ۞ عـسـینی ۞ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۞ پس آجکے دن مسلمان ساتہہ کافرونکے ہنسینگے ۞ فتح ۞
سو آج ایمان والے منکروںسے ہنستے ہین ۞ فتح ۞ تفسیر فَالْيَوْمَ الخ
سو آجکے دن کہ جزا کا روز ہے جو لوگ کہ ایمان لائے تہے اور کمالات حقیقی کو ساتہہ قوت پانیکے
لذات نفسانیہ پر ترجیح دیکر اختیار کیا تہا مِنَ الْكُفَّارِ کافرونسے کہ کمالات کے منکر تہے اور کمال
حاصل کرنیکو دنیا کی فانی لذتونمین منحصر جانتے تہے يَضْحَكُوْنَ ۞ ہنستے ہین کہ یہہ لوگ
کیا کوتہ اندیش اور احمق تہے کہ کس فانی خسیس چیز کو کس نفیس باقی رہنے والی چیز پر ترجیح
دی تہی اب دوزخمین کسطرح سے عذاب مین اور طوق و زنجیر ونمین جکڑے گئے ہین اور
حدیث شریف مین آیا ہے کہ کافرونکو دوزخمین ایک دروازہ بہشت کی طرف کہولدینگے اور
اور دوزخکے دربان کہینگے کہ جلد آؤ بہشت مین وہ گرتے پڑتے طوق و زنجیر ونمین جکڑے ہوے
اوس دروازیکی طرف جاوینگے جب قریب پہنچینگے تو اوس دروازیکو بند کردینگے اور دوسری طرف
دروازہ کہولدینگے اور کہینگے اوس دروازیسے جاؤ تو اوس دروازیکے طرف جانیکا ارادہ
کرینگے اور آگ کے پہاڑونپر گرتے پڑتے گذرینگے جب نزدیک پہنچینگے تو اوسکو بہی بند کردینگے
علے ہذا القیاس اونکو دوزخمین ان حیلونسے سرگردان و پریشان کرینگے اور مسلمان جب بہشت
مین سے یہہ حالت اونکی دیکہینگے تو ہرچند لیکن باوجود ایسے برے حال دیکہنے کے کہ ہنسی کے سبب ہین
اونکو تمکین و وقار مانع آویگا اور حد سے ہنسی اور مسکرانیکی تجاوز نکرینگے اور کافرونکی طرح سے
کہ دنیا مین چشم و ابرو سے سہن کہتے تہے اور غائبانہ پہبتیان کہتے تہے اور منہ در منہ گمراہ بولتے
تہے یہہ بات انسے ہرگز ظہور مین نہ آویگی بلکہ باوجود ایسا حال دیکہنے کے کہ موجب کمال ہنسی
پڑنے اور لوٹ جانیکا ہے چنانچہ اکثر لوگ اس قسم کے تماشیکے واسطے دوڑ جاتے ہین وہ لوگ
اپنے مکانونسے جنبش نکرینگے بلکہ عَلَى الْاَرَآئِكِ الخ ۞ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ تختونپر بیٹہے ہوے
نظر کرتے ہین ہر طرف ۞ فتح ۞ تختونپر بیٹہے دیکہتے ہین ۞ موضح ۞ تفسیر
اپنے سایہ دار تختونپر بیٹہے دیکہتے ہین اور اسمین کمال تمکین و وقار پوچہتے ہین هَلْ ثُوِّبَ
الخ ۞ عـزیزی ۞ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۞ آیا جزا دی گئی کافرونکو
موافق اوسکے کہ کرتے تہے ۞ فتح ۞ اب بدلہ پایا کافرون نے جیسا کچہہ کرتے تہے ۞
موضح ۞ تفسیر کیا سزا پائی ان کافرون نے اپنے کامونکی عوض اوسکے جو نیا ہے
کرتے تہے یعنے چشمک زنی اور ہنسنے اور لطیفہ گوئی اور گمراہ کہنا ۞ عـزیزی ۞

سورۃ الانشقاق سورۂ انشقت مکی ہی اسمین پچیس آیتین اور ایکسو نوے کلمے
اور چارسو تیس حرف ہین اونازل ہوئی ہی یہہ سورہ بعد سورۂ اذا السماء انفطرت کے اور ربط اس
سورۃ کا سورہ مطففین سے ابتدا سے انتہا تک ظاہر ہے کہ دونون سورتونکے مضمون و معنی
قریب قریب ہین جیسا کہ اوس سورہ مین ویل للمطففین و ویل للذین واقع ہے اور
اس سورۃ مین یدعو ثبورا اور اوس سورۃ مین الا یظن اولئک انھم مبعوثون اور اس سورہ مین
انہ ظن ان لن یحور اور اوس سورۃ مین یوم یقوم الناس لرب العلمین اور اس
سورۃ مین فملاقیہ اور اس سورۃ کا نام انشقت اور انشقاق اس جہت سے رکہا ہے کہ اول مذکور
اسکے پہٹنا آسمان کا حکم الٰہی سے قیامت کے دن مذکور ہے اور یہہ واقعہ ایک بڑی حجت ہے
آدمی پر کیونکہ جو آسمان باوجود اس بڑے پن اور بلندی کے کہ رکہتا ہے اس امر شاق کو بحکم
حکم اپنے رب کے بغیر توقع ثواب اور خوف عذاب کے بجالایا پہر آدمی کہ نہایت پست و ذلیل
بنا ہے آسمان سے کام کو اللہ تعالے کے کہ کچہہ اتنا سخت و بہاری نہین ہے باوجود ثواب کے
توقع اور عذاب کے خوف کے کیون قبول نکرے اور بجانلاوے ؂ عزیزی ؂
بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا السماء انشقت جو وقت کہ آسمان پہٹ جاوے
؂ فتح ؂ جب آسمان پہٹ جاوے ؂ موضح ؂ تفسیر حضرت امیر المومنین مرتضیٰ
علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ پہٹنا آسمان کا کہکشان کے مقام سے واقع ہوگا اور وجہ
اوسکے پہٹنے کی اوس روز یہہ ہے کہ فرشتے موکل دروازونپر آسمان کے روزی رزق اوتارنیکے
بندونکی اوپر لیجانیکو اونکے اعمال کے مقرر ہین اپنے کام سے فراغت کرکے اوترینگے اور اور
فرشتے کہ رہنے والے آسمانونکے ہین صفین باندہ کر گرد محشر کے کہڑے ہونگے اور تجلے قہر الٰہی کی
اوس روز عرش معلے پر غلبہ کرے اوسکو پچہلی جانب کو حرکت دیگی تو اوس تجلی کے صدمہ سے
اور عرش معلے کے بوجہہ سے آسمان کے اجزا پاش پاش ہوجاوینگے اور یہہ بہی ہے کہ منظور
اوسوقت خراب کرنا اس عالم کا اور تعمیر کرنا دوسرے عالم کا ہے اور نئے مکان کی تعمیر بغیر پرانے
مکان کے توڑنے پہوڑنے کے نہین ہوسکتی اور پہٹنا آسمان کا اوس روز بسبب ضعیف ہونے
اوسکی بنیاد کے نہوگا جیسا کہ ٹوٹنا دنیا کی عمارتونکا اور اس جہان کی بنی ہوئی چیزونکا ہوتا ہے
بلکہ اوسکو کمال قوت اور متانت اور عظمت کی حالت مین کہ رکہتا ہے حکم اللہ تعالے کا اوسکے
پہٹ جانیکے واسطے پہنچیگا ؂ عزیزی ؂ واذنت لربھا وحقت ؂ اور کان رکہے اپنے
پروردگار کے حکم کے لیے اور آسمان لائق کان رکہنے کے ہے ؂ فتح ؂ اور سنلے حکم اپنے
رب کا اور یہی لائق ہے ؂ موضح ؂ تفسیر اور کان رکہے اس آسمان نے اور
فرمانبردار ہوگیا حکم ماننے کو اپنے پروردگار کا اور قبول کرنیسے اس حکم کے کہ نہایت شاق تہا
سر نہہ پہیرا اور یہہ فرمانبرداری کہ اوس سے واقع ہوئی سوا اس قسم سے نہین ہے کہ اوسکی عظمت

سورۃ الانشقاق

اور بلندی کو مانع ہو بلکہ یہہ تذلیل لائق اور سزاوار اوسکی عظمت کی تہی وَحُقَّتْ اور وہ آسمان
لائق اوسکی تابعداری اور فرمانبرداری کے تہا ۞ عین یا ۞ وَاِذَا الْاَرْضُ
مُدَّتْ ۞ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۞ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۞ اور جسوقت کہ زمین کو کہینچا جاوے اور نکال ڈالے
اوسکو کہ اوسمین ہے اور خالی ہو جاوے اور کان رکہے اپنے پروردگار کے حکم کے لیے اور وہ تہا
لائق کان رکہنے کے بے حساب و آخرت کا ہونا ہے ۞ فتح ۞ اور جب زمین پہیلائی
جاوے اور نکال ڈالے جو کچہہ اوسمین ہے یعنے مردے اور خالی ہو جاوے اور سن لے حکم
اپنے ربکا اور اسی لائق ہے ۞ موضح ۞ تفسیر وَاِذَا الْاَرْضُ الخ
اور جسوقت کہ زمین کہینچی جاویگی کہ لمبی اور چوڑی ہو جاوے اور اس مجمع عظیم کے واسطے کہ
ساتون آسمانونکے فرشتے اور اوٹہانیوالے عرش کے اور طرح طرحکے مخلوقات اجن وانس اور
جانور اولین و آخرین کے سب اوسوقت جمع ہونگے اور زمین پر کہڑے ہونگے کہ سبکو گنجایش
کرے اور دوسرے کہینچنا زمین کا اس سببسے بہی ہوگا کہ بلندی اور پستی اور عمارتین اور پہاڑ
سب برابر ہو جاوینگے کہ کہڑے ہونیوالونکے لیے وہان اونچا نیچا ہو اور کوئی چیز آپسمین ایک
دوسرکی آڑ و اوٹ ہو اور ایک کا حال دوسرے پر ظاہر رہے جیسیکہ فرش پر نظر آتا ہے کہ
کہینچنے تاننے کے سببسے دو فائدے معا حاصل ہوتے ہین ایک تو فراخی دوسرے ہمواری اور
چونکہ زمین کہ منشار انسان کے جسم کا ہے اور اوسکا جزو غالب ہی اور غذا او منفعتین اور طرحکی
بہی اوسکو زمین سے پہنچتی ہین پس فرمانبرداری اوسکی خدا تعالے کے حکم کو دلیل قوی ہے
اسبات پر کہ تمام اعضا اور رگ و ریشے سے اپنے مطیع اور فرمانبردار حکم الٰہی کا ہو وَاَلْقَتْ
مَا فِيْهَا اور اوگلدیگی زمین کہینچنے کے سببسے جو اسمین ہے مردونکے اجزا اور جو اونکے
اور فینے اور کامین تا حشر آدمیونکا اونکے تمام اجزا سے حاصل ہوا اور منفعتین زمین کی
کہ اوسپر جنگ جدال اور ضرب و قتال کرتے تہے اور ایک دوسرکی حق تلفی کرتے تہے کہ ذلائل
دلیل و بعید اونکی نظر و نمین ظاہر ہون وَتَخَلَّتْ اور خالی ہو جاویگی زمین اون چیزونسے
جو اون سے متعلق ہین اعمال آدمیونکے تاکہ جزا موافق اونکے ٹہیر جاوے اور زمین کو اون چیزونکے اگل
دینے اور خالی ہو جانے مین کچہہ عوض یا ضرر یا نفع دینا کسیکو منظور نہین بلکہ فرمان الٰہی اوسکو
اسی کام کرنیکو پہنچا ہے وَاَذِنَتْ الخ اور کان رکہے زمین نے اپنے پروردگار کے حکم پر اور
فرمانبردار ہوی اور لائق ہی اسی فرمانبرداری کے تہی اور یہان پر سمجہہ لیا چاہیے کہ اکثر عوام
گمان کرتے ہین کہ یہہ آیت مکرر ہی اور حال یہہ ہے کہ یہہ بات یون نہین ہے بلکہ اول آسمان کیواسطے
ہی اور دوسری بار زمین کے واسطے تو ہرگز تکرار نہ ہوئی اور جزا شرط کی محذوف ہے یعنی جو
آسمان ایسا فرمانبردار ہو جاوے اور زمین ایسی تابعداری کرنے لگی تو اے آدمی تجہپر صریح
الزام لاحق ہوگا اور حجت قائم ہو جاویگی کہ تو نے کسواسطے حکم اپنے پروردگار کا روح اور جسم سے

قبول نکیا اور امر الہی کی مخالفت مین عمر گذاری چنانچہ الزام حجت کے بیان کرنیکے لیے ظاہر کرکے فرماتے ہین یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ الخ ۵ عزیزی ۵ یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۵ اے آدمی تحقیق تو کام کرنیوالا ہے اپنے پروردگار کی ملاقات تک ساتھہ کوشش تمام کے پس ملاقات کریگا تو ساتھہ پروردگار اپنے کے فتح ۵ اے آدمی تجکو پہنچنا ہے اپنے رب تک پہنچنے مین پیچ پیچ کرکے پھر اوس سے ملنا ۵ موضح ۵ تفسیر اِنَّکَ الخ بیشک تو کوشش کرنیوالا ہے کہ قرب حاصل کرے اپنے پروردگار کا کمال مشقت سے کیونکہ تجکو استعداد وصول کا دیا اور اوسکی ذہن تیرے دماغ مین رکھی ہے برخلاف آسمان و زمین کے کہ نہ اونمین استعداد وصول کا ہے اور نہ اونکو اوسکے حاصل کرنیکا اور یہہ وصول موعود اور دیدار بے پردہ کہ اوسکے حصول کے فکر مین تو لگا ہے محض خیالی نہین ہے کہ دنیا مین تو خوش تہا بلکہ کلام ہونیوالا ہے جیسا کہ فرماتے ہین فَمُلٰقِیْهِ پہر ملاقات کرنیوالا ہے تو اپنے پروردگار سے بے پردہ خیال اور ادراک کے اور بغیر حجاب نمونہ اور مثال کے پس تجکو تابعداری اللہ تعالے کے امر کی بقدر درکار ہے کہ کسی مخلوق کو اوسقدر درکار نہین کیونکہ اوس روز عین ملاقات اور خصوصی کے وقت شرمندگی نہ اوٹہاوے کیونکہ اوس روز قوت اور ضعف تیرا اسی مین قرب کے مرتبہ کے حاصل کرنیمین ظاہر ہوجاویگا اسطورسے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ الخ عزیزی ۵ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَھْلِهٖ مَسْرُوْرًا پس لیکن جو کوئی دیا گیا اوسکو نامہ اعمال اوسکا اوسکے داہنے ہاتہہ مین پس ساتھہ اوسکے حساب کیا جاویگا حساب آسان اور پہریگا طرف گہر والون اپنے کے خوش ہوکر ۵ فتح ۵ سو جسکو ملا لکھا اوسکا داہنے ہاتہہ مین تو اوس سے حساب لینا ہے حساب آسان اور پہر آوے اپنے لوگون پاس خوشوقت ۵ موضح ۵ تفسیر فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ پہر جس شخص کو دیا جاویگا نامہ عمل اوسکا اپنے پروردگار کی ملاقات کے وقت کہ اوس نامہ مین سعی جمیل اوسکی اور طاعت و تابعداری اوسکے حکمون کی لکہی ہے تاکہ بالکل ان چیزونکا جو اوسکو شوق مین بجالایا تہا موجب اوسکے سرور اور لذت کا ہو اور جانے کہ سعی میری ٹھکانے لگی بِیَمِیْنِهٖ سیدہے ہاتہہ مین اوسکے کہ علامت نجات اور رضامندی کی ہے کیونکہ سیدہا ہاتہہ اکثر اولٹے ہاتہہ سے غالب ہوتا ہے اور اس شخص نے کہ اطاعت اللہ تعالے کے فرمان کی کی تو اپنے نفس کی خواہش پر غالب آیا اور ایک قوت بڑی پیدا کی اور نیکیون نے اوسکے بدیون پر غلبہ کیا فَسَوْفَ یُحَاسَبُ پس بعد دینے اعمال نامہ کے سیدہے ہاتہہ ہین حساب کیا جاویگا برے کامونسے کہ مغلوب اور تہوڑے سے رہ گئے تہے حِسَابًا یَّسِیْرًا آسان حساب حدیث شریف مین آیا ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ حساب یسیر کیا ہے تب

اپنے فرمایا کہ حساب یسیر وہ ہے کہ نامۂ اعمال اوسکو دکہا وینگے اور آواز آئیگی کہ اے میرے بندے
مسلمان جو تونے بندگی کی سو مینے قبول کی اور جو تونے خطا کی وہ مینے بخشدی اور کسی بات کے
واسطے کہانہ جاویگا کہ جو باتین کرنیکی تہین سو تونے کیون نکین اور جو نکرنیکی تہین سو کیون کین
فَأَمَّا مَنْ نُوقِشَ فِي الْحِسَابِ عُذِّبَ یعنی پہر جس شخص کے واسطے تکرار اور پوچہہ پاچہہ ہوئی تو وہ
شخص البتہ پہنس پڑا اسلیے کہ اوسوقت کوئی عذر گناہ کا نہین رکہتا ہے اور گناہ سے خالی نہین ہے
اور یہہ بہی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکروز فرماتے تہے کہ جس
شخص سے حساب لیا جاویگا اوسکو عذاب بہی ہوگا حضرت عائشہ رضنے عرض کیا کہ خدا تعالے
تو فرماتا ہے فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا اور اس آیۃ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعضے آدمے
حساب کے بعد نجات پاوینگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ حساب نہین ہے
محض عملو نکا کہنا ہے کہ تونے یہہ کچہہ کیا اور ہمنے عفو کیا اور فلانے فلانے کام نہین کیے
اور ہمنے درگذر کی لیکن مراد یہہ ہے کہ جس شخص کے واسطے پوری پوری پوچہہ ہوگی
تو وہ ہلاک ہوگا وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا اور پہریگا اپنی اہل کی طرف خوش ہوکر نہ اوسکو خوف
عذاب کا رہیگا اور نہ خجالت جہڑکی اور غصے کی لاحق ہوگی بلکہ نجات کی خوشی اہل و عیال کے
ملنے کی خوشی کے ساتہہ ملکر ایک عجیب راحت اوسکو نصیب ہوگی کہ کوئی کیفیت اوسکی برابری
نہین کرسکتے اور مراد اہل سے اوسکی حورین ہین اور دنیا کی عورتین جو اوسکے نکاح مین
تہین اور بہشت مین ملینگے اور ناتے اور رشتہ والے کہ حشر مین اوسکے حساب و کتاب کی
اطلاع کے واسطے منتظر کہڑے ہوگئے اور یہان سے معلوم ہوا کہ حق تعالے بندہ مین دو غم
جمع نہین کرتا جو کوئی کہ دنیا مین کسیکا غم کریگا تو اوس روز خوش ہوگا ۞ عزیزی ۞

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۞ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۞ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۞
اور لیکن جو کوئی دیا گیا نامۂ اعمال اوسکا اوسکی پیٹہ کے پیچہے سے پس یاد کریگا ہلاکت کو اور
داخل ہوگا دوزخین ۞ فتح ۞ اور جسکو ملا اوسکا لکہا پیہٹہ کے پیچہے سے سو وہ پکاریگا
موت موت اور بیٹہیگا آگ مین ۞ مو ۞ تفسیر وَأَمَّا مَنْ الخ اور جو شخص
کہ دیا جاوے اعمالنامہ اپنا اولٹے ہاتہہ مین اور یہہ علامت ہلاکت اور عذاب کی ہے کیونکہ
اولٹا ہاتہہ بہت ضعیف ہے سیدہے ہاتہہ سے اور اس شخص نے ضعیف جانب کو اپنی کہ
خواہش نفس ہتی قوی جانب پر اپنی کہ اللہ تعالے کی فرمانبرداری ہے مقدم رکہا تہا پس
قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی کیا تہا اور معاملہ کی صورت کو اولٹا کردیا اسیواسطے اعمالنامہ
کو اوسکے اولٹے ہاتہہ مین دینگے لیکن سامنے نہ دینگے بلکہ اولٹے ہاتہہ کو اوسکے پیچہے
باندہ دینگے اور اعمالنامہ کو اوسکے اوس ہاتہہ مین دینگے کہ وَرَاءَ ظَهْرِهِ پیچہے سے اوسکی
پیٹہہ کے فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا پہر آگے پکاریگا موت کو یعنے آرزو کریگا کہ کسیطرح

موت آجاوے اور مجکو ہلاک کر ڈالے کہ ان اپنے برے کامونکی جزا سے خلاصی پاؤن اور وہ
جو سورہ حاقہ اور اور سور تونمین مذکور ہے کہ بعضونکو اعمالنامے سیدہے ہاتہہ مین اور بعضونکو اولٹے
ہاتہہ دینگے سو اسبات کے مخالف نہین کہ پیٹہ کے پیچہے سے دینگے جیسکہ یہان مذکور ہے
کیونکہ اعمالنامے کا دینا اولٹے ہاتہہ مین اسیطور سے ہوگا کہ پیٹہ کے پیچہے سے دینگے اور جو اوس
شخص کا حال کہ اپنے دوزخی ہونیکی علامت اپنے اعمال نامہ سے جو اوسکے پیٹہ کی طرف سے
دیا جائیگا دریافت کریگا اور واویلا مچاویگا اور دعا موت و ہلاکت کی شروع کریگا بیان فرمایا
اب ارشاد ہوتا ہے کہ اس قدر جزع فزع اور اضطراب و بیقراری اور بیتابی پر اسکی کیفیت نہو گا
بلکہ وہ چیز جس سے وہ ڈرتا ہے واقع ہوگی وَیَصۡلٰی سَعِیۡرًا اور بیٹہیگا دہکتی آگمین کیونکہ
اِنَّهٗ الخ ۞ عـــزیـــزی ۞ اِنَّهٗ کَانَ فِیۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا تحقیق وہ
تہا دنیا مین اپنے گہر والونمین خوش ۞ فتح ۞ وہ رہا تہا اپنے گہر مین خوشوقت ۞
موضح ۞ تفسیر تحقیق وہ تہا اپنے گہر والونمین دنیا مین خوش اور بیغم
کہ دنیا کا غم رکہتا تہا نہ آخرت کا اور کفر و گناہ سے بہی نہین ڈرتا تہا اور اللہ تعالے کی رضامندی
کی جانب کی اصلا رعایت نہین کرتا تہا اور یہان سے معلوم ہوا کہ دنیا کی خوشی کے پیچہے آخرت کا
غم لگا ہے چنانچہ اور جاسے فرمایا ہے فَلۡیَضۡحَکُوۡا قَلِیۡلًا وَّلۡیَبۡکُوۡا کَثِیۡرًا اور جو شخص کہ اس دنیا مین
دکہہ اور غم آخرت کا رکہتا ہوگا تو اوسکے مآل کا حال یہہ ہے کہ ہمیشہ کی خوشی اوسکو حاصل
ہوگی اور یہان پر سمجہہ لیا چاہیے کہ خوشی دنیا کی وہی بری ہے کہ غفلت اور رفاہیت
اور آسودگی سے پیدا ہوا اور جو خوشی کہ بسبب راضی ہونیکے حکم الہی پر یا واسطے حاصل ہونیکے
مراتب عالیہ دینیہ کے ہو مین محمود اور سراسر نافع ہے چنانچہ سورہ یونس مین فرمایا ہے قُلۡ
بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡیَفۡرَحُوۡا اور یہان مذکور اوسی خوشی اور
نعمتونکا ہے کہ نہایت غفلت سے دنیا مین حاصل تہین چنانچہ صاف فرماتے ہین کہ
اِنَّهٗ ظَنَّ الخ ۞ عزیزی ۞ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ یَّحُوۡرَ ۞ بَلٰۤی ۞ اِنَّ
رَبَّهٗ کَانَ بِهٖ بَصِیۡرًا ۞ تحقیق اوسنے گمان کیا تہا کہ رجوع نہین کریگا طرف
خدا تعالیٰ کے ہان رجوع کرنا متحقق ہے تحقیق پروردگار اوسکا تہا ساتہہ احوال اوسکے بینا
فتح ۞ اوسنے خیال کیا تہا کہ پہر نہ جاویگا کیون نہین اوسکا رب اوسکو دیکہتا تہا
۞ موضح ۞ تفسیر اِنَّهٗ ظَنَّ الخ یہہ تمام خوشی اس کا فر کو
اسلیے تہی کہ وہ گمان کرتا تہا کہ ہرگز پہر نہ جاویگا عالم ارواح کی طرف اور اپنے اعمال کا حساب
نہ دیکہیگا اسواسطے کہ جسوقت دنیا کی خوشی مین آخرت کا غم یاد آتا ہے یا اپنے روح کا جانا عالم
ارواح مین اور اپنے عملونکا بدلہ پانا قیامت مین یاد آتا ہے اور اسپر یقین ہوتا ہے تو وہ خوشی
بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے اسلیے کہا گیا ہے ع مراد در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم

پہ جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا ﴿ اور یہی مضمون ہے اس شعر کا ؎ عشرت امروز بے اندیشۂ فردا خوش است ﴿ فکر شنبہ تلخ دارد جمعۂ اطفال را ﴿ اور ثابت کرنیکو حشر ونشر کے اور جزا اور حساب کے اور رد کرنیکو اوسکے گمان کے فرماتے ہین بَلٰی یون نہین ہے جیسا کہ اوسنے گمان کیا ہے بلکہ پہر جانا اوسکا عالم ارواح کی طرف پہر وہان سے حشر ونشر عالم مین پہر حساب کے میدان مین پہر وزن اعمال کے مقام پر پہر مجازات کی جگہہ مین کہ بہشت و دوزخ ہے ضروری ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا تحقیق پروردگار اوسکا اوسکو دیکہتا ہے ابتدے پیدایش سے انتہاے موت تک کہ روح اوسکی کہان سے آئی ہے اور بدن اوسکا کس کس چیز سے بنا ہے پہر کیا اعتقاد اور کیا عمل کیا ہے اور دلمین کونسی چیز قائم ہے اور زبان سے اوسکی کیا نکلا اور ہاتہہ سے اوسکے کیا ہوا اور بعد موت کے روح اوسکی کہان گئی اور بدن اوسکا کس کس مکانین بکہر رہا ہے پہر جو آدمی کے حال سے اسقدر واقف ہو تو البتہ اوسکو مہمل نہین چہوڑیگا اور اوسکے کیے کا بدلہ پورا دیگا اور روح کو اوسکے بدن کے اجزا سے ملاویگا پس گمان اوسکا محض بیجا ہے کچہہ حاجت قسم کی نہین اوسکے باطل کرنےمین اور اگر کسیکو اس عجیب حالت کے سننے سے کہ بعد موت کے نمود ہوگی اور وارد ہوئین ان حادثونکے کہ بعد موت کے واقع ہونے ہین کچہہ شک وتردد ہو تو فَلَآ اُقْسِمُ الخ ﴿ عزیزی ﴾

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ

پس قسم کہاتا ہون مین کنارہ آسمان کی سرخی کی اور قسم کہاتا ہون مین رات کی اور اوس چیز کی کہ رات اوسکو جمع کیا ہے اور قسم کہاتا ہون چاند کی جب پورا ہو پہنچو گے ایک حال کو بعد ایک حال کے ﴿ فتح ﴾ سو قسم کہاتا ہون شام کی سرخی کی اور قسم کہاتا ہون رات کی اور جو اوسمین سمٹ آتا ہے اور چاند کی جب پورا ہو تمکو چڑہنا ہے کہنڈ پر کہنڈ ﴿ موضح ﴾

تفسیر

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ پہر سوگند کہاتا ہون شفق کی اور شفق نام ایک سرخی کا ہے کہ آفتاب ڈوبنے کے بعد کنارۂ مغرب کے نظر آتی ہی اور اوسکے باقی رہنے تک مغرب کی نماز کا وقت باقی ہے چنانچہ امام شافعی اور صاحبین کا مذہب یہی ہے اور اسی پر فتوے ہے اور بعضے روایتومین حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ شفق نام ایک سفیدی کا ہے کہ سرخی جانے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور دیر تک رہتی ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ نے اس قول سے رجوع کی ہے وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ اور قسم ہے رات کی اور اوس چیز کی جسکو رات جمع کرتی ہے خواہ آدمی ہون یا جانور کیونکہ جاندارونکی ہمیشہ یہہ عادت ہے کہ دنکو تلاش معاش کے لیے اپنے مکانونسے نکلتے ہین اور ہر شخص ایک طرف کو جاتا ہے اور منتشر ہو جاتے ہین اور جب رات ہوتی ہے تو سارے اقربا اور متعلق اوسکے ایک گہر مین جمع ہوتے ہین اور مکان پر رات گذارتے ہین پس گویا رات جامع المتفرقین ہے اور اسلیے نیک وبد کام جو پوشیدگی سے تعلق

رکہتے ہین جیسے حلقے ذکر اللہ کے اور جماعتین تراویح کی اور مجلس رقص و شراب خواری وغیرہ کی سب رات مین ہوتی ہین اور اونکے واسطے جمع ہوتے ہین وَالْقَمَرِ اِذَا الخ اور قسم کہاتا ہون چاند کی جب نور اوسکا پورا ہوتا ہے اور شام سے صبح تک روشنی رہتی ہے اور برائی کے حجاب کو اوٹھا دیتا ہے لَتَرْكَبُنَّ الخ البتہ تم سبکو چڑہنا ہے کہنڈر پر کہنڈر یعنی پہلے بعد جانیکے اس دنیا سے ایک حال مین ہوگی کہ اوسکو رجوع الی اللہ سمجہوگے بعد اسکے اس حالت سے گذر کے ایکدوسری حالت کو پہنچوگے تو جانوگے کہ حالت رجوع کی یہی ہے اور اگلے حالت سہالت کی تمہید تہی وعلی ہذا القیاس یہان تک کہ بہشت مین یا دوزخین جا ٹہیروگے اور سفر تمہارا تمام ہوجاویگا بعد اسکے سدا آرام کروگے اور جو گذرنا ان حالتون سے قطع منازل کے مشابہ تہا اسلیے رکوب کا لفظ کہ معنی مین سوار ہونیکے ہی اسمقام پر استعمال فرمایا اور جو یہہ حرکت یعنے دنیا سے آخرت کو جانا حرکت صعودی ہے یعنی اس خاکدان پست سے عالم بالا کی رفعت گاہ کو جاتے ہین اوسکی حالتون اور منزلون کو طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ارشاد فرمایا ہے کیونکہ طبقا عن طبق تہ بتہ چیز کو کہتے ہین چنانچہ سات طبق آسمان کے مشہور ہین اور عمارت کے طبقے بہی عرف مین رائج ہین اور ان انتقالونکی دلیلین جو ہر رات و دن اور ہر مہینے برس ہر خاص و عام دیکہتے ہین ایمان نہ لانیسے کافرونکے اور اونکے یقین نکرنیسے واقع ہونیکو ان حالتون کے تعجب فرماکر ارشاد فرماتے ہین فَمَا لَهُمْ الخ ۞ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۞ پس کیا ہے ان کافرونکو کہ ایمان نہین لاتے ۞ پہر کیا ہوا ہے اونکو یقین نہین لاتے ۞ پس کیا ہوگیا ہے ان کافرونکو کہ باوجود اس بیان واضح اور روشن دلیلونکے ایمان نہین لاتے اور یقین نہین کرتے کہ ہمکو بعد موت کے بہی کسیطرف جانا ہے اور سفر درپیش ہے اور اوس سفر کا غم نہین کہاتے اور توشہ اوسکے لیے نہین اوٹہاتے اور نقصان و نفع سے اوس عالم کے کہ منتہا اس سفر کا ہے کچہہ خبر نہین ہوتی اور بعضے مفسرین نے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کو اور معنے پر حمل کیا ہے کہ اسمقام کے ساتہہ چندان مناسبت نہین رکہتے اگرچہ امر واقعی ہے اور وہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا حال یہی ادا نکرنیمین حق اللہ اور حق خلق اللہ کے اور جہٹلانیمین پیغمبرون اور کتاب اللہ اور قیامت کے اور گناہونکے کرنیمین بعینہ اگلی امتونکے مطابق ہے جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے کہ جو پہر کا بہی دونومین تفاوت نہین ہوتا بلکہ تم زیادہ کروگے کہ اگلی امتونمین وہ نتہین جیسے بیچنا احرار کا یعنے ایسے شخص کا کہ وہ کسیکا غلام لونڈی نہو اوسکو فریب کرنے بیچنا اور اوسکی قیمت کہانی اور اونہین مین سے ہے سفر بازی یعنی مساحقہ عورت کا عورت کے ساتہہ یعنے چپٹے بازی اور اونہین مین سے ہے قتل کرنا اپنے پیغمبر کی اولاد کا جسپر ایمان لائے اور باوجود ایمانداری کے دعویکے ایسی بات کسی امت مین نہین ہوئی ہرچند

ف ان گناہونکا بیان ہے جو اگلی امتونمین نہ تہے ١٢

ح

ع ۳۰

کہ کافرون نے اپنے پیغمبرونکو قتل کیا ہے اور ایذا دی ہے لیکن کفر کی حالت مین ایسا کسینے نہین کیا کہ دعوے
ایمان کا کرین اور یہہ کام کرین غرضکہ ظاہر معنے وہی ہین جو پہلے مذکور ہوے اور مقصود کافرونکا دہمکانا ہے
کہ آخرت کے سفر کی نشانیونکو جان بوجہہ کے اوس سفر کا انکار کرتے ہین اور جو جو معاملے کہ وہان ہونیوالے
ہین اونپر ایمان نہین لاتے اور اگر انکی عقل خود بخود ان حالتونکو دریافت نہین کر سکتے ہتے تو انکو لازم
تہا کہ قرآنکے بیان سے فائدہ اوٹہاتے یعنے قرآن سنکر اوسپر عمل کرتے اور اوسکو سنکر سچ جانتے
لیکن انکو بقدر ایمان لانیسے آخرت پر انکار ہے کہ قرآنمین بہی اون مضمونکو سنکر فرمانبرداری
نہین کرتے **عزیزی** وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ۝ اور جب پڑہا جاتا ہے اونپر قرآن سجدہ نہین کرتے بلکہ یہہ
کافر جہٹلاتے ہین **فتح** اور جب پڑہے اونپر قرآن سجدہ نہین کرتے اوپر سے یہہ منکر جہٹلاتے
ہین **موضح** **تفسیر** وَإِذَا قُرِئَ الخ اور جب پڑہا جاتا ہے اونپر قرآن
تو اوسکی عبارت کو کہ سراسر اعجاز ہے متحیر ہو جاتے ہین لیکن عاجزی اور تذلل نہین کرتے اور جسطرح
کہ مسلمان اپنا عجز ظاہر کرنیکو سجدہ کرتے ہین تو یہہ لوگ سجدہ نہین کرتے حالانکہ سجدہ کرنا اللہ
تعالے کو جسنے اسطرح کا قرآن فصیح و بلیغ اوتارا کہ کوئی ایک سورۃ اسکے برابر بنا نہین سکتا ہے
کسی آئین و مذہب مین منع نہین اور فقط نافرمانی اور سجدہ نکرنے پر اکتفا نہین کرتے بَلِ الَّذِينَ
الخ بلکہ جو لوگ کہ کافر ہین جہٹلاتے ہین قرآن کو اور ہر چند کہ زبان سے نہین کہتے لیکن
حق تعالے اونکے اس انکار کو جو دلمین رکہتے ہین جانتا ہے وَاللَّهُ أَعْلَمُ الخ
عزیزی وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ۝ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ اور خدا خوب جانتا ہے
اوس چیز کو کہ اپنے دلمین نگاہ رکہتے ہین پس خبر کر اونکو عذاب دردینے والیکی **فتح**
اور اللہ خوب جانتا ہے جو اندر بہر رکہتے ہین سو خوشخبری سنا اونکو دکہہ والی مار کی **موضح**
تفسیر وَاللَّهُ أَعْلَمُ الخ اور اللہ خوب جانتا ہے جو دل کے برتن مین کہہ رہے
یعنی جو کچہہ کہ باطن مین سوائے تکذیب و انکار کے مخالفت اللہ کے امرونکی اور نافرمانبرداری
اوسکے حکمونکی اور خوشی دنیا کی زندگانی پر اور اس گمان پر کہ آخرت کا سفر ہمکو پیش نہین
اور محبت گناہونکی اور شہوتون کی اور مکر و حیلے کرنے پیغمبر و لنسے دل اونکے لبالب اور
مالامال ہین سو اللہ تعالے سے پوشیدہ نہین اور لفظ مین يُوعُونَ کے اشارہ ہے بات کی طرف
ہے کہ وہ کوتہ اندیش نادان ان چیزونکو کمال احتیاط سے اپنے اندر کے باسن مین نگاہ رکہتے
ہین لیکن احتیاج کے وقت جب اس باسن سے یہہ موذیات نکلینگے تب یہہ جانینگے کہ ہم
کیا چوکے کہ اندہیری راتمین کالے ناگ کو پہولونکا گجرا سمجہہ کر گلیمین پہنا چنانچہ کسینے کہا ہے
شعر بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ✿ کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور ✿ لیکن یہہ جاہل جو
ان برائیون کو نیکی جانتے ہین اور آئندہ کے نفع کے واسطے زر و جواہر کے مانند کمال احتیاط

جان کے برتن مین رکہتے ہین یعنی نامہ کے برتن مین پس تجکو یہی چاہیئے کہ اونکے باطل اعتقاد کے موافق ہنسے ٹہٹے کی بات چیت کر فَبَشِّرْهُمْ الخ پس خوشخبری دے اونکو دکھہ کی مار کی اونکی فرحت پر دنیا کی اور بشارت کا لفظ اسمقام پر استعارہ ٹہٹہ کا ہے واسطے ورا نیکے ۵ عزیزی ۵ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۵ لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچہے اونکے لیے مزدوری ہے نہایت ۵ فتح ۵ مگر جو یقین لانے اور کین بہلائیان اونکو نیگ ہے بے انتہا ۵ موضح ۵ تفسیر اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی انکے سب لوگونکو وعدہ عذاب الیم کا دے مگر اون لوگونکو کہ ایمان لاوین اور اچہے کام کرین اور کفر اور گناہونکو اپنے اس عمل نیک کے سبب سے مٹا دین پہر جو ایسا کرین اونپر عذاب نہین ہرگز نہ الیم نہ غیر الیم بلکہ لَهُمْ اَجْرٌ اونکے لیے خوشخبری ہے اونکے ایمان اور عمل نیک پر اور باز رہنے پر کفر و گناہ سے اور وہ مزدہ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ بے انتہا ہے ہرگز تمام ہونیوالا نہین ہرچند کہ اونکا ایمان خواب اور غفلت کے وقت منقطع ہوجاتا تہا اور نیک عمل اونکا بسبب مرض اور شغل اور سفر اور موت کے بہی موقوف ہوجاتا تہا لیکن رحمت الٰہی نے اِس غیر دایمی ایمان کو حکم دایمی ایمان کا دیا اور اس منقطع عمل کو استمراری قرار دیا اور نعمت ہمیشہ رہنے والی عوضمین اوسکے ادا و فرمائی اور یہہ سورۃ سجدیکی سورتونمین سے ہے اور بعد لَا يَسْجُدُوْنَ کی آیۃ کے سجدہ ہے اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ نے ترک کرنے پر سجدیکے مذمت اور عتاب جو اسجاے پر وارد ہے اس سے یہہ استدلال کیا ہے کہ سجدہ تلاوت کا واجب ہے اسلیے کہ ترک سنت پر اسقدر عتاب نہین آتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے سجدہ تلاوت کا اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ حدیث صحیح مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ اس سورہکو نماز عشا مین پڑہا ہے اور اسمقام پر سجدہ کیا اور مقتدیون اور سننے والونے بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سجدہ کیا ہے چنانچہ ابوہریرہ بہی اوس جماعت مین داخل تہے اور ظاہر ہے کہ جب اون کافرونکی جو سجدہ نہین کرتے اس آیۃ مین مذمت فرمائی تو البتہ مسلمان کو لازم ہے کہ کافرونکی مخالفت کی جہت سے سجدہ کرے اور تمام سجدیکی آیتین جو قرآن مین ہین یا تو اون آیتونمین برائی کافرونکی ہے بسبب سجدہ نکرنیکے یا مدح مسلمانونکی ہے اور فرشتونکی بسبب سجدہ کرنیکے لیکن طرف اوس جانب سے ہے یعنے جو سجدہ کہ قرآنمین ہے اس قسم کی آیتونمین ہے نہ اسکے برعکس کیونکہ قرآنمین بہت سی جاے پر اس قسم کی آیتین ہین اور اونمین سجدہ نہین ہے اسلیے کہا ہے کہ آیتین سجدیکی توقیفی ہین یعنے شارع کی مقرر کی ہوئی ہین نہ قیاسی کہ جہان اس قسم کا مضمون پاوے وہان سجدہ کیجیے واللہ اعلم ۵ عزیزی ۵ سورۃ البروج سورۃ بروج مکی ہے اسمین بائیس آیتین ہین اور ایکسو نو کلمے اور چارسو تیس حرف اور نازل ہوئی

سورۃ البروج

عـ

یہہ بعد سورہ اذا الشمس کے ہے اور ربط اسکا سورہ انشقاق سے یہہ ہے کہ ابتدا مین اوسکے ذکر آسمان کے پھٹنے کا ہے قیامت کے دن اور اس سورے مین ذکر ہے آسمان کے حصے کرنیکا دنیا مین بارہ جگہہ بار کہ ہر ایک جدا جدا حکم رکہتا ہے اور اخیر مین اوس سورے کے بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ واقع ہے اور اس سورے کے اخیر مین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ہے اور یہہ دونون مضمون آپسمین ظاہرا اتحاد رکہتے ہین اور درمیان مین اوس سورے کے حال بہشتیون اور دوزخیونکا مذکور ہے جیسے کہ درمیان مین اس سورے کے مذکور ہے پس ان دونون سورتونکو آپسمین کمال مناسبت حاصل ہوئی اور اس سورہ کے نازل ہونیکا سبب یہہ تہا کہ مکے کے کافر مسلمانونکو بسبب اسلام لانیکے طرح طرح کے رنج واذیت پہنچاتے تہے اور مسلمان یہہ قصہ جناب رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تہے آپ ارشاد فرماتے تہے کہ ایکوقت ایسا آویگا کہ تمکو حق تعالیٰ ان لوگونسے بدلہ لینے کی طاقت بخشیگا اور جو کچہہ کہ یہہ تمہارے ساتہہ کرتے ہین ایسا ہی تم انکے ساتہہ کروگے کافرونکو جو یہہ خبر سنا تو طعن وٹہٹول شروع کی کہ یہہ ذلیل مفلس کیا حقیقت رکہتے ہین کہ ہمسے بدلہ لیسکین گے اگر ہماری عزت اور انکی ذلت حق تعالے کے نزدیک ثابت ہوتی تو ہمکو کیون اونپر غالب کرتا پس معلوم ہوا کہ ہر وقت وہر آن انعام الٰہی ہمارے ہی نصیب ہے اور ذلت وخواری اونکے نصیب ہے کافرونکی اس بات کے جواب مین یہہ سورۃ نازل ہوئی اور ابتدا مین اس سورۃ کے قسم آسمان کی کہائی ہے کہ جو بارہ برج رکہتا ہے اور ہر برج سبب ہے عالم اور عالم والونکے انقلاب کا اور بہت چیزین ہین کہ ایک برج کی تاثیر سے عزیز ہوتی ہین اور وہی دوسرے برج کی تاثیر سے ذلیل بیقدر ہوجاتی ہین چنانچہ پوشاکین شال اور پوستین وغیرہ گرمی کے دنون مین اور ٹہنڈا پانی اور لطیف شربت اور برف جاڑونمین ہیلسنے اس انقلاب کو اپنے دلمین خوب سمجہین اور اپنی عزت پر مغرور ہوون اور ذلت پر مسلمانونکے طعن واستہزا نکرین کہ ہر سال اختلاف موسم کے وقت اس انقلاب کو دیکہتے ہین اور یہان سے معلوم ہوا کہ اس سورۃ کا نام سورۃ البروج اسلیے رکہا ہے کہ منظور اس سورۃ مین بیان نیکی اور بدی کے پے درپے آنیکا ہے اور سعادت اور نحوست کے بدلنے کا معلوم ہوجاوے کہ جو شخص کہ مسلمان کو ایذا پہنچاتا ہے اور نہایت قوت وغلبہ رکہتا ہے ہوسکتا ہے کہ انتقام مین گرفتار وخراب ہو ۵ عزیزی ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ قسم آسمان برجون والیکے یعنی بارہ برج ہین ۵ فتح قسم ہے آسمان کی جسمین برج ہین ۵ موا ۵ تفسیر قسم کہاتا ہون مین آسمان برجون والیکی کہ ہر برج نیکی اور بدی اور سعادت اور نحوست مین جدا حکم رکہتا ہے اور باوجود حکمونکے اختلاف کے تعاقب اور دور کرتا ہے اور چند روز حکم اوسکا عالم مین جاری ہوتا ہے

پہر جاتا رہتا ہے وہی حکم پہر آتا ہے سو کسی شخص کے لیئے یون اعتماد نکرنا چاہیے کہ یہہ حالت خاص ہمیشہ کی
لیے ہے دوسریکو ہرگز نصیب ہوگی کیونکہ ہوسکتا ہے کہ یہہ حالت موجودہ جاتی رہے
اور وہ حالت معدومہ پہر آوے اور حقیقت برجونکی یہہ ہے کہ آفتاب کی گردش کے سبب آسمان میں
ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور آسمان اوسکو ایک سال کی مدت
مین تمام طے کرتا ہے اور جب اوس دائرہ کو باران حصون پر برابر تقسیم کرین تو باران حصے ہونگے
تو ہر حصے کو برج کہتے ہین اور سب ملکر باران برج پیدا ہوتے ہین اور ہر برج کا موافق اوس صورت کی کہ
جمع ہونیسے تارون کے اوس برج مین پیدا ہوئی ہے نام رکہا ہے جیسے حمل اور ثور اور جوزا اور
سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت حاصل
کلام کا ظاہر خواص اور احکام سے ان برجون کے کہ نسبت عوام کے ذہنونکے ظاہر اور روشن ہے
سو اختلاف فصلو نکا ہے کہ اوسکے ضمن مین عزت اور ذلت تمام عالم مین تعاقب اور تبادل کرتے ہین
اور ہر سال یہہ انقلاب ظاہر ہوتا ہے پہر دوسرے برس اوسی طور سے عزت مفقود اور ذلت معدوم
پہر موجود کرتے ہے تو یہہ دلیل صریح ہے حالات کی تبدیل پر اور انقلاب عزت کا ذلت سے اور ذلت کا
عزت سے اور جو اس قسم کے انقلاب کو کہ ہمیشہ نظر مین عام و خاص کے مشہور و محسوس ہے ثابت
فرمایا اب ایک قسم اور واسطے بیان کرنے ایک بڑے انقلاب کے کہ واقع ہونیوالا ہے اور عام وخاص
کی نظر سے پوشیدہ ہے اور عقل کسی عاقل کی خود بخود بغیر نور نبوت کی مدد کے اوسکو معلوم نہین
کرسکتی ہے یاد فرماتے ہین وَالْيَوْمِ الخ ﴿ عــزیـزی ﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ
وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ اور قسم اوسدن کی کہ وعدہ کیا جاتا ہے یعنے روز قیامت اور قسم اوسدنکی
کہ ہفتہ مین حاضر ہوتا ہے یعنے روز جمعہ اور قسم اوسدن کی کہ حاجی اوسدنمین حاضر ہوتے ہین
یعنے روز عرفہ تحقیق مجازیت ثابت ہے ﴿ فتح ﴾ اور اوسدن کی جسکا وعدہ ہے اور حاضر
ہونیوالیکی اور جس پاس حاضر ہون ﴿ مـو ﴾ تفسیر وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ
اور قسم کہاتا ہون مین اوسدن کی کہ وعدہ کیا گیا ہے جزا دینے کے لیئے اور اوسمین ایک بڑا
تغیر و تبدیل ظاہر ہوگا کہ آسمان اور آسمان کے برج اور زمین سب اوس روز الٹ پلٹ ہوجاوینگے
اور ایک عالم دوسرا اوس روز پیدا ہوگا اور اس عالم کے عزت وارونکو اوس روز کمال ذلت ہوگی
اور اس عالم کے ذلیلون کو اوس عالم مین کمال عزت حاصل ہوگی اور جو وہ روز جزا کے واسطے
مقرر ہے تو سمجہنا چاہئیے کہ جزا کے تین چیزین ضرور ہین اول مستحق جزا کا ہونا اور دوسرے حاکم کا ہونا
کہ ہر شخص کو اوسکے موافق بدلہ دیوے تیسرے اوس کام کا ہونا نیکی اور بدی سے کہ اوسکے موافق
جزا دیجاوے اسواسطے بیان کرنیکو ان تینون چیزونکے کہ اوس روز جمع ہونگی دو قسمین اور
بیان فرمائین وَشَاهِدٍ اور قسم کہاتا ہون ہر حاضر ہونیوالیکی جنس سے آدمیونکی اور
جنونکی اور فرشتونکی کہ اوس روز ایک جگہہ پہ حاضر ہونگے اور ایک جماعت عظیم کہ ہرگز اوسکے

خیالمین ہنین سماتی ترتیب پاویگی اور سبب اوس اجتماع کے مقدمہ جزا کا درست ہوگا کہ مدعی اللہ تعالی علیہ
اور گواہ اوس محکمہ مین موجود ہین وَمَشْهُودٍ اور قسم کھاتا ہون اوس چیز کی کہ اوسکے
پاس حاضر ہوگی اور وہ چیزین بہی کئی صورتین رکہتی ہے اول عمل نیک اور بد کہ مجرد اوٹہنے کے گور سے
اور زندہ ہونیکے نمودار ہونگے اور ہر شخص کے ہمراہ ہونگے دوسرے فرشتے کہ رنگارنگ صورتونمین
نعمت وعذاب دینے کے لیے آدمی کے ظاہر ہونگے اور فرشتے ساتون آسمانکے اور اوٹہانیوالے
عرش کے اور لکہنے والے اعمال کے سب بیحجاب آدمی کو نظر آوینگے تیسرے نامہ اعمال کے ہر شخص کو
دینگے کہ مطالعہ کرے چوتہے اعمالونکا وزن کہ وقت حاضر ہونے میزان کے کہل جاویگا پانچوین
تجلی الہی کہ حاکم اوس روز کا ہے بے پردہ نمایان ہوجاویگی چہٹے بہشت دوزخ کہ اوس جہانمین
پوشیدہ ہین ساتہہ لباس وآرایش کے اور ہول وشدت کے جلوہ کرینگے اور سبب ظاہر ہونے
ان چہہ چیزونکے ایک انقلاب عجیب آدمی کی جان وبدنمین بلکہ تمام عالم مین نمودار ہوگا اور تفسیر مین
شاہد ومشہود کے بہت اختلاف ہے اور وہ جو اس جگہہ مذکور ہوا وہ صحابہ کرام کے معتبر قولونسے منقول ہے
جیسے عبداللہ بن عباس اور حضرت امام حسن اور ضحاک اور مجاہد اور ابن المسیب رضی اللہ عنہم لیکن معالم التنزیل
مین بغوی ہے اور اور حدیث کی معتبر کتابونسے ابوہریرہ رضی کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مروی ہے کہ مراد شاہد سے جمعہ کا دن ہے کہ ہر شہر وہر مسجد مین کہ اوسمین جمعہ پڑہا جاتا ہے بکثرت
اوس روز کی حاضر ہوتی ہین اور مراد مشہود سے عرفہ کا دن ہے کہ حاجی دور دور کے ملکونسے
حج کے انوار حاصل کرنیکو اوس روز ایک خاص مکانمین جمع ہوتے ہین پس گویا وہ دن اوس مکانمین
سکونت رکہتا ہے کہ لوگ اوسکے مشتاق ہوکر اوسکے پاس آتے ہین اور حدیث شریفمین آیا ہے
خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ
وَفِيهِ تَابَ اللّٰهُ عَلَى آدَمَ اور یہہ بہی آیا ہے کہ جمعہ کے دنمین ایک ساعت ہے کہ اگر بندہ مسلمان اوس
ساعت کو ساتہہ دعا اور التجا کے جناب الہی مین مطلب حاصل ہونیکے لیے اچہی طرحسے گذارے
تو مطلب اوسکا حاصل ہوجاوے اور یہہ بہی وارد ہے کہ أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
یعنی بہت بہیجو مجہپر درود روز جمعہ کے کہ وہ دن متبرک ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین وارد ہے
کہ حق تعالے فرشتونکو عرفہ کے روز فرماتا ہے کہ دیکہو میرے بندونکو کہ کیسے غبار آلودہ یا پریشان
کہان کہان سے میرے گہر کا حج کرنیکو آئے ہین گواہ رہو کہ مینے انکو بخشدیا اور اوس روز شیطان
عام مغفرت الہی کو دیکہہ کر واویلا مچاتا ہے اور خاک سر پر ڈالتا ہے اور اوس دن کا روزہ دو سال
اگلے اور پچہلے گناہونکا کفارہ ہوتا ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہفتے کے دنونمین
بہتر دن جمعہ کا ہے اور سال کے دنونمین بہتر دن عرفہ کا ہے یعنے نوین ذی الحجہ کی اور اگر دونون جمع
ہون تو نور علے نور ہے اور ان دونون مین بہی ایک طرح کا انقلاب ہے کیونکہ جمعہ کا دن ہماری
شریعت مین ہفتے کی ابتدا ہے اور عرفہ کا دن سال کی عبادتونکا انتہا ہے بسبب ادا کرنے عبادہ حج کے

مراد دن جمعہ / یعنی اس دن جمعہ کا دن ہے / اسی دن پیدا کئے گئے آدم علیہ السلام اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن نکالے گئے جنت سے اور اسی دن قائم ہوگی قیامت اور اسی دن توبہ قبول کی اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کی ۱۲

کہ حج ہے خانہ کعبہ کا اور بہت قول ہیں بعضے مفسرونکے شاہد ومشہود کی تفسیر میں سعید بن جبیر نے
لکھا ہے کہ شاہد خدا ہے اور مشہود بہ توحید شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ دوسرے یہہ کہ شاہد پیغمبر
خدا ہیں اور مشہود علیہ ہیں امتیں اونکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ
بِشَهِيْدٍ تیسرے یہہ کہ شاہد علیہ کے لکھنے والے اور مشہود مکلفین جیسے قول ہے اللہ تعالےٰ کا
وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ چوتھے یہہ شاہد آدمی کے اعضاء ہیں اور مشہود علیہ
آدمی جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ پانچویں شاہد
رات ودن ہیں اور مشہود بہ بنی آدم کے اعمال جیسیکہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ
مَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا يُنَادِيْ اِنِّيْ يَوْمٌ جَدِيْدٌ وَاِنِّيْ عَلٰى مَا يُعْمَلُ فِيَّ شَهِيْدٌ چھٹے یہہ کہ شاہد
آسمان وزمین ہیں کہ ہر قطعہ آسمان کا جو چیز کہ اوسکے نیچے واقع ہوتی ہے نیکی یا بدی بیان کریگا
اور ہر ٹکڑا زمین کا جو کچھ اوسپر واقع ہوا ہے نیکی یا بدی قیامت کے دن گواہی دیگا اور مشہود بہ
وہ نیک وبد کام ہیں کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر واقع ہوتے ہیں ساتویں یہہ کہ شاہد
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے اور مشہود علیہ دوسری امتیں جیسیکہ فرمایا اللہ
تعالےٰ نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا
آٹھویں یہہ کہ شاہد تمام مخلوقات ہیں اور مشہود ذات پاک واجب الوجود کی کہ ہر ذرہ ذرات سے
عالم کے وجود پر ذات اور صفات حق تعالیٰ کے گواہ ہے یہہ قول امام رازی رحمۃ اللہ کا ہے
نویں یہہ کہ شاہد حجر اسود ہے اور مشہود لہ حجاج کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ
يَمِيْنُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ
اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے حق میں
وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ
بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ بہر تقدیر یہہ چیزیں کہ مذکور ہوئیں بسبب شرافت
اور عظمت کے کہ رکھتے ہیں قابل قسم کہانیکے ہیں اور فی الجملہ دلالت انقلاب پر احوال کے
بھی کرتے ہیں اور معین کرنیں ان قسموں کے جواب کے مفسرونکو بڑا اختلاف ہے بعضے کہتے
ہیں کہ جواب ان قسمونکا قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ہے مقدر ماننے سے لام اور قد کے یعنے لَقَدْ
قُتِلَ الخ اور ابن مسعود اور قتادہ سے منقول ہے کہ جواب ان قسمونکا اِنَّ بَطْشَ
رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ہے اور درمیانمیں انکے جو کہ مذکور ہے حکم جملہ معترضہ کا رکہتا ہے
اور کشاف والے اور بہتیرے متقدمین نے یوں اختیار کیا ہے کہ جواب قسم کا محذوف ہے
یعنے لَيُعَذَّبَنَّ مَنْ يُّؤْذِي الْمُؤْمِنِيْنَ لِاِيْمَانِهِمْ كَمَا لُعِنَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ اور صحیح یہہ ہے کہ جواب قسم کا
اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ ہے اور قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ لاتے بطور گواہی
کے اس مضمون پر بعد ان چاروں قسموں کے درمیان لائے ہیں کہ دلائل عقلیہ سابقہ دلائل

نقلیہ کے ملکر کمال قوت سے اثبات مطلب کا کرین اور یہہ بہی ہے کہ ان قسمونسے انقلاب عالم کا
اور انتقام ظالم سے دنیا مین دائرہ نحوست کے آنے کے وقت اور وعدہ دئے گئے دینین بعد قائم
ہونے شاہدون کے اور اظہار مشہود بہ کے مطلقا ثابت ہوتا ہے اور اس قصے سے بالخصوص
مسلمان بندونکی مدد اللہ تعالے کیطرف سے معلوم ہوتی ہے گویا یون فرماتے ہین کہ انتقام مسلمانونکا
ظالمونسے کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین بعد لانے گواہونکے اور ثابت ہونے حق کے ضرور
ہونیوالا ہے جیسے قبل اسکے واقع ہوچکا ہے کہ قُتِلَ الخ ٥ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ
ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ٥
ہلاک کئے گیے خندق والے خندقین قسم آگ بہت ایندہن والی جسوقت کہ وہ اوپر کنارہ اون
خندقونکے بیٹھے تہے اور وہ ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے تہے ساتہہ مسلمانونکے حاضر تہے ٥ فلجے
٥ مارے جائیو کہائیان کہودنیوالے آگ بہری ایندہن سے جب وہ اوسپر بیٹھے اور جو کچہہ کرتے
مسلمانون سے سامنے دیکہتے ٥ مو ٥ تفسیر قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ قتل عام کئے گیے
خندق والے کہ طول مین چالیس گز اور عرض مین بارہ بارہ گز کہودی تہین تاکہ مسلمانونکو
اون خندقونمین ڈالین اور عذاب کرین اور وہ خندقین ایسی گرم اور تپتی تہین کہ اَلنَّارِ
ذَاتِ الْوَقُوْدِ تمام وہ خندق ایک آگ تہی شعلہ والی یا بہت سی لکڑیون والی
کہ اوسمین جلاکر نہایت گرم کیا تہا اور حدیث شریف مین ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
تلاوت مین اس سورہ کے اس آیہ کو پہنچتے تہے فرماتے تہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ جُهْدِ
الْبَلَاءِ الخ اور یہہ قتل عام کہ خندق والونکو واقع ہوا بدلا تہا جلد کہ بسبب بہڑکنے آگ کے اور اسکو
بیگانونکے بعد ڈالنے مسلمانونکے اوسمین فی الفور ہلاک ہوے اور فرصت گہر تک پہر جانیکی نپائی
اسلیے کہ یہہ انتقام اوسوقت واقع ہوا کہ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ جسوقت کہ وہ خندق والے
اوس آگ پر بیٹھے تہے پہلے اسکے کہ کرسیونسے اوٹہین اور گہر کو جاوین جل گئے اور تہوڑی سی
فرصت بہی نپائی اور اس قسم کا بدلہ جلد لینا عوام کی نظرونمین موجب عبرت کا ہوتا ہے اور
فی الواقع اس جماعت نے ظلم مین کمال مرتبے کی زیادتی کی تہی کہ ایسی جلد سزا کو پہنچے اسلیے
کہ اور ظالم جو کسی پر ظلم کرتے ہین تو اپنے سامنے مار دہاڑ نہین کرتے بلکہ پیادونکو یا قیدخانہ
والونکو حکم کرتے ہین کہ گناہ گار ونکو سزا پہنچاوین تاکہ خلاف مروت کے نہو وَهُمْ عَلٰى الخ
اور وہ ظالم خندق والے جو کچہہ کہ ایمان والونسے کرتے تہے خود اپنے سامنے کرتے تہے اور
یہہ قصہ اصحاب خندق کا کہ دین و ایمان کے سبب سے لوگونکو اوس آگ بہری خندق مین ڈالتے
اور آپ بہی جلد اوسیوقت گرفتار انتقام ہو کر دوزخ کے کندہ ہوے چار بستیونمین کہ قریب حجاز کے
ملک کے ہین واقع ہوا ہے سو معلوم یون ہوتا ہے کہ اس آیہ سے یہہ چارون قصے مراد ہون
اور منظور اہل مکہ کو ڈرانا ہے تاکہ ان قصونسے کہ اونپر بہی ظاہر ہین عبرت پکڑین اور مسلمانون

متفرق واقعون کے قصون کی ابتدا

کی ایذا دینے مین زیادتی نکرین پہلا قصہ جو شام کے ملک مین واقع ہوا کیفیت اوسکی حدیث
صحیح مین کہ مسلم اور اور صحاح مین صہیب رومی رضی اللہ عنہ کی روایت سے وارد ہے سو یہہ ہے
کہ اوس ملک مین ایک بادشاہ تہا بڑا جلیل القدر اور اوسکے ہان ایک جادوگر تہا کہ جادو کے فن مین کمال
مہارت رکہتا تہا اور اوس بادشاہ کی سلطنت گویا اوسیکے سبب قائم تہی جو دشمن کہ ارادہ اوسکے ملک کا
کرتا وہ جادوگر اوسکو جادو سے ہلاک کر دیتا تہا کچہہ لڑنے کی بہی حاجت نہوتی اور جب کبہی
ارکان اوس بادشاہ کے اوسکی نالائق حرکتون سے رنجیدہ ہوتے تو وہ جادو کے زور سے اونکو
رجوع کر دیتا تہا اور اسیطرح سے ہر امر مین سحر اوسکا کام کرتا تہا یہان تک کہ وہ جادوگر بوڑہا
ہوا اور اپنی زندگی سے ناامید ہوا تب اوسنے بادشاہ سے کہا مین بوڑہا ہوا اور قریب ہے کہ مر جاون
چاہتا ہون کہ آپ کوئی لڑکا خوب عاقل ہوشیار اپنے غلامون مین سے سپرد میرے کرو تاکہ اوسکو
سحر کا علم سکہاؤن تاکہ بعد میرے وہ لڑکا کاروبار تمہاری سلطنت کا درست کرتا رہے بادشاہ نے
ایک غلام ہوشیار اپنے غلامون مین سے تجویز کر کے اوسکو حکم کیا کہ صبح سے شام تک ساحر کے پاس
رہا کرے اور جادو کا فن سیکہے اوس لڑکے نے روز آنا جانا جادوگر کے گہر شروع کیا اور جادو سیکہنے
لگا اتفاقاً ایک روز رستے مین کیا دیکہتا ہے کہ بہت سے لوگ ایک دروازے سے نکلتے ہین پوچہا
کہ اس گہر مین کون ہے کہ لوگ اوسکے پاس جاتے ہین کسی نے کہا کہ یہان ایک راہب ہے نیک
عابد کہ دنیا کو ترک کر کے خدا کیطرف مشغول ہے یہہ سنکر وہ لڑکا اوس راہب کے مکان مین آیا
اور اوسکے سامنے بیٹہا اور اوسکی باتین سنین بس سنتے ہی راہب کا کلام اوسکے دل مین
اثر کر گیا یہان تک نوبت پہنچی کہ جب بادشاہ کے مکان سے ساحر کے گہر کو جاتا تو رستے مین
راہب کے پاس بیٹہتا تہا اور جو کبہی راہب کے پاس زیادہ بیٹہہ جاتا تو جادوگر اوسکو نہایت تنبیہ کرتا
کہ دیر کیون کی وہ لڑکا کہتا کہ مجکو گہر مین دیر لگی آخر ساحر نے یہہ ماجرا بادشاہ سے عرض کیا
بادشاہ نے نہایت تقید کی کہ یہہ لڑکا بہت سویرے ساحر کے پاس جایا کرے لوگون نے عرض کی
کہ یہہ لڑکا یہان سے تو صبح دم جاتا ہے اگر دیر کرتا ہے تو راہ مین کرتا ہے پس بادشاہ اور ساحر نے
یہہ خبر سنکر لڑکے کو دہمکایا کہ خبردار پہر ایسی دیر نہ ہو لیکن یہہ خیال کیا کہ رستے مین لڑکون کے ساتہہ
کہیل مین لگ جاتا ہے اسلیے دیر ہو جاتی ہے یہان تک کہ ایک روز یہہ لڑکا راہب کے گہر سے
بادشاہ کے مکان کیطرف آتا تہا ناگہان کیا دیکہتا ہے کہ رستے مین ایک بڑا اژدہا پڑا ہے اور
رستہ بند ہو رہا ہے ادہر کے لوگ ادہر اور اودہر کے لوگ اودہر ٹہٹہک رہے ہین لڑکے نے اپنے
دل مین کہا کہ آج امتحان کرتا ہون کہ ساحر کی صحبت بہتر ہے یا راہب کی بس یہہ کہکر ایک
پتہر اوٹہایا اور کہا اے بار خدایا اگر دین و مذہب راہب کا بہتر ہے سحر و ساحر سے تو اس اژدہا کو
مار ڈال تاکہ لوگ خلاص ہو جاوین اور اوس پتہر کو اژدہا کی طرف پہینکا اوس پتہر کے پہنچتے ہی
وہ اژدہا ہلاک ہو گیا لوگ اوس معاملے کو دیکہکر پکار اوٹہے کہ یہہ لڑکا جادوگر کے کمال کو پہنچا

رفتہ رفتہ یہہ خبر راہب کو پہنچی تو اوسنے لڑکیسے خلوت مین کہا کہ اے لڑکے تجکو خدا تعالی نے بزرگیا
اور تیرا رتبہ اللہ تعالے کے نزدیک بڑا ہوگا اسکو مین خوب جانتا ہون لیکن تو ایک بلا مین مبتلا ہوگا
خبردار مجکو نہ بتانا لڑکینے راہب سے قول و اقرار کیا کہ مین ہرگز تیرا نام نہ لونگا اور تجکو نہ بتاؤنگا تو
خاطر جمع رکہہ پہر لڑکیکو حق تعالے نے برکت سے راہب کی صحبت کے اوس انجیل مقدس کی تلاوت کی
برکت سے کہ اوس سے سیکہی ہتی اور دین عیسوی کے اتباع کے برکت سے کہ اوس زمانہ مین حقیت
اوسی دین مین منحصر ہتی ولایت عظمی کے مرتبہ کو پہنچا یا یہان تک کہ کوڑہی اور مادرزاد اندہے لڑکے
ہاتہہ کی برکت سے اچہے ہوجاتے تہے اور بہت سے مریض کہ طبیب اونکے علاج سے عاجز ہوجاتے
تہے اوس لڑکیکی دعا سے تندرست ہوجاتے اتفاقاً بادشاہ کے ایک مصاحبکی آنکہین جاتی ہی
تہین اور اوسی سبب سے بادشاہ کی مصاحبت چہوٹ گئی ہتی جب اوس لڑکیکی شہرت اوسکے کانمین
پہنچی تو اوسکے پاس آیا اور کچہہ ہدیہ اور نذرانہ اوسکے لیے لایا اور کہا کہ مجپر ہی توجہ فرما اور شفا
بخش اوس لڑکے نے کہا کہ مین کیا چیز ہون کہ شفا دون شفا اللہ تعالے کے ہاتہہ مین ہے اگر
تو اللہ تعالے پر ایمان لاوے اور بت پرستی چہوڑدے اور بادشاہ کو اپنا پروردگار نجانے تو مین
جناب الہی مین دعا کرونگا کہ تجکو شفا نصیب ہو وہ اندہا اوسی مجلس مین مشرف بایمان ہوا اور
دعا سے اوس لڑکیکی فی الفور اچہا ہوگیا اور موافق معمول کے بادشاہ کی مجلس مین حاضر ہوا بادشاہ
نہایت متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ اطبا اور کحال ہماری سرکار کے تیری آنکہونکے معالجہ سے عاجز
ہوگئے تہے اب تو کسطرح سے اچہا ہوا اوسنے کہا پروردگار نے میرے بیواسطہ غیر کے مجکو بینا کیا
بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا پروردگار تیرا کون ہے مصاحب نے کہا کہ پروردگار میرا اور تمہارا اللہ تعالے
کی ذات پاک ہے جسنے مجکو اور تجکو اور ساری خلق کو پیدا کیا ہے بادشاہ غصہ ہوا اور اوسکو مارنا شروع
کی کہ تونے یہہ عقیدہ کس سے سیکہا جب مار کوٹ نہایت ہونے لگے تو گہبرا کر اوس لڑکیکا نام
بتا دیا بادشاہ نے اوس لڑکیکو اپنے سامنے بلا کر کہا کہ تجکو میری پرورش سے اور میرے ساحر کی
برکت سے یہہ فیض حاصل ہوا ہے کہ اندہے کو انکہیارا کرتا ہے اور ہر مرض کو شفا دیتا ہے
کیا کفران نعمت ہے کہ میری پرورش کو کنارہ کردیا اور پروردگار اپنا دوسریکو ٹہیرایا لڑکینے
کہا کہ شفا نہ میرے ہاتہہ ہے نہ آپکے نہ ساحر کے محض اللہ تعالے کی قدرت پر موقوف ہے بادشاہ
نے کہا کہ اس لڑکیکو خوب عذاب کرو اور کہا کہ یہہ لڑکا جو ساحر سے غائب رہتا تہا معلوم
ہوا کہ دوسری جگہہ جاتا تہا اور وہان سے یہہ عقیدہ سیکہا ہے ساحر بہی اسبات کے سننے سے
کرتا پڑتا بادشاہ کے حضور مین پہنچا اور کہا کہ یہہ ایکمدت سے میرے پاس نہین آتا معلوم نہین
کہ یہہ کہان جاتا ہے اور سرکاری لوگون نے بہی عرض کیا کہ یہہ لڑکا یہانسے تو صبح سے جاتا ہے
نہین معلوم کہ کہان رہتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اسکو طرح طرح سے عذاب دیکر پوچہو کہ یہہ عقیدہ
کہانسے سیکہا ہے وہ لڑکا نہایت عذاب سے بیقرار ہوگیا اور نام اوس راہب کا بتا دیا بادشاہ نے

اوس راہب کو بلا کر آرہ اوسکے سامنے رکہا کہ اگر تو اپنے دین سے نہ پہرےگا تو یہہ آرہ تیرے اوپر پہرےگا راہب نے کہا کہ مین ہرگز اس دین حق سے پہرنیوالا نہین آگے جو تیری مرضی ہو سو کر بادشاہ نے کہا کہ اسکو آرے سے چیر ڈالو پس موافق حکم کے فی الفور اوسکو چیر کے ڈالدیا پہر اوس مصاحب کو سمجہانے لگے کہ اس راہب کے دین سے پہر جا اور توبہ کر اوسنے بہی قبول نکیا آخر اوسکو بہی اسیطرح ہلاک کیا پہر اوس لڑکیکو لائے اور بادشاہ نے کہا کہ سزا ان دونونکی تونے دیکہی اگر زندگی اپنی منظور ہے تو اس دین سے تبرا کر لڑکینے بہی انکار کیا پہر بادشاہ نے اپنے مصاحبونکو حکم دیا اسکو فلانے پہاڑ پر لیجا کر اوسکی چوٹی پہ کہڑا کر کے خوب سمجہاؤ اگر یہہ سمجہہ گیا تو اسکو بڑا امیر کرونگا اور اپنا مصاحب بناؤنگا اور اگر باز نہ آوے تو اسکو وہانسے دہکیل دینا کہ ٹہنڈ بنڈا اسکے پاش پاش ہو جاوین لڑکیکو جب اوس پہاڑ پر لیگئے تو اوسنے جناب الہی مین عرض کیا کہ یا الہی تو کسیطرح انکی شر سے مجکو بچا اوسیوقت پہاڑ مین ایک زلزلہ پیدا ہوا اور سارے مصاحب بادشاہ کے پہاڑ کے تلے گر پڑے پرزے پرزے ہو گئے اور وہ لڑکا صحیح و سلامت گہر کو آیا بادشاہ نے پوچہا کہ تیرے رفیق کیا ہوئے غلام نے کہا کہ اوسی خدا نے جسکا دین مینے قبول کیا ہے اونکی آفت سے مجکو بچا لیا بادشاہ اور زیادہ غصہ ہوا اور مصاحبونکو حکم کیا کہ اس لڑکیکو ایک کشتی مین سوار کر کے دریا کے اندر لیجاؤ اگر یہہ اپنے دین سے توبہ کرے تو بہتر والا اسکو دریا مین پہینک دینا جب اوس لڑکیکو لیکر دریا کے بیچمین پہنچے تو اوسکو مرتد ہونے کی رغبت دلائی پہر اوسنے جناب الہی مین عرض کی کہ بار خدایا مجکو شر سے انکے بچا لے فی الفور کشتی اولٹ گئی اور بادشاہ کے سب مصاحب غرق ہو گئے اور غلام صحیح و سالم نکل کے بادشاہ کے سامنے گیا بادشاہ نے پوچہا ہمراہیونکا حال غلام نے تمام قصہ بیان کیا بادشاہ سنکر تعجب مین رہ گیا غلام نے کہا کہ اگر آپکو میرا قتل ہی منظور ہے تو بغیر ایک حیلہ کے ہو سکیگا بادشاہ نے کہا وہ حیلہ کیا ہے غلام نے کہا کہ وہ یہہ ہے کہ اس شہر کے سب لوگونکو شہر کے باہر ایک میدان مین جمع کرو اور مجکو سولی پر چڑہا کر ایک تیر اپنی ترکش سے نکال کے اوسکے سوفار کو کمان کے چلہ پر رکہکر اس افسون کو پڑہنا بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ [۱] پہر اوس تیر سے مجکو مارنا تو اوس مین مر جاؤنگا بادشاہ نے ویسا ہے کیا اور اوس تیر سے غلام کو مارا جب وہ تیر غلام کی کنپٹی مین لگا تو غلام نے اپنا ہاتہ رکہا اور کہا کہ مینے اپنا مطلب پایا کہ اپنے پروردگار کے نام پر ذبح ہوا الیس ایک شور مخلوق سے اوٹہا کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ [۲] یہہ بات سنکر مصاحبون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اسبات مین تیری خرابی پیدا ہوئی جس بات سے ہم ڈرتے تہے وہی درپیش آئی کیونکہ اس شہر والون نے خوب سمجہہ لیا کہ اس غلام کا رب بڑا زبردست قدرت والا ہے اور تم اوس سے ضعیف و زیر دست ہو [۳] کیونکہ جبتک اس غلام کے رب کا نام نہ لیا تب تک اوس غلام کے مارنے پر قادر نہوا بادشاہ یہہ بات سنکر کمال غصے مین آیا اور شرمندگی سے جہنجلا کر کہنے لگا کہ شہر کے کوچون کے کنارے خندقین کہود کر آگ سے بہرو اور لوگونکو جمع کر کے کہو کہ

اس دین سے باز آوے جو باز نہ آوے اوسکو اون خندقون مین ڈالدو اور بادشاہ و تمام ارکین سلطنت
خندق پر جمع ہوے اور کرسیان بچہائے ہوے اوس عذاب کا تماشا کرتے تہے یہان تک کہ ایک
عورت کو پکڑ کر لائے اوسکی بغل مین ایک دودہ پیتا بچہ تہا چاہا کہ اوس عورۃ کو بہی آگ مین ڈالدین
وہ عورت آگ مین گرنیسے ڈری اور جہجہکی کے پیچہے کو ہٹی بادشاہ نے کہا کہ اس عورت کو مہلت دو
وہ بچہ جو اوسکی گود مین تہا آواز بلند سے کہ ہر خاص و عام نے سنا کہنے لگا کہ اے مان نادان
کیا ڈرتے ہے صبر کر تو سچے دین پر ہے بسم اللہ کر کے اسمین بیٹہہ جا کہ یہہ آگ تجہپر گلزار ہو جاویگی
وہ آگ وہ عورت یہہ سنتے ہی بے دہڑک بچہ سمیت آگ مین جا پڑی اور وہ آگ ایکبارگی ایسی
بہڑکی کہ بادشاہ اور اوسکے مصاحبونکو کہ کرسیونپر بیٹہے تہے تماشا دیکہنے کو اتنی فرصت نہ ہوئی
کہ بہاگ جاوین سبکو جلا کر خاک کر دیا اور ہر خندق پر اسی قسم سے آگ بہڑکی اور اکثر شہر والونکو
کہ بادشاہ کی تبیعت مین تہی اور مسلمانونکی ایذا اور جلانیمین مشغول تہے سبکو جلا کر فنا کر دیا اور
ربیع بن انس نے کہا کہ حق تعالے اون مسلمانونکی جان کو کہ اوس آگ مین ڈالیجاتے تہے پہلے
اسکے کہ آگ کی گرمی اونکے بدن تک پہنچے اونکی جان قبض کر لیتا تہا اور بہشت مین داخل کرتا تہا
دوسرا قصہ وہ ہے جو نجران کی سرزمین مین ہوا اور وہ شہر یمن کے ملک مین واقع ہے کیفیت
اوسکی یہہ ہے کہ ایک شخص مسلمانونمین سے کہ اوسوقت مین مسلمان انجیل کے تابع تہے ایک
شخص کے مکان پر آکر نوکر ہوا اور رات دن اوسکے دروازیپر بیٹہا رہتا تہا تا کہ جس کام کا حکم ہو
بجا لاوے اوس شخص مسلمان کو انجیل مقدس یاد تہی ہمیشہ اوسکو پڑہا کرتا تہا اوس شخص کی بیٹی کو
جسکا یہہ شخص نوکر تہا ایسا نظر آیا کہ انجیل پڑہنے کے وقت ایک نور عظیم اوسکے سینے سے نکلتا ہے اور
عالم مین پہیل جاتا ہے لڑکی نے اپنے باپ کے سامنے اس عجائبات کا ذکر کیا تو اوسکے باپ نے
بہی اوسکے انجیل پڑہنے کے وقت سوراخ سے دیکہا کہ فی الواقع ایک نور عظیم پیدا ہوتا ہے اوس
نوکر سے پوچہا کہ یہہ کیا کلام ہے اور کیا اسکی تاثیر ہے کہ عجیب سنتے ہین اور دیکہتے ہین وہ
مسلمان وہانکے بادشاہ کافر کے خوف سے اور ریبونکے ڈر سے چہپاتا تہا لیکن وہ گہر والا اوسکا
پیچہا نچہوڑتا تہا اور تنگ کرتا تہا یہانتک کہ لاچار ہوکر احوال دین اسلام کا اور انجیل مقدس کا
اوس سے بیان کیا پس وہ شخص اور اوسکی بیٹی فی الفور مسلمان ہوگئی اور انجیل کو پڑہکر اوسکی تلاوت
مین مشغول رہتے رہتے رفتہ رفتہ یہہ بات اوس شہر مین مشہور ہوئی تو ستاسی اور مرد و
عورتونے شرف اسلام سے مشرف ہوے یہانتک کہ یوسف ذی نواس حمیری کا بیٹا
کہ بادشاہ اوس شہر کا تہا اور بت پرستی مین مستغرق تہا یہہ بات سنکر اون سب مسلمانونکو
کہ نوسے آدمی تہے اپنے سامنے بلایا اور ایک خندق کہدوائی اور خوب آگ سے دہکائی اور
حکم دیا کہ تم لوگ اگر عیسے علیہ السلام کے دین سے نہ پہروگے تو تمکو آگ مین پہونک دونگا اُن جماعت
مین بہی ایک عورت تہی بچہ والی کہ دودہ پیتا بچہ اوسکی گود مین تہا اوس بچہ نے آواز بلند سے

کہا کہ ہان بسم اللہ اس آگمین کہتو بدلہ اس آگ کا بہشت ہے سدا رہنے کو پہر بعد اسبات کے کہ
سلمان ہلاک ہوچکے بادشاہ اور اوسکے مصاحب خندق کے پاس کرسیونپر بیٹہے تہے کہ ناگاہ
اوس آگ کے شعلے ایسے بہڑکے کہ اون سبکو جلا کے خاک کر دیا اور یہہ قصہ حضرت عیسے علیہ السلام
کے آسمان پر اوٹہہ جانیکے بعد واقع ہوا تہا اوس روزسے نجران کے لوگونے دین نصرانی کو
حق جانکر قبول کیا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اوسی دین پر تہے اور سردار
اونکے کہ عاقب اور سید وغیرہ تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو مدینہ منورہ مین آئے
حضرت عیسے علیہ السلام کے حالمین بحث و تکرار کی تہی اور آیت مباہلہ کی اونہین کے
جواب مین نازل ہوئی تہی تیسرا قصہ فارس کی زمین مین واقع ہوا تہا کیفیت اوسکی حضرت
امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ فرماتے ہین کہ مجوسی بہی کتاب آسمانی رکہتے
تہے اور ایک پیغمبر کے دین کے تابع تہے اور اونکے دین مین شراب اسقدر کہ بیہوش نکردے
بدن کے نفع کے لیے حلال تہی ایک روز مجوسیونکے بادشاہ نے شراب بہت پی اور اوس مستی
کی حالت مین اپنی بہن سے صحبت کی جب ہوش مین آیا تو نہایت پشیمان و نادم ہوا اور اپنی
بہن سے تدبیر اس عار کی کہ اوسکو لگ گئی پوچہی بہن نے کہا کہ تدبیر اسکی یہہ ہے کہ تو دعویٰ
بہن کے حلال ہونیکا کر اور کہہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے اولاد مین بہن بہائی کا نکاح
حلال تہا مین بہی اوسی وضع پر قائم ہون بادشاہ نے لوگونکو جمع کر کے اس مذہب اور اس
مسئلہ کو بیان کیا لوگون نے ہرگز قبول نکیا پہر اوسکی بہن نے کہا انکو کوڑونسے مروا دے اوسنے
ویسا ہی کیا لیکن لوگونے قبول نکیا پہر اوسکی بہن نے کہا کہ اونکی گردنین مار اوسنے ایسا ہی
کیا لیکن لوگون نے اسپر بہی قبول نکیا پہر اوسنے کہا کہ خندقین کہدوا اور اونمین ایندہن
بہروا کے آگ ڈلوا دے جب آگ خوب دہک جاوے تو حکم کر کہ جو کوئی اس مسئلہ سے انکار کرے
اوسکو اس آگمین پہینکدو قدرت الہی سے عین جلانیکی حالت مین خود ہی جل گیا اور اوس
روز سے مجوس کی مذہب مین آتش پرستی اور بہن کا حلال جاننا رائج ہوا چوتہا قصہ تفسیر ابن جریر مین
منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شہر مسلمانونکا تہا اوسمین قحط پڑا اوس شہر کے لوگ غول کے
غول حبش کیطرف بہاگ کے گئے حبش کے لوگونے کہ کافر تہے اپنے بادشاہ سے عرض کی کہ
اگر یہہ مسلمان قحط کے مارے ہوے اس شہر مین آوینگے تو پہر غلہ کی تنگی ہو جاویگی اور یہان
بہی قحط ہو جاویگا بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر کے دروازہ پر ایک خندق کہودی جاوے اور اوسکو
آگ سے بہرین اور بادشاہ خود بہی وہان تخت بچہا کر بیٹہا اور ایک بڑا بت ہاتی کے برابر وہان
کہڑا کیا اور شہر مین منادی پہرا دی کہ غریب الوطنون اور باہر کے آئے ہون مین سے جو کوئی اس
بت کو سجدہ نکرے اوسکو اس آگمین جہونکدو اتفاقاً ایک مسکین عورت کو کہ بچہ اوسکی گود مین
تہا پکڑ کر لائے اور اوس سے کہنے لگے کہ اس بت کو سجدہ کر اوسنے کہا معاذ اللہ بادشاہ نے کہا

تیسرا قصہ

مجوسیوں کے پاس بہی کتاب ہی

چوتہا قصہ

کہ اسلیے بچہ کو اس سے چہین کے آگین ڈالدو جب بچیکو اوس سے چہین کے آگین ڈالا تو وہ نہایت
بیقرار ہوگئی تب اوس ننہے بچے نے آگ کے اندر سے آواز دی کہ اے ماں کچہہ خوف نکر بیدہڑک
چلی آ کہ یہہ تو آگ نہین ہے پہول ہین اوس عورت نے ہاتہہ اوٹہا کر جناب باریتعالیٰ مین دعا کی کہ
یارب تو دیکہتا اور جانتا ہے تیرے روبرو حاجت بیان کرنیکی نہین ہے فی الفور اوس آگ سے
ایک شعلہ چالیس گز کا اوٹہا اور اون سب کافرونکے اس پاس قنات کی مانند ہوکے سبکو گہیر لیا
اور ایک ایک کو جلا دیا پہر جب اشارۂ اجمالی سے کہ ان چارون قصون سے منظور تہا فارغ ہوچکے
اور بیان کر چکے ان چارون ظالمون سے بدلہ ہاتہون ہاتہہ بلا مہلت واقع ہوا اور اونکا لکر
اولٹا ہوگیا یعنے جو آگ کہ مسلمانونکے جلانیکے لیے تیار کی تہی اوسمین آپہی جل گئے اب جہہ
ایسے ہاتہون ہاتہہ بدلہ لینے کی کہ خلاف عادت ہے بیان فرماتے ہین وَمَا نَقَمُوا الخ ۵

عـــزیزی ۵ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۙ الَّذِیْ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝ؕ اور عیب نکیا انسے مگر اس خصلت کو
کہ ایمان لاویں خدا پر غالب تعریف کیے گئے پر وہ کہ اوسکے لیے بادشاہی ہے آسمان و زمین
کی اور خدا ہر چیز پر مطلع ہے **مترجم** کہتا ہے کہ ایک بادشاہ جبار نے اپنی رعیت کو
تکلیف کفر کی دی جب وہ کافر نہوے تو خندقین آگ سے بہر کے اونکو آگین ڈالدیا خدا تعالیٰ
نے اوس آگ کو بادشاہ اور اوسکے ہمنشینون پر مسلط کیا تا خندق سے اوڑ کر سبکو بالکل جلا دیا
واللہ اعلم ۵ **فتح** ۵ اور اونسے بدلہ نہ لیتے تہے مگر اسیکا کہ یقین لائے اللہ پر جو زبردست
ہے خوبیون سرا جسکا راج ہے آسمانون اور زمین مین اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز ۵

موضح ۵ **تفسیر** وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ اور بدلہ نہ لیتے
تہے یہہ کافر ظالم مسلمانونسے اِلَّا اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ مگر اسبات کا کہ ایمان لاتے
تہے اللہ پر اس سے معلوم ہوا کہ کسی وجہ کی ان کافرونکو مسلمانونسے عداوت نہتی مگر ایمان
کی جہت سے پس اس جہت سے عداوت ایمان کی ہوئی برخلاف اور کافرونکے کہ باوجود
مسلمانونکی ایذا دینے کے سالہا سال کی مہلت پائی اور پاتے ہین کیونکہ عداوت اونکی فقط
ایمان کی جہت سے نہین بلکہ طمع ریاست اور امید مال وجاہ کی بہی اوسمین ملی ہوئی ہے اور
ان لوگون کو عداوت خالص ایمان کیے تہی اور جب ایمان سے دشمنی رکہتے تہے یہی
صحیح تہا کیونکہ متعلق اوس ذات پاک کے ساتہہ تہا جو ان صفتون کے ساتہہ موصوف ہے
الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ الخ وہ اللہ کہ غالب ہے سب خوبیون سراہا گیا اور وہ ذات ہے
کہ اوسی کے واسطے ہے بادشاہت آسمانون اور زمین کی اور ہر صفت ان تینون صفتون مین سے
اسی بات کو چاہتے ہے کہ ایمان اوسپر لانا چاہیے کہ اپنے ماسوا پر غالب ہے اور کسیکی عزت
اوسکی عزت کو نہین پہنچتی تو اوسپر ایمان لانا ہی عزت و افتخار کا سبب ہوا اور جو وہ

[illegible] مستقل کہ زمانہ میں تھا اور اوسکے ثابت رہنے اور صبر کرنیپر اونکو عذاب کرسکتے تہے ایمان ناحق سے ترک کیلیے ۱۲ منہ

محمود ہے تو شکر اوسکا دل اور زبان اور اعضا سے واجب ہوا اور اظہار ایمان کا فرض و لازم ہوا
اور جو اوسکے واسطے بادشاہت ہین آسمان و زمین کی ہوئین تو اوسکے مخالفون سے ڈرنا جائز
ہوا اور یہہ تینون صفتین مذکورہ جیسے موجب اظہار کرنے ایمان کی ہین اسیطرح سے باعث
ہین بدلہ لینے کی کیونکہ بدلہ لینا دشمنون سے موجب عزت کا ہے نہین تو ذلت پہنچتی ہے
اور مقتضاے محمودیت کا بہی بدلہ لینا دشمنون سے ہے کیونکہ مخالفون سے بدلہ نلینے والیکو
بہی تعریف نہین کرتے ہین مگر عفو کی صورۃ مین سو عفو کرنا کفار پر جائز نہین اور بادشاہت
بہی موجب انتقام کی ہی دشمنو سنسے والا دشمن دلیر ہوجاوین اور بادشاہت کے کارخانہ
مین خلل واقع ہو جاوے اور اگر باوجود ان صفتونکے کوئی انتقام لینا چہوڑ دے تو ضرور
عایا کے حال سے بیخبر ہے کہ دشمنونکی دشمنی کو اور دوستونکی دوستی کو نہین جانتا یا دشمنونکی
ایذا رسانی سے کہ اسکی دوستی کے سبب سے اوسکے دوستونکو پہنچاتے ہین بیخبر ہے یا محمول کسی
اور سبب پر اور خداتعالے اس بیخبری سے پاک ہے کیونکہ وَاللّٰهُ عَلٰی الخ اور اللہ ہر چیز پر
خبردار ہے اور جب کافر ایمان دارونسے ایمان کی جہت سے عداوت کرنے لگے اور انتقام سے
اللہ تعالے کے غافل ہوے تو گویا عزت اور بادشاہت اور خبرداری اور خوبی اوس جنابکی کو انکار
کیا تو حکمتین اللہ تعالے کی ان بدعتونکے جمع ہونیکے سبب سے تعجیل انتقام کو تقاضا فرماتی ہین
چنانچہ خندق والونکے قصہ مین نمودار ہوا اور جو دلیل ایک فرد خاص مین صحیح ہوئی تو قیاس
کلی کا اسپر درست آیا چنانچہ فرماتے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ الخ ﴿ عزیزی ﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿ تحقیق جنھون نے عذاب کیا مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو
پہر توبہ نکی پس اونکے لیے ہے عذاب دوزخ کا اور اونکے لیے ہے عذاب جلانیکا ﴿ فتح ﴾
جو دین سے بچلانے لگے ایمان والے مردونکو اور عورتونکو پہر توبہ نکی تو اونکو عذاب ہے دوزخ کا
اور اونکو عذاب ہے آگ لگی ﴿ موضح ﴾ تفسیر اِنَّ الَّذِیْنَ الخ تحقیق
جو لوگ کہ ایذا دیتے تہے ایمان دار مردونکو ایمان کی عداوت کے سبب سے اور ایمان دار عورتونکو
پہر باوجود مہلت کے اِس ظلم سے توبہ نکی اور اسی شغل مین مرگئے اور اگر توبہ کر لیتے تو ہر چند
کہ حق العباد کی جہت سے اونسے پرسش ہوتی لیکن یہہ شدت نہوتی اونپر کیونکہ عداوت
ایمانی اور حق اللہ کے تلف کرنیکے الزام سے چہوٹ جاتے اور اسی آیۃ سے دلیل پکڑی ہے
کہ جو کوئی مسلمان کو قصداً مارے اور پہر توبہ کرے تو توبہ اوسکی مقبول ہے لیکن اس استدلال میں
بحث ہے کیونکہ مسلمان کا قتل عمداً اگر کفر کی حالت مین ہوا ہے تو بالاجماع توبہ اوسکی مقبول ہے
یعنی بعد اسلام کے کسیکا اسمین اختلاف نہین اور اس آیت مین مراد کافر ہین کہ ایمان کے لیے
مسلمانونکو مارتے تہے اور ایذا دیتے تہے فَلَهُمْ الخ پس اونکے لیے عذاب ہے دوزخ کا

اللہ تعالےٰ کے کسی طور سے ممکن نہین اور یہہ بہی ہے کہ دوسرونکی پکڑ کی نہایت یہہ ہے کہ ہلاک
کر دنیا پہر بعد ہلاکت کے مقدور نہین رکہتے کہ ایذا دے سکین کیونکہ اونکی طاقت نہین کہ
مردیکو جلاوین بخلاف اللہ تعالےٰ کے کہ مرنے اور خاک ہونیکے بعد بہی اوسکے دست قدرت
سے خلاصی ممکن نہین وہ قادر ہے کہ جلاوے پہر زندہ کرے پہر جلاوے اسیطرح ابدالاباد تک
عذاب مین گرفتار رکہے اسلیے کہ اِنَّهٗ يُبْدِئُ الخ ط اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ تحقیق وہ پیدائش کرتا ہے
اور پیدائش دوبارہ کرتا ہے اور وہی بخشنے والا دوست دار وہ صاحب عرش کا ہے
بزرگ قدر کرنیوالا ہے ہر چیز کو کہ چاہے ط **فتح** ط بیشک وہی کرے پہلے اور
دوسری بار **ف** یعنی دنیا کا عذاب اور آخرت کا اور وہی ہے بخشتا محبت کرتا مالک
تخت کا بڑی شان والا کر ڈالتا ہے جو چاہے ط **موضح** ط **تفسیر**
اِنَّهٗ تحقیق وہی ایسا ہے کہ اول ہی پیدا کرتا ہے اور بعد فنا کے بہی پیدا کرتا ہے
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الخ اور وہ اللہ تعالےٰ باوجود اس صفت قہاری اور گرفت گیری
کے اپنے مسلمان بندونپر بخشش کرنیوالا ہے اور دوست رکہنے والا کہ دوستی کی کثرت
کے سبب سے گناہ اپنے دوستونکے بخشتا ہے اور اونکے عیبونکو چہپاتا ہے اور دوستون
اور دشمنونسے اوسکا معاملہ ایسا کیون نہو کہ وہ اللہ تعالےٰ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ صاحب ہے جہانکی سلطنت کے
تخت کا اور بزرگی اوسکی قدیم ہی اور مجد عرب کے لغت مین خاندانی اور موروثی بزرگی کو
کہتے ہین اور جو قدم اور دوام موروثی بزرگی کو لازم ہے تو یہان مراد قدیم بزرگی رکہنے کی ہے
اور قدیم السلطنت بادشاہونکی عادت ہے کہ اپنے دوستون اور دشمنون سے اسیطرح
معاملہ خوشی اور ناخوشی کا فرماتے ہین نہین تو اونکی سلطنت کے قدم مین خلل واقع ہوجاوے
اور باوجود ثبات کے اور بادشاہونسے ایک چیز مین ممتاز ہے کہ کسی بادشاہ کو نصیب
نہین فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ کر ہی ڈالتا ہے جو چاہتا ہے جب ارادہ اوسکا کسی چیز کو متعلق
ہوتا ہے پہر اوسمین مخالفت ممکن نہین بخلاف اور بادشاہونکے کہ بہت سی چیزین چاہتے
ہین اور میسر نہین ہوتین اسلیے شاہنشاہ سے ہر وقت وہر آن ڈرنا چاہیے اور اوسکی
رحمت کے امیدوار رہنا حاصل کلام کا یہہ ہے کہ ان صفات متضادہ متخالفۃ الآثار سے
منظور یہہ بات ہے کہ اوس مالک سے بعید نہین کہ کبہی معاملہ مہربانی اور مغفرت و
دوستی کا بندونسے کرے اور کبہی سخت پکڑ مین پکڑے پس مسلمانونکو امیدوار رحمت کا
رہنا چاہیے اور ڈرنا بہی چاہیے اور سب اور کافر ان کافرونکا حال سنکر کہ جنکا حال آگے
مذکور ہے توبہ کرین کفر وغرور سے تا بچین اوس آگ وپکڑ سخت سے عیاذاً باللہ منہ ط ع
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝

وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۞ کیا آئی ہے تجکو خبر لشکرونکی کہ فرعون و ثمود ہین بلکہ کافر جہٹلانے مین ہین اور خدا گرداگرد اونکیسی پکڑنیوالا ہے ۞ فــنــح ۞ کچہہ پہنچی تجکو بات اون لشکرونکی فرعون اور ثمود کوئی نہین بلکہ کافر جہٹلاتے ہین اور اللہ اونکے گرد سے گہیرا ہے **تفسیر** هَلْ اَتٰىكَ الخ کیا پہنچی ہے تجکو بات ان لشکرونکی کہ ایکمدت تک دروازہ انعام کا اونپر کہلا تہا اور ہر طرحکی طرح طرح کی نعمتین انکو پہنچتی تہین پہر کیسا کچہہ انتقام اونسے لیا اور سبب انکی خرابی اور بد کے یہی ذلیل و قلیل لوگ ہوے کہ انعام الٰہی کے زور کے سبب اون لوگونکو کمال ذلت و خواری سے رکہتے تہے اور وہ لشکر فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ فرعون والے اور ثمود کی قوم تہے بس فرعونیونکو ایکمدت تک حکومت اور نعمت دیکے بنی اسرائیل پر کمال تسلط دیا تہا کہ سارے بوجہ کام بیگار پکڑکے اونسے کرواتے تہے پہر تمام مال و ملک اونکا چند روز کے عرصے مین وہین بنی اسرائیل کو دلوا دیا اور اون فرعونیون کو اونکے آنکہون کے دیکہتے دریاے قلزم مین غرق کر دیا اور ثمود کی قوم کو اول تو نہایت قدرت و قوت عنایت فرمائی یہان تک کہ ایکہزار سات سو بستیان تمام سنگین عمارات سے آباد کین تہین اور حضرت صالح علی نبینا و علیہ السلام کو اور ضعیف مسلمانونکو دشمنی کی بابت کیا کچہہ ذلت و ہتک دیتے تہے وہ بیچے سب ایک کڑک مین ہلاک ہوگئے اور وہانکے بدبخت و اشرار کو حضرت صالح علیہ السلام کی بد دعا سے اندہا کر دیا بس یہہ قصے عاقلونکی عبرت کے واسطے کفایت کرتے ہین تاکہ اللہ تعالےٰ کے انعام پر مغرور نہو جاوین اور انتقام سے اوسکے ڈرتے رہین لیکن کافر ان قصونسے عبرت نہین پکڑتے ہین اور غرور و ندر میں گرفتار ہین بَلِ الَّذِيْنَ الخ بلکہ جو لوگ کہ کافر ہین سو ان قصونکو جہٹلاتے ہین کہ یہہ قصے اس قسم کے ہین کہ اہل تواریخ نے لوگونکے تعجب کے لیے بنالیے ہین اور کتابونمین لکہدیتے ہین اور یہہ نہین جانتے کہ قطع نظر ان قصونسے اللہ تعالےٰ کی قدرت ہر شخص کو ہر وقت پیدا و نمایان ہے اور اگر اپنے ہی حالمین غور کرین تو دیکہین کہ آدمی کا دم کہ زندگانی انسان کی اوس سے تعلق رکہتے ہے وہ بہی اوسیکے ہاتہہ مین ہے وَّاللّٰهُ مِنْ الخ اور اللہ آگے پیچہے سے اونکے گہیرے ہے کہ اونکے زمانہ سے پہلے بہی بہت سے سرکشونکو ہلاک کیا اور اونکے زمانیکے بعد بہی ہٹونکو ہلاک کریگا بس انکار ایسے قصونکا کہ اسطرحکے قصے ہر وقت مین نمودار ہین بیجا ہے اور لفظ وراء کا اصل لغت مین اوس چیز کے معنو مین ہے کہ کوئی شخص اوسکو چہپا وے یا وہ چیز کسی شخص کو چہپاے اسلیے اس لفظ کو آگے اور پیچہے دونون کے معنو مین استعمال کرتے ہین اور اس آیۃ مین بطور اشتراک معنوی کے یا بعموم مجاز کے دونون معنونکو شامل ہے باوجود اسبات کے یہہ قصے اس قسم سے بہی نہین ہین کہ فقط اہل تاریخ نے اونکو ذکر کیا ہے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ الخ ۞ عــزيــزى ۞

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۞ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۞ بلکہ یہہ قرآن بزرگ قدر ہے لکہا گیا لوح محفوظ ۞ فــنــح ۞ کوئی نہین یہہ قرآن ہے بڑی شان کا لکہا تختی مین جسکی نگہبانی ہے ۞ موضح ۞ **تفسیر** بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ بلکہ یہہ قصہ قرآن قدیم ہے کہ آ

قصے کے ہونیسے پہلے لکہا گیا تہا فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ایک تختی مین کہ شیاطین اور جن اور
انسان کے دخل سے باہر ہے اور محفوظ ہے اوسمین کوئی تصرف نہین کرسکتا کہ زیادہ اور کم اور تحریف
اور الحاق کردے بس اس قسم کی محفوظ چیز مین احتمال جہوٹ اور ملاوٹ کا کرنا مقتضائے عقل کے خلاف
ہے اور بغوی معالم مین ابن عباس رض کی سند کے ساتہہ لایا ہے کہ لوح محفوظ سفید موتی کی ہے
طول اوسکا جیسے زمین سے آسمان اور عرض اوسکا جیسے مشرق سے مغرب اور کنارے
اوسکے یاقوت جڑے ہین اور دونون دفتیان اوسکی یاقوت سرخ کی اور نور کے قلم سے کلام
قدیم اوسمین لکہا ہے سرا اوس تختی کا عرش سے معلق ہے اور نیچے کی طرف اوسکی ایک معزز
فرشتے کی گود مین رکہی ہے اور وہ عرش عظیم کی سیدہی طرف کہڑا ہے اور سرے پر لوح کے یہہ
عبارت لکہی ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ دِيْنُهُ الْاِسْلَامُ وَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
فَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَ بِوَعْدِهٖ وَاتَّبَعَ رَسُوْلَهٗ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ
عزیزیہ

سورة الطارق

سورہ طارق مکی ہے اسمین سترہ آیتین ہین اور اکسٹہ کلمے اور دو سو
انتالیس حرف اور نازل ہوئی ہے یہہ بعد سورہ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ کے اور ربط اس کا سورہ بروج سے
بسبب مناسبت کلام کے ہے کہ ابتدا مین دونو کے قسم آسمانون اور ستارون اور برجون کی واقع ہے
اور انتہا مین بہی دونون کے بیان محافظت آلہی کا غیب کی چیزونکو جیسے لوح محفوظ اور سمان
اور آدمی کی جان سو یہہ چیزین ظاہر ہین کچہہ حاجت بیان کی نہین اور اس سورۃ کا نام سورہ
طارق اسلیے رکہا ہے کہ طارق عرب کی لغت مین اوس مہمان کو کہتے ہین جو رات کے وقت
آوے اور جو حادثہ کہ رات کو نمود ہوا اوسکو بہی طارق کہتے ہین اسیواسطے حدیثمین
وارد ہے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ پناہ لیتا ہون اللہ کی اوس شر سے کہ رات کو اچانک
آپڑے کیونکہ دفع کرنا ایسی آفت کا مشکل پڑتا ہے اور حدیث شریف مین مسافر کو منع فرمایا ہے کہ طروق
کرے یعنی یکایک رات کے وقت گہر مین نہ چلا آوے جب تک کہ اوسکے گہر والے بن سنور کے
درست نہولین کہ اوسکو بگڑے حالمین دیکہہ کے نفرت نہو جاوے اور اس سورہ مین مراد طارق سے
آسمان کے تارے ہین اور سب تارے اس صفت مین برابر ہین اسلیے کہ رات کو نظر آتے ہین
اور دنکو غائب ہوجاتے ہین اور کسینے مراد طارق سے زحل کسینے ثریا کہی ہے لیکن اکثر علماء
اسیپر ہین کہ مراد جنس ہے اور ہر ستارہ اسمین داخل ہے کیونکہ ہر ستارہ تین صفتین رکہتا ہے
اول تو یہہ کہ ہر ستارہ اپنی شعاع سے تاریکی کو دفع کرتا ہے دوسرے یہہ کہ بنا راہ کا مشرق کی
طرف ہو یا مغرب کی طرف ہر مسافر کو تری خشکی کا اس سے معلوم ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ سبب ہے
آسمان کی محافظت کا شیاطین کی شر سے اور اوسکے دو سبب ہین اول تو یہہ کہ شیاطین
دخانی مادہ سے پیدا ہوے ہین اور اندہیرے کو بالطبع دوست رکہتے ہین اور روشنی سے
بہاگتے ہین چنانچہ تجربہ اسکا کیا ہوا ہے کہ اکثر غلبہ انکا اندہیرے مکانمین ہوتا ہے اور جہان

شمع وغیرہ ہوتی ہے وہان انکا دخل کم ہوتا ہے پس آسمان کو ان نورانی قندیلون سے
روشن کیا تاکہ روشن ہونے سے آسمانونکے کہ محض شفاف ہین سب شیطان چندہلا کر بہاگ
جاوین دوسرے یہہ کہ فرشتے شعاع سے ستارونکے گیند بناکر شیاطین کو مارتے ہین جیسے
توپکے گولے سے دشمنونکو مارتے ہین اور محافظت آسمان کی تارون سے ایسی ہے جیسے محافظت
قلعونکی ہوتی ہے توپونسے کہ برجون اور فصیلونپر چنے ہوتے ہین لیکن فرق اسیقدر ہے
کہ تارونکو اور اون گولون کو کہ فرشتے اون تارونکی شعاعونسے تیار کرکے شیاطین کو مارتے
ہین دونونکو عرب کی لغت مین نجم اور کوکب اور ہندی مین تارا کہتے ہین اور توپ کے گولیکو
توپ نہین کہتے اور قرآن مجید مین تارونکے ان فائدونکو جابجا ذکر فرمایا ہے اور سبب اس سورۃ کے
نازل ہونیکا یہہ تہا کہ ابو طالب حضرت کے چچا آنحضرت کے دیکہنے کو آپ کے مکان پر آئے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہانا اونکے روبرو رکہا کہ دودہ اور روٹی تہی پہر دونون کہانے لگے اس وقت
ایک تارا آسمان سے ٹوٹا اسقدر زمین سے نزدیک ہوا کہ تمام گہر اوسکے روشنی سے بہر گیا اور ابو طالب
کی آنکہین چندہلا گئین اور گہبرا کر ہاتہہ کہانے سے کہینچ لیا اور اوٹہہ کہڑا ہوا اور پوچہنے لگا کہ یہہ
کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ تارہ ہے کہ فرشتے آسمان کے محافظت کیلیے
شیطانونکے اسکو اوپر سے پہینکتے ہین اور یہہ ایک علامت ہے اللہ تعالے کی قدرت کی علامتونمین سے
ابو طالب متعجب ہوکر خاموش بیٹہہ گیا اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سورۃ کو لائے
اور اس سورۃ مین اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ ان چیزونکے دیکہنے سے عقائد حقہ پر دین
اسلام کے مضبوط ہونا چاہیے اور اسکو بیفائدہ چہوڑ دینا نچاہیے کہ یہہ معاملہ بڑی دلیل ہے
آدمی کے حشر ونشر اور معاد پر اسلیے کہ آسمان باوجود اپنی عظمت اور بلندی کے یہان تک
کہ ہاتہہ کسیکا اوس تک پہنچ نہین سکتا تب بہی محافظت الٰہی کا محتاج ہے اور صورت
اوسکی محافظت کی اس وضع پر ظاہر ہوئی کہ گرتے ہوئے تارون سے آسمان کے ایک
ستارہ دور تہوالا پیدا ہوتا ہے کہ شیطانونکو روکتا اور بہگاتا ہے سو آدمی کی جان کہ
نہایت ناتوان ہے کسطور سے بغیر اللہ تعالے کی محافظت کے ایسی مصیبتون اور حادثونکی
کشمکش مین باقی اور سلامت رہ سکیگی پس جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ آدمی کی جان
اللہ تعالے کے قبض وتصرف مین ہے زندگی مین ہو خواہ بعد موت کے تو بس یہین سے
سمجہہ لیا چاہیے کہ بعد موت کے نعمتین اور تکلیفین وہان کی اللہ تعالے کے دست قدرت مین
ہین باقی تحجال بدبخا سو اوسکو بہی بعد تامل وفکر کے قابل بہر پیدا ہونیکے سمجہا چاہیے

عزیزی مختصرا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ
قسم آسمان کی اور قسم اوسچیز کی کہ رات کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور کسچیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا

چیز رات کے وقت ظاہر ہونی والی ہے وہ تارہ چمکنے والا ہے ۵ **ف** قسم ہے آسمان کی اور اندھیرا پڑے آنیوالے کی اور تو کیا سمجھا کون ہے اندھیرا پڑے آنیوالا وہ تارہ چمکتا ہے ۵

موا تفسیر وَالسَّمَاءِ الخ قسم کہاتا ہوں میں آسمان کی اور اوس تاریکی کہ راتکے وقت نمودار ہوتا ہے اور جو اس ستارے میں کہ راتکے وقت دوڑتا نظر آتا ہے لوگونکو اسمیں بڑا تردد ہے بعضے تو یوں کہتے ہیں کہ دہواں زمین سے اوٹھ کر آسمان کی طرف جاتا ہے جب کرہ نار کے متصل پہنچتا ہے تو بسبب دہنیت کے کہ اوسمیں باقی ہے جل اوٹھتا ہے پھر اگر لطیف ہے تو جلد مٹ جاتا ہے اور اگر غلیظ ہے تو کئی روز تک بطور نیزے یا دم دار ستارے کی طرح یا کسی اور صورت سے رہتا ہے اور بعضے اور اور کچھ کہتے ہیں بس رفع کرنیکو ان ترددونکے بطور سوال وجواب کے ارشاد فرماتے ہیں وَمَا اَدْرٰکَ الخ اور کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے وہ ستارہ رات کا آنیوالا النَّجْمُ الثَّاقِبُ ایک تارہ ہے کہ شیطانونکی آنکھونمیں چکاچوندی کردیتا ہے اور کبھی اوس شعلہ سے کہ اوسمیں پیدا ہوتا ہے اونکو جلادیتا ہے اور شیطانونکو اوسکے شعاع کے زور سے ایسی حالت ہوجاتی ہے جیسی چمگادڑ کی سورج کی چمک سے اور جبکہ طارق کی حقیقت بیان کرنیسے فارغ ہوئے تو اب اوس مضمونکو کہ جسپر قسم کھائی ہے یاد فرماتے ہیں اِنْ کُلُّ نَفْسٍ الخ ۵ **عزیزی** ۵

اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ۵ نہیں ہے کوئی شخص مگر کہ اوس پر فرشتہ نگہبانی کرنیوالا ہے ۵ **ف** کوئی جی نہیں جسپر نہیں ایک نگہبان ۵ **مو تفسیر** کوئی جان نہیں خواہ چھوٹی ہو یا بڑی نیک ہو یا بد مگر کہ اوسپر ایک نگہبان ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ اوسکو حادثونکی سختی میں اور صدموں میں فنا نہیں ہونے دیتا جاننا چاہیے کہ داروغہ آدمی کی جان کی محافظت کا کہ فنا نہوجاوے ایک فرشتہ ہے حضرت اسرافیل کے لشکر کا آخر کام اوسکا یہہ ہے کہ جانونکو درمیان دو نفخون کے صور میں داخل کریگا اور آدمی کے اور کامونکے واسطے نگہبان بہت ہیں کہ نوبت بنوبت رات دن چوکی پہرہ کرتے ہیں جب تک کہ تقدیر الٰہی اسکی تکلیف کے واسطے متوجہ ہوں پھر جب مقدر وقت تکلیف آجاتا ہے تو وہ دست بردار ہوجاتے ہیں اور تقدیر الٰہی کو سونپ دیتے ہیں اور حدیث شریف میں وارد ہے وُکِّلَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِائَةٌ وَّسِتُّوْنَ مَلَکًا یَذُبُّوْنَ عَنْهُ الشَّیَاطِیْنَ کَمَا یُذَبُّ عَنْ قَصْعَةِ الْعَسَلِ الذُّبَابُ وَلَوْ وُکِّلَ الْعَبْدُ اِلٰی نَفْسِهٖ طَرْفَةَ عَیْنٍ لَاخْتَطَفَتْهُ الشَّیَاطِیْنُ اوس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانونپر اور آدمیوںسے زیادہ نگہبان ہیں کیونکہ ایمان کے سبب سے انکے دشمن بہت ہیں کہ اوتنے دشمن کافرونکے نہیں ہیں اور وہ نگہبان کہ کافر اور مومنونکو آفتونسے بچاتے ہیں اونکا ذکر سورہ رعد میں ہے لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اور بیان

ف۱ چنانچہ اصل تفسیر میں کئی قول منقول ہیں ۱۲

ف اوس فرشتونکا بیان جو آدمی کی نگہبانی کرتے ہیں ۱۲

ف۲ یعنی متعین ہیں مسلمان پر ایکسو ساٹھ فرشتے کہ ہانکتے ہیں اوس سے

ہر شخص کی جان کے نگہبا نو نکا سورہ انعام مین مذکور ہے کہ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ اور اور فرشتے آدمیو نکے نیک بد اعمال لکھنے کے لیے مقرر مین اونکا مذکور سورہ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ مین ہے یعنے إِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ اور جو فرشتہ کہ آدمی کے حرف و لفظ پر مقرر ہے اور اونکو گنتا ہے اور لکھتا ہے ۔۔۔۔۔ اوسکا ذکر سورہ ق مین ہے یعنی مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ غرضکہ یہان بیان کرنا جان کی محافظت کرنیکا ہے کہ یہہ امر اسکے واسطے ہے اور کبھی اِس محافظت مین قصور نہین ہوتا اور جو آدمی کو بحث معاد کی اور باقی رہنا اوسکے جان کا اور محفوظ رہنا اوسکے نفس کا پہلے موت کے اور بعد موت کے معلوم ہو چکا اور سمجھ چکا کہ میری جان کہ حقیقت مین ذات میری وہی ہے اور بدن اوسکا لباس کی مانند ہے سو وہ جان کہ مالک حقیقی کے قبضہ و تصرف مین ہے تو اب اوسکو اعتقاد کرنے مین معاد کے واقع ہونیکی اور سچ جاننے مین حشر و نشر کے کچھہ تردد نرہا مگر بعید جاننے کے جہت سے بدن کے اعادہ مین کہ اجزا اوسکے بعد موت کے نہایت متفرق اور پراگندہ ہو جاتے ہین کچھہ زمین کی خاک مین ملکر نیست و نابود ہو جاتے ہین اور کچھہ حیوانات کی خوراک ہو جاتی ہین پہر وہ حیوانات ملکو نہین جا کر مرتے ہین او خاک مین مل مل جاتے ہین اور بعضے ۔۔۔۔۔ ایک ملک سے دوسرے ملک کو اور ایک جنگل سے دوسرے جنگل کو اڑ جاتے ہین پہر اِن سب منتشر اجزا اونکو جمع کرنا اور پہچاننا کہ یہہ جز فلانے کے بدنکا ہے اور یہہ جز فلانیکے بدنکا یہہ ایک کام ہے کہ عقل ظاہر بین کو نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے اور اسی سبب کسی کہنے والے نے کہا ہے ہندیکا دوہرہ ۵ بات جھڑنتے یون کہین ہم سے بچھڑے رہے ٭ ایسے بچھڑے نا ملین دور پڑینگے جاے ٭ ناچار اِس تعجب کے دفع ہونیکے واسطے ایک راہ اوسکو و بتاتے ہین کہ فَلْيَنْظُرِ الخ

عزیزی ف فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ ۝ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۝ پس چاہیے کہ دیکھے آدمی کسچیز سے پیدا کیا گیا ہے پیدا کیا گیا ہے پانی اچھلنے والے سے کہ نکلتا ہے مرد کی پیٹھہ اور عورت کے سینہ کی ہڈی سے ۝

فتح ۝ اب دیکھہ لے آدمی کاہے سے بنا بنا ایک اچھلتے پانی سے جو نکلتا ہے پیٹھہ اور چھاتی سے ف کہتے ہین مرد کی منی آتی ہے پیٹھہ سے اور عورت کی چھاتی سے ۝

موضح ۝ تفسیر فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ الخ پس دیکھے کہ کسچیز سے بنایا گیا ہے اور مادہ اوسکی خلقت کا کہان سے جمع کرکے لائے ہین تفصیل اسکی یہہ ہے کہ نطفہ آدمی کا خلاصہ ہے لہو کا کہ غذا سے ہوتا ہے اور غذا یا اگنے والی چیز مین سے ہے یا جاندار چیز سے سو اگر اگنے والی چیز سے ہے تو اوسکی بہت قسمین ہین جیسے اناج اور ساگ و ترکاری اور میوہ اور مصالح گرم و سرد اور سوا اِنکے بہت سی چیزین ہین اور جو حیوانی ہی تو اوسکی بہی کئی قسمین ہین جیسے گوشت اور دہی اور دودہ اور گہی اور چربی اور سوا انکے اور طب کے علم مین مقرر

کہ غذاے صالح کے کہانیکے بعد جب بہتر ساعتین گذرتی ہین تو منی پیدا ہوتی ہے تو آدمی کو
اپنی ہر روز کی غذا مین فکر کرنی چاہیے جیسے چانول کہ کہانیمین آئے ہین کس قطعہ زمین مین کس کہیت
مین کس گانو مین سے پہر وہ گانو کس پرگنہ مین اور وہ پرگنہ کس سرکار مین اور وہ سرکار کس صوبہ مین
اور وہ صوبہ کونسی مملکت مین متعلق ہے یہان ان چانولونکو بویا تہا اور بنجارونکے ...
پر اسبابنکا مستعد کیا کہ اس ملک سے اونہون یا بیلونپر لاد کر اس بازار مین لائین اور بیوپاریکے
ہاتہ بیچین اور مجکو وہین سے لہانا نصیب ہوا اور اسی قیاس پر حال تمام ہمزوایات کو اپنی غذا
جانین اور سمجہے کہ میرے مان باپ کو بہی اسیطرحسے غذائین اسی طرح دور دور کے ملکون سے جمع کر کر
کہلائین تہین تو نطفہ میرا اونکے بدنمین پیدا ہوا تہا اور مجکو اوس نطفہ سے بنایا پہر جو شخص کہ ہر روز
کی غذا مین اسقدر اجزاے متفرقہ کو جمع کرتا ہے کہ اگر ان سبکو ایک جاپر اکہٹا کرین تو آدمی کے
بدن کے اندازہ سے ہزارون درجے زیادہ ہو پہر اوس سے کیا بعید ہے کہ چالیس برسکے عرصہ مین
کہ دونون نفخونکے درمیانمین ہے تمام اجزاء کو بدن کے کہ بلاشبہ اس مقدار سے کمتر ہین متفرق
مکانون دور دراز سے جمع کر کے صورت گوشت اور پوست کی پہناوے پہر بعد اوسکے غذا کو نطفہ
کر کے کہانیکے کہان کو پہنچاتے ہین اور راہ مین اس نطفہ کے کون کون سی ہڈیان بڑی بڑی
سخت کہ آدمی کے بدنمین پہاڑونکے مانند حائل ہین پہر باوجود اسباب کے اوس نطفہ کو کس تدبیر
سے دماغ سے کہینچکے پیشاب کی مقام کو پہنچاتے ہین پہر اوس راہ سے رحم کے اندر کسطور سے پہنچاتا ہے
چنانچہ فرماتے ہین خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ پیدا کیا گیا ہے آدمی اچہلتے پانی سے اور وہ پانی مرد و
عورت کا نطفہ ہے کہ رحم مین ملکر یکسان ہو جاتا ہے پس اوس غذا کو بعد طے ہوجانے ہضمیت کے
درجون کے صورت پانی کی بخشنا دلیل صریح ہے کہ بدلنا صورتونکو یعنی ایک صورت کو دوسری
صورت پر کر دینا قدرت الٰہی کے روبرو بہت آسان کام ہے يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ
وَالتَّرَائِبِ نکلتا ہے وہ اچہلتا پانی درمیان سے پیٹہ کے اور سینے کی ہڈیون کے کیونکہ
مادہ منی کا اول دماغ سے اوترتا ہے اور ان رگون مین کہ دونون کانونکے پیچہے ہین وہان سے
گذر کر نخاع مین آتا ہے اور مقام نخاع کا درمیان مین پیٹہ اور سینے کے ہے پہر وہ مادہ مرد کی
پیٹہ کے منکونکی راہ سے گذر کر گردونمین آتا ہے وہان سے خصیونمین وہانسے ذکر کے نیچے کی رگ مین
ہوکر رحم مین گرتا ہے اور عورت کے سینے کی طرف سے اسیطور سے خصیونمین کہ رحم کے عمق مین
ہین آکر جماع کی حرکت کے سبب سے رحم مین گرتا ہے اور رحم مین دونون مل جاتے ہین اور
اسلیئے معلوم ہوا کہ منظور اس آیۃ سے پانی کے گذرنیکا بیان ہے کہ کس کس طور سے اس قسم کی
سخت راہ سے کہ دونون طرف ایسی بڑی بڑی ہڈیان ہین اوسکو روانہ کرتے ہین اور اوسکے سفر کو
انتہا کو پہنچا دیتے ہین نہ یہہ کہ مادہ منی کا پیٹہ مین یا سینے کی ہڈیونمین پیدا ہوتا ہے والا طب کے
قاعدہ کے مخالف ہو کیونکہ اونکے نزدیک منی تمام اعضا سے لیجاتی ہے اسلیئے اولاد مین مشابہت

ف دونون نفخونکا درمیان مین چالیس برس کا عرصہ ہوگا ۱۲

ماں باپ کی ہر عضو میں پائی جاتی ہے اور وہ مادہ دماغ میں جمع ہوتا ہے اور وہاں سے رگوں کے راستے سے
جو کانوں کے پیچھے ہیں اترتا ہے اور جب آدمی کو تہا اپنی جان کی حضرت حق کے قبضے میں معلوم ہو چکی
اور کیفیت اپنی تمام غذا سے متفرقہ کی اور اپنے ہونیکے مادے کی ابتداے خلقت میں اور بدلنا اوسکا
ایک صورت سے دوسری صورتیں اور گذرنا اوسکا ایکجا سے دوسری جا کو بھی ظاہر ہو چکا پھر پیدا کر
دوبارہ اوسکو بھی اپنی خوب معلوم کر لیا تو اب اگر آخرت کو بھی ان دونوں حالتوں پر قیاس کر لیگا تو اوسکے
نزدیک یقینی ثابت ہو جاویگا کہ اِنَّهٗ عَلٰی الخ ۝ عزیزی ۝ اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝
تحقیق خدا دوسری بار پیدا کرنے پر آدمی کے قادر ہے ۝ فتح ۝ بیشک وہ اوسکو پھر لا سکتا ہے
۝ مشو ۝ تفسیر تحقیق اللہ تعالیٰ خالق آدمی کا ہے اسلوب سے کہ البتہ وہ پھیر لانے پر
اوسکے قادر ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے جلانیکا ارادہ کریگا تو ایک
مینہ عرش عظیم سے اوتاریگا کہ خاصیت اوسکی پانی کی خاصیت مرد کی منی کی رکھتا ہوگا اور قوۃ جماؤ کی
اوسکے اندر رکھی ہے کہ مردے کے بدن کے اجزا کو زندگی کے قبول کرنیکا مستعد کرے اور تعلق ارواح
اونکے ساتھ صحیح ہو جاویگا لیکن اس بار کا پھیرنا موقوف ہے ایک وقت پر کہ بیان اوس وقت کا اس
آیۃ میں ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ الخ ۝ عزیزی ۝ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝
فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ جس دن امتحان کیے جاوینگے بھید لوگوں کے پس نہو آدمی کو کچھ طاقت
اور نہو مدد دینے والا ۝ فتح ۝ جس دن جانچے جاوین بھید تو کچھ نہوگا اوسکو زور اور نہ کوئی
مدد کرنیوالا ۝ مو ۝ تفسیر يَوْمَ تُبْلَى الخ جس دن ظاہر کیے جاوینگے
بھید اور تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ آدمی پر دنیا میں احکام بدن کے غالب ہیں اور احکام روح کے
مغلوب اسلیے اوصاف اپنی روح کے صنعت و تکلف سے دبا چھپا سکتا ہے یہان تک کہ ہرگز اثر اوسکا
بدن پر ظاہر نہیں ہونے دیتا جیسے کہ لوگ نامردی اور بخل اور اور بری خصلتوں کو اپنی صنعت و تکلف سے
پوشیدہ رکھتے ہیں اور اثر اضطراب اور گھبراہٹ کا چہرے پر ظاہر نہیں ہونے دیتے اور قیامت کے دن
حکم روح کا غالب ہو جاویگا اور جو سیاہی کہ روح کے جوہر میں مخفی تھی پھر یہی سیاہی انکو ظاہر ہوگی
اور جوارح میں کہ اعضا میں منتشر ہیں کاموں پر اون اعضا کے گواہی دینگے اور تمام اوصاف باطنی کے
ظاہر ہو جاوینگے اور جو پھیر لانا آدمی کا جزا دینے کے واسطے ہے تو ضرور اوس وقت پر موقوف ہونا
چاہیے اور پہلے اوس سے پھیر لانا حکمت کے خلاف ہے اور سرائر لغت میں چھپی چیزوں کو کہتے ہیں
اور یہاں پر شامل ہے عقائد باطلہ کو اور فاسد نیتوں کو اور نیک و بد عملوں کی نشانیوں کو کہ آدمی کی روح
میں سما جاتے ہیں اور مانند اچھے برے رنگ کے روح کے چہرے پر نمودار رہتے ہیں فَمَا لَهٗ الخ پھر نہو
آدمی کو اوس روز کچھ قوۃ کہ اپنے کاموں کو ظاہر نکرے اور بھید انکو چھپا رکھے جیسے کہ دنیا میں قوۃ
رکھنے چھپانیکی رکھتا تھا کہ خوف و گھبراہٹ کے وقت اپنے کو تھانبتا تھا اور باوجود دار و مار لگنے کے اپنی چوری
بدکاری کا اقرار نکرتا تھا وَلَا نَاصِرٍ اور نہو گا کوئی مددگار کہ باوجود ظاہر ہونے قصور کے اوسکی سزا موقوف

کردی جیسے دنیا مین یار دوست باوجود ثابت ہونے تقصیر ونکے مانع ہو جاتے ہین اور سزا
نہین دینے دیتے اور جو دنیا مین طریقہ نجات کا سزا سے وقت ثابت ہونے گناہون اور تقصیر ونکے انہین
دو طریقو نمین منحصر ہے اسطور کہ کمال قوت سے اسکو چھپا ہوا اور پوشیدہ کیے اور کسی طرح ثابت
ہونے نہ دے یا باوجود اظہار کے مدد سے رفیقون اور مددگارون کی مدد سے اوسکی حفوظ ہے
ان دونون طریقونکا وسیلہ ان مطلق نیست و نابود کرینگے تا کہ سزا دینے مین جو قابل سزا کے
ہے قصور واقع نہو نہین تو وہ دن بہی دنیا کے دنکی طرح سے درہم برہم ہو جاوے اور ... فصل ...
اور جبکہ ان آیتو نمین دو مضمون مذکور ہوے اول تو یہہ کہ دوسری بار پیدا کرنا آدمیکا ساتہ
روح اور جسد کے قدرت مین اللہ تعالےٰ کے ہے دوسرے یہہ کہ قیامت کا دن سرائر اور پوشیدگی کے
ظہور کا دن ہے کہ جیسے بہید نفس کے اوس روز ظہور کرینگے اور حیلہ و تدبیر سے چھپانا اونکا ممکن نہوگا
اب ثابت کرنیکو ان دونون مضمونونکے دو دلیلین اور قسم کی صورت سے مذکور فرماتے ہین ؛

وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الرَّجْعِ الخ ۞ عـــــزیزی ۞ وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝
وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ قسم آسمان مینہ والیکی اور
قسم زمین پہٹنے والیکی یعنی تا دانہ باہر نکلے تحقیق قرآن کلام فیصلہ یعنی واضح ہے اور نہین قرآن کلام بیہودہ
۞ فتحی ۞ قسم ہے آسمان چکر مارنیوالیکی اور زمین دراڑ کہانیوالیکی یہہ بات دو ٹوک ہے اور نہین
یہہ بات ہنسی کی ۞ موضح القرآن ۞ تفسیر وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الرَّجْعِ
اور قسم کہاتا ہون مین آسمان چکر مارنیوالے کی کہ ہمیشہ حرکت دوریہ مین اپنی وضع متروک کو ہر عود
کرتا ہے اور ہر دورہ مین رات و دن کے ہر جزو اوسکا اپنی وضع متروک کو رجوع کرتا ہے بعضے تارے
سال مین بعضے مہینے مین بعضے اوس سے زیادہ مین اپنی وضع متروک کو رجوع کرتے ہین پس
رجوع ہونا انسان کی روح کا اپنے حیات متروک کی طرف اور اپنے بدن قدیم کی تدبیر کے واسطے کیا
بعید ہے کیونکہ ہر رات و دن مین حرکت دوریہ فلک کی نظر آتی ہے وَالْاَرْضِ الخ اور قسم ہے
زمین دراڑ کہانیوالیکی کہ اوسکے پہٹنے سے طرح طرح کے نباتات اوسکے اندر سے نکلتے ہین اور چشمے
جاری ہوتے ہین اور زر و جواہر کانو نمین سے نکلتے ہین پس قیامت کے دن ظاہر ہونا اسرار
مودعہ کا یعنی امانت کا جو نفس انسانی مین ہے کچھہ بعید نہ رہا کیونکہ زمین کو جو خزان کے دنونمین
دیکہیے تو ساری نباتات اوسمین پوشیدہ ہوتی ہے پہر جب موسم بہار کا پہنچتا ہے اور مینہ کا پانی
اوس مین کے اجزا مین ملتا ہے اور اوسکو نرم کر دیتا ہے تو پہر تمام چہپی چیزین اوسکی ظاہر و نمودار
ہو جاتی ہین پس یہی حالت نفس کی ہوگی جب اوسپر روح کا فیضان ہوگا عالم آخرت مین اور
بعضے مفسرین نے رجع کے معنے مینہ کے لکہے ہین اور کہتے ہین کہ بخارات زمین و دریا کے اوپر چڑھتے ہین
جب طبقہ زمہریر کے متصل تک پہنچتے ہین تو پانی ہوکر برستے ہین پس اس تفسیر سے بہی بخارات کو
ماده کا اپنے اصلی مکان کی طرف رجوع ثابت ہوا اور یہہ دلیل انسان کے رجوع ہونیکی ہے

قولہ ذات الرجع یعنی المطر بعودہ کل حین ۱۲ ح
قولہ فصل الحق والباطل ۱۲ ق
یعنی اوسکی پہوٹ نکلنے
بین سے ہنسی
دوسرے ... اور
نباتات ... کی
یعنی ...
... ۱۲

عالم روحانی کی طرف کہ مقر یعنی ٹہکانا اصلی سکا تہا اور اس بات سے پہلا مضمون ثابت ہوتا ہے إِنَّهُ لتحقیق
یہہ بات کہ حق تعالی پہیر لانے پر انسان کے قادر ہے اور پہیر لانا اوسکا موقوف ہے اسرار ظاہر ہونیکے وقت پر
کہ وہ قیامت کا دن ہے لَقَوْلٌ فَصْلٌ البتہ یہہ بات کہلی دو ٹوک ہے کچہہ شبہہ اسمین نہین وَمَا
هُوَ بِالْهَزْلِ اور نہین ہے یہہ بات ٹہٹہے کی کہ دلیل قوی نرکہتی ہوا اور بطور خیال کے دلمین گذری ہو
یا شعرا کے مبالغونکی طرح کچہہ اصل نرکہتی ہو جیسے کفار کہتے ہین کہ وعدہ وعید پیغمبر ونکے بعث اور جزا کے
ایسے ہین جیسے لڑکونکو فرضی ناموسے ڈراتے ہین کہ شوخی نکرین یا اسیطرح سے پیغمبر بہی اسلیے ڈراتے ہین
کہ دستور عالم فاسد وخراب ہو جاے اور رسمین بد اور اعمال قبیح رائج ہون پس از راہ عقلمندی کے
وعدہ اور وعید اور ترغیب وترہیب کرتے ہین اور حقیقت مین یہہ چیزین کچہہ بہی نہین ہین اور انکا محال
ثابت کرنیکو کافر حجتین اور شبہے بیان کرتے ہین چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ الخ
عزیزی إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا تحقیق کافر بداندیشی کرتے ہین ایکطور
بد اندیشی کا اور مین بہی بد اندیشی کرتا ہون ایکطور بد اندیشی کرنی اور یہہ وعدہ روز بدر کے ثابت ہوا فتح
البتہ وہ لگے ہین داو کرنے مین اور مین لگا ہون ایک داو کرنے مین موضح تفسیر إِنَّهُمْ
تحقیق یہہ کافر کہ قرآن کو کلام فصل نہین جانتے بلکہ ہزل سمجہتے ہین يَكِيدُونَ كَيْدًا کرتے
ہین ایک داو یعنی قرآن کے مضمون کے دفع کرنیکو شبہے پیدا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ باتین
عقل کے خلاف ہین تا عام لوگونکے نزدیک ہزل ہونا اسکا ثابت ہو جاوے وَأَكِيدُ كَيْدًا اور مین
بہی اونکے مقابلہ مین داو کرتا ہون بطور مکر کے تا کہ کلام فصل ہونا اسکا مدلل اور واضح ہونا اسکا
عام وخاص کے نزدیک ظاہر ہو جاوے کیونکہ کافر جس وقت کہ واقع ہونے مین جزا اور حشر ونشر کے
شک شبہے لاتے تہے تو جواب اوسکا ساتہہ تمثیلون اور دلیلون کے جزا اور حشر ونشر کے مقدمہ مین
صاف صاف نازل ہوتا تہا یہانتک کہ مجمل باتین مفصل ہو گئین اور کسی طرح کا شک وشبہ اسمین
نرہا تو شبہے اونکے سبب ہوئے زیادتی ثبوت مطلب اور وضوح مقصد کے اور وہ بات سے بیخبر وغافل
رہے اور یہی حقیقت ہے کید کی کہ حریف کو بیخبر ملزم کردے اور اوسکے مطلب کا نقیض یعنے الٹا
ثابت ہو جاوے اگرچہ ہر چند کہ حق تعالے قادر ہے کہ ثابت کر دینا مطلب کا عین ہوشیاری اور خبرداری کی
حالت مین کردے لیکن بیخبری کی حالت کے الزام دینے مین کمال خجالت اور ذلت اونکی
منظور ہوئی کیونکہ وہ لوگ بہی ذلت اور خجالت دینے مین اوسکے رسولونکی ارادہ کرتے تہے اور جب
معلوم ہوا کہ ہونا کافرونکا اوس وقت مین کہ وقت نزول وحی کا اور اوائل اسلام کا تہا اور طرح طرح کے
شبہے لانا اونکا اسلام کے عقیدونمین گویا دلائل اسلام کی ترقی کا موجب تہا اور جب تک کہ وہ زندہ
ہین اور شبہے لاتے ہین تو گویا اسلام کی دلیلون کی ترقی مین کوشش کرتے ہین اس سبب سے
کہ حقیقت کار سے بیخبر ہین پس یہہ عین منفعت اور اور اسرار حکمت ہے تو ہلاکت کی دعا کرنی اونکے
واسطے اس وقت مناسب نہتی اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تنگدلی کے سبب سے چاہتے تہے کہ جلد

ہلاک ہوں اسلیے ارشاد ہوا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ الخ ۞ عزیزی ۞

فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۞ پس مہلت دے کافرونکو اور چھوڑ دے اونکو تھوڑا سا ۞ فَمَ سو ڈھیل دے منکرونکو ڈھیل دے اونکو صبر کر ۞ موضح ۞ تفسیر فَمَهِّلِ الخ پس مہلت دے کافرونکو اور جلدی اونکی بددعا مین نکر کہ اونکے شبہے رفع ہونے بسبب نزول وحی کا اور شبہونکا جواب پے درپے پہونچا ہے اور حقائق شریعت اور دین کے ارادہ اہل عسر کے کما حقہ تحقیق اور واضح ہوے جاتے ہین اور بعد اوسکے ظہور دین کا خوب متحقق ہوجاوے اور الزام اور حجت اور دفع شبہ کا اپنی نہایت کو پہنچے تو اوسوقت تجکو جہاد و قتال پر مامور کرینگے اور تیرے ہاتو نسے ہلاک کرینگے أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۞ فرصت دے اونکو تھوڑے دن کہ وہ دن ابتدے بعثت سے قریب چودہ برس کے تھے اور اس عرصہ مین جو شبہ کہ اونکی خاطر مین گذرتا تھا کرتے تھے اور جواب اوسکا پاتے تھے بعد اوسکے کوئی شبہ اونکے دلمین نرہا تو عناد اور شرارت اونکی ظاہر ہوگئی اور قابل سیاست اور تنبیہ کے ہوے اور اتنی مدت کی مہلت دینے مین نکتہ یہہ ہے کہ یہہ مقدار آدمی کے سن بلوغ کی ہے کہ جب اس عمر کو پہنچتا ہے تو عقل و بدن اوسکے کامل ہوجاتے ہین اور قابل سیاست اور جزا کے ہوتا ہے پس ابتدے بعثت مین مکے اور عرب کے کافر حکم لڑکیکا رکھتے تھے کہ آہستہ آہستہ تعلیم اور سمجہانا شریعت کے حکمونکا اور تامل کرنا اونکو دلائل مین اور جتانا بھلائی برائی دین کے قاعدونکا اونکو منظور تہا اور دکھانا معجزون اور آیات بینات کا اس مقدمہ مین کفایت کرتا تہا جبکہ اس مدت تک بہی بعضے اونمین سے نہ سنورے تو باوجود پرورش کامل کے محتاج تادیب و تعزیر کے ہوے تو بس حکم جہاد و قتال کا نازل ہوا ۞ عزیزی ۞ سورۃ الاعلیٰ سورہ اعلیٰ مکی ہے اور

اسمین انیس ۱۹ آیتین اور بہتر کلمے اور ایکہزار دو سو حرف ہین اور نازل ہوئی یہہ بعد سورۂ اذا الشمس کورت کے اور وجہ اسکی ربط کی سورہ طارق سے یہہ ہے کہ اوس سورہ مین فرمایا ہے کہ نفس انسانی کیواسطے نگہبان مقرر ہین اسد تعالے کیطرفسے اور اس سورہ مین یہہ مذکور ہے کہ پیغمبر صلے اسد علیہ وسلم کے نفس کا اسد تعالے خود حافظ و نگہبان ہے اس بات سے کہ علوم غیبی کی وحی کو فراموش کرین اور اوس سورہ مین انسان کی کیفیت کی ابتدا کا بیان ہے کہ نطفہ اوسکا کہانسے آتا ہے اور کہانکو جاتا ہے اور اس سورۃ مین اسکی خلقت کی انتہا کا بیان ہے کہ بعد کمال تربیت کے کیا صورت پکڑتی ہے اور اوس سورہ مین قرآن مجید کے اوصاف مذکور ہین کہ اپنی ذات سے وہ کلام اعجاز نظام کیا کچہہ رتبہ رکہتا ہے اور اس سورہ مین بہی اوصاف قرآن مجید کے بیان ہین بنسبت اونکے کہ عمل کرنا اسپر موجب نجات کا ہے اور منہ پہرانا اس سے ہلاکت کا سبب ہے اور اس سورہ کا نام سورہ اعلیٰ اسلیے رکہا ہے کہ اول مین اسکے یہہ نام اسماء الٰہی مین سے مذکور ہے اور اس سورہ کے نازل ہونیکا سبب اسطرح بیان کیا ہے کہ جب آنحضرت صلے اسد علیہ وسلم پر بڑی بڑی سورتین

نازل ہونے شروع ہوئین اور بیحد و بے حساب غیب کی طرف سے جبرئیل علیہ السلام کیواسطے
سے علوم نازل ہونے شروع ہوے تو خاطر مبارک مین یہہ دغدغہ آتا تہا کہ مین تو امی محض ہون
یاد رکہنا ان الفاظ و معنونکا بغیر لکہنے کے مجہسے کیا ہوسکیگا مبادا کہ بہت سی چیزین امین سے
بہول جاؤن اور رسالت کے مقدمہ مین نقصان واقع ہوجاوے پس خدا تعالے نے اونکی خاطر
مبارک کی تسلی کے لیے یہہ سورۃ نازل فرمائی اور اس سورہ مین خوشخبری دی کہ جناب خدا تعالے تیری
خود اوستادی کریگا تجکو بہولنے کا خطرہ ہرگز نہ لانا چاہیے اور اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس سورہ کو بہت دوست رکہتے تہے اور وتر کی پہلی رکعت مین اور
جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت مین اس سورہ کو اکثر پڑہتے تہے اور سلف کے لوگ بہی اکثر تہجد کی نماز مین
اس سورہ کو پڑہتے تہے اور اسکی برکت کے امیدوار رہتے تہے اور عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جب آیۃ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس تسبیح کو اپنے رکوع مین مقرر کرو یعنے رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑہا کرو اور جب
آیۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی تو فرمایا کہ اس تسبیح کو اپنے سجدہ مین مقرر کرو یعنے
سجدہ مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑہا کرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے
کہ جو شخص سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑہے تو چاہیے کہ اوسکی ساتہہ ہی سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے تاکہ فرمانبرداری امر الٰہی کی ادا ہوجاے ۞ عزیزی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ساتہہ
پاکی کے یاد کر پروردگار بزرگوار اپنے کے کو ۞ فتح ۞ پاکی بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر
ہے ۞ موضح ۞ تفسیر پاک سمجہہ نام کو اپنے رب کے کہ سب اونچون سے اونچا ہے جاننا چاہیے
کہ اکثر مفسرین کے نزدیک پاک جاننا نام کا کنایہ ہے پاک جاننے ذات سے کیونکہ عرب کا قاعدہ ہے
کہ تعظیم و ادب کے مقام پر ذات کو نام کے ساتہہ تعبیر کرتے ہین چنانچہ عرف مین مشہور ہے کہ بادشاہون
اور امیرونکے حضور مین عرض کرتے ہین کہ حضور کے نام سے یہہ کام ہوا اور فلانا قلعہ فتح ہوا پس اگر
سَبِّحْ رَبَّكَ فرماتے تو یہہ رعایت تعظیم و ادب کی حاصل نہوتی دوسرے یہہ کہ ذات
کو حق تعالے کے سواے کوئی نہین جانتا پس پاک جاننا اوسکی ذات کا یہی ہے کہ ناقص اور
نالائق ناموں کو اوسکی ذات پاک کی طرف نسبت نکرے اور حق کی ذات کو پاک جاننے
کے معنے جسقدر کہ شریعت مین وارد ہین یہہ ہین کہ اجمال کے طور سے سمجہہ لیجیے کہ حق تعالی کی
ذات ہماری عقل و فہم اور ادراک سے برتر ہے اور کوئی نالائق صفت اور عیب اوسکے جاہ و
جلال کے سراپردہ کے گرد نہین پہنچ سکتی اور تفصیل سے یہی سمجہہ لیا چاہیے کہ وہ ذات پاک
نہ جوہر ہے نہ جسم نہ عرض اور کل اور بعض کو اوسمین گنجایش نہین ہے اور صورت اور جہت اور حد
اور نہایت اور مجلس اور مکان کی قیدین ہرگز اوسکو لاحق نہین ہوتی ہین اور نہ کوئی چیز اوس

مشابہت رکہتی ہے اور نہ وہ کسی چیز سے مشابہت بس مثل اور شریک سے اور جورو بچون سے اور کہانے اور پینے سے اور جو چیزین کہ حدث اونکو لازم ہے یا موجب زوال و فنا کی ہین وہ ذات پاک اون سب چیزون سے پاک و مبرا ہے اور ایک گروہ نے مفسرون کے کہا ہے کہ جیسے اللہ تعالے کی ذات کو پاک جاننا فرض ہے اسی طرح سے اوسکے پاک نامونکی بہی تعظیم و عزت واجب ہے بس اس آیۃ مین اسلیے اوسکے نامونکا پاک رکہنا مراد ہوا اور اللہ تعالے کے نامونکو پاک رکہنے کے معنے یہہ ہین کہ اوسکے نام کو ایسی چیز پر جو نقصان اور عیب پر دلالت کرتی ہو نہ لین اور اوسکے نام کو اوسکے غیر پر جاری نہ کرین اور ذکر اوس جناب پاک کے نامونکا تعظیم اور طہارت اور حضور قلب اور کمال توجہ سے بجا لاوین تاکہ تصفیہ قلب کا حاصل ہو اور اچہا پہل پاوے ﴿الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝﴾ وہ کہ پیدا کیا پہر درست اندام کیا اور وہ کہ اندازہ کیا پس راہ دکہائی ۞ **ف** ۞ جسنے بنایا پہر ٹہیک کیا اور جسنے ٹہرایا پہر راہ دی ۞ **مو** ۞ **تفسیر** ﴿اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی﴾ یعنی پروردگار تیرا وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا ہر چیز کو پہر پورا کیا اور معتدل بنایا حاصل یہہ ہے کہ پیدایش کو ہر چیز کے باعتبار خواص اور منفعتون اور اون فائدونکے جو اوس چیز سے منظور تہے کمال کے درجہ کو پہنچایا ہے اور ایک خاص مزاج کہ اون کمالون کو قبول کرے اور وہ منفعتین اور فائدے اوس سے ظاہر ہون اوسکو بخشا ہے چنانچہ جو شخص حیوانات کی قسمونکو انسان اور ہاتی سے لیکر مچہر اور چیونٹی تک غور کرے اور اسیطرح سے نباتات اور کانونکو دیہان کرے تو یقینی جانے کہ ہر چیز کو اوس چیز کے فائدے حاصل ہونیکا اسباب عنایت فرمایا ہے ﴿وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝﴾ اور تیرا پروردگار وہ ذات پاک ہے کہ اندازہ فرمایا ہے ہر شخص کیواسطے ایک کمال کو پہر راہ بتائی اوسکو اپنے کمالات حاصل کرنیکی یہان تک کہ بچہ کو ماں کے پیٹ مین پیٹ سے باہر نکلنے کی راہ الہام فرماتا ہے اور پیٹ سے نکلنے کے ساتہہ ہی دودہ پینا اور رونیسے اپنا حال ظاہر کرنا اوسکو الہام ہوتا ہے اور ہر بز کو مادہ پر جست کرنا اور پانی مین تیرنا اور کنوین اور دل کا پہچانتا اور معاش کے کامونکی مصلحتین غیب سے تلقین ہوتی ہین اور شہد کی مکہی کو ہندسہ کے فن مین کامل کیا ہے کہ عجیب و غریب طرح کے گہر بناتی ہے پہر اوسمین سے شہد نکالتی ہے اور کہتے ہین کہ سانپ جاڑون مین ہوا کی سردی سے اندہا ہو جاتا ہے پہر جب بہار کے دن آتے ہین تو سولف کے درخت کی طرف جاتا ہے اور اپنی آنکہونکو اوسکے پتون پر ملتا ہے یہان تک کہ اوسکی آنکہین روشن ہو جاتی ہین اور جو جو کچہہ کہ اور جانورون اور حشرات کو معاش کے اسباب کرنیمین اور توالد اور تناسل اور اور امور ضروری کیواسطے الہام ہوتے ہین سو یہہ سب احوال کتاب عجائب المخلوقات مین خوب تفصیل سے لکہے ہین اور حکما نے لکہا ہے کہ ہر مزاج مستعد ایک قوۃ خاص کا ہے اور ہر قوۃ قابل ایک کام معین کی ہے

اور تقدیر اسی سے عبارت ہے کہ اجزاء کو جسم کے اسطورسے بنا دین کہ ایک قوت کے قبول کرنے پر مستعد
ہووے اور ہدایت عبارت ہے اوس قوت کے فیض دینے سے تاکہ مقصد اوس معین کام کا ہوجاوے
اور ان دونون تصرفونسے صلاحیت عالم کی منتظم کی ہے **عزیزی** وہ کہ نکالی اوسنے گھانس تازی پھر کیا اوس
وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝
خشک و سیاہ **فتح** اور جسنے نکالا چارہ پھر کر ڈالا اوسکو کوڑا **موضح تفسیر**
اور پروردگار تیرا وہ ذات پاک ہے کہ اپنی قدرت سے ایسی چیز نکالی ہی کہ اوسکو جانور چرتے ہین
جیسے گھانس کہ اوسکو بہائم و وحوش کھاتے ہین اور طرح طرح کے پھول و ریحان کہ شہد کی مکھی اور
شکر خورہ اور اور پرندے اوسکو کھاتے ہین اور طرح طرح کی کھیتیان اور میوے اور پھل کہ آدمی اور بعضے جانور
اوسکے کھانیسے فائدہ مند ہوتے ہین پھر کر ڈالا اوس کھیتی کو خشک سیاہ کہ جاڑے کی خشکی اور سردی
کے سبب سے رطوبت اور تراوت اوسکی جاتی رہتی ہے اور خشک اور سیاہ ہوکر ذخیرہ کرنیکے کام مین
آتی ہے کہ نایابی کے وقت مین کام مین آوے اور جو کہ معلوم ہوا کہ حق تعالے رب اعلی ہے کہ مرجع
ہر کمال کا ہے ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی اور تجکو اوسکے نام کی تسبیح سے بڑی مناسبت اوس
جناب سے حاصل ہوئی ہے اب اپنے کمال کے نقصان سے اندیشہ نہ کر کیونکہ سَنُقْرِئُكَ الخ
عزیزی سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی ۝ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ
وَمَا یَخْفٰی ۝ قرآن تسلیم کرینگے ہم تجکو پس فراموش نہین کریگا تو جو کچھ کہ خدا نے چاہا ہے
تحقیق خدا جانتا ہے آشکارا کو اور پوشیدہ کو **فتح** ہم پڑھاوینگے تجکو پھر تو نہ بھولیگا **ف**
یعنی تو زبان سے نہ پڑھنے لگ مگر جو چاہے اللہ وہ جانتا ہے پکارا اور چھپا **موضح تفسیر**
سَنُقْرِئُكَ ہم آپ تجکو پڑھاوینگے قرآن اور بے انتہا علم تجکو تعلیم کرینگے کہ اوسی قرآن سے
نکلتے ہین اور تصفیہ اپنے قلب کا اوس تسبیح سے کرتا رہیگا تو وہ نہو جاوے فَلَا تَنْسٰٓی پھر
ہرگز نہ بھولیگا تو اوسواسطے کہ تیرا استعداد و تصفیہ قلب کے سبب سے کمال کو پہنچیگا اور کوئی زنگ غیب کے
فیض کو حجاب نہو سکیگا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ یعنی کسی چیز کو علوم غیب سے جو تیرے استعداد
کے لائق ہے اور میثاق کے دن جو استعداد و نکی تقسیم کا وقت تھا تیرے حصے مین پہنچی ہے
ہرگز نہ بھولیگا مگر وہ جو اللہ تعالے نے چاہا ہے اور اوسکی حکمت نے تقاضا فرمایا ہے کہ تیرے دل
اس جہان مین بھول جاوے تاکہ قیامت کے دن مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے ذخیرہ
ہووی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ مقام محمود مین مجھکو اس طرح کی حمد و ثنا اللہ تعالی تعلیم فرمایگا
کہ اس وقت مجھکو یاد نہین ہے اور بے شبہ مخاطب استعداد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے و اخل
اور عالم روحانی مین التفات اجمالی اون حمد و ثنا پر رکھتے تھے گویا کہ اس دنیا مین ایک حکمت کے
واسطے انکو بھلا دیا تھا اور بعضے قرآن کے آیتین کہ سینہ مبارک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
محو ہو گئین تھین وہ بھی ماشاء اللہ مین داخل ہین کیونکہ بھلانا بھی ایک طرح کا منسوخ کرنا ہے چنانچہ

سورۂ بقر مین فرمایا ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِہَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَآ اَوْ مِثْلِھَا لیکن تہا سمجھ
لیا چاہئے کہ تہلا دینا اس وقت علامت منسوخ ہونے کی ہوتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
سینہ مبارک سے اور ساری امت کے قاریون کے دل سے محو ہو جاوے واﷲ احادیث صحیح مین وارد ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکبار نماز کے قرأت مین ایک آیت چہوڑ گئے پہر بعد نماز کے ابی بن کعب سے
پوچہا کہ مین اس سورت مین کوئی آیت چہوڑ گیا ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہان فلانی
آیت رہ گئی فرمایا کہ مجھکو بتائے کیون نہین ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ مین سمجہا کہ یہ آیت
منسوخ ہوگئی فرمایا کہ نہین مین ہی بہول گیا تہا اور اگر منسوخ ہوتی تو تم کو خبر کر دیتا عزیزی ۱۲
اور تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جہر کرتے تہے ساتھ قرأت جبرئیل کے واسطے خوف کے بہول جانیکے پس نازل
کی اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت جلالین قولہ الا ما شاء اللہ استثناء مفرغ من اعم المفاعیل
ای لا تنسی شیئا من الاشیاء مما تقرءہ الا ما شاء اللہ ان تنساہ ابدا فالمراد بالنسیان ہو النسیان الکلی الدائم ۱۲ البیان
قریب ہے سکہلا دینگے تجھکو قرآن یہان تک کہ نہین بہولیگا تو اوسکو الا ماشاء اللہ مگر کہ چاہے اللہ محو کرنا
اوسکا اور یہہ بشارت ہے اللہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نگاہ رکہے جاویگے اوپر اونکے
وحی یہانتک کہ بہلائی جاوے اونسے کوئی شے مگر کہ چاہے اللہ بہلانا اوسکا پس لیجاوے اوسکو
یاد اونکی سے بسبب اوٹہانے حکم اور تلاوت اوس وحی کے مدارک ۱۲ اِنَّہٗ یَعْلَمُ الْجَھْرَ وَمَا
یَخْفٰی تحقیق وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اون کمالونکو جو تم مین ظاہر اور جلوہ گر ہین اور ہر اون اجلی اوکو
دیکہتا ہے اور جانتا ہے اونکو جو کہ ہنوز تیری استعداد کی تہہ مین پوشیدہ ہین اور اپنے وقت پر
مصلحت کے موافق پوشیدگی سے فعل کی طرف ظہور کرینگے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنے اوستادی سے تسلی بخشے تاکہ حفظ قرآن سے اونکا دل فارغ ہوا اور جانلین کہ یہہ بیہودہ بینک
شبہ پہلنے والا ہے عزیزی ۱۲ وغیرہ تحقیق اللہ جانتا ہے ظاہر احوال
تمہارا اور باطن تمہارا بیضاوی ۱۲ اور یہہ بات اسطرح کی ہین جیسے دوسرے نا قابل
اوستاد کسی شخص کے تعلیم کے درپے ہوتے ہین اور وہ شخص بعضے عارضونکے سبب سے ناقص رہجاتا ہے
تو آپ دوسرے عملونکی خفاظت سے بہی اوسکے خاطر جمع فرماتے ہین وَنُیَسِّرُکَ لِلْیُسْرٰی
اور آسان کر دینگے ہم تجھکو راہ آسان عزیزی ۱۲ عطف ہے اوپر سَنُقْرِئُکَ
کے اور قول اللہ تعالیٰ کا انہ یعلم الجہر وما یخفی جملہ معترضہ ہے معنے اسکے یہہ ہین توفیق دینگے ہم تجھکو
واسطے اوس راہ کے کہ وہ آسان زیادہ ہے یعنی یاد رکہنا وحی کا مدارک ۱۲ اور آسان کر دینگے
ہم تجھپر آسانی کی راہ چلنا کہ اللہ کے طرف کے رستون مین سے بہت نزدیک کا رستا ہے معرفت مین
بہی اور عبادت مین بہی اور ملک اور ملت کے سیاست مین بہی پس جو جو علم کہ ان تینون چیزون سے
متعلق ہین فوارے کی مانند تیرے دلسے جوش مارینگے اور آپ ان علمونکے حاصل کرنے مین کچھ محنت
اور مشقت بہی نہ کہینچیگا اور کسی کتاب اور دستور العلم اور مرشد اور اوستاد کا بہی محتاج نہوگا پہر جب

حقیقت مین بات یون ہے تو تجہکو یاد کرنیمین قرآن اور دوسرے علمونکے مبالغہ اور کوشش ضرور نہین ہے بلکہ تجہکو چاہیے کہ دوسرونکو بہولے ہوے علم یاد دلاوے اور کامل ہونے سے کامل کرنیکے طرف رجوع کرے کہ ہمنے تجہکو محض اسکے تکمیل کے محنت اور رنج کیواسطے بہیجا ہے اور تیری تکمیل ہمارے ذمے پر ہے چنانچہ فرماتے ہین فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ پہر نصیحت کر لوگونکو اگر فائدہ کرے نصیحت کرنا ہر ایک کے موافق ترجمہ قرآن ۔ شاید کہ یہہ شرط سوا اسکے نہین کہ آئے بعد مکرر کرنے نصیحت کے اور حاصل ہونے ناامیدی بعض لوگونسے تو کہ نہ مشقت پہنچے نفس مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قول اللہ تعالے کے وما انت علیہم بجبار الخ ۔ بیضاوی ۔ پہر یاد دلا اگر نفع کرے یاد دلانا اور نصیحت کرنا تاکہ تیرا کمال متعدی ہوجاوے اور ہزارون آدمی تیرے رنگ مین رنگ جاوین یہانپر ایک سوال ہے جواب طلب کہ اکثر مفسر ایسے رنج و تعب مین ہین وہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منصب تذکیر و پند دینا ہے خواہ کوئی قبول کرے یا نہ کرے پہر اس شرط کو کسواسطے بڑہایا ہے یہان تک کہ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد الٰہی یہہ ہے کہ اِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۔ او ان لم تنفع پس ایک قرینے کو محذوف کہا ہے چنانچہ رب المشارق اور سرابیل تقیکم الحر مین بیان ہے اور دوسرے جواب بہی اسی قیاس سے ذکر کیے ہین اور تحقیق مقام کی یہہ ہے کہ تذکیر اور موعظت اور پند دینا یہہ سب مشروط ہے قبولیت کے ظن کے ساتہہ اور منصب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکیر اور وعظ ہر شخص کے لیے نہین ہان حکم آلٰہی پوہنچانا اور ڈرانا اللہ تعالے کے عذاب سے تاکہ الزام حجت کا ہو اور عذر جہل و ناواقفیت نہ ہے اتنا نسبت ہر شخص کے ضرور ہے لیکن اسکو تذکیر اور موعظت نہین کہتے ہین سورہ غاشیہ مین قول صریح یہہ ہے کہ الا من تولے وکفر استثنا ہے فذکر سے تو اوسے صراحتہ یہہ ہے شرط بوجہی جاتی ہے اور یہہ بات بہی ہوسکتی ہے کہ یہہ شرط امر کی تاکید کے لیے ہے تذکیر کے واسطے یعنی اگر کسی کو تذکیر نفع کرے تو تجہکو تذکیر کرنا چاہیے اور یقین ہے کہ تذکیر البتہ عالم مین کسی کو نفع کرے گی گو ہر کسی کو نفع نکرے پس گویا معلق ہونا ایک شے کا ایسی چیز پر ہوا کہ جسکا واقع ہونا ضروری ہے کہ یہہ امر موجب تاکید کا ہے اور جو بیان فرمایا کہ تجہکو خلق اللہ کے نفع کے واسطے تذکیر کرنا چاہیئے اب بیان اس شخص کا جسکو پیغمبر کے تذکیر سے فایدہ ہوگا فرماتے ہین سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَىٰ البتہ نصیحت پکڑیگا جو شخص کہ ڈرتا ہے ۔ عزیزی ۔ موضح ۔ قریب ہے کہ نصیحت پاویگا اور نفع مند ہوگا ساتہہ اوس نصیحت کے وہ شخص کہ ڈرتا ہے اللہ تعالے سے پس تحقیق وہ شخص فکر کریگا اور سوچے گا بیچ اوس نصیحت کے پس جانیگا حقیقت اوس نصیحت کے اور یہہ شخص شامل ہے عارف باللہ اور متردد کو ۔ بیضاوی ۔ اب سمجہا ویگا جسکو اللہ کا ڈر ہے ہر چند کہ تجہکو علی العموم نصیحت کرنا فرض ہے لیکن ہر شخص کو اوس سے فائدہ ہوگا بلکہ فائدہ اوسکا استعداد کے شرط کے ساتہہ مشروط ہے اسیواسطے کہا گیا ہے بیت اصل استعداد

شرطِ صحبت است ٭ مرد چون کور ست عینک لعبت ست ٭ اور علامت خدا کے خوف کی دل کا
نرم ہونا اور سلامت رکھنا جاننا بیہودہ اور پوچ باتوں سے مصاحبوں کی آلہ نورانیت اور صفائی
روح کی ظلمت اور کدورت سے بدل نجاوے اور نبوت کے شعاع سے روشنی قبول کرتے ہے
عزیزی ۵ لوگ کار آخرت مین اوپر تین قسم کے ہین بعضے اونمین سے یقین
رکہتے ہین آخرت پر اور بعضے اونمین سے جائز رکہتے ہین وجود اوسکیکو لیکن یقینا نہین جانتے
اوسکو بسبب شک اور تردد کرنیکے اور بعضے اونمین سے اصرار کرتے ہین انکار آخرت پر اور دونون
قسم تو نفع مند ہوتی ہین ساتھ پند و نصیحت کے بخلاف قسم تیسری کے کہ اوسکو نصیحت سے
کچھ فائدہ نہین ط کبیرہ ۵ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۵
اور سرکے گا پیچھے وہ بدبخت نصیحت سے جو کوئی کہ اویگا آگ مین جو اوس آگ سے زیادہ تیز کوئی آگ
نہوگی دوزخین ۵ **موضح** ۵ دور رہیگا ذکر سے اور نہ سنے گا اوسکو سننا قبول کا جو شقی
تر ہے بدبختی مین وہ شخص کہ زیادہ ہے بیچ عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل ولید بن مغیرہ
اور ابو جہل اور مانند انکی یا اشقی سے مراد کافر مطلق ہے اسواسطے کہ بدتر ہے فاسق سے اور
روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق من تجنبہ وہ عثمان بن عفان ہین اور اشقی رجل ہے منافقین سے
اور بیان یون ہے کہ ایک منافق تہا واسطے اوسکے ایک درخت کہجور کا مائل بیچ مکان انصاری کے
پس گرا پہل اوسکا بیچ گہر انصاری کے پس ذکر کیا یہہ واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
پس بہیجا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمیکو طرف منافق کے اور حالیکہ نہین جانتے
تہے حضرت نفاق اوسکا پس سوال کیا منافق سے درخت کا واسطے انصاری کے اوپر وعدہ
اسبات کے کہ دیوے تجہکو اللہ تعالے درخت جنۃ مین پس کہا منافق نے کیا بیچون نقد کو بدلہ
اودہار کے نہین کرونگا مین یہہ سوداگری پس دیا اوسکو حضرت عثمان نے باغ کہجور کا پس اوتری
یہہ آیت جیسا کہ تکملہ مین ہے اور نظیر اس قصہ کی یہہ ہے کہ ادا کیا آنحضرت کی حاجت کو ایک
آدمی نے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنا تو ہمارے پاس مدینہ مین پس آیا وہ شخص
مدینہ مین پس فرمایا حضرت نے جو چیز محبوب ہو طرف تیرے اسّی بکرے یا یہہ کہ دعا کرون مین
اللہ تعالے سے اپنے ساتھ جنۃ مین جانیکا کہا اوس شخص نے اسّی بکریونکو فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے دو اوسکو اسّی بکریان پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق صاحبہ موسے علیہ السلام
کے تہے عقیل زیادہ تجہسے اور واقعہ یہہ ہے کہ تحقیق ایک بڈہیا نے حضرت یوسف علیہ السلام کی
ہڈیان پرانی تبلائین پس کہا اوسکو موسے علیہ السلام نے جو چیز تجہے محبوب ہو سوال کرون میں
اللہ تعالے سے یہہ کہ ہووے تو ساتھ میرے جنۃ مین یا سو بکری سے کہا بلکہ پہنچانا جنۃ کو میت
ہر کہ بیند مر عطار اصد عوض ٭ زود وہ باز د عطار ازین غرض ٭ آرزوے گل بود گل خار را ٭
گلشن گذار دآن بیچار را ٭ ۵ **روح البیان** ۵ اور کنارا پکڑیگا اس نصیحت سے

وہ شخص جو نہایت بدبخت ہے اور حقیقت مین وہ شخص وہ ہے کہ کچھہ خدا کا خوف نہین رکہتا ہے اور عداوت اور عناد کے راہ سے کفر کرتا ہے پس حقیقت کلام کی اسطرحسے ہتی کہ وَیَتَجَنَّبُهَا لَا یَخْشیٰ لیکن ایسا الی اگاہی کے واسطے کہ جو شخص خدا کا خوف نہین رکہتا ہے نہایت بدبخت ہے اسو اسطے اشقی کو مَنْ لَا یَخْشیٰ ٭ کی جاے پر لائے ہین ٭ عزیزی ٭ تفسیر اب یہان پر معلوم کرنا چاہیے کہ آدمی کے شقاوت یہہ ہے کہ عمل اور اعتقاد اوسکا درست نہو اور جسکا عمل نادرست ہے اور اعتقاد درست ہے وہ شقی ہے لیکن جو شخص کہ اعتقاد ہی فاسد رکہتا ہے وہ اوسے ہی زیادہ بدبخت ہے پہر اگر کوئی قصور اوسکے اعتقاد مین جہل بسیط کے سبب یا ناواقف ہونے اور تقلید کرنے سے کسی مذہب باطل کے ہے تو اوسکو ممکن ہے کہ نیک نصیحت اور مرشد کے سمجہانے سے راہ پر آجاوے اور جو شخص کہ اعتقاد اوسکا سبب عناد کے نادرست ہے کہ دیدہ و دانستہ انکار حق کا کیے جاتا ہے اور ایک بڑا حجاب کثیف اوسکے استعداد کے آئینے پر پیدا ہوا ہے کہ ہرگز تعلیم معلم کے اور ارشاد سے مرشد کے اصلاح اوسکی ممکن نہین رہی ہے اور بدبختی کے نہایت کو پہنچا ہے وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ اوسی کے شان مین ہے اور اس آیت مین مراد شقی سے وہی ہے اور انجام اسکے کام کا یہہ ہے کہ اَلَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی ٭ یعنی یہہ شخص وہ ہے جو داخل ہوگا بڑی آگ مین کہ اوسکا وصف سورۃ واللیل مین ہے جس جاے پر کہ فرمایا ہے کہ فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی ٭ اور وہ ایک آگ ہے نیچے کے طبقے مین دوزخ کے کہ ساتوان درجہ ہے اور فرعون والے اور اس امت کے منافق اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مائدے کے منکر اسی طبقے مین ہونگے اور دوسرے طبقونکے آگ سے سوزش مین بہت تیز ہے اور ہر چند کہ حدیث مین وارد ہے کہ نَارُکُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ کُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا یعنی یہہ دنیا کی آگ سترّوان حصہ ہے دوزخ کی آگ سے گرمی مین پس دوزخ کی آگ کی نسبت دنیا کی آگ کے بہت بڑی اور بزرگ ہے اسیواسطے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نار کبریٰ جہنم کی آگ ہے اور نار صغریٰ دنیا کی آگ ہے لیکن جو آگ کہ اسکے درکے مین ہے بہ نسبت دوسرے درکون کی آگ کے جہنم کی آگ کا حکم رکہتی ہے دنیا کی آگ کے نسبت سے پس آتش کبریٰ حقیقت مین وہی آگ ہے اور سبب اس آگ کی گرمی کی زیادتی کا بہ نسبت دوسری آگونکے اس مثال سے سمجہہ لیا چاہیے کہ دنیا کی آگ سرد ملکونمین عین سردی کے موسم مین برف پڑنے کی حالت مین سردی کے کام مین مشغول ہوتے وقت جیسے ملاحی اور سقائی علی الخصوص بڑہاپے مین اور مزاج ہی سرد ہو جیسے بڑا بلغمی مزاج اسقدر سوزش نہین رکہتا ہے کہ اسکا تحمل نہ ہوسکتا پہر وہی آگ گرم ملک مین عین دوپہر کے وقت گرمی کے موسم مین گرمی کے کام مین مشغول ہوتے وقت جیسے باورچی گری اور نان پزی علی الخصوص جوان صفراوی مزاج کو کہ روزہ دار بہی ہو اور تپ بہی چڑہی ہو تو قیاس کیا چاہیے کہ کتنا تفاوت اس آگ کی گرمی کا دوسری

آگون کی گرمی سے ہوتا ہے العیاذ باللہ من کل اصناف النار ٭ **عزیزی** ٭ باوجود ایسی گرمی کی شدت کے ہلاک نہین ہوتا ہے چنانچہ فرماتے ہین ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ پہر نہ مریگا اُس آگ مین اور نہ جیئے گا ٭ **عزیزی** ٭

ترجمہ قرآن ٭ **تفسیر** پہر باوجود بقدر عذاب کی شدت کے اور دراز ہونے مدت کے نہ مریگا اوس آگ مین کہ بسبب مرنے کے جسم اسکا اس بلا سے علیحدہ ہو جاوے اور روح اسکی اس دکھہ سے نجات پاوے کیونکہ بنیاد اُس عالم کے بدنونکی ایسی نہین کہ روح اُنسے جدا ہو سکے اور بہید اسمین یہہ ہے کہ احکام روح کے اس عالم مین بدن پر غالب ہونگے اور بدن حکم روح کا پیدا کرینگے اور روح کا معدوم ہونا محال ہے اسواسطے کہ دنیا مین ہرچند سختین سخت اور مصیبتین بے انتہا پیش آتے ہین لیکن روح فنا نہین ہوتی بلکہ نہایت بیقراری اور دکھہ سے بدن کو چھوڑکر چلیجاتے ہین اور جو وہان کے بدن حکم ارواح کا پیدا کرینگے تو بگڑنا ترکیب کا بہی اُنسے غیر ممکن ہوگا ٭ **عزیزی** ٭ وَلَا يَحْيَىٰ اور نہ جیئیگا کیونکہ اسکی روح ہمیشہ دکہہ اور عذاب مین ہے یہانتک کہ موت کی آرزو کرینگے اور موت نہ آوے گی اور اس قسم کی زندگانی حقیقت مین زندگانی نہین ہے **بیت** عمر چون خوش گذرد زندگی خضر کم ست ٭ ور بناخوش گذرد نیم نفس بسیار ست ٭ پس پوست اُنکے بدنکا آگ کی تاثیر سے جلجاویگا پہر روح کے غلبہ کے سبب سے آنًا فانًا دوسرا نیا چمڑا پیدا ہوگا تاکہ اُسمین ایذا اور دکھہ زیادہ ہو چنانچہ زخم پر انگور آنیکے بعد دنیا مین تجربہ مین آچکا اور جو آیت **سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَىٰ** مین بیان اوس شخص کا جو تذکیر سے پیغمبر کی فائدہ مند ہوتا ہے کیا گیا تو فرماتے ہین کہ خوف آلہی کا ہونا آدمی کے دل مین سینے سے پیدا اور نصیحت بزرگون کی ابتدا ہے کمال کی اور نہایت کمال کی دوسری چیز ہے اعتقاد کرنا فقط خوف ہونے پر نہ چاہیئے کیونکہ اگر وہ خوف دل کے خیال کی مانند آیا اور چلا گیا تو کچہہ کام آنیوالا نہین جبتک کہ دل مین جم نجاوے اور ہر ہر عضو کو برے کامون سے بند نکرے اور اچھے کامون پر قائم نکرے پہر جب ایسا ہوگیا تو اس وقت قابل اعتبار کے ہوا اور سبب ہوگا رستگاری کا ٭ **عزیزی** ٭ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ اور ثم واسطے تراخی کے ہے مرتبون سمجھی ہے اسلیے کہ تحقیق تردد درمیان موت اور حیات کے بیقراری زیادہ رکھتا ہے نفس مخول سے اور کہا ابن عطاء نے لا یموت فیستریح من غم القطعیۃ ولا یحیی فیصل الی روح الوصلۃ اور کہا قاشانی نے نہ مریگا واسطے امتناع معدوم ہونے اسکی کے اور زندہ رہیگا حقیقت مین واسطے ہونے ہلاک ہونے روح کے ٭ **روح البیان** ٭ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝ بیشک چھٹکارا پایا اُسنے جو پاک ہوا کفر اور شرک سے اور یاد کیا نام اپنے پروردگار کا پہر نماز پڑہی وقت پر پانچون ٭ **فتح الرحمان** ٭ تحقیق مراد کو پہنچا جو پاک ہوا اور پاکی کی کئی قسمین ہین اور دل کی پاکی کفر اور شرک اور باطل عقیدوں سے اور بری نیتون اور بد

اخلاق سے جیسے غل یعنی بد باطنی اور حقد یعنی کینہ اور دغابازی اور حسد اور تکبر وغیرہ ذالک دوسرے
بدن کی پاکی اور کپڑونکی نجاستوں سے جیسے پیپ اور لہو اور بول و براز اور منی اور مذی اور سوائے
اسکے تیسرے پاکی بدن کی حدث اور جنابت سے وضو اور غسل کے ساتھ چوتھے پاکی بدن کی
پیدا ہونیوالی چیزوں سے جیسے ناف کے نیچے کے بال اور بغل کے اور ناخن اور بدن کا میل اور سوائے
اسکے اور اگر کسیکی ڈاڑھی یا سر کے بال لمبے ہوں تو ہر ہفتے میں جمعہ کے دن ان بالونکو دہونا
اور کنگھی کرنا اور عطر لگانا سنت مؤکدہ ہے پانچوین مال کی پاکی کرنا زکوٰۃ اور صدقات کی
دینے سے اور سود کا مال ملجانے سے بچانا دوسرے اور طور کے حرام مالوں سے جیسے جوا اور زنا کی
اجرت اور سینگیاں لگانے کی اجرت مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مزدوری سینگے کھینچنے کی دی ہے اگر حرام ہوتی تو حضرت کاہیکو دیتے ۔ مظاہر الحق ۔ یا ایسے
یا جو نجس چیزوں کی تجارت سے حاصل ہو جیسے کچے چمڑے مردار کے اور دوسرے کام نجاست
کے ہاتھ پھیرنا پڑے ۔ عزیزی ۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى اور ساتھ دل اور
زبان کے پھر قائم کی پانچوں نماز وقت پر اسلیے کہ ذکر ساتھ دل کے کرنا مراد معرفت الٰہی کی ہے
اور مراد نماز سے عبارۃ تو ضع سے ہے روایت کیا گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
اللہ تعالےٰ سبحانہ نے کہ تحقیق واسطے میرے ساتھ نمازی کے تین شرطیں ہیں ایک اونمیں کی
یہہ ہے کہ اترتی ہے رحمۃ آسمان سے اوپر سر نمازی کے جبتک کہ وہ نماز پڑہتا ہے اور
دوسرے یہہ کہ چھپاتے ہیں اوسکو ملائکہ پروں میں اور تیسرے یہہ کہ مناجات کرتا ہے اپنے
رب سے جو وقت کہ کہتا ہے یارب کہتا ہوں میں لَبَّيْكَ پھر فرمایا حضرت نے اگر
جانے نمازی کہ کسکی مناجات کرتا ہوں میں کبھی دوسرے جانب التفات نکرے ۔
روح البیان ۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ اس آیت میں اشارہ ہے سلوک کی منزلونکی طرف کہ اول وسکی توجہ ہے اور بعد اوسکے تزکیہ
اور تصفیہ نفس کا ہے یعنی پاک اور صاف کرنا دور کرنے سے بری صفتونکے اور حاصل کرنے
نیک صفتونکے اور بعد اوسکے ہمیشہ کے ذکر لسانی اور قلبی اور روحی اور سرے کے ہے اور بعد اوسکے
پہنچنا ہے مشاہدات کے مقام کو پس قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى اشارہ ہے اول مرتبہ کی
طرف اور ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ اشارہ ہے ذکر قلبی کے ہمیشہ ہونیکیوں کی طرف اور فَصَلّٰى
سے اشارہ ہے مشاہدہ کا مرتبہ حاصل ہونے کی طرف کہ اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ
کی یہی معنے ہیں اور حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی صدقہ
فطر کا ادا کرے اور عیدگاہ کے راستے میں بھی تکبیر کہتا جاوے اور عیدگاہ میں پہنچنے کے بعد
تکبیر کہے اور عید کی نماز پڑہے تو میں امیدوار ہوں کہ اس آیت کی بشارت میں داخل ہوگا پس تزکیہ
کا لفظ اس سورہ میں زکوٰۃ سے ماخوذ ہے اور صدقہ فطر کا واجب ہونا یا فرض حکم زکوٰۃ کا کہنا

پس یہہ لفظ اشارہ صدقہ فطر کے دینے کے طرف ہوا اور ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ اشارہ ہے عید کی تکبیر کیطرف
اور فَصَلّٰى اشارہ ہے عید کی نماز کی طرف پس مقصود حضرت امیر المومنین کا اس تفسیر سے یہہ ہے
کہ ہر جگہہ قرآن مین زکوۃ کا ذکر نماز کے بعد آیا ہے اور یہان پر جو نماز پر بلکہ ذکر پر بھی مقدم
کیا ہے تو ضرور کوئی خاص صورت مراد ہے کہ اوسمین یہہ تینون کام ترتیب سے واقع ہون
اور وہ صورت شرع مین سوائے اس صورت کی نہین ہے اور فقہا نے ان تینون سے
شرطین اور ارکان نماز کے مراد رکہے ہین اور کہتے ہین کہ تزکی کے کیہہ اشارہ ہے طہارت کیطرف
خواہ وضو اور غسل ہو خواہ تیمم اور ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ اشارہ ہے تکبیر تحریمہ کی طرف اور فَصَلّٰى
اشارہ ہے نماز ادا کرنے کی طرف اور حضرت امام اعظم رح نے موافق اسی تفسیر کے دو مسئلہ فقہی
مسلو نمے اس آیت سے نکالے ہین اونمین سے ایک تو یہہ ہے کہ تحریمہ باندہنے کے وقت
بالخصوص اللہ اکبر کا لفظ کہنا لازم نہین ہے جو چیز کہ خدا کا ذکر ہو سکے کفایت کرتی ہے
جیسے الرحمن اعظم یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ مگر جو ذکر ملا ہوا غرض اور طلب حاجت ہو شروع نماز کا
اوس سے جائز نہووے جیسے اللہم اغفرلی کہ ذکر خالص نہین ہے اور دوسرا یہہ ہے کہ تکبیر تحریمہ
انکے نزدیک نماز کی شرط ہے رکن نہین ہے یعنی نماز مین داخل نہین ہے کیونکہ فَصَلّٰى کو
ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ کے بعد حرف عطف کے ساتھہ لائے ہین اور معطوف اور معطوف علیہ کی مغایرت پر
دلالت کرتا ہے اور اسی مذہب سے یہہ بات بہی نکلتی ہے کہ اگر نماز کی شرطین جیسے
طہارت اور ستر عورت اور رو بقبلہ ہونا اگر تکبیر تحریمہ کے وقت کسیکو حاصل نہو اور بلا فصل عمل
اوسکے حاصل ہو جاوے تو نماز اوسکی درست ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کہتے ہین
کہ تکبیر تحریمہ بہی نماز مین داخل ہے اسواسطے کہ تکبیر مذکور قیام کی حالت مین واقع ہوتی
ہے اور قیام نماز کا رکن ہے اور جو ارکان کہ بطور فرضیت کے معتبر ہوتے ہین وہ بہی نماز کے
ارکان سے ہین پس سب شرطین نماز کی اونکے مذہب پر تکبیر تحریمہ کی حالت مین ضرور
چاہیے عزیزی اور جو ان آیتون مین فرمایا کہ حاصل ہونا کمال کا اور
خلاصی عذاب سے موقوف تطہیر اور ذکر اور نماز پر ہے کہ خدا کے خوف کا پہل ہے تو مقام
اسبات کا تہا کہ کافر بطور شبہہ کے ذکر کرین کہ ہمکو باوجود کمال عقل و دانش کے کسواسطے خوبی
ان اعمالون اور افعالون کی معلوم نہین ہوتی اور سبب ہونا اس اسباب کا حاصل کرنیکو فلاح کے
کسواسطے ہماری نظرون سے پوشیدہ اور مخفی رکہا ہے جواب مین اوسکے فرماتے ہین
کہ تم سب لوگ بسبب شقاوت ازلی کے ان چیزون کے کمال کو نہین جانتے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ط بلکہ اختیار کرتے ہو تم دنیا کی زندگانی کو
آخرت پر اور دنیا ایک سبزہ زار سے بڑہکر نہین ہے اور انجام اسکا سو کہی گہاس کی طرح
سیاہ ہو جاتا ہے اور جانتے ہو جی لذتون مین دنیا کی اور حاصل کرنے مین نام وجاہ کے

کمال کو منحصر جانتے ہو حال آنکہ دنیا کی زندگانی ہرگز اس قابل نہین کہ آخرت کی زندگانی پر ترجیح
دیجاوی کیونکہ آخرت سب کے سب اوسمین نیک ہے بدی کو اوسمین گنجایش نہین بخلاف
دنیا کے زندگانی کے کہ ہرچند نعمت اور جاہ وحشمت سے گذاری جاوے لیکن اوسمین رنج وفکر
اور غم اسکو لازم ہے اور کوئی نعمت دنیا کی نظر نہین آتی مگر ایک دکھہ اور ضعف اور کمہلانا پیچھے
لگا ہے اور اگر بالفرض دنیا بھی نیک ہو اور کسیطرح سے شر اور بدی اوسمین گنجایش نکرے اگرچہ
یہہ فرض محال ہے پھر بھی دنیا اس قابل نہین ہے کہ آخرت پر ترجیح دیجاوے کیونکہ آخیر دنیا
فانی ہے اور آخرت باقی چنانچہ فرماتے ہین وَاَبْقٰی اور آخرت بہت باقی ہے دنیا سے کیونکہ
دنیا کی بقا ہرچند دراز وطویل ہو لیکن فنا اوسکے پیچھے لگے ہے اور آخرت کے بقا کو فنا کا کہٹکا
نہین اسیواسطے کہا گیا ہے ؎ حاصل دنیا زکہن تا بنو ٭ چون گذرندہ ست نیرزد بجو ٭
غرض دنیا سے یہہ ہے کہ اسکو آخرت کا وسیلہ کرین کہ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ یعنی دنیا کہیتی ہے آخرت کی
چنانچہ عقلا نے کہا ہے کہ دنیا کو جلتے گہر کی طرح سے سمجہہ جہانتک ہوسکے اوسمین سے باہر نکال ؎
حافظا عمر عزیز ست غنیمت دانش ٭ گو رے کہ توانی ببر از میدانش ٭ نکتہ فہمون نے کہا ہے
کہ اس کلام اعجاز نظام مین باوجود کمال اختصار کے دو دلیلین قوی باطل کرنے پر دنیا کے
ترجیح کے آخرت پر مذکور ہین یعنی ایک تو خیر ہونا اور دوسرے باقی رہنا اسواسطے کہ عاقل ہرگز
ادنےٰ کو اعلےٰ کے بدلے مین نلیگا اسیطرح سے فانیکو باقی کے بدلے اختیار نکریگا پس ترجیح
دنیا کی آخرت پر تاجرونکی مقتضای عقل کی بہی خلاف ہے کہ بادشاہون اور امیرون اور
علما اور حکما سے بہت کم عقل رکہتے ہین اور یہہ مضمون کو کہ ترجیح دنیا کی آخرت پر نچاہیے اور دلکو
دنیا سے نہ لگایا چاہیے مقتضاے نفوس بنی آدم کی خلاف دیکہا کہ اونکی جبلت مین محبت
دنیا کی اور موتہہ پر آنا آخرت سے ودیعت ہے یعنی امانت ہے اور ہرگز آخرت کے ترجیح کو وہم ہم
اونکا باور نہین کرتا لاچار واسطہ ثابت کرنے اس مطلب کے اگلے کتابونکی سند سے کہ عالم کے فرقونکے
نزدیک علی الخصوص عرب کے ملک کے رہنیوالون پاس مسلم الثبوت ہین لاکر فرماتے ہین اِنَّ هٰذَا
ع لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ یعنی تحقیق یہہ مضمون
کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى سے یہانتک کہ مذکور ہوا البتہ اگلی کتابون مین بہی مذکور ہے
اور کسی وقت مین یہہ مضمون منسوخ اور بدلا نہین گیا صحفون مین حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم السلام
کے کہ اون پر آسمان سے نازل ہوئی تہی پس یہہ اون قاعدہ کلیون سے دین اور شریعت کے ہے
کہ کسی پیغمبر کے زمانہ مین نہین ہوئی اور انکار اونکا گویا علوم نظریہ کا انکار ہی کہ سوفسطائیونکا کام ہے
اور کشاف مین مذکور ہے اور بعضے حدیث کی کتابون مین بہی سند ضعیف سے دیکہنے مین آیا ہے کہ
کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنی کتابین
نازل ہوئی ہین سو آپنے فرمایا کہ ایکسو چار کتابین حضرت آدم پر دس صحیفے اور حضرت شیث پر

پچاس صحیفے اور ادریس پر تیس اور حضرت ابراہیم پر دس صحیفے اور توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان اور طیبی کشاف کے حاشیہ مین ایکسو چودہ لایا ہے اور اون سب مین سے دس صحیفے سوا ہے توریت کے موسےٰ علیہ السلام پر زیادہ کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب لیکن یہہ تو ہمکو زبانی سننے مین نہین آیا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام پر سوا ے توریت کی دس صحیفے دوسرے بھی نازل ہوئے ہین اور حضرت ابراہیم کے صحیفے تو موجود ہین اونمین طرح طرح کے وعظ او نصیحتین ہین چنانچہ اونمین سے ایک یہہ ہے يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ اَنْ يَكُوْنَ حَافِظًا لِلِسَانِهٖ عَارِفًا بِزَمَانِهٖ مُقْبِلًا عَلٰى شَانِهٖ یعنی عاقل کو چاہیے کہ اپنے زبان کو نگاہ رکھے اور اپنے زمانے کو پہچانے اور اپنے کام پر بالکل مصروف ہوجاوے کذا عزیزی اور نقل کیا گیا ہے صحیفون موسےٰ سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے بیٹے آدم کے اچھا عمل کر تو واسطے نفس اپنے کے پہلے اوترنے موت کے تجھکو اور نہ فریب مین ڈالے تجھکو تحقیق سفر تیرے پیچھے اوسکے ہے اور نہ غفلت مین ڈالے تجھکو زندگانی دنیا کی اور درازی امید کی توبہ سے پس تحقیق تو نادم ہوگا اور پیچھا خیر کرنے توبہ کے اوسوقت نہ نفع دیگی تجھکو ندامت اے بیٹے آدم کے جسوقت کہ نہ نکالیگا تو حق میرا مال میرے سے کہ جو مال دیا مینے تجھکو اور روکا تونے اوس مال سے حق فقرا کا تو مسلط کردونگا اوپر تیرے ظالم شخص لیلیگا تجھسے اوس مال کو اور نہ ثواب دونگا اور یہہ تفسیر تیسیر کے مذکور ہے کہ دلالت کرتا ہے یہہ کلام اوپر قول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کہ تحقیق قرأۃ قرآن کی زبان فارسی مین بیچ نماز کے اونکے نزدیک صحیح اور درست ہے وہو قرآن بِاَيِّ لِسَانٍ قُرِئَ لِاَنَّهٗ جَعَلَ هٰذَا الْمَذْكُوْرَ مَذْكُوْرًا فِيْ تِلْكَ الصُّحُفِ وَلِذٰلِكَ قَالَ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ وَلَا شَكَّ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِيْهَا بِهٰذَا النَّظْمِ وَبِهٰذِهِ اللُّغَةِ وَكَانَ قُرْاٰنًا لِاَنَّ الْعِبْرَةَ بِالْمَعَانِيْ لَا الْاَلْفَاظِ ظُرُوْفٌ وَقَوَالِبُهَا یعنی وہ قرآن ہے کہ ساتھہ کسی زبان کے پڑہا جاوے اسلیے کہ تحقیق گردانا اللہ نے اس مذکور کو ذکر کیا اون صحیفون مین اور اسیواسطے فرمایا اللہ نے اور تحقیق وہ قرآن البتہ مذکور ہے بیچ کتابون پہلی پیغمبرونکے اور نہین شک کہ تحقیق یہہ قرآن نہ تہا بیچ اون صحیفونکے ساتھہ اس نظم اور ساتھہ اس لغت کے اور تہا قرآن اسلیے کہ تحقیق عبرۃ ساتھہ معانی کے ہے اور الفاظ ظروف اور قوالب قرآن کے ہین اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کرتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے اون رکعتونمین کہ وتر کرتے ساتھہ تین رکعتونکے پہلی رکعت مین سَبِّحِ اسْمَ کو اور دوسری مین قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کو اور تیسری مین قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو اور اسی پر عمل ہے امام شافعی اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کا اور نزدیک امام اعظم اور احمد رحمۃ اللہ علیہما کے تیسری رکعت مین فقط قُلْ هُوَ اللّٰهُ کا پڑہنا مستحب ہے روح البیان فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑہے سورہ اعلیٰ کو دیگا اسے اللہ تعالےٰ اوسکو دس نیکیان

گنتی ہر حرف کی کہ نازل کیا اوسکو اللہ تعالے نے اوپر ابراہیم اور موسیٰ علیہم السلام کے ۞ بیضاوی
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چھبیس آیتیں اور بہتر
کلمے اور ایک سو اکیانوین حرف ہین اور حدیث شریف مین مکرر آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اکثر نمازون مین خصوص جمعہ کی نماز مین اور عشا کی اس سورہ کو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی الخ
سورت کے ساتھہ دونون رکعتون مین جمع فرماتے تھے بس ربط اس سورہ کا سَبِّحِ اسْمَ کی سورت کے
ساتھہ اشارۂ نبوی سے ثابت ہوا اسیواسطے صحابہ کرام نے قرآن جمع کرنے کے وقت اس سورہ کو
پیچھے سَبِّحِ اسْمَ کی سورت کے رکھا ہے اور تامل کرنے سے بہت سی وجہین ربط کی ظاہر
نظر آتی ہین چنانچہ اون مین سے ایک یہہ ہے کہ اس سورہ مین فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ
مُذَکِّرٌ ہے اور اوس سورہ مین فَذَکِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی ہے
اور اس سورہ مین تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً ۞ اور اوس سورتمین یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی ۞
واقع ہے اور ختم اوس سورتکا اس مضمون پر ہے کہ دنیا کی زندگانی کو اختیار کرنا برا ہے
اور آخرت ہر صورت سے بہتر ہے اور اس سورتمین تفصیل اون لوگون کے حال کی ہے
کہ دنیا کی لذت مین مشغول ہین اور آخرت کو بھلا دیا ہے اور اون لوگون کا حال ہے کہ دنیا مین
آخرت کی زندگانی کے واسطے مشقتین کھینچتے ہین اور تفصیل آخرت کی خوبی کی یہی ہے کہ طرح طرح کی
نعمتین وہان موجود ہین اور سب باقی غیر فانی ہین پس گویا اسباعتین یہہ سورۃ تمامی
اوس سورت کی ہے گو کہ بند و بست مین کلام کے مشابہت کم ہوا اور اس سورہ کو سورۂ غاشیہ
اسواسطے کہتے ہین کہ غاشیہ نام قیامت کا ہے اور اوس مین اس سورۃ کے ہول قیامت کی سے
ڈرانا ہے اور ڈرانا قیامت کے حالات سے بڑا مقصود قرآن کا ہے ۞ عزیزی ۞

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ هَلْ اَتٰىکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ ۞
کیا پہنچی تجھکو قیامت کی خبر کہ لوگون سے کیا کریگی ۞ عزیزی ۞ اور غاشیہ
عرب کے لغتمین اوس چیز کو کہتے ہین جو چھپا لیتے ہین اسیواسطے زین پوش کو غاشیہ کہتے ہین
اور قیامت کا حادثہ کئی چیزون کو چھپاویگا اول ہوش کو کہ بسبب شدت ہول کے پوشیدہ
ہو جاویگا دوسرے بدنکو سب طرف سے لیعنی اوپر اور نیچے آگے پیچھے داہنے اور بائین سے
اوس روز عذاب چھپا ویگا چنانچہ دوسری جاگہہ پر فرمایا ہے یَوْمَ یَغْشٰھُمُ الْعَذَابُ
مِنْ فَوْقِھِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِھِمْ وَتَغْشٰی وُجُوْھَھُمُ النَّارُ تیسرے نیک کامونکو کافرونکے چھپا وینگے اور
مسلمانون کے بھی کامونکو چھپا وینگے اول کو حبط کے طور سے اور دوسرے کو عفو سے اور سے
غرض پوچھنے سے کہ تجھکو کچھہ قیامت کی خبر پہنچی ہے یہہ ہے کہ سننے والا کمال توجہ سے
کان دہر کے ملتفت ہو جاوے اور آیندہ کی بات کو حضور دل سے سنے چنانچہ بعد اس کے نیکی
اور جھلانے کے معاملہ اس دن کا لوگون سے بیان فرماتے ہین وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَۃٌ ۞

یعنی کتنے منہہ اوس روز ذلیل اور خوار ہونگے ؂ عزیزی ؂ پس وُجُوْہٌ مبتدا ہے اور خَاشِعَةٌ اوسکی خبر تقدیر کلام کے اصحاب وجوہ ساتہہ اضافہ کے ہر گاہ کہ تہا خشوع بیچ وجہ کے حذف کیا گیا مضاف کو اور قائم کیا گیا مضاف الیہ کو مقام مضاف کے ؂ روح البیان ؂ ہر چند کہ ذلت اور خواری صفت چہرے والونکی ہے لیکن جو آثار ذلت اور خواری کے اکثر چہرون پر ظاہر ہولتے ہین تو گویا ذلت اور خواری صفت چہرونکی ہے اور عرب کا قاعدہ ہے کہ ذات سے شخص کے منہہ اور گردن اور سکے ساتہہ تعبیر کرتے ہین کیونکہ یہہ اعضا ہر شخص کی ذات کے بقا کا سبب ہین گویا قائم مقام ذات کے ہین اور وہی چہرے اون لوگون کے چہرے ہونگے اور دنیا مین کبہی خوف اور جہکنا اور فروتنی اور ذلت اور خواری دین کی مقدمون مین اپنے اوپر پسند نہ کہتے تہے اور رنج اور مشقت دینے سے استراحت ڈہونڈہتے تہے اور صورت آرائی اور تن پروری مین مشغول اور حرص اسیواسطے لذیذ طعام کہانا اور ٹہنڈے شربتونکا پینا اور استعمال عطریات کا کرنا اور تکاثر تہا دنیا سے سوا و سدن بدلے مین ہتکاسل اور تن پروریکے اونکو ذلت اور خواری مین گرفتار کرینگے اور خوف فروتنی دنیا مین دین کے مقدمون مین اور اسد لعت عبادتون کے اونکو نصیب ہوتے تو بڑے بڑے درجہ ثواب کے پاتے لیکن تکلیف کے کام سے اپنے تن پروری کی سبب دل چراتے تہے چنانچہ اوسکے بدلے مین اوس روز تکلیف اعمال شاقہ کے اونکو دینگے اور رنج بیحساب اور بے ثواب اونکو ملیگا چنانچہ فرماتے ہین عَامِلَةٌ

نَّاصِبَةٌ ؂ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ؂ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؂ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ

اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ؂ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؂

محنت کرنیوالے مصیبت دیکہنے والے آگ ہین اندر آوینگے جلتی آگ مین پلائے جاوینگے پانی ایک کہولتے چشمے سے نہین ہے اونکے واسطے وہان کوئی کہانا مگر ضریع کے قسم سے نہ موٹا کرتا ہے بدن کو اور نہ کام آوے بہوکہہ مین ؂ عزیزی ؂ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ دونون خبرین ہین وجوہ کی تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً یہہ خبر تیسری ہے وُجُوْہٌ کی ؂ روح البیان ؂ عَامِلَةٌ یعنی وہ چہرے اوس روز کام کرینگے کہ اون سب مین سے ایک یہہ ہے کہ کمال ذلت اور محنت سے چڑہنا ہوگا آگ کے پہاڑونپر جو دوزخ مین ہین اور اونہین مین سے ہے کہ طوق اور زنجیرین آگ کی گردن اور پانون مین گہسے ٹہیرینگے اور تفصیل اس اعمال شاقہ کی جو اوس روز واقع ہونگے دوسری سور تونمین مذکور ہے جیسے سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؂ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ وَيَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا وَيَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ مانع زکوۃ کو چاندی سونے کے تختون سے آگ مین گرم کرکے داغ دینگے پیشانی اور پہلو اور پشت

اور جو لوگ کہ چارپاے رکھتے تھے اور حق تعالیٰ کا حق اون جانورون مین سے ادا نہین کرتے تھے تو
اونکو قیامت کے میدان مین چت لٹا کر جانورونکو حکم دیا جائیگا کہ انکو روندو اور تصویر بنانی والونکو تکلیف
دینگے کہ اپنے بنائے ہوئے تصویرونمین جان ڈالو اور اون لوگونکو کہ جھوٹے خواب بیان کرتے تھے
حکم ہوگا کہ دو جو مین گرہ لگاؤ اور جو لوگ کہ حق بات سے خاموش ہوئے آگ کی لگام اونکے
منہہ مین ڈالینگے اور علی ہذا القیاس ۞ عزیزی ۞ نَاصِبَةٌ وہ چہرے اون
اون اعمالون کے سبب دکہہ اٹہاوینگے اور مراد اون چہرون سے چہرے ریاضت کرنیوالے
ہنود اور یہود اور نصارے اور دوسرے اہل دینون کے ہین کہ دنیا مین شاق عمل خدا کیواسطے
کرتے ہین اور محض رنج اٹہاتے ہین اسلیے کہ ریاضتین اونکی اپنے وقت کے پیغمبرونکے انکار کے سبب سے
بیفائدہ اور اکارت ہین اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ عمل دنیا مین اور رنج آخرت مین مراد ہے
اور وہ چہرے چہرے عیاشون اور دولتمندون اور مال اور جاہ کے طالبونکے ہین کہ حاصل کرنے
ان مطلبونکے دنیا مین بڑی بڑی محنتین اور مشقتین کرتے تھے آخرت مین پہل اون تکلیفونکا
رنج بیہودہ اور مشقتین بیفائدہ حاصل ہونگے بلکہ فقط اوس رنج بیہودہ پر اکتفا نہوگی کچہہ اور
بہی اوسکے ساتہہ زیادہ کیا جاویگا کہ اس آیت مین اوسکا بیان ہے تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً ۞
پیسٹھینگے دہکتی آگ مین بدلے اسبات کے کہ خدا سے غافل ہوکر ہوادار مکانون مین اور
خسخانونمین رہا کرتے تھے ۞ عزیزی ۞ اور بیان اس آگ کی گرمی کا حدیث
شریفمین یون وارد ہے کہ ایک ہزار برس تک وہ آگ پہونکی گئی تو سفید ہوگئی پہر ہزار برس
پہونکی گئی تو سرخ ہوگئی پہر ہزار برس پہونکی گئی تو سیاہ ہوگئی اب اوسی سیاہی پر ہے
اور جب گرمی دوزخ کی ہوئیکے اون کے اندرون مین نہایت تشنگی پیدا کریگی بے اختیار پیاس
پیاس پکارینگے کہ شاید پانی پینے سے یہہ پیاس دفع ہو جاوے تو اوس وقت تُسْقٰی مِنْ عَيْنٍ
اٰنِيَةٍ ۞ پلائے جاوینگے پانی ایک کہولتے چشمے سے کہ جسکے پیتے ہی اونکے منہہ کباب ہو جاوینگے
اور انتین اونکی ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑینگے پہر فوراً درست ہو جاوینگے اور اسطرح سے عذاب مین
گرفتار ہونگے اور یہہ بہاے اونکی عوض مین جو گلاب اور کیوڑا ڈالکر برف مین ٹہنڈا کرکے
پیتے تھے اور جب دوزخ کے لوؤن کی گرمی اور اوس پانی کی پیٹ مین اونکی جمع ہوکر بہوک کی
آگ بہڑکاوینگے تو ایک ہزار برس بہوک کا عذاب اونپر مسلط ہوگا اور حدیث شریفمین وارد ہے
کہ یہہ بہوک کا عذاب اکیلا دوزخیون کو دوزخ مین سارے عذابونکے برابر ہوگا پہر بہت سے
داویلا کے بعد دوزخ کے پیادونکو حکم ہوگا کہ لوگونکو کچہہ کہلاؤ لیکن لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ
نہین ہے اونکے واسطے وہان کوئی کہانا مگر ضریع کے قسم سے اور ضریع نام ہے ایک گہاس کا
کہ اکثر پانی کے کنارے پر ہوتی ہے اور جبتک کہ سبز رہتی ہے تو اوسکو شبرق کہتے ہین اور اونٹ
چارپے کے کام مین آتی ہے اور جب خشک ہوجاتی ہے تو اوسکو ضریع کہتے ہین اور زہر قاتل ہوجاتی ہے

اور کوئی جانور اوسکو نہین کہاتا اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ وہان کے ضریع کو یہان کے
ضریع پر قیاس نہ کیا چاہیے اسلیئے کہ وہ ایک چیز ہے آگ کے اندر کہ کھینچنے مین جیسے کانٹا اور
اور کڑواہی مین ایلوے سے زیادہ اور بد بو مین مردار سے بدتر اور گرمی مین آگ سے بڑہ کر ہے
اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ جیسے کہ دنیا مین جوہر خاک اور آب کا طبیعتون پر یہان کے حیوانات
اور نباتات کے غالب ہے اسیطرح سے دوزخ مین جوہر ناری طبیعتون پر وہانکے حیوانات اور نباتات کے
غالب ہے پس حیوانات اور نباتات وہانکے ظاہر صورت مین حیوانات اور نباتات سے دنیا کے مشابہت
رکھتے ہین اسواسطے کہ اس نام سے وہ بہی پکارے جاتے ہین والا معنی مین مادہ اونکا
جوہر آگ کا ہے اور ہر چیز مین وہانکی سوزش اور ناریت موجود ہے اور جو مقصود کہانا کہانے کا
خالی ان تین چیزون سے نہین ہوتا ہے یا تو لذت یا موٹا کرنا بدن کا یا دفع کرنا بہوک کا سو ذکر
کرنے سے ضریع کے اور اوسکے وصفون کے جو حدیث شریف مین وارد ہین سو لذت تو کوسون نزدیک
نہین پہونچ سکتی اب باقی رہین دو چیزین دوسرے کہ بعضے وقت بد مزہ کہانے سے بہی کچھہ مقصود
ہوتے ہین اوسکے بہی نفی فرمائے لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ط نہ موٹا کرے بدنکو
اور نہ کام آوے بہوکہ مین ۵ عن ابی الدرداء ط روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق اللہ تعالی مسلط کریگا
اوپر اونکے بہوکہ ساتہہ اسطور کے کہ بے قرار ہونگے طرف کہانے ضریع کے پس جس وقت کہانا
اوسکو غالب ہوگی اونپر پیاس پس مضطرب ہونگے طرف پینے حمیم کے پس جلا دیگا حمیم منہہ
اونکے کو اور نکال ڈالیگا انتڑیون اونکی کو اور تنکیر جوع کی واسطے تحقیر کے ہے ط ترجمۃ البیان
باقی ہے یہان دو سوال جواب طلب اول یہہ کہ وجود نبات کا آگ مین ممکن نہین اسلیئے کہ دہوپ
گرمی کی موسم کی اکثر درختون کو جلا دیتی ہے تو آگ کی گرمی کا کیا حال ہوگا خصوصاً دوزخ کی
آگ جواب اوسکا یہہ ہے کہ وجود انسان کے بدنکا اور وجود سانپ اور بچہون کا جو اس
آگ مین مسلم ہے تو وجود مین نباتات کے کیا تعجب ہے اور علاوہ یہہ کہ بعضے نباتات عین تیزی
آفتاب کی گرمی سے بڑہتی ہین اور سبز اور ہری رہتی ہین جیسے گوکہرو یا جواسا اور علی ہذا القیاس
بہت سے درخت گرمیون مین بڑہتے ہین پہر کیا بعید ہے کہ وہان کے آگ مین بہی اسیطرح حکم
تاثیر ودیعت ہو کہ بعضے نباتات کو بڑہاوے اور سرسبز کرے علی الخصوص جب کہ جوہر آتشی
اصل طبیعت پر اون نباتات کے غالب ہو پہر ازراہ تماثل کے گرمی سے آگ کی مدد پاوین جیسے
سمندر کیڑا دنیا کی آگ سے دوسرے یہہ کہ اس آیت مین دوزخیونکا کہانا فقط ضریع پر منحصر کہاہے
کہ سوا اوسکے وہان دوسرا کہانا نہ ملیگا حالانکہ دوسری آیت مین دوسرا کہانا بہی دوزخیونکے واسطے
مذکور فرمایا ہے انمین سے زقوم بہی ہے کہ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ اور انمین سے
ایک غسلین ہے وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ جواب اوسکا یہہ ہے کہ
دوزخ کے بہت طبقے ہین بعضے طبقے مین فقط یہی کہانا ہوگا اسکے سوا اور کچہہ نہ ملیگا پس وجوہ

یَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ مراد اوس سے طبقے والے ہین تو پس کچھہ اشکال باقی نرہا اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ مراد مِنْ ضَرِیْعٍ سے خصوصیت ضَرَایِع نہین بلکہ جو کچھہ کہ ضَرَایِع کی جنس سے ہے بے لذتی اور تلخے بدبوا اور موٹا نکرنے اور بہوک کی دفع نکرنے مین وہ سب ضریع مین داخل ہے یہانتک کہ بعضے مفسرون نے ضریع کو مفعیل جو مفعل کے معنو نمین ہے جیسے علیم اور بدایع مقرر کیا ہے اور معنے اوسکے یون کہے ہین کہ جو طعام کہ سبب ضراعت اور نخوارگی اور طبیعت کے بدمزگی کا ہو وہ ضَرَایِع ہے اور اس صورتمین بہی اشکال رفع ہو جاتا ہے ۝ عزیزی ۝ رُوِیَ اِنَّهٗ تَعَالٰی یُسَلِّطُ عَلَیْهِمُ الْجُوْعَ بِحَیْثُ یَضْطَرُّهُمْ اِلٰی اَکْلِ الضَّرَایِعِ فَاِذَا اَکَلُوْهُ یُسَلِّطُ عَلَیْهِمُ الْعَطَشَ فَیَضْطَرُّهُمْ اِلٰی شُرْبِ الْحَمِیْمِ فَیَشْوِیْ وُجُوْهَهُمْ وَیَقْطَعُ اَمْعَاءَهُمْ وَتَنْکِیْرُ الْجُوْعِ لِلتَّحْقِیْرِ اَیْ لَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ مَّا یعنی روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق اللہ تعالے مسلط کریگا انپر بہوک اسطرح کہ بیقرار ہونگے وہ طرف کہانے ضریع کے پس جب کہاوینگے اوسکو مسلط کریگا اونپر پیاس کو پس بیقرار ہونگے وہ طرف پینے حمیم کے پس جلا ڈالیگا وہ منہ اونکے کو اور کاٹ ڈالیگا انتڑیان اونکی کو اور نکرہ لانا جوع کو واسطے حقارت کے ہے لے نہ غنا حاصل ہوگی کسی طرح کی بہوک سے ۝ روح البیان جب کہ احوال بیان کرنے سے دوزخیونکے کہانے اور پینے کے اور رہنے کے جا کے فارغ ہوئے تو اب جنتیونکے کہانے پینے رہنے کی جا سے اور اسباب سامانکا بیان فرمایا وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ ۝ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً ۝ کتنے سونہہ اوسدن نعمتون مین ہین گے اپنی سے راضی ہین بیچ بہشت بلند کے نہین سنتے بیچ اوسکے بیہودہ وَاَمَّا الدُّنْیَا فَیَسَعُ وَمَجَالِسُ اَهْلِهَا فَلَا تَخْلُوْ مِنَ اللَّغْوِ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَکَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ وَهُوَ الْکَلَامُ الرَّدِیُّ الْقَبِیْحُ وَالضَّجَّةُ وَالْاَصْوَاتُ الْمُخْتَلِفَةُ لَا یُفْهَمُ مَعْنَاهَا فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ روح البیان اور یہہ صفت بہشتیون کو مقابلے مین تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً ۝ کے وی ہے اور مقابلہ مین کہولتے چشمے کے اونکو فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ ۝ یعنی اس باغمین چشمہ ہے کہ پانی اوسکا بہتا ہے اور برف سے ٹہنڈا اور شہد سے میٹہا ہے اور مقابلہ مین دوزخیونکے ذلت اور خواری کے اونکو فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ اونکو اس باغمین تخت ہین اونچے تاکہ کمال عزت سے اس پر بیٹہین اور مقابلہ مین دوزخیون کے محنت اور رنج اور نجس کہانے پینے کے اونکو وَّاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ اور کوزے ترتیب سے چنے ہوگئے اونہین تختونپر یعنی جب کہ چاہینگے کہانے اور پینے کی جیسے شراب اور دودہ اور شہد کی اونکو ہوگی تو نہ مانگنے اوٹہا رینگے اور کہاینگے

اور سیڑہیات کی حاجت نہوگی کہ تختون سے اوترین اور محنت کرین اور انکے فرش کیواسطے اسن بہشت مین
وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَۃٌ اور مسند اور توشکین برابر بطور صف کے بچہے ہوگئے تاکہ جس مسند اور
توشک پر چاہین لیٹین اور تکیے لگاوین اور انکے مکانون مین وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃٌ
اور قالین ہون گے بکہرے پڑے تاکہ جس مکان مین چاہین بچہوا دین کا فر عزیزی بہر حبکہ
دوزخیون اور بہشتیونکا تفصیل سے اس سورہ مین مذکور ہوا تو کافر بطور طعن کے کہتے تہے
کہ اس پیغمبر کے کلام مین تناقض پایا جاتا ہے کیونکہ دوزخیون کے رہنے کی جگہہ اور کہانا
اور پینا انکا اس طور سے بیان کرتا ہے اور یہہ ہی کہتا ہے کہ اس عذاب شدید سے
دوزخی مرینگے بہی نہین اور ابد الاباد تک زندہ رہینگے حالانکہ آدمی اور جانورونکو اس قسم کے
عذاب مین ایک لمحہ زندگی بسر لیجانا محال ہے اور بہشتیون کے تعریف مین کہتا ہے
کہ اونچے اونچے تختونپر بیٹہے ہون اور مشقت اور رنج کسی طرح کا نکرین گے حالانکہ بار بار
اترنا چڑہنا اونچے اونچے تختون سے یہہ ہی تو مشقت ہے اور یہہ ہی کہتا ہے کہ وہان
کوزے پانی اور شراب کے بہرے دہرے ہونگے اور مسند اور قالین ہی بچہے ہوئگے
حالانکہ جو بیٹہنے کے تخت ہوتے ہین انہین اس قدر گنجایش کہان ہوتی ہے اور دوسرے
یہہ اگر وہ کوزے ڈہل جاوین تو تمام فرش بہیگ جاوے اور قابل بیٹہنے کے نرہے حقتعالےٰ نے
انکے اس طعن کے جواب مین یہہ آیت بہیجی اور حاصل جواب کا یہہ ہے کہ نمونہ بہشتیون
اور دوزخیونکا عالم مین موجود ہے اور صورت ہی بہشت اور دوزخ کی نمودار ہے پہر
کسواسطے بہشتیون اور دوزخیون کے احوال کا اور بہشت اور دوزخ کی صفتونکا انکار کرتے
ہو اور ان چیزونکو جو تمہارے سامنے موجود ہین کیونکہ تامل نہین کرتے اور وہ چار
چیزین ہین اول تو جانورونمین سے اونٹ ہے دوسرا بسائط علویہ سے آسمان ہے تیسرا
معادن مین سے پہاڑ ہین چوتہا بسائط سفلیہ سے زمین ہے پس اول ذکر شتر کا فرمایا
اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ۝ کیا نظر نہین کرتے اونٹون کی طرف کہ کسی پیدا کئے
گئے ہین اور پیدایش مین انکے نمونے جنتیون اور دوزخیون کے دونون موجود ہین ذات
اور معاش مین اپنے مشابہت دوزخیونسے رکہتا ہے اور فوائد اور منفعتون مین مناسبت
بہشتیونسے لیکن جو مشابہت دوزخیونسے اپنی ذات اور معاش مین جو رکہتا ہے سو اس
جہت سے اکثر اوسکے رہنے کی جگہہ گرم اور ریگستان ہوتی ہے اور لوونکے چلنے سے اور
آفتاب کی گرمی سے گویا کہ آگ ہوجاتا ہے اور مدتون تک یہہ جانور پیاسا رہتا ہے اور اگر
پانی میسر ہوتا ہے تو بالکل گرم کہ دہوپ کی شدت سے گاڑہا بن جاتا ہے اور خوراک
اسکی سخت خاردار اور کڑوا جیسا گوکہرو اور جواسا اور ضریع وغیرہ اور باوجود ان سب باتون کے
حیات اور قوت اور طاقت بارکشی اور اعمال شاقہ کے اور اترنا چڑہنا پہاڑونکا وغیرہ جو اسکو

نصیب ہوتی ہے عشر عشیر اسکا کسی اور جانور کو نہین اور ہمیشہ گرفتار رنج و بلا مین رہتا ہے اور مناسبت انکی
بہشتیون سے فائدون اور منفعتون کی جہت سے ہے کہ اگر اسکے پیٹھ کو خیال کرین تو گویا ایک اونچا تخت چار
ستون پر دہرا ہے پہر باوجود اس بلندی کے کہ ہاتھ بہی آدمی کا اوس تک نہین پہنچ سکتا جب چاہین
بٹھلا کر سوار ہو جاوین جیسے جنت کے تخت چنانچہ معالم التنزیل مین ذکر کیا ہے کہ بہشت کے
تخت دور سے بلند نظر آوین گے پہر جب جنتی چاہین گے کہ انپر بیٹھین تو وہ نیچے ہو جاوین گے پہر
اونچے ہو جاوینگے اور اسکے چارون تھن گویا دودھ سے بہرے آبخورے تیار رکھے ہین اور چشمے ووسکے
اسنے جاری ہین اور اوسکی پشم سے نمدے اور قالین اور مخملی مسندین بناتے ہین آدمی گو اسکا کہاتی ہین
اور دودہ اسکا پیتے ہین اور پیٹھ پر اسکے سوار ہوتے ہین اور جب اسکو لادکر لیچلو تو گویا ایک کشتی ہے
کہ اپنے پانون چلے جاتی ہے اور اگر اسکا دودہ دوہین تو سارے گہر کو کفایت کرتا ہے اور اگر اوسکو ذبح
کرین تو اوسکا گوشت ایک محلے کو کفایت کرتا ہے اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلْاِبِلُ
عِزٌّ لِاَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ وَالْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
یعنی اونٹ عزت کا سبب ہے گہر والون کے اور بکریان برکت ہین اور گہوڑے کے ساتھ بہتری لگی ہوئی ہے
دن قیامت تک اور عجائبات سے اسکے ایک یہہ ہے کہ رو بقبلہ چلتا ہے اور اگر بالون کو اسکے جلا کر
خشک کرکے جاری خون پر رکہہ دیجئے تو بند ہو جاتا ہے دودہ اور پیشاب اسکا استسقے والون کو اور
تلی اور بواسیر والون کو نہایت مفید ہے اور طبیب لوگ اس بات کو خوب جانتے ہین اور ہاتھی کو
اس مقام پر مذکور نفرمایا اسواسطے کہ ہاتھی مین نمونے دوزخ اور جنت کے موجود نہین اسلیئے اول تو
مکان اسکی بود و باش کا سرسبز اور آبدار ہوتا ہے اور اکثر خوراک اسکی کیلے کے پتے ہین یا اور زراعتین
اور کار و بار مین رنج و مشقت اٹھا نہین سکتا اور ذلیل اور مقہور بہی نہین ہے بلکہ سرکشی اور تکبر جدی یا
اسمین پائی جاتی ہے دوسرے یہہ کہ یہہ جانور بے منفعت بہی ہے کہ نہ دودہ ہے نہ پشم اور نہ گوشت
اسکا لائق کہانے کے اور نہ ہر شخص ہر وقت اسپر سوار ہو سکے اور نہ ہر ایک کا تابعدار اور فرمانبردار پس نہ بہشت کا
بہی نہین ہو سکتا اگرچہ ڈیل اسکا بڑا ہے تو کس کام کا کیونکہ بیان بیان اور ہی مقصد کا ہے کا عرب
۵ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ ا لخ ہمزہ واسطے انکار اور توبیخ کے ہے اور ف واسطے عطف کے ہے اوپر مقدر
اور ابل ساتھ کسرتین کے اور سکون بے کے واحد ہے واقع ہے اوپر جمع کے اور نہین ہے جمع اور نہ اسم
جمع کا اور جمع ابل کے آبال ہے جیسا کہ بیچ قاموس کے ہے اور کہا بعض نحویون نے کہ اسم جمع کا ہے نہین
واحد واسطے اوسکے لفظ اسکے سے اور سوا اسکے نہین کہ واحد اوسکا بعیر اور ناقہ اور جمل ہے اور کلمہ
کَيْفَ منصوب ساتھ مابعد اپنے کے معلق ہے واسطے فعل نظر کے اور جملہ بیچ حیز خبر کے بدل اشتمال
ہے ابل سے اَیْ اَیُنْکِرُوْنَ مَاذُکِرَ مِنَ الْبَعْثِ وَاَحْکَامِہٖ وَیَسْتَبْعِدُوْنَ
وُقُوْعَہٗ عَنْ قُدْرَةِ اللّٰهِ فَلَا يَنْظُرُوْنَ نَظَرَ اعْتِبَارٍ اِلَى الْاِبِلِ الَّتِيْ هِيَ نُصْبُ
عَنْهُمْ يَسْتَعْمِلُوْنَهَا كُلَّ حِيْنٍ اَنَّهَا كَيْفَ خُلِقَتْ خَلْقًا بَدِيْعًا مَعْدُوْلًا بِهٖ عَنْ سَنَنِ سَائِرِ اَنْوَاعِ الْحَيَوَانِ فِيْ عِظَمِ جُثَّتِهَا وَشِدَّةِ قُوَّتِهَا

اور مولانا روم فرماتے ہیں ~~س~~ برخوان افلا ینظر تا قدرت ما بینی ٭ بکرہ شتر بنگر تا صنع خدا بینی ٭ در خار خوری قانع در بار بری راضی ٭ این وصف اگر جوئی در اہل صفا بینی ٭ وَ
اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ اور کیا نظر نہیں کرتے آسمان کی طرف کہ کس قسم کا
بلند کیا گیا ہے تاکہ بلندی کو بہشت کی اور وہاں کے تختوں کی کچھ عجب نمونہ آسمان وجود اس بلندی کے
بسبب حرکت دوری کے ہر جز اسکی اجزا کا دورے میں رات اور دن کے پست ہی ہوجاتا ہے ہر طور
کہ سر کی طرف سے قدموں کی طرف آجاتا ہے اور نیچا ہونا بہشت کے اونچے تختوں کا بہشتیوں کے
قدموں کے نیچے اِس بلندی اور پستی سے سمجھ لیا چاہیے اور یہہ ہی سمجھا چاہیے کہ آسمان میں
ستارے کوزوں کی طرح رکھے ہیں اور اس حرکت دوری سے آسمان کے وہ تارے اپنے مراکز سے
جنبش نہیں کرتے اور اوندھے نہیں ہوجاتے جیسے کہ کوزے بہشت کے پینے کے گرم و سرد
چیزوں سے بھرے دھرے ہیں اسی طرح سے کوزے آسمان کے رنگا رنگ شعاعوں سے مثلاً زہرہ کی
شعاع مروارید کی سی ہے اور مریخ کی شعاع سرخ اور مشتری میں صرف سفیدی اور زحل میں کندلا پن
اور نیل گونی اور کف الخضیب میں شعاع عباسی اور گرمی اور سردی میں شعاعیں ستاروں کی
مختلف اور گوناگون ہیں پس جو سردی کہ چاند کے نور میں ہے ظاہر ہے اسیطرح سے حرارت آفتاب کی
اور خشکی زحل کی اور رطوبت زہرہ کی اور اسی قیاس پر اور تاروں کو سمجھا چاہیے اور یہہ ہی بہت کہ
چشمہ آفتاب اور مہتاب کا آسمان میں نمونہ ہے بہشت کی جاری نہر و نکا کہ آیا ہے شراب کے دلکوں
تیز و تند فوارے کی مانند جوش مارتی ہے اور دوسری سے دودھ سرد و تر نکلتا ہے کا سئہ مانند ہیے
رو ۳ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ اور کیا پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے ہیں کیسے
کھڑے کیے گئے ہیں کہ ہرگز آندھیوں اور مینھوں کے برسنے سے اور بھونچالوں کے آنے سے گرتے نہیں
ہیں نہ اوندھے ہوتے ہیں اس طرح سے آبخوروں کو سمجھنا چاہیے بلکہ اگر فکر کرے تو پہاڑ بلند
اور خوش ہوا ہونے میں بہشت کی مانند ہیں کہ بدبوئیں اور موذی جانور زمین کے اور خراب بخارات
وہاں نہیں پہنچتے ہیں اور بیہودہ گوئی دنیا والوں کی خصوصاً لڑائی جھگڑے ہرگز وہاں سے
نہیں جاسکتے اور چشمے میٹھے پانی کے وہاں جاری ہیں اور اونچے اونچے پتھر صاف مانند تختوں کے
جابجا دھرے ہیں وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ اور کیا نہیں دیکھتے زمین کو کہ کیسی بچھائی
گئی ہے کسی جائے پر برابر مصفا مسند کی طرح سے بچھی ہے اور کسی جائے پر تختے رنگا رنگ پھولوں
کے قائم مقام بکھرے قالینوں کے چھپکے سے ہیں بلکہ یہی زمین ہے کہ بہ نسبت اغنیاء اور امرا کے
حکم بہشت کا رکھتی ہے کہ کمال عزت اور تمکنت سے باغوں اور سیرگاہوں میں مکلف فرشوں پر
بیٹھتے ہیں اور کھانے پینے کی نعمتوں کے برتن طرح بطرح کے سامنے دھرے رہتے ہیں اور چشمے زر و
جواہر کے معدنوں سے اور خزانوں سے جاری اور تخت بلند ستھرے روپہلی جڑاؤ بیٹھنے اور
سواری کو موجود اور اگر اسی زمین کو بہ نسبت محتاجوں اور مفلسوں کے خیال کریں خصوصاً بہ نسبت

اون لوگون کے کہ گرم ملک مین عین گرمی کے موسم مین بے سامانی کے ساتھہ پیادہ پا بے توقع
منفعت کے سفر کی سرگردانی مین گرفتار ہین حکم دوزخ کا رکھتی ہے کہ تمام اسباب رنج و محنت کی
موجود اور آرام اور راحت بالکل مفقود پس یہہ چارون چیزین عاقلونکو بہشت اور دوزخکی احوال دریافت
کرنیکو کافی ہین اور ان چارون چیزونکو مثل کے واسطے اس سببسے اختیار کیا کہ اس کلام معجز
نظام کی مخاطب اس ملک کے جنگلون کے رہنے والے عرب تھے کہ جانورونمین اکثر اونٹ کو پالتے
تھے اور اوسکا دودھ بہی پیتے تھے اور گوشت بہی کہاتے تھے اوسکی بالونکی کپڑے بنتے
تھے اور فرش فروش اور خیمہ بہی بناتے تھے اور سفر مین اوسی پر سوار ہوتے تھے اسیواسطے تجربہ
والون نے لکھا ہے کہ تمام کاروبار عربکا موقوف اونٹ پر ہے اور اہل ایرانکا خچر پر اور اہل ترکانکا
گہوڑے پر اور اہل ہندکا بیل پر اور جو اکثر جنگلونکی رہنے والے جانور بہت پالتے ہین تو پانی اور
چارہکی طرف اونکو احتیاج بہت ہوتی ہے اسی سببسے ہمیشہ نظر اونکی آسمانکی طرف ہوتی ہے
کہ کدہرکی ہوا چلتی ہے اور کونسی ہوا سے مینہہ برستا ہے اور اکثر پناہ کی جاے اور گریزگاہ
اونکی بڑی بڑی پہاڑ ہین جب کوئی غنیم آتا یا زمین مین پانی اور گہاس کا قحط ہوتا تو بہاگکر
پہاڑون پر چلے جاتے تھے اور وہان فراغت سے گذران کرتے تھے پہر احتیاج اس قسم کے
لوگون کو بلکہ تمام بنی آدم کو بادشاہ سے فقیر تک طرف زمین کی ہوتی ہے چونکہ محل کہانیکی
اور چارہ کا اور مکان زراعت اور میوہ کا اور مقام سکونت اور عمارت کا اور زر اور جواہر کی
معدنونکا ہے پس یہہ چارون چیزین ہمیشہ وہان کی رہنے والونکی خیالمین رہتی ہین اور مقصود
مثال سے حاضر کرنا خیالیہ صورتون اور محسوساتکا ہے کہ ان صورتونسے کہوج معنون معقولہ کا
اور جو چیز کہ جلد خیال مین آوے مثال دینا ایسی چیز کی نہایت مفید ہے اور کمال بلاغت کا
ایسی مثال کے بیان کرنیمین ہے اور محققون نے لکھا ہے کہ قرآن مجید مین اپنی نعمتونکی یاد دلانی
کے مقام پر ذکر دلیلون وحدت ذاتکا اور کمال صفاتون خودمختاریکا بیان فرمایا ہے تاکہ حرص
اور شہوتمین نہ جا پڑے اور دنیا کی زینت مد نظر نہو جاوین والا جو غرض کہ اس تمثیل سے ہے
بیفائدہ ہو جاوے اور لوگ بسبب فکر کرنے خواہشون اور ریجہ کی چیزون کے اوسی خیالمین
جا پڑین اور مقصود کو نہ پہونچین اسی طرح سے عجیب غریب چیزین کہ بنی آدم کی صنعت
کے سببسے ظاہر ہوئے ہین وہ بہی قابل استدلال کے نہین کہ مبادا ان تمام عجائبات
کو ارادہ اور اختیار سے بنی آدم کی تصور کرین حکمت اور قدرت پر اونکی حوالہ کرین اور مطلب تک
پہنچنے سے محروم رہین ناچار جو چیز کہ ہر شخص کو حاصل ہے اور ہرگز موجب طمع اور حرص کی نہین
ہو سکتی اور حسن و جمال طبعی رکہتی ہے اس کلام پاک مین ایسی چیز تمثیل کے واسطے جا بجا اختیار
کی ہے اسیواسطے کہین نہین فرمایا کہ کارخانونمین بادشاہونکے اور سامانونمین امرا کی فکر کرو یا
خوبصورت مردونکو یا حسین عورتونکو غور سے دیکہو اور پہچانو یعنی ان چیزونکی دیکہنے سے صانع کو

عقیم

حکمت کو دریافت کرو اور بعضے علمانے سُطِحَتْ کے لفظ کو کہ زمین کے حق میں وارد ہوا ہے استدلال
اس بات کا گردانا ہے کہ زمین کی شکل کروی نہیں لیکن یہ استدلال نہایت ضعیف ہے چونکہ
زمین حقیقت میں شکل کروی رکھتی ہے لاکن بسبب بڑے پن کے معلوم نہیں ہوتی اور
بسبب بافت ہونے بلندی اور پستی اوسکی اجزا استلا صفحہ کے مسطح معلوم ہوتی ہے اور کلام وہم اور خیال
والوں نے ہے کہ کرویت اسقدر بڑے جسم کی دریافت نہیں کرسکتے ۱۲ تفسیر عزیزی ۱۲
در بیان آوردہ کہ مخاطب عرب اند اکثر ایشان اہل بادیہ باشند و مال ایشان شتر است و ہر طرفی
نے نگرند جز آسمان و زمین و کوہ نمی بینند لاجرم بعد از ذکر شتر آسمان و کوہ و زمین یاد میکرد یعنی
قَرَنَتِ الْاِبِلُ بِالسَّمَاءِ وَالْجِبَالُ بِالْاَرْضِ لِاَنَّ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ بِطَرِيْقِ الْاِسْتِدْلَالِ
وَهُمْ كَانُوْا اَشَدَّ مُلَابَسَةً بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مِنْ غَيْرِهِمْ فَلِذَا جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهَا
روح البیان ۱۲ اور جبکہ کافروں کی طعن اور استبعاد کے جواب کہ قصہ بہشت اور دوزخ کے اور
احوال میں بہشتیوں اور دوزخیوں کے کرتے تھے فارغ ہوئے تو گویا یہ مقام ایسا تھا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کمال عناد اور سرکشی اون کافروں کی دیکھکر ایسا ہو کہ پند و نصیحت کرنا موقوف کریں
اور اس تمام وعظ و نصیحت کو بیفایدہ سمجھیں اسواسطے تاکید اس امر کی منظور ہوئی اور تسلی
ایکی خاطر مبارک کی ضرور پڑی تو ارشاد فرمایا فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ
پس نصیحت کر نہیں ہے تو مگر نصیحت کرنیوالا نہیں ہے تو انپر اتالیق اور داروغہ کہ ہرگز ذکر
خفگی راہ سے بیراہ ہونے دے اور دلوں میں اونکی حق بات کو زور سے ڈالدے کیونکہ یہ کام
مقلب القلوب اور دلوں کے مالک کا ہے بشر کا مقدور نہیں ۱۲ عزیزی ۱۲

فَذَكِّرْ اَنْفَاءَ لِتَرَتُّبِ الْاَمْرِ بِالتَّذْكِيْرِ عَلٰى مَا يُنْبِئُ عَنْهُ الْاِنْكَارُ السَّابِقُ
مِنْ عَدَمِ النَّظَرِ اَيْ فَاقْتَصِرْ عَلَى التَّذْكِيْرِ وَلَا تُلِحَّ عَلَيْهِمْ وَلَا يُهِمَّنَّكَ اَنَّهُمْ لَا يَنْظُرُوْنَ
وَلَا يَتَذَكَّرُوْنَ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ تَعْلِيْلٌ لِلْاَمْرِ بِمَا اُمِرَ بِهٖ اَيْ مُبَلِّغٌ وَاِنَّمَا الْهِدَايَةُ وَالتَّوْفِيْقُ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ اَيْ لَسْتَ بِمُسَلَّطٍ عَلَيْهِمْ تُجْبِرُهُمْ عَلٰى مَا تُرِيْدُ
کقولہ تعالیٰ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ اور اکثر قراء نے پڑھا ہے بمصیطر کو ساتھ صاد کے بنا بر
تنبیہ کے واسطے مناسبت ط کے بعد صاد کے اور پڑھا گیا ہے ساتھ سین کے اور یہ اصل ہے اور ساتھ
اشمام کی اور معنی مصیطر اور مسیطر کے مسلط ہونا اوپر ایک شے کے ہے ۱۲ روح البیان
لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ بِمُسَلَّطٍ فَتَقْتُلَهُمْ وَتُكْرِهَهُمْ عَلَى الْاِيْمَانِ
نَسَخَتْهَا آيَةُ الْقِتَالِ ۱۲ معالم اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ مگر اوس شخص کو کہ جسنے
مونہہ پھیرا تیری نصیحت سے اور کفر اختیار کیا اور انکار تیری رسالت کا کیا اب معاملہ اوسکا
خدا سے ہے فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۱۲ پس عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ وہ عذاب کہ
بہت بڑا ہے دوسرے گنہگاروں کے عذاب سے جنہوں نے کفر نہیں کیا ۱۲ عزیزی مد

ع

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ تحقیق ہماری ہی طرف ہے پھرانا اونکا ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝
پھر مقرر ہماری ہی اوپر ہے حساب اونکے گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور انواع کفر اور عناد کا کہ موافق اوسکی جزا
اور سزا ہوینگے پھر جو شخص کہ روگردانی اور کفر میں سخت ہے تکلیف اور عذاب اوسپر زیادہ ہے
وَالْعِيَاذُ بِاللهِ مِنْهُ پس إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ کی آیت میں اشارہ برزخکے
احوال کی طرف ہے کہ بعد موت کے بلا فاصلہ روبرو آنیوالا ہے اور آیت میں ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا
حِسَابَهُمْ کے اشارہ ہے قیامت کے دنکے معاملہ کی طرف کہ بعد مدت دراز کی ظاہر ہوگا اسلیے کہ
کلمہ ثم کا دلالت تراخی اور مہلت دراز پر کرتا ہے ۝ عزیزی ۝ قوله تعالى

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ تعليل لتعذيبه تعالى بالعذاب الاكبر يقال آب يؤوب
اوبا وايابا رجع اى ان الينا رجوعهم بالموت والبعث لا الى احد سوانا لا استقلالا
ولا اشتراكا ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ فى المحشر لا على غيرنا فنحن
نحاسبهم على النقير والقطمير من نياتهم واعمالهم وثم للتراخى فى الرتبة
لا فى الزمان فان الترتب الزمانى بين ايابهم وحسابهم لا بين كون ايابهم الى الله
تعالى وحسابهم عليه تعالى فانهما امران مستمران قال عمر بن الخطاب
رضى الله تعالى عنه حاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا وزنوا قبل ان توزنوا
وتزينوا للعرض الاكبر على الله تعالى يومئذ تعرضون لا تخفى منكم خافية
انما خف الحساب فى الآخرة على قوم حاسبوا انفسهم فى الدنيا وثقلت موازين
قوم فى الآخرة وزنوا نفوسهم فى الدنيا ومحاسبة النفس تكون بالورع
وموازنتها تكون بمشاهدة عين اليقين والتزين للعرض يكون بمخافة
الملك الاكبر وعن على رضى الله تعالى عنه اما بعد فان المرء يسره
درك ما لم يكن ليفوته ويسوءه فوت ما لم يكن ليدركه فما نالك
من الدنيا على تكثرته فرحا وما فاتك منها فلا تتبع اثره اسفا وليكن
سرورك لما قدمت واسفك على ما خلفت وشغلك لآخرتك
وهمك فى ما بعد الموت وفى الحديث ثلاث من كن فيه استكمل
ايمانه لا يخاف فى الله لومة لائم ولا يرائى بشئ من عمله واذا عرض له
امران احدهما للدنيا والآخر للآخرة آثر الآخرة على الدنيا
روح البيان عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم من قرأ
سورة الغاشية حاسبه الله تعالى حسابا يسيرا بيضاوى ۝ وعن جابر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها عصموا منى
دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله ثم قرأ انما انت مذكر لست عليهم بمصيطر هذا حديث حسن صحيح ترمذى

والله اعلم بالصواب

سورۃ الفجر

یہہ سورہ مکی ہے اسمین تیس آیتین اور ایکسو ننیتیس کلمہ اور پانچسو ستانوین حرف ہین اور اسکی ربط کی وجہ
هَلْ اَتٰىكَ سے یہہ ہے کہ اوس سورہ مین قیامت اور بہشت اور دوزخ اور ثواب اور عذاب کا
ذکر ہے اور آدمیونکی دو قسم جانیکا بہشتی اور دوزخکی اور ظاہر ہونا برائی اور بہلائی کی نشانیونکا چہرونپر
اور اس سورہ مین بہی اسی مضمونکا بیان ہے اور اوس سورہ مین لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ بہلائی والونکے
حقمین فرمایا ہے اور اس سورہ مین رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور اوس سورہ مین فَيُعَذِّبُهُ
اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ کافرونکے حقمین ارشاد ہوا ہے اور اس سورہ مین فَيَوْمَئِذٍ لَّا
يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ ارشاد ہوا اور یہہ دونون مضمون آپسمین قریب ہین اور نازل ہونا
اس سورہ کا دفع کرنیکو ایک شبہہ کی ہوا ہے جو اکثر ملحدون اور زندیقون کے خیالمین گذرتا ہے
اور اس شبہہ پر مقابلہ انبیاؤن اور واعظونسے کرتے ہین اور حاصل اس شبہہ کا یہہ ہے کہ حق تعالی
کو بندونکی نہ گناہ کی پرواہ ہے نہ نیکی کی اور یہہ جو انبیاء اور وعظ کہتے ہین کہ دنیا کی پیدایش
کے بعد از سر نو ایک اور عالم پیدا ہوگا کہ حشر اور نشر اور سوال اور جواب اور بدلا دینا اوسمین ہوگا تو
اس بات کی کچہہ اصل نہین ہے کہ اللہ تعالی بنی آدم کی سب ہی پہلے کامونسے خبردار ہے اور ہر شخص کو
اوسکی کام کی سزا اور جزا دینے پر بہی قادر ہے اگر طاعتونسے خوش ہوتا اور گناہونسے ناخوش تو
کسواسطے نیکونکو نعمتونسے نوازش نہین کرتا اور بدکارونکو گناہونکے بدلے عذابمین گرفتار نہین
کرتا پس تاخیر کرنا جزا دینے مین اور انتظار کرنا قیامت کی دنکا یا تو اسواسطے ہے کہ اب اوسکو نیکی بدیکو
کامونپر اطلاع نہین یا اس سببسے ہے کہ اسوقت بدلا لینیکی طاقت نہین رکہتا او یہہ دونون
باتین اوسکی ذات پاک کیطرف متصور نہین ہوسکتی ہین پس معلوم ہوا کہ بدلا نیک اور بد کا اوسکو
منظور نہین ہے اور جو کچہہ کہ کرتا ہے سو اسی دنیا مین...... کرتا ہے مگر بے پرواہی کیطورسے کسیکو
دولت و حشمت دیکر معزز اور مکرم کر دیتا ہے اور کسیکو دکہہ درد محنت مشقت مین ڈالکر ذلیل کرتا ہے
سو جواب اس شبہہ کا یہہ ہے کہ حق تعالی باوجود اپنے کمال علم اور قدرت کے حکیم مطلق بہی ہے
اور حکمت اوسکی چاہتی ہے کہ ہر شخص کی سزا اور جزا پہونچانے کے واسطے قیامت کا انتظار کیا چاہیے
اور تفصیل اس اجمالکی یہہ ہے کہ آدمی کو تین حال ہین اول تو دنیا کا حال کہ اوسمین طرح طرحکی
حاجتونمین گرفتار ہے اور قسم قسم کے علاقے قرابت اور دوستی اور ہمسائگی کے مخلوق سے رکہتا ہے
اور مکلف طاعت اور بندگی کا بہی ہے اور مشغول ہے آخرتکے توشہ حاصل کرنیمین اور اپنی پونجی
کے بڑہانیمین فائدونسے دوسرا حال برزخکا ہے کہ مرنیکے بعد وہان رہتا ہے اور ان شغلونسے
فارغ ہوتا ہے لیکن جو کچہہ کہ بہائی بند یار آشنا اور مرید اپنی طرفسے یا اوسکے کہنے سے اوسکے واسطے
دنیا مین کرتے ہین اوسکا ثواب اوسکو ملتا ہے اور اوسکے نامہ اعمال مین لکہا جاتا ہے تو گویا کہ ابہی
وہ خود دار العمل یعنی دنیا مین ہے اور یہہ بہی ہے کہ برزخمین جمع ہونا حقدارونکا کہ دنیا مین اونسے
طرح طرحکے معاملہ نیکی اور بدی کے کئے تہے ممکن نہین اسواسطے کہ ہر شخص کی موت اپنے وقت پر

مقرر ہے پہر انفصال کرنا معاملونکا بغیر حاضر ہونے حقدارونکی عدالت کے خلاف ہے تیسرا حال
آخرتکا کہ ہرگز کسیطرحکا عمل اور شغل وہان نہوگا اور بنی نوع اور اوسکی تابعدار اور رشتہ دار سب وہان حاضر
ہونگے اور جو کچہہ کہ اوسنے خود کیا تہا یا دوسرونے اوسکی واسطے اوسکے کہنے سے کیا تہا سب اوسکو پہونچ
چکا اور جمع ہوگیا اب آیندہ کو کسی اور چیز کے آنے کی امید بسبب منقطع ہونے نوع انسانی کے نہی ہیں
حکمت ہرگز ایسا تکو تقاضا نہین کرتی ہے کہ اوسکو دنیا کی حالمین سزا دیجاوے واسطے کہ وہ ابہی
کام مین مشغول ہے اور اوسکی عمر کی مدت کہ اوسکی پونجی کے قائم مقام ہے ہنوز بالکل اوسکے ہاتہہ
مین نہین آئی ہے اور اپنے گذرے ہوئی عمر کے جمع خرچ کو برابر نہین کیا ہے اگر اوسکو اسحالت مین
جزا او سزا مین گرفتار کرین تو وہ جواب مین البتہ کہیگا کہ ابہی مجکو فرصت دینا چاہیے کہ مین اپنی
عمر پوری کرون اور جو جو تقصیرین کہ مجہسے ابتداے جوانی مین ناتجربہ کی مین ہوگئی ہین اونکا بدلا
آخر عمر مین ادا کرون اور تجارونکا بہی یہی معمول ہے جب کسی گماشتہ کو تجارتکے واسطے کسیطرف بہیجتے
ہین تو اوسکو مہلت دیتے ہین کہ چند مدت اپنی راے کی موافق لین دین کرے اور اگر ایک
معاملہ مین کچہہ کہو بیٹہا اور نقصان کیا تو بہی نہین بولتے کہ شاید دوسرے سودے مین کما لیگا اسیطرح
عالم برزخ مین بہی جزا دینا حکمت کے خلاف ہے اسواسطے کہ ابہی نیکیان اور نتیجے ہر آدمی کے
عملون کے اوسکے بنی نوع کے باقی رہنی کے سبب اوسکو چلے آتی ہین پس گویا کہ ابہی جمع خرچ
اوسکا برابر نہین ہوا اور حقکی لینے دینے والے بہی ابہی جمع نہین ہوے ہین کہ معلوم
ہووے کہ اوسکا حق کسپر ہے اور اوسپر کسکا حق ہے اور کونسا حقدار اپنا حق معاف کرتا ہے اور
کونسا طلب کرتا ہے پس چار و ناچار بدلا لینے کے واسطے قائم ہونا آخرتکا مقرر ہوا اور
اوسوقت کے آنے تک حق تعالے بندون کے خیر و شر کے اعمالونکو دیکہتا ہے سو یہہ ہرگز غفلت کے سببسے
نہین ہے اور انّ ربّک لبالمرصاد کے یہی معنے ہین اور اسی مضمون کو اس سورہ مین کئی قسمو
ساتہہ تاکید سے ارشاد کیا ہے اور اس سورہکا نام سورۃ الفجر اسواسطے رکھا ہے کہ اول قسم فجر کی
کہائی ہے اور فجر بکمال مشابہت رکہتی ہے قیامت کے دن سے کہ تمام رات لوگ اوسکے آنیکا
انتظار کرتے ہین اور جب فجر ہوتی ہے تو گویا ایسا ہوتا ہے کہ مرنیکے بعد پہر جی اوٹھے اور
بازار اور رستے اور دربار لوگون سے بہر جاتے ہین اور جن کامونکے انتظار مین تمام شب گذاری تہی
وہ کام سرانجام کو پہونچے اور جو ان قسمون مین بیان ہے انتظار کرنیکا کامونکے واسطے کہ
یہہ ہر انسان کی عادت ہے اور فجر اسباتکی ثابت کرنیکی اول دلیل ہے تو اس سورہ کو اس
نام سے موسوم کیا ۂ عزیزی ۂ بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَالْفَجْرِ قسم کہاتا ہون مین فجر کے وقت کی کہ اکثر لوگ اپنے کام کاج کرنے کے واسطے اوسکا
انتظار کرتے ہین اور باوجود کام کی ضرورت کے فجر کے آنے کی واسطے تاخیر کرتے ہین پرند جانور اپنے
گہوسلون مین رزق کی تلاش کیواسطے بہوکے پیاسے اوسکا انتظار کرنے مین اور چرنے والے

جانور بھی چرنے جانے کو اوسکے منتظر رہتے ہین اور درباری لوگ اپنے عرض و معروض کے واسطے اور محکمے والے اپنے جھگڑے قضیے فیصلہ کرانے کو اور اہل حرفہ اور بازاری لوگ اپنے کاروبار کے واسطے اور کھیتی کرنے والے جوتنے بونے کو اور مسافر چلنے کے لیے اوس کے منتظر رہتے ہین اور تمام کہ روشنی اور اوجالے سے متعلق ہین وہ سب فجر کے ہونے پر موقوف ہین اور بعضے فجر کو اور بھی زیادہ خصوصیتین ہین کہ بہت سے مخلوق اپنی اوقات اوسکی انتظار مین کاٹتے ہے جیسے عرفہ کے اور نحر کے روز کے فجر حاجیون کے واسطے کہ تمام سال اسدن کے آرزو مین گذارتے ہین اور مہینوں اور برسون کی راہ سے چلکر اسدن کے واسطے اس متبرک مکانمین اپنے تئین پہنچاتے ہین اور صبح کی نماز بھی اوسی وقت مین ہے اور جو فرشتے کہ بندوں کے محافظت کے واسطے مقرر ہین اور صبح و شام اپنے اپنے پاس سے آتے جاتے ہین اوس وقت وے دونون چوکیان آنے اور جانے کی جمع ہوتی ہین اور اوس وقت کے نماز کا انتظار کرتے ہین اور اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے کہ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ یعنی جس شخص نے پڑھی نماز فجر کی تو اوسدن اللہ کے ذمے مین داخل ہوا اور سورۂ اسرا مین واقع ہوا ہے اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا یعنی فجر کی قرات حضور مین ہوتی ہے اور حدیث شریف مین اس کی تفسیر فرمائی ہے کہ رات اور دن کے فرشتے اس وقت حاضر ہوتے ہین اور انکے حضور کے سبب سے زیادت برکات اور انوار کے ہوتی ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جو کچھہ انتظار مخلوق کو اپنے کاروبار مین فجر کے آنے کا ہوتا ہے سو ظاہر ہے کہ دردمند تمام رات اس امید پر دکھہ درد سے گذارتے ہین کہ صبح کو طبیب کے پاس جاکر اپنا حال بیان کرینگے اور دوا پوچھینگے اور فقیر مسکین تمام رات بھوکے پیٹ سے گذارتے ہین اس توقع پر کہ صبح کو امیرون اور دنیا دارون کے دروازون پر جاکر کچھہ مانگ لاوینگے اور اپنے بچے بالونکے ساتھہ اوقات بسری کرینگے اسیطرح سارے بنی آدم اپنی حاجتون کو صبح کے نکلنے پر موقوف رکھتے ہین پس دیر کرنا کامونمین باوجود ضرورت اور قدرت کے ایک وقت کے انتظار کیواسطے حکمت الہی نے اوسوقت کو اوس کام کیواسطے مقرر کیا ہے انسان کی عادت ہے تو اسی قیاس پر جزا کے مقدمہ مین تاخیر کو قیامت کے آنے کے انتظار پر سمجھہ لیا چاہیے ۞ **عزیزی ۞**

مسد و غیرہ ۞ وَالْفَجْرِ اقسم اللہ عزوجل بالفجر روی ابوصالح عن ابن عباس قال ھو انفجار الصبح کل یوم وھو قول عکرمۃ وقال عطیۃ عنہ صلوۃ الصبح وقال قتادۃ ھو فجر اول یوم من المحرم یتفجر منہ السنۃ وقال الضحاک فجر یعنی الحجۃ لانہ قرن بہ اللیالی العشرۃ ۞ معالم ۞ وَالْفَجْرِ قال فی کشف الاسرار لما کان العرب اکثر خلق اللہ قسما فی کلامھم جاء القرآن علی عادتھم فی القسم والفجر فجران مستطیل کذنب السرحان وھو الکاذب ولا یتعلق بہ حکم و مستطیر وھو الصادق الذی یتعلق بہ الصوم والصلوۃ اقسم اللہ بالفجر الذی ھو اول وقت ظہور الضوء الشمس فی جانب المشرق کما اقسم بالصبح حیث

حیث قال والصبح اذا تنفس لما یحصل بہ من انقضاء اللیل بظہور الضوء وانتشار الناس وسائر الحیوانات من الطیور والوحوش فی طلب الارزاق وذلک مشاکل لنشور الموتی وفیہ عبرۃ عظیمۃ لمن تأمل و قال الکاشفی سوگند بصبح عرفہ لانہ یوم شریف یتوجہ فیہ الحجاج الی جبل عرفات وفی الحدیث الصحیح عرفۃ یعنی صباح روز عرفہ کہ مخطاتی وودعا و نیاز حاجیان در انست و صباح یوم النحر لانہ یوم عظیم ایضا ویقع فیہ الطواف المفروض والحلق والرمی ویروی ان یوم النحر یوم الحج الاکبر و بقولی مراد روز اول محرم ست کہ سال از و منفجر میشود یا بامداد آدینہ کہ حج مسکینانست و در تبیان آوردہ کہ اشارتست بانفجار آب از اصابع حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در روز طائف وغیر آن گفتہ اند انفجار ناقہ صالح علیہ السلام از صخرہ یا انفجار آب از حجر موسے علیہ السلام یا انفجار از سحاب یا روان شدن اشک ندامت از دیدۂ عاصیان ؎ بران از دو سر چشمۂ دیدہ جوے ؛ ودوالابشی طاری از خود بشوے ؛ روح البیان ﴿ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴾ اور قسم کھاتا ہون مین اون دس راتون کی کہ بہت بزرگ اور متبرک ہین کہ لوگ تمام سال اونکے آنیکے انتظار مین گذارتے ہین اور کاروبار کو اونکے آنے پر موقوف رکھتے ہین اور وہ دس راتین تین قسم پر ہین آول تو دس راتین ذی الحجہ کے مہینے کی اول کی کہ سب حاجی لوگ اطراف وجوانب سے اون دس راتون مین مکہ معظمہ کے شہر مین یا قریب اوسکے گرد نواح مین حج وطواف کے بجالانے کو جمع ہوتی ہین اور ابتدا جمع ہونے کی شب اول سے ہوتی ہے اور انتہا اسکے دسوین رات کو ہوتی ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ دنون مین سے کوئی دن اس مرتبے کا نہین ہے کہ اوس مین عمل صالح بہتر اور فضل ہو ذی الحجہ کے دس دنون سے کہ ہر روزہ اون دس روز کے روزون مین سے ایک برس کے روزون کے برابر ہے ثواب مین اور عبادت ہر رات کی اون راتون مین سے شب قدر کی عبادت سے دس گنی ہے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ عمل نیک مین بہت پیارا ہو طرف اللہ کے اس دس دنون سے کہ دہیا تیز عید کا ہے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے کہ غیر ان ایام مین واقع ہو بہت پیارا ہے طرف خدا کے فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے یعنی وہ بہی اندنون کے اعمال کی برابر نہین مگر جہاد اوس شخص کا کہ نکلا ساتہہ ذات اپنے کے اور مال اپنے کے پس نہ پہرا ساتہہ کسی چیز کے نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان و مال سب اوس کام آوین تو البتہ افضل و محبوب تر ہے ان دنون کے اعمال سے اسلیے کہ ثواب ملتا ہے بقدر مشقت کے اور شاید کہ مراد یہہ ہے کہ نیک عمل کرنے اندنون مین بہت محبوب ہین سوا اعمال رمضان کے اور دنون کے اعمال سے یا یہہ کہ رمضان شریف کے اعمال محبوب تر ہین باعتبار فرض روزون اور لیلۃ القدر ہونے کے اسمین اور اعمال اس دہی کے محبوب تر ہین باعتبار ہونے عرفہ کے اور افعال حج کے اسمین ﴿ ط ع ﴾ و مولانا قال

کہ وقت صبح ... واقسم بصباح

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیہا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منہا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منہا بقیام لیلۃ القدر ٭ رواہ الترمذی وابن ماجہ ٭ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ کے عبادت کرنی اسمین دس دن ذی الحجہ کے سے برابر کیجاتے ہین روزے ہر دن کے انمین سے ساتھہ روزوں برس دن کے اور قیام ہر شب کا انمین سے برابر ہے قیام شب قدر کی نقل کیے یہہ ٭ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ٭ یعنی عبادت کرنی اس دہے مین محبوب ہے عبادت کرنے سے اور دنون مین جو عبادت کہ ہو خصوصًا قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر اور علو نسب ہے اور روزے ہر دن کی الخ ٭ یعنی اول ذی الحجہ سے عرفہ تک ٭ ع ٭ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئًا وفی راویۃ فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا رواہ مسلم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے اول دہیا یعنی عشرہ عید کا اور ارادہ کرے بعضا تم مین کا یہہ کہ قربانی کرے پس نہ دور کرے بال اپنے اور ناخن اپنے ذرہ بہی اور ایک روایت مین ہے کہ پس نہ لیوے بال اور نہ ترشوا وے ناخن نقل کیے یہہ مسلم نے ٭ ف ٭ بال وغیرہ لینے کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والونکے ساتھہ اور نہین اس مین تنزیہی ہے پس نہ لینا بالون وغیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک اولا ہے اور امام شافعی رح کے نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہے ٭ ع ٭ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امرت بیوم الاضحی عیدًا جعل اللہ لہذہ الامۃ قال لہ رجل یا رسول اللہ ارأیت ان لم اجد الا منیحۃ انثی افاضحی بہا قال لا ولکن خذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند اللہ رواہ ابو داؤد والنسائی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا مین بیچ دن قربانی کے یہہ کہ ٹہراؤن اسکو عید مقرر کیا اسکو اللہ نے واسطے اس امت کے عرض کیا حضرت سے ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجہکو اگر نپاؤن مین مگر منیحہ مادہ کیا پس قربانی کرون مین اسکو فرمایا نہین ولیکن یہہ بال اپنے اور ناخن اپنے اور کترو لبین اپنی اور مونڈ اپنے بال زیر ناف کے پس یہہ پوری قربانی تیری ہے نزدیک اللہ کے نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے ٭ ف ٭ یعنی قربانیکا سا ثواب ملیگا اور منیحہ مشتق ہے منح سے بمعنی عطا کی عرب مین عادت تہی کہ اونٹنی وغیرہ دودہ والی محتاجونکو دیتے تہے کہ ساتھہ دودہ اور پشم اور بچون اوسکے کی فائدہ اوٹہاوین وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی کے پہیر دین اسکو منیحہ کہتے تہے پس اوس شخص کے پاس اسطرحکا جانور تہا اوسنے اجازت اسکی قربانی کی چاہی حضرت نے اوسکو منع فرمایا اسلیے کہ اوسکے

پاس کوئی چیز سوائے اوسکے نہیں کہ نفع اوٹہاتا ہمسایہ اوسکے پہر ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ قربانی واجب ہے مگر عاجز پر نہیں اور اسی لیے کہا ہے ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہے
قربانی یہانتک کہ تنگدست پر بہی اور جمہور کے نزدیک تنگدست پر مستحب ہے کرنا قربانیکا اور کہا
ابو حنیفہ رحمہ نے کہ نہیں واجب ہے مگر اوسپر کہ مالک ہو نصابکا اور بیان نصابکا کتب فقہ میں
دیکہنا چاہئے اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہے ؏ ۶ ؏ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِہْرَاقِ
الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِہَا وَاَشْعَارِہَا وَاَظْلَافِہَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ
بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِہَا نَفْسًا رواہ الترمذی وابن ماجہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ بہت محبوب
ہو طرف اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتھ
سینگوں اور بالوں اور کہروں اپنے کے اور تحقیق خون قربانیکا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الہی میں
پہلے اس سے کہ گرے زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنے ذبح کے پس خوش کرو ساتھہ اوسکے نفسوں
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ؏ ف ؏ کہا زین العرب نے کہ معنے یہہ ہیں
کہ افضل عبادت کا بیچ دن عید کے بہانا خون قربانیکا ہے اور وہ آویگی دن قیامت کے جیسا کہ
تہی دنیا میں بغیر نقصان کسی چیز کے تا کہ ہو بدلا قربانی کا ہر عضو کا اور سواری ہووے اوسکو
پلصراط پر انتہی یا معنے یہہ ہیں کہ آوینگے قربانی میزان اعمال میں اور گران کریگی اوسکو اور
خوش کرو یعنی جب جانا تمنے کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہے اوسکو اور دیتا ہے اوسپر ثواب بہت پس چاہیے
کہ ہوں نفس تمہارے ساتھہ قربانی کے خوش نہ کراہیت کرنے والے واسطے اوسکے ؏ ۶ ح ؏
قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللّٰہِ مَا ہٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرٰہِیْمَ
علیہ السلام قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْہَا یا رسول اللہ قال بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قالوا فالصُّوْفُ یا رسول اللہ
قال بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ رواہ احمد کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رسول
خدا کے کیا ہے یہہ قربانی کرنی فرمایا طریقہ ہے تمہارے باپ ابراہیم کا اونپر سلام ہووے کہا صحابہ
نے پس کیا ثواب ہے واسطے ہمارے بیچ اوسکے اے رسول خدا کے فرمایا بدلہ ہر بال کے نیکی یعنی گائے اور
بکری کے قربانی کرنے میں کہ اونکے بال ہوتے ہیں عرض کیا صحابہ نے پس پشم کے اے رسول خدا کے
یعنی دنبہ اور بہیڑ اور اونٹ کی پشم کے لیے کیا ثواب ہے فرمایا بدلہ ہر بال کے پشم میں سے ایک نیکی ہے
نقل کی یہہ احمد نے اِنَّ اللّٰہَ یُبَاہِیْ مَلٰٓئِکَتَہٗ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ بِاَہْلِ عَرَفَۃَ یَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰی
عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا رواہ احمد تحقیق اللہ تعالی فخر کرتا ہے اپنے فرشتوں سے بعد دوپہر عرفہ کے
ساتھہ عرفہ والوں کے فرماتا ہے دیکہو میرے بندوں کی طرف کہ آئی ہیں میرے یہاں پراگندہ سر غبار
آلودہ نقل کی یہہ احمد نے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ

لِسَانَهٗ وَسَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهٗ مِنْ عَرَفَةَ اِلٰى عَرَفَةَ رواه البیہقی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے محفوظ رکہا اپنی زبان کو اور کانونکو اور بینائی کو دن عرفہ کے بخشے جاتے ہیں
اوسکے گناہ اگلے عرفہ سے اگلے عرفہ تک نقل کی یہہ بیہقی نے **ف** یعنی جسنے زبانکو محفوظ رکہا
گناہ کی باتون سے مانند جہوٹ وغیبت وغیرہ کے اور کانونکو محفوظ رکہا سننے جہوٹ اور مزامیر
وغیرہ بری باتون سے اور آنکہہ کو دیکہنے اجنبی اور گناہ کی چیز دیکہنے وہ ثواب مذکور پاتا ہے
۵۶ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَى اللَّيَالِيَ الْاَرْبَعَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةُ التَّرْوِيَةِ
وَلَيْلَةُ عَرَفَةَ وَلَيْلَةُ النَّحْرِ وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ رواه ابن عساکر
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے شب بیداری کی چار رات مین واجب ہوئی اوسکے لیے جنت
یا مغفرت شب آٹہوین ذیحجہ اور رات عرفہ کی اور رات عید قربان کی اور رات فطر کی نقل کی یہہ ابن
عساکر نے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَا لَيْلَةَ الْفِطْرِ وَلَيْلَةَ النَّحْرِ لَمْ يَمُتْ
قَلْبُهٗ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ رواه طبرانی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے شب بیداری کی رات عید الفطر مین
اور رات عید قربانمین نہین مریگا دل اوسکا اوسدن کہ مرینگے دل یعنی قیامت کو ہول وحشت
وہان کی سے امن مین ہوگا نقل کی یہہ طبرانی نے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رواه الترمذی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
بہترین دعاؤن دعا دن عرفہ کے ہے اور بہترین اوس چیز کا کہ کہا مین نے اور نبیون نے پہلے مجہسے
لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر نقل کی
یہہ ترمذی نے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ كَفَّارَةُ سَنَةٍ وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ
رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روزہ قبل عید کی آٹہوین کا کفارہ ہے
ایک برس کے گناہونکا اور روزہ دن عرفہ کا کفارہ ہے دو برس کے گناہونکا نقل کی یہہ ابو الشیخ نے
بیچ کتاب ثواب کے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ اَلْفِ يَوْمٍ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روزہ دن عرفہ کا مانند روزہ ہزار دن کے ہے نقل
کی یہہ بیہقی نے **ف** بموجب اس حدیث شریف کے اگر عرفہ کے روزےکو ہزاری روزہ
کہا جاوے تو بجا ہے کذا فی رسالہ فضائل عشرہ ذی الحجہ دوسرا رمضان مبارک کے آخر کا دہا
کہ عابد لوگ اعتکاف کی سنت ادا کرنیکو اور لیلۃ القدر کی برکات حاصل کرنیکو تمام سال اوسکے
انتظار مین کاٹتے ہین اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ جب یہہ دہا داخل ہوتا تہا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گہر کو چہوڑ کے کمر چست باندہ کے مسجد مین اعتکاف بیٹہتے تہے اور
اپنے اہل وعیال کو شب بیداری مین اپنے شریک کرتے تہے اور محنت اور کوشش بڑی درجے
کی کرتے تہے تیسرا محرم کے اول کا دہا کہ شہدائے کربلا کی کربت اور غربت کے دن ہین

اور صبر اور رنج کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین کہینچا ہے اوسکا ثواب اونکی ارواح مقدس پر اوس حصے مین نازل ہوتا ہے
اور ضال اور بدعتی لوگ اپنی جہالت کی راہ سے قایم کرنیکو رسومات غم الم کی مانند سینہ زنی اور کتاب خوانی
اور تصویر سازی اور نوبت نوازی کیواسطے تمام سال اوس دہی کا انتظار کرتے ہین اور بعضے مفسرون نے
ان دس راتونکو تمام سال مین سے متفرق لیا ہے کہتے ہین کہ پانچ راتین طاق رمضان مبارک کی آخر دہے
کی کہ اونمین سطمنہ لیلۃ القدر کی ہر کا نکا ہے اور ایک رات عید الفطر کی اور ایک عرفہ کی اور ایک عید النحر
کی اور ایک معراجکی رات یعنی ستائیسوین رجب کی اور ایک شب برات کی مراد ہین واللہ اعلم
عــزیزی اور واضح ہو کہ ہر قسم کو اس سورے مین معرف بالام لائی ہین اور لَيَالٍ عَشْرٍ کو
منکر فرمایا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ ان دس راتونکی تعظیم کا سبب پوشیدہ تہا اسواسطے نکرہ لائی تاکہ
یہہ تنکیر ان دس راتونکی تعظیم پر دلالت کرے برخلاف دوسری قسمون کے کہ اونکی عظمت کی وجہ
ظاہر و باہر ہے اور یہہ بہی ہے کہ لیالِ عشر کا احتمال چار طور پر ہے چنانچہ مذکور ہوا واسطے فائدہ ابہام
اور شیوع کے اونکو نکرہ فرمایا ہے کہ سب احتمالونکی گنجایش ہوسکے عزیزی وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ
اور قسم ہے جفت اور طاق کی کہ شامل اور محیط ہے تمام عددونکو اسواسطے کہ کوئی عدد ان دو قسمون سے
باہر نہین ہوسکتا اور تمام معدودات بلکہ جمیع موجودات کو شامل ہے اور انسانکو جیسے وقت کا انتظار کرنا
اپنے کاروبار کے واسطے جبلی ہے اسیطرح سے جفت اور طاق عدد و نکا بہی اپنے معاملات اور لین دین مین
جبلی ہے جیسیکہ حاملہ کو وضع حمل مین نو ۹ مہینے کا انتظار کہینچا چاہیے کہ طاق ہے اور بچہ کے دودہ چہوڑانے
مین دو برسکا انتظار کرنا چاہیے کہ جفت ہے اور مکتب مین بٹہانیکو لڑکیکیلیے انتظار چار برسکا اور نماز کے
سکہلانیکے واسطے سات برسکا اور روزہ کی تعلیم کیواسطے دس برسکا اور بلوغ اور نکاح کیواسطے پندرہ
برسکا انتظار چاہیے کرنا اور اسیطرح سے مہینے کی تاریخونمین کاروبار کیواسطے جفت اور طاق کا انتظار
کرتے ہین اور شمسی سال کے پورا کرنیکو انتظار بارہ برجونکا اور قمری سال کے واسطے انتظار بارہ مہینونکا
کرتے ہین اور ہفتہ پورا کرنیکو انتظار سات روزکا اور تمام کرنے مین مہینے کے انتظار تیس یا انتیس روزکا
اور دوگانہ اور چارگانہ نماز ونمین ابتدائے تکبیر سے سلام پہیرنے تک انتظار دو یا چار رکعت کا ہوتا ہے
اور سہ گانہ نماز مین انتظار تین رکعت کا کرتے ہین اور اسیطرح سے تمام امور شرعی اور عرفیہ مین
انتظار جفت اور طاق کا معمول مروج ہے اور بعضے مفسرین نے لکہا ہے کہ مراد جفت سے خلق ہے
اسواسطے کہ ہر چیز کو مخلوقات مین کی دوسری چیز کے ساتہہ ذکر کرتے ہین اور شریک کردیتے ہین جیسے آسمان
اور زمین دن اور رات اندہیرا اور اوجالا اور نر اور مادہ اور مراد طاق سے حضرت حق کی ذات پاک
ہے کہ کوئی چیز اوسکی برابر نہین اور بعضون نے لکہا ہے کہ مراد شفع سے خلق کی صفات ہے کہ اپنے مقابل
اور اضداد سے ملی ہوئی ہے جیسے علم اور جہل اور قدرت اور عجز اور حیات اور موت اور عزت اور
ذلت اور قوت اور ضعف اور وتر سے مراد صفات حق کی ہے کہ وجود ہے بے عدم اور قدرت ہے بغیر عجز کے
اور علم ہے بغیر جہل کے اور حیات ہے بغیر موت کے اور عزت ہے بغیر ذلت کے اور قوت ہے بغیر ضعف کے

اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ شفع سے مراد دوگانہ نماز ہے اور وتر سے مراد ثلاثہ نماز ہے یہ
تفسیر عمران بن حصین کی ہے بروایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد
جفت سے جنت کے درجے اور آٹھ دروازے ہیں اور طاق سے مراد دوزخ کے ساتوں طبقے اور اوسکے
دروازے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جفت بارہ[۱۲] برج ہیں اور طاق سات ستارے یعنی ستاروں
کے آنے کے پہرنے سے اون برجوں میں طرح طرح کی وضعیں اور قسم قسم کی تغیریں عالم میں نمودار ہوتے
ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد جفت سے وہ چاند ہے کہ پورے تیس[۳۰] روز میں نکلتا ہے اور طاق سے
مراد وہ چاند ہے کہ انتیس[۲۹] روز میں نمود ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد جفت سے دو سجدے ہیں
ہر رکعت میں اور مراد طاق سے ایک رکوع ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد جفت سے وہ بارہ چشمے ہیں
کہ موسے علیہ السلام کی لاٹھی کے مارنے سے ایک پتھر میں سے جاری ہوئے تھے اور مراد طاق سے وہ
نو معجزے ہیں کہ فرعون کے مقابلہ میں ظاہر کئے تھے اور قرآن مجید میں بھی اشارہ ہے
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ اور ابو سعید خدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کی ہے اور مراد جفت سے عید قربان کا روز ہے کہ دسوین ذی الحجہ کی ہے اور طاق سے
مراد عرفہ کا روز ہے کہ نوین ذیحجہ کی ہے اور یہہ تفسیر لیال عشر سے بہت مناسبت رکھتی ہے
وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ اور قسم کہاتا ہوں میں رات کی جس وقت کہ اوسکی اندہیری سرایت کرتی ہے
جہان میں کہ وہ وقت بھی اون لوگوں کے انتظار کا ہے کہ جنکا کاروبار پردہ پوشی سے علاقہ رکھتا ہے
خواہ نیک ہو خواہ بد جیسے عبادت شب بیدارونکی اور عقد نکاح اور چورونکی چوری کرنا وغیرہ
ذلک پس ان پانچ قسموں سے ثابت ہوا کہ انتظار وقت اور مدت کا باوجود جمع ہونے اسباب اور ارادوں کے
کرتی ہیں اور یہہ از روے حکمت کے انسانوں کی جبلت کی موافق ہے کہ ہر نیک اور بد کام میں وقت کی
کی رعایت کرتے ہیں اور صاحب عقل کو تہوڑی سی فکر کرنے سے ان چیزوں میں معلوم ہو جاتا ہے
کہ جزا کی تاخیر کرنے میں قیامت کے روز کیا کیا حکمتیں اور فایدہ ہیں اور اسیواسطے ارشاد ہوتا ہے
هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ کیا ہے ان چیزوں میں جو بیان ہوئیں کوئی
قسم کہ کفایت کرے عقل والے کو گویا ہر قسم ان پانچوں قسموں سے عقل والیکو ثابت کرنے میں
اس بات کے کافی ہے کہ حق تعالی قیامت کے وقت کا منتظر ہے ہر نیک اور بد کی جزا اور سزا
دینے کو اور اگر کم فہموں کو کچھہ تعجب آتا ہو تو شاید اس بات پر آتا ہو کہ اوس روز اگلے پچھلے سب جمع
ہونگے اور ایک آن میں ہر ہر شخص کو جزا اور سزا دینا ایک مشکل امر ہے کیونکہ اگر ساری حشر کی
مخلوق بگڑ کہڑی ہو اور مقابلہ پر آجاوے تو اوسوقت سزا دینا انکو ہرگز ممکن نہو سکے اسیواسطے بادشاہوں نے
انبوہ کثیر کی تنبیہ دینے سے حکمت کی رو سے کنارہ کیا ہے اور حیلوں اور تدبیروں سے اول انکی
جمعیت کو بکہیر دیا ہے جب اونکا زور کم ہو گیا ہے تب حسب دلخواہ جو منظور ہوا ہے سو کیا ہے
پس اگر کارخانہ مجازات کا بہی ہر ایک گناہ گار پر جدا جدا جاری کیا جاتا تو اس اندیشے کا کہٹکا

ہوا سو حق تعالیٰ نے درمیان مین ان قسمون کے کہ ذکر کئے ہین اور اوس قسمون کے کہ جسکی
قسمین کہائی ہین کہ اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ ہے بطور جملہ معترضہ کے تین قصے اپنے مجازات کے جو
دنیا مین واقع ہوئے ہین کہ اوسمین بڑے بڑے مخلوقونکو جو نہایت قوت اور شوکت رکہتے تہے
اونے اِس بات سے ہلاکت کی نیست اور نابود کر دیا پس اوسکی قدرت کے آگے بڑی مخلوقون زور آور
کو سزا دینا کچہہ مشکل نہ سمجہنا چاہیے اور حق تعالیٰ کی قدرت کو ذو الاقتدار بادشاہون کی قدرت
قیاس نچاہیے کرنا کہ یہہ اوس سے کچہہ نسبت نہین رکہتے ہین اور اس مقام پر تین قصون کے
اختیار کرنے کے وجہ یہہ ہے کہ اگر ایک کام خلاف قیاس سے ایکبار وقوع مین آوے تو لوگ اوسکو
اتفاقات سے سمجہتے ہین اور جو مکرر سہ کرر واقع ہوئی تو معلوم کر جاتے ہین کہ یہہ کام اس شخص کے
روبرو نہایت آسان اور سبک ہے ؁ **عزیزی** ؁ آیا درین سوگند کہ یاد کردم سوگندے
پسندیدہ مرخداوند عقل را تا اعتبار کند وداند کہ سوگند لیست محقق و مؤکد وَالْحِجْر العقل لانہ
یحجر صاحبہ ای یمنعہ من التہافت فیما لا ینبغی و قال بعض الحکماء العقل
للقلب بمنزلۃ الروح للجسد فکل قلب لا عقل لہ فھو میت بمنزلۃ قلب البہائم **روح البیان**
اَلَمْ تَرَ الخ اے کیا نہ دیکہا تو نے یعنی کیا نہین جانتا جو کیا سلوک کیا تیرے پروردگار نے
...... عاد کی قوم سے جو ارم کی اولاد مین تہی وہ قوم ارم بیٹا حضرت سام بن نوح علیہ السلام
کی سو ارم کی اولاد سے عاد تہا جو عاد کی اولاد کے بڑے دراز قد تہے اور بہت زور آور ارم نے اپنے
نام شہر بسایا تہا اوس شہر کا یہہ نام ارم ہے اور عاد کی اولاد مین دو بہائی تہے ایک کا نام شداد
اور دوسرے کا نام شدید شداد بڑا ہی بادشاہ ہوا اور اوسکی عمر نو سے برس کی تہی اور اوس وقت کو
حضرت ہود نبی تہے اور اوسے نصیحت کرتے تہے تو خدا تعالیٰ کو ایک جانکر اوس کی بندگی کر
شداد نے کہا اگر مین تیرا کہا مانون تو خدا مجہے کیا دیگا حضرت ہود نے کہا کہ تجہے بہشت دیوےگا
جو ایسا ہوگا اور بہشت کی تعریف کی اوسنے کہا کہ یہہ کیا بڑی چیز ہے ایسا تو مین ہی بنا سکتا
ہون پہر حکم کیا کہ طیار کر دسو وہ طیار کیا تین سو برس مین ؁ **ترجمہ قرآن** ؁
اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ الھمزۃ للانکار وھو فی قوۃ النفی ونفی النفی اثبات
ای قد علمت باعلام اللہ تعالیٰ وبالتواتر ایضا اِرَمَ عطف بیان لعاد للایذان بانہم عاد الاولیٰ بتقدیر
مضاف ای سبط ارم او اھل ارم ذَاتِ الْعِمَادِ صفۃ لارم واللام للجنس الشامل للقلیل والکثیر
الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُھَا فِی الْبِلَادِ صفۃ اخری لارم والضمیر لھا علی انہا اسم القبیلۃ ای لم یخلق
مثلہم فی عظم الاجرام والقوۃ فی الآفاق والنواحی حیث کان طول الرجل منہم اربعمائۃ
ذراع وکان یأتی الصخرۃ العظیمۃ فیحملھا ویلقیہا علی الحیی فیہلکہم ولذا کانوا یقولون من اشد
منا قوۃ ونظیرھم فی الطیور الرخ والطیر فی جزائر الصین یکون جناحہ الواحد عشرۃ
آلاف باع یحمل حجرا فی رجلہ کالبیت العظیم ویلقیہ علی السفینۃ فی البحر **روح البیان**

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ کیا نہین دیکہا تونے کیا کیا تیرے پروردگار نے
اور دیکہنا یہان جاننے کی معنو نمین ہے اسواسطے کہ یہہ قصہ اس قدر معروف اور مشہور تہا کہ جاننا
اسکا گویا دیکہنا ہے اور لفظ ربک کا اس تمام سورۃ مین اور دوسرے سورتون مین ذات پاک کے نام
کی جانے پر مستعمل ہوا ہے اور اس لفظ کے اختیار کرنیکی وجہ اس مقام پر اور دوسرے مقامونپر
یہہ ہے کہ ربوبیت کہ متوجہ اس پیغمبر جلیل القدر کی طرف ہے جامع ہے اور ربوبیت جامع عدل و
انصاف قائم کرنا چاہتی ہے اور عدل چاہتا ہے بے انصاف اور سرکشون کی ہلاکت اور تباہی کو
عاد کے فرقے سے کہ ارم کے رہنے والے تہے اور عماد جمع ہے عمد کی جیسے جبال اور جبل کا عزیزی
واضح ہو کہ عاد دو فرقونکا نام ہے ایک عاد اولی کہ اونکو قدمیہ بہی کہتے ہین اور وہ اولاد مین عاد
بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کے تہے اور انکو عاد ارم بہی کہتے ہے کہ ارم اونکا دادا تہا اور
شہر ارم کو بہی اپنے دادا کے نام پر نام رکہا تہا اور وطن انکا عدن کے متصل تہا اور دوسرے عاد دوسرے
اور شخص کی اولاد مین کہ اوسکا نام بہی عاد تہا اور انہین عاد اولی مین کا تہا کہ احقاف کی سر زمین
مین متصل حضر موت کے وطن اختیار کیا تہا اور اوسکی اولاد اس ملک مین بہت پہیل گئی تہی اور اونکا
یعنی عاد دوم کا قصہ اپنے پیغمبر کے ساتھہ کہ حضرت صالح علیہ السلام تہے قرآن مجید مین مکرر وارد ہے
چنانچہ اپنے مقام پر مذکور ہے اور عاد اولی کا قصہ قرآن مجید مین دو جانے سے زیادہ نہین آیا
سو وہ بہی اجمال کے طور پر ایک اس جا سے پر اور دوسرے سورۃ نجم مین کہ اہلک عادن الاولی اوسکی طرف
اشارہ ہے الغرض انکا قصہ جسقدر کہ تفسیر مین اس آیت کے کفایت کرے لکہا جاتا ہے کہ حق تعالے
نے اس فرقے کو قد و قامت اور قوت بے حساب عنایت فرمائی تہی اور زمانے کے سب لوگون
سے اس بات مین ممتاز تہے کم سے کم قد کا آدمی انمین کا بارہ گز کا ہوتا تہا اور ہر شخص انمین کا
بڑے بڑے پتہر و نکو جو بہت لوگ اٹہا نہ سکین ایک ہاتہہ سے اٹہا کر پہینک دیتا تہا اور تمام یمن کے
ملک پر اپنے زور اور قوت کے سبب سے قابض و متصرف تہے یہان تک کہ اونمین دو بادشاہ
عظیم القدر پیدا ہوے ایک تو شدید اور دوسرا شداد اور یہے دونون بادشاہ تمام روئے زمین پر
متصرف ہوے تہے اور لشکر اور خزانے بے نہایت جمع کیے تہے لیکن شداد نے اپنے بہائی شدید کے
مرنے کے بعد سلطنت کو کمال رونق اور عروج بخشا تہا کہ چار سو کئی بادشاہ اوسکے مطیع اور
فرمان بردار تہے اور کسی روئے زمین کے بادشاہ کو طاقت اسکے مقابلہ کی نہتی پس غرور
اور تکبر کے سبب سے دعوی خدائی کا کیا تو واعظون اور عالمون نے اوس زمانے کے کہ علم و عمل
انبیاء کو انکا بطور میراث کے رکہتے تہے اس ملعون کو پند اور نصیحت کے طور سے حق تعالے کے
خوف اور اسکی عبادت کی طرف رغبت دلانے لگے اسنے کہا کہ دولت اور حکومت اور جاہ اور
ثروت جو اب مجہکو موجود ہے اسی زیادہ اللہ کی عبادت مین کیا حاصل ہوگا اور جو کوئی
کہ کسی کی خدمت کرتا ہے یا تو منصب کی ترقی کیواسطے یا دولت کے واسطے سو یہہ سب میرے

پاس موجود ہے مجھکو کیا پروا ہے کہ کسی کی خدمت گزاری کرون انہون نے کہا کہ یہہ سب ملک اور دولت دنیا
فانی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کے ثواب مین بہشت عنایت کریگا کہ تمام دنیا سے بہتر ہے اسنے
پوچھا کہ اسمین کیا خوبی ہے واعظون نے جو کچھہ کہ تعریف اور خوبی اسکی اگلے انبیاؤن سے منقول تہے
انکے سامنے بیان کی اسنے کہا مجھکو اس بہشت کی بہی حاجت نہین ہے کیونکہ مین دنیا مین ویسے
بنا سکتا ہون پس اپنے معتبر سردارونمین سے سو آدمیون کو مقرر کیا اور ہر ایک کے ساتھہ ہزار ہزار
آدمی متعین کئے کہ جیسا کچھہ کہ وہ کہین انکے حکم کے موافق عمارت کے کام مین مشغول رہین اور
ہر ایک سردار کو اپنا اپنا کام سونپ دیا اور تمام ربع مسکون مین حکم بہیجا کہ چاندی سونے کی معدنون سے
جہان کہین کہ ہون گنگا جمنی اینٹین بنوا کر بہیجو اور گڑے ہوئے خزانے نکلوائے اور متصل کوہ عدن کے
ایک شہر مربع مسکون یعنی چوکہونٹا دس کوس کا لنبا اور دس کوس کا چوڑا کہ مکسر دورہ اسکا چالیس
کوس کا ہو بنا کرنے کو حکم دیا اور اسکی نیو اس قدر کہودی کہ پانی کے قریب جا پہنچے اور اسکو سنگ سلیمانی
سے بہروایا جب نیو بہر چکی اور برابر زمین کے پہنچی تب اسپر سونے روپے کی اینٹون سے دیوارین چنا
شروع کیا بلندی ان دیوارون کی اسی ناپ کے گز سے پانچ سو گز کی مقرر کی جس وقت کہ آفتاب نکلتا
تہا تو اس کی چمک سے دیوارون کی روشنی پر نگاہ ٹہیرتی نہتی پہر چہار دیواری کے اندر ہزار محل
تیار کئے اور ہر محل ہزار ستون کا اور ہر ستون جواہرات مین جڑا ہوا اور میان مین شہر کے ایک نہر بنائی
اور ہر ہر مکانمین حوضین اور چہبچے تیار کئے اور اس نہر سے ہر ہر مکانکو ایک ایک نہر دوڑائی تہی
کہ ہر مکان مین ہمیشہ فوارے اڑا کرتے تہے اور چادرین چہوٹا کرتی تہین اور حوضین اور چہبچے سدا
لبالب بہتے تہے اور صحن ان نہرون کے یاقوت اور زمرد اور مرجان وغیرہ سے بہر دئے تہے اور
کنارہ نہر ان نہرون کے درخت بنائے تہے کہ جڑین انکی سونے کی اور شاخین اور پتے زمرد کے
اور پہول پہل انکے موتی اور یاقوت کے اور دوسرے جواہرات کے درخت بنائے تہے کہ جڑین انکی
سونے کی اور شاخین اور پتے زمرد کے اور پہول پہل اونکے موتی اور یاقوت کے اور دوسرے جواہرات کے
بنا کر لگائے تہے اور دوکانون اور دیوارون کو مشک اور زعفران اور عنبر سے کہگل کر کے استرکاری
کروا کے مطلا اور مذہب کیا تہا اور خوبصورت خوش آواز جانور یاقوت اور جواہر کے بنوا کر درختون پر
بٹہلائے تہے اور گرداگرد شہر کے ہزار منارے سونے روپے کے جڑاؤ بنائی تہے کہ چوکی پہرے
والے لوگ اپنے اپنی باری سے انمین بیٹھے چوکی دیا کرین جب اس انداز کا شہر بنکر تیار ہوا
تو حکم دیا کہ سارے شہر مین قالین ریشمین زردوزی کی بچھاوین اور برتن سونے روپے کے
مکانون مین ترتیب سے چن دین اور کسی نہر مین میٹھا پانی اور کسی مین شراب اور کسی مین دودھ
اور کسی مین شہد اور شربت جاری کر دیا اور بازار اور دوکانون کو بہی کمخواب اور زربفت کے پردون سے
آراستہ کیا اور ہر پیشے اور ہنر والے کو حکم دیا کہ اپنے اپنے کام مین مشغول ہون اور حکم دیا کہ انواع
انواع قسم کے میوے اور طرح طرح کے عمدہ کہانے ہمیشہ سب شہر والونکو بہیجا کرین بارہ برس کے عرصہ مین

یہہ شہر اس سجاوٹ کے ساتھہ تیار ہوا بعد اوسکے حکم دیا کہ تمام امرا و ارکان کمال تجمل اور زینت کے ساتھہ اس شہر مین جا کر رہین اور خود بھی اپنی فوج اور لشکر کو ہمراہ لیکر بکمال غرور اور تکبر سے کوچ کیا اور راستے مین بطور چغل اور ٹھٹول کے اون واعظون اور نصیحت کرنیوالونکو کہنے لگا کہ تم ایسے بہشت کے واسطے مجھکو کہتے تھے کسی دوسرے کے واسطے سر جھکانی اور ذلیل ہونیکو اب تمنے یہہ قدرت اور ثروت دیکھی اور بے پروائی اور بے نیازی کو میری معلوم کیا کہتے ہین جب قریب اس شہر کے پہنچا تو اوس شہر کے لوگ غول کے غول استقبال کے واسطے شہر کے دروازے سے باہر آکر زر جواہر اوسپر نثار کرنے لگے اور تحفے اور تحائف نذر گذرانی اسیطرح سے جب دروازے پر شہر کے پہنچا اور ایک قدم اوسکا دروازے کے باہر اور ایک قدم اندر تھا کہ آسمان کی طرف سے ایک ایسی کڑک اور آواز سخت ہوئی کہ تمام مخلوق ہلاک ہو گئی اور بادشاہ بھی وہین دروازے مین گر پڑا اور مر گیا اور اوس شہر کے دیکھنے کی بھی حسرت کہ کس محنت اور مشقت سے اسکو تیار کیا تھا دل ہی مین لیگیا اب سننا چاہیے کہ وہ شہر کیا ہوا تفسیرون مین لکھا ہے کہ اس بادشاہ اور لشکر کے ہلاک ہونے کے بعد اللہ تعالےٰ نے اوس شہر کو لوگون کی نظرون سے پوشیدہ کر دیا مگر کبھے کبھے رات کو عدن کے گرد نواح کے لوگون کو اوسکی جھلک اور روشنی اوس جاپر معلوم ہوتی ہے کہتے ہین کہ یہہ روشنی اوسی شہر کی دیوارون کی ہے اور عبداللہ بن قلابہ کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابونمین سے تھے اتفاقاً اس نواح مین وارد ہوئے کہ ناگاہ ایک اونٹ اونکے اونٹون مین سے چھٹ کر بھاگ گیا وہ اوسکی تلاش مین ڈھونڈتے ڈھونڈتے اوس شہر کے قریب پہنچے تو اون منارون اور دیوارونکو دیکھکر بیہوش ہو گئے اور اپنے دلمین کہنے لگے کہ شہر تو صفات اوسی بہشت کی سی صورت ہے جسکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے وعدہ فرمایا ہے شاید کہ یہہ معاملہ مین خواب مین دیکھتا ہون جب اوس شہر کے دروازے پر پہنچے اور اندر گئے تو دیکھا کہ تمام مکانات اور نہرین اور درخت وہان کے سب بعینہ جنت کے سے ہین لیکن شہر مین کوئی آدمی نہین تھوڑے سے جواہر اور یاقوت کہ مکانات کے صحن مین سنگ ریزون کی جاے پر بکھرے پڑے تھے اپنی چادر مین لے لیئے اور تنہائی کے خوف سے جلد نکل بھاگے اور دمشق کو گئے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو یہہ سارا احوال بیان کیا تو حضرت معاویہ نے اونسے پوچھا کہ شہر تمنے خواب مین دیکھا ہے یا بیداری مین اونہون نے کہا بیداری مین اور نشانیان اوس شہر کی خوب دلمین یاد رکھی ہین کہ عدن کے پہاڑ سے فلانی جانب کو اسقدر فاصلہ پر کہتا ہے اور دوسری طرف فلانے درخت کی نشانی ہے اور ایک طرف کو فلانا کنواہے اور یہہ جواہر اور یاقوت وہانسے لایا ہون میرے پاس موجود ہین حضرت معاویہ رضہ اسبات کے سننے سے نہایت متعجب ہوئے اور اوسوقت کے عالمون کے پاس آدمی بھیجا کہ دنیا مین کوئی شہر ایسا بھی ہے کہ سونے روپے سے بنا ہوا ہو اور ایسا ایسا ہو اوسوقت کے علمانے کہا کہ ہان قرآن مجید مین اوسکا مذکور آگیا ہے اِرَمَ

ذَاتِ الْعِمَادِ مگر اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے لوگون کی نگاہ سے پوشیدہ کر دیا ہے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین سے ایک شخص اوسمین جاویگا اور وہ شخص
کوتاہ قد سرخ رنگ اور ابرو اور گردن پر اسکے دو خال ہون گے اور اپنے اونٹ کو ڈھونڈھتا ڈھونڈھتا
اوس شہر مین جا پہنچے گا اور وہان کے عجائبات دیکھیگا حضرت معاویہؓ نے یہہ سب نشانیان اوسمین
دیکھین تو برابر نکلین فرمایا واللہ یہہ وہی شخص ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اوس شہر کی
اسسے زیادہ کوئی کیا تعریف کریگا کہ خود رب العزت باوجود احاطہ علم کے تمام معلومات پر اوسکے حق میں
ارشاد فرماتا ہے اَلَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ وہ شہر کہ ہرگز پیدا نہین
کیا گیا ویسا روے زمین کے شہرون مین ٭ عزیزی ٭ وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ
جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ اور کیا کیا تیرے پروردگار نے ثمود کے فرقے سے کہ بڑے
بڑے پتھرون کو تراشتے تھے وادی القرا مین وادی القرے سے حجر تک ایک ہزار سات سو
بستیان اپنے تصرف مین رکہتے تھے اور ہر ہر بستی مین بڑے بڑے محل اور اٹاریان اور دروازے
اور طاق پتھرون کے تراشے تھے اور تصویرین گل اور ریاحین کے آئین بنائے تھے اور وادی القرے
ایک شہر کا نام ہے کہ عرض اور طول مین مکہ معظمہ کے برابر ہے اور نخلستان اور چشمے اوسمین
بہت ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی فتح کے بعد اسپر جمیع متعلقات کے ساتہہ قابض و
متصرف ہوئے ٭ عزیزی ٭ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝ اور کیا کیا فرعون
میخون والے سے جو لوگونکو چومیخا کر کے مارتا تہا ٭ ترجمہ ٭ روی عن ابن عباس
رضی الله عنہما ان فرعون انما سمی ذا الاوتاد لان امرأة خازنہ خربیل کانت ماشطة ھجیل بنت
فرعون وکان خربیل مؤمنا یکتم ایمانه منذ مائة سنة وکذا امرأته فبینا ھی ذات یوم تمشط راس
بنت فرعون اذ سقطه المشطة من یدھا فقالت تعس من کفر بالله تعالی فقالت ابنت فرعون وھل لک
اله غیر ابی فقالت الہی والہه واله السموات والارض واحد لا شریک له فقامت ودخلت علی ابیہا وھی
تبکی فقال ما یبکیک قالت ان الماشطة امرأة خازنک تزعم ان الهک والهها اله السموات والارض واحد
لا شریک له فارسل الیہا فسالها عن ذلک فقالت صدقت فقال لها ویحک اکفری بالہک قالت لا افعل
فمدھا بین اربعة أوتاد ثم ارسل علیها الحیات والعقارب وقال لها اکفری بالله والا عذبتک بہذا
العذاب شہرین فقالت لو عذبتنی سبعین شہرا ما کفرت به وکانت لها ابنتان فجاء بابنتها الکبری
فذبحها علی فیہا وقال لها اکفری بالہک والا ذبحت الصغری علی فیک ایضا وکانت رضیعا فقالت
لو ذبحت من فی الارض علی فی ما کفرت بالله تعالی فاتی بابنتها فلما اضطجعت علی صدرھا وارادوا
ذبحها جزعت المرأة فاطلق لسان ابنتها فتکلمت وھی من اربعة الذین تکلموا اطفالا وقالت یا اماہ لا
تجزعی فان الله تعالی قد بنی لک بیتا فی الجنة اصبری فانک تفضین الی رحمة الله تعالی وکرامته
فذبحت فلم تلبث أن ماتت فاسکنها الله تعالی الی جوار رحمته وکان فرعون قد تزوج امرأة من اجمل

نساء بنی اسرائیل یقال لها آسیة بنت مزاحم فرأت ما صنع فرعون بالماشطة فقالت فی نفسها کیف یسعنی ان اصبر علی ما یفعل فرعون وانا مسلمة وهو کافر فبینما هی تؤمر نفسها اذ دخل علیها فرعون فجلس قریبا منها فقالت یا فرعون انت شر الخلق واخبثهم عمدت الی الماشطة فقتلتها قال فلعلک بک الجنون الذی کان بها قالت ما بی جنون وانما المجنون من یکفر بالله الذی له ملک السموٰت والارض وما بینهما وحده لا شریک له وهو علی کل شیء قدیر فمدها بین اربعة اوتاد یعذبها ففتح الله لها بابا الی الجنة لیهون علیها ما یصنع بها فرعون فعند ذلک قالت رب ابن لی عندک بیتا فی الجنة ونجنی من فرعون وعمله فقبض الله روحها واسکنها الجنة العالیة روح وثم فی عاد اشارة الی الطبیعة البشریة وفی ثمود الی القوة الشهویة وفی فرعون الی القوة الغضبیة فلا بد للسالک من تزکیتها وازالة آثارها روح البیان الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ جنہوں نے سر اٹھایا تھا شہروں میں فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ پھر بہت کرتے تھے ان میں فساد پھر فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّکَ پھر برسایا اونپر تیرے رب نے سَوْطَ عَذَابٍ ایک کوڑا عذاب کا اور مجموع لفظ صب اور سوط سے معلوم ہوا کہ عذاب کے واسطے دو استعارے فرمائے ہیں اور منہ کہ صب کا لفظ اسکی تشریح ہے دوسرا اتار زیادہ کہ سوط کا لفظ اسکے تصریح ہے اور ایک عبارت میں دو استعارے جمع فرمانا آئین کلام اللہ کا ہے بشر کے کلام میں پایا نہیں جاتا چنانچہ اس آیت میں بھی فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ مذکور ہے اور بالتخصیص ان تینوں قصوں کے لانے میں نکتہ یہ ہے کہ لوگوں کے خیال و ذہنوں میں جو بدلا لینا جمع کیئے ہے مشکل معلوم ہوتا ہے یا تو اس حیثیت سے ہوتا ہے کہ وہ جماعت کثیر بڑی زور آور اور قوی ہیکل ہوتی ہیں کہ کوئی اسکے مقابلہ کے طاقت نہیں رکھتا تو اسکے واسطے قصہ شداد اور عاد کا بیان فرمایا اور یا گھر کے کوٹ کے مضبوطی کے سبب ہوتا ہے سو اس شبہے کے دفع کے لیے ثمود کا قصہ ارشاد ہوا یا فوج اور لشکر کے باعث سے ہوتا ہے سو اسکے لئے فرعون کا احوال مذکور فرمایا ۱۲ عزیزی اب اس مضمون کو جسکے واسطے پانچ قسمیں اور تین قصے تمہید ہوئے تھے ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ تحقیق ثابت ہوا کہ تیرا رب البتہ گھات میں ہے ۱۲ عزیزی

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَکْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْ اَکْرَمَنِ وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْ اَهَانَنِ ۞ پس آدمی جب آزماتا ہے اسکا پروردگار پس عزت دیتا ہے اوسکو اور نعمت میں رکھتا ہے اسکو پھر کہتا ہے میرے رب نے مجھکو عزت دی اور مقرر آدمی جب آزماتا ہے اسکو پروردگار اسکا تو تنگ کرتا ہے اسپر رزق اوسکا پھر کہتا ہے میرے پروردگار نے مجھکو ذلیل کیا ترجمہ ۱۲ ف ۞ بے سمجھی جیسے اسبات کے کہ یہ سب آزمایش ہے میرے صبر کی اور عزت اور ذلت کا مقدمہ تو پوشیدہ ہے

نہین معلوم کہ کیا ہے کیونکہ بہت ہوتا ہے کہ فقر آخرت کی عزت کا سبب ہوجاتا ہے اور بہت
ہوا ہے کہ مال و دولت آخرت کی ذلت اور وبال کے سبب ہوتے ہین سو دنیا کے پہلے حال پر
مغرور ہونا اور اِن دونون صورتون مین یعنی نعمت اور بلا مین غیب کے معاملے کو کہ امتحان
اور آزمایش ہے نہ سوچنا بڑے غفلت ہے اِن ربک لبالمرصاد کے مضمون سے بل التقتیر
قد یؤدی الی کرامة الدارین فی حق الفقیر الصابر ۵ اے دل اگر بدیدۂ
تحقیق بنگری ٭ درویشی اختیار کنی بر توانگری ٭ وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال
لقد رأیت سبعین من اصحاب الصفة ما منهم رجل علیه رداء اما ازار واما کساء
قد ربطوه فی اعناقهم فمنها ما یبلغ نصف الساقین ومنها ما یبلغ نصف الکعبین
فیجمعه بیده کراهة ان تری عورته فتأمل هل تکون هذه اهانة لخواص عباد الله
فالمؤمن اما فی مقام الشکر او فی مقام الصبر قال علیه السلام الایمان نصفان نصف صبر ونصف شکر ۱۲ روح البیان
یہان پر چند سوال جواب طلب پر ضرور ہین اول یہہ کہ لفظ ف کا تفریع کیواسطے آیا ہے اور
عرب کے لغتیین اما کا کلمہ مجمل کی تفصیل کے واسطے ہوتا ہے جو کلام سابق مین گذرا ہو سو
اس کلام مین وہ مجمل کہان ہے اور تفریع تفصیل کی کس چیز سے علاقہ رکھتی ہے جواب اسکا
یہہ ہے کہ وہ مجمل کلام مضمون ان ربک لبالمرصاد کا ہے اسواسطے کہ اس مضمون سے معلوم ہوا کہ آزمایش
و امتحان کے درپے ہے اور بندون کے احوال سے غافل نہین اور یہہ بات اسکو چاہتی ہے کہ بندے بھی ڈرتے
اور ہوشیار رہین غافل نہون لیکن آدمی غفلت مین گرفتار ہے اور اوسکے غفلت کا بیان
دونون صورت مین عزت یا ذلت دولت ہو یا فقر تفصیل اس مضمون کی ہوئی اور اس تفصیل کو
اس اجمال پر ف کے لفظ سے تفریع فرمایا ہے دوسرے یہہ کہ دولت کی آزمایش کی جاے پر فاکرمہ
ارشاد ہوا اور بندے کی زبانی بھی فاکرمن نقل فرمایا اور فقر کی آزمایش کی جاۓ فاہانہ نہ فرمایا
اور بندے کی زبان سے فاہانن فرمایا اسمین کیا نکتہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ حقیقت مین رزق کی تنگی
اہانت کا سبب نہین ہے پس فقر کو اہانت کہنا غافل بندے کا کام ہے کچھہ موافق واقع کے نہین
اسلیے کہ اکثر ہوتا ہے کہ فقر ظاہر ہے دنیا اور آخرت کی صلاح کا سبب ہوجاتا ہے بلکہ موجب عزت
اور جاہ کا بھی ہوجاتا ہے چنانچہ بہت سے اولیاء اللہ کے احوال سے ظاہر ہے اور دولت و مال حقیقت مین
عزت ظاہری کا سبب ہوتا ہے اکثر حالات مین گوکہ آخرت کی عزت کا سبب نہو ہر صورت فراخی
رزق کی دنیا مین بہتر ہے دنیا اور آخرت کے خسران سے معًا سو اس نکتے کے واسطے فاکرمہ کے لفظ کو
اس جاے پر بڑہایا تیسرے یہہ کہ اصل کلام مین یون معلوم ہوتا ہے کہ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ فَیَقُوْلُ
رَبِّیْ اَکْرَمَنِ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَکْرَمَهٗ وَاَمَّا هُوَ فَیَقُوْلُ رَبِّیْ اَهَانَنِ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ پس لفظ فیقول
کا مبتدا کی خبر ہے دونون جاے پر وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ ظرف ہے یقول کا اور کلام مجید مین
اول اما کو انسان پر داخل کیا اور دوسری بار اما اذا ما ابتلٰه پر کہ ظرف یقول کا ہے لا کر اس تغیر مین

کیا نکتہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ حقیقت مین اما ظرف پر داخل ہے اسواسطے کہ اما کا لفظ لانے سے انسان کی
تفصیل منظور نہین بلکہ اسکی آزمایش کی تفصیل دولت اور فقر سے منظور ہے اور پہلے قرینے مین کہ انکا
لفظ متصل اما کے وارد ہے ضمیر و نکے مرجع کی تعین کے واسطے ہے جو کہ سابق مین مذکور نہین
ہوئی سو باعتبار اصل معنی کے کلام کو یون سمجھا چاہیئے کہ ان ربک لبالمرصاد و الانسان غافل
عن ذلک فی کلتا الحالتین فاما اذا ما ابتلٰہ ربہ فاکرمہ و نعمہ فیقول
ربی اکرمن و اما اذا ما ابتلٰہ فقدر علیہ رزقہ فیقول ربی اھانن
بلکہ اگر خوب غور کیجئے تو یہان دو تفصیلین منظور ہین اول یہہ کہ اما الانسان فھو غافل عن
کون ربہ لبالمرصاد فی کلتا الحالتین اور دوسرے یہہ کہ اما فی حالۃ
الابتلاء بالنعمۃ والمال فلا یتقی النعمۃ بالشکر و اما فی حالۃ الابتلاء بالفقر والضیق فلا
یتقاہ بالصبر ولا یذکر ان ربہ مترقب المجازاۃ علی معاملتہ اور جو تفصیل اول کی مقصود بالذات نہتی تو انسان کے لفظ
اس تفصیل کیواسطے شروع مین اس تفصیل کے زیادہ کیا تاکہ اشارہ ہو اس تفصیل پر اور دوسری تفصیل کو
اتباع کے طور پر لائے ہین اسواسطے کہ یہی تفصیل بالذات مقصود تہے واللہ اعلم ۞ عنایت اللہ
چوتہے یہہ کہ انکار اور مذمت انسان کی جو اکرمن اور اھانن کے لفظ سے بوجہی جاتی ہے کس چیز
کی طرف متوجہ ہے حالانکہ انسان بیچارہ اس کہنے مین سچا ہے چنانچہ اکرام کے مقام پر اسکے
مطابق خود ہی ارشاد فرمایا ہے پہر اگر بندے نے بہی اسکے موافق کہا تو جائے انکار نہین ہے اور
اہانت کی جانے پر ہر چند کہ خود نہین فرمایا ہے لیکن مطابق واقع کے ہے کیونکہ فقر اور معاش
کی تنگی اکثر اوقات مین سبب ذلت اور حقارت کا ظاہر بینون کے نزدیک معلوم ہوتی ہے چنانچہ
کہا ہے عِزَّۃُ الدُّنْیَا بِالْمَالِ وَعِزَّۃُ الْاٰخِرَۃِ بِالْاَعْمَالِ جواب اسکا یہہ ہے کہ انکار
اور مذمت کہنے پر اکرمن اور اھانن کے اسواسطے ہے کہ موافق واقع کے نہین ہے بلکہ اس حیثیت سے
ہے کہ بندہ اکرام اور اہانت دنیوی مین گرفتار ہے اور اس آزمایش سے کہ پردے مین اکرام اور اہانت
کے مخفی و مستور ہے غافل ہو جاتا ہے اور حقیقت کو اکرام اور اہانت کی کہ قیامت کے روز ظاہر
ہوگی نہین جانتا اور سوا اکرام اور اہانت دنیوی کے کسیطرح کا اکرام اور اہانت تصور نہین کرتا پس بعینہ
مانند بے عقل بچے کے ہے کہ زہر شکر آلودہ کو مانند شکر کے جانتا ہے اور بد مزے دوا کو کہ سراسر اسکے حق میں
نافع ہے زہر جانتا ہے سو یہہ انکار اور جھڑکیان اسکی بے وقوفی پر ہین کہ حقیقت کو چھوڑکے ظاہر پر
سمجھ رہا ہے ۞ عزیزی ۞ پانچوین یہہ بات ہے کہ ابتلا کے معنے عرف کے موافق فقر مین
تو ظاہر ہین لیکن دولت اور اکرام مین ابتلا کے کیا معنے ہونگے جواب اسکا یہہ ہے کہ لغت مین
ابتلا کے معنے امتحان اور آزمایش کے ہین سو جیسے کہ فقر مین آزمایش منظور ہے یعنے صبر کریگا
یا نہین اسیطرح دولت مین بہی وہی آزمایش منظور ہے کہ شکر کریگا یا نہین ؎ بادہ نوشیدن و
ہشیار نشستن سہل ست ۞ گر بدولت برسی مست نگردی مردی ۞ پس ابتلا سے اس جاے پر لغوی

معنی مراد ہین نہ عرفی اور سب آدمی کے حال کی تفصیل بیان کرنے سے فقر ہو یا غنا فارغ ہو چکی تو اب
اسکو اد انکرنے پران حقون کے جو لوازمات غنا کے ہین اور ادا نکرنے پر اسکے منکر کے زجر و توبیخ فرماتے ہین
كَلَّا بات یون نہین ہے بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہین کرتے
وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ط اور ایک دوسرے کو تعید نہین کرتے ہو کہانا کہلانے پر مسکین
کے بلکہ اپنے مال کمائے ہوئے سے دینا تو کیا ممکن ہے غیر کے مال سے بہی جو بے محنت تمکو ملتا ہے خرچ
نہین کرتے ہو اور اوسکو بہی بے دہڑک چکہہ جاتے ہو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ
أَكْلًا لَّمًّا ۱ اور کہاتے ہو میراث باپ دادون کی بے موقع اور بیجا اور فرق نہین کرتے ہو تم درمیان اپنے
حق کے کہ حلال ہے اور اپنے شریکون کے حق کے کہ حرام ہے پس تمہاری سمجہہ بوجہہ جانورون کی سمجہہ بوجہہ سے
بہی کمتر ہے کہ اپنی گہاس کو اول سونگہ لیتے ہین پہر اگر قابل کہانے کے ہوتی ہے تو کہاتے ہین نہین تو
نہین ط عزیزی ط اور اگر کوئی یہہ کہے کہ نہ میرے پاس مال ہے کہ یتیم اور مسکین کو اپنے
دون اور نہ باپ دادے کی میراث ملی ہے کہ اسمین سے شریکون کا حق کہا لیا ہوگا اسکے جواب مین
فرماتے ہین وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۵ اور دوستی رکہتے ہو تم مال سے جی بہر کے اور ہر چند کہ مالدار
نہین ہو لیکن تمہارے دلمین مال کی محبت بہری ہوی ہے اگر تمہارے ہاتہہ آوے تو تم بہی وہی
کرو جو دوسرے کرتے ہین ط عزیزی بیضاوی ط وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا كثيرا مع حرص
و شراه و منع حقوق و عدم انتفاع فان الجم الكثير يقال جم الماء في الحوض اذا اجتمع
فيه وكثر و المقصود ذمهم ببيان ان حرصهم على الدنيا فقط و انهم عادلون عن امر الآخرة و
فيه اشارة الى ان حب المال طبعي فلا تخلص منه المرء بالكلية الا ان يكون من الاقوياء فكانه
اشار الى حبه اذا لم يشتد لا يكون مذموما و قال بعض الكبار و تحبون مال الاعمال البدنية النفسانية و الاحوال القلبية الهوائية
حبا كثيرا ط روح البيان كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۵ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ط یون سمجہا چاہیے
کہ جب کوٹی جاویگی زمین جیسا کہ حق ہے کوٹنے کا اور آویگا تیرا پروردگار جلال اور قہر کی صفت سے
اور آوینگے فرشتے صفین کی صفین یعنی ساتون آسمان کے سات صفین ہو جاوینگی اور حاملان
عرش کی صف دوسری اور علی ہذا القیاس ط عزیزی ط كلا ردع دكا دكا استئناف بطريق الوعيد
تعليل للروع و الدك الدق و قال الخليل الدك كسر الحائط و الجبل و قال المبرد الدك حط المرتفع
بالبسط و دكا الثاني ليس تاكيد اللاول بل هو دك آخر سوى الاول و المعنى اذا دكت الارض
دكا متتابعا و ضراب بعضها ببعض حتى انكسر و ذهب كل ما على وجهها من جبال
و ابنية و قصور حين زلزلت زلزلة بعد زلزلة و حركت تحريكا بعد تحريك و صارت
هباء منبثا و هو عبارة عما عرض لها عند النفخة الثانية ط روح
البيان وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ
يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۵ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۵ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۵

اور لائی جاوے گی اس روز دوزخ اوس دن سوچیگا آدمی اور کہان ملے اسکو سوچنا کہنے لگیگا آدمی افسوس
اگر مین نے کچھہ آگے سے بہیجا ہوتا اس زندگانی کے واسطے مال اور اعمال نیک پس اُس روز نہ ماریگا
اسکا سا مارنا کوئی اور نہ باندھیگا اسکا سا باندھنا کوئی اور بعضے معتبر قاریون نے لایعذب اور لایوثق
مجہول کے صیغہ سے پڑہا ہے اور اس صورت مین معنی ظاہر ہین کہ نہ عذاب کیا جاویگا اُس غافل کی
طرح سے کوئی اور نہ بند کیا جاویگا اس غافل کی طرح سے کوئی ۞ عزیزی وروح ۞
یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ۚ هو بدل اشتمال من یتذکر او استئناف وقع جوابا
عن سؤال نشأ عنه كأنه قيل ماذا يقول عند تذكره فقيل يقول يا ليتني عملت
لأجل حياتي هذه يعني لتحصيل الحياة الأخروية التي هي حياة نافعة دائمة غير منقطعة أعمالا صالحة
أنتفع بها اليوم ۞ عزیزی وروح البیان ۞ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ
فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۞ اے جی چین پکڑے ہوئے پہر اپنے پروردگار کیطرف ایسی حالت مین کہ تو خوش ع
ہونیوالا ہے تو دیکہنے تجلی سے جمال حق کے اور پسند کیا گیا ہے تو ساتھہ ظہور آثار جمال جمیل مطلق کے
پہر داخل ہو میری مقرب بندونکی گروہ مین کہ دیدار کے مقام مین رہتے ہین اور داخل ہو میری
جنت مین کہ وہ مقام ہے لذت جسمانیکی فرصت اوٹہانیکا رزقنا الله الفوز بالسعادتین
اسجگہہ یہ سمجھہ لیا چاہئے کہ نفس انسانی کو قرآن مجید مین تین صفتون سے موصوف کیا ہے
اَمَّارَة اور لَوَّامَة اور مُطْمَئِنَّة اَمَّارَة کی صفت ہے کافرون اور فاسقونکے
نفس کی کہ کفر اور فسق سے موہنہ نہین پہیرتے اور انکا نفس انکو ہر وقت انہین کامون کے
طرف رغبت دلاتا ہے اور لوّامگی اون گنہگارونکی نفس کی تعریف ہے کہ وہ اپنی بدی پر ندامت
کہینچتی ہین اور گناہ ہوجانیکے بعد اپنی کو آپ ملامت کرتے ہین کہ یہہ کام ہمنے کیون کیا اور بہت
برا کیا اور مطمئنہ ہونا انبیا اور اولیا اور اصحاب کے نفسونکی صفت ہے کہ ایمان اور اطاعت اور ذکر اور
فکر مین حق کے اطمینان رکہتے ہین اور کش مکش سے خواہشون کی اور خطرات سے گناہ ہونیکے اونکے
احوال پراگندہ اور اوقات مکدر نہین ہوسکتی اور بعضے کہتے ہین کہ امارگی ہر نفس کی صفت ذاتی
ہے کہ شہوت اور غضب کیوقت عقل اور شرع کی حکم پر ظہور کرتی ہے اور لوّامگی بہی ہر نفس کی
صفت ہے مگر جسوقت کہ عقل اور شرع کیطرف رجوع کرے اور خیر اور شر کو پہچانے اور اطمینان
بہی ہر نفس کی صفت ہے مگر جبکہ ذکر کا نور تمام بدن کے اجزا پر غالب ہوجاتا ہے اور حضرت
امام حسن بصری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ سارے نفس قیامت کے دن لوّامہ ہونگے اور
اپنکو ملامت کرینگی کہ طاعت تو نے زیادہ کیون نکی اور گناہ کیون کیا اور ہرچند کہ اصل مین وقت
اس ندا اور بشارت کا وقت فزع اکبر کا ہے کہ قیامت کے روز ہوگا لیکن نمونہ اوسکا وقت مرنے
ہر مومن کو ظاہر ہوتا ہے چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مینے سُنا ہے کہ جب بار ایمان آدمی کو اجل آتی ہے تو سرہانے اوسکے فرشتے

خوبصورت خوش لباس معطر آتی ہیں اور کہتے ہیں اے جان نفس آرمیدہ خوش آور پیہاں سے نکل آ کہ تیرا پروردگار تجھسے خوش ہے یہہ بات سنکر مسلمانکی جان کمال خوشی سے نکل آتی ہے اور اور ایک عالم اوسکی خوشبو سے معطر ہوجاتا ہے اور فرشتے اوسکو ریشمی معطر کپڑوں میں لیجاتے ہیں اور دروازے آسمان کی کہلجاتے ہیں اور وہان کے دربان مرحبا کہتے ہوئے استقبال کرتے ہیں اور اوسکے واسطے بخشش طلب کرتے ہیں اور اوسکو عرش معلے کے نیچے لیجاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کو سجدہ کرے اور حضرت میکائیل کو حکم ہوتا ہے کہ اس جانکو مسلمان اور نیکوکاروں کی ارواح میں داخل کرو اور اوسکی قبر کو فراخ کردو کہ ارام اور رحمت اوسکو پہنچی رہے اور اوسکو کہدو کہ آرام سے سو رہے نئی دولہن کی سی نیند کہ اوسکو کوئی بدخواب نہیں کرتا اور کافر کی ساتھہ اوسکے برعکس معاملہ واقع ہوتا ہے ۵ عزیزی راضیة بالثوب مرضیة عنك وقال الحسن اذا اراد الله قبضها اطمأنت الى الله ورضيت عن الله رضى الله عنها قال عبد الله بن عمر واذا توفى العبد المؤمن ارسل الله عز وجل ملكين وارسل اليه بتحفة من الجنة فيقال لها اخرجى ايتها النفس المطمئنة اخرجى الى روح وريحان ورب عنك راض فتخرج كاطيب ريح مسك وجده احد فى انفه والملائكة على ارجاء السماء يقولون قد جاء من الارض روح طيبة ونسمة طيبة فلا يمر بباب الا فتح له ولا بملك الا صلى عليه حتى تؤتى به الرحمن فيسجد ثم يقال لميكائيل اذهب بهذه فاجعلها مع انفس المؤمنين ثم يؤمر فيوسع عليه قبره سبعون ذراعا عرضه وسبعون ذراعا طوله وينبذ له فيه ريحان ان كان معه شئ من القرأن كفاه نوره وان لم يكن جعل له نور مثل الشمس فى قبره ويكون مثله مثل العروس تنام فلا يوقظه الا احب اهله اليه واذا توفى الكافر ارسل الله اليه ملكين وارسل اليه قطعة من ثياب انتن واخشن من كل خشن فيقال ايتها النفس الخبيثة اخرجى الى جهنم وعذاب اليم ورب عليك غضبان وقال سعيد بن جبير مات ابن عباس بالطائف فشهدت جنازته فجاء طائر لم ير على خلقته فدخل نعشه ثم لم ير خارجا منه فلما دفن تليت هذه الاية على شفير القبر لم يدر من قرأها يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ۵ معالم عن النبى صلى الله عليه وسلم من قرا سورة الفجر فى الليالى العشر غفر له ومن قرأها فى سائر الايام كانت له نورا يوم القيمة ۵ بيضاوى قيل نزلت فى حمزة بن عبد المطلب وقيل فى خبيب الذى صلبه اهل مكة وقيل هى عامة فى المؤمنين اذ العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب ۵ جمل ۵ والله سبحانه تعالى اعلم بالصواب تمت سورة الفجر

سورة البلد

یہہ سورہ مکی ہے آیتین بائیس ۲۲ آیتین اور باسٹھ کلمے اور تین سو اکتیس حرف ہیں

اور اس سورہ کا سورۃ بلد اسواسطے نام رکھا ہے کہ اوسکے شروع مین مکہ معظمہ کے شہر کی قسم کھائی ہے
اور بلد عرب کی لغت مین شہر کو کہتے ہین اور دیکھنا اس شہر کے حال کا آدسوقت کہ قسم کہانیکا وقت
تہا دلیل صریح ہے اس بات پر کہ آدمی کو دنیا اور آخرت مین اوٹھانے سے مشقت اور رنج کے چارہ نہین
چونکہ جب ایسا شہر بزرگ مجمع ایسی مشقتونکا ہووے تو دوسرے شہر بطریق اولی بڑے بڑے رنج
اور مشقتونسے خالی نہونگے اور انسان جو مدنی الطبع ہے یعنی اوسکی طبیعت مین شہر کی محبت
بسی ہوئی ہے بغیر شہر کے رہ نہین سکتا اور کوئی شہر مقام راحت کا نہین مصرع ہیچ
گنجے بے دو و بی دام نیست ؛ اور شہر مکہ کی عظمت بہت وجہونسے ثابت ہے اونمین سے یہہ ہے
کہ حرم الٰہی کا مکان ہے اور مقام امن کا اور مرجع خلق کا کہ ہر سال مین ہزار ہا آدمی دور دور کے ملکون
اور شہرون سے ارادہ وہانکا کرتے ہین اور وہ عمدہ نسک کی جگہ ہے کہ حج او عمرہ ہے اور اول
ہے سب دنیا کی بنا وٹسے اور قبلہ ہے عالم کا اور مقام حضرت خلیل علیہ السلام کا بہی وہان ہے
اور اون سب سے بڑہکی یہہ بات ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تولد کی جا ہی ہے اور اوس جناب
اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی نازل ہونیکی جگہہ ہے اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ والفجر سے یہہ ہے
کہ اس سورتمین تاکید عزت اور حرمت کرنیکی پر یتیم کی اور کھانا کہلانے پر مسکین کے او مذمت
مال کی محبت کی مذکور ہے اور اس سورتمین بہی یہی مضمون مذکور ہین اور اوس سورتمین ہلاک
کرنا بڑی بڑی زبردست سرکشونکا گناہونکی مناسبت کے سبب سے مذکور ہے جیسے عاد اور ثمود
اور فرعون اور اس سورتمین بہی ایسے کافر پر جرح کی ہے کہ اپنے قوت پر اتراتا تہا اور کسیکو خیال مین
نہ لاتا تہا اور سبب اس سورہ کی نازل ہونیکا یہہ ہے کہ قریش مین ایک کافر کلدہ بن اسید
نام بڑا پہلوان قوی ہیکل زور آور تہا اور ابو الاسد اوسکی کنیت مقرر کی ہتی اور قوت اوسکی
اس مرتبہ کو پہنچی ہتی کہ چمڑا عکاظی نام جو بچہ گائے کا اپنے پانون سے دبا لیتا تہا اور لوگونسے کہتا تہا
کہ اس چمڑیکو میرے پانون کے نیچے سے کہینچ لو تمام آدمی بلکر زور کرتے تہے یہانتک کہ
وہ چمڑا پرزے پرزے ہو جاتا تہا لیکن اوسکے پانون کی نیچے سے جنبش نہین کرتا تہا جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اسلام کی طرف دعوت کی تو وہ کافر ایمان نہ لایا اور کلام سخت
کہنے کہ تو مجھکو ایک قیدخانہ سے ڈراتا ہے جسکے کل انیس پیادے ہین اونکو تو مین ایک بائین
ہاتہہ سے پست کرتا ہون ایسا کون ہے کہ میرا سامنا کرے اور ایک باغ پر مجھکو بلاتا ہے کہ مینے شادیونمین
اور خاطرداریونمین ڈہیرون مال خرچ کئے ہین اگر اون مالونکو گنیے تو وہ تیرا باغ سامان اور اسباب
اور درختون اور نہرون سمیت اوسکی رو برو کیا حقیقت ہے پس اوسکے ان باتونکے جواب مین اللہ تعالےٰ
نے یہہ سورت بہیجی اور مضمون اس سورتکا یہہ ہے کہ آدمیکو اپنی قوت اور زور اور مالکی کثرت اور
بڑائی پر نام اور جاہ کے مغرور ہونا نچاہیے اور ابتداء کو اپنے پیدایش کی موت کی نہایت تک
نظر مین رکہنا چاہیے کہ کیا کیا سختیان درپیش ہین کہ طاقت اونکی اوٹھانیکی بغیر اللہ تعالےٰ کی مدد

کہ ممکن نہین ہے اور مال کو اوسوقت نعمت جاننا چاہیے کہ آخرت کی سختیون مین کام آوے نام
وجاہ دنیا فانیکا جیسے سراب کا پانی اور نقش برآب ہے ۞ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞
لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور
تو اترا ہوا ہے اس شہر مین اور لا اصل مین نفی کی معنون مین ہے اور یہان پر قسم کی تاکید کے مقام پر
اس لفظ کو لائے ہین اور وجہ تاکید کے سمجہانے کے اس لفظ سے یہہ ہے کہ قسم اکثر اسبات پر کہاتے
ہین کہ اس بات سے کوئی منکر ہو پس اول لا کے کلمے سے منکر کے انکار کو نفی کرتے ہین بعد اسکے قسم
اپنے مطلب کو ثابت کرتے ہین پس گویا مطلب دو طور سے ثابت ہوتا ہے باطل کرنے سے نقیض کے
اور ثابت کرنے سے عین مدعا کے اور اگر فقط قسم ہے کو ذکر کرتے تو اثبات ایک ہی طور سے ہوتا سواسطے
نفی کے کلمے کو لائے تاکہ تاکید کے زیادتی ہو اور بعضے علما کہتے ہین کہ قسم کے نفی مراد ہے یعنی اس
مطالب پر قسم کی حاجت نہین ہے کہ خود ظاہر ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہہ کلمہ مقسم بہ کے بزرگی پر دلالت
کرتا ہے کہ اس چیز کا رتبہ اس سے برتر ہے کہ ایسے چہوٹے سی بات پر اسکی قسم کہائی جاوے اور
دونون صورتون مین اشارہ ہے ثابت ہونی پر مطلب کے دعوا کرنے سے آگے ظہور کے پس اس راہ سے
بہی تاکید ثابت ہوئی وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ حال ہے مقسم بہ سے اور انت خطاب ہے
واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لکہا ہے علما نے کہ بیچ قرآن مجید کے چار ہزار نام حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے مذکور ہین بعضے بتعریض اور بعضے بتصریح والحل بمعنی الحال من الحلول وہو النزول
اے وبحال انت یا محمد حال فی مکۃ نازل بہا قید اقسامہ تعالی بمکۃ بحلولہ
علیہ السلام فیہا اظہار المزید فضلہا فانہا بعد ان کانت شریفۃ
بنفسہا زاد شرفہا بحلول النبی العظیم الشریف فیہا فالاشرف فیہ یحصل لہ شرف وبشرف المکین وما فیہ شرف
ذاتی یحصل لہ بشرفہ شرف زائد فحل فلامی النبی علیہ السلام لمکۃ والمدینۃ وغیرہما ینبغی ان
یحافظ علی حرمتہ وقد سمی علیہ السلام المدینۃ طابۃ لانہا طابت بہ وبسکانہ وفیہ تعریض لاہل مکۃ
بانہم لجہلہم یرون ان یخرجوا منہا من بہ مزید شرفہا ویؤذوہ ؎ اے کعبہ را زمین قدوم تو صد شرف
مژدہ ز مقدم پاک تو صد صفا لیکم نور طلعت تو یافتہ فروغ عیشرت خاک پائے تو یافتہ ونحو فیہ اشارۃ الی بلد
مکۃ الوجود الانسانی والی رسول القلب المستکن فی الجانب الایسر منہ ۞
عرائس وروح البیان ۞ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۞ اور قسم ہے باپ کی اور بیٹے کی یعنی آدم صفی کی اور
اسکی اولاد کی قسم ہے ۞ عزیزی ۞ ف ۞ قولہ تعالی ۞ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۞
اور قسم ہے جننے والی کی اور جنی گئی کی کہ دونون کمال مشقت اور رنج مین گرفتار ہین کیونکہ جننے
والیکو اول تو بوجہ اوٹہانا حمل کا اور بدمزہ رہنا طبیعت کا اور جنے کا درد اوٹہانا چاہیے اور بعد اوسکے
بچے کے پالنے مین سختیان اور رنج کہینچنا چاہیے اور جسکو جنتی ہے اوسکی مصیبتین یہہ ہین کہ اول نو
اوسکو اندہیرے مین بچہ دانی کے کمال عجز اور ناتوانی سے گذران کرنا چاہیے اور بعد اوسکی اس محنت

سرا ہے فانی مین یعنی دنیا مین طرح طرح کے دردون اور رنجون جسمانی اور روحانی مین مبتلا ہونا پایا ہے
اسیواسطے کہ بچکی رونیمین پیدا ہونیکے ساتھہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ اس جہان مین زندگانی
رو دہو کے کاٹنے ہوگا اور کیا اچھا کہا ہے کسی شاعر نے لما تؤذن الدنیا من صروفہا یکون
بکاء الطفل ساعۃ یولد و الا فما یبکیہ منہا و انہا لاوسع مما کان فیہ ارغد
یعنی اس سبب سے کہ خبر دیتی ہے دنیا تغیر حال اپنے سے ہوتا رونا لڑکیکا وقت پیدا ہونے کے اور
اگر ایسا ہوتا تو نہ روتا لڑکا جننے کے وقت اور البتہ وہ فراغت مین آیا ہے اس چیز سے کہ تہا اوس مین
اور کشادگی مین اور بعضے مفسرین نے لکہا ہے کہ مراد والد سے حضرت آدم علیہ السلام ہین کہ کس مشقت سے
بہشت سے نکالے گئے اور دیکہی بہالی کہائی بہی نعمتونکو اونسے چہین لیا اور مراد ولد سے انکی ذریات
یعنی اولاد ہین کہ تمام عمر مین لیسپے ہوئے اس دار المحنت کے کچہہ ہنین دیکہا اور صفا ہی وطن
اصلی کے کمال حسرت اور افسوس سے مٹتے اور ان دونون جنس سے قسم ثابت ہوئی کہ آدمیکی اصل تو ابی ہم
شقت اور رنج ہے اور اصل آپ ہی مورد مشقت اور رنجکی ہے اب اس دلیل پر مدلول اور متفرع
کرکے فرماتے ہین لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ مقرر پیدا کیا ہمنے انسان کو مشقت اور رنج مین
کیونکہ اصل آدمیکی عالم خاک مین مٹی کی زمین ہے اور اصل اسکی عالم آب مین نطفہ آدم علیہ السلام کا
ہے اور دونون مشقت اور رنجمین گرفتار ہین كَبَدٍ کو یہان پر بے کے زبر سے پڑہنا چاہیے
کہ مشقت کی معنو نہین ہے اور کَبِدٍ بے کے زیر سے کہ جگر کی معنو نہین ہے وہ بہی اس سے
مشتق ہے کیونکہ آدمیکی بدن مین باورچی گیری اوسیکا ذمہ ہے غذا کو اپنے اندر لانا ہین اور
اوسکی پکانا ہین اور اوسکے تقسیم کرنیمین بڑی بڑی مشقتین اوٹہاتا ہے اور دوسرے اعضا
لقمہ دودہ پر قابض اور متصرف ہوتے ہین ؀ عزیزی ؀ لقد خلقنا الخ جواب
للقسم و فی کبد حال من الانسان بمعنی مکابد و المعنی لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فی تعب
و مشقۃ و شدائد الدنیا من قطع سرۃ و غیرہ کصداع و وجع الاضراس و رمد العین و ہم
الدین و مخوذ لک اور شامل ہے شدائد تکالیف کو ہی مانند شکر کے اوپر خوشیکے اور صبر کے اوپر
مصیبت کے اور ادا کرنے عبادات کے مثل صوم اور صلوٰۃ اور زکاۃ اور حج اور جہاد وغیرہ کے
پہر بعد اسکے ساتھہ قیاس کرنے شدت موت اور سوال منکر نکیر اور ظلمت قبر کی پہر اوٹہنے اور عرض
اوپر ملائکہ محاسبے کے یہان تک کہ پہنچے طرف محل استقرار یعنی یا پہنچ جنت کی اور یا پہنچ نار کے جیسا کہ
فرمایا لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ؀ روح البیان ؀ أَيَحْسَبُ أَن لَّن
يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ کیا سمجہتا ہے کہ نہ قدرت پاویگا اوسپر کوئی جو اپنے زور پر ایسا مغرور ہے
ترجمہ ؀ ف ؀ کہتے ہین یہہ بات ابو الاسدہ کلدہ کے حق مین ہے جو وہ ایسا زور
آور تہا جو اونٹ کی کہال پر پانو رکہتا اور کئی مرد زور آور اوس کہال کو کہینچتے یہان تک کہ کہال کے
ٹکڑے ہوتے پر اوسکے پانو تلے سے نہ نکلتی سو وہ کلدہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکہتا

اور اپنے زور قوت پر کسیکو خاطر مین نہ لاتا تہا ﴿ عزیزی ﴾ قولہ تعالی ﴿ اَن لَّن یَّقدِرَ عَلَیہِ اَحَدٌ ﴾ ان مخففۃ من الثقیل سادۃ مع اسمہا مسد مفعولی الحسبان ﴿ روح البیان ﴾ یَقُولُ اَهلَکتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿ کہتا ہے کہ خراب کیا مینے بہت مال ﴾ ترجمہ ﴿ ف ﴾ یہہ ابوجہل تہا جو لوگونکو مال دیتا تہا بہکا کر اسواسطے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو طرح بطرح سے ستاوین ﴿ ترجمہ ﴾ مالا لبدا ای کثیرا متلبدا من تلبد الشئی اذا اجتمع یرید کثرۃ ما انفقہ سمعۃ ومفاخرۃ وکان اہل الجاہلیۃ یسمون مثل ذلک مکارم وفی لفظ الاہلاک اشارۃ الی انہ ضائع فی الحقیقۃ اذلا ینتفع بہ صاحبہ فی الاخرۃ کما قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا فی حق عبد اللہ بن جدعان کان فی الجاہلیۃ یصل الرحم ویطعم المسکین فہل ذلک نافعہ یا رسول اللہ فقال علیہ السلام لا ینفعہ لانہ لم یقل یوما رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین ﴿ روح البیان بیضاوی ﴾ سو حق تعالی فرماتا ہے اَیَحسَبُ اَن لَّم یَرَہٗ اَحَدٌ ﴿ اے کیا سمجہتا ہے وہ کہ نہین دیکہتا اوسکو مال دینے کے وقت یعنی خدا تعالی دیکہتا ہے کہ یہہ مال کسواسطے لوگونکو بانٹتا ہے اور یہہ احسان خدا تعالی کا نہین سمجہتا کہ اَلَم نَجعَل لَّہٗ عَینَینِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَینِ وَهَدَینٰہُ النَّجدَینِ ﴿ اے کیا نہ بنائی ہمنے اوسکے واسطے دو آنکہین جو دیکہتا ہے نیک و بد عالم کا اور زبان اور ہونٹہ باتوں کے واسطے اور راہ دکہائی ہمنے اوسے بہلائی اور برائی اور بہلائی کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بہیجکر پیغمبر سناتا ہے اور دکہاتا ہے راہ نیکی بدی کی یا نجدین سے مراد دو پستان ماکی ہین جو حق تعالے نے اوسپر راہ دکہائی یعنی اللہ تعالی قادر ہے ایسی چیزین بنائین آدمی کے واسطے وہ کب بیخبر ہے اوسکے مال خرچ کرنے سے بلکہ آدمی کافر نہین سمجہتا اور غافل ہے ﴾ ف ﴿ زبان آمد از بہر شکر و سپاس ﴿ بغیبت نگرداندش حق شناس ﴾ گذرگاہ قرآن و پند است گوش ﴿ بہ بہتان و باطل شنیدن مکوش ﴾ دو چشم از پے صنع باری نکوست ﴿ ز عیب برادر فرو گیر دوست ﴾ وھدینہ النجدین معطوف علے الم نجعل ﴿ روح البیان ﴾ اور دقیقہ شناس عالموں نے لکہا ہے کہ حق تعالے نے آدمیکو دو آنکہین اور ایک زبان دی ہے تا اشارہ ہو اسبات کی طرف کہ بولنا اسکا دیکہنے سے کم چاہیے کیونکہ دیکہنا اسکا شامل ہے خیر و شر کو اور بولنا سوائے بہلائی کے اچہا نہین اسیواسطے ایک زبان پر دو نگہبان مقرر فرمائے ہین کہ دو نون ہونٹہ ہین تاکہ معلوم رہے کہ زبان کو اپنے لگام رکہنا چاہیے چنانچہ حق تعالے دوسری جاے فرماتا ہے مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید نہین بولتا آدمی کوئی بات مگر یہہ کہ اسکے نزدیک مقرر ہین نگہبان طیار اسیکام کیواسطے اور حدیث مین ہے کہ جو شخص کہ خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکہتا ہے پس چاہیے کہ نیک چیز کہے یا خاموشی اختیار کرے اور ترمذی مین عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ نجات کس چیز مین ہے فرمایا کہ اپنے زبان کو بند کر اور اپنے گہر مین بیٹہہ کر رو اور اپنے گناہون پر رو اور

سلف کے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی زبان ایک مہلک اژدہا ہے کہ سوراخ اوسکا دہن ہے اور کیا خوب کہا ہے
اِحْفَظْ لِسَانَكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ لَا يَلْدَغَنَّكَ اِنَّهٗ ثُعْبَانٌ یعنی نگاہ رکھہ زبان کو
اپنی اے آدمی نہ کاٹ کہالے تجھکو وہ تو ایک اژدہا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ
جب آدمی چاہے کہ بات کرے تو اول چاہیے کہ فکر کرے اور اپنے دل سے مشورت لے پہر اگر جانے کہ یہہ
بات کرنے مین سراسر مصلحت ہے اور اسمین کسی طرحکے دین دنیا کی کوئی مضرت نہین تو البتہ بات کرے
اور اگر مضرت کا بہی شک ہو تو ہرگز اوسکو بات کرنا روا نہین ہے پہر اس بات کا کہانا ہٹانا جسمین مصلحت
نہو اور مضرت ظنی یا یقینی ہو اور یہہ بہی حدیث شریف مین ہے کہ جب آدمی صبح کو اوٹہتا ہے تو
تمام اعضا اور جوارح اوسکے زبان کے آگے عاجزی اور زاری کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اے ظالم
انصاف کر کہ ہم سب تیری بہلائی اور برائی کے ساتہہ متعلق ہین اگر تو سیدہی راہ پر رہے گی
تو ہم بہی نجات پائین گے اور نہین تو تیرے کیے پر ہم بہی گرفتار ہونگے اور اس آیت مین
تخصیص ان تینون نعمتون کے بیان کئے کہ آنکہہ اور زبان اور ہونٹہہ ہین اور ایک وجہ دوسری
بہی ہے وہ یہہ ہے کہ جب آدمی اپنے ماکے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو بہوکا ہوتا ہے اور پہلے چیز اپنی
قوت کیواسطے دنیا سے حاصل کرتا ہے وہ دودہ ہے کہ پستان سے پیتا ہے اور دودہ پینے مین
یہہ تین عضو ضرور ہین تاکہ دودہ پلانیوالیکو دیکہے اور پستان کو ہونٹہون سے چوسے اور دودہ کو
زبان کی مدد سے مزہ چکہکر حلق سے اوتارے پس جو شخص کہ پہلے کمائی پر اپنی قادر ہو کہ بقا
اسکی زندگی کی اوسپر موقوف ہے تو دوسرے ملکو بات پر اپنی خودی سے کس قسم سے اوسکو اترانا
روا ہوگا اور اگر مقابلہ مین وہی کافر کہے کہ ہرچند خدا تعالے سب چیزونکو ظاہر اور باطن سے
دیکہتا ہے اور جانتا ہے لیکن مینے جس جاے پر مال خرچ کیا ہے اور جس نیت سے کیا ہے
معذور تہا کیونکہ مجہکو وہی محل اور وہی نیت بہتر خوب معلوم ہوئی تہے دوسرے محل اور
دوسرے نیت کو مین جانتا ہی نتہا کہ اس محل اور اس نیت سے مال خرچ کردن اوسکے جواب مین
فرماتے ہین وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ اور بتا دین اور دکہا دین ہمنے اسکو دونون راہین
خیر اور شر کی پس دعوی مین بیعلمی اور نہ سمجہی کے جہوٹا ہے کیونکہ اول اوسکو ہمنے عقل دی پہر
انبیا اور عالمون اور واعظونکے واسطے سے اوسکے کامنین علامتین نیک راہ کی اور بدراہ کی
پہونچا دین اور دونون راہونکو جدا جدا اسکی نظر و نیت دکہا دیا اوسنے بری راہ کو اختیار کیا اور
سیدہے رستہ کو چہوڑ دیا اور ہرگز اپنے مالکو نیک جگہہ پر خرچ نکیا چنانچہ فرماتے ہین فَلَا اقْتَحَمَ
الْعَقَبَةَ پس اس کافر سے ہو سکا کہ جہکتا سخت گہاٹی پر اور سختی اور دشواری بہی ایک عمدہ علامت
ہے نیک راہ کی کیونکہ بری راہ نفس کی موافقت اور اوسکی خواہش کے سبب سے آسان اور
سبک معلوم ہوتی ہے اور خرچ کرنا مال کا خواہشون اور لذتون مین آسان ہوجاتا ہے مال خرچ کرنا
وہان مشکل ہوتا ہے کہ کچہہ لذت اور توقع منفعت کی اسمین نہو اور محض ابتغاء لمرضات اللہ واقع ہو

یعنی واسطے طلب کرنے رضا مندی اللہ تعالے کی ہو چنانچہ فرماتے ہیں وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْعَقَبَةُ ۝
اور کیا بوجھا تو اے آدمی کہ کیا ہے وہ سخت گھاٹی کا عزیزی ۝ وما ادرٰک ما العقبۃ
ای ای شیٔ اعلمک یا محمد ما اقتحام العقبۃ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِیْنًا
چھوڑانا ہے گردن کا یا کھلانا ہے بھوکھ کے دنوں میں محتاجوں کا یتیم ترابت والا ہو ان کو یا غریب بیکس
محتاج کو جو زمین پر پڑا ہے والرقبۃ اسم العضو المخصوص ثم یعبر بھا عن الجملۃ وجعل فی
التعارف اسما للممالیک فالفک لیس تفسیرا لنفس العقبۃ بل لاقتحامھا
بتقدیر المضاف وذلک لان العقبۃ عین والفک فعل فلا یکون تفسیرا
للاخر وقال بعضھم تقدم العتق علی الصدقۃ یدل علی انہ افضل منھا کما ھو
مذھب ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وفی الحدیث من فک رقبۃ فک اللہ بکل
عضو منھا عضوا منہ من النار یتیما مفعول اطعام والمسغبۃ والمقربۃ والمتربۃ مفعلات
من سغب اذا جاع وقرب فی النسب وترب اذا افتقر ۝ روح البیان وبیضاوی ۝ ثُمَّ كَانَ
مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ پھر ہووے وہ شخص جو بردہ آزاد کرے یا
محتاجوں کو کھلاوے ایمان لانے والوں سے اور آپس میں مسلمانوں کو نصیحت کرنیوالا ہو مصیبت میں صبر
کرنیکی اور نصیحت کرنیوالا ہو مسلمانوں کو ان پر رحم کرنے کی پھر جب ایسا ہو کہ سب کام کرے تو پھر
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۝ وہی لوگ ہیں داہنے ہاتھ والے یعنی اونہیں کو اعمالنامے
اونکے داہنے ہاتھ میں ملینگے قیامت کو اور ثم کا لفظ ہر چند کہ ان عملوں سے تراخی اور تاخیر
ایمان کے دلالت کرتا ہے حالانکہ ایمان تمام طاعتوں اور عبادتوں کے قبول ہونے کے شرط ہے اور
شرط مقدم ہے مشروط پر لیکن مراد تاخیر اور تراخی بیان میں ہے نہ واقع ہونے میں چنانچہ کہتے ہیں
نماز اوس وقت میں مقبول ہوتی ہے کہ ابتدا تحریمہ سے سلام تک اوسکے ارکان ترتیب سے ادا کرے
پھر وضو بھی کیا ہو حالانکہ وضو نماز کی شرط ہے پہلے نماز سے کیا چاہیے لیکن بیان میں مرتبہ شرط کا
پیچھے ہے مشروط کے مرتبے سے سوا تاخیر کے آگاہی کے واسطے ثم کے لفظ کو استعمال فرمایا اور
اگر اول سے ایمان کو مذکور فرماتے تو یوں گمان ہوتا کہ ایمان حقیقۃ مالی کے ارکان میں داخل ہے
اور واقع میں اس طور سے نہیں ہے اور بعضے علمانے کہا ہے کہ تاخیر وقوع میں مراد ہے کیونکہ
کافروں کے عمل توقف میں رہتے ہیں اور اگر آخر عمر میں ایمان لاتے تو وہ سب اگلے اعمال برکت سے
ایمان لاحق کے مقبول ہو جاتے ہیں اور اونکا ثواب پاتے ہیں چنانچہ حکیم بن حزام جو بھتیجا حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بعد اسلام کے سوال کیا یا رسول اللہ میں نے
کفر کے حالت میں بہت نیک کام کئے ہیں فرمایا کہ تیرے اسلام نے سب کاموں کو نیک کر دیا اور
مقبول ہو گئے پس معنی اس تقریر پر اس طور سے ہیں کہ اول جس شخص نے خرچ وجوہ مذکورہ میں
کیا اور بعد اوسکے توفیق ایمان کی بھی پائی تو سخت اور کٹھن گھاٹی سے گذر گیا اور حسب قاعدہ عربیہ کے

اس آیت مین ایک اشکال ہے وہ یہہ ہے کہ عرب کے کلام مین نفی ماضی کی لا کے ساتھہ نہین
آئی ہے مگر دعا مین چنانچہ دعا مین لا بارک اللہ فی سہیل یا تکرار کے ساتھہ چنانچہ فلا
صدق و لا صلی مین ہے اور اس آیت مین یعنی فلا اقتحم مین نفی فعل ماضی کی
لا کے ساتھہ ہے دونون نوع سے خارج ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ جو عقبہ کئی چیزونکے ساتھہ
بیان فرمایا تو باعتبار معنون کے ماضی مکرر پیدا ہوگیا اور کلام مین زیادہ اعتبار معنی کا کرتے ہین
نہ لفظ کا اور اسکے ساتھہ ہی قرآن خود حجت کافی ہے گواہ لانے کی حاجت نہین ہے وتواصوا
بالصبر اور آپس مین وصیت کرتے ہین صبر کی کہ مجموعہ نیک خلقونکا ہے اور کتاب اللہ مین نیز
اور کئی آیتون مین اسپر تاکید واقع ہے اور حق تعالے نے اپنے پیغمبر کو بھی اسکا حکم فرمایا ہے
فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل اور اسی جاسے صبر کی بزرگی کو معلوم کرنا چاہئے کہ قرآن مین
اسکا ذکر نماز پر بھی مقدم رکھا ہے چنانچہ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ اور اپنی
رفاقت کو بھی صبر والونکے ساتھہ مخصوص کیا ہے کہ ان اللہ مع الصابرین اور کسی جائے پر ان اللہ
مع المصلین اور مع الصائمین اور مع المتصدقین نہین فرمایا اور یہہ بھی ہے کہ ہر عمل کے واسطے ایک اجر
مقرر فرمایا ہے اور صبر کیواسطے بے حساب اجر کا وعدہ دیا ہے قال تعالیٰ انما یوفی الصابرون اجرہم
بغیر حساب اور دین کی پیشوائی کو ساتھہ صبر کے متعلق رکھا ہے وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا
لما صبروا اور بنی اسرائیل کو صبر کی برکت سے عزت دین و دنیا کی بخشی کہ تمت کلمۃ ربک الحسنے
علی بنی اسرائیل بما صبروا فرمایا **عزبزی** اب حقیقت صبر کی معلوم کرنا چاہیے
تاکہ معلوم ہوجاوے کہ صبر کے وصیت کرنا گویا سب چیز کی کمالون کی وصیت کرنا ہے اور حقیقت
صبر کی یہہ ہے کہ آدمی اپنے دین پر طمع اور نفس کی کشاکشی کے وقت ثابت رہے اور بے پروا ہوے
اور یہہ استقلال و ثبات کبھی تو جسم سے ہوتا ہے اور وہ دو قسم ہے ایک تو عبادات شاقہ سے تحمل
اور سستی نکرنا اور دل نہ چرانا اور تکلیف اور ایذا کے آجانے سے ہراساں ہونا اور وضع دینی کو اپنے
نہ چھوڑنا اور کبھی ساتھہ نفس کے ہوتا ہے پس اگر دونون شہوتون سے کہ شہوت بطن کی اور
شہوت فرج کے ہے نفس اسکا نہ بہکا اور خلاف دین کے کوئی حرکت اور خواہش اس سے نہوئی
تو اسکو عفت کہتے ہین اور مقابل اوسکے مجانت و فجور ہے اور اگر پرہیز کرنے مین مکروہات سے
اور طبیعت اور نفس کی ناخوشیون پر تحمل اور استقلال کرے تو اوسکو صبر مطلق کہتے ہین اور
ضد اسکی اضرار اور بے باکی ہے اور مالداری اور دولت مندی کی حالت مین اپنے نفس کو حکم
شرع کے ضبط مین اور تکبر اور خود پسندی کو دخل ندے اور بڑائی اور فخر نکرے تو اوسکو حوصلے کی
وسعت کہتے ہین اور اسکی ضد تنگی حوصلے کی ہے اور لڑائی مین بھاگنے سے اور سستی کرنے
سے اپنے کو بچاوے تو اسکو شجاعت کہتے ہین اور ضد اسکے جبن ہے یعنی نامردی اور غصہ کے
وقت استقلال کرے تو اوسکو حلم کہتے ہین اور ضد اسکی طیش ہے اور اگر سرانجام مین ہمہ تنے

حقیقت صبر

تا دلی ہوسی ہو وسکو کشادگی سینہ اور حوصلہ کی کہتے ہین اور ضد اسکی تنگدلی ہے اور اگر راز داری اور
چھپانی مین بہید و نکے بیجا ہو جاوے تو اوسکو کتمان کہتے ہین اور ضد اوسکی اظہار ہے اور اگر نگاہ رکھنے
حقوق جیسے امانت اور قرض مین احتیاط کری تو اوسکو امانت کہتے ہین اور ضد اسکی خیانت ہے اور اگر
لذتون پر دنیا کے رغبت نکرے اور ضروریات پر اکتفا کرے تو اسکو زہد اور قناعت کہتے ہین اور ضد اسکی حرص ہے
حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اکثر اخلاق ایمان کے صبر مین داخل ہین اسیواسطے صحیح حدیث مین وارد ہے
کہ الصبر نصف الایمان اور صبر حرام سے فرض ہے اور مکروہ سے واجب اور دین مین صبر سے بہتر کوئی
چیز نہین ہے اسواسطے کہ بنا عبادت کے صبر پر ہے کیونکہ داخل ہونا عبادت مین نفس کی مرضی کے
مخالف ہے اور تمام کرنا عبادت کا زیادہ تر نفس کے مخالف پڑتا ہے اگر صبر نہو تو کوئی عبادت سرانجام
نہو یعنی تمامیکو نہ پہنچے اور یہہ بہی ہے کہ دنیا بلا اور محنت کا گہر ہے اور جزع اور فزع روکنے والی طاعتون سے
اگر صبر نہوتا تو دنیا کی محنتین ہمیشہ آدمیکو جزع اور فزع مین گرفتار رکہتین اور کبہی اوسکو فراغت عبادت کیواسطے
میسر نہو اور یہان سے وجہ تقدیم صبر کی نماز پر واضح ہوگی اور صبر کے درجے مختلف اور گوناگون ہین
اور شرع ہر رنگ سے مطلوب ہے پس جو صبر کہ مقابلے مین لذتون اور دنیا کے بیہودہ کامونکی چاہیے
وہ یہہ ہے کہ میل اور التفات اوس جانب کو نکرے اور رعایت حق تعالیٰ کی منظور رکہے اور جو صبر کہ طاعتونمین
چاہیے سو اسمین اول نیت کو بچانا چاہیے ریا سے اور دوسری چیزون سے کہ اخلاص کے منافی ہین
پہر اس عبادت کے ادا کرنے کے محافظت فساد اور ابطال سے پہر محافظت اوسکے ثواب کی ہے
ضایع ہونے سے اور محافظت عبادت کی تکاسل سے اور وقتون اور شرطونکی رعایت معدوم
نہونے سے اور صبر کہ گناہون کے مقابلہ مین چاہیے سو یہہ ہے کہ ریاضت سے نفس کو اون گناہونکی
طرف رغبت کرنے سے روکے اور ورع کا قصد کرے اور ورع کہتے ہین گناہ کے اسباب اور وسیلون سے
پرہیز کرنے کو اور جو صبر کہ مصیبت مین ہوتا ہے وہ دو قسم پر ہے اسواسطے کہ مصیبت دو قسم کی ہے
اول مصیبت کہ انتقام اور بدلا لینا اوسکا بندے کی قدرت مین ہے تو اس قسم کی مصیبت پر
صبر یہہ ہے کہ تحمل کرے اور اوسکا بدلا نہ لے نہ زبان سے نہ ہاتہہ سے اور اس مقدمہ مین سلف کے صالح
لوگون نے ظالم پر بددعا کرنے سے بہی اعتراض کیا ہے اور اوسکو موجب صبر کے نقصان کا جانا ہے
چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چور کو کہ انکا اسباب چرا لیگیا تہا
بددعا کرتی تہین آنحضرت صلے اللہ وسلم نے سنکر ارشاد فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ اوس چور کا عذاب
کم ہو جاوے اور بوجہہ اور وبال اوسکا خفیف ہو جاوے اور تیرا اجر بہی گہٹ جاوے اوسکو بددعا نکر تا کہ
وبال اوسکا سخت اور اجر تیرا زیادہ ہووے دوسرے وہ مصیبت کہ تدارک اسکا بندے کے ہاتہہ مین نہ
اور صبر اس قسم کی مصیبت پر وہ ہے کہ فریاد نکرے اور شکایت اصلا قولاً و فعلاً نہ کرے اور یہہ بہی
معلوم رہے کہ جاہلونکے ذہنونمین اکثر اوقات مین توہ قلب سختی دل کے ساتہہ صبر کے مشتبہ
ہو جاتی ہے کہ خلق اللہ کے مصیبت اور سختی مین بیتاب ہونا اور قلق کرنا صبر کے خلاف ہے اور ایسے

خیال فاسد سے اقربا کے اور دوسرے مخلوق الٰہی کے مدد کرنے سے محروم رہتے ہین سو حق تعالیٰ
دفعہ کرنیکو اس وہم کے مرحمت کی وصیت کو صبر کی وصیت کے ساتھہ قریب کیا ہے تا کہ اشارہ ہو
اس بات کی طرف کہ استقلال او ثابت رہنا اس جا پر محمود ہے کہ لاحق ہونا ضرر کا کسی بندیکو خدا کے
بندون سے متضمن نہو والا ہو جب اس بیت کے ؎ اگر بینم کہ نابینا و چاہ ست * وگر خاموش بنشینم
گناہ ست ؛ محمود نہین ہے اور اسیواسطے عرب کے بزرگ اپنی مثالون مین کہہ گئی ہین کہ صبرک
فی مصیبتک خیر من جزعک وجزعک فی مصیبت اخیک خیر من صبرک یعنی صبر کرنا تیرا اپنی مصیبت
بہتر ہے جزع اور فزع سے اور بیقراری اپنے بہائی کی مصیبت مین بہتر ہے صبر سے ؀ عزیزی ؀
ثم کان من الذین اٰمنوا عطف علی المنفی وتواصوا بالصبر عطف علی اٰمنوا ؀ روح البیان

وغیرہ ؀ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ
عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ؀ اور وہ لوگ جنہون نے نمانا ہماری آیتونکو وہ لوگ باوین ہاتہہ والے ہین
یعنی کافرون کو باوین ہاتہہ مین اونکے اعمالنامہ دیوین گے اون پر ہی آگ دہکی ہوی یعنی ایسی
دوزخ مین ڈالین گے دروازہ بند ہوگا جو وہان کا دہوان باہر نکلے گا نہ باہر سے ہوا جاوے اندر ؀

ترجمہ ف ؀ پس کفر کے ذکر سے سب عبادتون مالی کے مقابلہ مین معلوم ہوا کہ وہ سب
خیرات جو کفر کے ساتھہ ملے ہوے ہین محض رائگان اور برباد ہین فخر اور بڑائی کی جا نہین ہے اور
کافر جیسے کہ شامتی اور بدبخت ہین اسیطرح سے میثاق کے دن حضرت آدم علیہ السلام کے پیٹھہ بائین طرف سے
پیدا ہوئے ہین اور قیامت کے دن اعمالنامہ بائین ہاتہون مین پاوینگے اور بائین طرف کو عرش
عظیم کے کہ دوزخ کی راہ چلین گے پہر اگر مشئمہ کو بائین کی معنوں مین کہئے تو بہی درست ہے اور جو اسقدر
بیان فرمایا کہ کافر کو کسی عمل پر فخر نہین ہے اب یہ حال فرمایا عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ؕ اونپر
مسلط ہوگئی ایک آگ کہ سرپوش کی گئی ہے اور دروازے اسکے بند کر دیئے ہین تا کہ اسکے گرمی سے
گرم بہاپ باہر نہ نکلے اور باہر کی سردی سے ٹہنڈی ہوا اندر نجاوے نعوذ باللہ من اہل النار ؀

عزیزی ؀ علیہم خبر مقدم لقولہ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ای نار ابوابہا مغلقۃ فلا یفتح لہم باب
فلا یخرج منہا غم ولا یدخل فیہا روح ابد الآباد و فاصل الترکیب موصدۃ الابواب فلما ترکت الاضافۃ
عاد التنوین الیہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ لا اقسم بہذا البلد اعطاہ اللہ تعالی الامان
من غضبہ یوم القیامۃ ؀ روح البیان وبیضاوی واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الشمس

یہہ سورہ مکی ہے اسمین پندرہ آیتین اور چوّن کلمے اور دو سو چہالیس
حرف ہین اور اس سورہ کا ربط سورہ لا اقسم کے ساتھہ اس جہت سے ہے کہ اول سورہ مین
بہی ہدایت خیر و شر کی راہ کی مذکور ہے جیسے وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ اسیطرح اس سورہ مین
فجور و تقوی کی الہام کا یعنی دلمین ڈالدینے کا بیان ہے اور اس سورہ مین اصحاب میمنہ اور اصحاب
مشئمہ کا بیان ہے اور اس سورہ مین نفس کی پاک کرنیوالونکا اور ذلیل کرنیوالونکا بیان ہے اور

یہہ دونون مضمون ایک دوسرے کے قریب ہین اور اِس سورہ کا سورہ والشمس اِس جہت نام رکھا
گیا کہ عمدہ سے عمدہ چیز جو اللہ کی راہ کی چلنے والیکو درکار ہی سو آفتاب نبوت کا نور ہے کہ اوس نور کی
سببے اوسکی نگاہ ایسی روشن ہو جاتی ہے کہ نجات کی راہ اور ہلاکت کی راہ مین تمیز کر لیتا ہے اور دوست
اور دشمن کو پہچان لیتا ہے اور موافق اور مخالف مین فرق کرتا ہے اور نبوت کی آفتاب کو انوار حسیہ کے
عالم مین کمال مناسبت اور مشابہت آفتاب ظاہری کی ساتہہ ہے کہ عرب کے لغت مین اسکو شمس کہتے ہین
اور توضیح اِس ابہام کی یہہ ہے کہ نفس انسانی دنیا مین کہ مزرعہ آخرت کا ہے مانند ایک کسان کے
ہے کہ اسکی معرفت الٰہی کا بیج دیکر اور اسباب اوس تخم کے بونیکی کہ قوی اور اعضا ہین عنایت
فرماکے اِس مزرعہ مین بہیجا ہے اور ہر مزارعہ کو چہہ چیزین ضرور ہین کہ بغیر اون چیزون کے عمل زراعت
کا ممکن نہین ہے اول اون سب مین سے آفتاب ہے کہ اوسکی شعاع سے زمین صلاحیت کہیتی کی
قبول کرتی ہے اور زمین کی اندر گرمی پیدا ہوتی ہے اور اوس گرمی کی سببے قوت نامیہ زور کرتی ہے
اگر خوب غور کیجئے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب کہیتی کے حق مین ایسا ہے جیسے حرارت غریزی
حیوانونکے حق مین کیونکہ جب بیجکو زمین مین ڈالتے ہین تو خاک اور ہوا اور پانی تینون ملکر استعداد
حیات نباتی پیدا کرتے ہین لیکن پکانیکو اور عفونت کی دفع کرنیکو ایک حرارت درکار ہے پہر اگر اس
حرارت کو آگ کے عنصر سے لیوین تو تخم جلجاوے ناچار حکمت الٰہی نے چاہا کہ آفتاب کی حرارت کو
اوسپر مسلط فرماوین تاکہ منفعت آگ کی حاصل ہو اور نقصان اوٹہہ جاوے اور یہہ بہی ہے کہ
بدلنا فصلونکا اور آنا بہار اور خریف کا آفتاب کی حرکت کے سببے ہے اور آنا فصلونکا اور
بدلنا موسم کا کہیتی کے واسطے ضروریات سے ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ فائدہ آفتاب کی کہیتی
کے ابتدا سے انتہا تک علم فلاحت والون پر پوشیدہ نہین ہین دوسرا چاند کہ دانا پڑنیکے اور پہل
لگنے وقت اور اسکے ابہرنیکے وقت زمین کے پانی کی رطوبت کفایت نہین کرتی پس ایک دوسری
رطوبت اوپر کی بہی چاہیے تاکہ میوہ اور دانہ پر مغز اور بڑا پیدا اور میوہ اور دانہ گلنے کے وقت چاند
کی تاثیر ضرور ہے چنانچہ یہہ بات بہی فلاحت کے علم والون پر ظاہر ہے تیسرا دن کہ وقت تلاش و محنت
کا اور ہل چلانی کا او پانی سینچنے کا اور دوسری مشکل کامونکا ہے چوتہے رات کہ اگر رات نہ
آوے تو آدمی اور بیل آرام نہ پاوین اور جو انسان کو دنیا کے کہیت مین کسان بناکر بہیجا ہے تو
اسکو بہی یہہ چہہ چیزین لازم ہین ایک تو آفتاب کہ اسکی کام آوے سو اوسکے زبانی سکہنے کے دل لگا
آفتاب ہے کہ اسکے شعاعین دور اور نزدیک سے پہنچتی ہین اور چاند کہ اسکے کام آوے وہ نور
ولایت ہے اپنے صاحب طریقے کا اور جسطرح سے کہ ماہتاب ظاہری خلیفہ آفتاب ظاہر کا ہے
اسیطرح سے نور ولایت کا قایم مقام نور نبوت کے ہے بلکہ حقیقت مین وہی نور ہے کہ اوسنے دوسری
کیفیت پیدا کی ہے اور اگر فرق درمیان دونون فرقون کے کیسکو سنا مرغوب ہو تو سنیئے کہ نور نبوت کا
ملا ہوا قہر اور سیاست سے ہے اسیواسطے انبیا اپنی اُمت پر ایسا حکم رکہتے ہین جیسے بادشاہ

اپنی رعیت پر اور اطاعت اونکی اون سب لوگونپر جنکی طرف بہیجی گئی ہین واجب اور فرض ہے اور
مخالفت کرنا اونسے سبب خرابی دنیا اور آخرت کا ہے اور معجزون قاہرہ کا دکہنا اور جہاد زبانی اور
یا سنانی اونپر لازم اور واجب ہے، اور ولایت کا نور ملا ہوا ہے جمال اور تالیف قلوب سے اور کشش لطف سے
اسیواسطے یہہ چیزین وہان یعنی نبوت مین ضروری نہین اور کیا اچہا کہا ہے کسی شاعر نے ع
بادہ شعلہ گون کہ دارد خورشید ❊ درکاسۂ ماہ چون شکر شود ❊ اور ایک فرق یہہ بہی ہے کہ ایک
نور اسمین اصل ہے اور دوسرا عکس اوسکا جیسے نور آفتاب کا کہ اوسکی ذات کو لازم ہے اور
چاند کا نور کہ اوسکے صفائی کے سبب سے اور آفتاب کی روشنی قبول
کرنے سے ہے اسیواسطے مقابلہ اور نزدیکی اور تربیع کے حالتین مختلف اور متبدل ہوجاتا ہے
اسیطرح سے نبوت کا نور اصل ہے اور ولایت کا نور عکس اوسکا اور اوسکی واسطے بجائے دن کے رات
کا وقت ہے کہ سالک طریقت کو اور آخرت کے کہیتی کرنیوالیکو وہی زمانہ حصول مطلب کا کہ نور نبوت
اور نور ولایت کو اسی ریاضت کی وقت مین سعی اور کوشش اور رنج اور محنت سے اپنے کام مین
لگاتا ہے یعنی اس سے فائدہ حاصل کرتا ہے اور بجائے رات کے زمانہ پیدایش اور راحت کا
ہے اور نفس کے احتیاج مین مشغول ہونیکا اور اہل اور عیال اور تمام مخلوق کے حق ادا کرنیکا زمانہ
ہے کہ اوسکی حقیقین رات کی مانند ہے اور اگر یہہ رات اوسکی واسطے نہوتی تو ہمیشگی نور نبوت
اور نور ولایت کی اوسکے دلپر قرار پکڑکے دنیا کے کاموننے اوسکو بیکار کردیتی اور انسانیت کے
مرتبہ سے نکالکر کہانسے کہان پہنچ جاتا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا قسم ہے سورج کی اور اوسکی دہوپ کی ❊ ترجمہ ❊ قسم کہاتا ہونمین
آفتاب کی کہ اپنے زمانے کے پیغمبر کے دل کے مانند ہے ❊ عزیزی ❊ وَالۡقَمَرِ
اِذَا تَلٰهَا ❊ اور قسم چاند کی جب پیچہے لگا چلا آوے سورج کی جیسے اول کی تاریخونمین
❊ ترجمہ اور قسم کہاتا ہونمین چاند کی کہ مرشد طریقہ والے اور اوستاد تعلیم کرنے والے
کی مانند ہے اور پیغمبر کے خلیفہ کہ قائم مقام ہے بعد پیغمبر کے یعنی مرنے یا دور ہونے پیغمبر کے اور
اس شرط کو یعنی پیروی کو اسواسطے لائے ہین کہ مرشد کے حرمت مشروط ہے نور نبوت کی پیروی
پر اور کمال پیروی کے سبب سے اسکو خلافت کا منصب نصیب ہوا اور ماہتاب کا پیرو کرنا آفتاب کے
کئی وجہون سے ہے اول استفادہ مین اور دوسرے اوسکی پیروی غروب مین کرنا اور یہہ
اول مہینے مین ہوتی ہے تیسرے طلوع مین اوسکے پیروی کرنا اور یہہ پچہلے مہینے مین ہوتی ہے
چوتہے جثہ یعنی جسم کی بزرگی مین بموجب ظاہر چمکنے کہ کوئی تارا آفتاب سے جسمین برابری نہین
کرسکتا سوا ماہتاب کے اگرچہ ابعاد اور اجرام کی دلیلون کے موافق اور بزرگ اور بڑا دوسرا ہے
اور اسیطرح سے بدلنا ہر مہینے کے شکلونکا اور دنیا کی مصلحتین اہنین دونو کی حرکتون پر موقوف
ہین ❊ عزیزی ❊ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ○ اور قسم ہے دن کی جب

روشن کرد کھاوے جہان کو اور اندہیرے کو دور کرے ف ترجمہ ف اور اس جگہہ اکثر تفسیر والے شبہ لاتے ہین کہ روشن کرنا دن کو آفتاب کا کام ہے نہ یہہ کہ دن آفتاب کو روشن کرتا ہے ایسی الٹی عبارت بیان کس واسطے لائے ہین یہان تک کہ بعضے مفسرین نے اس شبہ کو قوی جانکر ضمیر کو آفتاب کی طرف سے پہیر کر زمین اور دنیا کی طرف عائد کیا ہے تاکہ اضمار قبل الذکر لازم نہ آوے ایک قرینہ جو مرجع پر دلالت کرے ذکر کرکے اس الزام سے اپنا بچاؤ کیا ہے اور حق بات یہہ ہے کہ آگے ضمیرونکی جدائی لازم آتی ہے اور ضمیرونکی تفریق خوب نہین اسواسطے کہ ضحٰہا اور تلٰہا مین بلاشبہ ضمیر آفتاب کی طرف راجع ہے اور باوجود ذکر مرجع کے مرجع کو مقدر ٹہیرانا اچھا نہین لیکن اس ترکیب کی وجہہ کو کہ ظاہر مین الٹی معلوم ہوتی ہے سن لیا چاہیے کہ عادت وہم کی یہہ ہے کہ جو کسی چیز کو ایک مقرر وقت مین کئی بار دیکھتا ہے تو اس وقت آنے کو سبب اس چیز کا جانتا ہے اور عقلی قاعدہ موافق یہی ہے کہ وجود اثر کا دلیل موثر کے وجود کی ہے چنانچہ مبحث مین برہان انی کے مقرر ہے اور جو دن کا وقت دونو وجہون عقلی اور وہمی سے آفتاب کو روشن کرتا ہے یعنی جب دن ہوتا ہے تبہی آفتاب روشن ہوتا ہے تو نسبت اسکی طرف کی گئی اور اس مجاز کو کہ اس جا پر استعمال کیا ہے سو مثل لوگ کی حقیقت کے لحاظ سے کہ وقت ریاضت کا ہے اور موجب روشن ہونے نور نبوت کا تو استعمال سے حقیقت کی بہتر ہوا اور یہہ بہی احتمال ہے کہ معنی اوجلٰہا کے یہہ ہون کہ اس روز ابر و غبار حائل نہو اس صورت مین روشنی کی نسبت دن کی طرف بے تکلف درست ہوجاتی ہے

عزیزی و روح البیان وغیرہ ف وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا اور قسم ہے رات کی جب چہپا لے روشنی ڈہانک لے ف ترجمہ ف اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک روز مجلس مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوٹہکر اپنے گہر کو تشریف لیجاتے تہے کہ ناگاہ ایک شخص صحابہ کرام سے کہ اونکا نام حنظلہ تہا رستے ملے اور پکار کر بولے کہ حنظلہ منافق ہوگیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا حال کہنے لگے کہ جو وقت حضور پر نور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوتا ہون تو مجھکو غیب کا عالم ایسا منکشف ہوجاتا ہے کہ گویا ان آنکہون سے دیکہتا ہون اور جب اس مجلس مقدس سے اوٹہکر گہر آتا ہون اور جورو بچونکے ساتہہ مشغول ہوجاتا ہون تو وہ کیفیت باقی نہین رہتی حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ سب کا یہی حال ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جاکر عرض کرین دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے پہر حنظلہ نے اسیطور سے پکار کر کہا کہ حنظلہ منافق ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کہ کیا ماجرا ہے انہون نے سارا احوال اپنا عرض کیا فرمایا کہ اگر تمکو ہمیشہ یہی حالت رہے جو میرے حضور مین یا ذکر اللہ کی مجلس مین ہوتی ہے تو ہرگز تم لوگ اپنے عورتون سے حظ نہ اوٹہاؤ اور نعرے مارتے ہوئے اور فریاد کرتے ہوئے جنگلون کو چلیجاؤ اور فرشتے تمسے مصافحہ کرین لیکن حالت کسی کی ہمیشہ نہین رہتی بلکہ ایکساعت ایسا ہوتا ہے اور ایکساعت ویسا تین بار فرمایا

اور ایکساعت غفلت مین نا توجہ بحق اور توجہ بخلق سے ملے ہوے رہتے ہین یہین سے معلوم ہوا کہ
غفلات اور راحت کے وقت بہی بزرگی رکہتی ہین کہ آیندہ کی ریاضتون کو مددگار ہوتے ہین
اور اہنین عبادتون کے ثواب حاصل ہونیکا باعث ہوتے ہین جو تعلق مخلوق کے حق سے
رکہتے ہین چنانچہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اِنِّی لَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِی کَمَا
اَحْتَسِبُ قَوْمَتِی یعنی مین اپنے خواب مین متوقع اجر اور ثواب کا رہتا ہون جیسا کہ اپنی تہجد مین اسواسطے
کہ تہجد مین اللہ کا حق ادا ہوتا ہے تو سونے مین بہی نفس کا حق ادا ہوتا ہے اور یہہ دونون حق تعالیٰ کے
واجب کرنے سے واجب ہوئے ہین مگر جو غفلت کہ مددگار طاعت کے نہو اور موافق حکم شرع کے
اور فرمان الٰہی کے ادا کرنے کے نیت سے نہو تو ایسی غفلت کی کچہہ حرمت اور بزرگی نہین ہے
بلکہ حرام مطلق ہے اور یہین سے معلوم ہوا کہ یہہ چارون قسمین حقیقت مین آفتاب سے متعلق ہین
اسیواسطے اس سورہ کا نام آفتاب کے نام پر رکہا گیا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ اور قسم کہاتا ہون
مین آسمان کی اور اس حکمت الٰہی کی کہ اس آسمان کو محیط بنایا ہے ان چیزون پر جو اوسکے درمیان
مین ہے اور یہی مثال شریعت کی ہے کہ مانند آسمان کے محیط ہے مکلفون کے تمام علمون پر اور
ہر عمل کا حکم اسمین موجود ہے ۝ عزیزی ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ اور قسم ہے زمین کی اور
بچہانے اوسکے کی ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ اور قسم ہے بنی آدم کی اور درست کرنے اوسکے کی ۝ ترجمہ
۝ ف ۝ یعنی خدا تعالیٰ نے جو ان سبکو بنایا اور درست کیا اوسکے بہی قسم ہے اور قسم کہاتا
ہون مین اس نفس کی کہ دو چیز رکہتا ہے اول قابلیت کمال حاصل کرنی کے دوسرے نقد
اس کمال کا بالفعل کہ بسبب ان چیزون کے بونا تخم معرفت کا اسکو میسر ہوتا ہے اور وہ نفس انسانی
ہے کیونکہ نفوس ملائکہ اپنے کمالونکو بالفعل حاصل رکہتے ہین انکو کمالات طلب کرنیکی حاجت نہین
ہے اور نفوس حیوانی کمالات حاصل کرنے کی قابلیت نہین رکہتے ہین پس بونا معرفت کے
تخم کا اونسے ممکن نہین اور اس نکتہ کیواسطے نفس کو نکرہ لاتے ہین تا کہ دلالت کرے ایک نوع پر او نوع
نفس کے برخلاف دوسری قسمون کے کہ معرفہ لاتے ہین کیونکہ وہ سب چیزین ایک ہی رنگ رکہتے ہین تعدد نوع
انمین متصور نہین ہے ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝ پہر جتایا اوس نفس کو گناہ اوسکے اور ڈرنا اوسکا
یعنی جو کچہہ کہ برا تہا اور بہلا اوسکے حق مین سب سمجہا دیا ۝ ترجمہ ۝ ف ۝ اور یہہ قسمین
اس بات پر ہین ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ بیشک چہٹکا پایا اوسنے جسنے
پاک کیا اپنے نفس کو گناہون اور نافرمانی خدا تعالیٰ کے سے اور مقرر خراب ہوا وہ جسکو چہپایا اور
کہو دیا اوسکے گناہون نے نافرمانی کرنے سے خدا تعالیٰ کے یعنی گناہون نے گہیر لیا اور الہام لغت مین
کہتے ہین کہانا ڈالنے کو کسی شخص کے حلق مین اسطور سے کہ اس شخص کو دانت اور ہونٹ ہلانے نہ پڑین
اور قرآن کے عرف مین عبارت ہے ڈالنے سے کام کے داعیہ کے دلمین بغیر واسطے پہلے فکر کے اور
جو افعال بنی آدم کے خواہ خیر ہون خواہ شر سب تابع داعیہ اور ارادے کی ہین پس سرشتہ نیکی اور بدی کا

بندا ہوا اسکے داعیہ اور ارادے سے ہے اور اللہ تعالی نے اس سررشتہ کو اپنے دست قدرت مین رکھا ہے
اور کسی دوسرے کو نفس اور شیطان اور شریرون اور مصاحبون کو نہین سونپا ہان یہہ چیزین مددگار اور
سبب نیک اور بد داعیہ کے فیضان کے عالم غیب سے ہوتے ہین اور اسی سبب سے محل عتاب اور
ملامت ہوتی ہین اور حدیث مین وارد ہے کہ ان قلوب بنی آدم بین اصبعین من اصابع الرحمن
یقلبہا کیف یشاء یعنی بنی آدم کے دل دو انگلیون مین ہین اللہ تعالی کی انگلیون سے پھراتا ہے ان دلونکو
جسطرف چاہتا ہے اور اگر اس جاپر کسی کے دلمین شبہہ گذرے کہ جب دلمین انسان کے
ڈالنا بدی اور نیکی داعیہ کا اوس جانب سے ہے تو پس جبر لازم آیا اور بے اختیاری ثابت ہوئی اور [illegible]
جزا دینے کا اور نصیحت کرنیکا اور خوف اور عبرت دلانیکا سب برباد ہو گیا اور بھیجنا پیغمبرونکا اور نازل کرنا
کتابونکا اور قائم کرنا قیامت اور حشر اور نشر اور سوال اور جواب اور حساب اور کتاب کا سب بیفائدہ
اور بیکار ہو گیا جواب اسکا یہہ ہے کہ جبر اوس صورت مین لازم آتا ہے کہ ارادہ اور اختیار درمیان مین نہو اور
جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ جو کچھہ کہ کرتے ہین سو اس شخص کے ارادہ اور اختیار سے کرتے ہین پھر جبر کسطرح
لازم آویگا اور ہر شخص اپنے نیک اور بد کامونکو اپنے ارادے اور اختیار سے کرتا ہے اور حرکتین اختیاری اور
جمادات کی مین جیسے پانی کا بہنا اور پتھر کا پڑا رہنا ان مین فرق ظاہر ہے پس جس اوسکو کہتے ہین
نہ سبکو جزا دینے کیواسطے اور سوائے اسکے جو ایسا امر ہے اوسکے واسطے وجود اختیار کا کافی ہے
یہہ کہ اختیار بھی اپنے ہاتھہ مین اور جو بندے کی ذات نے قوام اور وجود دوسری جاسے پیدا کیا ہے
تو اختیار اسکا کیونکر اپنے ذات سے ہوگا کہ مرتبہ صفت کا موصوف سے ادنی ہے اور فجور کے معنے
کی تحقیق یہہ ہے کہ آدمیکو حق تعالے نے تین قوتین عنایت کی ہین ایک قوت عقلی ہے جسکے
سبب سے نیک اور بد کو دریافت کرتا ہے اور دوسری قوت شہوی یعنی خواہش کی ہے جسکے سبب سے
چیزون کی طرف خواہش کرتا ہے اور اپنے لذتونکو حاصل کرتا ہے اور تیسری قوت غضبی ہے
کہ اوسکے سبب سے اپنے مخالف کو دفع اور دور کرتا ہے سو آدمی کے جب یہہ دونون قوتین یعنی
شہوی اور غضبی اسکے عقلی قوت کی تابعدار ہوجاوین اور بے اوسکی صلاح کے کوئی کام نہ
کرین جس چیز کو حکم کرے وہی کام کرین اور جس سے منع کرے اوس سے دور رہین اور جسے کہے کہ
اٹھنیکو تو لڑا بیٹھین اور جسکو منع کرے اوسکو رد کرین اور وہ شخص اپنی قوت عقلیہ کو شریعت
کے نور سے روشن کرے اور انبیا کے طریقے پر چلا دے اور نیک کو نیک اور بد کو بد پہچانے ان دونو
قوتونکو کام مین لاوے تو مرتبہ تقوے کا حاصل ہوتا ہے اور اگر خدا نخواستہ قوت عقلیہ اسکی نور
شرع سے منور نہوئی اور نیک کو بد اور بد کو نیک جانا یا باوجود منور ہونیکے شریعت کے نور سے
حکم قوت عقلیہ کا ان دونون قوتون پر جاری نہوا اور یہہ دونون قوتین اوسکی کہنے پر نہ
چلین بلکہ اس قوت عقلیہ کو بھی اپنا تابعدار کر لیا اور جسطرف خواہش کی اور جسے چاہا لے گئے
اسوقت مرتبہ فجور کا حاصل ہوتا ہے پس حقیقت فجور کی غالب ہو جانا قوت شہویہ اور غضبیہ

کا ہے قوت عقلیہ پر ط عزیزی ط الالہام القاء الشئ فی الروع اما من جہۃ اللہ او من جہۃ
الملأ الاعلی والفجور شق ستر الدیانۃ فالمراد فجورہا بتیجۃ الافعل وتقویہا التعمل بہ اذ الیس فی کلام اللہ
تناقض ابدا وقال بعضہم لا یخفی ان محل الالہام ہو النفس قال اللہ تعالی فالہمہا فجورہا وتقواہا فاعلم
ان الفاعل فی الالہام ہویۃ تعالی لا غیرہ لکن الہم النفس فجورہا بالتعلم ولا تعمل وتقواہا بالتعلم بہ وذلک
فہو فی قسم الفجور الہام اعلام لا الہام عمل ان اللہ لا یامر بالفحشاء ط روح البیان ط اور
حدیث صحیح مین ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پوچھا دو شخصون مزینہ کے نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ الْیَوْمَ وَیَکْدَحُونَ فِیْہِ اَشَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْہِمْ وَمَضٰی فِیْہِمْ
مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُوْنَ بِہٖ مِمَّا اَتَاہُمْ بِہٖ نَبِیُّہُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّۃُ عَلَیْہِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْہِمْ وَمَضٰی
فِیْہِمْ وَتَصْدِیْقُ ذٰلِکَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰہَا الخ اور روایت ہے عمران بن حصین سے
کہ دو شخص مزینہ کے نے کہا اے رسول خدا کے خبر دو ہمکو اوس چیز کی کہ کرتے ہین لوگ آجکے دن
یعنی دنیا مین اور محنت کھینچتے ہین بیچ اوسکے یہہ ایک چیز ہے کہ مقدر کے گئی او پر اونکی اور گذر گئی
بیچ اونکے تقدیر سے کہ ہو چکی ہے یا بیچ اوس چیز کے آگے ہونیوالی ہے او بیچنے سے کہ لایا اونکے پاس
نبی اونکا اور ثابت ہوئی دلیل اونپر فرمایا نہین بلکہ ایک چیز ہے کہ مقدر ہو چکی اونپر اور گذر گئی
اونپر مطابق اسکے بیچ کتاب اللہ کے کہ عزت والا بزرگی والا ہے قسم ہے جان کی الخ وعن عمر
قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم رواہ ابوداؤد اور روایت
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے
اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اونکی روایت کے یہہ ابو داؤد نے وعن ابی ہریرۃ قال خرج علینا
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجہہ حتی کانما فقئ فی وجنتیہ
حب الرمان فقال ابہذا امرتم ام بہذا ارسلت الیکم انما ہلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ہذا الامر عزمت
علیکم ان لا تنازعوا فیہ رواہ ط رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نکلے
او پر ہمارے رسول خدا صلعم اور ہم بحث کرتے تھے بیچ قدر کے پس غصہ ہوئے حضرت یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ
مبارک یہان تک کہ گویا نچوڑے گئے ہین بیچ رخسارون آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ
اس چیز کے حکم کئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہون مین طرف تمہارے سوا اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ
لوگ کہ تھے پہلے تمسے اوس وقت کہ بحث کرنے لگے بیچ اس امر کے قسم دیتا ہون مین اوپر تمہارے
اس بات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکے روایت کی یہہ ترمذی نے وحذف اللام لطول الکلام
وقد خاب من دسٰہا فی القاموس خاب یخیب خیبۃ حرم وخسر وکفر ولم ینل ما طلب واصل
دسٰہا دسسہا کتقضی البازی وتقضض من التدسیس وہو الاخفاء مبالغۃ الدس وہو اجتماع
الامثال لما اوجب الثقل قلبت السین الاخیرۃ یاء ط روح البیان ط
کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰہَآ ۝ جھوٹہ جانا قوم ثمود نے صالح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکشی اور بغی ہو نے

اپنے سے یعنی اپنی شہوت اور غضب کی خواہشون کو شرع اور عقل کی حکمو نپر غالب اور حاکم کیا
اور یہہ غلبہ انکار اور تکذیب کا سبب ہوگیا انکے حقین اور طغوی کے لفظ مین ایک اشکال ہے مشہور
اسواسطے کہ یہہ طغیان سے مشتق ہے تو موافق قاعدہ کے چاہیے تہا کہ طغیا ہوتا یے کو واو سے کسواسطے
بدلہ کیا سو صرف کے علما نے اس اشکال کے جواب مین یون لکہا ہے کہ فعلی کبہی اسم ہوتا ہے اور کبہی
صفت تو واسطے فرق کے درمیان اسم اور صفت کے اسم مین یا کو واو سے بدل کرتے ہین اور
صفت مین اپنی اصل پر رہنے دیتے ہین چنانچہ کہتے ہین اِمرَأَۃٌ صدیا وخزیا یعنی ایک عورت
پیاسی اور رسوا قولہ تعالی بطغوىٰها وہو استئناف وارد لتقریر مضمون قولہ تعالے وَقَدْ
خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ٭ روح البیان ٭ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰىهَا جبوقت
کہ اوٹہا اوسکے مارنے کو بڑا بدبخت اوس قوم کا یعنی قدار بن سالف الاشقا من الاشقیاء فان افعل
التفضیل اذا اضیف یصلح للواحد والمتعدد والمذکر والمؤنث ویدل علی الاول قولہ تعالی فی سورۃ القمر
فنادوا صاحبہم فتعاطی فعقر فانہ یدل علی ان اشقا شر واحد بعینہ وفضل شقاوتہم علی من عداہم
مباشرتہم العقر مع اشتراک الکل فی الرضی بہ ٭ روح البیان ٭ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا یعنی پہر کہا قوم ثمود کو بہیجے ہوئے خدا کے نے
یعنی صالح علیہ السلام نے کہ اونٹنی کو خدا کی مت ستاؤ اور اوسکے پانی پینے کے دن بارکی وعدہ
خلافی نکرو فَكَذَّبُوْهُ پہر جہٹلایا اوس سب قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کو فَعَقَرُوْهَا
پہر کاٹی اونٹنی کی کونچین ہر چند کہ کونچین کاٹنے والا وہی قدار بن سالف تہا اور اوسکے آٹہون
یار جو اوسکے مددگار تہے لیکن جو سب شہر والون کی مرضی کے موافق یہہ کام تہا اور سب اسکے
خوش ہوئی تہی گویا سب اسمین شریک تہے ایسی گروہ مین سے ایک شخص کا کام جبکے شوم
اور صلاح سی ہوتا ہے تو سب گروہ کی طرف نسبت کرتے ہین بموجب مضمون اس شعر کے ٭ ؎
چو از قومے یکی بیدانشی کرد ٭ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ٭ عزیزی ٭ وفی الحدیث
قال علیہ السلام لعلی یا علی اتدری من اشقی الاولین قال اللہ ورسولہ اعلم قال عاقر الناقۃ قال اتدری
من اشقی الآخرین قال اللہ ورسولہ اعلم قال قاتلک ٭ روح ٭ تفسیر ٭ اور ثمود
نام ہے ایک شخص کا حضرت نوح علیہم السلام کے اولاد سے یعنی ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح
علیہم السلام کہ چوتہی پشت مین حضرت نوح علیہم السلام سے ملتا ہے سو اس شخص کی اولاد بعد ہلاک ہونے
قوم عاد کے عرب کے ملکوںمین پہیل گئی تہی اور اون ملکون کی مالک ہوگئی تہی اور اصل وطن اونکا
شام اور حجاز کے درمیان مین تہا اور اونکی شہر دو تہین ایک جو شہر شام کے قریب تہا نام اوسکا
حجر تہا اور جو شہر حجاز سے ملا ہوا تہا نام اوسکا وادی القری تہا اون دونون کے درمیان مین ایک
ہزار سات سو بستیاں اونکی تصرف مین تہین اور ہر بستی مین سنگین عمارتین بنائی تہی اور کہیتی کرتے
تہے اور کوئین اور تالاب کہودتے تہے لیکن اوس زمین مین پانی کم تہا اور پتہر کے سبب سے کنوان اور

تالاب و شواری سے کہود اجاتا تہا اور اکثر مال اونکا عمارت کے بنانے مین و رباغون کے لگانے مین اور پتہر تراش کے مکان بنانے مین خرچ ہوتا تہا یہان تک کہ بڑی بڑے سنگ تراش کاریگر پہاڑون پر عمارتین منقش تراشتے تہے آخر کو ہوتے ہوتے پتہرون کی صورتین عجیب غریب تراش کے اونکو پوجنا شروع کیا اور یہہ رسم اونمین رائج ہوئی یہانتک کہ بت پرستی اونمین بالکل پہیل گئی اور حق سے بالکل غافل ہوگئے تب اللہ جل شانہ نے حضرت صالح بن عبید علیہم السلام کو کہ صورت اور شکل مین سب سے بہتر اور حسب اور نسب مین سب سے اعلا تہے مرتبہ رسالت کا عنایت فرمایکے وحی نازل فرمائی کہ اپنی قوم کو سمجہا کہ بتون کی عبادت سے باز رکہو اور عبادت رب الارباب کی طرف اونکی رغبت دلاؤ حضرت صالح علیہم السلام نے بموجب حکم الٰہی تبلیغ احکام اپنی قوم کو کرنا شروع کیا اور قوم نے انکار پہر اصرار کیا اور حضرت صالح علیہم السلام سے معجزہ طلب کیا آپنے فرمایا کہ اگر مین بموجب تمہاری خواہش کے معجزہ تمکو دکہلاؤن اور پہر تمنے میرا کہنا نہ مانا اور ایمان نہ لائے تو تم سب عذاب الٰہی مین گرفتار ہوگے اون لوگون نے اس بات کا یقین نہ کیا اور کہا کہ ہم سب فلانی تاریخ شہر کے باہر جاتے ہین اور بتون کو پوشاک اور زیور سے آراستہ کرکے باہر نکلتے ہین اور حاجتین تمام سال کے اون بتون سے اوسدن مانگتے ہین اور وہی ہمکو دیتے ہین تو بہی اوسدن ہمارے ساتہہ چل اور اپنے خدا سے اپنا مطلب طلب کرکے دیکہین تو تیرا خدا کیا دیتا ہے حضرت صالح علیہ السلام نے اسبات کو قبول کیا اور اوسدن جسکا وعدہ ہوا تہا سب کے ساتہہ باہر نکلا اور تہوڑے سے لوگ جو اونپر ایمان لائے تہے وہی بہی اونکے ساتہہ ہوئے اور جب عیدگاہ کو پہنچے دیکہا کہ بتون کو نہایت زینت سے آراستہ کرکے اپنے سامنے تختونپر بٹہا یا ہے اور نہایت ادب سے سب قوم اون کے سامنے کہڑی ہوئی اپنی اپنی حاجتین مانگتے ہین حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے بتون سے کوئی چیز انوکہی مانگو تاکہ ہم بہی دیکہین کہ یہہ تمہارے بت کیسی قدرت رکہتے ہین اون لوگون نے کہا اچہا پہر بتون سے ایک چیز انوکہی مانگنا شروع کیا اور نالہ اور فریاد اور عاجزی اور چاپلوسی حد سے زیادہ کی لیکن سوائے محنت بیفائدہ کے کچہہ بہی حاصل ہوا آخر کو عاجز ہوکر بیٹہہ رہے تب حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ آج تم کہو مین بہی اپنے اوس مالک الملک اور قادر علی الاطلاق کے سامنے ہاتہہ پہیلاکر مانگون اور اوسکی قدرت کو بہی دیکہو کہ کیا اپنے بندے خاص کی فریادرسی کو پہونچتا ہے اور جو مانگو سو دیتا ہے جندع بن عمرو کہ اون کے سردارون مین بڑا سردار تہا دوسرون سے کہا کہ آج ایسی چیز طلب کیا چاہیے کہ عقل کے نزدیک محال ہو اور آج کوئی نہ جاوے اور ہمارے بتون کی بہی عزت و آبرو باقی رہجاوے والا ہم ذلیل ہوجاوینگے اور سب نے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے اور عقل اور دانائی مین بہی سب سے زیادہ ہوشیار ہے تو کوئی چیز تجویز کر کہ یہہ عاجز ہوجاوین اور لا نہ سکین تب جندع نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ اس پہاڑ کی پشتہ سے کہ عیدگاہ کے سامنے ہے اور پشتہ کو اونکی عرف مین کاثبہ کہتے تہے ایک اونٹنی ہمارے واسطے نکلے کہ اوسکی پیشانی سیاہ ہو اور سارا بدن اوسکا

سپید اور بال اوسکے بڑے ہوں اور نرم اور اوسکے دس مہینے کا حمل بہی ہوا ہو اور ڈیل اوسکا بہت بڑا
ہو کہ ہم کو اس ٹیکری کی برابر معلوم ہووے اور اس پتہر سے نکل نیکے بعد ہمارے سامنے بچہ جنے
اور وہ بچہ بہی اوسی کے مانند ہو شکل اور رنگ اور ڈیل مین حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر مین
اسیطرح کی اونٹنی اس پتہر سے نکالون تو تم ایمان لاؤگے اور حق تعالی کے دین اور حکم کے فرمانبردار ہوگے
سب نے اقرار کیا کہ اگر یہ امر ظہور مین آویگا تو ہم سب ایمان لاوینگے حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی بات کے
عہد اور پیمان اون سے مضبوط لیا پہر ان لوگون کو جو اونپر ایمان لائے تہے ساتھ لیکر اوس پتہر کے
نزدیک تشریف لیگئے اور دو رکعت نماز ادا کی اور جناب الہی مین دعا کی اور ان مسلمانون کو کہا
کہ تم سب میرے پیچہے کہڑے ہو کر آمین کہو اور اس قوم ثمود کے سردار معہ فوج لشکر کے گرداگرد اوسکے کہڑے
کہڑے ہوئی اور تماشا دیکہنے لگے کہ کیا ہوتا ہے کہ یکایک قدرت سے اوس قادر توانا کی اوس پہاڑ کی
پشتہ سے آواز جانور کی چلانے کی آنے لگی جسطرح جانور جنے کے وقت آواز کرتا ہے یہانتک کہ وہ
پشتہ پہٹا اور ایک اونٹنی جیسی اونکی طلب کی تہی ویسی ہی نکلی اور جنگل مین چلنے لگی اور بعد
ایک ساعت کے اوسکے بہی دردزہ شروع ہوا اور وہ بہی ایک بچہ جنی اپنے برابر قد و قامت اور
صورت و شکل مین اس ماجرے کو دیکہہ کر لوگ ایک آواز کر اوٹہے اور سب اسبات کے قائل ہوئے
کہ حضرت صالح کا معبود بڑی قدرت رکہتا ہے اسی پر ایمان لایا چاہیے اور جندع بن عمرو جو
ہزار آدمیون کے ایمان لایا اور حضرت صالح علیہ السلام کے قدمون پر گر پڑا اور پچہلی تقصیر ون سے
نادم و شرمندہ ہوا اور اپنے بخشش طلب کی اور دوسرے سردار اپنے نفس کی شامت سے اسی انکار پر
قائم رہے اور اپنے تابعدارون کو بہی بہکانا اور بہرکانا شروع کیا کہ ایسے جادو پر فریفتہ مت ہو اور
اپنے دین و مذہب کو مت چہوڑو کہ یہہ وقت آزمایش و امتحان کا ہے وے بدبخت اپنے منہون سے
پہر کالنے ہے کفر کے کلمے کہنے لگے اور حضرت صالح علیہ السلام کو جادوگر قرار دیکر پہر گئے تب حضرت
صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ تمنے خلاف عہد کے کیا اور مجہہ پر ایمان نہ لائے اب تمہارے بچاؤ کی
صورت عذاب الہی سے یہہ ہے کہ اس اونٹنی اور اسکے بچے کو نہایت تعظیم سے اپنے ملک مین رکہو اور
کسی طرح سے اسکو رنج مت دو اور بری طرح سے مت چہیڑو کہ تمہاری امن اور بچاؤ کے سبب ہے
اور جب تک یہہ اونٹنی اور اسکا بچہ تم مین رہے گا عذاب الہی تمپر نہ آویگا اور کسی طور سے تمنے اسکو
برائی پہنچائی تو عذاب الہی مین گرفتار ہوگے آیا اس جگہہ پر جانا چاہیے کہ اس معجزے کی خاص ہونے
اس قوم کے واسطے بہید یہہ تہا کہ انکو پتہر تراشنے اور تصویر بنانی مین بڑا دخل تہا اور اس کام مین
بڑی بڑی باریکیان اور کاریگریان کرتے تہے تو اس معجزے کے خاص کرنے مین اس گروہ کے واسطے
اشارہ اسبات کی طرف ہے کہ ہرچند کہ تم لوگ پتہر کی تصویرین عجیب اور غریب بناتے ہو لیکن
جان نہین ڈال سکتے او ہم پتہر سے ایک جاندار جانور کہ اس ملک کے جانورون سے بڑا ہو نکال سکتے
ہین ؂ کافران از بت بیجان چہ تمتع دارند ؀ باری آن بت بپرستید کہ جانے دارد ؀ اور ہمین

اشارہ اسبات کی طرف ہے ہوا کہ حق تعالیٰ کی ہدایت پتہر کے دلونکو نرم کر سکتی ہے اور اسے روح
وصف ظاہر کر سکتی ہے اب آئے ہم باقی رہے قصے کے بیان پر کہ اونٹنی قد اور قامت اور
ڈیل اور ڈول مین بہت بڑی ہتی چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہ بڑے جلیل القدر
صحابیومین سے ہین وہ فرماتے ہین کہ مین ثمود کے شہر مین جسکا حجر نام ہے گیا تہا اُس
اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہہ کہ مشہور ہے اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہین اپنے ہاتہہ سے مین نے
ناپی ہتی تو ساٹہہ گز دور اوسکا ہوا تہا اور اس اونٹنی کی خاصیت یہہ ہتی کہ سب جانور اہلی
اور جنگلی اوسکے دیکہنے سے خوف کہا کر بہاگتے تہے اور جس جنگل مین وہ چرتی ہتی کوئی
دوسرا جانور قدم نہین رکہہ سکتا تہا اور جس کنوے اور تالاب اور ندی پر وہ پانی پینے کو جاتی
ہتی تو سب پانی اوسکا پی لیتی ہتی اور جس چراگاہ مین وہ چرتی ہتی اوسمین گہاس کا نام
نہین رہتا تہا اور شام کیوقت جو شہر مین آتی ہتی سب شہر والے اپنے اپنے برتن لا کر اوسکے دودھ
بہر لیتے تہے اور تمام شہر والونکو اوسکا دودہ کفایت ہوتا تہا جب ایک مدت اسی طور سے گذری
تو مواشی اور جانور والے اوسکے چلنے اور پہرنے سے عاجز ہوئے اور حضرت صالح علیہ السلام سے
فریاد کی آپنے مصالح کے طور پر ایسا مقرر کر دیا کہ ایک روز تم سب اپنے جانور چرایا کرو اوسدن
اونٹنی کو ہم گہر مین اپنے بند رکہینگے اور دوسرے روز ہم اس اونٹنی کو چہوڑ دینگے تو تم
اپنے جانورونکو بند رکہو اس قول کے اقرار پر ایک مدت تک گذران کرتے رہے لیکن اکثر
شہر والونپر جو جانورونکی پرورش کا ذوق شوق رکہتے تہے یہہ تقسیم بہی گران گذری
اور اپنے دلونمین کہتے رہتے تہے کہ کس حیلہ اور تدبیر سے اس اونٹنی کو یہان سے دور کیا جاے
تاکہ ہمارے جانور اچہی طرح سے دانہ اور پانی کہایا پیا کرین لیکن عہد ٹوٹنے اور قول اور اقرار
کے خلاف ہونے سے خوف کہاتے رہتے تہے اس درمیان مین ایک نوجوان اوسی قوم کا کہ نہایت
شورہ پشت اور ونگئی تہا اور اوسکا نام قدار ابن سالف تہا کوتہ گردن چارشانہ ماں باپ کو آزار
دینے والا زبان دراز ہاتہہ چہٹے پیدا ہوا اور وہ ایک عورت فاحشہ پر عاشق ہوا اور نام اوس
عورت کا عنیزہ تہا خوبصورتی اور خوش اسلوبی اور لطیفہ گوئی اور نزاکت طبع مین وہان مشہور تہی
اور اوس فاحشہ کے گہر مین آٹہہ شخصونسے جو اوسکے ہم مشرب اور ہم وضع ہتی اور اون مین سے
ایک شخص کا نام مصدع بن داہر تہا کہ اوسکے چچا کا بیٹا تہا جایا کرتا تہا اور اوسے حظ نفسانی حاصل
کر کے دونو جہانکے روسیاہے کہایا کرتا تہا اور اسکے یار اور ہمنشین شراب خواری کر کے اوسکے گہر
کی لونڈیون اور باندیون سے موہنہ کالا کرتے تہے ایک روز اوس جوان نے یعنی قدار ملعون نے
اوس فاحشہ سے کہا کہ کب تک یہہ آشنائی چوری چہپی کی رہیگی کہلکے مجہسے نکاح کیون
نہین کر لیتی ہے کہ عمر بہر خوشی اور ہنسی سے گذران کرین اوس قحبہ نے کہا کہ اگر اسبات کا
تجہکو خیال ہے تو ایک فرمایش میری ہے اگر اوسکو تو بجا لاوے تو مین معہ مال و اسباب

اور یوند ہونگے تیری تابعدار ہو کر رہون اور وہ کام یہہ ہے کہ اس اونٹنی کو کہ جسنے مجھکو اور تمام شہر کو ایک
بلا اور رنج مین ڈال رکہا ہے اور تمام جانوران کی زبان کو بہوکہہ اور پیاس کے عذاب مین گرفتار
کر رکہا ہے کسی طرح مار ڈال اور اسکی کونچین کاٹ کہ ہم اس بلا سے نجات پاوین اور قحبہ کے جادو
بہت تہے اس باعث سے اور ونکی نسبت زیادہ اس اونٹنی سے دشمنی تہی غرضکہ قدار نابکار نے
اس اوسنے خسیس کام کے لئے ایسے بڑے گناہ کے کرنے کا اقرار کیا اور اوس اونٹنی کے مارنے کی
تدبیر مین پڑا اور اپنے یارون اور آشناؤنکو بہی اس کام مین اپنا رفیق کیا اور ایک روز ایک تنگ
گلی مین جو اوس اونٹنی کے آمد و رفت کا رستہ تہا اوسکی راہ روک کر گہات مین بیٹہا اور اپنے
یارونکو بہی اوس کوچہ مین کہا جلکو مین بیٹہایا جسوقت وہ اونٹنی چراگاہ سے پہری اور اوس کوچہ مین
پہنچی تو پہلے مصدع نے تیر اوسکی پیشانی پر مارا اور دوسرے ساتون شخص تلوارین کہینچ کے غل
مچاتے ہوئے اونٹنی تک پہنچے لیکن وہ اونٹنی باوجود زخمی ہونے کے کسی کو اپنے پاس نہین
آنے دیتی تہی اور جسطرف حملہ کرتی تہی سبکو بہگا دیتی تہی آخر کو قدار نابکار نے اوسکے پیچہے
پہنچکر ایک تلوار اوسکی کونچوں مین ماری کونچوں کے کٹتے ہی وہ اونٹنی زمین پر گری اور گرتے ہی
سب اوسکے یار گرد سے پہنچے اور تلوار ونسے اوسکے پرزے پرزے کر ڈالے اس بات کو سنکر شہر والے
سب خوش ہوئے اور اوسکے گوشت کو تقسیم کر کے سب شہر والے اپنے اپنے گہر کو لے گئے اوسکا بچہ جو
پیچہے سے آیا اور اپنی مانکا یہہ حال دیکہا تو وہانسے بہاگ کر اوسی پہاڑ کے پشت سے جا لگکر کہڑا
ہوا جو یہہ خبر حضرت صالح علیہ السلام کو پہنچی تو افسوس کرتے ہوئے باہر نکلے اور شہر کے لوگونسے
فرمایا کہ تمنے اچہی بات نکی بلکہ خدا کے عذاب کو قصد کر کے اپنے واسطے منگوایا اور ابہی ایک
بچاؤکی صورت ہے کہ میرے ساتہہ آؤ اور اوسکے بچے کو اپنے شہر مین لاؤ تاکہ اسکے سبب سے
حق تعالے کے عذاب سے بچ جاؤ قدار نابکار دوسرے کافرون نے اس بات کو سنا اور بالکل
کچہہ حقیقت نجانی تب تو حضرت صالح علیہ السلام سب مسلمانونکے ساتہہ اوس بچے کے لانے کو
جنگل کیطرف گئے جو ہین بچے نے حضرت صالح علیہ السلام کو دیکہا تین آواز کی اور پشتہ پہاڑ کا پہٹا
اور وہ بچہ اسکے اندر گہس گیا تب حضرت صالح علیہ السلام اس حال کو دیکہکر افسوس کرتے ہوئے
پہر آئے اور شہر والوںسے کہا کہ تمنے اپنی خرابی اپنے ہاتہہ سے کی اور اس بچے کی تین مرتبہ
آواز کرنیکی تعبیر یہہ ہے کہ تمکو تین دن کی مہلت ہے عذاب آلہی سے پہلے دن منہہ تمہارے
زرد ہو جائینگے اور دوسرے دن سرخ ہو جائینگے اور تیسرے دن سیاہ اور یہہ ماجرا تہوڑا
دن رہے بدہ کو ہوا تہا جمعرات کی صبح کو شہر والے جو سوکے اوٹہے تو دیکہا کہ سبکے منہہ زرد ہوگئے
تب سبکو یقین ہوا کہ کچہہ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا تہا سب سچ اور واقع ہونے والا ہے لیکن
اسوقت انکی قوت غضبیہ نے جوش کیا اور قوت عقلیہ بالکل معزول ہوگئے قدار نے اپنی ہی دل
میں وہ بے قسمیہ ہوکر یہہ بات ٹہرائی کہ قبل آنے تیسرے دن کے حضرت صالح علیہ السلام کا کام تمام کیجے

یہ ارادہ ولیکن ٹہانکر اوسی رات کو یہہ نو آدمی حضرت صالح علیہ السلام سے بے ادبی کرنے کو چلے اوسوقت
حضرت صالح علیہ السلام اپنی مسجد مین تہے ایک درخت اس مسجد مین تہا بلند آواز سے بولا کہ قدار اپنے
یارونکے ساتہہ آپکے مارنیکو آتا ہے سو آپ اپنے گہر مین تشریف لیجائیے اور دروازہ بند کر بیٹھیے حضرت
صالح علیہ السلام نے اوسکے کہنے کے بموجب عمل کیا اور گھر کا دروازہ بند کرکے جا بیٹھے جب قدار
نابکار اپنے یارونکے ساتہہ مسجد مین آیا اور حضرت صالح علیہ السلام کو وہان نہ پایا تو ارادہ کیا کہ آپکے
مکان کا دروازہ توڑکر گہسکے آپ سے بے ادبی کرین وہ اسی سوچ مین تہے کہ یکایک فرشتے بموجب
حکم الہی کے آپکی حمایت اور مدد کو پہنچے اور اپنے پرونکو ان بدبختون کے منہہ پر مارا اس مار کے
سے وہ سب اندہے ہوگئے اور حیران پریشان گرتے پڑتے بے تحاشا وہانسے بہاگنے مین ایک ایک کا سر
دیوار مین لگکر پہٹ گیا اور کوئی مین گرکر مرگیا یہانتک کہ سب کے سب مرگئے اور خسر الدنیا والآخرۃ
ہوئے دوسرے دن شہر والے جو اوٹہے تو سب کے منہہ سرخ پائے اور قدار وغیرہ کے وارثون نے
جو انکی تلاش کی تو حضرت صالح علیہ السلام کے گھر کے قریب اون سبکو مرا ہوا پایا پہر اوس حال کو شہر کے
رئیسون اور سردارون سے جو کافر تہے ظاہر کیا تو سردار اور سب شہر والے حضرت صالح علیہ السلام کے گھر پر
چڑہ آئے اور گھر کو گہیر لیا اور کہا کہ تمنے اوس اونٹنی کے عوض مین ہمارے نو آدمی مار ڈالے ہین ہم
اون آدمیون کے عوض مین تمکو اور تمہارے سب گہر والون کو مار ڈالین گے حضرت صالح علیہ السلام
نے فرمایا کہ ہم ان لوگون کے گھر مین مارنیکو نہین گئے تہے یہ خود ہمارے گھر پر رات کو چڑہ آئے
تہے اللہ تعالے نے غیب کی مدد سے انکو سزا دی وہ سب اسی جواب وسوال مین تہے کہ جندع بن عمرو
اس شہر کا بڑا رئیس تہا کہ معہ اپنی فوج کے اسلام سے مشرف ہوا تہا اور بڑا معتقد اور دوست
حضرت صالح علیہ السلام کا تہا اس حال کی خبر پاکے معہ اپنی فوج حضرت صالح علیہ السلام کے
مدد کو پہنچا اور اون رئیسون اور شہر والون سے مقابلہ کیا آخر کو چند آدمی درمیان مین آکے بیچ پر
صلح ٹہرائی کہ حضرت صالح علیہ السلام اس شہر سے باہر جاوین حضرت صالح علیہ السلام نے اس بات کو
غنیمت جانا اور جندع بن عمرو اور دوسرے مسلمانونکو اپنے ساتہ لیکر شہر سے باہر چلے گئے تیسرے
دن کہ سنیچر کا دن تہا صبح کو شہر کے لوگ جو اوٹہے سبکے منہہ کالے پائے اوسدن پہر نہایت تشویش
مین رہے کہ کیا ہونیوالا ہے آخر یہ بات سوچی کہ سنگین مکان خالی کیجئے اور خدا کا عذاب جب
آویگا تو ان مکانونمین چہپ رہین گے کیونکہ عذاب یا آسمان سے آویگا جیسے پانی یا پتہر برسنا یا
زمین سے ہوگا جیسے زلزلہ اور ان چیزونسے اون مکان مین بچاؤ ہے اسواسطے کہ یہ مکان
پہاڑ کو تراش کے بنائے ہین ایسی چیزونسے ان مکانونمین کچہہ دہشت نہین ہے یہہ نہ سمجہے
کہ حق تعالے کے غضب سے کوئی چیز بچا نہین سکتے حاصل کلام کا پنجشنبہ کی صبح کو حضرت جبرئیل
علیہ السلام بموجب حکم الہی کے درمیان مین آسمان اور زمین کی ایک بڑی صورت دہشت
ناک سی ظاہر ہوئی اور ایک ایسی سخت آواز کے کہ اوسکے سبب سے پہاڑ جنبش مین آگئے اور تند ہوا آندہی

کیطرف سے چلنی شروع ہوئی سب شہر والے دہشت کہا کے اونہین سنگین مکانونمین گہسے پہر حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز پہلے سے بہی زیادہ سخت کی کہ اوسکے سبب سے شہر والے اوندہے
اپنے اپنے زانو پر گر پڑے اور سب جہنم واصل ہوئے ایک بہی اونمین سے باقی نرہا حضرت صالح
علیہ السلام نے جو یہہ ماجرا سُنا تو مسلمانونسے فرمایا یہہ شہر غضب آلہی کے نازل ہونیکی جگہہ ہوئی
یہانپر رہنا ہرگز مناسب نہین ہے اسکو چھوڑو اور مکہ معظمہ کے حرم کا احرام باندہو اور وہین چلکر
رہو چنانچہ وہ سب حضرت صالح علیہ السلام کے فرمانیکی بموجب عمل مین لائے اور نجات دارین
کی حاصل کی اللّٰہم ارزقنا اتباع نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم غزوہ تبوک کے سفر مین شہر حجر کے دروازے پر پہونچے صحابہ سے ارشاد
فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص اس شہر مین نہ بیہٹے اور نہ پانی پیئے مگر یہہ کہ روتا ہوا اور ڈرتا ہوا
اسواسطے کہ روحین اون کافرون کی اسی شہر مین عذاب آلہی مین گرفتار ہین اور جس جائے
عذاب آلہی نازل ہوتا ہے وہانسے دور رہنا خوب ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے
کہ ثمود کی قوم کے کافرونسے کوئی آدمی نہین بچا مگر ایک شخص جسکا نام ابو رغال تہا کسی کام کے
واسطے مکہ معظمہ مین آیا تہا جب تک حرم شریف کے اندر رہا تب تک عذاب آلہی سے محفوظ رہا جو نہین
حرم سے باہر نکلا اور طایف کیطرف چلا راستے مین اسی عذاب مین جسمین اوسکی قوم ہلاک ہو گئی
تہی یہہ بہی ہلاک ہوا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم طایف مہم پر جانیکے وقت جو اوسکی
قبر پر پہنچے اور عادت وہان کے لوگونکی یہہ تہی کہ جب اوسکی قبر کے نزدیک پہونچتے تو اوسکو
سنگسار کرتے تہے تب آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ قبر کسکی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ
اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سب قصہ اسکا مفصل اپنی زبان
فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ اس میری بات کی صداقت کی نشانی یہہ ہے کہ اس شخص کی چہڑی
سونیکی اوسکے ساتہہ ہے دفن ہوئے ہی صحابہ نے جو یہہ کلام سُنا دوڑے اور اوسکی قبر کو تلوارونسے
کہودا اور وہ چہڑی سونیکی نکال لائے اور اوسکی قبر کو بدستور بند کر دیا یہہ ہی قصہ ثمود کا
بطریق اختصار کے اور بعضی سورتونمین زیادہ ہی تفصیل سے مذکور ہے **ہ عزیزی ہ**

تنبیہ ہ یہانپر معلوم کرنا چاہیے کہ ایسے شہر والونسے جہان غلبہ کفر وفسق کا ہو وے اونسے
ہجرت کرنی لازم ہے اسلیئے کہ بری صحبت کی بری تاثیر ہوتی ہے کہ بسبب اختلاط کے گناہ اور
برائی دلسے نکل جاتی ہے اور جب ایسا حال ہوتا ہے تو خوف زوال ایمان کا ہے عیاذاً باللہ منہ
اسلیئے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انا برئ من کل مسلم مقیم بین اظہر المشرکین قالوا یا
رسول اللہ لم قال لا ترائی ناراہما رواہ ابوداؤد یعنی مین بیزار ہون ہر اوس مسلمان سے کہ رہتا ہے
مشرکونمین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیون فرمایا اسلیئے کہ اقتضاے ایمان یہہ ہے کہ مشرک اور
مسلمان آپسمین ایک دوسرے کی آگ نہ دیکہین یعنی کافر سے ایسی جدائی اور دوری چاہیے کہ

اونکی آگ نہ نظر پڑے چہ جائیکہ اونمین رہنا کہ ساتھ رہنے سے سستی اسلام مین آجاتی ہے سبب اسکے
رسمون اون کی کے پس بہائیون ہم لوگونکو اپنی حال پر رونا چاہیے کہ جیسے رسول اللہ بیزار ہین
اس کفرستان کے رہنے سے لیکن جو کہ استطاعت نہین رکہتے امید ہے کہ وہ معذور ہونگے
اور جب رسول اللہ بہی بیزار ہیں تو کیا ٹہکانا ہے ہمارا جسکو اللہ تعالے استطاعت دے تو وہ ارادہ ہجرت
کرے کہ یہان بڑی ہی آگ لگ رہی ہے کہ حق کہین تو گلے گہونٹے جاتے ہین اور خاموش
رہین تو نقصان ایمان ہے ع الہی بخشنی من کل ضیق ٭ بجاہ المصطفے مولی الجمیع ٭ وہب لی
فی مدینۃ قرارا ٭ بایمان و دفن بالبقیع ٭ یا اللہ نجات دے مجکو ہر تنگی سے بحرمت مصطفے کے
کہ جو صاحب ہین سبکے اور بخش میرے لیئے مدینہ مین ٹہیرنا ساتہ ایمان کے اور دفن ہونے کے
جنت البقیع مین کہ قبرستان مدینہ کا ہے مولانا محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم کہ اوستاد و مرشد اس احقر کے
تہے اکثر دعا اونکی یہی رہتی تہی اللہ جل شانہ نے اونکو منزل مقصود کو پہنچا دیا اب اللہ تعالے ہمسے
بیدست و پا کی بہی دستگیری کرے کہ یہان کے مکروہات سے نجات دیکر حرمین شریفین مین
پہنچا دے اور وہین مارے اللہم اجعل موتی فی بلد حبیبک آمین رب العلمین فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ٭ پہر سخت عذاب بہیجا اونپر اونکے پروردگار نے بسبب اونکے
گناہون کے پہر اکیسا کر ڈالا چہوٹا بڑا غریب دولتمند اونکا سبکو ہلاک کرکے برابر کر دیا وَلَا
يَخَافُ عُقْبٰهَا ٭ اور نہین ڈرتا خدا تعالے آخر کام بدکارون گناہگارون کے سے
یعنی ایسا کوئی نہین جو اوسکی نافرمانی کرکے اوسکے عذاب سے بچ رہے اپنی قوت اور زور سے ف

فتح الرحمن ف اب یہان پر بیان لیا چاہیے کہ حدیث صحیح مین جو مسند امام احمد وغیرہ
معتبر کتابون مین پائی جاتی ہے وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہا حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کچہ تمکو معلوم ہے یہہ کہ سب سے زیادہ بدبخت اگلین امتون کا کون
شخص ہے اور اس امت مین زیادہ بدبخت کون ہے حضرت علی نے عرض کی کہ مجہکو معلوم نہین ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بدبخت اگلی امتونکا ایک سرخ رنگ ثمود کی قوم سے تہا یعنی
قدار بن سالف کہ حق تعالی کی اونٹنی کی کونچین کاٹین اور اس امت کا بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو
تیرے سر پر تلوار ماریگا اور تیری ڈاڑہی اوس خون سے رنگین ہوگی اور اسی تلوار سے تو شہید ہوگا
اب یہان پر چند رہا کہ اگلی امتون سے قدار کی زیادہ بدبخت ہونے کی وجہ اور اس امت مین
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاتل کی زیادہ بدبخت ہونی کی وجہ بیان کی جاوے اور اوسکا بیان
موقوف ہے کئی مقدمون کی تمہید پر پہلا مقدمہ یہہ ہے کہ فرج کی شہوت سب شہوتون سے
خسیس اور بدتر ہے اسواسطے کہ اس حالت مین عقل سے بہت دور ہو جاتا ہے اور جانور کی سی حرکتین
آدمی سے ظاہر ہوتے ہین او اوس شہوت کی جائے بہی نجاست اور ناپاکیون سے بہری ہوئی
ہے اور عورت کی جگہہ کا کہینا اس شہوت کو لازم ہے جسکا نام نبے آدم کے نزدیک چہپانا ہے اور اسیلیے

اسیواسطے عادت پیدایشی آدمی کی ہے کہ اس شہوت کے نکالنے کی بہت پردہ کرتا ہے اور سب سے
چھپاتا ہے اور اسکا نام محفل اور مجلس مین کہول کر نہین لیتا سواے اشارہ اور کنایہ کی اور جو کاین
دنیا مین سے جاوے سو اس شہوت سے کچھہ تنے زیادتی کر کے نقلی ہو گئی دوسرا مقدمہ یہہ ہے کہ شہوت کسیطرح
ہو اس قسم مذکور کی ہو یا خواہ دوسری قسم کی جیسے کھانی کی ہو یا پینے کی پہننے کی ہو یا مکانات
سنوارنی کی ہو یا سیر باغ اور بہار کی گانے بجانے کی سونے کی ہو یا خوش بوؤن کی سونگہنے کی اور جو
سوائے اوسکے ہین یہہ سب کمتر اور جنس عفت اور غیرت سے ہین اسیواسطے عرف مین وہ لوگ کہ
جہان شہوتونکے مغلوب ہین بدتر جانتے ہین ان لوگون سے جو عفت اور غیرت کی شہوت سے
مغلوب ہوتے ہین جیسے بادشاہ رو نمائش مین کو بڑا جانتی ہین بادشاہ سفاک خونریز سے اور
اسکا بہید یہہ ہے کہ غضبیہ قوت سبب ہے غلبہ اور قہر اور سیاست کی اور شہویہ قوت باعث ہے تملق اور
چاپلوسی اور خوشامد کی اور سب لوگون کے نزدیک فاعلیہ قوت بہتر ہے اسواسطے کہ آزبر دست ہے
منفعلہ قوت سے .... تیسرا مقدمہ یہہ ہے کہ جب شہوت اور غضب کے
سبب سے واجب حق تلف ہونے لگین تو سب لوگون کے نزدیک وہ شخص معیوب اور مطعون
ہو جاتا ہے اور جسقدر وہ حق بزرگ ہوگا اسیقدر طعن اور تشنہ زیادہ لاحق ہوگا تو اول بدبخت
وہ شخص ہے جو اپنے نفس کے حق پر شہوت اور غضب کو مقدم رکہی اور اپنے نفس کے حق کو تلف
کرے اوس سے بدبخت وہ شخص ہے کہ اپنی لذت شہوی اور غضبی کے سبب سے دوسرونکا حق تلف کرے
اور اس سے بہی زیادہ بدبخت وہ شخص ہے کہ ان دونو لذتون کے سبب سے بہت حقونکو تلف کرے
پہر حق بہی آپسمین مختلف ہین جیسے دنیا کا حق کہ اوسکا تلف ہونا سہل اور آسان ہے آخرت کے
حق تلف ہونے سے کہ اوسکا دفیعہ بہت مشکل ہوتا ہے چوتہا مقدمہ یہہ ہے کہ آدمی پر تین حق
بڑے اور عمدہ ..... ثابت ہین پہلا حق تعالی کا حق ہے کہ اوسکا پیدا کرنے والا اور نعمت دینے والا
اور سب کامونکا درست کرنے والا وہی ہے اور کسیوقت اور کسی دم آدمی اوسکے احسان سے باہر
نہین ہو سکتا اور ہر کام مین آدمی اوسکی مدد اور مہربانی کا محتاج ہے اسواسطے کوئی حق اوسکے حق
اس حق کے برابر نہین ہو سکتا اور دوسرا حق اپنی قوم اور برادری کا ہے کہ اپنی زندگی اور موت
انکا محتاج ہے اور سطرح کی مدد کا اونسے امیدوار تیسرا حق اپنے نفس کا اور اس حق کی حقیقت
خود ظاہر ہے کچھہ حاجت بیان کی نہین ہے پس سب بدبختونسے بدبخت وہ شخص ہے کہ ان
تینون حقونکو ایک خسیس شہوت کے عیوض مین تلف کرے سو یہہ وصف اگلی امتون مین سے قوم ثمود
سالف مین تہا کہ اونہا اور خسیس کام کے واسطے ان تینون حقونکو تلف کر ڈالا اول اپنے نفس کے حق کو
تلف کیا کہ کافر اور دوزخکا کندہ ہوا اور اپنی زندگی کو برباد کیا دوسرے اپنی قوم کے حق کو تلف کیا
کہ اوسکے سبب سب حق تعالی کے عذاب مین گرفتار ہوئے کسیکا نشان بہی باقی نہ رہا تیسرے
حق تعالی کا حق تلف کیا یعنی اوس اونٹنی کو جسکو اللہ تعالی نے اپنی طرف منسوب کیا تہا اور اللہ تعالی کے

کی ہدایت کی صورت تہی اور صفت اور مناسبت الہی کے نزول کا سبب تہے اور حبیب اللہ کی بزرگی جتا آئی تہی اوسکی کونچین
کاٹین اور ہلاک کیا اور اس امت مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قاتل یعنی ابن ملجم ویسا ہی بدبخت ہے
توضیح اس ابہام کی اور تشریح اس مقام کی یہ ہے کہ اللہ تعالے کی اونٹنی جو حضرت صالح علیہ السلام
کی کمال کی صورت تہی اور اوسکی نبوت پر گواہ صادق تہی اور قبول نبوت کی ہدایت کے واسطے جو
حقتعالے کی عنایت کہ متوجہ ہوئی تہی اور حضرت صالح علیہ السلام کو جو تبلیغ رسالت و اتمام حجت کر کے
اس قوم کی طرف منسوب کیا تہا اور وہی ہدایت اوسکے نزول کے ہویدا ناقہ کی شکل ہوکے اونہین
شہری تہی اور قرار پکڑا تہا یہانتک کہ اوس ناقہ کی تعظیم اور اوسکے حق کو ادا کرنا گویا حضرت صالح
علیہ السلام کی شریعت کا قبول کرنا تہا اور عذاب الہی سے حذر کرنے کے واسطے اوسنے دین قبول
کرنے کے قایم مقام تہے گویا حضرت صالح علیہ السلام کی ولایت کا نور اوس راہ سے جلوہ گر اور
ظاہر ہوتا تہا اور اللہ تعالے کے نزدیک اونکے مرتبہ کی بزرگی اور اونکی دعا کی قبولیت اس چہرہ کی
ظاہر ہوتی تہی اسیطرح سے وجود جسمانی حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کا مظہر کمالات ولایت
حقہ کا تہا اور جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ولایت کی کمال کی صورت تہی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہدایت کا نور اوس راہ سے جلوہ گر تہا اور اوس جناب کے قرب معنوی کی روشنی اسی
راہ سے ظاہر تہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت اور نیابت اسوقت مین اسی ذات قابل
مین منحصر تہی اسی پر حدیث شریف مین جسطرح بیت اللہ کے حق مین وارد ہے کہ النظر الی الکعبۃ
عبادۃ یعنی دیکہنا بیت اللہ کا عبادت ہے اور قرآن شریف کے حق مین وارد ہے کہ النظر الی المصحف
عبادۃ یعنی دیکہنا قرآن کی حرفون کیطرف عبادت ہے اسیطرح حضرت علی رض کے حق مین آپنے فرمایا ہے
النظر الی وجہ علی عبادۃ یعنی دیکہنا حضرت علی کے منہ کی طرف عبادت ہے سو اوسوقت مین
وجود شریف حضرت علی رض کا مثل وجود شریف حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اسواسطے
کہ اوسوقت مین تشنگان امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسی چشمہ خاص سے سیراب ہوتے
تہے اور ہر حاجت ظاہری اور باطنی کو اوسوقت مین بہت جمع ہونے تمام صفات و کمال بشری
کی وہ ذات مبارک کفایت کرتی تہی ایسے وقت مین ایسے وجود باوجود کو کہ بدبخت ترین بدبختون نے
شہید کیا تو گویا ہدایت کی شمع کو گل کر دیا اور اللہ تعالے کے حق کو تلف کیا اور تمام امت کے حق کو
بہی تلف کیا یعنی ایسی ذات کو کہ اسوقت مین اپنا ثانی و قائم مقام فضیلت اور بزرگی مین نہ رکہتے
تہے ہلاک کر کے تمام امت کو جہاڑو بے رسی کی مانند منتشر اور فوج بے سردار کی طرح پریشان
کر دیا اور اپنے نفس کے حق کو بہی تلف کیا اور کندہ دوزخ کا ہوا اور اپنی زندگانی کو برباد کیا اور یہہ سب
برائی اس بدبخت کو اسی شہوت کے سبب سے حاصل ہوئی چنانچہ روایات صحیحہ مین وارد ہے کہ
حضرت علی رض کا قاتل عبدالرحمن بن ملجم مرادی تہا خارجی مذہب کوفے مین آیا اور ناگہان اوسکی نظر
ایک عورت خوبصورت پر جسکا نام قطام تہا پڑی اور دل و جان سے اوسپر فریفتہ ہوا اور وہ عورت بہی بہی مذ

باطل رکہتے تہے اور باپ اور بہائی اوسکا مروان کی لڑائی مین حضرت علی رضہ کے ہاتہہ مبارک سے جہنم واصل ہوئے تہے جب ابن ملجم کو اوسکی ملاقات کا خیال دلمین پڑا او خط کتابت اس مقدمہ مین شروع کی اور آدمیون کو درمیان مین ڈالا تب اِس عورت نے جواب مین یہہ لکھا کہ ایک میرا کام اگر تم بجا لاؤگے اور تو ایکے کرنیکا اقرار کرے تو البتہ مین تجہکو قبول کرون اور مین اپنے تئین تیرے نکاح مین دون اور وہ کام یہہ ہے کہ حضرت علی رضہ کو تو شہید کر اس ملعون نے کہ مغلوب شہوت کا تہا بات اوس ملعونہ کی قبول کیا اور اس کام کی تدبیر مین پڑا ایک تلوار ہزار درم کو خرید کی اور اسکو زہر کے پانی مین بجہایا اور اپنے یارون سے اس کام کی تدبیر پوچہی اوسکی یارون نے کہا کہ یہہ کام کچہہ مشکل نہین ہے بہت آسان ہے اسواسطے کہ وے کوئی نگہبان اپنے ساتہہ نہین رکہتے ہین آپ رات کو اندہیرے مین مسجد کو جاتے ہین کسی دن مسجد مین اندہیرے مین چہپ رہو ایسے کام کو انجام کو پہنچا انیسوین رمضان المبارک کی صبح صادق کے وقت کہ ہنوز تاریکی باقی تہی حضرت علی رضہ گہر سے تشریف مسجد شریف مین لائے اور یہہ ملعون ایک ستون کی آڑ مین مستعد اس کام پر کہڑا تہا اور آپکی عادت شریفہ ایسی تہی کہ مسجد مین سوئے ہوئے آدمیونکو تکبیر کی آواز سے بیدار کرتے تہے تاکہ وے سب اوٹہہ کے طہارت کریں اسی ارادے سے جو نہین آپنے مسجد شریف مین قدم مبارک رکہا وہین اوس ملعون نے پیچہے سے غفلت مین ایک تلوار کا حربہ آپ کے سر مبارک کو مارا اور بہاگا آدمی ہر طرف سے دوڑے اور اسکو پکڑ کے قید کیا ہر چند کہ زخم کاری نہ تہا لیکن زہر کی تاثیر سے آپکا کام تمام ہوا اور اس خاکدان ظلمانی سے فردوس برین کو انتقال فرمایا اکیسوین رات کو رمضان کی جسد مبارک کو آپ کی نجف الخیرہ مین کہ ایک جگہ کا نام ہے کوفے کے نزدیک مسجد جامع سے ایک فرسنگ پر حیرۃ النعمان کی راہ مین وہان مدفون کیا اور آپکی قبر کو بلند نہ کیا بلکہ بالکل بی نشان رکہا تا خارجی کہ اس زمانہ مین کوفے کی فوج مین بہت منتشر تہے کچہہ اوبی آپ کے جسد مبارک کے ساتہہ نہ کرین اور یہہ قصہ سال چالیس ہجری مین واقع ہوا اور آپکی شہادت سے نبوت کی خلافت منقطع ہوگئی اور کوئی قائم مقام اس رتبہ کا نرہا یہہ بات صحابہ نے سنکر نہایت افسوس کیا چنانچہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب خبر شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سنی تو فرمایا کہ اب عرب جو چاہین سو کرین اب ایسا کوئی نرہا کہ اونکو کسی بد کام سے منع کریگا اب جاننا چاہیے کہ صحابہ مین بعد وفات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علما اور واعظ بہت موجود تہے اور آدمیون کو بد کامون سے بے محابا یعنی بے دہشت منع کرتے تہے اور کسی کا بہی بادشاہون یا دوسرے سردارون کا لحاظ اور خاطر داری بات کہدینے مین نہین کرتے تہے لیکن اونکے امر و نہی مانند سبحانی علما کے اور ربانی اولیا کی تہی نہ پیغمبر کے حکم کی مانند کہ وہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہوگئی اسیواسطے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہہ ارشاد فرمایا اسی جگہہ سے قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اشقی ہونے کی وجہ ظاہر ہوگئی کہ

کہ اوسوقت مین تمام کمالات اوس ولایت کی ہین کہ جو قایم مقام نبوت کے ہے اوس ذات مبارک مین منحصر تہی دوسرا کوئی اس وقت مین ویسا نہ تہا بخلاف خلفا سابقین کے کہ اونکے زمانہ مین دوسری بہی جو لیاقت اس امر کی رکہتے تہے موجود تہی کہ اونکی معدوم ہونے کے بعد اس امر کو سہل کیا اور انکے قتل ہونے سے اپنے مین خلل نہ پایا گیا بخلاف قتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہ خاتم الخلفا تہے تو آپکا قتل گویا اللہ تعالے کے نور کو بالکل بجہا دینا تہا اور ہدایت کی شمع کو گل کر دینا تہا اسیواسطے آپکے قتل مین ایسی خرابی مین ہوئی کہ پہر تدارک اوسکا نہو سکا اور اگر کسی کو یہہ شبہ خاطر مین گذرے کہ اوس بدبخت ترین کی حرکت سے ثمود کی قوم سب ہلاک ہوئی اور اس امت کی بدبخت ترین کی حرکت سے باقی ماندہ کو کچہہ آسیب بہی نہ پہنچا اسکا کیا سبب ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ ان دونون مین فرق دو وجہ سے ہے اور اول وجہ یہہ ہے کہ اوس شقی کے مارے جانے سے تمام ثمود کی قوم راضی اور خوش ہوئی تہی اور اس امت مین اکثر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے سے راضی نہ تہے بلکہ اس حرکت کرنے والے پر لعنت اور نفرین کرتے رہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ اوس شقی کے مارے جانے کے بعد اوسکا بچہ بہی غایب ہوگیا تہا اور بالکل اوسکا نام و نشان نرہا تہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کی وفات کے بعد آپکی اولاد امجاد باقی رہی اور آپکا نام اور نشان قایم رہا اور نور اس ولایت کا جسکہ آپ حامل تہے نسلاً بعد نسلاً ایک حامل آپکی اولاد مین پیدا ہوتا رہا اور امام اپنے وقت کا ہوتا رہا ہرچند کہ ہیئت اجتماعی مٹ گئی تہی لیکن وہ نور متفرق اور منتشر ہوکے موافق استعداد کے ہر ایک فرقے مین اہل خیر سے قایم رہا ان سبب سے یہہ امت اسطرح کے عذاب سے بچ رہی اور ایک سانحہ عجیبہ سے آپکی شہادت کی یہہ ہے کہ اوسدن بیت المقدس مین کوئی پتہر ایسا نہ تہا جسکے نیچے سے خون جوش نہ مارتا تہا واللہ اعلم

سورۃ اللیل

یہہ سورت مکی ہے اسمین اکیس[21] آیتین اور اکہتر کلمے اور تینسو دس[310] حرف ہین اور اس سورہ کا ربط والشمس کی سورت سے یہہ ہے کہ دونوکو قسم سے شروع کیا اور اس امر مین یہ دونون سورتین مناسبت تمام رکہتی ہین اور اس سورت مین انسان کے نفسونکا اختلاف مذکور ہے کہ بعضونکے دلمین بدکاری ڈالی جاتی ہے اور بعضون کے دلمین پرہیزگاری اور اون لوگونکا حال مذکور ہے جو اپنے نفس کی پاکی مین مشغول ہین اور دوسرے اون لوگونکا حال ہی جو اپنے نفس کی ذلت اور خواری کے پیچہے پڑے ہین شہوت اور غضب کی تابعداری کے سبب سے اور اس سورے مین بہی بنی آدم کے عملونکا اختلاف بیان ہے نیکبختی اور بدبختی مین اور بعضونکو سیدہی راہ چلنے پر توفیق دی اور بعض کو بری راہ بدبختی مین ڈال کے شرمندہ کر رکہا ہے اور یہہ بہی ہے کہ دونون سورتون مین بدبختونکا حال بیان ہے چنانچہ اس سورت مین ثمود کی قوم کی بڑی بدبخت کا حال بیان ہے جسکا نام قدار تہا اور اس سورت مین اس بڑے بدبخت کا حال بیان ہے جو اس امت کی شروع مین تہا اسکا نام امیہ تہا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے سخت کی ایذا

دہی مین پڑا تہا اور بلال رضی اللہ عنہ نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گاری اور صحبت سے
بڑا رتبہ حاصل کیا تہا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ سے بہت بہم بہنچائے ہتی اور اس سورہ کا
نام واللیل اس سبب سے رکہا ہے کہ عرب کی زبان مین لیل رات کو کہتے ہین اور اس سورہ مین
آدمیون کے عملون کے خلاف کا بیان منظور ہے نیکی اور بدی مین اور بڑا عمدہ وقت اس خلاف کا
رات ہے کہ عابد لوگ عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور چور چوری مین اور عیاش لوگ حرام
کاری اور شراب خواری مین اور آزاری دکہہ اور مصیبت مین اور بعضی محبوبون کے جدائی مین
ترٹب ترٹب کے رات کاٹتے ہین اور بعضے باغ وصال سے اور چمن ہم آغوشی سے اپنی آرزو کے
دامن کو مراد کی پہولون سے پر کرتے ہین مصرع شب تنور گذشت و شب سمور گذشت بہت
فرق ست میان آنکہ یارش در بر ٭ با آنکہ دو چشم انتظارش بر در ٭ ہرچند کہ دنمین بہی اس قسم کے
اختلاف اور رنگ برنگی معاملے ہوتے رہتے ہین لیکن جو وقت ظہور اور روشنی کا ہے تو ہر شخص تکلف
اور بناوٹ کرتا ہے چور عابد بن کے نکلتا ہے اور فاسق صالح کی لباس مین اپنے تئین ظاہر کرتا ہے
بخلاف رات کے کہ تاریکی کی سبب سے حجاب کا پردہ اٹہہ جاتا ہے اور شرم اور حیا بالکل جاتی رہتی ہے
اور ہر شخص اپنے نفس کی خواہش کے موافق بے تکلف اور بے پردہ ہو کے اپنے اپنے کام مین
مشغول ہوتا ہے اور ظاہر کا تکلف اور بناوٹ بالکل جاتا رہتا ہے اور سبب نزول اس سورہ کا
یہہ ہے کہ مکہ معظمہ مین دو شخص رئیسون سے بڑے مال دار ہتے ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ اور دوسرا امیہ بن خلف اور ان دونو نکا معاملہ مال کے صرف کرنے مین مختلف ہوا امیہ مال بہت
رکہتا تہا اور بارہ غلامون کو تربیت کر کے ہر ایک کو ایک ایک کام سپرد کیا تہا چنانچہ ایک غلام کو
کہیتی کا داروغہ کیا تہا اور ایک کو میوون کے باغ کا اور ایک غلام کو قیمتی کپڑون کے تجارت
کے واسطے مصر اور شام کیطرف بہیجا تہا اور ایک کو جانورون پر مقرر کیا تہا کہ دودہ دہیے اور نسل کی
خبرداری کر کے اوسکی حاصل کو جمع کیا کرے اور اسطرح ہر غلام کو ایک کام سپرد کیا تہا اور اس
تدبیر سے مال بہت جمع کیا تہا اور باوجود اس ثروت اور مال دار کے ایک کوڑی فقیر کو نہین دیتا تہا
اور اگر کوئی غلام کسی محتاج کو کچہہ ادہی دمڑی کبہی دیتا تو اوسپر خفا ہوتا بلکہ اس کام سے موقوف
کرتا تہا اور اگر کوئی شخص اس کم بخت کو بطور نصیحت کے کچہہ سمجہاتا تہا کہ باوجود اس کثرت مال کے
اللہ تعالے کی راہ پر محتاجون مسکینون کو کس واسطے نہین دیتا ہے اور آخرت کا ذخیرہ کیون نہین
کرتا ہے تو وہ بدبخت اوسکے جواب مین کہتا تہا کہ اول تو آخرت ہی کہان ہے اور اگر بالفرض
ہوئی بہی تو اس قدر مال اور اسباب اور اولاد مین جمع کیا ہے کہ مجہکو کچہہ احتیاج بہشت کی نعمتونکی
نہین ہے اور ان چیزون نے جنکی طمع اور لالچ محمد صلی اللہ وسلم فقرا اور محتاجون کو دیتا ہے
اور اس سبب سے ان لوگونکو اپنا گرویدہ کرتا ہے مجہکو کچہہ پروا نہین ہے اور اوسی کے غلامون مین تہے ایک حبشی
بلال رضی اللہ تعالے عنہ تہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص خادم تہے اور بزرگی مین انکا رتبہ اس حد کو پہنچا تہا کہ آنحضرت صلی

علیہ وسلم نے انکو عالم مثال میں اپنے آگے آگے چلتا دیکھا اور آپکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت بلال کی مشتاق ہے سو حضرت بلال جسوقت مین کہ مملوک اس بدخبث کے تھے تو پوشیدہ اسلام لائے تھے اخیر کو رفتہ رفتہ انکے اسلام لانیکی خبر اسکو پہونچی تو اول انکو معزول کیا اور خزانے اور بتخانہ کی دار و غگی جو ان سے متعلق رکہتی تہی دوسرے غلام کو سپرد کی پہر انکو اپنے سامنے بلوا کے پوچہا کہ تو کسکو پوجتا ہے حضرت بلال نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا کو اس ملعون نے کہا کہ اس دین کو چھوڑ دے نہین تو مین تجھکو اسطرح پیش آؤنگا اور مارتے مارتے مار ہی ڈالونگا حضرت بلال نے کہا کہ مین تو اس دین سے پہر نہین سکتا تیرا جو جی چاہے سو کر مین تیرا غلام ہون اس شقی ازلی نے اپنے غلام سے ایسا حکم کیا کہ دن چڑہے ان کے بدن مین کانٹے چبہویا کرو اور جب آفتاب خوب گرم ہو تب دہوپ مین چت لٹا کر سینے پر ایک وزنی گرم پتھر رکہ دیا کرو تاکہ ہل نہ سکین اور گرد اونکے آگ جلا دیا کرو اور جب شام ہو تب ہاتہہ پیر باندہ کر اندہیری مکان مین قید رکہو اور باری باری سے رات بہر کوڑے مارا کرو اور صبح تک یہہ ہی رہو موقوف نکرو اسیطرح سے کتنے دنون تک حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس مصیبت مین گرفتار رہے اور پکار پکار کر احد احد کہا کئے یعنی معبود میرا ایک ہے ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رات کے وقت سطرف سے گذرے اور اس ملعون کے گہر سے آواز نالہ و زاری کی آپکے کان مین پڑی پوچہا کہ اس گھر مین کیا ہوتا ہے اور یہ آواز کیسی ہے لوگون نے کہا کہ بلال رض نام ایک غلام ہے اسکو مارتا ہے یہہ آواز اس غلام کے رونے کی ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ بات سنکے نہایت رنج ہوا اور صبح اوسکے گہر مین آپ تشریف لے گئے اور اس مردود کو نصیحت کرنا شروع کیا کہ خدا سے ڈر اور اس غلام پر اتنا ظلم ناحق مت کر اسواسطے کہ اوسنے سچا دین قبول کیا ہے اور اللہ تعالے کی دوستی اور رضامندی کو اختیار کیا ہے تجھکو چاہیے کہ اس غلام کو غنیمت جان اور اوسکے ساتہ احسان کر کہ آخرت مین تیرے کام آوے اور تجھکو اس سختی سے بچاویگا اوس ملعون نے کہا کہ آخرت ہے کہان اور یہ دین کہان سے معلوم ہوا کہ سچا ہے اور اگر بالفرض آخرت ہوئی بہی تو مجھکو دنیا مین کس چیز کی کمی ہے کہ آخرت کی نعمتون پر جو فقط وہم اور خیال ہے فریفتہ ہون میرے پاس دنیا مین بہی بہشت موجود ہے چنانچہ تم بہی جانتے ہو کہ کوئی چیز ایسی نہین جو میرے کارخانے مین موجود نہین ہے اور مضمون ان بیتونکا ادا کرتا تہا بیت صبح تو جام سے گذرتی ہے ؛ شب دلارام سے گذرتی ہے ؛ عاقبت کی خبر کسے معلوم ؛ یہان تو آرام سے گذرتی ہے ؛ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہر اوسکو سمجہایا اور نصیحت کی کہ میرا کہا مان اور اس بیچارے مسکین پر ظلم کرنے سے باز آ اوس ملعون نے کہا کہ اگر تمہارا دل اس پر ترس کہاتا ہے تو تم بہی مالدار ہو اور آخرت کا اعتقاد بہی رکہتے ہو تم ہی ثواب کماؤ اور اس غلام کو مجھسے خرید کر لو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے

جو اس بات کی آرزو رکھتے تھے فرمایا کہ اس سے کیا بہتر ہے اسکے عوض مین جو تم طلب کرو مین دونگا
اور اسکو خرید کرونگا اوس کافر نے عاجز کرنے کو کہا کہ تم اسکو نہ خرید سکوگے اور اگر یونہین تمہین منظور ہے
اور تمہین اسکے خریدنیکا بڑا شوق ہے تو اپنا غلام نسطاس رومی کہ وہ آپکی غلامون مین بڑی
لیاقت اور قابلیت تجارت کی رکہتا تہا اور دو ہزار دینار کے قریب پونجی جمع کی تہی مجکو دو اور
اس غلام کو یعنی بلال رض کو مجہسے لو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ اللہ تعالی کی رضامندی کیلئے
جان تک دینی مین عذر نہ کرتے تھے اسبات کو دل اور جان سے قبول کیا بلکہ چالیس اوقیہ اور اوسپر
زیادہ کرکے اس کافر کو دیے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو قید خانہ سے باہر نکال کر اپنے ساتھ لیکر
چلے وہ کافر انکو دیکہتا تہا اور ہنستا تہا اور اپنے مصاحبون سے کہتا تہا کہ اس شخص نا وجود اسعقل اور
دانائی کے اس معاملہ مین کسقدر دہوکا کہایا ہے اور اپنا نقصان کیا ہے کہ ایسے غلام قابل کو
جو دو ہزار دینار کی پونجی بہی کہتا تہا ایسے نکمے غلام کے عوض مین جو کسی کام کا نہین ہے
اور ایک کوڑی بہی پونجی نہین رکہتا ہے دیا ہے اور مین ایسے غلام کو یعنی بلال کی تمام
کو ایک دانق کے عوض مین دانق درہم کا چہٹا حصہ ہوتا ہے نہ خرید کرون بلکہ مفت بہی نہ لون
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو یہہ بات سنی تو فرمایا کہ اس غلام کا مرتبہ یعنی بلال
رضی اللہ عنہ کا اسقدر میری نزدیک ہے کہ اگر تمام مین کی بادشاہت کے عوض مین تو بیچتا تو بہی
مین بے لئے نہ چہوڑتا پہر بلال رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر
کیا اور سب حال جو گذرا تہا عرض کیا کہ اسطرح سے مینے انکو خرید کیا ہے اور آپ گواہ رہیے کہ
اللہ کی رضامندی کے واسطے انکو مینے آزاد کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
اس بات سے بہت خوش ہوے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس روز سے فارغ البال
ہوکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین رہنے لگے اور نیکبختی دونون جہانکی
حاصل کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ابتدا اسلام سے کہ مسلمانونکی نہایت ضعیفی اور
عاجزی کا وقت تہا اپنے مال کو اللہ تعالی کے رضامندی کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے مصارف اور حاجتون مین اور کافرون کے ہاتہہ سے مسلمانونکو چہوڑا لینی مین اور سوا
اوسکے دوسرے اچہے کامون مین صرف کرکے ذخیرہ آخرت کا جمع کیا تہا چنانچہ حضرت بلال
رضی اللہ عنہ کی خرید کرنے مین جو کچہہ خرچ کیا سو ابہی معلوم ہوچکا ہے اسیطرح سے سات شخص
غلام اور لونڈی قریش کے دین اسلام کو دل سے قبول کیا تہا اور اونکے مالک اس سبب سے
انکو ایذا دیتے تہے خرید کرکے اللہ کی رضامندی کے واسطے آزاد کر دیا تہا چنانچہ انہین سے
ایک عامر بن فہیرہ ہین کہ بنی عبد مدان کے غلام تہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
انکو انکے مالکو سے ایک رطل بہم دینیکے عوض مین خرید کرکے آزاد کر دیا تہا اور وہ ہجرت کے سفر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکابی مین مشرف تہے اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اور

وہ بڑے اولیاء اللہ مین سے ہتے اور انہین سے ایک زنیرہ ہین کہ کمال کی نہایت کو پہونچ ہتین اور بڑا
ایمان کامل انکو نصیب ہوا ہتا انکو بہی اونکے مالکون نے لیکر آزاد کر دیا ہتا لیکن قضاءً کردگار سے
بعد آزاد ہونے کے انکی آنکہون کی بینائی جاتی رہی انکے مالکون نے یہ بات سنکر انکو طعن کے
طور سے کہا کہ دیکہا لات عزی کے مارنے تجہکو کیا اندہا کر دیا اونہون نے جواب دیا کہ یہ بات
تمہاری جہوٹی ہے لات اور عزی کو ہرگز یہ قدرت نہین ہے کہ کسیکا کچہ اچہا برا کر سکین سوائے
اللہ تعالے کے وہ مالک ہے جو چاہے سو کر سکتا ہے یہ بات انکی اللہ تعالے کے جناب مین پسند ہوئی
اور اسوقت اونکی آنکہین اچہی ہو گئین اور جیسے بینائی ہتی ویسی ہی ہو گئی اور اونہین مین سے
نہدیہ اور اونکی بیٹی ہے کہ یہہ دونون ایک عورت عبدالدار کی لونڈیان ہتین اور وہ عورت
انکو نہایت ایذا پہنچاتی ہتی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اونکی حال سے خبر پاکے اس
عورت کی گھر تشریف لے گئے اور اسکو نصیحت کی کہ انکو ایذا مت دے اور جو کچہ انکی قیمت
ہو مجہسے لے اس عورت نے قیمت بہت مانگی آپنے بلا تکرار اونکی قیمت موافق اوسکی
خواہش کی اسکو ادا کی اور اون دونو نسے کہ اس عورت کی آٹا پیسنے مین مشغول تہین کہا
کہ خوشخبری ہو جیو تمکو کہ مینے تم دونونکو مول لیکر اللہ تعالے کی رضامندی کے واسطے آزاد
کر دیا اب اوٹہو اور آٹے کو چہوڑو اور میرے ساتہہ آؤ اون دونون نے عرض کی کہ یا ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالے عنک بہت برسون سے ہمنے اوسکے گھر مین پرورش پائی ہے اور اسکا نمک کہایا ہے
اب یہہ اسکا کام ادہورا چہوڑنا مناسب نہین ہے اس آٹے کو پیس کے اسکو دیکر ہم آتے ہین
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بات کو سنکر اونپر آفرین کہی اور اونکو اونہین کے
بموجب اجازت دی اور انہین مین سے ایک عورت وہ ہے کہ بنی مویل کی مملوک ہتی اور بنی مویل
ایک فرقہ ہے بنی عدی سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسوقت تک ایمان سے مشرف ہوئے ہتے اس
لونڈیکو اسلام لانے کے سبب سے سخت تعزیر اور تعذیب کیا کرتی ہتی یہانتک کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے اسکو خرید کرکے آزاد کر دیا اور اسیطرح سے ام عبیدہ بہی خرید کر
آزاد کیا ہتا اور سوا اسکے جو غلام کہ ہوئے اور ہر دو نکو آزاد کیا ہے اور بعد اس تمام خرچ کے
چالیس ہزار درم کہ سرمایہ اونکے پاس باقی رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بموجب
آپکے فرمانے کے دوسرے مسلمانون پر تیرہ برس کے عرصہ مین صرف کیا اور چہہ ہزار درم باقی رہ گئے
ہتے کچہہ ہجرت کے سفر مین اور کچہہ مسجد نبوی کے زمین کے خرید کرنے مین اور کچہہ دوسرے نیک
کامون مین خرچ کئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا اپنی زبان فیض ترجمان سے اس
کلمہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ رض یعنی کسی کے مال سے
مجہکو اس قدر فائدہ نہین پہنچا جس قدر ابوبکر کے مال سے مجہکو
فائدہ ہوا اسواسطے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال اور ابوطالب اور عبد المطلب کا

مال اچھے کھانے اور لباس مین اور صلہ رحم مین یعنی خویش اور اقربا کے دینے مین اور مہمانونکے
ضیافت مین اور محتاجونکی خبرگیری مین صرف ہوا تہا اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا مال
اسلام کی شوکت اور دبدبے کی زیادتی مین اور مسلمانونکی خلاصی مین کافرونکے پنجے سے اور ضعیف
مسلمانونکی مدد اور دستگیری مین صرف ہوا تہا اور دونون مصرفون مین آسمان اور زمین کا
تفاوت ہے حاصل کلام جسوقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سب مال تمام ہوا اور اللہ تعالے
کی راہ مین خرچ ہوچکا اور بالکل محتاج ہوگئے ایک روز ایک کملے کو کرتی کیطرح اسکو کانٹے سے
گونہکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مجلس مین حاضر ہوئی تہے اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام
نازل ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابو بکر تو بڑے مالدار اور تونگر تہے یہہ کیا
ہوا کہ فقیرون کے سے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے ہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ انہون نے سب اپنا مال مجہپر اور میرے واسطے خرچ کر ڈالا اور اپنے پاس کچہہ نہ رکھا
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالے نے ابو بکر کو سلام فرمایا ہے اور پوچھا ہے
کہ اس فقیری مین بہی مجہسے راضی ہے یا کچہہ رنج دلمین رکہتا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ کو سکلام کے سننے سے ایک عجب حالت پیدا ہوئی اور صاحب حال کی مانند بیخود ہوکے
کہا مین کیونکر اپنے پروردگار سے کدورت رکہونگا اور اس کلمے کو باربار اپنی زبان پر لاتے تہے
أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ یعنی مین اپنے پروردگار سے راضی ہون
مین اپنے پروردگار سے رضی ہون سو حق تعالے نے اس سورہ مین ان دونون معاملونکو ذکر
فرمایا ہے یعنی حضرت ابوبکر کا اور امیہ بن خلف کا اب سب اچہائی اور برائی کو اور آدمیونکو ہمت اور
کوشش وغیرہ کو قیاس کر لیا چاہیے عزیزی ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۝ قسم کہاتا ہون مین راتکے جب چھپا لیوے چیزونکو اندہیرے سے وَالنَّهَارِ
إِذَا تَجَلَّىٰ ۝ اور قسم کہاتا ہون مین دنکی جب روشن ہوجاوے آفتاب کے نکلنے سے وَمَا
خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ۝ اور قسم اوسکی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ کو یعنی آدم اور حوا کو
یا تمامی مخلوقات کی جوڑے اور وہ مضمون جسپر یہہ تینون قسمین کہائی ہین یہہ ہے إِنَّ سَعْيَكُمْ
لَشَتَّىٰ ۝ تحقیق کوشش تمہاری عملون اور شغلونکے بہت مختلف اور رنگارنگ ہے جیسے ایمان اور کفر
اور صلاح اور فسق سخاوت اور بخل اسیطرح دوسرے عمل ہین اور آدمیون کے نیک اور
بد کامونکا مختلف ہونا اسقدر کثرت سے ہے کہ اوسکا شمار کوئی نہین کرسکتا مگر اصل اونکی
تین قسم سے باہر نہین ہے پہلے نری خیر کہ کچہہ بہی ملاؤ شر کا نہین رکہتی اور دوسرے
نرے شر جنمین یو بہی بہلائی کی نہو تیسرے خیر اور شر ملی ہوئے چنانچہ تینون قسمون
مذکورہ مین انہین تین قسم کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ عملون مین خیر محض وہ
ہین جو ظاہر اور باطن مین ایک ہون اور اون کے واسطے تین شرطین ہین و

ہین اول یہہ کہ صورت اوسکی شرع کے موافق ہو دوسرے یہہ کہ نیت خالص ہو تیسرے یہہ کہ اعتقاد صحیح اور یقین کامل سے کیا ہو اور شرع ہین کہ تینون شرطین مذکورہ اوسمین پائی نہ جاوین یعنی صورت اوسکی خلاف شرع کی ہو اور نیت بھی بری ہو اور بداعتقادی سے اوسکو کیا ہو اور جسمین خیر اور شر ملی ہوئی ہے اوسکی بہی کئی قسمین ہین ایک تو یہہ کہ صورت اون کی موافق شرع کے ہو مگر نیت فاسد جیسے نماز کسی کے دکہلانے کے واسطے پڑہنا دوسری قسم یہہ ہے کہ صورت اوسکی شرع کے خلاف ہو مگر نیت نیک ہوئے جیسے رونا پیٹنا شیعہ خوانی کربلا کے شہیدون کیواسطے یا باجہ بجانا سنا کہ ذوق شوق حق تعالی کا زیادہ ہووے تیسرے یہہ کہ صورت اور نیت دونون درست ہون لیکن اعتقاد کی درستی سے نہ کیا ہو جیسا کافر نے خیرات کرنا انتہی ۵ عزیزی ۵ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۵ اِذَا واسطے حال کے ہے واسطے ہونے اوسکے کے بعد قسم کے اور کشف الاسرار مین ہے کہ اللہ تعالی نے شب را مرتبہ وشرفے داد کہ ابتدا در قرآن مجید محل قسم خود گردانید و این شرف ازان یافت کہ چون شب آید دوستان خدا در مناجات شوند ہمہ شب شرابے صفاے نوشند و خلعت رضاے پوشند و عنایت محبوب میشنوند و چون سحر باشد کہ فرمان ستادر بائے این قبہ فیروزہ باز کشایند و دامنہائے سرا وقات عرش مجید بر اندازند و مقربان حضرت امر حق خاموش شوند انکہ جبار کائنات در جلو و کبریائی خود خطاب کند کہ الا قد خلا کل حبیب بحبیبہ فاین احبائی یعنی ہر دوستے با دوست خود در خلوت و شادی آمدند دوستان من کجا اند الیل داج والعصا نیام والعابدون لذی الجلال قیام قال القاشانی اقسم بلیل ظلمت النفس واستر نور الروح اذا تجلی ظہر من الجما عنہا وجود القلب الذی ہو عرش الرحمان ۵ روح ۵ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ اما عبارت عن صفت العالم کما فی و آبنا ہا وقیل ان ہما آدم وحوا علیہما السلام علی ان اللام للعہد قال اللہ تعالی یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وعند بعض العارفین الیل ذکر والنہار انثی وفیہ اشارۃ الی الذکر الذی ہو الروح والانثی التی ہی النفس قد ولد القلب من ازدواجہما ۵ روح ۵

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۵ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۵ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۵ پہر جس شخص نے خیرات کی اور ڈرا خدا کے عذاب سے اور سچ جانا نیک بات کو یعنی کلمہ طیب یا قرآن کو پہر اوسکو ہم سہج مین دیوینگے آسانی کی راہ اس سورۃ کی کئی آیتین حضرت ابوبکر صدیق کی شان مین ہین اور کئی آیتین امیہ بن خلف کے بیٹی یا ابوجہل کے حق مین ہین فائدہ ۵ حضرت بلال غلام تہے امیہ بن خلف کے اور ایمان کامل لائے تہے اس باعث امیہ کافر حضرت بلال کو نہایت دکہہ دیتا تہا اور کہتا کہ دین اسلام سے پہر اور بتونکو پوجا کر یہہ نہ مانتے تہے ایکدن امیہ نے حضرت بلال کو گرمیونکی دہوپ مین لٹاکر ایک پتہر بہاری اونکی چہاتی پر رکہا اور کہتا تہا کہ بتونکو خدا کہہ اور وہ کہتے تہے کہ خدا ایک ہے حضرت صدیق اکبر رض اوسکے گہر سے گذرے اور یہہ حال دیکہہ کر انکا

دل مبتلا ہوا اور کہا کہ اے امیہ حیف تجہپر ایسے خدا کے دوست پر عذاب مت کر اوسنے کہا اگر تجہے
درد آتا ہے تو مجہسے بلال کو مول لے لے حضرت صدیق نے کہا کہ کتنے کو دیتا ہے اوسنے کہا
نسطاس رومی کے بدلے سو نسطاس ویسے حضرت صدیق کا غلام بہت خوبصورت اور دس ہزار
دینار کا مالک تہا پر کافر تہا ہرگز ایمان نہ لاتا تہا حضرت صدیق اوسے کہتے تہے کہ اگر تو ایمان لاوے
تو تجہے مال سمیت آزاد کر دوں وہ نہ مانتا تہا اس سبب صدیق اکبر اوس سے بیزار تہے جب وہ بات
امیہ سے سنی تو دل میں بہت غنیمت جانا اور خوش ہو کر نسطاس کو اوسکے مال سمیت امیہ کو دیا
اور حضرت بلال کو اوس سے لیکر آخرت کی ثواب کی امید پر اوسیوقت آزاد کیا خدا تعالیٰ نے
یہ آیتیں اونکی شان میں بہیجیں ۞ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۞ وَاَمَّا
مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى اور جس کسی نے بخل کیا اپنے مال دینے میں اور بے پرواہی کی آخرت کی
نعمتوں سے اور اس مال کو سبب جانا بے پرواہی کا وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۞ اور
جہٹلایا پیغمبر کی شریعت کو اور آخرت کی نیک خیرات کو تو بس اوس نے ایسا کام کیا کہ نرا
برا ہے اسواسطے کہ بخل سب دینوں اور مذہبوں میں برا ہے اور معیوب اور بے پرواہی آخرت
کے ثواب سے مالکے گہمنڈ پر خیر کی نیت کو بالکل درہم برہم کر دیتی ہے اور پیغمبر کی شریعت کو
جہٹلانے کے سبب سے اسکا اعتقاد فاسد ہوگیا تو کوئی وجہ سے اوسکی عمل میں بہتری پائی نہ گئی
اسواسطے کہ ظاہر عمل اوسکا بخل سے اور باطن عمل اوسکا بے پرواہی مال کے گہمنڈ پر آخرت کے
ثواب سے اور عقاد اوسکا شریعت کو جہوٹا جانتا ہے اور یہہ سب باتیں بد ہیں تو برائی اسکے نزدیکی ہوگی
چنانچہ فرماتے ہیں فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۞ پہر شتابی آسان کریں گے ہم اوسپر سختی
اور دشواری کی راہ کو تاکہ باطل راہوں میں اور بدعتوں میں محنتیں اور مشقتیں کہینچے اور رنج اوٹہاوے
اور نماز کی دو رکعتیں پڑہنے میں سستی کرے اور دل چراوے چنانچہ دوسری جگہہ ایسے شخصوں کے
حق میں ارشاد ہوا ہے وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى اور دوسری جگہہ پر فرمایا ہے وَاِنَّهَا
لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ اور جب موت ایسے لوگوں کو پہنچتی ہے تو نہایت سختی اور رنج سے
اس جہان سے جاتا ہے گویا باغ سے نکل کے قیدخانہ میں پڑا اور منکر نکیر کے سوال میں اور حشر
اور نشر میں اور حساب اور میزان میں طرح طرح کی سختیاں اور عذاب دیکہتا ہے اور بعد ان سب کے
دوزخ میں پڑنا سب سے زیادہ عذاب ہے اعوذ باللہ منہا اور جس مال کو جوڑ جوڑ کے رکہا تہا اس امید پر
کہ سختی کے وقت کام آویگا اور اوسکے سبب سے مصیبت آئی ہوئی ٹل جاویگی سو ایسے وقت میں
اوس سے جدا ہوگیا اور دار تو کی ہاتہ میں پڑا ۞ عزیزی ۞ فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰى یعنی پس مہیا گردانیم مر او را برائے صفتے کہ مؤدی بدشواری و محنت بود یعنی کردار
کہ او را بدوزخ برد و فیہ اشارۃ الی اٰنّ من بخل فی نفسہ بالطاعۃ والعبادۃ والرحیۃ لم یتوالقلبیۃ واستغنی
عن الاقبال علینا وکذب بالحسنٰی التی اعطیناہا ایاہ من سلامۃ الاعضاء والجوارح والجاہ والمال

فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ؕ وہی البعد والطرد واللعن ودخول نار الحجاب ۵ روح البیان ؕ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من نفس منفوسۃ الا قد کتب مکانہا من الجنۃ والنار فقال رجل افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل قال لا ولکن اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما اہل الشقاء فییسرون لعمل اہل الشقاء واما اہل السعادۃ فییسرون لعمل اہل السعادۃ ثم تلا وروی عن عطاء قال کان لرجل من الانصار نخلۃ وکان لہ جار یسقط من بلحہا فی دار جارہ وکان صبیانہ یتناولون منہ فشکا ذلک الی النبی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعہا بنخلۃ فی الجنۃ فابی فخرج فلقیہ ابو الدحداح فقال لہ ہل لک ان تبیعہا بحبس یعنی حائطا لہ فقال ہی لک فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اشترہا منی بنخلۃ فی الجنۃ قال نعم قال ہی لک فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جار الانصار فقال خذہا فانزل اللہ تعالی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۙ الی قولہ اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی ؕ ابو الدحداح والانصاری صاحب النخلۃ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۙ ابو الدحداح وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۙ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ؕ یعنی الجنۃ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۙ یعنی الانصاری وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۙ یعنی الثواب فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ؕ یعنی النار معالم

وَمَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ؕ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْہُدٰی ۫ۖ اور نہ بچاویگا اور نہ دور کریگا عذاب اوس سے مال اوسکا جبکہ جا پڑیگا گور میں ہمارا ذمہ ہے سوجھا دینا راہ حق اور باطل وعدہ وعید وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی ۝ اور ہمارے واسطے ہے یعنی ہم مالک ہیں آخرت کی اور دنیا کی جسکو جو چاہیں بخشیں فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی ۝ پھر ہم ڈراتے ہیں تمکو بھڑکتی آگ سے لَا یَصْلٰىہَاۤ اِلَّا الْاَشْقَی ۙ الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ؕ نہ اندر آویگا آگ کے مگر وہ بدبخت جسنے جھوٹا جانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور منہ پھیرا ایمان لانے سے اب یہاں پر جاننا چاہیے کہ بدبختی کئی قسم کی ہوتی ہے کسی کو دنیا کی ظاہر کاموں میں بدبخت کرتے ہیں کہ بدن اوسکا سخت بیماریوں میں گرفتار رہتا ہے اور ہر کسب اور دھندے میں مال پیدا کرنے سے محروم رہتا ہے یہانتک کہ لوگوں کی نظروں سے گر پڑتا ہے اور سب کی نزدیک ذلیل اور بیقدر ہو جاتا ہے اور کسی کو آخرت کی کاموں میں بدبختی نصیب کرتے ہیں اور اوسکے بہت مرتبے ہیں کسی کو گناہ صغیرہ کی اصرار پر اور عبادتوں میں سستی کرنے پر مبتلا کرتے ہیں اور کسی کو گناہ کبیرہ کا مرتکب کرکے توبہ کی توفیق سے دور رکھتے ہیں اور کسی کو شرک اور کفر میں کہ بڑے درجے کی بدبختی کے مرتبے ہیں گرفتار کرتے ہیں پھر جو دنیا کے کام ایک آن نیست اور نابود ہونے والے ہیں تو یہاں کی بدبختی چنداں اعتبار نہیں رکھتی ہے حقیقت میں بدبخت عند اللہ وہ شخص ہے جو آخرت کے کاموں میں بدبخت ہے انہیں ہے اقسام میں ایک اس قسم کے بدبخت ہیں کہ سختیوں کے دیکھنے اور عذاب کے چکھنے سے عالم برزخ میں اور حشر اور نشر کا احوال اور حساب اور میزان کا رنج اور مشقت کھینچنے سے قیامت کے میدان میں اور انبیاء اور اولیاء کی شفاعت سے انکی بدبختی بالکل جاتی رہے گی جیسے گنہگار صغیرہ پر اصرار کرنے والے اور کبیرہ کی بے توبہ مرنے والے اور دوسرے قسم کے وہ بدبخت ہیں جنکی بدبختی ہرگز

اوسنے جدا ہونے والی نہین ہے جیسے کافراور مشرک کی شفاعت اونکے حق مین کام نہ آویگی
اور قبول نہ ہوگی سو جو پہلی قسم مین مبتلا ہین وہی شقی ہین اور جو دوسری قسم کے گرفتار ہین
وے اشقی ہین اسواسطے اشقی کی تفسیر مین یہہ ارشاد ہوا اَلَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰیؕ ۝
یعنی سب بدبختون سے بڑا بدبخت وہ ہے جسنے دینکو جہٹلایا اور اللہ تعالی کے حکم سے مُنہ کو
موڑا اور یہہ تفسیر مطابق نہین ہوئی مگر کافر پر اسواسطے کہ مسلمان کتنا ہی بڑا گناہ کرے لیکن
دین کی تصدیق مین اوسکی کچہہ فرق نہین آتا یعنی دین اسلام کو ہرگز ہرگز جہوٹا نہین جانتا
اور اللہ تعالی کے حکم قبول کرنے سے کبہی مُنہ نہین موڑتا یعنی یہ نہین کہتا کہ یہہ حکم جہوٹے ہین
بلکہ یہی کہتا ہے کہ یہہ حکم برحق ہین مگر نفس کی شامت سے مجہسے کچہہ ہو نہین سکتا غرضکہ یہان
اب یہان پر باقی رہا ایک سوال اور وہ سوال یہہ ہے کہ جب اشقٰے سے مراد کافر ہوا تو آگ مین
جانیکا انحصار کافر ہی کے واسطے ہونا اسکے کیا معنے ہوونگے اسواسطے کہ گنہگار ایماندار کا
آگ مین جانا اوسکے گناہ کی قدر ثابت ہے اسکا جواب یہ ہے کہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ یہان
وہ آگ مراد ہے جسکی لپک دو سو برس کی راہ سے کہینچ لے گی اور یہہ آگ خاص ہے کافرونکے
واسطے اور مومن گنہگار اگرچہ بقدر گناہ کے آگ مین رہیگا لیکن وہ آگ اور ہے یہہ آگ نہین ہے
جو کافرونکے واسطے خاص ہے تو اس صورت مین حصر درست ہوگیا اور بعضے مفسرون نے
اس شبہ کے جواب مین ایسا لکہا ہے جو کہ مسلمان گنہگار کا دوزخ مین جانا جیسے تہانی یعنی گہرکی
اور ادب دینےکیطور ہوگا تو گویا آگ مین جانا نہوا آگ مین جانا وہ ہے جسکے بعد کبہی نکلنا نہو
ایسا جانا خاص ہے کافرون کے واسطے تو حصر سے اسطرح کا داخل ہونا مراد ہے نہ مطلق داخل ہونا
چنانچہ بولتے ہین کہ کوئی نہ لڑا مگر زید اور غنیمت نہ پائے مگر عمرو نے یعنی لڑنا جیسا چاہیے ویسا
کوئی نہ لڑا مگر زید اور غنیمت کا مال بہت کسی نے نپایا مگر عمرو نے اور جو اگلے آیت مین سَیُجَنَّبُهَا
الْاَتْقَی کے لفظ وارد ہے حصر کا حرف مذکور نہین ہے تو وہان یہ شبہہ ہی نہین وارد ہوتا ہے
اور وہ جو بعضون نے لکہا ہے کہ جب نارًا تلظّٰی کے لفظ سے خاص آگ مراد ہوئی جو کافرون کی
ہے تو اوس آگ سے دور رہنے مین سب ایماندار شریک ہین خاص اتقی کی تعریف یوجہی نہ گئی اوسکو
جواب مین ہم کہتے ہین کہ اوس آگ سے دور رہنا ہی بہت طرح سے ہوتا ہے سو اتنے دوریکی
اتقی کے واسطے اور دوسرے مومنونکو وہ دوری حاصل نہین ہے اور یہہ احتمال ہے کہ سیجنبہا
کی ضمیر آگ مطلق کی طرف پہرتی ہو آگ مقید مذکور کی قرینہ سے یعنی جب اوس آگ کا جو کافرون کے
واسطے خاص ہے ذکر ہوا تو مطلق آگ بہی اوس مین پائی گئی تو اوس مطلق کی طرف ضمیر پہر سکتی ہے

عزیزی ۞ قوله ۞ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی استیناف مقرر لما قبلہ ای ان علینا بموجب قضائنا المبنی
علی الحکم البالغة حیث خلقنا الخلق للعبادة ان نبین لهم طریق الهدی وما یؤدی الیه من طریق الضلال وما یؤدی الیه
وقد فعلنا ذالک بالا فزید علیه حیث بینا سبیل کلا الطریقین ترغیبا وترهیبا ومن ہنا تبین ان الهدایة ہی الدلالة

روح البیان ﴿وَسَیُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى﴾ اور بلد دور سو جاویگا
اوس آگ سے وہ ڈرنے والا جسنے دیا مال اپنا خدا تعالی کی راہ مین اور چاہا اوس مال دینے سے پاکیزگی
اور ستہرائی ﴿عزیزی﴾ کافر کہتے تھے کہ بلال کا حق تہا صدیق اکبر پر سواسطے اوسے
اسطرح لیکر آزاد کیا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ جہوٹے ہین صدیق نے صرف آخرت کی ثواب کی
امید پر اوسے لیکر آزاد کیا ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى﴾ اور نہتا نزدیک صدیق کے کچہ حق
بلال کا جو اوسکا بدلا کرتا ﴿إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى﴾ مگر واسطے خوشی خدا تعالی کے جو پروردگار
ہے بڑا ہے نہایت بزرگ ﴿وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾ اور البتہ راضی ہوگا خدا تعالے صدیق سے اور دیگا
صدیق کو جو وعدہ کیا ہے آخرت کے ثواب کا ﴿معا عزیزی روح ف﴾ اہل
سنت اور جماعت نے حضرت ابو بکر رض کی فضیلت اور بزرگی سب امت پر بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کے کہ سب باتون مین سب مسلمانون سے نکالی ہے اور یہی آیت اسکی دلیل ہے
تقریر اسکی دلیل کی اس طرح پر ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حق تعالی نے اتقی
فرمایا ہے اور دوسری آیت مین فرمایا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی بیشک بڑا بزرگ
تم مین سے اللہ تعالے کے نزدیک وہ ہے جو بڑا متقی ہے تو ان دونون آیتون کو ملانے سے
ایسا ثابت ہوا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آدمیو مین بڑے بزرگ ہین اللہ تعالی کے نزدیک
اور یہی معنے ہین فضیلت کے اور تفضیلی لوگ کہتے ہین کہ یہان پر اتقی سے متقی مراد ہے نہ یہہ
کہ جو سب سے زیادہ ہو تقوی مین وہ مراد ہو اسواسطے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے بلا شبہ کمتر تہے تو ان معنون سے انپر اتقی ہونا ثابت ہوا بلکہ یہہ لفظ
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم پر البتہ صادق ہوتی ہے اور جب اتقی تقی کے معنو مین
ہوا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کا افضل ہونا سب امت پر ثابت ہوا اور اہل سنت انکے جواب مین
کہتے ہین کہ اتقی کو تقی کے معنون مین کہنا عربی لغت کے خلاف ہے اور اللہ تعالے کے کلام
کو کہ ٹہیٹ عربی ہے ایسی معنون پر ڈہالنا جو عربکی محاورہ کے خلاف ہو درست نہین ہے
اور جو ضرورت ان معنون کی بیان کرنے مین مراد لینے مین بیان کرتے ہین وہ مردود ہے
کیونکہ کلام دوسرے آدمیو مین ہے نہ پیغمبرون مین ...... اسواسطے کہ شریعت کے قواعد سے
معلوم ہوچکا ہے کہ سب پیغمبر بزرگ اور مرتبہ مین اللہ تعالے کے نزدیک سب سے بڑے ہین پیغمبرون
کو دوسرے آدمیو نپر اور دوسرے آدمیونکو پیغمبرون پر کسی امر مین قیاس نہ کیا چاہیے اسواسطے
کہ ایسے لفظون کے بولنے سے بزرگی و بڑائی کے مقام پر عرف شرعی مین امت ہی
مراد ہوتی ہے پیغمبر ہرگز اس سی مراد نہین ہوتی اور عرف کے تخصیص کرنے کے تخصیص قوی
ہوتی ہے جیساکہ اگر کوئی شخص کہے کہ گیہون کی روٹی دوسری روٹی سے اچہی ہوتی ہے
تو اسکلام سے یہہ بوجہا جاویگا کہ بادام کی روٹی سے بہی بہتر ہوتی ہے باوجود یکہ بات کے

بیان فضیلت ابی بکر صدیق

کہ بادام کی بہی روٹی ہوتی ہے لیکن وہ اسکلام مین خارج ہے اسواسطے کہ اسکلام کے بولنے سے
وہ روٹی مراد ہے جو غلے سے ہو نہ وہ روٹی جو میوے سے بنی ہو اور بعضے اہل سنت اور
جماعت کے بزرگون سے سنا گیا ہے کہ فرماتے تہے کہ الاتقی یہان اپنے اصل معنی تفضیل پر ہے
یعنی وہ شخص کہ تقوی مین زیادہ ہو اپنے سوا کل پر خواہ پیغمبر ہون خواہ امت لیکن یہہ خاص
ان لوگون کی نسبت سے ہے جو زندہ ہین تو حضرت ابوبکر آخر عمر مین بعد رحلت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ اون کی خلافت کا زمانہ تہا اس کلمے کی مصداق ہو سکتے ہین یعنی الاتقی کا
لفظ اوسوقت مین اونپر صادق آتا ہے اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جو زمین پر
نہین ہین بلکہ آسمان پر ہین تو دنیا والون کے نزدیک مردے کا حکم رکہتے ہین اور الاتقی کو یہہ لازم نہین
ہے کہ ہر وقت اور ہر شخص کی نسبت سے زندہ ہو یا مردہ تقوی مین زیادہ ہو اگر ایسا ہو تو
کسی کو متقی کہنا بہی درست نہو اسواسطے کہ لڑکپن مین تقوی ہو نہین سکتا ہے اور ہر منصب اور
ہر مرتبہ کو جو شرع مین محمود ہین اون سب مین آخر عمر کا اعتبار ہے جیسے صالح ہونا یا غوث ہونا
یا قطب ہونا یا ولی ہونا یا نبی ہونا اسواسطے جو شخص کہ اپنے عمر مین ان مرتبونکو پہنچتے ہین انکو
بہی انہی القابون سے ذکر کرتے ہین اگرچہ لڑکپن مین اور جوانی مین انکو یہہ مرتبہ حاصل
نہوا تہا تو معلوم ہوا کہ اتقی اسیکو کہتے ہین جو اپنے آخر عمر مین کہ وہ ہے عملون کے اعتبار کا
وقت ہے اپنے زمانے کے لوگون سے جو زندہ ہین افضل ہو اور تقوی مین زیادہ پس اس
تقریر سے اپنا مطلب ثابت ہوا بغیر تکلف اور تاویل کے اور دوزخ کی آگ سے دور رہنے کیواسطے
الاتقی فرمایا ہے تو اب وہ عمل اونکے کہ فرمائے اوترنے کے وقت درگاہ الہی مین مقبول ہوئی تہی
یاد فرماتے ہین الذی یؤتی مالہ الی آخرہ اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی کا سلوک اور احسان مجہپر ایسا نہین کہ جسکا بدلہ دنیا مین مین نے اوسکے ساتہ
نہ کیا ہو سوائے ابوبکر کے کہ اوسکے احسان اور سلوک کا عوض مین نے نہین کیا اسکا عوض
اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن عنایت فرماویگا اور جامع عبد الرزاق مین صحیح طریق سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کا مال مسلمانونمین سے میرے کام
ایسا نہین آیا جیسا ابوبکر کا مال میری ضرورت پر کام آیا راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مال کو اسطرح سے صرف کرتے تہے جیسے کوئی اپنا مال خرچ کرتا ہے
اور ابن ماجہ کی سنن مین مذکور ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے
مال سے مجہکو اسقدر نفع نہین ہوا جسقدر ابوبکر کے مال سے مجہکو نفع ہوا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ وہان پر حاضر تہے گریہ وزاری کرکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بہی آپکا ہون اور میرا مال بہی
آپکا ہے اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی روز پہلے اپنے وفات سے
خطبہ پڑہا اور اوسمین تعریف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہت ارشاد فرمائی اوسمین سے یہہ بہی

فرمایا کسی کا احسان مال اور سلوک اور حق الخدمت بدن اور جان کا مجھپر اسقدر نہین ہے جسقدر
ابوبکر کا ہے اپنی بیٹی میرے نکاح مین دی اور مجھسے مہر نہ لیا اور بلال کو اپنی خالص مال سے
مول لیکر آزاد کیا اور مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی سفر مین سب اسباب زاد و راحلہ کا درست کرکے مجھکو
دیا اور اپنی جان و مال سے ہمیشہ میری غمخواری کرتا رہا سواب سب کی دروازی مسجد کی طرف
بند کرو سواے ابوبکر کے دروازے کے اسجگہہ سے ثواب کا اندازہ اور مرتبہ کمال حضرت ابوبکر
صدیق رضی عنہ کا پوچھا چاہیے کہ کسقدر ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اسپر بھی اگر کسی کو
آپ کی مرتبہ مین شک شبہ باقی رہے تو یہہ سمجھ لے کہ ایمان کی آفتاب کا پرتوا ابتک پرچا وا بھی
اوسکے دلپر پہنچا نہین ہے ورنہ بیند بروز شپر چشم ❊ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ❊ اور حضرت ابوبکر صدیق
کے کمال کا مرتبہ اس سے زیادہ کیا ہوگا علام الغیوب خود اونکے دل کی خلاص پر گواہی دیتا ہے
اور اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى اور بڑی کمال کے مرتبہ
پر حضرت ابوبکر صدیق کی یہہ بات دلالت کرتی ہے کہ حقتعالی نے جسطرح سے اپنے پیغمبر کی
دل جوئی اور خاطرداری کیواسطے والضحی کی سورت مین وعدہ فرمایا ہے کہ ولسوف یعطیک
ربک فترضی اسیطرح سے اس سورت مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے وعدہ
رضامندی کا فرمایا ہے کہ ولسوف یرضی اسواسطیکہ یرضی مین جو ضمیر ہے وہ دو احتمال رکھتی
ہے ایک یہہ کہ حضرت ابوبکر صدیق کی طرف پھری دوسری یہہ کہ حقتعالی کی طرف پھرے
لیکن دونو صورتون مین اپنا مطلب حاصل ہے ولنعم ما قیل بحنت اگر مدد کند و ہنش آورد بکف
گر بکشم زہے طرب ور بکشد زہی شرف یعنی اگر اپنے نصیب کے مدد سے معشوق کا دامن ہاتھہ مین
آوے پھر اگر مین اوسکو کھینچون تو زہی نصیب میرے اور اگر وہ کھینچے تو زہے بزرگی اپنی ❊
روشندلان صدیق اعظم کہ شد اقلیم تصدیق مسلم ❊ ز مہرش روز دین را روشنائی ❊ شد و اہل یقین را
آشنائی ولسوف یرضی جواب قسم مضمر ای وباللہ لسوف یرضی ذالک الاتقی الموصوف بما ذکر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرا سورۃ واللیل اعطاہ اللہ تعالی حتی یرضی ویسرہ للیسری ویسرہ من العسر الی
الیسری ❊ روح البیان و بیضاوی و عزیزی ❊ سورۃ الضحی

والضحی سورۃ مکی ہے اور اس مین گیارہ آیتین اور چالیس کلمے اور ایک سو بیانوے حرف ہین
اور اسکو والضحی اسواسطے کہتے ہین کہ اس سورت مین اول قسم ضحی کی کہائی ہے اور ضحی
کے معنی دن چڑھے کا وقت اور آفتاب بلند ہونیکا وقت ہے اور اوسوقت کا ہرا و زرات کے
اندھیرے کے بعد وحی بار بار آنیکی دلیل ہے اور اس سورت نازل ہونے سے یہی مقصود ہے
کہ وحی کثرا وقات آیا کرے اسواسطے کہ اوسکے نازل ہونیکا سبب ایسا کہتے ہین کہ جب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ مین اسلام کی دعوت شروع کی اور لوگونکو مسلمانی کی راہ پر لانے
لگے تب مکہ والون نے مدینے کے یہودیون کے پاس آدمی بھیجے کہ ہم مین سے ایک شخص ایسا پیدا ہوا ہے

سورۃ والضحی

جو نبوت اور پیغمبریکا دعوی کرتا ہے اوسکے سچائی آزمانے کے واسطے کچھہ نشان بتلاؤ کر تم اہل کتاب ہو اور
پیغمبرون کی نشانیون سے خوب واقف ہو تاکہ اوس نشانی سے ہم اوسکی امتحان کرین یہودیون نے
کہا کہ تم اوس سے تین چیزین پوچھو سکندر ذو القرنین کا احوال اور اصحاب کہف کا قصہ اور حقیقت
روح کی کہ کافرون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اون تین چیزون کا سوال کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مین ان تین چیزون کی خبر تمہکو کل دونگا اور اوسوقت انشاء اللہ تعالی
کہنا آپکی زبان مبارک پر نہ آیا تو کئی دن تک وحی کا آنا بند رہا بعضے کہتے ہین دس دن تک اور بعضے
پندرہ دن تک اور بعضون نے اسسے بہی زیادہ کہا ہے یعنی چالیس دن تک وحی نہ آئی اس سبب سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا غم ہوا دشمن اسکی خوشی سے طعن اور بدگوئی کرنے لگے یہانتک کہ
ابولہب سر مجلس کہتا تہا کہ اِنَّ مُحَمَّدًا وَدَّعَهُ رَبُّهُ وَقَلٰى یعنی محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خدا نے چہوڑ دیا اور ناخوش ہوا اور ابولہب کی جورو نے کہ جو بہتی اور
بد خو تہی ہے کہ عورتون کی طبیعت مین ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور شریف مین آکر
بولی کہ مَا اَرٰى شَيْطَانَكَ اِلَّا قَدْ تَرَكَكَ یعنی تیرا شیطان جو تیرے پاس
آتا تہا تجہکو چہوڑ گیا ایسے وحشتناک باتون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ غم ہوا اور بی بی
خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر یہ بات کہنے لگے اوسی حالت مین یہ سورت نازل ہوئی
اور اسکے شروع مین دن اور رات کا آنا جانا اور عالم مین روشنی اندہیرے کے ہیر پہیر ہونیکا بیان
فرمایا تا اس امر کو سمجہین کہ دنیا کی چال ڈہال ایک حال پر نہین کبہی روز روشن سارے جہانکو
روشن کرتا ہے اور کبہی اندہیری رات اندہیرا کر دیتی ہے جیسا نور ہمیشہ قیام نہین کرتا ویسا ہی
اندہیرا بہی سدا نہین ٹہیرتا اندہیرے کے بعد اوجالا آتا ہے اور اوجالے کے بعد اندہیرا
ہو جاتا ہے اسے موجب وحی کا آنا اور اسکا بند ہونا سمجہا چاہیے اگر کئی روز اٹک جاوے تو دلتنگ
نہوا چاہیے اسمین بہی حکمتین ہین جسطرح رات کے آنے مین حکمتین ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ قسم ہے دن چڑہنے کی جبکہ دہوپ پہیل جاتی ہے
اور قسم ہے رات کی جبکہ اندہیرا ہوتا ہے **ترجمہ ف** کئی دن حضرت جبرئیل حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حکم اور آیت قرآن شریف کی نہ لائے کافرون نے طعنہ دینا شروع کیا اور
کہا کہ محمد کے خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑا اور اوس سے بیزار ہوا جب خدا تعالی نے یہ سورت نازل
فرمائی کہ اے محمد صلی اللہ وسلم مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ نہین چہوڑا تجہکو
پروردگار تیرے نے اور نہین بیزار ہوا تجہسے یہ کافر جہوٹے ہین تو فکر نکر اور یہان ایک بحث ہے یہ
کہ سورہ واللیل مین اول رات کی قسم کہائی ہے بعد اوسکے دن کی اور سورہ والضحی مین خلاف
اسکے فرمایا ہے اسکا کیا سبب ہے مفسرین نے یون فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے ہر ایکو یہی ایک طرح کی فضیلت
شرافت سے خصوصیت بخشی ہے کہ رحمت اور آرام اور سکون اور خواب اور پردہ پوشی کا سبب ہے

علی ہذا القیاس ذکو ہی ایک طور کے بزرگی اور کرامت سے مخصوص فرمایا ہے کہ وہ معیشت کی کاروبار
کی درستی کا ایک دوسریکا ملاقات کا آمد و رفت کے آسانیکا باعث ہے اور واللیل مین راتکی قسم
مقدم اور والضحی مین دن کی قسم مقدم لانے مین یہہ بہید ہے کہ واللیل کی سورت حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہے اور اونکو نور اسلام کے اول کفر کی تاریکی لاحق تہے یہ والضحی
کی سورۃ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے کہ اونکو ابتدا ہے عصمت کا نور حاصل تہا اسلیے
والضحی کی سورتکو دنکی ذکر سے شروع کیا کہ نور اہمی کی مانند ہے اور اسجگہہ ایک لطیفہ اور ہے کہ اگر
شروع مین راتکو ذکر کرین کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مناسب پہر اوتہے اور پہر چہین
تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملین کہ دن کی مانند ہین جیسا کہ رات کے بعد دن آتا ہے اور
اگر روز کو شروع مین ذکر کرین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے بعد ازان اوسکے بلا فاصلہ
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پاوین کہ راتکی مانند ہین کیونکہ روز کے پیچہے بلا فاصلہ رات آتی ہے
اور اس لطیفے سے ان دونون بزرگوار دن کی رفاقت ایک تن ایک من کی بہت اچہی طرح سے
جلوہ گر ہوتی ہے چنانچہ اس رفاقت کا اثر غار کے قصہ سے اور ایک جگہہ مدفون ہونے سے اور
دوسری صحبتون سے ظاہر ہوا ہے اور یہان ایک لطیفہ اور بہی ہے کہ جب کافرون نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان کیا کہ تجہکو تیرے پروردگار نے چہوڑ دیا اور رخصت کیا اور مدعی ہوئے
تب مدعی پر شاہد لانا اور منکر پر قسم کہانا ضرور پڑا تو پہلے اونکو کہا کہ تم اس دعوے کے شاہد لاؤ جیسے
شاہد لانی مین عاجز ہوئے تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم کہانا لازم ہوا تو دن اور
رات کی قسم کہالا وہنون نے مدعا کا انکار کیا اور بعض مفسرون نی یون کہا ہے کہ ضحی سے
مراد رسول کی ولادت کا دن ہے اور لیل سے مراد معراج کی رات اور بعض کہتے ہین کہ ضحی سے مراد
رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا چہرہ مبارک ہے اور لیل سے مراد آنسرور عالم صلعم کی بال کہ سیاہی مین
رات کی مانند ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ضحی سے مراد رسول اکرم صلعم کی وفات کا دن ہے اور لیل سے
مراد آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادتمین مشغول ہوتی کی رات اور بعضی کہتے ہین کہ ضحی سے مراد
اوسی علم کا نور ہے جو آنحضرت صلعم کو دیا تہا اور اوسکی سبب سے عالم غیب کے اسرار منکشف ہوئی اور
لیل سے مراد عفو اور بخشش کا خلق ہے جس سے امت کے عیبون کو ڈہانک لیا اور بعضے کہتے ہین
کہ ضحی سے مراد اسلام کا اقبال ہے اور لیل سے مراد اسلام کی غریب اور سست ہونیکا زمانہ چنانچہ
حدیث شریف مین آیا ہے ان الاسلام سیعود غریبا یعنی تحقیق اسلام نزدیک ہے کہ غریب اور سست
ہو جاویگا اور بعضے کہتے ہین کہ ضحی سے مراد زندگانی کا وقت ہے اور لیل سے مراد قبر مین جانیکا
وقت ہے اور یہہ سب باتین ہو سکتی ہین اور یہہ وقت ضحی کا بہت خصوصیتین رکہتا ہے ایک یہہ
کہ روزی کی تلاش کا اور علم و ہنر حاصل کرنیکا اکثر یہی وقت ہے دوسرے یہہ کہ یہہ وقت فرض
نماز سے خالی ہے اور نفلی عبادت کی واسطے فرصت تیسری یہہ کہ اسیوقت مین خدا تعالےٰ نے موسے

موسی علیہ السلام نے ساتھہ کلام کیا تہا چاشت تہے یہہ کہ اسوقت مین فرعون کے جادوگر موسی علیہ السلام کا معجزہ دیکہکر ایمان لائے تہے اور سجدہ کیا پس یہہ وقت نور حق کے کمال ظاہر ہونیکا وقت ہے باطل کے اندہیرے پر کہ اسکا اثر اگلی امتو نپر ہوگیا تہا پانچوین یہہ کہ ضحی کی نماز جسکے ادنی چار رکعتین اور اعلی بارہ رکعتین ہین اور اس نماز کی بہت فضیلتین جو حدیث سنن میں آئی ہین اسیوقت مقرر ہے اور تجربہ والون نے لکہا ہے کہ جو فقر وفاقے سے ڈرتا ہو اسکو چاہیے کہ ضحی کی نماز پڑہا کرے اور جو قبر کے اندہیرے سے ڈرتا ہو تو چاہیے کہ تہجد کی نماز پڑہتا رہے اور مشائخون کی اولاد مین مقرر ہے کہ ضحی کی نماز چار رکعتون مین یہہ چار سورتین سورۃ والشمس اور سورۃ واللیل اور سورۃ والضحی اور سورۃ الم نشرح پڑہتے ہین وصلاۃ الضحی سنۃ بالاتفاق ووقتہا اذا علت الشمس الی قبیل وقت الزوال وہی عند ابی حنیفۃ رکعتان او اربع بتسلیمۃ وعند مالک لا ینحصر وعند الشافعی واحمد اقلہا رکعتان واختلف فی اکثرہا فقال الشافعی ثنتا عشرۃ وقال احمد ثمان وہو الذی علیہ الاکثرون من اصحاب الشافعی وصححہ النووی فی التحقیق وقد صح ان النبی علیہ السلام صلی الضحی یوم فتح مکۃ ثمانی رکعات وہو فی بیت ام ہانی وکان یصلی صلوۃ الضحی قبل ذالک ایضًا اور اکثر علما اوپر استحباب اوسکی کی ہین مختار قول یہی ہے اور شیخ ولی الدین ابن عراقی نے لکہا ہے کہ صحیح حدیثین مشہورہ بیچ باب صلات ضحی کے بہت آئی ہین یہانتک کہ کہا ہے محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اس باب مین درجہ تواتر معنوی کو پہونچی ہین اور قاضی ابی بکر نے لکہا ہے یہہ نماز اگلی انبیا اور رسولونکی ہے اور سیوطی لایا ہے دیلمی سے کہ اوسنی نقل کی حدیث ابوہریرہ رض کی کہ صلاۃ ضحی اکثر صلاۃ داؤد علیہ السلام کی ہے اور ابن نجار حدیث ثوبان سے لایا ہے کہ نماز ضحی ایسی نماز ہے کہ محافظت کرتے تہے اوسپر آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام صلوات اللہ علیہم اجمعین ﴿۴﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى اور ہر طرح آخرت یعنی وہ جہان بہتر ہے تجہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے ﴿۵﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى اور البتہ اب بخشیگا تجکو پروردگار تیرا اے محمد ایسا کچہہ کہ پہر تو راضی ہوگا یعنی ایسی بخشش کریگا خدا تعالی تجہپر ہر کچہہ آرزو باقی نرہیگی فقط اور یہہ وعدہ نہایت وسعت اور فراخی رکہتا ہے اور خصوصًا وہ مخاطب یعنی وہ پیغمبر جنکو یہہ وعدہ دیا ہے ایسے پیغمبر عالی شان ہین اونکے حوصلہ استعداد پر نظر کر دیکہا چاہیے کہ کسقدر عنایتین اور بخشش دی جاوینگی تا مخصوص اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی اوسوقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ مین ہرگز راضی نہین ہونیکا جبتک کہ اپنی امت سے ایک ایک آدمی کو بہشت مین داخل نہ کرونگا اور اوس جناب رسالت مآب کے حق مین اونکی روح مبارک پیدا ہونیکی ابتدا سے بہشت مین داخل ہونے تک جو جو الہی بخششین اور عنایتین عطا ہوئی ہین اور ہوتی ہین اور ہونگی سو قیاس اور بیان کے احاطے سے باہر ہین اونمین سے کچہہ مجمل اور خلاصہ بیان کرنے مین آتا ہے تاکہ اس آیت کی

سنی بہت اچھی طرح سننے والونکی ذہن مین گذرین ایک یہہ ہے کہ آنحضرت اپنے پیٹھ کے پیچھے ایسا
دیکھتے تھے جیسے روبرو اور رات کی وقت اندہیرے مین ایسا دیکھتے تھے جیسا دن کو۔ دوسری یہہ
اور حضرت صلعم کی منہہ مبارک کا لعاب کہاری پانی کو میٹھا کرتا تہا اور شیرخوردہ بچونکو اپنی منہہ کے لعاب کے
ایک قطرہ چکھاتے تھے تو وہ بچے سارا دن پیٹ بھرے رہتے تھے دن بہر دودھ طلب نکرتے تھے
چنانچہ عاشورہ کے دن اہل بیت کے بچون سے تجربہ ہوا ہے اور آنحضرت صلعم کی بغلین سپید رنگ
اجلی شفاف تھین اونمین سے بال کا نام نتہا اور آنحضرت صلعم کی آواز اتنی دور جاتی تہی جو
اورونکی آواز اوسکی دسوین حصے تک نہ جاتی تہی اور آپکی آواز اتنی دور سے سنی جاتی تھی جو اورونکی
آواز اوس پرے سے سن نہ سکتے تھے اور آنحضرت صلعم کی آنکھین سوجاتی تہین اور دل جاگتا رہتا تہا
اور آنحضرت صلعم کو ساری عمر مین جمائی نہ آئی اور کبھی احتلام نہوا اور اونکی بدن مبارک کا پسینہ مشک سے
بہت خوشبو تہا یہان تک کہ اگر کسی رستے سے آپ تشریف لیجاتے تو لوگ اون کے پسینہ کی
خوشبو کے سبب سے جو اوس ہوا مین پہیل جاتی تہی معلوم کر لیتے تھے کہ آنحضرت صلعم اس رستے تشریف
لیگئے ہین اور کسی آدمی نے اونکے پیخانہ کو زمین پر نہ دیکھا زمین پہٹ کر نگل لیتی تہی اور اوس
جگہہ سے مشک کی خوشبو نکلتی تہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد کے وقت ختنہ کئے ہوئے
ناف کٹی ہوئی اور پاک صاف کہ اصلا اون کے بدن مبارک پر پلیدی کا اثر نتہا پیدا ہوئی اور
زمین پر سجدہ کیا اور اپنے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی ہوئے تھے اور اون کے تولد
کے وقت ایک نور چمکا اور ایسے روشنی ہوئی جو اونکے ما کو اس روشنی کے سبب سے شام کے
شہر نظر آئے اور فرشتے انکا جھولا جھولاتے تھے اور چاند انکے ساتھہ بچپن کے وقت جھولے مین
باتین کرتا تہا اور جب اوسکو اشارہ کرتے تو اونکی طرف جھکتا تہا اور بارہا جھولے مین کلام کیا ہے
اور بادل اونپر ہمیشہ دہوپ کے وقت سایہ کرتا تہا اور اگر جہاڑ کے تلے تھے تو جہاڑ کا سایہ اونکی طرف
متوجہ ہوتا تہا اور اونکا سایہ زمین پر گرتا نتہا اور اونکی پوشاک پر مکھی بیٹھتی نتہی اور اگر آپ
کسی جانور پر سوار ہوتے تو وہ جانور آپکے سوار ہیکے مدت تک لید اور پیشاب نکرتا تہا اور عالم
ارواح مین جو اول پیدا ہوا سو آپ تھے اور پہلے جسنے الست بربکم کے جواب مین بلی کہا سو بہی
آپ تھے اور معراج اور براق کی سواری بہی مخصوص آپکو ہی اور آسمان پر جانا اور قاب قوسین تک
پہنچنا اور دیدار الہی سے مشرف ہونا اور فرشتونکو انکی فوج اور سپاہ بنانا کہ لشکر کیطرح انکی ہمراہ
ہو کر لڑے یہ بہی خاصہ اونہین کا ہے اور چاند کا دو ٹکڑے کرنا اور دوسرے عجایب معجزے
بہی اونہین کے ساتھہ مخصوص ہین اور قیامت کے دن جو کچھہ انکو ملیگا وہ نہ کسی اور کو نہ ملیگا
اور جو پہلے قبر سے اوٹھے گا سو آپ ہون گے اور جو پہلے بیہوشی سے ہوشیار ہوگا سو بہی
آپ ہونگے اور اونہین کو حشر مین براق پر لادینگی اور ستر ہزار فرشتے ان کے چوگرد ہونگے
اور اونہین کو عرش عظیم کے داہنی طرف کرسی پر بٹھائینگے اور مقام محمود سے مشرف کرینگے

اور لواء الحمد یعنی الحمد کا جھنڈا انکے ہاتھ دیوینگے کہ حضرت آدمؑ اور انکے تمام اولاد اوسی جھنڈے کے تلے ہونگے اور سارے انبیا اپنی امتوں سمیت اونکے پیچھے چلینگے اور پروردگار کا دیدار دیکھنا پہلے اونہیں سے شروع ہوگا اور اونہی کو شفاعت عظمیٰ سے مخصوص کرینگے اور پل صراط پر جو پہلے گذر کریگا سو آپ ہی ہونگے اور محشر کے سارے خلایق کو حکم ہوگا کہ اپنی انکھیں بند کرو تا کہ اونکی بیٹی حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پل صراط پر سے تشریف لیجاویں اور پہلی جو بہشت کا دروازہ کہولیگا سو آپ ہونگے اور اونہیں کو قیامت کے وسیلے کے مرتبہ سے مشرف کرینگے اور وہ وسیلہ ایک ایسا نہایت بلند مرتبہ ہے جو مخلوقات سے کسی کو میسر نہوا اور اسکی حقیقت یہ ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب شریعتو میں جن چیزوں سے مخصوص ہیں سو بہت ہیں اونکی ذکر طویل ہے اونمیں سے ایک یہہ ہے کہ انکو کافروں کی غنیمت کا مال حلال کیا اور اونکے واسطے زمین کو مسجد بنا دیا یعنی جسجگہہ چاہیں نماز پڑہیں اور اونکے واسطے زمین کی مٹی کو پاک اور پاک کرنی والی کیا اور پانچ وقتونکی نماز اور وضو اس طریق سے اور اذان اور اقامت اور سورۂ الحمد اور آمین اور جمعہ کا روز اور قبولیت کے ساعت جو جمعہ کے روز میں ہے اور رمضان شریف اور شب قدر کی برکتیں کہ یہہ سب اونہیں کیواسطے مخصوص ہیں اور یہہ خصوصیتیں دریافت کرنیکو ظاہر ہے نظر پہنچتی ہے اور اپکی وہ خصوصیتیں جو باطنی مراتب کے موجب ہیں اور وہ انوار اور وہ تجلیات جو روز بروز بڑہتے اور زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ احوالات اور مقامات جو اونکی امتوں کو اونکی پیروی اور تابعداری کے طفیل سے حاصل ہوی اور ہوتے ہیں اور قیامت تلک حاصل ہونگے اور وہ علوم اور عرفان جو انکو عطا ہوے ہیں سو بے انتہا ہیں اور اس ولسوف کی آیت میں ان سب چیزونکی طرف اشارہ ہے یعنی یہہ سب تمہیں ملینگے اسواسطے عطا کو خاص نہ کیا یعنی یہہ کچھہ اور اتنا کچھہ نہ فرمایا ۱۲ عزیزی

قوله مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى جواب القسم والتودیع مبالغة فی الوداع وهو الترک وما ابغضک والابغاض دشمن داشتن روے ان الوحی تاخر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بضعة عشر یوما لترکه الاستثناء وذلک ان مشرکی قریش ارسلوا الی یهود المدینة وسالوهم عن امر محمد علیه السلام فقالت لهم الیهود سلوه عن اصحاب الکهف وعن قصة ذی القرنین وعن الروح فان اخبرکم عن قصة اهل الکهف وقصة ذی القرنین ولم یخبرکم عن امر الروح فاعلموا انه صادق فجاءه المشرکون وسالوه عنها فقال علیه السلام لهم ارجعوا انا اخبرکم غدا ولم یقل ان شاء الله فاحتبس الوحی عنه ایاما فقال المشرکون ان محمدا ودعه ربه وقلاه وان جبرئیل ابطأ فشکا علیه السلام ذلک الی خدیجة فقالت خدیجة لعل ربک قد قلاک فنزل جبرئیل بقوله تعالیٰ ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء الله فاخبره بما سئل عنه وروی ان جروا دخل البیت فدخل تحت السریر فمات فمکث نبی الله ایاما لا ینزل علیه الوحی فقال یا خولة ما حدث فی بیتی ان جبرئیل لا یاتینی قالت خولة فکنست البیت فاهویت بالمکنسة تحت السریر فاذا جرو میت فاخذته فالقیته خلف الجدار

فجاء نبی اللہ تر لعقد یحیاۃ کان اذا نزل علیہ الوحی استقبلۃ الرعدۃ فلما نزل جبرئیل سالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن
سبب تاخیرہ فقال انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ قولہ ولسوف یعطیک ربک اللام للابتداء دخلت علی الخبر لتاکید مضمون
الجملۃ والمبتدا محذوف تقدیرہ ولانت سوف یعطیک ربک لان لام الابتداء لا تدخل الا علی الجملۃ الاسمیۃ ولیست للقسم لانہا
لا تدخل علی المضارع الا مع النون المؤکدۃ وجمعہا مع سوف للدلالۃ علی ان الاعطاء کائن لا محالۃ وان تراخی
لحکمۃ یعنی لام الابتداء لما تجردت للدلالۃ علی التاکید وکانت السین تدل علی التاخیر والتنفیس حصل من اجتماعہما
ان الاعطاء المتاخر لحکمۃ کائن لا محالۃ وکانت اللام لتاکید الحکم المقترن بالاستقبال روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی فاطمۃ
رضی اللہ عنہا وعلیہا کساء من وبر الابل وہی تطحن بیدیہا وترضع ولدہا فدمعت عیناہ لما ابصرہا فقال یا بنتاہ تعجلی مرارۃ الدنیا بحلاوۃ
الآخرۃ فقد انزل اللہ ولسوف یعطیک ربک فترضٰی امام محمد باقر رضی اللہ عنہ در کوفہ میفرمودہ کہ ای اہل عراق شما میگوید کہ
امید وارترین آیتی از قرآن اینست کہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ وما اہل البیت برآنیم کہ امید وار آیت ولسوف یعطیک
ربک فترضٰی بیشتر ہست یعنی ارجی آیۃ عند اہل البیت ہذہ الآیۃ چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی نشود کہ
یکی از امت او در دوزخ باشد ۵ باید دوزخ کسی دیگر را نگذارد چو تو سیدی پیش رو عطائی شفاعت چنانش دہندہ کہ
دست تا ہیچ در دوزخ رہند شوقی بحدیث اشفع لامتی حتے ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول رب قد رضیت قیل ولسوف
یعطیک ربک من الثواب وقیل من النصر والتمکین وکثرۃ المومنین فترضی ثم اخبر اللہ عز وجل عن حالۃ التی
کان علیہا قبل الوحی وذکرہ نعمہ فقال جل ذکرہ **الم یجدک یتیما فاوی** ۵ کیا نہیں پایا
تجکو یتیم پہر جگہہ دی فاوی جواب الم لا لنفی ۵ **عزیزی وحسینی روح** اس نعمت کا بیان
یہہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماں کے پیٹ میں تھے تبھی والد عبد اللہ نے وفات پائی اور جب
تولد ہوئی اور قریب چھہ برس کے تھے کہ آپ کی والدہ نے انتقال کیا پھر اوسکے دو برس بعد اپکے دادا عبد المطلب
بہی رحلت کی اور اپکو تین طرح کی یتیمی ماں باپ اور دادا کے گذر جانے سے حاصل ہوئی اور اسطور کی حالت میں
اندیشہ وہ تہا کہ لڑکا ضایع ہو جاوے اور بخوبی پرورش نپاوے اللہ تعالی نے ابتدا سے اپکی پرورش
ہونیکی صورت اسطور پر ظاہر فرمائی کہ والد کے انتقال کے بعد انکی ماں اور دادا عبد المطلب کے دلمین
آنحضرت کی محبت ایسی بڑہائی کہ اشفاق پدری کے قائم مقام ہوئے اور دن اور رات آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دلبری کے کرشمے اونکی ماں اور دادا کو دکہلاتا تہا عاشق ہوکر عاشقون کے طور پر
آپکے پالنے میں بڑی کوشش کرتے تہے اور اپنے جان سے زیادہ عزیز رکہتے تہے پہر جب عبد المطلب کے
وفات کا وقت آیا تب انہوں نے آنحضرت کو اپنے بیٹے ابو طالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تہے سپرد کیا
اور نہایت تاکید سے آپ کی خدمت اور خبرگیری کی ترغیب دی ابو طالب انکی تاکید اور وصیت کے
موافق حضرت کی خدمت گذاری میں نہایت سرگرم رہتے تہے اور اس بیچ میں باطنی تربیت اور
تعلیم الٰہی مخفی نیک اخلاق اور پسندیدہ آداب پر اپنا کام کرتے تہے یعنی چال چلن اور سارے
بچپن اسکو من بہاتے گئے تہے یہاں تک کہ حد بلوغ کو پہنچے اور بالغ ہوئے ۵ **عزیزی** ۵
وروح ۵ ومعالم وبیضاوی ۵ ووجدک ضالا فہدی ۵

اور پایا تجھکو راہ بھولا ہوا پھر رستہ دکھایا یا تجھکو الضلالۃ فقدان الشرائع والخلو عن الاحکام التی لایہتدی الیہا العقول
یعنی نیافتہ بودی باحکام وشرائع نوح اس ہدایت اور ضلالت کا بیان وہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بالغ ہونیکے بعد کمال عقل اور دانائی کے سبب سے اس قدر معلوم ہوا کہ بتونکی پوجا اور کفر وجاہلیت کی رسمیں
سب بے اصل اور پوچ ہیں تو حق دین کی تلاش کے درپے ہوئے اور بڑے بوڑھوں کی زبانی یہ سنا کہ
ہمارا اصل دین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خیال بندھا کہ حضرت
ابراہیم کے خدا کیطرف پورا رجوع ہو جاؤں لیکن دین ابراہیمی نہ کسی کو یاد رہا تھا نہ کسی کتاب میں لکھا ہوا
تھا اور نہ آنحضرت کتاب پڑھ سکتے تھے بالضرور اس دین کے احکام کی تلاش کرنے میں بیقرار ہو کر تسبیح
تہلیل تکبیر اعتاق جنابت کا غسل حج کی مناسک ادا کرنے اور خلوت اور گوشہ نشینی سے اور اسی نوع
اور دوسرے امورات سے جسقدر معلوم ہوا اوس قدر مشغول رہتے تھے اوسوقت تک کہ اللہ تعالے نے
اپنے وحی سے اونکو پاک دین کے اصول پر مطلع فرمایا اور بعضے کہتے ہیں کہ ضلال سے مراد ہجرت کے
رخ کا بھولنا ہے کہ کسطرف جانا چاہیے یا تو قبلی کا گم کرنا یا جبرئیل علیہ السلام کا پہلے پہلے نہ پہچاننا یا دنیا کے
کاروبار کی راہ بھولنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت میں نہایت مشغول ہونیکے سبب سے دنیا کے کام
کاج کی دستور سے خبردار نہ تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ضلال بمعنی محبت اور عشق کا مرتبہ ہے چنانچہ حضرت
یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے اپنے باپ کے کمال عشق اور محبت کو جو حضرت یوسفؑ کے ساتھہ رکھتے تھے
اس لفظ سے کہا ہے کہ انک لفی ضلالک القدیم یعنی بیشک تو اپنے قدیم ضلال میں یعنی تو اسی اپنے
اگلے عشق اور محبت میں ہے اور ہدایت سے مراد یہہ ہے کہ ہمنے تجھے اپنی محبوب مطلوب سے ملنے کی راہ بتلائی

عزیزی قولہ ضالا ای غیر واقف الی معالم النبوۃ واحکام الشریعۃ وما طریقہ تسمع
فہدی فعرفک الشرائع والقرآن وقیل ضل فی طریق الشام حین خرج بہ ابو طالب فرده اللہ تعالی الی القافلۃ
ولایجوز ان یفہم بہ عدول عن حق ووقوع فی غی فقد کان علیہ السلام من اول حالہ الی نزول الوحی
علیہ معصوما عن عبادۃ الاوثان وقاذورات اہل الفسق والعصیان **مل معا روح**

تنبیہ اس مقام میں مناسب ہوا کہ کچھہ دلائل صدق نبوت سید المرسلین محمد رسول اللہ کی توریت اور انجیل
اور زبور وغیرہ سے لکھے جاویں تو شاید گمراہ کج فہمونکی سمجھہ میں صدق نبوت نبی آخر الزمانکی آجاوے اب
چند روایتیں نقل کی جاتی ہیں اب جو توریت اور انجیل میں یہود اور نصاری نے تحریف اور تغیر کے بعد جو باقی رہا ہے
اور اوس سے ختم الانبیاء محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے یہاں اون آیات کا
بطریق اختصار ذکر کیا جاتا ہے تاکہ گمراہ راہ راست پر یعنی دین احمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر آویں اور جو
مسلمان ہیں وہ قوت ایمانی زیادہ حاصل کریں اور جانیں کہ ہمارا دین کیا مثل آفتاب منور ہے کہ تمام
جہان کو روشن کر رکھا ہے اللہم ثبت اقدامنا علی صراط المستقیم واحینا علی حب حبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وانصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا
منہم آمین ثم آمین توریت استثنا کی تینتیسویں باب میں ہے کہ تجلی کی اللہ تعالے نے کوہ سینا پر کہ اوسکو طور سینا

اور طور سینین یہہ کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالی نے اوسپر اور کلام کیا حضرت موسی علیہ السلام سے اور بہیجی
اوسپر توریت اور روشن ہوا ساعیر سے اور ساعیر ایک پہاڑ ہے ذکر وحی بہیجی حضرت عیسی پر اور ظاہر ہوئی اوسمین اونکی
نبوت اور نازل ہوئی اوسمین اونپر انجیل اور ظاہر ہوا فاران سے فاران عبارت اوس سے ہے اور یاد بنی
ہاشم کے پہاڑونکا نام ہے وہ تین پہاڑ ہین ایک بو قبیس کہ مکہ اوسکی شرقی جانب آباد ہے اور مقابل اوسکے قعیقعان
اور متصل قعیقعان کے شعب بنی ہاشم ہے جسمین حضرت ﷺ تولد ہوئے ابن قتیبہ نے یوں اوس کے
علماء سے ہیں اعلام النبوۃ مین لکہا ہے کہ اس مقام مین کچہہ شبہ نہین ہے خوب ظاہر ہے اور پہر جو
غور تامل کرے سمجہا کئین اسلئی کہ جو ثابت ہوا ہے تجلی کرنا خدا تعالی کا کوہ سینا پر سو وہی ہے
کہ اوتارا توریت کو حضرت موسی پر اور جو ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وہ اوتارنا ہے انجیل کا حضرت
عیسی پر اور ظاہر ہونا اللہ تعالی کا فاران سے نازل کرنا قرآن مجید کا ہے محمد پر اور وہ پہاڑ مکہ کا ہے اگر
کوئی کہے کہ فاران مکہ کے سوا اور جگہہ کا نام ہے تو یہہ اوسکا غلط ہے کیا توریت مین نہین آیا ہے کہ ابراہیم
علیہ السلام نے ہاجرہ اور اسمعیل کو فاران مین بسایا چنانچہ پیدایش کے اکیسوین باب مین ہے اور توریت مین استثناء
اٹہارویں باب کی پندرہوین آیۃ مین لکہا ہے کہ فرمایا حضرت موسی نے یہوواہ تیرا خدا تیرے سے
تیرے ہی درمیان سے میرے بہائیون مین سے میری مانند ایک پیغمبر قایم کر دیگا تم اوسکی طرف
کان دہریو پہر سترہوین اور اٹھارہوین آیۃ مین اوسی باب کی مرقوم ہے اور یہوواہ نے مجہے کہا کہ انہون نے
جو کچہہ کہا بہلا کہا مین اونکی ہی اونکی بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا
کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ مین اوسے فرماونگا وہ اونسے کہیگا اور جو کوئی اوسکی
اطاعت نکرے سزا دونگا مین اوسکو پس کلام مذکورہ مین پوری دلیل ہے ہمارے نبی محمد کی نبوت پر
اسلئی کہ موسی اور قوم اونکی بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحاق کے اور بہائی اوسکے بیٹے اسمعیل کے ہین
اور یہہ نبی موعود جسکا وعدہ اللہ تعالی نے فرمایا اسحق کے بیٹون سے اسرائیل سے ہوے تو وہ اونہی
مین سے ہوتا اونکے بہائیون مین سے اور اگر وہ کہین کہ بنی اسرائیل بہائی ہین بنی اسرائیل کے
پس بہائی کہنا اونکو درست ہے تو اس تقدیر کذب توریت لازم آیا اسلئی کہ توریت مین مذکور ہے
کہ قایم ہوا بنی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسی کی مانند اور دوسری جگہہ توریت مین آیا ہے کہ
کہڑا نہوگا بنی اسرائیل مین ہرگز مثل موسی کے پس یہہ دعوی بعض یہود کا جو کہتے ہین کہ اوس نبی
موعود سے یوشع بن نون مراد ہین باطل ہوا اسلئی کہ یوشع حضرت موسی کے کفو اور اونکی مانند
نتہے بلکہ اونکے خادم تہے اونکی زندگی مین اور اونکی بعد اونکی دعوت کے مدت تک مددگار رہے
پس ثابت ہوا کہ اوس نبی موعود سے مراد محمد ہین کہ کفو اور مثل موسی کے تہے یعنی دعوت کے
نصب کرنے مین اور حدونکی باندہنے مین اور معجزون کے ظاہر کرنے مین اور شرایع اور احکام کے
جاری کرنے مین اور اگلے شرع کی نسخ کرنے مین اور گمراہونکو سزا دینے مین کوئی مثل محمد کی نہوا
سوائی ان باتون کی کتنے معجزہ اور دلیلین اونکے نبی آخر الزمان ہونے مین ہین کہ کسیطرحکا شبہ اور شک

اسمین نہین جو کوئی اونکی خوخصلت اور عادت شریف اور اخلاق نیک اور معجزات تو یہ سے واقف ہوگا ہرگز
اوسکی دلمین کچھ بہی شبہ نہو ویگا اور اگر کہی کہ حضرت عیسیٰ مین تو یہی نہین ہو سکتا کیونکہ نصارا اونکو
خدا کا بیٹا کہتے ہین اور حضرت موسے اور جو اونکی مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور عربی چہاپہ مین توریت مین
یون لکہا ہے کہ تیرے بہائی کے بیٹونمین سے تجہسا ایک نبی پیدا کرونگا پہر مخالفون نے بیٹے کے لفظ کو
ہندی اور فارسی کے ترجمہ مین اس مقام سے نکال ڈالا نہین تو اس سے زیادہ تر ہمارا مطلب حاصل ہوتا اور
بالکل احتمال اور شبہ ناقص عقلونکا مٹ جاتا اور جو کہا کہ اوس سے احکام کا منکر سزا پاویگا سو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے حضرت موسے کی طرح منکرون اور اللہ تعالیٰ کی
دشمنون کو سزا دی سو غلط اگر اپنے دعوے کے مقدمہ مین جہوٹے ہوتے تو ہرگز یہود اور نصارا سے
یہہ نہ کہتے کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکہو کیونکر ہماری خبر اور صفت نہین لکہی ہے مگر اونہون نے لکہا آیات پر
ہرگز کمر نہ باندہی اور مقابلہ نکیا علاوہ موجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اسی اٹہاردین باب کے
بیشک قتل کئے جاتے اور اونکی پیش گوئی کبہی سچی نہوتی اور اونکا دین ہرگز قایم اور دایم نرہتا
اور جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس بیان سے ذات
پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کیونکہ معنے اسکے یہہ ہین کہ وحی کرونگا اوسی اپنے کلام سے اوس سے
وہ باتین کریگا جسطرح جسے سنیگا اور صحف اور الواح اوسکی طرف نہ اوتارونگا اسلئے کہ وہ امّی ہے یعنی انپڑہا
کتاب نہین پڑہ سکتا ہے اور یوحنا کی انجیل مین چودہوین باب کی سولہوین آیت مین ہے کہ حضرت
عیسیٰ نے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخوہست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا کہ ابدتک
تمہارے ساتہہ رہیگا پہر چہبیسوین آیت مین اوسی باب کی ہے لیکن وہ وکیل روح جسے باپ میرے
نام سے بہیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکہاویگا اور سب چیزین جو کچہہ کہ مینے تمہین دی ہین یاد دلاونگا
پہر اوسی باب کی تیئیسوین آیت مین ہے بعد اوسکے مین تمسے بہت کلام نکرونگا اسلئے کہ اس جہانکا
سردار آویگا اور اوسکی مجہمین کوئی چیز نہین اور سولہوین بابکے ساتوین آیت سے چودہوین آیت تک
یون ہے کہ حضرت مسیح ع م فرماتے ہین لیکن مین تمہین حق کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا ہے
سودمند کیونکہ اگر مین نجاؤن وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن اوسے تم پاس بہیج دونگا اور وہ
جب آوے تو جہانکو گناہ سے اور راستی اور حکم سے ملزم کریگا گناہ سے اسلئے کہ وہ مجہپر ایمان نلائی راستی سے
اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجہے پہر ندیکہو گے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر
حکم کیا گیا ہے ہنوز بہت سے ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے لیکن جب وہ
روح صدق آوے وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنے نہ کہیگا لیکن جو وہ
سنیگا سو کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستایش کریگا اسلئے کہ وہ میری خبر سے
پاوے گا اور تمہین دکہائیگا اور پندرہوین بابکے چہبیسوین آیت مین ہے پر جب وہ وکیل جسے مین تمہارے
لئے باپ کی طرف سے بہیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لیے گواہی دیگا

اور تم بہی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتہہ ہو تے چہوڑ دو کے ڈہونڈہنے والو ذرا غور کیکے انصاف سے اوپر کی عبارتون پر جسمین حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح ؑ نے آخر زمانہ کے پیغمبر کے آنے کی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو حسد بغض کو دل سے نکال کر اپنے عاقبت کی راہ کو درستی کرو سنوارو ایسا نہو کہ حشر کی میدان مین اوس احکم الحاکمین کے روبرو اوسکی رسولونکی روبرو تمہارے مکر اور حسد کی باتین کہل جاوین پہر وہان رسوائی اور پشیمانی اوٹہا ؤ ہیلا دیکہو تو اس سے اور کیا زیادہ کوئی کہیگا گواہی دیگا فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخوست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمہارے ساتہہ رہے اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے وکیل حضرت مسیح ؑ تہے دوسرا وکیل وہ جواب آویگا پس دونونکی شان برابر چاہیے کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل ؑ مراد رکہتے ہین وہ محض غلطی پر ہین اسلئے کہ حضرت جبرئیل تو ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتہہ رہتے تہے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبہی نہین آیا ایسا آویگا اور ہمیشہ رہیگا یعنی اوسکا دین اور اوسکا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسرے دین کے احکام منسوخ ہونگی سو ایسی خصلتین سوائے ہمارے پیغمبر کے کسیمین نہین اور وہ کون ایسا وکیل آیا جسمین یہہ اوصاف پائے جاتے ہین اور فرمایا کہ جہانکا سردار آتا ہے کہ اوسکی مجہمین کوئی چیز نہین اس عبارت سے بہی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص آنیوالا ہے کہ جہانکی سرداری اور حکومت کریگا اور اوسکی نہایت ایسے وصف ہین جو حضرت مسیح مین نہین سو ایسا شخص سوائی ہمارے پیغمبر کے کون ہے کیونکہ حضرت جبرئیل یا اور کوئی فرشتے روح صدق کبہی جہانکا سردار اور حکومت کرنیوالا نہین ہوسکتا یہہ تو پیغمبرون کی شان مین ہے اور بعد حضرت مسیح کے کوئی سوائے ہمارے پیغمبر کے پیغمبر نہین ہوا اور فرمایا اگر مین نجاؤن وہ وکیل تم پاس نہ آویگا اور وہ جب آویگا تو جہانکو گناہ سے اور راستی سے اور حکم کر ملزم کریگا اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہے کہ لوگون کو گناہ کے کامون پر ملزم کریگا یعنی جن لوگون نے اللہ کی مرضی پر کام نہ کئی یا بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ کو نبی نہ مانا اونہین سزا دیگا اور راستی سے ملزم کریگا یعنی ایسی سخت باتین کہیگا اور سخت معجزہ دکہا ویگا کہ منکر لوگ بے شبہہ پشیمان اور ملزم ہون گے اوسمین ایکبات یہہ بہی ہے کہ مخالف لوگ کہین گے کہ حضرت مسیح جہوٹے تہے اور قتل ہوئی اور اونکو جہوٹا بنا دیگا حضرت مسیح کی پیغمبری کی اور اونکی سچائی اور اونکی زندگی پر گواہی دیگا اور ملزم کریگا منکرونکو حکم پر کیونکہ وہ سردار ہے حکومت رکہتا ہے اگر کوئی اوسکی نافرمانی کریگا سزا پاویگا اور متی کی انجیل کے تیسرے باب کی گیارہوین آیت مین حضرت یحییٰ ؑ فرماتے ہین کہ فی الواقع مین تمہین توبہ کی واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آنیوالا ہے مجہسے قوی تر ہے کہ مین اوسکی جوتیان اوٹہانے کے لائق نہین وہ تمکو روح قدس اور آگ سے اصطباغ دیگا نصارا اس آیت کو حضرت عیسیٰ ؑ کی مبعوث ہونے پر دلیل لاتے ہین مگر وہ غلط ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کا اور حضرت یحییٰ کا ایک زمانہ تہا اور وہ شخص جسکی خوشخبری حضرت یحییٰ نے

دی وہ بعد اونکے مبعوث ہوگا علاوہ حضرت عیسیٰ نے حضرت یحییٰ سے اصطباغ پایا چنانچہ اسی باب کے سولہوین
آیت سے ثابت ہے سو وہ قوی تر ہوتے تو کیونکر ابنی ضعیف تر سی اصطباغ پاتے بلکہ وہ حضرت یحییٰ کو
اصطباغ دیتی چنانچہ اس آگ سے اصطباغ دنیا اس سے مراد ہے کہ وہ شخص ظالمون کو قتل کریگا سو
حضرت عیسیٰ سے نہین ہوا ہان ہمارے پیغمبر نے ظالمون گمراہونکو اللہ جل جلالہ کے حکم سے قتل فرمایا پیر
صاف معلوم ہوا کہ یہہ تعریف نبی آخر الزمان محمدؐ کی ہے سو اب اوپر کی دلیلون سے یقین ہوا کہ یہہ
تعریفین اور صفتین سوائے ہمارے پیغمبر کے دوسرے کی نہین حضرت نے علما بنی اسرائیل کو جہوٹی
باتونپر اور جو حق بات چہپاتے تہے اوسپر اونکو کیا قایل کیا ہے جب نہ مانا پہر کیسی سزا دی کہ مشہور و معروف
ہے اور جہانکو سرکشون اور جہوٹے دینون اللہ کے مخالفون سے پاک کیا سوائے اسکے زبور کے ایکسو انچاسین
باب مین ہے کہ یہواہ یعنی اللہ تعالےٰ کی ستایش کرو یہواہ کی لئے نئے گیت گاؤ اور مدحین پاک لوگونکی
دنگلونین پڑہو اسرائیل اوسکی بابت جسنی اوسے خلق کیا شادمان ہووے اپنے بادشاہ کے لئے خوشی کرنے
وہ اوسکا نام لے لیکے ناچین وہ بین اور بربط بجاتی ہوئے اوسکی صفتین پڑہین کیونکہ یہواہ اپنے
لوگونسی راضی ہے وہ پہمیرونکو اپنی نجات سے زینت بخشتا ہے پاک لوگ بزرگواری پر فخر کرین اور
اپنے بسترونپر پڑے ہوے ترنم کرین اونکا منہ خدا کے ستایشونسے بہرا رہے دو دہاری تلوار اونکے
ہاتونمین ہو کہ غیر گروہون سے انتقام لیوین اور لوگونکو سزا دیوین اور اونکی بادشاہونکو زنجیر و نسی اور
اونکے امیرون کو لوہے کی بیڑیان ڈالکے جکڑین تاکہ غلبی تقدیر مین لکہا ہوا تہا اونہین پہونچین کہ اوسکی
پاک لوگون کی یہہ عزت ہے وہ صفتین جو اوپر لکہی گئی ہین صاف صاف امت محمدؐ مین پائی جاتی
ہین خوب خیال کرو انصاف سے سوچو بوجہو اور حضرت شعیا نبی کی زبانی فرمایا اللہ تعالےٰ نے صحف مین
اونکی ساٹہوین باب مین حرم مکہ معظمہ کے تسلی کیواسطے جب اوسنے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا
کافرونکی ظلم اور بتونکی رکہنے سے وہان اوٹہہ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور یہواہ کے جلال نے
تجہپر طلوع کیا اور دیکہہ تاریکی زمین پر چہا جائیگی اور لوگونپر شدت کی تاریکی ہوگی پہر یہواہ تجہپر طالع
ہوگا اور اوسکا جلال تجہپر جلوہ گر ہوگا اور عوام تیری روشنی مین اور بادشاہ تیرے طلوع کی تجلی مین
جائینگی انکہہ اوٹہا کر چارو طرف نگاہ کر اور دیکہہ کہ سب کے سب باہم فراہم ہوتے ہین وہ تیری طرف آتے
ہین تیرے بیٹے دور سے آوینگے اور تیری بیٹیان تیری گود مین پالی جائینگی تب تو دیکہیگی اور سمٹ کے
جاری ہونگی اور تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ تیرے پاس دریا کی فراوانی پہریگی اور عوامونکی
فوجین تجہہ پاس آوینگی اونٹونکی قطارین اور مدیان اور ایفا کی سانڈنیان تیری گرد بیشمار ہونگے
وہ سب شیبا سی آوینگی اور سونا اور خوشبوئیان لاوینگی اور یہواہ کی تعریفونکی بشارتین ہونگی
قیدار کی ساری گلے تیرے حضور آگے جمع ہونگے اور نبایوث کی ساری مینڈہی تیری خدمت کرینگے
وہ رضامندیکے ساتہہ میرے مذبح پر چڑہینگے اور مین اپنی شوکت کے گہر کو بزرگی بخشونگا اور اسیطرح
انچاسوین اور چورانوین باب مین کہولکر لکہا ہے دیکہنے سے ظاہر ہوگا اور اکیسوین باب مین بہی

ہمارے پیغمبر اور حضرت عیسیٰ عم کی مبعوث ہونیکی خوشخبری دی گئی ہے اور انجیل میں اشارات بہت ہیں
یوحنا کی بارہوین باب کی سینتالیسوین آیت مین ہے کہ اگر کوئی شخص میری باتین سنے اور یقین نہ لائے
اوسکا فیصلہ نہین کرتا کیونکہ مین اسلئے نہین آیا کہ جہانکو مجرم کرون بلکہ اسلئے کہ جہانکو نجات بخشون
سو اسکے لئے جو میری تحقیر کرتا ہے اور میری باتونکو قبول نہین کرتا ایک ہے جو اوسے مجرم ٹھہراتا ہے یعنی کلمہ جو
مینے کہا ہے وہی اوسے پچھلے دن مجرم کریگا سو ان لفظونپر خوب غور کرو کہ حضرت عیسیٰ کی یاد آوری
اور وہ کلمہ یعنی اللہ تعالے کا حکم کہ ہر پیغمبر کے ساتھ سب لوگ ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی ناقدری کو ملزم کریگا
سزا دیگا یہہ جتنی دلیلین اوپر لکہی گئی ہین ایسی ہین کہ اکثر یہود اور نصاریٰ اکی دیانت اور عقل مین
اوسنے وہ سننے جو کہلے کہلے ہین اور ہم سمجھے ہین بسبب کجی ذہن کی توجہ مین نہین آتی جیسا حضرت عیسیٰ عم
کی نبوت کی دلیلین اور اوکے معجزات اور اخلاق بسبب طمع دنیا اور حسد کے یہود کی عقل اور سمجھ مین
نہین آئے سمجھ ہے کہ یہہ بات موقوف ہے ہدایت ازلی کے استعداد پر جسکی قسمت مین ہو وہ
سمجھ جاتا ہے چنانچہ جنہین اللہ تعالے نے ہدایت کی اونہون نے ہرگز اس نعمت سے چشم پوشی کی وہ دلیلین
جو اصل توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیا مین ہمارے پیغمبر کی نبوت اور اوصاف اور اخلاق مین ہیں
دیکہکے اور مطابق پاکے ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام جو یہود کے بڑے علما سے تھے بعد
اوسکے ابو علی یحیی ابن عیسیٰ ابن جزلة النصرانی جو نصاریٰ کے بڑے علما سے تھا توریت وغیرہ
کی عبارت جو رسول خدا کے اوصاف اور ظہور کی بابت مین تہی بیان کی علاوہ اسکے بہت لوگ ایمان
لائے اور بہتون نے دنیا کی سرداری اور اپنے لئے دین کی نخوت پر خیال کرکے اتباع ایمان کو لات مارے
نکال دی الامر اللہ تعالے جو حافظ ہے اپنے مرضی کے کاموں اور نگاہبان ہے ولایت کو دو زبانکے
جسقدر باقی رہا اوس سے بہی ہدایت پانیوالونکو ہدایت نصیب ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہے اور بعضونے
جان بوجہکر اس دولت ابدی سے منہ پہیرا کیونکہ وہ ازلی نصیب تہے کیونکر اونہین یہہ نعمت میسر ہو بسبب
طمع دنیا کے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قال کان ولیا من اولیاء اللہ سمیہ شیخ محمود انجیر
وکان من احفاد خواجہ عبداللہ احرار قدس سرہما وہو کان کثیر العبادۃ وکان شیخ عالما ویعرف من الکمال
عالما واتفق لہ انہ کان یذہب الحج فورد فی بغداد فبلغ عند خلیفۃ بغداد رسالۃ من ملک روم فی اللغۃ الروسیۃ
وقد کان اللہ تعالے منّ علی المحمود قدس سرہ بالہام سبعین لغۃ من لغات العالم وکان الخلیفۃ یتجسس لایالۃ
فانبہ الرجال انہ ورد شخص فی بلدتک یحسن الروسیۃ فطلبہ الخلیفۃ فقرء قدس سرہ الرسالۃ عند حضور السفیر و
کتب جوابہ فی غایۃ الفصاحۃ فذہب السفیر الی ملکہ ونقل القصۃ وارتحل المحمود قدس سرہ الی الحج فلما
رجع عنہ وذہب علی عادتہ المالوفۃ بعد العام او بعدہ بعدۃ سنۃ الی الجہاد وسمی الروسیۃ فوجب الاتفاق
الہزیمۃ علی اہل الاسلام فاسر المحمود قدس سرہ فجیٔ بہ الی الملک وکان السفیر المذکور حاضرا عندہ فعرفہ السفیر
وقال للملک ان ہذا الرجل یحسن العربیۃ فقال الملک للمحمود قدس سرہ انی اعطیک کتابا عبرانیا وہو انا
عندنا من الآباء مختوما بختوماتہم فترجمہ لنا بلساننا فاجاب المحمود قدس سرہ فشرع فی ترجمتہ فلما طالعہ ای

انه الانجیل المنزل من السماء والاناجیل الاربعة المشہورة لیست بکلام اللہ تعالیٰ بل ہے تواریخ
عہد المسیح ع م جمعہا اربعة رجال وقال المحمود قدس سرہ انی رائیت فی الانجیل المذکوران احوال
نبینا صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم مذکور فیہ بما یزید علی نصف الکتاب فی اوصافه وحالاته بتعاریب
مختلفة لما ان فی فرقانا ذکر عیسیٰ فی مقامات شتیٰ بتعاریب مختلفة فالمحمود قدس سرہ اتم ترجمة
وعطی الملک لکن بعض مقاماته ترجمة کنقشه حفظه عنده فلما تم ترجمتها عند المحمود من القراطیس المکنونة کافة
وترکه عریانا انتہی اور اصل توریت موسیٰ ع م کے معدوم ہونے کی علماء یہود اور نصاریٰ بھی قائل ہیں اور اتفاق
رکھتے ہیں کہ بعد معدوم ہونے کے عزیر نے پھر جمع کی ع م تاہم بنی ہارون میں توریت صحیح کا وجود متحقق ہوا ہے
جیسا کہ اقوال آئندہ سے منکشف ہوگا اور تراجم مروجہ ہرگز اوسکی ترجمہ نہیں ہیں اصلی کہ جو باتیں اوسمیں
متحقق ہوئی ہیں ان تراجم میں اونکا وجود ہی نہیں قال کعب الاحبار کان لابی سفر من التوریة یدخله
تابوتا ویختم علیه فلما مات ابی فتحته فاذا فیه ان نبیا یخرج فی آخر الزمان ہو خیر الانبیاء وامته خیر الامم وہم یشہدون
ان لا اله الا اللہ ویکبرون اللہ علی کل شرف ویصفون فی الصلوة کصفوفہم فی القتال قلوبہم مصاحفہم
یاتون یوم القیامة غرا محجلین اسمه احمد امته الحامدون یحمدون اللہ علی کل شدة ورخاء مولده مکة ودار
ہجرته طابة لا یلقون عدوا الا وبین ایدیہم ملائکة معہم رماح تحنن اللہ علیہم کتحنن الطیر علی فراخها یدخلون الجنة
تاتی ثلثة منہم فیدخلون الجنة بغیر حساب وتاتی ثلثة منہم بذنوب وخطایا فیغفر لہم وتاتی ثلثة منہم بذنوب
وخطایا عظام فیقول اللہ سبحانه وتعالیٰ اذہبوا بہم فزنوہم وانظروا الی اعمالہم فیزنونہم ویقولون ربنا
وجدناہم قد اسرفوا علی انفسہم ووجدنا اعمالہم من الذنوب کامثال الجبال غیر انہم کانوا یشہدون ان
لا اله الا اللہ فیقول اللہ سبحانه وعزتی وجلالی لا اجعل من اخلص الشہادة لی کمن کفر انتہی پس واضح ہوا
کہ اصل انجیل اور ترجمہ صحیح توریت کا بعد نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تہا مگر مخفی و مستتر تہا
مہریں ہو کر بڑی حفاظت سے رکہے جاتے تہے اونکے اظہار کی اجازت نہیں تہی اب یا تلف ہوئی ہوں یا اسیطرح
اب بہی بعض جا مختوم اور مقفل مکتوم ہوں وراثتاً ایک سے دوسرے تک پہنچتے چلے آتے ہوں انتہی اور
خاتمة المحققین وخلاصة المدققین فرید دہرہ ووحید عصرہ مفید الطالبین وشہاب الملة والدین احمد بن
محمد بن ابی بکر الخطیب قسطلانی رحمة اللہ علیہ نے مواہب اللدنیہ میں جناب خاتمة الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا احوال اوپر صدق نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کتب سماوی سے ثابت کیا ہے تحریر ہوتا ہے
قال اللہ تعالیٰ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندہم فی التوراة والانجیل وہذا
یدل علی انه لو لم یکن مکتوبا لکان ذکر ہذا الکلام من اعظم المنفرات للیہود والنصاریٰ عن قبول قوله لان
الاصرار علی الکذب والبہتان من اعظم المنفرات والعاقل لا یسعی فیما یوجب نقصان حاله وینفر الناس عن
قبول مقاله فلما قال لہم علیه الصلوٰة والسلام ہذا دل علی ان ذلک النعت کان مذکورا فی التوراة والانجیل
وذلک من اعظم الدلائل علی صحة نبوته لکن اہل الکتاب کما قال اللہ تعالیٰ یکتمون الحق وہم یعلمون یحرفون الکلم
عن مواضعه الا انہم قاتلہم اللہ قد عرفوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم کما عرفوا ابناءہم ووجدوہ مکتوبا عندہم فی التوراة

والانجیل لکنہم حرفوہا وبدلوہا لیطفئوا نور اللہ بافواہہم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنی
وہ لوگ جو پیروی کرتے ہین رسول کی جو نبی ہے پڑھا وہ جو پاتے ہین اوسکو لکھا ہوا نزدیک اپنے بیچ
توریت اور انجیل کے انتہی اور یہہ آیۃ دلالت کرتی ہے [illegible]
توریت اور انجیل مین تو البتہ ہوتا ذکر اسکلام کا اعظم منفرات سے نزدیک یہود اور نصاریٰ [illegible] قبول رسالت
قول علیہ السلام سے اسواسطے کہ تحقیق اصرار اوپر کذب اور بہتان کی بڑا انفرا ہے اور عاقل نہیں [illegible]
اوسپر جسکے کہ موجب ہو نقصان حال اوسکے کو اور نفرت دلاوے لوگونکو قبول مقال اپنے سے پس
جبکہ فرمایا واسطے یہود اور نصاریٰ کی علیہ الصلوۃ والسلام نے یہہ تو دلالت کی اوپر سچائی کے یہہ تعریف
ہتی مذکور توریت اور انجیل مین اور یہہ اعظم دلائل سے ہے اوپر صحت نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن
اہل کتاب جیساکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے چھپاتے ہین حق کی سچائی اور حال یہہ کہ وہ جانتے ہین
میل ڈالتے ہین یا تو انکو جگہہ انکی سے ورنہ پس وہ کہ ہلاک کرے اونکو اللہ تحقیق پہچانتے ہین وہ محمد کو
سچا نبی جیساکہ پہچانتے ہین وہ اولاد اپنی کو اور پاتے ہین وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا ہوا نزدیک
اپنی توریت اور انجیل مین لیکن انہون نے تحریف کیا توریت اور انجیل کو اور بدلا اون دونونکو تو کہ
بجھاوین روشنی اللہ کی کو ساتھ مونہون اپنے کے اور نہین قبول رکھتا اللہ مگر یہہ کہ پورا کرے روشنی
اپنی کو اگرچہ ناخوش رکہین کافر پس دلائل نبوۃ نبی ہمارے محمد کی بیچ کتاب اونکے بعد تحریف
کرنے اونکے بہری ہوئی ہے اور نشان شریعت اوسکی کے اور رسالت اوسکی کے بیچ ان دونون
کتابون کے روشن ہین وفی التوراۃ بما اختاروہ بعد الحذف والتبدیل والتحریف مما ذکرہ ابن ظفر فی البشر
وابن قتیبۃ فی اعلام النبوۃ تجلی اللہ من سینا واشرق من ساعیر واستعلن من جبال فاران فسینا
ہو الجبل الذی کلم اللہ فیہ موسیٰ وساعیر ہو الجبل الذی کلم اللہ فیہ عیسیٰ وظہرت فیہ نبوتہ وجبال فاران
وہذا اسم عبرانی ولیست الفہ الاولی ہمزۃ ہی جبال بنی ہاشم التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحنث
فی احدہا وفیہ فاتحۃ الوحی وہو احد ثلاثۃ جبال احدہا ابو قبیس والمقابل لہ قیقعان الی بطن الوادی
والثالث الشرقی فاران ومنقعرہ الذی یلی قیقعان الی بطن الوادی وہو شعب بنی ہاشم وفیہ مولدہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی احد الاقوال قال ابن قتیبۃ ولیس بہذا غموض لان تجلی اللہ من سینا انزالہ
التوراۃ علی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور سینا ویجب ان یکون اشراقہ من ساعیر انزالہ علی عیسیٰ
الانجیل وکان المسیح یسکن من ساعیر ارض الخلیل بقریۃ تدعی ناصرۃ وباسمہا سمی من اتبعہ نصاری
فکما وجب ان یکون اشراقہ من ساعیر انزالہ علی المسیح الانجیل فکذلک یجب ان یکون استعلانہ من جبال
فاران انزالہ القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی جبال مکۃ ولیس بین المسلمین واہل الکتاب فی ذلک اختلاف فی
ان فاران ہی مکۃ وان ادعی انہا غیر مکۃ قلنا الیس فی التوراۃ ان اللہ اسکن ہاجر واسمعیل فاران وقلنا
دلونا علی الموضع الذی استعلن اللہ منہ واسمہ فاران والنبی الذی انزل علیہ کتابا بعد المسیح الیس استعلن وعلا
بمعنی واحد وہو ما ظہر وانکشف فہل تعلمون دینا ظہر ظہور الاسلام وفشا فی مشارق الارض ومغاربہا

نسخۂ اوس بیچ توریت کے ہے جو کہ اختیار کیا یہود نے اوسکو بعد حذف اور تبدیل اور تحریف کے
اوس ہے کہ ذکر کیا اسکو ابن ظفر نے بیچ البشر کے اور ابن قتیبہ نے بیچ اعلام نبوۃ کے کہ تجلی کی اللہ تعالی نے
کوہ سینا سے اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا جبال فاران سے پس کوہ سینا وہ پہاڑ ہے جو کہ
کلام کیا اللہ تعالی نے اوس جگہہ موسیٰ علیہ السلام سے یعنی تجلی کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر اور کلام کیا حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے اور بہیجی اونپر توریت اور ساعیر ایک پہاڑ ہے کہ وحی بہیجی اوسمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر
اور ظاہر ہوئے اوسمین انکی نبوت اور نازل ہوئے اوسمین اون پر انجیل اور جبال فاران عبرانی لفظ ہے
اور نہین ہے الف اول ہمزہ یعنی کا الف فاران مین ہمزہ نہین ہے بلکہ الف ہے یہہ بنی ہاشم کے پہاڑ
اونکا نام ہے کہ تہے رسول اللہ صلعم عبادت کرتے بیچ ایک ون کے اور بیچ اوسکے نازل ہوئے آنحضرت پر
وحی اور وہ تین پہاڑ ہین ایک ابو قبیس ہے اور مقابل اوسکے قیقعان ہے بطن وادی تک اور تیسری جانب
شرق فارانکی اور شروع اوسپر کی جو متصل قیقعان کی ہے بطن وادی تک وہ شعب بنی ہاشم ہے
اور اوسمین پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک قول کے کہا ابن قتیبہ نے اور نہین ساتہہ انکی
مشکل الہی کہ تحقیق تجلی کرنا اللہ کا کوہ سینا سے نازل کرنا ہے توراۃ کا اوپر موسیٰ کے بیچ طور سینا کے
اور واجب ہے ہونا روشن اوسکا ساعیر سے نازل کرنا انجیل کا اوپر عیسیٰ کے اور ہے مسیح رہتے ساعیر مین ج
ارض خلیل ہے بیچ قریہ کے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ناصرہ اور ساتہہ اسم اوسکی کے نام رکہے گئے متبع عیسیٰ کے نصاریٰ
پس جبکہ واجب ہوا ہونا روشن اللہ کا ساعیر سے نازل کرنا اوسکا اوپر مسیح کی انجیل کا تو پس اسیطرح واجب ہے
ہونا ظاہر اسکا یعنی اللہ تعالیٰ کا پہاڑ فاران سے نازل کرنا اسکا قرآن مجید کو محمد پر اور یہہ پہاڑ مکہ شریفہ کا ہے
اور نہین درمیان اہل اسلام اور اہل کتاب کے اختلاف بیچ اس بات کے کہ تحقیق فاران پہاڑ مکہ کا ہے
اگر کوئی دعویٰ کرے کہ تحقیق فاران غیر مکہ مین ہے کہتے ہین ہم آیا نہین توریت مین یہہ قصہ کہ تحقیق
اللہ تعالیٰ نے بسایا ہاجرہ اور اسمعیل کو فاران مین اور کہتے ہین ہم بتلاؤ ہمکو وہ جگہہ کہ ظاہر ہوا
اللہ اوسجگہ اور نام اسکا فاران ہے اور بتلاؤ ہمکو وہ نبی کہ نازل کی اللہ نے اوپر اوسکے کتاب بعد مسیح کے
کیا نہین صیغہ استعلن وعلن بمعنی واحد اور وہ وہ چیز ہے کہ ظاہر ہوا اور کہل گیا پس نہین جانتے ہم
دین کے تئین کہ ظاہر ہوا ظہور اسلامکا اور کہل گیا بیچ مشارق اور مغارب زمین کے ظہور اسکا چنانچہ
توریت کی پیدایش کی اکیسوین باب مین ہے پس بتلاؤ ہمکو کہ وہ دوسری کون جگہہ ہے جہاں سے
اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور نام اسکا فاران ہے اور بعد حضرت مسیح کے اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر پر کتاب نازل
کی اور ایسا دین کہ ظاہر اور روشن ہوا جسطرح سے دین اسلام ظاہر ہوا اور پہیلا مشرق سے مغرب تک
وفی التوراۃ ایضا مما ذکرہ ابن ظفر خطابا لموسیٰ والمراد بہ الذین اختارہم لمیقات ربہ الذین اخذتہم الرجفۃ
خصوصا ثم بنی اسرائیل عموما واللہ ربک یقیم نبیا من اخوتک فاستمع لہ کالذی سمعت ربک فی
حوریت یوم الاجتماع حین قلت لا اعود اسمع صوت اللہ ربی لئلا اموت فقال اللہ تعالیٰ نعم ما قالوا
وسا اقیم لہم نبیا مثلک من اخوتہم واجعل کلامی فی فمہ فیقول لہم کل شیٔ امرتہ بہ وایما رجل لم یطع من تکلم

باسمی فانی انتقم منہ قال وفی ہذا الکلام ادلۃ علی نبوۃ محمد فقولہ نبیا من اخوتہم وموسی وقومہ من نسل اسحق و اخوتہم بنو اسمعیل ولو کان ہذا النبی الموعود بہ من بنی اسحق لکان من انفسہم لا من اخوتہم واما قولہ نبیا مثلک وقد قال فی التوراۃ لا یقوم فی بنی اسرائیل احد مثل موسیٰ فی ترجمۃ اخری مثل موسیٰ لا یقوم فی بنی اسرائیل ابدا فذہبت الیہود الی ان ہذا النبی الموعود بہ ہو یوشع بن نون و ذلک باطل لان یوشع لم یکن کفو الموسی علیہ الصلوات والسلام بل کان خادما لہ فی حیوتہ و موکدا لدعوتہ بعد وفاتہ فتعین ان یکون المراد بہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ کفو موسی لانہ مماثلہ فی نصب الدعوۃ والتحدی بالمعجزۃ و شرع الاحکام واجراء النسخ علی الشرائع السالفۃ وقولہ تعالی اجعل کلامی فی فمہ فانہ واضح فی ان المقصود بہ محمد لان معناہ اوحی الیہ بکلامی فینطق بہ علی نحو ما سمعہ ولا انزل صحفا ولا الواحا لانہ امی لا یحسن ان یقرأ المکتوب اور بیچ توریت کے ہے اوس چیز سے کہ ذکر کیا اسکو ابن ظفر نے خطاب واسطے موسیٰ کے اور مراد ساتھہ اسکے وہ لوگ ہین کہ ختیار کیا موسیٰ نے اونکو واسطے میقات رب اپنے کے وہ لوگ کہ پکڑا اونکو رجفہ نے یعنی زلزلہ فی خصوصاً پہر بنی اسرائیل کو عموماً اور اللہ رب تیرا قایم کریگا ایک نبی بہائیون تیرے سے پس ہن واسطے اوسکے مانند اوس چیز کے کہ سنا تو نے رب اپنے کو بیچ حمیکا رسے یوم اجتماع کے جس وقت کہا تو نے نہین پہر سونگا مین تو کہ سنو نگین آواز اللہ رب اپنے کی تو کہ نہ مرونگین پس فرمایا اللہ تعالے نے ہان وہ جو کہا اونہون نے اور قریب ہے کہ قایم کرونگا مین واسطے اونکے نبی مانند تیرے بہائیون اونکے سے اور ڈالونگا مین کلام اپنے بیچ موہنہ اوسکے پس کہیگا وہ واسطے اونکے ہر چیز کو کہ امر کرونگا مین اوسکو ساتھہ اوس چیز کے اور جو آدمی نہ تابعداری کرے اوسکے کہ کلام کریگا ساتھہ نام میرے کے پس تحقیق مین بدلا لونگا اوس سے کہا ابن ظفر نے اور اس کلام مین صریح دلالت ہے اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس قول اوس تعالے کا نبی من اخوتہم اور موسیٰ اور قوم اوسکی بیٹے اسحق سے ہین اور بہائی اونکے بنی اسمٰعیل ہین اور اگر ہوتا یہہ نبی موعود بنی اسحاق سے تو البتہ ہوتا اونہین سے نہ بہائیون اونکے سے اور اوپر قول اللہ تعالے کا نبی مثلک اور تحقیق فرمایا بیچ توریت کے نہین قایم ہوگا بنی اسرائیل مین کوئی مانند موسیٰ عم کے اور بیچ ترجمہ دوسرے کے یون ہے کہ مانند موسیٰ عم کے نہ کہڑا ہوگا بنی اسرائیل مین کبہی پس گئی بعض یہود طرف اسکے کہ نبی موعود سے مراد یوشع بن نون ہین اور یہہ دعوی یہود کا باطل ہے اسلیے کہ تحقیق یوشع نہ تہے کف موسیٰ کی بلکہ تہے خادم اونکے بیچ حیات موسیٰ اور تائید کرنے والے دعوت موسیٰ کے بعد وفات اونکی کے پس ثابت ہوا یہہ کہ ہوے مراد ساتھہ اسکے محمد پس تحقیق وہ کف ہتے موسیٰ عم کی اسلیے کہ تحقیق حضرت مماثل ہتے نصب دعوت مین اور تحدی معجزات مین اور شرع احکام مین اور اجراے نسخ مین اوپر شرایع سالفہ کی اور قول اللہ تعالے کا اجعل کلامی فی فمہ پس تحقیق یہہ واضح ہے بیچ اثبات کے کہ تحقیق مقصود اس سے ذات محمد کی ہے اسلیے کہ تحقیق معنے اسکے یہہ ہین کہ بہیجونگا مین طرف اوسکے کلام اپنے پس کلام کریگا ساتھہ اوسکی اوپر مانند اوس چیز کی کہ سنیگا اوسکو اور نہ اوتارونگا صحیفہ اور نہ تختیان اسلیے کہ تحقیق وہ امی ہے

ہے ہمیں اچھا بڑ بنیا مکتوبا کا وفی الانجیل مما ذکرہ ابن طغربک فی الدر المنظم قال یوحنا فی انجیلہ عن المسیح انہ قال انا اطلب من الاب ان یعطیکم فارقلیط یثبت معکم الی الابد روح الحق الذی لن یطیق العالم ان یقبلوہ وہو عند ابن ظفر بلفظ ان کنتم تحبونی فاحفظوا وصیتی وانا اطلب الی ابی فیعطیکم فارقلیط یکون معکم الدہر کلہ قال فہذا تصریح بان اللہ تعالٰی سیبعث الیہم من یقوم مقامہ فینوب عنہ فی تبلیغ رسالۃ ربہ وسیاستہ خلقہ منابہ وتکون شریعتہ باقیۃ مخلدۃ ابدا فہل ہذا الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ولم یذکر فصول الفارقلیط کما افادہ ابن طغربک سوی یوحنا دون غیرہ من نقلۃ الاناجیل وقد اختلف النصاری فی تفسیر الفارقلیط فقیل ہو الحامد وقیل المخلص فان وافقناہم علی انہ المخلص افضی بنا الامر الی ان المخلص رسول یاتی بخلاص العالم وذلک من غرضنا لان کل نبی مخلص لامتہ من الکفر ویشہد لہ قول المسیح فی الانجیل انی قد جئت لخلاص العالم فاذا ثبت ان المسیح ہو الذی وصف نفسہ بانہ مخلص العالم وہو الذی سال الاب ان یعطیہم فارقلیط آخر ففی مقتضی اللفظ ما یدل علی انہ قد تقدم فارقلیط اول حتی یاتی آخر وان تنزلنا معہم علی القول بانہ الحامد فای لفظ اقرب الی احمد ومحمد من ہذا قال ابن ظفر وفی الانجیل مما ترجموہ ما یدل علی ان الفارقلیط الرسول فانہ قال ان ہذا الکلام الذی تسمعونہ لیس ہو لی بل الاب الذی ارسلنی بہذا الکلام لکم واما الفارقلیط روح القدس الذی یرسلہ ابی باسمی فہو یعلمکم کل شیء وہو یذکرکم کل ما قلتہ لکم فہل بعد ہذا بیان المسیح ہذا اصرح حاکی ان الفارقلیط رسول یرسلہ اللہ وہو روح القدس وہو یصدق بالمسیح ویظہر اسمہ انہ رسول حق من اللہ ولیس بالٰہ وہو یعلم الخلق کل شیء ویذکرہم کلما قالہ المسیح علیہ الصلاۃ والسلام لہم وکلما امرہم بہ من توحید اللہ واما قولہ ابی فہذہ اللفظۃ مبدلۃ محرفۃ ولیست بمنکرۃ الاستعمال عند اہل الکتابین اشارۃ الی الرب سبحانہ لانہا عندہم لفظۃ تعظیم یخاطب بہا المتعلم معلمہ الذی یستمد منہ العلم ومن المشہور مخاطبۃ النصاری عظماءہم بالاباء الروحانیۃ ولم تزل بنو اسرائیل وبنو عیص یقولون نحن ابناء اللہ لسوء فہمہم عن اللہ تعالٰی واما قولہ یرسلہ ابی باسمی فہو اشارۃ الی شہادۃ المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم لہ بالصدق والرسالۃ وما تضمنہ القرآن من مدحہ عما افتری فی امرہ وفی ترجمۃ اخری للانجیل انہ قال الفارقلیط اذا جاء وبخ العالم علی الخطیئۃ ولا یقول من تلقاء نفسہ ما یسمع لکلمہم ویسوسہم بالحق ویخبرہم بالحوادث وہو عند ابن طغربک بلفظ فاذا جاء روح الحق لیس ینطق من عندہ بل یتکلم بکل ما یسمع ویخبرکم بکل ما یاتی وہو یمجدنی لانہ یاخذ مما ہو لی ویخبرکم فقولہ لیس ینطق من عندہ وفی الروایۃ الاخری ولا یقول من تلقاء نفسہ بل یتکلم بکل ما یسمع ای من اللہ الذی ارسلہ وہذا کما قال تعالٰی فی حقہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی وقولہ وہو یمجدنی فلم یمجدہ حق تمجیدہ الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہ وصفہ بانہ رسول اللہ وبراہ وبرا امہ علیہما الصلاۃ والسلام مما نسب الیہما وامراتہ بذالک قال ابن ظفر فمن ذا الذی وبخ العلماء علی کتمان الحق وتحریف الکلم عن مواضعہ وبیع الدین بالثمن البخس ومن ذا الذی انذر بالحوادث واخبر بالغیوب الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وللہ در ابی محمد عبد اللہ الشقراطیسی حیث قال فی قصیدتہ المشہورۃ

توراۃ موسی اتت عنہ فصدقہا + انجیل عیسٰی بحق غیر مختلق + اخبار احبار اہل الکتب قد وردت + عما راوا

وروی فی عصر الاول + ویعجبنی قول العارف ابی عبداللہ بن النعمان ہذا النبی محمد جاءت بہ + توراۃ موسیٰ للانام تبشر وکذاک انجیل المسیح موافق بذکر الاحمد معرب ومذکر + ویرحم اللہ ابن جابر حیث قال لمبعثہ فی کل جیل علامۃ + علی ما جلتہ الکتب من امرہ الجلی + فنبأ بہ انجیل عیسیٰ آخراً + کما قد سفت توراۃ موسیٰ باول یعنی اور انجیل مین ہے اوس سو کہ جو ذکر کیا ابن ظفر یک نے در نظم مین کہ کہا یوحنا نے انجیل اپنی مین عیسیٰ سے کہ تحقیق مین طلب کرونگا باپ اپنے سے یہہ کہ دیوے تمکو فارقلیط دوسرا کہ رہے ساتہہ تمہارے ابد تک وہ روح پاک ہے نہین طاقت رکہنا جہان قبل کرنے اوسکے کی اور وہ نزدیک ابن ظفر کے ساتہہ لفظ ایہا الناس فاحفظوا وصیتی وانا الطلب الی ابی فیوتکم فارقلیط آخر یکون معکم الدہر کلہ یعنی حضرت عیسیٰ نے فرمایا اے لوگو یاد رکہو میری وصیت کو کہ مین اپنے باپ سے درخوست کر کے فارقلیط دوسریکو بہیجوا آتا ہون جو تا قیامت تمہارے ساتہہ رہے کہا ابن ظفر یک نے پس یہہ صریح دلیل ہے اسبات پر کہ اللہ تعالیٰ قریب بہیجنی والا ہے طرف اونکے ایسی نبی کو جو قایم مقام حضرت عیسیٰ کے ہو تبلیغ رسالت اور سیاست خلق مین اور ہو شریعت اوسکی باقی مخلد ہمیشہ پس معلوم ہوا مذکورہ سے کہ یہہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف ظاہر ہے اور یہہ صدق نبوت آپکی کی انتہی اور نہین ذکر کیا گیا فصول فارقلیط کی جیسا افادہ فرمایا ابن ظفر یک نے الخ اور البتہ خلاف کیا نصاری نے تفسیر فارقلیط مین کسی نے معنے حامد اور کسی نے مخلص کہی ہین پس اگر موافقت کرین ہم اونکی اوپر اسبات کے کہ وہ فارقلیط بمعنی مخلص ہے تو ثبوت زیادہ ہوگا مدعا ہمارا لیجا طرف اسبات کے کہ تحقیق مخلص رسول ہی ہوتا ہے جو آتا ہے واسطے خلاصی جہان کے اور یہی غرض ہماری ہے کہ ہر نبی مخلص ہوتا ہے واسطے امت اپنی کے کفر سے اور گواہی اسپر قول مسیح کا انجیل مین جو لکہا کہ تحقیق مین البتہ آیا ہون واسطے خلاصی عالم کے پس جبکہ ثابت ہوا کہ تحقیق مسیح وہ ہین جو وصف کیا لفظ نیکو کہ تحقیق وہ خلاصی کرنیوالا عالم کا ہے جس فارقلیط کو اپنی باپ سے درخواست کر کے بہیج وا اونگا دلالت کرتا ہے مقتضای لفظ سے یہہ کہ گویا فارقلیط اول اور آونگا آخر تو یہہ لفظ قریب تر ہے دلالت مین صدق نبوت پر طرف محمد کے کہا ابن ظفر نے اور انجیل مین جو ترجمہ کیا اونہون نے اوسکا دلالت کرتا ہے اوپر اسبات کے کہ فارقلیط رسول ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اوس رسول کے بہیجنی کی مجہہ مین طاقت نہین بلکہ جس باپ نے مجکو بہیجا اوسیکو قدرت ہے اور جو فارقلیط روح قدس جسکو بہیجیگا باپ میرا پس وہ سکہلاویگا تمکو ہر چیز اور یاد دلاویگا تمکو جو کہا مینے تمکو پس آیا بعد اس بیان کے کیا نہین یہہ دلیل صریح اسبات پر کہ فارقلیط ایک پیغمبر ہے جو بہیجیگا اوسکو اللہ اور وہ تصدیق کریگا مسیح کی اور ظاہر کریگا نام مسیح کا رسول حق ہونی پر اللہ کی طرف سے اور نہین باپ اوسکا اور وہ سکہلاویگا خلق کو کل شی اور یاد دلاویگا اونکو جیسا کہ کہا مسیح نے واسطے اونکے اور ہمیشہ امر کریگا اونکو ساتہہ اوسکی توحید لیس پر اوسپر قول اوسکا ابی پس یہہ لفظ مبدلہ محرفہ ہے اور نہین ہے منکر الاستعمال نزدیک یہود اور نصاری کی لفظ ابی کا اشارہ ہے طرف رب سبحانہ کے اسلیئے کہ وہ

لفظ اونکے نزدیک تعظیم کا ہے خطاب کیا جاتا ہے ساتھہ اوسکی متعلم کہ معلم وہ ہی کہ استمداد ہو اوس سے علم کی اور مشہور مخاطبت نصاری علمائی دین اونکی سے ساتھہ لفظ آبا روحانیہ کے ہے اور ہمیشہ سے بنو اسرائیل اور عیسوی کہتے نحن ابناء اللہ لسبب کجفہمی اپنی کے تعالی اللہ عما یقول الظالمون اوسپر قول اوسکا یعنی مسیح کا کہ بھیجیگا اوسکو باپ میرا ساتھہ اسم میرے کے پس یہہ اشارہ ہے طرف گواہی مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ صدق نبوت اور رسالت کے اور وہ جو متضمن ہے اوسکو قرآن مجید مدح آپکی سے کیسا افترا کیا گیا امر نبوت محمد میں اللہم صل علی اشرف المرسلین وقد روی ابن عساکر فی تاریخ دمشق من طریق محمد ابن حمزۃ بن عبد اللہ بن سلام عن جدہ عبد اللہ بن سلام انہ لما سمع بمخرج النبی صلی اللہ وسلم بمکۃ فخرج فلقیہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت ابن سلام عالم اہل یثرب قال نعم قال ناشدتک باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسیٰ ہل تجد صفتی فی کتاب اللہ قال انسب ربک یا محمد فارتج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ جبریل قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال ابن سلام اشہد انک رسول اللہ وان اللہ مظہرک ومظہر دینک علی الادیان وانی لاجد صفتک فی کتاب اللہ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ مثلہا ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضنا اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ویفتح بہ اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا وقولہ لیس بفظ ولا غلیظ موافق لقولہ تعالی فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ولا یعارض قولہ واغلظ علیہم لان النفی محمول علی طبعہ الکریم الذی جبل علیہ والامر محمول علی المعالجۃ او النفی بالنسبۃ الی المؤمنین والامر بالنسبۃ الی الکفار والمنافقین کما ہو مصرح بہ فی نفس الآیۃ وقلوبا غلفا ای مغشاۃ مغطاۃ واحدہا اغلف ومنہ غلاف السیف وغیرہ واخرج البیہقی وابو نعیم عن ام الدرداء امراۃ ابی الدرداء قالت قلت لکعب کیف تجدون صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ قال کنا نجدہ موصوفا فیہا محمد رسول اللہ اسمہ المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق واعطی المفاتیح لیبصر اللہ بہ اعینا عورا ویسمع بہ اذانا صما ویقیم بہ السنۃ معوجۃ حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یعین المظلوم ویمنعہ من ان یستضعف وفی البخاری عن عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقلت اخبرنی عن صفتہ فی القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء انتہی وفی الدلائل للبیہقی عن الحاکم بسند لا صحیح عن ابی امامۃ الباہلی عن ہشام بن العاص الاموی قال بعث انا ورجل آخر الی ہرقل صاحب الروم ندعوہ الی الاسلام فذکر الحدیث وانہ ارسل الیہم لیلا فدخلنا علیہ فدعا بشیء کہیئۃ الربعۃ العظیمۃ مذہبۃ فیہا بیوت صغار علیہا ابواب ففتح واستخرج حریرۃ سوداء فنشرہا فاذا فیہا صورۃ حمراء فاذا رجل ضخم العینین عظیم الالیتین لم ار مثل طول عنقہ واذا لہ ضفیرتان احسن ما خلق اللہ تعالی قال اتعرفون ہذا قلنا لا قال ہذا آدم علیہ الصلاۃ والسلام ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ سوداء فاذا فیہا صورۃ بیضاء فاذا رجل احمر العینین ضخم الہامۃ

حسن اللحیۃ فقال اتعرفون ہذا قلنا لا قال ہذا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام قال ثم فتح بابا آخر واخرج حریرۃ فاذا فیہا صورۃ
بیضاء واذا فیہا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتعرفون ہذا قلنا نعم محمد رسول اللہ ونبینا قال واللہ
انہ ہو ثم قام قائما ثم جلس قال انہ ہو قلنا نعم انہ ہو کانک تنظر الیہ فامسک ساعۃ ینظر الیہا ثم قال اما واللہ انہ
لآخر البیوت ولکنی عجلتہ لکم لانظر ما عندکم الحدیث وفیہ ذکر صور الانبیاء ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ وسلیمان وغیرہم
قال فقلنا لہ من این لک ہذہ الصور فقال ان آدم علیہ الصلاۃ والسلام سال ربہ ان یریہ الانبیاء من ولدہ
فانزل اللہ علیہ صورہم فکان فی خزانۃ آدم علیہ الصلاۃ والسلام عند مغرب الشمس فاستخرجہا ذوالقرنین من
مغرب الشمس فدفعہا الی دانیال وفی زبور داؤد علیہ الصلاۃ والسلام من مزمور اربعۃ واربعین فاضت النعمۃ
من شفتیک من اجل ہذا بارک اللہ الی الابد تقلد ایہا الجبار بالسیف فان شرائعک وسنتک مقرونۃ بہیبۃ یمینک
وسہامک مسنونۃ وجمیع الامم یخرون تحتک فہذا المزمور بنبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالنعمۃ التی فاضت
من شفتیہ ہی القول الذی یقولہ وہو الکتاب الذی انزل علیہ والسنۃ التی سنہا وفی قولہ تقلد سیفک ایہا الجبار
دلالۃ علی انہ النبی العربی اذ لیس یتقلد السیوف امۃ من الامم سوی العرب فکلہم یتقلدونہا علی عواتقہم
وفی قولہ فان شرائعک وسنتک نص صریح علی انہ صاحب شریعۃ وسنۃ وانہا تقوم بسیفہ والجبار الذی یجبر
الخلق بالسیف علی الحق ویصرفہم عن الکفر جبرا وعن وہب بن منبہ قال قرأت فی بعض الکتب القدیمۃ
قال اللہ تبارک وتعالیٰ وعزتی وجلالی لانزلن علی جبال العرب نورا یملاء ما بین المشرق والمغرب ولاخرجن
من ولد اسمٰعیل نبیا امیا یؤمن بہ عدد نجوم السماء ونبات الارض کلہم یؤمن بی ربا وبہ رسولا ویکفرون
بملل ابائہم ویفرون منہا قال موسیٰ سبحانک وتقدست اسمآئک لقد کرمت ہذا النبی الامی وشرفتہ
قال اللہ یا موسیٰ انی انتقم من عدوہ فی الدنیا والآخرۃ واظہر دعوتہ علی کل دعوۃ واذل من خالف شریعتہ
وبالعدل زینتہ وبالقسط اخرجتہ وعزتی لاستنقذن بہ امما من النار فتحت الدنیا بابراہیم واختمہا بمحمد صلی اللہ علیہ
وسلم فمن ادرکہ ولم یؤمن بہ ولم یدخل فی شریعتہ فہو من اللہ بری ذکرہ ابن ظفر وغیرہ انتہی اور نادر نامہ
مین لکھا ہے کہ نادرشاہ نے ملا باشی سے آیت کریمہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الخ کا حال پوچھا
کہ یہہ کسکی شانمین نازل ہوئی اہی ملاباشی نے عرض کیا کہ علماء امامیہ کہتے ہین کہ یہہ تمام صفتین مخصوص
ذات معدن البرکات جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کی ہین اور فرقہ سنت وجماعت لکھتے ہین
کہ ہر صفت ان صفات حمیدہ مین سے بیچ شان ایک ایک کے صحابہ کبار سے نازل ہوئی ہے اور ضمیر جمع
اور تعداد صفات موافق اشخاص کیکو مددگار حجت اپنے کا کرتے ہین نادرشاہ نے پوچھا کہ توریت وانجیل عالم
مین موجود ہین عرض کیا لوگون نے کہ ہین نادرشاہ نے اس مسئلہ کی تحقیق کرنیکو موقوف اوپر
شہادت کتابون آسمانیکی چہوڑکر مقرر فرمایا کہ مرزا مہدی اصفہانی کو کہ متخلص اہل توریت وانجیل کے
وطنونمین جاکر دونون کتابونکو فارسی مین ترجمہ کرکر حضور مین لاوے چنانچہ مشار الیہ روانہ منزل مقصود کا
ہوا اور بادشاہ کے ڈر سے شب وروز مشغول امر مامور کا ہوا جب دنومین کہ بادشاہ شہر قم مین اقامت رکھتا
تھا مرزا مہدی ترجمہ دونون کتابونکا بادشاہ کی خدمت مین لایا چونکہ اون دنومین بادشاہ مصروف

اور متوجہ طرف فتح و غستان کے تہا مباحثہ اور تحقیق کرنے مسئلہ مذکور کو موقوف اور وقت پر رکہا اور بعد پہنچنے
دغستان سے نجف اشرف مین فضلائی فریقین کو بُلایا یعنی شیعہ و اہل سنت کو اور علماء توریت انجیل کو
بہی واسطے ثابت کرنے حقیت کے اور آوائی شہادت کے محفل مباحثہ کی مین حاضر کیا بعد از قیل و قال
بہت کے اور رد و بدل بسیار کے اہل سنت کے فضلا امامیہ کے علماء پر غالب آئے اور قرار اسیر پایا
کہ مذہب سنیونکا برحق اور مسلم الثبوت ہے اور اس بات مین ایک محضر لکہا گیا اور سبہو نکی مہر بیت
کروا کر نقلین اوسکی اطراف و جوانب کو بہجین چنانچہ بوساطت نواب کریا خان صوبہ دار لاہور کی یکنقل
محضر کی ہندوستان کو بہی بہیجی اور نادر نامہ مرزا مہدی کے مین بیچ وقایع سنہ گیارات سو چپن کے لکہا ہے
کہ اس سن مین مجلس مذاکرہ کی باجتماع شیوخ اسلام اور قضاۃ کرام اور علماء اعلام تمامی ممالک ایران اور بلخ
اور بخارا اور نجف اشرف اور کربلائی معلی و بغداد کی مرتب ہوئی پہر طی مقالات اور اظہار عقاید اس نہج پر ہوا
کہ علمائی ممالک ایران نے لکہدیا کہ عقیدہ اسلامیہ ہمارا یہہ ہے کہ بعد از رحلت حضرت سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم کی خلافت باجماع امت کی جناب ابوبکر صدیق رضہ پر اور بعد اونکے بنص نقب جناب موصوف
کی جناب فاروق اعظم عمر بن الخطاب رضہ پر اور بعد اونکے بمشورہ و اتفاق اصحاب کے ذوالنورین عثمان
بن عفان رضہ پر اور بعد اونکی امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضہ پر قرار پائی اور بموجب آیۃ السابقون الاولون
من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اور بمضمون آیۃ شریفہ لقد رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم کی اور بموجب حدیث شریف اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم کے خلیفہ برحق تہے اس نادر نامہ سے صاف ظاہر ہوا کہ دلائل نبوت آنحضرت توریت
اور انجیل مین موجود تہی مگر منکرین نے بتحاسد و تباغض نکال ڈالی ورنہ خوب دلائل نبوت ظاہر ہوتی
مگر اب بہی بعنایت الٰہی جسکی انکہین سرمۂ توحید سے روشن ہین اپنا مطلب نکال لیتے ہین عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال حدثنی ابن سفیان ابن حرب من فیہ الی فی قال انطلقت فی المدۃ التی کانت
بینی و بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فبینا انا بالشام اذ جیئ بکتاب من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ہرقل قال
وکان دحیۃ الکلبی جاء بہ فدفعہ الی عظیم بصری الی ہرقل فقال ہرقل ہل ہہنا احد من قوم ہذا الرجل الذی
یزعم انہ نبی قالوا نعم فدعیت فی نفر من قریش فدخلنا علی ہرقل فاجلسنا بین یدیہ فقال ایکم اقرب نسبا
من ہذا الرجل الذی یزعم انہ نبی قال ابوسفیان فقلت انا فاجلسونی بین یدیہ واجلسوا اصحابی خلفی ثم
دعا بترجمانہ فقال قل لہم انی سائل ہذا عن الرجل الذی یزعم انہ نبی فان کذبنی فکذبوہ قال ابوسفیان
وایم اللہ لولا مخافۃ ان یؤثر علی الکذب لکذبتہ ثم قال لترجمانہ سلہ کیف حسبہ فیکم قال قلت ہو فینا ذو
حسب قال فہل کان من آبائہ من ملک قلت لا قال فہل کنتم تتہمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال قلت لا
قال ومن یتبعہ اشراف الناس ام ضعفاؤہم قال قلت بل ضعفاؤہم قال ایزیدون ام ینقصون قال
قلت لا بل یزیدون قال ہل یرتد منہم عن دینہ بعد ان یدخل فیہ سخطۃ لہ قال قلت لا قال فہل قاتلتموہ
قلت نعم قال فکیف کان قتالکم ایاہ قال قلت یکون الحرب بیننا و بینہ سجالا یصیب منا ونصیب منہ

قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في هذه المدة لا ندري ما هو صانع فيها قال والله ما امكنني من كلمة ادخل
فيها شيئا غير هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قلت لا ثم قال لترجمانه قل له اني سألتك عن حسبه فيكم
فزعمت انه فيكم ذو حسب وكذلك الرسل تبعث في احساب قومها وسألتك هل كان في آبائه ملك فزعمت
ان لا فقلت لو كان من آبائه ملك قلت رجل يطلب ملك ابيه وسألتك عن اتباعه ضعفاؤهم ام اشرافهم
فقلت بل ضعفاؤهم اتباع الرسل وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال فزعمت ان لا
فعرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ثم يذهب فيكذب على الله وسألتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد
ان يدخل فيه سخطة له فزعمت ان لا وكذلك الايمان اذا خالط بشاشة القلوب وسألتك هل يزيدون ام ينقصون
فزعمت انهم يزيدون وكذلك الايمان حتى يتم وسألتك هل قاتلتموه فزعمت انكم قاتلتموه فتكون الحرب بينكم
وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم تكون لها العاقبة وسألتك هل يغدر وكذلك الرسل
لا يغدر وسألتك هل قال هذا القول احد قبله فزعمت ان لا فقلت لو كان قال هذا القول احد قبله قلت
رجل ائتم بقول قيل قبله قال ثم قال بما يأمركم قلنا يأمرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف قال ان
يك ما تقول حقا فانه نبي وقد كنت اعلم انه خارج ولم اك اظنه منكم ولو اني اعلم اني اخلص اليه لاحببت لقاءه ولو كنت
عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن ملكه ما تحت قدمي ثم دعى بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه متفق عليه روایت

ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہونچی کہتے منہ اوسکی سے
طرف میرے مونہہ کے کہا ابوسفیان نے کہ سفر کیا مینے اوس مدت مین کہ تہی درمیان میرے اور درمیان
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابوسفیان نے پس اوسوقت ناگہان مین تہا ملک شام مین جسوقت
آیا خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرف ہرقل کے کہا ابوسفیان نے اور تہی دحیہ کلبی کہ لائی تہی
اوس خط کو پس پہونچایا دحیہ نے وہ خط طرف سردار بصری کے پس پہنچایا اوس خط کو امیر بصری نے
بحکم رسول اللہ طرف ہرقل کے پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے اسجگہہ کوئی قوم اسکی سے جو دعوی نبوت کا کرتا ہے
کہا اوسکی خادمون نے کہ ہان ہے پس بلایا گیا مین ساتہہ ایک جماعت کے قریش سے کہ قریب بیس
آدمیونکے تہے پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹہلائے گئے ہم آگے ہرقل کے پس کہا کونسا تم مین
بہت قریب ہے اوس شخص سے جو دعوی کرتاہے نبی ہونیکا کہا ابوسفیان نے پس کہا مینے کہ مین نزدیک تر
ہون نسب مین پس بٹہلایا مجکو آگے ہرقل کے اور بٹہلایا میرے ساتہہ والونکو پیچہے میرے پہر بلایا ہرقل نے
ترجمان کو پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یارون کو کہ البتہ مین پوچہتا ہون اوس سے احوال
اوس مدعی کا جو دعوی کرتا ہے نبوت کا پس اگر جہوٹ کہی مجہسے تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کردو مجکو کہا
ابوسفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر ہمارا کہ نقل کیا جاویگا مجہپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین پہر کہا
ترجمان اپنے سے کہ پوچہہ ابوسفیان سے کیسا ہے حسب اوسکا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے
کہ کہا مینے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہے کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اس شخص کی باپون مین سے کوئی
بادشاہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے ہو تم اوسکو ساتہہ جہوٹ کے پہلے اس سے کہ کہی وہ

چیز کہ کہتا ہے اب کہا مینے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتے ہین اونکا اور ایمان لاتے ہین اشراف
لوگون کی یا ضعیف اونکی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ ضعیف لوگون کی ایمان لاتے ہین کہا ہرقل نے
کہ آیا زیادہ ہوتے ہین لوگ روز بروز یا کم کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ زیادہ ہوتے ہین کہا ہرقل نے
کیا مرتد ہوتا ہے اونمین سے اونکی دین سے بعد داخل ہونے کے اوسمین بسبب ناخوش رکہنے کے اوسکے
دین کو کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اوس سے کہا مینے ہان کہا
ہرقل نے پس کسطرح ہے لڑائی تمہاری اوس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے ہوتا ہے جنگ درمیان ہمارے
اور درمیان اوسکے مانند ڈولونکے کہ کبہی یہہ بہرا ہے اور کبہی وہ بہرا ہے کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہے
عہد کہا مین نے نہین اور ہم اس مدت مین ہین اوس سے نہین جانتے کہ کیا کرنیوالی ہین بیچ اس مدت کے
کہا ابوسفیان نے قسم اللہ کی ممکن نہوئی مجہکو کوئی بات کہ داخل کرونمین درمیان باتون اپنی کے کچہہ
سوائے اس بات کے کہا ہرقل نے پس کیا کہا یہ قول کسی نے پہلے اوسکی کہا مینے کہا نہین پہر کہا ہرقل نے
واسطے مترجم اپنے کے کہہ ابوسفیان سے تحقیق مینے پوچہا سبب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تونے
یہ کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہے اور اسیطرح پیغمبر واقع ہوتے رہے ہے بعث اونکی بیچ اشرف قوم اونکی کے اور
پوچہا مینے تجہسے کہ کیا تہا اوسکی باپ دادون مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونے کہ نہین پس کہا مین
یہ شخص ہے کہ طلب کرتا ہے ملک اپنے باپ دادیکا اور پوچہا مینے تجہسے حال اوسکی تابعدارونکا کہ آیا
ضعیف لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا پس کہا تونے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف لوگ تابعدار
ہوتے ہین پیغمبرون کے اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا تم متہم کرتے تہے اوسکو ساتہہ جہوٹ کے پہلے اس سے
کہ کہے وہ چیز کہ کہی پس جواب دیا تونے کہ نہین پس جانا مینے کہ یہہ نہین ہے متصور کہ چہوڑ دے
جہوٹ بولنے کو لوگون پر پہر شروع کرے کہ جہوٹ بولے اللہ پر اور پوچہا مینے تجہسے کیا پہر جاتا ہے
کوئی اونمین سے اوسکے دین سے بعد داخل ہونیکے دین مین بسبب ناراض ہونیکے دین سے پس
جواب دیا تونے کہ تحقیق وہ زیادہ ہوتے ہین اور اسیطرح ہے دین ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہے اور پوچہا مینے
تجہسے کیا لڑتے ہو تم اوس سے پس کہا تونے کہ تحقیق تم لڑتے ہو اوس سے پس ہوتا ہے جنگ درمیان تمہارے
اور درمیان اوسکے برابر پہونچتا ہے وہ تمسے اور پہونچتے ہو تم اوسنے یعنی کبہی تم غالب آتے ہو کبہی وہ
غالب آتی ہین اور اسیطرح پیغمبر مبتلا کئے جاتے ہین آخر کو غلبہ پیغمبر دنکو ہے ہوتا ہے اور خلاف عہد بہی انبیا نہین کرتے
پہر ہرقل نے کہا کن باتونکا حکم کرتے ہین ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا زکاۃ کا اقارب سے سلوک کرنیکا حرام سے
بچنے کا ہرقل نے کہا کہ اگر جو باتین تمنے بیان کین سچے ہین تو وہ پیغمبر ہین اور جو مین پہنچ سکتا تو اونکے
حضور مین حاضر ہوتا اور جو مین وہان ہوتا اونکی پاؤن دہوتا اور عنقریب جہان میرے قدم ہین یہان
اونکا ملک ہوگا پہر طلب کیا نامہ آنحضرتؐ کا پس پڑہا اوسکو روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ہرقل کے
پاس جب نامہ مبارک پہونچا اوسنے بتعظیم رکہا اوس نامہ مین یہ تہا یہ خط ہے محمدؐ رسول اللہ کی جانب
ہرقل سردار روم کو ہم تمہین اسلام کی طرف بلاتے ہین اسلام لاؤ سلامت رہو اگر تم لاؤگے تو تمہارا

رعیت کا بہی گناہ ہوگا یہہ آیت لکہی ہتی یَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ اے کتاب والو آؤ طرف ایسی بات کے جو برابر ہے بیچ ہمارے اور تمہارے درمیان کہ نہ پوجیں سوائے اللہ کے کسیکو اور نہ ٹہراوین بعضے ہمارے بعضونکو رب سوائے اللہ کے پہر اگر وہ موہنہ پہیر لین تو تم کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہین ہرقل کے دلمین تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخوبی اگئی ہتی اور اوسنے ارادہ بہی کیا کہ مسلمان ہو جاوے مگر طمع بادشاہی نے اوسے محروم رکہا صحیح بخاری مین ہے کہ ایکدن اوسنے سب نصاری کو شہر حمص کی کوہٹی مین جمع کیا اور کیواڑ بند کروادئے پہر اوسنے کہا کہ ایک بات تمہاری بہلے کی کہتا ہون یہ پیغمبر جو عرب مین پیدا ہوئے ہین انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہین اگر ایسا نہ کروگے ملک تمسے چہن جائیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہانسے نکل جانیکا قصد کیا کیواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہرقل نے کہا کہ مینے یہ بات تمہاری آزمانیکے واسطے کہی تہی مین خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر مضبوط ہو تب سبنے اوسے سجدہ کیا ایک شخص ضغاطر نام علمائے نصاری مین بہت مکرم اور معظم اونکی نزدیک تہا اور بڈہا تہا ہرقل سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دحیہ کلبی ہتے کہا کہ اس شخص سے تم جا کے اپنے پیغمبر کا حال کہو اگر وہ ایمان لاویگا تو سب نصاری ایمان لاوینگے اونہون نے جا کر اوس سے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا سنتے ہی اوسنے اپنا عصا ہاتہہ مین لیا اور سپید کپڑے پہن کے باہر نکلا اور کلیسا مین جہان بہت بڑی بڑی نصاری جمع ہتے گیا اور کہا کہ مین پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہین جنکی عیسی علیہ السلام نے خبر دی ہے اور پچہلی کتابونمین خبر ہے تم بہی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاری اوسپر دوڑ پڑے اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہرقل نے یہ حال سنکے کہا کہ میرا بہی ایسا ہی حال کرینگے اگر مین ایمان لاؤن **ف** بڑی بڑی علمائے نصاری اور اکثر بادشاہ اونکے ایمان لائے اور جو بی نصیب ہتے باوصف اوسکے کہ تصدیق آپکی اونکو دلمین آگئی محروم رہے اور بحیرا اور نسطورا اور نجاشی ایک بادشاہ حبشہ کا تہا اور ہرقل اور ضغاطر اور بیشمار ایسے تہے اور علمائے یہود کا بہی ایسا ہی حال تہا حضرت عبداللہ بن سلام اور امثال اونکے ایمان لائے اور بہتیرے باوصف یقین کرنے آپکے نبوت کے بسبب حسد اور حب جاہ کے محروم رہے حال نجاشی ایک بادشاہ نصاری تہا کہ والی ملک حبشہ کا تہا بمجرد پہنچنے نامۂ مبارک کے ایمان لایا اور بکمال تعظیم پیش آیا اور آپکو جواب بتعظیم و توقیر تمام مشتمل بیان اپنے اور خوبی دین اسلام کی لکہا اور موزی وغیرہ تحف وہدایا آپکو بہیجی اور اس نجاشی کا نام اصحمہ تہا ہر بادشاہ حبشہ کو نجاشی کہتے ہتے اسی نجاشی کے عہد مین مہاجران حبشہ حضرت عثمان رضا اور حضرت جعفر وغیرہ مکہ سے ہجرت کر گئے تہے اور نجاشی کی بروز وفات سنہ ۹ مین آپنے مدینہ طیبہ مین خبر موت بیان کی اور نماز جنازہ غائبانہ پڑہی ہتی اور نکاح ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کا کہ ساتہہ اپنے شوہر سابق کے حبشہ کو ہجرت کر گئین ہتین بعد انتقال اوس شوہر کے اسی نجاشی نے بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آپکے

منعقد کیا تہا اور اس نجاشی کے بعد جو نجاشی ہوا تہا اوسکو بہی آپنے نامہ لکہا تہا مگر اوسکا حال معلوم نہین ہوا
کذا فی المواہب حال مقوقس بادشاہ مصر و سکندریہ کی بوقت پہنچنے آپکے نامہ کے بہت تعظیم کی اور تحف اور
ہدایا آپکو بہیجی دو لونڈی ماریہ قبطیہ اور شیرین کہ ماریہ آپکی تصرف مین رہین اور ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اونکے بطن سے پیدا ہوئی اور ایک خچر سفید کہ نام اوسکا دلدل تہا منجملہ اون ہدایا کی تہی
حال پرویز کے پاس جب نامہ مبارک پہونچا اوسنے جب دیکہا کہ عنوان نامہ مین لکہا ہے مِنْ مُحَمَّدٍ
رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی کِسْرٰی عَظِیْمِ فَارِسْ یہ خط محمد رسول خدا کا ہے کسری
سردار فارس کو جہنجلا کے نامۂ مبارک کو پہاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکہا اور
باذان اوسکی جانب سے ملک یمن کا صوبہ دار تہا اوسکو لکہہ بہیجا کہ وہ شخص جو دعوی پیغمبری کا کرتے
ہین اونکو یہان بہیجدو دو آدمی تیز و چالاک اونکے پاس بہیجدے کہ اونکو لیاوین باذان نے دو آدمی
مدینہ کو بہیجے اور آپ کو خط لکہا کہ تم ان دونون آدمیون کے ساتہہ کسری کے پاس چلے جاؤ وہ دونون
حضور اقدس مین حاضر ہوئے ڈاڑہیان مونڈیں موچہین بڑی آپ نے اونسے پوچہا کہ تمہین ایسی
صورت بنانیکا کسنے حکم دیا ہے اونہون نے کہا ہماری رب کسری نے آپنے فرمایا کہ میرے ربنے توجہے
یہ حکم دیا ہے کہ ڈاڑہی رکہو اور موچہین کترا ؤ اون دونون شخصونکے دلمین اگرچہ رعب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا بہت آیا کہ بدن اونکا تہرتہراتا تہا لیکن گفتگو اونہون نے بیباکانہ کی اور کہا کہ تم پاس کسری کے
چلے چلو نہین تو کسری کا مزاج بہت برا ہے وہ تمہارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالیگا آپنے دونونسے کہا
کہ ٹہرو کل آئیو صبحکو اون دونونسے کہا کہ رات شیرویہ نے پرویز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات
منگل کی اور دسوین جمادی الاولی سنہ ہجری کی تہی وہ روانہ ہوکے باذان کے پاس پہنچے اور حال
بیان کیا باذان نے کہا اگر یہ سچی خبر ہے تو وہ بیشک پیغمبر ہین اور سب لوک سے پہلے مین مسلمان ہوجاونگا
اور نہین دونون نامہ شیرویہ کا بنام باذان اس مضمونکا پہونچا کہ پرویز ظالم تہا لہذا مینے اوسے
قتل کیا اور تمکو تمہارے عہدے پر قائم رکہا اور جو شخص کہ دعوی پیغمبری عرب مین کرتے ہین اونسے
کچہہ تعرض مت کرو جبتک میرا حکم اسباب مین نہ پہنچے باذان اوسیوقت مع اپنے دونون بیٹونکے
مسلمان ہوگیا اور سب اہل یمن اور فارس جو وہان تہے مسلمان ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنے اسلام سے خبر دی ف کسری نے جو نامۂ مبارک پہاڑ ڈالا آپنے اوسکے لیے یہ بد دعا کی اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ
كُلَّ مُمَزَّقٍ یا اللہ پاش پاش کردے اوسکو یعنی خاندان کسری کو خوب پارہ پارہ اور مطابق اوسکے واقع ہوا
کہ خاندان کسری کی سلطنت جو ہزارہا سال سے چلی آتی تہی اور ایسی بڑی سلطنت پردۂ زمین پر
کوئی نہ تہی بالکل پاش پاش اور نیست و نابود ہوگئی اور بہت تہوڑے زمانہ مین نام و نشان اوسکی
سلطنت کا نہ رہا اور ہرقل نے جو نامۂ مبارک کو بتعظیم رکہا ملک اوسکے خاندان کا قائم رہا اگرچہ اکثر
ملک اونکا اہل اسلام کے تصرف مین آگیا لیکن بالکل سلطنت اونکی نہ مٹی واضح ہو کہ بادشاہ فارس کو
کسری اور بادشاہ روم کو قیصر اور بادشاہ حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبطہ کو

فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ یمن کو قیل اور بادشاہ حمیر کو تبع اور بادشاہ ہند کو راو کہتے ہین

لمعات ۵ اور دلائل نبوۃ محمد علیہ الصلاۃ والسلام سے یہہ ہے کہ تحقیق تہی آپ امی نہ لکہنا جانتے تہے اور نہ پڑہنا پیدا کئے گئے بیچ قوم ان پڑہونکے اور نشو ونما پائی درمیان اونکے بیچ مکہ کے کہ نہین تہا اہان کوئی عالم جانتا ہو اخبار زمانہ گذرے کے اور نہ نکلے آپ بیچ سفر کی طرف کسی عالم کے پس سیکہے ہون اوسکے پاس پہر لائے ہون اونکے پاس خبرین توریت او انجیل اور امم ماضیہ کی اور تحقیق تہا ایا نشان ان کتب کا اور سنت اور جلا ہی گئی تہے موضع اپنے سے اور نہین باقی تہا تمسک بیچ ساتہہ اونکے اور اہل معرفت ساتہہ صحیح اور سقیم اونکے مگر تہوڑی پہر جہگڑا کیا ہر فریق نے اہل ملل مخالفہ سے ساتہہ انحضرت کے ساتہہ اوس چیز کے کہ اگر شرمندہ کرے حضرت کو خلاق ثقلین کے اور جانے وہ اعتقاد تو نہ تیار کیا گیا واسطے حضرت کے نقض اسکا یعنی نبوۃ کا اور یہہ واسطے کہ اوپر اسباب اسکے تحقیق وہ امر آیا اللہ تعالے کے پاس سے اور منجملہ دلائل نبوت کے قرآن عظیم ہے پس تحقیق معارضہ کیا انحضرت نے ساتہہ اوس چیز کے جو بیچ اوسکے ہے اعجاز سے اور بلایا اونکو طرف معارضہ اور لانے سورۃ اقصر کی مثل اوسکی سے پس انکار کیا اہنون نے اوس سے اور عاجز ہوئے لانے اقصر سورۃ کے قرآن سے کہا بعض علماء نے کہ تحقیق وہ چیز کہ لائی اوسکو حضرت اوپر عرب کے کلام سے وہ چیز کہ عاجز کیا اونکو اتیان مثل اوسکی سے اعجب ہے بیچ آیت کے اور واضح تر ہے بیچ دلالت کے احیاء موتی اور ابراء اکمہ اور ابرص سے اسلئے کہ تحقیق علیہ السلام لائے اہل بلاغت اور ارباب فصاحت اور روسا ربیان اور متقدمین السنہ پر ساتہہ ایسی کلام کی جو مفہم معنے تہے نزدیک اونکے پس ہوا عجز اونکا اوس سے یعنی قرآن سے عجیب تر عجز اوس شخص سے کہ مشاہدہ کیا عیسی کو نزدیک احیاء موتی کی اسلئے کہ تحقیق وہ نہی طمع رکہتے بیچ اسکے یعنی احیاء موتی کی اور نہ ابراء اکمہ اور ابرص کی اور نہ سوفہت رکہتے تہے علم سیہ کو اور قریش تہے موافقت رکہتے کلام فصیح اور بلاغت اور خطابت کو پس دلالت کیا امر لانے او پر اسباب اسکے کہ تحقیق عجز قرآن سے سوا اسکے نہین کہ تہا تو کہ ہو علم اوپر رسالت حضرت کے اور صحت نبوت آپکے کو حجت قاطعہ اور برہان واضحہ اور تحقیق وارد ہوا ہے اخبار سے بیچ قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اوس چیز کا کہ نازل ہوا اوپر حضرت کے اوپر مشرکین کے جو تہے اہل فصاحت اور بلاغت سے اور اقرار کرنا ساتہہ اعجاز قرآن کے جماعت کثیرہ سے ثابت ہے منجملہ وہ ہی جو روایت کیا کیا محمد بن کعب سے کہا تحقیق عتبہ بن ربیعہ تہا ایکدن بیٹہا ہوا سردار قریش مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے اکیلے مسجد حرام مین کہا ربیعہ نے اے جماعت قریش کی آیا کہڑا ہو نہین طرف اسکی یعنی محمد کے پس پیش کرون اوپر اسکی چند امور شاید کہ وہ قبول کرے ہمسے بعض اوسکا اور بچی ہمسے کہا قریش نے ہان اے ابا الولید پس کہڑا ہوا عتبہ یہان تک کہ بیٹہا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا محمد بن کعب راوی نے ساری حدیث بیچ اوس چیز کے جو کہا حضرت کو عتبہ نے اور بیچ اوس چیز کے جو پیش کیا اوپر حضرت کے مال وغیرہ سے یعنی عتبہ نے کہا ہماری اور ہماری بتونکی ہجو ست کر

جو مال وغیرہ چاہو ہمسے طلب کرے ہم دین کے پس جبکہ فارغ ہوا عتبہ اپنے کلام سے فرمایا حضرت نے آیا فارغ ہوا تو اے ابا الولید کہا عتبہ نے ہان فرمایا حضرت نے پس سن مجھ سے کہا عتبہ نے کر یعنی کہہ پس فرمایا حضرت نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الخ پس جبکہ سنا اسکو عتبہ نے چپ ہو رہے اور ڈالا دونون ہاتھ اپنے کو پیچھے پیٹھ اپنی کے درحالیکہ ٹھہا در کر ہوا اوپر دونون ہاتون کے سنتا رہا حضرت سے یعنی حٰمٓ کو یہان تک کہ پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے ہوئے آیت سجدہ تک پس سجدہ کیا حضرت نے پہر فرمایا سنا تو نے اے ابا الولید کہا ابا الولید نے سنا میں تو اور یہہ یعنی بیچ ھے پس کہڑا ہوا عتبہ طرف اصحاب اپنے کے پس کہا بعض اونکے نے واسطے بعض کے قسم اللہ کی البتہ آیا تمہارے پاس عتبہ ساتھہ غیر مونہہ کے جو گیا تہا ساتھہ اوسکے یعنی ولید پہلی حالت سے متغیر ہو کر آیا ہے پس جبکہ بیٹہا عتبہ طرف اونکے یعنی قریش کے کہا انہون نے کہ کیا ہے حال تیرا اے ابا الولید کہا عتبہ نے قسم اللہ کی تحقیق البتہ سنا میں نے ایک کلام کہ نہین سنا مین نے مثل اوسکے کبہی قسم اللہ کی نہین ہے وہ کلام شعر اور نہ سحر اور کہانت اے جماعت قریش کی تابعداری کرو تم میری چہوڑ دو اس جل کو اور اوس چیز کو وہ بیچ اوس کے ہے پس قسم اللہ کی البتہ ہے قول اوس شخص کا جو سنا مینے بنا یعنی خبر کہا عتبہ نے قریش کو پس جواب دیا میرے تئین محمد نے ساتہہ ایک شے کے قسم اللہ کی نہین وہ جادو اور نہ شعر اور نہ کہانت پڑہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حتی بلغ فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ الخ اور تحقیق تم جانتے ہو کہ محمد جب کہتا ہے ایک شے نہین جہوٹ بولتا پس خوف کرتا ہو مین یہہ کہ اوترے اوپر تمہارے عذاب پس اہل فہم پر واضح ہے کہ یہہ صریح دلیل دلالت کرتی ہے اوپر صدق نبوت محمد کے باوجودیکہ عتبہ معاند ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کو گیا تہا جب کلام معجز نظام کو سنا تو جانا کہ یہہ کلام سحر اور شعر اور کہانت کی قسم سے نہین ہے بلکہ تائید غیبی سمجہکر اسلیے لفظ بنا کا کہا اور قریش کو عذاب الٰہی سے بصورۃ عدم طاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخوف کیا اور بیچ حدیث اسلام ابو ذر غفاری اور تعریف انیس بہائی اونکی مین وارد ہے کہ کہا ابو ذر نے قسم اللہ کی نہین سنا مینے کسی شاعر کو کامل بنسبت بہائی اپنے انیس کے اور تحقیق مقابلہ کیا اونہون نے بارہ شاعرونکا جاہلیت مین اور تحقیق وہ گئے اور آئے طرف ابی ذر کے ساتہہ خبر نبی علیہ السلام کے کہا مینے پس کیا کہتے ہین اوسکو لوگ کہا کہتے ہین شاعر کاہن ساحر البتہ سنا مینے کلام کاہنونکا پس نہین ہے وہ کلام مشابہ کلام کاہنون کے اور البتہ رکہا مینے اوس کلام کو اوپر وزن شعر کے پس نہین ملتا اور نہ ملیگا اوپر زبان ایک کے بہی بعد میرے اور تحقیق وہ بے لَصَادِقٌ وَّاِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ روایت کیا اسکو مسلم اور بیہقی نے اور روایت ہے عکرمہ سے بیچ قصہ ولید بن مغیرہ کے کہ تہا ولید رئیس قریش مین بیچ فصاحت وبلاغت کے تحقیق ولید نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرار علی تقرا علیہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی الآیۃ کہا ولید نے پہر پڑہو پس اعادہ کیا حضرت نے پس کہا ولید نے وَاللّٰهِ اِنَّ لَهٗ لَحَلَاوَةً وَّاِنَّ عَلَيْهِ لَطَلَاوَةً وَّاِنَّ

اعلاہ لمثمر وان اسفلہ لمغدق وما یقول ہذا البشر یہہ کہا ولید نے واسطے قوم اپنی کے واللہ ما فیکم رجل اعلم بالاشعار
منی ولا اعلم برجزہ ولا بالاشعار الجن واللہ ما یشبہ الذی یقول شیئا من ہذا واللہ ان لقولہ الذی یقول لحلاوۃ
وان علیہ لطلاوۃ وانہ لمثمر اعلاہ مغدق اسفلہ وانہ لیعلو ولا یعلی یعنی قسم اللہ کی نہین کوئی زیادہ
جانیوالا اشعار میرے سے اور نہین کوئی اعلم ساتھ رجزہ اشعار کے جن قسم اللہ کی نہین مشابہ وہ چیز
جو کہتا ہے کسی شئی کے قسم اللہ کی البتہ مقولہ اوسکا جو کہتا ہے البتہ بامزہ ہے اور تحقیق اوپر
اوسکے البتہ طلاوۃ ہے اور تحقیق وہ البتہ بامثمر اوپر اوسکا شیرین ہے اسفل اوسکا اور تحقیق وہ غیر
مغلوب ہے اور بیچ خبر کے وارد ہے کہ جسوقت جمع ہوئے قریش موسم حج مین اور کہا کہ جماعت
عرب کی تمام وارد ہوئی ہے پس جمع کرو بیچ اسکے یعنی امر محمدؐ رائیونکو نہ جہوٹ بولے بعض تمہارا
بعض کو پس کہا قریش نے کہتے ہین ہم کہ وہ یعنی محمدؐ کاہن ہے کہا ولید نے قسم اللہ کی ماہو
بکاہن ماہو بزمزمتہ ولا بسجعہ کہا قریش نے کہ وہ مجنون ہے کہا ولید نے ماہو بمجنون ولا بخنقہ
ولا بوسوستہ کہا قریش نے پس کہتے ہین ہم کہ وہ شاعر ہے کہا ولید نے ماہو بشاعر قد عرفنا الشعر
کلہ رجزہ وہزجہ وقریضہ ومبسوطہ ومقبوضہ کہا قریش نے پس کہتے ہین ہم کہ وہ ساحر ہے کہا ولید نے
ماہو بساحر ولا نفثہ ولا عقدہ کہا قریش نے پس کیا کہتا ہے تو اے ولید کہا ولید نے ما انتم قائلون
من ہذا شیئا الا وانا اعرف انہ باطل روایت کیا اسکو ابن اسحاق اور بیہقی نے اور خبر مین وارد ہے جبکہ
اسلام لائے جوان بنی سلمہ کے کہا عمر ابن جموح نے بیٹے اپنے کو اخبر نی ما سمعت من کلام ہذا الرجل
پس پڑہا اوپر عمر بن جموح کے الحمد للہ رب العالمین صراط مستقیم تک پس کہا عمر نے ما احسن ہذا واجمل
ا کل کلام اوسکا مثل اسکی ہے کہا بیٹے نے اے باپ اور احسن ہے اس سے اور کہا بعض علما نے
کہ تحقیق یہہ قرآن اگر پایا جاتا مکتوب بیچ مصحف کے چٹیل میدان مین اور نہ معلوم ہوتا کہ کسنے رکہا
اوسکو اوس جگہہ تو البتہ گواہی دیتی عقل سلیمہ اسپر کہ تحقیق وہ منزل من اللہ ہے اسلیئے کہ بلاشبہ
بشر کو نہین قدرت اوپر تالیف مثل اسکیکے ہر چند جمع ہوویں مثل قرآن کے زور مارا مگر عاجز ہو کر
خائب ہوئے چنانچہ کلام مسیلمہ کذاب علیہ اللعنۃ سے جو بمقابلہ کلام روشن ہے اسلیئے چند فقرے اوس ملعون
کے نقل ہوتے ہین ولما سمع مسیلمۃ الکذاب لعنہ اللہ والنازعات قال والزارعات زرعا والحاصدات
حصدا والذاریات قمحا والطاحنات طحنا والخابزات خبزا والثاردات ثردا واللاقمات لقما لقد فضلتم
علی اہل الوبر وما سبقکم اہل المدر وقال آخر الفیل ما الفیل وما ادراک ما الفیل لہ ذنب وبیل ومشفر طویل و
ان لک من خلق ربنا لقلیل وقال آخر الم تر کیف فعل ربک بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین
شراسیف وحشی ؛ وسجع اللعین علی سورۃ انا اعطیناک الکوثر فقال انا اعطیناک الجواہر ؛ ان مبغضک
رجل فاجر ؛ وفی روایۃ انا اعطیناک المجاہر ؛ فخذ لنفسک وبادر ؛ واحذر ان تحرص او تکاثر ؛ وفی
روایۃ انا اعطیناک الکواثر ؛ فصل لربک وبادر ؛ فی اللیال الغوادر ؛ وقیل انہ ادخل البیضۃ فی القارورۃ
وادعی انہا معجزۃ لہ فافتضح بنحو ما ذکر ؛ ان النوشادر اذا ضرب فی خل الخمر ضربا جیدا وجعلت فیہ بیضۃ

نبت يومها شيوما وليلة فانها تمحل كالخيط فتجعل في القارورة ويصب عليها الماء البارد فانها تجمد ولما
سمع اللعين ان النبي صلى الله عليه وسلم مج في بير فكثر ماؤها وتفل في عين علي وكان ارمد فبرئ فتفل اللعين
في بئر فغار ماؤها وفي عين بصير فعمي ومسح بيده ضرع شاة حلوب فارتفع درها ويبس ضرعها فشبه هذا الكلام الذي عارض
به مسيلمة بكلام امراة ورآها في الحمقاء التي تتكلم بجمعها بما لا تفهم هي تهذي بكلام مشذب اي مختلط لا يقترن
بعضه ببعض ولا يشبه بعضه بعضا كالكلام من به خبل بسكون الموحدة اي فساد وهو من الخبل بفتحها اي
جنون ثم ان اللعين وضع عن قومه الصلاة واحل لهم الخمر والزنا وهو مع ذلك يشهد لرسول الله صلى الله
عليه وسلم انه نبي وقد كان كتب لرسول الله صلى الله عليه وسلم من مسيلمة رسول الله الى محمد رسول الله
اما بعد فاني قد شركت معك في الامر وان لنا نصف الامر ولقريش نصف الامر فقدم صلى الله عليه وسلم
رسوله بهذا الكتاب فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى مسيلمة
الكذاب سلام على من اتبع الهدى اما بعد فان الارض لله يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتقين
يا ضفدع نقي كم تنقين اعلاك في الماء واسفلك في الطين لا الماء تكدرين ولا الشارب تمنعين پس جبکہ سنا حضرت
ابوبکر صدیق رض نے یہہ کلام تو فرمایا انه الكلام لم يخرج من ال اور ال ساتھ کسرے کے مراد الله تعالی ہے
کہ آیا یہہ اوس اصل سے
اور کہا گیا ہے کہ ال معنی اصل جید کے ہے لے نہیں ہے اوس اصل سے قرآن مجید اور دوسری وجہ اعجاز
قرآن کی یہہ ہے کہ نزول قرآن کا کلام عرب مین ہوا نظم اور نثر اور خطبا و شعر اور رجز اور سجع سے بیچ نہیں
داخل ہے قرآن مجید بیچ کسی شے کے انمین سے اور نہ مختلط ہے ساتھ اوسکے باوجود ہونے الفاظ
اور حروف اوسکے جنس کلام اونکی سے اور مستعملہ بیچ نظم اونکی کے اور نثر اونکی کے اور اسیواسطے متحیر ہوے
عقلین اونکی اور پراگندہ ہوئی کلام اونکے اور نہ مہتدی ہوئے وہ طرف مثل اسکی کے بیچ حسن کلام
اسکے کے پس نہین شک اسبات مین کہ تحقیق بیچ فصاحت قرآن کے البتہ اوکھڑ گئے دل بسبب بدیع نظم اسکی
کے پس تحقیق یہہ قرآن حجت الله کے واضحہ اور دلیل قاطع اور برہان باہرہ ہے نہین چلا میدان معارضہ
مین کوئی شخص مگر کہ گمراہی کرنا فراست اسکا بیچ شعلہ کے چنانچہ ابن مقفع کہ تھا فصیح تر زمانہ اپنے کا طلب کیا
اسکو اور لائی اسکو میدان معارضہ مین اور نظم کیا اسنے کلام کو اور گردانا اوسکو مفصل اور نام رکھا اسکا
سورئیں متوجہ ہوا ایکدن ساتھ ایک لڑکے کی کہ پڑھتا تھا بیچ مکتب کے یہہ آیت یا ارض ابلعي ماءك ويا
سماء اقلعي وغيض الماء وقضي الامر الآیہ پس رجوع کیا ابن مقفع نے اور مٹایا اوس چیز کو جو کیا تھا اور کہا
اشهد ان هذا لا يعارض ابدا وما هو من كلام البشر اور تیسری وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ تحقیق قاری
اسکا نہین ملول ہوتا پڑھنے اوسکے سے اور سامع قرآن نہین تھکتا سننے اوسکے سے بلکہ پڑھنے
اور سننے سے زیادہ حلاوت ہوتی چلی جاتی ہے اور دور اوسکا موجب محبت کا ہے واسطے قاری کے
اور تلاوت اوسکے ہمیشہ بڑہاتی ہے تازگی کو اور فرمایا حضرت صلی الله علیہ وسلم نے تحقیق قرآن نہین
پرانا ہوتا اوپر کثرت رد کے اور نہ ناقص ہوتی ہے عبرت اوسکی اور نہین فنا ہوتی عجایب اوسکی اور
اور نہین پیٹ بہرتا اوس سے علما کا اور نہین خلل مین پڑتی برکت اوسکی کی مگر گمراہ لوگ قرآن مجید

وہ چیز ہے کہ نہ بار آئے جن جسوقت سنا قرآن کو اس کہنے سے انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد
فآمنا بہ اور چوتھے وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ مشتمل ہے اخبار ما کان و ما یکون کو پس جسوقت پوچھا
حضرتؐ سے قصہ اہل کہف اور شان موسیٰ اور خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام اور حال ذوالقرنین اور قصص انبیاء
کے ساتھہ امت انکے اور قرون ماضیہ کو پس جبکہ بیان کیا حضرتؐ نے تو پہچانا انہوں نے اسکو حجت
نبوت آپکی صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں وجہ اعجاز قرآن کے یہہ ہے کہ وہ مشتمل ہے علم غیب اور اخبار
ما یکون کو مانند قول اللہ تعالیٰ کے بیچ مقدمہ یہود کے وقل ان کانت لکم الدار الآخرۃ عند اللہ خالصۃ
من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین پہر فرمایا ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم اور مانند قول
اللہ تعالیٰ کے بیچ مقدمہ قریش کے فان لم تفعلوا ولن تفعلوا پس تطع کیا اس امر کو قریش مثل قرآن کے
نہ لا سکیں گے اور مثل قول اللہ تعالیٰ کے انا فتحنا لک فتحا الخ اور مثل قول اللہ تعالیٰ کے الم غلبت الروم
وغیرہ کے اور چھٹی وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ وہ جامع ہے علوم کثیرہ کو کہ نہ لا سکے اہل عرب مثل
اسکے کلام اور نہ احاطہ کر سکے ساتھہ علماء امم سے کوئی اور نہیں کوئی کتاب سماوی کہ بیچ خبر اولین اور
آخرین اور حکم متخلفین اور ثواب مطیعین اور عقاب عاصین کو مشتمل ہو مانند قرآن مجید کے پس یہہ
چھہوں دلیلیں دلالت کرتی ہیں اوپر اعجاز قرآن کے اور تحقیق فرمایا اللہ جل جلالہ قل لئن اجتمعت الانس
والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا پس نہ قادر ہوا کوئی لانے
مثل اس قرآن کے زمانہ محمد رسول اللہ صلعم کے بیچ اور نہ بعد آنحضرت کے اوپر نظم اور تالیف اور عدہ
سلیق میں مثل قرآن مجید کے واضح ہو کہ ہمارے حضرت ختم المرسلین محمد کو ایسا قرآن معجز نظام
ملا جو تبیانا لکل شییٔ ہے تا کہ ظاہر ہو جاوے کہ آپ اتیان اسکی فن میں یکتا ہیں کیونکہ ہر شخص کا
اعجاز اوسے فن میں متصور ہوتا ہے جس فن میں شراکت غیر کی اوسکے ممکن نہو اور وہ اوسمیں یکتا ہو چہ علوم
اولین و آخرین سب ذات بابرکات رسول ثقلین محمد میں مجتمع ہیں مانند قوت عاقلہ یا حافظہ کے کہ ہر
واحد علم سمع و بصر وغیرہ کو جامع ہے اور ارشاد رسول ثقلین علمت علم الاولین والآخرین اسی جانب
مشیر ہے اور نیز فرمایا کہ اگر موسیٰ بہی زندہ ہوتے تو میرا ہی اتباع کرتے غرض جیسے آپ پر سلسلہ نبوت
ختم ہوگیا ایسی ہی علوم احکام شرایع بہی جو مرضی خداوندی ہوں آپکی اتباع میں منحصر ہوگیا اور ارشاد
والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ہذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت
الا کان من اصحاب النار مصدق اسکا ہے اور بہت سے جن جو عرب کے جزیرہ وغیرہ میں تھے وہ حاضر ہو کر پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لائے
تھے چنانچہ بہت سے حکایتیں متواتر اسمقدمہ میں جنوں سے منقول ہیں منجملہ وہ ہی جو حضرت امیر المومنین
عمر ابن الخطاب رضہ سے صحیح بخاری اور دوسری کتابوں میں روایت آئی ہے کہ وہی کہتے تھے کہ میں ایک روز
اپنے بتوں کی پاس بیٹھا تھا اوسوقت ایک شخص ایک بچہ گائیکا بتوں کی نذر کے واسطے لایا اور اوسکو
وہاں ذبح کیا اوسوقت ایک بت کے اندر سے ایک آواز بہت سخت نکلی میں نے کبھی ایسی آواز
نہ سنی تھی اور ہر خاص عام نے وہاں اس آواز کو سنا وہ کہتا تھا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الہ

لا اللہ یعنی اے قوت والی آدمی ایک ایسا کام ظاہر ہوا ہے جسمین مطلب کی بات ہے ایک شخص پکار کر
کہتا ہے لا الہ الا اللہ حضرت عمر رضہ فرماتے ہین کہ جتنے لوگ وہان تہے سب بہاگ گئے لیکن مین وہان
کہڑا رہا کہ دیکہون یہ کسکی آواز ہے پہر دوسرے مرتبہ مینے وہی آواز سنی اور تیسرے مرتبہ بہی وہی آواز ہوئی
مجہکو نہایت حیرانی ہوئی کہ یہہ امر کیا ہے پہر لوگون سے معلوم ہوا کہ یہان ایک شخص پیغمبر ظاہر ہوا ہے اور وہ
لوگونکو کلمہ لا الہ الا اللہ تعلیم کرتا ہے اور اسیطرح کی حکایت ایک بڈہی سے مجاہد روایت کرتے ہین
کہ وہ بڈہا کہتا تہا کہ ایک روز مین ایک گائیکو ہانکنے لئے جاتا تہا یکایک ایک آواز مینے سنی کہ کوئی کہتا ہے
یا الذریح قول فصیح رجل یصیح ان لا الہ الا اللہ یعنی اے لذریح بات بہت اچہی اور کہلی ہے ایک شخص پکار کر
کہہ رہا ہے کہ لا الہ الا اللہ اور اسیطرح بیہقی نے سواد بن قارب سے روایت کی ہے کہ وے کہتے تہے کہ ایام
جاہلیت مین ایک جن میرا آشنا تہا اور ہونیوالی چیزونکی مجہکو خبر دیا کرتا تہا اور مین اسکی کہنے کے بموجب
لوگونسے کہا کرتا تہا اور وہی خبرین اکثر سچی ہوا کرتی تہین اس سبب سے نذر نیاز مجہکو بہت ملا کرتی تہی ایک
راتکو مین سوتا تہا کہ وہ جن میرا آشنا آیا اور کہا اوٹہہ اور بوجہہ اگر کچہہ تجہکو عقل اور شعور ہے کہ ایک لوی بن
غالب کی اولاد سے پیدا ہوا ہے پہر کئی بیتین پڑہین نظم عجبت للجن وارساسہا ٭ وشدہا العیس باحلاسہا
تہوی الی مکۃ تبتغی الہدی ٭ ما مومنوہا مثل ارجاسہا ٭ فانہض الی الصفوۃ من ہاشم ٭ وسم
بعینیک الی راسہا ٭ یعنی تعجب آتا ہے مجہکو جنات کے احوال اور انکی بیقراری سے کجاوے اور زین
باندہنے سے انکی اونٹونپر سفر کرنے کیواسطے جاتے ہین مکہ کی طرف ہدایت کی تلاش مین ایماندار
جنات نہین ہین مانند انکی ناپاکونکی تو بہی اوٹہہ اور چل اس شخص کیطرف جو چنا ہوا ہے بنی ہاشم سے
اور بلند کر اپنے دونون آنکہون کو ہمارے قبیلے کے سردارونکی طرف مطلب اسکا یہہ تہا کہ ہماری قوم
اور سب سردار مکہ معظمہ کو جاتے ہین ایمان لانیکو تو بہی جا اور ایمان لا سواد کہتے ہین کہ مین ان
بیتونکے سننے سے جاگ پڑا اور تمام رات اسی تشویش مین گذری کہ یہہ کیا ماجرا ہے پہر دوسری
راتکو بہی اسیطور سے آکر مجہکو جگا کر وہی بیتین پڑہین اور چلا گیا اور اسیطرح تیسری راتکو بہی جب
تین رات پے درپے مجہپر یہی ماجرا گذرا تو میرے دل مین اسلام کی محبت پیدا ہوئی اور مکہ معظمہ
کی طرف روانہ ہوا یہانتک کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری مین حاضر ہوا مین اور
آپکی جمال باکمال کے دیدار سے مشرف ہوا تو مجہکو دیکہتے ہی آپنے فرمایا مرحبا اے سواد بن قارب
مجہکو معلوم ہے جو چیز تجہکو یہان لائی ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے کچہہ بیتین آپکی مدح مین
کہی ہین پہلے آپ ان بیتونکو مجہسے سن لیجئے آپنے فرمایا پڑہ سواد بن قارب نے قصیدہ بائیہ
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا تہا اسے پڑہا اوس قصیدے کی آخیر مین یہ ہے وکن لی
شفیعا یوم لا ذو شفاعۃ ٭ سواک بمغن عن سواد بن قارب ٭ یعنی اور ہو تو واسطے میرے شفیع
جسدن نہوگا کوئی صاحب شفاعت کا تیرے سوا کوئی کام آنے والا سواد بن قارب سے اور یہہ
بہی بیہقی نے روایت کی ہے کہ عمان کے ملک مین مازن طائی بتونکی خدمت پر مقرر تہا اون

بتو مین ایک بت تہا اسکو ناجر کہتے تہے سو مازن کہتا ہے کہ ایک روز مینے اس بت کیواسطے ایک جانور ذبح کیا اوسوقت ایک آواز اس بت کے اندر سے سنی مین آئی یہ کہتا تہا یا مازن اقبل اقبل تسمع ما لا تجہل ہذا نبی مرسل جاء بحق منزل فامن بہ کی تعدل عن حر نار تشعل وقودہا بالجندل یعنی اے مازن متوجہ ہو میری طرف متوجہ ہو سن ایسی چیز جسکو جہل اور نادانی مین نرہا چاہیے یہ پیغمبر ہے بہیجا گیا لایا ہے دین جو اوتارا گیا ہے سو ایمان لاو اسپر تاکہ کنارا پکڑے تو آگ کی گرمی سے جو لپیک والی ہے جس آگ کا ایندہن پتہر ہین لکڑیکی جگہہ مازن کہتا ہے کہ یہ آواز سنکے مجہکو نہایت تعجب ہوا پہر دوسرا ایک جانور ذبح کیا مینے پہر دوسری مرتبے اوس سے بہی زیادہ وہ کہلی ہوئی واضح آواز اس بت سے سنے مینے کہ کہتا تہا یا مازن اسمع تسر ظہر خیر وبطن شر بعث نبی من مضر بدین اللہ الاکبر فدع نحیتا من حجر تسلم من حر سقر یعنی اے مازن سن تاکہ خوش ہو تو بہتر ظاہر ہوا اور چہپ گئی بدی اوٹہایا گیا ہے ایک پیغمبر مضر کے قبیلے سے دین خدا پر ایسا خدا جو بہت بڑا بزرگ ہے سو چہوڑ بت کو جسکو پتہر سے تراش کے بنایا ہے تاکہ بچے تو آگ سے دوزخ کی مازن کہتے ہین کہ اوسیوقت سے مین اس خبر کی تلاش مین ہوا کہ مضر سے کون پیغمبر مبعوث ہوا ہے یہان تک کہ ایک قافلہ حجاز کا اندنو مین وہان آیا انسے مینے پوچہا اودہر کی خبر کیا ہے اون لوگون نے کہا کہ تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہے اسکو لوگ احمد کہتے ہین اور وے اپنے تئین داعی الی اللہ کہتے ہین مینے پہچانا کہ اوس آواز کی تعبیر یہی ہے پس راحلہ یعنی سفر کا سامان تیار کرکے مکہ کیطرف روانہ ہوا وہان پہنچ کر آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جمال باکمال دیکہتے ہی میرا دل اسلام کیطرف مائل ہوا پہر اسلام لایا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچہہ تمہارا مطلب ہو تو کہو مینے عرض کی یا رسول اللہ میرے تین مقصد ہین اول تو یہ ہے کہ مجہکو راگ سننے اور ناچ دیکہنے اور شراب پینے اور زنا کرنے کی لت ہو گئی ہے اور دوسرا یہہ کہ میرے اولاد نہین ہے اور مجہکو اولاد کی نہایت آرزو ہے اور تیسرا یہہ کہ ہمارے ملک مین قحط پڑا ہے سو ان تینون چیزونمین اپسے دعا چاہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان فیض ترجمان سے حقتعالے کی درگاہ مین عرض کیا کہ اے بارخدایا اسکو راگ اور باجے کے عوض مین قرآن شریف پڑہنے کی توفیق دے اور حرام کاری سے بچا اور اسکی عوض مین حلال عورتین اسکو عنایت کر اور حیا اور حشمت شرم کر دے اسکو اور اپنے فضل سے اسکو اولاد عنایت کر اور قحط کو دور کر مازن کہتے ہین کہ حقتعالے نے آپکی دعا کی برکت سے سب برائیان مجہسے دور کین اور اچہائیان نصیب ہوئین ملک ہمارا آباد اور سرسبز ہوا اور چار عورتین خوبصورت میرے نکاح مین آئین اور لڑکا بہت قابل مجہکو حقتعالی نے دیا چنانچہ حیان بن مازن مشہور ہین اور اسیطرح امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ سے اور ابونعیم نے ضمرہ سے روایت کی ہے اور بیہقی نے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے ارسال کیطور پر اس قصے کو ذکر کیا ہے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر مدینہ منورہ مین اس سبب سے پہنچی تہے کہ ایک عورت مدینہ والونکی کسی ایک جن کے ساتہہ تعلق رکہتی تہی اور وہ جن ہمیشہ اسکے پاس آتا تہا اور اکثر پرند جانور کی شکل پکڑ کے اسکی دیوار پر آبیٹہتا تہا پہر جب تنہائی ہوتی تہی تب

آدمی کی شکل بن کے اس عورت سے صحبت کرتا تہا پہر یکایک چند روز اسکا آنا موقوف ہوگیا پہر تہوڑی
مدت کے بعد وسی پرند جانور کی شکل سے اوسکی دیوار پر آبیٹہا اس عورت نے اسکو دیکہتے ہی پہچانا
اور کہا آو یار اتنے دنون کہان رہے جو ہمارے پاس نہین آئے اوسنے کہا کہ اب ہماری تمہاری جدائی
ہے ہمارے آنے کی امید اب مت رکہو اسواسطے کہ مکہ معظمہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے اوسنے ہمپر زنا کو حرام کردیا
اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسیطرح کا ماجرا شام مین دیکہا تہا چنانچہ ابو نعیم نے اینسے نقل کیا ہے
کہ وے کہتے ہے کہ ہم ایک مرتبہ شام کیطرف گئے تہے سو اوسطرف ایک عورت بڑی کاہنہ مشہور تہی ملکہ
اس فن مین کمال رکہتی تہی ہم بہی اوسکی ملاقات کیواسطے گئے اور سفر کا احوال تسی پونچہا کہ آگی کیا ہوگا
اوسنے کہا اب مجہکو کچہہ معلوم نہین ہوتا اسواسطے کہ جس جن سے دوستی تہی اور اوسسے احوال دریافت کرکے
مین سبکو جواب دیتی تہی سو وہ جن ایکدن آکے میرے دروازے پر کہڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اب ہم
رخصت ہوتے ہین مین نے اوسی پوچہا کسواسطے اوسنے کہا خرج احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاء الامر لایطاق
یعنے ظاہر ہوئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آیا حکم جسکے مقابلہ کی طاقت نہین ہے یہہ کہکے چلا گیا اور پہر نہ آیا
اور اسیطرح ابن شاہین اور دوسرے محدثون نے ذباب ابن حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تہا
کہ ایک جن میرا آشنا تہا اور غیب کی خبرین مجہے بتایا کرتا تہا ایکدن وہ آیا مین نے اوس سے کچہہ پوچہا اور تیزی
حسرت سے میریطرف دیکہا اور کہا بالنظم یا ذُبابُ یا ذُبابُ اِسمَعِ العَجَبَ العُجابَ بُعِثَ محمدٌ بالکتابِ یدعو اللّٰہ فلا یُجابُ
یعنی اے ذباب سن بڑی تعجب کی بات ہے کہ مبعوث ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ کتاب کے بلاتے ہین
اللہ کیطرف کہ مین پہر نہین جواب ہی جاتے ہین یعنی انکی بات کوئی نہین سنتا ذباب کہتا ہے کہ مین نے
اوس سے کہا کہ تو کیا کہتا ہے سوال دیگر جواب دیگر اوسنے کہا کہ تہوڑے دنونمین میری بات کو بوجہی گا تو
یہہ کہکے اوٹہہ گیا پہر چند روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر مجہکو پہنچی اور اسیطرح
عمر ابن شیبہ نے جموم بن عثمان غفاری سے بہی روایت کی ہے کہ بنی غفار کے قبیلے مین ایک کاہن تہا
اسکا بہی ایک جن یار تہا وہ جن بہی اسیطرح جواب دیکر رخصت ہوکر چلا گیا اور ابو نعیم نے بہی روایت
کی ہے کہ ایکروز حضرت امیر المومنین عمر رضہ ابن الخطاب اپنی مجلس مین بیٹہے تہے ایک شخص کہ آیا آپنے
اوس سے پوچہا کہ تیری قیافی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تہا اور جنون سے صحبت رکہتا تہا اوسنے
کہا کہ ہان آپنے کہا کہ بہلا اب بہی جنون سے صحبت میسر ہوتی ہے اوسنے کہا اب نہین ہوتی دین اسلام
کے ظہور کے پہلے میری صحبت والے جن میرے پاس آئے اور مجہسے کہا یا سالمُ یکسلمُ الحقُّ المبینُ
والخیرُ الدائمُ غلبَ حلمُ النائمِ اللّٰہُ اکبرُ یعنی اے سالم حق کہلا اور ہمیشہ
ہمیشگی کی ظاہر ہوئی یہہ بات خواب پریشان سونے والی کی نہین ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور بزرگ ہے
ایک شخص دوسرا اوس مجلس کی حاضرین مین سے بولا کہ مجہکو بہی اسیطور کا اتفاق ہوا کہ ایکدن مین
ایک بیابان کے چٹیل میدان مین چلا جاتا تہا اور کوئی آدمی گرد و پیش میرے نہ تہا یکایک ایک ناقہ سوار
میرے سامنے نمودار ہوا اور پکار کر یہہ کلمے کہے یا احمدُ یا احمدُ اللّٰہُ اعلیٰ و امجدُ اتاک ما وعدک من الخیر یا احمد

یعنی اے محمد اللہ بہت برتر اور بزرگ ہے آیا تمہکو جو تجھسے وعدہ کیا تہا بہتری سے اے احمد اور پہر نظر سے
میرے غائب ہوگیا ایک شخص دوسرا انصاری یوسفین اسے مجلس مین حاضر تہا اوسنے کہا کہ ہمکو بہی ایسی قسم کا
ماجرا درپیش آیا تہا چنانچہ شام کیطرف مین گیا تہا ایکدن زمین پر میرا گذر ہوا اور وہان پانی تہا کہ ناگہان
یکایک پیچھے سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے قد لاح نجم ما ضاء مشرقا نجم فی نجاح من ظالله
عرف مولفه ذالک رسول مصلح من صدق الله علی امره فحققه یعنی تحقیق ظاہر ہوا وہ ستارہ جسنے روشن کردیا
مشرق اپنی کو نکلتی ہے سایہ اسکے سے خوشبو کہ روشن کرتے ہے اسکو یہ رسول ہے بہتر کہ اسکو پہنچایا جسنی
سچا جانا اسکو اللہ نے بہت کیا کام اسکا اور ثابت کیا اسکو اور اسیطرح فاکہی نے بہی مکہ کے اخبار مین عامر
بن ربیعہ سے اور ابو نعیم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دوسرے محدثون نے حضرت
عبد الرحمان بن عوف اور دوسرے صحابیون سے روایت کی ہے کہ ایکدن جبل ابو قبیس پر ایک جن نے
آکر بہت سخت آواز کی اور چند بیتین پڑہین جسمین دین اسلامی ہجو تہی اور مضمون تہا کہ مسلمانونکو جلدی
قتل کرنا چاہئی اور شہر سے نکال دینا اور بت پرستی کو ہرگز نہ چاہیئے چھوڑنا کفار اس مضمون سے بہت
خوش ہوئے اور مسلمانونے کہنے لگے کہ دیکھو ہمارے قتل اور شہر بدر کرنیکا حکم غیب سے ہی آیا مسلمانونکو
بہت رنج ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم سب خاطر جمع رکہو یہ آواز ایک شیطان کی ہے مسعر اسکا نام ہے سو عنقریب خدا تعالیٰ اسکو
سزا دیتا ہے جب تیسرا دن ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانونکو خوشخبری دی اور فرمایا کہ آج
ایک دیو بڑا زور آور میرے پاس آیا اور مسلمان ہوا اسکا نام سمحج تہا مین نے اسکا نام عبد اللہ کہدیا اوسنے
کہا کہ اگر حکم ہو تو مسعر کو قتل کرون سو مینے اجازت دی انشاء اللہ تعالیٰ آج مسعر جہنم واصل ہوگا مسلمانونکو
بہت خوشی ہوئی اور اس خوشخبری کے منتظر ہوئے شام کیوقت اوسی پہاڑ سے ایک آواز بہت سخت سنی
کہ کوئی کہتا ہے نحن قتلنا مسعرا لما طغی واستکبرا وصغر الحق وسن المنکرا بشتمه نبینا المطهرا
اوذقته سیفا جروفا انا نذود من اراد البطرا یعنی مین ہون جسنے قتل کیا مسعر کو جبکہ سرکشی کی اوسنے
اور تکبر کیا اور جہوٹہا جانا اوسنے حقکو اور طریقہ ڈالا برا واسطے برا کہنے اسکے نبی ہمارے کو جو پاک ہے
رنگین کیا ہمنے اوسکے خون سے تلوار کو جو بڑی کٹی اور جڑ سے قطع کرنیوالی ہم ہے منع اور رد کرین گے اسکو
جو ارادہ کریگا تکبر اور غرور کا اور اسیطرح ابن سعد نے کتاب شرف المصطفےٰ مین جندل بن ثعلبہ سے روایت
کی ہے کہ جندل نے آنحضرتؐ سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ایک جن دوست تہا غیب کی خبرین مجھے
پہنچایا کرتا تہا ایک رات کو گہبرایا ہوا آیا اور مجھکو سوتے سے جگایا اور کہنے لگا ھب فقد لاح سراج الدین
بصادق مهذب امین فارحل علی ناقة ذمول تمشی علی الصخر والحزن یعنی بیدار ہو بس تحقیق روشن
ہوا چراغ دین کا سچا اور آراستہ اور امانت دار سو کوچ کر مضبوط اونٹ پر سوار ہوکے چل اوپر راہ برابر
او خراب کے جندل نے کہا کہ یہ عبارت سمجھ اسکی نکلے مین دہشت سے اوٹھ بیٹھا اور پوچھا مینے کہ
یہ کیا صاف کہہ پہر اوسنے کہا وساطح الارض وفارض الفرض لقد بعث محمد فی الطول و

العرمي لنشار في الحرمات العظام وهاجر الى طيبة الامينة یعنی قسم ہے بچہانے والے زمین کی اور
لازم کرنیوالے فرض کی ہرآئینہ رسول کرکے بہیجے گئے محمد تمام جہان پر پیدا ہوئے حرم بزرگ مین اور ہجرت کی طرف
طیبۃ امینہ کے یعنی مدینہ کیطرف جندل کہتے ہین کہ یہہ خبر سنتے ہی مین مدینہ منورہ کیطرف روانہ ہوا راہ مین
پہر ایک ہاتف نے مجہکو آواز دی کہ شعر یا ایہا الراکب المزجي مطیتہ نحو الرسول
لقد وفقت للرشد یعنی اے سوار پہیرنے والے سواری اپنی کو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہرآئینہ تحقیق توفیق دیا گیا تو طرف ہدایت کے اور اسیطرح ابن کلبی نے عدی ابن حاتم طائی سے روایت
کی ہے کہ عدی کہتے تہے کہ میرا ایک نوکر تہا بنو کلب کے قبیلے کا اسکو جالیس ابن دغنہ کہتے تہے ایکدن
مین گہر کے باہر بیٹہا تہا یکایک اسکو دیکہا مینے کہ کچہہ دہشت کہایا ہوا حواس باختہ آتا ہے مینے پوچہا
کیا ہوا تجہکو خیر ہے اوسنے کہا کہ یہہ اونٹ اپنے مجہسے لو اور نوکری سے مجہکو معاف کرو مین نے
اوس سے کہا کہ کچہہ ہمسے قصور ہوا جو تم نوکری چہوڑے دیتے ہو اوسنے کہا کچہہ نہین لیکن میرے اوپر
ایک حادثہ گذرا ہے اوس سبب سے مین چہوڑتا ہون اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ تمہارے اونٹ لیکر مین
چراگاہ مین گیا تہا وہان دیکہا مین نے کہ ایک شخص ٹیلا پہاڑ کے گہاٹی سے نکل آیا سر اوسکا اول
الو کا سا اور طول اور عرض کا حال کچہہ نپوچہو کہ کسقدر تہا پہاڑ کی چوٹی سے سر اوسکا باتین کرتا تہا اور
دونون پاؤن اسکے پہاڑ کی جڑ مین لگے تہے سو اوسنے مجہکو پکارا اور کہا کہ یا جالس بن دغنة
یا جالس لا تعرض لك الوساوس هذا سنا النور بكف القابس فاعجم الى الحق والمعاجس
یعنی اے جالس بن دغنہ باز رکہہ تجہکو وسوسے یہہ دیکہہ روشنی پہیلی ہوئی اس نور کی ہے جسکے ہاتہہ
مشعل ہے سو رجوع کر حق کیطرف اور دلمین کچہہ دندغہ مت کر اتنا کہکے غائب ہوگیا مین اسی خوف سے
وہان نہ ٹہر سکا اونٹونکو دوسری چراگاہ مین لیگیا اور ایک درخت کی نیچے لیٹا مین کہ ذرا آرام کرون
جو مین میری نیند لگی وہین کسی نے آکر مجہکو ایک ٹہوکر پاؤن سے ماری مین چونک پڑا دیکہا کیا ہون
کہ وہی کہڑا ہے اور کہتا ہے یا جالس اسمع ما اقول ترشد: لیس ضلول حائر كمهتد: لا تترکن
نهج الطريق الاقصد ❊ فقد نسخ الدين بدين احمد: یعنی اے جالس سن جو کہتا ہون مین
تاکہ راہ پاوے تو نہین ہے گمراہ متحیر ہدایت پانے والے کی مانند مت چہوڑ چلنا راہ سیدہی کا تحقیق منسوخ
ہوئے سب دین دین احمد سے صلی اللہ علیہ وسلم اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن عساکر نے بنی خثعم کے قبیلے کے ایک شخص
سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تہا کہ اول عرب کا دستور ایسا تہا کہ کچہہ بہی حلال اور حرام نہین پہچانتے
تہے اور بتونکی پوجا کیا کرتے تہے اور اگر آپسمین کچہہ جہگڑا یا قصہ ہوتا تہا تو اوسکی فیصلے کیواسطے بہی
بتونکے روبرو مؤدب ہوکر بیٹہتے تہے پہر ان بتونکی اندر سے جو آواز ہوتی تہی اوسکو ہاتف غیب
کی صدا تصور کرکے اسیکی موافق عمل کرتے تہے سو ہم بہی اسی دستور کے بموجب ایک جہگڑے مین
ایک رات کو بت کے سامنے بیٹہا تہا اور کچہہ نذر اور قربانی گذرانکر آواز غیبی کا منتظر تہا یکایک اس
بت کے اندر سے یہہ آواز آئی یا ایہا الناس ذو الاجسام ❊ ومسندي الحكم الى الاصنام ❊ ما انتم

وَطَائِشُ الْاَحْلَامِ ۞ هٰذَا النَّبِیُّ سَیِّدُ الْاَنَامِ ۞ اَحْمَدُ اَتٰی بِحَقٍّ مِنَ الْحُکَّامِ ۞ یُصْدِعُ بِالنُّوْرِ وَبِالْاِسْلَامِ ۞ وَیَزْجُرُ النَّاسَ عَنِ الْاٰثَامِ ۞ یعنی اے ... تم اور خوبصورت جیا لیکر
بتونکے سامنے فیصلے کیواسطے لاتے ہو کیا ہوا ہے تمکو ہوا یسی عقل کی بکنے ہوئے بوسیدہ تیا ہے
جو سردار ہے تمام مخلوقات کا بڑا عادل ہے سب جہانکی حالتوں سے ظاہر آیا ہے نور اور اسلام لیا اور
منع کرتا ہے لوگونکو گناہوں سے یہہ آواز سنتے ہی جتنے ہم وہان تہے سب بہاگئے اور فرق ہوئے
پہر ہر مجلس مین یہی تذکرہ رہتا تہا یہانتک کہ ہمکو خبر ہوپہنچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا
ہوئے اور وہانسے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمائی تب ہم بہی آکر مسلمان ہوئے اور طبرانی اور ابو نعیم
اور ابن سعد نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ جبیر کہتے تہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعث کے پہلے بوانہ مین ایک بت کے پاس ہم بیٹہے تہے اور ایک اونٹ اوس بت کی نذر کیواسطے
ہمنے ذبح کیا تہا یکایک ایک آواز اوس بت کے اندر سے نکلی کہ اَلَا اسْمَعْ اِلَی الْعَجَبِ ۞ ذَهَبَ
اسْتِرَاقُ السَّمْعِ بِالْوَحْیِ ۞ وَنُرْمٰی بِالشُّهُبِ لِنَبِیٍّ بِمَکَّةَ اسْمُهٗ اَحْمَدُ مُهَاجَرُهٗ اِلٰی یَثْرِبَ
یعنی خبردار ہو اور سن تعجب کی بات کو گیا زمانہ آسمانکی خبرین چرانیکا وحی کے آنیکے سبب اور مارے جاتے
ہین جنات انگارے دہکتے ہوئے یہہ سب ہوا ہے سبب نبی آنیکے مکہ مین جنکا نام احمد ہے اور
اونکی ہجرت کا مکان یثرب ہے جبیر کہتے ہین کہ ہمکو اس کلمہ سے نہایت تعجب ہوا اور وہانسے
اوٹہہ کر چلے گئے پہر بعد چند روز کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر فاش ہوئی اور اوسیطرح
ابو نعیم نے تمیم داری سے روایت کی ہے کہ تمیم کہتے تہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے
اوسوقت مین شام گیا تہا پہر کسی کام کیواسطے سفر کیا جب رات ہوئی تب عرب کی عادت کے
کے بموجب جنونکی خوف سے اس جنگل مین پکار کر میں کہا کہ اِنَّا فِیْ جِوَارِ عَظِیْمِ هٰذَا الْوَادِیْ
یعنی پناہ مین آئے اور دہائی ہے اس جنگل کے سردار کی اسیوقت ایک آواز آئی اور کوئی شخص ظاہر
معلوم ہوتا تہا اور اوس آواز کا مضمون یہہ تہا کہ عُذْ بِاللّٰهِ فَاِنَّ الْجِنَّ لَا یُجِیْرُ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا
یعنی پناہ اور دہائی مین خدا کی آ اسواسطے کہ جنونکو یہہ طاقت نہین ہے کہ بے حکم الٰہی کسیکو پناہ دیوین
مین نے کہا کہ کون ہے تو اور کیا کہتا ہے تب اوسنے پہر کہا قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ وَصَلَّیْنَا
خَلْفَهٗ بِالْحَجُوْنِ فَاَسْلَمْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَذَهَبَ کَیْدُ الْجِنِّ وَرُمِیَتْ فَانْطَلِقْ اِلٰی مُحَمَّدٍ
رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی تحقیق ظاہر ہوئی رسول عرب کے اور نماز پڑہی ہمنے انکے
پیچہے حجون مین جو مکہ معظمہ کا ایک محلہ ہے سو ایمان لائے ہم اور پیروی کی ہمنے اونکی اور اب گیا
فریب جنونکا اور مارے جاتے ہین یعنی انگاروں سے سو جا تو طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو رسول
ہین سارے جہانکے پروردگار کے تمیم کہتے ہین کہ جب صبح ہوئی تو مین وہانسے روانہ ہوا ایک شہر
پہونچا وہان ایک راہب سے اس قصہ کو بیان کیا مین نے اوسنے کہا کہ جنون نے تجہسے سچ
کہا ایک پیغمبر حرم سے ظاہر ہوگا اور ... حرم کیطرف ہجرت کریگا اور ... تمام پیغمبرونسے

زیادہ ہے تو جلدی کے سلئے خدمت مین پہنچ اور اسیطرح ابو نعیم نے خویلد ضمری سے روایت کی ہے کہ خویلد کہتے
ہین کہ مین ایک بت کے پاس بیٹھا تھا یکایک اوسکی اندر سے ایک آواز سنی کہ کہتا ہے ذَهَبَ
اِسْتِرَاقُ الْوَحْيِ وَرُمِيَ بِالشُّهُبِ لِنَبِيٍّ بِمَكَّةَ اِسْمُهُ اَحْمَدُ وَمُهَاجَرُهُ اِلٰى يَثْرِبَ يَأْمُرُ
بِالصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْبِرِّ لِلْاَرْحَامِ یعنی گیا زمانہ وحی کی چوری کا اور ماری جاتی ہین جن انگارو سے
مکہ مین نبی پیدا ہونیکے سبب سے جسکا نام احمد ہے اور انکی ہجرت کا مکان یثرب ہے حکم کرتا ہے سبکو
نماز اور روزے کا اور اپنے خویش و اقربا سے نیکی کرنیکا خویلد کہتے ہین کہ ہم اوس آواز کے سنتے ہی ہانپنے
او ہٹے اور اس خبر کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ سچ ہے ایک پیغمبر مکہ مین پیدا ہوا ہے اور اوسکا نام احمد ہے
اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی اور خرائطی اور دوسرے محدث کئی اسنادون اور کئی طریقون سے
عباس بن مرداس سے روایت کرتے ہین اور عباس عرب کے سردارون مین سے مشہور شخص ہین وے
کہتے ہین کہ میرے اسلام مین داخل ہونیکی وجہ ابتدا مین یہہ ہوئی کہ اس شخص کی باپ نے مرتے وقت
مجھکو وصیت کی تھی کہ اس بت کی عبادت جسکا نام ضمار ہے ہرگز نہ چھوڑنا اور جو کام مشکل در پیش ہو
اوس کام مین اسی کی طرف رجوع کرنا اسواسطے کہ یہہ بت مشکل کشائی مین بے نظیر ہے سو اپنے باپ کے
وصیت کے بموجب ہمیشہ اس بت کی خدمت مین مشغول رہتا تھا مین اور ہر روز باوجود کاروبار ریاست کے
اسکی زیارت کو ایک مرتبہ جاتا تھا مین ایکدن جنگل کی طرف شکار کیواسطے گیا تھا مین جب دوپہر ہوئے تو گرمی کی
شدت سے ایک درخت کے سایہ کے تلے بیٹھ گیا مین اور نوکر چاکر بھی جو میرے ساتھ تھے ادھر ادھر
درختونکے تلے ٹھہر گئے یکایک دیکھا مینے کہ شتر مرغ سفید رنگ کا جیسے روئی کا گالہ دھنا ہوا اوپر سے
نیچے آیا اور اس شتر مرغ پر ایک شخص سفید پوش نورانی شکل سوار تھے اور میری طرف خطاب کرکے کہتے
ہین کہ اے عباس بن مرداس کچھ تجھکو خبر ہے کہ آسمان کی نگہبانی کے واسطے چوکیان مقرر ہوئین اور
لڑائی اور جہاد زمین پر پھیل گیا اور زین اور لگام والے گھوڑے جہاد کو تیار ہوئے ہین اور یہہ
نیک طریقہ جو زمین پر لایا ہے وہ دوشنبہ کے دن منگل کی رات کو پیدا ہوا اور اسکے سواری کے ایک اونٹنی
ہے اسکا نام قصوی ہے عباس کہتے ہین کہ یہہ بات سنتے ہی مجھکو رعب اور خوف زیادہ ہوا اور ہانپنے
سوار ہوکر گھر آیا پہلے اوس بت کے پاس جسکا نام ضمار تھا گیا مین تھوڑی دیر اسکی سامنے مؤدب ہوکر
بیٹھا اسکے اندر سے آواز نکلی یہہ بیتین پڑھتا ہے قُلْ لِلْقَبَائِلِ مِنْ سُلَيْمٍ كُلِّهَا ۞ هَلَكَ الْاَنِيْسُ
وَعَاشَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ۞ اَوْدٰى ضِمَارٌ وَكَانَ يُعْبَدُ مُدَّةً ۞ قَبْلَ الْكِتَابِ اِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ۞
اِنَّ الَّذِيْ وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدٰى ۞ بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِيْ یعنی کہدے سلیم کی سب قبیلے سے کہ ہلاک ہوا
انیس اور زندہ ہوئے مسجد والے اور ہلاک ہوا ضمار اور ہوگیا تھا مدت تک قبل اترنے کتاب کی طرف
نبی کے جسکا نام محمد ہے بیشک جو شخص وارث ہوا ہے نبوت اور ہدایت کا بعد مریم کے بیٹے کے وہ قریش سے
سیدھی راہ چلنے والا عباس کہتے ہین کہ مینے یہہ بات کو لوگونسے ظاہر نکیا بلکہ پوشیدہ رکھا یہانتک
کہ جبکہ جنگ احزاب سے جسکو جنگ خندق بھی کہتے ہین پھرے اوسوقت مین اونٹ خریدنیکے

واسطے عقیق کیطرف جو ذات عرق کی متصل بستی ہے گیا تہا یکایک ایک سخت آواز آسمان سے
آئی مین نے نظر اوپر کی تو دیکہا مین نے وہی پیر مرد سفید پوش شتر مرغ پر سوار ہین اور کہتے ہین کہ
جو نور دوشنبہ کے دن منگل کی رات کو دنیا مین آیا ہے سو اب ناقہ قصوی کے صاحب کے ہمراہ مکہ مین
آتا ہے اوسوقت سے دین اسلام کا اعتقاد میرے دل مین بیٹہ گیا اور اسیطرح ابن سعد اور ابو نعیم
سعد بن عمر وہذلے سے روایت کی ہے کہ سعید کہتے تہے کہ ایک روز اس شخص کے باپ نے ایک بکری
ایک بت کے سامنے نذر کیطور پر ذبح کی تہی اوسوقت اوس بت کے اندر سے یہ آواز آئی اَلْعَجَبُ
کُلُّ الْعَجَبِ خَرَجَ نَبِیٌّ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یُحَرِّمُ الزِّنَا وَ یُحَرِّمُ الذَّبْحَ لِلْاَصْنَامِ وَحُرِسَتِ
السَّمَآءُ وَرُمِیْنَا بِالشُّهُبِ یعنی بڑا تعجب ہے پیدا ہوا ایک نبی عبد المطلب کی اولاد سے حرام کریگا زنا
اور حرام کریگا ذبح کو جو بتونکے واسطے کرتے ہین اور نگہبانی کی گئی آسمان کی اور ماری جاتے ہین
ہم انگاروں سے سعید کہتے ہین کہ میرا باپ اس خبر کی تحقیق کے واسطے مکہ کیطرف گیا کسی نے انکو اس
خبر کا نشانہ بتایا یہانتک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی عنہ سے ملاقات ہوئی آنسے پوچہا انہون نے
کہا کہ ہان سچ ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہم مین خدا کا رسول ہے تمکو بہی لازم ہے کہ ایمان
اسلام لاؤ حاصل کلام کا اس قسم کے قصے بیشمار ثابت ہین جو حد تواتر کو پہنچے ہین بلکہ بعضے
جنات جو اوسوقت تک اسلام سے مشرف نہین ہوئے تہے بعضے آدمیونکے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین سلام اور تحیات اور اپنے عاجزی اور فرمانبرداری کہلا بہیجتے تہے چنانچہ
ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ہے کہ جعد کہتے تہے کہ ہم چار آدمی اپنے وطن سے
حج کے ارادے سے چلے راستے مین ایک جنگل ملا یمن کے متعلقات سے اس جنگل مین ایک آواز سنی
ہمنے کہ کوئی یہہ بیتین پڑہتا ہے اَلَا یَا اَیُّهَا الرَّکْبُ الْمُعَرِّسُ بَلِّغُوْا ۞ اِذَا مَا وَقَفْتُمْ بِالْحَطِیْمِ وَزَمْزَمَا
مُحَمَّدَنِ الْمَبْعُوْثَ مِنَّا تَحِیَّةً ۞ تُشَیِّعُهٗ مِنْ حَیْثُ سَارَ وَیَمَّمَا ۞ وَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّا لِدِیْنِكَ شِیْعَةٌ
بِذٰلِكَ اَوْصَانَا الْمَسِیْحُ بْنُ مَرْیَمَا ۞ یعنی اے اونٹونکے سوار پچہلی رات کو مقام کرنیوالے پہنچاؤ جب
کہڑے ہو تم یعنی پہونچو تم حطیم اور زمزم کے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین کاہنونکا اور
کہانت کا کچہہ ذکر تہا لوگ نقل کرتے تہے کہ یہہ کارخانہ نبوت کے ظہور اور وحی کے نزول ہوتے
ہی موقوف ہوگیا مرد اس مذکور نے کہا کہ یا رسول اللہ مجہکو اس مقدمہ مین عجب اتفاق ہوا تہا جو قابل
سننے کے ہے آپنے فرمایا کہ بیان کرو مرد اس نے کہا کہ ہمارے پاس ایک لونڈی تہی اسکا نام خلصہ تہا
نیک بخت اور صالحہ تہی کبہی برائی کا وہم بہی اسکی طرف نہوا تہا ایک روز میرے نزدیک آئی اور
کہنے لگی کہ تم مجہکو کیا جانتے ہو ہمنے کہا کہ تجہکو بڑی نیک بخت اور صالحہ ہم جانتے ہین کبہی کوئی کام
بہی تیریطرف ہمکو نہین ہوا پہر اوسنے کہا کہ ان دنون مجہپر ایک عجیب حال گذرا ہے کہ مین ایکروز
اکیلے اپنے گہر مین بیٹہی تہی ایک چیز سیاہ میرے اوپر آکے چڑہ بیٹہی اور جسطرح مرد عورت سے
صحبت کرتا ہے اسیطرح اوسنے میرے ساتہہ کیا اور پہر کچہہ معلوم نہ ہوا سو مجہکو یہہ خوف ہوا کہ ایسا

تہو میرے حمل رہ گیا ہوا ور تم لوگ مجہپر زنا کی تہمت کرو ہمنے اوسے کہا کہ ہمکو تیری طرف ایسی چیز کا
وہم بہی نہین آئیگا تو خاطر جمع رکہہ بعد کتنے روزونکے معلوم ہوا کہ اسکو حمل ہے پہر موافق معمول اوسکے
لڑکا جنی لیکن اس لڑکے کے دونون کان کتے کے سے تہے اور اس کا رنگ بہی آدمی کا سا نہتا
سو وہ لڑکا ہمارے لڑکونکے ساتہہ کہیلا کرتا تہا کیا یک ایکروز ننگا ہوکے چلانے لگا اور کہنے لگا کہ افسوس
اور خرابی ہے کہ دشمن کے سوار تمہارے لوٹنے کو اس پہاڑ کے اسطرف آن پہنچے اور تم غافل
بیٹہے ہوئے ہو ہم سب اسکی کہنے بموجب اوس پہاڑ پر گئے دیکہا تو واقعی دشمن کے سوار ہین
آخر اونسے لڑائی کر کے انکو ہٹا دیا اوسوقت سے اس لڑکے کے کہنے کا اعتبار ہوگیا جو وہ کہتا
تہا ویسا ہی ہوتا تہا کبہی اسکی بات جہوٹہہ نہوتی تہی پہر جب آپ نبی ہوئے اور وحی آنا شروع ہوا
تب سے اسکی بات جہوٹی ہونے لگے اکثر باتین جہوٹی کہا کرتا تہا ہمنے اوس سے پوچہا کہ تجہکو اب کیا ہوا
جو جہوٹہہ بولنے لگا اسنے کہا کہ مجہکو کچہہ حال نہین معلوم جو شخص مجہکو پہلی سچی خبر بہیجتا تہا اب
جہوٹی خبرین پہنچاتا ہے مین اپنی طرف سے اسمین کچہہ ملاتا نہین ہون اب اسکی تدبیر یہہ ہے کہ تم
مجہکو تین دن ایک اندہیری کوٹہری مین بند کرو تا کہ جب مین تنہا ہونگا تو وہ جن جو مجہکو خبرین
دیتا ہے وہ میری رگ اور پوست مین گہس جائیگا پہر تم اسے پوچہنا تو کچہہ معلوم ہوگا سو ہمنے
ویسا ہی کیا پہر تین دن کے بعد حجریکو کہولا تو دیکہا ہمنے کہ اس لڑکے کا بدن ایسا ہوگیا ہے
جیسے آگ کا انگنا۔ ہمنے دریافت کیا کہ یہہ رنگت آگ کی اس جن کی ہے جو اسکے اندر در آیا ہے آخر
ہمنے اوس سے کہا کہ اے عزیز ابتک تمہاری سب باتین سچی ہوتی تہین چند دنونسے کیون جہوٹی ہونے
لگین اوسنے کہا یا معشر دوس حرست السماء وخرج خیر الانبیاء یعنی اے گروہ دوس قبیلے کی بچہ بانے
کے گئے آسمان اور پیدا ہوئے ایسے نبی جو بہتر ہین سب نبیوسے مین نے پوچہا کہ کہان اوسنے
کہا مکہ مین اور اسکے بعد یہہ بہی کہا کہ اب مین مرتا ہون مجہکو پہاڑ کی چوٹی پر دفن کرنا اور میرے
دفن کے بعد آگ کیطرح شعلے نکلینگے جب تم یہہ حال دیکہنا تو تین پتہر مجہپر مارنا یعنی اسکی قبر
اور ہر پتہر پر یہہ کلمہ پڑہنا باسمك اللهم یعنی اے اللہ تیرے نام کی برکت سے اوسوقت
وے شعلے بجہہ جائینگے یعنی میری آگ ٹہنڈی ہوجائیگی پہر جسطرح اسنے کہا تہا ویسا ہی ہمنے کیا
اسکی مرنے سے کتنے دنون کے بعد آپ کی نبوت کی خبر ہمکو پہنچی اور ہم خدمت مین حاضر ہوئے
یہہ ہی عرب کی جزیرے کی جنونکا حال جنکی گواہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت کا ثبوت
اور آسمان کی نگہبانی اور انگاروںکا گرنا اور قرآن شریف کا نازل ہونا تواتر کے طور پر منقول ہے
جسمین کسیطرحکا شبہہ نہین ہے لیکن جو جنین سے اسلام سے مشرف ہوئے ہین اور صحابیت کے
درجیکو پہنچے ہین وے بہی بہت ہین چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی لیلۃ الجن مین
جو مکہ معظمہ کے متصل درہ حجون مین ہوئی تہی اور دوسری لیلۃ الجن مین جو مدینہ منورہ مین
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد بقیع غرقد کے میدان مین ہوئے تہے اور دونون مرتبہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو ان دونون مرتبونمین جنونکی کثرت اسقدر بیان کی ہے کہ گنتی اور شمار سے باہر ہے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی ایک مرتبے لیلۃ الجن مین جو دوسرے مرتبے مدینہ منورہ مین ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جنونکو دیکھا بھی تھا اور انکی باتین سنی بھی تھین وے بھی اسی طرح کی کثرت انکی بیان کرتے ہین چنانچہ ابونعیم نے دلایل النبوۃ مین اور دوسری حدیث کی کتابونمین ان قصونکی تفصیل بیان کی ہے اور صحاح ستہ مین بھی آیا ہے
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِالْمَدِیْنَۃِ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَاٰی مِنْ ھٰذِہِ الْعَوَامِرِ شَیْئًا فَلْیَتَعَوَّذْ بِہٖ ثَلٰثًا فَاِنْ بَدَا لَہٗ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ یعنی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے صحاح ستہ مین روایت کی ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ مین بہت جن ہین کہ وے اسلام لائے ہین پھر جو شخص دیکھے ان سانپونمے کسی کو تو کہے اعوذ باللہ منک تین مرتبے پھر اگر ظاہر ہوا اسکو کوئی چیز بعد تین مرتبے کے تو وہ شیطان ہے یعنی اسے مارو کچھ مضایقہ نہین ہے اور ابونعیم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبے بہت سے جن کسی جزیرے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے مشرف ہونیکو آئے تھے اور کئی دن یہان مقام بھی کیا تھا اور پھر اپنے وطن کو لوٹ گئی اور امام احمد اور بزار اور ابویعلی اور بیہقی اور دوسرے محدثون نے بلال بن حارث سے روایت کی ہے کہ بلال کہتے ہین کہ ایک مرتبے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھا عرج مین مقام ہوا مین اپنے خیمہ سے نکل کر چاہا کہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہون دیکھا مین نے کہ آپ سب لشکر سے باہر اور اکیلے بیٹھے ہین مین نے چاہا کہ آپکے پاس جاؤن جب آپکے قریب پہنچا تو آواز غل اور شور کی میرے کانون پہنچی گویا بہت لوگ آپسمین جھگڑا کر رہے ہین اور سخت گوئی بھی کرتے ہین مین ٹھہر گیا اور سوچا مینے کہ آپکے پاس غیب کے لوگونکا ہجوم ہے اسوقت جانا مناسب نہین ہے پھر تھوڑی دیر مین آنحضرت تشریف لائے اور مجھکو دیکھکر آپ نے تبسم فرمایا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہہ شور اور غل کیا تھا آپ نے فرمایا کہ مسلمان اور کافر جنونمین جھگڑا تھا رہنے کے مقدمہ مین میرے پاس فیصلے کے واسطے آئے تھے سو مینے ایسا حکم کیا کہ مسلمان جن جلس کے ملک مین ہین اور کافر غور کے ملک مین آپسمین ملے ہوے نہین چنانچہ کثیر بن عبداللہ جو اس حدیث کے راوی ہین وے کہتے ہین کہ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ جنکو جلس کے ملک مین کچھ جن کا آسیب ہوتا ہے وہ جلدی اچھا ہو جاتا ہے ہلاک نہین ہوتا اور غور کی ملک مین جنکو جن کا آسیب ہو جاتا ہے وہ اکثر اچھا نہین ہوتا بلکہ ہلاک ہوتا ہے اور ثعلبی نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جابر کہتے ہیے کہ ہم ایک مرتبے آنحضرت کے ساتھ سفر مین تھے آنحضرت ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے یکایک ایک کالا سانپ بہت بڑا آپکی طرف چلا لوگون نے چاہا کہ اسکو مارین آنحضرت نے فرمایا کہ اسکو مت چھیڑو آخر کو وہ سانپ آپکے

نزدیک پہونچا اور اپنے موہنہ کو انکے کان کے پاس لیگیا جیسے کوئی کچہہ بات کانمین کہتا ہے پہر آنحضرت نے
بہی اپنے موہنہ مبارک کو اسکی کان کے پاس لیجا کے کچہہ فرمایا پہر وہ سانپ غائب ہوگیا اور معلوم یہی ہوا گویا اسکو
زمین نگل گئی ہم لوگوننے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے اس سانپ کو اپنے کان تک آنے دیا ہمکو بڑا خوف
ہوا تہا کہ یہہ جانور بے سمجہہ ہے ایسا نہو کہ آپکو کچہہ ایذا دیوے یا کاٹ کہاوے آپنے فرمایا کہ یہہ جانور نہتا بلکہ یہہ
جنونکا بہیجا ہوا تہا فلانی سورت کی کئی آیتین وے بہول گئے تہے سو اُسکو پوچہنے کیواسطے ہکو بہیجا تہا
جب اُسنے تم لوگونکو دیکہا تب سانپ کی شکل بن کے تمہاری سامنے آیا اور پوچہہ کر چلا گیا پہر جابر رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ بعد اسکے آنحضرت سوار ہوئے اور آگے کو چلے رستے مین ایک گانو ملا وہانکی لوگون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان ایک عورت ہے جوان خوبصورت ایک جن اُسپر عاشق ہوگیا ہے سو اسکی
اندر گہس کے اسکو بیہوش کر دیتا ہے نہ کچہہ کہاتی ہے نہ کچہہ بات کہتی ہے بلکہ ہلاک کی قریب ہے آنحضرت
نے اس عورت کو اپنے سامنے بلایا اور فرمایا کہ اے جن تو مجہکو جانتا ہے کہ مین کون شخص ہون مین
محمد ہون حق تعالی کا رسول سو اس عورتکو چہوڑ دے یہہ بات فرماتی ہی وہ عورت ہوش مین آگئی اور اپنی
موہنہ کو نقاب سے چہپا لیا اور لوگونسے حیا کرنے لگی اور بالکل اچہی ہوگئی جابر کہتے ہین کہ مین نے
اس عورتکو دیکہا تہا ایسی خوبصورت تہی جیسے چودہوین رات کی چاند کا ٹکڑا اور عقیلی اور بیہقی اور ابو نعیم
نے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رض کہتے تہے کہ ایک روز
ہم آنحضرت کے ساتہہ تہامہ کی ایک پہاڑ پر بیٹہے تہے کہ یکایک ایک پیر مرد ہاتہہ مین عصا لئے ہوئے
آنحضرت کے سامنے آکر حاضر ہوا اور آپکو سلام کیا آپنے اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اسکی آواز
جن کی سی ہے پہر آپنے اُسسے پوچہا کہ تو کون ہے اُسنے عرض کیا کہ اس شخص کا نام ہامہ ہے ہیم کا بیٹا
اور ہیم لاقیس کا بیٹا اور لاقیس ابلیس کا بیٹا ہے آپنے کہا ابلیس کے اور تیرے درمیان مین دو ہی پشتین ہین
بہلا کہہ تو تیری عمر کتنی ہوگی اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جتنے دنیا کی عمر ہے اُتنے ہی میری
عمر ہے کچہہ تہوڑی سی کم ہے اسواسطے کہ جن دنونمین قابیل نے ہابیل کو مارا تہا اسوقت مین
بچہ تہا کئی برس کا لیکن بات سمجہتا تہا اور پہاڑونپر دوڑتا پہرتا تہا اور لوگونکا غلہ اور کہانا چرا لاتا تہا
اور لوگونکی دلونمین اپنے خویش اور اقربا سے بدسلوکی کرنیکو وسوسی کے طور سے ڈالا کرتا تہا آنحضرت
نے اُسسے فرمایا کہ تیرے بڑہاپے کے عمل تو ایسے ہین اور جوانی اور بچپن کے کام ویسے تو بہت برا آخر
ہے اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ اب مجہکو کچہہ ملامت نکیجئے اسواسطے کہ اب مین توبہ کرنیکو آیا ہون اور
مین نے حضرت نوح سے ملاقات کی ہے اور انکی مسجد مین انکی صحبت مین بہت رہا ہون مین اور پہلے
انکے ہاتہہ پر توبہ کی ہتی مین نے اور ایک سال انکی مسجد مین رہا ہون مین اور حضرت ہود اور حضرت
یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کی صحبتونمین رہا ہون مین اور حضرت موسی سے ملاقات کی ہے
انسے اور انسے توریت سیکہی ہتی اور انکا سلام حضرت عیسی کو پہنچایا تہا اور حضرت عیسی سے بہی ملاقات
کی ہتی حضرت عیسی نے فرمایا تہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کرنا تو میرا سلام انکو پہونچانا سو آپ

اس امانت کی بار کے ادا کرنیکے واسطے آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون اور یہہ بہی میری آرزو ہے کہ آپ
اپنی زبان فیض ترجمان سے مجھکو کچہہ قرآن شریف تعلیم فرمایئے چنانچہ آنحضرتؐ نے کئی سورتین جیسے
سورہ واقعہ اور سورہ مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس اسکو تعلیم فرمائی اور یہہ بہی آپنے اُسے ارشاد فرمایا کہ جسوقت تجھکو کسی
چیز کی احتیاج ہو تو میرے پاس آنا اور ہمسے ملاقات تجھکو نہ تہا حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفات پائی اور اسکی موت کی خبر ہمکو نہین دی اب ہمکو معلوم نہین ہے کہ وہ
زندہ ہے یا مر گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ جو جنات سے تہے منجملہ انمین سے ایک نام عمرو بن
جابر جنی صفوان بن معطل نے تجہیز و تکفین کی تہی اور اونمین سے ایک کا نام عمرو ہے جو کافر
جنونکی لڑائی مین شہید ہوئے ہین اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ کی یارون نے انکو دفن کیا تہا
اور انہین مین سے ایک نام سرق ہے جسکو عمر بن عبد العزیز رح نے مرد کی جنگل مین دفن کیا تہا
یہی سرق اُس جماعت کی تہے جنہون نے آنحضرتؐ بیعت کی تہی اور انہین مین سے ایک نام خرقا تہا
یہہ جنیہ تہے یعنی عورت تہی اسکو عمر بن عبد العزیز نے مکہ معظمہ مین دفن کیا تہا اور ان سبکا قصہ بیہقی
نے اپنے کتاب دلائل النبوۃ مین صحیح اسنادون سے بیان کیا ہے فقط یہان تک احوال ان جنونکا بیان ہوا
جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری مین تہے اور قرآن کی حکمونکو مان لیا تہا اور نہایت پیروی اور
تابعداری کے سبب سے اپنے اس خدمت سے جس سے موقوف اور معزول ہوئی ہے بالکل دست بردار
ہوئے اور بنی آدم کی ہدایت اور رہنمائی پر کمر باندہی اور مستعد ہوئی ۞ معاً و عزیزی ۞
ووجدک عائلا فاغنیٰ ۵ اور پایا تجھکو مفلس پہر دولتمند کیا بی بی خدیجہ کے مال سے
ان نعمتونکا شکر بجا لاؤ ترجمہ عبید اللہ فاما الیتیم فلا تقہر پہر کوئی بن باپ کے کو
مت جھڑک اور غصہ نکر یتیم پر یعنی یتیم کا مال اور حق تلف مت کر اور اوسکے ساتہہ بات کرنے مین تندی
اور سختی مت کر کیونکہ تو بہی یتیم تہا اور یتیم کی لاچاری اور ناتوانی تجہے خوب معلوم ہے کہ ذرا سی بات
شکستہ دل اور آزردہ خاطر ہو جاتا ہے وفی الحدیث اذا بکی الیتیم وقعت دموعہ فی کف الرحمن فیقول
من ابکی ہذا الیتیم الذی واریت والدہ تحت الثری من اسکتہ اسے ارضاہ فلہ الجنۃ * الا کریٰکہ عرش عظیم
بلرزد ہمی چون بگرید یتیم * الیتیم منصوب علی المفعولیۃ ۵ عزیزی ۵ روح ۞ واما
السائل فلا تنہر یعنی اور مانگتے کو نہ جھڑک ف النہر الانتہار الزجر یعنی بانگ بر زدن بمزاج محروم
سائل کردن و مبادا ئی تنگدستی و کشیدہ و اور حدیث شریف مین وارد ہے من کتم علما یعلمہ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار
وہذا الوعید یشمل حبس الکتب عن الطلبۃ للانتفاع روح ۞ واما بنعمۃ ربک فحدث ۵ اور نعمتین پروردگار
اپنے کے یاد کر کیونکہ تجہے نعمتین دی ہین اور بہت علوم اور عرفان بے پایان تیرے دل پر نازل
فرمائی اور اس نعمت کا شکر وہ ہے جو اوسرون کو بہی اُسکے پانے کی راہ بتادین اور حصہ عنایت
فرمادین اور یہان ایک لطیفہ ہے سو یہہ ہے کہ منت گزاری کے مقام مین دین کی نعمت کو جو

ہدایت ہے دنیا کی نعمت پر کہ تونگری ہے مقدم کیا جو دین کی نعمت کے مقابل تہا اسکو اسواسطے
پیچھے لائے کہ دنیا کی نعمت کے مقابلے مین خلق اللہ پر شفقت منظور ہے اور دین کے نعمت کے
مقابلہ مین باطنی نعمتونکے حاصل کرنے کے راہ دکھلانی ضرور ہے اور خلق اللہ پر شفقت اور دہرم باتے
کرنا انکی ہدایت کرنی پر مقدم رکھا ہے اسواسطے کہ جب تلک قوت اور گذران کے کام انتظام نپاوین
تب تلک شرعی احکام عمل مین آنے میسر نہین ہوتے اور یہہ آیت واما بنعمت ربک فحدث اسبات کی
دلیل ہے کہ خدا تعالی کی نعمتون کو جو اپنے اوپر اور اپنے واسطون پر ہون سو ظاہر کرنا کہنا سنانا
سنت ہے لیکن اوسوقت نیت خالص ہو جب پروردگار کے شکر کرنے کا زبان سے رواج دینا
اور جو کوئی ان نعمتون کے ظاہر کرنے سے اپنے جیمین عجز اور خودپسندی کا خوف رکہتا ہو تو اسکو
حق مین چہپا رکہنا اور کسی سے نہ کہنا بہتر ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ہر روز آپ
اپنی شب بیداری کا احوال لوگونسے کہا کرتے تہے کہ مین نے آج رات کو اسقدر نماز پڑہی اوسیقدر
قرآن مجید کی تلاوت کی بعضے نافہمون نے اون پر اعتراض کیا کہ یہہ ظاہر کرنا ریا کا طور ہے اونہون نے
کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ اور میرے نزدیک کوئی نعمت
اس نعمت کے برابر نہین جو اللہ تعالی نے مجہے اپنی بندگی کی توفیق عنایت فرمائی مین کسواسطے
اوس نعمت کو ظاہر نہ کرون اور اوسکی شکرگذاری سے محروم رہون واضح ہو کہ اللہ تعالی نے
آنحضرتؐ کو تین چیزونکی بہت تاکید فرمائی ہے ایک یتیم کے حق کی رعایت رکہنا دوسرے سائل
کے حق کا دہیان دہرنا اور تیسرے اللہ تعالی کی نعمتونکا بیان کرنا سو آنحضرتؐ اسی تاکید کے بموجب
تینون چیزون مذکورہ مین نہایت کوشش کرتے تہے چنانچہ آنحضرتؐ کی مبارک اخلاق اور اطوار
واقف کار اونکو خوب معلوم ہین حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ یتیم کا پالنے والا
خواہ وہ یتیم اوسکا یگانہ ہو خواہ بیگانہ ہو قیامت کے دن بہشت مین میرے ساتہہ ایسا ملا ہوگا
جیسے یہہ دونون انگلیان میرے ہاتہہ کی ملی ہوئی ہین اور اپنی انگلیونسے بتلایا اور یہہ بہی
حدیث شریف مین ہے کہ ایک شخص آنحضرتؐ کی پاس آکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ میرا دل
نہایت سخت ہے کچہہ اسکا علاج فرمائیے آپنے ارشاد کیا یتیمون پر شفقت کیا کر اور اونکی سر پر
ہاتہہ پہیرا کر تیرے دل کی سختی دور ہو جاویگی اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی
پیار سے یتیم کے سر پر ہاتہہ پہیرے گا تو اوسکی واسطے بدلے ہر ہر بال کے ایک ایک نیکی لکہی
جاویگی اور سلف کے بزرگون نے لکہا ہے کہ جب یتیم روتا ہے تو عرش ہلنے لگتا ہے پہر جو
یتیم کو خاطرداری کے ساتہہ رونے سے خاموش کرے تو گویا عرش کو ہلنے سے ٹہیرایا اور بخشش
آنحضرتؐ کے مانگنے والونپر یہانتک ہی کہ کبہی لا یعنی نہین زبان مبارک سے نہین نکلی چنانچہ
صحیح بخاری مین جابر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کبہی کسی چیز کا سوال نہ کیا کہ آپنے اوسکے جواب مین لا فرمایا
ہو جیسا کہ فرزدق شاعر اس مضمون کو مبالغہ کی طور پر نظم کرکے کہتا ہے ما قال لا قط الا فی تشہدہ

لولا التشہد کانت لاؤہ نعم یعنی نہ بولے لا کبھی ہرگز مگر آپنے تشہد مین تشہد اگر نہ ہوتا تو وہ لا اونکا
نعم ہوتا اور صحیح ترمذی مین مروی ہے کہ ایکمرتبہ آنحضرت صلعم کے پاس بحرین کے ملک سے نوے ہزار
درم آئے آپنے اونکو اپنی مسجد بوریو نپر ڈہیر کروا کے صبح کی نماز پڑہکے بانٹنے لگے پہر ظہر تک اونمین
ایکدرم بہی باقی نرہا اور اس بیچ مین جو مانگتی والا آیا اوسکو دیا فارغ ہونے کے بعد اتفاقاً ایک مانگنے والا
وہان آنکلا اوسکو آپنے فرمایا کہ ابتو میرے پاس کچہہ باقی نرہا جو تجہے دون پر تو بازار کو جا اور
سوداگرونسے میرے نام پر جو کچہہ چاہے خرید کر اور میرے ذمہ پر لکہوا دے جب کچہہ میرے ہاتہہ آویگا
تب مین ادا کردونگا اتنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ حق تعالی نے آپکو
مقدور سے زیادہ تکلیف نہین فرمائی پہر کاہی کو اسقدر اپنے اوپر قرض کا بوجہہ اوٹہاتے ہو
آنحضرت صلعم کو یہہ بات عمر کی خوش نہ آئی اور چہرہ مبارک پر خفگی کے اثر ظاہر ہوئے ایک انصاری مین
جو وہان حاضر تہا عرض کیا اَنْفِقْ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا یعنی دی اور عرش کے
مالک سے محتاج ہونی کا خوف مت کر یہہ سخن سنتے ہی آنحضرت صلعم ہنسے اور آپکے چہرہ مبارک پر خوشی
کے آثار نمودار ہوئے اور فرمانے لگے کہ اسی طور سے مجہے حکم ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹہے تہے کہ ایک لڑکی نے آکر گزارش کی کہ یا رسول اللہ میری ما عرض کرتی ہے کہ میرے پاس
کوئی کرتہ نہین ایک کرتہ مجہے عطا کیجئے آپنے فرمایا کہ بعد ساعت کے آنا دونگا وہ لڑکا گیا
اور پہر آکر عرض کرنے لگا کہ میری ما عرض کرتی ہی کہ یہی کرتہ اپنا عنایت فرمائیے آنحضرت
صلعم اسیدم دولتخانے کو تشریف فرما ہوئے اور اپنے بدن مبارک سے اوتار کر دیدیا اور آپ ننگے
بدن بیٹہے رہے صحابہ بعد انتظاری کے چلے گئے او پہر یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ
یعنی اس قدر اپنا ہاتہہ کشادہ مت کر اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ ایک وقت کسی عورت نے ایک چادر
سیکر آنحضرت صلعم کے پاس بہیجی اور التجا کی کہ اسے آپ پہی اوڑہین آنحضرت صلعم بہی اوسوقت چادر کی حاجت مند
ہی لیکر اوڑہی اتنے مین ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ یہہ چادر مجہے عنایت کرو آپنے
وہ چادر سائل کو عطا فرمائی صحابہ نے سائل کو ملامت کی اوسنے کہا کہ مین نے یہہ چادر اپنے
کفن واسطے مانگ لی ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ آنسرور انام علیہ السلام کی بخششین اور انعام نہایت
عام ہتی کہ اللہ تعالی نے انکو میانہ روی سے مامور کیا اور اللہ تعالے کی نعمتونکا بیان کہ جو آنحضرت صلعم کی شان مین
جناب الہی سے دنیا اور آخرت مین برسات کی مانند برستی ہتین سو آنحضرت صلعم سے رات دن ظہور پاتی
ہتین چنانچہ حدیث شریف کی وقتونپر ظاہر ہو رہا ہے ہی اور جبکہ نازل ہوئی سورہ ضحیٰ تکبیر کہی مارے
ازادی خوشی کے سبب نزول وحی کی پس ہوئی تکبیر سنت اللہ اکبر اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ
اَکْبَرُ کے ساتہہ کما فی الکواشی او کہا انسان العیون مین جبکہ نازل ہوئی سورہ مذکورہ تکبیر کہی
علیہ السلام نے از روئے خوشی کے سبب نزول وحی کے اور ہمیشہ رہے تکبیر کہتے وعن ابی بن کعب
عنہ انہ قرء کذالک علی علیہ السلام بعد امرہ لہ بذالک وانہ کان کلما ختم سورۃ وقف وقفۃ ثم قال اللہ اکبر یذا

وقیل انہا من ابتداء التکبیر من اول الم نشرح لا من اول الضحی وقیل ان التکبیر انما هو لآخر السورۃ وابتداؤہ من
آخر السورۃ ۸۹ الی الآخر قل اعوذ برب الناس) اور لانا ساتھ تکبیر کے بیچ اول آخر کے جمع کرتا ہے دونوں
روایتوں کو کہ یعنی ایک روایت وہ ہے کہ آئی ہے بیچ تکبیر اول سورت کے اور روایت دوسری تکبیر کی
بیچ آخر سورت کے اور نقل کیا گیا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ تحقیق انہوں نے کہا واسطے کسی کے اذا
ترکت التکبیر من الضحی الی الحمد فی الصلوۃ وخارجها فقد ترکت سنۃ من سنن نبیک علیہ السلام لکن فی کلام
الحافظ ابن کثیر ولم یرو ذلک اے التکبیر عند نزول سورۃ الضحی باسناد یحکم علیہ بالصحۃ ولا ضعف وفی فتح
الرحمن صح التکبیر عن اهل مکۃ قرائهم وعلمائهم وروی ایضا عن ابی جعفر وابی عمرو وروی عن سائر القراء العشرۃ
وهو سنۃ مأثورۃ عن النبی علیہ السلام وعن الصحابۃ والتابعین فی الصلوۃ وخارجها لکن من فعلہ
فحسن ومن لم یفعل فلا حرج علیہ کذا فی **روح البیان** اور اس سورۂ مبارک کی ایک مجرب خاصیت
یہہ ہے کہ گم گئے ہوئے کے واسطے اس سورت کو سات مرتبے پڑہکر شہادت کی انگلی اپنے سر کے چوگرد
پھراوے پھر تمام ہوئے پر اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ فَاَمْسَیْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰهِ اَمْسَیْتُ
فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ وَاَصْبَحْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰهِ سات مرتبے پڑہکر وسک دیوے تو وہ گیا ہوا مال
پھر ہاتھ آویگا انشاء اللہ تعالی واللہ اعلم اور عمل دیگر یا حفیظ کو ایکسو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے
پھر یہہ آیت یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض
یات بہا اللہ ایک سو انیس بار پڑہے تو حق تعالی اوسکی گم ہوئی چیز کو اوسکے پاس پھیر لاویگا
دیگر عمل چور کے معلوم کرنیکے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹہیں اور بدہنی کو اپنے درمیان میں
تہامبے رہیں اور اوسکو کلمہ کے دونو انگلیوں سے اوٹہائی رہیں اور جسپر چوری کی تہمت ہو اوسکا نام بدہنی
میں لکہے اور سورہ یس کو من المکرمین تک پڑہے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدہنی گہوم جاویگی
اگر نہ گہومی اوسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکہے اور وہیں تک پڑہے اوسیطرح ہر شخص متہم کا نام
لکہا جاوے یہانتک کہ گہومے لیکن جو کوئی ایسے عمل سے چور پر مطلع ہو تو اوسپر واجب ہے کہ اوسکو
چورانے پر یقین نکرے حق تعالی نے فرمایا اور نہ پیچہے پڑو اوس چیز کے جسکا تمکو یقین نہیں واللہ اعلم
بالصواب

سورہ الم نشرح

یہہ سورت مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں اور ستائیس کلمے
اور ایکسو تیس حرف ہیں اور اس سورت کا ربط والضحی سے پورا ہے یعنی ان دونوں سورتوں میں اللہ تعالی
نے اپنی نعمتوں کی گنتی اپنے پیغمبر پر ظاہر فرمائی ہیں اسیواسطے اہل روافض نے ان دونوں کو
ایک ہی سورت گنا ہے اور دونونکو بدون بسم اللہ کے نماز کے ایک رکعت میں ملا کر پڑہنا مقرر کیا ہے
لیکن اگر خوب تامل سے ان دونوں کو غور کریں تو البتہ ایک کہنا درست نہیں ہے نہ لفظ میں نہ
معنی میں اور اس سورت کا نام سورۃ الم نشرح اسواسطے رکہا ہے کہ اس سورت کا مضمون کمال
محمدی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام کی اصل اور جڑ برقرار واقعی دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ اس کمال کی
حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدر معنوی جسکی تفصیل آگے آتی ہے کشادہ اور

وسیع ہوکے تجلیات الہی کی روشنیون سے پر ہو جاوے سو یہہ مضمون اس سورۃ میں بیان ہے
اور اس سورتکی خاصیتون سے ایک یہہ بھی ہے کہ جو شخص اس سورتکو سونیکے وقت ستر مرتبہ پڑہکے اپنی
چھاتی پر پہونکلے تو اوسکو وسوسے اور خطرے شیطانی کبھی حیران اور پریشان نکرین اور معاملے
کی تدبیرون مین خطا اور بہول چوک نہونے پاوے ف عزیزی بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵
الم نشرح ۵ کیا نہین کہولدیا ہمنے لک صدرک ۵ تیری بہتری کیواسطے سینہ تیرا تاکہ
وحی کا بوجہ سنبہالے اور حق تعالے کے بہید ولکا وہ سینہ گنجینہ ہووے اور دعوتکا یعنی امت کو
اسلام کیطرف بلانیکا اور احکام الہی کے پہنچانیکا غم اور امت اور دینکا غم اور دنیا اور آخرت کا غم سب اوسمین
سماجاوے یعنی تحمل اور بردباری حاصل ہووے اور میل اور کدورت اور دشمنی اور بدخواہی اور سب بری
خصلتین اوسسے نکل جاوین اور روشنی علم اور ایمان اور حکمت کی اوسمین بہر جاوے اور لک کی لفظ کو
اسواسطے لائے ہین کہ تیرے سینے کو کشادہ کرنا تیرے ہی نفع کیواسطے ہے کہ تیرا کمال حاصل کرے
تو اور اگر یہہ لفظ لک کی نہوتے تو یہہ معنی بوجہے نجاتے اور صدر عربی زبان مین سینے کو کہتے ہین اور
طریقت والونکی اصطلاح مین ایسا مقرر ہے کہ قلب کے دو دروازے ہین ایک دروازہ نفس کیطرف ہے اوسکا
صدر نام ہے اور دوسرا دروازہ روح کی طرف ہے وہ بہت کشادہ اور وسیع ہے صدر کی نسبت سی بہت
تنگ واقع ہوا ہے پہر جب صدر کو کشادہ کیا تو ظاہر ہے کہ وہ دوسرا دروازہ اوس سے زیادہ کشادہ
ہو جاویگا اسیواسطے اسجگہہ صدر کے لفظ کو لائے اور قلب کو مذکور نکیا اسواسطے کہ صدر بجائے قلعے
ہے قلب کیواسطے اور اکثر دنیا کی فکر و تنگی اور اوسکی ظاہری اسباب کے حرص اور خواہشون
کسبب سے شیطان قلب پر اسی صدر کی طرف سے دہوم مچاتا ہے اور تنگ کرتا ہے اور اسکی تنگی سے
قلب بہی تنگ ہو جاتا ہے اور عبادت کی لذت اور ایمان کا مزا دلکی تنگی کسبب سے کم ہو جاتا ہے
جب اوس قلعے یعنی صدر کی کشادہ ہو گئی تو عبادتکا ادا ہونا بخوبی و دلکی خوشی سے میسر
اور مطلب حاصل ہوا ف عزیزے ف اسجگہہ پر جاننا چاہیے کہ شرح صدر عبارت ہے
حوصلے کی فراخی سے اور حوصلے کی فراخی ہر شخص کی اوسکی استعداد کے قدر اور اوسکی کمال اور
مرتبہ کے اندازے اور قدر کے ہوتی ہے اور ہر مرتبہ کے حوصلے کی فراخی اور ہر کمال کی جبتک
کہ اس مرتبہ اور اوس کمال تک نہ پہنچے ہرگز دریافت نہین کر سکتا ہے یہی سبب ہے کہ اکثر عوام الناس
چاہتے ہین کہ بادشاہون کے حوصلے کے فراخی کو پہنچین اور اسکو دریافت کرلین بات چیت سے
لیکن ہرگز دریافت نہین کر سکتے اسیواسطے کہا ہے لا یعرف الولی الا الولی ؛
ولا یعرف النبی الا النبی ؛ یعنی ولی کو ولی پہچانتا ہے اور نبی کو نبی اور اسی معنی کی
ایک مثل بہی فارسی بولی مین مشہور ہے یعنی ولی را ولی مے شناسد علی الخصوص شرح
صدر مصطفوی کو کہ کسی بشر کو ممکن نہین ہے کہ قرار واقعی اوسکو دریافت کر سکے اسواسطے
کہ آپکے کمالکا مرتبہ نبوت کا خاتمہ ہے کسیکو حاصل نہین ہے تو آپکی مرتبہ کی پہچان بہی کسیکو

حاصل ہوگی وَلَنِعْمَ مَاقِيل یعنی کیا اچھی بات کہی ہے کسی شاعر نے یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا
سَیِّدَ الْبَشَرِ ✦ مِنْ وَجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ ✦ لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ ✦
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ✦ یعنی اے صاحب جمال کے اور اے سردار آدمیونکے تیری روشنی سے تحقیق منور
ہوا ہے چاند نہیں ممکن ہے تعریف کرنا جیسا لایق ہے تیرا خدا کے بعد خدا کی بزرگ توئی ہے قصہ کوتاہ لیکن
جو وہ شرح صدر یعنی حوصلے کی فراخی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر اور باطن مین حاصل ہوئی ہے
تمثیل کیطور پر تھوڑا سا مجمل یعنی گول گول بیان کرنا ضرور ہے سو شرح صدر معنوی یعنی حوصلی کی
باطنی فراخی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطرح پر سمجھا چاہیے کہ آپ کے سینہ میں ایک بڑا میدان
لق و دق واقع ہے اور اوس میدان مین ایک بڑی عمارت عظیم الشان بنی ہے اور اوس عمارت میں
بارہ مجلسین ہین کہ بعضی اُنمین دنیا سے تعلق رکھتے ہین اور بعضے آخرت سے اور بعضی دین و دنیا سے
اوپر سو ایک مجلس مین یہہ خیال کیا چاہیے کہ ایک بڑا بادشاہ عظیم القدر اوسمین بیٹھا ہے اور سب
روئے زمین کے بادشاہ اوسکے حضور مین حاضر ہین اور سلطنت کے دستور اور ملک گیری کے آئین پوچھتے
ہین اور توقیعات کسرے اور توزک تیموری اور کلمات طیبات عالمگیری اور واقعات بابری اور آئین اکبری
ان سب کتابونکے مضمون کو جا پوچھتے ہین کہ یہہ آئین اور قاعدے جو ان کتابونمین لکھے ٹھیک ہین
یا نہین اور ملکونکے انتظام کی تدبیرین اور لڑائی کے گھاتین بربر قلعون ہر ہر شہرون کی اس بادشاہ
عالی جاہ سے پوچھتے ہین اور سیکھتے ہین اور دوسری مجلس مین ایک بڑا حکیم حاذق بیٹھا ہوا
تدبیرین خانگی اور اخلاق کا سنوارنا اور آداب کا درست کرنا موافق قاعدے کے جیسا کرنا چاہیے بیان
فرما رہا ہے اور بڑے بڑے زمانے کے حکیم اور جہان کے دانا یہہ قاعدے اس سے سیکھ رہے ہین اور جو
قاعدے کہ وہ ارشاد فرماتا ہے ارسطو اور نصیر طوسی اور ابن مسکویہ اور ابن سینا اور سوا انکے جو بڑے
بڑے دانا ہین بہت سے علم اس سے نکال لیتے ہین اور اپنے اپنے فنون مین برتتے ہین اور تیسری مجلس
ایک جہان کے قاضی اوسکی حکمون اور فیصلنامون کو دستور العمل احتیاط سے لکھ رہے ہین چوتھی اور
مجلسمین ایک مفتی علامۂ دہر فتوے کے مسند پر بیٹھا ہے موافق اصول کے قاعدونکے کتاب و سنت سے
نکالکر بیان کر رہا ہے اور پانچوین مجلس مین ایک محتسب حکومت پر بیٹھا ہے ہر ایک کو موافق اوسکے
گناہ کے سزا دیتا ہے اور چھٹی مجلس مین ایک قاری خوش خوان اور خوش الحان ساتون قرائتین
ارشاد فرما رہا ہے کسی سے ہمزہ کی تخفیف کی بحث اور کسی سے مد اور اظہار اور اخفا وغیرہ کی تعلیم
ہو رہی ہے اور ساتوین مجلس مین ایک عابد وظائف و نوافل مین ایسا مشغول ہے کہ دنیا اور مافیہا سے
کچھہ خبر نہین رکھتا اور آٹھوین مجلس مین ایک عارف کامل سب ذات و صفات و افعال الٰہی کے اسرار
اسطرح بیان کر رہا ہے کہ گویا موتی جھڑ رہے ہین اور نوین مجلس مین ایک واعظ منبر پر بیٹھا نہایت
توضیح و تشریح سے بیان کر رہا ہے اور دسوین مجلس مین ایک رسول اولو العزم بیٹھا ہوا امت کو
خوب تعلیم کر رہا ہے گیارہوین مجلس مین ایک مرشد کامل طریقہ والا مطلب کی راہ کا پتا بتلا رہا ہے

ف بیان فراخی سینہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

اور بیار ہوین مجلس مین ایک دو بیمار ہین یہی مانند انہین محبت سے شمش سے لوگون کے دلونکو شفا
کرتا ہے اور لاکہون مخلوق اپنے اپنے پیشانیان اوسکی فیض کی آستانے پر گہستے ہین اور اوسکے
کے ایک جہلک کے مشتاق ہین اگر کوئی کوان بارہ مجلسونمین یا ان مجلسونکے مضامین مین تردد و شک
گذرے تو اوسکو چاہیے کہ معاملات مجالس مذکورہ کو تامل کرے کہ سب کامون کے اصل کہانسے ہے
تو بے شک اوسکو یقین ہو جاویگا کہ یہہ سب کارخانہ ایک جہلک ہے کمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کے انوارون سے جیسے درخت کی جڑ کی تازگی سے ہر شاخ و پتا ہرا رہتا ہے اور جیسے دریا سے نہرین
نکل کے چارون طرف جاری ہوتی ہین اسیطرح سینہ مبارک آنحضرت صلعم کا جو ان کے خزانے کی
مانند تمام کمالات ظاہری اور باطنی سے بہرا تہا اور ہر ملت اور مذہب اور طریقے مین ان اور ہر
وہی نور محمدی صلعم فوارے کی مانند اسی خزانے سے جوش مار رہا ہے ۵ **عزیزی**
اب جاننا چاہیے کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اول جب آپ حلیمہ کے گہر تہے دوسری بار وقت
زمانے جوانی مین جب آپ دس برس کے ہوئے تیسرے بار قبل نزول وحی کے چوتہے بار شب معراج
اور نکتہ اسمین یہہ لکہا ہے کہ پہلے بار شق کرنا اسلیے تہا کہ آپکے دل سے جب لہو لعب جو لڑکون کے
دلمین ہوتی ہے نکال ڈالین اور دوسرے بار اسلیے کہ جوانی مین آپ کے دل مین رغبت اسی کامون
جو مقتضی اخلاق مرضی الٰہی سرزد ہوتے ہین نہ رہین اور تیسرے بار اسلیے کہ آپکے دلکو قوت تحمل وحی
ہو اور چوتہی بار اسلیے کہ آپکے دلکو طاقت شہادۃ عالم ملکوت اور لاہوت ہو جیب اللہ اور جو پہلی نعمت
کہ آنحضرت صلعم کو ملے یہہ ہی تہی کہ سینہ مبارک کو اسقدر کشادہ کر دیا کہ نہ انتہا کمالونکی گنجایش
اوسمین ہو سکے اسیواسطے اس سورت کے اول مین اسی نعمت کو استفہام انکاری کیسی طور پر یاد
دلایا ہے کہ بموجب قول نفی النفی اثبات یعنی نہین کی نہین سے مطلب ثابت ہوتا ہے تو یہہ نفی
بہی اثبات کو مفید ہوے یعنی لم نشرح صیغہ نفی کا ہے جب اسپر ہمزہ استفہام انکاری کا لاتے تو
پہلے نفی کے نفی ہو گئی یعنی کیا نہین کہولا ہے ہمنے سینہ تیرا بلکہ بے شک کہولا ہے وَوَضَعْنَا
عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۵ اور رکہدیا ہمنے بوجہ تجہسے تیرا وہ بوجہ
کہ جسنے بہاری ہتی پیٹہ تیری یعنی غم دکہہ دینے کا فرونکا اوٹہا لیا جو تجہے ستاتے تہے **ترجمہ**
عزیزی ف ور تفسیر کرنے والے عالمونکے فکر اس وزر کے بیان مین ادہر اودہر گئے ہین
لیکن بالکل حقیقت کو نہین پہنچے چنانچہ بعضون نے کہا ہے کہ وہ مکہ معظمہ سے نکلنے کا غم تہا اور
مدینے مین پوہنچا دینے سے وہ غم جاتا رہا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غم کافرونکی شرارت اور تکرار کا
تہا اور حق تعالیٰ کی تائید سے وہ غم جاتا رہا یعنی اسلام غالب ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غم
دین حقیقی اور اسکے حکم کے نہ پانیکا تہا سو قرآن کے نازل کرنے سے اور شریعت کی حکمونکے بیان
کرنے سے اس غم کو بالکل مٹا دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غم امت کا تہا سو شفاعت کے
مقام کے دینے سے اس غم کو کہو دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ رسالت کے بار برداری کا غم تہا

بیان شق صدر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سو وہ جان نثار یاروں کے باہم پہنچا دینے سے شکست اور نابود کر دیا جیسی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذی النورین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم اجمعین عرائس نحوی ﴿

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور بلند کیا ہمنے تیرے واسطے ذکر تیرا اے بعنوان النبوۃ حکاہا اے رفع حیث قرن اسمہ باسم اللہ فی کلمۃ الشہادۃ والاذان والاقامۃ وفیہ تقول حسان ابن ثابت ؓ اغر علیہ للنبوۃ خاتم ۔ من اللہ مشہود یلوح ویشہد ۔ وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ ۔ اذا قال فی الخمس المؤذن اشہد ذوالنون مصری قدس سرہ فرمود رفعت ذکر اشارت با نست کہ ہمہ انبیا علیہم السلام بر جوالی عرش جولان مے نمودند و طایر ہمت آن حضرت علیہم السلام پرواز مے کردہ سیمرغ فہم ہیچ کس از انبیا عزت آنجا کہ تو بال کرامت بریدی نہ رسید ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ اند آنجا کہ جائے غیت بجائے رسیدی ۔ اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ ایک روز آنحضرت ؐ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے ذکر کو کسطرح سے بلند کیا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے ذکر کو حقتعالے نے اپنے ذکر کے نزدیک کیا ہے اذان مین اور تکبیر مین اور التحیات مین اور خطبہ مین اور کلمہ طیبہ مین اور کلمہ شہادت مین اور تابعداری کے کام مین جیسے کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اور گناہ کی حرمت مین جیسے ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالدین فیہا ابدا ۔ روح عرائس نحوی ﴿ اب جاننا چاہیے کہ جس جگہہ ذکر حقتعالے کا ہے اوس جگہہ رسول کا بھی ذکر ہے مگر تین جائے پر نہین اذان کی آخیر مین کہ فقط لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا جاتا ہے دوسرے چھینکنے کے بعد کہ فقط الحمد للہ کہا جاتا ہے تیسرے ذبح کے وقت کہ فقط بسم اللہ کہا جاتا ہے اور ان جگہہ پر رسول کا نام نہ لینی کی ایک وجہ ہے کہ اپنے مقام پر ذکر کیجاویگی اور جب تینو نعمتون کو کہ اصلی اور فرعی ہین بیان فرمایا تو وہ خصوصیت کہ سوا دوسرے انبیاؤن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے ثابت ہوئی اب بیان فرماتے ہین کہ یہہ سب اوس صبر کی برکت سے ہے کہ سختیون پر ہمارے راہ مین رنج اوٹھایا ﴿ عرائس نحوی وغیرہ ﴿

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ پھر تحقیق ہر مشکل کیساتھہ آسانی ہے تحقیق سختی کے ساتھہ آسانی ہے دوسری بھی اور اس آیت کے مکرر لانے کی دو وجہین ہین پہلی وجہ یہہ ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ آنحضرت صلعم بعد نزول اس آیت کے ہنستے ہوئے گہر سے باہر تشریف لائے اور صحابہ سے فرمایا کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے ایک سختی کے بعد دو آسانی کا وعدہ فرمایا ہے ایک آسانی دنیا مین اور ایک آخرت مین چنانچہ بعضے شاعر نے کہا ہے ؎

اِذَا اشْتَدَّتْ بِكَ الْبَلْوٰى فَفَكِّرْ فِيْ اَلَمْ نَشْرَحْ ۔ فَعُسْرٌ بَيْنَ يُسْرَيْنِ اِذَا فَكَّرْتَهٗ فَافْرَحْ ۔

یعنی جب ہجوم کرین تجہپر بلائین تو غور کر الم نشرح کے معنون میں اسواسطے کہ ایک سختی دو آسانیون مین واقع ہوئی ہے پہر جب اس مضمون کو غور کریگا تو تو خوشیان کر کہ میری ہی سختی رہنے والی نہین ہے اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ لن یغلب عسر یسرین یعنی ایک سختی دو آسانیون پر غلبہ نکریگی اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ یہہ تکرار تاکید کے واسطے ہے کہ مصیبت مین

امید آسانی کی منقطع ہوجاتی ہے تو اس مقام میں گمان ہے ایات کا تہا کہ مصیبت میں پہنسے ہوؤنکو شاید حاصل ہونا آسانیکا بعد اس سختی کے یقین ہو اسواسطے آسانی کے تاکید لانیکی احتیاج ہوئی اگر کسی کے دل میں یہہ شبہ گذرے کہ جسطرح یسر دو جا بے مذکور ہے اسیطرح عسر بہی دو جا بے پر عسر کے وحدت اور یسر کا تعدد کہا سے پوچہا گیا اسکا جواب یہہ ہے کہ عربیت کے واقف کہتے ہیں کہ جب نکرہ کو بعد نکرہ یا معرفہ کے لاتے ہیں تو وہ جدائی کو چاہتا ہے اور دونوں کے مضمون جداجدا ہیں اور جب معرفہ کو بعد نکرہ یا معرفہ کے لاتے ہیں تو وہ اتحاد کو چاہتا ہے اور دونوں کا مضمون ایک ہوتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ارسلنا الی فرعون رسولا فعصی فرعون الرسول یعنی الرسول کے لفظ کو معرف باللام بعد نکرہ کے لائے اور دونوں لفظوں سے مراد ایک ہے سو اسیطرح جاءنی رجل فقال رجل میں بہی ظاہر ہے کہ نکرہ کی بعد نکرہ آیا ہے اور دونوں سے علیحدہ علیحدہ رجل مراد ہیں تو یہاں پر عسر کو دو مرتبے معرفہ لائے لیکن دونوں ایک ہیں اور یسر کو دونوں جاے پر نکرہ لائے تو دو یسر سمجہے گئے اور اس مقام پر ایک اعتراض مشہور ہے وہ یہہ ہے کہ مع کا لفظ عرب کے لغت میں ساتہہ اور ملنے کے معنوں میں ہے تو چاہیے کہ تنگی اور فراخی کا زمانہ ایک ہی ہو اور یہہ ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ دو ضد کا جمع ہونا ایک زمانے میں لازم آتا ہے والضدان لایجتمعان اسکا جواب یہہ ہے کہ مع کا لفظ لغت میں اگرچہ مقارنت اور نزدیکی کیواسطے ہے لیکن جو ایک چیز بعد ایک چیز کے جلدی حاصل ہوتی ہے تو اس نزدیکی کو بہی ملنا بولتے ہیں اور مع کے لفظ کو وہاں استعمال کرتے ہیں اور یہہ مقام بہی اس قسم کا ہے اسواسطے کہ ابتدا کے سختی اگرچہ لمبی اور دراز ہو لیکن جو آخرت دنیا سے بہت متصل ہے تو گویا جدائی نہیں ہے اور دنیا سے ملی ہوئی ہے لطیفہ عزیزی دوجہ فاذا فرغت

فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ پہر جب تو فارغ ہو ہر منصب کے حق ادا کرنے سے پہر محنت کر اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے میں اور اپنے پروردگار کی طرف رغبت کر اور بعضے مفسرین نے اسکے معنے یہہ کہے ہیں کہ جب فرض نماز سے فارغ ہو تو دعا کیواسطے ہاتہہ اٹہا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب التحیات کے پڑہنے سے فارغ ہو تو تو اپنے دنیا اور آخرت کے واسطے دعا کر لطیفہ عزیزی ع وسخن تو بدرگاہ قرب مقبول ست و دعوات طیبات تو در محل قبول ٭ چو مقصود کون و مکان جو دست ٭ خدا میدہد آنچہ مقصود تست ٭ و در لیل معراج ندا آمد کہ اے محمد بخواہ تا بخشیم رسول علیہ السلام گفت خداوندا ہر پیغمبرے از تو عطاہی یافت ابراہیم را خلعت دادی با موسیٰ بے واسطے سخن گفتے ادریس را بمکان عالی رسانیدی داؤد را ملک عظیم دادی ذلت دیے بیامرزی سلیمان را ملکی دادی کہ بعد از ان کس را سزاے ان ندادی عیسیٰ را در شکم مادر تورات و انجیل در آموختی و مردہ زندہ کردن بر دست وے آسان کردی و ابراء اکمہ و ابرص ہم او را دادی جواب الٰہی آمد کہ یا محمد اگر ابراہیم را خلت دادم ترا محبت دادم و اگر با موسیٰ سخن گفتم بے واسطہ لیکن گو بند

بزیدو با تو سخن گفتم بے حجاب و گویندہ دیدی واگر ادریس را بآسمان رسانیدم ترا از آسمان بحضرۃ قاب قوسین او ادنیٰ رسانیدم واگر داؤد را ملک عظیم دادم وزلت وے بیامرزیدم امت ترا ملک قناعت دادم گناہان ایشان بشفاعت بیامرزیدم واگر سلیمان را مملکت دادم ترا سبع مثانی و قرآن عظیم دادم وخاتمہ سورۂ بقرہ کہ ہیچ پیغمبر بجز تو نداوم و دعاہائے تو در آخر سورۃ البقرہ اجابت کردم و انا اعطینک الکوثر و ترا بستہ خصلت بر اہل زمین و آسمان فضل دادم یکی الم نشرح لک صدرک دیگر و وضعنا عنک وزرک سوم ورفعنا لک ذکرک دو انا اعطینک ثمانیۃ اسہم الاسلام والہجرۃ والجہاد والصلوۃ والصدقۃ وصوم رمضان والامر بالمعروف والنہی عن المنکر وارسلنک الی الناس کافۃ بشیرا ونذیرا وجعلتک فاتحا وخاتما ۵ درج البیان

اگر کوئی سوال کرے کہ الم نشرح کو مضارع کے صیغہ سے اور اوسکے معطوفونکو جیسے وضعنا ورفعنا کو ماضی کے صیغے سے کسواسطے ذکر کیا اسکا جواب عین تفسیر میں اشارہ کیا گیا ہے کہ شرح صدر کا پہلی نعمت بلکہ سب نعمتوں کی جڑ ہے تو ہمزہ استفہام انکار کیا اوسکے نفی پر لائے اور مضارع کے صیغے سے ذکر کیا تاکہ شرح صدر کی تجدد اور دوام پر دلالت کرے اور وضع اور رفع فرعی نعمتیں ہیں اور پہلے کہ شرح صدر کے سببے حاصل ہوئے ہیں اسواسطے انکو اسی صیغہ سے ذکر کیا کہ استمرار پر دلالت نکرے اور اس ترکیب میں اسباب کی طرف بھی اشارہ ہوا کہ شرح صدر کے سببے وضع ورفع سے بہرہ فرصت پائی یعنی جب شرح صدر کا کیا تو وضع ورفع دونوں عمل میں آچکے اور ہو چکے اسواسطے کہ وضع اور رفع اوسی شرح صدر کا ثمرہ اور اوسیکا پہل ہے واللہ اعلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ الم نشرح فکانما جاءنی وانا مغتم ففرج عنی اے کشف غمی وازالہ ۵ بیضاوی عزیزی ۵ سورۃ والتین

یہ سورت مکی ہے اسمین آٹھ آیتیں اور چونتیس کلمی اور ایکسو پچاس حرف ہیں اور اس سورۃ کا نام سورۂ تین اسواسطے رکھا ہے کہ تین عربی لغت میں انجیر کے پہل کو کہتے ہیں اور انجیر فائدہ بخشنے اور خوبیونمین سب میوؤنکے جامع ہے جیسے آدمی کا بدن سب بدنونکے جامع ہے اور اس جامعیت کے سببے مستحق نقصان ردینا ہوا ہے کہ جامع کمالات کا ہے پس مشابہ ہے قرآن کے لفظونکے ساتھ کہ سمیٹ نے والی بہت سے اسرارونکے ہیں اور اس سورۃ میں ثابت کرنا نشر اور معاد کا یعنی آخرتکا کمال تاکید کے ساتھ منظور ہے اسیواسطے اس سورۃ کی ابتدا میں چار قسمیں مذکور ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالتِّيْنِ قسم ہے انجیر کی اور انجیر کو اور میوونسے ایک خصوصیت ظاہری ہے اور ایک خصوصیت باطنی سو جو ظاہر خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ وہ غذا بھی ہے اور میوہ بھی ہے اور دوا بھی ہے اسواسطے کہ وہ ایک چیز ہے لطیف سریع الہضم ملین طبع اور سٹری مواد کو بدن کی اندر سے پسینے کے راہ سے نکلتا ہے اسیواسطے باوجود حرارت کے تپ کو مفید پڑتا ہے اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے اور گردے اور مثانہ کو سنگریزے سے پاک کر دیتا ہے اور بدنکو موٹا کرتا ہے اور مسام کو کہول دیتا ہے اور دفع کرتی ہیں کبد اور طحال کے سدے اوسکے بے نظیر ہے اور ایک عجائبات سے اس میوہ کے یہ ہے کہ سب کہایا جاتا ہے کوئی چیز پھینکنے کے لائق نہیں کہتے قرآن کی طرح بالکل مغز ہی مغز ہے ایسا چھلکا نہیں رکھتا ہے کہ کہا نہیں نہ آوے نہ گٹھلی رکھتا ہے کہ انکی

جاوے اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک طباق بہرا ہوا انجیر کا اونکا بطور ہدیہ کے لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچہہ اومین سے نوش جان فرمائی اور یارونکو ارشاد فرمایا کہ کہاؤ کیونکہ یہ میوہ گٹہلی نہین رکہتا اور بہشتکی میوے بہی ایسے ہی ہین سو اسکو کہاؤ کہ بواسیر کے مادہ کو دفع کرتاہے اور نقرس کے درد کو نہایت مفید ہے اور حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہمیشہ انجیر گندہ دہنی کو دفع کرتاہے اور سر کے بالونکو بڑہاتاہے اور فالج سے امن دیتاہے اور عجائبات سے اس میوےکی ایک یہ ہے کہ برابر ایک لقمہ کے بنایا ہے نہ چہوٹا نہ بڑا کہ کہانیوالے کو کسیطرح کی محنت اور مشقت ہو اور وہ جو اوسکی باطنی خصوصیتین ہین سو اومین سے ایک یہ ہے کہ یہہ میوہ کمال والونسے نہایت مشابہت رکہتا ہے کہ ظاہر اور باطن اوسکا ایکسان ہے اسواسطے کہ نہ گٹہلی رکہتا ہے نہ چہلکا بخلاف اور میوونکے کہ باہر کا اونکی کہانیکے لایق ہے اور اندر کا پہینک دینے کے قابل دوسرے یہہ کہ اس میوےکا درخت ہے کہ اپنے کمال کو قبل دعویکے ظاہر کرتا ہے کہ اول پہلتا ہے اوسکے پیچہے پہولتا ہے بخلاف اور میوونکے درختون کے کہ اول انکے پہول پتے نکلتے ہین پہر پیچہے سے میوہ ظاہر ہوتا ہے گویا کہ یہہ درخت صفت اثبات کی رکہتاہے کہ اول غیر کو فائدہ پہنچاتا ہے بعد اوسکے اپنی آرائش اور زینت کی تدبیر کرتا ہے اور دوسرے درخت معاملہ دار لوگونکی طرح ہین کہ اول اپنا بہلا کر لیتے ہین اوسکے بعد اورونکو فائدہ پہنچاتے ہین اور ایک یہ بہی ہے کہ جسقدر نفیس یہ میوہ کہتا ہے اور میوونمین نہین ہے کہ ایک سال مین کئی بار پہلتا ہے اور باوجود ان سب باتونکے اس میوےکے درخت کو ایک بڑی مناسبت ہے انسان سے کیونکہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بہشت مین بسبب تقصیر ہو جانیکے بہشتی پوشاک اونکی اوتاری گئی اور ننگی رہگئی تو پہیرا کر ہر درخت کی نزدیک گئے کہ اوسکے پتے لیکر اپنا تن ڈہانکین وہ درخت اونچا ہو گیا اور پتے انکو نہ دئے اور جب انجیر کے درخت کی پاس گئے تو یہہ اونچا نہوا تب اونہون نے اوسکے پتے بہت سے توڑکر اپنی شرمگاہ کو چہپایا اور بعضے کسان لوگ یعنی کہیتی کرنیوالے کہتے ہین کہ کامل جہاڑ وہ ہے کہ جسمین دس چیزین موجود ہوں جڑ اور ڈالیان اور پتے اور پہول اور میوہ اور گٹہلی اور گودا اور چہال اور چہلکا اور شیرہ جیسے کہجور کا درخت کہ یہہ دسون چیزین اسمین موجود ہین اور جس درخت مین ان دس چیزون سے کم ہوویں وہ درخت ناقص ہے پس انجیر گٹہلی نہین رکہتا ہے تو چاہیے کہ وہ ناقص ہو جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ نقصان عین کمال ہے کیونکہ گٹہلی کچہہ کہانے کی چیز نہین ہے پہینک دینے کی چیز ہے پس ہونیسے اوسکا نہونا بہتر ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جنابِ باری نے اسکی جمعیت پر یعنی سب میوونکی خوبیاں اوسمین موجود ہین اور فوائد ضروری پر نظر فرماکر اوسکی قسم کہائی ہے اور اوسکی مناسبت کو جو انسانکی جامعیت کے ساتہہ رکہتا ہے رعایت فرمائی ہے ؏ عزیزی ؏ دوح ؏ وَالزَّيْتُونِ ○ اور قسم ہے زیتون کی ؏

۷ فضیلت انجیر ۱۲

۲ بیان آدم علیہ السلام مختصر ۱۲

ف زیتون ایک درخت ہے بابرکت جیسا کہ حدیث مین آیا ہے اور کہا عکرمہ نے والتین والزیتون دو پہاڑ ہین کہا قتادہ نے تین وہ پہاڑ ہے کہ جسپر دمشق ہے اور زیتون وہ پہاڑ ہے کہ جسپر بیت المقدس ہے لانہما ینبتان التین والزیتون اور کہا ضحاک نے کہ وہ دو مسجدین ہین شام مین کہا ابن زید نے کہ تین مسجد دمشق کی ہے اور زیتون مسجد بیت المقدس کی اور کہا محمد ابن کعب نے تین مسجد اصحاب کہف کی ہین اور زیتون مسجد ایلیا کی معالم التنزیل وفی الحدیث علیکم بالزیت فانہ یکشف المرۃ ویذہب البلغم ویشد العصب ویمنع الغشی ویحسن الخلق ویطیب النفس ویذہب الہم رواہ

ع وَطُورِ سِينِينَ ۝ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝

اور قسم ہے طور سینا کی اور قسم ہے اس شہر امن دیئے ہوئے کی یعنی مکہ کے جو شہر تولد اور وطن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اوسمین لڑائی اور جنگ حرام ہے **قولہ** طور سینین ہو الجبل الذی علیہ موسے علیہ السلام کہا اور دوسرے نے نہین ہر پہاڑ کہ کہا جاوے واسطے اوسکے طور مگر یہہ کہ ہوئے ہیچ اوسکے درخت اور پہل اور سینین تو بس وہ پہاڑ ہے فقط اور سین اور سینا نام ہے واسطہ موضع کے اور معنے سینین اور سینا کی زبان سریانی مین صاحب شجر کو کہتے ہین یا حسن مبارک ساتہہ لغت حبشہ کے **قولہ** وہذا البلد الامین ای الآمن وہو مکۃ شرفہ اللہ تعالے ویجوز ان یکون فعیلا بمعنی مفعول یعنی المامون وفی الحدیث من مات فی احد الحرمین بعث یوم القیامۃ آمنا اور یہہ شہر مکرم معظم حجاز کے ولایت مین داخل ہے اور وہ ولایت درمیان ولایت شام اور عراق اور مصر اور یمن کے واقع ہے اور اس ولایت مین کئی شہر افضل ہین چنانچہ ایک یا وہی ہے یہی شہر ہے اور ایک مدینہ منورہ اور ایک یمامہ اور بہت پرگنہ ان تینون شہرونکے ساتہہ تعلق رکہتے ہین اور عمل مکہ معظمہ کا بعضے طرف سے دس منزل ہے خصوصًا جو سرحد یمن کی طرف واقع ہے اوسکو حلی کان وہ مکہ معظمہ سے آٹہ روز کی راہ ہے اور بعضے طرف سے کم ہے جیسے مدینہ منورہ کی طرف کہ سرحد اوس طرف کی ایک گانو ہے کہ اوسکو حاذ بن جنع کہتے ہین اور وہ ایک گانو ہے درمیان عسفان اور مکہ کے ڈیڑ منزل پر ہے اور عراق کی طرف ایک گانو ہے کہ اوسکو عمیر کہتے ہین وہ بہی اسیقدر ہے اور گرداگرد مکہ معظمہ کے حد حرم کی ہے کہ وہان شکار کرنا اور درخت کا کاٹنا درست نہین ہے اور اگر اتفاقًا کسی نے وہان شکار مارا یا جہاڑ کاٹا تو اوسپر کفارہ آتا ہے اور جو حرم کی دروازہ مسجد الحرام کے مشہور باب بنی شیبہ ہے دو مینارون تک کہ عرفہ کی طرف حرم کی حد پر کہڑے ہین سینتیس ہزار دو سو دس گز ہے اور باب العمرہ سے اونہین دونو مینارون تک پینتیس ہزار تراسی گز ہے اور عراق کی طرف اون دونون مینارون تک کہ راہ پر وادی نخلہ کی بنائی ہین ستائیس ہزار اکیاون گز ہے اور باب بنی شیبہ سے اونہین دونون میبارون تک پچیس ہزار پچیس گز ہے اور تنعیم کی طرف سے کہ مدینہ منورہ کی سمت کو واقع ہے حد حرم کی بارہ ہزار چار سو بیس گز ہے اور یمن کی طرف دیوار سے باب ابراہیم کی جو حرم کی حد کی نشان تک چوبیس ہزار پانچسو نو گز ہے اور دیوار باب الماصن کی حرم کی حد کی علامت تک اوسکو کہ وہ بہی یمن کی طرف ہے بائیس ہزار آٹہہ سو چہتر گز ہے اور حساب کے رو سے حرم کے دور کو سینتیس کوس لکہا ہے واللہ اعلم اور حد حساب سے حرم کے وہی ہین جو مذکور ہوئے یعنی شکاری جانور کا

بیان فضیلت بیت اللہ شریف

نہ وہان شکار کرنا درست ہے اور نہ سایہ اور پانی سے ہانکنا اور نہ درخت اور نہ سبزہ وہانکا کاٹنا اور اکہیڑنا
اور نہ پتے جہاڑنے یہہ سب جائز نہین مگر اذخر اور سناکہ دوا کی ضرورت کے واسطے جائز رکہا ہے
اور یہہ بہی ہے کہ اسجگہہ آدمی ارادہ کرنے سے گناہ کی پکڑا جاتا ہے سوائے اور مکانونکے اور عبادت
اور بندگی وہانکی بہت ثواب رکہتے ہے چنانچہ حسن بصری رضی عنہ سے منقول ہے کہ ایک روزہ
مکہ معظمہ کا برابر لاکہہ روزون کے ہے اور ایک درہم دینا اس مکان مبارک مین برابر لاکہہ درہم کے
ہے اور حاکم کے مستدرک مین ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حسنات الحرم کل حسنۃ بمائۃ الف حسنۃ
یعنی ہر نیکی کہ حرم مین کی جاتی ہے برابر لاکہہ نیکی کے ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین ابن عمر سے
واقع ہے کہ من مات بمکۃ فکانما مات فی السماء الدنیا یعنی جو کوئی مرا مکہ معظمہ مین تو گویا کہ مرا دنیا کے
آسمان پر اور نشانیان عجیب وغریب نظر آتے ہین کہ اگر درندہ جیسے بہیڑیا یا چیتا کسی جانور کے پیچہے
دوڑتا ہے وہ جانور جب حرم کی حد مین داخل ہوجاتا ہے تو وہ درندہ پہر جاتا ہے اور ہرگز حرم مین
داخل نہین ہوتا اور بہت لوگون نے حرم کی حد مین ہرنون کو اور درندے جانورونکو ایک جگہہ مین
دیکہا ہے اور یہہ بہی ہے کہ پرندہ جب اوڑتے ہوئے بیت اللہ کے قریب آتے ہین تو کچہہ ادہر کچہہ ادہر
ہٹ جاتے اور خانہ کعبہ کے اوپر ہوکر نہین جاتے یہہ بات ہمیشہ لوگ دیکہتے ہین اور یہہ بہی ہے
کہ پانی زمزم کے کوئی کا شب برات کو جوش کرتا ہے اور یہہ بہی ہے کہ زمزم کے پانی مین ایسا خاصیت
ہے کہ اوسکی پینے سے سیری حاصل ہوتی ہے اور دیکہنا زمزم کی طرف نفاق سے امن مین رکہتا ہے
اور جو کوئی زمزم کا پانی جس نیت سے پیوے وہی مراد پاوے اور فرمایا کہ جو کوئی خانہ کعبہ کی طرف
دیکہے اسلیے کہ میرے اگلے پچہلے گناہ بخشے جاوین تو وہ قیامت کو بخشا جاویگا اور خدا تعالی کی
پناہ مین ہوگا اور فرمایا جسنے فقط کعبہ کیطرف دیکہا نہ تو اوسکا طواف کیا اور نہ وہان نماز پڑہی تو بہی
دیکہنا افضل ہے خدا تعالے کے نزدیک ایک برس کی عبادت سے جو مکہ مین نہ کی ہو اور وہ ایک
برس کہ عبادت ایسی ہو کہ دن کو اوسمین روزہ رکہا ہو اور رات کو نماز اور رکوع سجدہ برابر
کرتا ہو اور فرمایا جو کوئی کعبہ کی طرف منہ کرکے ایک ساعت بہی بیٹہا خاص اللہ کی رضامندی اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی لئے اور کعبہ کی بڑائی بہی اوسکی دلمین ہو تو اوسکو اللہ تعالے
دیتا ہے ثواب اوس شخص کا سا جسنے حج کیا اور عمرہ بجالایا اور جہاد کیا اور گہوڑا اللہ کی راہ مین
جہاد کیلئے دوڑایا ہو اور روزہ رکہتا ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلے پہل
خدا تعالے رحمت کی نظر مکہ والون پر کرتا ہے جنکو طواف کرتے یا نماز پڑہتے یا مسجد مین بیٹہے
یا کعبہ کی طرف کو منہ کئی ہوئے دیکہتا ہے تو اوسکو بخش دیتا ہے فرشتے عرض کرتے ہین کہ
کہ ابتو وہان کوئی نہین رہا مگر ایک لوگ پڑے سوتے ہین حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے کہ اونکو بہی
ہمارے بخشون ہوئے ہین شامل کردو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رمضان کا
مہینہ تمام وکمال مکہ مین کرے اور تمام مہینہ کے روزہ رکہے اور نماز تراویح اور تہجد کی جو ہو سکے ادا

اور جو کچھہ ہو سکے کار خیر کرے تو خدا تعالی اوسکے لئے رمضان کے ایک لاکھہ مہینونکا سا ثواب عطا فرماتا ہے
ایسے وہ رمضان کہ غیر مکہ مین گذارے ہون اور اوسکی لئی ہر روز کی گنتی کے برابر بخشش ملتی ہے اور
شفاعت نصیب اوسکی ہوگی اور برابر گنے ہر دن کے رمضان سے بہشت مین درجے بڑہتے ہین اور ہر روز کے
عوض مین ثواب غلام آزاد کرنیوالونکا سا پاتا ہے اور فرمایا جو کوئی سات بار خانہ کعبہ کا طوف کرے تیز
گرمی مین سر ننگے ہوکر اور ہر دفعہ مین حجر اسود پر بوسہ دیتا ہے اور اس درمیان مین کسی کو ایذا نہی پہنچاوے
اور دنیا کی بات نہی کرے سوائے ذکر خیر کے تو بدلے ہر قدم کے جو رکھے اور اوٹھاوے ستر ہزار نیکیان پاوے
اور ستر ہزار درجے اوسکے لیئے بلند کئے جاوین اور اسکے نامہ اعمال مین ستر ہزار برائیان دور کی جاوین
اور فرمایا کہ طوف کرنیوالی کی لیئے ستر ہزار فرشتے جو وہان مقرر ہین بخشش چاہتے رہتے ہین اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کعبہ کا طوف کرنیوالا اللہ کی رحمت مین آتا ہے بیشک خدا تعالے
فخر کرتا ہے روبرو فرشتونکے انبیا اوسکے کہ طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا اور فرمایا کہ جسکا حج مقبول ہوجاوے
اوسکو اذن ہوگا چارسو آدمیونکی شفاعت کرنے کا خواہ وہ لوگ اپنے کنبہ کے ہون خواہ اور مسلمان
ہون اور روایت مین ہے کہ جسقدر لوگون کو چاہے گا خدا تعالے اوس حاجی کی سفارش سے بخشدیگا
اور فرمایا کہ جو کوئی مکہ کی چار دیواری مین مراوہ ایسا ہے کہ جیسے چوتہے آسمان پر مرا اور جو مدینہ
منورہ کی چار دیواری مراوہ ایسا ہے کہ آسمان اول پر مرا اور فرمایا کہ اوٹھاویگا اللہ تعالے مکہ کے
گورستان مین سے ستر ہزار شہید جو بیحساب جنت مین جاوینگے اور انکی چہرہ چودہوین رات کے
چاند کی مانند روشن ہونگے اور اون مین سے ہر ایک آدمی ستر ستر آدمیون کی شفاعت کریگا
صحابہ نے عرض کیا کہ وہ لوگ کون ہونگے فرمایا کہ جو کوئی خانہ کعبہ مین آتا ہے خدا کی رحمت مین
آتا ہے اور جو وہانسے نکلتا ہے بخشا ہوا نکلتا ہے اور فرمایا کہ کوئی عمل حج مقبول سے زیادہ ثواب مین نہین
ہے اور فرمایا کہ جو کوئی ایسا حج کرے کہ اوسمین بیفائدہ بات نہ کرے اور فحش نہ بکے اور حرام نہ کہاوے
وہ ایسا پاک ہوجاتا ہے گناہون سے جیسے اوسکی مان نے آج ہی اوسکو جنا اور فرمایا کہ تحقیق خدا تعالے
ہر روز اکیسو بیس رحمتین خانہ کعبہ کے لیے بہیجتا ہے اونمین سے ساٹہہ تو طوف کرنے والونکے لیئے
ہین اور چالیس وہانکی نماز پڑہنیوالونکے لئے اور بیس وہانکے بیٹہنے والونکے لئے جو خانہ کعبہ کو
دیکہتے رہتے ہین اور دیکہنا کعبہ کی طرف عبادت ہے اور جو کوئی صبر کرے مکے کی گرمی پر ایک ساعت
دن کی تو اوس سے دوزخ سو برس کی مسافت دور ہوجاتی ہے اور جو کوئی مکے مین ایک روز بیمار ہو
لکہتا ہے خدا تعالی اوسکی لیئے عمل صالح جو غیر مکہ مین کرتا تہا کہ وہ عمل صالح ساٹہہ برس کی عبادت ہے
اور فرمایا کہ حاجی لوگ راہ مین جو کچھہ خرچ کرتے ہین اوسکے عوض مین اللہ تعالے مرنے سے پہلے
ہزار چند اوسکو دیگا اور قسم ہے اوس خدا کی کہ محمد کی جان اوسکے دست قدرت مین ہے کہ ہر ایک
درہم اوسمین کا یعنی اوس ثواب مین کامل اور بہاری ہوگا بوجہ مین اس پہاڑ سے اور اشارہ
کیا اپنے جبل ابو قبیس کی طرف اور اسیطرح فضائل حرمین شریفین کے ازحد ہین حاصل کلام

یہہ کہ سکونت حرمین شریفین کی سعادت ابدی ہے اور نکلنا اوس سے شقاوت سرمدی ہے چنانچہ حضرت
خواجہ حسن بصری رح نے لکہا ایک دوست زاہد کو کہ وہ مکہ معظمہ مین صانہا اللہ تعالی الی یوم الدین
سکونت رکہتا تہا اور چاہتا تہا بسبب تنگ حالی کے کہ مکہ سے نکل جاوے فرمایا کہ رہنا مکہ معظمہ مین
سعادت ابدی ہے اور نکلنا اوس سے شقاوت سرمدی ہے اگر تجکو وہان دو پیسے حاصل ہون
تو بہتر ہے اس سے کہ دو ہزار اور جائے پاوے اور فرمایا عجب ہے تیری عقل پر کہ نیت نکلنی
کی وہان سے کی ہے تو نے بعد اسکے کہ حق تعالی نے تجکو اپنے فضل سے اہل حرم سے کیا اور
ہمسایہ اپنا بنایا تمام عالم اس آرزو مین ہین ہزارون مین سے کیسکو یہہ دولت عظیم میسر ہوتی
ہے پس شکر اس نعمت کا بجا لا اور جب تک کہ قید حیات مین ہے نہ باہر مکہ سے نہ نکلنا کہ شیطان
تجکو خراب کرنا چاہتا ہے اور اپنے پر لازم جان صبر و تقوی اور بعد آپ کو بلا شبہ مکہ بہترین اور محبوب
ترین زمین کا ہے اللہ تعالی کے نزدیک اور بزرگتر تمام روئے زمین سے ہے اور فضیلت دی ہے اوسکو
تمام شہرون پر اور ذکر کیا ہے اوسکو قرآن مجید مین بیس جگہ سے زیادہ اور اوسکے فضیلت مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی حدیثین بیان فرمائی ہین کہ حد شمار سے باہر ہین خلاصہ یہہ کہ اوس
دوست کو سمجہا کے اقامت مکہ معظمہ پر مضبوط کر دیا مناسب ہیج حاصل کلام کا یہہ ہے کہ یہہ شہر مبارک
بسبب کمال جامعیت کے نہایت عالی مرتبے کو پہنچا ہے اسیواسطے اس سورتمین اسی شہر کی
قسم پر ختم فرماکر مطلب کو ارشاد فرمایا لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝
بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیکو بہت اچہی صورت بنانے مین یعنی آدمیکو سب حیوانونمین خوبصورت بنایا ہے
ف روح ف عزیزی ف التقویم تصییر الشئ علی ما ینبغی ان یکون علیہ فی التالیف والتعدیل
کما قال وصورکم فاحسن صورکم اے صورکم احسن تصویر وکذا خلقہ متصفا بالصفات الالہیۃ من الحیاۃ
والعلم والارادۃ والقدرۃ والسمع والبصر والکلام التی ہی الصورۃ الحقیقیۃ للآلہیۃ المشار الیہا بقولہ علیہ السلام
خلق اللہ آدم علی صورتہ وعلیہ یدور معنی قولہ علیہ السلام من عرف نفسہ فقد عرف ربہ فالانسان مظہر
الجلال والجمال والکمال ف روح البیان ف قولہ لقد خلقنا الانسان الخ یعنی مقرر ہمنے
پیدا کیا انسانکو بہت اچہی صورت اور ترکیب مین اسواسطے کہ اگر ظاہر اسکا دیکہئے تو کمال حسن وجمال
کے ساتہہ موصوف ہے قد اور قامت مین اور دوسرے اندامونکے خوبی اور برابری مین گردن اوسکی
نہ بہت لنبی ہے اونٹ کی سی نہ بہت چہوٹی ہے کچہوے کی سی ناک اوسکی نہ ایسی لنبی جیسی ہاتہی
کی سونڈ نہ اور چوپایون کی طرح نہ سے معلوم اسیطرح سب اعضا مین فکر کیا چاہیے اور خوبی حسن وجمال
دریافت کیا چاہیے اسیواسطے امام شافعی رحمۃ اللہ کے زمانے مین ایک شخص نے اپنی عورت کو
کہا تہا ان لم تکن فی احسن من القمر فانت طالق یعنی اگر تو چاند سی اچہی نہو گی تو تجہکو مین نے
طلاق دی سب علما اوس وقت کے حیران ہوئے اور طلاق پڑنے کا حکم دیا جب یہہ استفتا امام
شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا فرمایا کہ طلاق واقع نہین ہوئی اسواسطے کہ اوسکی ہیئت

انسان ہے اور انسان کو حق جل و علا نے فرمایا ہے کہ مین نے اچھی صورت مین اوسکو بنایا ہے اگر چاند
کی صورت اوسسے اچھی ہوتی تو احسن تقویم اوسکی تعریف مین کیون فرماتا ہے ولنعم ما قیل ما انت یا ذا الذی یا من
یشبهها بالشمس و البدر لا بل انت احسن من الشمس خال فوق وجنتها و مضحک من نظام الدر فی فیها
من این للبدر اجفان مکحلة بالسحر والفم یجری فی جوانبها یعنی نہین ہے تعریف کرنیوالا اوسکا وہ شخص
جو تشبیہ دیتا ہے انسان کو آفتاب اور ماہتاب سے بلکہ تو ہجو کرنیوالا ہے اوسکا کہان ہے آفتاب کے تل
رخسار سے پر اور ہنسنے مین لڑے موتیون کی منہہ مین اوسکی کہان ہے چاند کی پلکین سرمہ
والیان جادو بھرے ہے اور فتنہ اور نصرت جاری ہے کنارون مین اوسکی اور ظاہر بات ہے کہ چاند مین
سوائے روشنی اور چمک کے کچھ اور نہین ہے اور یہ نسخہ جامع ہے نقاشی کے نزاکتون کا اور طرح طرح
شکلون کا چنانچہ کہا گیا ہے ؎ من ماہ ندیدہ ام کلہ دارہ من سرو ندیدہ ام قبا پوش یعنی مین نے چاند
نہین دیکھا ٹوپی پہنے ہوئے اور سرو کو نہین دیکھا مین نے قبا پہنے ہوئے اور اس سبب سے یہ بھی ہے
کہ کوئی صورت دنیا مین لائق عبادتون کثیرہ کے نہین ہے جیسے آدمیکی صورت ہے کہ قیام اور رکوع
اور سجود سب اوس سے ہو سکتا ہے اور اگر اوسکی حسن کا بیان تفصیل کے ساتھہ کیا جاوے جیسا کہ علم تشریح
مین بیان ہے تو اسکو دفتر کے دفتر چاہئین اسواسطے اس بیان سے خاموش ہونا اور زبان قلم کو
روک رکھنا بہتر ہے اور اگر اوسکی باطن کے معنی غور کرین تو چار عالم اس نسخہ جامع مین لپٹے ہین
عالم شہوت کا اور عالم غضب کا اور عالم وہم کا اور عالم خیال کا اور ان چارون عالم کو غیبے حاکم
کے حکم کا مسخر اور تابعدار کیا ہے اور اس حاکم کو شرع کے نورانی مشعل سے آنکھون کی روشنائی بخشی
کہ بھلے بری کو اس نور سے پہچان لے پھر جب حکم اوس حاکم کا ان چارون عالم پر غالب ہوتا ہے
تو آدمی بڑے مرتبے کے کمال اور جامعیت کو پہنچتا ہے اور جو چیز کہ کسی عالم متفرق مین اوسکو
حاصل ہونی ہے کی توقع نہین ہوتی ہے اس نسخہ جامعہ سے کہ انسان ہے حاصل ہوتی ہے جیسے
معجون مرکب کے خاصیت کہ کسی چیز مین اوسکی اجزاؤن سے وہ خاصیت حاصل نہین ہوتی لیکن
غلبہ اس حاکم کا محض غیبی مدد اور آسمانی توفیق سے ہوتا ہے اسیواسطے ہر کسی کو میسر نہین ہوتا
چنانچہ فرمایا ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ پھر ڈالدیا ہمنے اوسکو نیچے سے نیچے
یعنی ایسا خوبصورت بنا کر سب سے نیچے پہچا دے جعلناہ من اہل النار الذی ہو اقبح من کل قبیح و اسفل
من کل سافل لعدم جریانہ علی موجب ما خلقناہ علیہ فالمراد بالسافلین عصاۃ المؤمنین اوہ افعل التفضیل
اسجائے پر شامل ہے متعدد و متفاوت کو اور اسفل سافلین یا تو حال ہے مفعول سے اے رددناہ حال
کونہ اسفل سافلین یا صفت ہے واسطے مکان محذوف کے اے رددناہ الے مکان ہو اسفل امکنۃ السافلین
والاول اظہر پھر یہہ بسبب بعض افراد انسانکے بسبب غوطہ مارنے اونکے دریا شہوات حیوانیہ
بہیمیہ مین وفیہ اشارۃ الی ان الاعتبار انما ہو بالصورۃ الباطنۃ لا بالصورۃ الظاہرۃ ولذا قال الشیخ
سعدی ؎ رہ راست باید نہ بالائے راست ؎ کہ کافر ہم از روے صورت چو ماست ؎ اور اسفل سافلین

ثمرہ ہے عام ہے کل جنس کو جیسا کہ کہے تو فلان اکرم قایم ۱۲ معا و روح البیان عزیزی نے اسے ثم کان عاقبۃ امرہ حین لم یشکر نعمۃ تلک الخلقۃ الحسنۃ القویمۃ السویۃ ان رددناہ اسفل من خلقا ۱۲ مدل ۱۲ الا الذین امنوا وعملوا الصلحت لہم اجر غیر ممنون ۰ مگر ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین اللہ تعالی اور رسول وغیرہ پر اور نیک کام کرے پہر اون لوگونکا بدلا کم ہوگا یعنی اون ایمان لانے والون اور نیک کام کرنے والونکا بدلا ایسی نعمت دیوین گے جو ہمیشگی ہوگی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو مسلمان بندہ اچھے دین کے چلن اور طریق پر ہوتا ہے اور وہ طریقہ اس بڑہاپے یا مسافری یا بیماری کے سبب سے چہوٹ جاوے حق تعالی کاتب الحسنات کو فرماتا ہے کہ نامہ اعمال مین اس شخص کے ثواب اون طاعتون اور نیکیون کا کہ ہمیشہ کرتا تہا لکہ دو اور اوسکا ثواب اسی روکو مت بلکہ بعضے روایتون مین آیا ہے کہ مرنے کے بعد اوسکے فرشتونکو حکم کرینگے کہ اوسکے قبر کے پاس تسبیح اور تکبیر اور تحمید سے مشغول رہو اور وہ سب اس بندیکے نام لکہو یہانتک کہ قیامت کے دن تلک جب قبر سے اٹہے تو ان بے انتہا خزانونکو خرچ مین لاوے اور بعضی مفسرین نے ثم رددناہ اسفل سافلین کی آیت کو بڑہاپے کی حالت پر قیاس کیا ہے کہ اسحالت مین آدمیکی صورت بدل جاتی ہے اور جوڑ بند ڈہیلے ہوجاتے ہین اور پیٹہ جہک کر کمان سی ہوجاتی ہے اور سیدہا پن قد کا برباد ہوجاتا ہے اور سارا بدن اور سرکے بال سفید ہوکر ہبروص یعنی سفید داغ والے کی صورت بنجاتا ہے اور جہریان اوسکے چہرہ پر پڑجاتی ہین تو اوسکا چہرہ بدزیب معلوم ہوتا ہے اور دانت اکہڑ کر منہ کہنڈر کی صورت بنجاتا ہے لیکن ان معنونکو استثنا الا الذین امنوا وعملوا الصلحت کی مناسب نہین ہے مگر جبکہ استثنا کو منقطعہ کہین سوا اوسمین بڑا تکلف ہے اور جو ان آیتونسے معلوم ہوا کہ حقیقت دین کی غالب کرنا عقل کا ہے تمام قوتون پر جیسے شہوت اور غصہ اور وہم اور خیال اور عقلکو نور سے شرع کے روشن کرنا پس دین کی تکذیب کرنیکے کوئے وجہ باقی نرہی اسواسطے کہ انسان کے معنوی خوبصورتی عین دین ہے اور وہ حسن ہرکسی کو مطلوب و مرغوب ہے ۱۲ عزیزی وغیرہ

وفی التفسیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا مرض او سافر کتب لہ مثل ما کان یعمل صحیحا مقیما وفی تفسیر ابی اللیث روی عن النبی علیہ السلام انہ قال ان المومن اذا مات صعد الملکان الی السماء فیقولان ان عبدک فلانا قد مات فائذن لنا حتی نعبدک علی السماء فیقول اللہ ان سموالی مملوۃ بملائکتی ولکن اذہبا الی قبرہ واکتبا حسناتہ الی یوم القیامۃ ۱۲ روح البیان ۱۲

فما یکذبک بعد بالدین ۰ الیس اللہ باحکم الحاکمین ۰ پہر کس چیز کو جہوٹہ جانتا ہے تو اے منکر قیامت کے کیا نہین ہے خدا تعالے خوب حکم کرنے والا سب حکم کرنے والونسے ۱۲ توجمہ فما یکذبک الخ پہر کون سی چیز تیری جہٹلانے کا باعث ہوئی ہے اپنے تا باوجود ظاہر ہونے ایسی ایسی دین کے مقدمات کی جو اوپر بیان ہوچکے کیا نہین ہے اللہ سب حاکمونکا

حاکم اور جو دوسرے حاکم اپنی رعیت کے واسطے یہہ بات نہین چاہتے ہین کہ ایک فرقہ سے دوسرے فرقہ مین جاملین یا اعلی مرتبہ سے ادنی کی طرف جہکین تو حقتعالی کیونکر ایسی حرکت پسند کریگا کہ حکمت کے خلاف ہے اور اگر نظر اوسکی حکمت اور عدالت پر کرین تو معلوم کرلین کہ بدلا نیکی کا بدکا پہنچانا اور فرق حرکت بدکار اور نیکوکار مین کرنا حکمت اور عدالت کے واسطے واجب ہے اب جاننا چاہیے کہ جزا کا ہونا باعتبار قدرت کی ممکن ہے اور حکمت اور عدالت کی راہ سے واجب ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی سورہ والتین کو پڑہے اور اس آیت پر پہنچے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ تو چاہیے کہ کہے بلیٰ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ یعنی سچ ہے تو سب حاکمونکا حاکم ہے اور مین بہی اس بات پر گواہ ہون اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز مین اس سورہ کو اکثر پڑہا ہے اور حضرت امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ بہی اکثر اس سورہ کو کعبے کے سامنے فرض نماز مین پڑہتے تہے والمعنی الیس اللہ باقضی القاضین یحکم بینک وبین من یکذبک بالحق والعدل وکان علیہ السلام اذا قرأہا یقول بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی خاتم الصلات کما فی عین المعانی ویامر بذلک ایضا قال من قرأ الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاہدین ومن قرأ ہذہ السورۃ اعطاہ اللہ خصلتین العافیۃ والیقین مادام فی الدنیا ویعطی من الاجر بعدد من قرأہا ۃ روح البیان وبیضاوی ۃ واللہ اعلم بالصواب

سورۃ اقرا

یہہ سورت مکی ہے اسمین انیس ۱۹ آیتین اور بہتر کلمے اور ایکسو اسی حرف ہین اور اس سورہکو سورۂ علق بہی کہتے ہین کیونکہ اس سورہمین مذکور ہے کہ آدمیکو علقے سے یعنی جمے ہوئے لہو سے بنایا ہے اور یہہ مذکور دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ اللہ تعالی اپنی رحمت سے ذلیل کو عزیز کر دیتا ہے جیسے اس لہو کی پہٹکی کو کہ نہایت ذلت کے درجے مین تہی ان نکی صورت بناکر اور اوسمین روح پہونک کر کیا کچہہ عزت بخشی اسیطرح سے آدمیکو باوجود کمال ذلت اور محتاجگی کے اتارنی سے قرآن کی اور سکہانے سے وحی کے علمون کی عزت دیتا ہے اور جو شبہہ کہ اس مقدمہ میں کافرونکے دلمین کہٹکتا تہا سو انسان کے خلقت کے ابتدا کو دیکہنے سے کہ ایک لہو کی پہٹکی سے بنا ہے دفع ہو جاتی اور اس سورہکو اکثر مفسرون نے اول ما نزل من القرآن کہا ہے یعنی اول جو قرآن سے نازل ہوا ہے سو یہہ آیتین ہین اور وہ جو حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اول ما نزل من القرآن فاتحۃ الکتاب یعنی اول جو قرآن سے نازل ہوا ہے سو سورۂ فاتحہ ہے اور حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اول ما نزل سورۂ مدثر ہے سو یہہ بات ظاہر مین تو ایک دوسرے مخالف معلوم ہوتے ہے لیکن مطابقت اور توفیق ان تینون قولون کی اسطور سے ہے کہ اول حقیقی یعنی سبکے پہلے نازل ہونے مین پہلے پانچ آیتین اس سورہکی ہین بعد اسکی نماز کی تعلیم کیواسطے سورہ فاتحہ نازل ہوئی ہے پہر بعد بند ہونے وحی کے اول جو نازل ہوئی ہے سورۂ مدثر ہے پہر بعد اوسکے قرآن کا نازل ہونا پے درپے شروع ہو گیا پس جس شخص نے کہ سورۂ مدثر کو

اول ما نزل کہا ہے تو گویا اُسنے متصل پے در پے نازل ہونا مراد لیا ہے اور نازل ہونیکو اس سورہ کے
باقی قرآن کے نازل ہونیکے تمہید ٹہرایا ہے اور سورہ فاتحہ کے نازل ہونیکو مناجات کی تعلیم کیواسطے
قرار دیا ہے اور پہنچانا دین کے حکموں کا سورہ مدثر کے نازل ہونے سے شروع کہا ہے اور جسنے کہ سورہ
فاتحہ کو اول ما نزل کہا ہے سو اسکی وجہ ہے کہ اول جو چیز کہ اوسکی سبب سے قرب نزدیکی حاصل ہو
اوسکا پڑہنا عبادت ہوا وہ یہی سورہ فاتحہ ہے اور سورہ اقرأ فقط پڑہنے کا طریقہ سکہانیکو اور عادت
ڈالنے کو نازل ہوئی تہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ
خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ
الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ پڑہ ساتہہ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے لہو
سے پڑہ اور پروردگار تیرا بہت کرم کرنیوالا ہے جسنے سکہایا ساتہہ قلم کے سکہایا آدمی کو جو کچہ نہیں جانتا تہا

تفسیر اور اس سورہ اقرأ کی نازل ہونے کی کیفیت یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو
چیز کہ علامتوں سے وحی کے اول نمودار ہوئی سچے خواب تہے کہ جو کچہہ آپ اُنکو خواب مین دیکہتے تہے
اوسیطرح اونکو ظہور مین آتا تہا بعد اوسکی محبت خلوت اور گوشہ نشینی کی آپکی خاطر مبارک پر
غالب ہوئی اور کوہ حرا مین کہ مکہ معظمہ کے قریب ہے تشریف فرما ہو کر ایک مکان اپنی خلوت کیواسطے
مقرر فرمایا کہانا پانی روز کا ہمراہ لیجا کر اوس غار مین بیٹہا کرتے تہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا
اور تسبیح اور تہلیل مین مشغول رہتے تہے جب کہانا دانا تمام ہو جاتا تہا تو دولت خانہ کو تشریف فرما
ہوتے تہے اور ایک دو روز رہکر اہل و عیال کا حق ادا کرکے پہر کہانا پانی ساتہہ لیکر اوس غار مین جا بیٹہتے
اور آپکے رہنے کی مدت اوس غار مین اکثر ایک مہینہ سے کم ہوتی تہی اور کبہی اتفاقاً ایک مہینہ
بہی اوس غار مین رہے ہین ایک روز اوسی خلوت کے دنوں مین اوس غار سے نکل کے ہاتہہ
پانون دہونے کے واسطے پانی کے کنارے کہڑے تہے یکایک حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوپر سے
آواز دی کہ اے محمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کو دیکہنے لگے لیکن کچہہ نظر نہ آیا پہر دوسرے
اور تیسرے بار بہی اسی قسم سے آواز آئی آپ حیران ہو کر ادہر اودہر دیکہنے لگے کہ اچانک ایک شخص
نورانی چہرہ مانند آفتاب ایک نور کا تاج سر پر دہرے سبز پوشاک پہنے آدمی کی صورت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آنحضرت سے کہنے لگا کہ پڑہ اور بعضی روایتوں مین آیا ہے کہ
اوس بزرگ کے ہاتہہ مین ایک سبز ریشمی کپڑا لکہا ہوا تہا اوس ٹکڑے کو آنحضرت کو دکہایا اور کہا
کہ پڑہ آنحضرت نے فرمایا کہ مین حرف کی صورت نہین پہچانتا اور پڑہا ہوا نہین ہون اوس بزرگ
نے پہر کہا پڑہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گلے لگا کر ایسے زور سے دبایا کہ آنحضرت کو نہایت
تکلیف ہوئی اور بدن مبارک تمام پسینہ پسینہ ہو گیا اسیطرح سے تین مرتبہ کیا اور چوتہی مرتبہ کہا
اقرأ باسم ربک الذی خلق الخ یہہ پانچون آیتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد ہو گئین اور بعضی
روایتون مین آیا ہے کہ اوسی بزرگ نے بعد سکہانے ان آیتون کے اپنا پانون زمین پر مارا

ف اقرأ باسم ربک الخ محل باسم ربک النصب علے الحال اے اقرأ مفتتحا باسم ربک کانہ قیل قل بسم اللہ ثم اقرأ الذی خلق لم یذکر لخلق مفعول لان المعنے الذی حصل منہ الخلق واستاثر بہ لا خالق سواہ او تقدیرہ خلق کل شئ فیتناول کل مخلوق لانہ مطلق فلیس بعض المخلوقات بتقدیرہ اولی من بعض ۱۲ مدارک

وہان سے ایک چشمہ پانیکا پیدا ہوا پہر آنحضرتؐ کو طریقہ غسل اور وضو اور استنجا کرنیکا سکہایا اور دو رکعت نماز پڑہائی اور سورہ فاتحہ بہی سکہائی کہ نماز مین پڑہا کرین بعد اس معاملہ کے آنحضرتؐ اس صدمہ کے خوف سے کانپتے ہوئے دولت خانہ مین تشریف لائی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجکو بالاپوش اوڑہا دو کہ یہہ تہرتہری میری موقوف ہو جاوے پہر جب تہوڑی دیر کے بعد وہ لرزہ موقوف ہوا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچہا کہ کیا حال تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام احوال بیان فرمایا کہ مین اپنی جان سے ڈرتا ہون کہ اس صدمہ مین ہلاک نہ ہو جاؤن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ ہرگز خوف نہ کرے کیونکہ حقتعالی نے آپکی ذات پاک مین اپنی رحمت کی صفتین بہت ظاہر فرمائی ہین چنانچہ ضعیفون پر رحم کرتے ہو اور اپنے ناتے والون سے سلوک اور محبت کرتے ہو اور مہمانون کے ضیافت کرتے ہو اور محتاجون کے کامون مین مددگاری پہر جو شخص کہ اسقدر خلق اللہ پر رحم کرتا ہے وہ رحمت آلہی کا سزاوار ہے نہ غضب اور غضب ہونی کی لایق بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس کہ اونکے چچا زاد بہائی تہے اور دین عیسوی رکہتے تہے اور عبرانی کتابونسی اور توریت اور انجیل سے خوب واقف تہے بلکہ عربی زبان مین اونکا ترجمہ بہی کرتے رہتے لیگئین اور کہا کہ بہائی ذرا سنو تو مین تمہاری بہتیجے کا احوال بیان کرتی ہون القصہ جب ورقہ نے یہہ تمام ماجرا سنا تو کہا کہ یہہ شخص ناموس اکبر تہا اور اہل کتاب کی اصطلاح مین ناموس اکبر جبرئیل علیہ السلام کو کہتے ہین اور کہا یہہ وہی ناموس ہے کہ جو اللہ تعالی کی طرف سے پیغمبرون پر وحی لاتا ہے اور موسی علیہ السلام پر بہی نازل ہوتا تہا اب خوش ہو اور کچہہ خوف نہ کرو لیکن تمہاری قوم اس نعمت کی قدر نہ جانینگے اور تمکو تکلیف پہنچاوینگی یہانتک کہ تمکو اس شہر سے نکال دینگے سو کیا خوب بات ہو کہ مین اوسوقت تک زندہ رہون اور تمہاری تائید اور مدد کرون اور دونون جہان کی سعادت اس وسیلہ سے حاصل کرون مگر اس مقدمہ سے چند روز کے بعد ورقہ نے اس جہان فانی سے رحلت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خواب مین سفید کپڑے پہنے پہرتے دیکہا تو تعبیر فرمائی کہ یہہ شخص بہشتی تہا ٭ **عزیزی** ٭ **قولہ** اقرأ ہے ایوحی الیک یا محمد قال الامام القسطلانی رحمۃ اللہ واتت علیہ اربعون فاشرقت شمس النبوۃ فی رمضان ٭ لما بلغ علیہ السلام راس الاربعین ودخلت لیلۃ سبع عشرۃ من شہر رمضان جاءہ الملک وہو فی الغار کما قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا ان آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام پیر کی صبح کو پس کہا اقرأ فرمایا ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الی صفحتیہ وعصرنی ثم ارسلنی فعلہ ثلاث مرات ثم قال اقرأ الخ حتی اذا کان فی جانب من الجبل سمع صوتا یقول یا محمد انت رسول اللہ انا جبرئیل ورجع الی خدیجۃ یرجف فوادہ فحدثہا بما جری فقالت لہ ابشر یا ابن عمی واثبت فوالذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکون نبی ہذہ الامۃ ثم انطلقت الی ورقۃ فاخبرتہ بذلک فقال فیہ شعرا فان یک حقا یا خدیجۃ فاعلمی ٭ حدیثک ایانا فاحمد مرسل ٭ وجبریل یاتیہ ومیکال معہما ٭ من اللہ وحی یشرح الصدر منزل ٭ یفوز بہ من فاز عز الدینہ ٭ ویشقی بہ الغاوی الشقی المضلل ٭ فریقان منہم فرقۃ فی جنانہ ٭ واخری باغلال الجحیم تغلل ٭ **قولہ** اقرأ کہا

قاضی بیضاوی نے کہ تحقیق مفعول اقرأ کا مقدر ہے اسے اقرأ القرآن اور کہا گیا ہے کہ مفعول
اقرأ کا باسم ربک کا ہے اور بے زیادہ ہے الذی خلق وصف الرب ہے قولہ من علق جمع علقۃ کتمر وتمرۃ
وہی الدم الجامد و قولہ وربک الاکرم کلام مستانف ہے روح ف اب فکر کیا چاہیے کہ آدمی کی
پیدایش کیجے ہوئے لہو سے توالد کی صورت میں ظاہر ہے کہ جب نطفہ ماکے پیٹ میں پڑتا ہے
تو قوت جاذبہ کے زور سے جو اسکو عنایت ہوئی ہے بہت سا لہو ماکے بدن سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے
اور جمانیوالی قوت اسے جانکی مانند اس لہو کو جما دیتا ہے یہانتک کہ رفتہ رفتہ صورت ہڈیوں اور
گوشت اور پوست کے حاصل کرتا ہے لیکن حضرت آدم علیہ السلام کی مانند پیدا ہونیکی بعد بھی لہو سے
پیدا ہونا علق سے ان معنوں میں ہے کہ انسان کے اعضا غذا میں بدلہ اور تجزیہ ہوتا ہے جو اسمیں سے
تحلیل اور فنا ہوتے رہتے ہیں اور غذا بعد کہ ہوئی ہضم کے مرتبوں کی جما ہوا لہو بننے اعضاؤں کی
صورت ہو جاتی ہے بلکہ توالد کیطرح تین ہی بعد جدا ہونے بچے کی ماکی پیٹ سے بھی طور خلقت
انسانوں کی واقع ہوتی ہے اور اسیواسطے انسانکی پیدایش کے سب اصلوں میں سے علق کو مذکور فرمایا ہے
کہ یہ مادہ ہر وقتیں اسی صورت سے درکار ہے برخلاف مٹی اور نطفہ اور سوا اون دونوں کی شروع پیدایش
میں درکار ہوتے ہیں اور بقا میں درکار نہیں اب فکر کیا چاہیے کہ ایک اکیلی چیز کو کہ وہ جما ہوا
لہو ہے وہی روح کی صورت بننے سمجھنیوالی اور حرکت دینیوالی قوتوں کا حاصل ہوتا ہے اور وہی
اعضا کی صورت پکڑ کے ہڈی اور مغز اور گوشت و پوست بھی بن جاتا ہے اور روح لطیف مجرد کو اوسکے
ساتھ کہ ایسی ناپاک چیز سے پیدا ہوتی ہیں کیسا کچھ لگاؤ تعلق اور اتحاد حاصل ہوتا ہے پس اللہ ہے
نازل ہونا ذات اور صفات کے معنوں کا خیال میں اور بولنے کے لائق میں پوچھا چاہیے اور یہ بھی سمجھ لینا
چاہیے اقرأ کا لفظ کہ شروع کلام میں واقع ہوا ہے کہ اکثر عوام کو شبہ میں ڈالتا ہے اور وہ خیال
کرتے ہیں کہ چاہیے تھا کہ یہ لفظ قرآن میں داخل ہوتا کیونکہ یہ لفظ قرآن شریف کے پڑھنے کے واسطے فرمایا ہے
اوسکو قرآن میں کس واسطے لکھنا چاہیے بلکہ قل کے لفظ میں بھی کہ سرے پر پانچ سورتوں کی واقع ہے قل
اوحی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس میں یہی
شبہ وارد کرتے ہیں اسیواسطے بعضے صحابہ نے قل کے لفظ کو معوذتین میں موقوف کر دیا تھا لیکن اس
شبہ کو اسطور سے دفع کیا چاہیے کہ اقرأ کا لفظ اور اسیطرح قل کا لفظ پیغمبر علیہ السلام کیطرف خطاب ہے
دوسرے امر اور نہی کیطرح پر تو اوسکا قرآن میں داخل ہونا ضرور ہوا جسطرح جیسے خط کے ابتدا میں لکھتے ہیں
بلدیت یا فرمانکی ابتدا میں لکھتے ہیں بدانند اور بشنانند اسیطرح ان لفظوں کو بھی سمجھنا چاہیے اور اگر کسی
شخص کو سب قرآن سنانا دوسرے کو تبلیغ کے طور پر یا خط کا مضمون سمجھانا دوسرے کو منظور ہو تو
ان لفظوں کا بولنا بھی اوسپر ضرور ہو جاویگا اب آئے ہم اسبات کی طرف کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو
امی محض تھے انکو کہنا کہ پڑھ اس قسم سے ہے جیسے اندھے کو دیکھنے کو اور لنجے کو دوڑنے کو کہیں
کہ تکلیف مالا یطاق ہے یعنی ایسی چیز کی تکلیف دینا ہے کہ ہو نہ سکے اور تکلیف مالا یطاق ممنوع ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا جواب اس خدشیکا یہہ ہے کہ یہہ حکم
تکلیفی نہین ہے بلکہ تلقینی ہے جیسے بچے کو جو اول مکتب مین لیجاتے ہین تو اوستاد کہتا ہے کہ پڑہ اگرچہ
وہ بچہ اسوقت پڑہنا نہین جانتا لیکن اوستاد کا مطلب یہہ ہی کہ جیسے مین پڑہتا ہون تو بہی اوسیطرح
میرے پڑہنے کو سن کر پڑہ اور یاد کرلے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب اس بات کا تہا کہ مین تو
امی محض ہون مجہسے کسطرح پڑہا جاویگا تو تاکید کے واسطے پہر دوسری بار فرماتے ہین اقرأ پڑہ اور
بعضے مفسرین نے لکہا ہے کہ اول بار جو اقرأ فرمایا اسسے مراد یہہ ہے کہ قرأت قرآن کی اپنے نفس کے ثواب
کیواسطے کر اور دوسری بار جو اقرأ فرمایا اوسسے مراد یہ ہے کہ قرآنکو اور لوگونپر پہنچا اور جسطرح سے امت کو پڑہنا
اپنے نفس کیواسطے ضرور ہے اوسیطرح نبی کی امت پر پہنچانیکیواسطے بہی ضرور ہے کیونکہ اگر وہ نہ پہنچا دیتے
تو امت کو پڑہنا قرآنکا کسطرح سے میسر ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلا اقرأ نماز مین ہے اور دوسرا
اقرأ خارج نماز کے اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلا سیکہنیکیواسطے ہے اور دوسرا سکہانیکیواسطے اور بعضون نے
کہا ہے کہ پہلے سے مراد یہ ہے کہ قاری ہو بغیر اسکے کہ کسی چیز کو قرأت کیواسطے معین کرین اور
دوسرا متعلق ہے باسم ربک سے جو پہلے گذرچکا ہے یعنی اپنے پروردگار کے نام کو پڑہ اب آیت کے
مانع کے دفع کرنیکیواسطے جو بار بار خاطر مبارک مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرتا تہا اور خیال فرماتے
تہے کہ امی کو علم حاصل کرنیکا طریقہ خصوصًا وہ علم جو متعلق صفات الٰہی سے اور کلام قدیم سے اور
اوسکے ہر روز کے احکام سے ہو کیونکر حاصل ہوسکیگا اسواسطے ایک اور مقدمیکو ارشاد فرماتے ہین
کہ اس مقدمہ سے طریقہ علم غیبی کے حاصل ہونیکا لوگونپر واضح ہوتا ہے وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ
اور پروردگار تیرا بڑا اکریم ہے کہ امی کو دانا کر دینا اور جاہل کو عالم بنا دینا اوسکی نزدیک بہت آسان
کام ہے کیونکہ امی کو اگر مانع ہے تو یہی بات ہے کہ علم حاصل کرنیکی اسباب نہین رکہتا ہے اور اس
قسم کی مانع سب آدمیونکیواسطے بہ نسبت بعضے علمونکی موجود ہین پہر باوجود ان موانع کے حق تعالےٰ
اون علمونکو بعضے مخلوقات کے واسطے سے انکو پہنچا دیتا ہے چنانچہ فرمایا ہے اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ
وہ ایسا پروردگار ہے کہ تعلیم کیا آدمیونکو قلم کے واسطے سے وہ چیز جو حواس اور عقل اور خبر سے دریافت
نہین کرسکتے ہین بسبب دور ہونے زمانے کے یا بسبب بعد مکان کے اور آدمیون کو موافق اونکے
استعداد کے کارخانے پر الوہیت کے اطلاع دینا منظور تہا تو اونکو لکہنے کے صنعت قلم کے واسطے سے سکہایا
کہ اپنی قلم سے ضبط اوسکا کرین اور معلومات پر بغیر مدد قلم کے ممکن نہ تہا چنانچہ قتادہ نے لکہا ہے لولا
القلم لما قام الدین ولا صلح العیش یعنی اگر قلم نہوتا تو دین قائم نہ رہتا اور نہ زندگانی درست ہوتی
ولذلک قیل العلم صید والکتابۃ قیدہ قال کعب الاحبار اول من وضع الکتاب العربی والسریانی والکتب
کلہا آدم علیہ السلام قبل موتہ بثلاثمائۃ سنۃ کتبہا فی الطین ثم طبخہ فاستخرج ادریس ما کتب آدم اور اول
کاتب خط رمل کے ادریس علیہ السلام ہین اور اول کاتب فارسی کا طہمورث بادشاہ فارس کا ہے
اور اول لکہنے والا کاغذ پر یوسف علیہ السلام ہین کہا سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اول ما خلق اللہ القلم قال لہ

الکتب ما ہو کائن الی یوم القیامۃ واول ماکتب القلم انا التواب اتوب علی من تاب **روح** ۵ اب توجہ کی قسمونکا
بیان جو اہل طریقت نے حسب قصے آنحضرت صلعم اور جبریل علیہ السلام کے نکالا ہے سمجھنا چاہیے کہ وہ
چار طرح پر ہے اوّل تو تاثیر انعکاسی ہے وہ ایسی ہے جیسے کوئی شخص خوب عطر لگا کر مجلس مین آوے
اور اوس عطر کی خوشبو سب ہمنشینونکے دماغ کو معطر کر دی پس یہہ قسم سب قسمونمین توجہ کی ضعیف
کیونکہ اسکا اثر جبھی تک ہے جبتک اوسکی صحبت ہے بعد اوسکے باقی نہین رہتا دوسری تاثیر القائی
ہے وہ اس قسم کی ہے جیسے کوئی شخص بتی اور تیل چراغ مین ڈال کر لایا اور دوسرے شخص کے پاس
آگ تہی اوسنے اوسکو روشن کر دیا پس چراغ تیار ہوگیا اس قسم کی تاثیر البتہ کچھہ قوت رکھتی ہے کہ
سیکھنے سکھانے کی صحبت کے بعد بہی اوسکا اثر باقی رہتا ہے لیکن جب کوئی صدمہ پہنچا جیسے آندہی
یا مینہہ یا کوئی اور آفت تو اوسکا اثر جاتا رہتا ہے اسواسطے کہ یہہ تاثیر نفس اور لطیفونکو درست نہین کر سکتی
ہے جیسے ناکارے تیل اور بتی اور چراغ کو فقط شعلہ سنوار نہین سکتا تیسرے قسم تاثیر اصلاحی ہے وہ
اس طور کی ہے جیسے پانیکو دریا سے یا کوئی سے لاکر خزانے مین جمع کرین اور خزانے کی راہ سے
حوض کے فوارے کو کوڑے کرکٹ سے صاف کر دین پہر خوب زور سے اوسمین پانی چہوڑ دین
کہ فوارہ خوب جوش اور خروش سے چہوٹنے لگے اس قسم کی تاثیر اون اگلے تاثیرون سے بہت قوی
ہے کہ نفس کے اصلاح اور ستہرائی لطیفونکے بہی اوسمین ہوتی ہے لیکن خزانے کے استعداد اور راہ کی
مسافت کے موافق فیضان ہوتا ہے نہ کوئی اور دریا کے برابر اور ان سب باتونکے ساتہہ بہی اگر
خزانے مین کچھہ آفت یا فطور واقع ہو جاوے تو البتہ نقصان پڑجاتا ہے چوتہی تاثیر اتحادی ہے
کہ شیخ اپنی روح باکمال کو طالب کی روح کے ساتہہ خوب زور سے ملا دے کہ شیخ کی روح کا کمال
طالب کی روح مین اثر کر جاوے اور یہہ مرتبہ سب قسم کی تاثیرون سے زیادہ تر قوت رکہتا ہے کیونکہ
صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک ہو جانے سے دونون روحونکے جو کچھہ کہ شیخ کی روح مین ہے
طالب کی روح مین سما جاتا ہے اور بار بار حاجت فائدہ لینی کی نہین رہتی ہے چنانچہ شاہ عبد العزیز
قدس سرہ نے خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا حال نقل کیا ہے کہ ایک روز آپکے مکان پر کئی مہمان
آگئے اور اوس روز آپکی یہان کچھہ کہانے کی قسم سے موجود نہتا آپ کو کمال تردد تہا اتفاقا ایک
نان بائی کی دوکان آپکے متصل تہی اس باتکی خبر پاکے ایک خوان بہرا ہوا روٹیونکا خوب
مکلف مرغن نہاری کے ساتہہ لاکر حاضر کیا آپ اوسکو دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مانگ
کیا مانگتا ہے اوسنے عرض کیا کہ مجھکو اپنا سا کر دیجیے فرمایا کہ تو اس حالتکا تحمل نکر سکیگا کچھہ اور مانگ
وہ اوسی بات کا سوال کیے جاتا تہا اور خواجہ صاحب انکار کرتے تہے جب وہ بہت سے عاجزی کرنے
لگا ناچار ہو کر اوسکو اپنی ساتہہ حجرہ مین لیگئے اور تاثیر اتحادی اوسپر ڈالی جب حجرے سے باہر نکلے
تو خواجہ صاحب اور اوس نان بائیکے صورتمین کچھہ فرق باقی نرہاتہا لوگونکو پہچاننا مشکل پڑا تہا
لیکن اسقدر تہا کہ خواجہ صاحب ہوشیار تہے اور نان بائی بیہوش القصہ اس نان بائی نے تین

روز کے بعد اوسی بیہوشی مین رحلت کی رحمۃ اللہ علیہ اَے ایمانی بہائیون اس زمانہ پر فساد مین مرشد کامل کہان کہ جنکی صحبت سے خدا یاد آتا ہو اور محبت دنیا کی کم ہوتی ہو ایسی بزرگ لوگ دار کفر سے دار السلام مین چل بسے یا کریم و یا مغیث لطفیل اپنے اولیا کے اس ناچیز کو بہی اپنے جوار میں بند کر لے آمین ثم آمین اب تو بسبب ظلمت کفر کے امتیاز فقر رحمانی اور فقر شیطانی کا جاتا رہا کوئی راگ اور حال اور وجد کو اور کوئی لنگوٹا مار کر پہاڑ پر بیٹہنے کو اور کوئی صرف لطائف ستہ چلنے کو درویشی جانتا ہے ہر ایک نے اپنے زعم مین ایک وضع کا نام درویشی رکھلیا ہے خدا آنکہہ دیوے تا سمجہلے کہ جسمین آلودگی شرک و بدعت اور فسق کے پاوین اوسی سے بچین اور اونہین شیطانی مکر جانین یہہ لوگ رہزن دین و ایمان ہین اصل تحصیل طریقت بمقامات شریعت پر ہے یعنی پہلے عقید ایمانیہ مطابق اہل سنت و جماعت کے جو موافق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے درست کرے بعد اوسکے اپنے اعمال کو مطابق شریعت کے جسکا بیان کتب فقہ مین مفصل ہے ٹہیک کرے اور اوسمین لحاظ اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے نماز روزہ حج و زکوۃ اور بیع و شرا اور ہبہ اور اجارہ اور خالی کرنا قلب کو بغض و حسد و کبر وغیرہ تمامی عبادات اور معاملات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ہو وین قرآن و حدیث کو اپنا پیشوا کر لیوے ہر روز ایک وقت معین پر تلاوت کلام اللہ شریف کی لازم کرے اور باوضو ٹہہر ٹہر کر پڑہے اور اوسمین دہیان کرے کہ خداوند جہان کے روبرو پڑہ رہا ہون اور تنہائی مین پڑہے خصوص تہجد مین کہ موجب برکات ہے اور عین پڑہنے مین اوس محبوب حقیقی سے جدا ہونیکا تاسف خیال کرے اور روئے اور اوس کلام پاک کو اوسکا کلام سمجہکر بکمال محبت اور ذوق سے پڑہے اور نماز تہجد کو مکان خالی مین ہر روز ادا کرے اور بعد از تہجد اپنے گناہونکو یاد کر کر نہایت حسرت سے روئے اور اوس رونے مین دہیان کرے کہ رحمت الٰہی کے طرف متوجہ ہے اور مین قابل اوسکے نہین اور اس رونے کی کیفیت حاصل کرنے مین اس رباعی کو بہت تاثیر ہے **رباعی** الٰہی عبدک العاصی آتاک + مقرا بالذنوب وقد دعاک + فان تغفر فانت لذاک اہل + وان تطرد فمن یرحم سواک **ترجمہ** تیرا بندہ گنہگار آیا گناہونکا مقر اور تجہکو پکارا پہر اگر تو بخشے تو اوسکے سزاوار ہے اور اگر ہانکے تیرے سوا کون رحم کرے اور خلق مین تابد واقف ہر دم دہیان کرتا ہے یعنی آدمی بنا و چہلتے پانی سے اور بعد عشا کے تہوڑی دیر کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر لازم کر لیوے لسطور پر کہ نماز کے جلسہ سے بیٹہے اور لا کو ناف سے کہینچے دہنے مونڈہے تک اور اللہ کو مقابل سینے کے لاوے اور وہان سے الا اللہ کا ضرب لگا وے بائین جانب قلب کے بائین پستانکی نیچے اور اوس ذکر کے وقت دہیان کرے کہ لا موجود الا اللہ ولا عزیز الا اللہ یعنی کوئی موجود نہین خدا کے سوا اور کسیکو عزت نہین خدا کے سوا جب ان امور کو بلا تکلف کرنے لگے اور ایسا سہل ہو جاوے کہ ہر وقت نظر کے سامنے رہے بعد ذکر فکر کے آنکہہ بند کر کے کہ گویا میرے کو لا لکا اور سوا لخ نے تمام جسم کو خالی کر دیا جب فکر کامل ہوتا ہے اور ساتہہ ان سب کا موتکی تصور کرے اپنی ذلت کا

اور ہر مخلوق کو بہ تعظیم و توقیر پیش آوے یہانتک کہ کسی کی کو اپنے سے افضل جانے اور حظوظ نفس سے
کنارہ کرے دنیا کی لذتوں مین نہ پڑے اور جب لذیذ کہانا اچہا کپڑا میسر آوے تب تکالیف رسول مقبول
صلعم اور آپکی اہلبیت کے یاد کرکر وہی جب اس عنوان پر اپنے نفس کو قابو کریگا تب عنایت الہی متوجہ ہوگی
اور نسبت کسر نفس کے حاصل ہوگی اور غیب سے ثمرات مترتب ہونگے اور بیہودہ ثمرہ اجابت دعا
اوسے حاصل ہوگا اور طالب حق کو دو چیز لازم ہے ایک اطاعت خالق دوسری خیر خواہی مخلوق کی یہی
دو اصل ہین سب خوبیونکی اور فقیر کو غنا باطنی پر ضرور ہے اسلیے ذکر یا مغنی کو گیارہ سو بار اور سورہ
مزمل چالیس بار بطہارت پڑہا کرے اسمین غنا ظاہری اور باطنی دونونکا فائدہ ہے اور ذکر خفی کو
ہمیشہ کرتا رہے اور طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ اپنے دونون آنکہوں اور دونون لبونکو بند کرے اور دل
کے زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم یعنی اللہ سمیع کو دل سے کہے ناف سے سینے تک اپنے
تصور مین چڑہا وے پہر اللہ بصیر کہکر سینے سے دماغ تک پہنچا وے پہر وہانسے اللہ علیم کہکر عرش تک
پہنچے پہر الفاظ مذکورہ کو کرتا ہوا درجہ بدرجہ اوترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹہرے
اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینے تک ٹہرے پہر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹہر جاوے اسیطرح
ہر بار کرتا ہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار تہانتک پہنچے اور چوتہے بار عرش تک اور
منجملہ ذکر خفی کے یہہ ہے کہ ذاکر بیدار ہوشیار ہوجاوے اپنے دمونپر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون
اپنے ارادہ کے تو اوسکی باہر ہونیکے ساتہہ ہے دل کی زبان سے کہے لا الہ پہر جب سانس اندر کو جاوے
خود بخود تو اندر جانیکی ساتہہ ہے لا الہ کہے طریقت کے بزرگون نے لکہا ہے کہ اس ذکر کا نام
پاس انفاس ہے اور اسکا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہوجاتیمین چنانچہ کسی عارف نے
فرمایا ہے **شعر** گر تو پاس داری پاس انفاس ۞ بسلطانی رسانذت ازین پاس ۞ **ایضاً** تا بجاروب
لا نروبی راہ ۞ نرسی در مقام الا اللہ ۞ اور مراقبہ اس آیت مبارکہ کا کیا کرے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا
فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست نابود ہونیوالا ہے اور
باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اس کے مراقبہ کا طریقہ یہہ ہے کہ
اپنکو تصور کرے کہ مر گیا اور ایسی راکہہ ہوگیا جسکو ہوائین اوڑاتی ہین اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا
اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دہیان کرے اس تصور پر دیر تک
قایم رہنے تو یہہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا باقی اقسام مراقبہ آیات قرآنیہ کے کتب سلوک مین دیکہنے چاہئین واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والمآب **كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى** ہرگز نہ یون تحقیق
آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس سے کہ دیکہا اپنے تئین غنی ہوا کلا کا حرف لغت عرب مین زجر اور توبیخ
یعنی خفگی اور جہڑکی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے تو اس کلام کے بعد ایسا ایک کلام چاہیئے کہ اوسکی طرف
زجر اور توبیخ متوجہ ہو اور اس مقام پر ایسا کلام کہ رد اور باطل کرنے کے قابل ظاہر مین ذکر نہین
کیا گیا اسیواسطے بعضے علمائے کہا ہے کہ کلا اس جاے پر حقا کی معنون مین ہے کیونکہ زجر کی صورت نہ

مین بہی اوسکے خلاف کا اثبات تاکید اور تقریر کے ساتہہ اسی کلمہ سے کیا جاتا ہے پس مفہوم اس کلمے کا
مرکب ہے طلب کرنے ماسبق کے ا، ر تحقیق کرنے سے مالحق کی اور اگر تجرید کے سبب سے محض تحقیق کے
لئے استعمال کرین تو بہی روا ہے لیکن حق یہہ ہے کہ قبل اوسکے ایک کلام ہے پوشیدہ کہ ہر شخص کا ذہن
اوسکی طرف نہین جاتا ہے او منظور کلا سے طلب کرنا اور رد کرنا اوس کلام پوشیدہ کا ہے اور توضیح اس ابہام کی
یہہ ہے کہ جو اگر ربوبیت کو حقتعالی نے بندون کی طرف بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ بے نہایت کرم اوس
پاک ذات کا ہر نوع کی تکمیل اور تربیت کیواسطے متوجہ ہے یہانتک کہ تعلیم اون چیزونکی جو اون کے
مقدور سے باہر تہین قلم کیواسطے سے اونکو بتا دین...... اور الوہیت کے کارخانونمین اس تدبیر سے اونکو اکام
کر دیا تاکہ خلافت کر کے حکم سے ربوبیت کے کامون کے پیروی اور مخلوقات مین تصرف کرین اور
تصرف الہی کا ظل ہونا اونمین ثابت ہو جاوی اب یہہ جگہہ اس بات کے لائق ہے کہ شاید اس کلام
کے سننے والے کے خیال مین یہہ شبہ گذرے اور کہے کہ جو انسان اس درجے کو جناب خداوندی مین عزیز
اور مکرم ہے پہر کسواسطے اوسکو فقر اور احتیاج کے جالمین پہانس رکہا ہے اور ہر مخلوق کی طرف
اوسکو محتاج کیا ہے بلکہ اسقدر اسکی محتاجگی ہر چیز کی طرف دی ہے کہ عشر عشیر اوسکا دوسرے حیوانات
اور مخلوقات کو نہین دی ہے چنانچہ اپنے کہانے مین چکی اور آگ کا اور اسیطرح دوسری چیزونکا محتاج ہے
اور اپنی بیماری مین دوا کا اور حکیم کا اور عطار کا اور جراح کا اور فصاد کا اور کحال کا محتاج ہے اور
اسیطرح اپنی پوشاک اور لباس مین اور گہر بار مین اور چلنے پہرنے مین جو جو احتیاجین کہ یہہ رکہتا ہے
ظاہر اور کہلی ہین کہ دوسرے حیوانون کو ان چیزونمین سے ایک ہی احتیاج نہین اور بزرگی
جو اسکو عنایت ہوئی ہے وہ ایسی چیزون کو نہین چاہتی ہے اگر بہت مکرم اور بزرگ کرنا اس مخلوق
کو سب مخلوقات پر منظور تہا تو پہلے لازم تہا کہ اسکو ایسی احتیاجون سے دور رکہتے اور نزدیک والے
فرشتونکی طرح کسی چیز کا محتاج نکرتے اور اگر خلافت کے اسباب حاصل کرنے کیواسطے اور دوسری
مخلوقات مین تصرف کرنے کے واسطے اوسکو احتیاج ان چیزونکی دی تہی تو لازم تہا کہ بہت سا مال
اور بڑی بڑی خزانے اسکو دئیے ہوتے تاکہ اسمین محتاج نہوتا اور ہر ایک کے سامنے ذلیل نہوتا سو اس شبہ
اور اعتراض کے دفع کرنے کیواسطے کلا کے لفظ کو لائے ہین اور اس لفظ کے کلام پاک پروردگار مین
دو خاصیتین ہین ایک اونمین سے یہہ ہے کہ جس آیت مین یہہ لفظ آیا ہو اوسکو یقین جاننا چاہیے
کہ یہہ آیت مکی ہے اور مدینہ منورہ کے آیتونمین یہہ لفظ ہرگز نازل نہین ہوا خطا یا گناہ ہو جاتا تہا
تو اوسکا تدارک بہت جلد کرتے تہے اور پند اور نصیحت کو بہت رحم دلی اور نرمی سے قبول کرتے تہے
اور غصہ اور غضب اور کینہ اور بغض ہرگز اونکے درمیان مین نہتا بخلاف مکے والونکے کہ اکثر کافر
جہگڑالو تہے تو اونکے مقابلے کے کلام مین یہہ غصہ اور غضب درکار ہوا اور دوسری خاصیت
یہہ ہے کہ اول نصف قرآن مین یہہ کلمہ یعنی کلا نہین ہے اور آخر کے نصف مین خصوصا پہلے
سیپارونمین یہہ لفظ بہت آیا ہے اسکا بہید یہہ ہے کہ پہلے کلام مین سمجہانا اور راہ بتانا نرمی

سے منظور ہے اور جب آدیا قرآن شریف کو ئی شخص پڑھ چکا اور اوسکی مضمونکی سمجھانی سے ہرگز
راہ پر نہ آیا اور غصہ کرنے اور جھڑکنے کے لایق ہوا خصوصًا وہ شخص کہ جسنے قرآن کو تمام پڑھا
اور احکام اور نصیحتونپر نہ چلا اور کچھ نہ چیتا تو جھڑکنے اور تنبیہ کرنیکی زیادہ تر لایق ہوا اسواسطے
اس لفظ کالانا آخر کے سیپارونمین بہت ضرور ہوا اسیواسطے اگر کسی سے کوئی حرکت بیجا ظہور میں
آتی ہے تو پہلے اوسکو نصیحت کرتے ہین اگر نصیحت سے راہ پر آیا اور برائی کو چھوڑا تو بہتر ہے
اور اگر نصیحت سے کچھ فایدہ نہوا تو البتہ تعزیر اور ذلیل کرنیکے لایق ہوتا ہے قولہ کلا ردع
لمن کفر بنعمۃ اللہ بطغیانہ وان لم یسبق ذکرہ للمبالغۃ فی الزجر قولہ انّ الانسان الخ یعنی تحقیق
آدمی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالے کی اور سرکشی کرتا ہے اوسکے بندون پر جب دیکھتا ہے اپنے تئین تونگر
مگر بے پرواہ سو یہ نہایت کرم اور فضل اوس کریم کارساز کا اور سکے حال کو شامل ہے کہ ہر طرحکی حاجتین اسکی
اسکو گرفتار کر کے سرکشی اور نافرمانیسے روک رکھا ہے چنانچہ فرمایا ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا
فی الارض یعنی اگر کشادہ کر دیتا اللہ رزق اپنے بندونپر تو البتہ ظلم کرتے اور اپنے حد اور اندازسے
بڑھ چلتے اور بڑا فساد مچاتے زمین مین اور ہتے علیہ السلام فرماتے اللّٰھم انی اعوذ بک
من غنی یطغی وفقر ینسی روایت کیا گیا ہے تحقیق ابوجہل نے کہا واسطے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا گمان کرتے ہو تم کہ غنی طغیانی کرتا ہے پس کر واسطے ہمارے پہاڑ مکے کو
چاندی اور سونیکا تو کہ لیویں ہم اوسمین سے پس طغیانی کرین پس ترک کرین ہم دین اپنا اور تابعداری
کرین دین تیرے کی پس اوترے جبرئیل علیہ السلام پس کہا اگر چاہے تو پس کرینگے ہم یہ یعنی پہاڑ کو
سونے چاندیکا پس اگر نہ ایمان لائے وہ کفار مکہ پس کرینگے ہم ساتھ اونکی وہ عذاب جو کیا ہمنے
اصحاب مائدہ سے پس روکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا سے ازراہ مہربانی اور شفقت کے

واستغنی مفعول الثانی فراہ بمعنی علمہ لا بمعنی ابصرہ

روح البیان اب جگہہ پر اکثر لوگونکے خیال مین ایک شبہ گذرتا ہے وہ یہ ہے
کہ اگر مال نافرمانی اور سرکشی کا سبب ہوتا تو بڑی بڑی صحابہ رض کہ بہت مالدار تھے جیسے حضرت
عبدالرحمان بن عوف اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما وہ کسواسطے اسمین گرفتار ہوتے بلکہ حضرت
سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کسواسطے اسقدر کشادگی اور مرتبے دنیا کے عالمین دیتے کہ
بیت المقدس کے در و دیوار کو سونے اور جواہرات سے جڑوا دیا اور بہت سی اسباب و ہتیار جمع
کیئے جواب اس شبہ کا اسطور سے سمجھا جائے کہ اس آیت مین مال کو بالکل نافرمانی اور سرکشی کا سبب
نہین فرمایا ہے بلکہ اپنے تئین مال کے سببسے بے پرواہ سمجھنا اور اس احتیاج سے کہ بندے کو اللہ تعالے
کے درگاہ مین ہر آن اور ہر وقت رہتی ہے غافل ہونا اور مال کی پیدایش کو اللہ تعالیٰ کے کرم اور
فضل سے نہ جاننا بلکہ اپنی محنت اور کوشش کیطرف نسبت کرنا سرکشی اور نافرمانیکا سبب ہے اور
حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible] کبار کو اگرچہ مال کی زیادتی تھی لیکن اعتقاد بد سے بری تھے بلکہ

جو شخص ان بزرگون کے احوال کو دیکھے تو اوتینے معلوم کر لیگا کہ محتاجونکی خدمت اور خبر گیری اوخاطرداری جسقدر ان بزرگو سے ہوئی دوسرو سے نہین ہوئی ہے گویا مال کی کثرت کو زہر قاتل سمجھکر للہ دیتے تریاق جان سے تھے اور حدیث شریف مین وارد ہے نعم المال الصالح للرجل الصالح یعنی کیا اچھا مال نیک ہے جو نیک بخت آدمی پاس ہے کہ وہ نیک کام مین خرچ کرتا ہے **بیت** توانگری نہ بمال است نزد اہل کمال کہ مال تالب گورست وبعد ازان اعمال **تفسیر روح البیان**

إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۝ مقرر طرف پروردگار تیرے کے پھرانا ہے سبکو وہان دولت دنیا کی کام نہ آویگی جو اچھے کام کئے ہونگے وہی کام آوینگے الرجعیٰ مصدر بمعنی الرجوع أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۝ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ۝ اے دیکھا تونے اوسکو جو منع کرتا ہے یعنی ابوجہل بندہ خاص کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ نماز پڑہتا ہے **ف** ابوجہل نے کہا تہا کہ اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین نماز پڑہتے دیکھون تو ایسا سلوک کرون جو پھر جیتا نہ رہے پھر ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین نماز پڑہتے تہے اور اوسے خبر ہوئی اور نزدیک آیا پھر بہاگا اولٹا اور رنگ اوسکا زرد ہوگیا لوگون نے پوچہا کیا دیکہا تو نے کہا کہ مین نے اپنے اور محمد کے درمیان ایک کہائی آگ کی بہری ہوئی دیکہی اور اوسمین سے ایک اژدہا موہنہ کہولکر دوڑا مجھپر اس سبب سے بہاگا مین ہرچند کہ یہ آیت ابوجہل لعین کے حق مین نازل ہوئی ہی لیکن جو شخص اللہ تعالےٰ کی بندگی سے منع کرے وہ بہی اسی وعید اور سزا کی مین شامل ہے اور وہ جو فقہانے لکہا ہے کہ غصب کی زمین پر نماز پڑہنے سے منع کیا چاہیے اور مکروہ وقتونمین بہی نماز سے منع کیا چاہیے اور مکروہ وقت پانچ ہین ایک آفتاب نکلنے کا وقت دوسرا اوسکے ڈوبنے کا تیسرا دوپہر کو اوسکے ٹہرنے کا چوتہا نماز عصر کے بعد مغرب تک پانچوان طلوع فجر سے آفتاب نکلنے تک سوائی نماز فجر کے اور اگر لونڈی یا غلام کو اوسکا مالک نماز تہجد سے منع کرے بسبب خوف قصور خدمت کے تو اوسکو بہی منع کرنا پہنچتا ہے اور اسیطرح خدمت کے وقت نماز سے منع کرنا بہی پہنچتا ہے اور اسیطرح خاوند کو منع کرنا اپنی جورو کو نماز نفل اور اعتکاف سے پہنچتا ہے سو ان سب باتون مذکورہ مین منع کرنا نماز سے دوسرے مصلحت کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہے تو حقیقت مین منع نہوا بلکہ ایک عبادت سے دوسری عبادت میں پہنچا دینا ہوا اور بعضے دین کے بزرگون سے ادب کی رعایت کیواسطے ان چیزونکی منع کرنے سے بہی احتراز کیا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدگاہ مین تشریف لے گئے چند آدمیکو دیکہا کہ عید کی نماز کے پہلے نفلین پڑہتے ہین آپنے فرمایا کہ ان سے کہدو کہ مینے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی عیدگاہ مین اسوقت نفل پڑہتے ہوئے نہین دیکہا اون لوگون نے آپکے حکم کو نہ سنا اور اپنے کام سے باز نہ آئے بعضے لوگون نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین اگر حکم ہو تو انکو زبردستی سے منع کردین اور اگر نہ مانے تو سزا کو پہونچے آپنے فرمایا کہ مین اس آیت سے یعنی أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ کے مضمون سے ڈرتا ہون اور اسیطرح

سخت حکم کر نہیں سکتا لیکن ادب کی رعایت اوسی جگہہ ہوتی ہے جہان ممانعت کا حکم صریح اور ظاہر
ہو جیسے یہہ مقام تہا کہ یہان صریح ممانعت وارد نہیں ہوئی ورنہ بموجب اس قول کے الامر فوق
الادب یعنی حکم کا مان لینا ضروری ہے ادب کی رعایت سے اچھی بات کا بتلانا اور بری بات سے
حتی المقدور روکنا واجب ہے ۵ **عزیزی ۵ قولہ ۵ اَرَءَیْتَ الخ** الاستفہام
للتعجب وتنکیر عبدا للتفخیم علیہ السلام کانہ قیل تنبیہ اکمل الخلق فی العبودیۃ رتبۃ او عبادۃ حضرات صوفیہ کے
نزدیک مقام عبدیت سب مقامات سے اعلے ہے اور قرآن مجید مین مواقع کمال قرب وعظمت
کے اللہ تعالیٰ نے اونکو بلفظ عبد کے تعبیر فرمایا ہے جیسے سورۂ اسرا مین فرمایا سبحان الذی
اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الخ یعنی پاک ہے وہ ذات جو لیگیا اپنے بندے
کو مسجد حرام یعنی کعبہ سے طرف مسجد اقصے یعنی بیت المقدس کے جسکی گرد اگرد ہمنے برکت رکہی ہے
تاکہ دکہاوین اوسی کو ہم نشانیان اپنے عظمت وقدرت کے یعنے آسمان پر لیجاوین
اور قرب عظیم پر پہنچاوین اور سورۂ نجم مین فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی یعنی پس وحی
بہیجی اللہ تعالے نے طرف بندے اپنے کے جو کچہہ کہ وحی بہیجی اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ مقام
عبدیت سب مقامون سے افضل واعلے ہے اور بہید اوسمین یہہ ہے کہ عبد کو ایسا علاقہ مولی سے ہوتا ہے
کہ کسیکو کسی سے نہین ہوتا جان ومال عبد کا سب مولی کا ہوتا ہے اور خود کسی تصرف کا
مالک نہین ہوتا مولی کا ہے اوسمین ہر طرح کا تصرف نافذ ہوتا ہے یہہ بات نہ پسر کو پدر سے
حاصل ہے نہ نوکر کو آقا سے اور عبدیت مقتضے اس بات کو ہے کہ عبد ہر آن مولے سے
خائف رہے اور اپنا کچہہ حق اوسپر نہ سمجہے کیسا ہے تقرب رکہتا ہو اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی
اور عاجزی ظاہر کرتا رہے اور اوسکی مہربانی اور وعدہ ہاے انعام پر مغرور نہو اور اوسکی عظمت
وجلال کو بہول نجاوے اور یہی سر ہے درخواست نزول رحمت صیغہ ہای درود مین آپ پر حالانکہ
یقینا آپ پر رحمت کاملہ نازل ہتی اور ہمیشہ نازل رہے گی اور یہی دعا منگوانا واسطے حصول
مقام محمود کے کہ دعا بعد اذان مین ہے **وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُودًا نِ**
الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اور جب آدمیونکی سرکشی کی مثال جو استغنا اور بے پروائی کے
سبب ہوتی ہے بیان فرما چکی تو اس علت کے علاج کا طور بہی ارشاد فرمایا **اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ**
عَلَی الْھُدٰۤی اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۵ کیا دیکہا تونے اوس سرکش نافرمان کو
کہ اگر ہدایت پر ہوتا یا لوگون کو پرہیزگاری کا حکم کرتا تو کیا درجہ ہوتا اوسکا بہشت مین بڑا یعنی
ابوجہل اور تہا ابوجہل کنیت کیا جاتا تہا جاہلیت مین بابی الحکم یعنی کہ تحقیق اہل کفار مکہ گمان کرتے تہے
اوسکو عالم صاحب حکمت کا نام رکہا گیا ابوجہل اسلام مین تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے اللہم
اعز الاسلام بابی جہل او بعمر فلما اعزہ اللہ بعمر رضی اللہ عنہ دل علی ان عمر سید قریش کی ان ابا جہل اشقی
قریش **اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی** ۵ کیا دیکہا تونے اوس سرکش کو جھٹلایا پیغمبر کو

دین کو اور منہہ موڑا ایمان سے تو ایسے عذاب مین گرفتار ہوا دنیا اور آخرت کے اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ
يَرٰى ۝ کیا نہین جانتا ہے کہ حقتعالیٰ دیکھتا ہے یعنی اے نیک بندی بندگی کر خداتعالےٰ
تجھے دیکھتا ہے اور اے گنہگار توبہ کر خداتعالےٰ تجھے دیکھتا ہے بزرگان گفتہ اند در حکم ان اللہ یری ہم عدہ
وہم وعید اے فاسق توبہ کن کہ ترا می بیند اے مرائے اخلاص کن کہ ترا می بیند اے در خلوت قصد گناہ
کردہ ہش دار کہ ترا می بیند درویشے بعد از گناہے توبہ کردہ بود و پیوستہ مے گریست چند مردی گفتہ
کہ خداتعالےٰ عفو است گفت آرے ہر چند عفو کند خجلت از کرا وے دیدہ چہ گونہ دفع کنم بیت
گیرم کہ تو از سر گناہ در گذری ۝ زان شرم کہ دیدی کہ چہ کردم چہ کنم ۝ نقل ہے کہ ایک بار پہر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل نے نماز پڑہتے دیکھا تو کہا کہ مین نے تجھے منع نہین کیا تہا کہ تو نماز نہ پڑا کر
حضرت نے دنیا و آخرت کے عذاب سے بہت ڈرایا ابوجہل نے کہا تو مجھے کیا ڈراتا ہے اور میرے یار
سب مجلس کے اشراف اور دولتمند بہت ہین اسی حال مین یہہ آیت اُتری كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا
بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ یعنی مقدمہ ایسا نہین ہے کہ وہ سرکش مہمل
چہوڑ دیا جاویگا اور نافرمانی پوچہی نہ جاویگی بلکہ پکڑ کر کہینچو نگا مین اوسکی ماتہے کے بال سے جو
بال ماتہی جہوٹہے گنہگار کا ہے یعنی اوس جہوٹے گنہگار کے ماتہے کے بال پکڑ کر گہسیٹ کر دوزخ مین
ڈالونگا اور خاص پیشانی کے ذکر کرنے مین ایک اشارہ اور بہی ہے وہ یہہ ہے کہ آدمی مین سرکشی
اور نافرمانی کے سبب کو اسی عضو مین حوالہ کیا ہے کہ اسلئے کہ جبر تکبر اور غرور کے وہم اور خیال اور حواس خمسہ
یعنی باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور لامسہ اور ذائقہ ہین سو یہہ سب اسی عضو مین یا اسکے قریب مین سپرد کئی گئی ہین
اور مفسرون نے لکہا ہے کہ خاطی بہت برا ہوتا ہے مخطے سے اسواسطے کہ عرب کی زبان مین خاطی اوسکو
کہتے ہین جو جان بوجہ کر گناہ کرے اور مخطے اوسکو کہتے ہین جس سے بغیر قصد نادانستہ گناہ ہو جاوے اسیواسطے
خاطی کو قرآن مجید مین سخت عذاب کا وعدہ کیا ہے یعنی غسلین کا کہانا اور غسلین کہتے ہین پیپ
لہو کو جو دوزخیون کے بدن سے جلکر نکلیگا چنانچہ حقتعالےٰ فرماتا ہے من غسلین لا یاکلہ الا الخاطؤن
یعنی غسلین نہ کہائیگا اوسکو مگر قصد سے گناہ کرنے والا اور مخطی کے واسطے بخشش اور معافی کا وعدہ
فرمایا ہے ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا یعنی حقتعالےٰ نے فرمایا کہ یون
دعا مانگو کہ اے رب ہمارے نہ پکڑ ہمکو ہماری بہول اور چوک پر اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہہ
آیتین نازل ہوئین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو لوگون کے سامنے پڑہا تو رفتہ رفتہ یہہ خبر ابوجہل کو بہی
پہنچی وہ ملعون نہایت غصہ مین ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سخت گفتگو بے ادبانہ
کرنے لگا اور کہا کہ اے نادان کچہہ بہی تجہکو سمجہہ ہے کسکو تو ڈراتا ہے اگر مین چاہون تو ابہی اس
میدان کو سوار اور پیادون سے بہر دون لیکن یہہ کس واسطے کرون کہ تجہکو اور تیری قوم کو تو
وے لوگ جو صبح اور شام کو میرے دربار اور مجلس مین حاضر رہتے ہین کفایت کرتے ہین اگر انکو بلالون
تو ابہی تیری حقیقت معلوم ہو جاتی ہے سو اس ملعون کے تکبر کے جواب مین حقتعالےٰ نے ایک آیت

دوسری نازل فرمائی فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝ پھر چاہیے کہ پکارے اپنے مجلس والونکو سَنَدْعُ
الزَّبَانِيَةَ ۝ قریب ہے کہ بلاتے ہین ہم زبانیہ کو اوسکے لیجانے کے واسطے دوزخمین اور زبانیہ
کے لفظ کی تحقیق مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ ایسی جمع ہے جسکا مفرد نہین ہے اور بعضی کہتے ہین
کہ اوسکا مفرد زبنیت ہے عفریت کے وزن پر نکالا گیا ہے زبن کے لفظ سے جسکے معنے دفع کرنیکے ہین
اور زبنیت ہر متمرد شریر کو کہتے ہین خواہ جن سے ہو خواہ آدمیون سے اور شمار زبانیہ کے عدد کا
قرآن مجید مین دوسری جگہہ پر بیان ہے وہ یہ ہے کہ کافرونکے واسطے اونیس[19] فرشتہ مقرر ہین
جو اونکو پکڑ کے دوزخمین ڈالینگے اور وجہ اونیس[19] کے تقرر کے سورہ مدثر کی تفسیر مین بیان
ہو چکی ہے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ اون فرشتونکا قد اتنا لنبا اور چوڑا ہے کہ پیر اونکے زمین پر ہین
اور سر آسمان مین لگتا ہے اور اونکے سردار کا نام مالک ہے اور اٹھارہ دوسرا اوسکے تابع ہین آنکھین اونکی
بجلی کی طرح چمکتی ہین اور دانت اونکے بارہ سنگے کی طرح اٹھی ہوئے ہین اور بال انکے اتنے لنبے ہین
کہ زمین پر گھسٹے جاتے ہین اور آگ کے شعلہ اونکے مونہو ن سے نکلتے ہین اور ایک کندہے سے انکے
دوسرے کندہے تک ایک برس کی راہ ہے اور انکے ہاتہہ کی ہتیلی ستر ستر ہزار آدمی کی گنجایش
رکھتی ہے كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ اور سجدہ کر اپنے پروردگار کا اور
نزدیکی حاصل کر اس جناب کی سجدہ کی عبادت سے ہرچند کہ اس مردود نے نماز پڑہنے سے
بالکل منع کیا تہا لیکن زیادہ غصہ اسکا سجدہ کرنے پر تہا اسواسطے کہ نماز کے رکنون مین سجدہ
کرنا تکبر اور غرور کے بہت منافی ہے اور اسکو تکبر اور غرور پر لے درجے کا تہا اسیواسطے یہ فعل اسکا
بہت برا معلوم ہوتا تہا اپنے سر جہکانیکا تو کیا ذکر ہے دوسرے کا سر جہکاتا دیکہہ نہ سکتا تہا اسیواسطے
اوسکے مقابلہ مین سجدہ کو حکم ہوا تاکہ رغم الف اسکی یعنی اوسکی ناک گہسی جاوے اور جو اس
سرکش کو تکبر کے بدلے مین چوٹی پکڑ کے گہسٹنے سے خوف دلوایا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اوسکے مقابلہ مین حکم ہوا کہ تم اپنی پیشانی کو عاجزی سے ہمارے واسطے زمین پر رکہو شکر گذاری
احسانات کے کہ ہمنے تمہاری دشمن کی پیشانی کو خاک مین ملایا اور یہہ بہی ہے کہ جو سجدہ کرنا
حق تعالے کے نزدیکی کا سبب ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کو فرمایا اور حکم ہوا کہ تو
سجدہ مین مشغول ہو تاکہ تیرا قرب درگاہ الہی مین کمال کے مرتبے کو پہنچے اور بڑا مرتبہ اور بزرگی
تجکو حاصل ہووے اور تیرا دشمن خود بخود ذلیل اور خوار ہوجاوے اسواسطے کہ جسقدر تیرے
قرب کے درجہ جناب الہی مین بڑہینگے اوسیقدر تیرے دشمن کو دوری اور مہجوری اوس درگاہ سے
ہوگی اور سجدہ کیحالت مین آدمیکو زیادہ تقرب جناب باری سے حاصل ہونیکی وجہہ یہہ ہے
کہ اوسوقت مین آدمی اپنے اصل کیطرف کہ خاک ہے متوجہ ہوتا ہے اور جسقدر اسکا توجہ اپنی
اصل کیطرف زیادہ ہوگا اوسیقدر حقتعالے کا قرب اوسکو زیادہ حاصل ہوگا اسلئے کہ فیضان
وجود کا اوس جناب سے اسی راہ سے اوسکو پہنچا ہے اسواسطے حدیث شریف مین آیا ہے اقرب

مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا فیہ من الدعاء یعنی
بندہ کو سجدہ کیجا لتحین اپنے پروردگار سے بہت نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو اسحالت مین اسکو چاہیے
کہ دعا بہت مانگے تاکہ جلد قبول ہوئے ۵ عزیزی ۵ کلمہ ما کا مصدریہ ہے اور قرب مبتدا محذوف خبر
ہے اور یکون تامہ ہے اقرب وجود العبد من ربہ حاصل وقت سجودہ و در فتوحات آنرا سجدہ قرب
قرب گفتہ وہذا محل سجود عند الثلاثۃ خلافا لمالک پہر سجود مین اشارہ ہے طرف ازالہ حجاب یا ست
کے وہ کیا ہے کبر ہے اور یہہ حدیث کے ہے لا کبر ما سجود یعنی جو کہ سجدہ کرے کبر سے
دور ہوا اور یہہ درگاہ اللہ تعالے کے شرف تو منع کا باعث ہے روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق ابراہیم
علیہ السلام نے دعوۃ کی ایکدن دوسو مجوسیونکی پس جبکہ کھایا اونہون نے پس کہا حکم کرتا ہے تیرا
اے ابراہیم کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق مجکو طرف تمہارے ایک حاجت ہے پس کہا اونہون نے
کیا حاجت ہے تجکو کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سجدہ کرو واسطے رب میرے کی ایک سجدہ پہر
مشورہ کیا اونہون نے آپس مین پس کہا کہ تحقیق اس رجل نے کیا سلوک بہت پہر اگر سجدہ کرین
ہم اسکی ربکو پہر رجوع کرین ہم طرف معبودون اپنے کے تو نہین نقصان کریگا ہمکو کچھہ لیکن کیا
اونہون نے پس جبکہ رکہا اونہون نے سرون اپنے کو زمین پر مناجات کے ابراہیم علیہ السلام نے
رب اپنے سے پس کہا انی جہدت جہدی حتی حملتہم علی ہذا ولا طاقۃ لی علی غیرہ وانما التوفیق
والہدایۃ بیدک اللہم زین صدورہم بالاسلام پس جبکہ اوٹہایا اونہون نے سرون اپنے کو
سجدہ سے مسلمان ہوگئے ۵ روح البیان ۵ اور تیسیر الاصول مین ابن عباس رض سے
مروی ہے کہا کہ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے پس آیا آپکے پاس ابوجہل پہر کہا حضرت کو
کیا نہ منع کیا تہا مین نے تجکو اسے یعنی نماز سے پس پہرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس زجر کیا اسکو
پس کہا ابوجہل نے تحقیق تو البتہ جانتا ہے کہ نہین ہے ساتہ اسکے نادی کہ میرے سے پس نازل
ہوئی یہہ آیت فلیدع نادیہ الخ کہا ابن عباس رض نے اگر بلاتا ابوجہل نادیہ اپنی کو
تو البتہ پکڑتے اوسکو زبانیۃ اللہ تعالے کے اور ترمذی مین ابن عباس سے ہے کہ اگر بلاتا ابوجہل مددگار
اپنے کو تو البتہ پکڑتے اوسکو زبانیہ یعنی فرشتے برملا اور اسصورت مین ابوجہل کے حق مین جو
اسکا فرعون تہا لیطغی فرمایا کہ لام تاکید سے مؤکد ہے اور اسکا صیغہ بہی استمرار اور تجدد پر
دلالت کرتا ہے اور حضرت موسے علیہ السلام کے فرعون کے حق مین باوجود اوسکے بادشاہی
اور عزت اور جاہ کے طغی کا لفظ آیا ہے بغیر تاکید اور صیغہ استمرار کے تو یہہ تغیر اسلوب کا اسبات
اشارہ ہے کہ فرعون باوجود اسحالت کے حضرت موسے علیہ السلام کو رنج نہین دیتا تہا مگر بات
کہنے مین اور یہہ مردود یعنی ابوجہل باوجود کمزوری اور بے حکمی کے بارہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مارنیکا ارادہ کیا اور آپ کے ہلاکت کے پیچہے پڑا اور یہہ بہی ہے کہ فرعون نے
لڑکپن مین حضرت موسی سے اچہے سلوک کئے تہے اور آخر کو بہی اوسکی زبان سے لا الہ

الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل کا کلمہ نکلا تہا اور تہوڑا تکبر اوسکی کم ہو گیا تہا غلاف ابو جہل کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خباب مین لڑکپن کی عمر سے حسد اور بغض رکہتا تہا اور آخر مین ایسا کلمہ کہکر مرا کہ جس تکبر بوجہا جاتا ہے یعنی لو غیر اکار قتلنی یعنی میرا رتبہ یہہ نہتا کہ مدینے کے زمینداروں کے ہاتہہ سے مارا جاؤن اور جس وقت حضرت عبد اللہ بن مسعود اوسکا سر کاٹنیکو سینہ پر چڑہے تو بطور تکبر کے کہا یا راعی الغنم لقد ارتقیت مرتقی صعبا یعنی اے بکری چرانیوالے بڑے مقام پر بیٹہا تو اور یہہ بہی کہا تہا ہل اعمد من رجل قتلتموہ یعنی کیا ہے کوئی دنیا مین عمدہ اور بڑا مرتبہ مین اوس شخص سے جسکو تمنے قتل کیا ہے پس وجوہ مذکورہ سے تکبر اور سرکشی اس مردود کافر کی فرعون کے تکبر اور غرور سے بہی بڑہ گئی تہی اسلیے اوسکے حقمین ایسے لفظ تاکید کے ارشاد ہوئے واللہ اعلم آب جو فائدہ اور باریکیان اس صورت سے تعلق رکہتے ہین کچہہ بیان ہوتے ہین چنانچہ اونمین سے ایک یہہ ہے کہ پانچ آیتین اس سورت کی قرآن کے نازل ہونیکی ابتدا مین نازل ہوئی ہین اور باقی ابو جہل کے حقمین بہت دنون کے بعد نازل ہوئے لیکن بموجب حکم پروردگار ان آیتونکو اونکی ساتہ ملادیا اور مناسبت کی وجہہ تفسیر مین پہلی بیان ہو چکی اور دوسری یہہ ہے کہ اس سورتین سمعی علو نکا ثابت کرنا منظور ہے کہ نقل کرانی اور لکہنے پر موقوف ہین اور تیسرے یہہ کہ ایک عجیب نکتہ اس سورتمین ہے کہ اول اس سورتکا علم کی فضیلت پر دلالت کرتا ہے اور باقی مال کی مذمت پر تو معلوم ہوا کہ علم ایک چیز ہے نہایت مرغوب اور پسندیدہ اور دنیا کا مال نفرت اور بیزاری کی سزاوار ہے اور چوتہی یہہ ہے کہ اس سورت مین علم اور خط کی تعلیم کی نعمت جو مذکور ہوئی ہے تو حقتعالی نے اپنی نعمتین اکرم کے صفت سے یاد فرمایا یعنی ربک الاکرم اور سورۂ انفطار مین اعتدال خلقت اور ظاہری اور باطنی اعضا کی برابری کے نعمت جو مذکور ہوئی تو وہان اپنے تئین کرم کی صفت سے یاد فرمایا یعنی یا ایہا الانسان ما غرک الخ اور یہہ بات ظاہر ہے کہ اکرم بڑے کریم کو کہتے ہین اور کریم فقط کرم پر دلالت کرتا ہے یہانسے معلوم ہوا کہ علم کی نعمت صحت اور حسن جمال کی نعمتون سے بڑہکر ہے اور یہہ آیت تلاوت کی سجدہ کی آیتون سے ہے اس آیت کے پڑہنے سے پہر سنیوالے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہوتا ہے اور سجدہ کی کئی قسمین ہین ایک سجدہ نماز کا اور ایک سجدہ تلاوت کا اور ایک سجدہ سہو کا اور یہہ سجدے مشہور ہین اور ایک سجدہ تعظیم کا واسطے جلال اللہ تعالی کے اور کبریائی اوسکی کے اور ایک سجدہ تضرع کا طرف اللہ تعالی کے از روئے خوف اور طمع کے اور ایک سجدہ شکر کا واسطے اللہ تعالی کے اور ایک سجدہ مناجات کا اور یہہ سجود مذکورہ مستحب ہین صادر ہوئے ہین ملائکہ اور رسول علیہ السلام اور تمام انبیا اور اولیا علیہم السلام سے اور کہا ابو حنیفہ اور مالک نے سجدہ شکر کا مکروہ ہے پس اختصار کیا جاوے اوپر الحمد اور شکر کے کہنا ساتہ زبان کے اور کہا امام

شافعی اور احمد نے یہہ قربت ہے ثواب پاتا ہے فاعل اسکا اور اس عاجز کے اوستاد بزرگوار مولانا محمد قطب الدین رحمہ اللہ علیہ نے اپنے مظاہر حق مین بحوالہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی ارقام فرمایا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ سجدہ تنہا کے باہر نماز کے کہ آیا جائز اور مسنون اور موجب تقرب درگاہ الہی کا ہے یا نہین بعضون نے کہا بدعت ہے اور حرام اور شرع مین اوسکی کچھہ اصل نہین اور اسی پر مبنی ہی حرمت دونون سجدونکی بعد وتر کے اور نزدیک بعضونکے جائز اور مشروع ساتھ کراہیت کے ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت پہنچی خبر قتل ابوجہل لعین کے سجدہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وقت سننے خبر قتل مسیلمہ کذاب کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وقت قتل ذی الثدیا خارجی کے اور کعب بن مالک نے وقت بشارت قبول توبہ کے کہ پیچھے رہ گئی تھی غزوہ تبوک سے باقی بحث سجدہ شکر کے کراہیت مین تفسیر سورہ صاد مین خوب مدلل مولانا مرحوم ارشاد فرمایا ہے جسکو شبہہ ہو وہان پر دیکھہ لے ؛ واللہ سبحانہ تعالی اعلم بالصواب **سورۃ القدر** مکی ہے یا مدنی اسمین پانچ یا چھہ آیتین ہین لیکن اسکے نازل ہونیکے سبب مین جو حالات بیان کئے جاتے ہین اون سے یون معلوم ہوتا ہے کہ مدنی ہوگی اسلیئے کہ قصے نبی اسرائیل کے مدینہ منورہ مین مذکور ہوتی تہی .... اور منبر بھی اوسی شہر مبارک مین بنایا گیا ہے اور تیس کلمہ اور ایکسو بارہ حرف ہین اور اس سورہ کو سورہ قدر اسواسطے کہتے ہین کہ اسمین ذکر لیلۃ القدر کا ہے اور لیلۃ القدر کو جو لیلۃ القدر کہتے ہین اوسکی دو وجہہ ہین اول یہہ کہ قدر مقدار اور رتبہ کو کہتے ہین اور اس رات مین مقدار اور رتبہ بنی آدم کے صلحا اور عابدونکا ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے یہہ کہ قدر بزرگی کے معنون مین بہی آتا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ فلانا نہایت عالی قدر یا ذی القدر ہے اور یہہ رات کئی طور سے دوسری راتون پر شرف رکہتی ہے اول یہہ کہ تجلی الہی شام سے صبح تک اوس رات مین متوجہ بندونکے حال کی طرف رہتی ہے اور اونکو قرب معنوی جناب الہی مین پیدا ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ فرشتونکا عالم اور ارواحکا عالم ملاقات کو صلحا اور عابدونکی طرف آتے ہین اور اونکے نزدیک ہونیکے سبب دوسری راتونکی عبادتونکی کیفیت سے ہزار درجہ بڑہ جاتی ہے تیسرے یہہ کہ قرآن مجید بہی اسی راتکو نازل ہوا ہے یعنی لوح محفوظ سے دنیا کے آسمان پر اور یہہ ایسا شرف ہے کہ نہایت نہین رکہتا اور چوتہے یہہ کہ پیدایش فرشتونکی اسی رات مین ہے پانچوین یہہ کہ بہشتونکا آراستہ کرنا بہی اسی شبکو ہے چہٹے یہہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدایش کا مادہ اسی شبکو جمع ہوا ہے اور یہہ بہی جاننا چاہیے کہ لیلۃ القدر کو باوجود اس عظمت کے لوگونکے دریافت سے پوشیدہ رکہا ہے جیسے دعا و قبول اوسکی گہڑی کو جمعہ کے دن اور صلوۃ وسطی کو پانچون نمازونمین اور اسم اعظم کو اسماء الہی مین اور مقبول عبادت کو دوسری عبادتونمین اور اولیاء اللہ کو دوسرے لوگونمین تاکہ تمام لوگ ہمیشہ ان چیزون

مذکورہ کی جستجو مین رہین اور سب راتون اور سب طاعتون اور سب نمازون اور سب اسما الہی ورسب
ساعتون اور کل نیک لوگون کے رعایت کرین اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری طاعتون اور
عبادتون کی مشقت اور رنج کے موافق ثواب دیا جاتا ہے جیسے کہ فرمایا اجرك على قدر
نصبك یعنی ثواب تیرا تیری محنت اور مشقت کی قدر ہے بسم الله الرحمن الرحيم
إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مقرر ہمنے نازل کیا قرآن کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر
شب قدر مین ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن صحابہ سے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم
ایک ایک شخص ہزار مہینے ہتیار باندہ کر اللہ تعالی کی راہ مین کافرونسے لڑا صحابہ نے افسوس اور تعجب سے کہا
کہ ہمکو ایسی چہوٹی عمر مین وہ نعمت کیونکر نصیب ہو سو حق تعالی نے بطفیل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایسی نعمت اور ثواب کی اس سورۃ مین خبر دی اور بعض مفسرین نے یون لکہا ہے کہ ایک
روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کی عمرین دکہلائین کہ اکثر درمیان ساٹہ اور ستر برس
ہتین آنحضرت صلعم غمگین ہوے کہ اتنی سے عمر مین میری امت کیا کام کرے گی اور اوسنے
کیا ہو سکے گا ایسا ہو کہ بروز قیامت اگلی امتون والے بڑی بڑی عمرونکا ثواب پاوین اور
میری امت تہوڑی عبادت کے سبب شرمندہ ہوں حق تعالی نے اونکی خاطر مبارک کی
تسلی کیواسطے یہہ سورۃ بہیجی ف عزیزی وصلعم قوله إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
النون للعظمة او للدلالة على الذات مع الصفات والاسماء والضمير للقرآن لان شهرته
تقوم مقام تصريحه باسمه قال فى بعض التفاسير انا انزلناه مبتدأ وخبر فى الاصل يعنى نحن انزلناه
روح ف القدر یعنی وہ رات کہ اوسمین قدر اور مرتبہ عبادت کرنیوالونکا ظاہر ہوتا ہے
اور مرتبہ اونکے عالم ملکوت اور عالم ارواح پر ظاہر ہوتے ہین اور منصب قطبیت اور غوثیت اور
ابدالیت اور امامت کے اون مرتبون کے مستحق کو اس راتمین مقرر کرتے ہین اور اس معاملہ
کو رات کے ساتہہ اسواسطے مخصوص کیا کہ دن ظہور کا وقت ہے تو مشابہ ہے عالم شہادت سے
اور رات پردہ پوشیکا وقت ہے پس عالم غیب سے کمال مشابہت رکہتی ہے اور بہید اس کا
وہ بعضے عارفونکو معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ رات وصل کا وقت ہے اور صورت وصل کی
اس شب مین اسطور سے جلوہ فرماتی ہے کہ جمال الہی کی تجلی اپنے مشتاق بندونپر متوجہ
ہوتی ہے اور مدارک اور اوہام مین اونکی ایک فراخی پیدا ہوتی ہے اور قوت خیالیہ
قوت مدرکہ کی خدمت کرتی ہے اور وہ تجلی ایک عالم کو ملائکہ اور ارواح سے جو عالم قدس کے
رہنے والے ہین اپنے ہمراہ لاتی ہے اور ملاقات کرتا غیب کے عالم کا عالم ظاہری سے اور
ملاء آسمان کے کمال والونکا زمین کے کمال والونسے اوس راتکو بخوبی ہوتا ہے اور عالم روحانی
مین ایک عجیب حالت پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی شرح بیان کرنا نہایت مشکل ہے باقی رہا یہان پر
ایک شبہہ اور وہ یہہ ہے کہ نزول قرآن کا تیئیس ۲۳ برس تک ہے اور شروع اوسکی نزول کا بیچ الاول

کے مہینے مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کے چالیسوین برس کا شروع تہا اور قرآن مجید مین قرآن کے نازل ہونیکا اشارہ تین معین وقتوں کی طرف فرمایا ہے ایک تو رمضان شریف دوسرے شب قدر تیسرے شب مبارک یعنی پندرہوین رات شعبان کی پہر مطابقت اس امر واقعی مین اور ان مخالف تفسیرون مین کیونکر درست آویگی سو جواب اس کا روایتون مین تامل کرنیکے بعد معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ نزول قرآن کا لوح محفوظ سے بیت العزت مین کہ وہ جا ہے آسمان دنیا پر گہری ہوئی ہے ملائکہ ذریعہ سے شب قدر مین ہے جو رمضان کے مہینے مین واقع ہے اور اندازہ اوسکے نزولکا اور حکم فرمایا لوح محفوظ لکہنے والونکو کہ اوسکا نسخہ نقل کرکے آسمان دنیا پر پہونچا دین اوسی سال کی شب برات مین تہا اب اس صورت مین تینون تعبیرین درست ہوین یعنی نزول حقیقی شب قدر کو رمضان مہینے مین واقع ہوا اور نزول تقدیری اوسے پہلے شب برات مین اور نزول قرآن کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہر ربیع الاول کے مہینے مین چالیسوین برس کے شروع مین اور تمام ہونا اوسکی نزولکا آخر عمر مین ہے پس تعرض نرہا **وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝** اور کیا جانتا ہے تو کہ کیا بزرگی ہے شب قدر کی **لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝** شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ اونمین شب قدر نہو اور ہزار کے عدد کی تخصیص اسلئے ہے کہ عرب کی زبان مین عدد کا نام یہین تک ہے اور ہزار سے آگے اوسکے زبان مین نام نہین ہے تو گویا اشارہ فرمایا ہے عدد کے انتہا پر اور مہینون کی تخصیص اسواسطے ہے کہ باوجود اس بات کے کہ سال مین رات دن زیادہ ہین لیکن عرب کے سال کہ قمری کے دورہ سے شمار کرتے ہین فقط اوسمین مہینون کی تکرار ہے اور شمسی سال ایک پوشیدہ چیز ہے اور مخصوص دونکی ساتہہ ہے بخلاف چاند کے کہ رات سے خصوصیت رکہتا ہے اور باوجود ان سب باتونکے چاند کو زیادہ مناسبت اس مقام پر ثابت ہوئی ہے اسلئے کہ چاند کا نکلنا پہلی رات سے چودوین تک بلکہ ابتدا سے انتہا تک رات ہے مین واقع ہوتا ہے تو گویا نور کی تجلی کا ظہور ہے دنیا کی ظلمت پر اور جس وقت تجلی الہی اس راتکو اس عظمت اور بزرگی کے ساتہہ واقع ہوئے تو اس راتکی عبادت کا ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہوگیا **قولہ** وما ادراک الخ یعنی ما اعلمک یا محمد ما لیلۃ القدر تعظیم لشانہا ومنتہا علو قدرہا خیر من الف شہر وہی ثلاث وثمانون سنۃ واربعۃ اشہر و فی الحدیث من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر قال الخطابی قولہ ایمانا واحتسابا ای بنیۃ وعزیمۃ قولہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قیل المراد الصغائر وتاخر وہو کنایۃ عن حفظہم من الکبائر وروی الطبرانی عن ابی امامۃ مرفوعا من صلی العشاء فی جماعۃ فقد اخذ بحظہ من لیلۃ القدر...... وقال سعید ابن المسیب من شہد العشاء بالجماعۃ من لیلۃ القدر فقد اخذ بحظہ منہا لیس فیہا الے فی تلک الاشہر لیلۃ القدر قال مجاہد قیامہا والعمل فیہا خیر من قیام الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت سالت النبی علیہ السلام لو وجدتہا ما ذا اقول قال قولی اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی وعنہا ایضا لو ادرکتہا ما سالت اللہ الا العافیۃ دفیۃ ثلاثۃ

الی ما قال علیہ السلام اللہم انی اسئلک العفو والعافیۃ والمعافات فی الدین والدنیا والآخرۃ ٥
اے خواجہ چہ گوئی ز شب قدر نشانی ٭ ہر شب شب قدر ست اگر قدر بدانی ٭ اب آگے بیان اوسکے
عظمت کا فرماتے ہیں تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا ٭ اوترتے ہیں سب فرشتے اور جبرئیل
بھی اوترتے ہیں اوس رات میں جو ساری زمین پر بھر جاتے ہیں فرشتے **قولہ والروح**
اے جبرئیل وقیل خلق من الملائکۃ لا یراہم الملائکۃ الا تلک اللیلۃ وقال بعضہم انہ ملک لو التقم السموات
والارضین کانت لہ لقمۃ واحدۃ او ہو ملک رأسہ تحت العرش ورجلاہ فی تخوم الارض السابعۃ ولہ
الف راس کل راس اعظم من الدنیا وفی کل راس الف وجہ وفی کل وجہ الف فم وفی کل فم الف لسان
یسبح اللہ بکل لسان الف نوع من التسبیح والتحمید والتمجید لکل لسان لغۃ لا تشبہ الاخری فاذا فتح افواہہ
بالتسبیح خر کل ملائکۃ السموات سجدا مخافۃ ان یحرقہم نور افواہہ وانما یسبح اللہ غدوۃ وعشیۃ فینزل
تلک اللیلۃ فیستغفر للصائمین والصائمات من امۃ محمد علیہ السلام بتلک الافواہ کلہا الی طلوع الفجر او
ہو عیسی علیہ السلام لانہ اسمہ ینزل فی موافقۃ الملائکۃ لیطالع امۃ محمد علیہ السلام ودر تفسیر خواجہ محمد پارسا
رحمۃ اللہ علیہ مذکور ست کہ روح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرود آید اور مفسرون نے روح کی تفسیر میں باتین
مختلف بیان کی ہیں چنانچہ شعبی وضحاک نے کہا کہ روح سے مراد جبرئیل ہے اور کہا عطا نے ابن
عباس سے کہ روح ایک فرشتہ ہے فرشتوں سے نہیں پیدا کیا اللہ نے کسی مخلوق کو بڑا اوسے میں جسکے
ہوگا دن قیامت کا کھڑا ہوگا وہ اکیلا ایک صف اور کھڑے ہونگے ملائکہ سب ایک صف پس ہوگی بڑی
پیدایش اوسکے کی مانند اون سب کے اور ابن مسعود نے کہا کہ روح ایک فرشتہ ہے بڑا آسمانون
اور پہاڑون اور فرشتوں سے اور وہ بیچ آسمان چہارم کے تسبیح کرتا ہے ہر دن بارا ن ہزار مرتبہ
کہ پیدا ہوتا ہے ہر تسبیح اوسکی سے فرشتہ ایسا فرشتہ کہ آویگا دن قیامت کے ایک صف اور کہا مجاہد اور
قتادہ اور ابو صالح نے کہ روح ایک خلق ہے اوپر صورت بنی آدم کے اور نہیں ہیں وہ آدمی کھڑے
ہونگے ایک صف اور فرشتہ ایک صف ایک گروہ روح کا اور ایک گروہ ملائکہ کا اور روایت کیا مجاہد نے
ابن عباس سے کہ کہا روح ایک خلق ہے اوپر صورت بنی آدم کے اور نہیں اوترتا آسمان سے کوئی
فرشتہ مگر کہ ساتھ اوسکے ہوتا ہے ایک او نمین سے اور کہا حسن نے کہ وہ روح بنی آدم ہیں روایت
کیا اوسکو قتادہ نے ابن عباس سے اور کہا قتادہ نے یہہ اوس چیز سے ہے کہ تھے چھپاتے اوسکو ابن
عباس معاذ وغیرہ اور روح نام ہے ایک لطیفہ خدا کہ متعلقہ کا کہ ہر مخلوق کو وہی ہے آسمان ہو یا زمین
پہاڑ ہو یا دریا درخت ہو یا پتھر اور باقی ارواح کا آنا اور عدم سماعت ہونے کا تفسیر سورۂ زمر میں
بتفسیر مذکور ہے گذر چکا **قولہ والروح** ٥ معطوف علی الملائکۃ والضمیر للیلۃ القدر
والجار متعلق بتنزل ویجوز ان یکون والروح فیہا جملۃ اسمیۃ فی موضع الحال من فاعل تنزل
والضمیر للملائکۃ والاول ہو الاوجہ لعدم احتیاجہ اور کہا علامہ مفسر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ جو مشہور ہے
اور سر زبان لوگوں کے کہ جبرئیل نہیں اوترتے طرف زمین کے بعد موت صلی اللہ علیہ وسلم کے

سو یہہ بات غلط ہے بدلیل حدیث طبرانی کے کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتی ہین وقت موت
ہر مومن کے جو طہارت سے سوتا ہے اور واسطے ابونعیم کے ہے کہ مقرر جبرئیل حاضر ہونگے مدینہ منورہ
واسطے نگہبانی اوسکی کے دجال سے کذا فی الکمالین اور یہہ نزول ملائکہ اور روحکا از خود نہین ہے
بلکہ نزول بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ہ ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر ایک بڑے کام کے
فائدہ غرض یہہ ہے کہ تجلی واحد سب ملائکہ اور اروح کو تابعداری مین نیکی واسطے ایک
کام کے کہ وہ حاصل ہونا ہیئت وجدانیہ کمالات مختلفۃ المقدار کا ہے نیچے لاتے ہین پس بلے شبہ
نازل ہونا ملائکہ اور اروح کا سوا اسکے وسوقت کے اسطور پر ہے جیسے کوئی متصدی یا امیر بادشاہ
کسی اپنے آشنا کے گھر آوے اور نازل ہونا ملائکہ اور اروحکا اوسوقت مین اسطور پر ہے کہ حکم
بادشاہ کے اوس شخص کے گہر جمع ہون پس تفاوت دونو حالتون مذکورہ مین ظاہر ہے اور
جب اس شب مبارک کی عظمت کے بیان سے فارغ ہوئے تو اب ایک خاصیت دوسری ارشاد
فرمائی سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ہ سلامتی ہے اوس راتکو سب آفتون سے جب تک ع
کہ ظاہر ہوئی روشنی فجر کی یعنی سلامتی ہے اوس راتکو نفس اور شیطان کے شر سے کہ اکثر
ملجا انکے شرونکا طاعتونکی راہونکا سبب پڑتا ہے **قولہ** باذن ربہم اے بامرہ متعلق
بتنزل من کل امر متعلق بتنزل ایضا سلام ہی تقدیم الخبر لافادۃ الحصر اے ماہیہ الاسلامۃ حتی
مطلع الفجر اے وقت طلوعیہ قدر المضاف لکون الغایۃ من جنس المغیا مطلع بفتح اللام مصدر
میمی ومن قراء بکسر اللام جعلہ اسما لوقت الطلوع ای اسم زمان وحتی متعلقۃ بتنزل اور نزول ملائکہ
دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ تحقیق وہ فرشتے رغبت رکہتے ہین اور شوق رکھتے ہین بیچ
ملاقات کے پس طلب اذن کی کرتے ہین اوترنے مین طرف بندون کے پہر اذن دیا جاتا ہے
واسطے اون کے پس اگر اعتراض کیا جاوے اس بات پر کہ کیونکر رغبت کرتے ہین فرشتے طرف
بندونکے باوجود جاننے اونکے کے کثرت گناہ بندونکی جواب کہتے ہیں ہم کہ فرشتے نہین واقف
ہوئے اوپر تفصیل گناہونکے روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق ملائکہ مطالعہ کرتے ہین لوح کو پہر دیکھتے ہین
بیچ اوسکے طاعت مکلفین کی بتفصیل پس جسوقت پہنچتے ہین طرف گناہ مکلفین کے تو ڈالا
جاتا ہے پردہ پس نہین دیکھتے اوسکو یعنی گناہونکو پہر اوسوقت کہتے ہین فرشتے سبحان من اظہر
الجمیل وستر القبیح اور تحقیق وہ فرشتے دیکھتے ہین زمین پر ہر قسم کی بندگی سے چند اشیا کو
کہ نہین دیکھتے اوسکو بیچ عالم سموات کی مانند کہانا کہلانے وغیرہ کے اور بیچ حدیث قدسی کے
ہے البتہ فروتنی اور گریہ وزاری گناہگارون کی محبوب تر ہے طرف میرے رجل مجبر سے
پس کہتے ہین فرشتے آؤ چلین ہم طرف زمین کے پہر سنی آواز کہ وہ محبوب تر ہے طرف رب
ہمارے کی آواز تسبیح ہمارے سے اور کیونکر نہوے محبوب تر اور حال یہہ ہے کہ رجل مسجین اظہار
کرتا ہے واسطے کمال حال مطیعین اور عین انصا اظہار النقار تیہ رب العالمین ذلفیبا بست بہشت

ایخداشناس ؛ ہر وکہ مستحق کرامت گنہگار انند ؛ اور کہا گیا ہے کہ تقسیم کرتے ہین جبرئیل بیچ لیلۃ القدر کے
بقیہ رحمت کو دار الحرب مین اوپر اوس شخص کے کہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کو تحقیق وہ مر گیا مسلمان پس
ساتھہ اوس رحمت کے وہ رحمت جو تقسیم کی گئی اوپر لیلۃ القدر مین سلامت رہتے ہین او مرتے ہین
مسلمان اپنی جگہہ پر جانا چاہیے کہ عالمونکا اختلاف ہے اس بات مین کہ ملائکہ اور ارواح سے تمام ملائکہ
اور ارواحین مراد ہین جیسا کہ قرآن کے ظاہر لفظ سے معلوم ہوتا ہے یا وہ ملائکہ اور ارواحین مراد
ہین جو سورۃ المنتہیٰ مین رہتے ہین جیسا کہ بعض حدیثون مین مذکور ہے فمن شاء فلیرجع الی التفاسیر
واللہ اعلم بالصواب

سورۃ البینہ

مکی ہے اور اسمین آٹھہ آیتین اور چورانوین کلمہ اور تین سو
چہانوین حرف ہین اور بینہ لغت مین ظاہر اور روشن چیز کو کہتے ہین اور اس سورہ کا نام **بینہ**
اسلئے رکہا ہے کہ یہ سورہ دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ وجود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خود بخود اپنی
نبوت پر ایک روشن نشانی ہے دوسری دلیل لانیکی کچھہ احتیاج نہین ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝
لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝
نہ تہے وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین اہل کتاب اور مشرکین سے جدا ہونیوالے اپنے آئین اور وضع سے جبتک
کہ نہ آوے اونکے پاس کہلی نشانی **قولہ** لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ اے الیہود
والنصریٰ وعبدۃ الاصنام وایراد اصلۃ فعل لما ان کفرہم حادث بعد انبیاءہم ومن للتبیین لا للتبعیض
حتی لا یلزم ان لا یکون بعد المشرکین کفرین **قولہ** مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
وہو حال من الواو فی کفروا ای کائنین منہم **قولہ** مُنْفَكِّيْنَ خبر کان **روح
البیان** حاصل اس آیت کا یہہ ہے کہ قبل مبعوث ہونے آنحضرت کے عرب کے ملک مین
لوگ دو قسم کے تہے ایک قسم تو مشرک تہے کہ بعضی اونمین سے صابئین اور مجوس کی طرح
روحانیت کو ستارون اور آگ کے پوجتے تہے اور بعضون نے صلحا اور بزرگونکی صورتون کو
معبود ٹہرایا تہا اور اونکو بہت مقرب درگاہ الٰہی کا سمجہہ کر وسیلہ دین و دنیا کا جانتے تہے جیسے
قریش اور دوسرے وہان کے جاہل لوگ اور دوسری قسم اہل کتاب کہ اپنے تئین کو کتاب الٰہی کا تابع جانتے
تہے اور بعضے توریت اور زبور کو اپنا پیشوا اقرار دیتے تہے اور بعضے انجیل کو بہی مانتے تہے اور
تمام فرقہ قبیح بدعتوں اور بری رسمون اور باطل اعتقادون مین ایسے جکڑے اور مضبوط ہوگئے تہے
کہ پند اور نصیحت اونکی دلونمین اثر نہین کرتا تہا اور قائم کرنے سے دلائل عقلی کے ہرگز صلاحیت
نہین آتی تہے سب یہہ ہی کہتے تہے کہ ہم اپنے قدیمی راہون اور موروثی دینونکو ہرگز نہ چہوڑینگے
کہ کوئی دلیل ظاہر اور کہلا معجزہ نہ دیکہلین اور ہمکو ہمارے کامونپر آگاہی نہ دیوین ہم اپنی وضع
اور دین ہرگز نہ چہوڑینگے اور یہہ حالت اونکی بعینہ ایسی ہی تہی جیسے اس امت کے بعض
گمراہ فرقہ اس زمانہ مین ہین کہ ایک گروہ اپنے کو صوفی ٹہراکر بدعتونمین گرفتار ہین اور ایک طائفہ
ملحد ونکا اور ایک بیقید ونکا کہ اونکو تارک دنیا مقرر کرکے انسانیت کی حد سے باہر نکل گئے ہین اور

اور ایک گروہ نے اپنا نام شیعہ اہل بیت رکہا ہے اور عقاید باطلہ مین مبتلا ہین اور اکثرون نے اپنے تئین
علماء کے زمرہ مین قرار دیکر مکر اور دغابازی شروع کی ہے اور حیلہ شرعی نکالکر ایک جہانکی راہ ماری
ہے اور روایتین نادر اور غریب جو بالکل مخالف اصول کے ہین دنیا کی طمع کیواسطے لوگونکو
بہلاتے ہین اور راہ حق سے پہرتے ہین پہر اگر اون تمام طائفون کو دلیل عقلی اور نقلی سے سمجہایا
جاوے کہ سیدہے محمدی رستہ پر قائم ہوجاؤ اور اپنی موروثی بدعتونکو چہوڑ دو وہ ہرگز نہین
چہوڑتے ہین ان سب گمراہ فرقونکا جواب وعظ نصیحت کے مقابلہ مین ایک ہے وہ یہہ ہے
ہم اس قدیم آئین کو اپنے بغیر کوئی دلیل ظاہر کے اور بدون حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے
اور اونکی بیان شافی کے ہرگز نہ چہوڑینگے رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ
فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ؕ بہیجا ہوا اللہ تعالی کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو پڑہتا اپنی
امت پر کتابین پاکیزہ اور ستہری جسمین ذرا جہوٹہ نہین اور اوسمین لکہا ہوا ہے درست اور سچی

قولہ رسول بدل من البینۃ من اللہ متعلق بمضمر ہو صفت لرسول تیلو صفۃ اخری صحفا جمع صحیفۃ

ف تین چیزین ارشاد اور نصیحت مین نہایت عالی مرتبہ رکہتے ہین پہلے یہہ کہ ایک شخص بہیجا ہوا
خدا کا ہووے اور معجزون کے دکہلانے اور انسانی کمالونکی جمع ہونے سے اوسکی رسالت خدا
کی طرف سے ثابت ہو سو یہہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین کماحقہ ثابت تہے اسواسطے کہ
رسالت کی شرطین اور انسانیت کے کمالات کے انتہا کو پہنچا باوجود امی ہونیکے اونمین ظاہر
نظر آتی ہین دوسرا کلام اوترا ہوا غیب کا کہ معجزونکے نور اوسمین روشن ہوا اور برکتین
اور نور اسکی تلاوت مین نیک لوگونکو نظر آوین اور کلام کے عیبونسے کہ ہزل و کذب اور نقصان
ہے پاک ہو اور یہہ بات قرآن مجید مین کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود امی ہونیکے
اسکو تلاوت فرماتے تہے ظاہر اور روشن ہے تیسرے یہہ بات کہ ایسی کتاب کہ اوسمین اگلی کتابین
مندرج ہون اور مضمون اونکے اس کتاب کے مختصر عبارت مین لپٹے ہون اور وہ معنی اور
مضمون کہ معلومۃ الصدق ہین وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ؕ اور ہوئے جداجدا اور تفرقہ کرنیوالے یہود اور نصاری مگر پیچہے
اوسکے جو آیا اون پاس پیغمبر یا قرآن **ف** یعنی پہلے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے سب
لوگ متفق تہے اس بات پر کہ آخری زمانیکا پیغمبر پیدا ہوگا اندنونمین اب ہم اوسکے رفیق
اور دوست ہونگے پہر جب وہ پیدا ہوئے تو کوئی ایمان لایا اور بہت پہر گئے واضافۃ الدین
الی القیمۃ اضافۃ العام الی الخاص کشجر الاراک ولا حاجۃ الی تقدیر الملۃ فان القیمۃ عبارۃ عن الملۃ
اور کہا کاشفی نے دین القیمۃ یعنی دین وملۃ درست وپاینده اور کہا ابن الشیخ نے کہ بعض
اہل ادیان نے ہر گاہ کہ کوشش کے باب اعمال مین بغیر تسلیم احکام اصول دین کے اور وہ یہود
اور نصاری اور مجوس ہین پس تحقیق اونہون نے بہت مشقت مین ڈالا اپنے نفسونکو بندگی مین

دین کے ولیکن نہ نصیب ہوا اونکو دین حق اور بعض وہ ہین کہ حاصل کیا اصول دین کو اور ترک کیا فروع
گروہ مرجیہ ہین جو قائل ہین لاتضر المعصیۃ مع الایمان کے **دوح کا تنبیہ** اس جاننے
جاننا چاہیے کہ بغیر حصول اصول و فروع کے راہ مستقیم کے متصور نہین ہے اور اصول دین و فروع کے
منحصر ہین تقلید کرنے ائمہ اربعہ مین کے یعنی امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ
مین اور اصول دین کے چار ہین قرآن شریف اور حدیث شریف اور اجماع امت مرحومہ اور
قیاس مستنبطہ ازین سہ اور ترتیب اصول اربعہ مین اول قرآن شریف بعد ازان حدیث شریف
پھر اجماع بعدہ قیاس اعلم ان اصول الشرع ثلثۃ الکتاب والسنۃ والاجماع والاصل الرابع
ہو القیاس المستنبط من ہذہ الاصول الثلثۃ والدلیل علی الحصر حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
انتہی من کشف بزدوی یعنی جان تو تحقیق اصول شرع کے تین ہین کتاب اللہ یعنی قرآن مجید
اور حدیث اور اجماع اور اصل چوتھی قیاس جو نکالا گیا ہے انہین اصول ثلثہ سے اور دلیل
اوپر حصر کے حدیث معاذ بن جبل کے ہے پس تقلید مطلق ائمہ اربعہ کے درباب اصول دین کے
فرض ہے اور درباب فروع کے التزام ایک مذہب کا مذاہب اربعہ سے واجب ہے جیسا کہ ارقام
فرمایا جلال الدین نے شرح جمع الجوامع مین یجب علی العامی وغیرہ ممن لم یبلغ مرتبۃ الاجتہاد
التزام مذہب معین من مذاہب المجتہدین انتہے یعنی واجب ہے عامی اور غیر عامی پر جو نہ
پہنچا ہو درجہ اجتہاد کو التزام ایک مذہب معین کا مجتہدین مذاہب سے اور بحر العلوم نے
شرح تحریر ابن الہمام مین لکھا ہے غیر المجتہد المطلق یلزمہ تقلید مجتہد ما من المجتہدین المطلقین
یعنی جو مجتہد مطلق نہو اوسکو لازم ہے تقلید کسی مجتہد مطلق کی آور کہا شیخ محی الدین نووی
نے روضۃ الطالبین مین اما الاجتہاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد
من ہولاء علی الامۃ ونقل امام الحرمین الاجماع علیہ یعنی اجتہاد مطلق ختم ہو گیا ساتھ ائمہ اربعہ کے
اور واجب ہے تقلید ایک کی انہین سے امت پر اور نقل کیا امام الحرمین نے اجماع اسپر اب
اگر کوئی کہے کہ اقوال مذکورہ سے اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ تقلید کرنیکے ائمہ اربعہ سے
واجب ہے اور ہم بہی کسی مسئلے مین جو مخالف ائمہ اربعہ کے ہو عمل نہین کرتے بلکہ کسی مسئلے پر
موافق ابو حنیفہ کے اور کسی مسئلے پر موافق شافعی کے اسیطرح پر عمل کرتے ہین تو جواب اوسکا یہہ ہے
کہ باعث اسکا یا تو حصول درجہ اجتہاد ہے کہ جسکا قول صحیح موافق احادیث کے پاتے ہین اوسپر عمل
کرتے ہین تو اس صورت مین تقلید کی کیا حاجت ہے اور اگر بغیر اجتہاد کے یہہ امر ہے تو مخالف
اہل حق کے ہے اسلیئے کہ اتفاق کیا علمائے اثبات پر کہ نہین جائز ہے غیر مجتہد کو کہ عمل کرے
ایک مسئلے مین رائے ابو حنیفہ پر اور دوسرے مین لیئے شافعی پر لکھا ملا علی قاری علیہ الرحمۃ
رسالہ مین اپنے کہ تالیف کیا ہے اوسکو قفال کے رد مین بل وجب علیہ ان یعین مذہبا من المذاہب
اما مذہب الشافعی فی جمیع الفروع والوقائع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم

عشم

ولیس ان ینتقل من مذہب الشافعی بما یہواہ ومن مذہب ابی حنیفۃ بما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط
والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم الشئ ومذہب
ابی حنیفۃ مثلا اباحۃ ذلک الشئ بعینہ او عکس ذلک فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام
فلا یتحقق الحلۃ والحرمۃ وفی ذلک انعدام التکلیف والبطال فائدتہ واستیصال قاعدتہ وذلک باطل
انتہی ماذکرہ یعنی بلکہ واجب ہے اوسپر بعین ایک مذہب کے یا مذہب شافعی کے جمیع فروع اور وقائع
مین یا مذہب مالک کے یا مذہب ابو حنیفہ کے اور یہ نہین کہ جو چاہے مذہب شافعی سے اختیار کرلے او
جو چاہے مذہب ابو حنیفہ سے کیونکہ جواز مین سکے کام مودی ہوگا طرف خبط کے اور نکلنے کے
ضبط سے اور حاصل اسکا نفی تکلیف ہے کیونکہ جب مذہب شافعی مقتضی تحریم کو کسی امر کے ہے
اور مذہب ابو حنیفہ کا مثلا اوسکے تحلیل کو تو جب چاہے مائل ہو طرف حرام کے اور جب چاہے
طرف حلال کے تو حلت وحرمت کا تحقق وتقرر جاتا رہا اور سمین صریح انعدام تکلیف ہے اور ابطال
اوسکے فائدے کا اور استیصال ہے اوسکے بنا کا اور یہ باطل ہے اور کفایۃ میں مین لاخیر فی ان
یکون حنیفا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض آخر یعنی بہتر نہین ہے کہ حنفی ہو بعض مسائل مین
اور شافعی بعض مین اور شرح عین العلم مین ہے فلو التزم احد مذہبا کابی حنیفۃ والشافعی فلزم
علیہ الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسئلۃ من المسائل یعنی جسنے لازم پکڑا ایک مذہب مثلا مذہب ابو حنیفہ
یا مذہب شافعی کا واجب ہے کہ ہمیشہ اوسی پر رہے اور سوا اوسکے کسی مسئلے مین غیر کی تقلید
نہ کرے اور تفسیر احمدی مین ہے اذا التزم مذہبا یجب علیہ ان یدوم علی مذہب التزمہ ولا ینتقل
عنہ الی مذہب آخر یعنی جس مذہب کو التزام کرے تو چاہیے کہ مداومت کرے اوسپر اور نہ پھرے
طرف دوسرے مذہب کے الحاصل وجوب تقلید مذہب معین پر بہت سی دلائل نقلیہ اور عقلیہ
وہنحو ہین جسکا جی چاہے کتب دینیہ مین دیکھلے یہان بخوف طوالت کے نہین لکھے گئے واللہ اعلم
بالصواب وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۵ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۵ اور نہین کہا
کسی اہل کتاب کو مگر یہی کہ بندگی کرو خدا تعالی کی پاک کر اپنے دینکو خدا تعالی کیواسطے سب دینون سے
پھرکر اور چھوڑکر سب دینونکو خدا تعالی ایک کو بے شریک جانکر بندگی کرو اور نماز پڑھو وقت پر اور زکوۃ
دو اپنے مال کی اور یہی فرماتا ہے پیغمبر صلعم دین درست اور مضبوط کو جو اس سے بہتر کوئی دین
نہین **قولہ ۵ وما امروا** الخ جملۃ حالیۃ مفیدۃ لغایۃ قبح ما فعلوا ای والحال انہم
ما امروا بما امروا فی کتابہم لشئ من الاشیاء الا لاجل ان یعبدوا اللہ وہذہ اللام فی الحقیقۃ لام
الحکمۃ والمصلحۃ وفیہ اشارۃ الی ان من عبد اللہ للثواب والعقاب فالمعبود فی الحقیقۃ ہو الثواب و
العقاب واللہ وسیلۃ فالمقصود الاصلی من العبادۃ ہو المعبود عاشقان را شادمانی وغم اوست
دست مزد اجرت خدمت ہم اوست ۰ اور عبادت کیواسطے دو امر ضرور ہین ایک تو غایت تعظیم

اسیواسطے کہا ہے کہ تحقیق نماز لڑکی کی نہین عبادۃ ہے کیونکہ تحقیق وہ نہین پہچانتا عظمۃ اللہ تعالےٰ
کی پس نہ ہوا فعل اوسکا نہایت تعظیم کا اور نہ حکم ادا کرنے کا۔ جاہل غافل ہے اور دوسرے ہونا
فعل کا مامور بہ پس فعل بچہ کا نہین عبادت اور اگرچہ متضمن ہے نہایت تعظیم کو اسلیئے کہ تحقیق وہ غیر
مامور ہے فاذا لم یکن فعل الصبی عبادۃ لفقد التعظیم ولا فعل الساہی لفقد الامر فکیف یکون
رکوع الناقص عبادۃ ومحال انہ لا امر به ولا تعظیم فیہ **قولہ مخلصین له الدین**
حال من الفاعل فی لیعبدوا **قولہ حنفاء** حال اخری ای قول من جوز حالین من ذی
حال واحد واصل الحنف المیل وانقلاب ظہر القدم وبمعنی الاستقامۃ فمعنی حنفاء مستقیمین وقال ابن
جبیر لا یسمی احد حنیفا حتی یحج ویختتن لان اللہ وصف ابراہیم علیہ السلام بکونہ حنیفا وکان من شانہ
انہ حج وختتن نفسہ **قولہ** دین القیمۃ واضافۃ الدین الخ مقدم ذکر کردہ ناپائندہ اور جب حال
اہل کتاب کے مخالفون کا بیان کیا گیا تو اب تفصیل ان دو نو فرقون کی اونکے جزے کے موافق
جو عند اللہ انکے واسطے ثابت ہے ثواب سے یا عذاب سے ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ
الْبَرِیَّۃِ ؕ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے یہود اور نصاریٰ سے کہ قوم ہے اور مشرک جو خدا تعالےٰ کا شریک
کرتے ہین اوسکو دوزخ کی آگ مین ہونگے ہمیشہ اوسی مین رہینگے وے لوگ بری پیدائش ہین
ف اسلیئے کہ جب حکم الٰہی کا انکار کیا اور اوسکے رسولونسے منکر ہوئے تو اپنے نفس خواہش
کو اللہ کے حکمونپر غالب کر دیا اور یہہ قباحت اور خرابی کسی مخلوقات مین نہین ہے اسیواسطے
سورہ فرقان مین فرمایا ہے اِنْ ھُمْ اِلَّا کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا یعنی نہین ہین یہہ کافر مگر
جیسے چارپائے بلکہ اونسے بھی بدتر **قولہ** ان الذین الخ بیان لحالہم الآخروی بعد بیان
حالہم الدنیوی قولہ خالدین فیہا حال من المستکن فی الخبر **قولہ البریۃ** جمیع الخلق
لان اللہ براہم ای اوجدہم بعد العدم والمعنی شر الخلیقۃ عند اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ؕ مقرر جو لوگ ایمان لائے اور کام اچھے کیئے یہہ
لوگ سب مخلوقات سے بہتر ہین یہہ آیت دلیل ہے اثبات پر کہ بشر افضل ہے فرشتہ سے
ملائک را چہ سود از حسن طاعت ٭ چو فیض عشق بر آدم فرو ریخت ٭ اور مولانا حافظ الدین نسفی
نے فرمایا ہے وخواص بنی آدم وہم المرسلون افضل من جملۃ الملائکۃ وعوام بنی ادم وہم
الاولیاء والزہاد افضل من عوام الملائکۃ وخواص الملائکۃ افضل من عوام بنی آدم یعنی اور
خاص لوگ بنی آدم کے یعنی رسول اور انبیاء افضل ہین خاص فرشتون سے اور عوام لوگ
بنی آدم کے یعنے اولیاء اللہ اور زاہد افضل ہین عام فرشتون سے اور خاص فرشتے افضل ہین
بنی آدم سے اور وہ جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول کہ المؤمن اکرم علی اللہ من بعض
الملائکۃ الذین عندہ یعنی بندہ مومن اللہ تعالےٰ کے نزدیک بزرگ ہے بعض فرشتون سے جو

جو اوسکے حضور میں ہیں یہہ محمول خاص ملائکہ کے ماسوا پر ہے جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ
لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ بدلا اون لوگوںکا اونکے پروردگار کے پاس ہے باغ ہیں ہمیشہ کی بہار کے جو بہتے ہے
نیچے درختوں کے وہاں نہریں ہمیشہ رہینگے ایمان لانیوالی اون باغوں میں سدا جو کبھی ۔ وہاں سے نہ
نکلیں گے خوش ہوا خدا اون سے اور اونکی بندگی قبول کی اور وہ بندے راضی اور خوش ہوئے خداتعالے
سے جو ہمیشہ عیش میں رہینگے اور بہشت عدن اور وہاں کے نعمتیں واسطے اوس شخص کے ہیں جو
بندہ کہ ڈرے خداکریم کے عذاب سے اور اوسکے حکم بجالاوے اور نافرمانی نکرے اوسکے رسول کی ط

قوله جزاؤهم مبتداء عند ربهم ظرف للجزاء جنات عدن هو خبر للمبتداء وقوله خالدين فيها ابدا وهو حال
قوله رضی الله عنهم ورضوا عنه استئناف مبین ؛ دارند ہر کس از تو مرادے و مطلبے ۔ مقصود ما زدینے
وعقبی لقاے تست ؛ عن انس بن مالک قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لابی ان الله تعالی
امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا قال وسمانی قال نعم فبکی وقال همام عن قتادة
امرنی ان اقرأ علیک القرآن ط **معا** ط قال عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال لی رسول الله
صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر اقرأ علی قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعه
من غیری فقرأت سورة النساء حتی اتیت هذه الآیة فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید وجئنا بک
علی هؤلاء شهیدا قال حسبک الآن فالتفت الیه فاذا عیناه تذرفان وکان عمر رضی الله عنه
یقول لابی موسی الاشعری رضی الله عنه ذکرنا ربنا فیقرأ حتی یکاد وقت الصلاة یتوسط فیقول یا
امیر المؤمنین الصلاة الصلاة فیقول انا فی الصلاة وفی الحدیث من استمع آیة من کتاب الله کانت له
نورا یوم القیمة فظهر ان استماع القرآن من الغیر فی بعض الاحیان من السنن واما انه هل یعتبر استماعه
کلما قرأ نباء علی قوله تعالی فاذا قرئ الخ ففی الصلاة نعم واما خارجها فعامة العلماء علی استحبابها ط

روح البیان ط والله اعلم بالصواب **سورة الزلزال** مکیہ ہے اسمیں آٹھ
آیتیں اور پچاس اور تین کلمہ اور ایکسو چالیس اور نو حرف ہیں اور نزول اس سورة کا بیچ جواب
منکرین قیامت کے کہ جو پوچھتے تھے قیامت کب ہوگی اور بیچ تفاسیر کے مذکور ہے کہ ایک عورت
گذری تھی کہ یہہ سورة نازل ہوئی ط **عزیزی** ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ جس وقت ہلائی جاویگی زمین ہلانا اوسکا سخت کہ دوسرے
زمین پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نرہیگا اور بلندیاں اور پستیاں سب برابر ہوجاوینگی
اور زمین کی یہہ شکل بدل جاوے گی اور یہہ معاملہ نزدیک نفخہ ثانی کے ہوگا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ
اَثْقَالَهَا ۝ اور نکال ڈالیگی زمین بھاری بوجھ اپنے جیسے مردے اور خزانے اور ڈالنے اور
کھیلیاں وغیرہ باہر پھینک دیگی اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ تحقیق جن ہی مدفون ہوتے
ہیں وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ اور کہیگا آدمی کیسے

سورة الزلزال

اور جہین آدمیون کی یا جو موجود ہوگا کیا ہوگیا ہے اس زمین کو اوسدن باوجود زلزلہ کے شدت کے
بولنے لگے زمین اپنی باتین **قولہ** یومئذ بدل من اذا تحدث اخبارہا عامل فیہا وہو
جواب الشرط وہذا علی القول بان العامل فی اذا الشرطیة جوابہا واخبارہا مفعول لتحدث واما ذکر ابن
الحاجب من ان تحدث وانبأ ونبأ لا یتعدی الا الی مفعول وحد فغیر مسلم الصحة علی ما فصل فی محلہ
والمعنی تحدث الخلق اخبارہا اما بلسان الحال حیث تدل دلالة ظاہرة علی ما لاجل زلزالہا واخراجہا
واما بلسان المقال وہو قول الجمہور چنانچہ حدیث سے ثابت ہے باتین کرنا پتھر کا اور درختونکا اور پکارنا اور
رونا چلانا ستونکا اور پکارنا ایک پہاڑ کا دوسرے پہاڑ کو ہل مر بک احد یذکر اللہ یعنی کیا گذرا ہے
تجھپر کوئی شخص کہ اللہ کا ذکر کرتا ہوا اور سورہ اسرا مین بہی مذکور ہے قرآن مین شریف الا یسبح بحمدہ
ولکن لا تفقہون تسبیحہم اور زمین کا رونا اور نماز کی جگہہ کا رونا مسلمانکے مرنیپر حدیث مین ثابت ہے
اور گواہی دینا زمین اور پتہر اور درخت کا اذان دینے والے کے واسطے جیسے کہ مروی ہے تحقیق
عبدالرحمن بن صعصعہ تھے یتیم بیچ پرورش ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پس کہا ابوسعید نے یا بنی
اذا کنت فی البوادی فارفع صوتک بالاذان پس تحقیق مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے نہین سنتا اذان کوئی جن اور انس اور حجر اور شجر مگر کہ گواہی دینگے اوسکی قیامت کو
اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق والے امیہ تھے نماز پڑھتے مسجد الحرام مین پہر آگے پڑہتے پس شروع کرتے
پڑھنا جدا جدا یعنے جائے مختلفہ مین پس جبکہ فارغ ہوئے نماز سے کہا گیا اونکو اے ابا امیہ کیا ہے
یہہ جو کرتے ہو کہا امیہ نے کہ پڑہی مینے یہہ آیت یومئذ تحدث اخبارہا پس چاہتا ہون کہ گواہی
دین میری قیامت مین فطوبی لمن شہدلہ المکان بالذکر والتلاوت والصلواة ونحوہا وویل لمن شہد
علیہ بالزنا والشرب والسرقة والمساوی اور کہا جاتا ہے کہ مقرر واسطے اللہ تعالے کے تجھپر سات گواہ
ہین مکانات جیسے کہ فرمایا یومئذ تحدث اخبارہا اور زمانہ جیسے کہ فرمایا حدیث شریف مین کہ پکارتا ہے
ہر دن انا یوم جدید وانا علے ما تعمل فی شہید اور زبان جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے یوم تشہد علیہم السنتہم
اور ارکان جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم اور ملکان جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے
وان علیکم لحافظین اور دیوان جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق اور اسم الاکرمین
جیسے کہ فرمایا پاک پروردگار نے انا ارسلنا الیکم شہودا فکیف یکون حالک یا عاصی بعد ما شہد علیک ہولاء الشہود
اور جو بیان فرمایا کہ زمین اوسدن لوگون کے عملونکو ظاہر کرے گی اور نیک وبد کامونپر گواہی دیگی
اور اظہار اور گواہی مین احتمال جہوٹہ کا بہی ہوتا ہے سو دفع کرنیکو اس احتمال کے ایک عبارت دوسری
یہی ارشاد ہوئی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ یعنی بسبب اسکے کہ تحقیق پروردگار تیرا حکم کریگا زمین کو کہ
کہے جو کچہہ کہ کیا تیرے پر رہنیوالون نے نیک اور بد کام سب بیان کر سو زمین موافق حکم کے سب کہہ دیگی
ف پس معلوم ہوا کہ یہہ بات نہین ہے مگر اللہ تعالے کے حکم سے اور جو چیز کہ مالک کے حکم سے ہوتی
ہے اوسمین جہوٹہ کا دخل نہین ہوتا یَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ اوسدن

پھر پھرینگے لوگ حساب کی جگہہ سے حیران پریشان کوئی داہنی طرف کوئی بائین طرف تو دیکھین وہ
لوگ کئے ہوئے کام اپنے ف پس آوینگے لوگ اپنے قبرونسے حشر کے میدان مین بہانت بہانت
کے ایک گروہ شرابیون کا ایک گروہ زانیونکا اور ایک گروہ ظالمونکا اور ایک گروہ چورونکا وعلی
ہذا القیاس چنانچہ تفصیل اسکی ان دو آیتون مین ہے فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝ پھر جسنے کیا کام برابر ننھی
چیونٹے کی نیکی دیکھی گا بدلا اوسکا نیک اور جسنے کیا کہو کام برابر ننھین چیونٹی کے برائی دیکھیگا
بدلا اوسکا اور لفظ ذرہ کا دو معنو مین آتا ہے ایک چھوٹی چیونٹی جو سرخ ہوتی ہے دوسرے
جو ریت مین چمکتا ہے اب اس مقام پر ایک شبہ گذرتا ہے کہ کافرون کی نیکی تو قابل جزا کے نہوگی
پھر دیکھنا اوسکا کیا فائدہ رکھتا ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ کافر کے نیکی اگرچہ ہمیشہ کے عذاب سے
بالکل رہائی کا سبب نہین ہوتے لیکن اوسکی تاثیر سے عذاب کی تخفیف ہوجاویگی پس دیکھنا
اوسکا البتہ فائدہ رکھتا ہے اور اسے طرح سے بدی مومن کی اگرچہ معاف ہوگئی ہو پھر بھی اثر سے
خالی نہین ہے اگرچہ درجے ہی مین نقصان ہو مگر وہ بدی کہ اوسے توبہ اور ندامت کی ہے سو وہ
اعمال کے صحیفے سے نکل جاتے ہے اور کراما کاتبین کو اور گواہون کو بھی بھول جاتے ہے پس
من یعمل کا لفظ اسکے سوا کے لئے مخصوص ہوگا یا یون کہا جاوے کہ جب توبہ اور ندامت اس بدی پر
واقع ہوئی اور توبہ اور ندامت ایک نیکی ہے عمدہ نیکیونسے پس دیکھنا اس بدیکا یاد دیکھنا توبہ
اور ندامت کا اس بدی سے نقصان کا سبب نہوگا اسلیئے توبہ کرنے والونکے حق مین فرمایا ہے
فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ یعنی بدیون کو توبہ کرنے والون کے انکے توبہ کے ضمن مین
انکو دکھاویگا تو وہ بدیان نیکی کی صورت ... پکڑینگی واللہ اعلم فقد ورد ان حاتما الطائی
یخفف اللہ عنہ لکرمہ وورد مثلہ فی ابی طالب وغیرہ یردہ قولہ تعالی وقدمنا الی ما عملوا من عمل
فجعلناہ ہباء منثورا وقولہ علیہ السلام فی حق عبداللہ بن جدعان لاینفعہ لانہ لم یقل یوما رب اغفرلی
خطیئتی یوم الدین وذلک حین قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ ابن جدعان کان فی الجاہلیۃ
یصل الرحم ویطعم المسکین فہل ذلک نافعہ وقولہ علیہ السلام فی حق ابی طالب لولا انا کان
فی الدرک الاسفل من النار فتلک الشفاعۃ مختصۃ بہ واما حسنات الکفار فمقبولۃ بعد اسلامہم و
فی الحدیث اذا زلزلت الارض تعدل ربع القرآن رواہ ابن ابی شیبۃ مرفوعا پس پڑھنا
چار مرتبہ سورہ مذکورہ کا مثل پڑھنے قرآن تمام کے ہے اور بیچ بعض آثار کے وارد ہے
کہ پڑھنا اس سورت کا برابر نصف قرآن کے ہے اور یہہ اسلیئے ہے کہ احکام قرآن کے منقسم ہین
طرف احکام دنیا اور آخرت کے اور یہہ سورہ مذکورہ شامل ہے اوپر احکام آخرت کے بتمام
اور بیچ کشف اسرار کے ہے کہ صعصعہ عم فرزدق پیش مصطفے آمد و مسلمان گشت واز رسول
خدا درخواست تا از قرآن چیزی بروے بخواند فقرا علیہ السلام علیہ ہذہ الآیۃ یعنی فمن یعمل

مثقال الخ فغال حسبی حسبی و آشوبی و شوری از نہا دوری برآمد و نجاک افتاد و زار بگریست اور یہہ بہی حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو قرآن سکہاؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرتضے علے رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اسکو قرآن سکہاؤ علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکو سورہ اذا زلزلت الارض سکہائی جب اس آیت پر پہنچے تو وہ شخص بولا حسبی حسبی لا آبالی ان لا اسمع غیرہا امیر المؤمنین نے یہہ ماجرا حضرت سے عرض کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دع فقد فقہ الرجل یعنی چھوڑ دے اسکو کہ وہ مرد فقیہ اور دانا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس آیت سے دو شخصون نے مدینے کے رہنے والو نے عبرت پکڑی ہتی ایک اونمین سے وہ شخص تہا کہ صدقہ نہ دیتا تہا اور کہتا تہا کہ مین زیادہ مقدور نہین رکہتا ہون اور تہوڑی چیز اللہ کی راہ مین دینا مجھکو نہ ادنی معلوم ہوتی ہے اور دوسرا وہ شخص تہا کہ چہوٹے چہوٹے گناہونکو خیال مین نہ لاتا تہا جیسے بیہودہ باتین اور نظر کرنا غیر محرم پر اور گمان کرتا تہا کہ ایسے ایسی باتونکے پکڑ نہوگی اون دونون کے گمان کے رد مین یہہ دونون آیتین کافی ہوگئین

سے حساب کار خود امروز کن کہ فرصت ہست ٭ ز خیر و شر بنگر تا جہ لست حاصل تو ٭ اگر بنقد نکوئی توانگری خوش باش ٭ و رت بغیر بدی نیست وای بر دل تو ٭ واللہ اعلم بالصواب ٭ ٭ ٭

سورۃ العدٰیت یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین گیارہ آیتین اور چالیس کلمے اور ایکسو تریسٹہہ حرف ہین اور اس سورت کے نازل ہونیکا سبب مفسرون نے یہہ لکہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے منذر بن عمر انصاری کو ایک غول سوار و نکا و یکر بنی کنانہ کہ ایک قبیلے پر کہ اشد کافر تہے مقرر فرمایا اور ارشاد کیا کہ فلانے روز صبح کے وقت اون پر چہاپا مارنا اور خوب قرار واقعی سزا پہنچانا اور فلانے دن یہان پہنچنا اتفاقاً راہ مین ایک ندی ملی وہ اوس روز چڑہی ہتی لشکر اتر نہ سکا لاچار ہو کر مقام کر دیا جب دوسرے دن پانی کم ہوگیا تو لشکر اتر گیا اور حکم کے بموجب صبح ہوتے ہوتے شبخون مارا اور قرار واقعی سزا دیکے لوٹ مار کے صحیح اور سالم پہر آئی لیکن وعدے پر پہنچنے مین مقام کرنے کے سبب ایک روز کے تاخیر ہوگئی تو منافقون نے یہہ افواہ اڑائے کہ وہ لشکر سب تباہ ہوگیا اور ایک آدمی اسمین نہ بچا جو آکر خبر دیتا مسلمانونکو اسکے سے نہایت غم ہوا اسو اللہ تعالے نے یہہ سورت نازل فرمائی اور ذکر اونکے کہوڑونکا اور اون کے دشمنون کی جماعت مین گہس جانیکا اسمین مذکور فرمایا کہ مسلمانونکو تسلے حاصل ہو لیکن اس شان نزول مین ایک خدشہ ہے اس واسطے کہ یہہ سورۃ مکی ہے اور بہیجنا لشکر کا مدینے مین تہا پس یہہ واقع اسکا شان نزول نہین ہو سکتا اور اصح یہہ بات ہے کہ جناب باری تعالے نے جو چاہا کہ اس دین مین جہاد کی رسم مقرر فرمادی تو اوس رسم کا اشارہ اس سورت مین منظور ہوا تاکہ خوشخبری ہوی مسلمانونکو اس بات کی کہ انکو طاقت جہاد کی اور گہوڑون اور فوج اور لشکر کی عنایت ہوگی کہ پورا بدلا اللہ کے دشمنون سے لین اور اونکی جمعیت پہیردین اور مال انکا اپنے تصرف مین لاوین ٭ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ والعدیت ضبحا ۝

قسم ہے گھوڑون چلنے والون کی جو وقت دوڑنے کے ہانپتے اور ہنہناتے ہین اور عادیات عرب کے لغت مین دوڑنے گھوڑونکو کہتے ہین مشتق ہے عَدْوٌ سے جو دوڑنے کے معنو مین ہے اور یہی عادیات میں واو سے مقلوب ہے واو سے بجہت کسرۂ ماقبل ی کے اور ضبحًا مصدر ہی منصوب یا تو بفعل محذوف یا حال ہے بنا بر اسکے کہ تحقیق وہ مصدر ہے بمعنی فاعل ہے ضابحات ف اس سورت کو سورۂ عادیات اسلیئے کہتے ہین کہ نمازیون کے گھوڑے غضب الٰہی کے سرعت کی صورت ہین کافرون کے لشکر ہی پر اور اللہ تعالیٰ کے انتقام کا ظہور نافرمان بردارون پر دوڑنے گھوڑون کی طرح سے دنیا مین ہوتا ہے پس گویا کہ نمونہ ہے حشر اور نشر کا اسیواسطے آنے سے مخالف کے فوج کے اور شکست ہونے سے اپنے موافق فوج کے جو کچھہ انقلاب شہر اور ملک مین واقع ہوتا ہے کہ عزت دار لوگ ذلیل ہوجاتے ہین اور پردہ نشین بے پردہ اور مال اور متاع اور زر اور زیور اور کپڑا اور لتا کہ سالہا سال مین جمع کیا ہوتا تہا ایک آن مین برباد ہوجاتا ہے یہہ بہی گویا قیامت کا نمونہ ظاہر ہوجاتا ہے اور یہہ حالت مذکورہ جو ذکر آخرت کی ہے لھذا اوسکے قسم کہائی فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ پہر قسم ہے باہر لانیوالی آگ کو پتہر مین اپنے سم سے آگ باہر لانا خوب یعنی پہاڑون مین اور پتہریلی زمین مین اونکی نعل جو پتہرون پر لگتے ہین تو شعلے نکلتے ہین جیسے چقمق جہاڑنے سے اور نمود آگ کی رات کو زیادہ ہوتی ہے اور دنکو روشنی اسکی نظر نہین آتی تو اس قسم مین اشارہ ہوگا اسباب کی طرف کہ گہوڑے نمازیون کے راتونکو دوڑتے الایراء اخراج النار والقدح الضرب والمعنی توری النار من حوافرھا اذا سارت فی الارض ذات الحجارة وانتصاب قدحا کانتصاب ضبحا علی الوجوہ الثلاثة ۞ روح عزیزی ۞ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ پہر قسم ہے صبح کو لوٹنے والونکی یعنی راتون رات دوڑکر صبح ہوتی کہ عین غفلت کا وقت ہے اور دشمن پر پہنچتے ہین اور مال اور اسباب انکا لوٹ لیتے ہین صبحًا نصب علی الظرفیة ای وقت الصبح فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ پہر اوٹہایا اون گہوڑون نے فجر کو گرد اور غبار ف اور قید غبار اٹہانے کی صبح کے وقت اسواسطے ہے کہ تاپ مارنے کی قوت اون گہوڑون کی خوب ظاہر ہو اسلیئے کہ صبح کے وقت پچہلی رات کے سردی سے اور شبنم کی رطوبت سے زمین دب جاتی ہے پہر اسوقت غبار کا اٹہانا بڑے زور سے ہوتا ہے بخلاف آخر کے دن کے کہ آفتاب کی حرارت اور اوسکے شعاع کی خشکی سے اجزا زمین کے ڈہیلے ہوجاتے ہین اور تہوڑی سی حرکت مین غبار بہت کہڑا ہوجاتا ہے اسیواسطے آندہیان آخر دن کو بہت آتی ہین اور یہہ فعل معطوف اوس فعل پر ہے جو معتبرات سے پوچھا جاتا ہے یعنی للعزن صبحًا اور وجہ عدول کے اسم سے فعل کے طرف یہہ ہے کہ اٹہنا غبار کا دشمن سے نزدیک ہونیکے وقت ہے پس ایکساعت رہا اور گذر گیا برخلاف دشمنونکے لوٹ مار کے کہ یہہ ہمیشہ ہے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ پہر گہس گئے وہ گہوڑے اوسوقت غول مین دشمنون کے اور انبوہ کو اونکے بکہیر دیا جمعًا من جموع الاعداء ای دخلن فی وسطہم وہو مفعول بہ لوسطن ۞ عزیزی ۞ روح ۞ اب یہان پہ جاننا چاہیے کہ قہر الٰہی کے

گناہون کے مقابلے کمال مشابہت رکھتی ہے اون گھوڑون کی حرکت سے اسواسطے کہ شروع اوسکا
متوجہ ہونا غضب کا ہے جسکا نمونہ یہان پر گھوڑونکا دوڑنا ہے ہانپتے ہوئے جیسے غصے کیوقت تیز
ہوتا ہے اور روشن کرنی آگ کا سموسے نمونہ ہے دوزخ کے شعلہ کا جو دوزخیونکے واسطے تیار کیا گیا ہے
اور لوٹ مار نمونہ ہے دوزخ کے پیادونکے مارنیکا اور سانپ اور بچھوونکے کاٹنیکا اور پوست اور بدن
اور گوشت اور چربیونکے جلنے کا اور اوٹھا غبار کا نمونہ ہے ناشکرونکے آنکھون پر پردہ ڈال دینیکا
کہ رحمت الٰہی اوس پردہ کے سبب سے پوشیدہ ہو جاویگی اور گھس جانا دشمنون کے غول مین
نمونہ ہے غضب کی آگ کے گھسجانیکا دل اور جگر مین اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوۡدٌ ۚ
بیشک آدمی اپنے پروردگار کے ناشکری کرنے والا ہے یعنی اوسکی نعمتونکا کفران کرتا ہے اور یہہ
کفران نعمت کئی طرح پر ہوتا ہے اول تو یہہ کہ نعمت کو نعمت دینے والے سے نہ سمجھے بلکہ اوسکو
دوسرے کیطرف نسبت کرے جیسے اس زمانے کی اکثر لوگ کہتے ہین کہ ہمکو بیٹا پیر نے دیا یا ہمارا
دکھہ درد فلانے بزرگ نے کھو دیا **قولہ** اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوۡدٌ جواب القسم
قولہ لربہ متعلق بکنود قدم علیہ لافادۃ التخصیص و مراعاۃ الفواصل فالکنود بالضم کفران النعمۃ وبالفتح الکنود
وقال الکلبی الکنود بلسان کندۃ العاصی وبلسان بنی مالک البخیل بلسان مضر وربیعۃ الکفور والمراد
بالانسان بعض افرادہ اے انہ لنعمۃ ربہ خصوصا الکفور اے شدید الکفران وقال الحسن الکنود ای
لوام لربہ یذکر المصیبات وینسی النعم وقال ابو عبیدۃ قلیل الخیر من الارض وقال القاشانی الکنود
ربہ باحتجابہ بنعمۃ عنہ ووقوفہ معہا وعدم استعمالہ لہا فیما ینبغی لیتوصل بہا الیہ او لبخیل لاختصاصہا
لنفسہ وعدم ایثارہا علی الخلق بطریق الارشاد وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیۡدٌ ۚ اور بیشک آدمی
اپنی ناشکری پر آپ گواہ ہے **ف** یعنی خود اقرار کرتا ہے کہ مین آپ ناشکر ہون اور یہہ اقرار
عالم مین سہ صورت سے واقع ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ فلا ناشکر اس نعمت کا ادا نہین
کرتا اور حال یہہ ہے کہ خود بھی شکر اس نعمت کا ادا نہین کرتا پس طعن کرنا اوسکا دوسرون پر
بعینہ اپنے جان پر ہے وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ ؕ اور مقرر وہ محبت پر مال کے
بہت سخت اور مضبوط ہے شیخ الاسلام قدس سرہ فرمودہ کہ اگر مال را دوست میداری بدہ
تا باز بتو دہند و برائے وارث منہ کہ داغ حسرت بر دل تو نہند + مال ہمان بہ کہ بیاران دہی +
کر بہی بہ کہ بخاکش نہی + زر پی منفعت ست ای حکیم + بہر نہادن چہ سفال وچہ سیم **قولہ**
وانہ لحب الخیر ای المال کما فی قولہ تعالی ان ترک خیرا اور سوائے اسکے نہین کہ نام رکھا اللہ تعالی نے
اوسکا یعنی مال کا خیر واسطے جاری ہونے عادت لوگون کے کہ تھے وہ گنتے تھے مال کو خیر جیسے
کہ نام رکھا گیا جہاد کو سوء فقال لم یمسسہم سوء اے قتال والقتال لیس بسوء ولکن ذکرہ حسبا علی اعتقادہم
اَفَلَا یَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِی الۡقُبُوۡرِ ۙ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوۡرِ ۙ کیا نہین جانتا کہ جسوقت
باہر نکلے جو کچھہ کہ ہے قبرون مین اور موجود ہوگا جو کچھہ کہ ہے سینون مین **قولہ** وحصل اے

انت جمع فی الصحف ای اظہر محصلا مجموعا وصل لتحصیل اخراج المستور بآخر المعنوی فیہ **قولہ** بما فی الصدور من الاسرار الخفیفۃ التی من جملتہا ما یخفیہ المنافقون من الکفر والمعاصی وقال علیہ السلام یبعثون علی نیاتہم اور اس وقت ہر شخص معلوم کرلیگا کہ اِنَّ رَبَّہُمْ بِہِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۝ مقرر جو پروردگار اُنکا انکے کاموسنے اور باتوسنے اور نیتوسنے واقف ہے اوسدن بدلا دینے پر قدرت رکہتا ہے اور یہہ جملہ یعنی ان ربہم افعال العلم کے مفعول کے محل مین واقع ہوا ہے لیکن بسبب اس لام کے جو لخبیر مین لائے ہین لفظ مین عمل نہ کیا اور یہین تو ان کے ہمزہ فتح سے پڑہتے اور اسکو نحوی تعلیق بلام کہتے ہین اور افعال القلوب کے خصائص سے ہے واللہ اعلم بالصواب

سورۃ القارعۃ

یہہ سورت مکی ہے اسمین آٹہہ آیتین اور چہتیس کلمے اور ڈیڑہ سو حرف ہین اور اسکا نام سورہ قارعہ اسواسطے رکہا ہے کہ دلالت کرتے ہے ایک سخت حادثہ پر جو قیامت کے دن واقع ہوگا اور دلونکو بڑی کوفت پہنچاویگا اور حادثے کی تاثیر سے بہاری جسم ہلکے ہوجاوینگے اور سخت جسم ریزہ ریزہ ہوجاوینگے اور اس قسم کے انقلاب عظیم سے ڈرانا بڑا مقصد ہے قرآن کے مقصدون سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْقَارِعَۃُ ۝ مَا الْقَارِعَۃُ ۝ کہڑکہڑانی کیا ہے وہ کہڑکہڑانی القرع ہو الضرب لشدۃ تقرع القلوب والاسماع بفنون الافزاع والاہوال وہی مبتداء وخبرہ ما القارعۃ ان ما الاستفہامیۃ خبر والقارعۃ مبتداء اور یہہ انقلاب اسمین کس سببے ہوگا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَۃُ ۝ اور کیا جانتا ہے تو کہ کیا حقیقت ہے اس کہڑکہڑاتے حادثے کی یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِہْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ وہ حادثہ اسدن ہوگا جسدن ہوجاوینگے لوگ جیسے پتنگے بکہرے ہوئے یعنی قیامت کے دن کا نام قارعہ ہی ہے اسواسطے کہ اوسدن کے ہول سے دل لوگون کے کوٹے جاوینگے شبہہ الخلق وقت البعث فی ہذہ الایۃ بالفراش المبثوث وفی الایۃ الاخری بالجراد المنتشر ووجہ التشبیہ بالجراد ہو الکثرۃ والاضطراب وبالفراش المبثوث اختلاف جہات حرکاتہم فانہم اذا انبعثوا فزعوا فیذہب کل واحد منہم الی جہۃ غیر جہۃ الآخر کالفراش

روح البیان اور جب اس حادثے کے تاثیر اجمال کے طور پر بیان فرمائے تو اب تفصیل اس اجمال کے ارشاد ہوتی ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ ۝ فَہُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ۝ پہر جسکا اوسدن بہاری ہوگا پلڑا ترازو کا نیک کاموسنے پہر وہ اچہے گذران مین ہوگا **ف** اور یہہ بوجہہ پوشیدہ ثقالت کے سببے ہے کہ ان عملو نین چہپے ہوئی تہے اور دنیا مین ظاہر نہتے سو اوس روز ظاہر ہوگی اور حقیقت وہی بوجہہ کی ان عملون سے فوقیت ہے اللہ تعالی کی نزدیک وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ ۝ فَاُمُّہٗ ہَاوِیَۃٌ ۝ اور جسکا ہلکا ہوگا پلہ ترازو کا نیک کاموسنے پہر جگہہ اوسکے رہنے کی ہوگی ہاویہ جو ایک دوزخ کا نام ہے ہاویہ **ف** اور ماں اسواسطے فرمایا کہ بچکو بے تکلفی اور طبعی کامون کی حاجت کیوقت رجوع ماں کی طرف ہوتی ہے اور جو

اور جو اوس روز تکلف اور بناوٹ کہ دنیا مین سلے یہان لوگ کرتے ہتے بالکل جاتا رہیگا تو بے حیا
اوس دوزخ کے طبقے کیطرف رجوع کرینگے گویا اونکے دلی محبت اور خواہش اسکی طرف رکھتے ہتے
اور وہ طبقہ ماکی طرح سے اپنی طرف اونکو کہینچ لیگا اور جانے دیگا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ
نَارٌ حَامِيَةٌ اور کس چیز نے جتایا تجکو جو کیا ہے ہاویہ سو وہ ایک اگ ہے بہت تیز خوب
جلانے والے نہایت گرم ف اور ہائے ساکن کہ ماھیہ کے آخر مین ہے سو وقف کیواسطے ہے
اور اوسکو عرب کے لغت مین سکتے ہی بولتے ہین والا اصل کہ ما ہی ہے بغیر ہے کے ۱۲ عزیزی
وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یحاسب الناس یوم القیمۃ فمن کانت حسناتہ اکثر من سیئاتہ بواحدۃ دخل
الجنۃ ومن کانت سیئاتہ اکثر من حسناتہ بواحدۃ دخل النار یعنی اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے کہ حساب کئے جاوینگے لوگ قیامت کو پہر جو شخص کہ ہونگے نیکیان اوسکی زیادہ گناہون اوسکو
سے ایک نیکی داخل ہوگا بہشت مین اور جو شخص کہ ہونگے گناہ اوسکے زیادہ حسنات اوسکے سے
ایک گناہ داخل ہوگا وہ شخص دوزخ مین اور کہا کاشفی نے وان درکہ باشد زیر ترین ہمہ درکہا ۱۲

رکوع ۵ سورۃ التکاثر

یہہ سورت مکی ہے اہین آٹھہ آیتین ...... اور اٹھائیس
کلمے ہین اور ایک سو تیس حرف ہین اور اس سورت کا نام سورہ تکاثر اس واسطے رکہا ہے
کہ اس سورت مین تکاثر کے برائی مذکور ہے اور بیان اسکا یہہ ہے کہ تکاثر سے ایسا ڈرایا ہے
جیسا کہ قیامت سے اسواسطے کہ تکاثر ایک بڑا حجاب ہے بندیکے اور اوسکے مطلوب کے درمیان
اور جو حجاب ہے اسکے پیچھے عذاب ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱۲
اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ مشغول کیا تمکو بڑائی کرنی بہت ہونی قوم کے
یہانتک جو گئی تم قبرستان تک اور مردونکو بہی گنا ف شان نزول اس سورت کا یون ہے
کہ قریش مین دو گروہ ہتے ایک بنو عبد مناف کہ آنحضرت صلعم بہی اونمین پیدا ہوئی ہتے اور
دوسرے بنو سہم کہ عاص بن وائل سہمی سرگروہ اس جماعت کا ہتا ایک روز اپسمین بڑا فخر
اور بڑائی کرنے لگے اور ہر ایک کہنے لگا کہ از روے مال کے اور عمدہ کامونکے اور شادیونکے اور
ضیافتون اور نام وغیرہ کے ہم تمسے زیادہ ہین اور یہہ بڑائی بڑہتے بڑہتے اسبات کو پہنچے
کہ آدمی کسکے زیادہ ہین جب بنو عبد مناف نے اپنے لوگونکو گنا تو بنو سہم سے زیادہ ہوئی تب
بنو سہم نے کہا کہ ہمارے لوگ لڑائیون مین بہت مارے گئے ہین سو زندے اور مردے ملاکے
شمار کرو جب اس طور سے گنا تو بنو سہم زیادہ ہوئے اور اس مقدمہ مین مردونکی تحقیق کے
واسطے قبرستان کو گئے اور قبرونکو شمار کیا اللہ تعالے نے لائے اونکی اس جہالت کے اور غفلت
کلی کے بیان مین جو اون لوگونسے ضروری چیزون مین واقع ہوئی ہتی یہہ سورت نازل فرمائی
كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ نہ یہہ کام کی بات ہے جو کرتے ہو تم اب
جلد جانوگے آخر کو پہر سچ ہے کہ جلد جانوگے تقصیر اور بیہودگی اپنی ایسی باتونمین مشغول ہونے کی

اور بچتاؤ گے كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝ نہ یہ چاہئے جو برائی کروانی سطح اگر جانو اپنا حال جاننا اور درست جو کچھ شبہ نرہے عقل اور سمجھ مین تب جانو گے کہ یہہ برائی توم کے کچھ کام نہ آویگی

قوله الهکم التکاثر اللهو ما یشغل الانسان عما یعنیه ویہمہ کما ابن الشیخ لفی الالهاء الصرف الی اللهو والعبث والتکاثر اذا صرف العبد الی اللهو یکون العبد منصرفا الیه ومعلوم ان الانصراف الی الشئ یقتضی الاعراض عن غیره وحذف الملهی عنه الذی **قوله** الهکم التکاثر عن ذکر الله وعن الواجبات والمندوبات مما یتعلق بالقلب کالعلم والتفکر والاعتبار او بالجوارح کانواع الطاعات والتعریف التکاثر للعهد والعهد المذموم هو التکاثر فی الامور الدنیویة الفانیة کالتفاخر بالمال والجاه والاعوان والاقرباء واما التفاخر بالامور الاخرویة الباقیة فممدوح کالتفاخر بالعلم والعمل والاخلاق والصحة والقوة والغنی والجمال وحسن الصوت اذا کان بطریق تحدیث النعمة ومن ذلک تفاخر العباس رضی الله عنه بان السقایة بیده وتفاخر شیبة بان مفتاح البیت بیده الی ان قال علی رضی الله عنه وانا قطعت خرطوم الکفر بسیفی فصار الکفر مثلة **قوله** حتی زرتم المقابر قال الطیبی انما کان تهکما لان زیارة القبور شرعت لتذکر الموت ورفض حب الدنیا والتفاخر وهولاء عکسوا حیث جعلوا زیارة القبور سببا لمزید القسوة والاستغراق فی حب الدنیا والتفاخر فی الکثرة وهذا خبر فیه تقریع وتوبیخ والغایة تدخل تحت المغیا فی هذا الوجه وقیل المعنی الهکم التکاثر بالاموال والاولاد الی ان متم وقبرتم مضیعین اعمارکم فی طلب الدنیا معرضین عما یهمکم من السعی لأخرتکم فتکون زیارة القبور عبارة عن الموت والتکاثر بالمال والولد کما روی انه علیه السلام سمع انه یقرء هذه الآیة ویقول بعدها یقول ابن آدم مالی مالی وهل لک من مالک الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت وفیه تحذیر عن الدنیا وترغیب فی الآخرة والاستعداد للموت وقال الحسن رحمه الله یعزیک کثرة من تری حولک فانک تموت وحدک وتبعث وحدک وتحاسب وحدک **قوله** کلا سوف تعلمون الخ ردع عما هم فیه من التکاثر وثم کلا الثانی تاکید لتکریر الردع وکلا الثالث تکریر للتنبیه تاکیدا **قوله** لو تعلمون علم الیقین جواب لو محذوف والعلم مصدر اضیف الی مفعوله وانتصابه بنزع الخافض قوله الیقین صفة لموصوف محذوف والمعنی لو تعلمون ما بین ایدیکم علی علم الامر الیقین ای لو علمتم ما تستیقنونه لفعلتم ما لا یوصف انتهی روح البیان وغیره

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝ البتہ بہر طرح دیکھوگے دوزخ کو پھر بہر طرح البتہ مقرر دیکھوگے دوزخ کو صریح اپنے آنکھوں سے **ف** بعد حساب کے سب نیک اور بد کو دوزخ پر سے گذرنا ہوگا جو پلصراط دوزخ پر ہوگی اوسوقت دوزخ کو صریح دیکھینگے

قوله لترون الخ جواب قسم مضمر اکد به الوعید ثم لترونها تکریر للتاکید ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝ پھر البتہ پوچھا جاویگا اوس دن نعمتوں سے دنیا کی **ف** اور سوال نعمتوں سے تین طرح پر ہوگا اول یہہ کہ اس نعمت کو کتنے طور سے کمایا حلال وجہ سے یا حرام سے

دوسرا یہہ کہ اون نعمتونکو کہان صرف کیا اللہ تعالے کی رضامندی مین یا نارضامندی مین تیسرا یہہ کہ اس نعمت کے شکر کے بدلے مین شتے کیا کیا اور کہا بعض نے کہ مراد نعمت سے صحت اور فراغت ہے وفی الحدیث نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ وقد قال معاویۃ بن قرۃ شدۃ الحساب یوم القیامۃ علی الصحیح الفارغ یقال لہ کیف ادیت شکرہا وعن الحسن رحمۃ اللہ ماسوی کن یواریہ وثوب یواریہ وکسرۃ تقویہ یسأل عنہ ویحاسب علیہ وقال بعض السلف من اکل فسبع وفرغ فحمد لم یسأل عن نعیم ذلک الطعام وقال رجل للحسن رحمۃ اللہ علیہ ان لنا جارا لا یاکل الفالوذج ویقول لا اقوم بشکرہ فقال ما اجہل جارکم نعمۃ اللہ علیہ بالماء البارد اکثر من نعمۃ بجمیع الحلاوی ولذلک قال علیہ السلام اول ما یسأل العبد عنہ من النعیم الم نصح جسمک ونروک من الماء البارد وفی عین المعانی عن النعم الخمس شبع البطون وبرد الشراب ولذۃ النوم وظلال المساکن واعتدال الخلق وقال ابن کعب النعیم ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذ ہو الرحمۃ والنعمۃ بالاثنین وہما قولہ تعالے یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونہا وقولہ تعالی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین بیت وہمہ راز دعوت وملت واتباع سنت او خواہند پرسید نعمتیست بزرگ از خدا کہ بر ثقلین سپاس داری آین نعمت ست فرض العین وفی الحدیث الا یستطیع احدکم ان یقرا الف آیۃ فی کل یوم قالوا ومن یستطیع ان یقرا الف آیۃ فی کل یوم قال اما یستطیع احدکم ان یقرا الہاکم التکاثر مرۃ علی قال السیوطی رحمۃ اللہ فی الاتقان ان القرآن ستۃ آلاف آیۃ ومائتا آیۃ فاذا ترکنا زیادۃ الالاف کان الالف سدس القرآن وہذہ السورۃ تشتمل علی سدس مقاصد القرآن اور تحقیق یہہ سورہ برابر ہے نصف قرآن کے یا چوتہائی کے اور ظاہر اجزا سے مراد تکثیر ہے ومن اللہ التوفیق والارشاد واللہ اعلم

سورۃ العصر

یہہ سورت مکی ہے اوسمین تین آیتین اور اڑسٹہہ حرف ہین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ وَالْعَصْرِ ٥ قسم ہے زمانے کی کہ انسان کی عمر ہی اوسی مین داخل ہے جو آگے پونجی کی مانند ہے اعتقادات حقہ اور اعمال صالحہ اور نیک حالات کے حاصل کرنے مین یا قسم ہے نماز عصر کے وقت کی کہ سودا اور زیان کے ظہور کا وقت ہے رات دن کے عملو مین یا قسم ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر کی کہ زمانہ نور نبوت کے ظہور کا اور وقت والا یتو نکے ساتھ مین ہونے کا ہے اور اسوقت مین جو کوئی اس نور سے منور ہوا تو ہمیشہ کا نفع اور فائدہ حاصل کیا اور جو کوئی اس نور سے محروم رہا تو بالکل نقصان اوسکو نصیب ہے **عزیزی** قولہ تعالے اقسم سبحانہ بصلاۃ العصر فانہ کثیرا ما یطلق العصر ویراد صلاتہ اور یہہ واسطے فضیلت اوسکی کے جو بدوتن ہے واسطے ہونے مابین شفع کے کہ نماز ظہر کی ہے اور مابین وتر النہار کے کہ وہ نماز مغرب کی ہے اور کہا بعض کبار نے نماز عصر کے ساتھ تعبیر کیون اپنے کی جو چار ہین اشارہ ہے طرف تعینات اربع ذاتیہ اور اسمائیہ اور صفاتیہ اور افعالیہ کے بیچ مرتبہ جمال کونیہ

ساتہہ فعل کے جیساکہ تحقیق ظہر اشارہ ہے طرف اوسکی بیچ مرتبہ جمال الہیہ کے بالفعل اور بیچ
حدیث شریف کے ہے من فاتتہ صلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ
ای نقص اور بیچ وعید کا یہہ ہے کہ تحقیق تکلیف بیچ ادا نماز عصر کے اشق ہے واسطے منہمک
ہونے لوگونکے بیچ تجارت اپنی کے اور مکاسب اپنے کے اور شغلون اپنے کے ساتہہ معاش
اپنی کے آخر دیمین بسبب ٹہنڈی ہوا کے اوسوقت خاص کہ بیچ زمین حجاز کے ہیں کسب
حاصل بیچ اوسوقت کے مع السہو کے صلوات سے بیچ حکم خسران کے ہے اور سبب ہے واسطے
خذلان کے حکایت کیا گیا ہے تحقیق ایک عورت تہی چیخنی بیچ کوچہ مدینہ کے اور کہتی تہی
دلونی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکہا اوسکو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس پوچہا کیا حادثہ ہوا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا غائب
ہوا میرے سے پس زنا کیا مینے پس جنی مین بچہ زنا سے پس ڈالدیا مینے بچہ کو مشک سرکہ کے مین
یہانتک کہ مرگیا پہر بیچا ہمنے اوس سرکہ کو پس آیا ہے واسطے میرے توبہ سے پس فرمایا علیہ السلام نے
اے بدزنا پس اوپر تیرے رجم ہے بسبب اوسکے اور اے پر قتل پس جزا اوسکی جہنم ہے اور بیچ
بیچ سرکہ کے پس تحقیق مرتکب ہوئے تو بسبب اوسکے گناہ کبیرہ کے لیکن گمان کرتا ہون مین
کہ تحقیق تونے ترک کی ہو نماز عصر کی اور کہا جاتا ہے کہ تحقیق اللہ تعالے نے قسم کہائی
بوقت عصر کے بعض اوسکے کی جیساکہ قسم کہائی ساتہہ فجر کے پس تحقیق پیدا کیا گیا بیچ
اوسکے اصل البشر آدم علیہ السلام پس ہوگیا واسطے اوسکے شرف زائد اوپر غیر اپنے کے اور
کہا گیا ہے کہ قسم ساتہہ نبوت کے ہے کہ وہ نبوت کہ مقدار اوسکا ہے بیچ اوس چیز کے جو گذر زمانے
سے مقدار وقت عصر کے دن سے اور وہ زمانہ بعثت حضرت صلعم کے کا ہے انقراض اوست
اونکی کے بیچ آخر زمانہ کے اور وہ ہزار برس ہین جیساکہ فرمایا علیہ السلام نے ان استقامت
امتی فلہا یوم وان لم تستقیم فلہا نصف یوم اور بزرگی اس زمانے کے اوپر تمام زمانون کے
ظاہر ہے اسلئے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ عصر خیر الانبیاء والمرسلین اور عصر خیر الامم اور خیر الکتب
الہیہ کا ہے اور بیچ اوسکے ظاہر ہوئے تمام کمالات تفصیلا اور کہا گیا ہے کہ قسم ساتہہ زمانے کے
ہے اور تحقیق فرمایا علیہ السلام نے لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر رواہ
اور بیچ تاویلات نجمیہ کے ہے کہ قسم کہائی اللہ جل شانہ نے ساتہہ کمال دوام زمانے کے اور ساتہہ
استمرار زمانے کے واسطے شتمال اوسکے اوپر ولایت نبی علیہ السلام اور نبوت اور رسالت اور خلافت
اونکی کے واسطے قول علیہ السلام کے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اے بین الماء العلم والطین
المعلوم اور واسطے قول علیہ السلام کے نحن الآخرون السابقون اور واسطے قول علیہ السلام کے
از روئے حکایت کے اللہ سبحانہ سے لولاک لما خلقت الافلاک ان الانسان لفی
خسر ہ مقرر آدمی ایک طرح کے ٹوٹے مین ہے ف اس سورت کے نازل ہونیکا سبب

یہہ ہے کہ کلمدہ بن اسید ایک کافر تہا کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رض سے ایام جاہلیت میں
ہم صحبت تہا سو آپ کے اسلام لانے کے بعد ایک روز اونسے ملا اور بولا کہ اے ابوبکر ہمیشہ عقلمند
اور ہوشیاری سے سوداگری مین نفع اوٹہاتے تہے اب تمکو کیا ہوگیا کہ ایکبارگی ایسے ٹوٹے
مین پڑ گئے کہ باپ دادے کے دین کو چہوڑدیا اور لات اور عزی کی عبادت سے محروم ہوئے اور
اونکی شفاعت سے ناامید ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رض نے اوس نادان کے جواب مین فرمایا
کہ جو شخص حق کو قبول کرتا ہے اور نیک کام اختیار کرتا ہے وہ ٹوٹے مین نہین پڑتا حق تعالی نے
اس گفتگو کے بیان اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خوبی مین یہہ سورت نازل
فرمائی **عزیزی** قولہ تعالی إِنَّ الْإِنسَانَ التعریف للجنس یعنی الاستغراق
بدلالة صحة الاستثنا من الانسان قولہ لفی خسر الخسر والخسران معناہ النقصان اور تنکرہ واسطے
تفخیم کے ہے اے یعنی خسران عظیم لا یعلم کنہہ الا اللہ اسواسطے کہ راس المال اسکا کہ عمر ہے دم
بدم کم ہوتی جاتی ہے اور سبب قرب الہی کے تحصیل کا اور رضامندی اور ثواب اوسکا
ہاتہہ سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر وہی عمر گناہوں کے اور شہوتوں فانی کے شغل مین گذاری
جو حق تعالی کی درگاہ سے دور کرنیوالے اور اسکے غضب اور عذاب کو اپنی طرف کہینچنے
والے ہین تو ٹوٹے پر ٹوٹا کمایا إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا مگر جو ایمان لائے یعنی اپنی عمر سے
فائدہ کمایا اسواسطے کہ ایمان بہی ایک طرح کی معرفت ہے اور وہ سعادت ابدی کا فائدہ
دینیوالا اور قرب الہی اور ملائکہ کے ملنے کا سبب ہے **عزیزی وبحر وغیرہ**
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور کام کیے اچہے اور
اور وصیت کرتے ہین آپسمین ایک دوسریکو درست اعتقاد و نکے اور بہلے کامونکے اور نیک
خلقون کے اور وصیت کرتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو سہارنے کے **ف** اور ان دونوں
لفظون کے لانے مین یعنی حق اور صبر کے اشارہ اس بات کیطرف ہے کہ مرتبہ ارشاد اور تکمیل کا
روحانی طبابت کی مانند ہے اور طبابت مین دو چیزین ضرور ہین اول دوا کی تجویز دوسرے
پرہیز کرانا پس وتواصوا بالحق دوا کرنیکے طرف اشارہ ہے اور وتواصوا بالصبر کنایت ہے
پرہیز سے پس بغیر ان دونون امر عظیم کے صحت روحانی کا حاصل ہونا محال ہے اور جب
یہہ دونو باتین سر انجام کو پہنچین تو طبابت روحانی کا کام درست ہوگیا اور ارشاد اور تکمیل کا
کارخانہ جم گیا اور جو منفعت کہ اس کارخانے مین حاصل ہوتی ہے اندازہ لینے حساب کے
اور احاطے سے قیاس کے باہر ہے اس واسطے کہ جو شخص صاحب ارشاد یعنی مرشد کی وصیت
کے موافق عمل کرتا ہے تو ثواب اسکے عمل کا اسکے بتانے والے کے نامہ اعمال مین بہی لکہا
جاتا ہے اور یہہ سلسلہ قیامت کے دن تک تمام نہوگا اسیواسطے صحابہ کرام کا ثواب اسکے
اونکے ارشاد اور تکمیل کے سبب سے تمام امت صلاحیت کی راہ چلتے ہین اور اسیطرح بڑے مجتہد کہ

انکے مذہبوں پر لوگ قیامت کے دن تک چلے جاوینگے اور سلسلے طریقت کے خانوادی والے کہ اونکے وصیتوں سے طالب اور مرید دنیا کی زندگی پھر نیک عمل کئے جاتے ہیں اور قرب کے مرتبونکو پہنچتے ہیں کوئی ثواب اُسکو برابر نہیں ہوسکتا اور یہہ مرتبہ کمال منفعت کا ہے کہ تہوڑی عمر میں ثواب قرنونکا حاصل ہوا ہرچند کہ وصیت کا لفظ عرف میں خاص اِس چیز کیواسطے ہے کہ مرنیکے بعد اوسکے واسطے فرماتے ہیں لیکن قران کے عرف میں تاکیدی امر کو مابجا وصیت فرمایا ہے قال اللہ تعالے ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا اور وصیت کی معنے آدمی کو اپنے ماباپ سے نیکی کرنے کے اور فرمایا علیہ السلام اقسم ربکم بآخر النہار ان ابا جہل لفی خسر الا الذین آمنوا اے ابابکر رض وعملوا الصالحات اے عمر رض وتواصوا بالحق اے عثمان رض وتواصوا بالصبر اے علی رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ البتہ اگر نہ نازل ہوتا قرآن مگر یہہ سورہ یعنی والعصر توالبتہ کفایت کرتا لوگونکو واللہ تعالے اعلم بالصواب **سورۃ الہمزۃ** یہہ سورہ مکی ہے اور اسمیں نو آیتیں اور تینتیس کلمے اور چارنوے حرف ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویل لکل ھمزۃ لمزۃ ۝ خرابی اور افسوس ہے ہر عیب کرنیوالے کو اور ہر بدگوئی کرنیوالے کو **ف** ان دونوں لفظونکی ایک معنے ہیں پس تکرار محض تاکید کیواسطے ہے ہمزہ اوس شخص کو کہتے ہیں کہ روبرو برا کہے اور لمزہ اوسکو کہتے ہیں کہ پیٹھ پیچھے برا کہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہمزہ وہ ہے کہ ہاتھ اور سر اور آنکھہ اور بہوسنے اشارہ لوگونکی حقارت کا کرے اور لمزہ وہ شخص ہے کہ زبان سے ایذا لوگونکو کہے غرض ہر طور سے یہہ دونوں لفظ معنومیں ایک دوسرے کے قریب ہیں اور مدعا تکرار سے تاکید ہے کہ لوگونکی ذلت اور بے آبروئی نکرے اور اس فعل سے بچے اور اکثر یہہ فعل بد طعن کے طور پر نسب یا شکل یا افعال میں ظہور کرتا ہے پھر جو اس قسم کے لوگ اللہ کے مخلوق کے عیب بیان کرنے میں سب کے روبرو ایذا دینے میں مبالغہ کرتے ہیں تو حق تعالے نے بہی عذاب دائمی کا وعدہ فرمایا ہے جیسے کہ لفظ ویل کا اوسکے خبر دیتا ہے اسلیکہ زبان عرب میں ویل عبارت ہے بلائے شدید سے جو دائمی ہوا اور اصل اس خلق بد کے کرنے کا سبب فخر کا ہے لوگونپر بسبب مال کے یا عمدہ نسب اور خوبصورتی اور عمل نیک اور اخلاق پسندیدہ بہی اس قسم میں سے ہیں تو اسواسطے دنیادار لوگ اپنا فخر اور بڑائی ثابت کرنیکو اپنے ہم جنسوں پر طعن شروع کرتے ہیں تاکہ اپنی بزرگی ثابت کریں اور اس سورہ کی نازل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ تین کافر ایک تو عاص بن وائل سہمی اور دوسرا ولید بن مغیرہ مخزومی اور تیسرا اخنس بن شریق ثقفی ہر مجلس میں بدگوئی آنحضرت صلعم اور مسلمانونکی کرتے تہے اور اونپر طعن وتشنیع کرتے تہے اور بعض اونمیں سے جیسے اخنس بن شریق آنحضرت صلعم کے سامنے بہی تکرار اور بحث کرتا تہا سو اوسکے حق میں یہہ سورۃ نازل ہوئی **بحر وعزیزی** ۝ ویل ہوا

مبتدا خبرہ **قولہ** لکل ہمزۃ لمزۃ الہمزۃ الکسر واللمز الطعن ۵ **روح** ۵ اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالًا
وَّعَدَّدَہٗ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗٓ اَخْلَدَہٗ ۵ ح وہ عیب اور غیبت کرنیوالا جو جمع کرتا ہے مال اور
شمار کرتا ہے اپنے مال کی جو سمجھتا ہے اپنے گمان مین وہ بات کہ مال اوسکا ہمیشہ رہیگا اوس مین
ف اسمین اشارہ ہے اسبات کیطرف، کہ جمع کرنا مال کا خرچ کرنے اور بخشش کرنی کیواسطے
نہین ہے بلکہ بخل کرتا ہے اور بار بار اوسکو گنتا ہے کہ کچھہ اوسمین سے کم نہو جاوے تو حرص
اور بخل کے صفتین دونون اوسمین جمع ہوئین ہین اور اس قسم کے لوگون سے اگر بخل کی
وجہ پوچھی جاتی ہے تو کہتے ہین کہ ہمنے مال کو زمانی کی نشیب اور فراز کے واسطے رکھا ہے
کَلَّا یون نہین ہے جو وہ سمجھا ہے بلکہ لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۵ ہر طرح البتہ ڈالا جاویگا وہ
حطمہ مین جو ایک مکان ہے دوزخ مین **ف** یعنی اس شخص کے پوری سزا ہے اسواسطے
پہلے تسلط اور غلبہ آگ کا صورت پر ہے کہ جلنے کے بعد نہایت خراب ہو جاتی ہے بعد اوسکے
نوبت گوشت اور پوست کو پہنچتی ہے بعد اوسکے ہڈیان ٹوٹنے کے پہر نہ تو ذات اوسکی
قائم رہیگی اور نہ حسن اور جمال پہر جو مال کہ ثمرہ اسکا یہہ ہو اسکو ہمیشہ رہنیکا اسباب جاننا
کمال نادانی ہے **عزیزی** ۵ **وغیرہ** ۵ **قولہ** الذی جمع مالا بدل من کل کانہ
قیل للذی جمع مالا وتنکیر مالا للتفخیم والتکثیر الموافق لقولہ تعالی وعددہ اے عدہ ۵ ابدا خبر
اور کہا گیا ہے معنے عددہ اے جعلہ عدۃ وذخیرۃ لنوائب الدہر وکان للاخنس المذکور
اربعۃ الاف دینار اوعشرۃ آلاف قولہ کلا ردع لہ یعنی نہ چنانست کہ آدمی میندارد و قولہ لینبذن
جواب قسم مقدر **روح البیان** ۵ اور اسکے معاملے کے بیان کرنیکو بطور سوال جواب
کے ایک عبارت اور ارشاد فرمائی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۵ اور تو کیا جانتا ہے
کہ کیا ہے وہ توڑنے والے یعنی اس قبیل سے نہین کہ کسی کی قیاس مین آیا دی بلکہ
نَارُ اللّٰهِ یہہ خدائی آگ ہے یعنی اوسکی غضب اور قہر کی ہے الْمُوْقَدَةُ ۵ کہ سلگائی
گئی ہے بندونکی گناہ اور بے ادبیونسے الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۵ وہ آگ ہے
کہ جہانک لیتی ہے دلونکو اور حقیقت اس کلام کی یہہ ہے کہ جو آگ کہ عالم مین ہے اول اسکی
تاثیر بدن پر ہوتی ہے بعد اسکے ان چیزون کو بدن کے اندر مین درجہ بدرجہ جلاتی ہے
یہانتک کہ اخلاط اور ارواح اور اعضا اصلیہ تک پہنچتے ہے اور یہہ آگ قہر الٰہی کی آگ ہے
کہ اول نفس ناطقہ کو صدمہ پہنچاتی ہے اور جاننے دل کو کہ درد کے حق مین سب اعضا
نازک ہے اور تہوڑے سے درد مین پریشان ہوتا ہے دکہہ دیتی ہے پہر جو غلبہ اس آگ کا
دلپر ہوگا تو رنج اور دکہہ سینے میں پہلے درجے کو ہوگی اور اس جہان مین جو آگ کہ اس
آگ سے مشابہ ہے سو وہ تپ کے آگ ہے اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے الحمی من
فیح جہنم یعنی تپ دوزخ کی بہاپ ہے اور یہہ بہی حدیث مین وارد ہے کہ الحمی حظ المؤمن من النار

یعنی تپ حصہ ہے مسلمان کا دوزخ کی آگ سے لیکن یہہ تپ کی آگ اس موعود آگ سے دو راہ سے
کم ہے اول تو یہہ کہ نفس ناطقہ مین کہ مجردات سے ہے چندان اثر نہین کرتی ہے دوسرے
یہہ کہ بخارات اس تپ کے آگ کے اور جوش اس گرمی کا بدن کے مساموں کی راہ سے نکل جاتا ہے
اور پسینہ نکل آتا ہے سو وہ تخفیف کا سبب پڑتا ہے بخلاف آتش موعود کے کہ حال اسکا
یہہ ہے اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ مقرر یہہ آگ اونپر بند کی گئی ہے
یہہ سب لٹکتے ہون گے لمبے ستونون مین اور رسیون سے باندھ کے جکڑ دیے جاوینگے
تاکہ ہاتھ پاؤن نہ ہلاوین اور گرمی انکے اندر کی کسیطور سے کم ہو اور بعض مفسرنے یون
نقل کیا ہے کہ دوزخ کی آگ کو سرپوش کر کے اوپر سے اون سرپوشونکے آگ کے لمبے لمبے
ستون ڈال دینگے کہ کسیطور سے ہوا کا جانا اسکے اندر ممکن ہو العیاذ باللہ اور حدیث شریف مین
آیا ہے کہ اوقد علیہا الف سنۃ حتی احمرت ثم الف سنۃ حتی ابیضت ثم الف سنۃ حتے
اسودت فہی سوداء مظلمۃ اور علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے عجبا ممن یعصی اللہ علی
وجہ الارض والنار تسعر من تحتہ ۝ **قولہ التی تطلع الخ** صاحب کشف الاسرار
فرمودہ کہ آتشے کہ بدل راہ یابد محبت حسین منصور قدس سرہ فرمودہ کہ ہفتاد سال
آتش نار اللہ الموقدۃ در باطن ما زدند تا تمام سوختہ شد ناگاہ شررے از مقدحۂ انا الحق
بیرون جست و در آن سوختہ افتاد سوختہ باید کہ از سوزش ما خبر دہد ع اے شمع بیا تا من و
تو زار بگرییم ٭ کاحوال دل سوختہ ہم سوختہ داند ٭ نسئال اللہ تعالیٰ ان لا یذلنا بالاحتجاب
انہ الوہاب واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الفیل

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور تیئس کلمے
اور ستانوین حرف ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ کیا نہین دیکھا تونے کیا کیا تیرے رب نے ہاتی والون سے یعنی اس
لشکر سے جو کعبہ اللہ کے ڈھانے کو آگے آگے ہاتی لایا تہا **ف** یہہ قصہ اہل تفسیر نے یون
بیان کیا ہے کہ ابرہہ نام ایک حبشی نجاشی کی طرف سے جو تمام حبشی کے ملک کا بادشاہ تہا
یمن کا صوبہ ہو کر آیا اور یمن سے لوگونکو دیکھا کہ حج کے موسم مین ہر اطراف و جوانب سے
نذر و نیاز لیکر مکہ معظمہ کو جاتے ہین پوچھا کہ یہہ لوگ کیا ارادہ رکھتے ہین اور کہان کو
جاتے ہین لوگون نے سارا احوال بیان کیا تو نخوت اور سرکشی نے کفر کے اس مردود کے
دل مین جوش مارا اور حکم کیا کہ اوس گہر کے مقابلے مین اس شہر مین بہی ایک گہر تیار کر دو پہر
صنعاء مین کہ یمن کے ملک کا پائے تخت ہے اچھی خوش رنگ پتھر دیکھ کر ایک کلیسیا بنایا اور
اوسکا قلیس نام رکہا اور اوسکے در و دیوار کو زر و جواہر سے مرصع و مزین کیا اور بتونکو اچھے
اچھے لباس پہنا کر خوب زر و زیور سے آراستہ کر کے اوس گہر مین بٹھلایا اور عطر اور گلاب اسکے
در و دیوار پر چھڑکایا اور انگیٹھیان عود و عنبر کی روشن کروائین اور گرداگرد اوسکے مکانات بہت عمدہ

مسافرونکے واسطے تیار کئے اور اپنے تمام ملک مین حکم کردیا کہ سب لوگ اوس گہر کے طواف کے
واسطے حاضر ہوا کرین یہہ بات قریشیون پر اور سب مکہ معظمہ کے رہنیوالونپر شاق گذری
اسی عرصے مین ایک شخص بنی کنانہ کی قوم کا یمن مین جاکر بادشاہ سے ملکر اوس گہر کی گلو بشی
اور جاروب کشی کی خدمت پر معین ہوا جب چند روز گذری تو بے تکلف ہر وقت آنے جانے
لگا ایک رات اس گہر مین جابجا پاخانہ پہر کر آگ گیا صبح کو جو لوگ اس ناپاک گہر کے
طواف کے واسطے آئے اور یہہ معاملہ دیکھا تو اولٹے پہرے اور یہہ خبر بادشاہ کو پہنچائی
اوسنے حکم کیا کہ اسکو تحقیق کرو کہ یہہ کام کسنے کیا ہے آخر ثابت ہوا کہ یہہ کام مکہ کے
رہنیوالے نے کیا ہے اسبات سے وہ مردود نہایت غصے ہوا اور چاہا کہ اسکے عوض مین
مکہ معظمہ کے ہتک حرمت کرے وہ اسی خیال مین تہا کہ ایک اور نیا شگوفہ کہلا کہ ایک قافلہ
حرم کے رہنے والون کا اوس گہر کے متصل شب باش ہوا صبح کو چلنے کے وقت آگ
جلائی ہتی کہ کوئی چیز گری پڑی ہو تو نظر آجاوے اتفاقا اس وقت ہوا تیز چلنی شروع
ہوئی اور آگ اڑکر اس گہر کے اسباب اور سامان مین جالگی اور تمام فرش فروش اور
زیور اور جواہر اس گہر کا سب جل گیا اور در و دیوار اور نقش و نگار دہوئین سے سب خاک
سیاہ ہوگئے قافلے والون نے جو یہہ معاملہ دیکھا ڈر کر بہاگ گئے پادشاہ نے پہر حکم کیا
کہ اسبات کو تحقیق کرو کہ یہہ حرکت کس سے ہوئی ہے جب اسبات کی خوب چہان ہوئی تو آخر
معلوم ہوا کہ یہہ حرکت بہی مکے والون سے ہوئی ہے یہہ بات سنکر بادشاہ کمال غصہ مند
آیا اور بہت سی فوج اور بارہ ہاتہی کہ انمین ایک نام محمود تہا نہایت قد و قامت مین بڑا
اور قوی تہا اور سب ہاتہیون سے آگے چلا کرتا تہا ساتہ لیکر خانہ کعبے کے توڑنے
کو چلا پہر راہ مین جو شہر اور جو قوم کہ ملتی تہی تو اوس شہر اور قوم کے لوگ عاجزی اور
زاری کرتے تہے کہ اس گہر کو نہ چہیڑو اور جو تجہکو چاہئے بدلے مین اوسکے ہمسے لے
اس مردود نے ہرگز قبول نکیا یہانتک کہ مکہ معظمہ کے متصل پہنچا اور مکے والے یہہ خبر
سنکر اپنے لڑکے بالے مال اسباب لیکر پہاڑون پر چلے گئے مگر آنحضرت صلعم کے دادا
عبد المطلب تنہا مکہ معظمہ مین رہ گئے تہے جب یہہ حال دیکھا تو وہ بہی حیران اور پریشان
ہوکر مدد غیبی کے منتظر تہے کہ یکا یک سبز چڑیان جدہ کی طرف سے کہ دریائے شور کا بندر ہے
اور مکہ معظمہ سے مغرب کی جانب کو واقع ہے غول کے غول جمع ہوکر ابرہہ کے لشکر کی طرف متوجہ
ہوئین اور ہر چڑیا کے پاس ان چڑیون مین سے تین تین کنکریان تہین مسو سے بڑی اور
چنے سے چہوٹی ایک تو چونچ مین اور دو دو پنجون مین پہر جب برابر اس لشکر کے پہنچین تو
اون کنکریونکو ڈالنا شروع کیا اور خاصیت ان کنکریونکی یہہ تہی کہ جسکے سر پر لگتی تہی تو
اوسکے پاخانہ کی راہ سے نکل جاتی تہی اور اندر اسکا جلا دیتی تہی اور یہہ حادثہ وادی

محصر نہین ہوا تہا جو کہ معظمہ سے چہہ کوس عرفات کے راستے مین ہے اور اس حالت مین وہ لشکر اسی جنگل مین تہا اور بڑا ہاتہی اُسکا جسکا نام محمود تہا اس جنگل مین گہٹنے ٹیک رہے تہے اور ٹہٹہک رہا تہا اور ہرگز قدم آگے نرکہتا تہا اور دوسرے ہاتہی بہی ٹہٹہک رہے تہے اور جب ہاتہیونکو یمن کی طرف لے چلتے تہے تو بہلد جلد چلتے تہے اور جب کعبہ شریف کی طرف کو ہانکتے تہے تو گہٹنے ٹیک کر بیٹہہ جاتے تہے اور قدم آگے نرکہتے تہے بادشاہ نے فیلبانونکو دہمکی دی اور غصہ کیا کہ یہہ سب تمہاری شرارت سے تم چاہتے ہو کہ یہہ اس گہر کا معتقد ہو جاوے سو مین ایسی باتو نپر اعتقاد نہین رکہتا یہہ تو اسی گفتگو مین تہا کہ چڑیون کے غول آپہنچے اور تمام لشکر کو ہاتہیون سمیت غضب الٰہی کا پامال کر ڈالا اور مال اور متاع کہ اُنکے پاس تہا سب اوس جنگل بیابان مین پڑا رہگیا مکے کے لوگون نے جو پہاڑونپر بہاگ گئے تہے جب پہاڑ پر تہے اور خرابی انکی دیکہی تو ایک بارگی اوترکر لوٹنا شروع کر دیا اور خوب دولت دنیا اور اسباب جمع کر لیا اور قریشیون مین جو دولت تہی تو وہی دولت تہی اور وہ کنکریان نبوت کے وقت تک بلکہ بعد اسکے بہی لوگون کے گہر وغیرہ مین عبرت کے واسطے لوگون نے رکہہ چہوڑی تہین اور صحابہ مین بہت لوگون نے وہ کنکریان دیکہین تہین اور ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قصے کے پچپن روز بعد ہوئی سو اس سورت مین اُس قصے کا بیان کرتے ہین قریشیونکو نصیحت دینے کو غرض یہہ ہے

قولہ الم تر کیف فعل ربک باصحب الفیل الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والہمزۃ لتقریر رویۃ باِنکار عدمہا وکیف معلقۃ لفعل الرویۃ منصوبۃ بما بعدہا والرویۃ علمیۃ لان النبی علیہ السلام ولد عام الفیل ولم یرہم والمراد باصحاب الفیل ابرہۃ و قومہ اور کہا فتح الرحمن مین کہ ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مہینے ربیع الاول کے ہے پس درمیان اصحاب فیل اور مولد شریفہ علیہ السلام کے پچاس راتکا فرق ہے اور وہ سنہ ۶۱۶۳ چہہ ہزار ایکسو ترسیٹہہ کا تہے اُترنے آدم علیہ السلام سے اور بیچ حواشی ابن شیخ کے مذکور ہے کہ تہے عبدالمطلب اور ابو مسعود ثقفی دیکہتے اوپر جبل کے لشکر ابرہہ کو جسوقت کہ پہینکے اونپر کنکریان ابابیلون نے پس ہلاک ہوئے وہ پس کہا عبدالمطلب نے واسطے یار اپنے کے کہ ہوگی قوم ایسی کہ نہین سنا جاتا اونسے آہٹ اور اُترے وہ دونو پہاڑ سے پس داخل ہوے لشکر مین پس ناگہان وہ لوگ قوم ابرہہ مردہ تہے پس جمع کیا اون دونون نے سونے اور جواہر سے اور کہودے ہر واحد نے اون دونو نے واسطے اپنے گڑہے اور بہر آنکو مالسے اور ہوگیا یہہ سبب غنا اون دونو کا اور بیچ کلام سبط ابن جوزی کے مسطور ہے کہ سبب غنا عثمان بن عفان کا یہہ ہے کہ تحقیق باپ اونکے عفان اور عبدالمطلب اور ابا مسعود ثقفی جبکہ ہلاک ہوا ابرہہ اور قوم اوسکی تہی وہ اول اونکے جو اترا جانب حبشے سے پس لیا عفان وغیرہ نے اموال ابرہہ اور اصحاب اوسکا بہت اور دفن کیا اوس مال کو خوف قریش سے پس ہوگئے وہ غنی تر قریش مین اور اکثر انکے مالمین

اور عثمان تو وارث ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور دار ہے اوپر اسکی بہی قصہ قراسطہ کا اور وہ
یہہ ہے کہ تحقیق ابا سعید کبیر قراحطہ اور وہ ایک جماعت ملحد ونکی ہتی ظاہر ہوئی وہ کوفہ بیچ
سنہ دو سو ستر ہجری مین گمان کرتے تہے یہہ کہ نہین ہے غسل جنابت سے واجب اور حلال کیا
شراب کو اور تحقیق وہ نہین روزہ کہتے تہے سال مین کوئی مگر نیروز اور مہرجان کو اور
زیادہ کرتے تہے بیچ اذان اپنی کے دان محمد ابن الحنیفۃ رسول اللہ اور تحقیق حج اور عمرہ بیت المقدس
کی طرف کرتے تہے اور فتنہ مین پڑے ساتہہ اونکے ایک جماعت جہال وغیرہ سے اور
قوی ہوئی شوکت اونکی یہانتک کہ موقوف ہوا حج بغداد ... اور ... اور کثیر ہوا
فساد اور پہیلا اوسکا شہرون پر اور قتل کیا اوسنے مسلمانونکو اور متمکن ہوئے ہیبت اوسکی
دلون پر اور بہت ہوئے تابعدار اوسکے اور گیا طرف اوسکے لشکر خلیفہ مقتدر کا جو کہ
خلیفہ تہے بن عباس کا یہانتک کہ قوم قرامطہ داخل ہوئے مکہ مین اور بہت قتل کیا حجیونکو
مسجد حرام مین بہت قتل کرنا اور لاشین چاہ زمزم مین ڈالدین اور حجر اسود کو گرز مارکر
توڑ ڈالا پہر اکہاڑ کر اپنے ملک کو لیگئے اور بیس برس سے زیادہ اونکے پاس رہا پہر اونسے
تیس ہزار دینار کو خرید کر مکہ مین لائے اور اوسیجگہ پر رکھا انتہے روح البیان

مجالس ابرار قولہ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَہُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَیْہِمْ
طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝ اے کیا کیا اونکی مکر کو خرابی اور گمراہی مین یعنی وہ جو مکہ کے
ڈہانیکو آئے تہے اونکا کیا حال کیا اور بہیجا اونپر دریا کی طرف سے اڑتے جانوروںکی گروہ
گروہ اونکی ٹانگیں اور چونچین اور پنجے کتے کے سے اور سر باز یا شکرے کا سا جو
تَرْمِیْہِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۝ پہینکتی ہتی اون ہاتہی والونپر سخت ڈلی مٹی کے سے جیسے پتہر
ف اور ابابیل کا لفظ اصل لغت مین جوق جوق کے معنو مین ہے اور اوسکا واحد
مستعمل نہین ہے لیکن قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا واحد اَبِّیْل یا اِبَّوْل یا اِبَّال ہے
اور عرف مین ابابیل ان جانورون مشہور کو کہتے ہین اور غیبی جانور جو سنگریزہ لیکر
آئے تہے اسی صورت کے تہے اور جو اصحاب فیل بڑے بڑے جانورونکو کہ ہاتہی ہے خانہ کعبہ کے
گرانیکو لائے تہے تو اونکے مقابلے مین ایک ادنی ضعیف جانور کو چہوٹے سے چہوٹا اسباب
کہ کنکریان ہین دیکر اون پر بہیجا تاکہ معلوم کرلین کہ تائید الہی کے سبب سے ضعیف مخلوق
بڑے قوی مخلوق کو زیر کرتی ہے اور بغیر اوسکے مدد کے بڑی زبردست مخلوق سے کچہہ
نہین ہوسکتا اور تاثیر ان کنکریون کی جو کچہہ کہ انکے بدنونپر ظاہر ہوئی ہتی بیان اوسکا
اس آیت مین ہے کہ فَجَعَلَہُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ۝ پہر کر ڈالا اون لشکر والون کو
جیسے گہاس کہائے ہوئے یعنی گہاس جو جانور کہاکے اوگل چہوڑ دیتے ہین اور یہہ
اشارہ ہے اعضا کے ٹوٹ پہوٹ جانیکی طرف **قولہ** ارسل علیہم طیرا عطف علی

قوله الم تجعل قوله ابابیل صفة طیرا قوله ترمیهم بحجارة صفة اخری لطیرا قوله من سجیل من طین قوله کعصف مأکول
من حذف المضاف واقامة المضاف الیه مقامه ای کعصف مأکول الحب اور کہا بعض العارفین نے
جو شخص کہ ہوئے اعتماد اوسکا غیر خدا پر تو ہلاک کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی ساتہہ کمترین مخلوق اپنی کے
آیا کیا نہین دیکہا تو نے اصحاب فیل کو جبکہ اعتماد کیا اُنہون نے اوپر ہاتہیون کے قوی مخلوق
اللہ کی سمجہکر پس ہلاک کیا اونکو اللہ نے کمترین مخلوق ابابیل سے **روح البیان**
مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑہے سورۂ فیل کو تو عافیت دیتا ہے اوسکو
اللہ تعالے زندگانی دنیا مین خسف اور مسخ سے **بیضاوی** واللہ اعلم **سورة القریش**
یہہ سورة مکی ہے اسمین چار آیتین اور سترہ کلمے اور تہتر حرف ہین اور قریش نام ہے ایک قبیلے کا
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اکثر اصحاب آپکے بہی
اسی قبیلہ سے تہے اور یہہ قبیلہ رہنے والا مکہ معظمہ کا ہے اور بیت اللہ کے اور چاہ زمزم کی خدمت
ہمیشہ سے اُنہی کو سپرد ہے اسیواسطے رہنے والے اور رئیس یمن اور شام کے اور دوسرے عرب کے
شہرونکے بیت اللہ کے حرمت کے سبب اس قبیلہ کو معظم اور مکرم جانتے تہے اور جہان
یہہ جاتے تہے نذر اور نیاز اور قربانیان انکو ملتی تہین اور اسی وسیلے سے مکہ معظمہ مین بخوبی
تمام گذران کرتے تہے باوجود کمال خشکی کے اور عدم زراعت کے اور بڑی نعمت خانہ کعبہ کی
برکت سے تمہاری امداد فرمائی ہے اور حقیقت مین قریشون پر احسان کرنا گویا تمام
عالم پر احسان ہے واللہ عالم بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ ۝ اٖلٰفِهِمۡ
رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ ۝ واسطے الفت اور عزت اور ملاقات قریش کے
آپسمین ملنے اونکے کے مسافرتیسے جاڑے اور گرمی کے **ف** قریش کو ہر برس کے سفر رہتے تہے
موسم جاڑے کے یمن کی طرف اور گرمی مین شام کی طرف جاتے تہے سوداگری کو اور جسطرف
جاتے تہے سب لوگ انکی حرمت اور عزت کرتے تہے بسبب اوسکے جو یہہ مکہ کے رہنے والے تہے
سو خدا تعالے مکے کے رہنے والون قریش پر اپنے نعمتونکا بیان فرماتا ہے نا ہی واونکو ہلاک کیا
اسواسطے کہ قریش سے الفت کرین اور عزت وحرمت کرین یہانپر لام قسمیہ ہے جیسے لئن لا
یؤخر الاجل مین اللہ کی قسم ہے کہ وقت نہ ٹلے گا یعنی قسم ہے قریش کی الفت دینے کی
اور قریش نضر بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہین کہ تیرہوین دادا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہین اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف
بن قصے بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن
خزیمہ بن مدرک بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن ادو بن ہمیسع بن
سلامان بن نبت بن حمل بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم بن آزر بن ناحور بن شاروخ بن ارغو بن فالغ
بن عابر بن شالخ بن ارفکشد بن سام بن نوح بن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن مہلائیل

سورة القریش

بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اور جو شخص کہ نضر بن کنانہ کے اولاد مین ہے وہ
قریش مین داخل ہے اور قریش لغت مین ایک جانور کا نام ہے دریائی جانور و نمین کہ
سب جانورونکو پکڑ کھا جاتا ہے اور سب پر غالب ہے اور اولاد نضر بن کنانہ کی گردش
زمانہ کے سبب مکے کے شہر سے متفرق ہو کر تمام ملکو نمین پہیلگئی ہتی قصی کہ پانچوین دادا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اون سبکو ادہر اودہر سے بلاکر پہر مکہ معظمہ مین بسایا اسواسطے
قصے کو مجمع کہتے ہین اور اس قبیلہ کو اور قبیلونسے زبان کی فصاحت مین اور شجاعت اور سخاوت
اور ہمت کی بلندیمین اور نسب کی صحت مین غالب تہا اس جانور کے نام پر نام رکھا **قولہ**
لایلف قریش متعلق بقولہ تعالی فلیعبدوا وقیل متعلق بما قبلہ من قولہ فجعلہم
کعصف مأکول و یویدہ انہما من مصحف ابی رضی اللہ عنہ سورۃ واحدۃ بلا فصل

روح البیان فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ
جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ چاہیے کہ بندگی کرین اس گھر کی صاحب کی جو خدا تعالی ہے نہ کہ
بتونکی بندگی کرین اور خدا کا شریک کرین اونکو اور وہ خدا تعالی ہے جسنے کہانیکو دیا
قریش کو بہوک کے وقت اور امن دیا ڈر کے وقت جو اصحاب فیل کے ہاتہ سے بچایا
اونکو **ف** پہر چاہیے کہ قریش عبادت کرین اس گھر کے صاحب کی اسواسطے کہ
عظمت اور بندگی لوگونکے دلونمین اور اونکی معاش کی فراخی اور اونکا بیغم ہونا دشمنونسے
یہہ سب اسی گہر کے مجاوری اور آستانہ کی دربانی کی برکت سے ہے پہر جب دوسرے
لوگ اس مکان سعادت نشان کی خادمونسے اسطور کے تعظیم اور تکریم سے پیش آوین
تو اون خادمونکو لازم ہے کہ اس گھر کے صاحب کی کمال درجہ کو تعظیم اور تکریم کرین
اسیواسطے رب ہذا البیت کا لفظ اس مقام پر فرمایا ہے گویا اشارہ فرمایا کہ اگر
ازراہ کوتہ نظریکے ربوبیت حق تعالے کی تمہاری نظرونسے محجوب ہے لیکن عظمت اور
بزرگی تو اس گھر کی ظاہر اور کہلی ہے اور اگر جناب الہی کو اس گہر کا صاحب سمجہکر
عبادت کرو تو بہی سزاوار ہے الذی اطعمہم من جوع جسنے کہانا دیا ہے اونکو بہوک سے
وآمنہم من خوف اور امن دیا اونکو ڈر سے باوجود اسبات کے کہ عرب کے قبیلونمین
قتل اور لوٹ اور بندی اسقدر مروج ہتی جسکی حد و نہایت نہ ہتی لیکن بیت اللہ کے گرداگرد
حرم شریف کی حد تک کہ بعضی طرف دس کوس ہے اور بعضے طرف چہہ کوس ہے اور کسیطرف سے
تین کوس اور کسیطرفسے زیادہ ...... ہرگز تعرض اور مزاحمت نکرتے تہے بلکہ اگر کوئی کسیکے باپ
یا بیٹے کو مار کر حرم مین جا بیٹہتا تہا تو اوسکا پیچہا نکرتے تہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ ان سب امنونکے سوا ایک امن اور ہے کہ حرم کے رہنے والے کو جذام کا مرض ہرگز نہین
ہوتا قولہ تعالے ایلفہم الخ بدل من الاول ورحلۃ مفعول بہ لایلافہم فلیعبدوا

ای ہذا البیت الذی اطعمہم بسبب یاتینک الرحلتین اللتین تمکنوا منہما بواسطۃ کونہم من جیرانہ وسکان حرمہ وقیل بدعوۃ ابراہیم علیہ السلام یجبی الیہ ثمرات کل شئ وامنہم من خوف وہو خوف اصحاب الفیل او خوف التخطف فی بلدہم ومسایرہم لکہا صاحب کتاب نے کہ فرق درمیان عن اور من کے یہہ ہے کہ تحقیق عن مقتضی ہے حصول جوع کو اور تحقیق زائل ہوتی ہے ساتھ طعام کے اور من مقتضی ہے منع کو لحوق جوع سے وعن ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل قریشا ای ذکر تفضیلہم بسبع خصال لم یعطہا احد قبلہم ولا یعطاہا احد بعدہم النبوۃ فیہم والخلافۃ فیہم والحجابۃ للبیت فیہم والسقایۃ فیہم ونصروا علی الفیل اے علی اصحابہ وعبدوا اللہ سبع سنین وفی لفظ عشر سنین لم یعبدہ احد غیرہم ونزلت فیہم سورۃ من القرآن لم یذکر فیہا احد غیرہم لایلاف قریش وتسمیۃ لایلاف قریش سورۃ یرد ما قیل ان سورۃ الفیل ولایلاف قریش سورۃ واحدۃ فلینظر ما معنی عبادتہم اللہ دون غیرہم فی تلک المدۃ واللہ اعلم

سورۃ الماعون

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چہہ آیتین اور پچیس کلمے اور سو اسو حرف ہین اور اسکے نازل ہونے کا سبب یہہ ہے کہ ابوجہل مردود کی یہہ عادت تہی کہ جب کوئی مالدار بیمار ہوتا تہا تو اوسکے پاس آکر بیٹہتا اور کہتا کہ اپنے یتیمون کو مجہکو سپرد کر اور انکا حصہ میرے پاس امانت رکہہ کہ مین خبرگیری اور خدمت گذاری انکی بخوبی ادا کرونگا اور دوسرے وارث انپر نیادتی نکرسکینگے پہر جب انکا مال اپنے قبضے مین کرلیتا تو یتیمونکو اپنے دروازے سے ہانک دیتا پہر وے بیچارے ننگے بہوکے دربدر گلی کوچون روتے ہوئے مارے مارے پہرتے اسیطرح سے ایک یتیم ننگ بہوک ذلت کا مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اس ملعون کی فریاد کرنے لگا آنحضرت صلعم اس یتیم کی رعایت کیواسطے اس ملعون کے پاس تشریف لے گئے اور اوسکو احوال قیامت سے ڈرایا اس ملعون نے مقابلے مین اس وعظ ونصیحت کے قیامت کا انکار کیا آنحضرت صلعم رنجیدہ ہوکر دولتخانہ کو تشریف لائے پہر یہہ سورت نازل ہوئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ اے دیکہا تونے اور جانا اوسکو جو جہوٹہہ جانتا قیامت کے آنیکو **ف** یعنی جہوٹہہ سمجہتا ہے دین کو یعنی ملت کو یا جزا کو اور دین ان دونو معنونمین آیا ہے اور یہان دونون معنے ہوسکتے ہین اسواسطے کہ ظلم کرنا یتیمون اور بیکسون پر اور رحم نکرنا فقیرون اور محتاجون پر ملت کے جہٹلانے کی علامت ہے اور جا بجا دین مین تاکید اسی بات کی ہے اور جزا کے باور نکرنے کی بہی علامت ہے اسواسطے کہ جو شخص جزا کا معتقد ہے اور اوسکو سچ جانتا ہے وہ خدا سے ڈرتا ہے وہ یہہ کام نہین کرتا اور اس قسم کے خطاب کرنے مین اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ اگر کوئی چاہے کہ دین کے تکذیب کرنے والونکو علامت سے دریافت کرے تو چاہیے کہ ان علامتون کو خیال کرے تکذیب دین محمدیہ کی اور نیز بالتحقیق تکذیب قیامت اور جملہ انبیا اور کتب سماوی کی ہے اسیواسطے فرمایا آنحضرت صلعم نے والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بے احد

من ہذہ الامۃ یہودی ولانصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الاکان من اصحب النار رواہ مسلم
فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہے ہنین سنتا
مجھکو یعنی خبر رسالت کی میری کوئی اس امت مین سے یہودی ہو یا نصرانی ہو پھر مری اوس
حالت مین کہ نہین ایمان لایا ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے یعنی دین مگر
کہ ہے وہ دوزخیون مین سے روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** حضرت صلعم آخر زمانے کے نبی ہین
بھیجے گئے ہین تمام جن وانس کی طرف اب جو کوئی ان لوگون مین سے سو ہی کہو خواہ عیسوی وغیرہ
اونپر ایمان نہ لاکر مر گیا بیشک دوزخ مین پڑیگا اور ایمان کہتے ہین سچ جاننے کو دل سے اور
مان لینے کو اونکا دل سے اقرار کرنیکو اور زبان کا اقرار کرنا کبھی ضرورت کے وقت جاتا ہین
نہین آتا اب توریت اور انجیل مین یہود اور نصاریٰ نے حذف اور تحریف اور تغیر اور تبدیل کی بعد
جو باقی چھوڑا ہے اور اوسے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے بیان اون
آیتون کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو گمراہ ہین وہ راہ پر آوین اور جو مسلمان ہین وہ ایمان کی زیادہ
تقویت پاوین توریت مین استثنا کے تینتیسوین باب کے درمیان ہے کہ تجلی کی اللہ تعالے نے
کوہ سینا پر اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اوسکو
طور سینا اور طور سینین بھی کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالے نے اوسپر اور کلام کیا حضرت موسی
علیہ السلام سے اور بھیجے اونپر توریت اور ساعیر ایک پہاڑی ہے کہ وحی بھیجی اوسمین حضرت
عیسی علیہ السلام پہ اور ظاہر ہوئی اوسمین اونکی نبوت اور نازل ہوئی اوسمین اونپر انجیل اور
فاران عبرانی لفظ ہے اور بنی ہاشم کے پہاڑ و نکا نام ہے مکہ معظمہ مین کہ اونمین سے ایک مین
حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم عبادت کرتے تھے اور اوسمین آپ پر وحی اوتری وہ تین پہاڑ ہین
ایک بوقبیس کہ مکہ اوسکے نیچے آباد ہے اور مقابل اوسکے قعقعان ہے تین وادی تک اور
پورب طرف اوسکے متصل قعقعان کے شعب بنی ہاشم ہے جسمین حضرت پیدا ہوئے ابن
قتیبہ نے جو اس امت کے علماء سے ہے اونسے اگلے کتابین پڑہین اور ترجمہ کیا اعلام النبوۃ میں
کہا ہے کہ اس مقام مین کچھ شبہ نہین خوب ظاہر ہے اوسپر جو کوئی غور اور تامل کرے کیونکہ
جو ثابت ہوا ہے تجلی کرنا خدا تعالے کا سینا سے سو وہ یہی ہے کہ اوتارا توریت کو حضرت
موسے پر اور جو ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وہ اوتارنا ہے انجیل کا حضرت عیسے پر اور وہ
علیہ السلام رہتے تھے ساعیر مین ارض خلیل کے درمیان ایک گانو مین جسکو ناصرہ کہتے ہین
اسی سبب اونکے تابعون کا نام رکھا گیا نصاریٰ اسیطور پر ظاہر ہونا اللہ تعالے کا فاران سے
یعنی نازل کرنا قرآن کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت ہوا اور وہ پہاڑ مکہ معظمہ کا ہے اگر کوئی
کہے کہ فاران مکہ کے سوا اور کوئی جگہ ہے تو یہہ اوسکا افترا ہے کیا توریت مین نہین آیا ہے
کہ ابراہیم علیہ السلام نے بسایا ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کو فاران مین چنانچہ پیدایش کے

عم

انیسوین باب مین ہے اب تبلاؤ وہ دوسری جگہہ کون سی ہے کہ اوسکا نام فاران ہوا اور بعد حضرت عیسیٰ کے اللہ تعالے نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی ہے اور توریت مین استثناکے اٹہارویں باب کے پندرہوین آیت مین لکہا ہے کہ فرمایا حضرت موسے نے یہوا تیرا خدا تیرے لئے تیرے درمیان سے تیرے بہائیون مین سے میری مانند ایک پیغمبر قائم کریگا تم اوسکی طرف کان دہریو پہر سترہوین اور اٹہارہوین آیت مین اوسے باب کے مرقوم ہے کہ یہواہ نے مجھے کہا کہ اونہون نے جو کچہہ کہا اچہا کہا مین اونکے لئے اونکے بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی قائم کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ مین اوس سے فرماؤنگا کہیگا اور جو کوئی اوسکی نہ سنیگا عذاب کریگا سزا دونگا مین اوسکو اس کلام مین پوری دلیل ہے ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلعم کی نبوت کی کیونکہ موسے اور قوم اونکی کہ بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحٰق کے ہین اور بہائی اوسکے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کے ہین اور یہہ نبی جیسا وعدہ اللہ تعالے نے فرمایا اسحٰق کے بیٹون بنی اسرائیل سے ہو تو وہ اونہین مین سے ہوا نہ اوسکے بہائیون مین سے اور اگر وہ یہہ کہین کہ بنی اسرائیل بہائی ہین بنی اسرائیل کے پس بہائی کہنا اونکو درست ہے تو اس تقریر مین لازم آیا بطلان توریت کا اسلئے کہ توریت مین مذکور ہے کہ قائم ہوا نبی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسے کی مانند اور دوسری جگہہ توریت مین آیا ہے کہ کہڑا ہوگا نبی اسرائیل مین ہرگز مثل موسیٰ کے پس یہہ دعوی بعضی یہود کا بھی باطل ہوا جو کہتے ہین کہ اوس نبی موعود سے مراد یوشع بن نون ہے کیونکہ یوشع حضرت موسیٰ کے نوکر اونکے مانند نہتے بلکہ اونکے خادم تہے اونکی زندگی مین اور بعد اونکے دعوت کے مددگار رہے پس ثابت ہوا کہ مراد اوس نبی موعود سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ کفو اور مثل موسیٰ کے تہے یعنی دعوت کی نصب کرنے اور حدونکی باندہنے اور معجزون کے ظاہر کرنے مین اور نئی شریعت اور احکام کے جاری کرنیمین اور اگلی شرع کی نسخ کرنے مین اور گمراہون کو سزا دینے مین کوئی ایسا ہوا سوا ے ان باتون کے کتنی معجزے اور دلیلین نبی آخر الزمان ہونے پر ہین کہ کسی طرح کا شبہ اور شک اسمین نہین جو کوئی اونکی خوخصلت اور عادت شریف اور اخلاق نیک اور معجزات قویہ سے واقف ہوگا ہرگز اوسکے دلمین کچہہ بہی شبہہ نہ رہیگا اور اگر کہیے کہ حضرت عیسیٰ ہین تو بہی نہین ہوسکتا کیونکہ نصارے اونکو خدا کا بیٹا کہتے ہین اور حضرت موسیٰ اور جو اونکی مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور عربی چہاپہ مین توریت کی یون لکہا ہے کہ تیری بہائی کے بیٹون مین سے ایک نبی پیدا کرونگا پہر مخالفون نے بیٹے کے لفظ کو ہندی اور فارسی کے ترجمہ مین اس مقام سے نکال ڈالا نہین تو اس سے زیادہ تر ہمارا مطلب حاصل ہوتا اور بالکل احتمال اور شبہہ ناقص عقلونکا مٹ جاتا اور جو کہا کہ اوس نبی کا احکام سے منکر سزا پاویگا سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے حضرت موسیٰ کی طرح منکرون اور اللہ تعالیٰ کے دشمنون کو سزا دی سوا اسکے یہی دعوت کو عام

مین سچے ہوتے تو ہرگز ہو وا اور لفظ یا سے یہہ کہتے کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکہو کہ اوسمین ذکر
ہمارے خبر اور صفت اوسمین نہین لکہی ہے مگر اونہون نے ہرگز اس بات پر کمر نہ باندہی اور
مقابلہ نکیا علاوہ بموجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اسی اٹہارہوین باب کے بیشک
قتل کیئے جاتے اور اونکی پیش گوئی کبہی سچی ہوتی اور انکا دین ہرگز قائم دور دائم نرہتا اور وہ
جو اللہ تعالے نے فرمایا کہ اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس
بیان سے ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کیونکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ وحی کرونگا اسکی
طرف اپنے کلام سے اوس سے وہ باتین کریگا جسطرح سے سنیگا اور صحف اور الواح اوسکی طرف اوتارونگا
اسلیئے کہ وہ امی ہے یعنی انپڑہا کتاب نہین پڑہ سکتا اور یوحنا کی انجیل مین چودہوین باب کے
سولہوین آیت مین ہے کہ حضرت عیسی نے تتے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا
اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا کہ ابدتک تمہارے ساتھہ رہیگا پہر چہبیسوین آیت مین اوسی باب کی
ہے لیکن وہ وکیل روح جسے باپ میرے نام سے بہیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکہا دیگا اور
سب چیزین جو کچھہ کہ مینے تمہین کہا ہے تمہین یاد دلادیگا پہر اوسی باب کے تیسوین آیت مین
ہے بعد اوسکے مین تمسے بہت کلام نکرونگا اسلیئے کہ اس جہانکا سردار آتا ہے اور اسکی
مجہہ مین کوئی چیز نہین اور سولہوین باب کے ساتوین آیت سے چودہوین آیت تک
یون ہے کہ حضرت مسیح عم فرماتے ہین لیکن مین تمہین حق کہتا ہون کہ تمہارے لیئے
میرا جانا ہے سود مند کیونکہ اگر مین نجاؤن وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن اوسے
تم پاس بہیجونگا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی اور حکم سے ملزم کریگا گناہ سے
اسلیئے کہ وہ مجہپر ایمان نہ لائے راستی سے اسلیئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجہے پہر
نہ دیکہوگے حکم سے اسلیئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ہنوز بہت سی باتین ہین
کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے لیکن جب وہ روح صدق آوے
وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلیئے کہ وہ اپنی نکہیگا لیکن جو وہ سنیگا سو وہ
کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستایش کریگا اسلیئے کہ وہ میری چیزون سے
پائیگا اور تمہین دکہائیگا اور پندرہوین باب کے چہبیسوین آیت مین ہے پہر جب وہ وکیل
جسے مین تمہارے لیئے باپ کیطرف سے بہیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے
تو وہ میرے لیئے گواہی دیگا اور تم بہی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھہ ہو راہ اچہی کی
ڈہونڈہنی ہے اے غافلو ذرا غور کرکے انصاف سے اوپر کی عبارتون پر جنمین حضرت موسی اور
حضرت مسیح عم نے آخری زمانہ کی پیغمبر کے آنیکی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو
حسد بغض کو دل سے نکال کر اپنی عاقبت کی راہ کو درست کرو اور سنوار دایسا ہو کہ تم حشر کے
میدان مین اوس احکم الحاکمین کی اور اونکی رسولونکی روبرو تمہارے مکر اور حسد کی باتین کہل جاوین

پہر وہان رسوائی اور پشیمانی اوٹہا ؤ بہلا دیکہو تو اس سے اور کیا زیادہ کوئی کہیگا گواہی دیگا جہان
فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا
جو ابد تک تمہارے ساتہہ رہیگا اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام ہے
دوسرے وکیل وہ جواب آویگا پس دونونکی شان برابر جانیے کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے
پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل ؑ مراد رکہتے ہین وہ محض غلطی پر ہین اسلیے کہ حضرت
جبرئیل تو ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتہہ رہتے تہے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبہی
نہین آیا اب آویگا اور ہمیشہ رہیگا یعنی اوسکا دین اور اوسکا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسرے دین کے
احکام منسوخ ہونگے سو ایسے صفتین سوا ہمارے پیغمبر کی کسمین نہین اور وہ کون ایسا وکیل آیا کہ
جسمین یہہ اوصاف پائے جاتے ہین اور فرمایا کہ جہانکا سردار آتا ہے کہ اوسکی مجہمین کوئی چیز نہین
اس عبارت سے بہی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص آنیوالا ہے کہ جہان کی سرداری
اور حکومت کریگا اور اُسمین ایسے وصف ہین حضرت مسیح مین نہین سو ایسا شخص سوا ہمارے
پیغمبر کے کون ہے باقی دلیلین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت پر توریت اور انجیل اور زبور اور صحف
انبیا مین موجود ہین جسکا جی چاہے دیکہلے یہان اسقدر بس ہے ۞ تنبیہ ۞ اللہم انصر دین محمد
فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ پہر وہ جہٹلانیوالا دین کا وہ شخص ہے کہ زور سے دہکیاتا ہے
یتیم کو یعنی سینہ زوری سے یتیم کا مال کہاتا ہے اور یتیم سب ضعیفونسے ضعیف ہے پس جو شخص
اس قسم کے مسکین اور ضعیف پر بیدہڑک ظلم کرتا ہے تو یقین ہے کہ خدا سے نہین ڈرتا اور
اعتقاد عملون کے جزا کا نہین رکہتا پہر بعد اس علامت کے ارشاد فرمایا کہ یتیم کے ہانک دینے
کی علت اوس ملعون کو کمال بخل اور محبت مال کے ہے یہانتک کہ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ ۝ اور تاکید نہین کرتا کسیکو کہانا کہلانے پر فقیر کے یہہ اشارہ اس بات کے طرف ہے
کہ اپنے مال سے فقیرون کو دینا تو کیا ممکن ہے دوسرونسے بہی کہانا کہلانا فقیرون کو
روا نہین رکہتا پس بخل اس شخص کا نہایت کو پہنچا ہے ۞ نظم ۞ چون ز کرم سفلہ بود دور گرد
منع کند از کرم دیگران + سفلہ نخواہد دگرے را بکام + خس نگذارد کہ کسے را بجام + فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ پہر خرابی ہے اون نمازیون کی وہ نمازی
کہ جو اپنی نماز کی حقیقت سے غافل ہین ۞ ف ۞ نماز ایک عمل ہے فرق کرنیوالا اسلام اور
کفر مین پہر جو شخص روبرو لوگون کے نماز پڑہے اور پیٹہ پیچہے لوگونکے نہ پڑہے اور اسطرح
فرصت کے وقت نماز کو یاد رکہے اور جب دنیا کے کام مین ہوئے تو بہلا دیوے یا بعضے
ارکانونکو حضور سے ادا کرے اور بعضے ارکانون مین غفلت کرے یا روبرو لوگون کے حضور
دل سے پڑہے اور تنہائی مین بےحضور دل کے پڑہے وہ مورد وعید مذکورہ کا ہے + کلید در
دوزخ است آن نماز + کہ در چشم مردم گزاری دراز + تنبیہ جاننا چاہیے کہ نماز ایسا فرض ہے

کہ کوئی شریعت اوس سے خالی نہین ہی چنانچہ نماز فجر کی حضرت آدم پر اور ظہر کی حضرت ابراہیم اور
داؤد پر اور عصر کی حضرت سلیمان پر اور مغرب کی حضرت یعقوب پر اور عشا کی حضرت یونس پر
اور بعضون نے سوا اسکے بہی کہا ہے اور پاک پروردگار نے ذکر کیا نماز کا قرآن شریف مین آسکیو
دو جگہہ چنانچہ طوالع مین یہہ مذکور ہے اور صلوۃ کے معنے لغت مین دعا کے ہین اور شریعت
مین صلوۃ کہتے ہین افعال معلومہ کو اور عوارف مین لکہا ہے کہ صلوۃ مشتق ہے صلے سے
معنی اسکے یہہ ہین کہ ٹیڑہی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدہا کرنا پس نماز کو صلوۃ اسواسطے کہا
کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کے ٹیڑھاپن ہے اور مصلے کو ہیبۃ اور عظمت ربانیہ کی گرمی پہنچتی ہے
اور اوسکی ٹیڑہے پن کو دفع کر دیتی ہے پس یہہ مانند سینکنے والی آگ کے ہوا اور جو کوئی
سینکا ساتہہ حرارت نماز کے اور اوس سے ٹیڑہاپن اوسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا وہان آگ مین
مگر واسطے پورا کرنے قسم کے یعنی وان منکم الا واردہا کے اور پانچون نمازین فرض عین ہین
ہر بالغ مسلمان عاقل پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام بالاجماع اور دلیل اسکی یہہ قول اللہ تعالی کا ہے
اقیموا الصلوۃ اور قول تعالی کا فسبحان اللہ حین تمسون آخیر آیت تک اور سوا اسکے اور بہتین آیتین
ہین اور یہہ خصوصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ پانچون نمازین فرض کی گئین آپ پر
اور کسی پر کبہی پانچون نمازین فرض نہین ہوئین اور نہ عشا کی نماز اور کسی پر فرض ہوئی
یہہ نمازین شب معراج مین ہفتہ کی رات مین سترہوین رمضان کو اور ایک قول یہہ ہے کہ
معراج رجب مین ہوئی دونون قول مشہور ہین ڈیڑہ برس پہلے ہجرت کے اور پہلے اسکے
دو نمازین ایک پہلے نکلنے آفتاب کے اور ایک پہلے غروب کے یہہ شمنی نے لکہا ہے اور
ابن حجر نے شرح ہمزیہ مین لکہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اونکے مکہ مین ملتین
نماز پڑہتے تہے ایک نماز پہلے طلوع آفتاب کے اور ایک پہلے غروب اسکے انتہی اور
منحۃ الطالب مین لکہا ہے کہ پانچون نمازین فرض عین ہین ہر مرد و عورت مسلمان عاقل
بالغ پر کہ کسیوقت اور کسی حالت مین مرگ تک ساقط نہین ہوتی ہین مگر عذر شرعی سے
مانند حیض و نفاس کے عورتون کے لئے کہ اون دونون کی قضا بہی لازم نہین اور ہیچ حالت
جنون اور بیہوشی اور مستی کے ساتہہ پینے نشے کی چیز وغیرہ کے اگرچہ نماز ساقط ہوتی ہے
لیکن قضا اوسکے بعد افاقت کے فرض ہے اگر جنون و بیہوشی زیادہ پانچ نمازون سے
نرہے یعنی کہ زیادہ رہنے سے ساقط ہو جاتی ہے اور نیابت کسی کی کسی کی طرف سے نماز
فرض مین جائز نہین جب تک کہ ہر ایک بذات خود ادا نہ کرے اوسکے ذمہ سے ساقط نہین
ہوتی اور جو کوئی معتقد سقوط نماز کا بعذر ہو یا معتقد عدم فرضیت اوسکا ہو وہ کافر ہے
توبہ کرے والا قتل کیا جاوے اور اگر تارک نماز کا ہو باوجود اعتقاد فرض ہونے اوسکے اوسکو
مارنا اور قید کرنا چاہیئے یہانتک کہ توبہ کرے اور ادا کرے والا قید مین مرجاوے اور زاد الفقرا مین

لایا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ سے دو روایتین ہین ایک تو یہہ کہ جو کوئی نماز ایک رات دن کی ترک کرے فاسق ہو جاتا ہے اور لایق قضا اور امامت اور شہادت کے نہین ہوتا دوسرے یہ کہ جو کوئی بعذر نماز تین رات دن کے ترک کرے مستحق قتل کا ہوتا ہے انتہے اور فرمایا علیہ السلام لا تترکوا الصلوۃ متعمدا فمن ترکھا فقد خرج من الملۃ یعنی چھوڑو تم نماز کو قصدا پس جسنے چھوڑا اوسکو پس تحقیق نکل گیا ملۃ اسلام سے اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا علیہ السلام فی الصلوۃ عماد الدین فمن اقامہا فقد اقام الدین ومن ترکھا فقد ہدم الدین یعنی نماز ستون دین کا ہے پس جسنے برپا رکھا نماز کو پس بلا شبہ برپا رکھا دین کو اور جسنے چھوڑا نماز کو پس تحقیق ڈھا دیا دین کو اور فرمایا علیہ السلام نے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جہارا یعنی جسنے چھوڑی نماز قصدا پس تحقیق کافر ہوا کھلا پس بسبب وارد ہونے ایسے وعیدون کے گئے ایک جماعت صحابہ وغیرہم کی طرف کفر تارک نماز کے متعمدا سو صحابہ تو یہہ ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدردا اور ابو ہریرہ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالے عنہم اور غیر صحابہ مین سے یہہ ہین احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور عبد اللہ بن المبارک اور حکیم بن عتبہ اور ایوب سختیانی اور ابو داود طیالسی اور ابو بکر بن شیبہ وغیرہم اور بہی اختلاف کیا ہے فقہا نے بیچ حد تارک نماز کے قصدا بلا عذر پس کہا حماد بن زید اور مکحول اور شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے کہ تارک نماز کا قصدا بلا عذر قتل کیا جاوے مگر یہہ کہ احمد کے نزدیک قتل کیا جاوے ازراہ کفر کے اور نزدیک غیر احمد کے ایمین سے قتل کیا جاوے ازراہ حد کے نہ کفر کے اور حمل کیا اونہون نے اون حدیثون کو کہ دلالت کرتے ہین اوسکے تارک کے کفر پر اوپر مستحق ہونے سزا کفر کے اور نہین ہے کفر کے لئے دین مین سزا سوائے قتل کے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نہ حکم کفر کا کیا جاوے اوسکے لئے اور نہ قتل کیا جاوے وہ بلکہ قید کیا جاوے ہمیشہ کو اور بعضون نے کہا مارا جاوے ضرب شدید سو یہانتک کہ بہی اوس سے خون اور بعضون نے کہا کہ مارا جاوے یہانتک کہ نماز پڑھے یا مرجاوے جامع الحسنات وعزیزی اور پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ اضاعت الوقت ہے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ مراد ساہون سے منافق ہین کہ ترک کرتے ہین نماز ونکو جبوقت کہ غایب ہوتے ہین لوگون سے اور پڑہتے ہین جبکہ حاضر ہوتے ہین لوگون مین واسطے قولہ اللہ تعالی اسکے الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ یعنی وہ لوگ وہ ہین کہ سب عبادتون اور طاعتون مین اپنی نمود کرتے ہین اللہ فرمایا صاحب نے بیچ صفت منافقون کے واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالے یعنی جب کھڑے ہوتے ہین منافق طرف نماز کے کھڑے ہوتے ہین کسل اور سستی سے اور قتادہ مفسر نے کہا کہ

بھول تے ہین اوسے نہین پرواکرتے کہ آیا پڑے ہے یا نہین اور کہا گیا ہے کہ مراد ساہون سے
عدم ثواب ہے اور عدم خوف عقاب کا ترک نماز پر اور کہا حسن نے وہ وہ شخص ہے کہ اگر پڑہے
نماز تو پڑہے ریا و سمعہ سے اور اگر قضا ہو نماز تو نہ نادم ہو اور کہا ابو عالیہ نے کہ لایصلونہا
لمواقیتہا ولایتمون رکوعہا وسجودہا **الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ** ۝ وے لوگ
وہ ہین کہ اپنے سب نیک کام نام نمود کو کرتے ہین یعنی فقط اپنی نماز ہی کو برباد نہین کیا
بلکہ تمام اعمالونکو اپنے بسبب ریا اور سمعہ کے حبط کر ڈالتے ہین یعنی کیا نکیا برابر ہو جاتا ہے
اور ریا ایک شاخ ہے شرک کی چھپی ہوی بلکہ شرک سے بھی قوی ہے دو وجہ سے اول تو
یہہ کہ ریا والا لوگونکو خدا سے زیادہ عزیز رکھتا ہے دوسرے یہہ کہ شرک محض طاعت مین
کرتا ہے کہ مقام توحید اور اخلاص کا ہے نہ استعانت اور استمداد مین کہ دنیا کے کامون سے
متعلق ہین پس وہ حقیقت مین کفر کی سخت قسمو نسے ہے اعاذنا اللہ منہ **وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ** ۝
اور منع کرتے ہین برتنے کی چیزون سے اور ماعون کی تفسیر مین اختلاف ہے اکثر صحابہ اور
تابعین سے روایت ہے کہ ماعون زکوۃ ہے اور ریا والا زکوۃ نہین دیتا اسواسطے کہ واجب
نفقہ چنانچہ جورو بچے اور اقربا اور مہمان اور فقیر وغیرہ جو وہ ادا کرتا ہے تو فضیحتی کی خوف
سے کہ اگر ادا نکریگا تو حاکم سے کہکے زبردستی لینگے اسواسطے کہ یہہ حق بندون کے ہین
اور وہ لوگون کے سامنے محلے مین طلب کر سکتے ہین اور زکوۃ تو فقط خدا ہے کا حق ہے
پہر جو خدا سے نہین ڈرتا ہے تو اوسکو کاہیکو ادا کریگا اور بعضون نے کہا ہے کہ ماعون سے
مراد مانگنے نہ دینا گہر کا اسباب ہے جسکا دینا پڑوسیون اور محتاجون کو مروج ہے جیسے
ہانڈی دیگچہ پیالہ کٹورا سوئی دہانہ ڈول کلہاڑی پہاوڑا اور اسی قسم کی اور چیزین
اور آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ ماعون کیا چیز ہے فرمایا کہ آگ اور پانی اور نمک دینا پہر
آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی کو آگ دیتا ہے پہر جو کچھہ اوسپہ پکتا ہے گویا کہ یہہ
سب اوسی نے دیا اور نمک بہی اسیطرح سے اور جو کوئی کیکو پانی دیتا ہے ایسی جائی پر
کہ وہان پانی کا قحط ہو تو ایسا ہی ہے کہ جیسے بردہ آزاد کیا اور اگر ایسی جائے پر دے کہ وہان پانی
نایاب ہو تو گویا مرے کو زندہ کیا روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق انہون نے
پوچھا حضرت صلعم سے کہ یارسول اللہ ما الذی لایحل منعہ قال الماء والنار والملح فقالت یا
رسول اللہ ہذا الماء فما بال النار والملح قال لہا یا حمیراء من اعطے نارا فکانما تصدق بجمیع ما طبخ
بتلک النار ومن اعطے ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیب بذلک الملح ومن سقے شربۃ من الماء
حیث لا یوجد الماء فکانما احیی نفسا اور بیچ عین المعانی کے ہے فلما منعوا منعوا من الکوثر واللہ
تعالےٰ اعلم بالصواب **روح** اب کچھہ سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت مین
روایات منقول ہوئی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا عزوجل فرماتا ہے

بیشک مین وضع کرونگا سخی سے عذاب گور کا اور سختی قیامت کی اور وہ صبح و شام بخشا جاتا ہے او
بہشتون مین اوسکو پہلے بہشت مین پیغمبرونکی جماعت کے ساتھہ روایت ہے کہ بہشت کے دروازہ پر
یہہ چار کلمہ لکھے ہین معاف کرنا وقت قدرت کے تواضع کرنا وقت دولتمندی کے سخاوت کرنا
وقت تنگی کے بخشنا بغیر احسان رکھنے کے اور روایت ہے کہ فرمایا خدا تعالےٰ نے جبرئیل سے
کہ اگر تجکو دنیا مین بہیجون اور اہل دنیا سے کردون تو کیا عمل کریگا عرض کیا کہ یارب تو جانتا ہے
مین کام کرون صاحب عیال کی مدت اور عیب خلق اللہ کے چہپاؤن کہ سوائے تیرے کوئی نجانے
اور پیاسونکو پانی پلایا کرون روایت ہے کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مارنے قیدیوان
ایک قوم کے حکم فرمایا اور ایک شخص کو جدا کر کے فرمایا کہ اسکو نمار وکہ اسی وقت جبرئیل نے
آکر کہا کہ اللہ تعالےٰ نے اسکی سخاوت کے بدلے مین اسکو چہوڑا پہر وہ شخص مسلمان ہوگیا
سخاوت کے سبب جان بچی اور اسلام نصیب ہوا روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ
ایکدن مسلمانون کی مقبرے مین گئے اور کہا السلام علیکم دار قوم من المسلمین و المومنین الخ
پہر فرمایا کہ مال تمہارے غیرونکے ملک ہوئے اور گہرونمین تمہارے غیر رہنے لگے اور بیوپان
تمہاری سے اور خاوند کر لیئے یہہ خبر تمہاری ہمارے پاس ہے پس کیا خبر ہماری تمہارے پاس ہے
آواز آئی علیکم السلام جو کچہہ ہمنے کیا اوس سے مزا اوٹہایا اور جو کچہہ ہمنے آگے بہیجا وہ سب
یہان پایا اور جو کچہہ ہمنے چہوڑا وہ سب کہویا **کفایہ شعبی** مین روایت ہے کہ فرمایا
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین کہ اونسے بہتر کوئی چیز نہین ایک ایمان لانا
خدا عزوجل پر دوسرے نفع پہنچانا اوسکے بندونکو اور دو خصلتین ہین کہ اون سے بدتر
کوئی چیز نہین ایک شرک کرنا دوسرے ضرر پہنچانا اوسکے بندونکو روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ نے بہشت کو پیدا کیا اوسنے کہا کہ اے رب
مجکو کن لوگونکی واسطے بنایا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہر سخی اور متقی کے واسطے بہشت نے
کہا بلاشبہ راضی ہوئی مین جب دوزخ کو پیدا کیا اوسنے کہا الٰہی مجکو کن لوگونکے واسطے بنایا
ہے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہر بخیل اور متکبر کے واسطے دوزخ نے کہا اب جلدی پکڑونگی مین
اونکو روایت ہے کہ ایک سائل نے عبداللہ بن المبارک سے سوال کیا کہ سات سو درم قرض رکہتا ہون
عبداللہ نے اپنے گماشتہ کو لکہا کہ غلہ بیچکر اس سائل کو سات ہزار درم دے گماشتہ نے سائل
سے پوچہا کہ تو نے کیا سوال کیا ہے اوسنے کہا سات سو درم گماشتہ نے عبداللہ کو لکہا کہ سائل
سات سو درم مانگے ہین اور آپ نے سات ہزار فرمائے ہین اور انبار غلہ کا اسمین تمام ہوجائیگا
عبداللہ بن المبارک نے جواب لکہا کہ اگر غلہ تمام ہوجائیگا تو عمر بہی تمام ہوجاویگی نقل ہے
کہ کسی شاعر نے ابو فرید کی مدح کی اور وہ بڑا سخی تہا لیکن اوسوقت کچہہ پاس نہ تہا کہا میرے
پاس کچہہ نہین ہے کہ تجکو دون لیکن مجکو قاضی کے پاس لیچل اور میرے اوپر دس ہزار درم کا

دعوے کرین اقرار کرونگا قاضی مجکو قید کریگا تب میرے خویش وا قربا اسقدر درم دیکر مجکو
چہڑالینگے اوس شاعرنے ایسا ہی کیا اوس سخی کے گھروالون نے دس ہزار درم دیکر
اوس سخی کو قید سے چہوڑایا منقول ہے کہ عدی بن حاتم روٹی توڑکر چیونٹون کے سوراخ مین
ڈالتے اور کہتے کہ یہہ ہمسایہ میرے ہین اور ہمسایہ کا حق بڑا ہے یحیی بن معاذ نے فرمایا کہ
اللہ تعالے اچہہ خصلتون سے بندونپر دروازہ توفیق کا بند کرتا ہے پہلے یہہ کہ علم پڑہین اور پہر
عمل نکرین دوسرے یہہ کہ نعمتین پروردگار کی کہائین اوراس کا شکر نکرین تیسرے یہہ
کہ صالحین کے ساتہہ رہین اور اونکی پیروی نکرین چوتہی یہہ کہ گناہ کرین اور توبہ نکرین پانچوین
یہہ کہ مردونکو دفن کرین اوراوس سے عبرت نہ پکڑین چہٹے یہہ کہ مال جمع کرین اوراوسمین سے
توشہ آخرت کا نہ لین روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدتر آدمی وہ ہے
کہ اکیلا کہانا کہاوے اور غلام کو لات مارے اور بخشش کو روکے اور حضرت نے فرمایا تین آدمی
ہین کہ خدا اور رسول اونکو دوست نہین رکہتا ایک بخیل دوسرا متکبر تیسرا بہت کہانیوالا اور
بعضی اہل تحقیق نے فرمایا ہے کہ بخل کے تین حرف ہین بے بلا کی خ خسارہ کی لام
لوم یعنی ملامت کی پس بخیل والا ہمیشہ بلا اور خسارہ اور ملامت مین رہتا ہے روایت ہے
کہ شیطان لعین نے کہا سب آدمیون سے زیادہ دشمن میرا فاسق سخی ہے اور سب آدمیون سے
زیادہ دوست میرا عابد بخیل ہے روایت ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ جناب پاک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے پوچہا کہ ہلاکت میری امت کی کس چیز مین ہے
شیطان نے عرض کیا کہ جسوقت تین خصلتین میری قبول کرینگے تب ہلاک ہونگے اول
بخیلی کہ وہ سب کبیرہ گناہونکا سر ہے دوسرے بازی کہ ایک شاخ ہے کفر کی تیسرے بہولنا
گناہونکا منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک دولتمند تہا کہ فقیرون کو کچہہ ندیتا تہا
بلکہ اونکی ذلت کرتا اور اپنے دروازہ سے جہڑک دیتا اور مالدارونکو دیتا اور اونکو اپنے گہر بلاتا
اونکی عزت کرتا اللہ تعالے نے ایک فرشتے کو فقیر کی صورت مین اوسکے پاس بہیجا اوس
اوسنے فرشتے کو فقیر جانکر کچہہ ندیا اور اپنے گہر سے نکال دیا اور ایذا پونہچائی تب وہ
فرشتہ چلاگیا اور غنی کی صورت بناکر اوسکے پاس پہر آیا اوسنے غنی جانکر اوسکی تعظیم
توقیر کی اوسنے کہا کہ مین فرشتہ ہون پہلے تیرے پاس فقیر کی صورت مین آیا تہا
تونے میری ذلت کی اور اب مجکو غنی خیال کرکے عزت کی تو فقیرونکی تذلیل کرتا ہے
اور دولتمندونکی تعظیم کرتا ہے بےشک تو محروم ہے اللہ تعالے کی رحمت سے جابر
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے السخی قریب من اللہ
وقریب من الجنۃ وقریب من الناس وبعید من النار والبخیل بعید من اللہ وبعید من الجنۃ
وبعید من الناس وقریب من النار والجاہل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل رواہ الترمذی

یعنی سخی نزدیک ہے اللہ سے اور نزدیک ہے جنت سے اور نزدیک ہے آدمیون سے اور دور ہے آگ سے اور بخیل دور ہے اللہ سے اور دور ہے جنت سے اور دور ہے آدمیونسے

اور نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی دوست زیادہ ہے نزدیک اللہ تعالی کے عبادت کرنیوالے بخیل سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا حضرت صلعم نے السخا شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ الجنۃ والشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ النار رواہ البیہقی یعنے سخاوت ایک درخت بہشت مین ہے سو جو سخی ہے اوسنے ایک ڈالی اوس درخت کی پکڑلی پس وہ ڈالے اوسے نچھوڑیگی یہانتک کہ اوسے بہشت مین دخل کرے گی اور بخل ایک درخت ہے دوزخ مین سو جو بخیل ہے اوسنے اوس درخت کے ایک شاخ پکڑلی پس وہ شاخ اوسے نچھوڑے گی یہان تک کہ اوسے دوزخمین داخل کریگی صحیح مسلم مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی جنگل مین تہا اوسنے ایک ابر مین یہہ آواز سنے کہ کوئی اوس ابر سے یہہ کہتا ہے کہ فلانے کے باغ کو پانی پوہنچا یہہ سنتے ہے ڈابر وہانسے ہٹا اور ایک چٹیل میدان مین اوسنے اپنا سارا پانی برسادیا اور وہ تمام پانی ایک نالے مین جمع ہوکر چلا وہ شخص پانی کے پیچھے ہولیا وہ پانی بہتے بہتے ایک باغ مین پوہنچا وہ شخص باغ مین گیا دیکہا کہ ایک شخص کہڑے ہین اور بیلچے سے کیاریون مین پانی پوہنچاتے ہین اسنے اوسکا نام پوچہا اوہون نے بتادیا وہے نام تہا جو ابر مین سنا تہا پہر اوسے کہا کہ تم میرا نام کیون پوچہتے ہو اسنے کہا کہ جس بدلے کا یہہ پانی ہے اوسمین مینے آواز سنی تہی کہ اس بدلی کو حکم تہا کہ تمہارے باغ کو پانی پوہنچاوے تمہارا نام مینے اوس بدلی مین سنا تہا صاحب باغ نے کہا تمنے یہہ حال بیان کیا تو مین اسکا سبب بیان کئے دیتا ہون سبب اس عنایت ایزدی کا یہہ ہے کہ مین آمدنی باغ کی تین حصے کرتا ہون ایک حصہ خدا کی راہ مین خیرات کرتا ہون دوسرا حصہ اپنے اور کنبے کی قوت مین صرف کرتا ہون تیسرا حصہ اس باغ مین لگاتا ہون اہنہی منقول ہے کہ ایک شخص کی عادت تہی کہ اپنے کہیتی مین سے ہر صورت بدلنے مین دسوان حصہ اللہ کی راہ مین نکالتا اور فقرا پر صرف کرتا یعنی جب کہیتی کاٹتا دسوان حصہ اوس مین سے دیتا اور جب غلہ صاف کرکے خرمن لگاتا دسوان حصہ اللہ کیواسطے نکالتا جب آٹا پسواتا دسوان حصہ نکال دیتا جب روٹی پکواتا دسوان حصہ نکال دیتا اس نیک عادت کی برکت سے ہمیشہ اوسکو نفع حاصل ہوتا تہا اور اسکے کہیتی اچہی ہوتی تہی اتفاقا ایک مرتبہ خشک سالی نہایت ہوئی تمام زراعتین خشک ہوگئین اور تمام زمیندار حسرت و افسوس کرتے تہے اور یہہ شخص اپنے پروردگار کے فضل سے شاکر تہا ایکدن لوگون نے دیکہا کہ وہ اپنے زراعت مین پانی دیتا ہے

پوچھا کہ یہہ پانی کہان سے آیا اوسے کہا کہ دریاے عنایت الہی سے ایک ٹکڑا ابر کا آکر برس گیا
اور میری زراعت کو سیراب کر گیا سبحان یہہ کیا شان ہے اوس پاک پروردگار کی کہ جو کوئی
اوسکی راہ مین کچہہ صرف کرتا ہے وہ وہ چند کرکے دنیا مین اوسکا عوض پہونچاتا ہے
اور آخرت مین جو کچہہ اوسنے مقرر کر رکہا ہے اوسکو وہی جانتا ہے پس مقصد اصلی
تالیف حکایات مذکورہ سے یہہ ہے کہ جو اہل دل اسکو ملاحظہ کرین تو پیشہ سخاوت کا
اختیار کرین کہ سخاوت بہترین فضائل ہے اور ظلمت بخل سے کوسون بہاگین کہ بخل
بدترین رذائل ہے اور اس نالائق کے حق مین دعاے خیر فرمائین کہ خداوند مجیب الدعوات
رذائل کمترین کو فضائل سے تبدیل فرماوے اور توفیق حسنات کی بخشش کر خاتمہ ایمان کا
کرے آمین ثم آمین **قطعہ** غرض نقشیست کز ما یاد ماند ٭ کہ ہستی را نمے بینم بقاے ٭
مگر صاحب دلے روزے برحمت ٭ کند در کار این مسکین دعاے ٭

سورة الکوثر

یہہ سورۃ مکی ہے اور اسمین تین آیتین اور بارہ کلمے اور بیالیس حرف ہین اور اس سورت کا نام
سورہ کوثر اسواسطے رکہا ہے کہ اسمین ذکر کوثر کا ہے اور وہ ذکر دلالت کرتا ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال بزرگی پر قیامت کے دن کہ جب اگلے اور پچہلے انبیا اور رسول
آسدن پیاس کی حالتمین اس حوض کے پانی کے محتاج ہونگے اور کوثر لغت مین بہتی چیز کو
کہتے ہین مشتق ہے کثرت سے اور بہت اولاد کو بہی شامل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہی ہے اور اولاد کی دو قسم ہین ایک حقیقی اور دوسری مجازی سو ان دونون قسمونکی
کثرت انکو اسقدر ہے کہ کسی پیغمبر کو عشر عشیر بہی حاصل نہین ہوا اور علم کثیر کو بہی شامل ہے
لیکن کوثر کا لفظ عرف مین خاص نام ہے اس حوض کا جو قیامت کے دن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو عنایت ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ تحقیق
دیا ہمینے تجہکو حوض کوثر **ف** اور اس سورت کے نازل ہونیکا سبب یہہ تہا کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے دو صاحبزادے ہتے قاسم اور عبداللہ کہ طیب اور
طاہر کے ساتہہ ملقب ہتے اور یہہ دونون صاحبزادے بچپن مین پے درپے گذر گئے تو کافر
بطور طعن کے کہنے لگے کہ یہہ پیغمبر ابتر ہے یعنی نسل اوسکی منقطع ہوگئی بعد اسکے کوئی
نہین ہے کہ دین کو اسکے قائم رکہے گا قریب ہے کہ اسکا دین جاتا رہیگا اللہ تعالے نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مبارک تشفی کی واسطے یہہ سورت نازل فرمائی اور
حوض مذکور مین بموجب احادیث کے پانی آتا ہے ایک جنت کی نہر سے اور وہ نہر خاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے اور اوسکا چوڑان ایک مہینے کے رستے کے برابر
ہے اور کنارون پر اسکے خیمے موتیوں کے اندر سے خالی کئے ہوئے کہڑے ہین اور آبخورے
سونے اور چاندی کے ستارون کے مانند اس نہر کے کنارون پر چنے ہین اور گرداگرد

میں نہر کے درخت لگے ہیں جنکے جڑین سنہری اور شاخین زمردی اور کنگرا اوس نہر کے موتی اور یاقوت ہیں اور مٹی اسکی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اسکا شہد سے میٹھا اور دودہ سے سفید اور برف سے ٹھنڈا ہے جو کوئی ایک گھونٹ ایک بار اس سے پیئے لذت اور مزا اسکا کبھی نہ بھولے اور نہ کبھی اوسکو پیاس لگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کیا ہے کوثر پھر فرمایا کہ تحقیق وہ نہر ہے جنت مین وعدہ کیا ہے میرے رب نے مجھکو دینیکا اعلی من العسل واشد بیاضا من اللبن وابرد من الثلج والین من الزبد وفی الحدیث حوضی ما بین صنعاء الی ایلۃ علی احدی زوایاہ ابوبکر وعلی الثانیۃ عمر وعلی الثالثۃ عثمان وعلی الرابعۃ علی فمن ابغض واحد منهم لم یسقه الآخر روح البیان ؕ فَصَلِّ لِرَبِّكَ پھر نماز پڑہ اپنے رب کے واسطے ایسی بڑی نعمت کے شکر کرنے میں ہرچند کہ شکر کے مقام پر جو عبادت کرے مقبول ہے لیکن یہہ نماز ایسی عبادت ہے کہ دنیا میں نمونہ کوثر کا ہے یعنی مناجات پروردگار کی شہد سے زیادہ میٹھی ہے اور انوار غیبیہ کہ اوسمین چمکتے ہین دودہ سے زیادہ سفید ہیں اور وہ یقین کہ اوس سے حاصل ہوتا ہے برف سے بھی زیادہ سرد ہے اور جو لطف اور نکتے چین نماز پڑھنے والے پر نازل ہوتے ہیں مسکہ سے بھی زیادہ نرم ہے اور سنن اور آداب کہ اوسکو گھیرے ہوئے ہیں اور وہ یقین اور زندگی معنوی کے سر سبزی کے نشان ہین وہ مانند درختوں زمرد کے ہین اور ذکر اور تسبیحات کہ ہر رکن میں مقرر ہیں مانند چاندی سونیکے برتنوں کے ہیں کہ محبت الٰہی کی شراب گھونٹ گھونٹ اونسے باطن مین پہنچائی جاتی ہے اور شوق کے پیاس کو تسکین بخشتے ہے اور اس جگہہ پر لِرَبِّكَ فرمایا اَللّٰهَ نہ فرمایا تاکہ اسبات کی طرف اشارہ ہو کہ یہہ شکر کہ مناسب مرتبے بزرگی اوس ذات پاک کی ہے کسی بشر سے ادا نہیں ہوسکتا اور انتہا ہر شکر کے شکر کی یہہ ہے کہ مقابل مرتبے ربوبیت اللہ تعالی کے ہو نہ نسبت اس شخص کے اور جو حوض کوثر کو بدلے میں فرزندوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا ہے تو لازم ہوا کہ ایک اور شکر فرزند دینے کا ایک قسم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کریں اسلیئے فرمایا کہ وَانْحَرْ یعنی قربانی کر جیسے کہ فرزند عطا ہونے کے بعد عقیقہ کو قربانی کرتے ہیں اور حقیقت نحر اور ذبح کی یہہ ہے کہ شکر اسکے کے مقام مین مال اور جاہ کا اور دوسرے مرغوب چیزوں کا خرچ کرنا معمول سب آدمیوں کا ہے اسلیئے اس شریعت مین جان دینے کے عوض مین ذبح کرنا جانور کا مقرر ہوا ہے تو ظاہر مین مال دینے کی صورت اور حقیقت مین حقیقت جان دینے کی ہوئی اور یہہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ آپکو یا اپنے بیٹے کو یا اپنے غلام کو ذبح کرنا اس شریعت مین جائز نہین ہے اسلیئے کہ جان آدمی کی کسی کی ملک نہین ہوتی سوا اپنے خدا کے اسیواسطے مار ڈالنا غلام اور لونڈی کا روا نہین ہے ملکیت آدمی کی آدمی پر صرف ملک اور منافع اور کمائی پر اوسکی ہوتی ہے پھر جس آدمی سے اوسکی لونڈی یا غلام کی جان طلب کرنے تو اوسکے حکم کی تابعداری سوا اسکے نہ کہ جان کسی جانور کی جو خاص اوسیکا پالا ہوا ہو کہیں اور آدمی کا سے و

چارہ اور علاج نہین ہے اور یہی ایک نکتہ اور بھید ہے کہ بات مین کہ ٹ ابن سوائے چار قسم کے جانور کے
کسی اوپر درست نہین ہے ایک اونٹ دوسرے گائے تیسرے بھیڑ چوتھے بکری کہ حقیقت مین نفع لینا
آدمی کا اپنے چار قسم سے ہے جیسے کہ دودھ دہی سوار ہونا بوجھ لادنا کہتے کرنا نسل کو پالنا
بخلاف دوسرے جنگلی جانورون اور درندون کے کہ یہہ بات اونمین نہین پائی جاتی ہے
عزیزی وغیرہ ۵ قولہ تعالیٰ فصل لربک النحر ۔۔ے وانحر لہ والفا لترتیب
مابعدہا علی ماقبلہا واللام خصاصیۃ والنحر فی اللبۃ کا لذبح فی الحلق اور نحر کہتے ہین نیزہ مارنیکو
اونٹ کے سینہ مین اور ذبح کہتے ہین بکری اور مانند اسکی گلا کاٹنے کو چھری یا مانند اسکی
پس اونٹ کو نحر کرنا اولی ہے اور بکری اور مانند اسکیکو ذبح کرنا اولی ہے اگر ذبح کرے اونٹ کو
اور نحر کرے اور جانورونکو حلال ہے مکروہ بھی نہین ہے لیکن مستحب ہے اور ایک قول مین
مکروہ ہے اور امام مالک رحمہ اللہ اسطرف گئے ہین کہ اونٹ کو ذبح کرنا اور بکری کو نحر کرنا حلال
نہین اور گائے مین حلت دونون طور سے حاصل ہوتی ہے اب اس مقام پر ایک مسئلہ
ذبح کا کہ کس جاسے ذبح کیا جاوے تحریر کرنا مناسب معلوم ہوا لہذا روایت فقہا سے نقل کیا جاتا ہے
لیکن قرین فہم کے قول امام رستغفنی کا صحیح ہے اور قول زیلعی مین احتیاط ہے بخوف وقوع
حرمت کے اور وہ روایات یہہ ہین اور ذبح کرنا اوپر عقدہ کے نزدیک فقہا کے اختلاف ہے لیکن
ظاہرا جائز ہے بیچ فوائد رستغفنی کے آیا ہے کہ پوچھے گئے امام رستغفنی ذبح کر لیے کہ باقی
رہے گرہ حلقوم کے متصل سینہ کے آیا کہایا جاوے ایسا جانور یا نہین کہا یہہ قول عوام کا ہے
معتبر نہین اور جائز ہے کہانا اوسکا برابر ہے کہ باقی رہے گرہ متصل سینہ کے یا سر کے اسلئے
کہ نزدیک ہمارے معتبر قطع کرنا اکثر رگونکا ہے اور بیچ غایہ کے کہا ہے کہ یہہ قول صحیح ہے
اسلئے کہ اعتبار نہین ہوتا گرہ کا اوپر یا نیچے آیا نہین دیکھا تو نے طرف قول محمد ابن حسن کے
جو بیچ جامع صغیر کے کہا ہے کہ اندیشہ نہین رکھتا ذبح کرنا بیچ حلق کل کے اسفل ہو یا اوسط
یا اعلی اور التفات نہین کیا طرف عقدہ کے نہ بیچ کلام اللہ کے نہ بیچ کلام رسول کے بلکہ ذکاۃ
درمیان لبہ اور لحیہ کے ہے اور امام حافظ الدین بخاری فتوے دیتے تھے ساتھ اس
روایت کے اور بیچ بعضے روایات کے فوق عقدہ کے ذبح کرنا جائز نہین ہے اور وہ ایک موضع
ہے متصل جیسا کہ بیچ شرح وقایہ وغیرہ کے ہے اور اختیار کیا ہے اس روایت کو زیلعی نے کہ اگر ذبح
کیا ساتھ اس حیثیت کے کہ باقی رہے گرہ حلقوم کے متصل سینہ کے تو پایا نہ جاویگا قطعہ حلقوم
اور مری کا اور اصحاب ہمارے رحمہم اللہ نے شرط کیا ہے قطع اکثر رگونکا ضرور ہے قطع
ایک کا انہونمین نزدیک کل کے پس جسوقت کہ نہ رہے گرہ حلقوم کے متصل سر کے تو حاصل
ہوگا قطع ایک کا انہون سے پس کہایا نجاویگا بالاجماع اور تائید کرتا ہے اسکی جو کہ بیچ
ذخیرہ کے ہے اور بیچ فتوے اہل سمرقند کے ہے کہ اگر ذبح کیا بکری کو اور قطع کیا فوق عقدہ کے

توحرام ہے کہانا اوسکا اسلئے کہ ذبح ہوا بیچ غیر محل اپنے کے تمام ہوا کلام زیلعی کا پس حاصل یہہ ہے
کہ یہہ مقام مختلفہ ہے اور واسطے ہر ایک کے دلیل ہے جیسا کہ بیچ خزانۃ المفتین کے ہے اور جو کچھ
کہ روایات مؤید حلت کو ہین وہ فتاوی قاضی خان اور ہدایہ اور غیایہ وغیرہ مین ہین اور صاحب
کفایہ جامع رموز سے لایا ہے انہ لاباس بالذبح فی الحلق کلہ وعلاہ وسفلہ یعنی نہین خوف ساتھہ
ذبح کے بیچ حلق کل اوسکے کے اوپر اوسکے اور بیچ اوسکے کے اور نیچے اوسکے کے اور بیچ کافی کے
لایا ہے انہ لاباس بالذبح فی الحلق کلہ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام یعنی تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین مضائقہ
ساتھہ ذبح کے بیچ حلق کل اوسکے کے واسطے فرمانی رسول علیہ السلام کے اور بیچ خزانۃ المفتین کے مبسوط
سے مروی ہے ان اعلی الحلق واوسطہ واسفلہ فی ذالک سواء یعنی اوپر حلق کے اور بیچ حلق کے
اور نیچے حلق کے ذبح کرنا برابر ہی اور کہا امام رستغنی نے اوپر عقدہ کے تو اولی ہے تمام ہوا
کلام بزازیہ کا اور مروی ہے امام رستغنی رحمت اللہ سے بیچ نہایہ اور کفایہ اور ہدایہ اور بیچ کے
اور ذکر کیا قوام الدین علیہ الرحمۃ نے بیچ ہدایت البیان کے وہ چیز کہ ذکر کیا اوسکو امام رستغنی نے
وہ صحیح ہے اور ساتھہ اس روایت کے فتوے دیا ہے علما اجلہ نے اور طعن کیا ہے امام اتقانی
نے اوپر اوس آدمی کے کہ فتوی دیتا ہے اوپر حرمت کے اور صاحب نہایہ نے کہا کہ فتوی
دیتے ہے شیخ ہمارے ساتھہ قول امام رستغنی کے اور کہتے تھے یہہ امام معتمد ہے بیچ قول
اور عمل کے پس حاصل کلام کا اس مقام مین یہہ ہے کہ مدار حلت اور حرمت کا اوپر
کٹنے اکثر رگون کے ہے پس زیلعی نے تصریح کیا کہ ذبح کرنا اوپر عقدہ کے مین حاصل
نہین بیچ تا قطع اکثر رگوں کا اور امام رستغنی نے تصریح کیا کہ حاصل ہوتا ہے ساتھہ اوسکے پس
جس وقت کہ ثابت ہوا ایک دو امر سے تو ظاہر ہے وگرنہ مؤید باعتبار روایات کے ہے جو کہ ذکر
کیا ہے امام رستغنی نے اور احتیاط اوسمین ہے جو کہ ذکر کیا ہے امام زیلعی نے واللہ اعلم
بالصواب کنز وغیرہ من کتب الفقہ ۱۲ اور تحقیق بعض کے نزدیک فصل سے مراد نماز
عید قربان کی ہے اور نحر سی مراد قربانی کرنا ہے اور یہہ قول مناسب ہے ہونے اس سورت
مدینہ اور روایت ہے عطیہ سے کہ مراد فصل سے نماز فجر مزدلفہ کے ہے اور مراد نحر سے قربانی
کرنا بیچ منی کے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم را پرسیدند کہ اگر کسے درویش بود وطاقت قربان
ندارد چگونہ کند تا ثواب قربان اور احاصل شود گفت چہار رکعت نماز کند ودر ہر رکعتے یکبار
الحمد خواند ویازدہ بار انا اعطیناک الکوثر اللہ تعالی اور ا ثواب شصت قربان در دیوان
وے ثبت کند کما فی کشف الاسرار ۱۲ روح البیان ۱۲ قولہ تعالی

فصل لربک وانحر کہا محمد بن کعب نے کہ مقرر تھے لوگ نماز پڑھتے واسطے غیر خدا کے
اور قربانی کرتے واسطے غیر خدا کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو یہہ کہ نماز پڑہیں
اور قربانی کریں واسطے اللہ عزوجل کے اور کہا عکرمہ اور عطا اور قتادہ نے کہ فصل لربک سے

مراد نماز عید قربان ہے اور نحر سے قربانی کرنا اور کہا سعید بن جبیر اور مجاہد نے مراد فصل لربک
صلوات معزوضہ ہین مزدلفہ مین اور مراد نحر سے ذبح کرنا بدن کا منی مین اور سلیمان تیمی نے کہا
کہ مراد نحر سے اوٹھانا دونون ہاتھہ دعا مین نحر تک یعنی سینہ تک ہے اور روایت ہے حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے کہ مراد نحر سے اس مقام پر وضع الیدین فی الصلوۃ علی النحر اور ایسے ہی
روایت ابن عباس سے بھی آئی ہے معالم و روح البیان و حسینی و مدارک
وغیرہ ۃ سوال حنفی جو ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے ہین اسپر کیا دلیل ہے
جواب تیسیر الوصول کے دو سو چھبیسوین صفحہ مین حدیث ہے عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ عن علی
رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف فی الصلوۃ ویضعہا تحت السرۃ
اخرجہ رزین روایت ہے ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضہ نے فرمایا سنت ہے
ہاتھ رکھنا نماز مین اور رکھنا اونکا نیچے ناف کے نکالا اسکو رزین نے اور احمد اور ابوداؤد
اور دارقطنی اور بیہقی کے روایت مین ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا السنۃ وضع الکف
علی الکف تحت السرۃ یعنی سنت ہے رکھنا ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر نیچے ناف کے
اور بحر الرائق مین ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ثلث من سنن المرسلین و
ذکر من جملتہا وضع الیمنی علی الشمال تحت السرۃ یعنی تین چیزین ہین پیغمبرون کی
سنت سے اور بیان کیا ان تین سے رکھنا دہنے ہاتھ کا بائین ہاتھ پر نیچے ناف کے
اور ہدایہ اور کفایہ اور عنایہ اور کافی وغیرہ مین بھی اسی مضمون کی حدیث ہے صرف
لفظ مین اختلاف ہے اور معنے مین اتفاق ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ط تحقیق دشمن
تیرا وہی ہے بچھا کٹا ف لفظ ابتر کا عرب کے اصطلاح اور محاورہ مین اس شخص کے حق مین
بولتے ہین کہ نسل اوسکی باقی نہ ہے اور ذکر خیر اوسکا جاری نہو اور اس آیت مین اشارہ
اسبات کیطرف ہے کہ نسل ظاہری اور باطنی تمہاری قیامت تک باقی رہے گی
اور تمہاری امت منبرون اور منارون پر چڑھکے تمہارا نام اللہ تعالی کے نام کے
ساتھہ پکارا کرینگے اور پانچون وقت نماز مین اور سوائے اسکے تمپر درود بھیجا کرینگے اور
تمہاری محبت مین جان بازیان کرینگے اور ہزارون عاشق تمہارے نام کو اپنا طریقہ
کرکے ہر سال تمہاری قبر کے زیارت کو دوڑینگے پس ذکر خیر تمہارا اسقدر جاری رہیگا
اور دشمن تمہارا ایسا گمنام ہوگا کہ کوئی نام بھی اسکا نہ لیگا مگر لعنت کے ساتھہ تو حقیقت مین
ابتر دشمن ہے تمہارے عزیزی ۃ قولہ تعالے ۃ ہو الابتر یعنے ہو الذی
لاعقب لہ حیث لا یبقے لہ نسل ولا حسن ذکر واما انت فیبقے ذریتک وحسن صیتک وآثار
فضلک الی یوم القیامۃ + آثار اقتدار تو تا حشر متصل + خصم سیاہ روی تو بی حاصل مخذول
اور کیا اللہ تعالے نے حضرت کو باپ واسطے مومنین کے پس وہ پیچھے آپکے قیامت تک

دمین ہے اور نزول اس سورتکا وقت صبح کے بعد قیلولہ کے ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب (روح البیان وغیرہ) **سورۃ الکافرون** یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چھہ آیتین اور چھبیس کلمے اور ننانوے حرف ہین اور اس سورت کو سورۃ کافرون اسواسطے کہتے ہین کہ اس سورت کے مضمون مین کمال جدائی ہے مسلمانون اور کافرون مین عبادتکے مقدمے مین جسکے واسطے سب پیدا کئے گئے ہین **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ یٰۤاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ ۝** کہہ تو اے محمد کہ اے کافرو **ف** اور نزول اس سورۃ کا یہہ ہے کہ ایک جماعت قریش کی کافرون جیسے ابوجہل اور عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ اور اسود بن عبد یغوث اور اسود بن عبد المطلب نے حضرت عباس کی زبانی پیغام بہیجا کہ تم ہمارے معبودونکی تابعداری کرو اور برا نہ کہو اور اللہ تعالی کی درگاہ مین اونکی شفاعت کا اقرار کرو تو ہم بہی تمہارے معبود کی بزرگی کے قائل ہون اور اسکی عبادت کرین حق تعالی نے اونکی بات کے جواب مین یہہ سورت بہیجی اور یا حرف ندا کا ہے اور ندا چند قسم پر ہے ندا مدح چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اور ندا مذمت چنانچہ قل یا ایہا الکافرون اور ندا رحمت چنانچہ یا عبادی الذین اسرفوا اور ندا وحشت چنانچہ وما تلک بیمینک یا موسی اور ندا نسبت جیسے یا بنی آدم یا بنی اسرائیل اور ندا صفت چنانچہ یا ایہا الرسول اور ندا علامت چنانچہ یا آدم یا ابراہیم یا داود اور ندا کرامت چنانچہ یا ایہا النبی اور اس امت مرحومہ کو بہی چند اور اسکے مقام پر قرآن شریف مین کرامت یعنی یا ایہا الذین آمنوا کے ساتھہ پکارا ہے بخلاف اور امتونکے کہ انبیا اونکو یا قوم کر کے پکارا ہے عزیزی وغیرہ

لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ یعنی نہین پوجتا ہون مین اس چیز کو جسکو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو اوس چیز کو جسکو مین پوجتا ہون یعنی ہر چند کہ تم اپنے معبودونکو صفات الہی کا مظہر جانکر پرستش کرتے ہو لیکن صفات الہی کا ظہور مخلوقات مین موافق اونکے استعداد کے فراخی کے ہے اور کوئی مخلوق صفات کی لیاقت نہین رکھتے ہے کہ صفات الہی کما حقہ اوسمین ظہور فرماوین والا وہ مخلوق مخلوق نہو گی اور اگر اون مظہرون مین کمال ظہور کا اعتقاد رکھتے ہو تو حقیقت مین اوس اعتقاد سے صفات الہی مین نقصان لازم آتا ہے تو کسی طور سے ذات الہی معبود تمہاری نہین ہے

وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ اور نہ مین پوجنے والا ہون اوس چیز کو جسکو تمنے پوجا ہے اور نہ تم پوجنے والے ہو اوس چیز کو جسکو مین پوجتا ہون یعنی مین عبادت کرتا ہون ہمارے الہہ کو اور تم عبادت کرتے ہو صورتونکو

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝ تمکو تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین جسمین کسیطرح کا اتحاد اور اشتباہ نہین ہے پس جبکہ دونون دین نہ اصول مین شراکت رکھتے ہین نہ فروع مین اور نہ تماثل کی صورت مین اور اس مضمون کو مکرر لانا تحقیق اسیواسطے ہے کہ مشرکین

دو قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہین کہ اپنے معبودونکو صفات الٰہی کے کمال کا مظہر اعتقاد کرتے ہین اونہا اونکے عبادت کو خدا کی عبادت جانتے ہین اور دوسرے قسم وہ لوگ ہین کہ غرض اونکی ایسا ہی الٰہی کی عبادت ہے لیکن صورت کے پردہ مین اور اہل حق کے نزدیک یہہ دونون مردود ہین پس ان دونون کی نفی کے واسطے اس عبارت کو مکرر فرمایا ہے اور بعضون نے حال اور استقبال پر جو لا اعبد و لا انا عابد کے لفظ سے مفہوم ہوتا ہے حمل کیا ہے اور ایک جماعت نے حال اور ماضی کی نفی پر کافرون کی طرف سے جو ما تعبدون و ما عبدتم کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے حمل کیا ہے والکل محتمل یعنی ان سب معنونکا احتمال ہوسکتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑہے تو گویا چوتہائی قرآن پڑہا اور تفسیر کواشی مین لایا ہے کہ اگر اس سورت کو اور سورہ اخلاص کو مقشقشتین کہتے ہین اور جو کوئی کہ اس سورت کو اور سورہ اخلاص کو پڑہے گا تو کفر اور نفاق سے پاک رہیگا اور مسنون ہے کہ فجر کی سنت کے اول رکعت مین اس سورت کو پڑہے اور دوسرے رکعت مین قل ہو اللہ احد کو اور مشہور یہہ بات ہے کہ یہہ سورۃ منسوخ ہے قتال کی آیت سے لیکن تحقیق یہہ ہے کہ منسوخ نہین ہے اسلیئے کہ اس سورت کا مضمون مسلمانون اور کافرون کے کمال جدائی اور فرق کے بیان مین ہے نہ یہہ کہ کافرون سے بالکل تعرض نکیا بلکہ مسلمانون کی دین مین جہاد اور قتال بہی داخل ہے پس منسوخ ہونا اسکا قتال کی آیت سے کسی وجہ سے ثابت نہین ہوتا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمام قرآن کے کوئی سورت نہین کہ اوپر شیاطین کے سخت تر ہو سوا ہے اس سورت کے اسلیئے کہ اس مین اخلاص توحید اور برائت شرک کا بیان ہے ومن قبل یا ایہا الکٰفرون فی لیلۃ تباعد عنہ مردۃ الشیاطین و امن من الفزع الاکبر و ہی تعدل ربع القرآن یعنی جو شخص کہ پڑہے اس کو بیزار ہوتا ہے شرک سے اور دور ہوتی ہین اوس سے سرکش شیطان اور امن مین ہوگا گہبراہٹ قیامت کی سے اور یہہ سورت برابر ہی ثواب مین چوتہائی قرآن کے اور یہہ حدیث سے ثابت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کرو تم اولاد اپنی کو واسطے پڑہنے قل یا ایہا الکٰفرون کے وقت سونے کے پس نہین پیش آویگی اونکو کوئی شے مخوف اور جو کوئی نکلے سفر کو پس پڑہے یہہ سورتین پانچ یعنی قل یا ایہا الکٰفرون اور اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہرے گا اپنے گہر کو سالم اور غانم واللہ اعلم بالصواب

ختم معاملۂ عزیزی از روح البیان کا سورۃ النصر

سورۃ النصر

یہہ سورت مدنی ہے اور اس سورت کو سورۂ فتح بہی کہتے ہین اس مین تین آیتین اور سترہ کلمے اور ستتر حرف ہین اور اس سورت کو سورۂ تودیع بہی کہتے ہین اسلیئے کہ اس سورت کا مضمون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے نزدیک ہونے کی خبر

دیتا ہے اورامت کی رخصت کرنیکا حکم ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِذَا جَآءَ
نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ جب کہ آئے مدد خدا تعالیٰ کی اور فتح مکے کی یعنی آئی خدا تعالیٰ کی طرف سے
ف فتح کا ذکر کرنا نصرت کے بعد اشارہ ہے اس بات کی طرف ہے کہ فتح ہر مرتبے مین فرع اور تابع نصرت
کے ہے پس فتح شہرون کی اور ہتھیارون کی کفار پر نصرت پانے کے تابع ہے اور فتح احوال سینہ
کی اور مقامات علیہ کے تابع ہے نصرت پانے سے نفس اور شیطان پر پس نصرت اشارہ ہے
اوائل اور بیچ کے مرتبے کیطرف اور فتح اشارہ ہے انتہا اور کمال کے مرتبے کیطرف گویا وہ حرکت
کہ نقصان سے کمال کی طرف شروع ہوئی تھی انتہا کو پہنچی وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ
فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ اور دیکھیگا تو لوگونکو یعنی عرب کو داخل ہوتے ہین دین مین
اللہ کے گروہ کے گروہ ہر چند کہ شروع نبوت سے لوگ اس دین مین داخل ہوتے تھے لیکن
ایک ایک دو دو اور فتح مکہ کے بعد بڑے بڑے ملک اور شہر کفار کے قبضہ مین آئی اور نوین اور
دسوین سال مین خلق کا رجوع ہوا اور پے درپے آنا اسلام مین گروہون اور قبیلون کا
ظاہر ہوا چنانچہ بنی اسد اور بنی فزارہ اور بنی کنانہ اور بنی مرہ اور بنی ہلال اور بنی ام تجیب
اور دارم اور دوسرے قبیلہ تمیم اور عبد القیس کے اور بنو طی اور یمن اور شام اور عراق کے لوگ
اطراف وجوانب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہنچے اور دین لئے بعضون نے
نفس اور شیطان کے جہاد پر اور بعضون نے کفار اور منافقون سے جہاد کرنے پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے کمر باندھے اور تیار ہوگئے اور چار یار کبار ابتدائے
نبوت سے اس وقت تک آنحضرت صلعم کی صحبت مین اور خدا کے راہ کے رفیق اور مشورہ
دینی مین اور بدر وکار وین ہر مقدمے کے دل وجان سے حاضر تھے اور آنحضرت صلعم کے طور
اور وضع ابتداء نبوت سے انتہاء خلافت تک کما حقہ دریافت کئے تھے پس اس حالت مین
آنحضرت کے وجود شریف کی ضرورت نرہی تھی اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے نزدیک مین آپہنچے اور انکو مامور دوسری چیز کی طرف فرمایا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ
پس پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور گناہ بخشوا اس سے ف اور یہہ اشارہ ہے اس بات کیطرف
ہے کہ جب عارف تکمیل کے مرتبے کو پہنچا اور ہر طرح کے لوگ اوسکے تابع ہوئے اور اونکے
استعدادین نقصان اور کمال مین بہت تفاوت رکھتے ہین تو اوسکو ضرور چاہیئے کہ ناقصون کو
تکمیل کے واسطے طلب بخشش کی کرے کہ وہ سبب استعداد اصلیہ کے نقصان اور اوسکے اتباع کے
سبب سے قیامت کے دن اسکے کمال استقلال کی طرف کھنچ جاوین اور یہی حقیقت ہے شفاعت
کی اور اس سورت کا مضمون آنحضرت صلعم کی وفات کے نزدیک ہونے پر خبر دیتا ہے اور
امت کی رخصت کرنے کا حکم ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب انبیاء ہوتے تھے وہ کام جو دنیا مین اونکے
ہونے پر موقوف تھا سرانجام پاچکا تو چارہ ناچار انکو رجوع الی اللہ بعد حصول ہونا عالم امرواخر مین

ضرور ہو۔ اسواسطے کہ یہہ عالم نانی بہرا ہوا کہہ دردون کا اور نقصانون کا ہے رہنے کی جاسطے
اس قسم کی ارواح مقدس کی نہین ہے فقط ضروری کامونکی تدبیر کے واسطے انکو اس ناقص
گھر مین نازل کرتے ہین اور ضرورت کی قدر انکو یہان رکھتے ہین اب معلوم کیا چاہیے کہ
وجود ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا مین کون کون سے ضروری کامونکے
واسطے تہا اور وہ ضروری کام کب سرانجام کو پہنچے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ بیچ
دین مین خلل ڈالنے والے اور سیدہی راہ سے بہکانے والے چار چیزین ہین اول نفس
دوسرے شیطان تیسرے کفار جو شوکت اور حکومت رکھتے ہون چوتھے منافق یعنی
کہ چھپے چھپے لوگون کے دلونمین شبہے ڈالتے ہین اور اگلے انبیا نفس اور شیطان کے شر اور
وسوسے کو دفع کرنے کیواسطے مبعوث ہوتے تہے اسلیے کہ شر ان دونونکا سب شرون کی
جڑ ہے اور کفار اور منافق بہی تابعدار ان دونون کے ہین اور آنحضرت صلعم کے مبعوث کرنیسے
ان چارون چیزونکا دفع کرنا علیحدہ علیحدہ منظور رہا اسیواسطے فوجکشی اور جہاد اور ملک گیری
اور مفسدون اور باغیون کی تنبیہ کا طریقہ اور حدون اور تعزیرونکا جاری کرنا بدکارون پر آپکے
دین کی اصل مین داخل ہوئے ہے اور اس شریعت کی صورت بادشاہت کی صورت پر ہوئی
اور آنحضرت صلعم نے ابتداے بعثت سے درجہ بدرجہ نبوت کو ترقی دیکر خلافت کبری کی
انتہا کو پہنچایا اور جب اس کام سے فارغ ہوئے تو انکو اپنے حضور مین بلوایا اور تیس برس تک
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلافت کا زمانہ تہا چار یارون سے کہ اس امت کے فضل اور
قاعدے خلافت کے جاری کرکے ایک دستور العمل پچہلونکے واسطے چہوڑ گئے عزیزی
معاو غیرہ ﴿اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ تحقیق وہ بڑا بخشنے والا ہے ناقصون
کے حق مین اور تکمیل رحمت کی فرماتا ہے پس آپ کو بعید نہین ہے کہ تیری تابعدارونکو تیرے
طفیل کامل سے کامل کر دے اور یہہ سورت سب سورتون سے پچہلی ہے اوسکے بعد کوئی
سورت نازل نہین ہوئی اور آنحضرت صلعم اسکے نازل ہونے کے بعد ہمیشہ یہہ دعا زبان پر
جاری رکہتے تہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اور یہہ بہی منقول ہے کہ آپکے چچا
حضرت عباس رضنے جب یہہ سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو روئے لوگون نے
پوچہا کہ آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ مین اس سورت سے آنحضرت صلعم کی وفات کی خبر
سنتا ہون عزیزی ﴿ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تہے نبی علیہ السلام اکثر
پڑہتے قبل موت اپنے کے یہہ دعا سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک اور جو کوئی ہر نماز
اس سورتکو مین بار پڑہے اللہ تعالے درجہ بخشے اوسکو فتح کے کا واللہ اعلم بالصواب

سورة اللهب

یہہ سورت مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور بیس کلمے اور اکیاسی حرف مفسر
کہتے ہین کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی یعنی ڈرا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے نزدیک کے کنبے کے لوگونکو تب آنحضرت صلعم نے پہاڑ پر صفا کے چڑھ کر پکارا کہ اے سردار قریش اور اے اشراف میری قوم کے او یہ آواز سنکر سب قریش آکر جمع ہوئے تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر مین کہون تمکو جو اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک قوم نکل کر تم سبکو قتل کرینگے تم اس میری بات کو سچ جانوگے یا نہین سب نے کہا کہ تو کبھی جھوٹھ نہین بولتا ہے جو کچھ خبر دیگا ہم سچ جانینگے پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تمکو ڈراتا ہون آگ کی سختی سے جو قیامت کی ہے اوسدن کا عذاب سخت ہے اوسپر جو میرا کہا نمانے گا پھر ڈرو تم اوس دن کے عذاب سے اور ایمان لاؤ مجھپر ابولہب جو چچا تھا آنحضرت صلعم کا اوسنے یہہ بات سنکر بہت برا کہا اور بے ادبی کی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک پتھر دونون ہاتھ سے لیکر حضرت صلعم کے سینہ پر مارا جیسے کہ حق تعالے ابولہب کے حق مین فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ط ٹوٹیو اور گریو دونو ہاتھ ابولہب کے کہ نام اسکا عبد العزی تھا اور وہ سوتیلا چچا آنحضرت صلعم کا تھا اس سورت مین اس خبیث کو کنیت کے ساتھ یاد فرمایا باوجود اس بات کے کہ کنیت عرب کے نزدیک صیغہ تعظیم کا ہے دو طور سے اول تو یہہ کہ نام اسکا عبد العزی تھا اور یہہ نام شرک کا ہے اور اہل توحید کے نزدیک یہہ نام مکروہ ہے دوسرے یہہ کہ آسکے کنیت اوسکے دوزخی ہونے پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ لہب آگ کے شعلے کو کہتے ہین ہرچند کہ اوسکے باپ نے اوسکے چہرہ کی دمک کے سبب سے جو آگ کے شعلے کی مانند تھے یہہ کنیت مقرر کی تھی لیکن حقیقت مین آسکے دوزخی ہونیکا سبب ہوئی ابولہب آخر عمر تک آنحضرت صلعم سے نہایت عداوت رکھتا رہا یہانتک کہ بارہا مارنیکو بلکہ شہید کرنے کو آنحضرت صلعم کے قصد کیا لیکن حافظ حقیقی کی حمایت سے ہمیشہ اس خبیث کے شر سے محفوظ رہے چنانچہ کتب سیر اور تواریخ مین مذکور ہے اب معلوم کرنا چاہیے کہ انسان کی نفس مین دو قوتین ہین ایک قوت علمی اور دوسری قوت عملی قوت علمی وہ ہے جسسے جانتا ہے اور قوت عملی وہ ہے کہ جسکے سبب سے نیک و بد کام اس سے صادر ہوتے ہین سو دونون ہاتھ سے اشارہ ان دونون قوتون کی طرف ہے یعنی ہلاک ہوگیا اوسکا عمل اور اعتقاد اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ دونون ہاتھ سے نیک اور بد عمل مراد ہون اور بد عملون کے ہلاکی تو ظاہر ہے کہ برا پہل لاتے ہین اور نیک عمل کی ہلاکی یہہ ہے کہ کفر کے سبب سے نیک پہل نلایا بلکہ بے فائدہ گیا اور بعضون نے ظاہر اور باطن کے عملونپر قیاس کیا ہے اور بعضون نے قوی اور ضعیف جانب پر حمل کیا ہے اور یہہ سب ہوسکتے ہین وَتَبَّ اور ہلاک ہوگیا وہ آپ یعنی اس خبیث کے اعتقادون اور عملون کے ہلاکی اور خرابی اوسکی ذات کی ہلاکی کا سبب ہوئے یہانتک کہ کوئی سبب اوسکے درستی کا باقی نرہا مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ط کچھہ کام نآیا اوسکے مال اوسکا اور جو کمایا جیسے نام وجاہ اور اولاد وغیرہ اب اوسکے مال اور کموائی

بیان ارشاد ہوتا ہے کہ یہہ چیزین دنیا مین اسکو البتہ کچہہ نفع کرسکتے ہین لیکن آخرت مین بڑی احتیاج کا وقت اور سدا رہنے کا گہر ہے ہرگز نفع نہ کرینگے اسلئی کہ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ اب پڑیگا آگ مین یعنی مرتے ہی اوسکو آگ مین ڈالینگے اور انتظار قیامت کے آنے کا اوسکے واسطے نکرینگے بخلاف اور کافرون کے ذات لهب بڑے شعلے والے اسلیئکہ کفر اوسکا اورون کے کفر سے بہت زیادہ ہے اس سبب سے کہ آنحضرت صلعم کا رشتے مین بہت قریب تہا یعنی چچا سوتیلا تھا اور خصلتون کی نکوئی اور بات کی سچائی اور امانتداری جو آنحضرت صلعم مین بچپن سے پائی جاتی ہتی بخوبی واقف تہا پہر باوجود ان سب باتون کے نہایت دشمنی اور عداوت رکہتا تہا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہان تک کہ اپنے دونو بیٹون سے جو عتبہ اور عتیبہ نام تہا اور رقیہ اور ام کلثوم صاحبزادیان اون دونون کے نکاح مین تہین کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹیونکو طلاق ندوگے تو تمہسے اور تمسے کچہہ علاقہ نہین دونونے باپکے کہنے پر عمل کیا اور عتیبہ نے روبرو آپکے جاکے کلمات بے ادبی کے کہے آپنے فرمایا اللهم سلط عليه كلبا من كلابك یا اللہ اپنے کتونمین سے ایک کتا اسپر مسلط کردے آخر کو اوسکو شام کے سفر مین شیر نے پہاڑا عزیزی حیبب اللہ الحاصل جیسے کہ ابولہب لعین نے بروز پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کی بشارت سنکر خوشی مین ثویبہ کو آزاد کیا تہا ویسا ہی اوسکی دلی نبوت پر حضرت صلعم کے مبعوث ہونیکے بشارت سنکر کمال عداوت مین انواع اور اقسام کی ایذارسانی پر نبی کریم صلعم کے قائم ہوا پس ثواب ثویبہ کی آزاد کرنیکا بسبب کفر و انکار کے مبدل بعذاب ہوگیا اور شدت عذاب مین گرفتار ہوا وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا اور ہم ورپیش کرینگے اونکے عمل کو جو انہون نیک کیا ہے پہر کردینگے اونکے عمل کو غبار پریشان اور بالتخصیص اس کافر کے کوئی چیز خواہ مال ہو خواہ عمل نفع نہ دینے پر نص قاطع صاف دلالت کرتی ہے جیسا کہ فرمایا اغنی عنہ الخ اور تفسیر بیضاوی مین لکھا وما كسب كسبه ومكسوبه بماله من النتائج والارباح والوجاهة والاتباع او عمله الذي ظن انه ينفعه یعنی کسب اوسکا یا جو چیز مال سے حاصل ہوتی ہے جیسے فائدہ اور منافع اور جاہ اور مرتبہ اور نوکر چاکر یا عمل اسکا جو سمجہا تہا کہ وہ اسکے کو نفع دیگا اور کشاف مین لکھا ہے کہ منقول ہے ابن عباس سے ما کسب ولدہ جو کمایا اوسنے اولاد اسکے اور منقول ہے قتادہ سے عمله الذي ظن انه منه على شئ كقوله تعالى وقدمنا الى ما عملوا یعنی عمل اسکا جو سمجہا تہا کہ وہ بہی ایک شے ہے پہر جو مجوزین محفل مولد نبی علیہ الف الف صلوات پر قصہ ابولہب کو سندلاتے ہین کہ بروز پیر تخفیف عذاب کے ہوتی ہے اور ایسی ایسی اور روایتین محفل مولد مین پڑہے جاتے ہین اور پڑہنے والے اور سننے والونکو سیدہا جنت مین لیجاتے ہین اور موضوع روایتین پڑہ کر نہایت خوشی فرماتے ہین صاف خلاف نصوص قاطعہ کے ہین اسلیئکہ ابولہب

اگرچہ نسب اور مال اور جاہ اور ثروت اور ریاست وغیرہ رکہتا تہا لیکن حضرت صلعم کی عداوت اور
دین حق کے انکار کے سببسے ہلاکت ابدی اور دو نو جہان کے روسیاہی اسکو نصیب ہوئی اور
سب اسباب پر متفق ہین کہ اعمال صالح جو آخرت مین نجات دینی والے ہین اونکے واسطے
ایمان شرط ہے وگرنہ صدقہ وخیرات کہلانا اور غلام لونڈی کا آزاد کرنا کچہہ فائدہ نہ دیگا جیسا کہ
فرمایا اللہ صاحب نے فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ
ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا یعنی آزاد کرنا گردن اور کہانا کہلانا سنحتی کے دن قرابت وار یتیم کو یا غریب
مسکین کو پہر ہوا ایمان والونسے پس گرچہ ابولہب بسبب خوشی ولادت شریف کے ثویبہ کو
آزاد کیا لیکن بجہت عدم ایمان کے دوزخی ابدی ہوا تخفیف عذاب کے نصوص قاطع سے
ثابت نہین ہوئی اب اہل انصاف پر واضح ہو کہ خوشی اہل ایمان کی دو قسم پر ہوا کرتی ہے
ایک خوشی مستقر ہے کبہی منفک نہین ہوتی جیسے خوشی ایمان وتوحید کی اور حضرت صلعم کو
مرتبہ نبوت وخاتمیت ملنے کی اور ہمکو آپکی امت اور متبعان سنت مین ہونیکی اور بعد موت کے
شفاعت کی پانے اور بہشت مین داخل ہونے اور دیدار رب العزت حاصل کرنیکے سو اسطرحکی
خوشی عین ایمان یا جزو ایمان یا منضم بایمان ہے ایسی خوشی کے واسطے کوئی مہینا مقرر کرنا
عنداللہ شرع شریف ثابت نہین بلکہ مدام ذکر اور تذکرہ چاہیئے دوسرے خوشی کسی حالت کیساتہہ
متعلق ہوتی ہے جیسے نکاح کی خوشی محفل ولیمہ کے ساتہہ متعلق ہے اور ولادت
کی خوشی عقیقہ کے ساتہہ پہر یہہ خوشی شرعاً وعرفاً وطبعاً اوسے وقت حالت کے ساتہہ
موقت ہے نہ دائم ومتکرر اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی اصل نبوت
کی خوشی ہے کیونکہ ولادت کی خوشی اللہ کی رسول اور نبی ہونے سے ہے نہ عبداللہ کے فرزند
ہونے سے پس علت خوشی کی نبوت ورسالت ہے نہ ولادت وابوت جب نبوت کی خوشی
ایمان کے ساتہہ منضم ہوگئی اور اس خوشی مین کوئی مہینا مقرر کرکے کچہہ کرنا آیا نہین تو ولادت
کی خوشی جو نبوت کی خوشی کی فرع ہے وہ بہی ایمان ہی کے ساتہہ منضم ہوگئی اس خوشی مین
بہی کوئی مہینا اپنی طرف سے معین کرکے کوئی نئی صورت احداث نکیا چاہیئے تا حکم اصل کا فرع کے
مطابق ہو اسلیئے کہ تغیر حکم کا فرع مین باتفاق اہل اصول صحیح نہین ہان شرف ولادت ونبوت کے
مبارک ہونا پیر کا ہر ہفتے مین اور روزہ رکہنا اوسکا صحیح حدیث سے ثابت ہے پس عمل میلاد
جسکو کتاب وسنت سے کچہہ اصل نہین اگرچہ وہ امور حسنہ پر مشتمل ہو کسی صحابہ وتابعین وتبع تابعین
وائمہ اربعہ بلکہ چہہ سو برس تک کئے طبقے اہل اسلام کے گذر گئے اس ہیئت مجموعی سے انعقاد نکیا بعد
چہہ سو برس کے شام مین سلطان مظفر الدین اربل نے اس عمل کو احداث کیا کہ طیار کرا تا تہا
قبے لکڑی کے بیس یا زیادہ ایک قبہ اپنے واسطے اور باقی اور امرا واعیان دولت کے لئے ابتدا سے
صفر سے بزینت وہ قبہ اراستہ کیے جاتے تہے ہر طبقے مین قبونکے ایک جماعت راگ گانیوالونکی

اور ایک جماعت پچھے اور خیال گانیوالونکی اور ایک جماعت باجے والونکی بیٹھتے تہے پہر ہر روز بعد
نماز عصر کے اپنے قبہ مین داخل ہو کر راگ رنگ گانیوالونکا سنتا تہا اور ٹھپے وغیرہ پر خوش ہوتا
تہا اور خود ناچتا تہا چنانچہ تاریخ ابن خلکان مین مرقوم ہے الحاصل محب صادق رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو لازم ہے کہ اتباع سنت سینہ سے کارے ہے اور ارتکاب بدعت سے بہاگے تا کہ راہ مستقیم
نصیب ہو **شعر** براہ سنت رو اگر خواہی طریقہ مستقیم ⁂ کز سنن راہ بود سوے رضا ذوالمنن
اللہم اہدنا صراطک المستقیم آمین امداد ۵ از ابن خلکان اور منکر عمل مولد کے علما اکابر
مذہب مالکی مین یہہ ہین علامہ فاکہانی ابو عبداللہ ابن الحاج صاحب مدخل احمد محمد المصری صاحب
قول معتمد علی بن الفضل المقدسی ابو القاسم عبدالرحمن بن عبدالمجید محمد بن ابی بکر المخزومی صاحب
البدع والحوادث اور علما حنبلیہ یہہ ہین شمس الدین ابن القیم شرف الدین احمد صاحب تاویلات
وغیرہ اور اکابر شافعی یہہ ہین علاؤ الدین بن اقبل الشافعی صاحب شرح البعث والنشور علامہ
فخر الدین خراسانی صاحب تاریخ امام شعرانی صاحب تنبیہ اور علما نامدار مذہب حنفی یہہ ہین
عبدالرحمن مغربی صاحب فتاوے قاضی شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیر بحر مواج
صاحب تحفۃ القضاۃ ابن نقطہ بغدادی شیخ احمد سرہندی مجدد مائۃ الف ثانی بیر علی افندی
صاحب طریقہ محمدیہ ابن رجب افندی شارح طریقہ محمدیہ اور اگر اس زمانہ والونکا نام یعنی شاہ
عبدالعزیز وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کا لکہا جاوے تو کثرت سے ہین (مگر ایک فتوے علماے دہلی کا
نقل کیا جاتا ہے الجواب) یہہ جو مجلس جو متعارف ان شہرون مین ہے بدعت اور مکروہ ہے
اسلیئے کہ کوئی دلیل دلائل شرعیہ یعنی کتاب اور سنت اور قیاس اور اجماع امت سے اسکے
ثبوت پر قائم نہین ہے اور جو امر کہ ایسا ہو وہ بدعت سیئہ اور نامشروع ہوتا ہے اور ادنے
درجہ بدعت سیئہ و نامشروع کا مکروہ ہے قال ابن الحاج فی المدخل ومن جملۃ ما احدثوہ من
البدع مع اعتقادہم ان ذلک من اکبر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلونہ فی شہر ربیع الاول من المولد
وقد احتوی ذلک علی بدع ومحرمات انتہے وقال تاج الدین الفاکہانی فی رسالتہ لا اعلم لہذا المولد
اصلا فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ عن احد من العلماء الائمۃ الذین ہم القدوۃ فی الدین المتمسکین
بآثار المتقدمین بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون وشہوۃ نفس اعتنی بہا الاکالون انتہے ⁂

الجواب صحیح — محمد عبدالرب
الجواب صحیح ست — حسبنا اللہ حفیظ اللہ
محمد نذیر حسین
فقیر خواجہ ضیاء الدین
الجواب صحیح — محمد قطب الدین مہاجر خلیفہ مولانا اسحاق صاحب
محمد قطب الدین ساکن سکندرآباد

الجواب صحیح — عبدالحمید
الجواب صحیح — محمد صدیق
محمد عبدالقادر
محمد شاہ
محمد حسن
عبدالرزاق

محمد اسمعیل
محمد منصور
محمد یوسف
العبد محمد مسعود نقشبندی مجددی
محمد حسین

آب آئے ہم مطلب اصلی پر اور اس کافر کے عذاب کے زیادہ ہونے کے سببوں مین سے ایک یہہ ہے
کہ اسکے محبوبہ کو اوسکے روبرو جلاوین گے اسیواسطے فرمایا ہے وَّامْرَاَتُهٗ ط اور جورو اسکی بعضی اسطرح
اسکی عداوت آنحضرت صلعم کے ساتھہ جورو کے سبب سے زیادہ ہوئی تھی اسیطرح عذاب بھی اسکا عورت
کے غل ونہیبنے سے زیادہ ہوگا حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ اوٹھانی
والی ہے لکڑیونکی اور اسکے گلے مین اوسکی ہے رسی کہجور کی چھال کے یعنی اوس
رسی سے باندہ کر دوزخ مین ڈالین گے او نام اسکا ام جمیلہ کہ ابوسفیان کی بہن تہی
کہ آنحضرت صلعم کی عداوت مین نہایت کوشش کرتی تہی یہانتک کہ ببول کے کانٹونکے
اور دوسرے کٹیلے درختون کے گٹھے جنگل سے لاکر آنحضرت صلعم کی راہ مین رات کو
بکھیر دیتی تہی کہ صبح کو نماز کیواسطے جو مسجد الحرام کو تشریف لے جاوین تو انکے پاؤنمین
چبھین آخر اسی کام مین مرگئی کہتے ہین کہ ایک روز گٹھہ کانٹونکا سر پر رکھا تھا اور اسکی
رسی اپنے گلے مین خوب لپیٹ لی تہی اتفاقا وہ گھاس سے ڈہلک پڑا اور وہ رسی اسکے گلیمین
پہنس گئی آخر اوسی حالت مین گلا گھٹ کر مرگئی اور دوزخکا کندہ ہوئی و اللہ اعلم تو اس
سورت کا مضمون یہہ ہے کہ ابولہب اگرچہ نسب اور مال اور جاہ اور ثروت اور ریاست کے
سبب سے دنیا کے بڑے شرافت رکہتا تھا لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور دین
حق کے انکار کے سبب سے ہلاکت ابدی اور دونون جہان کی روسیاہی اسکو نصیب
ہوئی پس ہر شخص کو چاہیے کہ ان چیزون پر یعنی حسب اور نسب اور مال اور جاہ پر مغرور نہو
اور رسم و راہ اللہ کی درگاہ کے مقربون سے درست کرے یعنی انبیاؤن کے انکار سے
توبہ کرے اسیواسطے آنحضرت صلعم نے اپنے پہوپی حضرت صفیہ کو اور اپنے صاحبزادے
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بعد نازل ہونے اس سورت کے فرمایا کہ لا املک لکم من اللہ
شیئا یعنی حضرت صلعم نے حضرت صفیہ اور حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ تم اللہ تعالے سے
اپنا معاملہ درست کر رکھو میں وہان تمہارے واسطے کچھہ نہین کر سکتا شعر بندگی
باید پیغمبر زادگی در کار نیست ❊ کہ در این رہ فلان ابن فلان چیزے نیست ❊ اللھم اھدنا الصراط
المستقیم آمین ❊ عزیمانی ❊ معاً ❊ سورۃ الاخلاص یہہ سورت مکی
ہے اسمین چار آیتین اور پندرہ کلمے اور سینتالیس حرف ہین یہودیونے صفت خدا تعالی کی
توریت مین دیکھے تہی اور جانتے تہے واسطے آزمایش حضرت صلعم سے پوچھا کہ بتاؤ تو
خدا تعالی کیسا ہے اور کیونکر پیدا ہوا اور اوسکا وارث کون ہے تب یہہ سورۃ نازل ہوئی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کہدے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پوچھنے والونکو کہ وہ خدا تعالے ایک ہے اکیلا ہے اپنے ذات مین ف ایسی جگہہ یہہ
معلوم کرنا چاہیے کہ آدمی کی معرفت کی انتہا حق تعالی کی حقیقت اور کنہہ کے دریافت مین نہین

سورۃ الاخلاص

کہ اُس پاک کے خواصونکو جو اُس ذات کو لازم ہین دریافت کرلے اور بس اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کی
ذات مقدس بسیط ہے یعنی جز اور ٹکڑے اوسمین پائے نہین جاتے اور کسی علت کے معلول
بھی نہین ہے یعنی اوسکے وجود کا کوئی سبب نہین ہے اور ہر چیز کے دریافت کرنیکا طریقہ
جہان مین چار طور پر منحصر ہے یعنی چار علتین اوسکی واسطے ضرور ہین پہلے اوس چیز کے
مادیکا دریافت کرنا یعنی اصل اوسکی کیا ہے دوسرے اسکی صورت کا دریافت کرنا
کہ کس طرح کی ہے تیسرے اُسکی علت کا دریافت کرنا چوتھے اُسکے غرض کا معلوم کرنا کہ
یہہ چیز کس کام کی ہے سو پہلے تینون طریقے یہاں پر ہو نہین سکتے بیان اسکا یہہ ہے
کہ جیسے کسی شخص نے تخت کی حقیقت سے سوال کیا تو اسکا جواب چار طور سے
ہو سکتا ہے یعنی اسکے جواب مین چار چیزین بیان کیجاوینگی اول اوسکے مادیکو بیان
کرینگے کہ لکڑی کے تختون اور لوہے کے میخون سے بنا ہے اور اوسکو علت مادی
کہتے ہین دوسری صورت اوسکی بیان کرینگے کہ چوکھونٹا ہے یا لنبا ہے اور اسکو علت
صوری کہتے ہین تیسرے اوسکے بنانیوالیکو بیان کرینگے کہ بنجار نے بنایا ہے اور اسکو
علت فاعلی کہتے ہین چوتھے اسکے غرض کو بیان کرینگے کہ یہہ چیز بیٹھنے کیواسطے
بنی ہے اور اسکو علت غائی کہتے ہین سو حق تعالیٰ کے جناب مین پہلے تینون طریقے ممکن نہین
ہین تو ضرور ہوا کہ چوتھی پر اکتفا کیا جاوے لیکن جناب الٰہی کی پاکیونکا بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ
پوری تمیز اور جدائی حاصل ہوئی پس اللہ کا لفظ تمام غرضونکو شامل ہے جو عالم کی
نسبت سے اوسکی ذات پاک سے خیال کیجاتی ہین جیسے خالقیت اور رازقیت اور
داد و دہش اور معبود ہونا اور سوا اسکے اسیواسطے اللہ کے لفظ کو سرنامہ اس سورت کا
کیا تو گویا یہہ بات فرمائی کہ صفت اسکی یہہ ہے کہ معبود اور پیدا کرنیوالا اور بنانیوالا اور
رزق دینے والا اور زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا ہے اور جو کچھ عالم مین ہے سب اوسکے
علم اور ارادے اور قدرت سے ہے اور لفظ احد کا اسیواسطے فرمایا ہے کہ شرکت عدد کی
کی نفی ہو جاوے اَللّٰہُ الصَّمَدُ ؕ صمد کے معنے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
نے فرمائی ہین کہ صمد وہ ہے جو کسی کا محتاج نہو اور سب اوسکے محتاج ہون اور اگر ایسا
نہو تو احتیاج کا سلسلہ منقطع نہو تو حقیقت مین اس ذات پاک کے خواصون مین سے دو
چیزین یہان ذکر کی گئی ہین ایک احد ہونا اور دوسرے صمد ہونا اور باقی صفتین ان ہی
دونون صفتون سے نکلی ہین لَمْ یَلِدْ ۙ۬ نہ جنا ہے کسیکو اوسنے یعنی اوسکی اولاد
نہین۔ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ اور نہ جنا گیا ہے کسی سے وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۠
اور نہ ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہو سکتا ہے کوئی اوسکے برابر کا شریک کسیطرح تیفسیر ہمارے
بتایا ہے کہ کبھی شرکت عدد مین ہوتی ہے تو اسکا احد کے لفظ سے نفی فرمائی اور کبھی

شرکت مرتبے مین ہوتی ہے تو اوسکے نفی صمد کے لفظ سے فرمائی ہے اور کبھی شرکت
نسب مین ہوتی ہے تو اوسکی لم یلد ولم یولد سے نفی فرمائی اور کبھی شرکت کام اور
تاثیر مین ہوتی ہے تو اوسکو لم یکن لہ کفوا احد سے نفی فرمایا اور اسی سببسے اس سورہ کو
اخلاص کہتے ہین کہ یہہ سورت مسلمانون کے دلون کو حق کی معرفت کے واسطے خالص
کرتی ہے اور یہہ بہی کہا ہے کہ فرقہ باطلہ دنیا مین پانچ ہین ایک فرقہ دہریہ کا جو
کہتے ہین کہ اس جہانکا کوئی پیدا کرنیوالا نہین ہے آپ ہی آپ اسباب جمع ہوکے یہہ
کارخانہ بن گیا ہے سو مسلمان آدمی نے جو وقت ہو کے لفظ کو اپنے زبان سے نکالا تو اون
باطل عقیدے سے اوسکو جدائی و بیزاری حاصل ہوئی دوسرا فرقہ فلاسفہ کا ہے جو
کہتے ہین کہ جہان کا پیدا کرنیوالا تو ایک ہے مگر کوئی صفت نہین رکہتا یعنی جو تاثیرین
کہ عالم مین پائی جاتی ہین وہ آپ ہی آپ ہین نہ اوس ذات واحد سے اور مذہب ہندو بہی
یہی ہے سو جب مسلمان آدمی نے اللہ کے لفظ کو جو سب کمال صفتون کی جامعیت پر
دلالت کرتا ہے منہ سے نکالا تو اوس فرقہ بد کے عقیدے سے خلاصی حاصل ہوئی تیسرا فرقہ
ثنویہ کا ہے کہتے ہین کہ سب عالم کا پیدا کرنیوالا ایک نہین ہوسکتا ہے اسکو کئی پیدا
کرنیوالے چاہئین پہر جب مسلمان مرد نے احد کے لفظ کو اللہ تعالے کی صفتون سے جانا تو
اس شرک سے نجات پائی چوتھا فرقہ گمراہون کا اہل کتاب سے ہے جیسے یہود و نصارے
اعتقاد رکہتے ہین کہ عالم کا پیدا کرنے والا دوسری مخلوقات کی طرح سے جورو اور اولاد
بہی رکہتا ہے چنانچہ حضرت عزیز اور حضرت عیسی کو حق تعالے کے بیٹے اور حضرت مریم
رضی اللہ عنہا کو جورو کہتے ہین اور جب مسلمان آدمی نے لم یلد ولم یولد کہا تو اس عقیدے سے
بالکل پاک ہوا اور اسی قسم سے ہین وہ تشبیہین جو یہود اور نصارے نے باری تعالے کے
جناب مین ایجاد کی ہین اور اوس جناب پاک کو دوسری مخلوقات کیطرح سے چیزون کا
محتاج جانتے ہین سو ان تشبیہون کے رد کیواسطے صمد کا لفظ جو تمام احتیاج کی نفی پر
دلالت کرتا ہے کافی ہے پانچوان فرقہ مجوسیون کا جو کہتے ہین کہ عالم کے دو خالق
ہین ایک کا نام یزدان ہے اور جتنے اچہی چیزین ہین سب اوسکی پیدا کی ہوئین ہین
اور دوسریکا نام اہرمن ہے اور اوسکو قوت تاثیر مین یزدان کے برابر جانتے ہین اور
کہتے ہین کہ جتنے چیزین ناپاک اور ایذا دینے والی ہین اور تمام بدیان اور برائیان اوسکی
پیدا کی ہوئی ہین اور ہمیشہ یزدان کے لشکر اور اہرمن کے لشکر سے جہگڑا قضیہ رہتا ہے
سو کبھی یزدان غالب ہوجاتا ہے اور اوسکا حکم جاری ہوتا ہے تو عالم مین بہلائیان غالب
ہوتی ہین اور کبھی اہرمن کا لشکر زور کرتا ہے تو عالم مین برائیان پہیل پڑتی ہین سو اس
عقیدے کے رد کے واسطے لم یکن لہ کفوا احد کو آخر سورت مین لائے اور یہہ بہی کہا ہے کہ آدمی

مرکب ہے نفسی اور عقلی اور قلبی اور روحی اور سری لطیفون سے اور نفس کی معرفت کی انتہا
یہہ ہے کہ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد کو دریافت کرے اسلیئے کہ نفس جس چیز کو شہویہ یا
غضبیہ قوت سے حاصل کرتا ہے تو ان دونون حالتون سے خالی نہین ہوتے یعنی یا کسی
چیز سے وہ پیدا ہوتی ہے یا عالم مین کوئی دوسری چیز اوسکے برابر موجود ہے اور
جو پروردگار کو سب موجودات کے اعلے اور برتر جانتے ہین تو لاچار ان صفتونکی اس سے
نفی کرتے ہین اور اس سے برتر عقل کا مرتبہ ہے اور اوسکے معرفت کی انتہا مضمون
اللہ الصمد کا ہے یعنی اللہ ایسی چیز ہے کہ احتیاج کا سلسلہ اسسے منقطع ہوجاتا ہے اور
وہ محتاج دوسریکا نہین ہوتا اسواسطے کہ اسباب اور مسببات کا علم عقل کو دیا ہے سو عقل
ہر چیز کو ایک سبب کا محتاج جانتی ہے اور اس سبب کو دوسرے سبب کا اور یہی سبب
ہے کہ دین و دنیا کی تدبیرین کرنا جو عقل کا کام ہے سو وہ تدبیرین اسباب کے ملاحظہ
موقوف ہین پس آدمی کی عقل کے دریافت کی انتہا اس ذات پاک کی حقیقت مین اسی
قدر ہے کہ وہ ذات پاک عالم اسباب سے بلند و برتر ہے اور دل کی شان یہہ ہے کہ کبھی
مشہور حالون سے ایک حال مین مستغرق رہے جیسے محبت اور خوف اور امید اور اعتماد
اور دل کے معرفت انتہا احدیت کا مرتبہ ہے اور روح کہ عالم امر سے آئی ہے اور نفخت
فیہ من روحی کے خلعت سے سرفراز ہوئی ہے اسکی معرفت کی انتہا اپنے اصل کیطرف
کھینچ لیجاتا ہے اور اسم ذات کی یعنی اللہ تعالے کے ذکر سے انس اور راحت پاتا ہے اور بھید جسکا مرتبہ
روح سے اوپر ہے سوائے ہویت مستقلہ کے نہین جانتا ہے اور اوسکا علم وجود کی خصوصیت
کے دریافت مین منحصر ہے نہ سوائے اسکے سو اس صورت مین وہ معرفت جو تمام لطائف
انسانی سے متعلق ہے ارشاد فرمائی ہے تاکہ ہر لطیفہ اپنی معرفت سے بہرہ یاب ہو اور یہی
بھی کہا ہے کہ کلمہ ہو کا عاشقون اور والہون کے واسطے ہے کہ اوس ذات پاک کے ملاحظہ مین
اسیطرح مستغرق ہو گئے ہین کہ سوائے اس قدر کے یعنی ہو کے انکے سامنے کچھ نہین آتا
اور کلمہ اللہ کا عارفونکے نصیب ہے جو سب اسمون اور صفتون مین اسکے پہچان کرتے ہین
اور مرتبے کے حکمون کو جدا جدا جانتے ہین اور احد کا لفظ حصہ دوسرے اولیاء اللہ کا ہے
جو اس ذات واحد کو ہر کثرت مین اسی وحدت کی صفت سے ملاحظہ کرتے ہین اور لم یلد الخ
کے تقتضے عام مسلمانون کے نصیب ہین کہ عقلی اور نقلی دلیلون کی قوت سے اوس مرتبہ
تک پہنچتے ہین الحاصل جب ان سب معنونکو کوئی شخص جمع کرے تب پورا موحد ہو اور اس
سورت کے پندرہ نام ہین مبارکہ نور جمال امان اور تفرید اور مقشقشہ اور اساس اور احد
اور مشقشقہ اور معرفت اور صمدیت اور مذکرہ اور منجات اور نسبت اور توحید اور تفرید اور اخلاص
مبارک اسلیئے کہتے ہین کہ تمام برکت اسمین رکھی ہے اور جمال اسواسطے ہے کہ ان اللہ جمیل

یحب بحبال فسئل عنہ ما ذلک قال قل ہو اللہ احد یعنی مقرر اللہ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو
پس پوچھی اوس سے کیا ہے یہہ فرمایا قل ہو اللہ احد ہے اور آمان اسلیئے ہے کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالی میری امت پر عذاب نازل کرتا تو دو چیزین نہ دیتا ایک رمضان کا
مہینہ دوسری سورہ قل ہو اللہ احد اور نور اسواسطے کہ فرمایا علیہ السلام نے ہر چیز کے واسطے ایک
نور ہے اور قرآن مجید کا نور قل ہو اللہ احد ہے اور متنفر اسواسطے ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ
جو کوئی اس سورہ کو پڑھیگا اور معنے سمجھے گا گناہون سے نفرت کریگا اور اساس اسلئے ہے
کہ مضبوطی آسمان و زمین کے اس سے ہے اور احد اسواسطے کہ اللہ تعالے ایسے کی صفت اسمین
پائی جاتی ہے اور شقیقہ اسلیئے کہ پڑھنیوالا اسکا کفر سے ایک طرف ہو جاتا ہے اور معرفت اسلیئے
ہے کہ اللہ جل جلالہ کے اوصاف اوسمین بھرے ہین اور نسبت اسلیئے ہے کہ معنے اوسکے اللہ تعالے
کی ذات سے نسبت رکھتے ہین اور مذکورہ اسلئے ہے کہ ملائک اسمین ذکر کرتے ہین اور نجات
اسلئے ہے کہ اسکی معنے پر جو ایمان لاتا ہے تو دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہے اور
توحید اسلئے ہے کہ اللہ تعالے کی توحید کی دلیل ہے اور تفرید اس واسطے ہے کہ اللہ تعالے کی
فردانیت کا اسمین مذکور ہے اور اخلاص اسواسطے ہے کہ جو اخلاص کے ساتھ اسکو پڑھیگا ہر
طرح کی سختی اور محنت سے مخلصی پاویگا اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑھے ہر روز
دو سو مرتبہ قل ہو اللہ احد کو پچاس برس کے گناہ اوسکے معاف ہونگے مگر دین یعنے
یہہ نہ چھوٹیگا بلی ادا کیئے یا معاف کروائے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی
اس سورہ کو باوضو لاکھ مرتبے پڑھیگا تو نہ مریگا جبتک وہ اپنی جگہہ بہشت مین نہ دیکھیگا اور
فرمایا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص فقیر ہو جب گھر مین جاوے درود اور قل ہو اللہ
احد پڑھا کرے تو اللہ تعالی اوپر اپنا فضل کرے تو تونگر ہو جاوے اور ابو سہیل بن سعد رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی طرف نبی علیہ السلام کے اور شکایت کی فقر فاقیکی طرف
آپکے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ جب داخل ہو تو اپنے گھر مین پس سلام علیک کر اپنے اہل
سے اور اگر نہو کوئی گھر مین پس سلام کہے اپنے نفس پر یعنی السلام علیہ کہہ اور پڑھ قل ہو اللہ
احد کو ایک مرتبہ پس کیا اوسنے یہہ پس پھیر دیا اللہ نے اوسپر رزق کثیر یہانتک کہ دیتا تھا اپنے
پڑوسیونکو اور اس سورتکو حدیث شریف مین ثلث قرآن فرمایا انہا تعدل ثلث القرآن
یعنی جو کوئی اس سورت کو پڑھے تو گویا تہائی قرآن اوسنے پڑھا اور روایت کیا گیا ہے
کہ ایک آدمی پڑھ رہا تہا قل ہو اللہ احد کو پس فرمایا حضرت صلعم نے وجبت پس کہا گیا
وما وجبت یا رسول اللہ فرمایا وجبت لہ الجنۃ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد کو بعد نماز فجر کے گیارہ مرتبے نہین لگتا اوسکو کوئی گناہ
اوس روز مین اگرچہ بہت کوشش کرے شیطان گناہ کرانے پر اور حدیث شریف مین

وارد ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ آیا عاجز ہوتا ہے ایک تمہارا پڑھنے تمام قران سے ایک رات میں
پس کہا گیا یا رسول اللہ کون طاقت رکھتا ہے اس کی فرمایا اپنے پڑھنا قل ہو اللہ احد کا
تین مرتبے برابر تمام قرآن کے ہے اور مروی ہے کہ نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام آنحضرت
صلعم پر تبوک میں کہ نام موضع کا ہے شام میں پھر کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ تحقیق معاویہ
بن مزنی رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا مدینہ میں کیا دوست رکھتے ہو یہہ کہ لپیٹ دوں زمین کو
واسطے آپکے پھر نماز پڑھو تم اوسپر فرمایا حضرت صلعم نے نعم پس مارا جبرئیل علیہ السلام نے بازو اپنا
زمین پر پس اٹھایا گیا واسطے حضرت کے جنازہ اوسکا اور پڑھے ہے حضرت صلعم نے نماز جنازہ کی
اور پیچھے حضرت کے دو صف ملائکہ کے تھے ہر صف میں ستر ہزار ملائک تھے پھر چلا گیا جنازہ پس پوچھا
حضرت صلعم نے اس بزرگی کا سبب کہا جبرئیل نے محبوب رکھتا تھا یہہ قل ہو اللہ احد کو
اور قراۃ قل ہو اللہ کی آتی جاتی کہڑے بیٹھے ہر وقت رکھتا تھا روایت کیا اسکو طبرانی نے اور
وقت نزول سورہ اخلاص کے ستر ہزار ملائکہ ہمراہ جبرئیل علیہ السلام کے آئے تھے ہر گاہ کہ
گذرتے تھے اوپر اہل آسمان کے پوچھتے تھے ساکنان آسمان کہ کیا ہے ساتھ تمہارے پس
کہتے تھے فرشتے کہ نسبت الرب سبحانہ وتعالی

سورة الفلق

یہہ سورۃ مدنی ہے اسمیں پانچ آیتیں اور تئیس کلمے اور تہتر حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ کہو اے پناہ لینے والے کہ پناہ لیتا ہوں میں فلق کی پروردگار
اور فلق لغت میں صبح کی سفیدی کو کہتے ہیں اور حقیقت میں اوس چیز کو کہتے ہیں جو پہٹے
اور اسمیں سے دوسری چیز نکل آوے تاکہ عجیب وغریب نمونہ قدرت کا ظاہر ہو جیسے دانہ
اور کہجور کی گٹھلی اور ہر درخت کا بیج یا جیسے پتھر اور زمین کہ اونسے پانی نکلتا ہے
یا جیسے باپ ماکے پیٹ اور پیٹ سو ان سب چیزونکو فلق کا لفظ شامل ہے اور معنے
اعوذ کے پناہ پکڑنے کے ہیں بمعنی التجی کے یعنے پناہ میخواہم یا بمعنی استعصم کے
یعنی نگاہ داشت میخواہم یا بمعنی استجیر کے یعنی امان میخواہم یا بمعنی استعین کے یعنی
یاری میخواہم یا بمعنی استغیث کے یعنی فریاد و مدد میخواہم اور عوذ اور عیاذ مصدر ہیں
کاللوذ واللیاذ والصوم والصیام اور جان تو کہ تحقیق کلمات استعاذہ کے تین ہیں صفاتیہ
اور افعالیہ اور ذاتیہ جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من
عقوبتک واعوذ بک منک اور کہا تفسیر کبیر میں شر وریا تو اعتقادیات میں ہوتا ہے اور
داخل ہیں اسمیں تمام مذاہب باطلہ یا اعمال بدنیہ میں مانند مرض اور آلام اور حرق اور
غرق اور فقر وغیرہ کے پس اعوذ باللہ پناہ کے واسطے کافی ہے جملہ امور مذکورہ میں
پس لازم ہے عاقل پر کہ جب ارادہ کرے پناہ پکڑنیکا خدا سے تو تصور کرے کل امور
مذکورہ کا اور لابد ہے حضور قلب اور موافقت قول کے ساتھ حال اور فعل کے اور نہ

یہہ کہ کہے زبان تیری اعوذ باللہ اور فعل اور حال ہو تیرا اعوذ بالشیطان حکایت ہے کہ
تحقیق ابو سعید خراز قدس سرہ نے دیکھا ابلیس کو خواب مین پس ارادہ کیا مارنے کا اوسے عصا
پس کہا اے ابو سعید تحقیق ہم نہین ڈرتے عصا مارنے سے اور سوا اسکے نہین کہ ڈرتا ہون مین
شعاع شمس معرفت کی سے جس وقت کہ طلوع کرے سا قلب عارف پر اور کہا حسن رحمۃ اللہ نے
من استعاذ باللہ علی وجہ الحقیقۃ کہ وہ حضور قلب سے تو کرتا ہے اللہ تعالے درمیان اوسکے اور
درمیان شیطان کے تین سو پردے ہر پردہ مانند ما بین السماء والارض کے ہے اور روایت ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نکلے ایک دن حضرت مسجد سے پس ناگہان دروازے
شیطان تھا پس فرمایا آپنے اوسکو کیا چیز لائی تجھکو دروازے مسجد پر کہا اے محمد صلعم لایا
مجھکو اللہ پس فرمایا حضرت صلعم نے اے ملعون کیون منع کرتا ہے تو میری امت کو جماعت کی
کی نماز سے کہا اے محمد جس وقت نکلتی ہے امت تیری طرف نماز کے تو چڑھتا ہے مجھکو بخار
پس نہین اترتا جبتک متفرق نہین ہوتی وہ فرمایا علیہ السلام نے کسواسطے روکتا ہے تو
میری امت کو علم اور دعا سے کہا وقت دعا انکی کے پکڑتا ہے مجھکو صم اور اندھا پن پس نہین
دفع ہوتا یہہ مرض جبتک جدا نہین ہوتی دعا کرنے سے فرمایا علیہ السلام نے کیون منع
کرتا ہے تو میری امت کو پڑھنے قرآن سے کہا وقت پڑھنے اونکے پگلتا ہون مانند
رانگ کے پس نہین دور ہوتا یہہ مرض مجھسے جبتک کہ جدا نہین ہوتی فرمایا علیہ السلام نے
کیون روکتا ہے میری امت کو جہاد سے کہا جب نکلتے ہین وہ طرف جہاد کے تو رکھا جاتا ہے
میرے پاؤنپر کہلاڑا یہانتک کہ رجوع کرین وہ اور جس وقت نکلتے ہین وہ طرف حج کے
تو زنجیر اور طوق ڈالا جاتا ہو مجھمین یہانتک کہ پہرین وہ اور جب ارادہ کرتے ہین دینے صدقے کا
تو کہا جاتا ہے میرے سر پر آرا پس چیرتا ہے مجھکو مانند لکڑی کے انتہی ۱۲ اور جب کہ
نکلے نوح علیہ السلام کشتی سے آیا شیطان علیہ اللعنۃ پس فرمایا نوح علیہ السلام نے اے
عدو اللہ کونسا خلق بنی آدم کا معین تیرا اور لشکر تیرے کا ہے اوپر ضلالت اور ہلاکت
اونکے کہا ابلیس نے کہ جب پاتے ہین ہم بنی آدم کو بخیل حریص حاسد جبار جلد باز تلقفناہ
تلقف الاکرۃ پس اگر جمع ہون بنی آدم مین یہہ امور یعنے اخلاق ذمیمہ تو سمیناہ شیطانا
مریدا العوذ باللہ منہ ۔ آدمی را دشمنی پنہان بسیست ؛ آدمی با خدر عاقل کسیست ؛
اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ اٹھاتا ہے دنیا کو ہر روز بیچ ہاتھون
اپنے کے پس کہتا ہے کہ کون خرید کرتا ہے ایسی چیز کو جو ضرر پہونچاوے اوسکو اور نہ
نفع دے اوسکو اور غم مین ڈالے اوسکو اور نہ خوش کرے اوسکو پس کہتے ہین اصحاب دنیا کے
کہ ہم خریدتے ہین دنیا کو پس کہتا ہے ابلیس کہ مت جلدی کرو تم پس البتہ یہہ دنیا
عیب دار ہے پھر کہتے ہین اصحاب دنیا کہ نہین کچھ ڈر ہمکو ساتھ اسکے یعنی اختیار کرنے دنیا کے

کچھہ قدر نہین ہے پہر کہتا ہے شیطان کہ مول دنیا کا نہین ہے درہم اور دینار بلکہ مول دنیا کا وہ ہے
جو حصہ تمہارا جنت سے ہے اور بلاشبہ خریدا ہے مینے اوسکو چار چیزنسے لعنت آ وسکی سے اور غضب
اوسکی سے اور عذاب اوسکے سے اور قطعہ رحمی اوسکی سے اور بیچا مینے جنت کو بدلہ اشیائے مذکورہ
کے پس کہتے ہین اصحاب الدنیا کہ جائز ہے ہمکو یہہ پہر کہتا ہے ابلیس ارادہ رکہتا ہون مین
فائدہ لیا اوسپر اور وہ یہہ ہے کہ جائے پکڑون مین تمہارے قلوب پر کہ نہ چہوڑون اوسکو
کبہی پس کہتے ہین وہ اچہا پس پکڑتا ہے ابلیس قلوب کو پہر کہتا ہے شیطان بری ہے
تجارت اللھم انا نعوذ بک من ھذہ التجارۃ اور کہا حافظ رحمۃ اللہ نے
ع مجو درستی عہد از جہان سست نہاد ٭ کہ این عجوزہ عروس ہزار داماد ست ٭ اور کہا شیخ
سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ع بر مرد ہشیار دنیا خسست ٭ کہ ہر مدتے جاے دیگر کسیست ٭
منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست ٭ کہ مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست ٭ نہ لائق بود عشق با دلبرے
کہ ہر بامدادش بود شوہرے ٭ اور فرمایا علیہ السلام نے کہ تحقیق شیطان نے کہا اے رب
میرے کہا تو نے کتاب اپنی مین ان عبادی لیس لک علیہم سلطان پس کون ہین
وہ فرمایا اللہ تعالے نے جو شخص کہ ہے نور وجہہ اوسکا میرے عرش سے اور طین اوسکی
طین ابراہیم اور محمد علیہما السلام سے اور دل اوسکا میرا خزانہ کہا ابلیس نے پس کون ہین
پہر فرمایا اللہ تعالے نے جو کوئی ہونا دم اپنے گناہ پر اور خوف کرنیوالا اپنے خاتمے کا پس نور
وجہہ اوسکا نور عرش میرے سے ہے اور جو کوئی کہلاوے کہانا اور رحم کرے بندونپر پس
طین اوسکے اون دو نبیونکی طین سے ہے اور جو کوئی راضی ہو میرے حکم پر اور جلدی کرنے والا
ہو طرف رضامندی میری کے پس قلب اوسکا خزانا میرا ہے اور حدیث شریف وارد ہے کہ
جو کوئی اعوذ باللہ ہر روز دس مرتبہ پڑہے تو وکیل کرتا ہے اللہ تعالی اوسپر فرشتے کو کہ دور
کرے اوسے شیاطین کو ٭ روح وغیرہ ٭ اور یہان پہ ایک نکتہ بہت لطیف
اور باریک ہے وہ یہہ ہے کہ اس سورت مین ایک ہی صفت سے اللہ تعالے کے جو رب الفلق
ہے تعوذ واقع ہوا ہے تین چیزون کی برائیون سے ایک تاریکی دوسرا سحر تیسرا حسد اور
سورہ ناس مین ایک چیز کی برائی سے یعنی شیطان کے وسواس سے حق تعالیٰ کے تین
صفتونسے کہ رب الناس اور ملک الناس اور الہ الناس مین تعوذ واقع ہے سو یہہ اسلئے ہے
تاکہ اشارہ ہو اسبات کیطرف کہ دین کی حفاظت مقدم ہے جان اور بدن کی حفاظت سے
اسلیئکہ وسواس شیطانی دین کا خراب کرنیوالا ہے اور وہ تینون چیزین یعنی تاریکی اور سحر اور
حسد جان اور بدن کو ضرر پہنچانیوالیان ہین واللہ اعلم من شر ما خلق ٭ برائی سے اوس
چیز کے جو پیدا کی ہے وبالفارسیۃ از بدی آنچہ آفریدہ است از موذیات انس وجن وسباع
وہوام ٭ ف جاننا چاہئے کہ اللہ تعالی کی مخلوقات تین قسم کی ہین ایک تو وہ کہ جسمین خیر غالب ہے

اور شر مغلوب بلکہ معدوم جیسے مقرب فرشتے اور انبیا علیہم السلام اور اولیا کرام دوسرے وہ ہین
کہ جنمین برائی غالب ہے اور بھلائی مغلوب ہے یا معدوم جیسے شیطان اور دوسرے موذی خواہ
آدمیون مین ہون یا جنون مین اور درندے اور چوپائے اور کیڑے کوڑے جیسے سانپ اور بچھو تیسرے
قسم وہ ہین جن مین خیر اور شر دونون موجود ہین پھر کبھی کسیکے واسطے شر ہو جاتی ہین اور کبھی
کسی کے حق مین خیر جیسے دنیا کا مال اور جورو بچے یا دوسرے اسباب بلکہ اخلاق اور علوم
اور حسب اور نسب اور دوسرے صفتین اور نسبتین بھی یہی حکم رکھتے ہین پس شر ما خلق سے خیر کی
دونون قسمون مین وہ بدی مراد ہے جو انمین موجود ہے اور قسم اول کی نسبت بھی جو مطلق بدی
نہین رکھتے ہے باعث بانزدیک ہو جانے دوسری چیزون کے ہے جیسے عبادت کا شر
ریا اور سمعہ ہے اور ایمان کا شر نفاق اور مرتد ہو جانا ہے اور انبیا علیہم السلام کا شر اونکو جھٹلانا
اور اونکے فرمان برداری مین قصور کرنا ہے اور اولیاء اللہ کا شر انکے انوار صحبت سے محروم
رہنا اور نہ پانا ہے و علی ہذا القیاس اسلئے کہا ہے شر الخیر تاخیرہ وشر العمل
الصالح تقصیرہ یعنی خیر کی برائی اوسمین ڈھیل کرنا اور دیر لگانا ہے اور نیک عمل کی
برائی اوسمین قصور کرنا ہے اور اس قسم کے شر کی نسبت نیک کی طرف کرنا جائز ہے چنانچہ
عرف مین مشہور ہے کہ پھول کا شر کانٹا ہے اور خزانے کا شر سانپ ہے اور خوبصورتی کا
شر بدخلقی ہے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ اور پناہ مانگتا ہون مین
رات اندھیری کرنیوالی کی سے جب کہ گھر آوے اور ہجوم کرے ف اب معلوم کرنا چاہیے
کہ اندھیری کبھی حقیقی ہوتی ہے اور کبھی معنوی سو جو نظر آوے رات کی اندھیری ہے کہ اوسمین
بہت سے برائیاں ظاہر ہوتی ہین اور پھیل پڑنا خبات کا ہے اسیواسطے حدیث شریف مین
آیا ہے کہ جب رات آوے تو اپنے بچونکو باہر نکلنے نہ دو کہ وہ شیاطینون کے منتشر
ہونیکا وقت ہے اور منع کیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنے اول رات مین
اور حکم فرمایا ڈھانکنے برتنونکا اور بند کرنی دروازونکا اور منہہ باندھنے مشکونکا اور بند کرنے بچونکا
اور کہا گیا ہے کہ غاسق سے مراد ثریا اور وقب سے گرنا اوسکا اسلئے کہ تحقیق جبوقت
گرتا ہے ثریا تو بہت پھیلتے ہین امراض اور وبا اور جبوقت نکلتا ہے ثریا تو کم ہوتے ہین
امراض اور آلام اور دوسرے درندے جانورونکا نکل پڑنا تیسرے چورونکا ظاہر ہونا
لوگونکے گھربار لوٹنے کو چوتھے جادوگرون اور طلسم والونکی قوت کا وقت ہے کہ آفتاب کے
نور قاہرہ کے سبب انکے عمل دلکو تاثیر کم کرتے ہین پانچوین فسق و فجور والونکا مشغول
ہونا گناہون مین اور معنوی تاریکی بھی کئی قسم پر ہے چنانچہ اندھیرے کفر اور برے
اخلاق اور برے صحبت اور گناہ وغیرہ کے پس اس آیت مین ان سب تاریکیون سے
پناہ واقع ہوئی ہے وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ اور بدی سے پھونکنے والیونکے

کانٹھوٹین اور عقد جمع عقدہ کی ہے اور الف لام العقد مین واسطے عہد کے ہے یا واسطے ایذان کے
ف ایک یہودی سے لبید بن عاصم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا اور آنحضرت
اسکے جادو کے سبب سے بیمار ہوگئے تھے اور بعضے وقت ایسا جانتے تھے کہ مین نے یہہ کام
کیا ہے حالانکہ کیا نہوتا تھا جب اس عارضی کو چھ مہینے ہوگئے تو آنحضرت صلعم کو ایک
رات خوابمین دکھلایا کہ دو فرشتے آئے ایک تو سرہانے اور دوسرا پائینتی آنحضرت صلعم کے
بیٹھا اور آپسمین پوچھنے لگے ایک بولا کہ اس رسول کو کیا بیماری ہے دوسرے نے کہا
کہ انپر جادو کیا ہے پھر اسنے پوچھا کہ کسنے ان پر جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید
بن عاصم نے انکا بال انکے کنگھے سے لیا ہے اور انکے کنگھے کے دندانون مین کمان کے
چلے سے گیارہ گرہین لگائین ہین اور اوسکو کھجور کے غلاف مین لپیٹ کر بیروزوان مین
پتھر کے نیچے دبادیا ہے اسیواسطے لائق ہے آدمیکو کہ ناخن اور بال کو بعد ٹوٹنے کے
ٹکڑے کر ڈالے تاکہ جادوگر سے محفوظ رہے چنانچہ صاحب روح البیان نے فرمایا ولذا ینبغی ان
یقطع الظفر بعد تقلیم وکذا الشعر اذا سقط من اللحیۃ والراس بشفین او نا کثر لئلا یسحر بہ احد یعنی
اور اسلیئے چاہیے یہہ کہ توڑے ناخونکو بعد کٹوانے کے اور اسیطرح بالکو جب کہ گرے ڈاڑھی
اور سر سے دو ٹکڑے یا زیادہ تاکہ نہ سحر کرے ساتھہ اوسکے کوئی انتہی الغرض جب کہ آنحضرت
صلعم صبح کو اٹھے تو اوس کوئے کی طرف تشریف فرما ہوئے دو آدمیونکو اپنے یارون مین سے اوس
کوئے مین اتارا وہ پتھر کے تلے سے اوسکو نکال لائے اور جبرئیل علیہ السلام یہہ دونون سورتین لیکر
نازل ہوئے ان دونون سورتون مین گیارہ آیتین ہین پھر جب آپ ایک آیت کو پڑہ کر گرہ پر
پھونکتے تھے تو وہ گرہ کھل جاتی تھی اسیطرح سب گرہین کھل گئین اور آنحضرت صلعم کو صحت
کلی حاصل ہوئی **وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ** ۝ اور پناہ مانگتا ہون مین برائی
حسد کرنیوالے کیسے جبوقت وہ حسد کرتا ہے **ف** اوسین سے معلوم ہوا کہ حسد سب برائیون سے
زیادہ برا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب اسلیئے کہا
کہ اول گناہ جو آسمان مین واقع ہوا ابلیس کا حسد تھا حضرت آدم علیہ السلام سے اور اول گناہ
جو زمین پر صادر ہوا سو قابیل کا حسد تھا ہابیل سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے
کہ حاسد میرے نعمت کا دشمن ہے اور میرے حکم پر خفہ ہوتا ہے اور میری تقسیم کو جو درمیان
بندون کی کئی ہے پسند نہین کرتا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھہ قسم کے لوگ سبب
چھہ طرحکے گناہ ہونکے دوزخمین جاوینگے امیر لوگ ظلم سے اور عرب لوگ تعصب سے اور
مالدار تکبر سے اور سوداگر خیانت کرنے سے اور دہقان لوگ نادانی سے اور علما حسد سے اور
فرمایا علیہ السلام نے کہ تمہارے مین وہ بات پیدا ہوگی جسنے اگلے امتونکو ہلاک کردیا کہ وہ
حسد اور عداوت ہے قسم خدا کی جسکے دست قدرت مین محمد کی جان ہے کہ تم بہشت مین

نجاوگے جبتک ایمان نہ لاوگے اور ایمان نہ لاوگے جبتک ایکدوسرے سے دوستی نکروگے مین تمکو خبردون کہ یہہ محبت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے باہم سلام کرنے سے عون بن عبد اللہ ایک بادشاہ کو نصیحت کرتے تھے فرمایا تکبر سے دور رہو کہ سارے گناہون مین پہلا گناہ تکبر ہے اسواسطے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ نے جو آدم علیہ السلام کو سجدہ نکیا سبب اسکا تکبر تھا اور حرص سے دور رہو کہ آدم علیہ السلام کو بہشت سے حرص نے نکالا اور حسد سے الگ رہو کہ پہلے خون ناحق جو ہوا حسد سے تھا کہ قابیل نے اپنے برادر ہابیل کو قتل کیا اور بکر ابن عبد اللہ نے کہا کہ ایک آدمی کسی بادشاہ کے پاس رہتا تھا ہر روز روبرو کھڑا ہوکر کہتا کہ محسن کے احسان کا بدلہ کر اور برے سے برائی مت کر بدخواہ آدمیکو اسکے بدخواہی کافی ہے بادشاہ اس بات کے سبب سے اوسکو چاہتا تھا یہہ حال دیکھکر ایک شخص اوسپر حسد کرنے لگا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ یہہ شخص کہتا ہے کہ بادشاہ کے منہہ سے بدبو آتی ہے بادشاہ نے پوچھا کہ اس بات پر کیا دلیل ہے کہا کہ اسکو اپنے پاس طلب کر اور دیکھہ کہ وہ اپنے ناک پر ہاتہہ رکھے گا تا بو نہ آوے من بعد حاسد نے محسود کو اپنے گھر لیجا کر لہسن پڑا ہوا کہانا کہلایا بادشاہ نے اوسکو بلایا وہ محسود گیا اور ہاتہہ اپنے منہہ پر رکھا تھا کہ لہسن کی بو بادشاہ کو نہ معلوم ہو بادشاہ نے معلوم کیا کہ اس شخص کی بات سچی ہے اور بادشاہ کی عادت یہہ تہی کہ اپنے خط سے حکم خلعت اور انعام کے سوا اور کچہہ نہ لکھتا تہا تب اپنے عامل کو لکہا کہ اس خط لانیوالیکی گردن مار کے اسکے کہال مین بہس بہرکے اور ہمارے پاس روانہ کر جب وہ خط لیکر باہر نکلا تو حاسد نے اوسے پوچھا کہ یہہ کیا ہے کہا خلعت ہے حاسد نے کہا مجھے دیدے اوسنے دیدیا وہ اوسکو لیکر عامل کے پاس گیا عامل نے کہا اس مین لکہا ہے کہ تجھے قتل کرون اور تیرے چمڑے مین بہس بہرون حاسد نے کہا سبحان اللہ یہہ حکم تو دوسرے شخص کیواسطے لکہا گیا ہے بادشاہ سے پوچھ لے عامل نے کہا کہ بادشاہ کے حکم مین سوال کی گنجایش نہین ہے غرض حاسد کو مار ڈالا دوسرے روز وہ شخص بادشاہ کے پاس گیا اور اوسیطرح نصیحت کرنے لگا بادشاہ متعجب ہوکر کہنے لگا کہ اوس خط کو تونے کیا کیا غرض کہا کہ فلانے شخص نے مجہسے مانگ لیا بادشاہ نے فرمایا کہ وہ شخص کہتا تہا کہ تو میرے حق مین ایسی بات کا خیال رکہتا ہے اوسنے کہا کہ اے بادشاہ مین ایسا گمان نہین رکہتا ہون بادشاہ نے پوچھا کہ پہر اپنے منہہ پر ہاتہہ تونے کیون رکہا تہا کہا کہ اوس شخص نے مجہکو لہسن کہلا دیا تہا پہر بادشاہ نے کہا ہر روز یہی بات کہا کر کہ برے آدمی کے خرابی کیواسطے اوسکا برا پن بس ہے چنانچہ اس حاسد کا حال ہوا نعوذ باللہ من ہذا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو کوئی اپنے موت کو یاد کریگا تو نہ وہ خوشی کریگا اور حسد کریگا **تنبیہ** اے عزیز جان تو کہ حسد دل کے بڑی بیماری ہے اور علاج اسکا معجون علمی اور عملی سے ہوتا ہے تدبیر علمی تو یہہ ہے کہ سوچے تو کہ حسد دارین مین

حاسد کے نقصان کا سبب ہے اور محسود کی منفعت کا موجب ہے اور نقصان دنیا کا اسطرح ہے کہ حاسد ہمیشہ غم
اور دکھہ مین گرفتار رہتا ہے کیونکہ حسد کے غم کے برابر کوئی بڑا غم نہین پس اس سے زیادہ کیا حماقت
ہوگی کہ دشمن کے سبب آدمی رنجور رہے اور حسد سے دشمن کا کچھہ نقصان نہین ہوتا اسلیئے کہ تقدیر
الٰہی مین اس نعمت کے ایکمدت معین ہے کہ تبدیل کی اوسمین گنجایش نہین ہے اور مضرت
آخرت کی یہہ ہے کہ تیری نیکیان قیامت کے دن محسود کو ملینگے اور اوسکے گناہ تیری
گردن پر رکہے جاوینگے عیاذاً باللہ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایاکم والحسد فان الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب یعنی الگ رہو اپنے تئین حسد سے اسلیئے کہ حسد کہاتا ہے نیکیونکو
جیسے کہ جلاتی ہے آگ لکڑی کو بس حسد حاسد کا موجب خسران دارین کا ہے اور محسود کا کچھہ نقصان
اور ٹوٹا نہین ہے اسلیئے کہ سرنوشت ازلی مقرر ہوچکی اوسکا تبدل ممکن نہین ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک
نبی اپنے حاسدوں سے مغلوب ہوکر شکایت کرتے تھے وحی الٰہی آئی فرمن قدامہا حتی تنقضی ایامہا
یعنی اسکے سامنے سے بہاگ تاکہ اسکی مدت گذر جاوے اسلیئے کہ وہ مدت جسکا اندازہ ازل مین ہوچکا ہے
ہرگز نہ پہریگا اور ایک نبی کسی بلا مین مبتلا تھے دعا وزاری کرنے لگے وحی الٰہی آئی کہ جسدن تجکو مین
تہا اونکو پیدا کیا تہا تیری قسمت کا لکہا یہی تہا کیا کہتا ہے تو کہ پہر تیری قسمت نئی سرے سے
لکہون اور حاسد کی مثال اوس شخص کے مانند ہے کہ جیسے کسی نے پتہر پہینکا تا دشمن کو مارے وہ پتہر
اوسکے نہ لگا اور الٹ کے مارنے والے کی سیدہی آنکہ پر لگا وہ پہوٹ گئی اور پہر غصہ زیادہ
ہوکر دوسری بار پتہر زور سے مارا پہر دوسری آنکہہ پہوٹی تیسرے بار پہر پہینکا تو سر ٹوٹا یہی
حال ہے حاسد کا اگر تو عاقل ہے تو حسد کو دور کر اور علاج عملی یہہ ہے کہ مجاہدہ سے حسد کے
سبا بکو باطن سے نکال کیونکہ حسد کا سبب تکبر اور غرور اور عداوت اور دوستی مال جاہ وغیرہ کی ہے
پہر جو بات مقتضائے حسد ہو اوسکا خلاف کرے مثلاً حسد کہے کہ اسکی مذمت کر پس تو تعریف کے
اور جب حسد کہے کہ تکبر کر پس تو اضع کر اور جب حسد کہے کہ اسکی نعمت کے زوال مین کوشش کر
پس تو اوسکی مدد کر بڑا علاج یہی ہے کہ تو غیبت مین اوسکی ثنا کرے تاکہ وہ سنکر خوش ہو
جب وہ خوش ہوگا تو اوسکا پرتوہ بہی تیرے دلپر پڑیگا تیرا دل بہی خوش ہوگا اور عداوت
جاتی رہیگی حسد اوسکو کہتے ہین کہ کسیکی نعمت اور خوبی سے جی پسند نہ آوے اور تو اوسکا زوال
چاہے احادیث شریف کے رو سے ایسا ارادہ حرام ہے اگر دوسرے کی نعمت سے تو کارہ نہو
تو اوسکو غبطہ اور منافست کہتے ہین مگر جو مال ظالم اور فاسق کے پاس ہو اور وہ اوسکو فساد
اور ظلم مین صرف کرتا ہے تو اوسکا زوال چاہنا روا ہے اور مومن کے حق مین حسد کرنا
حرام ہے کیمیا سعادت اور کہا حسین بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ذکر کیا اللہ تعالےٰ نے بیچ اس سورت کے
شرور کو پہر ختم کیا اس سورت کو حسد پر تو کہ ظاہر ہو جاوے کہ تحقیق حسد خبث طبایع کا ہے
جیسا کہ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہ اگر بیچ جہان کے حسد سے کوئی چیز بدتر ہوتی تو ختم

اس سورت کا ساتھہ اوسکے ہوتا ہے حسد آتشے دان کہ چون برفروخت * حسود لعین راہمان لحظ سوخت * گرفتم بصورت ہمہ دین شوی * حسد کے گذارد کہ حق بین شوی * اور حدیث شریف آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالے عنہ کو آیا نہین دیکھا تو نے آیات کو جو اوتارے گئے ہین اس راتمین کہ نہین دیکھا مثل اونکے کبہی کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے یعنی نہین پائی جاتین آیتین تمام دکنی تعوذ مین سوا ان دو سورتو نکے یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے اور یہہ حدیث شریف دلیل ہے اسبات پر کہ تحقیق یہہ دونو سورتین قرآن شریف سے ہین اور ردہی اوپر اوسکے جو نسبت کیا گیا ہے طرف ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے کہ تحقیق یہہ دونو سورتین نہین ہین قرآن شریف سے اور بیچ عین المعانی کے ہے اسیم انہما من القرآن الا انہما لم تثبتا فی مصحفہ للامن من نسیانہما لانہما تجریان علی لسان کل انسان انتہی جان تو تحقیق مصحف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے حذف کیا گیا ہے سورہ فاتحہ اور معوذتین کو اور مصحف ابی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ مین زیادہ کیا گیا سورہ قنوت اور مصحف زید بن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ کا تہا سلامت اس سے یعنی زیادتی کمی سے پس ہووے تمام مصحف ابن مسعود اور ابی بن کعب کے منسوخ اور مصحف زید بن ثابت کا معمول بہ رہا اور یہہ اسلیے تہا کہ تحقیق علیہ السلام تہے دور کرتے قرآنمجید کو اوپر جبرئیل علیہ السلام کے ہر رمضان شریف مین ایک دفعہ پس جبکہ ہوا وہ سال کہ قبض کی گئی روح پاک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو دور کیا حضرت نے دو مرتبہ اور تہی قرأت زید بن ثابت کی آخر دور حضرت کی سے نہ قرأت ابی بن کعب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے اور وفات کئے گئے علیہ السلام اور وہ پڑہتے تہے اوپر اوس چیز کے جو بیچ مصحف زید بن ثابت کے ہے اور نماز پڑہتے ساتہہ اسکے اور کہا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ تمام سورتین قرآن کی ایکسو بارہ ۱۱۲ ہین کہا فقیہ ابو لیث نے نہین سبب اسکے کہ سواے اسکے نہین کہ کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق وہ سورتین ایکسو بارہ ہین اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی عبداللہ ابن مسعود تہے نہین شمار کرتے تہے معوذتین کو قرآن سے اور نہ لکہی ہے مصحف اپنی مین اور کہتے تہے کہ تحقیق یہہ دونون سورتین نازل ہوئین ہمارے لیئے اور یہہ دونون سورتین کلام رب العلمین سے ہین ولیکن نبی علیہ السلام تہے رقیہ کرتے اور پناہ پکڑتے ساتہہ ان دونون کے پس مشتبہ ہوا امر ابن مسعود پر کہ تحقیق یہہ دونون سورتین قرآن سے ہین یا نہین پس نہ لکہا ان دونو نکو بیچ مصحف اپنے کے اور کہا مجاہد نے کہ تمام سورتین قرآن کی ایکسو تیرہ ۱۱۳ ہین اسلیے کہ تہے مجاہد شمار کرتے تہے سورہ انفال اور توبہ کو ایکسورت اور کہا ابی ابن کعب نے کہ تمام سورتین قرآن کی ایکسو سولہ ۱۱۶ ہین اسواسطے کہ تحقیق وہ تہے گنتے قنوت کو دو سورتین ایک اللہم انا نستعینک سے من یفجر تک اور دوسرے اللہم ایاک نعبد سے ملحق تک

اور کہا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ تمام سورتین قرآن کی ایکسو چودہ ہین اور یہی قول ہے عام صحابہ کا رضی اللہ عنہم اور ایسی ہی مصحف امام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ہے مروی ہے ابو معاویہ سے کہ اونہون نے روایت کیا عثمان بن واقد سے کہا کہ بھیجا مجکو باپ میرے نے طرف محمد بن منکدر کے واسطے استفسار معوذتین کے کہ آیا یہہ ہین دونون کتاب اللہ سے کہا منکدر نے جو شخص نجانے ان دونونکو کتاب اللہ سے فعلیہ لعنت اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین اور نصاب الاحتساب مین ہے جو انکار کرے کسی آیت کا قرآن سے سوائے معوذتین کے کافر ہوتا ہے انتہیٰ اور بیچ اکمل کے ہے سفیان بن سختان سے جو شخص کہے کہ تحقیق معوذتین نہین ہین قرآن سے نہین کافر ہوتا بسبب تاویل کرنے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کما فی المہذب اور کہا ہے تتمہ المہذب مین اور بیچ انکار کرنے قرنیت معوذتین کے خلاف مشایخ کا ہے والصحیح انہ کفر انتہیٰ (روح)

سورۃ الناس یہہ سورت مدنی ہے اسمین چھہ آیتین اور بیس کلمے اور اسی حرف ہین اور اس سورتکو سورۂ ناس اسلیئے خطاب دیا ہے کہ حقیقتین انسیہ اور کوشیہ جو ناس کے ساتھہ تعلق رکھتے ہین اسمین مذکور ہین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ قُلْ کہہ اے کہنے والے اگر شیطان کے شر سے پناہ چاہتا ہے تو اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ پناہ لیتا ہون مین آدمیونکے پروردگار کے ترجمہ اے مالک امور اور مربے اونکیکا اور کہا قاشانی نے رب الناس وہ ذات ہے مع صفات کی (روح) ہر چند کہ اللہ تعالیٰ کی پرورش تمام مخلوقات کو شامل ہے لیکن جو تربیت کہ آدمیونپر واقع ہے دوسرے کسی مخلوقات پر نہین ہوئی اسلیئے کہ انسان کا وجود تمام عالم کا نمونہ ہے تو گویا وہ ایک مختصر ہے حضرت الٰہیہ اور خلاصہ عالم کا جمع کرنیوالا تفصیل اجمال اسکا یہہ ہے کہ وجود اور حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سماعت اور بصارت اور گویائی یہہ سب حضرت الوہیت کے صفتونکا پرتوا ہے اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست یہہ سب اربع عناصر کے بدلی ہین اور وجود مین مرکب سب سے معادن رکھتا ہے اور غذا اور بڑہنے مین درخت اور چارطرف کے مشابہ ہے اور حرکت مین اور خیال اور وہم کرنے مین اور لذت اور رنج پانے مین حیوان کے مانند ہے اور حیوان کی مشابہت ہر قسم سے رکھتا ہے چنانچہ غصے اور جراٴت کے وقت مین مشابہت درندے کے پیدا کرتا ہے اور شہوت اور حرص کی حالت مین جانور چرنے والے کی مانند ہوتا ہے اور مکر و فریب اور حیلے بازی اور نیکیونکے خراب کرنے مین شیطان کی مانند ہوتا ہے اور معرفت اور بندگی اور پاکی مین فرشتے مقرب کے مثل ہے اور حکمتونکے جمع ہونے مین لوح محفوظ کی مانند ہے اور چیزونکی صورتین شاگردون اور مریدون کے دلونمین جو اوسکے تاثیر کے سبب ثابت ہوجاتی ہین اور قرار پکڑتے ہین اثبات مین قلم اعلیٰ کے مانند ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ آدمی کی ابتدا اور انتہا کی تفاوت کو دیکھا چاہیئے یعنی اوسکے نطفے کی حالت کو دیکھنے کہ

کس طرح علمی نکتی چیز ہے پہر اوسکو بعد بلوغ کے پہر ولایت اور نبوت کے مرتبے کو یہانتک کہ رسالت کے خاتمیت کے مرتبے کو ملاحظہ کیا چاہیے جو اوسکو نصیب ہوا ہے اور ان دونون ادنی اور اعلے مرتبونکو غور کرنا اور پہر اللہ تعالی کی ربوبیت اور پرورش کو تماشا کرنا چاہیئے کہ کیا تھا اور کیا کردیا **عزیزی** مَلِكِ النَّاسِ ۵ پناہ مانگتا ہون مین بادشاہ آدمیونکی سے **ف** اس صفت کے بیان مین اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ آدمیونکی روح مدبر عنایت ہوئی ہے اور قوتین دریافت کرنیوالیون اور حرکت کرنیوالیون مین اس کو تصرف اور دخل دیا ہے سو روح آدمی کے بدن کے عالم مین بادشاہ مطلق ہے اور سب بدن اوسکا ملک آباد کی مانند ہے اور قوتین مدرکہ اور محرکہ اس بادشاہ کی فوج اور سپاہ کی مانند ہین سو یہہ سب ایک کارخانہ ہے اللہ تعالے کی بادشاہت کے کارخانہ مین سے **عزیزی** جاننا چاہیے کہ ملک اور مالک دونونکی واحد ہین مانند فرہن و فارہین وحذرین وحاذرین اور حق یہہ ہے کہ مالک ساتہہ کسرہ کے بمعنی رب کی ہی کہا جاتا ہے مالک الدار ورب الدار اور ملک ساتہہ ضمہ کے بمعنی سلطان کے یہہ دونون صفتین اللہ تعالی کی ہین اور کہا گیا ہے کہ ملک اور مالک بمعنی قادر کے ہین اور پیدا کرنیوالی عدم سے طرف وجود کی مظہری اور تحقیق جائز رکہا ہے قرأت قرأۃ مالک اور ملک کی سورہ فاتحہ مین نہ بیچ اس سورت کی واسطے بچنے کے تکرار سے فان احد معانی الاسم الرب فی اللسان المالک ولا نزاد الفاتحۃ فان الراجح فیہا عند المحققین ہو الملک لا المالک اور جن عالمون نے مالک یوم الدین پڑہا ہے وہ کہتے ہین کہ ملک یوم الدین کی وہ قرأۃ کئی طرح سے بہتر ہے اول یہہ کہ مالکیت عام ہی آدمیونپر بہی ہوتی ہے اور غیر آدمیون پر بہی ہوتی ہے مثلا جانورون اور درختون وغیرہ پر بہی مالکیت بولتے ہین بخلاف بادشاہی کے کہ صرف آدمیون پر ہوتی ہے اور جانورون وغیرہ پر نہین ہوتی دوسرے یہہ کہ مالک کو اپنے مملوک پر کمال اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے بخلاف بادشاہ کے کہ یہہ اختیار اپنی رعیت پر نہین رکہتا تیسرے یہہ کہ نسبت مالکیت کی مضبوط ہوتی ہے نسبت بادشاہ سے اسلیئے کہ مملوک اپنے مالک کی ملک سے خارج نہین ہوسکتا اور رعیت کو ممکن چوتھے یہہ کہ مملوک کو خدمت مالک کی واجب ہے اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہین پانچوین یہہ کہ غلام بلا اذن مالک کے کچھ کام نہین کرسکتا اور رعیت بے حکم بادشاہ کے کرسکتے ہے اور چہٹی یہہ کہ غلام امید رکہتا ہے اپنے خاوند سے منفعت کی بخلاف بادشاہ کے کہ وہ خود امید رکہتا ہے رعیت سے اور نفع حاصل کرتا ہے اوس سے کہین خراج اور کہین محصول آور ساتوین یہہ کہ غلام اپنے مولا سے خوراک اور پوشاک اور رحمت اور عفو اور کرم چاہتا ہے اور رعیت بادشاہ سے کبھی حاجت پڑے تو عدل و انصاف چاہتے ہے اور انکو بہ نسبت عدل اور انصاف کی عفو اور کرم اور خوراک اور پوشاک

اور رحمت کی بہت حاجت ہے اس لئے حدیث قدسی مین خوراک اور پوشاک وغیرہ کا ذکر کیا ہے
اور عدل کا ذکر نہین فرمایا ہے وہ حدیث یہہ ہے یاعبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی
اطعمکم یاعبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یہہ ٹکڑا حدیث کا ہے یعنی اے میرے
بندو تم سب بہوکے ہو مگر جسکو کہلاؤن مین پس کھانا مانگو مجھسے کہانا دون مین تمکو اے
میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو پہناؤن مین پس کپڑا مانگو مجھسے کپڑا دون مین تمکو
آٹھوین یہہ کہ بادشاہ جب موجودات لیتا ہے تو بڈہون اور ضعیفون اور بیمارونکو نظر سے ست
کرتا ہے اور مالک جب غلامون پر نظر کرتا ہے تو ضعیفون اور بیمارون پر رحم کرتا ہے تندرست
غلامونکو کہتا ہے کہ انکی خدمت کرو نوین یہہ کہ قیامت کے دن بادشاہ بہت ہونگے اور
مالک سوائے حقتعالے کے کوئی نہوگا دسوین مسئلہ فقہ کا ہے جب مولا نے نیت سفر کی یا
اقامت کی تو جو غلام کہ ہمراہ مولا کے ہو اوسکو بہی بغیر نیت کئے حکم مسافر کا یا مقیم کا ہوجاتا
بخلاف رعیت کے اور جن علماء نے ملک یوم الدین پڑہا ہے وہ کہتے ہین کہ یہہ قرأۃ کئی
طریق پر بہتر ہے مالک یوم الدین سے اول یہہ کہ بادشاہ مالک بہی ہوتا ہے اور ہر مالک
بادشاہ نہین ہوتا دوسرے یہہ کہ بادشاہ شہر مین بلکہ ملک مین ایک ہوتا ہے اور مالک
ایک شہر مین بہتیرے ہوتے ہین اور تیسرے یہہ کہ لفظ رب العلمین کا اوپر مالکیت کی دلالت
کرتا ہے اگر مالک یوم الدین پڑہا جاوے تو تکرار لازم آوے اور یہہ خلاف فصاحت قرآن کے
ہے اور چوتھے یہہ کہ لفظ ملک کا نو ونہ نام مین آیا ہے اور لفظ مالک کا وہان نہین آیا مگر
مالک الملک آیا ہے سو وہ ملک کے معنو مین ہے اور پانچوین یہہ کہ آخر قرآن شریف کے
ملک الناس آیا ہے اور اللہ کے کلام کے ختم مین اچہا لفظ ہونا چاہئے اس سے معلوم ہوا کہ ملک
بہتر ہے مالک سے اور چہٹے یہہ کہ اطاعت بادشاہ کے اوپر سبکی واجب ہے اور اطاعت مالک
کی ہر کسی پر واجب نہین مگر اوسکے غلامون پر اِلٰهِ النَّاسِ ۙ آدمیونکے معبود کے
ف آدمی بچپن کی حالت مین اپنے پرورش کرنیوالے کے سوائے دوسرے کو نہین پہچانتا
اور بہوک پیاس کے وقت اوسے کی طرف التجا کرتا ہے اگر کسی چیز سے ڈرتا ہے تو اوسکی
طرف بہاگتا ہے اور جب جوان عاقل ہوتا ہے اور دیکہتا ہے کہ مان باپ بہی میری مانند
بادشاہ امیر کے محتاج ہین اور اون سے روزی طلب کرتے ہین اور وقت دفع بلا کی
بادشاہ وغیرہ سے مدد طلب کرتی ہین تو لاچار اوسکے بہی دل مین یہی بات بیٹھ جاتی ہے
کہ جو کچھہ ہے بادشاہ و امیر ہے پس اس حالت مین اوسکو بادشاہ اور امیر ہی پر اعتماد ہوتا ہے
اور جب اس حالت سے بہی آگے بڑہا اور دیکہا کہ بادشاہ اور امیر بہی بعضے چیزون مین
کچھہ اختیار نہین رکھتے بلکہ عالم غیب کی طرف التجا کرتے ہین اور اودہر سے اپنے مطلب کے
جاری ہونے مین مدد طلب کرتے ہین تب تو اوسے یقین ہوتا ہے کہ بادشاہ اور امیر بہی

میری مانند دوسرے کے محتاج ہین پہر تو یہہ بہی اوسیکی طرف ملتجی ہوتا ہے سو ان تینون صفتون
لا ما یعنی رب اور ملک اور آلہ کا سبات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر بندہ مانند بچے کے مزاج رکہتا ہے
اور سوا ہے ربوبیت اور پرورش کے کچہہ اور نہین جانتا تو مین بہی صفت رکہتا ہون اسکو چاہیے
کہ میرے ہی طرف التجا کرے کہ مین رب الناس ہون اور میری ربوبیت اور پرورش عام ہے
سب بنی آدم کو شامل بخلاف ماباپ کے کہ انکے پرورش اپنے بچونکے واسطے خاص ہے اگر
اس بندیکی عقل بلوغت کی حد کو پہنچے ہے اور بادشاہ اور امیر کو مالک سب کام کا جانتا ہے
تو یہہ بہی صفت مجہہ مین جیسے چاہیے ویسے پائی جاتی ہے اسواسطے کہ سلطنت میری
سب آدمیون پر بلکہ تمام دنیا پر ہے اور اگر تجربہ سے معلوم کر لیا ہے کہ ماباپ اور بادشاہ اور
امیر سب دوسرے کے محتاج ہین جسکو آلہ کہتے ہین اور دن رات اوسی کو جپا کرتے ہین تو
اس صفت سے بہی مین موصوف ہون حاصل کلام یہہ ہے کہ ہر حال مین اوسی جناب
پاک مین التجا کرنا چاہیے اور بیچ کے وسیلون پر بہروسا کر کے نہ ٹہرا چاہیے کسی سمجہ آوے
نہ سمجہہ کام جان تجو وہ مہربان ہو تو کل مہربان ہے تو تم ہی ہو اور تم لگ بہرے دوڑ
جیسے کاگ جہاز کی سوجہے اور نہ ٹہور ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ ۝ برائی وسوسہ ڈالنے
والی پیچہے ہٹ جانیوالی کے سے اور یہہ اعوذ کے متعلق ہے اور مراد وسواس سے شیطان ہے
اسلیئے کہ بتحقیق وہ بلاتا ہے طرف گناہ کے ساتہہ کلام خفی کے کہ سمجہتا ہے اوسکو قلب اور
بلاتا ہے شیطان بنی آدم کو طرف چہہ گناہ کے اول طرف کفر وشرک اور نافرمانی اللہ اور
رسول کے پس جسوقت غلبہ پاتا ہے بنی آدم پر ساتہہ اشیاے مذکورہ کے تو خوش ہوتا ہے
اور راحت پاتا ہے تعب سے اور دوسرے طرف بدعت کی اور یہہ محبوب تر ہے طرف ابلیس کی نسبت
اور گناہونکی اسلیئے کہ اور گناہ توبہ کرنے سے معاف ہو جاتا ہے بخلاف بدعت کے کہ گمان کرتا ہے
صاحب اوسے بدعت کا کہ بتحقیق وہ بدعت بدعت نہین ہے پس نہین توبہ کرتا اوسے اور
تیسرے ارتکاب کبائر اور چوتہے ارتکاب صغائر اور پانچوین مشغول ہونا مباحات مین اور چہٹے
مشغول ہونا ساتہہ عمل مفضول کے اور منجملہ شیاطین کے شیطان الوضوء ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو
ولہان کہ وہ خطرہ مین ڈالتا ہے لوگونکو ساتہہ کثرت استعمال پانی کے آوند فرمایا علیہ السلام نے
کہ پناہ مانگو تم ساتہ اللہ کے من وسوسہ الوضوء اور ایک شیطان خنزب ہے اور وہ ملتبس کرتا ہے
اوپر مصلے کے نماز اور قرأت اوسکی مین اور کہا ابو عمر و بخاری رحمت اللہ علیہ نے کہ جڑ
وسوسیکی دس چیزین ہے اول اوسکا حرص ہے پس مقابل کر اوسکے توکل اور قناعت کو اور
دوسرے امل ہے پس توڑ اوسکو ساتہہ مفاجاۃ اجل کے اور تیسرے فائدہ اوٹہانا ساتہہ شہوات
دنیا کے پس مقابل کر اوسکے زوال نعمت اور طول حساب کو اور چوتہے حسد ہے پس توڑ اوسکو ساتہہ
رؤیت عدل کی اور پانچوین بلا ہے پس توڑ اوسکو ساتہہ رؤیت منت اور معافی کی اور چہٹے

تکبر ہے پس توڑے وسکو ساتھہ تواضع کے اور ساتھ تون ہلکا پن ساتھہ حرمت مسلمانون کے
پس توڑا وسکو ساتھہ تعظیم اور بزرگی اون کے کی اور آٹھوین حب دنیا ہے پس توڑا وسکو ساتھہ اخلاص
کے اور نوین طلب رفعت کے ہے پس توڑا وسکو ساتھہ خشوع اور ذلت کے اور دسوین منع
اور بخل ہے پس توڑا وسکو ساتھہ بخشش اور سخاوت کے (وہ) ٥ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ
فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ٥ یہہ دوسری صفت ہے وسواس کی یعنی وہ فاسد خیال
ڈالنے والا جو برے برے وسوسے دلمین ڈالتا ہے لوگون کے سینون مین ف
سینے کی تخصیص کی وجہہ یہہ ہے کہ اس جگہہ نفس ناطقہ کے آثار حیوانیت سے مخلوط ہو کے
فساد کا طور جلد قبول کر لیتے ہین بخلاف دوسرے اعضا کے اسواسطے کہ جگر مین بڑے خطرونکے
جگہہ نہین ہے نفس ناطقہ نفس نباتی سے اپنا کام لیتا ہے اور دماغ مین اگرچہ فساد ہوسکتا ہے
اسطرح پر کہ قوت وہمیہ عقلیہ قوت کو تشویش مین ڈالتی ہے لیکن اکثر اسکا فساد نفس حیوانیہ کے
آثار بلند ہونے سے ہوتا ہے چنانچہ اس حکمت کے جاننے والون پر پوشیدہ نہین ہے اب مختصر
شیطانی وسوسے جو لوگونکے دلون کو خراب کرتی ہین بیان کیجاتے ہین چنانچہ انہی شیطانی
وسوسون سے ایک یہہ بات ہے کہ عوام لوگونکے دلونمین وہ باتین جو اونکے فہمید سے
باہر ہین ڈالتا ہے جیسے ذات اور صفات الٰہی کے تحقیق کا اور نبوت کے بہید ونکا اور
آخرت کے کامونکا خطرہ اور جبر اور اختیار کے مسئلے کی تحقیق اور قضا اور قدر کے بہید اور
صحابہ کے آپسکی لڑائی جہگڑے مین حق بات کی تفتیش کرنا یہہ سب شیطانی وسوسے ہین
تاکہ رفتہ رفتہ جب تحقیق مین اون حقیقتونکا انکار کر بیٹھین اسلیے کہ ان باتونکی حقیقت
وہ لوگ بوجہہ نہین سکتے اور بعضونکے دلونمین واہے تباہی شبہی ڈالتا ہے جیسے
بزرگون سے شفاعت کی امید رکہنا اور تہوڑی سے طاعت پر بڑے ثواب کی
امید رکہنا اور اللہ تعالے کی بخشش عام پر بہروسا کرنا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور
بعضونکے دلومین اسکا عکس ڈالتا ہے یعنی اللہ تعالے کے کرم اور بخشش اور ثواب سے بالکل
ناامید ہونا اور بت پرستون کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے فریب دیتا ہے کہ انہین اللہ تعالے
کے نزدیکی ہے اور دیو اور پری اور جنات کی عبادت چہوڑنے مین دنیا کے نقصان سے
خوف دلاتا ہے اور دلمین ڈالتا ہے کہ اگر اونکی طرف نہ جہکوگے اور اونسے التجا نکروگے
تو تمہاری اولاد مرجاویگی یا مال مین نقصان ہوجاویگا اور نماز پڑہنے والونکے پہلے ریا اور دکہلاوا
اونکی نیت مین ملاتا ہے پہر رکعتون اور رکنون کی شمار کو بہلاتا ہے اور بعضون کو نیت کے
اچہا جاننے مین اور قرأت کو راگ سے پڑہنے مین اور حرفون کو مخرج سے نکالنے مین گرفتار
کرتا ہے اور زکوٰۃ کے دینے مین فقیر ہوجانے سے ڈراتا ہے اور کبہی زکوٰۃ دیے ہی تو ریا
اور سمعہ اور تکبر سے اور فقیر پر احسان رکہنے سے اوسکے ثواب کو باطل کر دیتا ہے اور حرام چیز کو

اس طرح کر نیکو نیک اور اچھا دکہاتا ہے اور ایسا خیال مین ڈالتا ہے کہ شہوت اور جاہ مین
جو لذت ہے وہ کسی مین نہین ہے اور غصے کے وقت ایسا دلمین ڈالتا ہے کہ اگر تو غصہ
نکریگا تو تو عاجز اور ذلیل ہو جاویگا اور اللہ تعالی کی عبادت مین اگر کسی طرح کی محنت
یا مشقت ہوئے تو اوسکو دونا تگنا کرکے دکہاتا ہے اور بتوان کی عبادت کرنے مین
بڑی بڑی مشقتین کافرون کو آسان اور سہل دکہاتا ہے اور اللہ تعالی کی دینی
مرنے کو حرام اور برا دکہاتا ہے اور جان کی محافظت کا خیال اونکے دلونمین ڈالتا ہے
اوسکا فرون کو اپنی جان دینا بتونکی واسطے آسان دکہاتا ہے اگر اوسکے سب فساد اور
برائیونکی شرح کیجاوے تو ایک بڑا دفتر چاہیئے لیکن ان سبکے علاج تین چیزین ہین
پہلے یہہ کہ اوسکی مکر اور حیلونکو معلوم کرنا اسلیئے کہ جب کسیکو معلوم ہوا کہ یہہ عمل شیطانی
ہین اوسکا زور گہٹ جاتا ہے اور اوسکی برائی کم ہو جاتی ہے جیسے چور کہ جب
گہر والونکو جاگتا پاتا ہے تو بہاگ جاتا ہے اور جیسے مکار فریبی آدمی کہ جب کسیکو جانتا ہے
کہ یہہ میرے مکر اور فریب سے خوب واقف ہے تو اوس سے نا امید ہوتا ہے دوسرے
یہہ کہ اوسکے وسوسونکو سہل جاننا اور اوسکی طرف ہرگز التفات نکرنا اس صورتمین بہی
اوسکا شر کم ہو جاتا ہے جیسے کتا بہونکتا ہوا کہ جسقدر اوسکی طرف التفات کیجیے تو
بہونکنا اوسکا زیادہ ہوگا اور اگر کچہہ بہی نبولیئے تو آپ ہی آپ چپ ہو رہیگا تیسرے
یہہ کہ ذکر قلبی اور لسانی پر ہمیشگی کرنا اور بری صفتوں سے جیسے شہوت اور غضب
ہے اپنے دلکو پاک رکہنا اسلیئے کہ شہوت اور غضب کے غلبہ کیحالت مین ذکر کا اثر
دلکے کنارونکی طرف بہاگ جاتا ہے اور شیطانی وسواس دلمین آجاتے ہین اور وہ
اپنا کام کرجاتا ہے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ دیوون کی قسم سے اور آدمیوں
قسم سے ف یعنی فاسد خیال دلمین ڈالنیوالا اغواء جنکی قسم سے ہو جیسے شیطان
کہ وہنونکی غلبہ کے سبب سے پیدایشی تاریکی اونکی کہونے ہوئی ہے اور فاسد شدہ
اور انتظام کے بگاڑنے والی تدبیرین اونکی طبیعت کو لازم ہین اور آتشی مزاج ہونے
اور اوسکی لطافت کے سبب سے گہس بانا ان جسمونکا انکی حیوانی روحونمین
بہت جلد اور سہل ہوتا ہے اور جو وہ جسم کہ ان فاسد تدبیرون اور باطل رایونکی
او بہانیوالی ہین اور انسانی روحوں سے مختلط ہوتی ہین اور اونکا اثر روحونکو پہنچتا ہے
اور وہ روحین ان تدبیرون اور رایونکی متحمل ہوتی ہین اور اوسکی سبب سے بد خوئی حرکت
اور سکون ظاہر کرتی ہین اور گناہ اونسے ظاہر ہوتی ہین اسی لئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم یعنی
تحقیق شیطان خونکی طرح آدمیکی رگ اور پوست مین دوڑتا ہے اعاذنا اللہ منہ اور

خواہ وہ وسواس ڈالنیوالا لوگونکی قوت متخیلہ ہو جو فاسد اعتقاد اور شہوات اور غضب کے غلبہ سے جھوٹے
خیال تمام روحوں اور قوتوں میں بکھیر کے بگاڑنیوالا **عزیزی** من الجنّة والناس
الجنة بالکسر جماعة الجن ومن بیان للذی یوسوس اور واضح ہو کہ الناس کا لفظ اس سورۃ میں پانچ جا
واقع ہوا ہے لیکن لباب والے نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ حقیقت میں یہہ تکرار نہیں ہے اسلئے
کہ پہلے جاہی پر ناس سے لڑکے مراد ہیں اور تربیت کا ذکر جو پرورش کے معنو میں ہے اونکے
حالکی مناسب ہے اور دوسرے مقام پر جوان مراد ہیں اور ملک کا لفظ جو قہر اور سیاست کیطرف
اشارہ کرتا ہے اونکے حال کو بہت مناسب ہے اسلئے کہ یہہ شہویہ اور غضبیہ قوت اونکی اونکمال کو
پہنچی ہے لہذا قہر اور سیاست انکے شانکے مناسب ہے اور تیسرے مقام پر بوڑہے مراد ہیں اسواسطے
الہ کا لفظ جو طاعت اور عبادت پر مبنی ہے انکے حال کے بہت مناسب ہے اور چوتھے مقام پر
صلحا مراد ہیں کیونکہ اکثر شیطان نیکیوں کے بگاڑنے پر کمر باندہتا ہے اور ان کے سینونمیں
وسواس ڈالتا ہے اور پانچویں مقام پر مفسد اور شیاطین مراد ہیں جنکا کام اوروں کو وسوسہ ڈالنا ہے
اور بعضے مفسرین نے یوں بہی کہا ہے کہ ناس کے لفظ کو اس سورۃ میں پانچ مرتبے
اسواسطے لائے ہیں کہ پانچ کا عدد عددی طبیعت کی راہ سے بہی شرافت رکہتا ہے اور
معدود کی رو سے بہی سو اسکے شرافت عددی طبیعت کی جہت سے اسلئے ہے کہ وہ عدد
دائر ہے اور دائر کے یہہ معنے ہیں کہ جب اسکو اسکی ذات میں ضرب کریں اور حاصل ضرب کو
پہر اسمیں ضرب کریں اسیطرح جہانتک چاہیں لیکن بہر صورت پانچ اصلی اوسکی موجود رہیں
اور اس عدد کے اخیر میں اپنے تئیں ظاہر کرتے رہیں جیسے پچیس ۲۵ اور ایک سو پچیس ۱۲۵ و
علی ہذا القیاس اور وہ شرافت جو معدود کے راہ سے ہے سو اسواسطے ہے کہ ظہور حضرت
حق کا مراتب کلیہ میں کہ انکو حضرات خمس کہتے ہیں پانچ میں ہیں اور خلاصہ تمام پیدایش کا
کہ انسان ہے اوسکی بہی انتہا پانچ عضا پر ہے دو ہاتہ اور دو پانون اور ایک سر اور ہر ہاتہ
اور پانون میں بہی پانچ پانچ انگلیاں ہیں اور جو اکثر اوپر کی جانب سے علاقہ رکہتا ہے تو اوسکا
ظاہر حواس خمسہ ظاہرے سے اور اوسکا باطن دوسرے پانچ حسون کی طرف منتہی ہوتا ہے

وعن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ
ثُمَّ نَفَثَ فِیْہِمَا فَقَرَأَ فِیْہِمَا قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِہِمَا مَا اسْتَطَاعَ
مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَأُ بِہِمَا عَلٰی رَأْسِہٖ وَوَجْہِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے
یہہ کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جگہہ پکڑتے طرف بچہونے اپنے کے ہر شب ملاتے
دونوں ہاتہ اپنے پہر دم کرتے دونوں ہاتوں میں پڑہتے اون میں قل ہو اللہ احد اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہر پہیرتے دونوں ہاتہونکو بدن اپنے پر جہانتک
ہوسکتا شروع کرتے پہیرنا ہاتہونکا اپنے سر پر اور اپنے منہہ پر اور اگلے جانب بدن اپنے کے

یعنی بعد اسکے ہاتھہ اور جگہہ پر پھیرتے یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھہ کا تین بار نقل کیے
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دم پہلے ہاتھون پر کرتے
تھے اور پڑھتے تھے بعد اسکے پس بعضون نے تو کہا ہے کہ یہہ اس لئے کرتے تھے تا
مخالفت ہووے ساحرون کی کہ وہ پہلے پڑھتے ہین اور دم پیچھے کرتے ہین اور بعضون نے
کہا معنے یہہ ہین کہ ارادہ دم کا کیا کرتے پہر پڑھتے اور پہر دم کرتے **ع ۵** اور بعض
اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ قرآن کی ابتدا بے کے لفظ سے ہے اور انتہا سین کے لفظ پر
پس یہہ بسبات کیطرف اشارہ ہے کہ قرآن شریف دونون جہان مین بس ہے چنانچہ
حکیم ثنائی نے کہا ہے اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین یعنی اندرہ دین رہبر تو قرآن بس ہے
روایت کیا گیا ہے ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ تحقیق یہہ جبوقت پہنچتے قل اعوذ برب الناس تک
پڑھتے الحمد للہ رب العالمین اور پانچ آیتین سورۂ بقر کی مفلحون تک لان ھذا یسمی
حال المرتحل اور معنے اسکے یہہ ہین کہ تحقیق وہ حل فی قرائۃ آخر الختمۃ وارتحل الی ختمۃ
اخری ارغاما للشیطان وصار العمل علی ھذا فی امصار المسلمین فی قراۃ ابن کثیر
وغیرھا وورد النص عن الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ ان من قرا سورۃ
الناس یدعو عقب ذلک فلم یستحب ان یصل ختمہ بقراۃ شیٔ وروی عنہ قول آخر بالاستحباب و
استحسن مشایخ العراق قراۃ سورۃ الاخلاص ثلث مرات عند ختم القران الا ان یکون الختم فی المکتوبۃ فلا یکررھا
اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو کوئی حاضر ہووے وقت ختم قرآن کے تو ایسا ہے جیسا
کوئی حاضر ہو وقت تقسیم غنیمت کے اور جو کوئی حاضر ہو شروع قرآن کے ہے مانند اوس
شخص کے کہ حاضر ہوا فتح فی سبیل اللہ کے اور امام نجاری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہا کہ وقت
تمام ختم قرآن کے دعا مستجاب ہوتی ہے اور جو شخص شک کرے مغفرت اپنی مین وقت ختم
قرآن کے تحقیق نہین واسطے اوسکے مغفرت اور منقول ہے امام احمد سے اوپر استحباب دعا کے
وقت ختم قرآن کے اور اسیطرح ایک جماعت سلف سے منقول ہے پس دعا کرے وقت ختم
قرآن کے جو چاہے مستقبل قبلہ ہو کر درآن حالیکہ اوٹھانے والا ہووے اپنے دونون ہاتھونکو اور
عاجزی کرنیوالا ہو وسیلہ اللہ کے یقین کرنیوالا ہو قبولیت دعا کا اور نہ تکلف کرنے سجع کا
دعا مین بلکہ بچے اوس سے اور تعریف کرے اللہ تعالے کی قبل دعا کے اور بعد اوسکے اور درود
پڑھے اوپر نبی علیہ السلام کے اور ملے منہہ کو دونون ہاتھونکے بعد فراغت دعا کے پس تحقیق
کسی کی محنت ضایع نہین کرتا مگر اعتقاد کرنا کلام خدا و کلام رسول صلعم پر شرط ہے قبولیت
دعا مین چنانچہ عقیدہ سنیہ کے بیان مین یہہ حدیث نقل کی جاتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت مین ایک صحابی کا ہاتھہ تلوار سے کٹ گیا تھا آنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ہاتھہ
کٹ گیا ہے آپنے اپنے پاس بلا کر الحمد للہ پڑہکر اوسکے ہاتھہ پر پہونکا وہ ہاتھہ جڑ گیا تب

اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنے کیا پڑھا اپنے فرمایا الحمد للہ اوسنے حقارت سے کہا
یہی الحمد جو نماز میں پڑھتے ہیں پھر ہاتھ لٹک پڑا اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو
اسکا مرتبہ نہیں پہچانتا اب دیکھو ذراسی سست عقیدے نے کام بگاڑ دیا عقیدے اور نیت
کی صحت کام بنالیتی ہے انسان عقیدہ درست کرے پھر جو عمل پڑھے یا دعا کرے پورا ثواب
پاوے اور مطلب بر آوے بے نمازی کو کسی دعا سے فائدہ نہیں ہوتا پہلے نماز بعدہ دعا
اب سپارہ عم کی سورتوں کے فائدے اور تاثیریں جو حدیث اور مشایخ رحمہم اللہ سے پہنچے
ہیں سب مسلمانوں کے فائدے کے واسطے تحریر کی جاتی ہیں عم یتساءلون کو جو کوئی
بعد عصر کے تین مرتبہ پڑھے روشنی چشم کو مجرب ہے والنازعات کو واسطے سلامتی
ایمان کے اکیس مرتبہ ہر روز پڑھے عبس و تولی واسطے آسانی حشر کے ستر مرتبہ پڑھے
اذا الشمس کورت کو وقت بیماری کے ستر مرتبہ پڑھے اور بیمار پر دم کرے فائدہ ہوگا
انشاء اللہ تعالے اذا السماء انفطرت کو واسطے حفظ ایمان کے ستر مرتبہ پڑھے ویل للمطففین
واسطے دفع رونے بچہ کے سات بار پڑھے والسماء ذات البروج کو واسطے دفع بدخوابی کو
پانچ مرتبہ پڑھے والسماء والطارق کو واسطے دور ہونے دیو پری کے تین مرتبہ پڑھکر دم کرے
سبح اسم کو وقت سفر کرنے کے جو تین مرتبہ پڑھے سلامتی سے اپنے گھر آوے هل اتاک
کو واسطے دفع خیال بد کے اکیس مرتبہ پڑھکر سورہے والفجر کو واسطے دفع بلیات کے سات بار
پڑھے اور واسطے پیدا ہونے لڑکے کے سو مرتبہ پڑھے لا اقسم کو وقت طلوع آفتاب کے
جو کوئی ایک بار پڑھے تمام دن امن خدا میں رہے اور اکتالیس مرتبہ پڑھے تو عذاب سے بچا رہے
امان پاوے والشمس کو وقت نکلنے آفتاب کے تین مرتبہ پڑھے واللیل کو واسطے حفاظت
مال کے سات مرتبہ پڑھکر مال پر پھونک دے اور پھر جا [illegible] والضحی کو
واسطے بھاگے ہوئے آدمی کے ہزار مرتبہ پڑھے خدا چاہے تو پھر آوے الم نشرح کو واسطے
صفائی سینہ کے ہر روز سات بار پڑھے والتین کو ہر روز تین مرتبہ پڑھے بادشاہوں
اور امیروں کی نظروں میں عزیز ہو اقرا کو واسطے خوف دشمن کے سات مرتبہ پڑھے
اور دعا مانگے انا انزلناہ کو واسطے روشنی چشم کے ہر روز اکیس مرتبہ پڑھے لم یکن الذین
کو واسطے مقبولیت کے ہر بعد اکیس بار پڑھے اذا زلزلت کو واسطے دفع اور ذلیل دشمن کے
ہر روز اکتالیس بار پڑھے والعادیات کو تین مرتبہ پڑھکر دم کرے خدا چاہے تو
بیمار صحت پاوے القارعة کو واسطے سلوک میاں بی بی کے ایکسو سات بار پڑھے
الهکم التکاثر کو واسطے سلامتی ایمان کے تین مرتبہ ہر روز پڑھا کرے والعصر کو
جو کوئی اکیس بار پڑھکر سامنے حاکم یا مخالف کے جاوے تو سب مہربانی کریں ویل لکل کو
ہر بعد نماز نو مرتبہ پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے واسطے حفاظت بد لوگوں کے سے مامون رہے

الم ترکیف کو واسطے ہلاکی دشمن کے یکہزار سات سو مرتبہ درمیان عصر اور مغرب کے
پڑہے لایلاف کو واسطے دفع زہر کے بوقت کہانا کہانیکے تین مرتبہ پڑہلیا کرے ارایت الذی
کو جو کوئی اکتالیس مرتبہ پڑہے تو خدا تعالی محتاجی خلق سے نجات بخشے اور اگر سات مرتبہ
پڑہے جو بیماری کہ رکہتا ہو دفع ہو جاوے انا اعطینا کو واسطے فتح پانے کے اوپر دشمنو نکے
ہر روز سات بار پڑہے قل یاایہا الکفرون کو واسطے نگاہ رکہنے ایمان کے ہر دن
سات مرتبہ پڑہے اور تین مرتبہ ہر روز ہمیشہ پڑہے تو خوش رہے اذا جاء کو واسطے
دفع دشمنو نکے ہر روز سات مرتبہ پڑہے اور اگر ہر روز تین مرتبہ پڑہتا رہے تو کبہی محتاج
نہو تبت یدا کو واسطے ہلاکی دشمنو نکے ہر روز سات مرتبہ پڑہے قل ہو اللہ کو واسطے
رہائی کے قید سے ایکہزار ایکبار پڑہے معوذتین کو واسطے دفع جادو اور جمیع بلیات کے ہر روز
٥ تین بار پڑہے ٥

مفید مطلب

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا وشفیعنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد ونعت کے
یہہ مسکین حقیر سراپا تقصیر قلیل البضاعۃ عدیم الاستطاعۃ خادم العلماء خاکپائے
محمد عبد القادر غفر اللہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین والمسلمات بخدمات علیات اہل حق کے
بعد ادائی سلام سنت الاسلام کے عرض کرتا ہے کہ تفسیر لاجواب کامل الانتساب یعنے
بجامع التفاسیر از تصنیفات جناب خلاصۃ المتقین تاج العلماء سراج الفقہاء خاتم المحدثین
سلطان المفسرین مقبول بارگاہ رب العالمین حضرت مولانا ومرشدنا مولوی محمد
قطب الدین صاحب علیہ الرحمۃ کی سورۂ احزاب سے سورۂ سبا اسمٰ
مین ماشاء اللہ تک تہی بعدہ اس بیان نسخے باوجود عدم فرصتی اور کم دستیابی کتب
تفاسیر کے چند کتب سے اتنے بیضاوی مدارک ومعالم وروح البیان وعزیزی وترجمہ
شیخ عبد اللہ وجلالین وہلالین وحسینی وغیرہ سے فیض جامع اور باقیات صالحات تصور
کرکے ماشاء اللہ کے بعد سے والناس تک اکثر بر عنوان تالیف جناب مبرور ختم کیا
اب ناظرین کی خدمت مین جو تعصب سے بری ہین التماس ہے کہ اگر کوئی بہول
چوک نظر مین گذرے تو اپنی والا ہمتی سے اصلاح مین دریغ نفرماوین کہ الانسان مرکب
من الخطاء والنسیان قول مشہور ہے کوئی بشر بہول وچوک سے خالی نہین ہے
حق تعالے اس عاصی کی بہول چوک اور ہنسی کو بہ برکت ارواح طیبہ کے معاف کرے
آمین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلے اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

یہ کتاب مستطاب موسوم بہ جامع التفاسیر کہ حاوی اسرار دینیہ و جامع فوائد شرعیہ و اکثر
مسائل فروعیہ کو مشتمل ہے مصنف اسکے مولانا و مرشدنا حاجی نواب محمد قطب الدین خان صاحب
علیہ الرحمۃ ہین مناقب اور فضائل انکے احاطۂ تحریر سے باہر ہین اپنے پیر و استاد مولانا
محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ کے زمانہ مین حسب فرمایش مولانا مغفور کے ترجمہ کتاب
مشکوۃ شریف مع شرح اور بسط کے مرقاۃ شرح ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اور ترجمہ
فارسی حضرت شیخ عبد الحق اور حاشیہ سید جمال الدین رحمہم اللہ وغیرہ سے زیادہ کر کے
ضخامت چار جلد کی تحریر فرمائی اور شرح ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین و مظہر جمیل اور
مجمع الخیر خلاصہ جامع صغیر اور جامع الحسنات اور ہادی الناظرین اور تحفۃ سلطان اور
معدن الجواہر اور وظیفہ مسنونہ اور تحفۃ الزوجین اور احکام الاضحی اور فلاح دارین اور
تنویر الحق اور توقیر الحق اور تحفۃ العرب والعجم اور احکام العیدین اور رسالہ مناسک اور
خلاصۃ النصایح اور گلزار جنت اور تنبیہ النسا اور حقیقۃ الایمان اور زاد المعاد اور تذکیر الصیام
اور تذکرۃ الربا وغیرہ کو ارقام فرما کر علم دین کو سہل اردو مین کر دیا اور زہد اور انقطاع دنیا
اور اتباع سنت سینہ مین منقش انسانہ تھے اور احیاء اماتۂ سنت اور خیر خواہی اہل اسلام
اور سخاوت مین برگزیدہ روزگار تھے اور کرامتین علیہ الرحمۃ سے اکثر ظہور مین آئین اور پانچ
حج کئے اور عمر اخیر مین خانہ کعبہ مبارک مین ہجرت فرما کر عبادۃ مولی مشغول رہے سن ۱۲۱۹ بارہ سو انیس
ہجری مین پیدا ہوئے اور یادر یخت تاریخ ولادت ہے در ولادت با سعادت بلدہ دہلی ہے
اور نسب مبارک احراری ہے اور مہینے رجب المرجب تاریخ ۱۷ سولہوین روز جمعہ بعد نماز عشا کے
۱۲۸۹ سنہ ہجری مین قریب موضع صفا بیچ بیت اللہ معظمہ مکہ مکرمہ مین دنیا فانی سے رحلت
فرمائی رضی اللہ عنہ وسقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

خاتمۃ الطبع

خدا کا بڑا احسان ہے جو خالق زمین و آسمان ہے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا عقل
اور سمجھ عنایت کی انبیا کو گمراہو نکے لئے رہنما کیا ہمکو بہترین امم کیا ہمارے لئے افضل الرسل
بھیجا وہ ایسے ایسے معجزے لائے جس سے دین اسلام کے سیدھی راہ پر آئے سب مین
بڑا معجزہ قرآن ہے جسکی بلاغت مین عقل فصحا کی حیران ہے اسپر عمل کرنیوالا جنت کا
سزاوار ہے خالدین فیہا اتنا قرآن و اصحاب کرام رکن دین تھے اسکی ترویج مین ہمیشہ کوشش
کرتے رہتے علماء ہر زمانے کے لوگون کی سمجھ کے موافق وعظ فرمایا کئے تا مین قرآن
عبارت عام فہم مین سمجھا گئے تا نفع عام ہو فائدہ تمام ہو عربی فارسی جاننیوالے تفسیر
عربی فارسی سے فائدہ اٹھاتے تھے اردو کے حرف شناس اس سعادت سے محروم رہ جاتے

تھے سو اسطے مولانا بالفضل والکمال اولانا جناب مولوی حاجی جہانگیر خیل الله محمد قطب الدین صاحب
مرحوم دہلوی وحت برکاتہم نے کہ اپنے استاذ یعنی خاتم المحدثین جناب مولانا حاجی محمد یحیی صاحب
بعثہ الله فی زمرۃ الشہداء والصالحین کیطرح عالم ویندار تھے باعمل پرہیزگار تھے رسائل ودینیہ
کی تحریر انکا کام تہا بر حسب اصرار بعض عمائد وبنظر فائدہ عام اہل اسلام تفسیر اردو سورہ
احزاب سے لکہنا شروع کیا اور سورہ حجرات تک تصنیف فرمائی اور سہ جلد کئی بار مطبع نظامی
وغیرہ میں چہپ چکی ہے اوسکے بعد سورہ ق سے پہر تصنیف کرنا شروع کیا اور سورہ طارق
تک نوبت التصنیف کی پہنچی تہی کہ حیات نے وفا نہ کی اور اس جہان فانی سے رحلت فرما
بعالم بقا ہوئے سقی الله ثراہ وبعثہ الله فی زمرۃ الشہداء والصالحین وجعل الجنۃ مثواہ بفضلہ الکریم
آمین یا رب العالمین اوسکے بعد مولوی عبد القادر صاحب نے جو کہ شاگرد رشید مولویصاحب
مرحوم کے ہیں جو باقی تھا تا آخر پورا کیا اور مطبع مرتضوی واقع دہلی میں چہپکر طیار ہوا اور تصحیح مولوی منصور علی
یوسفی صاحب نے بہت کوشش سے کی ہر و صفائی چہاپہ و حسن خط میں بڑا اہتمام ہوا حسب عادت اہالیان مطبع
اسمیں مبالغہ تمام ہو اجب ناظرین مطالعہ کرینگے آپ دریافت کرلینگے + کشاف مشکلات
قرآنی ہے + مواہب علیہ رحمانی + مدارک قبولیت میں بے بدیل ہے + معلم معالم انوار تنزیل
بحر مواج حقائق قرآن ہے + تبیان دقائق فرقان + موضح اسرار تاویل ہے + کشف استار خزائن
نکات جمیل + عالم تواس سے نفع ہے اوٹہائینگے بے پڑہے بہی قرآن کے معانے سے
خوب ماہر ہو جائینگے جناب مصنف مدظلہ نے کشاف کبیر درمنثور مدارک معالم بیضاوی
روح البیان وغیرہ کا ذیل تفسیر آیات بمقام مناسب ترجمہ لکہا ہی سبب ہے نام اسکا جامع التفاسیر
رکہا اور فوائد مفیدہ جو ذہن عالی میں آئے ہیں وہ بہی بموضع مناسب بڑہائے ہیں اور جب
شائقین اس سے نفع اوٹہاوین تو جناب مصنف اور اس امیدوار دعا فلان اور اسکی معاونین کو
دعائے خیر یاد لاوین بالخصوص جناب نوابصاحب محمد نصیر الدین خان خلف رشید جناب
مولانا مرحوم کی دعاء ترقیات دوجہانی سے ضرور رطب اللسان رہیں کہ جناب ممدوح نے
بڑی سعی اور کوشش اور جانکاہی اسکے چہپوانے میں کی ہے شائقین کو چاہیے کہ اس کتاب
لاثانی کو جلد خریدیں سستی ہے سستی نکریں ظاہر میں خرید تفسیر ام الکتاب ہے حقیقت میں
ہم خرما و ہم ثواب ہے

یہہ تاریخین واسطے یاد دہی اہل الاسلام کے لکہی جاتی ہین کہ
ایسے شخص اولیاء الله اس زمانہ مین کہان پیدا ہوتے ہین اول
تاریخ جناب مرحوم کی پیدائش کی لکہی جاتی ہے

تاریخ

تاریخ ولادت جناب مرحوم

از ظہور نجستہ زود سال ولادتش ہاتف
مہتدی شد ولد بیان بگفت
لقب سید ابو البرکت

تاریخ دیگر وفات جناب پُر نور

شمس قطب الدین حاجی که بعالم علم
ازین دار فنا سوی بقا آمد و را مامن
واین اندوه شد تاریک چشم جہان آشنا
تا بفتم سال تاریخش بود باغ جنان مسکن

تاریخ اتمام کتاب جامع التفاسیر تصنیف حضرت مبرور رحمة الله علیه حسب فرمایش نواب نصیر الدینخان خلف جناب مولانا صاحب [illegible]

عام	قطب الدینخان مؤلف تفسیر شد طبع جامع التفاسیر	این نسخه جامع التفاسیر از روے حق ست سال طبعش	اطلاع

اب خدمت میں صاحبان مطابع کے یہ عرض ہے کہ کوئی صاحب قصد چھاپنے اس کتاب تصنیف کا نہ فرماویں فائدہ سمجھکر نقصان نہ اوٹھاویں جسقدر نسخے کتاب کے مطلوب ہوں درخواست اپنی اس نیازمند کے پاس بھیجکر طلب فرماویں اور اگر احیاناً کسی صاحب نے بلا اجازت راقم کے قصد چھاپنے کتاب ہذا کا کیا تو بموجب قانون کے مستوجب بازپرس اور جرمانہ کا ہوگا

العبد
محمد نصیر الدینخان خلف حضرت مولانا حاجی محمد قطب الدینخان صاحب المغفور

فہرست جامع التفاسیر از سورۂ ق تا آخر سورۃ الملک

سورۂ ق

تمت

فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورۃ الملک تا آخر سورۂ والناس

تبارک الذی